125329

يعلمكم الكتاب و ... م لم تكونوا تعلمون

مخزن ذخیرۂ اسرار و دقائق جامع تفسیر شیخ امام عماد الدین ابو الفداء اسمعیل بن عمر
مفتاح کنوز اسرار ربانی منشور لامع النور
بن کثیر القرشی الدمشقی در تفسیر امام
زہ اکابر ائمہ کے افادات کے سلسلہ میں بہت سے فوائد الفرائد کی رعایت کی گئی ہے عماد دین و ایمان

المرسوم بہ

تفسیر مواہب الرحمن

المشتہر بہ

جامع البیان

مصنفہ

حبر العلوم العقلیة النقلیة بحر الفنون الفرعیة والاصلیة قاطع شبہات الملحدین دافع مکائد الغابرین حاوی الفضائل والفواضل عمدة الاجلة والاماثل
المتفرد بالعلم الخفی والجلی مولانا مولوی سید امیر علی صاحب فتاوی الہندیة ترجمہ عالمگیری وعین الہدایہ دام ظلہ العالی بدوام الایام واللیالی مرتبہ باہتمام محسن

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحسن و خوبی چھپی

اعلان - حق تالیف و تصنیف اس کتاب برکت انتساب کا بحق نولکشور پریس محفوظ و محدود ہے۔

لات - ۱

سیر زادالاخر

ں سے کال جا

سیر سورۂ فا

م الدین ۔

سیر سورۂ یوسف

ایضاً ۔ ۲

ایضاً ۔

Marfat.com

[illegible] اور فرمانبرداری کرے اللہ کی اور اسکے رسول کی

[illegible] اجرها مرتين واعتدنا لها رزقا كريما

[illegible] دو بار اور رکھی ہے ہمنے اوسکے واسطے روزی عزت کی

[illegible] مطہرات رضی اللہ عنہن کی کرامت ظاہر کی اسیطرح اُنکی شرافت کے واسطے دو ناثواب بیان فرمایا بقولہ تعالی۔ ومن يقنت منكن لله ورسوله

[illegible] رسول کے لیے قنوت کیا ف اطاعت کی اور سرکشی یا نافرمانی نہین کی پس اصل مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[illegible] اللہ تعالی سبحانہ کا نام پاک اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بزرگی کیواسطے ذکر فرمایا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی

[illegible] اپنی عالمی طاعت کو بیان فرمایا بقولہ تعالی۔ وتعمل صالحا ۔ اور اس بی بی نے نیک کام کیے ف یعنی اللہ تعالی کے فرض

[illegible] اللہ تعالی کے رسول کو خوش رکھا اور اللہ تعالی کے احکام بجا لائی۔ نؤتها اجرها مرتين۔ تو ہم اُس عورت کو

[illegible] ۔ واعتدنا لها رزقا كريما ۰ اور ہمنے اسکے واسطے رزق کریم مہیا فرمایا ہے ف اعتدنا صیغہ ماضی ہے جسکے معنے

[illegible] اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات سے کوئی معصیت قبیحہ سرزد نہو گی اور وہ مطیعات صالحات رہینگی جبھی تو

[illegible] رزق کریم مہیا کر دیا ہے اور وہ نعمت جنت ہے ف فی الطرس قولہ تعالی۔ ومن يقنت منكن لله ورسوله الآیہ یہ قنوت الہی عزوجل تو لقاء

[illegible] اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے قنوت یہ کہ آپ پر ایمان دائم رہے اور متابعت وعمل صالح ہو اور زوجیت کے حقوق مین آنحضرت

[illegible] خوش رکھیں اور سب سے بہتر عمل صالح یہ تھا کہ دنیا کی طالب نہوئین قولہ نؤتها اجرها مرتين۔ دنیا مین اسکے اسباب ظاہر ہین ولہ انھون نے

[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار کیا اور دنیا کو چھوڑ دیا دوم یہ کہ لقاء آخرت کیواسطے اعمال صالحہ پر مستقیم رہین (ش) اسمین اشارہ ہے کہ ازواج مطہرات

تمام جہان کی عورتون سے ابتدائے آدم سے قیامت تک افضل ہین پھر تصریح فرمائی بقولہ تعالے

يٰنساء النبي لستن كاحد من النساء ان اتقيتن فلا تخضعن بالقول فيطمع الذي في قلبه مرض

وقلن قولا معروفا ۰ وقرن في بيوتكن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى واقمن الصلوة واتين

الزكوة واطعن الله ورسوله انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم

تطهيرا ۰ واذكرن ما يتلى في بيوتكن من ايت الله والحكمة ان الله كان لطيفا خبيرا ۰

[illegible] گھرون مین اللہ کی باتین اور عقلمندی مقرر اللہ ہے بھید جانتا خبردار

[illegible] ان آیات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج مطہرات کو آداب سکھلائے اور امت کی عورتین آپکی ازواج کے تابع ہین

[illegible] امت والیونکو چاہیے کہ انھین کے آداب خود سیکھین پس اللہ تعالے نے ازواج مطہراتکو خطاب فرمایا بقولہ تعالے

[illegible] خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجات جو کرامت سے قابل خطاب ہو خوب کان دھر کر سنو کہ۔ لستن

[illegible] عورتونکے سنین اگر تم تقوی رکھو یعنے اللہ عزوجل کی فرمانبرداری و تقوی پر قائم رہو تو تمام عالم کی کوئی

[illegible] تم اپنے آپکو عام عورتونکے مانند مت سمجھو بلکہ تم اس فضل امت کی عورتون کے واسطے سردار و پیشوا ہو

[illegible] آداب کو بیان فرمایا بقولہ تعالی۔ فلا تخضعن بالقول۔ پس تم لوگ بات کرنے مین

خضوع مت کیجو ف سدی وغیرہ نے کہا کہ اس سے مراد نرم کلام ہے یعنے جب تم اجنبی مردونسے کوئی بات [illegible]
کے حضور مین منافق و فاجر بھی قسم کے لوگ آتے ہین خصوصًا آپکی وفات کے بعد زیادہ احتمال ہے کہ منافق و فاجر [illegible]
اُنسے نرم کلام مت کیجو۔ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ تاکہ وہ شخص جسکے دل مین مرض ہے کچھ طمع کرے [illegible]
باندھے پس اس سے صاف و شدید کلام کرنیکا حکم فرمایا۔ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا اور تم لوگ معروف کہو یعنے [illegible]
کی عورتین سیکھین گی کہ جب کبھی اجنبیونسے بات کرنیکی ضرورت ہو تو صاف خالص نیک بات کہینگی تاکہ امت مین بوجہ فاسقون [illegible]
اور تم لوگ اپنے گھرون مین قرار پکڑو ف بغیر ضرورت کے مت نکلیو چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی بندیونکو [illegible]
آوین تو میلی کچیلی پراگندہ آوین اور انکی کوٹھریان انکے واسطے بہتر ہین۔ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب [illegible]
رضی اللہ عنہ کے ختم زمانہ پر ام المومنین نے عورتونکا چال چلن دیکھا تو فرمایا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان عورتونکو دیکھتے [illegible]
عورتین منع کیگئی ہین (کما فی السنن) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورتون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین [illegible]
سب مرد ہی لیگئے اور ہمکو کوئی ایسی بات میسر نہین ہے جس سے ہم جہاد فی سبیل اللہ کا مرتبہ پاوین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
رہی وہ مجاہد فی سبیل اللہ کا مرتبہ پاتی ہے (رواہ البزار) عبد اللہ بن مسعودؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت [illegible]
تو شیطان اسکو تکتا ہے اور عورت جبتک اپنی کوٹھری کے قعر مین رہتی ہے تب تک وہ اپنے رب کی رحمت سے سب حالتون سے زیادہ [illegible]
حدیث مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کی نماز اپنے مخدع مین بہ نسبت کوٹھری کے افضل ہے اور کوٹھری مین [illegible]
داؤد باسناد جید) مترجم کہتا ہے کہ خطیب رح وغیرہ نے بعض سے نقل کیا کہ قولہ قرن بمعنے وقار ہے یعنے اپنے گھرون مین [illegible]
الجاہلیۃ الاُولیٰ۔ اور پہلے زمانہ نادانی کی مانند چمک دکھلاتی چال کیطرح تم لوگ مت پھرو ف مجاہد رح نے [illegible]
مٹکتی پھرتی تھی یہی تبرج الجاہلیۃ ہے قتادہ رح نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت مین عورت اپنے گھر سے بن سنور کر نکلتی اور [illegible]
اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا مقاتل بن حیان نے فرمایا کہ عورتین ازار کرتہ و پائجامہ پہنتی تھین پس اوڑھنی برائے نام اپنے سر پر [illegible]
بالون وغیرہ کی زینتین اجنبی مردونپر ظاہر ہون۔ اب رہا یہ بیان کہ جاہلیت اولیٰ سے کیا مراد ہے اور اسکے مقابلہ مین جاہلیت [illegible]
عباس رضی اللہ عنہما نے قولہ تعالیٰ ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولیٰ پڑھکر فرمایا کہ حضرت نوح و حضرت [illegible]
جاہلیت تھی تبرج موجود تھا اور حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹون مین سے ایک کی اولاد نے پہاڑونمین رہنا شروع کیا اور دوسرے [illegible]
آدمیونمین مرد خوبصورت تھے اور عورتونمین ایک قسم کی بدشکلی تھی اور زمین ہموار کے بسنے والونمین عورتین خوبصورت تھین اور مرد [illegible]
آدمیونمین ایک شخص کسیکے یہان آگیا اور اسکی نوکری کرلی پس چندروز تک خدمت کرتا رہا اور اسی فکر مین تھا کہ کیونکر انہین [illegible]
جیسے چرواہے اکثر بجایا کرتے ہین پس اسنے جب بجائی تو ایسی آواز نکلی کہ لوگون نے کبھی نہین سنی تھی اور یہ خبر تمام گرد نواح مین مشہور [illegible]
لگے اور ابلیس ملعون نے اسمین زیادہ صنعت کرکے ایسا مشتاق بنا لیا کہ اسکے گرد ایک مجمع عظیم جمع ہوجاتا تھا آخر ہر سال ایک میلہ [illegible]
نے جاہلیت کا تبرج نکالا پھر اتفاق سے پہاڑی آدمیونمین سے بھی ایک مرد اس میلہ مین پہونچ گیا اور اسنے یہ کیفیت دیکھی [illegible]
خوبصورتی اور ناز و کرشمہ بیان کیا چنانچہ دوسرے سال وہ لوگ بھی پہاڑونسے اترکر اس میلہ مین جمع ہوئے پس انکی خوبصورتی [illegible]
فریفتہ ہوئے آخر کار زنا بکثرت ہونے لگا اور پھیل گئی پس اللہ تعالیٰ نے ایسی ہی جاہلیت اولیٰ کی تبرج سے منع فرمایا ہے (رواہ ابن [illegible]

[illegible] جاہلیت کی ابتدا حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے اسطرح پیدا ہوئی تھی جسکا حال بیان فرمایا ہے [illegible] روایت ہو کہ بیان جاہلیت سے وہ زمانہ مراد ہی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام و حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان [illegible] بیان کیا کہ بعض نے ماسبق منع فرمایا ہی اور بعض نے کہا کہ حضرت داؤد و سلیمان علیہم السلام کے زمانہ مین جو طریقہ عورتون [illegible] فرمایا کہ اس زمانہ مین عورت اپنے بدن پر موتیون کی جھالر لگی ہوئی قمیص ڈال لیتی جس سے اسکا بدن نظر [illegible] کذا فی الدرج - مترجم کہتا ہے کہ شاید اسیوقت سے بنی اسرائیل کی عورتون کو مسجد مین آنے سے ممانعت [illegible] کہا کہ زمانہ جاہلیت اولے تو یہ تھا جو مذکور ہوا اور جاہلیت اخرے کا زمانہ آیندہ آنیوالا ہے - مترجم کہتا ہے یعنے [illegible] اسوقت تو عورتون مین فسق و فجور ہی اور خصوصاً اس دیار مین تو جو کچھ کیفیت ہی وہ بیانکے لائق نہین ہی اور بعض علما نے [illegible] جاہلیت اولے کسی کے مقابلہ مین نہین ہی بلکہ اسلام سے اول زمانہ مراد ہی چنانچہ مسروق نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت [illegible] زمانہ مین یعنی شاہ نمرود کی عملداری مین عورتین سربازار بناؤ سنگار کر کے مردونکو دکھلاتی پھرتی تھین مسروق نے کہا [illegible] کو جو ایسی تھین تو ہیانتک نوبت تھی کہ اونکی اوڑھنی تر ہو جاتی تھی - مترجم کہتا ہی کہ ظاہرا یہ اس امت پر شفقت ہی کیونکہ [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آخری امت اسلام کا بگڑنا سنا تھا واللہ تعالیٰ اعلم اور اسپر دلیل یہ ہی کہ خود اپنے زمانہ کی عورتونپر [illegible] اسرائیل کی عورتونسے مشابہ کر کے فرمایا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو دیکھتے جو بعد آپکے عورتون نے اب چلن [illegible] کرتے تھے کہ علما امت نے آخرکار اسی پر فتوے دیا ہی کہ عورتونکو مساجد و مجالس وعظ مین حاضر ہونا جائز نہین ہے پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَأَقِمْنَ الصَّلٰوةَ اور تم اپنی نماز کو ٹھیک قایم رکھو ف کہ یہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی عبادت ہی خواہ فرض ہو یا نفل ہو کیونکہ [illegible] یہ بات معلوم ہو چکی کہ ازواج مطہرات کی تعلیم سے مراد یہ ہے کہ امت کی عورتین انھین کی اقتدا کرین تو جسطرح انکی نماز دیکھینگی ویسی کرینگی پس اسمین فرض و نفل سب شامل ہین - اور جس نے نماز کو ٹھیک قائم کیا تو بحکم قولہ تعالےٰ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ [illegible] کے اخلاق جمیلہ درست ہوتے ہین اور فواحش و منکرات سے باز رہتا ہی وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ - اور تم [illegible] ف اس پاک کلام مین اشارہ ہی کہ عنقریب اللہ تعالےٰ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو فتوحات [illegible] تو جماعت مومنین اپنی امہات کی خدمت بحق شرعی بجا لاوینگے اور اسوقت تم لوگون کے پاس مال وسیع [illegible] زکوٰۃ واجب ہو تو برابر اسکو ادا کرتے رہیو حالانکہ جسوقت یہ حکم نازل ہوا تھا اسوقت اپنی بسر اوقات [illegible] زکوٰۃ کہان سے ادا کرتین - پھر اللہ تعالےٰ نے نماز کو جو بدنی طاعت مین اصل ہی اور زکوٰۃ کو جو مالی طاعت [illegible] باقی ارکان اسلام اور سنن و آداب کو مجمل حکم فرمایا بقولہ تعالےٰ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ [illegible] اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت مین قائم رہیو ف پس اسمین جمیع فرائض و سنن [illegible] ارکان اسلام مین اصل مقاد یہی ہے کہ نفس پاکیزہ ہو جاوے پس بندہ جسقدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] اسیقدر اسکے نفس کو طہارت کمال حاصل ہوگی لہذا فرمایا اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا اے اہل بیت جان لو کہ اللہ تعالےٰ تو یہی چاہتا ہی کہ تم سے رجس کو [illegible] پاک کرے ف تاکہ تم لوگ دنیا کی طرح آخرت مین بھی پیغمبر اطہر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

ساتھ ہونیکے لائق ہو کیونکہ تم نے جب لذات دنیا چھوڑکر اللہ اور رسول اور دار آخرت کو اختیار کیا
ساتھ ہونا اسیطور پر حاصل ہوگا کہ اللہ تعالے تمکو اچھی طرح پاک فرماوے۔ اہل البیت ... لفظ مین
ہوتا ہے چنانچہ حضرت ابراہیم کی بی بی حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو خطاب فرمایا اتعجبین من امر اللہ

اہل البیت انہ حمید مجید۔ کیا تو امر الٰہی سے تعجب کرتی ہے ای اہل بیت تم پر اللہ تعالے کی رحمت اور برکات ہوں یہ
صیغہ واحد مؤنث ہے جو بالاتفاق حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو خطاب ہے جبکہ انھون نے ... اسحاق پر
تعجب کیا تھا۔ پھر آیندہ علیکم اہل البیت سے خطاب فرمایا اور عرب مین استعمال تمام شائع معروف ہے عورتون سے
خطاب کرتے ہین تو ضمیر جمع مذکر لاتے ہین اسیطرح یہان بھی اللہ تعالے نے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ازواج مطہرات
کو تکریمی خطاب فرمایا بقولہ تعالے عنکم اور اہل البیت اور ویطہرکم اور یہ بات اہل بلاغت کے نزدیک بالکل ... مشہور ہے
امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ یہ نص صریح ہے کہ ازواج مطہرات اہل البیت ہین کیونکہ بیت سے یہان بالاتفاق بیت نبی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم مراد ہے پس ازواج مطہرات تو اس نص مین ضرور ہی مراد ہین کیونکہ آیت قدسی کا نزول انھین کے بارے مین ہوا ہے
اور یہ آیت بھی علیحدہ نہین ہے بلکہ آیت واقمن الصلوٰۃ وآتین الزکوٰۃ کا تتمہ ہے اور یہ بات قطعی معلوم ہے کہ جس شخص کے حق مین
آیت کا نزول ہو وہ آیت کے حکم مین ضرور داخل ہوتا ہے اس مین کچھ خلاف نہین ہے پس یہ آیت بیشک ازواج مطہرات کے
حق مین ہے اب رہا یہ امر کہ آیت فقط انھین کے حق مین مخصوص ہے یا انکے ساتھ مین بعض دیگر کو بھی عام ہے پس حضرت ابن
عباس و عکرمہ و عطاء و کلبی و مقاتل و سعید بن جبیر نے کہا کہ یہان اہل بیت فقط زوجات رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
خاصۃً ہین اور بیت سے بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یعنے آپکی ازواج کے گھر مراد ہین کیونکہ آیندہ فرمایا واذکرن ما یتلی
فی بیوتکن۔ یعنی زوجات مطہرات ہی کو ملحق آیت مین بھی خطاب ہے بلفظ بیوتکن یعنے اپنے گھرون مین پس یہ سب زوجات
مطہرات کے گھر ہین اور یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اہل البیت ہین۔ امام ابن کثیر رح نے کہا کہ عکرمہ رحمۃ اللہ
علیہ بازار مین بلند آواز سے پکار کر کہا کرتے کہ قولہ تعالے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت
الآیۃ کا نزول خاصکر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حق مین ہوا ہے۔ ابن جریر و ابن ابی حاتم باسناد صحیح
اور عکرمہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قولہ تعالے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس الآیۃ کا نزول تو خاصۃً
ازواج مطہرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حق مین ہوا ہے۔ ابن ابی حاتم باسناد صحیح ... اللہ تعالے ... جو
کوئی چاہے مین اس سے مباہلہ کرنے کو موجود ہون کہ اس آیت کا نزول بشان ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے۔ و ابن ابی حاتم
باسناد صحیح۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ لوگون نے اسکے معنی مین اختلاف کیا اکثر علماء محققین ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
وغیرہ اکابر سلف و خلف کے مراد یہ ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کا اصل سبب فقط ازواج مطہرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
ہین پھر بعض اقارب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی اسمین شامل ہین۔ شیخ ... کہا کہ یہ قول صحیح ہے۔ اور بعض
کہا کہ معنی یہ ہین کہ سواے ازواج مطہرات کے اسمین کوئی داخل نہین ہے۔ شیخ رح نے کہا کہ یہ قول ضعیف ہے۔ حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ کے قول مین کوئی ایسا لفظ نہین ہے جس سے یہ امر معلوم ہو کہ ازواج مطہرات ہی سبب نزول ...

[illegible] جیسے [illegible] عوام نے گمان کیا کہ آیت قدسی سے ازواج مطہرات کو کچھ دخل نہین ہے بلکہ یہ ایک آیت درمیان میں وسیرے لوگون کے
[illegible] آیات اور [illegible] کی آیات البتہ ازواج مطہرات کیواسطے ہین حالانکہ یہ قول ضعیف بلکہ غلط ہے اسیطرح یہ کہنا کہ آیت قدسی فقط
[illegible] ہی [illegible] نے لکھا کہ بہت سی احادیث آئی ہین جنسے معلوم ہوتا ہے کہ علاوہ ازواج کے حضرت علیؓ فاطمہ وحسن حسین رضی اللہ عنہم بلکہ بعض
دیگر [illegible] آیت کی [illegible] مین شامل ہونیکی بزرگی حاصل ہوئی ہے چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد
نزول [illegible] چھ مہینہ تک جب نماز فجر کے واسطے نکلکر حضرت سیدۃ النساء فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کی طرف سے
[illegible] آواز سے فرماتے کہ اے اہل بیت نماز کو اوٹھو انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل
بیت ویطہرکم تطہیرا۔ احمد والترمذی وقال حسن غریب اور اسی کے مانند ابوالحمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔(رواہ ابن جریر)
لیکن اسکی اسناد مین ابوداود والاعمی جسکا نام نفیع ابن الحارث ہے علماء نقاد کے نزدیک کذاب ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ کذاب کبھی سچ
بول جاتا ہے پس یہ روایت اسی قسم سے ہے کیونکہ دیگر احادیث صحیحہ سے موافق ہے اور امام احمد رح نے شداد بن عمار سے روایت کی
کہ مین حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور انکے پاس کچھ لوگ بیٹھے تھے (اور یہ زمانہ وہ ہے کہ تمام شام وعراق وعرب
پر وہ لوگ غلبہ کر لیا تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ دنیاوی سلطنت کے واسطے نفاق رکھتے تھے) پھر ان لوگون نے
وہان حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور آپ کے حق مین بدگوئی کی تو مین بھی ان مین شریک ہوگیا پھر جب وہ لوگ اٹھکر چلے تو حضرت
واثلہ رضی اللہ عنہ نے مجھے اشارہ کیا کہ بیٹھ پس مین بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا کہ ارے تو نے بھی ان کمبختون کے ساتھ اس بزرگ کی بدگوئی
کی بھلا تو چاہتا ہے کہ جو کچھ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیکھا ہے اس سے تجھے آگاہ کر دون مین نے عرض کیا کہ آپ مجھے
ضرور آگاہ فرما دین تب بیان کرنا شروع کیا کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا تو پہلے مین نے جاکر حضرت سیدۃ النساء
فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پوچھا تو انھون نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے ہین پس مین
منتظر رہا کہ اتنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت علی وحسن وحسین رضی اللہ عنہم تھے پھر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے اور حضرت فاطمہ وعلی کو دائین وبائین بلا لیا اور حضرت حسن وحسین کو اپنی ران مبارک پر بٹھا
لیا اور کملی آپ اوڑھے ہوئے تھے اسمین ان سبکو داخل کر لیا پھر فرمایا کہ الٰہی یہ لوگ میرے اہل بیت ہین الٰہی تو ان سے بھی رجس کو
دور کر دے اور انکو کمال پاکیزگی سے پاک کر دے اور میرے اہل بیت زیادہ حقدار ہین [illegible] بھی عرض کیا کہ یارسول اللہ اور
مین بھی ہون تو فرمایا کہ تو بھی ہے واثلہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ میرے نزدیک مجھے سب سے زیادہ بھروسہ کا عمل یہی ہے وقد
رواہ ابن جریر اور ایک روایت مین ہے کہ مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ پر اللہ تعالےٰ درود بھیجے مین بھی آپ کے اہل مین سے
ہون تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہان تو بھی میرے اہل مین سے ہے واثلہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے سب سے بڑھکر
جس چیز پر امید واری ہے وہ یہی ہے (رواہ ابن جریر بوجوہ) اور امام احمد نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم میرے گھر مین تشریف رکھتے تھے کہ اتنے مین فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک ہانڈی مین خزیرہ پکا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے [illegible] لائین پس آپ نے فرمایا کہ اپنے شوہر اور دونون بیٹون کو بلا پس یہ لوگ آئے اور سب ملکر یہ خزیرہ کھانے لگے اور
حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خیبری کملی پر بیٹھے تھے اور مین حجرہ مین نماز پڑھ رہی تھی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل

Marfat.com

فرمائی۔ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت [illegible]
علیہ وآلہ وسلم نے زائد کملی سے ان لوگون کو ڈھانک لیا اور آسمان کی جانب اپنا ہاتھ [illegible]
ہین پس ان لوگون سے بھی رجس کو دور کردے اور انکو کامل پاکیزگی سے پاک کردے۔ ام سلمہ [illegible]
عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین بھی آپ کے ساتھ ہون آپ نے فرمایا کہ تو بہتری مین ہی تو بہتری [illegible]
کے سب راوی ثقات ہین مگر وہ تابعی جسنے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اسکا نام مذکور [illegible]
جریر کی بروایت ابو ہریرہ کے ذریعہ سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور حکیم ابن سعد کی روایت حضرت ام سلمہ رضی اللہ [illegible]
مانند ذکر کی اور امام احمد رح نے بھی دوسرے طریق سے اسکو روایت کیا ہے اور امام ابن جریر نے [illegible] حضرت ام سلمہ رضی اللہ
عنہا سے روایت کی کہ یہ آیت میرے گھر مین نازل ہوئی انما یرید اللہ الآیہ اور گھر مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی وفاطمہ
وحسن وحسین رضی اللہ عنہم تھے پس مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا مین اہل بیت سے نہین ہون پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ تو تو بہتری مین ہے تو تو رسول اللہ کی ازواج مین ہے اسنادہ صحیح فقد رواہ ابن جریر عن ابی کریب [illegible]
عن فضیل بن مرزوق عن عطیہ عن ابی سعید عن ام سلمہ۔ پھر ابن جریر نے اسکو دوسرے طریق حسن سے اور تیسرے طریق حسن سے
روایت کیا اور اسکے آخر مین ہے کہ ام سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے بھی ان لوگون کے ساتھ داخل کر لیجیے آپ نے فرمایا
کہ تو تو میرے اہل مین سے ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث کے سمجھنے کے لیے جو اصول مین نے مقدمہ مین بلکہ جا بجا تفسیر مین بیان کیا ہے اسکو مکرر مختصر
اعادہ کرتا ہون واضح ہو کہ آیات قدسیہ کے نزول مین اکثر مکرر نزول واقع ہوا ہے اور اسکے معنے یہ ہین کہ جب کوئی واقعہ پیش آیا تو اللہ
عزوجل نے آیت قرآنی کو نازل فرمایا جس مین اس واقعہ کا حکم ہے پھر جب کوئی دوسرا واقعہ پیش آیا کہ اسکا حکم بھی اللہ تعالیٰ نے اسی آیت مین رکھا تو اسکو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیاس پر نہین چھوڑا بلکہ تیقن محکم کر دینے کے واسطے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم کے منتظر ہوئے تو اسی آیت کو نازل
فرمایا اور قولہ تعالےٰ یسئلونک عن الروح کے مکرر نزول سے جو یہودیون کے سوال کے وقت ہوا ہے یہ امر ظاہر ہوتا ہے
کہ جو شدت وتکلیف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اول بار نزول کیوقت ہوتی تھی وہ مکرر نزول مین نہین ہوتی تھی پس
مکرر نزول گویا نزول اول کی یاد دہانی تھی اور یہ امر مقدمہ وغیرہ مین آیات واحادیث سے مدلل مفصل بتوضیح بیان ہو چکا ہے جب
یہ امر معلوم ہو چکا تو جاننا چاہیے کہ قولہ تعالےٰ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الآیہ کا نزول اولاً ازواج مطہرات اہل البیت
رضی اللہ عنہن کے حق مین ہو چکا تھا پھر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین حضرت علی وفاطمہ وحسن وحسین [illegible]
مین عظیم رحمت الٰہی عزوجل کا نزول ہوا کہ اس شان مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگون کے [illegible]
دعا قبول ہوئی اور یہ آیت مکرر یاد دہانی کے واسطے نازل ہوئی یعنے اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ لوگ [illegible] اہل بیت [illegible]
ہین اگرچہ اول بار آیت کے نازل ہونے کا سبب صرف ازواج مطہرات واقع ہوئی تھین پھر ظاہر [illegible] رضی اللہ عنہا [illegible]
انکے حق مین نزول ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلا دیا کہ تجھے اس درخواست [illegible]
[illegible] بہتری مین داخل ہے چنانچہ اس لفظ کو مکرر فرمایا بلکہ تصریح کر دی کہ تو میرے اہل [illegible]
پھر اسکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شکرانہ الٰہی عزوجل مین بارہا آیت قدسی کو [illegible]

Marfat.com

[illegible] اللہ عنہ بھی اس مین شامل ہوگئے۔ اور اکثر اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی و فاطمہ [illegible] کے عموماً اعلان فرمایا جیسے نماز فجر کو جاتے ہوئے و دیگر اوقات مین تاکہ آیندہ امت والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت مین ان لوگونکو معروف مشہور طور پر جان لین حتے کہ قرآن مجید و اہل بیت کے واسطے جو الوداع کے مجمع عام مین تاکید بلیغ فرمائی۔ مترجم کہتا ہے کہ افسوس ہے کہ باوجود اس اشتہار عام و تاکیدات بلیغہ کے بزیاں خبیث سے جو حرکت [illegible] ہوئی وہ خوب ظاہر ہے اور جب طبقۂ صحابہ رضی اللہ عنہم منقرض ہونے لگا یعنے جو لوگ کہ اہل البیت کی بزرگیون سے واقف تھے وہ ختم ہونے لگے اور دنیاوی طمع والے مروانیون نے غلبہ پایا تو انھون نے چاہا کہ جو بزرگیون کا اشتہار عام ہے بجائے اسکے حیدر کرار علی مرتضی رضی اللہ عنہ و اہل بیت کی شان مین جھوٹے بہتان باندھکر اپنا منھ کالا کرین پس انھون نے دنیاوی لالچیون کو طمع زر کے ذریعہ سے مقرر کیا کہ وہ بہتانون کو مشہور کرین چنانچہ بہت سے مروانیون نے صریح اس امر کا اقرار کیا ہے کہ انکی بزرگیان کیا ہمکو معلوم نہین ہین مگر ہم کیا کرین کہ ہمارا یہ امر بدون اسکے چلتا نہین ہے گویا دنیاوی لالچ کسیطرح جھوٹا نہین تھا اور امر حق ظاہر ہونے پر جو تو مین مسلمان ہوئی تھین وہ سب اہل بیت ہی کی نسل مین سے کسی کے ہاتھ پر بیعت کرکے اپنا خلیفہ بنانے پر آمادہ ہوئی تھین پس انھون نے ظلماً کشت خون سے اور طمعاً مال و متاع سے اسکو روکا اور جو امر کہ تقدیر الٰہی عزوجل مین جاری ہوتا ہے اسکے اسباب ویسے ہی جمع ہو جاتے ہین چنانچہ ابتدا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ و معاویہ کی لڑائیان واقع ہوچکی تھین حالانکہ انکی بنیاد محض نیک نیتی پر تھی لیکن پچھلے لوگون مین وہ بات نیست ہوگئی اور انھون نے دنیاوی لالچ کو اپنے اوپر محیط کرلیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر شیخ ابن کثیر رح نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ذکر فرمائی کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کو باہر تشریف لائے اور سیاہ بوٹے دار کملی اوڑھے ہوئے تھے کہ اتنے مین حسن رضی اللہ عنہ آئے تو انکو کملی مین لے لیا پھر حسین رضی اللہ عنہ آئے تو انکو بھی کملی مین لے لیا پھر حضرت فاطمہ پھر حضرت علی رض آئے تو ان دونون کو بھی کملی مین داخل کرلیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا رواہ مسلم و ابن جریر و نحوہ ابن ابی حاتم۔ اور حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بھی اسیکے مانند مروی ہے رواہ ابن جریر۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ پھر جس شخص کو قرآن مین کچھ سمجھ حاصل ہے اسکو کچھ شک نہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج اس آیت مین داخل ہین کیونکہ اول کلام بھی انھین کے حق مین ہے اور آخر مین بھی فرمایا وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ یہ خطاب بھی ازواج مطہرات کو ہے یعنی اے ازواج پیغمبر تم تذکر کرو اُن آیات الٰہی و حکمت کا جو تمہارے گھر مین تلاوت کیجاتی ہین ف یعنی اللہ تعالے نے [illegible] تمہارے حجرات مین اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو آیات قرآنی نازل فرمائین اور جو حکمت یعنے حدیث بزبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوئی اسکو تذکر کے ساتھ یاد کر عمل کرو۔ یہی قتادہ رح وغیرہ سے مروی ہے شیخ ابن کثیر رح نے کہا ہے کہ تم اس نعمت عظیمہ کو یاد کرو جس سے تمکو خصوصیت دیگئی ہے کہ تمہارے ہی حجرات مین وحی الٰہی نازل ہوتی ہے۔ اس نعمت عظیمہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو زیادہ خصوصیت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی وجہ کے لحاف مین ہوتے تھے تو اس حال مین [illegible] سواے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اسکو بیان فرمایا ہے

Marfat.com

جو صحاح میں باسانید صحیحہ ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج [illegible]
کہ تم میں کسی کے لحاف میں مجھپر وحی نہیں آئی سوائے عائشہؓ کے والحدیث فی الصحاح [illegible]
یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صرف ایسی زوجہ ہیں کہ پہلے کسی سے انکا نکاح نہیں ہوا [illegible]
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسے چھ برس کی عمر میں نکاح کیا پس جب اونکو دیگر ازواج سے یہ خصوصیت [illegible]
نزول وحی میں بھی انکو خصوصیت دی اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا بیشک اللہ تعالے [illegible]
کہ تم عورتوں کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الخلق کی زوجہ ہونیکے واسطے چھانٹا اور تمکو ایسے گھر [illegible]
وحکمت کی تلاوت ہوتی ہے (ابن جریر وربیع بن انس وقتادہ وغیرہم) امام ابن کثیر رحمہ نے لکھا کہ یہ بات [illegible]
کہ جب اللہ تعالے نے آپکی ازواج مطہرات کو جو آپکی خاص قرابت نہیں ہیں اس مرتبہ پر فائض کیا اسوجہ سے کہ [illegible] صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجات ہیں تو یہ امر ظاہر ہے کہ آپ کے اہل قرابت خاص جن پر صدقہ حرام ہے بدرجہ اولی اس [illegible]
سرفراز ہونگے اور اسکی نظیر یہ ہے کہ اللہ تعالے نے مسجد قباء کے حق نازل فرمایا لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان
تقوم فیہ فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین - اور بعض روایات میں ثابت ہے کہ آپ نے اہل قباء والوں سے دریافت فرمایا
کہ کس بات پر اللہ تعالے نے طہارت میں تمہاری تعریف فرمائی ہے تو انھوں نے عرض کیا کہ ہمنے اپنے پڑوسی یہودیوں کو دیکھا کہ وہ
ڈھیلوں سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے دھو ڈالتے تھے تو ہمکو بھی پسند آیا اور ہمنے بھی اللہ تعالے کے واسطے اختیار کیا -
بالجملہ یہ آیت مسجد قباء کے حق میں ہے کہ یہ مسجد ابتدائے روز سے بنیاد تقوی پر ہے پھر اسکے بعد مسجد نبوی بنائی گئی پھر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک مرتبہ دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کون سی مسجد ہے جسکی بنیاد ابتدائے روز سے تقوی
پر ہو تو آپ نے اپنی مسجد کی جانب اشارہ فرمایا کہ یہ میری مسجد ہے کما فی الصحیح اور اسکی وجہ یہی ہے کہ مسجد قباء سے بدرجہ اولے
آپکی مسجد بر بناء تقوی ہے اگرچہ آیت کا نزول مسجد قباء کے حق میں ہوا تو عموم آیت میں مسجد نبوی بدرجہ اولے [illegible]
یہاں سے یہ نکتہ معلوم ہوا کہ کبھی آیت کا نزول کسی موقع ومحل پر ہوتا ہے حالانکہ آیت میں جو فضیلت [illegible]
لئے دوسرا محل وموقع اولے ہوتا ہے جب یہ بات معلوم ہوئی تو آیۂ تطہیر کا نزول اگرچہ ازواج مطہرات کے [illegible]
ہوا مگر آپ کے قرابات اس حکم کے واسطے اولے ہیں کیونکہ اونکی طہارت یہاں تک بڑھی ہوئی ہے کہ حضرت حسن [illegible]
اللہ عنہما نے زکوۃ کے چھوہاروں میں سے کھیلتے کھیلتے ایک چھوہارا اپنے منھ میں ڈال لیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
انگلی ڈال کر منھ سے نکال پھینکا اور فرمایا کخ کخ - تو جانتا نہیں ہے کہ آل محمد یہ صدقہ نہیں کھاتے ہیں کما فی [illegible]
صدقات تو لوگوں کے میل کچیل ہیں جو محمد وآل محمد کو حلال نہیں ہیں کما فی الصحیح ایضاً - اور یہ ظاہر [illegible]
کو باوجود اس فضیلت کے صدقہ حلال تھا پس قرابت کی تطہیر بدرجۂ اعلی ہوئی اور یہ ظاہر ہے کہ [illegible]
اگرچہ اللہ عزوجل نے جو امر ازل سے مقدر فرمایا تھا کہ خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی [illegible]
ممتاز ہونگی تو اونکی فضیلت ظاہر ہے لیکن قرابت رحم کی فضیلت ذاتی ہے اگرچہ یہ مقدار قبولیت
ہے اسکو تطہیر جسمانی سے کوئی تعلق نہیں ہے مگر یہاں کلام تطہیر جسمانی میں ہے اور جس [illegible]

[illegible] ذکر کیا یہی حدیث زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مستفاد ہے چنانچہ یزید بن حیان وحصین بن سبرہ
[illegible] زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے پھر جب ہم بیٹھے تو حصین نے عرض کیا کہ اے زید آپنے بہت
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور آپکی حدیث سنی اور آپ کے ساتھ جہاد کیا اور آپکے پیچھے نماز پڑھی
[illegible] فضیلت پائی پھر کہا آپ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے ہمسے بیان فرمائیے۔
[illegible] میری عمر دراز ہو گئی اور احادیث سنے ہوئے بھی زمانہ دراز ہوا اور جو کچھ احادیث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجھے حفظ تھیں ان میں سے کچھ بھول بھی گیا ہوں پس جو کچھ میں تمسے بیان کروں اسکو قبول کرو اور
جو بیان نہ کروں اسکے واسطے مجھے تکلیف دو پھر بیان فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان مکہ و مدینہ کے
ایک تالاب پر جسکو غدیر خم کہتے تھے (حجۃ الوداع سے لوٹتے ہوئے وہاں نزول فرمایا تھا) ہم میں کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنے لگے پس
اللہ تعالے کی حمد وثنا اور حکم وعظ ونصیحت فرمانیکے بعد فرمایا کہ ای لوگو آگاہ ہو جاؤ کہ میں ایک آدمی ہوں اور قریب ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ میرے رب عزوجل کا ایلچی میرے پاس آوے پس میں قبول کر کے چلا جاؤں اور میں تم میں ثقلین چھوڑتا ہوں اول کتاب
اللہ عزوجل جس میں ہدایت اور نور ہے پس تم کتاب الٰہی کو صدق دل سے لیلو اور اسکو مضبوط پکڑے رہو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کتاب الٰہی عزوجل کے بارہ میں ہم لوگوں کو آمادگی وترغیب دلائی پھر فرمایا اور میرے اہل بیت ہیں (یعنی ثقلین میں سے
دوم میرے اہل بیت ہیں۔ پھر تین مرتبہ فرمایا کہ اپنے اہل بیت کے بارہ میں تمکو میں اللہ تعالے کو یاد دلاتا ہوں (یہ لفظ بمنزلہ قسم
وسخت تاکید وتوجہ کے بولا جاتا ہے) پس حصین بن سبرہ نے کہا کہ ای زید اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں کیا
آپکی ازواج آپکے اہل بیت نہیں ہیں زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں آپکی ازواج آپکے اہل بیت ہیں ولیکن وہ لوگ آپکے اہل بیت ہیں
جنپر آپکے بعد صدقہ حرام ہے حصین رح نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ آل علی وآل عقیل وآل جعفر
وآل عباس رضی اللہ عنہم ہیں حصین رح نے کہا کہ ان سب پر آپکے بعد صدقہ حرام ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ واللہ عورت
ایک زمانہ تک اپنے خاوند کے ساتھ رہتی ہے پھر وہ اسکو طلاق دیتا ہے تو عورت اپنے باپ اور قوم کے یہاں چلی جاتی ہے اور
خاوند کے اہل بیت اسکے اصول وعصبات ہیں جن پر صدقہ حرام ہو (رواہ مسلم فی الصحیح) امام ابن کثیر رح نے کہا کہ زید رضی اللہ
عنہ کی حدیث کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت فقط ازواج نہیں ہیں بلکہ ازواج مع آل مراد ہیں اور اسپر دلیل یہ
[illegible] کو آدمی کے ساتھ نکاحی رشتہ داری ہوتی ہے پس اسکے آل بدرجہ اولی اسکے اہل بیت ہوتے ہیں
[illegible] ظاہر ہوا کہ آیت میں حضرت علی و فاطمہ وحسن وحسین بدرجۂ اولے داخل ہیں اب رہا یہ امر کہ زید
[illegible] آل عقیل وآل جعفر وآل عباس رضی اللہ عنہم کو بھی اہل بیت میں شامل کیا تو ظاہرا مراد اس سے یہ ہے کہ آل رسول
[illegible] جن پر صدقہ حرام ہے یہ لوگ ہیں۔ یعنی زید رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث حرمت صدقہ کے موقع میں بیان فرمائی
[illegible] کہ ان میں شامل نہیں کیا کیونکہ ازواج پر صدقہ حرام نہیں تھا اور تفسیر آیت بیان کرنا مقصود
[illegible] آیت کریمہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس الآیۃ کا سبب نزول
[illegible] ہیں لیکن حضرت علی و فاطمہ وحسن وحسین بدرجہ اولے اس آیت میں مراد ہیں

Marfat.com

اور یہی قول اس آیت کی تفسیر مین قول صحیح ہے اور اسیکو محققین علما محدثین وغیرہم نے [illegible]
تعالے اعلم بالصواب - لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ علما مین سے غالباً کوئی جماعت [illegible]
وآل جعفر وآل عباس عموماً شامل ہین ان البتہ حرمت صدقہ ان لوگون پر بھی مذہب اہل [illegible]
لوگون کو بھی تطہیر مین سے حصہ ہے تو یہ لوگ بھی ایک راہ سے اس آیت کی تفسیر مین اہل [illegible]
کے ازاد کیئے ہوئے غلام و باندیان بھی اس راہ سے شامل ہین کیونکہ آنحضرت کے آزاد کیے ہوئے [illegible]
لوگون کے کہنے سے صدقات کے عامل کے ساتھ جانا چاہا لیکن کہا کہ بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے [illegible]
اور جو عامل کہ ان کو لیے جاتا تھا وہ اسی واسطے لیے جاتا تھا کہ عامل کو جو حق ملتا ہے [illegible]
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے منع فرمایا اور کہا کہ جس قوم کا موے ہو وہ اسی قوم مین سے [illegible]
صحاح مین بسند صحیح موجود ہے اور دوسری حدیث مین عموماً یہ حکم آیا کہ ولا ایک قرابت بمنزلہ نسب ہوتی ہے [illegible]
ایک حدیث مین موسے کے واسطے سخت تہدید ہے کہ کسی کا آزاد کیا ہوا اگر کسی غیر سے اپنی موالات جوڑے تو اللہ تعالے [illegible]
عبادت قبول نہین فرماتا ہے وہو ایضاً فی الصحاح - اور فقہا اہل سنت کے نزدیک بھی جیسے بنی ہاشم پر صدقہ حرام ہے کیونکہ وہ لوگو
میل کچیل ہوتا ہے اسی طرح بنی ہاشم کے موالی پر بھی حرام ہے پس اس راہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موالی بھی آپکے
اہل بیت مین شامل ہین فتدبر واللہ تعالے اعلم بالصواب - تنبیہ علما ربانی و اولیا معرفت نے یہان تنبیہ لطیف سے اشارہ
کیا کہ جسطرح اللہ عزوجل نے اپنے علم قدیم کے موافق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ازل سے مختار فرمایا تھا اسیطرح
اپنے علم قدیم سے آپ کے واسطے ایک امت مرحومہ کو پسند فرمایا اور انکے واسطے بقولہ تعالے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس الایہ
صریح تخصیص فرمائی کہ تم لوگ اولاد آدم کی امتون مین سب سے بہتر امت ہو پس جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب رسولون
وانبیا علیہم السلام مین سب سے افضل رسول نبی ہین اسیطرح آپکی امت بھی سب امتون سے افضل ہے وفی الحدیث انتم حظی من الامم
یعنے تم لوگ سب امتون مین سے میرا حصہ ہو کما فی السنن - پھر اس امت مرحومہ مین سے افضل طبقہ وہ ہے جنکو اللہ تعالے نے آپکی
مصاحبت کے واسطے مختار فرمایا کما فی قولہ علیہ السلام خیر القرون قرنی الحدیث وقولہ علیہ السلام ان اللہ اختارنی واختار لی
اصحاباً الحدیث - اور یہی معنی حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین بروایت ترمذی ودارمی وغیرہ صحیح ہین پھر اللہ تعالے نے [illegible]
طبقہ اصحاب مین سے بھی آپ کی قرابت و رشتہ داری یعنی خسرو دامادی کے واسطے اور زوجیت و آل ہونیکے [illegible]
کاملہ سے لوگونکو برگزیدہ فرمایا ان اللہ کان لطیفاً خبیرا پس اسکی علم مین کوئی ذرہ پوشیدہ [illegible]
قدرت مین کچھ اضطرار تھا اور نہ اوسکے حکم قضا جاری ہونے مین کچھ روک ممکن تھی پس اس نے کمال [illegible]
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے آل وازواج کو برگزیدہ کیا اور انھین کے ساتھ مین موالی کو [illegible]
طہارت سے سرفراز کیا خطیب رح نے سراج مین لکھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
کے واسطے رزق کی وسعت دیگئی لیکن اللہ تعالے نے کامل مرتبہ طہارت کیوجہ سے آلایش [illegible]
پھر بعد آپکے فتوحات عظیمہ مانند یمن و عراق و شام و فارس و مصر و روم فتح ہوئین [illegible]

Marfat.com

[illegible] ایسا پھر تمام اقطار زمین مشرق و مغرب و جنوب و شمال فتح ہوئی اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
[illegible] ہوئی تاکہ بحکم قولہ تعالے لیستخلفنہم فی الارض وبحکم بشارات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] تھے جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی کہ تم لوگ کسریٰ وقیصر کے خزانوں کو فی سبیل اللہ
[illegible] ان لوگوں نے اپنی دنیا کو اسی زہد وتقوی سے بسر کیا اور لوگوں کو راہ راست نمونہ دکھلا دیا کہ یہ دنیا اور اموال دنیا سب
[illegible] تاکہ بخوف عبادت الٰہی ادا ہو سکے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دفاتر مقرر فرمائے اور عموماً سب لوگوں
[illegible] کرتے تھے کہ دودھ پیتے بچے کیواسطے بھی مقرر فرماتے تھے اور ابتدا میں جب تک بچہ دودھ پیتا تھا روزینہ مقرر
[illegible] لوگوں نے دودھ چھوڑانے میں جلدی کرنی شروع کی ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ مسافروں کا قافلہ مدینہ میں آکر ٹھہرا اور حضرت
[illegible] عمر رضی اللہ عنہ بعد عشا کے بذات خود انکی چوکیداری کیواسطے تشریف لیگئے۔ رات میں ایک بچہ اس قافلہ کا رونے لگا تو آپ نے
[illegible] قریب جاکر اسکی ماں کو آواز دی تاکہ وہ چپ کرا دے پھر تھوڑی دیر کے بعد اوسکے رونے کی آواز سنکر اس ڈیرے کے قریب آکر آواز
[illegible] مرتبہ بھی ایسا ہی اتفاق ہوا تو آپ نے اسکی ماں کو جھڑکا پس اسنے بچہ کو دودھ دیکر چپ کرایا لیکن بڑبڑاتی جاتی تھی کہ یہ بڑا مندی
[illegible] دودھ چھوڑاتا ہے حالانکہ اگر چھوڑتا تو عمر رضی اللہ عنہ اسکا وظیفہ مقرر کرتا یہ آواز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنی اور اپنے نفس سے
خطاب کیا کہ اے عمر تو نے مسلمانوں کے بچوں کو تکلیف دی پھر رات بھر چوکیداری کی بعد فجر ہوتے ہی مسجد میں آکر اذان دی اور اپنے معمول کے
موافق اول وقت غلس میں نماز پڑھا کر اپنے منادی کو بھیجا کہ پہلے اس قافلہ میں جو ابھی روانہ نہیں ہوا ہے جاکر پکار دے کہ اے لوگو خبردار
[illegible] کوئی شخص بچوں کے دودھ چھوڑانے میں جلدی نہ کیا کرے کیونکہ امیر المومنین نے حکم دیا ہے کہ اسلام میں جو بچہ پیدا ہوا اسکا
وظیفہ مقرر کیا جاوے پھر اپنے عمال کو تمام بلاد میں یہی حکم عام بھیجدیا۔ اور واضح ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں وظیفہ
[illegible] مقرر فرماتے تھے چنانچہ قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے عطیہ سب سے زیادہ تھا اسیطرح سابقین صحابہ
[illegible] انصار میں والاحقین میں تفاوت تھا۔ غرضکہ لوگوں کو اپنے اپنے مرتبہ کے موافق اسطرح رکھا کہ یہ لوگ عدل اسلام سے اچھی
[illegible] کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عدل میں تو کچھ شک نہیں ہے اور رسائی ان لوگوں کے حسن ایمان کا اندازہ مل گیا کہ وہ لوگ عدل کے
[illegible] راضی ہوجاتے تھے کہ خالد بن عرفطہ جب آپکی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دستور کے موافق اسکی قوم کا حال پوچھا تو اس نے
[illegible] میں ان لوگوں کو اس حال میں چھوڑ آیا ہوں کہ وہ لوگ نمازوں کے بعد دعا کیا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے انکی عمروں
[illegible] فضا دے یعنی بہت راضی وفارغ البال عبادت کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اونکے حق میں
[illegible] ہے بلکہ یہ تو خود انکا حق ہے اور میں تو اس بات میں کوشش کرتا ہوں کہ انکا حق اونکو پہونچاؤں اور ایک طریقہ نیک
[illegible] جیسا کہ اللہ تعالے نے چاہا ہے ہر ایک حقدار کو اسکا حق پہونچتا رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ازواج مطہرات
[illegible] مقرر فرمایا تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بوجہ اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ چاہتے تھے پس
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق سمجھکر زیادہ دینا چاہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انکار کیا اور کہا کہ اسیقدر میں بھی
[illegible] روایت ہے کہ جب عطیات کا وقت آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زینب بنت جحش
[illegible] مال کثیر دیکھ کر سمجھیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سب اسواسطے میرے پاس بھیجا

Marfat.com

کہ مین اپنے سوتون مین تقسیم کرون پس کہنے لگین کہ اللہ تعالے حضرت زینب [illegible]
کے پاس بھیجدین جسکو تقسیم کرنے مین مجھسے زیادہ لیاقت ہو لوگون نے کہا کہ یہ سب مال [illegible]
کہ اسے سبکو زمین مین ڈھیر کرکے اوسپر ایک کپڑا ڈالدو پھر مجھسے فرمایا کہ اسمین ہاتھ [illegible]
کو جاکر دیدے پھر اسیطرح دوسرے لوگون کے پاس بھجوایا غرضکہ اپنے قرابتی و یتیمون کو [illegible]
کچھ تھوڑا سا رہگیا ہے تو مین نے عرض کیا کہ ام المومنین اللہ تعالے تمکو بخشے واللہ اس مال [illegible]
جو کچھ رہگیا ہو وہ سب تمہارا ہے برزہ نے کہا کہ مین نے کپڑا اٹھا کر سب لیا تو وہ پچاسی درم تھے پھر زینب [illegible]
آسمان کو اٹھائے کہ الہی اب دوبارہ مجھکو یہ عطیہ نہ پہونچے پھر اسی سال انتقال کیا۔ مترجم کہتا ہو کہ زینب رضی اللہ عنہا [illegible]
تھین حتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مین جب زمانہ تنگی تھا اپنے ہاتھ سے موزہ وغیرہ بناکر [illegible]
صحیح مین روایت ہو کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات سے وداع کی خبر دی تو ازواج مطہرات [illegible]
اللہ ہم مین سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی تو آپ نے فرمایا اطولکن یدا۔ یعنی تم مین سے جسکا ہاتھ دراز [illegible]
شریف کے ازواج نے اپنے ہاتھ ناپے مگر جسکا ہاتھ دراز تھا وہ نہین بلکہ زینب رضی اللہ عنہا نے سب سے پہلے انتقال کیا تو ہم لوگون نے
جانا کہ آپ نے جسمانی درازی مراد نہین لی تھی بلکہ اطول الید محاورہ عرب مین وہ کہلاتا ہو جو خیرات و سلوک زیادہ کرتا ہو اور یہی
انکی مراد تھی۔ مترجم کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس لطیف بیان سے کیسکو صدمہ نہین پہونچا اور اسکا حال بھی
مخفی رہا جو زیادہ خیرات کرتی تھین حتے کہ اونکی نفس مین کوئی عزو۔ نہ آیا والحمد للہ رب العالمین [illegible] مین ہے
کہ قولہ تعالے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس الآیہ رجس اسمقام پر ماسوا اللہ عزوجل [illegible]
ہے تو حاصل یہ ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجیت مین سوای اللہ تعالے کے کسی سے تعلق نہ ہو یعنی دنیا [illegible]
وغیرہ کسی سے لگاؤ نہ رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت تو عین ایمان ہے پس یہ عورتین اللہ تعالے کی [illegible]
صدیقیت و پاکیزگی کے ساتھ مخصوص ہوئین کہ اللہ تعالے نے انکو انکی پیدائش مین برگزیدہ فرماکر انکی ارواح [illegible]
و مطہر کرکے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجیت کیواسطے پیدا فرمایا۔ شیخ ابو بکر الوراق نے کہا کہ ہر طرح کی [illegible]
و بدعت و ضلالت کو رجس کہتے ہین اور اللہ تعالے نے انکو دنیا کے میل کچیل جاسکے جانب تعلق خاطر سے پاک [illegible]
عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے مخلوقات [illegible]
دونون مین سے بہتر قسم مین رکھا چنانچہ اصحاب الیمین و اصحاب الشمال کی تقسیم آیت مین موجود ہے پھر [illegible]
بہتر ہون۔ پھر اللہ تعالے نے اصحاب المیمنہ و اصحاب المشامہ والسابقون السابقون مین تین قسمین فرمائین [illegible]
ہین پھر مجھے سابقون مین سب سے بہتر کیا۔ پھر اللہ تعالے نے انکو شعوب و قبائل فرمائے تاکہ [illegible]
اللہ اتقاکم۔ اور مین اللہ تعالے کے نزدیک اکرم اور اتقا ہون ولیکن کچھ فخر سے [illegible]
فرمائے پھر مجھے سب خاندانون مین بہتر خاندان کیا اور یہی اللہ تعالے نے فرمایا انما یرید [illegible]
الآیہ پس مین اور میرے اہل بیت گناہون سے پاک کیے گئے ہین [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے داخل آیت ہونے کی دلیل سورہ نور کی آیت یعنی قولہ [illegible] والخبیثون للخبیثات الآیہ ۔ صریح ہے یعنے خبیث عورتین تو خبیث مردون کے لئے [illegible] عورتون کے لئے ہین ۔ خبیث وہی جو طاہر کی ضد ہوا اور اُسکے ساتھ یہ بھی موجود ہے [illegible] والطیبون للطیبات اولئک مبرؤن مما یقولون ۔ یعنی پاکیزہ عورتین پاکیزہ مردون کے لئے اور پاکیزہ مرد [illegible] ایسے لوگ اس بہتان سے پاک ہین جو منافق فاجر باندھتے ہین یہ آیۃ اگرچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے [illegible] معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سب طیب سے اطیب ہین تو بنص صریح لازم آیا کہ تمام ازواج [illegible] کے ساتھ خطاب مین نزول آیت ہے تو لا محالہ وہ مراد ہین فافہم ۔ پھر اللہ تعالے نے ازواج مطہرات کو [illegible] عورتون کا [illegible] ان کو وعظ و نصیحت کرکے امت کی عورتون کو اس کرامت سے سرفراز فرمایا ہے بقولہ تعالیٰ

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ

تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین اور قرآن پڑھنے والے اور قرآن پڑھنے والیان اور سچ بولنے والے

وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ

اور سچ بولنے والیان اور صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیان اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیان اور خیرات دینے والے اور خیرات دینے والیان

وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ

اور روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیان اور نگہبانی کرنے والے شرمگاہ اپنے کی اور نگہبانی کرنے والیان اور یاد کرنے والے اللہ کو بہت اور یاد کرنے والیان

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝

رکھی ہے اللہ نے انکے واسطے معافی اور نیگ بڑا

ع ۵/۸/۲

امام ابن کثیرؒ نے لکھا کہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تین [illegible] نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا کہ قرآن مجید مین جطرح مردون کا ذکر فرمایا جاتا ہے جلوگون یعنی عورتونکا اسطرح ذکر نہین کیا جاتا ہے پھر ایک روز مین اپنے بالون مین کنگھی [illegible] تھی کہ ناگاہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آواز مبارک منبر پر سنی تو مین نے جلدی اپنے بال لپیٹ لیئے اور جلدی دروازے [illegible] حجرہ پر [illegible] باب سے اپنے کان لگائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر یہ فرماتے تھے کہ اے لوگو اللہ تعالے فرماتا ہے

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ آخر آیۃ تک رواہ احمد والنسائی و ابن جریر ۔ اور اسکو نسائی [illegible] دوسرے طریق سے بھی روایت کیا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورتون نے آن حضرت صلی اللہ علیہ [illegible] سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا بات ہے کہ اللہ تعالے مومنین کو یاد فرماتا ہے اور مومنات کا ذکر نہین فرماتا ہے پس [illegible] نے نازل فرمایا ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات الآیہ (رواہ ابن جریر) اور ر[illegible] [illegible] نے فرمایا کہ بیبی عورتین آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ازواج کے پاس آئین اور کہنے لگین کہ اے امہات [illegible] مومنات نے قرآن مین ذکر کیا ہے مگر ہمارا کچھ ذکر نہین ہوا تو کیا ہم لوگ ذکر کے قابل نہین ہین پس اللہ عزوجل نے [illegible] المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات الآیہ کو نازل فرمایا (رواہ ابن جریر) مترجم

Marfat.com

مترجم کہتا ہے کہ معالم وسراج وغیرہ مین مذکور ہی کہ حضرت ام سلمہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ [illegible]
عرض کیا تھا کہ ہم لوگون کا کیا حال ہے کہ مردون کی طرح ذکر نہین ہوتا ہے ہمکو خوف ہے [illegible]
پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی - مترجم کہتا ہے کہ نزول آیت کے واسطے متعدد [illegible]
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مین دیکھتی ہون [illegible]
ہی کے واسطے رکھین اور عورتون کو تو مین دیکھتی نہین ہون کہ کسی خوبی سے انکا ذکر کیا جاتا ہو [illegible]
حمید والطبرانی والترمذی وقال حدیث حسن) بالجملہ اللہ تعالے نے ان [illegible] کے سوال [illegible]
فرمایا اور اس سے ظاہر ہو گیا کہ اللہ تعالے نے مردون مین مردون کے لائق اور عورتون مین عورتون [illegible]
حاصل ہونے پر وعدہ ثواب عظیم عطا فرمایا ہے بقولہ تعالے ان المسلمین والمسلمات [illegible]
عورتین جو اسلام لائین ف ان کا ثواب آخرت آیت مغفرت واجر عظیم مذکور ہے [illegible]
اول مسلمین ومسلمات ہین اور قسم دوم والمومنین والمومنات وہ مرد جو ایمان لائے [illegible]
ف شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ اس مین دلیل ہی کہ اسلام وایمان مین تفاوت ہے چنانچہ اللہ تعالے [illegible]
آمنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم [illegible]
لائے ہین اے محمد تو ان سے کہدے کہ تم ابھی ایمان نہین لائے ولیکن کہو کہ ہم اسلام لائے ہین اور ابھی تک تمہارے دلون مین [illegible]
داخل نہین ہوا ہے (ھ) اس سے بھی معلوم ہوا کہ اسلام عام ہے اور ایمان اس سے خاص ہی اور حدیث صحیحین مین ہی کہ لا یزنی
الزانی حین یزنی وہو مومن - یعنی زناکار جسدم زنا کرتا ہے تو اس حال مین وہ زنا نہین کرتا کہ وہ مومن ہی پس اس حدیث
مین ایمان کو نکال لیا حالانکہ علماء مسلمین نے اجماع کیا ہی کہ زناکار کافر نہین ہو جاتا ہی تو ایمان بہ نسبت اسلام کے خاص ہے کہ
کہ ایمان نہین تھا مگر اسلام باقی تھا (ابن کثیرؒ) مترجم کہتا ہی کہ اس حدیث کی تفسیر خود دوسری حدیث مین اسطرح آئی ہی کہ [illegible]
زنا کرتے وقت ایمان اسطرح الگ ہو جاتا ہی - یعنی اپنے دونو ہاتھون کی انگلیان ایک دوسری مین داخل کین پھر [illegible]
مترجم کہتا ہی کہ شیخ ابن کثیرؒ کی یہ رائے کہ اسلام عام ہی اور ایمان خاص ہی ایک رائے منفرد ہی [illegible]
شخص مومن نہ ہو مگر مسلم ہو تو وہ بھی مستحق مغفرت واجر عظیم ہے حالانکہ یہ جمہور کے خلاف ہے [illegible]
آتی ہے اور صحیح بخاری ومسلم وغیرہ مین حضرت ابوہریرہ وعمر وغیرہ سے آنحضرت [illegible] رسول اللہ صلی [illegible]
شریف کے یہ حدیث آئی کہ جبرئیل علیہ السلام ایک آدمی کی صورت مین آئے اور اصحاب کی [illegible]
کسی نے انکو نہین پہچانا حالانکہ مدینہ اسوقت ایک قصبہ تھا کہ اسمین کوئی ایسا شخص نہ تھا جو لوگون [illegible]
سے کہ ایک خوبصورت شخص سنوارے ہوئے سیاہ بال اور سیاہ داڑھی تھی اور بہت سفید کپڑے کہ جس [illegible]
صحابہ رضی اللہ عنہ نے باہم اشارہ کیا کہ یہ شخص پردیسی مسافر ہے اور اسکی سواری معلوم نہین
علامات سفر مین سے کوئی علامت اسپر ظاہر نہین ہے پھر آنحضرت سے بہت قریب ہو کر عرض [illegible]
فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور نماز ٹھیک قائم کرے اور [illegible]

Marfat.com

[illegible] سے اُن سے شرائع اسلام کو بیان فرمایا۔ پھر اُس نے کہا کہ آپ سچ فرماتے
[illegible] تصدیق کرتا ہے گویا خود پہلے سے جانتا ہے اور اُسکو خلاف ادب
[illegible] فرمایا کہ ایمان یہی ہے کہ تو یقین لاوے اللہ تعالے کا اور اسکے ملائکہ
[illegible] برا سب اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ پھر اس نے کہا کہ آپنے سچ فرمایا
[illegible] اللہ تعالے کی بندگی اسطرح کیا کرے کہ گویا تو اسکو دیکھتا ہے پھر اگر تو
[illegible] ہے کہ اللہ تعالے کی بندگی مین ہر وقت خلوص و مراقبہ ہونا چاہیئے کام
[illegible] دیکھتا ہے لیکن تیرا خلوص تو اسی سبب سے ہے کہ وہ تجکو دیکھتا ہے پس اگر تو
[illegible] دیکھتا ہے۔ ابن جریج نے کہا کہ بندہ کا دیکھنا اپنے رب عز وجل کو حیات
[illegible] آیا ہے کہ اعلموا انکم لن تروا ربکم حتی تموتوا۔ یعنی تم لوگ اپنے رب عز وجل کو ابھی ہرگز
[illegible] حدیث جبرئیل امام بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی و ابن حبان و ابن خزیمہ و ابو عوانہ
[illegible] رضی اللہ عنہم سے بطرق کثیرہ مطول و مختصر روایت کیا ہے چنانچہ مترجم نے اردو شرح بخاری
[illegible] روایات کو اپنے موقع پر شرح کے جمع کر دیا ہے۔ پھر ظاہر اس حدیث سے بھی بعض علماء نکالتے
[illegible] بعض علماء نے کہا کہ ہاں تفاوت یہ ہے کہ اسلام تو ظاہری قول و فعل کا نام ہے کیونکہ اسلام
[illegible] جو شخص مسلمان ہو وہ زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیکر اطاعت ظاہر
[illegible] ہے لیکن یہ بات ممکن ہے کہ یہ امر فقط ظاہر مین ہو اور دل مین اسکو اعتقاد نہ ہو
جیسے [illegible] جس شخص نے بدون اعتقاد دلی کے ظاہر مین ان افعال سے اطاعت کی تو شریعت مین وہ مسلمانون
مین شامل ہوگا [illegible] نکاح و بیاہ وغیرہ کا اسلامی برتاؤ کیا جائیگا اور اسپر جہاد و جزیہ نہوگا مگر اللہ تعالے کے نزدیک جبکہ اسکو
دلی [illegible] مترجم کہتا ہے کہ ہان حدیث مین یہ تقریر بن پڑتی ہے مگر اس آیت مین نہین بنتی ہے اسواسطے کہ یہان
[illegible] مسلمین و مسلمات کے واسطے مغفرت و اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے اور حق یہ ہے کہ منافق کہ درحقیقت اسلام کی صفت
[illegible] اللہ تعالے نے فرمایا ان الدین عند اللہ الاسلام یعنی اللہ تعالے کے نزدیک دین
[illegible] (ھ) اور فرمایا ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ۔ یعنے جس
[illegible] کو طلب کیا تو وہ ہرگز اس سے قبول نہ ہوگا (ھ) اور یہ صریح ہے کہ اسلام اللہ تعالے کے
[illegible] یہان اس آیت مین بھی اللہ تعالے نے مسلمین و مسلمات کو وعدہ مغفرت و جنت دیا ہے
[illegible] اسلام مراد [illegible] بلکہ یہ سب صفات مجتمع ہونا چاہیئن۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ بھی مشکل ہے اسواسطے
[illegible] واللہ تعالے اعلم یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے نے سچے اہل ایمان کے یہ سب
[illegible] ایمان لاتا ہے اور اسکو نماز و روزہ کی نوبت نہین پہونچی کہ وہ جہاد مین شہید
[illegible] تو وہ مومن ہے لیکن اعمال اسلام کو اس نے نہین پایا ہان اسنے یہ بیشک

Marfat.com

کر لی تھی کہ جتنے ارکان اسلام ہین سبکو ادا کرونگا پس وہ اپنی نیت صادق کے موافق جمیع ارکان اسلام
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین متعدد صحابہ کو ایسا واقعہ پیش آیا کہ وہ اسی وقت ایمان لا کر جہاد مین
پس حاصل تفسیر یہ ہے کہ اللہ تعالے نے اپنے مقبول بندون کو جنکے واسطے مغفرت و اجر عظیم ہے جمع اوصاف [illegible]
مسلمین و مسلمات ۔ یعنی وہ مقبول بندے جنھون نے ایمان کے ساتھ ہی اعمال خیر کو جمع کیا یعنے باقی [illegible]
حج و جہاد وغیرہ اعمال بھی ادا رکھے لیکن مردون نے اپنے فرائض جہاد کو پورا کیا اور عورتون کا جہاد یہ ہے کہ حج [illegible]
خلوص سے نماز پڑھی چنانچہ حدیث ابوداؤد وغیرہ مین عورتون کے جہاد کے لیے صریح منصوص ہے قسم دوم [illegible]
صدق دل سے انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے موافق اللہ تعالے کی الوہیت پر یقین [illegible]
اسلام ادا کرنیکا موقع نہ ملا ہو خواہ وقت نہ ملا یا مثلاً فقیر ہونیکی وجہ سے زکوٰۃ نہین دے سکتے یا بہت بڑھاپے کی وجہ [illegible]
روزہ نہین رکھ سکتے ہین یا لنگڑے لولے اندھے ہونیکی وجہ سے جہاد نہین کر سکتے ہین و علی ہذا القیاس حج وغیرہ مین [illegible]
و شرائع الٰہی عز و جل کو دل سے یقین کرتے ہین اور منجملہ ضروری یقین کے تقدیر ہے چنانچہ یحییٰ بن یعمر سے روایت ہے کہ جب بصرہ مین
بعض ایسے لوگ پیدا ہوئے جنھون نے تقدیر مین کلام کیا تو ہم لوگ حج کو گئے اور ہمکو تمنا ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
صحابہ مین سے کسی کو پاوین تو اس سے دریافت کرین پس ہمنے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو پایا اور اون سے ذکر کیا کہ یا حضرت
ہماری طرف کچھ لوگ ایسے پیدا ہوئے ہین جو کہتے ہین کہ تقدیر کوئی چیز نہین ہے بلکہ آدمی کے کرنے دھرنے ہی پر جو ہوتا ہے وہ
ہوتا ہے پس عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب تو ان لوگون سے ملیو تو کہیو کہ عبد اللہ بن عمر ان لوگون سے بری ہے
اور فرمایا کہ اگر کوئی شخص تقدیر سے انکار کریگا تو واللہ اوسکی نماز روزہ وغیرہ کوئی عمل قبول نہوگا جبتک وہ تقدیر کا اقرار نہ کرے پھر
جبرئیل علیہ السلام والی حدیث ذکر کی ۔ رواہ مسلم وغیرہم ۔ اور واضح ہو کہ اللہ تعالے کی الوہیت توحید پہچاننا غیر ممکن ہے جب
تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لائے اور جسطرح آپ نے قرآن مجید و احادیث شریف سے تعلیم فرمایا ہے اوسکو مانے
تب مومن ہوگا ۔ اسیواسطے حدیث مین ایک قوم کو فرمایا کہ تم لوگ اللہ تعالے کی وحدانیت پر ایمان لاؤ پھر فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو
کہ اللہ تعالے کی وحدانیت پر ایمان کیونکر ہے انھون نے عرض کیا کہ اللہ تعالے و اسکا رسول ہی خوب جانتے ہین فرمایا کہ ایمان
توحید یہ ہے کہ تم یقین لاؤ کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ کما فی الصحیحین وغیرہ ۔ اس سے معلوم ہوا کہ کلمہ توحید بدون [illegible]
کے تمام نہین ہو سکتا لہٰذا اب جو کوئی کہے کہ مین اللہ تعالے کو واحد جانتا ہون تو وہ موحد نہین بلکہ کافر و مشرک [illegible]
رسول اللہ کو نمانے اگرچہ وہ یہودی و نصرانی کیون نہ ہو یعنے اگلے کسی پیغمبر و کتاب کا معتقد کیون نہ ہو [illegible]
پر جہاد کرنیکے حکم مین فرمایا قاتلوا الذین لا یومنون باللہ و لا بالیوم الآخر الآیہ [illegible]
جو اللہ تعالے پر ایمان نہین لاتے ہین (ھ) پس اس آیت مین صریح بیان فرمایا کہ یہود دلون مین [illegible] ایمان توحید
زبان سے یہ لوگ قائل ہین کہ اللہ واحد ہے ۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ گنتی شمار کرنا انکے حواس کا کام [illegible]
اور توحید ایمانی جب ہی صحیح ہوگی کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو صدق دل سے یقین لاوے [illegible]
علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کو یقین کیا تو جمیع معارف و شرائع کو حق جانا اگرچہ اسکو شرائع [illegible]

Marfat.com

[illegible] ایک درجہ معرفت نورانی ہے جو حدیث جبریل میں بنام احسان بیان ہوا ہے اور متاخرین کی اصطلاح
[illegible] اصطلاحات تصوف سے بولا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسمیں نظر صفات خاصہ کے یہاں چند اقسام بیان
[illegible] وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ اور قنوت کرنے والے مرد اور قنوت کرنے والیاں عورتیں ف شیخ ابن کثیر
نے لکھا [illegible] قنوت کے معنی طاعت ہیں لیکن یہاں قانت وہ مرد یا عورت ہے کہ تعلقات دنیاوی وغیرہ سے فارغ ہوکر دل کو اپنے
[illegible] کے ساتھ طاعت الٰہی میں اسطرح قائم رکھے کہ آخرت کے عذاب سے خطرناک ہو اور رب عزوجل کی رحمت کا امیدوار ہو۔
[illegible] قال اللہ تعالیٰ وقوموا للہ قانتین — یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ نماز میں اللہ تعالیٰ کے واسطے قنوت کی صفت سے
متصف ہو۔ شیخ رح نے لکھا کہ ایمان و اسلام کی فرمانبرداری سے یہ صفت پیدا ہوتی ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ جمیع اہل تصوف و اکابر
[illegible] متفق ہیں کہ علم حقیقت کوئی چیز ماورای شریعت نہیں ہے بلکہ شریعت کی اتباع و سنت کی اقتدار سے یہ نور معرفت حاصل ہوتا ہے
مترجم کہتا ہے کہ طاعت الٰہی صرف نماز میں منحصر نہیں ہے بلکہ مومن کے جمیع افعال کھانا پینا و سونا وغیرہ سب طاعت ہو جاتے
ہیں بشرطیکہ ان سب امور میں اپنے نفس کی خواہش چھوڑ کر اتباع سنت کی نیت کرے اور اسکی توضیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابتدا
مرتبۂ اسلام میں امور فرائض و واجبات اور مکروہ و محرمات کے علاوہ باقی چیزوں کو مباحات میں کر دیا۔ مثلاً یہ امر منع نہیں ہے
کہ کوئی شخص نفیس غذا و عمدہ لباس پہنے لیکن مباح میں ثواب نہیں ہے جیسے عذاب بھی نہیں ہے۔ پھر اگر اس نے اس درجے سے
ترقی اور ان مباحات کو بھی عبادات کرنا چاہا تو نفس کی خوشی چھوڑ دی اور ان افعال میں بھی اتباع سنت کی نیت کر لی پس یہ
یہ سب طاعت ہو گئی چنانچہ قولہ تعالیٰ — بلیٰ من اسلم وجہہ للہ وہو محسن الآیہ — پارہ اول کی تفسیر میں
توضیح گذر چکی ہے۔ قسم چہارم وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ اور صادق مرد و صادق عورتیں ف یعنے اپنے اقوال میں
جو زبان سے کہتے ہیں سچ کہتے ہیں پس عمدہ کلمہ طیبہ کی شہادت ہے اسمیں بھی سچے ہیں اور اسکے علاوہ جو زبان سے عہد کرتے ہیں
سچ بولتے ہیں ورجو بات زبان سے نکالتے ہیں سچی ہوتی ہے شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ صدق جس خصلت کا نتیجہ ہے وہ بہت عمدہ خصلت ہے
اسیواسطے حدیث سے ثابت ہوا کہ جو سچ بولا اس نے نجات پائی اور دوسری حدیث میں ہے کہ صدق نیکی کی جانب ہادی ہے اور نیکی ایسی
چیز ہے کہ جنت کو پہونچاتی ہے اور تم لوگ کذب سے خبردار رہو کہ کذب تو بدکاری کی راہ بتاتا ہے اور [illegible] ایسی چیز ہے کہ جہنم کو پہونچاتی ہے
اور آدمی برابر سچ بولتا اور سچ ہی کا قصد رکھتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں صدیق لکھا جاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا اور
جھوٹ کا قصد رکھتا ہے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کذاب لکھا جاتا ہے شیخ رح نے لکھا کہ اس بارہ میں احادیث بہت ہیں —
مترجم کہتا ہے کہ صدق کی جبلت ایسی پاکیزہ طینت ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ حق و صدق کو پسند کرتی ہے تو خواہ مخواہ ایسا شخص ایمان اور
ارکان اسلام [illegible] کو پسند کریگا تو اسکی طینت خود ہی جنت کیواسطے ہادی ہو جاتی ہے۔ لہذا بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے تجربہ ہوا کہ انھوں نے
[illegible] اسلام سے پہلے بھی جھوٹ نہیں بولا اور اسلام کو خوشی سے قبول کیا پھر کبھی اسلام میں بھی جھوٹ نہیں کہا پس صدق ایمان کی
علامت ہے جیسے کذب نفاق و بدکاری کی علامت ہے (ابن کثیر رح) خطیب رح نے لکھا کہ صدق جیسے قول میں ہوتا ہے ویسا ہی عمل میں
[illegible] صدق قول تو معلوم ہو چکا اور صدق عملی یہ ہے کہ وہ سچائی کے ساتھ خالص اللہ تعالیٰ کیواسطے ہو اور اگر اسمیں اپنے
[illegible] کو مکاری کے ساتھ ظاہر نہ کرے جس سے کوئی شخص دھوکا کھاوے۔ اور واضح ہو کہ بعض قول

وفعل مین تو منافق بھی سچا ہوتا ہے پس صدیق کی یہی صفت ہے کہ دائمی ہو مترجم کہتا ہے کہ [illegible]
قصد رکھتا ہے اور اس سے معلوم ہو گیا کہ اگر آدمی نے قصد سچ کہا مگر سہو سے وہ بات غلط [illegible]
سچائی مین اکثر نفس کے خطرات پیش آتے ہین بلکہ شیطان اکثر عوام کو ابھار کر اسکے پیچھے لگا دیتا [illegible]
لہذا قسم پنجم مین فرمایا وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والیان [illegible]
ہوتا ہے ایک تو بندگی پر قائم رہتے ہین دوم گناہون سے نفس کو روکتے ہین پس بندگی پر قائم رہتے ہین [illegible]
مین اگر نفس سستی و جھگڑا کرے کیونکہ بدن کو تکلیف پہونچیگی تو صبر کے ساتھ اوسپر قائم رہے اسیطرح معاصی [illegible]
ہین ایسے نفس کو توڑنے و جدا کرنے مین نفس کے جسم و حواس کو پراگندگی پہونچی ہوگی ولیکن صبر کے ساتھ اوسپر قائم [illegible]
بھی اسیوقت تک رہتی ہے کہ طاعت کی نورانیت سے اسکے اعضا منور نہ ہوئے ہون اور جب نور ایمان سے روشنی [illegible]
تو نفسانی شہوات سے وہ خود متنفر ہو جاتا ہے اور بارگاہ الٰہی مین اسکو انس ہوتا ہے او راسوقت صفت خضوع و خشوع پیدا [illegible]
لہذا قسم ششم مین فرمایا وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ اور خشوع کرنے والے مرد اور خشوع کرنے والیان عورتین
ف جو اپنے دلون و اعضا سے اللہ تعالےٰ کی جناب مین جھکے ہوئے اور مطمئن ہون کیونکہ بحکم قولہ تعالےٰ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔
ہمیشہ یاد الٰہی سے ایمانی قلوب کو اطمینان و سکون حاصل ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ ایسے وقت مین وہ نجس دنیا سے بیزار ہونگا بخلاف
کافرون نجس قلوب کے کہ وہ اپنی ہمجنس نجاست یعنی متاع و حیات دنیا ہی سے سکون و آرام پاتے ہین کما قال اللہ تعالےٰ
رضوا بالحیوٰۃ الدنیا واطمانوا بہا یعنی انھون نے حیات دنیا کو پسند کیا اور اسی پر مطمئن ہو گئے۔ اہل ایمان انکے برخلاف ہین لہذا
حدیث مین فرمایا کہ تو دنیا مین اسطرح رہ گویا تو پردیسی ہے یا راہ مین مسافر ہے (صحیح) پس اسکو متاع دنیا سے سکون جو گا اور جو مال
اسکو حاصل ہون انکو راہ الٰہی مین صرف کرنے سے خوش ہوگا چنانچہ قسم ہفتم مین فرمایا وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ
اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والیان عورتین ف شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا صدقہ یہ ہے کہ جن محتاج کمزورون [illegible]
کمائی نہین اور نہ کوئی کمانیوالا ہے جس سے وہ محتاجی مین پڑے ہین تو مومن مالدار اپنے اہل و عیال کی حاجت سے زائد مال [illegible] اللہ تعالےٰ
کی خوشی کے واسطے ان محتاجون کو دیتا ہے اور دینے کے بعد کوئی احسان نہین رکھتا بلکہ یہان تک اخفا کرتا ہے کہ گویا اسکے بائین
ہاتھ کو بھی خبر نہین ہوتی کہ اسکے داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا ایسے ہی صادق الایمان بندہ کے حق مین [illegible] اللہ تعالےٰ اسکو [illegible]
مین لے گا۔ ایسے دن کہ سوائے اسکے سایہ کے کہین سایہ نہو گا چنانچہ صحیحین کی حدیث مین آیا کہ سات بندے ایسے ہین [illegible]
سایہ مین لیگا جس دن کہ سوائے اسکے سایہ کے سایہ نہین ہے الخ انھین سات مین سے ایک ایسا صدقہ دینے [illegible]
حدیث مین آیا کہ گناہون کو صدقہ اسطرح مٹاتا ہے جیسے آگ کو پانی بجھاتا ہے اور اس بارہ مین احادیث بہت [illegible]
مرتبہ کو پہونچا کہ اپنے نفس کی ذاتی شہوات سے پاک ہے اور عارضی شہوات مال و متاع سے پاک ہے [illegible]
نہین ہے بلکہ اللہ تعالےٰ کی رضا و نورانیت ہے لہذا قسم ہشتم مین فرمایا وَالصّٰٓئِمِيْنَ [illegible]
مرد جو صوم رکھنے والے ہین اور ایسی عورتین جو صوم رکھنے والیان ہین ف صوم یہ ہے کہ آدمی [illegible]
طلوع فجر سے غروب آفتاب تک چھوڑے۔ حدیث ابن ماجہ مین آیا کہ بدن کی زکوٰۃ [illegible]

Marfat.com

[illegible] رمضان [illegible] روزے رکھے اور ہر مہینہ سے تین دن روزہ رکھ لیا تو وہ بھی اللہ تعالے کے نزدیک ذاکرین [illegible] ہوگیا۔ مترجم کہتا ہے کہ ابتدا مرتبہ یہی ہے پس عالی مرتبہ والون کا قیاس کر سکتے ہو کیونکہ [illegible] صحیح [illegible] روزہ دار ہو جاتے ہین۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ شہوت توڑنے مین روزہ سے بڑی مدد [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب رضی اللہ عنہم کو خطاب فرمایا کہ اے گروہ جوانان تم مین سے جسکو استطاعت [illegible] کرے کیونکہ نکاح سے نگاہ اچھی طرح نیچی رہتی ہے اور خوب حفاظت شرمگاہ ہے اور جسکو استطاعت نہو تو وہ روزہ [illegible] کیونکہ یہی اسکے واسطے خصی ہونیکا کام دیتا ہے (الصحیح) لہذا اللہ تعالے نے قسم نہم مین فرمایا **وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ** اور ایسے مرد جو اپنی شرمگاہونکی حفاظت کرنیوالے ہین اور ایسی عورتین جو اپنی شرمگاہونکی حفاظت کرنیوالیان ہین ف یعنی گناہ و حرام سے حفاظت رکھتے ہین پس اگر اپنی نکاحی بیبیون یا مملوکہ باندیان سے اختلاط کرین تو انکو کچھ ممانعت نہین ہے کیونکہ اونسے حفاظت کا حکم نہین دیا گیا ہے کقولہ تعالے الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین پھر یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالے نے جسمانی جانداروں مین جوڑے بنائے ہین اور آدمی کے ساتھ بھی یہ جاندار لاحق ہے پھر جب تک انسان بغیر نور ایمان کے صرف جسمانی شہوات کی لذت اوٹھاتا ہے تو اوسکو جانورون کی طرح کسی قدرت الٰہی عزوجل سے آگاہی نہین ہوتی اور جب وہ نور ایمان سے مشرف ہوا تو یہ ازدواج اسکے واسطے نعمت الٰہی کا نمونہ ہے اسی واسطے انبیاء علیہم السلام جنکو روحانی مرتبہ مین کمال عطا ہوئے تھے اونکو زوجات کی کثرت بھی عنایت کی گئی تھی حتے کہ داؤد و سلیمان علیہم السلام کی کثرت ازواج و مملوکات خوب مشہور ہے اسیطرح دیگر انبیاء علیہم السلام مین حتی کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین معروف ہے اور اکابر اولیا نے اتفاق کیا کہ ہر زمانہ مین جسقدر اولیاء الٰہی ہوتے ہین ہر ولی بقدم نبی ہوتا ہے اور ان سب مین ایک ہی ولی بقدم حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے جسکو غوث یا قطب الاقطاب کا مرتبہ ہوتا ہے اور اوسکی شناخت یہ ہے کہ اوسکی عبادت معتدل قدم بقدم سنت ہوگی اور اسکے ازواج چار تک ہونگے بالجملہ حفاظت کے ساتھ یہ ازدواج بھی سب سے زیادہ نعمت و یاد الٰہی کا باعث ہوتا ہے لہذا قسم دہم مین فرمایا **وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ** اور اللہ تعالے کو بہت یاد کرنے والے مرد اور اللہ تعالے کو بہت یاد کرنے والیان عورتین [illegible] کھڑے و بیٹھے و کروٹ سے ہر طرح اپنے رب عزوجل کی یاد رکھتے ہین اگرچہ شوہر و زوجہ ایک بستر پر ہون اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رات مین مرد نے اپنی عورت کو جگایا پس دونون نے دو رکعتین نماز پڑھین تو اس رات [illegible] یہ دونون ذاکرین کثیر و ذاکرات سے لکھے جاوین گے (ابن ابی حاتم و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ من حدیث ابی ہریرہ رض [illegible]) اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قیامت کے روز اللہ تعالے کے نزدیک [illegible] درجہ والا ہوگا آپ نے فرمایا کہ وہ بندے کہ جو اللہ تعالے کو بہت یاد کرتے ہین مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا یہ [illegible] سے بھی اچھا ہونگے جو اللہ تعالے کی راہ مین جہاد کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ اگر غازی نے اپنی تلوار سے کفار و مشرکین [illegible] تلوار ٹوٹ گیا اور خون آلودہ ہوگیا تو ایسے غازی سے بھی اللہ تعالے کا بہت ذکر کرنے والا افضل ہے [illegible] [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ مکہ مین چلے جاتے تھے کہ حمدان پر پہونچے

Marfat.com

پھر فرمایا کہ یہ جمدان ہے آگے چلو کہ مفردون سبقت لیگئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ مفردون کون [illegible]
جو اللہ تعالے کو بہت یاد کرتے ہین (احمد و مسلم) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی [illegible]
کہ کسی بندہ نے یاد الٰہی عزوجل سے بڑھکر کوئی عمل نہین کیا جس سے عذاب الٰہی سے نجات کی زیادہ امید ہو [illegible]
وسلم نے فرمایا کہ بھلا مین تم لوگونکو تمھارے اعمال مین سے ایسا عمل بتلاؤن جو سب سے بہتر اور تمھارے مالک کے [illegible]
اور تمھارے درجات مین سب سے بلند ہو اور سونا چاندی خیرات کرنے سے تمھارے لئے بہتر ہے اور ایسے جہاد سے [illegible]
اور وہ تمکو مارین تمھارے لئے خوب تر ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ضرور فرمائیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ وہ اللہ تعالٰی کی یاد ہے (امام احمد) معاذ بن انس الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پوچھا کہ یا رسول اللہ مجاہدین مین سے کس غازی کو زیادہ ثواب ہے آپ نے فرمایا کہ اوس غازی کو جو اللہ تعالے کی یاد زیادہ کرتا تھا پھر
اوس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ روزہ دارون مین سے کسکو زیادہ ثواب ہے آپ نے فرمایا کہ اُسکو جو اللہ تعالے کی یاد زیادہ رکھتا تھا پھر
اس شخص نے نماز و زکوۃ و حج و صدقہ مین اسیطرح پوچھا اور ہر ایک جواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی فرماتے تھے کہ اُسکو زیادہ
ثواب ہے جو اللہ تعالے کی یاد زیادہ کرتا تھا۔ پس ابا بکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جو لوگ اللہ تعالے کے ذاکرین کثیر ہوئے وہی
سب بھلائی لیگئے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سُنکر فرمایا کہ ہان تو نے سچ کہا۔ امام احمد اور آئندہ اسی سورۃ مین انشاء اللہ تعالے
یاد الٰہی کی فضیلت مین جو احادیث و آثار وارد ہین قولہ تعالے یا ایھا الذین امنوا ذکروا اللہ ذکرا کثیرا
الآیہ کی تفسیر مین مذکور ہونگے۔ مترجم کہتا ہے کہ ان المسلمین والمسلمات سے لیکر ذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات تک دس اقسام بیان
فرماکر سب کا ثواب بیان فرمایا بقولہ تعالے اعد اللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما ۔ اللہ تعالے نے ان لوگون
کے واسطے مغفرت و اجر عظیم کو مہیا فرمایا ہے شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ یہ سب اقسام مذکورین کا ثواب ہے کہ ان کے واسطے اللہ تعالے نے انکی
خطاؤن و گناہون سے مغفرت رکھی اور انکی طاعات کی قبولیت پر اجر عظیم یعنی جنت مہیا فرمائی۔ ابن کثیر رح نے خطیب رح نے لکھا کہ مجاہد
رح نے فرمایا کہ بندہ ذاکرین کثیر مین نہوگا جب تک کہ اوسکی یہ صفت نہ ہو جاوے کہ کھڑے و بیٹھے و کروٹ سے اللہ تعالے کی یاد کرے
مترجم کہتا ہے کہ یہ ماخوذ ہے قولہ تعالے یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبھم الآیہ سے۔ رہا یہ امر کہ ذکر زبانی ضرور ہے کہ یا دلی کافی ہے
پس اسمین کچھ شک نہین کہ ذکر زبانی افضل ہے کیونکہ حدیث مین بھی ایک شخص کو ارشاد فرمایا کہ ہمیشہ ذکر الٰہی سے تیری زبان تازہ رہے
(رمذ) اور محاورات عرب مین بھی ذکر اسی کو کہتے ہین جو زبان سے ہو اور دل کی یاد کو فکر کہتے ہین۔ لیکن مترجم کے نزدیک ارشاد نبوی
مین ذکر قلبی بھی داخل ہے اور حدیث ام المومنین عائشہ رض مین وارد ہوا کہ یذکر اللہ فی کل احیانہ۔ اور امام بخاری رح [illegible] استدلال کیا
کہ قضاء حاجت کیوقت بھی ذکر الٰہی رکھتے تھے اور اس سے ظاہر ہے کہ بیخانہ مین ذکر زبانی نہ ہوگا بلکہ قلبی ذکر ہوگا۔ اور آیات کثیرہ اسکے
واسطے شاہد ہین مانند قولہ تعالے ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم الآیہ وغیرہ کے خطیب رح نے لکھا کہ عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا [illegible]
اپنا کام اپنے رب عزوجل کے سپرد کیا تو وہ مسلمین و مسلمات مین داخل ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ [illegible]
[illegible] سے یہان ایمان کے ساتھ یہ صفت مراد ہے کہ اس نے اپنے جمیع امور کو اپنے رب عزوجل کے سپرد کیا [illegible]
[illegible] اور جس نے زبان سے اقرار کیا کہ میرا رب اللہ تعالے ہے اور رسول [illegible]

Marfat.com

[illegible] ہے تو وہ مومنین ومومنات مین داخل ہوا اور جس نے اللہ تعالے کی اطاعت فرائض مین ادا کی [illegible] موافقت سنتون مین بجا لایا تو وہ قانتین وقانتات مین داخل ہے اور جس نے اپنی زبان کو کذب سے [illegible] وصادقین وصادقات مین داخل ہوا اور جو شخص کہ طاعت ادا کرنے پر صابر رہا اور معاصیات چھوڑنے پر صابر رہا اور کسی [illegible] مصائب و ناشکری نہ کی جو اللہ تعالے کے یہان ناگوار ہے تو وہ صابرین وصابرات مین داخل ہے اور جو شخص نماز [illegible] ایسے حاضر رہا کہ اسکو پہچان نہو گی کہ میرے داہنے و بائین کون ہے تو وہ خاشعین وخاشعات مین داخل ہوا اور [illegible] مین بلا حدود میانی معیشت کے ایک درم صدقہ دیا تو وہ متصدقین ومتصدقات مین داخل ہے۔ اور جس نے علاوہ ماہ رمضان کے تین روزہ ہر مہینہ مین رکھ لئے تو وہ صائمین وصائمات مین شامل ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ سعید بن جبیر سے بھی روایت شیخ ابن جریر نے ذکر فرمائی ہے لیکن خطیب رح نے روایت عطار رح مین تاریخ تیرہ ۱۳ وچودہ ۱۴ و پندرہ کو لکھا اور ابن کثیر رح کی روایت سعید بن جبیر مین کوئی تعین نہین ہے اور یہی بعض احادیث سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہر مہینہ مین تین روزہ ہون خواہ پے در پے ہون یا متفرق ہون اور خواہ اول ماہ سے ہون یا درمیان سے یا آخر سے اور یہی قوی ہے اسواسطے کہ بعض روایات مین تنبیہ ہے کہ ہر روزہ برابر دس کے ہے تو تین روزہ ملکر پورہ مہینہ ہوگیا اس سے نکل آیا کہ مہینہ مین تین روزہ ہو جانا ضرور ہین واللہ تعالے اعلم (م) اور جس نے اپنی شرمگاہ کو حرام سے محفوظ رکھا وہ حافظین فروجھم والحافظات مین داخل ہے اور جس نے پانچون نمازونکو انکے حقوق کے ساتھ ادا کیا تو وہ ذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات مین داخل ہے (سراج) حدیث مین آیا ہے کہ جس نے ہر روز سوے فرائض کے بارہ رکعت پر مواظبت کی اللہ تعالے اسکے واسطے جنت مین ایک گھر عطا فرماتا ہے (الصحاح) یہ بارہ رکعت جملہ سنن موکدہ ہین ف۲

عرائس کے اشارات مین ہے کہ قولہ تعالے ان المسلمین والمسلمات مسلم حقیقی کی صفت یہ ہے کہ نیک نیتی کے ساتھ امر الٰہی عزوجل کے لئے گردن جھکائے ہو۔ مترجم کہتا ہے یعنی اپنی جان و مال و اقوال وافعال کو اپنے رب عزوجل ہی کے واسطے سپرد کر دیا ہو حتی کہ اپنی خواہش کے واسطے کوئی کام نہ کرے بلکہ جو کچھ کرے وہ اللہ تعالے ہی کے واسطے ہو گویا اسنے اپنی جان و مال کو اپنے رب عزوجل کے لئے فروخت کر دیا پس جو کچھ اللہ تعالے چاہے وہی اس مین تصرف کرے بحکم قولہ تعالے ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ الآیہ لہذا اگر کسی شخص مجروح کو نہانے کی ضرورت ہو حالانکہ نہانا مضر ہے تو اوسکو یہ اختیار نہین ہے کہ کہے کہ تیمم سے میرا جی خوش نہین ہوتا ہے بلکہ اوسکو اپنے جی کی خواہش دور کر کے جو حکم الٰہی ہو اسی پر عمل کرنا ہے چنانچہ جہاد مین ایک شخص کا سر زخمی ہوا اصحاب مین اوسکو احتلام ہو گیا پس اسنے اپنے ساتھیون سے پوچھا کہ تم میرے واسطے تیمم کی اجازت پاتے ہو انھون نے کہا کہ نہین [illegible] تو نہا سکتا ہے پس جب وہ نہایا تو مر گیا پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین ہوچکر یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپنے [illegible] پر جبر کا اور فرمایا کہ نہ جانتے تھے تو پوچھ لیتے کما فی الصحاح۔ بالجملہ شرع الٰہی کے موافق جان و مال مین تصرف کرنا اسلام ہے **قولہ والمؤمنین والمؤمنات** ایقان کی شان ہے کہ گویا مشاہدہ بارگاہ ذوالجلال والاکرام حاصل ہوتا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ حارثہ رضی اللہ تعالے نے اپنا حال بیان کیا تھا کہ مین دیکھتا ہون کہ گویا قیامت قائم اور [illegible] موجود اور زمین نور رب العزت سے روشن ہو رہی ہے آخر تک پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو ایمان کی مبارکباد [illegible] حدیث سابق مین گذر چکی ہے قولہ والقانتین والقانتات۔ قنوت کا مرتبہ بعد ایمان کے ان بندون کو حاصل ہوتا ہے

جو حق عبودیت مین ثابت قدم ہوجادین قولہ والصادقین الخ منجملہ صدق کے اعلی ذادل وہ صدق ہے [illegible]
قال المترجم کیونکہ ایمان اسکو مستلزم ہے کقولہ تعالے الذین آمنوا اشد حبًا للہ اور احادیث صحیحہ [illegible]
محبت منصوص ہے اور وہ عین محبت الٰہی عزوجل ہے قولہ والصابرین الخ صبر ہر مرتبہ پاس [illegible]
تک ساقط نہین ہوتا کیونکہ بندہ جب تک اس دنیا سے انتقال نہ کرے تب تک احکام شریعت [illegible]
الخ جب عظمت الٰہی وکبریا باری تعالے کی صفت سے بندہ عارف کے دل پر تجلی ہوتی ہے تو اسکے اعضا [illegible]
نخت مین گویا پگھلنے لگتے ہین اور عارف کی ذات مین خشوع وخضوع کی صفت پیدا ہوجاتی ہو اگرچہ باقی [illegible]
تھراتی ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ عجب لطف کے ساتھ شان جمال وجلال کی تجلی جمع ہوتی ہو چنانچہ حضرت علی رضی [illegible]
علیہ وآلہ وسلم کا وصف بیان کرنے مین آخر مین یہ بھی فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شان ہیبت [illegible]
والا تھرا اتھا اور شان رحمت اسطرح تھی کہ جو شخص آپ کے پاس بیٹھ گیا وہ کسیطرح نہین چاہتا تھا کہ جدا ہو جاؤن اور [illegible]
مثل نہ پہلے دیکھا تھا اور نہ بعد آپ کے دیکھ سکا یعنی محال وغیر ممکن ہے (الترمذی وغیرہ) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا
کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ مبارک مانند اس صیقل تلوار کے روشن تھا آپ نے فرمایا کہ نہین بلکہ آفتاب سے [illegible]
اور مسند وصحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک مین گویا آفتاب رواں تھا (کمافی المصابیح و
والسنن) مترجم کہتا ہے کہ یہ ظہور تجلیات مختص بذات پاک آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا اور اولیاے امت رحمہ اللہ تعالی کے
قلوب باطن اس فیض جمیل سے منور ہوتے ہین اگرچہ ظاہر مین انکی صورتین بہت خستہ وخراب معلوم ہون کیونکہ یہ جسم خاکی سواے
انبیاء علیہم السلام کے باقیون مین تو سڑ گل کر خاک ہوجانے کے واسطے ہے پس مبارک وہ اجسام جو جہنم کی آگ سے بچ گئے یعنے ایسے
پاک ہین کہ انکو آتش جہنم کی ضرورت نہین بخلاف بعضے مسلمان گنہگارون کے کہ آگ انکے واسطے جلا کر پاک کرنے والی ہوگی
اعاذنا اللہ تعالے پس جہنم انکے واسطے حقیقی عذاب نہین بلکہ درحقیقت پاکیزگی منظور ہے اگرچہ اسکے ضمن مین عتاب وتکلیف لازم
ہے بخلاف کافرون ومشرکون ومنافقون کے کہ انھون نے اپنے اعتقادات واعمال سے جہنم ہی اپنا وطن بنایا ہے قولہ والمتصدقین
والمتصدقات۔ اہل عرفان کا اعلی مرتبہ یہ ہے کہ اپنی جان کو قربان وخیرات کرتے ہین۔ قولہ والصائمین والصائمات [illegible]
کی معنے معلوم ہوچکے کہ نفس کو اسکی شہوات سے روکنا تو بندگان مخلصین کو یہان تک کرامت عطا ہوتی ہے کہ سواے حق عزوجل کے
جمیع حظوظ نفس سے اپنے آپ کو صائم کرلیتے ہین حتے کہ جنت واسکی نعمتون کی خواہش نفس بھی ترک کرتے ہین اور مسند احمد [illegible] تعالے
کی حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل ایمان کے تین اقسام ہین ایک وہ جو بخوف جہنم عبادت وطاعت پر قائم ہین دوم [illegible]
مطیع ہین سوم وہ کہ خالص رضای حق عزوجل کے واسطے بندگی پر مستقیم ہین اور یہی درجہ اعلی ہوگا چنانچہ سابق [illegible]
سے یہ حدیث مطول مذکور ہوچکی ہے قولہ والحافظین فروجہم الخ وجہ نفس کو اخلاق رذیلہ وعیوب سے محفوظ رکھنے والے
ہین جبکہ جسمانی عضو کو عیب فحش سے محفوظ رکھنے والے لائق مغفرت ہین قولہ تعالے والذاکرین کثیرا الخ [illegible]
چنانچہ ابتدا مین ذکر الٰہی بنور افعال ہے مترجم کہتا ہے یعنے صنعت الٰہی عزوجل پر یاد الٰہی کرتے ہین پھر اس سے عروج [illegible]
ہے پھر عروج کرکے صفات نعوت کا ذکر ہے پھر اس سے عروج کرکے انوار صفات کے دیدار پر [illegible]

135329

[illegible] جو اوہام مقیاسات سے اعلیٰ ہی کیونکہ وہان سوائے بقائے حق عزوجل کے ادراک حدوث کا کچھ [illegible] اور کوئی شخص نہین سمجھ سکتا ہے اور اتبدار مقام سے مقام ذکر تک دلس قسم کے بندے ہوتے ہین بعض [illegible] اسلام مین [illegible] اور بعض یمانی یقین مین ہین اور بعض جمیع معاملات کے ساتھ عبودیت مین جامع ہین اور بعض محبت مین [illegible] ہین کہ [illegible] حق عزوجل کو چھوڑ کر عہد ازل وفا کرتے ہین یعنی سوائی الوہیت الہیہ سبحانہ تعالے کے خطرات اوہام انمین باقی ہنین رہتے [illegible] جب اللہ تعالےٰ کے پیدا کرنے سے ہوتا ہے جبکہ روزانہ پانچون وقت تپے خشوع وخضوع کے ساتھ اہدنا الصراط المستقیم [illegible] مانگتے رہتے ہین کیونکہ یہ ہدایت وہ انعام ہے جو اللہ تعالےٰ نے نیک بندون پر فرمایا اور اہل انعام سب سے اعلیٰ انبیا علیہم السلام ہین پھر صدیقین پھر شہدا پھر صالحین ہین ۔ پس بندہ امتی ہر ایک نماز کی درخواست مین درجہ بدرجہ عروج چاہتا ہے مگر اوسکی انتہا [illegible] صدیقین تک ہے کیونکہ مرتبہ انبیا علیہم السلام تو ازلی رحمت الٰہی ہے جو امتیون کو کسیطرح حاصل ہنین ہوسکتا ہی لیکن انبیا علیہم السلام کی رفاقت بفضل الٰہی سبحانہ تعالےٰ ممکن ہے اگرچہ دلائل آیات واحادیث سے یہ امر ثابت ہوچکا کہ یہ مرتبہ ان نیک بندون کو ملگیا جنکو دنیا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت ومصاحبت حاصل ہوگئی وذلک فضل اللہ واللہ ذو الفضل العظیم ۔ شیخ رح نے لکھا کہ بعضے مقام رضا وتوکل مین ہین اور بعضے تواضع شہود مین ہین اور بعضے اہل سخاوت وکرم ہین اور بعضون پر تجلی صمدانیت کا ظہور ہے اور بعضے غیب مین غائب ہین کہ انکے اسرار سے خلق آگاہ ہنین ہوتی ہے اور جو انمین سے درجہ کمال کو پہونچا وہ ذکر ذات وصفات مین مستغرق ہے اور جمیع اقسام کے واسطے بقدر اپنے اپنے مقامات کے حق عزوجل کی طرف سے رحمت ومغفرت ہے ۔ شیخ سہل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اسلام سے ایمان افضل ہے اور ایمان سے ایمان مین تقوی افضل ہے اور تقوی ایمانی مین یقین افضل ہے اور یقین مین صدق افضل ہے اور تم لوگ آگاہ رہو کہ تم نے ادنی درجہ ایمان کو دونون ہاتھون سے مضبوط پکڑا ہے اور دائرہ امتحان مین تمہارا دشمن جو شیطان موجود ہی پس خبردار غافل ہونا کہ تمہارے ہاتھ سے یہ مضبوط وسیلہ چھوٹ جاوے ۔ شیخ سہل رح نے یہ بھی فرمایا کہ احکام کی اتباع تو اسلام ہے اور [illegible] بنیاد ایمان ہی اور درجہ احسان اسکا ثمرہ ہے ۔ مترجم کہتا ہے کہ درجہ احسان کا بیان سابق حدیث جبرئیل علیہ السلام مین گذر چکا ہے [illegible] اس کلام سے یہ فائدہ نکل آیا کہ مرتبہ حقیقت واحسان انہین ایمان وشریعت کی اتباع کا ثمرہ ہی پس ایسے مکار فاسقون سے فریب کھانا نہ چاہیے جو عوام کو دھوکا دیتے ہین کہ حقیقت ایک علم وراہ جدا گانہ ہی حالانکہ ان فاسقون کی اصلی غرض یہ ہوتی ہی کہ خود شریعت سے خارج ہوتے ہین اور ترک صوم وصلوٰۃ کے فسق سے عموماً لوگ انکی نے ایمانی جان جاتے لہذا اس فریب سے لوگون کو اپنے جال مین [illegible] اور عوام کو زیادہ دھوکا اس سبب سے پیش آتا ہے کہ وحی شیطانی سے یہ لوگ اونکو بعضے غائبانہ باتین بتلاتے ہین اور [illegible] خرق عادات دکھلاتے ہین اور عوام جاہل اسکو کرامت سمجھ لیتے ہین حالانکہ وہ محض استدراج شیطانی ہوتا ہے جس سے [illegible] آیات ونصوص مین تنبیہ کردی گئی ہے کہ خرق عادات پر کبھی فریفتہ نہ ہون کیونکہ خرق عادات تو شیطان ودجال [illegible] دیے گئے ہین اور اکابر اولیاء رحمہم اللہ تعالےٰ نے بالاتفاق یہ تصریح وتنبیہ فرمائی کہ جو شخص راہ شریعت وسنت [illegible] ہوش سے خارج ہی تو وہ مجذوب ہی اسکے پاس مت جاؤ کہ اوس سے کچھ فائدہ ہنین ہے اور اگر ہوش مین ہے [illegible] ہرگز اوسکے پاس مت جاؤ کہ تمہارا ایمان جسکی قیمت دنیا ومافیہا ہنین ہوسکتی ہے اس شیطان کے فریب [illegible] اوٹھاؤگے نعوذ باللہ من ذلک ۔ شیخ ابن عطا رح نے فرمایا کہ کوئی شخص بذریعہ

Marfat.com

صوم وصلوۃ وغیرہ مجاہدات کے کسی مقام تک واصل نہین ہوسکتا ولیکن بندۂ صدیق کے واصل ہوتا ہی [illegible] رب عزوجل کے حضور مین ڈالدے یہ کہتا ہوا کہ ای رب ای رب تو ہی میرا ہے مجھے اپنا بندہ کرلے اور شیخ ابن عطا [illegible] کرتا ہے وہ ذاکر نہین ہے بلکہ ذاکر درحقیقت وہ شخص ہے جو صدق یقین کے ساتھ یہ جانتا ہو کہ رب عزوجل اسکو دیکھتا [illegible] تعالے کو اپنی قلب سے بھی نزدیک جانکر شرم سے پگھلا جاتا ہے جس سے اسکی سب حالتون مین [illegible] صفات سے خصوص علم سے منور وبیدار ہو جاتا ہے تو اسکی یاد حقیقی ہو جاتی ہی شیخ سہل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا [illegible] کہ طاعت تو پوچھا گیا کہ طاعت کیا ہی فرمایا کہ وہ عبودیت کہ جس مین اخلاص ومشاہدہ ہو کہ الوہیت مع افعال وصفات [illegible] حق سبحانہ تعالے کے واسطے مسلم کرکے رضا وتسلیم کے ساتھ بارگاہ صمدیت مین ملتجی رہے بعض مشائخ رحمہ نے فرمایا کہ جناب [illegible] مین خشوع یہ ہے کہ حواس نفس وخیالات وہمی اس دنیا مین جس چیز کو بڑا وبزرگ وعظیم سمجھتے ہون تو اس بندہ خاشع [illegible] ہیبت حق عزوجل کی یہ شان ہو کہ اوسکو یہ سب چیزین حقیر نظر آوین ـ مترجم کہتا ہے کہ حضرت شیخ شہاب نے عوارف المعارف مین فرمایا کہ عظمت حق عزوجل بندہ کیطرف سے اسکے امکان مین اسیقدر رہے کہ تمام مخلوقات کو شان حق عزوجل کے سامنے میدان مین ایک رائی سے کم سمجھے پھر اپنے نفس کے جانب رجوع کرے تو اوسکو سب حقیر سے حقیر جانے ـ اور مترجم کہتا ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہاشم ابن عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو قیصر روم ہرقل کے پاس بھیجا تاکہ اوسکو اسلام کی دعوت کرین پھر اگر نہ مانے تو شام پر جہاد کے واسطے صحابہ رضی اللہ عنہم کا لشکر روانہ کرین چنانچہ اس واقعہ مین مذکور ہے کہ جب ہاشم رضی اللہ عنہ اُس شہر مین پہونچے جو ہرقل کا دار السلطنت تھا تو اُس نے اپنے خاص گھوڑے معہ ساز وسامان کے اسواسطے بھیجے کہ یہ لوگ انپر سوار ہوکر آوین اور اپنے اونٹ باہر چھوڑ دین کیونکہ قیصر کے شہر مین اونٹ وخچر وغیرہ نہین جانے پاتے تھے ـ ہاشم رضی اللہ عنہ نے کہلا بھیجا کہ ہم اسی ہیئت سے آوینگے اگر اوسکو منظور نہین ہے تو ہم واپس جاتے ہین ہرقل نے سنکر تعجب کیا اور اجازت دی کہ اسیطرح آوین اور بہت بڑے بلند مکان پر بہت زینت وآرائش کے ساتھ اپنے ارکان وعمائد سلطنت کی ایک جماعت کو جنپر اقسام جواہرات بمعہ دیباج کی آرائش تھی ساتھ لیکر انکے آنیکا منتظر بیٹھا ـ جب ہاشم رضی اللہ عنہ اوس مکان بلند کے قریب پہونچے تو اسکی بلندی وآرائش جسپر کفار کو فخر تھا دیکھکر اللہ عزوجل کی تکبیر کہی اللہ اکبر کی آواز عظمت وہیبت سے وہ مکان اسطرح تھرتھرایا جیسے ہوا کے جھونکے سے شاخ یا خوشۂ انگور تھرتھراتی ہی حتے کہ ہرقل وغیرہ کو خوف ہوا ـ پھر جب اپنے اونٹون سے اترے تو ہرقل کا حاجب بلانے آیا جب اوس مکان پر پہونچے تو اس آرائش ملعونہ کو دیکھکر پھر اپنے رب عزوجل کی تکبیر کہی اور پھر اسی ہیبت سے وہ [illegible] حتے کہ ہرقل وغیرہ کو اپنی جان کا خوف ہوا اور اُس نے فوراً دوسرا حاجب دوڑایا کہ ان لوگون سے عرض کرے کہ [illegible] اپنے دین کا اعلان کرنے کا استحقاق نہین پہونچتا ہے ـ آخر تک اس حدیث کا ترجمہ سابق مین مذکور ہوچکا ہے اور [illegible] البخاری مین بھی مترجم نے ترجمہ کیا ہی بیان اسقدر ذکر سے یہ تنبیہ مقصود ہی کہ صادقین جس صدق سے عظمت الٰہی [illegible] اللہ اکبر سے رب عزوجل کی بزرگی بیان کرتے ہین تو آسمان وزمین انکی زبان سے یہ کلمۂ عظمت سنکر تھرتھراتے [illegible] سوائے بزرگی حق عزوجل کے کسی مخلوق کی بزرگی وبڑائی نہین رہتی ہے سبحان ربے الاعلی سبحانہ وتعالے [illegible] فرمایا کہ صابر وہ شخص ہے جس نے احکام وحدود الٰہی کی حد پر اپنے نفس کی گردن میں ہیبت حق [illegible]

...ی ...لان سے ما نوب نفس کو عاجزی کے ساتھ گرگرا تا ہوا ڈالتا ہے - متصدق وہ بندہ ہے کہ اپنی
... اللہ عزوجل کی رضامندی کے لیے قربان کرتا ہے پھر بھی اس مایہ بساط کو حقیر سمجھکر شرماتا ہے
... جیسے روکا جسکو اللہ عزوجل پسند نہیں فرماتا ہے - شرمگاہ کی حفاظت کرنیوالا وہ
... حقوق الٰہی عزوجل کا لحاظ رکھا اور عیب دار خطرات کے واسطے راستہ نہیں چھوڑا - ذاکر وہ
... کل ماسوائے حق سبحانہ کو بھول گیا بلکہ اپنے ذکر کو بھی بھول گیا - پھر ایسے بندہ کے واسطے مغفرت الٰہی
... اور ثواب عظیم ہے وہ مقدار ہے جو کبھی وہم و گمان مین نہ آوے اور وہ رضوان الٰہی و دیدار باری تعالےٰ ہے شیخ رحم
... اشارہ ایسے نصوص قدسیہ سے نکالا جیسے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مہاجر یعنی ہجرت کرنیوالا
... جس ... امور سے ہجرت کی جنکو رب عزوجل مکروہ جانتا ہے اور مجاہد یعنی جہاد کرنیوالا وہ شخص ہے جس نے طاعت
... عزوجل مین جہاد کیا رواہ الحدیث فی الصحیح - پھر شیخ رح نے اشارہ سے جس مرتبہ کے بندہ کی صفات بیان فرمائین وہ مرتبہ کمال کی
... ہے تاکہ ہم لوگ اپنے نفس کو حقیر سمجھکر کمالات کو پہچانین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع مین جان و دل سے کوشش کرین کہ یہی اہل ایمان کی صفت کما قال اللہ تعالےٰ

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ

اور کام نہین کسی ایماندار مرد نہ عورت کا جب ٹھہرا دے اللہ اور اوسکا رسول کوئی کام

لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا

کہ اونکو رہے اختیار اپنے کام کا اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کے اور اوسکے رسول کے سو راہ بھولا صریح چوک کر

واضح ہو کہ عرب مین بلکہ کفار ہندوستان مین بھی متبنّی کرنے کے احکام شیطانی پھیل گئے تھے یعنی کسی غیر کے بچہ کو اپنا منھ بولا
بیٹا کر لیتے اور اوسکے ساتھ حقیقی احکام فرزندی کے جاری کرتے تھے حالانکہ یہ امر بالکل بعید ہے کہ جو شخص غیر کا نطفہ ہو وہ صرف
زبان کے کہنے سے اپنا نطفہ ہو جاوے اور اگر یہ حقیقتاً ہو جاتا تو یہ بچہ جس عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا وہ بھی درحقیقت اوسکی جورو
ہو جاتی کیونکہ لامحالہ یہ بچہ اپنی ماں کے نطفہ کے ساتھ باپ کا نطفہ ملکر پیدا ہوا ہے اور بسا اوقات عورت اپنے بھائی کے بچہ کو
متبنّی کر لیتی ہے پس لازم آوے کہ اسکا بھائی اسکا شوہر ہے بلکہ بسا اوقات جب کسی عورت کے نرینہ فرزند نہین ہوتا ہے تو وہ
اپنی لڑکی کا لڑکا لیکر بیٹا بناتی ہے پس بجائے بیٹی کے اپنے داماد کی جورو ہو جاوے یا دادی نے اپنے پوتے کو متبنّی بنایا تو وہ
اپنے بیٹے کی ماں ہونے سے بدلکر جورو ہو جاوے حالانکہ یہ سب احکام شیطانیہ محض باطل ہین جنکو شیطان کے متبعین کفار نے
... لیا اور یہ باریک فریب ہے کہ جسکی ابتدا کچھ فحش نہین معلوم ہوتی ہے لہٰذا یہ فریب عموماً لوگون پر چل جاتا ہے چنانچہ تمام
... سے پھیلا ہوا تھا اور یہ ایک عظیم فتنہ تھا کہ اسکے باقی رہنے مین اسلام کے اندر بجز حق و عدل ہی شیطان کا
... جال ... پس اللہ عزوجل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات باہرات سے مومنون کے دلون کو حق پر
... کیا ... کی ذات مبارک سے تمام عرب سے یہ فتنہ دور کر دیا اور عالم الغیب والشہادۃ عزوجل کے ...
... پہلے ہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو متبنّی کی رسم مین کھا تھا
... فرمانا چاہا تھا اسباب معجزات کا ایک کافی ذخیرہ بھیجکر اہل ایمان کے دلون کو مطمئن فرمایا پھر یہ حکم نازل کیا

Marfat.com

کہ جن غلامون کو متبنی کرتے ہو یا جن لڑکون کو متبنی کرتے ہو انکی پرورش کرنے مین نیک نیتی [illegible]
نفسانی سے بیٹا بناکر یہ نیکی ضائع مت کرو بلکہ ہر شخص کو اوسکے حقیقی باپ کے نام سے پکارو [illegible]
لگاؤ یعنے یہ مت کہو کہ مثلاً فلان میرا بیٹا ہے حالانکہ وہ درحقیقت تمھاری زبان کی بولی ہے اور واقعی [illegible]
مین باطل مت پھیلاؤ بلکہ جو امر حق ہے وہی کہو چنانچہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
ہوئے مولی تھے رسم جاہلیت کے موافق عموماً لوگ زید بن محمد کہا کرتے تھے پس اللہ تعالے نے [illegible]
سے نفوس کے اندر یہ خیال جم گیا تھا کہ جسکو منھ سے بیٹا کہا اسکے ساتھ حقیقی بیٹے کے احکام کا برتاؤ [illegible]
سچے احکام عمل مین لانے سے نفوس مین کراہت لاتے تھے پس اللہ عزوجل نے پہلے تو منھ بولے بیٹوں کی نسبت [illegible]
خندق کے معجزات تلاوت فرمائے پھر احکام حق تعلیم فرماکر اہل بیت نبوت کو باطل سے [illegible]
و مومنین و مومنات وغیرہ کی ثنا فرمائی پھر حق تعالے نے عموماً مومنون کو یقین دلایا کہ [illegible]
خاندان نبوت کے سامنے دل و جان سے اپنے آپکو سپرد کردو اور فرمایا۔ **وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ** [illegible]
ہو کہ ماکان اور ماینبغی اور اوسکی مانند کلمات کے یہ معنی ہین کہ یہ چیز ممنوع ہے اور اگر خبر دیجاوے [illegible]
اور کبھی ایسی چیز کو بھی بولتے ہین جو عقلاً بھی ممنوع ہو جیسے قولہ تعالے ماکان لکم ان تنبتوا شجرہا۔ یعنی تم لوگون سے نہین ہوسکتا
کہ تم اس زمین کے درخت اگاؤ یعنے بالکل ممنوع ہے اسیطرح یہان فرمایا ماکان لمومن ولا مومنۃ۔ یعنی [illegible] مومن کو
جو اللہ تعالے پر ایمان لایا اور نہ کسی مومنہ کو جو اللہ تعالے پر ایمان لائی ہے۔ **إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَمْرًا**
جب اللہ تعالے اور اوسکے رسول نے کوئی امر فرمایا یعنی اسکا حکم دیا۔ **أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ**
یہ بات کہ ان مومنین و مومنہ کو اپنے امر مین اختیار رہے یعنی جب اللہ تعالے و اوسکے رسول نے کوئی حکم [illegible]
پھر کسی مومن یا مومنہ کو اپنے حق مین اختیار نہین ہوسکتا اور حلال نہین ہے کہ چاہے قضائے رسول صلی اللہ علیہ [illegible]
یا اپنی رائے سے اختیار کرے بلکہ یہی فرض ہوگا کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نافذ فرمایا [illegible] قبول کرے
اور دل مین کراہت بھی نہ لاوے کما قال اللہ تعالے فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم [illegible]
ویسلموا تسلیما۔ یعنی اللہ تعالے بلیغ تاکید سے فرماتا ہے کہ نہین نہین تیرے رب کی قسم ہے وہ لوگ مومن [illegible]
درمیان مین مشاجرت پیدا ہو آپس مین تجھے حاکم بناوین پھر جو کچھ تو نے فیصلہ فرمایا اس سے اپنے دلون مین [illegible]
بسروچشم بخوبی تسلیم کرین۔ م۔ مترجم کہتا ہے کہ منجملہ قضایاے الٰہی و اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے [illegible]
انکے باپ کے جانب نسبت کرین اور کوئی حکم حق انکے ساتھ نہ لگاوین حتیٰ کہ عورت اپنے متبنی سے [illegible]
کرے۔ چنانچہ حضرت خدیفہ رضی اللہ عنہ نے جب سے یہ حکم پایا تو اس سے نور ایمان بڑھا [illegible]
بی بی کے خدمت مین آنا مکروہ جانا لہذا انکی بی بی بحضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
سالم کو پسر سمجھا کرتے تھے اور اب اللہ تعالے نے آپ پر یہ حکم نازل فرمایا اور مین اسوقت [illegible]
سے کراہت کے آثار دیکھتی ہون آپ نے حکم دیا کہ تو سالم کو دودھ پلادے تو خدیفہ کے چہرہ سے [illegible]

[illegible] تھا۔ بالجملہ حضرت عذیفہ رضہ کے صدق ایمان کے شان تھی کہ جو کچھ اللہ تعالے واسکے رسول نے حکم دیا وہی عین حق
[illegible] نے ملافت کو ترک کر دیا۔ یہی مومن و مومنات کی شان ہے وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اور جسنے اللہ تعالے
[illegible] کے رسول کی نافرمانی کی ف اور اپنے نفسانی پسند کو دخل دیا۔ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا تو وہ کھلی گمراہی سے بھٹک
کیا ف کیونکہ جو عین حق سے بھٹکا وہ کھلی گمراہی مین پڑا اور یہ تنبیہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمیع امور بالکل عین حق تھے جسے
کہ اس سے انحراف بالکل کھلی گمراہی ہے۔ علماء رح نے کہا کہ اس سے قضائی تقدیری پر راضی ہونا ضروری نکلا ورنہ کھلی ضلالت مین پڑے گا
مترجم کہتا ہو کہ اسی قسم سے مبنی ہونے پر احکام حقیقی جاری کرنا بھی باطل ہوا اور جسنے جاری کیا وہ گمراہ احمق فاجر کافر ہے اسی واسطے
اللہ تعالے نے زید بن حارثہ کی بی بی کو بعد طلاق کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیاہ دیا اور یہ فتنہ قوی شیطانی کو
اپنے نام متبنی یادی امت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک سے دور کر دیا چنانچہ آیندہ آتا ہے پھر واضح ہو کہ اس آیت کریمہ
کے سبب نزول مین چند واقعات مذکور ہین جنکے ذیل مین بعض فوائد و مسائل ہین از انجملہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مولی ازاد کئے ہوئے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے لئے چاہا کہ کوئی عورت منگنی
کیجائے پس آپ زینب بنت جحش کے پاس گئے اور زینب کو زید بن حارثہ کے واسطے مانگا تو زینب کے بھائی عبد اللہ بن جحش کو
بھی منظور نہ ہوا اور زینب نے بھی کہا کہ مین تو زید بن حارثہ سے نکاح نہین کرون گی آپ نے فرمایا کیون نہین بلکہ اسی سے نکاح
کر لے۔ زینب نے کہا کہ یا رسول اللہ مین اپنے دل مین سوچ سمجھ لون پس یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ اتنے مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر وحی کے آثار طاری ہوئے۔ جنکو ہر شخص پہچان لیتا تھا کیونکہ وحی کی شدت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت
مانند مردہ کے ہو جاتی تھی پس جب وحی سے فراغت ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی آیت پڑھی۔ ماکان لمؤمن ولا
مؤمنۃ الآیۃ پس جب زینب نے اسکو سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ میرے واسطے زید بن حارثہ کو پسند کرتے ہین حالانکہ مین
آپکی پھوپھی کی بیٹی ہون اور مین اس سے حسب نسب مین اچھی ہون اور زینب مین باوجود حسن صورت کے ایک طرح کی حدت
و تیز مزاجی تھی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہان زینب نے کہا تب مین آپکی نافرمانی نہین کرتی ہون۔ مین نے
اپنے نفس کو زید کے نکاح مین دیا (ابن جریر) اور اسی کے مانند مجاہد و قتادہ و مقاتل ابن حیان سے مروی ہی۔ مترجم کہتا ہے
کہ زینب رضی اللہ عنہا مین حدت و تیزی وہ تھی جو حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہ عورت حسن صورت مین
اچھی تھی اور نیک بخت و خیرات کرنے والی تھی لیکن اوسکو غصہ جلد آجاتا تھا پھر وہ غصہ جلدی فرو بھی ہو جاتا تھا کما فی النسائی وغیرہ
اور واضح ہو کہ زید رضہ نے ہجرت سے قریب آٹھ برس پہلے زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تھا پھر بعد طلاق زینب کے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید کے ساتھ ام کلثوم دختر عقبہ بن ابی معیط قرشیہ کو بیاہ دیا اور پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے زید کے ساتھ ام ایمن کو جو آپ کی آزاد کی ہوئی یا آپ کے باپ عبد اللہ کی آزاد کی ہوئی تھی جس کا نام برکہ حبشیہ تھا بیاہ دیا تھا
[illegible] سے اسامہ بن زید پیدا ہوا اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل اسکے باپ زید رضی اللہ عنہ کے
زیادہ پیار کرتے تھے اور ام ایمن ایک اچھی عورت مومنہ صحابیہ ہین جو قریب زمانہ نبوت مین ایمان لائی اور جانب حبشہ ہجرت کی
[illegible] مدینہ ہجرت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے پانچ مہینہ بعد انتقال کیا اور مجمع البحار مین مذکور ہی کہ ام ایمن کو

Marfat.com

راہ مین بہت پیاس معلوم ہوئی حالانکہ وہ پیدل سفر ہجرت کو طے کر آئی تھین [illegible]
نہین ہے پیاس کی شدت سے بیتاب ہوئین پس اللہ تعالے نے انکے لئے ڈول پانی آسمان [illegible]
پیاسی نہ ہوئین اور بعض کتب مین مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ دن [illegible]
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سبب نزول یہ معلوم ہوا کہ زینب بنت جحش کے معاملہ مین اس آیت [illegible]
نزول عبدالرحمن بن زید بن اسلم سے اسطرح روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
حدیبیہ مین صلح ٹھہرائی تو عورتون مین سے بعد اس صلح کے جو عورت سب سے پہلے ہجرت کر کے آئی وہ ام کلثوم [illegible]
ہے حالانکہ عقبہ بن ابی معیط سرکش کافر تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑتا تھا اور بیہودہ بکتا تھا [illegible]
بیٹی بھی مومنہ تھی رضی اللہ عنہا پھر جب ام کلثوم مدینہ مین آئین تو انھون نے اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
ہبہ کر دیا اور اُنکا بھائی بھی مومن صادق تھا۔ پس آپ نے ام کلثوم کو زید بن حارثہ کے نکاح مین دینا چاہا [illegible]
کہ شاید جب زید نے زینب کو طلاق دیدی تو اسکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید کے نکاح مین ام کلثوم کو دینا چاہا [illegible]
کلثوم و اُن کے بھائی نے اس امر کو ناگوار جانا کیونکہ وہ شریف خاندان قریش مین سے تھے اور دونون نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اپنے غلام سے بیاہ دیا پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ماکان لمومن ولا مومنۃ الآیہ عبدالرحمن بن زید بن اسلم نے کہا کہ یہ
آیت تو انھین کے خاص واقعہ مین ہی پھر اس سے بڑھکر سب کے واسطے عام آیت یہ ہے کہ النبی اولی بالمومنین من انفسھم۔ یعنی مومنون کو
خود اپنے نفس کے ساتھ وہ استحقاق نہین ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انکی ذات پر حاصل ہے۔ امام احمد رحمہ نے انس رضی اللہ عنہ
سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلیبیب رضی اللہ عنہ کے لئے انصار مین سے ایک عورت مانگی جسکے باپ سے
منگنی کی۔ پس مرد انصاری نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین اسکی ماں سے مشورہ کر لون آپ نے فرمایا کہ اچھا پس اُس مرد انصاری رضی
اللہ عنہ نے اپنی عورت سے ذکر کیا اور امام احمد کی دوسری روایت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ مین یون مذکور ہے کہ انصار مین جب
کسی خاندان مین کوئی بغیر خاوند لڑکی ہوتی تھی تو وہ جب تک یہ دریافت نہ کرتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو کچھ حاجت نہین ہے
تب تک وہ کسی سے نکاح نہین کرتا تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد انصاری سے فرمایا کہ اپنی دختر مجھے دیدے اس نے
عرض کیا کہ یارسول اللہ میری آنکھین روشن اور میرا دل خوش اور میری کرامت ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ مین اپنے واسطے نہین چاہتا ہون اس نے عرض کیا کہ پھر کسکے واسطے مقصود ہے آپ نے فرمایا کہ مین جلیبیب کیواسطے چاہتا ہون
تو اُسنے عرض کیا کہ یارسول مین اسکی ماں سے مشورہ کر لون پھر جا کر اپنی زوجہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری دختر
مانگتے ہین پس اُس نے کہا کہ واللہ میری آنکھون کی روشنی و دل کی ٹھنڈک و مجھپر کرامت اور میری عین خوشی ہے اس نے کہا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے واسطے نہین چاہتے بلکہ جلیبیب کے واسطے چاہتے ہین تب وہ بولی کہ این کیا جلیبیب کے [illegible]
واسطے واللہ ہم تو اسکے ساتھ نہین بیاہین گے پھر جب وہ شخص اُٹھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
کرے تو وہ لڑکی بولی حالانکہ پردہ سے یہ باتین سن رہی تھی کہ کس شخص نے تمسے میری منگنی چاہی [illegible]
سارا قصہ اس سے بیان کیا جب اُسکا باپ اُٹھا تو وہ لڑکی بولی کیا تم دونون چاہتے ہو [illegible]

[illegible] بلکہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے سپرد کردو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ہرگز ضائع نہین فرماوینگے [illegible] جب آپ نے اس امر کو پسند کیا ہی تو تم اسی طرح نکاح کردو۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس لڑکی نے گویا اپنے والدین کی مشکل حل کردی اور اسکے والدین کہنے لگے کہ یہ لڑکی سچ کہتی ہے پس اُسکے باپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین جاکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ اُسکو جلیبیب کیواسطے پسند فرماتے ہین تو ہم لوگون نے بھی اسکو پسند کیا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تو اوسکو پسند کرتا ہون پس انصاری نے جلیبیب کے ساتھ وہ لڑکی بیاہ دی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جہاد مین نکلے تو جلیبیب بھی سوار ہوکر ساتھ ہوگیا۔ پھر جب اللہ عزوجل نے آپکو فتح دی تو آپ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ بھلا کوئی تم مین گم ہے جسکو تم ڈھونڈھتے ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہان فلان گم ہے اور فلان گم ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دیکھو اسکے سوا کوئی اور بھی گم ہے تو انھون نے عرض کیا کہ کوئی نہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو کوئی اور گم نہین معلوم ہوتا ولیکن مین جلیبیب کو ڈھونڈھتا ہون۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقتولون مین اُسکو تلاش کرو۔ پس جب انھون نے میدان معرکہ مین ڈھونڈھا تو سات کفار مقتولین کے پہلو مین اسکو شہید پایا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جلیبیب یہ ہین ان سات مشرکون کو اس نے قتل کیا پھر انھون نے اسکو قتل کیا ہی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاکر اسکے سرہانے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اس نے سات کافرون کو مارا پھر کافرون نے اُسکو شہید کیا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا کہ یہ مجھسے ہے اور مین اس سے ہون۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو اپنے بازو پر رکھ لیا سوائے آپکی بازوی مبارک کے جلیبیب کیواسطے کوئی تختہ تابوت نہ تھا یعنے جلیبیب کے یہ نصیب تھے کہ بجای تختہ تابوت کے اُسکے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بازوی مبارک تھا۔ پھر اُسکے واسطے گڑھا کھودا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بازو سے اُسکو قبر مین اتار دیا۔ ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے یہ بیان نہین کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو غسل دیا تھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قبیلہ انصار مین کوئی بیوہ عورت اس لڑکی سے زیادہ خوشحال نہ تھی جسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد پر جلیبیب سے اپنا عقد نکاح منظور کیا تھا۔ ثابت البنانی رحمہ اللہ نے جب یہ روایت بیان کی تو اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے ثابت رح سے کہا کہ تمکو یہ معلوم ہی کہ اس لڑکی کیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا دعا فرمائی تھی یون فرمایا تھا کہ الٰہی اس لڑکی پر اپنے فضل سے بارش کیطرح برسادے اور اس کی معیشت اس [illegible] حالی مین فرمادے پس انصار مین کوئی گھرانا اس عورت سے زیادہ خوشحال نہین تھا۔ رواہ احمد بطولہ ومسلم والنسائی طرفا منہ۔ حافظ ابوعمر بن عبدالبر نے استیعاب مین ذکر کیا کہ جب اس لڑکی نے اپنے والدین سے پردہ مین سے یون کہا کہ تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا فرمان جاکر رد کرتے تب یہ آیت نازل ہوئی وما کان لمومن ولا مومنة اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرة من امرہم۔ طاؤس رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نماز عصر کے بعد دو رکعتین پڑھنا کیسا ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا اور یہی آیت پڑھی۔ وما کان لمومن الآیة۔ (امام ابن کثیر رح) نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ یہ آیت کچھ فقط نکاح ہی کے معاملہ مین خاص نہین ہی بلکہ جمیع امور مین یہی منشا ہے جب کسی معاملہ مین اللہ تعالے واسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی حکم معلوم ہوجاوے تو کسیکو [illegible] کی مجال نہین ہے اور نہ کسی کو خودمختاری کا اختیار رہے اور نہ وہان کسی عالم مجتہد کی رائے چل سکتی ہی اور حدیث

Marfat.com

اور حدیث صحیح مین آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس پاک کی جسکے قبضہ مین میری [illegible]
اسکی یہ صفت نہ ہو جاوے کہ جو کچھ مین لایا ہون اسی کے تابع اسکی خواہش ہو جاوے (الصحیح) اسی واسطے اللہ [illegible]
سخت تشدید فرمائی بقولہ تعالے - فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم - یعنی جو لوگ [illegible]
علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے خلاف چلتے ہین وہ بہت پرہیز کرین مبادا کہ ان کو فتنہ شدید یا عذاب الیم پہونچے [illegible]
کھلی گمراہی کی تہدید ہی - ابن کثیر - مولوی صدیق حسن قنوجی رح نے اس آیت کے تحت مین بھی موافق [illegible]
کہ کتاب وسنت کے اتباع لازم کرے اور اسمین تقلید ورای کی مذمت ہی - مترجم کہتا ہے کہ یہ بات مجمل الفاظ مین [illegible]
تقلید سے کچھ بحث ہی نہین ہی - اور مترجم امر حق کو توفیق الہی عزوجل ظاہر کرتا ہی جاننا چاہیے کہ آیت مین بیشک یہ صریح [illegible]
ہے کہ جب کسی معاملہ مین اللہ تعالے کی کتاب مجید سے کوئی حکم معلوم ہو جاوے یا سنت رسول صلی اللہ [illegible] سلم سے کوئی
حکم ملجاوی تو ہرگز اسکے خلاف کرنے کی کسی کو گنجائش نہین ہے اور آج تک علماء اہل السنۃ وعامہ مین سے کسی نے اسکے خلاف
نہین کہا ہے - اب رہا یہ امر کہ معلوم کیونکر ہو کہ اس معاملہ مین اللہ تعالے واوسکے رسول علیہ السلام کا کیا حکم ہے - تو تمام امت
اسلامیہ سنت پر فرض ہے کہ اسکے واسطے زبان عربی وعلم قرآن وحدیث حاصل کرین اور کوئی اسمین معذور نہین ہے حتی کہ اگر بڑھاپے
مین ایمان لایا تو وہ کوشش کریگا پھر نہ آوے تو وہ معذور ہی - اب رہا یہ امر کہ جنھون نے دنیاوی مخمصہ وغیرہ سے اسکو حاصل کیا
تو جمہور علماء سلف وخلف کے نزدیک وہ گنہگار رہو الیکن اسکا ایمان جب کہ توحید پر دلی یقین سے ہو قطعاً صحیح ہے - اب لا محالہ وہ
ہر واقعہ کے وقت حکم اللہ تعالے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی عالم سے دریافت کریگا اور فتوی طلب کرنے کے یہی معنی ہوتے
ہین کہ اس واقعہ مین جو حکم شرع کیا ہے ہان اگر جاہل نے مانند اقوام یہود ونصاری کے یہ قصد کیا کہ عالم کیا حکم دیتا ہے تو ایسے جاہل کو تعلیم
ونصیحت کرنا چاہیے کہ عالم کا حکم اپنے اوپر لازم کرنا گمراہان یہود ونصاری کا شیوہ تھا جیسا کہ قولہ تعالے اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا
من دون اللہ الآیہ کی تفسیر مین مفصل بیان ہو چکا ہے اور امت توحید اسلامیہ کا اعتقاد یہ ہی کہ علماء شریعت اسواسطے پیشوا ومقتدا ہوئے ہین کہ
کہ انھون نے احکام شریعت کو سیکھا ہے پس انسے حکم شریعت پوچھ لیا جاوے اور خود حق عزوجل نے حکم دیا کہ فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
بالبینات والزبر الآیہ پس جاہل کا کام یہ ہی کہ وہ عالم سے حکم بینات پوچھ لے - اور یہ تقلید نہین ہے بلکہ تقلید یہ ہی کہ اعتقادات مین
یون کہی کہ فلان عالم یا میرا باپ یا دادا یون کہتا تھا کہ قرآن مجید اللہ تعالے نے اوتارا اور محمد رسول اللہ ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
کہتا تھا کہ اللہ تعالے وحدہ لا شریک ہے - تو مین بھی اسی کے قول پر چلا جاتا ہون یعنے خود اسکے دل مین یہ اعتقاد نہین [illegible]
جیسے کفار مشرکین کہتے کہ ہم تو اپنے باپ دادون سے سنتے چلے آتے ہین کہ لات وعزی وہبل وغیرہ کی پرستش [illegible]
ہم اوسی پر چلے جاوینگے اگرچہ یہ بات تو ہماری سمجھ مین بھی نہین آتی ہی مگر وہ لوگ ہمسے زیادہ جانتے تھے اسی [illegible]
چلی آتی ہی کہ شادی بیاہ وغیرہ مین منڈھا گاڑو وکنگنا باندھو ہم اسی چال پر رہینگے اور مانند اوسکے [illegible]
باپ دادون کے تقلید کرے یا جیسے یہود ونصاری نے اپنے عالمون اور درویشون کی بات اپنے [illegible]
جو کچھ فرماوے ہم پر ماننا فرض ہی چنانچہ اب تک انمین یہی چلا جاتا ہی دیکھو کہ ۱۹۱۸ء کے قریب جب [illegible]
شدید پھیلی جس کو وہ لوگ انفلوئنزا اور روسی زکام کہتے ہین تو فرانس وغیرہ والون نے پوپ سے [illegible]

Marfat.com

...میں بدل دیجیے اور پوپ نے منظور کرکے بدل دیا پس ان لوگوں نے احکام میں پوپ وغیرہ کو مستقل حاکم قرار دیا
...ب شرک تقلید باطل ہے اور اہل السنۃ ملت اسلامیہ توحید ہرگز اسکے قائل نہیں ہیں اور انکے نزدیک جو کچھ قران وحدیث میں
اللہ تعالے نے بذریعہ اپنے رسول اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم دیا وہی حق واجب وفرض لازم ہے ۔ یہان کسی عالم کو
اپنی مداخلت کے مجال ہی نہیں ہی توجو لوگ قران وحدیث سے جاہل ہیں وہ بھی عالم ومجتہد سے حکم الٰہی عزوجل دریافت کرتے ہیں اور یہ
تقلید نہیں بلکہ اتباع حق ہی اب سمجھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو راہ توحید میں مکمل کیا اور دنیاے
فانی سے عالم جاودانی میں جوار قدس اعلی میں مقام فرمایا پھر آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے تابعین رحمہم اللہ تعالے کے طبقہ کو تعلیم
فرمایا اور تابعین نے اپنے اتباع کو پہونچایا اور طبقہ طبقہ یہ متواتر کثیر ہوتا چلا آیا ۔ پس یہ اہل السنۃ والجماعۃ سواد اعظم امت محمدیہ علی صاحبہا
الصلوات [illegible] اسی طریقہ پر ہیں کہ دین حق وہی ہے جو اسی طرح متواتر ہم کو پہونچا اور خوارج وروافض وغیرہ جہلا راپنی اپنی نکرمان
لیکر اس جماعت اعظم سے پھوٹ کر الگ ہوگئے اور یہ تعداد قلیل اس قابل نہیں کہ انکی خبر متواتر ہو توصرف اپنے راے وقیاسات پر اعتقادات
واعمال نفسانیہ میں گمراہ ہوئے اگرچہ جب تک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو صدق دل سے مانے جاوین تب تک محض کفر سے فرق
رہیگا ۔ پھر سواد اعظم اہل السنۃ والجماعۃ رحمہم اللہ تعالے نے اعتقادات توحید میں باہم کچھ بھی اختلاف نہیں کیا بلکہ جمیع علما و جمیع
مجتہدین سب کے سب اعتقادات میں یکدل ویکزبان ہیں ۔ اب جانو کہ اللہ تعالے نے اس اعتقادات حقہ اصول کے ساتھ حکم
فرمایا کہ اپنے اپنے واسطے اعمال فرائض و واجبات سے درجات طاعت سے حصۂ عالیہ دار آخرت حاصل کرو ۔ ان اعمال میں نماز وروزہ
وحج وزکوۃ وغیرہ ارکان ضروریہ ہیں بلکہ متواتر قطعی ثابت ہیں تو یہ بھی جمیع سواد اعظم اہل السنۃ والجماعۃ میں بالکل متفق ہیں ۔ بعد اسکے
دیگر اعمال ایسے ہیں کہ وہ ضروریات نہیں ہیں جیسے غذا کے جانور کھانے پینے وغیرہ کے تو مثلا تو تا سبز پرند معروف ہے کیا یہ
حلال ہی کہ نہیں تو اسمین علما و مجتہدین نے قرآن وحدیث میں غور کیا مگر وہان صریح تو تا مذکور نہیں ہے پس بذریعہ قیاس کے اسکا حکم
نکالا تو بعض کے نزدیک یہ ظاہر ہوا کہ چیل کیطرح یہ بھی مکروہ ہی اور بعض کے نزدیک نکلا کہ مکروہ نہیں ہی لیکن ان دونوں قولوں میں سے
کوئی قطعی نہیں ہی اسیطرح گوہ ومینڈک وکیچوہ وغیرہ ہین تو قرآن مجید میں فرمایا احل لکم صید البحر الآیہ یعنی تمھارے لیے دریائی شکار
حلال کئے گئے ۔ ھ ۔ پس بعض علما نے نکالا کہ شست وغیرہ سے کچھوہ شکار کیا جاوے اور بحکم آیت قدسی وہ حلال ہی اور بعض علما نے
جنمیں امام ابوحنیفہ بھی ہیں یوں کہا کہ اس آیت سے اگرچہ حلت ظاہر ہوتی ہے لیکن دوسری آیت میں اللہ تعالے نے فرمایا ویحرم علیہم
الخبائث ۔ یعنی ہمنے ایسا رسول مکرم بھیجا جو ہمارے بندوں کو طیبات بتلاتا ہے اور خبائث اونپر حرام کرتا ہی ۔ ھ ۔ پس کچھوہ ومینڈک
اور سانپ وبچھو وکیڑے مکوڑے وچیل وگدھ وغیرہ ہمارے خیال میں خبیث چیزین ہین یہ بھی حرام ہونگی اور جب عالم نے یہ حکم نکالا تو
اسکو اللہ تعالے کی شریعت میں اسی طرح تقوی بھی لازم ہے کہ ان چیزوں کو حرام سمجھے اور ثواب پاویگا ۔ لیکن اس عالم کے اعتقاد
میں یقینی نہیں ہے بلکہ وہ کہتا ہے کہ شاید اس عالم کا اجتہاد ٹھیک ہو جسنے کچھوا حلال جانا ہے حتی کہ اگر کسی جاہل نے اسی عالم سے
[illegible] پوچھا اور وہان ایسا عالم بھی موجود ہی جو اوسکو جائز نہیں جانتا ہے تو وہ خود نہیں کھائیگا لیکن جسکے نزدیک وہ حلال
ہے اس پر عیب بھی نہیں رکھیگا پس معلوم ہوگیا کہ اہل السنت میں درحقیقت کچھ اختلاف نہیں ہے اور جو لوگ انمین نے پڑھے ہیں
[illegible] سے بھی ہیں کہ انکو ثواب حاصل ہونے کہ اگر ایک ہی گھر میں دو بھائیوں میں سے ایک کے نزدیک

یہ فتوے ہے کہ کچھوا جائز ہے اور دوسرے کے نزدیک یہ حکم ملا ہے کہ کچھوہ نہین [illegible]
عمل کرے اور ایک دوسرے پر کچھ عیب نہین رکھیگا لیکن جسکے نزدیک وہ حلال نہین تھا [illegible]
تو یہ حرام ہے جب تک کہ خود ایسے عالم سے جسکو وہ اپنے اعتقاد مین حلال سمجھتا [illegible]
مین جو ایسے احکام ہون کہ وہ قیاس و اجتہاد سے حاصل ہوئے ہون [illegible] اسی طرح [illegible]
وجماعت ہے ہان اگر کسی جانور کے بارہ مین کوئی حدیث صحیح ایسی مل جاوے جس سے ثابت [illegible]
تو پھر معلوم ہو گیا کہ اس جانور کے بارہ مین اللہ تعالے اور اوسکے رسول نے حلت کا حکم دیا ہے تو [illegible]
مجال نہین رہی ۔ ہان اگر اس جانور کے بارہ مین کوئی دوسری حدیث بھی روایت کیگئی جس سے نکلتا ہو کہ وہ [illegible]
جاہل کا کام نہین بلکہ عالم بڑے تلاش سے غور کریگا کہ دونون روایتون کے راوی کیسے ہین پس اگر معلوم [illegible] کے روایت
مین کوئی راوی ایسا ہو کہ وہ اکثر بھول جاتا ہے تو اوسکی روایت مین شبہہ پڑ گیا کہ غالباً وہ بھول ہے اور اگر یہ [illegible] حافظ
حدیث مین کامل و متقی اولیاء صالحین ہین تو اب غور کریگا کہ شاید اللہ تعالے نے اول حرام کیا ہو تاکہ مجاہدہ سے [illegible]
پھر ضعیف امتیون کے لئے حلال کر دیا ہو تو حدیث اول کون ہے اگر مل گیا کہ اول مین یہ حکم تھا تو اسی پر [illegible] اگر یہ بھی معلوم نہوا
تو جمہور علماء اہل السنت کے نزدیک ایسے موقع پر حرام ہی رکھنا چاہئے کیونکہ اسمین زیادہ احتیاط ہے اور [illegible] چاہا کہ ہم بندے ضعیف
ہین ہمارے لئے آسانی اسی مین ہو کہ حدیث حلت کو اپنے واسطے سند لین اسلئے کہ حدیث صحیح مین آیا کہ دین مین جو کوئی اپنے اوپر سختی [illegible]
اوسپر امتحان سخت ہو جاتا ہے جیسے کہ سورہ بقر مین قصہ بقرہ مین و دیگر مقامات مین توضیح گذر چکی ہے یہ بہت مختصر بیان ترجمے
واسطے فہم عوام کے اس لئے ذکر کیا کہ اس زمانہ مین عالم لوگ گویا معدوم ہو چکے ہین اور عوام نے جاہلون کو جو دنیا کے لئے
جال پھیلاتے ہین اپنا پیشوا بنا لیا ہے تو وہ لوگون مین اختلاف و پھوٹ بڑھاتے ہین تاکہ انکے معتقد دوسرون کیطرف
نہ جاوین اور عوام بوجہ بے علمی کے متردد ہو کر خود اپنے خیالات دوڑاتے ہین اور کہتے ہین کہ بھلا اہل السنت کے عالمون مین
کسقدر اختلاف ہے کہ کوئی کسی چیز کو حلال کہتا ہے تو دوسرا حرام کہتا ہے ۔ اسمین بھی بڑی بھاری پھوٹ ہے حالانکہ یہ فقط ان
دنیاوی عالمون کی بدکاری سے یہ نوبت پہونچی ہے اس بیان سے جسکو کچھ ایمان ہے بخوبی سمجھ جائیگا کہ اہل السنت [illegible]
اعتقاد اصلی ایمان مین متحد و یکدل ہین اور اجتہادی احکام نماز روزہ و حلال حرام مین بھی ہر ایک مجتہد نے ثواب کے لئے
اجتہاد کیا ہے اور باہم ایک دوسرے کی غلطی کا اعتقاد نہین کرتے ہین بلکہ مثلاً ابو حنیفہ رح کے نزدیک [illegible]
تو یہ اجتہادی ہے وہ یہ نہین کہتے ہین کہ مجھے قطعاً یہ حکم ملا ہے بلکہ شاید وہ جائز ہو جیسے امام مالک رح سے [illegible]
امام مالک رح اسکو قطعی نہین جانتے بلکہ شاید وہ جائز نہو جیسے امام ابو حنیفہ رح کہتے ہین لیکن اللہ تعالے [illegible]
یہ فرض کیا ہے کہ جو تیرے اجتہاد مین اصول قرآن و حدیث سے نکل آوے تو اسی پر عمل کر اور [illegible]
پس وہ اپنا اجتہاد نہین چھوڑ سکتا ہے ۔ رہے مقلدین تو جس شخص نے امام ابو حنیفہ رح سے فتوے لیا [illegible]
اور اسکو مکروہ جانے لیکن قطعی نہ سمجھے اور جسنے امام مالک رح سے فتوے لیا ہو وہ کھاوے [illegible]
نہین کر سکتے ہین ۔ ہان اس زمانہ مین البتہ لوگون مین دین کی جہالت یہان تک [illegible]

[illegible] مقلد بالکل انکے برعکس ہے حالانکہ دونون اماموں مین کچھ تعصب نہ تھا۔ اور ان مقلدون نے جن پڑھے [illegible] عالم کہا [illegible] مین یہ فتوے حاصل کئے ہین یہ لوگ خود عامی ہین یعنے مجتہد نہین ہین لیکن دنیاوی طلب مین ایسے [illegible] تعصب بھڑکاتے ہین اور قطعی حرام وحلال بتلا کر پھوٹ ڈالتے ہین اور یہی بناے فساد ہے اللہ تعالے [illegible] مومنون کو محفوظ فرماوے وہدایت اتحاد و نور ایمان عطا فرماوے آمین

وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ

اور جب تو کہنے لگا اوس شخص کو جسپر اللہ نے احسان کیا اور تونے احسان کیا رہنے دے اپنے پاس اپنی جورو

وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ

اور ڈر اللہ سے اور تو چھپاتا تھا اپنے دل مین ایک چیز جو اللہ اسکو کھولا چاہتا ہے اور ڈرتا تھا لوگون سے اور اللہ سے زیادہ

أَنْ تَخْشَاهُ فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

ڈرنا چاہیے تجکو پھر جب زید تمام کر چکا اس عورت سے اپنی غرض ہمنے وہ تیرے نکاح مین دی تا نہ رہے سب مسلمانون پر

حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا

گناہ نکاح کر لینا جورُوین اپنے لے پالکون کی جب وہ تمام کرین اون سے اپنی غرض اور ہے اللہ کا حکم کرنا

اللہ تعالے نے لطیف حکم بالغہ کے ساتھ عرب کی رسم جاہلیت بذریعہ اپنے رسول اکرم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور فرمائے کہ زمانہ جاہلیت کے عرب وغیرہ مین شیطان نے باطل خیال عجیب پیرایہ سے مرتکز کر دیا تھا کہ منھ بولا بیٹا جسکو متبنی کرے اسکے ساتھ جمیع احکام جو حقیقی فرزند کے ہوتے ہین بڑی جد وجہد و شد و مد سے جاری کرتے تھے حتے کہ کفار مین یہان تک رسم تھا کہ یہ طفل جس پدر کے نطفہ سے مخلوق ہوا ہے اس سے منقطع ہو کر اسکی میراث سے محروم ہو جاتا تھا اور ظاہر ہے کہ شریعت حقہ مین یہ حکم باطل کسی طرح جاری نہین رہ سکتا تھا لہذا اللہ عزوجل نے معجزات بینات دکھلانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کافرین ومنافقین کی دلجوئی سے منع فرمایا کیونکہ کفار ومنافقین کے نفوس خبیثہ ایسی ہی چیزون پر راضی ہون گے جو محض باطل ہین اور جنکا اثر دور دور تک فساد پھیلاتا ہے اور اسکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اقارب وازواج کی طہارت بیان فرما کر مومنین ومومنات کو آپ ہی کی راہ پر مستقیم ہونیکی تاکید فرمائی اور مخالفت [illegible] پھر متبنی کے فساد جاہلیت کو قضائے تقدیری سے میٹ دیا کیونکہ حضرت زید بن حارثہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کرکے شفقت کے ساتھ مثل فرزند [illegible] کیلئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ایک عرصہ تک زید بن محمد کہا کرتے تھے پھر اللہ عزوجل نے پہلے تو اس نسبت کو منع فرمایا [illegible] اسلام مین امر باطل کا نام بھی نہ رہے تب سے زید بن حارثہ جو حقیقی نسبت تھی جاری ہوئی اور سابق مین معلوم ہوا کہ بعد [illegible] رضی اللہ عنہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب بنت جحش کو زید کے نکاح مین دیا تھا اور اللہ تعالے ہر امر کو جو [illegible] واقع ہو جاتا ہے اور اسی نے ہر ایک چیز کو مقدر فرمایا ہے پس علم الٰہی عزوجل مین جاری ہو چکا تھا کہ زینب [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات مین داخل کیجاوے تاکہ جہال مشرکین جنھون نے یہ حکم پھیلایا [illegible] جائز نہین ہے وہ میٹ دیا جاوے چنانچہ اس آیت قدسی مین اللہ عزوجل نے زید بن حارثہ رضی اللہ

غرضیکہ زینب کو طلاق دینے کے بعد زینب کو اپنے حبیب رسول خاتم النبیین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ [illegible]
فرمایا تاکہ اس عقد کا تکلف بھی رسول اللہ علیہ السلام کے ذمہ نہ رہے اور زینب رضی اللہ عنہا کی جانب [illegible]
مبارک پھیر دیا کیونکہ تمام مخلوقات کے قلوب حضرت باریتعالے کے قبضہ مین مسخر ہین [illegible]
مین اللہ عزوجل نے نازل فرمایا وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ [illegible]
اور جب تو کہتا تھا اس شخص سے جسپر اللہ تعالے نے انعام فرمایا اور تو نے انعام کیا ہے [illegible]
اللہ عنہ ہے کہ زید سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ [illegible]
اپنی زوجہ کو روکے رہ اور اللہ تعالے سے تقویٰ رکھ ف اور بات یہ ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب [illegible]
کرکے زید بن حارثہ کے نکاح مین دیا جیسا کہ اوپر کی آیت مین بیان ہو چکا ہے اور زید کیطرف سے دس دینار و ساٹھ درم اور [illegible]
وازار و چادر اور پچاس مد طعام اور دس مد چھوہارے بطور مہر کے دئے پھر قریب ایکسال یا کچھ اوپر وہ زید بن حارثہ کے [illegible]
زید نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زینب رضی اللہ عنہا کی شکایت کی حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زید [illegible] کے
بیٹے اسامہ بن زید دونون کو محبوب رکھتے تھے حتٰے کہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اگر زید بن حارثہ [illegible]
موتہ مین شہید ہو گئے تھے) بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زندہ رہتے تو شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زید بن حارثہ کو خلیفہ
کرتے اور اللہ تعالے نے زید رضی اللہ عنہ پر یہ انعام فرمایا تھا کہ ابتداء نبوت ہی مین زید بن حارثہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان
لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آزاد کرنا اور محبت کرنا وغیرہ انعامات ظاہر ہین شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ امام ابو بکر البزار رحمہ
اسامہ بن زید بن حارثہ سے روایت کی کہ مین مسجد مین تھا کہ اتنے مین عباس عبدالمطلب اور علی بن ابی طالب [illegible] آئے اور مجھ سے
فرمایا کہ اے اسامہ جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دونون کیواسطے اجازت لے پس مین نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ علی و عباس
اجازت چاہتے ہین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو جانتا ہی کہ کس غرض سے آئے ہین مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ [illegible]
نہین معلوم ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تو معلوم ہے پھر آپ نے اجازت دی تو عباس و علی [illegible]
کیا یا رسول اللہ ہم درخواست کرتے ہین کہ آپ ہمکو آگاہ فرمائے کہ آپ کے اہل مین کون شخص آپکو زیادہ تر محبوب ہے آپ نے فرمایا [illegible]
فاطمہ بنت محمد ہے دونون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم فاطمہ کو نہین پوچھتے ہین تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسامہ
بن زید ہے وہ زید بن حارثہ جسپر اللہ تعالے نے انعام فرمایا اور مین نے انعام کیا ہے شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ [illegible] انعام کے تھا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پھوپھی یعنی امیمہ بنت عبدالمطلب کی دختر یعنی زینب بنت جحش کو اپنے [illegible] نکاح
مین دلوایا۔ پھر جب زید نے حاضر ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زینب کی شکایت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
رہے (ابن کثیرؒ) اور خطیب رحمہ اللہ نے سراج مین لکھا کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زید بن حارثہ کے گھر مین کسی [illegible]
لیگئے تو زینب کو کھڑے ہوئے دیکھا اور زینب گورے رنگ کی قد و قامت مین خوبصورت [illegible]
ہوئی پس کہا کہ سبحان اللہ مقلب القلوب۔ یعنی پاک ہے اللہ تعالے جو دلون کو پھیرتا ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
عرض کیا کہ یا رسول اللہ تشریف لائے مگر آپ تشریف نہین لائے اتنے مین زید بن حارثہ اپنے گھر [illegible]

Marfat.com

[illegible] رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ معلوم نہین کیا وجہ ہوئی کہ آپ نے تشریف لانے سے انکار کیا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو
[illegible] زید رضی اللہ عنہ کے دل مین زینب کے جانب سے کراہت پیدا ہوئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین چاہتا ہون کہ اپنی زوجہ کو طلاق دون آپ نے فرمایا کہ کیا وجہ ہے کس بات سے تو
[illegible] زید بن حارثہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ واللہ سب طرح مین نے اسکی طرف سے بھلائی ہی دیکھی سوائے اتنی
بات کے [illegible] شرافت کیوجہ سے مجھپر تفوق دیکھتی ہے اور اپنی زبان سے مجھے ایذا دیتی ہے۔ س۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] کیا کہ اللہ تعالے سے تقوے رکھو اور اپنی زوجہ کو اپنے پاس رکھ پھر اللہ تعالے نے نازل فرمایا وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ
مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب فرمایا کہ تو اپنے دل مین ایسی بات کو اخفا کرتا ہے جسکو اللہ تعالی
ظاہر کرنیوالا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو طلاق دینے کی راے نہین دی بلکہ یہ راے دی کہ
برابر اپنے ساتھ رکھے اور اللہ تعالے نے فرمایا وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ اور لوگونسے تجکو خوف ہے
حالانکہ اللہ تعالے ہی اس امر کے واسطے لائق ہے کہ اسی سے تو خوف کرے شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ یہان ابن ابی حاتم و ابن جریر نے
[illegible] سے کچھ آثار روایت کیے جنکا ترک کرنا مجھے پسند ہے کیونکہ ایسے ضعیف راویون سے یہ روایات ہین کہ صحیح نہین ہین اور امام
احمد نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت وارد کی جو غریب منکر ہے اسکو ترک کرنا بہتر ہے ہان امام بخاری رح نے انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قولہ تعالے وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ الآیہ کا نزول زینب بنت جحش اور زید بن حارثہ رضی اللہ
عنہما کے بارہ مین ہوا ہے۔ ابن ابی حاتم نے علی بن زید بن جدعان سے روایت کی کہ مجھسے علی بن حسین یعنی امام زین العابدین رضی
اللہ عنہما نے فرمایا کہ قولہ تعالے وتخفی فی نفسک الآیہ کی تفسیر مین حسن بصری رح کیا بیان کرتا ہے تو مین نے جو کچھ حسن بصری رح سے سنا
تھا عرض کیا پس امام زین العابدین رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ بات نہین ہے بلکہ اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آگاہ
فرمایا تھا کہ زینب بنت جحش کو عنقریب ہم تیرے ازواج مین داخل کرینگے پھر جب زید رضی اللہ عنہ نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے زینب رضی اللہ عنہا کی شکایت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تو اللہ تعالے سے ڈر اور اپنی زوجہ
کو بدستور رکھ پس اللہ عزوجل نے اعلام فرمایا کہ ہمنے تجکو آگاہ کیا تھا کہ عنقریب وہ تیری زوجہ ہوگی پس تو نے اس امر کو ظاہر نکیا بلکہ
جس چیز کو اللہ تعالے ظاہر کرنیوالا ہے اسکو اپنے دل مین چھپایا اور تو نے لوگون کے جانب سے خوف کیا حالانکہ اللہ تعالی ہی سے
خوف کرنا چاہیے۔ ابن ابی حاتم رح نے کہا کہ اسی کے مانند سدی رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ سابق مین بتوفیق الٰہی
سبحانہ وتعالے جو تحقیق مین نے بیان کی ہے اسکے واسطے یہ روایت عمدہ اصل صحیح ہے کیونکہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے
تفسیر کی توضیح یہ ہے کہ اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آگاہ فرمایا تھا کہ زید بن حارثہ کی زوجہ زینب بنت جحش کو
عنقریب ہم [illegible] تزویج فرماوینگے۔ یعنی زید بن حارثہ جو سابق مین بوجہ متبنی ہونیکے زید بن محمد کہلاتے تھے تو زید کی زوجہ
[illegible] کے زوجہ فرزند متبنی ہوئی پس اللہ تعالے نے آگاہ فرمایا تھا کہ ہماری تقدیر بحکمت لطیف اسطرح جاری ہوئی تھی کہ
[illegible] کو ہمنے زینب بنت جحش کے جانب نہین رکھا بلکہ زینب کو تیرے ارشاد کے موافق زید بن حارثہ کے نکاح مین اسلیے
[illegible] زید رضی اللہ عنہ سے طلاق دلوا کر ہم اسکو تیرے نکاح مین لاوین اور شیطانی خیالات مشرکین کو باطل کرکے شریعت حقہ

سکھلاوین چنانچہ ہمنے تجکو اسی سے آگاہ کردیا تھا کہ جب زید بن حارثہ تجھسے زینب رضی اللہ عنہا [illegible]
ظاہر کیا تب تونے اوسکو اللہ تعالے سے ڈرایا اور ساتھ رکھنے کو فرمایا مگر تجھے یہ خوف تھا کہ کفار و مشرکین
بدگوئی کرینگے کہ اپنے متبنی کی زوجہ سے نکاح کرلیا حالانکہ یہ اونکا خیال بربنائے شیطانی تھا اور اللہ تعالے [illegible]
مبارک سے جاری فرمانے والا ہے جس سے تجکو آگاہ کردیا گیا تھا پس تجھے کفار و منافقین کا خیال نکرنا چاہیے [illegible]
رکھنا چاہیے چنانچہ اللہ تعالے نے اوسکو پورا فرمایا بقولہ تعالے فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا
اپنی زوجہ سے اپنا مقصد پورا کیا یعنے طلاق دیدی تو ہم نے اُس عورت کو تیرے ساتھ تزویج فرمایا ف یعنے دنیا و [illegible]
کام تیری فعل پر نہین رکھا بلکہ اللہ تعالے نے اپنی مخلوقات مین بغیر اسباب ظاہر کے تصرف فرمایا یعنی حکم دیا [illegible]
اور نفیل مشروع اسواسطے شریعت فرمایا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ
اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا تاکہ مومنون پر اپنے منھ بولے بیٹون کی زوجات کے بارہ مین تنگی مشقت نہ [illegible]
جب انکے منھ بولے بیٹے اپنی زوجات سے مقصد پورا کرچکین ف یعنے زمانہ جاہلیت کے موافق جو متبنی بنائے گئے تھے جب وہ [illegible]
طلاق دیدین تو جن مومنون نے اونکو متبنی کیا تھا اونکو وسعت حاصل ہو کہ چاہین تو اُن عورتون سے خود نکاح کرلین اور حرج [illegible]
نہ ہو کہ یہ عورتین ہمیشہ کے واسطے متبنی کرنے والون پر حرام ہوجاوین پس اللہ عزوجل نے اس شریعت حقہ کو کیسی لطیف حکمت سے پورا
فرمایا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ اور اللہ تعالے کا امر وارادہ تو مفعول ہے ف یعنی گویا ہوچکا یعنی اللہ تعالے جس امر
کو چاہتا ہے وہ قطعًا واقع ہوتا ہے اور کسیطرح نہین رکتا ہے قولہ تعالے فی ازواج ادعیاءہم - مترجم کہتا ہے کہ یہین شاید یہ مراد ہو
کہ سابق مین جن لوگون کو انہون نے موافق رسم جاہلیت کے منھ بولا بیٹا بنایا تھا اور ظاہر ہے کہ مومنین عام ہین جو کہ قیامت تک
سب لوگ شامل ہین تو اس سے استنباط ہوگا کہ اب بھی منھ بولا بیٹا بنانا جائز ہے لیکن یہ لازم ہوگا کہ اس طفل کو اسکے حقیقی باپ کے جانب
نسبت کیا جاوے اور یہ بھی لازم ہوگا کہ نسبی فرزند کا حکم اوسپر جاری نہو بلکہ وہ اجنبی ہے حتی کہ متبنی کرنے والے کی [illegible]
اس سے پردہ کرنا واجب ہوگا جبکہ رضاعت وغیرہ کوئی سبب موجود نہو جس سے پردہ ساقط ہوتا ہے واللہ تعالے اعلم - امام ابن
کثیرؒ نے لکھا کہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (جو کچھ اللہ تعالے نے وحی نازل کی وہ سب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف صاف واضح اسکی مخلوق کو پہونچائی) اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحی الہی مین سے کسی
چیز کو چھپاتے تو اسی قول الہی عزوجل کو چھپاتے وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ الآیہ - ابن جریر [illegible]
پس قولہ تعالیٰ فلما قضی زید منہا وطرا - یعنی زید نے اس عورت سے فراغت کی اور [illegible]
اس تزویج کی ولایت خود اللہ عزوجل نے فرمائی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی بھیجدی کہ تم زینب [illegible]
کیطرف سے کوئی متولی عقد ہوا اور بدون عقد و مہر و بدون کسی گواہ کے وہ تمہاری زوجہ ہے - مترجم کہتا ہے کہ [illegible]
ضرورت بحق شرع ہے اور وہ شرع الہی عزوجل ہے پس ان چیزون پر اللہ تعالے نے بندون کے [illegible]
اللہ تعالے نے زینب رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ کردیا تو یہ عین [illegible]
زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے طلاق دی تو بعد ایام عدت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]

Marfat.com

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے اللہ تعالے نے پہلے سے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس تزویج کے بارے میں اطلاع دی تھی تو آپ نے اللہ عزوجل کی تعمیل فرمان برداری کرنا چاہی با وجودیکہ آپکو منافقون ومشرکون کیجانب سے شیطانی زبانی طعن کا خوف تھا چنانچہ روایت قدسی مین منصوص ہی لیکن جب آپکو معلوم ہوا تھا کہ اللہ تعالے نے یہ شریعت حقہ میری ہی ذات سے جاری کرنا مقرر فرمائی ہے اور وہ بالضرور واقع ہوتا ہی تو آپ نے پیام مذکور بھیجا چنانچہ امام احمد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہو چکی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ جاکر زینب کو میرے واسطے پیام دے پس زید بن حارثہ آئے تو زینب رضی اللہ عنہا اوسوقت آٹا گوندھ رہی تھین - زید بن حارثہ کہتے ہین کہ جب مین نے زینب کو دیکھا تو مجھے زینب کیطرف سے ایسی عظمت وبزرگی چھائی کہ میرا سینہ بھر گیا حتے کہ مین زینب کو آنکھ اُٹھا کر نہین دیکھ سکتا تھا - پس مین نے اپنا منہ دوسری طرف کر لیا اور اپنی پیٹھ بجانب زینب رضی اللہ عنہا کر کے یہ پیام ادا کیا کہ ای زینب آپکو بشارت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے واسطے آپکو پیام دیا ہی زینب نے کہا جب تک مین اپنے پروردگار عزوجل سے ارشاد نہ پاؤن گی تب تک مین کوئی کام نہین کرون گی پس گھر مین جو جگہ اونکی نماز کیواسطے مقرر تھی وہان جاکر اللہ تعالے کے حضور مین نماز کے واسطے کھڑی ہوئین اور یہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قران نازل ہوا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغیر اجازت کے زینب کے یہان تشریف لیگئے - رواہ مسلم والنسائی وغیرہ - اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ زینب رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیگر ازواج مطہرات پر فخر کرتین تھین کہ تمکو تو تمہارے لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیاہ دیا اور مجھے اللہ تعالی نے سات آسمانون کے اوپر سے بیاہ دیا ہے - رواہ البخاری - زینب رضی اللہ عنہا کے بھتیجے محمد بن عبداللہ بن جحش نے بیان کیا کہ زینب وعائشہ دونون نے باہم تفاخر کیا پس زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میری تزویج آسمان سے نازل ہوئی ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مین وہ ہون کہ اللہ تعالے نے آسمان سے میرا عذر نازل فرمایا پس زینب رضی اللہ عنہا نے اُسکا اعتراف کیا - کما فی تفسیر سورۃ النور - شعبی رح نے بیان کیا کہ ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتی تھین کہ مجھے تین باتون سے آپکے ساتھ وہ مرتبہ حاصل ہی جو آپکی کسی زوجہ کو حاصل نہین ہی ایک یہ کہ میرا اور آپکا دادا ایک ہی ہے یعنی عبدالمطلب اور دوم یہ کہ مجھے اللہ تعالی نے آپکے نکاح مین دیا ہے اور سوم یہ کہ میرے معاملہ مین درمیانی شخص جبرئیل علیہ السلام ہین - ابن جریر - اور واضح ہو کہ پہلے اللہ تعالی نے نازل فرمایا ما جعل ادعیاءکم ابناءکم - یعنے اللہ تعالے نے تمہارے منہ بولے بیٹون کو تمہارا بیٹا نہین کر دیا ہے پس اسی سے اللہ تعالے نے رسم شرک کفر کو مٹا دیا تھا پھر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح مین دیکر اس شریعت کو جاری فرمایا تاکہ آیندہ مومنین کے واسطے یہ التباس بھی نہ رہے کہ متبنی کی زوجہ اگرچہ حلال ہی لیکن اسکے ساتھ نکاح کرنا کچھ ضرور نہین کیونکہ وہ کچھ سنت نہین ہی پس اللہ تعالے نے اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک سے جاری کر کے درجہ مباح سے بڑھا کر مسنون کر دیا کیونکہ جسطرح اہل شرک کے گمان مین شیطانی وسوسہ سے اسکی برائی سمائی ہوئی تھی اسی طرح اس استحباب کی تاکید فرمائی - ابن کثیر رح وتمترجم - امام ابو القاسم عبدالرحمن سہیلی رح نے یہان ایک لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ عزوجل نے قرآن پاک مین زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا صریح نام ذکر فرمایا حالانکہ اکابر صحابہ حتے کہ حضرت ابوبکر کا بھی صریح نام مذکور نہین ہی تو نکتہ یہ ہے کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو پہلے زید بن محمد کہا کرتے تھے تو آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے اونکو فخر عظیم و شرافت فخیم حاصل تھی پھر جب اللہ تعالے نے [illegible]
بن حارثہ کہنے لگے پس وہ فخر و شرف جاتا رہا اور خوب ظاہر ہے کہ ایسے صادق الایمان [illegible]
ہوگا اور اللہ تعالے اپنے اولیا رکو ایسا صدمہ نہین دیتا ہے پس اللہ عزوجل نے [illegible]
جسطرح زید بن محمد کہنے مین سوائے زید کے یہ خصوصیت کسیکو حاصل نہین تھی [illegible]
عطا فرمائی جو کسیکو حاصل نہین ہے کیا نہین دیکھتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابی بن کعب [illegible]
کہ اللہ تعالے نے مجھے حکم دیا کہ یہ سورہ تجکو پڑھ سناؤن تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا حق سبحانہ تعالے [illegible]
آپ نے فرمایا کہ ہان تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انتہا خوشی سے رونے لگے [illegible]
اپنے نام شریف مذکور ہونے سے کسقدر خوشی ہوگی کہ وہ نام مبارک قرآن ہوگیا کہ [illegible]
تلاوت کرین گے اور ابدالاباد اوسکو اہل الجنت برابر تلاوت کئے جائین گے [illegible]
سے نہین ہے بلکہ رب العالمین عزوجل کے یہان قدیم ہے اسواسطے کہ قرآن مجید کلام اللہ تعالے قدیم [illegible]
سفرۃ الکرام البررہ کی تلاوت مین صحف مکرمہ مرفوعہ مطہرہ مین موجود ہے بلکہ آیت مین تصیص صریح ہے [illegible]
ایمان اُنکے حق مین قدیم اور برابر باقی ہے تو یہ قطعی جنتی ہونیکی بشارت ہے انتہی ملخصا [illegible]
کی تفسیر مین شیخ امام ابن کثیر رح نے لکھا اور مترجم نے اسکا ترجمہ مع توضیح بعض اسرار کے بیان کردیا [illegible]
قولہ تعالے وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس کی تفسیر مین بعض اقوال مبہم بیان کئے ہین [illegible]
لہذا مناسب ہے کہ اونکا خلاصہ مع حقیقۃ الحال کے بیان کردیا جاوے چنانچہ مؤلف فتح البیان نے [illegible]
اہل تفسیر مانند امام زہری تابعی کے اور متاخرین علماء مانند قاضی ابو بکر بن العلاء القشیری [illegible]
کی تفسیر مین کہتے ہین کہ قتادہ و ابن زید و ابن جریر وغیرہ جماعت مفسرین نے کہا کہ جن [illegible]
رضی اللہ عنہ کے نکاح مین تھین تو اتفاقاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا کو دیکھکر [illegible]
اسکو طلاق دیدے تو خود اس سے نکاح کرلین پھر جب زید رضی اللہ عنہ نے آپ سے شکایت کی کہ زینب [illegible]
شرافت کی وجہ سے میری طاعت اچھی طرح نہین کرتی ہین تو آپ نے فرمایا کہ اتق اللہ اور نصیحت کی کہ اوسکو اپنے نکاح مین [illegible]
یہ امر آپ نے مخفی رکھا جو آپ کی خواہش تھی کہ اگر وہ طلاق دیدے تو اس سے نکاح کرلین۔ انتہی ملخصا۔ بعض علماء [illegible]
اعتراض کیا کہ اللہ تعالے نے تو آیت مین صریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب فرمایا کہ اللہ تعالے [illegible]
اپنے دل مین اخفا کیا۔ ھ۔ پس یہ دلیل صریح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی اخفا فرمایا [illegible]
ظاہر کردیا۔ اب غور کرنا چاہئے کہ اللہ تعالے نے کیا ظاہر فرمایا ہے پس ہم کہتے ہین کہ فقط یہی ظاہر فرمایا [illegible]
یعنے جب زیدؓ نے اوسکو طلاق دی تو ہم نے تیری ساتھ اُسکا نکاح کردیا تاکہ مومنون کو اپنے [illegible]
حرج و تکلیف پیش نہ آوے اور جو تم کہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب کی محبت [illegible]
طلاق دیدے یہ کچھ اللہ تعالے نے اظہار نہین فرمایا پھر کیونکر تم کہتے ہو کہ یہ تفسیر ہے بلکہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلے آگاہ فرمایا تھا کہ ہم عنقریب زینب کو تیری [illegible] فرمایا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو اس خوف سے اخفا کیا تھا [illegible] تو ان لوگون کی طرف سے بدگوئی کا خیال کیا حالانکہ اللہ تعالےٰ نے [illegible] سے اس رسم باطل کو مٹانا چاہا تھا اور آپکو آگاہ کر دیا تھا پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ [illegible] علیک زوجک یعنی اپنی زوجہ کو اپنے پاس رکھ ۔ تو اللہ عزوجل نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ [illegible] کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے ظاہر فرمانا چاہا ہو اسکو تم اپنے دل مین چھپاتے ہو اور لوگون کی ملامت سے خوف کرتے ہو [illegible] اللہ تعالےٰ ہی اس شان کے لائق ہے کہ اس سے تجھے خوف ہو خطیب رح نے کہا کہ یہی تفسیر ٹھیک و مطابق تلاوت ہے اور اگر زینب رضی اللہ [illegible] تو اللہ تعالےٰ اوسکو ظاہر کرتا کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آگاہ فرمایا تھا کہ ہم اوسکو ظاہر کرین گے جو تم چھپاتے ہو [illegible] اللہ تعالےٰ نے فرمایا وہ واقع نہ ہو ۔ کرخی رح نے کہا کہ یہی تفسیر بدلیل و برہان محقق ہے اور یہی جمہور علماء کے [illegible] کہتا ہے کہ یہان حضرت ابن عباس وغیرہ بعض سلف سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مین [illegible] کہتا ہے کہ شیخ ابن کثیر رح نے فرمایا کہ یہ روایات ثابت نہین ہین یعنی ان راویوں نے یہ بات روایت کی [illegible] پر اعتماد کیا جاوے ۔ محی السنت رح نے معالم مین کہا کہ اگر روایت ثابت ہو تو اس مین بھی کوئی بات نہین ہے اسواسطے کہ دل مین کسی چیز کی محبت آنا تو غیر اختیاری امر ہے ۔ خازن رح نے اس جواب کو پسند کیا ۔ مترجم کہتا ہے کہ پہلے یہ امر [illegible] الا اللہ عزوجل [illegible] اور جان لینا چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان تمام عالم سے عالی ہے [illegible] قدرت مین محفوظ و معصوم رکھتا ہے تو حقیقت حال یہ تھی کہ جب اللہ تعالےٰ نے چاہا کہ زید بن حارثہ کی زوجہ کو اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح مین عطا فرماوے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زینب رضی اللہ عنہا [illegible] تو واہمت کی کوئی عورت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پردہ نہین کرتی تھی دوم یہ کہ زینب [illegible] کی پھوپھی کی بیٹی تھین جب سے پیدا ہوئین برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو دیکھا [illegible] نے خود ہی زینب رضی اللہ عنہا کو راضی کرکے زید بن حارثہ کے نکاح مین دیا چنانچہ اوپر اسکا بیان مفصل [illegible] الٰہی عزوجل یون جاری ہوئی تھی کہ متبنیٰ کی زوجہ اوسکے متبنیٰ کرنے والے [illegible] حلال ہو اور اسکا عمل رسول اللہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک سے جاری فرماوے پس ابتدا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب کو زینب کیطرف سے [illegible] خواہش پیدا فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب سے ارشاد فرمایا کہ زید بن حارثہ سے نکاح کرے [illegible] آپ کا متبنیٰ کہلاتا تھا رضی اللہ عنہ پس وہ متبنیٰ کے نکاح مین جاوے پھر اللہ تعالےٰ نے آپ کو الہام [illegible] اطلاع فرمائی کہ زینب کو عنقریب ہم آپکی زوجہ بناوین گے یہ امر ظاہر ہے کہ اس وحی الٰہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible] کی تشویش ہوئی ہوگی چنانچہ آیت سے بھی ظاہر ہوتا ہے پھر اللہ عزوجل نے بحکم قولہ تعالےٰ وکان [illegible] امر اللہ قدراً مقدوراً [illegible] کو اسطرح پیدا فرمایا کہ زید رضی اللہ عنہ کے دل مین زینب رضی اللہ عنہا کیطرف سے نفرت پیدا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زید نے اوسکو طلاق دیدی ۔ اور اگر یہ امر الٰہی مقدر نہ ہوتا تو جیسے ہی

آپنے زید رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا کہ امسک علیک زوجک۔ زید رضی اللہ عنہ بدل وجان اس ارشاد [illegible]
اسکو واجب نہین کیا تھا بلکہ فقط دنیاوی مشورہ تھا لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم مین سے کوئی ایسا نہ تھا کہ آپ [illegible]
قبول نہ کرے تو جیسے دین مین بحکم قولہ تعالے اذا قضی اللہ ورسولہ امرا الآیہ کے ہر امر دینی کو اپنے اوپر فرض جانتے تھے [illegible]
اپکا ارشاد بسر وچشم مانتے تھے چنانچہ صحیحین وغیرہ مین منجملہ احادیث کے یہ ہے کہ درختان خرما [illegible] لگانے کے [illegible]
مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطور خود یون ہی فرمایا کہ یہ بات تو کچھ قیاسی نہین معلوم ہوتی [illegible] صحابہ رضی اللہ عنہم [illegible]
سنا تو انھون نے اس سال نر مادی لگانا موقوف کر دیا اور پھل نہین آئے پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا
تو آپ نے فرمایا کہ یہ دنیاوی معاملہ ہین اس مین تم اپنی رائے سے عمل کیا کرو۔ بالجملہ زید رضی اللہ عنہ کو بھی بطور دنیاوی مشورہ کے [illegible]
دی تھی اور چونکہ امر الہی جاری ہونیوالا تھا انھون نے اپنی رائے سے طلاق دیدی اور اللہ تعالے نے اپنی مشیت کے موافق جیسے زید
رضی اللہ عنہ کے دل مین یہ ارادہ پیدا فرمایا ویسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبر نہین فرمایا بلکہ زینب رضی اللہ عنہا کی جانب آپکے
دل مین الفت دیدی کیونکہ آپ پیغمبر تھے اور اللہ تعالے کے قبضۂ قدرت مین معصوم تھے پس ضرور ہے کہ اللہ تعالے ہی نے محبت پیدا
فرمائی تاکہ یہ شریعت مسنون جاری ہو واللہ سبحانہ وتعالے اعلم بالصواب۔ بالجملہ جس طرح مدت مدید سے تمام عرب مشرکین کے دلون مین
رسم باطل یعنی متبنیٰ کے حقیقی پسر کے احکام جاری کرنا جم گیا تھا اسی تمہید وتاکید سے اللہ تعالے نے اسلام شرع حق سے اس باطل کو مٹایا
اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ نکاح جاری فرمایا اور آپکو لوگونکی ملامت سے پاک رکھا بقولہ تعالے

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ

کچھ مضائقہ نہین اس بات مین جو ٹھہرا دی اللہ نے اسکے واسطے دستور رہا اللہ کا ان لوگون مین جو گذرے پہلے اور ہے

وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا ۝

شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ اللہ تعالے نے سورہ نساء کو جب نازل فرمایا تو اس آیت مین فرمایا وحلائل ابنائکم الذین من اصلابکم یعنے تمپر حرام ہے
ایسے بیٹون کی زوجات بھی دائمی حرام ہین جو بیٹے کہ تمہارے پشت سے پیدا ہون۔ ھ۔ تو اس آیت مین متبنیٰ بیٹے کو خارج کر دیا کیونکہ
وہ اپنی پشت سے پیدا نہین ہوتا ہی حالانکہ عرب مین بکثرت یہ امر پھیلا ہوا تھا کہ متبنیٰ کی زوجہ کو بھی حرام جانتے تھے پھر اللہ تعالے نے سورہ
احزاب مین متبنیٰ لڑکون کے حق مین حکم دیا کہ اونکو انکے باپ کیجانب نسبت کرو مترجم کہتا ہے کہ ان احکام سے خود ہی شیطانی جال
ٹوٹ گیا لیکن ابھی منافقون وغیرہ پر پھیلا ہوا تھا جو شیطانی جال مین پھنسے ہوئے تھے اسوجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو زینب سے نکاح کرنے مین دل گرفتگی ہوئی لیکن اللہ عزوجل فرماتا ہی وکان امر اللہ مفعولا یعنی جو اللہ تعالے نے واقع فرمانا
اوسکی تقدیر مین حتمی تھا تو لامحالہ زینب رضی اللہ عنہا کے بارہ مین یہ امر مقدر ہو چکا تھا کہ پہلے ایسے شخص کے نکاح مین جاوین جو کسی
وقت مین زید بن محمد کہلاتا تھا لیکن یہ چند روزہ عاریت تھی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج مین داخل ہون تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ امر فرض ہو چکا تھا لہذا فرمایا مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ
اللَّهُ لَهُ یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسے امر مین کچھ بھی حرج نہین ہے جو اللہ تعالے نے اسکے واسطے فرض فرمایا [illegible]
ایسے منافقون وکافرون وبدکارون کے منہ پر جو اس بارہ مین حرج وگناہ خیال کرین [illegible]

Marfat.com

[illegible] سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ یہ سنت الہی ان انبیا مین یوہین ہو چکی جو پہلے گزر گئے ان
[illegible] ہو کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی شریعت مین دو بہنون کو نکاح مین جمع کرنا جائز تھا حتی کہ یہود اقرار کرتے ہین
[illegible] علیہ السلام کے نکاح مین حضرت یوسف کی والدہ وخالہ دونون تھین پھر اسمین کیا حرج ہوا اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد
[illegible] بطن کا لڑکا دوسرے بطن کی دختر مین باہم نکاح تھا اور سمین کچھ حرج نہین تھا یہ سب اسی وجہ سے کہ اللہ تعالے نے جو مقدر فرمایا وہ
[illegible] طرح شریعت اسلام مین یہ باطل طریقہ کہ متبنی حقیقی بیٹا بنایا جاوے مٹا دیا اور خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبنی کی زوجہ کو آپکے
[illegible] خود دیدیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیا حرج ہو سکتا ہے وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَقْدُورًا اور امر الٰہی تقدیر
[illegible] یعنی اللہ تعالے نے اپنے علم ازل مین یہ حکم محکم دیدیا تھا پس یہ شریعت حقہ موافق علم الہی عزوجل کے صحیح مقدر ہی بعض علماء نے
[illegible] اللہ تعالے نے نکاح کو انبیاء سابقین علیہم السلام کے واسطے حلال فرمایا تھا اور انہین یہ سنت جاری کردی تھی چنانچہ سلیمان علیہ السلام
[illegible] منکوحہ آزادیون و باندیون سے ملا کر ایکہزار عورتین تھین اور داؤد علیہ السلام کے پاس سو عورتین تھین - اور مترجم کہتا ہے کہ ظاہر
[illegible] یہی ہو کہ اللہ تعالے نے انبیاء سابقین سے یہ امر جاری فرمایا ہے کہ جو شریعت اللہ عزوجل نے انپر نازل فرمائی وہ انھون نے صاف
[illegible] بیان کی اور جس امر کا حکم دیا وہ انھون نے پورا کردیا اگرچہ وہ بہت سے لوگون کو ناگوار ہوا اور انہون نے سوائے اللہ تعالے کے کسی کی
[illegible] و ناگواری کا خوف نہین کیا تھا پس یہی خاتم النبیین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے جاری فرمایا جیسے انبیاء سابقین علیہم السلام
مین سنت الہی جاری رہے چنانچہ فرمایا

الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ ۗ
وہ جو پہونچاتے ہین پیغام اللہ کے اور ڈرتے ہین اس سے اور نہین ڈرتے کسی سے سوائے اللہ کے

وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ حَسِيبًا ۝ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَٰكِنْ رَسُولَ
اور بس ہو اللہ کفایت کرنے والا محمد باپ نہین کسی کا تمہارے مردون مین ولیکن رسول ہو

اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝
اللہ کا اور مہر سب نبیون پر اور ہے اللہ سب چیز جانتا

[illegible] حق کا پہونچانا و پھیلانا اگلے پیغمبرون سے سنت الہی عزوجل چلا آتا ہو اور اللہ تعالے کے پیغمبرون کی یہی صفت ہو کہ الَّذِينَ
يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللّٰهِ کہ وے ایسے بندے مکرم ہوتے ہین کہ اللہ تعالے کی رسالات و پیغامون کو پہونچاتے ہین ف
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم بھی موافق تفسیر امام زین العابدین کے زید سے اظہار فرماتے کہ یہ عورت عنقریب میری زوجہ ہوگی تا
[illegible] حقہ قائم ہو واللہ تعالے اعلم - اور بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موافق ارشاد رب عزوجل کے پیغام پہونچایا اور
[illegible] کیا اور جو زید رضی اللہ عنہ سے جسوقت نہین کہا تھا تو اس بارہ مین خاص حکم الہی نہین تھا کہ زید رضی اللہ عنہ سے کہا جاوے
أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وہ اسوقت امر معروف کے طور پر تھا اور ممکن ہے کہ زینب بعد اسکے کسیوقت مین آپ کی زوجیت
[illegible] تا کہ حکم شریعت جاری ہو جاوے ہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حیاء بدرجہ کمال تھی جیسے آپ کے جمیع
[illegible] کامل تھے لیکن اس سے آپ نے شریعت الٓہی عزوجل کی تبلیغ مین حیاء نہین فرمائی بلکہ اگر ہوا تو آدمی [illegible]

Marfat.com

کی بدگوئی سے حیا رکی پھر اللہ تعالے نے جو حکم بھیجا وہ بلاخوف پورا پہونچا دیا چنانچہ اللہ تعالے [illegible]
فرمائی بقولہ تعالے وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ اسی طرح ان کرم [illegible]
ہین اور سواے اللہ تعالے کے کسی سے بھی نہین ڈرتے ہین ف اگرچہ تمام جہان ایک طرف ہو [illegible]
کسیکو میسر نہین پھر انکو خوب عرفان ہی کہ سواے اللہ تعالے کے کسی کو ذرہ برابر نفع و ضرر کی قدرت نہین ہے [illegible] نہین
ہین اور صرف اپنے رب جل جلالہ سے خوف کرتے ہین وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ہ اور اللہ تعالے ہی بس ہی [illegible]
شیخ امام ابن کثیر رح نے کہا کہ یعنی اللہ تعالے ہی نصرت فرمانے والا و اعانت فرمانے والا کافی ہے اور [illegible] معاملہ [illegible]
امور الٰہی عزوجل مین حضرت سرور عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے سردار ہین چنانچہ آپنے [illegible] عزوجل کی رسالت کو
اہل مشرق و مغرب و جمیع اقسام بنی آدم کو کمال خوبی کے ساتھ پہونچایا اور یہ اللہ عزوجل کا فضل ہے کہ اوسنے وعدہ فرمایا تھا
تعالے لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون - یعنی کل دین والون پر اللہ تعالے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو غالب فرمائیگا
اگرچہ مشرکین بُرا مانا کرین - ھ - پس اللہ تعالے نے آپکی شریعت حق کو کل دینون پر غالب فرمایا اور سابق مین جو پیغمبر مبعوث ہوتا تھا
وہ خاصۃ اپنی ہی قوم کے واسطے مبعوث ہوتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالے نے عرب و عجم تمام مخلوق کیواسطے مبعوث
فرمایا چنانچہ صریح آیات قدسی سے تحت قولہ تعالے قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الآیہ اسکا مفصل بیان ہو چکا ہے پھر رسالت
الٰہی سبحانہ تعالے پہونچانے مین آپ کے بعد آپکی امت کے نیک لوگ قائم ہوئے اور ان سب سے صحابہ رضی اللہ عنہم کا مرتبہ اعلی
و اقدم و اشرف ہے کیونکہ سب سے پہلے انھین نے کتاب الٰہی عزوجل اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمیع اقوال و افعال و احوال
مین خواہ دن کے ہون خواہ رات کے ہون خواہ سفر کے ہون یا حضر کے ہون سب کو پہونچایا اور یہ قرآن وہی ہے جسکی نسبت اللہ تعالے
نے فرمایا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون پس ظاہر ہے کہ حفاظت الٰہی عزوجل کے ساتھ انھون نے قرآن مجید کو پہونچایا اور یہ صحابہ
رضی اللہ عنہم وہی لوگ ہین جنکی نسبت اللہ تعالے نے فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس الآیہ یعنے تمام انسانی امت مین تم لوگ بہتر ہو اور
اور وہی ہین جنکے سر پر حق تعالے نے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ الآیہ کا تاج کرامت پہنایا - پھر انھین کی اقتدا مین طبقہ تابعین رحمہم اللہ تعالے
قوم صالحین ہین اور انھین کی اقتدا مین آج تک اہل صلاح وتقوی مومنین ہین اللہ تعالے ارحم الراحمین ہمکو بھی اونکے خلفاء صالحین مین
فرماوے آمین والحمد للہ رب العالمین - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ تم مین سے کوئی شخص اپنے نفس کو اس بارہ مین حقیر نہ کرے کہ امر الٰہی عزوجل کے بارہ مین وہ کلمہ نصیحت کہہ سکتا ہو پھر [illegible] اللہ تعالے
اُس سے فرماوے کہ تو کس وجہ سے خاموش رہا پس وہ عرض کرے کہ اے رب مجھے لوگون سے خوف ہوا پس رب عزوجل فرماوے کہ حق
کرنے کے واسطے تو میری ہی شان تھی کہ تو مجھسے خوف کرتا - رواہ احمد و عبد الرزاق و ابن ماجہ - مترجم کہتا ہے کہ متبنی کرنے کے [illegible]
کرنے مین بھی حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رسالت الٰہی عزوجل کو بروجہ کمال پہونچایا حتی کہ ارشاد الٰہی عزوجل سے [illegible]
بن حارثہ کی زوجہ سے نکاح کرنے کا پیغام خود بھیجا تھا اگرچہ اللہ تعالے نے قبل اسکے خود تزویج فرمایا بہرحال [illegible]
شریف سے جاری کیا اور منافقون و کافرون کے باطل احکام کو توڑ دیا جو زید بن حارثہ کو [illegible] کہکر [illegible]
کو حرام کرین اور حق عزوجل نے فرمایا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ [illegible]

[illegible] ابن کثیر رح نے لکھا کہ اللہ عزوجل نے زید بن محمد کہنے سے قطعاً منع کر دیا یعنے درحقیقت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زید بن حارثہ [illegible] نہین تھے بلکہ آپ نے پرورش کے واسطے زید کو فرزندی مین لیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی حقیقی بیٹا عمر بلوغ [illegible] نہین پہونچا حالانکہ حضرت ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا سے قاسم و طیب و طاہر رضی اللہ عنہم تین پسر پیدا ہوئے تھے جو صغرسنی مین انتقال کر گئے اور قاسم ہی کیوجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیت ابو القاسم ہوئی تھی۔ پھر حضرت ماریہ قبطیہ کے پیٹ سے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے جو حالت رضاعت ہی مین انتقال کر گئے۔ مترجم کہتا ہے کہ اسمین نکتہ ظاہر ہے کہ اگر زندہ رہتے تو شان نبوت ہی انکے لائق تھی حالانکہ آپ کے بعد کوئی پیغمبر نہین ہے چنانچہ حق تعالےٰ نے آپ کے واسطے ازل سے یہ تاج کرامت رکھا تھا اور توریت و انجیل و کتب انبیاء سابقین مین صریح فرمایا تھا جو بیان فرمایا بقولہ تعالےٰ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ ولیکن محمد تو رسول اللہ و خاتم النبیین ہین ف اللہ عزوجل نے نبوت آپکی ذات مبارک پر ختم فرمائی اور علم الٰہی ازلی قدیم ہے وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا اور اللہ تعالےٰ کی صفت ہے کہ وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے ف پس اللہ تعالےٰ نے اپنے علم پاک سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے یہ صفت کرامت فرمائی تھی وقد قال تعالےٰ اللّٰهُ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔ یعنی اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے جس محل مین وہ اپنی رسالت رکھتا ہے۔ ھ۔ پس حق تعالےٰ نے جسقدر پیغمبر علیہم السلام مبعوث فرمائے وہ ہر ایک اپنے علم و اختیار و قدرت کا مالک جانتا ہے مترجم کہتا ہے کہ اسی واسطے سلف و خلف جمیع اہل حق کا اجماع ہے کہ نبوت امر اکتسابی نہین ہے بلکہ ازلی نعمت سرفرازی ہے پس کسیطرح ممکن نہین کہ کوئی شخص اپنی عبادت یا طاعت کیوجہ سے نبوت کے مرتبہ کو پہونچ سکے اور یہود و نصاریٰ و روافض وغیرہ جنہوں نے جہالت سے ایسا اعتقاد کیا ہے محض باطل و خیال محال ہے۔ امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ یہی آیت قدسی نص قطعی محکم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہین ہو سکتا تو بدرجہ اولیٰ رسول نہین ہو سکتا ہے کیونکہ رسالت تو نبوت سے خاص ہے کیونکہ جو رسول ہو وہ نبی بھی ہوگا اور جو نبی ہو اوسکا رسول ہونا ضرور نہین ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ رسول کے واسطے شریعت خاص و کتاب خاص شرط ہے جیسے موسےٰ علیہ السلام رسول نبی تھے اور بعد حضرت موسےٰ علیہ السلام کے جب تک شریعت توریت بغیر منسوخ ہونیکے باقی رہی تب تک حضرت یوشع و داؤد و سلیمان وغیرہم علیہم السلام جسقدر پیغمبر گذرے سب اسی شریعت توریت کے پابند تھے پس سب انبیا تھے اور رسول نہین تھے پھر عیسے علیہ السلام البتہ رسول نبی ہوئے کیونکہ انکے واسطے شریعت انجیل خاص کیگئی لیکن انجیل مین فقط وہ احکام مذکور تھے جو شریعت توریت سے منسوخ کیگئی اور باقی شریعت توریت بدستور جاری رہی اسیواسطے تم دیکھتے ہو کہ موجودہ نصرانی بھی توریت کو عہد عتیق کہتے ہین اور انجیل کو عہد جدید کہتے ہین اور دونون پر ایمان لاتے ہین اگرچہ درحقیقت انکے پاس اصلی توریت یا انجیل کچھ بھی موجود نہین ہے بلکہ تحریف کیگئی ہین اور تحریف کی توضیح سابق مین گذر چکی ہے اور منجملہ خاص تحریف کے ایک صورت تحریف کی یہ تھی کہ اول یہودیون نے شریعت موسےٰ علیہ السلام کے واسطے تعصب کیا اور جسقدر بشارات حضرت عیسےٰ علیہ السلام کیواسطے تھین وہ آیات سب وہان سے ہٹا کر حضرت موسےٰ و دیگر انبیاء سابقین کے ساتھ جہان جہان اونکی رائے خبیث مین مناسب معلوم ہوا لاحق کر دین پھر یہی شیوہ نصرانیون نے سیکھا [illegible] دونون نے اپنی اپنی ملت کے تعصب کے لئے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی امت کی جمیع بشارات [illegible] کما قال تعالےٰ یحرفون الکلم عن مواضعہ یعنی کلمات کو اپنے موقع سے تحریف کرتے ہین۔ ھ۔ اور نصرانیون کو یہ ضرورت [illegible] قسطنطنیہ کی مجلس مین انکی کمیٹی کی رائے یہ قرار پائی کہ عیسےٰ ابن اللہ تھا اور اس بات پر اصفون نے

سب پادریوں سے دستخط لئے تھے کہ جو علماء نصاریٰ دین توحید پر باقی تھے اونہوں نے انکار کیا تھے [illegible]
قتل کئے گئے اور جو بچے وہ پہاڑوں و جنگلوں مین بھاگ گئے تھے کہ بعضوں نے مجوس فارس کی بلاد [illegible]
وغیرہ مین پناہ لی چنانچہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو شہر رامہرمز مین اسی قسم کے ایک [illegible]
تھا دین توحید کی راہ بتلائی تھی تھے کہ سلمان رضی اللہ عنہ اسی شوق مین حضرت خاتم النبیین صلی اللہ [illegible]
رامہرمز کو چھوڑ کر ملک شام مین ہوتے ہوئے عرب کی سرزمین تک پہونچے تھے۔ اور مترجم نے اس قصہ کو صحیح [illegible]
سابق مین مختصر اور عین الہدایہ مین مطول مفسر ترجمہ کیا ہے واللہ تعالیٰ الموفق۔ بالجملہ جب نصرانیون نے [illegible]
بزور شمشیر و حکومت سلطنت شائع و جاری کیا تو انکو ضرورت پیش آئی کہ شریعت مسیح کو تا قیامت باقی رکھنے [illegible]
توریت و انجیل سے غیر ممکن تھی پس جہانتک اونکے امکان مین تھا انھون نے محرف کیا مگر جو بات پھیل چکی [illegible]
گذرنے کی ضرورت ہی لہذا اکثی پشتون کے بعد مٹتے مٹتے وہ عوام کے خیالات سے بالکل مٹ گئی لیکن [illegible]
رہی کہ بجائی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ اعتقاد تھا کہ ایک پیغمبر روح القدس آنیوالا ہے جسکے اوصاف ایسے ایسے [illegible] ہونگے
اور اسکے اصحاب کے اوصاف ایسے ایسے خوب ہونگے۔ علاوہ برین قوم عیسے علیہ السلام سے جو اہل حق کہ ملک فارس وغیرہ کے پہاڑون و
غارون مین مختفی ہوئے تھے انکے بیانات حقہ اور کتاب حق سے بھی بعض بعض لوگون کو علم حاصل ہا چنانچہ انھین لوگون کے انجیل حق سے بعض
بشارات کو مترجم نے پارہ اول مین ترجمہ کیا ہے اور قولہ تعالے الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التورات والانجیل الآیہ کی تفسیر مین
بھی فی الجملہ تفصیل سے بیان کیا ہے والحمد للہ رب العالمین اور جاہل یہود و نصاری اپنے تعصب سے رسول حق خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو چھوڑ کر ابتک اپنے زعم باطل کا راگ گائے جاتے ہین کہ ہان وہ آنیوالا ہے جسکے ہم منتظر ہین حالانکہ اگر اللہ تعالے کی جناب مین صدق
دل سے توبہ کر کے ہدایت کی درخواست کرتے تو انکی آنکھون سے سیاہ پردہ دور کر دیا جاتا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچان لیتے لیکن
اونھون نے تعنت و عناد کیا تو حضرت رب العزت غنی حمید نے بھی اونکو اپنی بارگاہ سے مطرود کر دیا کہ اونکو صریح آفتاب [illegible]
نعوذ باللہ من الضلال۔ امام ابن کثیر رح نے اس مقام پر اس آیت قدسی کے ساتھ بکثرت احادیث صحیحہ متواترہ ذکر فرمائین جن مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو آگاہ فرمایا ہے کہ نبوت مجھپر ختم ہوئی اب میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور کوئی رسول نہ ہوگا [illegible]
صالحین ہونگے جنکو خواب صحیح مین بشارات ہونگے اور یہ احادیث امام احمد و ترمذی وابوداؤد والطیالسی و امام بخاری و مسلم [illegible]
وغیرہم جم غفیر نے بطرق متعددہ اسانید کثیرہ صحیحہ جم غفیر صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت فرمایا ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے [illegible]
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو چھ باتون کے ساتھ انبیاء پر فضیلت عطا ہوئی ہے (۱) مجکو جوامع الکلم عطا [illegible]
ساتھ مجکو فتح دیگئی (۳) اور میرے واسطے غنائم جہاد حلال کی گئی (۴) اور زمین میرے واسطے مسجد و طہور کر دی گئی (۵) [illegible]
خلق سب کیجانب بھیجا گیا ہون (۶) اور میری ہی ذات سے انبیاء ختم کئے گئے۔ رواہ مسلم وابن ماجہ و الترمذی وقال حسن صحیح [illegible]
بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تو اللہ تعالے کے نزدیک [illegible]
حالانکہ آدم اپنی گوندھی ہوئی مٹی مین مخلوط تھی (رواہ احمد) مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث مبارک کے معنی [illegible]
اپنی رحمت سے خاتم النبیین کا تاج کرامت مجھے اپنے علم ازل قدیم مین عنایت فرمایا تھا حالانکہ [illegible]

[illegible] کے ذریعہ سے یہ ظہور جو آخر مین ہوا ہے وہ موافق علم و تقدیر الٰہی عزوجل تھا۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ
[illegible] نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالے کی طرف سے میری واسطے چند نام ہین مین محمد
[illegible] اور مین ماحی ہون کہ اللہ تعالی نے میری ہی ذات سے کفر کو محو فرمایا اور مین حاشر ہون کہ میرے ہی قدمون پر لوگون کا حشر
[illegible] ہوگا۔ اور مین عاقب ہون کہ میری بعد کوئی پیغمبر نہین ہے (صحیح البخاری و مسلم) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک
روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور ہم لوگون سے اسطرح ارشاد فرمایا جیسے کوئی وداع کرتا ہی پس فرمایا مین ہی نبی امی ہون
[illegible] تین بار ارشاد فرمایا پھر فرمایا کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین ہے اور اللہ تعالے نے مجکو کلام کے فواتح و جوامع و خواتم عطا فرمائے ہین
اور [illegible] معلوم ہے کہ دوزخ کے خازن کتنے ہین اور عرش کو اوٹھانے والے کسقدر ہین۔ یعنی اللہ عزوجل نے کمال علم و معرفت سے مجکو سرفراز
[illegible] لیکر اسفل السافلین تک مجھے علم و معرفت دیدی ہی) اور حق عزوجل نے مجکو اول و آخر سب طرح مغفور فرمایا ہے اور مجھے معرفت عطا
[illegible] مین نے اپنی امت کو درجہ معرفت پر پہونچا دیا پس جب تک مین تم مین موجود ہون تو سمع و طاعت کی ساتھ حاضر رہو پھر جب مجھے
اُٹھا لیا جاوے تو تم لوگ کتاب الٰہی عزوجل کو مضبوط پکڑے رہیو جو اسمین حلال ہے اوسکو حلال رکھیو اور جو حرام ہے اوسکو حرام رکھیو۔
رواہ احمد عن یحیی بن اسحاق عن عبداللہ بن لہیعہ عن عبداللہ بن ہبیرہ عن عبدالرحمن بن جبیر عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وعن عبداللہ
بن ہبیرہ عن عبداللہ بن شریح الخولانی عن ابی قیس عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ۔ قال ابن کثیر تفرد بہ امام احمد۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث
شریف جامع مناقب و اسرار ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو جوامع الکلم عطا ہوئے ہین انکی تفسیر عالم ربانی اپنی استعداد پر اگر
لکھنا شروع کرے تو ایک کتاب ضخیم ہو پھر غوث و قطب بلکہ صدیق بھی اپنی استعداد کے موافق کتابہای ضخیم لکھین گے پھر بھی اسکی تفسیر
پوری نہ ہوگی کیونکہ اسرار حکمت الٰہیہ تعلقات سلسلہ غضب و رحمت کے جو نفس شیطان و شہوات و جہنم کے تاریک پردہ مین ہے اور جو عقل و روح
و روحانیات و جنت کے نورانیات مین ہے اور جو ان دونون کے باہمی تعلقات مین ہے انکا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بر وجہ
کمال عطا ہوا تھا اور جسطرح آپ نے کلمہ ہدایت سے ارشاد فرمایا وہ ایک ہی کلمہ مبارک ہی جو درجہ ادنی کے مومن سے لیکر درجہ اعلی کے
صالحین و اقسام شہداء و انواع صدیقین سب کے واسطے علی حسب مراتب کافی و وافی ہے اور یہ تجلی شان الٰہی عزوجل ہے جو تمام مخلوقات
کے [illegible] امکان سے باہر و بالکل محال ہے۔ اور واضح ہو کہ یہ عطاء علم بر وجہ کمال ہے لیکن صفت الٰہی عزوجل یعنی عالم الغیب ہونا وہ خالص
صفت الٰہی عزوجل ہے اور اللہ تعالے کی جمیع صفات اسکی ذات پاک کے واسطے خاص ہین۔ فافہم واللہ تعالے ہو الہادی الی سواء السبیل
امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ بندون پر اللہ تعالے کی رحمت کاملہ ہی کہ اُس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونکے پاس رسول خاتم النبیین
[illegible] اور قرآن مجید مین اور نیز متواتر احادیث صحیحہ مین آیا کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی پیغمبر نہ ہوگا اور بوجہ خبر متواتر کے ہر
[illegible] اسکا فائدہ یہ ہی کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگر کوئی شخص نبوت کا دعوی کرے تو امت اس ملعون کو قتل
[illegible] عنسی نے یمن مین اور مسیلمہ کذاب نے یمامہ مین دروغ دعوی باندھا تھا اور لوگونکو جھوٹے شعبدے بھی دکھلائے ہین
[illegible] بطور خرق عادت تھے جیسے دجال وغیرہ کو دئے گئے ہین۔ مترجم کہتا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
[illegible] کو باوجود گمراہی کے کچھ خرق عادت دیجاوے تو وہ ضرور اشد دجال ہے اگرچہ خاص دجال کا خروج سب سے آخر مین ہوگا
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث صحیح مین آگاہ فرمایا ہے کہ بعد میرے قریب تیس ۳۰ کے جھوٹے دعوے والے دجال کذاب ہونگے

Marfat.com

ہرایک دعوی کریگا کہ مین نبی ہون حالانکہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین ہے (ح) مین دلیل صریح ہے کہ دجال کے دریا [illegible]
فضیلت زیادہ ہوتی ہے اسیقدر شیطانی معارضہ بھی زیادہ ہوتا ہے پس چونکہ اس امت کو فضیلت زیادہ ہے اور [illegible]
اونکو شیطانی معارضہ کے ساتھ دجالی معارضہ بھی دفع کرنا پڑیگا اور واضح ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات [illegible]
عنسی ملعون کا دعوی مشہور ہوگیا تھا جتنے کہ جب وسکو فیروز رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہان لوگون [illegible]
کہ اسود عنسی ملعون خبیث کو آج کی رات مین ایک صالح شریف نے قتل کیا - اور واضح ہو کہ یمن کا صوبہ کسری فارس کے قبضہ مین تھا اور کسری کی
طرف سے فارسی حاکم تھا اور اس نے کسری فارس کو لکھا کہ یہان مدینہ مین ایک شخص پیدا ہوئے ہین جو پیغمبری کا دعوی کرتے ہین اور انھون نے اہل یمن کو بھی
دعوت اسلام فرمائی اور یہ لوگ بھی مطیع و راغب ہوتے جاتے ہین - شاہ فارس نے اپنے صوبہ دار کو لکھا کہ تو مدینہ جاکر خود اونکو گرفتار کرکے میرے
یہان حاضر ہون جب یہ حکم پہونچا تو صوبہ دار نے اپنے بیٹے کے ساتھ چند آدمیونکو مدینہ بھیجا جب یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور
مین حاضر ہوئے تو ہیبت و جلال الہی عزوجل سے انکا بدن تھرتھرانے لگا اور زبان لڑکھڑانے لگی آخر انھون نے پیغام پہونچایا اور یہی کہا
کہ یہ کسری جو اسوقت فارس کا بادشاہ ہے اس سے بڑی کسی کی سلطنت نہین ہے اور قیصر روم بھی آپکی مدد نہین کرسکتا ہے ایسا نہو وہ غصہ
مین آکر ملک حجاز کو پامال کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ آج کی رات ٹھہرو صبح کو تمکو جواب دیا جائیگا - صبح کو ان لوگون نے
اسلام کا طریقہ عبادت نماز وغیرہ و اخلاق کریمہ مشاہدہ کئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ جاؤ اور جس کسری سے خوف
کرتے تھے آج رات کو اسکے بیٹے نے اسکو قتل کردیا ہے یہ سنکر وہ لوگ متحیر ہوئے اور یمن لوٹ گئے جب صوبہ دار سے بیان کیا اور آپکی ہیبت
و جلال و خوبی اسلام کا بھی ذکر کیا تو صوبہ دار نے کہا کہ اگر یہ امر صحیح ہے تو مین ہی پہلا مسلمان ہون پھر بارہ روز کے بعد ایلچی فرمان لایا
کہ مین نے اپنے باپ ظالم کو قتل کردیا اور تو بدستور صوبہ یمن پر مامور ہے اور جس پیغمبر عرب کا تو نے حال لکھا خبردار انسے کچھ تعرض مت کیجو
صوبہ دار یہ فرمان دیکھتے ہی مع اپنے اقارب و فرزندون کے مسلمان ہوگیا اور اقطاع یمن مین بکثرت لوگ اسلام لائے اور اسی صوبہ دار
کے ساتھی فارسیون مین سے فیروز رضی اللہ عنہ نے اس کذاب ملعون اسود عنسی کو قتل کرڈالا تھا اور خود اسود عنسی کی بی بی جو اسکے شیطانی
خبیث حرکات سے متنفر تھی جیسے مسیلمہ کذاب خبیث کی بھی افعال و عادات پلید و شیطانی تھی - امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ جو شخص اس طرح
کذاب مدعی نبوت ہوگا وہ غایت درجہ کا فاجر و پلید و بدکار ہوگا - بدلیل قولہ تعالے هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ
تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ الآیہ یعنی تمکو بتلادون کہ شیاطین کیسے شخص پر نازل ہوتے ہین ہر بدکار دروغ گو مکار پر نازل ہوتے ہین
(م) بخلاف حال انبیاء علیہم السلام کے کہ وہ لوگ غایت درجہ کے صادق و نیکوکار و امر بمعروف و نہی منکر مین قائم اور اخلاق و عادات
کریمہ و شریعت الٰہیہ مین برابر مستقیم ہوتے ہین پس جو خوارق عادات انکی ذات مبارک سے ظاہر ہوتی ہین وہ معجزات [illegible] اصطلاح انبیاء
علیہم السلام کے صادق امتی انھین کی سنت پاکیزہ پر مستقیم ہوکر کرامات سے سرفراز ہوتے ہین اور یہی درحقیقت پیغمبر کے واسطے معجزہ ہوکر انکی
پیروی کرنے سے ایک امتی کو کرامات حاصل ہوئی - مترجم کہتا ہے کہ اہل اسلام کے واسطے یہ اصل عظیم [illegible]
ساتھ مضبوط پکڑے رہین تو دجالیون کے فتنہ سے محفوظ رہین گے یعنی ہر مسلمان پر فرض ہے کہ [illegible]
اور اللہ تعالے کی شان و صفات کو پہچانے اور دنیاوی المعوذ مع ہوس اصطلاح نہ کرے جیسے [illegible]
مقصود کبھی متاع دنیا ہوتی ہے کیونکہ اگر اس نے حرص دنیا کو اصطلاح اپنے دل پر مسلط کرلیا تو شیطان [illegible]

Marfat.com

[illegible] ہین اور فاجر دجالی کی خرق عادت مین امتیاز نہین رہیگا بلکہ وہ ولی کو چھوڑ کر ضرور دجالی کے پاس جائیگا کیونکہ
[illegible] ہی۔ پس پہلے یہ فرض ہوا کہ اپنا اعتقاد ٹھیک کرے بعد اسکے اگر اسکو اپنی آخرت اور دنیاوی عافیت کے لیے کسی
ولی صالح کی تلاش ہے تو وہ اپنے نور ایمان سے بالضرور ولی صالح کو پہچان جائیگا جو راہ شریعت وطریقہ سنت پر مستقیم ہوگا ورنہ اسوقت
[illegible] دجالی اسقدر پھیلا ہوا ہے کہ عوام اپنی شناخت پر اعتماد کرکے بکثرت ایسے درویشون کے معتقد ومطیع ہوجاتے ہین جو شریعت مین
فاسق وفاجر ہوتے ہین لیکن دجالی کرشمہ بہت دکھلاتے اور عوام کو جو دنیا کے حریص ہوکر شیطان کے پنجہ مین گرفتار رہین دین حق سے
برباد کرتے ہین اعاذنا اللہ من ذلک۔ امام غزالی علیہ الرحمۃ نے کتاب الاقتصاد مین لکھا کہ قولہ تعالے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین
الآیہ نص صریح محکم ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی پیغمبر نہین ہوگا اور یہی احادیث متواترہ سے ثابت ہی اور اسی پر سلف
وخلف تمام امت کا اجماع قطعی ہے اور ہوشیار رہو کہ بعضے دجالیون نے یہ عقیدہ پھیلایا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
رسول اولوالعزم نہین ہوگا اور خالی پیغمبر ہوسکتا ہے ۱۱ امام غزالی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ شخص کافر ہے جسنے خلاف قرآن وحدیث واجماع
کے اہل ایمان کو دھوکا دینا چاہا اور اس نے جو بات کہی محض جھوٹ ہی۔ مترجم کہتا ہے کہ امام رح نے بہت صحیح فرمایا جو شخص اس امر کا دعوے
کرے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی پیغمبر ہوسکتا ہے وہ کافر مردود ہے۔ اور واضح ہو کہ بعض لوگون نے استحالہ امکان
ذاتی وقدرت الہی کی بحث فلسفیانہ وارد کی جو محض لغو ہے اور ایسے لغویات کی ہمکو کوئی حاجت نہین ہے بلکہ اعتقاد حق یہ ہی کہ بعد حضرت
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی پیغمبر اس امت کی جانب نہین بھیجا جائیگا اور جو کوئی اسمین شک یا تردد کرے وہ کافر ہے اور واضح
کہ بعض جاہلون کو جو معنی شریعت سے واقف نہین ہین یہان یہ مشکل پیش آئی کہ خود حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم لوگونکو
آگاہ فرمایا کہ وہ زمانہ قریب آیا ہے کہ تم مین عیسے بن مریم اتریگا اس حالت سے کہ وہ حاکم عادل ہوگا پس انصرانیون کی صلیب توڑ ڈالیگا
اور سورون کو قتل کریگا اور یہود ونصاری سے جزیہ لینا موقوف کرکے تلوار اٹھاویگا یعنے یا تو یہ لوگ شریعت اسلام پر مسلمان ہونگے یا تلوار
سے اونکو قتل کریگا تو وہ بھی سورون کی موت مارے جائینگے جب یہ حدیث معلوم ہوئی تو اس سے ظاہر ہوا کہ حضرت عیسے علیہ السلام آوینگے
حالانکہ وہ نبی ہین۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ ان وہمیون کی جہالت ہی کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس امت کیجانب پیغمبر کرکے نہین بھیجے جائینگے
بلکہ وہ تو سابق مین بنی اسرائیل کیجانب پیغمبر کرکے بھیجے گئے تھے پھر اونکا زمانہ ختم ہوگیا اور اب اس امت اسلام مین اونکا نزول ہوگا اور
اوسکا بھید یہ ہی کہ اللہ تعالے اصلی دجال کو نکالیگا اور دجال کو اللہ تعالے نے بکثرت خرق عادات دیے ہین حتی کہ وہ ظاہر مین آدمی کو
قتل کرکے پھر زندہ کریگا اور بادل سے کہے گا کہ پانی برساؤ تو اسیوقت برسنے لگیگا اور زمین سے کہیگا کہ گھاس وسبزہ وپھل اوگاؤ تو فورا
تیار ہوجاوینگی پس اللہ تعالے نے جسطرح اس ملعون کو فتنہ بنایا ہی اسی طرح اسکے قتل کے واسطے حضرت عیسے علیہ السلام کو معہود فرمایا ہے
تفسیر سورہ معراج سبحان الذی اسری مین یہ احادیث بتوضیح تمام گذر چکی ہین۔ پس اس امت کی خوش قسمتی ہے کہ ان مین ایسے وقت
[illegible] حاکم عادل بھیجا جائیگا جو اپنے زمانہ مین پیغمبر اولوالعزم تھا اور وہ عیسی علیہ السلام ہین پس عیسے علیہ السلام کی نفس مبارک یعنے سانس
[illegible] کیفیت قدسی ہوا مین اثر کیگی کہ جہان تک ہوا اوسکو لیجائیگی اس درمیان مین جو کافر ہیگا وہ مرجائیگا اور دجال ملعون جب
[illegible] انکی سانس کی کیفیت بذریعہ ہوا کے پاویگا تو اسکی جان پر آرہ چلنے لگیگا اور اسطرح پگھلنا شروع ہوگا جیسے پانی مین
[illegible] حضرت عیسے علیہ السلام نماز پڑھ کر مومنون کا لشکر لیکر دجال کے مقابلہ کو نکلین گے تو حضرت عیسے علیہ السلام خود بذات

نفیس اپنا حربہ لیکر دجال کے مقابل ہونگے مگر اس مردود مین طاقت کہان ہے وہ نئے تحاشا بھاگیگا اور اہل [illegible]
ہون گے اور حضرت عیسے علیہ السلام اس مردود کو خبر کرین گے کہ ای کمبخت تو جانتا ہے کہ تیرا ایک [illegible] تجھ پر [illegible]
کیا فائدہ ہے آخر وہ مرتگیا اور آپ کے ہاتھ سے مارا جائیگا۔ خطیب رح نے شرح مین لکھا کہ حضرت عیسے علیہ [illegible]
وقت مین پیغمبر تھے مگر اسوقت جب اس امت مین بھیجے جائین گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت [illegible]
حقہ کو جو لوگون کے فساد سے بگڑ گئی تھی مستقیم و متقرر کرین گے۔ مترجم کہتا ہے کہ خود حدیث [illegible] اشارہ ہے [illegible]
امت مین حاکم عادل بناکر بھیجے جائین گے۔ خطیب رح نے کہا کہ یہ اس امت کے واسطے شرف ہے اور اسکا بیان [illegible] انبیائے
سابقین علیہم السلام مین سے جس پیغمبر کو کوئی خصلت کرامت ہوئی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکے مثل یا اس سے
اعلیٰ مرحمت ہوئی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ کرامت دی گئی تھی کہ انکی شریعت کو متقرر کرنے کے واسطے انبیاء مبعوث ہوتے
تھے کہ آخر مین حضرت عیسے علیہ السلام سے وہ شریعت منسوخ ہوئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت مین آخر زمانہ مین
امت کے فساد سے عملدرآمد مین خرابی ہو جائیگی چنانچہ احادیث متواترہ سے فساد امت ظاہر ہے پھر جس پیغمبر اولوالعزم کی ذات سے
شریعت موسیٰ علیہ السلام کا نسخ ہوا تھا وہی اس امت کی شریعت کو مستقیم کرنیکے لیے حاکم عادل بھیجے جائین گے۔ مترجم کہتا ہے
کہ اصلی نکتہ جو اسبارہ مین ہے وہ مین نے اوپر بیان کر دیا ہے کہ آخر زمانہ مین کافرون کا غلبہ شدید ہوگا اور اونکا سردار
دجال خبیث ہوگا کہ اوسکے ہلاک کرنیکے واسطے حضرت عیسے علیہ السلام کی حاجت ہی۔ اور اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دوبارہ زندہ کرکے اس دنیا کی تکلیف سے معاف رکھا اور حضرت عیسے علیہ السلام کو ابھی وہ موت مقدر نہین آئی
پس انھین کو اس امت کے کام کے واسطے حاکم عادل بناکر بھیجا تاکہ اپنی حیات دنیا وکیو پورا کرین چنانچہ بعض روایات مین
آیا ہے کہ یہان نکاح کرین گے اور اولاد ہوگی اور بعد سات برس کے مدینہ مین انتقال فرمائین گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے حجرۂ شریف مین مدفون ہون گے۔ علماء نے کہا کہ لطائف اسرار الٰہی عزوجل سے یہ بھی عجیب بات ہے کہ یہ حجرہ [illegible]
یعنے حجرۂ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا جہان حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اپنے صاحبین حضرت ابوبکر و عمر رضی
اللہ عنہما کے مرقد مین ہین وہان اتفاق سے ایک قبر کی جگہ خالی ہے اور عجائب اتفاقات سے [illegible] واللہ
سبحانہ تعالےٰ اعلم۔ (تنبیہ) حضرت امام مہدی آخرالزمان رضی اللہ عنہ اسوقت اہل اسلام کے امام ہونگے جو قسطنطنیہ کو
قبضہ کفار سے فتح کرنے کے بعد لشکر لیکر دجال کے مقابلہ کے لیے جانب شام مراجعت کرینگے اور دمشق مین پہونچینگے تو دجال نے اس
شہر کا محاصرہ کیا ہوگا اور اہل اسلام نے حصار کو مضبوط کیا ہوگا پھر بین عصر کے وقت حضرت عیسے علیہ السلام جامع مسجد کے
منارہ سفید پر نزول کرینگے۔ علماء رح نے لکھا ہے کہ نماز کی امامت حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کرینگے [illegible]
کیا کہ یہ روایت ضعیف ہے بلکہ عیسے علیہ السلام امامت کرینگے کیونکہ وہ افضل ہین واللہ تعالےٰ اعلم [illegible]
فضیلت بے مثل و بے نظیر ہے کہ انکا سردار افضل الخلق سردار عالم محمد مصطفےٰ خاتم النبیین [illegible]
تو جسقدر سردار کو فضیلت سردارون پر ہے اسی قیاس سے امت کو فضیلت امتون پر ہے [illegible]
ادا کرنے کے لیے خطاب فرمایا بقولہ تعالےٰ

ذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۙ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۞ هُوَ

یاد کرو اللہ کی بہت سی یاد اور پاکی بولو اسکی صبح اور شام وہی

الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ

ہے جو رحمت بھیجتا ہے تم پر اور اسکے فرشتے کہ نکالے تمکو اندھیروں سے اوجالے مین

وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۞ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ۞

اور ہے ایمان والون پر مہربان دعا انکی جسدن اوس سے ملین گے سلام ہے اور رکھا ہے او نکے واسطے ثواب عزت کا

اللہ تعالے اپنے بندگان مومنین کو ارشاد و ہدایت فرماتا ہے کہ اپنے رب تبارک و تعالے کی یاد مین کثرت کرین جسنے انپر طرح طرح کی نعمتین انعام فرمائی ہین اور باوجود اسکے یہ ذکر جمیل بھی انھین کے واسطے ثواب جزیل ہو جائیگا پس فرمایا۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا۔ ای میرے ایسے بندہ جو ایمان لائے ہو تم اللہ تعالے کی یاد کرو بذکر کثیر۔ ف یعنی ایمان کا خلاصہ خود یاد الہی عزوجل ہے پس مطلق یاد الہی تو ایمان ہی کے ساتھ لازم ہوگی پس یہان ارشاد ہدایت سے مراد یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ یاد الہی کرو۔ وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۔ اور صبح و شام اللہ تعالے کی تسبیح کرو ف یعنی دن کے اول و آخر مین اللہ تعالے کی تسبیح و پاکیزگی بیان کرو۔ معالم مین فرمایا کہ تسبیح مین نماز بدرجہ اولے شامل ہے پس صبح کی تسبیح تو نماز صبح ہے اور شام کی تسبیح صلوۃ العصر ہے اور کلبی نے کہا کہ اصیل مین نماز ظہر و عصر و مغرب و عشا سب شامل ہین۔ مترجم کہتا ہے کہ بکرہ دن کے اول کو کہتے ہین اور جب نماز صبح اس مین شامل کی تو معلوم ہوا کہ شرعی دن وہ ہے جو صبح صادق طلوع ہونے سے شروع ہوتا ہے اگرچہ کافرون کے رواج مین طلوع آفتاب سے ہو اور حدیث شریف مین بھی آیا کہ آفتاب کا طلوع شیطان کے دو قرن کے درمیان ہوتا ہے اور بعض روایات مین ہے کہ یہ کافرون کی عبادت کا وقت ہے مترجم کہتا ہے کہ عموماً بت پرست وغیرہ اس وقت آفتاب کی تعظیم کرتے ہین اور حدیث شریف مین طلوع آفتاب کے وقت نماز مطلقاً ممنوع فرمائی چنانچہ یہ حدیث مشہور ہے اور امام محی السنۃ رح نے جب تسبیح کی تفسیر مین نماز کو لیا تو اول روز کی نماز صبح ہوئی پس اصیل یعنی دن ڈھلے کی نمازین ظہر سے عشا تک شامل کرنا موافق قول کلبی رح کے اچھا ہے اور امام ابن کثیر رح نے بھی اس جانب اشارہ کیا چنانچہ لکھا کہ یہ آیت ایسی ہے جیسے اللہ عزوجل نے فرمایا فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظہرون۔ مترجم کہتا ہے کہ علماء رح نے اسی آیت سے نماز کے پانچون وقت نکالے ہین پس جب اسی آیت کے مانند قولہ تعالے وسبحوہ بکرۃ واصیلا۔ قرار دیا تو اس مین بھی نماز کے پانچون وقت لیے اور یہ اسی طریقہ سے ہوگا جیسا بقول کلبی رح بیان ہوا ہے۔ خطیب رح وغیرہ نے کہا کہ حضرت قتادہ و ابن جریر نے فرمایا کہ بکرۃ و اصیلا سے نماز فجر و نماز عصر مراد ہے اگر کہا جاوے کہ ان دونون وقتون کی کیا خصوصیت ہے تو جواب یہ ہے کہ ان دونون وقتون مین وضع عالم کو بہت بڑا تغیر ہوتا ہے اور یہ حضرت خالق عزوجل کی قدرت کاملہ کا نمونہ ہے کہ وہ پاک عزوجل ہر تغیر سے پاک ہے زمانہ و بلندی و پستی اور جہات و اوضاع سب اسکی مخلوقات ہین کسی چیز کو اسکی ذات پاک مین کوئی لگاؤ و اثر نہین ہے پس بندہ مومن اسوقت مین اپنے رب عزوجل کی تسبیح بیان کریگا اور اسکی عظمت قدرت سے منور ہوگا۔ حضرت مجاہد رح نے فرمایا کہ تسبیح کے یہ معنی ہین کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول

ولاقوۃ الا باللہ بیان کرو۔ اگر کہا جائے کہ اللہ تعالے کے ذکر کثیر مین یہ تسبیح بھی داخل ہے تو جواب [illegible] واسطے جو ذکر افضل ہے وہ بتلا دیا پس ان اوقات مین تسبیح سے ذکر الٰہی افضل ہے۔ ابوہریرہ رضی [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ایک دن مین سو بار سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو اوسکے گناہ [illegible] ہین اگرچہ سمندر کے جھاگ برابر ہون۔ (الصحیحین) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم لوگ [illegible] اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ نے ہم لوگون سے ارشاد فرمایا کہ کیا ہر روز ہزار نیکیاں کمانے سے کوئی تم مین [illegible] ہوجاتا ہے پس ہم مین سے ایک نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بھلا ہماری طاقت کہان ہے کہ ہم ہر روز ہزار نیکیان کماوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہان ہر روز اللہ تعالے کے واسطے سو بار تسبیح پڑھو تو پڑھنے والے کے لیے ہزار نیکیان لکھی جاوین گی اور اس سے ہزار خطائین ساقط کر دی جائین گے (رواہ احمد ومسلم والترمذی وغیرہم) اور لطف الٰہی عزوجل یہ ہے کہ اس تسبیح کو ہر بندۂ مومن پڑھ سکتا ہے خواہ وضو سے ہو یا بے وضو ہو اگرچہ مرد کو نہانے کی حاجت اور عورت کو حیض کی حالت ہو۔ مترجم کہتا ہے کہ بعض فقہا نے حائضہ عورتون کے واسطے ایک نفیس طریقہ بتلایا کہ جب نماز کا وقت آوے تو وہ مسواک وغیرہ سے اپنے منھ کو صاف کر کے سو بار تسبیح پڑھ لیا کرے۔ مترجم کہتا ہے کہ حائضہ اگرچہ ہر وقت پڑھ سکتی ہے لیکن اوقات نماز کی خصوصیت اسی حکمت سے بیان فرمائی تاکہ عورتون کو نماز کی عادت باقی رہے واللہ تعالے اعلم بالصواب۔ اور فضیلت تسبیح مین احادیث کثیرہ ہین اور جو احادیث کہ مطلق ذکر الٰہی عزوجل کیواسطے ہین وہ بھی تسبیح کے فضائل ہین کیونکہ ذکر الٰہی عزوجل مین تسبیح بھی داخل ہے۔

امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بھلا مین تمکو تمہارے اعمال مین ایسا عمل بتلاؤن جو سب سے بہتر ہے اور تمہارے مالک عزوجل کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ اور تمہاری بلندی درجات مین سب سے اعلی ہے اور تمہارے حق مین سونا و چاندی خیرات کرنے سے بہتر ہے اور تمہارے حق مین ایسے جہاد سے بھی افضل ہے کہ تم دشمن سے بڑھ جاؤ کہ وہ تمہاری گردنون پر وار کرین اور تم اونکی گردنون پر وار کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ ہمکو بتلا دیجیے کہ وہ کون عمل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اللہ عزوجل کا ذکر ہے (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ) اور امام احمد نے اس حدیث کے مانند معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک دعا سنی ہے کہ جسکو مین کبھی ترک نہین کرتا ہون کہ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی اُعْظِمُ شُکْرَکَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَکَ وَاُکْثِرُ ذِکْرَکَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَکَ۔ الٰہی مجھے ایسا بندہ کر دے کہ مین تیرا شکر عظیم کرتا رہون اور تیری نصیحت کا دل و جان سے فرمانبردار رہون اور تیرا ذکر اور یاد بہت کرون اور جو کچھ تو نے وصیت کی اوسکو حفظ رکھون (رواہ احمد والترمذی) عبداللہ بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت [illegible] حضور مین دو اعرابی آئے پس ایک نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہلوگون مین سب سے بہتر کون شخص [illegible] ہوسکتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر وہ شخص ہے کہ جسکی عمر دراز ہو اور اعمال [illegible] نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسلام کے فضائل اعمال تو بہت ہین (یعنے سب کا عملدرآمد مجھ سے [illegible] بعد فضائل ہوتے ہین) پس آپ مجھے ایسے امر کے جانب ارشاد فرماوین کہ مین اوسی کام کو [illegible]

[illegible] ہمیشہ تیری زبان یادالہی عزوجل سے تروتازہ رہے (یعنے یادالہی کولازم کرلے) رواہ احمد والترمذی
[illegible] اس حدیث سے [illegible] جمیع فضائل مین سے یادالہی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے واسطے انتخاب فرمایا تو یہی
[illegible] افضل ہے — ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ ذکرالہی عزوجل
[illegible] تک کثرت سے کرو کہ لوگ تمکو مجنون کہین (رواہ احمد) مجنون کہنے والون سے کفار ومنافقین مراد ہین بدلیل آنکہ حضرت ابن عباس
[illegible] اللہ عنہ نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اللہ تعالے کو بکثرت یاد کرو یہانتک کہ منافقین کہنے
[illegible] کہ یہ ریاکار ہے (رواہ الطبرانی) ریاکار یعنے لوگون کے دکھلانیکو اسقدر یادالہی ظاہر کرتا ہے — عبداللہ بن عمر بن العاص
[illegible] اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو قوم کسی جلسہ مین بیٹھے جسمین اللہ تعالے کی یاد نہین کی
[illegible] ہو گا کہ قیامت کے روز اوس وقت کو حسرت کی نگاہ سے دیکھین گے (رواہ احمد) مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث مبارک سے یہ
[illegible] لطیفہ حاصل ہوئی کہ انسان کی دنیاوی عمر کے اوقات واعمال روز قیامت مین اون کے روبرو آئینہ ہونگے پھر غور کرنا چاہئے
[illegible] قوم کا جلسہ حرام نہین تھا بلکہ مجلس مباح تھی لیکن بغیر یادالہی عزوجل کے وہ وقت ضائع ہوا تو ان پر ندامت ہو گیا — علی بن
[illegible] طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قولہ تعالے اذکروا اللہ ذکراً کثیراً — مین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یون کہنا
[illegible] کیا کہ اللہ عزوجل نے اپنے بندون پر جو طاعت فرض فرمائی اسکے واسطے ایک حد معلوم محدود کردی یعنے مثلاً نماز ظہر مین چار رکعت
[illegible] ہین وعلی ہذا القیاس — پھر اس فریضہ محدود مین بھی حالت عذر کو معذور فرمایا سوائے ذکرالہی عزوجل کے کہ اللہ تعالے نے
[illegible] یاد کیواسطے کوئی ایسی حد نہین رکھی کہ اوسپر انتہا ہو اور کسی شخص کو یادالہی عزوجل چھوڑ دینے مین معذور نہین فرمایا سوائے ایسی
[illegible] کے کہ وہ چھوڑنے پر مجبور کیا گیا ہو یعنے مثلاً خواب ہو یا کافر مانع ہو غرضکہ سوائے اس حالت کے کوئی معذور نہین ہے چنانچہ
[illegible] تعالے نے فرمایا کہ اذکروا اللہ قیاماً وقعوداً وعلی جنوبکم — یعنے یاد کرو اللہ تعالے کو کھڑے وبیٹھے وکروٹ پر لیٹے ہوئے خواہ رات ہو
[illegible] خواہ سمندر مین ہو یا خشکی مین ہو اور خواہ سفر مین ہو یا حضر مین ہو خواہ تم توانگر ہو یا فقیر ہو خواہ تندرست ہو یا بیمار ہو خواہ
[illegible] یا خفیہ ہو غرضکہ ہر حال مین اپنی یاد کا حکم عام دیدیا اور حق تعالے نے فرمایا — وسبحوہ بکرۃ واصیلا — پھر جب تم لوگون نے اسطرح
[illegible] تعالے کی یاد کی تو اللہ تعالے واسکے ملائکہ تم پر صلوٰۃ بھیجین گے (ابن کثیر رح) حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مین آیا کہ آنحضرت
[illegible] علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کے روز اللہ تعالے کے نزدیک کس بندہ کا درجہ سب سے افضل ہوگا تو آپ نے فرمایا کہ ان
[illegible] اللہ تعالے کی یاد بہت کرتے تھے — مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا یہ لوگ اللہ تعالے کی راہ مین جہاد کرنے والون سے
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر غازی نے اپنی تلوار سے یہان تک کافرون ومشرکون پر وار کیے کہ خون
[illegible] رنگین ہوگئی تو ایسے غازی سے بھی اللہ تعالے کی بہت یاد کرنیوالا افضل ہے (احمد والترمذی والبیہقی) شیخ ابن کثیر رح
[illegible] یاد اللہ تعالے کی فضیلت وبزرگی مین آیات واحادیث وآثار بکثرت وارد ہین اور اذکار کے بارہ مین امام نسائی
[illegible] مستقل کتابین تصنیف کی ہین اور ان سب مین شیخ محی الدین النووی رح کی کتاب الاذکار بہتر ہے اور
[illegible] وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ تعالے فرماتا ہے کہ جس بندہ نے مجھے اپنے جی مین یاد
[illegible] کیا تو مین [illegible] اور جس نے مجھے جماعت مین یاد کیا تو مین اسکی جماعت سے بہتر جماعت مین اوسکو یاد فرماتا ہون

Marfat.com

کما فی الصحیح - هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَمَلٰٓىِٕكَتُهٗ - وہی اللہ تعالے عزوجل ہے [illegible]
تم پر صلوۃ بھیجتے ہین - اس مین اشارہ ہے کہ صلوۃ الٰہی عزوجل شان دیگر ہے اور ملائکہ کا صلوۃ بھیجنا [illegible]
رحمہ اللہ نے حضرت ابوالعالیہ تابعی کا قول نقل کیا کہ بندہ پر اللہ تعالے کی صلوۃ یہ ہے کہ مجمع ملائکہ میں اللہ تعالے اسکی [illegible]
یہی ربیع بن انس نے ابوالعالیہ سے روایت کیا ہے اور دیگر علماء تابعین رحمہم اللہ سے منقول ہے کہ اللہ تعالے کیطرف سے صلوۃ [illegible]
رحمت ہے - بعض علماء نے کہا کہ دونون قول اپنے اپنے موقع پر ٹھیک ہین مترجم کہتا ہے کہ امام ترمذی نے حضرت سفیان ثوری [illegible]
نقل فرمایا کہ صلوۃ اللہ تعالے کیجانب سے رحمت ہے اور ملائکہ کیجانب سے استغفار ہے اور لوگون کیجانب سے دعا ہے - شیخ ابن کثیر رحمہ اللہ نے
لکھا ہے کہ ملائکہ کے جانب سے استغفار اس آیت قدسی سے نکلتا ہے کہ الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربہم ویؤمنون بہ

ویستغفرون للذین آمنوا ربنا وسعت کل شیء رحمۃ وعلما فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقہم عذاب الجحیم ربنا وادخلہم جنات عدن
التی وعدتہم ومن صلح من آبائہم وازواجہم وذریاتہم انک انت العزیز الحکیم الآیہ یعنی جو ملائکہ عرش کو اوٹھاتے ہین اور جو عرش کے
گرد ہین اپنے رب عزوجل کی حمد کے ساتھ اوسکی تسبیح پڑھتے ویقین رکھتے اور ایسے بندون کے واسطے استغفار کرتے ہین جو ایمان لائے
ہین کہ اے رب ہمارے تونے ہر چیز کو رحمت وعلم سے سمائی عطا فرمائی پس ایسے بندون کے لیے بخشش دے جنھون نے توبہ کی اور تیری
راہ کی پیروی کی ہے اور اونکو عذاب دوزخ سے پناہ دیدے اے ہمارے رب سبحانہ تعالے اور تو اونکو ایسی جنات دائمی مین داخل
کردے جسکا وعدہ تونے اونکو دیا ہے اور اونکے ساتھ مین اونکے آباء وازواج واولاد کو بھی جو صالح ہون بیشک تو عزیز الحکیم ہے
- مترجم کہتا ہے کہ رب عزوجل اپنی رحمت سے مترجم ضعیف کو بھی اس دعا سے اپنے سب مومنین بندون سمیت حصہ کامل عطا فرماوے
اور محروم نہ فرماوے - ایسے لوگون پر سخت افسوس کا مقام ہے جو باوجود استغفار ملائکہ کرام علیہم السلام کے عذاب میں پڑین نعوذ باللہ
من ذلک - بالجملہ اپنے رب سبحانہ وتعالے کی یاد کثیر لازم ہے جسکی رحمت کا ملہ یہ ہے کہ ہم ناچیز بندون پر خود اپنی ذات پاک سے
صلوۃ ورحمت بھیجتا ہے اور اوسکے ملائکہ کرام استغفار فرماتے ہین - یہ بات معلوم ہے کہ ملائکہ وہی کرتے ہین جو اللہ عزوجل کا فرمان
عالی ہے پس مومنون کی منزلت قیاس کرو کہ کس شان پاک سے حق تعالے بوجوہ قدسیہ رحمت فرماتا ہے قولہ تعالے لِیُخْرِجَكُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا - تاکہ اللہ سبحانہ وتعالے تمکو ظلمات سے نکالکر نور
مین لاوے اور اوسکی شان پاک اپنے مومنین بندون کے واسطے رحیم ہے ف شیخ ابن کثیر رحمہ اللہ نے لکھا کہ حق تعالے
اپنی رحمت وثناء سے اور اپنے ملائکہ کے استغفار سے تمکو جہالت وگمراہی کی تاریکیون سے نکالکر نور ہدایت ویقین میں لاتا ہے
اور اسکی رحمت اپنے مومنین بندون کے واسطے دنیا وآخرت میں عام وتام ہے - دنیا مین تو اونکو جہالت سے نکالا وعرفان [illegible]
ہدایت دی اور اہل کفر وبدعت سے علیحدہ کر کے دنیا مین اونکی کفایت وکفالت فرمائی اور رحمت آخرت اونکے [illegible]
اونکو نجات دی - مترجم کہتا ہے کہ حدیث صحیح مین آیا کہ اللہ تعالے کے واسطے سو رحمت ہین جنمین سے ایک [illegible]
نازل فرمائی ہے اوسی سے ماں اپنے بچہ پر شفقت کرتی ہے اور مخلوقات باہم ایک دوسرے [illegible]
تعالے کے یہان ہین پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالے یہ رحمت بھی ملاکر پوری [illegible]
ترحم فرمائیگا (الصحاح) (تنبیہ) اس امر کو بخوبی سمجھ لینا چاہئے کہ ظلمات سے [illegible]

... ایمان ہے بقولہ تعالے اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات الے النور والذین کفروا اولیائہم الطاغوت
یخرجونہم من النور الے الظلمات الآیہ ـ یعنے جو بندے ایمان لائے انکا ولی تو اللہ تعالے ہے اُنکو تاریکیون سے نور مین لاتا ہے اور جو
کافر رہتے ہین انکے اولیا یہ طاغوت ہین کہ اونکو نور سے ظلمات مین لیے جاتے ہین ـ ھ ـ ابتداء فترت مین تاریکی نہین تھی
بلکہ فترت تھی پھر جب اسنے کفر اختیار کیا تو تاریکیون مین طاغوت کے پیچھے چلا ـ اور جو ایمان لایا وہ تاریکی نفوس سے نور مین آیا ـ
پھر یہان اللہ تعالے نے مومنون کو فرمایا کہ تاریکی سے نور مین لاتا ہے تو مراتب عالیہ ہین کیونکہ ابتداے ایمان مین شمع قلبی سے وہ نور
کے مراتب عالیات مین جاتا ہے اور یہی تقوی کے مراتب ہین فافہم واللہ تعالے اعلم بالصواب تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ
سَلَامٌ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ـ یعنے مومنین جسدن اپنے رب عزوجل سے ملین گے تو اونکے واسطے سلام کی
تحیت ہے اور اللہ تعالے نے اونکے واسطے ثواب کرامت مہیا فرمایا ہے ف ـ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ یہ سب کرامت اسوجہ سے ہے
کہ اللہ تعالے کو اپنے مومن بندون کے ساتھ محبت ورافت ہے ـ قال الامام احمد حدثنا محمد بن ابی عدی عن حمید عن انس
رضی اللہ عنہ قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی نفر من اصحابہ رضی اللہ عنہم وصبی فی الطریق فلما رأت امہ القوم خشیت علی ولدہا
ان یوطأ فاقبلت تسعی وتقول ابنی ابنی وسعت فاخذتہ فقال القوم یا رسول اللہ ماکانت ہذہ لتلقی ابنہا فی النار قال فخفضہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال لا واللہ لا یلقی حبیبہ فی النار ـ یعنی انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اپنے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایک راہ سے گذرے اور راستہ مین ایک بچہ تھا پس جب اسکی مان نے ان لوگونکو دیکھا
تو ڈری کہ ایسا نہو میرا بچہ روند جاوے پس یہ کہتی ہوئی دوڑی کہ میرا بچہ میرا بچہ اور دوڑتی ہوئی آئی یہانتک کہ اوسکو اوٹھا لیا پھر
صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ عورت تو کبھی اپنے بچہ کو آگ مین ڈالنی والی نہین ہے ـ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو
خاموش کیا اور فرمایا کہ ہان کبھی نہین اور اللہ تعالے بھی اپنے حبیب کو آگ مین نہین ڈالتا ہے ـ قال ابن کثیر رح ـ اسکی اسناد
بشرط الصحیحین ہے لیکن صحاح ستہ مین سے کسی نے اسکو روایت نہین کیا ہان صحیح بخاری مین البتہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے
یون روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیدیون مین ایک عورت کو دیکھا (کہ وہ اپنا بچہ ڈھونڈھتی پھرتی تھی اور ہر بچہ پر
جھکتی) پھر جب اس نے اپنا بچہ پایا تو اپنے سینہ سے چپٹا کر اوسکو دودھ پلایا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بھلا تمھاری
رائے مین یہ عورت اپنے بچہ کو آگ مین ڈالدیگی حالانکہ اسکو خود مختاری سے نہ ڈالنے کی قدرت حاصل ہو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض
کیا کہ نہین یا رسول اللہ (یعنے یہ عورت کسیطرح اپنے بچہ کو آگ مین ڈالے جانے پر راضی نہوگی جب تک اسکو اختیار حاصل ہو اور اللہ
تعالے خود قادر مختار ہے اسکو کبھی مجبوری نہین ہے) تو آپ نے فرمایا کہ جسطرح یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہے واللہ اس سے
زیادہ اللہ تعالے اپنے بندون پر مہربان ہے (الصحیح) اپنے بندون سے مراد وہ بندے ہین جو قولہ تعالے ـ ان عبادی لیس لک
علیہم سلطان الآیہ ـ مین مذکور ہین یعنی جب شیطان نے آدمیون پر وسوسہ سے مسلط ہونیکی اجازت مانگی تو حق عزوجل نے فرمایا
کہ میرے بندے ہین اونپر تجکو قابو نہین ہے یعنے تیرا قابو ان گمراہون پر ہے جو تیری اتباع کرین چنانچہ آیت مین منصوص ہے ـ
... کہا کہ سلام کی تحیت سے بظاہر یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالے کیطرف سے اونکو جنت مین سلام بھیجا جائیگا بدلیل
... من رب رحیم ـ اور قتادہ رحمہ اللہ نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ جب دار الآخرۃ مین اللہ تعالے کے حضور مین باہم

مومنین سے ملاقات ہوگی تو آپس مین السلام علیکم سے تحیت کرینگے ...
بھی۔ قولہ تعالے دعوٰیھم فیھا سبحانک اللھم وتحیتھم فیھا سلام وآخر دعوٰیھم ان الحمد للہ رب العالمین
مین دعار مومنین بکلمہ سبحانک اللھم ہوگی اور آپس مین باہمی تحیت سلام ہوگی ...
اور براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لقاءِ الٰہی عزوجل کا دن ...
جب مومن کی روح قبض کرنے آتے ہین پہلے اوسپر سلام کرتے ہین اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود ...
کسی مومن کی روح قبض کرنے آتا ہے تو پہلے اوسکو سلام پہونچاتا ہے کہ تیرا رب سبحانہ تعالے تجھے سلام ...
مہیا فرمایا وہ جنت ہے اور اس مین سے عام سمجھ کے لائق کھانے پینے اور لباس ...
ہین جو کسی کی سمجھ مین نہین آسکتی ہین چنانچہ حدیث قدسی مین آیا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ مین نے ...
وہ کرامت مہیا فرمائی جو کسی آنکھ نے نہین دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی ہے اور نہ کسی بشر کے دل ...
پھر یہ سب کرامات انھین مبارک بندون کے لیے ہین جنھون نے حضرت سرور عالم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ...
ورنہ بدون اسکے کافر مردود جسکے لیے عاقبت مین خواری شدید ہو اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ...

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّدَاعِيًا

اے نبی ہمنے تجھکو بھیجا بتانے والا اور خوشی سنانیوالا اور ڈر سنانیوالا اور بلانیوالا

اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا

اللہ کی طرف اسکے حکم سے اور چراغ چمکتا اور خوشی سنا ایمان والون کو کہ انکو ہے اللہ کی طرف سے

كَبِيْرًا ۝ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ

بزرگی اور کہا نہ مان منکرون کا اور دغابازون کا اور چھوڑدے انکو ستانا اور بھروسا کر اللہ پر

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

اور اللہ بس ہے کام بنانے والا

اللہ جل جلالہ اپنے حبیب مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب فرماتا ہے ۔ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ
شَاهِدًا ۔ یعنی اے نبی اکرم ہم نے تجھکو بھیجا ہے اس شان سے کہ تو شاہد ہے ...
کی شہادت دینے والا ہے جیسے خود اللہ تعالے کی وحدانیت پر شہادت دینے والا ہے اور ...
تمام پیغمبرون کے واسطے شہادت دینے والے ہین بقولہ تعالے ۔ لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول ...
مین اسکی تفسیر گذر چکی ۔ وَمُبَشِّرًا ۔ اور اس شان سے کہ تو بشارت دینے والا ہے ...
کی بشارت دینے والا ہے ۔ وَنَذِيْرًا ۔ اور اس شان سے کہ تو ڈر سنانے والا ہے ...
و عذاب شدید کا خوف سنانیوالا ہے ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب رسول اللہ ...
یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا ۔ نازل ہوا اور آپ نے حضرت علی و معاذ ...

Marfat.com

بھیجا ہے ... لوگونکو بشارت سنا کیجو اور نفرت مت دلائیو اور لوگونپر آسانی کیجو اور سختی مت کیجو ابن
... وَدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ ۔ اور اس شان سے کہ تو لوگونکو اللہ تعالےٰ کیجانب باذن الٰہی دعوت
... اللہ تعالےٰ ہی کے حکم سے تو مخلوق الٰہی کو اپنے رب عز و جل کی عبادت کرنیکی جانب بلاتا ہے۔ ابن
... یعنی باذن الٰہی لا الٰہ الا اللہ کی جانب بلاتا ہے۔ الطبرانی۔ مترجم کہتا ہے کہ باذن اللہ تعالےٰ سے دو معنے
... ابن کثیر رح نے ذکر فرمایا کہ تو لوگونکو دعوت حق اسیوجہ سے فرماتا ہے کہ تجھے اذن الٰہی ہے یعنے اللہ تعالےٰ
... دوسرے معنی ... حق تعالےٰ کیجانب آپکی دعوت سے وہ ہی راہ پر آویگا جسکے واسطے اذن الٰہی متعلق ہے کیونکہ
... چنانچہ فرمایا مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ یعنی کسی نفس کو یہ مجال نہین کہ ایمان لاوے
... ایمان کا نور پیدا کرنا کسی کے اختیار مین نہین ہے بلکہ ایمان جب ہی پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ چاہے
... نے حیات دنیا کو اختیار کیا اور اللہ تعالےٰ کو معلوم ہے کہ وہ اس سے نہین پھریگا تو اللہ تعالےٰ اسکے
دل پر ... قلب انسانی ایک سرحد ہے درمیان جہنم و جنت کے پس اگر کافر نے حیات دنیا اختیار کرنے پر اصرار کیا تو اللہ تعالےٰ
... چھوڑ دیا لیکن جانب النور سے مہر کر دی کیونکہ یہ غیر ممکن ہے کہ وہ حیات دنیا بھی اختیار کرے اور طاغوت کا پیرو ہو پھر
... اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذات مبارک ہادی برحق تھے تو آپکی دعوت مین کچھ قصور
نہین ... تقدیر نہین بدل سکتے لہٰذا اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ۔ اور اس شان کے ساتھ کہ تو ایک
... آفتاب کیطرح تیری روشنی پھیلی ہوئی ہے پس اگر اندھے کافرون نے نہ دیکھا تو یہ انھین کا قصور ہے جیسے روز روشن
... آفتاب ایک سراج منیر ہے اور اوسکا کچھ قصور نہین کہ اندھے اوسکو نہین دیکھتے ہین پھر قیاس کرو کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک کس درجہ منیر ہے کہ ایسے ایسے کرورون آفتاب وہان ذرہ کے مثال ہین مگر اسکا کچھ علاج نہین کہ اندھے
کافرون کو جب نہین سوجھتا ہے تو تعجب ہوتا ہے نعوذ باللہ من الکفر والضلال۔ لہٰذا مومنون کے واسطے بشارت کا حکم دیا اور
اندھے کافرون کی اتباع سے منع فرمایا القولہ تعالےٰ۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۔ اور مومنون
کو بشارت دیدے کہ اللہ تعالےٰ کیطرف سے انکے واسطے فضل عظیم ہے ف۔ ان پاک مومنون کو وہ فضل عظیم اپنے قلوب مین خود ظاہر
... انکے قلوب کا نور ایسا ظاہر تھا کہ مثل پروانہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہوتے تھے ابو سفیان حالت
... مین قریش کی بدعہدی کا عذر کرنے آئے تھے پھر جب یہان سے واپس گئے تو قریش سے بیان کیا کہ مین کسریٰ و قیصر
... کے یہان ہو آیا ہون مگر واللہ مین نے تو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اصحاب کے مثل کہین نہین دیکھے کہ ان لوگونکا
... (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کسی طرف تھوکتے ہین تو یہ لوگ دوڑ کر اوسکو سر آنکھون پر ملتے ہین کہ عطر کی کوئی حقیقت
نہین ... ہوا پانی ہر قطرہ قطرہ لینے کیواسطے اسطرح کرتے ہین کہ گویا لڑمرین گے (الصحیح) اور جب خبیب رضی اللہ
... کے واسطے نکالا تو اس حالت مین خبیب سے پوچھا کہ تم اسوقت موت کے سامنے ہو سچ سچ کہو کہ بھلا تمھارا
... چھوڑ دئیے جاؤ اور بجای تمہارے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہون۔ خبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ای کافرو واللہ
... نہین چاہتا ہون کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤن مین ایک کانٹا لگے۔ بالجملہ یہ امر متواتر ثابت ہے

Marfat.com

کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی عین مراد یہی تھی کہ جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہوئے حضرت [illegible]
تو لڑائی تھم جانیکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی کو بھیجا کہ جاکر [illegible] اسلام کی [illegible]
کو بھیجا تھا یہ اگرچہ صادق الایمان تھے مگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی شہادت سے ان کے دل [illegible]
قیس بن الربیع رضی اللہ عنہ کو زندہ پایا کہ اونمین ایک رمق باقی تھی بس انکو سلام پہونچایا تو [illegible]
دیا اور شکر یہ ادا کیا کہ مین نے آپکی بدولت یہ مرتبہ پایا اور اس شخص سے کہا کہ جاکر میری قوم انصار سے کہیو کہ [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو ایک کانٹا لگا تو تمہارا کچھ عذر نہو گا بس یہی مومن سردار است ہین رضی اللہ عنہم اجمعین [illegible]
کہ اللہ تعالے کیطرف سے انکے واسطے فضل عظیم ہے بس جسطرح مومنون کے لیے بشارت کا حکم دیا اوسکے مقابل مین فرمایا [illegible]
الْکٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ - یعنے اے پیغمبر مکرم تو ان کافرون و منافقون کی بات نہ مانیو ف کیونکہ یہ لوگ [illegible]
نکل کر تاریکی مین گھسنے والے تھے تو انکا ہر قول و فعل جہنمی تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت تو یہ دلیل قائم ہے کہ اللہ تعالے
نے آپکو معصوم رکھا تھا بس اس سے مومنون کو نصیحت ہے کہ وہ کبھی ان بدکارون کی بات نہ سنین اور واضح ہو کہ منافقین اپنے تنہائی
مین بدزبانیان کرتے اور اس سے بعضے مومنین کو جو وہان ہوتے اذیت پہونچتی تھی بلکہ بعض صحابہ نے تو بعض منافقین کی گردن ماردی
کیونکہ اونسے ضبط نہو سکا - لیکن اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت حکم فرمایا - وَدَعْ اَذٰهُمْ - یعنی ان کافرون
و منافقون کی ایذا کو چھوڑ دے ف - اور اونکی حرکات سے تجاوز فرما اور حدیث مین بھی آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خود بھی ان نجس منافقون سے چشم پوشی فرماتے تھے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارہا اجازت مانگی کہ اس منافق کو قتل کردون پس
آپ نے فرمایا کہ نہین بلکہ چھوڑ دے کیونکہ عوام مین یہ لوگ پھیلا دین گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ساتھیون کو قتل کرتے ہین اور اللہ
تعالے نے ارشاد فرمایا - وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا - اور تو اللہ تعالے پر توکل کر اور اللہ تعالے
وکیل ہونے کے لیے کافی ہے ف - یعنے جب اللہ تعالے نے تیرے واسطے کفالت و وکالت فرمائی تو یہی کافی ہے - واضح ہو
کہ اس آیت قدسی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل کریمہ ایسے مذکور ہین جیسے اللہ تعالے نے اگلی کتابون و پیغمبرون کو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل وحی فرمائے تھے اور اکثر فضائل عظیمہ توریت و انجیل مین مذکور ہین - جو حضرت عبداللہ
بن سلام رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو توریت سے عربی مین ترجمہ کر کے سنائے ہین کیونکہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ
اکابر علماء یہود مین سے توریت کے بڑے عالم تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ کو دیکھتے ہی ایمان لائے تھے اور واضح ہو
کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان توریت سیکھنے کا حکم دیا تھا بس انھون نے
بھی توریت سے وہ فضائل نکالکر تبلائے ہین - امام ابن کثیر رح نے بشارات کے مطابقت مین لکھا کہ امام احمد نے عطاء ابن
یسار رحمہ اللہ تعالے سے روایت کی کہ مین عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے جاکر ملا [illegible] نے عرض کیا کہ توریت مین
جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت مبارک ہے اوس سے مجھے بھی آگاہ فرمائیے انھون نے فرمایا [illegible]
کہ واللہ جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت قرآن مین ہے یہی چند صفات [illegible]
ہین چنانچہ توریت مین ہے کہ اے میرے پیغمبر مکرم ہم نے تجکو اس شان سے بھیجا [illegible]

[illegible] قوم امیین عرب تیرے سایہ عاطفت مین محفوظ ہون گے اور تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے مین نے متوکل تیرا
نام رکھا ہے نہ سخت دل ہے اور نہ سخت زبان ہے اور نہ بازارون مین شور کرنے والا ہے اور نہ بدی کا عوض بدی سے دیگا بلکہ
عیب سے معاف فرماویگا اور اللہ تعالے اوسکو ہرگز موت سے پہلے نہین بلاویگا جب تک کہ ایسا نہ ہو جاوے کہ اوسکی ذات مبارک سے
ٹیڑھی ملت ٹھیک سیدھی ہو جاوے یا بطور کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہین پس اللہ تعالے اسکے ذریعہ سے اندھی آنکھونکو کھول دیگا اور
بہرے کانونکو سننے والا کریگا اور غلاف چڑھے ہوے دلون کو کشادہ فرماویگا۔ (وقد رواہ البخاری فی البیوع والتفسیر) اور
عطاء ابن یسار رحمہ اللہ نے اسکو عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے (علقہ البخاری) اور وہب ابن منبہ رحمہ اللہ
تابعی جلیل جو کتب انبیاء سابقین سے بخوبی ماہر تھے روایت کرتے ہین کہ انبیاء سابقین مین شعیاء علیہ السلام بنو اسرائیل پر پیغمبر مبعوث
کیے گئے پس اللہ عز وجل نے شعیاء علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اپنی قوم بنو اسرائیل مین خطبہ پڑھنے کھڑا ہو کہ مین تیری زبان کو اپنی وحی سے گویا
کرونگا (یہ پورا خطبہ مترجم نے سورہ بنی اسرائیل مین فساد بنی اسرائیل کے بیان مین ترجمہ کیا ہے اور یہان امام ابن کثیر رح نے بھی روایت
کو مختصر کر دیا چنانچہ لکھا کہ پھر شعیاء علیہ السلام نے بیان کیا) اور تمہارا رب عز وجل فرماتا ہے کہ مین قوم امیین (قوم عرب) مین سے ایک
نبی امی مبعوث کرون گا (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو سخت نہین اور نہ سخت دل ہے اور نہ بازارون مین شور کرنے والا ہے اور
مین نے اسکی ذات مبارک مین ایسی طمانینت اور سکینت رکھی ہے کہ اگر وہ چراغ کے پہلو مین ہو کر گذریگا تو اس سے چراغ گل نہوگا
اور اگر نرکل کے گٹھون پر چلیگا تو اوسکے قدمون کے نیچے سے آواز نہ آوے گی۔ مین اسکو مطیعین کے لیے بشارات دینے والا مبعوث کرونگا
اور نافرمانون کے لیے ڈر سنانے والا نذیر کرون گا وہ بیہودہ بات زبان سے نہین نکالیگا اوسکی ذات مبارک سے کانی اندھی
آنکھین روشن کرونگا اور بہرے کانون کو کھولونگا اور ڈھکے ہوئے دلون کو کشادہ کرون گا مین اسکو ہر کار جمیل کے واسطے سیدھا
عنایت کرونگا (یعنی بہت خوبی سے ہر نیک کام بجا لاویگا) اور مین اوسکو خلق کریم مرحمت کرونگا اور مین اس پیغمبر عظیم الشان کا لباس
سکینت کرونگا اور نکوئی اوسکا شعار رکھونگا اور تقوی اسکی ضمیر کرون گا اسکی بات عین حکمت و صدق ہے اور وفا اسکی طبیعت کرونگا
عفو و ہدایت خیر اوسکا خلق ہوگا اور حق اسکی شریعت ہوگی۔ عدل اسکی سیرت ہوگی ہر امر مین ہدایت اسکے آگے چلے گی۔
اسلام اسکی ملت ہوگا۔ نام پاک اوسکا احمد ہوگا۔ مین اسکی ذات پاک سے لوگون کو گمراہی کے بعد ہدایت عطا کرونگا اور
جہالت کے بعد علم دونگا اور مین اس پیغمبر عظیم الشان کو گمنامی کے بعد بلند نام کرونگا اور انجان کے بعد پہچان مین لاونگا اور قلت کے
بعد اسکی ذات سے کثرت دونگا اور بعد محتاجی کے اسکے ذریعہ سے توانگر کرون گا اور اسکے طفیل سے تفرقہ کے بعد جمع کرونگا اور
قبائل متفرقہ کے درمیان اور قلوب مختلفہ کے درمیان اسکی ذات سے الفت دونگا۔ اور متفرق اقوام کو جو اپنے ہوا النفس پر
چلتے تھے ہدایت پر یکجا کرونگا اور لوگونکے ایک گروہ عظیم کو اسکے ذات پاک کی برکت سے ہلاکت سے بچاونگا مین اسکی امت کو
سب امتون سے بہتر کرونگا کہ نیک باتون کا حکم کرین گے اور بری باتون سے منع کرینگے اور اللہ وحدہ لا شریک کی توحید کرین
اور اخلاص سے ساتھ ایمان لاوین گے اور جو کچھ میرے پیغمبرون نے رسالت پہونچائی سبھون کی تصدیق کرینگے۔ مین ان لوگونکو
تسبیح و تحمید و ثنا و تکبیر و توحید الہام فرماونگا جسکو اپنی مسجدون و مجالس مین اور اپنے بسترون و خوابگاہون مین ادا کرتے
میرے واسطے کھڑے و بیٹھے نماز پڑھین گے اور اللہ تعالے ہی کی راہ مین صف بستہ ہو کر قتال کرینگے اور میری ہی رضامندی

Marfat.com

کے واسطے اپنے گھر بار چھوڑ کر ہزارون نکل آوین گے اپنے چہرون و ہاتھ پانون اطراف کو وضو مین دھوئین گے [illegible]
- انکی قربانیان خود انکے خون ہین اور انکی انجیل خود ان کے سینون مین ہے - رات مین راہبون کیطرح ہین [illegible]
شیرون کیطرح کافرون پر حملہ آور ہون گے - اور مین اس پیغمبر کے خاندان و ذریات مین سابقین [illegible]
اور اسکی امت اسکے بعد بھی حق کے ساتھ ہدایت کرین گے اور حق ہی کے ساتھ عدل کا شیوہ رکھین گے [illegible]
دونگا - اور جو شخص اونکا دعا گو ہی مین اسکی تائید کرونگا اور جس شخص نے اونسے مخالفت کی یا انکی [illegible]
ہے اس مین سے کچھ چھین لے تو بدانجامی کی گردش مین اسی شخص پر رکھونگا - مین ان بندون کو انکے پیغمبر [illegible]
پروردگار کے جانب دعوت کرینگے - یہ لوگ نیک کامون کا حکم کرین گے اور بری باتون سے منع کرینگے اور نماز کو [illegible]
اور زکوۃ ادا کرین گے اور اپنے عہد وفا کرین گے اور مین انھین کے ساتھ وہ خیر پوری کرونگا جو مین نے انکے اول [illegible] شروع کی
تھی اور یہ میرا فضل ہی جسکو مین چاہتا ہون دیتا ہون اور مین صاحب فضل عظیم ہون (رواہ ابن ابی حاتم باسناد حسن) - مترجم
کہتا ہے کہ یہ جمیع صفات حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم مین بروجہ کمال موجود تھے اور اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء سابقین علیہم السلام مین صحابہ
رضی اللہ عنہم کے فضائل اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مناقب عظیمہ بہت تفصیل کے ساتھ مذکور و معروف تھے اسی واسطے تم دیکھتے
ہو کہ جب ہرقل قیصر روم وغیرہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہدایت پہونچا تو اس نے بڑی تعظیم سے سر آنکھون پر رکھا اور قریش
کے تاجرون بلا کر اونسے حال پوچھنے کے بعد اونکو بہت کچھ نصیحت کی اور یہان تک مبالغہ کیا کہ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ رومی مجھے مار ڈالینگے
تو مین جاکر اونکے پانون دھلاتا چنانچہ صحیح بخاری وغیرہ کی روایات سے ظاہر ہے - امام ابو اسمعیل الازدی نے عبد اللہ بن عبید اللہ
بن العباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جب ہرقل کو آخری جنگ یرموک مین آدمیون کے شکست کی خبر پہونچی تو اسنے کہا کہ مین پہلے
سے جانتا تھا کہ تم لوگ چاہے جسقدر ہو شکست کھاؤ گے - وزیرون نے پوچھا کہ آپ کو کہان سے معلوم تھا تو کہا کہ تم ایسے قوم کے مقابل
مین جاتے ہو جو اللہ تعالے کے مطیع ہین اور وے برابر غالب رہینگے جب تک اس صفت پر ہین اور آخر بدلینگے جیسے تم نے تبدیل کر دیا
ہے - (م) خطیب رح نے لکھا کہ اگر یہ پوچھا جاوے کہ اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سراجا منیرا فرمایا اور شمس یعنی آفتاب سے
تشبیہ نہین دی حالانکہ آفتاب کی روشنی بہ نسبت سراج یعنی چراغ کے زیادہ ہوتی ہے تو جواب یہ ہی کہ اس مین عظیم بلاغت و لطیف نکتہ ہے
- مترجم کہتا ہے کہ یہان نور مین تشبیہ دینا اصل مقصود نہین ہے کیونکہ مین نے پہلے اشارہ کیا کہ جو نور تجلی الہی عزوجل کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اندر بوجہ پردہ امتحان کے مخفی رکھا گیا تھا اوسکے مقابلہ مین ایک آفتاب بلکہ کرور آفتاب بھی ذرہ سے کمتر ہین تحقیق کہ خطیب
رح نے یون بیان کیا کہ آفتاب سے لیکر کوئی چیز روشن نہین کیجاتی ہے بخلاف چراغ کے کہ اس سے لاکھون چراغ روشن کیے جاتے ہین
حتی کہ اگر اول گل ہو جاوے تو جو اس سے روشن کیے گئے ہین وہ باقی رہین گے چنانچہ آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم کو جب اللہ تعالے نے
اس دار محنت سے دار کرامت مین بلا لیا تو آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم مین سے ہر صحابی ایک چراغ تھا جس سے نور ہدایت حاصل ہوتا
تھا اسیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم - یعنے میرے اصحاب بمانند ستارون کے ہین
کہ تم جسکی اقتدا کرو راہ پاؤ گے - مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث کی اسناد حسن ہے اور اسکے معنے یہ ہین کہ عرب وغیرہ [illegible]
راہ نہین ہوتے ہین بلکہ ستارون کی شناخت پر چلتے ہین بس اسی معنی مین صحابہ رضی اللہ عنہم [illegible]

Marfat.com

مطلوب ہوئی اور چونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم اصلی سراج نہین ہین بلکہ اصلی سراج سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہین تو آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نجوم سے تشبیہ دی اور بیان اہل اسرار کے واسطے نکات لطیفہ ہین جو اللہ تعالے
کی ... اشارات عرائس مین ہے کہ قولہ تعالے الذین یبلغون رسالات اللہ ویخشونہ ۔ واضح ہو کہ انبیا
علیہم السلام کو ... الہی عزوجل بھی عتاب ہوتا ہے یعنے انبیا علیہم السلام کو کوئی اور خوف نہین ہے سوائے عتاب کے
... یعنی ملال ہے کہ انکو عتاب ہی سخت خوف ہے ۔ پھر اولیاء وصالحین امت کو بڑا خوف حجاب ہوتا ہے یعنی درجہ سے
گرنے کا خوف ہوتا ہے اور عوام کو خوف عذاب ہوتا ہے چنانچہ ابن عطا رح نے فرمایا کہ یہ خوف تو سرداروں بزرگوں
کے واسطے ہے اور عوام کو تو جہنم کا خوف ہوتا ہے قولہ اذکروا اللہ ذکرا کثیرا ۔ ذکر کثیر کے بھی مراتب ہین از انجملہ عارف کامل کیواسطے
ذکر کثیر یہ ہے کہ بلا فتور اوسکا قلب انوار صفات مین سائر ہو اور شیخ نصرآبادی رحمہ اللہ نے کہا کہ اللہ تعالے نے جمیع عبادات
کے واسطے اوقات مقرر کر دیے ہین سوائے ذکر الہی کے کہ اسکے لیئے ذکر کثیر کا حکم فرمایا اور قلب کا ذکر کثیر یہ ہے کہ کبھی حضوری سے
غافل نہو ۔ شیخ ابو الحسین بن ہند نے کہا کہ اللہ تعالے نے اپنے بندون کو ندا فرمائی پھر انکو صفت خاص سے مشرف کیا پھر انکی
طرف توحید کا اشارہ کیا پھر اونکو عبودیت قائم رکھنے کا حکم دیا قولہ تعالے ہو الذی یصلی علیکم الآیہ صلوۃ الہی عزوجل اصلی یہ ہے
کہ ازل مین اونکو اپنی معرفت کے واسطے ممتاز فرمایا اور اسی خصوصیت کی وجہ سے انکی لغزش اور خطیات کو بخش دیا اور چونکہ یہ بندگان
مخلصین ہمیشہ اپنے رب عزوجل کی محبت و مراقبہ مین مشغول رہتے ہین تو اونکی مغفرت کے لیے ملائکہ مقربین کو مامور فرمایا پس اسی صلوۃ
الہی عزوجل سے جو ازلی قدیم ہے اونکو ظلمات نفوس سے نور مشاہدہ مین نکالا کیونکہ اللہ تعالے ان کے پیدا کرنے سے پہلے ان پر بہت
مہربان تھا کیونکہ امور قضا سب مقدر ہوتے ہین تو ازلی تقدیر مین انکی جانب سے کوئی عبادت وغیرہ موجود نہین تھی جس سے یہ
مہربان ہو کر اسی باعث سے اونکو مقبول فرمایا ہی شیخ ابو بکر بن طاہر رح نے کہا کہ صلوۃ الہی عزوجل سے جو بندہ سرفراز ہوتا ہے
اسکی پہچان یہ ہی کہ انوار ایمان سے اوسکو زینت ہوتی ہے اور توفیق کے ساتھ اوسکے اخلاق و عادات موافق شریعت وسنت ہوتے ہین
اور وہ تاج صدق سے سرفراز ہوتا ہی اور اوسکے نفس سے گمراہ کرنے والی خواہشین ساقط کر دی جاتی ہین اور ہمیشہ مقدورات الہی
سے راضی رہتا ہی قولہ تعالے تحیتہم یوم یلقونہ سلام ۔ شیخ ابن عطا رح نے کہا کہ جنت مین مومن کے واسطے جمیع عطیات مین سے
بڑی یہ ہو گا کہ بغیر درمیانی واسطہ کے اونکو سلام الہی سبحانہ تعالے پہونچیگا ۔ اسی سے شیخ ا... رح نے نکالا کہ جب یہ خطاب اونکو
پہونچیگا تو مژدہ دیدار نصیب ہو گا قولہ تعالے انا ارسلناک شاہدا ومبشرا الآیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شاہد ہونا خود
... اہل اسرار کے نزدیک یہان ایک نکتہ ہے کہ بندہ عارف اپنے صفات نفس و ارادات سے خارج ہو جاتا ہے تو تجلیات
حق ... مظہر ہوتا ہے پس وہ شاہد ہے اسیواسطے تم دیکھتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ من رانی
فقد رأی الحق جسنے مجھکو دیکھا حق کو دیکھا ۔ لہذا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نظر شہود سے مشاہدہ کیا اوس نے
... قولہ تعالے باذنہ ۔ کی قید اسواسطے فرمائی کہ آپکی دعوت سے قبولیت حاصل ہونا بسبب ازلی واجازت قدیمہ ہے تو یہ خود
... آپکی اتباع کی وہ مقبولیت ازلی مین سرفراز ہو چکا ہے لہذا انھین کو بشارت دی بقولہ تعالے وبشر المومنین بان لہم
من اللہ فضلا کبیرا یہ ہے کہ دنیا مین اونکے قلب سے حجاب دور کر دیا اور آخرت مین دیدار عطا فرمایا ۔ ابن عطا رح

Marfat.com

رحمہ نے اس مقام پر کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شرف رسالت وصدق ہدایت عطا فرمایا ...
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاہد تجلیات الٰہی سبحانہ تعالے تھے جس نے آپکو دیکھا ہدایت پائی اور ...
یہان ایک کلمہ عجیب کہا کہ قولہ تعالے شاہداً۔ یعنی شاہداً بالحق للحق الے الحق مع الحق ...
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراج منیر تھے کہ جسنے آپ سے روشنی پائی وہ راہ حق دیکھنے لگا ...
قولہ تعالے داعیاً الے اللہ سے اشارہ ہے کہ الوہیت اللہ تعالے ہی کے واسطے ہے تو اوسکی جانب ...
کرسکتے ہو تو تمکو عبودیت پر فخر کرنا چاہیئے (عس) بعض اہل اشارت نے نکالا کہ حدیث معراج مین دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
بڑھیا بدشکل مگر ظاہری زیب وزینت سے آراستہ دکھلائی گئی تھی پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کو ...
بدرجہ کمال آپ کے اتباع مین بھی ہین کہ انھون نے دنیا کو طلاق دی اور اسپر انکی طرف سے کوئی عدت بھی نہین ہے (م)۔ ...

احکام شریعت مین اتباع رسالت کی تقریر فرمائی قولہ تعالے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ نکاح کرو تم ایمان والیون کو پھر طلاق دو تم اونکو پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ اونکو پس نہین واسطے تمھارے

عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا

اوپر انکے کچھ عدت کی کہ گنتی پوری کرو تم اوسکو پس کچھ فائدہ دو انکو اور رخصت کرو اونکو رخصت کرنا اچھا

خطیب رحمہ نے لکھا کہ اول اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے حقوق تعلیم فرمائے بقولہ تعالے یا ایہا النبی اتق اللہ الآیۃ اور ثانیاً آپ کی ازواج مطہرات کے بارہ مین حکم بھیجا بقولہ تعالے یا ایہا النبی قل لازواجک الآیۃ اور ثالثاً عام مومنین کے بارہ مین نازل فرمایا یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہداً الآیہ اور جہان اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے کوئی عمدگی وادب ذکر فرمایا ہے وہان مومنین کے واسطے بھی اوسیکے مناسب ذکر فرمایا ہے چنانچہ یہان بھی مومنین کو اول بجانب الٰہی ... ارشاد فرمایا بقولہ تعالے یا ایہا الذین آمنوا اذکروا اللہ ذکراً کثیراً الآیہ پھر ثانیاً اونکی بعض ازواج کا حکم بیان فرمایا قال المترجم بلکہ اونکے ازواج کو بذریعہ ازواج مطہرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب کی تعلیم فرمائی پھر ثالثاً مومنین ... کے واسطے احکام مطلقات کو بیان فرمایا بقولہ تعالے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ**۔ اے اہل ایمان جب تم نے مومنات عورتون سے نکاح کیا **ف** زبان عرب مین نکاح بمعنی وطی بولا جاتا ہے اور نکاح بمعنے عقد بھی مستعمل ہے ... مین مراد ہے۔ یعنے جب تمنے مومنہ عورت سے نکاح باندھا۔ **ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ** پھر تم نے ان زوجات کو طلاق دیدی قبل اسکے کہ تم اوسکو مساس کرو **ف** یعنے اونکے ساتھ جماع کرو پس ... مین آتا ہے ویسے ہی جماع کے معنے مین آتا ہے جیسے مسیس بمعنے جماع ہے اور حاصل یہ کہ اگر تم نے عقد نکاح کے بعد قبل ... کے طلاق دیدی۔ **فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا**۔ تو تمہارے واسطے ایسے مطلقات پر کوئی عدت نہین ... تم شمار کرو **ف** یعنے جیسے مدخولہ طلقہ پر شوہر کیطرف سے یہ حق ہوتا ہے کہ وہ بعد طلاق اپنے تین قروء ... دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے بقولہ تعالے والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلاثۃ قروء الآیۃ ...

[illegible] کوئی عدت نہین ہے فَمَتِّعُوهُنَّ - پس تم اونکو متعہ دیدو یعنی کہ اگر اوسکا مہر مقرر نہ ہوا ہو [illegible] متعہ دینا یعنی اپنی طاقت سے ورتیع اوٹھاوے دیدینا واجب ہے وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا اور اونکی تسریح کرو بطرح جمیل [illegible] یعنے اونکی راہ بطریقہ معروف چھوڑ دو نہ ان پر عدت کا بوجھ ڈالو نہ کسی قسم کا ضرر پہونچاؤ - امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ اس آیت مین بہت سے احکام مذکور ہین - اول یہ کہ نکاح کا لفظ یہان خالی عقد نکاح پر بولا گیا ہے اور اس [illegible] مین کوئی آیت قرآن مجید مین اس سے زیادہ صریح نہین ہے - دوم یہ کہ قبل مسیس کے عورت کو طلاق دینا جایز نکلا ہی تو اس حالت مین یہ خلجان دفع ہوگیا کہ نصف مہر یا متعہ دینا بیفائدہ اسراف مین شامل نہین ہے سوم یہ کہ ظاہر آیت مین یہ تخصیص نکلتی ہی کہ جب مومنات سے نکاح کیا ہو پھر قبل وطی کے طلاق دی ہو تو اون پر عدت نہین ہے پس مفہوم مخالف کے طور پر یہ وہم ہوتا ہے کہ اگر مومنہ نہ ہو بلکہ کتابیہ یعنے یہودیہ یا نصرانیہ ہو تو اس پر عدت ہونا چاہئے حالانکہ بالاتفاق جمیع مجتہدین کے نزدیک کتابیہ پر بھی عدت نہین ہے جبکہ غیر مدخولہ ہو - اس سے معلوم ہوا کہ مومنات کا لفظ آیت مین اس امر کی تاکید ہے کہ جیسے کتابیہ مین عدت نہین ویسے ہی مومنہ مین بھی عدت نہین ہے - چہارم یہ کہ اللہ تعالیٰ نے عقد نکاح کے بعد یون فرمایا کہ ثم طلقتموہن - پھر تم اونکو طلاق دو اا تو ایک جماعت علما نے نکالا کہ طلاق وہ صحیح ہے جس سے پہلے نکاح واقع ہوگیا ہو چنانچہ اسی آیت سے ابن عباس و سعید بن المسیب وحسن بصری و زین العابدین علی ابن الحسین وبہتیرے سلف وخلف رضی اللہ عنہم نے استدلال کیا کہ طلاق سے پہلے نکاح ہونا ضرور ہے اور یہی امام شافعی و احمد بن حنبل کا مذہب ہے پس نکاح سے پہلے جو طلاق ہو وہ باطل ہے ولیکن امام مالک و ابوحنیفہ نے لکھا کہ اگر کسی نے یون شرط لگائی کہ اگر مین فلان عورت سے نکاح کرون تو وہ طالقہ ہے پس ایسی صورت مین اگر اس سے نکاح کریگا تو طلاق واقع ہوجائیگی اور اگر ایک شخص نے کہا کہ ہر عورت جس سے مین نکاح کرون وہ طالقہ ہے تو امام مالک نے کہا کہ ایسی صورت مین طلاق واقع نہوگی جب تک کہ کسی معین عورت کی نسبت نہو اور امام حنیفہ رح نے کہا کہ اس صورت مین بھی جس عورت سے نکاح کرے وہ طالقہ ہوجائیگی - بالجملہ امام ابوحنیفہ و امام مالک نے جو مذہب اختیار کیا وہ جمہور کے خلاف ہے چنانچہ سعید بن جبیر نے ابن عباس رض رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اگر کسی نے کہا کہ ہر عورت جس سے مین نکاح کرون وہ طالقہ ہے ابن عباس رض نے فرمایا کہ یہ کچھ نہین ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اذا نکحتم المومنات ثم طلقتموہن الآیہ پس تم نہین دیکھتے ہو کہ طلاق کو بعد نکاح کے فرمایا ہے (ابن ابی حاتم) پس نکاح سے پہلے کوئی طلاق نہین ہے (محمد ابن اسحاق) اور اس باب مین ایک حدیث بھی وارد ہے چنانچہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - لا طلاق لابن آدم فیما لا یملک - آدمی جہان اوسکی ملکیت نہین ہے وہان اوسکی طلاق نہین ہے (رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ) وحضرت علی رض ومسور بن مخرمہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ نکاح سے پہلے طلاق نہین ہے (رواہ ابن ماجہ) مترجم کہتا ہے [illegible] یہ ہے کہ موافق ان دونون حدیثون کے نکاح و ملک سے پہلے طلاق نہین ہے اور یہ حکم ہم بھی بسر وچشم مانتے ہین لیکن ہم [illegible] کسی شخص نے یہ شرط لگائی تھی کہ اگر مین اس عورت سے یا کسی عورت سے نکاح کرون تو اوسکو طلاق ہے - اسکے یہی معنی [illegible] مین اوسکو اپنے عقد نکاح مین لاؤن تب طالقہ ہے تو بہر حال طلاق اوسپر جب ہی واقع ہوئی جب وہ عقد نکاح [illegible] حدیث شریف کے موافق نکاح کے بعد ہی طلاق واقع ہوئی - پھر حدیث شریف سے ہمارا مذہب کہان مخالف ہوا

یہ بات البتہ باقی رہی کہ جسوقت اوسنے یہ کلمہ کہا تھا تو کیا یہ کلمہ معلق رہا یا لغو ہو گیا تو امام شافعی [illegible]
کوئی محل درکار ہی اور جب یہ عورت مذکورہ اوسوقت مین منکوحہ نہین تھی تو یہ کلمہ بےمحل ہو کر باطل ہو گیا [illegible]
کیطرف سے جواب یہ ہی کہ اس کلمہ کیواسطے کسی محل کی ضرورت نہین ہے بلکہ جب وہ ماہین [illegible]
شرطیہ کلمہ واقع ہو گا جیسے کسی شخص نے اپنی منکوحہ عورت سے کہا کہ اگر تو زید سے بات کرے [illegible]
یہ کلمہ باطل نہین ہوتا ہے بلکہ تم بھی کہتے ہو کہ جب وہ زید سے بات کرے تو طالقہ ہو جائیگی [illegible]
الاصول ۔ پنجم یہ کہ غیر مدخولہ مطلقہ پر کچھ عدت نہین ہے اور اس امر پر جمیع علماء کا اجماع ہے [illegible]
جس مرد سے چاہے نکاح کرے اور یہ صرف طلاق مین ہے حتیٰ کہ اگر غیر مدخولہ کا شوہر مرجاوے [illegible]
تک عدت بیٹھے گی اور اس مین بھی جمیع علماء کا اجماع ہے ۔ ششم قولہ تعالےٰ فمتعوہن ۔ متعہ سے یہان یہ مراد ہی کہ [illegible]
نصف مہر ہو یا خاصکر متعہ ہو جبکہ اوسکا مہر مسمّٰی نہین ہوا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ۔ وان طلقتموہن من قبل ان تمسوہن
وقد فرضتم لہن فریضۃ فنصف ما فرضتم الآیۃ ۔ یعنی پارہ سیقول مین غیر مدخولہ مطلقہ کے واسطے جبکہ اوسکا مہر مقرر ہو چکا ہو حکم
مذکور ہے کہ اوسکو مہر مقررہ کا نصف دینا واجب ہی اور یہان صرف متعہ مذکور ہے تو ظاہر ہوا کہ متعہ مین ایک صورت یہ ہی کہ مہر
مقررہ کا نصف دیدے ۔ اور سہل بن سعد وابی اسید رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیمہ
بنت شراحیل سے نکاح کیا تھا پھر جب وہ آپ کے زفاف مین بھیجی گئی اور آپ نے اپنا مبارک ہاتھ اوسکے جانب پھیلایا تو شاید
اس عورت نے کچھ کراہت کی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو اسید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس عورت کو سامان کر کے
رخصت کرو اور طاقیہ کپڑونکا ایک جوڑ دیدو (البخاری) مترجم کہتا ہے کہ اس مجمل مبہم روایت کی توضیح اور عجیب قصہ جس سے اس عورت نے
دھوکا کھایا تھا آیندہ آیت کے ترجمہ مین مفصل آتا ہے ۔ م ۔ اور علی ابن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اگر
عورت کے واسطے کچھ مہر مقرر کر چکا ہو تو اس عورت کو سوائے نصف مہر کے کچھ نہین ملیگا اور اگر اسکے واسطے کوئی مہر مقرر نہ ہوا تو
شوہر بلحاظ اپنی تنگدستی وخوشحالی کے اوسکو تمتع دیدے اور یہی سراح جمیل ہے (ابن کثیر خطیب) م نے لکھا کہ علماء نے اختلاف
کیا کہ یہان متعہ جو مذکور ہے آیا واجب ہے یا مستحب ہے تو بعض علماء نے کہا کہ اگر وہ نصف مہر کی مستحقہ ہو تو متعہ [illegible] مستحب ہے اور
اگر نصف مہر کی مستحقہ نہ ہو تو متعہ واجب ہے اور بعض علماء نے کہا کہ ظاہر آیت کے لحاظ سے ہر حال مین واجب ہے (س) [illegible]
کہ ظاہر قول ابن عباس رضی اللہ عنہ جس کو علی بن ابی طلحہ نے روایت کیا ہے صریح ہے کہ متعہ کے مقدار بلحاظ شوہر کے [illegible]
کے ہو گی اور یہی ظاہر قولہ تعالےٰ علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ الآیہ ہے یعنے وسعت والے مرد پر اسکی قدر [illegible]
قدر ہے (مہ) اور یہی صحیح ہے اور بعض علماء حنفیہ نے متاخرین مین سے یہ فتوی دیا کہ شوہر و زوجہ دونون [illegible]
ہو گا حتیٰ کہ اگر شوہر تنگدست و عورت خوشحال ہو یا برعکس ہو تو متعہ متوسط دونون کے لحاظ سے واجب ہو گا [illegible]
اعلم یہ کہ فقط شوہر کا حال معتبر ہے لیکن اسمین شک نہین کہ جہان متعہ دینا مستحب ہے وہان تو [illegible]
عورت کے طرف سے کوئی استحقاق نہین ہے اور اشکال صرف ایسی صورت مین کہ زوجہ کے [illegible]
باعث ہوا کہ عورت کا بھی لحاظ کیا حالانکہ مخفی نہین کہ مرد نے اس عورت سے خود کوئی [illegible]

Marfat.com

[illegible] قبل الوطی طلاق دیدی ہے پس یہان قیاس کو بمقابلہ نص کے متروک کرنا چاہیے چنانچہ مترجم نے عین الہدایہ میں یہ بحث پوری طور پر ذکر کی ہے فلیراجعہا۔ پھر اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب فرمایا۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ

اے نبی تحقیق ہمنے حلال کین واسطے تیرے بیبیان تیری وہ جو دیا ہے تونے مہر اونکا اور جنکا کہ مالک ہوا ہی

يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ

داہنا ہاتھ تیرا ان میں سے کہ پھیر لایا ہے اللہ اوپر تیرے یعنے طرف تیری از کفار اور بیٹیان چچاؤن تیرے کی اور بیٹیان پھوپھیون تیری کی اور بیٹیان ماموون تیرے کی اور بیٹیان

خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا

خالاوون تیری کی وہ جو چھوڑ آئین ساتھ تیرے اور حلال کی عورت ایمان والی جو بخشدیوے یعنے بغیر مہر کے جان اپنی

لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ

واسطے نبی کے اگر ارادہ کرے نبی یہ کہ نکاح کرے اوسکو خاص واسطے تیرے سوائے مسلمانون کے

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا

تحقیق جان لیا ہمنے جو کچھ کہ مقرر کیا ہے ہمنے اوپر اونکے بیچ حق بیبیون اونکے اور بیچ حق اونکے کہ مالک ہوئین ہین داہنے ہاتھ اونکے تا کہ

يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

نہو اوپر تیرے تنگی اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان

اللہ تعالے نے اس آیت قدسی مین ایسے انواع نکاح کو بیان فرمایا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے حلال فرمائے ہین بقولہ تعالے۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ۔ اے میرے پیغمبر مکرم۔ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ ہمنے تیرے واسطے تیرے ان ازواج کو حلال کیا جنکا اجور تونے دیا ہے ف یعنے جنکے مہر تونے دیے ہین ف یہ قسم اول ہے۔ اجور جمع اجر یعنے اجرت اور یہان مہر مراد ہے۔ یہی مجاہد وغیرہ نے بیان فرمایا۔ اور شیخ الحنفیہ کرخی رح نے نکالا کہ اگر کسی عورت سے کہا کہ مین نے تجھسے دس درم اجرت پر نکاح کیا تو جائز ہے۔ اور دیگر مشائخ نے کہا کہ یہ اطلاق مجازی ہے اور نکاح و اجارہ مین فرق یہ ہے کہ اجارہ مین کوئی مدت بیان کرنا شرط ہے اور نکاح اسکی ضد ہے کیونکہ نکاح مین میعاد باطل ہے اور اگر میعاد بیان کرے تو متعہ ہو جاوے جو حرام ہے اور یہان کوئی متعی رافضی اپنا وہم شیطانی نہین پیش کرسکتا اول تو اسواسطے کہ تمام امت کا اجماع ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی متعہ نہین کیا۔ دوم اسوجہ سے کہ متعہ سے زوجہ نہین ہوتی ہے اور یہان زوجات کی تصریح ہے۔ سوم اسوجہ سے کہ متعیون کے نزدیک بھی اسوقت تک متعہ کا وجود نہ تھا کیونکہ غزوہ احزاب سنہ چار یا پانچ مین ہے۔ چہارم اسوجہ سے کہ متعہ حرام ہو جانے پر احادیث متواترہ اور اجماع امت ہے تو اون روافض شہوت پرستون کا فریب کسی مومن پر اثر نہین کریگا۔ بالجملہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] مہور مراد لیے ہین۔ اور رہا مہر دیے ہین ہا تو مہر دینے سے یہ مراد ہے کہ اونکے واسطے مہر مقرر کر دیے ہین یا بطور معجل ادا [illegible] اب دیکھنا چاہیے کہ آیت سے کون زوجات مراد ہین تو ضحاک و عبدالرحمن بن زید رح نے کہا کہ آیت مین معنی یہ ہین [illegible] مراد لی ہین کہ جنکا مہر دیدے یعنے چاہو جس عورت حلال سے نکاح کرو۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ ضعیف ہے

Marfat.com

اول تو اسوجہ سے کہ ضحاک و ابن زید سے یہ روایت صحیح نہین ہے اور اگر صحیح ہوتی تو بھی اسوجہ سے [illegible]
ہین اور معنے یہ کہ انکا مہر تونے دیدیا ہے اور تم یہ کہتے ہو کہ جنکا مہر آیندہ دیدو۔ اگر ایسا ہوتا تو بجاے [illegible]
تعطی اجورہن۔ ہم نے تیرے لیے ایسی عورتین حلال کین جنکا مہر تو دیدے۔ اور صحیح تو یہ ہے کہ [illegible]
حلال فرمائین تو ضرور ہے کہ یہ تیرے ازواج کی صفت سے موجود ہون حالانکہ تم تو جہان کی عورتین نکالتے ہو [illegible]
کہان ہے کہ وہ آپ کے ازواج ہین۔ بالجملہ بلاغت کلام سے یہ معنی نکالنا باطل ہے۔ [illegible]
بھی ذکر نہین کیا اور صحیح و صواب یہی ہے کہ قسم اول وہ ازواج ہین جو اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے [illegible]
دنیا و زینت چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دار آخرت کو اختیار کیا تھا تو اللہ تعالے نے [illegible] کو
آپ کے واسطے حلال کیا شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کا مہر ہر ایک کے واسطے
ساڑھے بارہ اوقیہ یعنے پانچسو درم تھے۔ سواے ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے و سواے صفیہ بنت حیی بن اخطب کے چنانچہ ام حبیبہ
بنت ابی سفیان کو نجاشی بادشاہ حبشہ رحمہ اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیاہا اور اپنے پاس سے
چارسو دینار مہر دیا اور صفیہ بنت حیی کا یہ واقعہ ہوا کہ فتح خیبر مین یہ بھی قیدیون مین آئین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
انکو اپنے واسطے چھانٹ لیا پھر انکو آزاد کر کے ان کے ساتھ نکاح کیا اور یہی آزاد کرنا انکا مہر قرار دیا اور اسیطرح جویریہ
بنت الحارث مصطلقیہ کہ یہ بنی مصطلق کے قیدیون مین حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے حصہ مین پڑی تھین
اور ثابت رضی اللہ عنہ نے انکو مکاتب کر دیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شرط پر ان کے ساتھ نکاح کیا
خود مال کتابت ادا کر دین۔ مترجم کہتا ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جویریہ بنت الحارث
سے بڑھکر اپنی قوم پر برکت والی عورت مین نے نہین دیکھی کہ بنی مصطلق کے سو خاندان کے لوگ بوجہ اس عورت کے آزاد
کیے گئے۔ مترجم کہتا ہے کہ وہ قصہ یون ہوا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جویریہ رضی اللہ عنہا کی کتابت ادا
کر کے نکاح کیا تو بنی مصطلق کے قیدی جن لوگون کے پاس تھے سب نے آزاد کر دیا اور کہا کہ یہ لوگ تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے سسرالی رشتہ دار ہین (کما فی السنن) اور ام حبیبہ بنت ابی سفیان برخلاف اپنے باپ کے ایمان لاکر حبشہ
کے جانب ہجرت کر گئی تھین تو وہان بعد انتقال شوہر کے نجاشی بادشاہ حبشہ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان
لایا تھا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیاہ دیا اور مہر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی طرف سے ادا کر دیا۔ قولہ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ اور وہ عورتین بھی ہم نے تیرے
واسطے حلال فرمائین جو تیری ملک یمین مین آئین منجملہ اوسکے جو اللہ تعالے نے تجکو جہاد کی غنیمت عطا فرمائی ف قسم
دوم ہے کہ اموال غنیمت مین سے جس عورت کو آپ چاہتے لیکر بطور ملک یمین کے اپنے تصرف مین لاتے [illegible]
دونون آپ کی ملک مین آئین لیکن آپ نے ان دونون کو آزاد کر کے انسے نکاح کر لیا [illegible]
شمعون کو آپ نے بطور ملک کے اپنے تصرف مین رکھا جبکہ وہ مسلمان ہو گئین اور [illegible] مصر نے [illegible]
اونکو بھی آپ نے اپنے تصرف مین رکھا اور یہی آپ کے فرزند ابراہیم علیہ السلام کی والدہ [illegible]

وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِىْ هَاجَرْنَ مَعَكَ۔ اور ہمنے حلال کین تیرے واسطے تیرے چچا کی لڑکیان اور تیری پھوپھیون کی لڑکیان اور تیرے ماموں کی لڑکیان اور تیری خالاؤن کی لڑکیان جنھون نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہے۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ چچا ماموں کو اسواسطے مفرد فرمایا کہ مذکر اشرف ہوتا ہے اور پھوپھیان و خالاؤن کو اسواسطے جمع فرمایا کہ عورتین ناقصات ہوتی ہین جیسے قولہ تعالےٰ عن الیمین وعن الشمائل۔ یعنی یمین بمعنی داہن کو بوجہ شرف کے مفرد فرمایا وشمائل کو یعنی بائین کو جمع فرمایا اور اسیطرح قولہ تعالےٰ یخرجہم من الظلمات الی النور۔ نور مفرد و ظلمات جمع ہے اور اسکے نظائر بہت ہین۔ شیخ نے لکھا کہ اس حکم سے ظاہر ہوا کہ چچا و پھوپھی کی لڑکیان و ماموں وخالہ کی لڑکیان حلال ہین اور یہی قسم سوم ہے اور یہ اسلام کی راہ عدل ہے نہ اسمین افراط ہے نہ تفریط ہے چنانچہ نصرانیون مین یہ افراط تھا کہ جب مرد اور عورت کے درمیان سات پشت یا زیادہ کا فرق ہوجاتا تب البتہ اوس سے نکاح کرتے تھے اور یہودیون مین یہ تفریط تھی کہ اپنے بھائی اور بہن کی لڑکیون سے نکاح کرتے تھے۔ پس اللہ عزوجل نے نصرانیون ویہودیون کی افراط وتفریط کو مٹا کر شریعت اسلام مین راہ عدل متوسط نازل فرمائی۔ پھر اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے چچا وپھوپھی یا ماموں وخالہ کی لڑکی سے اس شرط پر نکاح جائز فرمایا کہ اُنھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی ہو اگرچہ امتیون کے واسطے یہ شرط نہین ہے۔ ابن ابی حاتم نے امہانی بنت ابی طالب سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خطبہ فرمایا تو مین نے آپ کی خدمت مین عذر کیا پس آپ نے میرا عذر قبول کرلیا پھر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ انا احللنا لك۔ الآیہ یعنے اس آیت مین یہ قید ہے کہ اللاتی ہاجرن معک امہانی نے کہا کہ پھر مین آپکے واسطے حلال بھی نہین رہ سکتی تھی کیونکہ مین نے آپ کے ساتھ ہجرت نہین کی تھی بلکہ مین تو مکہ کے رہا کیے ہوے لوگون مین تھی (رواہ ابن جریر والترمذی) مترجم کہتا ہے کہ ترمذی کی روایت مین عذر بھی مذکور ہے کہ مین نے یہ عذر کیا کہ یا رسول اللہ میرا سن بہت ہوا اور میری اولاد بھی بہت ہے۔ ھ۔ بالجملہ اس روایت سے معلوم ہوا کہ ہجرت سے یہ مراد ہے کہ مدینہ منورہ مین ہجرت کر آئی ہون اور یہی ابو رزین وقتادہ رح سے مذکور ہے اور ایک روایت مین قتادہ رح نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت کرنے سے یہ مراد ہے کہ عورتین مسلمان ہوگئی ہون (ابن کثیر) اگر کہا جاوے کہ ہاجرن معک دلالت کرتا ہے کہ حلال صرف وہ ہین جنھون نے آپکے ساتھ ہوکر ہجرت کی ہو حالانکہ ہجرت کرنے مین آپ کے ساتھ کوئی عورت نہین تھی جواب یہ ہے کہ معک سے مراد ساتھی ہونا نہین ہے بلکہ مہاجرہ ہوکر مدینہ مین آپکے ساتھ جمع ہونا منظور ہے جیسے قولہ تعالےٰ۔ واسلمت مع سلیمان یعنے بلقیس نے کہا تھا کہ مین سلیمان کے ساتھ اسلام لائی۔ حالانکہ ساتھی ہونا مقصود نہین ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ اسلام لاکر سلیمان علیہ السلام کے ساتھ ہوگئی اسیطرح یہان یہ مراد ہے کہ ہجرت کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوگئی ہون۔ پھر اللہ تعالےٰ نے قسم چہارم کو بیان فرمایا بقولہ تعالےٰ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِىِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِىُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ق۔ یعنے اور ہم نے تیرے واسطے ایسی عورت حلال کی جو مومنہ ہو بشرطیکہ وہ اپنے نفس کو نبی کے واسطے ہبہ کرے بشرطیکہ نبی چاہے یہ امر کہ اوس سے نکاح کرلے ف۔ مومنہ کی قید سے معلوم ہے کہ آپکے واسطے کافرہ عورت حلال نہین تھی اگرچہ کتابیہ ہو اور اگرچہ آزاد ہو۔ امام الحرمین رح نے کہا کہ علماء کے درمیان اختلاف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے کتابیہ آزادہ سے نکاح جائز تھا یا حرام تھا۔ ابوبکر ابن العربی رح نے کہا کہ صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ پر کافرہ آزادہ حرام تھی اور ہم لوگون سے آپکا امتیاز بھی اسی طرح ہوتا ہے کیونکہ جس جانب سے فضیلت

وراثت زیادہ ہوا وسی مین آپکا حصہ زیادہ ہے اور جس جانب کچھ نقص ہو تو آپکی شان اوس [illegible]
نکاح تو ہم لوگون کے واسطے حلال کیا گیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے فقط مومنہ [illegible]
کتابیہ بوجہ کفر کے حلال نہین تھین — ھ — اب رہا کتابیہ عورت کو بطور ملک یمین کے اپنے تصرف مین رکھنا [illegible]
کے واسطے جائز تھا یا نہین تو اصح یہ ہے کہ جائز تھا اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریحانہ بنت شمعون [illegible]
ہونیکے استمتاع حاصل کیا پھر وہ مسلمان ہوگئین — المواہب — اور ابن کثیر رح نے ذکر کیا کہ ریحانہ [illegible] بنی نضیر مین سے تھین
لیکن ظاہر یہ ہے کہ وہ بنو قریظہ مین سے تھین اسواسطے کہ بنو نضیر کو آپ نے جلا وطن کر دیا تھا اور قیدی تو قریظہ والے ہوئے تھے
چنانچہ واقعہ اوپر گذر چکا ہے — پس حاصل یہ ہوا کہ آزادہ مومنہ اگر اپنے نفس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہبہ کرے
تو اللہ تعالے نے آپکے واسطے اوسکو حلال کر دیا بشرطیکہ آپ کو اوس سے نکاح منظور ہو — اس سے معلوم ہوا کہ بغیر مہر و گواہون کے
خالی آپکا قبول کرنا آپ کے واسطے نکاح تھا اور عنقریب تمام بحث آتی ہے — شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ اس آیت کریمہ مین یہ
دو شرطین مذکور ہین اول یہ کہ اگر وہ اپنے نفس کو پیغمبر کے واسطے ہبہ کرے دوم یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس سے نکاح
چاہین یعنے خالی اوس عورت کے ہبہ کرنے سے نکاح نہین ہو جائیگا اور نہ آپ پر قبول کرنا واجب ہے بلکہ اگر آپ چاہین تو قبول کریں
پس نکاح قبول ہو جائیگا — خَالِصَةً لَّكَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ — درحالیکہ یہ خالص تیرے ہی واسطے ہے سوائے مومنین امت
کے ف — اور آیندہ معلوم ہوگا کہ خلوص وخصوصیت کس امر مین تھی — شیخ رح نے لکھا کہ جیسے اس آیت مین یہ دو شرطین
واقع ہوئی ہین ویسے ہی قولہ تعالے ولا ینفعکم نصحی ان اردت ان انصح لکم ان کان اللہ یرید ان یغویکم الآیہ یہ حضرت نوح کا قول ہے
اور موسیٰ نے کہا کہ یا قوم ان کنتم آمنتم باللہ فعلیہ توکلوا ان کنتم مسلمین — اس آیت مین بھی دو جگہ شرط ہے — مترجم کہتا ہے کہ اس سے
فقہاء کا ایک مسئلہ متعلق ہے جو بعض رح نے ذکر کیا ہے کہ شرط پر شرط آنا فقہاء کے نزدیک مشروط ہے کہ شرط اول پر شرط دوم کا
وجود مقدم ہو چنانچہ اگر کسی نے یون کہا کہ اگر مین نے یہ پھل کھایا اگر مین سوار ہوا تو تجھے طلاق ہے پھر اوس نے وہ پھل بھی کھایا
اور سوار بھی ہوا تو دیکھا جاوے کہ اگر پہلے سوار ہوا پھر پھل کھایا تو طلاق واقع ہوگئی ورنہ نہین لیکن یہ شرط ہے کہ ایسے کلام مین
غور کر لیا جاوے کہ وہان ایسا قرینہ نہ ہو جو شرط دوم کو شرط اول پر مقدم ہونے سے روکے و مانع ہو جیسے اوس نے کہا
کہ اگر مین نے تجھسے نکاح کیا اگر مین نے تجھے طلاق دی تو میرا غلام آزاد ہے پس اس صورت مین قرینہ موجود ہے کہ نکاح کرنے سے
طلاق پہلے نہین ہو سکتی ہے — ط — شیخ ابن کثیر رح نے اس آیت کی تفسیر مین لکھا کہ امام احمد نے بسند صحیح سہل بن سعد
الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر ایک عورت نے عرض کیا کہ یا رسول
اللہ مین نے اپنے نفس کو آپ کے واسطے ہبہ کیا پھر یہ عورت بہت دیر تک کھڑی رہی پس ایک مرد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
اگر آپ کو اسکی حاجت نہ ہو تو آپ میرے ساتھ اسکا نکاح کر دین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ [illegible]
کچھ ہے کہ تو اسکو مہر مین دیگا پس اوس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس تو سوائے [illegible] اس ازار کے [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو نے اپنی ازار اسکو دیدی تو پھر تو بغیر ازار بیٹھا رہیگا پس [illegible]
اوس نے آکر عرض کیا کہ مین نے کچھ نہین پایا تو آپ نے فرمایا کہ تلاش کر اگرچہ لوہے کی انگوٹھی [illegible]

...صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بھلا تیرے پاس قرآن مین سے کچھ ہے اوسنے عرض کیا کہ ہان سورہ فلان سورہ فلان اوس نے
... کا نام لیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ مین نے اس عورت کو تیرے نکاح مین دیا بعوض اسکے جو قرآن
تیرے پاس ہے (رواہ مالک والبخاری ومسلم) وقال الامام احمد حدثنا عفان بن مسلم نا مرحوم بن عبد العزیز العطار سمعت ثابتا یقول کنت مع انس جالسا وعنده
ابنة له فقال انس جاءت امرأة الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقالت یا نبی اللہ ہل لک فی حاجة فقالت ابنته ما کان اقل حیاءها فقال ہی خیر
منک رغبت فی النبی فعرضت علیه نفسها ـ ثابت البنانی رح نے کہا کہ مین حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اور انکے پاس انکی
ایک لڑکی تھی پس انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمانا شروع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت نے آکر عرض کیا کہ یا
رسول اللہ بھلا آپ کو میری جانب کوئی حاجت ہے ـ یہ سنکر حضرت انس رض کے دختر نے کہا کہ اس عورت کی حیا کسقدر قلیل تھی پس
انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اری یہ عورت تجھسے بہتر تھی کہ اس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رغبت کی پس اپنی ذات کو آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین پیش کیا (وقد رواہ البخاری) وقال احمد حدثنا عبد اللہ بن بکر نا سنان بن ربیعة عن الحضرمی عن انس
بن مالک ان امرأة اتت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ابنة لی کذا وکذا فذکرت من حسنها وجمالها فآثرتک بها فقال
قد قبلتها فلم تزل تمدحها حتی ذکرت انها لم تصدع ولم تشتک شیئا قط فقال لا حاجة لی فی ابنتک ـ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین ایک عورت نے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ایک دختر ایسی ایسی صفت کی ہے ـ
پس اسنے اپنی دختر کے حسن وجمال کو ذکر کرکے کہا کہ مین نے وہ آپ کے واسطے ایثار کی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا
مین نے اوسکو قبول کیا ـ پھر وہ عورت برابر اپنی دختر کے تعریف مدح کرتی رہی یہان تک کہ اسنے یہ بھی بیان کیا کہ کبھی اسکے سر مین درد نہین
ہوا اور کبھی وہ کسی چیز مین مشکوک نہین ہوئی یعنے کچھ بھولی نہین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تیری دختر مین کوئی حاجت
نہین ہے (ہذا الحدیث لیس فی الکتب الصحاح) مترجم کہتا ہے کہ بھلا قبول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرف سے ظاہرا وعدہ تھا
کہ بشرط پسندیدگی قبول کرلونگا پھر جب وہ عورت اپنی لڑکی پیش کرتی اسوقت جو مناسب ہوتا وہ جواب فرماتے پھر جب اسنے کہا کہ کبھی اسکے
سر مین درد تک نہین ہوا تو گویا آپ نے اسکو اپنے لایق خیال نہین فرمایا کیونکہ ایک حدیث مین وارد ہے کہ مومن کو برابر اسکے جسم ومال پر
دکھ وآزار پہونچتا رہتا ہے یہان تک کہ وہ گناہون سے پاک نکلتا ہے ـ اور ایک روایت مین ہے کہ ایک نے اپنی کامل تندرستی کو آپ سے
بیان کیا تھا تو فرمایا کہ تو ہم مین سے نہین ہے ـ پس یہان بھی اس عورت سے کراہت کی ـ اور یہان سے یہ نکتہ شریفہ ظاہر ہوا کہ حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالے نے اس مرتبہ کمال پر پہونچایا تھا کہ آپ مین ہوائے نفس کا تعلق کچھ بھی باقی نہین تھا پس آپکے
... ہر چند یہ عورتین مباح فرمائین لیکن آپ نے اسکو قبول فرمایا جو پاکیزگی فطرت مین اصل تھی اور باقی کسی عورت کو نہ لیا ہر چند کہ خوبصورت
نوجوان ہو پس گویا آپ کے واسطے یہ امور امتحان تھے اور حق تعالے نے آپ کو معصوم فرمایا فالحمد للہ رب العالمین ـ شیخ رحمہ اللہ نے
کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جن عورتون نے اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہبہ فرمایا تھا انمین
خولہ بنت حکیم ہے (رواہ ابن ابی حاتم) پس احتمال ہے کہ خولہ بنت حکیم ہی ام سلیم ہو یا کوئی دوسری عورت ہو ـ مترجم کہتا ہے کہ بعض
... کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسی کوئی عورت نہین تھی جسنے اپنے آپکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہبہ
... ہے کہ اسکے معنے یہ ہین کہ بعض عورتون نے نور ایمانی کے رغبت سے اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے

Marfat.com

پیش کیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو قبول نہین کیا۔ کیونکہ بہت احادیث صحیحہ سے [illegible]
پیش کیا ہے چنانچہ مسند احمد وصحیح بخاری وغیرہ سے ثبوت مین بعض احادیث کا ذکر اوپر ہو چکا ہے تو او [illegible]
کہ آپ نے موہوبات مین سے کسی کو قبول نہین کیا ولیکن شیخ ابن کثیر رح نے ذکر کیا کہ ابن ابی حاتم نے محمد بن [illegible]
بن عبیدہ عن محمد بن کعب وعمرو بن الحاکم وعبد اللہ بن عبیدہ سے روایت ہے کہ ان لوگون نے مرسل بیان کیا کہ [illegible]
وآلہ وسلم نے اپنی زوجیت مین تیرہ۱۳ عورتین قبول فرمائین از انجملہ چھ۶ عورتین قریش مین سے تھین حضرت خدیجہ وعائشہ وحفصہ وام حبیبہ
وام سلمہ۔ اور تین عورتین بنو عامر بن صعصعہ سے تھین اور دو عورتین بنو ہلال بن عامر سے ایک میمونہ بنت الحارث اور اسی نے اپنی آپکو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کیا تھا اور دوسری زینب ام المساکین ہے رضی اللہ عنہن اور ایک عورت از خاندان بنی بکر بن کلاب
تھی جسنے دنیا اختیار کی اور ایک عورت خاندان بنی الجون مین سے تھی اور اسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پناہ مانگی تھی
اور ایک زوجہ بنو اسد مین سے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ہے اور دو عورتین قیدیون مین سے صفیہ بنت حیی اور جویریہ بنت الحارث
خزاعیہ رضی اللہ عنہا ہین۔ (رواہ ابن ابی حاتم)۔ مترجم کہتا ہے کہ شیخ رح نے اس روایت مین کچھ کلام نہین کیا اور مترجم کو
اسکی توضیح ضروری ہے تاکہ غلط فہمی نہو۔ واضح ہو کہ اس روایت مین حضرت ام المومنین میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کے نسبت
مذکور ہے کہ انھون نے اپنے نفس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہبہ کیا تھا۔ ظاہرا اسکے معنی یہ ہین کہ انھون نے ہبہ
کیا مگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونسے نکاح کر لیا کیونکہ صحاح وسنن مین روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
میمونہ رض سے احرام کے حالت مین نکاح کیا اور حلال ہونے کی حالت مین مکہ سے باہر مقام سرف مین زفاف کیا۔ ح۔ اور فقہاء
مین اسی حدیث سے یہ مسئلہ نکلا کہ محرم کو حالت احرام مین نکاح کرنا جائز ہے یا نہین پس امام ابو حنیفہ رح وایک جماعت کے نزدیک
اسی حدیث سے جائز ہے اور امام شافعی وایک جماعت کے نزدیک نہین اسواسطے کہ اس حدیث مین دوسری روایت سے نکلتا ہے
کہ جب آپ مکہ تشریف لیگئے تو حالت حلت مین نکاح کیا تھا۔ پھر اگر یہ مرسل روایت ابن ابی حاتم رح کی جو اوپر مذکور ہوئی ہے صحیح ہو تو
شاید عقد نکاح نہو بلکہ وہ نکاح بطور ہبہ تھا۔ مترجم کہتا ہے کہ روایت امام شافعی رح مین ایک علت دیگر ہے وہ یہ کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مین سال فتح واس سے پہلے قضائے عمرہ اور اس سے بعد حجۃ الوداع مین تشریف لے گئے اور بہر حال مکہ مین داخل ہونا
بطریق احرام ہوگا مگر آنکہ سال فتح مین ہو۔ علاوہ برین سال فتح مین یہ آیت نازل ہو چکی تھی اور اسمین قید ہے کہ مومنہ مہاجرات سے نکاح کا
جواز ہے اگرچہ اسکا جواب ہو سکتا ہے کہ میمونہ رض جو ابن عباس رضے اللہ عنہ کی خالہ ہین بعد نکاح کے ہجرت مین آپ کے ساتھ تھین
یا ہبہ نفس والی عورت مین ہجرت کے قید نہین ہے۔ بالجملہ مسئلہ نکاح محرم مین الی آخر مذکور سے بہت تعلق ہے۔ امر دوم یہ کہ ایک عورت
بنو بکر بن کلاب کے نسبت مذکور ہے کہ اسنے آیۃ التخییر مین دنیا اختیار کی۔ حالانکہ صحاح کی روایات مین [illegible] کہ جب حضرت ام
المومنین عائشہ صدیقہ رض نے اللہ تعالے ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ودار آخرت کو اختیار کیا تو آپ کے جمیع ازواج مطہرات نے
اختیار کیا اور کسی روایت صحیح مین مذکور نہین کہ آپ کے کسی زوجہ نے دنیا کو اختیار کیا ہے۔ اور یہ روایت جو ابن ابی حاتم سے [illegible]
مذکور ہے اسمین موسی بن عبیدہ راوی ضعیف ہے۔ امر سوم یہ کہ ایک عورت بنی الجون مین سے تھی جسنے آپ سے [illegible]
اسکے معنے یہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا پھر جب وہ آپ کے [illegible]

[illegible] سمجھا اور گویا اسنے کراہت کی پس آپ نے ابواسید الساعدی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اسکو رازقیہ دو کپڑے پہنا کر اسکے گھر والوں میں رخصت کر دو ۔ کما فی البخاری ۔ اور یہ اوپر مذکور ہو چکی ہے ۔ اور بات یہ ہوئی کہ حالت زفاف میں اسنے کہا کہ اعوذ باللہ منک ۔ یعنی میں آپ سے اللہ تعالے کی پناہ لیتی ہوں ۔ پس آپ نے فرمایا کہ تو نے پاک عظیم سے پناہ لی ۔ اچھا اپنے لوگوں میں جا کر مل ۔ چنانچہ دوسری روایت میں مصرح ہے ۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ امر اسنے کراہت کی وجہ سے نہیں کہا تھا اگرچہ غالباً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو ابواسید الساعدی رضی اللہ عنہ سے اسکا مقولہ بیان کیا تو ابواسید رضی اللہ عنہ نے یہی سمجھے کہ گویا اسنے کراہت کی ۔ حالانکہ اصل بات یہ ہوئی تھی کہ ازواج مطہرات نے اس بیچاری بھولی بھالی کو یہ فقرہ سنا دیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالے سے پناہ مانگنے اور اعوذ باللہ منک ۔ کہنے سے رضامند ہوتے ہیں ۔ اور اسکو انہوں نے تو یہ سے کہا کہ وہ نادان یہ سمجھی کہ جیسے زمانہ جاہلیت میں مرد اسکو اپنی قوت و فخر سمجھتے تھے شاید اسیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے وقت میں اس کلمہ سے خوش ہو جاوینگے پس اسنے جب اپنی سمجھ کے موافق آپ کو بہت خوش کرنے کے لیے یہ فقرہ کہا تو آپ نے اس کلمہ کی تعظیم میں ہاتھ کھینچا اور اوسکو اپنے میکے چلے جانے کا حکم دیا یعنے بائنہ طلاق دیدی حالانکہ وہ اس حالت کو دیکھکر بہت متعجب ہوئی ہوگی کہ یہ معاملہ اسطرح برعکس کیوں واقع ہوا اور یہ واقعہ جس سے اس نے دھوکا اٹھایا تھا حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے صحیح روایت فرمایا ہے کہ ہم سب ازواج نے ملکر یہ فقرہ جمایا تھا جسکے معنے وہ عورت یہ سمجھی اور آخر اس نعمت سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج مطہرات میں داخل ہووے محروم ہوگئی اور یہ اسکی مقدر تھی ۔ امر چہارم یہ کہ اثر مذکور میں آیا کہ آپ کے زوجات میں صفیہ بنت حیی اور جویریہ بنت الحارث دو قیدیاں تھیں ۔ واضح ہو کہ مال غنیمت میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے صفی کا اختیار تھا یعنے تمام غنیمت میں سے کوئی باندی غلام گھوڑا وغیرہ جو چاہتے اپنے واسطے صفی کرتے تھے ابوداؤد کے روایت میں وارد ہوا کہ صفی خیبر میں سے صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں ۔ پھر معلوم ہو چکا کہ آپ نے صفیہ کو آزاد کر کے نکاح کر لیا تھا اور جویریہ بنت الحارث کی کتابت ادا کر کے نکاح کر لیا تھا بالجملہ اس اثر مذکور سے یہاں اسقدر استدلال کیا کہ میمونہ بنت الحارث منجملہ ان عورتوں کے ہیں کہ جنھوں نے اپنے آپکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہبہ کیا تھا ۔ پھر شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ قتادہ رح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ عورت مومنہ جس نے آپکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہبہ کیا ہو انہیں میں سے میمونہ بنت الحارث ہیں ۔ شیخ نے کہا کہ یہ روایت اول تو مرسل ہے اور دوم منقطع بھی ہے اور مشہور یہ ہے کہ زینب جسکو ام المساکین کہا کرتے تھے وہ زینب بنت خزیمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات ہی میں آپکی زوجہ ہونے کی حالت میں انتقال فرما گئیں واللہ تعالے اعلم بالصواب اور اس بیان سے غرض یہ ہے کہ جن عورتوں نے آپکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہبہ کیا تھا وہ بہت ہیں چنانچہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جن عورتوں نے اپنے آپکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہبہ کیا تھا میں انپر غیرت کھاتی تھی اور کہا کرتی کہ کیا عورت اپنے آپ کو ہبہ کرتی ہے پھر جب اللہ عزوجل نے اتارا ترجی من تشاء منہن وتؤوی الیک من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلا جناح علیک الآیہ تو میں نے عرض کیا کہ میں دیکھتی ہوں کہ اللہ عزوجل آپکی خوشی خاطر میں جلدی فرماتا ہے (رواہ البخاری واحمد وغیرہ) لیکن ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسی کوئی عورت نہ تھی جس نے اپنے آپکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کے واسطے ہبہ کیا (رواہ ابن جریر) اسکے معنے یہ ظاہر ہوتے ہین کہ جن عورتون نے اپنی [illegible]
کسی کو قبول نہین کیا اگرچہ قبول کرنا آپ کے واسطے مباح فرمایا گیا تھا کیونکہ وہ اسی شرط سے تھا کہ آپ [illegible]
کے واسطے مباح فرمایا گیا تھا چنانچہ فرمایا خَالِصَةً لَّكَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ [illegible]
خالص ہے سواے مومنون کے **ف** یعنے جو عورت اپنے نفس کو ہبہ کرے تو بدون مہر کے اوسکو اپنے نکاح مین [illegible]
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے حلال کیا اور کسی امتی کے واسطے حلال نہین ہے۔ چنانچہ عکرمہ [illegible]
فقط تیرے ہی واسطے حلال ہے اور سوای تیرے کسی کے واسطے حلال نہین ہے چنانچہ سواے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
مرد کے واسطے کسی عورت نے اپنے آپکو ہبہ کیا تو یہ عورت اوسکو حلال نہوگی یہان تک کہ اوسکو کچھ مہر دیوے [illegible]
قول مجاہد وشعبی وغیرہم ہے اور معنے یہ ہین کہ اگر کسی عورت نے اپنے آپ کو کسی مرد کے واسطے تفویض کیا تو جب مرد اوسکے ساتھ وطی
کریگا تو مرد پر اوسکا مہر المثل واجب ہوگا یعنے جیسا مہر ایسی عورتون کے واسطے ہوتا ہو وہ واجب ہوگا۔ مترجم کہتا ہے کہ [illegible]
کہ اگر کسی عورت نے مرد کا ایجاب قبول کیا حالانکہ مہر کا کچھ ذکر نہ ہوا تو جب مرد اس سے وطی کریگا تو مہر واجب ہوگا لیکن مہر کچھ مقرر نہین
ہوا تو مہر المثل واجب ہوگا چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کوفہ مین یہی مسئلہ پوچھا گیا پس انھون نے تامل کیا حتی کہ ایک
مہینہ تک پوچھنے والے آتے جاتے رہے پھر فرمایا کہ مجھے اس بارہ مین کوئی نص نہین معلوم ہے لیکن مین اپنے اجتہاد سے شرعی حکم بتلاتا
ہون پس اگر وہ حق ہو تو اللہ تعالے کیطرف سے ہے اور اگر خطا ہو تو وہ میری جانب اور شیطان کیجانب سے ہے پھر کہا کہ میرے اجتہاد
مین یہ نکلتا ہے کہ ایسی عورت کے واسطے اوسکا مہر المثل ہے نہ اوسمین کمی ہے نہ زیادتی ہے پس بنی اشجع کے چند لوگ کھڑے ہوئے
اور انھون نے کہا کہ ای ابن مسعود جسطرح آپ نے حکم بتلایا ہے یہی ہماری قوم مین بروع بنت واشق الاشجعیہ کے حق مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہر مثل کا حکم دیا تھا جسکا مہر مقرر نہین ہوا تھا پھر اوسکا شوہر مر گیا تھا۔ جب حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے
یہ سنا تو بہت ہی زیادہ خوش ہوئے کہ اونکا اجتہاد موافق نص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقع ہوا (ابو داؤد و ترمذی صحیح)
پھر جسطرح موت کیوجہ سے مہر متقرر و متاکد ہو جاتا ہے اسیطرح وطی سے بھی متاکد ہو جاتا ہے اور یہ حکم امت کے واسطے عام ہے اور
خالص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے مفوضہ عورت کے لیے کچھ واجب نہین ہوتا تھا اگرچہ وہ آپکی مدخولہ ہو جاوے
کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے بغیر مہر و گواہون و بغیر ولی کے تزوج حلال تھا چنانچہ قصہ زینب بنت جحش رضی اللہ
عنہا مین بھی گذرا اور قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ قولہ تعالے خالصۃ لک الایہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ سوای رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے کسی عورت کیواسطے جائز نہین ہے کہ اپنے آپکو کسی مرد کے واسطے بغیر ولی و بغیر مہر کے ہبہ کرے (ابن جریر) [illegible]
امت کیواسطے مہر و گواہون وغیرہ کی شرط ہے اللہ تعالے فرماتا ہے۔ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ
فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ۔ ہمکو معلوم ہے جو کچھ ہمنے [illegible]
انکی زوجات کے اور در بارہ انکی مملوکات کے جو اون کے داہنے ہاتھون کی ملک ہین **ف** حضرت [illegible]
وحسن و قتادہ وابن جریر نے کہا یعنے مومنون پر اللہ تعالے کا مفروضہ ہے کہ زوجات [illegible]
چاہے جسقدر ہون اور اون پر مہر و گواہ و نفقہ اور ولی شرط کیا گیا ہے۔ پس حاصل یہ ہوا کہ [illegible]

Marfat.com

...ہے اونکی ازدواجات و مملوکات مین فرض فرمایا وہ معلوم ہے اور خالص تیرے واسطے ہمنے ان باتوں مین سے
... فرمائی ہے لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ تاکہ تجھپر کسی قسم کی شقت نہ ہو ف۔ اور بھید یہ تھا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ... ان مین عین عدل و حکمت کردیا تو آپ کے نفس کے جانب سے کسی افراط و تفریط کا مقام ہی باقی
... واسطے ان ... کی ضرورت ہوتی حتی کہ اللہ تعالے نے آپکے واسطے سابق و لاحق جمیع احوال مین مغفرت فرمائی چنانچہ سورۂ
... مین بصراحت موجود ہے اور یہ نعمت عظمی اس عالم کی پیدائش سے بھی پہلے علم الٰہی عزوجل مین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے واسطے تقدیر ازل مین سابق ہوچکی تھی۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا۔ اور اللہ تعالے غفور رحیم ہے
... اوسکا علم ازلی سابق ہے حالانکہ اوسوقت تک عالم کا وجود بھی نہ تھا تو وہ ان لوگون کے افعال و طاعات پر مبنی نہین ہوسکتا ہے

لہذا حق عزوجل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا

تُرْجِي مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَن تَشَاءُ ۖ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ

ڈھیل دیوی تو جسکو چاہے اون مین سے اور دیوے طرف اپنے جگہ جسکو چاہے اور جسکو بلوا بھیجے تو اون مین سے کہ ایک کنارہ کردیا تھا اونکو

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ

نہین گناہ اوپر تیرے یہ بہت نزدیک ہے اس بات سے کہ ٹھنڈی ہین آنکھین اونکی اور نہ غم کھاوین اور راضی رہین

بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَلِيمًا

ساتھ اوس چیز کے کہ دیتا ہے تو اونکو ساریان اور اللہ جانتا ہے جو کچھ بیچ دلون تمھارے کے ہے اور ہے اللہ جاننے والا تحمل والا

امام احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی یعنی عروہ رح نے کہا کہ میری خالہ حضرت ام المؤمنین
عائشہ ایسی عورتون پر عار و غیرت کرتین جو اپنے آپکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہبہ کرتی تھین اور کہتین کہ کیا عورتکو
شرم نہین آتی کہ بغیر مہر کے اپنے آپ کو پیش کرے پھر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی۔ تُرْجِي مَن تَشَاءُ الآیہ تو
عائشہ رضنے کہا کہ یا رسول اللہ مین دیکھتی ہون کہ رب عزوجل آپکی خوشی خاطر مین مسارعت فرماتا ہے (رواہ البخاری ایضًا) اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ آیت ایسی عورتون کے بارہ مین ہے جو اپنے آپکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہبہ کرتی تھین۔
مترجم کہتا ہے کہ واللہ نہایت خوبی ایمان کی عورتین تھین کہ اونکو دنیا کی خواہش نہ تھی بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی
جان قربان کرنا چاہتی تھین پس اونکو اپنی نیت کا حسن ثواب بہرصورت حاصل ہے اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبول نہ کرین
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالے نے اختیار دیا لقولہ تعالے۔ تُرْجِي مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ یعنی تجھے اختیار ہے
کہ تاخیر دیوے ان عورتون مین سے جسکو تو چاہے ف۔ واضح ہو کہ علماء مفسرین کے یہان تین قول ہین اول یہ کہ آیت قدسی
... و اہبات ہے یعنی ایسی عورتون کے بارہ مین ہی جو اپنے آپکو ہبہ کرین اور قول دوم یہ کہ آیت قدسی در بارہ زوجات
... ہے یعنی جو زوجات موجودہ ہین ان مین سے ہر ایک کی باری کے حکم مین ہے قول سوم یہ کہ آیت قدسی ان سب کے واسطے
ہے ... واہبات کے قبول کرنے یا نہ کرنے مین اور زوجات کی باری باندھنے مین عام ہی پس بنا بر قول اول کے آیت کی تفسیر یہ ہے
کہ ... اپنے نفس کو پیش کرین تجھے اختیار ہی کہ بالفعل اوسکو قبول نہ کرے بلکہ تاخیر دے۔ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَن تَشَاءُ

Marfat.com

اور جسکو تو چاہے اپنے پاس جگہ دی ف یعنے اوسکی آرزو کو قبول کرلے [illegible]
قبول کرکے اپنے پاس جگہ دے اور جسکو چاہے قبول نہ کرے۔ مترجم کہتا ہے کہ بجائے قبول [illegible]
گویا نکتہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور قدسی مین محبت الٰہی کیوجہ سے [illegible]
فدا کرنا اونکی عین مراد تھی تو بسا اوقات صاف انکار کرنے مین اونکی جان جاتے رہنے کا خطرہ [illegible]
آیندہ معلوم ہوگا پس حسن عبارت کے ساتھ حکم دیا کہ تاخیر دیدے۔ پھر انہین بھی عورتون کی [illegible]
بقولہ تعالےٰ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ۔ اور جن عورتون کو تونے معزول کیا اونمین
جسکی تو خواہش فرماوے تجھپر کچھ گناہ نہین ہے ف یعنے جن واہبات کو بالفعل تونے تاخیر دی تھی تو بعد اوسکے ان مین سے جسکو
تو چاہے خواہش کرے تو تجھپر کچھ مضائقہ نہین ہے۔ عامر شعبی رحمہ اللہ تعالےٰ نے اس آیت مین فرمایا کہ کچھ عورتون نے اپنے آپ کو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہبہ کیا تو بعض کو آپ نے اپنے پاس جگہ دی اور بعض کو تاخیر دی چنانچہ انھون نے بعد انکے
نکاح ہی نہین کیا اور انھین مین سے ام شریک رضی اللہ عنہا بھی ہین (ابن کثیر) مترجم کہتا ہے کہ بیان سے انکی آرزو کا پتا چل ہو
سکتا ہے کہ کسدرجہ اونکو استغراق محبت ایمانی تھا کہ تاخیر دینے کے بعد انھون نے اسی امید پر کہ معلوم نہین آپ کس وقت خواہش فرماوین
اور شاید اسکا کوئی وقت آوے تو انھون نے کسی مرد سے اپنا نکاح ہی نہ کیا اسی واسطے اللہ عز وجل نے فرمایا ذٰلِكَ أَدْنَىٰ
أَنْ تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ۔ یہ حکم مذکور اس امر سے زیادہ قریب ہے کہ ان عورتون کی آنکھین ٹھنڈی رہین
اور غمناک نہو جاوین ف یعنے صاف انکار کرنے سے جو غم و رنج اونکو ہوتا اسکے بہ نسبت اقرب یہ ہے کہ تاخیر دی اور بعد تاخیر کے
بھی تیری مشیت پر موقوف ہے کہ اہمین انکی آنکھین ٹھنڈی رہین گی اور غمگین نہ ہونگی۔ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ط
اور جو کچھ تونے اونکو دیا اوسپر راضی رہین گی سبکی سب ف کیونکہ ہر ایک کو امید موجود ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے خلق جمیل سے ناامیدی نہین ہے بس جو کچھ جواب صواب آپ نے اونکو دیا اوسپر راضی و امیدوار رہین گی [illegible]
تفسیر بنا بر قول اول ہے کہ آیت مین واہبات مراد ہین اور یہ بعض مفسرین کا قول ہے اور اکثر مفسرین کے نزدیک آیت مین موجود
ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن مراد ہین اور آیت قدسی اونکی باری کے حکم مین ہے پس قولہ تعالےٰ ترجی من تشاء منہن سے
یہ مراد ہے کہ اپنی ازواج مین سے جسکے حق مین تیرا جی چاہے تاخیر دی یعنے اوسکی باری چھوڑ دی اور جسکا [illegible]
الخ ات اپنے پاس جگہ دے چنانچہ فرمایا و تووی الیک من تشاء یعنے جسکو چاہے اپنے پاس جگہ دے [illegible]
کہ جسکو چاہین مقدم کرین اور جسکو چاہین موخر کرین اور جسکو چاہین اپنی بستر پر بلاوین اور جسکو چاہین [illegible]
جن عورتون کے واسطے باری مقرر کی ہو اور دوسریون کو معزول رکھا ہو تو معزولات کے حق مین [illegible]
ممن عزلت فلا جناح علیک۔ یعنی معزولات مین سے پھر جسکی تونے خواہش کی تو تجھپر کچھ مضائقہ نہین [illegible]
اب چاہو اوسکو اپنے پاس جگہ دیدو اور جنکو جگہ دی تھی اونکو معزول کردو۔ ذلک ادنی [illegible]
بما اتیتھن کلھن۔ یعنے جب یہ ازواج اسبات کو جان لینگی کہ باری باندھنے کے حکم مین اللہ تعالےٰ [illegible]
اور جسطرح تو چاہے سب تیرے اختیار مین دیا ہے حتی کہ تیرا جی چاہے باری مقرر کر اور نہ [illegible]

[illegible] نہین ہے پھر تو اپنے اختیار سے انکے واسطے باری مقرر فرمائیگا تو خوش رہین گی اور سمجھین گی کہ یہ آپ کا اخلاق
[illegible] ہے اور احسان کرکے ہرایک کی باری مین اوسکو سرفراز کیا پس جو کچھ توجسکو عطا فرمائیگا سبھی خوش و راضی رہین گی
[illegible] مَا فِی قُلُوبِکُمْ ۔ اور جو کچھ تمہارے دلو نمین ہے اللہ تعالے اوسکو جانتا ہے **ف** کہ آدمی کو بعض کیجانب
[illegible] بہ نسبت دوسری زوجہ کے دلی میلان ہوتا ہے جو اوسکے اختیاری نہین ہے پس اللہ تعالے نے اسپر مواخذہ بھی نہین رکھا ہے ۔۔
وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا ٥ اور اللہ تعالے علیم حلیم ہے **ف** پس وہ حلم سے مغفرت فرماتا ہی لہذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج کے درمیان بہت عدل و انصاف سے باری مقرر فرماتے تھی پھر دعا کرتے
کہ الہی جو امر میرے امکان مین ہے اوسمین میرا یہ فعل ہے اور جو میرے امکان مین نہین (یعنی محبت) تو اوسمین مجھی ملامت نہ فرمائیو (رواہ احمد والاربعۃ)
اور تیری ہی قبضہ مین ہے یعنے قلب (ابو داؤد) خلاصہ یہ کہ قلبی میلان مثلاً ازواج مطہرات مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے
جانب سب سے زیادہ تھا تو اسی بارہ مین یہ دعا بطور عذر ہے ۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ مقام ایک لطیف اشارہ کو متضمن ہے اور وہ
یہ ہے کہ ہم لوگون کے واسطے اللہ تعالے نے حدود مقرر فرمائے ہین کہ ہم لوگ اپنے اختیار پر نہین چھوڑے گئے بلکہ اللہ عزوجل نے ہمارے
نفوس کو ان حدود کا پابند فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان عالی متعالی یہ ہی کہ اللہ تعالے نے آپ کے واسطے حدود نہین
رکھے اور آپ کے اختیار پر چھوڑ دیا پس ہم لوگونکا امتحان اسطرح ہے کہ حدود پر نہ اختیار کرکے امتحان لیا جاتا ہی اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہر امتحان اسطرح تھا کہ آپ خود مختار فرمائے گئے تاکہ دیکھا جاوی کہ حدود الہی پر قائم ہین ۔ پھر ہم لوگون کے
واسطے حدود مقرر کرنیکے بعد اگر امتحان مین خطا ہو تو مواخذہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے مواخذہ کچھ نہین ہے
کیونکہ ہم لوگ جہان خطا کرین گے وہان اپنے نفس کی پیروی پر خطا کرین گے اور یہی گناہ ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
واسطے حکم نفس باقی نہین ہے تو وہان جو کچھ صادر ہو وہ سب ظہور شان الہی عزوجل ہے اسیواسطے فرمایا و ماینطق عن الھوی ۔
یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی خواہش نفس سے بات نہین بولتے بلکہ وہ تو وہی بات ہی جو اونکو وحی کیگئی ۔ حرب پھر
وحی جلی قرآن مجید ہے اور وحی خفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث و جمیع افعال ہین اور جس مومن نے نور ایمان سے یہ نکتہ
سمجھ لیا وہ ان آیات کی تفسیر کو بہت اچھی طرح سمجھیگا کہ کیونکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے یہ خصائص اختیارات عطا فرمائے
[illegible] خطیب نے لکھا کہ مین نے خصائص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شرح التنبیہ مین بہت طویل بیان کیا ہے اور یہان
[illegible] بیان کرتا ہون کیونکہ آپ کے خصائص کا بیان کرنا مستحب ہے اور امام نووی نے روضہ مین کہا کہ بلکہ بیان کرنیکو
[illegible] کہنا بھی بعید نہین ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ جاہل آدمی کسی حدیث صحیح مین کوئی امر دیکھکر اوسکو سنت سمجھکر اوسپر عمل کرنے لگے
[illegible] معلوم نہو کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات مین سے ہے ۔ مترجم کہتا ہے کہ اس قول سے
[illegible] جو امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات مین سے ہو اوسپر کسیکو عمل کرنا جائز نہین ہے بلکہ خصوصیات دو قسم
[illegible] قسم کی ہین کہ اونپر دوسری کو عمل کرنا جائز نہین ہے جیسے چار سے زیادہ نکاح کرنا یا واہبہ عورت کو قبول کرنا اور
[illegible] کی ہین کہ ان پر امت کو عمل کرنا مستحب ہے مثلاً نماز تہجد و وتر وغیرہ اور علماء نے کہا کہ اگر نماز تہجد آپ پر واجب
[illegible] تو وہ ہم لوگون کے حق مین بھی سنت موکدہ ہوگی اور اگر وہ آپ پر واجب تھی تو ہم لوگون کو اسپر عمل کرنا مستحب ہے

پھر خطیب رح نے یہاں خصائص میں سے چند انواع ذکر کیے اور مترجم ہر ایک کے ذیل میں
واجبات - از انجملہ صلوۃ الضحی یعنے نماز چاشت ہے - مترجم کہتا ہے کہ بعض صحابہ نے
دیکھا اور خلفاء راشدین سے بھی مواظبت مروی نہیں ہے اور بعض صحابہ سے روایت
مختلف ہیں - دوم وتر - مترجم کہتا ہے کہ وتر سے مراد نماز شب ہے یعنے تہجد اور
نکتہ ہے کہ ازواج مطہرات کو باری اور بستر کا حق واجب نہیں دیا کیونکہ اگر حق اونکا واجب
لیکن واجب ہونے کی دلیل میں ایک تردد ہے کہ ایک حدیث میں یوں آیا کہ اگر نیند کے غلبہ یا
شب نہیں پڑھتے تو بعد طلوع آفتاب کے زوال سے پہلے قضا کر لیتے تھے -
یا شاید آپ کو اختیار دیا گیا ہو کہ درصورت ناسازی مزاج کے بعد طلوع آفتاب کے آپ کے واسطے اس
تعالے ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک الایہ کی تفسیر میں توضیح گذر چکی ہے - سوم - کہا گیا کہ
واسطے سواک کرنا - مترجم کہتا ہے کہ اسمین بھی تردد ہے - اگرچہ اظہر یہی ہے کہ وجوب ہو
مشورہ کرنا بقولہ تعالے - شاورہم فی الامر - ششم ازواج مطہرات کی تخییر کا مسئلہ اسی سورہ میں
بہت سی چیزیں آپ پر خاصکر حرام تھیں از انجملہ مال زکوۃ یا صدقہ لینا اور لکھنا اور شعر سیکھنا اور
نگاہ کرنا - کتابیہ عورت سے نکاح کرنا - قسم سوم مباحات نکاح وغیرہ جنکا بیان اس سورہ میں بھی گذرا
کوئی چیز پسند کرنا اور ہر ایک کے حق میں آپکی گواہی قبول ہے - بعض علماء محققین نے کہا کہ آپ کی ازواج
ایک فائدہ لطیف یہ ہے کہ بہت سے مسائل عورتوں کے متعلق ایسے ہوتے ہیں جن پر مردوں کو آگاہی
کے ذریعہ سے وہ تمام امت کو معلوم ہوئے اور نیز بذریعہ ازواج مطہرات کے آپ کے فرضیات باطنیہ
ذریعہ سے ان خوبیوں کا ظاہر ہونا زیادہ مستحسن ہے - قسم چہارم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص
خصائص ذاتی سے یہ مراد ہے کہ جو خاصۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک میں
یہ مراد ہو کہ جو آپ کے طفیل میں دوسروں کو بھی حاصل ہو اور ان کا بیان بہت طویل ہے لیکن
جاتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین و افضل الخلق ہیں اور آپکے واسطے
شق القمر وغیرہ کے دکھلائے گئے اور معراج عالیہ نصیب ہوئی اور آپ اول شافع
ہیں اور سوا اسکے آپ کے ساتھ میں فقراء مہاجرین ہونگے اور رعب سے آپکو فتح دیگئی ایک ماہ
زمین مسجد وطہور کیگئی اور غنائم جہاد حلال کیے گئے اور آپ ہی ایسے پیغمبر ہیں کہ آپ کا
آپ کے اور کوئی پیغمبر نہیں ہوا ہے اور یہی صحیح ہے اور جس نے گمان کیا کہ حضرت نوح علیہ السلام
چنانچہ مترجم نے اپنے مقام پر بیان کر دیا ہے اور آپ کی امت جمیع امم سے افضل ہے پھر
ہیں پھر اصحاب میں سے خلفاء راشدین بترتیب خلافت افضل ہیں
ہیں اور واضح ہو کہ مخلوقات کے واسطے جو چیزیں از قسم پیشاب و

Marfat.com

[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے نجس یا کروہ نہین تھین ــ چنانچہ حدیث مین روایت ہی کہ آپ سردی کے موسم
[illegible] لیکن گلاب کے مانند خوشبودار ہونیکی وجہ سے ایک صحابی نے نہین جانا اور اسکو پی لیا
[illegible] خوشبو نکلتی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ عطر سے بہت زیادہ معطر تھا
[illegible] مین ملاتے تھے جس سے عطر کی خوشبو بہت نفیس ہوجاتی تھی اور جنگ احد مین جب آپ زخمی
[illegible] مبارک چوسکر نگل لیا اور جب آپ کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ جسکے بدن سے میرا خون ملگیا اوسکو
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو شخص ایک ساعت راہ الہی عزوجل مین رہا وہ بہ نسبت ہا لوگون
[illegible] عبادت کے بلکہ ہزار سال کی عبادت کے بہتر ہے حتی کہ اسکے مرتبہ کو کوئی نہین پہونچ سکتا ہے اور جمیع خصائص
[illegible] کیونکہ اگر سب جمع کیے جاوین تو ایک کتاب ضخیم ہو چنانچہ علمار رحمہم اللہ تعالے نے اس بارہ مین خاص
[illegible] والحمد للہ رب العالمین ــ پھر یہ امر بھی منجملہ خصائص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے کہ آپ پر ازواج
[illegible] کی باری واجب تھی اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے فضل واحسان سے اون لوگون کی باری مین
[illegible] چنانچہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ قولہ تعالے ترجی من تشاء منہن الآیہ نازل ہونیکے
[illegible] ازواج مین سے اسکی باری مین اس سے اجازت مانگتے تھے ــ راوی نے کہا کہ مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض
[illegible] ام المومنین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے پوچھتے تو آپ کیا کہتی تھین فرمایا کہ مین یون کہتی تھی کہ اگر یہ میرے
[illegible] تو مین آپ کے بارہ مین کسی عورت کو بھی اپنے نفس پر ترجیح نہ دیتی (البخاری ومسلم وغیرہ) پھر اللہ تعالے نے

ارشاد فرمایا بقولہ تعالے

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ

[illegible] حلال تیرے واسطے عورتین پیچھے اسکے اور نہ یہ کہ بدل ڈالے تو اونسے اور بیبیان اگرچہ خوش لگے تجھکو

حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا ع

حسن اونکا مگر جسکے مالک ہوگئے ہین داہنے ہاتھ تیرے اور ہے اللہ اوپر ہر چیز کے نگہبان

ع ۲ ۴

[illegible] مفسرین علمار مفسرین کے اقوال ہین ــ قول اول جو ابن عباس ومجاہد وضحاک وقتادہ وابن زید وابن جریر
[illegible] قول ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالے کے حکم سے اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دیا کہ
[illegible] دنیا وزینت اختیار کرین یا رسول اللہ و دار آخرت اختیار کرین ــ پھر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اللہ تعالے
[illegible] آلہ وسلم و دار آخرت کو اختیار کیا تو اللہ تعالے نے انکی خوبی اختیار پر اونکا یہ عوض دیا کہ آنحضرت صلی اللہ
[illegible] زوجات پر اقتصار فرمایا اور نازل ہوا قولہ تعالے لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ ــ یعنے بعد اسکے
[illegible] حلال نہین ہین ــ ف ــ انہین ازواج کو رکھو ــ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ
[illegible] مین ازواج کو بدل ڈالے ف ــ باین طور کہ انہین سے کسی کو طلاق دیکر بجا اوسکے دوسری سے
[illegible] اگرچہ دوسری عورتون حسن تجھے خوش آوے ف ــ تو بھی تو تبدیل نہین کرسکتا ہی ــ

اِلَّا مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ ۔ باستثناء ان عورتون کے جنکا مالک تیرا دایان ہاتھ ہوا
ہین یعنے اون ازواج کے علاوہ تجھے یہ اختیار ہی کہ اپنی مملوکات مین سے جسکو چاہے اپنے تصرف مین
زیادتی یا تبدیل نہین کرسکتا ۔ شیخ ابو سعود نے نقل کیا کہ نزول آیت کے وقت موجودہ ازواج حضرت
وحفصہ بنت عمر وام حبیبہ بنت ابی سفیان وسودہ بنت زمعہ وام سلمہ بنت ابی امیہ وصفیہ بنت حیی بن اخطب
الہلالیہ وزینب بنت جحش الاسدیہ وجویریہ بنت الحارث بن عمرو بن المصطلق رضی اللہ عنہن ہین ۔ شیخ ابن کثیر رح نے
بعد اللہ تعالے نے حکم منسوخ فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے مطلقاً تزوج حلال فرمایا اگرچہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے بعد اسکے کسی عورت سے نکاح نہین کیا تاکہ ازواج مطہرات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احسان رہے
حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتقال نہین فرمایا یہان تک کہ اللہ
تعالے نے آپ کے واسطے عورتون سے نکاح حلال کردیا (احمد والترمذی والنسائی) اور اسی کے مانند حضرت ام سلمہ سے مروی
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال سے پہلے آپ کے واسطے اللہ تعالے نے حلال کردیا تھا کہ سوائے ذات محرم کے
جن عورتون سے جسقدر چاہین نکاح کرین ۔ چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا ترجی من تشاء منہن الآیہ (رواہ ابن ابی حاتم) شیخ
ابن کثیر رح نے کہا کہ اس قول کے موافق تلاوت مین نسخ کرنیوالی آیت پہلے ہے اور منسوخ آیت پیچھے ہے ۔ جیسے سورہ بقرہ مین
وفات شوہر کی عدت مین ناسخ ومنسوخ دو آیتین ہین لیکن ناسخ کی تلاوت پہلے ہے اور منسوخ پیچھے ہے ۔ یہ سب اس قول کے
موافق بیان ہوا کہ یہ آیت قدسی موجودہ ازواج مطہرات کے بارہ مین ہے اور اس صورت مین قولہ لا یحل لک النساء من بعد
کے معنی یہ ہین کہ بعد ان ازواج موجودہ کے تیرے واسطے عورتین حلال نہین ہین ۔ مترجم کہتا ہے کہ گویا تقدیر کلام یون ہوئی
کہ لا یحل لک امراۃ من بعد تلک الازواج یعنے بعد ان ازواج کے کوئی عورت آپ کے واسطے حلال نہین ہے نہ ایک اور نہ زیادہ
فافہم قول دوم یہ ہے کہ قولہ تعالے لا یحل لک النساء من بعد ۔ ای من بعد الاصناف المذکورہ ۔ یعنے عورتون کے جو اقسام
ہمنے تیرے واسطے حلال کردئے جنکا بیان قولہ انا احللنا لک ازواجک الآتی الآیہ مین گذر چکا ہے ان اصناف کے بعد تیرے واسطے
عورتین حلال نہین ہین خواہ کسی قسم کی ہون اگرچہ اونکا حسن تجکو پسند ہو اور نہ اون اقسام حلال کے بجائے دوسریون کو تبدیل
کرسکتا ہے سوائے مملوکات کے جنکی حلت آیت سابقہ مین بھی مذکور ہے اور یہی معنے حضرت ابی بن کعب ومجاہد وعکرمہ وضحاک
والو رزین وابو صالح وحسن وقتادہ وسدی وغیرہم سے مذکور ہین چنانچہ زیاد انصاری نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
سے پوچھا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات انتقال کرجائین تو کیا آپ نکاح نہین کرسکتے تھے تو ابی
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہان اور کیون نہین کرسکتے تھے تو مین نے عرض کیا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے لا یحل لک النساء من بعد تو
ابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسکے معنی تو یہ ہین کہ اللہ تعالے نے آپ کیواسطے عورتون مین سے چند اقسام حلال کئے قولہ
تعالے انا احللنا لک ازواجک الآتی آتیت اجورہن الآیہ پھر اسکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا
لا یحل لک النساء من بعد (رواہ ابن جریر وعبد اللہ ابن احمد) اور ترمذی نے ابن عباس سے
روایت کیے ہین ۔ مترجم کہتا ہے کہ ابن ... ہین قولہ تعالے ۔ ... ابن ...

[illegible] یہان اقسام کی تبدیل ہر یعنے بجای ان اقسام کے جو موجودہ و مملوکہ و دختران چچا و پھوپھی و خالہ و ماموں جنکا ہجرہ
[illegible] ہین سوای ان اقسام کے یہودیہ و نصرانیہ وغیر مہاجرہ وغیرہ کوئی حلال نہین ہین اگرچہ زیادہ حسین ہون — علمارح نے
[illegible] اس لائق نہین ہین کہ ام المومنین کہلائی جاوین اور بعض علما رح نے کہا کہ یہان تبدیل سے زمانہ جاہلیت کا دستور مراد ہی
[illegible] اسکو حرام و منسوخ فرمایا — چنانچہ ابن زید رحمہ اللہ نے کہا کہ تبدیل ایک طریقہ زمانہ جاہلیت مین ہوتا تھا کہ ایک مرد اپنے دوست وغیرہ
سے کہتا کہ میری زوجہ تو لے لے اور اپنی زوجہ مجھے دیدے — (ابن جریر) نحاس رح نے کہا کہ یہ بات تو عرب مین معلوم نہین ہوتی — اسکا
جواب یہ ہے کہ دارقطنی نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ زمانہ جاہلیت مین تبادلہ اسطرح ہوتا
تھا کہ ایک مرد دوسرے سے کہتا کہ تو میری واسطے اپنی جورو سے اتر جا اور مین تیرے واسطے اپنی جورو سے اتر جاؤن — پس اللہ عزوجل
نے اسکو حرام فرمایا اور نازل کیا قولہ تعالے ولا ان تبدل بہن (الدارقطنی) پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر جب یہ آیت
اتر چکی تھی ایک روز عیینہ بن حصن الفزاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آیا اور آپ کے پاس ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا بیٹھی تھین پس وہ بغیر اجازت لیے ہوے چلا آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اذن اجازت کہان گئی اس نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب سے مجھے ہوش ہوا ہے مین نے کسی خاندان مضر کے یہان کبھی اجازت نہین مانگی پھر بولا کہ یا حضرت یہ آپکے
پہلو مین کون خیر آر بیٹھی ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عائشہ ام المومنین ہے پس عیینہ بولا کہ یا حضرت بھلا مین تمہاری
واسطے ایسی عورت سے اتر جاؤن جو خلق اللہ مین بہت خوبصورت ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عیینہ اللہ تعالے
نے اسکو حرام کر دیا ہے (یعنے کوئی شخص کسی دوسرے کے واسطے اپنی عورت کو چھوڑ دے) پھر جب وہ باہر چلا گیا تو حضرت ام المومنین
عائشہ نے عرض کیا کہ یہ کون تھا آپ نے فرمایا کہ ایک احمق مطاع ہے اور باوجود اس حالت کے جو تو نے دیکھی وہ اپنی قوم کا سردار
بنا ہوا ہے (البزار و قال اسناد ضعیف جدا و ابن مردویہ) یعنے احمق کو مطاع بنا کر لوگ کتر مطیع ہوتے ہین مگر یہ شخص باوجود
اس حماقت کے جو تو نے دیکھی ہے اپنی قوم کا سردار بنا ہوا ہے — بالجملہ شاید تبدیل سے اس رسم کو حرام کرنا مقصود ہو لیکن یہ خطاب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہے پس ضرور یہی تاویل ہو سکتی ہے کہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے اور ممانعت تمام امت کے
واسطے ہے — پھر بھی مترجم کے نزدیک سیاق کلام سے بعید ہے اسے واسطے شیخ ابن کثیر رح نے اس حدیث کو مناسبت مین ذکر کیا
ہے اور بالفرض اس رسم ہی کے تحریم تمام مراد ہو تو فقط یہان یہ معنے ہونگے کہ اگر کوئی شخص عرض کرے کہ مین اپنی زوجہ سے کنارہ کرتا ہون آپ اسکو
نکاح مین لے لیجیے جیسے عیینہ بن حصن نے کہا تھا تو آپ پر حرام ہے کہ اسکو قبول کیجیے کیونکہ کسی کے خاطر سے زوجہ کو طلاق دینا جہالت و حرام ہے
اور غرض نہین کہ دونون طرف سے مبادلہ ہو — پھر یہی کہا جاوے کہ یہ امر کچھ خطاب مخصوص نہین ہے بلکہ اس تمہید کے واسطے ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سوای ان ازواج کے کوئی عورت کیسے ہی پسند آوے آپ سوائے اقسام مذکورہ سابق کے اسکو نکاح
مین [illegible] ہین اگرچہ اسکا شوہر اسکو طلاق سے جدا کر دے — پھر شیخ رح نے لکھا کہ حضرت مجاہد رح سے دوسری روایت یہ ہے
[illegible] — لا یحل لک النساء من بعد — یعنے بعد بیان امرأۃ مومنہ کے آپ کے واسطے کوئی یہودیہ و نصرانیہ و کافرہ حلال نہین ہے —
[illegible] کہا یعنے کسی گنواری و بدویہ دیسی عورت کو نکاح مین نہ لاوین — ہان ملک حجاز تہامہ کے عورتون سے اور جسقدر
[illegible] نکاح مین لاوین اگرچہ سو ہون — عکرمہ رح نے کہا کہ قولہ من بعد —

یعنے بعد بیان آیت سابق کے کوئی قسم دیگر نکاح مین نہ لاوین۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ تفسیر تو وہی
یعنے جن اقسام نسار کا بیان آیت سابقہ انا احللنا لک ازواجک الآیہ مین ہوا ہی بعد انکے بیان کے کسی [illegible]
مین نہ لاوین۔ شیخ امام ابن جریر رح نے اختیار کیا کہ یہ آیت قدسی عام ہے کہ ازواج موجودہ جو تو رکھتا ہے [illegible]
حلال کیے ہین سب کو شامل ہے مترجم کہتا ہے کہ حاصل یہ ہوا کہ جو ازواج آپ کے تحت مین موجود ہین اور جو اقسام ہم نے حلال
کہ انہین سے جسقدر چاہو نکاح کرلو پھر بعد اسکے آپ کے واسطے کوئی عورت حلال نہین ہے۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ امام ابن
کا قول قوی جید ہے۔ اور جن علمار سلف سے ہم نے سابق مین تفسیر نقل کی غالباً انکی یہی مراد ہوگی چنانچہ انہین بہت علماء ایسے ہین
کہ اونسے دونون قسم کی روایات موجود ہین یعنے انھون نے ازواج موجودہ کے نسبت تفسیر کی اور اقسام عورتون سے بھی
بیان کی تو معلوم ہوتا ہے کہ انکی یہی مراد ہے کہ ازواج مطہرات موجودات کے بعد اور جن اقسام کو ہم نے حلال کردیا ہے انکے بعد آپکے
لیے کسی قسم کی عورت حلال نہین تھی۔ مترجم کہتا ہے کہ اس قول کے موافق قولہ ولا ان تبدل بہن الآیہ۔ کے معنے یہ کیے
گئے کہ موجودات مین سے کسی کو تبدیل نہین کرسکتے بلکہ یہ بھی معنے ہوسکتے ہین کہ اقسام جائزہ مین اگر ایسی عورت ہو جیسے اقسام
خارجہ مثلاً یہودیہ و نصرانیہ مین موجود ہے تو بھی آپ تبدیل نہین کرسکتے اگرچہ مثلاً یہودیہ وغیرہ کا حسن آپ کو پسند آوے۔ پھر امام ابن
جریر رح نے اپنے اوپر خود اعتراض کیا کہ آیت قدسی کا حکم جب یہ نکلا کہ ان ازواج موجودہ و اقسام جائزہ کے بعد آپ کے لیے
کوئی عورت و کوئی قسم حلال نہین اور موجودات کو آپ تبدیل نہین کرسکتے ہین تو وارد ہوتا ہے کہ پھر کیونکر آپ نے حضرت حفصہ
بنت عمر کو طلاق دیکر جدا کرنے کی دھمکی دی پھر رجوع فرمایا اور کیونکر آپ نے حضرت سودہ بنت زمعہ کو طلاق سے جدا کرنے کا ارادہ
فرمایا حتی کہ سودہ رض نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رض کو ہبہ کیا تو آپ نے روک لیا۔ پھر خود اس سوال کا جواب یہ دیا کہ ایسا
واقعہ اس آیت کے نزول سے پہلے واقع ہوا تھا۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ اعتراض ہی وارد نہین ہوتا تو جواب کی ضرورت نہین ہے
اسواسطے کہ آیت مین اسی قدر حکم نکلا کہ آپ بجائے انکے تبدیل نہین کرسکتے ہین اور یہ حکم نہین نکلا کہ آپ بدون تبدیل کے کسی کو
جدا نہین کرسکتے ہین۔ مترجم کہتا ہے کہ سیاق مین ضرور افادہ ہے کہ آپ جدا نہین کرسکتے ہین کیونکہ عرف مین ایسے کلام کا مفہوم یہی
ہوتا ہے کیونکہ یہ ترقی ہے تو جب دوسری عورت خوبصورت جوان بجائے کسی کے نہین لے سکتے ہین تو بدون اس مفاد کے بعد
اونکے کسی کو جدا نہین کرسکتے ہین اور پہلے حضرت ابن عباس وغیرہ ایک جماعت سلف سے مذکور ہوچکا کہ اللہ تعالے نے موجودہ
ازواج کو مشکور فرمایا جب انھون نے اللہ تعالے و رسول صلعم و دار آخرت کو اختیار کیا۔ پس یہ نعمت جبھی پوری ہوسکتی ہے کہ [illegible]
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نکاح مین مشرف رہین۔ ہان آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے واسطے کوئی حرج نہین کہ انکا [illegible]
وغیرہ آپ پر واجب ہی پس خلاصہ کلام یہ نکلا کہ جب ان ازواج موجودہ نے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و دار آخرت کو اختیار [illegible]
تو انکی رب عزوجل نے انکو اس نعمت سے سرفراز کیا کہ برابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زوجیت کا شرف [illegible]
نے اختیار کیا ہے بس کبھی انسے یہ نعمت جدا نہوگی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے واسطے انپر احسان [illegible]
کسی کی باری اور کوئی حق نہین ہے اور انکو آپ کبھی تبدیل نکرین اور علاوہ انکے متعدد اقسام [illegible]
لیے حلال فرمائین تاکہ انہین ازواج کے اقتصار مین آپ پر کچھ حرج نہو [illegible]

Marfat.com

[illegible] رضی اللہ عنہا کا معاملہ قبل نزول اس حکم کے تھا۔ شیخ ابن کثیر رح نے فرمایا کہ ہان یہ امر صحیح ہے پس سودہ رضی اللہ عنہا جب بہت عمر ہو گئین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ انکو جدا کرین پس انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین کبھی اپنے حق بدن حلال کے طالب نہین ہون پس مجھپر احسان فرماوین کہ مجھے آرزو ہے کہ مین آپکے زوجات مین حشر کے روز اٹھائی جاؤن اور مین نے اپنی باری عائشہ کو دی۔ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ وان امراۃ خافت من بعلہا نشوزًا او اعراضًا فلا جناح علیہما ان یصلحا بینہما صلحا الآیہ۔ یعنے اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے سرکشی یا روگردانی کا خوف کرے تو دونون پر گناہ نہین کہ آپسمین صلح کر لیوین۔ رواہ (البخاری) مترجم کہتا ہے کہ ظاہرا نزول آیت سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بارہ مین یہ آیت یاد دلائی گئی۔ اور نکتہ یہ ہے کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے صلح کے طور پر اپنی باری حضرت عائشہ رض کو دیدی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حکم کے لیے انتظار وحی فرمایا ہوگا پس اس آیت کو وحی سے یاد دلایا گیا کہ اسی آیت مین اسکا جواز عام وحی ہو چکا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ شیخ رح نے لکھا کہ قصہ حفصہ رضی اللہ عنہا وہ ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حفصہ رض کو ایک طلاق دی پھر رجوع فرمایا تھا۔ (ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان باسناد قوی صحیح) مترجم کہتا ہے کہ ظاہرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آرزو اور درخواست کے بعد رجوع فرمایا ہو چنانچہ ابو یعلی الموصلی رح نے باسناد ثقات روایت کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے حالت مین حفصہ کے پاس گئے کہ وہ بیٹھی رو رہی تھین تو فرمایا کہ تو کیون روتی ہے شاید تجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلاق دیدی پس ایکبار تجھے طلاق دیکر میری جہت سے تجھسے رجوع کر لیا تھا اور واللہ اگر دوبارہ تجھے طلاق دی ہوگی تو ہرگز کبھی مین تیرے بارہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ نہین عرض کرون گا (اسنادہ ثقات) بالجملہ حاصل تفسیر یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج مطہرات کو اول امتحان فرمایا کہ دنیا و آخرت مین سے اختیار کرین پس انھون نے اللہ تعالیٰ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دار آخرت کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے پہلے اقسام نسا رمین سے چند اقسام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے حلال فرمایا اور اپنی ازواج موجودات مین بھی باری وغیرہ حقوق حرج سے بالکل معاف کیا تاکہ آپ کے عبادات و اوقات میں حرج کو گنجایش نہ رہے پھر حکم بھیجا کہ بعد ازواج موجودات و اقسام مباحات کے اب کسی قسم کی عورتین آپ کو حلال نہین ہین اور موجودات مین تبدیل کا بھی اختیار نہین ہے کہ انمین سے کسیکو جدا کیجیے خواہ بجاے اسکے دوسری آوے یا نہ آوے کیونکہ جب انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دار آخرت ہی کو اختیار کیا تو اس نعمت کو اللہ تعالیٰ نے انپر برقرار رکھا اور دیگر اقسام سے زائد کو بھی منع فرمایا سوائے مملوکات کے کہ آپ کو بیان توضیح کے طور پر مکرر اجازت دی کہ مملوکات مین سے جسقدر چاہیے اپنے تحت مین رکھے۔ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگہبان ہے ف۔ اور منجملہ نگہبانی و حفظ الٰہی عز و جل کے یہ ہے کہ جن ازواج کو کرامت عطا ہوئی تھی انکو برابر باقی رکھا۔ اور اللہ تعالیٰ انکی قلوب کا حافظ ہے کہ ان نے انکے دلون [illegible] مین تحمل رکھا۔ پھر واضح ہو کہ آیات مین دلالت ہے کہ حسن بنیت کے بنا پر جس عورت سے نکاح کرنا منظور ہو [illegible] یہ حکم امت کے واسطے بھی عام ہے چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] کوئی عورت کی درخواست کرے پس اگر ہو سکے کہ ایسے امر کو دیکھ لے جو اوسکو عورت مذکورہ سے

نکاح کا باعث ہو تو روا ہے (ابو داؤد) مترجم کہتا ہے کہ اسمین استطاعت شرط فرمائی تو یہ اشارہ ہے کہ اگر استطاعت
حاصل نہین ہے حتی کہ عورت یا اوسکے خاندان والے اگر جہالت کرین اور دیکھنے سے مانع ہون یا یہ امر کہ
جیسے اس زمانہ مین اکثر لوگ فاسق ہین تو دیکھنا غیر ممکن ہوگا — اور یہ امر درحقیقت عورت والون کے واسطے بھی بہتر ہے
مقصود نکاح مین باہمی الفت و دوام ہے برخلاف متعہ کے کہ وہ نکاح نہین بلکہ بطور رفع نفس کے خواہش نفع کرنا ہے
امور کا لحاظ ہونا چاہیئے کہ باہمی الفت قائم رہے چنانچہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے ایک عورت سے منگنی کی
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بھلا تو نے اوسکو دیکھا ہے مین نے عرض کیا کہ نہین تو فرمایا کہ پھر اوسکو دیکھ لے کہ تم
دونون مین مداومت قائم رہنے کے واسطے الیق ہے (الترمذی) اور ایک شخص نے انصار مین منگنی کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ اوسکو دیکھ لے کیونکہ انصار کی آنکھون مین کچھ ہے (الصحیح) حمیدی نے کہا کہ مراد یہ تھی کہ ان کی آنکھین کچھ چھوٹی
ہوتی ہین — اور مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ مین نے ایک عورت کو منگنی بھیجی اور ایسی عورت کو ایک دوسرے شخص نے منگنی بھیجی
اور یہ واقعہ بعد زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقع ہوا تھا پس اس عورت نے ہم دونون سے کہا کہ ذرا آؤ تاکہ مین
اپنی رای قائم کرون جب ہم دونون جمع ہوئے تو مین نے دیکھا کہ وہ مجھسے خوبصورت ہے پس مین نے جانا کہ وہ عورت مجھے نہین منظور
کریگی تو مین نے اوس جوان سے تذکرہ کرنا شروع کیا کہ تمہارا خرچ مین کیا دستور ہے اپنی عورت سے کسطرح برتاؤ رکھتے ہو پس اوس نے کہا کہ
خوب احتیاط رکھتا ہون اور جو جو حساب سمجھتا ہون — مین نے کہا کہ بھائی مین تو ایسے دردسر سے پاک ہون کہ مین تو کوٹھری کے
کونہ مین توڑہ رکھدیتا ہون پھر جب وہ کہے کہ صرف ہو چکا تو دوسرا توڑہ رکھدیتا ہون — اسنے کہا کہ نہین مین تو اس امر کو جانچ کر
رکھتا ہون پس جب اس عورت نے ہم دونون کی گفتگو سنی تو اسنے مجھے قبول کیا اور اوس جوان کی حساب فہمی سے پراگندہ ہو کر
اسکو جواب دیدیا — اور واضح ہو کہ یہ جو فرمایا کہ انصار کی آنکھ مین کچھ ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ اصلاح کی نظر سے عیب وغیرہ کو
ایسے موقع پر عیب بیان کرنا جائز ہے — اور وجہ یہ ہے کہ جسنے بیان نکیا اسنے دونون کے حق مین فساد کیا کہ آخر اسمین ناخوشی
ورنجش واقع ہوگی اور یہ زیادہ ناگوار ہے — پھر واضح ہو کہ جب اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص اور آپکے
ازواج مطہرات کے احکام اور انکے باہمی آداب بیان فرمائے تو اسکے بعد مومنین مومنات کو اونکے حقوق کی رعایت کا حکم دیا چنانچہ
مومنات تو ازواج مطہرات کے تعلیم مین ہین اور مومنون کو خاصۃً آداب سکھلائے قولہ تعالی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت داخل ہو گھرون مین پیغمبر کے مگر یہ کہ اجازت دی جاوے

لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا

واسطے تمہارے طرف کھانے کے نہ انتظار کرنے والے پکنے اوسکے کے اور لیکن جب بلائے جاؤ پس داخل ہو

فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ

پس جب کھا چکو پس متفرق ہو جاؤ اور مت جی لگا کر بیٹھے رہو واسطے بات کے

يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ

ایذا دیتا نبی کو پس شرماتا ہے تم سے اور اللہ نہین شرماتا

فَسْـَٔلُوهُنَّ مِن وَرَآءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ

تو مانگ لو اونسے پیچھے پردہ کے سے یہ بہت پاک کرنے والا ہے واسطے دلون تمھارکے اور دلون اون کے کے

وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَن تَنكِحُوٓا أَزْوَٰجَهُۥ مِنۢ

اور نہین واسطے تمھارے کہ ایذا دو رسول خدا کے کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو بیبیون اوسکی کو

بَعْدِهِۦٓ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمًا ۝ إِن تُبْدُوا شَيْـًٔا

پیچھے اوسکے کبھی تحقیق یہ ہے نزدیک اللہ کے بڑا گناہ اگر ظاہر کرو تم کچھ چیز

أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ۝

یا پوشیدہ اوسکو بس تحقیق اللہ ہے ساتھ ہر چیز کے جاننے والا

واضح ہو کہ اللہ تعالے نے ان آیات مین آداب شرعیہ و احکام سکھلائے ہین اور اسیکو آیات الحجاب کہتے ہین یعنے اسی آیت سے عورتون کا پردہ فرض ہوا ہے اور امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی مراد کے موافق چند باتین اللہ عزوجل نے نازل فرمائین از انجملہ حجاب کا حکم ہے چنانچہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین اپنے رب عزوجل سے تین باتون مین موافق ہوا ایک تو مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ مقام ابراہیم کو مصلی بناتے بس اللہ عزوجل نے نازل فرمایا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی — اور مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کی ازواج مطہرات کے سامنے ہر قسم کے لوگ نیکوکار و بدکار آتے ہین پس اگر آپ اونکو حجاب کا حکم فرماتے پھر اللہ عزوجل نے آیت الحجاب کو نازل فرمایا اور مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج سے کہا جب انھون نے غیرت مین ہجوم کیا تھا کہ عسیٰ ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن الخ پس اللہ عزوجل نے یون ہی آیت مین نازل فرمایا (الصحیحین) اور چہارم قیدیان بدر کا واقعہ ہے جس مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ کفار قیدی سب قتل کر دیے جاوین اور کسی سے فدیہ نہ لیا جاوے (کما رواہ مسلم) مترجم کہتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صرف اتنا ہی عرض کیا کہ اگر آپ مقام ابراہیم کو مصلی بناتے یا کہا ازواج مطہرات کو حجاب کا حکم فرماتے — یعنی ادب سے یہ نہ کہا کہ بہتر ہوتا اسواسطے کہ یہ مقام ادب ہے لیکن چونکہ انھون نے اعلیٰ مرتبہ خلوص ایمان سے حضور مین عرض کیا تھا اور وہ تقدیر الٰہی کے موافق آیا اسیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان و دل مین رکھا ہے (السنن) پھر جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ ولیمہ عروسی فرمایا ہے اسوقت یہ حجاب کا حکم نازل ہوا تھا اور یہ ہجرت کے پانچوین سال ماہ ذیقعد مین ہے جیسا کہ حضرت قتادہ و واقدی وغیرہ نے بیان کیا ہے ولیکن ابو عبیدہ معمر بن المثنی و خلیفہ بن خیاط نے گمان کیا کہ سن تین ہجری مین ہوا ہے واللہ تعالے اعلم — مترجم کہتا ہے کہ قول اول صحیح ہے جیسا کہ سابق مین بیان ہو چکا ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ اسطرح روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے (جنکے اللہ تعالیٰ نے خود تزویج کی وحی فرمائی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون کو بلایا یعنے دعوت ولیمہ کی اور لوگون کو بلا لاؤ اور یہ دعوت روٹی اور گوشت کی تھی — مترجم کہتا ہے کہ بعض روایات مین ہے کہ اس زمانہ بخشی کے واسطے کیا گیا اور عنقریب معلوم ہوگا کہ روٹی گوشت کے ساتھ حلوا بھی تھا اسیوجہ سے

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سب سے بہتر ولیمہ بیان فرمایا ہی۔م۔ پھر جب مین لوگون کے بلانیکے واسطے [illegible]
لگے) پس ایک قوم آتی اور کھانیکے بعد چلی جاتی تھی پھر دوسری قوم کے لوگ آتے اور کھانا کھا کر چلے جاتے
یہان تک کہ مجکو کوئی نہ ملا جسکو بلاؤن۔ پھر جب سب کھا چکے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ [illegible]
شخص گھر مین بیٹھے باتین کرتے رہی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھ کر باہر نکلے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی طرف
تشریف لیگئے اور فرمایا کہ السلام علیکم یا اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ وعلیک السلام
ورحمۃ اللہ یا رسول اللہ آپ نے اپنے اہل کو کیسا پایا اللہ تعالے آپکے واسطے برکت دے۔ پھر اسیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اپنی سب ازواج کے حجرات کی طرف گئے اور جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا تھا وہی سب سے کہا اور جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نے جواب دیا تھا ویسے ہی سب نے جواب دیا اور حال پوچھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوٹ کر تشریف لائے تو دیکھا کہ وہی
تین آدمی گھر مین بیٹھے باتین کر رہے ہین اور آپ کے اہل یعنی حضرت زینب دیوار کے جانب منھ کیے پھونڈی بیٹھی تھین۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ حیادار تھے۔ پھر جب آپ نے دیکھا تو دوبارہ نکلکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے جانب
تشریف لیچلے پھر مجھے یاد نہین کہ مین نے آپکو خبر دی یا آپکو خبر دیگئی کہ وہ باہر چلے گئے (مترجم کہتا ہی یعنے شاید آپ کو وحی سے خبر دی گئی اور
بات یہ ہوئی کہ جب انھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آتے ہوئے اور پھر باہر جاتے ہوئے دیکھا تو سمجھ گئے اور جلدی اُٹھ کر دروازے
سے نکل گئے جیساکہ دوسری روایت مین موجود ہی) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس آئے حتی کہ جب دروازے کی چوکھٹ مین ایک قدم
رکھا اور دوسرا قدم باہر تھا کہ آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈالدیا اور دیر نگذری تھی کہ آیت حجاب نازل ہوئی۔ (رواہ البخاری
ومسلم) اور ابن ابی حاتم نے باسناد جید حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنی بعض ازواج کے ساتھ شب عروسی فرمائی تو میری مان ام سلیم نے ایک کونڈی مین ملیدہ یا حلوا بناکر مجھے دیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس لیجا اور میری طرف سے آپکو سلام کہیو اور عرض کیجو کہ یہ ہماری طرف سے قلیل حاضری ہی انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اوس زمانہ مین
لوگون کو تکلیف وتنگی تھی پس مین وہ حلوا لیکر آیا اور مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ام سلیم نے یہ آپ کے پاس بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ مین آپ سے
اسکا سلام کہون اور عرض کرون کہ یہ ہماری طرف سے قلیل ہی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو نظر مبارک سے دیکھکر فرمایا
کہ اچھا اسکو رکھ دو۔ پس مین نے گھر کے ایک کونے مین رکھدیا پھر مجھسے فرمایا کہ جاکر میرے واسطے فلان وفلان کی دعوت کر چنانچہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت کثرت سے لوگون کا نام لیا پھر عموماً فرمایا کہ جو کوئی مسلمان تجھکو ملے اوسکی دعوت کر [illegible] اور جن لوگون کا
آپ نے نام لیا تھا ان کو دعوت دی اور مسلمانون مین سے جو کوئی ملا اوسکو دعوت دی۔ پھر جب مین [illegible]
وآسارہ وکوٹھری تمام لوگون سے بھرے ہین۔ راوی نے کہا کہ مین نے پوچھا کسقدر آدمی ہون گے فرمایا کہ [illegible]
پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ وہ حلوا لا پس مین اوسکو لایا تو آنحضرت [illegible]
رکھا اور جن کلمات سے اللہ تعالے نے چاہا دعا فرمائی یعنے کچھ دعا فرمائی لیکن مجھے نہین معلوم [illegible]
حلقہ ہو جاؤ اور بسم اللہ کہکر کھانا شروع کرو اور ہر آدمی اپنے سامنے سے کھاوے پس لوگون
سیر ہو گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ جا کر اسکو اٹھا دے [illegible]

Marfat.com

[illegible] مین آتا تھا کہ جب مین نے رکھا تھا تب زیادہ تھا یا اب اٹھاتا ہون تب زیادہ ہی ــ پھر انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ لوگ بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بیٹھے ہوئے باتین کرتے رہے اور زوجۂ عروس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی بیت مین پیٹھ پھیرے دیوار کی طرف منھ کئے بیٹھی تھین اور ان لوگون نے اپنی باتون مین طول دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گران ہوگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگون سے زیادہ حیادار تھے اور اگر ان لوگون سے کوئی شخص کہتا تو انکو دشوار گذرتا ــ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھکر باہر گئے اور اپنے حجرات ازواج پر سلام کیا ــ پھر جب ان لوگون نے آپکو دیکھا کہ تشریف لائے تو سمجھے کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گران ہوئے پس جلدی کر دروازے کی طرف پیشقدمی کر کے نکل گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نکر آئے حتی کہ پردہ ڈالدیا اور کوٹھری مین تشریف لیگئے اور مین باہر حجرہ مین رہگیا ــ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوٹھری مین تھوڑی دیر ٹھہرے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آیت پڑھتے ہوئے نکلے پس لوگون سے پہلے ازواج کو یہ آیت سنائی اور لوگون مین سب سے پہلے مین نے اس آیت کو پایا (حدیث حسن صحیح مسلم والترمذی والنسائی والبخاری وابن جریر وغیرہم بطرق کثیرۃ) مترجم کہتا ہی کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس ولیمہ مین وسعت کے ساتھ گوشت روٹی بھی دی اور حلوا بھی عطا کیا تاکہ عام لوگ بکثرت حاضر ہون اور حلوای مذکور مین ایک معجزہ بھی دکھلا دیا تاکہ منافقین کی جہالت دربارہ نکاح زینب رضی اللہ عنہا کے دور ہوا اور انکی شرارت کا کوئی اثر اہل ایمان مین نہ پھیلنے پاوی اسیواسطے سبکو یہ اعجاز دکھلا دیا گیا اور حدیث الصدر مین ازواج مطہرات کے نسبت ،، اہل البیت ،، کی تنصیص صریح ہی فاحفظہ ــ اور ساتھ ہی اہل ایمان کو اداب لطیفہ سکھلائے بقولہ تعالیٰ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ ـ ای ایمان والو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرون مین داخل مت ہوا کرو ف ــ یہان بیوت النبی سے اشارہ ہی کہ یہ بیوت کسی زوجہ مطہرہ کی ملک نہین ہوئی اسی واسطے بالاجماع انکے وارثون نے نہین پائی بلکہ انکا حکم وہی تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صدقات کا حکم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی مال نہین چھوڑا اور نہ کوئی اسکا وارث ہی ــ پس سکونت تھی لہذا کبھی فرمایا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن ــ تو ازواج کی طرف نسبت ہے یعنے جہان تم رہتی ہو ــ اور یہان اہل خانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرف نسبت فرمائی ــ کہ بیوت النبی مین داخل مت ہو ــ إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ مگر آنکہ تمہارے واسطے اجازت دیجاوی طعام کی ف ــ یعنے بغیر اجازت مت داخل ہوا کرو ہان اگر طعام کی دعوت کیجاوی تو آؤ ــ پھر اسمین بھی ادب سکھلایا کہ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ ــ درحالیکہ طعام کی پخت دیکھنے والے نہ ہو ف ــ مجاہد وقتادہ وغیرہ نے فرمایا یعنے طعام کے پکنے وتیار ہونے کی راہ نہ دیکھا کرو یعنے یہ نگاہ لگاؤ کہ تم طعام کو دیکھتے رہو یہان تک کہ جب پک کر تیار ہو ہوئے تو تم لوگ آنا شروع ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ اوسکو مکروہ رکھتا ہے ــ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا ولیکن جب تمکو بلالیا جاوی تب داخل ہو ف ــ یعنے طعام اگرچہ پہلے سے پک کر تیار ہو چکا ہو مگر تم گھر مین مت آؤ جب تک بلائے نجاؤ پھر جب بلائے جاؤ تب آؤ ــ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو ایسے اداب سے مکرم فرمایا حالانکہ زمانہ جاہلیت مین لوگ محض [illegible] تھے کہ کھانے کی راہ دیکھتے اور جب تیاری کے قریب آتا تو بغیر بلائے چلے آتے تھے اور کسی قسم کا پردہ بھی نہ تھا پس اللہ [illegible] انکو ادب سکھلایا اور اس سے معلوم ہوا کہ طفیلی جو بغیر دعوت کے آتے ہین یہ امر ان پر حرام ہے اور طفیلیون کی مذمت

مدت مین خطیب بغدادی رحمہ اللہ تعالے نے ایک کتاب لکھی ہی جسمین بہت سے اخبار بیان کیے [illegible]
کہتا ہی کہ گویا وہ سب اسی آیت کے نتائج و توضیحات ہین اور آیت مین صاف بیان فرمایا کہ طعام تیار ہونے [illegible]
مت آؤ ولیکن جب بلائے جاؤ تب آؤ — پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سب کے [illegible]
بارہ مین یہ حکم دیا تو بھلا دوسرون کا کیا ذکر ہی کیونکہ مومن کو جو قرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہے وہ [illegible]
پیدائشی باپ کے ساتھ نہین ہی حالانکہ وہان بھی یہی حکم دیا کہ بلانے پر آؤ اور ساتھ ہی دوسرا ادب بھی سکھلایا بقولہ تعالے فَاِذَا
طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا — پھر جب کھانا کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حدیث مین فرمایا
کہ جب تم مین کوئی اپنے کسی بھائی کی دعوت کرے خواہ دعوت ولیمہ ہو یا دوسری دعوت ہو تو وہ اوسکو قبول کرے (صحیح مسلم) اور اگر
مجھکو ذراع کی دعوت کیجاوی تو مین قبول کر لونگا اور اگر مجھے کھری ہدیہ کیجاوی تو قبول کر لونگا پھر تم لوگ جب دعوت کھانے سے فارغ
ہوجایا کرو تو گھر والون کو بوجھ سے ہلکا کر دیا کرو اور منتشر ہو جایا کرو (الصحیح) چنانچہ یہان بھی اللہ تعالے نے فرمایا — وَلَا
مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ — اور باتون مین مانوس مت ہو جایا کرو **ف** جیسے اُن تین آدمیون کا حال بیان ہوچکا جو باتون مین
مشغول ہو کر از خود رفتہ ہو گئے تھے حتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گران گذرا پس اللہ تعالے نے ادب سکھلایا کہ تمہاری طرف سے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گرانی بہت خطرناک ہی پس تم بغیر اجازت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرون مین سے کسی گھر مین
مت جائیو مگر اوس وقت کہ دعوت مین بلائے جاؤ اور تمہین بھی کھانے کا وقت تاک کر آنا شروع مت کیجو یہان تک کہ پکارے جاؤ پھر بلانے
پر داخل ہو کر کھانا کھا نیکے بعد باتون مین وغیرہ مین مشغول بہت ہوجیو بلکہ اپنے اپنے ٹھکانے جھٹپٹ جائیو کیونکہ گھر مین بیٹھے باتین کرنے سے
گرانی ہوگی جیسے بے اجازت جانے مین گرانی ہے — اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِيْ مِنْكُمْ — تمہارا فعل
بیشک ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دیتا تھا کہ وہ تم سے حیا کرتا تھا **ف** شیخ رح نے لکھا کہ مراد یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے گھر مین بغیر اجازت کے تمہارا جانا آپ پر گران ہوتا اور اذیت پاتے تھے لیکن کمال حیا کی وجہ سے تمکو منع کرتے سے
بھی کراہت کرتے تھے اور یہ بشریت کی شان ہی لہذا خالق عزوجل مالک حق نے فرمایا — وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ
اور اللہ تعالے تو امر حق بیان فرمانے مین شرماتا نہین ہے **ف** لہذا تمکو منع کر کے جھڑک دیا اور بات یہ ہی کہ حق تعالے عزوجل
پاک ہی حیا وغیرہ جو صفات بشری ہین اوسکی شان مین ان چیزون کا تعلق نہین ہے اور وہ پاک حق ہی لہذا امور حق تمکو تعلیم فرمائے
مترجم کہتا ہے کہ بہت سے نصرانیون نے اسکا اقرار کیا کہ یہودیون مین ادب اچھا ہے اور مسلمانون مین سب سے بڑھکر کامل ہے
اور اسکی یہ وجہ ہے کہ اون لوگون کے پیغمبر زیادہ ادب سکھلاتے تھے — مترجم کہتا ہے کہ اس نے یہی کلمہ کفر کا کہا کیونکہ حضرت موسےٰ
و عیسےٰ علیہما السلام بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مانند پیغمبر اولوالعزم تھے اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے بھی ایسا ہی ادب
سکھلایا لیکن جب نصرانیون نے اصول توحید و تعلیم نبوت ہی کو چھوڑ دیا جو اصل اور عین فرض تھا تو بھلا ان لوگون مین ادب
کہان سے باقی رہیگا پھر عیسےٰ علیہ السلام کی شان مین یہ گستاخانہ کلمہ کہنا مزید ہے نعوذ باللہ من ذلک پھر اللہ تعالے نے [illegible]
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج مطہرات کا رتبہ بتلایا اور انکے ساتھ جسطرح ادب و تعظیم کا برتاؤ [illegible]
وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اور جب تم لوگ [illegible]

Marfat.com

[illegible] ف یعنے جیسے تمکو بغیر اجازت کے بیدھڑک وہان جانے سے منع فرمایا اسیطرح تمکو حکم دیا جاتا ہی کہ پوری تعظیم [illegible] نظر بھر کر مت دیکھا اگر تم مین سے کسی کو ان سے کوئی چیز مانگنے یا دینے کی ضرورت پیش آوے تو پردہ کی اوٹ سے مانگو ذٰلِکُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۔ یہ امر تمھاری دلون کے واسطے بہتر پاک ہی اور انکے دلون کے واسطے بھی ف کیونکہ حق تعظیم جب پورا لحاظ کیا جائیگا تو کبھی میل نہ آویگا ۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ نہایت نفیس جامع بیان ہے کیونکہ بسا اوقات جب کسی بزرگ کی شان مین اسکے لائق ادب کا برتاؤ نہ ہو تو اوسکو ناگوار ہوتا ہی اور لوگون کو اپنے والدین کے حق مین یہ حکم دیا کہ لا تقل لهما اف ۔ یعنی والدین سے اف تک مت کہو اور یہ بھی فرمایا کہ وازواجه امهاتهم یعنے ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب مومنون کی مائین ہین پس اس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص ام المومنین کی خدمت مین نے ادب طور پر حاضر ہوا جس سے اونکو ناگوار گذرا تو انکا قلب بھی مکدر ہوا اور تمھاری قلب پر خرابی آوے گی اسیطرح بہت سے منافق کہ جنکو سوای اللہ تعالی کے کوئی نہین پہچان سکتا ہی وہ ضرور بیہودگی کرتے تو غایت یہ کہ ان کے حق مین کفر پر کفر بڑھ جاتا لیکن سچا مومن بھی انکی شیطانی طرف سے دھوکا کھاتا اور یہ خوب معلوم ہی کہ شیطانی وسوسہ کا امتحان ہر شخص کے واسطے تا دم موت رکھا گیا ہی لیکن محل بزرگ مین حاضر ہوکر وسوسہ شیطانی کو ساتھ رکھنا زیادہ مضر ہی مثلاً اگر کوئی شخص خیال کری کہ لاؤ اپنی کتاب گلستان فروخت کرکے مٹھائی کھاؤن اور دوسرا خیال کرے کہ لاؤ مین اپنا کلام اللہ فروخت کرکے مٹھائی کھاؤن تو یہ بنسبت اول کے بدرجہا بدتر ہے حتی کہ اسکے قلب مین قران پاک سے بے پروائی کا خیال پیدا ہوا جس سے ایمان زائل ہونیکا خوف ہی اور اللہ تعالے قلوب ہی کو دیکھتا ہی جیسے کہ صحیح مسلم کی حدیث مین مذکور ہی لہذا اس مقام ادب مین بہت اہتمام فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسیطرح کی ایذا نہ پہونچنے پاوے اسواسطے کہ حدیث صحیح سے بتلا دیا گیا کہ جب کوئی شخص کسی ولی اللہ کو ایذا دیتا ہے تو اللہ تعالے اوسپر ایسا غضب فرماتا ہی کہ گویا اوسنے اللہ تعالے کے ساتھ جنگ کا اشتہار دیا پھر جب ولی کے حق مین یہ کیفیت ہو تو بھلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام الاولیاء والصدیقین بلکہ سید الانبیاء والمرسلین بلکہ خیر الخلق اجمعین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین قیاس کرو لہذا اللہ عزوجل نے فرمایا ۔۔ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ یعنے تمہارے حق مین کسیطرح یہ جائز نہین ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دو ف تو کسی قسم کی ایذا جائز نہ ہوئی پس ہر وقت بول چال مین اور ہر طرح کے برتاؤ مین نہایت ہوشیاری کے ساتھ ادب کا لحاظ رکھنا تھا کہ ایسا نہو کوئی امر مزاج مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناگوار ہو لیکن ساتھ ہی لطف الٰہی عزوجل یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عین شفقت ورحمۃ للعالمین کر دیا تھا کہ آپ باوجود کافرون کی ایذاؤن کے انپر عذاب نہین چاہتے تھے تو بھلا مومنون کے حق مین تیرا خیال ہے ہان مگر خوفناک امر یہ ہی کہ ولی کی ایذا سے حق عزوجل غضب فرماتا ہی اسی واسطے سورہ حجرات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بلند آواز سے بات کرنیوالون کو تہدید فرمائی کہ ایسا نہو کہ تمھاری اعمال مٹ جاوین حالانکہ تمکو خبر بھی نہو جبکہ تم بلند آواز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین بات کرو چنانچہ جب قولہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم الایہ نازل ہوا تو ایک صحابی جنکی آواز بلند تھی اسی خوف سے کہ میرے اعمال ضرور آج تک مٹ گئے [illegible] اپنے گھر مین غم کے بیٹھ کر گریہ وزاری کرتے رہے حتی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ [illegible] مین [illegible] ہو اور بشارت دی کہ تو شہید ہوگا (کما فی الصحیح) چنانچہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ

وآلہ وسلم کے شروع خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مین سپہ سالاری خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے
جنگ یمامہ ہو کہ مسیلمہ کذاب ملعون جسنے نبوت کا دعوی کیا تھا اسپر صحابہ مہاجرین انصار نے جہاد کیا اور ...
صحابہ رضی اللہ عنہم کے اور کثرت بنو حنیفہ قوم مسیلمہ کذاب کے اللہ تعالے نے فتح دی اور مسیلمہ کذاب ملعون ... قتل ہوا اور
کے قیدیون مین سے جو پیچھے مسلمان ہو گئے ہین حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہم کے والدہ ہین اسی وجہسے محمد بن الحنفیہ کہلاتے ہین
واضح ہو کہ یہ اول واقعہ برکت صدق خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے کہ ایک خبیث کاذب مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کو
قتل کیا اور ظاہر ہے کہ اس سے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جیسی خوشی ہوگی ـــ بالجملہ جسقدر حضوری سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مدارج عالیہ عنایت ہوئی جنکے نظیر زمانہ آدم علیہ السلام سے نہین پائی گئی ہے اسی قدر آپکے حضور
کے آداب بھی کامل تھے کہ ظاہر و باطن مثل آئینہ کے بناکر خطرات سے پاک ہو کر صدق محبت وصفای مودت سے مالامال ہو کر آپکے حضور
مین رہین کہ کسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا رسنو اور قولہ ما کان لکم ـــ ایسے مقام پر بولتے ہین کہ یہ خصلت ہی باقی نہو
جیسے ایسے مقام پر بولتے ہین کہ یہ خصلت ہونا نچاہیے یعنے جان لو کہ یہ کسی وجہ سے تم کو لائق ہی نہین جیسے ما کان لنا ان
نشرک باللہ من شئی ـــ یہ امر ہمارے واسطے نہین کہ ہم اللہ تعالے کے ساتھ کسی چیز کو شریک بناوین ـــ پس یہ امر عوام کے واسطے
اسطرح کہ اعتقاد وافعال مین شرک کرین اور یہی امر انبیاء علیہم السلام کے واسطے اس طرح ہے کہ انہین شرک کرنے کی صلاحیت ہی
نہین ہے ـــ پس صحابہ رضی اللہ عنہم ہین ما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ ـــ سے ارشاد ہے کہ تم مین اللہ تعالے نے اس ایذا کی
صلاحیت ہی نہین رکھی پس تمکو لیاقت ہی نہین کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دو جیسے عوام کے واسطے ممانعت ہے
کہ تکلیف سے اپنے آپکو ایسے امور سے بچاوین مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پاکیزہ سے انحراف نکرین ـــ اور حق تعالے
نے وسواس کو قطع کر دیا بقولہ تعالے ـ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ـ اور یہ بھی صلاحیت
تمکو نہین کہ تم ازواج رسول اللہ سے بعد رسول اللہ کے نکاح کرسکو ف ـــ بعد رسول اللہ کہنے مین دو احتمال ہین ایک یہ
کہ جس عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثلاً طلاق سے جدا کرین تو اس سے نکاح نہین کرسکتا چاہیے اسی واسطے آیت
سابق مین ازواج موجودات مین سے کسی کو جدا کرنا ہی ممنوع فرمایا ہے ـــ دوم یہ کہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
آپ کے ازواج باقی رہین اور سب مومنین انکے حضور مین ادب والدہ بجالاتے کیونکہ نسبی ماں سے یہ مائین ہزار درجہ افضل
ہین ـــ پس اللہ تعالے نے اس ادب مین کمال مبالغہ فرمایا کہ اول تو یون فرمایا ـ کہ ازواجہ امہاتہم ـــ یعنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات سب مومنون کی مائین ہین ـــ ع ـــ پس اسی سے ظاہر ہو گیا کہ ان کے ساتھ نکاح جائز ہونیکی
کوئی صورت نہین جیسے نسبی ماں سے نکاح جائز ہونیکی کوئی صورت نہین ہوتی ہے بلکہ تیسری تاکید فرمائی بقولہ تعالے ـ اِنَّ ذٰلِكُمْ
كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ـ البتہ یہ فعل تمہارا یعنے ایذا دینا یا ازواج رسول سے نکاح کرنا اللہ تعالے کے نزدیک بڑا عظیم
ہوتا ف یعنے بالفرض اگر تم سے ایذا واقع ہو یا آپکی ازواج سے نکاح کا قصد کرو تو اللہ تعالے کے نزدیک بڑا عظیم گناہ ہے
ـــ روایت ہے کہ بعض مومنون نے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ فضیلت دیکھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
چاہتے ہین تو اپنے حق مین کرامت خیال کی کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان سے ...

Marfat.com

…جن سے معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات تمام مومنون کی مائین ہین اور نکاح غیر ممکن ہی پس اللہ تعالے نے یہ آیات نازل فرماکر امر حق سے آگاہ کر دیا۔ اور بعض روایات غریبہ مین بعض فضلا کے صحابہ رضی اللہ عنہ سے بعض اقوال روایت ہین جنکے نسبت قرطبی نے اپنے شیخ ابو العباس رح سے نقل کیا کہ وہ نقل کذب و جھوٹ ہی۔ اور تمام صحابہ و تابعین و علماء امت سب متفق ہین اور اجماع رکھتے ہین کہ ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح کرنا قطعاً حرام ہی اسواسطے کہ وہ سب مومنون کی مائین ہین اور دنیا و آخرت مین آپکی ازواج ہین اور عامر شعبی سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملک مین قیلہ بنت اشعث بن قیس آچکی تھی پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتقال فرمایا تو اس سے عکرمہ بن ابی جہل نے نکاح کرلیا حالانکہ وہ اپنی قوم کے ساتھ ہین بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتد ہو کر پھر مسلمان ہوگئے تھے یعنے جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد بہت سے قبائل عرب مرتد ہوگئے تھے پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان پر جہاد کرکے اونکو مسلمان کیا تھا تو یہ عورت بھی اپنی قوم کے ساتھ مرتد ہو کر مسلمان ہوگئی پھر عکرمہ بن ابی جہل نے اس عورت سے نکاح کیا اور یہ خبر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پہونچی تو آپ کو سخت ناگوار ہوا اور بہت ہی غضبناک ہوگئے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ای خلیفہ رسول اللہ یہ عورت تو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج مطہرات مین نہین ہی اور آپ خیال فرماوین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت التخییر یعنے قولہ تعالے۔ یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن الآیہ اس عورت پر پیش نہین کی اور نہ کبھی اسکو پردہ مین رکھا اور وہ اپنی قوم کے ساتھ مرتد بھی ہوچکی ہی۔ شعبی رح نے کہا کہ جب حضرت عمر رض نے یہ بیان کیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا غصہ ٹھہرا اور آیندہ اطمینان کے ساتھ حکم دیا (رواہ ابن جریر) شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ غضب شدید اسلوجہ سے آیا کہ اللہ تعالے نے ازواج مطہرات کے حق مین حکم بلیغ فرمایا ہی بقولہ تعالے ان ذلکم کان عند اللہ عظیما۔ پس جسطرح یہ امر اللہ تعالے کے نزدیک ناگوار عظیم تھا اسی قیاس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالے عنہ کو غصہ عظیم آیا اور بنہایت ادب بجناب حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ اس عورت کو ادنے تعلق آپ کے نام کے ساتھ تھا پس فوراً اتنے ہی غضبناک ہوگئے حالانکہ درحقیقت یہ زوجہ نہ تھی چنانچہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو عرض کیا تو وہ غصہ تھم گیا۔ بالجملہ اللہ تعالے نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ظاہرہ و باطن ہر قسم کی ایذا و ناگوار خیال سے قطعاً ممنوع کر دیا اور مزید تنبیہ کے واسطے فرمایا کہ اللہ تعالے کو ظاہر و باطن سب معلوم ہی بقولہ تعالے۔ اِنْ تُبْدُوْا شَيْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ ۔ اگر تم کسی چیز کو ظاہر کردیا اوسکو چھپا رکھو تو اللہ تعالے ہر چیز کو خوب جانتا ہی ف۔ کیونکہ اللہ تعالے پر کوئی چیز پوشیدہ نہین ہی کما قال تعالے یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور۔ یعنے اللہ تعالے کو آنکھ مارنے کی خائن آنکھین معلوم ہین اور جو کچھ سینے اپنے اندر چھپاتے ہین انکو اللہ تعالے جانتا ہی۔ مترجم کہتا ہی کہ سورہ احزاب کے بعد آخر زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سورۃ انا فتحنا نازل ہوئی اور اسمین اللہ تعالے نے فرمایا محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم الآیہ یعنے اسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے فضائل جمیلہ بیان فرمائے یہان تک کہ فرمایا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ الآیہ تو معلوم ہوا کہ ان کے ادب بدرجہ ہے کہ اللہ عزوجل نے بمثل کرامت عنایت فرمائی کہ صریح نص سے آگاہ فرمایا کہ اللہ تعالے ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالے سے راضی ہوئے۔ مترجم کہتا ہے کہ یہی لوگ ہین جنسے اللہ تعالے راضی ہوا کہ اونکو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قائم مقام … رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے منصوص فرمائی ہے وہ اسی خلافت نبوت کے ذریعہ سے

تمام عالم پر روشن فرمائی۔ (تنبیہ) پہلے معلوم ہوا کہ آپ قدسی پردہ کے بارہ مین نازل ہوئی ہو عمر
رضی اللہ عنہ کو جیسے شراب وغیرہ کے بارہ مین زیادہ اہتمام تھا ویسے ہی پردہ کے بارہ مین بھی (زیادہ اہتمام تھا)
حدیث شان نزول مین اسکا ذکر ہوچکا ہی اور ابن ابی حاتم نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حلوا رمبش کھا رہی تھی کہ اتنے مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ادھر سے گذرے پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اونکو بھی بلا لیا پس عمر رضی اللہ عنہ بھی بیٹھکر کھانے لگے کہ اتنے مین میری انگلی کہین انکی انگلی مین لگ گئی پس عمر نے
کہا کہ حس یا کہا اوہ اور کہا کہ مجھے آرزو ہی کہ تمھاری بارہ مین میری بات مانی جاوے تو تم لوگون کو کوئی آنکھ نہ دیکھے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر آیت حجاب نازل ہوئی (ابن ابی حاتم) اور حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ جب پردہ کا حکم نازل ہوچکا تو سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا اپنی قضای حاجت کے واسطے رات کو باہر گئین اور وہ تھی جسیم بھاری
تھی حتی کہ جو اونکو پہچانتا تھا وہ دور سے پہچان جاتا اور کچھ خفا نہ ہوتا تھا پس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای سودہ واللہ پہچان
لیا پھر تم غور کرو کہ تم کیونکر نکلی ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر سودہ ویسے ہی الٹے پاؤن پھرین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے
حجرہ مین بیٹھے ہوی رات کا کھانا کھا رہے تھے اور آپ کے ہاتھ مین گوشت دار ہڈی تھی پس سودہ نے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین اپنی
ضرورت کے واسطے نکلی تھی تو مجھے عمر نے ایسا ایسا کہا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوئی پھر انکشاف ہوا حالانکہ واللہ
وہ ہڈی اوسیطرح آپ کے ہاتھ مین تھی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگون کے واسطے اجازت دیدیگئی ہے کہ تم اپنی
قضای حاجت کے واسطے نکلا کرو (احمد و بخاری مسلم) اور اسکی توضیح وہ روایت ہی جو ابن جریر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کی کہ ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات مین پیخانہ پھرنے کے لیے آبادی سے باہر جایا کرتی تھین اور عمر رضی اللہ
عنہ بار بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کرتے کہ یا رسول اللہ اپنی ازواج کو پردہ کا حکم دیجیے لیکن آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ایسا نہین کرتے تھے پھر ایک رات سودہ رضی اللہ عنہا نکلین اور یہ عورت دراز قد بھاری ڈیل کی تھین پس عمر رضی اللہ
عنہ نے بلند آواز سے پکارا کہ ای سودہ ہمنے آپکو پہچان لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آرزو کے لیے ایسا کیا کہ حجاب نازل ہو پس
اللہ تعالے نے حجاب نازل فرمایا۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ روایت صحیحین وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حجاب نازل ہونیکے بعد
واقع ہوا ہی۔ مترجم کہتا ہے کہ ہان لیکن اس روایت مین حجاب سے یہ مراد ہے کہ رات کو بھی باہر نجاوین اور بجلیہ نظرون سے پوشیدہ
رہین چنانچہ صحیحین کی روایت اور روایت ابن ابی حاتم اسپر شاہد ہی لیکن صحیحین کی روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس وقت بھی
قضاے حاجت کے واسطے نکلنا منع نہین کیا گیا۔ مترجم کہتا ہے کہ زمانہ جاہلیت کا دستور ہی تھا کہ کسی گھر مین پیخانہ نہ تھا بلکہ مرد و عورت
قضای حاجت کے لیے بستی سے باہر جاتے۔ پھر بعد اسکے جب اللہ تعالے نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی عمدہ خلافت
دی تو دستور بدل گیا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات کے قریب ہی گھرون مین پیخانے ہوگئے تھے چنانچہ عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات شریف سے ایک سال پہلے
میری نظر پڑی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضای حاجت کے واسطے جانب شام رخ کیے ہوئے تھے
اور اسی کے مانند حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی۔ پھر جب ازواج مطہرات کو

...مترجم نے سابق میں اشارہ کیا ہے کہ ازواج مطہرات تمام امت کے مومنات کے لیے پیشوا ہیں — اور جب اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کو پردہ کا حکم عام دیا تو عموم لفظ حجبت ہے پس لازم آیا کہ باپ بیٹے وغیرہ سے حجاب ہو لہذا اللہ تعالیٰ نے استثنا ہر فرمایا بقولہ تعالیٰ

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ

نہیں گناہ اوپر اونکے بیچ باپوں اونکے کے اور نہ بیچ بیٹوں اونکے کے اور نہ بیچ بھائیوں اونکے کے اور نہ بیچ بیٹوں

اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ج

بھائیوں اونکے کے اور نہ بیچ بیٹوں بہنوں اونکے کے اور نہ بیچ بیبیوں اونکے کے اور نہ بیچ اوس چیز کے کہ مالک ہوئی ہیں داہنے ہاتھ اونکے

وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝

اور ڈرو اے عورتو اللہ سے تحقیق اللہ ہے اوپر ہر چیز کے حاضر

خطیب رح نے لکھا کہ جب حجاب کا حکم نازل ہوا تو ازواج مطہرات کے باپ و بیٹوں و اقارب نے کہا کہ ہم بھی ان عورتوں سے پردہ کے پیچھے سے بات کریں گے یعنے جب اللہ عزوجل نے عام حکم فرمایا ہے تو ہم بھی اسمین داخل ہو گئے پس ہم بھی اسی حکم کی فرمانبرداری کریں گے پس اللہ عزوجل نے ان لوگوں کو مستثنیٰ کرنے کے لئے نازل فرمایا قولہ تعالیٰ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ گناہ نہیں ان عورتوں پر اپنے آبا کے معاملہ میں **ف** یعنے ان کے باپوں کو جائز ہے کہ بدون حجاب کے ان کے یہاں آویں جاویں خواہ نسبی باپ ہو یا رضاعی ہو — مترجم کہتا ہے کہ جس عورت کا دودھ پیا وہ دودھ جس شوہر سے ہو وہ رضاعی باپ ہے اور باپ ہی کے حکم میں دادا بھی ہے باپ کا سگا بھائی اور رضاعی باپ کا سگا بھائی بھی اسمین داخل ہے کیونکہ افلح بن ابی قعیس نے جب حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہا تھا کہ تم مجھ سے پردہ نہیں کر سکتی ہو کیونکہ تم میرے بھائی کی بیٹی ہو لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہ مانا اور کہا کہ مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے کچھ مرد نے دودھ نہیں پلایا ہے پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ رض سے فرمایا کہ وہ تیرا چچا ہے وہ تیرے یہاں آسکتا ہے (کما فی الصحیح) وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ — اور ان عورتوں کے لڑکوں کے معاملہ میں بھی گناہ نہیں ہے **ف** یعنے اپنے پیٹ کے لڑکے و پوتے سے انکو پردہ نہیں ہے چاہیئے وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ اور ان کے بھائیوں میں بھی گناہ نہیں ہے **ف** واضح ہو کہ شرع میں بھائی وہ ہے کہ جو ایک ماں باپ سے ہو یا ماں ایک ہو اور باپ جدا ہوں مثلاً اسکی ماں نے اسکے باپ کے انتقال کے بعد کسی شوہر سے نکاح کیا اور اس سے لڑکا ہوا تو یہ اوسکا مادری بھائی ہے یا ماں جدا ہوں اور باپ ایک ہو چنانچہ اوسکے باپ کی دوسری زوجہ سے جو لڑکا ہوا وہ اوسکا پدری بھائی ہے پس ان بھائیوں سے پردہ نہیں ہے، واضح ہو کہ ہندوستان میں جو چچیرے و ممیرے بھائی کہلاتے ہیں جن سے نکاح درست ہے تو اونسے پردہ نکرنا حرام ہے اسیطرح ماموں و چچا یا بھائی کی زوجہ اگر اجنبیہ ہو تو اوسکو پردہ کرنا واجب ہے اور واضح ہو کہ جیسے حقیقی بھائیوں سے پردہ نہیں ہے اسیطرح رضاعی بھائی بھی بھائی کے مانند ہیں کہ اونسے بھی پردہ نہیں ہے — وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ اور بھائیوں کے بیٹوں میں بھی گناہ نہیں **ف** یعنی عورت سے کسی قسم کے بھائی کا بیٹا ہو یا رضاعی بھائی کا بیٹا ہو کہ اونسے پردہ نکرنے میں گناہ نہیں ہے — وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ اور انکی بہنوں کے بیٹوں میں بھی گناہ نہیں ہے **ف** خواہ عینی بہن کا بیٹا ہو یا مادری یا پدری کا بیٹا ہو یا رضاعی

Marfat.com

بن کا بیٹا ہو کسی سے پردہ نکرین گناہ نہین ہی اور واقع ہو کر رضاعت وہاہی جو دو برس کے اندر ہوا [illegible]
ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا و حفصہ نے فرمایا کہ اگر بالغ کو بھی دودھ پلادی تو پردہ کے حق مین کافی ہو جاتا [illegible]
عنہا کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدیفہ رض کی زوجہ کو حکم دیا تھا کہ سالم کو دودھ پلادی [illegible]
متبنی کیا تھا چنانچہ صحیح مین یہ قصہ مذکور ہی اس دلیل سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب کسی شخص کو [illegible]
تھین تو اپنی بھائی کی لڑکی کو حکم دیتین کہ اوسکو دودھ پلادی — لیکن دیگر ازواجات مطہرات نے [illegible]
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سالم رضی اللہ عنہ کے بارہ مین جو حکم دیا تھا وہ فقط زوجہ خدیفہ رضی اللہ عنہ کا [illegible]
اگر دو برس کے اندر بچپن مین دودھ پیا ہو تو بالاجماع وہ رضاعت صحیح اور اس سے پردہ نہین ہی وَلَا نِسَآئِهِنَّ — اور
ازواج مطہرات پر انکی عورتون کے بارہ مین بھی کچھ گناہ نہین ہی ف — اونکی عورتین وہ ہین جو ایمان لائی ہین کیونکہ مترجم نے
سابق مین اشارہ کیا کہ مومنہ عورتین سب ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے تابع ہین اسواسطے مومنات کو انکی عورتین فرمایا
پس ظاہر ہوا کہ ازواج مطہرات کو اپنی تابع عورتون یعنے مسلمان عورتون سے بھی پردہ نہین ہے اور یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ پردہ کا
جو حکم کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے واسطے ہے یہی حکم انکی تابع عورتون یعنے مومنات کے حق مین ہے خواہ وہ انکی قرابتی ہون
یا نہ ہون اور رہین کافرہ عورتین تو وہ بمنزلہ اجنبی مردون کے ہین پس علماء شافعیہ مین سے شیخ نودی رح کے نزدیک ارجح یہ ہے
کہ گھر مین کام کاج کرنے کے وقت جسقدر بدن کھلتا ہی اوسکے دیکھنے مین کافرہ عورت کو مضائقہ نہین ہے — اور مترجم کہتا ہی کہ علماء
حنفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو عورتین کہ بے پردہ باہر پھرتی ہین اگرچہ وہ مسلمان کہلاتی ہون اونسے پردہ نکرنا مکروہ ہی اور
تمام تفصیل کتاب الکراہت عین الہدایہ و فتاوی ہندیہ مین ہے بالجملہ اس امر مین اتفاق ہے کہ مسلمہ عورت سے پردہ نہین ہی لیکن
تمام برہنہ ہو کر دوسری عورت جا کر اپنے خاوند سے اوسکا حلیہ بیان کرے چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک عورت دوسری عورت سے
اسطرح ملاصق ہو کہ وہ اپنے خاوند سے اوسکا حلیہ بیان کرے گویا وہ مرد اسکی صورت دیکھ رہا ہی (کما فی السنن وغیرہ) اور
اسی حکم عام کی وجہ سے علماء حنفیہ رح نے کہا کہ جب مسلمہ عورت کیطرف سے یہ خیال ہو تو اوسکے سامنے بھی برہنہ ہونا چاہئے لیکن
بغیر حجاب کے اوسکے آنے جانے مین کچھ گناہ نہین ہے وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ — اور ازواج مطہرات پر ایسے لوگون کے
معاملہ مین گناہ نہین ہے جو اونکے ہاتھون کی ملک ہین ف — سعید بن المسیب رح نے کہا کہ اس سے مراد فقط باندیاں ہین
(ابن ابی حاتم) اور اسیطرف علماء حنفیہ نے میل کیا ہی اور ایک جماعت شافعیہ وغیرہ نے کہا ہی کہ غلام و باندیاں دونون
داخل ہین اور یہی ظاہر ہے اور ہم نے تمام تفسیر تحت قولہ تعالیٰ ولا یبدین زینتهن الا لبعولتهن الآیہ مین [illegible]
مملوکہ باندیون ہین اور ایسے غلامون مین جو بالغ نہین ہوئے ہین بالاتفاق پردہ واجب نہین ہے اور جو غلام [illegible]
ہون اونسے پردہ واجب ہی یا نہین تو اسمین علماء کے درمیان اختلاف معروف ہی اور اس [illegible]
جانے سے ممانعت کیگئی کیونکہ خوف فتنہ و فساد ہے اسیطرح حالم فقیہ غلامون کے بارہ مین [illegible]
ہے واللہ تعالیٰ اعلم (تنبیہ) آیت قدسی مین چچا و ماموں کا ذکر نہین ہے تو کیا ان [illegible]
بیٹون سے پردہ واجب ہی یا یہاں اونکو بھی آبار مین شمار کر لیگیا ہے [illegible]

Marfat.com

[illegible] ان دونون تابعی نے فرمایا کہ چچا یا ماموں جب اپنے بھتیجی بھانجی کو بے پردہ دیکھیں گے تو اپنے لڑکوں سے انکا حلیہ بیان کرینگے لہذا یہ امر مکروہ ہوا کہ ان کے سامنے عورت بے پردہ ہو (ابن جریر) اگر [illegible] علت نکلی کہ جب ان کے بیٹوں کے ساتھ نکاح جائز ہے تو شاید وہ اپنے بیٹوں سے اسکا حلیہ بیان کریں لیکن یہ [illegible] ضعیف ہے اول یہ آیت قدسی میں اصل خطاب تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے واسطے ہے حالانکہ [illegible] ساتھ کسیکو نکاح حلال نہیں ہے بلکہ وہ سب مومنوں کی مائیں ہیں تو پھر یہ علت مذکورہ ساقط ہے [illegible] کیا جاسے کہ خطاب ظاہر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کے واسطے ہے مگر مقصود اونکے تابع [illegible] مسلمات ہیں جیسے اکثر آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب ہے لیکن امت کے لوگ مقصود ہیں ایسا ہی یہاں ہے تو بھی ضعیف ہونے کی وجہ دوم یہ کہ اگر ماموں یا چچا کے بارہ میں یہی علت ہو کہ اپنے بیٹوں سے اسکا حلیہ بیان کریں گے تو مسلمان عورتوں سے بھی اسی خوف سے پردہ واجب ہونا چاہیے بلکہ بھتیجی بھانجی بھی شاید اجنبیوں سے بیان کریں حالانکہ بالاتفاق انسے بھی پردہ نہیں ہے ـ سوم یہ کہ سورہ نور میں اظہار زینت جائز ہے تو یہاں اسکے مخالف کیوں ہو ـ پس اصح قول جمہور ہے کہ چچا و ماموں سے پردہ نہیں ہے جیسے سورہ نور میں منصوص مذکور ہے اور چونکہ وہاں ذکر ہو چکا لہذا یہاں تطویل کی ضرورت نہیں ہے یا بھتیجوں یا بھانجوں کی وجہ سے چچا و ماموں کا حکم معلوم ہو گیا کیونکہ جب یہ بات جانی کہ پھوپھی اور اوسکے بھائی کا لڑکا باہم محارم ہیں تو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بھائی کی لڑکیاں اپنے چچا کے واسطے محارم ہیں اسیطرح جب خالہ و بھنیجا محارم ہیں تو ماموں اور بھنیجی بھی محارم ہیں ـ بالجملہ اللہ تعالے نے اولاً ازواج مطہرات و ثانیاً تمام مومنات کو حکم دیا کہ پردہ کا التزام کریں اور فرمایا ـ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ـ اور اللہ تعالے سے تقوی رکھو ف ـ پس جو چیز مکروہ ہو اوسکے پاس مت جاؤ پھر جاننا چاہیے کہ جب اللہ تعالے نے اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آیت التطہیر سے پاکیزہ فرمایا تو انکی جانب سے کسی دغل و فساد کا احتمال نہ رہا پس ظاہر ہو گیا کہ تقوی کا حکم درحقیقت مومنات امت کے واسطے ہے کہ باوجود پردہ کے کوئی حرکت ایسی ظاہر نہ کریں جس سے مرد ضعیف اونکے فتنہ میں پڑ جاویں ـ خطیب رح نے لکھا کہ عورتوں کو تقوی کا حکم خاصکر اسی وجہ سے دیا کہ فتنہ اکثر عورتوں ہی کیجانب سے ہوتا ہے کیونکہ مرد کسی عورت سے کمتر معترض ہوتا ہے سوائے ایسی عورت کے جسکے رنگ ڈھنگ سے یہ بات ظاہر ہو کہ وسوسہ شیطان کے موافق وہ فتنہ قبول کرنا چاہتی ہے ـ مترجم کہتا ہے کہ اصل [illegible] یہ ہے کہ عورتوں میں جہالت کیوجہ سے اکثر معرفت الٰہی عزوجل کمتر ہوتی ہے لہذا اول تو [illegible] نہ کرنے میں تقوی کا حکم دیا اور [illegible] یہ اعتقاد یاد دلایا کہ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ـ بیشک اللہ تعالے کی شان یہ ہے کہ وہ ہر چیز پر [illegible] ف ـ یعنے اوسکے علم و نظر سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے اگرچہ وہ تمہاری سینوں کے اندر دل کے پردہ میں چھپی ہوئی [illegible] ایسے ہی وسواس شیطانیہ کا دروازہ بند کیا گیا ہے پس تم لوگ تقوی کے ساتھ اپنے دل میں شیطانی خطرات آنیکا [illegible] اللہ تعالے نے تمام امت عورتوں و مردوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احترام و برکت حاصل کرنیکا حکم دیا

بقولہ تعالے

[illegible] وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

[illegible] درود بھیجتے ہیں اوپر نبی کے اے لوگو جو

امَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا [illegible]

ایمان لائی ہو درود بھیجو اوپر اوسکے اور [illegible] سلام بھیجو

امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ حضرت ابوالعالیہ رح نے فرمایا کہ صلوۃ الہی عزوجل یہ ہر کہ ملائکہ [illegible] اور ملائکہ کی صلوٰۃ یہ ہے کہ دعا کرین چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ [illegible] اللہ تعالے واوسکے ملائکہ صلوۃ بھیجتی ہین۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یعنے برکت بھیجتے ہین (البخاری وابن ابی حاتم) مترجم کہتا ہی کہ اللہ تعالے عزوجل کا برکت بھیجنا تو معلوم ہے لیکن توہم ہوتا ہی کہ ملائکہ کیونکر برکت بھیج سکتے ہین تو جواب یہ ہی کہ وہ عزوجل سے برکت نازل فرمانیکی دعا کرتے ہین اور محقق کے نزدیک جب ملائکہ امر اختیاری نہین رکھتے ہین بلکہ چاند وسورج کیطرح شان الٰہی کا ظہور ہین تو وہ ہر طرف سے رحمت الٰہی عزوجل ہے فافہم۔ م۔ امام ترمذی نے کہا کہ حضرت سفیان ثوری وغیرہ نے فرمایا کہ رب عزوجل کیطرف سے صلوۃ بمعنی رحمت ہی اور ملائکہ کی طرف سے بمعنی استغفار ہی۔ حر۔ اور اس آیت قدسی سے مقصود یہ ہی کہ اللہ تعالے نے اپنے بندون کو خبر دی کہ اس پیغمبر مکرم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ اللہ تعالے کے نزدیک بہت عظیم ہی کہ وہ ملائکہ مقربین ملاء اعلیٰ مین اوسکی ثنا فرماتا ہی اور ملائکہ کلہم اجمعین اوسپر درود بھیجتے رہتے ہین پس اللہ تعالے نے حکم اہل عالم کو بھی علم فرمایا بقولہ تعالیٰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔ ای میرے خاص بندو جو ایمان لائے ہو تم بھی اوسپر صلوۃ بھیجو اور سلام بھیجو جیسا تسلیم کا حق ہی ف۔ اسیواسطے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگون کو درود بھیجنے مین تنبیہ فرمائی کہ کلمات ادب وتکریم کے ساتھ درود بھیجو کیونکہ تم سمجھتے ہو کہ شاید یہ درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین پیش ہو چنانچہ ان کلمات متبرکہ کا بیان انشاء اللہ تعالے آویگا۔ م۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ آپکا رب عزوجل صلوٰۃ فرماتا ہی تو حق سبحانہ وتعالے نے وحی بھیجی کہ ای موسیٰ ان لوگون نے تجھسے صلوۃ الرب کا سوال کیا تو کہدے کہ مین اور میرے ملائکہ میری انبیاء ورسولون پر صلوۃ بھیجتے ہین پھر اللہ عزوجل نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (ابن ابی حاتم) مترجم کہتا ہے کہ اس روایت کی اسناد اچھا ہر جید ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ہر پیغمبر پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنا چاہیے جیسا کہ امام نووی کا مختار ہی لیکن علماء کے درمیان مشہور یہ ہی کہ انبیاء علیہم السلام کے تنہا نام لینے مین علیہ السلام کہنا چاہیے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مین ہو تو بالطبع سب کو شامل کرے اور یہ طریقہ مستحسن ہی کیونکہ اسمین شک نہین ہے کہ اسمتعام کی آیت قدسی مین قولہ علی النبی الاسم معرفہ بالالف لام یعنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین کیونکہ الف لام معہود ہونا اصل ہے علاوہ اسکے بالاجماع [illegible] نہین ہے کہ آیت قدسی مین ہمکو حکم دیا گیا کہ ہم جمیع انبیاء پر صلوۃ بھیجین حالانکہ ہزارون پیغمبرون کو ہم جانتے بھی [illegible] ہر ایک نبی عام نہین مراد ہو سکتا ہی۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ اللہ عزوجل نے بندگان مومنین کو [illegible] بھی درود بھیجتا ہی چنانچہ قولہ تعالے ہو الذی یصلی علیکم وملائکتہ الآیہ کی تفسیر مین بیان ہو چکا اور قولہ تعالے اولئک [illegible] رحمۃ الآیہ مین بھی صابرین پر صلوۃ رب عزوجل معلوم ہے اور حدیث مین فرمایا کہ ان اللہ وملائکتہ [illegible] نماز کے داہنی صفون پر اللہ تعالے واوسکے ملائکہ صلوۃ بھیجتے ہین۔ حر۔ اور دوسری [illegible]

Marfat.com

[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہم صل علی آل ابی اوفی یعنی الٰہی قوم ابو اوفی پر درود فرما — مترجم کہتا ہے
اللہ تعالیٰ نے آپکو یہ حکم دیا بقولہ تعالیٰ خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم وتزکیہم وصل علیہم فان صلوتک سکن لہم الآیہ یعنی ان مومنون کے
مالون میں سے صدقہ وصول کرلے جو اونکو ستھرا و پاکیزہ کرتا ہی اور اونپر صلوۃ بھیج کہ تیرا صلوۃ بھیجنا اونکے واسطے سکینت ہے — ح صحیح مین
مردون پر نماز پڑھنے کے بارہ میں فرمایا کہ یہ قبرین تاریکیون سے بھری ہین اور میرا ان پر نماز پڑھ دینا نور ہی — شیخ ابن کثیر رح نے
لکھا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے درخواست کی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے یہان تشریف لیگئے تھے کہ یا رسول
اللہ مین اور میرا شوہر (یعنی امیدوار ہین) پس فرمایا کہ صلی اللہ علیک وعلی زوجک — یعنی اللہ تعالیٰ تجھپر اور تیرے شوہر پر درود بھیجے
— مترجم کہتا ہی کہ روایات سے ظاہر ہوتا ہی کہ سوای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیگر انبیا علیہم السلام پر بلکہ عام مومنون پر
درود بھیجنا جائز ہے اور مختار میرے نزدیک وہی قول ہی جو عموماً علما مین معروف ہے کہ لفظ صلوۃ فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے واسطے اصل کہا جاوی اور آپ کی تبعیت مین دوسری انبیا بلکہ مومنین کے واسطے بھی شمول ہو ورنہ انبیا علیہم السلام کیواسطے سلام اور
صحابہ کے واسطے رضی اللہ عنہم اور تابعین و مابعد کے مومنون کے لیے رحمہم اللہ کہا جاوی چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سوای
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کے واسطے صلوۃ لائق نہین ہے ولیکن مسلمان مردون وعورتون کے واسطے استغفار کے ساتھ
دعا کیجاوی (رواہ ابن ابی شیبہ والبیہقی) اور مواہب مین لکھا کہ اگلی امتون مین سے کسی سے منقول نہین ہی کہ کسی پر انکے نبی کیلیے
صلوۃ بھیجنا واجب کیا گیا تھا اور بعض علما نے صریح کہا کہ صلوۃ بھیجنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصوصیات مین سے ہے اور اسمین
دیگر انبیا علیہم السلام کی شرکت نہین ہے — رہا یہ امر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موافق آیت کے آل ابی اوفی وغیرہ پر صلوۃ
بھیجا یا اللہ تعالیٰ نے مومنون پر بھیجی تو یہ اللہ تعالیٰ و اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیارات مین سے ہی پس ہمارے واسطے
یہ شریعت نہین نکلتی کہ ہم ہر شخص پر درود بھیجا کرین کیا نہین دیکھتے ہو کہ سلف سے آج تک کبھی ثابت نہین ہوا کہ عام مومنین مین سے زید
وبکر وغیرہ پر درود بھیجنا معروف ہو چنانچہ اللہم صل علی زید وغیرہ کبھی نہین پایا گیا حالانکہ احادیث صحیحہ کثیرہ سے یہ بات ثابت ہی کہ اگر مومن نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اوسپر دس بار صلوۃ بھیجتا ہی — ح لیکن جمہور امت وسواد اعظم
سلف وخلف سے یہی معروف ہی کہ صلوۃ مخصوص بجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور اسیطرح لفظ سلام بھی عموماً انبیا علیہم
السلام کے واسطے شعار ہی اور رضی اللہ عنہ صحابہ کے واسطے اور رحمہ اللہ مابعد کے واسطے مع دعاء مغفرت ہے — مترجم کہتا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا ایسا افضل وظیفہ ہی کہ سوای ذکر اللہ عزوجل کے کوئی اسکے مثل معلوم نہین ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے
قرآن مجید مین اپنے ذکر کے واسطے حکم دیا بقولہ تعالیٰ اذکروا اللہ ذکرا کثیرا الآیہ اور درود شریف کے واسطے حکم دیا بقولہ تعالیٰ صلوا علیہ
وسلموا تسلیما بھی تیسرا کوئی وظیفہ معلوم نہین ہوتا جسکے واسطے ایسی شان ہو لہذا درود شریف کے فضائل اور جسطرح کہ حدیث مین اوسکے
[illegible] وارد ہوی ہین موافق تصحیح امام ابن کثیر وغیرہ کے یہان لاتا ہون اور یہ ظاہر ہی کہ جو صیغہ درود کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رضی اللہ عنہم سے منقول ہی اوسکے مثل بلکہ مشابہ بلکہ مناسب بھی کسی دوسرے کا بنایا ہوا نہین ہوسکتا ہی اگرچہ وہ بھی جائز و ثواب ہی
ابن کثیر رح نے لکھا کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہا گیا یا رسول اللہ ہمکو آپ پر سلام بھیجنا تو معلوم ہو گیا پھر ہم
[illegible] بھیجین فرمایا کہ یون کہو اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد

Marfat.com

وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید ۔ (صحاح الستۃ واحمد) اور [illegible]
کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے اسطرح روایت کیا کہ قولہ تعالے جب ان اللہ وملائکتہ یصلون علی [illegible]
تسلیما نازل ہوا تو ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمکو آپ پر سلام کہنا تو معلوم ہوگیا پھر صلوٰۃ کیونکر [illegible]
کہو اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت [illegible]
وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید ۔ اور عبدالرحمن بن ابی لیلی جنھون نے اس حدیث کو کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت [illegible]
لفظ زیادہ کرتے تھے وعلینا معھم یعنے ان لوگون کے ساتھ ہم پر بھی درود بھیجا جاوے (رواہ الترمذی ایضا) اور [illegible]
نے کہا کہ ہمکو آپ پر سلام بھیجنا معلوم ہوگیا ۔ اسکے معنے یہ ہین کہ التحیات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible]
کہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ پڑھا کرین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگونکو التحیات [illegible]
تعلیم فرمائی تھی جیسے اونکو سورۃ قرآن تعلیم کرتے تھے (کما فی الصحیحین وغیرہ) اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہم
لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمکو آپ پر سلام بھیجنا تو معلوم ہوگیا پھر ہم صلوٰۃ کیونکر آپ پر بھیجین فرمایا کہ یون کہو اللہم صل علی
عبدک ورسولک کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید
(البخاری) اور یزید بن الہاد رضی اللہ عنہ کی روایت مین یون ہی کہ کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی
ابراہیم وآل ابراہیم (النسائی وابن ماجہ) حدیث ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ مین آیا کہ لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول ہم کیونکر
آپ پر صلوٰۃ بھیجین فرمایا کہ یون کہو اللہم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی آل ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت
علی آل ابراہیم انک حمید مجید (احمد وبخاری ومسلم وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ) اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ ہم لوگ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس مین بیٹھے تھے کہ اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تشریف لائے تو بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ہم لوگون کو اللہ تعالے نے حکم دیا کہ ہم آپ پر درود
بھیجین تو کیونکر آپ پر درود بھیجا کرین پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہوگئے یہان تک کہ ہم لوگونکو تمنا ہوئی کہ
اس شخص نے نہ پوچھا ہوتا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یون کہا کرو کہ اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل
ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید اور سلام کا طریقہ تمکو خود معلوم ہے (رواہ
مسلم والترمذی والنسائی وقال الترمذی حدیث حسن صحیح) اور اس حدیث کو امام احمد وابن خزیمہ وابن حبان
وحاکم نے دوسرے طریق سے بھی روایت کیا ہی اور شافعی رحمہ اللہ نے مسند مین اس حدیث کو حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ
روایت کیا ہی اور یہین سے امام شافعی کا مذہب یہ ہی کہ آخیر التحیات مین مصلی پر واجب ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود
پڑھے اور اگر اسنے درود چھوڑ دیا تو اوسکی نماز ٹھیک نہوگی لیکن بعضے متاخرین مالکیہ وغیرہ نے [illegible]
لگانا شروع کیا کہ شافعی نے منفرد یہ حکم نکالا ہی حالانکہ اجماع اسکے خلاف ہی کیونکہ امام ابوجعفر طبری [illegible]
اجماع نقل کیا کہ بدون درود پڑھنے کے نماز ہوجاتی ہے جیسا کہ قاضی عیاض نے نقل کیا ہے [illegible]
کہ معترض نے اس طعن کرنے مین تاسف کیا اور اجماع کا دعوی کرنے مین تکلف کیا حالانکہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] یہ روایت ثابت ہوئی ہو کہ انہوں نے اس مقام کی ظاہر آیت سے یہ حکم نکالا ہے کہ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] پڑھنا واجب ہو چنانچہ صحابہ میں سے ابن مسعود و ابو مسعود بدری و جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم ہیں اور علماء تابعین میں سے شعبی و ابو جعفر الباقر و مقاتل بن حیان ہیں اور یہی شافعی رحمہ اللہ کا مذہب ہوا کہ یہی اصحاب شافعیہ میں بلا خلاف معروف ہو اور دمشقی کہا ابو زرعہ دمشقی نے امام احمد سے قول اخیر نقل کیا ہو اور یہی قول اسحاق بن راہویہ و فقیہ محمد بن ابراہیم معروف با بن المواز مالکی رحمہ اللہ ہے حتی کہ بعض مشائخ حنبلیہ نے وہی صیغہ واجب کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پوچھنے کے وقت بتلایا ہے بلکہ بعض شافعیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میں آل پر بھی درود واجب کیا ہو۔ بالجملہ نماز میں درود واجب ہونا شافعی کا قول متفرد نہیں ہو اور نہ وہ اجماع کے خلاف ہو بلکہ یہ اختلاف قدیم ہے۔ بلکہ اسکی تائید کے واسطے حدیث فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بھی دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے سنا کہ اس نے اللہ کی تمجید نہیں کی اور نہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص نے تعجیل کی پھر اوسکو بلا کر اس سے یا کسی دوسرے کو خطاب کیا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو چاہیے کہ پہلے اللہ تعالٰی کی تمجید و ثناء بیان کرے پھر نبی پر درود پڑھے پھر اسکے بعد جو کچھ چاہے دعا کرے (رواہ احمد و ابو داؤد والنسائی وابن خزیمہ وابن حبان والترمذی وقال حدیث صحیح) مترجم کہتا ہے کہ اس امر پر اجماع ہو کہ ہر مسلمان پر اپنی تمام عمر میں یکبار درود شریف پڑھنا فرض ہے۔ پھر جب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر شریف کیا جاوے تو بھی اکثر علماء کے نزدیک جب آپ کا نام شریف سنے تو ایک بار درود پڑھنا اس مجلس میں واجب ہو بلکہ بعض نے اسکو بھی اجماع قرار دیا ہے اور اگر اس مجلس میں بار بار آپ کا نام شریف سنے تو جمہور کے نزدیک واجب نہیں ہے مگر ایک ہی بار اور ایک قوم نے کہا کہ نہیں بلکہ ہر بار واجب ہے اور یہی امام طحاوی سے منقول ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ پھر یہ تعجب ہوگا کہ امام طحاوی رح نماز میں درود واجب ہونیکے قائل نہوں کیونکہ التحیات اونکے نزدیک واجب ہے حالانکہ التحیات کے آخر میں خود کلمہ شہادت پڑھتا ہے بلکہ قاعدۂ اول میں بھی بقدر اللہم صل علی محمد و آل محمد کے واجب ہوگا جیسا کہ امام شافعی رح سے منقول ہے لیکن مشائخ نے امام طحاوی کا قول بھی چھوڑا اور اونکے قول پر یہ تفریعات بھی چھوڑ دیں کیونکہ مذہب میں معروف یہ ہو کہ نماز میں درود پڑھنا سنت موکدہ ہے اور یہی جمہور علماء کا قول ہو لہذا قرطبی نے کہا کہ امام شافعی رح کا قول شاذ ہو کہ درود ترک کرنے سے نماز کا اعادہ واجب ہوتا ہے لیکن امام شافعی رح سے یہ قول سوائے حرملہ بن یحیٰی کے کسی نے روایت نہیں کیا اور امام طحاوی نے کہا کہ سوائے شافعی کے یہ کسی کا قول نہیں ہے اور خطابی رح نے جو خود شافعی مذہب ہیں کہا کہ نماز میں درود پڑھنا واجب نہیں ہے اور یہی جماعت فقہاء کا قول ہے سوای شافعی رح کے اور میں نہیں جانتا کہ شافعی کے واسطے سلف میں سے کوئی اس بارہ میں پیشوا ہو۔ مترجم کہتا ہے کہ شیخ ابن کثیر رح نے بہت سے جواب [illegible] کر دئے بلکہ لکھا حرملہ بن یحیٰی کچھ متفرد نہیں ہیں بلکہ یہ جمیع اصحاب شافعیہ میں بلا خلاف مذہب ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ یہاں دو مسئلہ ہیں ایک یہ کہ نماز میں درود پڑھنا واجب ہو پس اسمیں تو امام شافعی رح کچھ متفرد نہیں ہیں بلکہ جماعت سلف کا قول ہو دوم یہ کہ جس نے درود چھوڑ دیا ہو تو کیا نماز کا اعادہ واجب ہوگا تو حرملہ بن یحیٰی نے امام شافعی رح سے متفرد نقل کی کہ اعادہ واجب ہو۔ پس غور کرو فافہم واللہ تعالٰی اعلم۔ م۔ شیخ ابن کثیر رح لکھا کہ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو معلوم ہوا کہ کس طرح آپ پر سلام بھیجیں پھر یہ فرمائیے کہ آپ پر درود کیونکر بھیجیں تو آپ نے فرمایا کہ یوں کہو

Marfat.com

اللہم اجعل صلواتک و رحمتک و برکاتک علی محمد و علی آل محمد کما جعلتہا علی ابراہیم و آل ابراہیم انک حمید مجید (...
نفیع ابن الحارث الاعجمی متروک ہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگو...
اللہم داحی المدحوات و باری المسموکات و جبار القلوب علی فطرتہا شقیہا و سعیدہا اجعل شرائف صلواتک و نوامی برکاتک و رافۃ
تحننک علی محمد عبدک و رسولک الفاتح لما اغلق و الخاتم لما سبق و المعلن الحق بالحق و الدامغ لجیشات الاباطیل کما حمل فاضطلع بامرک لطاعتک
مستوفزا فی مرضاتک غیر نکل فی قدم و لا وہن فی عزم واعیا لوحیک حافظا لعہدک ماضیا علی نفاذ امرک حتی اوری قبسا لقابس آلاء
اللہ تصل باہلہ اسبابہ بہ ہدیت القلوب بعد خوضات الفتن و الاثم و ابہج موضحات الاعلام و نائرات الاحکام و منیرات الاسلام فہو
امینک المامون و خازن علمک المخزون و شہیدک یوم الدین و بعیثک نعمۃ و رسولک بالحق رحمۃ اللہم افسح لہ فی عدنک و اجزہ
مضاعفات الخیر من فضلک مہنات لہ غیر مکدرات من فوز ثوابک المحلول و جزیل عطائک المعلول اللہم اعل علی بناء الناس بناءہ و اکرم مثواہ
لدیک و نزلہ و اتمم لہ نورہ و اجزہ من ابتعاثک لہ مقبول الشہادۃ مرضی المقالۃ ذا منطق عدل و خطۃ فصل و حجۃ و برہان عظیم — شیخ ابن
کثیر رح نے کہا کہ ہمارے استاد شیخ ابو الحجاج مزی نے فرمایا کہ اسکی اسناد ٹھیک نہین ہے کیونکہ سلامۃ الکندی جس نے اسکو
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ پہچانا نہین جاتا اور نہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پایا ہے اور ابو القاسم طبرانی
نے بھی اس اثر کو روایت کیا اور ابن قتیبہ نے اپنی کتاب مشکل الحدیث مین اسکے الفاظ مین کلام کیا ہے اور احمد بن فارس اللغوی نے بھی
رسالہ فضیلت درود مین اسکو ذکر کیا ہے — مترجم کہتا ہے کہ اسکے بعض الفاظ مین شبہ ہوتا ہے کہ شاید خوارج نے اپنی رائے کے
موافق اسمین تغیر کیا ہو پس اولی یہ ہے کہ روایات صحیحہ پر اقتصار کیا جاوے یا اس درود کو لیا جاوے جو امام ابن ماجہ نے حضرت عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ تم لوگ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا کرو تو خوبصورتی کے ساتھ درود پڑھو
کیونکہ شاید تمہارا یہ درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیش کیا جاوے — لوگون نے عرض کیا کہ پھر آپ ہمکو سکھلا دیجیے تو فرمایا
کہ یون کہا کرو اللہم اجعل صلواتک و رحمتک و برکاتک علی سید المرسلین و امام المتقین و خاتم النبیین محمد عبدک و رسولک امام الخیر و قائد
الخیر و رسول الرحمۃ اللہم ابعثہ مقاما محمودا یغبطہ بہ الاولون و الآخرون اللہم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم
انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید (رواہ اسمٰعیل القاضی عن عبد اللہ
بن عمر او عمرو بنحوہ) اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود اسطرح سکھلایا
کہ اللہم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید وارحم محمدا و آل محمد کما رحمت آل ابراہیم انک حمید مجید
و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید (رواہ ابن جریر) مترجم کہتا ہے کہ اسمین ایک راوی مجہول ہے
لیکن شیخ ابن کثیر رح نے اسکی اسناد مین کچھ کلام نہین کیا بلکہ کہا کہ جن علماء کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے ہی
رحمۃ اللہ علیہ کہنا جائز ہے وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہین اور یہی جمہور کا قول ہے اور اسی کی حدیث اعرابی دلالت کرتی ہے
یعنے ایک اعرابی نے مسجد مین داخل ہو کر نماز پڑھی پھر کہا کہ اللہم ارحمنی و محمدا ولا ترحم معنا احدا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ تو نے وسیع رحمت کو گھیر دیا (کما فی السنن) پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ترحم ...
کر دیتے لیکن قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے جمہور علماء مالکیہ سے نقل کیا کہ وہ لوگ منع کرتے ہین ...

[illegible] بلکہ ترحم کا استعمال [illegible] کے حق میں [illegible] گیا ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ
[illegible] کی منزلت [illegible] لہٰذا ممنوع ہے اگرچہ [illegible] مشائخ حنفیہ نے اسکے جواز کا فتوی دیا ہے
[illegible] کی تہمت [illegible] جاوے اور بہت چیزیں باعتبار اصل کے جائز ہوتی ہیں مگر کسی عارض کیوجہ سے منع
[illegible] ہو کہ اللہ تعالے نے فرمایا یعلمہم الکتاب والحکمۃ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں معلم
[illegible] احادیث میں بھی یہ اطلاق آیا ہے لیکن مشائخ حنفیہ نے اسکے منع کا فتوے دیا ہے کیونکہ عرف میں معلم الکتاب
[illegible] کے واسطے معروف ہو گیا پس اسیوجہ سے رحمۃ اللہ علیہ بھی منع کیا جاوے اور اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ جو بروایت
[illegible] گذرا ہے وہ بھی دلالت کرتا ہے کہ ترحم غیر امت کا شعار یہی ہو گیا کہ صلوۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] ہے اور رضی اللہ عنہم صحابہ کے واسطے مخصوص ہے اور باقیوں کے واسطے ترحم واستغفار ہے۔ امام
[illegible] نے لکھا کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
[illegible] پر کوئی صلوۃ بھیجی تو جب تک وہ مجھ پر صلوۃ بھیجتا ہے برابر ملائکہ اسپر صلوۃ بھیجتے رہتے ہیں پس آدمی اس میں سے چاہے
[illegible] زیادہ لے (امام احمد وابن ماجہ) مترجم کہتا ہے کہ جملہ اخیر سے مطلب یہ ہے کہ اس میں سے کم لینا بیوقوفی ہے کیونکہ
[illegible] یہ فضیلت معلوم ہو گئی تو آیندہ کسیکو ایسا کوئی وظیفہ نہیں ملیگا جسمیں ملائکہ اوس پر درود بھیجیں واللہ تعالے اعلم۔
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھسے زیادہ قربت والا
قیامت کے روز وہ شخص ہو گا جو مجھپر درود سب سے زیادہ بھیجتا ہے (الترمذی) وقال اسمٰعیل القاضی حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا
سفیان عن یعقوب بن زید بن طلحہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے
رب تعالے کیطرف سے ایک آنیوالا آیا اور پیام لایا کہ جو بندہ تجھپر ایک بار درود بھیجیگا بیشک اللہ تعالے اُس درود کے عوض اُسپر
[illegible] درود بھیجیگا۔ پس ایک صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں اپنی نصف دعا کو آپ کے واسطے درود نہ کروں
فرمایا کہ ہاں اگر تو چاہے تب اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں اپنی دو تہائی دعا کو آپ کے واسطے نہ کروں فرمایا کہ ہاں اگر
تو چاہے پھر اوس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں اپنی کل دعا کو آپ کے واسطے نہ کروں تو فرمایا کہ اگر تو ایسا کریگا تو اللہ
تعالے تیرے واسطے ہر طرح کی فکر دنیا و آخرت کی کفایت فرمائیگا۔ جب سفیان نے یہ روایت کی تو مکہ کے ایک شیخ نے جسکا نام
منیع تھا پوچھا کہ یعقوب نے کس سے یہ حدیث پائی ہے تو سفیان نے فرمایا کہ یہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ ابی ابن کعب رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان تھی کہ جب دو تہائی رات جاتی تو اٹھکر فرماتے کہ اے لوگو اللہ تعالے
[illegible] جاءت الراجفۃ تتبعہا الرادفۃ جاءت الموت بما فیہ جاءت الموت بما فیہ۔ یعنے راجفہ آگئی اُسکے پیچھے
[illegible] ان کے آگئی موت مع اپنے سامان کے آگئی۔ ابی بن کعب نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول
[illegible] بہت بھیجتا ہوں تو کسقدر آپ کے واسطے صلوۃ میں سے کروں فرمایا کہ جسقدر تیرا جی چاہے میں نے عرض کیا
[illegible] تو وہ تیرے واسطے بہتر ہے میں نے عرض کیا تو نصف پس فرمایا کہ جسقدر
[illegible] واسطے بہتر ہے میں نے عرض کیا تو پھر دو تہائی پس فرمایا کہ جسقدر تیرا جی چاہے

اور اگر بڑھاوے تو وہ تیرے واسطے بہتر ہے بن نے عرض کی [illegible] ابی کل صلوٰۃ [illegible]
کرے تو تیرے ہموم کی کفایت کیجائیگی اور تیرے گناہ بخش دیے جاینگے (رواہ القاضی [illegible] وقال
القاضی عن سعید بن سلام العطار عن سفیان الثوری تحدیثا باسناد الزہری [illegible]) اور [illegible]
سفیان الثوری باسنادہ المذکور حضرت ابی بن کعب سے روایت کی کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ [illegible]
صلوٰۃ کو آپ کے واسطے کردون تو فرمایا کہ اس صورت مین جو کچھ دنیا و آخرت کی فکر و ہم تجکو پیش آئے [illegible]
کفایت فرماویگا۔ ھ۔ اور امام احمد نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آنحضرت [illegible]
وآلہ وسلم نکلکر باہر چلے تو مین آپ کے پیچھے ہولیا پس آپ جاکر نخلستان مین داخل ہوئے اور وہان ایک سجدہ [illegible]
سجدہ اسقدر دراز تھا کہ آخر مجھے خوف ہوا کہ شاید اللہ عزوجل نے آپ کو وفات [illegible] پس مین قریب آکر دیکھنے لگا
تو آپ نے سر اوٹھاکر فرمایا کہ اے عبدالرحمان تجھے کیا ہوا پس مین نے یہ حال آپ سے ذکر کیا پس فرمایا کہ جبرئیل
نے آکر مجھسے کہا کہ مین آپکو خوشخبری سناتا ہون کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جس نے آپ پر درود بھیجا مین اوسپر درود [illegible]
اور جس نے آپ پر سلام بھیجا مین اوسپر سلام بھیجا ہون پس مین نے اللہ تعالے کے شکرانہ کا سجدہ کیا (رواہ
اسحاق القاضی عن یحیی بن عبدالحمید عن الدراوردی عن عمرو عبدالواحد باسنادہ) اور امام
الطبرانی نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضاے حاجت کیواسطے
نکلے مگر آپ نے کسی ایسے شخص کو نہ پایا جو آپ کے پیچھے جاوے یعنے پانی لیکر ساتھ ہو پس عمر جھٹ پٹ آئے اور مطہرہ لیکر آپکے
پیچھے ہوئے پس جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حال سے پایا کہ ایک مشربہ مین سجدہ کی حالت مین ہین پس [illegible]
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوگئے یہان تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک اوٹھایا تو فرمایا کہ اے عمر
تمنے یہ خوب کیا کہ مجھکو سجدہ مین پاکر ایکطرف ہٹ گئے کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے میرے پاس آکر بشارت سنائی اور [illegible]
فرماتا ہے کہ جسنے آپکی امت مین سے آپ پر ایکبار درود بھیجا تو اللہ تعالے اوسکو دس بار درود بھیجیگا اور دس درجے
بلند کریگا ابن کثیر رح نے کہا کہ حافظ ضیاء المقدسی نے اپنی کتاب المستخرج علے الصحیحین مین اس حدیث کو روایت کیا [illegible] (رواہ
اسمعیل القاضی عن القعنبی عن سلمۃ بن وردان عن انس عن عمر بنحوہ ورواہ ایضا عن یعقوب بن حمید عن انس
بن عیاض عن سلمۃ بن وردان عن مالک ابن اوس ابن الحدثان عن عمر بن الخطاب [illegible]) اور ابو
طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے چہرہ مبارک سے
سرور ٹپکتا تھا تو ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے چہرہ پر سرور دیکھتے ہین آپ نے [illegible]
نے آکر کہا کہ اے محمد آپ اس سے راضی ہوئے کہ آپ کا رب عزوجل فرماتا ہے کہ آپکی امت [illegible]
[illegible] درود بھیجیگا اوسپر مین دس بار درود بھیجونگا۔ مین نے کہا کہ ہان مین راضی ہون ورواہ [illegible]
عن اسمعیل بن ابی اویس عن اخیہ عن سلیمان بن بلال عن عبید اللہ بن عمر [illegible]
بنحوہ۔ اور امام احمد رح نے بھی اسکو دوسرے طریق سے روایت کیا اور اس [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اسکے واسطے دس نیکیاں لکھتا ہے
[illegible] درود [illegible] اسکو بھیجتا ہے - ابن کثیر رحمہ نے کہا
[illegible] ہے - مترجم کہتا ہے کہ اسکی اسناد [illegible] قال احمد حدثنا [illegible] حدثنا ابو معشر
[illegible] بن عمرو عن [illegible] طلحة الانصاری بہذا الحدیث - مترجم کہتا ہے کہ ابو معشر کا نام نجیح مولی بنی ہاشم
[illegible] کیا گیا ہے لیکن [illegible] ٹھیک یہی ارجح ہے کہ وہ ثقہ ہیں لہذا اسناد کو جید قرار دیا واللہ تعالیٰ اعلم
[illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے مجھپر ایکبار درود بھیجا اللہ تعالیٰ
[illegible] بار درود بھیجتا ہے (رواہ مسلم وابو داؤد والنسائی والترمذی وقال حدیث حسن صحیح) اور کہا اس
[illegible] عبد الرحمن بن عوف وعامر بن ربیعہ وعمار وابی طلحہ وانس وابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے احادیث ہیں - مترجم
[illegible] حدیث عمار رضی اللہ عنہ کے باقی مع زوائد اوپر گذر چکی ہیں - قال احمد حدثنا حسین بن محمد حدثنا شریک عن لیث
[illegible] ابی ہریرہ مرفوعاً کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ مجھ پر درود بھیجا کرو کہ وہ تمہارے واسطے
[illegible] طہارت ہے اور اللہ تعالیٰ سے میرے واسطے وسیلہ مانگا کرو کہ وہ اعلیٰ جنت میں ایک درجہ ہے اور اسکو فقط ایک
[illegible] پاویگا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں (تفرد بہ احمد ورواہ البزار ایضاً) اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایکبار درود بھیجیگا اوسپر اللہ تعالیٰ اور اسکے ملائکہ ستر بار درود
بھیجیں گے پس جسکا جی چاہے اسمیں سے کم لے اور جسکا جی چاہے اسمیں سے زیادہ لے (رواہ احمد) اور ابو داؤد الطیالسی
نے کہا حدثنا ابو سلمة الخراسانی حدثنا ابو اسحق عن انس مرفوعاً یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے پاس میرا ذکر
کیا جاوے اسکو چاہیئے کہ مجھپر درود پڑھے اور جسنے مجھپر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اوسپر دس بار درود بھیجتا ہے وروا
[illegible] الیوم من حدیثہ وابو سلمہ ہو المغیرة بن سلمہ وابو اسحاق ہو السبیعی قال الامام احمد حدثنا محمد
[illegible] حدثنا یونس بن عمرو عن یونس بن ابی اسحاق عن یزید بن ابی مریم عن انس مرفوعاً - یعنے آنحضرت
[illegible] وسلم نے فرمایا کہ جسنے مجھپر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اوسپر دس بار درود بھیجتا ہے اور اوسکے دس گناہ
[illegible] اور حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل وہ شخص ہے کہ جسکے پاس میرا ذکر
[illegible] اوسنے مجھپر درود نہ بھیجا (رواہ احمد والترمذی وقال حسن صحیح غریب) مترجم کہتا ہے کہ وعلی ہذا حسین
[illegible] کی یہ روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحیح ہے فلیحفظ - حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت
[illegible] وسلم نے فرمایا بدترین بخیل وہ کہ جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور اوسنے درود نہ بھیجا (رواہ اسمٰعیل
[illegible] نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کے واسطے یہی بخیلی کافی ہے کہ اوسکے
[illegible] درود نہ پڑھے (رواہ اسمٰعیل مرسلاً) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
[illegible] جسکے پاس میرا ذکر کیا گیا پھر اوسنے [illegible] درود نہ پڑھا اور اوس
[illegible] اسکے کہ اوسکی مغفرت کیجاوے اور اوس شخص کی ناک [illegible]

Marfat.com

والدین کو بڑھاپے مین پایا پھر بوڑھے [illegible] (رواہ [illegible]
اور ترمذی نے کہا کہ اس باب مین حضرت [illegible]
بھی روایت ہے۔ اور [illegible] حدیث [illegible]
نام ذکر کیا جاوے تو آپ پر ہر بار درود بھیجنا واجب ہے [illegible] ایک گروہ علما کا [illegible]
حدیث ابن عباس ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر [illegible]
ابن ماجہ ورواہ اسمعیل القاضی من وجوہ) لیکن مرسل ہے اور دیگر علماء کا مذہب یہ ہے کہ ایک ہی مجلس مین [illegible]
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ذکر ہو تو ایک بار درود بھیجنا واجب ہے پھر باقیون مین واجب نہین بلکہ مستحب ہے [illegible]
اسکو بعض علماء سے نقل کیا ہے اور اسکی تائید کیواسطے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible]
کسی مجلس مین بیٹھے جسمین انھون نے اللہ تعالے کا ذکر نہ کیا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجا تو قیامت [illegible]
مجلس ان پر وبال ہوگی پھر اللہ تعالے چاہے انکو عذاب کرے اور چاہے انکو بخشے (رواہ الترمذی وا[illegible]
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو قوم کسی مجلس مین بیٹھ کر اٹھین اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود [illegible]
تو قیامت کے روز اگرچہ جنت مین بھیجے جاوین تو بھی ان پر یہ مجلس حسرت ہوگی کیونکہ ثواب جمیل دیکھین [illegible] محروم [illegible]
(رواہ اسمعیل القاضی) امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ بعض علماء کے نزدیک اس آیت کے حکم کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر اپنی عمر مین ایک بار درود بھیجنا واجب ہے پھر باقی عمر مین مستحب ہے اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے پہلے تو درود واجب
ہونے پر اجماع نقل کیا پھر ان بعض علماء کا مذہب نقل کرکے اسکو نصرت دی اور کہا کہ ابن جریر طبری نے نقل کیا کہ آیت [illegible]
ہے اور دعوی کیا کہ اسی پر اجماع ہے لیکن شاید یہ ایکبار کے علاوہ مین ہو جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اقرار
ایکبار فرض ہے پھر باقی مندوب وشعار اسلام ہے۔ امام ابن کثیر رح نے کہا کہ یہ قول غریب وشاذ ہے۔ [illegible]
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوقات کثیرہ مین درود بھیجنے کے واسطے احکام وارد ہوئے ہین حالانکہ بعض اوقات [illegible]
ہین چنانچہ آیندہ ہم بیان کرین گے (اوقات وموقع درود) از انجملہ ایک تو نماز کی اذان کے بعد ہے چنانچہ عبداللہ [illegible]
العاص رضی اللہ عنہ نے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جب تم موذن کو سنو تو جیسے وہ کہتا ہے [illegible]
پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جسنے مجھ پر درود پڑھا تو اللہ تعالے اسکے عوض اوسپر دس بار درود بھیجتا ہے۔ پھر [illegible]
مانگو کہ وہ جنت مین ایک درجہ ہے کہ بندگان الہی مین سے سوای ایک کے اور کسی کیواسطے لائق نہ ہوگا [illegible]
ہون پھر جسنے میری واسطے وسیلہ مانگا اوسپر شفاعت نزول کریگی (رواہ احمد ومسلم وابو داؤد [illegible]
اسیکے مانند اسمعیل القاضی نے بوجوہ روایت کیا ہے وقال احمد حدثنا حسن بن موسی ثنا ابن لہیعہ [illegible]
نعیم عن ورقاء الحضرمی عن رویفع بن ثابت الانصاری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ جسنے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجا [illegible]
میری شفاعت واجب ہے (ہذا اسناد [illegible]) [illegible] القاضی نے کہا کہ حدثنا [illegible]

Marfat.com

[illegible] کہتے کہ اللہم [illegible]
[illegible] کثیر رحمہ نے لکھا کہ اسکی اسناد جید ہوی
[illegible] چنانچہ فاطمہ بنت الحسین سے [illegible]
[illegible] علیہ وآلہ وسلم جب مسجد مین داخل ہوتے تو محمد پر درود وسلام بھیجکر کہتے اللہم اغفر لی
[illegible] ابواب رحمتک [illegible] پر درود وسلام بھیجکر کہتے کہ اللہم اغفر لی ذنوبی وافتح لی [illegible]
[illegible] مترجم کہتا ہے کہ اسکی اسناد منقطع ہے اسواسطے کہ فاطمہ بنت الحسین رضی اللہ عنہا نے فاطمہ [illegible]
عنہا کو نہین پایا تھے جیسے علی بن الحسین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو نہین پایا [illegible]
حدثنا یحیی بن عبد الحمید حدثنا سفیان بن عمرو التیمی عن سلیمان الضبی عن علی بن الحسین ۔ یعنے علی ابن الحسین نے [illegible]
[illegible] ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہے کہ جب تم لوگ مساجد کیطرف گذرو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا کرو [illegible]
[illegible] علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا چنانچہ شافعی رحمہ اللہ نے دوسرے تشہد مین اسکو واجب کہا ہے اور شافعی
[illegible] مین جنکا وہان ذکر ہوچکا ۔ رہا تشہد اول تو اسمین بالاتفاق ایک ہی قول ہے کہ واجب نہین ہے پھر کیا شافعی
[illegible] مستحب ہے یا نہین تو اسمین مشائخ شافعیہ کے دو قول ہین ۔ مترجم کہتا ہے کہ جس حدیث سے واجب ہونیکا
کیا گیا [illegible] مین بھی جاری ہے علاوہ برین جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ذکر ہو تو جنہون نے
[illegible] لیا مانند امام طحاوی وغیرہ کے تو اون پر یہان بھی وارد ہوگا کہ واجب کہین واللہ تعالے اعلم ۔ چہارم نماز جنازہ [illegible]
[illegible] لکھا کہ نماز جنازہ مین سنت طریقہ یہ ہے کہ تکبیر اول مین سورہ فاتحہ پڑھے اور تکبیر ثانیہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
[illegible] پڑھے اور تکبیر ثالثہ مین میت کے واسطے دعا کرے اور تکبیر رابعہ مین کہے کہ اللہم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ ۔ مترجم
[illegible] نزدیک نماز جنازہ مین قرأت نہین ہے لیکن بطور دعا کے سورہ فاتحہ پڑھنا مستحب ہے اور بعض مشائخ
[illegible] کہا ہے چنانچہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ نے اپنے جنازہ کے وصیت نامہ مین سورہ فاتحہ پڑھنے کی
[illegible] کے ساتھ موجود ہے اور شاید یہ ایسی خیال سے ہو کہ اس بارہ مین ترمذی و ابن ماجہ وغیرہ کے [illegible]
[illegible] سورہ فاتحہ پڑھنے کو سنت کہا گیا ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ جب تابعی صحابی سے اوسکو سنت کہا تو وہ بمنزلہ
[illegible] ابن کثیر رحمہ نے لکھا کہ قال الشافعی حدثنا مطرف بن مازن عن معمر عن الزہری اخبرنی ابو امامۃ ابن
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الخ ۔ یعنی ابو امامہ بن سہل جو صغیر صحابی ہین کہتے ہین کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
[illegible] تکبیر کہے پھر سورہ فاتحہ [illegible] جی مین پڑھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے [illegible]
[illegible] مین سے کسی مین کچھ قرأت [illegible] پھر آہستہ اپنے جی مین سلام پھیرے ۔ امام شافعی
[illegible] اسکو [illegible] بیان فرمایا اور صحابی کیطرف سے بمنزلہ حدیث مرفوع [illegible]
[illegible]
[illegible] ابو ہریرہ ۔ ابن [illegible]

روایت ... مقام تجم - نماز عید ... رضی اللہ عنہم کے پاس عید ... بن عقبہ نکلا ...

... انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھیو اور دعا ... کبیو اور ... کبیر کہیو اور اسکے مثل کیجیو - پھر قرأت کیجیو پھر تکبیر کہکر ... تو قرأت کیجیو اور اپنے رب عز وجل کی ... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھیو پھر دعا کیجیو اور تکبیر کہکر ... کیجیو پس حذیفہ و ابو موسیٰ رض ... نے سچ فرمایا (رواہ اسمٰعیل القاضی عن مسلم ابن ابراہیم عن ہشام الدستوائی عن حماد بن ابی سلیمان) ... شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ اسکی اسناد صحیح ہے - مقام تتمہ یہ ہے کہ دعا کو درود شریف پر ختم کرنا مستحب ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دعا تو آسمان و زمین کے بیچ مین متوقف رہتی ہے ... سے کچھ بھی نہین چڑھائی جاتی ... تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے (رواہ الترمذی موقوفا) اور ایک روایت مین حضرت عمر ... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آسمان و زمین کے درمیان دعا ... چڑھائی جاتی یہان تک کہ مجھ پر درود پڑھا جاوے پس تم لوگ مجھکو غمرالراکب کے مانند مت بنائیو بلکہ دعا کے اول ... درمیان مین اور دعا کے آخر مین مجھپر درود بھیجیو (رواہ رزین بن معاویہ فی کتابہ) اور جابر ... سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ مجھکو سوار کے قدح کے مانند مت بنائیو کہ سوار ... لٹکاتا ہے اور ضروریات لگالیتا ہے تو وہ ایک قدح لیکر پانی سے بھرتا ہے پھر اگر اوسکو وضو کرنے کی ضرورت ... اور اگر پینے کی حاجت ہوئی تو پی لیتا ہے ورنہ بہا دیتا ہے بلکہ تم لوگ مجھکو دعا کے اول مین اور دعا کے درمیان مین آخر مین لائیو (رواہ عبد بن حمید) لیکن یہ روایت غریب ہے اور اسکی اسناد مین موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ... مترجم کہتا ہے کہ موسیٰ بن عبیدہ سے امام احمد و اہل السنن نے روایت لی ہے واللہ تعالےٰ اعلم - ... کہ دعاؤن مین سب سے زیادہ موکد دعاء قنوت ہے اور اسمین بعد دعا کے صلی اللہ علی النبی - بروایت ... ابو الحوراء نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ حسن رح نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ ... کلمات سکھلائے ہین جنکو مین وتر مین کہا کرتا ہون اللہم اہدنی فیمن ہدیت واعطنی فیمن عافیت و ... وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک انہ لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت ... واضح ہو کہ اس قنوت کو امام احمد و اہل السنن یعنی ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ... حاکم نے روایت کی لیکن قولہ - وصلی اللہ علی النبی - صرف نسائی کی زیادت ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے مین کثرت کرنا مستحب ہے - ... ابن ...

... ودای من صاحبہ ...

... اللہ ...

... ہو ... کوئی ہو مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتہ اوسکا مجھ پر ...

... پہونچا ... تک کہ ... ہو تو مین نے عرض کیا کہ تو کیا بعد موت کے بھی ...

... یا ہے کہ انبیا کے اجسام کو ... پس نبی اللہ زندہ ہے ... دیا جاتا ہے (رواہ ابن ماجہ ...

... ک ابا الدرداء) اور بیہقی نے حضرت ابو امامہ و ابن ... رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کی ...

شب جمعہ و روز جمعہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کی کثرت کرنیکا حکم دیا ہے لیکن ... دونو ...

... واللہ تعالے اعلم - و قال ... القاضی حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا جریر بن حازم سمعت الحسن البصری یقول قال ...

... تاکل الارض جسد من کلمہ روح القدس یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص ...

... مین اوسکا جسم نہین کھاتی ہے (مرسل جید حسن) اور روایت ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ...

جمعہ کی رات ہو تو مجھ پر درود پڑھنے مین کثرت کیا کرو (رواہ الشافعی عن ابراہیم بن محمد عن ... بن سلیم

... رح نے کہا کہ امام شافعی و احمد کے نزدیک جمعہ کے دونون خطبہ مین اللہ تعالے کا ذکر شرط ہے ...

... مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بھی واجب ہے جیسے اذان و نماز مین ہے تو بغیر درود کے ...

حنفیہ کے نزدیک وجوب نہین بلکہ تاکید ہے مقام ہشتم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ...

... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ہو کہ مجھ پر سلام

... تعالے مجھے میری روح واپس دے حتی کہ مین اوسکے سلام کا جواب دون (رواہ ابو داؤد) اور شیخ نووی ...

... صحیح ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ...

... اور میرے قبر کو عید مت بناؤ اور مجھ پر درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھکو پہونچایا جاتا ہے ... تم جہان

... رواہ احمد عن سریج عن عبد اللہ بن نافع الصائغ - و ... الودی ایضا و قال ...

... الصلوۃ حدثنا اسمعیل بن اویس حدثنا جعفر بن ابراہیم ابن محمد ابن علی ابن عبد اللہ بن ...

... عن علی ابن الحسین ابن علی الخ) علی ابن الحسین سے ... ہر کہ ہر ...

... زیارت کرتا اور آپ پر درود پڑھتا تھا حتی کہ یہ عادت اوسکے باب مین مشہور ...

... کیا ... ہے ...

Marfat.com

کہتا ہے [illegible]

[illegible]

تو [illegible] اور [illegible] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] تم لوگ [illegible]
[illegible] جا ہے تم جہان ہو کیونکہ تمہارا درود مجکو پہنچایا جاتا ہے [illegible] محمد بن الحسن بن علی سے
[illegible] اپنے باپ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] تم لوگ مجھ پر درود بھیجو [illegible]
[illegible] مجکو پہنچایا جاتا ہے (طبرانی) [illegible] عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
[illegible] اللہ [illegible] سیاحین ملائکہ ہین جو مجکو میری امت کیطرف سے سلام پہنچاتے ہین (رواہ احمد والنسائی)
[illegible] ابو ہریرہ سے مرفوع روایت ہے کہ جسنے میری قبر کے پاس مجھ پر درود بھیجا تو اسکو مین [illegible] لیتا ہون اور جسنے دور سے
وہ مجھے [illegible] جاتا ہے ۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہین ہے ۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ اسکی اسناد [illegible] محمد بن [illegible]
[illegible] کہ یہ راوی [illegible] کہا کہ ہمارے اصحاب شافعیہ کے نزدیک مستحب ہے کہ احرام باندھنے والا
رسول اللہ [illegible] وآلہ وسلم پر درود بھیجے کیونکہ شافعی رح نے صالح بن محمد بن زائدہ عن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق [illegible] روایت [illegible]
[illegible] وہ تلبیہ سے فارغ ہو تو ہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے [illegible] ایضاً [illegible]
[illegible] القاضی حدثنا عارم ابن الفضل حدثنا عبد اللہ ابن المبارک حدثنا زکریا عن الشعبی عن وہب ابن الاجدع قال سمعت عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ [illegible] الخ ۔ یعنے حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب تم مکہ پہونچو تو سات بار خانہ کعبہ
[illegible] مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھو پھر کوہ صفا پر آؤ پس ایسی جگہ کھڑے ہو جہان [illegible] نظر [illegible]
اوس درمیان مین اللہ تعالے کی حمد وثنا کرو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھو اور اپنی ذات
[illegible] مثل کرو [illegible] ہذا اسناد جید حسن قوی) [illegible]
[illegible] ساتھ آنحضرت [illegible] علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا مستحب ہے اور دلیل [illegible]
[illegible] کہ اصل تفسیر بعض نے یون بیان کی [illegible] ذکر کیا [illegible] تو میرے ساتھ تیرا [illegible]
کہ یہ قول [illegible] کے خلاف ہے ۔ مترجم کہتا ہے کہ یہی علمائے حنفیہ کا قول ہے کہ ذبیحہ مین خالص اللہ [illegible]
ہو [illegible] اور یہی جمہور کا قول ہے اور انھون نے کہا کہ جیسے کھانے پینے [illegible] جماع وغیرہ کے وقت [illegible]
[illegible] صورت مین کوئی سنت [illegible] مین وارد ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ [illegible]
حال [illegible] روایت کیا [illegible]

[illegible]

[illegible] مین طنین [illegible] ہے پس جو درود شریف و ذکر الٰہی سے رہ جاویگی گر [illegible]

[illegible] ایمان مین رخنہ ہوا ہے اوسی جانب سے [illegible]

[illegible] روایت مین درود شریف کے ساتھ ذکر اللہ [illegible] بالخیر بھی مذکور ہے لہذا اگر رفع نہ ہو تو [illegible]

[illegible] فائدہ [illegible] شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ جو لوگ کتابت کرین تو ہر بار جب آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]

[illegible] تو ساتھ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ضرور لکھین کہ یہ مستحب ہے اور اس باری مین ابن عباس رضی اللہ [illegible]

[illegible] جو کوئی تحریر [illegible] پر درود لکھا تو جب تک یہ کتاب باقی ہے جسمین میرا نام ہے تب تک اس شخص کیواسطے

[illegible] شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہین ہے اور اسکے واسطے [illegible] کثیرہ دلیل ہین [illegible]

[illegible] روایت [illegible] مگر وہ بھی صحیح نہین ہے بلکہ حافظ ابو عبد اللہ الذہبی نے کہا [illegible] اوسکو [illegible]

حضرت ابو بکر [illegible] عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے لیکن کچھ بھی صحیح نہین ہے واللہ تعالے اعلم [illegible]

[illegible] الراوی والسامع مین کہا کہ مین نے امام احمد بن حنبل کے خط سے لکھا ہوا بہت دیکھا کہ انھون

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام مبارک بغیر درود کے لکھا لیکن مجھے یہ خبر پہونچی کہ امام احمد رح جب نام مبارک لکھا کرتے تھے

[illegible] درود شریف پڑھا کرتے تھے مترجم کہتا ہے کہ مشائخ حنفیہ نے موافق اپنے اصول کے یہان بھی احتیاط ہی کو اختیار کیا کہ [illegible]

علیہ و آلہ وسلم لکھا کرے چنانچہ فتاوی ہندیہ و عین الہدایہ للمترجم کی کتاب الآداب مین یہ مسئلہ مذکور ہے (مسئلہ

[illegible] انبیاء علیہم السلام کے امتیون مین سے بھی کسی پر درود بھیجنا جائز ہے یا نہین جواب یہ ہے کہ اسمین دو صورتین

ہین [illegible] کے تابع کر کے دوسرون پر درود بھیجا جاوے تو یہ بالاجماع جائز ہے چنانچہ حدیث مین اللہم صل علی محمد [illegible]

ہے چنانچہ یہ صیغہ پہلے مذکور ہو چکا صورت دوم یہ کہ بدون تابع کرنے کے مستقل طور پر کسی امتی پر درود

[illegible] اختلاف ہے پس بعض نے کہا کہ یہ جائز ہے بدلیل قولہ تعالے هو الذی یصلی علیکم و ملائکتہ الآیہ [illegible]

[illegible] الآیہ و بقولہ تعالے خذ من اموالهم صدقۃ تطهرهم و تزکیهم بها و صل علیهم الآیہ و بدلیل حدیث عبد اللہ

[illegible] صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور مین جب کبھی قوم اپنے صدقات لاتے یعنی اپنی زکوۃ لاتے تو آپ فرماتے

[illegible] صدقہ لایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہم صل علی آل ابی اوفی [illegible]

[illegible] یا رسول اللہ [illegible] اور [illegible] کیجیے تو فرمایا کہ [illegible]

[illegible] کہا کہ یہ بعض [illegible] کا قول ہے [illegible] فرمایا کہ سوائے انبیاء علیہم السلام

[illegible]

Marfat.com

کرتم عزوجل اگرچہ معنے کے راہ سے محمود [illegible]
شعار خالص ہوگیا ہے اور جو کچھ تمنے [illegible]
درود کا شعار نہین جاری ہوا [illegible] اونکی زوجہ کیواسطے [illegible]
مسلک اچھا ہے یعنے جائز ہے مگر شعار کیطور پر ممنوع ہے اور ایک جماعت علمار نے کہا کہ جائز نہین ہے کیونکہ سوای انبیا علیہم
کے غیر [illegible] درود وسلام کا طریقہ تو بدعتیون کا شعار ہوگیا ہے کہ اونکو جس [illegible] ہوتا ہے اوسکے حق مین یہ شعار جاری
ہین پس اونکا طریقہ اختیار کرنا جائز نہین ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ گو باصل مین ان علمار کے نزدیک بھی جواز تھا مگر
کیوجہ سے ممنوع ہوگیا امام نووی نے کہا کہ جو لوگ منع کرتے ہین اونکے طور پر صحیح یہ ہے کہ ایسا کرنے مین کراہت تنزیہی
جماعت مین سے اکثر علمار کا قول ہے۔ شیخ رح نے کہا کہ ہمارے علمار کے نزدیک معتمد یہ ہے کہ سلف صالحین کی زبان سے
کہ درود فقط انبیا علیہم السلام کیواسطے شعار مخصوص ہوگیا ہے جیسے عزوجل کا لفظ اسم اللہ [illegible] کے ساتھ مخصوص ہوا۔ رہا [illegible] السلام
تو شیخ ابو محمد الجوینی شافعی نے کہا کہ یہ بھی درود کے معنے مین ہے تو سواے انبیا علیہم السلام کے دوسرون کے حق [illegible]
خواہ زندہ ہون یا مردہ ہون۔ ہان جو اہل اسلام کہ حاضر ہون البتہ اونکو السلام علیک یا السلام علیکم یا سلام [illegible]
سے خطاب جائز ہے اور یہ اتفاقی مسئلہ ہے۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ بہتیرے لوگ اپنی عبارات مین صحابہ رضی اللہ عنہم [illegible]
عنہ بولتے و لکھتے ہین لیکن خاص کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق مین کرم اللہ وجہہ یا علیہ السلام [illegible] ہین حالانکہ چاہیئے یہ
تھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مین مساوات رکھی جاوے کیونکہ اگر یہ امر از راہ تکریم و تعظیم ہے تو حضرت ابوبکر و عمر و عثمان [illegible] اولے
اس تکریم کے لائق ہین وقد قال اسمعیل القاضی حدثنا عبد اللہ بن عبد الواحد حدثنا عبد الواحد بن زیاد حدثنی عثمان بن حکیم بن عباد
بن حنیف عن عکرمہ عن ابن عباس انہ قال الخ۔ یعنے ابن عباس نے کہا کہ کسی پر درود بھیجنا لائق نہین ہے سوا [illegible]
علیہ و آلہ وسلم کے ولیکن مسلمین و مسلمات کے واسطے مغفرت کی دعا کیجاوے۔ مترجم کہتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم [illegible]
علیہ و عمر رحمۃ اللہ علیہ بجاے رضی اللہ عنہ کے اکثر جاری تھا چنانچہ امام ابو اسمعیل الازدی کی فتوح الشام سے [illegible]
مابعد مین صحابہ کے واسطے رضی اللہ عنہم اور تابعین کے واسطے رحمۃ اللہ علیہم کا شعار ممتاز ہوگیا واللہ [illegible]
ایضاً حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ حدثنا حسین بن علی عن جعفر بن برقان قال کتب عمر بن عبد العزیز [illegible]
یعنے جعفر بن برقان نے فرمایا کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمان لکھا اما بعد واضح ہو کہ لوگ [illegible]
جنہون نے عمل آخرت کے ذریعہ سے دنیا ڈھونڈھی ہے اور کچھ لوگ ایسے واعظ بنے ہین جنہون نے آنحضرت [illegible]
کے مثل اپنے خلفار و امرار پر درود بھیجنے کی بدعت نکالی ہے پس جب تجھے میرا یہ خط پہونچے تو ایسے لوگ [illegible]
علیہم السلام کے واسطے [illegible] باقی سب مسلمانون کیواسطے دعا ہوا [illegible] سواے [illegible]
الاسنادہ۔ وقال القاضی حدثنا معاذ بن اسد حدثنا عبد اللہ ابن المبارک اخبرنا [illegible]
بن ابی ہلال عن نبیہ [illegible] امیر المومنین [illegible]
ہوئے پھر رسول اللہ صلی اللہ [illegible]

... نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے
... ہزار رات میں ... وقت ... ایسے شق کیجاوے یعنے قیامت قائم ہوگی
... ستر ہزار ملائکہ آپ کے جلو میں ہونگے۔ مترجم کہتا ہے کہ کعب احبار
... یہود میں سے بہت بڑے عالم تھے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ایمان لائے اور امام ابو اسمٰعیل الازدی نے فتح بیت المقدس
میں انکے ایمان کا طول قصہ روایت کیا ... بات جو انھوں نے یہاں بیان کی وہ کتب انبیاء سابقین سے پائی ہے (جو یہود
... اور کتب سابقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارات مع بشارات امت کے مع حلیہ مبارک ومع حلیہ
... ین رضی اللہ عنہم کے بہت تفصیل سے مذکور ہیں حتی کہ بیت المقدس قبلہ نصاری میں جو سب سے بڑا عالم نصرانی موجود
... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور تمام نصرانیوں کو حکم دیا کہ ای کمبختو بیشک یہ پیغمبر آخر الزمان کا خلیفہ ہے تم جلدی
... اس سے اپنے واسطے عہد وامان حاصل کرو پھر بعد امان نامہ لکھنے کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مع لشکر مجاہدین داخل ہوئے اور
... کی مسجد میں جمعہ پڑھنے کے بعد اس عالم نصرانی کو آدمی بھیجکر بلوایا اور اوس سے پوچھا کہ تونے کیونکر پہچانا اوس نے کہا کہ
... خلفاء کا بھی حلیہ جانتا ہوں حتی کہ دیکھوں تو پہچان لوں تو آپ نے پوچھا کہ بھلا میرے بعد کون خلیفہ ہے تو اوس نے عرض
... کے پیغمبر کا قرابتی و داماد بہت حیادار آدمی ہے لیکن وہ اہل قرابت کو ترجیح دیگا اسیطرح اس نے حضرت عثمان کے بعد حضرت
علی کا بھی حلیہ ... چنانچہ طویل روایت سنن ابو داؤد میں بھی باسناد صحیح ہو موجود ہے (فرع) امام نووی نے
کہا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے تو چاہیے کہ صلوۃ وسلام دونوں کو جمع کرے پس فقط علیہ الصلوۃ یا علیہ السلام
نکہے۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ یہ مسئلہ اسی مقام کی آیت سے بھی نکلتا ہے کیونکہ اللہ تعالے نے یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا
دونوں کو جمع فرمایا ہے پس یہی اولے ہے کہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیما کہے۔ مترجم کہتا ہے کہ درود شریف کے فضائل اس
... اور ... ئی۔ کہ اہل ایمان کے واسطے جو دار آنحضرت پر صدق دل سے ایمان لائے اور دنیا پر مطمئن نہیں
ہے بہتر ذکر الٰہی عزوجل کے کوئی وظیفہ نہیں ہے اور چاہیے کہ طہارت کے ساتھ دل کو خطرات سے مجتمع کرکے
... ت کا شکر یہ ادا کریں کہ وہ کس درجہ پر پہونچے اور انکا یہ ذکر کہاں پیش ہوتا ہے وہ حضرت سرور عالم حبیب
... خاتم النبیین اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔ کے
... پیش ... اللہم اکرم علینا بذلک خطا او فی یا ارحم الراحمین آمین۔ ف۔ اشارات عرائس میں ہے کہ قولہ تعالے ان
... یصلون علی النبی الآیہ شیخ رح نے کہا کہ اس آیت قدسی سے ہم لوگوں کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ
... یہ اللہ تعالے کی صفت قدس میں سے ہے جسکی کنہ حقیقت دریافت ہونا ہملوگوں کی وسعت سے باہر ہے
... اس کرامت کے نتائج میں سے ہمکو بعض کرامات معلوم ہوئے از انجملہ یہ ہے کہ اللہ جلشانہ نے
... مقام محمود میں ... کہ وہ تمام مخلوقات کے واسطے آپ کے احسان کا ذریعہ ہے اور اس سے آنحضرت
... تمام ... فرمائینگے آپکی
... داخل ہے اور آپکی امت مرحومہ ... میں جو صدق یقین سے آپ پر ایمان لائے اور

آپ پر درود بھیجتے ہیں اور ملائکہ کا درود بھیجنا یہ ہے کہ [illegible]
استغفار کرتے ہیں پھر آپکی امت کا درود بھیجنا آپ پر [illegible] کے ساتھ [illegible]
اختیار کریں اور ذکر جمیل کے ساتھ آپ کی ثنا کریں۔ شیخ ابن عطا نے کہا کہ اللہ تعالے [illegible]
کیطرف سے رفعت ہے اور امت کی طرف سے متابعت اور محبت ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ اس بیان سے ظاہر [illegible]
کہ درود انھیں لوگوں سے مقبول ہے جو آپ کی متابعت و محبت پر قائم ہیں برخلاف ان لوگوں کے جنھوں نے اعتقادات میں یا رسوم
بدعت نکالی اور آپ کی سنت مبارک چھوڑ دی کیونکہ جو بدعت نکالی جاتی ہے اس سے ایک سنت اٹھ جاتی ہے چنانچہ حدیث
میں یہ مضمون منصوص ہے وعلی ہذا جن لوگوں نے اشعار و غزلیات کے ساتھ مجلس میلاد کی بدعت نکالی انھوں نے ایک سنت
اٹھا دیا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناخوشی و ایذا ہے خصوصاً اسطور پر کہ اشعار نے او بآواز بلند [illegible] راگ سے
میں کہتے اور مجلس کا وقار وہیبت و تعظیم کھوتے ہیں اللہ تعالے ہم لوگوں کو ہدایت سنت پر مستقیم فرما دے۔ شیخ واسطی رحمہ اللہ تعالے
نے فرمایا کہ ای شخص درود پڑھیو باستہار و وقار مگر اپنی قلب میں ہرگز نہ سمجھیو کہ اسکی بھی وہاں کچھ مقدار ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ شیخ رحمہ
بہت اچھا قول بیان فرمایا کیونکہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک کے لائق تو آپ کے رب [illegible]
شریف ہے پھر بھلا ہم لوگ کس لائق ہیں کہ ہماری زبان سے ایسا درود ظاہر ہو جو آپکی پیشی کے لائق ہو پس ہماری جتنی [illegible]
کوشش سے کمال ادب کے ساتھ درود پڑھیں اور یہ جانتے رہیں کہ اللہ تعالے اپنے حبیب بندہ محمد [illegible] علیہ وآلہ وسلم کیواسطے
درود قبول فرماتا ہے تو وہ اپنی قبولیت سے ہے ورنہ ہماری کچھ مقدار نہیں ہے چنانچہ شیخ رح نے لکھا کہ شیخ ابو عبدالرحمن [illegible] نے
بیان کیا کہ میں نے شیخ عبدالواحد سے درود شریف کو دریافت کیا تو فرمایا کہ ای شخص تو درود پڑھکر اپنے دل میں ذرا بھی خطرہ مت لائیو
کہ تو نے لپنے لاکھ بار درود سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی حق کچھ بھی ادا کیا کیونکہ اس ذریعہ سے تو اپنے نفس کا حق
ادا کرتا ہے اور حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلی و اجل ہے کہ اگر تمام امت جمع ہو کر ادا کرنا چاہے [illegible]
کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اپنے رب عزوجل کی صلوات میں ہیں پس تو نے جو درود پڑھا تو [illegible]
اپنی ذات کے واسطے کچھ رحمت کھینچ لایا۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ کلام نفیس یاد رکھنا چاہئے مع اشارۂ سابق کے کہ [illegible]
متابعت ساتھ ہے کہ وہی محبت ہے ورنہ جو شخص مخالفت کرے پھر محبت کا دعوی کرے وہ [illegible] کے
نزدیک جھوٹا ہے چنانچہ قولہ تعالے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی الآیہ میں توضیح بیان ہو چکی ہے۔ اور حدیث میں [illegible] آپ نے
ان لوگوں کو مبارک باد دی جو فساد امت کے وقت آپ کی سنت کو زندہ کرینگے پس جو کوئی سنت [illegible]

ایذا کا خوف کرے وقد قال اللہ تعالے

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي [illegible]

تحقیق جو لوگ کہ ایذا دیتے ہیں اللہ کو اور رسول اسکے کو لعنت کی [illegible]

وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ [illegible]

اور تیار کیا ہے واسطے انکے عذاب [illegible] کہ ایذا دیتے [illegible]

[illegible] مُّهِينًا

اونھون نے [illegible] اور صریح گن [illegible]

[illegible] تعالے نے اس آیت [illegible] رسول [illegible] مؤمنین و مومنات کے ایذا دینے والون کو تہدید شدید فرمائی مگر اللہ تعالے نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایذا دینے والون پر عذاب اشد ہے چنانچہ فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔ جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین اللہ کو اور اسکے رسول کو ف۔ بہت سخت گناہ کے مرتکب ہین جنکی دنیا آخرت [illegible] برباد ہین چنانچہ اون کا نتیجہ فرمایا لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ان لوگون پر دنیا و آخرت مین اللہ تعالے نے لعنت فرمائی ف۔ یعنے اپنی رحمت سے دور کر دیا اور رحمت سے دور کرنیکی شناخت بہت مشکل ہے اکثر اب اتفاق ہوتا ہے کہ یہود کیطرح سے دنیا مین مالدار ہو حالانکہ اوسپر اللہ تعالے کا غضب شدید ہے کیونکہ جسکو مال دنیا کی محبت مین پھنسایا تو اوسکو ملعون چیز مین ڈالا وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ان ملعونون کے واسطے خواری دینے والا عذاب مہیا فرمایا ہے ف۔ اور یہ جہنم کا عذاب مہین ہے اگر کہا جاوے کہ اللہ تعالے کو ایذا غیر ممکن ہے کیونکہ ایذا کا ضرر و دکھ کسیکی مجال نہین جو اللہ تعالے کی شان مین لاحق کر سکے جواب یہ ہے کہ ہان بیشک ایذا جو مخلوق ایک دوسرے کو پہونچاتے و خیال کرتے ہین اوسکا تصور جناب باریتعالے مین ممکن نہین ہے بلکہ ہم لوگون کو جتایا گیا کہ مخلوق مین سے جو لوگ ایسے ہین کہ اوس قسم کا قول و فعل کرتے ہین جسکو تم ایذا سمجھتے ہو تو جو کوئی اللہ تعالے و اسکے رسول کی شان مین ایسا کرے تو وہ ملعون ہے اور اسکے حق مین عذاب جہنم تیار ہے اور اسکی مثال یہی جو ابن عباس رض سے روایت ہے کہ یہود نے کہا کہ عزیر ابن اللہ ہے اور کہتے تھے کہ یداللہ مغلولۃ یعنے وہ بخیل ہے کہ ہمکو رزق نہین دیتا ہے اور کہتے کہ وہ فقیر ہے ہم تونگر ہین نعوذ باللہ من ذالک اور جیسے نصاری کہ وہ مسیح کو ابن اللہ کہتے اور جیسے مشرکین کہ وہ ملائکہ کو بیٹیان بناتے اور بتون کو ساجھی بناتے تھے۔ ابن کثیر رح نے کہا کہ جس شخص نے اللہ تعالے کے احکام سے مخالفت کی اور ممنوعات کا مرتکب ہوا اور [illegible] تو وہ موذی ہے اسی طرح جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین کسی قسم کا عیب لگایا یا نقص بیان کیا معاذ اللہ تو وہ موذی ملعون ہے۔ اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ آدمی زادہ مجھے ایذا دیتا ہے کہ وہ دہر یعنی گردش زمانہ کو گالیان دیتا [illegible] دہر مین ہی ہون مین ہی اسکے رات دن کو بدلتا ہون۔ (الصحیحین) اور اسکے معنی یہ ہین کہ جاہلیت والے اپنی جہالت سے سختیون کے وقت کہتے کہ ای گردش زمانہ تیرا برا ہو کہ تو نے ہمارے ساتھ یہ کیا اور وہ کیا۔ یہ لوگ اللہ تعالے کے افعال کو گردش زمانہ کیجانب نسبت کرکے اوسکو کہتے حالانکہ ان افعال کا پیدا کرنیوالا تو اللہ تعالے ہی ہے۔ اسیوجہ سے اونکو ممانعت کر دیگئی اس حدیث کے معنے شافعی و ابو [illegible] و غیرہ علما نے [illegible] بیان کیے ہین (ابن کثیر) اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ فرزند آدم نے مجھے جھٹلایا حالانکہ اوسکو یہ روا نہ تھا اور میری بدگوئی کی حالانکہ اوسکو [illegible] تھا لیس اوسکا جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جیسے مجھے ابتدا مین پیدا کیا تھا اب دوبارہ اعادہ نہین کریگا یعنے اوسکو قدرت [illegible] مخلوق کو اول [illegible] پیدا کرنا اس سے زیادہ آسان نہین ہے کہ اوسکو دوبارہ پیدا کیا جاے اور اسکی بدگوئی [illegible]

حق مین یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالے نے فرزند بنایا [illegible] تعالے کا بیٹا و جورو بتاتا ہے
لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ہے (الصحیح) بعض نے کہا کہ اللہ تعالے کو ایذا دینے کے معنے
یہ ہین کہ حرمتی والحاد کرین اور بعض نے کہا کہ ان موذی ملعونون سے وہ مراد ہین جو تصویرین بناتے ہین [illegible]
عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ بھلا ایسے شخص سے بڑھکر [illegible]
جو چلا کہ میری مخلوق کیطرح سے مخلوق بناوے پھر چاہئے وہ کوئی چیونٹی پیدا کر یا جو یا گیہون کا دانہ پیدا کرے (الصحیح ایضا) (س) شیخ ابن کثیر رح
لکھا کہ عوفی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ یہ آیت اسوقت اتری جبکہ کچھ یہودیون و منافقون وغیرہ نے طعن
کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفیہ بنت حیی بن اخطب سے نکاح کیا تھا یعنے خیبر کے جہاد مین صفیہ بھی گرفتار
یہودیون مین آئین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو چھانٹ لیا پھر آزاد کر کے انسے نکاح کر لیا۔ شیخ ابن کثیر رح
لکھا کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ آیت ہر ایسے شخص کے حق مین عام ہے جسنے کسیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دی ہو اور جسنے
آپکو ایذا دی اوس نے اللہ تعالے کو ایذا دی جیسے طاعت کے نسبت آیا کہ جسنے آپکی طاعت کی اوس نے اللہ تعالے کی طاعت
کی۔ مترجم کہتا ہے کہ یہی تفسیر متعین معلوم ہوتی ہے چنانچہ اگر کسی نے آپ کے ازواج مطہرات کی نسبت عیب لگا کر آپکو [illegible]
تو وہ بھی موذی ملعون ہے یا آپ کے عترت طاہرین مین سے کسی کی نسبت کچھ عیب لگا کر آپکو ایذا دی تو وہ موذی ملعون ہے
بلکہ جسنے آپکی شریعت و سنت کو بگاڑا تو اسکی نسبت بھی یہی خوف ہے۔ بالجملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایذا دینے والے کو
دنیا و آخرت مین ملعون و عذاب مہین مین خوار فرمایا۔ والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنت
بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بهتانا واثما مبینا ۝ اور وہ لوگ جو مومنین و مومنات کو ایذا
دیتے ہین بدون اسکے کہ انھون نے کچھ کیا ہو تو ان موذیون نے بہتان اور صریح گناہ اپنے اوپر لادا ف یعنے مومنین و مومنات
کچھ معصوم تو ہوتے نہین ہین بلکہ ممکن ہے کہ کسی سے کچھ ایسا گناہ سرزد ہو جاوے جسکے عوض وہ سزا پاوے مگر توبہ کرنے سے پہلے
حاکم کے سامنے اسکا معاملہ پیش کرنا جائز ہے اور اسمین کچھ گناہ نہین ہے مگر موذی لوگ یہ کرتے ہین کہ جن مومنین و مومنات نے
ایسا کوئی جرم نہین کیا جسکی وجہ سے اونکو ایذا دیجاوے یہ جھوٹ سے اونکو ایذا دیتے ہین تو یہ انکا بہتان ہے اور [illegible] گناہ ہے۔
ابن کثیر رح نے کہا یعنے یہ موذی لوگ ایسے کذاب بدکار ہین کہ مومنین و مومنات کی جانب ایسی بات لگاتے ہین جس سے وہ بالکل بری
ہین اور ہرگز انھون نے نہین کیا پس اس وعید مین اول وہ لوگ داخل ہین جنھون نے اللہ و رسول سے کفر کیا پھر یہ فرقہ رافضہ داخل
جو صحابہ رضی اللہ عنہم کو نقص و عیب لگاتے ہین حالانکہ اللہ تعالے نے اونکو پاک کہا ہے بلکہ جیسے اللہ تعالے اونکی مدح و رضامندی
بیان فرماتا ہے اوسکے برعکس یہ لوگ اونکی مذمت اور بدگوئی کرتے ہین اور بہتان کر کے انکی نسبت ایسی باتون کا عیب لگاتے ہین
جنکا وہان وجود بھی نہ تھا اور نہ کبھی اُنھون نے یہ حرکت کی اور امام احمد نے عبداللہ بن المغفل [illegible] عنہ سے روایت کی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اللہ فی اصحابی۔ یعنی میرے اصحاب کے حق مین اللہ سے [illegible] اللہ سے ڈرو میرے بعد انکو
نشانہ مت بناؤ پس جسنے اونکو دوست رکھا تو اونکی دوستی کے ساتھ میری دوستی ہے اور جسنے اونسے بغض کیا تو [illegible] بغض کے
بغض سے ہے اور جسنے اونکو اذیت دی تو بیشک مجکو اذیت دی اور جسنے مجھے اذیت دی تو [illegible] اللہ تعالی [illegible]

Marfat.com

ایسے دن تو قریب ہے کہ اوسکو گرفتار فرمائیگا مقتدر رواہ الترمذی۔ اور حدیث مین آیا ہے کہ جب تم ایسے لوگونکو دیکھو جو میرے اصحاب کو بُرا کہتے ہین تو کہیو کہ تمہاری شرارت پر اللہ تعالے کی لعنت ہے اور ایک روایت مین آیا کہ جسنے میرے اصحاب کی بدگوئی کی تو اوسپر اللہ تعالے و ملائکہ اور سب لوگون کی لعنت ہے (المشکوۃ وغیرہ) اور حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ بھلا اللہ تعالے کے نزدیک کون بیاج سب سے بڑھکر ہے انھون نے عرض کیا کہ اللہ تعالے اور اوسکے رسول ہی کو خوب معلوم ہے تو فرمایا کہ اللہ تعالے کے نزدیک سب سے بدتر بیاج یہ ہے کہ کسی مرد مسلمان کی آبرو حلال کرے پھر یہی آیت پڑھی والذین یوذون المومنین والمومنات الآیہ (رواہ ابن ابی حاتم) مترجم کہتا ہے کہ بیاج سے استعارہ کرنے مین شاید نکتہ یہ ہے کہ بہتان باندھنے والے کاذب نے جس ایمان والے کی بدگوئی کی اسکے حق مین بہت بڑا ثواب ملا اور اوسکو بہت نفع حاصل ہوا کیونکہ دنیا مین آبروی حقیر کوئی چیز نہین ہے حالانکہ حقیقۃ وہ ضائع بھی نہین ہوئی ہے پھر برائے نام اسکے طرف سے بہتان باندھنے والے کاذب نے لیکر مٹائی اور اوسکو اس لین دین مین خیر کثیر حاصل ہوئی۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ غیبت کیا ہے آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو ایسی بات کے ساتھ ذکر کرنا کہ وہ ناگوار جانے۔ عرض کیا گیا کہ بھلا یہ بات جو اپنے بھائی کے نسبت بیان کرتا ہون یہ بات اگر اوسمین موجود ہو (تب تو غیبت نہوگی) فرمایا کہ اگر یہ بات اوسمین موجود ہو جو تو کہتا ہے تب ہی تو غیبت ہے اور اگر یہ بات جو تو کہتا ہے اسمین موجود ہی نہ ہو تب تو تو نے اسپر بہتان باندھا (رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حسن صحیح) (ابن کثیر رح) اور اللہ تعالے اپنے بندگان اولیا مومنین ومومنات کے واسطے حمایت فرماتا ہے چنانچہ حدیث مین وارد ہوا کہ حضرت حق ذوالجلال والاکرام فرماتا ہے کہ جس شخص نے میرے کسی بندہ ولی سے دشمنی کی تو مین نے اسکے ساتھ جنگ کا اشتہار دیدیا۔ اور ایک روایت مین یون آیا کہ جسنے میرے بندہ ولی کی اہانت کی تو وہ میرے ساتھ جنگ کرنیکے لیے میدان مین آیا۔ مترجم کہتا ہے کہ ولی سے مراد یہان مومن ہے جو بمقابلہ عدو ہی اور عدو یہان کافر ہے پس حاصل یہ ہے کہ جسنے کسی مومن کو ایذا دی یا اوسکی اہانت کی تو گویا اوس نے رب عزوجل سے لڑائی ٹھانی پس یا تو وہ توبہ کریگا یا اللہ تعالے اوسکو خوار و خراب کریگا اور بعض نے کہا کہ اس آیت کا نزول دربارۂ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا واقع ہوا یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور اسکے معنے یہ ہین کہ منافقون نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان باندھا جسکا ذکر سورۂ نور مین گذرا ہے اور اللہ تعالے نے آیات قدسیہ نازل فرماکر ساحت اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزگی وطہارت ظاہر فرمائی اور مکار منافقون وغیرہ کی تشنیع عظیم فرمائی از انجملہ یہان بھی بہتان باندھنے والون پر گناہ عظیم رکھا اور بوجہ ایذائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اون پر دنیا و آخرت مین لعنت فرمائی اور واضح ہو کہ ایذای مومنین ومومنات کے بھی طرح طرح کے اقسام ہین جنکا بیان اپنے اپنے موقع پر گذر چکا ہے لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایذا کے سب وجوہ سے پرہیز رکھنا چاہیے اسیطرح مومنین ومومنات کی ایذا سے بھی بچنا فرض ہے۔ فضیل بن عیاض رح سے روایت ہے کہ تجھے کسی حال مین حلال نہین کہ کسی کتے یا سور کو ناحق ایذا پہنچاوے تو پھر خیال کرلے کہ مومنین ومومنات کو ایذا دینے مین کسقدر گناہ عظیم ہوگا اور خطیب رح نے سراج منیر مین [illegible] کلبی سے روایت ہے کہ مدینہ کے نواح مین منافقون وغیرہ سے کچھ بدکار لوگ ایسے تھے کہ مدینہ کی بستی سے باہر رہا کرتے [illegible] اونکی غرض یہ ہوئی تھی کہ رات کو جب عورتین اپنی قضای حاجت کیواسطے آوینگی تو اونکو بہکاوینگے۔ پھر جب رات کو

Marfat.com

عورتین بیچانہ پھرنے آتین تو عورت کو تعرض کرتے پھر اگر وہ چپ ہو جاتی تو اسکے پیچھے پیچھے ہو لیتے اور اگر [illegible]
خواہش یہی تھی کہ فقط لونڈیون کو چھیڑین جو اس اندھیرے وقت مین آتی ہین کیونکہ اکثر اونھین کو تنہا [illegible]
وہی کرتہ و اوڑھنی سبکا لباس تھا اس جہت سے اونکو شناخت نہین ہوتی تھی کہ کون آزادہ ہے اور کون باندی ہے [illegible]
وہ ایسی عورت کو چھیڑتے جو آزادہ ہوتی پس وہ غصہ مین آکر اپنے شوہر سے شکایت کرتی تھی مگر یہ معلوم نہ ہوتا کہ کون لوگ تھے تو [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکو عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات الآیہ - مترجم کہتا ہے کہ
مذکور اس آیت کے نزول کے واسطے غیر مربوط ہے جیسا کہ ذرا توجہ سے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اس صورت مین ان لوگون نے [illegible]
مومنات کو اذیت دی اور انہین مومنات کے جانب سے کچھ اکتساب نہ تھا - حالانکہ مقصود یہ ہے کہ مومنون و مومنات کو بدون انکے کسب
ارتکاب واقعی کے یہ لوگ ایذا دیتے ہین اور بہتان باندھتے ہین اور راہزنان نے کوئی بہتان نہین باندھا پس ظاہرا اگر یہ قصہ سبب نزول
ہو تو اگلی آیت کے حق مین ہو سکتا ہے کہ جب منافقین جو نفاق مین شاق تھی لونڈیون بیچاریون کی تاک مین جاتے لیکن ایک ہی لباس
و وضع کے ہونے سے اونکو اکثر اوقات آزادی و باندی مین امتیاز نہین ہوتا تھا تو حکم نازل ہوا کہ وضع مین فرق کیا جاوے - مترجم کہتا ہے
کہ آئندہ اسکا ذکر آتا ہے اور ظاہر تو یہ ہے کہ اللہ تعالے نے ازواج مطہرات کو اور بنات طاہرات کو ایک لباس سے ممتاز فرمایا ہے
کوئی شخص حالت اشتباہ مین گستاخ کلمہ سے نہ پکارے اور نہ کوئی خلاف شان کلمہ کہے فقال اللہ تعالیٰ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ
اے نبی کہدے اپنی عورتون کو اور اپنی بیٹیون اور مسلمانون کی عورتون کو نیچی لٹکا لین
عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ
اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادرین اسمین لگتا ہے کہ پہچان پڑین تو کوئی نہ ستاوے اور ہے
اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ
اللہ بخشنے والا مہربان کبھی باز نہ آئے منافق اور جنکے دل مین روگ ہے
وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا
اور جھوٹھ اڑانے والے مدینہ مین تو ہم لگا دینگے تجکو اونکے پیچھے پھر نہ رہنے پاوین گے تیرے ساتھ اس شہر مین مگر تھوڑے دنون
مَلْعُونِينَ ۖ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا ۝ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ
پھٹکارے ہوئے جہان پائے گئے پکڑے گئے اور مارے گئے جان سے دستور پڑا ہوا اللہ کا ان
خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝ الربع
لوگون مین جو آگے ہو چکے ہین اور تو نہ دیکھے گا اللہ کی چال بدلتے

شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ اللہ تعالے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتا ہے کہ [illegible]
طاہرات کو اور عموما تمام نساء مومنین کو خواہ مومنین کی ازواج ہون یا بیٹیان ہون یہ حکم فرما [illegible]
ایسی چادر جسکو جلباب کہتے ہین تاکہ اونکو زمانہ جاہلیت کی عورتون سے امتیاز ہو جاوے اور [illegible]

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ — اے نبی اکرم اپنی زوجات و بنات کو اور مومنین کی عورتون کو حکم دیدے یعنی جلباب ملا کے رکھین ف — جلباب ایسی چادر ہوتی ہے جو اوڑھنی کے اوپر سے اوڑھی جاوے یہی قول حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ وعبیدۃ السلمانی وحسن بصری وسعید بن جبیر وابراہیم نخعی وعطاء خراسانی وغیرہم رحمہم اللہ تعالے سے منقول ہے علی ابن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اس آیت مین اللہ تعالے نے مومنون کی عورتون کو حکم دیا ہے جب اپنے گھرون سے کسی کام کو نکلین تو اپنے سرون پر چادرین ڈالکر اپنے بال وچہرے ڈھکین اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھین ۔ محمد ابن سیرین نے عبیدۃ السلمانی سے اس آیت کی تفسیر پوچھی تو انھون نے چادر سے اپنا سر وچہرہ ڈھکا اور بائین آنکھ کھلی رکھی اور اسیکے مانند عکرمہ رح سے بھی روایت ہے اور ابن ابی حاتم نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جب قولہ تعالے یدنین علیہن من جلابیبہن الآیۃ نازل ہوئی تو انصار کی عورتین سیاہ کملیان پہنے نکلین جنکو اوڑھا کرتی تھین ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بس اب سکینت و وقار کے اونکے سرون پر سیاہ کوے بیٹھے ہین یونس بن یزید رح نے کہا کہ ہم نے زہری رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ بھلا باندی بھی اوڑھنی اوڑھیگی خواہ شوہردار ہو یا نہو تو فرمایا کہ اگر متزوجہ ہو تو اپنے اوپر اوڑھنی ڈالے ولیکن اوپر سے چادر اوڑھنے سے منع کیجائیگی کیونکہ باندیون کو آزادیون سے مشابہت کرنا مکروہ ہے پھر یہی آیت پڑھی (رواہ ابن ابی حاتم) یعنے اس آیت مین صرف ازواج و بنات کے واسطے جلباب کا حکم ہے شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ حضرت سفیان الثوری سے روایت ہے کہ کافرہ عورتون کے واسطے کوئی احترام نہین ہے حتیٰ کہ اونکی زینت دیکھنا جائز ہے مگر اسواسطے منع کردیا گیا کہ ایسا لوگ فتنہ مین پڑ جاوین اور اسکی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالے نے آیت مین صرف نساء المومنین فرمایا ہے — مترجم کہتا ہے کہ گویا اسلام سے پہلے زمانۂ جاہلیت کی بے پردگی عام طور پر شائع تھی پھر اومین سے نساء المومنین کو مستثنیٰ فرمایا تو باقی نساء کافرین اوسی حال پر رہین جو پہلے سے جاری تھا واللہ تعالے اعلم — ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ — یہ وضع اقرب ہے کہ یہ پاکیزہ عورتین پہچان لی جاوین تو ایذا نہ دیجاوین اور اللہ تعالے کی شان غفور رحیم ہے ف — جسنے نادانی مین کوئی چوک کی وہ مغفرت فرما کر رحم کرتاہے — واصل یہ کہ جب ان عورتون نے جلباب لی جس سے تمام بدن چھپ گیا تو یہ شناخت کے واسطے اقرب وضع ہے پس سب پہچان لینگے کہ یہ آزادیان شریفزادیاں ہین کوئی بدکاریان نہین ہین اور یہ بھی معلوم ہوجائیگا کہ باندیان نہین ہین تو کوئی شخص انسے لونڈیون کیطرح بات نہین کریگا اور نہ اونسے کسی نکام ہونیکے واسطے نکلیگا — مترجم کہتا ہے کہ باندیونکا پردہ بھی خفیف ہوتا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی آل مین ایک لونڈی کو دیکھا کہ وہ آزادیون کے مشابہ لباس پہنے جاتی ہے تو اوسکو آزادی سمجھکر دُرّہ اُٹھایا پھر جب معلوم ہوا کہ باندی ہے فرمایا کہ الکاء بالکفار یا وقار — یعنے اری وفارہ اپنی سر سے اوڑھنی اوتار دی پھر حضرت حفصہ سے جاکر کہا کہ تم لوگ اپنی باندیون کو فتنہ مت بنایا کرو کہ مجھے شبہ ہوا تھا یعنے شاید مین اسکو ناحق مارتا — (ابن ابی شیبہ وغیرہ) شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ سدی نے بیان کیا کہ اہل مدینہ مین سے کچھ لوگ فاسق تھے کہ جب رات مین تاریکی چھا جاتی تو یہ لوگ نکلکر مدینہ کی راہون مین کسی وادی کیطرف سے جو ادھر پیچھے نالہ جس سے آبادی کی راہین تھین اُن نالون کیطرف جاکر

ہوتے۔ سدی رحمہ اللہ نے کہا کہ اہل مدینہ کے مکانات بہت تنگ تھے تو عورتین جب رات کے تاریکی [illegible]
پھر لیا کرتی تھین۔ پس یہ فاسق لوگ اُن عورتون سے یہی موقع تاکتے رہتے تھے۔ پھر جب کسی [illegible]
عورت ہے پس اس سے تعرض ترک کرتے تھے اور جب کسی عورت کو بغیر جلباب کے دیکھتے تو کہتے کہ یہ ضرور باندی [illegible]
تھے۔ حضرت مجاہد رح نے اسکی تفسیر مین کہا کہ جب یہ عورتین جلباب سے آراستہ ہونگی تو کوئی فاسق انکو کسی اذیت اور [illegible]
مترجم کہتا ہے کہ یہ امر بھی منجملہ جلباب کے فوائد کے ایک فائدہ ہے اور حضرت عمر رض کے اثر سے جو مذکور ہوا بعض فوائد معلوم ہوئے اور
جس شخص نے تاریخ کے ذریعہ سے اس زمانہ کے طریقہ زندگی و بسر اوقات کے معاملات کو معلوم کیا وہ بہت سے فوائد جانتا ہے۔ اور
ہر طرح کے اذیت سے انکے حق مین نجات سمجھتا ہے۔ قولہ وکان اللہ غفورا رحیما۔ یہ ان عورتون کے حق مین بھی امید رحمت و مغفرت ہے
شیخ رح نے لکھا یعنے زمانہ جاہلیت مین جب تک ان عورتون کو اس وضع کا علم نہین تھا تو اسوقت تک بدون اس پردہ کے جو کچھ تقصیر ہو
گیا وہ اللہ تعالےٰ نے عفو فرمایا۔ اور مترجم نے سابق مین اشارہ کیا کہ ایمین ایذا دینے والون منافقین وغیرہ اور ضعیف الاعتقاد لوگون
کے حق مین بھی تنبیہ ہے کہ اخلاص و توبہ سے اپنے آپ کو درست کرین لہذا فرمایا۔ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ
فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ۔ اگر باز نہ آوین گے منافق لوگ اور
جن لوگون کے دلونمین مرض ہے اور جو لوگ جھوٹی خبرون سے پریشانی ڈالنے والے ہین جو مدینہ مین رہتے ہین تو ہم تجکو ان لوگون پر
اغرا فرماوین گے۔ ف یعنے تجکو آمادہ کر کے ان لوگون کو نام بنام تبلا کر ان پر مسلط کرین گے۔ واضح ہو کہ منافقین جو ظاہر مین
اسلام لائے اور باطن مین اونکو شک و تردد ہے اور مرض سے مراد بقول عکرمہ رح و شہر بن حوشب رح یہان زنا ہے جیسے قولہ تعالیٰ
فیطمع الذی فی قلبہ مرض الآیہ مین مرض فسق و فجور مراد ہے اور مرجفون ایسے لوگون کو کہتے ہین جو متزلزل خبرین اڑاوین اور یہ سب باتین
انھین منافقون مین موجود تھین تو یہان تین قسم کے لوگ مراد نہین ہین بلکہ انھین منافقون کو تین مرتبہ ایک ایک خبیث خصلت
سے علیحدہ کیا تاکہ وہ لوگ اپنے ہر عیب سے علیحدہ علیحدہ واقف ہون پس حاصل یہ ہے کہ اگر منافقین باز نہ آوین تو ہم تجکو آمادہ کر کے اونپر
مسلط فرماوین گے حالانکہ ان منافقون مین ایک تو نفاق ہے دوم بے ایمانی کیوجہ سے زناکاری کا مرض ہے اور سوم یہ لوگ جھوٹی
خبرین اڑا کر مسلمانون کے دلون مین رجف یعنے زلزلہ ڈالنا چاہتے ہین چنانچہ منافقون کی عادت تھی کہ جب کوئی لشکر جہاد پر جاتا تو
جھوٹی خبرین اڑاتے کہ انمین بہت سے مارے گئے اور مغلوب ہوئے یا شکست کھا کر بھاگے اور اسی قسم کی باتین جس سے مسلمانون کے
دل ٹوٹ جاوین اور کبھی کہتے کہ بنو غسان کے نصرانی ساٹھ ہزار سوار کا لشکر لیکر مدینہ مین چڑھائی کرینگے لیے روانہ ہو گئے ہین۔ غرضکہ
ایسی ہی جھوٹی باتین کہتے جسکی وجہ سے اونکا نام مرجفین ہوا اور یہی بدکاری کے لیے باندیون سے متعرض ہوتے [illegible]
منافقون کو تہدید فرمائی کہ جو لوگ اس مدینہ مین ایمان مین منافق ہین اور دلون مین بدکاریکا مرض رکھتے ہین اور پراگندہ خبرین اڑانے کی
وجہ سے مرجفین ہین اگر یہ لوگ ان خبیث خصلتون سے باز نہ آوین تو ہم تجکو نام بنام آگاہ کر کے ان لوگون پر مسلط فرماوینگے [illegible]
لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا۔ پھر یہ لوگ اس شہر مدینہ مین تیرے [illegible]
اس صفت سے۔ کہ مَلْعُوْنِيْنَ۔ یعنے پھٹکارے ہوئے خواری کے حالت مین قبل زمانہ [illegible]
سے جو قتل سے بچینگے وہ ادھر ادھر پراگندہ ہو جاوینگے پھر وہان بھی نہین بچینگے۔ [illegible]

Marfat.com

گرفتار کیے جاوینگے ف کیونکہ عنقریب اللہ تعالے تمام عرب پر اہل اسلام کو غالب کرنے والا ہے پس یہ لوگ بھاگتے
پھرینگے کہ جہان جاوینگے وہین گرفتار ہونگے۔ وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا ۝ اور پارہ پارہ کرکے قتل کیے جاوینگے ف یعنی وہ
باز آوین اور توبہ کرکے حق کے جانب رجوع لاوین اور نفاق اور بد خصلتین چھوڑ دین اور ہمیشہ انبیاء علیہم السلام کے جوار مین
ایسے منافق بدکار ہوتے آئے ہین۔ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۝ اللہ تعالے کی عادت
ہے ان لوگون مین چلی آئی ہے جو پہلے گذرے ہین ف کہ انبیاء علیہم السلام کے پڑوس والے منافقون کو آخر اللہ تعالے
نے تھوڑی مہلت دینے کے بعد مردود اور مطرود کیا اور آخر انکو گرفتار کرکے پارہ پارہ قتل کیا۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ
اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝ اور ہرگز تو سنت الہیہ کے واسطے تبدیل نہین پاویگا ف بلکہ وہ طریقہ برابر جاری ہوگا پس ان منافقون
مین سے جسنے رجوع نکیا اسکا ضرور یہی انجام ہوگا۔ مترجم کہتا ہے کہ منافقین مدینہ مین بھی بہت مردود و مطرود ہوئے اور بعضے
ایمان لائے اور آخر کوئی منافق نہ رہا اور بعد وفات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ خلافت حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ مین منافقون کا نام مٹادیا گیا اور جسقدر قبائل عرب کہ مرتد ہوئے تھے بزور شمشیر مقہور و مقتول ہوئے اور باقی لوگون کو
ایمان حق کا یقین آگیا والحمد للہ سبحانہ علی تمام نعمتہ۔ اور واضح ہو کہ اللہ تعالے نے زمانہ حیات حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم مین بھی منافقون کو صریح پھٹکار دیا تھا چنانچہ بعد فتح مکہ کے جب سورہ براءۃ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے مسجد مین سب کو جمع فرمایا اور بعد خطبہ کے نام بنام شروع کیا کہ او فلان تو منافق ہے یہان سے نکل اور فلان تو منافق
اور فلان تو منافق ہے حتے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر ایک کا نام صریح نازل ہوا تھا اور جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا تو اُن منافقون کے قرابتیون نے جو مومنین صالحین تھے اُٹھکر ان منافقون کو خواری کے
ساتھ پکڑکر مسجد سے نکال دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر اللہ تعالے نے ان منافقون کے نامون کو اسطرح منسوخ فرمایا
کہ قلوب سے محو کردیا کہ انکی اولاد مین سے جو صالحین مومنین تھے اونپر عار باقی نہ رہے اور یہ قصہ سورہ براءۃ کی تفسیر مین مفصل گذرا ہے

پھر اللہ تعالے نے وساوس نفاق کو رد فرمایا بقولہ تعالے

يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ
لوگ پوچھتے ہین تجھسے قیامت کو تو کہہ اوسکی خبر ہے اللہ ہی پاس اور تو کیا جانے شاید وہ
السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ۝ إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ۝
گھڑی پاس ہو بیشک اللہ نے پھٹکارا ہے منکرون کو اور رکھی ہے اونکے واسطے دہکتی آگ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ
رہا کرین اوسمین ہمیشہ نہ پاوین کوئی حمایتی اور نہ مددگار جسدن اوندھے ڈالے اونکے منھ
فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ۝ وَقَالُوا رَبَّنَا
آگ مین کہین گے کسی طرح ہمنے کہا مانا ہوتا اللہ کا اور کہا مانا ہوتا رسول کا اور کہین گے اے رب
إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ۝ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ
... پھر اونھون نے چوکا دی ہمسے راہ اے رب اونکو دے دونی مار

وَالۡعَنۡهُمۡ لَعۡنًا كَبِيۡرًا

اور پھٹکار اونکو بڑی پھٹکار

واضح ہو کہ جن لوگون کے نفوس مکدر ہین اور انکو ہدایت الٰہی عزوجل سے نور عقل کی [illegible] نہین ہے تو شیطان [illegible]
سوالات مین ڈالتا ہے جو سوای علم الٰہی عزوجل کے کسیکو معلوم نہین ہین اور یہ گمراہ لوگ جب اپنے سوال کا جواب [illegible]
پاتے ہین تو کبھی اپنے آپ کو معرفت مین مستغنی سمجھتے ہین اور کبھی دین مین متردد ہو جاتے ہین مثلاً کبھی یہ پوچھتے ہین کہ تقدیر کیا
چیز ہے حالانکہ یہ نہین سمجھتے اول تو اونکو اس سوال سے مطلب ہی کیا ہے کیونکہ سب لوگ اپنی اپنی تقدیر پر چلے جاتے ہین اور
تقدیر جو کچھ ہو وہ آخر اونکے سامنے آویگی یعنے اوہی تقدیر پر سب کا انجام ہے پھر تقدیر مخلوقات تو علم الٰہی عزوجل کا نام ہے یعنے جو کچھ
اللہ تعالےٰ نے اپنے علم سے ہر ایک کے حق مین جانا ہے اوسی پر ہر ایک کی ابتدا اور انتہا ہے اور نور عقل کے نزدیک اسمین کچھ تغیر
ہونا قطعاً محال ہے کیونکہ علم الٰہی عزوجل سے خلاف ہونا محال ہے پھر تقدیر جبکہ علم الٰہی عزوجل کا اثر ٹھہرا تو جسطرح کہ صفت الٰہی سبحانہ
تعالےٰ کا احاطہ کرنا غیر ممکن ہے اسیطرح حکمت تقدیر کا سمجھنا غیر ممکن ہے پھر ہمکو اس سے بحث کرنا بیفائدہ ہے۔ اسیطرح کبھی عذاب قبر وغیرہ
مین اپنے باطل خیالات دوڑاتے ہین حالانکہ جب دیکھتے ہین کہ قدرت الٰہی عزوجل تمام مخلوقات مین اس سے بہت بڑھی ہوئی ہے
پس ہمکو اسمین کوئی تردد نہین کہ عذاب و ثواب قبر واقع ہوگا اور ابھی سے اسکی کیفیت مین خوض کرنا محض بیفائدہ ہے کیونکہ یہ جب ہی
ممکن ہے کہ دنیا و آخرت کے درمیان جو تمہارے نفس کا پردہ رکھا گیا وہ دور کر دیا جائے تو تم آخرت کو دیکھو پھر جب تمہارا نفس دور کیا
گیا تو مر گئے تب ضرور ہی دیکھ لوگے۔ غرضکہ جن لوگون کے حق مین ازلی بدبختی لکھی گئی ہے وہ ایمان کے مخالف سوال کرتے ہین جیسے
کوئی شخص کہے کہ اوسکو فرشتہ بنا دو تو وہ ایمان لاوی حالانکہ جب وہ فرشتہ بنگیا تو پھر اوسکے ایمان لانیکی کیا ضرورت ہے اسیطرح
تمام دنیا کے مال و متاع و شہوات اوسکو دیدو تو وہ آخرت پر ایمان لاوے حالانکہ یہ بالکل برعکس ہے پس معلوم ہوا کہ بہت سے
ازلی بدبخت ایسے احمق ہین کہ شیطان نے اونکو اپنا گدھا بنایا ہے کہ جدھر چاہتا ہے پھرتا ہے اور یہ گدھے کچھ نہین سمجھتے کہ راہ [illegible]
ہے اور اسی قسم سے قیامت کا سوال ہے چنانچہ فرمایا۔ يَسۡـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ لوگ تجھسے قیامت پوچھتے
ہین ف واضح ہو کہ پوچھنے والے تین قسم کے لوگ تھے ایک وہ کہ جو اسواسطے پوچھتے تاکہ لوگ آگاہ ہو جاوین کہ قیامت کا علم
سوای اللہ تعالےٰ کے کسیکو نہین ہے جیسے صحیحین وغیرہ مین مذکور ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے آدمی کی صورت مین آکر منجملہ سوالات کے قیامت کا
بھی سوال کیا تھا چنانچہ یہ حدیث سابق مین بیان ہو چکی دوم وہ سوال کرنے والے جو درحقیقت قیامت پر یقین رکھتے تھے کہ وہ ضرور
آنے والی ہے لیکن جذب شوق سے اوسکو پوچھتے چنانچہ ایک اعرابی نے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ قیامت کب ہے آپ نے فرمایا
کہ بھلا تو نے قیامت کے واسطے کیا سامان جمع کیا ہے تو اُس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس [illegible]
ولیکن مین اللہ تعالےٰ و اوسکے رسولؐ کو محبوب رکھتا ہون تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو محبوب رکھتا ہے اوسکے
ساتھ ہوگا جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ سنا کہ آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا تو نہایت ہی خوش [illegible]
بڑی خوشی ہوئی (کما فی الصحاح والسنن بطرق متعددة واسانید صحیحة) یہ دونون قسم کے سوال کرنے والے [illegible]
لوگ تھے قسم سوم۔ بعض الناس ہین یعنے حقیر و پلید لوگ اور وہ قیامت سے منکر و کافر [illegible]

Marfat.com

[illegible] قیامت کو لاوین اور ایسا وقت مقرر کرین کہ فلان وقت ہوگی پس سوال یہ تھا کہ وہ سن اور مہینہ اور دن بتلاوین جب قیامت شروع ہوگی حالانکہ اسکو کوئی نہین جان سکتا لہذا حکم دیا کہ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ کہدو کہ اسکا علم تو اللہ تعالےٰ ہی کے پاس ہے **ف** سوای اوسکے اور کوئی نہین جانتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اسیقدر فرماتے تھے جسقدر آپکو وحی کیا جاتا تھا چنانچہ سورۂ اعراف مین جو مکہ معظمہ مین نازل ہوئی تھی یہی جواب دیا اور برابر یہی حال رہا یہان تک کہ یہ سورۂ احزاب جو مدینہ مین نازل ہوئی اسمین بھی یہی حکم ہے اور برابر یہی رہا حتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات شریف کے قریب جب جبرئیل علیہ السلام نے لوگونکی تعلیم کے لیے سوالات کیے تو بھی یہی جواب ملا کہ سوای اللہ تعالےٰ کے کوئی نہین جانتا ولیکن اسمین علامات قیامت مذکور ہین اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا۔ اور تجھکو کیا معلوم امید ہے کہ قیامت قریب ہو۔ **ف** اور اسکو اللہ عز وجل نے منصوص فرمایا بقولہ تعالےٰ اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ۔ یعنے قیامت کا حکم الٰہی آگیا پس تم اسکے لیے جلدی مت کرو وقال تعالیٰ اقترب للناس حسابهم الآیہ۔ اور اس سے زیادہ صریح فرمایا قولہ تعالےٰ اقتربت الساعة وانشق القمر۔ یعنی قیامت نزدیک لوگون سے لگی ہوئی پاس آگئی اور چاند شق ہوگیا۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ معجزہ شق القمر کے وقت ارشاد فرمایا تھا چنانچہ اسی آیت کی تفسیر مین انشاء اللہ تعالےٰ توضیح آویگی۔ اور واضح ہو کہ قیامت کے بعد جنت و دوزخ کو فنا نہین ہی تو وہ زمانہ ابدالآباد غیر متناہی ہے اور ہر ایک کے واسطے دوزخ یا جنت مین سے جو مقام ہی وہ امر اہم ہے کیونکہ جب جنت مین اہل جنت داخل ہوجائین گے اور جہنم مین فقط وہی لوگ رہ جائین گے جو اہل جہنم یعنے جہنم ہی کے لوگ ہین تو پھر انکو کبھی یہان سے نجات نہوگی اور اگر مدت ہائے دراز تک عذاب مین جلنے کے بعد جہنم کی ہیئت و حالت بدلے تو بھی انکا مسکن و مقام وہی رہیگا اور کبھی مقام جنت تک وصول نہین ہو سکتا ہے پس یہ امر نہایت اہم ہے اور اس امتیاز کے واسطے یہی زمانہ ہے جب تک دنیا مین موجود ہین تو یہ وقت نہایت غنیمت ہے کہ جو احمق آج نہین سمجھا شاید وہ کل سمجھے حالانکہ ان احمقون کے واسطے شیطان جلدی کرتا تھا کہ یہ موقع بھی باقی نہ رہے حتیٰ کہ یہی لوگ قیامت کیواسطے استعجال کرتے تھے۔ اب بطور انکار کے کہتے کہ وہ قیامت کہان ہی ذرا اوسکو جلدی لاؤ پھر یہ بات ظاہر ہی کہ آدمی کی عمر صرف چندروزہ ہے کہ اسی مین اوسکے انجام کا فیصلہ ہوجاتا ہی خواہ بے ایمان جہنمی مرتا ہے یا ایماندار جنتی مرتا ہے پھر دوسرا طبقہ پیدا ہوتا ہی اور اوس قرن کا بھی فیصلہ ہوجاتا ہی اسیطرح قیامت تک جو لوگ پیدا ہونے والے ہین سب اپنے اپنے طبقہ پر پیدا ہو کر جہنمی و جنتی ہونے کیواسطے جدا ہونگے اب تم خیال کرو کہ مشرکین مکہ وغیرہ جنھون نے قیامت پر ایمان لانیکے لیے یہ شرط لگائی کہ لاؤ وہ ہمکو دکھلاؤ تو ہم ایمان لائین۔ تم سمجھتے ہو کہ کسقدر یہ احمق لوگ تھے۔ پھر جس قدر مخلوقات کہ قیامت تک پیدا ہونیوالی ہی سب کا امتیاز ہو کر قیامت آویگی تو یہ زمانہ نزدیک چلا آتا ہے اور اگر اسکی کچھ مدت دراز تم خیال کرو تو بھی آخر یہ وقت محدود ہے پھر قیامت و آخرت کے بے انتہا زمانہ کے سامنے بہت [illegible] ہے بلکہ قیامت تک کے زمانہ سے ہمکو کچھ مطلب نہین ہے کیونکہ وہ زمانہ تو کل مخلوقات کے حق مین اس امتیاز کیواسطے ہے [illegible] یا جنتی ہے پس ہمارا امتیاز تو ہماری عمر ہی کے زمانہ مین ہوجاویگا۔ اسی واسطے حدیث مین وارد ہوا کہ جو شخص مرا [illegible] قائم ہوگئی اور یہ زمانہ بہت ہی قریب ہے۔ پھر جہنمی ہونیکی علامت یہ ہی کہ وہ شیطانی غفلت مین پڑ کر شیطانی جماعت

Marfat.com

کثیر کے پیچھے ہو جاوے جیسے اس زمانہ مین کچھ مکار نیچری لوگ ہین جو حواس مین قوی ہوتے [illegible] ہین تو ان لوگون نے کہنا شروع کیا کہ ہان قیامت کو بہت قریب سنتے تھے مگر ہزار برس سے اوپر [illegible] قیامت کا انتظار چھوڑ کر دہریہ وکافرون کی اتباع کرلی کہ یہ زمانہ یون ہی غیر متناہی چلا جاتا ہی حالانکہ اگر غور کرتے تو ایسے پر یقین لانیکے واسطے نزول قرآن کے زمانہ سے اسوقت بہت زیادہ دلائل اس امر کی تصدیق کیواسطے ملتے ہین کہ قیامت اب ہی قریب ہی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے واسطے علامات کثیرہ بیان فرمائے ہین حالانکہ اس زمانہ مین ان مین سے کسی چیز کا وجود نہ تھا بلکہ بعض اس قسم کے اخبار ہین کہ اوسوقت انکا واقع ہونا بالکل محال ہوتا تھا مثلاً جب اسلامی سلطنت ہندوستان سے لیکر اندلس اسپین تک پھیلی ہوئی تھی اور روی زمین کی قومین انکی فرمانبردار و خادم تھین اور نصرانی بالکل جنگلی قوم محض حقیر تھے حالانکہ حدیث مین منجملہ علامات قیامت کے یہ بھی مذکور ہے کہ اوسوقت نصرانیون کی کثرت ہوگی اور روی زمین پر انکا غلبہ ہوگا اور بکثرت علامات ایسے مذکور ہین کہ اسوقت اونکا تصور مین آنا غیر ممکن معلوم ہوتا تھا پھر وہ اسوقت ایک ایک کرکے موجود ہوی اور آنکھون کے سامنے موجود ہوتے جاتے ہین پس یہ امر تو ایمان کے واسطے تازگی ویقین کا ذریعہ ہی تاکہ ایمان برابر قائم رہے کہ قیامت بہت قریب ہے اور خوفناک ہو کر آخرت کا سامان کرے اور کافرون کی طرح انکار کرکے دلیر [illegible]

إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا۔ اللہ تعالے نے کافرون پر لعنت فرمائی ہے اور انکے واسطے سعیر کو مہیا فرمایا ہے **ف** یعنے اللہ تعالے نے کافرون کو اپنی رحمت سے دور کردیا تو وہ شیطانی قبضہ مین ہین اور سوایے بدعقلی وتصور حواس کے عقل ایمانی نہین رکھتے اور اسی بناپر قیامت سے انکار کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی [illegible] منکر ہین اور اللہ تعالے نے اونکے واسطے سعیر یعنے جہنم سوزان کو مہیا فرمایا ہے خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا۔ در حالیکہ اسمین ہمیشگی کے ساتھ ہمیشہ پڑے رہین گے **ف** نہ کبھی فنا ہونگے اور نہ کبھی جہنمی ہونے سے نکلکر دار کرامت وجنت مین جاوین اور وہان نفسانی غرے اور خیالی بت وغیرہ جنکو سوائے اللہ تعالے کے شرک مین لاتے اور انکی نسبت طرح طرح کے اعتقادات باندھتے تھے وہ سب خیالات باطل ہو جائین گے۔ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا۔ یہ کفار کسی ولی کو پاوین گے اور نہ کسی مددگار کو پاوین گے **ف** بلکہ دنیا مین جنکو مددگار سمجھا تھا اور اپنے خیالات مین اونکی نسبت طرح طرح کا اعتقاد جمایا تھا چونکہ اللہ تعالے کیطرف سے وہ حق نہ تھا بلکہ فقط ان لوگون کا خیالی منصوبہ تھا تو جب تک انکا دماغ وخیال باقی رہا تھا اوسوقت تک باقی تھا پھر جب مرے اور جسم سڑ گیا تو خیال کے ساتھ وہ منصوبہ بھی مٹ گیا اسی لئے اللہ تعالے نے انکے باطل اوہام کو نسج العنکبوت یعنے مکڑی کے جالے سے تشبیہ فرمائی ہے اسواسطے کہ بقا تو فقط روح وانکی ساتھی قوای ملکیہ کو ہے اور مکرر یہ تحقیق گذر چکی کہ جب کفار نے دنیا واسکے شہوات کو اختیار کیا اور اسی پر عزم کرلیا اور ہدایت الٰہی عز وجل کو رد کیا تو اللہ تعالے نے انکے اختیار کے آثار پیدا کردئے از انجملہ دنیا مین اطمینان ولذت واسکے چیزون کے جاہ طمع وغیرہ اور دل پر مہر کردی کہ روح وعقل کے انوار سے بے نصیب ہین کیونکہ اگر نور عقل ظہور کرے تو انکے [illegible] پھر انکے پاس یہ دنیا واسکے متعلقات یعنے یہ جسم وشہوات مین ترقی وجوش رہتا ہے اور جسم ہی کے حواس [illegible] ہوتا ہے اور ان حواس کا کمال یہ ہے کہ مادیات مین طرح طرح کے ادراک حاصل کرین [illegible]

Marfat.com

[illegible] کھلونون مین انکو طرح طرح کے عجائب صنعتین حاصل ہین لیکن معارف عقل و معرفت الٰہی عز و جل مین اسقدر
بے بہرہ و بد نصیب ہین کہ جو انمین بڑا فلسفی حکیم کہلاتا ہے وہ لکھتا ہے کہ مسلمانون کا مذہب تو بالکل صاف ہو لیکن میری باریک خیال کے
ذہن مین بھی یہ تصور نہین آتا کہ انھون نے خدا ،، کے کیسے باریک معنی بتلائے ہین ،، مترجم کہتا ہے کہ یہ معرفت تو بذریعہ نور عقل و روح ہو سکتی
تھی اور جب وہ مسکین اس نور سے محروم الٰہی سبحانہ تعالےٰ معذور ہو تو بھلا اوسکا تصور کیا کام کریگا اور اہل الحق نے تصریح کر دی کہ جو کچھ تیرے تصور
مین آوے سب مخلوق ہے اور حق تعالےٰ تصور و خیال و قیاس و گمان و وہم سے پاک ہے ۔ اسی طرح نصرانیون کا خیال بجناب عیسیٰ علیہ
السلام درحقیقت بجناب رسول عیسیٰ علیہ السلام نہین ہو بلکہ انھون نے خیال مین ایک تصور باندھکر اسکو عیسیٰ مسیح و خدا کا بیٹا بنایا
حالانکہ وہ صرف انکی خیال مین ہے جتنے کہ مرنے کے بعد وہ سب باطل ہو جائیگا اسی واسطے جس کسی کو ناصرہ ولی سمجھا تھا وہ بادہ ہوائی ہو
گیا تو وہان کوئی حقیقت نہین رہی ۔ اور جب دار آخرت مین ظہور روحی ہوگا تو حواس جسمانی کی روک دور ہو جائیگی اور حقیقت حال پہچان
لینگے ۔ اسیواسطے فرمایا ۔ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ
وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ جسدن آگ مین اونکے چہرے کھینچ کر لوٹائے پوٹائے جائینگے تو کہینگے اے کاش ہم لوگون نے
اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کی ہوتی اور رسولؐ کی تابعداری کی ہوتی ۔ ف ۔ یعنے اسحالت مین یہ تمنا کرینگے کہ کاش جب ہم دنیا
مین تھے تو اللہ تعالےٰ کی بندگی کرتے اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتے اور ہر امت کے کفار اسیطرح اپنے رسولؐ
کی تابعداری پر تمنا کرینگے پس الرسول کا الف لام جنس ہے اور الرسولا یا السبیلا مین جو الف آخر مین زائد ہو وہ اہل بلاغت کے
نزدیک الف الاطلاق کہلاتا ہے ۔ اور قرآن مجید مین کافرون کی اسطرح تمنا و حسرت کرنیکی آیات کثیرہ ہین حتی کہ عرصات قیامت
سے لیکر جب تک جہنم مین ڈالے جائینگے مختلف مقامات مین تمنا کرینگے حتے کہ جہنم مین ڈالے جانے کے بعد بھی عذاب شدید کے
ساتھ اس حسرت کا وبال بھی اونپر طاری ہوگا چنانچہ بعضے گنہگار مسلمانون کو جہنم مین پاکر طعنہ دینگے کہ تم لوگ دنیا مین اللہ تعالےٰ
و اسکے رسولؐ کی اطاعت کرتے تھے لیکن تم بھی ہماری طرح جہنم مین ڈالے گئے پس اللہ تعالےٰ اونکے اس کلمہ پر غضب فرمائیگا اور حکم
ہوگا کہ جسکے دل مین رائی کے ذرہ برابر بھی ایمان ہے اوسکو جہنم سے نکال لو چنانچہ بقولہ تعالےٰ ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین کی
تفسیر مین اور نیز دیگر مقامات مین مفصل بیان ہو چکا ہے ۔ پھر کافرون نے جن سردارون و احبار و رہبان وغیرہ کیوجہ سے گمراہی اختیار
کرکے جہنم پائی ہو انکی شکایت کرینگے ۔ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا
السَّبِيْلَا ۝ اور کہینگے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سردارون اور بزرگون کی تابعداری کی تھی پس انھون نے ہمکو راہ راست
سے گمراہ کر دیا ۔ ف ۔ مثلاً قریش کے عوام اپنے سردار ابوجہل وغیرہ کی شکایت کرینگے اور یہودی اپنے احبار کی اور نصرانی اپنے راہبون
وغیرہ کی شکایت لاوینگے حالانکہ یہ بات معلوم ہے کہ اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کرنے مین کسی مخلوق کی پیروی کچھ عذر نہین ہو چنانچہ
حدیث صحیح مین وارد ہوا کہ لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق یعنے خالق عز و جل کی نافرمانی کرنے مین کسی مخلوق کی تابعداری نہین ہے
کما فی الصحاح ۔ پس ان لوگون کا یہ عذر کچھ ان کافرون کی نجات کیواسطے مفید نہوگا بلکہ اس شکایت سے اونکے ساتھ دشمنی شدید
ہوگی ۔ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ الٰہی ان سردارون و بزرگون کو جنھون نے ہمین گمراہ کیا تھا دونا
عذاب دے وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝ اور بڑی لعنت کے ساتھ ان پر لعنت کر ۔ ف ۔ طاؤس رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سادات

کافرون نے اپنے اشراف ورؤسا مراد لیے اور کبرا سے اپنے عالم و درویش مراد لیے (رواہ ابن [illegible]
ان لوگون کی مراد یہ تھی کہ ہم نے ان سردارون و مشائخ کو بہ نسبت اپنے بزرگ سمجھا تھا اور انکی [illegible]
مخالفت کی حالانکہ یہ لوگ کچھ چیز نہ نکلے اور انھون نے ہمکو اس عذاب مین پھنسایا پس ای پروردگار ان [illegible]
خود ان لوگون کے گمراہ ہونیکے عوض ہوا اور دوسرا عذاب ہم لوگون کے گمراہ کرنیکے عوض ہوا اور چونکہ یہ عذاب [illegible]
کبیر ہو۔ شیخ رحمہ اللہ نے کہا کہ بعض قرأت مین کبیرا کی جگہ کثیرا آیا ہے اور دونون کے معنے قریب قریب متحد ہین جیسے حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ کی دعا مین بھی ظلما کثیرا اور ظلما کبیرا دونون طرح روایت آئی ہے چنانچہ حدیث عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی
اللہ عنہ مین ہے کہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے
کوئی دعا سکھلا دیجیے جو مین نماز مین مانگا کرون تو فرمایا کہ یون دعا کیا کر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا (کبیرا) وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (الصحیحین) اس دعا مین کثیرا و کبیرا دونون روایتین ہین
بعض علماء نے کہا کہ دونون کو جمع کرنا بہتر ہے اور میرے نزدیک نہین بلکہ کبھی کثیرا کہے اور کبھی کبیرا کہے جیسے آیت قدسی مین قاری
کو دونون قرأتون مین سے ہر ایک قرأت پڑھنے کا اختیار ہے ولیکن دونون قرأتین جمع کرنیکا اختیار نہین ہے (ابن کثیر) مترجم
کہتا ہے کہ اس سے نکل آیا کہ قرأت متواترہ مین سے آدمی جو قرأت پڑھ لے جائز ہے فافہم۔ پھر اللہ تعالےٰ نے مومنون کو شان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ادب سکھلایا کہ کافرون کی طرح یا قوم موسےٰ کے مسلمانون کیطرح نہون بلکہ کامل ادب والے ہون

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت ہو مانند ان لوگون کے کہ ایذا دی انھون نے موسیٰ کو پس پاک کیا اوسکو اللہ نے اس چیز سے کہ

وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًا

اور تھا وہ نزدیک اللہ کے آبرو رکھتا

واضح ہو کہ جب اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آپ کے اصحابؓ کو کافرون پر غلبہ دیا تو عبداللہ بن ابی ابن سلول منافق
واسکے ساتھی مجبوراً مطیع ہوگئے اور بہت لوگ قبائل غطفان وغیرہ کے بھی ظاہری خوف سے مطیع ہوگئے تھے لیکن چونکہ ان لوگون کے
دلون مین حقیقی نور ایمان و خوبی اسلام نہ تھی ہمیشہ جہالت کی باتین کیا کرتے تھے اور یہ لوگ جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
معلوم تھے اسی طرح صحابہ رضی اللہ عنہم مین بھی منافق مشہور تھے حتے کہ انکی باتون پر کوئی اعتماد نہین کرتا تھا اگرچہ سچی بات نقل کرین
اور یہ لوگ ظاہری طور پر جہاد مین شریک ہوتے مگر اونکی خواہش صرف مال تھی لیکن جب مسلمانون کی صورت [illegible] تو اکثر دور
دور سے جو پردیسی اعراب آتے تھے اور صدق دل سے اسلام لاتے تھے انکے حق مین ان منافقون کی بدزبانی سے ضرر کا خوف تھا
اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک مین یہ امر چندان مضر نہ ہو تو آئندہ زمانہ مین بعد وفات آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور انقطاع وحی کے ایسے منافقون کی باتون سے بیشک ضرر صریح ہے پس اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید مین [illegible]
کہ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی ۔ [illegible]
مانند مت ہو جیسے جنھون نے موسیٰ کو اذیت دی تھی ف مقاتل رح نے فرمایا [illegible]

Marfat.com

[illegible] کو خدا فرماتا ہے کہ تمھارا ایمان یہ ہے کہ تم محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی قسم کی ایذا مت دیجیو جیسے بنی اسرائیل مین سے
بعض لوگون نے موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دی تھی فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيهًا ہ پس اللہ تعالے
نے موسیٰ کو اونکے قول سے بری و پاک ظاہر کیا و موسیٰ اللہ تعالے کے نزدیک وجاہت و مرتبہ والا تھا ف پس اسیطرح کسی
اذیت دینے سے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طہارت مین کچھ فرق نہ ہوگا ولیکن جسنے اذیت دی وہ برباد ہو جائیگا کیونکہ جب موسے
علیہ السلام اللہ تعالے کے نزدیک وجاہت والے تھے تو محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے اکرم و وجاہت والے ہین اور اس سے
تنبیہ ہے کہ منافقون کی بات پر کبھی کان نہ دھرین اسیواسطے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلّی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرنا چاہتے تو پہلے سے تنبیہ کر دیتے کہ خبردار تم لوگ حدیث کے معنے مین آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی نسبت ایسے معنی سمجھیو جو نہایت پاکیزہ و عین ہدایت و نہایت نفیس ہین (کما رواہ ابن ماجہ وغیرہ) رہا یہ بیان کہ بنی اسرائیل نے
موسے علیہ السلام کو کس قسم کی اذیت دی تھی تو اسمین چند اقوال ہین ایک یہ کہ قارون بدبخت نے ایک فاحشہ عورت کو مال دیکر آمادہ کیا
کہ تو مجمع عام مین یہ گواہی دیجیو کہ موسیٰ علیہ السلام نے مجھسے ایسا ایسا فعل کیا ہے کیونکہ بنی اسرائیل انکے تابع ہو گئے ہین اور وہ ہم لوگون سے
زکوٰۃ کے نام سے مال بہت وصول کرتے ہین پس جب اوس عورت کے نام سے اسطرح کے کلمات مشہور ہوئے تو بنی اسرائیل کے بیباک
لوگون نے موسیٰ علیہ السلام سے بطور طعن کے یہ کلمات بیان کیے موسے علیہ السلام کو اس امر سے ملال ہوا اور انھون نے جناب باری
تعالی مین دعا کی پس حکم ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو جمع کیا اور قارون بھی اوس عورت کو لیکر اتراتا ہوا آیا
پس موسیٰ علیہ السلام نے خطبہ پڑھا اور اوس عورت کو خطاب کیا کہ تو اللہ تعالے کو حاضر و ناظر گواہ کرکے سچ سچ بیان کر پس وہ عورت
رونے لگی اور اوس نے قارون کے مکر کا سب حال بیان کیا اور کہا کہ مین نے اسکے مال کی لالچ سے فریب کھایا اور آپ ہرطرح
پاک ہین اور یہی واقعہ قارون کے زیر زمین دھنس جانیکا باعث ہوا چنانچہ قصۂ قارون مین مفصل بیان گذرا پس اس منافق قارون
وانکے ساتھیون کی وجہ سے بعضے مسلمانون نے بھی دھوکا کھایا آخر اللہ تعالے نے موسیٰ علیہ السلام کو بری کیا اور قارون مردود و تباہ ہوا
جیسے انصار مین سے عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک بی بی حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا کی نسبت بہتان لگایا آخر اللہ تعالے نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برارت نازل فرمائی اور وہ منافق مردود خوار ہوا لیکن اس
منافق مردود کے فریب سے بعضے مسلمان بھی عتاب و عذاب مین پڑ گئے اور بعض نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کی اذیت کا قصہ یہ تھا جو حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام مرد شرمناک پردہ دار تھا کہ حیا کی وجہ سے
انکے بدن مین سے کوئی شخص کچھ نہین دیکھ سکتا تھا پس بعض بنی اسرائیل نے ایذا دی اور اسیطرح کے کلمات کہنا شروع کیے کہ یہ شخص پردہ
کرتا ہے تو کچھ بات معلوم نہین ہوتی سوای اسکے کہ اس شخص کی کھال مین کوئی عیب ہے خواہ برص کی سفید داغ ہون یا فتق ہو یا کوئی
[illegible] ہو پھر اللہ عزوجل نے چاہا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اُن لوگون کے بدگوئی سے پاک ظاہر فرما دے تو ایک روز موسیٰ علیہ السلام
[illegible] نہانیکے واسطے برہنہ ہوی اور اپنے کپڑے اوتار کر ایک پتھر پر رکھدیے پھر جب نہا چکے تو پتھر کیطرف چلے کہ اپنے کپڑے لیکر پہنین
[illegible] کپڑے لیکر بھاگا اور موسیٰ علیہ السلام اپنا عصا لیکر اسکے پیچھے دوڑے (اور یہ مقام جنگل کا تھا) پس یہ کہتے جاتے تھے کہ اے
[illegible] ے او پتھر میری کپڑے دو یہان تک کہ وہ ایسے مقام پر پہونچا کہ جہان بنی اسرائیل کی ایک جماعت بیٹھی ہوی تھی اور

Marfat.com

اور انھون نے موسیٰ علیہ السلام کو ننگا اس شان سے دیکھ لیا کہ خلقت الٰہی مین [illegible]
وہان ٹھہر گیا تو انھون نے اپنے کپڑے لیکر وہان پہن لیے اور پتھر کو مارنا شروع کیا [illegible]
البخاری ونحوه من حدیث انس رواه البزار وابن الانباری وابن مردویه ونحوه من قول ابن [illegible]
ابو ہریرہ رضی مین بعد روایت مذکور کے فرمایا کہ یہی اللہ تعالےٰ کا قول ہے یا ایہا الذین آمنوا لا تکونوا کالذین [illegible]
احمد حنبل نے بھی اسی آیت کی تفسیر مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قصہ مرفوعًا روایت کیا ہے [illegible]
سوم یہ ہے کہ ہارون علیہ السلام کی وفات کے واقعہ مین بنی اسرائیل نے ایذا دی تھی چنانچہ ابن عباسؓ نے [illegible]
آیت مین روایت کی کہ جب ہارون علیہ السلام کی وفات کا وقت آیا تو موسیٰ علیہ السلام ہارون کو لیکر ایک پہاڑ پر چڑھے [illegible]
ہارون علیہ السلام نے انتقال کیا پھر بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہنا شروع کیا کہ آپ نے اوسکو مار ڈالا کیونکہ وہ ہمارے حق مین
بہ نسبت آپ کے زیادہ نرم تھا پس اس معاملہ مین حضرت موسےٰ علیہ السلام کو اذیت دی پس اللہ تعالےٰ نے ملائکہ کو حکم فرمایا کہ
ہارون علیہ السلام کا تخت لیکر گروہ بنی اسرائیل کیطرف سے گذرے اور ہارون نے اونسے اپنی وفات کو بیان کیا پھر ہارون علیہ
السلام کا مزار کسیکو معلوم نہوا سوای ایک گدھ کے کہ اللہ تعالےٰ نے اوسکو گونگا بہرا کر دیا تھا (رواہ ابن ابی حاتم وابن جریر)
اور شیخ ابن جریر نے کہا کہ جو حدیث آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مذکور ہے وہی اولےٰ ہے اور شاید وفات ہارون علیہ
السلام کا قصہ مُراد ہو۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا آیت مین تو یہ مقصود ہے کہ بنی اسرائیل نے موسےٰ علیہ السلام کو کسطرح سے ایذا
پہونچائی تھی اور اللہ تعالےٰ نے اونکو بری ظاہر فرمایا پس محتمل ہے کہ یہ سب واقعات مراد ہون جنسے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو
اذیت دیگئی۔ اسیطرح اسمین بھی اقوال مختلف ہین کہ آیا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بنی اسرائیل کیطرح کوئی اذیت دیگئی
تھی یا اللہ تعالےٰ نے پہلے ہی سے اُن لوگون کو تنبیہ کر دی کہ خبردار بنی اسرائیل کیطرح سے کوئی اذیت نہ دین پھر جن لوگون نے کہا
کہ ہان کچھ اذیت دیگئی تھی تو انمین بھی اختلاف ہے کہ وہ کیا اذیت تھی پس بعض نے کہا کہ تقسیم غنیمت مین بعض نے اذیت دی چنانچہ
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا تو بعض انصار
مین سے ایک شخص بولا کہ یہ تقسیم خالصًا لوجہ اللہ نہین کی گئی ہے جب مین نے سُنا تو مین نے کہا کہ او عدو اللہ [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرونگا پس مین نے جاکر ذکر کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ سرخ ہو گیا [illegible]
فرمایا کہ موسیٰ پر اللہ تعالےٰ رحمت کرے کہ اوسکو اس سے زیادہ اذیت دیگئی مگر اُس نے صبر کیا (احمد وبخاری ومسلم) مترجم
کہتا ہے کہ یہ شخص منافق تھا اسی واسطے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اوسکو عدو اللہ کہا [illegible]
سراج مین ذکر کیا کہ یہ واقعہ غنیمت حنین کے بٹوارہ مین ہوا تھا اور مترجم کہتا ہے کہ ایک مرتبہ تقسیم [illegible]
ایک شخص نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برملا کہا تھا کہ آپ عدل کیجیے حتّٰی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ [illegible]
صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت مانگی کہ آپ اجازت دین کہ مین اسکی گردن ماردون لیکن [illegible]
شخص کی قوم سے ایسے لوگ نکلنے والے ہین کہ تم لوگ اپنی نمازون کو انکی نماز کے مقابلہ مین [illegible]
حقیر سمجھو گے لیکن وہ لوگ دین سے ایسے نکل جاوینگے جیسے نشانہ سے تیر [illegible]

[illegible] جنھون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین خروج کیا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شامیون سے [illegible] خارجیون پر جہاد کیا اور بعض اہل تفسیر نے یہان دیگر وجوہ ایذا بھی نقل کیے جیسے زید بن حارثہ کی زوجہ سے نکاح [illegible] محتمل ہے کہ جمیع وجوہ مراد ہون جنسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا پہونچی اور کلام مجید کا مفاد یہ ہوکہ اہل ایمان [illegible] منافقون کی بات مین شریک نہ ہون اور مترجم کہتا ہے کہ آیندہ زمانہ مین جس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] اوس نے بھی آپکو ایذا دی حتی کہ اس زمانہ مین ہم لوگون پر فرض ہے کہ جو کوئی منافق نیچر وغیرہ ایسی باتین بیان کرے [illegible] اعتقاد اسلام مین فتور رہتا ہے تو ہم لوگون مین سے کوئی اوسکی بات پر التفات نہ کرے اگرچہ وہ کیسے ہی فریب سے باتین [illegible] قولہ تعالے وکان عند اللہ وجیہا ۔ حسن بصری رح نے کہا کہ اللہ تعالے کے نزدیک مستجاب الدعوات تھا اور بعض نے کہا کہ اسی وجاہت کیوجہ سے ہارون علیہ السلام کے بارہ مین موسی علیہ السلام کی سفارش قبول فرمائی مترجم کہتا ہو کہ یہ موافق تقدیر کے ظہور ہے کیونکہ نبوت تو مقدر ہوتی ہے ہان اسی تقدیر کے موافق موسی علیہ السلام نے دعا کی پس اس سے انکی وجاہت ظاہر ہوئی واللہ تعالے اعلم ۔ بالجملہ جو شخص سعادت ایمان سے مشرف ہوا اسکو چاہئے کہ بغیر ایذا انبیا کے ٹھیک قائم ہو اور منافقون کی شرکت نہ کرے کیونکہ ہمیشہ نبوت کے معارضہ مین شیطانیت موجود ہوتی ہے ۔ قال اللہ تعالی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

اے لوگو جو ایمان لائی ہو ڈرو اللہ سے اور کہو بات مضبوط سنوار دیگا واسطے تمھارے عمل تمھارے اور بخشیگا واسطے تمھارے

ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝

گناہ تمھارے اور جو کوئی کہا مانیگا اللہ کا اور رسول اوسکا پس تحقیق وہ مراد کو پہونچا مراد کو پہنچنا بڑا

اس آیہ میں اللہ تعالے نے مومنین کو ادب بتایا اور سکھلایا کہ اپنے فعل وقول کو لحاظ رکھین چنانچہ فرمایا ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ یعنے اے ایمان والو اللہ تعالے سے تقوا کرو اور زبان سے قول سدید کہو ف پس تقوا تو جمیع افعال کو شامل ہے حتے کہ قلب مین نیت صدق ہو اور جمیع عبادات وافعال مین اسطرح حاضر ہو کہ گویا اللہ تعالے کو دیکھتا ہے [illegible] اگر ایسا نہین تو شک نہین کہ اللہ تعالے اوسکو دیکھتا ہے پس اوسکے جمیع افعال درست ہون گے اور زبان سے جو بات نکالے خواہ وہ ذکر الہی یا اسکی صفات کا بیان ہو وہ بھی قول سدید ومستقیم وصواب ہو اور سوای اللہ تعالے کے مثلاً پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ یا امام کے حق مین جو قول نکالیگا وہ بھی قول سدید ہو عکرمہ رحمہ اللہ نے کہا کہ قول سدید لا الہ الا اللہ ہے مترجم کہتا ہے کہ یہ کلمہ خود قول سدید ہے اور اسی کلمہ توحید کی اتباع مین جو بات کہیگا وہ بھی قول سدید ہوگا اور بعض نے کہا کہ قول سدید یعنی صدق اور بعض نے کہا صواب ۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ یہ سب حق ہین ۔ پھر جب اسطرح اس نے افعال واقوال مین تقوی اختیار کیا تو اللہ تعالے [illegible] اوسکا ثمرہ بیان فرماتا ہے بقولہ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۝ اللہ تعالے تمھارے اعمالکو [illegible] اور تمھارے گناہ بخشیگا ف یہ تو اثر دنیاوی ہے اور اسی پر جو کرامت آخرت ہی اوسکا بیان نہین ہوسکتا وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ اور جسنے اللہ تعالے واوسکے رسول کی اطاعت کی وہ فوز عظیم کو [illegible] جہنم واسکی ہولناکی سے نجات پائی اور جنت واوسکی نعمت مین فائز ہوا ۔ ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو نماز پڑھائی پھر جب سلام پھیرا تو ہلوگو نکو اشارہ [illegible]
فرمایا کہ اللہ تعالٰے نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ مین تمکو حکم دون کہ تم اللہ تعالٰے کا تقوی کرو اور زبان [illegible]
ہو پھر عورتون کی جماعت کیطرف تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تعالٰے نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم عورتون کو حکم [illegible]
کا تقوی رکھو اور زبان سے جو بات نکالو وہ قول سدید ہو۔ (ابن ابی حاتم احمد طبرانی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کبھی منبر پر کھڑے ہوئے تو ضرور مین نے یہ سنا کہ آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایھا الذین آمنوا اتقوا
اللہ وقولوا قولا سدیدا۔ (رواہ ابن ابی الدنیا وہو غریب جدا) اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ
عزوجل کے یہان بزرگ بندہ ہو تا پسند ہو وہ اللہ تعالٰے سے تقوے کرے۔ بعض نے کہا کہ قول سدید وہ ہے کہ جو ظاہر و باطن
مین موافق ہو اور بعض نے کہا کہ جس سے سوا رضای الہی عزوجل کی اور کچھ مقصود نہ ہو اور بعض نے کہا کہ اصلاح بین الناس ہے
اور اصل لغت مین سدید ماخوذ ہے تسدید السہم سے یعنی تیر کو بہت سیدھا کر دیا تاکہ وہ نشانہ سے خطا نہ کرے پس قول سدید بھی وہ
ہوا کہ جو آخرت کے سوای برباد نہ ہو **ف۲** بعض اشارات عرائس مین ہو کہ قولہ تعالٰے یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا
قولا سدیدا۔ تقوی کا ادنے مرتبہ یہ ہے کہ شرک جلی سے پرہیز کرے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ساتھ مین کسی چیز کو شریک
نہ بناوے اور تقوی عارفین یہ ہے کہ جب اسنے امانت معرفت کو پایا تو تمام مخلوقات کا خطرہ اسکی نظر سے ساقط ہو جاوے اور سوائے
اللہ تعالٰے کے کسی حادث کیطرف متوجہ نہو پھر جب ایسا ہوا تو فرمایا کہ یصلح لکم اعمالکم الآیہ اللہ تعالٰے کیجانب سے جمیع افعال
خود صلاحیت وسداد پر رہتے ہین اور راہ مستقیم پر چلنے مین جو لغزش واقع ہوتی ہو اللہ تعالٰے اوسکو بخشتا ہے ومن یطع اللہ
ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما۔ شیخ واسطی رح نے فرمایا کہ تقوی کے چار اقسام ہین عوام کے واسطے تو تقوی شرک ہی اور خواص کیواسطے
معصیت سے تقوی ہے اور خاص مین سے اولیا کے واسطے اس امر سے بچنا چاہیے کہ اپنے نیک افعال کے ذریعہ سے توسل چاہین
اور انبیاء علیہم السلام کا تقوی یہ ہے کہ حق تعالٰے سے اوسی کیطرف تقوی کرین یعنے جیسے حدیث کی دعا مین آیا اعوذ بک منک۔
سہل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالٰے نے نیک اعمال کی توفیق دی تو یہ دلیل ہے کہ اسکے گناہ مغفور ہین
بعض مشائخ نے کہا کہ اصلاح اعمال کے یہ معنی ہین کہ تمسے تمہارے اعمال قبول کیے جاوین کیونکہ عمل کا انجام یہی ہے کہ قبول ہو
بعض مشائخ نے کہا کہ طاعۃ اللہ ورسولہ یہ ہو کہ اپنے باطن وظاہر کو آراستہ کرے پس باطن قلب کے آراستہ کرنیکے یہ معنی ہین
کہ ہمیشہ تقوی وسداد کے خیالات ومعرفت توحید مین فکر کرے اور ظاہر کو آراستہ کرنیکے یہ معنے ہین کہ فرائض کو ادا کرے اور سنن
کی اتباع کرے پس جسنے ایسا کیا وہ وسواس شیطانی وہواجس نفسانی سے پھر اپنی مراد کو پہونچا کذا فے العرائس مترجم
کہتا ہے کہ امانت ہی تمام خوبیون کا مرکز ہے جو افعال واقوال سے متعلق ہین لہذا اللہ تعالٰی نے امانت کی تکریم فرمایا

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ
تحقیق روبرو کیا ہمنے امانت کو اوپر آسمانون کے اور زمین کے اور پہاڑون کے پس انکار کیا [illegible] کہ اوٹھاوین [illegible]
مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ [illegible]
اس سے اور اوٹھایا اوسکو انسان نے تحقیق وہ تھا ظالم نادان تاکہ عذاب کرے [illegible]

Marfat.com

وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط

شرک کرنیوالونکو اور شرک کرنے والیونکو اور توبہ دیوے اللہ اوپر ایمان والون کے اور ایمان والیون کے

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝

اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ - ہم نے پیش فرمایا امانت کو ف یعنی حق ربوبیت کے ساتھ طاعت الٰہی سبحانہ تعالیٰ اسکو پیش فرمایا - عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ - آسمانون و زمین و پہاڑون پر ف کہ تم اس امانت کو اٹھاؤ اور ادای امانت کا مرتبہ عالی پاؤ ورنہ سزا پاؤ گرغرضکہ اللہ تعالیٰ نے اونکو اختیار دیا کہ چاہین ثواب کی امید پر اسکو اٹھاوین اور چاہین عذاب کے خوف سے اسکو اٹھاوین اور اس سے یہ مراد نہ تھی کہ انکو حکم دیا کہ اٹھاؤ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو انکو لازم ہوتا اور ہرگز انکو انکار کی مجال نہ ہوتی اور پیش کرنیکے معنے بھی یہی ہوتے ہین کہ کوئی شے دوسرے پر لازم نہین کیگئی بلکہ اسکے سامنے پیش کیگئی تاکہ وہ اختیار کرے جیسے زبان عرب مین شائع ہے کہ نخاس مین یہ چیز پیش کی یعنی تاکہ خریدار اسکو خریدے تو اسیطرح پر امانت بھی آسمانون و زمین و پہاڑون پر پیش کیگئی - فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا - پس ان اجسام کبیرہ نے اس امانت کو اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے - ف ابن عباس نے کہا [illegible] اسکے بعد وہ آدم علیہ السلام پر پیش کیگئی اور کہا گیا کہ آسمان و زمین و پہاڑ تو اسکو اٹھانیکی طاقت رکھتے ہین [illegible] اسکو مع اسکے حکم کے لیتا ہے آدم نے عرض کیا کہ ای رب اسمین کیا حکم ہے فرمایا کہ اگر تو نے ادای امانت مین اچھا برتاؤ کیا تو اسکا ثواب عظیم دیا جائیگا اور اگر برائی کی تو سزا دی جائیگی پس آدم علیہ السلام نے اسکو اٹھا لیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا - وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ - اور انسان نے اس امانت کو اٹھا لیا - ف علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے امانت فرائض کو آسمانون و زمین و پہاڑون پر پیش کیا کہ اگر تم اس امانت کو ادا کروگے تو مین تمکو ثواب دونگا اور اگر تم نے اسکو ضائع کیا تو عذاب بھی کرونگا پس وہ اس سے جھجکے اور ڈر گئے اور انھون نے اٹھانے سے انکار کیا ولیکن یہ انکار معصیت نہین تھا بلکہ انھون نے دین الٰہی [illegible] تعظیم کی یعنی یہ فرائض احکام دین الٰہی ہین انکو معظم سمجھکر موافق اختیار الٰہی کے اٹھانے سے ڈرے اور عرض کیا کہ ہمکو معاف رکھا جاوے ایسا نہو کہ وہ ہم سے ضائع ہو جاوے انھون نے بہ نسبت رغبت ثواب کے معصیت سے خوف زیادہ کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس امانت کو آدم علیہ السلام پر پیش کیا تو انھون نے امانت کو مع مافیہا کے اٹھا لیا - اللہ تعالیٰ نے فرمایا - إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۝ وہ ظلوم جہول ہے ف یعنے امر الٰہی کے مقابلہ مین عزم ہونیوالا ہے یعنے بہت بڑی دلیری کے ساتھ حضرت آدم نے اس امانت کو اٹھایا لیکن اسکے تجربہ اور انجام سے ابھی غفلت تھی اسیوجہ سے ظلوم جہول فرمایا - ظلوم جو بہت بڑا ظلم کرنے والا ہو - اور وہ اسطرح کہ جب حق امانت ادا نہو تو نفس کو ظلم عذاب کے لیے پیش کیا - جہول جو [illegible] انجام ادای امانت مین جہل عظیم تھا - اور احتمال ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حق امانت خود ادا کیا [illegible] کا مرد مشرک ہوئے جو ظلوم و جہول ہین واللہ تعالیٰ اعلم - اور ابن عباس رضی اللہ عنہ

اس آیت مین بیان فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام پر امانت پیش کیگئی تو کہا گیا کہ اگر تو نے فرمانبرداری [illegible]
اور اگر نافرمانی کی تو تجھے عذاب دیا جائیگا- آدم علیہ السلام نے کہا مین نے اسکو قبول کیا پھر اسی دن [illegible]
جو عصر سے رات تک ہوتا ہے نہین گذرا تھا کہ بھولے سے شجر ممنوع کا پھل کھایا (رواہ ابن جریر) اور اسی کے [illegible] مجاہد و [illegible]
بن جبیر و ضحاک و حسن بصری وغیرہم نے بیان کیا کہ امانت یہان یہی فرائض ہین اور دوسرون نے کہا کہ امانت سے مراد [illegible]
ہے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امانت مین سے یہ بھی ہے کہ عورت اپنی شرمگاہ پر امانت کیگئی ہے اور قتادہ
نے کہا کہ امانت یہ دین و فرائض و حدود ہین اور امام مالک نے زید بن اسلم سے روایت کی کہ امانت تین چیزین ہین نماز و روزہ
و غسل جنابت- شیخ رح نے کہا کہ ان اقوال مین کوئی منافات نہین ہے بلکہ سب اقوال متفقہ ہین اور سب کا مرجع یہی احکام
شریعت ہین اکہ امر و نواہی کو جسطرح حکم دیا گیا ہی بجالا وی پھر اگر اسنے اعمال کو ادا کیا تو ثواب پاویگا اور اگر چھوڑ دیا تو عذاب
دیا جائیگا پس انسان نے باوجود ضعف وجہالت کے قبول کیا تو وہ اپنے نفس کے حق مین بڑا ظالم ہے سوائے ان لوگون کے
جنکو اللہ عزوجل نے اپنی حفاظت سے محفوظ فرمایا ہے مترجم کہتا ہے کہ شیخ رحمہ اللہ نے اشارہ کیا کہ آیت مین انسان سے
فقط آدم علیہ السلام کی خصوصیت نہین ہو جنس آدمی مراد ہے اور مترجم کہتا ہے کہ یہی اقرب معلوم ہوتا ہے اور اسکی تائید
کی واسطے دیگر آیات موجود ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام نے بالمشافہ قبول کیا پھر اللہ تعالے نے آدم علیہ السلام
کی ذریات کو نکالا اور اُنسے یہی عہد لیا تو سبھون نے اسکا اقرار کیا- حتیٰ کہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ فمن تبع ہدای فلا خوف علیہم
ولا ہم یحزنون والذین کفروا وکذبوا بآیاتنا اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون- پس آدم علیہ السلام تو اصل ہین اور انکی
ذریات سے بھی عہد امانت لیا گیا تھا پس ظلوم وجہول ہونیکی صفت اس جنس کیجانب راجع ہے اور جنس کیواسطے جو حکم ہوتا ہی
وہ جمیع افراد پر جاری ہونا ضرور نہین ہے جیسے کہتے ہین جنس مرد بہ نسبت جنس عورت کے بہتر ہے حالانکہ تم دیکھتے ہو کہ بعض
عورتین بہ نسبت بعضے مردون کے بہتر ہوتی ہین- مقاتل بن حیان نے بیان کیا کہ اللہ تعالے نے جو اپنی خلقت کو پیدا
کیا تو اپنے حضوری مین سبکو خطاب فرمایا اور امانت پیش کی اور وہ طاعت بندگی ہے پس اول آسمانون پر پیش کیا کہ تم یہ امانت
اُٹھانے ہو اور تمھارے واسطے فضل و کرامت جنت ہوگا پس آسمانون نے عرض کیا کہ ای پروردگار ہمکو اسکی استطاعت نہین
ولیکن ہم تیرے مطیع و فرمانبردار ہین پھر زمینون پر اسیطرح سے پیش کیا تو زمینون نے عرض کیا کہ ای رب ہمکو اسکی طاقت نہین ہے
ولیکن ہم ہرطرح تیرے حکم کے مطیع و فرمانبردار ہین پھر آدم علیہ السلام کو قرب عطا کرکے ارشاد ہوا کہ تم امانت کو قبول کرتے
ہو اور اسکی پوری نگہداشت کرو اگرچہ تمنے اچھی طرح نگہداشت کی تو تمھارے واسطے فضل و کرامت و حسن و ثواب جنت ہے اور اگر
تمنے امانت کی نگہداشت چھوڑی اور بدی کی تو مین تمکو عذاب دونگا اور جہنم مین اتارونگا- پس آدم علیہ السلام [illegible]
پروردگار مین راضی ہوا اور مین نے اسکو اُٹھایا (رواہ ابن ابی حاتم) اور اسی کے [illegible]
کی اور مجاہد رحمہ اللہ نے بیان کرکے آخر مین کہا کہ انسان نے اسکو اُٹھایا حالانکہ وہ اپنے نفس پر ظالم
جہول ہے- اور ابن ابی حاتم نے اسناد حسن کے ساتھ زید بن اسلم سے اس آیت کی تفسیر [illegible]
کہ مین نے اسکو اُٹھایا تو اللہ تعالے نے فرمایا کہ مین تجھے امانت دیتا ہون کہ [illegible]

جب تیری آنکھیں ایسی چیز کو دیکھنا چاہیں جو مجھے پسند نہیں ہے تب تو اُن دونوں کو بند کر دیجیو اور تیری زبان تجھسے کسی ناگوار کام پر جھگڑا کرے تو تو اپنے لب بند کر لیجیو اور جب تیری شرمگاہ تجھسے مُناقشہ کرے تو تو اُسکو ڈھانک لیجیو (مترجماً مختصراً) اور عبدالرحمن بن زید ابن اسلم نے اور ابی حازم نے اِسیکے مانند بیان کیا (رواہ ابن ابی حاتم) اور حکم بن عمیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ امانت و وفا کا نزول نبی آدم پر انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوا پس انبیاء اسکو لیکر آئے بعضے رسول اور بعضے نبی رسول ہیں اور قرآن نازل ہوا اور وہ کلام الٰہی ہے اور زبان عجمیہ و عربیہ اُتاری گئی پس لوگوں نے قرآن سے اور سنت سے اپنی زبان میں امانت کو معلوم کیا اور اللہ تعالےٰ نے ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی جسپر اُنکو عمل کرنا چاہیے اور جس سے پرہیز کرنا چاہیے مگر آنکہ سب اُنکے واسطے بیان کر دی گئی اور یہی اُن پر حجت ہیں پس کسی زبان والا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو خوبی و بدی کو نہ پہچانتا ہو پھر امانت ہی اول وہ چیز ہے جو اُٹھا لیجائیگی اور اسکا اثر لوگوں کے دلوں کی تہ میں رہیگا پھر وفا و عہد و ذمہ اُٹھا لیا جائیگا اور کتابیں باقی رہجائینگی پس عالم ہوگا کہ وہ اسپر عمل کریگا اور جاہل ہوگا کہ اُنکو پہچانیگا اور اُسکے اُٹھانے سے انکار کریگا پس جو برباد ہونیوالا ہے وہ برباد ہوا اور غافل ہوگا پس اے لوگو ڈرو اور پرہیز کرو اور خبردار شیطانی وسواس کو مت مانو کہ اللہ تعالےٰ نے تمکو امتحان میں ڈالا ہے تاکہ ظاہر ہو کہ کسکا کام نیک ہے (رواہ ابن جریر) شیخ ابن کثیر نے کہا کہ حدیث بہت غریب ہے لیکن دوسری وجوہ سے اسکے شواہد موجود ہیں۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ باتیں ہیں جو کوئی اُنکو ایمان کے ساتھ قیامت میں لایا وہ جنت میں داخل ہوگا جس نے پانچوں نمازوں پر اُنکی وقت و وضو و رکوع و سجود کے ساتھ محافظت کی اور زکوٰۃ خوشدلی کے ساتھ پاک مال سے ادا کی اور ابو درداء کہتے تھے کہ واللہ اِسکو وہی کریگا جو مومن ہے اور امانت ادا کی اور کہا کہ ادائے امانت یہ ہے کہ جنابت سے غسل کرے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے دین میں سوائے غسل جنابت کے کسی چیز میں آدمی کو امین نہیں کیا ہے (رواہ ابن جریر و ابو داؤد) اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اوّل جب اللہ تعالےٰ نے آدمی میں اُسکی شرمگاہ پیدا کی تو فرمایا کہ میں یہ امانت تیری پاس ودیعت رکھتا ہوں پس تو اُسکو سوائے حق کے آلودہ نہ کیجیو پس اگر تو نے اُسکی حفاظت کی تو میں تیری حفاظت کروں گا پس شرمگاہ ایک امانت ہے اور کان امانت ہے اور آنکھ امانت ہے اور زبان امانت ہے اور پیٹ امانت ہے اور ہاتھ امانت ہے اور پاؤں امانت ہے اور جسکو امانت نہیں اُسکا ایمان نہیں ہے (السیوطی) اور عبداللہ ابن مسعود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ راہ الٰہی میں شہید ہونا کُل گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے یہ فرمایا کہ ہر چیز کا کفارہ ہوتا ہے سوائے امانت کے چنانچہ جسکے پاس امانت رکھی گئی ہو وہ لایا جائیگا اور اُس سے کہا جائیگا کہ اپنی امانت ادا کر تب وہ کہیگا کہ پروردگار کہاں سے ادا کروں دنیا تو جاتی رہی پھر کہا جائیگا کہ اپنی امانت ادا کر پھر وہ یہی کہیگا کہ پروردگار کہاں سے ادا کروں دنیا تو جاتی رہی اسطرح تین مرتبہ بیان فرمایا پھر اُس سے کہا جائیگا کہ اِسکو لیجا کر اسکی ماں ہاویہ کی گود میں ڈالو پس وہ لیجا کر جہنم میں ڈالا جائیگا تو گرتا ہوا اُسکے قعر تک چلا جائیگا پس وہاں وہ اس امانت کو ویسا ہی پاویگا پھر اُسکو اپنی کندھے پر اُٹھا کر چڑھیگا یہاں تک کہ جہنم کے کنارہ پر آ جاویگا یہاں تک کہ گمان کریگا کہ میں نکل گیا تو اُسکا قدم پھسلیگا پھر وہ اُلٹے پاؤں گرتا چلا جائیگا۔ اور فرمایا کہ امانت نماز میں ہوتی ہے [illegible] اور امانت وضو میں ہوتی ہے اور امانت باتوں میں ہوتی ہے اور سب سے زیادہ سخت

ودلیتین ہین زاذان ہم جر راوی نے کہا کہ پھر مین براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے ملا اور جو کچھ عبداللہ [illegible] کہا تھا مین نے اونسے بیان کیا تو انھون نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود نے سچ فرمایا (رواہ ابن جریر باسناد [illegible]) اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسے دو حدیثین بیان فرمائین دونون مین سے ایک کو دیکھ لیا اور دوسری کا منتظر ہون۔ ایک تو ہمسے بیان فرمایا کہ امانت کا نزول مردون کے جذر قلوب مین ہوا پھر قرآن نازل ہوا تو انھون نے قرآن سے جانا اور سنّت سے جانا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو رفع امانت سے آگاہ کیا یعنے امانت کیونکر اُٹھائی جائیگی تو فرمایا کہ آدمی ایک نیند سوئیگا پس امانت اُسکی دل سے اُٹھالیجائیگی پھر اُسکا اثر اُسکے دل مین رہجائیگا جیسے تیری پانون پر کوئی چنگاری ڈھلک جائے کہ پھپولا پڑ جاوے پس تو اُسکو اُٹھا ہوا دیکھتا ہے حالانکہ اُس مین کچھ بھی نہین ہے یعنی کوئی اصلی چیز جسمی نہین ہے۔ فرمایا کہ پھر لوگون کا یہ حال ہوگا کہ صبح کو آپس مین خرید و فروخت کرین گے کوئی ایسا نظر نہ آویگا کہ امانت ادا کرے حتیٰ کہ مثل کے طور پر کہا جائیگا کہ فلان قوم مین ایک مرد بڑا امانت دار ہے حتیٰ کہ لوگ کسی آدمی کی نسبت کہینگے کہ واللہ کیا دلیر اور کیا ظریف اور کیا عاقل ہے حالانکہ اوسکے دل مین رائی برابر بھی ایمان نہوگا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ [illegible] مجھ پر ایک زمانہ وہ گذرا کہ مجھے کچھ تردّد و پروا نہین ہوتی تھی کہ مین نے کسکے ساتھ خرید و فروخت کرلی اگر وہ مسلمان ہوتا تو اُسکا دین ہی مجھکو واپس کر دیتا یعنے اگر کوئی بھول چوک ہوگئی یا مبیع مین نقصان کیوجہ سے مجھے کچھ حق واپس ہونا چاہیے تو اُسکا دین اُسکو مجبور کرتا کہ وہ مجھے واپس کرے اور اگر اصل مالک کوئی نصرانی یا یہودی ہوتا تھا تو اُسکا ساعی مجھے واپس کر دیتا تھا اور آج وہ زمانہ ہے کہ مین تم مین سے کسیکی ساتھ خرید و فروخت نہین کرتا سوای فلان و فلان کے (رواہ احمد والبخاری ومسلم) اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تجھ مین چار باتین ہون تو چاہے جو کچھ دنیا تجھسے جاتی رہے تجکو کچھ مضائقہ نہین ہے ۱ حفظ امانت ۲ صدق گفتار ۳ حسن خلیقت یعنی دین مین اچھا برتاؤ ہو ۴ پاکیزہ طعام۔ (رواہ احمد وقد رواہ الطبرانی لیکن جعلہ من حدیث عبد اللہ بن عمر بن الخطاب فاللہ تعالیٰ اعلم) اور واضح ہو کہ زمانۂ سلف مین امانت بہت قدر کی چیز تھی حتےٰ کہ لوگ اوسکی قسم کھایا کرتے تھی پھر پیچھے آخر زمانہ تابعین مین اُسکی بے قدری ہوگئی اور امانت کی قسم کھانا ممنوع ہے چنانچہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے امانت کی قسم کھائی وہ ہم مین سے نہین ہو (رواہ ابو داؤد) اور جبلۃ بن سحیم نے کہا کہ مین زیاد بن حدیر کے ساتھ جب چلا تو مین اپنی باتون مین قسم کھانیکے طور پر لا والامانۃ کہہ گیا یعنے مین اپنی امانت کی قسم کھاتا ہون کہ یہ بات اسطرح پر نہین ہے تو زیاد بن حدیر نے رونا شروع کیا اور رونا شروع کیا یعنے بہت روئے تو مین سمجھا کہ مجھسے کوئی گناہ عظیم سرزد ہوا ہو مین نے یہ قسم کھائی تو مین نے عرض کیا کہ کیا یہ امر مکروہ سمجھا جاتا تھا تو فرمایا کہ ہان اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ امانت کی قسم کھانے سے منع کرتے تھے (رواہ ابن المبارک فی کتاب الزہد) یہ سب جو مترجم نے ترجمہ کیا امام ابن کثیر رح کی تفسیر سے [illegible] اور واضح رہے کہ بعض تفاسیر مین بیان امانت پیش کرنے مین عجائب اقوال بیان کیے گئے ہین چنانچہ ایک جماعت نے [illegible] آسمانون و زمین و پہاڑ مین یہ لیاقت کہان ہے کہ انپر خطاب پیش کیا جاوے اور وہ جواب [illegible] تعالےٰ نے اُن چیزون مین اپنی وحدانیت کے دلائل پیدا کیے۔ مترجم کہتا ہے کہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] صورت مین اول تو ان لوگون کے انکار کے کیا معنے ہون گے - کیا ان چیزون نے کہا کہ ہم یہ دلائل قدرت [illegible] کہ اللہ تعالےٰ کے نسبت اپنی مخلوقات مین یہی جمادات صم بکم ہین - واللہ اگر مجھ ان لوگون کی جہالت [illegible] معلوم ہوتی تاکہ لوگ ان جاہلون سے فریب نہ کھاوین تو انکا قول شنیع اس لائق نہین ہے کہ اسکو زبان و قلم سے [illegible] یہ لوگ [illegible] محض جاہل ہین اور حکمت سنت سے بالکل غافل ہین انھون نے جہال فلاسفہ کی یہان [illegible] اقرار کی کہ معرفت ایمان سے ساقط ہو گئے پھر انہین سے بعض نے اتنا کہا کہ شاید اللہ تعالےٰ نے ان جمادات مین ایک قسم کی [illegible] پیدا کر دی ہو جس سے انھون نے جواب دیدیا - **مترجم** کہتا ہے کہ خیر یہ لوگ شاید دائرہ کفر سے نکل گئے ہون تاہم [illegible] کے صدر مین قدم نہ آیا اور واضح ہو کہ حق صریح و ایمان صحیح وہی ہے جو سلف صالحین سے اس مقام پر تفسیر گذری [illegible] اللہ تعالےٰ نے امانت فرائض و دین کو ودیعت رکھا اور آدم علیہ السلام اصل اول ہین اور انکی ذریات کو عالم برزخ مین انکی پشت سے نکالکر عہد لیا تھا کہ انہین صالح متقی عاقل عادل ہین اور بعضے انہین ظلوم جہول ہین اور وہی ظلوم جہول ہین جنھون نے امانت کو ضائع کیا چنانچہ اللہ تعالےٰ نے صریح متنبہ فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے انسان پر یہ امانت موافق انکے قبول کے رکھی اور انھون نے اٹھائی - لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ - تاکہ اللہ تعالےٰ منافقون و منافقات کو عذاب دیوے **ف** جنھون نے اس امانت کو ضائع کر دیا - اس سے معلوم ہوا کہ انسان جو آیت مین مذکور ہے بمنزلہ آدمی کے جنس ہے کہ اس مین مرد و عورتین سب شامل ہین لہذا منافق مرد اور منافقہ عورتین سب کو بدعہدی و امانت بربادی سے عذاب دیا کیونکہ ان منافقون نے امانت مین باطنی کفر کیا اور ظاہر مین اسلام سے دھوکا دیا اسی وجہ سے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دیتے تھے جیسا کہ اوپر کی آیت مین بیان ہوا اور اللہ تعالےٰ نے مومنون کو متنبہ کر دیا کہ یا ایہا الذین آمنوا لاتکونوا کالذین آذوا موسیٰ الآیہ - اور منافقون کی ایذا اسی وجہ سے تھی کہ ان مین ایمان نہ تھا پھر اللہ تعالےٰ نے اس آیت کو یعنے انا عرضنا الامانۃ الآیہ کو لاحق فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ یہ منافقین و منافقات بدعہد و بے ایمان اور امانت مین خائن ہین پس اللہ تعالےٰ نے پہلے ہی عہد لیا تھا کہ امانت مین خیانت نکرین اور ان ظالمون و جاہلون نے امانت کو اٹھایا پھر خیانت کی تاکہ اللہ تعالےٰ منافقون و منافقات کو عذاب فرماوے وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ - اور مشرکون و مشرکات کو عذاب فرماوی **ف** جو ظاہر و باطن دونون طرح امانت سے منحرف ہین - حالانکہ یہ امانت بذریعہ رسولون کے نازل ہوئی اور انکی دلون کی [illegible] مگر انھون نے دلون کو [illegible] کیا اور رسولون کو جھٹلایا تو لامحالہ عذاب کو ظلم و جہالت سے اپنی گردن پر اٹھایا - وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا - اور تاکہ مومنین و مومنات پر اللہ تعالےٰ رجوع فرماوے اور اللہ تعالےٰ [illegible] **ف** یعنے جس طرح امانت قبول کرانے مین منافقین و منافقات اور مشرکین و مشرکات کے حق مین یہ انجام تھا [illegible] بخلاف مومنین و مومنات کے حق مین یہ نتیجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے ان پر رجوع فرماوے کیونکہ [illegible] امانت [illegible] ظاہر و باطن کوشش کی پھر اگر کوئی لغزش ہو گئی تو اللہ تعالےٰ غفور الرحیم ہے وقد قال تعالےٰ انما التوبۃ علی اللہ [illegible] الآیہ - یعنے اللہ تعالےٰ انھین پر رحمت سے رجوع فرماتا ہے جنھون نے نادانی مین کچھ گناہ کیا پھر [illegible] ہے [illegible] مومنون تھا کی صفت ہی بخلاف کافرون و منافقون کے کہ وہ برابر نفاق و کفر پر اڑے

یہانتک کہ مرگئے نعوذ باللہ من ذلک **ف ۲۰** اشارات عرائس مین ہے کہ قولہ تعالے [illegible]
امانت ربوبیت اٹھانیکے واسطے مظہر جمیع اوصاف ہونا شرط ہی جیسے خلیفہ ہونیکے واسطے بھی جوہم نے [illegible]
اس جنس مین گناہ کا صدور بھی ہوتا کہ مغفرت کا ظہور رہو اسیواسطے آدم علیہ السلام کو خلیفہ کیا کیونکہ جنس [illegible]
اور ظاہر ہے کہ جب جنس انسان مین اسی امانت ہی کے اندر خیانت واقع ہوگی اور عدد سے تجاوز ہوگا تو [illegible]
کہ وہ خیانت کرنے وغیر خیانت کرنے والے مین انصاف کرے پس ترحم کی جگہ ترحم کرے اور سیاست کی جگہ سیاست [illegible]
ظاہر ہے کہ فرشتہ نہ ہونا چاہیے کیونکہ اُمین بعض صفات کا ظہور نہین ہوسکتا کیونکہ اُنمین گناہ کی استعداد نہین ہے اور [illegible]
استعداد تسخیری ہے مثلاً چاند کی روشنی جس حالت پر مسخر ہوتی ہے اسی حالت پر رہیگی اُسمین چاند کو کچھ اختیار نہین ہے اسیطرح [illegible]
علیہم السلام کی نسبت بھی وارد ہوا کہ وہ بمنزلہ چاند سورج ہین شیخ رم نے کہا کہ آسمانون و زمین و پہاڑون مین درحقیقت اس امانت
اُٹھانیکی استعداد ہی نہین تھی - مترجم کہتا ہے کہ امانت تمکو دین تبلایا گیا اور یہ خود معلوم ہے کہ دین کے مراتب کی انتہا یہ ہے
اس دین مین معرفت کمال کا مرتبہ ہے جسکو مشاہدہ سے تعبیر کیا جاتا ہے حالانکہ سلطان الوہیت کے ظہور مین جمیع مخلوقات مضمحل
ہو جاتی ہے پس اُن چیزون نے جب استعداد نہ دیکھی تو انکار کیا اور آدم علیہ السلام باقی رہے یعنے آدم مع انکی ذریات کے اور
اُسکی وجہ یہ تھی کہ اُنکو اس قبول کی استعداد تھی کیونکہ اللہ تعالے نے اُنکو بقولہ خلقت بیدی الآیہ اپنی صفت خاصہ سے مشرف فرمایا
اور تائید ازلی سے مستحکم کردیا تھا اور بقولہ تعالے ونفخت فیہ من روحی الآیہ روح قدس کے ساتھ قوی کردیا تھا [illegible] ظہور تجلی قدیم
سے بنور ذات ہوا ہے یعنے جب آدم پر تجلی فرمائی گئی تو نور ذات سے آدم مین روح کا ظہور رہوا پس جب اُنمین یہ لیاقت موجود تھی
تو امانت الٰہیہ اُٹھانیکے لائق تھے کیونکہ آدم کا ظہور تجلی ذات وصفات سے تھا تو یہ مظہر جمیع صفات ہوسکتے تھے - پس اس امانت کے
واسطے سوائے آدم کے کوئی جگہ نہ تھی اور آدم کے ساتھ مین انکی وہ ذریات بھی داخل ہے جو اُنکے وصف سے موصوف ہون اور
وہ انبیاء و اولیاء ہین لیکن یہ اُٹھانا بذریعہ اپنی ذات حادث کے نہین ہے کیونکہ حق عزوجل اپنی مخلوقات سے پاک و منزہ ہی - قولہ
تعالے انہ کان ظلوماً جہولاً - ظلم تو یہ تھا کہ باوجود حدوث کی علت کے ازل و ابد کو اسکے ساتھ مقابلہ کیا اور قدیم کو محمول کیا اور
امانت اُٹھائی کیونکہ اصل کو عکس سے مقابلہ کیا تو یہ جہول ہے کیونکہ اوسکو یہ معلوم نہ ہوا کہ حقیقت توحید و معرفت حقیقی و حقیقت
اکابر موحدین کو وہان لغزش ہوئی ہے کیا نہین دیکھتے ہو کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق معرفت ہمنی نہین پہچانا
اور اس حدیث کی اسناد مین اگرچہ کلام ہے لیکن دیگر شواہد موجود ہین پس حقیقت توحید کا اٹھانا نہین ولیکن حامل تھا اور یہ خود ظاہر
ہے کہ کیونکر یہ حدوث اس قابل ہوسکتا ہے کہ حقیقت مین معرفت قدیم سبحانہ تعالے اُٹھا وے بلکہ بیان مجاز نہین ہے چنانچہ
مجاز یہ تھا کہ محبت و معرفت کے ساتھ ہر ایک حقوق کو ادا کرے حتے کہ جسم و جسمانیات جو کچھ و دیعت دیا گیا ہے اُسکو راہ حق
مین قربان کرکے شہید ہو بلکہ شہادت یہی ہے کہ حق تعالے کے واسطے متفرد ہو جاوے شیخ ابن عطا رح نے کہا کہ
امانت یہی ہے کہ توحید مین بطریق حقیقت پورا ہوا اور ہر ایک شرکت سے خارج ہوجاوے مترجم کہتا ہے کہ یہ دونون
اسقدر مختصر جامع ہین کہ تمام اسرار اسکے توضیح ہین شیخ جنید رم نے کہا کہ آسمانون وغیرہ نے امانت اُٹھانیکی طاقت
نہ پائی اور آدم علیہ السلام نے بتوفیق الٰہی اسکو قبول کیا اھ شاید یہ بھی پوری استعداد [illegible]

Marfat.com

...مہربانی کی تو اس لطف و عنایت سے ایسے مستغرق ہوئے کہ امانت کا بوجھ و آمادہ خیال کرنیکی توجہ بھی نہ ہوئی اور شاید آدم علیہ السلام کا قلب اس امر کو متحمل بھی نہ ہوا ہو کہ حضرت حق سبحانہ تعالےٰ کی پیش فرمائی ہوئی چیز سے انکار کرین غایت یہ کہ بوجہ نہ اٹھی گا اور جان جایگی پھر وہ بھی کہان جایگی — قال تعالےٰ والی اللہ ترجع الامور — پھر بھی تو عین ادب قائم ہو واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب — مترجم کہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس امانت کو اپنی فضل رحمت سے لوگون پر بہت آسان کر دیا کیونکہ وہ صرف لا الہ الا اللہ ہے — چنانچہ حدیث مین آیا کہ قیامت مین مشرک سے کہا جائیگا کہ بھلا دنیا و ما فیہا اگر تیرے پاس ہوتی تو اس عذاب کے فدیہ مین دیتا ہے وہ نہایت آسان سمجھکر منظور کریگا پھر کہا جائیگا کہ مین نے دنیا مین اس سے بہت آسان تجھسے چاہا تھا اور وہ لا الہ الا اللہ ہے — واضح ہو کہ امانت جبکہ یہی پاکیزہ احکام شریعت ہین تو انکا اٹھانا عین مقتضائے فطرت ہے لیکن حجاب تاریک بدن و نفس اسکے ساتھ معارضہ کرتے ہین اور مشرکون مین یہ حجاب بہت شدید ہین اور منافقون مین بھی ظاہر ہین پس نفس کا معارضہ توڑنا عین و فا ہے اور قدرت امتحان ساتھ ہے حتےٰ کہ حدیث مین آیا کہ اگر تم کو سب حلال کر دیا جاوے سوای بالشت بھر زمین کے تو اسی مین تم فتنہ مین پڑو گے پھر اس امانت کے بعد فرمایا — ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنۃ — یعنے اللہ تعالےٰ نے مومنون سے انکے نفوس مع اموال خریدے ہین بعوض اسکے کہ انکی جنت ہے پس جو کوئی جنت چاہتا ہے وہ جسم کی خواہش سے منہ موڑے مگر جسطرح شرع مین وارد ہے اسکے حقوق ادا کرے واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

سورۃ السبا مکیہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سورہ سبا مکہ مین نازل ہوئی — قرطبی رح نے کہا کہ سب کے نزدیک یہ سورہ مکیہ ہے سوائے ایک آیت کے کہ اسکے بارہ مین البتہ اختلاف واقع ہوا ہے اور وہ قولہ تعالےٰ ویری الذین اوتوا العلم الذی انزل الیک الآیہ ہے پس ایک گروہ نے کہا کہ یہ آیت مکیہ ہے اور دوسرے گروہ نے کہا کہ نہین بلکہ مدینہ ہے پھر اپنی مقام پر یہ بیان آویگا کہ کس شخص کے حق مین نزول ہوا اور اسکے کیا معنے ہین — اور خطیب رح نے سراج مین اس آیت کو مستثنیٰ کر لیا — اور اس سورہ مین چون یا پچپن آیات ہین اور آٹھ سو تراسی کلمات ہین اور چار ہزار پانچسو بارہ حروف ہین — مترجم کہتا ہے کہ اسرار کلام الٰہی عزوجل کے بشر کے احاطہ مین نہین ہین پس اپنی ہدایت کے امور حاصل کرنا چاہیے اور واضح ہو کہ امانت مذکورہ سابق ادا کرنے مین یہ شہوات نفس مانع ہوتے ہین اگر اسکو پاک نکیا تو سبا کیطرح ایک وقت برباد ہوا اور سوای حسرت کے کچھ ہاتھ نہین ہے اور یہان تنبیہات ہین کہ یہ لذات جسم و جسمانیات جو تاریک ہین مع مادہ و شہوات و قبائح و مکروہات کے سب جہنم مین ہین اور اللہ تعالےٰ نے اہل قبول و معرفت کو یہ فنون جو اس دنیا کے سعی مین برباد ہین نہین دیے ہین بلکہ انکو دار آخرت کے معارف کے لیے جو باقی و دائم ہین پیدا کیا ہے فافہم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض ولہ الحمد فی الآخرۃ

سب تعریف اللہ کو ہے جسکے واسطے ہے جو کچھ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے اور واسطے اسکے ہے سب تعریف بیچ آخرت کے

وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۝ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ

اور وہی ہے حکمت والا خبردار جانتا ہے جو کچھ کہ داخل ہوتا بیچ زمین کے اور جو کچھ نکلتا ہے اس سے اور جو کچھ اترتا ہے

السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۚ وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ ۝

آسمانون سے اور جو کچھ کہ چڑھتا ہے بیچ اُسکے اور وہی ہے مہربان بخشش کرنے والا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ

کل حمد اللہ تعالےٰ ہی کے واسطے ہے جسکی شان ہے کہ اُسی کیواسطے ہے جو کچھ آسمانون و زمین میں ہے اور آخرت میں بھی اُسیکے واسطے حمد ہے **ف** پس تمام مخلوقات جو کچھ موجود ہے سب اُسیکی مِلک و بندہ غلام ہین اور اُسیکے تصرف و قہر کے تحت مین انکا انتظام ہے پس جب اسی نے پیدایش سے لیکر موت تک اُن پر انعام کیا یعنے اُسی نے اُنکو بنایا اور اُنکو دنیاوی زندگی مین زندہ رکھا اور ہر طرح کا انعام فرمایا پھر جب دنیا سے مرے تو آخرت مین گئے اور وہان بھی اُسیکا حکم ہے پس مطلق حمد و شکر خواہ دنیا مین ہو یا آخرت مین ہو اللہ تعالےٰ ہی کی شان کے واسطے حق ہے وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۔ اور وہی حکیم خبیر ہے **ف** اور مخلوقات مین بذات خود کوئی کچھ نہین ہے سوای اُسکے کہ جسکو اُسنے کچھ حکمت دیدی تو وہ اِس ذرہ حقیر پر حکیم کہلاتا ہے حالانکہ حکمت تو اللہ تعالےٰ ہی کے واسطے ہے پھر مخلوقات مین جس شخص کو دنیائے فانی کی آرایش اور ایسی چیزون کی حکمت و دانائی سکھلائی جو قطعًا بالضرور فنا ہو جائیگی وہ تو برباد ہوا اور جسکو دار آخرت کی حکمت سکھلائی یعنے اوسکو معرفت و علوم آخرت مین سمجھ دی تو وہ بڑی نعمت سے سرفراز ہوا کیونکہ یہ حکمت اُسکے ساتھ باقی ہے بلکہ بعد موت ہی کے اُسکا ظہور ہوگا اور اللہ تعالےٰ ہر ایک کو اُسکی لیاقت کے موافق عطا فرماتا ہے کیونکہ وہ حکیم خبیر ہے امام زہری رح نے کہا کہ اپنی خلق سے خبردار ہے اور اپنے امر سے حکیم ہے (رواہ مالک) اُسکی علم و حکمت مین اُسکی پیدا کی ہوئی عقلین حیران ہین اور ایک ذرہ ادراک نہین کر سکتی ہین سوای اُسکے کہ سبحان اللہ وبحمدہ کہین۔ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ ۔ اللہ تعالےٰ جانتا ہے جو چیز زمین مین داخل ہوتی ہے **ف** ہر ایک چیونٹی و کیڑے مکوڑے اور تمام بارش کی بوندین ہر ایک جہان جہان سے زمین کے اندر جاتی ہے اور کسان جو دانے بوتا ہے اور مالدار جو اپنا مال دفن کرتا ہے اور ہر ایک خون ناحق کے قطرات و نجس سب اوسکے علم مین موجود ہین۔ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا ۔ اور جو کچھ زمین سے نکلتا ہے **ف** ہر ایک زمین کا رہنے والا جانور اور بوٹے ہوئے دانے اور چیونٹیون کے چھتے و ابلتے ہوئے پانی کے قطرے جو دریا ہو کر بہتے ہین اللہ تعالےٰ ہر ایک کا شمار و کیفیت و صفت جانتا ہے۔ وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ۔ اور جو کچھ آسمان سے اُترتا ہے مانند ملائکہ اور ارزاق جنکے کہ چیونٹیون مین سے ہر ایک [illegible] آسمانی سے قطرات بارش کی بوندین گرتی ہین ہر ایک کو مع کیفیت و صفت کے جانتا ہے۔ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۔ اور جو کچھ آسمان مین چڑھتا ہے جیسے اعمال صالحہ و ملائکہ وغیرہ ہر ایک اللہ تعالےٰ کو خوب معلوم ہے اور کیونکہ نہ ہو [illegible] اسی نے ہر ایک کے اجزا و ماہیات کو پیدا کیا اور اُسیکے قدرت کاملہ سے اُنکی بقا رہے [illegible] مسخر ہین مگر تاریک پردہ جسمانیات مین اندھے و غافل ہو رہے ہین جیسے توفیق والے [illegible]

[illegible] الغفور ○ اور وہی پاک عزوجل رحیم وغفور ہے **ف** مخلوقات بندون پر کیسی رحمت عظیم [illegible] ہے کہ [illegible] تو اُسی کثرت سے بدکار طرح طرح کے معاصی مین مدہوش ہو رہے ہین لیکن یہ حق عزوجل ہی کی شان ہے کہ اس دنیا مین اُنکو عذاب نہین فرماتا ہے اور باوجود ان بدکاریون کے جو کوئی نادم ہوکر توبہ کرنے آتا ہے اُسکے گناہ بخش کر ایسا کر دیتا ہے گویا اُسنے گناہ ہی نہین کیا والحمد للہ رب العالمین **ف** بعض اشارات عرائس مین ہے کہ حق عزوجل نے قبل مخلوقات کے اپنی حمد فرمائی اور بعد مخلوقات کے نازل فرمائی کیونکہ حق عزوجل علیم وخبیر ہے خوب جانتا ہے کہ مخلوقات ادائے شکر سے عاجز ہے **مترجم** کہتا ہے کہ شکر ادا ہونا بالکل محال ہے چنانچہ بارہا اسکی تقریر گذر چکی ہے **شیخ** ابو العباس رح ابن عطاء رح نے کہا کہ حق عزوجل محمود ہے کہ اُس نے اپنے بندون کو کسی چیز کے ساتھ مربوط نہین رکھا بلکہ فرمایا کہ جو کچھ آسمان وزمین مین ہے سب میرے ہی واسطے ہے پس جن بندون کو عقل ہے وہ بنظر ملکیت کسی چیز کے ساتھ مشغول نہ ہونگے بلکہ حضرت عزوجل کے ساتھ مانوس ہونگے جو ان سب کا مالک ہے پھر آخرت مین مومنون پر حمد الٰہی اسواسطے ہے کہ وہان اُنسے حساب مین کچھ مناقشہ نہین ہوا کیونکہ اگر حساب مین مناقشہ ہو تو برباد ہو جاوے چنانچہ حدیث صحیح مین مصرح وارد ہوا ہے کہ جس شخص سے حساب مین مناقشہ کیا جائیگا وہ تباہ ہو جائیگا نعوذ باللہ تعالےٰ من ذلک - قولہ حکیم خبیر **شیخ** رح نے لکھا کہ ہر تدبیر مین حکیم ہے اور ہر عفو ومغفرت مین خبیر ہے **مترجم** کہتا ہے کہ علم الٰہی عزوجل جب ہر ذرہ اشیا کو کنہ حقیقت سے احاطہ کیے ہوئے ہے تو جو کچھ کیا عین حکمت ہے اور لہذا اسکے تقدیر مین تردد کرنے والا محض جاہل مردود کافر ہے اسکا کوئی عمل مقبول نہین کما فی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَأْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَأْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ

اور کہا ان لوگون نے جو کافر ہوئے ہین نہ آویگی ہمارے پاس قیامت کہہ کہ یون نہین قسم ہے رب میرے کی البتہ آویگی تمہارے پاس جانتا ہے پوشیدہ کا

لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ

نہین پوشیدہ اُس سے برابر ایک بھنگے کے بیچ آسمانون کے اور نہ بیچ زمین کے اور نہ چھوٹا اُس سے

ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۙ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ

اور نہ بڑا مگر بیچ کتاب بیان کرنے والی کے تاکہ بدلا دیوے اُن لوگونکو کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے یہ لوگ

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

واسطے اونکے بخشش ہے اور رزق بااکرامت اور جن لوگون نے سعی کی بیچ نشانیون ہماری کے عاجز کرنیوالے یہ لوگ واسطے اونکے عذاب ہے

مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ

سخت قسم سے اور جانتے ہین وہ لوگ کہ دیے گئے ہین علم وہ جو اُتارا گیا ہے طرف تیری پروردگار تیرے سے وہ ہے

الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝

حق اور راہ دکھاتا ہے طرف راہ غالب تعریف کیے گئے کے

[illegible] مین وفا یا خیانت کا ثواب وعذاب اس امر پر موقوف ہے کہ بعد موت کے قیامت ہو حالانکہ بالفعل یہ صورت پیش [illegible] امانت مین خائن ہین یعنی کافر ومشرک ہین اور بہتیرن اُنھون نے حیات دنیا پر اعتماد کر لیا ہے اکثر دنیاوی دولت واولاد [illegible]

مالا مال ہین اور جو لوگ امانت وفا کرتے ہین یعنے ایمان لائے اور نیک کام کرتے ہین اول لوگ [illegible]
نے رغبت اور قلیل المعیشت ہین پس کفار کو شیطان نے دو طرح وسوسہ دلایا اول یہ کہ اہل ایمان [illegible]
کہ اونکے خلاف کفار و مشرکین سبھی ناحق پر ہون پس خدا عزّ تعالےٰ نے اونسے دنیا کے [illegible]
نہین ہے دوم یہ کہ مومن کے واسطے مال و دولت نہین ہے اور نہ دنیا حاصل کرنے کے طریقے جانتے ہین تو یہ لوگ [illegible]
حالانکہ ہم دیکھتے ہین کہ جب کوئی مرا تو وہ سڑکر خاک ہوگیا اور کچھ بھی عذاب و ثواب نظر نہین آتا ہین اللہ عزوجل نے قرآن [illegible]
مین ان سب وساوس شیطانیہ کو ردکر دیا چنانچہ ذکر فرمایا۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ
۔ اور جو لوگ کافر ہوئی انھون نے کہا کہ ہم پر قیامت نہین آوے گی۔ ف۔ یعنے جو لوگ خدا تعالےٰ [illegible]
دنیا پر اعتماد کر کے شیطان کی پیروی کرنے تو اُسکے بھکانے سے کہنے لگے کہ ہم پر قیامت نہین آوے گی پھر ہمکو عذاب کا کچھ [illegible]
ہے۔ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ ۔ کہدے کہ کیون نہین مجھے قسم اپنے پروردگار کی کہ ضرور تم پر قیامت آوے گی ف۔ شیخ
ابن کثیر رح نے لکھا کہ قسم کے ساتھ تاکید مین تین آیات ہین ایک سورہ یونس مین قولہ تعالےٰ ویستنبئونک احق ہو قل ای وربی
انہ لحق وما انتم بمعجزین۔ یعنے تجھسے دریافت کرتے ہین کہ کیا بھلا یہ سچ ہے کہدے کہ ہان قسم ہے میرے رب کی بیشک یہ سچ ہے اور تم
ہرگز بچنے والے نہین ہو دوم سورہ تغابن مین قولہ تعالےٰ زعم الذین کفروا ان لن یبعثوا قل بلی وربی لتبعثن ثم لتنبؤن بما عملتم وذلک
علی اللہ یسیر۔ گمان کرلیا کافرون نے کہ وہ موت کے بعد اُٹھائے نہین جائینگے کہدے کہ کیون نہین قسم مجھے اپنے رب کی کہ تم ضرور
اُٹھائے جاؤگے پھر تمکو بتلایا جائیگا جو کچھ تمنے کیا ہے اور یہ تو اللہ تعالےٰ پر بہت آسان ہے۔ ہر۔ کیونکہ جسنے عدم سے اُنکو موجود کردیا
تو وہ بدرجہ اولیٰ جب چاہے اعادہ کرسکتا ہے۔ سوم اس مقام کی یہی آیت ہے یعنے کافرون نے کہا کہ ہم پر قیامت نہین آئیگی کہدے
کیون نہین کہ قسم مجھے اپنے رب کی کہ ضرور تم پر قیامت آئیگی۔ پھر گویا وسوسہ شیطانی کو یہان یہ دخل تھا کہ مرنیکے بعد ذرہ ذرہ پریشان
ہوگیا تو وہ کیونکر جمع ہوگا حتیٰ کہ کافرون نے کہا من یحیی العظام وہی رمیم۔ یعنی ہڈیون کو کون جلاویگا حالانکہ وہ بوسیدہ ہوکر خاک
ہوگئین تو فرمایا۔ عَالِمِ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ
وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ ۔ یعنے وہ عالم الغیب زندہ فرمائیگا اور قیامت مین اٹھائیگا جس سے ذرہ برابر
بھی آسمانون مین پوشیدہ نہین اور نہ زمین مین پوشیدہ ہے اور نہ ذرہ سے چھوٹا اور نہ ذرہ سے بڑا کچھ پوشیدہ نہین إِلَّا فِي
كِتَابٍ مُبِينٍ ۔ مگر یہ سب کتاب مبین مین موجود ہے حاصل یہ کہ ہڈیان اگرچہ پراگندہ اور پارہ پارہ اور ریزہ ریزہ ہوگئین مگر یہ
سب ہم مخلوقات کی نظر مین ہے اور یہان تو قیامت مین جمع کرنیوالا وہ عالم الغیب ہے جس سے ایک ذرہ بھی پوشیدہ نہین
ہو جاسکتا کہان ہوا اور جیسے پوشیدہ نہین ویسے ہی اسکے قبضۂ قدرت سے بھی باہر نہین پھر کیا مشکل ہے جب جب وہ ہر ذرہ کو [illegible]
اور اپنے قبضہ مین رکھتا ہے تو جیسے اولاً تمکو ایجاد کیا تھا ویسے ہی دوبارہ مبعوث فرمائیگا۔ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۔ تاکہ ثواب عطا فرماوے ان لوگون کو جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ف۔ یعنے [illegible]
بعد [illegible] کیا اور امانت ادا کی اور جسنے پیدا کیا تھا اوسکو عظمت صفات کے ساتھ پہچانا اور [illegible]
مطیع نہین ہوے تو اونکو جزائے جمیل عطا فرماوے۔ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ

Marfat.com

حضرت ورزق کریم ہے ف اور وہ جنت ہی کہ جسکی نعمتون کی کچھ انتہا نہین ہے اور نہ وہان موت ہے
پس ان کاموں میں قیامت قائم کرنا رب عزوجل کیطرف سے ضروری ہوا تاکہ اُن امانت ادا کرنیوالون کو اُنکا ثواب جمیل یا جاوے
وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ - اور جو لوگ کہ چلے تھے ہماری آیات مین معاجزہ کرتے ہوئے ف یعنی
رسولون کو جھٹلاتے اور راہ الٰہی سے لوگون کو روکتے ہوے یعنے کافر و مشرک و منافق جو امانت مین خیانت کرکے فساد کی کوشش
کرتا ہے - أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ - ایسے ہی ناپاک لوگ ہین کہ اُن کے واسطے عذاب ہو دردناک
تکلیف کا ف یعنی جہنم مین اونکو اپنے افعال بد نظر آوینگے جو اُنپر سخت عذاب ہون گے اور وہ عذاب ایسے انتہا ہی جسکی نظیر
نہین ہے اور جو کچھ یہان پوشیدہ ہے وہ وہان سب سامنے ہوگا جتنے اکے نیک بندے جو امانت ادا کرتے رہے وہ نہایت شکرگذار
ہونگے اور فرمایا - وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ - اور
دیکھینگے وہ لوگ جنکو وہ علم دیا گیا ہی جو تجھپر تیرے رب کیجانب سے اُتارا گیا کہ یہ حق ہے وَيَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ
الْحَمِيدِ ۝ اور راہ عزیز محمود کی ہدایت کرتا ہے ف شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ جو لوگ دنیا مین اُس علم پر ایمان لائے
جو رسولون پر اُتارا گیا اور انھون نے کتاب الٰہی عزوجل سے نیکون کا ثواب اور بدون کا عذاب جانا تھا یہ آنکھون سے وہان
یہ امر دیکھ لینگے اور کہین گے کہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق - یعنے ہمارے پروردگار کے رسول جو کچھ لائے تھے وہ یہی حق تھا اور کہین
ہذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون - یہی ہی جو رحمٰن عزوجل نے وعدہ فرمایا تھا اور رسول سچے تھے (ابن کثیر رح) اور محتمل ہی کہ قولہ تعالےٰ
ویری الذین اوتوا العلم الآیہ سے کافرون کی اس جہالت کا جواب ہو کہ انکار کرنے والے بکثرت ہین اور ایمان لانیوالے بہت تھوڑے
ہین تو اُسکو رد فرمایا بقولہ تعالیٰ ویری الذین اوتوا العلم - یعنی یہ بات سبکو معلوم ہی کہ اگر ہزار جاہل ہون اور ایک عالم ہو تو کل جاہلون
کو اُسی عالم کی بات ماننی پڑیگی چنانچہ ہر قوم کیطرف سے وہی متکفل ہوتا ہی جو اُن سب مین زیادہ علم والا ہو جب یہ معلوم ہوا تو حضرت
آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لیکر برابر اہل علم یہی تعلیم کرتے آئے کہ دنیاے ملعونہ شیطان کی شکارگاہ ہی کہ اسکا انجام جہنم ہے اور
اور آخرت پائدار و رضاے حق عزوجل ہی جسکا طریقہ رسول نے سکھلایا پھر بعد آدم علیہ السلام کے جسقدر انبیا علیہم السلام گذرے سب نے
یہی سمجھایا تو جتنے عالم و عارف گذرے سب برابر جانتے و گواہی دیتے ہین کہ جو کچھ محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا گیا یہی حق ہی
اور یہی راہ الٰہی سبحانہ تعالیٰ کیجانب ہادی ہی پس جب متواتر طور پر ہر زمانہ کے علماء اس کتاب کو حق اور ہادی جانتے ہین تو جاہلون
کی کثرت کچھ چیز نہین ہی - اور واضح ہو کہ قولہ تعالےٰ ویری الذین اوتوا العلم الآیہ مین شاید اوتوا العلم سے سابقین اہل کتاب یعنی
جو سچے طور پر توریت و انجیل کو مانتے تھے وہ لوگ مراد ہون چنانچہ عنقریب اُسکا ظہور ہو گیا کہ نصرانی بادشاہ حبش اور اُسکے علماء
سب مسلمان ہو گئے اور یہود مین سے حضرت عبداللہ بن سلام مسلمان ہو گئے پس جسوقت اہل مکہ کے یہان یہ آیت نازل کی ہوئی
تو اُنکو بطور معجزہ کے دیگئی کہ دیکھو جو لوگ اہل علم ہین وہ اس کتاب کو حق و ہادی جانتے ہین چنانچہ چند ہی روز کے بعد یہ معجزہ اُنکے
سامنے آ گیا - پھر واضح ہو کہ کافرون کے ساتھ عقل نہین ہوتی ہے جبکہ مہر کر دی جاتی ہی اور اگر مہر نہین ہے اور علم الٰہی تو مین
ایمان لانے والا ہے تو آخر وہ سمجھ جاتا ہی پس جن کافرون کے قلوب پر مہر ہے اونکو یہ سمجھ نہین آتی ہے کہ حق تعالیٰ کی قدرت کیونکر
محیط ہے اور وہ کیونکر ہر ذرہ پہ علیم و خبیر ہی لہٰذا حق تعالےٰ نے اونکو ڈرایا

Marfat.com

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ

اور کہا اُن لوگون نے کہ کافر ہوئے کیا راہ بتلاوین ہم تمکو اوپر ایک شخص کے

كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۚ أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا

نہایت ریزہ ریزہ ہوجانا تحقیق تم البتہ بیچ پیدائش نئی کے ہو کیا باندھا ہے اُس نے اوپر اللہ کے جھوٹ

بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ

بلکہ وہ لوگ کہ نہین ایمان لائے ساتھ آخرت کے بیچ عذاب کے اور گمراہی دور کی

إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ

طرف اس چیز کے کہ آگے اُنکے ہے اور جو کچھ پیچھے اُنکے ہے آسمان اور زمین سے اگر چاہین ہم دھنسا دین

بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ

ساتھ اُنکے زمین کو یا ڈالدین اوپر اُنکے ٹکڑا آسمان سے تحقیق بیچ اسکے نشانی ہے واسطے ہر بندے

مُّنِيبٍ ؏

رجوع کرنے والے کے

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت قائم ہونے کے واسطے پیغام الٰہی عزوجل پہونچایا جس سے ہر ذرہ پر احاطۂ علم وقدرت جلال الٰہی ظاہر ہے تو اُن احمق کافرون نے اسکو بعید سمجھا اور آپس مین ٹھٹھے کرنے لگے چنانچہ اللہ عزوجل نے بیان فرمایا۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا۔ اور جو لوگ کافر ہین اُنھون نے کہا **ف** یعنی آپس مین کہا اور جس کسی کو پایا اُس سے مضحکہ کے طور پر سنایا کہ هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ۔ بھلا ہم تمکو ایک ایسے شخص کا پتا بتلاوین **ف** یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیجانب اشارہ کیا کہ دیکھو ہم تمکو ایک ایسا شخص عجیب بات کہنے والا بتلاتے ہین جو کہ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۚ تمکو آگاہ کرتا ہے کہ جب تم ریزہ ریزہ ہوکر ہر طرح پراگندہ ہو جاؤ گے تب تم نئی پیدائش مین پیدا ہو گے یعنے وہ شخص یہ بات کہتا ہے کہ تم موت کے بعد ایک وقت واسطے جزا وسزا کے پھر پیدا کیئے جاؤ گے تو بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ جب بدن بالکل گل جانے وسڑ جانیکے بعد ریزہ ریزہ ہوکر ہوا مین پراگندہ ہوگیا تو پھر جمع کرکے جسم بنایا جائے۔ گویا اُن خبیثون نے اللہ تعالے کی قدرت کو اس حد تک نہ سمجھا اور گمان کیا کہ اللہ تعالے نے یہ بات نہین کہی ہوگی چنانچہ آگے تصریح موجود ہے کہ اُن خبیثون نے کہا۔ أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِ جِنَّةٌ ۚ اس شخص نے اللہ تعالے پر ایک جھوٹی بات افترا باندھی ہے یا اسکو کسی قسم کا جنون ہے یعنے دو حال سے خالی نہین جب وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالے نے مجھے یہ وحی فرمائی ہے کہ تم لوگ پھر پیدا کیئے جاؤ گے یا تو عمداً اُس نے اللہ تعالے پر جھوٹ باندھا یا عمدی حرکت نہین لیکن اسکے حواس مین خرابی ہے اور بیخبری کی بات کہتا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ اُن خبیثون کو دیکھو کہ اپنی پیدائش بھول گئے تو پھر خالق ... کو ... دونو رجہ جھوٹے ہین اور حق تعالے نے اُنکو مردود فرمایا بقولہ تعالے۔ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۔ بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہین لاتے ہین وہ عذاب مین اور دور کی گمراہی مین
پڑے ہین ف یعنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو بیشک سچے صادق رسول ہین جو کچھ وہ کہتے ہین سب حق ہے نہ وہ افترا ہے اور
نہ وہ مجنون ہے بلکہ یہی خبیث جو آخرت پر ایمان نہین لاتے ہین اپنی سخت تاریکی مین دور بھٹکتے پھرتے ہین اور ایسے نامعقول
افعال و اقوال کہتے ہین جس سے عذاب شدید مین پڑینگے یہان سے معلوم ہوا کہ جس قوم نے آخرت پر ایمان چھوڑا وہ نور عقل کے
بے نصیب ہو کر گمراہی مین پڑ جاتے ہین اور ہر طرف سے اونکو وساوس شیطانیہ گھیر لیتے ہین یہان تک کہ جو امر شان الٰہی
عزوجل مین بالکل بدیہی ہے وہ بھی اونکی سمجھ مین نہین آتا اور انکار کرتے ہین چنانچہ اللہ تعالےٰ نے تنبیہ فرمائی ۔ بقولہ تعالےٰ
اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۔ پھر کیا ان لوگون
نے دیکھا نہین اس آسمان و زمین کو جو انکے سامنے اور پیٹھ پیچھے ہے ۔ ف خالق عزوجل نے کس قدرت کا ملہ سے
ان اجرام عظیمہ کو ان پر محیط فرمایا ہے اور کس طرح وہ اُن دونون کے بیچ مین محبوس ہین پھر بھی قدرت و عظمت الٰہی عزوجل
سے منکر ہوتے جاتے ہین ۔ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ ۔ اگر ہم چاہین تو انکو زمین مین دھنسا دین
ف پھر کیا اس قدرت الٰہی مین اونکو کچھ تامل ہے اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ۔ یا آسمان کا کوئی
ٹکڑا ان پر ڈال دین ۔ ف پھر اُنکو کون بچاویگا اور کیونکر اس خوف سے مطمئن ہو کر صریح قدرت الٰہی عزوجل سے انکار
کرتے ہین مگر یہ خبیث احمق کسی نشان قدرت کو دیکھتے نہین بلکہ اندھے دھندے ہین ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ
مُّنِيْبٍ ۔ اس قدرت مذکور مین البتہ ایسے بندہ کے واسطے توحید کی نشانی ہے جو اپنے رب عزوجل کے جانب رجوع
لانیوالا ہے ۔ ف یعنی جو بندۂ عاقل کہ اپنے پروردگار کے جانب رجوع لاتا ہے اُسکے واسطے دلیل قدرت موجود ہے
کہ جس پاک عزوجل نے اِن آسمانون کو اس بلندی وسعت کے ساتھ پیدا فرمایا اور اس زمین وسیع کو بچھایا اور
اُسکے نباتات کو خاک کرکے پھر اُگایا وہ صریح سمجھتا ہے کہ انسان کے جسم نحیف کو جب چاہے اعادہ فرماوے (کل ارقال
عبادہ رح) اور حدیث مین ہے کہ ایک اعرابی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ بعث قیامت کی کیفیت کیونکر ہوگی فرمایا کہ کبھی تم
اپنے وادی مین ایسے وقت گذرا کہ وہ چٹ پٹ میدان ریگستان تھا اُس نے عرض کیا کہ جی ہان ۔ پھر فرمایا کہ دوبارہ تیرا گذر اُس
وادی پر ایسی حالت مین ہوا کہ وہ باران رحمت سے لہلہاتا ہوا سبزہ زار ہو گیا اُس نے کہا کہ بیشک درست ہے تو آپ نے
فرمایا کہ یونہی بعث قیامت ہوگا (السنن) پھر باقی رہا یہ وسوسہ کہ کافرون نے اپنے آپ کو دنیای فانی حاصل کرنے مین
بڑی کوشش کرنے والا اور بہت صنعتون والا خیال کیا تھا اور اپنی کثرت کو دیکھا حالانکہ دنیای فانی کے واسطے وہی جمع
کرنیکے جو حق ہے کوشش مشہور ہے آج مرا کل و سرا دن ہے اور دنیا پر وہی مطمئن ہوتا ہے اور یہ اُسی منحوس کا گھر ہے جسکے
واسطے کوئی ٹھکانا نہین ہے پس اللہ تعالےٰ نے یہ لطیف فرمائی بقولہ تعالےٰ
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۹
اور ہم نے دیا داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی اے پہاڑو تسبیح کرو ساتھ اُسکے اور اڑنے جانور اور ہم نے نرم کیا لوہا واسطے اسکے
اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ اللہ تعالے اس آیت مین بعض ایسے انعام بیان فرماتا ہی جو اسنے [illegible]
پر رحمت فرمائے تھے بقولہ - وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا - اور ہمنے داؤد کو [illegible]
ف - یہ فضل اگرچہ اللہ تعالے کے انعامات مین سے کچھ انعام ہے لیکن ہم لوگون کی نسبت فضل [illegible]
تعالے نے داؤد علیہ السلام کی نبوت کے ساتھ سلطنت بھی دی اور انکے لشکر یا ساز و سامان تھے [illegible]
انکو زبور پڑھنے کے واسطے خوش آوازی عطا فرمائی تھی اور وہ ایسی خوش آوازی تھی کہ اسکا تعلق پہاڑون [illegible]
تک تھا لہذا فرمایا - يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ - ای پہاڑو تسبیح کرو اسکے ساتھ اور ای پرندو [illegible]
داؤد کے ساتھ تسبیح پڑھو - ابن عباسؓ و مجاہد و عکرمہ وغیرہم نے کہا کہ اوّبی ای سبحی یعنے تاویب [illegible]
- ابن کثیر رح نے کہا کہ ابو میسرہ رح نے گمان کیا کہ یہ حبش کی زبان مین ہے لیکن اس قول مین تامل ہی [illegible]
تاویب بمعنے ترجیع ہے اور وہ اسی خوش آوازی کے معنے مین معروف ہے پس داؤد علیہ السلام کی یہ کیفیت تھی کہ جب تسبیح
تھے تو یہ بڑی بڑی پہاڑ جنکو تم گونگا دیکھتے ہو اور یہ چڑیان جنکو تم بالکل ناسمجھ جانتے ہو سب داؤد علیہ السلام کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور یہ انکی ساتھ معجزہ تھا جو بنی اسرائیل مین متواتر معروف ہی اور حدیث مین روایت ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے رات مین نکل کر اپنے صحابی ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی اور ابو موسی رضی اللہ عنہ رات مین تلاوت کیا کر[illegible]
تھے پھر فرمایا کہ مزامیر آل داؤد مین سے اس شخص کو ایک مزمار عطا ہوئی ہے - ابو عثمان النہدی نے کہا کہ مین نے حضرت موسی
اشعری کی آواز سے بہتر کسی چنگ و بربط و یکتارہ کی آواز نہین سنی - مترجم کہتا ہے کہ اللہ عزوجل کے خالص بندے جب
اسکی تسبیح کرتے ہین تو در و دیوار و درخت و پہاڑ ہر ایک انکے ساتھ تسبیح کرتے ہین - اور یہ بکثرت ثابت ہی کما فہم واللہ
اعلم - وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ - اور ہمنے داؤد کے واسطے لوہا نرم کر دیا - ف - حسن بصری و قتادہ و اعمش
وغیرہ نے کہا کہ داؤد کو اسکی حاجت نہ تھی کہ لوہے کو آگ مین ڈالین یا ہتھوڑی سے کوٹین بلکہ تاگے کی طرح پھیکو بٹ لیتے
اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ - اور ہمنے کہا بیان یہ کہ زرہ سابغات بنا اور اندازہ رکھ کڑیون [illegible]
ف - وہب ابن منبہ سے روایت ہی جسکا حاصل یہ ہی کہ داؤد علیہ السلام اپنی بادشاہت مین وضع بدل کر [illegible]
اور لوگون سے پوچھتے کہ داؤد کی خصلت کیسی ہے تاکہ اگر کسیکو کوئی شکایت ہو تو اسکی اصلاح کرین پھر جس شخص [illegible]
وہ انکی عبادت و نیک خلقی و عدل کی تعریف کرتا تھا یہان تک کہ اللہ تعالے نے آدمی کی صورت مین ایک فرشتہ [illegible]
سے ملا تو داؤد علیہ السلام نے اسکو بھی انجان سمجھکر اس سے بھی اپنا حال پوچھا تو اسنے کہا کہ داؤد [illegible]
ہے وہ اپنے حق مین بھی اچھا ہے اور اپنی امت کے حق مین بھی بہتر ہے لیکن اسمین ایک خصلت ہے اگر وہ نہ ہوتی [illegible]
کمال تھا داؤد نے پوچھا کہ وہ کیا بات ہے تب اسنے بیان کیا کہ وہ مسلمانون کے بیت المال مین سے خود بھی کھاتا ہے [illegible]
اپنے عیال کو بھی کھلاتا ہی - جب داؤد علیہ السلام نے یہ سنا تو اپنے رب عزوجل کی درگاہ مین [illegible]
کوئی ایسی حرفت سکھلادے جس سے مین اور میری عیال مستغنی ہون پس اللہ عزوجل نے انکے واسطے [illegible]
صنعت سکھلائی - کما قال وعلمناہ صنعۃ لبوس لکم - ہمنے سکھلایا تمہارے لباس کی [illegible]

[illegible] علیہ السلام نے بنایا۔ پھر جب زرہ بنا کر فارغ ہوئے تو اُسکو فروخت کر کے ایک تہائی صدقہ [illegible] بنا لیے عیال کے لیے نفقہ دیتے اور ایک تہائی رکھ چھوڑتے یہان تک کہ دوسری زرہ تیار ہو [illegible] [illegible] نے داؤد علیہ السلام کو حسن آواز بھی خاص عنایت کی تھی کہ جب زبور پڑھتے تھے تو جنگل کے چرند [illegible] طرح نہین بھاگتے تھے اور اُڑنے والی چڑیان فوراً ٹھہر جاتی تھین پھر اُنھین کی آواز پر شیاطین [illegible] وغیرہ بنائے ہین اور داؤد علیہ السلام اللہ تعالےٰ کی عبادت مین بہت مشقت اُٹھاتے تھے (رواہ ابن عساکر باسنا د ضعیف) **قتادہ** رح نے کہا کہ زرہین زمانہ داؤد علیہ السلام سے پہلے پتھر کے ٹکڑی ہوا کرتی تھین پھر داؤد علیہ السلام نے اُنکو پہلے پہل کڑیون سے بنایا۔ **ابن شوذب** رح سے روایت ہی کہ داود علیہ السلام ہر روز ایک زرہ تیار کر لیتے اور اسکو چھ ہزار درم کو بیچتے جسمین سے دو ہزار اپنے اہل وعیال کے واسطے رکھتے اور چار ہزار درم بنی اسرائیل کو کھلاتے تھے (**ابن ابی حاتم**) قولہ تعالےٰ وقدر فی السرد۔ **مجاہد وحکم ابن عتیبہ وقتادہ وغیرہ** سے روایت کہ اسکے معنی یہ ہین کہ تقدیر واندازہ رکھ سرد مین یعنے کیلون مین یعنے کڑیون کی کیلین اوسط مقدار پر رکھو نہ موٹی ہون کہ کڑی ٹوٹ جاوی اور نہ ایسی باریک ہون کہ کڑی نکل جاوی۔ اور **علی بن ابی طلحہ** نے **ابن عباس** رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ سرد سے مراد زرہ کی کڑیان ہین یعنے کڑیون کو بہت موٹا نہ رکھیو کہ زرہ بہت بھاری ہو جاوی نہ اسقدر خفیف کہ زرہ حصین نہ ہو اور اسی قول کو ترجیح دیگئی ہی چنانچہ **بقائی** رح نے کہا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی زرہون مین صرف کڑیان ہوتی تھین اور کیلون کی ضرورت نہین تھی کیونکہ لوہا اُنکے واسطے بہت نرم کر دیا گیا تھا ورنہ پھر داؤد علیہ السلام کی زرہ مین اور غیر کی زرہ مین فرق نہوتا بلکہ شاہون کے خزانہ مین جو بعض زرہ داؤدی دیکھی گئی تو دیکھنے والون نے بیان کیا ہی کہ وہ بغیر کیل کی تھی واللہ تعالےٰ اعلم پس جب اللہ تعالےٰ نے داؤد و اُنکی اہل وعیال پر یہ انعام فرمایا تو سبکو خطاب کیا بقولہ تعالےٰ **وَاعْمَلُوا صَالِحًا**۔ اور تم لوگ نیک کام کرو **ف** یعنے ای آل داؤد جو کچھ مین نے عطا کیا اس کفایت مین با فراغت بسر کرو اور نیک کامون سے اللہ تعالےٰ کا شکر کرو **إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ** ۔ جو کچھ تم کرتے ہو مین اُسکو خوب دیکھتا ہون **ف** جس شخص کا قلب کشادہ ہوا اور اُسنے یقین کیا کہ پروردگار سبحانہ تعالےٰ دیکھتا ہے تو اُسکو خوشی و نشاط پیدا ہو جاتا ہی۔ **خطیب** رح نے لکھا کہ وہب ابن منبہ سے روایت ہی کہ جب داؤد علیہ السلام زبور کی تلاوت کرتے تو پہاڑ اُنکے ساتھ تسبیح کرتے اور پرند اُنکی تسبیح کے ساتھ تسبیح کرتے پس لوگ اس سے زیادہ خوبصورت منظر نہین دیکھتے تھے اور نہ اس سے زیادہ پاکیزہ آواز سنتے تھے اور یہ معاملہ ویسا ہی تھا جیسے کہ پہاڑون کے سنگریزے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے ہاتھ مین تسبیح پڑھتے تھے اور جیسے طعام آپ کے حضور مین تسبیح پڑھتا جاتا اور لوگ کھاتے تھے اور جیسے شجر و درخت آپ پر سلام کرتے تھے اور ستون حنانہ کا قصہ مشہور ہے اور دروازہ کی چوکھٹ اور گھر کی دیوارین آپکی دعا پر آمین کہتی تھین اور جیسے اونٹ آپکے سامنے سجدہ کرتا اور کبھی اپنے مالک کی شکایت کرتا اور جیسے پرندہ حمرہ جسکو لال کہتے ہین وہ [illegible] کہ فلان شخص نے میرے بچے لیلیے ہین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واپس کرنیکا حکم دیا۔ مترجم کہتا ہے [illegible] بلکہ جنگ احد کے روز عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی تو آنحضرت [illegible]

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو انگور کی ایک شاخ دیدی کہ اس سے قتال کرو پس وہ انکے ہاتھ میں [illegible] کہا کرتے تھے اور وہ برابر جمیع جہادوں میں اونکے ساتھ رہی اور بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] کہ جب شہید ہوی تو انکے پاس تھی ۔ ہذا فی الصحیح ۔ اور واقدی رح سے روایت ہے کہ جنگ بدر میں [illegible] ٹوٹ گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو ایک شاخ دی جو انکے ہاتھ میں تلوار ہو گئی بلکہ اس سے زیادہ [illegible] کہ بدر کے روز معوذ ابن عفرا رضی اللہ عنہ نے جب ابوجہل کو مارا تو ابوجہل نے یا ابوجہل کے بیٹے نے بھی انکو تلوار ماری کہ ہاتھ جھول پڑا اور وہ انکو لڑائی سے روکتا تھا یہانتک کہ جدا ہو گیا پھر وہ ہاتھ لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں آئے پس آپ دیکھکر مسکرائے اور لب مبارک ڈال دیا اور اشارہ فرمایا کہ اسکو جوڑ دے پس وہ فوراً صحیح ہو گیا اور کبھی انمیں ضعف نہ آیا (البیہقی) اور اس بارہ میں معجزات اس کثرت سے ہین کہ انکا ذکر دراز ہے ولیکن بطور تبرک کے کچھ ذکر کر دیے گئے جیسے داود علیہ السلام کے معجزات کا ذکر آیا تھا اور آئندہ بھی کچھ ذکر آویگا جبکہ سلیمان علیہ السلام کا ذکر آیا

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا

اور واسطے سلیمان کے مسخر کیا ہم نے ہوا کو — صبح کی سیر اسکی — ایک مہینا تھا — اور شام کی سیر اسکی — ایک مہینا تھا — اور بہایا ہم نے

لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۗ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۗ وَمَنْ

واسطے اسکے چشمہ گلے ہوئے تانبے کا — اور جنوں میں سے ایک لوگ تھے کہ خدمت کرتے تھے آگے اسکے — ساتھ حکم رب اسکے کے — اور جو کوئی

يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ

کجی کرے انمیں سے — حکم ہمارے سے — چکھا دین گے ہم اسکو — عذاب — دوزخ کے سے — بناتے تھے واسطے اسکے

مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ

جو کچھ چاہتا تھا — قلعوں سے اور ہتیاروں سے — اور تصویرین — اور لگن مانند تالابوں کے — اور دیگین ایک جگہ

رّٰسِيٰتٍ ۭ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ۭ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ۝

دھری رہنے والین عمل کرو اے آل داؤد کے واسطے شکر کے اور تھوڑے ہین بندون میری سے شکر کرنے والے

پھر داود علیہ السلام کے بعد ان کے بیٹے سلیمان علیہ السلام کو جو انعامات عطا فرمائے تھے انکو بیان فرمایا قولہ تعالے وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ ۔ اور ہمنے سلیمان کے واسطے ہوا کو مسخر کر دیا غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ صبح سے دوپہر تک اوسکی رفتار ایک ماہ تھی اور زوال سے شام تک اسکی رفتار ایک ماہ تھی ف ۔ حسن بصری رح نے کہا کہ صبح کو دمشق سے اپنے تخت و بساط پر ہوا میں روانہ ہوتے تو اصطخر فارس میں اتر کر کھانا کھاتے اور قیلولہ فرماتے پھر زوال کے بعد اصطخر سے روانہ ہو کر کابل میں رات بسر کرتے حالانکہ دمشق سے اصطخر تک تیز رفتاری کے ساتھ ایک ماہ کامل کی راہ ہے اور اصطخر سے کابل تک تیز رفتاری کے ساتھ ایک ماہ کامل کی راہ ہے ۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ تک مثال ہے اسیواسطے بعض نے کہا کہ رے میں صبح کا کھانا کھاتے اور سمرقند میں شام کا کھانا کھاتے تھے بالجملہ اللہ تعالے نے انکے واسطے ہوا کو عجیب طرح سے مسخر فرمایا تھا کہ اسپر انکا تخت رکھکر زمین دو ماہ کی راہ [illegible]

[illegible] جہان تک معلوم ہوا حضرت داؤد وحضرت سلیمان علیہما السلام کے واسطے جمع فرمایا تھا کہ انکو نبی بادشاہ بنایا [illegible] انکی شکرگزاری کا عوض تھا اور لوگون کے واسطے نصیحت ہے کہ اللہ تعالے کے یہان آرایش دنیا کوئی چیز نہین ہے اسیواسطے حضرت داؤد وسلیمان علیہما السلام سے بڑھکر انبیاء اولوالعزم حضرت نوح وموسیٰ وعیسےٰ وابراہیم ومحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وعلیہم اجمعین کے واسطے دنیاوی سلطنت کو جمع نہین فرمایا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو اختیار نہ فرمایا چنانچہ آیندہ انشاء اللہ تعالے [illegible] سے معلوم ہوگا اور سلیمان علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ الٰہی مجھے ایسی بادشاہت دیدے کہ میری بعد کسی کے واسطے نہ ہو لیکن وہ بادشاہت سب فانی تھی اور بقا صرف انکی عبادت وعدل وانصاف کو ہوا جو انکی ساتھ آخرت مین باقی رہا شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے خوب کہا ہے ع نہ بر باد رفتی سحرگاہ وشام * سریر سلیمان علیہ السلام * کیا تجھے معلوم نہین کہ ہوا پر چلا کرتا تھا ہر صبح وشام کو تخت سلیمان علیہ السلام کا ع باآخر ندیدی کہ بر باد رفت * خنک آنکہ با دانش وداد رفت * آخر تونے نہ دیکھا کہ وہ برباد ہوگیا - لیکن وہی بخیر اچھا رہا کہ یہانسے معرفت وانصاف کے ساتھ چلا گیا یعنی وہ تخت ہوائی وسامان تو برباد ہوا لیکن سلیمان علیہ السلام نے اس سلطنت کے ساتھ جو عبادت ومعرفت وعدل کا حصہ کمایا تھا وہ اُن کے ساتھ گیا - پس اللہ تعالے نے سلیمان علیہ السلام کے واسطے ہوا کو مسخر کر دیا تھا اور دوم فرمایا وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ اور بہنے انکے واسطے چشمہ قطر کو روان کیا - یعنے نحاس کا چشمہ جاری کر دیا یہی ابن عباسؓ ومجاہد وعکرمہ وعطاء خراسانی وقتادہ وسدی وزید بن اسلم وانکے بیٹے عبدالرحمن وغیرہم سے مروی ہے - اور قتادہ رح نے فرمایا کہ چشمہ ملک یمن مین نکلا تھا اور سدی رح نے فرمایا کہ وہ صرف تین رات دن جاری رہا تھا - واحدی رح نے بیان کیا کہ مفسرین نے ذکر فرمایا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی نبوت کے لیے معجزہ کے طور پر عین القطر کو تین رات دن بطور چشمہ کے جاری فرمایا اور بعض نے ذکر فرمایا کہ سلیمان علیہ السلام سے پہلے یہ دھات کسیطرح نہین گلتی تھی - منہ جسم کہتا ہے کہ بعض نے نحاس اور بعض نے صفر کہا تو ظاہر اس سے پیتل مراد ہے واللہ تعالے اعلم - اور سلیمان علیہ السلام کو تیسری چیز جو عطا فرمائی وہ یہ ہے وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ - اور جنون مین سے بعضے وہ تھے جو سلیمان علیہ السلام کے سامنے انکے رب عزوجل کے اذن سے کام کرتے تھے ف یعنے رب عزوجل نے سلیمان علیہ السلام کے واسطے انکو مسخر فرمایا تھا وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ اور جنون مین سے جو کوئی ہماری حکم سے سرکشی کرتا اسکو ہم عذاب سعیر سے کچھ چکھاتے ف یعنے پھر اگر کسی جن نے ہماری حکم کے موافق سلیمان علیہ السلام کی طاعت سے کجی کی اور نہ مانا تو ہم اسکو دوزخ کی سزا دیتے تھے - سدی رح نے کہا کہ اللہ تعالے نے جنون پر ایک فرشتہ موکل کیا تھا کہ جب اُنمین سے کوئی [illegible] سلیمان سے سر اٹھاتا تو فرشتہ اسکو آگ کا کوڑا مارتا کہ وہ جل جاتا تھا پس اس خوف سے سب جن مطیع رہتے [illegible] سلیمان علیہ السلام چاہتے تھے وہ کام کرتے رہتے تھے - شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ اس مقام پر ابن ابی [illegible] غریب حدیث روایت کی ہین قال حدثنا ابی حدثنا صالح حدثنا معاویۃ بن صالح عن ابی الزاہریۃ عن جبیر [illegible] الخشنی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الجن علی ثلثۃ اصناف الخ -

Marfat.com

ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث بیان کی کہ جن کی تین قسمین ہین ایک قسم ایسی ہے کہ انکے بازو [illegible] ہوا مین [illegible]
اور ایک قسم ہے جو کتون اور سانپون کی صورت مین ہین اور ایک قسم ہے کہ روانہ ہوتے اور اترتے ہین شیخ ابن کثیر رحمہ اللہ
کہ اس حدیث کو مرفوع کرنا بہت غریب ہے ۔ مترجم کہتا ہے کہ اسکے معنے یہ ہین کہ کسی راوی نے وہم [illegible] حدیث بیان
کر دیا ورنہ شاید صحابی یا تابعی کا قول ہو وقال ابن ابی حاتم حدثنا ابی حدثنا حرملہ حدثنا ابن وہب اخبرنی بکر بن مضر
عن محمد بن بحیر عن ابن انعم الخ یعنے عبدالرحمن بن انعم نے بیان کیا کہ جن کی تین قسمین ہین ایک قسم کے واسطے تو ثواب و عذاب ہے
ایک قسم ہے کہ آسمان و زمین کے درمیان اڑتے ہین اور ایک قسم بصورت سانپ و کتے ہین اور بکر بن مضر راوی نے کہا کہ مجھے یہی
یاد پڑتا ہے کہ یہ بھی بیان کیا کہ انسان بھی تین قسمین ہین ایک قسم وہ ہین کہ قیامت کے دن انکو اللہ تعالے اپنے سایہ عرش کے نیچے
جگہ دیگا اور ایک قسم مثل جانورون کے بلکہ اُنسے بھی بدتر ہین اور ایک قسم بصورت انسان ہین مگر اُنکے قلوب شیطان کے قلب
ہین ۔ مترجم کہتا ہے کہ ابن انعم ظاہرا عبدالرحمن بن زیاد بن انعم الافریقی منجملہ اولیاء اللہ کے مرد صالح ہین اور امام بخاری
وغیرہ نے انکی تعریف کی لیکن دیگر محدثین نے بوجہ ضعف حافظہ کے انکی حدیث پر اعتبار کم کیا ہے اور یہ قول تو انھون نے خود
بیان فرمایا ہی اور ابن ابی حاتم نے باسناد صالح حضرت حسن بصری سے روایت کی کہ جن بھی ابلیس کی اولاد ہین جیسے انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہین پھر
انسان مین مومن ہین اور جن مین بھی مومن ہین اور وہ ثواب و عذاب مین شریک ہین پھر جن و انس مین سے جو مومن ہین وہ اللہ تعالے کے ولی ہین اور جن و انس
مین سے جو کافر ہین وہ شیطان ہین (ابن کثیر رح) بالجملہ اللہ تعالے نے حضرت سلیمان کے واسطے جنون کو مسخر فرمایا تھا یعملون
لہٗ مَا يَشَاۗءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ۔
سلیمان کے واسطے یہ لوگ بناتے جو کچھ وہ چاہتا محرابون سے اور تمثالون سے اور جواب کے مانند جفان سے اور راسیات
قدور سے ف شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ محاریب جمع محراب اور اس سے مراد عمارت خوب ہے جو مکان مین اونچی جگہ
ہوتی ہی اور ضحاک رح نے کہا کہ مراد مساجد ہین اور قتادہ رح نے کہا کہ قصر و مسجد دونون ہین ۔ تماثیل جمع تمثال یعنی مورت
چنانچہ عوفی و ضحاک و سدی نے تماثیل کی تمثیل مورتین بیان کی اور مجاہد رح نے کہا کہ وہ نحاس کی بنی ہوئی تھین اور
قتادہ رح نے کہا کہ مٹی و آبگینہ سے بھی بناتے تھے اور جفان جمع جفنہ یعنے بڑی بڑی پیالے چنانچہ جواب سے اونکی تشبیہ دی اور
جواب جمع جابیہ بمعنی حوض ہین یعنے حوضون کے برابر پیالے بناتے تھے یہی عوفی و مجاہد و حسن و قتادہ و ضحاک وغیرہم کا قول ہے
۔ و قدور جمع قدر بمعنی دیگ ہے اور راسیات بمعنی ثابتات یعنی جمی ہوئی اپنی جگہ پر اور مراد یہ ہی کہ ایسی بڑی بڑی دیگین بناتے تھے
جو اپنی جگہ پر رکھی رہتی تھین ۔ یہی مجاہد و ضحاک وغیرہم سے مروی ہے اور عکرمہ رح نے کہا کہ ان دیگون کے واسطے دیگدان
بھی بناتے تھے ۔ مترجم کہتا ہے کہ ظاہرا ان دیگون مین حضرت سلیمان علیہ السلام کے جنی و انسی لشکر کا کھانا پکایا جاتا ہوگا یا
کوئی اور غرض ہو واللہ تعالے اعلم حاصل یہ ہی کہ سلیمان علیہ السلام کے حکم سے یہ جن اُنکے واسطے بلند و نفیس محرابین [illegible]
بنتے اور طرح طرح کی مورتین پیتل و تانبے سے بناتے تھے اور بہت بڑی بڑی پیالے و کانسے مانند حوضون کے بناتے اور [illegible]
سے پایون کے بناتے مترجم کہتا ہی کہ بعض اہل تاریخ نے لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام سے اور ایران [illegible]
دوستی تھی تو انھون نے کاؤس کو بہت سے جن دیے تھے جنھون نے نہایت نفیس نفیس مکانات [illegible]

Marfat.com

[illegible] سے ماژندران مین یہ صنعت بہت کثرت سے پائی جاتی تھی۔ مترجم کہ یہ سب غلط وخبط ہے بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ یہ سب حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت مین داخل تھا پھر بعد سلیمان علیہ السلام کے شاید کاؤس وغیرہ جو شخص جہان حاکم تھا
اسی کے قبضہ مین وہ عمارات باقی رہی ہون اور سابق مین بعض آثار سے یہ بیان ہوچکا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام تخت ہوا پر ان ملکون کی
سیر فرماتے تھے تو ہر ایک منزل پر جہان جہان انھون نے چاہا ہوگا جنون نے اس قسم کی عمارات بنائی ہونگی پھر مترجم کہتا ہو کہ [illegible]
خوض کرو پہلے یہ تنبیہ لطیف عجیب بہت ہوش کے ساتھ یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالے نے اصل مین یہ دنیای ملعونہ اور اسکی متاع و آرائش و زینت کو ابلیس ملعون کے حصہ مین دیا
ہوا اور اسکی تمام حرفت وصنعت کی سمجھ بوجھ اسکے حواس مین دیگئی ہے اور اہل ایمان کے واسطے دار آخرت ہی جسکی خو بو نکا ادراک ان مادی حواس سے اعلیٰ ہے اور انکی
ملکیت کے ظہور نور سے شیطان و اسکے قوی مضمحل ہوتے ہین اور اسی نکتہ کیوجہ سے تم دیکھتے ہو کہ سلیمان علیہ السلام باوجود مرتبہ نبوت
کے اپنے اولیای مومنین سے یہ کام نہین لیتے تھے بلکہ اللہ تعالے نے ان کامون کے واسطے اُنکے لیے جنون کو مسخر فرمایا تھا اور جب یہ بات
معلوم ہوئی تو ہمیشہ اہل ایمان ایسی چیزون سے جو اس دنیا کی آرایش کے واسطے خاص ہین محروم ہون گے اور جو قومین کہ شیطان کی
ذریات مین داخل ہون وہ ان صنعتون سے مخصوص ہون گے بشرطیکہ اللہ تعالے کو منظور رہو کیونکہ بغیر اسکی مشیت کے دنیا مین کچھ بھی
تصرف جاری نہین ہوتا ہے پس اگر اہل اسلام اس دنیاوی عیش و شہوات سے منفر ہوتے اور عدل و انصاف پھیلانیکی نیت رکھتے
اور باہمی کشت وخون پر آمادہ نہ ہوتے تو جہاد کے واسطے اُنکو آلات حرب کی ضرورت تھی پس حق عزوجل اُنکو یہ صنعت عطا فرماتا
کیونکہ وہ دنیا کے واسطے نہین ہے جیسے داؤد علیہ السلام کو زرہ وغیرہ کی صنعت سکھلائی اور آیندہ طول کلام سے پرہیز کرکے اہل ایمان کے
فہم پر چھوڑتا ہون اور واضح ہو کہ سلیمان علیہ السلام نے یہ محاریب وتماثیل وغیرہ کچھ اسواسطے نہین بنوائی تھے کہ اُنکو دنیا کی جانب سکون
واعتماد تھا بلکہ اسمین عجائب اسرار ہین از انجملہ حکم امتحان ہے لہذا آیندہ حکم فرمایا بقولہ تعالے۔ اِعْمَلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا۔ یعنی
ہمنے فرمایا کہ ای آل داؤد شکر کا کام کرو ف۔ یعنے یہ انعامات دیکر آل داؤد کو ہمنے حکم دیا جمنین سلیمان علیہ السلام بھی داخل ہین کہ تم
اللہ تعالی کی طاعت سے شکر کرو یعنے توحید کے ساتھ اپنے اعضا کو طاعت الٰہی مین صرف کرو جیسے اللہ تعالے نے تمہاری اعضا کی راحت کے
لیے بغیر جہد ومشقت کے یہ سامان مہیا کردیے ہین۔ وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ۔ اور میری بندون مین شکرگزار
کم ہین ف۔ روایت ہو کہ داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس بنانے بعد آل داؤد کے واسطے لازم کردیا تھا کہ ہر وقت ایک شخص جا کر اس
مسجد مین عبادت کے واسطے قیام کیا کرے (ابن ابی حاتم) اور ابو عبدالرحمن السلمی رح نے کہا کہ نماز شکر ہے اور روزہ شکر ہی اور اللہ
تعالے کے واسطے جو کچھ نیکی کرو سب شکر ہے اور الحمد للہ سب سے افضل شکر ہے۔ (رواہ ابن جریر) و محمد بن کعب القرظی رح نے کہا کہ اللہ
تعالے کا تقوی رکھنا اور نیک کام کرنا شکر ہے (ابن ابی حاتم وابن جریر) اور آل داؤد اپنے قول وعمل مین سب طرح شاکر تھے اور
صحیحین مین روایت ہی کہ اللہ تعالے کو داؤد علیہ السلام کی نماز زیادہ پسند ہی کہ آدھی رات تک سوتے اور تہائی رات کھڑے ہو کر نماز پڑھتے
پھر چھٹا حصہ سو رہتے اور اللہ تعالے کو صیام داؤد زیادہ پسند ہی کہ ایک روز روزہ رکھتے اور ایک روز افطار کرتے تھے اور جب کافرون پر
[illegible] نہین تھے (الصحیحین) اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث مین ہی کہ سلیمان کی والدہ نے سلیمان سے فرمایا کہ ای بیٹے رات مین
[illegible] زیادہ سونا قیامت کے روز آدمی کو فقیر کر چھوڑیگا (ابن ماجہ) اور فضیل رحمہ اللہ نے کہا کہ داؤد علیہ السلام نے عرض کیا کہ ای
[illegible] شکر بھی تیری طرف سے ایک نعمت ہے ارشاد ہوا کہ اب تو نے شکر کیا جب یہ جان لیا کہ نعمت میری ہی طرف سے ہے (ابن ابی حاتم) مترجم

Marfat.com

کہ یہان چند فوائد متعلق ہین اول یہ کہ تماثیل ان مورتون کو کہتے ہین جو مجسم ہون پھر سلیمان علیہ السلام نے کس [illegible]
کہا کہ یہ درختون وغیرہ کی تصاویر تھین اور بعض نے کہا کہ نہین بلکہ نیک لوگون کی مورتین تھین تا کہ لوگ انکو دیکھیں [illegible]
عبادت مین زیادہ کوشش کرین اور اسی سے استدلال کیا کہ سلیمان علیہ السلام کی شریعت مین تصویر بنانا مباح تھا جو ہماری شریعت [illegible]
مین منسوخ کردیا گیا اور سیوطی وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک عجیب روایت ذکر کی کہ سلیمان علیہ السلام نے [illegible]
جناب باری تعالےٰ مین دعا کی کہ ان مین روح ڈالدی جاوی کیونکہ یہ خدمت کرنے مین زیادہ مضبوط ہون گے اور انکے [illegible]
تھا مترجم کہتا ہو کہ یہ اثر بہت غریب ہی۔ خطیب رح نے لکھا کہ تصاویر انکی شریعت مین ممنوع نہ ہونا اس وجہ سے بھی ظاہر ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام
مٹی کا چمگادڑ بنا کر اسمین پھونکتے تو وہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے پرند ہو جاتا تھا۔ خطیب رح نے لکھا کہ سلیمان علیہ السلام کے حکم سے جنون نے
بیت المقدس بنایا اور اسکی ابتدا داؤد علیہ السلام سے ہوئی تھی اور وہ اسکو قد آدم بلند کرنے پائے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے وحی بھیجی کہ مین نے
اسکی تمامی تمہارے ہاتھون مقدر نہین فرمائی ہے بلکہ تمہارا بیٹا سلیمان اسکو پورا کریگا پھر جب داؤد علیہ السلام نے انتقال کیا تو سلیمان علیہ
السلام انکے وارث ہوئے یعنے نبوت و خلافت کے وارث ہوئے کیونکہ داؤد علیہ السلام کے پاس دنیاوی مال و دولت کا خزانہ نہین تھا
بلکہ میراث نبوت ہی پھر سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کو پورا کرنا چاہا تو جن و شیاطین کو جمع کرکے ہر فرقہ پر اسکے لایق کام تقسیم کیا
چنانچہ جن و شیاطین کو سنگ مرمر لانیکے واسطے بھیجا اور سنگ سرخ کی سلین اور سفید چونہ لائے تو پہلے شہر پناہ کی دیوارین سنگ رخام
بنائین اور اسکے احاطہ مین بارہ سبزہ زار رکھے اور ہر سبزہ زار مین بنو اسرائیل کے ایک سبط کو رہنے کے واسطے جگہ دی اور اسباط کل بارہ
تھے پھر جب شہر تیار ہو گیا تو مسجد بنانی شروع کی پس عفریت اجنہ مین سے ایک گروہ کو بھیجا جو کانون سے سونا و چاندی و یاقوت لاتے اور
سمندر سے موتی نکالتے تھے اور طرح طرح جواہرات لاتے تھے اور ایک فرقہ کو بھیجا جو مشک و عنبر اور طرح کی خوشبو ئین لاتے تھے چنانچہ اس
قسم کی چیزون کا اسقدر انبار ہو گیا کہ اللہ تعالےٰ ہی کو معلوم ہی پھر انمین سے کاریگرون کو حکم دیا کہ عمدہ طور سے سنگ مرمر تراشین اور
جواہر درست کرین پھر مسجد کو سنگ مرمر و زرد و سبز پتھرون سے بنایا اور اسکی چھت مین طرح طرح کے بیش قیمت جواہر لگائے اور دیوارون
مین موتی و یاقوت وغیرہ جڑے اور اسکے فرش مین فیروزہ وغیرہ جڑے چنانچہ روی زمین پر اس سے زیادہ خوبصورت و منور کوئی مسجد نہ تھی
اور اندھیری رات مین چاند کیطرح روشن ہوتی تھی پھر جب مسجد پوری تیار ہو گئی تو احبار بنی اسرائیل کو جمع کرکے وہ دن عید قرار دیا اور
آگاہ کیا کہ یہ سب خالص اللہ تعالےٰ کے واسطے ہے اور روایت ہو کہ سلیمان علیہ السلام نے اسمین نماز پڑھکر تین باتون کی درخواست کی اول
یہ کہ بندون مین جو حکم جاری کرون وہ حکم الٰہی عزوجل کے موافق ہو اور دوم یہ کہ اللہ تعالےٰ مجھے ایسی سلطنت عطا فرماوے کہ جو میرے بعد
کسیکے واسطے لایق نہ ہو اور سوم یہ کہ جو شخص اس مسجد مین آکر دو رکعت نماز پڑھے تو اسکے گناہ اسطرح پاک ہو جاوین جیسے آج ہی ماں کے
پیٹ سے پیدا ہوا پھر بیت المقدس مع مسجد کے اسی حال پر ایک مدت تک رہا یہان تک کہ جب بنی اسرائیل مین [illegible]
وغیرہ معاصی کی کثرت ہو گئی اور اللہ تعالےٰ نے اس قوم سے انتقام لیا تو بخت نصر مجوسی کو مسلط کیا [illegible]
بنی اسرائیل کو مغلوب کرکے اسقدر قتل و غارت کیا کہ گویا نابود ہو گئے اور شہر کو گرا کر برباد کر دیا اور مسجد کو [illegible] سونا چاندی
و جواہر تھے سب اپنے ساتھ اپنی دار السلطنت عراق مین لے گیا۔ روایت ہو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ مین شیاطین [illegible]
پتھرون کے مکانات بہت خوبصورت جابجا بنائے تھے۔ اور روایت ہو کہ شیاطین نے سلیمان علیہ السلام کے [illegible]

Marfat.com

درخت لیے اور دو کرگس طائر بنائے تھے پس جب تخت پر جانا چاہتے تھے تو دونون شیر اپنی کلائیان بطور زینہ کے پھیلا دیتے
تو وہ ان پر چڑھ جاتے پھر جب وہ تخت پر بیٹھتے تو دونون نسر طائر اپنے پرون سے سایہ کر لیتے تھے اور روایت ہی کہ سلیمان علیہ السلام
تیرہ برس کی عمر مین بادشاہ ہوئے اور ترپن برس کی عمر مین انتقال کیا اور روایت ہی کہ شاہ فریدون نے چاہا تھا کہ سلیمان علیہ السلام
کے تخت پر بیٹھے پس جب قریب گیا تو دونون شیرون نے اسکی ساق مین تھپڑ مارا کہ اسکی ٹانگ زخمی ہو گئی پھر اسکے بعد کسی شخص کو یہ
جرأت نہوئی کہ اسکے پاس جاوے۔ خطیب رح نے لکھا کہ علماء کے درمیان یہ بات معروف ہی کہ اللہ تعالے نے انبیاء سابقین مین سے ہر
پیغمبر علیہ السلام کو جو کچھ کرامت عطا فرمائی تھی تو ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکے مثل یا اس سے بڑھکر عطا فرمائی اور
نیز اوس کی نظیر آپکی امت مین سے کسی ولی کو عطا فرمائی چنانچہ ہوا مسخر کرنے کی نظیر یہ ہی کہ غزوہ احزاب مین اللہ تعالے نے آپ کے واسطے
ہوا کو مسخر فرمایا تھا چنانچہ وہ احزاب کے لشکر پر اس طرح مسلط ہوئی کہ اسنے احزاب کے خیمے اٹھا کر پھینکے اور پتھرون کی بوچھار برسائی
اور انکی جانون کو بھگا دیا اور انکی ہانڈیان اوندھا دین حالانکہ احزاب کے لشکر سے ایک بالشت بھی باہر یہ ہوا نہ تھی۔ مترجم کہتا ہے
کہ ہوا نے ان سبکو ہلاک نہین کیا کیونکہ اللہ تعالے نے احزاب مین سے ایک جم غفیر کے واسطے ایمان مقدر فرمایا تھا چنانچہ آخروہ اچھی مسلمان
ہوئے اسیطرح غزوۂ تبوک مین ہوا نے صحابہ رضی اللہ عنہم مین سے دو شخصون کو اڑا کر قبیلہ طے کے پہاڑون مین اتار دیا اور اولیاء امت
مین سے بدرجۂ شہرت وکثرت یہ کرامت معروف ہوئی کہ جہان اللہ تعالے کو منظور ہوتا ہے ہوا انکو وہان لیجاتی ہے اور باوجود اسکے
ہوا کا اوپر جانا مستحیل کے ہے حالانکہ اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے عالم علوی مین معجزات عطا فرمائے
ازانجملہ شق القمر ہے جو کروڑون عرب سے بدرجۂ متواتر ثابت ہے اور ازانجملہ معراج جلالت ہے اور اسکی آیات کرامات کا اندازہ امکان
بشری سے خارج ہے۔ اور ازانجملہ بارہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازہائے آسمان کھلنے کی آواز سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو آگاہ
فرمایا پھر اسکے بعد نزول آیات و ملائکہ واقع ہوا رہا تسخیر جن کا بیان تو ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عفریت کو
پکڑ کر اسکا گلا دبا دیا اور چاہا کہ اسکو ستون سے باندھ دین تاکہ مدینہ کے لڑکے اس سے کھیلین لیکن سلیمان علیہ السلام کی وہ دعا یاد
کر کے جناب باری تعالے مین ادب فرمایا اور اسکو چھوڑ دیا (کما فی الصحاح) اور یہ ظاہر ہے کہ خلوص دین و توحید نبوت مین
آپکو جنون کی کچھ حاجت نہ تھی کیونکہ حق عز وجل نے ہزارون ملائکہ کرام سے آپکی نصرت فرمائی چنانچہ ایک جم غفیر صحابہ رضی اللہ عنہم نے
بھی دیکھا بلکہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے جہادون مین یہ مدد شامل حال تھی کہ خفیف
جمعیت سے ہی ہوا ان نے بڑی بڑی سلطنتون کے تخت اولٹ دیے چنانچہ بالاتفاق یہود و نصاری وغیرہ اسکے مقر ہین پھر بہت سے
صحابہ رضی اللہ عنہم کو عفریت جن پر غالب کیا۔ ازانجملہ حضرت ابوہریرہ وابی بن کعب ومعاذ بن جبل وزید بن ثابت وعمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہم ہین۔ چنانچہ آیت الکرسی کی تفسیر مین بعض بیانات مفصل گذر چکے ہین اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا قصہ
یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو مسلمانون کے صدقات پر مقرر فرمایا تھا پس ایک جن چوری کرنے آیا اور ڈرانے کے واسطے
شکلین بدلتا تھا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے عدو اللہ تو ہمپر مکر کرنا چاہتا ہے اور اسکے دونون ہاتھ پکڑ لیے پس وہ اصلی صورت
پر آگیا اور کہا کہ مین محتاج عیالدار ہون اور نصیبین کے جنون مین سے ہون اور یہی مدینہ ہم لوگون کے واسطے مستقر تھا جبکہ
آپ مبعوث ہوئے تو ہم لوگ یہان سے نکال دیے گئے اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے بشر بن

پچھاڑ کر ایک پتھر سے اسکی ناک خون آلودہ کر دی تھی اور بہ یدہٗ عن طلحہ و ابو ایوب انصاری رضی اللہ
ان روایات کو امام بیہقی نے دلائل النبوت میں ذکر کیا ہے۔ رہا عین القطر تو اس سے بدرجہا بہتر
وسلم کے سامنے اسرافیل علیہ السلام نے آکر ہر قسم کے خزائن زمین کی کنجیاں پیش کیں اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا
تو ملک تہامہ کے پہاڑ آپ کے ساتھ زمرد و یاقوت و سونا و چاندی ہو کر جہاں آپ چاہیں
علیہ السلام نے اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار فرمائیے پس آپ نے فرمایا کہ میں نبی عبد ہونا پسند کرتا ہوں (رواہ الطبرانی عن
ابن عباس رضی اللہ عنہ باسناد حسن و رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ فی صحیحہ و روی الترمذی عن ابی امامۃ
رضی اللہ عنہ نحوہ باسناد حسن) اور اسی کے مانند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے (رواہ ابن
حبان فی صحیحہ) اور حدیث عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے اسکے مانند صحیح بخاری میں کے غزوۂ احد میں موجود ہے الا زمین
و شجر و جبال وغیرہ میں جو کچھ کرامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوئیں الحاصل ایک ضخیم جلد کتاب

اللہم صل علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و ازواجہ و ذریتہ و اصحابہ و احشرنا مع محبیہم فی دار کرامتہ والحمد للہ رب العالمین

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ
پس جب مقرر کیا ہم نے اوپر اسکے موت کو نہ خبردار کیا انکو اوپر موت اسکی کے مگر کیڑے نے زمین کے کھاتا تھا
مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ
عصا اسکا پس جب گر پڑا جانا جنوں نے یہ کہ اگر ہوتے جانتے غیب کو نہیں رہتے بیچ عذاب
الْمُهِينِ ۝
ذلیل کرنے والے کے

بالجملہ شیاطین جنکو اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کے واسطے مسخر کیا تھا بوجہ مذکور ما سابق انکے جنوں میں سلطنت شدید
کیا کرتے تھے اور طرح طرح کی چیزیں لایا کرتے تھے اور مسجد بیت المقدس کی عمارات میں صرف کرتے اور جو عوام جاہل تھے انکو یہ توہم ہو گیا تھا
کہ جنوں کو علم غیب معلوم ہے حالانکہ یہ انکی بداعتقادی و جہالت تھی بلکہ شیاطین اپنی جبلت پر کام کرتے تھے
ذریعہ سے اگر جنتری میں چاند نکلنے یا چندر گرہن کا حساب نکالا جاتا ہے تو یہ فن جاننے والا اسکو حساب سے جو علم الجبر
احمق ہیں کہ اسکو کچھ غیب کے مانند سمجھتے ہیں اور اسیطرح جس شخص نے تصورات و خواص
بھی رکھتا ہو بلکہ جوگی ہو تو وہ جو کچھ کرشمہ و خبریں بتلاتا ہے اسکو بھی بعض جاہل لوگ کرامت ماننے لگتے ہیں
جبلت کے بہت مقامات میں سونے چاندی وغیرہ کے کان کی شناخت ہوتی اور یاقوت و لعل وغیرہ
انکی نسبت یہ توہم کیا کہ علم غیب جانتے ہیں اور جنوں کی قوم میں مراد یہی کہ ایسے جاہل اعتقاد کو
چاہیے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی موت کا وقت مقدر تھا اور یہ سب سامان صرف اسی چند
علیہ السلام نے اپنی نعمت آخرت کو مجاہدہ و عبادات کے ساتھ جمع فرمایا تھا اور وہ تو بیت المقدس کی
عبد میں کچھ باقی تھا کہ موت کا وقت آگیا اور منظور یہ ہوا کہ انکی موت سے

Marfat.com

[illegible] عَلَيْهِ الْمَوْتَ - پھر جب ہمنے سلیمان پر موت مقدر کو پورا کیا۔ **ف** یا جاری کیا بایں طور کہ وفات دی
[illegible] معلوم نہوا کہ سلیمان علیہ السلام نے انتقال کیا ہے بلکہ روایات کے موافق لوگون کو مع جنون وشیاطین کے یہ معلوم ہوتا
تھا کہ وہ محراب مین عصا پر ٹیک دیے نماز پڑھ رہے ہین۔ **مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ**
مِنْسَاَتَهٗ - سلیمان کی موت پر کوئی آگاہ رہبر نہوا سوای دابۃ الارض کے جو سلیمان کا عصا کھاتا تھا **ف** یعنے کسی ذریعہ سے
لوگون کو علم حاصل نہوا کہ سلیمان علیہ السلام مردہ کھڑے ہین آخر جب دابۃ الارض لکڑ یکا کیڑا جسکو ارضہ بھی کہتے ہین وہ انکا عصا اندر ہی اندر
کھا گیا تو عصا انکو سنبھال نہ سکا اور اللہ تعالےٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہی کہ کسی پیغمبر کا جسم کھاوی تو انکا جسم پاک بعد موت کے بدستور
تھا جب عصا گھن گیا تو جسم مبارک گر پڑا۔ **فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا**
فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝ - یعنی پھر جب وہ گر پڑے تو جنون کا حال سب پر کھل گیا کہ اگر جن علم غیب جانتے ہوتے تو اس خواری
کے عذاب مین پڑے نہ رہتے **ف** کیونکہ جب تک جسم سلیمان علیہ السلام محراب مین عصا پر کھڑا تھا تب تک جن وشیاطین برابر اپنے
اپنے کامون مین مشقت کے ساتھ لگے رہتے تھے اس خوف سے کہ شاید سلیمان علیہ السلام کسی وقت عبادت خانہ سے نکل آوین تو سخت
عذاب کرینگے یعنے سرکش عفریت کو جلا دینگے پس برابر اسی تکلیف ومشقت مین رات دن پھنسے رہتے تھے یہان تک کہ جب سال بھر کے بعد عصا
زمین پر گرا تب شیاطین عفریت کو معلوم ہوا کہ اب کچھ دغدغہ نہین رہا اور آزاد ہوکر چل دیے اور جاہل آدمیون مین بھی جو گمان بیٹھ گیا تھا
کہ جن علم غیب جانتے ہین وہ دور ہوگیا کیونکہ اگر علم غیب جانتے ہوتے تو سال بھر تک کیون اس عذاب خواری مین پڑے رہتے بلکہ جس دن
انتقال فرمایا تھا اسی روز متمرد ہوکر بھاگ جاتے - شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ منسأۃ بمعنی عصا بقول ابن عباس ومجاہد وحسن
وقتادہ وغیرہم وقال ابن جریر حدثنا احمد بن منصور حدثنا موسی بن مسعود حدثنا ابو حذیفہ حدثنا ابراہیم بن طہمان عن
عطاء ابن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس مرفوعًا الخ - کہا کہ نبی اللہ سلیمان علیہ السلام جب نماز پڑھتے تو اپنے سامنے
ایک درخت اگا ہوا دیکھتے تھے پس اس سے کہتے کہ تیرا کیا نام ہی وہ کہتا کہ میرا یہ نام ہے پھر فرماتے کہ تو کس کام کے واسطے ہی پس اگر وہ
بونے کے لائق ہوتا تو بو دیا جاتا اور اگر دوا کے کام کا ہوتا تو اسکا خواص وفائدہ لکھ لیا جاتا پھر ایک روز نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک درخت
اگا ہوا دیکھکر فرمایا تیرا کیا نام ہی اس نے کہا خروب فرمایا کہ تو کس کام کے واسطے ہی اس نے عرض کیا کہ مین اس گھر کے اجاڑ ہونیکے واسطے
ہون - سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تک مین زندہ ہون اللہ تعالےٰ اسکو اجاڑ نہین فرمائیگا پھر اس درخت کو باغ مین جموا دیا پھر سلیمان
علیہ السلام نے دعا کی کہ الٰہی جنون کو میری موت سے اندھا کر دی تاکہ آدمیون کو معلوم ہو جاوی کہ جنون کو علم غیب نہین معلوم ہے پھر خروب کی
لکڑی کا انکا عصا بنوایا پھر ایک سال تک اسی پر ٹیک دیے ہوئے مردہ رہی اور جن برابر اپنا کام کیے جاتے تھے پھر جب کرم ارضہ نے
عصا کھا لیا [illegible] تبینت الانس ان الجن لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب المہین - سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ یون ہی پڑھا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ جن اس کرم ارضہ کے بہت شکر گزار ہین (ورواہ ابن ابی حاتم)
[illegible] اسکو حدیث مرفوع قرار دینا غریب ومنکر ہی اور عطاء ابن ابی مسلم الخراسانی جو اسکی اسناد مین راوی ہین انکی غرابات
[illegible] حدیث مین نکارت ہی جیسے بعض امور منکر بیان کر دیے ہین پھر اگر یہ اسناد محفوظ ہو تو زیادہ سے زیادہ اس روایت کا یہ
[illegible] ابن عباس رضی اللہ عنہ کہان سی بیان کیا تو خود شیخ رحمہ اللہ تعالےٰ آیندہ مجمل

صدیقی کتب خانہ
Marfat.com

کہ یہ اہل کتاب کی روایات ہین ۔ م ۔ اور سدی نے ابن عباس وابن مسعود وایک جماعت صحابہ [illegible]
علیہ السلام بیت المقدس مین کبھی ایک سال اور کبھی دو سال اور کبھی مہینہ اور کبھی دو مہینہ اور اس سے کم [illegible]
مین انکا کھانا و پانی رکھ دیا جاتا تھا پھر جس سال اُنکی وفات ہونے والی تھی تو اُس سال جب اعتکاف [illegible]
یون ہوئی کہ ہر صبح کو اللہ تعالے بیت المقدس مین ایک درخت اُگا دیتا تھا پس سلیمان علیہ السلام [illegible]
پس وہ اپنا نام بتلاتا پس اگر وہ بونے کے واسطے ہوتا تو اُسکو بو دینے کا حکم دیتے تھے اور اگر وہ نباتات دوائی ہوتی [illegible]
فلان فلان دوا کے واسطے ہون تو اُسکو اسی کام کے واسطے رکھتے یہان تک درخت خروبہ اُگا جب اُس سے اُسکا نام پوچھا تو اُس نے [illegible]
اپنا نام بتلایا تو فرمایا کہ کس کام کے واسطے اوس نے کہا کہ اس مسجد کی خرابی یعنی ویرانی کے واسطے ہون پس سلیمان علیہ السلام نے [illegible]
کہ جب تک مین زندہ ہون اللہ تعالے اسکو اجاڑ نہین فرمائیگا ۔ پھر اُسکو اُکھڑوا کر ایک باغ مین جمواد یا پھر محراب مین داخل ہو [illegible]
نماز پڑھنے لگے اور اپنے عصا پر ٹیک دیا کرتے تھے (یعنے اُنکی شریعت مین یہ جایز تھا کہ جب تھک جاوین تو عصا وغیرہ پر ٹیک دے [illegible]
اللہ تعالے نے اُنکو وفات دی مگر شیاطین کو کچھ معلوم نہ ہوا اور شیاطین برابر اُنکا کام کرتے رہے اس خوف سے کہ شاید اعتکاف [illegible]
نکلکر اُنکو عذاب کرین اور شیاطین اُس محراب کے گرد جمع ہوا کرتے تھے اور محراب مین آگے و پیچھے روشندان تھے اور سلیمان علیہ السلام [illegible]
محراب مین ہوتے تھے تو کسی شیطان کی مجال نہ تھی کہ اُنکی جانب نظر کرے اور اگر دیکھتا تو جل جاتا تھا پھر ایک بار اس محراب کے گرد شیاطین [illegible]
جمع ہوئے اور معمول کے موافق اُنھون نے کھیل کرنا شروع کیا تو آپس مین ایک نے کہا کہ بھلا میری جوانمردی کے قائل ہوگے اگر مین [illegible]
سے گھسون اور دوسری روشندان سے نکل جاؤن غرضکہ اُنھین شیطانون مین سے ایک اپنی آنکھین بند کرکے گھسا اور دوسری طرف [illegible]
نکل گیا مگر اُس نے کوئی آواز نہین سُنی پھر وہ دلیری کرکے اُس حجرے کے اندر گھس گیا تو دیکھا کہ سلیمان علیہ السلام مُردہ پڑے ہین [illegible]
بجا تا ہوا نکلا اور لوگون کو اس سے آگاہ کیا تو لوگون نے وہ محراب کھولی اور دیکھا تو عصا کو کرم ارضہ نے کھا لیا ہے [illegible]
کہ بہت مدت سے انتقال فرمایا ہے پھر اُنھون نے حساب لگانا چاہا تو دوسری عصا مین کیڑے کو چھوڑا تو [illegible]
حساب لگایا تو وفات فرمائے ہوئے ایک سال ہوا تھا اور اس حالت مین لوگون نے یقین کر لیا کہ [illegible]
اگر اُنکو غیب پر اطلاع ہوتی تو سلیمان علیہ السلام کی وفات سے آگاہ ہو جاتے اور ایک سال تک اس [illegible]
کہ سلیمان علیہ السلام کی فرمانبرداری پر کام کرتے رہے پھر [illegible] اُس کرم ارضہ سے کہا کہ اگر تو کھانا [illegible]
واسطے لاتے ولیکن ہم تجھے مٹی و پانی پہونچاتے رہین گے پس وہ کیڑا جہان کہین ہوتا ہے شیاطین [illegible]
تم دیکھتے نہین کہ کرم خوردہ لکڑی کے جوف مین یہ مٹی نکلتی ہے پس یہ وہی ہے جو شیاطین [illegible]
نے کہا کہ یہ روایات وہی معلوم ہوتی ہین جو سلف اسلام نے اہل کتاب یہود و نصاریٰ سے لے لی ہین [illegible]
کہ جو امر ایسی روایت مین حدیث و قرآن سے موافق ہو اُسکی تصدیق کر لی جاوے اور جو مخالف ہو [illegible]
مین نہ ہو تو ہم اُسکو سچ یا جھوٹ کچھ نہ کہینگے ۔ پھر شیخ رح نے لکھا کہ وہب و اصبغ رح نے [illegible]
نے ملک الموت سے کہا تھا کہ جب تجھے میری موت کا حکم دیا جاوے تو مجھے بتلا دیجیو پس ملک الموت نے [illegible]
کچھ ساعت [illegible] پس سلیمان علیہ السلام نے شیاطین کو بلا کر حکم دیا کہ فوراً [illegible]

[illegible] ملک الموت نے داخل ہوکر روح قبض کرلی اور وہ اُسیطرح عصا پر ٹیک دیے رہے اور یہ امر کچھ [illegible] اور جن یا ایمان کے روبرو کام کرتے رہے اور جب دیکھتے تو جانتے کہ وہ زندہ کھڑے ہین پھر [illegible] کہ جب وہ اندر سے عصا کو کھا گیا اور وہ بوجھ نہ اٹھا سکا تو حضرت سلیمان [illegible] تو چھوڑ کر چلدیے۔ اور اصبغ رح نے کہا کہ سواے عبدالرحمن بن زید کے دوسرون سے [illegible] کہ وہ ایک سال تک کھڑے رہے تھے۔ مترجم کہتا ہی کہ ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ اعتکاف خانہ جو سلیمان [illegible] تھا و مسجد بیت المقدس سے باہر تھا اسواسطے کہ اللہ تعالے کے پیغمبر نے جہان انتقال کیا وہین دفن ہوا تو یہ ضرور [illegible] واللہ تعالے اعلم۔ اور دیلمی نے زید ابن ارقم رضے اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ تعالے نے اپنی بندون [illegible] فضل کیا ایک یہ کہ اناج مین کیڑا ڈال دیا ورنہ امراء و سلاطین اسکو بھی سونے و چاندی کیطرح ذخیرہ کر لیتے دوم [illegible] بگڑ جانے کی حالت پیدا کردی ورنہ کوئی حبیب اپنے حبیب کو دفن نہ کرتا اور سوم یہ کہ غم و حزن کو سلب کرلیا ورنہ آئندہ نسل [illegible] ہوتی۔ مترجم کہتا ہے کہ کتب دیلمی وغیرہ بمنزلہ ضعیف کتب تاریخ ہین۔ خطیب رح نے لکھا کہ امام قشیری نے ایک رسالہ [illegible] اولیاء اللہ کے دنیا سے نکلنے کے حالات مین لکھا ہی ذکر کیا کہ شیخ ابو عمران الاصطخری رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ مین نے جنگل مین [illegible] ابو تراب نخشبی کو دیکھا کہ وہ مردہ کھڑے ہین اور کوئی ایسی چیز نہین ہی جو انکی واسطے ٹیک ہو (س) ف۔ وفی العرائس قولہ [illegible] آتینا داؤد منا فضلاً۔ شیخ جعفر رح نے فرمایا کہ فضلاً یعنے اللہ تعالے پر بھروسا کرنا اور اُسی پر توکل کرنا۔ شیخ نہرجوری رح نے [illegible] مناجات کی حلاوت آواز ہی۔ شیخ عبدالعزیز المکی رح نے کہا کہ یہ بھی فضل ہے کہ مساکین سے محبت اور ضعیفون پر [illegible] شیخ استاد رح نے فرمایا کہ منجملہ فضل کے یہ کہ داود علیہ السلام اپنی امت پر شفیق اور نیک خلق تھے۔ روایت ہے کہ داؤد [illegible] السلام کو وحی کی گئی کہ اے داؤد میرے یہان عابدون کے شور سے گنہگارون کی گریہ و زاری کی دردناک آواز زیادہ محبوب ہے [illegible] آل داؤد شکرا۔ شیخ ابن عطاء رح نے کہا کہ ایسے اعمال کرو جو مستوجب شکر ہین۔ شیخ انطاکی رح نے فرمایا کہ اصل شکر یہ ہے [illegible] اطاعت ہو تو دل سے ہو اور توبہ و ندامت ہو تو دل سے ہو۔ (عبس) واضح ہو کہ اللہ تعالے عزوجل نے داؤد و سلیمان [illegible] کا حال بیان فرمانے سے کفار و مشرکین کو آگاہ کردیا کہ نیک بندے دنیا کے طالب نہین بلکہ مطیع و شکرگزار ہین۔ لہذا آیندہ ناشکرون کا ذکر فرمایا بقولہ تعالے

[illegible] كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ جَنَّتَانِ عَنْ يَمِينٍ وَشِمَالٍ كُلُوا مِنْ رِزْقِ
[illegible] نشانی دو باغ داهنی طرف سے اور بائین طرف سے کھاؤ رزق
[illegible] لَهُ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ۝ فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا
[illegible] اور پروردگار بخشنے والا پس منھ پھیر لیا انھون نے پس بھیجی ہمنے
[illegible] الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ
[illegible] میوون والے بدمزہ اور جھاؤ اور کچھ
[illegible] ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِمَا كَفَرُوا وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ
[illegible] بدلا دیا ہمنے بسبب اسکے کہ کفر کیا انھون نے اور نہین جزا دیتے ہم مگر ناشکر

Marfat.com

حضرت سلیمان علیہ السلام کی بندگی و شکرگزاری نعمت کو بیان فرما کر قوم سبا کی ناشکری [illegible]
لطف دیتا ہے اول یہ کہ ملکہ بلقیس جنکا قصہ سابق مین گذر چکا وہ ملک یمن کی شاہزادی [illegible]
السلام کی زوجہ مکرمہ ہوئی تھین اور آخر انکی قوم نے ناشکری کی۔ دوم یہ کہ اہل عرب [illegible]
واقفیت تھی تو یہ قصہ انکی عبرت کے واسطے بہت موزون ہے لہذا فرمایا۔ لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ [illegible]
سبا کے لیے اُنکے مساکن مین آیت تھی ف۔ یعنے اللہ تعالےٰ کے لطف انعام کی آیت عظیمہ موجود تھی [illegible]
کہتے ہین جو اللہ تعالےٰ نے مخلوقات مین قایم و پیدا فرمائی ہو اور جمہور کی قرأت یہان مساکن جمع مسکن ہے اور حمزہ و کسائی [illegible]
قرأت مین مسکنہم بصیغہ واحد ہے گویا اُنکے مساکن بوجہ اتحاد کے بمنزلہ مسکن واحد ہوگئے تھے۔ شیخ ابن کثیر رح نے [illegible]
بادشاہان یمن و اہل یمن تھے اور اقوام تبع جو عرب مین مشہور ہین وہ انھین مین سے تھے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی زوجہ بلقیس
بھی انھین مین سے تھی اور سبا کے جملہ قبائل بہت اچھی نعمت و عیش مین تھے کہ باقی عرب انپر حسد کرتے تھے کیونکہ انکی بلاد وسیع اور
فراخ اور ہر طرح کے پھلون و اناج سے رزق کثیر اُنکو حاصل تھا اور اللہ تعالےٰ نے انہین اپنے جلیل پیغمبرون کو بھیجا جو اُنکو نصیحت کرتے تھے
کہ اللہ تعالےٰ کے رزق و عیش مین مالا مال رہو لیکن اللہ تعالےٰ کی توحید و عبادت سے شکرگزاری کرتے رہو اور انھون نے بھی [illegible]
قبول کرکے برابر شکرگزاری کی اور ایک زمانۂ دراز تک جبتک اللہ تعالےٰ نے چاہا اسی خوبی کے ساتھ رہے پھر آخر انھون نے جو کچھ حکم
دیا گیا تھا اس سے منھ موڑا تو اللہ تعالےٰ نے ان پر سیل عرم یعنی پانی کا سخت سیلاب بھیجا کہ اُسنے ملک کو برباد کر دیا اور سبا پراگندہ و پریشان
ہوگیے (ابن کثیر) اور جمہور علماء کہتے ہین کہ تمام عرب دو قسم پر منقسم ہین ایک قحطانیہ دوم عدنانیہ پھر قحطانیہ کی دو شاخین ہین سبا
و حضرموت اور اسیطرح عدنانیہ کی بھی دو شاخین ہین ربیعہ و مضر اور رہی قوم قضاعہ تو اُنکے بارہ مین اختلاف ہے بعض نے کہا کہ وہ قحطان
کے نسب سے ہین اور بعض نے کہا کہ عدنان کے نسب سے ہین پھر جاننا چاہیے کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ تمام عرب نسب اسمٰعیل بن ابراہیم
علیہ السلام ہین لیکن یہ قول صحیح نہین ہے کیونکہ اسمٰعیل علیہ السلام کا نشو و نما مکہ معظمہ مین قبیلہ جرہم کے درمیان ہوا اور جرہم خود عرب تھے
پس قول صحیح یہ ہے کہ عرب عربا قبل اسمٰعیل علیہ السلام کے موجود تھے اور انھین مین عاد و ثمود و طسم و جدیس و امیم و جرہم و عمالیق ہین اور بیان
کیا جاتا ہے کہ امیم بادشاہ تھا اور اسی نے سب سے پہلے مکانون کی چھتون کو لکڑی سے پاٹنا ایجاد کیا اور فارس کے لوگ اُسکو آدم [illegible]
کہا کرتے تھے اور اسکی اولاد کا نام وبار تھا لیکن اللہ تعالےٰ نے اس قبیلہ پر ریگ روان بھیجی جسنے اُنکو پاٹ کر ہلاک کیا اور سبا کا نام [illegible]
بن یشجب بن یعرب بن قحطان ہے اور سہیلی رح نے کہا کہ اسکا نام سبا اسوجہ سے مشہور ہوا کہ سبا بمعنی قید کرنا اور یہ [illegible]
سب سے پہلے نکالا تو عرب نے اُسکو سبا کہنا شروع کیا۔ حر۔ اور بعض نے کہا کہ اسی نے سب سے پہلے تاج پہنا [illegible]
لکھا کہ امام احمد نے بطریق ابن لہیعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]
کہ یا رسول اللہ یہ سبا کوئی مرد تھا کہ عورت تھی یا زمین کا نام ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے [illegible]
بیٹے پیدا ہوئے جنمین سے چھ نے یمن مین سکونت اختیار کی اور چار نے شام مین سکونت اختیار کی [illegible]
وہ مذحج و کندہ و ازد و اشعری و انمار و حمیر ہین اور جنھون نے شام مین سکونت اختیار کی وہ لخم [illegible]
بن حمید باسناد حسن و ابن عبدالبر) اور امام احمد و عبد بن حمید نے اپنی اسناد [illegible]

...رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا پس مین نے اجازت مانگی
...میری قوم مین ... وحدہ کے جانب اقبال کرتے ہین اور بعضے منھ موڑتے ہین پس مین اپنی قوم کے مقبلین کو
...جہاد کرون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہان اپنی قوم مقبل کو لیکر مدبرون پر جہاد کر پھر جب مین روانہ ہوا تو
...نے مجھے بلوا کر فرمایا کہ ان لوگون پر تو جہاد کرے پہلے انکو اسلام کی دعوت کریجیو تب جہاد کیجیو۔ پھر مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے آگاہ
...کیا وادی کا نام ہے یا وہ پہاڑ ہی یا کیا چیز ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین بلکہ وہ عرب مین سے ایک مرد تھا
...دس بیٹے ہوئے جنمین سے داہنی طرف یمن مین چھ بیٹون نے سکونت اختیار کی اور بائین جانب شام مین چار نے سکونت اختیار کی
پس جنھون نے یمن مین سکونت اختیار کی وہ ازد و اشعری وحمیر وکندہ و مذحج و انمار ہین اور انماری کو بجیلہ وخثعم کہتے ہین اور جنھون نے بائین جانب
شام مین سکونت اختیار کی وہ لخم وجذام وعاملہ وغسان ہین۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ اسکی اسناد مین ابو جناب الکلبی مین کلام کیا گیا ہے
مترجم کہتا ہے کہ بعض نے انکو ثقہ کہا ہے چنانچہ تہذیب التہذیب مین مذکور ہی تو یہ اسناد درجہ حسن سے کم نہ ہوگی۔ شیخ رح نے
کہا کہ ہان یہ اسناد حسن ہی کیونکہ ابن جریر رح نے بطریق یحیی بن ہانی المرادی اہ اسکو روایت کیا ہی۔ مترجم کہتا ہے کہ یحیی بن ہانی
بن عروۃ المرادی ثقہ ہین حتی کہ شعبہ رح نے فرمایا کہ وہ اہل کوفہ کا سید ہی (کما فی تہذیب التہذیب) اور شیخ رح نے ذکر کیا کہ ابن ابی حاتم
نے اس حدیث کو دوسری طریق سے بھی روایت کیا ہی اور ابن جریر نے بھی اسکو دوسری طریق سے روایت کیا اور امام ترمذی نے اسکو طول کے
ساتھ روایت کر کے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی اور ابن عبد البر نے بھی اسکو تمیم داری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا پس یہ حدیث
قوی حسن ہی۔ شیخ رح نے لکھا کہ علمار انساب نے جنمین محمد بن اسحاق بھی ہین بیان کیا کہ سبا کا نام عبد شمس بن یشجب بن یعرب بن قحطان
ہے اور اسکو سبا اسوجہ سے کہنے لگے کہ عرب مین سب سے پہلے اسی نے گرفتار وقید کرنے کا طریقہ جاری کیا اور مال جہاد اپنی قوم کو دیا تو اسکی قوم
نے اسکا نام رائش رکھا کیونکہ عرب کے لوگ مال کو ریش و ریاش کہتے ہین۔ مترجم کہتا ہے کہ قولہ تعالے یواری سوآتکم وریشا الآیہ کی
تفسیر بھی اس سے نکل آئی۔ شیخ رح نے کہا کہ علمار انساب نے ذکر کیا ہے کہ سبا مذکور مرد مسلمان تھا کہ اس نے اپنے زمانہ قدیم مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت کو اپنے اشعار مین بیان کیا ہے۔ مترجم کہتا ہی کہ غالباً اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے پہلے کسی
نبوت سے معلوم کیا ہوگا اور اسکے اشعار مرویہ یہ ہین جو ہمدانی رح کی کتاب الاکلیل مین مذکور ہین اشعار

سیملک بعدنا ملک عظیم
ہمارے بعد عنقریب ایک بادشاہ عظیم
نبی لا یرخص فی الحرام
پیغمبر مالک ہوگا جو حرام کے معاملہ مین اجازت نہ دیگا

ویملک بعدہ منہم ملوک
اور اس پیغمبر بادشاہ کے بعد انہین مین سے چند بادشاہ مالک ہونگے
یدینوہ القیاد بکل دام
ہر طرح اسکی فرمانبرداری کے واسطے جان حاضر کرینگے

ویملک بعدہ منا ملوک
اور بادشاہ ہون گے بعد ہم مین سے بادشاہ ہونگے
یصیر الملک فینا بانقسام
اور بادشاہت ہمارے درمیان بٹوارہ مین ہو جائے گی

ویملک بعد قحطان نبی
بعد قحطان مین ایک پیغمبر ہوگا
تقی سید خیر الانام
نہایت متقی سید سب عالم سے بہتر ہوگا

يسمى احمد آيايت انى

اُس پیغمبر خیر الانام کا نام احمد ہوگا کاش مجھے

فاعضده واجلوه بنصرہ

پس مین اسکی تائید کرتا اور اپنی مدد اسپر نثار کرتا

متى يظهر فكونوا ناصريه

اے میری اولاد جب یہ سردار پیغمبر ظاہر ہو تب تم اسکے مددگار ہوجانا

[illegible]

اسوقت [illegible]

بكل [illegible]

[illegible]

ومن يلقاه [illegible]

اور جو کوئی تم مین سے اسکو دیدار [illegible]

مترجم کہتا ہے کہ سبا کی حسن نیت ظاہر اقبول ہوئی کیونکہ انصار مدینہ درحقیقت اسی قوم مین سے ہیں جو [illegible] ہین اور انھون نے بڑی جان نثاری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآپ کے اصحاب مہاجرین کی مدد کی [illegible] الحق المبین۔ شیخ رح نے لکھا کہ علمائے نسب نے قحطان کے بارہ مین اختلاف کیا ہے اور اس مین تین قول ہین [illegible] ارم بن سام بن نوح ہے اور ارم تک قحطان کا نسب ملانے مین تین طریقے بیان کیے گئے ہین دوم یہ کہ قحطان از نسل عابر یعنی ہود [illegible] ہود علیہ السلام تک نسب ملانے مین بھی تین طریقہ بیان کیے گئے ہین قول سوم قحطان از نسل اسمٰعیل بن ابراہیم [illegible] انصال مین بھی تین طریقہ بیان کیے گئے ہین اور اس سب کو امام حافظ ابو عمر بن عبد البر النمری رحمہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب [illegible] علی ذکر اصول القبائل الرواہ مین کامل طور سے بیان کیا ہے شیخ رح نے کہا کہ پھر یہ جاننا چاہیے کہ حدیث الصحیح [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سبا عرب مین سے ایک مرد تھا تو اسکے معنی یہ ہین کہ ان عرب العاربہ مین سے تھا [illegible] کی نسل سے قبل اولاد اسمعیل بن ابراہیم الخلیل علیہم السلام اس ملک مین موجود تھے اور بنا بر قول سوم کے وہ نسل ابراہیم علیہ السلام سے [illegible] اور یہ امر اگرچہ علمائے انساب مین مشہور نہین ولیکن اسوجہ سے صحیح معلوم ہوتا ہے کہ حدیث صحیح البخاری مین وارد ہوا کہ آنحضرت صلی [illegible] قبیلہ اسلم کے چند لوگون کیطرف گذری جو تیر اندازی کی مشق کرتے تھے فرمایا کہ اے اولاد اسمٰعیل تیر اندازی کرو کہ تمہارا باپ بھی تیرانداز [illegible] تھا۔ اب غور کرنا چاہیے کہ اسلم تو انصار مین سے ایک قبیلہ ہے اور انصار کے دونون گروہ یعنی اوس و خزرج [illegible] سبا کے یمنی عرب ہین کیونکہ جب سبا کے ملکون پر اللہ تعالے نے سیل العرم کا سیلاب بھیجا تو سبا کے سب قبائل [illegible] اوس و خزرج کا ٹکڑا یہان آکر یثرب مین اُترا اور یہی مدینہ ہے اور انکی باقی جماعت ادھر ادھر جا کر شام [illegible] کہنے لگے کہ جس پانی پر اُترے تھے اُسکا نام غسان تھا۔ اور یہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسکی اولاد [illegible] تو اسکے یہ معنی نہین ہین کہ خود اسکی پشت سے دس بیٹے ہوئے تھے بلکہ مراد یہ ہے کہ یمنی عرب کے سب قبائل [illegible] سبا کی پشت سے پیدا ہوئے اور بعض سے سبا تک دو تین پشت اور کم و بیش کا واسطہ ہے چنانچہ یہ سب [illegible] انساب کے بیان مین ہین۔ اور یہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سبا کی اولاد کے قبائل [illegible] شام مین سکونت اختیار کی تو اسکے معنی یہ ہین کہ جب انکے بلاد پر سیلاب عرم آیا تو بعد اسکے چھ قبائل [illegible] متفرق ہوگئے اور چار وہان سے نکلکر شام وغیرہ مین متفرق ہوئے۔ واضح ہو کہ ان کا قصہ یہ ہے کہ [illegible] درمیان واقع تھا اور بیچ مین بہت بڑا وسیع ملک تھا پس دونون پہاڑون سے پانی روان ہو کر وادی مین آتا [illegible]

[illegible] پانی [illegible] سے سیلاب شدید کی کیفیت ہوجاتی گویا زمین دریا بردے ریگستان ہے جسمین کچھ
[illegible] شاہان قدیم نے دونون پہاڑون کے درمیان ایک دیوار بلند مضبوط مستحکم بنائی تھی کہ پانی جمع
ہوجاتا تھا اور ان دونون پہاڑون کی شگافون سے تمام ملک کے قطعات کو سیراب کرتا تھا پس لوگون نے طرح طرح کے میوہ دار
درخت لگائے جن سے [illegible] عمدہ تر و تازہ میوہ جات حاصل ہوئے جو نہایت خوشرنگ و خوش مزہ و نہایت کثرت سے ہوتے تھے چنانچہ حضرت
[illegible] سلف کے علماء تابعین کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے کہ درختون کے میوہ جات کی یہ کثرت تھی کہ عورت اپنے سر پر ٹوکری
رکھ کر درختون کے نیچے میوہ جات چننے کے واسطے چلتی تو کثرت کی وجہ سے اسقدر پکے پھل ٹپکتے تھے کہ اسکی ٹوکری بھر جاتی بدون اسکے کہ اسکو
[illegible] تکلیف اٹھانی پڑے اور یہ دیوار بلند جسکا ذکر ہوا شہر مارب مین تھی جو صنعاء سے تین منزل کے فاصلہ پر ہے اور وہ آج تک سد مارب
کے نام سے مشہور ہے اگرچہ اسکا نشان مندرس ہوگیا اور دیگر علماء نے بیان کیا کہ منجملہ انعامات الٰہی کے یہ بھی تھا کہ ان ملکون مین آب
و ہوا نہایت خوش گوار تھی حتے کہ زہریلے کیڑے مکوڑون مین سے وہان کوئی نہین پایا جاتا تھا حتے کہ مکھیان و مچھر و پسو نہین پیدا ہوتے تھے
اور یہ نہایت صحت مزاج و اعتدال ہوا کی دلیل ہے اور اللہ تعالےٰ کی عنایت اس قوم کے ساتھ زائد تھی تاکہ اللہ تعالےٰ کی توحید
عبادت کرین چنانچہ حق عزوجل نے فرمایا لقد کان لسبأ فی مساکنہم آیۃ ـ یعنے سبا کے واسطے اون کے مساکن مین لطف قدرت الٰہی
عزوجل کی آیت عظیمہ تھی پھر اسکو تفسیر فرمایا ـ بقولہ تعالےٰ جَنَّتٰنِ عَنْ يَمِينٍ وَّشِمَالٍ ـ دو جنتین داہنے بائین
تھین ف ـ یعنی دونون پہاڑ کے دونون جانب تھین اور یہ معلوم ہوچکا کہ آبادی اُنھین دونون پہاڑ کے درمیان مین تھی پھر لطف
[illegible] ارشاد فرمایا ـ كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُورٌ ـ
اپنے پروردگار کے رزق سے کھاؤ اور اسکا شکر کرو کیا خوب شہر پاکیزہ ہے اور کیسا رب غفور ہے ف ـ شہر کی پاکیزگی تو معلوم ہوچکی
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ رب غفور کی رحمت و انعام سے تھا لیکن یہ شرط تھی کہ رب غفور کی شکرگزاری کرو اور اسکی توحید کے ساتھ
عبادت کرو پس جب تک ایسا کروگے تب تک اپنے بلاد کو اسی کثرت نعمت کے ساتھ خوشگوار پاکیزہ پاؤگے اور رب عزوجل کو بہت
مغفرت کرنے والا پاؤگے چنانچہ ایک مدت تک یہی حال رہا پھر آخر کو انھون نے شرک اختیار کیا چنانچہ فرمایا فَأَعْرَضُوا یعنی ان لوگون نے
اعراض کیا ف ـ توحید الٰہی عزوجل و اسکی عبادت سے منھ موڑا اور منعم حقیقی سبحانہ تعالےٰ کا شکر چھوڑا اور پیٹھ پھیر کر آفتاب کو پوجنے
لگے اور یہ ملکہ بلقیس رضی اللہ عنہا تک جاری تھا چنانچہ ہدہد نے سلیمان علیہ السلام سے عرض کیا وجئتک من سبأ بنبأ یقین انی وجدت
امرأۃ تملکہم الآیۃ ـ یعنے ہدہد نے سلیمان علیہ السلام کو خبر دی کہ مین آپکے پاس ملک سبا سے ایک یقینی خبر لایا ہون کہ مین نے ایک
عورت کو پایا جو انکی ملکہ ہو رہی ہے اور اسکو ہر چیز سے سامان حاصل ہے اور اسکا بڑا تخت ہے مین نے اسکو اور اسکی قوم کو پایا کہ اللہ تعالےٰ
کے سوا سورج کو سجدہ کرتے ہین اور شیطان نے انکے کامون کو انکی نظر مین مزین کرکے انکو راہ حق سے روک دیا ہے پس وہ راہ نہین
پاتے ہین ـ محمد بن اسحاق نے وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالےٰ سے جو یمن کے رہنے والے ہین روایت کی کہ اللہ تعالےٰ نے سبا کے
[illegible] زیادہ تعداد مین روایت ہے غرضکہ باوجود تنبیہ ہدایت کے لوگون نے نہ مانا اور منھ موڑکر
[illegible] قال تعالےٰ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ ـ پس ہمنے ان لوگون پر سیل عرم بھیجی
[illegible] پانی کی کثرت ہوا اور بعض نے کہا کہ چوہے مراد ہین تو معنی یہ ہون گے کہ اس کثرت [illegible] چوہے بھیجے

Marfat.com

جیسے سیل روان ہوتی ہے اور ابن عباس و وہب ابن منبہ وقتادہ وضحاک وغیرہم نے بیان [illegible]
عرم بھیجکر انکو عذاب دینا چاہا تو اسکی دیوار عظیم کیجانب گھوس جو چوہون کو بھیدیا اور وہب ابن منبہ نے [illegible]
یہ بات معلوم تھی کہ اس دیوار عظیم کی خرابی بذریعہ گھوس چوہون کے ہوگی پس اس خوف سے وہ لوگ [illegible]
دوسری سرے تک بلیان پالی ہوئی جمع رکھتے تھے پھر جب تقدیر الٰہی جاری ہوئی تو ان چوہون کی [illegible]
اور ہجوم کرکے انھون نے دیوار مین سوراخ کرلیا اور بلیون کے خوف سے اندر اندر اسقدر سوراخ [illegible]
گھوسون کے سوراخون سے اسکی نیو کمزور ہوگئی پس جب سیلاب شدید کا جھوکا آیا تو دیوار نے اسکا [illegible]
تمام پانی اس وادی کے پستی مین بھر گیا اور جہان تک اسنے عمارات و درخت پائے سب تباہ کردیے [illegible]
مین وہ پانی بیٹھ گیا اور درختون کو خشک کرکے لکڑی کردیا۔ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ
۔ اور ان لوگون کو ان کے دونون باغون کے عوض ایسے دو باغ بدل دیے کہ جنمین اکل خمط تھا ف یعنی کسیلا پھل [illegible]
عباس ومجاہد وعکرمہ وعطاء خراسانی وحسن وقتادہ وسدی رح نے کہا کہ وہ درخت اراک ہے [illegible]
ایک قسم کا پھل آتا ہے جسکو لوگ بدمزگی کے ساتھ کھاتے ہین وَاَثْلٍ۔ اور جھاؤ تھا ف یہ ابن عباس کا قول [illegible]
کہا کہ یہ جھاؤ کے مشابہ ایک درخت ہوتا ہے وَشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ۝ اور کچھ بیر مین سے قدر قلیل ف یعنی
بجای انکے دونون باغات تر و تازہ عمدہ میوہ جات نفیسہ کے انکے کفر و شرک کے عوض ہم نے بطور سزا کے ایسے دو باغ بدل دیے کہ [illegible]
درخت اراک یعنی پیلو و ڈھاک تھا اور جھاؤ کے درخت تھے اور کچھ بیر کے درخت تھے۔ اہل تفسیر نے کہا کہ چونکہ ان درختون مین یہ بیری
کسیقدر بہتر تھا تو اسکو بہت قلیل فرمایا غرضکہ وہ وادی بالکل جنگل ہوگیا جسمین یہ درخت جنگلی اور اکثر جنگلی بیر ہوتے ہین جسکو یہان
جھربیری کہتے ہین پس وہ بیر کی قسم مین سے ایک حقیر قسم ہے اور باوجود اسکے فرمایا کہ وہ بھی قلیل تھی۔ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا
كَفَرُوْا ۭ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ۝ یہ سب جو مذکور ہوا ان لوگون کے کفر کرنیکی وجہ سے ہم نے انکو بدلا دیا اور بھلا ہم
کسیکو سزا دیتے ہین سوای انھین لوگون کے جو شکر ناشکرے ہین ف یعنی ناشکری کا فر ہی تو ایسی سزا پاتے ہین۔ قال ابن ابی حاتم
حدثنا علی ابن الحسین حدثنا ابو عمر ابن النحاس الرملی حدثنا حجاج ابن محمد حدثنا ابو الولید عن ہاشم ابن صالح التغلبی
عن ابی خیرہ الخ ابو خیرہ رحمہ اللہ تعالے نے بیان کیا کہ گناہون کی سزا یہ ہے کہ عبادت مین سستی آجاوے اور معاش تنگ ہوجاوے
اور لذت متعسر ہوجاوے تو پوچھا گیا کہ لذت مین تعسر کیونکر ہوتا ہے تو فرمایا کہ جب کبھی اسنے فراخی بھی پائی تو اسکے سامنے ایسی بلا آجاتی
جس سے اسکی لذت مکدر ہوجاوے (ابن کثیر رح) واضح ہو کہ سیل العرم کی تفسیر مین ابن ابی نجیح نے مجاہد سے مروی ہے کہ [illegible]
تھا جو اللہ تعالے نے سد مآرب کیطرف بھیجا کہ اس نے دیوار کو شق کرکے گرا دیا اور عرم دراصل شدید سخت کو کہتے ہین [illegible]
کرنیکے قابل نہو۔ قتادہ رح نے فرمایا کہ اہل سبا کے باغ مین نہایت بہتر میوہ جات کے درخت تھے [illegible] انکی ناشکری کی
وجہ سے اللہ تعالے نے بدتر درخت بدل دیے پس پھلدار میوہ جات کے درخت مثلاً کیسا [illegible]
کردیے وقولہ تعالے ہل نجازی الا الکفور سے ظاہر یہ مفہوم ہوتا ہے کہ سوای کافرون کے کسی کو [illegible]
مسلمانون [illegible] بھی بدلا لیا جاتا ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ ایسی سزا جیسی اہل سبا کو دیگئی [illegible]

Marfat.com

...ظاہر اور حرمت کے واسطے وہ کفارہ گناہ ہو جاتا ہے اور حسن بصری رح نے کہا کہ یہ برابری کا بدلا ہے یعنے
... سے ... کا فرہون سے بالجملہ اہل سبا نے جب بجائے توحید و شکر نعمت کے شرک و کفران نعمت کیا
تو اللہ تعالےٰ نے وہ ملک جنگل کر دیا

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا

اور کیے تھے ہم نے درمیان انکے اور درمیان ان گاؤن کے کہ برکت دی ہمنے بیچ انکے بستیان ظاہر اور اور مقرر کردی تھی ہمنے بیچ انکے

السَّيْرَ سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ ۝ فَقَالُوا رَبَّنَا بَعِّدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا

آمد و رفت چلو بیچ انکے راتون اور دنون کو امن سے بس کہا اُنھون نے ای رب ہماری دوری ڈال درمیان سفر ہمارے کے

وَظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

اور ظلم کیا اُنھون نے اپنی جانون پر بس کر دیا ہمنے انکو باتین اور ٹکڑی ٹکڑی کیا ہمنے انکو نہایت ٹکڑی ٹکڑی کرنا تحقیق بیچ اسکے البتہ

لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝

نشانیان ہین واسطے ہر صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے کے

... یعنی اللہ تعالےٰ نے اہل سبا کی کثرت نعمت کو بیان فرمایا جو انکو عطا کی گئی تھی یعنی بلاد مرضیہ و اماکن مطمئنہ جنمین کسیطرح کا خوف نہ تھا و قریات متواصلاً آبادی
... آبادی ملی ہوئی اور درمیان مین برابر درختون سایہ دار و میوہ جات و انہار ہین مسافر کو کسیطرح کا یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ سفر ہے اور اسکو کسی زاد راہ و پانی وغیرہ کی
ضرورت نہین ہوتی تھی کیونکہ جہان اترا وہان پانی اور میوہ جات و ہرطرح کا سامان موجود ہے حتی کہ اگر صبح سے روانہ ہوا تو جاکر ایک آباد قصبہ یا شہر مین اُس نے
دوپہر کو قیلولہ کیا ... راستہ بھر درختان پر فضا و سایہ دار کے نیچے نیچے چلا آیا پھر اگر یہان سے روانہ ہوا تو شام کو پھر ایک آباد قصبہ یا شہر مین پہونچ گیا چنانچہ اللہ تعالےٰ نے
فرمایا وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً - یعنی ہمنے اہل سبا اور ان آبادیون کے
درمیان جہان ہمنے برکت دی ہے آبادیان ظاہر پیدا کر دی تھین ف یعنی مارب سبا اور قریات مبارکہ کے درمیان قریات
ظاہر تھے وہب ابن منبہ نے کہا کہ قریات مبارکہ سے مراد چند قریات ہین جو صنعا مین واقع ہین اور ایسا ہی ابو مالک نے بیان کیا ہے
لیکن مجاہد و حسن و سعید بن جبیر و زید بن اسلم و قتادہ و ضحاک و سدی و ابن زید وغیرہم نے بیان کیا کہ ان
قریات مبارکہ سے مراد زمین شام ہے - مترجم کہتا ہے کہ یہی قول اظہر ہے کیونکہ صنعا کے قریات بھی قریات مبارکہ کے نام سے مشہور
نہین ... عہد مین شام کے قریات کی برکت و کثرت سبکو معلوم ہے اور آیات کثیرہ مین اُسکا ذکر ہو چکا ہے اور یہان مراد یہ ہے
کہ ... شام تک برابر ایسے قریات مین ہو کر جاتے تھے جو آپس مین ملے ہوئے اور موقع سے واقع تھے لہذا فرمایا -
وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ - اور ہمنے ان قریٰ مین رفتار کو مقدر کر دیا تھا ف یعنی ہر ایک مسافر کے واسطے منزل کا
... معلوم تھا ... اس قریہ سے صبح کو چلا اور قیلولہ کے وقت تک قریہ فلان مین پہونچ جائیگا جیسے
... معلوم ہے - عوفی رح نے ابن عباس رض سے روایت کی کہ وہ قریٰ جنمین برکت دی گئی تھی وہ تو
... فرمایا کہ یہ مدینہ و شام کے درمیان واقع تھے - مترجم کہتا ہے کہ ظاہراً ابن عباس
... لیا ہے بلکہ مدینہ آرب مراد لیا ہے جو یمن کا دار السلطنت تھا اور

اور خلاصہ یہ کہ شہر مآرب سے ملک شام تک درمیان میں بہت سے قصبات [illegible]
یمن سے شام کو جاوے یا شام سے یمن کو آوے وہ انھیں ظاہرہ میں منزلیں کرتا ہوا [illegible]
زاد لینے کی کوئی ضرورت نہ تھی بلکہ ہر جگہ اسقدر پانی و میوہ جات کی کثرت تھی کہ سفر کی مصیبت معلوم ہی نہیں ہو[illegible]
شہر میں آتے اسیطرح برابر وطن کے آرام کیطرح اپنے گھر پہونچ جاتے تھے قال اللہ تعالٰے [illegible]
اٰمِنِيْنَ ۔ یعنے ہمنے اُن سے کہدیا کہ ان قریات و قصبات میں راتوں اور دنوں میں بخوف [illegible]
اور نہ کہیں زاد راہ کم ہونے سے موت کا ڈر ہے جب چاہو اور جسوقت چاہو اور جہاں چاہو بخوف [illegible]
بتقدیر موجودہ ہے کیونکہ اُنکے واسطے ایسے سامان مہیا فرما دیے تھے کہ جیسے یوں کہا جاوے کہ لو یہ نعمت اس [illegible]
یا بزبان انبیا علیہم السلام اُنکو یہ حکم پہونچایا تھا فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا [illegible]
ہماری رب ہمارے سفروں کے درمیان دوری کر دے یعنے لوگوں نے دعا کی کہ الٰہی ہم لوگوں کو سفر کا مزہ کچھ معلوم ہی نہیں [illegible]
کیونکہ صنعا یا شام جدھر ہم جاتے ہیں برابر تھوڑی تھوڑی دور پر آبادیاں و پانی و میوہ جات و کھانا اس کثرت سے ملتا ہے کہ گویا ہم اپنے
گھر میں بیٹھے ہیں۔ ابن عباس رض و مجاہد و حسن وغیرہم نے کہا کہ اس نعمت کو اُکتا کر چھوڑا اور چاہا کہ دیگر مقامات عرب کیطرح ہمارے سفر بھی
بیابان و میدان سے ہو کر واقع ہوں تاکہ اُنکے طے کرنے میں زاد راہ یعنے دانہ پانی کی ضرورت ہو حتی کہ اگر کسی آفت سے تلف ہو جاوے
تو آدمی تڑپ کر مر جاوے اور رفتار میں گرمی و لوؤں کی لپٹیں آتی ہوں اور ہر طرح طرح کے خوفناک امور پیش آویں تاکہ پیام صادق آوے
کہ سفر تو عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جیسے بنی اسرائیل نے نعمت من سلوا سے اُکتا کر ساگ و لہسن و پیاز و مسور وغیرہ مانگنی شروع کی تھی اور اللہ عزوجل
نے فرمایا وکم اہلکنا من قریۃ بطرت معیشتہا۔ یعنے ہمنے بہت آبادیاں جو اپنی عیش فراخ پر اترائی تھے برباد کر دیں اور جیسے فرمایا۔ ضرب اللہ
مثلا قریۃ کانت آمنۃ مطمئنۃ یاتیہا رزقہا رودا من کل مکان فکفرت بانعم اللہ فاذاقہا اللہ لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون۔
یعنے اللہ تعالٰے نے اس قریہ کو ضرب المثل کیا جو ہر طرح محفوظ تھا اور بخوف کہ اسکو اُسکا رزق ہر طرف سے کثرت و فراخی کے ساتھ آتا تھا
پس اُسنے نعمت ہائے الٰہی سے کفران کیا پس اُنکی حرکات کے عوض اللہ تعالٰے نے اس قریہ کو خوف اور بھوک کا لباس پہنا دیا۔
بالجملہ اہل سبا نے بھی اس درمیانی گنجان آبادیوں و چشمہ و نہروں و سایہ دار درختوں اور میوہ جات کثیرہ کو اپنے [illegible]
اسقدر اترا کر دعا کرنے لگے کہ ہمارے سفروں کے درمیان دوری کر دی جاوے۔ وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ [illegible]
ظلم کیا ف۔ یعنی توحید الٰہی میں کفر کیا اور نعمت ہائے الٰہی سے کفران کیا۔ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ [illegible]
کہانیاں بنا دیا ف۔ یعنے لوگ اپنے اپنے قصہ گوئی میں قوم سبا کی کہانیاں بیان کرتے ہیں۔ وَمَزَّقْنٰهُمْ [illegible]
اور ہمنے اُنکو پارہ پارہ کر دیا پورے طور پر پارہ پارہ کرنا ف۔ یعنے یہ مساکن سبا جو اللہ تعالٰے کی [illegible]
تھے اسطرح سرسبز و شاداب و نہروں و کھیتوں و باغات سے گنجان تھے حتی کہ ملک شام [illegible]
آتی تھی پس بعد ایسے اجتماع و الفت و عیش کے جب انھوں نے کفران نعمت کیا تو اللہ تعالٰے نے [illegible]
پارہ کر دیا حتی کہ عرب جب کسی شخص یا کسی قوم کی بربادی بے انتہا کو بیان کرتے ہیں تو [illegible]
ذٰلِكَ [illegible] لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ اس معاملہ میں [illegible]

[illegible] شعبی رح سے روایت ہی کہ جب سبا کے بلاد بوجہ سیل العرم
[illegible] ہوگئے بنی غسان تو شام کو چلے گئے اور ازد نے عمان میں وطن لیا اور خزاعہ نے
[illegible] عراق میں بود و باش اختیار کی اور اوس و خزرج نے یثرب مدینہ میں وطن لیا اور ان
[illegible] اسیواسطے اوس و خزرج کو عمرو بن عامر کی اولاد کہتے ہیں واضح ہو کہ خطیب
[illegible] وہب و غیرہم سے روایت ہے کہ سبا کی واسطے دونوں پہاڑوں کے درمیان دیوار مذکور
[illegible] واقع ہوئی کہ وہ لوگ اپنی وادی کے پانی پر لڑتے جھگڑتے تھے یعنے وادی میں سے جسقدر پانی آتا تھا
[illegible] زیادہ لیلوں اور اسوجہ سے آپس میں جھگڑا و قتال واقع ہوتا تھا پس ملکہ بلقیس نے حکم دیا کہ دونوں
[illegible] کے درمیان مضبوط بلند دیوار بنائی گئی اور اس دیوار میں اسکے نیچے اوپر تین جگہ دریچے بنائے یعنے دیوار میں سب سے اوپر کھڑکیاں
[illegible] نیچے پس جب وادی کا پانی آتا تھا تو بوجہ دیوار کی روک کے اور دونوں جانب پہاڑوں کے وہ
دیوار تک چڑھ آتا اور پہاڑ کے دونوں جانب سرسبز و شاداب کرتیا اور دیوار سے کچھ ہٹا کر اس نے بہت بڑا حوض بنوایا تھا اور اس
حوض سے [illegible] اسقدر انکی نہریں تھیں پس جب کسی قوم کو پانی کی ضرورت ہوتی تو وہ حوض کا دہانہ کھول لیتا
[illegible] جب وادی کا پانی آکر ان پہاڑوں کے درمیان جمع ہوا اور دیوار کی انتہا تک چڑھ گیا تو اس نے دیوار کا اعلیٰ دروازہ
[illegible] کھڑکیاں کھول دیں پس ایک تہائی پانی گر کر حوض میں جمع ہوگیا اور وہ لوگ انداز کے موافق سینچتے رہے پھر دوسرا دروازہ پھر تیسرا
دروازہ کھولکر پانی لیتے اور سینچتے رہتے تھے پس برابر انکے یہاں پانی موجود رہتا یہاں تک کہ دوسرے سال پھر سیل رواں آتی تھی اور
[illegible] لوگوں کے درمیان اسی حساب سے پانی تقسیم کیا کرتی تھی اور ایک زمانہ دراز تک ان میں یہی حال جاری رہا پھر جب انھوں
نے کفر و شرک و سرکشی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر سیل العرم کو بھیجا لوگ بیان کرتے ہیں کہ ایک سرخ چوہا جو بلی کے برابر تھا آیا کہ اسکو دیکھ
[illegible] نے دیوار کی تہ میں سوراخ کرکے تمام دیوار کو سست کردیا حالانکہ ان لوگوں کو یہ حال معلوم نہ تھا پھر اللہ تعالیٰ نے سیل
[illegible] بعض کہتے ہیں کہ وہ پانی بھی سرخ تھا پس اسنے دیوار کو بہا کر انکے گھروں و اموال کو غرق کرکے ریگستان کردیا۔ مترجم کہتا ہے
[illegible] ملکہ بلقیس نے ایسا بنایا ہو تو شاید سلیمان علیہ السلام کی برکت سے بذریعہ عفریت و جنوں کے ایسا کیا گیا ہو۔ اور خطیب رح نے لکھا کہ
[illegible] چار ہزار سات سو قصبات سبا سے شام تک متصل ملتے تھے پس انکو سفر و وطن یکساں ہوگیا تھا پھر جب انھوں نے
[illegible] کیں تو اللہ تعالیٰ نے ان قریات کو اجاڑ دیا اور آخر انکو پراگندہ و برباد کردیا (س) امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ
[illegible] ابی حاتم [illegible] یحییٰ بن سعید القطان قال حدثنا ابراہیم ابن حبیب ابن الشہید قال سمعت ابی الخ۔
[illegible] نے اپنے باپ حبیب ابن الشہید سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے عکرمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ سے سنا
[illegible] ذکر میں اہل سبا کے قصے اور انکے غرق ہونیکے حال کو بیان کرتے تھے چنانچہ قصہ یہاں
[illegible] لوگ کاہن تھے اور بات یہ ہوتی ہے کہ شیاطین چوری سے کان لگا کر بعض بات سن بھاگتے ہیں جو ملائکہ
[illegible] کی بات کاہنوں کے دل میں ڈالتے ہیں پس اہل سبا کے کاہنوں میں سے ایک شخص کاہن شریف
[illegible] اہل سبا کا زوال بہت قریب ہوگیا ہے اور عذاب انکے سر پر ایسا [illegible] ہوگیا کہ اسکا

سایہ پڑنے لگا ہے جب اُسکو یہ بات معلوم ہوئی تو بہت متحیر ہوا کہ کیا کرون کیونکر زمین و باغات [illegible]
بیبیون سے جو اُسکی اولاد تھین ان مین بعض بی بی ایسی تھی جسکے خاندانی بھائی [illegible]
مین سے ایسے بیٹے کو چھانٹا کہ جسکے مامون سب سے زیادہ مقدور والے تھے اور اُس لڑکے کو سمجھا دیا کہ جب کل صبح کو [illegible]
کسی کام کا حکم دونگا مگر تو مت مانیو اور اگر مین تجھے جھڑکون تو تو مجھے جھڑکیو اگر مین تجھے طمانچہ مارون تو تو مجھے [illegible]
کہ ای پدر آپ ایسا حکم نہ دیجیے کیونکہ یہ بہت دشوار و سخت ہے باپ نے کہا کہ ای بیٹے تجھے معلوم نہین ہے یہان [illegible]
کہ بغیر اس ترکیب کے کچھ چارہ نہین جو مین تجھسے کہتا ہون پھر برابر وہ اُس بیٹے کو سمجھا تا رہا اور [illegible]
ایسا کرنے پر موافقت کی پھر جب صبح ہوئی اور لوگ جمع ہوئے تو اسنے کہا کہ ای پسر یہ کام کر دے۔ پسر نے [illegible]
جھڑکا تو اُس نے بھی باپ کو جھڑکا پس اُن دونون مین طول کلام ہوا یہانتک کہ باپ نے اُسکو طمانچہ مارا [illegible]
مارا۔ اُس نے کہا کہ لوگو دیکھتے ہو کہ میرا بیٹا ہو کر مجکو طمانچہ مارے لاؤ جلدی چھری لاؤ لوگون نے کہا کہ چھری [illegible]
ذبح کرونگا لوگون نے کہا کہ اپنے بیٹے کو کیا ذبح کریگا پتھر وغیرہ سے جسطرح چاہے اُسکو سزا دیدے یہ ذبح کرنا [illegible]
کہ باپ ہو کر بیٹے کو ذبح کرے ہرچند لوگون نے سمجھایا مگر اُس نے ایک بات نہ مانی اور اسی پر آمادہ ہوا کہ بیٹے کو ذبح کرون [illegible]
لاچار ہو کر اُسکے مامون کو خبر دی اور کہلا بھیجا کہ اگر تمکو آنا ہی تو جلدی آؤ پس اُن لوگون نے آکر دیکھا کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے پر [illegible]
تو انھون نے سمجھانا شروع کیا کہ اِسکی خطا معاف کر دی اور جو کچھ تیرا جی چاہے ہمسے لے لے اُسنے کہا کہ مجھے سوای اسکے کچھ منظور نہین [illegible]
ذبح ضرور کرونگا جب اُسکے مامون بھی لاچار ہوئے تو سبھون نے ملکر کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ تمھاری موت آئی ہے کہ تم اِسکو ذبح کر [illegible]
کرتے پہلے خود ہی مرجاؤ گے جب اُسنے یہ بات سُنی تو کہنے لگا کہ افسوس یہ ایسا شہر ہے کہ جہان مجھ اور میری اولاد کو لوگ [illegible]
اب مین ہرگز اس شہر مین نہین رہونگا لوگو تم مجھسے میری املاک یعنی گھر و زمین و باغات وغیرہ سب خرید لو [illegible]
کہ اُسنے اپنے سب مکانات و زمین و باغات فروخت کر دیے پھر جب تمام قیمت اُسکے ہاتھ مین نقد ہو گئی تو کہنے لگا کہ ای قوم [illegible]
کہ عذاب تمپر سایہ کر لایا اور تمھارا زوال بہت قریب ہو چکا پس تم مین سے جو گروہ چاہے کہ دار جدید و جمل شدید [illegible]
چلا جاوے اور تم مین سے جسکو خمر و خمیر و شراب عصیر منظور ہو وہ بصرہ چلا جاوے ابراہیم ابن حبیب راوی نے کہا کہ یہان ایک [illegible]
بیان کیا تھا جو مجکو یاد نہین رہا ہے ،، اور اُس کاہن نے کہا کہ تم مین سے جس شخص کو [illegible]
فی العجل منظور ہو وہ یثرب چلا جاوے کہ وہان نخلستان بہت ہے پھر جب اُس نے یہ بیان کیا تو اُسکی قوم [illegible]
ازد نکل کر عمان کو چلے گئے اور غسان نکل کر بصرہ پہونچے اور اوس و خزرج و بنو عثمان نکل کر یثرب کی طرف [illegible]
گذر بطن المر پر ہوا تو بنو عثمان نے کہا کہ یہ مقام لائق ہے اور ہمکو بجائے اسکے دوسری جگہ کی ضرورت نہین [illegible]
اور چونکہ انھون نے اوس و خزرج سے رفاقت چھوڑی اور انخزاع کیا تب ہی سے انکا نام خزاعہ [illegible]
یہانتک کہ مدینہ مین اُترے۔ ھ۔ امام ابن کثیر رح نے کہا کہ یہ اثر غریب عجیب ہے [illegible]
عامر ہے جو قوم سبا کے اکابر مین سے اور یمن کے روسا مین سے تھا [illegible]
و خزرج [illegible] بیٹے تھے اور وہ اپنے بیٹون کے ساتھ آیا [illegible]

[illegible] کہا کہ محمد بن اسحاق بن یسار نے کتاب السیرت کے شروع مین اس عمرو بن عامر کا قصہ جو عذاب سیل العرم
[illegible] سے پہلے یمن سے نکل بھاگا تھا یون بیان کیا کہ مجھسے ابوزید الانصاری رحمہ اللہ تعالے نے بیان فرمایا کہ یمن سے عمرو
بن عامر کے نکلنے کا سبب یہ ہوا کہ ایک روز عمرو بن عامر نے ایک گھوس کو دیکھ پایا کہ وہ سد المارب کو کھودتی ہے یعنی جو دیوار کہ انہون نے
بنائی [illegible] بلکہ پانی کا خزانہ جمع کرتی تھی کہ وہ لوگ ضرورت کے موافق اپنی زمین مین کاٹکر لیجاتے تھے پس جب اس دیوار
مین [illegible] دیکھا تو سمجھ گیا کہ یہ عجیب جانور اللہ تعالے نے اُسپر مسلط کیا ہے تو لامحالہ یہ دیوار عظیم بچنے والی نہین ہے پس اس نے
[illegible] سے منتقل ہونے کا عزم بالجزم کرلیا ولیکن اپنی قوم کو دھوکا دیا اور اپنی اولاد مین سے سب سے چھوٹے بچہ کو
حکم دیا کہ جب لوگون کا مجمع و موقع پاکر مجھے سخت سست کہکر تھپڑ مارون تو فوراً تو بھی کھڑا ہو کر مجھے تھپڑ مار دیجیو پس اُسکے بیٹے نے اُسکے
حکم کی تعمیل کی تب عمرو نے یہ کہنا شروع کیا کہ مین ایسے شہر مین نہین رہون گا جہان میری اولاد مین سے سب سے چھوٹے لڑکے نے میرے
منھ پر طمانچہ مارا ہو اور اپنی املاک سب فروخت کیو اسطے پیش کین تو یمن کے بعضے اشراف نے کہا کہ اس شخص کا غصہ غنیمت سمجھو اور اُسکے
تمام اموال خرید لو اور عمرو بن عامر نے بھی اسکو غنیمت سمجھکر اپنے سب اموال جمع کر لیے اور اپنی اولاد ناتی پوتون کو لیکر یمن سے نکل آیا
پھر قوم ازد نے کہا کہ ہم لوگ بھی عمرو بن عامر کے بعد یہان نہین رہین گے تو ہم بھی عمرو بن عامر کا ساتھ چھوڑنا نہین چاہتے ہین پس
انھوں نے بھی اپنی املاک و اموال فروخت کیے اور عمرو بن عامر کے ساتھ نکل کھڑے ہوئے اور یہ لوگ وہان سے روانہ ہو کر بلاد عک
مین آ پہنچے لیکن ہنوز براہ راہ تھے اور یہ چاہتے تھے کہ کسی مقام پر سکونت اختیار کرین پس عک نے اُن لوگون سے محاربہ کیا اور
لڑائی کی یہ کیفیت رہا کرتی تھی کہ کبھی عک غالب ہوتے اور کبھی غسان غالب ہوتے + پھر یہ لوگ وہان سے روانہ ہو کر جابجا متفرق
ہو گئے پس جفنہ بن عمرو بن عامر کی اولاد تو ملک شام مین متفرق ہوئے اور اوس و خزرج نے یثرب مین نزول کیا اور خزاعہ نے بلد المر
نزول کیا اور ازد کے دو گروہ ہو گئے پس ازد السراۃ نے سراۃ مین نزول کیا اور دوسری گروہ ازد نے عمان مین نزول کیا۔ کچھ دن
نہین گذرے تھے کہ اللہ تعالے نے مآرب کے سد عظیم پر سیل عرم کو بھیجا تو اُس نے دیوار برباد کر کے ملک کو تباہ کر دیا۔ شیخ ابن کثیرؒ
نے کہا کہ سدی رحمہ نے بھی عمرو بن عامر کا قصہ مانند روایت محمد بن اسحاق کے ذکر کیا صرف اتنا فرق ہے کہ اس نے طمانچہ مارنیکے قصہ مین
بجائے بیٹے کے سدی کی روایت مین بھتیجا بیان کیا۔ و رواہ ابن ابی حاتم ایضاً۔ مترجم کہتا ہے کہ عکرمہ رحمہ اللہ کی قرأت
بطریق ابراہیم بن حبیب ابن الشہید جو اوّل مذکور ہوئی اوس مین بعد فروخت اموال و قبضہ ثمن کے یون مذکور ہے کہ اس کاہن نے کہا
اے قوم عذاب تمھارے سر پر آگیا ہے الخ تو قوم سے مراد یہ ہے کہ اُس نے اپنے بیٹے پوتے و بھائی بھتیجون سے کہا اور کل قوم سے نہین کہا
شیخ ابن کثیر رحمہ نے لکھا کہ امام ابن جریر نے عبد اللہ ابن حمید سے روایت کی کہ ہم سے سلمہ نے بیان کیا کہ محمد بن اسحاق کہتے تھے کہ اہل
یمن [illegible] کا گمان یہ ہے کہ عمرو بن عامر اُس قوم کا چچا تھا اور یہ شخص بڑا کاہن تھا تو اُس نے اپنی کہانت مین دیکھا کہ عنقریب
[illegible] ہو جائیگی اور انکے اسفار مین دوری کر دیجائیگی یعنے باہم قرابتیون مین اسقدر دوری ہو گی کہ مشقت سفر اٹھا کر
[illegible] سکین گے۔ مترجم کہتا ہے کہ موافق تقدیر کے اُن لوگون نے اترا کر یہی دعا مانگی تھی کہ الٰہی ہماری سفر و منزلین
[illegible] جس طرح اب تمام قوم و سب قرابتی یمن سے شام تک یا صنعا تک باہم یکجا و متصل قریات ہین کہ انہین کوئی تکلیف
[illegible] بعد مسافت و مشقت ہلاکت چاہی اور غالباً ملائکہ مین اسی قسم کا ذکر ایسے موقع [illegible] ہوا کہ بعض

Marfat.com

شیاطین اُسکو سن بھاگا اور اُس نے اس عمرو بن عامر کاہن کو القا کیا محمد بن اسحاق نے بیان کیا
کہا کہ مجکو یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ عنقریب تم لوگ پارہ پارہ اور پراگندہ کردیے جاؤ گے [illegible]
مدید ہو وہ کاس یا کرود مین پہونچ جاوی پھر پیچھے لو جو لوگ اس مقام کو پہونچے تھے وہ [illegible]
یا کرود مقام اچھا ہے لیکن وہان پہونچنے کے واسطے اول تو ہمت بلند چاہیے اور دوم اُسکے [illegible]
اور سوم اُسکے ساتھ پانی کی پکھالین مضبوط اور بکثرت ہون تاکہ یہ سفر دراز طے ہو پھر اُس نے کہا [illegible]
امر دعن ہو وہ ارض الشن مین جا پہونچے پیچھے کو ظاہر ہوا کہ یہ اسکی اولاد مین سے عوف ابن عمرو ہین اور [illegible] کہتے ہین [illegible]
لوگ ارض الشن مین جا پہونچے تھے پھر اُس نے کہا کہ تم مین سے جسکا مقصود عیش آبن و حرم آمین ہو وہ [illegible] مین جا پہونچے پھر
ظاہر ہوا کہ یہ قوم خزاعہ تھی پھر اُس نے کہا کہ جو کوئی تم مین سے راسیات فی الوحل اور مطعمات فی المحل چاہے وہ یثرب ذات النخل مین جا پہونچے
پھر یہی قبیلہ اوس وخزرج نکلے کہ یہ مدینہ مین پہونچ گئے اور یہی دونون قبیلہ اولاد عمرو بن عامر سے برگزیدہ صحابہ انصار رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پھر اُس نے کہا کہ جو کوئی تم مین سے خمر وخمیر اور ذہب وحریر اور ملک و تامیر چاہے تو وہ کوثے و بصرہ پہونچ جاوے
پس یہ لوگ غسان بنو جفنہ نکلے جو شامیون کے تحت مین بادشاہ رہے ہین - ابن اسحاق رحمۃ اللہ نے بیان کیا کہ مین نے بعض اہل
علم سے سنا کہ یہ گفتگو اس طریقہ پر عمرو بن عامر کی زوجہ طریفہ نے بیان کی تھی اور وہی کاہنہ تھی پس معلوم نہین کہ درحاصل کیا واقعہ ہوا
تھا اور ابن ابی حاتم نے شعبی رحمۃ اللہ سے روایت کی کہ پھر غسان تو عمان پہونچے اور اللہ تعالےٰ نے انکو شام مین متفرق کیا اور
اور انصار یہان یثرب مین آگئے اور خزاعہ نے تہامہ مین سکونت کی اور ازد جا کر عمان پہونچے بالجملہ اللہ تعالےٰ نے سبکو پراگندہ کر دیا
رواہ ابن جریر ایضاً - محمد ابن اسحاق نے ابو عبیدہ سے شاعر میمون بن قیس کے جو بنی ثعلبہ مین سے ہے چند اشعار روایت کیے
مترجم کہتا ہے کہ شیخ نے انکو ذکر کیا ہی مگر مین انکا حاصل یون دیکھتا ہون کہ قوم سبا کے واسطے [illegible] نے سنگ سرخ کی
ایک دیوار مآرب کے مقام پر دونون پہاڑون کے درمیان بنائی تھی اور اُسکے ذریعہ سے دونون پہاڑون کے درمیان بہت پانی
جمع ہو جاتا تھا اور لوگون نے اپنے باغون وکھیتون وانگورون وطرح طرح کے پھلدار درختون کو سیراب کیا اور [illegible] دین
دونون طرف سیراب ہو جاتا تھا اور یہی پانی کا خزانہ تھا کہ یہین سے انکو پانی تقسیم ہوتا تھا [illegible] پانی سے ایسے
محتاج ہو گئے کہ چھوٹے بچے کے دو دم پلانیکے لائق بھی اُس پانی سے نہین پاتے تھے - مترجم کہتا ہے [illegible]
تو وہان ایک قطرہ نہین ٹھہرتا تھا - شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ یہ عذاب و نقمت جو ان لوگون پر [illegible]
عقوبت ہو گئی اس سے اہل ایمان عبرت حاصل کرتے ہین کیونکہ اہل سبا نے بجاے شکر [illegible]
- مترجم کہتا ہے کہ شام و فارس کی قدیم تاریخین اگرچہ انکے جزئی قصص مہمل و بیہودہ ہون لیکن [illegible]
ہوتا ہے کہ دونون ملکون سے یمن تک برابر آمد رفت و شادی بیاہ بطریق شاہانہ جاری تھا [illegible]
مین مذکور ہے پس سبا کا اسقدر برباد ہونا صرف یہی نہین تھا کہ وہ دیوار ٹوٹ گئی کیونکہ [illegible]
الکر اُس سے بہتر دیوار بنا لیتے اور مآرب سے شام تک بکثرت قریات تھے وہ سب کہان گئے
نازل ہونیکا بیان ہے اور دیوار ٹوٹ جانیکا جو حال ذکر کیا وہ اسوجہ سے ہے کہ [illegible].

Marfat.com

...ون نے شہر مآرب کا ایک ہولناک واقعہ بیان کردیا اور راویون کا مقصود یہ ہو کہ جو کچھ اُنھون نے روایت کیا اُسکو بیان کرین نہ یہ
کہ روایت سے اپنی باتین گڑھین کیونکہ تاریخ اسلام کا دستور یہی رہا کہ جسطرح راوی نے بیان کیا وہی مضمون روایت کیا اور اپنی رائے
اسکے بعد لاحق کرینگے بخلاف دیگر مورخین کے چنانچہ تاریخ کا طریقہ سیکھنے کے بعد یہی اقوام فرنگ کے مورخین ہین جنھون نے ہر روایت
کو اپنی رائے سے ایک سانچہ مین ڈھالا ہو اور یہ روایات تاریخ نہین بلکہ ایک شخص کے خیالات کا مجموعہ ہو جاتا ہو فافہم۔ اگر کہا جاوے
کہ آیات مین اللہ تعالےٰ نے قصہ سبا کو بندہ صبار و شکور کے واسطے عبرت بیان فرمایا تو اُسکی کیا خصوصیت ہو۔ جواب یہ ہو کہ جسنے اپنے
رب عزوجل کو پہچانا وہی صابر و شاکر ہوگا تو اُسیکو عبرت حاصل ہوگی۔ قتادہ رحمہ اللہ نے کہا کہ مطرف رحمہ اللہ تعالےٰ فرمایا کرتے تھے
کہ صبار شکور بندہ بہت اچھا ہے کہ جب اُسکو نعمت عطا ہوئی تو شکرگزار ہوا اور جب وہ مصیبت مین مبتلا کیا گیا تو صبر کیا (رواہ عبد
بن حمید) اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مین ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ مومن کا حال کیا خوب ہو کہ اللہ تعالےٰ
جو حکم اُسکے واسطے جاری فرماتا ہو وہ بہر حال اُسکے حق مین بہتر ہو جاتا ہو اگر اُسکو فراخی پہونچی تو اُسنے شکر کیا پس یہ اُسکے واسطے خیر ہوگئی اور اگر اُسکو
مضرت پہونچی تو اُسنے صبر کیا پس وہ اُسکے واسطے خیر ہوگئی اور یہ بات سوائے مومن کے کسیکو حاصل نہین ہو (الصحیحین) اور یہ حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ
عنہ سے بھی روایت کیجاتی ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے عجب آیا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندہ مومن کے واسطے خوب حکم قضا جاری فرمایا کہ مومن کو اگر
بھلائی پہونچی تو اُس نے اپنے رب عزوجل کیواسطے حمد و شکر کیا اور اگر اُسکو مصیبت پہونچی تو اُس نے رب عزوجل کے واسطے حمد و صبر کیا۔ غرضکہ مومن کو
ہر چیز مین ثواب ملتا ہو حتی کہ جو لقمہ اپنی زوجہ کے منھ مین پہونچاتا ہو اُس مین بھی ثواب ہو (رواہ احمد والنسائی فی الیوم واللیلۃ)
بالجملہ مومن کے لیئے مصیبت بھی بھلائی ہو اور کافر کے لیئے نعمت بھی نقمت و وبال ہو

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُۥ فَٱتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا
اور البتہ تحقیق سچا کیا اوپر اُنکے ابلیس نے گمان اپنا پس پیروی کی اُسکی مگر ایک فرقہ نے
مِّنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا كَانَ لَهُۥ عَلَيْهِم مِّن سُلْطَٰنٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن
ایمان والون سے اور نہین تھا اوپر اُنکے کچھ غلبہ مگر تو کہ ظاہر کرین اُس شخص کو
يُؤْمِنُ بِٱلْءَاخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِى شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ
کہ ایمان لاتا ہو ساتھ آخرۃ کے جدا اُس شخص سے کہ وہ اس آخرت سے بیچ شک کے ہو اور پروردگار تیرا اوپر ہر چیز کے
حَفِيظٌ ۝
نگہبان ہے

جب اللہ تعالےٰ نے قصہ سبا اور اُنکے کفر و شرک و اتباع شیطان و معاصی و ناشکری کا ذکر فرمایا تو اہل سبا اور اُن کے مانند جمیع کفار
جو ابلیس کی اتباع کرتے ہین حکمت عظیمہ کا ایک نکتہ ارشاد فرمایا بقولہ تعالےٰ۔ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ
إِبْلِيسُ ظَنَّهُ۔ کوفیین کی قرات صدق بتشدید دال ہو اور باقیون کی قرأت بدون تشدید ہو اور دونون کے معنی قریب
ہین اور پہلے یہ امر جاننا چاہیے کہ جب اللہ تعالےٰ نے ابلیس کو بوقت انکار سجدہ آدم علیہ السلام کے ملعون کیا تو اُسوقت
...آدم جسکو تونے مجھ پر فضیلت دی ہو اگر تونے مجھے قیامت تک باقی چھوڑا تو اُسکی ذریات مین سے سوائے

پ ۲۲ ع ۸

Marfat.com

گروہ قلیل کے باقی سبکو منقطع کرلونگا اور اُسنے یہ بھی عرض کیا کہ اُنکے آگے سے اور پیچھے سے اور دائیں
ہر طرفسے اُنکو گھیر کر وسوسہ دلاؤنگا اور تو اُنمین سے بہتیرون کو شکر گزار نہین پاویگا اور اس بارہ مین آیات
کی قرأت کے موافق معنی یہ ہوئے کہ بیشک ابلیس نے اُن لوگون پر اپنا گمان تصدیق کرلیا یعنی اُسنے اپنا یہ گمان
عرض کیا تھا فبعزتک لاغوینهم اجمعین الا عبادک الآیہ۔ یعنی تیری عزت کی قسم کہ مین ان سبکو گمراہ کرلونگا سوا تیرے
۔ صہ ۔ اور اُسنے کہا۔ ولا تجد اکثرہم شاکرین الآیہ ۔ اور تو اُنمین سے بہتون کو شکر گزار نہین پاویگا۔ ف۔ یہ جھوٹ
تب تو رب عزوجل کیطرفسے اُسکے دل مین گمان ہی پیدا کیا گیا تھا کیونکہ وہ آیندہ کا حال نہین جان سکتا تھا تو اُس
پھر اوس نے اپنا یہ گمان اولاد آدمؑ پر سچا کرلیا کہ اُس نے اپنے کہنے کے موافق انپر اپنا برتاؤ کیا اور ان لوگون نے اُسکے گمان کے
موافق اُسکی اتباع کی تو اُس نے اپنا گمان تصدیق کرلیا۔ **فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ** ۔ یعنی
نے اُسکی اتباع کرلی سوای ایک فریق کے جو مومن ہین **ف** ۔ اور باقیون کی قرأت صدق بدون تشدید دال کے یعنی یہ
ہین کہ سچا ہوا ابلیس اپنے گمان مین ان پر یعنے جو اُس نے گمان کیا تھا اُنکے حق مین اُس مین وہ سچا اُترا کہ ان سب نے سوای فریق
مومنین کے اِسکی اتباع کرلی۔ خطیب رح نے لکھا کہ اکثر مفسرین کے قول سے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ علیہم کی ضمیر بجانب اہل سبا ہے
اور معنے یہ ہین کہ جب اُسنے اہل سبا کو دیکھا کہ شہوات مین منہمک ہین تو اُسنے گمان کرلیا کہ مین اِن سبکو اپنے وسوسہ سے برباد کردونگا
پس جو کچھ اُسنے اپنے وسوسہ سے اُنکے حق مین گمان باندھا تھا وہ پورا اُترا اور حضرت مجاہد وغیرہ نے فرمایا کہ یہ کچھ اہل سبا کے واسطے
خاص نہین بلکہ جمیع کفار کے واسطے عام ہے اور یہی ظاہر بھی ہو کہ ۔ الا فریقا من المؤمنین ۔ کا استثنا ہے پس مجاہد رح کے قول پر استثنا
متصل ٹھیک ہوتا ہے اور دوسرون کی قول پر استثنا منقطع ہوگا۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ بھی استثنا ہو سکتا ہے کیونکہ اہل سبا کل
کافر نہ تھے مگر جب سے اُنھون نے کفر اختیار کیا تو اُسپر یہان تک مستمر و منہمک ہوگئے آخر عذاب سے پراگندہ کردیے گئے ۔ ابن عباس
نے کہا کہ ابلیس ملعون نے جب اللہ تعالےٰ سے مُہلت مانگی تھی کہ اُسکو قیامت تک زندہ رکھا جاوے اور اللہ تعالےٰ نے اُسکو مہلت
دیدی تو اُسنے کہا تھا کہ مین اُنکو گمراہ و بدکار کردونگا مگر اسکو اسوقت اس گفتگو مین یقین نہ تھا کہ جو کچھ اُنکے حق مین کہتا ہے اسکو
کرسکیگا بلکہ فقط اُس نے گمان ہی گمان کیا تھا پھر جب اُنھون نے ابلیس کے وسوسہ کی اتباع کرلی اور اُسکے حکم کی اطاعت کی
تو اُسنے اُنکے حق مین جو کچھ گمان کیا تھا وہ پورا کرلیا۔ (السراج) حسن بصری رح نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام
کے جب جنت سے اُتارا اور ابلیس راندہ گیا تو ابلیس اس امر سے بہت خوش تھا کہ مین نے پہلے ہی وار مین آدمؑ و حوا کو
مین مبتلا کیا اور جب مین نے اصل والدین پر اپنا گمان ٹھیک کرلیا تو اولاد ضعیف بلکہ ضعیف سے ضعیف ہوتے
کیطرف سے ایک گمان تھا۔ پھر جب اللہ عزوجل نے نازل فرمایا۔ ولقد صدق علیہم ابلیس ظنہ الآیۃ تو ابلیس نے کہا کہ مین
پیچھا نہ چھوڑونگا جب تک اُسمین روح باقی ہے برابر اُسکو وعدہ دونگا اور امیدین دلاؤنگا اور دھوکا دونگا
فرمایا کہ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم ہے کہ مین آدمی کو توبہ سے محروم نہ کرونگا جب تک کہ اُسکی روح نہ نکلے اور جب
دعا مانگیگا مین اُسکو قبول کرونگا اور جو کچھ مانگیگا عطا کرونگا اور جب مغفرت چاہے گا اُس کو بخش دونگا
کذا فی آیت قدسی مین شیطان یہ وسوسہ نہ دلاوے کہ اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان

[illegible] قدرت نہین اور الوہیت صرف اللہ جلشانہ کے واسطے خاص ہی لہذا فرمایا قولہ تعالے۔ **وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُلْطَانٍ** - اور ہرگز نہ تھا ابلیس کے واسطے اُن لوگون پر کچھ بھی سلطان **ف** یعنی تسلط قہری۔ حاصل شیطان کو لوگون پر کسیوجہ سے کچھ بھی تسلط قہری حاصل نہ تھا کیونکہ وہ بھی ایک بندہ مخلوق عاجز مقہور ذلیل خائف ہی بلکہ وہ تو ملعون بھی ہے اور ان لوگون کے واسطے کوئی حکم لعنت کا ابتدائی نہین تھا ولیکن جب شیطان کی اتباع پر مرگیا تو ملعون مرا۔ امام قشیری رحمہ نے کہا کہ ابلیس مانند دیگر امورات کے اپنے موقع پر مُسلّط کیا جاتا ہی اور اگر اُسکو یہ اختیار ہوتا کہ کسی دوسری کو خود گمراہ کرسکے تو وہ پہلے آپ ہی کو اعلیٰ ہدایت پر نہ کرلیتا۔ پس اللہ عزوجل ہی اپنی مخلوقات مین وحدہ لاشریک ہے۔ (السراج) ابن عباسؓ نے کہا سلطان بمعنی حجت ہی یعنی ابلیس ان لوگون کے پاس کوئی حجت نہین لایا بلکہ صرف اوہام مین سے اُسکے پیرو ہوگئے۔ حسن بصری رح نے فرمایا کہ واللہ ابلیس کو یہ اختیار نہین کہ وہ انکو زبردستی مجبور کرسکے اور نہ کبھی اُس نے انکو لاٹھی یا کوڑے سے مارا بلکہ وہ تو صرف [illegible] پر قدرت دیا گیا تھا کہ ان کے دلون مین امیدین اور دنیاوی مال کی لالچ اور دھوکے ڈالے۔ پھر اللہ تعالے نے آگاہ فرمایا کہ ہم نے باوجود دلائل ظاہرہ و براہین باہرہ کے ابلیس کو صرف وسوسہ دلانے پر بھی مُسلّط فرمایا تو صرف امتحان کے لیے تھا چنانچہ فرمایا **إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ** ط یعنی یہ تسلط وسوسہ بھی فقط اسی واسطے تاکہ ہم تمیز کردین ایسے بندہ کو جو آخرت پر ایمان لایا ہی ایسے لوگون سے جو آخرت کی طرف سے شک مین ہین۔ **ف** یعنی ہمنے شیطان کو صرف وسوسہ دلانے و دنیاوی زینت دکھلانے اور آخرت سے بہکانے پر اسواسطے مسلط کیا کہ عہد ازل مین جملہ بنی آدم نے ہم سے توحید کا عہد کیا تھا حالانکہ دنیا مین ملوث ہوکر بعضیرے آخرت سے مشکوک ہوگئے ہین پس شیطان کے وسوسہ دلانے و بہکانے سے وہی لوگ کھل گئے جو آخرت سے شک مین تھے۔ پس حاصل یہ ہوا کہ لنعلم من یومن بالآخرۃ ممن لا یومن بہا۔ پس علم بمعنی تمیز ہے اور یہی محی السنۃ نے معالم مین اور ابن کثیر نے تفسیر مین اختیار کیا ہی اور امام رازی رحمہ اللہ نے اس جگہ تکلف کیا اور کہا کہ علم الٰہی ازل سے ابد تک ہر چیز کو محیط ہے اور اسکی صفت علم مین کوئی تغیر نہین ہوتا ہی لیکن تعلق علمی البتہ متغیر ہو جاتا ہی جیسے صاف آئینہ مین جب زید مقابل ہوا تو زید کی صورت ظاہر ہوئی اور جب بکر مقابل ہوا تو پھر اُسکی صورت ظاہر ہوئی اسیطرح یہان علم الٰہی مین موجود تھا کہ زید کافر ہوگا اور بکر مومن ہوگا اسی علم کے موافق ظاہر ہوا پس جیسے آئینہ مین زید و بکر کی صورت ظاہر ہونے سے آئینہ مین کچھ تغیر نہین ہوا تھا ایسے ہی علم الٰہی مین کچھ تغیر نہین ہوتا۔ مترجم کہتا ہے کہ اس مثال سے ایک طرح کا وہم پیدا ہوتا ہی اور حق یہ ہی کہ یہ مثال علم باری تعالیٰ عزوجل مین ناقص ہے کیونکہ اس سے بظاہر یہ وہم ہوتا ہی کہ وضع بدل جاویگی حالانکہ اللہ تعالے کے علم مین ہر ایک چیز اپنے اپنے وقت پر موجود ہی یعنی ہر چیز اپنی وقت پر ظاہر ہوگی لیکن وہ علم الٰہی مین قدیم سے موجود ہی اور جسطرح علم الٰہی مین موجود ہی اُسیطرح پائی جاتی ہے کیونکہ وقت و زمانہ وغیرہ سب ایسے تمام حادث ہمارے ہوتے ہین اور علم الٰہی عزوجل اُسکی صفت ذاتی ہی جو ہر حادث و مخلوق سے پاک ہی اور توضیح کے ساتھ مترجم نے [illegible] مین شرح فقہ اکبر سے ذکر کیا ہے۔ **وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ** - اور تیرا رب ہر چیز پر حافظ ہی اسکے علم و حفظ مین مومن کا ایمان اور کافر کا کفر جسطرح ازل سے موجود ہی اسیطرح حوادث مین واقع ہوتا ہی اور وساوس شیطانی و قبولیت انسانی یا انکار ہر جانب کافر و مومن سب اسکے علم و حفظ کے ساتھ واقع ہوتا ہی پس شیطان کو خود تصرف کرنیکا سلطان نہین جب آخرت مین کافر لوگ شیطان سے شکایت کرین گے تو وہ یہی جواب دیگا کہ مجکو تمپر کوئی سلطان حاصل تھا

كما قال تعالےٰ - ما كان لي عليكم من سلطان الا ان دعوتكم فاستجبتم لي فلا تلوموني ولوموا انفسكم الآية - يعني
لیکن بات یہ تھی کہ مین نے تمکو گمراہی کیطرف بلایا تم نے قبول کرلیا پس مجھے ملامت مت کرو اور اپنے نفسون ہی کو
عزوجل ہی اپنی قدرت کاملہ وحکمت بالغہ مین فرد ہے اور اسکی حکمت کسی عقل حادث ضعیف مین نہین آسکتی اسی واسطے
بحکمت جمیلہ کو ارشاد فرمایا بقولہ تعالی

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
کہہ کہ پکارو تم اُن لوگون کو کہ گمان کرتے ہو تم سوای خدا کے نہین مالک ہوتے برابر ایک ذرہ کے بھی
فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن شِرْكٍ وَمَا لَهُ
بیچ آسمانون کے اور نہ بیچ زمین کے اور نہین واسطے اُنکے بیچ اُن دونون کے کچھ ساجھا اور نہین واسطے
مِنْهُم مِّن ظَهِيرٍ ۝ وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ۚ حَتَّىٰ
اسکے اُنمین سے کوئی پشتیبان اور نہین فائدہ دیتی شفاعت نزدیک اُسکے مگر واسطے اس شخص کے کہ اذن دیوے وہ واسطے اسکے یہانتک
إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقَّ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ
کہ جب دور کیا جاتا ہے اضطراب دلون اُنکے سے کہتے ہین آپس مین کیا کہا پروردگار تمھارے نے کہتے ہین کہا حق اور وہ ہی بلند ہے بڑا

اس آیت مین اللہ عزوجل نے شرک کے وہم کو بالکل نیست کردیا کہ خواہ شیطان ملعون ہو یا بت مجبور ہو یا انبیا معصومین کرمین
ہون یا ملائکہ کرام ہون کسی کے واسطے شرک کی قدرت نہین ہے اور اس سے جمیع اقسام مشرکین کا رد ہو گیا قال تعالےٰ قُلِ
ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمیع اقسام مشرکین سے کہدے
کہ سوائے اللہ تعالےٰ کے جن لوگون کو تم اپنے زعم مین الوہیت والا سمجھتے ہو انکو پکارو ف دیکھو تمھارے پکارنے پر ایک ذرہ بھی
تمھاری حق مین نفع یا ضرر کا تصرف کرسکتے ہین - ہرگز نہین کسی مین الوہیت کا نام بھی نہین ہے لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ - ایک ذرہ برابر بھی یہ لوگ آسمانون مین اور نہ زمین مین کہین کچھ ملکیت
نہین رکھتے ہین ف پس جن لوگون نے زمینی شرکا، بنائے محض باطل ہین اور جنھون نے آسمانی شرکا ر ملائکہ وغیرہ بنائے وہ بھی
باطل ہین کسی کو ذرہ برابر بھی قدرت نہین ہے حتے کہ وہ اپنی ذاتی جنبش کے بھی قادر نہین ہین - وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن
شِرْكٍ - اور آسمانون و زمین مین انکی کچھ بھی شرکت نہین ہے ف جیسے مشرکین کا اپنے زعم باطل مین سمجھا کرتے
کہ انکے آلہہ خود اُن کے مالک ہین اور آلہہ مع اپنے مملوکون کے اللہ تعالےٰ کی ملکیت مین ہین اور جیسے نصرانیون نے حضرت عیسے علیہ
السلام کو اپنے زعم باطل مین خود مختار سمجھ لیا ہے اور بہت لوگ ایسے ہین کہ اولیاء وانبیا کو عالم مین کاروبار کا مختار سمجھ کر
کہ یہان جو کچھ یہ لوگ کرتے ہین اسکو اللہ تعالےٰ رد نہین فرماتا بلکہ قبول کرلیتا ہے اور یہ کفر ہے کیونکہ جسنے اللہ
تعالےٰ کو نہین پہچانا کیونکہ جب وہ ایمان لایا کہ حی القیوم حق تعالےٰ ہے اور مخلوقات کے قلوب اسکے قبضہ مین
جسطرف چاہتا ہے پھیرتا ہے تو قلوب کے تابع جسقدر اعضا حرکت وسکون مین وہ سب بھی اسکے قبضہ مین
ہین کسی کو یہ مجال نہین کہ اسکے قبضۂ قدرت سے خارج ہو کر کوئی تصرف کرے پھر جسنے

[illegible] انہون نے اللہ تعالےٰ کے حی القیوم وقاہر ہونے سے انکار کیا اور جناب باری
[illegible] کیا یہ سب کفر ہے قال تعالےٰ- وَمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِیْرٍ- اور اُنمین سے
[illegible] مددگار نہین ہے ف- یعنے ایسا کوئی نہین کہ وہ اللہ تعالےٰ کی مخلوقات مین کچھ کارپردازی
[illegible] حاصل ہو اور کل ہے کہ مخلوقات کی تدبیر اسپر گران ہو تا کسی مددگار کی کارگزاری سے کچھ سبکدوشی
[illegible] قدرت مین مسخر ہے اور کل ذرہ ذرہ اسکی تدبیر سے حرکت و سکون و رزق پاتے ہین اور سب اُسکے
[illegible] اسکی حیات سے زندہ ہین- قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کوئی ظہیر نہین یعنے کوئی مخلوق ایسی نہین ہے
[illegible] مددگار ہو- مترجم- اب رہا یہ گمان جو مشرکین مکہ مین مستحکم تھا کہ بتون کی نسبت کہتے تھے- ہٰؤلاء شفعاءنا
[illegible] اللہ تعالےٰ کے نزدیک ہمارے سفارشی ہین- مترجم- اور یہودیون مین مستحکم تھا کہ شیطانی اتباع سے شرک بکا بوین
[illegible] کچھ ڈر نہین ہے کہ ہمارے آباء و اجداد بنی اسرائیل مین انبیا گذرے ہین وہ قیامت کے روز اپنی اولاد کی سفارش
[illegible] قولہ تعالےٰ- قالوا لن تمسنا النار الآیہ- کی تفسیر مین گذر چکا اور نصرانیون مین یہ شرک مستحکم ہے کہ مسیح ہماری
[illegible] ہم جو کچھ گناہ کرین کچھ ڈر نہین ہے کہ وہی ہماری آڑے آویگا- ان مین کسی نے اللہ تعالےٰ جلشانہ کی الوہیت کو
[illegible] سب بے ایمان جاہل ہین- وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ- اور حق عزوجل
[illegible] کے نزدیک شفاعت کسی کے واسطے نافع نہین ہے مگر اُسیکو جسکے لیے اُس نے اجازت دی ف- شیخ ابن کثیر رح
[illegible] عظمت و جلال و کبریائی آلہی عزوجل سے کسی مخلوق کو یہ جرأت نہوگی کہ کسی شخص کے واسطے کسی امر مین سفارش کی زبان
[illegible] کہ اللہ تعالےٰ کسی بندہ کے بارہ مین سفارش کرنیکی اجازت دے- مترجم کہتا ہے کہ حق عزوجل نے صریح اعلام
[illegible] مشرک کو نہین بخشیگا حتی کہ ابراہیم علیہ السلام باوجود خلیل اللہ ہونیکے اپنے باپ آزر کے حق مین شفاعت نہ کر سکے تو
[illegible] زیادہ کیا ہو سکتا ہے اور آیت قدسی مین اللہ تعالےٰ نے بلیغ طور پر وہمیون کو مایوس کر دیا کہ شفاعت نافع نہ ہوگی لاکن
[illegible] ابن کثیر رح نے تفسیر مین کہا کہ کسیکو شفاعت کی جرأت ہی نہ ہوگی پس بلاغت یہ ہے کہ اگر گمراہون کے وہم مین سماوے کہ یہ
[illegible] مین دیکھکر ضرور شفاعت کر گذرینگے تو بھی اللہ عزوجل نے مایوس کر دیا کہ کوئی شفاعت بغیر اجازت نافع نہ ہوگی
[illegible] اجازت [illegible] تو خود معلوم ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مشرک کی قطعی مغفرت نہین فرمائی ہے پس لامحالہ اجازت اگر ہوگی
[illegible] انکے حق مین ہوگی جو شرک سے بری ہین مگر گنہگار رہین اسیطرح فرشتون مین سے بھی کسیکو مجال نہین ہے- کما قال
[illegible] السموات لا تغنی شفاعتہم شیئًا الا من بعد ان یاذن اللہ لمن یشاء و یرضیٰ- یعنی آسمانون مین بکثرت ملائکہ
[illegible] کی سفارش کچھ بھی مفید نہین ہے مگر بعد ازان کہ اللہ تعالےٰ جسکے حق مین چاہے اور پسند کرے تو اجازت فرمادے
[illegible] وقال تعالےٰ ولا یشفعون الا لمن ارتضیٰ وہم من خشیتہ مشفقون الآیہ- اور یہ نیک بندے کسی کے واسطے
[illegible] ایسے بندے کے لیے جسکے واسطے رب عزوجل نے پسند فرمایا اور یہ نیک بندے تو اپنے رب عزوجل کے خوف سے
[illegible] الٰہی [illegible] ایسے ہی بندون کے حق مین سفارش کی اجازت پاوینگے جو شرک سے پاک ہے
[illegible] سید ولد آدم شفیع الامم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین یہ بات بدلائل

Marfat.com

متواترہ ثابت ہوگئی کہ آپکو بیشک شفاعت کرنیکی اجازت عطا ہوگی جیسا کہ [illegible]
بلند فرمائیگا تو مین اللہ تعالےٰ کے واسطے سجدہ مین گر جاؤنگا پھر جب تک اسکو منظور ہے [illegible]
فرمائیگا جو اسوقت مجھے محفوظ نہین ہین پھر مجھسے ارشاد ہوگا کہ اے محمد اپنا سر اٹھا اور [illegible]
ہوگا اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول ہوگی الحدیث فی الصحیحین وغیرہما [illegible]
عام استون پر ہے اور اپنی امت مرحومہ کے واسطے بہت عظیم ہے پھر آپ کی امت کو بھی ہے جو [illegible]
مین یہ خبر وارد ہے کہ آخر زمانہ مین میری امت مین سے گروہ اگر وہ عمل کرینگے تو [illegible] جاوینگے اللہ تعالےٰ [illegible]
پناہ دی بالجملہ الوہیت الٰہی عزوجل اسی کی پاک ذات کے واسطے خاص ہے اور تمام مخلوقات اسکی [illegible]
وہیبت ناک ہین حتیٰ کہ جسقدر معرفت زیادہ ہے اسیقدر عظمت الٰہی کی ہیبت زیادہ ہے اور یہ ان پاک بندون [illegible]
کہ یہ ہیبت ملائکہ پر بہت زیادہ طاری رہتی ہے شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ جب حق جل جلالہ کلام وحی فرماتا ہے [illegible]
عظمت کے تحت مین گویا فانی ہو کر باقی رکھے جاتے ہین تو اہل سمٰوات بھی کلام الٰہی عزوجل جسکو [illegible]
ان پر مثل غشی کے طاری ہو جاتی ہے جیسا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ واجلہ تابعین مسروق وغیرہم رحمہم اللہ تعالےٰ نے بیان [illegible]
قال تعالےٰ **حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ** - یہانتک کہ جب ان [illegible]
کرام کے دلون سے ہیبت کھول دیجاتی ہے تو پوچھتے ہین کہ تمہارے رب عزوجل نے کیا فرمایا **ف** - ابن عباس و ابن عمر
وابو عبدالرحمٰن السلمی و شعبی وابراہیم النخعی وضحاک وحسن وقتادہ نے کہا کہ جب انکے دلون سے [illegible]
زائل کر دیجاتی ہے تو ملاء اعلیٰ سے پوچھتے ہین کہ رب عزوجل نے کیا ارشاد فرمایا (ابن کثیر) [illegible]
کہ سفارش کے واسطے کون جرأت کرسکتا ہے یہان تو عظمت وجلال الٰہی کے سامنے ملائکہ [illegible]
جو برابر احکام الٰہی سنتے ہین انکی یہ کیفیت ہے کہ جب رب العزت جلشانہ کوئی وحی فرماتا ہے تو [illegible]
سجدہ مین گر پڑتے ہین پھر جب اللہ تعالےٰ اس ہیبت کو اٹھالیتا ہے تو ہر گروہ اپنے سے ملاء اعلیٰ سے پوچھتے [illegible]
قَالُوا الْحَقَّ کہتے ہین کہ حق فرمایا **وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ** اور وہی برتر بزرگ ہے **ف** [illegible]
اسی طرح بغیر کمی بیشی کے پہونچاتے ہین پس جب ملائکہ کرام کی یہ حالت ہے جو وحی کے [illegible]
کیا امید رکھتے ہین - امام بخاری رحمہ اللہ نے باسناد صحیح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ [illegible]
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالےٰ آسمان مین کوئی حکم نافذ فرماتا ہے [illegible]
سجدہ مین گرتے ہین گویا پتھر پر زنجیرہ ہے پھر جب ان کے قلوب سے ہیبت [illegible]
الکبیر - یعنی ملاء اعلیٰ سے پوچھتے ہین کہ پروردگار نے کیا فرمایا [illegible]
سننے والے بھی اسیطرح آسمان تک تلے اوپر زنجیرہ لگائے ہوتے ہین پس [illegible]
لجاتا ہے پس کبھی تو اپنے نیچے والے کو القا کرنے سے پہلے اسکو شہاب [illegible]
عزوجل کو منظور ہو کیونکہ حکمت امتحانی [illegible]

Marfat.com

[illegible] ساحر یا کاہن کے دل مین القا کرتا ہے اور اُسکے ساتھ مین سو جھوٹھ باتین
[illegible] نے ہم سے فلان روز ایسی اور ایسی بات نہین کہی تھی تو وہ ابھی آسمانی
[illegible] (بخاری و ابو داؤد والترمذی و ابن ماجہ) مترجم کہتا ہے کہ ساحر
[illegible] آدمی کو لوگون نے اپنا پیر یا ولی بنایا ہے اوسکو شیطان القا کرتے ہین اور اسمین
[illegible] معتقدون کے سب کے قلوب بقلب شیطانی ہین لیکن ان سب کے قلوب مین سے اُس پیر کا
[illegible] شیطانی سے موافق ہے پس وہی شیطانی وحی کے واسطے منتخب ہے پھر اُسکے معتقدین طرح طرح کی
[illegible] لاتے ہین اور وہ شیاطین جو اسکو وحی کرنے والے ہین اُسکے لیئے سلسلہ بہ سلسلہ آسمان تک لٹکتے ہین پس
[illegible] جاتا اور شہاب ثاقب سے بچگیا اور اُس نے اُس پیر کو القا کیا تو یہ کلمہ بالکل یون ہی واقع ہوتا ہے جسطرح
[illegible] کے معتقدین مین سے ہر ایک اپنی اپنی غرض علیحدہ لایا تھا تو ہر ایک کا جواب وہ صرف اٹکل سے دیتا ہے
[illegible] سو جھوٹھ ہین جو شیطان نے اُس کلمۂ حق کے ساتھ ملائے — پھر اگر اٹکل والی باتون مین سے کوئی بھی سچ واقع نہ ہوئی
[illegible] اعتقاد سے نہین پھرتے کیونکہ یہی حوالہ دیا جاتا ہے کہ اُس نے فلان روز فلان فلان بات جو کہی تھی وہ بالکل ہو بہو
[illegible] اور یہ بات ظاہر ہے کہ کمتر ایسا ہوتا ہے کہ اٹکل کی سو باتون مین سے سبھی جھوٹھ ہون کیونکہ ان مین بھی دس بیس اٹکل کے
[illegible] بیٹھ جاتی ہین حالانکہ اگر یہ لوگ اس شخص کو شرع کی کسوٹی پر پرکھ لیتے تو شیطانی گمراہی سے بچ جاتے مگر تقدیر مین اُن کے قلوب
[illegible] قلب شیطانی پر واقع ہوئے ہین پس جو کوئی کہ اُسکے ساتھ مناسبت مین سب سے دور پڑا ہے وہی البتہ تعلیم حق سے
[illegible] اللہ عزوجل کی مشیت ہو — اور واضح ہو کہ جب سلسلہ بجانب غضبی یعنی سلسلۂ شیطانی بیان ہوا اُس کے برعکس
[illegible] یعنی سلسلۂ نبوت ہے کہ بندگان مومنین مین سب سے بدتر وہ قلب ہے کہ اُس مین مناسبت قلب شیطانی و قلب نبوت
[illegible] درجہ بدرجہ جانب رحمت ترقی ہوتی جاتی ہے حتیٰ کہ اولیاء و شہداء و صدیقین ہوتے ہین پھر صدیق وہی ہوتا ہے جسکا قلب
[illegible] قلب نبوت سے مشابہ ہوا اور قلب نبوت جانب رحمت بہت اعلیٰ ہے کہ وہی وحی الٰہی عزوجل قبول کرتا ہے فافہم —
[illegible] امام احمد نے محمد بن جعفر و عبد الرزاق سے روایت کی کہ ہم سے معمر نے حدیث بیان کی کہ ہمکو زہری نے علی بن الحسین
[illegible] سے روایت کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز چند
[illegible] مین بیٹھے تھے کہ ناگاہ نجم ثاقب پھینکے جانے سے روشنی ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
[illegible] حالت کو کیا کہا کرتے تھے تو انھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ یہ کہتے تھے کہ اسقدر زیادہ روشنی کا تارہ
[illegible] آدمی پیدا ہوا ہے یا کوئی بزرگ آدمی مرا ہے — معمر نے کہا کہ مین نے زہری سے پوچھا کہ کیا زمانۂ جاہلیت
[illegible] زمانہ مین بھی شیاطین کو ثاقب سے رجم کیا جاتا تھا (گویا انکو یہ خیال ہوا کہ وہ زمانہ تو شیطانیت
[illegible] شیطان مارے جاتے اور یہ خیال نہ رہا کہ اُس زمانہ مین بھی مشیت کے موافق جو بات منظور نہ ہوتی
[illegible] تو زہری نے فرمایا کہ ہان ولیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو اس
[illegible] زہری نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ثاقب کسی کی

Marfat.com

موت یا زندگی کے واسطے نہین پھینکا جاتا ہے ولیکن ہمارا رب تبارک و تعالےٰ [illegible]
مقدور جاری ہونیکا حکم دیتا ہے) تو حاملان عرش تسبیح پڑھتے ہین پھر ان کے نیچے والے پھر اہل [illegible]
کر آسمان دنیا تک تسبیح پہونچتی ہے پھر حاملان عرش کے متصل والے حاملان عرش سے پوچھتے ہین [illegible]
انکو آگاہ کرتے ہین اور ہر اہل آسمان دوسرے آسمان والون کو آگاہ کرتے جاتے ہین یہانتک کہ [illegible] آسمان
اور چوری سے کان لگانے والے شیاطین جن اسمین سے کوئی کلمہ سن بھاگتے ہین تو انکو شہاب ثاقب [illegible]
خبر ٹھیک ٹھیک بیان کر دیتے ہین وہ تو سچ ہے ولیکن یہ لوگ اسمین تصرف کرتے اور بڑھاتے ہین (رواہ [illegible]
مترجم کہتا ہے کہ شہاب ثاقب مارنے مین ایک لطیف نکتہ معرفت ہے کہ شیاطین جسب ذات [illegible]
پس انکی ذات بالطبع نور سے منافی ہو اور انسانون مین سے جن لوگون کے قلوب سیاہ ہین انھین کو یہ [illegible]
شیطان ہے پھر چوری سے سننے والون کو اسکی ماہیت مین خبط یا ہلاک کرنیکے واسطے وہ شہاب ثاقب ہے [illegible]
یہی نکتہ ہو کہ ذکر الٰہی سبحانہ و تعالےٰ و تلاوت قرآن مجید سے شیاطین بھاگتے ہین یا آواز اذان سے بھاگتے ہین [illegible]
ذکر کا نور بلند ہوتا ہو تو شیطان گرتا پڑتا بھاگے گا کیونکہ اسکا سایہ اسکی جان پر سوہان روح ہو فافہم و اللہ سبحانہ و تعالےٰ [illegible]
حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تبارک و تعالےٰ [illegible]
فرمانا چاہتا ہو تو اُسکے کلام وحی سے جب وہ کلام فرماتا ہو آسمانون کو خوف الٰہی سبحانہ تعالےٰ سے ایک جنبش شدید یا فرمایا کہ رعدہ
شدیدہ چھا جاتا ہو اور اہل سموات اسکو سنکر غشی کرتے ہین اور اللہ تعالےٰ کے واسطے سجدہ مین گر پڑتے ہین پھر سب سے پہلے [illegible]
اُٹھاتا ہو وہ جبرئیل علیہ السلام ہے پھر اللہ تعالےٰ اپنی وحی سے جو چاہتا ہو اُس سے کلام فرماتا ہو۔ پس جبرئیل اسکو لیکر [illegible]
آسمان سے لیکر دوسرے آسمان تک گذرتا چلا جاتا ہو اور ہر آسمان والے ملائکہ جبرئیل سے پوچھتے ہین کہ اے جبرئیل ہمارے رب [illegible]
تو جبرئیل علیہ السلام کہتا ہے کہ الحق و ھو العلی الکبیر پس جیسے جبرئیل نے کہا ویسے ہی سب کہنے لگتے ہین پھر جبرئیل اُس [illegible]
اللہ تعالےٰ نے آسمان یا زمین مین چاہا ہے پہونچ جاتے ہین (رواہ ابن ابی حاتم و ابن جریر و رواہ ابن [illegible]
شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رض قتادہ سے روایت کی کہ انھون نے [illegible]
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ابتداء وحی پر محمول کیا۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ جب یہ کل [illegible]
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وحی ابتدائی بدرجہ اولےٰ اسمین داخل ہے۔ شیخ رح نے [illegible]
آیت کی تفسیر مین یہی قول اختیار کیا کہ یہ فزع ملائکہ کے بارہ مین ارشاد ہوا ہو اور یہ بات بالکل صحیح ہے [illegible]
اور مترجم کہتا ہو کہ یہان دیگر تفاسیر بھی وارد ہوئی ہین اور ظاہر اسکی وجہ یہ ہوگی کہ اوپر اہل شرک [illegible]
کہ انکو ذرہ برابر بھی اختیار نہین ہے اور اللہ تعالےٰ کے یہان کسیکو شفاعت کی جرأت ہی نہین [illegible]
عن قلوبھم قالوا ماذا قال ربکم الآیہ پھر یہ ضمیر فقط ملائکہ کی طرف کیونکر راجع ہوگی۔ لہذا [illegible]
راجع ہے اور معنی یہ ہین کہ موت کے وقت اور قیامت کے روز جب مشرکین اس تاریکی [illegible]
چھایا ہوا تھا بیدار ہون گے اور قیامت مین انکی عقلین اپنی جگہ آوینگی۔ و فزع [illegible]

Marfat.com

[illegible] — قالوا ماذا قال ربکم — پوچھین گے ہمارے [illegible] عزوجل نے کیا کہا تھا تو اُن سے کہا جائیگا — الحق وهو العلی الکبیر [illegible]
[illegible] سے غافل تھے وہ انکو وہان بتلایا جائیگا — ابن ابی نجیح نے مجاہد رح سے روایت کی کہ — حتی اذا فزع عن قلوبہم [illegible]
قیامت کے روز کشف الغطاء یعنی دلی پردہ کھولنے کا بیان ہی — حسن بصری رح نے کہا کہ یہ شک و تکذیب دور کردینے کا بیان [illegible]
[illegible] مترجم کہتا ہے کہ اسمین شک نہین کہ قیامت مین تمام لوگون سے شک و تکذیب کا مادہ دور ہوجائیگا کیونکہ وہ تو یہ [illegible]
جسم کثیف کی تاریکیان ہین اور قیامت مین اِسکے برعکس ہوگا کہ وہان ظہور روحی ہوگا اور جسم اُسکے تحت مین مستور ہوگا لیکن [illegible]
آیات و احادیث اس امر پر دلالت کرتی ہین کہ اس صورت مین اُنکی تبلائے جانیکی کچھ ضرورت نہوگی بلکہ خود ہی انکشاف ہوجائیگا
بقولہ تعالے فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید — اور یہ بعد موت ہی کے طاری ہوگا لہذا ابن کثیر رح نے فرمایا کہ صحیح تفسیر وہی
ہے جو اول مذکور ہوئی کہ یہ ملائکہ کا بیان ہی اور مترجم کہتا ہے کہ اُسکا ربط اسطرح ہے کہ عظمت و جلال الہی عزوجل کے حضور مین [illegible]
اجازت کسکو شفاعت کرنیکی جرأت ہوسکتی ہی کیونکہ زمینیون بلکہ آسمانیون کی یہ حالت ہی کہ فزع ہیبت سے بیہوش ہوجاتے ہین
پھر جب وہ فزع اُن کے دلون سے کھولی جاتی ہے تب ملاء اعلی سے پوچھتے ہین کہ — ماذا قال ربکم قالوا الحق وهو العلی الکبیر
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ وحی الہی آسمان دنیا کیجانب اسطرح نازل ہوتی ہے کہ اُسکی آواز ایسی ہوتی ہے جیسے [illegible]
زنجیر کا سلسلہ ہو پس جمیع اہل سموات اس سے فزع مین ہوجاتے ہین — پھر جب اُن سے فزع کم ہوتی ہے تو کہتے ہین کہ ماذا قال
ربکم الآیہ — (عبید بن حمید و ابن المنذر و ابن ابی حاتم) **ف** — فی العرائس قولہ تعالے حتی اذا فزع عن قلوبہم
اس مین ملائکہ مقربین کی ہیبت و اجلال کا وصف مذکور ہے اور یہ عظمت خطاب الہی عزوجل سے واقع ہوتا ہی چنانچہ جب [illegible]
سے کلام حق سنتے ہین تو اُسکی سلطان کبریائی کی تحت مین قریب ہوتا ہے کہ ہیبت و اجلال کی وجہ سے فنا ہوجائین اور خطاب کے [illegible]
اول ورود مین نہین سمجھتے ہین پھر جب اُنکو افاقہ ہوتا ہی تو جبرئیل علیہ السلام سے معنی خطاب کو دریافت کرتے ہین کیونکہ جبرئیل کو [illegible]
معرفت مین صحو و تمکین حاصل ہے عس — پھر اللہ تعالے نے توحید الوہیت کی بعد فرمایا

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى
کہہ کون رزق دیتا ہی تمکو آسمانون سے اور زمین سے [illegible] اور ہم یا تم البتہ اوپر
هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ
ہدایت کے ہین یا بیچ گمراہی ظاہر کے کہہ نہین پوچھے جاؤگے تم اس چیز سے کہ گناہ کرتے ہین ہم اور نہ پوچھے جاوینگے ہم اس چیز سے کہ کرتے ہو
قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ط وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ۝ قُلْ اَرُوْنِيَ
کہہ جمع کریگا درمیان ہمارے رب ہمارا پھر حکم کریگا درمیان ہمارے ساتھ حق کے اور وہی ہی حکم کرنے والا جاننے والا کہہ دکھلاؤ مجکو
الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ط بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝
ان لوگون کو کہ ملایا ہی ساتھ اُس کے شریک مقرر کرکر ہرگز بلکہ وہ ہے اللہ غالب حکمت والا
[illegible] بالکل سلب کردیا کہ وہ محض باطل و بالکل محال ہی تو انہیں بعض موارد نعمت ایسے طور پر بیان فرمائے کہ [illegible]
[illegible] قولہ تعالے قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ

یعنے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مشرکون سے کہہ کہ آسمانون اور زمین سے تمکو کون رزق دیتا ہے
کہ اپنے حکم و حکمت سے باران رحمت کی تکوین فرماکر زمین پر نازل فرماتا ہی اور ہر جاندار کے لیے اس سے رزق کا
مقدور پر زراعت اگاتی ہے لیکن پانی کا ہر قطرہ اور زمین کا ہر نمو ہر لمحہ اسی کے تسخیر قدرت کے تحت میں واقع ہوتا ہے کسی کو
علم نہین کہ کس قدر قطرات ہونگے اور زمین کو معلوم نہین کہ کتنے دانہ نکلینگے لیکن حق عزوجل نے ہر چیز کو مقدر فرمایا ہی پس وہ
وزمین سے رزق دیتا ہی اور عرب کے بت پرست اس امر کے معتقد تھے پس فرمایا کہ ان سے کہہ کہ یہ رزق اس حسن صنعت سے تمکو کون دیتا ہے
- **قُلِ اللّٰہُ** - کہہ دے کہ اللہ تعالے **ف** یعنی مشرکین اگر شرم یا لجاجت سے زبان سے نہ کہین تو خود ہی کہدے اسواسطے کہ
اسکے کوئی جواب ہی نہین ہے اور جہان ایسا جواب منحصر و متعین ہو تو وہ جسکا جی چاہے کہدے - پھر جب قطعی ہوا کہ اس قدرت و عظمت
سے ہم سب کا خالق رازق وہی حق عزوجل ہے تو مشرکون پر فرض ہوا کہ اسی کی طرف رجوع لاوین اور اسکو لا الٰہ الا اللہ پہچانین -
مترجم کہتا ہے کہ اس زمانہ مین ایک گروہ احمق دہریہ نیچریہ ہے کہ انکو اتنی بھی سمجھ نہین ہی جو عوام مشرکین کو حاصل تھی اور نیچری خود
نہین جانتا کہ وہ کیا اعتقاد رکھتا ہی اور سابق زمانہ مین فرقہ دہریہ تھا کہ وہ اس بات کا قائل تھا کہ دہر یعنے گردش زمانہ سے یہ سب امور
واقع ہوتے ہین پس اگر یہی اس فرقۂ نیچریہ کا مذہب ہے تو وہ مدت ہوئی کہ بدلائل قاطعہ باطل کردیا گیا اور مقدمہ مین مترجم نے
اس فرقہ کے اصول اصلیہ کو باطل کردیا ہے اور جسکو ذرہ بھی عقل ہے وہ ان حمقا کے باطل کرنے مین کسی دلیل کا محتاج نہین ہے
کیونکہ ہر چیز کے واسطے علت و سبب ضروری ہے اور جب تک کوئی شے اپنی ذات مین محتاج ہے وہ کسی چیز کی علت نہین ہوسکتی ہے
اور تمام عالم حادث بدیہی محتاج ہے تو کوئی دوسرے کی علت موجدہ نہین ہوسکتی ہے پس اگر دہر ند کور جسکو وہ علت قرار دیتا ہی وہ
کامل ہے بجمیع وجوہ اور اسکو اپنی ذات مین کوئی احتیاج نہین ہے تو بیفائدہ اسنے دہر نام رکھا اسی واسطے حدیث مین وارد ہوا
کہ الدہر ہو اللہ - یعنے دہر کوئی چیز نہین ہے جو فاعل خالق قادر مختار ہو وہی اللہ تعالے ہے اور اگر دہر مذکور خود محتاج غیر مستقل ہے
تو ہم نے بیان کردیا کہ وہ علت موجدہ نہین ہوسکتا ہے فافہم - بالجملہ جب تمہارے واسطے خالق رازق وہی اللہ تعالے ہے تو اسیکے
واسطے الوہیت کے قائل ہوجاؤ اور شرکا کا زعم درمیان مین محض لغو و باطل ہی - **وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى
أَوْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ** - اور ہم یا تم ضرور ہدایت پر ہین یا کھلی گمراہی مین ہین **ف** یعنی ہم اور تم دو فریق ہین
پس ہم توحید پر ہین اور تم شرک پر ہو پس لامحالہ ہم دونون مین سے ایک حق پر ہے اور دوسرا باطل ہے کیونکہ دونون باہم متضاد ہین تو
دونون حق پر یا دونون باطل پر نہین ہوسکتے ہین اور جب ہم نے توحید کے واسطے برہان قائم کی اور تمہارا شرک باطل کردیا تو
تم باطل و گمراہ ہو - قتادہ رح نے کہا کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکون کو اسیطور پر سمجھایا تھا کہ واللہ ہم اور تم ایک
امر پر نہین ہین بلکہ ہم دونون مین سے ایک فریق ضرور ہدایت پر ہے - مترجم کہتا ہے کہ یہ بطریق شک نہین تھا بلکہ
کرنیکی جانب توجہ دلانی منظور ہی لہذا عکرمہ و زیاد ابن ابی مریم نے کہا کہ اسکے معنی یہ ہین کہ ہم تو ہدایت پر ہین اور تم
گمراہی مین ہو - مترجم کہتا ہے کہ اسکی نظیر وہ ہی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مشرکین کے
جاتا ہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انکو سمجھایا کہ ہم اور تم دو فریق مین سے ہم اس بات کے
نیکون کو ثواب اور بدون پر عذاب ہی اور تم اس بات کے قائل ہو کہ

Marfat.com

...ہے تو ہم کہتے ہین کہ ہم ہی راہ مستقیم پر ہین اور اسکی بدیہی دلیل یہ ہے کہ ہم دونون مین سے ایک ضرور سچا ہی پس اگر فرض کرو سچے ہو تو ہمارا کیا نقصان ہوگا اسواسطے کہ عمدہ کھانا و عمدہ لباس ہم نے بھی کھایا پہنا ہان سور کا گوشت وغیرہ نجاسات مین البتہ ... او وہ نہین ہوئے تو ہمین اسکا کچھ افسوس نہوگا اور اگر ہم وہان سچے نکلے تو اپنی حالت تبلاؤ کہ بیشک تم خواری و عذاب شدید مین پڑ جاؤ گے پس تم پر فرض ہے کہ جو ہم کہتے ہین اسطرف آؤ تاکہ اس مہلک واقعہ سے بچو۔ پھر اللہ تعالے نے خبیث مشرکون سے ... انکی بریت کا حکم فرمایا بقولہ تعالے **قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝** ... کہدو کہ جو ہمنے جرم کیا تم اُس سے نہین پوچھے جاؤ گے اور جو تم کرتے ہو ہم اُس سے نہین پوچھے جائین گے پس اگر تم نے رسالت و توحید مین ہماری تکذیب کی تو ہم تمسے بری ہین اور تم ہمسے بری ہو۔ **قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا** ۔ کہدے کہ ہم دونون کو ہمارا رب جمع فرماویگا۔ **ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ** ۔ پھر

ف یعنی قیامت کے روز میدان واحد مین ہم سبکو ہمارا رب جمع فرماویگا۔ ... ہمارے درمیان عدل کے ساتھ حکم فرماویگا۔ **وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ** ۔ وہ خوب جاننے والا حاکم ہے ف کوئی ذرہ اُس سے پوشیدہ نہین ہے پس جسنے جیسا عمل کیا اوسکا عوض پاویگا اگر ایمان توحید ہے تو اُسکا ٹھکانا جنت ہے وہ کبھی دوسرے ٹھکانے یعنے جہنم مین ہمیشہ نہین رہ سکتا ہے اگرچہ بعض گناہگار پہلے آگ سے پاک کیا جائے تب اپنے وطن جنت کو بھیجا جاویگا اور جو مشرک کافر ہے اُسکا ٹھکانا جہنم ہے وہ کبھی دارالسلام جنت مین نہین جا سکتا ہی کیونکہ یہ دونون ضد ہین تو اسیطرح دونون کے ٹھکانے بھی باہم ضد ہین پھر اگر آج تم نہین مانتے ہو تو عنقریب تمکو اُس دن معلوم ہو جائیگا کہ سعادت ابدی کسکے واسطے ہی حالانکہ تم محض مہمل خیال اور اُس عذاب شدید مین گھستے ہو کیونکہ اللہ تعالے کی وحدانیت و الوہیت ظاہر ہے مگر تم اُسکے ساتھ کچھ شریک بھی بناتے ہو پس اپنے خالق عزوجل کی شان پاک مین بہتان باندھکر جہنم اختیار کرتے ہو اور سمجھتے نہین کہ یہ محض بہتان ہے **قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ** کہدے کہ مجھے وہ لوگ دکھلاؤ تو جنکو تم نے اللہ تعالے کے ساتھ ساجھی بناکر ملایا ہے ف یہ تو سب مخلوق الٰہی ظاہر ہے بھلا اُنکی پیدا کی ہوئی کوئی چیونٹی کوئی مکھی کوئی پتی کوئی تنکا تک دکھلاؤ یا وہ فقط تمہارے خیال ہی خیال مین ہے کہ یہ لوگ ساجھی ہین ۔ **كَلَّا** ۔ ہرگز نہین ف بھلا کہین اللہ تعالے کا کوئی نظیر و شریک ہو سکتا ہے تم محض جھوٹے ہو بلکہ تم اپنے نفس کے دماغی تصورات پر ایمان لائے ہو جو تمہارے نفس ... نے ... تمہارے دماغ مین مکڑی کیطرح جالا تانا ہی حالانکہ وہ درحقیقت محض باطل ہی **بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝** بلکہ الوہیت والا تو وہی اللہ غزیز حکیم ہے

ف اسی نے اپنی الوہیت سے حکمت کاملہ کے ساتھ تمام مخلوقات کو اپنے قبضۂ قدرت مین مسخر فرمایا ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحقیق رسالت عامہ کا اعلان فرمایا بقولہ تعالے

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

اور نہین بھیجا ہمنے تجھکو مگر کافی واسطے سب لوگون کے خوشخبری دینے والا و ڈرانیوالا اور لیکن بہت لوگ نہین جانتے

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ

... کب ہے یہ وعدہ اگر ہو تم سچے کہدے واسطے تمہارے وعدہ ہی ایکدن کا

لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ۝

... اوس سے ایک گھڑی اور نہ آگے بڑھو گے

ع ۳ ۹

مشرکین میں سے بہت سے یہود و نصاریٰ وغیرہ نے اپنے ہوسات کی پیروی کی [illegible]
ہیں لیکن جیسے انبیاء سابقین ہوتے تھے کہ ایک قوم کے واسطے خاص ہوتے تھے [illegible]
باطل اُن میں سے بہتوں پر کام کر گیا اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا کر اپنے [illegible]
ہوئے حالانکہ اگلی کتابوں میں آپ کی نبوت عامہ صریح منصوص تھی۔ اور اگر ان کتابوں کو ان کے [illegible]
تعالیٰ نے صریح قرآن میں فرمایا۔ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا
ہم نے تجھے بھیجا نہیں مگر کافۂ ناس کے واسطے درحالیکہ تو بشیر و نذیر ہے ف یعنے ہمنے تجھکو کسی قوم کے واسطے [illegible]
کیا بلکہ جمیع لوگوں سب کے لیے بشیر و نذیر بھیجا کہ جو تیری اطاعت کرے اُسکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت جنت دے [illegible]
اور جو نافرمانی کرے اُسکو یہ خوف سنادے کہ بیشک اللہ تعالیٰ اُسکو جہنم میں ہمیشہ کے لیے خوار کریگا۔ مترجم کہتا ہے [illegible]
تحریفات کے موجودہ انجیل کے ترجمہ میں بھی موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو آگاہ کیا کہ میرے بعد اللہ تعالیٰ کا
ایک بزرگ محبوب بندہ آویگا اُسکی زبان اللہ تعالیٰ کی شریعت ہوگی اور وہ بدکاروں کو ہانک کر آگ میں جھونک دیگا [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت سے محامد بیان فرمائے از انجملہ یہ ہے کہ میں اُسکی جوتی کا تسمہ باندھنے کے لائق نہیں
ہوں مترجم کہتا ہے کہ گمراہ نصرانیوں نے اسکے یہ معنی لگائے کہ وہ روح القدس ہوگا چنانچہ بعضیرے اُسکے انتظار میں بیٹھے ہیں
حالانکہ یہ محض باطل ہے کیونکہ بالاتفاق روح القدس کے واسطے کوئی انسانی صورت نہوگی اور نہ اُسکی زبان شریعت ہوگی اور
نہ وہ عربی جوتیاں پہنیں کہ جنمیں تسمہ باندھا جاتا ہے۔ اور تعجب یہ ہے کہ نصرانیوں نے اول تو مسیح کو بیٹا بنایا پھر روح القدس کا
اتنا مرتبہ بڑھایا اور پہلے تو بیٹے کی شریعت دائمی کے قائل ہوئے پھر یہ عقیدہ جمایا کہ روح القدس کی زبان شریعت ہوگی اللہ
جسکو ذرا بھی عقل و انصاف ہے وہ اِن گمراہوں کی ہٹ دھرمی پر بہت افسوس کریگا اور حق یہ ہے کہ جمیع بشارات [illegible]
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صادق ہیں۔ محمد بن کعب القرظی نے کہا کہ قولہ تعالیٰ کافۃ للناس۔ یعنی عامۃ [illegible]
کیجانب بھیجا۔ قتادہ رح نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرب و عجم سب کے واسطے رسول بھیجا ہے
پس جسنے آپکی اطاعت کی وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم ہے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ [illegible]
لوگ دانش نہیں رکھتے ہیں ف بلکہ جانوروں کیطرح بےعقل جاہل ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا [illegible]
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسمان والوں پر اور انبیاء پر فضیلت دی ہے لوگوں نے عرض کیا کہ اے ابن عباس [illegible]
کیونکر فضیلت ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر پیغمبر کو اسکی قوم کی تعلیم کے واسطے [illegible]
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے فرمایا وما ارسلناک الا کافۃ للناس۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
واسطے بھیجا۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے علم شریف بیان فرمایا [illegible]
جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں [illegible]
کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں ہیں مجھے ایک مہینہ کی راہ تک رعب سے فتح دی گئی ہے اور زمین [illegible]
میری امت میں سے جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آوے وہاں نماز پڑھ لے اور میرے [illegible]

Marfat.com

[illegible] ہے اور مجھ شفاعت عطا ہوئی ہے اور سابق پیغمبر اپنی قوم کے واسطے
[illegible] سب لوگوں کے واسطے بھیجا گیا ہون (الصحیحین) اور دوسری حدیث مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
[illegible] جانب بھیجا گیا (الصحیح) اسود و احمر کی تفسیر مین مجاہد رح نے کہا کہ مین جن وانس کیطرف
[illegible] عرب و عجم کیطرف بھیجا گیا ہون — ابن کثیر رح نے کہا کہ یہ دونون تفسیرین صحیح ہین یعنے آنحضرت
[illegible] کی بعثت جن وانس و عرب و عجم سب کیطرف ہے مترجم کہتا ہے کہ سوائے عرب کے جو کچھ ہے وہ عجم ہے
[illegible] نے قیامت کے بارہ مین کافرون کا وہم بیان کیا بقولہ تعالے۔ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ
[illegible] صَادِقِينَ ۝ اور کفار کہتے ہین کہ یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو ف۔ کہ وعدہ قیامت آنیوالا ہے
[illegible] کافرون کو قیامت کی فکر تھی حالانکہ انکے واسطے وہی قیامت ہے جب مرین اسی واسطے حدیث مین آیا۔ من مات
فقد قامت قیامتہ۔ یعنی جو مرا اسکی قیامت قائم ہوگئی۔ حر۔ کیونکہ جس حال پر مرا ہے اسی حال پر اُٹھایا جائیگا پس جو کچھ
[illegible] ہے وہ ابھی ظاہر ہوجائیگا۔ اسیواسطے حدیث مین آیا ہے کہ کفار بعد موت کے دعائین مانگینگے کہ الٰہی قیامت قائم
[illegible] بیان اس دلیری سے کہتے تھے کہ یہ وعدہ کب آویگا۔ قُل لَّكُم مِّيعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَأْخِرُونَ
عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ۝ کہدے کہ تمھارے واسطے ایسے ایک روز کی میعاد محدود ہے کہ نہ اس
ساعت پیچھے ہوگے اور نہ پہل کروگے ف۔ یعنی وہ میعاد ایسی محدود معین ہے کہ نہ اس سے ایک ساعت
[illegible] سکے اور نہ ایک ساعت تقدیم ہوسکے۔ بعض مفسرین نے کہا کہ اس سے مراد یوم قیامت ہے اور یہ بھی صحیح ہے
قیامت کا جو وقت محدود ہے اس سے ایک ساعت بھی تقدیم و تاخیر نہ ہوگی اور بعض نے کہا کہ اس سے مراد وقت
موت ہے جو قیامت کا پاترا ہے

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن نُّؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ
کہنے لگے منکر ہم ہرگز نہ مانین گے یہ قرآن اور نہ اس سے اگلا

يَدَيْهِ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ
اور کاش کہ تو دیکھے تو عجب کہ ظالم کھڑے کیے جاوینگے نزدیک پروردگار اپنے کے پھیرینگے بعضے انکے طرف

بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنتُمْ
بعضے کہینگے وہ لوگ کہ ناتوان گنے گئے تھے واسطے انکے جو تکبر کرتے تھے اگر نہوتے تم البتہ

لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ۝ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ
کہینگے وہ لوگ کہ تکبر کرتے تھے واسطے انکے جو ناتوان گنے گئے کیا

صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُم ۖ بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ ۝ وَقَالَ
ہدایت سے پیچھے کہ آئی تمہارے پاس بلکہ تھے تم قوم گنہگار اور کہینگے

الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا
وہ لوگ کہ ناتوان گنے گئے واسطے انکے کہ تکبر کرتے تھے بلکہ مکر کرتے تھے رات کو اور دن کو جب ہم کو حکم کرتے تھے

Marfat.com

أَنْ نَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ أَنْدَادًا ۭ وَأَسَرُّوا النَّدَا[illegible]

یہ کہ کفر کریں ساتھ اللہ کے اور مقرر کریں ہم اسکے اللہ کے شریک اور چھپاوینگے پشیمانی

وَجَعَلْنَا الْأَغْلٰلَ فِيْٓ أَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ [illegible]

اور کرینگے ہم طوق بیچ گردنوں اُن لوگوں کے کہ کافر ہوئے نہیں جزا دیئے جاوینگے

يَعْمَلُوْنَ ۝

عمل کرتے

کفار و مشرکین کو انکار آخرت مین یہان تک اصرار تھا کہ امر آخرت جو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم تک جمیع انبیاء علیہم السلام و جمیع طبقات اُمم ایمانی سے بذریعہ کتب الٰہیہ کے متواتر دلیل سے ثبوت ہوکر قطعی ثبوت تھا قطعی خبر سے انکار کرتے اور قرآن مجید و دیگر کتب الٰہیہ سابقہ مین اسکا وقوع قطعی تھا تو اُس سے بکلیہ انکار کرتے پر مصر ہوتے چنانچہ تعالےٰ نے فرمایا۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ - اور اُن لوگون نے جو کافر ہے ہین کہا کہ ہم ہرگز اِس قرآن پر ایمان نہ لاوینگے اور نہ اسپر جو قرآن سے پہلے موجود ہے ف یعنی توریت و انجیل و غیرہ کتب سابقہ پر جو قرآن کی پیشوائی کے طور پر موجود تھین کسی پر ایمان نہین لاوینگے کہ قیامت و دار آخرت برحق ہی ۔ اور شاید کہ بین یدیہ سے وہ امور مراد ہون جو نزول قرآن کے سامنے آنیوالے ہین یعنی قرآن مجید جن امور کو بتلاتا ہے کہ وہ عنقریب آنے والے ہین اور پیش نظر ہونے والے ہین مانند قیامت و دوزخ و جنت وغیرہ جس کا فروان اصرار کیا کہ کسیطرح دار آخرت و اُسکے متعلقات پر ایمان نہین لاوینگے پس اللہ تعالےٰ نے تہدید فرمائی کہ آخر حضور الٰہی مین یہ کیسے ذلیل ہونگے اور آج جو بعضے سردار اور بعضے تابع بنی ہین یہ سب آپس مین دشمن ہوجائینگے بقولہ تعالےٰ - وَلَوْ تَرٰٓى إِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضِ ۨ الْقَوْلَ ۚ - کاش تو دیکھتا جبکہ ظالمین رب کے حضور مین کھڑے کیے جائینگے درحالیکہ اِن مین سے بعضے بجانب بعض دیگر کی باتون مین مراجعت کرینگے ف اس حالت مین تو اونکو دیکھے تو تجھی اُنکی حالت مکروہ و ذلیل و خوار کا بہت خراب منظر نظر آوے کیونکہ یہ لوگ بحالت حیرت رب کے غضب و لعنت کے موقف مین اسطرح کھڑے کیے جاوینگے کہ اُنکی آنکھون پر لعنت کا پردہ ہوگا اور عذاب اِن لوگون کے پیش نظر ہوگا اِس حالت مین کفار کے دونون فریق مستضعفین و مستکبرین باہم ایک دوسرے کو لعنت ملامت کرینگے مستضعفین [illegible] سمجھکر تابع بنالیے گئے تھے اور مستکبرین وہ لوگ جو سردار بنے تھے اور اُنکی باہمی ملامت کا بیان یہ ہے کہ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ۝ - مستضعفین [illegible] جو مستکبرین تھے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم بیشک مومن ہوجاتے ف یعنی اسدن یہ بیوقوف تابعین [illegible] مانند ابوجہل وغیرہ سے بطور عتاب کہینگے کہ ہم تو تم لوگون کو یہ سمجھے تھے کہ جیسے دنیا کی [illegible] صنعتین ظاہر کرنے والے بڑے جتھے و جماعت کے لوگ ہو اسیطرح تمکو معرفت الٰہی مین [illegible] نہین جانتے تھے کہ دنیا و آخرت کا معاملہ برعکس ہے حتی کہ جو شخص دنیا مین جسقدر [illegible]

[illegible] ہلوگ ایسا ہوتا کہ تمھارے تابع ہوگئے پھر ظاہر ہوا کہ تم نفس ایج ہو حالانکہ تمہاری ہی ذات
[illegible] آیات بینات چھوڑ دین جو اللہ تعالےٰ کے رسول لائے تھے پس اگر تم منحوس نہ ہوتے
[illegible] کی تصدیق کرکے اللہ تعالےٰ کی توحید پر ایمان لاتے۔ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا
لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا۔ اور کہین گے یعنے جواب دین گے مستکبرین اُن لوگون کو جو مستضعفین یعنے تابع
[illegible] العراض میں پھر شک نہین ہے۔ أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ۔
[illegible] ہدایت سے روکا تھا ف اور ایمان سے باز رکھا تھا۔ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ۔ بعد ازان کہ ہدایت
[illegible] ف پس اگر تم ایمان لانے والے ہوتے تو وہ تمھاری دل مین اُتر آتی اور ہم تمھاری دلی بات کو کیونکر
[illegible] سکتے تھے پس یعنے تو ظاہر مین تمکو سطرح بہکایا اور پھسلایا تھا ولیکن نور ایمان تمھارے دلمین اتر آنے سے ہم روک نہین
سکتے تھے تو یہ نہین ہوا کہ ہماری وجہ سے ایمان تمھارے دل مین نہ آیا ہو بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ ۝ بلکہ تم خود ہی مجرم تھے
[illegible] ظلم پر اصرار کرنے والے تھے جب رؤسا نے یہ جواب دیا تو پھر تابعین نے اُسکو رد کرنا چاہا۔ وَقَالَ الَّذِينَ
اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ۔ اور مستضعفین نے مستکبرین کو
کہا کہ نہین بلکہ رات و دن کے مکر نے ف قتادہ و زید بن اسلم نے کہا یعنی بل مکرکم باللیل والنہار۔ یعنے برابر
رات و دن تمھارا مکر ہماری ساتھ رہا خلاصہ یہ کہ مستضعفین نے مستکبرین کو جواب دیا کہ یہ جو تم کہتے ہو کہ ہم ہدایت آنیکے بعد
تمھاری دل مین یقین پیدا ہونے کو نہین روک سکتے تھے تو یہ بات نہین ہے کیونکہ یقین اگرچہ کوئی نہین روک سکتا لیکن تمنے
ایسی حرکات کین کہ جنکی وجہ سے ہماری دل نے اُس یقین کو قبول نہ کیا بلکہ رات و دن تمھاری مکاری کی گفتگو سے ہم دھوکا
کھا گئے اور ہم نے اُس یقین کو اپنے دلمین جگہ نہ دی۔ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَن نَّكْفُرَ بِاللَّهِ۔ یعنے تم اپنا شب و روز کا
وہ مکر ہمارے حق مین یاد کرو جبکہ تم ہمکو سمجھایا کرتے تھے کہ ہم اللہ تعالےٰ سے کفر کرین ف اور کہتے تھے کہ یہ دنیا ہمیشہ سے یون ہی
چلی آتی ہے اور ہم صریحاً آنکھون سے دیکھتے ہین کہ جو مرا وہ خاک ہوگیا نہ کوئی عذاب ہے نہ ثواب ہے اور مدتون سے یہ خیالات سنتے
آئے ہین حالانکہ اُسکا منشا تو یہ تھا کہ اس بہانہ سے ایک قوم مین باہم اتفاق پیدا ہو جاوے تاکہ وہ دنیا مین ترقی کرین اور ایک
عقلمند بالغ کا آدمی ہر زمانہ مین ایسا قانون بنا سکتا ہے اور دراصل یہی دنیا مقصود ہوتی ہے کہ اُسکی آرائش مین جہان تک ممکن ہے
[illegible] ہو کر وہ کردو دیکھا نہ کھیلو کھاؤ تمام کوشش سے مال دنیا پیدا کرو پھر اپنے بدن کی تندرستی مین صرف کرو اور یہی قاعدہ ہے
[illegible] ہے بصیرت مالندار کو اسکا مالک اچھی غذا سے توانا و تندرست رکھتا ہے اور اگر اللہ تعالےٰ نے کوئی آخرت رکھی ہوتی تو وہ
[illegible] بھلا دیا تی اور کیونکر بوسیدہ ہڈیان اُٹھکر آدمی بنینگی یہ خیال بالکل محال ہے پس جو کچھ تمھارا جی چاہے ابنی خواہش کو
[illegible] کرو اور بعضے تمام کفار کہتے کہ تمھاری مناسبت کے لیے فلان فلان آلہ ہین تو وہ تمھاری حاجت روائی کے واسطے
[illegible] وسیلہ ہین کیونکہ تم اللہ تعالےٰ کے یہان رسائی نہین رکھتے ہو۔ مترجم کہتا ہے کہ جسنے سوائے حکم الٰہی عزوجل
[illegible] مانا تو اسکو اسنے ہمسر بنایا خواہ اپنے نفس کا کہنا مانے یا بتون کا یا کسی رئیس و سردار کا کہنا مانے یہ سب
[illegible] شرک ہی ہے۔ وَنَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا۔ اور یہ کہ ہملوگ اللہ تعالےٰ کے واسطے انداد بناوین

ف — یعنی تمھاری مکر مین سے یہ بھی تھا کہ تم ہکو اللہ تعالے سے کفر کرنا [illegible]
بنانا بتلاتے تھے — مترجم کہتا ہو کہ جس شخص نے جانا کہ حکم خالص اللہ تعالے [illegible]
خواہ کسی شخص کا کہنا نہین مانیگا بلکہ جب اُسکا نفس یا کوئی شخص اُس سے کسی کام کے [illegible]
حکم دکھلاوے تب اُسکو مانونگا اور اگر اُس نے شہوات مین مان بھی لیا تو اپنے اعتقاد [illegible]
تھے کہ جبھی شہوت کا جوش کم ہوا تو نادم ہوکر توبہ کرنے لگتا ہے بس یہ تو موحد [illegible]
اصول یہ ہو کہ اللہ تعالے کے واسطے منقاد نہین ہے اور اُسکے حکم کے واسطے گردن نہین جھکاتی [illegible]
ہوکر انکے بہت اقسام ہین بعض تو بتون یا مسیح یا بھوت پریت وغیرہ یا کسی ولی وغیرہ کی پرستش کرتے ہین [illegible]
لیکن اُسکا حکم شریعت نہین بلکہ اپنی رائے سے اُسکی نسبت خیالات لگاتے ہین اور یہی درحقیقت اپنی [illegible]
ہین کہ کسی رئیس یا درویش مخالف شرع یا معشوق کافر وغیرہ کی باتون کا مطیع ہو پس یہ سب شرک اور [illegible]
ذرائع کو چھوڑ کر سیدھا اپنے نفس کا تابع ہو اور جو کچھ اُسکا نفس کہے وہی اُسکو سچ معلوم ہو اور یہی اقسام مشرکین [illegible]
ہے چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا من اتخذ الٰہہ ھواہ — یعنی ایسے شخص کو تو نے دیکھا جسنے اپنے نفس کو اپنا معبود [illegible]
حدیث عدی ابن حاتم رضی اللہ عنہ مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی — اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا
من دون اللہ والمسیح بن مریم الآیہ — یعنی نصرانی مشرکون نے اور یہود نے احبار و راہبون کو اپنے رب بنا لیے ہین تو مین نے عرض کیا
کہ مین بھی جب نصرانی تھا تو ہم لوگ اُنکو اپنا رب تو نہین بناتے تھے — آپ نے فرمایا کہ کیا یہ بات نہین تھی کہ جو کچھ وہ لوگ حکم
کرتے وہی تم اپنا ایمان جانتے تھے — عدی نے کہا کہ جی ہان یہ بات تو ضرور تھی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
پھر یہی تو رب بنانا ہوا — (رواہ الترمذی وغیرہ مطولا) اور واضح ہو کہ آیت مین تنبیہ ہو کہ دنیا مین جن وجوہ سے کافر لوگ [illegible]
ہوکر راہ حق سے مخالف و دشمن بنتے ہین یہی باتین آخرت مین اُن کے واسطے عداوت و لعنت کا سبب ہونگی واسروا
النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۚ اور چھپائی ندامت جب اُنھون نے عذاب دیکھا ف — یہ معنی
ہین کہ ندامت کھل گئی جب اُنھون نے عذاب دیکھا — بالجملہ مشرکین تابع و متبوع سبھی اپنے گذشتہ حالات سے نادم
ہوئے جب اُنھون نے دیکھا کہ کوئی عذر و حجت نہین چل سکتی ہے — کیونکہ جو کچھ اعمال کیے وہی انکے سامنے موجود ہین وجعلنا
الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا — یعنی اللہ تعالے فرماتا ہو کہ ہم نے اُن لوگون کی گردنون مین
جو کافر بنے تھے زنجیرون دار طوق ڈالے ف — یعنی طوق عذاب جو آتشی ہین [illegible]
پیچ رکھتا تھا پس اللہ تعالے نے اُن پر کچھ ظلم نہین فرمایا بلکہ جو کچھ اُنھون نے اپنے واسطے [illegible] هل
يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اور بدلا کچھ اور بھی بدلا دیے جاوینگے سواے [illegible]
بلکہ ہر ایک کو وہی بدلا ملیگا جو اُسنے کیا ہے پس کافرون مین سے سرکشون نے جو [illegible]
مومنون کو دکھ پہونچایا اور سرکشی سے اپنے تابع کافرون کو دبایا تو کل کامون کی جزا [illegible]
تابع کافرون نے اُنکا حکم اپنے اوپر مانا اور اُنکو اپنا رب بنایا اور انکی حکم کے خلاف [illegible]

... حدثنا ... بن ابی النضر احدثنا محمد بن سلیمان بن الاصبہانی عن ابی سنان ضرار
... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
... جہنم کی لپیٹ ان سے ملتی ہیں وہ انکو ایک تھپیڑا مار دیگی تو ان کے تن پر جہاں کہیں کچھ
... کہتا ہے کہ یہ اسناد حسن ہی اگرچہ ضرار بن صرد میں کلام ہی سعد حدثنا ابی حدثنا احمد بن
... عن الحسن بن یحیی الخشنی قال الخ — یعنی ابو حاتم رح نے اس سلسلہ مشائخ صوفیہ سے روایت
... فرمایا کہ جہنم میں کوئی دار یا مغار یا غل یعنی طوق یا قید یعنی بیڑی خالی ہیں اور نہ کوئی زنجیر ہی مگر ہر ایک پر
... واسطے ... ہوگی — احمد بن ابی الحواری نے کہا کہ پھر میں نے جا کر حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ
... کی تو وہ روئے پھر کہا کہ افسوس ہی بھلا اسکا کیا حال ہوگا جسکے حق میں یہ سب چیزیں جمع کر دیجاویں گی پس
... میں بیڑیاں ڈالی جاویں گی اور اسکے ہاتھوں میں غل اور گردن میں زنجیر ڈالا جائیگا پھر وہ جہنم میں مغار کے اندر جھونکا جائیگا
... (رواہ ابن ابی حاتم) پھر اللہ تعالے نے اہل کفر کے دنیاوی گمراہی کا دستور قدیم بیان فرمایا بقولہ تعالے

وما أرسلنا في قرية من نذير إلا قال مترفوها إنا بما أرسلتم به كافرون
اور نہیں بھیجا ہم نے کسی بستی کے کوئی ڈرانے والا مگر کہا دولتمندوں اسکے نے تحقیق ہم ساتھ اس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اسکے کافر ہیں

وقالوا نحن أكثر أموالا وأولادا وما نحن بمعذبين ۝ قل إن ربي يبسط
اور کہا انہوں نے ہم زیادہ بہت مال میں اور اولاد میں اور نہیں ہم عذاب کیے گئے کہہ تحقیق پروردگار میرا کھولتا ہے

الرزق لمن يشاء ويقدر ولكن أكثر الناس لا يعلمون ۝ وما أموالكم ولا
رزق واسطے جسکے چاہتا ہے اور بند کرتا ہے اور لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اور نہیں مال تمہارے اور نہ

أولادكم بالتي تقربكم عندنا زلفى إلا من آمن وعمل صالحا
اولاد تمہاری وہ چیز کہ نزدیک کریں تمکو نزدیک ہمارے نزدیک کرنا مگر جو شخص کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے

فأولئك لهم جزاء الضعف بما عملوا وهم في الغرفات آمنون ۝
پس یہ لوگ واسطے انکے ہی بدلا دوگنی بسبب اسکے جو کیا انہوں نے اور وہ بیچ بالاخانوں کے نڈر رہوں

والذين يسعون في آياتنا معاجزين أولئك في العذاب محضرون ۝
اور جو لوگ کوشش کرتے ہیں بیچ نشانیوں ہماری کے واسطے عاجز کرنیکے یہ لوگ بیچ عذاب کے حاضر کیے جاوینگے

قل إن ربي يبسط الرزق لمن يشاء من عباده ويقدر له وما
کہہ تحقیق پروردگار میرا کھولتا ہے رزق کو واسطے جسکے چاہتا ہے بندوں اپنوں سے اور تنگ کرتا ہی واسطے اسکے اور جو

أنفقتم من شيء فهو يخلفه وهو خير الرازقين ۝
خرچ کرو تم کوئی چیز پس وہ بدلا دیتا ہے اور وہ بہت بہتر روزی دینے والا ہے

... بیان فرمایا کہ دنیاوی مال ومتاع وآل واولاد کی کثرت کو اللہ تعالے کی
... اللہ تعالے کے نزدیک بہت محبوب وپسندیدہ وصالح وعمدہ ہیں جبھی تو

اللہ تعالے نے ہمکو یہ سب نعمت عطا فرمائی ہے اور فقراء مومنین کو ذلیل سمجھے اللہ نے بہت بڑا فتنہ [illegible]
پناہ دی قال تعالی۔ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ [illegible]
إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ۝ اور ہمنے کسی قریہ مین کوئی نذیر نہین بھیجا [illegible]
کہ تم جسکے ساتھ بھیجے گئے ہو ہم اُس سے منکر ہین ف۔ اس آیت مین اللہ تعالے نے اپنے رسول [illegible]
کو تسلی فرمائی اور اگلی انبیاء کی نظیر فرمائی کہ تم توحش مت ہو اسواسطے کہ حکمت یون ہی چلی آتی ہے [illegible]
بھیجا اُسکا یہی انجام ہوا کہ وہان کے مترفین یعنے مالدار اترائے ہوئے لوگون نے رسالت آلہی کو قبول کرنے سے انکار کیا اور [illegible]
لوگ مانے جو ضعفاء و مساکین تھے جنکو مترفین اپنے نزدیک ناسمجھ و ضعیف رای خیال کرتے تھے چنانچہ نوح علیہ السلام کی قوم نے
کہا۔ وما نراک اتبعک الا الذین ہم اراذلنا بادی الرای۔ یعنی ہم تو دیکھتے نہین کہ کسی نے تیری اتباع کی ہو سوائے ان لوگون کے
جو ہم مین سب سے زیادہ رذیل سادہ لوح ہین۔ عو۔ اور اس بارہ مین بہت سے پیغمبرون کی قوم مترفین کے جوابات قرآن
مین مذکور ہین اور ابن ابی حاتم نے ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ دو شخص شریک تجارت تھے پس ایک تو شام
کیجانب گیا تھا اور دوسرا یہین رہا تھا پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو اُس نے وہان سے اپنے ساتھی کو
خط لکھکر آپ کا حال دریافت کیا پس اُسکے ساتھی نے اُسکو لکھ بھیجا کہ قریش مین سے کسی نے اُسکی اتباع نہین کی بلکہ فقط ایسے
لوگون نے اتباع کی جو اراذل و مساکین ہین پس جب یہ خط اُسکو پہونچا تو وہ اپنی تجارت چھوڑ کر اپنے ساتھی کے پاس آیا اور کہنے
لگا کہ مجھے اُس شخص کے پاس لیچل اور یہ شخص انبیاء سابقین کی کتابین پڑھتا تھا پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت
مین آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کس چیز کے جانب دعوت فرماتے ہین پس آپ نے اُس سے [illegible]
یعنے توحید و عبادت و مکارم اخلاق کی دعوت کرتا ہون تو اُس نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ آپ بیشک رسول اللہ ہین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے یہ بات کہان سے جانی تو اُس نے عرض کیا کہ کوئی پیغمبر کبھی مبعوث نہین ہوا
مگر اُنکا یہی حال ہوا کہ رذیل و مساکین لوگون نے اُسکی اتباع کی۔ ابو رزین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر یہ آیت نازل ہوئی
وما ارسلنا فی قریۃ من نذیر الا قال مترفوہا انا بما ارسلتم بہ کافرون۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس شخص کو [illegible]
بھیجا کہ اللہ تعالے نے تیرے قول کی تصدیق نازل فرمائی ہے (رواہ ابن ابی حاتم) مترجم کہتا ہے [illegible]
حضرت صہیب رضی اللہ عنہ ہون۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ ہرقل قیصر روم نے جب ابو سفیان [illegible]
علیہ وآلہ وسلم کے بارہ مین سوالات پوچھے اور ہر ایک جواب سے یہ بات نکالی کہ بیشک وہ پیغمبر [illegible]
یہ بھی ہے کہ مین نے تجھسے دریافت کیا تھا کہ بھلا اشراف قوم نے اُسکی اتباع کی ہے یا ضعفاء نے [illegible]
بلکہ ضعفاء نے اتباع کی ہے اور یہی دلیل ہے کہ وہ پیغمبر حق ہین اسواسطے کہ رسولون کی اتباع [illegible]
(کما رواہ البخاری وغیرہ مطولا) بالجملہ اللہ تعالے نے آگاہ فرمایا کہ پیغمبر [illegible]
کفر و انکار کیا۔ وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ [illegible]
کہ ہم لوگ اموال و اولاد مین سب سے زیادہ ہین اور ہم کبھی عذاب نہین دئے [illegible]

Marfat.com

[illegible] پر افتخار کیا اور یہ اعتقاد باندھا کہ جب اللہ تعالے نے اُنکو اسطرح اموال و اولاد کثیر عطا فرمائی ہین تو وہ
[illegible] محبت فرماتا ہے اور اُنکو اچھا شمار کرتا ہے پس جب دنیا مین اُنکو اسطرح دیا تو آخرت مین اُنکو عذاب نہین کریگا حالانکہ
[illegible] یہ بیان جیسا اللہ تعالے فرماتا ہے ۔ ایحسبون انما نمدہم بہ من مال وبنین نسارع لہم فی الخیرات بل لایشعرون ۔ یعنی
[illegible] گمان کرتے ہین کہ یہ جو ہم نے اُنکو مال و اولاد کی بڑھاوری دی تو کیا ہم اُنکے واسطے نیکیان پہونچانے مین جلدی کرتے
[illegible] بلکہ اُنکو شعور نہین ہے ۔ ح ۔ بلکہ اللہ تعالے نے فرمایا ۔ فلا تعجبک اموالہم ولا اولادہم انما یرید اللہ
[illegible] بہا فی الحیوۃ الدنیا و تزہق انفسہم وہم کافرون ۔ یعنی اب تو اُنکی اموال پر تعجب نہ کیجیو نہ اُنکی اولاد پر تعجب کیجیو کہ اللہ تعالے
[illegible] دنیاوی زندگی مین ان لوگون کو بوجہ مال و اولاد کے عذاب مین رکھے اور ایسی حالت مین انکی روح کھینچی جاوے
[illegible] کافر ہون ۔ ح ۔ اور اس بارہ مین آیات بہت ہین مترجم کہتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم جو کامل العقل و کامل المعرفت تھے
[illegible] مال و اولاد کی کثرت سے ڈرتے تھے کہ ایسا نہ ہو یہ ہمارے واسطے فتنہ ہو برخلاف اجہل کافرون کے کہ اترا کر تکبر کرنے لگے اور
[illegible] مال و اولاد کی کثرت اس امر کی دلیل ہے کہ ہم اللہ تعالے کے نزدیک بڑی مرتبہ والے ہین پس اللہ تعالے نے دونون باتونکو
[illegible] فرمایا اللہ تعالے ۔ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ۔ کہدے کہ میرا رب روزی
[illegible] دیتا ہے جسکے واسطے چاہتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے ف جسکے واسطے چاہتا ہے کیونکہ رزق اموال دنیاوی
[illegible] متاع ہین اور دنیا کی دو حالتین ہین بعضے کافر ہین کہ آخرت مین اُنکے واسطے کچھ حصہ نہین ہے پھر اُن مین دو قسمین ہین بعضے
[illegible] مالدار ہوکر مفلسون کو ایذا پہونچانے کی نیت رکھتے ہین جیسے قوم مرہٹہ نے ہندوستان پر مسلط ہو کر مخلوقات
[illegible] کیا تھا تو اللہ تعالے اُنکے ہاتھ کو تاہ کر دیتا ہے اور بعضے ایسے ہین کہ اپنے واسطے بھی مال و متاع دنیاوی کی
[illegible] ہین مگر اسطرح کہ لوگون کو بھی تکلیفات جان و مال نہ پہونچین جیسے حکومت نصاری کا حال ہے پس معلوم ہوا
[illegible] دنیاوی اس امر کی دلیل نہین ہے کہ مالدار معزز ہے کیونکہ تمام دنیا اللہ تعالے کے نزدیک ملعون و حقیر و بیقدر ہے
[illegible] اللہ تعالے اپنے مومن بندون کو اس دنیا سے زیادہ نہین دیتا تاکہ وہ اس جنجال مین نہ پھنسے اور بعضے مومنونکو
[illegible] اموال دنیا بھی کثرت سے دیتا ہے تاکہ وہ دنیا کو خیرات کرکے آخرت حاصل کرین جیسے خلفاء صحابہ رضی اللہ عنہم
[illegible] اُنھون نے بندگان حق کے واسطے خوب لٹایا کہ وہ لوگ بیفکر ہو کر اللہ تعالے کی عبادت مین مصروف
[illegible] اپنے واسطے بہت زاہد و عابد رہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک مین بکثرت
[illegible] متواتر معروف ہے کہ وہ اپنی ذات سے زاہد متقی بدرجہ کمال رہے اور جب ملک شام کو تشریف
[illegible] ہر ایک نے آپکی دعوت کی اور آپ نے ہر ایک کی خاطر منظور فرمائی سوای حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ
[illegible] عنہ کی حالانکہ وہ سب امراء لشکر پر سردار تھے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا کہ آپ نے
[illegible] ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے امیر المومنین میری یہان آپکو رنج پہونچیگا آپ نے فرمایا کہ خیر تم دعوت
[illegible] آپ تشریف لائیے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے گھر پہونچے تو دیکھا کہ گھر مین
[illegible] سکے کہ اس سے اپنا تکیہ و بستر بنا لیتے ہین مترجم کہتا ہے کہ رات کا

Marfat.com

اکثر حصہ تو عبادت میں صرف ہوتا تھا پھر بستر کا اہتمام کی کیا ضرورت تھی پھر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ [illegible]
اور طاق میں سے خشک روٹی کے ٹکڑے اور بغیر پسا ہوا نمک اور پانی کا آبخورہ حاضر کیا جب حضرت عمر رضی اللہ [illegible]
تو روئے اور اٹھکر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگایا — حضرت ابو عبیدہ رضہ نے کہا کہ اے امیر المومنین [illegible]
کہ تم میرے یہان آکر آنسو بہاؤ گے حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ تم ہی میرے بھائی ہو اور مین دیکھتا ہون کہ باقی [illegible]
ہر ایک نے کچھ نہ کچھ دنیا سے حصہ لیا اور دنیا نے ان سے لیا سوائے تیرے کہ تو اپنے حال پر ہے — حضرت [illegible]
ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ہین جنھون نے فتوحات جہاد مین بکثرت مال پایا لیکن سب اللہ تعالے کی راہ مین [illegible]
معلوم ہوا کہ رزق و اموال دنیاوی کی کثرت یا قلت کسی شخص کی کرامت یا حقارت کی دلیل نہین ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی
حکمت کے اسرار کے موافق اسکی مشیت پر ہے — **وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ** o ولیکن بہتیرے
لوگ جانتے نہین ہین **ف** یعنی قلیل مومنین تو سمجھتے ہین اور کافر جو کثیر ہین وہ نہین سمجھتے ہین کیونکہ [illegible]
دنیا ہی کو مدار سمجھا ہے اور اللہ تعالے نے فرمایا **وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِىْ تُقَرِّبُكُمْ**
عِنْدَنَا زُلْفٰٓى o — اور تمھارے اموال اور نہ تمھاری اولاد ایسی خصلت ہین کہ وہ تمکو ہمارے نزدیک [illegible]
مرتبہ دین **ف** پس کوئی مالدار یا اولاد والا اپنے مال یا اولاد کی وجہ سے اللہ تعالے کے یہان مرتبہ قرب نہین [illegible]
اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا — سوائے اس شخص کے جو ایمان لایا اور نیک کام کیا **ف** پس اللہ تعالے
کے یہان منزلت کے واسطے ایسی صفت کے بندے ہین جو ایمان لائے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا مانکر اللہ
تعالے کی توحید پر یقین کیا اور موافق تعلیم نبوت کے نیک کام کیے — **فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ**
بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِى الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ o — پس ایسی ہی صفت کے بندے ہین کہ انکو دونے
بعوض ان کے کامون کے بہت گونہ ثواب ہے اور یہ لوگ غرفات جنت مین امن کے ساتھ ہین **ف** [illegible]
خوف ہے اور نہ کبھی نعمت سے منقطع ہونیکا ڈر ہے اس آیت سے اللہ تعالے نے دنیاوی حالت پر [illegible]
حتی کہ جو بادشاہ ہے وہ فقیر کو تعظیم کی نگاہ سے دیکھیگا کیونکہ شاید ایمان و عمل صالح مین وہ بہتر ہو [illegible]
مالداری کے لحاظ سے نظر نہ کریگا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی [illegible]
فرمایا کہ اللہ تعالے تمھاری صورتون اور مالون کو نہین دیکھتا ہے ولیکن تمھارے دلون اور اعمال [illegible]
احمد ومسلم وابن ماجہ) اور جزاء الضعف سے یہ مراد ہے کہ جو عمل کیا اسکا ثواب [illegible]
پھر کم سے کم زیادتی دس گونہ ہے اور زیادہ سے زیادہ سات سو گونہ سے بے حساب جہان [illegible]
الغرفات آمنون — جنت مین غرفات بہت عالی منزلین ہین چنانچہ حضرت علی [illegible]
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت مین ایسے غرفات ہین کہ انکا ظاہر انکے [illegible]
اندر دکھلائی دیتا ہے — پس ایک اعرابی نے عرض کیا کہ [illegible]
وسلم نے فرمایا ہے ایسے شخص کے واسطے ہے جو اچھی بات [illegible]

Marfat.com

... ہین (رواہ ابن ابی حاتم) یہ سب اہل صدق و صفا کا ثواب ہی اور جو لوگ ... فرمایا۔ وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِكَ ... الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ہ۔ اور جو لوگ ہماری آیات مین کوشش کرتے ہین عاجز کرنے کی یہ سمجھتے ہین کہ وہ ... ایسے ہی لوگ عذاب مین حاضر رہین گے ف یعنے جب آیات الٰہی نازل ہوئین تو ان لوگون ... تصدیق رسول اللہ و ایمان آیات کے انکو جھٹلایا بلکہ کوشش کرکے دوسرون کو بہکایا اور ایمان سے روکا تو ایسے لوگ دائمی عذاب مین مبتلا رہین گے اور اگر دنیا مین انکو رزق و مال زیادہ ملا تو یہ انکی خوبی کی دلیل نہین ہے۔ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ہ۔ کہدے کہ میرا رب اپنے بندون مین سے جسکے واسطے چاہتا ہے رزق کو فراخ کردیتا ہے ف یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندون یعنے مومنون کا حال بیان فرمایا ہے جنھون نے دنیا کے سوای آخرت کو اختیار کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندون مین سے جس وقت جس بندہ کے واسطے چاہتا ہے رزق فراخ کردیتا ہے وَیَقْدِرُ لَهٗ۔ اور جسکے واسطے چاہتا ہے تنگی کردیتا ہے ف اور اسکی حکمت کاملہ کو سوای اللہ تعالیٰ کے کوئی نہین جانتا ہے کما قال تعالیٰ انظر کیف فضلنا بعضهم علی بعض وللآخرة اکبر درجات واکبر تفضیلا۔ یعنی نظر غور سے دیکھ کہ کیونکر ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی اور آخرت البتہ درجات و تفضیل مین سب سے بلند ہے۔ حرف پس جیسے دنیا مین ان لوگون مین تفاوت ہی کہ ایک غنی مالدار ہے اور دوسرا فقیر خستہ حال ہے اسیطرح آخرت مین غرفات و درجات مین تفاوت ہوگا اور اسیطرح کافرون و مومنون مین جان رکھو کہ جو مومن اس دنیا سے پاک اگرچہ مفلس تھا وہ آخرت مین اعلیٰ درجات مین ہوگا اور جو کفار کہ اس دنیا مین مال و متاع سے سیراب ہو رہے تھے اور وہ چندہی روز زندہ رہی تو وہ آخرت کے جہنم مین اسفل الدرکات مین ہون گے پس دنیا کے لوٹ سے جو کوئی بچا وہی چھٹا ہا چنانچہ حدیث مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسلام لایا اور اللہ تعالیٰ نے اسکو رزق کفاف دیا یعنی بقدر حاجت ہو نہ زائد ہی نہ کم ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے رزق پر قناعت کیے رہا تو اسنے فلاح پائی (رواہ مسلم) وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ہ۔ اور جو کچھ تم نے خرچ کیا تو اللہ تعالیٰ اسکے بجای دیتا ہے اور وہی بہترین رازق ہے ف یہ بھی مومنون کے واسطے خطاب ہی کیونکہ مین تونگر و مالدار باہم برابر ہین پس ایسا نہو کہ تونگرون مین شیطان وسوسہ ڈالے کہ اپنے فقراء کے مواسات مین تنگی کرین انکو آگاہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق یا جہان تک اللہ تعالیٰ نے مباح کردیا ہے اسکی موافق جو کچھ تم خرچ کردو تو اسکے بجای تمکو دنیا مین بھی عطا فرماویگا اور آخرت مین بھی ثواب عطا فرماویگا۔ اسیواسطے حدیث مین آیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو خرچ کر تجھے خرچ دیا جائیگا اور دوسری حدیث مین ہے کہ بغیر انکار کے خرچ کر اور صاحب عرش کی جانب سے کمی کا ڈر نہ کر اور حدیث دیگر مین آیا کہ ہر روز دو فرشتے صبح کرتے ہین اس حال مین کہ ایک کہتا ہے کہ الٰہی خرچ کرنے والیکو عوض دے اور دوسرا کہتا ہے کہ الٰہی روکنے والے بخیل کو تلف دی اور ابن ابی حاتم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انھون نے فرمایا کہ آگاہ رہو کہ تمہارے اس زمانہ کے بعد ایک زمانہ دانتون سے پکڑ نیکا آویگا

کہ اُس مین مالدار آدمی جو کچھ اُسکے پاس ہے خرچ ہو جانے کے خوف سے اُسکو ہاتھون سے دا[illegible]
وما انفقتم من شیئ فہو یخلفہ وہو خیر الرازقین و رواہ ابو یعلی من طریق کوثر بن حکیم عن [illegible]
اور واضح ہو کہ آیت و حدیث مین یہ مراد نہین ہے کہ جو کچھ جسکے پاس ہو اُسکو اسراف کے ساتھ خرچ [illegible]
بھائی کی جگہ مال کو عزیز نہ رکھے جیسے صحابۂ انصار رضی اللہ عنہم نے اپنے مال و متاع کو صحابۂ مہاجرین رضی اللہ [illegible]
رکھا اور ہمیشہ مسلمانون مین سے سفیہ لوگون کو روکنا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ ولا تؤتوا السفہاء اموالکم التی [illegible]
قیاما الایہ۔ پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے مومن کے حق مین ان اموال کو اُسکے دین کا قیام رکھا ہو اسیواسطے مجاہد رح [illegible]
آیت مین فرمایا کہ تم لوگ اِس آیت کی بیجا تاویل نہ کیجیو بلکہ جب تم مین سے کسیکے پاس ایسی چیز ہو جو اُسکے [illegible]
کہ اُس مین سے درمیانی چال چلے ـــ ذکرہ ابن کثیر سعید بن جبیر رح سے روایت ہے کہ جو خرچ بدون اسراف [illegible]
کے ہوتا ہے اللہ تعالےٰ بجای اُسکے دوسرا دیتا ہے اور مجاہد رح نے فرمایا کہ رزق ہر ایک کے واسطے مقسوم ہے پس [illegible]
اُس شخص کے واسطے حصہ قلیل ہو حالانکہ یہ اُسکو فراخی کے ساتھ اُٹھاتا ہو تو سب اُٹھا ڈالیگا پھر تنگی اُٹھاویگا تو چاہیئے
کہ اوسط چال چلے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کسی مال کو صدقہ کیوجہ سے کم نہین [illegible]
اور عفو کرنے سے کسی کے واسطے سوائے عزت کے نہین بڑھایا اور جس نے اللہ تعالےٰ کے واسطے تواضع اختیار کی اُسکو اللہ تعالےٰ
نے بلندی ہی عطا فرمائی ہے ۔۔ اور حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ مین آیا کہ ہر امر معروف صدقہ ہے یعنی خود نیک کام کرے
یا کسیکو سکھلا وے وہ صدقہ ہے اور آدمی نے جو کچھ اپنی ذات پر یا اہل و عیال پر خرچ کیا وہ اُسکے واسطے صدقہ ہے اور جسکے ذریعہ سے
اپنی آبرو بچائی وہ اُسکے واسطے صدقہ ہے اور مومن نے جو کوئی نفقہ خرچ کیا تو اللہ تعالےٰ اُسکے عوض کا ضامن ہے سوا ایسے
جو عمارت تعمیر کرنے مین یا اللہ تعالےٰ کی معصیت مین خرچ کیا ہو اِس روایت کے راوی عبد الحمید نے محمد بن المنکدر رح سے پوچھا
کہ یہ کے کیا معنی ہین کہ جسکے ذریعہ سے آدمی نے اپنی آبرو بچائی ہو تو فرمایا کہ اِسکی یہ مثال ہے کہ جیسے شاعر [illegible]
کے خوف سے دیا (س) مترجم کہتا ہے کہ اسیطرح بادشاہی پیادون کو اُن کی جھلسازی مین [illegible]
خوف سے جو کچھ دیا وہ بھی صدقہ ہے یعنی اُسکے حق مین وہ رشوت دینا نہ ہوگا اگرچہ وہ پیادون کے واسطے [illegible]
شدید ہے کیونکہ بکثرت تجربہ سے دیکھا گیا کہ عموماً جس شخص کے پاس کسی طرح اثاثہ بچکر دخل مین [illegible]
لیتے ہین اور بسا اوقات غربا و محتاجون کو سخت تنگ کرتے ہین اور یہ ظلم شدید ہے اور اُسکے [illegible]
گویا غیر ممکن ہے ہان اللہ تعالےٰ صدق توبہ والونکو اپنی رحمت سے نجات دلاوے

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ أَهٰٓؤُلَآءِ [illegible]

اور جس دن جمع کریگا انکو اکٹھے پھر کہیگا واسطے فرشتون کے کیا یہ

قَالُوا سُبْحٰنَكَ أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُونِهِمْ [illegible]

کہین گے پاکی ہے تجھکو تو کارساز ہمارا ہے سوا اُنکے

الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ فَالْيَوْمَ [illegible]

جنون کو اکثر انکے ان جنون پر ایمان رکھنے والے [illegible]

Marfat.com

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۚ وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي

اور ہم کہینگے واسطے اُن لوگون کے کہ ظلم کرتے تھے چکھو عذاب آگ کا

كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ۝

وہ جو تھے تم اُسکو جھٹلاتے

اللہ تعالےٰ نے آگاہ فرمایا کہ قیامت کے روز مشرکین سب کے سامنے فضیحت و ملامت کیے جائینگے ــ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ــ اور جسدن اللہ تعالےٰ ان سبکو حشر فرماویگا **ف** اور اُن مین وہ مشرکین بھی ہین جنھون نے پتھر وغیرہ کی مورتین بناکر اپنے زعم مین اُنکو ملائکہ کی مورتین نام رکھا اور اُنکی پرستش کرتے تھے ــ ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ۝ پھر اللہ تعالےٰ ملائکہ سے فرماویگا کہ کیا یہ لوگ تمھاری ہی عبادت کیا کرتے تھے **ف** اور اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ یہ فقط مشرکون کا زعم تھا پس اُنھین کے خوار کرنے کے واسطے ملائکہ سے پوچھا گیا اور مراد یہ ہے کہ کیا تم نے اُنکو اپنی عبادت کرنیکا حکم دیا تھا جیسے سورۃ الفرقان مین ہے أأنتم أضللتم عبادی ھؤلاء أم ھم ضلوا السبیل ــ یعنی میری اُن مخلوقات کو کیا تم نے گمراہ کیا یا وہی خود راہ بھٹک گئے ــ قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم ۖ ــ ملائکہ نے کہا کہ تو پاک ہے تو ہی ہمارا ولی ہے نہ یہ لوگ **ف** یعنی تو پاک مقدس ہے کہ تیرے ساتھ کوئی معبود ہو سکے اور تو ہی ہمارا مولیٰ ہے اور ہم تیرے بندے ہین اور ان مشرکون سے ہمکو کوئی تعلق نہین بلکہ ہم اُنسے بالکل بری و بیزار ہین ہم تیرے بندے ہین اور معبود بنائے جانیکے لائق نہین نہ ہم نے اُنسے کہا اور نہ یہ ہماری عبادت کرتے تھے ــ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ ۖ ــ بلکہ یہ لوگ جن کی عبادت کرتے تھے **ف** یعنی شیاطین کی عبادت کرتے تھے کیونکہ آدمی نے جس شخص کی اطاعت کی اُسکو معبود بنایا اور ہم اس لائق نہین ہوتے ہین کہ اُنکی کوئی اطاعت کرے بلکہ شیاطین نے اُن کے دلون مین بت کی عبادت رچائی تو اُنھون نے شیاطین ہی کو اپنا معبود بنایا لہذا ملائکہ نے کہا کہ یہ شیاطین کی عبادت کرتے تھے ــ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ ۝ اکثر ان مین کے اُنھین شیاطین پر ایمان لائے ہین **ف** یعنی شیاطین ہی کی بات ماننے والے ہین چنانچہ اللہ تعالےٰ نے خود بیان فرمایا ــ وان یدعون الا شیطانا مریدا لعنہ اللہ ــ یعنی یہ کسیکو نہین پکارتے سوای شیطان مرید کے جسکو اللہ تعالےٰ نے ملعون کیا ہے ــ غرضکہ ملائکہ کے سوال و جواب سے ان مشرکون پر حسرت چھا گئی اور اُن کے ساری خیالات لوٹ گئے ــ فرمایا ــ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَلَا ضَرًّا ــ پس آج کے دن تم مین سے بعض کو بعض کے واسطے کسی نفع کی قدرت نہ پاویگا اور نہ کسی ضرر کی قدرت پاویگا **ف** یعنی جن شرکا و بتون سے یہ امید تھی کہ مصیبت کے وقت یہ لوگ ہماری مدد کرتے ہین اور اگر ہم اُن کی عبادت نکرین تو یہ لوگ ضرر پہنچاتے ہین آج وہ خیالات تمھارے سب سے دیے گئے ــ وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ۝ اور ہم اُن لوگون سے کہین گے جو ظالم بنے تھے کہ چکھو عذاب آگ کا وہ جو تم اسکو جھٹلاتے تھے **ف** یعنی مشرکون کے واسطے یہ حکم دیا جائیگا کہ دنیا مین رسولون کے جہنم سے ڈرانے کو

جھٹلاتے تھے اور اپنی جانون پر ظلم کرتے تھے کہ مخلوقات کی عبادت کرتے تھے پس آج ...

پر عذاب ہے کیونکہ اول تو ملائکہ کے سوال وجواب سے امید توڑی وحسرت دی گئی پھر عذاب مین ڈالے گئے ...

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ

اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر انکے نشانیان ہماری ظاہر کہتے ہین نہین یہ مگر ایک مرد ہے کہ چاہتا ہے

أَنْ يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ وَقَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ

کہ بند کرے تمکو اس چیز سے کہ تھے عبادت کرتے باپ تمھارے اور کہتے ہین نہین یہ مگر جھوٹ

مُفْتَرًى وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ إِنْ هَٰذَا

باندھ لیا ہو اور کہا ان لوگون نے جو کافر ہوئے واسطے حق کے جس وقت آیا انکو نہین یہ

إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝ وَمَا آتَيْنَاهُمْ مِنْ كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا وَمَا أَرْسَلْنَا

مگر جادو ظاہر اور نہین دی ہمنے انکو کتابین کہ پڑھتے ہون انکو اور نہین بھیجا

إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَذِيرٍ ۝ وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا

طرف انکے پہلے تجھسے کوئی ڈرانے والا اور جھٹلایا تھا ان لوگون نے کہ پہلے انسے تھے اور نہین

بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِي ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ع ۵ ۹ ۱۱

پہونچے یہ دسوین حصہ کو اسچیز کے کہ دیا تھا ہمنے انکو پس جھٹلایا انہون نے پیغمبرون میرکو پس کیونکر ہوا تھا عذاب میرا

اللہ تعالے کافرون کے حال سے خبر دیتا ہے کہ وہ لوگ عذاب الیم کے مستحق ہوئے کیونکہ جب اللہ تعالے نے رسول بھیجکر آیات بینات نازل فرمائین تو بجائے شکر کے انھون نے کفر کیا اور بجائے موافقت کے عداوت کی وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ اور جب ان پر ہماری آیات بینات تلاوت کیجاتی تھین

ف اور انکو رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے پاکیزہ طور پر سن لیا۔ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا رَجُلٌ۔ تو کہنے لگے کہ یہ شخص کچھ نہین ہے سوائے اسکے کہ ایک مرد ہے ف جیسے ہم لوگ ہین بلکہ ہم لوگ رؤسا ہین اور یہ شخص تو فتنہ ڈالنا چاہتا ہے۔ يُرِيدُ أَنْ يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ۔ یہ چاہتا ہے کہ تمکو اس چیز سے روکے جسکی تمھارے باپ دادے عبادت کرتے تھے ف ان ملعونون نے گمان کیا کہ ان کے باپ دادے حق پر تھے اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم ... یہ باطل ہے حتی کہ ان خبیثون نے اسکی تصریح کردی وَقَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ مُفْتَرًى اور کہنے لگے کہ یہ تو کچھ نہین ہے سوائے اسکے کہ دروغ باندھا ہوا افترا ہے یعنے اس شخص نے ... پر افترا باندھا کہ ان آیات کو اللہ تعالے نے اُتارا ہے اور ان ملعونون نے حق کو نہین ... کے مقابلہ سے عاجز ہوئے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝ اور جب ان کافرون کے پاس حق ...

Marfat.com

[illegible] اور [illegible] چیز کو جو دحی متین سے نظیر ہوتی تھی جسکا مقابلہ کرنے سے عاجز ہوتے تو اُسکو سحر
[illegible] کہ قرآن مجید سے [illegible] عاجز تھے تو اسکو سحر مبین کہا۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ اس سے پہلے امید کرکے
[illegible] اللہ تعالیٰ نے کوئی رسول آتا اور کوئی کتاب آتا ری جاتی تو ہم اُن یہود و نصاریٰ کی بہ نسبت زیادہ
[illegible] جب اُنکو وہ ملا تھا اور نہ کوئی دلیل شناخت تھی پھر بھی قرآن مجید کو جادو کہنے لگے اور رسول کو مفتری
[illegible] کی جانب سے [illegible] اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَمَا آتَيْنَاهُم مِّن كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا
[illegible] کتابیں نہیں دی تھیں کہ اُنکو پڑھتے ہوتے ف یعنی اُنکے پاس کوئی کتاب نہ تھی کہ جسکو پڑھ کر اُنھوں نے
[illegible] کا حال معلوم کیا ہوتا۔ وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِن نَّذِيرٍ ۝ اور نہ ہم نے اُنکی
[illegible] کوئی ڈر سنانے والا بھیجا تھا ف یعنی بہت قدیم عرب مانند عاد و ثمود کیجانب تو حضرت ہود و صالح
[illegible] آئے تھے لیکن قریش کے پاس حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کوئی رسول نہیں آیا پھر اُن کمبخت
[illegible] نے علمی وعداوت سے جھٹلایا۔ مترجم کہتا ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عمر رضی اللہ
[illegible] سے دمشق پر عامل مقرر ہوئے تو خطبہ پڑھا اور مسلمانوں کو سمجھایا از انجملہ یہ بھی کہا کہ اے لوگو تم یہ کیا بلند عمارات
[illegible] ہو جن میں دائمی نہیں رہوگے اور یہ کیا مال و اولاد کی ہوس بڑھاتے ہو جنکو چھوڑ جاؤگے حالانکہ تم سے پہلے عاد و ثمود نے
[illegible] بصرہ تک مال و اولاد سے بھر دیا تھا پھر جو کچھ اُنھوں نے چھوڑا ہے جسکا جی چاہے مجھسے دو درم کو خرید لے (رواہ
[illegible] فی الفتوح) وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ اور جھٹلایا تھا اُن لوگوں نے بھی جو اُن
[illegible] تھے ف جنکو ہم نے بکثرت مال و اولاد سے قوت دی تھی۔ ابن عباس و قتادہ و سدی و
[illegible] نے کہا کہ وہ لوگ دنیاوی مال و متاع و قوت میں قریش سے بہت زیادہ تھے وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ
مَا آتَيْنَاهُمْ اور جو کچھ ہم نے اُن لوگوں کو دیا تھا اسکا عشر عشیر بھی یہ لوگ نہیں پہونچے ف یعنے کفار سابقین کو
[illegible] قوت و کثرت و مال و اولاد و درازی عمر ہم نے دی تھی اُسکا عشر عشیر بھی اہل مکہ و مشرکین قریش و عرب کو حاصل نہیں ہوا
فَكَذَّبُوا رُسُلِي پھر ایسے قوی لوگوں نے ہمارے رسولوں کو جھٹلایا تھا ف پھر اُنکی قوت و کثرت نے
[illegible] اُنھوں نے آیات الٰہی عز و جل کو جھٹلایا۔ کچھ فائدہ نہ ہوا بلکہ عذاب میں پکڑے گئے فَكَيْفَ كَانَ
نَكِيرِ [illegible] ہوا ف یعنے غور کرو کہ کیونکر ہمارا عذاب اُن پر آیا کہ نیست و نابود کر دیے گئے اور جس چیز سے
[illegible] نے اُنکو گھیر لیا اور یہ قوم عاد و ثمود خود عرب میں موجود تھے کہ اُنکی بستیاں اُجاڑ و خراب پڑی ہیں پھر
[illegible] قریش جھٹلاتے ہیں اور ملک میں پھر کر عاد و ثمود سے عبرت حاصل نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے باوجود
[illegible] اُنکو عذاب سے ہلاک کر دیا اور اپنے رسولوں و مومنوں کو غالب فرمایا۔ قال اللہ تعالیٰ
قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ ۖ أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ ثُمَّ
[illegible] کہ کھڑے ہو واسطے اللہ کے دو دو اور ایک ایک پھر
[illegible] مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ
[illegible] نہیں وہ مگر ڈرانے والا واسطے تمہارے آگے

عَذَابٌ شَدِيْدٌ

واقعات عبرت بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُن کافروں کو غور کرنے کی تاکید [illegible]
وسلم کو ارشاد فرمایا کہ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ [illegible]
ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں ف وہ بات یہ ہے کہ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى [illegible]
اللہ تعالیٰ کے واسطے دو دو ہو کر یا اکیلے اکیلے کھڑے ہو ف اور قیام خالص [illegible]
اس میں تعصب یا خواہش نفس کو درمیان میں نہ لاؤ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا پھر تم لوگ غور کرو ف [illegible]
غور کرو پھر آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کرو تا کہ تم پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری نشست اور [illegible] ظاہر ہو کہ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ
جِنَّةٍ تمہارے صاحب میں کچھ بھی جنون نہیں ہے ف یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
ہے جیسا کہ تم لوگ عام غوغا و تعصب سے بغیر سوچے سمجھے گمان کرتے ہو اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ
بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۔ اُسکی کچھ شان نہیں ہے سوا اسکے کہ [illegible] تمہارے
روبرو عذاب شدید سے ڈر سنانے والا ہے ف تاکہ تم اپنے آپ کو اس عذاب شدید سے بچا لو [illegible] ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز کوہ صفا پر چڑھے [illegible] بولے
یا صباحاہ پکار (یہ ایسا کلمہ تھا کہ عرب اسکو سنکر جمع ہو جاتے تھے کہ کوئی حادثہ نازل ہوا) پس قریش [illegible] کے گرد
جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ کیا حال ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بھلا اگر میں تمکو آگاہ کروں کہ
دشمن تم پر صبح کو چھاپا مارنے والا ہے یا شام کو تم پر چھاپا مارنے والا ہے تو کیا تم میری بات سچ نہیں مانوگے کہنے لگے
کہ بیشک ہم سچی مانیں گے (کیونکہ ہم نے تجربہ سے معلوم کیا کہ تم کبھی جھوٹ نہیں بولتے ہو) پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ پھر میں تمکو ڈر سناتا ہوں کہ تمہارے روبرو عذاب شدید ہے یہ سنکر ابولہب لعین کہنے لگا کہ تجھ
پڑے تو نے فقط اسی بات کے واسطے ہمکو جمع کیا تھا پس اللہ عزوجل نے نازل فرمایا تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ [illegible]
کے دونوں ہاتھ ٹوٹے اور وہ خود ٹوٹا (رواہ البخاری) پھر جب یہ سورہ نازل ہوا تو ابولہب کی جورو [illegible]
جو اپنے سر پر جنگل سے توڑ کر کانٹے لادلاتی تھی اپنی مذمت سنکر بہت غصہ میں آئی اور مسجد الحرام کی طرف [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مسجد میں بیٹھے تھے جب حضرت ابوبکر [illegible]
تو کہا کہ یا رسول اللہ یہ ملعونہ غصہ میں آئی ہے اتنے میں وہ آ گئی اور اللہ تعالیٰ نے اُسکی آنکھوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے دیکھنے سے اندھا کر دیا پس ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگی کہ میں نے سنا ہے [illegible]
کی ہے حالانکہ تمام قریش جانتا ہے کہ میں اسکے سردار کی بیٹی ہوں اگر میں [illegible]
اپنے غیظ میں بکتی چلی گئی (السنن) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
[illegible] ہم لوگوں کے جانب باہر تشریف لائے اور تین بار فرمایا کہ اے لوگو تم جانتے ہو [illegible]

Marfat.com

[illegible] رسول کو سچا جانتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور تمہاری [illegible] ایک قوم [illegible] دشمن [illegible] کہ وہ اپنا لشکر لیے ان پر آتا ہے پس انھون نے ایک شخص کو بھیجا کہ دور سے [illegible] اس نے دشمن کو آتے دیکھا پس وہ اپنی قوم کو ڈر سنانے کو چلا اور خوف [illegible] خبر کرنے سے پہلے دشمن ان پر پہنچ جائے تو اس نے اپنا کپڑا ہلایا کہ ای لوگو دشمن آگیا یہ کلمہ تین بار فرمایا [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین اور قیامت دونون ساتھ ہی بھیجے گئے ہین قریب تھا کہ وہ مجھ پر سبقت کر [illegible] (رواہ احمد) یعنے اسقدر قریب ہے کہ اگر تقدیر الٰہی ہوتی تو یہ گمان ہوتا قال اللہ تعالیٰ

قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۚ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ

کہہ [illegible] کچھ بدلا [illegible] پس وہ واسطے تمہارے ہے نہین بدلا میرا مگر اوپر اللہ کے اور وہ اوپر

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

[illegible] چیز کے حاضر ہے کہہ تحقیق پروردگار میرا ڈالتا ہے حق کو جاننے والا ہے غیبوں کا

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ۝ قُلْ إِنْ ضَلَلْتُ

کہہ [illegible] حق اور پہلی بار پیدا کرتا ہے معبود باطل اور نہ دوبار کرتا ہے کہہ کہ گمراہ ہو جاؤنگا مین

فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ

[illegible] گمراہ ہونگا اوپر جان اپنی کے اور اگر راہ پاؤن مین پس ساتھ اس چیز کے کہ وحی کی ہے طرف میری رب میرے نے

إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ۝

تحقیق وہ سننے والا ہے نزدیک

[illegible] اپنی تمیز سے ناصح شفیق کو اور خودغرض رفیق کو امتیاز کر لیتا ہے اور سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ کسی پہلو سے ناصح کا [illegible] اپنی ذات خاص یا آل اولاد کے واسطے نہ ہو تو ضرور اسکی نصیحت موتیون کے مول ہے اور غور کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] علیہم السلام اپنی مخلوق کے جانب مبعوث فرمائے وہ سچے ناصح تھے لیکن [illegible] کی حماقت شدید دیکھنے کے قابل ہے [illegible] شیطان کی باتین و فضول خرچیان سب مان لین اور دوست ناصح حقیقی یعنی انبیاء علیہم السلام کو نہ مانا [illegible] اللہ تعالیٰ نے آنحضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ارشاد فرمایا کہ — قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ — کہدی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مین تم سے جو کچھ اجرت مانگون وہ سب [illegible] تمام قبائل کے سامنے اعلان کیے دیتا ہون کہ اگر تم کو میری طرف سے شبہہ ہو کہ یہ دنیا کی [illegible] ظاہر کی تھی کہ یہ پیغمبر چاہتا ہے کہ ہمارا سردار بنکر ہم سے اپنے منافع حاصل کرے تو آنحضرت [illegible] پر اعلان کیا ہے کہ اگر مین تم سے کبھی کچھ اجرت مانگون تو مین کہے دیتا ہون کہ تم فوراً [illegible] حکمت الٰہیہ نے آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صدقہ حرام کر دیا [illegible] کہ اس مال زکوٰۃ و صدقات سے کچھ اپنی آل کا بھی نفع مقصود ہے

پس متواترا ورعملدرآمد ہے کہ حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آل محمد کے [illegible]
زکوٰۃ کے نسبت حکم دیا کہ جہان کے مالدارون سے وصول کی جاوے وہین تقسیم [illegible]
مجھے تم سے کچھ بھی دنیاوی مال کی خواہش نہین ہے اور مین تم کو اطمینان [illegible]
ہے۔ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ۔ میری اجرت کسی پر نہین [illegible]
یہ مشقت وطاعت وادای رسالت مین رائگان وبیگاری نہین ہون بلکہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنے کرم [illegible]
عطا فرمائی ہے اور جسطرح تمکو مین نے اِس دنیاے ملعونہ سے بیزار کیا اور آخرت باقی کی طرف ہدایت کی [illegible]
اپنے واسطے آخرت وا سکے ثواب جمیل کو لیا ہے بلکہ سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے دنیا تمام [illegible]
کے دینی چاہی مگر مین نے کچھ بھی دنیا مین سے پسند نکیا اور بالکل آخرت کے درجات کو اختیار کیا اور [illegible]
تو وہ ممنوع نہین ہے اور نہ اسمین حساب ہے۔ بالجملہ جسنے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی [illegible]
روزے اور زہد کمال دیکھ لیا وہ اگر کچھ بھی نیک طینت رکھتا ہے تو یقین کر گیا کہ بیشک دار آخرت [illegible]
اور یہی آپ کے اصحاب کبار وخلفاء ابرار رضی اللہ عنہم کے نشان تھے کہ اللہ تعالےٰ نے [illegible]
د فارس وروم ومصر وغیرہ مثل سیل روان کے دیدیے اور انکو امتحان فرمایا مگر بحمد اللہ سبحانہٗ تعالےٰ کہ یہ لوگ [illegible]
مستقیم رہے اور انھون نے کبھی آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھا۔ اور یہی شان معرفت ایمان ہے۔ بالجملہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کافرون کو عام اعلان فرمایا کہ مین تم سے اپنی نصیحت پر کچھ بھی منفعت دنیاوی نہین مانگتا ہون بلکہ [illegible]
چاہون تو وہ تمھاری ملک ہے۔ پھر تم لوگون کو شیطانی شبہات کیون لوٹتے ہین۔ پھر ظاہر فرمایا کہ میری کوشش ومشقت [illegible]
رب عزوجل کے نزدیک رائگان وخوار نہین ہے بلکہ میری رب ارحم الراحمین نے اپنی فضل سے میرے واسطے ثواب جمیل رکھا ہے
اور وہ سب سے اعلیٰ درجہ جنت کا اعلیٰ مقام وسیلہ ہے۔ پھر جو کچھ مین نے کہا سب حق [illegible]
ہر بات پر حاضر ناظر ہے۔ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ۝ [illegible]
ف۔ میری صدق نیت وخلوص نصیحت سب اُس کو معلوم [illegible]
شفقت نصیحت وکمال ترحم کے اگر تم نے اسکو شکرگزاری کے ساتھ سنلیا تو [illegible]
کہتا ہے کہ صدق نیت سے نصیحت کرنے والے کا کہنا جس نے رد کیا وہ برباد ہو [illegible]
دو مسئلہ لطیف ہین (اول یہ) کہ اگر کہا جاوے کہ مجھے اِس سال اپنے باغ سے جو پھل [illegible]
ہے اگرچہ یہ پھل بالفعل معدوم ہین لہٰذا وقف اسی آیت سے صحیح ہے کیونکہ آیت مین فرمایا [illegible]
تمھاری ملک ہے۔ تو بالفعل یہ اُجرت معدوم ہے اور آیت مین یہی مراد [illegible]
اسواسطے کہ خالی سوال کرنا اگر انکے واسطے ہو تو یہ صحیح ہے بلکہ [illegible]
۔ اسی طرح ہر مسئلہ تعلیق شرطیہ صحیح ہوگا جو موافق شرط کے حاصل [illegible]
اور اسکے لیے یہ آیت [illegible]

Marfat.com

... یہ صریح ہے بلکہ اسکے واسطے یہ آیت نص صریح ہے فافہم۔ (مسئلہ دوم) انبیاء علیہم السلام کے
... پر ثواب ... ہے اور اسی مقام سے یہ سوال حل ہوگیا کہ جب اللہ تعالےٰ کے علم مین یہ امر معلوم تھا کہ ابوجہل
... ایمان نہین لاوینگے پھر انکو حکم دیا کہ ایمان لاؤ تو یہ حکم بلا استطاعت ہے گویا امر محال کی تکلیف دی اور
... کہ اللہ تعالےٰ نے کسی مخلوق کو کفر کرنے پر مقہور نہین کیا ہے بلکہ فطرت پر حنیف پیدا کیا اور وہ تختہ صاف ہر نقش کے
واسطے قابل تھا کما فی الحدیث کل مولود یولد علی الفطرۃ اور قولہ تعالےٰ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا الآیہ کی تفسیر مین
واضح بیان کر چکا پھر اسکے واسطے دنیاوی حیات مع سامان پیش کیا اور آخرت مع اکرام بذریعہ رسولون کے تبلایا اور اسکو
اختیار دیا کہ ان دونون مین سے کسی کو اختیار کرے پس اگر آخرت اختیار کرے تو دنیا پر مطمئن ہو لیکن مدت اجل تک اسکو
دنیا سے شرعی اجازت کے ساتھ تمتع ملیگا اور وہ رزق مقسوم ہے اور اگر اسنے دنیا اختیار کی تو رزق مقسوم پاویگا لیکن
بصارت آخرت پہچاننے کے لیے جو راہ نور تھی وہان قلب پر مہر کردی جائیگی پھر اللہ تعالےٰ ہر مخلوق کے حال سے علیم ہے کہ وہ
ان دونون مین سے کس جہان کو اختیار کریگا۔ جب یہ معلوم ہوا تو اللہ تعالےٰ کے علم مین یہ بات تحقیق تھی کہ ابوجہل وغیرہ دنیا
اختیار کرینگے لیکن اللہ تعالےٰ نے انکو سامان ہدایت دیدیا اور راہ مستقیم کی طرف بذریعہ رسولون کے دعوت فرمائی کما قال اللہ
تعالےٰ یدعوا الی دار السلام الآیہ۔ پھر جب انھون نے دنیا ہی پر اصرار کیا تو مہر کردی اور یہی اسکے علم پاک مین تھا۔ پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت کرنے سے دو فائدہ حاصل ہوئے اول یہ کہ ابوجہل وغیرہ کفار کو یہ عذر نہین رہا کہ ہم لوگ عہد
ازل بھول گئے تھے پھر ہمکو کچھ یاد نہین دلایا گیا لہذا بذریعہ رسول کے انکو ہدایت کردی۔ دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے درجہ عالی کے فرائض مین سے یہ تھا کہ مخلوق کو اسکے رب عزوجل کے جانب ہدایت کرین اور جو کچھ اسمین مشقت پیش آوے اسکو
برداشت کرین اور انکا اجر عظیم اللہ تعالےٰ کے یہان ہے فافہم۔ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ
عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہدے کہ میرا رب القا فرماتا ہے حق کے ساتھ وہ علام الغیوب ہے
... مقاتل رح نے کہا کہ یقذف یعنی یتکلم۔ قتادہ رح نے کہا کہ بالحق یعنی بالوحی حاصل یہ کہ رب عزوجل وحی
کے ساتھ تکلم فرماتا ہے اور اپنے انبیاء علیہم السلام کو القاء کرتا ہے اور وہ علام الغیوب ہے پس وہی خوب جانتا ہے کہ کون
انکے وصول ہونیکے لائق ہے جیسے قولہ تعالےٰ یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ۔ یعنی اللہ تعالےٰ اپنے حکم سے
الروح کو یا وحی کو اپنے بندون مین سے جسکو چاہتا ہے القا فرماتا ہے اور یہی زمین مین رسول ہوتا ہے جو اس وحی کے لائق
... کہ رب عزوجل علام الغیوب ہے تو اسپر کوئی ذرہ پوشیدہ نہین ہے پس جسکو اس نے رسول بنایا وہی درحقیقت
... مترجم کہتا ہے کہ اس سے کفار قریش کا گمان رد ہوگیا جو اپنی جہالت سے یہ گمان کرتے تھے کہ مکہ یا طائف
... پر وحی نازل نہ ہوئی۔ اور اس قول کی جہالت خود ظاہر ہے کیونکہ جو شخص دنیا مین منہمک ہو اسپر اللہ تعالےٰ
... فرماتا ہے جو اسکے دل پر شیطانی وحی ڈالتا ہے برخلاف وحی الٰہی عزوجل کے کہ اسکے لائق سب سے پاکیزہ و اعلیٰ
... الٰہی مین ازل سے معلوم ہے اور اللہ تعالےٰ نے انبیاء کو ازل سے برگزیدہ فرمایا حتیٰ کہ ان لوگون سے عہد
... اللہ تعالےٰ نے فرمایا اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔ یعنی اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے جہان وہ اپنی رسالت

Marfat.com

اوتارے۔ ھر۔ اور قول تعالٰے واذ اخذ اللہ میثاق النبیین الآیہ اور ان قطعی نصوص سے [illegible]
کوئی علی ہنر نہین ہے اور وہ عبادت وغیرہ کسی طریقہ سے حاصل نہین ہوسکتا ہے کیونکہ اللہ [illegible]
کو ممتاز فرمایا اور اُنکے لیے اصحاب وانصار کو برگزیدہ کیا تھا اُسوقت مخلوق کا وجود [illegible]
کے یہ مرتبہ حاصل ہوا پس سالت کے واسطے جو شخص مناقشہ کرے وہ کافر ملعون ہے [illegible]
ہے وہ اپنے علم سے وحی حق کو نازل فرماتا ہے قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ
وَمَا يُعِيْدُ ؁ ۔ کہدے کہ حق آگیا اور نہ ظہور کریگا باطل اور نہ اعادہ کریگا۔ [illegible]
وآلہ وسلم ان کفار مکہ سے اعلان کردے کہ حق آچکا اور جس باطل پر تم لوگ اڑے ہو نہ اُسکا ابداء رہا [illegible]
باطل بالکل مٹ گیا نہ اُسکا ظہور رہے اور نہ اعادہ ہے اور یہ کلمہ عرب مین ایک ضرب المثل تھا کہ جب کوئی [illegible]
نیست ہو جاتی تو اُسکی نسبت بولا کرتے تھے مایبدی و مایعید یعنی وہ بالکل جاتا رہا کہ اُسکا کچھ نشان بھی باقی نہین [illegible]
تعالٰے۔ بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ فاذا ھو زاھق یعنے ہم حق کو لیکر باطل پر مارتے ہین کہ وہ اُسکا بھیجا [illegible]
پھر دیکھو تو باطل نیست ہوگیا۔ ھر۔ اور یہ آیت منجملہ معجزات ظاہرات کے ہے کہ مکہ مین اس آیت کا نزول ہوا [illegible]
تک مشرکون کا زور شور رہتا پھر بھی اعلام کردیا کہ اللہ تعالٰے کی جانب سے حق آگیا اور تمہارا باطل یعنی شرک وکفر [illegible]
مٹ گیا ہے کہ اُسکے بدء یا عود کی کچھ بھی نشانی نہین ہے پھر چند ہی روز کے بعد اُسکا ظہور ہو گیا۔ چنانچہ جب [illegible]
علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے روز مسجد الحرام مین تشریف لائے اور وہان دیکھا کہ مشرکین کے بت رکھے ہین اور وہ سب کعبہ کے گرد رکھے
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوس کے کنارہ سے اُنکو ٹھوکر مار کر گراتے جاتے اور یہ پڑھتے جاتے تھے وقل جاء الحق وزھق [illegible]
ان الباطل کان زھوقا قل جاء الحق ومایبدئ الباطل ومایعید۔ (رواہ البخاری ومسلم والنسائی والترمذی) [illegible]
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر مین کہا کہ باطل کے واسطے کوئی کلمہ بار یا ست یا گفتگو نہین [illegible]
کہ مشرکین اپنی جہالت سے حق کو گمراہی خیال کرتے تھے حالانکہ وحی الٰہی بھی کہین گمراہی ہوسکتی ہے لہذا فرمایا۔ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ
فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰی نَفْسِیْ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِیٓ اِلَیَّ رَبِّیْ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ
۔ کہدے کہ اگر مین بھٹکا تو اپنی ہی ذات پر بھٹکونگا اور اگر مین نے راہ پائی تو بذریعہ اُس حق کے جو میرے رب عزوجل نے [illegible]
فرمایا بیشک میرا رب خوب سننے والا قریب ہے ف۔ حاصل یہ کہ مجھ گمراہی کیونکر ہوسکتی ہے [illegible]
منحصر ہے کہ اپنے نفس کی پیروی ہو حالانکہ مین اپنے نفس کی پیروی کرتا نہین ہون اور مین تو صرف اپنے رب عزوجل [illegible]
حالانکہ سب خوبی و بھلائی میرے رب عزوجل کیطرف سے ہے تو میرے رب عزوجل نے جو وحی مجھ [illegible]
و بیان ہے پس لامحالہ جو اُسکا تابع ہو وہ راہ مستقیم پر ہے اور گمراہ تو وہی ہوگا جو اپنے نفس [illegible]
بیان و محبت الٰہی عزوجل کے اپنے نفس کی چال چلتے ہین تو ہی عین گمراہ ہین۔ مترجم [illegible]
کلیہ نکل آیا جسپر صالحین سلف وخلف برابر متفق چلے آتے ہین کہ اللہ عزوجل نے جسم [illegible]
اُسکو تاریکی سے نکال کر نور مین لاتا ہے پس راہ مستقیم و معرفت کا یہی طریقہ ہے کہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] کیا اس مین کوئی خرابی نہین ہے حالانکہ اسکو قرآن یا حدیث سے کوئی دلیل نہین
[illegible] نہین کی پیروی کی وہ گمراہ ہوا۔ اور واضح ہو کہ اللہ تعالے کی صفات مین سے سمیع قریب
[illegible] لبیک و تکبیر کا شور کرتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو اپنے نفس پر
[illegible] بہرے یا غائب کو نہین پکارتے ہو بلکہ تم سمیع قریب مجیب کو پکارتے ہو (رواہ النسائی وھو فی الصحیحین)
[illegible] نے ان آیات قدسی مین مشرکون کے اوہام شیطانیہ کو خوب مٹا دیا کہ یہ سحر نہین اور نہ ہادی برحق صلی اللہ
[illegible] بناوٹی صنعت کا انکا وہم اور نہ ہمین کسی طرح بھول بھنک کا وہم ہو سکتا ہے جبکہ سمیع قریب کی طرف سے وحی ہے۔
[illegible] لکھا کہ طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب لوگون نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
[illegible] مجھسے بہت کچھ بیان کیا اور مجھے توجہ دلائی تو مین بہت ڈرا کہ ایسا نہو اس کلام پاک کا کچھ اثر میرے دل تک پہونچے تو مین
[illegible] اپنا طریقہ چھوڑ بیٹھون حتی کہ مین نے اپنے کانون مین کرفس کا پانی ڈال لیا پھر اللہ عزوجل کا شکر ہے کہ اس نے میری
حق مین بھلائی چاہی تو مین نے ایک رات خود بخود غور کیا کہ وای برحال ما کہ مین اسطرح کیون ڈرتا ہون واللہ مجھے تو اللہ تعالے
نے عاقل لبیب شاعر کیا ہے اور مین ہر کلام کا موٹا مہین اور پاکیزہ و خبیث پہچانتا ہون پھر مجھے اسقدر خوف کیون ہے کہ مین
اس شخص کی بات تک نہ سنون بلکہ مجھے چاہیے کہ چلکر دیکھون اور اسکی باتین سنون پھر اگر واقعی باطل باتین ہین تو مجھے ایک تجربہ
حاصل ہوگا اور اگر مین نے انکو حق پہچانا تو مجھے اسطرح بھاگنے مین کوئی عذر نہین ہے پس مین سوار ہو کر روانہ ہوا یہان تک کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچا پس مین نے کہا کہ آپ جو کچھ لائے ہین مجھے سنائیے پس جب ہی آپ نے مجکو کلام الٰہی
سنایا تو مین نے کہا کہ میری مان و باپ آپ پر فدا ہون مین نے تو واللہ کبھی اس سے بہتر کلام ہی نہین سنا پس مین نے ذرا بھی
توقف نہین کیا اور فورًا مسلمان ہوگیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھکے اور اللہ تعالے سے دعا فرمائی کہ یہ اپنی قوم کا
سردار ہے اسکے واسطے ایسا نشان نورانی عطا ہو جس سے اسکی قوم ایمان لاوے اور اسپر اسکا نور ظاہر کر دے پس انکی مانگ
پیشانی پر ایک نور ظاہر ہوا جو اندھیری رات مین چاند کیطرح چمکتا تھا اسیوجہ سے ذوالنور انکا لقب ہوا لیکن انھون نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مبادا کہین قوم جاہل یہ گمان نہ کرے کہ شکل مثلہ ہوگئی پس آپ مسکرائے اور
دعا فرمائی تو وہ تحویل ہو کر طرفین و سوط پر ظاہر ہوا پھر جب یہ اپنی قوم کے پاس گئے تو اللہ عزوجل نے انکی اعانت فرمائی اور انکی
تمام قوم مسلمان ہوگئی **مترجم** کہتا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسی قوم سے ہین اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے
کفر پر اصرار کیا حتی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نکل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئے اور التجا کی کہ یا رسول اللہ
ابوہریرہ کی مان اپنے کفر پر ہلاک ہوئی جاتی ہے آپ دعا فرماوین اور ابوہریرہ رونے لگے آپ نے فرمایا کہ جاو وہ مسلمان ہوگئی
[illegible] رضی اللہ عنہ متعجب ہو کر مکان کیطرف آئے تو انکی مان نے کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ اور انھون نے آواز سنی کہ وہ نہا رہی ہے
[illegible] اشہد ان لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ سے آواز بلند کی اور دروازہ کھول دیا **ف ۲۰** فی العرائس قولہ تعالے وما اموالکم
ولا اولادکم بالتی تقربکم عندنا زلفی **شیخ** رح نے کہا کہ اموال و اولاد کے ذریعہ سے اللہ تعالے کے یہان کیونکر منزلت حاصل
[illegible] طاعات ہین اور معرفت الٰہی عزوجل اسکی جانب سے نعمت ہے اور یہ نعمت اللہ عزوجل نے خود

اپنے بندون سے قریب فرمائی ہے۔ بعض مشائخ نے کہا کہ قرب الٰہی تو مال و اولاد سے نہین ہوتا [illegible]
سے ہوتا ہے قولہ تعالےٰ و ما انفقتم من شیٔ فھو یخلفہ۔ اِسکے اشارات مین سے یہ بات ہے کہ اللہ تعالےٰ [illegible]
توجب اُسکا نعم البدل حاصل ہوتا ہے تو بندہ سب سے محبوب چیز کو قربان کرے اور طبیعت کی راہ سے [illegible]
محبوب ہوتا ہے پس اپنی جان نثار کرنے کے دو طریقہ ہین اول شہادت ہے اور اسکی منزلت ظاہر ہے دوم یہ کہ بندہ [illegible]
کو قربان کرے تو اُسکا نعم البدل صفات جمیلہ حاصل ہونگے۔ اور تم نے نہین سنا کہ حدیث قدسی مین آیا کہ بندہ ہمارا برابر [illegible]
بذریعہ نوافل کے قرب چاہتا ہے یہان تک کہ مین اُسکو محبوب کر لیتا ہون الحدیث پس اِس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُسکے کان
و ناک و ہاتھ و قلب اِس حالت حدوث سے فنا ہو جاتے ہین اور بجائے اِس حقیر کے اُسکو یہ نعمت عظمیٰ حاصل ہوتی ہے کہ [illegible]
حق عزوجل سے یہ صفات جمیلہ اُسکو عطا ہوتے ہین قولہ تعالےٰ قل انما اعظکم بواحدۃ ان تقوموا للہ مثنی و فرادی یعنے مین تمکو ایک
خصلت کی وصیت کرتا ہون اور وہ یہ ہے کہ تم لوگ اللہ تعالےٰ ہی کے واسطے قیام کرو مگر یہ قیام بھی اللہ تعالےٰ ہی کے ساتھ
ہوگا کیونکہ بدون قوت الٰہی عزوجل کی حادث مخلوق کو یہ مجال نہین ہے کہ پاک قدیم کے واسطے قیام کر سکے شیخ سہل رحمہ اللہ
نے فرمایا کہ قیامت کے روز حساب کا مدار چار باتون پر ہے اول یہ کہ اقوال مین صدق ہو دوم یہ کہ معاملہ الٰہی مین اعمال باخلاص ہون
یعنے جو عمل کرے وہ خالص اللہ تعالےٰ ہی کے واسطے ہو سوم یہ کہ جمیع احوال مین حدود الٰہی پر مستقیم ہو چہارم یہ کہ ہر حال مین اللہ تعالےٰ کا
مراقبہ رکھے یعنے گویا ہر وقت اُسکے حضور مین حاضر ہے (عس) پھر اللہ تعالےٰ نے کافرون کا حسرتناک انجام بیان فرمایا قولہ تعالےٰ

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۙ وَّقَالُوْٓا
اور کاش کہ دیکھے تو جس وقت کہ یہ گھبراوینگے پس نہین بھاگ سکین گے اور پکڑے جاوینگے مکان نزدیک سے اور کہین گے

اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۚ وَّقَدْ كَفَرُوْا
کہ ایمان لائے ہم ساتھ اُس کے اور کہان ممکن ہے واسطے اُنکے پکڑنا مکان دور سے اور تحقیق کافر ہوچکے

بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۚ وَحِيْلَ
ساتھ اُسکے پہلے اس سے اور پھینکتے ہین گمان بن دیکھے مکان دور سے اور پردہ ڈالا گیا

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا
درمیان اُنکے اور درمیان اُس چیز کے کہ چاہتے تھے جیسا کہ کیا گیا تھا ساتھ پیشواؤن اُنکے پہلے اِس سے تحقیق وے تھے

فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ع ع ٩ ٦ ١٢
بیچ شک کے اضطراب مین ڈالنے والے کے

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا۔ اور اگر تو دیکھے جب یہ لوگ گھبرائین گے ف یعنی اے محمد اگر [illegible]
روز تو ان جھٹلانے والون کا یہ حال دیکھے کہ جب یہ لوگ عذاب کے خوف سے گھبرائین گے فَلَا فَوْتَ [illegible]
ہوگا ف یعنی اُنکے لیے عذاب سے بچ جانیکا کوئی مفر نہوگا اور نہ اُنکو کہین پناہ ملیگی وَاُخِذُوْا مِنْ
مَكَانٍ قَرِيْبٍ۔ اور قریب جگہ سے گرفتار کرلیے جائین گے ف یعنی [illegible]

[illegible] عذاب سے بچین۔ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ قبرون سے نکلتے ہی ہوگا
[illegible] نے فرمایا کہ اپنی قدمون کے نیچے ہی سے گرفتار کرلیے جائینگے اور واضح ہو کہ دار آخرت
[illegible] جاتی ہے لہذا ضحاک و عبد الرحمن بن زید نے کہا کہ یہ عذاب دنیا بدر کے روز قتل ہونے
[illegible] ابن کثیر رحمہ اللہ نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ اس سے روز قیامت مراد ہے اور جو یہ قتل بدر ذکر کیا یہ اسی عذاب سے
[illegible] مترجم کہتا ہے کہ اسیواسطے جب بدر کے روز ابوجہل وغیرہ سرداران قریش قتل ہوئے اور بدر کے
[illegible] روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روانگی کے واسطے سوار ہوکر بیلی اس گڈھے پر آئے اور نام بنام پکار
[illegible] کیون اب تم نے وہ عذاب پایا جو تمکو وعید کیا گیا تھا بالجملہ آخرت مین کفار عذاب کو دیکھکر گھبرائین گے اور کہین انکے واسطے
[illegible] آسانی سے گرفتار کرلیے جائین گے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب فرمایا کہ اگر تو انکا یہ حال دیکھے تو بہت
[illegible] منظر نظر آوے حالانکہ آج یہ لوگ بہت دلیری سے تجکو جھٹلاتے ہین اور عذاب کے نام سے مضحکہ اڑاتے ہین اور ایمان کو کھیل
[illegible] ہین حالانکہ اسدن ہر طرح اپنے آپکو مطیع ظاہر کرین گے **وَقَالُوۡا اٰمَنَّا بِهٖ**۔ اور کہین گے کہ ہم اس امر پر ایمان لائے
ف۔ یعنی ہم نے قطعی یقین کیا اور مانا کہ قیامت برحق ہے اور ہم اللہ تعالےٰ پر ایمان لائے اور اللہ تعالےٰ کے ملائکہ و کتابون
[illegible] رسولون کو سچ مانا بلکہ اسدن دنیا مین لوٹائے جانیکی تمنا کرینگے کما قال تعالےٰ ولو تری اذ المجرمون ناکسوا رؤسہم عند ربہم ربنا
[illegible] ابصرنا وسمعنا فارجعنا نعمل صالحا انا موقنون۔ یعنی ای محمد اگر تو دیکھے کہ جب مجرم مین اپنے پروردگار کے حضور مین سر جھکائے ہوئے
[illegible] کہتے ہون گے کہ ای پروردگار ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا اب ہمکو دنیا مین پھیر دے کہ ہم نیک کام کرلین اب ہم یقین پر ہین یہ
[illegible] سب ہوسات محال ہین۔ **وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنۡ مَّكَانٍۢ بَعِيۡدٍ**ۚ اور دور جگہ سے انکے
[illegible] ہاتھ آنا کہان سے ہوگا۔ ف۔ یعنی اب ایمان انکے ہاتھ کہان سے آویگا حالانکہ جو ایمان قبول ہونیکی جگہ تھی اس
[illegible] دور ہوگئے اور دار الآخرۃ مین آگئے اور یہ مقام تو جزا و سزا کے واسطے ہے یہان مقام امتحان نہین ہے پس اگر دنیا مین ایمان
[illegible] لاتے تو آج انکو نافع ہوتا اور جب وہان سے دور ہوکر دار آخرت مین پہونچ گئے تو اب ان کے واسطے ایمان قبول ہونیکی
[illegible] نہین ہے جیسے کوئی شخص تارے توڑنیکے واسطے ہاتھ پھیلاوے تو کچھ بھی اسکے ہاتھ نہین آویگا۔ زہری رح نے فرمایا کہ آخرت
[illegible] کہان سے پاوین گے حالانکہ دنیا منقطع ہوچکی ہے اور اسی کے مانند مجاہد و حسن بصری [illegible] منقول ہے اور ابن عباس
[illegible] نے کہا کہ یہ لوگ درخواست کرینگے کہ ہم دنیا مین پھیرے جاوین تاکہ شرک و کفر سے توبہ کرین حالانکہ یہ وقت واپس کیے جانے
[illegible] نہین ہے۔ **وَقَدۡ كَفَرُوۡا بِهٖ مِنۡ قَبۡلُ**ۚ۔ حالانکہ قبل ازین اس سے انکار کرچکے تھے یعنے دنیا مین حق سے
[illegible] رسولون کو جھٹلاچکے تو اب ایمان مقبول کہان سے حاصل کرین گے کیونکہ جب ایمان قبول ہونیکے مقام یعنی دنیا مین تھے
[illegible] **وَيَقۡذِفُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ مِنۡ مَّكَانٍۢ بَعِيۡدٍ**ۚ اور مقام بعید سے غیب کی
[illegible] ف۔ یعنی صرف اپنے گمان سے غیب کی باتین مارتے چنانچہ کبھی کہتے کہ یہ پیغمبر نہین بلکہ شاعر ہے اور کبھی کاہن
[illegible] بتلاتے تھے اور اپنے گمان پر غیب دانی کا دعوی کرتے تھے اور بعث و حشر و آخرت سے انکار کرتے تھے چنانچہ
[illegible] فرمایا کہ اپنے گمان سے غیب کی باتین مارتے کہ بعث و حشر و جنت و دوزخ کچھ نہین ہے مترجم کہتا ہے

Marfat.com

کہ اپنی شہوات مین مبتلا ہوکر نشۂ شیطانی مین چور تھے اور آج وہ باتین سب جاتی رہین اور
بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ ۝ اور ان لوگون کے درمیان اور انکی خواہش
ف حسن بصری وضحاک رح نے فرمایا کہ یہ لوگ اسوقت مین ایمان چاہتے تھے
وہ انکو نہین دی گئی بلکہ روک کردی گئی۔ شیخ ابن جریر رح نے اسی قول کو اختیار کیا
مال و اولاد وغیرہ جو اُن کی دلی خواہشین تھین اُن مین روک کر دی گئی اور ابن عباس
عنہما و ربیع بن انس رحمہ اللہ سے مروی ہے اور اسیکو بخاری رح اور ایک جماعت نے اختیار کیا
قول مین کچھ منافات نہین ہے کیونکہ آخرت مین جو کچھ اُنکی دنیاوی خواہشین تھین وہ بھی
ایمان وتوبہ وغیرہ چاہی وہ بھی روک دی گئی۔ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ
اُن کے گروہ والون کے ساتھ کیا گیا ف کہ وہ بھی اپنی خواہشون سے محروم ہوگئے اور یہ سب انکی
نتیجہ ہے۔ اِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُرِيبٍ یہ لوگ ایسے شک مین پڑے تھے جو
ف کیونکہ اُنھون نے شیطانی وہم کو اپنے اوپر حاوی کرلیا تو اُس نے اُنکے دل مین ایمان و آخرت
بھر دیا۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ یہان ابن ابی حاتم نے ایک اثر غریب عجیب روایت کیا چنانچہ اپنے استاد کے
ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وارد کیا کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا جو کہتا کہ اگر اللہ تعالے مجھے مال دے تو الٰہی
ایسی نیکیان کرون پھر وہ مرگیا تو ایک بیٹا چھوڑا اگر وہ شخص مفسد بدکار تھا کہ وہ مال الٰہی عزوجل کو اللہ تعالیٰ کے گناہون
مین خرچ کرتا تھا پس اُسکے باپ کے دو بھائیون نے جب یہ حال دیکھا تو اُسکے پاس آکر اُسکو ملامت کی اور جھڑکا اور سمجھایا
یہ شخص تنگ دل ہوا اور اُس نے اپنی املاک فروخت کرکے نقد روپیہ لیکر کوچ کیا اور ایسے مقام پر پہونچا جہان ایک چشمہ جاری
پس اپنا مال وہان ڈالا اور ایک مکان بناکر وہین رہنے لگا پھر ایک روز وہ بیٹھا تھا کہ ناگاہ ہوا ایک خوبصورت عورت اتری
جسکا چہرہ مہرہ اچھا تھا اور اُس سے پاکیزہ خوشبو آتی تھی پس اُس عورت نے پوچھا کہ ای بندۂ خدا تو کون ہے اُس شخص نے کہا
کہ مین بنی اسرائیل مین سے ایک آدمی ہون وہ بولی کہ پھر یہ مال و متاع و مکان تیرا ہی اُس نے کہا کہ ہان
ہے اُس نے کہا کہ نہین وہ بولی کہ بغیر زوجہ کے تیری زندگی کیونکر خوشی سے بسر ہو سکتی ہے اُسنے کہا کہ
اور اب تو اپنا حال بیان کر کہ تیرا کوئی شوہر ہے وہ بولی کہ کوئی نہین ہے اُس نے کہا کہ بھلا تو پسند کرتی ہے
نکاح کرلون وہ بولی کہ مین تجھسے ایک منزل کے فاصلہ پر رہتی ہون پس تجھے چاہیے کہ کل کے روز
اور اگر راہ مین تجھکو کوئی امر ہولناک نظر آوے تو کچھ مت ڈریو یہ کہکر وہ چلی گئی۔ پھر جب دوسرا
لیکر روانہ ہوا اور جاتے جاتے ایک قصر عالیشان تک پہونچا اور دروازہ بجایا تو ایک
نکلا اور پوچھنے لگا کہ ای بندۂ خدا تو کون ہے اس نے کہا کہ مین اسرائیلی ہون وہ بولا کہ
مجھے اپنے نکاح کے واسطے بلایا تھا وہ بولا کہ ہان سچ کہتا ہے پھر کہا کہ راہ مین تو نے
کہ ہان ایسا ہولناک معاملہ دیکھا کہ اگر ملکہ نے مجھسے یہ نہ کہا ہوتا کہ کچھ مت ڈریو تو مین

[illegible] کہ جب مین روانہ ہُوا یہانتک کہ کشادہ راہ پر پہونچا تو مین نے دیکھا کہ ایک کُتیا اپنا منہ پھیلائے
[illegible] دیکھکر [illegible] آخر جست کرکے کودا تو اُس کُتیا کے پار ہوگیا اور مجھے ایسا معلوم ہُوا کہ اُسکے پیٹ مین اُسکے
[illegible] یہ سُنکر اُس نوجوان نے کہا کہ تجکو یہ معاملہ نہین ملنے والا ہے یہ معاملہ تو آخر زمانہ مین ہوگا کہ مشائخ کے جلسہ مین
[illegible] بیٹھے گا اور اُسکی باتون سے یہ لوگ مسرور ہونگے پھر اُس نے بیان کیا کہ جب مین آگے چلا یہانتک کہ راہ کشادہ ہوئی اور
[illegible] دیکھا کہ سو بھیڑ یان دودھ دار ہین اور اُنمین ایک بچہ ہے وہی اُن سب کا دودھ پیتا ہے پھر جب وہ سب کا دودھ پی چکا
تو [illegible] پھر لیا کہ اب مین نے تھنون مین کچھ نہین چھوڑا ہے تب بھی اُس نے مُنھ پھیلا یا یعنے چاہتا تھا کہ زیادہ دودھ ملے۔ اُس
نوجوان نے کہا کہ یہ معاملہ بھی تو اپنے وقت مین نہین پاویگا بلکہ یہ بھی آخر زمانہ مین ہوگا کہ جو شخص لوگون پر بادشاہ ہوگا وہ ہر حیلہ سے
لوگون کے مال کھینچ کر وصول کریگا یہانتک کہ جب اُسکے گمان مین آویگا کہ اُس نے کچھ بھی نہین چھوڑا ہے تب بھی زیادتی کے واسطے
منھ پھیلا ویگا۔ اُس نے کہا کہ پھر مین آگے بڑھا یہانتک کہ راہ سے موڑ پر آیا اور دوسری راہ کشادہ ہوئی تو مین نے دیکھا کہ وہان
درخت لگے ہین پھر اُنمین سے ایک درخت تر و تازہ کی شاخ مجھے پسند آئی اور مین نے چاہا کہ اُسکو کاٹ لون تو دوسرے درخت نے
مجھے آواز دی کہ ای بندۂ خدا مجھہ مین سے شاخ کاٹ لے یہانتک کہ سبھی درختون نے مجھے آوازین دینی شروع کین ہر ایک کہتا تھا
کہ ای بندۂ خدا مجھہ مین سے شاخ کاٹ لے۔ یہ سُنکر وہ جوان بولا کہ یہ زمانہ بھی تو نہین پاویگا بلکہ یہ بھی آخر زمانہ مین ہوگا جبکہ مرد کم رہ جاوینگے
اور عورتین بہت ہونگی پس ایک مرد کسی عورت سے منگنی کرنا چاہیگا تو دس بیس عورتین اُسکو اپنی طرف بُلاوین گی۔ اُس نے
کہا کہ پھر مین آگے بڑھا یہانتک کہ جب موڑ پر آیا تو مین نے دیکھا کہ وہان ایک مرد ہے جو ایک چشمہ پر کھڑا ہے اور اُس مین سے پانی بھر بھر کے
ہر شخص کو دیتا جاتا ہے پھر جب یہ لوگ اُسکے پاس سے ہٹ گئے تو اُس نے اپنے گھڑے مین پانی ڈالا مگر اُسکے گھڑے مین پانی بالکل
نہین ٹھہرا۔ یہ سُنکر وہ جوان بولا کہ یہ وقت بھی تجھے نہین ملیگا بلکہ یہ بھی آخر زمانہ مین ہوگا کہ وعظ کہنے والا بیٹھکر لوگون کو علم سکھلاویگا
پھر اُنکے پیچھے خود معاصی کا مرتکب ہوگا۔ اُس نے بیان کیا کہ پھر مین روانہ ہو کر آگے بڑھا یہانتک کہ جب راہ کا موڑ آیا تو مین نے
دیکھا کہ وہان ایک بکری موجود ہے اور کچھ لوگ اُسکے چارون ہاتھ پاؤن پکڑے ہین اور ایک شخص اُسکے سینگ پکڑے ہے اور ایک
شخص اُسکی دُم پکڑے ہے اور ایک شخص اُسپر سوار ہے اور ایک شخص اُسکا دودھ دوہتا ہے اُس جوان نے کہا کہ یہ بکری جو تو نے دیکھی
دنیا ہے اور جن لوگون کو تو نے دیکھا کہ اُسکے ہاتھ پاؤن پکڑے ہین تو یہ ایسے لوگ ہین کہ عیش دنیا پر گرے پڑتے ہین اور جسکو
دیکھا کہ اُسکے سینگ پکڑے ہے وہ ایسا شخص ہے کہ عیش دنیا سے تنگی اُٹھاتا ہے اور جسکو تو نے دیکھا کہ وہ بکری کی دُم پکڑے ہے
[illegible] کہ دنیا اُس سے پیٹھ پھیر گئی یعنی دنیاوی عیش کے بعد محتاج ہوگیا ہے اور رہا وہ شخص کہ جسکو تو نے اُسپر سوار دیکھا
[illegible] کہ جسنے دنیا کو ترک کر دیا اور رہا وہ شخص کہ جو اُسکو دوہتا تھا تو وہ دنیا کو مالا مال لے بھاگا یعنے دنیا کے ذریعہ سے
[illegible] اُس نے کہا کہ پھر مین آگے روانہ ہُوا یہانتک کہ جب دوسری راہ نکلی اور موڑ آیا تو مین نے دیکھا کہ ایک
[illegible] کنوین سے پانی بھرتا ہے اور ہر بار جب ڈول نکالکر ایک حوض مین ڈالتا ہے تو پانی اُبل کر پھر کنوین مین آجاتا ہے
[illegible] ایسے شخص کا حال ہے کہ جسنے ظاہر مین نیک کام کیا مگر اللہ تعالےٰ نے اُسکو قبول نہین فرمایا بلکہ اُسکو رد کر دیا
[illegible] یہانتک کہ جب موڑ سے راہ کشادہ ہوئی تو مین نے دیکھا کہ ایک شخص بیج بوتا ہے پھر جب

کاٹتا ہے تو وہ نہایت پاکیزہ گیہون ہوتے ہین - وہ جوان بولا کہ یہ ایسے شخص کا حال ہے [illegible]
نے قبول کر کے خوب زیادتی دیدی - اُس شخص نے کہا کہ پھر مین آگے روانہ ہُوا یہان تک کہ جب
ہوئی تو مین نے دیکھا کہ ایک شخص چت لیٹا ہے اور اُس نے مجھسے کہا کہ ای بندہ خدا مجھسے تو دیکھ اور [illegible]
کو اللہ جیسے مجھے اللہ تعالے نے پیدا کیا ہے مین کبھی نہین بیٹھا ہون - پھر مین نے اسکا حال تم [illegible]
چلا یہان تک کہ میری نظر سے غائب ہو گیا پس اُس جوان نے کہا کہ یہ ایسے شخص کا حال ہے کہ وہ عمر دراز پاکر اپنے شہوات [illegible]
اللہ تعالے سے دور ہی رہا یہان تک کہ عمر ختم ہو گئی اور ای شخص آگاہ ہو کہ مین ملک الموت ہون اور مین ہی وہ عورت
ہون جو تیری پاس آئی تھی اور مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ مین ایسے ابعد کی روح اس مقام پر قبض کرون پھر اسکو نار جہنم
پہونچاؤن - ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی بارہ مین یہ آیت نازل ہوئی - وحیل بینہم وبین ما یشتہون الآیہ - (رواہ
ابن ابی حاتم) امام ابن کثیر رح نے کہا کہ یہ اثر غریب ہے اور اسکی صحت مین تردد ہے اور برتقدیر صحت کے یہ جو فرمایا
کہ اسی بارہ مین یہ آیت نازل ہوئی دو اسکے معنی یہ ہین کہ ایسے ہی کافرون کے بارہ مین نزول ہے جنکی روح ایسی حالت مین [illegible]
جاتی ہو کہ اُنکو زندگانی دنیا کی تمنا رہتی ہے - جیسے اُس مغرور کا حال ہوا کہ وہ اپنی شہوات مین یہان تک مفتون تھا کہ اسکی شہوت
وقت آگیا حالانکہ وہ اپنی شہوت کی خواہش مین ایک عورت کی تلاش مین گیا تھا یہان تک کہ ملک الموت آکر اسکی خواہش کی بیچ مین
حائل ہو گئے اور اچانک اسکی روح قبض کر کے جہنم مین ڈالی وقد قال تعالے کما فعل باشیاعہم من قبل یعنی جیسے اگلی امتون کے جھٹلانے
والون پر جو ایسے ہی کافرون کے شیعہ تھے یہ معاملہ جاری ہو چکا ہے کہ جب عذاب الٰہی یعنی اُنکی موت آئی تو تمنا کرنے لگے کہ کاش
صدق دل سے ایمان لا کر نیک کام کیے ہوتے مگر کچھ بھی قبول نہ ہوا کما قال تعالے فلما رأوا بأسنا قالوا آمنا باللہ وحدہ وکفرنا
بما کنا بہ مشرکین فلم یک ینفعہم ایمانہم لما رأوا بأسنا سنۃ اللہ التی قد خلت فی عبادہ وخسر ہنالک الکافرون - یعنی جب انھون نے
ہماری عذاب کو دیکھا (یعنی حلقوم پر دم آیا) تو کہنے لگے کہ ہم اللہ تعالے وحدہ لا شریک پر ایمان لائے اور جو کچھ ہم اسکے
ساتھ شرک کرتے تھے سب سے ہم نے انکار کیا پھر جب اُنھون نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو اب اُنکو اُنکا ایمان لانا نافع نہین [illegible]
- یعنی وہ طریقہ الٰہیہ ہے جو اُسکے بندون مین جاری ہو چکا اور یہین کفار لوگ خوار ہوئے ہین - حرف کیونکہ جو وقت ایمان کا تھا [illegible]
تو متردد تھے - کما قال تعالے انہم کانوا فی شک مریب یعنی دنیا مین تو شک و ریب مین پڑے رہے [illegible]
پھر جب عذاب دیکھ لیا تو ایمان قبول نہ ہوگا - قتادہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ای لوگو شک و تردد سے بچو [illegible]
شک پر مرا وہ شک ہی پر اُٹھایا جائیگا اور جو شخص یقین پر مرا وہ یقین پر اٹھایا جائیگا - مترجم کہتا ہے [illegible]
وعبرت کا مقام ہے اور اس سے ایک نکتہ عجیب حل ہوتا ہے جسکا بیان یہ ہے کہ حدیث مین آیا کہ [illegible]
کیا جائیگا تو منکر و نکیر اگر در بارہ صدق رسالت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
بھیانک آواز سے کہیگا کہ مین تو نہین جانتا ہون اور منافق کہے گا کہ مجھکو یقین نہ تھا [illegible]
کہا تھا چنانچہ عذاب القبر کی تفسیر مین پارۂ یازدہم مین مفصل بیان گذر چکا ہے [illegible]
نکلنے کے وقت کافر و منافق کو امر حق ظاہر ہو گیا تو پھر اس نے [illegible]

Marfat.com

...ب ہے کہ اول تو منافق کو صرف عذاب معاینہ ہوا کیونکہ رحمت دیکھنے کے قابل نہین تھا پس اسکو...
...دل دوم یہ کہ اُس کا روح مین جو کچھ اعتقاد راسخ دنیا مین جما یا تھا وہی تصویر نقش ہے پس سوا اُسکے کچھ بھی اُس سے عمل آید
...ہے کہ اگر اُسکی لوح دل مین کلمہ کفر منقوش ہے تو کیونکر اُس سے معنی توحید نکال سکتا ہے پس یہ منجملہ اسرار معرفت
کے یقین کے ساتھ یاد رکھنا چاہیے

سورۃ الفاطر

اس سورۃ کا نام سورۃ الملائکہ بھی ہے اور وہ پینتالیس یا چھیالیس آیات ہین — قرطبی رح نے کہا کہ یہ سورہ سب علما کی
قول مین مکیہ ہے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سورۃ الفاطر کا نزول مکہ معظمہ مین ہوا (رواہ البخاری وغیرہ)
اور واضح ہو کہ جن سورتون کو الحمد سے شروع فرمایا ہے اُن سب مین یہ آخری سورہ ہے — مترجم کہتا ہے کہ سورہ فاتحہ سب سے
اول الحمد سے شروع ہے — خطیب رح نے لکھا کہ ان سورتون مین اللہ تعالے نے چار نعمتون کو تفصیل سے بیان فرمایا ہے
اور جمیع نعمتون کی اصل یہی چار نعمتین ہین جنکا مجموعہ سورہ فاتحہ مین موجود ہے اور اُن چارون نعمتون مین سے ایک یہ ہے کہ ایجاد اول سے
آگاہ ہون دوم یہ کہ بقاء اول سے آگاہ ہون سوم یہ کہ ایجاد دوم پر یقین لاوین چہارم یہ کہ ایجاد دوم کی بقا سے آگاہ ہون
پھر ایجاد دوم تو وہ ہے جو بعث قیامت ہے اور یہ سورہ سبا مین بیان ہوئی — پھر بقاء ایجاد دوم جو انتہاء نعمت اور سب سے اعلیٰ ہے
بلکہ وہی انسانی پیدایش کا انجام ہے وہ اِس سورہ مبارک مین بیان ہے اور اِس سے حق عزوجل کی قدرت کاملہ ظاہر ہے پس اس
سورہ مین اہل سعادت کی انعامات عالیہ کا ذکر ہے اور اسکے ذیل مین اہل شقاوت کی بھی پوری تفصیل ہے جو اپنی بدکرداری سے اپنے
ایسی نعمت عظمی سے ہمیشہ کے لیے محروم کرتے ہین پھر تتمہ کے طور پر مانند ابتداء سورہ فاتحہ کے اِس انتہاء سورہ حمد مین بھی چارون
نعمتون کو بیان فرمایا الحاصل سورہ الحمد یعنے سورۂ فاتحہ مین حق تعالے نے ایجاز لطیف کے ساتھ بندون کو اُنکی ابتدا و انتہاء یعنے
ایجاد و انجام سے بیدار کیا پھر ہر ایک کی تفصیل کے لیے الحمد سے چند سورہ شروع فرمائے جنمین سے یہ آخری سورہ ہے اور اس مین
آخری امر یعنے انجام کا بیان شافی ہے اور یہ نکتہ لطیف ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا

تعریف واسطے اللہ کے ہے پیدا کرنے والا آسمانون کا اور زمین کا کرنے والا فرشتون کا پیغام لانے والا

اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ

پرون والے دو دو اور تین تین اور چار چار زیادہ کرتا ہے بیچ پیدائش کے

مَا يَشَآءُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

جسکو چاہتا ہے تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ ۔ شروع ہے نام پاک اللہ سے ف جسکی قدرت [illegible]
۔ عام مہربان ہے ف جسنے اپنی عام رحمت سے اپنی تمام مخلوقات کو سرفراز فرمایا [illegible]
[illegible]ت خاص والا ہے ف جسنے اپنی کمال رحمت سے اپنے اہل کرامت بندون کو ابتدا [illegible]
واضح ہو کہ اس سے پہلے سورہ سبا مین حق سبحانہ تعالےٰ نے حشر سے آگاہ فرمایا اور وہی مخلوق کو [illegible]
اور نعمت ایجاد پر حمد واجب ہے پھر اس پیدائش دوم کی نعمتون پر کر رحمد [illegible] فرمایا ۔ [illegible]
فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ حمد کامل اس پاک اللہ وحدہٗ لا شریک ہی کے [illegible]
آسمانون و زمین کا فاطر ہے ف یعنے بغیر نظیر و مثال کے پیدا کرنے والا ہے ۔ مجاہد رح نے ابن عباس [illegible]
عنہ سے روایت کیا کہ مجھے یہ تحقیق نہ تھی کہ عرب کلمہ فاطر کس مقام پر بولتے ہین یہان تک کہ دو اعرابی میرے پاس ایک کنو[illegible]
بارہ مین اپنا جھگڑا لائے پس ایک نے کہا کہ مین نے ہی اسکو فاطر کیا یعنے ابتدا مین کھودا ہے (رواہ الثوری) [illegible]
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ فاطر السمٰوات والارض یعنی بدیع السمٰوات والارض ۔ ضحاک رح نے کہا کہ [illegible]
مین فاطر بمعنی خالق ہے (ابن کثیر وغیرہ) بالجملہ اللہ تعالےٰ نے مخلوقات کو تنبیہ کی کہ ہر خیر سے نظر اٹھا کر اللہ تعالےٰ
کی محسوس قدرت کاملہ کو دیکھین کہ اس نے کس صنعت کے ساتھ ان آسمانون کو پیدا فرمایا کہ کسی مخلوق کی عقل وہان رسائی نہین
کرتی ہے اور جسکو دیکھو وہ اپنے وہم و گمان سے طرح طرح کے خیالات ظاہر کرتا ہے ۔ مترجم کہتا ہے کہ اس زمانہ مین بہت
ایسے لوگ ہین کہ ان کے قلب کی آنکھین اندھی تھین اور یہ اندھاپن یہان تک پہونچا کہ انھون نے بدیہی وجود آسمان سے جسکا
عکس پانی و آئینہ وغیرہ مین صاف مجسم نظر آتا ہے انکار کیا اور انکا اندھاپن ہر ذی ہوش کے واسطے عبرتناک ہے [illegible]
کہ وہ شب تاریک مین نظر اٹھا کر عجیب قسم کے گنجان تارون کا لشکر دیکھے پھر کچھ بھی اسکی حکمت بیان کر سکے مگر اس زمانہ [illegible]
گمراہ ہین جو اس عجیب قدرت کا تماشا دیکھنے سے آنکھین بند کرتے ہین اور بہت قلیل ایسے لوگ ہین کہ اس عجیب صنع الٰہی [illegible]
و سجدہ پڑھتے ہین ۔ کما قال تعالےٰ یتفکرون فی خلق السمٰوات والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار [illegible]
و زمین کی خلقت مین فکر کرتے ہین اور بول اٹھتے ہین کہ اے ہمارے رب تونے اس منظر کو بے فائدہ پیدا نہین فرمایا ۔ تیری شان عالی
ہے پس تو ہی ہمکو عذاب النار سے بچالے ۔ ھ ۔ پھر جس پاک عزوجل کی قدرت باہرہ ظاہر ہے تو کسی ذی عقل کو [illegible]
کہ ایسے خالق قوی قدیر نے معلوم نہین کیسے کیسے عجائب مخلوقات پیدا فرمائی ہونگی جنکے دیکھنے کے واسطے ہمارے [illegible]
نہین کہ یہ دعویٰ کرین کہ اسکی کل مخلوقات کو ہم دیکھ سکتے ہین اور کیونکر دعویٰ ہو سکتا ہے حالانکہ [illegible]
روان نہین دیکھ سکتے ہین اور انکو اپنے جسم کی قوت ہاضمہ بلکہ اپنی نطفہ پیدائش کی قوتین نظر نہین [illegible]
مین جس قسم کے پھول کا مادہ مضمر ہے وہ بغیر پھول پھولے ہوئی دکھلائی نہین [illegible]
کھولدین وہ ضرور یقین کرتے ہین کہ اس دائرہ مخلوقات مین صنعت الٰہی [illegible]
باوجود غور کے لوگون کو نظر نہین آتے حالانکہ ساحر وغیرہ ایک خبیث [illegible]
اسکی مجال ہے پس یہ لوگ اس دائرہ صنعت کو نظر عبرت سے دیکھتے ہین [illegible]

Marfat.com

[illegible] آتا ہے یہی ہے اور اُسکے سوا کچھ نہیں ہے بلکہ اہل عقل خوب پہچان گئے کہ جو کچھ ان آنکھوں سے [illegible] ہے اللہ پاک عزوجل ہمکو اس سے آگاہ فرماوے حتیٰ موسےٰ علیہ السلام نے وادی ایمن کے درخت [illegible] اور فرعونیوں نے جب عصائے موسےٰ کو لکڑی دیکھا تو پھر درحقیقت وہ اژدہا ہوجاتا تھا پس اہل [illegible] معرفت [illegible] نظر آتا ہے وہ ہمارے واسطے طاعات و معارف کا ذریعہ ہے کہ طاعت مین اپنی زندگی بسر کرجاوین اور [illegible] مین اپنی صنعت مخلوقات سے ہمکو آگاہ فرماوی اُسکو حق سمجھین اور اُسپر ایمان لاوین کہ یہ شان آخرت کو ظاہر ہوگی اور حق [illegible] نے ہمکو آگاہ فرمایا کہ ان محسوس آسمانون و زمین کا پیدا کرنے والا ہے یہ حق ہے۔ **وَجَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا** [illegible] ملائکہ کو ایلچی بنانیوالا ہے **ف** پس اللہ تعالےٰ نے ملائکہ کو پیدا فرمایا تو یہ حق ہے کہ اُس نے ہمکو آگاہ فرمایا اور [illegible] اپنے انتظام حکمت مین ان ملائکہ کو رسول و ایلچی بناتا ہے یہ حق ہے اور یہ مثل پیدائش مخلوقات کے ایک انتظام حکمت ہے [illegible] ضرورت ہے کیونکہ اُسکے قبضۂ قدرت مین تمام مخلوقات مسخر ہے۔ اور واضح ہو کہ کفار جو اپنی گمراہی مین بھٹکتے ہین اُسکی ابتدا یہ ہے [illegible] وہ اپنے ہاتھون سے مٹی وغیرہ کی چیزین بناتے ہین تو اپنے آپکو اُسکا فاعل موثر گمان کرتے ہین حالانکہ وہ اُنکے مثل ایک جسم علیحدہ ہوتی ہے اور یہ لوگ اپنی جہالت سے یہی قیاس جناب باری تعالےٰ جلشانہ مین دوڑاتے ہین تو گمراہ ہوجاتے ہین اور اگر ابتدا سے انکو سمجھ ہوتی کہ اپنے آپکو اپنے پیدا کرنے والے کے قبضۂ تسخیر مین جانتے تو اُسی کی تاثیر حقیقی کو مانتے اور اپنی ذات کیطرح اپنے افعال کو بھی اُسکی مخلوق پہچانتے تو تمام عالم مین اسی حق عزوجل کو خالق موثر مانتے پس گمراہی سے دور رہتے جیسے اللہ تعالےٰ کے نیک بندے اُسکو وحدہ لاشریک پہچان گئے ہین اور یہ ان کے حق مین اسی رب عزوجل کی کرامت ہے تو اُنکو معارف صنعت الٰہی سبحانہ تعالےٰ سمجھنے مین کمال سہولت ہے اور وہ عالم مین نظر عبرت سے ہر ایک چیز مین معرفت پاتے ہین اور عذاب و ثواب قبر مین اُنکو کچھ بھی تردد نہین ہوتا ہے اور اسی واسطے دعای ماثور مین وارد ہوا کہ اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ یعنی الٰہی ہمکو جو حق ہے وہ حق دکھلادی اور اُسکی اتباع نصیب فرما اور ہم کو جو باطل ہے وہ باطل دکھلادی اور اُس سے پرہیز و اجتناب [illegible] روزی کر۔ اور یہ حدیث عین معرفت ہے کہ اپنے نفس کی قوت پر اعتماد نہین کیا کیونکہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم یعنی پھر نے کی قوت نہ طاقت نہین مگر اللہ تعالےٰ عزیز حکیم کے نام پاک کے ساتھ۔ تو اسی پاک عزوجل کی قوت و فضل سے ہدایت کی درخواست [illegible] درخواست [illegible] کہ جو اپنے نفس جاہل پر مغرور رہین تو اللہ تعالےٰ نے اُنکو اسی جہت سے چلایا اور وہ راہ غضب ہے جسپر شیطان [illegible] فرمایا ہے پس انکو ملائکہ کی پیدائش ہی مین انکار ہے تو رسول ماننا درکنار۔ اور حق یہ ہے کہ جسنے وجود شیطان یا ملائکہ [illegible] اپنے عقل کے سبب مین [illegible] کلام الٰہی سبحانہ تعالےٰ سے کافر ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے صریح فرمایا۔ وجاعل الملائکۃ رسلا [illegible] کہا کہ اللہ تعالےٰ ان ملائکہ کو اپنے انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ تعالےٰ کیجانب وحی کی ساتھ رسول [illegible] بنانے [illegible] و جواب حق کے ساتھ سمجھتا ہے **مترجم** کہتا ہے کہ اس تفسیر مین بطور مثال کے ایک طرح کی تخصیص ہے اور عام [illegible] اللہ تعالےٰ سے منقول ہے کہ ملائکہ کو اللہ تعالےٰ اپنے بندون کیطرف نعمت پہونچانے یا عذاب پہونچانیکے لیے [illegible] بندون کو [illegible] نعمت پہونچاتے ہین یعنی جو کچھ اللہ تعالےٰ نے مقدر فرمایا اُسکو بحکم الٰہی عزوجل جاری کرتے ہین [illegible] کیطرح کام کرتے ہین جیسے انسان کے حواس کام دیتے ہین لیکن ملائکہ جبکہ عین التقدیر الٰہی

جاری کرتے ہین تو اُس مین خطا کا احتمال نہین ہے لہذا اللہ تعالےٰ نے اُنکی صفت مین فرمایا [illegible]
مایؤمرون — یعنے جو کچھ اللہ عزوجل نے حکم دیا انھین اللہ تعالےٰ کی نافرمانی نہین کرتے [illegible]
انھین نافرمانی کی صفت نہین ہے دوم یہ کہ فرمان برداری مین اُنسے خطا نہین ہو سکتی ہے بخلاف انسان کے [illegible]
قصد کرتا ہے مگر بوجہ ضعف جسم و حواس کے یا بوجہ معارضۂ نفس و شیطان کے چوک جاتا ہے اور [illegible]
طیبیؒ وغیرہ نے تصریح کی کہ اللہ تعالےٰ نے اُنکو جو ایسا کر دیا تو یہ بطور دوام و استمرار ہے پھر علماء نے [illegible]
ہوتے ہین بلکہ جنس ملائکہ مین سے بعض ہین لہذا دوسری آیت مین فرمایا کہ اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلاً ومن الناس [illegible]
کی شان ہے کہ وہ ملائکہ مین سے رسولون کو برگزیدہ فرماتا ہے اور آدمیون مین سے رسولون کو برگزیدہ فرماتا ہے [illegible]
جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام رسول ہین — مترجم کہتا ہے کہ انھین چارون کی تخصیص کی [illegible]
روایات مین وارد ہوا کہ میرے پاس ایسا فرشتہ آیا کہ جو کبھی نہین آیا تھا پس یہ حدیث اور اُسکے مانند دیگر احادیث دلالت کرتی ہین [illegible]
اِن چارون کے دیگر ملائکہ بھی بعض امور پہونچاتے ہین — مترجم کہتا ہے کہ شاید تحقیق جدید یہ ہے کہ ملائکہ کی رسالت [illegible]
ہوتی ہے پس وحی لانا تو جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ہے اور کبھی عذاب لانا بھی جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ سے ہوتا ہے اگرچہ عذاب [illegible]
روحین قبض کرنا بذریعہ عزرائیل علیہ السلام ہوگا اور یہ بات معلوم ہے کہ ملائکہ علیہم السلام مین مراتب ہین جیسے آدمیون مین مراتب [illegible]
ہین تو ہر آدمی جس نے اپنے آپکو پاکیزگی سے ملائکہ کیطرح پاک کیا تو اُسکی پاکیزگی جس مرتبہ ملکی پر پہونچی اُسکے مناسب [illegible]
الہام وغیرہ لاویگا خصوص جبکہ یہ بات بیان کیگئی کہ ملائکہ کی رسالت امور قضا جاری کرنے مین ہے تو ہر امر قضا کے واسطے جو فرشتہ
مامور ہے وہی لاویگا ہان یہ ہو سکتا ہے کہ یہی چارون ملائکہ جنکا ذکر ہوا ہے اس بارہ مین سردار ہون اور دیگر ملائکہ انکے اعوان
و انصار ہون — بالجملہ اللہ تعالےٰ نے پہلے تو اپنی مخلوقات مین سے محسوسات آسمان و زمین کو بیان فرمایا تاکہ ان عظیم اجسام کو دیکھکر
عظمت و قدرت الٰہی عزوجل کو پہچانین اور یقین کرین کہ اُسکی خلقت مین اسرار غیر متناہی ہین اور وہ ہر چیز پر قادر ہے [illegible]
خلقت مین بیان فرمادی اسپر ایمان لانا ہمپر فرض ہے تاکہ آیندہ راہ معرفت کشادہ ہو کیونکہ جسمانی آنکھون سے ہر چیز کا ادراک [illegible]
محال ہے پھر اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا کہ اُس نے اپنی مخلوقات مین ایک خلقت ملائکہ پیدا فرمائی ہے اور اُنکو عالم مین اپنے [illegible]
کیواسطے رسول بنایا ہے حتی کہ وہ انسانی رسولون کو پیام پہونچاتے ہین پھر ملائکہ کی خلقت مین زیادہ توضیح فرمائی [illegible]

اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ — یعنے اللہ تعالےٰ نے ان ملائکہ کو صاحبان بازو کیا ہے **ف** [illegible]
خلقت کے مناسب ہین حتی کہ جسطرح اُنکی خلقت نور سے ہے تو اُنکے واسطے بازو بھی نورانی ہین اور ہر ایک کے واسطے اُسکی [illegible]
موافق بازوی نورانیہ متفاوت ہین — **مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ** ۔ دو دو تین تین چار چار ہین **ف** [illegible]
کمتر یہ کہ دو بازو ہین اور بعض کیواسطے تین ہین اور بعض کیواسطے چار ہین اور اسی مین انحصار نہین [illegible]
فرمایا — **یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ** [illegible]
اللہ تعالےٰ خلقت مین جسقدر چاہتا ہے زیادہ فرماتا ہے بیشک اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے [illegible]
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین جبرئیل علیہ السلام کو اصلی صورت پر دیکھا [illegible]

Marfat.com

[illegible] ابن کثیر رح) اور مادیات مین اسکے نظائر کثیرہ ہین چنانچہ بعض جانورون کو دیکھو کہ سانپ
[illegible] بغیر پانون چلتا ہے اور بعض کے دو پانون ہین جیسے کبوتر وغیرہ اور بعض کے چار مثل چوپایہ اور بعض مانند کھنکھجورہ کی
[illegible] ہین اور مکھی کی آنکھ تو ایک دکھلائی دیتی ہے جب بذریعہ خوردبین کے دیکھو تو اسکی آنکھین آٹھ ہزار سے زیادہ نظر آتی ہین
[illegible] جسم مادی کی نسبت مین ہے رہا نورانی لطیف کا بیان تو بعض مین صرف سننے کی قوت ہے اور دیکھنے کی قوت نہین ہے
[illegible] بعض مین یہ دونون ہوتی ہین مگر چکھنے کی قوت نہین ہے وعلی ہذا سونگھنے وچھونے کی قوت بڑھتی جاتی ہین پھر بعض مین باوجود
[illegible] خمسہ کے حواس باطنہ نہین ہین اور بہت سے جانورون مین حواس باطنہ بھی موجود ہین اور وہ انکو عجائب صنعت سے کام
لاتے ہین جیسے مکڑی اپنے منہ سے اُگل کر نہایت باریک جالا تنتی ہے اور جب کبھی اُسکو بلندی سے زمین پر گرنا منظور ہوتا ہے
تو اسکا ایک ڈورا نکالکر اُسی کمند کے ذریعہ سے اُتر آتی ہے بلکہ جنگلون مین بعضی کیڑے بغیر ہاتھ پانون کے اسی رسّی پر لٹک کر
جھولتے ہین بلکہ کبھی اُسکو نگلتا ہوا اوپر چڑھ جاتا ہے اور ایک دم مین لٹک کر نیچے آجاتا ہے اور بہت سے جانورون مین مانند بیا
وغیرہ کے ان حواس کی صنعتین معروف ہین اور انسان جب تک ان حواس خمسہ کی ترکیبات مین پھنسا رہتا ہے تب تک اُسکو جانورون
پر امتیاز نہین ہے کیونکہ جانور بھی حواس خمسہ کا ادراک رکھتی ہین اگرچہ بہت سے آدمیون نے اس مقام پر دھوکا کھایا حالانکہ
فرق یہی ہے کہ حواس خمسہ کا ادراک مانند انسان کے دوسری جانورون مین بھی موجود ہے حتے کہ بکری کبھی شیرنیہ کی پتی نہین
کھاتی اور خرگوش ہمیشہ بلی کے بالون کی بدبو سے بھاگتا ہے اگرچہ حواس کے ذریعہ سے نفع وضرر حاصل کرنے مین انسان کو بہت
جانورون سے زیادہ سامان حاصل ہے مگر سامان کے ذرائع کثیرہ حاصل ہونے سے اصلی خلقت مین امتیاز نہین ہوسکتا ہے
ہاں اس صورت مین کہ انسان کو بذریعہ نور عقل کے معرفت حاصل ہو اور نور عقل ان حواس کی ترکیبات کا نام نہین ہے جیسا
کہ ابتدا سے انتہا تک کافرون نے گمان کر لیا ہے اسوجہ سے کہ اُنھون نے اپنی تمام عمر مین سوای قوت حواسی کے کبھی نور عقل کو
نہین پایا اور نہ کسی کافر سے یہ اقرار ممکن ہے کہ اس مین عقل نہین ہے مگر آخرت مین یہ ظاہر ہوجائیگا۔ کما قال تعالے۔ لو کنا
نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر۔ یعنی کفار کہین گے کہ اگر ہم سنتے یا عقل رکھتے ہوتے تو جہنمیون مین نہ ہوتے — پس
نور عقل کی شناخت یہی ہے کہ وہ کبھی معرفت حق عزوجل سے گمراہ نہین ہوسکتا اور یہ نور عقل بذریعہ اپنے مراتب کے روح کے
[illegible] ہوتے ہین اور جسقدر نور عقل زیادہ ہو اُسیقدر روح کے بازوی نورانی زیادہ ہوتے ہین حتی کہ عالم ملکوت مین نئے انتہا معارف
و مقامات قدس طے کرتا ہے ؎ طی عابد در شبے یکروزہ راہ + سیر عارف در دمی تا تخت شاہ + یعنی ؎ شب مین عابد
طے کرے یکروزہ راہ + سیر عارف دم مین ہو تا تخت شاہ + پس جسطرح اہل عرفان کی ارواح قدسیہ ان معارف نور کے
بازوؤن سے مقامات قدس ازل و ابد مین سیر کرتے ہین اسیطرح ملائکہ نورانیہ کو اللہ تعالے نے بازوی نورانی عطا فرمائی ہین
[illegible] اکثر مفسرین کے نزدیک قولہ تعالے یزید فی الخلق ما یشاء۔ متعلق بملائکہ ہے یعنی ملائکہ کی خلقت و بازوؤن مین
اللہ تعالے نے چاہا زیادتی فرمائی ہے اور بعض مفسرین نے خلق بمعنی مخلوق لیا تو یہ کلام الٰہی سبحانہ تعالے تمام مخلوقات سے
[illegible] مخلوقات مین جو کچھ اللہ تعالے چاہتا ہے زیادتی فرماتا ہے لہذا زہری رح نے فرمایا کہ یہ خوبی آواز ہے (رواہ
[illegible] ابن ابی حاتم) اور قتادہ رح نے کہا کہ دونون آنکھون کی ملاحت و ناک و دہن و چہرہ کی

خوبصورتی ہے اور بعض لے واڑھی کی خوبی اور بعض نے بالون کی خوبی اور بعض نے [illegible]
بیان بطور مثال ہے اور مقصود یہ ہے کہ جسم کے قد و قامت و اعضا و حواس ظاہر [illegible] مین [illegible]
جہان تک اللہ تعالےٰ کو منظور ہے زیادتی فرماتا ہے **ف** اشارات عرائس [illegible]
الآیہ حق عزوجل نے عدم سے موافق صورت علیہ کے جو علم قدیم مین موجود تھی عالم کو [illegible]
اور اس حمد کو اپنے شکر گذار بندون کے واسطے نمونہ بتلایا کہ حق عزوجل کے واسطے [illegible]
ہے اور اُسکے نیک بندون کی حمد اُسکی حمد ذاتی مین فنا ہے قولہ اولی اجنحۃ مثنی وثلاث ورباع ملائکہ کے واسطے [illegible]
ہر ایک کے مقامات کیے ہین اسیواسطے بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور اسمین تنبیہ ہے کہ اسیطرح ارواح کے واسطے [illegible]
ہین مانند بازوی معرفت و توحید و محبت و شوق کے اور ہر ایک بازوی نورانی کے ذریعہ سے اپنے مقام محمود تک [illegible]
پس بازوی معرفت سے عالم صفات تک پرواز ہے اور بازوی توحید سے عالم ذات تک پرواز ہے اور بازوی محبت [illegible]
مشاہدہ ہے اور بازوی شوق سے پرواز بعالم قدس وصال ہے بعض مشائخ نے کہا کہ مومن جب توحید مین راسخ ہوتا ہے [illegible]
و مشاہدہ ملکوت تک پہونچتا ہے اور اسلام کے بازو سے جنت مین جاتا ہے **شیخ جنید** رح نے کہا کہ اللہ تعالےٰ ہی کے واسطے
حمد و ثنا ہے جسنے اپنے بندون پر ایسی نعمتین فرمائین جس سے اللہ تعالےٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے **مترجم** کہتا ہے کہ شیخ
ابن العربی نے اس مقام پر بازوی ملائکہ کی عام تفسیر اُسیکے مانند اختیار فرمائی جو مترجم نے سابق مین بیان کی ہے والحمد للہ رب العالمین
قولہ تعالےٰ یزید فی الخلق ما یشاء منجملہ زیادت خلق کے بندون کے حسن اخلاق مین زیادتی ہے **شیخ ابن عطا** رح نے کہا
کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندہ مین معرفت کی خوبی اور پسندیدہ حضوری بڑھاتا ہے حتیٰ کہ مشاہدہ کے درجہ پر [illegible] بعض مشائخ نے
کہ مومنون مین محبت الٰہی کی زیادتی بھی اسی قسم سے ہے جیسے علماء مین تواضع اور تونگرون مین سخاوت اور فقیرون مین [illegible]
مین صدق نیت اور عارفون مین فنا معرفت اپنے فعل جمیل سے بڑھاتا ہے پھر اللہ تعالےٰ نے آگاہ فرمایا کہ جب اس نے [illegible]
پیدا فرمایا تو یہ غیر ممکن ہے کہ یہ مخلوقات پیدا ہو کر اُسکے قبضۂ قدرت سے خارج ہو لیکن جیسے کمہار جاہل اپنے [illegible]
کہ جب کمہار نے برتن بنایا تو اب برتن الگ ہے یہ کفر و جہل ہے بلکہ ہر دم و ہر لحظہ یہ تمام مخلوق اپنے [illegible]
جسے کہ جس پتے سے اس حیات کی قیومی اٹھائی وہی درخت سے ساقط ہوئی اور اب بھی جس جگہ پڑی ہے [illegible]
مخلوقات مین زیادتی و کمی کا جو کچھ تصرف چاہتا ہے فرماتا ہے پھر یہ اخلاق و خوبیان کسی مخلوق [illegible]

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا

جو کچھ کہ کھولدیوی اللہ واسطے لوگون کے رحمت سے پس نہین بند کرنے والا [illegible]

فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَ[illegible]

پس نہین چھوڑنیوالا واسطے اُسکے پیچھے اُسکے اور وہ

شیخ عرائس رح نے لکھا کہ جب اللہ عزوجل نے بیان فرمایا کہ وہی اپنی مخلوقات کو [illegible]
تو اس آیت مین تنبیہ فرمائی کہ یہ نعمتین کسی شخص کی ایجادی نہین ہین اور اگر [illegible]

Marfat.com

[illegible] اور اگر کوئی تمنا کرنیوالا اپنے حق مین کسی نعمت کی تمنا کرے تو غیر ممکن ہے کہ وہ اپنی ہیات سے [illegible]
[illegible] **مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ** [illegible] لوگون کے واسطے جس کسی رحمت کو کشادہ فرمانا چاہے تو اسکا روک لینے والا کوئی نہین ہے **ف** [illegible] اور نباہت و امن و حکمت وغیرہ ان تمام نعمتون مین سے جب اللہ تعالیٰ کسی نعمت کو [illegible] تو تمام مخلوقات مین کوئی اسکا شریک و ساجھی نہین ہے جو اُس نعمت کو روک لے **مترجم** کہتا ہے کہ آخر [illegible] کے واسطے تنبیہ بلیغ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے نعمت نبوت سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرفراز فرمایا [illegible] کی مجال نہین کہ اسکو روک سکے اور ہر ایک نعمت جو اسکی مخلوقات کو پہونچتی ہے وہ کسیطرح نہین رک سکتی اگرچہ تم اپنے [illegible] **وَمَا یُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ** ۵ اور جس چیز کو [illegible] نے روک لیا تو اُسکے بعد کوئی بھی اسکا بھیجنے والا نہین ہے **ف** اگرچہ تم اپنے بتون کے سامنے ناک [illegible] کہ تمام مخلوقات قبضۂ قدرت الٰہیہ مین مسخر ہے تو کسی تصرف مین کسیکو ایک ذرہ جنبش کرنیکی مجال نہین ہے اور مشرکون کے بت تو سب سے بدتر ہین کہ انکو ظاہر مین بھی کچھ جنبش نہین ہے بخلاف خود مشرکون کے کہ انکو اپنی حرکات سے بوجہ ایمانی [illegible] ہوسکتا ہے کہ شاید انکو خود قدرت ہے جیسے فرقۂ معتزلہ گمراہ ہوا پس معلوم ہوگیا کہ دینے والا یا روکنے والا وہی خالق سبحانہ تعالیٰ ہے **وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ** ۵ اور وہی غالب حکمت والا ہے **ف** کوئی نعمت ایسی نہین جو [illegible] ہوا ہو اسکا کوئی فعل حکمت سے خالی نہین ہے مگر اُس حکمت کا ادراک کرنا کسی بشر کی مجال نہین ہے کیونکہ حکمت تو اسکی [illegible] اور مخلوق کی عقل ضعیف جو منجملہ مخلوقات کے ہے اسکو کہان سے مجال ہوگی کہ صفت الٰہی کو احاطہ کر سکے پھر بعض [illegible] معلوم نہین ہوسکتی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے بندون پر توبہ کا دروازہ کھولدیا تو اسکو کوئی [illegible] ہے بلکہ لوگ برابر توبہ کرکے ایمان لاتے جاوینگے اگرچہ انکو خود منظور نہ ہو اور اگر اُسنے توبہ کا دروازہ بند کردیا تو لوگ [illegible] نہین کھول سکتا ہے۔ اور ہر شخص خود دیکھتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے واسطے کوئی نعمت چاہی تو وہ خواہ مخواہ اسکو پہنچتی ہے [illegible] والا شخص ہزار کوشش کرے کہ یہ محروم رہے تو کچھ نہین ہوتا ہے [illegible] نے سواے اللہ تعالیٰ کے [illegible] امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ امام احمد نے اپنی اسناد سے روایت کی کہ معاویہ رضی اللہ [illegible] شعبہ کو لکھا کہ تم نے جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہو وہ مجھے لکھ بھیجو تو مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے [illegible] کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ جب آپ نماز سے سلام پھیر [illegible] لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد [illegible] کے اسکی بادشاہت ہے اور اسکی حمد ہے اور وہی ہر چیز پر [illegible] والا نہین ہے اور جو کچھ تو نے روکا اُسکا کوئی دینے والا نہین ہے اور کسی نفع [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیل و قال سے منع فرماتے اور بہت سوال کرنے سے [illegible] اور ماؤن کی نافرمانیان کرنے سے منع فرماتے تھے (رواہ البخاری)

Marfat.com

ومسلم ایضاً) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رکوع [illegible]
لمن حمدہ اللہم ربنا لک الحمد ملا السماء والارض وملاء ما شئت من شیء بعد اہل الثناء والمجد احق ما قال العبد [illegible]
لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد (رواہ مسلم) اور اس آیت کی نظیر دوسری [illegible]
نے فرمایا۔ ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ہو وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ الآیہ۔ اور [illegible] گذر چکے ہیں [illegible]
نکلا کہ بندون کو جو نعمت پہونچتی ہے وہ فتاح علیم عزوجل کی فتح سے ہے اور اسمین کسی سبب کی کوئی تاثیر نہین ہے اور امام مالک
رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب پانی برستا تو کہا کرتے کہ یہ بارش ہم پر فتح الٰہی عزوجل سے ہوئی پھر [illegible]
للناس من رحمۃ الآیہ (رواہ ابن ابی حاتم) مترجم کہتا ہے کہ مشرکون نے اپنے شرک سے بارش کے واسطے نوا مقرر
کیے تھے جیسے تم ہندوستان مین مشرکون کو دیکھتے ہو کہ نخھت مقرر کرتے ہین مثلاً کہتے ہین کہ ہتھیا نخھت لگا ہے اور [illegible]
برساتا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ بہت سے جاہل مسلمان بھی اس اعتقاد شرک مین گرفتار ہو جاتے ہین حالانکہ یہ ناپاک [illegible]
اور یہ غور نہین کرتے کہ جب اللہ تعالٰے لوگون پر قحط ڈالتا ہے تو سب کھیتون کی خاک اڑ جاتی ہے اور ساون مین گرد باد کی آندھی
چلتی ہے پھر بھی جہالت مین پھنس جاتے ہین نعوذ باللہ من ذلک ف ۲ فی العرائس قولہ تعالٰے ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ
فلا ممسک لہا الآیہ۔ تمام نعمت مین سے اعلیٰ رحمت یہ ہے کہ اللہ تعالٰے اپنی معرفت عطا فرمائے اور یہ وہی قبولیت اولیٰ ہے پس جب
اللہ تعالٰے نے اپنے اولیاء مین سے کسی ولی پر رحمت معرفت کشادہ فرمائی تو اسکو انوار صفات سے لطیف خزانے حاصل ہوتے ہین
اور دونون جہان مین اسکو ہر طرح سمجھ حاصل ہوتی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اسکی ذات سے ارادہ الٰہی کیونکر متعلق ہے اور وہ خوب
جانتا ہے کہ تمام مخلوقات جمع ہو کر ایک ذرہ بھی اس سے دفع نہین کر سکتی ہے اور نہ ایک ذرہ نفع پہونچا سکتی ہے بلکہ اللہ تعالٰے ہی اپنی رحمت سے
جسکو چاہتا ہے مختص فرماتا ہے۔ شیخ ابو عثمان رح نے فرمایا کہ اللہ تعالٰے اگر اپنے اولیاء کے دل پر قرب وانس وغیرہ مقامات
کشادہ فرماتا ہے پس اگر تمام مخلوقات جمع ہو کر اسے روکنا چاہین تو عاجز ہو جائینگے اور ہرگز یہ انفتاح نہین روکیگا اور جو کچھ اللہ تعالٰے
نے اغلاق فرمایا یعنے اسکو بندون کے قلب سے بند کر دیا پس اگر تمام مخلوقات جمع ہو کر چاہین کہ اسکو کشادہ کرین تو ہرگز کشادہ
نہین کر سکتے ہین (عس) جب اللہ تعالٰے نے اس امر سے آگاہ فرمایا تو بندون کو شکر نعمت کے لیے [illegible]

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ
اے لوگو یاد کرو نعمت اللہ کی کو اوپر اپنے کیا ہے کوئی
غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ
سوا خدا کے کہ رزق دیوے تمکو آسمان سے اور زمین سے نہین کوئی معبود مگر وہ پس کہاں [illegible]

جب اللہ تعالٰے نے جمیع نعمتین اپنی طرف سے بیان فرمائین اور لوگون کو یقین دلایا کہ اگر اللہ عزوجل [illegible]
دینی چاہی پھر اگر تمام مخلوقات متفق ہو کر چاہے کہ یہ نعمت اسکو نہ پہونچنے پاوے تو ہرگز کوئی اسکو [illegible]
یہ خوف کرنا کہ اگر یہ ناخوش ہوگا تو ہم کو ضرر پہونچے گا اور ہم برباد ہو جاوینگے محض [illegible]
بندہ سے کوئی چیز روکی تو پھر اگر تمام مخلوقات جمع ہو کر چاہے کہ اسکو پہونچے تو ہرگز نہین [illegible]

Marfat.com

[illegible] دیندت ہمکو یہ نعمت حاصل ہو جائیگی یا اگر وہ ناخوش ہوگا تو ہم سے نعمت چھن جائیگی [illegible] مترجم کہتا ہے کہ یہان مجاری تقدیر کے بہت سے اسرار نظر آتے ہین اور [illegible] جانتا تھا اور بیان یہ ہے کہ قلوب دو قسم کے ہوتے ہین ایک وہ قلوب ہین جو [illegible] اور انھین مین سے بعض ایسے ہوتے ہین کہ وہ بظاہر صورت ایسا معلوم ہوتا ہے [illegible] وہ قلوب جو انبیاء علیہم السلام کے قلب پر ہین پھر جو قلوب بقلب نبوت ہین وہ مظاہر رحمت ہین [illegible] رحمت الٰہی عزوجل مخصوص ہے حتےٰ کہ دنیاوی چیزین اور دنیا کے معاملات خواہ خوشگوار ہون یا ناگوار ہون [illegible] کے حق مین اسطرح واقع ہوتے ہین کہ آخرکو وہ رحمت ہی ہو جاتے ہین پس ان قلوب کے لوگون مین سے جو شخص کہ دنیا کی مدد سے کسی معاملہ مین کسی بت یا جوگی وغیرہ سے کوشش کرے اگرچہ وہ اسکا معتقد نہ ہو کیونکہ وہ مسلم ہے تو ہر صورت سے وہ ناکام ہوگا اور قلوب شیطانیہ جو مظاہر غضبی ہین وہ جمیع ان چیزون کے واسطے صالح ہین جو غضب کی واسطے لکھی گئی ہین جیسے دنیای ملعونہ و اسکی آرائش و جو کچھ لہو و لعب اس دنیا مین ہے حتےٰ کہ اہل حق کے واسطے اس مین سے بعض بقدر کفایت ہے بشرطیکہ آخرت مین اسکا درجہ عالی ہو چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے روایت کیا جاتا ہے کہ ایک روز جنگل مین ایک مقام پر نیند نے غلبہ کیا تو اپنا مٹی کا لوٹا اپنے پاس رکھ لیا اور ایک پتھر پر سر رکھکر سو گئے پھر شیطان انکے سامنے آیا اور کہا کہ اے عیسیٰ آپ نے میری دنیا مین سے اس پتھر کو آسائش کا تکیہ بنایا پس آپ نے وہ پتھر اسکے جانب پھینک دیا لوٹے و پتھر مع دنیا کے سب بیجا پھر یہ قوت ہر شخص مین نہین ہے تو موافق اپنے اپنے درجہ کے دوسرون کے واسطے کفایت سے زائد بھی حلال ہے جو کہ بطریق شرعی ہو لیکن خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ اباحت فقط آسانی و راحت ہے اور یہ مراد نہین کہ دنیا کی طرف متوجہ ہونا مباح ہے کیونکہ یہ تو اسکے ایمان کے مخالف ہے اور یہ امر بہت غور سے سمجھ لینا چاہیئے ۔ جب یہ بات معلوم ہوئی تو بسا اوقات قسم شیطانیہ مین سے جس کا رزق وغیرہ کسی ظہور غضبی سے متعلق ہے بعض ایسا شخص پایا جائیگا کہ اس نے اپنے کسی سردار کی [illegible] گمراہی مین بد ہوتا ہے ناخوشی مین ضرر اٹھایا یا خوشی مین نفع پایا تو یہ درحقیقت اسکے حق مین اضلال ہے کہ اسکی نظر شیطانی مین اسطرح ظاہر فرمایا اور حقیقت مین اللہ تعالےٰ ہی نے اپنی تقدیر سے ایسا جاری فرمایا تھا کہ وہ کسیطرح نہین ٹل سکتا تھا لیکن [illegible] تقدیر کو ایسے معاملہ کے بعد ظاہر فرمایا تاکہ یہ شخص جو ازلی کافر ہے زیادہ تر اللہ عزوجل سے منحرف ہو کر شرک مین [illegible] ہو کیونکہ وہ تو اپنے اوہام کا مطیع ہے حالانکہ درحقیقت یہ سب تقدیر الٰہی عزوجل سے جاری ہوا کیا نہین دیکھتے ہو کہ یہی [illegible] یا فقیر جسکی طرف سے اس شخص نے اپنے حق مین نفع یا ضرر کا اعتقاد کیا تھا دوسری قومون مثلاً یہود و نصاریٰ و مسلمانون [illegible] ذلت کرتے ہین اور کچھ بھی اسکی خوشی نہین کرتے حالانکہ کبھی اس نے انکو ایک ذرہ بھی ضرر پہونچانیکی قدرت [illegible] نفع و ضرر کا اختیار ہوا ہو اور یا وہ شخص مذبذب جو کسی شخص کی نسبت نفع و ضرر پہونچانے کا احتمال رکھے یعنی [illegible] ایمان پر ہون لیکن مین چیچک مین سیتلا وغیرہ کی بھی پرداخت کر دیتا ہون یا دیوالی [illegible] اگر کچھ نہین ہے تو میرا کچھ نقصان نہ ہوگا اور اگر شاید کچھ ہو تو مین بچا رہون گا ۔ مترجم کہتا ہے [illegible] شیطانی فریب مین برباد کر چکا کیونکہ جب اسکو نفع و ضرر کا خطرہ ہو تو خالص یقین ایمان

Marfat.com

ندار و ہو گیا پس یہ منافق ہو کر کافر ہوا بلکہ اسکی حرکت سے عوام بے پڑھے مسلمانوں کو سخت ضرر پہونچا [illegible]
حق نے یقین کیا کہ سواے حق عزوجل کے کسی مخلوق سے ایک ذرہ بھی نفع و ضرر کا استقلال نہیں ہے تو اللہ [illegible]
نعمت کی جانب توجہ دلائی بقولہ تعالےٰ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اپنے اوپر اللہ تعالےٰ کی نعمت کو یاد کرو ف کہ اُسی نے عدم سے تمکو موجود کیا اور بے شمار نعمتیں تمہارے [illegible]
کہ جنکا شمار نہین کر سکتے ہو اور اسی نے تمکو رزق عطا فرمایا اور تمہاری ہی راحت کے واسطے آسمان و زمین پیدا کیے اور [illegible]
رب عزوجل کی قیومیت سے باقی ہو اور وہی قادر مختار ہے تو بھلا تم شرک کیون کرتے ہو هَلْ مِنْ خَالِقٍ
غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ بھلا سواے اللہ تعالےٰ کے کوئی [illegible]
ہے جو تمکو آسمان و زمین سے رزق دے ف کوئی نہین ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ کوئی الوہیت والا نہین ہے
مگر وہی اللہ عزوجل ہے ف تو بتون و مسیح و پیرون فقیرون وغیرہ کسی مین الوہیت کا نام نہین ہے فَاَنّٰى
تُؤْفَكُوْنَ پھر کہان مُنھ موڑتے ہو ف یعنی توحید الٰہی سے کیونکر پھرتے ہو حالانکہ تم نے خوب سمجھ لیا کہ مالک [illegible]
و نفع پہونچانے والا و ضرر دور کرنے والا فقط اللہ تعالےٰ وحدہ لاشریک ہے تو پھر اس بیان کے بعد کیونکر توحید چھوڑ کر شرک مین
اوندھے گرتے ہو ف ۲ فی العرائس و نعمت الٰہی کے حقوق ادا کرنا بعد شناخت کے واجب ہی اور اعلیٰ شکر یہ ہے کہ رازق
عزوجل کو رازق جانو اور درمیانی اسباب کو اگر سمجھتے ہو تو واسطہ جانو اور ہرگز ان اسباب پر نظر مت رکھو شیخ ابن عطا رح نے
فرمایا کہ جسنے اللہ تعالےٰ کو بندون کا رازق جانا پھر ظاہری اسباب سے اُسکا دل متعلق ہوا تو وہ راہ حقیقت سے دور ہو گیا شیخ [illegible]
نے کہا کہ آسمان سے ہدایت عطا فرماتا ہے اور زمین سے سامان غذا و حفاظت و بقاء عطا کرتا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ جس
طریقہ سے تمہارے حواس کو تبلادیا کہ اسطرح عملدرآمد کرو تمکو رزق دیا جائیگا تو ہر ایک کو چاہیے کہ اسیطرح سے عملدرآمد کرے اور امداد
الٰہی عزوجل کا امیدوار رہو اور بعض لوگون نے غلط فہمی سے یہ معنے لگائے کہ جسطرح اللہ تعالےٰ نے آدمی کو ہوش گوش دیے ہین
یہ ان حواس کے موافق تجارت وغیرہ کوئی کام نکرے بلکہ بیٹھا رہے کہ اللہ تعالےٰ رازق ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ جماعت علماء کے
نزدیک یہ سمجھ خطا ہے کیونکہ یہی شخص جو بیٹھ رہا جب دوسرے لوگ اسکے واسطے کھانا کپڑا لاوین تو لینے کو ہاتھ پھیلاتا اور پہننے کو [illegible]
اور بدن کو سردی سے بچاتا ہے حالانکہ بچانے والا اللہ تعالےٰ ہی ہے پھر یہ اُن لوگون کی نظر کوتاہ و مشوش ہے کہ خود اسباب کے مرتکب بھی ہین
اور انکار بھی کرتے ہین۔ ہان زمانہ قدیم مین بزرگون کی ایک جماعت تھی کہ وہ لوگ اپنی طلب معاش مین اپنے وقت کا [illegible]
کرتے تھے اور اللہ تعالےٰ سے رزق کفاف پر قناعت کرتے تھے تاکہ انکی آخرت کے درجات بلند ہون اور [illegible]
طاعات مین صرف کرین اور یہی سلف صالحین سے متواتر معروف ہے حتیٰ کہ حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم وغیرہ تجارت سے [illegible]
رزق حاصل کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز سردی کے موسم مین [illegible]
مین ڈالکر کمر سے باندھا اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرات مین کھانے کی کوئی چیز ہوتی [illegible]
نکلکر ایک یہودی کے باغ کیطرف گیا اُس نے مجھسے کہا کہ اے اعرابی ایک خرما کے عوض ایک ڈول
ڈول کھینچے یہان تک کہ جب خرما سے میری دونون مٹھیان بھر گئین تو مین نے کہا کہ [illegible]

... فی الصحیح ــــ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ادائے رسالت وجہاد تھا اور حدیث مین ثابت ہے
... معاش ... ہے اور فتاوای ظہیریہ وغیرہ سے ہندیہ مین مصرح منقول ہے کہ امام محمد رح وغیرہم نے کسب حلال کے
واسطے ... فرض ... کفایت نقل کیا اور یہی شرع مین بالاتفاق ماخوذ ہے واللہ تعالیٰ اعلم

وَاِنۡ یُّکَذِّبُوۡکَ فَقَدۡ کُذِّبَتۡ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِکَ ؕ وَاِلَی اللّٰہِ
اگر ... جھٹلاوین تجکو پس تحقیق جھٹلائے گئے ہین پیغمبر پہلے تجھسے اور طرف اللہ کے

تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ۝ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ
پھیرے جاتے ہین سب کام اے لوگو تحقیق وعدہ اللہ کا سچ ہے پس نہ فریب دے تمکو

الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا ٝ وَلَا یَغُرَّنَّکُمۡ بِاللّٰہِ الۡغَرُوۡرُ ۝ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ
زندگانی دنیا کی اور نہ فریب دے تمکو ساتھ اللہ کے فریب دینے والا تحقیق شیطان

لَکُمۡ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوۡہُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا یَدۡعُوۡا حِزۡبَہٗ لِیَکُوۡنُوۡا مِنۡ اَصۡحٰبِ
واسطے تمہارے دشمن ہے پس پکڑو اسکو دشمن سوا اسکے نہین کہ پکارتا ہے گروہ اپنی کو تو کہ ہوویں رہنے والون

السَّعِیۡرِ ۝
دوزخ سے

جب براہان صحیح منور قائم کر دیے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق و رازق و منعم ہے اور اُسکے سوائے کسی کو ذرہ برابر تصرف کا اختیار نہین ہے تو اہل الشرک کو ہدایت کی کہ پھر تم صریح ہدایت کے بعد کدھر شرک کرتے پھرتے ہو یعنی بعد حق کے اگر ہٹ و ضلالت عناد سرکشی کروگے تو آخر انکا انجام کیا ہوگا فقال تعالیٰ وَاِنۡ یُّکَذِّبُوۡکَ فَقَدۡ کُذِّبَتۡ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِکَ ... کفار تجھے جھوٹا بتاوین تو تجھسے پہلے رسول جھٹلائے گئے ہین ف اور یہ رسول اپنی قومون کی ہدایت کے لیے آئے تھے ... واسطے انھون نے نوع انسانی کو بشارت و خیر مقدم سنایا تھا اور ہر امت مین اللہ تعالیٰ نے ایک رسول بھیجا یا تو اب ... تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمیع اقسام امم کے واسطے رسول بھیجا اور جیسے اگلے رسول جھٹلائے گئے تھے اسیطرح محمد ... اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت نے یعنے ان تمام امتون نے جو قیامت تک روی زمین پر پیدا ہون اُنھین سے بکثرت اصناف کے ... روشن دلیل سے منھ موڑ کر تاریک ضلالت مین گرے یعنے کفر و شرک کیا اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ... اس آیت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسکین دی کہ ایسے روشن دلائل کے بعد منھ موڑنا اور ایسے سچے رسول ... قلوب شیطانیہ کا وتیرہ ہے اس سے دلیل حق و صدق نبوت مین کچھ خلل نہین ہوتا کیونکہ جس کو ذرہ بھی عقل کا اثر ہے ... بیان کے بعد کچھ خفا نہ تھا پھر تعجب ہے کہ کافرون نے کیونکر منھ موڑا اور باپ دادون کی تقلید ... دلائل تو ضرور حق ہے لیکن آخر ہماری باپ دادی مدتون سے برابر اسی روش پر چلے آتے ہین اور ممکن ہین کہ انکو ... ہم سے اکل عقلین بھی بہ ... ہوئی تھین پس جو کچھ اُنھون نے مذہب اختیار کیا وہ ضرور ہماری رائے ... قلوب شیطانیہ پر کارگر ہوتا ہے ہمیشہ سے کافرون و مذبذب منافقون مین چلا آیا ہے

وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ - اور اللہ تعالےٰ ہی کیطرف سب امور [illegible]
اس معاملہ مین بھی اللہ تعالےٰ کی قدرت قاہرہ دیکھتے ہین کیونکہ اپنے مقدر جاری [illegible]
سے منکر ہوکر شرک کو تاریکی نظر آتی ہے اور آخرت مین اہل شرک کے واسطے تہدید ہے [illegible]
اُنکو پوری سزا دیگا - اور دنیا مین اُنکو نصیحت کی حجت پوری کردی بقولہ تعالےٰ - یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ ای لوگو بیشک اللہ تعالےٰ کا وعدہ حق ہے ف - یعنے دار آخرت و قیامت کا وعدہ [illegible]
ہے - فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا - پس تمکو حیاۃ دنیا مغرور نکرے ف - [illegible]
دار آخرت کے بہت حقیر و ذلیل ہے لیکن ظاہری نظر مین آراستہ کیگئی ہے تو اس دنیای فانی کی تازگی پر مغرور و غافل ہوکر [illegible]
مت چھوڑو جو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کی پیروی کرنے والون کے لیے مہیا فرمائی ہے کیونکہ موت آیا [illegible]
ٹھکانے ہین جنت ہے یا جہنم ہے پس جسنے دنیائے فانی پر بھروسہ کیا اُسکے واسطے آخرت مین جہنم ہے پس [illegible]
يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ تمکو غرور فریب نہ دے ف - [illegible]
کہ غرور شیطان ہے یعنی شیطان تمکو فتنہ مین نہ ڈالے کہ تم اللہ تعالےٰ کی آیات اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے [illegible]
کیونکہ شیطان غدار کذاب ہے - غرور کی یہی تفسیر زید بن اسلم وغیرہ سے مروی ہے - پھر اللہ تعالےٰ نے شیطان کی عداوت [illegible]
بیان فرمائی بقولہ تعالےٰ - اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ - یہ شیطان تمھارا دشمن ہے ف - چاہتا ہے کہ تمھارا باپ
آدم علیہ السلام کیطرح تمکو بھی فریب دے حالانکہ تم لوگ اگر فریب کھاؤگے تو آدم علیہ السلام سے متفق ہوکر [illegible]
دشمن کی بات مت مانو جب جانتے ہو کہ وہ تمھارا دشمن ہے - فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا - یعنے تم بھی [illegible]
یعنے تم بھی اُسکے ساتھ وہ برتاؤ کرو جو سخت دشمن کے ساتھ کرتے ہین اور ہر بات مین اسکی مخالفت کرو [illegible]
یہ وہم نہ کرو کہ وہ تو تمکو اپنے گروہ مین شامل کرتا ہے - اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ
وہ تو اپنے گروہ کو اسیواسطے دعوت کرتا ہے کہ وہ لوگ جہنمیون مین ہوجاوین یعنی شیطان تو قطعی ملعون [illegible]
کہ اُسکا ٹھکانا جہنم ہے پس وہ تمکو اپنے ساتھ بوجہ دوستی کے نہین ملاتا ہے بلکہ وہ آدم علیہ السلام کی [illegible]
علیہ السلام کے واسطے جنت ہے تو وہ چاہتا ہے کہ تمکو اپنے گروہ مین شامل کرکے اپنے [illegible]
امتحان مین چھوڑا ہے اور تمھاری واسطے بذریعہ انبیاء علیہم السلام کے عین ہدایت [illegible]
دشمن تمکو بہکا کر اپنے گروہ مین لیجاتا ہے تاکہ تم بھی جہنمی ہوجاؤ - قال تعالےٰ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗ اَوْلِيَآءَ [illegible]
بدلا - یعنی کیا میری سوائے تم شیطان و اسکی ذریات کو اپنا ولی بناتے ہو حالانکہ یہ لوگ تمھاری [illegible]
ان الشیطان لکم عدو الآیہ اہل معرفت کو اللہ تعالےٰ نے نعمت فراست عطا فرمائی کہ وہ شیطان [illegible]
پیدائش عالم قہر سے ہے اور ہم لوگون کی پیدائش عالم لطف سے ہے اور عالم قہر [illegible]
ان دونون مین کسیطرح اتفاق ممکن نہین پس شیطان کو اپنی [illegible]
شخص اس حکمت سے واقف نہ ہو وہ شیطان کو [illegible]

... شیخ واسطی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آدمیون مین سے حزب الشیطان وہ لوگ ہین جو محبت سے دنیا پر جھک پڑے اور ... مین حضرت جعفر رحمہ نے فرمایا کہ یہ ندائی الٰہی عزوجل سنکر جسنے شیطان سے لڑائی کا مورچہ باندھا وہی اہل سعادت ... دنیا مین ایک دم بھی شیطان کی لڑائی سے غافل نہین ہوتا ہے مثلاً شیطان نے اسکو دنیا کی زینت دکھلائی تو ... کی نگاہ کو منکر ہوگئی اور اگر شیطان نے اسکو طرح طرح کی امیدین دلائین تو اُس نے مقابلہ مین موت پیش کی جسکے ... حقیقت یہ ہین جسطرح شیطان اُس سے غافل نہین ہوتا اور ایسی راہون سے آتا ہے کہ یہ دیکھتا نہین اسیطرح یہ بھی ... سے ہر وقت بیدار رہتا ہے اور ہر طرف اُسکے مطرود کرنیکا سامان مہیا رکھتا ہے شیخ سہل رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ حزب شیطان وہی اہل بدعت و گمراہ فرقے ہین جو عقائد و اعمال فاسدہ کی باتین کان لگا کر شیطان سے سُن لیتے ہین شیخ واسطی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ شیطان کو مطرود کرنے کا آسان طریقہ اللہ تعالے نے دیدیا کہ فرائض پر قائم رہو اور حدود شریعت کی ... کرو اور جو شخص جنگل مین اپنی بکریون سے غافل ہوا تو بھیڑیا اُسکا چرواہا ہو جاتا ہے مین کہتا ہون کہ حق سبحانہ تعالے نے اپنے بندونکو ... فرمایا کہ جو امور شرع مین منکر و ممنوع ہین اور جو خطرات مذموم ہین اُنکو دور رکھو کہ یہ عالم قہر سے ہین جہان شیطان کا گروہ ساکن ... اور یہ مراد نہین ہے کہ شیطان کو یہ قدرت حاصل ہے کہ اللہ تعالے کے برگزیدہ بندون کو گمراہ کر سکے اسی واسطے آیت مین ... لطافت کے ساتھ حزب الشیطان کی نسبت یون فرمایا کہ وہ اپنے حزب کو جہنمی ہونے کے واسطے بُلاتا ہے اور یون نہین فرمایا کہ وہ تمکو جہنمی ہونے کے واسطے بلاتا ہے کیونکہ اُسکا بلانا انھین لوگون مین اثر کرتا ہے جو اہل شرک و بدعت ہین جنکو اللہ تعالے نے اپنے دربار سے مطرود کر دیا ہے اور یہ بھی آگاہ فرمایا کہ وہ صرف بلانیوالا ہے اور یہ نہین کہ وہ گمراہ کرنیوالا ہے کیونکہ گمراہ کرنا اُسکے اختیار مین نہین ہے جیسے ہدایت دینا انبیاء علیہم السلام کے اختیار مین نہین تھا ہی لہذا فرمایا

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۥ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

جو لوگ کہ کافر ہین واسطے انکے عذاب ہے سخت اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۥ اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۭ

واسطے انکے بخشش ہے اور ثواب بڑا کیا پس وہ شخص کہ زینت دیا گیا واسطے اسکے برا عمل اسکا پس دیکھا اسکو اچھا

فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ڮ فَلَا تَذْهَبْ

پس تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور راہ دیکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے پس نہ جاتا رہے

نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝

جان تیری اوپر انکے افسوس سے تحقیق اللہ جاننے والا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہین

... نے فرمایا کہ باوجود نصیحت و اعلام الٰہی عزوجل کے ابلیس کی اتباع کی گئی حالانکہ جو کوئی ابلیس کے گروہ ... کا انجام بلاشک جہنم ہے اور جسنے اُسکو دشمن بنایا وہ اہل سعادت سے ہے تو پھر آگاہ فرمایا کہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ۔ وہ لوگ جنھون نے کفر اختیار کیا اُن کے واسطے عذاب شدید ہے کیونکہ اتباع کی ... کو دوست بنا کر اُسکے گروہ مین داخل ہوئے اور انبیا علیہم السلام سے کفر کیا اور ...

Marfat.com

اپنا دشمن بنایا تو لا محالہ قہر و غضب مین رہے۔ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا [illegible]
وَّ اَجۡرٌ کَبِیۡرٌ ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے تو اُنکے واسطے مغفرت و اجر [illegible]
و اُسکے رسولون پر ایمان لائے اور شیطان کو دشمن بنایا اور رسول کی ہدایت [illegible]
نیک کام کیے سبکا عوض ثواب جمیل ہے اور اگر ان سے کچھ خطائین سرزد ہوئین [illegible]
تعالے نے تمام لوگون کے واسطے انکا آغاز و انجام و انکی راہ ضلالت و راہ ہدایت کو [illegible]
صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تاسف کرنے سے تسکین دی اور فرمایا۔ فَمَنۡ زُیِّنَ لَهٗ سُوۡٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا
پھر جس شخص کے واسطے اُسکی بدکاری اُسکو مزین دکھلائی گئی پس اُسنے اُسکو اچھا دیکھا ف یعنی [illegible]
اُنکی بداعمالیان سنوار کر دکھلائین پس اُسنے اندھے پن سے اُسکو خوبصورت دیکھا تو اے محمد صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم [illegible]
حیلہ ہے کہ تو اُسکو بدل دے نہین تیری واسطے کوئی حیلہ نہین ہے اور قلب مین ہدایت پیدا کر دینا [illegible]
نے صرف مزین کیا تھا اور گمراہی پیدا کرنا اُسکے اختیار مین نہین تھا بلکہ کافر بدکار نے خود اپنی بدکاری کو خوبصورت [illegible]
موافق اللہ تعالے نے اُسکو گمراہ چھوڑا پس تجھ بھی تسکین رکھنا چاہیے۔ فَاِنَّ اللّٰهَ یُضِلُّ مَنۡ یَّشَآءُ وَیَهۡدِیۡ
مَنۡ یَّشَآءُ۔ کیونکہ اللہ تعالے ہی جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے ف یعنی گمراہی
یا ہدایت اختیار کرنے والے مین اللہ تعالے ہی اپنی تقدیر سے گمراہی و ہدایت پیدا کرتا ہے اور وہی خوب جانتا ہے کہ کس بندہ نے
اپنی ذات کے واسطے ہدایت یا گمراہی مین سے کس چیز کو اختیار کیا ہے حتی کہ وہ اگر کروڑ برس گمراہی [illegible] معجزات
دکھلایا جاوے وہ آخر اپنے اختیار سے کبھی نہین پھریگا حتے کہ کفر پر مرے۔ فَلَا تَذۡهَبۡ نَفۡسُكَ عَلَیۡهِمۡ حَسَرٰتٍ
پس تو اُن گمراہون پر اپنی جان کو حسرتون سے غمناک مت کر ف بلکہ اللہ عزوجل علیم و خبیر کے علم پر چھوڑ دے۔ اِنَّ اللّٰهَ
عَلِیۡمٌۢ بِمَا یَصۡنَعُوۡنَ ۝ کیونکہ یہ لوگ جو کچھ کرنیوالے ہین اُنکو اللہ تعالے ہی خوب جانتا ہے ف کیونکہ اللہ
تعالے اپنی تقدیر مین حکیم ہے اور اُسکی حکمت کاملہ تمام عالم کو محیط ہے۔ ابن ابی حاتم عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ [illegible]
ہی کہ مین نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سُنا کہ اللہ تعالے نے اپنی خلقت کو تاریکی مین پیدا کیا پھر ان پر اپنے نور [illegible]
پس اُسدن جسکو اِس نور سے کچھ پہونچا اُس نے ہدایت اختیار کی اور جو محروم رہا وہ گمراہ ہوا [illegible]
کے علم مین ہے اُسیکو لکھکر قلم خشک ہوا۔ مترجم کہتا ہے کہ یعنی اُسمین کچھ تغیر نہین ہوسکتا ہے [illegible]
عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم لوگون کے پاس [illegible] اللہ تعالے [illegible]
حمد ہے جو گمراہی سے ہدایت دیتا ہے اور جسکے حق مین چاہتا ہے گمراہی کو مشتبہ رکھتا ہے (رواہ ابن ابی حاتم [illegible]
پھر اللہ عزوجل نے دلائل قدرت ایسے ذکر فرمائے جو کافرون پر ہدایت کے لیے حجت ہین [illegible]
اور جو لوگ ایمان لائے اُنکے واسطے یہی آیات عین معارف ہین کہ اُنکے مدارج [illegible]
وَاللّٰهُ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیۡرُ سَحَابًا فَسُقۡنٰهُ اِلٰی بَلَدٍ [illegible]
اور اللہ وہ شخص ہے کہ بھیجتا ہے ہواکو پس اُٹھاتی ہین بادلکو پس ہانکا [illegible]

فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذَٰلِكَ النُّشُورُ ۝ مَن كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ

تیری زمین جو نکلنا ہو جو شخص کہ چاہتا ہے عزت پس واسطے اللہ کے

الْعِزَّةُ جَمِيعًا إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ وَالَّذِينَ

چڑھتی ہیں کلمات پاکیزہ اور عمل نیک بلند کرتا ہے اسکو اور جو لوگ

يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ ۝ وَاللَّهُ

واسطے انکے عذاب سخت ہے اور مکر انکا وہ ہی ہلاک ہووے گا اور اللہ نے

خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ

مٹی سے نطفہ سے پھر بنا دیا تم کو جوڑے اور نہیں اٹھاتی کوئی

أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ وَمَا يُعَمَّرُ مِن مُّعَمَّرٍ وَلَا يُنقَصُ مِنْ عُمُرِهِ

جنتی ہے مگر ساتھ علم اسکے کے اور نہیں عمر دیا جاتا کوئی عمر دیا گیا اور نہ کم کیا جاتا ہے عمر اسکی سے

إِلَّا فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝

مگر بیچ کتاب کے لکھا ہوا ہے تحقیق یہ اوپر اللہ کے آسان ہے

اللہ تعالے اپنی مخلوقات مین سے ہر کافر و مومن کے اعمال سے آگاہ ہے پس جن کفار کے حق مین اس نے کفر مقدر فرمایا اور انکے قلوب مین گمراہی پیدا فرمائی وہ انکی آغاز و انجام سے خوب آگاہ ہے۔ وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ اور اللہ ایک وہی ہے جس نے ریاح کو بھیجا ف یعنی ہواؤن کو حکم فرماتا ہے کہ وہ روان ہوتی ہین اور اسکو بارہا لوگ دیکھ چکے ہین کہ کہین ابر کا نام نہ تھا پھر اللہ تعالے نے ہواؤن کو بھیجا پس وہ فوراً روان ہوتی ہین فَتُثِيرُ سَحَابًا۔ پھر وہ سحاب کو قوران دیتی ہین ف ہر طرف سے سحاب کے بقعے اٹھتے ہین پس وہ مجتمع ہو کر سحاب ہوتے ہین اور ہوائین انکو اٹھائے رہتی ہین پھر جہان حکم الٰہی ہوتا ہے اسکو لیجا کر پہونچاتے ہین۔ فَسُقْنَاهُ إِلَىٰ بَلَدٍ مَّيِّتٍ پس ہم نے اس سحاب کو بلد مردہ کی طرف روانہ کیا ف اس سے معلوم ہوا کہ ہوا وغیرہ کوئی حقیقی فاعل نہین ہے بلکہ صنعت الٰہی عزوجل کے واسطے لوگون کی نظر ایک پردہ ہے اور درحقیقت اللہ ہی عزوجل سحاب کو پیدا کر کے ایسی زمین پر لیجاتا ہے جسمین نباتات کچھ نہ تھی بلکہ وہ زمین پر پٹ مردہ پڑی تھی پس اس زمین پر باران رحمت برسایا فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا۔ پس اس زمین مردہ کو اسکی مردگی کے بعد ہم نے زندہ کر دیا بذریعہ اس بارش کے ف یعنی عالم تدبیر مین بارش کو اس مردہ زمین کی زندگانی کا ذریعہ کر دیا پس دیدہ گذری تھی کہ اس سے طرح طرح کی نباتات ہر قسم کی جمین اور زمین سبزہ زار ہو کر لہلہانے لگی اور لوگ اسکو بارہا دیکھ چکے حالانکہ یہ اگر پہلے دیکھا ہوتا تو اس پر پٹ بیابان کی نسبت کسیکا تصور کام نکرتا کہ یہ کیونکر زندہ ہو کر لہلہاویگی۔ كَذَٰلِكَ النُّشُورُ نشور بھی ایسا ہی ہوگا ف جیسی یہ زمین مردہ زندہ ہوگئی اسیطرح جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ قیامت مین اجسام زندہ ہون تو زیر عرش سے پانی نازل فرمائیگا پھر جائیگا پس جسم زمین سے اگتے ہیں اسیطرح جسم خاکی اس جسم کی نیچے اگین گے اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ آدمی کا جسم خاک ہو جاتا ہے سوائے دمچی کی باریک ہڈی کے کہ

Marfat.com

مرکب کیا جائیگا (الصحیح) علماء رحم نے کہا کہ یہ بڑی ہا ند قطرہ منی کے [illegible]
ہوا اور رزین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کس کیفیت سے اللہ تعالیٰ مردون کو زندہ فرمائیگا [illegible]
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو رزین کیا تو اپنی قوم کے وادی میں [illegible]
ایسے وقت ہوا کہ وہ سبزہ زار لہلہاتا تھا مین نے عرض کیا کہ ہان تو آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible] نے فرمایا
مردون کو زندہ فرمائیگا (الصحیح) مترجم کہتا ہے کہ اس سے معرفت حکمت [illegible]
کہ اسی خاک سے انسان کے اجسام پیدا فرمائے اور اس جسم کی پرورش کے واسطے اسی خاک سے [illegible]
کیا شان ہے کہ اسی خاک کو کس صورت سے ظاہر فرمایا پھر آخر وہی خاک ہے اور ہر جسم کے واسطے اسی خاک [illegible]
کہ جس قسم کی خاک سے وہ جسم مرکب ہے اسی خاک کی نباتات سے اسکے واسطے غذا مناسب ہوا اور اسی بنا پر [illegible]
سابق مین توضیح بیان ہو چکا ہے۔ اور یہان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زمین و اسکی غذا کی خواہش [illegible]
اسی تن خاکی کی پرورش ہے جس سے روح کو کوئی کمال حاصل نہین ہوتا ہے کیونکہ روح کی آرائش تو باس تقویٰ [illegible]
اللہ عزوجل ہے پس جسنے روح کو بھوکا و ننگا رکھا اور فقط اسی جسم خاکی کی پرورش کی اور کھانے پینے کی شہوات مین مبتلا رہا تو اس نے
ایسی چیز کو سنوارا کہ وہ عنقریب پھر خاک ہو جائیگا اور اسکے ہاتھ کچھ نہ آئیگا کیونکہ باقی تو روح ہے حالانکہ وہ جہالت سے جسم کو پرورش
کرتا رہا اور اسی کے لباس و آرائش مین عزت جانتا تھا اور عاقل جب اصل معاملہ کو سمجھ جاتا ہے تو وہ تن پروری مین عزت نہین سمجھتا
کیا نہین دیکھتے ہو کہ بچہ اپنی مٹی کی مورتون و گڑیون کو سنوارنے مین کوشش کرتا ہے حالانکہ بوڑھا اسکو دیکھکر ہنستا ہے اسیطرح
یہ کفار و فساق بوڑھے نابالغ ہین جو اس تن کی آرائش مین تفاخر کرتے ہین حالانکہ عاقل بالغ انکو دیکھکر ہنستے ہین کہ بیہودہ اوقات
رائگان کھوتے ہین کیونکہ جسکو یہ عزت سمجھتے ہین وہ عین ذلت ہے اور حق عزوجل نے نصیحت فرمائی قولہ تعالیٰ۔ مَنْ كَانَ
يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا۔ جو شخص عزت چاہتا ہو تو سب کے سب عزت فقط اللہ تعالیٰ ہی
کیواسطے ہے ف یعنی جب بندہ کو خواری چھوڑ کر حقیقی عزت پسند ہو تو وہ اللہ تعالیٰ ہی کی جناب مین طاعت و بندگی
کرکے عزت حاصل کرے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے عزت ہے تو اسیکو عزت حاصل ہوگی جسکو اللہ تعالیٰ عزیز فرماوے
اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی عزیز ہوتا ہے جو متقی ہو اور جسقدر تقویٰ زیادہ ہوا اسیقدر عزت زیادہ ہے لہذا فرمایا ان اکرمکم
عند اللہ اتقاکم یعنی تم مین سے جو زیادہ متقی ہو وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عزت والا ہے پس معلوم ہوا کہ [illegible]
مین سے عزت فقط اللہ تعالیٰ کے رسولون اور مومنون کو حاصل ہے لہذا فرمایا۔ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین
لا یعلمون۔ اور منافقین اسوجہ سے نہین جانتے ہین کہ وہ دنیاوی تن پروری کی آرائش کو فخر و عزت سمجھتے [illegible]
و اسکی آرائش سب خاک ہے تو یہ انکی عزت عین ذلت و خواری ہے بلکہ عزت تو دنیا و آخرت [illegible]
يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ اللہ تعالیٰ ہی کے جانب کلمات پاکیزہ صعود کرتے ہین [illegible]
و دعا و تسبیح وغیرہ کلمات پاکیزہ ہین جو اللہ تعالیٰ کی جناب تک بلند کیے جاتے ہین [illegible]
اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بندۂ مومن جب سبحان اللہ وبحمدہ و الحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ [illegible]

Marfat.com

...بیان کو صعود کرتا ہے پھر جس گروہ ملائکہ کیجانب سے اسکا گذر ہوتا ہے وہی اس تسبیح پڑھنے والے
...یہانتک کہ وجہ اللہ عزوجل تک لاتا ہے پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی الیہ یصعد الکلم
الطیب (رواہ ابن جریر) اور عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ نے کہا کہ کعب الاحبار رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ سبحان اللہ ولا الہ
الا اللہ واللہ اکبر ان کلمات کی آواز گرد عرش کے مانند شہد کی مکھی کی گونج کے رہتی ہے کہ اپنے کہنے والے کیواسطے ذکر کیے جاتے ہین
اور عمل صالح تو خزانون مین ہین (رواہ ابن جریر عن یعقوب ابن ابراہیم عن ابن علیہ عن سعد الجریری عن عبداللہ
بن شقیق — شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ اسناد صحیح ہے اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ تعالے کا ذکر کرتے ہین خواہ جلال الٰہی کا ذکر کرین یا اسکی تسبیح یا تکبیر یا تحمید یا تہلیل تو یہ کلمات گرد عرش کے
پہنچتے ہین اور شہد کی مکھیون کے مانند انکی آواز ہوتی ہے اور اپنے کہنے والے کے نام سے مذکور ہوتے ہین بھلا تم مین سے کوئی ہے جو اس
بات کو پسند نہ کرے کہ اللہ تعالے کے یہان ایسی چیز ہو کہ جسکے ذریعہ سے اسکا ذکر کیا جاوے (رواہ احمد وابن ماجہ) بالجملہ کلمات
طیبات کا صعود جناب باری عزوجل تک ہوتا ہے — وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ف یہان دو تفسیرین ہین اول یہ
کہ یرفعہ کا فاعل عمل صالح ہے اور ضمیر منصوب بجانب کلم ہے یعنی ان کلم طیب کو عمل صالح بلند کرتا ہے — چنانچہ علی بن ابی طلحہ نے ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ کلم الطیب تو اللہ تعالے کا ذکر ہے کہ اسکو جناب الٰہی عزوجل مین بلند کیا جاتا ہے اور عمل صالح
فرائض الٰہی ادا کرنا پس جس شخص نے ادائے فرائض مین اللہ تعالے کا ذکر کیا تو یہ عمل صالح اسکے ذکر کو بارگاہ الٰہی تک بلند کرتا ہے اور
جس نے اللہ تعالے کے فرائض ادا نہ کیا اور ذکر الٰہی کیا تو اسکا ذکر اسکے عمل پر رد کیا جاتا ہے پس وہ اسیکے پاس پڑا رہتا ہے — مجاہد نے
بھی یون ہی کہا کہ عمل صالح ہی کلم الطیب کو بلند کرتا ہے اور یہی قول ابو العالیہ و عکرمہ و ابراہیم نخعی و ضحاک و سدی و ربیع بن انس
و شہر بن حوشب وغیرہم سے مروی ہے اور ایاس ابن معاویہ نے کہا کہ اگر عمل صالح نہ ہو تو کلام طیب بلند نہین کیا جاتا ہے اور حسن
و قتادہ رح نے فرمایا کہ کوئی قول قبول نہین ہوتا مگر بعمل — اسی تفسیر پر ابن کثیر رح نے اکتفا کیا — دوم یہ کہ فاعل اللہ تعالے ہے
معنے یہ ہین کہ عمل صالح ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالے اسکو بلند کرتا ہے یعنے اسکو قبولیت عطا فرماتا ہے اور کعب احبار کا قول بھی اسی پر دلالت کرتا
ہے کہ عمل صالح خزائن مین رکھے جاتے ہین — کما رواہ ابن جریر — سفیان بن عیینہ رح نے کہا کہ عمل صالح وہ ہے جو خالص ہو اور
...ایک تیسرا قول بھی ہے کہ یرفعہ مین فاعل تو کلم الطیب ہے اور ضمیر مفعول بجانب عمل صالح ہے اور معنے یہ ہین کہ عمل صالح کو کلم طیب
بلند کرتا ہے پس یہ کلم طیب کی تعریف ہوئی کہ کلمہ طیب ایسی چیز ہے کہ اول تو وہ خود جناب باری مین بلند ہوتا ہے اور دوم یہ کہ وہی
اعمال صالح کو درجہ قبولیت پہنچاتا ہے اور اس قول کی وجہ یہ ہے کہ اعمال صالحہ کسیطرح قبول نہین ہوتے جب تک کلمہ توحید و ایمان
نہ ہو — وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۔ اور جو لوگ مکر کرتے ہین
برائیون کا تو انکے واسطے عذاب شدید ہے ف مجاہد و سعید بن جبیر و شہر بن حوشب نے کہا کہ یہ ایسے لوگون کا بیان ہے
جو ریا کے واسطے اعمال کرتے ہین یعنے لوگون کو دھوکا دیتے ہین کہ وہ انکے مکر سے یہ گمان کرتے ہین کہ یہ لوگ طاعت الٰہی مین
...دکھلانے کے واسطے کام کرتے ہین اور اللہ تعالے ان لوگون کو مبغوض رکھتا ہے — عبدالرحمن بن زید بن اسلم نے
کہا کہ ... سبکو شامل ہے اور مشرکین بدر بھی اول اس مین داخل ہین — اسیواسطے اللہ تعالے نے

نے فرمایا کہ ان کے واسطے عذاب شدید ہے۔ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ [illegible]

ف پس اللہ عزوجل کے نزدیک تو اُنکی ریاکاری کا عذاب [illegible]

ظاہر ہو جاتا ہے اور بات یہ ہے کہ جو شخص کسی خصلت کو اپنے دل میں مخفی کرتا ہے [illegible]

اُسکی زبان سے بھی نکل جاتا ہے اور اللہ تعالےٰ اسی قسم کی چادر اُسکو اوڑھاتا ہے [illegible]

تو نیکی بھی ظاہر ہوتی ہے پس جو شخص ریاکار ہو اُسکا حال اہل ایمان پر کھل جاتا ہے [illegible]

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ۝ اللہ تعالےٰ نے تمکو خاک سے پیدا کیا ف [illegible]

یہ ہوئی کہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو گوندھی مٹی سے پیدا کیا پس یہ تمہاری ابتدائی پیدائش [illegible]

پھر تمکو نطفہ سے پیدا کیا ف یعنی آیندہ نسل کو اس کمزور پانی یعنے نطفہ سے بنا کر [illegible]

پھرتے ہو ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا پھر تم کو جوڑی بنایا ف یعنے نر و مادہ [illegible]

تسکین پاتے ہو پس یہ سب اللہ تعالےٰ کی رحمت و انعام ہے اور جسنے اسطرح پیدا کیا [illegible]

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ اور کوئی مادہ کچھ حمل [illegible]

مگر علم الٰہی عزوجل کے ساتھ ف یعنی کسی مادہ کو لڑکا یا لڑکی جو کچھ حمل رہتا ہے وہ بغیر علم الٰہی [illegible]

عزوجل کی تقدیر میں ثابت ہو چکا ہے وہی ہوتا ہے پس غیر ممکن ہے کہ جسکے حق میں اللہ تعالےٰ [illegible]

بُت وغیرہ کی کوشش سے لڑکا پاوے اور علیٰ ہذا وضع حمل بھی موافق تقدیر و علم الٰہی عزوجل کے ہوتا ہے [illegible]

تدبیر سے اُس سے خلاف واقع ہو حتیٰ کہ جو حمل ساقط ہونے والا ہے یا بچہ جینے والا نہیں ہے وہ [illegible]

وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ [illegible]

نہیں دی جاتی اور نہ ناقص والے کی گھٹائی جاتی ہے مگر اسی حال سے کہ کتاب مقدر میں موجود [illegible]

الٰہی عزوجل میں ثابت ہو چکا اُسکے موافق واقع ہوتا ہے کیونکہ تقدیر تو وہی علم الٰہی ہے [illegible]

وہ تقدیر ہے جسمیں کچھ کمی نہیں ہو سکتی اور جسکی عمر میں نقصان ہے وہ بھی تقدیر ہے [illegible]

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جسکی عمر دراز مقدر ہے وہ اُس حد تک ضرور پہونچ جائیگا اور جسکی [illegible]

نہیں ہو سکتی ضحاک نے کہا کہ یہ سب مقدر ہے اور عبدالرحمٰن بن زید ابن اسلم نے اپنے باپ سے [illegible]

جو پیٹ سے ساقط ہو جاتے ہیں کیا نہیں دیکھتے ہو کہ ایک آدمی تو سو برس جیتا رہتا ہے [illegible]

قتادہ رحمہ اللہ نے کہا کہ معمر وہ ہے جو ساٹھ برس سے زیادہ ہوا اور ناقص العمر وہ ہے جو ساٹھ [illegible]

اُسکی ماں کے پیٹ سے لکھدی جاتی ہے اور بعض علمار نے کہا کہ اسکے معنی یہ ہیں کہ ہر عمر [illegible]

وہ پہونچنے والا ہے اُسکو اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے پھر جو کچھ اُسکی عمر سے گھٹتا جاتا ہے [illegible]

گھٹا یا مہینہ یا ہفتہ یا دن بلکہ ساعت و کمتر سب اللہ تعالےٰ کے علم میں [illegible]

اور ابن جریر نے قول اوّل کو اختیار کیا ہے [illegible]

Marfat.com

[illegible] معلوم ہو کہ اُس کے رزق میں فراخی دیجاوے اور اُسکے نشان مٹانے میں تاخیر کیجاوے [illegible] (رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی) ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم لوگون نے [illegible] مذاکرہ کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی نفس کا وقت آجاتا ہے تو اللہ [illegible] اور عمر کی زیادتی تو صرف اولاد صالح کے ذریعہ سے ہوتی ہے جو اللہ تعالےٰ کسی بندہ کو نصیب کرے کہ اُسکے [illegible] بعد دعا کرتے ہیں تو انکی دعا اُسکو اپنے قبر مین پہونچتی رہتی ہے پس یہی اُسکی عمر کی زیادتی ہے (رواہ ابن ابی [illegible] سے ثواب حاصل کرتا ہے کیونکہ مرگ کے بعد یہی فرق ہوتا ہے کہ اعمال منقطع ہوجاتے ہین [illegible] ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ یہ بات اللہ تعالےٰ پر آسان ہے ف یعنی جو کچھ مذکور ہوا یہ مخلوقات کے حق مین [illegible] اعمال ہے اور اللہ تعالےٰ کی شان اعلیٰ مین بہت آسان ہے ۔ اُسکی قدرت غیر متناہی ہے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ

[illegible] شیرین ہے پیاس کھونے والا آسانی سے گذرنے والا ہے گلے مین پانی اُسکا اور یہ کھاری ہے

وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ

[illegible] کھاتے ہو تم گوشت تازہ اور نکالتے ہو گہنہ کہ پہنتے ہو اُسکو اور دیکھتا ہے تو کشتیان

فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

[illegible] کہ پھاڑتی ہین پانی کو تو کہ ڈھونڈو فضل اُسکا ہے اور تو کہ تم شکر کرو

[illegible] دلائل قدرت مین سے بیان فرمایا کہ نظام حکمت مین اللہ تعالےٰ نے دو قسم کے سمندر پیدا کئے اور فرمایا وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ [illegible] دونون سمندر یکسان نہین ہین ف بلکہ دونون مین بعض بات مشترک ہے اور بعض بات مین ہر ایک [illegible] مین بہت تفاوت ہے هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ ۔ یہ سمندر تو شیرین خوش مزہ ہے ف یعنی [illegible] شیرین ہے اور اُسکی شیرینی زائد ہے سَآئِغٌ شَرَابُهٗ اُسکا پینا خوشگوار ہے ف جلدی سے [illegible] قبول کرتا ہے برخلاف دوسرے کے کہ اُسکی نسبت فرمایا وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ اور یہ کھاری سخت شور ہے [illegible] تلخ ہوگیا ہے شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ آب شیرین خوشگوار یہ دریا و جھیلین و نہرین ہین جو وسط زمین مین روان ہین [illegible] و آبادیون مین پائی جاتی ہین ۔ اور اسی پانی سے درختون کی نشو و نما اور جانورون و آدمیون [illegible] سمندر ہین جنمین جہاز چلتے ہین اور وہ ساکن ہین اور غایت شور ہونے سے حیوانات جنکی [illegible] طرح طرح کے عظیم کبیر مچھلیان و اقسام کے جانور پائے جاتے ہین لہٰذا فرمایا وَمِنْ كُلٍّ [illegible] لَحْمًا طَرِيًّا اور تم ہر ایک مین سے گوشت تازہ کھاتے ہو ف اس سے معلوم ہوا کہ دریائے شور کی [illegible] نے لحم طری کی تفسیر صرف مچھلی بیان فرمائی ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رح کا قول ہے اور دیگر [illegible] وَتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۔ اور تم لوگ زیور نکالتے ہو جسکو پہنتے ہو ف [illegible] موتی ہوتے ہین اور طرطوسی نے کہا کہ وہ سرخ عروق ہین مانند [illegible]

Marfat.com

جو سمندر سے نکلتی ہین۔ اور ہم نے اُسکو ممالک مغرب مین مشاہدہ کیا ہے [illegible]
اور اُنسے زیور کی ساخت طرح طرح ہوتی ہے وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ [illegible]
اُسکو پھاڑتی چلتی ہین ف۔ اور یہ جہاز و کشتیان طرح طرح کی بنائی جاتی ہین [illegible]
ظاہر ہوتی ہے۔ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ تاکہ تم لوگ اللہ تعالےٰ کے فضل سے [illegible]
تجارات کے نفع حاصل کرو اور یہ دلیل ہے کہ بحری تجارات کے ذریعہ سے نفع [illegible]
اشارہ ہے وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ اور تاکہ تم اپنے رب عزوجل کے شکرگذار ہو [illegible]
فرمائی ہے اور واضح ہو کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ سمندر مین سفر [illegible]
دوزخ کی آگ اپنے تحت مین مخفی رکھتا ہے وقد قال تعالےٰ اذا البحار سُجِّرت۔ یعنی قیامت مین یہ سمندر جوش کرکے آگ ہو جاوینگے
اور یہ درحقیقت عجائب قدرت الٰہیہ سے ہے۔ اور یہان خود عجائب مشاہدہ مین اور اسکا بیان یہ ہے کہ [illegible]
اور تمام بحر شور ہفت گونہ اُسکو محیط ہے اور فلاسفہ اِسکا خود اقرار کرتے ہین پس غور کرنا چاہیے کہ عجیب قدرت [illegible] اول یہ
کہ اسقدر پانی مین یہ خشکی کا ڈھیلا نہین گلتا ہے باوجودیکہ سمندر موجین مارتا ہے اور کہین اسکے نظیر موجود نہین ہے [illegible]
اس زمانہ مین اسکا یہ جواب دیا کہ وہ گردش کے سبب سے سخت رہتا ہے اور یہ جواب محض فریب ہے کیونکہ اول تو حرکت سے زیادہ تر اسکو
گل جانا چاہیے۔ دوم یہ کہ حرکت اسقدر سریع نہین ہے۔ سوم حرکت سے اُسمین خشکی پیدا ہونا خلاف قیاس ہے۔ قدرت دوم یہ کہ جب
سب طرف پانی محیط ہے تو اُسکی شوریت تمام زمین مین ساری ہونا چاہیے یا خلط ہو کیونکہ پانی بالطبع سیلان رکھتا ہے پس حق یہ ہے
کہ اللہ تعالےٰ نے آب شیرین کو ترکیب سماوی سے اِس خشکی مین ودیعت رکھا اور وہ تمام خشکی کے اندر بھرا ہوا ہے چنانچہ کوئین
کھودنے سے اسکی کیفیت ظاہر ہوتی ہے اور اسکو مدد سماوی بذریعہ بارش وغیرہ کے اسقدر پہونچائی اور اسقدر برکت عطا فرمائی کہ دریا
دریا جاری ہو کر بحر شور مین داخل ہوتے جاتے ہین پھر بھی پانی بکثرت موجود ہے۔ واضح ہو کہ بعض جاہلون نے زعم کیا کہ خشکی کے [illegible]
سے جو پانی روان ہوتا ہے وہ کھار و چونہ وغیرہ لیتا ہوا جاکر سمندر مین گرتا ہے اس وجہ سے سمندر شور ہوگیا پس جس شخص کو ذرہ برابر بھی
عقل ہے وہ اس تقریر سے سخت متعجب ہوگا کہ یہ حمقا کیسے اوہام سخیف کے پابند ہین اور اگر اسکی کچھ اصلیت ہوتی تو دریا [illegible]
خود اس کیفیت سے شور ہوتا اور سمندر مین جہان اسکا نشان نہین ملتا ہے کس وہم شیطانی سے [illegible]
دونون مین اپنی کمال قدرت ظاہر فرمائی ہے اور فی الجملہ یہ بحث مقدمہ مین مطول گذر چکی ہے [illegible]
الیہ یصعد الکلم الطیب۔ جب ازل مین حق عزوجل نے فرمایا الست بربکم تو جن ارواح قدسیہ نے اقرار [illegible]
اور باقی ارواح نے اگرچہ یہی جواب دیا لیکن وہ صدق دل سے نہ تھا پس عمل صالح بھی انہین کلمے کے ساتھ [illegible]
ایمان کے ساتھ منور ہے اور یہی کلمہ طیب ہے۔ شیخ سہیل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کلمہ طیب [illegible]
اور باطن مین علم معرفت کے موافق عمل ہے اور سنت رسالت کی اقتدا ہے [illegible]
پیدا کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے [illegible]
يُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ
داخل کرتا ہے رات کو دن مین اور داخل کرتا ہے [illegible]

لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ

وقت مقرر تک — یہ اللہ پروردگار تمھارا واسطے اُسکے ہے بادشاہی اور جن کو تم پکارتے ہو

مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ

سوا اسکے نہیں مالک ایک چھلکے کھجور کی گٹھلی کے اگر پکارو تم ان کو تو نہ سنیں گے پکارنا تمھارا

سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ

اور اگر سنیں بھی تو نہیں جواب دینگے تمکو اور دن قیامت کے کفر کرینگے ساتھ شرک تمھارے کے اور نہ خبر دیگا تجکو مانند حق تعالےٰ خبردار کے

…ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے اپنے تصرف عالم کو ہر ذرہ میں بیان کرکے مشرکون کا زعم باطل رد کردیا جنھون نے گمان باندھا
…میں انکے شرکا تصرف رکھتے ہین اور چونکہ ظہور آثار اسی زمانہ کے دوران مین ہوتا ہے لہذا فرمایا۔ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ
…اللہ تعالےٰ داخل کرتا ہے رات کو دن مین ف — چنانچہ جب گرمی کا موسم آتا ہے تو دن بڑھ جاتا ہے اور رات چھوٹی
…ہوتی ہے۔ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ — اور دن کو رات مین داخل فرماتا ہے ف — چنانچہ جب سردی کا
…موسم آتا ہے رات دراز ہو جاتی ہے اور دن کم ہو جاتا ہے۔ اگر کہا جاوے کہ فن ہیأت جاننے والون نے یہ حساب باعتبار گردش
…فلک کے دریافت کر لیا کہ جس فلک پر آفتاب ہے اسکا دورا زمین کے خط استوا پر منحرف واقع ہوتا ہے تو جب شمال کے جانب ہٹتا ہے
…شمالی ملکون مین گرمی کی شدت اور دن کی درازی ہو جاتی ہے اور جنوبی ملکون مین سردی ہو جاتی ہے اور برعکس دوری مین اسکے برعکس
…ہوتا ہے جواب ہان اگر یہ اصل ٹھیک ہو تو بھی یہ کون کرتا ہے یہ اللہ تعالےٰ اپنی قدرت کاملہ سے جاری کرتا ہے پس یہی مراد ہے کہ تم
…آثار جو مشاہدہ کرتے ہو کسی مخلوق کا کام نہین ہے بلکہ اللہ تعالےٰ کی قدرت عجیبہ ہے جیسے تمھارے جسم مین جو عجائب آثار موجود ہین انکو
…اللہ تعالےٰ ہی نے پیدا کیا ہے۔ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ — اور اللہ تعالےٰ نے آفتاب و چاند کو مسخر کر دیا ہے ف —
…ہر ایک اپنی رفتار مین مقہور ہے انمین سے کسی کو تجاوز کا اختیار نہین ہے بلکہ۔ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى
…ہر ایک اپنی مقدار معلوم مین جاری ہوتا ہے ف — پس آفتاب کا ایک دورہ سال ۳۶۵ دن کے قریب پورا ہو جاتا ہے اور
…سردی و گرمی و برسات کے فصول بدلتے ہین تاکہ عالم و اُسکے ماتحت چیزون کے نسبت ہر شخص جان لے کہ یہ سب متغیر چیزین ضرور
…حادث و ممکن ہین — انمین سے کسی کو قدیم ہونے کی لیاقت نہین ہے — چاند ایک ماہ مین ہلال سے بدر پھر گھٹکر باریک ہو جاتا ہے اور
…آدمیون کو اپنے اوقات عبادات و معاملات کا حساب ماہواری ملتا ہے — یہان چند مباحث ہین (اوّل) اوقات عبادات
…کو اللہ نے اسواسطے متعلق فرمایا کہ یہ دنیا مقام دوام نہین ہے لہذا ہر شخص کو سالانہ حساب دراز سیکھنے کی ضرورت نہین بلکہ
…ماہوار حساب سمجھ لینا آسان کر دیا گیا اور چاند کا اثر ہر شخص کے جسمانی مادہ پر طاری رہتا ہے اسی واسطے عورتون کے خون کا
…جوش بڑھنے ہوتا ہے اور بسا اوقات جب چاند پورا ہونے کے قریب ہوتا ہے تو زخمی آدمیون کو چاند کے مقابل نہین لاتے
…بلکہ بند جگہ مین رکھتے ہین انکو چاندنی مین نہین لاتے ہین اسوجہ سے کہ جذب سے خون جوش مارتا ہے تو بسا اوقات وہ خون بند
…نہین ہوتا لیکن عوام جاہلون نے اسکو شیطانی وساوس سے گمراہی کا عقیدہ بنایا اور عموماً عورتون مین معروف ہو گیا کہ وہ
…آسیب ہے اور یہ محض جہالت ہے اگرچہ اثر ہے جاہل شخص اپنے فاسد عقیدہ کے موافق دل مین جما لیتا ہے کہ آسیب چاندنی

ضرر نہیں کریگی تو اس سے طبعی اثر یہ ہوتا ہے کہ خون ساکن رہتا ہے اور مترجم مدظلہ نے موسیٰ علیہ السلام و غیرہ [illegible]
کے وقت خوف زدہ نہ کرنا وغیرہ امور طبعی متعلق ہیں حتیٰ کہ اگر حاملہ عورت نے چاند گرہن کے وقت اپنے زعم میں کچھ کاٹا ہو [illegible]
اسکا اثر کریگا اور وہ طفل ہے پس بسا اوقات طفل مذکور کا کوئی عضو کٹا ہوا پیدا ہوگا۔ اور اگر [illegible]
ہوا کہ موسم کا حساب بے سمجھ ہے پس چار ماہ گرمی چار ماہ برسات چار ماہ جاڑا ہوگا اور ان مہینوں کے جو کچھ نام رکھو [illegible]
جیٹھ وغیرہ نام رکھو یا انگریزی جنوری فروری وغیرہ نام رکھو لیکن انگریزی مہینوں میں ہندوستان کا موسم [illegible]
اور اہل اسلام نے موسمی مہینوں کے نام نہیں رکھے اسوجہ سے عوام جاہلوں میں فساد عقیدہ پیدا ہو گیا ہے چنانچہ زمانہ قدیم کے فلاسفہ ہنود نے موسم کے موافق [illegible]
مثلاً جب جاڑا شروع ہوتا تو دیوالی کا تیوہار مقرر کیا کہ جاڑوں کے مہینوں کے لیے برسات کی خستگی و خرابی کے بعد مکانوں کو درست کریں و لیپ [illegible]
معلوم ہونے کے لیے انھوں نے چراغوں کی روشنی سے علامت رکھی تاکہ حاکم وقت کو ہر گھر کی جانچ کرنیکا آسان موقع مل جاوے اسی طرح جاڑوں [illegible]
میں بند ہے جب گرمیاں شروع ہوں تو ہولی نکالی کہ اپنے گھروں میں آگ جلا کر رطوبت صاف کریں اور وہ مدت گزرنے کے بعد گھروں کے اندر آگ جلانے [illegible]
سے نجات رہنے کے لیے صرف اسقدر رہا کہ ہر محلہ میں باہر جلائی جاوے۔ پھر یہ سب امور حکمت پر موقوف ہو کر یہ رسوم ایک مذہبی پیرایہ میں آ گئے پھر عوام [illegible]
کہ جب دیوالی آتی ہے تو جاڑا شروع ہو جاتا ہے حالانکہ اصل اسکی برعکس تھی کہ جب جاڑا شروع ہوا تو بنظر مصلحت مذکورہ کے دیوالی کا تیوہار بنایا [illegible]
لگے کہ یہ مذہبی تیوہار خوب ٹھیک ہے تاہم پس اہل اسلام کو عقل چاہیے کہ ایسے فساد عقیدہ و کفر سے باز رہیں اور سمجھ لیں کہ اگر وہ لوگ اپنے طور پر موسمی مہینوں کا نام رکھیں [illegible]
مقررہ مہینہ کے وقت جاڑا شروع ہوگا اور چونکہ انکے یہاں قمری مہینہ ہیں تو بسا اوقات عوام میں اضطراب ہوتا ہے کہ رمضان کا مہینہ کبھی جاڑے میں لوکبھی گرمی
میں و کبھی برسات میں آیا۔۔ اور اگر علم سے اسقدر جہالت نہوتی تو فوراً سمجھ لیتے کہ یہ تو بدیہی بات ہے اس سال جس موسم میں رمضان آیا ہے تو [illegible] سال میں روزے کے قریب پہلے
واقع ہوگا اور تیس سال میں ایک مہینہ پہلے موسم میں واقع ہوگا کیونکہ یہ عبادت تو قمری حساب سے ہے (بحث سوم)۔ اس زمانہ میں [illegible] فلاسفہ [illegible]
یہ عقیدہ نکالا کہ آفتاب زمین کے گرد نہیں گھومتا بلکہ زمین ہی آفتاب کے گرد گھومتی ہے مترجم کہتا ہے کہ پہلے یہ امر جان لینا چاہیے کہ موسمی حساب [illegible]
رہیگا کیونکہ وہ تو آفتاب و زمین کے تعلق سے تھا تو چاہے جسطرح گھوماؤ یہ حساب مختلف نہوگا لیکن اب کلام یہ ہے کہ حقیقت میں صحیح کیا ہے تو [illegible]
محقق نہ ماناہے اور مترجم نے مقدمہ میں اس بحث کو بہت طول کے ساتھ قطعی دلائل سے باطل کر دیا ہے اور وہ دلائل ہر سمجھدار کے لیے کافی و [illegible]
اسکے باطل ہونے کیواسطے موجود ہیں اور عاقل کو وہاں کے دلائل سے خود ان دلائل کا نکال لینا آسان ہے اور نمونہ کے طور پر یہاں بھی [illegible]
زمین گرد آفتاب کے گھومتی تو قطب ستارہ ضرور متبدل ہوتا رہتا حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ قطب ستارہ [illegible]

اور نقشہ ہذا ملاحظہ کرو

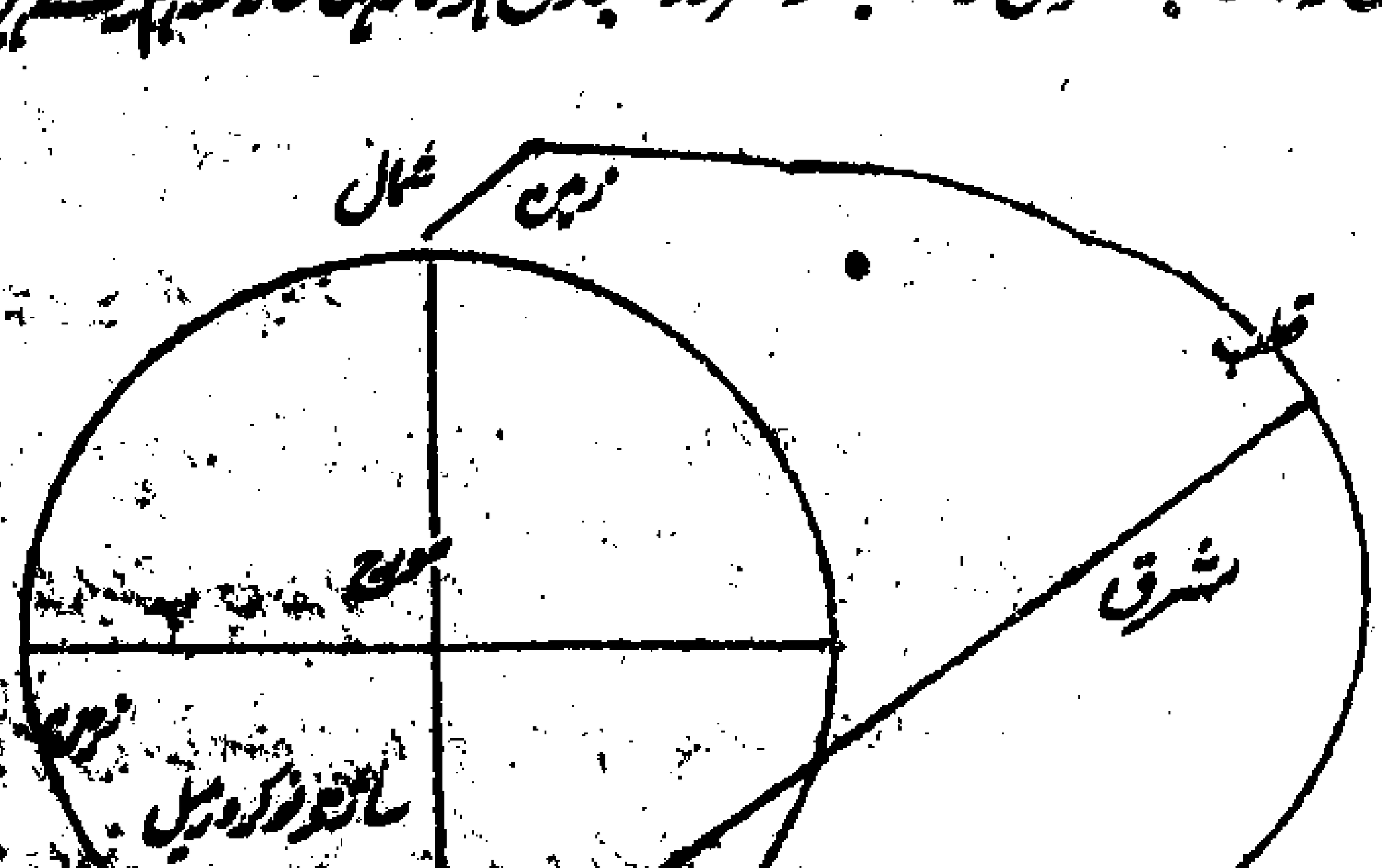

[illegible] متبدل ہونی چاہیے - لیکن ہم تمام سال مین کسی وقت اسکی جہت کو متبدل نہین
[illegible] اہل [illegible] نے جو ان جدید فلسفہ کے موجد ہین اسکا جواب دیتے ہین کہ قطب کا فاصلہ اسقدر
[illegible] قطب تک جاتے ہین بوجہ کمال دوری کے قطب تک متصل ہو جاتے ہین اسوجہ سے فرق معلوم
[illegible] کہنا ہے کہ اس اٹکل کی خبطگی دوسری طور پر باطل ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر زمین کے محور سے یہ کیفیت [illegible]
[illegible] پوچھتے ہین کہ آفتاب سے زمین تک ساڑھے نو کروڑ میل کا فاصلہ تم بھی اپنی اٹکل سے تبلاتے ہو تو زمین اپنی گردش مین
[illegible] باقی ہے وہ تو ستاون کروڑ سے زیادہ دورہ رکھتا ہے پھر کیا خبط ہے کہ جس دائرہ کا محیط ستاون کروڑ سے
[illegible] کمال سے جو خبط نکالا جاوے وہ بھی دونون قطب تک نہ تمیز ہین - یہ خبط اسی شخص کو عارض ہوگا جسکے تمیز
[illegible] ہو - مترجم کہتا ہے کہ اے اہل اسلام اے اہل عقل تم دیکھ چکے کہ اللہ تعالے نے سچ فرمایا کہ - ان ہم الا یخرصون - یہ
[illegible] لوگ صرف اپنی اٹکل کے مطیع ہوتے ہین اور خود ظاہر ہے کہ امور حق مین انکو اسقدر تردد ہوتا ہے اور اٹکل کو کسطرح تسلیم کرتے
ہین اور [illegible] یہ ہے کہ جب آدمی کو اپنے جسم کی آنت نظر نہین آتی ہے تو وہ اس عالم علوی کے امور کو حق طور پر ہرگز نہین جان سکتا ہے
اور کسی طرح اسکو ادراک نہین ہو سکتا کہ ان گنجان ستارون مین کیا حکمت ہے ؎ زین معما ہیچ دانا درجہان آگاہ نیست
اس معما سے کوئی دانا نہین آگاہ ہے - پس اہل اسلام اپنے اعتقاد حق پر مستقیم رہین (وجہ دوم) یہ کہ اگر زمین گردش کرے تو
دریاؤن کے پانی کو منقلب ہونے مین کون چیز مانع ہے - وہی لوگ کہتے ہین کہ کرہ ہوا دآب بھرے ہوئے ہین اور مرکز ثقل جذب کیے ہوئے
ہو اس زور سے کرہ زمین چکر کھاتا ہے کہ پانی گرنے نہین پاتا ہے - جواب یہ کہ ہم نے مقدمہ مین یہ امر باطل کردیا کہ ہمارا یہ کہنا کہ کرہ زمین
بہت زور سے چکر کھاتا ہے بالکل باطل و غلط بیان ہے - پھر کرہ ہوا کا دآب اگر دریا و کنوئین کے پانی پر موثر ہے تو کٹورے کے پانی پر
ضرور بقوت موثر ہونا چاہیے حالانکہ بدیہی باطل ہے - غرضکہ بکثرت دلائل قطعیہ سے یہ امر باطل ہے کہ زمین گرد آفتاب کے گھومے
- پس اللہ تعالے نے حق فرمایا کہ آفتاب و چاند اپنی مقدار معین و محدود مین گردش کرتے رہتے ہین - اور حضرت حق جل جلالہ نے انکو مسخر
فرمایا ہے کہ انکو تجاوز کرنے کی مجال نہین ہے - پھر جب یہ امر ثابت ہوگیا کہ گردش زمانہ سب اللہ تعالے کے قبضہ قدرت مین مسخر ہے اور
[illegible] جو اسکے امورات اور ہر چاند و اسکے واقعات سب قبضہ قدرت الٰہیہ مین مقہور و مسخر ہین تو پھر درمیان مین وہ کون ہو سکتا ہے
کہ جو کسی قسم کا تصرف کسی ذرہ پر کرسکے لہذا فرمایا - ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ - یہی پاک عزوجل جسکی قدرت
سے یہ تمام افعال عظیمہ ہین یہی پاک عزوجل اللہ تمہارا پروردگار ہے اسیکے واسطے ملک ہے ف - یعنی وہی خالق قادر مقتدر
[illegible] عالم اور وہی اسکے ہر ذرہ مین تصرف کرنے والا ہے - وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ
مِن قِطْمِيرٍ - اور سوای اللہ عزوجل کے جن لوگون کو تم پکارتے ہو وہ تو ایک قطمیر کے بھی مالک نہین ہین ف - ابن عباس
[illegible] و مجاہد و عکرمہ و عطیۃ العوفی و حسن و قتادہ وغیرہم نے فرمایا کہ قطمیر وہ باریک جھلی ہوتی ہے جو خرما کی گٹھلی پر لپٹی ہوتی ہے
[illegible] اسکو نہایت حقارت کے مثل بیان کرتے تھے پس مشرکین جن لوگون کو اپنا معبود بنا کر پکارتے انکی قدرت مین جب
[illegible] ہے تو انکی عبادت محض فضول ہے اگر کہا جاوے کہ مشرکین تو بتون کو پکارتے تھے جواب یہ ہے کہ ہان انھون نے
[illegible] فاسدہ سے بتون کو بھی ملائکہ کی صورت پر اپنے اوہام مین بنایا اور بعض نے جن کی صورت پر اور بعض گذری ہوئے

Marfat.com

آدمیون کی صورت پر تھی کہ نصرانیون نے حضرت عیسیٰ و مریم کی صورت پر بنایا اور گمان کیا کہ [illegible]
تعلیم سے اُنکو خبر ہوتی ہے پھر یہ گمان کیا کہ وہ اِس سے خوش ہوتے ہین پھر یہ گمان کیا کہ اِسکے ذریعہ سے وہ [illegible]
کرتے ہین ـ پھر یہ گمان کیا کہ اسی ذریعہ سے ہمکو نفع وضرر پہونچتا ہے اور اگر ہم اِن کو چڑھاوا چڑھاوین [illegible]
مین بہت سی صورت کے مسلمان ہین جو اپنے ہاتھون سے پنی وغیرہ لگا کر تعزیہ کا ٹھاٹھ بناتے ہین اور اُسکی نسبت [illegible]
ہمارا نفع ہے جبکہ چڑھاوے چڑھاوین اور اُسکے آگے عاجزی سے منتین مانین ورنہ ناخوشی کی صورت مین تباہ ہو جاوینگے [illegible]
مرتد ہو کر اسلام سے خارج ہو جاتے ہین اور ان کے نکاح ٹوٹ جاتے ہین اور مشرکون کے یہ سارے اوہام محض باطل ہین اللہ تعالیٰ [illegible]
فرمایا ـ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ـ اگر تم اُنکو پکاروگے تو وہ تمہاری پکار نہین سنینگے
کیونکہ تم جس مورت کو بناتے ہو وہ تم سے زیادہ عاجز ہے کیونکہ تم مین اللہ تعالیٰ نے سننے کی روح رکھی ہے اور اُن مورتون مین [illegible]
بھی نہین ہے اور اگر فرض کرو کہ وہ سنتے ہین تو بھی تمہارا کچھ فائدہ نہین ـ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ـ اور اگر وہ سنتے
تو بھی تمہارے واسطے مجیب نہ ہو سکتے ف ـ یعنی جو تم مانگتے ہو وہ کچھ بھی پورا نہ کر سکتے کیونکہ کسی کی قدرت مین کوئی چیز نہین
پھر یہ سب اوہام تمہارے محض باطل ہین اور درحقیقت اُنکو خبر بھی نہین ہوتی ـ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ـ اور
قیامت کے روز تمہارے شرک سے منکر ہون گے ف ـ کیونکہ تمہاری حرکات سے وہ لوگ محض غافل ہین بلکہ تمہاری مورتون
مین البتہ شیطان موجود ہے اور وہ خود ملعون ہے پس قیامت مین جب تم لوگ شرکا کے نسبت دعویٰ کروگے تو وہ محض انکار کرینگے
بلکہ جناب باری تعالیٰ کے حضور مین عذاب کے خوف سے اُلٹے تمہارے دشمن ہو جاوینگے کما قال تعالیٰ ـ ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ
من لا یستجیب لہ الی یوم القیامۃ وہم عن دعائہم غافلون ۔ واذا حشر الناس کانوا لہم اعداءً وکانوا بعبادتہم کافرین ـ یعنی ایسے مشرک سے [illegible]
کون گمراہ ہے جو ایسے لوگون کو پکارتے ہین جو قیامت تک اُسکی فریادرسی نہ کر سکے اور وہ اُن مشرکون کی پکار سے غافل ہین اور جب لوگ
حشر کیے جائینگے تو وہ اُن مشرکون کے دشمن ہو جائینگے اور اُن کی عبادت کرنے سے منکر ہون گے ـ ھو ـ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا
سیکفرون بعبادتہم ویکونون علیہم ضدا ـ یعنی عنقریب وہ لوگ ان مشرکون کی عبادت سے منکر ہون گے اور اُلٹے اُنکے دشمن [illegible]
ہو جاوینگے ـ ھو ـ چنانچہ حضرت عیسیٰ و ملائکہ علیہم السلام کا دشمن ہو کر اُن لوگون سے بیزاری کرنا سابق مین بیان ہو چکا ہے پس [illegible]
اُنکے بدانجام سے آگاہ فرمادیا بلکہ تنبیہ فرمائی بقولہ تعالیٰ ـ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ـ اور اے شخص تجھے خبیر کے مثل کوئی
آگاہ نہین کریگا ـ ف ـ عرب مین یہ کلمہ ضرب المثل ہے کہ جب کسی نادان کو کسی دانای مجرب نے انجام کار سے [illegible]
کہ اس نصیحت کو گرہ مین باندھو لے اور کہتا ہے ولا ینبئک مثل خبیر ـ یعنی جو شخص خبردار ہے جسطرح اُس نے تجھکو [illegible]
پھر ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھکر کون علیم وخبیر ہو سکتا ہے ـ قتادہ رح نے فرمایا کہ یہان خبیر سے اللہ تعالیٰ [illegible]
مراد لیا یعنے مشرکون مین سے ہر شخص کو تنبیہ فرمائی کہ جو کچھ تجھکو اللہ عزوجل نے بتلایا کہ تیرے شرک کا یہ انجام ہے تجھے [illegible]
بس آج تو اس نصیحت کو مان ورنہ کل کے روز قیامت مین پچھتائیگا کیونکہ جو کچھ اللہ عزوجل نے بتلایا وہ ضرور [illegible]
مین کامل ہوتا ہے اور وہ جناب باری تعالیٰ کے واسطے خاص ہے [illegible]
ہوگی [illegible]

...الفقراء الى الله والله هو الغني الحميد ان يشأ يذهبكم ويأت

محتاج ہو طرف اللہ کی اور اللہ وہی بے احتیاج تعریف کیا گیا ہے اگر چاہے لیجاوے تمکو اور لاوے

بخلق جديد وما ذلك على الله بعزيز ولا تزر وازرة وزر اخرى

ایک خلق نئی اور نہیں یہ اللہ کے مشکل اور نہیں بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا

وان تدع مثقلة الى حملها لا يحمل منه شيء ولو كان ذا قربى انما تنذر

اور اگر بلاوے کوئی بوجھ والا طرف بوجھ اپنے کے نہ اٹھایا جاویگا اس سے کچھ اور اگرچہ ہووے صاحب قرابت سوائے اسکے نہیں کہ ڈراتا ہے تو

الذين يخشون ربهم بالغيب واقاموا الصلوة ومن تزكى فانما يتزكى

ان لوگوں کو جو ڈرتے ہیں رب اپنے سے بن دیکھے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور جو کوئی ستھرائی کرے پس سوائے اسکے نہیں کہ ستھرائی کرتا ہے

لنفسه والى الله المصير

واسطے جان اپنی کے اور طرف اللہ کی ہے پھر جانا

اللہ تعالے اپنے بندوں کو آگاہ فرماتا ہے کہ تمام مخلوق اسکے جانب محتاج ہے اور اسکے روبرو ذلیل ہے بقولہ تعالے یا ایھا الناس انتم الفقراء الی اللہ اے لوگو تم اللہ تعالے کیجانب محتاج ہو۔ ف یعنی اپنے جمیع امور میں حتی کہ پیدائش سے لیکر جو کچھ تمہارے دین و دنیا کے کام ہیں حتی کہ حرکت و سکون میں بھی اللہ تعالے ہی کے محتاج ہو۔ واللہ ھو الغنی الحمید۔ اور اللہ تعالے ہی غنی حمید ہے ف یعنی پاک بے پرواہ جسکو کسیکی جانب احتیاج نہیں اور وہی جمیع صفات میں تعریف کیا گیا ہو یہ اللہ تعالے ہی کی شان ہے کہ سوائے اسکے اور کوئی نہیں ہے۔ واضح ہو کہ مرتبہ کمال ایسا ہے کہ بعد اسکے وہاں کوئی حاجت نہیں رہتی ہے کیونکہ کمال کے بعد کوئی مرتبہ نہیں۔ مثلاً چاند جب پورا ہوگیا تو پھر اسکو کمال میں نہیں جانا ہے کیونکہ خود وہ مرتبہ کمال پر پہونچ گیا لیکن اسکا کمال بے محتاجی کے ہوا اللہ مستحق حمد نہیں ہے اور اللہ عزوجل بذات پاک اپنی محمود کمال ہے تو وہ غنی حمید ہوا۔ علاوہ اسکے کمال الٰہی عزوجل ہر طرح خوب ہے اور جیسے شیطان وغیرہ کا اسکو کمال ہے تو وہ تعریف کے قابل نہیں ہے اول تو اسوجہ سے کہ وہ کمال بد ہے اور دوم اسوجہ سے کہ کمال اسکو ذاتی نہیں بلکہ مخلوق ہے اللہ تعالے سے معلوم ہوا کہ مخلوقات میں سے کسیکو کمال نہیں ہے۔ لیکن اپنی حیثیت کا کمال ہو سکتا ہے اللہ تعالے عطا فرماوے جیسے جانب رحمت میں حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کمال عطا فرمایا اسیواسطے محمد واحمد ہوا جنکو کمال ہے اور جیسے جانب غضب میں شیطان کو حد درجہ کا ملعون کہا گیا تو وہ لعنت کے واسطے فرد ہوا لیکن قابل تعریف نہیں ہے پھر مخلوق کا کوئی کمال ایسا نہیں ہوتا کہ اسکی صفت ہر طرح سے غنی ہو کیونکہ اگر وہ ایک حیثیت سے کامل ہو تو دوسری حیثیتوں سے ناقص ہے اور باوجود ان امور کے یہ کمال اسکی ذاتی صفت نہیں ہے پس غنی حمید اللہ تعالے ہے کہ اسکو ذاتی کمال ہر طرح اور ہر جہت وصفت سے حاصل ہے اسیواسطے اگر اسنے مخلوقات کو پیدا کیا تو پیدائش سے اسکو کوئی مطلب متعلق نہیں کیونکہ اگر کوئی حاجت ہوتی تو کمال نہ ہوتا اور جب اسکو کمال ہے تو مطلب کچھ نہیں ہے بلکہ مخلوقات کو محض احسان کے طور پر پیدا فرمایا اور اسیطرح مخلوقات کو عذاب

دینے مین بھی اُسکی کوئی غرض متعلق نہین ہے پھر [illegible]
سو اسطے کہ جو چیز حکمت کے ساتھ ہو وہ بیفائدہ نہین ہوتی اور یہ لے تو یہ کہا کہ اللہ تعالے [illegible]
یا کہ جو کچھ اُسکے افعال پاک ہین وہ حکمت سے خالی ہین بلکہ یہ لازم آیا کہ [illegible]
جو کچھ اُسکے افعال ہین سب اسی کمال حکمت کے ساتھ ہین اور باقی تمام مخلوقات ہر حال مین اُسکی [illegible]
يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۔ اگر اللہ [illegible]
تمھارے عوض نئی مخلوق لاوے ف ۔ پس وہ ہر طرح قادر ہے اور اُسکو کسی کام مین [illegible]
سب کو فنا کر دے تو اُسکا کچھ نقصان نہین اسواسطے کہ اُسکو کچھ حاجت نہ تھی اور تمہاری مخلوق ہونا [illegible]
صفت کمال ہے تو وہ جسقدر چاہے پیدا کرے پس تمکو میٹ کر دوسری مخلوق لاوی جیسے حضرت آدم علیہ السلام کے وقت [illegible]
چلا آتا ہی کہ ہر طبقہ مین نئی مخلوقات پیدا ہوتے گئے اور چاہے تو انسانی نوع مٹا کر دوسری قسم کی مخلوقات پیدا کرے غرضکہ اللہ تعالے
کو ہر طرح پر قدرت حاصل ہے ۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ ۔ اور یہ بات اللہ تعالے پر کچھ بھی گران نہین ہے
ف ۔ بلکہ بہت آسان ہے کہ جس مخلوق کو چاہے میٹ دی اور جس قسم کی مخلوق چاہے پیدا فرما دے [illegible]
وعدہ گاہ قیامت مین جمع فرماویگا تاکہ جیسے دنیا مین یہ لوگ مختلف اعمال کرتے تھے تو وہ آخرت مین اچھے [illegible]
حاصل کرین اور وہان سوای رحمت الٰہی عزوجل کے کوئی گنہگار خود اختیاری طور پر دوسرے سے نفع نہ پاویگا اور [illegible]
دوسرا اُٹھاویگا ۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرَىٰ ۔ ای لا تزر نفس وازرة آثمة وزر نفس اخری یعنی کوئی نفس گنہگار
نہین اُٹھاویگا دوسری نفس کا گناہ ف ۔ یعنی یہ غیر ممکن ہے کہ اپنی خوشی سے کوئی نفس کسی دوسرے کا گناہ اپنے [illegible]
اُٹھاوی پس اگر اللہ تعالے کچھ ظالمون پر مظلومون کے گناہ ڈالے تو یہ عین عدل ہوگا اور اگر کسی نے [illegible]
وہ بدراہ چلکر گنہگار رہوا تو بہکانیوالی پر بھی گناہ ہوگا بلکہ جتنے لوگ قیامت تک اس بد طریقہ کو اختیار کرینگے [illegible]
اُسپر لادا جائیگا تو اُسنے دوسریکا گناہ نہین اُٹھایا بلکہ اپنے ہی بہکانیکا گناہ اُٹھایا لہذا اللہ تعالے نے فرمایا [illegible]
مع اثقالهم الآیہ یعنے گمراہ کرنے والے لوگ اپنے گناہون کے بوجھ اُٹھاوینگے اور اپنے گناہون کے ساتھ [illegible]
اُٹھاوینگے ۔ م ۔ اور حدیث صحیح مین معروف ہے کہ جسنے اسلام مین بد چلن نکالا تو [illegible]
قیامت تک اس بد چلن پر چلین ہر ایک کا گناہ بھی اسپر ہوگا بغیر اسکے کہ [illegible]
گناہ مین کچھ کمی ہو اور حدیث ابن ماجہ مین حضرت عمرو ابن الاحوص رضی اللہ عنہ سے [illegible]
نے حجۃ الوداع مین فرمایا کہ آگاہ رہو کہ کوئی بدکار جو جرم کرتا ہے وہ نہین [illegible]
احمد والترمذی والنسائی ایضاً) اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے کچھ جرم کیا تو [illegible]
کہ اُسکی اولاد واقارب سے مواخذہ کیا جاوے جیسے زمانہ جاہلیت [illegible]
مار ڈالا اور اگر نہ پاتے تو اُسکے بیٹے کو پوتے کو حتی کہ پشتہا پشت [illegible]
ذات یہ ہے حتی کہ باپ کا جرم بیٹے پر نہوگا اور ابی رمثہ رضی اللہ عنہ سے [illegible]

[illegible] دیکھا تو میرا باپ ہے فرمایا کہ یہ تیرا بیٹا ہے اس نے کہا کہ ہان قسم رب کعبہ کی [illegible]
[illegible] کہ اسکا جرم تجھپر نہو گا اور تیرا جرم اسپر نہو گا ۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی آیت
[illegible] (رواہ احمد و ابو داود والترمذی والنسائی وغیرہم) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قیامت کے روز
[illegible] کہ ای فرزند ہمارے کچھ گناہ اٹھالے تو وہ کہیگا کہ یہ مجھسے نہین ہو سکتا ہے کیونکہ جو کچھ مجھپر ہے یہی
[illegible] قیامت بہت خوفناک ہے کہ اسدن ہر شخص یا تو سخت عذاب سے لرزان ہو کر اپنی جان کے فکر مین ہو گا
[illegible] دوسرے سے بخل کریگا ۔ پس اول تو کوئی نفس نہین کہ ہرگز یہ قصد کرے کہ کسی گناہ والے سے اگرچہ وہ کوئی
[illegible] بالکل غیر ممکن ہے کہ وہ کچھ اٹھا سکے ۔ اور سوم اگر وہ ہزار بار درخواست کرے تو بھی نہ مانے چنانچہ
[illegible] مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ اور اگر کوئی بوجھ مرتا
[illegible] اُس سے کچھ بھی نہین اٹھایا جائیگا اگرچہ وہ قرابتی ہو ف مثقلہ وہ نفس جو بار گناہ سے تھک کر
[illegible] حاصل یہ کہ اگر کوئی نفس بار گناہ سے مرتا ہوا اور وہ اپنے بوجھ کے لیے کسی کو پکارے
[illegible] اسکے بوجھ سے کچھ بھی نہین اٹھایا جائیگا کوئی شخص اسکی فریاد کو نہین پہونچیگا اگرچہ وہ ایسے شخص کو پکارے جو اسکا قرابتی
[illegible] اور بیٹا و بھائی وغیرہ ۔ پھر ظاہر ہے کہ جب قرابتی اسکی فریاد نہین سنیگا اور کچھ مدد کرنے پر آمادہ نہین ہو گا تو بھلا
[illegible] ہوگا ۔ الحاصل ایک تو کیسا ہی قرابتی ہو وہ ہرگز دوسرے کے بوجھ سے ایک ذرہ اٹھانے پر بھی راضی نہو گا اور اگر
[illegible] ہرگز اسکو اٹھا لینے کی قدرت نہ ہو گی ۔ مترجم کہتا ہے کہ ہر ایک کے گناہ کو اللہ تعالے نے اسکے لوازم
[illegible] غیر ممکن ہے کہ کوئی دوسرے کے لوازم کو لیکر اپنے اوپر رکھے تو یہ بھی غیر ممکن ہے کہ اسکے گناہ کو اس سے
[illegible] حضرت خالق عزوجل ہے کہ وہ ظالمون اور مظلومون مین اسطرح قصاص فرماویگا اور حدیث صحیح
[illegible] امت کے بعضے لوگ آوینگے کہ جن پر پہاڑون کے برابر گناہ لدے ہونگے پس اللہ تعالے ان پر سے اتار کر
[illegible] (رواہ مسلم وغیرہ) اور اسکی وجہ حکمت الٰہی عزوجل مین عین عدل ہے جو وہان ظاہر ہو جائیگی اور
[illegible] کیا جائیگا لیکن آج اس نصیحت کے سننے والے وہ لوگ نہین ہین جو دار آخرت سے منکر ہین بلکہ وہی لوگ
[illegible] قال تعالے ۔ إِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ
[illegible] تو انھین لوگون کو نافع ہوگا جو غائبانہ اپنے رب عزوجل سے ڈرتے ہین وَأَقَامُوا
[illegible] ف پس انکو ہدایت الٰہی پہونچ جاتی ہے اور وہ گناہون کے بوجھ سے پاک
[illegible] تعالے الغنی حمید کا کچھ فائدہ متعلق نہین ہے وَمَنْ تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ
[illegible] پاکیزہ ہوتا ہے ف یعنی معاصی چھوڑ کر نیک اعمال کے نور سے جو کوئی
[illegible] نہین بلکہ خود اس شخص کی ذات کو اسکا نفع عائد ہے کیونکہ وہ اسی پاکیزگی سے درگاہ
[illegible] وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ [illegible] اللہ تعالے ہی کیطرف مرجع ہے ف پھر جو شخص پاکیزہ ہوا تو وہ
[illegible] کفر و گناہون کے بار سے لدا ہے اور نجاسات مین مبتلا ہے وہ جہنم مین

Marfat.com

جاویگا اور اسکا کوئی قرابتی کام نہ آویگا کیونکہ ہر ایک ماں باپ بیٹا و بیٹی سب اپنے نفس سے [illegible]
مثقلة الی حملها الآیہ کی تفسیر مین عکرمہ رحمہ اللہ نے بیان فرمایا کہ قیامت کے روز [illegible]
پکڑیگا اور جناب باریتعالے مین عرض کریگا کہ ای پروردگار اس سے پوچھا جاوے کہ بھلا دنیا مین [illegible]
بند کرلیتا تھا یعنی میرا حق اس امر سے بھی متعلق تھا۔ عکرمہ رح نے کہا کہ قیامت کے روز جب مومن [illegible]
اس سے بار بار درخواست کریگا کہ ای مومن مین نے تیرے پاس کچھ احسان رکھ چھوڑا ہے اور [illegible]
تیری ساتھ برتاؤ کرتا تھا اور آج مین تیری سفارش کا محتاج ہون پس مومن برابر اپنے پروردگار عزوجل سے اسکی [illegible]
کریگا یہانتک کہ اللہ تعالے اس کافر کو جہنم مین اُسکے نیچے طبقہ عذاب سے تخفیف کرکے اونچے طبقہ مین [illegible]
نہ ہوگا۔ عکرمہ رح نے بیان کیا کہ قیامت کے روز باپ اپنے بیٹے سے ملیگا تو اس سے کہیگا کہ ای فرزند [illegible]
وہ تعریف کریگا کہ تو نے اچھی شفقت کی جیسے اچھے باپ ہوتے ہین پھر اسکا باپ کہیگا کہ ای فرزند آج تیری نیکیون مین سے [illegible]
ذرہ کی حاجت ہے تاکہ مین اس مصیبت سے نجات پاؤن جو تو دیکھ رہا ہے پس اسکا بیٹا جواب دیگا کہ ای باپ [illegible]
آپ نے مانگی ولیکن جیسے خوف آپکو لگا ہے ویسا ہی مجھے خوف لگا ہے تو اسوقت مین تو آپکو کچھ بھی نہین دیسکتا ہون [illegible]
زوجہ کا دامن پکڑکر کہیگا کہ ای عورت دنیا مین مین تجھسے کیسا برتاؤ کرتا تھا وہ عورت اسکی تعریف کریگی پھر [illegible] کہیگا کہ مجھے
تجھسے ایک نیکی کی حاجت ہے وہ مجھے ہبہ کردی شاید مین اسکے ذریعہ سے اس بلاسے نجات پاؤن جیسی تو دیکھتی ہے پس وہ عورت
کہیگی کہ تو نے بہت ہی خفیف چیز مانگی ولیکن مجھے یہ طاقت نہین کہ مین تجھے کچھ دیسکون کیونکہ جیسا تجھے خوف لگا ہے ویسا ہی مجھے
خوف لگا ہے۔ پس یہی اللہ تعالے نے فرمایا وان تدع مثقلة الی حملها الآیہ اور فرمایا لا یجزی والد عن ولده ولا مولود هو [illegible]
اور اللہ تعالے نے فرمایا یوم یفر المرء من اخیه وامه وابیه الآیہ (رواہ ابن ابی حاتم) ف ــــ فی العرائس قوله تعالے [illegible]
الناس انتم الفقراء الی اللہ۔ واضح ہو کہ تمام مخلوقات کو جو حاجت اپنے رب عزوجل کی جانب مین ہے اسکے بیان کو بھی کوئی [illegible]
پورا کرسکتا ہے اور یہ فہم بدون نور عقل کے غیر ممکن ہے اور عقل بھی حقیقی طور پر نہین جانتا ہے اسواسطے کہ محتاجی تو مخلوق کو [illegible]
خالق عزوجل ہے اور اس تعلق کی حقیقت کو سوائے خالق عزوجل کے کوئی نہین جان سکتا ہے۔ شیخ رح نے کہا کہ فطرت [illegible]
ظہور غیب سے مضطرب واقع ہوئی ہے کہ محتاج ہوکر ازل کے جانب متحرک ہے کیونکہ وہین اسکا اصل معدن ہے جیسے [illegible]
جانب لوہا جذب ہوتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ فطرت انسانیہ اپنے معدن کے جانب عاشق واقع ہوئی ہے اور [illegible]
انفعالی ہوتا ہے پس جس نفس نے اپنے خالق عزوجل کو پہچان لیا اسکو شوق کے ساتھ محتاجی ہوتی ہے [illegible]
کی جانب محتاج ہوگیا تو غنا حق تعالے سے غنی ہوجاتا ہے اور غیر کو چھوڑکر اسیکا محتاج ہوجاتا ہے [illegible]
کہ بندہ جسقدر اپنے رب عزوجل کیجانب محتاج ہوتا ہے اسیقدر اسکو فنا حاصل [illegible]
نے فرمایا کہ جو بندہ اپنے رب عزوجل کے جانب زیادہ محتاج ہوا وہ کبھی [illegible]
اور جسکو اللہ تعالے سے عزت حاصل ہوئی وہ کبھی ذلیل نہین ہوتا ہے [illegible]
محتاجی ہے جیسے رب عزوجل کو ربوبیت کی تونگری ہے کیونکہ [illegible]

Marfat.com

...ی والبصیر ۝ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۝

دیکھنے والا اور نہ اندھیرا اور نہ روشنی اور نہ سایہ اور نہ دھوپ

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ

اور برابر نہیں زندے اور نہ مردے یعنے جاہل تحقیق اللہ سناتا ہے جسکو چاہتا ہے اور نہ تو سنانے والا ان شخصوں کو

فِي الْقُبُوْرِ ۝ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ

جو قبروں میں ہیں نہیں تو مگر ڈرانیوالا تحقیق ہمنے بھیجا ہے تجکو ساتھ حق کے خوشخبری دینیوالا اور ڈرانیوالا اور نہیں کوئی امت

اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۝ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ

مگر گذرا اس میں ڈرانیوالا اور اگر جھٹلاویں تجکو پس تحقیق جھٹلایا ہے ان لوگوں نے کہ پہلے انسے آئے تھے انکے پاس

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝

پیغمبر انکے ساتھ دلیلوں کے اور ساتھ ورق کتابوں کے اور کتاب روشن کے پھر پکڑا میں نے ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے پس کیونکر ہوا عذاب میرا

اللہ عزوجل نے پہلے تو یہ بیان فرمایا کہ کوئی نفس دوسرے کا گناہ نہیں اٹھاویگا پھر دوبارہ یہ بیان فرمایا کہ گنہگار اگر کسی دوسری گنہگار یا دوسرے سے فریاد کرے تاکہ گنہگار کے بوجھ سے ایک ذرہ اٹھالے تو وہ منظور نہ کریگا اگرچہ اسکا قرابتی ہو پھر سوم یہ بیان فرمایا کہ طاعت کا ثواب اسیکے واسطے خاص ہے جو طاعت کو بجالایا پھر اللہ تعالےٰ نے مومن و کافر کی مثل بیان فرمائی پس اول تو ان دونوں کی ذات میں منافات و مخالفت بیان کی پھر دوم ان کے وصف میں مخالفت بیان فرمائی پھر سوم ان دونوں کے مستقر میں مخالفت بیان کی یعنی دار الآخرۃ میں ان دونوں میں سے ہر ایک کا ٹھکانا دوسرے سے جدا واقع ہوا چنانچہ فرمایا وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝ اور اندھا و بینا دونوں یکساں نہیں ہوتے ہیں **ف** کافر کو اندھے سے تشبیہ دی اور مومن کو بصیر فرمایا پس جیسے اندھا و بینا دونوں یکساں نہیں ہوتے ہیں اسیطرح کافر و مومن بھی یکساں نہیں ہیں وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝ اور تاریکیاں اور نور یکساں نہیں ہیں **ف** ایمان توحید کو نور سے تشبیہ دی کیونکہ راہ توحید واحد ہے اسیواسطے نور کو واحد فرمایا اور کفر کو تاریکیوں سے تشبیہ دی اور چونکہ گمراہی کے وجوہ اقسام بکثرت ہیں اسیواسطے تاریکیوں کو جمع فرمایا — **مترجم** کہتا ہے کہ دو نقطہ کے بیچ میں جو خط کھینچا جائے تو خط مستقیم ایک ہی ہوسکتا ہے اور ٹیڑھے خط بکثرت نکل سکتے ہیں لہذا راہ توحید فقط واحد ہے اور راہ ضلالت بکثرت ہیں۔ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۝ اور سایہ اور دھوپ برابر نہیں ہیں **ف** پس ظل ممدود یعنی جنت میں مومنوں کا ٹھکانا ہے اور حرور جہنم میں کافر کا ٹھکانا ہے وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اور زندے اور مردے برابر نہیں ہیں **ف** پس مومنوں کو زندوں سے اور کافروں کو مردوں سے تشبیہ دی اور اس میں نکتہ یہ ہے کہ جسم فانی دراصل مردہ ہے پھر جب وہ حی القیوم پر ایمان لایا تو حیات ابدی پاکر مومن زندہ ہے لیکن کافر ایمان نہیں لایا تو وہ مردہ رہا کیونکہ کافر نے اللہ تعالےٰ کی آیات و رسول کی ہدایت سے نفع نہیں اٹھایا۔ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ اللہ تعالےٰ جسکو چاہتا ہے سناتا ہے یعنی اللہ تعالےٰ اپنی نشانیاں کھولتا ہے جو اسکی ہدایت سننے والے ہیں پس جن کے قلوب سے معرفت حیات کی

Marfat.com

اور دنیا چھوڑ کر آخرت لی تو اللہ تعالےٰ اُن مین ہدایت پیدا کرتا ہے کیونکہ اُن کے دل اُن کے جسم ...
کافرون کے کہ انکے دل اُن کے جسم مین مردہ ہین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت ایسے مردون ...
فرمایا۔ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۔ اور تو ایسے شخص کو ہرگز سنانیوالا نہین ...
پس جیسے قبر کے مردون کو کوئی نہین سنا سکتا ہے اسیطرح کافرون کو جنکے دل مرے ہوئے ہین کلام حق نہین سنا سکتا ...
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے تسکین ہے جیسے مابعد کی آیات مین تسکین فرمائی بقولہ تعالےٰ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا
وَّنَذِيْرًا ۔ ہمنے تجکو حق کے ساتھ بھیجا درحالیکہ تو خوشخبری سُنانیوالا اور ڈر سُنانیوالا ہے ف کہ جنکے قلوب زندہ ...
جنت ونعمت کی خوشخبری سُناتا ہے اور جنکے قلوب مردہ ہین انکو عذاب کا ڈر سُناتا ہے لیکن ہدایت پیدا کرنا اللہ ہی کے اختیار ...
اور تیری رسالت حقہ مین کچھ نقص نہین ہے اور تیرے مانند سب سے پیغمبر سابق مین گذرے ہین ۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا
فِيْهَا نَذِيْرٌ ۔ اور کوئی امت باقی نہین رہی مگر آنکہ اسمین ڈر سُنانیوالا گذر چکا ہے پھر انمین بھی بکثرت کافر گذرے اسیطرح تیری امت مین بھی
مُردہ دل ہین ایمان نہ لاوینگے ۔ چنانچہ فرمایا وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اگر یہ لوگ تجھے
جھٹلاوین تو ان سے پہلے جو لوگ گذرے وہ بھی جھٹلا چکے ہین ف یعنے اُن سے پہلے کافرون نے اپنے انبیاء کو جھٹلا چکے ہین ...
جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۔ ان کافرون کے پاس بھی ان کے رسول لائے تھے بینات ف یعنے کھلے معجزات
لائے تھے وَبِالزُّبُرِ ۔ اور لکھی ہوئی کتابین لائے تھے جیسے صحف ابراہیم و موسےٰ چنانچہ روایت ہے کہ ابراہیم علیہ السلام پر تیس صحیفہ نازل ہوئے
اور توریت سے پہلے موسیٰ علیہ السلام پر دس صحیفہ نازل ہوئے اور کہا گیا کہ شیث علیہ السلام پر ساٹھ صحیفہ نازل ہوئے تھے اسیواسطے کہا گیا کہ کل صحائف سو ہین
وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۔ اور کتاب روشن لائے تھے ف جیسے توریت و انجیل وغیرہ ۔ بعض نے کہا کہ زبور و قرآن ملاکر جملہ چار کتابین ہین اور سو صحیفے
ساتھ ملاکر جملہ ایک سو چار ہین ایسا ہی ایک جماعت اہل تفسیر نے لکھا لیکن حق یہ ہے کہ جیسے انبیاء علیہم السلام کی تعداد کسی قطعی دلیل
معلوم نہین ہے اسیطرح صحائف و کتب کی بھی تحدید نہین ہوسکتی ہے جیسا کہ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین ذکر کیا ہے پس اجمالاً
یون چاہیے کہ اللہ تعالےٰ نے جسقدر انبیاء بھیجے سب حق ہین اور جسقدر صحائف و کتابین نازل فرمائی ہون سب حق ہین اور سب سے آخری
کتاب قرآن مجید ہے اور خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین بالجملہ اگلے انبیاء بھی معجزات و صحائف و کتب کے ساتھ آئے تھے
قومون نے انکو جھٹلایا اور کفر کیا ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۔ پھر جن لوگون نے کفر کیا تھا مین نے انکو گرفتار کر لیا
ف یعنی عذاب مین ماخوذ کیا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۔ پھر میرا انکار اُن پر کیونکر واقع ہوا ...
کرو کہ کیونکر عذاب مین گرفتار کیے گئے اسیطرح سے جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قرآن سے ...
بچنے پاوینگے اگرچہ دنیا کی زندگی کے چند دن گذر جاوین پھر آخر عذاب ہے تنبیہ جب ہر امت ...
کہ ہر زمانہ والے کو اپنے نذیر کی اتباع واجب ہے پھر علماء نے کلام کیا کہ ہر پیغمبر کا نذیر ہونا اسکے ...
ہونے تک ہے شیخ ابن حجر نے شرح الہمزیہ مین لکھا کہ ایک جماعت کے نزدیک ...
انھون نے تغیر و تبدل کیا ہو اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ شرک کیا ہو کیونکہ انکے پاس کوئی ...
اسکی موت سے اسکی رسالت ختم ہو چکی تھی کیونکہ کسی رسول کے واسطے یہ بات ثابت ...

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ کی رسالت الی یوم القیامت تک باقی ہے لیکن اس پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے
کہ بعض خاص لوگون کے حق مین صریح عذاب کا حکم وارد ہے جیسے عمرو بن لحی کے حق مین وارد ہوا کہ وہ چکّی کے گدھے
کی طرح دوزخ مین انتین کھینچتا پھرتا ہے اور جواب یہ ہوسکتا ہے کہ ایسے خاص لوگون کے حق مین عذاب کا اعتقاد کیا جاوے کیونکہ
اسمین اللہ تعالےٰ کی کوئی حکمت ہے جسکو ہم نہین جانتے ہین انتہی ملخصاً مترجم کہتا ہے کہ یہ نکتہ بالکل مخفی ہے حتیٰ کہ موسےٰ
علیہ السلام سے جب فرعون نے پوچھا کہ فما بال القرون الاولی قال علمها عند ربی فی کتاب لایہ یعنی فرعون نے کہا کہ پھر اگلی امتون کا کیا
حال ہوگا تو موسیٰ علیہ السلام نے یہی جواب دیا کہ انکا علم میرے رب عزوجل کے پاس کتاب مین موجود ہے۔ جب یہ نص معلوم ہوگئی
تو ہمکو اس مسئلہ مین سکوت کرنا چاہیے اور سابق مین پارۂ پانزدہم مین یہ بحث بتوضیح تمام گذر چکی ہے واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب۔ پھر
جب اللہ تعالےٰ نے کافرون کے مذمّات بیان فرمائے تو اپنے دلائل قدرت کو ایسے طور پر مکرر اظہار فرمایا کہ بعد انکے جسکے دل مین کچھ
نیکی ہے کفر چھوڑنے پر مجبور ہو

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهَا
کیا نہین دیکھا تو نے یہ کہ اللہ نے اُتارا آسمان سے پانی پس نکالے ہمنے ساتھ اسکے میوے کہ مختلف ہین رنگ انکے

وَمِنَ الۡجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيۡضٌ وَّحُمۡرٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهَا وَغَرَابِيۡبُ سُوۡدٌ ۝ وَمِنَ
اور پہاڑون سے ٹکڑے ہین سفید اور سرخ مختلف ہین رنگ انکے اور بھجنگ کالے اور

النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالۡاَنۡعَامِ مُخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخۡشَى اللّٰهَ مِنۡ
لوگون سے اور جانورون سے اور چارپایونسے کہ مختلف ہین رنگ انکے اسیطرح سوا اسکے نہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے

عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ غَفُوۡرٌ
بندون اسکے مین سے عالم تحقیق اللہ غالب ہے بخشنے والا

اللہ تعالےٰ نے اپنی مخلوقات مین ایک ہی چیز کے انواع مختلفہ پیدا کر کے بندون کو اپنی کمال قدرت سے آگاہ کیا اور وہ پانی ہے
چنانچہ فرمایا۔ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً۔ کیا تو نے دیکھا نہین کہ اللہ تعالےٰ نے آسمان سے پانی اُتارا
ف اور اسکے اُتارنے مین بھی عجیب صنعت کے ساتھ ارضی وسماوی ترکیبات ہین جنکو دوسری مقام پر بیان فرمایا ہے
پھر وہ پانی کا نازل فرمانا عجیب قدرت کا ظہور ہے پس اول تو پانی نازل فرمایا۔ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخۡتَلِفًا
اَلۡوَانُهَا۔ پس ہمنے اس پانی کے ذریعہ سے طرح طرح کے پھل نکالے درحالیکہ اُنکے رنگ مختلف ہین ف بعض سرخ
بعض سبز ہین اور بعض زرد اور بعض سفید چنانچہ اقسام پھلون مین یہ بات مشاہدہ ہے حالانکہ یہ سب ایک ہی پانی سے سینچے جاتے
ہین پھر علاوہ رنگ کے اُنکے مزہ وخوشبو مین بہت بڑا فرق ہوتا ہے اور اسیطرح پہاڑون کی پیدائش مین بھی ایسی ہی کیفیت موجود ہے
فرمایا۔ وَمِنَ الۡجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيۡضٌ وَّحُمۡرٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهَا۔ اور پہاڑون مین سے بھی راہین سفید و
سرخ الوان ہین ف یعنی پہاڑون کو دیکھو کہ یون ہی مختلف رنگون کے مشاہدہ ہین بعض سفید مرمر ہین یا نمک سفید ہین
اور اُن مین جدد ہین یعنی راہین بھی مختلف رنگ سے ہین وَغَرَابِيۡبُ سُوۡدٌ ۝ اور سخت سیاہ ہین ف

Marfat.com

عکرمہ رح نے کہا کہ غرابیب بلند پہاڑ سیاہ ہین اور یہی ابو مالک و عطا رحمہ [illegible]
شیخ ابن جریر رح نے کہا عرب جب کسی سیاہ چیز کو سخت سیاہ بیان کرنا چاہتے ہین [illegible]
کالا بیان کرتے ہین اور معنے یہ ہین کہ بعضے پہاڑ بہت سخت سیاہ ہین تو ان مین بھی طرح طرح کے [illegible]
وَالدَّوَابِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۔ یعنی یونہی حیوانات مین جو [illegible]
خواہ آدمیون مین سے ہون یا دواب مین سے یعنی کیڑے مکوڑے سے لیکر چرند پرند تک خواہ پالتو ہون یا وحشی ہون [illegible]
یعنی چوپائے جو پالے جاتے ہین جنکے مختلف رنگ ہر وقت نظر آتے ہین بلکہ اکثر ایک ہی جانور مین الگ طرح طرح کے [illegible]
ہین ۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت ہے کہ اللہ عزوجل ایسے رنگ سے رنگتا ہے کہ اس مین کچھ نقص [illegible]
ہوتا کبھی سرخ اور کبھی زرد اور کبھی سفید پیدا فرماتا ہے (ابن مردویہ) اور اسکے لطائف حکمت کو وہی پہچانتا ہے جسکو علم ہو [illegible]
فرمایا ۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اللہ تعالے کے بندون مین سے وہی اللہ تعالے سے ڈرتے ہین
ہین ف کہ وہ اللہ تعالے کی شان کو پہچانتے ہین پس ہر حال مین اس سے خوف رکھتے ہین ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ
بیشک اللہ تعالے عزیز غفور ہے ف اپنے بندون کی نیک نیتی پر مغفرت فرماتا ہے کیونکہ یہ اسکی جلال قدرت و کمال صف[illegible]
اچھی طرح پہچانتے ہین تو جسقدر معرفت زیادہ ہوتی ہے اسیقدر خوف زیادہ ہوتا ہے ۔ چنانچہ حدیث مین حضرت ام المومنین عائشہ [illegible]
عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک کام کیا تھا تو بعض لوگون نے گویا اس سے تنزہ و کراہت کی تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ بعضے لوگون کا کیا حال ہے کہ مین جس بات کو کرتا ہون گویا اس سے تنزہ کرتے ہین حالانکہ
تم سب سے اللہ تعالے کی شان کا عارف مین ہون اور تم سب سے زیادہ اسکا خوف رکھتا ہون (رواہ البخاری و مسلم) اس سے [illegible]
کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی کراہت کچھ اس فعل کی راہ سے نہین تھی بلکہ اپنی لیاقت پر نظر تھی چنانچہ دوسری روایت مین صریح آیا ہے کہ صحابہ [illegible]
عنہم نے اپنے حق مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ جو آپ کی شان ہے ہم لوگ اسکی برابری کیونکر کر سکتے ہین پس اس بنا پر پرہیز کیا تھا لیکن
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انکے اس خیال کو رفع فرمایا کہ اللہ عزوجل جسکو بزرگی عطا فرماتا ہے وہ زیادہ تر اللہ تعالے کا مطیع
فرمانبردار ہوتا ہے ۔ چنانچہ اللہ تعالے نے یہی آیت مین فرمایا انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ۔ خطیب [illegible] رح نے کہا کہ ابن [illegible]
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالے کے جبروت و عزت و سلطان کو جو بندہ پہچانتا ہے وہی خوف کرتا ہے ۔ اس آیت مین دلیل ہے [illegible]
درجہ بنسبت عابد کے بڑا ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا ۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ۔ یعنی کرامت بقدر تقوی ہے اور تقوی بقدر [illegible]
ہوتا ہے نہ بقدر عمل تو جسکا علم زیادہ ہوا اسیکو خوف زیادہ ہوگا اور جسکا علم کمتر ہوا اسکو خوف بھی کمتر ہوگا ۔ کیا نہین دیکھتے [illegible]
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تم سب سے بڑھکر اللہ تعالے کا علم رکھتا ہون اور تم سب سے زیادہ [illegible]
(البخاری) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ مین جانتا ہون اگر تم جانتے تو کم ہنستے اور بہت [illegible]
تعالے نے فرمایا کہ آدمی کے عالم ہونیکی دلیل یہی کافی ہے کہ وہ خوفناک ہو اور آدمی کے جاہل ہونیکی دلیل [illegible]
خوش آوے ۔ ایک شخص نے شعبی رحمہ اللہ تعالے سے کہا کہ ای عالم مجھے فتوی دیجیے تو شعبی رح نے [illegible]
سے خوفناک ہو ۔ شیخ شہاب سہروردی رحمہ اللہ نے معارف کے باب ثالث مین کہا کہ [illegible] اللہ تعالے [illegible]

Marfat.com

... روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر خوف اسقدر طاری تھا کہ وہ انہین اثر کر گیا تھا۔ شیخ
... نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ عالم ربانی وہ شخص ہے کہ اللہ تعالے کے ساتھ کچھ شرک
... اور جو کچھ اس نے حلال کیا اسکو حلال سمجھے اور جو حرام کیا اسکو حرام رکھے اور وصیت الٰہی عزوجل کی حفاظت کری
... کہ وہ اللہ تعالے سے ملنے والا ہے پس وہ اسکے کامون کا حساب لیگا۔ سعید ابن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا
... ہین جسکا ترجمہ خوف کیا گیا ہے یہ ایسی چیز کو کہتے ہین جو تجھکو اللہ تعالے کے گناہ کرنے سے روکے اور درمیان مین
... حسن بصری رح نے فرمایا کہ عالم وہ ہے جو غائبانہ اپنے رب عزوجل سے خائف ہو اور جس چیز مین اللہ تعالے نے
... رغبت دلائی اوسمین راغب ہو (یعنی آخرت) اور جس چیز سے اللہ تعالے نے رغبت ہونے اور زہد کرنے کو فرمایا
... نے رغبت ہو یعنی دنیا سے نے رغبت ہو کہ اسپر اللہ تعالی کی ناخوشی طاری ہے کیونکہ دنیا کو اللہ تعالے نے
ملعون کیا ہے۔ پھر حسن بصری رح نے یہی آیت پڑھی۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ان اللہ عزیز غفور۔ حضرت ابن مسعود
رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حدیث کی کثرت کرنا کچھ علم نہین ہے ولیکن علم یہ ہے کہ کثرت سے اللہ تعالے کا خشیہ رکھے
... امام مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ کثرت سے روایت کرنیکا نام علم نہین ہے بلکہ علم تو ایک نور ہے کہ جسکو اللہ تعالے اپنے بندہ کے
قلب مین پیدا فرماتا ہے۔ احمد ابن صالح المصری رح نے کہا کہ اسکے معنے یہ ہین کہ آدمی کو خوف الٰہی بذریعہ کثرت روایت کے
حاصل نہین ہوتا بلکہ جس علم کی اتباع اللہ تعالے نے فرض فرمائی ہے وہ تو قرآن و حدیث ہے اور جو کچھ صحابہ و مابعد کے
ائمہ ... سے پہونچا ہے پس یہ تو سوائے روایت کے حاصل نہین ہوتا ہے۔ اور سفیان الثوری نے ابو حیان
التیمی رح سے روایت کی کہ ایک بزرگ نے بیان فرمایا (ظاہرا یہ بزرگ طبقہ اصحابہ یا کبار تابعین سے ہون گے) کہ کہا
جاتا تھا کہ عالم تین قسم ہوتے ہین اول عالم باللہ و بامر اللہ یعنے معرفت و جلال الٰہی عزوجل کا عالم ہے اور باوجود اسکے
احکام و حدود الٰہی بھی جانتا ہے۔ دوم عالم باللہ ہے مگر امر اللہ نہین جانتا ہے۔ سوم امر اللہ جانتا ہے اور عالم
باللہ نہین ہے پس قسم اوّل تو عالم اللہ عزوجل سے خوف رکھتا ہے اور حدود و فرائض پر قائم ہے اور قسم دوم بھی اللہ
تعالے سے خوف رکھتا ہے مگر وہ حدود و فرائض نہین جانتا ہے اور قسم سوم یعنے جو اللہ تعالے کا عارف نہین مگر امر
جانتا ہے تو یہ شخص اللہ تعالے سے خوف نہین رکھتا مگر حدود و فرائض جانتا ہے (ابن کثیر) مترجم کہتا ہے
... قسمین دنیا مین مشاہدہ ہین لیکن اسکے ساتھ امام رحمہ اللہ کا استنباط ملایا جاوے تو زیادہ واضح ہو جاتا ہی
... لوگون کے دلون مین علم نہین آتا یعنے وہ نور نہین آتا ہے جو درحقیقت علم ہے اگرچہ وہ کتابون سے فرائض
... مباحث و انواع وجوہ بہت جانتا ہو پس یہ بھی درحقیقت عارف باللہ نہین ہے تو اس سے وہ شخص بہتر ہے
... کو نہ جانتا ہو مگر اللہ تعالے کا عارف ہو فافہم واللہ تعالے اعلم بالصواب ف ۲۰ قال
... تعالے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ واضح ہو کہ خوف عام ہے اور خشیہ ایک خاص قسم کا خوف
... کہتا ہے کہ یعنے اسمین ایک محبت ملی ہوئی ہوتی ہے جیسے کہ بچہ اپنے باپ سے خوف کرتا ہے
... الٰہی عزوجل ... ہونے اور بی ادبی واقع ہو جانیکا خوف ہوتا ہے۔ م۔ حق سبحانہ

یہی قول حماد بن زید سے منقول ہے ۱۲

Marfat.com

تعالیٰ نے خشیہ کو معرفت الٰہی و اُسکے جلال و قدرت و ربوبیت سے ملا ہوا بیان فرمایا یعنی بندہ جب [illegible]
کو پالنے والا میرا پروردگار ہے اور اُسکی عظمت و جلال و کبریائی و کمال کی شان بیمثال ہے تو وہ [illegible]
عزوجل کی جانب دوڑتا ہے لیکن اُسکی عظمت و کبریائی کو دیکھکر خوفناک ہوتا ہے کہ [illegible]
کبریائی کیطرف سر کے بل چل سکون بس وہ خوفناک رہتا ہے - م - اور خشیہ کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ [illegible]
حق عزوجل کا نور آجاتا ہے جس مین دیدار تعظیم و کبریائی و عظمت ملی ہوئی ہوتی ہے اور یہ اسی بندہ کو حاصل ہوتی ہے
جسنے ازل و ابد کو مشاہدہ کیا پھر جسقدر یہ معرفت زیادہ ہوا اسیقدر خشیہ زیادہ ہوتا ہے چنانچہ حدیث مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آپ کو سب سے زیادہ خشیہ والا فرمایا۔ شیخ ابن عطاء رحمہ اللہ نے کہا کہ خوف
کی بہ نسبت خشیہ بہت کامل ہوتا ہے کیونکہ خوف تو عوام مین ہے اور خشیہ علماء اہل کمال مین ہے شیخ نصر آبادی
رح نے فرمایا کہ علماء تو درگاہ باریتعالیٰ مین دل کھولکر دعا مانگنے مین بھی ڈرتے ہین - شیخ حارث محاسبی رح نے
فرمایا کہ علم سے خشیہ پیدا ہوتا ہے اور زہد سے راحت پیدا ہوتی ہے اور معرفت حاصل ہوتی ہے بندہ ہمہ تن اپنے رب
عزوجل و دار آخرت کیجانب جھک پڑتا ہے - شیخ واسطی رح نے کہا کہ علم کی ابتدا یہ ہے کہ خشیہ پیدا ہو پھر اسکے بعد
اجلال ہے پھر تعظیم ہے پھر ہیبت ہے پھر فنا ہے - شیخ استاد رح نے کہا کہ خشیہ جب بندہ مین حاصل ہوتا ہے
تو وہ اُسکی باگ کھینچ لیتا ہے تو وہ باقی مع اللہ تعالیٰ رہتا ہے - پھر اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

تحقیق جو لوگ پڑھتی ہین کتاب اللہ کی اور قائم رکھتے ہین نماز کو اور خرچ کرتے ہین اس چیز سے کہ دیا ہمنے انکو

سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ

پوشیدہ اور ظاہر امید رکھتے ہین سوداگری کی ہرگز نہ ہلاک ہوگی تو کہ پورا دیوے انکو ثواب انکا

وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ

اور زیادہ دے انکو فضل اپنے سے تحقیق وہ بخشنے والا قدردان ہے

اللہ عزوجل نے اپنے بندگان مومنین کے حال سے جو فرمانبرداری پر قیام کرتے ہین آگاہ فرمایا کہ انکو اپنی تجارت مین
کبھی خسارہ نہوگا - چنانچہ فرمایا - إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ - جن بندون کی صفت ہے
کہ کتاب اللہ سبحانہ کی تلاوت کیا کرتے ہین ف جو تلاوت کرنیکا حق ہے وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
اور نماز کو ٹھیک قائم کیا ف گویا یہ حق تلاوت مین سے ہے کیونکہ کتاب الٰہی مین انکا حکم ہے جیسے زکوٰۃ
وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً - اور جو کچھ ہمنے انکو رزق دیا اس مین سے [illegible]
خرچ کرتے ہین غرضکہ جو بندے اسطرح تلاوت و نیک کام کرتے ہین تو ایسے لوگ يَرْجُونَ تِجَارَةً [illegible]
ایسی تجارت کے امیدوار ہین جو ہرگز تباہ نہ ہوگی ف بلکہ اسکا ثواب عظیم ضرور حاصل ہوگا [illegible]
پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ نیک بندے مقبول ہین کہ انکو اپنی کتاب پاک کی تلاوت [illegible]

Marfat.com

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ تاکہ اللہ تعالےٰ انکے ثواب انکو پورے عطا فرما دے ف جسمین کچھ کمی نہ ہوگی بلکہ دس گونہ سے سات سو گونہ و بے شمار تک ہوگا۔ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ اور تاکہ اپنے فضل سے انکو زیادہ عطا فرما دے ف اور اس فضل کا اندازہ کوئی شخص قیاس نہین کر سکتا ہے بلکہ وہ نعمت عطا ہوگی کہ ان کے دلون پر اسکا خطرہ بھی نہین گذرا تھا اور انکے وہم و گمان مین بھی یہان تک تصور نہین پہونچا تھا إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ بیشک اللہ تعالےٰ غفور شکور ہے ف جو کچھ انسے خطائین ذخیرہ واقع ہوئین انکو بخشنے والا ہے اور انکے قلیل اعمال کو مشکور فرمانے والا ہے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالےٰ جب اپنے کسی بندہ سے راضی ہوتا ہے تو اُسکے حق مین سات اقسام خیر سے ثنا فرماتا ہے کہ ہنوز بندہ اُسکو عمل مین نہین لایا اور جب اللہ تعالےٰ کسی بندہ پر ناخوش ہوتا ہے تو سات اقسام بدی سے اُسکو منسوب فرماتا ہے کہ ہنوز اُسکو وہ عمل مین نہین لایا (رواہ احمد عن ابی عبدالرحمن عن حیوہ عن سالم بن غیلان عن دراج عن الہیثم عنہ) شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ غریب جدا مترجم کہتا ہے کہ شاید معنی یہ ہین کہ نیک بندہ کے واسطے سات اقسام خیر کی توفیق عطا فرماتا ہے کہ آیندہ وہ انکو عمل مین لاتا ہے اور اسیطرح بدکار کی جانب سمجھ لینا چاہیے۔ خطیب رح نے لکھا کہ زائد کی تفسیر مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایسی نعمت ہے جسکو نہ آنکھون نے دیکھا اور نہ کانون نے سُنا اور شاید کہ اس سے دیدار باریتعالےٰ مراد ہو چنانچہ قولہ تعالےٰ الحسنیٰ وزیادہ الآیہ کی تفسیر مین اس نعمت عظمیٰ کے ساتھ زیادت کی تفسیر گذر چکی ہے پھر قرآن مجید کی تصدیق متواتر ہے بقولہ تعالےٰ

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ

اور وہ چیز کہ وحی کی ہمنے طرف تیری کتاب سے وہ حق ہے سچا کرنیوالی اس چیز کو کہ

يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ

آگے اسکے ہے تحقیق اللہ ساتھ بندون اپنے کے البتہ خبردار ہے دیکھنے والا

ف اللہ تعالےٰ نے انبیاء سابقین علیہم السلام پر صحائف و کتب سے وحی فرمائی اور اصل توحید مین سب متفق ہین اور بذریعہ وحی اللہ عزوجل کے سبھون نے خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت دی تاکہ یہ خبر جمیع امم مین متواتر ہو پھر شیاطین کے گروہ یہود و نصاریٰ نے توریت و انجیل مین تحریفات کین حتیٰ کہ نصاریٰ مین جب مجمع جمع ہو کر کچھ لکھتے تو سب علماء سے دستخط لیے جاتے تھے حتیٰ کہ ابن الجوزی رح نے کتاب الاذکیاء مین ذکر کیا کہ ایک مرتبہ اسی طرح ایک نصرانی عالم کو دستخط کے واسطے بلایا اور اسکو خوف ہوا کہ اگر انکار کرے تو جان سے مارا جائیگا پس اسنے اصل کتاب اپنے سینہ کی جیب مین رکھ لی اور جماعت مفسدین کے روبرو گیا اور انھون نے قسم لی کہ تو اس لکھی ہوئی پر ایمان لایا تو اسنے اپنے سینہ پر ہاتھ مارا کہ ہان قسم ہے کہ مین اس کتاب پر ایمان لایا ہون اور اسکا ہاتھ انھین کتاب پر تھا اس حیلہ سے اُسنے نجات پائی پھر جب وہ مرا تو زمانہ دراز کے بعد اسکا بھید کھل گیا

اور تمام مین مشہور ہو گیا۔ پھر اللہ تعالے نے قرآن کو مہیمن بھیجا یعنے جو کچھ قرآن مین [illegible]
کیا اسمین سے جو کچھ موافق قرآن ہو وہ قول حق ہو گا اور جو مخالف ہو وہ باطل ہے۔ [illegible]

الیک من الکتب - اور جو کچھ ہم نے تجھے وحی کیا ہے کتاب سے **ف** یعنی [illegible]
یہ کتاب جو ہم نے تجھی وحی فرمائی۔ ھو الحق۔ یہی حق ہے **ف** اور جو کچھ اس [illegible]
- پس یہ قرآن تمام اقوال سابقین ولاحقین کے واسطے کسوٹی ہے۔ مصدقا لما بین یدیہ [illegible]
یہ قرآن اپنے روبرو والی کتاب کی تصدیق کرنے والا ہے **ف** حتی کہ اس سے اصلی [illegible]
کتاب حق ہونا معلوم ہو گیا۔ اور جہان جہان اہل کتاب نے اپنی ہوسات سے تحریفات کین [illegible]
کھل گیا۔ ان اللہ بعبادہ لخبیر بصیر۔ اللہ تعالے اپنے بندون کے افعال سے خبردار [illegible]
دیکھنے والا ہے **ف** پس کسی مکار کی تحریف کارگر نہین ہو سکتی ہے۔ اور اس بیان سے دو باتین [illegible]
(اول یہ) کہ توحید جسکے واسطے انبیاء علیہم السلام بھیجے گئے وہ برابر خاتم النبیین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تک متواتر ہے کیونکہ قرآن حق برابر اُنکی تصدیق کرتا ہے۔ (دوم) جو امور قرآن مین وحی ہیے جو آیندہ وقائع ہونگے
قیامت کو ظاہر کرتے ہین وہ سب حق ہین تو اہل الشرک کو انپر ایمان لانا واجب ہے اور اللہ تعالے کے نیک بندے [illegible]
اسی توحید حق پر جمے رہے اور کتاب الٰہی کے پیروی کرتے رہے بعض اعلے تھے اور بعض اوسط اور بعض ادنی [illegible]
وہ برابر میراث کتاب پر قائم رہے۔ اور واضح ہو کہ یہی حال قرآن مجید کے اتباع مین واقع ہونے والا [illegible]

ثم اورثنا الکتب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ
پھر وارث کیا ہمنے کتاب کا اُن لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے بندون اپنون سے پس بعض اُنمین سے ظالم [illegible]

ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات باذن اللہ ذلک ھو الفضل الکبیر
اور بعض اُنمین سے میانہ رو ہے اور بعض اُنمین سے آگے نکلجانے والا ہے ساتھ بھلائی کے ساتھ حکم اللہ کے یہی ہے بزرگی بڑی

اللہ تعالے نے اپنی کتاب مجید اپنے بندون کو عطا فرمائی چنانچہ انبیاء سابقین مین سے بعض پر صحیفہ نازل فرمائے اور
بعض پر کتاب نازل فرمائی اور وہ سب اسی قرآن مجید کے اجزا ہین چنانچہ سورۂ فاتحہ کی تفسیر مین اسکی تحقیق [illegible]
اور قرآن مجید اُن سب کے واسطے اصل جامع ہے اور یہ اللہ تعالے نے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا [illegible]
حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالے نے اگلی امتون کو حکم توحید کے ساتھ کتاب عطا فرمائی اور انمین [illegible]
کرنے والے گذرے اور بہتون نے تحریف وتبدیل کی یہان تک کہ اللہ عزوجل نے قرآن [illegible]
نازل فرمایا اور اس امت کی فضیلت مین ارشاد فرمایا بقولہ تعالے ثم اورثنا [illegible]
من عبادنا۔ پھر ہمنے اپنے بندون مین سے جنکو برگزیدہ فرمایا اپنی کتاب [illegible]
مجید آخر ہمنے سب امتون سے میراث لیکر اپنے بندون مین سے برگزیدہ بندون کو [illegible]
نے پہلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا [illegible]

[illegible] ہین یعنے اے محمد تیری اُمّت سے خاص اپنے بندون کو برگزیدہ کیا ہے کہ ہم یہ کتاب انکو [illegible] اُمّت کے واسطے یہ کمال بزرگی ہے اور شک نہین ہے کہ اس اُمّت کے علماء اول تو صحابہ [illegible] اللہ تعالے نے تمام اُمّت پر فضیلت دی ہے جیسے اِس اُمّت کو تمام امتون پر فضیلت دی ہے [illegible] حضرت خاتم النبیین سید اولاد آدم محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء پر فضیلت دی ہے [illegible] برگزیدہ بندون کو یہ کتاب عزیز میراث عطا فرمائی اور اسکی شرافت کے واسطے اول تو انکو اپنی جانب [illegible] اپنے بندون کو ما پھر ثانیاً فرمایا کہ انکو ہمنے برگزیدہ فرمایا ہے اور یہ کمال فضل و احسان ہے [illegible] تعالیٰ نے انکی تین قسمین فرمائین بقولہ تعالے فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۚ پس ان برگزیدہ بندون [illegible] نفس کے واسطے ظالم ہے وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ ۚ اور بعض ان مین سے متوسط ہے۔ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ اور بعض ان مین سے وہ ہے جو نیکیون کے ساتھ سبقت کرنیوالا ہے ف یعنی وہ [illegible] سبقت کے ساتھ حاصل کر گیا بِإِذْنِ اللَّهِ بارادۂ الٰہی عزوجل ف اگر یہ قسم اخیر سے متعلق ہے [illegible] کہ جو نیکیون کے ساتھ سبقت کر گیا وہ بتوفیق الٰہی سبحانہ ہے اور کل سے متعلق ہونا بہتر ہے یعنے تینون اقسام جنکو حق عزوجل نے اس ترتیب سے برگزیدہ فرمایا یہ سب بارادہ توفیق الٰہی سبحانہ وتعالے ہے اور ظاہر ہے کہ ہر قسم کے واسطے برگزیدہ ہونے اور میراث پانیکی فضیلت ہے جسکے مقابلہ مین دنیا و مافیہا کوئی چیز نہین ہے ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ یہ میراث و برگزیدگی جو مذکور ہوئی یہی تو فضل عظیم ہے ف اور دنیا اور اسکی متاع سبکی [illegible] ہے اور کیونکر دنیای ملعونہ پر نظر کیجاوے جبکہ دنیا و مافیہا کی قدر اللہ تعالے کے نزدیک یہ ہے کہ اگر ایک [illegible] کے پر برابر اسکی قدر ہوتی تو اللہ تعالے اسمین سے کافر کو ایک گھونٹ پانی نہ دیتا اور کیونکر دنیا و مافیہا کا مقابلہ کیا جاوے [illegible] دنیا و مافیہا سے افضل ہین۔ پھر واضح ہو کہ اس آیت کی تفسیر مین بعض اہل علم کو تردد لاحق ہوا اور [illegible] کہ اللہ تعالے نے تینون قسمون مین سے قسم اول کو ظالم لنفسہ فرمایا لہذا بعض نے گمان کیا کہ ظالم لنفسہ سے مراد [illegible] مترجم کہتا ہے کہ معاذ اللہ یہ گمان ٹھیک نہین ہے اور امام ابن کثیر رح نے بھی اسکو غلط قرار دیا اور فرمایا کہ صحیح [illegible] ایمان کا بیان ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ قطعاً یہی صحیح ہے اسواسطے کہ حق عزوجل نے اپنے بندون مین سے [illegible] بندون کے یہ اقسام بیان فرمائے ہین پھر وہ کافر کیونکر ہو سکتے ہین اور وہ کون ہے کہ اپنے نفس کو ظالم نہین سمجھتا ہے [illegible] ہمنے عقائد مین صحیح عقیدہ پایا کہ ہم سے جناب باریتعالے عز شانہ کی عبادت کرنا جو اسکی شان کے لائق ہو [illegible] صدق یقین کے ساتھ اپنے رب عزوجل کی درگاہ مین سر رکھکر اعتراف کرتے ہین کہ ہم بیشک ظالم و قصور [illegible] نے اپنی رحمت سے جو قبولیت فرمائی وہ کتاب کے احکام پر عمل کرنیکے موافق ہے پس حکم کی فرمانبرداری [illegible] کرنا چاہیے پس اِسمین اقوال ہین ایک قول یہ کہ ظالم لنفسہ وہ شخص ہے جو صغیرہ گناہ کا مرتکب ہے [illegible] اللہ عزوجل نے اِس امت کو تین اقسام پر تقسیم فرمایا کہ ایک قسم ظالم لنفسہ ہے اور اُن لوگون سے [illegible] کا ارتکاب ہوا۔ قسم دوم مقتصد ہے جسنے واجبات کو ادا کیا اور محرمات کو ترک کیا

اور کبھی بعض مکروہات کا بھی مرتکب ہوا اور قسم سوم سابق بالخیرات ہی اور یہ ایسے لوگ ہین جنھون [illegible]
محرمات و مکروہات سے الگ رہے — علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے [illegible]
الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا — ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ و [illegible]
نے کل کتابین جو سابق مین نازل فرمائین تھین سب کو اس قرآن مجید مین مع خصوصیات [illegible]
میراث دی پس جو ان مین سے ظالم ہے اللہ تعالے اسکی مغفرت فرمائیگا اور جو مقتصد ہی اسکا حساب [illegible]
وہ بلے حساب جنت مین چلے جاوینگے — عطار رح نے ابن عباس سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و [illegible]
روز فرمایا کہ میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گنہگارون کے واسطے ہوگی — ابن عباس رضی اللہ عنہ نے [illegible]
کہ جو سابق بالخیرات ہین وہ تو بلے حساب جنت مین داخل ہونگے اور جو مقتصد ہین وہ اللہ تعالی کی رحمت سے جنت مین
داخل ہونگے اور جو ظالم لنفسہ و اہل اعراف ہین وہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے جنت مین داخل [illegible]
(رواہ الطبرانی) اور ایک قول یہ ہی کہ ظالم لنفسہ وہ ہے جو صغیرہ گناہ کا مرتکب ہوا اور یہی قول حضرت عمر و عثمان و ابن
مسعود و ابو الدرداء و عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا جاتا ہے — اور کہا گیا کہ یہی قول راجح ہے کیونکہ صغیرہ کے ارتکاب
برگزیدہ ہونا باقی رہتا ہے اور ایسا شخص اسواسطے ظالم ٹھہرا کہ صغیرہ اگرچہ بخش دیا گیا لیکن اگر وہ بجای اُسکے کوئی بندگی کرتا تو اُسکے
نفس کو ثواب عظیم حاصل ہوتا پس اُس نے اپنے نفس پر ظلم کیا — دوسرا قول یہ ہی کہ ظالم لنفسہ وہ ہی جو کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا —
مترجم کہتا ہے کہ کبیرہ سے ماسواے شرک مراد ہے کیونکہ مشرک تو امت سے خارج ہوجاتا ہے لیکن اس صورت مین
ضرور ہوا کہ برگزیدہ بندون سے کل امت مراد لیجاوے اور انکا برگزیدہ ہونا بنظر اگلی امتون کے ہے لیکن یہ مشکل ہے کہ کتاب کی
کیونکر میراث دیگئی کیونکہ امت مین سے اکثر جاہل ہین اور جواب یہ ہوسکتا ہے کہ اُنھون نے احکام کتاب کو بذریعہ عالمون کے حاصل
کرلیا واللہ تعالے اعلم — پھر مقتصد و سابق کی تفسیر مین بھی اختلاف ہے — چنانچہ عکرمہ و قتادہ و ضحاک سے روایت ہے
کہ مقتصد وہ ہے جسمین معصیت بھی ہوا اور سابق وہ ہی جو مطلق متقی ہوا اور حسن بصری رح نے فرمایا کہ ظالم لنفسہ وہ ہے جسکی بدیان
اسکی نیکیون پر غالب ہون اور مقتصد وہ ہی جسکی نیکی و بدی برابر ہون اور سابق وہ ہی جسکی نیکیان غالب ہون — اور مقاتل
نے فرمایا کہ ظالم وہ ہے کہ اعتقاد توحید کے ساتھ کبیرہ کا مرتکب ہوا اور مقتصد وہ ہے جسنے کبیرہ کا ارتکاب نہین کیا اور سابق وہ
ہے جسنے اعمال صالحہ کے جانب سبقت کی — سہل بن عبداللہ تستری رح نے کہا کہ سابق تو عالم ہے اور مقتصد وہ
جو علم سیکھتا ہے اور ظالم لنفسہ جاہل — شیخ ذو النون مصری نے کہا کہ ظالم لنفسہ وہ ہے جو فقط زبان سے اللہ تعالی [illegible]
کرتا ہے یعنے اُسکے ذکر کا یہ اثر نہین ہوتا کہ اسکا دل پگھلے اور اس نام پاک کی عظمت سے فنا ہو [illegible]
ذکر کرتا ہے اور سابق وہ ہے جو کسی دم اپنے رب عزوجل کو نہین بھولتا ہے — شیخ انطاکی [illegible]
اقوال رکھتا ہے — مقتصد وہ ہے جو اعمال بھی کرتا ہے اور سابق وہ ہے جو اعمال [illegible]
ابن عطار رح نے کہا کہ ظالم وہ ہے کہ رب عزوجل کی محبت بذریعہ انعام دنیاوی [illegible]
واسطے محبت رکھتا ہے اور سابق وہ ہے جو مراد تقدیر عزوجل پر خالص ہے [illegible]

[illegible] خوف سے بندگی کرتا ہے اور مقتصد وہ ہے جو جنت کی طمع سے بندگی کرتا ہے اور سابق وہ ہے جو خالص [illegible] بندگی کرتا ہے [illegible] بعض نے کہا کہ ظالم وہ ہے جو امید مغفرت پر چھوڑا گیا ہے کہ حق عزوجل جو کچھ چاہے اُسکے حق [illegible] اور مقتصد وہ ہے جسنے اعمال نیک کے ساتھ بد کو بھی خلط کیا اور سابق مخلصین ہیں شیخ نسفی رح نے ذکر [illegible] قرآن مجید ہی چنانچہ اللہ تعالےٰ نے پارہ یازدہم میں تینوں اقسام بیان فرمائے چنانچہ سابق کا بیان قولہ تعالےٰ [illegible] والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار الایہ میں ہی اور اسکے بعد قولہ تعالےٰ وآخرون اعترفوا بذنوبہم خلطوا عملاً صالحاً وآخر سیأ۔ میں مقتصد کا بیان ہے [illegible] بعد قولہ تعالےٰ وآخرون مرجون لامر اللہ اما یعذبہم واما یتوب علیہم الایہ میں تیسری قسم ہے۔ مترجم کہتا ہے [illegible] نزول کے وقت ان لوگوں کے یہ اقسام ہو گئے لیکن جن لوگوں کے حق میں نزول تھا اونکے حق میں بعد اسکے ترقی کرنا [illegible] نہیں ہے کیونکہ مدار تو انجام کار پر ہے پس ممکن ہی کہ ایک وقت ایک شخص ظالم لنفسہ ہو پھر وہ بتوفیق الٰہی عزوجل [illegible] یا سابق میں ہو جاوے اور بعض نے کہا کہ ظالم وہ ہے جسکا ظاہر بہ نسبت باطن کے بہتر ہو اور مقتصد وہ ہے جسکا ظاہر و باطن برابر ہو اور سابق وہ ہے کہ ظاہر سے بھی اُسکا باطن بہتر ہو اور بعض نے کہا کہ ظالم وہ ہے کہ قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور علم نہیں رکھتا ہے اور مقتصد وہ ہے کہ تلاوت کرتا اور علم رکھتا ہے مگر عمل میں پورا نہیں ہے اور سابق وہ ہے کہ علم و عمل میں پورا ہے۔ واضح ہو کہ ثعلبی رح نے یہاں بہت سے اقوال بیان کیے اور مختلف جہت سے سب اقوال [illegible] شامل ہو سکتے ہیں اور شک نہیں کہ اپنے نفس پر ظلم کرنا کئی طرح سے ہو سکتا ہے مثلاً بعد اعتقاد توحید کے جسنے گناہ کا ارتکاب کیا وہ پہلا ظالم ہے اور اگر اُسنے گناہ کا ارتکاب نہ کیا مگر علم قرآن حاصل نہ کیا تو اس درجہ سے محروم رکھنے میں اپنے نفس پر ظلم کیا اور اگر اُسنے علم بھی حاصل کیا تو عمل سے محروم رکھنے میں ظلم کیا اور اگر عمل بھی کیا لیکن درجہ اعلیٰ کا تقویٰ حاصل نہ کرنے میں ظلم کیا [illegible] مراتب میں اہل انعام کے مراتب دیکھنا چاہیے لیکن نبوت کا مرتبہ تو اس بحث سے خارج ہے باقی صدیق و شہید و صالح کے تین مراتب ہیں پس ادنیٰ درجہ صالحین میں بھی تین اقسام یعنے ظالم و مقتصد و سابق نکل سکتے ہیں۔ اسی طرح شہدا اور صدیقین کے اقسام میں بھی یہ مراتب نکل سکتے ہیں پھر یہ بات ظاہر ہے کہ سابق بالخیرات سب سے افضل ہیں لہٰذا علماء نے یہاں غور کیا کہ کس حکمت سے اللہ عزوجل نے ظالم لنفسہ کو مقدم بیان فرمایا۔ شیخ ابن عطا رح نے کہا کہ ظالم لنفسہ کو اسواسطے مقدم بیان کیا کہ وہ فضل حق سبحانہ تعالےٰ سے مایوس نہ ہو جاوے اور رجا رکھے کہ گناہ کی وجہ سے وہ ملعون نہیں ہو سکتا ہے جبکہ اپنے رب کی جناب میں خوف و امید رکھتا ہو اور بعض نے کہا کہ تقویٰ کے درجات اسی ترتیب سے ہیں کہ پہلے معصیت ہوتی ہے پھر [illegible] پھر استقامت کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ جعفر صادق رحمہ اللہ تعالےٰ سے روایت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے پہلے ظالمین کا [illegible] ظاہر ہو کہ جناب باریتعالےٰ میں تقرب صرف اُسکے فضل و کرم پر ہے اور جسکو اُسنے برگزیدہ فرمایا وہ اگر اپنے [illegible] نہیں ہوتا۔ پھر مقتصدین کا بیان فرمایا کیونکہ وہ خوف و امید کے درمیان ہیں پھر سابقین کو بیان فرمایا [illegible] کے مکر قدیم سے مطمئن نہ ہو اور یہ سب اقسام جنتی ہیں۔ امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ امام ابن [illegible] کہ ظالم لنفسہ بھی اسی امت میں سے ہی جیسا کہ ظاہر آیت سے معلوم ہوا اور اس بارہ میں آنحضرت [illegible] اسانید میں قوت ہو کر بدرجۂ صحیح پہونچتی ہیں۔ اہل حدیث

ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قولہ تعالیٰ ثم اورثنا الکتاب الذین [illegible]
لنفسہ الآیہ مین فرمایا کہ یہ سب لوگ بمنزلہ واحدہ ہین اور سب جنت مین ہین و قد رواہ الترمذی وقال [illegible]
وابن ابی حاتم — اور یہ جو اس حدیث مین فرمایا کہ یہ سب لوگ بمنزلہ واحدہ ہین تو انکے [illegible]
ہونے مین یکسان ہین اگرچہ جنت مین انکے مراتب مین تفاوت ہے یعنے سابق بالخیرات [illegible]
متوسط ہین — دوم حدیث ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے [illegible]
ثم اورثنا الکتب الذین اصطفینا من عبادنا الآیہ پڑھکر فرمایا کہ جو لوگ سابقین ہین وہ بغیر حساب کے جنت مین داخل [illegible]
اور جو مقتصد مین ہین انکا حساب آسان ہوگا اور جو لوگ ظالم النفس ہین تو یہ لوگ درازی محشر مین روکے جاینگے [illegible]
اپنی رحمت سے انکی تلافی فرمادیگا اور یہی وہ لوگ ہین جو کہین گے الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور الذی
احلنا دار المقامۃ من فضلہ لا یمسنا فیہا نصب ولا یمسنا فیہا لغوب (رواہ احمد وابن ابی حاتم والطبرانی والحاکم [illegible]
— مترجم کہتا ہے کہ آسان حساب اسطرح ہے کہ انکو نامہ اعمال دکھا دیا جائیگا بغیر اسکی کہ ان سے کچھ مناقشہ ہو — اور قولہ
الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن الآیہ کے معنے یہ ہین کہ حمد کامل اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے ہے جس نے ہمارا غم دور کردیا بیشک ہمارا پروردگار غفور
شکور ہے جسنے اپنے فضل سے ہمکو اس دار المقام مین اتارا جہان سے کوچ نہین ہے اور یہان ہمکو کوئی دکھ وصدمہ نہین ہوگا — اور ابن ابی حاتم نے [illegible]
دیگر حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اسی آیت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ظالم لنفسہ محبوس
رکھا جائیگا یہانتک کہ اسکو تفکر وغم لاحق ہوگا پھر وہ جنت مین داخل ہوجائیگا — و رواہ ابن جریر رح — سوم حدیث اسامہ
بن زید رضی اللہ عنہما نے قولہ تعالیٰ فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد الآیہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سب لوگ
اسی امت سے ہین (الطبرانی وابن مردویہ والبیہقی) چہارم حدیث عوف ابن مالک رضی اللہ عنہ نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا کہ میری امت تین گروہ کیے جاوینگے ایک تہائی تو بغیر حساب
کے جنت مین داخل ہونگے اور ایک تہائی سے حساب یسیر ہوکر جنت مین داخل ہونگے اور ایک تہائی خالص وصاف کیے
جائینگے پھر ملائکہ آکر عرض کرینگے کہ ہم نے ان لوگون کو پایا کہ یہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ کہتے ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ [illegible]
کہ ہان سچ کہتے ہین میرے سوا کوئی الوہیت والا نہین ہے ان لوگون کو لا الٰہ الا اللہ کے عوض جنت مین داخل کرو اور ان [illegible]
گناہون کو اتار کر جہنمیون پر ڈالو پس جہنمی لوگ ان گناہون کو بھی اٹھاوینگے اور یہی اللہ کا فرمانا ہے [illegible]
مع اثقالہم — عوف بن مالک نے کہا کہ اس حدیث کی تصدیق سورہ فاطر مین موجود ہے جہان اللہ تعالیٰ نے فرمایا [illegible]
الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا پس انکو تین گروہ فرمایا فمنہم ظالم لنفسہ پس یہی گروہ خالص وصاف کیا [illegible]
حاتم والطبرانی) شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ اس اسناد سے یہ حدیث غریب ہے [illegible]
ایک جماعت صحابہ سے بطریق کثیرہ وارد ہوئی تو ثابت ہوا کہ حدیث کے واسطے اصل [illegible]
کہ جیسے اسناد حدیث مین خود کثرت طریق سے قوت موجود ہے [illegible]
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قیامت کے روز [illegible]

[illegible] حساب [illegible] لیا جائیگا اور باقی ایک تو ایسے لوگ ہین کہ بڑی بڑی گناہ لیئے آویگے حتیٰ کہ حق تعا
[illegible] جانتا اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے مگر اسطرح فرمائیگا تاکہ ملائکہ گواہی دین پس ملائکہ عرض کرین گے
[illegible] یہ لوگ تیری [illegible] درگاہ مین اگرچہ اتنی بڑے گناہ لیکر حاضر ہوی ہین مگر انھون نے تیرے ساتھ کچھ شرک نہین کیا ہر
[illegible] فرمایا کہ میرے رحم وسیع کے سایہ مین انکو بھی داخل کرو پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہی آیت پڑھی
[illegible] الذین اصطفینا من عبادنا الآیہ (رواہ ابن جریر) اور عقبہ بن صہبان الہنائی سے روایت ہے کہ مین نے
[illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے قولہ تعالےٰ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ الآیہ کی
[illegible] ام المومنین نے فرمایا کہ ای فرزند یہ سب لوگ جنتی ہین پس سابق بالخیرات تو وہ ہین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے واسطے گواہی دی اور مقتصد وہ لوگ ہین جنھون نے صحابہ مین سے انہین کے قدم بقدم چلنا
[illegible] یہان تک کہ اُن سے جا ملے اور رہا ظالم لنفسہ تو اسکی مثال یہ ہے کہ جیسے مین ہون اور تم لوگ ہو عقبہ بن صہبان نے
[illegible] حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اپنے آپکو ہمارے ساتھ شامل کیا اور یہ آپکی طرف سے کسر نفسی و تواضع ہے ورنہ آپ تو
سابقین بالخیرات کے اکابر مین سے ہین کیونکہ عورتون پر آپ کا فضل ایسا ہے جیسے دیگر طعام پر ثرید افضل ہوتا ہے (رواہ ابو
داؤد الطیالسی) اور عبداللہ ابن المبارک رحمہ اللہ نے کہا کہ امیر المومنین عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی
تفسیر مین فرمایا کہ ظالم لنفسہ تو ہماری اہل بدو ہین اور مقتصد ہماری شہری لوگ ہین اور ہمارے سابقین اہل جہاد ہین ــــ
(رواہ ابن ابی حاتم) اور کعب احبار رحمہ اللہ نے کہا کہ اس امت مین سے جو ظالم لنفسہ ہوا اور جو مقتصد ہوا اور جو سابق
بالخیرات ہو وہ سب جنتی ہین کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم
ظالم لنفسہ الآیہ پھر انکے بعد اللہ تعالےٰ نے دوزخیون کا ذکر فرمایا بقولہ تعالےٰ ۔ والذین کفروا لہم نار جہنم الآیہ (رواہ ابن جریر)
اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کعب احبار رحمہ اللہ تعالےٰ سے قولہ تعالےٰ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا الآیہ کو پوچھا تو
کعب [illegible] نے کہا کہ مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ تینون اقسام یعنی ظالم لنفسہ و مقتصد و سابق سب جنت مین جانے مین جمع ہون گے
یہانتک کہ باہم مونڈھے سے مونڈھے مس کرین گے پھر اپنے اپنے اعمال کے موافق فضیلت عطا کیے جائینگے (رواہ ابن جریر
باسناد صحیح) مترجم کہتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ خود اسکی تفسیر جانتے تھے تو پوچھنے کا مقصود یہ تھا کہ توریت
[illegible] مین ذکر ہو کہ وارد ہوا ہے پس کعب احبار رحمہ اللہ تعالےٰ نے اسکو بیان کیا و قد رواہ ابن ابی شیبہ وغیرہ ۔ ابو اسحاق
[illegible] کہا کہ ساٹھ برس سے جو مین سنتا ہون وہ تو یہی ہے کہ یہ سب اقسام اہل نجات ہین ــــ
(رواہ ابن جریر) اور محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم لوگ آگاہ ہو کہ یہ امت اللہ تعالےٰ کے نزدیک امت مرحومہ
[illegible] ظالم ہے وہ مغفور ہوگا اور جو مقتصد ہے وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک جنت مین ہے اور جو سابق بالخیرات ہے
[illegible] کے نزدیک عالی درجات مین ہے (رواہ ابن جریر باسانید جیاد) اور ابو الجارود نے کہا کہ مین نے امام
[illegible] رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ۔ فمنہم ظالم لنفسہ تو یہ کون ہین تو آپ نے فرمایا
[illegible] کے ساتھ [illegible] کو بھی ملایا ہے ۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب

اس آیت پر گذرے تو ثم اورثنا الکتاب الآیہ تو فرماتے کہ اے لوگو خبردار ہو کہ ہمارے سابق [illegible]
اور ہمارے ظالمین مغفور ہیں (رواہ سعید بن منصور وابن ابی شیبہ [illegible]
اسکو دوسرے طریق سے حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے اور ابن النجار نے [illegible]
اور براء ابن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ [illegible]
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھکر فرمایا کہ یہ سب اہل نجات [illegible]
جریر وابن مردویہ والفریابی والبیہقی) ف۔ اصحاب العرائس [illegible]
تعالےٰ نے جن بندون کو برگزیدہ فرمایا ان پر ازل ہی میں اپنی معرفت و محبت کا [illegible]
[illegible] لطائف علوم سکھلائے پس وارث کرنے سے پہلے ہی انکو برگزیدہ [illegible]
اور کتاب انکی میراث میں دیدی۔ اسیواسطے سب آخر انکو رکھا اور انکے [illegible]
نے انکے تین اقسام فرمائے ظالم و مقتصد و سابق اور الحمد للہ کہ ہمارے رب عزوجل نے ہمارے [illegible]
ظلم کیا ہے برگزیدہ بندون میں داخل رکھا کیونکہ انھیں برگزیدہ بندون کو وارث فرمایا [illegible]
کہا کہ میرے نزدیک ظالم لنفسہ وہ بندہ صالح بھی ہے جسنے اپنی جان کو معرض خطر میں ڈالا [illegible]
قدم کے مقابل ہوا اور جمیع واردات کے اٹھانیکا قصد کیا تو یہ اگرچہ عبودیت میں مستقیم مگر اس سے بڑھکر کون ظالم ہوگا کہ [illegible]
اپنے نفس کو طلب محال کیواسطے پیش کیا۔ اسی معنے میں حق تعالےٰ نے فرمایا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا لیکن
فرق یہ ہے کہ یہ شخص بارگاہ ربوبیت میں از راہ عبودیت کے ظالم نہیں ہے بلکہ غایت شوق و کمال محبت سے اپنے نفس سے
بیزار ہے۔ اسیطرح ظالم وہ بھی ہے جسنے اسرار میں سے کسی بھید کو خلق پر ظاہر کیا۔ اسیطرح وہ بھی ظالم ہے جو [illegible]
سے نکلکر بوجہ غلبہ سکر کے آداب شریعت سے خارج ہوا۔ اسیطرح وہ بھی ظالم ہے جو کرامات کا طالب ہو [illegible]
پر یہ بھی ظاہر ہوا اور اللہ تعالےٰ علیم خبیر ہے اور میرے نزدیک مقتصد بھی وہ ہے جسنے حق کو حق کے [illegible]
حق کے واسطے قرار دیا اور حد و د عبودیت سے تجاوز نہیں کیا اور وہ بھی مقتصد ہے جو اپنے اقوال و افعال [illegible]
و سنت پر ثابت قدم رہا اگرچہ سکر کبھی کبھی اسپر غلبہ کرتا ہے اور سابق بالخیرات وہ ہے جو جمیع احوال [illegible]
اعلم۔ مترجم کہتا ہے کہ استقامت درجہ اعلیٰ ہے اور یہ استقامت بطریق [illegible]
وآلہ وسلم کے واسطے ارشاد فرمایا بقولہ تعالےٰ۔ فاستقم کما امرت الآیہ۔ م۔ شیخ حسین [illegible]
جسکی نیکیان غالب ہون اور مقتصد وہ ہے جسکی نیکیان اور برائیان برابر ہون اور ظالم وہ [illegible]
غالب ہون۔ مترجم کہتا ہے کہ امام ابن کثیر رح نے فرمایا کہ بیان مذکورہ بالا سے [illegible]
اسی امت مرحومہ کے تین اقسام ہین پھر یہ بات ضرور ظاہر ہوئی کہ ان لوگون میں [illegible]
مستحق ہین۔ قال الامام احمد حدثنا محمد بن یزید حدثنا عاصم عن رجاء [illegible]
نے بیان کیا کہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ جب دمشق میں تھے تو اہل [illegible]

Marfat.com

[illegible] باعث ہوا اس جگہ کہ میں ایک حدیث کے واسطے آیا ہوں جو مجھے خبر پہونچی
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں - ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بھلا تو
[illegible] ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بھلا تو کسی ضرورت سے نہیں آیا ہے
[illegible] نے کہا کہ پھر کیا تو اسی حدیث کی طلب میں آیا ہے اُس نے کہا کہ جی ہاں فقط
[illegible] ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں تجھے بشارت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
[illegible] آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی راہ چلا کہ جس میں کوئی علم طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اُسکو جنت
[illegible] کے واسطے ملائک اپنے بازو بچھاتے ہیں اور عالم کے لیے جو کوئی آسمانوں و زمین
[illegible] پانی میں مچھلیاں عالم کی مغفرت چاہتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی
[illegible] ستاروں پر ہے اور علماء ہی انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء نے اشرفی و روپیہ کا
[illegible] علم کا چھوڑا ہے پس جسنے اس علم کو پایا اُس نے حصہ وافر پایا - وقد رواہ ابوداؤد والترمذی
[illegible] بن الحکم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے
[illegible] فرماویگا کہ میں نے اپنا علم وحکمت جو تم میں رکھا تھا تو میرا کچھ ارادہ نہ تھا سوائے اسکے کہ جس حال پر تم ہو میں
[illegible] بخشش کردوں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے یہ حدیث میں نے سورہ طٰہٰ کی شروع تفسیر میں بیان کی ہے (ابن کثیر) شیخ العارف
[illegible] امام جعفر صادق نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے تین اقسام کیے ہیں اور پہلے اُنکو عبادنا کہکر اپنی جانب
[illegible] فضل وکرم ہے پھر دو اصطفینا سے ان سبکو برگزیدہ فرمایا حالانکہ حق عزوجل ان کی تفاوت مراتب
کو جانتا ہے پھر آخرت میں ان سبکو جمع فرمایا بقولہ تعالیٰ

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ

[illegible] داخل ہونگے انمیں گہنا پہنائے جاوینگے بیچ اسکے کنگن سونے کے

وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ

[illegible] ریشمی ہے اور کہیں گے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے دور کیا ہمسے غم

اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا

[illegible] جسنے اتارا ہمکو بیچ گھر ہمیش رہنے کے مہربانی اپنی سے نہیں لگتی ہمکو

فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ

بیچ اسکے محنت اور نہیں لگتی ہمکو بیچ اسکی ماندگی

[illegible] تمام برگزیدہ بندوں کے جنکو اس نے کتاب رب العالمین کا وارث فرمایا قیامت
[illegible] کوئی تیسری جگہ نہیں ہے تو فرمایا جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا
[illegible] داخل ہوں گے ف یعنی جنب دار الآخرۃ میں اپنے رب

Marfat.com

عزوجل کے یہان آوینگے تو دنیا کی سرفرازی کا نتیجہ ظاہر ہوگا کہ رب سبحانہ تعالیٰ وہان [illegible]
داخل فرمائیگا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا [illegible]
برگزیدہ بندون کو سونے کے کنگنون اور موتیون سے زیور پہنایا جائیگا ف [illegible]
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا زیور وہان تک پہونچیگا جہان تک اسکا وضو [illegible]
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھون کو بغل کے قریب تک دھوتے تھے اور [illegible]
لے دنیا مین یہ زیور ان بندون پر حرام کیا تھا پس دار الآخرۃ مین اپنی رحمت سے انکو پہنایا [illegible]
زیور سب اسی مکدر مادیات سے ہے جو گویا اصلیت نہین رکھتا ہے جیسے طفل نادان کاغذ کے رنگے ہوئے پھولون [illegible]
تو اُسکے والدین وغیرہ اہل تربیت اُسکو ایسی بے حقیقت چیزون سے باز رکھتے ہین کیونکہ اصل گلاب کے پھول مین اور
کاغذ کے کترے ہوئے مین جو فرق ہے وہ ظاہر ہے اور اس سے ظاہر معلوم ہوگیا کہ اگر کوئی دنیا دون بادشاہ [illegible]
نکالکر زیور دکھلاوے تو اس سے کہا جاویگا کہ ای احمق اگر تمام عالم کے جواہرات جمع کیے جاوین تو [illegible]
ذرہ کی برابر نہ ہون گے اور یہین سے معلوم ہوگیا کہ بعضے نیچری جسنے بغیر سمجھ کے دنیا کی چیزون کو آخرت کی چیزون [illegible]
اُسکو جانور کی برابر بھی سمجھ نہین ہے اور جو لوگ اہل عقل ہین وہ سمجھتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندون کو دنیا [illegible]
سے پاکیزہ رکھا اور آخرت مین حقیقی واصلی زیور وموتی سے آراستہ فرمایا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ [illegible] اور جنات
عدن مین اُن لوگون کا لباس حریر ہوگا ف لہذا دنیا مین جسکو حریر کہتے ہین جو ریشم کے کیڑون [illegible]
اللہ تعالیٰ نے مومنون کو پاک رکھا۔ اور حدیث مین ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے دنیا مین
حریر کو پہنا وہ آخرت مین حریر نہین پہنے گا (الصحیح) اور دوسری حدیث مین فرمایا کافرون کے واسطے یہ دنیا مین ہے اور
واسطے آخرت مین ہے (الصحیح) ابن ابی حاتم کی تفسیر مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث روایت فرمائی اور اہل جنت کے زیور کا ذکر کیا تو فرمایا کہ انکے کنگن سونے کے [illegible]
وجواہر سے جڑاؤ ہون گے اور ان پر موتیون ویاقوت کے اکلیل ہون گے اور شاہانہ تاج ہون گے [illegible]
خوبصورت ہون گے گویا اُن کی آنکھون مین سرمہ لگا ہے۔ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ
۔ اور کہینگے کہ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے کمال حمد ہے جسنے ہم سے حزن دور فرمایا ف [illegible]
مین نعمت ایمان بجالانے کیواسطے ہر قسم کے امور سے غم رہتا تھا۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے [illegible]
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل لا الہ الا اللہ پر یعنے کلمہ توحید والون پر کوئی وحشت نہین ہے نہ موت کے وقت [illegible]
اور نہ نشر حشر مین ہے اور گویا مین کلمہ توحید والون کو دیکھ رہا ہون کہ جب وہ صور کی آواز [illegible] اٹھے [illegible]
خاک جھاڑ رہے ہین اور کہتے جاتے ہین کہ الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن [illegible]
رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ۔ بے شک ہمارا رب بہت بڑا غفور شکور [illegible]
عنہ وغیرہم نے کہا کہ کیسا بڑا غفور ہے کہ اسنے بڑے بڑے گناہون کو [illegible]

Marfat.com

[illegible] الذي احلنا دار المقامة من فضله

[illegible] وہ جنات عدن ہین کہ ہم کبھی وہان سے نہین نکالے جائین گے
[illegible] اعمال ہرگز اس کے مقابل نہین تھے ۔ اور حدیث مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
[illegible] عمل داخل جنت نہین کریگا صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہ آپ تو آنحضرت
[illegible] اللہ تعالی مجھکو اپنی رحمت اور فضل مین ڈھانپ لے (الصحیح) بالجملہ آدمی کے
[illegible] بھی مقابلہ نہین کرسکتے ہین پھر دنیا مین اُن پر وہ انعام فرمایا اور آخرت مین یہ عظیم انعام
[illegible] جنت مین داخل فرمایا کہ لا یمسنا فیہا نصب ۔ ہمکو جنات عدن مین کوئی تکان
[illegible] ولا یمسنا فیہا لغوب ۔ اور نہ ہمکو جنات عدن مین کسی قسم کا تعب چھو ویگا ف یعنے
[illegible] دور کنارے وہان کوئی چیز مکروہ پاس بھی نہین آسکتی لہذا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
[illegible] ومکروہات ہین سب کو اللہ تعالے نے جہنم مین جمع کردیا اور جسقدر راحت وعیش وخوبیان وبھلائیان
[illegible] جنت مین جمع فرمایا اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] تعالے جنات عدن یدخلونہا الایہ ۔ تو تلاوت فرماکر آگاہ فرمایا کہ اِن پاکیزہ بندون پر تاج ہون گے کہ جنمین
[illegible] ایسا ہوگا کہ اگر دنیا مین ظاہر ہو تو مشرق سے مغرب تک روشن ہوجای (رواہ الترمذی والحاکم والبیہقی)
[illegible] مترجم کہتا ہے کہ روایات سابقہ سے ظاہر ہوا کہ یہ تینون قسمون مین سے ادنی قسم کی منزلت ہی تو بھلا تم قیاس
[illegible] کے اہل فضیلت کیسے درجات بلند وکرامات عالیات مین ہون گے سبحان اللہ وبحمدہ والحمد للہ رب العالمین
[illegible] وابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے ظاہر ہوا کہ یہ سب فضیلت کلمۂ توحید ہے اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے
[illegible] یہ کرامت بطفیل کلمۂ توحید عطا فرمائی ۔ مترجم کہتا ہے کہ اہل سلام اس زمانہ مین بکثرت فسادات
[illegible] معیشت کے ترددات مین انکو بسا اوقات مشرکون وکافرون وبدعتیون ومنافقون سے سابقہ
[illegible] دنیا مین انکو اس کلمۂ طیبہ کی تصدیق سے اور دار آخرت کے یقین سے بہکاتے ہین اور اللہ تعالی نے
[illegible] وہ اسکی عظیم رحمت وتوفیق سے محفوظ رہتے ہین پس چاہیے کہ [illegible] رفتار دنیا کو پیش نظر کرکے
[illegible] ثابت قدم رہین اور شرک ونفاق سے پرہیز کرین اور بسا اوقات شیطان ایسی راہ سے قریب لاتا ہے
[illegible] بزرگون کے حق مین اعتقاد دلاتا ہے کہ انکو قادر ومختار سمجھو کہ تمھاری مال واولاد مین برکت وسلامتی ہو پس
[illegible] پختہ یقین رکھین اور بزرگون کے حق مین نیک اعتقاد رکھین کہ انھون نے ایسی توحید سے یہ مرتبہ
[illegible] نعمت ایمان کو سب خدشات سے محفوظ رکھین بھلا خیال کرو کہ اگر تمھارے پاس ایک جواہر
[illegible] محفوظ رکھنے مین رات دن کوشش کرو گے حالانکہ نعمت ایمان اس سے بے انتہا بڑھی
[illegible] راہ مین اسکے چھین جانیکا خدشہ ہو اس راہ پر ہرگز مت چلو اگرچہ تم کو کوئی فتوی دے جیسے جواہر
[illegible] اس راہ جانے کو نہین بلکہ یہی کہتے ہو کہ شاید کچھ خطرہ پیش آوے اسی طرح

ایمان محفوظ رکھو کہ تم نے اُسکی فضیلت کسقدر عظیم کرامت کے ساتھ سُن لی اور حدیث میں [illegible]
سے ایک شخص کو میدان قیامت مین جُدا کرکے فرما دیگا کہ نامۂ اعمال اُسکو دئے جائین [illegible]
اعمال بدکاریون سے بھرے ہوئے اِسقدر دراز دیکھے گا کہ جہان تک اُسکی نگاہ کام کرے [illegible]
تباہ ہُوا پس اللہ تعالےٰ فرما دیگا کہ ای شخص تو اسمین سے کچھ انکار کرتا ہے ۔ عرض کریگا [illegible]
کہ کیا میرے ملائکہ نے تجھ پر کچھ ظلم کیا ہے ۔ عرض کریگا اے رب کچھ نہین ۔ ارشاد ہوگا کہ [illegible]
کچھ عذر نہین رکھتا ہون ۔ اب وہ گمان کریگا کہ مین تباہ ہوا ۔ کہ اللہ تعالےٰ فرما دیگا کہ ہان تیری ایک [illegible]
ظلم نہین ہے ۔ پس ایک پارہ حریر نکالا جائیگا اور اُسپر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہے اور حکم ہوگا [illegible]
۔ وہ اُس پارۂ حریر کو بمقابلہ اُن طول طویل نامہاے اعمال کے دیکھیگا اور عرض کریگا کہ اے غفور [illegible]
اعمال ہین ۔ ارشاد ہوگا کہ تو میزان عدل پر حاضر ہو اور آج تجھپر ظلم نہوگا ۔ پس وہ افسردہ خاطر میزان عدل [illegible]
اعمال سیاہ ایک پلّہ مین رکھے جاوینگے اور جب ہی وہ کلمۂ طیبہ کا بطاقہ دوسرے پلّہ مین رکھا جائیگا نامۂ اعمال [illegible]
جائیگا ۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے نام پاک کے مقابلہ مین کوئی چیز بھاری نہین [illegible]
(رواہ احمد وابن ماجہ وغیرہ) ۔ سبحان اللہ وبحمدہ والحمد للہ رب العالمین ۔ اِس سے ظاہر ہے [illegible]
ہین کہ اللہ تعالےٰ کی توحید دل مین راسخ ہو اور یہ اُمّیدواری عظیم ہے کہ اسکے باوجود گناہون سے مایوسی تک نوبت نہین
پہونچ سکتی ہے **ف ۲ ؎** فی العرائس قولہ تعالےٰ الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن الآیہ اہل معرفت جب جنت مین [illegible]
ومشاہدہ مین پہونچ جائینگے اور خوف فراق سے اُنکو امن ہوگا تو اُنکی طبیعت پاکیزہ سے حمد وثناء [illegible]
نے خوف نفاق و فراق کے بعد لطیف کرامات کو بغیر امتحان کے پایا لہذا اُنھون نے کہا الذی احلنا دار المقامۃ [illegible]
اب یہ دار مقام ایسا نہین ہے جہان مکر امتحان کا خطر ہو اور یہان کسی قسم کا تعب و نفسانی تھکان نہین [illegible]
نصرآبادی رح نے کہا کہ دار محنت مین اُنکا غم یہی تھا کہ ہر دم اپنے نفس کی سیاست و تدبیر مین تھک جاتے [illegible]
فراق کا خوف تھا پھر جب اُس سے نجات پائی تو اپنے رب عزوجل کی حمد وثنا کی ۔ شیخ ابو سعید الخراز [illegible]
معرفت وُہی ہین جو آخرت مین اہل جنّت ہین اور اہل معرفت کا غم اِس دنیا مین یہی ہے کہ نفس کی [illegible]
تو آخرت مین امن وسلامت کے ساتھ ہون گے ۔ **مترجم** کہتا ہے کہ یہین سے کہا گیا ہے کہ [illegible]
مین حال ہوگا حتی کہ جو یہان مطمئن ہے وہ وہان خوف وغم مین ہوگا اور جو یہان عیش مین پڑا [illegible]
ہے یہ دنیا نعل معکوس ایجوان + اسکے ہر اک کام کو برعکس جان + قولہ ان ربنا لغفور شکور [illegible]
کا شکر اپنے پروردگار کی درگاہ مین یہی ہے کہ نعمت کو ابتدا وانتہا مین اپنے رب عزوجل [illegible]
الیتمی رح نے کہا کہ تیرے جو کچھ اعمال ہین وہ تیرے کمائے ہوئے ہین اور یہ [illegible]
ہوتی ہے اور یہ فضل تیرا کمایا ہوا نہین ہے ۔ اسیواسطے اللہ تعالےٰ نے فرمایا الذی احلنا [illegible]
ابن عطا رح نے کہا کہ جو حزن وغم اُنکو طاری رہتا تھا وہ یہی تھا کہ حق عزوجل [illegible]

Marfat.com

...میں انجام کیا ہو پھر جب مقام سعادت میں پہونچ گئے تو اس غم سے چھوٹ جانیکا شکر ادا کیا
...حضرت رابعہ بصریہ جو معروف عابدہ زاہدہ ہیں یہ شب و روز بکثرت رویا کرتی تھیں تو لوگوں نے اُنسے
...حاصل ہے پھر اس کثرت گریہ وزاری کا کیا سبب ہے رابعہ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص یہ ضمانت نہیں
...دور ہو تو ہماری درگاہ کے لائق نہیں ہے **مترجم** کہتا ہے کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہے
خاتمہ کا اعتبار ہے حتیٰ کہ آدمی تمام عمر اہل جنت کے کام کرتا ہے حتیٰ کہ اُسکے و جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ
رہ جاتا ہے پھر وہ اپنی تقدیر کے موافق ایسا کام کرتا ہے کہ اُسکی وجہ سے جہنم میں چلا جاتا ہے اور آدمی تمام عمر بد کام کرتا ہے حتیٰ
کہ اسکے و جہنم کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہجاتا ہے پھر تقدیر غالب ہوتی ہے اور وہ ایسا کام کرتا ہے جس سے
جنت میں داخل ہوجاتا ہے (**کما فی الصحیحین وغیرہما**) پس جب تک حیات باقی ہے انسان کو اس خوف سے نجات نہیں ہے
اور امام بخاری رح نے احادیث و آثار سے سلف صالحین رضی اللہ عنہم کا خوف ثابت کیا کہ جب اپنے قول و فعل کو مقابلہ کرتے
نفاق سے خوفناک ہوجاتے تھے۔ حسن بصری رح نے فرمایا کہ جو مومن گزر چکا اور جو قیامت تک باقی ہے ضرور ہے کہ وہ
نفاق سے خوفناک ہوگا اور جس شخص کو نفاق سے نڈر خوف دیکھو وہ منافق ہے۔ بالجملہ اہل ایمان کو اپنے نعمت ایمان کی
حفاظت میں اس دار امتحان میں تعب و تکلیف پیش آتی ہے یہانتک کہ جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اس نعمت کو
سلامت لے گیا تو عین حمد و شکر کا مقام ہے اور آیندہ جو کرامت ہے وہ قیاس سے باہر ہے۔ برخلاف کافروں منافقوں
کے کہ انھوں نے دنیا کو اپنا گھر بنایا اور اسکے واسطے جمع کیا اور عیش کا مقام سمجھا اور راہ حق سے انحراف کیا لہذا اللہ تعالیٰ نے
فرمایا

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ
اور جو لوگ کافر ہوئے واسطے انکے ہے آگ دوزخ کی نہ تو تمام کیا جاتا ہے اوپر انکے پس مرجاویں اور نہ ہلکا کیا جاویگا
عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا
عذاب اسکے سے اسیطرح جزا دیتے ہیں ہم ہر کفر کرنے والے کو اور وہ چلاوین گے بیچ اسکے
رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ
...نکال ہمکو کرین ہم عمل اچھے سوائے اسکے کہ تھے ہم عمل کرتے کیا نہیں عمر دی تھی ہمنے تمکو اسقدر کہ نصیحت پکڑتے بیچ اسکے
مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ
...اور آیا تھا تمھارے پاس ڈرانے والا پس چکھو پس نہیں واسطے ظالموں کے کوئی مددگار

...اہل سعادت کا حال بیان کرنے کے بعد اہل شقاوت کا حال بیان فرمایا بقولہ تعالیٰ **وَالَّذِينَ كَفَرُوا**
... **ف** یعنی اہل سعادت کے تینوں اقسام سے خارج ہیں **لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ**
... **ف** یعنی جہنم میں ڈالے جائیں گے جہان اپنے اعمال کی سزا میں آگ سے جلنے کا
...نہیں ہے چنانچہ فرمایا **لَا يُقْضَى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا** ان پر حکم قضا جاری ہوگا

Marfat.com

که مرجاوین ف بلکه زنده رہین گے مگر وه زندگی موت ...
نه مرگیا اور نه جییے گا۔ اور حدیث مین آیا ہے که آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم ...
ہین بس انکے واسطے جہنم مین نه موت ہے نه حیات ہے (صحیح مسلم) ...
الآیه۔ یعنی جہنمی چلائین گے که ای مالک کاش تیرا رب ہمکو موت ...
غرضکه جہنمیون کو وہان موت نہین آویگی ولا یخفف عنہم من عذابہا ...
ف قال عز وجل ان المجرمین فی عذاب جہنم خالدون لا یفتر عنہم وہم فیه مبلسون ...
پڑے رہین گے کبھی انپر سے عذاب مین فتور نه ہوگا اور وه لوگ جہنم مین ہر بھلائی سے مایوس ...
کل کفور۔ ہر کفور کو ہم یون ہی بدلا دیتے ہین یعنے جسنے اپنے رب عز وجل سے کفر کیا ...
اور قہر الہی ان پر پورا نازل ہوگا اور جیسے اُنھون نے الله تعالی کو نہین پہچانا ویسے ہی غضب الہی ...
نہین کیا تھا وہم یصطرخون فیہا۔ اور جہنم مین یه کفار چیخینگے ف ...
ہوس ظاہر کرین کے که اب ہم تیرا کہنا مانین گے۔ ربنا اخرجنا نعمل صالحا غیر الذی کنا
نعمل۔ ای رب اب ہمکو نکال دے ہم نیک عمل کرین گے سوائے اس عمل کے جو ہم کرتے تھے ف یعنی ...
تیرے رسول و کلام کو جھٹلایا تھا اور سچ نہین مانا تھا پھر اب ہم نے مان لیا تو دوباره ہمکو دنیا مین بھیجدے تو اب ہم
کفر و تکذیب کے سوای دوسرا عمل کرین گے یعنے ایمان لاوین گے اور بندگی کرین گے جہنمیون کا یه دعوی خود غلط ہوگا
یه لوگ پہلے بھی ازل مین الوہیت حق تعالی کا اقرار کر کے آئے تھے پھر جب دنیا مین آنکھ کھولی تو اس دار امتحان مین
صاف منکر ہوگئے اور کسیطرح اقرار نه کیا اور اب بھی الله تعالی کو ان کے نفسون کا علم ہے چنانچه فرمایا۔ ولو ردوا لعادوا
لما نہوا عنه وانہم لکاذبون۔ یعنے دنیا مین یه لوگ واپس کیئے جاوین تو جس سے منع کیے گئے تھے پھر وہی کرین اور یه
دعوی مین جھوٹے ہین۔ هر۔ یعنی پھر وہی امتحان اون پر پیش آوے تو جیسے پہلا ...
اب بھی کرین لہذا الله تعالی نے ان کے دعوی کو قبول نہین فرمایا بلکه یون جواب ملا۔ اولم نعمرکم ما یتذکر
فیه من تذکر۔ کیا بھلا ہمنے تمکو اتنی عمر نہین دی تھی که جسمین نصیحت ...
ف اور عہد ازل یاد کرتا اور اپنے اوپر خود انعامات الہی عز وجل دیکھکر اسکی الوہیت پہچانتا اور ...
تعالی نے اپنا رسول بھیجدیا وجاءکم النذیر۔ اور تمہارے پاس ...
صلی الله علیه وآله وسلم نے تمکو ہر طرح الله تعالی کی الوہیت سمجھائی اور عذاب جہنم سے تمکو ڈرایا ...
زین العابدین رضی الله عنه نے کہا که ستره برس کی عمر اس تذکر کے واسطے ...
اسطرح استنباط فرمائی که قریش کے کفار جو اس عذاب مین پڑے تھے ...
چنانچه (قتاده) رحمه الله نے اس آیت مین فرمایا که ای لوگو جان رکھو که ...
عمر پر مغرور مت ہو بلکه الله تعالی سے ...

Marfat.com

[illegible] و وہب ابن منبہ نے کہا کہ بیس برس ہے اور حسن بصری رح نے کہا کہ چالیس برس
[illegible] ان میں سے کوئی چالیس برس کی عمر کو پہونچے تو چاہیے کہ خوف عذاب سے پرہیز
[illegible] رضی اللہ عنہ سے بھی عذر کی مدت چالیس برس روایت کی ہے اور اسکو ابن جریر
[illegible] ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آدمی کے واسطے جس عمر میں اللہ تعالے نے کوئی
[illegible] شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ یہ روایت اصح ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قولہ
[illegible] جس عمر کو اللہ تعالے نے تذکر کے واسطے قرار دیا وہ ساٹھ برس ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت
[illegible] سے روایت کی کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو کہا جائیگا کہ ساٹھ برس کی عمر والے کہاں ہیں اور یہی وہ عمر
[illegible] اللہ تعالے نے قول تعالے اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر الآیہ میں بیان فرمایا ہے (رواہ ابن جریر وابن ابی حاتم
[illegible] اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالے نے جس بندہ کو یہاں تک
[illegible] ساٹھ یا ستر برس تک پہونچایا تو اللہ تعالے نے اسکا عذر زائل کر دیا اس کلمہ کو تین بار فرمایا (رواہ احمد
والبخاری والنسائی وابن جریر والبزار وابن ابی حاتم) شیخ ابن جریر رح نے اس حدیث کی اسناد میں کچھ
[illegible] کیا لیکن یہ قول قابل التفات نہیں ہے کیونکہ امام بخاری رح نے جس اسناد سے اسکو روایت کر کے صحیح فرمایا وہی کافی ہے کیونکہ
امام بخاری اس فن میں امام ہیں حالانکہ سوای اس اسناد کے بکثرت طرق سے یہ حدیث ثابت ہوئی۔ اور واضح ہو کہ انسان
[illegible] طبعی بقول اطبا ایکسو بیس سال ہے پس ساٹھ برس تک تو زیادت میں رہتا ہے اور بعد اسکے گھٹنا شروع ہوتا ہے اور چونکہ ساٹھ
[illegible] عمر ٹھہری جو اس عمر تک پہونچا تو پھر اللہ تعالے نے کفر کرنے میں اسکا کوئی عذر نہیں رکھا جیسا کہ حدیث سے ثابت ہو چکا
[illegible] اس امت کی اکثری عمر ہے چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت
[illegible] ساٹھ اور ستر کے مابین ہونگی اور اس سے تجاوز کرنے والے کمتر ہوں گے (رواہ الترمذی وابن ماجہ) اور حذیفہ
[illegible] رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ یا رسول اللہ ہم کو اپنی امت کی عمروں سے آگاہ فرمائیے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
[illegible] پچاس اور ساٹھ کے درمیان ہے پس صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا پھر ستر برس والے بھی ہوتے ہیں تو آنحضرت
[illegible] وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں کم اس عمر کو پہونچینگے اور اللہ تعالے [illegible] برس والوں کو رحم کرے (رواہ
[illegible] اسناد ضعیف ہے اور حدیث صحیح میں ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترسٹھ برس زندہ رہے اور
[illegible] مترجم کہتا ہے کہ حضرت ابو بکر و عمر و علی رضی اللہ عنہ عنہم نے بھی ترسٹھ برس عمر پائی تھی۔ پھر واضح
[illegible] مسئلہ ہوا الا تو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسکو بڑھاپا قرار دیا کہ وہ بھی دنیا کی
[illegible] آخرت کا [illegible] اور بعضا ابن عباس و عکرمہ و ابو جعفر الباقر و قتادہ و سفیان بن عیینہ
[illegible] عبد الرحمن بن زید نے فرمایا کہ اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
[illegible] ہے چنانچہ قتادہ رح نے کہا کہ اللہ تعالے نے کافروں پر درازی عمر و رسولوں
[illegible] نے اختیار فرمایا اور یہی قول اظہر ہے اور حاصل یہ کہ حسب گفتار [illegible]

Marfat.com

کرینگے کہ اب ہمکو سمجھ حاصل ہوئی ہے تو ہمکو دنیا میں پھیر دیا جاوے کہ اب ...
فرماویگا کہ جتنے تمکو اسقدر عمر دراز دیدی تھی کہ آسمین ہر طرح کا تذکر ممکن تھا ...
بھی تم نے سوائے کفر کے کچھ نہ مانا اور حق کو اپنا مددگار نہ کیا تو آج اس عذاب ...
کیونکہ تم نے ظلم کی انتہا کردی **فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ** ...
کے واسطے کوئی مددگار نہیں ہے ف جو انکو اس عذاب سے بچاوے ...
نہیں چل سکتا ہی کما قال تعالے

إِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

تحقیق اللہ جانتا ہے پوشیدہ چیزیں آسمانوں کی اور زمین کی تحقیق وہ جاننے والا ہے ...

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَلَا

وہ ہے جس نے کیا تمکو جانشین بیچ زمین کے پس جو شخص کفر کرے پس اوپر اسکے کفر اسکا ...

يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ

زیادہ کرتا کافروں کو کفر اون کا نزدیک پروردگار انکے کے مگر ناخوشی اور نہیں زیادہ کیا کافروں کو

كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا

کفر انکے نے مگر نقصان

اللہ تعالے آگاہ فرماتا ہے کہ۔ **إِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ** اللہ تعالے آسمانوں اور زمین کے غیب کو جانتا ہے ف کوئی چیز اللہ تعالے پر پوشیدہ نہیں ہوسکتی جو تمھارے اور تمہارے نزدیک کہیں پوشیدہ ہو حتی کہ ظالمین و کفار کے حالات بھی اوسپر پوشیدہ نہیں ہیں **إِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ** اللہ تعالے کو دلوں کی بات خوب معلوم ہے ف حالانکہ جن کے دل میں وہ بات ہے انکو بھی اکثر خوب خبر نہیں ہوتی کیونکہ آدمی کو تو اپنے پیٹ کی مادیات سے آگاہی نہیں ہوتی ہے تو ان مادیات سے جو کیفیات پیدا ہوتے ہیں ان سے بھی آگاہی نہیں ہے ہاں اگر خارج کے کچھ خیالات دماغ میں ہوں تو انکو البتہ جانتا ہے ورنہ اپنے نفس و مزاج کی کیفیات کی ظہور کے نہیں جانتا ہے حالانکہ اللہ تعالے کو یہ سب معلوم ہے پس اسکو یہی معلوم ہے کہ اگر ان جیسے ... ہزار برس عمر زائد کردیجاتی تو بھی کفر سے نہ پھرتے اور اسیواسطے ظالموں کو فرمایا کہ اگر تم دنیا میں ... مرتکب ہوگے اور تمھاری صالح ہونے میں تمکو کچھ امید نہ رکھنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالے نے تمھارے ... پیدا کیا **هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْأَرْضِ**۔ وہ خالق ہے جس نے ...

ف یعنی بجائے قوم سابق کے تمکو قائم کیا اور یہ امت ابن سابق امتوں کی ... حالت سے قابل عبرت چیزیں دیکھ چکے تھے کہ جب وہ مرے تو دنیا سے انکا نشان ... اسکے تنئے دار آخرت کی فکر نہ کی بلکہ شیطان نے تم میں سے بہتوں کو وہم دلایا ...

Marfat.com

[illegible] نبی مکرم نے اسکو مان لیا اور آیات الٰہی عزوجل سے صاف انکار کیا فمن
[illegible] کفر کیا اسی پر اسکا کفر ہے یعنے اسکے کفر کا وبال اسی پر پڑیگا - وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ
[illegible] الا مقتا - اور کافرون کو انکا کفر انکے رب عزوجل کے یہان کچھ نتیجہ نہین دیتا سوا ے
[illegible] کفر سے غضب الٰہی ان پر بڑھتا جاتا ہے جتنے کہ جسقدر انکے حق مین کمال غضب ہے وہ
[illegible] وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ۝ - اور کافرون کو انکا کفر کچھ
[illegible] سوا ے خسارت کے ف‍ـ یعنی جسقدر انکی عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے اسیقدر کفر و بدکاری سے عاقبت
[illegible] بڑھتی جاتی ہے اسیواسطے اہل کفر مین سے جو کوئی بچپن مین مرگیا وہ اچھا رہا اور معنی یہ ہین کہ حکم کفر کا بعد
[illegible] نہ ہوتا لیکن عادت کی راہ سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اگر وہ زندہ رہتا تو جس فرقہ کفر سے تھا انھین کی عادات سے
عادی ہوجاتا - تمہارا جب اللہ تعالے کو خالق جانتے ہو تو شرکا کو کیون مانتے ہو -

قُلْ أَرَءَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا
[illegible] شریکون اپنون کو جنکو پکارتے ہو تم سوائے خدا کے دکھلاؤ مجکو کیا کچھ پیدا کیا اُنھون نے

مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِّنْهُ
[illegible] یا واسطے اُنکے ساجھا ہے بیچ آسمانون کے یا دی ہمنے کوئی کتاب بس وہ اوپر دلیل ظاہر کے ہین اس سے

بَلْ إِن يَعِدُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُم بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ۝ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ
[illegible] وعدہ دیتے ظالم بعضے اُنکے بعضون کو مگر فریب دینا تحقیق اللہ نے تمام رکھا ہے آسمانون کو

وَالْأَرْضَ أَن تَزُولَا ۚ وَلَئِن زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّن بَعْدِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ۝
[illegible] اس سے کہ ٹل جاوین اپنی جگہ سے اور اگر ٹل جاوین نہ تھامیگا اُن دونون کو کوئی شخص پیچھے اُسکے تحقیق وہ ہے تحمل والا بخشنے والا

[illegible] نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ قُلْ أَرَءَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ
مِن دُونِ اللَّهِ کہدے کہ بھلا تمنے اپنے شرکا کو دیکھا جنکو اللہ تعالے کے سوا ے تم لوگ پکارتے ہو ف
[illegible] حال سے آگاہ کرو - أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ مجھے دکھلاؤ کہ وہ کیا چیز ہے جو انھون نے
[illegible] پیدا کی ف‍ـ یعنی زمینی چیزون مین سے کوئی چیز انکی پیدا کی ہوئی مجھے دکھلاؤ اگر تم الوہیت
[illegible] ہو أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ - یا آسمانون مین انکا کچھ ساجھا ہے ف
[illegible] دلیل سے ثابت کرو یعنی جنکو تم نے الٰہ بنایا نہ ان کا زمین مین کچھ ساجھا ہے نہ آسمان مین کچھ ساجھا ہے
[illegible] خیال مین ہے کیونکہ مشرکون کے پاس کوئی دلیل نہین کہ جس سے یہ یقینی بات کہتے ہون -
[illegible] فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِّنْهُ کیا ہمنے انکو کوئی کتاب دی ہے جس سے وہ روشن دلیل پر ہین
[illegible] ان کو قطعی یقین حاصل ہے کہ یہ کفر و شرک ٹھیک ہے مگر یہ کوئی بات نہین ہے بَلْ
[illegible] بَعْضُهُم بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا بلکہ کافر لوگ آپس مین ایک دوسرے کو سوا ے

Marfat.com

غرور باطل کے کچھ وعدہ نہین دیتے ہین ف یعنی اس بارہ مین ان لوگون نے [illegible]
کافر نے اپنے تابعین کو یہ باطل امور سمجھائے اور اُسکے تابعین نے آپس مین ایک دوسرے [illegible]
فانی کے لالچ مین یہ مشرکین اسی باطل خیال پر جم گئے اور اگر انمین سے کسی نے [illegible]
شیطان نے انکو خوف دلایا کہ تمہاری دنیا تباہ ہو جاویگی حالانکہ ایک ذرہ [illegible]
یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا اللہ تعالےٰ ہی آسمانون و زمین کو [illegible]
ہون ف یعنی حق عزوجل ہی کی قدرت عظیمہ ہے کہ یہ آسمان و زمین بہت بڑے بڑے اجسام [illegible]
ہین اور قبضۂ قدرت الٰہیہ مین اسطرح مقہور و مسخر ہین کہ ان مین سے کسیکو ذرہ برابر اپنی جگہ سے جنبش کی مجال [illegible]
نبت وغیرہ کو جو اس زمین پر آباد ہے کیونکر مجال ہوسکتی ہے کہ وہ ایک ذرہ جنبش کرے تو سوائے اللہ تعالےٰ کے کسیکو [illegible]
بھی قدرت نہین ہے اِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اور اگر آسمان و زمین اپنی جگہ سے
زائل ہون تو سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی نہین کہ ان چیزون کو روک لے ف یعنے آسمان و زمین کو باقی رکھنے [illegible]
کرنے مین سوائے اللہ تعالےٰ کے کسیکو قدرت نہین ہے پھر جبکہ ہست و نیست کی تمام قدرت اسیکو حاصل ہے تو دوسرا [illegible]
شرکار کا زعم محض باطل ہے اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ بیشک اللہ تعالےٰ حلیم غفور ہے ف کافرون کی
شرک و کفر کو دیکھکر تاخیر فرماتا اور ہر طرح کی عافیت و رزق دیتا ہے حالانکہ چاہے تو ایکدم مین سب کو زمین مین خسف کر دے
اور گروہ مومنین کیواسطے مغفرت فرماتا ہے ۔ امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ ابن ابی حاتم نے اس مقام پر ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ منبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسےٰ علیہ السلام سے حکایت فرماتے کہ موسےٰ علیہ السلام
کے دل مین خیال آیا کہ بھلا اللہ تعالےٰ سوتا ہے پھر اللہ تعالےٰ نے موسےٰ علیہ السلام کی جانب ایک فرشتہ بھیجا جس نے
انکو تین رات جگایا یعنی باطنی اثر سے انکو تین رات نیند نہین آئی پھر ظاہر مین فرشتہ نے آکر انکو دو شیشیان دیدین اور حکم
پہونچایا کہ انکی حفاظت رکھیے پس موسےٰ علیہ السلام جب سوتے تو قریب ہوتا کہ دونون ہاتھ اور شیشیان [illegible]
پھر جاگ جاتے اور انکو سنبھال لیتے تھے یہانتک کہ ایک مرتبہ گہری نیند سے سو گئے اور دونون شیشیان گر کر [illegible]
اللہ عزوجل نے موسےٰ علیہ السلام کیواسطے ضرب المثل بیان فرمائی کہ اگر اللہ تعالےٰ سوتا تو آسمان و زمین نہ تھمتے (رواہ ابن
ابی حاتم) ابن کثیر رح نے کہا کہ یہ غریب بلکہ منکر ہے ۔ مترجم کہتا ہے کہ سیوطی رح نے اسکو ذکر کیا اور کہا کہ اس
کو حافظ ابو یعلی الموصلی و ابن جریر و ابن ابی حاتم و دارقطنی و بیہقی وغیرہم نے [illegible]
متعدد طرق کے ساتھ ابن سلام و ابن ابی بردہ سے مروی ہے اور مترجم کہتا ہے کہ [illegible]
یہ ہین قال حدثنا علی بن الحسین بن الجنید حدثنا اسحق بن ابراہیم قال حدثنی ہشام بن یوسف عن [illegible]
عکرمہ عن ابی ہریرہ رض مرفوعاً ۔ اور یہ اسناد بظاہر ثقات ہین اور اسی جہت سے [illegible]
ہین لیکن امام ابن کثیر رح نے اسکو غریب منکر قرار دیا اور حافظ الذہبی رح نے [illegible]
ایک منکر حدیث روایت کی ۔ رواہ عن الحکم بن ابان عن عکرمہ عن ابی [illegible]

Marfat.com

[illegible] ہشام بن یوسف - مترجم کہتا ہے کہ وہی حدیث اور یہی اسناد ہے - ذہبی رح
[illegible] روایت کیا کہ عکرمہ رح نے خود یہ بات بیان کی ہے اور یہی اقرب معلوم ہوتا ہے
[illegible] علیہ السلام کے دل میں ایسا خیال آیا ہو - ہاں عکرمہ رح نے خود روایت کی کہ بنی
[illegible] دریافت کی تھی کہ بھلا آپ کا پروردگار سوتا ہے الخ امام ابن کثیر رح نے کہا کہ ظاہر یہ ہے
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہے بلکہ بنی اسرائیل کے روایات میں سے ہے اور وہ
[illegible] خلاف قرآن ہونے کی وجہ سے یقین ہے کہ وہ دروغ ہے اسواسطے کہ موسے علیہ السلام
[illegible] ایسے ہرگز جاہل مسلم نہیں ہو سکتے کہ وہ اللہ تعالے کی شان میں خواب تجویز کرتے اور حق تعالے
[illegible] فرمایا کہ الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم الآیہ اور حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
[illegible] وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے خواب نہیں فرماتا اور نہ اسکی شان ہے کہ وہ خواب فرماوے وہ میزان کو بلند و پست کرتا ہے
[illegible] رات کے اعمال دن ہونے سے پہلے پیش کیے جاتے ہیں اور دن کے اعمال رات ہونے سے پہلے پیش کیے جاتی ہیں
[illegible] حجاب نور بنایا ہے اگر وہ اس حجاب کو رفع کردے تو اسکی وجہ پاک کے سبحات وہاں تک مخلوق کو جلادین جہاں تک
[illegible] پہنچتی ہے (یعنی تمام مخلوق جل جاوے) (رواہ البخاری ومسلم) پس حاصل یہ ہوا کہ روایت امیہ بن سہل غلطی ہے اور
[illegible] ثقات میں سے ہیں انھوں نے اسکو عکرمہ کا قول روایت کیا اور یہ بات ظاہر ہے کہ عکرمہ رح سے موسی علیہ السلام
[illegible] اسناد نہیں ہے تو انھوں نے ضرور ہے کہ یا تو حدیث سے پایا ہو یا یہودیوں کی روایات سے لیا ہو لیکن حدیث و قرآن میں
[illegible] اسکے خلاف موجود ہیں تو ضرور ہوا کہ انھوں نے یہودیوں سے یہ روایت سنی - پھر ظاہر یہ ہے کہ عکرمہ رح نے اس کو ایکے
[illegible] شرک وجہالت ظاہر کرنے کے واسطے ذکر کیا ہوگا کیونکہ یہودی قوم مجسمہ ہے اور ان جاہلوں کے اقوال در باب صفات
[illegible] واقع ہوئے ہیں مثلا یہودی کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالے چھ روز میں مخلوقات کو پیدا کر چکا تو ساتوین روز سنیچر کو پاؤں
[illegible] استراحت کے واسطے لیٹا - عجب یہ کہ ان بدبختون نے اسکو اپنے ہاتھون کے گڑھی ہوئی کتاب میں لکھا ہے
[illegible] ترجمہ شائع ہو رہا ہے اور اسی طرح اپنے زعم میں سفید نبی داڑھی بیان کی اور اسی طرح کہتے ہیں کہ جب بابل میں نمرود
[illegible] بنانا شروع کیا اور وہ بہت بلندی پر پہونچا اور انکے پروردگار کو خوف ہوا کہ اگر یہ لوگ اسیطرح بلند کرلین گے تو میرے
[illegible] ہو جاینگے تب انکی زبانوں میں اختلاف ڈالدیا حتی کہ اگر وہ گارا مانگتا تو وہ اینٹیں لاتا اور یہ پانی مانگتا تو
[illegible] موقوف ہو گیا - مترجم کہتا ہے کہ اسی قسم کی جاہلانہ روایات ان یہودیون کے اعتقاد میں شائع
[illegible] علیہ السلام کے دل میں یہ خیال آیا کہ پروردگار سوتا ہے یا نہیں حالانکہ اہل حق جانتے
[illegible] نے شاید یہودیون کا اعتقاد شرک ظاہر کرنے کیواسطے انکی یہ روایت بیان کی ہوگی
[illegible] واللہ سبحانہ وتعالے اعلم پھر شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ امام ابن جریر
[illegible] کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا تو آپ نے پوچھا کہ
[illegible] نے فرمایا کہ تو کس سے ملا تھا اس نے کہا کہ میں کعب احبار سے ملنے گیا تھا

Marfat.com

۔ عبداللہ نے پوچھا کہ پھر اُسنے تجھسے کیا بیان کیا اُس شخص نے کہا کہ کعب نے مجھسے یہ بیان کیا [illegible]
جکر کھاتے ہین عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر تو نے اُسکے قول کی تصدیق کی یا تکذیب کی اُس شخص نے [illegible]
اور نہ تکذیب کی عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کاش سفر کی نحوست سی کاش تو اپنی سواری [illegible]
کہ کعب نے تجھسے جھوٹ کہا ہے اور اللہ عزوجل سچ فرماتا ہے کہ ان اللہ یمسک السموات والارض [illegible]
شیخ ابن جریر رح نے دوسری طریق سے اسکو روایت کیا اور اس مین نام مذکور ہے کہ [illegible]
تھے ۔ مترجم کہتا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کعب رحمہ اللہ کو [illegible]
تابعی ہین جو یہود مین سے بہت بڑے عالم تھے اور صدق دل سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر [illegible]
جو معلومات کہ یہود کی کتابون سے حاصل تھی یہ کتابین وہی تھین جو زمانہ سابق کے یہودیون نے [illegible]
کفر کرنے کے بعد کچھ سچی اور کچھ جھوٹی ملا کر بنائین تھین پس کعب احبار کو سوای ان کتابون کے کوئی [illegible]
کی تاریخ معلوم کرین پس بسا اوقات وہ ان کتابون کی روایت نقل کر جاتے تھے حالانکہ وہ غلط [illegible]
بھی تھی جسکی نسبت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کعب نے جھوٹ کہا یعنی کعب [illegible]
جھوٹ ہے ۔ (مسئلہ) کیا آسمان گردش کرتا ہے یا نہین ۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ [illegible]
ابراہیم بن مزین مین دیکھا کہ انھون نے اسی روایت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نکالا کہ آسمان [illegible]
مالک سے بھی روایت کی کہ وہ فرماتے تھے کہ آسمان گردش نہین کرتا ہے اور دو طرح دلیل لاتے [illegible]
معلوم ہوتا ہے کہ آسمان کو زوال نہین ہوتا ہے اور دوم صحیحین کی حدیث کہ مغرب مین [illegible]
کیواسطے کھلا ہے یہان تک کہ اُس سے آفتاب طلوع کرے مترجم کہتا ہے کہ اس بارہ مین [illegible]
ثابت ہو کہ آسمان گردش کرتا ہے یا نہین کرتا ہے کیونکہ اگر آسمان گردش کرتا ہو جیساکہ فخرالدین رازی [illegible]
استخراج کیا جسکا بیان اپنی موقع پر انشاء اللہ تعالے آویگا تو وہ بھی محتمل ہے اور قطعی دلیل نہین ہے [illegible]
اُس سے اعتراض نہین ہوسکتا کیونکہ گردش کرنے سے آسمان کا زائل ہونا لازم نہین ہے بلکہ [illegible]
اپنے قبضہ قدرت مین رکھا کہ وہ ایک حالت پر گردش کرتا رہتا ہے اور رہا یہ امر کہ مغرب مین باب [illegible]
ایسے طور پر گردش کرتا ہو جس سے باب تو بجای خود رہتا ہے اور یہ بھی محتمل ہے کہ آسمان گردش [illegible]
کرتے ہین پس اس بارہ مین ہم کو کسی جانب قطعی یقین کرنیکی ضرورت نہین ہے کیونکہ جب ہم [illegible]
اور عنقریب ہم لوگ اس سے بعد موت کے نکلکر قیامت مین اپنے دائمی مقام پر جانے والے [illegible]
سامان کرنا چاہیے اور وہ سامان ہمکو حق عزوجل نے محکمات آیات و نصوص سے بتا [illegible]
جسکی ہمکو کچھ ضرورت نہین ہے اسکا علم تحقیقی دوسری وقت کے واسطے ہے تو بالفعل [illegible]
فضول ہے بلکہ ایسی لاطائل حرکات وہی لوگ کرتے ہین جو اس دنیا ہی کو [illegible]
جسکا کہین گھر نہین ہے اور دنیا کیواسطے وہی جمع کرتا ہے جسکو عقل نہین [illegible]

[illegible] اور کافرون کی بیعقلی سے بچاوے وقد قال تعالےٰ

[illegible] جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ أَهْدَىٰ

[illegible] الْأُمَمِ فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا

[illegible] فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ

[illegible] سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا

وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا

[illegible] کفار قریش و عرب کا حال بیان فرماتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے یہ لوگ بڑے بڑے [illegible] کرتے تھے چنانچہ فرمایا واقسموا باللہ جھد ایمانھم اور اپنی قسمون مین پوری کوشش سے [illegible] کھاتے تھے ف یعنی بڑی تاکید اور جد و جہد سے قسم کھاتے تھے لئن جاءھم نذیر [illegible] من احدی الامم کہ اگر انکے پاس ڈرسنانیوالا آوے تو امتون مین سے [illegible] ہدایت اختیار کرنے مین بڑھ کر ہون ف یعنی ہر ایک امت سے جس سے انکا مقابلہ کیا جاوے [illegible] بڑھکر نکلین کما قال تعالےٰ ۔ وان کانوا لیقولون لو ان عندنا ذکرا من الاولین لکنا عباد اللہ المخلصین [illegible] کہا کرتے تھے کہ اگر اولین کے ذکر مین سے ہمارے پاس کوئی ذکر ہوتا تو ہم لوگ بیشک اللہ تعالےٰ کے بندگان [illegible] ہوجاتے ۔ یعنی اگر ہمارے پاس کوئی کتاب الٰہی آتی تو ہم اسکے فائدے [illegible] بخلاف قوم عاد و ثمود و یہود و نصاریٰ کے [illegible] آ جانے کے بعد اپنی کتاب سے مخالفت کرتے ہین اور اللہ تعالےٰ نے جا بجا آیات مین ان [illegible] کہ یہ لوگ اس دعوی مین جھوٹے تھے جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے پاس [illegible] اور قرآن [illegible] کافر ہوگئے ۔ کما قال تعالےٰ فلما جاءھم نذیر پھر جب انکے پاس نذیر آیا [illegible] ما زادھم الا نفورا تو نذیر نے انکو کچھ نہین بڑھایا سوائے نفور کے [illegible] انھون نے سخت نفرت اختیار کی اور کفر پر دونا کفر بڑھالیا ۔ [illegible] ف یعنی آیات الٰہی عز و جل و رسول الٰہی عز و جل کی اتباع [illegible] یعنی لوگون کو مکر شیطانی کے ساتھ راہ حق سے روکنا چاہا و لا یحیق [illegible] یعنی ایسے مکر بدکا وبال [illegible]

انھین پر ہوتا ہے جو ایسا مکر پھیلاوین اور حدیث مین بھی آیا کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible]
تو مکر بد سے بچیو کیونکہ مکر بد تو مکار ہی کو گھیرتا ہے اور اللہ تعالےٰ کیطرف سے اسکا طالب ہے [illegible]
و محمد بن کعب القرظی رح نے فرمایا کہ مکر و بغاوت و بدعہدی یہ تین باتین ایسی ہین کہ جو کوئی انکا مرتکب [illegible]
یہان تک کہ خود اسمین مبتلا ہو پھر یہی آیت پڑھی (ابن کثیر) اور زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے [illegible]
صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ مکر نکیجیو اور نہ کسی مکار کی مدد کیجیو کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولا یحیق المکر السیّئ
باہلہ اور تم بغاوت نہ کیجیو اور نہ کسی باغی کی مدد کیجیو کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یا ایہا الناس انما بغیکم علی انفسکم
نہ کیجیو اور نہ کسی بدعہد کی مدد کیجیو کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ (السراج) بالجملہ [illegible]
کی یعنی اللہ تعالےٰ سے جو عہد باندھا تھا کہ اگر رسول آوے تو ہم سب سے بہتر مطیع ہون وہ توڑ دیا اور تکبر کیے [illegible]
لوگون کے ساتھ بد مکر کیا آخر جنگ بدر مین سخت کفر پر مارے گئے اور بعض خواری کے ساتھ قید ہوئے اور اللہ تعالےٰ نے اہل
ایمان کے واسطے معجزہ بلیغ دیدیا لہذا اللہ تعالےٰ نے فرمایا **فھل ینظرون الا سنۃ الاولین** یعنی بھلا
لوگ سوای اگلون کی رفتار کے کچھ اور انتظار کرتے ہین **ف** یعنی جیسے اگلون پر رسول کو جھٹلانے اور مخالفت
کرنے سے عذاب اور خواری آئی تھی اُسی کا انتظار یہ لوگ بھی کرتے ہین اور مشیت الٰہی جاری ہو چکی ہے کہ ہر قوم کے سرکش
ہمیشہ اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی لعنت پر اترا کر اُسکے رسول و مومنون کی حقارت کرین اور فرمانبرداری سے تکبر کرین پس ایک
عذاب کی صورت مین ماری جاوین پس یہ طریقہ ان مین بھی پورا ہونے والا ہے **فلن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا**
پس تو اللہ تعالےٰ کی سنت کیواسطے تبدیل نہین پاویگا **ف** یہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے تسلی ہے
کہ ہر نبوت مین متکبر کفار جھٹلا کر ہلاک کیے جاوین اور یہ اللہ تعالےٰ کی حکمت جاری ہو چکی ہے تو اب اسمین تغیر و تبدل نہین
یعنی تو ایسی کوئی راہ نہین پائیگا کہ جس سے اس طریقہ مین تبدل ہو **ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا** یعنی اللہ کے
کے طریقہ جاریہ کے لیے کوئی تحویل نہین پاویگا **ف** کہ جن لوگون پر عذاب الٰہی مقدر ہو چکا تو ان سے پھیر کر [illegible]
نہین سکتا ہے کہ تحویل کر کے دوسری جگہ ڈالے بلکہ ضرور اسی قوم پر واقع ہوگا اور کیونکر یہ لوگ منتبہ ہو سکتے ہین [illegible]
عبرت کے واسطے اگلون کی نشانیان دیکھین اور تامل بھی کرین کہ کیا حال ہوا [illegible]

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ
اور کیا نہین سیر کی انھون نے بیچ زمین کے پس دیکھین کہ کیونکر ہوا [illegible]

قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ [illegible]
کہ پہلے اُنکے تھے اور تھے بہت سخت اُنسے قوت مین اور نہین ہے اللہ [illegible]

وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝ وَلَوْ يُؤَاخِذُ [illegible]
اور نہ بیچ زمین کے تحقیق وہ [illegible]

كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰي ظَهْرِهَا مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ [illegible]
کہ کمائی ہے نہ چھوڑتا [illegible]

Marfat.com

فاذا جاء اجلهم فان الله کان بعباده بصیرا

پس جب آویگا وقت مقرر انکا پس تحقیق اللہ ہے ساتھ بندوں اپنے کے دیکھنے والا

... باتین کافرون کو عبرت دلائی اور بہت سے وساوس شیطانیہ دور کرنے کی راہ بتائی اور عبرت سے ... اور انکا عذر ساقط فرمایا قولہ تعالے۔ اولم یسیروا فی الارض۔ کیا یہ کفار ... ملک مین پھرے نہین ف یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنسے کہدے کہ ملک یمن وشام ... مین تجارت کرنے کی حالت مین نگاہ عبرت سے دیکھتے ہوئے پھرو اور غور کرو۔ فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلہم۔ پس دیکھین کہ کیونکر ہوا انجام کار اُن لوگونکا جو انسے پہلے تھے ف یعنی جبکہ انھون نے اللہ تعالے کے رسولون کو جھٹلایا تو آخر ان پر عذاب نازل ہوا پس یہ لوگ بھی ڈرین ... مین کے مانند جھٹلاوینگے اور نافرمانیان کرینگے تو ایسا ہی انجام ہوگا حالانکہ یہ لوگ اور وہ لوگ برابر نہین ہین چنانچہ ... ہین کہ جب اپنی تجارت کے سفر مین بلاد یمن وشام مین گذرتے تھے تو اُن کے نشانات دیکھتے تھے کہ کیونکر انھون نے پہاڑون کو کاٹکر مکانات تعمیر کیے اور کیونکر عمرہاے دراز تک زندہ رہتے تھے وکانوا اشد منھم قوۃ اور وہ لوگ ان سے قوت مین زیادہ سخت تھے ف چنانچہ قوم عاد وثمود کی قوتین وجسامت گویا عرب مین ضرب المثل تھی باوجود اسکے وہ لوگ عذاب الٰہی سے نہین بچے وما کان اللہ لیعجزہ من شیء فی السموات ولا فی الارض اور عظمت وکبریائی الٰہی کی شان یہ نہین ہے کہ آسمانون کی یا زمین کی کوئی چیز اسکو عاجز کرسکے ف یعنی یہ بڑے بڑے آسمان وزمین وپہاڑ اُسکی عظمت کے آگے ایک ذرہ حقیر سے کمتر ہین تو بھلا انسان ضعیف اگرچہ کیسا ہی مال ودولت وقوت والا ہو کیونکر ایسا ہوسکتا ہے کہ وہ عذاب الٰہی کو روک سکے انہ کان علیما قدیرا بیشک اللہ تعالے علیم قدیر ہے ف اسکی قدرت کے آگے ہر چیز حقیر ہے لیکن وہ ازل وابد سب چیز سے آگاہ ہے ... فوراً عذاب نہین فرماتا وہ اُسکے علم حکیم مین موجود ہے مترجم کہتا ہے کہ کفار مکہ جو شیطانی وسوسہ سے ... عذاب مانگتے تھے وہ فوراً اُن پر جاری نہ ہوا حالانکہ پیچھے اُسکے حکمت ظاہر ہوئی کہ ان کافرون کی پشت مین اللہ تعالے نے اولاد صالحین کے نطفے رکھے تھے اور خود ان کے ساتھ مین بہت سے ایسے ... کہ اسوقت اگرچہ مسلمان نہین ہوئے تھے مگر آخر کو وہ لوگ اچھا اسلام لائے پس ابوجہل وغیرہ چند بدکارون کے عذاب مانگنے سے کیونکر عام عذاب مین سب تباہ ہوجاتے بلکہ اللہ تعالے نے ابوجہل ہی وغیرہ کو عذاب بدر وغیرہ مین ہلاک کردیا اور باقیون کو ... فرمائی۔ ولو یؤاخذ اللہ الناس بما کسبوا اور اگر لوگون کو اللہ تعالے بعوض ان ... کے جو وہ عمل مین لائے ف اور اپنے علم کے موافق مہلت ندی۔ ما ترک علیٰ ظہرہا من دابۃ تو چھوڑے زمین پر کوئی جاندار باقی نہ چھوڑے ف کیونکہ شان الٰہی عزوجل ... نہین ہے بس یکمال رحمت ہے کہ انکے افعال بد پر انکو ماخوذ نہین فرماتا ہے۔ ولکن یؤخرہم الیٰ اجل مسمّٰی لیکن انکو ایک میعاد معین تک تاخیر دیتا ہے ف جیسے شباب وجوانی وبڑھاپا

Marfat.com

اور جاڑا و گرمی و برسات سب قسم کے حالات اُن پر گذر جاتے ہیں [illegible]
تاکہ کسی بندہ کو کچھ عذر باقی نہ رہے۔ **فاذا جاء اجلهم** یعنی جب انکی اجل آجاتی [illegible]
دم کی مہلت نہیں ہوتی ہے پھر اسوقت ہر ایک اپنے اعمال پر ہے چنانچہ اگر اس [illegible]
لایا اور شرک چھوڑ دیا تو وہ مومن ہے جسکے واسطے دارالآخرت میں عذاب سے نجات [illegible]
اُسکے سامنے موجود ہے پھر نے وقت کسیکے عذاب مانگنے سے عذاب نہیں آتا ہے اور کوئی مشرک [illegible]
اگر اپنے آپکو بہتر خیال کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک نہیں ہو جاتا ہے **فان الله كان بعباده** [illegible]
کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حال سے بصیر ہے **ف** ــــــ ہر ایک کے حال کو وہی خوب جانتا ہے [illegible]
باہر نہیں ہے اور اس آیت میں کافروں کے واسطے سخت تہدید ہے کہ اللہ تعالیٰ پر اُن کے اعمال پوشیدہ نہیں ہیں [illegible]
واسطے اسمین تسلی ہے کہ اللہ تعالیٰ علیم و بصیر ہے پس وہ انکو انکی طاعت کا ثواب جمیل عنایت فرمائیگا۔ پس دنیا کی مدت [illegible]
چند روزہ ہے لہٰذا مومن کے واسطے موت ایک محبوب الٰہی ہے جو عین اشتیاق کے وقت حبیب کیطرف سے آتا ہے
جیسا کہ حضرت معاذ بن جبل وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیان فرمایا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین

سورہ یس ۳۶

قرطبی رح نے کہا کہ یہ سورہ بالاجماع مکیہ ہے لیکن چند علماء نے کہا کہ قول تعالیٰ ونكتب ما قدموا وآثارهم وكل شيء احصيناه في امام
مبین یہ آیت مدینہ میں اُسوقت نازل ہوئی کہ جب انصار کے ایک گروہ بنی سلمہ نے یہ قصد کیا تھا کہ مسجد سے ہمارا محلہ دور ہے تو ہم
مکانات فروخت کر کے مسجد کے قریب چلے آویں پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو سنا تو ان لوگوں سے فرمایا
کہ کیا تم لوگ اپنے آثار قدم کو نیکیوں میں شمار نہیں کرتے ہو جب اُن لوگوں نے یہ سنا تو پھر اپنے محلہ سے منتقل [illegible]
کیا چنانچہ آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ بیان آویگا اور حضرت ام المومنین عائشہ و ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible]
سورہ کا نزول ہوا پھر بعض نے کہا کہ اس سورہ کی آیات بیاسی ہیں لیکن سب کے نزدیک تراسی آیات ہیں اور [illegible]
ہیں اور تین ہزار حرف ہیں۔ **خطیب** رح نے کہا کہ سورہ یٰس کا نام القلب اور الدافعہ اور القاضیہ اور المعمہ [illegible]
کہتا ہے کہ قلب سو اسواسطے کہتے ہیں کہ وہ قلب القرآن ہے۔ دافعہ اسواسطے کہتے ہیں کہ جو شخص [illegible]
اس سے ہر ایسی بدی کو دور رکھیگا جسکا انجام اُسکے حق میں بد ہے۔ قاضیہ اسواسطے کہتے ہیں کہ [illegible]
اسکے حق میں نیک ہر پوری فرماتا ہے اور انھیں دونوں وجہوں سے اسکو معمہ کہتے ہیں کیونکہ دونوں [illegible]
جمع ہیں اور اس سورہ کے بہت فضائل ہیں چنانچہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی [illegible]
دل ہوتا ہے اور قرآن کا قلب یٰس ہے اور جس شخص نے یٰس کو تلاوت کیا تو اللہ تعالیٰ [illegible]
کی تلاوت کا ثواب لکھیگا۔ (**رواہ الترمذی والدارمی ومحمد بن نصر المروزی** [illegible]

Marfat.com

[illegible] حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہی لیکن اسکی اسناد بھی
[illegible] سے بھی روایت ضعیف ہے شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ نہین بلکہ حدیث صحیح ہی چنانچہ حضر
[illegible] نوادر الاصول مین روایت کیا اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ابو بکر البزار رح نے
[illegible] الرحمن بن الفضل حدثنا زید بن الحباب حدثنا حمید المکی مولی آل علقمہ عن عطاء بن ابی رباح عن ابی ہریرہ
[illegible] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا قلب ہی اور قرآن مجید کا قلب یٰسٓ ہے وقال
[illegible] حدثنا اسحاق بن ابی اسرائیل حدثنا حجاج بن محمد عن ہشام ابن زیاد عن الحسن قال سمعت ابا ہریرہ رضی اللہ عنہ
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی رات مین سورہ یٰسٓ پڑھی تو اسحال سے صبح کریگا کہ اسکے واسطے
[illegible] ہے اور جس نے حمٓ الدخان کسی رات پڑھی تو اسحال سے صبح کریگا کہ اسکے واسطے مغفرت کیگئی ہے شیخ ابن کثیر رح
[illegible] اسکی اسناد جید ہے اور مترجم کہتا ہے کہ اس روایت مین حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے صریح کہا کہ مین نے
[illegible] ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے پس یہ قوی دلیل ہے کہ حسن رضی اللہ عنہ کا سننا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ثابت
[illegible] اسکو یاد رکھنا چاہیے و حدیث ابوہریرہ کو دارمی و طبرانی و بیہقی وغیرہم نے بھی روایت کیا ہے اور جندب ابن عبد اللہ رضی اللہ
[illegible] روایت ہے کہ جس شخص نے کسی رات مین یٰسٓ پڑھی کہ وہ رضائے الٰہی عزوجل چاہتا ہے تو اسکی مغفرت کیگئی (رواہ ابن
حبان فی صحیحہ) اور معقل ابن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ بقرہ سنام
[illegible] اسکی چوٹی ہے اور اسکی ہر آیت کے ساتھ اسّی فرشتہ نازل ہوا اور قولہ تعالےٰ اللّٰہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم الآیہ زیر عرش
[illegible] نکال کر سورہ بقرہ مین ملائی گئی اور یٰسٓ قلب القران ہے جو شخص کہ اللہ تعالےٰ و دار آخرت کو چاہتا ہو جب اسکو پڑھیگا تو بیشک
[illegible] اسکی مغفرت کیگئی اور تم اس سورہ کو اپنے مُردون پر پڑھا کرو (رواہ احمد والنسائی وابوداؤد وابن ماجہ من وجوہ)
[illegible] انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہر رات سورہ یٰسٓ پڑھنے پر مداومت کی
[illegible] شہید مریگا (رواہ الطبرانی وابن مردویہ) شیخ سیوطی رح نے فرمایا کہ اسکی اسناد مین ضعف ہی امام ابن کثیر رح
[illegible] بعض علما نے فرمایا کہ اس سورہ مبارک کے خصائص مین سے یہ بات ہے کہ جب کسی مہم کے وقت پڑھی جاوی تو اللہ تعالےٰ
[illegible] مہم آسان فرماتا ہے اور مسلمان کی نزع کے وقت سورہ یٰسٓ پڑھنے کا گویا یہ فائدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی رحمت و برکت
[illegible] اور اس وقت ملائکہ کی حالت مین اسیر روح کا نکلنا آسان ہو جاوی چنانچہ امام احمد رح نے کہا کہ ہم سے حضرت ابو المغیرہ
[illegible] حضرت صفوان رضی اللہ تعالےٰ فرماتے تھے کہ ہماری مشائخ فرمایا کرتے تھے کہ میت کے پاس جب سورہ یٰسٓ پڑھی
[illegible] برکت سے اللہ تعالےٰ اس پر آسانی فرماتا ہے (احمد) اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت
[illegible] میرا دل آرزو ہے کہ یہ سورہ یعنی سورہ یٰسٓ میری امت کے ہر آدمی کے دل مین ہو (رواہ
[illegible] عن ابراہیم ابن الحکم ابن ابان عن ابیہ عن عکرمہ عن ابن عباس بہ (ابن کثیر رح)
[illegible] یٰسٓ [illegible] اسم یا حسین ہن جو حرف کی صورت مین یٰسٓ لکھے جاتے ہین شیخ ابن عادل رح نے فرمایا
[illegible] علماء کے نزدیک دلیل ہے کہ اسمین اللہ تعالےٰ کی عظیم حکمت کے اسرار ہین

Marfat.com

اگرچہ انسان کا علم اس قابل نہین ہے کہ ان اسرار تک پہونچے لیکن حکمت [illegible]
ازانجملہ یہ ہے کہ زبان عرب مین کل حروف اٹھائیس ہین بنابرین کہ ہمزہ بھی الف [illegible]
ہوئے اور اللہ تعالےٰ نے سورتون کے اوائل مین نصف حروف یعنی چودہ حرف کو ذکر [illegible]
ہین قسم اول تو الف سے دال منقوطہ تک نو حرف ہین اور قسم دوم را مہملہ سے غین [illegible]
فا سے یا تحتیہ تک نو حرف ہین پس اول و آخر نو نو ہین اور وسط مین دس ہین پھر اللہ تعالےٰ نے قسم اول [illegible]
مہملہ یعنی دو حرف کو ذکر فرمایا اور سات کو متروک کیا اور قسم اخیر مین سے سات حروف کو ذکر فرمایا [illegible]
ہین پھر قسم اول مین سے جسقدر حروف حلق ہین یعنی حلق سے نکلتی ہین یا سینہ سے نکلتے ہین [illegible]
فرمایا سوای خا منقوطہ کے کہ اُسکو متروک فرمایا ہے اور قسم اخیر مین سے جو حروف ہونٹھون سے [illegible]
نہین فرمایا سوائے ایک کے اور وہ میم ہے کہ میم کو البتہ ذکر فرمایا ہے اور رہی قسم درمیانی یعنی قسم دوم [illegible]
ہر جفت مین سے ایک کو ذکر فرمایا اور دوسری کو ترک فرمایا چنانچہ رای نے نقطہ کو ذکر فرمایا اور زای منقوطہ کو ترک فرمایا [illegible]
نے نقطہ کو ذکر کیا اور شین منقوطہ کو ترک فرمایا اور صاد نے نقطہ کو ذکر فرمایا اور ضاد منقوطہ کو ترک فرمایا اور طا [illegible]
ذکر فرمایا اور ظا منقوطہ کو ترک فرمایا اور عین نے نقط کو ذکر فرمایا اور غین منقوطہ کو ترک فرمایا پس ہر عاقل سمجھ سکتا ہے [illegible]
حسن صنعت کچھ اتفاقی نہین ہے یعنی ایسا امر نہین ہے کہ اتفاقاً واقع ہو گیا بلکہ خاصکر قصداً اس ترتیب کو ملحوظ فرما کر نازل
فرمایا گیا ہے پس بالضرور اسمین حکمت بالغۂ الٰہی سبحانہ تعالےٰ ہے لیکن اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ یہ امر
منجملہ اسرار کے ہے اور کسی دوسرے کی یہ مجال نہین ہے کہ اسکو دریافت کرے — مترجم کہتا ہے کہ یہان مین امر
اول انکی تاویل تو علماء محققین کے نزدیک موافق نص قرآنی کے انکی تاویل کو سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی نہین جانتا [illegible]
اسرار خاص تو وہ اللہ تعالےٰ و آسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ہین کہ سوائے اُنکے کوئی نہین جانتا [illegible]
عام کہ اُنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین سے علماء راسخین رحمہم اللہ تعالےٰ نے سمجھے ہین لیکن [illegible]
رحمہم اللہ تعالےٰ نے ممانعت فرمائی کہ ان اسرار کو طلب کرنے مین کوئی شخص اپنا وقت رائیگان نہ کرے [illegible]
کہ جب شریعت و سنت پر ظاہر و باطن مین استقامت نصیب ہوتی ہے تو یہ اسرار خود بخود منجانب اللہ [illegible]
ہوتے ہین اور اسمین کسیکی تلاش و کوشش کو دخل نہین ہوتا لہذا انھون نے عوام کا [illegible]
سے اُسکے حاصل کرنے مین کد و کاوش کرنے لگتے ہین اور نفس کی مداخلت کا انجام یہ ہوتا ہے [illegible]
مین پڑجاتے ہین اور اسکی مزید تحقیق ابتدا سورۂ بقرہ قولہ تعالےٰ الٓمٓ مین گذر چکی ہے — دوم
یہ بات معلوم ہو چکی کہ ضرور اس مین حکمت عظیمہ ہے تو ساتھی علماء محققین یہ بھی [illegible]
جانتا نہین ہے یعنی جیسے فرقہ مرجیہ وغیرہ گمراہون نے اِس بات کو نہ مانا اور تاویلات [illegible]
ہم نکال سکتے ہین تو یہ اُنکی گمراہی ہے اور علماء اہل حق یقین کرتے ہین کہ اسکی تاویل [illegible]
کہ کوئی گمراہ اس امر کا مدعی ہو کہ اُسکو کچھ معلوم ہے تو ہم پوچھتے ہین کہ [illegible]

[illegible] جیسے سورہ ن والقلم اور جیسے ق والقرآن المجید اور جیسے ص والقرآن ذی الذکر اور بعض سورتون
[illegible] جیسے حم اور یٰس اور طٰس اور طٰہٰ ہین اور بعض سورتون کو تین حروف سے شروع فرمایا جیسے
[illegible] اور بعض سورتون کو چار حرف سے شروع فرمایا جیسے المرٰ اور المٰص ہین اور بعض سورتون کو پانچ حروف سے
[illegible] وغیرہ ہین اور اچھا ہم نے مانا کہ کوئی گمراہ یہ کہیگا کہ ہم اس مین سے یہ اشارہ نکالتے ہین کلام یا حرف ہوتا ہے
[illegible] یا اسم ہوتا ہے اور حرف اکثر ایک حرف پر آتا ہے جیسے واو عاطفہ ہے یا ہمزہ استفہام یا کاف تشبیہ و باء اتصال وغیرہ
[illegible] اور دو حرف پر آتا ہے جیسے من تبعیضیہ و حرف او تخییریہ و ام استفہامیہ و ان شرطیہ وغیرہ اور فعل و اسم و حرف اکثر تین حروف
[illegible] حروف ہین و علی وغیرہ اسم ہین و علا وغیرہ فعل ہین اور اکثر اسم و فعل فقط چار حرف پر آتے ہین جیسے جالی وغیرہ اسم ہین اور
[illegible] فعل ہین اور خاص کر اسم فقط پانچ حرفون پر بھی آتا ہے جیسے جروحل و جحمرش وغیرہ ہین پس ان حروف سے انھین ترکیبات
[illegible] جانب اشارہ ہے لیکن ہر شخص ایسے جاہل احمق کی گمراہی سے آگاہ ہے پھر بھی ہم پوچھتے ہین کہ بھلا یہ احمق جاہل اس صورت مین کیا
[illegible] ابتدائی سورہ بقرہ مین یکبارگی الم تین حرف ہین پھر اس سے زیادہ بھی پڑھے گئے ہین پھر آخر مین فقط ن یا ص وغیرہ سے شروع
[illegible] اس احمق کا قیاس ٹھیک ہوا پس موافق نص قرآنی کے کہ ما یعلم تاویلہ الا اللہ الآیہ سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی اس
[illegible] کو نہین جانتا ہے ہان اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آپ کے خواص امتیون مین سے جسکو جہانتک آگاہ
[illegible] زیادہ البتہ اسقدر جانتا ہے پھر شیخ ابن عادل رح نے فرمایا کہ جب یہ بات معلوم ہوگئی تو اب جاننا چاہئے کہ عبادات تین قسم
[illegible] اول عبادت قلبی و دوم عبادت زبانی و سوم عبادت اعضائی یعنی مثلاً عظمت و کبریائی الٰہی کے سامنے تمام مخلوقات کو اور
[illegible] نفس کو بندہ حقیر و ذلیل سمجھنا عبادت قلبی ہے اور مثلاً نماز وغیرہ مین خالص توحید کی نیت کرنا عبادت قلبی ہے اور جیسے زبان سے
[illegible] توحید ادا کرنا یا حمد و ثنای الٰہی سبحانہ تعالےٰ یا قرأت قرآن وغیرہ عبادت زبانی ہے اور جیسے رکوع و سجود وغیرہ یا مخلوقات مین
[illegible] کسی کا کام کر دینا یا بزرگون کی خدمت کرنا یہ اعضاء کی عبادت ہے پھر ان اقسام مین سے ہر ایک کی دو قسمین ہین ایک یہ
[illegible] معنی و حقیقت معلوم ہوگئی اور دوم یہ کہ معلوم نہین ہوئی یعنی مثلاً عبادت قلبی مین بعض وہ ہے کہ اسکے معنی معلوم ہین
[illegible] وہ ہے کہ ہمکو اسکی حقیقت معلوم نہین ہے تو اس بیان سے خود یہ بات ظاہر ہوگئی کہ ہر قسم عبادت مین یہ ضرور نہین ہے
[illegible] معلوم ہو جاوے چنانچہ عبادت قلبیہ مین دیکھو کہ باوجود اس امر کے کہ عبادت قلبیہ مین کچھ شک یا جہالت مقبول نہین
[illegible] عبادت قلبی ایسی ہے کہ اسکی حقیقت پر دلیل عقلی ہمکو معلوم نہین ہے بلکہ جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
[illegible] اس پر ایمان لانا واجب ہے مترجم کہتا ہے کہ اسکے معنی یہ ہین کہ ہم نے قطعاً جان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
[illegible] ہین اور اللہ تعالےٰ نے آپکو وحی سے تبلایا تو جو کچھ وحی فرمائی وہ قطعاً برحق ہے اگرچہ ہم یہ نہین جانتے
[illegible] سے کیا ہے کیونکہ ہم اس مادی ہرگز اسکی تاب نہین رکھتے ہین کہ اسکی کنہ حقیقت کو ادراک کر سکین
[illegible] جو ہمارے اندر معلوم ہے ہم اسکی کنہ حقیقت کو ادراک نہین کرتے ہین تو ظاہر ہوگیا کہ جسکی
[illegible] ہے اور اب یہ لازم نہین آتا کہ وہ چیز درحقیقت کچھ نہ ہوا اور یہ بالکل کھلی بات ہے
[illegible] وجہالت سے اس امر کے قائل ہین کہ جو انکو محسوس نہ ہو وہ کوئی چیز

Marfat.com

نہین ہے اور ان لوگون کی حماقت بدیہی ہے ۔ بالجملہ شیخ رحمہ کا یہی مطلب ہے کہ عبادات [illegible]
کہ ہمکو دلیل عقلی سے قطعًا معلوم ہوا کہ وہ حق ہے لیکن ہماری عقل و حواس کو یہ طاقت [illegible]
کر سکین جیسے پل صراط کہ وہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے اور [illegible]
اور جیسے میزان عدل ہے کہ اس پر اعمال وزن کیے جاوینگے حالانکہ مادی آنکھون [illegible]
جنت و دوزخ کی کیفیت ہے کہ صرف حواس سے انکی کنہ حقیقت کا ادراک نہین ہوتا [illegible]
معلوم ہے اور عبادت قلبیہ مین سے قسم دوم وہ ہے کہ جسکا ادراک ہوتا ہے جیسے توحید باری تعالےٰ [illegible]
علیہم السلام و انکا صدق و قدرت حق سبحانہ تعالےٰ وغیرہ ہین ۔ اسیطرح اعضاء کی عبادت [illegible]
ہین اور بعض نہین معلوم ہین جیسے نمازون کی رکعات کا شمار و روزہ کا وقت وغیرہ کہ یہ سب ہمارا ادراک [illegible]
کہ مثلاً رمضان کی تیس تاریخ کا روزہ بہت خوب حتی کہ فرض ہے اور اسکے دوسرے دن یوم عید کا روزہ [illegible]
پس خلاصہ یہ نکلا کہ عبادات مین سے اعتقاد سے لیکر عمل جسمانی تک بعض کی حکمت معلوم ہے اور بعض کی حقیقت [illegible]
مگر یہ امر قطعًا معلوم کہ اسمین حکمت بلیغہ ہے اسیطرح قرآن مجید مین بھی تدبر و تفہم کا ارشاد ہے کہ [illegible]
کی تلاوت کے باوجود اسکی فہم ہمارے ادراک سے باہر رکھی گئی اور اسمین بہت بڑی حکمت جو ہماری سمجھ کے لائق ہے وہ [illegible]
اپنے رب عزوجل کا فرمانبردار ہونا چاہیے پس جس امر کا اسکو حکم دیا گیا اگر اس کام مین اسکو فائدہ بتلایا گیا [illegible]
کی نظر سے اس کام کو کریگا اگرچہ خلوص فرمانبرداری نہ ہوا اور اگر اسکا فائدہ نہین بتلایا گیا تو اسکا بجالانا خالص [illegible]
جیسے مثلاً آقا نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ اس مقام سے ان پتھرون کو کھود کر وہان ڈالدے حالانکہ غلام کو نہین معلوم ہوتا [illegible]
کے منتقل کرنے مین کیا فائدہ ہے پھر بھی وہ حکم بجالایا تو یہ خالص اسکی فرمانبرداری ہے اور اگر آقا نے غلام کو [illegible]
منتقل کرنے کے بعد تجھے اسکے نیچے ایک خزانہ مل جائیگا تو ایسی صورت مین یہ کام کرنا اسکی فائدہ [illegible]
اور غلام کو فائدہ معلوم ہوجاتا تو وہ خود بخود اس کام کو عمل مین لاتا ۔ پھر اسی طرح زبانی عبادات [illegible]
بندہ نے ایسے کلام کو تلاوت کیا کہ وہ اسکی معنی کا ادراک نہین کرسکتا ہے تو صریح معلوم ہوگیا کہ اسکو فقط [illegible]
خالص مقصود ہے اور اسکے معنی سمجھنے سے کوئی بلاغت کا مزہ اٹھا کر پڑھنا مقصود نہین ہے [illegible]
کا یہ کلام لطیف دقیق ہے اقول قرآن مجید کلام بلیغ اعجاز ہے اور جو شخص حسن زبان کی لطافت [illegible]
شعر اشعار کو بنظر فصاحت و بلاغت کے پڑھا کرتا ہے اور یہ بھی ہوگا کہ وہ اس کلام کے مفہوم [illegible]
گنوار یا کسی قوم کا جاہل زبان عرب فصیح کا شعر یا کلام اپنے زبان کا ورد کرے ۔ اسی طرح [illegible]
مقطعات کو سمجھتا نہین مگر خالص طاعت کی نظر سے بخوبی تلاوت کرتا ہے تو یہ امر [illegible]
عوام کے واسطے ایک عمدہ بشارت حاصل ہوئی کہ مثلاً کوئی شخص الیسی عمر مین اسلام لایا کہ [illegible]
مین ہے یا کسی نے اپنی اولاد کو بدکرداری سے زبان عرب نہین سکھلائی اور [illegible]
سیکھنے سے معذور ہے تو اب اسکو یہ وہم شیطانی [illegible]

...اسکی عمر کا بڑا حصہ ایمان ہو کر اسکی پاکیزہ محبوب زبان عرب حاصل نہین کی ہم
...تلاوت سے محروم رہے۔ کیونکہ بغیر سمجھے اگر اسنے تلاوت کی تو یہ ہر شخص کی سمجھ مین آتا ہے
...اللہ تعالے علیم خبیر ہے وہ اپنے بندہ کی دلی نیت کو خوب جانتا ہے اور اسکی تلاوت
...حدیث مین بھی آیا ہے کہ تلاوت کرے اگرچہ وہ نہ سمجھتا ہو اور مقدمہ مین یہ بحث گزر چکی
...شخص سمجھتا ہے وہ خود کسقدر سمجھتا ہے حالانکہ قرآن مجید کے ہر حرف کے تحت مین علوم محیط
...مین انکا ادراک محال ہے۔ اور واضح رہے کہ مین نے معذور کی قید اسواسطے لگائی کہ جب
...زبان عربی حاصل کرسکتا ہے تو اسپر اسکا حاصل کرنا فرض عین ہے اور وہ معذور نہ ہوگا اور یہ خود
...منافع حاصل کرنے مین ہر طرح عمر رایگان کرنی ممکن ہوئی تو کیونکر اس امر خیر مین فرصت نہونیکا عذر
...مین صحیح ہے چنانچہ مترجم نے مقدمہ عین الہدایہ کے ترجمہ فقہ اکبر مین ایمان المقلد کے تحت مین شرح علامہ
...مفصل نقل کیا ہے واللہ تعالے ہو الموفق والمعین۔ بالجملہ سورہ یٰسٓ کی فضائل کثیر ہین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

...وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى
قسم ہے قرآن محکم کی تحقیق تو البتہ بھیجے ہوؤن سے ہے اوپر

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا
راہ سیدھی کے اتارا ہوا غالب مہربان کا تاکہ ڈراوے تو اس قوم کو کہ نہین

اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ
ڈرائے گئے باپ دادے انکے پس وہ بیخبر ہین البتہ تحقیق سچ ہوئی بات

عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝
اوپر بہتون انکون کے پس وہ نہین ایمان لاتے

بِسْمِ اللّٰهِ - شروع ہے نام اللہ سے ف جسکے سلطان کبریائی کی ذات
...کی تاب نہین ہے - الرَّحْمٰن ف جسنے عام رحمت سے تمام مخلوقات کو روز قیامت
...حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا پس روز قیامت سے خوف دلاتا اسکے اسم پاک
...الرَّحِيْم ف جسکی خاص رحمت سے خاص بندون کو ہدایت نصیب ہوئی
...وصال سے انکی حضوری کی لیاقت حاصل کرنے مین اپنے کو آراستہ کرنیکے واسطے
...رحمت کے ساتھ توفیق چاہی -
...خوب جانتا ہے (الملی) ابتدای سورہ بقرہ مین مفصل تقریر گذر چکی ہے

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ و عکرمہ و ضحاک و حسن بصری و سفیان بن عیینہ [illegible]
روایت کی کہ یہ اللہ تعالے کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ (ابن کثیر) [illegible]
تبلاتا ہے وہ یہان وقف نہیں کرتا بلکہ وقف وہی کرتے ہیں جو اسکو حروف مقطعات [illegible]
عباس و اکثر مفسرین کہتے ہین کہ یٰسٓ بمعنی یا انسان یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین۔ [illegible]
۔ اور اسکی قریب ابو عبدالرحمن السلمی نے حضرت جعفر صادق سے نقل کیا۔ شعبہ و حمزہ و کسائی [illegible]
اور باقیون نے بالفتح پڑھا اور نون کو ساکن کیا لیکن ابن کثیر و ابو عمرو و حمزہ و حفص و قالون نے یٰسٓ کے نون [illegible]
ملالیا (خطیب وغیرہ) **وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ** قسم ہے قران محکم کی کہ **اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ** [illegible]
صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ بیشک تو مرسلین میں سے ہے صراط مستقیم پر ہے **ف** یا [illegible]
مرسلین میں سے ہے جو صراط مستقیم پر بھیجے گئے ہین۔ **مترجم** کہتا ہے کہ یہ صفت صرف فصاحت کے واسطے [illegible]
کہ جتنے رسول بھیجے گئے سب صراط مستقیم پر تھے۔ نقاش نے کہا کہ اللہ تعالے نے کتاب مجید مین کسی پیغمبر کی رسالت پر قسم نہین [illegible]
سوائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکریم کے لیے قسم کھا کر کافرون کا قول رد کیا [illegible]
کہ تو رسول نہین ہے۔ **مترجم** کہتا ہے کہ اللہ تعالے نے جس چیز کی قسم کھائی وہی دلیل رسالت ہے کیونکہ قران [illegible]
اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے واسطے معجزہ کر دیا پس گویا یون فرمایا کہ اسی دلیل حق کی قسم ہے [illegible]
علیہ وآلہ وسلم بیشک رسول مرسل ہین اور وہ ساحر یا مجنون نہین جیسا کافر گمان کرتے ہین بلکہ صریح صراط مستقیم پر ہین [illegible]
شخص قرآن حکیم کی راہ پر ہو وہ ضرور حق پر ہے کیونکہ قران حق ہے کہ وہان باطل کو کچھ دخل نہین ہے۔ **تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ** یہ رب عزیز [illegible]
تنزیل ہے **ف** یعنی یہ قران یا یہ صراط مستقیم تیرے رب عزیز الرحیم نے نازل فرمایا تا کہ اپنی رحمت سے مومن بندون کو ہدایت کی بشارت [illegible]
مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ تا کہ تو ایسی قوم کو ڈر سناوے جنکے باپ دادون کو ڈر نہین سنایا گیا اور وہ عرب ہین کہ جب سے [illegible]
دین اسمعیل علیہ السلام کو بگاڑا تب سے ان پر کوئی رسول نہین آیا تھا۔ اور مراد یہ ہے کہ ابتدائً انذار کو عرب سے شروع کرے [illegible]
غافلون۔ یہ لوگ غافل ہین **ف** بخلاف اقوام یہود و نصاریٰ وغیرہ کہ انکو متواتر رسالت کے [illegible]
انذار کیا گیا اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت انکو پہونچائی گئی ہے پس ان پر قران کا ماننا موکد ہے [illegible]
کے کہ یہ محض غافل تھے لہذا آپکی عموم رسالت مین سے یہان عرب کو خاص کر ذکر فرمایا اسیواسطے عرب [illegible]
اسلام کے جز یہ قبول نہین ہے کیونکہ اس نعمت کا نزول سب سے اول انھین پر ہوا ہے **لَقَدْ حَقَّ** [illegible]
فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ بیشک تیری پروردگار کا قول ان مین سے بہتون پر ٹھیک [illegible]
ف یعنی اللہ تعالے نے جو فرمایا کہ مین جہنم کو کافرون سے بھرون گا تو [illegible]
ٹھیک ہو چکا ہے پس ان مین سے بہت لوگ ایمان نہین لاوینگے۔ **مترجم** [illegible]
کہ پہلے ہی سے تبلا دیا گیا کہ جو لوگ موجود ہین ان مین سے بہتیرے کفر پر مرینگے پھر بھی [illegible]
قولہ تعالے یٰسٓ الیابار اشارہ بقدرت ازلیہ السین سنا الربوبیت [illegible]

[illegible] وحشار زابد [illegible] کلام ازلی کی قسم کھائی کہ انک لمن المرسلین جعفر صادق نے کہا کہ آنحضرت
[illegible] خطاب فرمایا [illegible] واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون کو آگاہ کیا کہ میں [illegible]
[illegible] لقد حق القول علی اکثرھم — ازل میں قول آلٰہی عزوجل حق ہو چکا کہ مخلوق
[illegible] شیخ ابن عطاء رح نے کہا کہ ایسیو اسطے کوئی معجزہ انکو نافع نہیں ہوتا ہے حتی کہ کل معجزات
[illegible] دیکھے جاوین تو بھی ایمان نہ لاوینگے — مترجم کہتا ہے کہ اہل الحق کے نزدیک خالق فقط اللہ عزوجل
[illegible] دعوی کرتے تھے کہ اگر فلان وفلان معجزہ دکھلاؤ تو ہم ایمان لاوینگے حالانکہ یہ جب ہی ہو تا کہ بعد ان معجزات کے
[illegible] تھا کہ وہ اپنے دلمین ہدایت پیدا کرلین لیکن انکا خالق ہو جانا محال ہے تو انکا دعوی بھی محض غلط
[illegible] ہوتے تو خدای رب عزوجل پر ایمان لاتے ولیکن اہل شقاوت میں سے تھے تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی رسالت سے انکار کرتے رہے

[illegible] فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا
[illegible] گردنون انکی کے طوق پس وہ ہلا نہین سکتے ٹھوڑیان پس وہ سر اونچا کر رہے ہین اور کی ہمنے
[illegible] اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝
[illegible] ایک دیوار اور پیچھے انکے سے ایک دیوار پس ڈھانکا ہمنے انکو پس وہ نہین دیکھتے ہین
[illegible] عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ
[illegible] تو انکو یا نہ ڈراوے تو انکو نہین ایمان لاوینگے سوا اسکے نہین کہ ڈراتو
[illegible] الذِّكْرَ وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِیْمٍ ۝ اِنَّا نَحْنُ
[illegible] قرآن کی اور ڈرا خدا سے بن دیکھے پس خوشخبری دے انکو ساتھ بخشش اور ثواب بزرگ کے تحقیق ہم
[illegible] نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ۝
[illegible] اور لکھتے ہین ہمنے جو آگے بھیجا انہون نے اور نشانیون انکی کو اور ہر چیز شمار کر رکھی ہے ہمنے اسکو بیچ لوح محفوظ کے

[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت سے باوجود برہان واضح کے انکار کیا اللہ تعالی نے انکی عذاب
[illegible] بیان فرمایا بقولہ تعالی — اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا — ہمنے
[illegible] ڈالدیے ہین ف — اغلال جمع غل بمعنی طوق آہنی جسکو گردن میں ڈال کر
[illegible] دیتے ہین تا گردن نیچی نہ ہو اور خواری کے ساتھ عذاب میں رہے پس یہان گردن کا ذکر
[illegible] فرمایا اگرچہ مراد یہی ہے کہ دونون ہاتھون کو انکے طوق گردن میں کس دیا کہ انکا سر نہین
[illegible] یہ ٹھوڑیون تک ہین ف — یہان دو قول ہین مشہور یہ
[illegible] ٹھوڑی تک پہونچ گئے ہین حتی کہ مغلول اپنا سر نہین جھکا
[illegible] اٹھائے ہوئے ہین ف — اور دوسرے معنی یہ ہین کہ ضمیر فی

Marfat.com

ہاتھون کے جانب راجع ہے اگرچہ وہ مذکور نہین ہے اور معنی یہ ہین کہ اُنکے ہاتھ اُنکی ٹھوڑی [illegible]
اسی قول کو امام ابن جریر طبری وجلال الدین محلی نے اختیار کیا ہے شیخ ابن کثیر رح نے فرمایا
کافرون کے حال کی ایک مثل بیان فرمائی کہ یہ لوگ ہدایت تک نہین پہونچ سکتے جیسے کسی شخص کی گردن [illegible]
اُسکے دونون ہاتھ اُسکی ٹھوڑی کے نیچے جکڑ دیے گئے تو وہ سر نہین جھکا سکتا ہے اور نہ [illegible] کے جانب [illegible]
مترجم کہتا ہے کہ جیسے اونٹ یا گائے بھینس وغیرہ کو کسی علت سے پانی یا چارہ دینا منظور نہین ہوتا [illegible]
ترکیب سے اُسکا منھ بند کر دیتے ہین — مجاہد رح نے فرمایا کہ مقمحون یعنی سر اُٹھائے ہوئے ہین اور [illegible]
منھ پر پڑے ہین تو وہ مغلول ہو کر ہر نیکی سے ممنوع ہین **وجعلنا من بين ايديهم سدا ومن خلفهم**
سدا فاغشيناهم فهم لا يبصرون ۰ اور ہمنے اُن لوگون کے سامنے ایک دیوار کر دی اور اُنکے پیچھے ایک دیوار [illegible]
لوگون کو ڈھانپ لیا تو یہ دیکھتے نہین ہین — ف — یہ بھی ایک مثل ہے مجاہد رح نے فرمایا کہ حق سے آڑ کر دیگئی اور وہ اُن پر [illegible]
اسی میان مین تردد کرتے ہین اور حق کو نہین دیکھ سکتے اور نہ وہان تک پہونچ سکتے ہین کہ کچھ نفع اُٹھاوین — [illegible]
بن زید بن اسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے اُن لوگون کے درمیان اور اسلام و ایمان کے درمیان دیوار کر دی [illegible]
نکلکر نیکی کی حد مین داخل نہین ہو سکتے ہین جیسے حق تعالے نے فرمایا ان الذين حقت عليهم كلمة ربك لا يؤمنون ولو جاءتهم [illegible]
حتى يروا العذاب الاليم یعنی جن لوگون پر تیرے رب عزوجل کا کلمہ ٹھیک ہو گیا وہ ایمان نہین لاوینگے یہان تک کہ عذاب
الیم دیکھین — ھ — پھر جان رکھو کہ جن لوگون کو اللہ عزوجل نے ممنوع کر دیا ہے وہ لوگ کسی بھلائی کی استطاعت نہین [illegible]
(ابن کثیر رح) یہ آیت صریح دلیل ہے کہ ہدایت دینا و گمراہی پیدا کرنا حق عزوجل کی اختیار مین ہے یعنی اللہ تعالے ہر ایک [illegible]
آگاہ ہے تو جب اُس نے نیکی سے منھ موڑا اور کفر و شرک ہی پر جما تو اللہ تعالے خوب جانتا ہے کہ وہ کیا کریگا پس [illegible]
اور دیوارون کے درمیان ممنوع کر دیتا ہے اور ضلالت کو اُس مین مخلوق کرتا ہے اور یہی اہل الحق اہل السنت والجماعت [illegible]
اور فرقۂ قدریہ وغیرہ گمراہون نے زعم کیا کہ انسان خود مختار ہے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ [illegible]
کو جو قدریہ تھا یہ آیت سنائی تو کہنے لگا کہ یہ آیت گویا مین نے آج سُنی اور مین گویا اُسکو پڑھتا ہی نہ تھا اور مین خلیفہ کو گواہ
کرتا ہون کہ مین نے اپنے قدری عقیدہ سے توبہ کر لی — حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ [illegible]
اور سلف صالحین صحابہ رضی اللہ عنہم کے عقیدہ سے برگشتہ مت ہو اور لوگون کو مت بہکا تو کہنے لگا کہ مین [illegible]
سے توبہ کر لی عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا کہ الٰہی اگر یہ سچا ہے تو اسکی توبہ [illegible]
تو اسپر ایسے شخص کو مسلط فرما جو اسپر رحم نہ کرے مترجم کہتا ہے کہ وہ جھوٹا تھا چنانچہ [illegible]
خلیفہ ہو جسکا نام ہشام بن عبدالملک ہے اور وہ خلیفہ عمر رضی اللہ تعالے کا بھتیجا تھا [illegible]
دونون ہاتھ کٹوائے اور دونون پانؤن کٹوائے اور دمشق کے دروازہ پر سولی دیدی [illegible]
رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ ابو جہل ملعون نے ایک مرتبہ کہا کہ اگر مین نے محمد صلعم کو [illegible]
کرونگا یعنی پتھر سے سر کچل دونگا پس اللہ عزوجل نے نازل فرمایا [illegible]

[illegible] ابوجہل ادہون سے لوگ لیتے کہ دیکھو وہ محمد ہین تو دوڑ کر آتا اور ٹٹول کر چلا جاتا اور کہتا کہ کہان ہے
[illegible] (رواہ ابن جریر) اور محمد بن کعب القرظی نے بیان فرمایا کہ ابوجہل مردود نے کہا کہ اے لوگو محمد کہتا ہے
[illegible] بادشاہ ہو جاؤ گے پھر جب مرو گے تو بعد موت اُٹھائے جاؤ گے اور تمہارے واسطے باغات
[illegible] اور اگر تم لوگ ہمسے مخالفت کرو گے تو تمپر انکی طرف سے ذبح ہے پھر بعد موت کے اٹھائے جاؤ گے اور تمپر
[illegible] عذاب کیے جاؤ گے اور یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازہ پر جمع تھے اور چاہتے تھے
[illegible] آپ کو آزار پہونچاوین پھر اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ کے ہاتھوں مین
[illegible] خاک تھی تب آپ یٰس والقرآن الحکیم تا قولہ تعالےٰ فہم لا یبصرون پڑھتے جاتے اور اُن سرون پر خاک ڈالتے جاتے
[illegible] اللہ تعالےٰ نے اُن کافرون کی بینائی وحواس سلب کر لیے تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لیگئے
[illegible] لوگ رات بھر آپ کے دروازہ پر منتظر رہے یہانتک کہ گھر مین سے کوئی شخص نکلا تو اس نے کہا کہ تم لوگ کس چیز کا انتظار
[illegible] لوگ کہنے لگے کہ ہم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے منتظر ہین اُسنے کہا کہ وہ تو چلے گئے اور تم مین سے ہر شخص کے سر پر
[illegible] خاک ڈالتے گئے ہین تب یہ لوگ ہوش مین آئے اور ہر شخص نے اپنے سر سے خاک جھاڑنی شروع کی۔ محمد ابن کعب رح نے
بیان کیا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابوجہل مردود کے قول کی خبر پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ ہان بیشک مین ہی
[illegible] ہون کہ ان کے حق مین میری طرف سے ذبح وقتل ہے اور بیشک مین اُن کو گرفتار کرون گا (ابن کثیر رح) بیضاوی رح
[illegible] دوسری تمثیل ہے کہ ان لوگون کو حق سے اسطرح ممنوع فرمایا جیسے کوئی شخص دو دیوارون کے درمیان محبوس ہو
[illegible] نظر نہین آتا ہے پس اسیطرح یہ لوگ بھی اپنے نفس مجہول کے مطمورہ مین آیات حق دیکھنے سے ممنوع تھے پس کوئی
[illegible] کا نہ تھا الخ انذار فرمایا۔ وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ ۔ ان لوگون کے حق مین
[illegible] جیسا کہ چاہیے تو انکو انذار کرے یا نہ انذار کرے **ف** یعنی ان لوگون کو تیرا انذار کرنا و نہ کرنا مساوی ہے یعنے
[illegible] یؤمنون ۔ یہ لوگ ایمان نہین لاوینگے **ف** اللہ عزوجل نے یہ بھی معجزہ کر دیا کہ اُنکے انجام کار سے پہلے ہی
[illegible] کسی بشر کی مجال نہین ہے کہ کسی شخص خاص کا انجام بیان کر سکے اور خصوص ایسے امر مین جو محض اعتقاد سے
[illegible] دم تک اسکی گنجائش ہے ولیکن حق عزوجل نے وحی خالص سے آگاہ فرمایا کہ یہ فلان و فلان نام بنام
[illegible] ایمان نہین لاوینگے حتی کہ جب جنگ بدر مین ابوجہل وغیرہ مارے گئے اور بہتیرے خوار و گرفتار ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ
[illegible] نے دریافت فرمایا کہ ابوجہل کا کیا حال ہے پس عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین چلا تا کہ میدان
[illegible] دن تو مین نے ابوجہل مردود کو اوندھا پڑا ہوا پایا اور اسمین کچھ جان باقی تھی تو مجکو اس سے جھجک معلوم
[illegible] زخم ظاہر نہ تھا سوا ایک نشان کے جو کوڑے کے داغ کے مانند اُسکی پیٹھ پر تھا جو سبز نیلگون ہو گیا تھا
[illegible] اسکی گردن پر پاؤن رکھا اور کہا کہ اللہ عزوجل کا شکر ہے جسنے تجکو خوار کیا پس کہنے لگا کہ او چرواہے
[illegible] کس کی فتح ہے مین نے کہا کہ اللہ ورسول کی فتح ہے پھر اُسنے کچھ کلمات تکبر بیان کیے
[illegible] اور تمام قصہ صحیحین مین مروی ہے ۔ الحاصل اُن کے مرتے

وقت تک ایمان کا اقرار نہ کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے [illegible]
مسجد الحرام مین قرآن مجید پڑھتے پس آپنے بلند آواز سے قرأت فرمائی تو قریش [illegible]
اُٹھے جب قریب آئے تو ناگاہ اُنکی آنکھین اندھی ہوگئین اور اُنکے ہاتھ [illegible]
ہوئے بھاگے اور اُنکے قرابتی اُنکو لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئے [illegible]
کی قسم دلاتے ہین اور حال یہ تھا کہ قریش کے جتنے خاندان تھے سبھون مین آنحضرت صلی اللہ [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دعا فرمائی تو اُنکی یہ حالت جاتی رہی اور [illegible]
۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اُن لوگون مین سے کوئی بھی ایمان نہ لایا۔ خطیب [illegible]
ملعون نے قسم کھائی تھی کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کو نماز پڑھتے دیکھونگا تو اپنے پتھر سے [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز پڑھتے تھے کہ وہ مردود آیا اور اُسنے ایک پتھر اُٹھایا کہ آپ [illegible]
کہ ناگاہ اُسکا ہاتھ اُسکی گردن کی طرف جھکا اور پتھر مع ہاتھ کے اُسکی گردن مین چپک گیا اور وہ [illegible]
پاس بہت کھسیایا ہوا آیا اور اُس حالت سے اُنکو آگاہ کیا تب وہ پتھر اُسکے پاؤن پر چھوٹ پڑا پس اُسکی قوم کے [illegible]
ملعونون نے کہنا شروع کیا کہ یہ تیرا خوف تھا اور مین جا کر اسی پتھر سے مارتا ہون پس وہ پتھر لیکر [illegible]
علیہ و آلہ وسلم نماز پڑھتے تھے جب قریب آیا تو اندھا ہوگیا اور اسطرح اندھا ہوا کہ جب لوٹ کر بھاگا [illegible]
کو بھی نہین دیکھتا تھا یہان تک کہ لوگون نے اُسکو پکارا اور پوچھا کہ کیا کام کر آیا تو کہنے لگا کہ مجھے نظر نہین آیا [illegible]
کلام سنا اور جہان سے آواز سنتا تھا اُسکے بیچ مین بھی ایک شیر نر کیطرح مجکو نظر آیا کہ اگر مین قریب ہوتا [illegible]
کھا جاتا اور اب مجھے کچھ نہین سوجھتا ہے ۔ **مترجم** کہتا ہے کہ سب حقائق قدرت ہین کہ جارحت بے [illegible]
ظاہر ہین اور اُنکو تمثیل قرار دینا بنظر حواس ہے اور باطن مین یہ اغلال وغیرہ اسیطرح ہین اور [illegible]
ازلی کافرون کو حق سے اندھا و مغلول کر دیا ہے کہ اُنکو انذار کچھ نافع نہین ہوسکتا ہے کیونکہ [illegible]
کہ درحقیقت حق عزوجل کا خوف اُن کے دلون تک نہین پہونچا پس انذار اُسکو نافع ہوگا [illegible]
انما تنذر من اتبع الذكر ۔ تو اُسیکو انذار فرمائیگا جسنے ذکر کی اتباع کی [illegible]
مومنون کو نافع ہوگا جو ذکر القرآن کی اتباع کرتے ہین **وخشی الرحمٰن** [illegible]
عزوجل سے غیبت کے ساتھ خوف رکھا **ف** اُسکے دو معنی ہین ایک یہ کہ آخرت [illegible]
کیا اور دوم یہ ہے کہ وہ شخص غیبت مین ہے جہان اُسکو کوئی نہین دیکھتا ہے مگر وہ اپنے رب عزوجل سے خوف رکھتا [illegible]
کہ اللہ تعالیٰ اُسکے حال و افعال سے آگاہ ہے پس وہ ظاہر و باطن [illegible]
پس تو ایسے بندہ کو مغفرت کی بشارت دی **ف** [illegible]
اور ثواب جمیل کی بشارت دی **ف** کہ اُسکے واسطے [illegible]
کیسی سُنی ہے اور اگر کوئی سُنے تو بھی نہ بھی [illegible]

Marfat.com

[illegible] تصور کریگا — پس نعمت جنت سچ وصحیح نفس الواقع ہے اور جسطرح یہ نعمت
[illegible] وآلہ وسلم پر ایمان لانا وہ بھی معجزات قرآنیہ سے برحق ہے اور جیسا قرآن مجید نے
[illegible] وہ بھی قطعاً برحق ہے اور اسی بعث وحشر مین جمیع خلائق کافرون و مومنون کو اپنی اپنے
[illegible] اللہ عزوجل نے فرمایا — انا نحن نحی الموتیٰ — ہم بیشک مُردون کو زندہ کرتے ہین
[illegible] قیامت مین جمیع خلائق زندہ کیے جائینگے اور اسمین اشارہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کافرون کے مردہ دلون
[illegible] زندہ فرماتا ہے جسنے حضرت حی القیوم سے کفر کیا وہ بیشک مُردہ ہوگیا پھر اسکے بعد حق تعالےٰ
[illegible] فرماتا ہے چنانچہ اسکی مثال مین اللہ تعالےٰ نے تنبیہ فرمائی کہ اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتہا قد بینا
[illegible] تم لوگ آگاہ ہو کہ اللہ تعالےٰ زمین کو اسکی مردگی کے بعد زندہ فرماتا ہے — ھ — پس جسطرح تمھارے
[illegible] موجود ہے اسیطرح اللہ تعالےٰ کفر وضلالت سے مری ہوی دلون کو زندہ فرماتا ہے اور قیامت کے روز مع اجسام
[illegible] ہر شخص نے اپنی عمر مین ہر ہر ساعت مین جو کچھ کیا ہے وہ ہر ایک کے نامۂ اعمال مین اُسکے سامنے آئیگا ونکتب
ما قدموا واثارھم وکل شئ احصینٰہ فی امام مبین اور ہم لکھتے ہین جو کچھ انھون نے
[illegible] آثار کو اور ہر چیز کو ہم نے امام مبین مین احاطہ فرمایا ہے ف — امام مبین لوح محفوظ سے مراد ہے
[illegible] کہتے ہین بلکہ ہر ایک کا نامۂ اعمال مراد ہے — مترجم کہتا ہے کہ یہ دونون قول متحد ہین اسواسطے کہ ہر ایک کا
[illegible] جو اسکے واسطے لوح محفوظ مین مسطور ہے اور یہ قول مجاہد و قتادہ و عبدالرحمٰن بن زید ہے اور اسیطرح قولہ
[illegible] کل اناس بامامہم — یعنی جسدن ہم ہر آدمی کو اُسکے امام کے ساتھ بلاوینگے یعنی اُسکے نامۂ اعمال کے ساتھ
[illegible] ائمہ تابعین سے مروی ہے — قد قال تعالےٰ ووضع الکتاب فتری المجرمین مشفقین مما فیہ ویقولون یاویلتنا
[illegible] لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاہا ووجدوا ما عملوا حاضرا ولا یظلم ربک احدا — یعنی نامہ اعمال رکھا جائیگا پس
[illegible] جو کچھ اسمین ہے اس سے لرزتے ہون گے اور کہین گے کہ ہای بربادی ہم لوگون کی کہ اس کتاب کا
[illegible] نے چھوٹا گناہ چھوڑا اور نہ کبیرہ گناہ چھوڑا مگر سبکو احاطہ کر لیا ہے اور جو کچھ وہ کر چکے سبکو سامنے پاوینگے
[illegible] نہین فرماتا — ھ — پس واضح ہو کہ امام مبین سے ہر ایک کا نامۂ اعمال مراد ہے جو لوح محفوظ کے مقدر سے
[illegible] اعمال مین احاطہ کی ہوئی ہے خواہ ایسی چیز ہو کہ آدمی نے اُسکو بذات خود کیا تھا اور وہی ما قدموا
[illegible] بذات خود عمل مین لا کر اپنی زندگی مین پہلے سے بھیج رکھے تھے اور خواہ ان کے آثار ہون یعنے وہ
[illegible] قدم ان کے پاس پہونچتے رہے اگر نیک تھے تو نیک لکھے جاوینگے اور اگر بد تھے تو بد لکھے
[illegible] اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اسلام مین کوئی نیک راہ نکالی تو اُسکے واسطے خود
[illegible] لوگون نے اس نیک راہ پر عمل کیا اُنکا بھی ثواب ہوگا بغیر اسکے کہ مابعد عمل کرنیوالونکے
[illegible] نے اسلام مین کوئی بد راہ نکالی تو اُس شخص پر خود اُس بدکاری کا گناہ ہوگا اور اُسکے
[illegible] بغیر اسکے کہ مابعد کے بدکارون کے گناہ سے کچھ کم ہو (رواہ مسلم وابن

Marfat.com

ابی حاتم) اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث [illegible]
(رواہ مسلم وابن ابی حاتم) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے [illegible]
نے فرمایا کہ جب آدمی مرا تو اسکا عمل ہر راہ سے منقطع ہو جاتا ہے سوا تین [illegible]
نفع اٹھایا جاتا ہے یا دوم یہ کہ اس نے کوئی فرزند صالح چھوڑا جو اسکے واسطے [illegible]
اپنے بعد جاری چھوڑا (رواہ مسلم) مترجم کہتا ہے کہ یہ تو اصل بیان [illegible]
اسی پر قیاس کرنا چاہیے لہذا مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قولہ تعالے نکتب ما قدموا وآثارہم [illegible]
میراث چھوڑی ۔ مترجم کہتا ہے کہ مراد یہ ہے کہ کافر کے بعد اسکی [illegible]
گمراہی کے آثار کو اپنی میراث چھوڑا ۔ سعید ابن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت [illegible] آثار کی [illegible]
نے اپنے چال چلن کا چھوڑا تھا جسپر اُنکی موت کے بعد کچھ لوگوں نے عمل کیا تو گویا انکے آثار میں [illegible]
لکھا جاتا ہے پس اگر کسی نے نیک طریقہ کو اپنا اثر چھوڑا تو جو لوگ اس نیک طریقہ پر چلیں گے تو [illegible]
اپنا اپنا ثواب پورا ملیگا اسیطرح ہر ایک کے ثواب کے برابر اس شخص کو بھی ملیگا جو یہ نیک طریقہ اپنا [illegible]
کسی نے بد طریقہ کو اپنا اثر چھوڑا تو اسکے بعد جو لوگ اس بد طریقہ پر چلیں ہر ایک کو اپنی بدکاری کا [illegible]
نہ ہوگا اور ہر ایک کے عذاب کے برابر اس شخص کے نامہ اعمال میں بھی لکھا جائیگا جو اس بد طریقہ کو [illegible]
(ابن ابی حاتم) آثار کی اسی تفسیر کو محی السنۃ نے معالم میں اختیار کیا ہے اور بعض نے [illegible]
قدم ہیں جو طاعت یا معصیت کیجانب چلنے میں شمار ہوں یعنے مثلاً ایک شخص اپنے مکان سے [illegible]
اُسکے نامہ اعمال میں سو آثار نیک لکھے جاوینگے اور اگر ہزار قدم سے آیا ہو تو ہزار آثار نیک لکھے [illegible]
یا ہزار قدم سے بت پرستی یا گرجا گھر یا ناچ و تماشہ وغیرہ بدکاری کیطرف گیا تو اُسکے نامہ اعمال میں [illegible]
آثار لکھے جاوینگے اور یہ قول حضرت مجاہد و حسن و قتادہ وغیرہم سے روایت ہے ۔ مترجم [illegible]
ہے چنانچہ یہ بھی اُس میں شامل ہے اور نشان قدم کا شمار ہونا آثار وا حادیث میں وارد ہے [illegible]
نصیحت فرمائی کہ اے بندہ خدا اگر تیری کسی حالت کو اللہ تعالے مہمل چھوڑتا [illegible]
کہ جو ہوا چلنے سے مٹتی جاتے ہیں پس جبکہ تیری یہ آثار قدم بھی تیری نیکی یا بدی میں شمار [illegible]
اور جسکو توفیق حاصل ہو تو چاہیے کہ اسکے نشان قدم ہمیشہ اللہ تعالے [illegible]
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد کچھ قطعات زمین خالی [illegible]
کہ اپنا محلہ جو مسجد سے دور ہے چھوڑ کر مسجد سے قریب آجاویں پس یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے [illegible]
کہ تم لوگ چاہتے ہو کہ اپنے محلہ سے منتقل ہو کر مسجد کے متصل آجاؤ تو ان لوگوں نے [illegible]
یہ ارادہ کیا ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ [illegible]
بنی سلمہ مضبوطی سے اپنے محلہ میں بسے رہو کہ تمہارے آثار قدم لکھے جاتے [illegible]

[illegible] ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خانوادہ بنی سلمہ مدینہ کے
[illegible] قریب آ جاویں پس نازل ہوا انا نحن نحیی الموتی ونکتب ما قدموا وآثارہم الآیۃ
[illegible] لکھے جاتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تمہارے آثار قدم لکھے جاتے ہیں تب وہ لوگ اپنے محلہ سے
[illegible] اور دوسری روایت میں ہے کہ بنو سلمہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت
[illegible] دور ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی ونکتب ما قدموا وآثارہم یہ فضیلت سنکر وہ لوگ
[illegible] (رواہ البزار) شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ سورہ یس تو تمام و کمال مکیہ ہے حالانکہ ان روایات
[illegible] یہ آیت بنو سلمہ کے معاملہ میں نازل ہوئی پس حدیث مرفوع قرار دینا غریب ہے بلکہ اس بارہ میں
[illegible] ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خود بیان کیا کہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انصار کے محلات
[illegible] بعض نے چاہا کہ مسجد کے قریب آجاویں تو قولہ تعالے ونکتب ما قدموا وآثارہم۔ نازل ہوا پس
[illegible] اپنے دور محلوں میں بسے رہینگے (رواہ ابن جریر والطبرانی) مترجم کہتا ہے کہ یہ اثر ابن
[illegible] مرفوع ہے اور حق یہ ہے کہ حدیث میں کوئی غرابت نہیں ہے اور تحقیق اس کی مقدمہ میں اور جا بجا
[illegible] خلاصہ بیان یہ ہے کہ مکہ معظمہ میں ایک آیت نازل ہوئی جسکے مقدس معنی میں طرح طرح کے احکام
[illegible] کوئی واقعہ پیش آیا جسکا حکم اس آیت مکیہ میں موجود ہے تو اللہ تعالے نے مکرر اس آیت کو آنحضرت
[illegible] کے قلب مبارک پر نازل فرمایا یعنی کہ اس واقعہ کا حکم اس آیت میں ہے اور یہی معاملہ یہاں ہوا
[illegible] روایات کے صحیح ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ ہر دو قول میں سے تفسیر وہی قول اول ہے کہ انسان کے آثار
[illegible] نیک ہوں یا بد ہوں اور آثار خواہ اس نے زندگی میں نشان قدم سے کمائے ہوں کہ طاعت یا معصیت
[illegible] یا بعد موت کے اپنا نشان چھوڑنے سے پائے ہوں خواہ نیک طریقہ چھوڑا ہو یا بد طریقہ چھوڑا ہو۔ پھر شیخ ابن کثیر رح
[illegible] عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو لکھا کہ مدینہ میں ایک مسلمان نے انتقال فرمایا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
[illegible] فرمایا کہ کاش یہ جہاں پیدا ہوا تھا اسکے سواے دوسری جگہ انتقال کرتا تو ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی جب اپنے مقام تولد کے سواے دوسری جگہ مرتا ہے
[illegible] انقطاع اثر تک جنت سے ناپ دیا جاتا ہے (رواہ احمد والنسائی وابن ماجہ) مترجم کہتا ہے
[illegible] طاعت الٰہی میں گیا تھا اسکے آثار قدم کے شمار سے جنت میں جگہ ملتی ہے واللہ
[illegible] ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ جاتا تھا یعنی نماز کے واسطے
[illegible] انس رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا کہ ہم دونوں آہستہ آہستہ چلے پھر جب ہم
[illegible] رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلا جاتا تھا تو میں نے
[illegible] فرمایا کہ اے انس ہمکو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ آثار قدم لکھے جاتے ہیں (رواہ
[illegible] دل میں کچھ منافات نہیں ہے بلکہ آثار کی تفسیر جو قول دوم میں

آثار قدم سے بیان ہوئے یہ تنبیہ و دلیل ہے کہ جب یہ آثار قدم لکھے جاتے ہین تو جو [illegible]
اقتدا کیگئی ہے وہ اوسکے نامۂ اعمال مین لکھا جائیگا۔ ترجمہ کتاب کے [illegible]

ف۔ بعض اشارات عرائس مین ہے کہ قولہ تعالے وجعلنا من بین ایدیہم [illegible]
دیوار قہر ازلی ہے اور اب ان کے سامنے شقاوت ابدی کی دیوار ہے تو وہ صفت قہر مین [illegible]
شیخ ابن عطا رح نے کہا کہ ان دیوارون کے آثار ان پر ظاہر ہین چنانچہ سامنے کی [illegible]
جسم کا فانی ہونا نظر نہین آتا ہے اور اسی اندھے پن کی وجہ سے امیدون کی رسیان [illegible]
دوڑاتے ہین کہ گویا یہان ہمیشہ رہینگے اور پچھلی دیوار کی وجہ سے انکو اپنی گذشتہ عمر نہین سوجھتی ہے [illegible]
حتی کہ اُس پر کچھ ندامت نہین ہوتی اور اگلے گناہون سے استغفار نہین کرتے ہین۔ قولہ تعالے انما تنذر من اتبع الذکر [illegible]
انھین لوگون مین ظاہر ہوتا ہے جو اصحاب الذکر ہین حتی کہ نصیحت صادقہ سے اُنکے دلون مین تعظیم اجلال الٰہی [illegible]
وہی ہوتا ہے جو تابع سنت ہو پھر اپنے حال و وقت کو رائیگان نہ چھوڑے یہان تک کہ ذکر مین فنا ہو شیخ [illegible]
کہ ذاکرین کا افضل مرتبہ یہ ہے کہ جسکی یاد کرتا ہے اُسکے مشاہدہ مین ذکر بھول جاوے۔ (عس) یا محمد اللہ تعالے نے [illegible]
عرب پھر تمام جہان کو تہدید فرمائی کہ ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین کو رسول برحق بھیجا [illegible]
نہین لاتے ہین کوئی ان بدکارون کیطرف توجہ مت کرو اور اُنکے آثار ضلالت کی اقتدا مت کرو کیونکہ یہ لوگ غضب الٰہی [illegible]
مقہور و مخذول ہین اور دیوار ہائے قہری مین مخذول ہین یہ کبھی ایمان نہین لاوینگے اور اللہ تعالے نے اُنکے واسطے [illegible]
کفر و انکار و بدانجامی کی ایک مثل بیان فرمائی بقولہ تعالے

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ۝ إِذْ أَرْسَلْنَا
اور بیان کر واسطے انکے ایک مثال رہنے والے گانون کی جس وقت کہ آئے انکے پاس بھیجے ہوئے جب بھیجے ہم نے
إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُمْ مُرْسَلُونَ
طرف اُنکے دو پیغمبر پس جھٹلایا اُنھون نے ان دونون کو پس قوت دی ہمنے ساتھ پیغمبر تیسرے کے پس کہا انھون نے تحقیق ہم طرف تمہارے بھیجے گئے ہین
قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَمَا أَنْزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ
کہا انھون نے نہین ہو تم مگر آدمی مانند ہمارے اور نہین اتارا رحمٰن نے کچھ [illegible]
إِلَّا تَكْذِبُونَ ۝ قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ۝ وَمَا عَلَيْنَا
مگر جھوٹے کہا اُنھون نے پروردگار ہمارا جانتا ہے تحقیق ہم طرف تمہارے البتہ رسول ہین [illegible]
إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝
مگر پہنچا دینا پیغام ظاہر [illegible]

۔ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا۔ ان لوگون کے واسطے ایک مثل [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب فرماتا ہے کہ اے محمد [illegible]

Marfat.com

[illegible] عذاب مین گرفتار ہوئے اصحاب القریہ قریہ والے
[illegible] بیان کر اذ جاءھا المرسلون جبکہ اس قریہ مین بھیجے ہوئے
[illegible] نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان رسولون کو بھیجا تھا اور بعض نے کہا کہ عیسے علیہ السلام نے
[illegible] بھیجا تھا اور یہ تین رسول تھے مگر اس ترتیب سے بھیجے گئے کہ پہلے دو رسول بھیجے پھر تیسرا
اذ ارسلنا الیھم اثنین فکذبوھما فعززنا بثالث جبکہ بھیجے اس قریہ والون
[illegible] بھیجے پس لوگون نے انکو جھٹلایا پس ہمنے دونون کو تیسرے سے عزت دی ف یعنی پہلے اہل قریہ
[illegible] بھیجے گئے ان لوگون نے انکو جھوٹا بنایا تو اللہ تعالیٰ نے ان دونون کے ساتھ مین تیسرا رسول بھیجا جس سے ان
[illegible] جیسے موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام سے قوت دی تھی اور شاید یہ صورت ہوئی ہو کہ پہلے دونون
[illegible] ہاتھ پر معجزات ظاہر نہ فرمائے ہون یا اگر وہ عیسے علیہ السلام کے بھیجے ایلچی تھے تو ان دونون کے ہاتھ پر کرامات ظاہر
[illegible] پھر تیسرے سے انکو عزت دی یا یہ معنی کہ اسکے ہاتھ سے کرامات ظاہر فرمائین اور ظاہر یہ ہی کہ تینون رسولون کو یکجا جمع
[illegible] مین عزت ہو فقالوا انا الیکم مرسلون پس ان تینون رسولون نے کہا کہ ہم لوگ تمہاری
[illegible] بھیجے ہوئے ہین ف یعنی ہمکو اللہ تعالیٰ نے پیغام ہدایت دیکر تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ تم لوگ عذاب جہنم
[illegible] اور نعمت جنت مین داخل ہو جبکہ تم اس پیغام کو مانو جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ اتارا ہے۔ اور اگر یہ لوگ
حضرت عیسے علیہ السلام کیطرف سے بھیجے ہون تو معنی یہ ہون گے کہ تم اس کتاب پر ایمان لاؤ جو اللہ تعالیٰ نے عیسے علیہ
السلام پر نازل فرمائی ہے قالوا ما انتم الا بشر مثلنا اہل قریہ نے جواب دیا کہ تم کچھ نہین ہو سوائے
ہمارے مثل بشر کے ف ان کافرون کی مراد یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کا رسول کوئی بشر نہین ہو سکتا ہے اور تم تو ہماری مثل
بشر ہو وما انزل الرحمن من شیء اور اللہ تعالیٰ نے کچھ نہین اتارا ف جیسے یہود گمراہ کہتے کہ ما انزل اللہ
[illegible] کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بشر پر کچھ نہین اتارا ہے۔ پس ان کافرون کا خلاصہ جواب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا
رسول کوئی بشر نہین ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ نے کسی بشر پر کچھ نازل نہین فرمایا اور تم تو ہماری مثل بشر ہو تو تم رسول نہین ہو سکتے
[illegible] اور یہ جو تم وعدہ کرتے ہو یہ کتاب الٰہی نہین ہو سکتی ان انتم الا تکذبون کچھ نہین ہے مگر یہی کہ تم جھوٹ
[illegible] ف کیونکہ آخر ہم لوگ بھی بشر ہین اور تم سے زیادہ مال و دولت رکھتے ہین پھر اگر بشر ہی پر اللہ تعالیٰ
[illegible] نازل کرتا تو اسکے واسطے ہم لوگ زیادہ لائق تھے اور اگر اللہ تعالیٰ کو ایلچی ہی بھیجنا منظور ہوتا تو وہ کسی فرشتہ کو بھیجتا
[illegible] ہے کہ ان بدبختون نے اپنے آپ کو انبیاء علیہم السلام کے مثل قرار دیکر دنیا ملعونہ کا طوق پہنکر شرف
[illegible] رسولون سے زیادہ لائق بنایا اور چونکہ عقل سے محروم اور اور حواس سے اندھے بہرے گونگے تھے تو ان کے
[illegible] بلاغت کو کچھ بھی نہ دیکھا اور نہ سمجھا قالوا ربنا یعلم انا الیکم لمرسلون رسولون نے
[illegible] رب سبحانہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بیشک ہم لوگ تمہارے پاس اسکے بھیجے رسول ہین ف کیونکہ ان
[illegible] کوئی دلیل نہین دیسکتے تھے اور وہ معجزات ہین پس جب اللہ عزوجل نے اپنے پیغمبر کے ہاتھ

Marfat.com

معجزات دیے تو یہ انکے صدق کی دلیل ہے کیونکہ اللہ عزوجل نے اجسام صورت مین
نظر صرف ظاہری صورت پر ہے وہ باطنی نورانیت نبوت کو نہین پہچان سکتے
کو تنبیہ کی کہ اللہ تعالے ہماری رسالت کا شاہد ہے **وما علینا الا البلاغ**
نہین سوائے اسکے کہ ہم صاف صاف پیغام پہونچا دین **ف** پھر اگر تم
شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ محمد ابن اسحاق نے کہا کہ مجکو حضرت ابن عباس و کعب احبار
کہ یہ قریہ جسکی مثل بیان فرمائی گئی شہر انطاکیہ تھا **مترجم** کہتا ہے کہ انطاکیہ بلاد روم
واقع ہے اور بارہ میل اسکا دور ہے اور اسکی دیوار شہر پناہ کی اندر پانچ پہاڑ واقع ہین
ابن کثیر رح نے لکھا کہ بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ و عکرمہ و قتادہ و زہری نے بھی کہا کہ یہ قریہ انطاکیہ
ایک تردد ہے جسکو مین قصہ پورا ہونے کے بعد انشاء اللہ تعالے بیان کرون گا (ابن کثیر) اور قرطبی رح نے کہا
سب کا یہی قول ہے کہ وہ انطاکیہ تھا اور وہان کے بادشاہ کا نام انطیخس تھا اور وہ بت پرستی کرتا تھا کعب احبار
کہ تینون رسولون کا نام صادق و صدوق و شلوم تھا اور ابن جریر نے شعیب الجبائی سے روایت کی کہ اول دونون کا نام
و یوحنا تھا اور تیسری کا نام بولس تھا جو قریۂ انطاکیہ مین بھیجے گئے تھے اور وہب رح سے روایت ہے کہ اولین کا نام
تھا۔ **مترجم** کہتا ہے کہ ان کے نامون کی تحقیق سے کوئی خاص ضرورت متعلق نہین ہے اور سوای اہل کتاب کی روایات
ان کے نام معلوم ہونیکا کوئی طریقہ بھی نہین ہے لیکن اہل کتاب کی روایات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ واقعہ غریب ان لوگون
مین بھی معروف تھا۔ حضرت ابو العالیہ رح نے بیان کیا کہ ان تینون رسولون علیہم السلام نے اہل قریہ سے کہا کہ ہم تمکو تمہارے
رب عزوجل نے جسنے تمکو پیدا کیا ہے تمہارے پاس رسول کر کے بھیجا ہے وہ تمکو حکم فرماتا ہے کہ اسی وحدہ لاشریک کی عبادت
کرو۔ **قتادہ** رح نے زعم کیا کہ مسیح علیہ السلام نے ان لوگون کو انطاکیہ والون کے پاس اپنی طرف سے ایلچی بھیجا
خطیب رح نے سراج مین کہا کہ اگر یہ لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف سے ایلچی ہون تو بھی ثابت ہوا کہ
رسول کے ہوگئے اسیواسطے انھون نے اپنے آپ کو اللہ تعالے کیطرف سے ایلچی بیان کیا جیسے فقہ مین مسئلہ ہے کہ
اپنی طرف سے زید کو وکیل کیا پھر زید نے موافق اجازت موکل کے بکر کو وکیل کیا تو بکر بھی موکل ہی کیطرف سے ایک
حتی کہ وہ وکیل اول کے خارج کرنے سے خارج نہین ہوتا جبکہ اسکو اجازت نہ ہو۔ **مترجم** کہتا ہے کہ
یہ روایت مسلم نہ ہوگی جو قتادہ رحمہ اللہ تعالے نے اہل کتاب کی روایات سے نقل کی کیونکہ
رسول جو اہل قریہ کے جانب بھیجے گئے تھے انکو اللہ تعالے نے اپنی طرف سے رسول بھیجا تھا
نے ان سے کہا کہ تم لوگ ہمارے مثل بشر ہو، الحاصل اگر یہ لوگ از جانب عیسی علیہ السلام
کر سکتے تھے کیونکہ آدمی کیطرف سے آدمی کا ایلچی ہونا کسی کے نزدیک منکر نہین ہے بلکہ کافرون نے
بوجہ اس شیطانی شبہ کے انکار کیا کہ تم لوگ ہماری مثل بشر ہو کیونکہ رسول الٰہی ہونیکا دعوی کرتے
کہ خاص تمکو وحی کیگئی حالانکہ تم بھی بشر ہو اور ہم بھی بشر ہین پھر تمہاری طرح خود ہمکو کیون نہین

[illegible] بشر پیدا ہوئی ہین کیونکہ لطائف اسرار الٰہی عزوجل سمجھنے کی بالکل استعداد
[illegible] علیہم السلام کو اپنا مثل قرار دیا حالانکہ باطنی صفات و معرفت قلبی مین آسمان
[illegible] قالوا ابشر منا واحدا نتبعہ یعنی ان امتیون کے کفار نے یہی تکبر و تعجب کیا کہ کیا بشر ہوکر
[illegible] کہان ایسی جہالت اہل ایمان کے نزدیک تعجب انگیز ہے کیونکہ تحقیق
[illegible] کی دلالت کیواسطے خاص چند لوگ دانا و ہوشیار ہوتے ہین پس تعجب
[illegible] اپنے سے مثل آدمی کو سرپرہ کار جانتے ہین اور بغیر اسکی راہ کے خسارہ و نقصان اُٹھاتے
[illegible] بکمال مراد یعنی معرفت الٰہی عزوجل کیواسطے اپنے آپکو مستقل سمجھتے تھے پس یہ کیسی صریح جہالت
[illegible] قال اللہ تعالیٰ ولئن اطعتم بشرا مثلکم انکم اذا لخاسرون۔ یعنی کفار کہتے کہ اگر تم نے اپنے مثل آدمی کی اطاعت کی تو
[illegible] قالوا ابعث اللہ بشرا رسولا۔ کفار کہتے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے بشر کو رسول بھیجا ہے۔
[illegible] اہل قریہ نے بھی اپنے سابقین کفار کے مانند اللہ تعالیٰ کے رسولون سے یہی جھگڑا کیا اور طرح طرح کے الزام لگائے
اور اُنکو جھٹلایا کما قال تعالیٰ

قالوا انا تطیرنا بکم لئن لم تنتہوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم

[illegible] ہم بدشگون لیتے ہین تمہارا اگر نہ باز رہوگے تم البتہ سنگسار کرینگے ہم تمکو اور البتہ لگیگا تمکو ہمسے عذاب درد دینے والا

قالوا طائرکم معکم ائن ذکرتم بل انتم قوم مسرفون ۰

کہا اُنھون نے بدی تمہاری تمہارے ساتھ ہی کیا نصیحت دی جاتی ہو بلکہ تم ایک قوم حد سے نکلجانے والے ہو

[illegible] رسولون نے اہل قریہ کو آیات الٰہی سے اپنا صادق ہونا ظاہر کیا تو شیطانیت سے الزام لگائے **قالوا انا تطیرنا بکم** کہنے لگے کہ ہمکو تمہاری وجہ سے نحوست پہونچی **ف** اور یہ الزام انھین کافرون ہی خاص
[illegible] قوم صالح نے کہا اطیرنا بک وبمن معک۔ ہم نے تیرے سبب اور تیرے ساتھیون کے سبب سے نحوست پائی
[illegible] قوم فرعون کا حال تھا کما قال تعالیٰ وان تصبہم سیئۃ یطیروا بموسیٰ ومن معہ اگر فرعونیون کو کوئی برائی پہونچتی تو
[illegible] کی وجہ سے بدشگونی لیتے۔ اسیطرح اہل قریہ نے اپنی بدکاریون و کفر و انکار کو نہ دیکھا اور اپنی
[illegible] پر الزام لگایا کہ ہمکو تمہاری جہت سے نحوست پہونچی **لئن لم تنتہوا لنرجمنکم**
[illegible] **عذاب الیم** قسم ہے کہ اگر تم لوگ باز نہ رہوگے تو ہم تمکو سنگسار کرینگے اور ہماری طرف سے
[illegible] کافرون نے خود رائی سے یہ قسم کھائی اور خالق عزوجل نے اُن جاہلون کی قسم ہرگز
[illegible] سے پہلے ہلاک کردیئے گئے اہل روایت نے بیان کیا کہ کافرون نے جوان انبیا
[illegible] کیا تھا تو قول مقاتل رح یہ ہوا کہ جب اُن لوگون نے تکذیب کی تو تین
[illegible] علیہم السلام کو قسم کے ساتھ دھمکایا کہ ہم تمکو رجم کرین گے **قتادہ** رح نے
[illegible] **مجاہد** رح نے کہا کہ یعنی زبانی رجم کرینگے اور زبانی رجم یہ ہے کہ بزبان [illegible]

ابروریزی کرنا اور اسکے ساتھ ہی جسمانی سزا سے بھی ڈرایا کہ ہماری طرف سے [illegible]
انبیا نے کہا کہ تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے **ف** — یعنی تمہارا عمل [illegible] ساتھ
ابن منبہ۔ **مترجم** کہتا ہے کہ یہ تفسیر محقق ہے کیونکہ تحقیق یہ ہے کہ سعادت و نحوست [illegible]
ہوتی ہے یعنی انسان کی جیسی نیت اور جیسے افعال ہوتے ہیں ویسی کا نتیجہ اسکو دنیا و [illegible]
میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندو یہ تمہارے اعمال ہیں جنکو میں تمہارے واسطے [illegible]
صحیح مسلم اور واضح ہو کہ اہل حق میں سے بعضے بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے نیک اعمال کا [illegible]
واسطے ذخیرہ فرماتا ہے اور دنیا میں انکو قدر کفاف عطا فرماتا ہے اور یہ لوگ درحقیقت [illegible]
درجے کے لوگ ہیں اور ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہ سے بروایات صحیحہ ثابت ہوا کہ جب انکو [illegible]
تو وہ لوگ روتے اور اپنے حال پر خوف کرتے تھے کہ ایسا نہو کہ ہماری طیبات ہماری دنیا ہی کی زندگی میں ہمکو دیدی [illegible]
اور انہیں اہل حق میں سے اکثر ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال خیر کی برکت سے دنیا میں انکو فراغت کے ساتھ [illegible] عطا
فرماتا ہے کیونکہ انہیں اسقدر جوانمردی جو گروہ اول میں تھی موجود نہیں ہے حتی کہ اگر ان کو زیادہ تکلیف ہوتی تو ان کے حق میں
تزلزل کا خوف ہے اسیواسطے حدیث سعد رضی اللہ عنہ میں آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز ایک قوم کے
درمیان عطیات تقسیم فرمائے پھر اس قوم میں سے ایک شخص کو نہیں دیا حالانکہ وہ میرے نزدیک اس قوم میں سب سے بہتر تھا
تو میں نے ادب سے کھڑے ہو کر خفیہ عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ فلان شخص کیطرف کسو جہ سے توجہ نہیں فرماتے ہیں حالانکہ میں اسکو
مومن جانتا ہوں آپ نے فرمایا کہ یا یوں کہہ کہ مسلم جانتا ہوں پس میں تھوڑی دیر تک خاموش رہا پھر میرے دل میں اس
شخص کی حالت کا جوش ہوا تو میں نے کھڑے ہو کر خفیہ عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ فلان شخص کیطرف کسو جہ سے توجہ نہیں [illegible]
ہیں حالانکہ میں اسکو مومن جانتا ہوں اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وہی جواب دیا پھر تیسری [illegible]
جرأت کر کے اسیطرح ادب سے عرض کیا اور مانند اول کے جواب دیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
میں ایک بہتر شخص کو عطیہ سے محروم چھوڑتا ہوں اور جو اسکے کمتر ہے اسکو دیتا ہوں تاکہ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اسکو
منہ جہنم میں ڈالے والحدیث فی صحیح البخاری اور اسکے معنی یہ ہیں کہ جس شخص کے قلب کو میں اچھی [illegible]
ہوں تو اسکو نہیں دیتا ہوں جبکہ مال عطیہ تھوڑا ہوتا ہے کیونکہ وہ ہر حال میں ثابت قدم رہیگا اور [illegible]
وشکر میں اسکو درجۂ عالی عطا ہوگا بخلاف کمزور شخص کے جسکی نسبت یہ خطرہ ہے کہ اگر مال عطیہ [illegible]
ہو کر برگشتہ ہو جاوے جسکی وجہ سے جہنم میں ڈالا جاوے اور یہیں سے معلوم ہوا کہ کسی چیز [illegible]
کے اعمال وافعال ایسے ہوتے ہیں کہ وہی باعث نحوست ہو جاتے ہیں اسیواسطے انبیا [illegible]
تنبیہ فرمائی کہ تم لوگ جہالت سے ہماری طرف سے نحوست سمجھتے ہو حالانکہ [illegible]
کوئی دلیل بھی قائم نہیں ہے بلکہ محض وہم ہی وہم ہے اور نحوست حقیقۃً وہ خود [illegible]
کہ تم اللہ تعالیٰ کے رسولوں سے کفر کرتے ہو بلکہ یہی تمہاری نحوست ہے [illegible]

Marfat.com

... کو اپنے نصیحت قبول کرنیکے بدی کا قصد کیا یعنی جب ہم نے تمکو اللہ تعالےٰ
... کی اور تمھارے حق مین خالص خیرخواہی چاہی تو کیا اس خیرخواہی و احسان کا عوض یہی ہے
... نام لگایا اور گالی گلوچ و مار پیٹ سے دھمکایا - ہرگز نہین **بل انتم قوم مسرفون**
... جو اپنی بدکاریون مین حد سے گذر گئے ہین کیونکہ اللہ تعالےٰ نے تمکو پیدا کیا اور تم پر
... سلطنت و آل و اولاد سے اسقدر وافر نعمتین عطا فرمائین جسکا شکرانہ یہ تھا کہ اپنے رب عزوجل کی
... ہوتے پھر اگر نعمتون مین ڈوب کر تم پر غفلت چھا گئی تھی تو اللہ تعالےٰ نے تم پر یہ نعمت فرمائی کہ بغیر غور کے
... والے انبیاء علیہم السلام بھیجے جو کسیطرح تم سے کچھ اجرت نہین چاہتے ہین اور تمھاری دنیاوی نعمتون
... مین کرتے بلکہ خالص اللہ تعالےٰ کے واسطے تمھاری خیرخواہی چاہتے ہین بلکہ غور سے دیکھو تو تمھارے حق مین ایسی
... تمکو جو چندروزہ زندگی کے دائمی ملک نعمت مین لیے جاتے ہین جسکی ایک بالشت جگہ کے مقابلہ مین تمھاری سب
... تمام دنیا و اسکی دولت محض ہیچ ہے پس تمکو باوجود ان سب نعمتون کے جو چندروز مین تم سے چھوٹنے والی ہین تمکو حقیقی
... مین پہونچاتی ہین پھر تم اُن کے مقابلہ مین ایسی سخت بدکاری و بدی پر آمادہ ہو پس خود غور کرو کہ تم کسقدر حد سے گذری
... بالجملہ ان کافرون نے نمانا اور ان انبیاء علیہم السلام کے قتل پر آمادہ ہوئے اور روایت ہے کہ ایک شخص حبیب
... پر خفیہ ایمان لایا تھا وہ اس حالت مین اپنی قوم کی خیرخواہی پر آمادہ ہوا کیونکہ اُسنے دیکھا کہ جب قوم اس حد تک
... مین بڑھ چلی کہ انبیاء علیہم السلام کے قتل پر آمادہ ہے تو ضرور ہوا کہ اب اُنپر عذاب نازل ہوگا پس اُسنے خیرخواہی مین جان دی

قال اللہ تعالےٰ

وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَى قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ

کنارے دور اس شہر کے سے ایک مرد دوڑتا ہوا کہا اے قوم میری پیروی کرو بھیجے گیون کی

اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُهْتَدُونَ ۝

پیروی کرو اس شخص کی کہ نہین مانگتا تمسے مزدوری اور وہ راہ پایا ہوا ہے

... اسحاق نے بیان کیا کہ مجھے بذریعہ راویون کے حضرت ابن عباسؓ و کعب احبارؓ و ... سے روایت پہونچی
... ان قریہ کافرون نے قصد کر لیا کہ ان رسولون کو قتل کردین کیونکہ شیطان نے اُنکے اوہام مین بھر دیا تھا کہ تمپر انھین
... سے یہ نحوست آئی ہے پس شیطان نے اُن کافرون مین اپنی وحی خبیث خوب القا کی اور ان خبیثون کو قتل
... آمادہ کیا تو اس قریہ کے انتہا پر ایک مرد پاکباز مومن رہتا تھا وہ انبیاء اللہ علیہم السلام کی نصرت کے
... خواہی کے لیے اپنی جان پر کھیل گیا - قال تعالےٰ - **وجاء من اقصی المدینۃ**
... شہر سے ایک مرد دوڑتا ہوا آیا ف ـــ مفسرین نے اگلے تاریخ والون سے نقل کیا
... ابن عباسؓ و کعب و وہب سے مروی ہے اور یہ شخص ریسمان بٹا کرتا تھا اور اسکے جسم مین بیماری جذام کی
... تعالےٰ نے اسکو ... سلیم و قلب مستقیم عطا کیا تھا اور یہ شخص صدقہ بہت کیا کرتا تھا اور اسکا معمولی

Marfat.com

طریقہ یہ تھا کہ اپنی آدھی کمائی صدقہ کر دیا کرتا تھا ابو مجلز سے روایت ہے [illegible]
کوتاہ قد تھا اور عمر بن الحکم نے بیان کیا کہ وہ موچی کا کام کرتا تھا اور قتادہ رحمہ اللہ [illegible]
عبادت کیا کرتا تھا — مترجم کہتا ہے کہ ان روایات مین تنبیہ لطیف ہی کہ جسم انسانی [illegible]
کافر بدکار جسم مین خوبصورت اور پیشہ مین شریف ورئیس بلکہ بادشاہ ہوتے ہین حالانکہ [illegible]
خبیث سیاہ قبیح نجس ہوتے ہین اِسیواسطے حدیث مین آیا ہے کہ اللہ تعالے تمھاری شکلون [illegible]
تمھاری دلون وعملون کو دیکھتا ہے کما رواہ مسلم فی صحیحہ چنانچہ اُس شخص کو دیکھو کہ پیشہ مین [illegible]
حتی کہ بدصورتی پر جذام پھیل گیا تھا مگر باطن مین وہ آفتاب سے بڑھکر منور وخوبصورت تھا کہ اُسکا [illegible]
اور وُہی اُسکے ساتھ باقی رہنے والے ہین اور یہ جسم تو مرنے کے بعد سڑ کر گندیدہ ہو جاتا ہے خواہ وہ [illegible]
تھا یا مریض جذام و بدصورت تھا پس اِسپر ناز کرنا بیکار ہے مگر جاہلون وکافرون کا اِسی پر دار مدار ہے یہ لوگ [illegible]
کہ مرکر زمین کو عفونت سے سڑاوین اور آخر جہنم مین آتش سوزان سے جلاوین بخلاف صالحین بندگان [illegible]
نہین کرتے بلکہ اعمال پاکیزہ سے روح کی آرائش کرتے ہین جیسے یہ شخص تھا کہ جب اُسنے کفار اہل قریہ [illegible]
واسطے دوڑتا ہوا آیا اور قوم کی خیر خواہی مین بھی کچھ دریغ نہ فرمایا **قال یا قوم اتبعوا المرسلین** [illegible]
تم لوگ اُن بھیجے ہوئے رسولون کی اِتّباع کرو **ف** — جو اللہ تعالے کیطرف سے تمھاری [illegible]
اور تمکو صدق وعفاف وصلۂ رحم ومکارم اخلاق وپاکیزہ وصاف وحسن طاعت وتوحید خالق [illegible]
سے کرتے ہین **اتبعوا من لا یسئلکم اجرا** — تم لوگ ایسے شخص کی پیروی کرو جو تمسے کچھ بھی اجرت نہین مانگتا
ف — یعنی پیغمبران مذکور علیہم السلام جو اداے رسالت پر تم سے دنیاوی اجرت نہین چاہتے [illegible]
غرض یہی مال ہے بلکہ غور کرو کہ اگر آخرت حق نہوتی تو یہ لوگ کیون ایسی محنت ومشقت اُٹھاتے اور دنیا چھوڑتے [illegible]
دنیا کی لیاقت حاصل ہے۔ **وهم مهتدون** — حالانکہ یہ لوگ خود راہ یافتہ ہین **ف** — [illegible]
ہین اور حقانی عالم کامل ہین کہ انکے تعلیم یافتہ اُمتی عالم اجل کہلاتے ہین اور خود بھی خطا نہین کرتے [illegible]
کوئی عذر نہین ہے اور مجھے کیا دیکھتے ہو مین تو امر حق کو پہچان گیا اور جو بات مین نے اپنے واسطے پسند کی [illegible]
اور مین نے جو کرامت پائی وہی تمھارے لیے چاہتا ہون **بحمد اللہ** پارہ ۲۲ تمام ہوا [illegible]
اعبد سے شروع ہے

Marfat.com

فتح القدیر [illegible] کمال الدین بن الہمام [illegible]
مستند و باعظمت شرح مشہور و معروف [illegible]
آخر مین تکملہء زین الدین آفندی کی کامل [illegible]
مجلد ضخیم جدید الطبع۔

ہدایہ - حاشیہ جدید نہایت عمدہ زوائد
و فوائد بہ تحشی مولانا محمد حسن سنبھلی مرحوم ہر چہار
جلد کامل دو مجلدات مین بشرح ذیل۔
۱۔ جلدین اولین عبادات۔
۲۔ جلدین آخرین معاملات۔

فتاوائے عالمگیری - ہر چہار جلد کامل در [illegible]

ہدایہ مع شرح الکفایہ - از سید جلال الدین
کرلانی بہت معروف و مستند متداول چار جلد
مین اس شرح ہدایہ پر حاشیے بہت مستند
لکھے گئے ہین بہ تفصیل ذیل۔
ایضاً جلد اول و ثانی تا آخر کتاب النکاح۔
ایضاً جلد سوم و چہارم تا آخر کتاب۔

فتاوی قاضیخان مع سراجیہ - از امام
قاضی حسن بن منصور قاضی خان مستند معتمد
معروف متداول دو مجلد کامل۔

شرح وقایہ - از امام صدر الشریعۃ جلی قلم
مع کامل حاشیہ ذخیرۃ العقبی یوسف ابن جنید
چلپی داخل درس تقطیع کلان خوشخط و صحیح۔

شرح وقایہ خرد - مع دائرہ ہندیہ متوسط قلم۔

ذخیرۃ العقبی - حاشیہ شرح وقایہ از یوسف
بن جنید چلپی متداول معروف۔

اشباہ والنظائر - مع شرح حموی معروف
مستند متداول۔

[illegible]
جلد [illegible] مستند معروف متداول [illegible]
(۱) جلدین اولین عبا[illegible]
(۲) جلدین آخرین معا[illegible]

مختصر وقایہ محشی - از امام [illegible]
درسی متداول۔

عمدۃ البضاعۃ - فی مسائل الرضاع [illegible]
مولوی تراب علی مرحوم۔

قدوری محشی - تالیف امام ابو الحس[illegible]
درسی متداول۔

اخلاق و تصوف اردو

جامع الاخلاق - ترجمہ اخلاق جلالی [illegible]

تہذیب النفوس - از سید فخر الدین [illegible]

باب دانش - مؤلفہ مولوی محمد کریم بخش [illegible]

اوقات عزیزی - از سید غلام حیدر [illegible]

ترجمہ عوارف المعارف - کامل [illegible]
مین ترجمہ مولانا ابو الحسن فرید آبادی [illegible]

خزینہ دانش - ہوشمندی کی [illegible]
محمد کریم بخش۔

[illegible]

الکتاب والحکمة ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون

...فیض سبحانی مجموعہ معارف وحقائق ذخیرہ اسرار و دقائق جس میں تفسیر شیخ امام عماد الدین ابو الفدا اسمٰعیل بن عمر
...و تفسیر امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری وغیرہ اکابر کے فوائد کے ساتھ ... بہت سے فوائد القرآن کی رعایت کی گئی ہے تمام دین ایمان

الموسوم بہ

تفسیر مواہب الرحمن

المشتہر بہ

جامع البیان

مصنفہ

...جامع الفنون الفرعیة والاصلیة قاطع شبہات الملحدین دافع مکائد المعاندین حاوی الفضائل والفواضل ...
...مولانا مولوی سید امیر علی صاحب مترجم فتاوی الہندیہ مترجمہ عالمگیری و عین الہدایہ دام ظلہ العالی ...

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحسن و خوبی چھپی

Marfat.com

ومالی لا اعبد الذی

اور مجکو کیاہے کہ مین بندگی نکرون اوسکی جسنے

ترجعون ۝ أأتخذ من دونه آلهة إن يردن الرحمن بضر لا تغن

کی طرف پھر جاؤگے بھلا مین پکڑون اسکے سواے اور ونکو پوجنا کہ اگر مجھ پر چاہے رحمن تکلیف کچھ کام نہ آوے

عني شفاعتهم شيئا ولا ينقذون ۝ إني إذا لفي ضلال مبين ۝ إني آمنت بربكم فاسمعون ۝

سفارش اور نہ وہ مجکو چھڑاوین تو تو مین بھٹکا رہون صریح مین یقین لایا تمہارے رب پر مجھسے سن لو

مین نے قوم کے سامنے اپنے نفس کو خطاب کیا اور کہا وَمَالِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي اور مجھے کیاہے کہ مین ایسے پاک عزوجل

کی عبادت نہ کرون جسنے مجھے پیدا کیاہے ف تو اسیکا خالص مجھپر حق ہے اور مین اور تم دونون یکسان ہین کیونکہ جسنے مجکو پیدا کیا

اسی نے تمکو پیدا کیا پھر تمکو کیا ہواہے کہ تم اپنے خالق عزوجل کی توحید نہین کرتے ہو جیسے مین اسکی عبادت کرتا ہون -

وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ حالانکہ تم اوسی خالق عزوجل ہی کی طرف لوٹائے جاؤگے ف جب مروگے اور دار آخرت مین اجاؤگے

اور یہ یقینی ہے تو لوٹایا جانا بھی یقینی ہے پھر کسطرح پھٹکارے ہوسے منھ سے اپنے خالق عزوجل کے سامنے یہ عذر کروگے کہ

پتھر وغیرہ کی مورتین یا شل اپنے مخلوق صورتین اپنے ناپاک وہم سے چھانٹ کر اپنے واسطے معبود بنالئے ہین پھر ... ان

کی سزا پاؤگے اور مین جب اپنے رب عزوجل کے فضل ہدایت سے اوسکی پاک ذات سبحانہ وتعالی کو اسکے کمال صفات

کے ساتھ پہچان گیا ہون تو پھر بھلا شیطان وغیرہ مجھسے کیونکر یہ امید رکھتاہے کہ مین ان مخلوق صورتون یا مٹی کی مورتون کو

اپنے واسطے اللہ یا معبود بناؤن اور معاذ اللہ کہ یہ ایمان چھوڑدون کہ خالق عزوجل اپنی مخلوقات پر قاہر ہے اور اُسکے قبضہ قدرت

مین ذرہ ذرہ مسخر ہے اور وہی ہر طرح انمین تصرف پر قادر ہے اور کوئی ذرہ خود مختار ہوکر اوسکے قبضہ سے باہر نہین ہے معاذ اللہ تعالی

ان باتون کو چھوڑ کر یہ شرک کفر نہین کرونگا أَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِ آلِهَةً کیا بھلا مین سواے خالق عزوجل کے اور ونکو اللہ بناؤن

اور انکی عبادت کرون اور انسے منتین مانگون اور انکے خوف سے ڈرون حالانکہ وہ خود ایک ذرہ جنبش نہین کرسکتے کیونکہ

قدرت الٰہی مین مسخر ہین إِن يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ اگر خالق الرحمن عزوجل میرے حق مین کسی ضرر کو چاہے ف

تو بھلا ان بناوٹی ہوسے الٰہہ سے میرا کیا کام نکلیگا بلکہ ہرگز کچھ کام نہین نکل سکتا چنانچہ بیان کیا لَّا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ

شَيْئًا وَلَا يُنقِذُونِ میرے حق مین انکی سفارش کچھ بھی کشایش نکریگی اور نہ یہ لوگ مجھکو چھوڑا سکتے ہین ف

حالانکہ ایک ذرہ اپنی ذات کے واسطے جنبش کرسکین تو بھلا مجھے کہان سے چھڑاوین گے پھر اگر شیطان

کہے کہ یہ لوگ سفارش کرینگے اور انکی سفارش دعا خواہ مخواہ قبول ہوگی تو یہ بھی محض جہالت ہے تو ایسا جاہل

سمجھ جاوے کہ انکو دعا کرنے وغیرہ کے تصرف کا خود اختیار ہے حالانکہ ابھی تو یہ معرفت بیان ہوچکی کہ ایک ذرہ

... کرلیا جاوے کہ یہ دعا و سفارش کی جنبش ہوسکتی ہے تو بھی عظمت وجلال الٰہی عزوجل کے سامنے

Marfat.com

بغیر اجازت کے کسیکو بولنے کی مجال نہین ہے بھلا جہان انبیاء اولو العزم ...
ہین ہان ان صورتون مٹی کی مورتون کا کون شمار ہے پس معلوم ہوا کہ اونکو فرشتے ...
تو بھلا مین ان مورتون کو جنکو تم نے اللہ بنایا ہے کیون جھوٹا اللہ بناؤن کیا معرفت الٰہی عزوجل ...
لے ایمانی ہے اِنّیٓ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اگر ایسا کرون تو مین صریح گمراہی مین پڑ جاؤن ف ...
کیسے صریح گمراہ ہوا اور اس دنیا ملعونہ کی چاہ مین نعمت ایمان و معرفت رضوان کو در بدر کھوتے پھرتے اور ...
جاؤ گے ابھی وقت فرصت ہے ان انبیاء علیہم السلام کی بات مانو اور میری نصیحت کو گران نجانو مین تمہارا صریح خیر خواہ ...
اٰمَنْتُ بِرَبِّکُمْ فَاسْمَعُوْنِ - مین تمہارے رب عزوجل پر ایمان لایا ہون تم میری بات سنو ف یعنی ...
تم نے کفر کیا حالانکہ اوسی نے تمکو پیدا کیا ہے تو تمہاری طرح مین کفر نہین کرتا بلکہ مین اسی پر ایمان لایا ہون یہی تفسیر ابن اسحاق ...
ابن عباس رضی اللہ عنہ و کعب و وہب سے روایت کی کہ اس مرد صالح نے اپنی قوم سے یہ خطاب کیا تھا کہ مین تمہارے رب عزوجل
ایمان لایا تم میری بات سنو - ابن جریر نے کہا کہ دیگر ائمہ مفسرین نے کہا کہ یہ اس نے انبیاء علیہم السلام سے عرض کیا کہ آپ لوگ
قول کو سن لیجئے اور حق سبحانہ تعالیٰ کے یہان میرے گواہ رہئے کہ مین آپکے رب عزوجل پر ایمان لایا اور آپکا فرمان بردار ہوا ہون
ابن کثیر نے کہا کہ یہی معنی زیادہ واضح ہین - ابن اسحاق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ و کعب و وہب سے نقل کیا کہ جب اس مرد
صالح نے اپنا کلام نصیحت التیام اس انجام تک پہونچایا تو اہل قریہ کفار بدکار ایکبارگی اوسپر ٹوٹ پڑے - قتادہ نے کہا کہ پتھرون سے
مارنا شروع کیا اور اس حالت مین بھی وہ یہی کہے جاتا تھا اور دعا کرتا تھا کہ الٰہی میری اس قوم کو ہدایت دیدے کہ یہ لوگ کچھ نہین جانتے ہین
اگرچہ قوم بدکار نے اسکو یہانتک مارا کہ آخر اوسکے سر کے دو ٹکڑے کر دیے اور وہ شہید ہو گیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (ابن کثیر) بعض
کہا کہ جب اوس نے توحید الٰہی عزوجل بیان کی اور شرک کی مذمت کی تو قوم نے اسکے قتل کا قصد کیا پس اس حالت مین اس نے
ظاہر کرنے کے واسطے کہا کہ انی امنت بربکم فاسمعون گویا اس نے ظاہر کیا کہ مجھے اپنے رب عزوجل
معاملہ مین قتل ہو جانے کی کچھ پروا نہین ہے - بعض نے کہا کہ لوگون نے اسکو لاتون سے کچل ڈالا اور حسن سے روایت ہے کہ آگ
کے ذریعہ سے قتل کر کے دیوار شہر پناہ پر لٹکایا یہانتک کہ اوسی جگہ دفن کیا گیا - ثعلبی نے نقل کیا کہ انطاکیہ مین اسکی
معروف ہے - مترجم کہتا ہے کہ یہ قول اس بنا پر ہے کہ یہ شخص وہی حبیب النجار ہے کہ جو عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لایا تھا حالانکہ مترجم نے
مین اشارہ کیا کہ اس قول مین تردد ہے اور بعض نے کہا کہ انھون نے اسکو آرہ سے چیر ڈالا اور بعض نے کہا کہ اسکو قتل کرنے
نہین پایا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسکو آسمان پر اٹھا لیا اور وہ جنت مین ہے اور خطیب اور قرطبی وغیرہ نے نقل کیا کہ یہ شخص ...
علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا حالانکہ وہ چھ سو برس پہلے تھا جیسے حمیر کا بادشاہ تبع اور ورقہ بن نوفل وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ ...
تھے اور سوائے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرا کوئی پیغمبر ایسا نہین گذرا جسپر اسکے ظہور سے پہلے کوئی ایمان لایا ...
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے ظہور سے پہلے بہت لوگ ایمان لائے ہین - مترجم کہتا ہے کہ ...
تھی جیسا کہ بعض علماء نے نقل کیا ہے اور جیسے بنی اسرائیل زمانہ فرعون مین حضرت موسیٰ علیہ السلام ...
کی تصریح کے ساتھ نام و صفت کا بیان کسی دوسرے پیغمبر کیواسطے نہین تھا فافہم واللہ تعالیٰ اعلم

Marfat.com

[illegible] عیسی علیہم السلام کے درمیان ایکہزار نوسو برس کا فاصلہ تھا لیکن اس مدت مین کوئی زمانہ
[illegible] پیغمبر ہو یا احکام شریعت بوجہ فترت کے مٹ جادین اور حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفی
[illegible] کے درمیان [illegible] سال کا فاصلہ ہے اور اس مدت کے اندر بعد عیسی علیہ السلام کے اول مین تین انبیاء علیہم السلام
[illegible] جنکا ذکر اس آیت مین موجود ہے پھر اوسکے بعد چارسو چونتیس برس تک ایسا زمانہ رہا کہ اس درمیان مین کوئی پیغمبر
[illegible] ابن سعد و ابن عساکر۔ اور اسی مدت کو زمانہ فترت کہتے ہین کیونکہ شریعت موسی علیہ السلام تو شریعت عیسی علیہ السلام
[illegible] منسوخ ہو چکی تھی پھر نصرانیون نے شریعت عیسی علیہ السلام کو بالکل بگاڑ کر شرک و کفر کردیا اور یہودیون نے بھی اوسکی مخالفت و عداوت
[illegible] توحید کو شرک سے خلط کردیا۔ مترجم کہتا ہے کہ مشہور قول یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام و محمد مصطفی علیہ السلام کے درمیان مین کوئی
پیغمبر نہین ہوا اور یہی قول صحیح ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسی بن مریم کے ساتھ مین مین اولی ہون کیونکہ میرے
اور انکے درمیان کوئی پیغمبر نہین ہے کما فی صحیح البخاری وغیرہ لطیفہ خطیب نے لکھا کہ قولہ أأتخذ من دونه آلهة
یعنے اوس مرد مومن نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا اللہ تعالے کے سوائے دوسرونکو مین اللہ بناؤن اس قول مین کمال لطافت یہ ہے کہ
اول اس نے یہ بیان کیا کہ مین اس رب عزوجل کی عبادت کرتا ہون جسکی شان یہ ہے کہ اس نے مجھے پیدا کیا تو وہی سبکا پیدا کرنے
والا ہے پھر اوس نے ظاہر کیا کہ سوائے اوس کے کیسکی عبادت جائز نہین ہے کیونکہ سوائے اسکے جو چیز ہے وہ اوسی کی مخلوق و محتاج
حادث ہے پھر کہا کہ کیا اوسکے سوائے کیسکو معبود بناؤن تو لطافت کے ساتھ اظہار کیا کہ سوائے اللہ تعالے کے جس کیسکو معبود بنایا گیا
وہ صرف بنایا ہوا ہے حالانکہ بنایا ہوا معبود نہین ہو سکتا ہے کیونکہ وہ اصل مین مخلوق عاجز ہوگا اسیواسطے آیندہ اونکی آلہہ کی عاجزی بیان
فرمائی پھر آخر مین کہا کہ انی آمنت بربکم یعنے مین تمہارے رب پر ایمان لایا حالانکہ پہلے کہا تھا کہ مین اوس پاک
عزوجل کی عبادت کرتا ہون جس نے مجھے پیدا کیا پس اس سے قوم کو تنبیہ فرمائی کہ میرا پیدا کرنے والا وہی تمہارا پیدا کرنے والا ہے اور
یون نہین کہا کہ مین اپنے رب پر ایمان لایا کیونکہ اوسکی قوم کافر بھی یہی کہتی تھی کہ ہم اپنے رب پر ایمان لائے حالانکہ وہ مشرک
تھے کہ مخلوق کو اپنا رب بناتے تھے ف فی اشارات العرائس قولہ تعالے ومالی لا اعبد الذی فطرنی الآیہ واضح ہو
کہ اس نے یون نہین کہا کہ مین اپنے رب عزوجل کی عبادت کرتا ہون جس نے مجھے معرفت عطا فرمائی بلکہ یون کہا کہ جس نے مجھے
پیدا کیا تو اوس مین نکتہ یہ ہے کہ عبودیت ممزوج بفطرت ہے کیونکہ مخلوق کی شان یہ ہے کہ خالق کیواسطے عابد ہو اور رہا ایمان و
معرفت تو وہ اس فطرت سے بالاتر ہے کیونکہ فطرت گویا آئینہ بے تصویر یا لوح بے نقش ہے کہ سوائے رنگ توحید کے اوسمین ابھی
تک کوئی رنگ دیگر نہین ہوتا ہے حتی کہ اعتقاد معرفت بھی ابھی تک اس لوح مین منقش نہین ہوا کیا نہین دیکھتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل مولود یولد علی الفطرة یعنے ہر بچہ فطرت اللہ پر پیدا ہوتا ہے پس اوسکے واسطے فطرت تو ثابت ہوئی لیکن معرفت
ابھی تک نہین ہے کیونکہ اسکے بعد فرمایا فابواه یهودانه او یمجسانه او ینصرانه یعنے پھر اوس بچہ کو اسکے والدین یہودی یا مجوسی یا نصرانی بناتے
ہین یعنے اسکے والدین جس حالت پر ہوتے ہین وہی اعتقاد اپنے بچہ کے لوح دل پر نقش کرتے ہین تو ظاہر ہوا کہ فطرت کی حالت مین معرفت ممزوج
نہ تھی کیونکہ اگر معرفت موجود ہوتی تو پھر یہودیہ یا مجوسیہ بنانیکی کوئی معنے نہ تھے پس معلوم ہوا کہ معرفت بعد اس مرتبہ کے بدون ذریعہ و سبب و علت
کے [illegible] واسطے حاصل ہوتی ہے کہ خالق عزوجل اپنی صفات جلال و جمال سے اوسکے آئینہ دل پر کشف فرمائے اور یہ بات کسیکے حاصل

صدیقی کتبخانہ [illegible] لاہور

Marfat.com

کرنے وغیرہ کے فعل اختیاری سے نہین حاصل ہوسکتی لہذا اللہ تعالی نے فرمایا ولقد آتینا ابراہیم [illegible]
عطا فرمائی پس یہ عطیہ وموہبت آلہی عزوجل ہے کہ اس مین انبیا علیہم السلام صرف مذکر ویاد دلانے [illegible]

انما تنذر من اتبع الذکر وخشی الرحمن بالغیب الایہ اور قولہ تعالی ما کان لنفس ان تؤمن الا باذن اللہ [illegible]
نے شرح صحیح البخاری مین توضیح تحقیق سے بیان کیا ہے۔ واللہ تعالی ہو الموفق۔ القصہ قوم کفار نے [illegible]

قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۖ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ۝ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ [illegible]

حکم ہوا کہ چلا جا بہشت مین بولا کسیطرح میری قوم معلوم کرین کہ بخشا مجکو میرے رب نے اور کیا مجکو عزت والون [illegible]

وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ مِنَ السَّمَاءِ

اور اتاری نہین ہم نے اوسکی قوم پر اوس کے پیچھے کوئی فوج آسمان سے

وَمَا كُنَّا مُنْزِلِينَ ۝ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ۝

اور ہم اتار انہین کرنے یہی تھی ایک چنگھاڑ پھر تبھی سب بجھ رہے

جب اوس مرد صالح نے اللہ تعالی کے واسطے بدون تعلق اپنے نفس کے اپنی قوم کو نصیحت کی اور ان بدبختون نے اسکو شہید کر ڈالا تو اللہ تعالی نے اوسکو اس دنیاے فانی دار بلا ومحنت سے نجات دی اور اپنی دار کرامت مین لیلیا **قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ** اس شخص سے کہا گیا کہ جنت مین داخل ہو **ف** کیونکہ وہ شہید ہو گیا تھا جو آخرت مین زندہ رہتے ہین تو فورًا وہ اس جسم بیمار سے نجات پاتی ہی اللہ تعالی کیطرف سے بذریعہ ملائکہ کے بشارت دیا گیا کہ جنت مین داخل ہو۔ محمد ابن اسحاق نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اس مرد صالح کی قوم کفار نے اوسکی خیرخواہی کے عوض اوسکو پیرون سے وندڈالا یہانتک کہ اسکی آنتین نکل پڑین اور اللہ نے اوسکو بشارت دی کہ جنت مین آ۔ پس وہ جنت مین چلا گیا اور وہان رزق جمیل پاتا ہے اور اللہ تعالے نے دنیاوی بیماری ودرد وغم [illegible] اسکو بالکل نجات دی۔ مجاہد نے کہا کہ یہ کرامت اسوجہ سے فی الحال اسکو حاصل ہوئی کہ وہ راہ آلہی مین شہید ہوا۔ پھر جب اوس نے آخرت مین یہ کرامت دیکھی تو وہان بھی اپنی قوم کی خیرخواہی مین دریغ نہ فرمایا بلکہ **قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ** ۔کہا کہ اے کاش میری قوم کو یہ سب معلوم ہوجاتا کہ جو مجھے میرے رب عزوجل نے میری مغفرت فرمائی اور مجھے بزرگ لوگو نمین کر دیا **ف** قتادہ نے کہا کہ واللہ یہان بھی اس نے تمنا کی کہ کاش اوسکی قوم کو یہ کرامت عظیمہ وہجوم برکات کریمہ معلوم ہوجاتی یہی مومن کی شان ہے اور تو مومن کو کبھی خائن نہین پاویگا بلکہ جب پاویگا تو خیرخواہ پاویگا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس شخص نے زندگی مین بھی اپنی قوم کی خیرخواہی کی کہ تم لوگ رسولون کی تابعداری کرو اور موت کے بعد بھی خیرخواہی چاہی کہ کاش انکو اس منزلت کرامت سے آگاہی ہوجاتی (رواہ ابن ابی حاتم) ابو مجلز نے کہا کہ اس نے چاہا کہ اوس کی قوم کو یہ بات معلوم ہوجاتی کہ مجکو اپنے رب عزوجل پر ایمان لانے اور اسکے رسولون کی تصدیق کرنے سے یہ عزت حاصل ہوئی ہے تاکہ وہ لوگ بھی صدق دل سے بسر وچشم انبیا علیہم السلام کی اتباع کرتے اللہ تعالی [illegible] کہ بیشک اوس نے اپنی قوم کی ہدایت وخیرخواہی چاہی۔ مترجم کہتا ہے کہ ہم لوگو نکو اوس سے نصیحت حاصل [illegible] اہل اسلام کی خیرخواہی چاہین اور باہمی نفاق وعداوت کی بدانجامی سے پرہیز کرین کیا ہم لوگ [illegible]

Marfat.com

[illegible] خیرخواہی چاہی تھی پھر لوگ تو اہل اسلام کی خیرخواہی چاہتے ہین اور حدیث مین النصح لکل مسلم یعنے
[illegible] ہے کما فی الصحیح اور عبدالملک بن عمیر سے مرسل روایت ہے کہ عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ نے
[illegible] کیا کہ یارسول اللہ آپ مجکو میری قوم پر بھیجین تاکہ مین انکو اسلام کی دعوت کرون آنحضرت صلی اللہ
[illegible] خوف ہے کہ وہ تجکو قتل کرین گے عروہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اگر وہ مجکو سوتا پاوین تو نہ جگاوین پس
[illegible] علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا تو جا پس عروہ رضی اللہ عنہ روانہ ہوے اور لات وعزے کیطرف سے گذرے تو ان بتون سے
[illegible] کل تیرے پاس بدلا لاؤنگا یہ سنکر قوم ثقیف غضبناک ہوئی تو عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے گروہ ثقیف لات کچھ
[illegible] اور عزی کچھ بھی عزی نہین ہے تم لوگ اسلام لاؤ تو سلامت ہوجاؤ اور اے گروہ احلاف عزے کچھ عزے نہین
ہے اور لات کچھ لات نہین ہے تم اسلام لاؤ تو سلامت ہو جاؤ یہ کلمہ تین تبہ سمجھایا اتنے مین ایک کافر نے تیر مارا کہ وہ شہید ہوگئے
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی تو فرمایا کہ جیسے یٰسین والے مرد صالح نے کہا تھا کہ قَالَ یَالَیْتَ قَوْمِی یَعْلَمُوْنَ
بِمَا غَفَرَلِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ ۔ ایسے ہی مثل عروہ (رضی اللہ عنہ) کی ہے (رواہ ابن ابی حاتم)
[illegible] احبار سے بیان کیا گیا کہ مسیلمہ کذاب ملعون نے حبیب بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ کو یمامہ مین ٹکڑے ٹکڑے کرکے مارڈالا کیونکہ
مسیلمہ ملعون نے انکو گرفتار کرکے ان سے پوچھنا شروع کیا کہ تم گواہی دیتے ہو کہ محمد رسول اللہ تھے تو حبیب رضی اللہ عنہ
کہنے کہ ہان پھر مسیلمہ ملعون کہتا کہ تم یہ گواہی دیتے ہو کہ مین رسول اللہ ہون تو حبیب رضی اللہ عنہ کہتے کہ مین نہین سنتا ہون تو مسیلمہ
ملعون کہتا کہ وہ کلمہ تو سنتا تھا اور یہ کلمہ نہین سنتا تو حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے کہ ہان پس وہ ملعون انکا ایک ایک عضو کاٹتا جاتا
اور بار بار پوچھتا جاتا تھا مگر ہربار حبیب رضی اللہ عنہ اس جواب سے کچھ زیادہ جواب نہ دیتے تھے یہان تک کہ شہید ہوگئے رضی اللہ عنہ
[illegible] جابر رحمۃ اللہ تعالیٰ سے سنا کہ انکا نام حبیب تھا تو کہا کہ واللہ یٰسین مین جس مرد صالح کا ذکر ہے اوسکا نام بھی حبیب تھا (رواہ
محمد بن اسحاق) پھر جب یہ مرد صالح شہید ہوکر داخل جنت ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ولی کے قاتلون پر غضب فرمایا کیونکہ انھون نے
اللہ تعالیٰ کے رسولون کو جھٹلایا اور اسکے بندہ ولی کو قتل کیا اور حدیث قدسی مین ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے
کسی بندہ ولی کو ایذا دی تو اوس نے میرے ساتھ جنگ کا اشتہار دیا (الصحیح) پس اللہ تعالیٰ نے اوس قوم خبیث سے انتقام لیا
اسکے انتقام لینے کے واسطے کسی گروہ ملائکہ کی ضرورت نہ تھی بلکہ ایک صیحت یعنے آواز کرخت کی ہیبت کافی تھی چنانچہ فرمایا
وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِہٖ مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ ع اور اس مرد صالح کے بعد ہم نے اسکی
قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہین اتارا ف یعنے اوس قوم خبیث سے انتقام لینے کے واسطے آسمان سے کوئی لشکر ملائکہ نہیں
[illegible] وَمَا کُنَّا مُنْزِلِیْنَ اور ہم اسکے اتارنے والے نہ تھے ف یعنے ہمکو اس قوم خبیث کے ہلاک کرنے کے لئے
[illegible] کی حاجت نہ تھی اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَۃً وَّاحِدَۃً وہ کچھ نہ تھا سوای ایک آواز
[illegible] انکے ہلاک کرنے مین کوئی اسباب ظاہری نہین رکھا گیا سوائے ایک کرخت آواز کے کہ جبھی وہ آواز
فَاِذَا ھُمْ خٰمِدُوْنَ تو ناگاہ وہ لوگ بجھے پڑے ہین ف یعنے مرے پڑے ہین پس انکے
[illegible] کہ انکے کلیجے پھٹ گئے اور یہ لوگ جان کے نہان سرد ہوگئے (حضرت ابن مسعود رضی اللہ

عنہ نے کہا کہ آیت کے یہ معنے ہین کہ ہم نے ان کافرون کے جتھے کو ہلاک کرنے کیواسطے [illegible]
ان نبیون کے ہلاک کرنے کے لئے ہمکو اوسکی ضرورت تھی بلکہ یہ ناچیز ہیچ لوگ [illegible]
آواز کرخت سے سرد ہوگئے پس اللہ تعالی نے اہل قریہ انطاکیہ اور وہان کے بادشاہ کو [illegible]
کوئی باقی نہ رہا (رواہ ابن اسحاق) بعض نے کہا کہ قولہ تعالی وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ [illegible]
کیا تو ہم انپر ہلاک کرنے والے ملائکہ نہین بھیجتے تھے بلکہ ایسا عذاب بھیجدیا کہ وہ نیست ہوگئے [illegible]
فرمایا کہ اللہ تعالی نے انپر عذاب کیواسطے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا انھون نے اونکے شہر پناہ کے دروازے [illegible]
آواز سخت دی کہ اول سے آخر تک سب مرگئے اور سرد ہوگئے یعنے کسی جسم مین پھڑکتی جان نہ رہی۔ امام ابن کثیر [illegible]
قصہ کے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور لکھا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ بہتیرے مفسرین نے کہا کہ یہ قریہ انطاکیہ تھا اور تینون [illegible]
جو بھیجے گئے تھے وہ بقول قتادہ رح وغیرہ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھیجے ہوئے رسول تھے لیکن یہ قول کئی وجہ سے [illegible]
نہین ہے وجہ اول یہ کہ قرآن مجید اپنے ظاہر دلالت پر ہے اور ظاہر سے بدلکر اوسکی تاویل کرنا بلا دلیل نہین جائز ہے
ظاہر آیت مین صاف یہ مذکور ہے کہ یہ تینون بزرگ جو بھیجے گئے تھے اللہ تعالی کیطرف سے رسول تھے اور یہ کچھ بھی نہین معلوم
ہوتا کہ وہ مسیح علیہ السلام کیطرف سے ایلچی تھے بلکہ اسکے خلاف ظاہر ہوتا ہے بقولہ تعالی قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ
لَمُرْسَلُونَ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ۔ اور یہی اللہ تعالی کیطرف سے رسول ہونے کی صفت ہے
اور اگر یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین مین سے ہوتے تو ایسی کوئی عبارت بولتے جس سے مسیح علیہ السلام کی
طرف سے انکا ایلچی ہونا ظاہر ہوتا اور اگر یہ لوگ درحقیقت مسیح علیہ السلام کے ایلچی ہوتے تو قوم کفار انسے یون کہتے کہ تم
مثل بشر ہو اور اللہ تعالی نے کچھ نازل نہین فرمایا اور تم جھوٹھ بولتے ہو۔ وجہ دوم یہ کہ خود نصرانیون نے اور نیز اہل اسلام نے جو تواریخ
ہین وہ بھی اسکے خلاف ہین چنانچہ تواریخ سے معلوم ہوا کہ مسیح علیہ السلام کے ایلچی بھیجنے پر کل اہل انطاکیہ ایمان لے آئے تھے بلکہ
جو شہر مسیح علیہ السلام پر ایمان لایا وہ یہی انطاکیہ ہے اور اسی وجہ سے نصاری جن چار شہرون مین بطرک یعنے قدس ہونے کے قائل
اون مین سے انطاکیہ کو پہلا شہر قرار دیتے ہین کیونکہ سب سے اول اسی کے لوگ اول سے آخر تک مسیح علیہ السلام پر ایمان لائے
تھے اور دوم شہر سکندریہ ہے کہ وہین انھون نے ابتدا مین بطرک و اسقف و قسس و شماس و رہبان مقرر [illegible]
رومیہ ہے کیونکہ وہی قسطنطین کا دار السلطنتہ تھا جس نے نصرانیون کو جمع کر کے ایک کشتی [illegible]
بعد اوسی قول پر نصرانیت کو جاری کیا اور بڑا زور دیا اور چوتھا شہر قسطنطنیہ ہے کہ [illegible]
بعد بطرک کو رومیہ سے منتقل کر کے قسطنطنیہ مین لایا چنانچہ [illegible] نصرانیون کی [illegible]
اسلام کی تواریخ مین بھی صریح موجود ہے پھر کیونکر قول مذکور درست ہو سکتا ہے [illegible]
سلف صالحین رضی اللہ عنہم نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالی نے توریت نازل فرمانے کے بعد [illegible]
رسول نہ ماننے کیوجہ سے عام طور پر عذاب استیصال سے ہلاک نہین فرمایا پھر اگر [illegible]
تو یہ بعد نزول توریت کے ہوتا جو صریح قول سلف کے مخالف ہے [illegible]

Marfat.com

[illegible] سے ایک اور اختیار کرنا چاہیے اور ان دونون کا مآل کار ایک ہی ہے یا تو یون کہو کہ اہل
انطاکیہ کے کوئی دوسرا قریہ ہے چنانچہ علماء سلف مین سے بہت لوگون نے انطاکیہ کا نام نہین لیا
[illegible] جسکو لوگ انطاکیہ کے نام سے مشہور و معروف جانتے ہین بلکہ وہ کوئی دوسرا شہر تھا جو شاید کسی
[illegible] سے ہلاک کیا گیا اور رہا یہ انطاکیہ جو مشہور قریہ ہے تو اسکی نسبت کبھی یہ بات معلوم نہین ہوئی کہ وہ
[illegible] ہلاک کیا گیا۔ اور واضح ہو کہ یہان ابو القاسم الطبرانی نے حسین الاشقر کے اسناد سے ابن عباس رضی اللہ عنہ
[illegible] کی کہ سابقین تین شخص ہین چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تو یوشع بن نون نے سبقت کی اور عیسیٰ علیہ السلام کے
[illegible] شخص نے سبقت کی جو آیۃ یس مین مذکور ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ علی ابن ابی طالب نے سبقت کی (م) یہ حدیث
منکر ہے کیونکہ سوائے حسین الاشقر کے کوئی روایت نہین کرتا ہے اور یہ شخص کاذب متروک ہے لہذا ابن الجوزی نے اسکو
موضوعات مین شمار کیا۔ مترجم کہتا ہے کہ اظہر یہ ہے کہ سورہ یٰس مین جو شخص مذکور ہے اوس کا نام حبیب تھا تو اسرائیلیون نے
اسکو حبیب گمان کیا جو حضرت عیسیٰ پر ایمان لایا اور وہ حبیب النجار مشہور ہے اور وہی اسرائیلی روایات بعض اہل اسلام کے
یہان مشہور ہوگئین اور حق یہ ہے کہ سورہ یٰس مین جن پیغمبرون کا ذکر ہے یہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے اصلی پیغمبر تھے اور رہا یہ انطاکیہ
جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین پر ایمان لائے تو انہین سے کوئی ہلاک نہین کیا گیا واللہ تعالیٰ اعلم پھر اللہ تعالیٰ نے

(بندون کے حال پر لوگون کو افسوس دلایا بقولہ تعالیٰ)

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا
کیا افسوس ہے بندون پر کوئی رسول نہین آیا اون پاس جس سے ٹھٹھا نہین کرتے کیا نہین دیکھتے کہ کتنی کھپا
قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝ وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝ ع ٢
دیے ہم اون سے پہلے سنگتین کہ وہ ان پاس پھر نہین آتے اور ساری مین کوئی نہین جو اکھٹے نہ آوین ہماری پاس پکڑی
اللہ تعالیٰ نے بندون کو اپنی ذات پر افسوس دلایا یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا
یعنی یا ویل العباد یعنی بندونکی خواری۔ قتادہ رح نے کہا یعنی بندونکو اپنی جان پر حسرت و افسوس ہے بمقابلہ اس
نافرمانی کے جو انھون نے حکم الٰہی عزوجل ضائع کرنے مین دلیری کی (شیخ ابن کثیر رح) [illegible] کہا یعنی قیامت مین ان لوگون کو سخت
حسرت ہوگی جب عذاب دیکھینگے کیونکہ انھون نے حکم اللہ عزوجل کی مخالفت کی اور اوسکے رسولونکو جھٹلایا کیونکہ وہ دنیا مین رسولونکو جھٹلاتے رہے بلکہ مَا
يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ نہین آتا تھا اونکے پاس کوئی رسول
[illegible] مگر اوس سے ٹھٹھا کرتے تھے ف حالانکہ رسول اونکے واسطے خالص خیرخواہ و نصیحت گذار تھے تو اسکا نتیجہ قیامت
[illegible] حسرت و ندامت ہوگا اور دنیا مین اپنے اگلون سے عبرت و نصیحت حاصل نہ کی۔ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا
قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ کیا انھون نے نہین دیکھا کہ ہم نے اسکے پہلے [illegible] سے کتنونکو ہلاک
[illegible] امتین گذری ہین کہ انھون نے اپنے رسولونکو جھٹلایا اور بداعمالی یہانتک ہوگئی کہ دنیا ہی مین
[illegible] چاہیے تھا کہ اونسے نصیحت و عبرت حاصل کرتے أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ

وہ لوگ اُنکے پاس کبھی لوٹ کر نہین آنے والے ہین ف پس جو کچھ اونھون نے دنیا [illegible]
رہیگا اس سے قول ہنود و دہریہ کا رد ہوگیا جو اپنی جہالت سے گمان کرتے ہین کہ دنیا مین [illegible]
پیدا ہوتے ہین حالانکہ یہ وسوسہ محض جہالت ہے جس سے شیطان نے اونکی رسّی ڈھیلی کر [illegible]
برباد کرکے چاہتے ہین کہ دوبارہ زندگی مین اپنی بدکاریون کا تدارک کرینگے حالانکہ دوبارہ زندگی [illegible]
کہ وہ آخرت کی زندگی ہے کہ وہان اپنے دنیاوی اعمال کی جزا پاوین گے اور ایک میعاد معین [illegible]

وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۔ ای لیس کل الخلق الا جمیع [illegible]

خلق کا سوائے اسکے کچھ حال نہین ہے کہ سب مجموعہ ہوکر ہمارے پاس حاضر کئے جائینگے ف یعنے جتنی مخلوقات [illegible]
پیدا ہوگی سب کے سب قیامت کے روز جزا و حساب کے واسطے حضرت خالق عزّوجل کے حضور مین حاضر کئے جائینگے لیس اگر [illegible]
ہین تو جہنم و خواری و حسرت و عذاب ہے اور اگر نیکوکار ہین تو راحت و عیش و عزت و جنت ہے واضح ہو کہ ایک قراءت مین
لما بدون تشدید میم ہے اور اس قرأت کے موافق ان کل بمعنی اِنَّ کُلًّا ہے لیکن جب اِنْ کو مخفف کیا تو کُلّ کو رفع دیا گیا اور لما لام
فرق کیواسطے آیا کہ ان نافیہ نہین ہے اور معنے یہ ہین کہ بیشک سب کے سب مجموعہ ہوکر ہمارے پاس حاضر کئے جائینگے پھر اللہ تعالیٰ
نے اُنکے واسطے حشر و قیامت واقع ہونیکے دلائل اس آفاق مین بیان فرمائے بقولہ تعالیٰ

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ
اور ایک نشانی ہے اونکو زمین مردے اسکو ہم نے جلایا اور نکالا اوسمین سے اناج سو اوسی مین سے

يَاْكُلُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا
کھاتے ہین اور بنائے ہم نے اوس مین باغ کھجور کے اور انگور کے اور بہائے اوسمین

فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۝ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ
بعضے چشمے کہ کھاوین اوسکے میوون سے اور وہ بنایا نہین اون کے ہاتھون نے

اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا
پھر کیون شکر نہین کرتے پاک ذات ہے جس نے بنائے جوڑے سب چیز کے اوس قسم سے جو

تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
اوگتا ہے زمین مین اور آپ اون مین اور جن چیزون نہین کہ اونکو خبر

واضح ہو کہ حق تعالیٰ نے آدمیونکو آفاق مین اور خود انکے نفس ذات مین اپنی قدرت کے آثار توحید [illegible]
سنریهم اٰیاتنا فی الاٰفاق وفی انفسہم حتی یتبین لہم الحق یعنے ہم آفاق مین [illegible]
دکھلا دینگے کہ انکو کھل جاوے کہ حق وہی اللہ عزوجل ہے الا اگرچہ بہت سے مردود ازلی جان بوجھکر انکار کرنے [illegible]
کے تابع ہونگے اور یہ خصلت ازلی کفار مین ہوا کرتی ہے بقولہ تعالیٰ وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم
ظلما وعلوا یعنے فرعون نے ان معجزات سے ہٹ دھرمی کا انکار بطور ظلم و تکبر کے کیا [illegible]

Marfat.com

[illegible] آیات قدرت کھلائین ازانجملہ قولہ تعالیٰ وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ
[illegible] زمین مردہ ایک نشان قدرت عظیمہ ہے ف کہ ایک وقت وادی کو دیکھو تو زمین بے آب
[illegible] اوسپر ترکیبات قدرت سماوی سے باران رحمت برسایا تو وہ زندہ ہو جاتی ہے چنانچہ
[illegible] وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ہم نے اس زمین مردہ کو زندہ کیا اور اس سے
[illegible] کھاتے ہین ف یعنے اس اناج سے ان لوگون کی غذا ہے اور اسکی بھوسی و گھاس وغیرہ سے انکے چارپائے
[illegible] وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ اور ہم نے زمین مین باغات بنا دئے مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ خرما و
[illegible] ف یعنے قدرت اللہ سے اسی ہموار تختہ زمین مین کہین تو خرما کے باغات ہین اور کسی مقام پر انگور کے باغات ہین حالانکہ وہی
[illegible] تو خرما نہین ہوتا اور کسی جگہ دیکھو انگور نہین پیدا ہوتا ہے باوجودیکہ تختہ ہموار ہے چنانچہ ہندوستان مین دیکھو کہ کابل کے میوجات
[illegible] پیدا ہوتے ہین اگرچہ ہندوستان کا پہاڑی ملک ہو اور جو انار و انگور وہان ہوتے ہین وہ یہان نہین ہوتے ہین بلکہ بہتیرے
[illegible] ملکو نہین نہین ہوتے ہین اور جس کیفیت سے برف کے نیچے گرگیہون کابل مین عجیب لطافت سے پیدا ہوتا ہے اسطرح ان ممالک
[illegible] مین ہو سکتا ہے وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ اور زمین مین ہم نے چشمے منفجر کر دیے ہین ف کہ اکثر انمین سے
[illegible] کی شکل ہین اور پانی شیرین خوشگوار ہے اور جن کافر او بام نے بارش باران کو عین بخارات خیال کیا انکے حواس اس مقام
[illegible] معطل ہین کہ بارش کا پانی عموماً شیرین و خوشگوار رہوتا ہے اور سمندر کا پانی محض شور و ناگوار ہے اور زمین کے تری مین سوائے آب خوشگوار
[illegible] کے شور اثر نہین مگر اسیقدر جیسے بعض قطعات زمین کے شور ہین اور عجب یہ کہ ساحل سمندر پر جو ملک واقع ہین اگر ان کا فرون کے اوہام سے
بوجہ کثرت بخارات کے بارش سے سیراب رہتے ہین تو بحر قلزم سے متصل زمین حجاز مین کم بارش ہوتی ہے لیکن کفار فاجر تو اوہام شیطان
[illegible] کثر ایمان لائے ہین حالانکہ انکو توحید پر یقین کرنا لازم تھا کہ حقتعالیٰ نے اپنی قدرت سے زمین کو زندہ کیا اور اسمین چشمہائے خوب
[illegible] روان کیے اور اقسام پیداوار نکالے لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ تاکہ یہ لوگ اون باغات کے پھل کھاوین ف جیسے اللہ تعالیٰ
نے پیدا کر کے پختہ کر دے ہین وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ اور یہ سب کچھ انکے ہاتھون نے نہین بنایا ف یعنے جو کچھ
رزق دیا سب اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پیدا کیا اور رحمت سے ان لوگون کو غذا دیا ہے اور کچھ بھی انکے ہاتھون نے نہین بنایا
[illegible] اگر گھاس کی ایک خشک پتی انکو دی جاوے کہ اوسکی شکل بناؤ یا اوسکو ہرا کر دو تو تمام مخلوقات [illegible] اللہ بناتے ہین سب سر ٹپک
[illegible] تو بھی پتی ہری نہو سکے اور اگر اللہ تعالیٰ انکو رزق ندے تو سب مر جاوین أَفَلَا يَشْكُرُونَ پھر کیا یہ لوگ شکر نہین
[illegible] ف کہ اپنے خالق عزوجل کی توحید و بندگی ادا کرین اسواسطے کہ خالق عزوجل نے انکو پیدا کیا اور رزق دیا تو انکا دل و جسم
[illegible] انکے پیدا کرنے و باقی رکھنے سے زندہ ہے تو دل سے اسکی توحید عظمت و کبریائی و جمیع فضائل کو اعتقاد کرین اور اعضاء جسم
[illegible] اعتقاد کے طاعات ادا کرین۔ امام ابن کثیرؒ نے لکھا کہ قولہ تعالیٰ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ مین دو معنی ہو سکتے
[illegible] بنا کے نافیہ ہے اور معنی یہ کہ یہ سب جو مذکور ہوا انکے ہاتھون کا کیا ہوا و بنایا ہوا نہین ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنی
[illegible] سے انکو دیا ہے یہی تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ و قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے اور اسکو شیخ ابن جریر
[illegible] اختیار کیا بلکہ صرف اسی تفسیر کو ذکر کیا ہے دوم یہ کہ ما سے موصولہ ہے اور [illegible] قولہ ثمرہ کا [illegible]

Marfat.com

۲۳ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ...

نے بنایا ہے اوس سے کھا دین۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قرأت مین ...
اور حاصل یہ کہ جو کچھ انکے ہاتھون سے بنا یعنے جو درخت جمائے و سینچے ہین اونکی پیداوار ...
اس صورت مین انکے ہاتھون کے بنائے ہوئے سے مراد یہ ہے کہ اناج و میوہ جات ...
توفیق الہامی سے ان لوگون نے بنائین وہ کھاوین واللہ تعالیٰ اعلم غرضکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات مین ...
پھل ہین جیسے خود آدمیون مین طرح طرح کے اصناف اور مختلف زبانون کے لوگ ہین بلکہ ...
سے ہم لوگ آگاہ نہین ہین سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ
اسی پاک پروردگار کو جسنے جمیع اصناف کو پیدا فرمایا از قسم نباتات زمین سے ف کہ اوسمین اناج و پھل و گھاس ...
ہین وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ اور اونکے نفوس کے قسم سے ف یعنے اصناف انسانی مین عرب و حبش و ترک ...
بیشمار ہین جنکے مختلف عادات و مختلف زبانین مختلف مزاج ہین بلکہ ہر قسم کے آدمیون مین سے ایک آدمی دوسرے سے ...
وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ اور ایسے اقسام مین سے جنکو یہ جانتے نہین ہین ف چنانچہ جن بکثرت اقسام ہین اور دیگر ...
بیشمار ہین اور ملاء آسمانی کا ذکر نہین ہوسکتا پس پاک ہے وہ خالق عزوجل جسنے ان بیشمار مخلوقات کو پیدا فرمایا ہے پس ان مخلوقات
بیشمار کا پیدا کرنے والا مع ان عجائبات کے جو اونکے خلقت مین جو ہین وہی منفرد وحدہ لاشریک ہے اور اسکی قدرت بے انتہا ہین
کسی مخلوق ہیچ کو یہ مجال نہین کہ کسی جہت سے کلام کر سکے پھر کیونکر مشرکون کو زعم ہوا کہ وہ ہماری دعا نہین سنتا اور زعم کیا کہ ہماری
عرضداشت پہونچانے والے بت ہین اور کیونکر زعم کیا کہ بغیر اوسکی تسخیر کے کوئی چیز خود مختار و قائم ہے اور یہی زندگی ہے پھر خاک ہے
بلکہ ضرور اس صنعت عجیب و غریب کے واسطے نتائج عظیم ہین اور وہ حشر و نشر ہے جسمین کچھ شک نہین کیونکہ جسکی یہ قدرت ہے وہ
چاہے مخلوق کا اعادہ فرما دے اور منجملہ آیات توحید کے فرمایا

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۝ وَالشَّمْسُ
اور ایک نشانی ہے اونکو رات اوتار لیتے ہین ہم اوس سے دن پھر تبھی یہ رہ جاتے ہین اندھیری مین اور سورج

تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ
چلا جاتا ہے اپنی ٹھہری راہ پر یہ سادھا ہے اس زبردست باخبر کا اور چاند کو ...

مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ ...
منزلین یہانتک کہ پھر آ رہے جیسے ٹہنی پرانی نہ سورج کو

تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ ...
چاند کو اور نہ رات آگے بڑھے دن سے اور ہر کوئی ایک ...

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ اور آیت عظیم اونکے واسطے رات ہے ف یعنے ...
وحدانیت الٰہی عزوجل ثابت ہوتی ہے وہ رات ہے کہ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ

Marfat.com

[illegible] ہے فَاِذَا هُمْ مُظْلِمُوْنَ پس ناگاہ وہ لوگ اندھیرے مین پڑ جاتی [illegible] تعالی نے آفتاب کو مسخر فرمایا ہے وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا [illegible] الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ اور آفتاب اپنے ایک مستقر کے واسطے چلتا رہتا ہے یہ عزیز العلیم کی تقدیر [illegible] فرمایا کہ اوسی تسخیر کے موافق آفتاب اپنے مستقر پر دورہ کرتا ہے مترجم کہتا ہے کہ احمق [illegible] کہ آفتاب ایک جرم ہے کہ اوسمین بذات خود کوئی ادراک نہین ہے جیسے یہ لوگ ہر ایک نباتات وجمادات کی [illegible] حماقت سے بھی گمان رکھتے ہین حالانکہ ہر ایک مخلوقات مین اللہ تعالی نے ایک معرفت رکھی ہے جو اوس [illegible] واسطے خاص ہے اور اسی کے لائق تسبیح ورکوع وسجود ہے جیسے انسان کا رکوع وسجود اوسکے جسم کے لائق ہے مثلاً انسان [illegible] سجدہ ہے کہ زمین پر سر رکھے لیکن آفتاب پہاڑ کیواسطے سجدہ کے یہ معنی نہین ہین اور جیسے انسان کیواسطے تسبیح یہ کہ زبان سے اللہ تعالی [illegible] پاکیزگی بیان کرے تو زمین وپہاڑ دن کیواسطے یہ معنی نہین ہین وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ولیکن تم لوگ [illegible] تسبیح کو سمجھتے نہین ۞ اور آیات واحادیث واقوال سلف صالحین اس بارہ مین متواتر ہین جنکو مترجم نے پارہ اوّل تحت قول [illegible] تعالی فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً الآیہ اور پارہ دوم دربیان نحل اور تحت قولہ تعالی لَا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ الآیہ اور تحت قولہ مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّا اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ الآیہ اور تحت قولہ تعالی اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ الآیہ اور دیگر آیات سجدہ مین بتفصیل تمام مین نے بیان کیا ہے اور یہان اسکی مکرر اعادہ کرنے کی ضرورت نہین ہے بالجملہ یہ بات اجماع سلف سے ثابت ہے اور اہل سنت کا مذہب ہے کہ تمام مخلوقات الٰہی عزوجل اپنے اپنے لائق تسبیح کرتی ہے۔ چنانچہ آفتاب بھی لہذا حدیث مین حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آفتاب غروب ہوا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابوذر تو جانتا ہے کہ یہ کہان جاتا ہے مین نے عرض کیا کہ اللہ تعالی واُسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب معلوم ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جا کر حضور الٰہی عزوجل مین عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے پھر اجازت مانگتا ہے تو اُسکے واسطے اجازت دیجاتی ہے اور قریب ہے کہ ایسا سمجھ لو کہ اُسکے واسطے کہدیا گیا کہ جہان سے آیا ہے وہین لوٹ جا پس وہ مغرب سے طلوع کرے گا پھر اللہ تعالی نے فرمایا وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ رواہ ائمہ الستہ [illegible] اسکا سجدہ قبول نہوگا اور اجازت چاہے گا تو اسکو اجازت نہوگی پس آفتاب کہیگا کہ راہ دراز ہے اور مجکو اجازت [illegible] پھر جبتک اللہ تعالی چاہیگا رکا رہیگا پھر حکم ہوگا کہ جہان غروب ہوا ہے وہین سے طلوع کر پس اسوقت سے قیامت [illegible] کسی نفس کا ایمان قبول نہین ہوگا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو (رواہ عبد الرزاق من حدیث عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) مترجم کہتا ہے [illegible] مغرب سے آفتاب طلوع ہونا متواتر قطعی ثابت ہے اور اہل سنت کا اعتقاد صحیح ہے بالجملہ حدیث مذکور الصدر سے ثابت ہوتا ہے [illegible] مستقر الشمس سے وہ وقت مراد ہے جبتک اسی رفتار معمولی پر چلا جاتا ہے یہان تک کہ مغرب سے طلوع ہونیکا حکم ہو اسیواسطے [illegible] عبداللہ بن عمرو وابن مسعود وابن عباس وقتادہ رضی اللہ عنہم سے یہ تفسیر بھی ثابت ہوئی کہ آفتاب کا مستقر یہ ہے [illegible] چلتا رہتا ہے اوسکو کچھ قیام وتوقف نہین ہوتا ہے مترجم کہتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ اثر بھی

ثابت ہوا کہ رات مین آفتاب کی روانی زمین کے تحت کی جانب ہوتی ہے [illegible]
قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ [illegible]
مین یہانتک کہ عود کرکے مانند پرانی عرجون کے ہوجاتا ہے ف یعنے پرانی شاخ [illegible]
جہت سے چاند کو اس سے تشبیہ دیگئی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ [illegible]
ہے پھر بڑھتے بڑھتے بدر کامل ہوتا ہے اور یہ چودھوین تک پورا ہوتا ہے پھر گھٹتے گھٹتے [illegible]
کہ مغرب سے ایک دو روز کے بعد بشکل ہلال ظاہر ہوتا ہے وقد قال تعالى وقدره منازل [illegible]
عدد السنين والحساب اور ہم نے قمر کو منازل مقدر کیا تاکہ تم لوگ شمار سنوات [illegible]
سورج کی رفتار کو جاندارون کے موسمی کیفیات کے واسطے مسخر کردیا کہ جس سے سردی وگرمی وبرسات اور [illegible]
وپھل ومیوہ جات پیدا ہوتے ہین تاکہ عافیت کے ساتھ وحدانیت الٓہی عزوجل کے آثار عجائبات دیکھے رہین [illegible]
معرفت کے ترقیات سے کمالات حاصل ہوتے رہین لیکن جب آدمی اوج معارف مین سائر ہوا اور اسکی توجہ عقلی وروحی [illegible]
ہوا تو بسا اوقات وہ آفتاب کے تغیرات سے حساب لگانے مین متردد ہوگا کیونکہ یہ حساب سالانہ افلاک کو [illegible]
قمر کی رفتار مین باوجود عجائب کیفیات وغرائب حالات کے جو عبرت کے واسطے اصول ہین اور بوجہ دقیق ہونے کے [illegible]
کی سمجھ پر محول ہے لیکن سرسری فوائد مین سے یہ ہے کہ بندہ مطیع اپنے عبادات وطاعات وباہمی معاملات مین اس سے شمار حساب حاصل
کرلیتا ہے اور یہ بات موجود ہے اور چاند کے کمال وزوال سے اندازہ مفہوم ہے بالجملہ اللہ تعالی نے آفتاب کو جاری فرمایا ہے کہ وہ اپنے مستقر پر موافق
اندازہ تقدیر الٓہی عزوجل کے روان رہتا ہے جیسا کہ ہر شخص ہر روز اوسکی رفتار کو طلوع سے غروب تک دیکھتا ہے اور اسمین کچھ بھی تغیر وتفاوت
نہین ہوتا ہے سوائے اسکے کہ کبھی طلوع جلد ہوتا ہے اور غروب دیر مین ہوتا ہے اور کبھی طلوع دیر مین اور غروب جلد ہوتا ہے اور ہر صورت مین
اسکی رفتار مین حالت ہر روزہ یکسان ہے جس سے شناخت تاریخ وحساب نہین ہوسکتی ہے مگر اسطور پر کہ سالانہ صدہا برس کا حساب کیا
جاوے جیسا کہ معروف ہے اور یہ عرب کے ملکون مین بے سود ہے بخلاف حساب قمری کے یہ تو رفتار آفتاب ہے اور اللہ تعالی نے
ساتھ ہی رفتار قمر کو منازل کے ساتھ جاری فرمایا ہے جسکے ظہور ہلال سے بدر کمال تک پھر نقصان سے ہلال تک منازل حسابی ہین پھر [illegible]
ہین کہ اللہ تعالی کی حسن صنعت سے آفتاب اپنے دائمی معمول کے موافق بتقدیر الٓہی عزوجل جاری ہوتا ہے [illegible]
ہوا تو ہلال طلوع کرتا ہے اور آفتاب تو بدستور رون مین جاری ہونا رہتا ہے اور ہلال ہر روز ترقی [illegible]
پھر ناقص ہوتا جاتا ہے اور اللہ تعالی نے جس رفتار پر دونون کو مسخر فرمایا ہے ہر ایک اسی اندازہ پر ٹھیک [illegible]
[illegible] اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ نہ آفتاب کو یہ قدرت ہے کہ چاند کو پاوے ف یعنے آفتاب اپنی [illegible]
کی حد مین پہونچ جاوے جیسے چاند کو بھی یہ قدرت نہین ہے کہ آفتاب کی حد مین داخل ہوجاوے کیونکہ [illegible]
کی حد دن ہے لہذا فرمایا وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ اور نہ رات مین یہ قدرت ہے کہ دن پر سبقت [illegible]
بلکہ آفتاب کی رفتار کا جو وقت ہے اسیوقت وہ ظاہر ہوگا اور دن نکل آویگا مجاہد نے فرمایا کہ [illegible]
ہے کہ وہ اوس سے ایک ذرہ تجاوز کرسکتا ہے اور نہ کمی کرسکتا ہے حتی کہ جب سورج نکلا وقت [illegible]

ہے حاصل یہ کہ آفتاب اپنے وقت محدود پر غروب ہوگا جو تقدیر الٰہی ہیں رات کیواسطے محدود ہے تو حاصل یہ ہوا کہ رات اور دن سب قدرت الٰہی مین مسخر ہین انہین سے کسیکو خود اختیاری رفتار کی طاقت نہین ہے **وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ** یعنی اور وہ دونون ہین ہر ایک فلک مین سابح ہین **ف** یعنے فلک آسمان پر دور کرتے ہین یہ قول ابن عباسؓ و عکرمہ و ضحاک و حسن و قتادہ و عطائے خراسانی ہے اور ابن ابی حاتم نے عبدالرحمٰن بن زید ابن اسلم سے روایت کی کہ قولہ **فِي فَلَكٍ** یعنے آسمان و زمین کے درمیان فلک مین دور کرتے ہین ابن کثیرؒ نے کہا کہ یہ روایت منکر ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ علماء سلف رضی اللہ عنہم نے فلک کو مدار چرخ کے مانند قرار دیا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ اس زمانہ مین بعضے عوام نے یہ گمان کیا کہ یہ آسمان جو ہر طرح پانی آئینہ وغیرہ کے عکس مین محسوس نظر آتا ہے اور آنکھون سے ہر شخص کو محسوس ہوتا ہے اور زمانہ اوّل سے آجتک تمام اقوام مین سے کسی نے اس محسوس کا انکار نہین کیا ہے تو اس زمانہ کے یہ چند عوام اپنی آنکھون کی خرابی بیان کرتے ہین یعنے آسمان کوئی چیز نہین ہے بلکہ جب ہماری آنکھین دیکھنے سے تھہر جاتی ہین تو ہمکو یہ آسمان نظر آنے لگتا ہے اور یہ لوگ اپنی جہالت سے اس امر کے قائل ہین کہ یہ ہماری بالائے جانب سطح غیر متناہی موجود ہے جیسے دائین بائین بھی غیر متناہی ہے مترجم کہتا ہے کہ ان لوگونکا مدار فن ریاضی پر ہے اسیواسطے مترجم نے فن ریاضی ہی سے ان لوگونکا قول باطل ہونا ثابت کیا کیونکہ فن ریاضی مین یہ امر مدلل ثابت ہوگیا کہ سطح غیر متناہی کا وجود محال ہے چنانچہ مقدمۃ البرہان مین جو اس تفسیر شریف کا مقدمہ ہے یہ امر مدلل بیان ہو چکا ہے پس بالضرور ثابت ہوگیا کہ دائین بائین و اوپر کسی جانب سطح غیر متناہی کا دعوی کرنا باطل ہے لامحالہ سطح محدود ہے اور وہی آسمان ہے اور قمر بھی اسی فلک اوّل پر ہے کیونکہ اگر وہ فلک سے نیچے ہوتا تو قمر کی پشت پر آسمان نظر آتا کیونکہ اگر دیوار مین ایک تل چپکا یا جاوے تو جسقدر اوس نے دیوار کو گھیرا اگرچہ وہ ذرہ برابر ہے اسیقدر دیوار نظر آویگی اور باقی سب دیوار نظر آویگی بخلاف اسکے اگر وہ تل دیوار سے ادھر جوف مین معلق ہو تو دیوار کا کوئی حصہ بھی مستور نہین رہتا ہے اور عاقل کے نزدیک یہ دلیل جیسا اس امر کے واسطے دلیل ہے کہ قمر بھی موافق قول اللہ تعالیٰ کے آسمان پر ہے اسیطرح اس دلیل سے خود آسمان کا بھی وجود ثابت ہوتا ہے کیونکہ اگر ان جاہلون کے قول کے موافق چاند ایک ستارہ درمیان مین معلق ہوتا اور آسمان کا وجود نہوتا تو جو کیفیت چاند کی دائین بائین نظر آتی ہے وہی چاند کی پشت پر نظر آنی ضرور تھی حالانکہ یہ بالکل بداہت کے خلاف ہے۔ اور واضح ہو کہ ان عوام نے اپنے زعم باطل کے موافق یہ دعوی کیا کہ آفتاب کے گرد زمین گھومتی ہے اور مترجم نے مقدمہ مین صحیح دلائل سے اسکو محض باطل ثابت کر دیا ہے **والحمد لله رب العالمين** پس ثابت ہوا کہ چاند و سورج ایک لطیف صنعت الٰہی عز و جل کے [illegible] ہر ایک انہین سے ایک فلک پر گرفتار رہتا ہے اور اپنی حد محدود و رفتار معلوم سے ذرہ برابر بھی تجاوز نہین کر سکتا شیخ ابن کثیرؒ نے کتاب البدایہ والنہایہ مین نقل کیا کہ ابن حزم و ابن الجوزی وغیرہ جماعت علماء نے بیان کیا کہ اسی آیت سے علماء نے اجماع کیا ہے کہ آسمان کرۂ مستدیرہ ہین اور ابن جریر نے بھی اسکو نقل کیا ہے لیکن شیخ ابن کثیرؒ نے تفسیر مین کہا کہ آفتاب زیر عرش ہے جیسے جمیع مخلوقات زیر عرش ہے اور عرش انکے واسطے چھت ہے ولیکن عرش کرۂ مستدیر نہین ہے جیسے اہل ہیئت گمان کرتے ہین بلکہ وہ قبہ ہے جسکے پائے ملائکہ مترجم کہتا ہے کہ اسمین شیخ رہ نے آسمان کے مستدیر ہونے سے انکار نہین فرمایا۔ خطیبؒ نے لکھا کہ اگر کہا جاوے کہ اللہ تعالیٰ نے سقف مرفوع فرمایا ہے یعنے بلند چھت ہے پھر تم کیونکر اسکو مستدیر کہتے ہو۔ فخر رازیؒ نے جواب دیا کہ سقف مرفوع ہونا کہ وہ بچھی ہوئی چھت ہے کیونکہ اگر وہ دائرۂ مستدیر ہو کر اس عالم کو محیط ہو تو بھی وہ ہر طرف سے سقف مرفوع ہے

Marfat.com

مترجم کہتاہے کہ یہ توجیہ معقول ہے۔ اور واضح ہو کہ شرع مین زمین و آسمان کی ہیات مین کوئی نص [illegible]
كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ سے استنباط کیا گیا کہ آسمان کرہ مستدیرہ ہین اور چلنے [illegible]
کا اجماع نقل کیا گیاہے اور امام رازی وغیرہ نے بعض آیات سے استنباط کیا کہ زمین بھی [illegible]
اور اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ آفتاب رات مین زیر زمین روان رہتاہے یہ بھی اسی پر شاہد ہے لیکن اس [illegible]
ہان یہ امر اقوی ہے کہ زمین مثل مرکز کے ساکن ہے اور اشارات اہل معرفت اسپر شاہد ہین اور نکتہ یہان یہ ہے کہ زمین [illegible]
کے حالات وتحقیقات مین اہل ایمان اسوجہ سے اپنی عمر رائگان نہین کرسکتے کہ وہ اس دنیا کے واسطے ساکن نہین ہین بلکہ موت کے [illegible]
مستعد ہین تو اپنی آخرت کے لیئے سامان جمع کرنا انکے لیئے امر اہم ہے اور بعد موت کے یہ اجسام انکی نظر مین آئینہ ہوجاوینگے تو جل
وقت ایسے لایعنے طریقہ سے انکی کاوش نہین کرتے جس مین عمر برباد ہو پھر بھی جو بات حاصل ہو وہ محض وہمی ہو کیونکہ آج تک کسی قریہ نے قطعی
دلیل سے آفتاب و ماہتاب وغیرہ کے بارہ مین کوئی بات نہین پائی اور ہرگز قطعی حصول ممکن نہین ہے کیونکہ جو چیز محسوسات مین [illegible]
قطعی ہے اور وہ کسی ذریعہ سے یہان حاصل نہین ہوسکتا ہے تو وہمیات کے واسطے اسقدر عمر رائگان کرنا سوائے احمق کے کسی عاقل کا
کام نہین ہے اور بعد موت کے روح اس قید جبس سے نجات پاکر احساس کرتی ہے لیکن جب ہی کہ اس نے حیات حی القیوم جل جلالہ
سے زندگی پائی ہو جو ایمان پاک سے ہوتی ہے بخلاف کافرون کے جو محض جسم مردہ ہین اور ان مردہ خیالات مین سرگردان ہین نعوذ
باللہ من الکفر والضلال۔ **ف** ان آیات مین بعض لطائف اشارات ہین ازانجملہ عرائس مین مذکور ہے کہ قولہ تعالیٰ **قِيلَ ادْخُلِ**
الْجَنَّةَ یعنے اس مرد صالح سے جس نے رسولون کی نصرت اور قوم کی نصیحت مین اللہ تعالیٰ کے واسطے جان قربان کی جب اوس
جنت مین داخل ہونے کو کہا گیا تو یہی اوس نے تمنا کی کہ کاش اوسکی قوم کو یہ منزلت معلوم ہوتی شیخ حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ
نے کہا کہ نفس سے کسی حال مین مخلوق کی نظر ساقط نہین ہوتی کیا نہین دیکھتے ہو کہ اس نے بارگاہ اعلیٰ مین بھی قوم کی حالت پر نظر کی
پس اگر کسیوقت یہ ساقط ہوسکتا تو اوسکا یہی موقع تھا قولہ تعالیٰ **سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا** حق عزوجل
نے بغیر فکر کے اپنے علم ازلی کے موافق اصناف مخلوقات کو پیدا فرمایا شیخ عبد العزیز مکی رحمہ نے کہا کہ پھر یہ بھی فرمایا کہ **لَيْسَ كَمِثْلِهِ**
شَيْءٌ تاکہ لوگون کو تنبیہ ہو کہ اسکی شبیہ ونظیر نہین ہے پس تمام اصناف مخلوقات سے اپنی نظر اٹھا کر اپنے خالق عزوجل کو طلب کرین
جو ان مخلوقات سے پاک ومنزہ ہے قولہ تعالیٰ **وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ** اہل معرفت کے واسطے [illegible] سکون و [illegible]
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رات کو سکون فرمایا ہے تاکہ اس تاریکی مین اونکو اپنی حالت موت یاد آوے کہ یہی تاریکی [illegible]
انھون نے آفتاب معرفت سے روشنی نہ پائی ہو کیا نہین دیکھتے ہو کہ کفار کیواسطے انکے نتائج اعمال [illegible]
سے ثابت ہوا کہ وہ گھٹا ٹوپ اندھیرا ہے کیونکہ اونھون نے دنیا مین معرفت الٰہی عزوجل سے روشنی نہین [illegible]
جہنم عرض کریگی کہ تم جلدی گذر جاؤ کہ تمھارے نور سے میری آگ بجھی جاتی ہے پھر اللہ تعالیٰ [illegible]

قدرت سے قسم دوم کو فرمایا

وَآيَةٌ لَهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ

اور ایک نشانی ہے انکو کہ ہم نے اٹھائی اونکی نسل اس بھری کشتی مین

Marfat.com

...مَا يَرْكَبُونَ ۝ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ ۝ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝

اور اگر ہم چاہین تو انکو ڈوبا دین پھر کوئی نہ پہونچے انکی فریاد کو اور نہ وہ چھڑائے جاوین مگر ہم اپنی مہر سے اور کام چلانے کو ایک وقت تک

... صنعت کے خشکی و تری مین آدمیونکی سواری ہے کیونکہ انسان کو اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے اور انسانی افعال کا خالق بھی اللہ تعالی کے سوائے کوئی نہین ہوسکتا ہے تو جو صنعت انسانی ہے وہ ایجاد سبحانی ہے - یہ وہم نہ کیجیو کہ افعال قبیحہ کیونکر جناب باری تعالی کی طرف نسبت ہوسکتے ہین - یہ وہم شیطانی اسوجہ سے پیدا ہوا کہ خالق ہین اور متصف بصفت ہین فرق نہ سمجھے کیونکہ اللہ تعالی پر تو صرف خالق ہونے کی صفت ہے اور متصف بفعل تو وہ شخص ہے جسمین یہ فعل پیدا ہوا مثلاً زانی وہ شخص ہے جسمین زنا کا وجود ہوا نہ وہ کہ جس نے پیدا کر دیا جیسے رنگریز نے کپڑا سرخ رنگا تو رنگریز سرخ نہین ہوا بلکہ کپڑا اس صفت سے متصف ہوا ہے جب یہ معلوم ہوا تو دیکھو کہ اللہ تعالی نے لوگون کو پیدا کیا اور لوگونمین حسن صنعت سے اونکے عجائب افعال حکمت کو پیدا فرمایا چنانچہ فرمایا وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ - اور ان لوگون کے واسطے اللہ تعالی کی وحدانیت کے لیے دلائل عظیمہ سے یہ ہے کہ ہم نے انکی ذریت کو بھری کشتی مین سوار کیا **ف** کشتی سمندر مین ہے جسمین ایک تختہ ڈوب جاتا ہے مگر کشتی مین صرف تبدیل وضع سے یہ کیفیت رکھی کہ وہ نہین ڈوبتی ہے اور واضح ہو کہ اللہ تعالی نے کفار پر یہ احسان رکھا کہ ہم نے انکی اولاد کو بھری کشتی مین سوار کیا یعنے باوجود کمزوری وضعف کے اس طریقہ سے وہ لوگ اولاد و عورتونکو سفر مین لیجاتے ہین یا انکو تجارت کے لئے بھیجتے ہین - اسوجہ سے ذریات کی تخصیص کی حالانکہ جیسے ذریات کو سوار کیا اسیطرح خود انکو بھی سوار کیا ہے لیکن ذریات ضعیف پر یہ احسان زیادہ بلیغ ہے - واحدی نے کہا کہ ذریات کا لفظ باپ دادون پر بھی بولا جاتا ہے جیسے اولاد کو ذریات کہتے ہین اور اس صورت مین یہ معنی ہوسکتے ہین کہ ہم نے ان کافرونکی ذریات یعنے اجداد اعلی کو کشتی نوح مین سوار کیا اور طوفان کے غرق سے نجات دی تا کہ انکی اولاد مین یہ لوگ حاصل ہوے ابو مالک و ابو صالح نے کہا کہ کشتی سے کشتی نوح کا اشارہ ہے کہ اللہ تعالی نے اسمین کل مومنون کو سوار کر کے نجات دی - یعنے ایمان توحید کی برکت سے انکو نجات حاصل ہوئی تھی پھر انکی اولاد مین یہ لوگ حاصل ہوے جو کفر کرتے ہین ابو صالح و حسن و عکرمہ و عبد اللہ بن شداد و مجاہد سے روایت ہے کہ اللہ تعالی نے اونٹونپر انکی ذریات کو سوار کیا مترجم کہتا ہے کہ اس سے یہ غرض نہین کہ آیت مین کشتی مراد نہین ہے بلکہ ارشاد ہے کہ جیسے اللہ تعالی نے سمندر مین انکو دریائی کشتیون جہازون پر سوار کیا اسی طرح خشکی مین اونٹون پر سوار کیا کیونکہ عرب اونٹونکو خشکی کی کشتیان کہتے ہین مترجم کہتا ہے کہ قرآن مجید مین قیامت تک جملہ کافرونکے واسطے نصیحت ہے پس ہر طبقہ کفار کے واسطے نصیحت تمام ہے اور اس زمانہ مین تو کافرون کے حق مین پوری حجت ہے کہ اللہ تعالی نے انکی ذریات کو دخانی و بادی جہازون پر بڑے بڑے سمندرون مین سوار کیا لیکن یہ لوگ بجاے اللہ عزوجل کے اس امر کے قائل ہین کہ توحید باری تعالی کے سوائے وہ لوگ اپنے افعال مین مستقل مختار ہین اور یہ غلط جہل و ... کہ اللہ تعالی نے انکو بڑی کشتیون و جہازون پر سوار کیا وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ... واسطے ایسی چیز پیدا کر دی جسپر سوار ہوتے ہین **ف** یہان بلحاظ ماسبق کے دو طرح تفسیر ہے - اگر اول مین یہ

Marfat.com

مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکے اجداد کو کشتی نوحؑ مین سوار کرکے نجات دی اور حضرت نوح علیہ السلام [illegible]
ہاتھون بنوائی کہ اسپر سوار ہوتے ہین اگر اول مین یہ مراد ہو کہ اللہ تعالیٰ نے انکے ہاتھون سے کشتی کی ساخت [illegible]
کیا اور کشتیون کے مثل انکے سواری کے لئے دوسری چیز پیدا کی جس پر خود سوار ہوتے ہین اور وہ اونٹ [illegible]
اللہ تعالیٰ نے گدھون کو بہت بوجھ اٹھانے والا کارآمد جانور پیدا کر دیا ہے اور ہر شخص کو آسانی سے دراز منزل پہونچا [illegible]
خرچہ بھی خفیف ہوتا ہے اور وہ نیک لوگون کی سواری مین رہا حتی کہ بنی اسرائیل کے علماء و صلحاء اسپر سوار ہوتے [illegible]
وغیرہ انبیاء اولوالعزم اس پر سوار ہوئی ہین بلکہ حضرت سرور عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری مین بھی کبھی [illegible]
وعرب مین اسکی سواری مین کچھ عجب نہین کہا جاتا ہے۔ شیخ ابن ملکؒ نے شرح مشارق مین لکھا کہ کسی نے گدھے کی سواری [illegible]
رکھا سوا اہل ہند کے جاہلون کے جو ایسی حماقت مین گرفتار ہوکر مبتلائے معصیت ہوے۔ م۔ بالجملہ حق عزوجل نے اپنی [illegible]
سے مخلوق پر احسان رکھا کہ اسنے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی مین جو ہر طرح کی ضروریات اور اقسام حیوانات سے بھری ہوئی [illegible]
انکی ذریات کو سوار کرکے نجات دی اور اپنی صنعت سے انکے واسطے کشتی کے مثل سواریان دین۔ پس اس عنایت الٰہی عزوجل کی شکر گذاری [illegible]
اور توحید کے ساتھ بدون شرک کے عبادت کرین اور ہروقت عذاب الٰہی سے خوفناک ہون کیونکہ ہر ذرہ اسکے قبضۂ قدرت مین قائم [illegible]
قدرت مین مسخر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا **اِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ** اگر ہم چاہین تو انکو غرق کر دین **ف** یعنے اگر ہم چاہین تو جو [illegible]
کشتیون مین سوار ہین اونکو شرک و بدکاری کی سزا مین غرق کرین **فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ** پس انکے واسطے کوئی فریادرس نہوگا **ف**
اونکو اس غرق سے نجات دے اور جنکو آلہہ قرار دیتے ہین وہ سب انکے خیالات باطل ہین کسیکو مجال نہین ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر
مین اسکی مشیت کے خلاف مداخلت کر سکے یا بغیر قوت الٰہی عزوجل کے زبان ہلا دے یا جنبش کر سکے تو کوئی اونکی فریادرسی نہین کر سکتا
وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ اور نہ یہ لوگ اس مصیبت سے چھٹکارا پا سکتے ہین **ف** انکی تدبیر و خیالات باطل کچھ کام نہین آسکتے **اِلَّا**
رَحْمَةً مِّنَّا لیکن ہماری طرف سے ایک رحمت ہے **ف** کہ باوجود انکے شرک و کفر و نیچریت کے ہم نے انکو غرق نہین فرمایا
وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ اور انکو تمتع دیا ایک وقت تک **ف** اور وہ وقت اجل ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک معلوم
کہ اسمین کمی بیشی نہین ہوتی ہے پھر اگر اس نے موت کی مدت تک بھی شرک سے توبہ نہ کی اور اپنے کفر پر اصرار کیا تو اللہ تعالیٰ عذاب [illegible]
فرماتا ہے اور جسطرح اسکی نیت تھی کہ ہزار برس عمر دیا جاتا تو اسی شرک و نیچریت پر جما رہتا اس عزم کے موافق وہ عذاب [illegible]
ہمیشہ رہیگا کیونکہ اس نے کبھی نصیحت قبول کرنے کا عزم نکیا اور کبھی اللہ تعالیٰ کی کتاب و رسول کی طرف توجہ [illegible]

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ [illegible]
اور جب کہیے اونکو بچو اپنے سامنے آنے والے سے اور اپنے پیچھے چھوڑے [illegible]

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ
اور کوئی نہین پہونچتا اونکو اپنے رب کے حکمون سے جسکو ٹلا [illegible]

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا [illegible]
کہیے اونکو خرچ کرو کچھ اللہ کا دیا ... کہتے ہین منکر [illegible]

Marfat.com

مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ
ایسے کو کہ اسد چاہتا تو اوسکو کھلاتا تم لوگ تو نرے بہک رہے ہو

[illegible] فرماتا ہے کہ مشرکین اپنی جہالت و گمراہی مین سخت اصرار پر ہین اوراس گمراہی کے موافق جو گناہ کبیرہ اون سے ہوتے ہین انکی کچھ پروا نہین کرتے ہین نہ اونکو اپنے پچھلے گناہونکا خیال ہے اور نہ آیندہ گناہون کی بدانجامی سے خطرہ ہے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ اور جب اون سے کہا جاتا ہے کہ ڈرو تم اس سے جو تمھارے روبرو اور جو تمھارے پیٹھ پیچھے ہے ف مجاہدؒ نے فرمایا کہ مابین ایدیکم وہ گناہ ہین جو ابتدائے عمر سے اسوقت تک عمل مین لائے جنمین شرک اصل ہے اور باقی سب اسکی شاخین ہین اور ما خلفکم وہ بدانجامی ہے جو آیندہ قیامت مین آنیوالی ہے اور بالفعل انکی نظر سے اوٹ ہے۔ دیگر علماء نے اسکے برعکس کہا یعنے مابین ایدیکم وہ ہولناک معاملہ قیامت ہے جو انکے سامنے موجود ہے اگرچہ انکو نظر نہین آتا اور ما خلفکم وہ شرک و بدکاریان ہین جو ابتدائے عمر سے اسوقت تک اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے ہین مترجم کہتا ہے بلکہ یہ سب بدکاریان انکی پیٹھون پر لدی ہین بالجملہ جب ان کافرونکو انکے آغاز و انجام سے خوف دلایا جاتا ہے اور سمجھایا جاتا ہے کہ اپنے آپ کو بچالو اور اپنے رب عزوجل سے تقوی کرو۔ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ تاکہ تم رحم کیئے جاؤ ف یعنے تاکہ اللہ تعالے تمپر رحم فرماکر عذاب سے نجات دے اور مقام راحت یعنے جنت مین داخل فرمادے۔ بعض نے کہا کہ لعلکم ترحمون۔ شاید تم رحم کیئے جاؤ یعنے باوجود تقوی و پرہیزگاری کے اپنی بندگی فرمان برداری کو عظمت الٰہی سبحانہٗ تعالے کے سامنے ہیچ سمجھو بلکہ امیدوار رہو کہ شاید ہمارا رب عزوجل رحم فرماکر ہمکو نجات و راحت عطا فرمائے کیونکہ بندہ ہرچند پرہیزگار مطیع ہو پھر بھی اسکی بندگی ایسے اعمال ہین جو اسکی ذات مین پیدا کئے گئے ہین اور بندہ کی ذات جب خود مخلوق ہے تو اسکے اعمال طاعت صرف مخلوق در مخلوق ہوئے پھر جب بندہ کی ذات جو مخلوق حادث ہی بارگاہ قدس کبریائی عزوجل کے لایق نہین ہے تو اسکے اعمال جو مخلوق در مخلوق ہین پھر اسکی بارگاہ کبریائی کے لایق ہوسکتے ہین پس جو کچھ بنام اعمال خیر کیئے وہ درحقیقت بندہ ہی کیواسطے لایق و ذخیرہ ہین اور حقیقت سبحانہٗ و تعالے غنی حمید ہے پھر جو کچھ اس اعمال خیر پیدا ہوے ہین وہ بھی اللہ تعالی کی رحمت و توفیق سے پیدا ہوے ہین تو بندہ اگر انتہا درجہ کا متقی ہو تو بھی اُس سے شان کبریائی کے لایق کوئی عبادت نہین ہوئی بلکہ ہونا غیر ممکن و محال ہے کیونکہ مخلوق سے ایسی چیز حاصل ہونا محال ہے جو خالق عزوجل کے لائق ہو تو ہرحال مین بندہ کا اپنے رب عزوجل کی رحمت پر ہے اور رحمت الٰہی عزوجل کا حاصل ہونا اسطرح ہے کہ شرک چھوڑے تب اس نے اصل شرک کو چھوڑدیا اس جڑ سے جو شاخین پھوٹی تھین یعنے اس اعتقاد پر جو اعمال کرتا تھا وہ بھی چھوڑدیا تو وہ رحمت کے لائق ہوا لیکن اسکو پورا دعوی نہین سکتا کہ مین نے حکم الٰہی عزوجل کے موافق ظاہر باطن مین فرمانبرداری کی ہے لہذا وہ خوف کے ساتھ امیدوار رہیگا کہ اللہ تعالی مجھ پر رحم فرمادے اسواسطے حکماء ربانیین رحمہم اللہ تعالی نے کہا ہے کہ ایمان خوف و امید کے درمیان ہے لہذا تقوی کے بعد لعلکم ترحمون۔ فرمایا یعنے اللہ تعالے سے تقوی کرکے امیدوار ہو کہ شاید تم رحم کیئے جاؤ لیکن کافرون نے اس نصیحت کی طرف کچھ بھی التفات نہ کیا اگرچہ انکو اللہ تعالے کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرطرح کے معجزات سے اور ہرطرح کے آیات قدرت سے صدق رسالت پر یقین دلایا مگر انہون نے اپنی جہالت سے شرک پر اصرار کیا وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ اور انکے رب عزوجل کی آیات میں سے کوئی آیت ہو وہ انکے پاس جب آتی تو کسی حالت سے

نہین آتی سوائے اسکے کہ یہ لوگ اوس سے منھ موڑتے ہوئے ہین ف یعنے اللہ تعالیٰ کی ...
کھلی آیت اونکے سامنے پیش کیجاوے مگر انکا یہی انجام ہوتا ہے کہ اوس سے منھ موڑتے ہین ...
کچھ بھی فکر و غور نہین کرتے اور کسی صورت سے بھی قبول کرکے نفع نہین لیتے ہین اور ...
ہے کہ اہل ایمان کیواسطے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی آیات قدرت مین سے ہوجاتی ہے کہ یہ لوگ ...
ایسے صریح دلائل قدرت دکھاتے ہین جنہین ذرا بھی شبہ نہین ہے حتی کہ انکو نہایت تعجب ہوتا ہے ...
اگر مشرک ضلالت انکار کرجاتا ہے تو مومن کو قدرت الٰہی عزوجل مشاہدہ ہوتی ہے کہ اس نے کفار کے قلوب کو مقلوب فرمایا اور ...
مہر کردی کہ مشرکین اسکو کسی طرح نہین سمجھتے ہین اور زیادہ عجیب یہ کہ دنیاے ملعونہ کی تدبیر حواس مین بہت ...
اوس بھی جہان کام نہین کرتے ہین اوس سے بڑھکر کافرون کے حواس قوی ہین اگرچہ ان امور کا انجام محض فنا و زوال ہے پس لطیف ...
عزوجل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندگان مومنین کو کفار مقہورین مین بھی آیت معرفت کا مشاہدہ عطا فرماتا ہے حالانکہ کفار خود ...
ہین وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ اور جب ان کافرون سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ ...
تعالیٰ نے روزی فرمایا اس سے نفقتو و ف یعنے اللہ تعالیٰ کی راہ مین خرچ کرو اور اوسکے محتاج بندون کو اوسکی رضامندی حاصل ...
لیئے کھلاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمکو ان محتاجون کے ساتھ امتحان مین ڈالا ہے تاکہ اگر تم اللہ تعالیٰ و دارالآخرۃ پر ایمان لائے ہو ...
محتاجون کے ساتھ سلوک کروگے ورنہ دنیا پر اعتماد و بخل کروگے اگرچہ اللہ تعالیٰ اپنے محتاج بندہ کو اپنے فضل سے رزق عطا فرمائے گا
اور وہ محتاج کو تلف نہین فرماتا ہے لیکن مشرکین بت پرست جو صریحاً آخرت سے منکر تھے اس پر راضی نہوئے اسیطرح یہود وغیرہ اقوام
مشرکین جو ظاہر مین آخرت کا اقرار کرتے تھے لیکن باطن مین اونکے دلون مین اعتقاد صادق نہ تھا وہ بھی اس سے منکر ہوگئے قَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا منکرون نے مومنون سے کہا ف یعنے جن مومنون نے نصیحت کے
کافرون سے کہا تھا کہ اپنی آخرت سنوارنے کے لئے رضای الٰہی مین محتاجون کو کھانا دو تو کافرون نے انکو جھگڑالو پن کا جواب دیا کہ
اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ کیا ہم ایسے شخص کو کھانا دین کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اسکو کھانا دیتا ف
یعنے کافرون نے اپنے زعم باطل مین گویا مومنون پر الزام لگایا کہ تم لوگ خود قائل ہو کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مشیت و تقدیر پر جاری ہو ...
اور یہی ایک رزاق ہے تو پھر ہم محتاج کو کیون کھانا دین کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اسکو کھانا دیتا۔ ان شیطانی کافرون نے یہ سمجھا کہ ان لوگونکا ... قدرت کا
فعل نہین ہے بلکہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو انکے ہاتھون سے محتاج کو رزق پہونچا کر اونکو ثواب عظیم عطا فرماتا لیکن ...
اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ تمھارا کچھ حال نہین سوائے اسکے کہ کھلے گمراہی مین ...
جریرؒ نے کہا کہ اس کلام کے دو معنے ہوسکتے ہین ایک یہ کہ اللہ عزوجل نے ان کافرونکا وسوسہ رد فرمایا ...
جاننے کے مدعی ہو حالانکہ یہ بھی تمھاری گمراہی ہے کیونکہ کسی شخص کو یہ نہین معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکے ...
فرض ہے کہ جو کچھ شریعت مین حکم دیا گیا اور جو راہ مستقیم اسکو بتلائی گئی اور اس راہ پر چلنے کے ...
ذریعہ سے فرمانبرداری کرے لیکن اس قصد سے اسی قدر پورا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مشیت مین ...
نماز و روزہ ترک کیا اور یہ دعویٰ کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی مشیت مین ہوتا تو ...

Marfat.com

[illegible] اس نیکی سے محروم رہے لیکن جب اوس نے مشیت کا دعویٰ کیا تھا تو تکبر شیطانی کے ساتھ مشیت
[illegible] اسواسطے کافرون کو کھلی گمراہی میں فرمایا دوسرے معنی یہ ہین کہ شاید یہ کفار بدکار کا قول بمقابلہ مومنونکے
[illegible] تعالیٰ کی [illegible] دل و بے نور ہوکر یہانتک شیطانی زعم بڑھایا تھا کہ مومنین خیرخواہون کو کھلا گمراہ کہنے لگے (تنبیہ)
[illegible] ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر و مشیت کسی بندہ پر ظاہر نہین ہوسکتی مگر جبھی کہ وہ امر واقع ہوجاوے مثلاً اگر کسی بیمار کا علاج
کیا گیا [illegible] تو معلوم ہوا کہ تقدیر الٰہی مین اس شخص کی موت اسی ساعت مقدر تھی کہ اوس سے ایک لمحہ بھی تجاوز نہین ہوسکتا تھا اگرچہ تمام
جہان کے اطبا اسکے علاج پر جمع کئے جاتے پھر اسکے بعد مریض کے والدین وغیرہ مین سے جس نے یہ وسوسہ قبول کیا کہ اوسکے معالجہ مین خطا ہوئی
اگر ایسا ہوتا یا فلان طبیب سے رجوع کیا جاتا تو بہتر ہوتا یہ زعم بالکل تقدیر الٰہی سے غفلت بلکہ معصیت ہے اسیواسطے حدیث مین منع فرمایا کہ یہ کلمہ
کہا کرو کہ اگر ایسا ہوتا کہ یہ شیطان کا دروازہ کھول دیتا ہے کما فی الصحیح پس اہل ایمان کیواسطے نقد الوقت ہے یعنے جو امر خیر سامنے ہے اسمین شریعت کے
موافق فرض و سنت کا خیال کرکے عملدرآمد کرنا انھین جواس کے نعمت سے لازم ہے حتیٰ کہ اگر زن و فرزند کا نفقہ واجب ہے تو سعی جمیل کے ساتھ حواس کو کمائی
کے کام مین لگاوے کیونکہ واجب شرعی کا ادا کرنا ہوگا اور یون نہ کہنا چاہئے کہ اگر مشیت یا تقدیر الٰہی مین ان لوگون کے واسطے رزق ہے تو کوئی
نہین لیگا اور اسکو چاہو تدبیر کہو یا فرمانبرداری شریعت کہو اور بعضے لوگ اسکو توکل کے خلاف سمجھتے ہین حالانکہ یہ جہل ہے کیونکہ توکل تو یہی کہ وہ سعی
جمیل مین جواس کو کام مین لاوے لیکن جو نتیجہ پیدا ہو اسپر مطمئن ہو اور قلب کو اضطراب مین نہ لاوے اور توکل یہ نہین ہے کہ فرض و واجب شرعی کے
فرمانبرداری کرنے مین ہاتھ پاؤن نہ ہلاوے حالانکہ جو لوگ کمائی نہین کرتے وہ اپنے جمیع امور مین تدبیر کو کام مین لاتے ہین مثلاً سردی کے وقت
کپڑا اوڑھتے ہین اور یہ نہین کہتے کہ اگر موت مقدر نہین ہے تو نہ اوڑھنا مضر نہوگا یا کوٹھے سے زینہ زینہ اترتے ہین اور ایکبار نہین کودتے کہ اگر
موت نہین مقدر ہے تو نہین مریگا اور نہ چوٹ آویگی پس اسیطرح امر تقدیر کے حوالہ پر معصیت نہین کرنا چاہئے پس انسان کا حاصل یہ ہوا کہ وہ ان
حواس کو کام مین لاویگا لیکن مومن کیواسطے راہ مستقیم شریعت عطا فرمائی کہ وہ اسکے احکام کے موافق عمل کریگا اور کافر گمراہ اپنی شریعت شیطانی
کے مطابق بھٹکتا پھریگا پھر کافرونکو جسطرح معارف توحید و راہ مستقیم کی ہدایت نہین اسیطرح آخرت پر ایمان نہین ہے

وَيَقُولُونَ مَتَى هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً
اور کہتے ہین کب ہے یہ وعدہ اگر تم سچے ہو یہی راہ دیکھتے ہین ایک چنگھاڑ کی

وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ۝ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ
[illegible] پکڑے گی جب آپس مین جھگڑ رہے ہونگے پھر نہ سکین گے کہ کچھ کہہ مرین اور نہ اپنے گھر کو پھر جاوینگے

[illegible] آدم علیہ السلام کے وقت سے برابر انبیاء علیہم السلام و انکے امتی صالحین نے دار آخرت و اسکے عذاب و ثواب سے متواتر خبر دی اور اسقدر تواتر
سے [illegible] ہوگیا و لیکن کافرون نے اب بھی اسکو بعید جانا بلکہ بجائے خوف کے بیباکی سے معارضہ کرنے لگے وَيَقُولُونَ
مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ یعنے اور کفار کہتے ہین کہ یہ وعدہ کب و کہان ہے ف یعنے انبیاء علیہم السلام و مومنون سے مشرکون نے
کہا جس عذاب آخرت کا تم لوگ خوف دلاتے ہو وہ کب و کہان ہے إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ - اگر تم سچے ہو
[illegible] مومنون نے انسے یہ نہین کہا کہ وہ عذاب ہمارے اختیار مین ہے بلکہ یون کہا کہ تمھاری موت پر وہ عذاب ظاہر ہوگا
[illegible] الٰہی خود علم مین محدود ہے اور بعد موت کے اس عذاب سے کافرونکو نجات نہین ہے - مگر کافرون نے یہانتک

Marfat.com

اسکو جھوٹ جانا کہ مومنون پر تعریض کی کہ اگر سچے ہو تو وہ عذاب لاؤ یا دکھلاؤ اللہ تعالیٰ نے ان کا

يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ

کرتے مگر ایک کرخت آواز کا جو انکو گرفتار کرلے ایسی حالت مین کہ یہ لوگ جھگڑتے ہین **ف** یعنی انکو [illegible]

تہدید فرمائی کہ اسطرح بیباکی سے جھگڑتے ہین تو اسی امر کے منتظر ہین کہ اس حالت مین انکو آواز کرخت گرفتار کرلے جیسے [illegible]

سے ہلاک کی گئین۔ کہ جبرئیل علیہ السلام نے بغضب الٰہی عزوجل ان فاجرونکو کرخت آواز دی جیسے اہل القریہ ہلاک کئے گئے [illegible]

اور وہ سب مٹ گئے یہ بھی ایسے ہی عذاب کے منتظر ہین لیکن اس عذاب کے وقت انکو یقین سے کیا فائدہ ہوگا ابھی [illegible]

بلکہ چند روزہ زندگی دنیاوی جو بمقابلہ عذاب شدید کے انکے حق مین راحت جنت ہے ہاتھ سے کھوئینگے **فَلَا يَسْتَطِيعُونَ**

تَوْصِيَةً پس ایسی حالت مین ان کافرونکو وصیت کرنے کی بھی قدرت نہوگی **ف** بلکہ شدت عذاب واسکے ہول و کرب مین پڑ جاوینگے **وَ**

لَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ اور نہ اپنے اہل و عیال کیطرف لوٹینگے **ف** کہ سامان نجات حاصل کرسکین بلکہ ہمیشہ

اسی عذاب مین گرفتار رہینگے تو کیونکر ایسے سخت عذاب کو مانگتے ہین شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ شاید صیحہ واحدہ سے اول نفخ صور مراد ہو جسکو

نفخۃ الفزع کہتے ہین کہ کفار بدکار اسوقت بازارون وغیرہ مین باہم عادت کے موافق دنیاوی ہوس مین جھگڑتے ہونگے کہ ناگاہ نفخۃ الفزع پھونکا جاویگا

اور گھبراہٹ سے لوگ کان لگا کر ایک جانب جھکا کر سننے لگینگے اور روے زمین پر کوئی باقی نرہیگا مگر آنکہ وہ خوف و گھبراہٹ مین ہوگا

اور یہ بدکار فجار محض مشرک و بے ایمان مانند گدھون یا ڈورون کے ہونگے اور یہ نفخہ دراز ہوگا اور اسوقت ایک آگ پیدا ہوکر لوگونکو محشر کے جانب

ہانکیگی اور جہان قیلولہ کے لئے دوپہر کو ٹھہرین وہان ٹھہریگی اور جہان رات کو رہین ساتھ رہیگی لہذا انکو اپنے انجام معاملات کے لیے وصیت

کرنے کی مہلت نہ ہوگی اور نہ اپنے اہل و عیال کے پاس پہنچنے پاوینگے یہانتک کہ نفخۃ الموت سے سب مرجاوینگے۔ **مترجم** کہتا ہے کہ اس تفسیر کی توجیہ

یہ ہے کہ ان لوگون نے وعدہ قیامت و عذاب کو مانگا تھا تو فرمایا کہ **مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً** الخ

یعنے یہ لوگ ایسے ہولناک عذاب کو مانگتے ہین کہ اسوقت آواز کرخت انکو گرفتار کرلے حالانکہ بعد اسکے مہلت نپاوینگے اور یہ کیفیت اول

نفخۃ الفزع مین بھی واقع ہوگی چنانچہ اس بارہ مین احادیث صحیحہ سابق مین اپنے اپنے موقع سے بیان ہوچکی ہین اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ

قیامت جسوقت قائم ہوگی تو لوگ اپنی اپنی بازارون مین خرید و فروخت کرتے ہونگے اور کوئی کپڑا خرید و فروخت مین گزون سے ناپتا ہوگا

اور کوئی دودھ دوھتا ہوگا اور مانند اسکے اپنے دنیاوی حاجات مین مصروف ہونگے پس یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **فَلَا**

يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً الآیہ اور اسی کے مانند زبیر ابن العوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیث مین آیا کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک قیامت ایسی حالت مین قائم ہوگی کہ دو شخص کپڑا پھیلائے ہوئے خرید فروخت کرتے ہونگے اور ہنوز [illegible]

اسکو نہین کیا ہوگا اور ایسی حالت مین قائم ہوگی کہ آدمی اپنی حوض درست کرچکا ہوگا مگر ہنوز پانی بھرنے کی نوبت نہ آئی ہوگی اور ایسی

حالت مین قیامت قائم ہوگی کہ آدمی اپنے جانور کا دودھ دوھ لایا ہوگا اور ہنوز چکھنے کی نوبت نہ آئی ہوگی اور ایسی حالت مین قائم ہوگی کہ [illegible]

نوالہ اٹھایا ہوگا اور ہنوز کھانیکی نوبت نہ آئی ہوگی رواہ البخاری و مسلم وغیرہم [illegible]

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ

اور پھونکا جاوے نرسنگا پھر تبھی وہ قبرون سے اپنے رب کی طرف پھیل چلینگے

بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝

کس نے اٹھایا ہمکو ہماری نیند کی جگہ سے یہ وہ ہے جو وعدہ دیا تھا رحمن نے اور سچ کہا تھا بھیجے ہوؤن نے

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝

یہی ہوگی ایک چنگھاڑ پھر تبھی وہ سارے ہمارے پاس پکڑ آئے

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

پھر آج کے دن ظلم نہو گا کسی جی پر کچھہ اور وہی بدلا پاؤگے جو کرتے تھے

چونکہ نفخۂ اول کے بعد ہی لوگ مرینگے پھر اوسکے بعد اپنی اپنی قبرون سے اُٹھائے جانے کے واسطے صور پھونکا جائیگا اور قطعی واقع ہونیوالا ہے لہذا اللہ تعالیٰ نے بلفظ ماضی ارشاد فرمایا۔ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ یعنے یقینی بات کو قطعی سمجھ لو کہ گویا صور پھونک دیا گیا۔ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ کہ یکایک لوگ اپنی قبرون سے نکلکر اپنے رب عزوجل کی طرف تیز جا رہے ہین ف اور یہ نکلنا اور جلدی کرنا کچھہ اُنکا اختیاری نہوگا بلکہ جبراً و قہراً جائینگے اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مین واقع ہوا کہ نفخۂ اوّل اور اس نفخہ کے درمیان چالیس کا فرق ہے لیکن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ یاد نہین رہا کہ چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال اگرچہ علماء نے دیگر احادیث سے نکالا کہ چالیس سال کا فرق ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث مین نقل کیا کہ نفخۂ الموت کے بعد جب اللہ تعالیٰ چاہیگا تو آسمان سے پانی نازل فرماویگا پس زمین کے نیچے سے اجسام اسطرح اگین گے جیسے نباتات اگتی ہے اور آدمی مین کوئی ایسی چیز نہین ہے جو سڑ کر گل جانے سے باقی رہے سوائے ایک خفیف ہڈی کے جسکو عجب الذنب کہتے ہین کہ اوسی سے قیامت کے روز مخلوقات کی ترکیب دیجائیگی کمارواہ البخاری ومسلم۔ مترجم کہتا ہے کہ ظاہرا یہ ہڈی نہایت خفیف و باریک ہے جسکی دیکھنا انکار رہتا ہے اور متقدمین حکماء یونانی نے بھی اقرار کیا ہے کہ یہ بہت باریک جزو ہے کہ اسکے اجزا نہین ہو سکتے ہین اور بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ اس نفخہ مین صور سے ارواح نکلکر بحکم الٰہی اپنے اپنے جسمونکی طرف پرواز کرینگے پس تمام مخلوقات ابتداے دنیا سے انتہائے دنیا تک اپنے اپنے مرقد سے نکلینگے اگرچہ کفار لوگ اسوقت قائل نہین ہین لہذا اللہ تعالیٰ نے انکا قول نقل فرمایا۔ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا کہنے لگے کہ ہاے ہماری خرابی یہ کسنے ہمکو ہمارے مرقد سے اٹھادیا ف مرقد وہ جگہ جہان رقود یعنی خواب ہوا اور یہان کئی قول ہین ایک یہ ہے کہ جن لوگون پر قیامت قائم ہوگی اونکو پہلے نفخہ ... یاد گی اور دوسرے نفخہ سے اٹھائے جائینگے تو اسی خواب کو اپنا مرقد کہین گے یہی حضرت ابی بن کعب و ... قتادہ سے مروی ہے۔ قول دوم یہ کہ کفار اپنی قبرون مین جہان کہین ہون جو کچھہ عذاب اٹھاتے ہین وہ بنسبت عذاب قیامت کے گویا خواب راحت ہے تو اسی واسطے قیامت کا عذاب دیکھکر کہین گے کہ ہمارے خوابگاہ سے کسنے ہمکو اٹھایا اور عذاب قبر کی احادیث مین آیا ہے کہ کفار و منافقین اپنی اپنی قبرون مین عا کرتے رہتے ہین کہ الٰہی قیامت قائم نہ کیجیو کما فی الصحاح پس اس معنی کر عذاب قبر انکے حق مین گویا خوابگاہ ہے اور ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نفخۂ اوّل کے بعد اہل قبر سے عذاب اٹھالیگا اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ وغیرہ سے بھی روایت ہے کہ نفخۂ بعث سے پہلے یعنے نفخۂ اوّل کے بعد مر کر نفخۃ البعث تک ایک خفیف نیند سوئین گے۔ مترجم کہتا ہے کہ شاید یہ کل لوگون کے واسطے ہو سکر انھین لوگونکے واسطے ہو جن پر قیامت قائم ہوگی کیونکہ یہ لوگ بہت بدتر مخلوق ہونگی جن پر قیامت قائم ہوگی چنانچہ

حدیث مین ہے کہ نزول عیسیٰ و ظہور امام مہدی علیہم السلام اور اس زمانہ کے برکات کے بیان کے بعد [illegible]
بھیجیگا کہ روے زمین پر جسکے دلمین ذرہ برابر بھی ایمان ہے تو اسکی بغل کے نیچے سے اوسکی روح قبض کرے [illegible]
رہجائینگے جو اپنے باپ دادون کے دین کی طرف پھر جائینگے اور گدھونکی طرح بدکاری کے ساتھ گذراتے [illegible]
کے نزدیک سب مخلوق سے بدتر ہین اور انھین پر قیامت قائم ہوگی (الصحاح وغیرہا) پس اونکے بدتر ہونے کی وجہ [illegible]
قرینہ ہو بلکہ تمام سخت عذاب اونکے واسطے جہنم مین جمع کیا جاوے واللہ تعالیٰ اعلم اسیواسطے ایک جماعت علما کہتے ہین کہ [illegible]
خاصتہ مومنون ہی کیواسطے ہے کہ قیامت کے عذاب سخت سے نجات پاوین اگر کہا جاوے کہ احادیث شفاعت مین بعض سے [illegible]
ہوتا ہے کہ بعضے اہل توحید بھی جہنم مین ڈالے جائینگے جن مین سے کسیکو آگ اسکے گھٹنے تک اور کسیکو کمر تک اور زیادہ کھاویگی [illegible]
اور یہ حالت اونپر مرگ کے مانند ہوجاویگی یعنے عذاب اٹھانے کے واسطے کافرونکی طرح موت سے بدتر زندگی نہین بچایگی بلکہ جلکر [illegible]
کے مانند ہوجائینگے (کما فی الصحاح ایضاً) حالانکہ تمھاری تقریر سے نکلا کہ عذاب قبر اونسے مکافات ہے تو اسکا جواب دو طرح ہو سکتا ہی اول
یہ کہ اگر عذاب قبر نہوتا تو شاید جہنم مین عذاب شدید اٹھاتے اور دوم یہ کہ شاید اگلی امتون مین سے یہ اہل توحید ہون لیکن حدیث ام المومنین عائشہ
رضی اللہ عنہا مین ہے کہ ایک یہودیہ عورت نے انسے کہا کہ مین دعا کرتی ہون کہ اللہ تعالیٰ تمکو عذاب قبر سے بچاوے تو ام المومنین رضی اللہ
عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سچ کہتی ہے (کما فی الصحیح ایضاً) اس سے معلوم ہوا کہ
یہودی بھی عذاب قبر کے قائل تھے واللہ تعالیٰ اعلم بالجملہ یہ بات قطعی معلوم ہے کہ یہ لوگ اپنی قبرون سے نکلکر واویلا کرینگے کہ کسنے ہمکو
ہمارے مرقد سے اٹھایا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ یہ وہ بات ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے جسکا وعدہ دیا تھا اور رسولون نے سچ کہا تھا ف عبدالرحمن بن زید بن اسلم نے کہا کہ اسوقت کافرونکو یقین ہوجاویگا تب
یہ کلمہ کہین گے اور حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ نہین بلکہ ملائکہ انکو یہ جواب دینگے شیخ ابن جریر نے کہا کہ نہین بلکہ ایک جماعت
سلف رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ مومنین انکو یہ جواب دینگے شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ یہی قول اصح ہے اور اسکو ابن جریر رح نے [illegible]
فرمایا ہے بقولہ تعالیٰ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ كَذٰلِكَ كَانُوْا
يُؤْفَكُوْنَ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى
يَوْمِ الْبَعْثِ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے جس دن
قیامت قائم ہوگی تو مجرمین قسم کھائینگے کہ ہم تو ایک ساعت سے زیادہ نہین ٹھہرے یونہی یہ لوگ مکر کیا کرتے تھے اور اہل علم و ایمان
کہینگے کہ تم لوگ تو کتاب الٰہی مین قبر سے اٹھائے جانے تک ٹھہرے ہو پس قبر سے اٹھائے جانیکا یہی دن ہے ولیکن تم تو اسپر یقین نہین
لاتے تھے۔ بالجملہ قیامت کا وقوع یقینی ہے اور وہ کافرون کیواسطے ایسا سخت عذاب ہے کہ جسکے سامنے قبر کا عذاب انکو خواب
راحت نظر آویگا جیسے حدیث مین آیا کہ دنیا کافر کے لئے جنت ہے اور مومن کے لئے قیدخانہ ہے۔ لیکن فی الحال کفار [illegible]
اس عذاب سے اسقدر منکر تھے کہ دلیری سے مانگتے کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ [illegible]
نے انکو یاد دلایا اور فرمایا اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا
مُحْضَرُوْنَ یعنے کچھ نہوگا سواے ایک آواز سخت کے پھر ناگاہ یہ لوگ سب کے سب ہمارے حضور [illegible]

Marfat.com

ف یعنی قیامت کا واقع ہونا اللہ تعالی کی قدرت مین پلک مارنے سے بھی زیادہ آسان ہے فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ
شَيْئًا پس آج کے دن کسی نفس پر کچھ بھی ظلم نہوگا ف یعنے کسی بدکار کی بدیین کچھ نہین بڑھایا جاوے گا اور رہا نیکوکار تو اسکی نیکی مین
سے کچھ گھٹایا نہین جائیگا مگر اللہ تعالی کے فضل سے وہ انعام کثیر پاویگا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ
اور کچھ بدلا نہین دیے جاؤگے سوائے اسکے کہ جو کچھ تم لوگ کرتے تھے ف پس جو لوگ نیکی کرتے تھے یعنے ایمان و عمل صالح تو یہی جنت انکا
ثواب ہے اور جو لوگ کفر و شرک کرتے تھے تو یہ جہنم کے عذاب وہی انکے اعمال ہین اگرچہ اونکا خیال اس تک نہین پہونچتا ہے ولیکن اہل
جنت کیواسطے سوائے انکے اعمال کے اللہ تعالی کیطرف سے فضل مزید ہے کہ اوسکا کوئی اندازہ نہین کرسکتا ہے تو یہ علاوہ انکے اعمال
کے اپر انعام ہے بخلاف کافرون کے کہ اونکے اعمال اسقدر قبیح ہین کہ اس لئے جہنم کے عذاب کو فی الجملہ معلوم کیا ہے تو وہ اندازہ کریگا
کہ اونکے اعمال قبیح جو یہان نظر نہین آتے ہین وہ وہان اس قبیح شکل مین ہین اور مومن کے اعمال نیک جو یہان نابود معلوم ہوتے ہین وہان
لہلہاتے ہوئے جنت مین اور حدیث معراج کی بعض روایات مین ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وصیت فرمائی
کہ سبحان اللہ وبحمدہ جنت کے پودے ہین تو آپ اپنی امت کو یہان باغ لگانے کا حکم دیجئے چنانچہ قولہ تعالی وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ
خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ الآیہ کی تفسیر مین اسکا بیان گذر چکا ہے اور حدیث معراج وغیرہ سابق مین
بیان ہوئی ہین۔ اگر کہا جاوے کہ کافرونکی بدکاریین کچھ بڑھایا نہین جاویگا حالانکہ حدیث مین آیا ہے کہ قیامت کے روز میری امت کے
کچھ گنہگار لوگ لائے جاوینگے جنپر پہاڑون کے مانند گناہ لدے ہونگے پھر اللہ تعالی انپر سے اوتار کر یہود و نصاری پر ڈالیگا کمافی الصحیح
جواب یہ کہ ان یہود و نصاری نے اپنی بدکاریون سے یہ نتیجہ پایا ہے اور بے وجہ ناحق انپر بار نہین ڈالا گیا ہے فاحفظ اور اللہ تعالے
کے ساتھ جنہنے شرک کیا وہ بدکار تمام جہان مین فساد پھیلانے والا ہے پھر اللہ تعالے نے اہل جنت کا انعام بیان فرمایا
إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ۝ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ
تحقیق بہشت کے لوگ آج ایک دھندے مین ہین باتین کرتے وہ اور اونکی عورتین سایون مین تختون پر
مُتَّكِئُونَ ۝ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مَا يَدَّعُونَ ۝ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ
بیٹھی ہین تکئے لگائے اور اونکو وہان ہے میوہ اور اونکو ہے جو مانگ لین سلام بولنا ہے رب مہربان سے
اول اللہ تعالی نے قیامت مین اٹھائے جانے اور کفار کے واویلاہ چلانے کا ذکر فرمایا اور اس آیت مین اہل جنت کی راحت
رفیع کو بیان فرمایا حالانکہ یہ لوگ جب عرصات قیامت سے جنت مین بھیجے جاوینگے تو اس راحت مین پہونچینگے تو مترجم کہتا ہے کہ یہ
مراد ہے کہ روز قیامت کی تکلیفات سے یہ لوگ امن مین ہونگے چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ مومن کو یہ منظر محشر صرف
ویسا معلوم ہوگا جیسے دو رکعت مین وہ کسی نماز فریضہ کو ادا کرتا تھا۔ پس یہ لوگ بہت جلد نعمت مین پہونچ جاوینگے حتے کہ حدیث مین
جنت مین انکا قیلولہ ہوگا إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ اہل جنت اس روز اپنے
خوش عیش مین ف حسن بصری و اسمعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ تعالی نے کہا کہ جس عذاب کرب مین دوزخی پڑے ہونگے یہ لوگ
اس سے فارغ ہونگے اور اپنی نعمت وعیش مین مشغول ہونگے فَاكِهُونَ یعنے خوش عیش ہین۔ مجاہد نے فرمایا یعنے عیش مین
[illegible] ہین اور اسکے مانند ابن عباس وقتادہ وغیرہم سے مروی ہے اور بعض نے کہا کہ خوشی مین مشغول ہونا انکی ازدواج

پاکیزہ کے ہمبستری ہے۔ یہی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ و ابن عباسؓ و ابن المسیبؒ و عکرمہ و حسن و قتادہ [illegible]
عنہم کا قول ہے اور حق یہ ہے کہ ان بزرگون نے انکی شغل کی ایک مثال بیان فرمائی ہے کیونکہ [illegible]
حالانکہ یہ لوگ وہان آج کے دن ضیافت الٰہی عزوجل مین باہمی زیارت و ہر ایک خوش الحالی و [illegible]
مین خوش عیش ہونگے اور شاید اللہ تعالیٰ کی لطف حکمت یہ ہے کہ انمین سے کوئی شخص کسی کافر کے بارہ مین [illegible]
نکرے کیونکہ حق عزوجل کو ان نیک بندونکی خاطر منظور ہے حالانکہ ثانی الحال یہ لوگ بعضے کافرونکی سفارش کرینگے [illegible]
آیا ہے کہ بعض کافر جو تحت الثریٰ مین ہوگا وہ مومن کی سفارش سے تخفیف کیا جائیگا لیکن یہ قطعی معلوم ہے کہ وہ کبھی جہنم کے [illegible]
نہوگا اور رہا یہ امر کہ جہنم پر کس قسم کے تغیرات واقع ہونگے تو اسکو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہین جانتا ہے ہان یہ امر قطعی معلوم ہے کہ
جہنمی کبھی جنت مین نہین آویگا اور جہنمی وہی لوگ ہین جو ہمیشہ کافر و مشرک مرے ہین۔ بالجملہ اہل جنت آجکے روز اپنے شغل مین خوش عیش [illegible]
هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ اہل جنت و انکی [illegible]
ظلال مین شاہانہ تخت پر تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے **ف** یعنے نفیس نہرین جو یاقوت و زمرد کی لوح پر مشک و موتی کے ریزونکے ساتھ جاری ہونگی
انکے کنارے ایسے تخت ہونگے جنکی ساخت و خوبی کی کیفیت سوائے حق تعالیٰ کے ہمارے خیال سے باہر ہے اور ان تختون پر ظلال ہونگے
حجابہ کی صورت قبہ نفیس ہوگا اوسمین مع ازواج کے تخت نشین ہونگے اور جنت تمام ظلال ہے یعنے عرش الرحمٰن عزوجل کے سایہ مین ہے اور
باوجود اسکے ان ظلال یعنے قبہ مین ہمیشہ درختون کے سایہ مین ہمیشہ نہرون کے کنارے خوش عیش ہونگے اسیکے مانند حضرت ابن عباسؓ و
مجاہد و عکرمہ و محمد ابن کعب و حسن و قتادہ و سدی و خصیف رحمہم اللہ تعالیٰ سے مروی ہے۔ **لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ** انکے واسطے
جنت مین فاکہ ہین **ف** یعنے جمیع اقسام کے فواکہ و میوہ جات ہین اور یہی نہین کہ جنت کوئی محدود باغ ہے جیسا دنیا مین تصور کرسکتے ہین
بلکہ وہ دار الآخرۃ جاندار ہے اور اسکے عجائبات بیشمار ہین جسکی نعمتون کی کوئی انتہا نہین ہے **وَلَهُمْ مَا يَدَّعُونَ**
انکے واسطے ہر ایسی چیز جسکی وہ خواہش کرین **ف** یعنے انکی خواہش پاکیزہ جس چیز کی جانب راغب ہوگی تو اللہ تعالیٰ نے انکی خواہش
قوت حیات عطا فرمائی ہے پس فوراً وہ چیز انکے سامنے آویگی (وقال ابن ابی حاتم) **حدثنا محمد بن عوف الحمصي**
حدثنا عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار حدثنا محمد بن مهاجر عن الضحاك
المعافري عن سليمان بن موسى حدثني كريب انه سمع اسامة بن
زيد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ یعنے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]
کہ دامن کسکر جنت کی طرف قصد کرے کیونکہ جنت ایسی چیز ہے کہ اوسکے واسطے کوئی قیمت نہین ہے یعنے جنت [illegible]
کی کہ وہ کل نور ہے جو جگمگاتا ہے اور ریحان طیب ہے جو لہلہاتا ہے اور قصر خوبصورت ہے جو اپنی خوبی دکھلاتا ہے اور نہر [illegible]
ہمیشہ پانی لہراتا ہے اور میوہ ہائے پختہ ہین اور زوجات خوبصورت جمیلہ ہین اور حلہائے کثیرہ ہین اور مقام ابدی [illegible]
اور فاکہ تر و تازہ ہین اور نعمتہائے بے اندازہ ہین لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہان ہم لوگ اسکے واسطے [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہو انشاء اللہ تعالیٰ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ [illegible]
الولید بن مسلم عن محمد بن مہاجر یہ۔ مترجم کہتا ہے کہ دونون اسناد حسن ہین کذا و کنمین مضائقہ نہین [illegible]

Marfat.com

پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ یعنے اونکے واسطے رب رحیم کیطرف سے
قول سلام ہے ف خود اللہ تعالیٰ کا نام پاک سلام ہے پس اسکی ذاتِ پاک اہل جنت کے واسطے نعمت ہے اور جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت اپنی جنتوں کی نعمت میں خوش عیش ہونگے کہ ناگاہ اوپر
ایک نور پھیل جائیگا پس وہ لوگ اپنے سر اٹھا کر دیکھنے لگیں گے تو اونکو معلوم ہوگا کہ رب عزوجل نے اونپر تجلی فرمائی ہے پس اللہ تعالیٰ
فرمائیگا السلام علیکم یا اہل الجنہ اور یہی اللہ تعالےٰ نے فرمایا سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ پھر یہ لوگ اپنے رب
عزوجل کیطرف دیکھتے رہینگے اور اللہ تعالیٰ اونپر نظر رحمت فرماتا رہیگا پھر جبتک اپنے رب عزوجل کیطرف دیکھینگے تب تک اپنی نعیم جنت میں
کسی چیز کیطرف التفات نکرینگے یہان تک کہ اونپر حجاب طاری ہوگا اور انکے دیار میں رب عزوجل کا نور و برکت رہجائیگا (رواہ ابن ابی
حاتم و ابن ماجہ) شیخ ابن کثیر رح نے فرمایا کہ اسکے اسناد میں تامل ہے اور محمد بن کعب القرظی نے عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے
روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ اہل جنت و اہل دوزخ کے فیصلہ سے فراغت فرمائیگا تو ظلل الغمام والملائکہ میں اہل جنت پر توجہ فرما کر اونکو سلام
فرمائیگا پس اہل جنت اوسکا جواب دینگے۔ قرظیؒ نے فرمایا کہ یہ کتاب الٰہی میں موجود ہے سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ
پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تم لوگ مجھ سے درخواست کرو تو یہ لوگ یہ عرض کرینگے کہ اے رب ہم کس چیز کی تجھ سے درخواست کریں حالانکہ تم
کہ تملوگ مانگو تو یہ عرض کریں گے کہ اے پروردگار ہم تجھ سے تیری رضا چاہتے ہیں ارشاد فرمائے گا کہ میری ہی رضا سے تم
دار کرامت میں آئے ہو تو یہ لوگ عرض کرینگے کہ اے رب پھر کیا چیز ہم درخواست کریں کہ قسم تیرے عزت و جلال و رفعت کی
جو کچھ ہمکو عنایت فرمایا ہے اگر تو ہمکو حکم کرے کہ ہم تمام جن و انس کو رزق پہونچادیں تو ہم اون لوگوں کو کھانا و پینا و لباس
پورے طور سے دیں پھر بھی ہمارے یہان کچھ کمی نہو ارشاد ہوگا کہ ہان تمھارے واسطے میرے پاس مزید نعمت ہے پس اونکو درجات میں
مزید نعمت فرمائی جائیگی پھر ملائکہ اونکے پاس اللہ تعالیٰ کیطرف سے تحفے لائینگے (رواہ ابن جریر و ہذا اثر غریب) اور واضح ہو کہ اہل
جنت کی نعمت و شانِ رفعت و منزلت و درجات کرامت از جانب حضرت رب العزۃ ذو الجلال والاکرام ہیں جسکی صفات قدس غیر
متناہی ہیں تو نعمت ہائے جنت و ہر ساعت مزید عنایت بھی غیر متناہی ہے اور اس لطافت کی سمجھ کے واسطے نور ایمان حاصل ہوتا
ہیں جو نور ایمان سے حاصل ہوتی ہیں اور یہ بیان مکرر اس تفسیر کے جابجا مقامات میں ہر جگہ مناسب سے گذر چکا ہے اور لطیف
اشارات کو متضمن ہے پس اہل عقل کی سمجھ کے لئے کافی ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کی خواری کو نعوذ باللہ منہ بیان فرمایا قولہ

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ
اور تم الگ ہو جاؤ آج اے گنہگارو میں نے نہ کہہ رکھا تھا تمکو اے آدم کی اولاد کہ
لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ
نہ پوجو شیطان کو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ پوجو مجھکو
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا
یہ راہ ہے سیدھی اور وہ بہکا لیگیا تم میں سے بہت
كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝
خلق کو پھر کیا تمکو بوجھ نہ تھی

جب اللہ تعالے نفخ صور سے مخلوقات کو قبروں سے اٹھاویگا یعنے خواہ قبر مین ہون یا زمین کی خاک میں کہیں ہون [illegible]
جہنمیونکو حکم ہوگا کہ اہل جنت سے علٰحدہ ہون وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ اے مجرمو [illegible]
دن ان سے متمیز ہو جاؤ ف بعض نے کہا کہ جسوقت یہ حکم ہوگا تو کافرونکی نشانیان کفر سے علٰحدہ ہو جائنگی [illegible]
اور اسیطرح کی شان سے یہ لوگ جدا ہو جائینگے اور ضحاک رحمۃ اللہ نے کہا کہ اہل کفر یعنی یہی فرقہ فرقہ الگ ہو جاوینگے [illegible]
اور فرقہ نصرانی جدا ہوگا اور اسیطرح مجوس صابیہ بت پرست ہر ایک فرقہ علٰحدہ ہو جاویگا - داؤد ابن جراح نے کہا کہ مسلمان لوگ مجرمین سے [illegible]
کئے جائینگے لیکن اہل ہوا یعنے خوارج و روافض وغیرہ گمراہ مبتدعین بھی مجرمین کے ساتھ رہجائینگے شیخ ابن کثیر نے لکھا کہ موقف قیامت میں
مجرمونکو علیحدہ کردیا جاویگا لقولہ تعالیٰ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ
اَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ یعنے جسدن ہم سب مجموعہ کو حشر کرینگے پھر مشرکون سے کہینگے کہ ٹھہرو اپنی جگہ
اور تمہارے شرکا پس ہمنے اون لوگونکو جدا کردیا اور اسیطرح قولہ تعالیٰ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ یعنے قیامت کے روز یہ لوگ [illegible]
فرقہ علیحدہ ہو جائینگے پھر اللہ تعالے ان لوگونکو ملامت فرمائیگا اور شیخ محلی و سیوطی نے کہا کہ ملائکہ کی زبان سے ملامت فرمائیگا کیونکہ خود اللہ
اون لوگون سے کلام نہین فرمائیگا اور یہ بھی ان لوگون کے حق مین عذاب و غضب ہے پس ملائکہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے کہین گے اَلَمْ اَعْهَدْ
اِلَيْكُمْ يَا بَنِيْ آدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اے بنی آدم کیا
مین نے تم سے عہد نہین لیا تھا کہ تم لوگ شیطان کی بندگی نہ کیجیو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ف یعنے میثاق ازل مین بھی اپنی ہی توحید کا عہد لیا تھا
اور دنیا مین رسولونکو بھیجکر ہر امت کو عہد دیا اور وہ دو باتونکا عہد تھا اول یہ کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے تم اسکی بندگی نہ کیجیو یعنے جسطرح وہ تم سے
وسوسہ ڈلادے تو تم اسکی بات مت مانیو کیونکہ سوا اللہ تعالیٰ کے جسکا حکم کسی نے مانا اوسکو اپنا رب و معبود بنایا پس جب شرک کرنے و بت پرستی
کرینگے ان لوگون نے شیطان کا کہنا مانا تو بت و شرک ظاہری ہے اور حقیقت مین انھون نے شیطان کو معبود بنایا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے [illegible]
اول یہ عہد لیا تھا کہ شیطان کو معبود نہ بنانا دوم یہ کہ وَاَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یعنے کیا
تم سے یہ عہد نہین لیا تھا کہ میری عبادت کیجیو یہی راہ مستقیم ہے ف لیکن تم نے اسکے خلاف کیا اور راہ مستقیم چھوڑ کر شیطان کا حکم مانا وَلَقَدْ
اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا اور بیشک اس نے تم مین سے خلق کثیر کو گمراہ کرلیا ف جبل بکسر جیم و با و تشدید لام یا بضم
جیم و با و تخفیف لام دونون طرح بمعنی خلقت کثیر ہے یہی مجاہد و قتادہ و سدی و سفیان بن عیینہ سے روایت ہے اور یہ دلیل ہے کہ ہر زمانے مین شیطان
گمراہون کی کثرت ہوگی جو دنیا کو اپنا وطن سمجھکر اوسکی خواہش مین دنیا کو آباد کرینگے اور اسکی حکمت غیر متناہی کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے [illegible]
فرمایا کہ شیطان نے تم مین سے خلق کثیر کو گمراہ کیا اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ پس کیا تم لوگ عقل نہین رکھتے تھے ف [illegible]
اپنے خالق عزوجل کی توحید چھوڑ کر شیطان کی بندگی مین پتھر وغیرہ مثل مخلوق کو پوجنا شروع کیا اور اسی پر جمے رہے یہانتک [illegible]
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالے جہنم کو حکم فرمائیگا [illegible]
ایک ٹکڑا سیاہ نکلکر اللہ تعالیٰ کیطرف سے غضب ناک ملامت کریگا کہ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يَا بَنِيْ آدَمَ [illegible]
ہو جانیکا حکم ہوگا پس ہر گروہ اپنے گھٹنونکے بھل بیٹھ جاویگا اور ہر ایک کو اوسکے جزائے اعمال [illegible]
هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ [illegible]

Marfat.com

نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ

اور بولینگے ہم سے اونکے ہاتھ اور بتا دینگے اونکے پاؤن

بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ

اور اگر ہم چاہین مٹا دین اونکی آنکھین پھر دوڑین راہ لینے کو

فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ

پھر کہان سے سوجھے اور اگر ہم چاہین صورت بدل دین اونکی جہان کی تہان پھر نہ سکین آگے چلنا اور نہ اولٹے پھر آوین

کافرون نے اہل ایمان سے دنیا مین مجادلہ کیا تھا کہ وہ عذاب جہنم کہان ہے اور قیامت کے روز جب جہنم کی گردن نکلکر اللہ تعالیٰ کا فرمان غضب انکو سناویگی تو اسوقت انپر خواری آویگی اور کہا جائیگا هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ یہ ہے وہ جہنم جسکا تم وعدہ دئے جاتے تھے **ف** کہ اگر شرک کروگے تو تمکو عذاب جہنم سے سختی شدید پہونچیگی حالانکہ اسوقت تم نے شیطان کو پیشوا بنایا اور کچھ نہ مانتے سوائے شرک و کفر کے تو آج یہ جہنم جس سے منکر تھے اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ آج اسمین گھسو بعوض اسکے جو تم کفر کرتے تھے **ف** یا بوجہ کفر و عبادت شیطان کے اور یہ بھی انکے حق مین ملامت شدید ہے گویا ہوتو انسے کہا گیا کہ تمھاری کمائی کا نتیجہ تمھاری یہ منزلت ہے کہ آج اسمین داخل ہو حالانکہ تم دنیا مین کہتے تھے کہ جہنم کوئی چیز نہین ہے اور رسول کی باتین سب جادو ہین کقولہ تعالیٰ هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ۔ أَفَسِحْرٌ هَٰذَا أَمْ أَنتُمْ لَا تُبْصِرُونَ یعنے یہ وہی آگ ہے جسکو تم جھٹلاتے تھے اب بھلا یہ جادو ہے یا تم دیکھتے نہین ہو اندھے ہو پھر اس روز بھی کفار جدال کرینگے اور کہینگے کہ ہم مشرک نہین تھے تو انکے اعضا خود انپر گواہی دینگے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ آج کے دن ہم انکے منھون پر مہر کردینگے **ف** جیسے دنیا مین انکے کفر پر ہٹ کرنیکی وجہ سے اونکے دلون پر مہر کی گئی ہو وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۔ اور ہم سے اونکے ہاتھ کلام کرینگے اور اونکے پاؤن گواہی دینگے جو کچھ وے کمائی کرتے تھے **ف** یعنے دنیا مین جن ہاتھ پاؤن سے شرک و بدکاریان وہ ہر پن کرتے تھے وہی قیامت کے روز اونپر گواہ ہونگے۔ **انس بن مالک** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تھے کہ ناگاہ آپ ہنسے یہانتک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہوگئے پھر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے جانا کہ مین کس وجہ سے ہنسا تو ہم لوگون نے عرض کیا کہ اللہ و رسول ہی کو خوب معلوم ہے تو آپنے فرمایا کہ مین اسوجہ سے ہنسا کہ قیامت کے روز بندہ اپنے رب عزوجل سے مجادلہ کریگا یون کہیگا کہ اے پروردگار تونے مجکو ظلم سے نجات دی ہے اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ ہان مین نے تجکو ظلم سے نجات دی ہے تو بندہ کہیگا کہ آج مین سوائے اپنی ذات کے اپنے اوپر کسیکو گواہ نہین مانتا ہون پس حکم ہوگا کہ تیرا نفس ہی تجھپر حساب لینے والا کافی ہے اور کرام کاتبین تجھپر گواہ کافی ہین پھر اوسکے منھ پر مہر کردیجائیگی اور اوسکے اعضا کو حکم ہوگا کہ اوسکے کام بتلاؤ پس وہ لوگ اوسکے عمل بیان کرینگے پھر اوسکی زبان سے مہر کھول دیجائیگی کہ کلام کرسکے تو وہ اپنے اعضا سے کہیگا کہ ای ملعونون تمھاری خواری ہو کہ مین تو تمھاری طرف سے جھگڑتا تھا (رواہ مسلم والنسائی وابن ابی حاتم) معویۃ بن حیدۃ القشیری رضی اللہ عنہ کی حدیث مین ہے کہ تمھارے اعضا مین سے پہلے جو بولیگا وہ تمھاری ران و دونون ہاتھ ہین (رواہ عبدالرزاق والنسائی) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث طویل مین یہ مضمون بھی آیا ہے

کہ پھر فریق ثالث سے فرمائیگا کہ تو کون ہے پس یہ عرض کریگا کہ مین تیرا بندہ ہون تجھپر ایمان لایا تھا [illegible]
کتاب پر ایمان لایا تھا اور نماز پڑھی اور روزہ رکھا اور صدقہ دیا اور جہانتک اوس سے ہوسکیگا اپنی بھلائیان [illegible]
کہ بھلا ہم تجھپر اپنا گواہ قائم کرین تو وہ اپنے دلمین سوچنے لگیگا کہ بھلا مجھپر کون گواہی دیگا پھر اوسکے منھہ پر مہر کر دیجائیگی [illegible]
کہ بول تو اوسکی ران گوشت و ہڈیان اوسکے اعمال کو بیان کرینگی اور یہ شخص منافق ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور یہ گواہی اسواسطے [illegible]
عذر باقی نہ رہے (رواہ مسلم و ابوداود) اور حدیث عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مین ثابت ہوا کہ اول بائین ران بولیگی (رواہ احمد و ابن ابی حاتم [illegible]
اور حدیث ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مین ہے کہ قیامت کے روز مومن کو اللہ تعالیٰ حساب کیواسطے بلائیگا اور اپنے اور اوسکے درمیان [illegible]
پیش کریگا پس وہ اقرار کریگا کہ اے رب بیشک مجھ سے سرزد ہوگیا اور ہر گناہ کی نسبت اقرار کرتا جائیگا پھر اللہ تعالیٰ اوسکے گناہونکو بخش کر مستور کر
دیگا کہ روے زمین کی کوئی خلقت ان گناہون سے کچھ نہین دیکھ سکیگی اور اوسکی نیکیان ظاہر ہونگی اور چاہیگا کہ سب لوگ اونکو دیکھین پھر کافر
حساب کیلئے بلایا جاویگا اور پروردگار عزوجل اسکے اعمال پیش فرمائیگا پس وہ کہیگا کہ اے رب تیری عزت کی قسم ہے کہ مجھپر اس فرشتے نے وہ
لکھ لیا جو مین نے نہین کیا ہے پس فرشتہ فرمائیگا کہ کیا تو نے یہ کام فلان اور فلان وقت فلان جگہ نہین کیا تھا تو وہ کہیگا کہ ہرگز نہین اور اے رب مجھے
تیری عزت کی قسم ہے کہ مین نے اسکو ہرگز نہین کیا پھر جب وہ ایسی حرکت کریگا تو اللہ تعالیٰ اوسکے منھہ پر مہر کردیگا اور اوسکے اعضا گواہی دینگے۔ ابوموسیٰ
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا گمان یہ ہے کہ پہلے اوسکی داہنی ران بولیگی پھر یہ آیت پڑھی الیوم نختم علی افواھھم وتکلمنا ایدیھم
الآیہ (رواہ ابن جریر) مترجم کہتا ہے کہ خالی ہاتھ پاؤن کی تخصیص نہین ہے بلکہ یہ شاید اول گواہی دینے والے ہون ورنہ باقی اعضا بھی گواہی دینگے
بقولہ تعالیٰ حتی اذا ما جاؤھا شھد علیھم سمعھم وابصارھم وجلودھم بما کانوا یعملون
اس سے ثابت ہے کہ اونکے کان و آنکھین و کھال سب انکے اعمال کے گواہ ہوجائینگے۔ کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے یہ اعضا مانند زبان کے باتین
کرین گے اور جن بدعتیون نے اس سے انکار کیا وہ محض احمق ہین کیونکہ زبان کی گویائی جسطرح موجود ہے اسیطرح عقل کے نزدیک ان اعضا کی گویائی ہوسکتی
کیونکہ زبان کچھ اس وجہ سے نہین بولتی ہے کہ اوسکی شکل بشکل زبان ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اوس مین یہ کیفیت رکھی ہے تو اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ تمام بدن
کے ہر جزو مین چاہے یہ قدرت رکھدے۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ خود منصوص ہے بقولہ تعالیٰ قالوا انطقنا اللہ الذی
انطق کل شیء یعنے ہمکو اللہ تعالیٰ ہی نے گویا کیا جس نے ہر چیز کو گویائی عطا فرمائی ہے پس معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے تو جس چیز
کو چاہے وہی گویا ہوجاوے اور انشاء اللہ تعالیٰ اسکی توضیح آئندہ آویگی بالجملہ مشیت الٰہی عزوجل تمام کفار مین جاری ہے حالانکہ کافر اپنی غفلت
سے سمجھتا ہے کہ مین خود قادر ہون اور میرے اعضا میرے اختیاری ہین حالانکہ حیات فقط حی القیوم کی حیات ہے اور وہ خالص تقدیر الٰہی عزوجل سے حاصل
ہے یا مشیت الٰہی عزوجل کا فرونمین اپنا کام کرتی ہے قال تعالیٰ ولو نشاء لطمسنا علی اعینھم اور اگر ہم چاہین
آنکھون پر طمس کردین ف یعنے اسطرح میٹ دین کہ انکا چہرہ ایک تختہ مسطح ہوجاوے کہ اسمین آنکھ و پلک کا نشان باقی نہ ہو مانند قولہ تعالیٰ ولو [illegible]
اللہ لذھب بسمعھم وابصارھم الآیہ حاصل یہ کہ ہم نے ان بدکارونکی عزم شرک پر اونکے [illegible]
کردی ہین اور اگر ہم چاہین تو اونکی ظاہری آنکھین بھی میٹ دین فاستبقوا الصراط پھر لوگ راہ کی طرف [illegible]
ف یعنے چلنے کی مبادرت کرین جیسے ونکی عادت پڑی ہے لیکن کہین رستہ نہ پاوین بلکہ [illegible]
مطموس ہین فانی یبصرون پھر کیونکر دیکھین ف یعنے راستہ اونکو کیونکر نظر آوے [illegible]

[illegible] اونکو اندھا کر دین پھر کیونکر وہ راہ پاوین حسن بصری نے کہا کہ اگر اللہ تعالی چاہے تو اونکی آنکھون کا نشان مٹا کے
[illegible] پھر یہ لوگ [illegible] نے کہا کہ یعنے ہم چاہین تو اونکی آنکھین اندھی کر دین پھر وہ رستہ کیطرف سبقت کرین تو ہرگز نہ پاوین
[illegible] ابو مسلم و قتادہ رح نے تفسیر فرمائی ہے ابن زید نے کہا کہ یہان راہ سے راہ حق مراد ہے یعنے جب ہمنے اونکو اندھا کر دیا تو راہ حق کیونکر دیکھ
سکتے ہین مترجم کہتا ہے کہ مآل یہ ہے کہ جب انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کو کفر سے بدلا اور شرک پر عزم کرلیا تو اللہ تعالی نے
اونکی آنکھین اندھی کر دین لیکن یہ لوگ دعوی کرتے ہین کہ ہم قرآن کی ہدایت نہین دیکھتے ہین یہ اونکا خیال غلط ہے بلکہ اونکی روحانی آنکھین
اندھی ہو گئی ہین لیکن اونکو یقین نہین آتا تو اللہ تعالی اونکو تہدید فرماتا ہے کہ اگر ہم چاہین تو اونکی ظاہری آنکھین میٹ دین پھر اونکو رستہ کیونکر سوجھے
جسطرح دلی اندھے پن سے اونکو راہ حق نہین سوجھتی ہے بلکہ اس سے زیادہ تہدید فرمائی بقولہ تعالی وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ
اور اگر ہم چاہین تو اونکو اونکے ٹھکانون پر مسخ کر دین ف ابن عباس نے کہا یعنے جہان ہین وہین مر کے مرے رہجاوین۔ ابو صالح رح نے کہا
یعنے اونکو پتھر کر دین اور اولی قول یہ ہے جو حسن بصری و قتادہ رح نے کہا کہ اونکو اپنی جگہ پر لنجا بے ہاتھ پاؤن کر دین فَمَا اسْتَطَاعُوا
مُضِيًّا پھر اونکو آگے بڑھنے کی استطاعت ہو وَلَا يَرْجِعُونَ۔ اور نہ لوٹ سکین ف بلکہ جہان کے تہان اپنے معبودون کی طرح
پڑے رہین اور آخر دم کے دم مین ہلاک ہو جاوین پھر کیونکر اس نیلے ناپائدار کی زندگی پر فریفتہ ہین اور آنکھین کھول کر قرآن مجید و رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہدایت نہین دیکھتے

وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۚ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ○ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ ۚ إِنْ
اور جسکو ہم بوڑھا کرین اوندھا کرین خلقت مین — پھر کیا بوجھ نہین رکھتے — اور ہم نے نہین سکھایا اوسکو شعر کہنا اور یہ اوسکے لائق نہین
هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ ○ لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ
تو نری سمجھونی ہے اور قرآن ہے صاف — تا ڈر سنا دے اوسکو جسمین جان ہو اور ثابت ہو بات منکرون پر

وَمَنْ نُعَمِّرْهُ۔ اور جس شخص کو ہم نے عمر درازدی ف اور یہان تک وہ دنیا مین رہا کہ بوڑھا پھوس ہوگیا۔ نُنَكِّسْهُ
فِي الْخَلْقِ خلقت مین اسکو اوندھا کرتے ہین ف کہ وہ بچہ کیطرح ہاتھ پاؤن سے کمزور اور دوسرے کی پرورش کا لاچار محتاج ہوتا ہے نہ کمائی کی
[illegible] ہے اور نہ اوسکو غذائے لذیذ کی قوت ہے اور نہ وہ اپنے ہاتھ پاؤن سے اپنے حاجات کو پورا کر سکتا ہے بلکہ بچہ کو نمو کی حالت
مین اسکے والدین کمال شفقت و پیار سے ہاتھون ہاتھ رکھتے ہین بخلاف بوڑھے پھوس کے کہ اس سے [illegible] یہان اسکے وجود کو بار گران
[illegible] جانتے ہین اور اسمین اللہ تعالی کی قدرت عجیب ظاہر ہے کہ ایک وقت یہ شخص جوانی کے جوش مین مغرور تھا اور اوسنے دنیا کو اپنا وطن
دائم اس پر اعتماد کیا تھا گویا اس کو کون اسکو لے سکتا ہے حالانکہ اللہ تعالی نے اس پر دور زمانہ جاری کیا کہ ہر سال اسکی عمر منقطع ہوتی جاتی اور وہ
[illegible] اور دار آخرت کی طرف چلا جاتا ہے اور ہر روز اسکے محسوسات کا لوہا گھستا ہے کہ ہرگز اسکے سنبھالے نہین سنبھل سکتا اور روکے
رکتا ہے حتی کہ اسکے دانت ایک ایک کرکے گر جاتے ہین اور اعضاء ایک ایک کرکے جواب دیتے ہین اور جتنی عمر بڑھتی جاتی ہے
[illegible] جاتا ہے اور قوت کے بعد عاجزی آتی جاتی ہے اور خوشی کے بعد افسردگی چھاتی جاتی ہے جو خیالات و تدابیر اسکے دماغ مین [illegible]
[illegible] جاتی ہین اور جن امیدون کا انبار لگایا تھا اونپر بجلی گرجاتی ہے اور جو کچھ جانتا تھا سب بھول جاتا ہے پس یہ انسان کیواسطے صریح
[illegible] سبحانہ سے تعلیم ہے کہ یہ عالم دائم کا مستقر نہین ہے أَفَلَا يَعْقِلُونَ۔ پھر کیا یہ لوگ عقل نہین رکھتے ہین

Marfat.com

ف سمجھکر عقل حاصل نہین کرتے کہ ابتدا مین کیونکر پیدا ہوتے تھے پھر سن شباب آیا پھر زوال [illegible]
خوب معلوم ہوا کہ یہ لوگ اس دار فنا کے واسطے نہین بلکہ کسی دوسرے گھر کیواسطے پیدا ہوے [illegible]
اشرف المخلوقات کے نفع کیواسطے پیدا کیا گیا وہ صدہا برس قائم رہتا ہے پھر اگر یہی دنیا بالکل پایۂ ثبات ہوتی [illegible]
صدہا برس رہا اور انسان بیچارے چند ہی روز کے بعد نکل گیا پس یہ عقل حاصل کرنا لوگون کے واسطے اللہ تعالیٰ [illegible]
سے پہلے اونکو یہ عقل حاصل ہونی چاہئے تھی کہ دار آخرت کیواسطے مستعد ہوتے پھر قرآن بھیجا اونکو دار آخرت [illegible]
اونکو دنیا کے ہوسات مین اسقدر محو کیا کہ اونھون نے ذاتی سمجھ برباد کر دی اور دنیا کو اپنا پایۂ ثبات اور مقام [illegible]
شاعرانہ اشعار قرار دیا اور جب اوسکی فصاحت و بلاغت کے آگے عاجز ہوے تو کہنے لگے کہ جادو ہے اور اسیطرح [illegible]
کفار بھی متفق ہین کہ شعر گوئی سب فنون مین خسیس بدتر ہے تو کیونکر اشرف الخلق صلی اللہ علیہ وسلم جسکی ہدایت تا [illegible]
ہین اس خسیس صفت کیواسطے لائق ہو سکتے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام پاک مین صدق ہوتا تھا حتی کہ [illegible]
دی کہ وہ پیغمبر خاتم النبیین عین صدق ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اوسکی زبان کو عین شریعت فرمائیگا لہذا فرمایا۔ **وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ**۔ اور ہمنے [illegible]
نہین کیا **ف** یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعری نہین سکھلائی۔ **وَمَا يَنْبَغِي لَهُ**۔ اور یہ اوسکے واسطے سزاوار نہین **ف** کیونکہ شاعری
ادنیٰ مرتبہ یہ ہے کہ جو مضمون صدق ایسی عبارت سے حاصل ہوتا ہے جسکے الفاظ اپنی اپنی جگہ پر قائم ہون تو شاعری مین جبتک ان الفاظ کو الٹ پلٹ
بے جگہ نکرو تب تک شعر نہین بنتا ہے **شیخ ابن کثیر** رح نے لکھا ہے کہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مبارک کو شعر کی نفرت سے
[illegible] بنایا تھا اور آپکی طبیعت صادقہ وجبلت پاکیزہ اسکو مقتضی نہ تھی لہذا بکثرت روایات مین یہ بات ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شاعر کی بیت
کو نقل فرماتے تو بسا اوقات اوسکا نظم منتظم نہین رکھتے تھے۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبد المطلب کی اولاد مین جو کوئی پیدا ہوا [illegible]
و بلاغت کا دم بھرتا تھا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ شعر سے پاک تھے (رواہ ابن عساکر) اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شاعر کا یہ مصرع بطور نصیحت نقل فرمایا ؎ کفی بالاسلام والشیب للمرء ناہیا۔ یعنے آدمی کو گناہون سے روکنے والا اسلام و بڑھاپا [illegible]
پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ موزون مصرع شاعر نے یون کہا ہے کفی الشیب والاسلام للمرء ناہیا۔ [illegible]
عنہما نے کہا کہ یا رسول اللہ آپکی رسالت پر یہی اللہ تعالیٰ کی شہادت ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ **وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي** [illegible]
(**رواہ ابن ابی حاتم**) اور اسیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس ابن مرداس السلمی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ [illegible]
اتجعل نهبي ونهب العبيد * بين الاقرع وعيينة [illegible]
اللہ وہ تو یون ہی ہے بین عیینۃ والاقرع تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سب برابر ہے [illegible]
لطیف نکتہ لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اقرع کو مقدم کر دیا [illegible]
تھا کہ بعد آپکے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین جو آپ ہی کی نبوت کی خلافت تھی [illegible]
مرتد ہو گیا تھا پھر بزور شمشیر مسلمان ہوا (الروض) حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا گیا کہ [illegible]
کسی شاعر کا شعر بھی نقل فرماتے تھے تو حضرت ام المومنین نے فرمایا کہ شعر تو آپکو سب باتون سے [illegible]
مصرع زبان پر لاتے مگر اوسکے اول کو آخر کر دیتے اور آخر کو اول کر دیتے تھے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] رسول الله صلی الله علیه وسلم [illegible] روایت ہے [illegible] شعر انکے لائق نہین تھا (رواہ ابن ابی حاتم وابن جریر واحمد) اور حدیث
[illegible] ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم مین سے کسی کے پیٹ مین کچلو ہو بھرے تو اسکے بہتر ہے کہ اوسکو شعرا ہو
[illegible] (رواہ مسلم وغیرہ) [illegible] بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز عشا کے بعد جسنے شعر کی
[illegible] تو اس رات اوسکی نماز قبول نہ ہوگی (رواہ احمد وہو حدیث غریب) شیخ ابن کثیر رحمہ نے لکھا کہ اس شعر سے ایسے شعر مراد ہین جو جاہلیت
[illegible] بعض اشعار مشروع ہین جیسے شرک کی ہجو مین شعر کہنا چنانچہ حسان بن ثابت وکعب بن مالک وعبداللہ بن رواحہ رضی اللہ
[illegible] تھے مترجم کہتا ہے کہ یہ اوسی وقت ہے کہ جب اسکا کچھ نفع مرتب ہو اور بعض اقسام شعر ایسے ہوتے ہین کہ وہ ہر
[illegible] چنانچہ شیخ نے لکھا کہ بعض اشعار مین حکمت ونصیحت وادب کی باتین ہین چنانچہ حدیث مین بھی آیا ہے کہ بعض شعر حکمت ہوتے ہیں
مترجم کہتا ہے کہ اس سے یہ لازم نہین آتا کہ کلام فصیح وبلیغ نثر سے بڑھکر ہو جاوے کیونکہ جب اوس سے معنی حکمت مقصود ہین تو لا محالہ نثر عبارتین
فصاحت لطیف سے اونکا ادا کرنا ممکن ہے وہ شعر مین ممکن نہین ہے ولیکن بعض نفوس ایسے واقع ہوتے ہین کہ اونکو شعر کی چاٹ دلا کر نصیحت کی طرف
مائل کیا جاتا ہے لہذا اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی متعالی مین شعر گوئی کی جبلت نہین رکھی جیسے کفار خبیث زعم کیا کرتے تھے
بلکہ فرمایا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۔ یہ کلام تو فقط نصیحت وصاف قرآن ہے **ف** پس یہ قول فیصل ہے کہ طبائع سلیم
وقلوب مستقیم اس سے صاف نصیحت حاصل کرینگے اور کفار اوسکو شعر وجادو بناوینگے مگر اللہ تعالی نے اوسکو اعجاز محکم وفیصل خطاب نازل
فرمایا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا ۔ تاکہ جسکو زندگی عطا کی گئی ہے اوسکو انذار ونصیحت بخشے وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
اور کافرون پر قول پورا اترے **ف** یعنے اللہ تعالی نے علم ازل مین جن لوگون کے واسطے حیات اصلی نصیب فرمائی ہے وہ اس قرآن سے
نور پاکر زندہ ہوتے جاوینگے یہانتک کہ جسم وروح سے انکو زندگی کامل ہو بخلاف مردہ کافرونکے جو صرف جسم کو زندہ سمجھتے ہین کہ وہ عنقریب خاک ہو کر خاک
مین ملجائیگا اور اللہ تعالی نے ایسے مردونکو جہنم کا ایندھن ٹھہرایا ہے تو وہ قول آلہی انپر ٹھیک ہو جاوے کیونکہ یہ لوگ زندگی کی طرف بلائے گئے
مگر نہ آئے اور اسطرح بتون ودرختون وپتھرون وغیرہ مخلوقات کو اپنا معبود بنائے ہوئے مردہ رہے مترجم کہتا ہے کہ یہان اہل عقل کیواسطے عجیب
لطیف تنبیہ ہے کہ عابد ومعبود مین مرتبہ کی راہ سے بہت بڑا فرق ہوتا ہے کیونکہ عبادت کرنے والا اپنے معبود کے آگے اپنے آپکو بالکل
[illegible] ہے حتی کہ اپنا سر اوسکے سجدہ مین رکھدیتا ہے پھر معبود جس مرتبہ کے لائق ہے یہ عبادت کرنیوالا اوسکی برابری نہین کر سکتا ہے
[illegible] غور کرکے دیکھو کہ یہ بت وپتھر ودرخت وغیرہ سوائے اسکے کسی لایق نہین ہین کہ ایندھن [illegible] بناوین چنانچہ اللہ تعالی نے جہنم
[illegible] ایندھن قرار دیا ہے پھر جب کافرون کے معبود ہی جہنم کا ایندھن ہین تو کافرون کا بڑا مرتبہ ہوا کہ وہ اپنے معبودونکی برابر
جہنم کا ایندھن کئے گئے کیونکہ یہ غیر ممکن ہے کہ اونکے معبود جہنم کا ایندھن ہون اور کفار جنت مین جاوین کہ وہان کسی پتھر وبت وغیرہ نجاسات کو
[illegible] دیکھ کر وہ مخلوق کی پرستش کرتا ہے تو ظاہر مین اوسنے اس مخلوق کو معبود بنایا اور حقیقت باطن مین شیطان اوسکا معبود
[illegible] ملعون بالضرور جہنمی ہے کہ وہ کبھی جنت کے لائق نہوگا پس لا محالہ شیطانی بندہ بھی دائمی جہنمی ہین کہ کبھی اس سے خارج نہین
[illegible] اللہ تعالی نے محسوسات سے بدیہی دلائل بیان فرمائے تو خلقت مین اونکو دلائل توحید [illegible]
[illegible] خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ
[illegible] لئے اپنے ہاتھون بنائے سے چوپائے پھر وہ انکا مال ہین اور عاجز کر دیا اونکو اونکے

فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ۝ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ

پھر اونمین کوئی ہے اونکی سواری اور کسی کو کھاتے ہین اور اونکے واسطے اونمین فائدے ہین اور پینے کے گھاٹ

واضح ہو کہ مخلوقات مین جو چیز وجود مین آتی ہے وہ حضرت خالق عزّوجل کے ایجاد و خلق سے ہے لیکن بعض عقل ... وباکی ذرایعہ جو چیزین مانند مکانات ولباس واقسام کھانون وغیرہ کے موجود ہوتی ہین اونمین جاہل لوگ دھوکہ کھاتے ... اور اہل الحق کو اسمین کچھ تردد نہین کہ جسنے ہمکو پیدا کیا اوسی نے ہمارے افعال کو پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ... قسم کو ذلیل کیا جسمین انسانی خیالات کو کچھ دخل نہین ہے جیسے آسمان و زمین و درخت و بہار ... انسان کو ایک تنکا بنانے کی بھی قدرت نہین ہے قال اللہ تعالیٰ **أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا** کیا ان لوگون نے غور سے نہ دیکھا کہ ہم نے اونکے واسطے ایسی چیزون سے جنکو ہمارے ہاتھون نے بنایا ہے انعام پیدا کئے ہین **ف** یعنی جو قسم خاص ہماری ہے دست قدرت سے موجود ہے کہ اسمین ان کافرونکو تردد بھی نہین ہے اسی قسم مین غور سے دیکھین کہ ہم نے اوس ذریعہ انعام پیدا کر دیے انعام خاص وہ چارپایہ جنکا گوشت و دودھ کار آمد و انسے سواری وغیرہ کا انتفاع ہے اور سورۂ انعام مین توضیح گذر چکی ہے پس ان انعام کو اللہ تعالیٰ نے انکے لئے پیدا کر دیا۔ **فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ** اب یہ لوگ ان انعام کے مالک ہین **ف** پر اونکے مالک ہونیکے یہ معنی نہین ہین کہ یہی اونکے موجد ہین بلکہ اونسے نفع اٹھاتے ہین پھر اللہ تعالیٰ اوس مخلوق سے ان لوگون کو نفع دیتا ہے اور یہ خود بھی مخلوقات ہین تو اونسے دوسرے امور پیدا فرماتا ہے اسلئے بعض علماء نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات مین ایک کو دوسرے کے واسطے غذا کر دیا ہے اور انعام کی تسبیح سے انسانی تسبیح بہتر ہے لہذا انعام کو اونکے واسطے غذا فرمایا تاکہ اونکی تسبیح ابلغ و مستحسن ہو جاوے۔ **وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ** اور ان انعام کو ہمنے ان لوگونکے واسطے ذلیل کر دیا ہے **ف** یعنے آسانی سے اونکے مطیع و مسخر ہین حتے کہ ایک لڑکا ایک اونٹ کو نکیل تھام کر بٹھاتا اور چلاتا ہے اور ایک قطار کو ایک آدمی لیجاتا ہے۔ **فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ** پس ان انعام مین سے بعضے اونکے رکوب ہین **ف** یعنے یہ لوگ انپر سواری کا کام لیتے ہین اور دور دراز سفر طے کرتے ہین جو بغیر مشقت شدید کے انکے پیرون سے طے نہ ہوتا اور نہ یہ بوجھ پیٹھ پر اٹھا سکتے۔ **وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ** اور ان انعام مین سے بعض ایسے ہین جنکو کھاتے ہین **ف** یعنے ذبح کر کے اونکا گوشت پکا کر کھاتے ہین۔ **وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ** اور انکے واسطے انعام مین منافع کثیرہ ہین **ف** اونکے بالونسے کمل بناتے ہین اور انکی اون سے اقسام کے لباس بنتے ہین **وَمَشَارِبُ** اور اقسام مشارب ہین **ف** کہ انکے دودھ سے انتفاع اٹھاتے ہین اور طرح طرح کی ساخت پینے کے کام مین لاتے ہین **أَفَلَا يَشْكُرُونَ** پھر کیا یہ لوگ شکر نہین کرتے **ف** کہ اپنے خالق عزّوجل کی توحید کرین اور اسکے ساتھ شرک نکرین جسنے اونکو یہ نعمتین عطا فرمائی ہین بلکہ یہ لوگ بجائے شکر کے کفر کرتے اور بجائے توحید کے شرک کرتے ہین چنانچہ قال اللہ تعالیٰ

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَعَلَّهُمْ يُنْصَرُونَ ۝ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ

اور پکڑتے ہین اللہ کے سوائے اور حاکم کہ شاید اونکو مدد پہنچے نہین سکینگے اونکی مدد

وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُحْضَرُونَ ۝ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ

اور یہ اونکی فوج ہو کر پکڑے آوینگے اب تو غم نکھا اونکی بات سے ہم جانتے ہین جو چھپاتے ہین اور جو کھولتے ہین

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً اور ان مشرکون نے سوائے اللہ تعالیٰ کے اپنے معبود الٰہ ...

[illegible] عقل کے [illegible] شیطانی خیالات پھیلائے ہین اور اونسے بیہودہ امید لگائے ہین کہ۔ **لَعَلَّهُمْ يُنْصَرُونَ**۔ شاید اللہ سے انکی مدد ہو
ف جو کوئی مصیبت آتی ہے تو امید لگاتے ہین کہ یہ کام آوین اور جب محتاج ہوتے ہین تو اونسے رزق مانگتے ہین اور جو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے واسطے
مقدر کیا ہے جب وہ اونکو پہونچتا ہے تو اللہ کیطرف سے مہربانی سمجھتے ہین اور اسیطرح اونسے بیٹا بیٹی مانگتے اور اولاد کی زندگی چاہتے ہین اور
سمجھتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کے یہان اونکی ذات سے ہمکو تقرب حاصل ہے حالانکہ یہ سب اونکے خیال ہین مکڑی کے مانند جال پھیلا ہوا ہے جسکی کچھ بھی
اصلیت نہین ہے۔ **لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ**۔ یہ الٰہ تو اونکی مددگاری کی کچھ بھی استطاعت نہین رکھتے ہین **ف** خود محض پتھر ہین نہ اونکو
حس ہے نہ حواس ہین جو چاہے اونکو توڑ دے اور مکھی جب چاہے اونکا چڑھاوا چھین لے وہ اپنی ہی واسطے کچھ طاقت نہین رکھتے تو دوسرے کے کیا مددگار
ہونگے۔ **وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُحْضَرُونَ**۔ بلکہ یہ مشرکین ہی اونکے واسطے جتھا باندھے موجود ہین **ف** حتےٰ کہ اگر کوئی اونکے بتونکو گالی
دے یا مارے تو بتون سے کچھ نہین ہو سکتا مگر اونکے پوجنے والے مشرکین جمع ہو کر اونکی مددگاری مین لڑائی لڑتے ہین یہ تفسیر حضرت حسن
بصری وقتادہ سے منقول ہے اور اسکو امام **ابن جریر** نے اختیار کیا ہے اور **مجاہد** نے فرمایا کہ قیامت کے روز یہ الٰہ ان مشرکون کیواسطے
ایک جھنڈ کر کے جمع کئے جاوینگے تاکہ اونکے سامنے مشرکون پر عذاب ہو پھر جہنم مین یہی پتھر آگ ہو کر اونکو جلاوینگے شیخ ابن کثیر نے کہا کہ تفسیر
اول بہتر ہے حاصل یہ کہ مشرکون نے جنکو الٰہ بنایا ہے اونسے تو کوئی نفع یا ضرر اونکو نہین پہونچ سکتا بلکہ یہی اونکے واسطے جمع ہو کر اونکی طرف سے
انتقام لیتے ہین جبکہ اونکے الٰہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح کوئی مارے یا توڑے باوجود اسکے یہ لوگ نہین سمجھتے اور اپنا معبود بناتے ہین **مترجم**
کہتا ہے کہ حضرت **معاذ بن جبل** رضی اللہ عنہ اپنی قوم انصار مین سے نوجوان صالح ایمان لائے تھے اور انکے باپ بزرگوار اسوقت تک اپنی بت پرستی مین
ہٹ کرتے تھے اور ہر روز اپنے بت کے آگے سجدہ کرتے اور اوس سے دعائین مانگتے تھے حضرت **معاذ بن جبل** و اونکے ہمنام دوسرے بطن انصار سے
متفق ہوئے کہ ان بوڑھون کو نصیحت کرین جو جہالت سے اس حماقت مین مبتلا ہین لیکن سمجھانے کا کچھ اثر نہوا اور وہ بوڑھے لوگ اسی ہی خیال مین رہے
جس نیک بندے کے نام پر یہ بت ہین اونکی پرستش سے وہ شخص راضی ہوتا ہے اور چونکہ وہ اپنے زمانہ مین ولی تھا تو وہ ہماری حاجات پوری کرتا ہے
مترجم کہتا ہے کہ یہ بھی خلاف عقل صرف وہم کا جال ہے جو شیطان نے انپر ڈالا ہے کیونکہ یہ اگر امر صحیح ہوتا تو اول یہ سمجھنا چاہئے تھا کہ وہ ولی خلاف
امر الٰہی عز وجل کے کچھ اچھائی یا برائی نہین کر سکتا ہے **ع** برخلاف حکم و مرضی خدا ✿ وہ نہین کر سکتے کچھ اچھا برا ✿ بعض اولیاء صالحین نے
[illegible] فرمایا ہے پھر بنائیں یہ بس ہی دوم یہ کہ اگر بالفرض وہ ولی اس بت مین حلول کرتا ہے یا اوسکی پرستش سے راضی ہے تو کیونکر وہ خدا تعالیٰ سے
بھی بننا چاہتا ہے پھر کہان سے ولی ہوگا سوم اگر وہ اس بت سے خصوصیت رکھتا ہے تو جو کوئی اس بت کو توڑے تو وہ اسکو مار ڈالے کیونکہ
ولی کو تو قادر مختار سمجھتے ہو حالانکہ یہ قطعاً باطل ہے۔م۔ القصہ جب اون بوڑھون نے نصیحت کو نہ مانا اور اپنے شیطانی عقیدہ خیالی پر جمے رہے
حضرت معاذ رضی اللہ عنہ وغیرہ نے رات کو خفیہ جاکر اوس بت کو اوندھا گرا دیا اور جس چوکی پر رکھا تھا وہ چوکی اوسکی اوپر رکھدی جب صبح
[illegible] معاذ وہ پوجنے گیا تو تماشائے عجیب دیکھکر بہت افسردہ ہوا اور غل و شور کے بعد اعلان کیا کہ اگر مجھے وہ شخص معلوم ہو گیا کہ جس نے ایسا کیا ہے تو مین
[illegible] اور جماعت جمع ہو گئی ہے۔ آخر بت کو اٹھا کر پھر بدستور قائم کیا اور اوسکی پرستش مین مشغول ہوے تب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ و اونکے ساتھی نے
ایک رات نجاست لیجا کر اوس بت کو گوہ مین لتھاڑ کر اوندھا ڈالدیا صبحکو جب ان بوڑھون نے یہ منظر دیکھا تو سخت ناگوار ہوا اور اوسکو بھی
دھو کر آخر نہلا دھلا کر عطر ملکر بدستور قائم کیا اور اوس سے شکایت کی کہ تم کیون ایسے بے ادب سے درگذر فرماتی ہو اور لو یہ تلوار تمہارے پاس
ہے اب جو کوئی بے ادبی کرے تو اوسکی گردن مار دیجیو اوس پتھر کو یہ رام کہانی سنا کر بدستور اوسکی عبادت مین مشغول ہوے تب تو معاذ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

وانکے ساتھی نے ایک رات ایک مُردہ کتا گھسیٹکر اور بت کو اوسکی جگہ سے باہر گھسیٹکر دونون کو رسی میں باندھ کر
تلوار سے اوسکی ناک کاٹ دی اور گڑھے مین لٹکا دیا جب صبح کو یہ بوڑھے لوگ اوسکے پوجنے کو گئے تو دیکھا کہ بت
ہے مگر رسی کے نشان سے لیں ڈھونڈ کو کھینچا تو نظر آیا کہ وہ بیچارہ اوندھا ایک گڑھے مین لٹکا ہے جب نکالا تو ساتھ ہی مردار کتا بھی
حال دیکھکر کہنے لگے کہ ہمکو معلوم ہوگیا کہ اب تم مین کچھ قوت باقی نہین رہی ہے یہ کہکر پھینکدیا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے موقع پاکر انکو نصیحت کی
اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی کہ وہ مشرف باسلام توحید ہوے والحمد للہ رب العالمین بالجملہ اہل شرک بوجہ بیعقلی کے محض احمق ہوتے ہین کہ جناب باری
جلشانہ مین شرک کی اقوال لایعنی بکتے ہین اور اوسکی صفات پاک مثلاً وہ ہر چیز پر قادر و قاہر ہے اور اوسیکے قبضۂ قدرت مین کل مخلوقات
اور وہ ظاہر و باطن سب جانتا ہے یہ مشرک لوگ اسسے انکار کرتے اور بیہودہ بکتے ہین اسیوجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان مشرکون کے
و افعال سے ملال ہوتا تھا پس اللہ عزوجل نے تسکین فرمائی بقولہ تعالیٰ - فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ
پس ان مشرکون کی گفتگو تجھے غمناک نہ کرے ہم تو خوب جانتے ہین جو کچھ یہ لوگ چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین ف یعنے اللہ تعالیٰ کو انکا
قول و فعل اور اونکی باطنی جبلت و حماقت اور اونکی ظاہر و خفیہ حالت سب معلوم ہے لیکن اوسکی حکمت و مشیت غیر متناہی ہے کہ بندہ اوسکی کنہ حقیقت
کو نہین پہونچ سکتا ہے پس تجکو غمناک نہ ہونا چاہیے کیونکہ اونکا محاسبہ اللہ تعالیٰ پر ہے پس وہی اونسے حساب فرمائیگا اور آخر کو اللہ تعالیٰ اپنے رسول
و مومنین کو غالب فرماتا ہی پس ابھی صبر کرنا چاہیئے قال تعالیٰ

أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَ
کیا دیکھتا نہین آدمی کہ ہم نے اوسکو بنایا ایک بوند سے پھر تبھی وہ ہوگیا جھگڑتا بولتا اور بٹھاتا ہے ہم پر کہاوت اور

نَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ
بھول گیا اپنی پیدائش کہنے لگا کون جلاویگا ہڈیان جو کھوکھری ہوگئین تو کہہ اونکو جلاویگا جس نے بنایا اونکو پہلی

مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا
بار اور وہ سب بنانا جانتا ہے جس نے بنا دی تمکو سبز درخت سے آگ اب

أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ۝
تم اوسی سے سلگاتے ہو

حضرت مجاہد و عکرمہ و عروہ بن الزبیر و سدی و قتادہ رحمہم اللہ تعالیٰ جماعت تابعین نے فرمایا کہ قریش مین سے ابی بن خلف ملعون ایک بوسیدہ ہڈی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ہڈی کو ہاتھ سے ملکر ہوا مین اوڑانے لگا اور کہنے لگا کہ اے محمد تم یقین مانتے اور کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اسکو
زندہ کرکے مبعوث فرمائیگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ہان بیشک اللہ تعالیٰ تجھکو ماریگا پھر زندہ فرماویگا پھر تجھکو جہنم کی طرف حشر
سورۂ یٰس کی آخر سے یہ آیات نازل ہوئین - ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کی کہ عاصی بن وائل
ہڈی کو اسطرح لاکر پوچھا تھا کہ جیسے مین کہتا ہون کیا اسکے بعد اللہ تعالیٰ اسکو زندہ کریگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
تجھے موت دیکر دوبارہ زندہ کریگا پھر تجھے جہنم مین داخل فرماویگا اور آخر یٰس سے یہ آیات نازل ہوئین (زندہ ابن جبیر)
کہ غالبًا عاصی بن وائل السہمی اور ابی بن خلف بھی دونون نے یہ حرکت کی تھی شیخ ابن کثیر نے کہا

پر ہر ایک کے واسطے عام ہے جو بعث حشر کا منکر ہو اسیواسطے فرمایا۔ **اَوَلَمۡ یَرَ الۡاِنۡسَانُ** چنانچہ الانسان مین الف لام جنس عام ہے معنی یہ کہ کیا انسان نے دیکھا نہین کہ **اَنَّا خَلَقۡنٰهُ مِنۡ نُّطۡفَةٍ** ہم نے اسکو نطفہ سے پیدا کیا **ف** اور نطفہ ایک بے روح چیز نطفا ہر ہے اور اوسمین ہوش و حواس ہاتھ پاؤں وغیرہ کچھ بھی نظر نہین آتے ہین اور اسکو ہر شخص امین یعنے حقیر قطرہ دیکھتا ہے پھر اللہ تعالے نے علقہ و مضغہ وغیرہ اطوار سے زندہ حیوان کر دیا۔ پھر پیدا ہوا تو کچھ قوت و طاقت نہین رکھتا تھا پھر یہان تک پرورش کیا کہ قوت و طاقت سے متمیز ہو۔ **فَاِذَا هُوَ خَصِیۡمٌ مُّبِیۡنٌ** ۔ تو اب نکلا کہ کھلا ہوا جھگڑالو ہے **ف** اب قدرتِ الٰہی عزّوجل مین جھگڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو کسطرح زندہ کریگا یہ اوسکی بے ادبی و حماقت شدید ہے جس نے اوّل اسکو پیدا کیا جب وہ کچھ نہ تھا تو وہی بدرجہ اولیٰ اسکو اعادہ فرمانے پر قادر ہے بشیر بن حجاش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ایک قطرہ پر مبارک انگلی رکھکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ای آدمی زاد کیا تو مجھے اب عاجز کریگا حالانکہ مین نے تجھے اس قطرہ کے مثل سے پیدا کر دیا پھر جب مین نے تجھکو پورا معتدل کر دیا اور تو اپنے حلہ مین اکڑتا چلا کہ زمین تجھ سے نالان ہوئی اور تو نے مال جمع کیا اور راہِ حق مین خرچ کرنے سے روکا تو اب منکر ہوا پھر جب تیرے حلقوم پر دم آیا تو کہنے لگا کہ اب صدقہ کرون حالانکہ اب کہان صدقہ کا وقت ہے (رواہ احمد و ابن ماجہ) غرضکہ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت و نعمت پہچاننے کی عوض مین انکار و کفر کرنا شروع کیا۔ **وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلۡقَهٗ** ۔ اور ہمارے واسطے مثل مارنے لگا اور اپنی پیدایش کو بھول گیا **ف** اور وہ مثل یہ کہ۔ **قَالَ مَنۡ یُّحۡیِ الۡعِظَامَ وَهِیَ رَمِیۡمٌ** ۔ کہنے لگا کہ کون ان ہڈیونکو جلا دیگا حالانکہ وہ گلی بوسیدہ ہین **ف** یہ امر اسکو بزرگ معلوم ہوا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت بزرگ و شان عظیم سے منکر ہوا اور اپنی پیدایش بھی بھول گیا کیونکہ اسکو اسی خوار نطفہ سے پیدا کیا تھا۔ **قُلۡ یُحۡیِیۡهَا الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ** ۔ ای محمد صلعم کہدے کہ ان ہڈیون کو وہی زندہ فرما دیگا جسنے انکو اول مرتبہ ایجاد فرمایا تھا **ف** وہ خالق عزّوجل ذوالجلال والاکرام اپنی مخلوقات کے انتہار وہم و خیال سے بھی بے انتہا ر بلند ہے وہ خالق سبحانہ تعالیٰ اپنے سب اوصاف کمال مین مخلوقات کے قیاس سے بیحد برتر ہے اوسکی تعریف و حمد و ثنا کے لائق ہماری زبان نہین ہے **قال صلی اللہ علیہ وسلم لا احصی ثناءً علیک انت کما اثنیت علیٰ نفسک** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا الٰہی مین تیری ثنا نہین کسی تعریف کا احصار نہین کر سکتا ہون (مین بندۂ مخلوق ہون) تیری شان پاک اس کمال پر ہے جیسی خود تو نے اپنی ثنا فرمائی ہے۔ مخلوق کامل و رسول اکمل صلے اللہ علیہ وسلم کی حد معرفت اس پاک پروردگار عزّوجل کی ایک ثنا سے عاجز ہے پس کس مخلوق کی مجال ہے کہ اوسکی شان کمال کا اندازہ کر سکے۔ **وَهُوَ بِكُلِّ خَلۡقٍ عَلِیۡمٌ** ۔ اور وہ ہر مخلوق سے خوب آگاہ ہے **ف** کسی مخلوق کو اپنی ذات سے یہ آگاہی ہرگز حاصل نہین ہوسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کو اس مخلوق سے علم ہے کیونکہ مخلوق کو آگاہی کسی چیز سے ہو اسیقدر ہوسکتی ہے کہ حق تعالیٰ اسمین اسکا علم پیدا فرما دے اسواسطے کہ مخلوق کا کوئی فعل ہو وہ اللہ تعالیٰ خالق عزّوجل کے پیدا کرنے سے پیدا ہوتا ہے پس جب آدمی نے اپنی ذات کا علم چاہا تو یہ علم اوسیقدر ہوگا جس قدر اللہ تعالیٰ پیدا کر دے ورنہ اوس آدمی کو خود یہ فعل کرنے کا اختیار نہین ہے تو معلوم ہوگیا کہ آدمی کو دیگر مخلوق درکنار رہی خود اپنی ذات کا علم صرف اسیقدر ہوتا ہے جسقدر اللہ تعالے دے اور حق تعالیٰ عزّوجل اس آدمی کا خالق و مالک ہے پس اوسکو اوسکے ذرہ ذرہ کنہ حقیقت سے علم کمال حاصل ہے اور اسکا ہر ذرہ اوسکے قبضۂ قدرت مین مسخر ہے اب دیکھو کہ یہ گلی سڑی ہوئی ہڈی جسکا ہر ذرّہ ہوا مین اوڑتا پھرتا ہے سب جناب باری کی قدرت مین مسخر ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے تمام ذرات کو جب چاہے جمع فرما دے اور زندہ کرے پھر کافر انکو یہ ہم بھی نہین

ہوسکتا ہے کہ عظم رمیم کے تمام ذرات ہا ہوائی و پراگندہ ہیں اللہ تعالیٰ نے اس وہم کو دفع کردیا کہ وہ خالق عزوجل [illegible]
جب اوسنے اول بار اسکو ایجاد فرمایا تھا اور جبتک چاہا اپنے قسبضہ میں زندہ رکھا اور جب چاہا موت دیدی اور [illegible] جہان [illegible]
فرمایا وہ جب چاہیگا اون ذرات کو جمع ہوکر زندہ ہونے کا حکم فرماویگا کیونکہ وہ اسکے ہر ہر ذرہ کو جانتا ہے جہان جہان وہ متفرق [illegible]
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے سنا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگلے زمانہ مین ایک شخص تھا جسنے [illegible]
تھا ولیکن وہ کفن چوری کیا کرتا تھا یعنے مردونکی قبرون سے خفیہ کھود کر کفن نکال لیا کرتا تھا پھر جب اوسکی موت کا وقت آیا اور وہ اس زندگی [illegible]
مایوس ہوگیا تو اوسنے اپنے اہل وعیال و بیٹونکو جمع کرکے وصیت کی کہ جب مین مرجاؤن تو میرے واسطے بہت سا انبار لکڑیونکا جمع کیجیو [illegible]
آگ لگا دیجیو تاکہ آتشی کرہ ہوجاوے اور مجکو اوسمین ڈالکر جلائیو یہانتک کہ جب وہ میرا گوشت و پوست کھا جاوے اور ہڈیون تک پہونچے یہانتک
ہڈیان جلکر کوئلہ ہوجاوین تو میری ہڈیونکو لیکر کوٹ کر خوب باریک پیس ڈالیو پھر جب پیدا ہوجاوے تو آدھا خشکی مین اور آدھا سمندر مین ایسے دن [illegible]
دیجیو جسدن تند ہوا چلتی ہو پھر جب وہ مرگیا تو اون لوگون نے اوسکے حکم کی تعمیل کی پس اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا کہ اوسنے اوس شخص کی راکھ کا
ذرہ جہانتک کہ اوس مین بہ گئے تھے سب جمع کئے اور خشکی کو حکم دیا کہ اوسنے اوس شخص کے تمام ذرات جمع کئے پھر حق عزوجل نے اوسکو فرمایا کہ
ہوجا یعنے موجود ہو تو وہ زندہ موجود ہوگیا پھر حق عزوجل نے اوسکو ارشاد فرمایا کہ تونے یہ حرکت کس وجہ سے کی اوسنے عرض کیا کہ اے پروردگار تو جانتا ہے
کہ مینے تیرے خوف کی وجہ سے یہ حرکت کی تھی اور مین جانتا ہون کہ تو ہر بات پر قادر ہے پس حق عزوجل نے اوسکو بخش دیا جب حضرت حذیفہ رضی اللہ
عنہ نے یہ حدیث بیان کی تو عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مینے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے رواہ احمد والبخاری ومسلم
بالجملہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی معرفت سے سرفراز ہوا اور نور توفیق سے اوسکی آنکھیں روشن ہوئین تو وہ اللہ عزوجل کی قدرت کو اسقدر بے انتہا برتر جانتا
کہ جاہے وہ ہزار بار زندہ کرے اور ہزار بار موت دے اور عقل سلیم بھی اوسکو کسیطرح بعید نہین جانتی ہے اور اللہ عزوجل نے مخلوقات مین اوسکے
نمونہ بکثرت پیدا فرمایا ہے۔ اَلَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا۔ وہی خالق عزوجل ہے جسنے تمھارے
درخت سبز سے آگ بنائی ف یعنے پانی سے پہلے اس درخت کو سبز و تر و تازہ دکھلایا تھے کہ وہ ہرے بھرے پتون سے لہلہایا کہ تم نے اوسکے جو
پھل کھائے پھر جب چاہا اوسکو خشک لکڑی ایندھن کردیا۔ فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ۔ کہ اب تم اوس سے آگ جلاتے ہو ف
پس جس خالق عزوجل مین یہ قدرت ہے جسکو تم برابر آنکھون سے دیکھتے ہو تم اوس سے ڈرو کہ اگر کافر مروگے تو اسیطرح دوبارہ اٹھا کر آگ مین ڈالے جاؤگے
بعض مفسرین نے کہا کہ درخت سبز سے یہان مراد درخت مرخ و عفار ہے جو زمین حجاز مین پیدا ہوتا ہے اور وہان جب کسیکو آگ نہین ملتی ہے تو وہ اون کے
پاس آکر انکی دو شاخین سبز لیکر آپس مین رگڑتا ہے تو اوس سے آگ پیدا ہوجاتی ہے جیسے چقماق پتھر سے نکالی جاتی ہے اور [illegible]
یہ ہے کہ تم لوگ کیونکر اللہ تعالیٰ کی اس قدرت سے انکار کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ مردہ کو زندہ فرمائیگا اور اسکو بعید جانتے ہو حالانکہ تم [illegible]
خود مشاہدہ کرتے ہو کہ اوسنے سبز درخت سے تمھارے واسطے آگ نکالدی حالانکہ یہ تمھارے حواس مین بعید ہے پھر [illegible]
آنکھون سے دیکھتے ہو اسیطرح یقین کرو کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت بدیہی ہے اور وہ ضرور مردون کو زندہ فرمائیگا اور [illegible]
امام ابو حنیفہ و بعض اصحاب شافعی نے اسی آیت سے استدلال کیا کہ جانور کے بدن مین جن جن اعضا مین حیات کا اثر ہوتا ہے [illegible]
آیت مین صریح مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ بوسیدہ ہڈیونکو زندہ فرمائیگا اب ہم کہتے ہین کہ اگر کوئی جانور [illegible]
پھر نجاست اوسکی اون اعضا و اجزا مین پھیلیگی جنمین زندگی نے حلول کیا تھا حتیٰ کہ بغیر ذبح کرنے کے [illegible]

Marfat.com

...ان میں بخلاف بال وغیرہ کے جنمین زندگی نے حلول نہین کیا تھا وہ پاک رہینگے اور یہین سے فقہاء حنفیہ کے درمیان نہین ہاتھی دانت مین فی الجملہ ... جا بجملہ اہل کفر کی جہالت عجیب ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ کے لئے انتہا آثار قدرت کو مخلوقات مین مشاہدہ کرتے ہین پھر اونکو بہت بعید معلوم ہوا کہ ہمارے مثل دوبارہ بنانا کیونکر ہو گا قال تعالیٰ

اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۗ وَهُوَ

کیا جس نے بنائے آسمان زمین نہین سکتا کہ بناوے ایسے آدمی کیون نہین اور وہ

الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ فَسُبْحٰنَ

ہے اصل بنانے والا سب جانتا اوسکا حکم یہی ہے جب چاہے کسی چیز کو کہ کہے اوسکو ہو ہو جاوے سو پاک ہے وہ

الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ع ۵ ۱۶

ذات جسکے ہاتھ ہے حکومت ہر چیز کی اور اوسیکی طرف پھر جاؤ گے

جاہل کافرونکو اپنے اجسام و بوسیدہ ہڈیان بمقابلہ قدرت عظیم خالق عزوجل کے کچھ بڑی معلوم ہوئین کہ انھون نے اس امر کو بعید جانا کہ اونکے اجسام کا اعادہ کیونکر کیا جاوے گا پس اللہ عزوجل نے اونکی جہالت پر اونکو ملامت فرمائی بقولہ تعالیٰ۔ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ یعنی ارے کافرو دیکھو وہ پاک عزوجل جس نے آسمانون اور زمین کو پیدا فرمایا کیا وہ اسبات پر قادر نہین ہے کہ اونکے مثل پیدا فرماوے **ف** یعنے ان کافرونکی اجسام تو بہت حقیر ہین اونکی مثل پیدا کرنا کیونکر بعید ہوسکتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آسمانون کو پیدا فرمایا جسکی وسعت اسقدر ہے کہ اول آسمان مین آفتاب کے مثل صدہا کرور سما سکتے ہین حالانکہ آفتاب اس زمین سے اسقدر بڑا ہے جیسے مٹر سے گھڑا بڑا ہوتا ہے اور زمین ہر آدمی کے جسم سے جسقدر بڑی ہے وہ خود دیکھتا ہے حالانکہ علاوہ اسقدر بڑائی کے اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے آسمان مین روشن ثوابت ستارے اور جگمگاتے سیارے اور سورج و چاند کے کرشمات شمار مین بلکہ زمین کیسے جنگل و پہاڑ و قطعات زمین کے تمام بشمار و ریگ روان و دریاؤنکے عجائب آثار تمام قدرت الٰہی عزوجل کیواسطے شاہد ہین پھر کفار کسقدر اندھے بیوقوف ہین کہ اپنے اعادہ سے انکار کرتے ہین کیا انکے مثل پیدا کرنا اوس پاک عزوجل کی قدرت مین نہین ہے جس نے ان آسمانون مینون انکی عجائبات کو پیدا فرمایا ہے۔ بَلٰى کیون نہین **ف** یعنے بیشک وہ ضرور انکے اعادہ پر قادر ہے۔ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے قال تعالیٰ لخلق السمٰوٰت والارض اکبر من خلق الناس آسمان و زمین پیدا کرنا تو آدمیون کے پیدا کرنے سے بڑا ہے ... جب اوس نے ان بڑے بڑے اجسام کو پیدا فرمایا تو آدمیونکا پیدا کرنا اوسکے نزدیک بہت آسان ہے چاہے اول بار ہو یا دوبارہ۔ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ اور وہی خلاق علیم ہے **ف** اوسکو ہر چیز پر تمام قدرت حاصل ہے بلکہ کسی مخلوق کو مجال نہین ہے کہ اوسکی صفت قدرت یا علم کا اندازہ کرسکے۔ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ جب خالق عزوجل کسی چیز کا ارادہ فرمائے تو اوسکا امر یہی ہے کہ اوس چیز سے فرماتا ہے ... ہو جا **ف** یعنے کافر جاہل تو اپنے حواس سے اللہ تعالیٰ کی شان کا اندازہ کرتے ہین پس جناب باری تعالیٰ کی شان مین بھی قیاس دوڑاتے ہین کہ ... ویسا ہی ہوگا جیسے اللہ تعالیٰ کا فعل ان مخلوقات کے ہاتھون سے جاری ہے مثلاً کمہار مٹی کو تلاش کرنا اور اسمین پریشانی ... سامان تیار کرتا ہے پھر برتن بناتا ہے اور یہ بھی اگرچہ فعل الٰہی عزوجل ہے لیکن اسمین ایک صورت امتحانی جاری کی گئی ہے جس پر اللہ تعالیٰ ... ہے لیکن جو چیز پیدا ہونیوالی ہے وہ ہر صورت مین علم الٰہی عزوجل مین یون ہی پیدا ہوتی ہے کہ ارادہ و مشیت الٰہی متعلق ہوئی

Marfat.com

اور وہ شئی کا وجود ہو گیا مگر کفار اپنے قیاس سے گمراہ ہین پس اللہ تعالیٰ نے اونکو ہدایت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک [illegible]
وہ سب سے پاک ہی تو اوسکی شان عالی مین اپنی قیاسات عاجز سے توبہ کرو اور جو کچھ اوسنے اپنی معرفت بذریعہ اپنے رسول صلی اللہ [illegible]
صدق دل سے یقین کرو پس جانو کہ اوسکی قدرت عظیمہ جسنے آسمانون و زمین کو مع عجائبات کے پیدا فرمایا ہے تمہارے قیاس سے [illegible]
چیز کو پیدا کرنا چاہے تو اوسکا پیدا کرنا یہی ہی کہ اوسنے جبھی اوسکا وجود چاہا اور وہ موجود ہو گئی۔ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ
كُلِّ شَيْءٍ پس پاک منزہ ہے وہ خالق عزّ وجل جسکے قبضۂ قدرت مین ہر چیز کی ملکیت ہے ف کوئی چیز کسی ہو خواہ [illegible]
ہو خواہ آسمان مین ہو خواہ زمین مین ہو اور خواہ جسمانی ہو یا روحانی ہو اور خواہ مادی ہو یا فرشتہ ہو سبکی پیشانی اوسکی قبضۂ قدرت مین [illegible]
اور ہر طرح اوسکی مشیت و قدرت کیواسطے مطیع ہے حتیٰ کہ شیطان کافر کو بھی اوسکی مشیت سے ایک ذرہ سرتابی کی مجال نہین ہے وَإِلَيْهِ
تُرْجَعُونَ۔ اور اوسکی طرف تم سب لوٹائے جاؤگے ف یہان تو تمہاری آنکھون پر قہر غضبی کا پردہ ہی کہ اپنے آپکو مختار سمجھتے ہو اور یہانتک [illegible]
وہ پردہ جاتا رہیگا اور خوب جان جاؤگے کہ اسی پاک قاہر حی القیوم کے قبضۂ قدرت مین مقہور ہو اور بعد موت کے یہ پردہ کھل جائیگا اگرچہ جن [illegible]
اعتقادی ہے مگر اور اس بنیاد پر جو بدکاریان کمائی ہین وہی جہنم کی طرف تمہارا زادراہ ہونگے جیسے تمہارے برخلاف اہل ایمان توحید و معرفت پر [illegible]
کمائی وہ عنقریب دار الآخرۃ مین فضل الٰہی عزّ وجلّ سے جنت کیطرف اونکا سرمایۂ نجات ہین پس حیات دنیا کو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کیواسطے [illegible]
وقت رکھا کہ اوسمین توحید کمالات حاصل کرے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اے میرے بندو تم سب گنہگار ہو بدکردار ہو سوا اس بندہ کے جسکو مین نے عافیت عطا فرمائی پس تم مجھسے مغفرت مانگو کہ مین تمکو بخشدون اور اے
میرے بندو تم سب فقیر و محتاج ہو سوا اسکے جس بندہ کو مین نے غنی کیا مین جواد ماجد واجد ہون جو چاہتا ہون کرتا ہون میرا عطا کرنا میرا کلام ہے اور میرا عذاب کرنا
بھی میرا کلام ہے جب مین کسی چیز کا پیدا کرنا چاہتا ہون تو اوسے فرماتا ہون کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے (رواہ احمد) مترجم کہتا ہے کہ صحیح مسلم مین یہ حدیث دوسرے طریق سے
بہت لطافت کے ساتھ زیادہ طویل انعامات کو مشتمل ہے اور سابق مین اپنے مقام پر اوسکا ذکر ہو چکا ہے۔ حضرت حذیفہ ابن الیمان رضی اللہ عنہ سے [illegible]
ہے کہ ایک رات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلوٰۃ لیل پڑھنے مین شامل ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات رکعات مین سات سورتین
طویل پڑھین جنکو سبع الطوال کہتے ہین یعنے سورہ بقرہ سے سات سورتون تک اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر مبارک اوٹھاتے [illegible]
سمع اللہ لمن حمدہ الحمد للہ ذی الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ [illegible]
قیام کے تھا یعنے جسقدر قرأت مین دیر ہوتی اسی انداز سے رکوع مین ٹھہرتے تھے اور آپکا سجدہ آپکے رکوع کے برابر ہوتا تھا پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز سے سلام پھیرا تو میری ایسی حالت ہو گئی تھی کہ میرے پاؤن ٹوٹ جانیکے قریب پہونچ گئے تھے (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی [illegible])
مترجم کہتا ہے کہ اسمین دلیل ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک جو اولیاء امت کی روح سے زیادہ لطیف [illegible]
نہین ہوتا تھا اور انبیاء علیہم السلام ایسے عموماً پاک ہوتے ہین کہ اونکو تجلی رحمت کی ضوءت مین نشاط و فرحت حاصل ہوتی ہے [illegible]
اور مترجم نے گیارہوین پارہ مین غزوہ تبوک کی تفسیر مین جو معجزات بیان کئے ہین اونسے بھی استفادہ حاصل کرو ف ان [illegible]
جاتا ہے چنانچہ قولہ تعالیٰ وَأَنِ اعْبُدُونِي هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ شیخ رح نے لکھا [illegible]
اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی فطرت مین اپنی بندگی کی استعداد رکھی ہے جبکہ مخلوق اپنے خالق عزّ وجل کی [illegible]
ہمیشہ کسی حال مین بندہ سے ساقط نہین ہوتی ہے اور یہ طریقہ ایسی مستقیم ہے کہ اوس مین کجی یا اضطراب [illegible]

Marfat.com

[illegible] تعالیٰ نے بنی آدم کو خطاب فرمایا کہ مین نے تم سے یہ عہد نہین لیا تھا کہ شیطان کی پیروی مت کیجیو اور میری ہی عبادت کیجیو تو اوس سے
عبادت کی استعداد اونکی فطرت مین رکھی تھی اشارہ دوم کا استفادہ اسطرح ہے کہ اسکو اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم فرمایا اور امتحان آیۂ قیت
[illegible] ہے کہ انسان زندہ ہی تو معلوم ہوا کہ زندگی بھر اوسکو صراط مستقیم پر قائم رہنا چاہیئے یعنی شیطان کی پیروی نہ کرے اور عبادت الٰہی عز وجل پر قائم ہی
تو معلوم ہوا کہ زندگی بھر کسی حال مین عبادت منقطع نہین ہوسکتی ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ اس سے بعضے جاہل صوفیہ کا خیال رد ہو گیا جو کہتے ہین کہ شریعت تو مبتدیون
کے واسطے ہے اور اہل حقیقت سے عبادت ساقط ہوتی ہے یہ قول محض غلط بلکہ اتباع شیطانی ہے اور اکابر مشائخ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم سب نے
بالاتفاق اسکو رد فرمایا ہے یعنے اونکے کلام سے اس قول کا مردود ہونا ظاہر ہے۔ م۔ شیخ واسطی نے دقیق اشارہ فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی بندگی
اپنے نفس کیواسطے کی تو وہ نفس پرست ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کی بندگی اوسکی وجہ سے کی تو اوس نے اپنے رب عز وجل کو پہچانا نہین اور جس نے اللہ تعالیٰ
کی بندگی مین بدین معنی سر رکھا کہ اوسکا جوہر عبودیت ہے جس کو ربوبیت کی شان ظاہر فرماتی ہے تو یہ ٹھیک رہا۔ مترجم کہتا ہے کہ پہلی صورت جسکو نفس پرستی
قرار دیا ہے وہ دو وجہون کو شامل ہے ایک یہ کہ جہنم کے خوف سے عبادت کی اور دوم یہ کہ جنت کے شوق مین عبادت کی لیکن یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ
شیخ واسطی کی غرض یہان مدارج معرفت کا بیان ہے اور یہ غرض نہین ہے کہ جس نے اسطرح عبادت کی وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ احادیث
متواترہ سے بلکہ آیات متکاثرہ سے ثابت ہے کہ ایسا شخص داخل اسلام ہے کیا یہ نہین دیکھتے ہو کہ خوف جہنم تو خود ایمان ہے جبکہ اوس نے یہ اعتقاد کیا کہ اوسکا
رب عز وجل شدید العقاب ہے اور جہنم برحق ہے اور اسیطرح جنت کا شوق بھی اوسکے برحق ہونے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و رحمت پر ایمان لانے کو
متضمن ہے ہان یہ امر ظاہر ہے کہ اگر وہ خالص اللہ تعالیٰ کی حق ربوبیت کو دیکھکر اپنی فطرتی عبودیت کو بجا لاوے اور اپنے رب عز وجل کا شکر گزار ہو کہ اس نے
اپنی رحمت سے مجھ مین یہ صفت طاعت پیدا فرمائی تو یہ معرفت اولیٰ ہے فافہم واللہ تعالیٰ اعلم قولہ تعالیٰ **ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق**
شیخ ابوبکر الوراق نے کہا کہ جس شخص کی عمر دراز غفلت مین گذری تو اوسکا انجام یہی ہوتا ہے حتیٰ کہ آخر بڑھاپا اوسکے واسطے زیادہ سرنگونی ہوجاتا ہے
اور اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کو بدون غفلت کے اپنی یاد مین عمر دراز عطا فرمائی ہے تو زمانہ کی گردش اوسکے حال مین کچھ اثر نہین کرتی ہے کیونکہ اوسکی
زندگی تو حضرت حی القیوم کی حیات سے متصل ہوجاتی ہے کما قال تعالیٰ **فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ** الآیۃ مترجم کہتا ہے کہ شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے
[illegible] ہے اور خود حدیث شریف سے یہ بات ثابت ہے کہ مومن کیواسطے اوسکی حیات زیادہ نافع ہوتی ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ اپنے فضل سے اوسکی
[illegible] عبادات مین ترقی فرماتا ہے چنانچہ اہل حدیث صحاح مین موجود ہے لیکن مومن صادق کو بوجہ رغبت دار آخرت کے زندگانی کی خواہش نہین ہوتی ہے
[illegible] اسوجہ سے بھی کہ بڑھاپے کی حالت مین وہ حقوق طاعت کو اچھی طرح ادا نہین کرسکتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑھاپے کی عذاب
سے پناہ مانگی ہے کما فی الصحاح پھر مومن کو حیات کی خواہش اسوجہ سے نہین ہوتی کہ دار الآخرت گویا اوسکے روبرو ہوتا ہے تو اسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے
سخت گرمی چلچلاتی دھوپ مین کوئی شخص ایسے باغ کے باہر کھڑا ہے جسکے اندر میوہ دار درخت سبزہ زار شاداب نہرون وہوائے خوشگوار سے پر فضا لطافت
[illegible] ہے اوسکے واسطے اس باغ کا بند دروازہ ہے تو وہ بصد شوق اس دروازہ کا کھلنا چاہتا ہے لیکن فطرت عبودیت سے اوسکو اپنی خواہش لب
[illegible] مین مرجانا بلکہ رضائے حق عز وجل غالب ہے تو وہ اپنی موت مین بھی اوسکی رضی کا طالب ہے قولہ تعالیٰ **لینذر من کان حیا**
[illegible] باللہ تعالیٰ ہوا اور اوسکی حیات پاک سے متصف ہو شیخ جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ حی وہ ہے جسکے خالق عز وجل کی حیات سے اوسکی
[illegible] اور جو شخص کہ اپنی موت جسمی و نفس کی بقا سے زندہ ہو تو وہ درحقیقت زندہ نہین ہے کیونکہ اوسکی صورت جسمی زندہ ہی اور وہ درحقیقت مردہ
[illegible] لنا مثلا ونسی خلقہ خلقت انسانی مین بگر خلقت عالم سے زیادہ تر آثار قدرت ظاہر ہوتے ہین کیونکہ

Marfat.com

تمام عالم کا نمونہ اس خلقت انسانی مین مندرج ہے اگر وہ اپنے نفس کو پہچانے تو اپنے رب عزوجل کو پہچانے اسواسطے
نے کہا کہ عظیم رمیم کی زندگی اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ مردہ دلون کو زندہ فرماتا پہلے تو کفر و سرکشی سے مردہ تھے پھر انکو ایمان
اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون یعنے امر الٰہی بقول کن ہوتا ہے اور یہی وہ مخلوق ہے
اور قول قدیم سے مخلوق پیدا ہوتی ہے اور مخلوق کا وجود جبھی ہوگا کہ خالق عزوجل ارادہ فرماوے اور ارادہ آلٰہی
ایک ہی ہوتا تو مخلوقات قدیم سے موجود ہو جاتی ولیکن حق عزوجل قادر مختار ہے تو اوس نے مخلوقات کو اپنے علم کے موافق
پس معلوم ہوا کہ تمام اشیا اوسکے قہر و غلبۂ ازلی کے تحت مین مجبور ہین اور اوسکی عزت قدم بقہر ازلی من عدم پر غالب جب اوسکا ارادہ
ہوتا ہے تو فرمایا تعالیٰ فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء والیہ ترجعون
ہے اوسکی ملکوت مین اوسکا کوئی شریک نہین ہے اوسکی قدرت سے اشیا کا ظہور ہوا اور انجام کو اوسیکی قدرت کیجانب رجوع ہے
کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو امر کن سے پیدا فرمایا تاکہ انسان کو اوسکی اہانت و حقارت ظاہر ہو پس وہ اپنی شرافت ذات کو ان اشیا کی خواہش مین
لیکن دائرۂ امتحان مین ان تمام مخلوقات سے بھی زیادہ اپنے آپکو خوار کیا اور ایک گروہ نے اپنے آپکو ان اشیا کی خواہش سے آزاد رکھا تو اللہ تعالیٰ نے
آزاد فرماکر زندہ فرمایا اور علت و سبب کو اونکی جانب راہ نہین ہے والحمد للہ رب العالمین

سورۃ والصّٰفّٰت مکیۃ

سورہ والصافات مکیہ ہے اور اس مین ایک سو بیاسی آیات ہین جنکے شمار آٹھ سو ساٹھ کلمات ہین اور اونکی حروف تین ہزار آٹھ سو چھبیس ہین
قرطبی نے کہا کہ یہ سورۂ مبارک سبکے قول پر بالاتفاق مکہ مین نازل ہوا ہے حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ اوسکا نزول مکہ مین ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگون کو تخفیف کا حکم فرماتے یعنے نماز مین خفیف قرأت سے امامت کیا کرین اور خود بذات مبارک
سورۂ والصافات سے ہماری امامت فرماتے تھے (رواہ النسائی) ابن کثیرؒ نے کہا کہ نسائی متفرد ہین اور بیہقی نے بھی اسکو روایت کیا ہے اور ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے روز سورۂ یٰسٓ و صافات کی تلاوت کی پھر اللہ تعالیٰ سے
درخواست کی یعنے مراد مانگی تو اللہ تعالیٰ اوسکی مراد عطا فرماتا ہے (رواہ ابن ابی داؤد و ابن النجار) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
اور جب یمن کے بادشاہ خدمت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ جو کچھ حضور پر نازل ہوا ہے اسمین سے کچھ ہمکو سنایا
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو سورۂ والصافات سنائی یہانتک کہ قولہ تعالیٰ رب المشارق والمغرب الآیہ تک پہنچے (رواہ ابو نعیم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ شروع ہوا اللہ تعالیٰ کے نام پاک سے جسکے لئے کمال مطلق حاصل ہے یعنے
چیز کا محتاج نہین ہے اور سب اوسکے محتاج ہین الرحمن جسکی عام رحمت سے دونون جہان مین عدل تمام
کے لئے جسکی رحمت مین کوئی سبب و علت لاحق نہیں

والصّٰفّٰتِ صَفًّا فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا
قسم صف باندھنے والونکی | قطار ہوکر | پھر ڈانٹنے | ڈانٹ کی

[illegible] إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝

بیشک تمہارا حاکم ایک ہے رب آسمانوں کا اور زمین کا اور جو انکے بیچ ہے اور رب مشرقون کا

[illegible] آسمانون مین صف باندھتے ہین جیسے دنیا مین مومنین اپنے رب عزوجل کی عبادت مین صف باندھتے ہین۔ یہی قول حضرت [illegible] ابن عباس و مسروق و سعید بن جبیر و عکرمہ و مجاہد و قتادہ و سدی و ربیع بن انس سے مروی ہے مترجم کہتا ہے کہ ملائکہ کے تمام [illegible] وقت جناب باری تعالیٰ مین صف بندی کرتے ہین اور اس سے یہ مراد نہین ہے کہ کل ملائکہ ایک وقت مین صف باندھین چنانچہ عنقریب [illegible] ہوگا۔ حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اُن ملائکہ کی قسم کھائی جو رب عزوجل کے واسطے مقام عظمت مین کھڑے ہوکر نماز کی صف باندھتے ہین اور قولہ صفا [illegible] بہت خوب ادب کے ساتھ۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمکو لوگون پر تین باتون سے فضیلت دی گئی [illegible] اس امت کو اگلی امتون پر تین امور مین فضیلت دی گئی۔ ۱۔ ہماری صفین مثل صفوف ملائکہ قرار دی گئین۔ ۲۔ اور تمام زمین ہمارے واسطے مسجد [illegible] دی گئی۔ ۳۔ اور تراب زمین ہمارے لئے طہور کردی گئی جب ہمکو پانی نہ ملے (رواہ مسلم) مترجم کہتا ہے کہ انھین تین باتون مین فضیلت کا انحصار مقصود [illegible] نہین ہے کیونکہ وجوہ فضیلت بہت ہین جو اس امت مرحومہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے حاصل ہوئی ہین لیکن اس حدیث مین فضیلت کا سبب [illegible] موقع بیان ہے۔ اور علماء نے تصریح کردی کہ جب آیت یا حدیث مین کوئی شمار مذکور ہو تو جب تک انحصار کا کلام نہو تب تک یہ لازم نہین کہ یہی [illegible] عدد مین منحصر ہو کیونکہ جب کہا گیا کہ ہمارے پاس دس چیزین ہین تو یہ لازم نہین کہ زیادہ نہون مگر جبکہ یون کہا جاوے کہ میرے پاس فقط دس ہی [illegible] معدود ہین۔ پھر اگر کہا جاوے کہ جب فضیلت بیان کرنے کا موقع ہے تو زائد کیون بیان نہون تو جواب یہ ہے کہ فضیلت کی راہین تین ہین اور ہر راہ [illegible] سے فضیلت کی وجہین بہت سی ہین پس ایک راہ سے تین وجوہ سے فضیلت بیان ہوئی اور براہ آخرت بھی فضائل ہین کہ ہم لوگ سب سے اول عرصات حساب [illegible] سے عفو کئے جاوینگے اور سب سے اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو لیکر جنت مین داخل ہونگے وغیر ذلک۔ علاوہ برین کلام کا موقع محل ہوتا ہے جسکو زبان کا جاننے والا بخوبی پہچانتا ہے۔ م۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھلا تم لوگ [illegible] صف نہین باندھتے ہو جیسے رب عزوجل کے حضور مین ملائکہ صف باندھتے ہین۔ ہم لوگون نے عرض کیا کہ ملائکہ اپنے رب عزوجل کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگلی صفونکو پورا کرتے ہین اور صف ملی ہوئی بغیر رخنہ رکھتے ہین (رواہ مسلم و ابوداؤد والنسائی [illegible] ابن ماجہ) مترجم کہتا ہے کہ اگر کہا جاوے کہ ملائکہ مین کوئی کمی نہین ہے پھر اگلی صفون کے پورا کرنے اور پچھلی صفون کے ناقص چھوڑنے کیا معنی ہین تو [illegible] جواب یہ ہے کہ جمیع ملائکہ کی حضوری کا بیان نہین ہے بلکہ ہر گروہ ملائکہ جب اپنے منصب کی بندگی [illegible] باری تعالیٰ مین حاضر البتہ ہوتے [illegible] ہین تو خوبی سے صف باندھتے ہین پس اللہ تعالیٰ نے اس صفت سے ملائکہ کی قسم فرمائی یعنے قسم ان ملائکہ کی جو ایسی خوبی سے صف باندھتے [illegible] فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا اور قسم ہے اُن ملائکہ کی جو حکم کے موافق زجر کرتے ہین ف سدی نے کہا یعنے بادلون کو زجر کرتی ہین [illegible] ربیع بن انس نے کہا کہ وہ چیزین جن سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مین زجر فرمایا ہے یہی امام مالک نے زید بن اسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہے مترجم [illegible] ہے کہ سدی کی تفسیر کے یہ معنی ہین کہ اللہ تعالیٰ سحاب کو پیدا فرماتا ہے اور اسپر ملائکہ کو موکل فرماتا ہے پھر ملائکہ اوسکو زجر کرتے ہین کہ موافق حکم [illegible] جہان بارش کا حکم ہے وہان لیجاوین اور بعید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جمیع مادیات کو جو از قسم اموات ہین قوای روحانیہ سے ایک [illegible] ہے واہل اسلام کے نزدیک صاف بدیہی ہے پھر مادیات تو ظاہر مین نظر آتے ہین اور قوای روحانیہ جنکو ملائکہ کہتے ہین مخفی ہین [illegible] [illegible] ہین اور اونکو حجاب تقشیب نہین ہوئی ہے یعنی کفر مین مردہ ہین وہ ان ملائکہ کے دیکھنے سے بھی عاجز و عاری ہین

Marfat.com

پھر تقدیر یہاں ملائکہ مراد ہین یعنی قسم ان ملائکہ کی جو زجر کرنے والے ہین فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا پھر [illegible]
نے کہا کہ یعنے ان ملائکہ کی قسم ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگون کے پاس کتاب و قرآن لاتے ہین [illegible]
بیشک تمھارا پروردگار اکیلا ہے ف یہی وہ چیز ہے جسپر قسم کھائی گئی یعنے قسم ایسے ایسے ملائکہ کی کہ تمھارا پروردگار اکیلا [illegible]
شریک نہین ہے رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وہی رب ہے آسمانون و زمین اور [illegible]
لوگون کے محسوسات کا ذکر ہے اور مراد یہ ہے کہ جو کچھ مخلوقات ہے سبکا خالق اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے وَرَبُّ الْمَشَارِقِ
اور وہی رب ہے مشارق کا ف اور جب مشارق ذکر کیا گیا تو مغارب بھی معلوم ہو گیا یعنی وہی مغارب کا بھی رب ہے کیونکہ [illegible]
واضح ہو کہ مشارق و مغارب بلفظ جمع اسواسطے نہین ہے کہ ہمارے لئے آفتاب متعدد ہوتے ہین بلکہ بعینہ یہ ہے ہر روز طلوع آفتاب ایک درجہ [illegible]
پھر اگر گرمیون کا موسم آتا ہو تو وہ بائین رخ بڑھتا جاتا ہے اگرچہ خفیف تفاوت کی وجہ سے ہر روز کا فرق معلوم نہین ہوتا ولیکن چند روز کے [illegible]
ظاہر ہو جاتا ہے جیسے آدمی پر ایک گھڑی گذرتی ہے تو اوسکا ہر ہر جزو گذرتا معلوم نہین ہوتا مگر جب تھوڑی دیر گذر جاتی ہے تو فرق پیدا ہو جاتا
حالانکہ اگر ساعتی یعنے ریاضی کی گھڑی سے دیکھو تو ہر ایک پل معلوم ہوتا ہے پھر رَبُّ الْمَشَارِقِ سے اظہار فرمایا کہ خواہ زمین ہو یا [illegible]
جہان طلوع و غروبِ آفتاب ہوتا ہے سب اللہ تعالیٰ کی مخلوقات ہے (م ع) تفسیر ماثور سے سلف صالحین کے اقوال مین صافات و زاجرات
والتالیات کی یہ تفسیر معلوم ہوئی کہ وہ ملائکہ ہین اور یہی قول صحیح و مختار ہے لیکن شیخ ابومسلم الاصفہانی نے کہا کہ ملائکہ سے تفسیر کرنا [illegible]
نہین ہو سکتا ہے کہ ملائکہ کچھ مونث نہین ہین حالانکہ یہ صیغہ ہاے تانیث ہین اور جواب دیا گیا کہ نہین بلکہ یہ تفسیر جائز ہے اور الفاظ کے مونث ہونے
سے معنی کا مونث ہونا لازم نہین آتا ہے کیا نہین دیکھتے ہو کہ ملائکہ خود بلفظ تانیث ہے یا طلحہ جو مرد کا نام ہوتا ہے تو اوس سے یہ لازم نہین آتا کہ [illegible]
تانیث کیوجہ سے جائز ہو پس خلاصہ یہ ہے کہ ملائکہ علیہم السّلام کی ذاتی شان نر و مادہ دونون سے پاک ہے جیسے دیوار و آفتاب وغیرہ کہ وہ مذکر ہین
نہ مونث ہین لیکن الفاظ کی بول چال مین تذکیر و تانیث کا لحاظ کیا جاتا ہے اسیطرح یہان ہے اگر کہا جاوے کہ سواے اللہ تعالیٰ کے غیر کی قسم
کھانا شریعت مین منع ہے پھر کیونکر یہان ملائکہ کی قسم ہو سکتی ہے اسکا جواب دو طرح سے دیا گیا ہے۔ اول یہ کہ وَالصّٰٓفّٰتِ مین [illegible]
محذوف ہے یعنے و رب الصافات قسم ہے رب صافات کی دوم یہ کہ جو اکثر مفسرین رحمہم اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ یہان رب الصافات
کہنے کی کوئی ضرورت نہین ہے بلکہ اعتراض ہی محض جہل ہے اسواسطے کہ غیر اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا شریعت مین منع کیا گیا ہے (و شریعت
جو ہم لوگون پر اللہ تعالیٰ نے اپنی بندگی کا امتحان کرنیکے لئے مقرر فرمائی ہے تو وہ شریعت ہم لوگون پر جاری ہے ہم کیونکر کہہ سکتے ہین کہ شرع
کی راہ سے اللہ تعالیٰ پر منع ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کوئی شریعت نہین ہے بلکہ وہی شریعت کا پیدا کرنے والا ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے
کوئی پوچھنے والا نہین ہے اور سبکی تمام مخلوقات ہے پس معلوم ہوا کہ ایسا سوال گستاخی و جہل ہے ہان اگر سوال ہو تا [illegible]
ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان اقسام ملائکہ کی قسم کھائی ہے تو یہ منجملہ اسرار کے ہے۔ بیضاوی نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ [illegible]
مقام عبودیت مین اپنے اپنے مراتب پر صف بستہ ہین جسکے اعتبار سے اون پر انوار ہیبت کا فیض نازل ہوتا ہے [illegible]
اور وہ زجر کرتے ہین یعنے جسطرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجرام علویہ و سفلیہ کی تدبیر یا مد ہین تو فعل [illegible]
الہام نیک کر کے معصیات سے زجر کرتے ہین یا آتشی جنون مین اور خاکی آدمیون مین جو [illegible]
کرتے ہین اور آیات الٰہی کی تلاوت کرنے والے ہین یعنے انبیاء علیہم السلام کو [illegible]

Marfat.com

...ہین ... ملائکہ سما مین ہرایک حلقۂ تلاوت وذکر کو جاتے رہتے ہین جہان کہین پاتے ہین تو اس ... اور اسمین کہتے ہین کہ بخاری مراد ملا جیسا کہ مجمع البحار وغیرہ مین مذکور ہے اور احادیث صحیحہ مین ثابت ہے لهذا یہان ... ذکراً ... تفسیر مین یہی کہا گیا کہ ذکر قرآن کو اللہ تعالیٰ کے رسولونکو پہچانتے ہین بیضاوی نے کہا کہ شاید یہ بھی اشارہ ہو کہ ... علما ... جو اپنے نصائح ودلائل سے کفر وبدکاری سے زجر کرتے ہین اور اللہ تعالیٰ کی آیات وشرائع کو ... ہین اور شاید کہ مجاہدین سے اشارہ ہو یعنے وہ نفوس جو صدق کے ساتھ جہاد مین صف بستہ ہوتے ہین اور گھوڑون کو زجر کرکے دشمنون پر حملہ آور ہوتے ہین اور اس حالت مین بھی وہ اللہ تعالیٰ کی آیات وذکر کو تلاوت کرتے ہین اونکو یہ حالت بھی یاد الٰہی سے نہین رکتی ہی مترجم کہتا ہے اسیکے مانند صاحب عرائس نے بھی اشارات مین لیا ہے کیونکہ مقدمہ مین بیان ہو چکا کہ اس مین کچھ مضایقہ نہین کہ آیات قدسی کی تفسیر ظاہر ... کے تحت مین معنی حکمت کے اشارات ہون **ف۲** اشارات عرائس مین لکہا کہ قولہ تعالیٰ **والصافات صفا** جو قلوب کہ مقام محبت مین مبدأ ازل کی جانب بکرخ ہو کر صف بستہ ہوتے ہین وہ قلوب محبین ہین۔ عقول قدسیہ مقام عبودیت مین مشاہدۂ ربوبیت کے لئے صف بستہ ہوتے ہین وہ عقول عارفین ہین اور ارواح صافیہ محفل قدس ومقام انس مین رائج باہل ہونے کے لئے صف بستہ ہین اور یہ ارواح موحدین ہین قولہ تعالیٰ **فالزاجرات زجرا** الہامات حقہ نازل ہو کر قلوب اہل الحق مین زجر کرتے ہین کہ غیر کیطرف ایک لمحہ مشغول نہون قولہ تعالیٰ **فالتاليات ذكرا**۔ ملائکہ ہین کہ قلوب حاضرہ مین کلام حق تلاوت کرتے ہین اور وہ فہم القرآن وحکمت ایمان ہے جس سے معارف کا ظہور ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے مترجم کہتا ہے کہ عوام ابتدا ء مین وحدہ لاشریک کے معنے نہین سمجھتے ہین مگر اسی قدر کہ جیسے کوئی طفل نادان ایک کے معنے سمجھتا ہے اور اسی تصور کے موافق یہ لوگ از خود غافل اور غیرون مین شاغل اور خیالات مین مشغول اور اوہام مین منہمک رہتے ہین کوئی کسی بت کو اور کوئی کسی پیغمبر کو اور کوئی کسی ولی کو اور کوئی کسی آدمی کو اپنی امور کا سربراہ کار اور معین ومددگار جانتا ہے پھر ایمان توحید صفات ابتدائی مین آتا ہے اور تسکین پاتا ہے لیکن وہی ابتدائی تسکین ہے پھر ترقی کرتا ہے تو زید وبکر کے خیالات سے فارغ البال شگفتہ حال اور وحدانیت والوہیت الٰہی سے عارف ہوتا جاتا ہے اور اسکو کفر وشرک کی قباحت وبدصورتی تو مدت سے ظاہر ہو چکی تھی اب فرقہائے اسلامیہ ... جو بدعت سے گمراہ ہو چکے ہین مانند روافض ومعتزلہ وغیرہ کے جانتا رہتا ہے اور صریح دیکھتا ہے کہ یہ لوگ کسقدر شیطانی فریب مین مغرور ہین اور کسقدر قیاسات نفس مین گرفتار ہین اور یہ ہضم ملکوتی وحکمت الٰہی سبحانہ تعالیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی اہل توحید کو مقام معرفت مین عطا کرتا ہے اوسکی شان وحدہ لاشریک ہے وہی خالق ومتصرف ہے درمیان مین کسیکو کچھ دخل نہین ہے ... نے اپنے آپکو درمیان سے خارج کیا تو یہی ظہور معرفت ہے اور یہی توحید ہے اور اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے نہ اوسکی ذات مین انقسام ہے اور نہ حلول ہے اور نہ اوسکی صفات مین افتراق ہے نہ شمول ہے نہ اوسکی وحدانیت براہ عدد ہے اور نہ اوسکی الوہیت براہ مدد ہے پس اہل توحید کو اپنی وحدانیت کشف فرماتا ہے ... کو عالم پر سرفراز رکھتا ہے قال تعالیٰ **الٰهكم لواحد** اور اہل توحید کے لئے معارف کا طریق واضح فرمائے **رب السموات والارض وما بينهما ورب المشارق**۔ ان مقامات قلوب سے تجلیات ظہور ہین —

عسق پھر اللہ تعالیٰ نے دلائل قدرت وتوحید الوہیت کا نمونہ بیان فرمایا

... السماء الدنيا بزينة الكواكب وحفظا من كل شيطان مارد

... آسمان کو ایک رونق جو تارے ہین اور بچاؤ بنایا ہر شیطان سرکش سے

Marfat.com

لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِن

سن نہین سکتے اوپر کی مجلس تک اور پھینکے جاتے ہین

وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ

اور اونکو مار ہے ہمیشہ مگر جو اچک لایا جھپٹ سے

اہل مین کے واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا عجیب منظر انکے سر پر سائبان منور دیا

الدُّنْيَا بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ ہم نے آسمان قریب تر کو مزین فرمایا بزینب کواکب

کواکب ہے اور یہ ایک قرأت ہے اور دوسری قرأت مین زینت کا بدل الکواکب ہین یعنے ہم نے

سے مزین فرمایا اور وہ کواکب ہین جو اس آسمان کی زینت ہین و ابن کثیرؒ نے کہا کہ دونون طرح پر حاصل

تمام عالم اپنی نظرون سے دیکھتا ہے کہ اس آسمان پر ستارے ہین لیکن کسی کو اونکی حقیقت و ماہیت پر کسیطرح اطلاع نہین

ہے بلکہ ہر قوم اپنی اپنی اٹکل سے انکے متعلق حالات وخیالات ظاہر کرتے ہین اور یہ غیر ممکن ہے کہ درخت و پہاڑ کی طرح آگاہ ہو

یہ کافی ہے کہ حق عزّوجل نے مخلوق کو اپنی قدرت کی آثار سے عاجز کر دیا ہے پھر ایک قوم احمق ہے جو اللہ تعالیٰ کی حکمت

مین کلام کرتے ہین کہ یہ کیون ہوا اور وہ کیون ہوا اور کبھی کہتے ہین کہ اگر یون ہے تو ہم اس امر کے لائق ہین یعنے اللہ تعالیٰ کی قدرت

پر اپنی طرف سے احکام لگاتے ہین۔ یہ لوگ دو طرح سے صریح جانور ہین اوّل یہ کہ جب صریح معلوم ہوا کہ جس قدرت کا ملنے یہ

آسمان و زمین پیدا کر دئے ہین کہ انکے حقائق و کیفیات جاننے سے عاجز ہین تو پھر قدرت قدسیہ کی ماہیت سے کیونکر واقف ہونگے

اور دوم یہ کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے وہ قطعًا جاری ہوتا جاتا ہے پھر کس حماقت سے وہ احکام لگاتا ہے کہ نہین بلکہ یون ہونا

تو اسکی شیطانی بک بک سے کیا نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے سوائے اسکے کہ وہ سرکشی کی سزا مین گرفتار و مقہور ہو۔ برخلاف ان

اہل توحید اس قدرت عالی کو دیکھتے ہین کہ بدیہی شان توحید کے آثار موجود ہین۔ پھر یہ بھی عجب شان ہے کہ یہ سرکش لوگ ہدایت

بلتے ہین اور صریح راہ ہدایت مین اقرار کرتے ہین کہ بے شک یہ آسمان و ستارے ہین کہ سوائے اٹکل کے حقیقی طور پر انکی کیفیت

و حالات سے وقوف غیر ممکن ہے پھر چھوڑ کر گمراہی کی طرف چلے جاتے ہین اور اس سے زیادہ بدتر خباثت یہ ہے کہ بعضے انمین سے یون کہتے ہین

یہ چیزین خود بخود یونہین چلی آتی ہین بعضے خبیث کہتے ہین کہ معلوم نہین کیا معاملہ ہے ہم اونکو چھوڑ کر اچھے کھانے کھانے کی فکر کرین اور

یہ کہ خدائے تعالیٰ کا ماننا و جاننا وغیرہ کچھ نہین بلکہ کافرانہ شرک و بدکاریونکے طور پر اپنی اوقات بسر کرین

عذاب جہنم مین پڑین نعوذ باللہ من الضلال پھر اللہ تعالیٰ نے کواکب کے عجائب حکمت و دلائل قدرت کے علاوہ

فرمایا یعنے ایک تو یہ کواکب اس آسمان دنیا کے واسطے زینت ہین کہ نور و شگفتگی سے انکو آسمان کی زینت کر دیا

كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ اور ہمنے ان کواکب کو ہر شیطان سرکش سے حفظ کر دیا

جو چڑھکر آسمانی خبرین سنکر عالم مین پھیلاتے تھے اسطرح کہ جو امور واقع ہونے والے ہین

فاسق بدکار مشرک ناہنجار کے دل مین القا کیا اور جب اوس نے اپنی زبان سے بتلایا کہ اسطرح

پیش آیا تو فورًا لوگ اوسکو ولی کامل سمجھکر اوسکے معتقد ہو گئے اور بہت سے دلیری کر کے اسکی اتباع

Marfat.com

... جب اوس سے دریافت کیا گیا کہ فلان معاملہ مین کیا انجام ہوگا حالانکہ اوسکو کچھ اطلاع نہین دی گئی ہے
... جیسے اس طرف سے منحرف ہوکر اس بدکار کی طرف چلے گئے تو یہ دراصل ایک دائرہ امتحان الٰہی عزوجل ہے اور کسی کو
... مشیت سے اطلاع نہین ہوسکتی ہے کہ یہ کیونکر اور کیون ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو اسطے ان کواکب کو حفظ مقرر فرمایا ہو کہ یہان
شیطان کو دخل نہین ہوسکتا ہے اور بھید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہین ظہور تو امی ملکی رکھا ہے اور شیاطین اپنی ذات مین سیاہ و تاریک ہین اور جب
کواکب کی روشنی اونپر پڑتی ہے تو وہ اونکے حق مین بیجان کا کام دیتی ہے اس خوف سے وہ کواکب کے قریب نہین جاتے ہین لیکن بہت سے مقامات
ہین کہ وہان کواکب کی کثرت نہین ہے واللہ تعالیٰ اعلم جیسے انوار ذکر تلاوت قرآن سے شیطان بھاگتا ہے پھر ہمنے سابق مین جا بجا ذکر کردیا ہے کہ شیاطین
... طرح چوری ملکوتی بھید سن بھاگتے ہین اور یہ حرف اسی امر مین ممکن ہے کہ مشیت الٰہی عزوجل اسکے بابت جاری ہوا اور وہ قطعاً ایسا امر ہوتا ہے
... راہ مستقیم شریعت سے خارج ہے اسیواسطے ہم لوگونکو صاف بتلادیا کہ معجزۂ نبوت وکرامت مین اور شیطانی استدراج مین فرق یہ ہے کہ معجزہ کا اظہار
نبی کے ہاتھ پر ہوگا اور کرامت کا ظہور ایسے ولی کے ہاتھ پر ہوگا جو نبی کا تابع ہے پس وہ راہِ مستقیم شریعت وسنت پر ٹھیک قائم ہوتا ہے بخلاف
شیطانی کرشمہ واستدراج کے کہ وہ باطن مین کافر ہوگا اور ظاہر مین شریعت پر ٹھیک قائم نہوگا اور مجذوب بھی نہوگا لہذا جب فاسق کے ہاتھ
... خرق عادت ظاہر ہو تو وہ کرامت نہین ہے بلکہ اوسکی گمراہی کے لئے استدراج ہے اور جو کوئی دنیا کے پیچھے اپنی امید وکے لئے اوسکے پیرو
... وہ بھی برباد ہوگا اور یہ امتحان سخت ہے اللہ تعالیٰ ہم بندون کو اپنی لطف رحمت سے راہ مستقیم کی ہدایت واسپر ثبات تا موت عنایت فرماوے
... الحاصل کواکب کو اللہ تعالیٰ نے ہر شیطان مارد سے حفظ کردیا۔ لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ شیاطین مارد کو
طاقت نہین ہوتی کہ ملاء اعلیٰ ملائکہ تک رسائی پاوین **ف** یعنے اللہ تعالیٰ کے احکام قضاؤ قدر کو سن لنے کی رسائی نہین پاتے کہ ملاء اعلیٰ آسمانی
ملائکہ تک پہونچین دراصل۔ يَتَسَمَّعُونَ تھا تا کو سین کرکے تشدید سین وتشدید میم پڑھا گیا اور حاصل یہ کہ کواکب کی زینت سے
شیاطین کو طاقت نہین کہ ملاء اعلیٰ کے سننے کو کان لگا کر بیٹھ سکین اور نہ اونکو سننے کی قوت ہے وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ
جَانِبٍ دُحُورًا اور شیاطین متمرد ہر طرف سے قذف کیے جاتے یعنی شہاب سے مارے جاتے ہین درحالیکہ مدحور ہین **ف** یعنے انکو
... کرنے کو ہر طرف سے مارے جاتے ہین تو بیٹھنے وسننے کی گنجائش نہین پاتے ہین وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ اور ان شیاطین کے لیے
عذاب دائم ہے **ف** کبھی منقطع نہوگا بعض نے کہا کہ اوس سے مراد سوائے عذاب دنیا کے آخرت کا عذاب ہے کہ وہ ہمیشہ جاری ہوگا کبھی منقطع نہوگا
... شیاطین کو اپنا ولی بنایا وہ بھی انہین کے ساتھ عذاب دائم مین پڑا رہیگا اور واضح ہو کہ وحی الٰہی واحکام شریعت مین سے شیطان کو
... سن بھاگنے کی بھی مجال نہین ہے اسواسطے کہ وہ تو سراسر نور ہے بخلاف بعضے احکام قضاؤ قدر کے جو امور تدبیر عالم سے ہونیوالے
... ہے کبھی کبھی کوئی امر جسکو اللہ تعالیٰ فتنہ کرنا چاہتا ہے شیاطین سن بھاگتے ہین لہذا فرمایا إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ سوای
... اچانک چوری سے اچک لیا **ف** اور بعض نے کہا کہ یہ استثنائے منقطع ہے بمعنی لیکن یعنے کواکب تو رجوم شیطان ہین وہ کواکب
... ملاء اعلیٰ تک رسائی نہین پاتے ہین لیکن اگر کوئی انہین سے اچانک کچھ چوری سے سن بھاگا فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ
... اوسکے پیچھے لگتا ہے **ف** پھر کبھی تو شہاب اس شیطان مارد کو جلاتا اور مخبوط بناتا ہے تو سنا ہوا کلمہ لغو ہوجاتا ہے اور کبھی
... اسکے بعد شہاب پہونچتا ہے ملوت یہ ہے کہ شیاطین ملعونین مین سے آسمان تک ایسے مقام تک جہان سے اسکو چرلیسے
... لٹکے ہوئے ہین پس اوپر والا جو کلمہ احکام قضاؤ قدر سے سن بھاگتا ہے جسکی نسبت اللہ تعالیٰ کی خاص

Marfat.com

شیت جاری ہے پس وہ اپنے نیچے والے کو القا کرتا ہے اور یہ نیچے والا اپنے ماتحت والے کو القا [illegible]
بھاگا تو شہاب مبین اور شہاب ثاقب اسکے پیچھے آتا ہے پس کبھی تو وہ نیچے والیکو بتلا چکا جب اسکو شہاب پہونچا اور [illegible]
مین فی الجملہ مذکور ہو چکا اور عنقریب سورۃ الجن کی تفسیر مین انشاء اللہ تعالیٰ تفسیر واضح آویگی بلکہ وہان آیات مین [illegible]
نے عالم کو اپنی حکمت غیر متناہیہ سے پیدا فرمایا اور انسان کو اس عالم مین دائرۂ امتحان مین رکھا ہے اور اس مین کی [illegible]
سے ہے پس شیاطین اسی چوری کی سماعت سے وہ کلمہ سن پاتے ہین جس سے کفار دار آخرت سے منکر و [illegible]

فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ

اب پوچھ ان سے یہ مشکل ہین بنانی یا جتنی خلقت ہم نے بنائی ہم ہی نے انکو بنایا ہے ایک گارے چپکتے سے

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ۝ وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ۝ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ

بلکہ تو رہتا ہے اچنبھے مین اور وہ کرتے ہین ٹھٹھے اور جب سمجھائے نہین سمجھتے اور جب دیکھین کچھ نشانی ہنسی مین ڈال دیتے ہین

وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا

اور کہتے ہین کچھ نہین یہ جادو ہے کھلا کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئی مٹی اور ہڈیان کیا ہمکو

لَمَبْعُوثُونَ ۝ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝ قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ ۝ فَإِنَّمَا

اٹھانا ہے کیا اور ہمارے باپ دادون کو اگلے تو کہہ ہان اور تم ذلیل ہو گے سو وہ تو یہی

هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ۝

ہے ایک جھڑکی پھر تبھی یہ لگین گے دیکھنے

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ دار آخرت و قیامت سے انکار کرنے والون کو تنبیہ کرین چنانچہ فرمایا فَاسْتَفْتِهِمْ
ان لوگون سے دریافت کرو ف یعنے اونکا عقیدہ معلوم کرکہ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا کیا یہ لوگ پیدایش مین اشد ہین ف یعنے ا[illegible]
اجسام بہت بڑے مضبوط و محکم ہین جنکو کبھی زوال نہین ہوتا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا یا وہ اشد ہین جنکو ہمنے پیدا فرمایا ف یعنے ملائکہ [illegible]
ہین اور بعض نے کہا کہ وہ لوگ مراد ہین جو ان سے پہلے گذر رہے ہین مانند قوم عاد و ثمود کے کہ وہ عرب ہی مین بڑے دراز قد مضبوط تھے مگر اللہ تعالیٰ
وحدانیت و اسکے رسولون کی رسالت جھٹلانے سے یکلخت برباد کر دیے گئے پس تنبیہ فرمائی کہ وہ لوگ سخت شدید تھے کہ تم لوگ ہو لیکن قول اول [illegible]
اور حاصل یہ ہے کہ یہ خوب جانتے ہین کہ آسمان و زمین وغیرہ اجسام عظیمہ بہ نسبت اونکے اجسام کے بہت سخت شدید ہین حتیٰ کہ مدتہا برس گ[illegible]
کہ وہ برابر اسی حال پر چلے جاتے ہین اور یہ لوگ ضعیف البنیان مرتے کھپتے رہتے ہین إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ
اونکو چپکتی مٹی سے پیدا کیا ہے ف کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کا جسم حارسنون یعنے لسدار گارے سے پیدا فرمایا تھا اور حضرت آدم [illegible]
اونکی اولاد پیدا ہوئی تو اونکی خلقت بھی اسی طین لازب سے ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ [illegible]
اول مین طین تھا یعنے مٹی و پانی ملا کر گارا تھا پھر مدت کے بعد وہ حما بدبودار ہو گیا پھر ایک مدت کے بعد [illegible]
چپکتی مٹی سے یہ لوگ پیدا کیے گئے وہ دراصل خاک تھی پھر جب وہ ابتدا مین خاک سے پیدا کیے گئے تھے تو [illegible]
پیدا کیے جاوین اور یہ بالکل بدیہی بات ہے حتیٰ کہ تعجب معلوم ہوتا ہے کہ کفار اسکا انکار کرتے ہین بَلْ [illegible]

Marfat.com

... لگ تمسخر کرتے ہین ف کیونکہ اونکا قول خود عجب تھا کیونکہ جسکو کچھ بھی معرفت دیگئی ہے وہ انکے جاہلانہ تعجب کے حماقت سے تعجب کرتا ہے ... بل عجبت ویسخرون یعنی انکا قول تعجب ہی کے قابل ہے حالانکہ یہ لوگ اپنی حماقت مین قول حق سے تمسخر کرتے ہین اور کہتے ہین۔ ان هذا لشیء عجاب ۔ انکی حماقت مین یہ عجیب معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے آدمیون مین سے کیونکر رسول بھیجا حالانکہ تو اپنی تصدیق رسالت پر اونکو ایسے معجزات دکھلاتا ہے جو امکان بشر سے باہر ہین جیسے شق القمر وغیرہ اور درختون و پتھرون وغیرہ کا گواہی دینا و سلام کرنا بلکہ بات بات پر اونکو معجزہ دکھلاتا ہے جو صریح دلیل ہے کہ ان معجزات کو سوا اللہ تعالی کے کوئی پیدا نہین کر سکتا ہے وَاِذَا رَاَوْا اٰیَةً یَّسْتَسْخِرُوْنَ ۔ اور یہ لوگ جب کوئی معجزہ دیکھتے ہین تو بنا بنا کر تمسخر کرتے ہین ف بعض اہل تفسیر نے کہا یعنی بہت مبالغہ سے تمسخر کرتے ہین مترجم کہتا ہے کہ اولی یہ ہے کہ یستسخرون اپنی معنی پر رکھا جاوے یعنے چاہتے ہین کہ کسیطور پر اوسکو تمسخر بناوین اور اس سے مراد یہ ہے کہ اونکو ان معجزات کی سچائی ظاہر ہوتی ہے لیکن اونکے دل قبول نہین کرتے تو اوسکو خواہ مخواہ جھٹلاتے ورد کرنے پر آمادہ ہوتے ہین جیسے قوم فرعون کی نسبت فرمایا کہ جحدوا بها واستیقنتها انفسهم ظلما وعلوا یعنے جو معجزات کہ موسی علیہ السلام سے دیکھے تھے اونکو ہٹ دھرمی سے برابر جھٹلاتے حالانکہ اونکے دلون نے اسکو یقین جان لیا تھا پھر بھی ہٹ دھرمی سے جھٹلانا اسوجہ سے تھا کہ اونکے دلون مین تکبر و ظلم تھا۔ اسیطرح یہ لوگ بھی آیت کو دیکھکر حماقت سے اس بات پر آمادہ ہوتے کہ کسیطرح اسکو جھٹلا دین اور اوسکی وجہ یہ تھی کہ یہ لوگ محض جہل مین گرفتار تھے اونکو یہ عقل نہ تھی کہ شق القمر وغیرہ عالم علوی مین تصرف کرنا یا اجسام ارضی مین سلام وغیرہ کا تصرف ہونا یا درختونکا اپنے مقامات سے پھاڑتے ہوئے آنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی ادا کرکے اپنے مقام پر لوٹ جانا اور مانند انکے دیگر معجزات عظیمہ جو بات بات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھتے جاتے تھے یہ تصرفات سوائے خالق عزوجل کے کسی مخلوق سے یا کسی سحر و جادو وغیرہ سے ... ناممکن ہین۔ اسیواسطے شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جب موسی علیہ السلام نے جادوگرون کے مقابلہ مین عصا کا معجزہ دکھلایا تو فرعون و اوسکی قوم مین کوئی ایمان نہ لایا مگر وہی جادوگر جو بقصد دشمنی آئے تھے اور مقابلہ مین ذلت اٹھا کر عاجز ہوئے باوجود اسکے سب سے پہلے وہی ایمان لائے تو اسکا نکتہ یہ ہے کہ اونکو نظربندی یا جادو کا بھید جو تاثیرات اجرام سماوی حاصل کرنے سے ہوتا ہے اونکو بخوبی معلوم تھا اور چونکہ اونکو اس مین کمال حاصل تھا تو اونھون نے اس علم سے صاف پہچان لیا کہ موسی علیہ السلام نے جو کچھ دکھلایا یہ جادو کسیطرح نہین ہو سکتا ہے بلکہ یہ ضرور قلب ماہیت ہے جو سوائے اللہ تعالی کے کسیطرح ممکن نہین ہے۔ پس وہ لوگ فوراً ایمان لائے بخلاف فرعونیون کے کہ وہ محض جاہل تھے پس اونکو کچھ بھی نفع نہوا۔ اسیطرح کفار مکہ ہین کہ اس قسم کے معجزات سے اونکے دل تو خود بخود جمتے ہین کہ یہ بیشک حق ہے مگر بے علمی کی وجہ سے اونکو معرفت الہی عزوجل نہین ہے پس زیادہ لوگ ہٹ دھرمی سے اوسکو جھٹلانا چاہتے ہین۔ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۔ اور کہتے ہین کہ یہ کچھ نہین سوائے اسکے کہ کھلا جادو ہے ف حالانکہ اگر اونکو کچھ بھی علم ہوتا تو پہچان لیتے کہ یہ جادو سے بالکل غیر ممکن ہے کیونکہ کسیطرح جادو کا اثر آسمانی چیزون پر نہین ہو سکتا ہے یعنے یہ بات غیر ممکن ہے کہ جادو سے شق القمر ہو۔ علاوہ برین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ واقعات بیان فرمائے تھے وہ سب اوسی طرح واقع ہوئے یہان تک کہ دین حق تمام روئے زمین پر غالب ہوگیا پھر اوسکے بعد امت اسلامیہ کا دین توحید سے بگڑنا اور اونکی سلطنت کا زوال وکفر کا غلبہ جسطرح فرمایا تھا ایک ایک آنکھون دیکھا جاتا ہے پھر اگر اسوقت کا فرون کو ہٹ دھرمی تھی تو اس زمانہ کے کافرونکی حماقت وجہالت اون سے بدرجہا بڑھی ہوئی ہے کہ باوجود تمام معجزات نبوت دیکھنے کے پھر بھی بن توحید و دار آخرت سے انکار کرتے جاتے ہین اور اونکو اقرار نہین ہوتا کہ قیامت کے لئے دوبارہ زندہ کئے جائینگے اور ... ہوجوہ سے اوبھی کہے جاتے ہین ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۔ کیا جب ہم مر کر ... ہوگئے تو کیا پھر ہم زندہ کرکے اٹھائے جائینگے ف بلکہ غیر ہم تو بالفعل کچھ تازہ مرے ہوئے ہین مگر پرانے یہ اور بھی زیادہ بعید ہے

Marfat.com

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ کیا ہمارے اگلے باپ دادے بھی ف جو بالکل ہی خاک ہوگئے ہیں
جائینگے اونکی مراد یہ تھی کہ یہ بالکل ہی غیر ممکن ہے غرض کہ صریح معجزات و آیات دیکھنے کا انکار و [illegible] کرتے تھے
ہے اور جھٹلا کر وہی اپنی حالت کہنے لگے کہ قبروں سے اٹھائے جانا و قیامت ہونا بالکل غیر ممکن ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ قُلْ نَعَمْ کہدے کہ ہاں ف تم لوگ سب ضرور مر کر پھر اٹھائے جاؤ گے وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ
اور تم لوگ اوندھے منہ خوار ذلیل کئے جاؤ گے ف یعنی تمہارا کچھ تکبر نہ چلیگا بلکہ سخت خوار ہوگے اگر ایمان نہ لاؤ اور جس چیز کو تم محال سمجھتے
کی قدرت میں سب آسان سے آسان ہے فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ پس وہ تو ایک ہی آواز ہے ف کہ صور پھونک دیا جائیگا
وہ صور پھونکا گیا فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ کہ وے زندہ کھڑے ہو کر دیکھ رہے ہیں ف یعنی زندہ ہو کر ہولناک قیامت کا منظر دیکھنے اور [illegible]

وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ع رابع
اور کہیں گے اے خرابی ہماری یہ آیا دن جزا کا یہ ہے دن فیصلہ کا جس کو تم جھٹلاتے تھے
اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ
جمع کرو گنہگاروں کو اور اونکی جوڑ والوں کو اور جو کچھ پوجتے تھے اللہ کے سوائے پھر چلاؤ اونکو
اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ
راہ پر دوزخ کی اور کھڑا رکھو انکو اونسے پوچھنا ہے کیا ہے تمکو ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے کوئی نہیں وہ آج آپ کو پکڑواتے ہیں

جب آخری صور پھونکا جائیگا تو قبروں سے مردہ زندہ ہو کر نکلیں گے تو کفار ایسا ہولناک معاملہ دیکھینگے کہ اسطرح اونکی ٹکٹکی لگ جائیگی حالانکہ سب لوگ ننگے بدن ننگے پاؤں بے ختنہ ہونگے تاہم اس خوف و دہشت کے آگے کسیکو دوسرے پر نظر نہ ہوگی اور اونکی نگاہیں اوس ہولناک منظر کیطرف پھٹ جائینگی وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ اور کہینگے کہ ہائے ہماری بربادی کہ یہ تو روز جزا ہے ف آج ہر ایک کو اوسکے اعمال بدلا ملیگا پس یہ لوگ ایسے وقت میں نادم ہوے کہ وقت ندامت بے سود ہے پس ملائکہ و مومنین ان لوگوں سے کہینگے هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ فیصلہ کا دن ہے جسکو تم جھٹلاتے تھے ف پھر اللہ تعالیٰ ملائکہ کو حکم فرماویگا کہ گروہ مومنین سے کفار کو جدا کر کے جہنم کی راہ پر رکھو کما قال تعالیٰ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ ظالموں و اونکی جوڑ کو محشور کرو ف نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ازواج سے کافروں کی عورتیں مراد نہیں ہیں بلکہ وہ لوگ جو اونکے مشابہ و مانند ہوں اور یہی ابن عباس و سعید بن جبیر و عکرمہ و مجاہد و ابو صالح و ابو العالیہ و زید بن اسلم سے روایت ہے اور نعمان بن بشیر نے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ازواج مراد کافرونکی مشابہ و اونکے بھائی ہیں کہ زناکار لوگ زناکاروں کے ساتھ ہونگے اور سود خوار لوگ سود خواروں کے ساتھ اور شراب خوار لوگ شراب خوروں کے ساتھ ہونگے مترجم کہتا ہے کہ شاید مراد یہ ہے کہ کفار زناکاروں کے ساتھ میں گناہ گار مسلمان جو زنا کرتے تھے علیحدہ کئے جائینگے اسیطرح کافر کے ساتھ میں کسی بدکاری کرنیوالے جمع کئے جائینگے اور شاید یہ مراد ہو کہ شیاطین بدکار جس قسم کا شیطان ہوا اوسکے ساتھ [illegible] کئے جائینگے اور یہی معنی اقرب ہیں اور دیگر آیات بھی اسپر شاہد ہیں چنانچہ مجاہد و سعید بن جبیر نے ابن عباس سے رضی اللہ عنہ یہی روایت کی کہ ازواج مراد اونکے قرین ہیں یعنی شیاطین اور وہ لوگ جنکو اللہ تعالیٰ کے سوائے پرستش کرتے تھے مانند بتوں وغیرہ کے کہ یہ [illegible] حکم ہوگا کہ انکو مومنوں سے جدا کر کے الگ جمع کرو فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ [illegible]

Marfat.com

[illegible] جہنم کا راستہ ہے اور یہ مطلب نہیں ہے کہ باطل جہنم مین ڈالدو کیونکہ آگے فرمایا۔ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُم
[illegible] کہ اون سے پرسش ہوگی ف یعنے انکو جہنم کے رستہ پر جمع کرو اور ٹھہراؤ تاکہ دنیا مین جو بدکاریان کرتے
[illegible] ہے۔ ابن عباس و ضحاک نے فرمایا یعنے انکو وہان محبوس کرو کہ انسے حساب لیا جاویگا۔ مترجم کہتا ہے کہ معروف
[illegible] حساب نہین لیا جائیگا بلکہ کافرونکو انکی بدکاریون پر جھڑکی و ملامت ہوگی ہان اگر کافرون کے ساتھ مین گنہگار لوگ بھی
[illegible] عذاب کا حساب ہوا اور ابن ابی حاتم نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص
[illegible] کی جانب بلانے والا ہو تو قیامت مین وہ اوسیکے ساتھ ٹھہرایا جاویگا کہ اوس سے الگ یا گم نہوگا اگرچہ کسی شخص نے ایک ہی شخص کو
[illegible] پھر آیت پڑھی۔ وقفوهم انهم مسئولون۔ (رواہ الترمذی وابن جریر) مترجم۔ کہتا ہے کہ اوسکے معنے
[illegible] اگر کسی شخص نے دوسرے کو کسی بدکاری کی جانب بلایا تو قیامت مین حساب کیواسطے اوسکے ساتھ گرفتار رہیگا۔ عبداللہ ابن المبارک
[illegible] مین سے عثمان بن زائدہ سے سنا کہ آدمی سے پہلے اوسکے ساتھ بیٹھنے والونکا سوال ہوگا۔ مترجم۔ کہتا ہے یعنے ساتھ بیٹھنے مین
[illegible] انکو نیک اوبتلائی یا بدراہ لگایا۔ پھر کفار و مشرکین جو اپنے باطل اعتقادات کے موافق شرکا سے اپنی خیالی امیدین باندھتے تھے تو بطور ملامت
[illegible] کہا جاویگا۔ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ تمکو کیا ہوگیا کہ آپس مین ایک دوسرے کی مدد نہین کرتے ہو ف جیسے
[illegible] دنیا مین باطل گمان باندھتے تھے کہ ہماری جماعت ہمیشہ فتحمند ہے۔ اب آج وہ زعم کہان ہے اسکے جواب مین یہ لوگ سوائے شرمندگی کے
[illegible] نہین کر سکتے ہین۔ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ۔ بلکہ یہ لوگ آج کے دن گردن جھکائے ہوئے مطیع بنے ہین ف
یعنے تہ تیری ظاہر ہونے کے وقت سب شیطانی غرہ کم ہوگیا اور ندامت سے مقہور و مجبور ہوکر مطیع ہین اور آپس مین ایک دوسرے کے دشمن ہیں کہ مخاصمہ و ملامت کرینگے

وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ قَالُوا إِنَّكُمْ كُنتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ۝ قَالُوا
اور منہ کیا بعضون نے بعضون کی طرف لگے پوچھنے بولے کہ تم تھے کہ آتے تھے ہم پر داہنے سے وہ بولے

بَل لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ ۖ بَلْ كُنتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ ۝
کوئی نہین پر تمہین نہ تھے یقین لانے والے اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا پر تمہین تھے لوگ حد سے بڑھنے والے

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۖ إِنَّا لَذَائِقُونَ ۝ فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ۝ فَإِنَّهُمْ
سو ثابت ہوئی بات ہم پر ہمارے رب کی ہمکو مزا چکھنا پھر ہم نے تمکو گمراہ کیا ہم تھے آپ گمراہ سو وہ

يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝ إِنَّهُمْ كَانُوا
اوس دن تکلیف مین شریک ہین ہم ایسا کچھ کرتے ہین گنہگارونکے حق مین وہ تھے

إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ۝ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا
جب انکو کوئی کہتا کہ کسی کی بندگی نہین سوائے اللہ کے تو غرور کرتے اور کہتے کیا ہم چھوڑ دینگے اپنے ٹھاکرونکو کہے سے ایک شاعر

لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ۝ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ
دیوانہ کے کوئی نہین وہ لایا ہے سچا دین اور سچ مانا ہے سب رسولون کو

[illegible] مین عذاب سے ہوگا اور جسقدر عذاب بڑھتا جاویگا اسیقدر انہین باہم دشمنی و بغض و لعنت بڑھتی جاویگی حتیٰ کہ جہنم مین ایک دوسرے

پر لعنت کرین گے اور میدان قیامت مین باہم ملامت کرینگے۔ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ [illegible]
دوسرے پر متوجہ ہوکر سوال کرینگے ف یعنی یہ لوگ کفر مین سردار تھے [illegible]
اور سردارون نے اصل مین شیاطین کی پیروی کی تھی اور عرصات قیامت مین جب [illegible]
اختیار کیا کہ گنہگار مسلمان انکے ساتھ نہین ہونگے بلکہ شیاطین مشرکین ہونگے پس مشرکون کے تابع [illegible]
لوگ مومن ہو جاتے۔ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ [illegible]
ہمارے پاس آتے تھے ف بعض علماء معانی نے کہا کہ یمین سے مراد قسم ہے یعنے تم لوگ ہم سے قسمین کھا کھا کے کہتے تھے کہ [illegible]
جو تم نے اختیار کیا ہے یہی حق ہے پس ہم لوگ تمھارے قریب مین آجاتے تھے۔ واحدی نے کہا کہ مفسرین نے [illegible]
بلکہ داہنی جانب کی معنی لئے ہین پھر داہین جانب کا کنایہ کبھی تو ملکیت و قدرت کے معنی مین ہوتا ہے جیسے کوئی غلام [illegible]
یا اوسکی ملک یمین ہے۔ ابن کثیرؒ نے کہا کہ ضحاک نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ تابعین اپنے [illegible]
تم لوگ ہمپر قوت و غلبہ سے جبر کرتے تھے کیونکہ تم لوگ عزت والے تھے اور ہم ذلیل تھے اور دوم یہ ہے کہ یمین کنایہ حق سے ہے چنانچہ [illegible]
نے کہا کہ تابعین کفار اپنے سردارون سے کہینگے اور اونکے سردار اپنے شیطانون سے کہینگے کہ تم لوگ جانب یمین سے یعنے [illegible] حق سے ہمپر [illegible]
اور اپنی نحوست سے ہمکو حق کی پیروی سے روکتے تھے اور ہمارے و حق کی درمیان آڑ ہو جاتے تھے سوم یہ کہ یمین کنایہ بھلائی سے ہے کیونکہ [illegible]
ہر بھلائی کو یمین کیجانب نسبت کرتے ہین۔ چنانچہ حسنؒ سے روایت ہے کہ یہ لوگ کہینگے کہ تم یمین سے آتے یعنے ہر خیر سے [illegible]
ہوکر ہمکو روکتے تھے۔ ابن زیدؒ نے کہا کہ تم ہی لوگ ہمارے درمیان اور ایمان و عمل صالح کے درمیان حائل ہوکر ہمکو مانع ہوے۔ عکرمہؒ [illegible]
یمین کے معنی امن کے لئے یعنے تم لوگ ایسی راہ سے ہمکو بہکاتے تھے کہ ہم لوگ تمھاری طرف سے امن مین ہو کر دھوکا کھاتے تھے [illegible]
سردار اونسے کہینگے کہ کیا ہماری طرف سے تمکو برائی پہونچی کما قال تعالیٰ انحن صددناکم عن الھدی بعد اذ جاءکم یعنے جب تمھارے پاس اسلام حق آیا [illegible]
نے تمکو اوسکی ہدایت سے روکا یعنے اپنے تابعین کو جواب دینگے کہ ہم زبردستی تمکو روکنے والے نہین ہین۔ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا
مُؤْمِنِيْنَ کہین گے نہین بلکہ تم ہی مومن نہ تھے ف یعنے شیاطین اپنے تابع کافرونکو اور کفار اپنے تابعین کو جواب دینگے کہ [illegible]
تم کہتے ہو بلکہ تمھارے دل ہی ایمان سے منکر تھے اور وہ کفر و نافرمانی کو قبول کرتے تھے۔ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ
اور ہمکو تمپر کوئی سلطنت حاصل نہ تھی یعنے تمھارے دلونپر ہمکو قہری قوت حاصل نہین تھی کہ ہم نے تمھارے دلونکو ایمان سے روک دیا بَلْ كُنْتُمْ
قَوْمًا طٰغِيْنَ۔ بلکہ تمھین خود حق سے برگشتہ قوم تھے ف جیسے شیطان نے اپنے بندونکو جواب دیا وما کان لی علیکم من سلطان الا ان
دعوتکم فاستجبتم لی فلا تلوموني ولوموا انفسکم۔ یعنے مجھے تمپر کوئی سلطنت الوہیت حاصل نہین تھی بلکہ بات اتنی ہوئی کہ مین نے تمکو گمراہی کی طرف بلایا پس تم نے [illegible]
لیا پس تم مجھے ملامت مت کرو بلکہ اپنے آپکو خود ہی ملامت کرو۔ اسیطرح کفر کے سردارون نے اپنے تابعین کو [illegible] فَحَقَّ عَلَيْنَا
قَوْلُ رَبِّنَآ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ۔ پس ہمپر ہمارے رب کا قول ٹھیک پڑ گیا ہم لوگ بیشک عذاب چکھنے والے ہین ف [illegible]
ہم نے خود ہی اللہ تعالیٰ کی آیات سے منہ موڑا اور اسکے رسولونکی ہدایت کو چھوڑا تو ہمارے حق [illegible]
کی جیسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے حق مین مقدر فرمایا تھا کہ یہ لوگ ماننے والے نہین ہین بیشک عذاب [illegible]
ہم لوگ ضرور عذاب چکھنے والے ہین اور ہم نے جان بوجھکر تمکو نہین بہکایا۔ فَاَغْوَيْنٰكُمْ [illegible]

Marfat.com

[illegible] کی پیروی کرے وہ ضرور گمراہی میں پڑیگا لہذا مومنین کو اللہ تعالی نے ہدایت فرمائی کہ اونھون نے
[illegible] کی جو انسون سے منہ موڑ کر اللہ تعالی کی آیات بینات کو اپنا پیشوا بنایا اور دل و جان سے اللہ تعالی کے
[illegible] کی خیالات کا نمونہ گمراونھون نے بغیر حجت الٰہی عزوجل کے نفسانی خیالات باندھے اور خود گمراہ ہوے اور دوسرونکو
[illegible] گمراہ کیا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا۔ فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ بس یہ دونون فریق کا فر دونکے
[illegible] عذاب مین باہم شریک ہونگے ف یعنے دونون پر کفر و گمراہی کا عذاب یکسان ہوگا اگرچہ عذاب کے درجون مین فرق ہو
إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۔ یعنے شرک کفر کا جرم کرنے والونکے ساتھ یونہین ہم معاملہ کرتے ہین۔
ف کہ جو شخص اللہ تعالی کی وحدانیت سے منھ موڑے اور اپنے خالق عزوجل کو چھوڑ کر مخلوق کو اپنا معبود بناوے اس سے بڑھکر مجرم کون
ہوگا اور ایسا کرنے مین شیاطین کفر کے سردار و اونکی تابعین سبھی شریک تھے إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا
اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ۔ ان سبکی یہ حالت تھی کہ جب اونسے لا الہ الا اللہ کہا جاتا تو تکبر کرتے تھے ف یعنے اونکے دل
اس بات سے منکر ہوتے تھے اور چڑھتے تھے کہ الوہیت فقط اللہ عزوجل ہی کیواسطے خاص ہے۔ بلکہ اپنی رائے سے مخلوقات مین بھی اربت
بناتے تھے کسیکو رزق دینے والا سمجھتے اور کسیکو اولاد دینے والا اور کسیکو اولاد زندہ رکھنے والا اور کسیکو مرادین برلانیوالا اور کسیکو غیب جاننے والا
بناتے۔ غرضکہ اپنی اپنی رائے و تجربہ پر اعتماد کرتے اور خالص اللہ تعالی کی الوہیت سے منہ موڑتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
مین بے ادبی کرتے۔ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَجْنُونٍ ۔ اور کہتے تھے کہ ایک شاعر
مجنون کے واسطے کیا ہم اپنے آلہہ کو چھوڑین ف یعنے اللہ تعالی کے رسول کی نسبت یہ خبیث لوگ جادوگر و شاعر و مجنون وغیرہ بیہودہ کلمات کہتے
اور خود خبیث مجنون ہونیکی وجہ سے اللہ تعالی کی آیات و اسکے رسول کو نہین پہچانتے تھے بلکہ محض شیطانی افترا کرکے کہتے کہ اس شاعر مجنون کے کہنے
سے ہملوگ یہ نہین کر سکتے کہ اللہ واحد کی عبودیت کے قائل ہوجاوین اور اپنے متعدد آلہہ کو چھوڑ بیٹھین۔ اللہ تعالی نے ان خبیثون کا افترا مردود
کردیا کہ وہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم خاتم المرسلین ہے جو آیات بینات الٰہی عزوجل لایا ہے اور نہ وہ شاعر ہے اور نہ مجنون ہے۔ بَلْ جَاءَ
بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ۔ بلکہ وہ حق کو لایا ہے اور اپنے اگلے رسولون کی تصدیق فرمائی ہے ف جسطرح حضرت آدم علیہ السلام
کے وقت سے تمام انبیا علیہم السلام اپنی امتو نپر توحید الٰہی لاتے تھے مگر کفار اونکو جھٹلاتے تھے تو حضرت خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم نے
قرآن پاک لاکر اگلے سب انبیاء علیہم السلام کو سچا بتلایا اور اپنی امت کو حق صریح سکھلایا کہ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگون پر جہاد کرون اس حد تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہا
اونے میری طرف سے اپنی جان و مال کو محفوظ کرلیا سوائے اوس حق کے جو کلمہ توحید سے متعلق ہے (یعنے شرعی حق زکوۃ و قصاص وغیرہ)
[illegible] شخص کا حساب اللہ تعالی پر ہے۔ (الصحاح وغیرہ) یعنے اگر اس نے صدق دل سے یہ کلمہ نہین کہا ہے تو ظاہر شرع مین اس سے تعرض نہوگا جبتک
ظاہر شرع پر قائم ہے اور باقی اسکا حساب اللہ تعالی پر ہے جو دلون کے بھیدسے واقف ہے۔ ابن ابی حاتم نے ابو العلا رح سے روایت کی
[illegible] قیامت کے روز یہودی لائے جائینگے اور اونسے کہا جائیگا کہ تم لوگ کسکی عبادت کرتے تھے تو کہینگے کہ ہم لوگ اللہ اور عزیز کو پوجتے تھے پس اونسے کہا جائیگا
[illegible] پھر نصاری لائے جائینگے اور اونسے کہا جائیگا کہ تم لوگ کسکی عبادت کرتے تھے تو کہینگے کہ ہم اللہ اور مسیح کو پوجتے تھے پس اونسے کہا
[illegible] پھر مشرکین لائے جائینگے اور اونسے کہا جائیگا کہ لا الہ الا اللہ تو وہ لوگ تکبر کرینگے پھر اونسے کہا جائیگا کہ لا الہ الا اللہ تو بھی

Marfat.com

وہ لوگ تکبر کرینگے پھر اونسے کہا جائیگا کہ الا الہ الا اللہ تو پھر بھی تکبر کرینگے پھر اونسے کہا جائیگا کہ الا الہ الا اللہ [illegible]
کہ پھر یہ لوگ پرندے سے زیادہ تیز جائینگے۔ ابو العلا- فرمایا کہ پھر مسلمانوں کو لایا جائیگا اور اونسے کہا جائیگا [illegible]
کہ ہم اللہ تعالے کی عبادت کرتے تھے پس اونسے کہا جائیگا کہ اگر تم اوسکو دیکھو تو پہچان سکتے ہو [illegible]
نہیں ہی تو کیونکر پہچان سکتے ہو تو یہ لوگ کہینگے کہ ہم یقین جانتے ہین کہ اوسکے مانند و مشابہ کوئی چیز نہین [illegible]
اور مومنون کو اللہ تعالی نجات دیگا۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ قول اثر تابعی ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ [illegible]
واللہ تعالے اعلم اور اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ قبرونسے زندہ ہونے کے بعد ایک وقت ایسا بھی آویگا کہ اوسوقت [illegible]
کے لوگ اس ہولناک عذاب سے نجات کا خیال ہوگا حتی کہ مشرکین سے اس مقام پر جب لا الہ الا اللہ کہا جائیگا تو یہان بھی [illegible]
اور اسکے ماننے سے انکار کرینگے جیسے دنیا مین انکار کرتے تھے پھر اوسکے بعد اونکو ظہور عذاب سے بیہوش ہوتا جاویگا حتی کہ مشرک ہونے سے [illegible]
جبکہ اللہ تعالے کی طرف سے اونپر غضبی ملامت ہوگی اور جہنم کا عذاب اونکے پیش نظر آویگا اور آخر اونکو کسی جھوٹ و فریب و مکر سے نجات [illegible]
ملائکہ کی زبان سے اونکو حکم سنایا جائیگا قال تعالے

إِنَّكُمْ لَذَائِقُو الْعَذَابِ الْأَلِيمِ وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

بیشک تمکو چکھنی ... اور وہی بدلا پاؤگے ... جو کچھ تم کرتے تھے

إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ فَوَاكِهُ ۖ وَهُم مُّكْرَمُونَ

مگر جو بندے اللہ کے ہین چنے ہوئے ... وہ جو ہین اونکو روزی ہے مقرر ... میوے ... اور اونکی عزت

فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ

باغون مین نعمت کے ... تختون پر ایک دوسرے کے سامنے ... لوگ لئے پھرتے ہین اونکے پاس پیالے شراب تھری کے

بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ۝ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ ۝ وَعِندَهُمْ

سفید رنگ مزہ دینی ہے پینے والون کو ... نہ اوس مین سر پھرتا ہے ... اور نہ وہ اوس سے بہکتے ہین ... اور اونکے پاس

قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ ۝ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ

عورتین نیچی نگاہ رکھنیان بڑی آنکھون والیان ... گویا وہ انڈے ہین چھپے

اللہ تعالے نے اہل محشر کو بزبان ملائکہ خطاب فرمایا دنیا مین عموماً سب لوگون کو خطاب ہے کہ إِنَّكُمْ لَذَائِقُو الْعَذَابِ
الْأَلِيمِ - تم لوگ ضرور عذاب الیم چکھنی والے ہو ف یعنے قیامت مین تمکو ضرور عذاب دوزخ چکھنا پڑیگا کیونکہ تم لوگ شرک [illegible]
کرتے اور یہی تمہارے اعمال جو یہان تمکو ہیچ نظر آتے ہین یہی آخرت مین تمہارے سامنے ہین اور یہی عذاب جہنم ہین - و
مَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ - اور تم کچھ بدلا نہین دیئے جاؤگے سوائے اسکے جو کچھ تم عمل [illegible]
جیسے حدیث قدسی مین آیا کہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ اے بندو تمہارے واسطے تو فقط تمہارے اعمال [illegible]
ایک ایک کرکے ٹھیک محفوظ کر دیا ہے کما رواہ مسلم پس کافرونکو کوئی سزا سوائے اونکے اعمال کے [illegible]
چکھینگے - إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ - سوائے اللہ تعالے کے ایسے بندے کہ جو عذاب [illegible]

Marfat.com

[illegible] وہ اللہ تعالیٰ ہی کی توحید و عبادت کرتے ہین تو وہ اس عذاب سے نجات پائے ہوئے ہین جیسے قولہ تعالیٰ۔ والعصر [illegible] نے قسم فرمایا کہ انسان سب خرابی مین ہین سوا اون لوگون کے جو ایمان لائے [illegible] اولٰئک لھم رزق معلوم [illegible] واسطے رزق معلوم ہے ف قتادہ و سدی نے [illegible] رزق معلوم ہے۔ فواکہ۔ وہ اقسام اقسام کے فواکہ ہین ف یا عیش طرح طرح کی مراد ہے [illegible] مکرمون۔ اور یہ لوگ بزرگ کئے گئے ہین ف یعنی جنت مین اونکو ہر طرح کی کرامت و منزلت حاصل ہوگی [illegible] کے واسطے غلمان ہونگے اور ملائکہ اونکو اللہ تعالیٰ کا سلام پہونچاوینگے۔ فی جنٰت النعیم۔ باغات خوش عیش [illegible] ہر طرح نعمت و رفاہیت کے ساتھ مکرم ہونگے علیٰ سرر متقٰبلین۔ ایسے تختون پر جو ایک دوسرے کے [illegible] ف تاکہ کسی کے منہ کی جانب دوسرے کی پشت ہو۔ مجاہد نے فرمایا کہ آپس مین ایک دوسرے کا چہرہ دیکھین گے اور کوئی [illegible] نہین بچیگا اور زید بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور یہ آیت [illegible] سنائی اور فرمایا کہ باہم ایک دوسرے کے چہرہ کو دیکھتے رہینگے (رواہ ابن ابی حاتم وھذا حدیث غریب) مترجم کہتا ہے کہ جیسے دنیا [illegible] باہمی محبت ہوتی ہے اسیطرح آخرت مین ایک دوسرے اوٹ نہونگے۔ یطاف علیھم بکاس من معین بیضاء لذۃ للشٰربین۔ اونپر پیالے شراب سفید کا دور کیا جائیگا جو پینے والون کے واسطے لذت ہے ف یعنے غلمان اونکو نہایت پاکیزہ سفید شراب لذیذ پلاتے رہینگے۔ لا فیھا غول۔ نہ اوس مین غول ہے ف یعنے دنیاوی شراب نجس ناپاک و بدرنگ کے مانند نہین ہوگی جسکے پینے سے غول یعنے پیٹ مین درد ہو گا یہی ابن عباس و مجاہد و قتادہ [illegible] زید کا قول ہے۔ اور ایک روایت مین ابن عباس سے آیا کہ غول سے مراد دردسر ہے۔ اور قتادہ نے کہا کہ دردسر و درد شکم [illegible] غول کہتے ہین جو آخرت مین نہوگا۔ ولا ھم عنھا ینزفون۔ اور نہ وہ لوگ اس شراب سے بدمست ہون ف مجاہد [illegible] کہا کہ اونکی عقلین زائل نہونگی اور یہی ابن عباس و محمد ابن کعب و حسن و عطاء خراسانی و سدی وغیرہ سے روایت ہے ابن [illegible] عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دنیاوی شراب مین نشا و دردسر و قے و بدبو وغیرہ ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے تنبیہ فرمائی کہ شراب آخرت [illegible] عیبون سے پاک ہے بلکہ وہ خوش مزہ و خوش رنگ و خوش سرور ہے۔ وعندھم قٰصرٰت الطرف [illegible] کہ کمال تمام عورتین ہونگی ف یعنے ایسی عفیفہ ہونگی کہ سوا اپنے شوہرون کے کسی [illegible] پر نظر نہین ڈالینگی۔ عین۔ تفسیر [illegible] والی ہون گی۔ کانھن بیض مکنون۔ گویا وہ عورتین سیپیون کے اندر پوشیدہ موتی ہین [illegible] کسی نے ہاتھ نہین چھوا ہے خلاصہ یہ کہ باوجود حسن و جمال کے یہ عورتین عفیفہ پاکیزہ ہونگی۔ اور سدی و سعید و ابن جبیر [illegible] خراسانی نے بیض مکنون کی تفسیر مین انڈے کی اندرونی سفیدی مراد لی ہے کیونکہ وہ مکنون یعنے پوشیدہ ہوتی ہے اور اسیکو شیخ ابن [illegible] جریر نے اختیار کیا ہے اور اس بارہ مین ابن جریر نے ایک حدیث بھی روایت کی ہے مترجم کہتا ہے کہ یہ فقط تشبیہ [illegible] مکنون ہے [illegible] اور حدیث مین آیا ہے کہ اگر ان حورعین سے کوئی اپنے ہاتھ کا کنگن نکالے تو دنیا مغرب سے مشرق تک [illegible] کنگن کا یہ وصف ہے تو اوسکی ذاتی صفائی و خوبی کا کیونکر اندازہ ہو سکتا ہے۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ [illegible] نے فرمایا کہ جب لوگ اٹھائے جاوینگے تو مین ہی سب سے اول نکلونگا اور جب رب عزوجل کے حضور مین برگزیدہ

لوگون کے بھیجنے کا قصد ہوگا تو مین ہی اونکا خطیب ہونگا اورجب غمگین ہونگے تو مین ہی اونکا بشارت دینے والا
ہی اونکا شفیع ہونگا۔ اسدن لواء الحمد میرے ہی ہاتھ مین ہوگا اور اللہ عزوجل کے نزدیک تمام اولاد آدم مین
نہین کہتا ہون میری خدمتگزاری مین ہزار خادم ہونگے گویا وہ بیض مکنون یا در مکنون ہین (ابن حاتم) اور اہل جنت
نیتی سے محروم وطمرد وکویاد فرما

واقبل بعضہم علی بعض یتساءلون ۝ قال قائل منہم انی کان لی قرین

پھر منہ کیا ایک نے دوسرے کیطرف لگے پوچھنے بولا ایک بولنے والا اونمین مجکو تھا ایک ساتھی

یقول ائنک لمن المصدقین ۝ ءاذا متنا وکنا ترابا وعظاما ءانا

کہتا کہ تو یقین کرتا ہے کیا جب مر گئے ہم اور ہوگئی مٹی اور ہڈیان کیا ہمکو

لمدینون ۝ قال ہل انتم مطلعون ۝ فاطلع فراٰہ فی سواء الجحیم ۝ قال

جزا ملنا ہے کہنے لگا بھلا تم جھانک کر دیکھوگے پھر جھانکا تو دیکھا اوسکو بیچ دوزخ کے بولا

تاللہ ان کدت لتردین ۝ ولولا نعمۃ ربی لکنت من المحضرین ۝

قسم اللہ کی تو تو لگا تھا کہ مجکو گڑھے مین ڈالے اور اگر نہ ہوتا میرے رب کا فضل تو مین بھی ہوتا اون مین جو پکڑے آئے

افما نحن بمیتین ۝ الا موتتنا الاولی وما نحن بمعذبین ۝ ان ہذا

کیا اب ہم کو نہین مرنا مگر جو پہلے بار مرچکے اور ہمکو تکلیف نہین پہنچی بیشک

لہو الفوز العظیم ۝ لمثل ہذا فلیعمل العاملون ۝

یہی ہے بڑی مراد ملنی ایسی چیز دن کے واسطے چاہیئے کہ محنت کرین محنت والے

اور اللہ تعالےٰ نے اہل جنت کا باہمی مکالمہ بیان فرمایا ہے کہ جب جنت مین عیش و سرور مین ہونگے تو باہمی ایک دوسرے سے باتین کرینگے
قال تعالیٰ۔ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۔ اور بعض اہل جنت دوسرے کی طرف توجہ کرکے باہم خطاب
کرینگے ف اور دنیاوی امتحانات و مواقع خطرات یاد کرینگے۔ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ اون
۔انمین سے ایک کہنے والا کہے گا کہ میری یہ حالت تھی کہ میرا پڑوسی ایک شخص تھا ف جو مجھسے اعتقاد مین مخالفت کرتا اور اپنے شبہ
خیالات سے مجھے بہکاتا تھا۔ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ۔ مجھسے کہتا کہ تو بھلا تو بھی اسبات کو سچ سمجھتا
ہے ف کہ حشر قیامت ہوگی اور سوا اس دنیا کے کوئی دار آخرت ہے۔ یہ سب پہلے خیالات ہین۔ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا
تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ۔ کیا بھلا جب ہم مرگئے اور خاک و ہڈیان ہوگئے تو کیا ہم جزا دیئے جاوینگے
ف اسطرح کہ زندہ کرکے اٹھائے جاوین اور ہمسے ہمارے اعمال کا حساب لیا جاوے اور اعمال کے موافق عذاب دیا جاوے
محض ہی خیال بعید اور محال شدید ہے۔ مجاہدؒ نے کہا کہ یہ شخص شیطان تھا۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے
پڑوس مین رہتا تھا۔ ابن کثیرؒ نے کہا کہ یہی مجاہدؒ کی بھی مراد ہے اسواسطے کہ شیطان
ڈالتا ہے اسیطرح شیطان آدمیون مین ہوتا ہے اور وہ اچھے اقوال و افعال سے

Marfat.com

[illegible] شیطان کا مددگار ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا شیاطین الجن والانس یوحی بعضہم الی بعض زخرف
[illegible] شیطان [illegible] کی شیطان کہ باہم ایک دوسرے کو فریب کے باطل قول کی وحی کرتے ہیں۔ ھ۔ اور انسانی شیطان
[illegible] سورۂ قل اعوذ برب الناس کے آخر میں۔ من الجنۃ والناس۔ دونوں سے وسوسہ ڈالنے والے سے پناہ مانگنے کا حکم ہوا پس
[illegible] یہ شیطان قرین انسانی تھا جو مومن مذکور کو بعث وحشر وقیامت وجزا وثواب سے دھوکا وفریب دیتا تھا کہ یہ سب
[illegible] جب خاک ہوگئے تو بس مرچکے اب دوبارہ زندگی وموت وغیرہ کہاں ممکن ہے۔ پس اس مومن کو اس شیطان کے وسوسے
[illegible] پہونچی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ کی فضل ہدایت سے ثابت قدم رہتا اور اسکے وسوسہ کو جی سے نکال ڈالتا تھا۔ آج اوسنے ایمان کی عوض نعمت
[illegible] اسکو وہ شیطان خبیث تابع ابلیس یاد آیا جو اوسکا منکر تھا اور اسکو شوق ہوا کہ کسیطرح معلوم کرے کہ اس خبیث کا کیا انجام ہوا۔ قَالَ
هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ۔ تو اوسنے اپنی ساتھیوں سے کہا کہ بھلا یہ تم کر سکتے ہو کہ اسکو جھانکو ف دیوار اعراف سے نظر ڈالکر جہنم
مین دیکھو۔ پس دیکھوں نے منظور کیا اور اسنے انکے ساتھ مین جھانکا۔ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ۔ پس اوپر سے جھانک کر نظر
ڈالی پس اس کافر خبیث کو بیچ جہنم مین دیکھا ف کہ اپنے اعتقاد وکفر وکردار بد کی سزا مین وہ بیچ جہنم مین جل رہا اور انواع عذاب مین مبتلا ہے
حالانکہ دنیا مین زندگانی آخرت کو محال کہتا تھا آج اوسپر وہی وبال پڑا ہے۔ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ۔ جنتی
نے کہا کہ واللہ بیشک یہ امر قریب ہوگیا تھا کہ تو مجھے بھی برباد کرے ف کیونکہ تو نے شیطانیت سے ایسے ایسے وسوسے ڈالے تھے کہ قریب تھا
کہ مین بھی تیرے فریب مین آکر ہلاک ہوجاؤن پس بدتر ساتھی تھا کہ تو نے مجھے بھی ہلاکت کے قریب پہونچایا تھا۔ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ
لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ۔ اور اگر میرے رب تعالےٰ کی نعمت نہوتی تو مین بھی محضرین مین ہوتا ف تیرے ساتھ عذاب
مین حاضر ہوتا جہان تو عذاب مین پڑا ہے ولیکن اللہ تعالےٰ نے مجھپر نعمت فرمائی کہ اپنی توفیق سے مجکو تیرے وسوسہ شیطانیہ سے بچا لیا اور
مجھے توفیق دی کہ مین اپنے رب عزوجل سے پانچوں وقت عاجزی والحاح سے اہدنا الصراط المستقیم کی دعا مانگا کرتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے مجھے
ہدایت دی کہ ہملوگ بیشک زندہ ہوکر حشر وقیامت مین اس دنیا فانیہ کے اعمال کا بدلا دیے جائینگے اور بیشک اللہ تعالیٰ ہمکو اس زندگی
کی موت کے بعد دوبارہ زندہ فرمائیگا بخلاف تیرے کہ تو دوبارہ زندگانی کو محال جانتا تھا۔ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ اِلَّا مَوْتَتَنَا
الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ۔ بھلا کیا ہم لوگ سوائے موت اول کے مرنے والے نہیں ہیں اور ہم عذاب مین پڑنے والی
نہیں ف بعض مفسرین نے کہا کہ یہ کلام اس خبیث کافر سے خطاب نہیں ہے بلکہ مومن نے اپنے ساتھیوں سے خطاب کیا ہے اور ابن عباس
وحسن بصری نے کہا کہ مومن کو دغدغہ ہوا کہ ہر نعمت فنا ہو جاتی ہے تو اوسنے کہا کہ افما نحن بمیتین الآیہ یعنے کیا ہم لوگ اس زندگانی
کے بعد نہین مرینگے۔ ابن عباس نے کہا کہ جب موت ذبح کی گئی تو خوشی مین بعض نے دوسرے سے کہا کہ اب کیا ہم لوگ مرنے والے نہیں ہیں
سوائے موت اول کے جو دنیا مین واقع ہوچکی ہے۔ حسن بصری نے کہا کہ جب اسنے یون کہا تو ملائکہ نے بحکم الٰہی سبحانہٗ تعالیٰ جواب بشارت
دی کہ نہیں اب تم لوگ کبھی نہین مروگے بلکہ تمہارے واسطے یہ نعمت دار الخلد ہے تب اوسنے کہا۔ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ
[illegible] ف نہایت عالی مراد اور فلاحیت ہے۔ اور شیخ ابن کثیر رحمہ نے کہا کہ مومن مذکور نے اپنی نعمت لازوال کو
[illegible] آپسے خطاب کیا کہ اب کیا ہمکو دغدغہ عذاب وخوف موت نہین ہے یعنے کیسے فوز عظیم کی نعمت ہے کہ جس
[illegible] دغدغہ عذاب ہے جیسے کوئی شخص نعمت بے قیاس دیکھکر کہتا ہے کہ ؎ اینکہ می بینم بہ بیداری ست یا رب یا بخواب

Marfat.com

یعنے یہ مین جاگنے مین دیکھتا ہون یا خواب مین دیکھتا ہون - اسیواسطے اوسنے کہا کہ ہم [illegible]
نہ خوف موت ہے نہ غم نہ عذاب ہے تو خود بخود بتعجب خوشی مین کہا کہ کیا ہم مرنے والے [illegible]
اور نہ اب ہم کو کسی طرح کا عذاب ہونے والا ہے کیا خوب یہ تو بڑی نعمت ہے - [illegible]
غایت تمنا ہے - بعض مفسرین نے کہا کہ اسنے جنتی کا ذکر ملامت کے طور پر کیا جو دنیا مین [illegible]
مترجم - کہتا ہے کہ یہ قول ضعیف ہے اسواسطے کہ اس صورت مین یون ہوتا کہ کیا ہم لوگ [illegible]
کہ کیا ہم عذاب مین پڑنے والے نہین ہین - حالانکہ وہ اس مین کسی وقت شامل نہوگا پس صحیح وہی ہے جو اول [illegible]
ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کو رحمت سے خطاب فرمایا کہ کلوا واشربوا ہنیئا بما کنتم تعملون - یعنے اپنے اعمال [illegible]
ساتھ کھاؤ پیو - تو ہنیئا کے معنی یہ کہ کبھی یہ نعمت تم سے زائل ہوگی تو اہل جنت نے آپس مین کہا کہ کیا [illegible]
کبھی عذاب مین ڈالے جاوینگے - جیسے دنیاوی زندگی کے بعد موت لگی ہوئی تھی اور جس موت کو عیش و لذت مٹانے والا [illegible]
عجب نعمت ہے کہ نہ اوسکے بعد موت ہے اور نہ کوئی دُکھ ہے - یہ تو فلاح عظیم ہے - اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا لمثل ھذا
فلیعمل العاملون - ایسی ہی نعمت خوشگوار کے لئے عمل کرنے والونکو عمل کرنا چاہیے ف یعنے دنیا مین سب لوگ [illegible]
کے واسطے کام کرتے ہین لیکن چاہیے کہ ایسی نعمت لازوال بے مثال کے لئے کام کرین اور وہ ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ ہین - بخلاف ان لوگونکے
کہ جو دنیائے فانی کے لئے محنت و مشقت مین عمر برباد کرتے ہین کہ اوّل تو وہ جس کو نعمت سمجھتے ہین وہ بمقابلہ جنت کے گویا عذاب ہے دوّم یہ کہ محنت سے
مقدار مقدر سے زیادہ ملنا غیر ممکن ہے اور سوّم یہ کہ اگر جہان مین سے ایک کو بادشاہت مل بھی گئی تو آخر بعد چند روز کے قضا سے [illegible]
جیتا رہا اوسکے دردسے نجات نہ ملی پنجشم ہر وقت جسم کو زوال ہے اور بڑھاپے کی زندگی گویا عذاب ہے ششم اگر امراض سے چھوٹا تو [illegible]
ہر دم پائدار ہے - پھر جو لوگ اسکو نعمت سمجھتے ہین وہ حماقت مین گرفتار ہین کہ شیطان نے اونکو خبط کر دیا کہ اونھون نے دار آخرت [illegible]
محض انکار کیا اور اپنا مرنا بھول گئے تو لامحالہ دنیا پر مطمئن ہو کر اسکو نعمت سمجھنے لگے - واضح ہو کہ قتادہ سے روایت ہے کہ اونھون نے اس کلام کو بھی اہل جنت
کا کلام یہی خیال فرمایا - لیکن شیخ ابن جریر نے اسکو پسند نہین کیا اور کہا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ نے نصیحت فرمائی کہ دنیا مین [illegible]
لئے لوگ مشقتین اوٹھاتے ہین وہ سخت خسارہ مین عمر گنوانے ہین انکو چاہیے کہ ایسی نعمت بے مثل و بے زوال کے واسطے [illegible]
کیا ایسے لائق عمل کرنے والونمین سے ایک شخص کے مثال روایت کی گئی ہے - قال ابن جریر حدثنی اسحاق بن ابراہیم [illegible]
ابن بشیر عن خصیف عن فرات بن ثعلبۃ البہرانی فی قولہ انی کان لی قرین الایہ - الخ - یعنے فرات بن ثعلبہ نے اس [illegible]
مناسب یہ قصہ روایت کیا کہ بنی اسرائیل مین دو شخص باہم ساجھی تھے اور آخر انکا مال بڑھکر آٹھ ہزار اشرفیان ہوگیا اور [illegible]
کو حرفہ آتا تھا اور دوسرے کو نہین آتا تھا پس جسکو حرفہ آتا تھا اوسنے کہا کہ تجھے تو کچھ حرفہ نہین آتا ہے [illegible]
تجھسے بٹوارہ کرکے الگ ہو جاؤن پس اپنی رائے کے موافق بٹوارہ کرکے الگ ہوگیا پھر اوس شخص نے ہزار دینار [illegible]
میں کا مکان تھا کہ وہ چھوڑ مرا تھا پھر اوسنے اپنے سابق شریک کو بلاکر یہ مکان دکھلایا اور کہا کہ دیکھ تو [illegible]
اوسنے کہا کہ کیا خوب بہت عمدہ ہے پھر جب اسکے پاس سے باہر آیا تو اللہ تعالیٰ کی جناب مین [illegible]
کو یہ مکان خرید یعنے دنیاوی آرائش کے واسطے اوسنے یہ مکان ہزار اشرفیون کو خریدا ہے [illegible]

... جس اپنے ہزار اشرفیان نکال کر اللہ تعالیٰ کیواسطے خیرات کین پھر چند روز کے بعد اسکے پرانے ساجھی نے ہزار دینار ایک
... طعام مین اپنے پرانے ساجھی کو بھی بلایا۔ پھر جب کھانے سے فراغت ہوئی تو اپنے ساجھی کو بٹھلا کر اوس سے بیان کیا کہ مین نے اس روپیہ سے
... نکاح کیا ہے۔ ساجھی نے جواب دیا کہ تو نے خوب کام کیا۔ پھر جب اوسکے پاس سے رخصت ہوا تو اپنے رب عزوجل کی درگاہ مین التجا کی کہ الٰہی
... نے ہزار دینار پر دنیا کی لذت کیواسطے ایک عورت سے نکاح کیا ہے اور مین تیری درگاہ مین التجا رکھتا ہون کہ جنت کی حورون مین سے ایک حور میرے
... مین یاد سے ... ہزار اشرفیان نکال کر اللہ تعالیٰ کی راہ مین صدقہ کر دین۔ پھر چند روز گذرے اوسکے بعد اسکے پرانے ساجھی نے دو ہزار اشرفیونکی عوض ایک
نفیس باغ خریدا اور اپنے نیک ساجھی کو بلوا کر دکھلایا کہ دیکھو مین نے دو ہزار اشرفیونکو ایک کیسا نفیس باغ خریدا ہے نیک ساجھی نے جواب دیا کہ بہت خوب ہے
پھر جب اوسکے پاس سے روانہ ہوا تو اپنے رب عزوجل کی درگاہ مین التجا کی کہ اے رب میرے ساتھی نے دو ہزار اشرفیون کو دنیاوی ناز و نعمت کا باغ خریدا
ہے اور مین تیری درگاہ مین التجا لایا ہون کہ مجھے جنت مین سے باغ ملے پھر دو ہزار اشرفیان نکال کر اللہ تعالیٰ کی راہ مین صدقہ کر دین۔ **مترجم**
کہتا ہے کہ بعض راویون نے اس قصہ مین اس سے زیادہ بھی روایت کیا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ اس نیک ساجھی نے اپنا سب مال اللہ تعالیٰ کی راہ مین خیرات
کیا اور اوسکا دوسرا ساجھی جو درحقیقت دل مین کافر تھا جب اوسنے اوس شخص کو شکستہ حال دیکھا تو پوچھا کہ تو نے اپنا سب مال کہان رکھا ہے کیا کسی تجارت
مین لگا دیا ہے یا کسی کام مین صرف کیا ہے آخر اوسکے بہت ہٹ کرنے سے مرد صالح نے اقرار کیا کہ مین نے اپنا مال اپنے رب عزوجل کی راہ مین خیرات
کیا ہے اور جسطرح تو نے دنیاوی چیزین خریدی ہین اوسکے برعکس مین نے اپنے رب عزوجل سے دار آخرت کی چیزین اسکے مثل خریدی ہین۔ تو وہ طعنہ دینے
لگا کہ کیا تجکو یہ باتین سچی معلوم ہوتی ہین اوس نے جواب دیا کہ بیشک سچ ہین لیکن اس منافق نے کہا کہ مجھے تو اسمین بہت تردد ہے۔ م۔ پھر اسیمقام
کی روایت مین ہے کہ بعد اسکے ان دونون کی موت کا وقت آیا اور ملک الموت نے دونون کی روح قبض کر لی پھر اوس صدقہ کرنیوالے نیک مرد کو لیجا کر
ایک مکان مین داخل کیا جسکی خوبی نہایت عجیب تھی جسکو دیکھکر یہ شخص خود متعجب تھا پھر ناگاہ اوسکی نظر اٹھی تو اوسنے دیکھا کہ ایسی خوبصورت عورت اسکے سامنے کھڑی
ہے کہ اوسکے حسن سے وہ مکان روشن ہو رہا ہے پھر فرشتہ نے اوسکو نفیس پر فضا باغ مین داخل کیا جسکی ہواے خوشگوار سے دماغ معطر ہوتا تھا اور اسکی
خوبی کو سواے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہین جانتا ہے جب اوسنے یہ چیزین دیکھین تو کہنے لگا کہ یہ چیزین تو ایسی معلوم ہوتی ہین جیسے دنیا مین ایک شخص نے صدقہ کر کے
مین اپنے پروردگار عزوجل سے ایسی ایسی آرزوئین مانگی تھین۔ فرشتہ نے کہا کہ ہان یہی ہے اور یہ مکان و عورت و باغ سب تیرے ہی واسطے ہے۔ اسوقت اوسکو
یاد آیا اور اوسنے کہا کہ دنیا مین ایک میرا ساجھی تھا جو مجھے طعنہ دیا کرتا تھا کہ کیا تو ان باتونکی تصدیق کیا کرتا ہے فرشتہ نے کہا کہ ہان وہ جہنم مین گیا ہے اوسنے کہا کہ بھلا
مجھے دکھلائیے ہو کہ ہم اوسکو جھانککر دیکھین فرشتہ اوسکو ساتھ لیگیا جب اوسنے جھانکا تو دیکھا کہ وہ شخص جہنم کے درمیان ... اوسنے آواز دی کہ واللہ تیری
... قریب تھا کہ تو مجھے بھی برباد کرے اور اگر مجھ پر میرے رب عزوجل کی نعمت نہوتی تو مین بھی اسی عذاب مین مبتلا ہوتا۔ **مترجم** کہتا ہے کہ امام سدی
رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قصہ طول کے ساتھ آیا ہے۔ چنانچہ **شیخ ابن کثیر** رہ نے لکھا کہ قال ابن ابی **حاتم** حدثنا الحسن بن عرفہ قال حدثنا عمرو بن عبدالرحمن الابار
اخبرنا ابو حفص قال سالت اسمعیل السدی عن ہذہ الایہ الخ یعنی **ابو حفص** کہتے ہین کہ مین نے **اسمعیل السدی** رحمۃ اللہ تعالےٰ سے قولہ تعالیٰ قال
قائل منہم انی کان لی قرین یقول ائنک لمن المصدقین الآیہ کو دریافت کیا تو **سدی** رحمۃ اللہ علیہ نے مجھسے فرمایا تجھے اس آیت مین کیا چیز یاد آئی
ہے جو تو نے مجھسے دریافت کرنا چاہا۔ مین نے کہا کہ مین نے ابھی اوسکی تلاوت کی تھی تو مین نے چاہا کہ اسبارہ مین آپ سے کچھ پوچھون۔ **سدی** نے فرمایا
کہ یاد رکھ مین یہ قصہ بیان کرتا ہون) تو یاد رکھیو کہ بنی اسرائیل مین دو شخص ساجھی تھے مگر ایک مومن تھا اور دوسرا منافق کافر تھا پھر دونون کی
شرکت ٹوٹی ... اور ہر ایک اپنی قیمت ہزار اشرفیان لیکر جدا ہو گیا۔ پھر چند روز کے بعد دونون سے ملاقات ہوئی تو منافق کافر نے مومن سے

کہا کہ تم نے اپنا مال کیا کیا ہے کیا کسیکو مضاربت دیا ہے یا کسی تجارت مین لگایا ہے یعنے کسی غیر کو حصہ نفع [illegible]
کو لیا وے یا خود ہی کسی تجارت مین لگا دیا ہے۔ مومن نے کہا کہ یہ کچھ نہین کیا گیا مگر تم بتلاؤ کہ تم نے کیا کام کیا۔ [illegible]
باغ پر فضا خریدا جسمین ہر طرح کے میوہ جات کے درخت ہین اور اسمین نہر جاری ہے۔ مومن نے کہا کہ ہان ابھی اسمین خوب کیا پھر [illegible]
پڑھی اور ہزار اشرفیان نکالکر رکھین اور جناب باری تعالی مین التجا کی کہ الہی میرے ساجھی کافر نے اپنے مال سے اپنی راے مین ایک باغ پر فضا
بلطیف جسمین نہر جاری ہے خرید کیا حالانکہ آج وہ مغرور ہے اور کل مرا تو سب چھوڑ جاویگا اور مینے اون ہزار اشرفیونکی عوض تیرے فضل سے جنت [illegible]
ایک باغ پربہار خریدا۔ صبح کو وہ اشرفیان حکم شریعت کے موافق مساکین مین تقسیم کر دین۔ سُدی نے بیان کیا کہ بارہ [illegible]
گذرے ایک روز اتفاق سے پھر دونون مین ملاقات ہوئی تو کافر منافق نے اس سے پوچھا کہ بھائی تم نے اپنے مال مین کس قسم سے کام کیا ہے کس [illegible]
تجارت کی اور کسکو مضاربت مین دیا اور کیا نفع اوٹھایا ہے یہ بھی بیان کرو۔ مومن نے کہا کہ مینے تو ابھی تک یہ کچھ نہین کیا آپ تم بیان کرو کہ تم نے کیا کیا
اوس نے کہا کہ مجھ کو فی الحال موقع حاصل ہوا کہ مدت سے آرزو تھی کہ میری زمین وگاؤن مین اچھی طرح فرد نہین ہوسکتا تھا مین تو تجارات مین مشغول رہتا ہون
اور زمین کی حاصلات برباد ہوتی ہے تو اس وقت مین میری آرزو پوری ہوئی کہ مینے ہزار دینار سے غلام خریدی ہین جو زمین کی پیداوار مین خوب کوشش کر[illegible]
ہین اور ایسا ایسا منافع اموال حاصل ہوا۔ مومن نے کہا کہ ہان تمنے اپنی راے مین بڑی مراد پائی ہے۔ پھر رات کو مومن نے نماز پڑھی پھر فراغت کے بعد ہزار اشرفیان
نکالکر دعا مانگی کہ پروردگار میرے ساجھی نے جو میرا ساتھ تجارات مین شریک تھا اوسنے ہزار دینار سے دنیا جمع کرنے کو غلام خریدے ہین اور اونکا اپنی
حق مین فوز عظیم وحصول مراد سمجھا ہے حالانکہ آج وہ مغرور ہے اور کل شاید خود مرے تو انکو چھوڑ جاوے اور شاید وہی مر جاوین کہ اپنی مراد سے خالی
ہاتھ رہجاوے۔ الہی مین نے ان ہزار اشرفیونکی عوض تیرے فضل سے جنت کے خادم خریدے تو میرے آرزو کو پورا فرماوے اور میری دعا قبول کرلے۔ پھر صبح کو اشرفیان
لیکر مساکین مین تقسیم کر دین۔ پھر چند روز کے بعد دونون مین ملاقات ہوئی تو کافر منافق نے پوچھا کہ یار عزیز اب بتلاؤ کہ تم نے کیا تجارت کی اور کیا نفع اوٹھایا
مومن نے کہا کہ مجھے تو ابتک کچھ اتفاق نہین ہوا البتہ تم بتلاؤ کہ تم نے کیا کام کیا ہے۔ کافر منافق نے کہا کہ یار عزیز میری سب آرزوئین تو پوری ہوئین مگر مجھکو
بات کی آرزو مدت سے باقی تھی وہ بھی فی الحال پوری ہوئی اور وہ مراد یہ تھی کہ مجھے فلانہ عورت سے مدت سے محبت تھی لیکن وہ غیر کی منکوحہ تھی اتفاق سے
مر گیا تو مجھے خوب موقع ملا کہ مینے اوسکو ہزار اشرفیان دیکر نکاح کیا اور حسن اتفاق دیکھئے کہ عورت مذکورہ بہ میرے [illegible]
ہزار اشرفیان اور بھی لائی تو مینے ہزار اشرفیون سے ہزار کا نفع پایا اور اپنی زوجہ محبوبہ بمفت پائی۔ دیکھئے آپکی [illegible]
نے آکر رات مین نماز پڑھی جب فارغ ہوا تو باقی اشرفیان بھی نکال لایا اور جناب باری تعالی مین التجا کی کہ اے رب کریم [illegible] تعالی تو جانتا ہے کہ
منافق ساجھی نے مغرور ہوکر دنیا کی ایک عورت سے نکاح کرنے کو اپنی کمال مراد خیال کیا ہے حالانکہ شاید کل وہ [illegible]
وہ بے مراد ہو جاوے۔ الہی مین نے تیرے فضل سے ان ہزار درم پر جنت کی حور العین سے نکاح کیا۔ تو میری [illegible]
اشرفیان لیکر مساکین مین تقسیم کر دین لیکن اب اوسکی یہ کیفیت وحالت ہوگئی کہ اسکے پاس کچھ باقی نہ رہا تب [illegible]
نکلکر اپنی روزی کے لئے لوگونکی مزدوری کرنے لگا۔ کبھی یہان اور کبھی وہان [illegible] جہان کہین مزدوری پاتا [illegible]
عزوجل کی عبادت کرتا۔ ایک روز ایک رئیس کا گذر ہوا اوسنے کہا کہ اے بندہ خدا اگر تجھے [illegible]
داروگیر خالی ہے۔ مومن مذکور نے کہا کہ بہت اچھا مجھے منظور ہے پس اوسکے یہان جاکر اسکے اصطبل [illegible]
کرتا تھا۔ لیکن رئیس مذکور ایک شخص مغرور تھا جب روزانہ یا دوسرے تیسرے روز [illegible]

مرد صالح کی یہ تدبیر کر نکلا تاکہ دیکھ یہ کیا بات ہے غرور تو نے اسکے خانہ مین خورد برد کی ہے اور مکاری سے ایسی صورت بنائی ہے جب مجھ سے دیکھا یہ رذ
اپنی برداشت نہین ہو سکتی ہے تو لاچار نوکری چھوڑ کر مزدوری پر آمادہ ہوا اور آخرکار سوچا کہ لاؤ اوس شخص کے یہان جاؤن جو پہلے ملا تھا جی چاہتا اور اسکے
یہان مزدوری کرون اور وہ مجھسے واقف ہے اور اسکو میری طرف سے چوری کا شبہ نہوگا اور اسکے یہان کھانے کپڑے پر کام کیا کرون جب اوس
شہر مین پہونچا جہان وہ رہتا تھا تو اوسنے اوس سے ملاقات کی راہ نہ پائی اسواسطے کہ اوسکا محل بلند اور بڑا پھاٹک لگا ہوا جسپر دربان و پہرے والے بیٹھے تھے
تو اوسنے ہرچند پہرے والونسے کہا مگر اونھون نے اطلاع دینے سے انکار کیا اور کہا کہ اسوقت شام ہو چکی بلکہ کچھ رات آگئی ہے اور ایسے رئیس کی حضور
میں ہکو یہ مجال نہین ہے کہ ایسے فقیر و ذلیل کا حال بیان کرین۔ اسنے کہا کہ تم کچھ خیال مت کرو بلکہ جب تم رئیس سے میرا نام لوگے تو وہ تم سے بہت
خوش ہوگا۔ دربانون نے کہا کہ تیری جھوٹ باتون سے کچھ کام نہین چلیگا۔ اگر تو سچ کہتا ہے تو خیر آج رات بھر اس کونے مین بسر کر جب صبح کو رئیس صاحب
برآمد ہون تو اونکے سامنے ہو کر سلام کیجیو۔ اگر سچ ہے تو تیرے سکنے کے موافق وہ خوش ہو جاوینگے۔ آخر مرد صالح لاچار ہو کر ایک کونے مین آدھی کملی بچھا
آدھی کملی اوڑھکر پڑ رہا۔ پھر جب صبح کو دن چڑھا اور رئیس منافق مذکور خواب راحت سے اوٹھکر ہوا کھانے کو سوار ہوا تو مرد صالح اوسکے سامنے ہوا اوسنے
لیکن پہچانا اور ٹھہر کر سلام کیا اور اوتر کر مصافحہ کر کے یہ حالت دیکھکر افسوس کیا اور حال پوچھنے لگا کہ برادر عزیز یہ تمھارا کیا حال ہے تم نے سب مال کہان اوڑا
دیا۔ تم جانتے ہو کہ جسقدر مین نے پایا تھا اوسیقدر تمنے پایا تھا۔ مرد صالح نے کہا کہ ہان صحیح ہے۔ کہا کہ پھر کیا معاملہ ہوا کہ تمھاری یہ حالت ہے اور میری
یہ کیفیت ہے۔ مرد صالح نے کہا کہ ہان یہ تو ظاہر ہے۔ اوسنے کہا کہ پھر آخر تم مجھے بتلاؤ کہ تمپر کیا مصیبت پیش آئی اور تمھارا مال سب کیا ہو گیا۔ مرد صالح
نے کہا کہ تم یہ معاملہ مجھسے مت پوچھو۔ اوسنے کہا کہ اچھا صاحب اسوقت آپ کس مطلب سے تشریف لائے ہین اور کیا چاہتے ہین کہ مین ہر طرح تمھاری مدد کرنے کو حاضر
ہون۔ مرد صالح نے کہا کہ میری غرض تو فقط یہی ہے کہ مین آپ کے کھیتون اور گانوؤن مین کام کاج کیا کرون اور آپ روزانہ میرے کھانے کے واسطے
مقرر کر دیں یا دیجیے اور یہ دو کپڑے میرے بدن پر ہین جب پھٹ جاوین تو دوسرے بنوا دیجیے۔ اوس رئیس مذکور نے کہا کہ نہین بلکہ مین اس سے بہتر آپکے ساتھ
سلوک کرونگا۔ لیکن مین یہ کہتا ہون کہ جبتک آپ مجھسے یہ نہین بتلاوینگے کہ آپ نے اپنا سب مال کیا کیا تب تک مین آپکے ساتھ کچھ نیکی نہین کرونگا
مرد صالح نے لاچار ہو کر کہا کہ مین نے اپنا مال سب قرض دیا ہے۔ اوسنے کہا کہ افسوس ہے تو نے کیسے مفلس نادہند کو قرض دیکر یہ دھوکا اوٹھایا اور
روائی مین نیکی کرکے خسارہ پایا۔ اوسنے کہا کہ نہین بلکہ مین نے کامل تونگر اور پورا ادا کرنے والے کو قرض دیا ہے اوسنے کہا کہ اچھا یہ کیا بات ہے
آخر تم نے کسکو قرض دیا ہے۔ کہا کہ مین نے اللہ تعالیٰ اپنے رب عزوجل کو قرض دیا ہے۔ یہ سنتے ہی وہ منافق کبیدہ ہوا۔ کہان تو اسکے ہاتھ مین
ہاتھ دیئے ہوئے بہت مہربانی سے حال پوچھ رہا تھا اور کہان یکایک اوسنے ہاتھ چھوڑا لیا اور کہنے لگا کہ آخر تم اونھین خیالات مین پڑے ہو—
سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے یہان یہ آیت پڑھی ائنک لمن المصدقین ائذا متنا الآیہ یعنی کیا تو ایسی باتونکو سچی ماننے والا ہے کہ جب ہم لوگ مر کر خاک
ہوگئے تو کیا ثواب و عذاب کیلئے ہمارے حساب کے لئے اوٹھائے جاوینگے— یہ کہکر وہ منافق کافر اس مرد صالح کو چھوڑ کر چلدیا۔ جب مرد صالح نے دیکھا کہ وہ میری
التفات ہی نہین کرتا ہے تو لوٹ کر اپنے گھر چلا آیا اور یہان چند روزہ زندگی کو تکلیف کے ساتھ بسر کیا اور وہ منافق مذکور دنیا مین عیش کے ساتھ بسر
کیا۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ جب قیامت کا روز ہوگا اس مرد صالح کو اللہ تعالیٰ جنت مین داخل ہونیکا حکم فرماویگا تو وہ ایک باغ
مین ہو کر گذریگا تو پوچھیگا کہ یہ باغ کسکے واسطے ہے تو اوس سے کہا جاویگا کہ یہ تیرے واسطے ہے تو مرد صالح اپنے رب عزوجل کا شکریہ ادا کریگا
کہ سبحان اللہ میرے عمل فضیلت یہانتک پہونچے کہ مجھے اوسکے ثواب مین ایسا باغ عطا ہوتا ہے۔ پھر اوسکو غلمان بیشمار نظر آوینگے تو پوچھیگا
تو کہا جاویگا کہ یہ بھی تیرے واسطے ہین۔ پس اپنے عمل کی فضیلت دیکھکر شکرگذار رہیگا۔ پھر یاقوت سرخ کے قبہ مین اوسکو حور العین نظر آوینگی تو کہیگا

کہ یہ کیسی ہے۔ اوس سے کہا جاویگا کہ یہ بھی تیرے واسطے ہے۔ پس وہ اپنے اعمال خیر کی توفیق یاد کرکے بہت خوش ہوگا [illegible]
شریک منافق یاد آویگا کہ وہ مجھ پر طعنہ دیتا تھا۔ سدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ جنت والا بندہ جو عالی مقام ہے اور جہنم
والا جہنم مین نگاہ کریگا تو نور الٰہی عزوجل ہے اوسکو قوت حاصل ہوگی کہ تاریک جہنم مین ہر ایک کو دیکھ سکے پس منافق کو دیکھ کر کہیگا
تاللہ ان کدت لتردین۔ ولولا نعمۃ ربی لکنت من۔ الآیات پھر مومن کو خیال ہوگا کہ اپنی دنیا دی حالت کا ایسا یاد کرے
اسطرح فراموش ہوگئی کہ گویا اوسپر کبھی کوئی سختی نہین گذری ہے اور اگر کچھ یاد آویگا تو اوسکو دنیاوی تمام تکلیفون مین تحت سے زیادہ سخت کوئی
نہین نظر آویگی۔ (ابن کثیر رح) **مترجم**۔ کہتا ہے کہ اس بیان مین چند فوائد ہین۔ از انجملہ یہ کہ اوس مرد صالح اور اوسکے ساتھی منافق کا قصہ بلا شبہ
واقع ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے اوس سے بنی اسرائیل کو آگاہ فرمایا تھا اور ظاہر ہے کہ یہ آگاہی بذریعہ کسی پیغمبر کے وحی کے ہوئی تھی اور معلوم ہے کہ بنی اسرائیل
مین کثرت سے ہر قوم و قبیلہ مین انبیاء علیہم السلام گذرے ہین اور اسی ذریعہ سے یہ قصہ نقل کیا گیا ہے جو انکی کتابون مین موجود ہے۔ از انجملہ یہ کہ یہ بیان
ایک سخت وسوسہ شیطانی دور ہوا جو اکثر لوگون پر چل جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی نیک ہوتا ہے مگر شیطان جب اوسکو دیکھتا ہے کہ یہ
اپنے اعمال نیک کو کچھ شمار مین نہین لاتا اور جناب باری تعالےٰ کی عظمت کے سامنے اپنے آپکو مع اعمال کے ہیچ سمجھتا ہے اور یہ بات درحقیقت بہت عمدہ ہے
تو شیطان اسی راہ سے اسکو وسوسہ دلاتا ہے کہ تو کیا اور تیرے اعمال کیا چیز ہین پس جو کچھ تو صدقہ یا خیرات کرے وہ کیا قبولیت کے قابل ہے
بہر حال فضل الٰہی عزوجل پر امیدوار رہو اور یہ مال جو تو صدقہ کرنا چاہتا ہے وہ تیری بدبختی سے کسی قابل نہوگا۔ پس وسوسہ مین آکر اپنے حقارت کے دام فریب
مین اس نیکی سے محروم رہ جاتا ہے اور اللہ تعالےٰ نے اس وسوسہ کو جو نفاق کی شاخ ہے قرآن مجید مین و احادیث مین دور فرمایا ہے۔ کما قال تعالیٰ ام
یخافون ان یحیف اللہ علیہم و رسولہ الآیہ۔ حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی نیکی کرنے والے کی کوئی نیکی ضائع نہین فرماتا ہے۔ پس یہ وسوسہ ہے وہ جو نہایت باریک
طریقہ سے نیک لوگون پر آتا ہے۔ اس سے متنبہ رہنا چاہیے۔ از انجملہ یہ ہے کہ جو شخص صدقہ کرے اوسکو چاہیے کہ اپنے نفس پر صدقہ کرے پھر اہل و
عیال پر پھر اقارب پھر غیرون پر اور اسکی حد یہ ہو کہ خود پریشان حال نہو جاوے۔ اور جس مرد صالح کا حال اس روایت سدی مین مذکور ہوا ہے
اگرچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کسی صحابی رضی اللہ عنہم سے ثبوت نہین ہے بلکہ بنی اسرائیل کی روایات و قصص مین سے ہے پس
مرد صالح کی نسبت دو طرح گمان ہے ایک یہ کہ شاید وہ قوی القلب و مرد عارف ہو کہ دنیاوی محتاجی سے اسکو پریشانی لاحق نہین ہوئی حتیٰ کہ اوس نے کل
مال صدقہ کر دیا حالانکہ شریعت اسلام مین کل مال صدقہ کرکے پریشان ہونے سے ممانعت ہے لیکن محققین کے نزدیک ممانعت کے یہی معنی
ہین کہ پریشانی ہو کیونکہ صحیح روایت مین ثبوت ہوا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کل مال حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لا کر
خیرات پیش کیا تھا اور آپنے منع نہین فرمایا۔ پس یہ مرد صالح بھی قوی تھا چنانچہ قصہ کے بیانات سے خود ظاہر ہے کہ اوسکو تکلیفات کی پروا نہ تھی
اور دوسرا گمان یہ ہے کہ شاید مرد صالح کو اسقدر علم نہوا گرچہ اوسکو ایمانی یقین پورا عطا ہوا تھا اور اسپر دلیل یہ ہے کہ اپنی منافق ساتھی سے کہا کہ اگر مجھ
اللہ تعالےٰ کی نعمت نہوتی تو مین تیرے دام فریب مین آہی چکا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھا پس یہ دلیل ہے کہ وہ بھی کامل نہ تھا
پیشہ تھا واللہ تعالیٰ اعلم۔ از انجملہ یہ کہ آدمی نے جو نیک کام کیا اور وہ خفیہ کیا تو افضل ہے پھر اگر کسی ضرورت سے اسکو اظہار کرے تو بھی [illegible]
جیسے مرد صالح نے اوس منافق کے اصرار کے وقت ظاہر کر دیا کہ مین نے اپنا تمام مال اللہ تعالےٰ کی راہ مین [illegible]
دو احتمال موجود ہین ایک یہ کہ اسنے کم علمی سے ظاہر کیا ہو یا جب اوس سے ہٹ کی کہ تو کچھ نہین رکھیگا جب تک اظہار [illegible]
مین شمار ہو۔ معلوم ہوا کہ مرد صالح نے اس کافر کی ہدایت چاہی ہو جیسے زکوٰۃ کو اظہار کرکے دینے مین بھی غرض ہے [illegible]

Marfat.com

…والله تعالیٰ اعلم۔ از انجملہ یہ ہے کہ آدمی جب کار آخرت میں زیادہ وقت صرف کرتا ہے تو دنیاوی نعمت میں اوسکو کم ملتا ہے۔ از انجملہ یہ کہ آدمی کو صلاحیت میں اپنی معیشت کیواسطے کمائی کرنا چاہیے۔ اور حدیث میں ہے کہ آدمی نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کوئی رزق حلال نہین کھایا۔ و انشاء اللہ تعالیٰ …
…ت کی تفسیر میں توضیح کردی ہے۔ از انجملہ یہ ہے کہ مرد صالح کو دنیاوی تکلیفات میں ثابت قدم رہنا چاہیے اور موت سی بڑھکر کوئی تکلیف نہیں ہے
…غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے احیاء میں خوب توضیح لکھی ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے تھے واللہ اگر صف کارزار میں ابن ابی طالب
…تلوار میں پڑیں تو موت کی تکلیف سے آسان ہیں۔ مترجم کہتا ہے کہ مجاہدین کی فضائل میں ثابت ہے کہ شہید کو اللہ تعالیٰ موت کی تکلیف سے محفوظ فرماتا ہے
اور واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ غنی حمید ہے کسی بندہ کا صدقہ و قربانی وغیرہ اسکی بارگاہ کبریائی کے لائق نہین ہے بلکہ وہ بندہ ونکو عطا فرما کر اونکے نفوس کو ہر چیز کے تعلقات
سے پاک کرتا ہے حتیٰ کہ اعلیٰ تقوی یہ ہے کہ ایسی چیز کو صدقہ کر دے جس سے اسکو زیادہ رغبت ہو بقولہ تعالیٰ۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ اور روایت مذکورہ
میں ہے کہ مرد صالح نے کہا کہ مین نے اپنے رب عزوجل غنی حمید کو قرض دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا الآیہ۔ اور روایت
ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ کون بندہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے۔ تو ابو الدحداح۔ انصاری رضی اللہ عنہ نے آکر حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مین نے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے تو کیا ہمارا پالنے والا پروردگار ہم سے قرض چاہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ہان اے ابو الدحداح پس۔ ابو الدحداح نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ اپنا مبارک ہاتھ مجھے دیجیے پس آپکا ہاتھ لیکر کہا کہ الٰہی مین نے
اپنا باغ تیری بارگاہ عالی مین قرض دیا (دار قطنی) روایت ہے کہ یہ باغ مدینہ مین بے مثل تھا۔ سلف رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا لطف احسان ہے
کہ بندون کو خود عطا فرمایا پھر اونسے قرض مانگا پھر سب قرض و ثواب اونکو دیا۔ الحاصل یہ دنیا دار محنت و فانی ہے جو شخص یہان مطمئن ہوا اور اسکے واسطے جمع کرے
وہ احمق ہے جو آخرت مین وسط جہنم مین خوار ہوگا اور جس نے یہان کے ذرائع یقین کے ساتھ آخرت کو لیا وہ نعمت جاوید مین پہونچا۔ براء بن عازب رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا جاتا تھا اور آپکا ہاتھ مبارک میرے ہاتھ مین تھا ناگاہ آپنے ایک جنازہ دیکھکر تیزی سے
چلنا شروع کیا یہانتک کہ قبر تک تشریف لائے پھر گھٹنے کے بل بیٹھکر یہانتک روئے کہ خاک نمناک ہوگئی پھر فرمایا۔ لمثل ہذا فلیعمل العاملون۔ یعنے ایسی ہی
کے واسطے عمل کرنے والونکو عمل کرنا چاہیے (رواہ ابن مردویہ)۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین بھی ایک
… کے پاس آیا جو اپنی جان دیتا تھا یعنے اوسکی وفات کا وقت تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لمثل ہذا فلیعمل العاملون۔ ایسے ہی چیز کے لیے کام کرنے
والونکو کام کرنا چاہیے (رواہ ابن مردویہ) مترجم کہتا ہے کہ روایت اول ظاہر کسی مرد صالح کا نقل ہے جو کسی … وہم سے آنحضرت صلعم کی طرف
منسوب کر دیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ بہر حال موت ہے وہ وقت ہے کہ اعمال کا خاتمہ ہوجاتا ہے اور دنیا کی عیش ثروت کا اور تکلیف و مشقت کا خاتمہ ہو جاتا ہے
پس اگر مرد صالح تھا تو وہ نعمت جنت مین سرفراز ہوتا ہے جیسے کافر بد اعتقاد جہنم مین خوار ہوتا ہے

أَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ ۝ إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِّلظَّالِمِينَ ۝ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ
فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ۝ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ ۝ فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا
الْبُطُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ ۝ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ ۝

Marfat.com

إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ فَهُمْ عَلَىٰ آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ
انہون نے پائے اپنے باپ دادے بہکے ہوئے۔ سو وہ انہین کے قدموں پر دوڑتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا۔ بھلا یہ مہانداری کا سامان بہتر ہے أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ یا درخت زقوم
بہتر ہے کہ جو جہنم کا ٹھہرا ہے۔ یعنے اللہ تعالیٰ نے نعمتہاے جنت کو ذکر فرمایا بھلا یہ نعمتین کرامتین و عیش دائم جو مذکور ہوئے
اندر شجرۃ الزقوم بہتر ہے۔ شیخ ابن کثیر رحمہ نے کہا کہ شجرۃ الزقوم مین دو معنے ہوسکتے ہین ایک یہ کہ زقوم ایک خاص درخت جیسے کہ شاخین
پھیلی ہوئی ہین جیسے طوبیٰ ایک خاص درخت ہے جسکی شاخین جنت کی تمام قصور مین ساری ہین۔ معنی دوم یہ کہ شاید شجرۃ الزقوم سے اس جنس
مراد ہو تو یہ درخت ہر طبقہ جہنم مین ہوگا مانند قولہ تعالیٰ۔ شجرۃ تخرج من طور سیناء تنبت بالدهن الآیہ۔ یعنے درخت جو طور سینا سے اگتا ہے اوسسے
درخت زیتون ہی مگر خاص درخت نہین بلکہ یہ قسم مراد ہے۔ اسیطرح درخت زقوم ہے یہ جنس مراد ہے اور یہی معنی اظہر ہین تاکید قولہ تعالیٰ ثم انکم ایہا الضالون المکذبون
لاکلون من شجر من زقوم۔ یعنے پھر تم اے گمراہو جھٹلانے والو پھر تم لوگ زقوم کے درخت سے کھاؤ گے۔ مراد یہ کہ اس قسم کے درخت سے غذا پاؤ گے۔ اہل جاہلیت
میں اللہ تعالیٰ کی قدرت لطیفہ عجیبہ و سمجھتے ہین کہ جہنم تاریک مین یہ درخت اگا ہوا ہے۔ اورکفار احمقون کی سمجھ ہی مین نہین آتا اور قدرت الٰہی عزوجل کو نہ
پہچانتے ہین لہذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِّلظَّالِمِينَ۔ ہم نے اس درخت زقوم کو ظالمون جیسے کافرون کے لئے
کردیا ہے **ف**۔ **قتادہ** نے کہا کہ جب درخت زقوم کا ذکر ہوا تو گمراہون نے بکنا شروع کیا کہ تمھارا پیغمبر کہتا ہے کہ دوزخ مین درخت زقوم ہے
درخت کو آگ جلا دیتی ہے۔ **قتادہ** نے کہا کہ وہ آگ سے پیدا ہوا اور آگ ہی اوسکی غذا ہے۔ مجاہد نے کہا کہ جب زقوم سے تہدید ہوئی تو ابوجہل لعین
کہا کہ زقوم ہمارے نزدیک یہ ہے کہ چھوارے و مسکہ ملا کر کھا دین لاؤ چھوارے و مسکہ تزقم کرین۔ **شیخ ابن کثیر** رحمہ نے کہا کہ یعنے زقوم کا ذکر اسواسطے نازل فرمایا
مومنون و کافرون مین امتیاز ہو کہ مومن اسکی تصدیق کرین اور کفار ایسے اس فتنہ مین پڑین اور جہالت سے اسکو عجیبہ سمجھکر انکار کرین حالانکہ وہ قدرت الٰہی
عزوجل مین حق ہے۔ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ زقوم ایک درخت ہے جو جہنم کی جڑ سے اگتا ہے **ف**۔ یعنے
نکلتا ہے۔ اور ایسے ہی انکار کریگا جسکو قدرت الٰہی عزوجل سے محض جہالت ہے اور وہ عقل سے محض اندھا ہے کیا اسنے دیکھا نہین کہ آگ مین کیڑا
اپنی بڑی قدرت سے کہ جاندار کو آگ مین غذا عطا فرماوے اور زندہ رکھے تو بھلا کیا نادر ہے کہ جہنم کی جڑ سے درخت زقوم اگاوے۔ ابن مردویہ نے ابن
عباسرضہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے کہ ادھر سے ابوجہل گذرا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اولی لک فاولی
لک فاولی۔ ابوجہل نے سنکر منہ موڑا اور کہا کہ اے محمد کسکو ڈراتے ہو۔ آپ نے فرمایا کہ تجھی کو ڈراتا ہون۔ بولا کہ کس چیز سے مجھکو ڈراتے ہو۔ آپ نے فرمایا
الکریم سے ڈراتا ہون۔ بولا کہ کیا مین عزیز الکریم نہین ہون۔ پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا۔ ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم۔ تا قولہ تعالیٰ۔ ذق انک انت العزیز الکریم
یعنے بدکار کافر کی غذا شجرۃ الزقوم ہے..... یہانتک کہ فرمایا۔ اسکو چکھ تو تو عزیز الکریم ہے۔ جب ابوجہل کو یہ خبر پہونچی تو ڈرا لیکن جب
مسکہ نکال لایا کہ اسکو ملا کر کھاؤ کہ ہم تو اسیکو تزقم جانتے ہین جس سے محمد ہمکو ڈراتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا۔ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ
فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ۔ یہ درخت تو جہنم کی جڑ سے نکلتا ہے۔ ابن **عباس**رضہ سے روایت ہے کہ اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا مین ٹپکے تو زمین پر
لوگون کی زندگانی خراب کرے۔ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ۔ اسکا خوشہ گویا کہ وہ شیاطین کے سر ہین
ف۔ چونکہ محاورون مین یہ امر مرتکز ہے کہ شیاطین خبیث و بدصورت ہین تو زقوم کے خوشہ کو شیاطین کے سرون سے تشبیہ دی گئی
ہے جیسے خوبصورت کو عموماً کہا کرتے ہین کہ گویا فرشتہ ہے۔ حاصل یہ کہ جو کچھ اسمین نکلتا ہے وہ انتہا کا قبیح و بدصورت ہے

[illegible] زجاج وفراء نے کہا کہ عرب کے نزدیک شیاطین ایک قسم کے سانپ ہیں جنکے سر و بال و پنجہ ہوتے ہیں اور سب سے زیادہ گھنونے و بدصورت ہوتے ہیں
[illegible] اُنسے تشبیہ دی گئی۔ اور جہنم میں دوزخیوں کو شدت سے بھوک غالب ہوگی حتی کہ مجبور ہوجاوینگے سوا اوس خبیث زقوم کے کچھ
نہ ملیگی۔ **فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ** ۔ پس جہنمی لوگ ضرور اسے زقوم کے ثمرات سے کھاکر اپنے پیٹ
بھرنیوالے ہیں **ف** اور یہ لامحالہ واقع ہونیوالا ہے۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ جہنمیوں پر بھوک غالب ہوگی اور سوا زقوم واسکے مانند غذاؤنکے اونکو
کچھ نہیں ملیگا پھر باوجودیکہ وہ بہت بدمزہ و بدبودار ہوگا آخر لاچار اوسیکو کھاکر پیٹ بھرینگے۔ **ابن عباس** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس آیت کو تلاوت کرکے فرمایا کہ لوگو اللہ تعالی سے ڈرنے کا حق ڈرو کہ زقوم کا اگر ایک قطرہ دنیاوی سمندروں میں پڑجاوے تو ان میں کی معیشت
تباہ کردے پھر بھلا اونکو کیا حال ہوگا جنکی یہ غذا ہوگا (**رواہ النسائی** وابن **ماجہ** وابن ابی **حاتم والترمذی** وقال حدیث **حسن صحیح**) ۔ **ثُمَّ
إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِنْ حَمِيمٍ** ۔ پھر ان کا فردن جہنمیوں کے لیے اسپر سے حمیم سے شوب ہے **ف** یعنے خلط ہے کیونکہ
حمیم جلتی یہ تیزی ہے کہ جب شدت پیاس سے حمیم اپنے منہ کے قریب لاوینگے تو اونکا چہرہ گلکر گریگا اور آخر جب پینگے تو آنتیں کاٹ کر دوسری طرف
سے نکل پڑیگا۔ معاذ اللہ من جہنم وعذابہ۔ پس ظاہر ہے کہ یہ میوہ کی چیز نہیں ہے کہ اسکو شرب کہا جاوے بلکہ زقوم کے ساتھ اوپر سے ملالینے کے معنی میں ہے
لہذا حمیم کو شرب نہیں بلکہ شوب فرمایا۔ اور بعض علماء نے کہا کہ حمیم خود شوب یعنے ممزوج ومخلوط ہوگا جو زقوم کے غذا کے اوپر سے اونکو دیا جاویگا۔ اور حمیم
غساق وغیرہ سے ہوگا یعنے حمیم میں وہ پیپ لہو وغیرہ جو جہنمیوں کے تمام بدن و شرمگاہوں و پیٹ و آنکھوں وغیرہ سے بہکر جمع ہوگا ملایا جاویگا پھر زقوم کے
اوپر سے یہی شوب حمیم پلایا جاویگا۔ اگر کہا جاوے کہ وہ لوگ اسکو کیا پینگے۔ جواب یہ کہ اونپر اسقدر سخت بھوک و پیاس غالب ہوگی کہ آخر لاچار ہوکر زقوم کو
کھاوینگے اور حمیم سے ملاوینگے یا حمیم مخلوط سے اسکو ملاوینگے **مترجم** کہتا ہے کہ احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بھوک پیاس کا غلبہ بھی اونپر عذاب ہے
کیونکہ حمیم سے سب آنتیں کٹ کر گرینگی اور پھر اعادہ ہوکر بھوک غالب ہوجاویگی۔ **ابو امامہ باہلی** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جہنمیونکو ایک قسم کی پینے کے قابل چیز سے قریب کیا جاویگا تو اوس سے نہایت کراہت ہوگی لیکن مجبور ہونگے پھر جب اس چیز
کو ہوگا تو اسکا چہرہ بھن جاویگا اور اسکے سر کا ٹوپ یعنے کھال سب اسمیں گر پڑیگی پھر جب اسکو پی جائیگا تو اسکی آنتیں کٹ کر اسکی مقعد سے نکل پڑینگی (**رواہ**
ابن ابی **حاتم**) اور **سعید بن جبیر** سے روایت ہے کہ جب جہنمی بھوکے ہونگے اور فریاد کرینگے تو اونکو درخت زقوم دیا جاویگا پس اوس سے پیٹ
بھرینگے اور وہ اونکے چہرہ کی کھال بھی نوچ لیگا حتی کہ اگر اونکا پہچاننے والا اوسطرف ہوکر گذرتا اور زقوم میں یہ کھال دیکھتا تو پہچان لیتا کہ یہ فلانکا چہرہ ہے
پھر اونپر پیاس سخت پڑیگی اور فریاد کرینگے تو اونکو پینے کے واسطے مہل کے مانند ایک چیز ملیگی یعنے انتہا درجہ پر گرم تیز کہ اس سے بڑھکر متصور نہیں ہے پھر جب اسکو
اپنے منھوں سے نزدیک لاوینگے تو جس چہرہ سے کھال جاتی رہی ہے اوسکا گوشت بھن جاویگا اور جب پی جاوینگے تو آنتیں کٹ گرینگی اور انکی بدکی
کھالیں گر جاوینگی اور لوہے کی کلوب سے مارے جاوینگے اور ہر عضو جدا جدا کریگا اور یہ لوگ ہائے ہائے کرکے چلاوینگے (**رواہ** ابن **ابی
حاتم** - اعاذنا اللہ تعالی من عذاب جہنم - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہنمیونکی کھانے کے واسطے برتن نہونگے بلکہ اسی زقوم سے منھ مارکر کھاوینگے
اور پینے کے لیے برتن نہیں ہے بلکہ جہنم کے وادی میں جہاں حمیم و غساق جمع ہے یہ لوگ ہانکے جاوینگے اور وہیں منھ لگا کر پینگے اور شاید کسی وقت اونکو خود حمیم میں بھی دیا
جائیگا [illegible] وہ مقام جہاں آگ [illegible] ہے یہ فرمایا کہ۔ **ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ** ۔ پھر لوٹ کر انکا ٹھکانا وہی جحیم ہے **ف** جو
[illegible] گندھک کے غار سے [illegible] قال تعالی یطوفون بینہا وبین حمیم آن۔ پس کبھی جحیم میں اور کبھی حمیم میں اسیطرح انکی
[illegible] **إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ** ۔ کیونکہ اونہوں نے اپنے گمراہ باپ دادوں کو پایا **ف** یعنے اونکو گمراہی پر پایا تو بھی انہیں کی محبت پر جمے رہے

اور بغیر دلیل و برہان کے انہیں کی تقلید کر لی۔ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۔ تو یہ لوگ انہیں کے نشان [illegible]
اور اللہ تعالیٰ کی آیات و رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کرتے ہیں تو لامحالہ اسی عذاب جہنم میں مبتلا ہونگے اور انکا مرجع جحیم ہے
نے یہی تفسیر کی اور کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں یہی یون آیا کہ ثم ان منقلبہم لالی الجحیم [illegible]
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ دن آدھا نہیں پہونچیگا کہ اہل جنت اپنی جنت میں قیلولہ کرینگے و اہل جہنم [illegible]
کہ جہنم میں قیلولہ کرنے کے معنے خواب استراحت نہیں ہو سکتے ہیں اسواسطے کہ وہ لوگ تو وہاں عذاب ہی میں پڑے جائینگے بلکہ یہی [illegible]
اپنے اپنے ٹھکانے پہونچ جاویگا اور جنت والے وہاں اپنی عیش میں استراحت کرینگے جیسے اہل جہنم اپنے عذاب میں جلینگے۔ بسبب [illegible]
آثار ہدایت الٰہی و بینات کو چھوڑ کر عقل سے منھ موڑ کر اپنے گمراہ باپ دادون کے اقتدا کی اور انہیں کے پیچھے دوڑے [illegible]

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ [illegible]
اور بہک چکے ہیں اون سے آگے بہت لوگ پہلے اور ہم نے بھیجے ہیں اونمیں ڈر سنانے والے
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝
کیا ہوا آخر ڈر سنائے ہوؤں کا مگر جو بندے اللہ کے چنے ہوئے ہیں

اللہ تعالیٰ آگاہ فرماتا ہے کہ یہ گمراہی کچھ انہیں کفار قریش و عرب کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ اگلے بھی [illegible]
چنانچہ فرمایا۔ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۔ البتہ انسے پہلے اگلوں میں سے بہت لوگ [illegible]
ف کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میں شرک کرتے اور اپنی رائے سے الٰہ بنا کر اونکی پرستش کو عین سعادت جانتے تھے اور [illegible]
جو انبیاء علیہم السلام کے حق میں افراط کرتے اور جو کوئی اس میں انکو سمجھاتا تھا تو اوسکو بزرگوں سے منکر اور گمراہ بتلاتے تھے یا ادب بھی [illegible]
ہیں۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۔ اور قسم ہے کہ ہمنے انہیں ڈر سنانے والے بھیجے تھے ف [illegible]
بغیر دلیل کے دعویٰ کرتے کہ ہم نے باپ دادونکو اسی دین پر پایا ہے اور لامحالہ وہ لوگ سب خوب تھیں ہم سے اچھے تھے [illegible]
بھلائی کی دلیل ہو گی پس ہم انہیں کی اقتدا کرتے ہیں۔ بہرحال انھوں نے رسول و کتاب الٰہی سے کفر و عناد کیا اور [illegible]
اور دیکھا کہ حق بیشک یہی ہے لیکن نہیں مانا اور اسی کی گمراہی کی تقلید پر جم گئے۔ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ [illegible]
پس دیکھ کہ کیونکر ان لوگونکا انجام ہوا جنکو انذار سنایا گیا تھا ف یعنے جنکو رسولوں نے انذار سنایا یعنے عذاب [illegible]
ذرا ایتها نظر عبرت سے دیکھ کہ انکا کیا انجام ہوا۔ یہ لوگ جو عرب میں سے کافر ہوتے ہیں غور کریں کہ [illegible]
تو قوم لوط کس طرح عذاب سے ہلاک کی گئیں اور یہی انداز یہود و نصاریٰ کے ساتھ ہے جو اگلے گمراہوں مشرکوں کی راہ [illegible]
ہوشیار ہو جاوین کہ اگر اسی طرح کافر ہونگے تو آخر موت کے بعد عذاب شدید میں پڑینگے جیسے وہ لوگ [illegible]
بچا۔ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے بندوں کے جو نجات پا گئے [illegible]
توحید اللہ تعالیٰ کے شرک نہیں کرتے اور اسکے رسولوں کا ایمان لاتے ہیں [illegible]
گروہ کو توفیق ایمان و ہدایت سے توحید کی راہ مستقیم پر اور عذاب و بت پرستی [illegible]
اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں سے قلیل مومنوں کو نجات پانے کو اور کثیر کا [illegible]

Marfat.com

فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ ۝ وَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۝

اور بچا دیا اوسکو اور اوسکے گھر کو اوس بڑی گھبراہٹ سے

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَامٌ عَلَىٰ

اور باقی رکھا اوسپر پچھلی خلق مین کہ سلام ہے

نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ۝ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ

نوح پر سارے جہان والون مین ہم یون بدلا دیتے ہین نیکی والون کو وہ ہے

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ۝

ہمارے بندون ایمان دار مین پھر ڈوبا دیا ہم نے دوسرونکو

اول اللہ تعالیٰ نے قصہ نوح علیہ السلام شروع کیا کیونکہ بعد آدم علیہ السلام انھین کو اللہ تعالیٰ نے روے زمین کے گمراہ ہو جانے والون کی
ہدایت کے واسطے بھیجا تھا آخر گمراہون کو ہلاک کر کے انھین کے ساتھی مومنونکی نسل سے یہ ملک آباد فرمایا۔ پھر ایک مدت کے بعد گمراہی پھیلنے لگی
تو اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء بھیجے۔ چنانچہ عرب مین حضرت ہود و صالح وغیرہ علیہم السلام کو بھیجا اور اُنکی قومونکی ہلاکت کا حال سابق مین بیان ہو چکا ہے
لیکن اس زمانہ مین یہود و نصاریٰ و قریش عرب جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہین جیسے بنی اسرائیل ہین لہذا بعد قصہ نوح علیہ السلام کے حضرت
ابراہیم و اسمٰعیل و موسےٰ و ہارون و الیاس و لوط و یونس علیہم السلام کے اقوام کا حال بیان فرمایا۔ واضح ہو کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت مین کوئی
شرک نہ تھا جسکو انذار کیا جاتا بلکہ ظاہر یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی اولاد کو شریعت عبادت بتلاتے تھے اور نافرمانی سے ڈراتے تھے تاکہ
جنت کے مقامات حاصل کرین۔ یہان تک کہ حضرت آدم علیہ السلام نے انتقال فرمایا اور اونکی نسل بڑھتی گئی یہانتک کہ اونھون نے زمین کے اکثر ملکون کو آباد
کیا۔ شیخ سیوطی نے درمنثور مین کوئی حدیث تو نہین پائی مگر علماء کے تاریخی اقوال نقل کئے ہین۔ کہ آدم علیہ السلام جنت سے زمین ہندوستان پر اوترے
اور کہتا ہے کہ ہندوستانیون مین مشہور یہ ہے کہ سراندیپ لنکا مین ایک پہاڑ پر اوترے جسکو ابتک کوہ آدم کہتے ہین واللہ تعالیٰ اعلم اور آدم
علیہ السلام کی اولاد بھی اکثر صلاحیت و زہد و تقویٰ پر رہی جنھون نے دنیا کی آرائش کا قصد نہین کیا بلکہ آخرت آباد کرنے کا قصد کرتے تھے پھر جب زمانہ
دراز گذرتا گیا تو دنیاوی افکار مین اکثر لوگون کو فرصت کم حاصل ہوتی تھی حتیٰ کہ عبادت مین تساہل ہونے لگا لیکن ایک دوسرے کو فہمائش کرتے کہ دنیاوی کام مین
تم ضائع مت کرو بلکہ فلان فلان بزرگونکی طرح عبادات مین صرف کرو آخر اونھون نے مساجد کے دروازہ پر ان عابدونکی مورتین بنا کر رکھین اور علماء
کے نزدیک قوی قول یہ ہے کہ اگلی امتون پر تصویر بنانا حرام نہین تھا اسلوسطے اونھون نے تصویرین بنائین تاکہ لوگ اپنے بزرگونکی صورت دیکھکر انکی
خصلت یاد کرین۔ رفتہ رفتہ لوگون نے ان صورتون کو اپنے گھر مین رکھا اور ان لوگون کی نیت اگرچہ اس نئی بدعت مین محض نیک تھی لیکن پھر بھی انھون نے
طریقۂ سابق کے اپنی راے سے یہ طریقہ نکالا تھا۔ آخر کئی پشت کے بعد شیطان نے اپنا موقع پایا اور اسکی صورت یہ ہوئی کہ بال بچون کے گھر مین
یہ مورت رکھی گئی تو نادان بچون نے اوسکو اپنا کھلونا بنایا اور نجاسات سے کچھ پرہیز نہین کیا جیسے بچونکی عادت ہوا کرتی ہے کیونکہ اونکو اتنی سمجھ نہین
کہ نجاسات سے اجتناب کرین تو اونھون نے مورت کے ساتھ بھی یہی برتاؤ کیا۔ پھر جب اون بچون مین سے کوئی بیمار ہوا خواہ وہ اپنی قضاء مقدر سے
بیمار ہوا یا بیماری سے اچھا ہو گیا بہرحال شیطان نے اپنا موقع پایا اور اون لوگونکے جی مین وسوسہ ڈلایا کہ یہ آفت اسی وجہ سے پیش آئی
کہ مورت کی بے ادبی کی گئی بعض جاہلون نے اس خیال کو دلمین جمایا اور آخر بڑھتے بڑھتے اکثر دنیا مین پھیل گیا اور ہوتے ہوتے اونھون نے اس مورت سے

اپنی بھلائی برائی سمجھنی شروع کی اور شرک پھیل گیا۔ روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی [illegible]
بھی دور دور ملکو نمین پھیل گئی جب اونمین شرک جاری ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو بھیجا کہ قوم [illegible]
توحید اگرچہ بالکل بدیہی ہے لیکن قوم مشرک کے دلونمین شرک جم گیا تھا خصوصاً جب حضرت نوح علیہ السلام [illegible]
سے منع فرمایا اور اوسکی تعظیم و تکریم کرنا مثل و شرک بتلایا تو مشرکون نے شیطانی وسوسے مین اونکو بزرگون سے [illegible]
جو نصیحت کرتے تو اونکو پتھرون سے مارتے تھے اور خود قرآن مجید مین مذکور ہے کہ انحضرت نے ساڑھے نوسو برس [illegible]
چند آدمیون کے کسی نے نہ مانا۔ اور نوح علیہ السلام کو انکی گمراہی سے رنج و ملال ہوتا تھا آخر اللہ تعالیٰ نے اونکو وحی بھیجی کما قال تعالیٰ [illegible]
الا من قد آمن فلا تبتئس بما کانوا یعملون۔ یعنے تیری قوم مین سے جو ایمان لا چکے اونکے سوا کوئی ایمان نہین لائیگا [illegible]
جب نوح علیہ السلام کو یہ معلوم ہوا کہ یہ کفار سب عدو اللہ و کافر ازلی ہین تو آپنے اونکو دشمن بنایا اور انپر بددعا کی کما قال تعالیٰ۔ انی مغلوب فانتصر [illegible]
ہون تو مجھے نصرت دے یہ دعا قبول ہوئی اور حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ۔ رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا۔ الٰہی زمین پر کافرون مین سے
کسی کو آباد نہ چھوڑ یوا اور یہی اونکی قوم کی ہلاکت ہوئی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ **وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ**۔ اور
نوح نے ہمکو پکارا پس ہم بہت خوب قبول فرمانے والے ہین **ف** یعنے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم پر نصرت کیواسطے ہم سے دعا کی تو ہمنے
قبول فرمایا کیونکہ ہم اپنے نیک بندونکی دعا خوب قبول فرماتے ہین۔ **وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ**۔ اور ہمنے اوسکو
اور اسکے لوگونکو کرب عظیم سے نجات دی **ف** **شیخ ابن کثیر** رح نے لکھا کہ کرب عظیم ان پر یہ تھا کہ قوم کافر اونکو جھٹلاتی اور طرح طرح کی ایذا
پہونچاتی تھی اور حضرت نوح علیہ السلام اونکے کفر کو دیکھکر اونکے اوپر عذاب جہنم دیکھتے تو اونکے دلکو کرب پہنچتی ہوتی تھی پھر جب اونھون نے جان لیا
یہ لوگ ازلی کافر ہین تو غضبناک ہوکر اون پر بددعا کی تو نوح علیہ السلام کے غضبناک ہونے سے حضرت ذو الجلال و الاکرام نے اس قوم پر [illegible]
فرمایا اور بعض نے کہا کہ کرب عظیم وہی طوفان ہے جس سے قوم ہلاک ہوئی۔ لیکن **مترجم** کے نزدیک قول **شیخ ابن کثیر** رح اچھا ہے کیونکہ
مین حضرت نوح علیہ السلام کو کوئی کرب نہین تھا بلکہ وہ وعدہ الٰہی عزوجل پر یقین رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اونکو خشکی پر بہت بڑی کشتی بنانے کا حکم دیا
اپنی اولاد و مومنون کو سوار کرلیا مع جانورون کے جوڑون کے جیسا کہ سابق سورۂ اعراف وغیرہ مین بیان ہو چکا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح [illegible]
اہل کے نجات دی اور بیان عجیب نکتہ ہے کہ مومنونکو اسکے اہل مین شمار فرمایا اور اونکے کافر بیٹے کو نااہل قرار دیا لقولہ تعالیٰ۔ انہ لیس من اہلک
اسکا نسب حضرت نوح علیہ السلام سے منقطع کردیا تو معلوم ہوا کہ جسمانی نسب کا کچھ اعتبار نہین ہے لہٰذا کفار و مشرکین جو حضرت آدم کی اولاد [illegible]
ہون اونکا نسب منقطع ہو جاتا ہے اور وہ لوگ دنیا و آخرت مین شیطان کی ذریات ہو جاتی ہین نعوذ باللہ من الکفر والشرک والنفاق۔ **وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ**
هُمُ الْبٰقِيْنَ۔ اور ہم نے اوسکی اولاد ہی کو باقی رکھا **ف** **علی بن ابی طلحہ** نے **ابن عباس** رضی اللہ عنہ سے روایت کی [illegible]
نوح علیہ السلام کے کوئی باقی نہ رہا۔ **قتادہ** نے کہا کہ لوگ سب کے سب حضرت نوح علیہ السلام کی ذریت سے ہین۔ [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نوح علیہ السلام کی ذریت سام و حام و یافث ہین (**رواہ الترمذی** و ابن جریر و ابن ابی حاتم)
کہا اسکے اسناد مین سعید بن بشیر راوی **قتادہ** سے ضعیف ہین لیکن امام **احمد** نے **سمرہ** رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انحضرت [illegible]
فرمایا کہ سام تو عرب کا باپ ہے اور حام حبش کا باپ ہے اور یافث رومیونکا باپ ہے (**رواہ الترمذی**) [illegible]
کہ **عمران بن حصین** رضی اللہ عنہ نے بھی اوسکی مثل انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے [illegible]

Marfat.com

... ظاہر ہے سعید بن ابی عـــروبہ نہین ہین بلکہ سعید بن بشیر ہین جو اوپر کی حدیث مین راوی ہین تو یہ اسناد
... ابن کثیر ... روم سے مراد یہان روم اول ہین جو رومی بن لیطی بن یونان بن یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد ہین اور یونانی
... سعید بن المسیب تابعی کبیر سے روایت ہے کہ نوح علیہ السلام کے تین فرزند تھے سام و یافث و حام اور انمین ہر ایک کے تین تین
بیٹے ہین سام کے بیٹو نکا نام عرب و فارس و روم ہے اور یافث کے بیٹون کا نام ترک و صقالب و یاجوج ماجوج ہے۔ اور حام کے بیٹو نکا نام
قبط و سودان و بربر ہے (رواه الحافظ ابن عبد البر) اور اسکے مانند وہب ابن منبہ سے روایت ہے سیوطیؒ وغیرہ سے اس روایت
مین ہند و سند کو بھی اولاد حام مین شامل کیا ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت
نوح علیہ السلام کے تین بیٹے سام و حام و یافث تھے پھر سام سے عرب و فارس و روم پیدا ہوے اور جو کچھ بھلائی تھے انھین لوگو نمین ہے۔ اور یافث سے
یاجوج و ماجوج و ترک و صقالبہ ہوے اور انمین کچھ بھلائی نہین ہے۔ اور حام سے قبط و بربر و سودان پیدا ہوے (رواه البزار و ابن ابی حاتم و
الخطیب) مترجم کہتا ہے کہ یہ اسناد مین ضعیف ہے بلکہ غالبًا یہ حدیث موضوع ہے ہان حدیث سمـــره بن جندب رضی اللہ عنہ جو
اوپر بیان ہوئی اسکو امام ترمذیؒ نے حدیث حسن کہا ہے (رواه ابو یعلی وابن المنذر والطبرانی والحاکم ایضًا۔ سراج مین مذکور ہے کہ
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ٹھہری اور حضرت نوحؑ کی اولاد مع ساتھی مومنون کے زمین پر اترے
تو ایک مدت کے بعد انکی ساتھی مومنین مع اپنی زوجات کے انتقال کر گئے اور صرف حضرت نوح کی اولاد مع اپنی زوجات و ذریات کے باقی رہی مترجم
کہتا ہے کہ یہ امر بعید ہے اور ظاہر یہ ہے کہ جو لوگ حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اون سبکو ذریت حضرت نوح علیہ السلام مین شامل فرمایا ہے اور اسپر
دلالت کرتا ہے قولہ تعالیٰ ذریۃ من حملنا مع نوح۔ یعنے موجودہ لوگون کو خطاب فرمایا جس سے ظاہر ہے کہ یہ اون لوگون کی اولاد ہین جو حضرت نوح علیہ السلام
کے ساتھ کشتی مین سوار کئے گئے تھے۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ۔ اور نوح علیہ السلام پر ہم نے پچھلون مین چھوڑا ف جو قیامت
تک پیدا ہونگے کہ وہ نوح علیہ السلام کا ذکر خیر کرتے ہین اور انپر سلام بھیجتے ہین جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ سَلَامٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ۔
سب عالمون مین نوح علیہ السلام پر سلام ہے ف یعنے تمام عالم مین حضرت نوح علیہ السلام پر ذکر خیر و سلام ثابت ہے۔ إِنَّا كَذَٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ۔ نیکو کارون کو ہم یونہین بدلا دیتے ہین ف پس جب نوح علیہ السلام نیکو کارونکے سردار تھے تو انکو سب عمدہ
بدلا ملا۔ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ۔ نوح ہمارے مومنین بندون مین سے تھا ف یعنے کامل ایمان والون مین سے تھا۔
مترجم۔ کہتا ہے کہ کمال ایمان یہ ہے کہ دلمین یقین راسخ ہو اور اسکے موافق عمل ہو کیونکہ تمامی رسولون مین یہ شرط سب کے واسطے ہے کہ انکو یقین
کامل ہو اسواسطے کہ اگر یقین ہی مین فتور ہو تو وہ ایمان ہی نہو گا بلکہ نفاق ہو گا۔ پھر اعمال مین تفاوت ہوتا ہے اور کامل مومنین وہ ہین جنکے اعمال بھی موافق انکے
ایمان کے بوجہ کمال ہون یہ سب حضرت نوح علیہ السلام و انکی ساتھی مومنو نکا بیان ہوا کہ جب انھون نے اللہ تعالیٰ کی توحید و طاعت کی تو انپر انعام عظیم
کیا اور طوفان غضب سے نجات دی۔ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ۔ پھر دوسرونکو ہمنے غرق کیا ف یعنے پھر دوسرے
کفار اہل ضلالت جو تھے انکو ہمنے طوفان مین غرق کر کے نیست کر دیا۔ واضح ہو کہ علمار کے درمیان اختلاف ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام
تمام دنیا مین عام تھا یا بلاد مغرب مین خاص تھا۔ بعض نے کہا کہ فقط بلاد مغرب مین تھا جہان حضرت نوح علیہ السلام رسول بھیجے گئے تھے کیونکہ حضرت
نوح علیہ السلام کی رسالت اپنی قوم کے ساتھ تھی اور تمام جہان کے واسطے عام نہین تھی اور فارسی مجوس و کلدانی و ہنود و چینی و دیگر ممالک مشرقیہ کے لوگ اس
کا انکار کرتے ہین۔ ہان بعض مجوسیون نے یہ اقرار کیا کہ یہ طوفان بیشک آیا تھا لیکن شام و بلاد مغرب مین عام ہوا اور کوفہ کے عقبہ حلوان سے ادہر نہین آیا

اور یہ طہمورس کے زمانہ میں ہوا تھا اور مغرب والوں نے اپنے یہاں بلند مکانات بنالئے تھے تاکہ طوفان سے [illegible]
جاتا ہے تو اس نے شہر میں اصفہان کو پسند کرکے وہاں ٹیلوں کے نیچے علوم و فنون کی کتابیں دفن کردیں [illegible]
اس قول کا نشان اسقدر ملتا ہے کہ سنہ تین سو ہجری کے بعد اصفہان کے بعض ٹیکروں کے نیچے سے درخت کی چھال [illegible]
ساتھ محفوظ تھا اور اس پر ایسے حروف و نشانات سے کچھ لکھا تھا کہ باوجود کوشش کے کسی سے کچھ پڑھا نہ گیا اور [illegible]
چینی لوگ بھی اپنے یہاں طوفان آنے سے انکار کرتے ہیں۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ سابق میں حضرت نوح علیہ السلام کی دعا [illegible]
علی الارض من الکافرین دیارا۔ یعنے الٰہی زمین پر کافروں میں سے کوئی خانہ آباد نہ چھوڑ یہ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ طوفان تمام روئے زمین پر تمام [illegible]
چین بھی فی العلم محقق بیان کرتے ہیں کہ سری کرشن نے اپنی وفات سے سات روز پہلے آگاہ کیا تھا کہ دوارکا عنقریب ڈوب جاویگی اس سے ظاہر [illegible]
ہے کہ طوفان یہاں تک آیا ہے لیکن جو علماء کہ طوفان کو عام نہیں کہتے ہیں وہ جواب دیتے ہیں کہ دعا نوح علیہ السلام میں الارض سے مراد [illegible]
اونکے قوم کی زمین ہے اور یہ اطلاق عام قرآن مجید میں جابجا آیا ہے اور کچھ بعید نہیں ہے اور حق اسمقام پر یہ ہے کہ عقلی دلیل سے کوئی بات معلوم
نہیں ہوتی ہے اسواسطے کہ حضرت نوح علیہ السلام کیساتھ جو اہل ایمان بچے تھے اونھوں نے کوئی تاریخ نہیں لکھی ہے اور نہ اونمیں تاریخ لکھنے کا دستور تھا
اسیوجہ سے اگر طوفان عام بھی ہو تو بھی یہ دلیل مہمل ہے کہ ہند و چین وغیرہ کی تاریخوں سے اسکا پتا نہیں ملتا ہے۔ اسواسطے کہ ہنود کی تاریخ اول تو [illegible]
موجود نہیں ہے بلکہ ہندوؤں میں جن واقعات کی تاریخ اسوقت نظر آتی ہے مانند راجہ رام چندر کی لڑائی راون سے وہ بھی عجائب پیرایہ میں ہے کہ حقیقی حالات کا
کچھ بھی پتہ نہیں لگتا ہے جیسے ایرانیوں کے رستم و دیوؤں کی جدال و قتالی معاملات ہیں جنکی نسبت فردوسی نے خود اقرار کیا کہ ؎ دو صد زان نیرزد بیک مشت
خاک۔ چنانچہ اپنی مثنوی یوسف زلیخا کے اول میں صریح بیان کیا ہے اور مترجم نے اس تحقیق کو مقدمہ میں مفصل لکھا ہے اور واضح ہو کہ ایک جماعت علماء
نے طوفان نوح علیہ السلام عام ہونے سے زعم کیا کہ دعوت نوح علیہ السلام بھی تمام امتوں کے واسطے عام تھی اور یہ قول غلط ہے اور اگر طوفان تمام بلاد کی
آبادی کے واسطے عام ہو تو یہ تاویل ہوسکتی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اونکو ساڑھے نو سو برس تک دعوت اسلام کی اور اسعرصہ میں اونکی قوم
کے لوگ تمام ملکوں میں پھیل گئے تھے اسوجہ سے تمام بلاد غرق ہوئے لیکن مترجم کے نزدیک یہ توجیہ بھی صحیح نہیں ہے اسواسطے
کہ اگر تمام ملکوں میں انھیں کی امت پھیلی ہوتی تو اسکا حاصل یہ کہ اسوقت روئے زمین پر سوائے نوح علیہ السلام کے کوئی قوم نہیں تھی پھر یہ [illegible]
بے معنے ہوگا کہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم خاص کی طرف رسول بھیجے گئے تھے حالانکہ یہ امر قطعی ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو اپنی قوم خاص کی طرف رسول
بھیجا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشہور مستفیض احادیث صحیحہ سے صحیح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے فقط آپکو یہ خصوصیت عطا فرمائی کہ آپکی دعوت تمام جہان کے
واسطے عام کردیا اور سابق میں کسی پیغمبر کے لئے عموماً دعوت نہیں تھی تو حاصل یہ نکلا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے عہد میں سوا انکی امت خاص کے دوسری امتیں [illegible]
تھیں پس لامحالہ غرق ہونے والی انھیں کی امت ہوگی اور انکی دعا بھی صرف اسی شہر کے واسطے خاص تھی جس پر انکی امت آباد تھی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ پھر اللہ تعالیٰ
نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بیان فرمایا

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ

اور اسیکی راہ والوں میں ہے ابراہیم جب آیا اپنے رب پاس لیکر دل نروگا [illegible]

مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝ فَمَا ظَنُّكُمْ [illegible]

تم کیا پوجتے ہو کیوں جھوٹ بنائے حاکموں کو اللہ کے سوای چاہتے ہو پھر کیا خیال [illegible]

Marfat.com

[illegible] کرنے والو نمین سے حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی تھے یعنے جسطرح حضرت نوح علیہ السلام نے
[illegible] ساتھ [illegible] اور [illegible] ارح کے ہدایت قوم کے واسطے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی توحید کا پورا کام کیا کما قال تعالے
وَإِنَّ مِن شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ یعنے ابراہیم علیہ السلام بھی نوح علیہ السلام کے شیعہ مین سے ہے **ف** یعنے اہل دین مین سے ہی
[illegible] علی بن ابی طلحہ عن ابن عباس) اور مجاہد نے کہا کہ نوح کی طریقہ و سنت پر ابراہیم بھی تھا۔ **إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ**
سَلِيمٍ جبکہ اپنے رب کے پاس قلب سلیم لایا **ف** یعنے لا الہ الا اللہ بقول ابن عباس او مراد یہ کہ ابراہیم علیہ السلام کو قلب
سلیم عطا ہوا کہ انھون نے اپنے رب عزوجل کو وحدانیت الوہیت کے ساتھ پہچانا۔ عوف بن ابی جمیلہ نے بیان کیا کہ مین نے محمد ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ
سلیم کیا چیز ہے فرمایا کہ تجھکو یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ برحق ہے اور قیامت ضرور آنے والی ہے اسمین کچھ شک نہین اور اللہ تعالیٰ قبر والے مردے اوٹھا دیگا
[illegible] ابن ابی حاتم باسناد صحیح) حسن بصری نے کہا کہ قلب سلیم یعنے شرک سے پاک۔ عروۃ بن زبیر نے کہا کہ قلب سلیم وہ ہے کہ بدگو و لعنت کنندہ
[illegible] **إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ** جب حضرت ابراہیم نے اپنے باپ اور قوم سے کہا کہ یہ کیا چیز ہے جسکو تم
پوجتے ہو **ف** وہ لوگ ستارونکو اور اون کے مناسب بتونکو پوجتے تھے اور اون کے باپ کا نام یا لقب آزر تھا بعض جاہلون نے گمان کیا کہ آزر باپ نہ تھا
[illegible] یہود و نصاری وغیرہ نے اونکے باپ کا نام تارح لکھا ہے۔ **مترجم** کہتا ہے کہ اس سے بعضے علما اسلام نے دھوکا کھایا ہے حالانکہ یہ محض
غلط ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صریح فرمایا۔ اذ قال ابراہیم لابیہ آزر الآیہ۔ اور دیگر آیات مین بھی تصریح ہے کہ اونکے باپ کا نام آزر تھا۔ ہان یہ احتمال ہو سکتا ہے
[illegible] آزر لقبی نام ہو اور تارح علمی ہو ولیکن یہ کہنا محض غلط ہے کہ آزر چچا تھا۔ الحاصل ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنی قوم کو نفرت دلائی کہ یہ کیا چیز ہے جسکو پوجتے
ہو اور اگر بندہ بنتے ہو یہ تو بیفائدہ کے بت ہین جنکو تم اپنی رائے سے جھوٹ موٹ الہ بنالیتے ہو۔ **أَئِفْكًا آلِهَةً دُونَ اللَّهِ تُرِيدُونَ**
کیا بہتان کے طور پر سوا اللہ تعالیٰ کے آلہ بنانا چاہتے ہو **ف** حالانکہ تمہارے بنانے سے کچھ نہو گا مگر تمنے اپنے پیدا کرنے والے رب العالمین کی جناب مین
بہتان لگایا اور کچھ بھی نہ ڈرے۔ **فَمَا ظَنُّكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ** ۔ پھر رب العالمین کیساتھ تمہارا کیا گمان ہے **ف** جب تم نے اپنے خیال
[illegible] ن سے اوسکے ساتھ شرک کیا اور باطل و دروغ خیال سے اوسکے ساجھی و ہمسر بنالئے اور اونکو اپنا نفع و ضرر کا مالک سمجھکر اونکی عبادت کی تو تمہارا کیا گمان ہے
رب العالمین تمہارے اس بہتان کا تمکو کیا عوض دیگا یعنے سخت عذاب کریگا (قتادہ) لیکن کافرون نے جاہلی گمراہی سے نہین مانا اور یہی اعتقاد رکھا کہ یہ بت و ستارے
[illegible] پرستش کرتے ہین انکے نفع و ضرر کے مالک ہین اور شاید کہ نمرود کو اپنا خدا مانتے ہون یا ان ستارونکی طرف سے نمرود کو زمین خدا اور بتون کو مورت عبادت
[illegible] سمجھتے ہون۔ بہرحال وہ لوگ اپنی گمراہی سے باز نہ آئے اور ابراہیم علیہ السلام کی نصیحت پر کان نہ لگائے اور اس درمیان [illegible] یہ پڑی کہ سب نے باہر شہر کے میدان مین
[illegible] قصد کیا اور شاید وہان کچھ بتون کے واسطے خاص حرکات کرتے ہون اور روایات مین آیا ہے کہ سب بتون کے سامنے نفیس طعام رکھ جاتے تھے اور شام کو
[illegible] ہرایک کا جھوٹا سمجھکر اسکو متبرک بناتے تھے۔ آخر اونھون نے ابراہیم علیہ السلام کو بھی چلنے کی تکلیف دی اور ابراہیم علیہ السلام نے اونکی فہمائش کے لئے بحکم الٰہی
[illegible] امر طرز استعمال کیا تھا اور چونکہ رب عزوجل کی محبت مین توحید کا جوش تھا اور یہ شرک کے بت انکو سخت ناگوار تھے لہذا اونکو توڑنا چاہتے تھے اور

یہ حکم الٰہی عزوجل سے تھا۔

[illegible] فِي النُّجُومِ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ۝ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ۝ فَرَاغَ إِلَىٰ آلِهَتِهِمْ

ستارون مین — پھر کہا مین بیمار ہون — پھر اوس سے لوٹ گئے پیٹھ دیکر — پھر جا گھسا اونکے بتون مین

[illegible] تَأْكُلُونَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنطِقُونَ ۝ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ

[illegible] — تمکو کیا ہے کہ نہین بولتے — پھر گھسا اونپر — مارتا داہنے ہاتھ سے

فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ

وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ۝ فَاَرَادُوْا بِهٖ

اور جو تم بناتے ہو — بولے چنو اوسکے واسطے ایک چنائی پھر ڈالو اوسکو آگ کے ڈھیر مین

كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ

برا داؤ — پھر ہم نے ڈالا انھین کو نیچے

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہی کہ جب ابراہیم علیہ السلام کی قوم جو نجوم و بتونکو پوجتے تھے اپنی عید کو اسطی شہر کی باہر نکلنا چاہا تو اونھون نے ابراہیم علیہ السلام کو ساتھ لیجانا چاہا تو ابراہیم علیہ السلام چت لیٹ گئے اور آسمان کی جانب دیکھنا شروع کیا۔ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ پس نجوم مین ایک نظر کی نگاہ کی فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ پس کہا کہ مین بیمار ہون ف جب قوم نے یہ کلمہ سنا تو اونکو چھوڑ دیا۔ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ پس ابراہیم کو چھوڑ کر پیٹھ پھیر کر چلدیے جب چلے گئے تو اونکے اصنام و بتون کو توڑ دیا۔ رواہ ابن ابی حاتم (مترجم) کہتا ہے کہ شاید یہ لوگ شام سے نکل جاتے ہون جب تارے نکلتے ہین یا کچھ رات رہے جاتے ہون جب تارے باقی ہوتے ہون اور بعض علما نے تاویل کی کہ نجوم سے مراد علم نجوم یا اوسکی کتابین ہین تو گویا اوتھونے قوم کی نجومی کتابون میں نظر کرکے یہ جملہ کہا اور خلیل و مبرد کہتے ہین کہ عرب اپنی زبان مین بولتے ہین۔ نَظَرَ فِي النُّجُوْمِ۔ اوسنے نجوم مین نگاہ ڈالی جب کوئی شخص کام کی تدبیر مین مستغرق ہوجاتا ہے (مترجم) کہتا ہے کہ اس صورت مین معنی یہ ہونگے کہ ابراہیم علیہ السلام کچھ دیر مراقبہ مین مستغرق ہوے جس سے خون کی آمد و رفت بلکہ سانس کی آمد و رفت مین سکوت و تغیر ہوتا ہے اور اسی شغف کی وجہ سے چہرہ پر مردنی چھا جاتی ہے اور یہ امر اگرچہ دنیاوی جہالت کیواسطے سقم و بیماری ہے مگر فی الحقیقت روح کے واسطے کمال ہے اسیواسطے جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مین سقیم ہون یعنے بیمار ہون تو ان لوگون نے کچھ جھگڑا نہین کیا فوراً چلے گئے کیونکہ اونکے چہرہ سے اوسوقت ایسے آثار ظاہر تھے جیسے بیمار کے چہرہ پر ہوتے ہین اور حضرت ابراہیم نے اونکی اعتقاد کی موافق بھی کہا کیونکہ وہ لوگ اوسکو سقیم شمار کرتے ہین اور حقیقت بھی سچ فرمایا کیونکہ جبتک مرتبہ کمال نبوت کو نہ پہونچے تب تک سقیم ہے اور اسکی توضیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے معرفت کیواسطے چار درجات رکھے ہین اوّل نبوت دوم صدیقیت سوم شہادت چہارم صلاحیت اور ہر ایک درجہ کیواسطے ایک مقدار معرفت معلوم ہے کہ صلاحیت کا انتہا مرتبہ جب پہونچے تو وہ شہادت کی حد مین نہ ہوگا بلکہ اوسکے بعد شہادت کا مرتبہ شروع ہے جیسے شہادت کا انتہا مرتبہ پہونچے بعد صدیقیت کا ابتدا مرتبہ ہے اور اسیطرح انتہا صدیقیت کے بعد نبوت کے مراتب شروع ہوتے ہین لیکن اللہ عز و جل نے ہر ایک درجہ کے واسطے خاص کئے ہین کہ وہ اپنی ہی درجہ مین کمال حاصل کرتے ہین اور یہ امر اونکا اختیاری نہین ہے بقولہ تعالیٰ۔ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ تو یہ مقدار ایمان کا بیان ہے کیونکہ یہ فعل پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار مین ہے اور بندہ تو صرف اوسکا محل ہے پس اگر بندہ کو دل مین اوسقدر عطا فرمائی جو درجہ صلاحیت کے واسطے ہے تو وہ اسی درجہ کے موافق اعمال کریگا کیونکہ جو مقدار معرفت قلبی کی ہوتی ہے اوسکے لائق اعمال کا [illegible] ہے حتی کہ ولی کی دو رکعت تمازے صدیق کی دو رکعت کرور گونہ زائد ہے جیسے صدیق کی دو رکعت سے نبی کی دو رکعت کرور گونہ زائد ہے کیونکہ [illegible] ہوتا ہے پھر ہر درجہ مین جو لوگ علم الٰہی مین معلوم ہین ہر فرد کا علیحدہ درجہ ہے کہ وہ اپنے درجہ کو ابتداے انتہا تک [illegible]

نبوات — صدیقیت — شہادت — صلاح

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ

ہے پھر وہ ابتدا سے انتہا تک طے کرکے انتقال کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر فرد بشر کے لئے مقدار اپنی اختیار سے مقرر فرمائی [illegible] علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ پر پہونچ جاویں بلکہ تمام جہان کے افضل ہیں لیکن باہم ان میں مراتب ہیں بقولہ تعالیٰ تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض الآیۃ اور وہ ایسے نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیسے فرمایا کہ یہ فضیلت ہم نے دی ہے ۔ نہ آنکہ وہ لوگ اپنے اعمال سے خود بخود افضل ہوگئے ہیں اور قولہ تعالیٰ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ ۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جہاں وہ رسالت رکھتا ہے ۔ مہ ۔ تو یہ امر اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے کہ رسول کون ہوگا ۔ پس کسی فرد بشر کی مجال نہیں ہے کہ وہ رسالت کیواسطے لایق ہو جاوے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم ازل سے ہر فرد پیغمبر کو مع اوسکی درجہ کے مقرر کیا اور جب پیدا کیا تو وہ نبوت میں بھی اپنے درجہ پر ظاہر ہوا اور اسنے اپنی عمر میں ابتدا سے انتہا تک ترقی کی پس جبتک ابتدا میں ہے تب تک سقیم ہے پس واضح ہو کہ زبان عرب میں صیغۂ اسم فاعل فی الحال و آیندہ دونوں کے واسطے بولا جاتا ہے ۔ مثلاً چند یاروں نے باہم جہاد کرنے میں مشورہ کیا اور بعض نے کچھ عذر کیا تو دوسرے نے کہا کہ ۔ لا انی الا مجاہد ۔ یعنی میں تو اپنے آپکو یہی دیکھتا ہوں کہ مجاہد ہوں یعنے میری رائے یہی ہے کہ میں جہاد کو جاؤنگا حالانکہ بالفعل اوسنے اپنے آپکو مجاہد کہا اور جیسے حضرت زبیر ابن العوام رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے روز صبح کو سوار ہوتے وقت اپنے بیٹے کو بلایا اور کہا کہ اے پسر میں تو اپنے آپکو آج شہید دیکھتا ہوں ۔ کما فی الصحیح البخاری ۔ تو اسی طرح بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول صحیح ہے کہ نجوم میں دیکھکر فرمایا کہ میں سقیم ہوں یعنی مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ میں بیمار پڑونگا اگرچہ قوم کے احمق یہ سمجھے کہ یہ بالفعل بیمار ہے ۔ **سفیان الثوری** ۔ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ انکے ملک بابل میں طاعون کی بیماری آیا کرتی تھی تو جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں سقیم ہوں تو وہ لوگ سمجھے کہ طاعون سے بیمار ہیں حالانکہ یہ لوگ جو دنیا کی زندگی پر مرتے ہیں طاعون سے بہت ڈرتے ہیں پس فوراً وہ لوگ منہ پھیر کر بھاگے کیونکہ ان لوگوں کا زعم باطل یہ تھا کہ طاعون کا مرض متعدی ہوتا ہے اور **عوفی** رضی اللہ عنہ نے ابن عباس سے بھی یہی روایت کی کہ وہ لوگ طاعون کے خوف سے انکو چھوڑکر چلدیے ۔ **شیخ ابن کثیر** نے لکھا کہ بعض علما نے کہا کہ آیندہ ہر شخص کو موت آنیوالی ہے ۔ تو اس لحاظ سے کہا کہ میں سقیم ہوں یعنے مجھے موت آنے والی ہے اور بعض نے کہا کہ قوم کی بت پرستی کے وجہ سے اپنے آپ کو سقیم کہا ۔ **مترجم** کہتا ہے کہ میں نے اوپر کے کلام میں اسکی ٹھیک تاویل بیان کردی کہ جو ازراہ حقیقت کے اور ازراہ ظاہر کے دونوں طرح ٹھیک ہے ہاں البتہ توریہ ہے یعنے اپنے مراد کے موافق صحیح کلام بولنا جسکو مخاطب اپنی جہالت سے دوسرے معنے پر لیجاوے اور متکلم کا یہی قصد تھا یعنے وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ مخاطب احمق یوں ہی سمجھے تو یہ درحقیقت کذب نہیں ہوتا ہے اور اسکی توجیہ یہ ہے کہ اگر زید سے کسیکا حق متعلق ہو تو اوسکو جائز نہیں ہے کہ ایسا کلام بولے جس سے دوسرے کو غلط شبہ ہو کیونکہ یہ اوسکی حق تلفی ہوگی اگر کسی شخص کا کچھ حق زید سے متعلق نہیں ہے مگر وہ زید سے کسی بات کا مطالبہ کرتا ہے تو زید کو اختیار ہے کہ ایسا فقرہ بولے جس سے اوسکو ملال بھی نہ ہو اور یہ بھی اوسکی مطالبہ سے چھوٹ جاوے اور کذب بھی نہ ہو مثلاً ایک شخص زید کے یہاں ایسے وقت ملاقات کو آیا کہ وہ ضروری کام میں مشغول ہے یا تکیہ پر سر رکھے ہوئے کتاب دیکھتا ہے اور آنے والے کی ملاقات سے بیفائدہ تضییع اوقات جانتا ہے پس اوسنے اپنے خادم سے کہدیا کہ اوس سے یوں کہدے کہ زید نے ابھی تکیہ پر سر رکھا ہے تو یہ امر حقیقت صحیح ہے مگر مخاطب یہ سمجھا کہ وہ ابھی سو گیا ہے یا اوسنے خادم سے کہا کہ تم زید کو مسجد میں تلاش کرو تو یہ امر صحیح ہے کہ اگر وہ ملاقات کرنا چاہے تو نماز کے وقت مسجد میں ملاقات کرے لیکن مخاطب یہ سمجھا کہ شاید اسوقت کہیں باہر گئے ہیں کہ نماز کے وقت مسجد میں ملینگے پس ایسے معاریض و توریات میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم کے تینوں کلمات میں سے جو کلمہ ہے وہ ایسا ہی ہے کہ اونھوں نے اللہ تعالیٰ کی دین سے بدی کو دور کیا چنانچہ کافروں سے کہا کہ میں سقیم ہوں اور کہا کہ اونکے بڑے بت نے ایسا کیا ہے اور جب بادشاہ ظالم نے اونکی زوجہ کو گرفتار کرنا چاہا تو کہا کہ یہ میری بہن ہے (رواہ **ابن ابی حاتم** باسناد حسن) اور واضح ہو کہ توریہ کی صورت میں جو کچھ مخاطب نے سمجھا اوس راہ سے تو کذب ہو سکتا ہے اور جو خود متکلم نے قصد کیا وہ صحیح ہے اسواسطے حدیث **ابو ہریرہ** رضی اللہ عنہ میں آیا کہ ابراہیم علیہ السلام نے کبھی کوئی کلمہ جھوٹ نہیں کہا سوائے تین کلمات کے جنمیں سے دو کلمے تو دین الٰہی

Marfat.com

عزوجل کے بارہ مین تھے ایک یہ کہ مین سقیم ہون اور دوم یہ کہ انکے بڑے بت نے ایسا کیا اور سوم یہ کہ [illegible]
تو واضح ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کذب حقیقی مراد نہین لیا بلکہ ایسا کلمہ جسکو ظاہر [illegible]
ہو اگرچہ مخاطب بھی اسکو سمجھ جاوے کہ اسطرح نہین ہے جیسے کسی چالاک شاطر کی نسبت کہتے ہین کہ [illegible]
کے تارے توڑتا ہے۔ پس سب جانتے ہین کہ یہ حقیقت مین مراد نہین ہے مگر لفظ مین خلاف واقع ہے اسیطرح ابراہیم علیہ السلام [illegible]
بت توڑ دیے تو اونسے کہا کہ اون کے بڑے بت نے ایسا کیا ہے پس تم انسے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہون [illegible]
کہ ہمکو کھسیانے کے واسطے اسطرح کہتے ہین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بھی یہی غرض تھی۔ تم لوگ کیا انکے آگے [illegible]
کی بھی قدرت نہین ہے اور نہ سنتے ہین نہ بولتے ہین یہ تو محض پتھر ہین۔ الحاصل جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مین سقیم ہون تو وہ لوگ انکو تنہا چھوڑ کر [illegible]
منانے کے لئے باہر چلے گئے روایت ہے کہ سال نوروز مین عورتین و مرد بتون کے آگے کھانا پکا کر رکھ جاتے تھے اور تمام عورتین و مرد شہر سے [illegible]
ایک رات و دن باہر رہتے اور وہان جانورونکی طرح تمام فواحش کو عمل مین لاتے تھے اور باہم کچھ امتیاز نہ تھی جیسے مجوسیون مین زمانہ دراز تک [illegible]
جاری رہی کہ انمین کوئی لڑکی کواری نہین ملتی تھی۔ پھر جب یہ لوگ چلے گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام شہر مین تنہا رہے سوائے بعضے بوڑھے اپاہج [illegible]
جنکو جانے کی طاقت نہ تھی۔ فَرَاغَ اِلٰٓی اٰلِهَتِهِمْ ۔ پس ابراہیم علیہ السلام انکے بتونکی طرف چلے ف سُدّی
نے کہا یعنے گئے۔ ابو مالک نے کہا یعنے بتون کے پاس آئے۔ کلبی نے کہا یعنے اونکی جانب توجہ کی۔ یہ سب معنی باہم متقارب ہین۔
شیخ ابن کثیر نے کہا یعنے خفیہ تیزی کے ساتھ بتون پر آئے تھے۔ روایت ہے کہ بہتر بت تھے جو پتھر و لکڑی و رانگ و لوہے
و تانبے و چاندی و سونے وغیرہ سے بنے ہوئے تھے اور ایک انمین سے بہت بڑا بت تھا وہ جواہرات سے جڑاؤ تھا اور بتخانہ بہت آراستہ تھا اور بت پرست
قوم اونکے آگے حلوا پکا کر رکھ گئے تھے تاکہ یہ لوگ انمین برکت دیدین اور جب لوٹ آوین تو اس متبرک کھانے کو اپنے اپنے گھر لیجاوین اور سال بھر
مال و دولت کی برکت سے مالا مال ہون۔ ابراہیم علیہ السلام نے یہ دیکھکر بتون سے تمسخر کیا۔ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۔ پس کہا کہ تم کھاتے
کیون نہین ہو ف جیسے کفار فجار اپنے جہالت کے اعتقاد مین انکی سامنے رکھ گئے تھے کہ یہ لوگ کھالین تو جھوٹا ہمارے واسطے متبرک ہو جاوے
اور سمجھتے تھے کہ وہ لوگ اس مین سے لباب کھاتے ہین اور برکت دیدیتے ہین تو یہ طعام ظاہر مین کچھ کم نہین ہوتا ہے بلکہ نظر مین کچھ زیادہ
آنے لگتا ہے مترجم کہتا ہے کہ غیر محسوس پر ایمان لائے تو ایسی حماقات کے ساتھ کہ محض بے سر و پا خیال ہے۔ اور واضح ہو کہ [illegible]
ان کافرونکی نظر بندی ہو جاتی ہے کہ اونکو ظاہر نظر مین وہ طعام دونا نظر آتا ہے اسواسطے کہ جب وہ تمام شیطان کے مطیع ہوگئے اور جب اللہ تعالٰی
غضب بد نازل ہو تو شیطان انپر مسلط کردیا گیا کہ اونکی تمادی و طغیانی کے واسطے اسطرف بھی متصرف ہوا اور انکی آنکھون پر نظر بندی [illegible]
حقیقت بھی انکو طعام مین کثرت نظر آتی تو بھی اونکو شیطانی نظر بندی خیال کرنی چاہئے تھی برخلاف اسکے یہ لوگ کفر کی جہالت [illegible]
کہ جب طعام اسی حالت مین رکھا ہے تب بھی اپنے زعم باطل مین جانتے ہین کہ ان بتون نے لب لباب چکھا اور [illegible]
نظر آتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہلے تو تمسخر کیا کہ توحید الٰہی عزوجل مین بشاشت ہو اور شیطان خوار ہو [illegible]
ہو۔ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۔ نہین کیا ہے کہ تم بولتے نہین ہو ف تمہارے [illegible]
واسطے آل اولاد و مال متاع کا حکم کرتے ہو۔ اب میرے سامنے تمہارے پتھرائی آنکھین کھلی ہین نہ منہ سے بولتے [illegible]
تعالٰی نے غلبہ کیا۔ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًۢا بِالْيَمِيْنِ ۔ پھر اونپر جھکے مارتے ہوے [illegible]

Marfat.com

اوسکے کاندھے پر رکھدیا تاکہ اس طریقے سے انکو غور کا موقع دین جب کفار فجار شام کو آئے ... دیکھے ... پڑے ہین اور اونکی حالت خراب ہے تو آپس مین گفتگو کرنے لگے کہ یہ کسنے تمہارے معبودون کا ... کسی نے بتلایا کہ ہمنے اس جوان کو جسکا نام ابراہیم ہے بدگوئی کرتے سنا تھا۔ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ابراہیم کی طرف چلے تیز بان کرتے ہوئے ف یعنے غصہ مین تیزی کیساتھ ابراہیم علیہ السلام کی طرف دوڑے اور کہا کہ اے جوان تونے ... کا یہ حال کیا ہے اور تونے ہمارے معبودونکو خوار وخراب کیا ہے۔ حضرت ابراہیم نے اونکو نصیحت کرنے کے لئے اور اونکی جہالت ... کے لئے کہا۔ بل فعلہ کبیرہم ہذا فاسئلوہم ان کانوا ینطقون۔ بلکہ انہین سے جو سب سے بڑا ہے اسنے یہ کیا ہے پس تم انسے دریافت کرو اگر ... بولتے ہون یہ جواب سنکر بہت شرمندہ ہوکر سرنگون ہوا اور جی مین سوچ گئے کہ دانعی یہ سچ کہتا ہے کہ ہم ان پتھرون کو اپنا معبود بنا دین کہ انہین کوئی ... اور نہ کچھ طاقت ہے۔ حضرت ابراہیم نے موقع پاکر اونکو مزید نصیحت فرمائی۔ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۔ کہا کہ بھلا تم ایسی چیز کی عبادت کرتے ہو جسکو خود تراش وکندہ کرکے بناتے ہو۔ ف پھر تمہارے ہاتھ کی بنائی چیز کیونکر تمہارا خالق ہو جاویگی اور کیونکر اعتقاد کرتے ہو کہ اسنے تمکو پیدا کیا ہے بلکہ اپنے خالق عزوجل کو پہچانو اور اونکو چھوڑ دو اور اپنے ہاتھون توڑ دو۔ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ تعالیٰ نے تمکو پیدا کیا اور جو کہ تم کرتے ہو ف یعنے تمہارا خالق اللہ تعالیٰ ہے اسنے تمکو پیدا کیا ہے اور جو کچھ تمہارے افعال ... ہین وہ بھی سب اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے ہوتے ہین۔ اور یہ بات خود ظاہر ہے کیونکہ آدمی جبکہ مخلوق ہے تو آدمی کے ہاتھ سے جو برتن مکان وتخت وغیرہ مخلوق ہو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے کیونکہ یہ بات غیر ممکن ہے کہ مخلوق کبھی خالق ہو جاوے تو جسنے آدمی کو مخلوق کیا تو جو چیز آدمی کے واسطے سے پیدا ہوے اوسکو بھی اللہ تعالیٰ نے مخلوق کیا۔ اور واضح ہو کہ یہان مقام امتحان ہے کہ بہت سے مخلوقات جو اس حواس جہالت سے غور کرتے ہین وہ سمجھتے ہین کہ ہم خود اپنے امور کے پیدا کرنے والے مختار ہین اور یہ امر انکی جہالت وغفلت مین شمار ہے کہ درحقیقت اونھون نے اپنے خالق عزوجل کو نہین پہچانا اور یہ آیت صریح ہے کہ آدمی واوسکے عمل اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر صانع واوسکی صنعت کو پیدا فرماتا ہے (رواہ البخاری فی خلق الافعال) پس معلوم ہوا کہ یہ لوگ مع اونکے حرکات واونکے بتون وغیرہ معمولات کے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات ہین یہان کافرون پر ملامت پوری ہوگئی اور یہ لوگ شرمندہ بھی ہوے لیکن اونکی بدبختی وکفر از لی ... زور کیا اور اتنی سمجھ کے بعد پھر اوندھے گرے اور کہنے لگے کہ تم جانتے ہو کہ یہ نہین بولتے ہین اور ہم اپنے باپ دادا ... ہی پاتے ہین اور ہم تو انہی عبادت پر جمے رہینگے۔ پس آپسمین آواز دی کہ لوگو اپنے معبودون کی مددگاری پر آمادہ ہو جاؤ پس سب نے نمرود سے استغاثہ کیا اور تمام شہر ... مع آزر والد ابراہیم کے دشمنی کرنے لگے اور سبھون نے تجویز کی کہ ابراہیم ہمکو اپنے معبود کے عذاب جہنم سے ڈراتا ہے پس تم بھی اپنے معبود کی طرف جہنم بناکر ابراہیم کو اپنے معبودونکا زور دکھلاؤ۔ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا ۔ کہنے لگے کہ ابراہیم کے لئے ایک عمارت بناؤ ... اس مکان وسیع وبلند مین لکڑیون کے انبار جمع کرو اور بہت سخت آگ لگاؤ تاکہ ابراہیم علیہ السلام کو معلوم ہو کہ ہمارے معبودونکی جہنم ... فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ۔ پھر ابراہیم کو جحیم مین ڈالو۔ ف پس ان بدبختون نے جو شیطان کے چیلے ہوکر سخت احمق ہوگئے تھے ایک ... مکان مین بڑا انبار جمع کیا اور آگ عظیم ہوگئی کہ اوسکے اوپر سے پرند نہین جاتا اور گرد ونواح کوئی جانور نہین آسکتا تھا۔ آخر اس شکل سے ... ہوکر گوپھن کے ذریعے سے ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالا۔ اسوقت تک اللہ تعالیٰ نے اونکو موقع امتحان مین رکھا اور یہی بہت سخت ودشوار ... صبری ... امتحان ہوتی ہے اور کسقدر رحمت عظیم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سرفراز فرمایا کہ اندازہ نہین ہو سکتا۔ پھر

Marfat.com

ادھر کافر دنکی گو ہمن سی نکلتے ہین کہ اودھر امتحان موقوف ہوا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و نصرت [illegible]
حکم دیا کہ تو حضرت ابراہیم پر ٹھنڈک و خوشگوار سلامتی ہو جا۔ پس وہ گلزار پر بہار سے بہتر ہو گیا [illegible]
جس سے حضرت ابراہیم کی عزت بھی ظاہر ہے ورنہ کافر دنکی مجال نہ تھی اگ مین پھینکین اور فرشتہ درمیان ہی سے [illegible]
وغیرہ کو قدرت عظیمہ کا نمونہ دکھلانا منظور تھا تاکہ نمرود عاجز ضعیف خبیث کو کچھ عذر باقی نہ رہے اور وہ غذاب ہلاکت [illegible]
نے برہنہ کر کے ڈالا تھا اور اللہ تعالیٰ نے وہان اونکو حلہ جنت کا لباس دیا۔ پھر ایک مدت تک وہ انبار [illegible] جلتا رہا آخر جب وہ آتش [illegible]
او دھنوان جاتا رہا اور کچھ انبار راکھ ہوا اور گھٹا تو ایک روز نمرود مردود اپنے بالاخانہ آیا کہ اوس آگ کے انبار کا ملاحظہ کرے [illegible]
بڑے بڑے انگارون کا منظر دکھلائی دیا اور درمیان مین کیا دیکھتا ہے کہ تخت پر ایک آدمی کھڑا ہے اوسنے عجب [illegible]
پھر غور کرتا رہا اور اسکو اضطراب و تحیر تھا آخر اسنے دیکھا کہ وہ آدمی تخت مذکور پر نماز پڑھتا ہے [illegible]
کیا تو سمجھونگی بالاتفاق کہا کہ بیشک وہی نظر آتا ہے جسنے بتون کو توڑ دیا آخر وہ ایک [illegible]
تخت پر نماز پڑھتے ہین یہ دیکھ کر قریب تھا کہ اس کی [illegible] نمرود مردود اپنے بالاخانہ سے غش [illegible]
تیری نمرودی کا خیال [illegible] ہے اور ایسی حرکت سے انکے خیال مین خلل واقع ہو کر معاملہ برعکس ہو جاویگا اور لوگ ابراہیم کے تابع ہو جاوینگے [illegible]
ہوا اور آخر اسپر حکاچال پھیلا کر عوام پر ظاہر کیا کہ گویا نمرود کو پیشتر سے یہ بات معلوم تھی کہ مقابلہ مین فتح نہین ہوئی اور اپنے عوام کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ
کو پکار کر اسے ابراہیم تم نکلو اور آیندہ مین مقابلہ کے واسطے دوسری تدبیر کرونگا۔ جب حضرت ابراہیم باہر نکل آئے تو بہت لوگ دل مین مومن ہو گئے لیکن بہتون کو نمرود کا
کہ سے اسقدر تعجب نہین ہوا اور نمرود نے علانیہ کہنا شروع کیا کہ ایک مینار بلند بناؤ تاکہ مین ابراہیم کے معبود سے مقابلہ کرون ولیکن ولیس بہت خوف ناک [illegible]
تھا۔ روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ مین تمھارے معبود کے واسطے چار ہزار گایون کی قربانی کرنا چاہتا ہون کیونکہ وہ بیشک [illegible]
بادشاہ ہے ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ جب تک تو ایمان نہ لاوے اللہ تعالیٰ تجھسے کچھ قبول نہین کریگا۔ لیکن وہ خاموش رہا اور اس بات مین متحیر تھا اور حضرت
علیہ السلام سے خوفناک رہتا تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ پھر
کافرون نے ابراہیم کے ساتھ مکر چاہا تو ہم نے اونکو نیچا کر دیا ف انکی تمام دوڑ دھوپ انھین کے حق مین وبال ہوئی اور ابراہیم علیہ السلام کے واسطے
ہو گئی اور انھون نے تکلیف دینی چاہی تو ابراہیم علیہ السلام کو راحت پہونچی اور نمرود نے اپنے منھ کی کھائی اور بہت شرمندہ ہوا لیکن [illegible]
مین بچا اسکو بنا رہا تو تاکہ مالک آسمان سے مقابلہ کرے اور اسکی غرض ظاہر ہے کہ صدہا برس تک ایسا مینار تیار ہوا اور وہ بھی [illegible] اللہ تعالیٰ
ابراہیم علیہ السلام کو اس ملک سے ہجرت دیکر زمین متبرک شام کے مقام فلسطین مین لایا اور نمرود کا مینار انھین لوگون پر گرا کر تہ و بالا کر دیا اور نمرود [illegible]
لیکن پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہجرت کا حکم دیا کیونکہ وہ قوم بدبخت جسکے درمیان سے اسکا نبی نکل جاوے بخلاف انکے مومنون کے پہلے [illegible]

وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ○ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ

اور بولا مین جاتا ہون — اپنے رب کی طرف — وہ مجھکو راہ دیگا — اے رب بخش مجھکو [illegible]

بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ○ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ [illegible]

دی ہم نے اوسکو ایک لڑکے کی جو ہوگا تحمل والا — پھر جب پہونچا اوسکے ساتھ دوڑنے کو — کہا اے بیٹے [illegible]

إِنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا [illegible]

ذبح کرتا ہون — پھر دیکھ تو کیا دیکھتا ہے — بولا اے باپ

Marfat.com

...بِرِينَ ۝ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ

پھر جب وہ دونوں نے حکم مانا اور پچھاڑا اوسکو ماتھے کے بل

وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ

کہ اے ابراہیم تو نے سچ کر دکھایا خواب ہم یون دیتے ہیں

نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ۝ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ

بیشک یہی ہے صریح جانچنا اور اوسکا بدلا دیا ہم نے ایک جانور ذبح کو

عَظِيمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝ كَذَٰلِكَ

اوس پر پچھلے خلق مین کہ سلام ہے ابراہیم ہم یون ہی

نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ

وہ ہے ہمارے بندون ایمان دار مین اور خوشخبری دی ہمنے اسحاق کی

نَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ ۚ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا

نبی ہوگا نیک بختون مین اور برکت دی ہم نے اوس پر اور اسحاق پر اور دونون کی اولاد مین

مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِنَفْسِهِ مُبِينٌ ۝

نیکی والے ہین اور بدکار بھی ہین اپنے حق مین صریح

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اونکی قوم بدکار پر نصرت دی اور قوم بدکار نے یہ معجزات عظیمہ دیکھے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت عظیمہ معاینہ کرلی پھر بھی وہ لوگ کفر پر اڑے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو بہت رحم دل وحلیم تھے آگاہ فرمایا کہ تمھاری قوم بدکار ہرگز ایمان نہین لاویگی اور حکم دیا کہ تم وہان سے ہجرت کرجاؤ پس اوسوقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر کو بہت نرمی سے بار بار خطاب کیا کہ اے باپ تم میرے ساتھ چلو مین تم کو ٹھیک راہ لیجاؤنگا اور تم شیطان کی عبادت نکرو اور مانند اسکے بہت سمجھایا مگر اس بدبخت نے کچھ نہ مانا بلکہ کہا کہ تو مجھے مدت دراز تک چھوڑ دے اگر تو باز نہ آویگا تو مین تجھے پتھرون سے ماروںگا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے نکلا کہ مین عنقریب تیرے واسطے اپنے رب عزوجل سے مغفرت مانگونگا کیونکہ وہ مجھپر نہایت مہربان ہے چنانچہ بعد زمانہ دراز کے جب خانہ کعبہ بنایا تو منجملہ دعاؤنکے اپنے والدین کی مغفرت کیواسطے بھی دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اسکا وعدہ ادا کردیا کما قال تعالیٰ۔ وما کان استغفار ابراہیم لابیہ الا عن موعدۃ وعدھا ایاہ۔ یعنے ابراہیم کا اپنے باپ کیواسطے استغفار کرنا ایک وعدہ کی وجہ سے تھا جو اونھون نے اپنے باپ کو وعدہ دیا تھا۔ صہ۔ یعنے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ پورا کردیا پھر اسکے بعد حق فرمائی کہ تیرا باپ ازلی کافر ہے وہ مرگیا قال تعالیٰ فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرأ منہ ان ابراہیم لاواہ حلیم جب ابراہیم کو کھلا کہ اوسکا باپ عدو اللہ ہے تو وہ اپنے باپ سے بری وبیزار ہوگیا۔ صہ۔ بالجملہ ابراہیم علیہ السلام کا باپ بجائے شفقت وترحم کے اونکے ساتھ دشمنی کرنے لگا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت کا اعلان کیا۔ وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۔ اور کہا کہ مین اپنے رب عزوجل کیجانب جانیوالا ہون وہ عنقریب راہ دیگا۔ بعض نے کہا یعنے امر دین میں مجھے ہدایت فرمائیگا اور بعض نے کہا بلکہ یہ عام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اونکو کامل ہدایت فرمائی تھی اور اب یعنی یہ کہ مین اپنے رب عزوجل کیطرف جاتا ہون کیونکہ ہجرت کوئی سبیل اللہ ہے جیسے جہاد وغیرہ عبادات فی سبیل اللہ ہوتے ہین

Marfat.com

لہذا فرمایا کہ میں اپنے رب عزوجل کی راہ جاتا ہوں پس وہ مجھکو کمال دینی میں اور مقام سکونت میں [illegible]
سارہ رضی اللہ عنہا نے جو اونکی چچا زاد بہن تھیں اور حضرت لوط علیہ السلام جو انکے بھتیجے تھے ساتھ دیا چنانچہ لوط [illegible]
کیجانب ہجرت کرنے والا ہوں۔ پھر ابراہیم علیہ السلام روانہ ہوکر چلتے چلتے مصر پہونچے اور وہاں ایک شخص بڑا ظالم بادشاہ [illegible]
حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو چھینی مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوسکے آدمیوں سے کہدیا کہ یہ میری بہن ہے اور خود نماز پڑھنے لگے اور سارہ [illegible]
الٰہی پر صبر کرو کہ وہ اپنے بندوں پر مہربان ہے اور اپنی اس واسطے اوس کہا کہ یہ میری بہن ہے کہ اس ملک میں سوا میرے اور تیرے کوئی ایمان والا [illegible]
حضرت سارہ رضی اللہ عنہا جب اوس کافر کے یہاں گئیں تو وہ ایسے سخت عذاب میں مبتلا ہوا کہ اوسکے ہاتھ پاؤں اینٹھ گئے اور زمین پر [illegible]
بار قریب تھا کہ اوسکی جان نکل جاوے پھر اس نے اشارہ کیا کہ تم اس بلا سے مجھکو بچاؤ میں ہرگز تمہاری طرف بدنگاہ نہیں کرونگا اور اپنا وعدہ پورا کرونگا [illegible]
اوسکی جان بچی تو اوس نے وعدہ پورا کیا اور اسیطرح ہاجرہ کو بھی ظلم سے گرفتار کیا تھا اور جب ہاجرہ کے قریب جاتا تھا تو عنین ہو جاتا تھا۔ پس اوس نے لوگوں کو بلا کر
[illegible] تم ایک جنیہ یا ساحرہ پکڑ لائے ہو اوسکو یہاں سے نکالو اور ہاجرہ کو بھی لاکر اسکو دیدو اور ان سب سے کہدو کہ ہمارے ملک سے نکل جاویں پھر حضرت ابراہیم
وہاں سے لوٹ کر ملک شام میں فلسطین کے قریب اوترے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کوئی اولاد نہ تھی اونہوں نے دعا کی کہ۔ رَبِّ هَبْ لِي
مِنَ الصّٰلِحِينَ ۔ اے رب مجھے صالحین میں سے ایک ہبہ فرما ف یعنے کوئی فرزند صالح عطا کر۔ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ
حَلِيمٍ ۔ پس ہم نے اوسکو ایک طفل حلیم کی بشارت دی ف اس میں وہ اشارہ ہے کہ وہ لڑکا جیتا رہیگا یہانتک کہ حلم کے مرتبہ کو پہونچے
روایت ہے کہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو خود اس امر کا خیال پیدا ہوا کہ مجھسے ابراہیم علیہ السلام کی کوئی اولاد نہیں ہوتی ہے پس اونسے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں ہاجرہ کو
تمکو ہبہ کردوں لیکن جب ہبہ کر دیا تو اوسکے بعد رشک پیدا ہوا۔ یہود وغیرہ توریت سے روایت کرتے اور اہل اسلام بھی اس روایت کو ذکر کیا ہے کہ ہاجرہ
بوجہ سختی سارہ کے بھاگنا چاہا تو فرشتہ نے آدمی کی صورت میں ہوکر ہاجرہ کو بشارت دی کہ تم مت جاؤ کہ اللہ تعالیٰ تمکو ایسا لڑکا عطا کرنیوالا ہے جو بہت [illegible]
قبیلہ کا باپ ہوگا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی بشارت دی گئی چنانچہ اسمعیل علیہ السلام پیدا ہوے تب حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو بہت زیادہ رشک
اور چونکہ اونھوں نے اللہ تعالیٰ کیواسطے اپنے ماں باپ و خویش و اقارب و مال و وطن چھوڑا تھا تو اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اسکو رنج ہو اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کے
بھی اپنی برکت پوری کرنی چاہی پس ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ عرب میں میرا ایک بیت ہے تم وہاں لیجاکر ان دونوں کو بساؤ پس ابراہیم علیہ السلام نے
رضی اللہ عنہا کو مع اسمعیل علیہ السلام کے جو اسوقت دودھ پیتے بچے تھے بحکم الٰہی عزوجل لاکر خانہ کعبہ کے پاس بیابان جنگل میں چھوڑا اور ایک مشکیزہ پانی [illegible]
ہمراہ رکھ دیے اور اوسوقت خانہ کعبہ کا کچھ نشان نظر نہیں آتا تھا سوا خفیف نشان کے اور وہ طوفان نوح علیہ السلام میں یا اور سیلاب آنیکے بالکل [illegible]
ہوگیا تھا۔ پھر جب ابراہیم علیہ السلام پیٹھ پھیر کر چلے اور شفقت سے دعائیں کرتے جاتے تھے تو ہاجرہ نے پکارا کہ تم یہاں ہمکو کس پر چھوڑے جاتے ہو
اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہاں۔ تو ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اب کچھ غم نہیں ہے تم جاؤ کہ [illegible]
نہیں ہونیکا جبکہ اسنے یہ حکم فرمایا ہے چنانچہ یہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے وہاں جبرئیل کو بھیجکر چاہ زمزم نکال دیا کہ روی زمین پر اوسکی مثل پانی نہیں ہے [illegible]
کی بجائے پیا جاوے تو وہ طعام کی کافی قوت دیتا ہے چنانچہ حدیث سے ثابت ہے اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ [illegible]
اور اس زمانہ میں مکہ بالکل آباد نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے قوم جرہم کو بھیجکر آباد کر دیا چنانچہ سابق میں یہ سب قصہ تفصیل کے ساتھ [illegible]
پھر اسمعیل علیہ السلام یہاں رہے اور بڑھے یہانتک کہ اونکی عمر تیرہ برس تک پہونچی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب [illegible]
فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ إِنِّي أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّي [illegible]

Marfat.com

[illegible] پیارے فرزند مین خواب دیکھتا ہون کہ مین تجھے ذبح کرتا ہون ف سعی کی حد سے یہ مراد کہ اتنی عمر ہوگئی
[illegible] ساتھ [illegible] نے کہا کہ دوڑ سکتا تھا یہ قول دونون باہم قریب قریب ہین بعض نے کہا کہ سعی کوشش پر بینے
[illegible] دنیا مین اپنے باپ کے [illegible] کرنا اعانت کرتا تھا **مترجم** - کہتا ہے کہ یہ تفسیر دنیاوی نظر پر مبنی تھے - حالانکہ ابراہیم داؤکی اولاد
[illegible] آخرت کے یہ نظر نہین تھی کہ فرزند داؤکی بعد دنیا مین مدد و کفایت کرے - مجاہد سے روایت ہے کہ مراد یہ کہ اتنی عمر ہوگئی کہ وہ ابراہیم کی سعی کے برابر
[illegible] ابن عباس [illegible] نے کہا کہ یہ معنی بطور مضمون مروی ہین لیبنے اعمال مین اپنے باپ کے سعی کے برابر پہونچا **مترجم** - کہتا ہے کہ مراد امور آخرت
سعی ہے اور **شیخ ابن کثیر** نے اسکو محاورہ قرار دیا ہے یعنے یہ کلام زبان عرب مین ایسا محاورہ ہے کہ جیسے اردو مین بولتے ہین کہ بڑھ چلا اور اپنے ہاتھ
[illegible] خوب تفسیر ہے اور لکھا کہ ابن عباس و مجاہد و عکرمہ و سعید بن جبیر و عطار خراسانی و زید بن اسلم وغیرہم
[illegible] کہا کہ اسکے یہ معنی ہین کہ وہ جوان ہو چلا اور ہاتھ پاؤن نکالے اور اپنے باپ کے مانند اعمال کی قوت حاصل ہوگئی - **شیخ** نے لکھا کہ ابراہیم علیہ السلام
[illegible] مین آتے اور اپنی ام اولاد یعنے ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور اپنے فرزند اسمٰعیل علیہ السلام کی خبر گیری لئے رہتے تھے **مترجم** - کہتا ہے
[illegible] قول معلوم ہوتا ہے بخلاف اسکے جو سابق مین بعض مقامات مین ذکر ہو چکا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام جب سے چھوڑ گئے صرف دو تین مرتبہ کے لئے یہ روایت بعید ہے
[illegible] اوقات آیا کرتے تھے اور اسکے امور مین غور پرداخت کرتے تھے - **شیخ ابن کثیر** نے کہا کہ یون بھی روایت کیا گیا ہے کہ وہ براق پر سوار کرکے بھیجے جاتے
تھے واللہ تعالیٰ اعلم **مترجم** - کہتا ہے کہ احادیث معراج مین سے بعض روایات مین اسکے تائید نکلتی ہے بلکہ صحیح کے حدیث مین ہے کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار ہونے لگے تو اسنے شوخی کی پس جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اے یہ کیا حالانکہ واللہ محمد سے افضل کوئی تجھپر سوار نہین ہوا ہے - یہ دلیل ہے
[illegible] سابق مین کبھی کچھ بندگان حق سوار ہوے ہین اور شاید یہ معنی ہون کہ تیری جنس براق مین تجھسے زیادہ خوش قسمت کوئی نہین کہ کسی براق پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] کوئی سوار نہین ہوا ہے واللہ تعالیٰ اعلم - بہرحال یہ ثبوت ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام مین براق کی سواری عطا ہوئی ہے اور چونکہ صحیحین وغیرہ کی حدیث سے
ثابت ہوتا ہے کہ بعض اوقات حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے اور صرف حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی زوجہ سے مثلاً یہ کہدیا کہ اپنے شوہر کو میرا سلام کہیو اور کہدیجیو کہ اپنی
چوکھٹ بدل دے یہ کہکر اوسیوقت روانہ ہوے - اس سے بھی نکلتا ہے کہ غالباً براق پر واپس ہوگئے واللہ تعالیٰ اعلم - بہرحال حضرت ابراہیم علیہ السلام
[illegible] تفقد فرماتے اور خصوص اس حالت مین کہ اللہ تعالیٰ نے انکی درخواست پر فرزند صالح دیا تھا اور خصوص جبکہ یہ فرزند مکرم فقط اکلوتا بیٹا تھا - اسلئے قت
[illegible] و شفقت - توریت و انجیل والے بھی اپنی کتابون سے نقل کرتے ہین کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر چھیاسی برس کی تھی کہ اوسوقت اسمٰعیل علیہ السلام
[illegible] اور جب ننانوے برس کی عمر ہوئی تو اسحاق پیدا ہوئے تو تیرہ برس کا فرق صحیح ہے اور اگر شروع چھیاسی - اور آخر ننانوے مین ولادت ہو تو پندرہ
برس فرق ہوجاویگا - یہود بنی اسرائیل اور نیز نصاریٰ بھی نقل کرتے ہین اور جو نسخہ توریت انکے پاس بابل سے ہے اس مین مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اونکو خواب مین حکم دیا
[illegible] وحید کو میرے نام پر قربانی کرو - پھر یہودیون اور نصرانیون نے کہا کہ بکر پہلا اصل و پہلا بچہ ہے اور وحید اکیلا اور اکلوتا اور عربی زبان مین بھی یہی معنی ہین اور عبرانی
[illegible] عربی مین بہت کم فرق ہے - پھر یہود و نصاریٰ نے یہ معنی لگائے کہ وہ اکیلا بچہ جو تیرے پاس رہتا ہے اوسکو قربانی کرا اور وہ اسحٰق علیہ السلام تھے **شیخ**
ابن کثیر نے لکھا کہ ان لوگون نے بیہودہ و بددیانتی سے یہ تحریف کی اور یہ بنی اسرائیل کا حسد ہے **مترجم** - کہتا ہے کہ یہ واقعی بددیانتی صریح ہے
[illegible] اسحاق علیہ السلام اول تو بکر نہین تھے اسواسطے کہ قبل اسحاق علیہ السلام کے اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہو چکے تھے اب وہ وحید یعنے اکیلے تو بھی نہین رہے
[illegible] ہے اگر کہا جاوے کہ اہل اسلام کی تاریخ مین بھی ایک جماعت صحابہ و تابعین سے نقل کیا گیا کہ اونھون نے کہا کہ جسکے ذبح کا خواب دیکھا تھا
[illegible] **شیخ ابن جریر** وغیرہ نے اسکو اختیار کیا ہے - جواب یہ ہے کہ **شیخ** جلال الدین و امام ابن کثیر رح وغیرہ جماعت نے تمہید سے لکھا

Marfat.com

کہ سلف کی روایات محض ضعیف اسانید ہیں اور بعض اگر قابل سماعت ہیں تو وہ محض بنی اسرائیل سے نقل ہیں [illegible]
صریح تحریف کی ہے تو اسکا کچھ اعتبار نہیں ہے اور صحیح تفسیر انکی روایات کے موافق حضرت اسمعیل [illegible]
کثیرؒ نے لکھا کہ قولہ تعالیٰ۔ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ یعنی حضرت اسمعیل علیہ السلام [illegible]
کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اول فرزند جو پیدا ہوا وہ اسمعیل ہیں۔ سوم بعض نے کہا کہ بشارت تو حضرت اسحق کے ساتھ آیت [illegible]
فبشرناها باسحٰق ومن وراء اسحٰق یعقوب۔ تو یہاں لفظ بشارت کو بھی اسی پر محمول کرنا چاہئے۔ مترجم کہتا ہے کہ یعقوب علیہ السلام [illegible]
کی بشارت اول تو بدون دعا واقع ہوئی تھی حتیٰ کہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے اس سے تعجب کیا تھا چنانچہ قولہ تعالیٰ۔ یا ویلتیٰ ءالد و انا عجوز [illegible]
کی تفسیر میں گذرا حیث قال تعالیٰ۔ اتعجبین من امر اللہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت الآیہ۔ اور دوم یہ کہ اسحق علیہ السلام کے ساتھ بشارت [illegible]
آیا کہ کسی اور کی ساتھ بشارت نہیں ہے ہاں اگر آیت میں کہیں یہ مذکور ہوتا کہ ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو جو کوئی فرزند دیا وہ وہی تھا جسکے پہلے بشارت [illegible]
کچھ موجود نہیں ہے۔ سوم جس سے اسکی غلطی صرف ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت اسحق علیہ السلام کی بشارت کی ساتھ ہی بشارت یعقوب تھی یعنی حضرت سارہ [illegible]
کو بشارت دی کہ تیرے اسحق پیدا ہوگا اور تیری زندگی ہی میں اسحق کا بیٹا یعقوب پیدا ہوگا۔ تو صریح معلوم ہو چکا کہ اسحق کی زندگی قطعی دراز ہے کہ ان کے فرزند [illegible]
ذبح کے امتحان سے کیا اثر ہوتا جبکہ قطعی زندگی کی بشارت دیدی گئی تھی۔ پس یہ استدلال محض لغو ہے۔ شیخ ابن کثیرؒ نے کہا کہ کتاب اللہ وسنت [illegible]
ظاہر ہے کہ جس فرزند کے ذبح کا خواب دیکھا وہ اسمعیل علیہ السلام ہیں اور لوگوں نے یہ نقل کیا کہ بعض سلف نے اسحق علیہ السلام کہا جنکے راوی [illegible]
یہ قول بعض صحابہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا اور یہ کوئی چیز نہیں ہے اور ظاہر ان تابعین نے کچھ اسرائیلیات حکایات کو نقل کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ اسمعیل [illegible]
ہیں جنکی حق میں ذبح کرنے کا خواب دیکھا۔ مترجم کہتا ہے کہ یہاں دو مقام ہیں اول یہ کہ خواب پر عمل کیا۔ دوم یہ کہ اس بارہ میں روایات ہیں کہ کس
فرزند کی نسبت ذبح کا خواب دیکھا اور یہ روایات دو طرح ہیں بعض تو اس امر کے تحقیق ہیں کہ وہ کون فرزند تھا اور بعض اس امر سے متعلق ہیں کہ ذبح کے امتحان [illegible]
کس کیفیت تردد وسختی دی گئی اور کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو امتحان میں پورا اتارا اور کیا کیا فضل کیا جب کہ امتحان میں پورا اترے ہیں۔ اور [illegible]
امام ابن کثیرؒ نے اس سب کو کافی طور پر تفسیر میں بالاسناد روایت کیا ہے لہذا مترجم انکی ترجمہ پر اکتفا کرتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے [illegible]
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواب میں انبیاء علیہ السلام کا دیکھنا وحی ہے (رواہ ابن ابی حاتم باسناد صحیح)۔ فَانظُرْ مَاذَا
تَرَىٰ۔ پس تو نظر کر تو کیا دیکھتا ہے ف یعنے ابراہیم علیہ السلام نے اول تو اپنا خواب بیان کیا پھر اپنے فرزند عزیز سے کہا کہ تو اس بارہ میں [illegible]
کیا رائے ہے۔ شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ بیٹے کو اسواسطے آگاہ کیا تاکہ جو کچھ دیکھا ہے یہ امر اوس پر آسان ہو جاوے۔ اور صبر و دلیری اللہ تعالیٰ کی [illegible]
اور اپنے باپ کی مددگاری میں ظاہر ہو جاوے۔ مترجم کہتا ہے کہ بعض راویوں نے بیان کیا کہ جب ابراہیم علیہ السلام انکو لیکر پہاڑ پر جہاں
قصد تھا تو وہاں اپنے بیٹے سے یہ خواب بیان کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ مترجم کہتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تو فرزند صالح [illegible]
نے قبول فرماکر طفل حلیم عطا فرمایا پس اسکی خوبی کا کیا پوچھنا ہے کہ کچھ بھی غور و فکر میں تردد نہ کیا بلکہ۔ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ
اے میرے پیارے باپ جو کچھ تمکو حکم دیا جاتا ہے اوسکو پورا کرو ف یعنے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں میں تمہارا مددگار و تابع ہوں اور ذبح
ہونے میں بدل و جان حاضر ہوں۔ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ عنقریب تم مجھکو انشاء اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں
میں پاؤگے ف یعنے میں برغبت اپنے رب عزوجل کے نام پر قربان ہونے میں حاضر ہونگا اور میں اپنے رب عزوجل ہی سے توفیق صبر چاہتا ہوں
شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام نے اپنا وعدہ وفا فرمایا اسواسطے اللہ تعالیٰ نے اسمعیل کی صفت میں فرمایا۔ انہ کان صادق [illegible]

Marfat.com

... ابراہیم علیہ السلام نے بھی اپنے اکلوتے بیٹے کو قربان کرنے پر دلیری کی اور بیٹے نے بھی اپنی جان قربان کرنے ... گردن جھکائی۔ **فَلَمَّآ اَسْلَمَا** ۔ پھر جب دونوں اسلام لائے **ف** یعنے دونوں نے حکم الٰہی عزوجل کے ... ابراہیم علیہ السلام نے واللہ تعالیٰ کی فرمان برداری کیواسطے انقیاد کیا اور اسمٰعیل علیہ السلام نے باوجود طاعت الٰہی عزوجل کے اپنے باپ کی بھی اطاعت کی۔ **وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ** ۔ اور ابراہیم نے اوسکو پیشانی کے بل لٹایا **ف** تاکہ ذبح کرتے وقت چہرہ نظر نہ آوے اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں بیچ میں محبت فرزند کی کچھ نا گواری نہو۔ حضرت ابن **عباس ومجاہد وسعید بن جبیر وقتادہ وضحاک** وغیرہم نے کہا کہ قولہ تعالیٰ۔ **فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ** ۔ یعنے جب ابراہیم وانکا بیٹا دونوں اللہ تعالیٰ کی وحی خواب کی موافق فرمانبرداری پر آمادہ ہوا اور ابراہیم نے اپنے فرزند کو چہرہ کے بل لٹایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمانبرداری میں دونوں کو ٹھیک پایا۔ **وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا** اور ہم نے ابراہیم کو ندا فرمائی کہ اے ابراہیم تو نے اپنا خواب سچا کر دیا **ف** یعنے حکم خواب کے موافق تو نے عملدرآمد کرنے میں کچھ قصور نہیں کیا۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ مراد نہیں ہے کہ جو کچھ خواب میں دیکھا تھا اوسکے موافق فرزند کو ذبح کر دیا بلکہ جسطرح خواب میں ذبح کرنے کا حکم ہوا تھا اوسکے موافق پوری نیت وعزم میں کچھ کمی قصور نہیں کیا بلکہ سچے طور پر حکم کے موافق آمادہ ہوئے پس اللہ عزوجل نے اونکی صدق نیت کو قبول فرمایا اور فرشتے کی زبان سے اونکو ندا پہونچائی کہ تم نے اپنا خواب سچا کیا پھر فرزند کی فدیہ میں جنت کا ایک مینڈھا عنایت فرمایا۔ ابن **عباس** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو مناسک حج ادا کرنے کا حکم دیا تو سعی صفا ومروہ کیوقت شیطان اونکے ساتھ معارض ہوا مگر ابراہیم علیہ السلام سبقت کرکے اوس سے آگے نکل گئے پھر جب جبرئیل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کو لیکر جمرۃ العقبہ پر گئے تو پھر یہاں شیطان معارض ہوا پس ابراہیم علیہ السلام نے تکبیر کہکر سات کنکریوں سے اوسکو مارا تو بھاگ گیا پھر دوسرے جمرہ پر معارض ہوا تو پھر اونہوں نے تکبیر کہکر سات کنکریوں سے مارا حتی کہ وہ بھاگ گیا پھر وحی خواب کے موافق قربانی کے لئے اپنے فرزند اسمٰعیل کو پیشانی کے بل لٹایا اور اسوقت اسمٰعیل علیہ السلام کے بدن پر سفید قمیص تھی تو اسمٰعیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے پیارے باپ میرے پاس سوا اس قمیص کے کوئی ایسا کپڑا نہیں ہے جسمیں آپ مجھکو کفن دیں تو اسکو اوتار لیجئے تاکہ اسی میں مجھکو کفن دیجئے گا پس جلدی سے اوسکو اتار کر ذبح کرنا چاہا کہ اتنے میں پیچھے سے آواز آئی کہ اے ابراہیم تم نے خواب سچا کر دیا پس اونہوں نے فرشتہ کی آواز سنکر توجہ کی تو دیکھا کہ ایک سفید مینڈھا بڑی سینگوں وبڑی آنکھوں والا کھڑا ہے یعنے اللہ تعالیٰ نے اسکو فدیہ بھیجا۔ ابن **عباس** رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے خوب معلوم ہے کہ ہم لوگ قربانی کے لئے اسی قسم کے مینڈھے تلاش کیا کرتے تھے (رواہ احمد باسناد صحاح من طرق عنہ) بالجملہ جب ابراہیم علیہ السلام نے صدق نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت میں قدم ثابت رکھا اور اکلوتے بیٹے کی طرف التفات نہ کیا بلکہ حکم الٰہی عزوجل کو مقدم رکھا اور حضرت اسمٰعیل فرزند صالح نے بھی اپنی جان قربان کرنے میں دریغ نہ کیا اور اپنے باپ ... جبرئیل علیہ السلام کی فرمانبرداری کی اللہ تعالیٰ نے دونوں کو درجات عظیم عطا فرمائے اور اسمٰعیل علیہ السلام کے واسطے اپنے طرف سے فدیہ عنایت فرمایا۔ **اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ** ۔ خالص نیکوکاروں کو ہم یوں ہی جزائے جمیل عطا فرماتے ہیں **ف** مترجم۔ کہتا ہے کہ اس مقام پر اہل ایمان کی عقل حیران ہوتے ہیں کہ یہ امتحان بھی بہت عظیم تھا اور اسکا انعام بھی بہت عظیم ہے۔ **اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ** ۔ بیشک یہ بلا مبین ہے **ف** زبان عرب میں بلا کے دو معنی آتے ہیں ایک تو ابتلا وامتحان دوم انعام واحسان پس یہاں دونوں معنی ہو سکتے ہیں کیونکہ ابتلا کا سخت ہونا ظاہر ہے اور اسکا انعام بھی ظاہر ہے لیکن مترجم کو نزدیک اس مقام پر انعام کی معنی ظاہر ہیں اسواسطے کہ مبین بمعنی کھلا ہو ا تو اس سے زیادہ ... کا انعام کھلا ہوا کیونکہ امتحان عظیم یا شدید ہونا اولی ہے لہذا فرمایا۔ **وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ** ۔ اور ہم نے اوسکو ... کے ساتھ فدیہ دیا **ف** اگر ضمیر بجانب ابراہیم علیہ السلام راجع ہو تو معنے یہ ہیں کہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ذبح عظیم عطا کیا تاکہ وہ اپنے اکلوتے

فرزند کے فدیہ مین قربانی کرے اور ذبح بالکسر اوس جانور کا نام ہوتا ہے جو ذبح کیا جاوے۔ اور اگر [illegible]
مذبوح عظیم دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کیواسطے جنت سے ایک مینڈھا [illegible]
نے اپنے بیٹے کو چھوڑا اور اوس مینڈھے کے پیچھے ہوے اور اوسکو جمرۃ الاولیٰ کیطرف نکال لائے اور یہان سات [illegible]
تئے پس اوسکو وہان نکالا تو ابراہیم علیہ السلام نے سات کنکریان مارین پھر وہ نکل گیا تو جمرۃ الکبریٰ پر پایا اور اوسکو سات کنکریان مارین [illegible]
علیہ السلام نے اوسکو پکڑ لیا اور مقام منیٰ کے ذبح کرنے کی جگہ لائے یعنے اوسکو یہان ذبح کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ قسم [illegible]
کی کہ جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ زمانہ ابتدا اسلام مین اوس مینڈھے کا سر اپنے دونون سینگون کے ذریعہ سے میزاب کعبہ مین لٹکتا تھا [illegible]
تھا (رواہ محمد ابن اسحاق) مترجم۔ کہتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس مقام کو جو لطائف اسرار کو شامل ہے ایسی عبارت مین [illegible]
فرمایا کہ ابتدائی سمجھ والا اوسکو اپنی سمجھ کے موافق ادراک کرے اور نادانی کی وجہ سے کسی فتنہ مین نہ پڑے اور جو لوگ معارف اسرار مین سے کچھ [illegible]
ہین وہ اس سے لطائف اسرار کو سمجھ لین کہ کیونکر اوس مینڈھے کا ایسے مقام پر ظہور ہوتا تھا جہان شیطان معارض ہے اور کیونکر وہ یا منہ سے اپنا نفس [illegible]
بچالیتا تھا کہ تکلیفی الٰہی عزوجل کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام باوجود خلیل اللہ ہونے کے اوسکو ذبح نہین کرنے پاتے تھے یہانتک کہ آخر جمرۃ الکبریٰ
اوسکو پکڑ کر منی کے منحر مین ذبح کر ڈالا فافہم واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ امام عبدالرزاق نے معمر سے روایت کی کہ زہری نے بیان فرمایا کہ قاسم [illegible]
رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور کعب احبار رحمۃ اللہ تعالیٰ ایکجا جمع ہوے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے
صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث بیان کرنی شروع کین اور کعب احبار نے جو باتین کہ کتب سابقہ یعنے کتب یہود وغیرہ مین پائی تھین بیان کین (کیونکہ
کعب احبار علماء یہود مین سے بہت بڑے عالم تھے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوگئے اور اچھے مسلمان ہوے لیکن اگلی کتابون سے جو روایات
بیان کرتے تھے تو اسمین اونکا کچھ قصور نہین ہے کیونکہ یہودیون نے جو کچھ اُن کتابون مین لکھ رکھا تھا وہی بیان کرتے تھے۔ پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہر پیغمبر کیواسطے ایک دعا مستجاب عطا ہوتی ہے اور مین نے اپنی اس دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لئے
قیامت کے روز رکھ چھوڑا ہے۔ کعب احبار نے عرض کیا کہ کیا خود آپنے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ حضرت ابوہریرہ [illegible]
فرمایا کہ ہان تو کعب احبار نے کہا کہ کیا خوب بشارت ہے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون یا کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہون پھر عرض کیا کہ کیا [illegible]
آپکو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال سناؤن۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین معلوم ہوا کہ مین اپنے پسر اسحٰق کو ذبح کرتا ہون تو شیطان نے کہا کہ اگر
مین ایسے وقت مین ان لوگون کو فتنہ مین نہ ڈالا تو پھر کبھی انکو فتنہ مین ڈالنا ممکن نہ ہوگا پس جب ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے ساتھ لیکر [illegible]
تو شیطان جاکر حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو بہکانے لگا اور کہنے لگا کہ ابراہیم تمہارے بیٹے کو کہان لے گئے ہین حضرت سارہ نے کہا کہ بعض ضرورت کے
واسطے لے گئے ہین۔ بولا کہ وہ کسی ضرورت کے واسطے نہین لے گئے ہین۔ بلکہ وہ اسکو ذبح کرنے کو لیگئے ہین۔ بولین کہ وہ اسکو کیون ذبح کرینگے [illegible]
انکا زعم یون ہے کہ اونکے پروردگار نے اونکو ایسا حکم دیا ہے۔ سارہ بولین کہ اگر یہ بات ہے تو بہت عمدہ ہوا کہ وہ اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرین پس شیطان
وہان سے چلدیا اور اُن دونون کے پیچھے آیا پس پہلے اس نے طفل سے کہا کہ تیرا باپ تجھے کہان لئے جاتا ہے طفل نے کہا کہ بعض ضرورت سے لئے جاتا [illegible]
شیطان نے کہا کہ وہ کسی ضرورت سے تجھکو نہین لئے جاتا ہے بلکہ وہ اسواسطے تجھے لئے جاتا ہے کہ تیری گردن پر چھری چلاوے۔ طفل نے کہا کہ بھلا کیا
میری گردن پر چھری چلاویگا۔ شیطان بولا کہ اوسکو زعم ہے کہ اوسکے پروردگار نے اوسکو تجھے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔ طفل نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اوسکو
یہ حکم دیا ہو تو واللہ وہ ضرور یہی کریگا یہ سنکر شیطان مایوس ہوا اور ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاکر کہنے لگا کہ آج اپنے بیٹے کو کہان لئے جاتے ہو [illegible]

Marfat.com

[illegible] شیطان بولا کہ تم کسی ضرورت سے تو نہیں لیے جاتے ہو بلکہ اسواسطے لیے جاتے ہو کہ اسکو ذبح کرو۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کیون میں اسکو ذبح کرونگا۔ شیطان بولا کہ تمکو گمان ہے کہ تمہارے رب عزوجل نے تمکو ایسا حکم دیا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر اگر میرے رب عزوجل نے مجھے ایسا حکم دیا ہے تو ان شاء اللہ میں ضرور ایسا کرونگا۔ یہ سنکر شیطان مایوس ہوکر چلا گیا اور اللہ تعالی نے اسحاق کو وحی فرمائی کہ میں تمکو ایک دعا مستجاب عنایت [illegible] نے عرض کیا کہ الٰہی پھر میں تجھسے یہ دعا مانگتا ہون کہ ابتدا سے انتہا تک اگلون پچھلون میں سے جو بندہ تجھسے ایسی حالت میں ملے کہ تیرے ساتھ کچھ شرک نہ کرتا ہو تو اسکو جنت میں داخل فرماوے (رواہ ابن جریر) اور واضح ہو کہ ابن ابی حاتم نے عبدالرحمن بن زید بن اسلم کے طریق سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجکو اختیار دیا کہ دو باتون میں سے ایک بات کو پسند کرون ایک یہ کہ اللہ تعالی میری نصف امت کو بخشدے اور دوم یہ کہ میری شفاعت قبول فرماوے پس مینے اپنی شفاعت کو اختیار کیا اور مجھے امید ہے کہ میری شفاعت میری تمام امت کیواسطے عام ہوگی اور اگر مجھسے پہلے بندہ صالح نے پیشقدمی نہ کی ہوتی تو مین اپنی دعا مین تعجیل کرتا جب اللہ تعالی نے اسحٰق سے ذبح کی تکلیف دور فرمائی تو اونسے کہا گیا کہ مانگو تمکو ملیگا۔ اسحاق نے کہا کہ واللہ بیشک نزغات شیطان سے پہلے مین دعا مانگتا ہون کہ الٰہی جو شخص ایسی حالت مین مرے کہ تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناتا ہو تو اسکی بخشش کرکے اوسکو جنت مین داخل کردے۔ شیخ ابن کثیر نے کہا کہ یہ روایت غریب منکر ہے اور عبدالرحمن بن زید ضعیف ہے اور اسحٰق علیہ السلام کا نام اس مین تحریف سے درج ہوگیا ہے۔ کیونکہ یہود نے اسمٰعیل علیہ السلام کے نام کی جگہ حسد کرکے اسحاق کا نام درج کرلیا۔

مترجم - کہتا ہے کہ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ و کعب احبار رحمۃ اللہ تعالیٰ کے جمع ہوکر آپس مین روایات بیان کیا جو واقعہ عبدالرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے اوس مین کعب احبار نے یہود کی کتابون سے اسحاق علیہ السلام کا نام بیان کیا تھا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سننے والے تھے پس عبدالرحمن بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنے ضعف حافظہ کی وجہ سے اوسکو حضرت ابوہریرہ کی طرف سے [illegible] کیا بلکہ شاید یہ خیال ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایسے قصص کا حال کیونکر معلوم ہوسکتا ہے سوائے اس طریقہ کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو پس وہم کرکے اونکو حدیث کے نام سے روایت کردیا یا شاید اوسکی کوئی وجہ دیگر واقع ہوئی ہو بہرحال بات یہی معلوم ہوتی ہے جو شیخ ابن کثیر رح نے فرمائی کہ یہود نے اس قصہ مین عداوت و حسد سے تحریف کرکے بجائے اسمٰعیل علیہ السلام کے اسحٰق علیہ السلام کا نام درج کردیا اور یہود سے کچھ تعجب نہیں کیونکہ جنھون نے کتاب اللہ عزوجل مین تحریف کرنے مین خوف نکیا اونکو ایسے قصص مین تحریف کرنے مین کیا جھجک ہوگی۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ قربانیکا مقام اوس زمین کہ مین ہے جو مقام منیٰ ہے اور یہان اسمٰعیل علیہ السلام رہتے تھے نہ اسحٰق کیونکہ اسحٰق علیہ السلام تو ملک [illegible] شام کے شہر کنعان مین تھے۔ **مترجم** - کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے وقت مین بیت المقدس وغیرہ کا وجود نہیں تھا بلکہ ابراہیم علیہ السلام فلسطین کے ایک مقام مین جسکو [illegible] کرنا چاہیے بعد ہجرت وطن کے آکر بسے تھے پھر جب اسمٰعیل علیہ السلام کچھ بڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اونھون نے خانہ کعبہ کا مقام پایا عمارت بنائی اور اسکے حج کرنے کے مناسک بذریعہ جبرئیل علیہ السلام کے سکھلائے گئے اور منجملہ مناسک کے قربانی بھی ہے پھر بجائے قربانی کے اونکو خواب مین بتلایا گیا کہ اپنے بیٹے کو قربان کرین تو اونھون نے مقام قربانی پر لیجا کر ذبح کرنا چاہا بعد ازان کہ دیگر مناسک وقوف عرفات وغیرہ پورے کرچکے حدیث مین ابن عباس مذکورہ سابق سے ظاہر ہوتا ہے پس اب صاف معلوم ہوگیا کہ فلسطین و کنعان مین کوئی مقام حج نہ تھا اور نہ کوئی قربانگاہ۔ بلکہ یہین تھا جہان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند اسمٰعیل علیہ السلام بسائے گئے تھے پھر **مترجم** - کہتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت یہ ادعا [illegible] خواب سچا کردیا حالانکہ خواب یہ تھا کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرتے ہین پھر قبل ذبح کے کیونکر خواب سچا ہوا۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ خواب تو دیگر [illegible] مقصود حاصل ہوگیا جبکہ ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کے واسطے اپنے فرزند کو لٹایا اور سدی وغیرہ علماء نے ذکر کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

Marfat.com

[illegible] نے ذبح کیواسطے اپنے فرزند کو لٹایا اور سدی وغیرہ علما نے ذکر کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے [illegible] بلکہ درمیان مین تانبے کا تختہ حائل ہوگیا اور اسی حالت مین یہ آواز دیگئی کہ اے ابراہیم تو نے اپنا خواب [illegible] وغیرہ نے جو روایت بیان کی وہ بیہودہ روایت مین سے ہے کیونکہ حدیث مین کوئی مضمون نہین آیا اور یہی ظاہر ہے کہ [illegible] نہ تھی بلکہ یہی کافی ہے کہ چھری کچھ نہین کاٹتا اور بیہودہ چونکہ اکثر ظاہری اسباب سے تجاوز نہین کرتے تھے [illegible] کیا واللہ تعالیٰ اعلم۔ شیخ ابن کثیر رحمہ نے لکھا کہ اس آیت سے ہمارے علماء اصول کی ایک جماعت نے استدلال کیا کہ یہ امر جائز ہے کہ [illegible] جاوے اوسکے پورا ہونے سے پہلے منسوخ کیا جاوے چنانچہ ذبح فرزند کا حکم دیا گیا تھا مگر حقیقی ذبح واقع ہونے سے پہلے منسوخ ہوگیا اور بجائے اوسکے فدیہ کیا گیا اور یہ استدلال ظاہر ہے اور اس حکم کی وحی فرمانے سے مقصود یہ تھا کہ فرزند کے ذبح کرنے پر ابراہیم علیہ السلام کا صبر کرنا اور حکم الٰہی عزوجل کو ترجیح [illegible] ظاہر ہو جاوے۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ حدیث مین آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز کوئی شخص مومن نہوگا جبتک یہ نہو کہ مین اوسکے دل مین [illegible] والدین فرزند و اوسکے جان و مال سے بڑھکر محبوب ہون (کما فی الصحاح) پس حضرت ابراہیم کے خلیل اللہ ہونے کا امتحان اسطور پر ہوا کہ اوسے الٰہی تو نے منے کے [illegible] کا حکم دیا گیا اور اونھون نے اس عزم کو یہانتک پورا کیا کہ کوئی تاخیر درمیانی باقی نہین رہی پس شاید کہ اونھون نے لٹا کر عزم صمیم کیا ہو یا گردن پر چھری بھی پھیری [illegible] اوسنے نہ کاٹا ہو پس امتحان مین پورا ہونا ظاہر ہوگیا اور یہی مقصود تھا پھر اللہ تعالیٰ نے فدیہ قربانی کو امتون پر شروع فرمایا چنانچہ عرب زمانہ جاہلیت مین بھی قربانیان کرتے جاتے تھے یہانتک کہ آخر مین جب شرک و بت پرستی پھیلی تب بھی حج کے یوم النحر کی قربانی برابر جاری رہی اور یہ بھی قوی دلیل ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ذبیح تھے ورنہ ملک عرب مین باوجود جہل کے یہ بات جاری نہ ہوتی حتیٰ کہ یہ لوگ معنی نبوت سے منکر تھے مگر چونکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے وقت سے قربانی کا عملدرآمد چلا آتا تھا جیسے وقوف عرفات و مشعر الحرام و رمی الجمرات کا عملدرآمد برابر جاری تھا اور چونکہ معنی نبوت سے جاہل ہوکر وہ لوگ ان شعائر کے معنے نہین جانتے تھے۔ شیخ ابن کثیر رحمہ نے لکھا کہ قولہ تعالیٰ۔ **وفدينه بذبح عظيم** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ سفید بڑی آنکھون و سینگون والا مینڈھا تھا۔ ابو الطفیل نے کہا کہ کوہ ثبیر پر درخت کیکر سے بندھا ہوا ملا تھا۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ اوسکے اسناد مین جابر الجعفی راوی متروک ہے اور سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ یہ مینڈھا چالیس خریف تک جنت مین چرا تھا رواہ الثوری۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ خریف اکثر ونکے نزدیک سال ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منی مین کوہ ثبیر کی جڑ مین جو پتھر ہے اوسی پر فدیہ مذکور ذبح کیا گیا تھا اور یہ وہی مینڈھا تھا [illegible] نے چڑھایا اور قبول کیا گیا تھا۔ رواہ ابن ابی حاتم۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ اس روایت مین مذکور ہے کہ [illegible] علیہ السلام کا [illegible] سعید بن جبیر نے کہا کہ وہ جنت مین چرا کرتا تھا یہانتک کہ کوہ ثبیر شق ہوکر اس سے باہر نکلا [illegible] نے کہا منی مین قربان گاہ کے مقام پر ذبح کیا تھا۔ اور عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے [illegible] خدائے تعالیٰ کیواسطے قربان کرے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اوسکو فتویٰ دیا کہ سو اونٹ ذبح کرے پھر اوسکے بعد کہا کہ اگر مین اوسے [illegible] دیتا کہ ایک مینڈھا ذبح کرے تو کافی ہوتا بقولہ تعالیٰ۔ **وفدينه بذبح عظيم** [illegible] و حسن بصری سے روایت ہے کہ فدیہ ایک بکرا تھا لیکن اکثرون کے نزدیک وہ مینڈھا تھا اور یہی صحیح ہے شیخ ابن کثیر رحمہ نے لکھا کہ امام [illegible] نے عثمان بن طلحہ الحجبی سے جو حاجب کعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک عورت نے [illegible] کہ مجھے آنحضرت [illegible] نے بلایا تو کسواسطے بلایا تھا عثمان نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ جب [illegible]

Marfat.com

[illegible] حنبل [illegible] ملکے تھے پھر مین تجھسے یہ کہنا بھول گیا کہ انکو ڈھکدے پس اب تو انکو ڈھکدے کیونکہ بیت اللہ کے
[illegible] نمازی کا دل اپنی طرف لگاوے - امام احمد کے شیخ سفیان ابن عیینہ نے کہا کہ مینڈھے کے سینگ برابر خانہ کعبہ
میں لٹکے رہے یہانتک کہ جب وہ جلا تو سینگ بھی جل گئے (رواہ احمد) مترجم کہتا ہے کہ حجاج ثقفی کی شرارت مین آگ لگ گئی تھی
شیخ ابن کثیرؒ نے کہا کہ یہ روایت خود مستقل دلیل ہے کہ اسمعیل علیہ السلام ہی فرزند ذبیح تھے کیونکہ قریش نے اس مینڈھے کی دونون سینگ برابر نسلاً بعد
نسلٍ [illegible] میراث پائے تھے یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے - شیخ ابن کثیرؒ نے اس تحقیق کے واسطے کہ ذبیح کون فرزند تھا
اقوال سلف کو جمع کیا فصل بعضون نے کہا کہ اسحاق علیہ السلام ہین چنانچہ ابو میسرہ نے بیان کیا کہ بادشاہ مصر نے جب یوسف علیہ السلام کو اپنا وزیر بنایا تو
دسترخوان پر اپنے ساتھ اونکو کھلانے سے اسواسطے عار کرتا تھا کہ مصروالون مین یہ بات مشہور ہوگئی تھی کہ عزیز مصر نے انکو خریدا ہے تو حضرت یوسف علیہ السلام
نے بادشاہ سے کہا کہ تو میرے ساتھ کھانے سے کیونکر عار کرسکتا ہو حالانکہ واللہ مین یوسف ہون بیٹا یعقوب کا جو نبی اللہ ہے جسکا باپ اسحاق ذبیح اللہ
اور دادا ابراہیم خلیل اللہ تھا اور یہی ابن ابی الهذیل سے روایت ہے اور عبید بن عمیر نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رب لوگ اپنی قسم
مین پروردگار ابراہیم و پروردگار اسحاق و یعقوب کی قسم کھاتے ہین اس منزلت حاصل ہونے مین کیا بھید ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیم کی یہ شان تھی کہ
جب میرے مقابلہ مین کوئی چیز پیش آتی تھی تو وہ مجھی کو اختیار کرلیتا تھا اور اسحاق کا یہ حال تھا کہ اوسنے میرے واسطے ذبح ہونے مین اپنی جان سے دریغ
نہ کیا تو پھر وہ کس چیز سے دریغ کرسکتا تھا اور یعقوب کا یہ حال تھا کہ جسقدر مین اوس پر بلا زیادہ کرتا تھا اوسیقدر نیک گمان میری جانب بڑھاتا تھا -
ابو الاحوص سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود کے پاس جو لوگ بیٹھے تھے اوس مین سے ایک شخص نے افتخار کیا کہ مین فلان بن فلان
فرزند بزرگان کرام ہون تو عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ فخر تو یوسف بن یعقوب بن اسحاق ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ کو حاصل تھا - ابن کثیرؒ نے کہا کہ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت صحیح ثابت ہوئی ہے اور یہی قول عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کیا کہ ذبیح اسحاق علیہ السلام ہین اور یہی قول
عباس ابن عبدالمطلب و علیؓ ابن ابی طالب و عکرمہ و سعید بن جبیر و مجاہد و شعبی و زید بن اسلم و عبداللہ بن
شقیق و زہری و مکحول و سدی و حسن و قتادہ وغیرہم سے روایت کیا گیا ہے اور یہی ابن جریرؒ نے کعب احبار سے
روایت کیا ہے اور یہی محمد ابن اسحاق نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے روایت کی کہ ذبیح
اسحاق علیہ السلام ہین اور اسی قول کو شیخ ابن جریرؒ نے اختیار کیا ہے - امام ابن کثیرؒ نے کہا کہ ظاہر واللہ اعلم یہ ہے کہ یہ سب اقوال جو مذکور ہوے
کعب الاحبار سے لئے گئے ہین کیونکہ کعب الاحبار جب زمانۂ خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین اسلام لائے تو اکثر اپنی کتابونکی روایات
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کرتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی کبھی اونکی باتون کو سنتے تھے یہ دیکھکر صحابہ رضی اللہ عنہم نے کعب احبار
کی باتون کو سننا جائز سمجھا اور اکثر اوقات کعب احبار سے جو سنا تھا اوسکو نقل بھی کیا - مترجم - کہتا ہے کہ بعض صحابہ نے کعب احبار
کی نسبت کہا کہ وہ بھی جھوٹ بول جاتا تھا اور محققین علماء نے کہا کہ اس قول کے یہ معنی نہیں ہین کہ کعب احبار خود جھوٹے تھے بلکہ معنی یہ ہین کہ کعب احبار
اپنی کتابون سے ایسی بات نقل کرجاتے جو درحقیقت یہودیون کی بنائی ہوئی جھوٹ ہوتی تھی اور اس مین کعب احبار رحمۃ اللہ تعالیٰ کا کچھ قصور نہیں ہے
غرضکہ کعب احبار نے جو کچھ پرانی کتابون مین پایا تو جیسا پایا ویسا ہی نقل کردیا حالانکہ جو کچھ اس کتاب مین تھا وہ درحقیقت دروغ تھا لیکن کعب احبار
[illegible] نے نقل کردیا اور وہی سننے والون نے نقل کرنا شروع کیا - شیخ ابن کثیرؒ نے کہا کہ الحمد للہ کہ اس امت کو جو
[illegible] کے پاس تھا اوس مین سے ایک حرف کی بھی ضرورت نہیں ہے اور اس بارے مین ایک حدیث روایت کیجاتی ہے کہ عباسؓ

ابن عبد المطلب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جس مین مذکور ہے کہ ذبیح اسحاق علیہ السلام تھے [illegible]
صحیح نہین ہے کیونکہ ایک اسناد مین حسن بن دینار البصری راوی متروک ہے اور دونون اسنادون مین علی بن زید بن جدعان [illegible]
ہے اور ابن ابی حاتم نے دوسری صحیح اسناد سے جو روایت کی اس مین خود عباس رضی اللہ عنہ کا قول مذکور ہے یعنے عباس رضی اللہ عنہ [illegible]
اسحاق علیہ السلام تھے اور یہی روایت صحیح ہے۔ یہ تو ان لوگون کا بیان ہوا جو کہتے ہین کہ ذبیح اسحاق علیہ السلام تھے اور قریب [illegible]
روایات تو ضعیف غیر ثابت ہین اور بعض سے اگر ثبوت ہوا تو اوسکا موقع و محل معلوم نہین ہے کیونکہ شاید ان لوگون نے یہودیون کا قول [illegible]
تھا کہ احبار سے سنکر نقل کر دیا واللہ تعالی اعلم شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ دوسرے گروہ کے نزدیک اسمعیل علیہ السلام ہین اور یہی قول [illegible]
ابن عباس رضی اللہ عنہ مین مذکور ہوا اور سعید بن جبیر و عامر الشعبی و یوسف بن مہران و مجاہد و عطاء وغیرہم نے ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ اسمعیل علیہ السلام ہین اور عطاء ابن ابی رباح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا [illegible]
وہ اسمعیل علیہ السلام ہین اور یہودی گمان کرتے ہین کہ وہ اسحاق ہین ولیکن یہودی جھوٹے ہین (رواہ ابن جریر [illegible]) اور ابن عمر [illegible]
و مجاہد و یوسف بن مہران نے کہا کہ وہ اسمعیل علیہ السلام ہین اور شعبی رحمۃ اللہ تعالی نے کہا کہ ذبیح تو اسمعیل علیہ السلام ہین اور [illegible]
کے دونون سینگ خانہ کعبہ مین دیکھے ہین اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو اسمین کچھ شک نہ تھا کہ ابراہیم علیہ السلام کو جس فرزند کے ذبح کا حکم [illegible]
گیا تھا وہ اسمعیل علیہ السلام ہین (رواہ محمد ابن اسحاق) اور محمد ابن کعب القرظی کہتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام کو جس فرزند کے ذبح کا حکم دیا [illegible]
وہ اسمعیل علیہ السلام ہین اور یہ بات ہمکو قرآن مجید مین ملتی ہے اس دلیل سے کہ اللہ تعالی نے فرزند ذبیح کا حال بیان فرمانیکے بعد ذکر فرمایا قولہ تعالی

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۞ وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ

وہ ہمارے بندگان مومنین مین سے تھا اور ہمنے اوسکو اسحاق کی بشارت دی جو صالحین سے نبی ہے ف یعنے مذبوح فرزند کا حال بیان کرکے اسحاق کی [illegible]
علیحدہ ذکر فرمائی تو معلوم ہوا کہ مذبوح اسمعیل علیہ السلام ہین اور فرمایا۔ وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ اور ہم نے برکت
نازل فرمائی اوسپر اور اسحاق پر ف مترجم کہتا ہے کہ ضمیر اول بجانب فرزند مذبوح راجع ہونا احسن ہے کیونکہ اگر اسحاق علیہ السلام [illegible]
ہو تو وہ خود حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے ہین اور آگے فرمایا۔ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِنَفْسِهِ مُبِينٌ
اور ان دونون کی ذریات مین سے بعضے نیکوکار ہین اور بعضے اپنے نفس کے حق مین کھلے ظالم ہین ف یعنی [illegible]
فرزند مذبوح کی ذریات اور فرزند اسحاق کی ذریات مین نیکوکار و بدکار مخلوط ہین اور اگر ضمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف [illegible]
علیہ السلام کی ذریات ہین اور اسحاق کی ذریات مین بعضے نیک و بعضے بد ہین حالانکہ اسحاق و انکی ذریات [illegible]
پس معلوم ہوا کہ مذبوح فرزند اسمعیل علیہ السلام ہین اور محمد بن کعب القرظی نے کہا کہ دوسری دلیل یہ ہے [illegible]
باسحاق ومن وراء اسحاق یعقوب یعنے ہمنے سارہ کو بشارت دی اسحاق کی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی۔ یعنے [illegible]
تو جب اسطرح بشارت دی گئی تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ اسحاق کے ذبح کا حکم دیا جاوے جبکہ وہ ہنوز نابالغ بھی [illegible]
گیا کہ اسکا بیٹا بھی ہوگا تو پھر سوا اسمعیل علیہ السلام کے کوئی نہین رہا کہ جسکے ذبح کا حکم دیا جاتا (رواہ محمد ابن اسحاق) اور ابن اسحاق [illegible]
بارہا اسکو محمد ابن کعب القرظی سے سنا ہے اور مجھسے بریدہ بن سفیان نے بیان کیا کہ جب عمر ابن [illegible]
کعب القرظی نے اونسے یہ دلیل بیان کی تو عمر ابن عبد العزیز نے کہا کہ یہ ایسا مضمون ہو کہ مین نے اسمین کبھی [illegible]

عمر بن عبدالعزیز نے ایک شخص کے پاس آدمی بھیجکر بلوایا اور وہ سابق میں یہودی تھے پھر مسلمان ہوگئے اور انکا اسلام اچھا تھا
اور یہودیوں میں شمار رکھتے تھے جب وہ آئے تو عمرؓ بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اونسے یہ ذکر کیا اور کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کے دونوں فرزندوں میں سے
کسکو ذبح کا حکم دیا گیا تھا تو اوسنے کہا کہ واللہ اے امیرالمومنین وہ اسمعیل علیہ السلام ہیں اور یہودی اس امر کو خوب جانتے ہیں ولیکن واللہ وہ لوگ
عرب پر حسد کرتے ہیں کہ جس فرزند کے بارہ میں اللہ تعالی نے یہ فضیلت ذکر فرمائی ہے وہ تم لوگوں کا باپ ہو پس جان بوجھ کر انکار کرتے اور کہتے
ہیں کہ اسحاق علیہ السلام تھے کیونکہ بنی اسرائیل تو اولاد اسحاق علیہ السلام ہیں اور یہی امام احمد کا قول ہے چنانچہ کتاب الزہد میں اونکے بیٹے عبداللہ نے اونسے
نقل کیا ہے اور ابن ابی حاتم نے کہا کہ میرے باپ ابوحاتم رحمۃ اللہ تعالی فرماتے تھے کہ صحیح قول یہ ہے کہ ذبیح اسمعیل علیہ السلام ہیں اور کہا کہ یہی حضرت
علی و ابن عمر و ابوہریرہ و ابوالطفیل و سعید ابن المسیب و سعید ابن جبیر و حسن بصری و مجاہد و شعبی و محمد ابن کعب القرظی و ابوجعفر الباقر و ابوصالح کا قول ہے
کہ ذبیح اسمعیل علیہ السلام ہیں اور بغوی نے تفسیر میں یہی قول سدی و ربیع بن انس و کلبی سے نقل کیا ہے **مترجم** کہتا ہے کہ دیکھو محدث ناقد شیخ ابوحاتم رازی نے بھی
ان حضرت علی و ابوہریرہ و ابوالطفیل وغیرہ سے نقل کیا یعنے ان بزرگوں سے صحیح اسناد کے ساتھ یہی قول ثابت ہے کہ وہ اسمعیل علیہ السلام تھے تو صاف
معلوم ہوگیا کہ پہلے جو روایات اوسکے خلاف نقل کی گئی ہیں وہ یا تو ثابت نہیں ہیں اور یا اونھوں نے یہودیوں کا کذب نقل کیا جسکو ناواقف راوی نے
اونکا قول گمان کیا۔ اور بغوی رہ نے ابوعمرو بن العلاء سے بھی یہی قول نقل کیا کہ ذبیح اسمعیل علیہ السلام ہیں۔ **مترجم** کہتا ہے کہ تمام قول یہاں سے
اصمعی نے کہا کہ میں نے ابوعمرو بن العلاء رحمۃ اللہ تعالی سے پوچھا کہ ذبیح کون تھا تو مجھسے کہا کہ اے اصمعی تیری عقل کہاں جاتی رہی کہ تجکو پوچھنے کی
ضرورت ہوئی کیونکہ مکہ میں اسحاق کہاں تھے بلکہ وہاں تو اسمعیل علیہ السلام تھے اور ذبیح کا مقام بھی مکہ میں ہے اور انھیں نے اپنے باپ کو خانہ کعبہ کی
عمارت بنانے میں مددی تھی (دس) **شیخ ابن کثیر** رہ نے کہا کہ امام ابن جریر نے اس بارہ میں ایک حدیث غریب روایت کی کہ معاویہ
بن ابی سفیان کے پاس صحابی وغیرہم رضی اللہ عنہم جمع تھے پس انہیں تذکرہ ہوا کہ ذبیح اسمعیل علیہ السلام تھے یا اسحاق علیہ السلام تھے تو معاویہ رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ تم لوگ اچھے آگاہ کے پاس پہونچے یعنے میں اوس سے خوب واقف ہوں ہم لوگ ایک روز آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور میں تھے اور ایک مرد اعرابی نے آکر عرض کیا کہ یارسول اللہ یا ابن الذبیحین اللہ تعالی نے جو کچھ آپ
کو انعامات فرمائے ہیں اونسے مجھے آگاہ فرمائیے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر ہنس دئے لوگوں نے معاویہ رضی اللہ
عنہ سے پوچھا کہ اوس نے دو ذبیح کون مراد لئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبدالمطلب نے چاہ زمزم کھودکر نکالنے کا ارادہ کیا (جو پانی کی سیلاب
سے خانہ کعبہ کی طرح بالو وغیرہ سے پٹ گیا تھا) تو اللہ تعالی کیواسطے یہ نذر کی کہ اگر اللہ تعالی یہ امر مجھپر آسان فرما دے اور [illegible] اوسکا مقام پر واقع ہوجاتا
تھا (کیونکہ مکہ کی زمین میں سوا اس مقام کے کہیں پانی کا کنواں نہیں ہے بلکہ پانی نکلنا غیر ممکن ہے کیونکہ پہاڑ و ریگستان ہے) تو اللہ تعالی کیواسطے
نذر ہے کہ میں اپنے فرزندوں میں سے ایک کو قربان کرونگا (اور اس زمانہ میں کسی شخص کو یہ معلوم نہ تھا کہ زمزم کا مقام کس جگہ ہے بلکہ عبدالمطلب نے خواب میں صرف
دیکھا تھا کہ یہاں زمزم ہے مگر اسکی جگہ معین نہیں معلوم تھی۔ پھر جب اللہ تعالی نے اونکی مراد پوری کی اور زمزم نکل آیا تو اونھوں نے اپنی نذر وفا کرنی چاہی
اور بیٹے تھے تو قرعہ ڈالا کہ جس بیٹے کے نام پر نکلے اوسکو قربان کریں پس قرعہ عبداللہ کے نام پر نکلا ولیکن عبداللہ کے ننہالی لوگ اس سے مانع ہوئے
اور کہا کہ سو اونٹ دیکر اپنے بیٹے کا فدیہ دے چنانچہ اونھوں نے ایسا ہی کیا (وقد رواہ الاموی فی مغازیہ وہو غریب جدا) **مترجم** کہتا ہے
کہ سیر میں اس طرح ہے کہ جب عبداللہ بن عبدالمطلب کے نام پر قرعہ نکلا تو اونکی ننہالی لوگ یعنے انصار مدینہ یا بنی زہرہ اس امر سے مانع ہوئے
اور کہا کہ ہم نہ دینگے اور آخر اس امر پر فیصلہ ہوا کہ فلاں کاہن کے پاس چلنا چاہئے جب اوس کاہن کے پاس گئے تو اوسنے کہا کہ اب

تکو چاہئے کہ ایک طرف دس اونٹ رکھو اور ایک طرف عبداللہ کو رکھو پھر قرعہ ڈالو جب اونہون نے ایسا کیا تب [illegible]
اونٹ بڑھا کر قرعہ ڈالو پھر بھی عبداللہ کے نام پر قرعہ نکلا تب پھر اوسنے دس اونٹ بڑھوائے لیکن برابر عبداللہ کے نام پر قرعہ نکلتا [illegible]
یہانتک کہ دسوین بار جب سو اونٹ پورے ہوگئے تب اونٹونکے نام قرعہ نکلا اور عبدالمطلب نے سو اونٹ فدیہ مین قربان [illegible]
کہ شیخ ابن جریر کا مختار یہ ہے کہ ذبیح اسحاق تھے اور اونکی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہان فرمایا۔ فبشرناہ بغلام حلیم [illegible]
دوسرے مقام پر فرمایا۔ وبشرناہ بغلام علیم۔ تو یہ وہی بشارت ہے اور بالاتفاق غلام علیم کی بشارت سے اسحاق علیہ السلام [illegible]
ہوتا ہے کہ اسحاق علیہ السلام کی بشارت کے ساتھ مین یعقوب علیہ السلام کی بشارت بھی مذکور ہے تو شیخ ابن جریر نے [illegible]
وقت آیت مین اسطرح مذکور ہے کہ۔ فلما بلغ معہ السعی۔ اور سعی سے باپ کی مانند عمل کرنا مراد ہو تو ممکن ہے کہ ایسے شخص کی اولاد بھی [illegible]
پیدا ہو چکی ہون لیکن یہان دوسرا اعتراض یہ ہے کہ جو مینڈھا بجائے ذبح کے فدیہ دیا گیا تھا اوسکے سینگ خانۂ کعبہ مین لٹکے تھے تو شیخ ابن جریر [illegible]
اوسکا یہ جواب دیا کہ یہ امر ممکن ہے کہ بلاد کنعان سے وہ سینگ لاکر خانہ کعبہ مین لٹکائے گئے ہون۔ شیخ ابن کثیر نے کہا کہ شیخ ابن جریر
نے جو مذہب اختیار کیا اور اسکو معتمد سمجھا وہ درحقیقت کچھ بھی نہین ہے بلکہ محض بعید ہے ہان جس دلیل سے محمد بن کعب القرظی [illegible]
تعالیٰ نے استدلال کیا کہ ذبیح اسمعیل علیہ السلام ہین وہ دلیل البتہ اقوی واصح واثبت ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ یہی [illegible]
اور جو قول کہ شیخ ابن جریر نے بیان کیا اور جسطرح استدلال کیا وہ لفظ ومعنی دونون طرح سے ضعیف ہے کیونکہ بشارت کا لفظ اگر اسحاق
کے حق مین واقع ہوا تو اوس سے یہ کیونکر لازم آیا کہ اسمعیل علیہ السلام کے حق مین بشارت ممتنع ہے حالانکہ یہ بات بالاتفاق سب جانتے ہین کہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو بعد ہجرت کے پہلی بشارت حضرت اسمعیل علیہ السلام سے دی گئی ہے۔ علاوہ برین اس امتحان کا مدار یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت
مین اپنے اکلوتے بیٹے کو قربان کرین پھر اگر شیخ ابن جریر کے خیال کے موافق اسحاق علیہ السلام کے ذبح کرنیکا حکم ایسے وقت مین آیا کہ اسمعیل علیہ السلام
صاحب موجود تھے اور یعقوب علیہ السلام فرزند اسحاق علیہ السلام موجود تھے تو امتحانی معنی بالکل ضعیف ہوگئے بلکہ اکلوتے فرزند کا ذبح کرنا بھی باقی نہ رہا [illegible]
یہود وغیرہ جنہون نے تحریف کی وہ بھی کہتے ہین کہ اکلوتے بیٹے کی نسبت خواب دیکھا تھا اگرچہ وہ لوگ اسکی معنی مین اسطرح تحریف کرتے ہین کہ
اسحاق تھے جو ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کنعان مین اکیلے رہتے تھے اسواسطے اکلوتا بیٹا کہا حالانکہ یہ تحریف غلط ہونا خود ظاہر ہے کیونکہ اگر کوئی [illegible]
بنی تجارت کرتے ہون اور دوسرا صغیر بیٹا اوسکے پاس رہتا ہو تو کوئی شخص اوسکو اکلوتا بیٹا نہین کہتا ہے اور کسی قوم کی بول چال مین بے [illegible]
تحریفات سے تو کچھ تعجب نہین لیکن عجب یہ ہے کہ شیخ ابن جریر نے یہ تجویز کیا کہ یعقوب علیہ السلام کے پیدا ہو چکنے بعد اسحاق علیہ السلام [illegible]
کرنے کا حکم ہوا تو یہودیونکی تحریف کے موافق بھی وہ اکلوتے بیٹے نہ رہے پھر یہ تجویز بھی بہت بعید ہے کہ فدیہ کے سینگ [illegible]
کوس کی مسافت سے لاکر مع سری کے خانۂ کعبہ مین لٹکائے گئے الغرض لفظ ومعنی دونون طرح سے یہ قول محض [illegible]
ومعنی کے اور اثبت از راہ روایات واقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کے یہی ہے کہ ذبیح حضرت اسمعیل علیہ السلام تھے [illegible]
واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب اور خود اسحاق علیہ السلام بھی بزرگ ہین جیسا کہ بعد ذکر ذبح کے اللہ تعالیٰ نے اسحاق [illegible]
فرمائی ہے ف فی العرائس قولہ تعالیٰ۔ وقال انی ذاھب الی ربی [illegible]
عزوجل کیطرف جانا کیونکر ہو سکتا ہے اسواسطے کہ رب عزوجل کے واسطے کوئی جگہ ومقام نہین ہے [illegible]
عزوجل کیطرف جانیکے کیا معنے ہین اور اسکا جواب یہ ہے کہ اس سے مراد ہجرت ہے دارالکفر [illegible]

Marfat.com

...کے واسطے آئے ہین ایک ہجرت جسمانی اور دوم ہجرت روحانی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپکے مہاجرین صحابہ
نے ... اوسوقت کفارکی عملداری مین تھا چھوڑکر بجانب مدینہ ہجرت فرمائی یعنے گھربار ومال ومتاع وکفار وغیرہ عزیزاقارب چھوڑکراور
... الاسلام مین چلے گئے اور ہجرت روحانی کا بیان حدیث مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ہجرت مین سے کون ہجرت
افضل ہے تو فرمایا ایسی چیز سے ہجرت کرے جسکو تیرا رب عزوجل ناپسند فرماتاہے (کمافی صحیح البخاری غیرہ) پس اس مین جمیع صفات مذموم کا چھوڑنا اور اخلاق ...
... کا چھوڑنا داخل ہے جب یہ بات معلوم ہوگئی تو جاننا چاہیے کہ شیخ رح نے عرائس مین ہجرت ابراہیم علیہ السلام کو دونون معنی مین لیاہے اور یہ بات خود ظاہر
ہے واسطے حضرت ابراہیم علیہ السلام پیغمبر تھے تو یہ کیونکر تجویز ہوسکتاہے کہ اونھون نے افضل ہجرت کو چھوڑ دیا ہوگا بلکہ وہ تو اونکی واسطے اصل
ہے لہذا شیخ رح نے اوسکے اشارہ مین بیان فرمایا کہ جب مخلوقات کی ہمنشینی سے تنگ دل ہوے اور محل امتحان مین پڑکر اونکی کشادگی خاطر مین
فرق آیا اور مشاہدۂ الرحمٰن عزوجل کے مشتاق ہوے تو ہدایت کی خواستگاری کی اور کہا کہ مین اپنے رب عزوجل کیجانب جانیوالا ہون یعنے حادث مخلوقات سے نکلکر
عالم عرفان مین جاتا ہون میرا رب مجھے ہدایت فرمائیگا کہ صفات قدس مین مقامات ازل وابد کی سیر کرون اور گرفتاری نفس سے چھوٹ کر بقاء حق سے زندہ ہون
شیخ خراز رح نے فرمایا کہ جب موجود فانی ہوا اور قدرت فانیہ منقطع ہوئی اور بغیر شاہد کے مشہود کا ظہور ہوا تو کہا کہ۔ انی ذاھب الی ربی۔ اور شیخ جوزجانی
نے فرمایا کہ رب عزوجل کیطرف جانا یہی ہے کہ ماسوائے حق سے منہ موڑے کیونکہ جس نے مخلوق سے منہ نہین موڑا وہ درحقیقت خالق عزوجل کیجانب جانیوالا
نہین ہوا اور جس شخص مین مخلوقات دوجہانی مین سے ایک ذرہ بھی باقی رہا تو اوسکے جانے مین یہی علت باقی رہی یعنے وہ خالص نہین ہوا قولہ تعالی۔ فلما
بلغ معہ السعی قال یابنی انی اریٰ فی المنام الآیہ۔ جب فرزند مین خصلت پدری حاصل ہوئی اور خلیل کی خلت کا ظہور ہوا اور حقائق معنویہ سے اتصاف ہوا
یعنے خصائل پدر کے قابل ہوگیا تو وہ قربان حق کے قابل بھی ہوگیا کہ کشف وشہود کیوقت فدا ہوا اور یہ بھی حضرت خلیل اللہ کے واسطے محل امتحان تھا کیونکہ
فرزند مین انوار صفات کا ظہور پاکر اوس سے انس حاصل کیا کیونکہ اللہ عزوجل نے فرزند مین صفات نبوت بصلاحیت ازلی پیدا فرمائے تھے اور یہ مقام غیرت ہے
پس اللہ عزوجل نے چاہا کہ ابراہیم علیہ السلام کے سرباطن کو تعلق غیر سے پاک فرماوے تاکہ خلیل مین کوئی شائبۂ حادث درمیان مین باقی نہ رہے شیخ ابن عطاء
رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ قولہ۔ فلما بلغ معہ السعی۔ یعنے فرزند بھی اپنے باپ کے ساتھ سعی کی حد تک پہونچا یعنے طاعت الٰہی ادا کرنے مین باپ کے
مانند سعی کرنے لگا اور حقوق الٰہی ادا کرنے مین ٹھیک ٹھیک قیام کیا کہ جس سے خلیل اللہ علیہ السلام کو خوشی وپسندیدگی حاصل ہوئی کیونکہ جب اونھون نے
دیکھا کہ میرے رب عزوجل کی بندگی مین ٹھیک قائم ہے تو اونکی آنکھین ٹھنڈی ہوئین اور رضامند ہوکر اوس سے انس پیدا کیا اور رب عزوجل کے شکرگذار ہوے
کہ ایسا فرزند عطا کیا مگر یہ انس وفرحت بھی غیر کے ساتھ ہے تو کہا گیا کہ اوسکو ذبح کرو کیونکہ خلت کا مقتضا ... ہے کہ سوائے خلیل کے غیر سے بھی
انس ہو یا سوائے خلیل کے دوسرے سے فرحت پاوے تو جس سے انس تھا اوسکے ذبح کرنے کے ساتھ امتحان لیا گیا پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بیدار ہوکر مستقیم ہوے
مقام امتحان مین سالم اوترے اور حکم الٰہی عزوجل کی اتباع کی تو اللہ عزوجل نے ہدیۂ عظیم عطا کیا۔ شیخ واسطی رح نے کہا کہ اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام
کو بشریت سے منتقل کرکے دوسری حالت مین کرلیا اور اوسکا بیان یہ ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو اونکے بیٹے کے ذبح کرنے سے امتحان کیا تو چاہا
کہ سرباطن سے غیر کی محبت دور فرماوے اور خالص اپنی محبت جماوے کیونکہ ابراہیم علیہ السلام کے دل مین محبت الٰہی مع محبت فرزند جمع ہونا محال تھا
اللہ تعالی نے ایسی چیز کو لیا جو قلب ابراہیم سے بہت نزدیک تھی اور وہ ابراہیم علیہ السلام کا اکلوتا بیٹا تھا پس اوسکے ذبح کرنے کا حکم دیا اور اس حکم سے
... کرنا حاصل ہوجاوے بلکہ اس سے مقصود فقط یہ تھا کہ انکی سرباطن کو تعلق فرزند سے خالی کیا جاوے اور طبعی عادت چھوڑا دیجاوے تو جب یہ
... عظیم عنایت کیا اور ندا دی گئی کہ اے ابراہیم تمنے خواب سچا کیا یعنے جو مقصود تھا وہ تم نے بھرپور ادا کیا اور فرزند نے جب بلا مین دیدار

Marfat.com

مستمن پایا اور بلا دینے والے کو مشاہدہ کیا تو اس لذت میں بلا کو بھول گئے اور تمام درد و دکھ ساقط ہو گیا اور [illegible]
عزوجل کے سپرد کیا اور اپنے باپ سے عرض کیا کہ۔ یا ابت افعل ما تومر۔ پھر استغناء عظمت کا خوف کرکے اور [illegible]
ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین۔ یعنے اس میں میں اپنے نفس پر اعتماد نہیں کرتا بلکہ اللہ عزوجل کی توفیق [illegible]
الخراز نے فرمایا کہ فرزند نے مضبوطی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے صبر مانگا اور چاہا کہ یہ کام جلدی پورا ہو جاوے [illegible]
آوے کیونکہ اونکو یہ معلوم نہ تھا کہ اس بلاء امتحان سے نجات ہو گی اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو یہ علم نہیں دیا تھا [illegible]
ہوگا کیونکہ اگر یہ علم دیدیا جاتا کہ آیندہ سلامت و فدیہ ہے تو اسی پر اعتماد کرتے پس بلاء امتحان کی معنے زائل ہو جاتے شیخ [illegible]
سے کہا کہ اے پیارے باپ جو تمکو حکم ہے اوسکو بجا لا کیونکہ خلیل سے یہ امر قبیح ہے کہ اپنے خلیل سے مخالفت کرے [illegible]
یا قصور کرے بلکہ اسکے مقابلہ میں فرزند کا ہلاک کرنا آسان ہے کیونکہ اگر فرزند گیا تو گیا کیونکہ وہ آخر جائیگا مگر اوس پاک عزوجل کی مخالفت [illegible]
جسنے تمکو خلیل بنایا ہے۔ بعض مشائخ نے کہا کہ فرزند صالح نے اپنے قلب میں مشاہدہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجکو یہ صبر عنایت فرمایا ہے کہ باپ کی
فرمانبرداری میں ثابت قدم رہوں تو اللہ تعالیٰ کا نام لیکر باپ سے کہا کہ اپنے رب عزوجل کا حکم بجا لائیے اور میرے اضطراب کا خیال نفرمائیے
کہ مجھے انشاء اللہ آپ صابر پائیگا قولہ تعالیٰ۔ فلما اسلما وتلہ للجبین الآیہ۔ اسلام یہاں کمال التسلیم ہے یعنے جب دونوں کا سر باطن کمال خلوص کے ساتھ
تسلیم میں آگیا تو فرزند کو مقام ذبح میں لٹایا۔ فرزند نے اپنے نفس کو قربان کرنے کے لئے سر تسلیم جھکایا اور باپ نے عبودیت بجا لانے میں فرزند کو ذبح
کرنیکے لئے سر تسلیم جھکایا۔ **شیخ جعفر** رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دل سے اپنے اکلوتے بیٹے فرزند اسمعیل کی
محبت نکال ڈالی اور حضرت اسمعیل علیہ السلام پیغمبر صالح نے اپنے دل سے زندگی کی محبت نکال ڈالی قولہ تعالیٰ۔ ان ہذا لہو البلاء المبین۔ حق عزوجل نے
آگاہ فرمایا کہ یہ بلا ظاہر ہے گویا ظاہر کی قید میں اشارہ ہے کہ ظہور اسکا بلا ہے لیکن باطن میں یہ بلا نہوگی کیونکہ درحقیقت ایسے منازل قرب مقامات عالی
حاصل ہوتے ہیں اور بندہ جسکو بلا سمجھتا ہے وہ درحقیقت ایسی چیز ہے جو اسکو مشاہدہ حق عزوجل سے محجوب کرے اگرچہ اوسکا نفس محظوظ ہو حالانکہ ایسی
کبھی اللہ تعالیٰ اور اسکے بندگان اولیاء کے درمیان نہیں واقع ہوتی کیونکہ اونکے قلوب تو حق عزوجل نے پردہ انوار جمال میں فانی کر لئے ہیں تو پھر وہاں
کی تاریکی وہاں کیونکر اثر کرسکتی ہے **شیخ جریری** رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بلا کی تین قسمیں ہیں ایک تو مخالفین پر بلا ہوتی ہے تو وہ انپر خشم [illegible]
دوم سابقین پر بلا ہوتی ہے اور وہ انکے حق میں پاکیزگی و کفارات ہیں سوم اولیاء و صدیقین پر بلا ہوتی ہے اور یہ ایک قسم عجیب ہے کہ وہ زیادہ تر فانی [illegible]
مقام قرب میں پہونچ جاتے ہیں قولہ تعالیٰ۔ **وفدینہ بذبح عظیم**۔ اللہ تعالیٰ نے ذبح کو عظیم فرمایا اور ذبح اوس
چیز کا نام ہے جو مذبوح ہوا اور اس میں ایک لطیف اشارہ یہ ہے کہ محب کو ہر وقت اپنا نفس قربان کرنے کی خواہش ہوتی ہے اور جانب محبوب سے حالت [illegible]
ہے اور چونکہ ساحت کبریائی علت حدوث سے پاک ہے تو بجائے ممانعت کے فدیہ عطا ہوا تو وہ فدیہ عظیم ہے کیونکہ وہ عظیم عزوجل کی جانب سے [illegible]
بعض مشائخ رحمہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اوسکا محل عظیم اسوجہ سے ہوا کہ وہ بجائے ایک پیغمبر کے جو فرزند پیغمبر ہے ذبح ہوا [illegible]
پیغمبر باقی رکھا گیا اور تفاسیر میں مذکور ہے کہ یہ وہی مینڈھا تھا جو شہید فرزند آدم کیطرف سے قبول فرمایا گیا تھا پھر وہ جنت میں [illegible]
آخر اونکی فرزند اسمعیل علیہ السلام کیطرف سے فدیہ دیا گیا۔ **مسترجم**۔ کتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسکی [illegible]
اور خلف ایک لفظ مجمل ہو مشترک ہے کہ کبھی سال کے معنی میں آتا ہے اور کبھی مدت و وقت غیر محدود ہے اور یہاں [illegible]
قولہ تعالیٰ۔ کذالک نجزی المحسنین۔ **شیخ کتانی** نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ و اوسکے بندہ کے درمیان ہزار مقام [illegible]

Marfat.com

[illegible] نے تاریک حجاب ظلمت سب قطع کیے یہان تک کہ پردۂ نور مین پہونچے پھر وہان سے رجوع نہین ہے اور یہی جسراز [illegible] کتاب [illegible] بعض مشائخ نے کہا کہ سے اٹھ گئے ہین ایسی ظلمانی حجاب بیچ مین حائل ہین نورانی حجاب و بحمد اللہ تعالیٰ نے

قصہ موسے علیہ السلام بیان فرمایا

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوسٰى وَهَارُونَ ۝ وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۝ وَنَصَرْنَاهُمْ فَكَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ۝ وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِينَ ۝ وَهَدَيْنَاهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى مُوسٰى وَهَارُونَ ۝ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد نبوت انھین کی اولاد مین منحصر فرمائی اور منجملہ انبیا بنی اسرائیل کے حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام ہین اور بعد یوسف علیہ السلام کے بنی اسرائیل تمام اسباط و نسل اولاد یعقوب ہین حضرت موسیٰ علیہ السلام اول پیغمبر ہین جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام انمین کے آخری پیغمبر ہین پھر اللہ تعالیٰ نے اولاد اسمٰعیل علیہ السلام مین سے حضرت سرور عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کو ختم فرمایا۔ پس ان آیات مین جو اسرائیل کے اول پیغمبر کا بیان ہے قال تعالیٰ۔ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوسٰى وَهَارُونَ ۔ اور بیشک ہمنے موسیٰ و ہارون پر احسان فرمایا **ف** موسیٰ علیہ السلام کو فرعون دشمن کے گھر مین اسکی خدمت سے ناز و نعمت کے ساتھ پرورش کیا پھر نعمت نبوت عطا فرمائی اور اس سے بڑھکر کوئی نعمت نہین ہے اور تقدیر ازل مین جاری ہوچکا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کی وزارت مین انکا بھائی ہارون علیہ السلام پیغمبر موسیٰ موافق [illegible] ازل کے موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی کہ ہارون کو پیغمبر کیا جاوے تاکہ میرے بازو کی قوت ہو پس اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۔ اور ہم نے موسےٰ و ہارون کو اور ان دونوں کی قوم کو [illegible] **ف** یہ بھی احسان عظیم ہے اور ان دونوں کی قوم واحد یعنی بنی اسرائیل ہین جو فرعون مردود کے جبر و قہر مین تھی [illegible] جیسے وہ دعویٰ خدائی وغیرہ کے افعال قہری کا مرتکب تھا اور اسکے ساتھ اعمال ظلم و قبیح کرتا تھا چنانچہ پہلے تو انکی [illegible] بلکہ ان لوگون نے دین ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑا اور جب حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہ مصر کے وزیر ہوگئے تھے تب حضرت [illegible] وہان چلے گئے تھے چنانچہ قصہ یوسف علیہ السلام مین نہ وہے پھر بعد وفات حضرت یوسف اور شاہ مصر کے قوم قبط نے دین

Marfat.com

بت پرستی مین غلو کیا بلکہ فرعون نے بنی اسرائیل سے حالات آخرت و مقالات نبوت سُنے کہ اللہ تعالیٰ نے [illegible]
ہین نیکون کے لئے رکھین ہین اور پل صراط کے تحت مین جہنم سوزان رکھی ہے تو اس احمق نے زعم کیا کہ وہ ایسی ہی [illegible]
کے باغات دریائے نیل کے کنارے بنانے کما قال تعالیٰ ۔ وہذا الانہار تجری من تحتی الآیہ یعنے فرعون نے قبطیوں [illegible]
مصر میرا ہے اور یہ باغات و نہرین جاری ہین ۔ مین ہی تمھارا خدا ہون ۔ یہ بنو اسرائیل ایک غائب چیز کا دعویٰ کرتے [illegible]
مترجم ۔ کہتا ہے جیسے اسوقت فرقہ نیچر کے حمقا اسیطرح بہکاتے ہین اور فرعون نے جعلی جہنم بنانے اور جسطرح [illegible]
نے اپنے زعم باطل و حماقت مین معنے لگائے تھے اسیطرح اوس نے ایک غار عمیق مین سانپ و بچھو وغیرہ تمام [illegible]
ایک حصہ مین دھونکنی کے ذریعہ سے رال و گندھک وغیرہ سے آتش خانہ بنا دیا اور بعض حصہ مین شیر وغیرہ چھوڑے گویا اوسنے [illegible]
اور جرم کے اقسام رکھے پھر جس قسم کے جرم کا مجرم ہوتا اوسکو جبر و اکراہ کے ساتھ اسی طبقہ مین روانہ کیا جاتا اور وہ اس نقلی جہنم کی نقلی پل [illegible]
جاتا اور یہ پل اس غار کی ادہر ایک جانب سے دوسری جانب تک باریک پھیلتا ہوا تھا کہ مجرم آخر لغزش کھا کر ادھر گرا اور اودھر [illegible]
یا سانپ نے ڈسا یا وہ آتش سوزان مین جل گیا غرضکہ اس پاگل احمق نے اپنے پاگل قوم کی نظر مین خدائی کی وہ نقل اوتاری جو بنی اسرائیل [illegible]
اپنے حضرت خالق عزّ و جل کے عذاب جہنم حقیقی سے ڈراتے تھے ۔ مترجم ۔ کہتا ہے کہ مجھے تعجب ہے کہ اس زمانہ مین ایک احمق قوم گویا [illegible]
فرعونیہ مین سے دعویٰ کرتے ہین کہ فرعون نے اس طریقہ عذاب کو ایجاد کیا تھا اور وہ بنی اسرائیل مین نبوت کی کتابون مین درج کیا گیا ہے یہ عجیب [illegible]
کی الٹی سمجھ ہے اور خوب افترا باندھا گویا فرعون کی خدائی کا اقرار کر کے محض جعلی چیز کو اصل ٹھہرایا اور حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب و یوسف علیہ السلام کے [illegible]
آیات وحی کو برعکس سمجھا حالانکہ ان حضرات انبیاء علیہم السلام کا زمانہ بہت پہلے تھا اور اونکی وحی سے قوم بنی اسرائیل مین یہ سب امور معروف تھے مگر [illegible]
حماقت سے چشم بصیرت اندھی ہو جاتی ہے اور دل اوندھا ہو جاتا ہے تو اونکو الٹا نظر آیا ۔ نعوذ باللہ من الکفر و الضلال ۔ دیکھو قوم فرعون کو کہ جب
فرعون نے خدائی کا دعویٰ کیا اور بہشت و دوزخ کی نقل بنائی تو قوم قبطی نے اوسکو معبود بنا لیا لیکن بنی اسرائیل جو اپنے باپ دادون سے علم نبوت حاصل
کر چکے تھے اس ملعون فرعون و اوسکی قوم کو پاگل مخبوط سمجھکر مضحکہ بنایا اور ہرگز اوسکے شریک نہوے تب اسنے بنو اسرائیل کو طرح طرح کی تکلیف
و سختیون مین ڈالا اور یہ اللہ تعالیٰ عزّ و جل کی طرف سے اس قوم صالح پر امتحان تھا تاکہ اونکو توفیق صبر و ثبات قدمی عنایت کرنے کے بعد انھین کو [illegible]
زمین مین عادل خلافت عطا فرما دے اور ملک مصر وغیرہ سب انھین کے حکومت مین دیدے چنانچہ فرعون نے ان لوگون کو قبطیون کی غلامی [illegible]
ڈالا اور نجاسہ صاف کرنے وغیرہ کی ذلیل کام اور ہمین عادت سے زائد تکلیفات ہون تو اسرائیل سے بجبر و قہر لینے شروع کئے لیکن وہ لوگ دنیا [illegible]
کی تکلیفات و مصائب پر ثابت قدم رہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بشارت کی منتظر تھے کہ جو اونکو اپنے بزرگون سے بذریعہ علم نبوت [illegible]
تھی کہ اللہ تعالیٰ انھین مین پیغمبر جلیل مبعوث فرماویگا اور آخر پیغمبری و بادشاہت انھین مین رکھیگا اور اسمین حضرت موسیٰ علیہ السلام کا [illegible]
معلوم تھا ۔ جب فرعون کو یہ خبر پہونچی تو خوف نے اس مین اثر کیا اور اوس نے اپنے نجومیون و کاہنون سے زائچہ بنوایا [illegible]
خدائی کا مدعی تھا بتلایا کہ عنقریب بنی اسرائیل مین ایک لڑکا پیدا ہونے والا ہے جو خاندان قبط کی سلطنت تباہ کر [illegible]
اوسنے ظلم شدید اختیار کیا اور ہمیشہ ظلم اس امر کی دلیل ہے کہ بربادی ظالم قریب ہے پس ظالم فرعون نے حکم [illegible]
بچہ جنی تو تمام قبطی دایان جو بنی اسرائیل کے گھرون مین پھرا کرتی تھین فوراً پیدا ہوتے ہی اگر لڑکی ہو [illegible]
ہر جونی جلادون کے حوالہ کرین جو اوسیوقت ذبح کر کے مذبوح اوسکے والدین کو دیدیتے تھے کہ وہ [illegible]

[illegible] بنی اسرائیل کی اولاد پر برابر یہی ظلم ہوتا تھا کہ مقہور و الدین اپنے فرزند و اولاد کو جو ذبح ہوکر امنکے حوالہ کیا گیا ہے
[illegible] فرعون خبیث نے اس مکر و تدبیر سے چاہا تھا کہ حضرت خالق عزوجل کے حکم مقدر کو ٹالدے کیونکہ اوس ناپاک
[illegible] خالق ذو الجلال والاکرام سے کچھ بھی آگاہی نتھی پس اللہ تعالیٰ ذو الجلال والاکرام نے اس مردود کو اپنی قدرت قاہرہ کا تماشا
دکھایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسی مردود کے گھر مین ناز و نعمت کے ساتھ پرورش کیا اور خود اس مردود نے اپنی گود مین کھلا کر پالا بلکہ روایت ہے
کہ موسیٰ علیہ السلام نے بچپن کبھی اوسکی ناپاک ڈاڑھی نوچی اور اوسکے خبیث منھہ پر طمانچہ مارے آخر اوسیکے گھر مین جوان ہوکر بعد قتل قبطی کے حضرت
شعیب علیہ السلام کے یہان جاکر دس برس اونکی خدمت مین رہکر اور اونکی صاحبزادی کے ساتھ نکاح کرکے جب مصر کی جانب لوٹے تو راہ مین
[illegible] وقت آلیا اور پیغمبری سے سرفراز ہوکر جیسے بنی اسرائیل کی بشارت کیواسطے مامور ہوے تو ساتھہی بدکار فرعون و اوسکی
قوم کو عذاب الٰہی کا ڈھنڈورا سنانے کے واسطے مامور ہوے اور ایک مدت تک فرعون و اوسکی قوم کو سمجھایا اور راہ حق سمجھائی مگر وہ اندھا راہ
پر نہ آیا باوجودیکہ طرح طرح کے معجزات دیکھے جنسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صدق نبوت مین کوئی شبہ باقی نہین رہ سکتا تھا و لیکن جہالت
و تکبر و طغیان سے اون لوگون نے اپنے دلی یقین کی خلاف براہِ عداوت انکار کیا کما قال تعالیٰ ۔ وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم ظلما وعلوا الآیہ
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قلب آدمی مین قوت ملکیہ کو ہادی رکھا ہے پس ہر چند اونکا دل اس قوت کی ہدایت سے یقین کرتا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام سچے ہین مگر اونکا
نفس خبیث جہل و عداوت سے انکار کرتا تھا اور باوجود نہ ماننے کے وہ بنی اسرائیل کو بھی اپنی غلامی سے نہین چھوڑتا اور ملک شام کو جانے نہین
دیتا تھا یہانتک کہ جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم بنی اسرائیل کو لیکر راتون رات مصر سے بجانب شام روانہ ہوگئے تو بھی فرعون نے اونکی گرفتاری
کے واسطے قوی لشکر ونکو لیکر پیچھا کیا گویا سب طرح بدکاری و حد سے تجاوز کرنا فرعون و اسکی قوم پر ثابت ہوگیا تب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو مع
اوسکے لشکرون کے بحر قلزم مین غرق کردیا اور حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو مع اونکی قوم کے کرب عظیم سے نجات دی
وَنَصَرْنَاهُمْ فَكَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ۔ اور ہم نے اونکو نصرت دی تو وہی لوگ غالب
ٹھہرے ف اور تمام قوم قبط و بقیہ لشکر فرعون جو مصر مین تھے خوفناک ہوکر بنی اسرائیل کے مطیع ہوگئے اور وہ تمام دولت
دنیا ملی فانی جسکی صورت پر فریفتہ ہوکر قبطیون نے اپنی جان کو برباد کیا اور وہ مکانات و باغات جنکو فرعون نے اپنی حماقت سے جنت
خیال کیا تھا سب اوسکے حق مین دوزخ ہوگئے اور بنی اسرائیل اونکے مالک ہوئے جنھون نے اوسکو حقیقت [illegible] مین دنیاے فانی کی متاع
خیال کیا اور اللہ تعالیٰ سے اپنی آخرت کے واسطے کتاب ہدایت و راہ شریعت کے طالب ہوے اور اللہ تعالیٰ نے اوسکو منظور
فرمایا اور دونون پیغمبرون موسیٰ و ہارون علیہما السلام سے اونکو شریعت دی وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ
الْمُسْتَبِينَ ۔ اور ہم نے موسیٰ و ہارون کو کتاب مستبین عنایت فرمائی ف اور اس سے توریت
مراد ہے پھر کتاب مستبین اگر بمعنے کھلی ہوئی روشن ہے کما قال تعالیٰ ۔ ولقد آتینا موسیٰ و ہارون الفرقان
[illegible] تو حاصل یہ کہ یہ کتاب ایسی تھی کہ جس کی آیات کھلی ہوئی صاف روشن تھین کہ بنی اسرائیل کو اپنے
[illegible] مین کچھ التباس نہین رہتا تھا اور اگر کتاب مستبین کے معنے کتاب منقش مرسوم ہے تو معنے یہ کہ لکھی
ہوئی عنایت فرمائی کیونکہ کتاب کبھی مستبین ہوتی ہے اور کبھی غیر مستبین ہوتی ہے مثلاً کسی نے
[illegible] تو وہ کتاب غیر مستبین ہے یعنے کھلتی نہین ہے اور اگر لوح و کاغذ پر نقشی حروف مین لکھا تو یہ کتاب

ستبین ہی جیسے توریت و انجیل نازل ہوئی اور چونکہ کلام الٰہی عزوجل اوسکی صفت خاص
نقشی ظاہر ہوئی بخلاف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ
پاک کی تجلی خالص ہوئی اسیواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کو ایسا کچھ دیا گیا
کہ اللہ تعالیٰ نے مجھپر نازل فرمائی پس مجھے امید ہے کہ قیامت مین میرے تابعین سب سے زیادہ ہونگے
ہے ہین یہانتک کہ اوسوقت سے ابتک برابر چلے آتے ہین تو جواب یہ ہے کہ ایسے تابعین کا کچھ شمار نہین ہے
ایسے تابعین ہین جو دائرہ ایمان سے خارج ہون اور الحمد للہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعین اسی صفت کے
مہدی علیہ السلام کے بعد بھی ایک مدت تک خانہ کعبہ کا حج و عمرہ ہوگا پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجیگا جو ہر مومن کی روح اگرچہ اوسکے دل
بغل کے نیچے سے قبض کر لیگی اور باقی صرف جانور رہجاوینگے جو گدھون کی طرح حرکات ناشایستہ کرتے پھرینگے اور آخر
فی احادیث الصحاح۔ بالجملہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو کتاب مستبین عنایت فرمائی اور نبوت کے مدارج بلند جو
وَهَدَيْنَاهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ اور ہمنے موسیٰ و ہارون کو راہ مستقیم کی ہدایت دی ف
مومنین صالحین اور شہدا و صدیقین و انبیا سب شریک ہین لیکن نبوت سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے تو مراد یہ ہے کہ صراط مستقیم مین سے
ہارون علیہما السلام کی منزلت علم الٰہی مین مقدر تھی اوسکے کمال پر اون دونون کو پہونچادیا۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ
اور پچھلون مین ہمنے موسیٰ و ہارون علیہما السلام پر ذکر جمیل ف چنانچہ اہل اسلام ان دونون بزرگ پیغمبرونکو نیکی و خوبی سے یاد کرتے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ۔ سلام جمیل ہے موسیٰ و ہارون پر ف یہ اللہ تعالیٰ
طرف سے اپنے دونون بزرگ پیغمبرون پر اپنے نام پاک السلام سے نزول رحمت ہے اسواسطے نیک بندے بھی حضرات انبیاء علیہم السلام کو
علیہ السلام کا لفظ بولتے ہین یعنے اللہ تعالیٰ کیطرف سے اونپر سلام کی درخواست کرتے ہین۔ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ
یون ہی ہم اپنے محسنین بندونکو جزائے جمیل عنایت کرتے ہین ف جیسے ہمنے موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو ابتداء سے انتہا تک
فرمایا کہ وہ ہماری وحدانیت الوہیت و مدارج معرفت سے فائز ہوے۔ إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ۔ یہ دونون ہمارے
بندون مین سے ہین ف یعنے ایمان معرفت اونکو برتبۂ نبوت حاصل ہے۔ واضح ہو کہ ایمان ہی اصل ہے اور یقین معرفت
ہین تو موسیٰ و ہارون علیہما السلام اپنے مرتبہ کے موافق مومن تھے تاکہ عام مومنین کو یہ یقین معرفت حاصل نہین ہوتی ہے مگر
سے اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم پر معرفت ملتی ہے۔ اکابر مشائخ کہتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر
طبقہ و زمانہ مین ایک فرد ہوتا ہے اور اوسکے مدارج کو کوئی اندازہ نہین کر سکتا اور وہی اس طبقہ مین سب اولیا کا سردار
اسیوجہ سے ان اکابر رحمہم اللہ تعالےٰ کو کچھ تردد نہین آتا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین حضرت
تھے اور یہی معارف حقہ ہین کہ خالی فہم مضامین و بحث و جدال سے حاصل نہین ہو سکتے ہین پھر اللہ تعالیٰ نے
وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ
اور تحقیق الیاس ہے رسولون مین جب کہا اپنی قوم کو
بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ۝ اللَّهَ رَبَّكُمْ
بعل کو اور چھوڑتے ہو بہتر بنانے والے کو جو اللہ ہے

[illegible] فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝
سو وہ پکڑے آتے ہیں — مگر جو بندے ہیں اللہ کے چنے ہوئے
[illegible] فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ
پچھلی خلق میں — کہ سلام ہے الیاس پر — ہم یوں دیتے ہیں
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
بدلا نیکی کرنے والوں کو — وہ ہے ہمارے بندوں ایماندار میں

[illegible] اس سورہ مبارک میں عبرت و نصیحت کیواسطے بعد قصۂ حضرت نوح و ابراہیم و موسیٰ و ہارون کے چارم قصۂ حضرت الیاس علیہ السلام بیان فرمایا بعض علماء و مشائخ مانند اقوال
[illegible] قائل ہیں کہ الیاس علیہ السلام برابر قیامت تک زندہ رہینگے جیسے خضر علیہ السلام کی نسبت قائل ہیں کہ وہ سمندروں پر موکل ہیں اور الیاس علیہ السلام خشکی پر موکل ہیں
[illegible] اختلاف ہے کہ وہ پیغمبر تھے یا ولی صالح تھے بخلاف الیاس علیہ السلام کے کہ انکی نسبت جمیع علماء بالاتفاق قائل ہیں کہ یہ پیغمبر تھے اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ
[illegible] کیا ہے اور وہ کس زمانہ میں تھے اور بموافق قول بعض مشائخ کے وہ اب بھی زندہ ہیں یا نہیں ہیں اور قبل اس بیان کے حضرت الیاس علیہ السلام کے بارہ میں اہل کتاب یہود و نصاریٰ
[illegible] کے اقوال و حکایات نقل کیجاتے ہیں خواہ وہ تاریخوں میں مذکور ہوں یا اونکو اہل کتاب سے ہمارے علماء تابعین نے نقل کیا ہو کیونکہ اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ
[illegible] سے کوئی روایت صحیح نہیں ہوئی اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے نقل کیا ہی لہذا خطیب نے سراج المنیر میں کہا کہ حضرت الیاس علیہ السلام کے قصہ میں علماء تاریخ و اخبار
[illegible] روایات واسطے نقل کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن مجید میں اونکی بابت توضیح طویل نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے انکی قصہ میں جسقدر ہماری عبرت کیواسطے کافی و وافی تھا اوسقدر بیان فرمایا اور
[illegible] نہیں بتلایا جسکی ہمکو کچھ ضرورت نہیں ہی لیکن عوام کی دلچسپی کیواسطے بعض اقوال تاریخی ذکر کرتا ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ نے حزقیل پیغمبر علیہ السلام کو مقبوض فرمایا تو اونکی وفات کے بعد
[illegible] میں طرح طرح کی بدعتیں پیدا ہوئیں بلکہ مروج شرک و فساد پھیل گیا اور انھوں نے بتوں کو گڑھ کر جا بجا مٹھ میں نصب کیا اور اونکی عبادت کرنے لگے چنانچہ ایک قوم بنی اسرائیل میں
[illegible] علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کرکے بھیجا اور بنی اسرائیل کا حال یہ تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کے عہد مبارک میں اللہ تعالیٰ نے اونکو توریت عطا فرمائی جس میں اونکی دین و دنیا
[illegible] پڑھتے تھے پھر بعد موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل میں پے درپے متواتر انبیاء بھیجے تاکہ بنی اسرائیل جن احکام توریت سے غفلت کرتے وہ اونکو یاد دلا کر
[illegible] تھے اور بنی اسرائیل کی آبادی تمام ملک شام میں متفرق ہوگئی حالانکہ مصر سے یہ لوگ مجمع لشکر میں آئے تھے اور اسکا سبب یہ ہوا کہ بنی اسرائیل تو حضرت یعقوب علیہ السلام
[illegible] کی اولاد ہیں اور ہر بیٹے کی اولاد بنام سبط مشہور ہوئی جیسے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں قبائل ہیں اسطرح اسرائیل علیہ السلام کی اولاد میں اسباط ہیں۔ پھر جب یوشع بن نون
[illegible] نے جہاد کرکے ملک شام کو فتح کیا اور کفار عمالقہ کو نیست کردیا اسواسطے کہ شریعت توریت میں جہاد کا حکم یہ تھا کہ جن کافروں پر فتح حاصل ہو اگر وہ کفر چھوڑ کر ایمان لا دین
[illegible] تو اونکو بحکم قتل کیا جاوے پس جب ملک شام کفار عمالقہ سے خالی ہوگیا تو حضرت یوشع علیہ السلام نے بارہ اسباط اسرائیل علیہ السلام میں سے ہر سبط کو ملک شام میں متفرق کردیا
[illegible] آباد ہوں اور فراخی سے رزق حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں پھر ایک سبط کو صوبہ بعلبک حاصل ہوا تھا اگرچہ شہر بعلبک ایک زمانہ دراز کے بعد بسایا
[illegible] کا نام بعل تھا اوس شہر کا نام بعلبک ہوا اور بعض نے کہا کہ بک اوس بادشاہ کا نام ہے جس نے اپنی قوم کو اوسکی پرستش پر آمادہ کیا تھا پس بت
[illegible] دونوں کو ملا کر بعلبک نام رکھا گیا پھر اسی سبط میں سے حضرت الیاس علیہ السلام انھیں کی ہدایت کیواسطے مبعوث ہوے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے
[illegible] اسرائیل پر شریعت محکم کردیا تھا لیکن ہر سبط کیواسطے انھیں میں سے جدا جدا پیغمبر بھیجے جاتے تھے بلکہ ایک ہی وقت میں ایک ہی سبط کے اندر متعدد پیغمبر
[illegible] ایک بڑا قبیلہ تھا جسکی آبادی میں متعدد شہر و قصبات و دیہات تھے تو ہر شہر و قصبہ کیواسطے جسمیں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تھا پیغمبر بھیجا جاتا تھا پس
[illegible] بعلبک والوں پر بھیجا جو بعل بت کی پرستش میں مشرک تھے اور اس زمانہ میں اس سبط کا بادشاہ [illegible]

Marfat.com

بت پرستی پر مجبور کیا اور انکو بت یعنی بعل کا طول بیس گز لمبا تھا اور اسکو چار سر تھے اور وہ طرح طرح کے جواہرات سے مزین تھا [illegible]
کے چار سو خادم پوجاری تھے اور فتنہ یہ تھا کہ شیطان اس بت کے پیٹ میں گھسکر گمراہی و شرک کی باتیں بولتا تھا اور یہی پوجاری [illegible]
کہتا ہے کہ اس میں دو باتوں کا احتمال ہے اول یہ کہ درحقیقت شیطان اسکے پیٹ میں گھسکر بولتا ہو کیونکہ یہ بات کچھ بعید نہیں [illegible]
جسکو یہ بات غیر ممکن معلوم ہو اور خود بعض حدیث میں ایک ہی صحابی اسکو مانند روایت آئی ہے کہ یہ صحابی تو فضل الٰہی سے مسلمان [illegible]
بت پرستی میں گمراہ تھے ہدایت کریں اور برابر انکو نصیحت کرتے اور جہاں جہاں جس جس پر وہ لگا ہے جو بت تھے [illegible]
حق اختیار کر دا ور زمانہ جاہلیت میں عرب کا قاعدہ یہ تھا کہ جہاں کہیں کوئی خوبصورت پتھر پاتے تھے اوسکو لیجا کر نہلا دھولا کر اپنے زعم میں کسی بزرگ کے نام [illegible]
تعلق ہے اونکی قوم نے بھی اسیطرح ایک بت بنایا تھا اونسے کہا کہ چلو اس نئے الٰہ سے گواہی لیں وہ سمجھا کہ یہ محض خیال باطل و [illegible]
اور نہ اوس میں بولنے کی قدرت ہے انھوں نے نہ مانا اور آخر اوسکے سامنے پوجا کر کے التجا کی تو اوس بت سے آواز آئی اور اسنے انکو شرک و گمراہی بتلائی [illegible]
اونکا کہنا نہ مانا اور وہ اپنی قوم کے حال بدمآل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور اوس بت سے آواز آنیکا بھی ذکر کیا تو آنحضرت صلی [illegible]
فتنہ میں ڈالی گئی یعنی شیطان نے اس بت میں سے آواز دی - **مترجم** - کہتا ہے کہ شاید یہی واقعہ مشرکین بعلبک کے ساتھ ہوا اور دو العالم [illegible]
عوام کو دام فریب میں لانیکے لیے یہ فتنہ پھیلایا ہو تاکہ یہ لوگ ہر روز اس پر حلوا نذر و زیور چڑھاویں جسکو یہی پوجاری کھاتے اور مستی میں اترا [illegible]
نے سومنات کے بت کا حال لکھا ہے کہ میں سیر کرتا ہوا سومنات پہونچا اور وہاں ہاتھی دانت کا ایک بت دیکھا جو ہر روز صبح کو مالک آسمان و زمین کیطرف [illegible]
لئے دعا کو ہاتھ اٹھاتا تھا حتی کہ سعدی علیہ الرحمہ کو بھی تعجب ہوا اور ظاہر میں پوجاری بنکر اوسی مٹھ میں مقیم ہوے آخر ایک روز خالی موقع پاکر [illegible]
تحقیق حال کیواسطے ہر ایک گوشہ تلاش کیا آخر بدقت تمام انکو ایک تہ خانہ ملا اور اس سرنگ میں داخل ہوکر اندر ہی اندر وہاں تک پہونچے کہ جہاں وہ بت [illegible]
کہ وہاں ایک بدمعاش فرتوت برہمن مکار بیٹھا ہے اور بت کے قدم کو مجوف کر کے دو ڈوریاں اوسکے قبضہ میں ہیں کہ جب اونکو کھینچتا ہے تو اوس بت [illegible]
دعوی ہے اس بندۂ شیطان کو قتل کر کے اپنے وطن کا راستہ لیا - **مترجم** - کہتا ہے کہ شاید اسیطرح بت بعل کے خوف سے کوئی [illegible]
شیطانی مکر تھا کیونکہ اگر خود شیطان نہیں بولتا تھا تو شیطان کا بندہ اوسکے خوف سے بولتا تھا - م - اور حضرت الیاس علیہ السلام اونکو [illegible]
کہ اللہ تعالیٰ ہی کو وا اور اسکی عبادت کرو لیکن یہ لوگ نہیں مانتے تھے اور انھیں سے کوئی ایمان نہیں لایا سوائے بادشاہ کے کہ اوسکی نسبت آیا ہے [illegible]
کو سچا پیغمبر جانا اور ایمان لایا - اور بنی اسرائیل میں قاعدہ تھا کہ بنی اسرائیل میں جو بادشاہ ہوتا وہ اونکی صلاح ملک و رعیت و حکومت و فیصل قضایا [illegible]
اوسکی ہدایت کے لئے جو پیغمبر ہوتا تھا وہی اوسکو راہ بتلاتا جاتا تھا اور اسکی ہدایت کے موافق بادشاہ عمل کرتا تھا پس الیاس علیہ السلام بھی اس بادشاہ کے [illegible]
بادشاہ کی ایک جورو بہت خوبصورت تھی جسکا نام ازبیل تھا اور یہ عورت اپنے وقت میں بے مثل حسین جمیل تھی اور اسوقت اگرچہ سن [illegible]
پہلے وہ بنی اسرائیل کے چھ بادشاہوں کے پاس رہ چکی تھی لیکن اوسکی خوبصورتی کیوجہ سے لاجب نے بھی اوسکو زوجہ بنایا تھا اور یہ [illegible]
کی منہ چڑھی تھی اور بادشاہ جب کبھی کسی لڑائی وغیرہ سیر و شکار میں سفر کو جاتا تو اسی عورت کو بجائے اپنے ملکہ کر جاتا تھا اور یہ عورت [illegible]
کرتی اور احکام سلطنت جاری کرتی تھی لیکن جور و ظلم سے اوس نے بہت لوگونکو قتل کیا اسیوجہ سے لوگ اسکے خوف ملک سے [illegible]
کی زیادہ دشمن تھی چنانچہ اس نے بہت انبیاء علیہم السلام کو قتل کیا کیونکہ یہ عورت درحقیقت فاحشہ بدکارہ تھی تو اوسکو ہمیشہ انبیاء علیہم السلام [illegible]
وحی نبوت کے اوسکا حال تحقیقی طور پر فاش ہو کیونکہ پیغمبر کی خبر کو سبھی لوگ سچ مانینگے - علاوہ اوسکے جن بدکاری کی چالوں [illegible]
تھی شاید سمیں خلل ہو بلکہ یقینی تھا اسواسطے کہ بادشاہوں کا علاقہ انبیاء علیہم السلام ہی کے قول پر تھا اور کتنی میں کا اسی لئے [illegible]

[illegible] الیاس [illegible] بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہونگے سو اسلئے کہ یحییٰ علیہ السلام تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تابع تھے اور سوقت کہ
[illegible] السلام کے بعد کوئی پیغمبر نہین ہوا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک مدت دراز تک نصرانی
[illegible] اسوقت نصرانیت آپ شرک کفر کے ساتھ مخلوط ہوگئی تھی اور شاید یہ مراد ہو کہ بعد الیاس علیہ السلام کے
اللہ تعالیٰ [illegible] اس ملکہ کا ایک وزیر تھا جو اسکی پیشی مین فرمان و احکام لکھا کرتا تھا اور یہ شخص درحقیقت مومن حلیم تھا
اپنا ایمان چھپاتا تھا اور کہتے ہین کہ اسی وزیر نے اس ظالمہ کافرہ کے ہاتھ سے تین سو انبیاء بنی اسرائیل کو قتل سے بچایا اور یہ عورت خود بدکارہ
[illegible]ت بادشاہان بنی اسرائیل مین سے ہر ایک کو زہر دیکر فریب سے مار ڈالا اور اس عورت کی عمر دراز تھی کہتے ہین کہ اوسکے ستر بچے پیدا ہوئے
ہے کہ یہ بھی منجملہ یہود و نصاریٰ کے روایات کے واہیات مبالغہ سے بھری ہوئی باتین معلوم ہوتی ہین واللہ تعالیٰ اعلم ۔ القصہ اس بادشاہ لاجب کے
رہتا تھا جسکو لوگ مزدکی کہتے تھے اور اسکے پاس ایک چھوٹا خوبصورت باغ تھا جسکی زمین قدرتی طور پر پھلوں میوہ جات کی حق مین عمدہ واقع ہوئی تھی
[illegible] باغ کی پہلو مین تھوڑی دور پر واقع تھا حتے کہ بادشاہ کبھی کبھی اس ملکہ قتالہ کو ساتھ لیکر سیر و تفریح کے لئے اوس باغ مین جاتا اور وہان دو چار روز
بسر کرتا تھا اور اسی صحبت سے مزدکی پر شاہ کی بہت مہربانی تھی اور ہر طرح انعام و اکرام سے اسکے ساتھ احسان کرتا رہتا تھا لیکن یہ عورت اوسکی جلتی
[illegible]رت کا نام ازمیل تھا اور عموماً یہ عورت ہر ایک صالح کی دشمن تھی کہ اوس نے بہت سے انبیاء کو قتل کیا جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا اور خصوصاً مزدکی کی حقیقی دشمنی اس غرض سے تھی
[illegible] سے قتل کرکے اوسکا یہ باغ ضبط کرلون کیونکہ اس باغ کی خوبی و نفاست جیسی لوگون مین مشہور تھی ویسی ہی اوسنے خود ہر موسم کی سیر
[illegible] آزمایش کے ساتھ معلوم کرلی تھی اور بارہا اوسنے اپنا ارادہ پورا کرنا چاہا مگر جب بادشاہ لاجب کو معلوم ہوا تو اوسنے اوسکو روکا اور اسکے قتل
[illegible] مخالفت کردی اسوجہ سے ملکہ ازمیل کو قابو نہین ملتا تھا کہ مزدکی کو قتل کرکے اوسکا باغ چھین لے لیکن اوسنے بادشاہ کی نصیحت کو کسی انسانیت کے ساتھ
[illegible] تھا کہ مقتضائے ترحم انسانی وہ اس بیگناہ کے قتل سے باز رہتی بلکہ اوسکو بادشاہی مخالفت کی وجہ سے موقع نہین ملتا تھا ۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا
کہ بادشاہ کسی مہم پر باہر گیا اور وہان عرصہ تک قیام کا اتفاق ہوا پس اس بدکارہ ظالمہ نے موقع پاکر کچھ لوگون کو بلایا اور اونکو انعام و اکرام کا وعدہ دیکر کہا کہ تم
[illegible] مزدکی پر دروغ گواہی دو اور اگر تم لوگون نے اس سے انکار کیا تو آخر مزدکی کے ساتھ مین تمکو بھی قتل کرڈالونگی ۔ اون فاسق لوگون نے کچھ انعام کی لالچ
[illegible] خوف سے اور کچھ اس بدکارہ کا التفات دیکھکر اس امر کو منظور کرلیا کہ مزدکی بیگناہ پر اس فاحشہ کے کہنے کے موافق جھوٹی گواہی ادا کرینگے اور اون لوگون
[illegible] کو کس قسم کی گواہی منظور ہے اس بدکارہ نے پہلے ہی سے منصوبہ باندھا تھا کہ مزدکی کو کیونکر قتل کرے ہواسطے کہ اگر اوسنے قتل کیا تو بادشاہ کو
[illegible] اس حرکت سے برہم ہو جاویگا پس اوس نے یہ تدبیر سوچی کہ مجمع عام مین گواہی دیجاوے کہ اوس شخص نے بادشاہ کو گالی دی اور گواہی کیواسطے
[illegible] مقرر کر رکھا اور اس زمانہ مین دستور یہ تھا کہ جب کسی شخص پر یہ ثابت ہو جاوے کہ اوسنے بادشاہ کو گالی دی یا کوئی ہتک حرمت کی تو وہ قتل
[illegible] وہ مکر کی خفیہ تدبیر پوری کرچکی تو اوسنے مزدکی کو دربار عام مین بلایا اور غضب ناک ہوکر جھڑکا کہ مین سنتی ہون کہ تو نے بادشاہ کو گالی دی ۔ مزدکی
[illegible] سے انکار کیا اور کہنے لگا کہ یہ محض بہتان ہے اور کیونکر مین اپنے بادشاہ کی نسبت بدگوئی کرسکتا ہون حالانکہ اوسکے احسانات
[illegible] ہون اور ہر طرح کی راحت اوسکے سایۂ دولت مین مجکو پہونچتی ہے ۔ ملکہ ازمیل نے کہا کہ تو جھوٹا ہے اور گواہون کو بلا کر اوسکے
[illegible] جھوٹی گواہی اس پر ادا کی ۔ پس ملکہ ازمیل نے فوراً مزدکی کے قتل کا حکم دیا اور اسکا باغ مذکور ضبط کرلیا ۔ پھر جب بادشاہ آیا تو اوسکو
اوس نے یہ حال بیان کیا بادشاہ یہ سنکر غضبناک ہوا اور بولا کہ تیری بدکاری سے یہانتک نوبت پہونچی کہ ایسا نیک ہمسایہ جس سے ہمکو ہمیشہ
[illegible] تیرے ہاتھون قتل ہوا اب اسکے بعد ہرگز ہم لوگ فلاح نہ پاوینگے اور اس بیگناہ کا خون بہت رنگ لاویگا تجھپر واجب تھا کہ اوسکی

واسی طرح کے آزار کو دفع کرتی ولیکن بچائے اوسکے تونے اوسکا خون بہایا۔ یہ بدکارہ عورت بولی [illegible]
کے موافق حکم جاری کیا بادشاہ نے کہا کہ اگر درحقیقت اوس نے کوئی کلمہ ناگوار سرزد ہوا ہوتا تو بھی علم سے درگذر کرنا لازم [illegible]
ہوئی کہ اوسنے مجمع عام مین اپنی خطا سے بالکل انکار کیا تو کوئی تو ہین باقی رہی حاضرین گواہ ہونگا تو ذکر [illegible]
جنکی رگ حسد جوش مین آئی اور اونکا نیش عقرب اوس بیگناہ کے خون مین زہر پھیلانے والا نکلا۔ [illegible] عطا سرد [illegible]
عورت نے اپنے مکر و فریب سے کچھ ایسے سامان جمع کئے کہ یہ بدبخت بادشاہ بھی آخر اوس عورت کے دام فریب مین آگیا اور اوسکے باغ [illegible]
جب یہ ظلم دونون طرف سے پورا ہوگیا تو اللہ تعالے نے اپنے بندہ صالح مرد کی کیواسطے غضب فرمایا اور حضرت الیاس علیہ السلام کو حکم [illegible]
حکم دو کہ اللہ تعالیٰ کو تم دونونکی حرکت پر اپنے بندہ صالح مرد کی کیواسطے غضب ہے کہ تم نے اوسکو ظلماً قتل کیا اب بھی تم دونون اپنی حرکت سے توبہ [illegible]
یہ باغ واپس دیکر اوسکی بیت کیواسطے جسطرح ممکن ہو اوسکے وارثون کو راضی کرو ورنہ اسی باغ مین تم دونون اسطرح مارے جاؤگے کہ تمہارا گوشت چیل [illegible]
ہر بان کتے لیجائیں۔ جب الیاس علیہ السلام کو یہ حکم پہونچا تو اونھون نے رب عزوجل کا حکم اوس بادشاہ کو پہونچایا اور اوسکے ساتھ کہا کہ تو مع اپنی قوم [illegible]
یقین لا کر مومن ہو یہ سنکر بادشاہ لاجب بہت غضبناک ہوا اور کہنے لگا کہ یہ سب جھوٹھ ہے اور عنقریب مین تجکو تیری گستاخی کی سزا دونگا۔ جب
ایمان سے مایوس ہوئے تو وہان سے نکلکر ایک بلند پہاڑ پر چلے گئے اور وہان ایک غار مین سکونت اختیار کی اور صحرائی پھلونسے اونکی بسر اوقات تھی اور [illegible]
کو جا کرنے کے بعد لوگونکو برانگیختہ کیا کہ الیاس کو جہان پاوین گرفتار کرکے لاوین۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جاسوسونکی آنکھون پر پردہ ڈالدیا اور باوجود تلاش کے
الیاس علیہ السلام کو نہ پایا۔ مورخین اہل کتاب کہتے ہین کہ اسیطرح سات برس گذرے حتے کہ الیاس علیہ السلام بہت دل تنگ ہوے تو اللہ تعالے [illegible]
کہ اے الیاس تجھے یہ کیا خوف ہے حالانکہ اسوقت زمین پر تو میرا برگزیدہ و حجت ہے اور میری وحی کیواسطے امین ہے تو مجھسے مانگ مین تجھے عطا کرونگا۔ [illegible]
نے دعا کی کہ الٰہی مجھے وفات دیکر میرے سابقین صالحین سے ملادے کیونکہ بنی اسرائیل مجھسے اکتا گئے اور مین بنی اسرائیل سے اکتا گیا ہون۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کی
کہ اے الیاس یہ وہ وقت نہین ہے کہ روئے زمین تجھسے خالی ہو کیونکہ تجھی ایسے بندونکی حجت سے مین اون لوگونکو قائم رکھتا ہون اگرچہ تم لوگ بہت قلیل ہو۔
الیاس علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رب تعالیٰ اگرچہ مجھے وفات نہین دیجاتی تو ایسی چیز عطا ہو کہ مین بنی اسرائیل کو تنبیہ کرون ارشاد ہوا کہ تو کیا چاہتا ہے عرض کیا [illegible]
برس تک باران رحمت میرے قبضہ مین دیا جاوے کہ بدون میری دعا کے ان پر بادل کا ٹکڑا نہ آوے اور نہ بغیر میری دعا کے ایک قطرہ [illegible]
کہ مجکو اپنی مخلوق کی پرورش مین ترحم ہے بس اسقدر سختی مت مانگو آخر الیاس علیہ السلام کو تین برس عطا ہوے۔ تب الیاس علیہ السلام [illegible]
کیونکر ہوگی ارشاد ہوا کہ جہان قحط نہین پہنچے وہان سے تیرا کھانا پانی پہونچ جایگا۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ ظاہر بنی اسرائیل نے اپنے خیالات
سے فقرہ بنایا ہے اور انبیاء علیہم السلام کی معرفت اس سے اعلیٰ ہے کہ اونکو یہ خیال پیدا ہوا فافہم واللہ تعالیٰ اعلم۔ القصہ جب باران رحمت [illegible]
درخت خشک ہوگئے اور جانور و چوپائے ہلاک ہوگئے اور لوگونکو سختی شدید پہونچی۔ مگر الیاس علیہ السلام اپنی حالت پر اپنا رزق پاتے [illegible]
عنہ سے روایت ہے کہ تین سال تک بنی اسرائیل پر قحط شدید رہا اور اس حالت مین الیاس علیہ السلام کا گذر ایک بڑھیا کے [illegible]
طعام مانگا اوسنے کچھ تھوڑا سا آٹا اور قلیل روغن زیتون نکال کر پیش کیا۔ الیاس علیہ السلام نے دعا کی کہ اوسکی شکی آٹے و روغن سے [illegible]
جب لوگون نے اوسکے یہان یہ سامان دیکھا حالانکہ اوسکو ایک محتاج بیوہ جانتے تھے تو اوس سے پوچھا کہ یہ تجھے کہانسے ملتا ہے [illegible]
شخص ایسی ایسی صفت کا اسطرف سے گذرا تھا اوسکی برکت دعا کا یہ اثر ہے۔ جب بڑھیا نے پورا حلیہ ونکا بیان کیا اور رخنہ [illegible]
کہ یہ الیاس علیہ السلام تھے۔ پھر بھی یہ لوگ ایمان نہین لائے روایت ہے کہ الیاس علیہ السلام بنی اسرائیل کی [illegible]

Marfat.com

[illegible] الیاس [illegible] مہمان رکھا اور الیاس علیہ السلام نے اوس بیمار مایوس کو دیکھکر دعا فرمائی بس وہ اسیوقت اچھا ہو گیا اور
[illegible] اونکے ساتھ ہو گیا۔ جہان الیاس علیہ السلام جاتے تھے وہان ساتھ جاتا تھا اور اس لڑکے الیسع کا
[illegible] ہو گئے [illegible] م۔ کہتا ہے کہ یہی الیسع علیہ السلام ہین جو انبیاء مین شمار کئے گئے ہین۔ م۔ پھر اللہ تعالے نے الیاس
[illegible] س بارانِ رحمت روک لینے سے چوپائے وبہائم وچرندو پرند اور کیڑے مکوڑے بہت ایسی مخلوقات بھی ہلاک ہوئی جنہون نے کچھ خطا نہین کی تھی
[illegible] سبحانہٗ تعالیٰ مین جاکر بنی اسرائیل کی دعوت کرتا ہون شاید تیسے ساتھ شرک کرنے سے باز آوین۔ پھر الیاس علیہ السلام نے
[illegible] لوگو تم بھوک پیاس سے مرے اور تمنی اپنی بدکاری سے چرندو پرند کو بھی تباہ کیا درخت خشک ہو گئے اور چرائی کے جانور مر گئے اور تمہارے
[illegible] ہے تو اپنے بتونکو نکال کر میدان مین باہر لاؤ اگر سچے ہو تو تمہارے دعوے کے موافق پانی برسیگا اور اگر پانی نہ برسے تو سمجھ لو کہ تم لوگ
[illegible] تم لوگ میرے ساتھ چلو کہ اللہ خالق سبحانہٗ تعالیٰ سے دعا مانگین پھر اگر پانی برسے تو تم سمجھ لینا کہ توحید حق ہے ورنہ لوگ شرک کرنے
[illegible] کہ ہان یہ انصاف کی بات کہی گئی ہے اور انہون نے اس شرط کو قبول کیا اور ایک روز بڑے تکلف سے اپنے بتون کو جمع کیا اور
[illegible] مین کوئی دریغ نہین کیا مگر کچھ بھی نہوا اور اس بلا سے اونکو نجات نہوئی۔ تب الیاس علیہ السلام سے کہنے لگے کہ ہم تو عاجز آئے اور بے موت
[illegible] اب آپ اپنے رب سے دعا کیجئے۔ پس الیاس علیہ السلام نے جناب باری تعالےٰ مین دعا مانگی اور الیسع نے آمین کہی۔ پھر ناگاہ جانب سمندر سے ابر کا
[illegible] لوگ بڑی آرزو سے دیکھ رہے تھے پھر وہ ان لوگونکی جانب متوجہ ہوا اور آتے آتے اس نے آفاق کو گھیر لیا اور خوب پانی برسا کہ تمام ملک سیراب ہو گیا
[illegible] سے طرح طرح کی نباتات اُگی اور ہری ہری گھاس سے زمین سبزہ زار ہو گئی تو آپس مین کہنے لگے کہ یہ شخص نجومی ہے اور ہمارے الٰہ نے
[illegible] کیا تھا اوسکے قریب آکر اس نے یہ دعویٰ پیش کیا پس وہ لوگ اپنے کفر سے باز نہ آئے بلکہ پہلے کی بہ نسبت زیادہ خبیث ہو گئے۔ جب الیاس علیہ السلام
[illegible] حال دیکھا تو رب عزوجل سے دعا کی کہ مجھے ان مشرکون اور اونکی شرک سے راحت دیجاوے تو حکم ہوا کہ فلان فلان روز انکے درمیان سے نکلکر فلان مقام
[illegible] پاس آوے اوس سے خوف نہ کیجیو بلکہ اوسپر سوار ہو جائیو۔ پھر الیاس علیہ السلام اسی ارشاد کے موافق اوسی مقام پر گئے اور الیسع اونکے ساتھ تھے
[illegible] دیکھا کہ ایک گھوڑا اونکے سامنے آیا اور ظاہر نظر مین ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ آگ کا بنا ہوا ہے اور اسکے رنگ سے آگ چمکتی تھی جب وہ
[illegible] الیاس علیہ السلام اچکر اوسپر چڑھ بیٹھے اور وہ گھوڑا اونکو لیکر اوڑا اور الیسع علیہ السلام نے آواز دی کہ آپ مجھکو کیا ارشاد فرماتے ہین الیاس علیہ السلام
[illegible] تھی کہ گویا مین نے تمکو بنی اسرائیل مین خلیفہ کیا اور یہی اون دونون سے آخری الوداع کا [illegible] اللہ تعالےٰ نے الیاس علیہ السلام
[illegible] انکی حاجت اوسے منقطع کردی اور بازوے ملکیہ عطا کردیے اور اللہ تعالیٰ نے اونکو لاجب اور اونکی قوم بدکار پر مسلط فرمایا پس
[illegible] کرباغ مزدکی مین قتل کردیا اور ان دونون کا جسم ناپاک اسی باغ مین پڑا رہا جسکو جانورون نے کھایا اور ہڈیان پراگندہ ہو گئین اور
[illegible] اسرائیل پر بھیجا اور اونکو تائید عنایت فرمائی یہانتک کہ جو بنی اسرائیل باقی رہے تھے ایمان لائے اور برابر اونکی تعظیم کرتے تھے
[illegible] یہانتک کہ الیسع علیہ السلام نے وفات پائی خطیبؒ نے لکھا کہ سری بن یحییٰ نے عبد العزیز بن ابی رواد رحمہم اللہ
[illegible] زندہ ہین اور رمضان کے روزہ رکھتے ہین اور ہر سال موسم حج خانۂ کعبہ مین دونون کی ملاقات ہوتی ہے بعض مشائخ نے کہا
[illegible] پر موکل ہین اور خضر علیہ السلام سمندرون پر موکل ہین۔ س۔ شیخ سیوطیؒ نے اتقان مین کہا کہ وہب ابن منبہ رحمۃ اللہ تعالےٰ
[illegible] کے مانند مشہور ہوگئی ہے کہ وہ آخر دنیا تک زندہ رہین گے۔ مد۔ اور وہبؒ سے روایت ہے کہ الیسع خضر
[illegible] علیہم السلام سے پہلے گذرے ہین اور بعض نے کہا کہ الیاس یہی ادریس ہین لیکن یہ قول صحیح نہین معلوم ہوتا

اسواسطے کہ ادریس علیہ السلام تو نوح علیہ السلام کے اجداد میں ہیں اور الیاس علیہ السلام انکی اولاد میں [illegible]
میں ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حدیث مرفوع روایت کی لیکن محققین کے نزدیک [illegible]
الیسع علیہ السلام ہیں **مترجم** کہتا ہے کہ اس میں بھی کوئی قول معتمد نہیں ہے اور **ثعلبی** رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا کہ الیاس [illegible]
و تیز مزاجی دیکھی تھی اور اللہ تعالیٰ اپنے قوم کفار میں انکو توحید کے ساتھ پرورش فرمایا اور اپنے فضل سے [illegible] انکے واسطے [illegible]
انبیاء علیہم السلام کسی حال میں شرک سے لوث نہیں ہوتی ہیں اگرچہ وہ کافروں کے درمیان پیدا ہوکر پرورش کیے جاویں **ثعلبی** نے کہا [illegible]
کے واسطے پہاڑ انکو مسخر فرمایا اور شیر وغیرہ جانوروں کو مطیع کر دیا تھا **مترجم** کہتا ہے کہ اس سے یہ بات ظاہر ہے کہ الیا[س] [illegible]
الٰہی عزوجل بہت تھا کہ شیر وغیرہ انسے ڈرتے تھے پس تاریخ سے جو قصہ نقل کیا گیا جس میں یہ فقرہ بھی موجود ہے کہ بادشاہ لاجب [illegible]
گئے تھے۔ نظاہر یہ بات صحیح نہیں ہے بلکہ اسرائیلیوں کی محرفات میں سے کہ **شیخ** امام ابن **کثیر** رح نے اپنی تفسیر میں لکھا کہ محمد ابن اسحاق [illegible]
یوں کہتے ہیں کہ الیاس بھی ادریس ہیں اور ابن ابی **حاتم** نے بسند جید حضرت **عبداللہ** ابن مسعود سے روایت کی کہ الیاس ہی ادریس ہیں [illegible]
اور **وہب** ابن منبہ نے کہا کہ وہ الیاس بن یسین بن فنحاص بن عیزار بن ہارون بن عمران ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بعد حزقیل علیہ السلام کے [illegible]
کر کے بھیجا تاکہ اوس فریق بنی اسرائیل کو سمجھاویں جنہوں نے بعل نام بت کی پرستش اختیار کی تھی پس اونہوں نے انکو اللہ تعالیٰ کی توحید کی [illegible]
اور شرک سے منع کیا اور اس قوم کا بادشاہ پہلے الیاس علیہ السلام پر ایمان لایا تھا پھر وہ مرتد ہو گیا اور باقی لوگ بھی شرک و ضلالت پر قائم [illegible]
بھی انہیں سے ایمان نہیں لایا تب الیاس علیہ السلام نے اونپر بد دعا کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے تین سال تک باران رحمت انسے منقطع کر دیا پھر اون لوگوں نے [illegible]
سے درخواست کی کہ آپ اپنے رب عزوجل سے دعا کیجیے تاکہ ہمکو پانی ملے کہ ہم لوگ مرے جاتے ہیں اور اگر بارش سے ہمکو فراغت حاصل [illegible]
آپکی تصدیق کرینگے اور ایمان لاوینگے۔ پس الیاس علیہ السلام نے اونکے واسطے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اونکو خوب سیراب پانی دیا لیکن جب [illegible]
حاصل ہوئی تو وہ لوگ بدستور اپنے کفر پر اڑے رہے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ خبیث ہو گئے۔ تب الیاس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے [illegible]
کر لیا جاوے اور انکی سامنے الیسع بن اخطوب علیہما السلام نے تعلیم و پرورش پائی تھی پس اللہ تعالیٰ نے الیاس علیہ السلام کو حکم دیا [illegible]
اور جو چیز اونکے پاس آوے اوسپر سوار ہو جاوے۔ پھر جب الیاس علیہ السلام وہاں پہونچے تو آگ کا ایک گھوڑا انکے پاس آیا [illegible]
نے انکو نور کا لباس و بازو دیے انکی عنایت کیا اور ملائکہ کے ساتھ اڑتے رہتے ہیں۔ امام ابن کثیر نے کہا کہ وہب ابن منبہ [illegible]
کیا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ یہ کہاں تک صحیح ہے اور جو امر اسمیں شریعت توحید کے خلاف نہو ہم اوسکو جھوٹا بھی نہیں [illegible]
تصدیق بھی نکرین اور تکذیب بھی نکرین۔ **مترجم** کہتا ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ الیاس و خضر [illegible]
قول نہیں ہے جیسے اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ دونوں زندہ ہیں **مترجم** کہتا ہے کہ **شیخ** ابن حجر نے کتاب الاصابہ [illegible]
و آثار کو جمع کر کے آخر یہ نتیجہ نکالا کہ خضر علیہ السلام زندہ نہیں ہیں اور بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے حدیث صحیح سے اسکو استنباط [illegible]
جیسے خضر علیہ السلام کے نبی ہونے میں اختلاف ہے۔ مگر الیاس علیہ السلام کی نبوت میں کسیکو اختلاف نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے [illegible]
لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اور الیاس بیشک ہمارے رسولوں سے تھا **ف** جیسے اہل مکہ کو اس [illegible]
ہوسکتا ہے ویسے ہی اللہ تعالیٰ نے اونکی جہالت کو فضیحت کرنے کے واسطے بہت تاکید کے ساتھ [illegible]
اوس سے نکل آیا کہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے رسول ہونا بہت کثرت سے ثابت ہوا [illegible]

Marfat.com

[illegible] بے شک الیاس علیہ السلام بھی ہم پیغمبر سو لوگون کے رسول تھے چنانچہ اونکا قصہ بطور عبرت دھیان کرو۔ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ جب [illegible] نے کہا کہ بھلا [illegible] ف اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے اور مخلوق کی عبادت کرنے سے ڈرتے نہین ہو۔
اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا بھلا تم لوگ بعل کو پکارتے ہو۔ ف اس بت بے حس و حرکت کو اپنا رب بنا لیتے اور اوس سے دعا مانگتے ہو۔ وَ
تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ اور احسن الخالقین عز و جل کو چھوڑتے ہو ف حالانکہ وہی پیدا کرنے والا ہے اور اوسکی پیدائش مین کچھ نقص نہین بلکہ احسن ہے [illegible] کو چھوڑ کر بعل کو پکارتے ہو حالانکہ خوب جانتے ہو کہ وہی تمہارا اور سبکا پیدا کرنے والا ہے۔ اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ
الْاَوَّلِيْنَ اللہ اپنے رب کو اور اپنے اگلے باپ دادونکے رب کو ف یعنے کیونکر احسن الخالقین کو چھوڑتے ہو وہ اللہ ہے جو تمہارا رب ہے اور تمہارے
اگلون کا رب ہے یہ ترجمہ بنا بر قرأت حمزہ و کسائی وغیرہ ہے کہ اسم اللہ و ربکم و رب آبائکم سب کو نصب پڑھا اور اسی قرأت کو ابو عبید محدث نے اور ابو حاتم
اللغوی النحوی نے اختیار کیا۔ اور دیگر ائمہ قرار کی قرأت مین یہان رفع ہے تو معنے یہ ہین کہ اللہ تعالیٰ ہی تمہارا رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادونکا
رب ہے پھر یہ جائز نہین ہوسکتا کہ رب حقیقی کو چھوڑ کر اپنے زعم باطل سے بعل وغیرہ کو رب بناؤ۔ ابن اسحاقؒ نے کہا کہ بعض اہل علم نے مجھے آگاہ کیا۔
کہ یہ لوگ ایک عورت کی پرستش کرتے تھے جسکا نام بعل تھا۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ شاید اسکے معنے یہ ہین کہ لات و عزیٰ کیطرح یہ بھی کوئی عورت تھی جسکے نام کا بت
بنا کر پرستش کرتے تھے اور واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس عالم ماديات مین قوائے شیطانیہ و قوائے ملکیہ کو پیدا کر دیا اور انسان مین ان دونون قوائے کی ترکیب
رکھی ہے جیسے جن و ملائکہ کو علیحدہ پیدا فرمایا ہے پھر انسانی ترکیب مین قوائے شیطانیہ کی حد یہ جسم و جسمانیات ہین یعنے جسم کے حواس ظاہرہ و باطنہ سب اسی تحت
مین ہین اور اسکا اثر و تعلق اس عالم دنیا کے اجسام ماديات کے ساتھ ہے جیسے قوائے ملکیہ کی حد روح و روحانیات ہین اور انکو عالم الملکوت سے تعلق ہے پھر
جب انسان نے عالم اعلیٰ کو چھوڑا اور خالق عز و جل سے کفر و شرک کیلئے کہا اوس جانب سے نورانی راستہ مسدود ہوگیا تو انسان اسفل السافلین مین گرجاتا
ہے اور اسکا قلب اسی ماديات زمینی کی جانب اوندھا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اوسکا سر بجائے پاؤن کے ہو جاتا ہے اسیواسطے حدیث مین آیا ہے کہ حشر
مین یہ لوگ سر کے بل چلینگے۔ پھر جب کسی کافر نے کفر و شرک پر دل سے جزم کر لیا اور عالم اعلیٰ انوار کا راستہ بند ہوا اور اسکا قلب اوندھا ہوگیا تو
نورانی حارث مین سے کوئی بھی اوسکے دل مین نہین سماتا ہے اور ہر جہت سے اوسکو تعلق خاطر ان ماديات سے بڑھ جاتا ہے تو ہر طرح سے وہ عالم مادی
پر ایمان لاتا ہے اور یہی فرقہ نیچریہ و مادیہ کا حال ہے لیکن اس جذب مادیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے عجائب تغیرات کے کیفیت رکھی ہے چنانچہ اسی زمانہ
کے فن سے مسمریزم وغیرہ بہت سے عجائب مشہور و معروف ہین اور اسی جہت سے بعضے گمراہ صوفیہ جنہون نے [illegible] کی شکل کی بات کہتے ہین کہ اگر کوئی
پتھر سے پورے [illegible] کے ساتھ اعتقاد رکھے تو وہی تجکو نفع پہونچاوے اور جہالت سے کہتے ہین کہ یہ حدیث ہے حالانکہ بالاتفاق علماء محدثین نے تصریح کر دیا
کہ یہ ہرگز حدیث نہین ہے بلکہ بنایا ہوا قول ہے لیکن مترجم نے جو بات بیان کی اوس سے ظاہر ہوا کہ اس قول کی بنیاد کہان تک ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر ایک
[illegible] کے ساتھ اسکے لوازم پیدا کر دئے ہین۔ پس وہ پتھر وغیرہ خود کچھ بھی نفع نہین دیتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اوسکے [illegible] باطل کے لوازم جو لوازم [illegible]
ہین وہ پیدا [illegible] ہین اور یہ کوئی کرامت یا بہتری نہین بلکہ ضلالت و استدراج ہے اور اسی قبیل سے بت پرستون کا معاملہ ہے کہ جب عالم نور کا راستہ
مسدود ہوا تو [illegible] تصور کے موافق وہ اپنی سب بھلائیون کو کسی بت وغیرہ خیالات باطل سے سمجھتا ہے اسیواسطے جب سب انبیاء علیہم السلام
[illegible] الیاس علیہ السلام کی قوم نے نہ مانا۔ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ۔ پس قوم والون نے الیاس کو جھٹلایا [illegible]
[illegible] ف یعنے قیامت کے روز عذاب کے لئے انکو حاضر کیا ہوا سمجھو۔ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ سوائے اللہ تعالیٰ
کے مخلصین بندون کے ف یعنے جنہون نے اللہ تعالیٰ کی توحید اختیار کی اور شرک کے عذاب سے نجات پائی تو وہ لوگ حضرت الیاس علیہ السلام

کی اتباع مین نعمت وجنت واکرام مین ہونگے اور اس مین الیاس علیہ السلام کے واسطے بزرگی ہے۔ [illegible]
کے حق مین پچھلون کے درمیان ثنائے جمیل چھوڑی **ف** چنانچہ ہلوگ اونکو علیہ السلام کہکر یاد کرتے [illegible]
الیاسین۔ سلام جمیل ہے الیاسین پر **ف** یعنے الیاس علیہ السلام پر [illegible]
اسمعیل کو اسماعین ومیکائیل کو میکائین اور اسرائیل کو اسرائین اور طورسینا کو طورسینین کہتے ہین۔ اور دیکھا [illegible]
مین کہا گیا یعنے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیکن واحدی رحمۃ اللہ تعالے نے کہا کہ یہ تفسیر بہت بعید ہے کیونکہ اسکو آل [illegible]
کہتا ہے کہ یہ امر بیشک ظاہر ہے لیکن اہل معرفت کے نزدیک اسمین ایک توجیہ لطیف ہے اور اسکا بیان یہ ہے کہ اللہ تعالے نے [illegible]
پیشوا اور تمام کفار مشرکین کو اوسکی ذریات مین قرار دیا ہے اور جانب ہدایت وکرامت مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو امام الانبیاء وسید الاولاد آدم قرار [illegible]
انبیا حتی کہ حضرت آدم علیہ السلام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لواء الحمد کے سایہ مین ہونگے تو سب آل محمد مین شامل ہین کیونکہ آل در اصل اہل ہے جیسے آل [illegible]
اہل فرعون پس بیان الیاس علیہ السلام کو آل یاسین یعنے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین داخل کرکے عام سلام بھیجا واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور دیگر علماء [illegible]
آل یسین کی تفسیر مین آل الیاس لیا لہذا قرار دینے کہا کہ آل یسین مین اصحاب الیاس علیہ السلام کو بھی شامل کر لیا اور یہ تفسیر ظاہر ہے۔ **اِنَّا كَذٰلِكَ**
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ یعنے جیسے ہم نے الیاس علیہ السلام کو جزاء جمیل عطا
فرمائی یون ہی ہم اپنے نیکوکار بندونکو دنیا وآخرت مین ثواب جمیل عطا فرماتے ہین اور وہی الیاس کو بھی عطا فرمایا وہ بھی ہمارے مومنین بندون مین سے
[illegible] نے سابق مین بیان کر دیا کہ ایمان مین مراتب کمال ہین اور حضرت الیاس علیہ السلام مومنین نبوت مین سے ایک فرد ہین [illegible]

وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ
اور تحقیق لوط ہے ۔ رسولون مین ۔ جب بچا دیا ہم نے اوسکو اور اوسکے گھروالون کو سارے ۔ مگر ایک بوڑھیا رہ گئی رہنے والون مین

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ۝ وَبِالَّيْلِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ
پھر اوکھاڑ مارا ہم نے دوسرے دن کو ۔ اور تم گذرتے ہو ان پر ۔ صبح کے وقت ۔ اور رات کے وقت پھر کیا نہین بوجھتے

خفی بیان پنجم عبرت کے لئے قصۂ لوط علیہ السلام ہے کہ کیونکر اونکی قوم کو اللہ تعالے نے شرک کفر کے نتیجہ مین برباد وہلاک کیا اور حضرت لوط کو مع اون
ساتھیونکے جو ایمان لائے تھے فضل سے نجات دی اور لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے ہین جو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے اور اونکے ساتھ [illegible]
سے ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے علم ازل کے موافق لوط علیہ السلام کو نبوت دیکر سدوم کو بھیجا کہ وہان کے کافرون وبدکارون کو ہدایت کرین [illegible] قوم [illegible]
حد سے تجاوز تھی اور رستون پر مسافرونکو تنگ کرنے اور تجارت وزراعت انکے ذات سے معرض خطر مین تھی اور عورتونکو چھوڑکر [illegible] اور [illegible]
ولڑکون سے اغلام ولواطت کرتا تھا اور یہ بدکاری انہین سے ایجاد ہوئی اور قیامت تک دنیا مین جو بدکار لوطی ہونگے سب اس فعل شنیع کے [illegible]
اور ہر ایک کے مثل بدکاری کا وبال اس قوم بدکار کے نامۂ اعمال مین بھی لکھا جاویگا جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جب لوط علیہ السلام [illegible]
اور انکو نصیحت کی تو بجائے صلاحیت واتباع کے ان بدکارون نے مشورہ کیا کہ لوط اور اونکی گھروالونکو نکال دو کہ یہ لوگ ہمارے [illegible]
سے پرہیز کرتے ہین ہرچند لوط علیہ السلام نے سمجھایا مگر کسیطرح راہ ہدایت پر نہ آئے بلکہ غلبہ کیا اور مجتمع ہوکر حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ [illegible]
حضرت لوط علیہ السلام اونکے کفر وشرک سے بہت تنگدل ہوئے اور اداے رسالت مین صبر کیا اور دعا مانگی کہ الٰہی [illegible]
وہ جو مشہور ہے کہ اس قوم فاحش کے خوف سے اسطرف کوئی مسافر ومہمان نہین آتا تھا کیونکہ جو گذرتا وہ پلاسکے گروہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] سے آگ لگ گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم کے استیصال کا حکم دیا اور اس حکم کا نفاذ بھی ایسے عجیب طریقہ سے
[illegible] عذاب آیا جنکی اغلاق نے بڑی خوشی سے بدل دیا اور رنج و دکھ کے ساتھ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام
[illegible] کو بشارت سنا دیں اور بدکار فاجرین کو عذاب سے مٹا دیں۔ جبرئیل علیہ السلام مع اپنی جماعت
[illegible] کے یہاں آئے چونکہ ان کے ساتھ رحمت الٰہی عز وجل کا ظہور تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بڑی فرحت سے انکو مہمان کیا اور
[illegible] لئے لائے سو وقت غور سے دیکھا تو آثار غضب سے جھجکے تب انھوں نے بتلایا کہ ہم لوگ تیرے رب عز وجل کے ایلچی ہیں اور انھوں نے
[illegible] اسحاق و یعقوب علیہما السلام کی بشارت دی اور قوم لوط کی استیصال کا حکم سنایا کیونکہ حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
[illegible] اور ایمان والا یا کہ اس بلاد میں جو کوئی مومن ہے ہم سب کو نجات دینگے۔ لیکن وہاں سوائے ایک گھر کے کوئی مومن نہ تھا اور وہ لوط علیہ السلام
[illegible] اونکی زوجہ موجودہ تو وہ بوڑھی کافرہ تھی شاید انکی شریعت میں کافرہ سے نکاح کر لینا جائز تھا۔ پھر جب ابراہیم علیہ السلام کو یہ حکم ہو چکا
[illegible] باوجود قوم کے دعا کریں کہ عذاب رفع ہو لیکن جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ جب حکم الٰہی عز وجل ہو چکا تو دفع نہیں ہو سکتا ہے
[illegible] صورت میں روانہ ہو کر حضرت لوط علیہ السلام کے یہاں مہمان اترے اور عظمت و صفات الٰہی سبحانہٗ تعالیٰ کا ذکر کیا جس سے
[illegible] جو حضرت لوط علیہ السلام کی زوجہ بدبخت تھی سنکر جل گئی اور اس نے قوم کے فاجروں سے بیان کیا تو وہ دوڑتے ہوئے آئے اور انھوں نے گھر گھیر لیا
[illegible] علیہ السلام نے ان مہمانوں کو اب تک نہیں پہچانا تھا لیکن غنیہ سمجھکر کسی قدر مطمئن تھے۔ جب اونکو معلوم ہوا کہ قوم کے بدکاروں کو یہ حال کھل گیا ہے تو نوبت
[illegible] ہو کر قوم کی خوشامد کرنے لگے کہ میرے مہمانوں کے معاملہ میں مجھے رسوا مت کرو اور جہاں تک انکی زبان نے یاری دی اونھوں نے نصیحت و خوشامد
[illegible] لیکن وہ قوم فاجر اپنی بدکاری کی چاٹ میں اسقدر شہوت نفس سے مجبور تھی کہ اونھوں نے حضرت لوط علیہ السلام کے الحاح پر کچھ خیال نکیا اور الٹے انھیں کو
[illegible] دکھایا اور صاف کہدیا کہ جو کچھ ہمیں منظور ہے ہم اسکو ضرور پورا کرینگے یہ تمہاری الحاح و زاری فضول ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون۔
[illegible] علیہ وسلم تیری حیات کی قسم کہ یہ لوگ اپنے نشہ میں دیدہ بصیرت سے اندھے ہو رہے تھے۔ اونکی آنکھوں پر چربی چھا گئی تھی کہ اونھوں نے پیغمبر خدا
[illegible] لوط علیہ السلام کو اسقدر دکھ دیا۔ **مترجم**۔ کہتا ہے کہ جب یہ عجیب مہمان مقدس انکے یہاں آتے تھے باوجودیکہ ایک جماعت نفیس تھی لیکن قوم بدکار
[illegible] مہمان [illegible] لوط علیہ السلام کے مکان میں داخل ہو گئے۔ اس معاملہ میں حکمت بلیغہ کا کچھ بھید تجھ پر ظاہر ہو گیا ہو گا یعنے یہی کہ قوم اگر آنکھوں
[illegible] واسطے یہ واقعہ عبرت ہو تا کہ یہ کون لوگ ہیں کہ یہاں سے وہاں تک ہماری نظر میں نہ آئے۔ دوم اس کافرہ بوڑھیا پر الزام پورا ہو جاوے
[illegible] بے اعتنائی کی کہ اونکو نصیحت کرنی چاہی اور اسقدر دکھ دیا۔ سوم۔ یہ کہ قوم کا [illegible] پیغمبر کے حق میں قتل و غارت
[illegible] تک کم عذاب آتا ہے چنانچہ قوم قریش باوجود کفر و شرک و فجور وغیرہ کے اس وقت تک بچی رہی کہ اونھوں نے قتل وغیرہ کا قصد
[illegible] قتل و قید و شہر بدر وغیرہ ایذا پر آمادہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپکو ہجرت کا حکم دیا اور قوم قریش کو مقام بدر میں تباہ کر دیا حالانکہ رسول اللہ
[illegible] رحمۃ للعالمین ہیں۔ اسیطرح جب قوم لوط نے حضرت لوط علیہ السلام کو یہ ایذا پہونچائی کہ انکا اندازہ ہر مرد صالح بہت دشوار پاتا ہے تو حجت پوری ہوئی
[illegible] اور جبرئیل علیہ السلام نے حضرت لوط علیہ السلام کو آگاہ فرمایا کہ آپ غم نہ کیجئے ہم لوگ تیرے رب تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ایلچی ہیں یہ لوگ
[illegible] پہونچ سکتے ہیں ولیکن تم لوگ یہاں سے راتوں رات جدھر حکم دیا جاتا ہے سیدھے چلے جاؤ اور تم میں سے کوئی مڑ کر نہ دیکھے یعنے
[illegible] صبح ہوتے ہی عذاب آنے والا ہے۔ چنانچہ یہ لوگ راتوں رات چلے گئے اور صبح ہوتے جب قوم خبیث نے مکان کو گھیر لیا تو حضرت
[illegible] کہ جنکی ہیبت سے اونکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور جبرئیل علیہ السلام نے وہ تختۂ زمین بلند اوٹھاکر تہ و بالا کر دیا اور اس

قوم پر جہنم کے پتھر برس پڑے کہ کوئی ان میں سے باقی نہ رہا اور وہ کافر بوڑھیا بھی انھیں کے ساتھ تباہ ہوئی اور اب [illegible]
خشک نہیں ہوتا ہے لیکن وہ پانی تمام روئے زمین کے پانیوں سے بدتر و خراب ہے گویا گندھک کا تیزاب [illegible]
اور وہ بحیرہ لوط کے نام سے اس وقت تک مشہور رہے اور زمانۂ اسلام میں وہاں زمین کھودی گئی تو اسکے نیچے [illegible]
عزوجل نے اس مقام پر بیان فرمایا بقولہ تعالیٰ۔ وَإِنَّ لُوطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِينَ اور لوط بیشک ہمارے رسولوں میں سے [illegible]
ساتھ ہی اوسکی قوم نے کفر و شرک کیا تو اللہ تعالیٰ نے کافروں کو تباہ کیا چنانچہ یہ قصہ یاد کرو کہ إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ
اوسکو اور اوسکے اہل کو سب کو نجات دی ف اہل سے مراد اونکے ایمان والے لوگ مع عیال ہیں کہ ان سبکو اللہ تعالیٰ نے بسبب [illegible]
إِلَّا عَجُوزًا سوائے ایک بڑھیا کے ف جو حضرت لوط علیہ السلام کی کافرہ بڑھیا تھی کہ اوسکو اللہ تعالیٰ نے عذاب سے نجات نہیں دی [illegible]
باقیوں میں ف یعنے اوسکو باقیوں میں عذاب کے اندر چھوڑ دیا یعنے جب لوط علیہ السلام مع اہل و عیال کے راتوں رات وہاں سے [illegible]
تو یہ عورت نہیں گئی بلکہ اونھیں باقیوں میں پڑی رہی۔ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک و برباد کیا ف [illegible]
قریٰ کافروں کو صبح ہوتے ہی تہ و بالا کر کے عذاب سجیل سے ہلاک کیا اور یہ اہل مکہ کے واسطے مقام عبرت ہے چنانچہ فرمایا وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِم
مُّصْبِحِينَ وَبِاللَّيْلِ اور تم لوگ تو ان لوگوں پر ہو کر صبح ہوتے اور رات میں گذرتے ہو ف یعنے جب ملک شام کو تجارت کے [illegible]
ہو تو اسی مقام سدوم سے بحیرۂ لوط کے قریب سے ہو کر گذرتے ہو کبھی تمہارا گذر صبح کے وقت ہوتا ہے اور کبھی شام کے وقت پھر تم اونکی آبادی کو دیکھتے ہو کہ وہ
اجاڑ و برباد ہیں کہ تمام بلاد تہ و بالا ہو گئے یہانتک کہ پانی کی تہ ٹوٹ کر ایک بحیرہ ہو گیا ہے جسکا پانی کبھی خشک نہیں ہوتا مگر شومی اعمال سے نہایت
شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ اسکا پانی نہایت بدمزہ جس سے بدبو آتی ہے بلکہ اوسکو دیکھنے سے طبیعت نفرت کھاتی ہے پس یہ مقام عبرت ہے أَفَلَا تَعْقِلُونَ
پھر کیا تم سمجھتے نہیں ہو ف اے اہل مکہ تم میں کچھ عقل نہیں کہ اسکو دیکھکر عبرت کھاتے اور کفر و شرک سے باز رہو

وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝ فَسَاهَمَ فَكَانَ
اور تحقیق یونس سے رسولوں میں جب بھاگ کر پہونچا اوس بھری کشتی پر پھر قرعہ ڈلوایا تو ہو گیا
مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۝ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ۝ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ
الزام کھایا پھر لقمہ کیا اوسکو مچھلی نے اور وہ اولاہنا کھایا تھا پھر اگر نہ ہوتا کہ وہ تھا یاد کرنے
الْمُسَبِّحِينَ ۝ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ
ذات کو تو رہتا اوسکے پیٹ میں جسدن تک مردے جیویں پھر ڈالدیا ہم نے اوسکو چٹیل میدان میں اور وہ
سَقِيمٌ ۝ وَأَنبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّن يَقْطِينٍ ۝ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ
بیمار تھا اور اوگایا ہم نے اوس پر ایک درخت بیل کا اور بھیجا اوسکو لاکھ آدمیوں پر
أَوْ يَزِيدُونَ ۝ فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ
یا زیادہ پھر وہ یقین لائے پھر ہمنے اونکو برتنے دیا ایک وقت تک

اللہ تعالیٰ نے قصہ ششم حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر فرمایا اور اسمیں لطائف اشارات ہیں و قال تعالیٰ وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ
الْمُرْسَلِينَ اور یونس بیشک ہمارے رسولوں میں سے تھا ف اور اونکا حال بھی تمام جہان میں مشہور [illegible]

Marfat.com

[illegible] پایا کہ وہ لوگ بتفصیلی حال سے واقف نہ تھے اور شاید کہ عرب کو نہ پہونچا ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے اسواسطے تاکید سے فرمایا کہ وہ ہمارے
[illegible] کی رسالت کے منکر ہونے سے انکار کیا تو گویا کل رسولوں سے انکار کیا لہذا مؤکد فرمایا کہ تم لوگ جھوٹے ہو اور یونس ؑ بیشک ہمارے
[illegible] اور صحیح بخاری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ کسی شخص کو یہ لائق نہیں ہے کہ وہ دعویٰ کرے کہ میں یونس ؑ بن متی سے
[illegible] کے واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ۔ جب وہ بھری ہوئی کشتی کیطرف
[illegible] جیسے غلام اپنے مولا کے پاس سے بھاگ جاتا ہے یعنی یونس علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل سے تدلل کیا اور دیکھا کہ دریا میں سوار
[illegible] قوم پر بھیجے گئے تھے اونکی طرف لوٹکر نہ جاویں پس وہ جاکر ایک کشتی میں سوار ہوئے اور وہ کشتی مال اسباب سے بھری ہوئی
[illegible] فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ۔ پس یونس ؑ نے ان لوگوں کے ساتھ باہم قرعہ ڈالا تو خود ہی مغلوب نکلا۔ ف
بات یہ ہوئی کہ جب کشتی مال و آدمیوں سے پر ہوکر روانہ ہوئی تو ہر طرف سے کشتی میں ہالہ ڈولا آیا اور لوگوں کو یہ معلوم نہ ہوا کہ یکسو وجہ سے ہے سوائے اسکے
اونھوں نے یہ جانا کہ کشتی میں بار زیادہ ہے تو یہ بغیر ہلکے ہونے کے نہیں چل سکتی ہے پس جہانتک اونکے امکان میں تھا اونھوں نے اسباب پھینکدیا
لیکن کشتی کی وہی کیفیت رہی اور اب آدمیوں کی جان پر نوبت آئی تو آپس میں قرعہ ڈالا گیا تاکہ جسکے نام پر قرعہ نکلے وہ اپنے آپکو سمندر میں ڈالے اگر اوسکی
[illegible] ہے تو تیرکر بچ جائیگا ورنہ اوسکی جان جائیگی اور باقی لوگ بچ جائینگے پھر اگر ایک آدمی کے ڈالنے سے کشتی ہلکی ہو جائے تو خیر ورنہ برابر اسیطرح ہر ایک کے
نام پر قرعہ ڈالا جاوے یہانتک کہ کشتی ہلکی ہو جاوے اور یہ ہالہ ڈولہ اور موجوں کی تھپیڑیں موقوف ہوں پس سب نے اسپر اتفاق کیا اور سب سے پہلے
قرعہ ڈالا گیا وہ یونس علیہ السلام پر نکلا جب لوگوں نے اونکو دیکھا تو بہت نحیف و ہلکا آدمی پایا اور روایت ہے کہ انکے ساتھ میں دو بچے اور ایک بی بی تھی
تو لوگوں نے اوس عورت کی بے بسی اور بیکسی اور بچوں کی یتیمی پر بھی ترس کھاکر اونکا قرعہ موقوف کرکے دوبارہ قرعہ ڈالا تو بھی انھیں کی نام پر نکلا اور یہ مستعد ہوئے
کہ اپنے آپکو دریا میں ڈالیں لیکن لوگوں نے پھر بھی ترس کھاکر انکار کیا اور تیسری بار قرعہ ڈالا تو وہ بھی انھیں کے نام پر نکلا اور اللہ عزوجل نے بحر شور کی ایک
مچھلی کو حکم دیا کہ سمندر چیرکر فلان دریا میں جاوے اور وہاں یونس علیہ السلام کو نگل جاوے مگر اپنے قبضۂ قدرت میں مسخر فرمایا کہ نہ اونکا گوشت گلنے پاوے
نہ اونکی کھال چھلنے پاوے اور نہ ہڈی ٹوٹنے پاوے پس وہ مچھلی پہونچکر منتظر تھی کہ اتنے میں یونس علیہ السلام نے اپنے آپکو دریا میں ڈالدیا اور مچھلی نے منھ میں
نگل لیا اور نگلکر سمندر میں چلدی اور یہاں کشتی اور موجوں اور تھپیڑوں سے خلاص ہو گئی۔ تب لوگوں نے تعجب کیا اور بعضی اہل تفسیر نے ذکر کیا ہے کہ کشتی [illegible]
[illegible] گمان کیا کہ کسی شخص کا بھاگا ہوا غلام ہے۔ بالجملہ جب یونس علیہ السلام اس مچھلی کے پیٹ میں ٹھہرے تو اونھوں نے گمان کیا کہ میں مرگیا ہوں۔ مگر
[illegible] اپنے سر میں حواس پائے تو سمجھے کہ میں ابھی تک زندہ ہوں اور یہ حق عزوجل کی عجیب قدرت ہے تو کھڑے ہوکر حمد وثنا الٰہی عزوجل
[illegible] پڑھنے لگے اور دعائیں مانگیں ازانجملہ یہ دعا ہے کہ اے رب تو نے میرے واسطے ایسی جگہ مسجد بنا دی جہاں کوئی آدمی نہیں پہونچ سکتا ہے
[illegible] مچھلی کے پیٹ میں مقید محبوس ہو گئے کما قال تعالیٰ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ۔ پس مچھلی اوسکو نگل گئی درحالیکہ وہ
[illegible] ایسی حرکت صادر ہوئی تھی جسپر اوسکو ملامت کیجاوے۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ بعضے جاہلوں نے
[illegible] الٰہی عزوجل سے کچھ بھی ایمان نہیں یا بہت خفیف ایمان ہے یہاں یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر یعنی یونس علیہ السلام کو بھی ایسی حرکت صادر
[illegible] ملامت ہوئی اور کہا کہ اصول الفقہ کی اصطلاح میں قرار پایا ہے کہ فعل مذموم قابل ملامت وہی ہوتا ہے جو حرام ہو تو لازم آیا کہ یہ
[illegible] سے نتیجہ یہ نکلا کہ انبیاء علیہم السلام سے بھی گناہ و ارتکاب حرام ہوتا ہے۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ یہ قول و قریب کفر و
[illegible] جاہل جیسے یہ نہ سمجھا کہ اصول الفقہ کی اصطلاح تو ہم لوگوں نے سمجھانے کے واسطے مقرر کی ہے تو ہماری بنائی

Marfat.com

ہوئی ہطلاعون کا حکم کیونکر بیان جاری ہو سکتا ہے بلکہ بیان تو جو کچھ اللہ تعالیٰ وا سکے رسول صلی [illegible]
بلکہ ہمارا اعتقاد سب اسی پر ہے پھر ہمنے نص قرآنی سے قطعی معلوم کیا کہ انبیاء علیہم السلام کا جو سبب [illegible]
مین معصیت ہے اسیواسطے کہا گیا کہ حسنات الابرار سیئات المقربین۔ یعنے ابرار کے مرتبہ مین ہوا [illegible]
ہین اور اوسکی وجہ یہ ہے کہ عمل تو نیت قلبی کا ثمرہ ہو سکیا نہین دیکھتے کہ یتیم کی کشتی توڑنا اگرچہ نیکی ہو [illegible]
تو نیکی مین داخل ہے اور طفل کو قتل کرنا حضرت خضر علیہ السلام کی طرف سے طاعت ہے حالانکہ موسیٰ علیہ السلام نے باوجود [illegible]
مومن نہین جانتے دو رکعت نماز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دو رکعت کے برابر تصور کرسکے چنانچہ [illegible]
کہ ہرگز برابری نہین ہو سکتی اور محال ہے پس جو فعل کہ حضرت یونس علیہ السلام وغیرہ بعض انبیاء علیہم السلام سے صادر ہوا وہ ہمارے [illegible]
مرتبہ مین ہین طاعت تھا کیونکہ معاصی تو امر جاہلیت وکفر مین سے ہین۔ جیسا کہ امام بخاری نے صحیح مین اس بات کے تحت [illegible]
وکفر سے مومن صالح بالکل پاک ہوتا ہے تو پھر شہید وصدیق بالکل وہ بلند مرتبہ ہوا پھر نبی تو بدرجہا بلند ہو گیا پھر کیونکر ممکن ہے کہ [illegible]
معصیت ہو بلکہ وہ عین بر بناے معرفت ونبوت ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک جس جڑ سے یہ شاخ نکلی اسکے حکم مین ہے تو [illegible]
والجماعہ کا قول حق اور عین معرفت ہے کہ انبیاء علیہم السلام بالکل گناہون سے معصوم ہین بلکہ اسی کے قریب [illegible]
شبہ ہو جو معرفت سے جاہل اور طور جسمانی کے پابند ہوکر خیالات پر کلام کرتے اور اسی بنیاد پر حکم نکالتے ہین نافہم [illegible] واللہ تعالیٰ الہادی الی سواء السبیل
اور حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ از قسم اسرار لطیف ہے کہ یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ مین محبوس فرمایا۔ اور مراتب انبیاء اولو العزم مین انکی نسبت [illegible]
کا اشارہ کیا۔ شیخ ابن کثیر نے لکھا کہ علماء مین خلاف ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ مین کتنی دیر ٹھہرے۔ حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے
روایت ہے کہ تین دن مچھلی کے پیٹ مین رہے۔ اور حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ سات دن تک رہے اور امام مالک [illegible]
سے روایت ہے کہ چالیس دن تک رہے۔ اور مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ نے شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ [illegible] مچھلی نے
اور شام ہوتے اگل دیا۔ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ
یونس بندگان مسبحین سے نہوتا تو مچھلی کے پیٹ مین پڑا رہتا اوس دن تک کہ لوگ قبرون سے اوٹھائے جاینگے یعنے قیامت تک مچھلی [illegible]
اور وہین سے اوسکا حشر ہوتا اور اس آیت سے ظاہر ہوا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ قبرون سے اٹھائے جاینگے تو غرض یہ ہے [illegible]
گڑھے مین دفن کیے گئے ہین وہان سے اٹھائے جاینگے کیونکہ دفن کرنا صرف اہل ایمان کا دستور ہے جو لوگ کسی آسمانی دین [illegible]
جیسے یہود ونصارے وغیرہ اگرچہ وہ لوگ شریعت ایمان پر قائم نہون اور سوائے اونکے بہت قومین ہین جو دفن نہین کرتے [illegible]
جلاتے ہین۔ علاوہ اسکے بہت سے اہل ایمان کبھی غرق ہوکر مرجاتے ہین یا جلکر خاک ہو جاتے ہین یا کوئی درندہ کھا جاتا ہے [illegible]
ہین بلکہ مراد یہ ہے کہ جو کوئی مر کر جہان خاک ہوا خواہ اوسکی خاک کہیں کسی زمین مین مدفون تھا اوسکے ذرے اسی زمین کی خاک [illegible]
اسی زمین سے زندہ کرکے اٹھایا جائیگا چنانچہ سابق مین ایک کفن چور کی حدیث مذکور ہوئی جو درحقیقت اللہ تعالیٰ [illegible]
پر حق جانتا تھا لیکن شامت اعمال سے کفن چوری کرکے اپنی زندگی بسر کرتا تھا جب کہ اوس نے اوس بدکاری [illegible]
کا سامنا ہوا تو سارے مال ودولت سے اوسکی آس منقطع ہوگئی اور دنیا اوسکی آنکھون سے پوشیدہ ہونے لگی تو [illegible]
بلایا اور اونسے کہا کہ تم لوگ خوب جانتے ہو کہ جیسے میری عمر برباد ہوئی اور کیسی بدکاری کے ذریعہ سے [illegible]

[illegible] خوف ہے کہ اللہ تعالے مجکو سخت عذاب کریگا دا بر جہ سچے ایمان کا عقیدہ تھا اور اب مین تمکو ایک وصیت کرتا ہون کہ جب مین
[illegible] لاش کو آگ مین جلاکر پھونک دیجیو بلکہ میری ہڈیون کو بھی کوٹ کر خاک کر دیجیو۔ پھر میری خاک کے انبار کو جسدن اندھڑ چلتا ہو کچھ جنگل مین اڑا دیجیو
[illegible] مین بہا دیجیو۔ جب وہ مرگیا تو اوسکو کفن دینے کے بعد اسکے بیٹون نے اوسکی وصیت پر عمل کیا اور جلاکر خاک کر کے بعد نصف خشکی مین اڑا دیا اور
[illegible] مین بہا دیا۔ پھر اللہ تعالی نے زمین و پانی کو حکم دیا کہ اوسکی خاک جمع کرکے سامنے لادے پس وہ آدمی بنکر جناب باری تعالے کے حضور مین کھڑا ہوا اور
[illegible] جب کچھ جانتا ہے لیکن اوس سے پوچھا کہ یہ تیری کیا حرکت تھی۔ اوسنے عرض کیا کہ اے پروردگار تو خوب جانتا ہے کہ مین تیرے خوف سے یہ
[illegible] اوسنے کبھی کوئی عبادت نہ ہوسکی سوا گناہ کے تو مین تیرے عذاب سے بہت ڈرتا تھا اسلیئے یہ مین نے حرکت کی اللہ تعالی نے فرمایا کہ جب تو ہمپر ایمان لایا اور ہمارے
[illegible] سے ڈرتا تھا تو آج ہم تجھے اپنے کرم سے بخشدیا (رواہ البخاری وغیرہ) اس سے ظاہر ہے کہ یہی جنگل و دریا اسکے واسطے قبر تھے پس جسکی خاک جہان ہو وہی اسکی
[illegible] اگرچہ وہ جلکر راکھ ہوگیا کیونکہ حضرت باریتعالی عزوجل کے قبضۂ قدرت مین آسمان و زمین و پانی و ہوا و خشکی و تری سب مسخر ہین اسیواسطے فرمایا کہ لوگون کے
[illegible] ہونے تک یونس اوس مچھلی کے پیٹ مین پڑا رہتا یعنے وہین مرتا اور وہی اوسکی قبر ہوتی بشرطیکہ وہ مسبحین مین سے نہوتا لیکن چونکہ وہ مسبحین مین سے تھا
اوسکو نجات دیگئی **فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ** پس ہم نے اوسکو بیابان و ریگستان مین ڈلوادیا درحالیکہ وہ بیمار سے
[illegible] تھا یعنے مچھلی کے پیٹ کے قیدخانہ سے بدن لاغر و قوت ناتوان ہوگئی تھی تو مردہ کی صورت وہان پڑے رہے **وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ**
شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ ۔ اور ہمنے اوسپر کدو کا درخت اگا دیا **ف** یقطین کدو کو کہتے ہین یا لوکی ہے اور یہی حضرت ابن مسعود و ابن
عباس رضی اللہ عنہما اور اکثر علماء تابعین سے روایت ہے اور سعید بن جبیرؓ نے کہا کہ جس درخت کی پیڑی نہو وہ یقطین ہے اور بعض نے کہا کہ لوکی و کدو
[illegible] چند فوائد ہین اول تو وہ بہت جلد اگتا ہے اور دوم بڑے بڑے پتونسے سایہ کرتا ہے اور مکھیان اوسکے پاس نہین جاتین اور اسکا ہضم جلد ہوتا ہے
[illegible] پوست وگودے کے کھایا جاتا ہے اسی سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوکی کو پسند فرماتے تھے (کما فی الصحیح) اور حضرت یونس علیہ السلام پر لوکی کی درخت اگنے
[illegible] لطافت ہے کہ جس سے تین باتین معلوم ہوئین اول یہ کہ حضرت یونس علیہ السلام کا ضعف بدن یہان تک بڑھ گیا تھا جیسے پرند کا چوزہ بے بال و پر ہوتا ہے
[illegible] آدمی کا بچہ پیدا ہوتا ہے دوم یہ کہ کھانا پانی انسان کیواسطے عادتی چیز ہے لیکن زندگی کا اصلی سبب نہین ہے بلکہ حیات و غذا از جانب
[illegible] ہے چنانچہ اسی حالت سے حضرت یونس علیہ السلام عرصہ تک پڑے رہے حتےٰ کہ اونپر لوکی کا درخت اگا اور اسی نظر سے فتنۂ دجال کے زمانہ مین
[illegible] کی زندگی ہوگی جبکہ آفت قحط سے پانی و درخت سب خشک ہوجاوینگے تو مومن کی زندگی اسوقت غذائے تسبیح سے ہوگی یعنے اللہ تعالی کی تسبیح کرنا انکی
غذا ہوگی جیسا کہ حدیث مین ثابت ہے۔ **مترجم** کہتا ہے کہ میرے شیخ عارف قدوۃ اولیاء اللہ [illegible] آیات اللہ سلمہ اللہ تعالی و امامن
[illegible] نے ایک موقع پر اکیس روز تک پانی نہین پیا اور لوگون کے جبر کرنے سے ایک تولہ یا دو تولہ غذا کھائی ولیکن حواس مین کسی قسم کا تغیر نہ تھا اور
[illegible] ایک فقیہ کے دلیل مین بھی فرمایا کہ انسانی حیات کا سبب اصلی یہ غذا نہین ہے۔ امر سوم یہ ہے کہ لوکی کے درخت سے ظاہری اسباب کو بھی لطیف
[illegible] ملحوظ فرمایا کہ اوسکے پتون نے حضرت یونس علیہ السلام کو اپنے سایہ مین لیلیا فافہم۔ بعض علماء نے کہا کہ یہ واقعہ دریائے دجلہ کے کنارے واقع
[illegible] بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالی نے وحشی دودھ جانورنکو حضرت یونس علیہ السلام کے واسطے مسخر کردیا جو اس ریگستان مین یقطین کے درخت
[illegible] کے دودھ سے صبح و شام حضرت یونس علیہ السلام سیر ہوجاتے تھے (رواہ ابن ابی حاتم) **مترجم** کہتا ہے کہ اس سے
[illegible] وانبتنا علیہ۔ محاورہ سے ہے کہ اوسی میدان مین یہ درخت اگا دئے تھے واللہ تعالی اعلم اور اس آیت سے تسبیح کی فضیلت ظاہر ہے
[illegible] حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ مین یہ تسبیح پڑھی۔ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ چنانچہ سورۂ انبیا مین گذری

Marfat.com

اور بیان فرمایا کہ اگر وہ مسبحین میں سے نہ ہوتا تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں پڑا رہتا۔ اور ضحاک [illegible]
معنی یہ ہیں کہ اگر یونس علیہ السلام حالت راحت میں نیک عمل نہ کرتے ہوتے تو اس مصیبت کے وقت [illegible]
کہ راحت کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے یہاں اپنی بندگی ظاہر کر کہ وہ سختی میں تیرے کام آوے اور ابن عباس [illegible]
وسدی وحسن وقتادہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ مسبحین سے مراد مصلین ہے یعنے نماز پڑھنے والے وہ ڈاکٹے والوں میں سے [illegible]
مچھلی کے پیٹ میں گرفتار ہونے کے پہلے نمازیوں میں سے تھا اور بعض نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ مچھلی کے پیٹ ہی میں نماز پڑھنے والوں میں [illegible]
کہ اس زمین حقیقی معنی اس امر کو چاہتے ہیں کہ مچھلی کے پیٹ میں نمازی بندے ہوتے ہیں چنانچہ یونس علیہ السلام بھی [illegible]
علیہ السلام منجملہ نمازیوں کے تھے کہ اونھوں نے اس حالت میں مچھلی کے پیٹ میں نماز پڑھی۔ اور حضرت سعید ابن جبیر وغیرہ رحمہم اللہ [illegible]
کرنے والے مراد ہیں اور اسی تسبیح کا اشارہ ہے جو اللہ عزوجل نے سورۂ انبیاء میں فرمایا فنادی فی الظلمات ان لا الہ الا انت سبحانک انی کنت [illegible]
فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذالک ننجی المؤمنین۔ اور ابن ابی حاتم نے باسناد صالح حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ [illegible]
کو ان کلمات سے دعا کرنا ظاہر ہوا اور وہ اسوقت مچھلی کے پیٹ میں تھے تو کہا کہ۔ اللھم لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین [illegible]
عرش کے نیچے آواز حزین قبولیت چاہی ملائکہ نے عرض کیا کہ اے رب یہ ایک کمزور آواز ہے جسکو ہم پہچانتے ہیں جو دور دراز ملک سے آئی ہے [illegible]
یہ نہیں پہچانتے کہ کس شخص کی دعا ہے) پس اللہ عزوجل نے فرمایا کہ تم نے اس شخص کو نہیں پہچانا ملائکہ نے عرض کیا کہ اے رب تو ہمارا حال جانتا ہے [illegible]
جاتا ہے پھر یہ کون شخص ہے تو اللہ عزوجل نے فرمایا کہ یہ میرا بندہ یونس ہے ملائکہ نے عرض کیا کہ اے رب یہ وہی تیرا بندہ یونس ہے جسکا عمل مقبول [illegible]
دعائے مستجاب پہونچائی جاتی تھی اے رب یہ وہی ہے جو آسائش میں تیری بارگاہ میں تضرع وزاری کرتا تھا اب کیا اس لائق نہیں ہے کہ رحم فرما کر بلاے
اوسکو نجات دیجائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں کیوں نہیں ہے پس اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو حکم دیا تو اوس نے میدان ریگستان میں یونس علیہ السلام کو اگل دیا [illegible]
جریر ایضاً شیخ ابن کثیر نے لکھا کہ شہر بن حوشب نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ یونس علیہ السلام کا رسول ہونا اس کے بعد ہوا [illegible]
اگل دیا ہے (رواہ ابن جریر) اور ابن ابی نجیح نے مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ سے روایت کی کہ مچھلی کے نگلنے سے پہلے یونس علیہ السلام ایک قوم [illegible]
گئے تھے قال تعالیٰ وَأَرْسَلْنٰهُ إِلٰى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ اور ہم نے یونس کو بھیجا سو ہزار [illegible]
ف یعنے بلکہ بڑھتی تھے کیونکہ اوسکے معنے بطور شک کے نہیں ہو سکتے ہیں اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کو سب شمار معلوم ہے بلکہ اس [illegible]
اور بلاغت یہ ہے کہ سو ہزار خود بہت کثیر ہیں تو جب سننے والوں نے اس کثرت کو سنا تو اوس سے اونکے دلوں میں بڑی عظمت آئی پھر [illegible]
یعنے یہ انحصار نہیں ہے بلکہ کثیر شمار ہے اور وہ لوگ بڑھتی تھے اسکے ذہن میں بخوبی عظمت چھاگئی۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا [illegible]
یعنے بلکہ زائد تھے اور یہ لوگ ایک لاکھ تیس ہزار تھے اور ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک لاکھ تیس [illegible]
تیسری روایت ابن عباس میں ہے کہ ایک لاکھ چالیس ہزار سے کچھ اوپر تھے واللہ تعالیٰ اعلم اور سعید ابن جبیر [illegible]
اور مکحول نے دس ہزار کی زیادتی بیان کی (رواہ ابن ابی حاتم) اور ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا کہ بیس ہزار [illegible]
وابن ابی حاتم والترمذی وقال حدیث غریب) بالجملہ حرف او یہاں بھی شک نہیں ہے بلکہ یعنے۔ بلکہ [illegible]
یہی فراء وابو عبیدہ ومقاتل وکلبی ہے اور بعض علماء نے کہا کہ یہاں او بمعنی یا بھی ہو سکتا ہے اور یہی [illegible]
قوم سو ہزار تھی یا تمہارے اندازہ میں اگر تم دیکھتے تو زائد تھے مترجم کہتا ہے کہ اوسکی توضیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس [illegible]

Marfat.com

[illegible] ایک وقت تک زندگی کرنے والا بنا چنانچہ فرمایا فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ پس ایمان لائے قوم کثیر حضرت یونس
[illegible] اونکو ایک وقت مقدر تک متمتع کیا ف یعنے دنیاوی عذاب سے ہلاک نہیں کیا بلکہ دنیا میں اپنی اپنی زندگی تک متمتع رہے پس قوم
[illegible] سے یہ لوگ بلا ایمان لائے اور دنیا میں بھی متمتع اوٹھایا اور آخرت میں بھی اچھے رہے پس معلوم ہوا کہ اکثر اہل عرب وغیرہ اس امت وا ونکو
[illegible] علیہ السلام کی کثرت شمار کرائی گئی تو وہ تخمین سکے اندازہ کی جانب محول فرمایا کہ تم لوگ اونکو ایک لاکھ یا زائد شمار کرو یعنے جیسے تم ایک لاکھ کی عادت
[illegible] شمار کرنے ہو تو کچھ شک نہیں کہ اس قوم کو تم ایک لاکھ یا زائد شمار کروگے اگر اسوقت ہوتے یعنے وہ کسیطرح اس مقدار سے کم نہیں تھے مترجم
[illegible] ہے کہ دونون قول کا نتیجا ایک ہی ہے خواہ او بمعنی یا قرار دیا جاوے یا بمعنے بلکہ قرار دیا جاوے کیونکہ اسکا بھی یہی مطلب ہے کہ سوہزار یا زائد تھی یعنے
[illegible] کم نہ تھے اور مترجم نے پہلے بیان کر دیا کہ اس طریقہ سے کثرت کو بیان کرنے میں لطیف بلاغت ہے رہا یہ بیان کہ حضرت یونس علیہ السلام پہلے اہل اسی
قوم کی جانب رسول بھیجے گئے پھر مچھلی نے نگلا تھا یا مچھلی کے نگلنے کے بعد رسول بنائے گئے پس ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت مذکورہ بالا سے ظاہر ہوتا
[illegible] مچھلی کے نگلنے کے بعد بھیجے گئے اور مجاہدؒ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مچھلی کے نگلنے سے پہلے رسول کیے گئے تھے [illegible] قول معروف بھی یہی ہے
[illegible] یونس علیہ السلام پہلے ایک قوم پر رسول بھیجے گئے تھے لیکن اونھون نے نہ مانا تو یونس علیہ السلام نے اوپر خفا کی اور مشہور یہ ہے کہ وہ نینوا کے موصل کے لوگ
تھے پس اونکی خفا کی بابت حکم ہوا کہ ای یونس تم نے میرے بندون پر جلدی کی اچھا تم یہان سے نکل جاؤ اور انپر عذاب قریب ہوتا ہے پس یہ نکلکر دریا کے
[illegible] کے جانب روانہ ہوئے اور یہان حضرت یونس علیہ السلام کے کہنے کے موافق اس قوم سے عذاب قریب آیا لیکن یہ قوم باہم متفق تھی اور انمین جو
اہل عقل کی رائے کی پیروی کرتے تھے اور ان میں سے اہل عقل نے جبھی عذاب کے آثار دیکھے اور ہنوز عذاب نہیں آیا تھا تو اونھون نے قوم کو جمع کر کے سمجھایا
اور کہا کہ تم لوگ حضرت یونس علیہ السلام پر ایمان لاؤ کہ بیشک وہ پیغمبر تھے اور افسوس ہے کہ ہم نے اونکو اپنے درمیان میں سے گم کیا اور اب عذاب سے
بچنے کی کوئی راہ نظر نہیں آتی ہے سوائے اسکے کہ میدان میں نکلکر جناب باری تعالیٰ میں الحاح وزاری کریں پس لوگ مع بال بچون و جانورونکے میدان میں جنگل
[illegible] نکلکر گریہ وزاری میں مشغول ہوئے مرد علیحدہ اور عورتین علیحدہ اور بچے الگ تڑپتے تھے اور اسیطرح جانور و نکے بچے الگ تڑپتے تھے اور
سب لوگ اپنی مغفرت مانگتے تھے اور عذاب قریب ہوا تھا مگر اللہ عزوجل نے اونکی گریہ وزاری پر رحم فرماکر اونکا ایمان قبول فرمایا اور عذاب دور کیا
[illegible] حضرت یونس علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ جاکر اپنی قوم کو ہدایت کرے کہ ہم نے اون سے عذاب دور کیا حضرت یونس علیہ السلام نے ایسی دلبری سے
[illegible] غلام کو اپنے آقا یا بندہ کو اپنے مولا پر ہوتی ہے عرض کیا کہ پھر تو میں اونکی نزدیک جھوٹا ہو چکا میں ایسی قوم کے پاس نہیں جاؤنگا اور کشتی پر سوار
[illegible] انجام جو ہوا وہ ان آیات قدسی کی تفسیر میں بیان ہوا ہے اور قولہ تعالیٰ۔ وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا الآیہ۔ کی تفسیر میں مفصل گذرا ہے
[illegible] رحمہم اللہ تعالیٰ کے بیان دو قول ہیں ایک یہ کہ مچھلی کے پیٹ سے نکلنے کے بعد اسی قوم کو ایمان [illegible] کے لئے بھیجے گئے جنکے ہا
[illegible] بھیجے گئے تھے اور بعض آئمہ سے سالم میں دو سرا قول نقل کیا ہے کہ مچھلی کے پیٹ سے نکلنے کے بعد دوسری امت کے ہدایت کے واسطے بھیجے گئے
[illegible] ایک لاکھ یا زائد تھے۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ ظاہر قول اول ارجح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا
[illegible] يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی قوم اول کو ہدایت فرمائی جیسے
[illegible] فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ۔ پس دونون آیتون کا توافق اسی پر شاہد ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ اب جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان قصص انبیا
[illegible] لوگون کے واسطے عبرت رکھی کہ توحید کیطرف رجوع لاوین اور شرک و گمراہی سے باز آوین جبکہ انتہائی لوگون کے واسطے اخلاص توحید کی معارف
[illegible] لیکن کون اونکا بیان کرنے والا اور کون سمجھنے والا ہے اور سرِ بیان سے کیا فائدہ ہے بلکہ اہل توحید اپنے مقامات میں نور سے مستغرق ہین اور سایۂ

ربانی کی کدورت سے پاک ہین لہذا علماء ربانیین رحمہم اللہ تعالیٰ نے ابتدائی راہ میں ...
اور وہ ظاہر ہین کہ شرک وکفر سے جیسے آدمی اپنی آدمیت سے ساقط حیوانیت کے بدتر درجہ میں گرجاتا ہے اور ...
محروم ہوتا ہے کہ اگر اوسکو قدر ہوتی اور جانتا تو حسرت مین مرجاتا کیونکہ کا فرکو عقل سے بالکل محرومی ہوئی ہے ...
ور کیا کرے کہ اسنے کبھی سمر بصر سوا ان حواس کے کوئی معنے اپنے اندر نہین پائے ہین اور اہی حواس کی ترکیب ...
سمجھنے لگتا ہے اور دوسرون کے لئے فتنہ ہو جاتا ہے کیونکہ وہ لوگ اسکی طبیعت وحرفت سے متحیر ہوکر اعتقاد کرلیتے ہین ...
سمجھ سے باہر ہے کہ یہ سب کرشمہ صرف پرورش جسم تک محدود ہے اور یہ غور نہین کرتے ہین کہ حیلا ...
حیطۂ امکان سے باہر ہین تو اگر ایس انسان یا اوس قوم نے عجائب صنعتون کو نکالا تو کیا فرق ہوا آخر دونون کا انجام ...
تو ایمان ہی نہین لائے ہین پھر یہی فساد کی جڑ ہے اسیلئے بعض حکماء عارفین نے فرمایا کہ۔ الدنیا راس کل خطیئۃ۔ یہی دنیا ہی ...
پر ایمان لاوے تو اوسکو انجام کی فکر ہو اوران سب متاع دنیا والے کے حسن صنعت وحرفت کو نظر سے ساقط کرے اور خالق عزوجل کے ...
کرے اور وہ اسیطرح ہے کہ ان اقوام مین نظر غور سے دیکھے کہ خالق عزوجل کی جناب پاک مین کسطرح جہالت کرتے ہین اور ...
جو اپنے پیدا کرنے والے خالق عزوجل کو نہ پہچانے اور منہ موڑ کر بھاگ کر دنیا مین زندگی کا سامان کرے پس وہ احمق کی راہ چھوڑ کر ...

فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ۝ أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ

اب اپنے پوچھ کیا تیرے رب کے ہان بیٹیان اور انکے ہان بیٹے یا ہمنے بنایا فرشتون کو عورت اور وہ

شَاهِدُونَ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ مِنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ۝ وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ

دیکھتے تھے سنتا ہے وہ اپنا جھوٹ بنا کر کہتے ہین کہ اللہ کی اولاد ہوئی اور ...

أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ۝ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ

کیا اسنے پسند کین بیٹیان بیٹون سے کیا ہوا ہے تمکو کیسا انصاف کرتے ہو کیا تم دھیان نہین کرتے

أَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ مُبِينٌ ۝ فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

یا تمہارے پاس کوئی سند ہے صاف تو لاؤ اپنی کتاب اگر تم سچے ہو

وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ

اور ٹھہرایا ہے اوس مین اور جنون مین ناتا اور جن جانتے ہین کہ وہ پکڑے آتے ہین

سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝

اللہ نرالا ہے ان باتون سے جو بتاتے ہین مگر جو بندے اللہ کے ہین چنے

مشرکین نے اپنے رب عزوجل کو نہین پہچانا تو یہ سخت جہالت تھی لیکن اس سے زیادہ بدتر حالت یہ کہ اونھون نے اللہ تعالیٰ پر افترا ...
اپنے خیال وتصور مین ہر فرقہ مشرک نے لامعنی تصویر بنائی کسی نے کہا کہ ہمارے خالق کی اولاد ہے اور کسی نے ...
خیال مین باندھی تھی اوسیکو اپنا معبود ٹھہرایا اور اللہ تعالیٰ ہر ایک کے خیال وقیاس وگمان ووہم سے پاک ...
ملامت کرنے کیواسطے اپنے رسول حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ فَاسْتَفْتِهِمْ ...

[illegible] اوراونکی جہالت ظاہر کرنے کے لئے اپنے دریافت کرکہ وہ تیرے رب عزوجل کے بارہ میں کیا بہتان باندھتے ہیں
[illegible] کہتے کہ ملائکہ لفظ مونث ہے تو معلوم ہوا کہ یہ خدائے تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ - کیا
[illegible] رب کے واسطے بیٹیاں ہیں اور اونکے لئے بیٹے ہیں ف یعنے بکثرت انمین ایسے لوگ ہیں کہ جنکی اولاد مین بیٹے پیدا ہوتے ہین تو کیا
[illegible] خالق عزوجل نے اونکو بیٹے دیے اور اپنے واسطے بیٹیاں رکھیں یہ اون لوگون کی محض جہالت وخودرائی ہے کیونکہ اونھون نے ملائکہ کو کیونکر عورتین
[illegible] جانا پس یہ جہالت کہ اونکو خدا کی بیٹیاں کیونکر ٹھہرایا کیونکہ یہ بات محض بہتانی خیالات سے نہین معلوم ہو سکتی اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ
اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ کیا بھلا ہم نے ملائکہ کو عورتین بنایا درحالیکہ یہ لوگ حاضر تھے ف یعنے کیا ملائکہ کی پیدائش کیوقت
یہ لوگ موجود تھے کہ اونھون نے دیکھ لیا کہ خالق عزوجل نے ملائکہ کو عورتین بنایا ہے کیونکہ اونھون نے ملائکہ کو نہین دیکھا اور نہ انمین یہ لیاقت ہے
کہ ملائکہ کو دیکھ سکین تو پھر اونھون نے یہ بات کہان سے دریافت کی اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ - آگاہ ہو جا کہ یہ لوگ اپنی بہتان بندی سے بیشک کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد جنی حالانکہ یہ لوگ قطعًا جھوٹ بولتے ہین
ف اس آیت قدسی مین اللہ تعالیٰ نے تاکید شدید کے ساتھ اون لوگون کے کذب وافترا وبہتان کو بیان فرمایا کہ محض جھوٹے کذاب ہین [illegible]
[illegible] دلیل کے اور بدون عقل کے یہ لوگ صرف اپنے وہمی خیالات پر شیطان کے مسلط ہونے سے جھوٹا افترا باندھتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے
چنانچہ مشرکین قریش وغیرہ کہتے کہ ملائکہ بیٹیاں ہین اور نصاریٰ کہتے کہ مسیح بیٹا ہے اور اونکی دیکھا دیکھی [illegible] نے بہتان باندھا کہ عزیز بیٹا ہے حالانکہ
[illegible] کے پاس کوئی دلیل عقل نہین ہے نہ کوئی وحی کتابی ہے پھر گمان کر کے کسی اپنے بھائی بند کی نسبت ایسی بات نہین کہہ سکتے ہین جو اوسکی شان مین
[illegible] تسبیح ہو تو پھر جناب باری تعالیٰ مین کیونکر بیحیائی سے ایسی باتین کہتے ہین اور کچھ باک نہین کرتے ہین لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان لوگون کو خطاب فرما کر
[illegible] اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ - اللہ تعالیٰ نے بیٹیون کو بیٹے چھوڑ کر
چھانٹ لیا تمکو کیا ہوا ہے کہ کیونکر حکم لگاتے ہو ف یعنے تمہاری گمراہی یہان تک پہونچی کہ شرک کی وجہ سے اول تو عقل سے محروم [illegible]
[illegible] خباثت کیوجہ سے واس مین بھی شیطانی خبط ہوگیا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی واسطے بیٹیاں ٹھہرائین حالانکہ اللہ تعالیٰ کو کیا پڑی تھی کہ سب بیٹیاں
[illegible] کے اپنے واسطے چھانٹ لیتا اور بیٹے تمہارے واسطے چھوڑتا کما قال تعالیٰ - افاصفاكم ربكم بالبنين واتخذ من الملائكة اناثا انكم لتقولون قولًا
یعنے کیا تمہارے رب نے تمہارے واسطے بیٹے چھانٹ دئے اور ملائکہ سے عورتین بنالین واللہ تم لوگ اپنی بدزبانی سے بڑا بول بولتے
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ - پھر کیا تم تذکر نہین کرتے ف کچھ بھی نہین سوچتے کہ یہ کیسا دیوانہ حکم لگا [illegible] حق عزوجل کی شان پاک یہ
ہے وہ تمام مخلوقات کو حرف کن سے پیدا فرماوے اور چاہے ہزارون عالم پیدا کرے اور ہزارون مٹا دے پھر وہ سینے بیٹے بیٹیاں تو مخلوقات پیدا
مین قدرت دکھلائی ہے اور خود اللہ عزوجل کی شان اس سے پاک وبرتر ہے کہ اسمین مخلوقات کا تعلق ہو پھر تم یہ قول تہبیح [illegible] بولتے ہو اور
[illegible] خیال بکتے ہو اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ - کیا تمہارے واسطے کوئی حجت ظاہرہ ہے ف کیونکہ اللہ تعالیٰ کی [illegible]
[illegible] مخلوق کی مجال نہین ہے اور کوئی طریقہ نہین سوا اسکے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے وحی فرما کر بندون کو معرفت عطا کرے پھر تمہارے پاس
[illegible] ہے فَأْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ - تو اپنی کتاب لے آؤ اگر تم سچے ہو ف لیکن یہ
[illegible] مان نہین لاوینگے کیونکہ محض اوہام پر حکم لگاتے ہین اور محض جھوٹے ومفتری ہین وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا
[illegible] اللہ تعالیٰ کے درمیان اور جنون کے درمیان نسب ٹھہرایا ہے ف جیسا کہ انکو شیطان نے تعلیم کیا کیونکہ ان خبیثون نے

اپنے آپکو جنون کا بندہ بنایا تھا اور دریا پری اور لال پری وغیرہ مانند جنون کی پرستش کیا کرتے
مشرکون نے بکنا شروع کیا کہ ملائکہ بیٹیان ہین تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اونکی مائین کون
تم اتنا نہین سمجھتے ہو کہ اگر ملائکہ بیٹیان ہوتین تو اونکی مائین کہان ہین یہ سنکر خبیث مشرکون نے کہا کہ جنون کے سردارون کی بیٹیان
ہین یہی قتادہ اور ابن زید نے بیان کیا ہے پس مشرکون نے کیسی بیحیائی کے ساتھ جنون کا رشتہ لیا اور پاک مالک سے جوڑا حالانکہ جن
سب اللہ تعالی کی پیدا کی ہوئی مخلوقات ہین جب چاہے اونکو رکھے اور جب چاہے مارے۔ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ
لَمُحْضَرُوْنَ۔ اور جن خوب جان چکے کہ یہ لوگ عذاب مین حاضر کیے ہوئے ہین ف یعنے جن یہ قول سنکر خوب سمجھے ہین کہ یہ قول
ہے اور ایسے قول قبیح کی یہی سزا ہے کہ قیامت کے روز عذاب مین جھونکے جاوینگے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ
یعنے مجوسی خبیث یون کہتے کہ ایزد و اہرمن دونون بھائی ہین مسبتہم۔ کہتا ہے کہ شاید ان خبیثون نے شیطان کو بھائی کا دعوی بنا رکھا ہو
خبیثون کی یہ غرض ہو کہ اہرمن یعنے شیطان کو جانب گمراہی مین اسیطرح کی قوت و قدرت ہے جیسے اللہ تعالی کو ہدایت مین پس دونون
ایک دوسرے کے دشمن اور باہم جوڑی کے بھائی بھائی ہین اور یہ انکا قول نہایت قبیح ہے جیسے ہر ایک فرقہ جس نے بیٹا یا بیٹی بنایا وہ
خبیث ہے سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ۔ پاک ہے اللہ تعالی ہر ایسے دعوی سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہین ف
نسب وغیرہ جو کچھ باطل خیال یہ لوگ بیان کرتے ہین اوس سے اللہ تعالی پاک ہے اور وصف زبان عرب مین ہر ایسی خصلت کو کہتے
کہ کسی شخص کی نسبت لاحق کیجاوے خواہ وہ مذموم ہو یا محمود ہو تو یہان مراد یہ ہے کہ کفار و مشرکین جو کچھ اللہ تعالی کی شان مین فرزند و نسب بیان
کرتے ہین وہ اوسکی شان سے بالکل محال ہے اسکی ظاہر ہے کہ جو امر محال ہے وہ نہایت قبیح ہے جس سے یہ کفار و مشرکین وصف بیان کرتے
ہین اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ۔ سوائے بندگان مخلصین کے ف کہ وہ لوگ ایسی بدگوئی سے وصف نہین کرتے ہین
اور اس صورت مین یہ استثنا متصل ہے اور بعض نے منقطع معنے لیکن لیا یعنے لیکن مخلصین بندے ایسے نہین ہین اور متصل اولی ہے یعنے اسکے
علم کے موافق اللہ تعالی کی شان مین وصف قبیح و محال بیان کرنے والے سب لوگ ہین سوائے بندگان مخلصین کے کہ یہ لوگ اوس وحی
کے تابع ہین جو اللہ تعالی نے اپنے انبیا علیہم السلام پر نازل فرمائی پس وہ لوگ اللہ تعالی کی شان مین ایسی ہی پاک مقدس اوصاف بیان کرتے ہین جو
اللہ تعالی نے اونکو اپنی معرفت مین تعلیم فرمائے تو اونکے پاس سلطان مبین و کتاب مجید ہے اسواسطے جمیع اہلسنت والجماعت نے سلف
رضی اللہ عنہم کے قدم بقدم اعتقاد کیا کہ اللہ تعالی کی شان مین وہی اوصاف بیان کرنا جائز ہین جو اللہ تعالی نے اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہمکو تبلائے ہین اور سوائے اونکے یہان قیاس کو بالکل دخل نہین ہے حتے کہ آیات متشابہات جیسے وجہ اللہ و ید اللہ و قدم الجبار و نزول
تعالی ان سبکے معنے کسیطرح یہ نہین ہو سکتے جو آدمی کے چہرہ و ہاتھ و قدم کے معنے ہین کیونکہ قولہ تعالی لیس کمثلہ شئ تلاتا ہے کہ کسی چیز
مخلوق کو اللہ تعالی سے مشابہت نہین ہے پس ہم یقین جانتے ہین کہ اس سے اعضائے انسانی مراد نہین ہین بلکہ صفات الہی عز وجل
جنکو اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہے پس وہ مخلوقات و اونکے مشابہات سب سے پاک ہے اور ملائکہ و جن و شیطان وغیرہ کسی کو اوسکی
کبریا و قدس مین دخل نہین ہے اور صفات الوہیت کسی شخص مین ہین ممکن ہین سوائے اللہ تعالی کے وحدہ لا شریک کوئی لا الہ الا اللہ
فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ۝ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ
سو تم اور جنکو تم پوجتے ہو اوسکے ہاتھ سے بہکا نہین لے سکتے مگر جو کہ پہنچنے والا ہے

...معلوم ۝ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝

ٹھکانا ہے مقرر ... اور ہم ہی قطار باندھنے والے ... اور ہم جو ہیں ہم ہی ہیں پاکی بولنے والے

وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۝ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ لَكُنَّا عِبَادَ

اور وے ... کہتے ... اگر ... ہم ... پاس ... احوال ہوتا پہلے لوگوں کا ... تو ہم ہوتے بندے

اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝

اللہ کے چنے ... سو اوس سے منکر ہوگئے اب آگے جان لیگے

اللہ تعالیٰ نے اس میں اپنی الوہیت سے آگاہ فرمایا اور عباد اللہ المخلصین یعنے ملائکہ وغیرہ کی طرف سے بندگی و عاجزی و تسبیح بیان فرمائی اور اسمیں مشرکون کے حق مین تہدید عظیم ہے قال تعالیٰ۔ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۝ پھر تم لوگ اے مشرکو اور وہ بھی جنکو تم پوجتے ہو **ف** بلکہ تمام مخلوق مین کوئی ہو کسی کو ذرہ برابر قدرت و طاقت دربارۂ الوہیت نہین ہے۔ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ۝ تم اسپر فتنہ ڈالنے والے نہین ہو **ف** تم مین سے کیکو یہ قدرت نہین ہو کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات مین فساد ڈالو اور کسی کو گمراہ کر ڈالو یعنے پیدا کرنا تو غیر ممکن تھا اسکے علاوہ ظاہری اسباب مین بھی فساد مچانا غیر ممکن ہے کیونکہ تم سب مخلوقات ذرہ ذرہ قبضۂ قدرت الوہیت مین مسخر ہو تو تم کسی کے حق مین فتنہ فساد بھی نہین ڈال سکتے ہو۔ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ۝ سوائے ایسے شخص کے جو جلتے ہوئے جہنم مین پہونچنے والا ہے **ف** یعنے جسکے حق مین اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا ہے کہ وہ کافر بدکار شرک وغیرہ قبائح سے آلودہ ہوکر مرے اور انکے نتائج مین پڑے اور وہ جہنم ہے تو البتہ ایسے مقبوح مذموم لوگون مین تمہارا فساد موافق تقدیر و مشیت الٰہی عزوجل کے جاری ہوگا اور اللہ تعالیٰ تمہارے اور اوسکی بدکاری پر راضی ہونے کے لئے اسکے حق مین گمراہی پیدا فرماویگا تو وہ بھی تمہاری طرح اللہ تعالیٰ کی جناب مین بیٹا و بیٹیان و جورو اور شیاطین سے نسبت وغیرہ اقوال قبیحہ و اعتقاد فاسدہ کا عامل ہو جاویگا۔ حالانکہ ملائکہ تو اللہ تعالیٰ کے مکرم بندہ ہین ہمیشہ اسکی طاعت و تسبیح مین رہتے ہین چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی عبودیت و اقوال و اعتقاد و افعال سے خبر دی اسطرح کہ ملائکہ نے خود آکر اپنی بندگی و طاعت کے طور پر بیان کیا۔ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ ہم مین کوئی فرشتہ نہین مگر آنکہ اوسکے واسطے معلوم ٹھکانا ہے **ف** یعنے آسمانون مین رہنے کی جگہ و عبادت کرنے کا مقام ہر ایک کے لئے مقدر و معلوم ہے کہ وہ اس سے ذرہ برابر تجاوز نہین کر سکتا۔ وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۝ اور ہم لوگونکی حالت یہ ہے کہ ہم لوگ صف بستہ ہوکر کھڑے ہوتے ہین **ف** یعنے جناب باریتعالیٰ مین نماز کیواسطے اور ہر طرح کی طاعت کے واسطے صف بستہ حاضر رہتے ہین کیونکہ ملائکہ کیواسطے کوئی مکان یا کسی خواہش جسمانی کا عذر نہین ہے اسلواسطے ... فرمایا جس سے معلوم ہو کہ ہمیشہ اپنی ... رہتے ہین۔ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝ اور ہم لوگ بیشک تسبیح پڑھنے والے ہین **ف** یعنے برابر اللہ تعالیٰ کی طاعت نماز و قیام رکھتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ ملائکہ علیہم السلام مقتضائے جسم خواہش نفسانیات سے پاک ہین تو جیسے آفتاب کی نسبت نہین کہہ سکتے ہین اور نہ مذکر کہتے ہین اسیطرح ملائکہ علیہم السلام بھی اسیقسم کی مخلوق نہین ہین جنمین تذکیر و تانیث ہوتی اور لفظی بول چال کا کچھ اعتبار نہین کیا ہین کہتے ہو کہ عرب والے شمس یعنے آفتاب کو مونث بولتے ہین اور اردو والے مذکر بولتے ہین تو یہ محض لفظی بول چال ہے نہ آنکہ درحقیقت مونث ہے یا مذکر ہے اور اسیطرح مکان و چارپائی و دوات و قلم و کتاب و ستارہ وغیرہ درحقیقت مذکر یا مونث ہونے سے پاک ہین اور نہ بیٹیان ہین جیسا کہ خبیث مشرکون نے گمان کیا تھا اور جب ملائکہ علیہم السلام کی یہ شان ہے کہ وہ محض مخلوق بندے مطیع ہین تو جن کی وہ تابعداری ...

ہو سکتی ہے جیسا کہ ملعون مشرکون نے نسب ٹھہرایا تھا اور اس بدگوئی و بہتان سے [illegible]
ابن کثیرؒ نے ان آیات کی تفسیر مین لکھا کہ قولہ تعالیٰ - فانکم وما تعبدون الآیہ یعنی اے مشرکو تمہارے [illegible]
شخص کریگا جو جانورون سے بدتر گمراہ ہے اور وہ جہنم کیواسطے پیدا کیا گیا ہے اور ایسی مخلوق کی حالت بیان فرمائی ہے [illegible]
لجہنم کثیرا من الجن والانس لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا ولہم آذان لا یسمعون بہا اولئک کالانعام [illegible]
جہنم کیواسطے بہتیرے از قسم جن و انس پیدا کر دئے ہین جن کے دل ایسے ہین کہ اونسے سمجھ نہین پاتے ہین اور [illegible]
ہین جن سے سنتے نہین ہین ایسی خصلت کے لوگ چوپاؤن کے مانند ہین بلکہ چوپاؤن سے بھی بدتر گمراہ ہین اور ایسے ہی لوگ [illegible]
ہوگا وہی دین شرک و کفر و گمراہی کا مطیع ہوگا کیونکہ نور قلب سے معرفت الٰہی عزوجل حاصل ہوتی ہے حالانکہ [illegible]
الٰہی عزوجل دکھلائی دیتی ہین حالانکہ لہذا جاؤ جس سے مایوس ہے اور کان سے صفات الوہیت سنے جاتے ہین حالانکہ یہ [illegible]
جسمین سوائے شیطانی آواز کے یا شیطانی زینت دنیا کے کچھ اثر نہین ہوتا تو لامحالہ یہ معرفت سے محروم ہوگا بلکہ ملائکہ علیہم السلام [illegible]
کہتا ہے کہ اہل ایمان کیواسطے یہ دلیل مشاہدہ ہے کہ وہ بڑے بڑے مدعی یہود و نصاریٰ وغیرہ مادہ پرست فرقہ کو دیکھتے ہین کہ وہ [illegible]
کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت قدسی سمجھنے سے صاف انکار کرتا ہے اور ملائکہ علیہم السلام کی نسبت کہتا ہے کہ وہ کوئی مخلوق نہین [illegible]
سے نظر نہین آتی ہے حالانکہ یہ عجیب جہالت ہے کہ جو چیز اوسکی آنکھ سے نظر نہ آوے وہ واقع مین نیست ہو [illegible]
جسطرح اجسام مادی بنے ہین اسیطرح نور سے خلقت ملائکہ ہوسکتی ہے پھر وہ جب ملائکہ کو نہ سمجھے تو بھلا خالق عزوجل کو کیونکر سمجھ سکیگا اور یہ وہم [illegible]
بعضے مکار ظاہر مین خدا کے قائل بنتے ہین کیونکہ یہ محض فریب ہے اور مشرکین قریش وغیرہ بھی ظاہر مین خدا کے قائل تھے مگر انکی یہ حالت تھی کہ [illegible]
خدا کو مانتے تھے جسکے ہزارون بت ساجھی تھے اور ایک مشرک نے جب خانہ کعبہ کو گرا کر دوبارہ بنانے کے واسطے کھدائی مجتمع ہوئے تو اس مشرک [illegible]
پہلے پہل کدال لیکر جرأت کی اور دیوار پر چڑھکر ایک کدال ماری اور چلا کر کہنے لگا کہ الٰہی ڈرو نہین کہ ہمکو کچھ قصد برا نہین ہے بلکہ ہم سنوارتے ہین کہ [illegible]
دوبارہ اچھی طرح سے بنا دین،، تو یہ جاہل مشرک سمجھتا تھا کہ خدائے تعالیٰ آہستہ سنتا نہین ہے اور جب وہ گرانے [illegible]
کوئی نہین سے اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک پاک خالق سبحانہ تعالیٰ پر ایمان نہین لایا تھا بلکہ اس نے اپنے وہم مین ایک معنی خیال کئے [illegible]
جیسے نصرانیون نے اس خدا کو مانا جسکا بیٹا مسیح ہو حالانکہ محض اوسکا شیطانی تصور کا خدا ہے اور وہ حق سبحانہ تعالیٰ عزوجل پر ایمان نہین لایا [illegible]
یہی حال ہر کہ وہ اپنے زعم کے بنائے ہوئے خدا پر ایمان لاتا ہے کبھی ملائکہ کو بیٹیاں بتلاتا ہے اور کبھی مسیح کو بیٹا بناتا ہے حالانکہ [illegible]
اور علاء بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ آسمان چرچرایا اور [illegible]
اوسکے حق مین لائق بھی ہے کہ اوس مین کہین قدم رکھنے کا ٹھکانا نہین مگر آنکہ وہان ایک فرشتہ رکوع یا سجود مین ہے پھر یہ آیت پڑھی وما منا الا لہ مقام
الآیہ (رواہ ابن عساکر) اور حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسمان دنیا [illegible]
نہین ہے مگر آنکہ وہان کوئی فرشتہ سجدہ مین ہے یا کھڑا ہوا نماز پڑھتا ہے اور یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا وما منا الا لہ مقام معلوم الآیہ [illegible]
اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آسمانون مین سے ایک آسمان ایسا ہے کہ اوس مین بالشت بھر [illegible] نہین جس پر [illegible]
کی پیشانی ہے یا قدم ہے پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی (رواہ الاعمش) اور یہی سعید بن جبیر [illegible]
کہ اس صورت مین یہ ملائکہ کا بیان حال ہے اور شاید آیت سے مقصود یہ ہے کہ اسیطرح آدمیون کی [illegible]

Marfat.com

...ے نماز پہلے مرد و عورتین مخلوط نماز پڑھتی تھین یہانتک کہ نازل ہوا قولہ تعالیٰ وما منا الا له مقام معلوم الآیہ پس مرد آگے بڑھائے گئے
...مین مبسترجم کہتاہے کہ اسکے معنے یہ ہین کہ اس امت کے صفوف کو اللہ تعالیٰ نے مثل صفوف ملائکہ قرار دیاہے اور ملائکہ مین
...مرتب ہین اور ہر ایک کیواسطے معین جگہ ہے تو لوگون مین بھی مردون و عورتون کیواسطے تقدیم و تاخیر کیگئی تاکہ مانند صف ملائکہ ہو جاوے چنانچہ
وانا لنحن الصافون سے یعنے طاعت مین ہم لوگ صف بستہ کھڑے ہوتے ہین چنانچہ قولہ تعالیٰ۔ والصافات صفا۔ الآیہ کی تفسیر مین گذر چکاہے اور یہ بھی فرمایا
لنحن المسبحون سے یعنے ہم لوگ تسبیح پڑھتے ہین تو یہان تین باتین معلوم ہوئین ایک یہ کہ ملائکہ مین بحسب مراتب باہم تقدیم و تاخیر ہے تو اسکے موافق آدمیون
مردون کو تقدیم دیگئی اور عورتون کو تاخیر دیگئی۔ دوم آنکہ ملائکہ صف بستہ ہوتے ہین تو اسیطرح آدمیون مین بھی جو مقدم تھے وہ بھی صف بستہ ہوئے اور جو
...مین وہ بھی صف بستہ ہوئین چنانچہ ابن جریر نے ولید ابن عبداللہ ابن ابی مغیث سے روایت کی کہ نماز مین پہلے لوگ صف بستہ نہین ہوتے
یہانتک کہ جب نازل ہوا۔ وانا لنحن الصافون۔ الآیہ تو لوگون نے صف باندھنی شروع کی۔ مبسترجم کہتاہے کہ شاید یہ بالکل ابتدائی اسلام کا
...اور حضرت ابو نضرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ مین جب نماز قائم ہوتی تھی تو لوگون کی طرف رخ کرکے متوجہ ہوتے پھر فرماتے
اپنی صفین ٹھیک کرو تم لوگ کھڑے ہونے مین ایسی سیدھے رہو جیسے اللہ تعالیٰ تمھارے حق مین ملائکہ کی خوبی چاہتاہے۔ پھر پڑھتے۔ وانا لنحن الصافون
...تے کہ اے فلان ذرا پیچھے ہٹو اولے فلان ذرا آگے بڑھو پھر ٹھیک کرنے کے بعد خود آگے بڑھکر نماز کی تکبیر تحریمہ کہتے تھے (رواہ ابن ابی حاتم
...جریر) اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمکو تین باتون سے تمام لوگون پر فضیلت دیگئی ہے
ہماری صفین مثل صفوف ملائکہ قرار دیگئی ہین (۲) اور ہمارے واسطے یہ زمین سجدہ گاہ کیگئی اور اوسکی خاک ہمارے واسطے طہور کردیگئی الی آخر الحدیث
...م) اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین جو کچھ دیکھتا ہون وہ تم نہین دیکھتے ہو اور جو مین سنتا ہون وہ تم
...سنتے ہو بیشک آسمان چرچراتاہے اور اوسکے حق مین سزاوار بھی یہی ہے کہ چرچراوے کیونکہ اوسمین کہین چار انگل جگہ باقی نہین ہے مگر آنکہ وہان کوئی
...اپنی پیشانی سجدہ مین اللہ تعالیٰ کے لئے رکھی ہوئی ہے (رواہ الترمذی وابن جریر وابن مردویہ) اور حدیث مین آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب
...اللہ عنہم کو فرمایا کہ جسطرح ملائکہ اپنے رب عزوجل کے حضور مین صف باندھتے ہین اوسیطرح تم لوگ صف باندھکر کھڑے ہو تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے
...کیا کہ یارسول اللہ ملائکہ اپنے رب عزوجل کے حضور مین کیونکر صف باندھتے ہین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ اگلی صفون کو پورا سیدھا
...ہین اور صف مین کچھ رخنہ نہین رکھتے ہین (الصحیح) قرطبیؒ نے ذکر کیا کہ مقاتل رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج مین سدرۃ المنتہیٰ
...پہونچے تو جبرئیل علیہ السلام پیچھے ہٹے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جبرئیل کیا تم یہان مجھسے جدا ہو جاؤ گے تو جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ
...نہین ہے کہ مین اپنے اس مقام سے آگے بڑھ سکون پس اللہ تعالیٰ عزوجل نے قول ملائکہ کی تصدیق نازل فرمائی وما منا الا له مقام معلوم وانا لنحن الصافون
...المسبحون (س ف) شیخ ابن کثیرؒ نے فرمایا کہ قولہ وانا لنحن المسبحون۔ یعنے ہملوگ صف باندھکر رب عزوجل کی تسبیح پڑھتے اور اوسکے واسطے کلمہ
...تنزیہ ادا کرتے ہین کیونکہ ہم اوسکے بندہ ہین اور اپنی ذات مین اوسکے محتاج ہین اور اوسکے سامنے عاجزی کے ساتھ گڑگڑاتے ہین۔ حضرت ابن
...رضی اللہ عنہ و مجاہدؒ نے فرمایا کہ قولہ تعالیٰ۔ وما منا الا له مقام معلوم۔ یہ ملائکہ ہین اور قولہ تعالیٰ۔ وانا لنحن الصافون۔ یہ بھی ملائکہ ہین اور قولہ تعالیٰ۔
...ون۔ یہ بھی ملائکہ ہین کہ اللہ عزوجل کی تسبیح کرتے ہین۔ قتادہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قولہ تعالیٰ۔ وانا لنحن المسبحون۔ یعنے ملائکہ اپنے رب عزوجل
...تے ہین یعنے انتہائے تعظیم جہانتک اونسے ممکن ہے ادا کرتے ہین اور اپنی بندگی ظاہر کرتے ہین۔ پس جن مشرکون نے کہا کہ ملائکہ بیٹیان
...کی طرف سے محض بے ادبی کا قول ہے کما قال اللہ تعالیٰ۔ وقالوا اتخذ الرحمٰن ولدا سبحانہ بل عباد مکرمون لا یسبقونہ بالقول وہم بامرہ یعملون

الآیات یعنے کافرون نے کہا کہ رحمٰن عز وجل نے فرزند بنائے ہین پاک ہے اللہ تعالیٰ اون کا فرون کی [illegible]
بندہ ہین الی آخرہ - ع - اوران جاہل مشرکونکی یہ عجیب جہالت تھی کہ اپنے آپکو بعلم جانتے تھے جو منہ مین آتا [illegible]
تکبر سے دعویٰ کرتے کہ اگر ہم لوگون کے پاس اسطرح سے علم ہوتا جیسے یہود و نصاریٰ کے پاس ہے تو ہم لوگ [illegible]
کہتے ہے کہ گویا یہ رحمت الٰہی عز وجل کا عکس تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عرب کو اسلئے [illegible]
یہ تکبر شیطانی سے دعویٰ کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا - وَإِنْ كَانُوا لَيَقُولُونَ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا [illegible]
لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ - البتہ یہ لوگ کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس اگلون کے ذکر سے کوئی [illegible]
کے بندگان مخلصین ہو جاتے **ف** یعنے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ فرمایا کہ اسے [illegible]
پہلے یہ گمراہ لوگ تمنا کیا کرتے تھے کہ جو ذکر ان یہود و نصاریٰ وغیرہ اگلون کے پاس ہین اگر انمین سے کوئی ذکر ہمارے پاس [illegible]
ذکر دلاتا اور نصیحت کرتا تو ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے ہوتے یعنے یہود و نصاریٰ کیطرح نا حق دغا چلاور کتاب الٰہی [illegible]
بلکہ جتنی اُمتین گذرین ہر ایک سے ہمارا چال چلن ایسا بہتر ہوتا کہ اللہ تعالیٰ ہمکو اپنا خالص بندہ فرماتا - کما قال تعالیٰ - واقسموا باللہ [illegible]
لیکونن اھدی من احدی الامم - یعنے بڑی کوشش سے اللہ تعالیٰ کی قسمین کھائین کہ اگر ہمارے پاس ڈر سنانے والا آئے [illegible]
سے بہتر ٹھیک راہ پر ہوتے فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُوْرًا - پھر جب ڈر سنانے والا اونکے پاس آیا [illegible]
نفرت کے اونکو کچھ نہ بڑھایا **ف** یعنے اس سے کفر کرنے لگے چنانچہ یہان فرمایا فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ [illegible]
الٰہی سے انکار کر بیٹھے سو عنقریب جان لینگے **ف** یعنے جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پاس ذکر قرآن لائے تو یہ مدعی لوگ [illegible]
پس اپنا بد انجام عنقریب جانینگے - **مترجم** - کہتا ہے کہ اسکو اسواسطے بیان نہین فرمایا تا کہ سمجھ لیں کہ ایسے رب العزت ذوالجلال والاکرام کا [illegible]
سقدر شدید ہے کہ وہ بیان سے باہر ہے اور اونکی سمجھ اون تک نہین پہونچتی ہے لیکن جس شخص کو عقل ہے جو سمجھے [illegible]
ہے تو وہ عذاب سے نجات مانگیگا اور کفر و عناد سے توبہ کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاویگا کہ یہی ضرور اللہ تعالیٰ [illegible]

(اسکے ذکر توریت و غیرہ مین مصرح ہے)

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۚ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ [illegible]

اور پہلے ہو چکا ہمارا حکم اپنے بندون کے حق مین جو رسول ہین بیشک وہی ہین کہ [illegible]

وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ

اور ہمارا لشکر جو ہے بیشک وہی زبر ہے سو تو اون سے پھر ا ایک وقت تک اور دیکھتا رہ [illegible]

يُبْصِرُوْنَ ۝ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ

دیکھ لینگے کیا ہماری آفت شتاب مانگتے ہین پھر جب آوتریگی اونکے میدان مین [illegible]

الْمُنْذَرِيْنَ ۝ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ

ڈرائے گئونکی اور پھر ا اون سے ایک وقت تک اور دیکھتا رہ [illegible]

[illegible] بجائے خوف و دہشت عذاب کے دلیری کرکے مانگتے کہ وہ عذاب کہان ہے یعنے غافل دلیری کا [illegible]

Marfat.com

[illegible] اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ سے اپنی عادت قدسی جاری فرمائی ہے کہ وہ چندروز کافروں کو مہلت دیتا ہے تاکہ جو لوگ ایمان لائے ہیں
[illegible] حقیقت دل سے یقین جانا اور کافروں کے زعم سے متوحش ہوکر مرتد نہیں ہوئے پھر جب راہ حق میں جان و مال سے حاضر رہے تو
[illegible] ایمان فرما کر انہیں مومنوں کو جو اللہ تعالیٰ کے محبوب لشکر ہیں غالب فرماتا ہے چنانچہ آگاہ فرمایا کہ وَلَقَدْ
سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ - اور ہمارے مرسل بندوں کے لیے ہمارا یہ کلمہ سبقت کر چکا ہے کہ - إِنَّهُمْ
لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ - ہمارے رسول ہی منصور ہیں ف اگرچہ ابتدائی حال میں کفار مغرور ہوں مگر آخر خوار ہونگے - وَإِنَّ جُنْدَنَا
لَهُمُ الْغَالِبُونَ - اور ہمارے ہی لشکر غالب ہیں ف یعنے مومنین ہی کو آخر غلبہ ہے - کما قال عزوجل - انا لننصر رسلنا والذین آمنوا
فی الحیوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد - ہم اپنے رسولوں کو اور جو بندے اونکے ساتھ ایمان لائے ہیں نصرت دینگے زندگی دنیا میں اور جس دن بھی جب گواہ
[illegible] کھڑے ہونگے یعنے دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں و انکے ساتھی مومنوں کو نصرت دیتا ہے پس وہی غالب رہتے ہیں اور کفار مغلوب ہوکر یا تو خوار ہی
[illegible] ہوتے اور ذلیل رہتے ہیں یا قتل ہوتے ہیں - لیکن ابتدائی حال میں اللہ تعالیٰ نے امتحان کے ظہور پر چندروز کافروں کو چھوٹا ہوا چھوڑ دیا اور انکی بدکاریوں
[illegible] آزمائش میں ڈالا تاکہ سب پر ظاہر ہو کہ جن بندوں کو اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ فرمایا ہے یہ لوگ ظاہر باطن میں سچے ہیں اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ و اوسکے رسول
علیہ السلام کے کلام پر یقین لاتے ہیں لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو بھی غلبہ کی بشارت دی مگر بالفعل حکم دیا بقولہ تعالیٰ - فَتَوَلَّ
عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ - پس اون لوگوں سے ایک وقت تک منہ موڑ لے ف یعنے کافروں کا اسطرح چھٹا پھرنا کچھ تعجب کی نظر سے مت دیکھ
[illegible] وقت ہے وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ - اور کافروں کو مہلت دیکر دیکھتا رہ کہ عنقریب یہ لوگ دیکھینگے ف یعنے کافروں کے
مہلت کا وقت ہے اس میں دیکھتا رہ کہ تیرے جھٹلانے اور انکار کرنے کیوجہ سے ان پر کیسی سختی و عذاب آتا ہے کہ یہ لوگ عنقریب خود دیکھینگے جو عذاب
[illegible] واضح ہو کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے اکثر بزرگوں کو [illegible] نہ معلوم ہو گیا تھا جبکہ نازل ہوا قولہ تعالیٰ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یأتکم مثل
الذین خلوا من قبلکم الآیہ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مومنوں پر امتحان میں ایسی سختی کا وقت آجاوے کہ اونپر صبر دشوار ہو جاوے اور نصرت الٰہی عزوجل کے منتظر
ہو کر ہجرت کے پانچویں سال غزوہ احزاب میں مومنوں پر ایسا ہی وقت آگیا چنانچہ سورۂ احزاب میں مفصل گذر چکا ہے اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں
[illegible] پھر کر نہیں آوینگے بلکہ ہمیں اونپر چڑھ جاوینگے (رواہ الصحیح) اور اس حالت کے درمیان میں کافروں کو دھمکایا تھا کہ عنقریب
[illegible] عذاب آتا ہے [illegible] تعجب دلانے کے فرمایا أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ - کیا بھلا ہمارے عذاب کو جلدی
ف [illegible] یہاں اپنے کفر و عناد سے تعجب کرینگے کہ حضرت قادر قوی عزیز جل جلالہ کی آیات کو [illegible] کہ عذاب الٰہی کو جلدی
[illegible] انکو خوف نہیں کہ جب عذاب آیا تو اونکا چھٹکارا نہیں ہوگا فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ
[illegible] اون پر عذاب اترا تو انکی صبح بہت بری ہوگی [illegible] اتر آئے یا باہم جھوٹا بناکر جھٹلانے کی مہلت نہ
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کرنے کے دوسرے ہی سال جب کافروں پر بدر کی جنگ میں عذاب آیا تو قریش کی خاندانوں
[illegible] اور اسیطرح سوائے قریش کے ہر قسم کے کافر یہود وغیرہ پر متواتر عذاب آتا رہا یہانتک کہ خلافت نبوت
[illegible] شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر جہاد
[illegible] ہوئے تو خیبر والے یہودی اپنے ہل و کدال لیکر قلعے سے باہر نکلے پھر جب اونہوں نے لشکر دیکھا تو دوڑے یہ کہتے ہوئے
[illegible] آگئے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین یعنے

Marfat.com

اللہ اکبر کہکر تکبیر فرمائی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو بشارت دیدی کہ خیبر خراب ہوا۔ ہم جس قوم کے دیار میں اترتے ہیں تو کافرون کی [illegible]
رواہ البخاری و مسلم و احمد۔ بالجملہ کافرون کے واسطے سخت دھمکی ہے کہ بعد نزول عذاب کے سبب خراب ہونگے اور اسوقت کچھ
سے دلیری کرتے تھے اسیطرح اہل ایمان کو صدق ایقان کی مکرر تنبیہ فرمائی بقولہ تعالیٰ **فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ** [illegible]
فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۔ اور ان لوگون سے ایک وقت تک منہ موڑ لے اور دیکھتا رہ کہ یہ لوگ بھی عنقریب دیکھ لینگے [illegible]
انپر نازل ہوگا اور واضح ہو کہ جبتک رسالت کا پیغام صرف قریش کے قبائل کو پہونچایا گیا تھا تب تک حکم آیت انہین کے حق مین [illegible]
اللہ تعالےٰ نے قیامت تک تمام کافرون کے واسطے عام رکھی ہے چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روم و فارس و مصر و غیرہ [illegible]
اونھون نے کفر کیا تو سب کے واسطے عام ہوگئی اور اونکی خواری کا حکم نازل ہوا اور سورۂ آل عمران مین قولہ تعالیٰ۔ قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک
ممن تشاء الآیۃ۔ یعنے دعا کر کہ الٰہی مالک الملک تو ہے جسکو چاہتا ہے سلطنت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت چھین لیتا ہے۔ اس آیت
تفسیر مین توضیح گذر چکی ہے اور مومنون کے لئے دقیق امتحان یہ تھا کہ انکو آگاہ فرمایا کہ کفار عنقریب خوار ہونگے اور یہ لوگ قبضۂ قدرت الٰہی مین مسخر
ہین اور اونکے ہر ایک کیواسطے وقت معلوم مقرر کیا ہے اور تم لوگ تمام سلطنتون کے مالک ہوجاؤگے جسطرح کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تمکو [illegible]
اور اسوقت مومنین کی یہ حالت تھی کہ ظاہری سامان سے محتاج بلکہ کھانے پینے سے محتاج ہوتے تھے اور قریش وغیرہ کے کفار سب سامان و قوت کے ساتھ تھے اور
کہ اہل کفر و شرک وغیرہ صرف ظاہری اسباب پر نظر رکھتے ہین کسی طرح اقرار نہین کرتے تھے کہ ایسا واقع ہونا ممکن ہے کہ یہ لوگ جو اسطرح بغیر سامان
ہین یہ عرب کے قوی و مسلح قبائل پر غالب ہون حتیٰ کہ جنگ بدر مین فقط دو گھوڑے اور چھ زرہین اور چند تلوارین اور صرف تین سو تیرہ کی جماعت تھی
اور لشکر کفار زرہ و تلوار و نیزہ وغیرہ سامان حرب سے پورے مسلح تھے اور تعداد مین ہزار کے قریب تھے۔ اس امتحان مین جب مومنون نے اللہ تعالیٰ کی وحی پر یقین کیا
اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اسی پر دل دیا تو اللہ تعالیٰ نے اول قریش کے قبائل پر بدر کے روز فتح دی پھر غزوۂ احزاب مین مسلمانون کو سخت
تکلیف سے امتحان کر کے قبائل عرب پر فتح دی پھر تمام عرب مطیع ہوگئے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت مین بہت سے قبائل عرب مرتد ہو کر دو بارہ
مطیع اسلام کئے گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قبائل یمن وغیرہ عرب کو جہاد روم کے واسطے پکارا حالانکہ اسوقت عرب تمام قبائل کے حالت مقابلہ
و فارس کے بنظر ظاہری سامان کے ایسی تھی جیسے بادشاہ کے مقابلہ مین فقرا کا لشکر ہو اور اس مین کچھ مبالغہ نہین ہے لیکن مومنون نے تو اللہ تعالیٰ کو عزت دینے
والا یقین کیا تھا اور کافرونکو اس آیت مین تہدید کر دی تھی کہ عنقریب اپنی خواری دیکھینگے لہٰذا حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ بغیر تردد کے روم
مین مجاہدین کو روانہ کیا اور فتح پائی کیونکہ یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ فرمایا وہ حق ہے اور عنقریب کوئی قوم کافر ہو خواہ کیسی ہی وہ ظاہری سامان کر رکھے
ضرور اوسکا نتیجہ یہی ہوگا کہ وہ مغلوب و مقہور و خوار ہوا اور مومنون کو اللہ تعالےٰ نصرت عطا فرماوے

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ

پاک ذات ہے تیرے رب کی عزت کا صاحب پاک ہے اون باتون سے جو کرتے ہین اور سلام ہے رسولون پر

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اور سب خوبی اللہ کو جو رب ہے سارے جہان کا

اللہ تعالےٰ نے اپنے کمال غیر متناہی و عزت لازوال و قدس کمال سے اوضح فرمائی بقولہ تعالیٰ۔ **سُبْحَانَ رَبِّكَ** [illegible]

ف ہر عیب و نقص سے بلکہ اس امر سے بھی کہ کوئی مخلوق اونکی شان کبریا و قدس اعلیٰ کو کچھ بھی ادراک [illegible]

Marfat.com

[illegible]ت سے پیدا کیا ہے کمافی قولہ تعالیٰ۔ تعز من تشاء وتذل من تشاء۔ اسی نے مومنون کے واسطے نصرت کا انعام کیا ہے اور کافرون کیواسطے
[illegible] دنیا مین تیرا رب کہ رب العزۃ ہے وہ پاک ہے عَمَّا يَصِفُوْنَ۔ ہر ایسے کلمات سے جو لوگ اسکی صفت بیان کرتے ہین۔
[illegible] کی بدگوئی اور بیٹا بیٹی وغیرہ کہنا کسیطرح ساحت کبریاء الٰہی عزوجل تک نہین پہنچ سکتا کیونکہ یہ لوگ خود مخلوق ہین تو اونکے اعمال
[illegible]ل سب مخلوق در مخلوق ہین اور بارگاہ کبریائی خالق ہے تو مخلوق کو خالق سبحانہ تعالیٰ تک رسائی محال ہے اور مومنون نے جن اوصاف پاکیزہ سے مدح کی یہ اگر
[illegible] بارگاہ کے لائق نہو تاہم اسکو طاعت وادب کی وجہ سے موقع قبول ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولون کی ذریعہ سے اونکو اوصاف حمد سکھلائے ہین لہذا آپکے
[illegible] سلام بھیجا بقولہ تعالیٰ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ اور مرسلین پر سلام الٰہی ہے ف اور یہ نعمت اعظم ہے۔ کسی مخلوق کو اسکی اندازہ کرنیکی مجال
نہین ہے پس اس نعمت مین جمیع رسول شامل ہین اور یہ انعام واکرام اس حسن قبول پر ہے جو حضرت خالق عزوجل نے رسولون کو ازل مین جب کسی مخلوق کا وجود نہ تھا
برگزیدہ فرمایا تھا اور یہ اوسی کی شان کبریائی کا ظہور ہے لہذا سب محامد اسکے طرف راجع ہین وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ف آخر واول سب
اللہ تعالیٰ ہی کیواسطے ہے اسینے رسولونکو برگزیدہ فرماکر اعلیٰ مقام معرفت عطا کرکے وحی فرمائی اور وحی حق سے مومنون کو منور کیا اور کافرونکو آخر
[illegible] خوار کیا چنانچہ حدیث مین ہے کہ رحمت الٰہی کو اوسکے غضب پر سبقت ہے پس انبیاء ورسول واونکے اتباع کرنیوالے جانب رحمت مین سرفراز ہین اور
شیطان اور ذریات واسکے اتباع کرنے والے جانب قہر غضب مین آخر مغلوب خوار ہین۔ اگر کہا جاوے کہ بعضے موقع پر کفار کو غلبہ ہوتا ہے تو جواب یہ ہے
[illegible] آخر کا انجام دیکھا جاتا ہے پس کافرون کو کبھی ایسا غلبہ نہوگا کہ مومنون کا انجام مغلوبی ہو جاوے۔ ہان کبھی کبھی مومنون کو امتحان مین ڈالنے کے واسطے
شکست ہو جاتی ہے چنانچہ سورۂ آل عمران کی آیات مین اسکا بیان صریح گذرا ہے مگر انجام کو انھین کی فتح ہوتی ہے۔ اگر کہا جاوے کہ آخر زمانہ مین خود احادیث
مین منصوص ہے کہ ایک کفار النصاریٰ غالب ہو جاوینگے حتیٰ کہ تمام روے زمین پر کثرت اموال واولاد سے اونکو ایسا غلبہ ہوگا کہ جو ممالک مسلمانون کے
اسلام تھے وہ سب کفار کے قبضہ مین آجاوینگے سواے عرب وشام وغیرہ اور ایک قطعہ زمین کے جو قریب مصر کے ہوگا جواب یہ ہے کہ احادیث صحیحہ سے معلوم
[illegible] امت اسلامیہ آخر مین بیدینی وبدعات شرک کا فساد پھیلاویگی اور نفس ایمان سمٹ کر ملک حجاز مین چلا جاویگا تو ظاہر ہو گیا کہ کافرون نے سچے مومنون
[illegible] نہین پایا بلکہ بگاڑنیوالون پر غلبہ پایا اور وہ بھی صرف چند روز کیواسطے ہے حتیٰ کہ حضرت امام مہدی آخر الزمان علیہ السلام پیدا ہوکر سب جہان کو اسلام
[illegible] دینگے اور اس سے پہلے بیشک عرب کیواسطے سختی ہے بلکہ حدیث مین آیا ہے کہ رومی تمکو گاؤن گاؤن کرکے نکالینگے مترجم۔ کہتا ہے کہ ان معجزات
[illegible] ظہور ہو رہا ہے۔ ونسئل اللہ تعالیٰ العافیۃ فی الدنیا والآخرۃ۔ پھر واضح ہو کہ غلبہ دوطرح کا ہوتا ہے کہ ایک یہ کہ مملکت کی راہ سے غلبہ ہو اور دوم یہ
[illegible] کی راہ سے غلبہ ہو پس حجت حق کی راہ سے کبھی مومنون پر کافرونکو غلبہ نہوگا اور جو کچھ غلبہ مذکور ہوا وہ مملکت کی راہ سے ہوگا۔ اور حضرت ابن عباس
[illegible] روایت ہے کہ مومنونکو غلبہ ضرور حاصل ہوگا خواہ دنیا مین ہو مع آخرت کے یا فقط آخرت مین ہو۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ میری
[illegible] گروہ برابر کافرون پر غالب رہیگا چاہے کوئی اونکی مدد کرے یا نکرے اونکو کچھ ضرر نہوگا یہانتک جب امر الٰہی عزوجل آویگا تب بھی یہ گروہ غالب ہوگا
[illegible] بعض ائمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ گروہ اہل السنۃ علماء حدیث ہین یعنے اونکو حجت کی راہ سے برابر غلبہ حاصل رہیگا۔ بعض محققین نے فرمایا کہ محدثین
[illegible] ہین چنانچہ ایک گروہ کو از راہ حجت کے برابر گمراہون پر غلبہ حاصل رہیگا اور ایک گروہ کو تلوار سے غلبہ حاصل رہیگا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ اگر کہا جاوی
[illegible] تول عنہم حتیٰ حین۔ الآیہ سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک وقت تک کافرون سے درگذر فرمانیکا حکم دیا حالانکہ جہاد مشروع ہی
[illegible] آیت قدسی کا نزول مکہ مین ہوا تھا اور خود ایک وقت معلوم تک اعراض کا حکم ہے پس اول تو آپکو یہ حکم تھا کہ رسالت الٰہی پہونچا دو
[illegible] صبر کرین اور لطف سے اونکا دل ہاتھ مین لاوین اور اوسکے واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنے علم مین ایک مدت معین ٹھہرائی تھی پھر جب آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم و باز ہجرت کے دوسرے سال او دس میعاد مہلت کو ختم کر گئے جہاد کا حکم نازل [illegible]
علیہ وسلم نے ستائیس جہاد فرمائے از انجملہ آٹھ جہاد مین بذات خود قتال فرمایا اور وہ جو غزوہ بدر و احد [illegible]
اگر کہا جاوے کہ اللہ تعالیٰ نے قولہ۔ وابصرہم فسوف یبصرون کو۔ مکرر فرمایا ہے تو دوسرے کیا حکمت ہے جواب [illegible]
و عذاب کرنیکا مکرر وعدہ دیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی پر تسلی فرمائی اور بعض نے کہا کہ اول مین دنیا کی ذلت و [illegible]
مین کافرون مین خواری آخرت دیکھنے کا اشارہ ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ وسلام علی المرسلین مین جمیع رسولون پر سلام ہے حالانکہ اس [illegible]
کہ انبیاء و مرسلین دونون متوافق ہین بلکہ مرسلین مین رسول ملائکہ بھی شامل ہین جیسے قولہ تعالیٰ۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ [illegible]
نے کہا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ [illegible]
رسولوں پر سلام بھیجا کرو (رواہ ابن ابی حاتم) اور ابن جریر و ابن ابی حاتم نے قتادہ سے مرسل یہی حدیث روایت کی اور آخرین [illegible]
ایک رسول ہون، اور حافظ ابو یعلی الموصلی نے حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام [illegible]
ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین، پھر سلام بھیجتے تھے۔ شیخ ابن کثیرؒ نے کہا کہ اس روایت کی اسناد [illegible]
کہتا ہے کہ اس روایت کے معنی ہی ظاہر یہ ہوتا ہے کہ نماز مین جب سلام پھیرنے کا قصد فرماتے تو پہلے یہ آیت پڑھ لیتے تھے اور شاید نماز کے علاوہ [illegible]
دیگر روایت سے بعد سلام کے ظاہر ہوتا ہے اور علاوہ نماز کو بھی روایات ہین۔ شیخ رحمہ نے کہا کہ شعبیؒ تابعی کبیر نے مرسل روایت کی کہ رسول اللہ صلی [illegible]
نے فرمایا کہ جس شخص کو خوشی ہو کہ قیامت مین بھرپور پیمانہ ثواب سے اوسکو ثواب ناپ دیا جاوے تو اوسکو چاہئے کہ اپنے ہر جلسہ کے آخر مین کہا کرے [illegible]
ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین (رواہ ابن ابی حاتم) اور دوسری روایت متصل مین حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible]
مذکور ہے (رواہ البغوی) مترجم۔ کہتا ہے کہ صورت یہ روایت بحکم حدیث ہے جبکہ اسناد صحیح ہے ہو اسلئے کہ جو مضمون اس حدیث مین مذکور ہے [illegible]
اپنے ہر جلسہ کے آخر مین یہ آیات پڑھین اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور رسولون پر سلام کا قصد کیا تو اوسکو قیامت کے روز سب سے زیادہ پورے پیمانہ [illegible]
ثواب دیا جاویگا۔،، یہ بات کسی شخص کے قیاس سے نہین معلوم ہو سکتی ہے سوائے اس طریقہ کے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو وحی فرمائی اور رسول [illegible]
علیہ وسلم نے امت کو سنایا۔ پس ضرور ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یا کسی صحابی سے بیقینی [illegible]
شعبیؒ نے ضرور کسی صحابی کے ذریعہ سے اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد معلوم کر لیا تب ہی تو کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
کو یقینی ذریعہ سے معلوم نہو تا کہ یہ حدیث ہے تو کبھی نہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے اسواسطے کہ سب کو معلوم ہے [illegible]
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھپر جھوٹ باندھنا ویسا نہین ہے جیسے کسی دوسرے پر جھوٹ باندھ دیا۔ اور حدیث معروف [illegible]
شخص نے مجھپر ایسی بات باندھی جو مین نے نہین کہی ہے تو وہ جہنم مین اپنا ٹھکانا بناوے (کمافی الصحاح وغیرہ) [illegible]
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپکا قول شرع ہے تو جو کوئی آپکی نسبت جھوٹ کوئی قول لگاوے تو [illegible]
اسواسطے سنن ابن ماجہ وغیرہ مین صحابہ رضی اللہ عنہم سے آثار و روایات ہین کہ وہ لوگ حدیث کی روایت [illegible]
کرتے وقت خوفناک ہو کر لرزہ جاتے تھے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ باوجود خوف کے آخر مین کہتے [illegible]
مشابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پس معلوم ہوا کہ جو امر کسی صحابی یا تابعی ثقہ نے [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسکو معلوم ہوا ہے اور یہان تو شعبیؒ نے صریح بیان کیا [illegible]

مترجم کہتا ہے کہ شاید یہ بعد زمانۂ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جب بنی امیہ کی خلافت تھی تب یہ حدیث روایت کی اور انہوں نے اس کو
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے پایا ہے لہذا بخیال جہلاء بنو امیہ کے آپکا نام مبارک نہیں لیا۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حدیث
روایت کی ہے فافہم۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہر نماز کے پیچھے کہا کہ سبحان ربک رب
العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین تین مرتبہ تو اوسنے بھرپور سب سے بڑھکر اونی جریب پیمانہ بھر لیا۔ (رواہ الطبرانی) اور دیگر
احادیث میں وارد ہوا ہے کہ ہر مجلس میں انسان سے جو کچھ لغو وتضیع اوقات واقع ہوتی ہے اسکا کفارہ یہ کلمات ہیں، سبحانک اللہم وبحمدک لا الہ الا انت استغفرک
واتوب الیک (ابن کثیر) اور حدیث ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ میں مصرح ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز سے سلام پھیرنا چاہتے تو کہتے۔
سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون والسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔ (سعید ابن منصور وابن ابی شیبہ وعبد بن حمید وابو یعلی وابن مردویہ) ابن
عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سے سلام پھیرنا ان کلمات سے پہچانتے تھے کہ سبحان ربک رب العزت عما یصفون۔
وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔ (رواہ الطبرانی) اور خطیب نے اسکے مانند حدیث ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے مترجم کہتا ہے
کہ بعض علماء نے تجویز کیا ہے کہ شاید اس زمانہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ بچپن کیوجہ سے نماز میں حاضر نہوتے ہوں۔ میرے نزدیک یہ تجویز ٹھیک نہیں ہے
بلکہ انکی مراد یہ ہے کہ ہماری عورتیں جو گھر میں تھیں کہ عذر سے نہیں آتی تھیں یا ضعیف و کمزور لوگ جو معذور تھے لہذا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے
عمومی عبارت سے فرمایا ہے اور ظاہر ہے کہ ابو سعید رضی اللہ عنہ کا گھر کچھ مسجد سے ملحق نہیں تھا پس مراد یہ کہ مسلمانوں میں جو لوگ گھر میں ہوتے تھے وہ
یہ آواز سنتے تھے تو جان لیتے تھے کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرا ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب (ف) شیخ العرائس
نے بطور اپنے دستور کے اس سورہ میں کچھ خاص خاص آیات کو اشارہ میں لیا ہے جنکو یہاں اختصار کے ساتھ درج کرتا ہوں۔ قصہ یونس علیہ السلام میں
قولہ تعالیٰ۔ فلولا انہ کان من المسبحین الآیہ۔ یعنے یونس علیہ السلام اگر تسبیح کرنیوالوں میں سے نہوتا تو قیامت کے بعث تک وہ مچھلی کے پیٹ میں رہتا
شیخ سہل نے کہا کہ یونس علیہ السلام قبل نزول بلاء کے حقوق الٰہی سبحانہ تعالیٰ ادا کرنے پر قائم تھے پس اللہ تعالیٰ نے نزول بلاء کے وقت عار
کرنے میں انکو مشکور فرمایا۔ ابن عطاء نے کہا کہ نزول بلاء سے پہلے انھوں نے بارگاہ عزت میں اپنے عمل صالح سے معرفت پہونچائی تھی جو اسوقت
کام آئی مترجم۔ کہتا ہے کہ یہی سلف صالحین رضی اللہ عنہم کے تفاسیر سے لیا جاتا ہے (ذکر قول ملائکہ) قولہ تعالیٰ۔ ومامنا الا لہ مقام معلوم۔
بعض کے واسطے مقامات ابتدائیہ ہیں اور بعض کے واسطے اوسط مقامات ہیں۔ شیخ ابن عطاء نے کہا کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
واسطے مقام مشاہدہ ہے اور ملائکہ کے لئے مقام خدمت ہے۔ شیخ جعفر رح نے کہا کہ تمام مخلوقات کیواسطے جناب باری تعالیٰ میں مقامات عبودیت
ہیں جن سے تجاوز ہوں تو تلف ہو جاویں۔ انبیاء علیہم السلام کیواسطے مقام مشاہدہ ہے اور رسولوں کے واسطے مقام عیان ہے اور ملائکہ
کیواسطے مقام ہیبت ہیں اور مومنین مقام قرب وخدمت میں ہیں اور نافرمان مسلمان مقام توبہ میں ہیں اور کفار مقام طرد ولعنت وغفلت میں ہیں۔
شیخ نے کہا کہ اہل ارادت تو مقامات میں ہیں کہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو جاتے ہیں یہی مریدین ہیں اور جو لوگ مرتبہ مراد کو پہنچ گئے
وہ مقامات سے آگے بڑھ گئے اور بارگاہ عزت تک پہونچ گئے ہیں۔ شیخ جنید نے کہا کہ مقامات تو معلوم ہیں اور اہل الحق بارگاہ عزت میں قبضۂ حق عز وجل
میں ہیں قولہ تعالیٰ وانا لنحن الصافون۔ الآیہ یہ ملائکہ کیواسطے مقام عبودیت کا بیان ہے۔ شیخ نے کہا کہ ملائکہ چونکہ مقامات میں ہیں لہذا اونھوں نے نماز تسبیح
مقامات سے اظہار کیا اور اگر اہل حقائق سے ہوتے تو سلطان عزت کے ظہور سے فنا ہو جاتے اسواسطے وہ انھیں مقامات خدمت میں منقطع رہے
اسواسطے انھوں نے کہا تھا کہ اتجعل فیہا من یفسد فیہا۔ اسواسطے کہ حقیقت الوہیت وعلل حکمت تک نہیں پہنچے۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ ملائکہ میں

Marfat.com

صرف طاعات کی صفت ہے اور انسے عصیان غیر ممکن ہے بلکہ جو حکم ہے وہی کرتے ہیں پس ملائکہ نے اظہار جو
اور یہ مسئلہ کسی قدر معرفت کو چاہتا ہے تاکہ سمجھ میں آوے لیکن اس سے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ملائکہ نے جو کچھ بیان کیا
کرنا معصیت ہے جو نفس کی تعلی و ملاحظۂ خوبی سے سرزد ہوتا ہے اور یہ ملائکہ کے اندر موجود نہیں ہے پس معلوم ہوا کہ
کا اطلاق کیا وہ حقیقی معنی میں نہیں ہے بلکہ غرض یہ ہوگی کہ مشیت الٰہی از جانب ملائکہ یہ کہ ایسے کلمات سے انکی
حکمت الٰہی نے ملائکہ سے اس قول کو پیدا کیا ملائکہ نے افتخار نہیں کیا اور اس سے افادہ یہ کہ کافرون کو اونکی عبودیت
انکی حسن عبادت سے رغبت ہوئی اور بعض مشائخ کے اشارہ سے نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے انس میں لمبدی منزلت کا
مقام عبودیت معلوم ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو جمیع صفات قرب مشاہدہ عنایت فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں اور سابق میں مذکور ہوا کہ نزول اسوقت ہوا کہ جب مقام سدرۃ المنتہی میں معراج کی رات میں جبرئیل علیہ السلام نے اپنے مقام سے تجاوز
میں اپنے معذوری بیان کی تھی جیسا کہ قرطبی نے ذکر کیا ہے اور حاصل یہ ہوا کہ ملائکہ کیواسطے مقامات عبودیت میں مدارج معلوم ہیں اور آنحضرت
علیہ وسلم پر احسان عظیم ہے کہ مقامات ملائکہ سے تجاوز عطا ہوا فافہم۔ قولہ تعالیٰ۔ ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین۔ واضح ہو کہ رسول
جو فضیلت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی وہ اونکی دنیاوی پیدائش کے بعد طاعات کرنے سے نہیں ہے اسواسطے کہ یہ امر بخوبی معلوم ہے کہ طاعات
تو پیغمبر ہونے کے بعد اونکو وحی کیگئی پس قدریہ وغیرہ گمراہ فرقون نے جو کچھ زعم کیا کہ رسولونکا مرتبہ صرف اونکی طاعات سے ہے یہ محض
اور یہ صریح دلیل ہے جس سے قدریہ کی گمراہی وحماقت ظاہر ہوتی ہے اور حق یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے ازل سے اونکو نبوت کے لئے سرفراز فرمایا اور
کے موافق انسے دلی یقین کامل ومعرفت کے ساتھ افعال طاعت صادر ہوئے ہیں اور یہ نہیں کہ اونسے خوب افعال صادر ہوئے تب نبوت ملی کیونکہ یہ بالاجماع
باطل ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ وان جندنا لہم الغالبون۔ شیخ سہل نے اشارہ میں کہا کہ جنود الٰہی کا ورود جیسے ظاہر میں ہوتا ہے ویسے ہی باطن میں ہوتا ہے
اور باطن جنود یہ ہیں کہ دل میں عقد ایمان جم جاوے اور انوار ایمان سے دل کھل جاوے تو محبت الٰہی وتوکل ورضا وتسلیم وغیرہ مکارم اخلاق پیدا
ہوں اور محبت سب دل میں نازل ہوتی ہے تو اوس میں سکون پیدا ہوتا ہے تو سواے حق عزوجل کے سب چیز سے پاک ہو جاتا ہے کیونکہ محبت الٰہی
ہے کہ اوسکے ساتھ غیر کا وجود نہیں ہو سکتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے جنود ظاہرہ میں سے یہ ہے کہ موافق طریقہ سنت کے اوامر وعبادت کرنے
دیجاوے اور بندہ اپنی طاقت وقوت سے بیزار ہو اسواسطے کہ اوسکو یقین حاصل ہوجاوے کہ اللہ تعالیٰ اجمیع اسباب کیواسطے کافی ہے۔ قولہ تعالیٰ
ربک رب العزت عما یصفون۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی لطف صنعت کو اپنے انبیاء واولیاء کے ساتھ بیان فرمایا تو بیان اوہام میں ملنے کا
تھا پس اپنی ذات پاک کی تنزیہ جلال بیان فرمائی تاکہ ظاہر ہو کہ بیان کسی مخلوق کے اوہام کو دخل نہیں ہے اور نہ اوسکی صنعت
بیان کرسکتا ہے پھر یہ تسبیح اسواسطے نازل فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کافرون کے بہتان سے تنگی لاحق ہوئی تھی اللہ تعالیٰ
اپنے نور تسبیح سے مواسات فرمائی والحمد للہ رب العالمین

سورۃ ص مکیۃ

اس سورہ مبارک میں چھیاسی یا اٹھاسی آیات میں سات سو بیاسی کلمات میں جنکے تین ہزار

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی اور یہ بھی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابو طالب یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جو بعد عبد المطلب دادا انکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حامی رہے لیکن ایمان نہیں لائے تھے پس ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب ابو طالب ایسے مرض میں بیمار ہوئے کہ آخر اسی مرض میں انتقال کیا اور آخری وقت آیا تو اونکے پاس قریش کی ایک جماعت جو ان کے مذہبی پیشوا تھے اس جماعت میں ابو جہل موجود بھی تھا تو اوسنے ابو طالب سے کہا کہ آپکا بھتیجا (یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے اللہ معبودوں کی بدگوئی کرتا ہے اور ایسا کرتا ہے اور ویسا کرتا ہے اور ایسا کہتا ہے اور ویسا کہتا ہے (غرضکہ اوسنے شکایت کے طور باندھا) اور غرض یہ کہ ہم لوگ تمہارے بعد تمہارے بھتیجے کے حق میں تمہاری وصیت نہیں پوری کرینگے پس اچھا ہوتا کہ آپ اپنے بھتیجے کو بلا کر اوسکو فہمایش کر دیتے پس ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدمی بھیجکر بلوایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جہاں ابو طالب تھے اوس کوٹھری میں آئے اور ابو طالب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک بقدر ایک آدمی کی بیٹھک کے فاصلہ تھا ابو جہل نے جب یہ دیکھا تو اوسکو خوف ہوا کہ شاید ابو طالب کے پاس جاویں اور ابو طالب پر کوئی جادو کریں پس وہ گھسکر اسی مقام پر جا بیٹھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کے قریب بیٹھنے کا کوئی موقع نہ پایا تو دروازہ کے پاس بیٹھ گئے۔ پس ابو طالب نے کہا کہ اے بھتیجے یہ کیا حال ہے کہ تمہارے قوم والے خود تمہارے شاکی ہیں اور کہتے ہیں کہ تم اونکے معبودوں کو بدکلامی سے یاد کرتے ہو اور ایسا ویسا کہتے ہو (یعنے غائت مذمت کرتے ہو) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر سب نے ملکر بہت کچھ باتیں شکایت بیان کئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب کیواسطے کلام شروع کیا اور فرمایا کہ اے چچا میں تو اون لوگوں سے صرف ایک کلمہ چاہتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اس کلمہ پر متفق ہو جاویں تو لامحالہ یہی ہونا ہے کہ تمام عرب اونکے دین پر ہو جاویں اور گردن جھکادیں اور اسی کلمہ کی وجہ سے تمام عرب کے بلاد عجم اونکو جزیہ ادا کرینگے۔ یہ سنکر تمام لوگ جنبش میں آئے اور کہنے لگے کہ تم وہ کلمہ بیان کرو اور تم تو ایسا ایک۔۔ کلمہ کہتے ہو ہمکو تمہارے باپ کی قسم ہے کہ ہم تو ایسے دس کلمات کہنے کو بدل و جان موجود ہیں اب تم وہ کلمہ اپنی زبان سے بتلا دو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لا الہ الا اللہ ہے یہ سنکر سب کے سب اوٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے اپنے کپڑے جھاڑنے لگے یہ کہتے ہوئے کہ کیا اسنے سب اللہ کو ایک اللہ کر ہمارے لئے کفایت کر دیا یہ تو عجوبہ چیز ہے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے آئے) تب نازل ہوا قولہ تعالیٰ۔ ص والقرآن ذی الذکر تا قولہ تعالیٰ لما یذوقوا عذاب (رواہ احمد وابن ابی شیبہ والنسائی والترمذی قال حدیث حسن صحیح وقد رواہ عبد بن حمید والحاکم وصححہ وابن مردویہ والبیہقی وابن جریر وابن المنذر) یہ تو سبب نزول تھا اور حکم عام ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بہت بخشش والا نہایت مہربان ہے

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ۝ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ

قسم ہے اوس قرآن سمجھانے والے کی بلکہ جو لوگ منکر ہیں غرور میں ہیں اور مخالفت میں بہت کھپا دیں ہم نے ان سے پہلے سنگتیں پھر لگے پکارنے اور وقت نہ رہا تھا خلاصی کا

اللّٰهِ شروع کرتا ہوں ساتھ نام پاک اللہ تعالیٰ کے ف جو ہر طرح کے خیال نقص سے پاک ہے۔ الرَّحْمٰنِ۔ تمام بخشش والا ف جسکی نعمتیں دوست و دشمن کے لئے شامل ہے۔ الرَّحِيْمِ۔ خاص رحمت والا ف جسکے کامل احسان غیر متناہی بعد آخرت میں

Marfat.com

اوسکے اولیاء مومنین سرفراز ہونگے ر س ۱ ص - اللہ تعالیٰ کی جاودانی کلام ہے [illegible]
لئے فضیلت واجر عظیم ہے کہ وہ ایمان لائے ہین کہ یہ آیات متشابہات مین سے ہے جسکے معنے صحیح [illegible]
کے کوئی نہین جانتا ہے یہ قول مختار شیخ جلال محلی و شیخ جلال سیوطی و جماعت محققین متقدمین و متاخرین ہے [illegible]
بارے مین جو کچھ ہمکو لکھنا ہے ہم اسکو ابتدائی سورۂ بقرہ مین تفصیل سے لکھ چکے ہین مترجم [illegible]
نہین ہے (ک ش) جمہور کی قرأت مین (صاد) بسکون دال ہے۔ جیسے تمام حروف تہجی کے نام [illegible]
اور ابتدائی سورۂ بقرہ مین ہم نے بیان کیا ہے کہ علاوہ اصلی تاویل کے کلام مین لطائف علوم [illegible]
بیان روایات ہین۔ ضحاک رح نے کہا کہ ص یعنے صدق اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا۔ عطاء نے کہا کہ ص [illegible]
سمجھے ہین مترجم کہتا ہے کہ بعض نے اسکو محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے کنایہ لیا ہے اسواسطے بالنون والقلم و [illegible]
کہا کہ ص ایک بحر یعنے سمندر ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے لئے دونون دفعہ صور پھونکے جانیکے درمیان [illegible]
بن کعب القرظی رح سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام پاک کے لئے مفتاح ہے۔ قتادہ رح نے کہا کہ ص - اللہ تعالیٰ کے نامون [illegible]
ایک نام ہے مترجم کہتا ہے کہ یہ تفاسیر کچھ تاویل نہین ہین بلکہ ظہور معانی قرآنی ہے جیسے بعضے مشائخ رح نے کہا کہ قرآن مجید مین [illegible]
ہین کہ اگر ابتداء مین کسی شخص پر منکشف ہون تو اوسکا تحمل ہونے سے مرجاوے اور تاویل بیان سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہین جانتا ہے [illegible]
ذِی الذِّکۡرِ - قسم ہے قرآن صاحب ذکر کی ف ذکر ابتدائی نصیحت و دعوت اسلام سے لیکر اعلے مراتب نبوت کو شامل ہے یعنے [illegible]
تعالیٰ نے اس شریف قرآن کی قسم یاد فرمائی جس مین ذکر ہے پس ابتداء مین آدمیون کو ذکر و یاد دلاتا ہے کہ [illegible]
یاد کرتے اور شرک سے پرہیز کرتے اسیطرح درجہ تقویٰ بڑھتا جاتا ہے حتیٰ کہ اعلیٰ مراتب مین صفات باری تعالیٰ ذکر [illegible]
عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذی الذکر یعنے شرف والا۔ یہی قول سعید بن جبیر و اسمعیل بن خالد و ابن عیینہ و ابو حصین و ابو صالح [illegible]
رحمہم اللہ تعالیٰ سے مروی ہے۔ قتادہ و ضحاک نے کہا کہ ذی الذکر۔ یعنے تمکو نصیحت کرنیوالا و یاد دلانے والا ہے۔ اسکو شیخ ابن جریر رح نے اختیار کیا
شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ دونون قول ٹھیک ہین اسواسطے کہ قرآن مجید مین دونون باتین حاصل ہین پھر کس چیز پر قسم [illegible]
شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ حضرت قتادہ رح سے روایت ہے کہ اسکا جواب۔ بل الذین کفروا الخ ہے اور اسکو شیخ ابن جریر رح نے اختیار کیا
مترجم کہتا ہے کہ اسکے معنے یہ ہین کہ جواب قسم محذوف ہے جس سے بل الذین کفروا [illegible]
من المرسلین۔ یعنے قسم ہے قرآن ذی الذکر کی کہ تو بیشک مرسلین مین سے ہے۔ بَلِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فِیۡ عِزَّةٍ
وَّشِقَاقٍ - بلکہ وہ لوگ جو کافر ہین غرت و شقاق مین پڑے ہین ف یعنے تکبر [illegible]
تبعہ اتباع نہین کرتے ہین اور ایسی گمراہی کی شق اختیار کرتے ہین جو حق سے بہت دور ہے بعض نے کہا کہ قرآن ذی الذکر کی [illegible]
حق ہے اس مین کچھ شک نہین بلکہ کافر لوگ تکبر و جھوٹ مین پڑے ہین۔ اسیکے مانند شیخ ابن کثیر نے [illegible]
فرمائی تبارک وتعالیٰ۔ کَمۡ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ - ہم نے ان لوگون سے پہلے بہت قرن ہلاک کر
ایسے بہت سی اُمتین مثل انہین کے جنہون نے رسولون کو جھٹلایا اور آیات حق سے تکبر کیا پس ایسا عذاب ہلاک نازل ہوا کہ کوئی [illegible]
نہین ہی۔ فَنَادَوۡا وَّلَاتَ حِیۡنَ مَنَاصٍ - پس پکارنے حالانکہ نہین تھا [illegible]

Marfat.com

...جب ... کرتے تھے پھر جب عذاب اترا تو گھبرا کر چلائے اور پناہ مانگنے لگے حالانکہ وہ توبہ و چھٹکارے کا وقت نہین تھا۔ ابن عباسؓ ... نے کہا کہ ایسے پکارے ایسے وقت کہ وہ مہلت و فرار کا وقت نہین تھا (الطیالسی) اور علی بن ابی طلحہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی یعنی ... اور عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی یعنے ایسے وقت فریاد کی کہ اونکو کچھ نافع نہین ہے۔ محمد بن کعب رحمہ اللہ ... یعنے توحید کے ساتھ پکارا جب دنیا انسے پیٹھ پھیر گئی اور توبہ کیواسطے مہلت مانگی جب دنیا انسے پیٹھ پھیر گئی۔ قتادہؒ نے کہا کہ ... عذاب دیکھا تو توبہ کا ارادہ کیا جبکہ توبہ کا وقت نہین ہے۔ اور مجاہد نے کہا کہ ایسے وقت جو قرار و قبولیت کا وقت نہین ہے اور اسی کی مانند ... سعید بن جبیر و ابو مالک و ضحاک و زید بن اسلم و حسن و قتادہ سے روایت ہے اور مالکؒ نے زید بن اسلم سے روایت کی کہ قولہ تعالیٰ ... مناص یعنے بیوقت پکارنا پکارے ۔ فی العرائس قولہ تعالیٰ۔ والقرآن ذی الذکر۔ بعض مشائخ نے کہا یعنے قسم ہے قرآن کی جس مین ... شافی ہے اور عبرت کاملہ ہے اور نصیحت بلیغہ ہے۔ شیخ جنیدؒ نے فرمایا کہ قرآن کی صفت ذی الذکر یعنے نصیحت بلیغہ و نور شافی والا ہے ... نے کہا کہ قولہ تعالیٰ بل الذین کفروا فی عزة وشقاق۔ یعنے کفار دائرۂ غفلات مین پڑے ہین اور جو کچھ اونسے چاہا گیا ہے اوس ... ہین ... اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو لوگون کے واسطے ظاہر و باطن مین نصیحت و عبرت قرار دیا مگر کفار غرور و نفس مین پڑے ہین

وَعَجِبُوٓا أَن جَآءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ ۖ وَقَالَ ٱلْكَٰفِرُونَ هَٰذَا سَٰحِرٌ كَذَّابٌ

أَجَعَلَ ٱلْءَالِهَةَ إِلَٰهًا وَٰحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَىْءٌ عُجَابٌ ۝ وَٱنطَلَقَ ٱلْمَلَأُ

مِنْهُمْ أَنِ ٱمْشُوا وَٱصْبِرُوا عَلَىٰٓ ءَالِهَتِكُمْ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَىْءٌ يُرَادُ ۝ مَا سَمِعْنَا

بِهَٰذَا فِى ٱلْمِلَّةِ ٱلْءَاخِرَةِ إِنْ هَٰذَآ إِلَّا ٱخْتِلَٰقٌ ۝ أَءُنزِلَ عَلَيْهِ ٱلذِّكْرُ

مِنۢ بَيْنِنَا ۚ بَلْ هُمْ فِى شَكٍّ مِّن ذِكْرِى ۖ بَل لَّمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ

أَمْ عِندَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ ٱلْعَزِيزِ ٱلْوَهَّابِ ۝ أَمْ لَهُم مُّلْكُ

ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ فَلْيَرْتَقُوا فِى ٱلْأَسْبَٰبِ ۝ جُندٌ

مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ ٱلْأَحْزَابِ

...کہ جاہلان عرب ... کہ عقل سے اونکو معرفت الٰہی کی کچھ شناخت نہین ہے اور بذریعہ رسالت کے بھی اونکو سمجھ نہ آئی

بلکہ تکبر و غرور سے منکر ہوتے۔ وَعَجِبُوٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ۔ اور اونھوں نے [illegible]
ڈرسنانیوالا آیا **ف** یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہین رسول کرکے بھیجے گئے جو شرک و کفر پر [illegible]
ڈراتے ہین اور مومنون کو ثواب جنت کی بشارت سناتے ہین۔ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ
اور کافرون نے کہا کہ یہ شخص جادوگر سخت جھوٹا ہے **ف** کیونکہ یہ بہت عجیب ہے کہ ہمنے مثل ایک آدمی رسول اللہ ہوا اور وحی [illegible]
چونکہ وحی الٰہی عزوجل کی فصاحت و بلاغت و خبر غیب کیوجہ سے سخت عاجز ہوتے تو اپنی جہالت سے دعویٰ کرتے کہ یہ شخص ساحر ہے [illegible]
سحر کا مقابلہ نہین کر سکتے ہین اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کر نہین جھوٹا ہے کیونکہ یہ خبیث لوگ اپنے زعم مین بہت پتھرون کو اللہ بنائے
ہوئے کہتے کہ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا۔ کیا اوسنے سب الٰہ کو ملا کر اللہ واحد کر دیا **ف** خبیث مشرکون نے اللہ جل شانہ کی
وحدانیت سے انکار و تعجب کیا اور شرک کو جو محض باطل ہے صاف حق سمجھے کیونکہ انھون نے اپنے باپدادون سے بت پرستی سیکھی اور اسی پر بوڑھے
ہوئے اور یہی انکے دلونمین رچ گئی تھی تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون سے چاہا کہ اس قبیح بت پرستی کو اپنے دل سے نکالین اور اللہ
لاشریک کی عبادت کرین تو وہ لوگ اس سے سخت منکر ہوگئے کہ ایک اللہ کیونکر کافی ہو سکتا ہے اور کہنے لگے اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ
یہ تو بالکل عجیب بات ہے **ف** جسکا تعجب حد سے بڑھا ہوا ہے مترجم۔ کہتا ہے کہ ان خبیثونکا قول خود عجیب تھا کہ شرک باطل کو واقعی سمجھتے تھے اور اسکے
پھیلانے مین اور اسی پر جمے رہنے مین بہت کوشش کرتے اور کوشش کرنیوالے وہ لوگ تھے جو انہین رئیس کہلاتے تھے چنانچہ فرمایا۔ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ
اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ۔ اور ان مین سے سردار لوگ چلے یہ تاکید کرتے ہوئے کہ تم لوگ اپنی راہ چلے چلو اور اپنے
الٰہ پر صبر کئے رہو **ف** یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس راہ توحید کیجانب بلاتے ہین او سکو مت مانو بلکہ کوشش و صبر کے ساتھ اپنے معبودون کی پرستش
پر قائم رہو اور اسی راہ پر چلے چلو۔ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ۔ کیونکہ یہ تو ایسی چیز ہے کہ جو قصد کی گئی ہے **ف** شیخ ابن جریر نے کہا
کہ معنی یہ ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس دین توحید کی جانب بلاتے ہین تو اوسکا مقصود یہ رکھا گیا ہے کہ تم سب لوگون پر بلندی و شرف حاصل کرے
اور تم لوگ انکے تابع ہو جاؤ حالانکہ ہم کبھی اسکو ماننے والے نہین ہین اور بعض نے کہا کہ اسکے یہ معنی ہین کہ تم جس دین پر قائم ہو یہ امر مقصود ہے جو
کوشش سے حاصل کیا ہے۔ شیخ ابن کثیر نے لکھا کہ سدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ قریش کے چند لوگ جو انمین بڑے بوڑھے سے تھے
مجلس مین جمع ہوئے جن مین ابو جہل بن ہشام و عاص بن وائل و اسود بن المطلب و اسود بن عبد یغوث بھی تھے پس ان لوگون نے آپس مین
یہ رائے تجویز کی کہ محمد سے ہم لوگ تنگ آگئے ہین تو چلو ہم سب ملکر ابو طالب کے پاس چلین اور اوس سے گفتگو کرین کہ محمد سے ہمارا انصاف
کر دو اور ایک بات پر ہمارے اوسکے درمیان فیصلہ ہوجائے تو وہ ہمارے اللہ کی بدگوئی سے باز رہے اور ہم بھی او سکو اوسکی راہ [illegible]
کہ وہ بھی اپنے اللہ واحد کی پرستش کیا کرے کیونکہ ہمکو آئندہ یہ خوف ہے کہ شاید ابو طالب جو بوڑھا ہو گیا ہے مرجاوے پھر ہماری طرف سے کچھ کیا جائے
تو عرب ہمارے حق مین عیب لگادین گے کہ ابو طالب کی زندگی تک یہ لوگ خاموش رہے اور جیسے ہی وہ مرا تو اونھون نے اوسکے بھتیجے [illegible]
پس یہ رائے تجویز کرکے اونھون نے اپنے ایک شخص کو جسکا نام مطلب تھا ابو طالب کے پاس بھیجا اوسنے جاکر ابو طالب سے کہا کہ آپکی قوم کے
لوگ اور سردار لوگ آپ سے ملنے کی اجازت چاہتے ہین سو ابو طالب نے اونکو اجازت دی جب یہ لوگ ابو طالب کے پاس پہونچے
ابو طالب تم ہمارے بڑے بوڑھے اور سردار ہو تمکو چاہئے کہ اپنے بھتیجے سے ہمارا انصاف کر دیجیے اوس سے کہدو کہ وہ ہمارے اللہ [illegible]
باز رہے اور ہم لوگ او سکو اسکے معبود کے ساتھ چھوڑ دینگے۔ ابو طالب نے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس [illegible]

... کے لئے دوسرا سمیع ہوئے ہین اور چاہتے ہین کہ اونکے آلهة کا ذکر نکرو اور وہ بھی تمکو ...
... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے چچا کیا مین اون لوگون کو ایسی راہ نہ بلاؤن جو انکے حق مین سب سے بہتر ہے ابو طالب نے
کہا کہ تم انکو کس چیز کی جانب بلاتے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین انکو صرف ایک کلمہ کی جانب بلاتا ہون کہ اگر یہ لوگ اوسکو کہین
تو انکے سامنے تمام عرب اور عرب کے باہر جابلت اسیطرح لوگ اونکی برکت سے عجم کے مالک ہوجاوین یہ سنکر اوس جماعت کے درمیان مین سے
ابو جہل بولا کہ ہان ایسا کلمہ ہے تو ہم تبلاؤ اور تمھارے باپ کی قسم ہے کہ ہم لوگ وہ کلمہ اور اوسکے مثل دس کلمہ کہینگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ کہو لا الہ الا اللہ یہ سنکر جماعت کفار نے نفرت کھائی اور کہنے لگے کہ اسکے سوا کوئی دوسرا کلمہ بتلاؤ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم
چاند و سورج توڑ کر میرے سامنے رکھدو تو بھی سوا اس کلمہ کے مین کچھ نہین چاہتا ہون یہ سنکر جماعت کفار غضبناک ہوکر ابو طالب کے پاس سے
اوٹھ گئے۔ کما قال تعالیٰ۔ وانطلق الملأ منهم ان امشوا واصبروا علی الهتكم ان هذا لشیٔ یراد (ابن ابی حاتم) پھر جب یہ لوگ چلے گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے چچا ابو طالب کو کلمۂ توحید لا الہ الا اللہ کی دعوت کی ولیکن ابو طالب نے انکار کیا اور کہا کہ نہین بلکہ مین اپنے بزرگون کے دین پر ہون پھر یہ آیت
نازل ہوئی انک لا تهدی من احببت (رواہ ابن جریر) الحاصل کفار قریش نے باہم تاکید کہ اپنی بت پرستی پر مضبوط قائم رہو اور جس توحید کیجانب
محمد بلاتے ہین اوسکو نہ مانو کیونکہ اسمین اونھون نے اپنی غرض چاہی ہے **مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ** - ہم نے اوسکو ملت
آخری مین نہین سنا ہے **ف** - **مجاہد وقتادہ** ابو زید نے کہا یعنے دین قریش مین ہم نے یہ کلمہ نہین سنا ہے اور **محمد بن کعب** و **سدی** نے
کہا کہ بنی اسرائیل کی آخری ملت یعنی نصرانیت مین ہم نے اوسکو نہین سنا **مسترجم** - کہتا ہے کہ شاید یہ مراد ہو کہ وہ لوگ بھی خدا کی وحدانیت نہین مانتے
بلکہ تین خدا کے قائل ہین اور شاید یہ مراد ہو جو **عوفی** نے ابن **عباس** سے روایت کی ہے یعنے اگر یہ قرآن حق ہوتا تو ملت نصرانیہ والے ہمکو آگاہ کرتے
مترجم - کہتا ہے کہ قول اول بہتر ہے اسواسطے کہ یہ لوگ نصرانیت کو صحیح نہین جانتے تھے اور نہ اونکے کہنے کو مانتے تھے بس ظاہر یہی ہے کہ اوسکی
معنے یہ ہین کہ ہم نے توحید کو کسی ملت دیگر مین نہین سنا ہے یا کبھی ملت قریش مین نہین سنا ہے۔ **اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ**
کچھ نہین ہے سوائے گڑھی ہوئی بات کے **ف** کفار خبیث زعم کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اپنی طرف سے گڑھ لیا ہے یعنے اللہ تعالیٰ
پر دروغ بہتان باندھا ہے اسیواسطے **مجاہد وقتادہ** نے اختلاق یعنے کذب لیا ہے **مترجم** - کہتا ہے کہ وہ لوگ بوجہ جہالت کے یہ امر غیر ممکن سمجھتے
تھے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو اپنا رسول بناوے یا اوسپر وحی نازل فرماوے پھر تکبر کیوجہ سے اپنے آپکو بہت معظم و مکرم جانتے اور اسکا یہ نتیجہ تھا کہ اگر بالفرض اللہ تعالیٰ
کسی بندہ کو وحی بھیجے تو ضرور ایسے شخص کو بھیجے گا جو مال و دولت مین اور عزت و ثروت مین سب سے زیادہ ہو لہذا کہتے۔ **ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ
مِنْ بَيْنِنَا** کیا ہمارے درمیان مین سے ایسے شخص پر وحی نازل کی گئی **ف** یعنے اگر وحی اتارنی تھی تو اہل مکہ یا اہل طائف مین سے کسی
آدمی پر اتاری جاتی اور اس یتیم بے مال و دولت پر کیونکر اتری پس وہ اسکے انکار کرتے و بعید جانتے ہین۔ **بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ
مِنْ ذِكْرِي** - بلکہ وہ لوگ میری وحی سے شک مین ہین **ف** اونکو کچھ بھی یقین نہین آتا کہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے یہ قرآن وحی ہی
نازل ہوئی ہے اور ابھی تک اونکو معرفت توحید سمجھنے کی لیاقت نہین آئی۔ **بَلْ لَمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ** - بلکہ ابھی تک اونھون نے
میرا عذاب نہین چکھا **ف** اسیواسطے دلیری سے جھٹلاتے ہین پھر جب عذاب چکھینگے تو مان جائینگے حالانکہ اوسوقت عذاب اون سے رفع نہوگا
اور مہلت یا دیگا اور کبھی یہ کہنے کی جرأت نہوگی کہ اوس شخص پر کیون وحی اتاری گئی اگر اترتی تو ہم مین سے کسی بزرگ عظیم پر اترتی اور اللہ تعالیٰ
نے فرمایا۔ **اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ** - کیا تیرے رب عزیز الوہاب کی

Marfat.com

رحمت رب کے خزانے انکے پاس ہین ف تاکہ یہ لوگ اپنی راے سے جس خبیث کو چاہین اپنی جہالت کو رسول بنا دین
نعمت و رحمت ہے وہ اپنی حکمت و مشیت سے جہان مصلحت جانتا ہے رسالت رکہتا ہے لہذا یہ رحمت عظیم
بیہودون خبیثون کو اعتراض کی کیا مجال ہے۔ **اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا**
کیا اونہین کیواسطے سلطنت آسمانون و زمین اور اونکی ماہین کی ہے ف تاکہ خدائی کا دعوی کرتے ہین کہ جہان
کرین اور اگر اونکو یہ دعوی ہے تو اونسے کہو۔ **فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ**۔ انکو اسباب مین
راہون پر چڑھ جاوین حتےٰ کہ ساتوین آسمان پر پہونچین اور وہان سے اپنے احکام جاری کرین یہ قول ابن عباس و مجاہد و قتادہ
سعید ابن جبیر و ضحاک وغیرہم سے منقول ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ انکو اپنی جہالت پر کچھ بھی وقوف نہین ہوتا کیونکہ جب اللہ عزوجل
کا مالک ہی تو جو کچھ اوس نے کیا وہ صحیح ہے اور وہ قادر مختار ہے جو چاہے کرے اس مین کسی کا فرکو دم مارنے کی مجال نہین ہوسکتی
جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ۔ ان احزاب کے جتھے مین سے ایک لشکر عظیم وہان
با خنتے ف گویا امر الٰہی مین جو مقدر ہے وہ واقع ہوچکا چنانچہ یہ مقدر ہوگیا ہے کہ ان احزاب مین سے ایک لشکر عظیم یا لشکر خبیث عنقریب شکست
کھا کر بھاگیگا اسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی ہے اور کافرونکو تہدید ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے دوسرے سال
ان کافرون کا ایک لشکر عظیم بُری طرح شکست کھا کر بھاگا اور ابوجہل وغیرہ مارے گئے اور بہت سے قید ہوئے اسیواسطے آنحضرت
علیہ وسلم جب بدر کے مقام پر پہنچے اور کفار کی کثرت و ہتھیار وغیرہ دیکھے اور اپنے اصحاب کی قلت و بے سروسامانی دیکھی تو جناب باری تعالیٰ
مین دیر تک دعائے سجدہ مین رہے پھر یہ آیت پڑھتے ہوے باہر نکلے۔ سیہزم الجمع ویولون الدبر یعنے عنقریب یہ جماعت شکست کھا کر
بھگائے جائینگے اور اپنی پیٹھ پھیرینگے (کمافی الصحیح) گویا بعد دعا کے اللہ تعالیٰ نے آپکو آگاہ فرمایا کہ جو کچھ آیت مین مذکور ہے وہ تو آنحضرت
خ مین واقع ہوگا یعنے جو کچھ آیت مین مذکور ہے وہ تو یقینی معلوم تھا کہ ضرور واقع ہوگا لیکن یہ نہین معلوم تھا کہ کب واقع ہوگا اسیواسطے آپ
جنگ بدر سے کچھ دیر پہلے جناب باری تعالیٰ مین دعا شروع کی تھی چنانچہ سورۂ انفال مین مفصل بیان گذرچکا ہے۔ اور شیخ رازی نے کہا کہ
نزدیک اصح یہ ہے کہ آیت مین (ہنالک) موجود ہے یعنے (وہان یا یہان) تو اس سے کافرونکی ہزیمت بروز فتح مکہ کا وعدہ ہوا چونکہ اس
فتح مکہ کا اشارہ ہے کیونکہ معنے یہ ہین کہ احزاب کفار کا لشکر عنقریب شکستہ ہوجاویگا ایسے مقام پر جہان کافرون نے یہ کلمات اپنے منہ سے
ہین اور یہ جگہ مکہ ہے تو آیت مین اسیطرف اشارہ متعین ہوا۔ مد۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کافرون کے امم گذشتہ کا ذکر کیا جو اسیطرح کفر و سرکشی پر
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۝ وَثَمُوْدُ
جھٹلا چکے ہین انسے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور فرعون میخون والا
وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ الْـَٔيْكَةِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الْاَحْزَابُ ۝ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ
الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝ وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا
اللہ ایک کے رگ
مِنْ فَوَاقٍ ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ
اور راہ نہین انسے ... پھر ثابت ہوئی میری طرف سے سزا
اور کہتے ہین اے رب ہمارے جلدی دیدے ہمکو ہمارا حصہ پہلے حساب کے دن سے

Marfat.com

[illegible] دنیا داری کے عشرت کو اختیار کرے اور آخرت کو موہوم و باطل خیال کرے اور جب کسی نے ایسا کیا تو یہی وہ [illegible]
[illegible] دنیا کی لذات میں مغرور ہو جاتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ دنیا متاع چند روزہ ہے مگر اسکو کچھ عقل باقی نہیں رہتی ہے کیونکہ کافر اپنے آپکو
[illegible] ہمیشہ برقرار رہنے والا سمجھتا ہے کہ ہمارا سوائے اسکے کچھ نہیں کہ آدمی روحی پیدا ہوا اور تمام کوشش و محنت سے عمر
بھر دنیا کا اسباب و مال گرد کرتا رہا اور اموال جمع کرتا رہا اور اپنی خواہش نفس کے موافق کھاتا پیتا رہا کیونکہ اسقدر مشقت اسنے اسی لذت کیواسطے اٹھائی
[illegible] حسرت میں عمر تمام ہوئی بلکہ جوانی جاتی رہی اور بڑھاپے کی تکلیفات میں مبتلا تھا آخر اوس سے نجات پائی اور مرا تو آنکھوں دیکھنے کہنے
[illegible] دنیا پھر کیا آخرت ہے اور نہ حساب ہے اور اسیطرح دور جاری ہے کہ پھر دوسرے لوگ پیدا ہوئے اور اسی دور کے بعد بڑھاپے کی کوفت
اٹھاکر دنیا کی حسرت میں مرگئے **مرشد ہم** - کہتا ہے کہ اس زمانہ میں عموماً قومیں اسی بداعتقادی میں گرفتار ہیں اور فرقہ مادیہ نیچر وغیرہ اسی حماقت
میں پھنسے ہیں انکے حواس محض خبط ہیں اور انکے اندر عقل کا جوہر گم ہے انکو اسقدر ہوش نہیں ہے کہ پہاڑوں سے وہ پتھر و لکڑی و درخت جنمیں
[illegible] دنیاوی حیات میں مدت دراز تک رہے اور زندگی میں یہ لوگ اپنے ظلم کرتے تھے کہ انھیں کے سایہ میں زندہ رہتے مگر ایسے حقیر تھے کہ وہ بدستور [illegible]
[illegible] کے برابر باقی ہیں اور یہ لوگ گویا انکے میل کچیل تھے کہ مرکر بہ گئے۔ شاید اسیوجہ سے بہت سے بت پرستوں کو دیکھو کہ انھیں پتھروں و درختوں کو جو
[illegible] پرستش کرتے ہیں۔ رہا یہ خیال کہ ان پتھروں میں انکی خیالی چیز نے حلول کر لیا ہے تو یہ محض وہم و خیال ہے جسپر کوئی دلیل نہیں ہے۔ الحاصل کافر
کی جنت و حیات میں ایسا ہی خبط ہے کہ وہ خالق عزوجل سے منھ موڑ کر ان محسوسات کو اپنا معبود بناتا ہے۔ اسیطرح کفار مکہ تھے کہ اللہ تعالے اور اسکے
رسول و آیات محکمات و علوم معارف و دلائل قطعیہ سے منکر ہو کر جہالت و جہل کو اختیار کرتے تھے جیسے انسے اگلوں نے اسی دنیا کے پیچھے کفر کیا تھا
[illegible] - **كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ** - جھٹلایا تھا انسے پہلے قوم نوح نے **ف** یعنے کفار مکہ سے پہلے بہت قومیں
[illegible] جنکو دنیاوی زندگی و دولت و ثروت و وجاہت و آل و اولاد بکثرت دی گئی تھی ادھر انہوں نے دنیا کے پیچھے خالق عزوجل اور اسکے آیات و رسولوں کو جھٹلایا
اور جھٹلانے والوں میں وہ قوم ہے جس پر نوح علیہ السلام بھیجے گئے آخر وہ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے طوفان عام میں غرق کئے گئے۔ دنیا بھی
گئی اور آخرت بھی خراب و سخت عذاب ہے۔ **وَعَادٌ** - اور قبیلہ عاد نے **ف** جھٹلایا جو ہود علیہ السلام کی قوم تھی آخر ایسی باد صرصر سے جس میں اون
کی جانیں تھیں ہلاک ہوئے۔ **وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ** - اور فرعون ذوالاوتاد نے **ف** جھٹلایا یعنے موسے علیہ السلام جو
آیات الٰہی لائے اونکو جھٹلایا آخر مع اپنے لشکروں کے دریائے قلزم میں غرق کیا گیا اسیواسطے بعض مفسرین نے کہا کہ اوتاد جو میخ کے معنی میں ہے
اسکے ساتھ فرعون کا لقب اسلئے ذوالاوتاد ہوا کہ اسنے بہت بڑے لشکروں سے اپنی مملکت کو مضبوط کیا تھا جیسے میخوں سے مضبوطی کی جاتی ہے
بعض نے کہا کہ ذوالاوتاد باعتبار عمارات و مکانات محکم کے کہا گیا اور بعض نے کہا کہ فرعون جب کسی شخص پر غصہ ہوتا تو میخوں میں اوسکے دونوں ہاتھ پھیلا کر
اور دونوں پاؤں پھیلا کر [illegible] جیسے بعضے [illegible] قوموں میں سزا دینے کا دستور جاری ہے کہ آدمی کو اسطرح ذلیل کرکے مارتے ہیں
مرشد ہم کہتا ہے کہ [illegible] علیہ السلام سے جو باتیں عذاب الٰہی عزوجل کی منتج تھیں تو یہ خبیث انکی نقل اوتارنا چاہتا تھا کیونکہ
[illegible] ملک کیواسطے خدائی کا دعوی کرتا تھا آخر اللہ تعالی نے اوسکو جہنم میں غرق کردیا۔ **وَثَمُودُ** - اور ثمود نے **ف** جو صالح علیہ السلام
کو جھٹلایا [illegible] ایک آواز ہولناک سے [illegible] سب کے کلیجے پھٹ گئے۔ **وَقَوْمُ لُوطٍ** - اور قوم لوط نے **ف** یعنے اوس قوم نے
[illegible] جب قوم لوط نے جھٹلایا تو نتیجہ یہ ہوا کہ سجیل کے پتھروں کی بارش سے سب ہلاک
وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ - اور اصحاب ایکہ نے **ف** جو شعیب علیہ السلام کی قوم تھی حضرت شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا آخر ہلاک

[illegible] أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ - یہی لوگ احزاب ہیں [illegible]

تھے جو قریش سے سب باتوں میں بڑھے ہوئے تھے پھر اونکے ہلاک کیے جانے [illegible]

الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ - یعنے اونمیں سے سب کا حال یہ [illegible] ہنسکے [illegible]

اونکے مال و دولت و جماعت کچھ کام نہ آئی - پھر قریش کس بوتے پر جھٹلاتے ہیں - وَمَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ [illegible]

مَا لَهَا مِن فَوَاقٍ - اور یہ لوگ یعنے کفار مکہ بھی کچھ انتظار نہیں کرتے ہیں سوا [illegible]

یہ لوگ اسطرح جھٹلاتے ہیں تو اونکو ضرور یہ بات لازم ہے کہ عذاب الٰہی سے ڈرتے نہیں بلکہ [illegible]

اونکے واسطے فواق یعنے رجوع نہیں ہے یعنے وہ عذاب انپر سے ہرگز نہیں پھریگا بلکہ [illegible]

اندر مہلت ہوتی ہے اور واضح ہو کہ صیحہ واحدہ کی تفسیر میں بعض نے کہا کہ ناگہانی عذاب مراد ہے جو دنیا میں [illegible]

جسکے بعد حقیقی عذاب جہنم جاری ہوگا اور بعض نے کہا کہ موت ہے کہ جب وہ آئی تو ایک ساعت بھی توقف نہ ہوگا [illegible]

جسکو وہ برابر جھٹلاتے ہیں - وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ [illegible]

واسطے ہمارا حصہ یوم الحساب سے پہلے جلدی بھیجدے ف یعنے انکی جہالت و دلیری یہاں تک پہونچی کہ یوم قیامت [illegible]

پہلے جہنم میں سے اپنے عذاب کا حصہ مانگتے ہیں یعنے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تمسخر کرتے اور اللہ تعالیٰ [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے صاف صاف کہدیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کیواسطے وقت مقدر فرمایا ہے پس اگر تم لوگوں کے واسطے دنیا [illegible]

دی گئی ہے تو مرتے ہی عذاب شروع ہوگا اور اگر تم میں سے کسی کیواسطے دنیا میں بھی عذاب مقدر ہے تو وہ ہرگز نہیں ٹلیگا [illegible]

بکتے تھے لہذا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا - اِصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ - یعنے جو کچھ یہ لوگ کہتے [illegible]

ف کیونکہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں ایذاء کفار پر صبر کرنا اجر عظیم ہے پھر انمیں سے بعضوں کے حق میں عذاب دنیاوی [illegible]

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیجا سخت کلامی کی تو آپ نے اسپر بددعا کی کہ اللہ تعالیٰ اسپر ایک کتا مسلط کرے [illegible]

اوسکی یہ صورت ہوئی کہ قریش کا بہت بڑا قافلہ تجارت کے لئے شام کو گیا تو ایک جنگل کے قریب رات کو [illegible]

بڑا خوف ہے لوگوں نے کہا کہ کس بات کا خوف ہے ہم لوگ تمام تجارت کا مال چاروں طرف [illegible]

اور ہم لوگ سب اوسکے گرد سو رہینگے وہ خبیث مطمئن ہوگیا اور آخرکار رات میں شیر آیا اور سب کو چھوڑ کر [illegible]

خاص لوگ ہیں کہ جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا فرمائی اور وہ سب عذاب جہنم میں ڈالے گئے [illegible]

میں تھے کہ قریش کی ایک جماعت خبیث نے عداوت دوگی سے اونٹ کا اوجھ لاکر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

رکھدیا اور آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جماعت پر بھی نام بنام بددعا فرمائی جو قتل ہو کر بدر کے گڑھے میں [illegible]

ان ناپاک مقتولوں کو خطاب فرمایا کہ آیا تم نے وہ عذاب پایا جو تمکو وعید کیا جاتا تھا کما فی الصحیح [illegible]

فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی خاطر [illegible]

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ [illegible]

اور یاد کر ہمارے بندہ داؤد کو ہاتھ کے بل والا وہ تھا رجوع رہنے والا [illegible]

[illegible] وَالْإِشْرَاقِ ۝ وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ

[illegible] تسبیح کو — اور اوڑتے جانور جمع ہوکر — سب تھے اوسکے آگے رجوع رہتے

[illegible] مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ

[illegible] سلطنت کو — اور دی اوسکو تدبیر — اور — فیصلہ — بات کا

[illegible] داؤد علیہ السلام کا ذکر فرمایا اور اپنے فضل رحمت کو یاد دلایا گویا اشارت ہے کہ کافرون کی ایذا پر صبر کرنے کا ارشاد

[illegible] یا تیری عزت منبت نہین بلکہ تو خاتم النبین و سید المرسلین و اکرم اولاد آدم صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور یہ صبر

[illegible] اور اللہ تعالی نے تیرے گروہ کے اصحاب کو سب کچھ دیا کہ کفار کو انسے مقابلہ کی طاقت نہین تھی چنانچہ

[illegible] عَبْدَنَا دَاوُدَ — اور ہمارے بندہ داؤد کو یاد کر تاکہ تیرے دلکو تسلی ہو کیونکہ قصص انبیاء سے یہ نور حاصل ہے

[illegible] نسبت فرمایا یعنے ہمارا بندہ داؤد — یہ کمال لطف و کرامت ہے لیکن داؤد نام کے ساتھ ذکر کیا اور جہان محمد مصطفی

[illegible] فرمایا مطلق عبد فرمایا گویا کمال عبودیت آپ ہی کو حاصل تھا پس داؤد علیہ السلام کی صفت مین چند باتین ارشاد فرمائین۔ اول

[illegible] صاحب قوت یعنے علم ہن و عمل مین قوی تھا۔ ابن عباس و سدی و ابن زید نے کہا کہ آید۔ یعنی قوت ہی۔ کما فی قولہ تعالی

[illegible] مجاہد نے کہا کہ ذا الاید یعنے بندگی مین قوی۔ قتادہ نے کہا کہ داؤد علیہ السلام کو عبادت مین قوت دی گئی اور اسلام مین سمجھ

[illegible] بہت عطا ہوئی تھی اور کہا کہ ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ داؤد علیہ السلام تہائی رات نماز مین قیام کرتے اور نصف ماہ روزہ رکھتے تھے۔

[illegible] حدیث صحیحین مین ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے نزدیک سب نمازون سے نماز داؤد علیہ السلام

[illegible] عز و جل روزہ مین سے داؤد علیہ السلام کا روزہ زیادہ محبوب ہے کیونکہ داؤد علیہ السلام آدھی رات تک سوتا اور تہائی رات نماز مین قیام کرتا اور چھٹا حصہ رات سوتا

[illegible] ایکدن افطار رکھتے تھے اور جب جہاد مین کفار سے ملاقی ہوتے تو بھاگتے نہین تھے۔ (صحیحین) إِنَّهُ أَوَّابٌ — دوسری صفت

[illegible] اواب تھے یعنے جمیع امور مین اللہ تعالی کی طرف رجوع لاتے تھے مسبح ہم۔ کہتا ہے کہ یہ حفظ مراقبۃ الہی عز و جل ہے

[illegible] اللہ تعالی کی یاد سے اگرچہ وہ خواب وغیرہ ہو تاکہ جمیع افعال نیک و ثواب ہوجاوین اور یہ حقیقی اسلام مین شامل ہین چنانچہ قولہ

[illegible] آخر پارہ اول مین تحقیق سے بیان ہوچکا ہی پھر اللہ تعالی نے داؤد علیہ السلام پر اپنا فضل بیان فرمایا۔ إِنَّا سَخَّرْنَا

الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ — ہم نے پہاڑون کو [illegible] ساتھ مین مسخر کردیا کہ آخر وقت اور

[illegible] یعنے جب داؤد علیہ السلام اشراق کیوقت تسبیح پڑھتے تو ساتھ مین جبال بھی تسبیح پڑھتے اور جب عصر کیوقت پڑھتے

[illegible] تھے اور سب لوگ انکی تسبیحات کو سنتے تھے۔ وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً — اور پرند درحالیکہ محشورہ ہوئے تھے

[illegible] پرندکو مسخر کردیا [illegible] ہر طرف سے جھنڈ کے جھنڈ مجتمع ہوکر انکے ساتھ تسبیح پڑھتے تھے کما قال تعالی۔ یا جبال اوبی

[illegible] ہوا مین [illegible] ون سکے جھنڈ مجتمع ہوکر داؤد علیہ السلام کی تسبیح کے ساتھ تسبیح کرتے تھے جب داؤد علیہ السلام زبور کی تسبیحات پڑھتے

[illegible] اسطرح خوش الحانی سے تسبیح پڑھتی تھین۔ آیت سے معلوم ہوا کہ اشراق کیوقت

[illegible] روایت سے ثابت ہوتی ہین لیکن اسناد مین تردد ہے اور بعض محققین نے کہا کہ

[illegible] ہے کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے خبر پائی کہ وہ فرماتی تھین کہ رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

[illegible] تنگ کرتے تھے روز آٹھ رکعات پڑھیں تو ابن عباس رضی اللہ [illegible]

یسبحن یعنی صلاۃ اشراق (رواہ ابن جریر) عطار خراسانی نے ابن عباس سے [illegible]

سے ہوتی تھی یا نہیں) یہانتک کہ میں نے یہ آیت پڑھی۔ اور دوسری روایت میں ابن ابی حاتم نے [illegible]

آیت کی وجہ ظاہر نہیں ہوتی تھی۔ (کہ اشراق کی نماز کیا ہے) یہانتک کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ صلاۃ الضحیٰ پڑھتے [illegible]

مترجم - کہتا ہے کہ وجہ تردد یہ تھا کہ اشراق تو زبان عرب میں پوری شمس ہے اور [illegible]

آفتاب چمکنے لگے یعنی جب طلوع ہوتا ہے حالانکہ طلوع کے وقت نماز نہیں ہے پس اشراق وہ وقت کہ جب آفتاب [illegible]

کو معلوم ہوا کہ اس وقت طریقۂ سنت سے کوئی نماز ہے چنانچہ ابن عباس نے کہا کہ میں تلاوت میں اس آیت کو پڑھتا تھا اور [illegible]

کہ مجھسے (حضرت علی کی بہن) ام ہانی بنت ابی طالب نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف [illegible]

پانی طلب کر کے طہارت کی (یعنی غسل مع وضو) پھر صلاۃ الضحیٰ پڑھی پھر فرمایا کہ اے ام ہانی یہ صلاۃ اشراق [illegible]

مترجم - کہتا ہے کہ عبداللہ بن الحارث بن نوفل نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نماز ضحیٰ نہیں پڑھتے تھے پس میں [illegible]

اور میں نے کہا کہ آپنے جسطرح مجھسے فرمایا ہے اسیطرح اس شخص سے بیان کر دیجیے پس ام ہانی رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ [illegible]

میرے گھر تشریف لائے اور حکم دیا تو بڑے برتن میں پانی بھر گیا پھر آپ نے میرے درمیان اور اپنے درمیان ایک [illegible]

کوٹھری کے کنارے چھڑک دیا پھر آٹھ رکعات نماز پڑھیں اور یہ بوقت ضحیٰ یعنی چاشت واقع ہوا اور اس نماز میں [illegible]

پڑھچکے تھا۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے نکلے کہ میں نے دونوں وقتوں کے درمیان میں پورا قرآن پڑھا مجھے [illegible]

میں نے جان لیا وہ قولہ تعالیٰ یسبحن بالعشی والاشراق۔ حالانکہ پہلے میں کہا کرتا تھا کہ صلاۃ الاشراق کہاں ہوتی ہے پھر [illegible]

الاشراق کے قائل ہوئے (رواہ ابن جریر) حاصل یہ کہ داؤد علیہ السلام جب چاشت کے وقت اور بعد عصر کے زبور کی تلاوت [illegible]

تعالیٰ نے پہاڑوں و پرندوں کو مسخر کیا تھا کہ انکی تسبیح کے ساتھ میں تسبیح کرتے تھے۔ **كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ** ۔ [illegible]

ف یعنی داؤد کے واسطے ہر ایک پہاڑ و پرند یا ہر ایک پرند بطور تسبیح تھے۔ آواب یعنی مطیع۔ یہی سعید بن جبیر [illegible]

مروی ہے۔ **وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ** - ہم نے اسکی سلطنت کو مضبوط کیا **ف** جہاد کی لڑائیوں میں [illegible]

دلوں میں اسکا رعب بٹھلا دیا اور بعض نے کہا کہ لشکروں کی کثرت مراد ہے۔ **مجاہدؒ** نے کہا کہ سلاطین [illegible]

سدیؒ نے کہا کہ ہر روز چار ہزار آدمی انکے قصر کا پہرہ دیتے تھے اور بعض سلف نے کہا کہ مجھکو یہ خبر پہونچی کہ [illegible]

کہ پھر انکے پہرہ کی نوبت دوسرے سال تک نہیں آتی تھی۔ اور بعض نے کہا کہ چالیس ہزار پہرہ دیتے تھے [illegible]

کہ بنی اسرائیل کے دو آدمیوں میں ایک نے دوسرے پر تعدی کی پس انمیں سے ایک نے داؤد علیہ السلام سے [illegible]

نے میرا بیل زبردستی چھین لیا ہے اور مدعا علیہ نے اس سے [illegible]

کیا پھر جب رات ہوئی تو داؤد علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ مدعی کو قتل کر [illegible]

قتل کا حکم دیا اوس نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ مجھے کس بات [illegible]

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تیرے قتل کا حکم دیا ہے پس [illegible] قتل کر [illegible]

Marfat.com

[illegible] بالله ورمین اپنے دعوی مین سچا ہون [illegible]

[illegible] نہین ہوئی پھر داؤد علیہ السلام نے اوسکو قصاص مین

[illegible] ہوئی داؤد علیہ السلام کیطرف سے سخت ہیبت سماگئی یہی الله عزوجل

[illegible] حمید) ولیکن عبد بن حمید کی روایت مین یہ جواب مذکور ہے بلکہ تیسری مرتبہ تاکید ہے کہ مدعی

[illegible] **وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ** - اور ہم نے داؤد علیہ السلام کو حکمت عطا فرمائی ف

[illegible] شرائع [illegible] مجاہد نے کہا کہ عدل ابوالعالیہ نے کہا کہ کتاب الٰہی کا علم - اور ظاہر

[illegible] **وَفَصْلَ الْخِطَابِ** اور فصل خطاب عطا فرمایا ف حضرت **شریح و شعبی** نے کہا کہ فصل الخطاب

[illegible] گواہ قائم کرنا یا اوس سے قسم لینا یہی فصل خطاب ہے اور یہی اس امت کا بھی قیامت تک فیصلہ ہے ۔۔۔

[illegible] کہ ہم نے فیصلہ قضا یا کیواسطے اونکو معرفت عطا کی اور وہ اسطرح ہے کہ اگر مدعی نے مدعا علیہ پر دو گواہ عادل قائم

[illegible] مدعی کے پاس گواہ نہون اور مدعا علیہ منکر ہو تو اوسکی قسم پر فیصلہ ہے۔ **شیخ ابن کثیر** نے کہا کہ یہی قول ابوعبدالرحمٰن

[illegible] **سدی** نے فرمایا کہ فصل الخطاب یہ ہے کہ سمجھکر ٹھیک فیصلہ کرنا ۔۔۔ **مجاہد** سے دوسری روایت ہے کہ فصل الخطاب

[illegible] **ابن کثیر** نے کہا کہ یہ سب باتون کو شامل ہے اور یہی آیت قدسی مین مراد ہے اور اسکو شیخ ابن جریر نے اختیار

[illegible] رضی الله عنہ نے کہا کہ پہلے جس شخص نے خطاب مین اما بعد کہا وہ داؤد علیہ السلام ہین اور یہی فصل الخطاب ہے (روداہ ابن ابی

[illegible] ہے - **مترجم** - کہتا ہے کہ عرب جب کسی قوم سے خطاب کرتے ہین تو پہلے حمد و ثنا بیان کرتے ہین -

[illegible] دوسرا مضمون شروع کرتے ہین لہذا یہ لفظ گویا فصل الخطاب ہے - واحدی نے کہا کہ اکثر مفسرین کے نزدیک

[illegible] خصومت دفع ہو جاتی ہے یعنے مدعی و مدعا علیہ مین باہم عتاب خطاب چلا جاتا ہے یہانتک کہ جب مدعی نے

[illegible] قسم کھالی تو خطاب کا فصل یعنے انقطاع ہو گیا یہی حضرت علی بن ابی طالب و ابی بن کعب رضی الله عنہما سے منقول ہے

[illegible] علی ما یقولون واذکر عبدنا داؤد - چونکہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی خاطر مبارک نور عرش و کرسی سے بھی زیادہ

[illegible] بیان برداشت کرنے سے زحمت اٹھاتے تھے لہذا الله تعالیٰ نے اسطرف سے صبر کرنیکا اور حال داؤد علیہ السلام

[illegible] رحمۃ الله تعالیٰ نے فرمایا کہ صبر مین چیزین ہین ایک یہ کہ شکوہ چھوڑ [illegible] دوم یہ کہ قضاء الٰہی کو حلاوت قلبی

[illegible] کہ [illegible] ہو قولہ انا سخرنا الجبال معہ یسبحن الآیہ جب پہاڑون مین صنع الٰہی عزوجل کا نور چمکا اور صنع کا ظہور از صفات ہے

[illegible] **مترجم** - کہتا ہے کہ یہی سب اشیائی مخلوقات مین موجود ہے اسیواسطے منصوص ہے کہ کل اشیاء تسبیح کرتی ہین لیکن

[illegible] صرف [illegible] پہاڑون پر خود تسبیح کرنا لحن داؤدی پر سبکو ظاہر ہوتا تھا - م - پھر جب پہاڑون نے فیض صفت سے

[illegible] تسبیح کی [illegible] داؤد علیہ السلام کے واسطے معجزہ ہو گیا اور اسیطرح پرندون

[illegible] زیادہ استعداد رکھتے ہین اور مخلوقات مین سے ہر چیز کو بقدر اپنی استعداد

[illegible] اسواسطے بیان فرمائی کہ ان مین [illegible] قدرت و آثار

[illegible] مین [illegible] محسوس ہوتا ہے اور کسی حادثہ [illegible]

اوپر یہ ہے کہ جن لوگوں کو ہوش ہے وہ عظمت [illegible]
عزوجل کو اسکے خلوص کے ساتھ تسبیح ادا کی تو اللہ عزوجل نے [illegible]
الحکمۃ یعنے نبوت و ولایت و محبت۔ اور منجملہ حکمت کے [illegible]
ظاہر ہوتے ہیں قولہ تعالیٰ وفصل الخطاب۔ [illegible] بعض مشائخ [illegible]
حکمت یہ ہے کہ اپنے نفس سے آگاہ ہو اور صلاح کی [illegible] الہام فرمائی جاوے [illegible]
درستی عقل و ثبات امر ہے۔ بعض مشائخ نے کہا [illegible] ہیں سے یہ بات [illegible]
اور انکے دل کا اعتماد و سلطنت سے اٹھا دیا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب [illegible] علیہ السلام [illegible]

وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ إِذْ دَخَلُوا [illegible]

اور پہونچی ہے تجکو خبر دعوے والوں کی جب دیوار کو ڈانکے عبادت خانہ میں

فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا [illegible]

تو اونسے گھبرایا وہ بولے مت گھبرا ہم دو جھگڑتے ہیں زیادتی ہے ایک نے [illegible]

بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ [illegible]

انصاف کا اور دور نہ ڈال بات کو اور بتا دے ہمکو سیدھی راہ

تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي [illegible]

ننانوے دنبیاں اور میرے یہاں ایک دنبی پھر کہتا ہے حوالہ کر دے مجکو وہ اور زبردستی کرتا [illegible]

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا [illegible]

بولا وہ بے انصافی کرتا ہے تجپر کہ مانگتا ہے تیری دنبی ملانے کو اپنی دنبیوں میں اور اکثر

الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا [illegible]

زیادتی کرتے ہیں ایک دوسرے پر مگر جو یقین لائے ہیں اور

وَقَلِيلٌ مَا هُمْ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ [illegible]

اور تھوڑے لوگ ہیں ویسے اور خیال میں آیا داؤد کے کہ ہم نے اوسکو جانچا پھر گناہ بخشوانے لگا [illegible]

وَأَنَابَ ۩ فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ [illegible]

اور رجوع ہوا پھر ہم نے معاف کر دیا اوسکو وہ کام اور اوسکو ہمارے پاس [illegible]

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کیا [illegible]
معصوم فرمایا تھا اور جا مورکہ ابرار و صالحین کے حق میں [illegible]
ہیں اسواسطے کہ صالحین میں سب سے بڑا مرتبہ صدیقین کا ہے [illegible]
قلبی کی شاخیں ہیں یعنی قلب کی نیت سے عمل صالح [illegible]

Marfat.com

[illegible]

[illegible] ہے کہ معرفت کامل باتفصیل نہ پیدا ہو جاوے [illegible]

[illegible] ناقص ہو کر گناہ بن گیا ہے کہ جو حال [illegible] اگر بقدر [illegible]

[illegible] وخطا نہ ہوا [illegible] ہے اگرچہ وہ گناہ ایسا نہین کہ جسکی [illegible]

[illegible] نکے [illegible] لائق [illegible] بے انبیاء علیہم السلام کے حق مین جہان کہین خطا [illegible]

[illegible] انکے [illegible] گناہ [illegible] سمجھے ہیں بلکہ اونکے مرتبہ کے لائق [illegible]

[illegible] موافق [illegible] طرح چھوٹا یا بڑا گناہ ہو سکتا ہے

[illegible] ہو جاوے تو وہ [illegible] مرتبہ [illegible] ہین [illegible] ہے ہم تم خوب [illegible]

[illegible] علیہم السلام سے گناہ ہوتا ہے اور وہ معصوم نہین ہوتے ہین یہ گمراہ فرقے کسقدر معرفت الٰہی عزوجل سے جاہل ہو کر

[illegible] گئے ہین اور ہمکو چاہیے کہ ہرگز ان جاہلون کی باتون پر وہم مین نہ پڑیو بلکہ اللہ تعالیٰ نے جہان کسی

[illegible] ہے تو اونکے مرتبہ کے مناسب سمجھو اور یقین کر لیجیو کہ حضرت ذوالجلال والاکرام عزوجل نے جو امر کہ اپنے

[illegible] کی شان مین گناہ فرمایا وہ مرتبۂ نبوت کا گناہ ہے مگر ہماری نسبت کر کے قطعًا وہ ایسا حسن و ثواب ہے

[illegible] جب یہ معلوم ہو چکا تو اب جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات

[illegible] اونکے مرتبہ [illegible] کے موافق اونکو ادلال مین ڈالا پھر لطیف اشارہ سے آگاہ فرما کر اونسی

[illegible] ان کے ساتھ [illegible] ہے لہذا ہم لوگون سے مفصل نہین فرمایا بلکہ سیدالانبیاء خاتم النبیین

[illegible] فرمایا اللہ تعالیٰ۔ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ۔ اور بھلا تیرے پاس خصم کی

[illegible] اگر خواہ ایک ہون یا دو یا زیادہ ہون اور یہان بھی جماعت مراد ہے تو حاصل یہ ہوا کہ بھلا تجھے

[illegible] علیہ السلام کے پاس [illegible] سے آئے تھے۔ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ۔ جب یہ خصوم دیوار پر چڑھکر

[illegible] داؤد علیہ السلام نے محراب مسجد مین نماز کیواسطے قیام کیا تھا اور دربانونکو حکم دیا تھا

[illegible] ہزارون آدمیون کا پہرہ تھا پھر خیال کرو کہ یہ کہان سے آ گئے۔ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ

[illegible] داؤد کے پاس پہنچے تو داؤد اون سے [illegible] کیا ف بخیال سر امر کے کہ باوجود اسطرح

[illegible] اللہ تعالیٰ کو کیا منظور ہے پس در حقیقت اونھون نے قضائے الٰہی عزوجل سے خوف کیا

[illegible] لگے کہ تو خوف مت کر [illegible] یعنی جب داؤد علیہ السلام مجھکو [illegible] تو اونھون نے [illegible]

[illegible] فرشتہ جبرئیل و میکائیل ہین [illegible]

[illegible] ہین کیونکہ یہ لوگ آدمیون کی [illegible]

[illegible] جبرئیل و میکائیل ہونگے لہذا فرمایا۔

[illegible] بعض نے [illegible]

[illegible] تلعبون سنا [illegible]

[illegible] نہیں [illegible] سے فرشتی

[illegible] ولا تشطط - اور [illegible]

[illegible] سواء الصراط [illegible]

[illegible]

[illegible] کہ بعض میں جو مام دنیا [illegible]

[illegible] اور اس دام اٹھالئے تو [illegible]

[illegible] ہے - له تسع وتسعون نعجة [illegible]

[illegible] ہوتی ہے - تھا [illegible]

[illegible] کا [illegible]

[illegible] ولی نعجة واحدة - اور میری [illegible]

[illegible] بیان کی - فقال اكفلنيها [illegible]

[illegible] کو بھی پر داخت چھوڑ دے اور میری ہی بھیڑ ہو جاوے [illegible]

[illegible] روایت [illegible] کہ داؤد علیہ السلام نے [illegible] سے فقط اتنا چاہا تھا کہ [illegible]

[illegible] اس کا یہ کہا کہ یہ [illegible]

[illegible] وعزني في الخطاب - اور خطاب میں مجھ پر [illegible]

[illegible] اگر میں خطاب کرتا ہوں تو میری ایک بھیڑ بھی [illegible]

[illegible] قال لقد ظلمك [illegible]

[illegible] بسؤال نعجتك الى نعاجه [illegible]

[illegible] جو وہ ظلم ہوتی ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

[illegible]

[illegible] درخواست کی تو پہلا امتحان [illegible] کرنا نہیں چاہیے [illegible]

[illegible] عزوجل سے مغفرت مانگنے لگا اور گر پڑا سجدہ [illegible]

[illegible] داؤد علیہ السلام سجدہ میں گڑگڑاتے رہے [illegible]

فغفرنا له ذلك - پھر [illegible] اور [illegible]

[illegible] توبہ بمعنی رجوع ہے پس جب اللہ تعالی [illegible]

[illegible] وان له عندنا لزلفى وحسن مآب

[illegible] نے ازل سے نبوت کیواسطے [illegible] کر لیا اور [illegible]

[illegible] بعض تفسیر لکھنے والوں نے اوریا رحمہ اللہ تعالی کے قصہ میں [illegible]

[illegible] ذکر کر دیا اور [illegible] والے کو ملعون و مغضوب [illegible] دیا ہے اور

[illegible] بات ظاہر کرے ایسے کلمات بیہودہ ہیں کہ انبیاء علیہم

[illegible] مقتضی [illegible] محبین کے اقوال جلد [illegible] کریگا تاکہ جس [illegible]

[illegible] شیطانی قصہ گویوں نے اس قصہ کو بہت [illegible] اعاذنا اللہ [illegible]

[illegible] کہی جاتی ہے کہ داؤد علیہ السلام کے دل میں ایکدن [illegible]

[illegible] کہ اچھا تمہارا امتحان کیا جاویگا [illegible]

[illegible] داؤد علیہ السلام نے [illegible]

[illegible]

Marfat.com

[illegible] تھے تو بعد اگر مجھ سے ملاقی مین بیٹھا [illegible] قریب [illegible]

[illegible] ن گر ہو تو ناگاہ اونکی نظر ایک [illegible]

[illegible] دیکھا تو اونسے اپنا سر [illegible]

[illegible] اسرائیل کے لشکر مین [illegible]

[illegible] جہاد [illegible] والے [illegible] مین اور [illegible]

[illegible] قتل ہو جانے [illegible] کے [illegible]

[illegible] ورت [illegible] تو [illegible] نہ [illegible] گیا [illegible] مین [illegible] عورت کی

[illegible] اس شرط سے منظور کیا کہ اگر مجھسے لڑکا پیدا ہو تو بعد آپ کے وہی خلیفہ ہو [illegible]

[illegible] اسکے واسطے ایک نوشتہ مع گواہی لکھا دیا پھر داؤد علیہ السلام کو اس سے آگاہی نہ ہوئی [illegible]

[illegible] سے سلیمان علیہ السلام پیدا ہوے اور سن شباب کے قریب پہونچے پھر ایک روز داؤد کی [illegible]

[illegible] جسطرح قرآن مجید مین مذکور ہے اوسطرح اپنا مقدمہ پیش کیا پھر بعد اوسکے داؤد علیہ السلام کو معلوم ہوا [illegible]

اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگی پس اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرما کر بخشدیا (رواہ ابن ابی شیبہ ابن ابی [illegible]

[illegible] کہ جو کچھ داؤد علیہ السلام کو پہونچا وہ ایک امر مقدر تھا مگر اوسکا ظہور اسطرح ہوا کہ اونھون نے [illegible]

[illegible] مین عرض کیا کہ اے رب رات و دن کوئی گھڑی خالی نہین گذرتی ہے کہ آل داؤد مین سے کوئی [illegible]

یا تسبیح پڑھتا ہے یا تکبیر کہتا ہے اور اسیطرح کے بعض امور دیگر بھی ذکر کئے پس اللہ تعالیٰ نے اونسے [illegible]

میری ہی توفیق و مدد سے ہے اور اگر میری توفیق نہ ہوتی تو تم مین سے کسیکو کچھ قوت نہ ہوتی [illegible]

نفس کے بھروسے چھوڑ دونگا جب یہ وحی پہونچی تو داؤد علیہ السلام شرمندہ ہوے اور درخواست کی کہ اے [illegible]

اور جو کچھ فتنہ پہونچا وہ اسیدن اونکو پہونچا و قد رواہ البیہقی اور واضح ہو کہ اصلی قصہ کو [illegible]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث روایت کیا جسکی اسناد ضعیف ہے۔ اور ابن جریر [illegible]

[illegible] روایت کیا ہے اور اس قصہ کو ایک جماعت تابعین رحمہم اللہ تعالے سے ایک جماعت [illegible]

[illegible] کا سبب یہ تھا کہ داؤد علیہ السلام نے ایک روز یہ تمنا کی کہ مجکو [illegible]

[illegible] امتحان اوٹھایا تھا چنانچہ قولہ تعالیٰ و اذ ابتلی ابراہیم ربہ [illegible]

[illegible] مجھسے بھی امتحان لے لیا جاوے جیسے ان [illegible] امتحان لیا [illegible]

[illegible] کیا [illegible] امتحان [illegible]

[illegible] کہ یہ امتحان فقط [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عیب اونکا [illegible]
[illegible] اگر گرا جسکو داؤد علیہ السلا
[illegible] بھی عشق کرنے لگے اور عورت نے جو نگاہ ڈالی تھا تو
[illegible] وہ پسند چل ہوئی اور بالاخانہ سے اترکر
[illegible] شوہر اوسکا [illegible] گیا ہے پس داؤد کو خواہش
[illegible] داؤد علیہ السلام نے لشکر کے سردار کو جو انکی بہن کا بیٹا تھا لکھ بھیجا کہ اوسکو
[illegible] جو لوگ تابوت لیکر آگے [illegible] تھے وہ واپس نہین ہوتے تھے
[illegible] لڑائی مین اور یا آگے [illegible] نہین کے نام فتح ہوئی پھر داؤد علیہ السلام نے اپنے بھتیجے کو
[illegible] دوسری لڑائی مین بھی فتح پائی پھر تیسری لڑائی مین اور یا رحمۃ اللہ تعالیٰ شہید ہوگئے پھر جب اوس عورت
[illegible] نکاح کیا اور یہی سلیمان علیہ السلام کی والدہ ہے (س) یہ قصہ ایسے ہی مختلف الفاظ و روایات سے
[illegible] ہین حرج و حواشی بڑہائے ہین جس سے وہ ایسی قبیح پیرایہ پر ہوگیا ہے کہ اون کفریات کو لکھنے
[illegible] کے اقوال جو اس قصہ کے باطل و جھوٹھہ قبیح ہونیکی بابت ہین مختصر نقل کرتا ہون کیونکہ بکثرت علماء نے اس
[illegible] صاحب کشاف نے اس قصہ کو ذکر کرنیکے بعد لکھا کہ یہ قصہ یا اوسکے مانند قصص ایسے قبیح ہین
[illegible] گار و صالحین و اولیا کاملین مین کسی سے اسکا صدور نہین ہوتا اور اونکی حق مین ایسے فعل صادر ہونیکا گمان بھی
[illegible] علیہم السلام مین سے کسی سے ایسا واقعہ سرزد ہو۔ مد۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا
[illegible] اوس قصہ کیجانب التفات کرنا حلال نہین ہے کیونکہ یہ اون یہودیون کی [illegible]
[illegible] نہین تھی اور افسوس ہے کہ اونہین لوگون سے ہمارے یہان کے بعض تفسیر والون
[illegible] ان باتون مین کسی بات کو نہین فرمایا اور نہ اس بارہ مین کوئی حدیث صحیح ہے بلکہ قرآن مجید مین صرف اسقدر
[illegible] کے قصہ مین کوئی روایت بھی ثابت نہین ہوئی اور اسی پر اعتماد کرنا واجب ہے کیونکہ داؤد
[illegible] کرتے ہین تو داؤد علیہ السلام کی نسبت بہتان لگانے سے نہین ڈرتے ہین۔ اور سعید
[illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جو کوئی یہودی وغیرہ تم سے داؤد علیہ السلام کا قصہ اسطرح
[illegible] اوسکو ایک سو ساٹھ کوڑے مارونگا اور یہی انبیاء علیہم السلام پر بہتان باندھنے کی سزا
[illegible] شخص نے یہ قصہ بیان کرنا شروع کیا اور اوسوقت اونکے پاس علماء حقانی مین سے ایک شخص
[illegible] کہا کہ قرآن مین مجمل مذکور ہے [illegible] تفصیل بیان [illegible]
[illegible] قصہ تلاش کرنا باطل ہے اور بہت بڑا گناہ ہے [illegible]
[illegible] ہوا اور اللہ تعالیٰ نے [illegible]
[illegible] العزیز نے محدث [illegible] سے کہا [illegible]

کلام [illegible] کہ مجھے تمام روئے زمین سے بہتر [illegible]
نے داؤد علیہ السلام کے قصہ [illegible]
طلاق دیوے تاکہ مین اوس سے نکاح کر لے [illegible]
اور تعبیر بعض کے طور پر ہے حتیٰ کہ مجھ بھی [illegible] انبیاء علیہم [illegible]
رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تفسیر [illegible] کہ یہ جو [illegible] کرتے ہیں [illegible]
محض بہتان بدعت و مکروہ و مکر قبیح [illegible] کان [illegible]
گھڑا اور پھیلایا ہے۔ حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ قصہ [illegible] کہا کہ یہ جو [illegible]
اوسکے باطل ہونے پر بہت سے دلائل ہیں [illegible] قصہ کسیطرح داؤد علیہ السلام کی شان کے مناسب نہیں
منسوب کیا جاوے کہ تو نے ایسا کیا ہے تو وہ نفرت کر کے بیزار ہو بلکہ جو شخص اس قصہ کو نقل کرے اگر اوس [illegible]
تو وہ بڑے شد و مد سے اپنے نفس کو ایسے فعل قبیح سے پاک بتلاویگا بلکہ بسا اوقات غصہ ہو کر اپنی نسبت [illegible]
ہو سکتا ہے کہ کوئی عاقل ایسی قبیح بات کو داؤد علیہ السلام کیجانب نسبت کرے۔ دلیل دوم یہ ہے کہ اوس [illegible]
ایک مسلمان کے قتل کرنے مین کوشش کی اور دوم یہ نکلتا ہے کہ اوسکی زوجہ کے لے لینے مین طمع کی [illegible]
تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مسلمان کے قتل کرنے مین کوشش کی اگرچہ آدھے [illegible]
کر اوسکی دونون آنکھون کی بیچ مین لکھا ہوگا کہ یہ شخص رحمت الٰہی سے مایوس ہے۔ رہا امر دوم وہ بھی قبیح ہے چنانچہ [illegible]
وہ شخص ہے جسکی زبان و ہاتھ سے مسلمانون کو امن ہو۔ حالانکہ اس قصہ کو مردود نے ظاہر کیا [illegible] علیہ السلام [illegible]
دلیل سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو ایسے اوصاف سے وصف فرمایا کہ باوجود ایسے اوصاف کے غیر [illegible]
وہ انکی جناب مین نسبت کیا جاوے۔ وصف اول [illegible] کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible]
فرمایا کہ مکروہات پر صبر کرنے مین داؤد علیہ السلام کا حال یاد کرین بقولہ تعالیٰ۔ اصبر علی ما یقولون واذکر عبدنا داؤد [illegible]
روایات کے موافق ہم کہین کہ داؤد علیہ السلام نے معارضہ نفس کے وقت صبر نہین کیا بلکہ اپنی خواہش نفسانی [illegible]
کوشش کی تو کیونکر جائز ہو سکتا ہے کہ حضرت احکم الحاکمین عالم الغیب والشہادہ عزوجل اپنے محبوب [illegible]
کی [illegible] کرنے کا اور طاعت الٰہی مین صبر کرنے کا حکم فرماوے جیسا ہو [illegible] مین خیال [illegible]
بلکہ بادشاہ تھے۔ وصف دوم یہ کہ اللہ تعالیٰ نے بقولہ۔ عبدنا داؤد۔ مین اونکو اپنا خاص [illegible]
ہوتا ہے کہ یہ بندہ وصف عبودیت مین کامل ہے [illegible] طاعات [illegible]
علیہ السلام ایسے عمال [illegible] مین مشغول ہو [illegible]
مردود کا قول [illegible] ہے۔ وصف سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ [illegible]
وصف کیا بالاجماع [illegible] نہین ہے اور سلطنت کی [illegible]
[illegible]

کہ قوت الٰہی رہی جبکہ نفس نے سمجھا اولیا۔ پس
آواب ہے کہ آخرت سے رجوع لانے والا تو یہ وصف کسب سے
مشغول ہو اپنے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لاویگا پس یہودیوں نے داؤد علیہ السلام
بغضب الٰہی کا نتیجہ ہے وصف ہم نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ انا سخرنا الجبال معہ یسبحن۔ الآیہ پس اللہ تعالیٰ
داؤد علیہ السلام انکی تسبیح کرنے کے واسطے داؤد علیہ السلام کے لئے پہاڑوں کو مسخر کردیا اور یہودی خبیث
کے واسطے کہتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنی قوت سلطنت و نبوت سے یہودیوں کی ذات
کان لانے کی مجال نہیں تھی مگر بجنات تو یہ لوگ بچاؤنگے اور بعد سلیمان علیہ السلام کے اونپر طرح طرح کے بہتان
لگے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ والطیر محشورۃ۔ پس تمام پرندے جھنڈ باندھے ہوئے اونکے حضور میں اونکے ساتھ تسبیح کرتے ہیں
جس پیغمبر کو اپنا امین کیا تھا اوسکے سایہ میں سبیع بعید نہیں حالانکہ یہودی مفتری کہتا ہے کہ ایک چڑیا کو دیکھ کر
بلکہ روایت ہے کہ اونپر پرند کا شکار جائز نہیں تھا تو جس شخص کو کچھ بھی سمجھ ہے وہ یہودیوں کی بہتان میں کچھ بھی شک
ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کے سایہ میں چڑیاں امن سے ہوں مگر مسلمان کی جان اور زوجہ منکوحہ کو امن نہو۔ وصف
ملکہ۔ اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اونکی سلطنت کو دنیاوی توپ بندوق سے قوت نہیں تھی بلکہ تائید ونصرت
اور سعادت آخرت کے سامان عطا کئے پھر کیا یہود خبیثوں کے بہتان کے موافق قتل و فجور کیو سطرح باتیں عطا ہوئی
فی فرمایا۔ واتیناہ الحکمۃ وفصل الخطاب۔ اور حکمت ایسا وصف ہے جو کمالات علمی و عملی کو جامع ہے پھر کیونکر حکیم کی نسبت
مرتکب ہو بلکہ اپنے اصحاب میں سے ایک خاص صحابی کا حق فراموش کرکے اوسکی جان و آبرو میں ایسا فعل کرے
ایک چڑھ جاتے ہیں۔ پس یہودیوں کا بہتان محض باطل ہے۔ اور واضح ہو کہ یہ آٹھ اوصاف ایسے ہیں کہ قصہ بیان کرنے
بیان فرمایا حالانکہ بعد قصہ کے بھی چند اوصاف جمیلہ مذکور ہیں اول قولہ تعالیٰ۔ وان لہ عندنا لزلفی وحسن مآب۔ اور دوم
خلیفۃ فی الارض۔ الآیہ پھر کیونکر یہودیوں کا بہتان چل سکتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اونکو اپنا خلیفہ عادل فرمایا
روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جسطرح قصہ کہنے والے لوگ عوام میں داؤد علیہ السلام کا قصہ بیان
کوئی بیان کرے یعنے کیکو بیان کرتے سنو تو اوسکو ایک سو ساٹھ کوڑے مارو کیونکہ انبیاء علیہم السلام پر بہتان باندھنے کی
روایت کی قوت اسطرح ہے کہ چند مفتریوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ پر کفر کیا کہ اوس نے زنا کیا ہے پھر ان میں سے تین شخصوں نے
نے کہا کہ میں نے اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تینوں مفتریوں میں سے ہر ایک کو اسّی کوڑے مارے
کسی شخص پر بہتان باندھنے کا یہ حکم ہے تو داؤد علیہ السلام جو اکابر انبیاء علیہم السلام میں سے ہیں ان پر بہتان باندھنے کی سزا
قولہ تعالیٰ۔ لاذقناک ضعف الحیوۃ وضعف الممات۔ الآیہ و دیگر آیات اسپر شاہد ہیں کہ انبیاء کے مفتری پر
بہتان سے کہا کہ ان لوگوں نے جو قصہ گڑھا ہے وہ محض باطل ہے سوا
بزرگ بھی موجود تھے اور راوی کو غصب لئے گھبرا کر اس قصہ کو ثابت
کہا کہ آپ غور سے سنیے کہ داؤد علیہ السلام تو اکابر انبیاء علیہم السلام

Marfat.com

کا بر انبیا اون سے تھے اور اللہ عزوجل نے فرما [illegible]
کر اپنے علم قدیم کے ساتھ اس کمال مبالغہ سے سرفراز کیا [illegible]
پیمبر کا وصف بیان فرماوے پھر [illegible] اسکی مذمت کر [illegible] کے موافق [illegible]
نہیں سمجھا جاتا ہے بلکہ یہودی خبیث کو بھی اس طعن کی گنجایش نہیں ہے اسواسطے کہ [illegible]
کچھ شک نہیں ہے اور موت کے بعد کسی مسلمان کی غیبت کرنا حلال نہیں ہے اور ہمارے [illegible]
اپنے مردونکو سواے بھلائی کے یاد نہ کیا کرو اسیطرح اس مرد شخص کیواسطے بہت سی باتین ذکر [illegible]
اگر کہا جائے کہ اس قصہ کو بہت سے مفسرین و محدثین نے ذکر کیا ہے — **مترجم** — کہتا ہے کہ اسکا جواب یہ ہے کہ بعض [illegible]
ذکر کرتے جو یہود و نصاری سے سنتے تھے اور اس سے اونکی یہ غرض ہوتی تھی کہ یہ لوگ محض جاہل و مفتری قوم ہین چنانچہ [illegible]
اور اوس پر دلیل یہ ہے کہ ابن **عباس** رضی اللہ عنہ نے یہودیون کے قول کے موافق یہ قصہ بھی نقل کیا اور دوسری [illegible]
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام نے فقط اوریا رحمہ اللہ تعالی سے یہ کہا تھا کہ اگر تم اس عورت کو طلاق دیدو [illegible]
زیادہ ہرگز کچھ نہیں کہا اور یہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ داؤد علیہ السلام نے اوریا سے فقط اسیقدر کہا کچھ زیادہ [illegible]
اسکا جواب یہ دیا کہ جن محدثین مفسرین نے اسکو روایت کیا تو وہ خبر واحد ہے اور اوسکے مقابلہ مین دلائل قطعیہ سے معلوم [illegible]
کو رد کر دیا جائیگا — **مترجم** — کہتا ہے بلکہ صحیح جواب یہ ہے کہ جن محدثین مفسرین نے اس قصہ کو روایت کیا تو کس [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے بلکہ ابن **عباس** رضی اللہ عنہ کا قول یا ایک جماعت تابعین کا قول روایت کیا [illegible]
نے بنی اسرائیل سے یہ روایات لی ہین تو حاصل یہ نکلا کہ ایک طرف تو اللہ تعالی کی آیات اور اسکے رسول صلی اللہ [illegible]
ہین کہ داؤد علیہ السلام پیغمبر معصوم اور اللہ تعالی کے نزدیک مقرب و معزز و مطیع و کامل الاوصاف تھے اور دوسری طرف [illegible]
سلف نے نقل کی ہین جنسے اسکے خلاف ظاہر ہوتا ہے تو بھلا کسی مومن کو بلکہ کسی عاقل کو حلال ہو سکتا ہے کہ وہ یہود [illegible]
واحادیث کو جھٹلاوے یا آیات و احادیث برحق ہین کیونکہ وہ یقینی قطعی ہین اور ان یہودیون کی روایات جھوٹھ و فریب [illegible]
نے تو فقط اسناد کے ساتھ روایت کو نقل کر دیا اور ہرگز اونھون نے یہ نہین کہا کہ یہ قصہ صحیح ہے مثلاً اگر ایک عالم [illegible]
صادق نے بیان کیا کہ فلان نصرانی کہتا تھا کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے تو اوس عالم کی روایت مین کچھ قصور نہین ہے کیونکہ [illegible]
اسناد ہی سچ سچ روایت کر دیا اور اوسکے یہ معنی نہین ہین کہ اوس عالم نے کہا کہ جو کچھ وہ نصرانی کہتا تھا سب سچ ہے [illegible]
اسیطرح محدثین نے فقط روایت کیا اور یہ نہین کہا کہ یہ قصہ سچ ہے — **امام رازی** نے [illegible] محققین علما [illegible]
کہ یہ قصہ محض جھوٹھ ہے — **مترجم** — کہتا ہے کہ **امام رازی** نے خود دلائل سابقہ سے اسکو واضح [illegible]
کے [illegible] واقف [illegible] کرنے والون نے جو اس قصہ کو تفسیر مین داخل کیا تو خطیب و غیرہ [illegible]
کا ذکر شروع فرمایا تو اسکے اوصاف جمیلہ بیان فرمائے کہ اوس پر اللہ تعالی کا فضل [illegible]
یہ قصہ ہو پھر آخر مین وصف جمیل ہو تو بلاغت ساقط ہو جاوے حالانکہ کلام [illegible]
بولی بلیغ فصیح [illegible] مین کسی شخص کا وصف شروع کرے پھر درمیان [illegible]

Marfat.com

[illegible] ان اپنی [illegible] نہ [illegible] یہ خصلت ہی جسکا آپ خود اقرار کرتے [illegible] اس قسم قصہ کو [illegible] ڈالا اور کبیرہ گناہ ٹھیرایا اور جنہوں نے اسکو الگ بیان کیا اور [illegible] علیہ السلام کا وصف ہمکو بتلایا ہے ہم بجائے وصف مدح کے اوسکے حق میں بیہودہ باتیں کہنے سے [illegible] حماقت سے سمجھے کہ اوسکے مقابلہ میں حضرت سرور عالم سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم جس جماعت انبیاء کے سالار ہیں اور اونکو اپنا بھائی فرمایا [illegible] بیہودہ [illegible] ہونگے جو انہیں سے کسی فرد کی مذمت کرے یا کسی فرد سے منکر ہو بلکہ وہ تو کافر ہے جو کسی پیغمبر کی شان میں گستاخی [illegible] جو بد [illegible] گمراہ ہونگے کہنے سے کفر اختیار کرین۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اور اپنے انبیاء و رسولون علیہم السلام کے طفیل [illegible] رکھے آمین۔ **تنبیہ** واضح ہو کہ قولہ تعالیٰ۔ خر راکعا و اناب۔ پر سجدہ ہے اور یہی سجدہ ص کا سجدہ معروف ہے۔ **امام ابن کثیر** [illegible] میں کہا کہ ائمہ فقہاء نے اس سجدہ کے بارہ میں اختلاف کیا ہے کہ واجب ہے یا مسنون ہے۔ اقوال مذہب ابو حنیفہ و قدیم قول شافعیؒ یہ کہ [illegible] کثیر نے کہا کہ جدید قول شافعیؒ میں واجب نہیں ہے اس دلیل سے کہ ابن **عباس** رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سورہ ص کا سجدہ کچھ عزائم سجود میں سے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس سورہ کی تلاوت میں سجدہ کرتے تھے۔ (رواہ احمد والبخاری والترمذی والنسائی وابوداؤد وقال الترمذی [illegible]) کہتا ہے کہ اس حدیث سے اول تو یہ بات ثبوت ہوئی کہ سوا اس سجدہ کے بعض سجدات ایسے ہیں کہ وہ عزائم السجود ہیں یعنے [illegible] واجب ہیں حالانکہ امام شافعیؒ کے نزدیک کوئی سجدہ واجب نہیں بلکہ سنت ہے اب رہا یہ کہ ابن **عباس** [illegible] عزائم [illegible] سے نہیں تو بعض مشائخ حنفیہ نے زعم کیا کہ شاید ابن **عباس** رضی اللہ عنہ نے یہ امر اپنے اجتہاد سے بیان کیا [illegible] ان میں سجدہ واجب ہونے کی دلیل نہیں نکلی لیکن میں نے اپنے قیاس کے خلاف یہ دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سورہ کی تلاوت [illegible] علی ہذا اس وجوب کی نفی نہ ہوئی۔ **مترجم** کہتا ہے کہ یہ مباحثہ صرف جدال و مخاصمہ ہے اور صحیح نہیں ہے اسواسطے [illegible] ظاہر ہوتا ہے کہ ابن **عباس** رضی اللہ عنہ نے دلیل سے وجوب نہونا معلوم کیا تھا پھر بھی کہا کہ سجدہ کر لینا چاہیے کیونکہ میں نے آنحضرت [illegible] سجدہ کرتے دیکھا ہے اور دلیل یہی ہے جو آئندہ احادیث سے نکلتی ہے جو ابن **عباس** رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ ص میں سجدہ کیا اور [illegible] کے طور پر یہ سجدہ کیا تھا اور ہم اسکو شکر کے طور پر ادا کرتے ہیں (رواہ النسائی) ابن کثیرؒ نے کہا کہ اسناد کے راوی سب ثقہ ہیں۔ اقول اس حدیث میں لطیف اشارہ ہے [illegible] سبب محمد ہو جیسے سلسلہ غضب یعنی شیطانیت میں ملعون لعین کفر کی متحد ہیں پس حضرت آدم ہی [illegible] انبیاء علیہم السلام و انکی [illegible] [illegible] بھائی بھائی ہیں اور انہیں اپنے اپنے مرتبہ کے موافق بزرگی کے درجات ہیں [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اپنے درجہ والون یعنی انبیاء علیہم السلام کی [illegible] العلات ہیں الحدیث۔ الصحیح ایس اسی اتحاد کی وجہ سے داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول ہونے کے شکریہ میں سجدہ کیا اور اسیطرح [illegible] جب [illegible] کے بحر قلزم سے پار ہوئے اور فرعون غرق ہوا تو انھون نے عاشورہ کا روزہ رکھا تھا جسکو یہود رکھا کرتے تھے [illegible] یہود [illegible] کو موسیٰ علیہ السلام سے لگاؤ نہیں لیکن حق تو ہم ہیں پس عاشورہ کا روزہ رکھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس روزہ کا حکم دیا جیسا [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین اور سلسلہ رحمت کے سردار ہیں تو داؤد علیہ السلام پر قبول توبہ کا جو فضل ہوا اسکا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے سجدہ فرماتے تھے چنانچہ ابن **عباس** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے [illegible] وسلم کے حضور میں ایک صحابی [illegible] یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا گویا میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھتا ہون

Marfat.com

یعنی درخت کو روبرو کر کے اوسکی آڑ مین نماز پڑھتا ہون پھر مین نے آیت سجدہ [illegible]
سجدہ مین یون کہتا ہے کہ - اللهم اكتب لي بها عندك اجرا واجعلها لي [illegible] وضع بها عني [illegible]
اس سجدہ کے عوض میرے لئے اپنے یہان ثواب لکھدے اور اس سجدہ کو میرے لئے اپنے یہان [illegible]
اور اوسکو مجھسے قبول فرما جیسے تونے اپنے بندہ داؤد سے اسکو قبول فرمایا تھا۔ ابن عباسؓ [illegible]
تو دیکھا کہ آپنے کھڑے ہوکر آیت سجدہ پڑھی پھر سجدہ کیا تو مینے سنا کہ آپ سجدہ مین اسی [illegible]
تھا۔ (رواہ الترمذی و ابن ماجہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ گویا مین سورۂ ص [illegible]
تو دیکھا کہ دوات و قلم و ہر چیز جو سامنے حاضر تھی سجدہ مین گر پڑی پس ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے [illegible]
کیا تو آیندہ آپ برابر اس آیت پر سجدہ کیا کرتے تھے (رواہ احمد باسناد صحیح) مترجم - کہتا ہے کہ اس آخر مین [illegible]
کے واسطے دلیل ہے اور اونکی طرح یہ بھی بذریعہ ایک صحابی کے اعلام فرمایا تھا فافہم و تامل فیہ (مع) اور ابو سعید خدری رضی اللہ [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر سورۂ ص پڑھی پھر جب آیت سجدہ پر پہونچے تو اتر کر سجدہ کیا اور آپکے ساتھ سب لوگون نے سجدہ کیا [illegible]
ہوا کہ آپ نے سورۂ ص پڑھی پھر جب سجدہ کی آیت پر پہونچے تو لوگون نے سجدہ کرنے کیواسطے [illegible]
علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو ایک پیغمبر کی توبہ ہے لیکن مین دیکھتا ہون کہ تم لوگ سجدہ کے واسطے خواہش سے آمادہ ہوئے [illegible]
(رواہ ابو داؤد) مترجم - کہتا ہے کہ شاید یہ ابتدائی امر تھا کیونکہ آخر مین خود ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے [illegible]
کی کہ بعد سکے برابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت پر سجدہ کرتے رہے واللہ تعالیٰ اعلم لیکن ایسی مواظبت بعد [illegible]
ہے واللہ تعالیٰ اعلم - اگر کہا جاوے کہ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ سجدہ داؤد علیہ السلام کیطرف سے سجدہ توبہ تھا اور وہ گناہ کو [illegible]
آیت قدسی مین منصوص ہے کہ - فاستغفر ربه وخر راكعا واناب - حالانکہ سابق مین جو گناہ کا قصہ مذکور ہوا ہے وہ محققینؒ نے موضوع فرمایا [illegible]
کیا استغفار و توبہ کرنا اس امر کو مستلزم ہوتا ہے کہ جو فعل شنیع کسی نالائق کا جی چاہے وہ داؤد علیہ السلام کیطرف نسبت کردے حالانکہ [illegible]
مین آیا ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ - انه ليغان على قلبي واني لاستغفر الله سبعين مرة - یعنی میرے دل پر [illegible]
آجاتا ہے اور مین اللہ تعالیٰ سے ستر بار استغفار کرتا ہون پھر یہان صرف اس غبار کے دور کرنے کے لئے استغفار کیا [illegible]
کہ مثلا میرے دل مین خیال آیا تھا کہ امسال غلہ و بھوسہ بھرون تا کہ گرانی کیوقت فروخت کرنے مین نفع ہو [illegible]
ترک کیا اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرلی کہ بارد گر ایسا خیال نکرونگا جب یہ عام مسلمانونکا حال ہے تو داؤد علیہ السلام پیغمبر [illegible]
اور حضرت ابن مسعودؓ و ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صرف قصہ اسیقدر ثابت ہے کہ داؤد علیہ السلام نے اوریا [illegible]
کہا تھا کہ اے اوریا اگر تم اپنی زوجہ کو طلاق دیدو تو مین اسکو اپنی زوجات مین داخل کرلون - اوریا کو [illegible]
تو شاید مجھے اضطراب ہوگا کیونکہ اپنی بی بی کو چاہتے تھے اور اودھر یہ خیال ہوا کہ نبی اللہ علیہ السلام کی [illegible]
کے لئے خوب نہین ہے پس وہ اسی سوچ مین تھا کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی [illegible]
بھائی کے پاس ننانوے بھیڑیان ہین اور میرے پاس فقط ایک بھیڑی [illegible]
جب داؤد علیہ السلام نے حکم دیا کہ یہ سوال تیرے بھائی کیطرف سے ظلم [illegible]

Marfat.com

[illegible] استغفار کیا اور سجدہ ہی مین گر پڑے۔ رہا یہ بیان کہ سلیمان علیہ السلام کی والدہ
[illegible] اور یا رحمہ اللہ تعالیٰ کسی جہاد مین شہید ہوگئے ہون تو بعد اونکی داؤد علیہ السلام
[illegible] قوم یہود نے افترا باندھا کہ داؤد علیہ السلام نے اونکو شہید کرا کے اونکی زوجہ سے نکاح
[illegible] واجب تھا کہ بارگاہ پیغمبر علیہ السلام کو ایسے ناپاک بدگمانی سے محفوظ رکھتے اور حضرت عبداللہ بن سلام
[illegible] کہ یہود مفتری قوم ہے اور اس بیان کا اسیوقت مین ثبوت ہوگیا اسی مفتری قوم نے اول سے
[illegible] نے یہان ایک قصہ ذکر کیا ہے جو کثرت یہودیون کے روایت سے ماخوذ ہے اور اس باب مین حضرت سید عالم
صلی اللہ علیہ [illegible] کوئی ثابت نہین ہوا جسپر اعتماد ہوتا لیکن ابن ابی حاتم نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے جو کچھ روایت کیا وہ بھی صحیح
نہین اسواسطے کہ اوسکی اسناد ضعیف ہے۔ اور داؤد علیہ السلام سے جو کچھ بات ہو وہ بے شک اسی قسم سے تھی کہ جسکو ابرار کے حسنات کہتے ہین حالانکہ
وہ مقربین کے درجہ مین سیآت ہوتے ہین مترجم - کہتا ہے کہ دنیا مین اسکی نظیر یہ ہے کہ اگر بادشاہ نے اپنے غلام اور وزیر و فرزند کو مہلت دی
[illegible] کے آرام خاص کا کمرہ خوب سجایا تو بادشاہ اوسکو دیکھکر غلام سے اس خدمت کو پسند فرماویگا ولیکن وزیر سے اسکو ناگوار سمجھیگا اسواسطے
کہ وزیر نے وہ کام کیا جو ایک غلام سے ہونا چاہیے اور فرزند ارجمند سے بہت ہی ناخوش ہوگا کہ اس سے بادشاہی کی لیاقت ظاہر ہونا چاہیے تھی حالانکہ وزیر
کے لیاقت ہی ظاہر ہوئی اور ابتدائی تفسیر مین مترجم نے مناسب توضیح کردی ہے پس حق صحیح و صدق صریح اس مقام پر یہ ہے کہ قطعاً داؤد علیہ السلام
سے ایسی کوئی بات سرزد ہوئی کہ اگر وہ ابرار صالحین سے سرزد ہوتی تو کچھ بھی معصیت نہوتی بلکہ موجب ثواب ہوتی ولیکن حضرت داؤد علیہ السلام کے بزرگ
مرتبہ کے حق مین غیر مناسب سمجھی گئی لہذا اونھون نے اس سے استغفار کیا اور ہم سابق تقریر کر چکے ہین کہ یہ بات بالضرور ایسے قلب مستغرق بتوحید سے صادر
ہوئی تھی کہ اگر سوا پیغمبر کے کسی کو مل جاتی تو وہ صدیق کے مرتبہ مین پہونچتا ولیکن عوام الناس جو معرفت حقیقت سے غافل ہین اس بات کو بہت کم سمجھتے
ہین پس ان غافلون کو چھوڑ کر مومن کو امر حق سمجھ لینا چاہیے اسواسطے کہ مومن کی عقل معرفت نور ہوتی ہے اگرچہ وہ دنیاوی تاریکیون مین نادان ہو
حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر داؤد علیہ السلام کے فضائل بیان کئے کہ بندہ اواب رجوع تھا اور ایک مرتبہ ہمنے ایک امر سے تجلی فرمائی کہ وہ ابرار
کے حق مین عروج کمال تھا لیکن اس کمال سے داؤد علیہ السلام کا مرتبہ خود زائد تھا تو اوسنے اس جانب التفات کیا کہ اوسکی شان کے لائق نہ تھا پھر
سمجھا تو اپنی بات کے لئے ہماری درگاہ مین سربسجدہ ہوکر بہت گڑگڑایا اور ہمنے اوسکو بخشدیا پس وہ اپنے مرتبہ کے طاعات و تقوی مین بہت اچھا
تھا اور قولہ تعالیٰ وان لہ عندنا لزلفی - اور ہمارے یہان اوسکے لئے قرب مرتبہ اور حسن مآب یعنی فردوس اعلیٰ مین [illegible] مقام نبوت کی منزل ہے
مترجم نے لکھا کیون نہین اسواسطے کہ اول تو نبوت عطا فرمائی اور دوم عدل کامل کی توفیق دی پھر مراتب قرب و منزلت کو قیاس کرنا ہماری
مجال کہان ہے - حدیث صحیح مین آیا ہے کہ خلفاء عادل بارگاہ کبریا الرحمن کے داہنے نور کے منبرون پر ہونگے اور حضرت عبد حق تعالیٰ کے دونون ید یمین
ہین خلفاء عادل وہ لوگ ہین جو اپنے اہل و عیال مین اور جنکو والی کئے گئے تھے عدل سے عمل کرتے رہے مترجم - کہتا ہے کہ یہی وہ
[illegible] کہ جسکے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم معزز ہین پس انبیاء علیہم السلام تو خود ظاہر ہے کہ اس صفت
[illegible] مین غور کرو تو حضرت ابوبکر الصدیق و عمر الفاروق و عثمان ذی النورین و علی المرتضی رضی اللہ عنہم کو خلافت نبوت عطا ہوئی
[illegible] نہین ہوسکتی ہے وہ نبوت حضرت سرور انبیاء و سید الرسل رحمۃ للعالمین خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے اور بعد
[illegible] جو فرقہ گمراہ ہوا تو اوسکے حال پر بہت افسوس ہے کہ اسنے اپنے آپکو کہان خوار کیا اور کسطرح یہود کی طرح لعنت لازوال

Marfat.com

[illegible] کے احکام جاری کرتے تھے اور یہ شرع شیطانی تھی جو کسیطرح اسلام مین جائز نہ تھی تو
[illegible] اپنے حبیب رسول علیہ السلام کے مٹانے کا حکم بھیجا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے سے
[illegible] اللہ تعالیٰ ایسا کرنیوالا ہے کہ زید کی زوجہ کو تیرے نکاح مین دے تاکہ آیندہ شرع الٰہی عزوجل تیرے ذریعے سے مستقیم ہو اور مسلمانو
[illegible] کرنے مین کچھ دل تنگی لاحق نہو اسواسطے جب زید رضی اللہ عنہ نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مین اپنی زوجہ کو طلاق دونگا
[illegible] نہیں ملتی وہ مجھپر زبان درازی کرتی ہے اور آپ نے مشورہ دیا کہ ایسا مت کر تو اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا کہ تو فقط لوگونکی
[illegible] سے خوف کرتا ہے اور ایسی بات چھپاتا ہے جسکی نسبت تجھے بتلا دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ اوسکو ظاہر کرنیوالا ہے۔ پھر خوب معلوم ہو گیا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ خواہش نہیں کی تھی بلکہ اسواسطے اللہ تعالیٰ نے بعد طلاق زید رضی اللہ عنہ کے خود ہی نکاح کر دیا بقولہ تعالیٰ۔ زوجناکہا
[illegible] اور آپکو صرف وحی بھیجدی کہ ہم نے تیرے ساتھ اسکا نکاح کر دیا اور فائدہ اسکا یہی تھا کہ شریعت حق جاری ہو اور رسم شیطانی مٹ جاوے بقولہ تعالیٰ
لکیلا یکون علی المومنین حرج فی ازواج ادعیاہم یعنے مومنون پر اپنے منھ بولے بیٹونکی زوجات سے نکاح مین حرج و دل تنگی نہو۔ کیونکہ اگر شرع مین جوازکا
[illegible] دیا جاتا اور کوئی واقعہ جاری نہوتا تو بھی لوگ کراہت کرتے کہ ہان اگرچہ جائز ہے لیکن سنت طریقہ نہیں ہے جیسے شرع مین بعضے جانور و نکا
گوشت جائز ہے لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھایا تو بہت کثرت سے لوگ اسکی کراہت کرتے ہین بلکہ بعضے تو اسکے جواز مین تردد کرنے
[illegible] کرکے دوسرے معنے لگاتے ہین لیکن خیر یہ امر ایسا ہے کہ اس مین چندان حرج نہیں برخلاف اسکے منھ بولے بیٹونکی زوجات کی بابت
مین ایسے حکم لگانے مین حرج شدید تھا جس سے شرع مین بہت بڑا رخنہ ہوتا تھا۔ پھر واضح ہو کہ اول مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زینبؓ کی جانب
رغبت نہین تھی ورنہ چاہتے تو پہلے خود ہی نکاح کر لیتے اور زید کے ساتھ نکاح کرنے کے لئے زینبؓ کو حکم نہ دیتے اور نہ اسقدر تاکید کرتے اور زینبؓ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح مین آنا عین نعمت ہوتا اور انکو اس نعمت کے قبول کرنے مین کچھ تردد نہوتا حالانکہ زیدؓ کے ساتھ نکاح قبول کرنے مین اونھون نے
بہت تردد کیا اور باوجود ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زینبؓ اور اونکو بھائی کو اس خیال سے تشویش تھی کہ قریش کے مشرکین وکنبہ والے
[illegible] عورتین طعنہ دینگی کہ یہ بھائی بہن جاکر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائے تو اونھون نے اس عورت کو اپنے غلام کے نکاح مین دیدیا غرضکہ ایسے
[illegible] سے انکو تردد تھا حتے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی تب اونھون نے اپنے رب عزوجل پر بھروسا کرکے نکاح منظور کر لیا بخلاف
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے واسطے لینے نکاح چاہتے تو اونکو کسیطرح یہ تردد لاحق نہوتا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خود انکی
[illegible] رغبت نہین تھی۔ معنی یہ ہین کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین زینبؓ رضی اللہ عنہا کی جانب رغبت پیدا نہین فرمائی
[illegible] مین بھید یہ تھا جو پیچھے ظاہر ہوا کہ اول اونکو زید رضی اللہ عنہ کے نکاح مین دیا جاوے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منھ بولے بیٹے ہین
پھر زید رضی اللہ عنہ سے طلاق دلوا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح مین عطا فرما دے تاکہ یہ شریعت جاری ہو کہ منھ بولا بیٹا کچھ حقیقی
[illegible] ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اوسکے وہ احکام ہین جو حقیقی بیٹے کے احکام ہوتے ہین حتے کہ آنحضرت صلعم کے بعد آپکا بیٹا کوئی نہیں
[illegible] کہ اگر پیغمبر کی اولاد تو ایسے صالح ہوتے جو کہ اللہ تعالیٰ کے علم ازل مین پیغمبر ٹھہرے تھے پھر محمد صلے اللہ علیہ وسلم افضل الرسل
[illegible] بنایا کیونکہ منظور نہوگا پس ظاہر فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین اور آپکے بعد آپکا کوئی بیٹا نہوگا کیونکہ نبوت آپکے
[illegible] مشاہدہ کرو کہ آپکے لڑکون اور لڑکیون مین سے کوئی لڑکا زندہ نہین رہا اور لڑکیان زندہ رہین پس یہ صریح
[illegible] ہوئی اسواسطے کہ ختم نبوت کا حکم آپکی حیات مین بھیجدیا تھا اور بغیر وحی کے یہ کیونکر معلوم ہو سکتا ہے کہ آپکے

بعد آپکا کوئی لڑکا زندہ نہین رہیگا ستے کہ قریب زمانہ وفات کے حضرت ابراہیم رضی اللہ [illegible]
ہوا کہ زندہ نہین رہینگے لیکن آخر ڈیڑھ برس کے ہوکر انتقال کر گئے اور اونکو پالنے گئے [illegible]
جو نہایت احتیاط سے پالتے تھے مگر حکم قضاء الٰہی عزوجل پورا ہوا پھر منھ بولے بیٹے کا حکم [illegible]
کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی جانب رغبت نہین تھی تو اللہ تعالیٰ نے کیا اپنے رسول حبیب صلی اللہ علیہ [illegible]
و بیدی حالانکہ اللہ تعالیٰ تو اپنی ولی کی پاسداری فرماتا ہے اور اسکی ایذا پسند نہین فرماتا تو [illegible]
لہذا روایت ہے کہ جب آپ کو آگاہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیرے ذریعے سے اپنی شریعت کیطرح [illegible]
اور اسکی زوجہ کو تیری نکاح مین دیگا تب آپ حکم الٰہی عزوجل کے لئے مطیع ہوئے لیکن کافرون منافقون کی زبان [illegible]
اللہ تعالیٰ نے آپکے دل مین زینب رضی اللہ عنہا کے جانب رغبت پیدا کر دی اسلئے آپ نے تعجب سے فرمایا سبحان اللہ مقلب القلوب
یعنی اے رب سبحانہ تعالیٰ بیشک تو ہی دلون کا پھیرنے والا ہے تیری شان عجیب ہے چنانچہ تفسیر احزاب مین مفصل بیان ہو چکا ہے جب یہ
معلوم ہوا تو اب مجھے زیادہ تفصیل کی ضرورت نہین ہے بلکہ عاقل خود سمجھ سکتا ہے کہ شیخ کا استنباط اس مقام پر اپنے موقع پر نہین ہے [illegible]
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی بھی اگر فرض کیجاوے تو بھی کیونکر قصہ داؤد علیہ السلام سے تسلی ہوگی حالانکہ شیخ کے حسب زعم کے موافق داؤد علیہ السلام کی
بجانب زوجہ اوریا کے جیسا کہ شیخ رحمہ نے زعم کیا ہے ایسا امر تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اوسکو فتنہ قرار دیا جس کی داؤد علیہ السلام نے توبہ و استغفار کیا
سجدہ مین گر پڑے اور اللہ تعالیٰ نے اوسکو بخشہ بابرخلاف واقعہ زینب رضی اللہ عنہا کے کہ اللہ تعالیٰ نے خود نکاح کر دیا اور کافرون و منافقون کی
بحث کا اور اونکی زبانین بند کر دین پھر کہان یہ اور کہان وہ زمین آسمان کا فرق ہے۔ بالجملہ اس مقام کو غور سے دیکھو واللہ تعالیٰ [illegible] ہدایت کی درخواست
کرو اور اللہ تعالیٰ نے ہی۔ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ پھر شیخ نے اپنے استنباط کے علاوہ بعض مشائخ معتقدین کے اشارات نقل فرمائے
اونکا ترجمہ ادا کرتا ہون۔ قولہ تعالیٰ۔ ظن داؤد انما۔ الآیہ شیخ ابو عثمان مغربی نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام نے نشانات بلا و امتحان کو دیکھا
کر لیا تو فوراً تضرع و زاری سے جناب باری تعالیٰ مین پناہ ڈھونڈھی۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ مراد یہ کہ جناب باری تعالیٰ مین تضرع [illegible]
جیسے مولوی روم علیہ الرحمہ نے کہا کہ [illegible] ای کہ خواہی کز بلا جان وا خری [illegible] جان خود را در تضرع آور می [illegible] یعنی اے شخص اگر تو چاہتا ہے
کہ بلا سے اپنی جان بچاوے یعنی اللہ تعالیٰ تجھے بلا سے سلامت رکھے تو تجھے چاہئے کہ اپنی جان کو جناب باری تعالیٰ [illegible]
مین الدی۔ م شیخ ابو سعید الخراز نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام سے جو لغزش واقع ہوئی وہ ظاہر [illegible] ہوتی ہے [illegible]
کیا نہین دیکھتے ہو کہ داؤد علیہ السلام کے قصہ مین ابتداء مین داؤد علیہ السلام نے گمان کر کے استغفار کیا [illegible]
اسکا تقرب و مرتبہ بڑھا یعنے توبہ قبول کی۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ سابق مین مترجم نے [illegible]
کرامت حضرت ابو سعید الخراز کے بیان سے وثوق و اطمینان ہوگیا۔ م۔ قولہ۔ فغفرنا لہ ذالک۔ [illegible]
سے لغزش شاید یہ تھی کہ مقام علو سے بجانب نزول فقط نظر کی تھی [illegible]
التفات کیا اور یہ بھی اونکے مرتبہ مین ہے لیکن صفت سے فعل کی جانب توجہ کی [illegible]
اشارہ لطیف ہے اور اسکا سمجھنا عوام کیواسطے دشوار ہے اور مرتبہ تفہیم [illegible]
کہ تمہیون کے طریقے سے شروع کرتا ہے کیونکہ انبیاء علیہم السلام کیواسطے [illegible]

[illegible] بیان نہین ہو سکتا ہے مگر قیاس سے کچھ سمجھ ہو۔ پس مومن صالح کو اول اسلام ہوتا ہے اور [illegible] ارشادات بیان ہوئے ہین اور خلاصہ یہ ہے کہ اول نماز مین پھر طاعات مین پھر جمیع [illegible] جانب رب عزوجل گردن جھکاتا ہے جو کچھ کرتا ہے سب اللہ تعالی ہی کیواسطے کرتا ہے پھر سمجھتا ہے کہ یہ فعال [illegible] طاعات ہے میرے حق مین فضل رحمت ہے کہ اسکی توفیق وقوت سے یہ نیکیان مجھ مین ظاہر ہوئی ہین [illegible] رجوع لاتا ہے اور اپنے رب عزوجل کیطرف گڑگڑاتا ہے اور اوسی کا سب فضل دیکھتا ہے تو شرح الصدر [illegible] ظہور ہوتا ہے اسطرح کہ وہ صفت یعنے خالق ومالک وقیوم وحی ورزاق وغیرہ صفات الہی عزوجل کا [illegible] پھر اسیطرح ترقی مین صفات سے۔ لاالہ الا اللہ تک پہونچتا ہے اور اس مین اولیاء کا کمال جدا ہے اور [illegible] بعد مراتب نبوت ہین اور اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہے اور یہان درحقیقت ایسے خیال ودوش کو کچھ [illegible] بسبب حرمت سے کچھ سمجھانے کے طور پر بطور تمثیل کے بیان کیا۔ اللھم غفرانک لاالہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین [illegible] جب سلمان بھی ہوا تو وہ اپنے افعال کو اور جو کچھ عالم مین جاری ہے وہ انھین صورتون واجسام ومادیات سے دیکھتا ہے اور یہ کفر [illegible] ہے جسمین کفار ومشرکین کے سب اقسام مبتلا ہین۔ اللھم انی اعوذبک من الکفر والنفاق والشرک والطغیان واعوذ باللہ [illegible] العلیم من الشیطان وشرکہ۔ ان ربی قوی قدیر یہدی من یشاء الی صراط المستقیم۔ پھر اللہ تعالی نے داؤد علیہ السلام کی خلافت وعدل سے کرامت فرمائی بقولہ تعالی

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ

[illegible] ہم نے کیا تجکو نائب ملک مین سو تو حکومت کر لوگون مین

بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ

[illegible] اور نہ چل جی کی چاہ پر پھر تجکو بچلاوے اللہ کی راہ سے مقرر جو لوگ بچلتے ہین اللہ کی راہ سے

ع ۱۲ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ

[illegible] اوس پر کہ بھلا دیا دن حساب کا

[illegible] تعالی نے داؤد علیہ السلام کو خطاب فرمایا اور عوام کو نصیحت وتہدید فرمائی کہ جس نے اسطرح اپنی نفس کی پیروی کی وہ راہ الہی عزوجل سے بہک گیا [illegible] کا عذاب بھول گیا بلکہ یوم الحساب بھولا تو اوسکے لئے عذاب شدید ہے اور واضح ہو کہ آدمی کوئی ہو وہ والی وخلیفہ کیا گیا ہے حتی [illegible] والی کیا گیا ہو اگر اوسنے اپنی نفس کو حقوق عدل کی ساتھ رکھا تو آخر راحت ہے اگر اوسنے اپنی نفس کو برباد کیا تو عذاب ہے اور اللہ تعالی نے مومنون کو لطف سے تنبیہ فرمائی [illegible] من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنة الآیہ۔ یعنے اللہ تعالی نے مومنون سے انکے جان ومال خریدے بعوض اسکے کہ انکے لئے [illegible] کا مال تو جنت ہے اور یہان اپنی جان ومال پر اللہ تعالی نے اوسکو متولی کیا ہے پس تن بدن کی طاعات [illegible] اللہ تعالی نے شریعت مین اسکو حکم دیا ہے اور اسیطرح جب اوسکی ولایت مین زوجہ واطفال واہل عیال [illegible] اللہ تعالی کی شریعت کا نفاذ کرے اور اگر وہ جماعت مسلمانون پر حاکم کیا گیا تو اونمین حکم عدل جاری رکھے [illegible] کے حدیث مین آیا ہے کہ السلطان ظل اللہ فی الارض۔ زمین

Marfat.com

مین اللہ تعالیٰ کا سایہ سلطان ہے ۔۔ اور داؤد علیہ السلام کو خطاب فرمایا۔ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ [illegible]
اے داؤد ہم نے تجھے زمین مین خلیفہ کیا ہے ف اپنا نائب متولی کیا ہے اور معنی نیابت [illegible] زمین مین [illegible]
کہ مخلوقات مین نوع وکیل و موکل دونون ہم سر ہین اور وکیل کچھ اپنے موکل کے قبضہ قدرت مین نہین ہے بلکہ وہ [illegible]
ہوتی ہے اور یہ معنی جناب باری تعالیٰ کی شان پاک مین محال ہین پس خلیفہ کرنے کے معنے یہ ہین کہ اللہ تعالیٰ نے [illegible]
دیکر مامور فرمایا کہ اسکے موافق ہماری مخلوقات مین عمل کرو اور خود بھی طاعت کرو اور ظاہر ہے کہ [illegible] عزوجل [illegible]
عالم قائم ہے پس جیسے ہر شخص کو پیدا کرکے اپنے نفس پر متولی کیا ہے اسیطرح خلیفہ کو مع نفس و عیال وغیرہ مخلوقات کے [illegible]
مین اعمال طاعات سے مکلف ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ خلافت کے واسطے لائق وہ شخص ہے کہ معرفت و طاعت مین [illegible]
نفس و عیال کے علاوہ بہت بڑی جماعت پر متولی کیا جاتا ہے تاکہ سب مین عدل جاری رکھے اور پہلے تو کیلئے نفس کے معارضات کو [illegible]
ہزارون نفوس نیک و بد کی طرف سے معارضات پیدا ہوتے ہین تو سب مین اعتدال قائم رکھے۔ ہان جبقدر اپنے نفس [illegible] اصلاح مین [illegible]
اوسیقدر ہر ایک بشیر کی طرف سے اسکو ثواب ملیگا بشرطیکہ خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے عدل کرے اور نفس کی خوشی پر عمل نکرے [illegible]
کو حکم دیا کہ۔ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ۔ پس خلافت کا نتیجہ یہ کہ تو لوگون کے درمیان حق و عدل کے ساتھ [illegible]
ف اب یہ امر بہت غور طلب پیش آیا کہ حق کیونکر معلوم ہو۔ اگر کہا جاوے کہ اپنے نفس مین غور کرکے جو حق سمجھے وہ کرے تو یہ غیر ممکن ہے کہ [illegible]
انسانی کبھی آدمی کو ٹھیک راہ لگاوے اسواسطے کہ نفس تو شیطان کے ساتھ مقارن ہے کیونکہ یہی جسم ہے جو ایسے مادیات مکدرہ سے مرکب [illegible]
جو شیطان کی جولانگاہ ہے اسیواسطے حدیث مین ہے کہ شیطان آدمی مین خون کی روانی پر جاری ہے۔ اسلئے نفس کیطرف سے حق معلوم [illegible]
غیر ممکن ہے جسپر حکم کیا جاوے۔ تو حق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت مین بتلایا ہے پس حاصل یہ ہوا کہ حکم الٰہی عزوجل کے موافق حکم کر [illegible]
وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى۔ اور اپنی خواہش نفس کی پیروی مت کیجیو ف کہ شرع کو چھوڑکر اپنی رائے و اٹکل پر چلو اور جو جی چاہے
فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ تاکہ انجام یہ ہو کہ تجھے راہ الٰہی عزوجل سے بہکاوے ف کیونکہ نفس کی پیروی ہمیشہ گمراہی [illegible]
حاصل یہ کہ اے داؤد تم حق یعنے شرع توریت کے ساتھ یا خاص وحی کے ساتھ یا اجتہاد و شریعت کے ساتھ (اگر انبیاء اجتہاد کرتے ہین) [illegible]
حکم کیجیو اور نفس کی پیروی نہ کیجیو کہ وہ تجھکو راہ الٰہی عزوجل سے بھٹکاوے یعنے جو کوئی نفس کی راہ چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اوسکی راہ ضلالت [illegible]
نتائج پیدا کرتا ہے اور گمراہی کو پیدا کرنے والا اگرچہ اللہ تعالیٰ ہی لیکن یہ ستر اللہ تعالیٰ اسوقت پیدا کرتا ہے جب بندہ پیروی نفس [illegible]
لہذا پیروی نفس کو گمراہ کرنے والا فرمایا۔ اور گمراہی کا نتیجہ خراب ہے کیونکہ آدمی آخرت سے غافل ہوجاتا ہے اور نفس [illegible] ہوجا [illegible]
اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ۔ جو لوگ کہ راہ الٰہی عزوجل سے بہکتے [illegible]
اونکے واسطے عذاب شدید ہے اور اسکی وجہ کو بھی ظاہر فرمایا بقولہ تعالیٰ۔ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ۔ بوجہ یوم الحساب [illegible]
اور حساب کے فراموش کرنیکی وجہ سے یہ عذاب شدید پایا اس آیت مین اشارہ ہے کہ جو شخص گمراہ ہوجاتا ہے وہ آخرت و قیامت کو فراموش کرتا ہے۔ [illegible]
کرتے ہین کہ مسلمان کبھی نفس کی پیروی کرتا ہے حالانکہ کافر نہین ہوجاتا ہے جواب یہ ہے کہ یوم الحساب فراموشی [illegible]
ہین جیسے تقویٰ کے مراتب بکثرت ہین پس اعلیٰ مرتبہ تقویٰ کے ساتھ مین تو فراموشی [illegible]
یعنے شرک و کفر مین مبتلا ہو تو وہ آخرت سے بالکل فراموش ہوگا اور سوائے فراموشی کے [illegible]

Marfat.com

[illegible] روز قیامت کا یقین ہوگا پھر اگر غفلت کیہ جو بھی کچھ بدکار ہونگا بھی
[illegible] خلاصہ یہ ہے کہ جسقدر تقوی زیادہ ہوگا اسیقدر آخرت سے فراموشی کم ہوگی۔
[illegible] جناب کیوں ہے نیک کام کرنا چھوڑا اونکے لئے عذاب شدید ہے بما نسوا
[illegible] یوم الحساب کے واسطے کوئی کام نہین کیا حتی کہ ولیکن یقین بھی نہ لایا کہ قیامت و حساب کا
[illegible] قیامت کے لئے نیک کام کیا واللہ تعالی اعلم۔ پھر اس آیت مین دلیل ہے
[illegible] آخرت کو بھولا جیسے کافر بھولے ہین یا ظلم و جور کیا کہ روز حساب سے نہین ڈرا تو اوسپر آخرت مین عذاب
[illegible] بیان کی کہ اسلام مین سب سے بڑا فتنہ جو سب سے پہلے شروع ہو وہ یہ تھا کہ بنی امیہ کی خلافت
[illegible] کے زمانہ مین دمشق کے چالیس شائخ جمع ہوکر دنیاے فانی کے لالچ مین اپنا دین بیچنے کے لئے ولید مذکور کے
[illegible] کے ساتھ بیان کیا کہ مسلمانونکا خلیفہ جو کچھ چاہے کرے اوسپر قیامت مین حساب کتاب نہین ہے۔ شیخ
[illegible] ابن ابی حاتم نے اپنے اسناد کے ساتھ ابو زرعہ یعنے ابراہیم الدمشقی سے روایت کی کہ ولید بن عبدالملک نے مجھسے
[illegible] کیا قیامت کے روز خلیفہ سے بھی حساب لیا جاویگا اور آپ نے تو اگلی کتابین بھی پڑھی ہین اور قرآن مجید بھی پڑھا ہے اور آپکو علم فقہ
[illegible] ہے پس آپ مجھے ٹھیک جواب دیجئے تو مین نے کہا کہ اے مسلمانون کے سردار بھلا مین بیان کرون تو ولید نے کہا کہ ہان آپکو امان
اور آپ بیان کیجئے تو مین نے کہا کہ اے مسلمانون کے سردار آپکو مین توجہ دلاتا ہون کہ آپ خود غور کیجئے کہ اللہ تعالی کے نزدیک بھلا
[illegible] زیادہ ہے یا داؤد علیہ السلام کا مرتبہ زیادہ ہے دیکھئے کہ اللہ تعالے نے داؤد علیہ السلام کیواسطے نبوت و خلافت دونون جمع
[illegible] پھر بھی اپنی کتاب پاک مین اونکو دھمکایا اور فرمایا۔ انا جعلناک خلیفۃ فی الارض الآیہ۔ حتی کہ فرمایا۔ ان الذین یضلون عن سبیل اللہ
[illegible] عذاب شدید بما نسوا یوم الحساب (رواہ ابن ابی حاتم قال حدثنا ابی قال ثنا ہشام بن خالد حدثنا الولید (بن مسلم) ثنا مروان بن جناح قال
[illegible] ابراہیم ابو زرعۃ (الدمشقی) وکان قد قرأ الکتب ان الولید بن عبدالملک قال لہ ایحاسب الخلیفۃ الخ) حیاۃ الحیوان وغیرہ مین یہ فتنہ تفصیل
[illegible] مذکور ہے جسکو مین نے مختصر بیان کیا ہے اور احادیث اس باب مین بکثرت مشہور ہین کہ خلیفہ ظالم پر عذاب شدید ہوگا اور آیت
[illegible] اشارہ ہے کہ عذاب شدید کی جڑ یہ ہے کہ روز حساب پر یقین نہو جیسے کافرون و مشرکون کا حال ہے اور قصہ داؤد علیہ السلام
[illegible] سلطنت و بادشاہی کچھ منحصر نہین ہوتی ہے مگر دنیا پر اعتماد کرنا اور اسکو عین مراد سمجھنا کفر ہے اور یہ محض جانورون کا کام ہے جنکو اللہ تعالے
[illegible] بلکہ فقط جسم تازہ توانا اور اوسکے متعلق حواس قوی دئے ہین جیسے قوی جانورون بلکہ بعضے ضعیف پرندون
[illegible] عجیب عجیب صنعت کا کام کرتے ہین جیسے دبیا، ایک چھوٹا پرند معروف ہے کہ جس صنعت سے جھونجھ بناتا ہے آدمی کی
[illegible] خالی ہاتھ پاؤن سے اوسکے مانند بنا دے پس اکثر آدمیون مین بھی جو جانورون سے بدتر ہین جسم قوی حواس قوی موجود
[illegible] ہین کہ صریح دنیاے فانی و عمر روان کو دیکھتے جاتے ہین مگر پھر اس دنیا کے واسطے جمع کرتے اور اسی پر مطمئن ہین
اور یہ عجائب صنائع قدرت الہیہ کو کھیل باطل سمجھتے ہین قال تعالی

[illegible] وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

[illegible] اور جو اونکے بیچ مین ہے نکما — یہ خیال ہے اونکا جو منکر ہین

Marfat.com

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ۝ أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ [illegible]

سو خرابی ہے منکروں کو آگ سے کیا ہم کرینگے ایمان والوں کو [illegible]

كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ [illegible]

برابر اونکے جو خرابی ڈالتے ہین ملک مین کیا ہم کرینگے ڈر والون کو برابر ڈھیٹھ لوگون [illegible]

إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ

تیری طرف برکت کی تا دھیان کرین لوگ اوسکی باتین اور سمجھین [illegible]

[illegible] اللہ تعالی آگاہ فرماتا ہے کہ اسنے اس مخلوقات کو عبث نہین پیدا فرمایا ہے اور اللہ تعالی کے بندگان مومنین [illegible] ہین کما قال تعالی۔ ربنا ما خلقت ہذا باطلا۔ یعنے بندگان عاقلین کہتے ہین کہ اے ہمارے رب تونے اسکو باطل نہین پیدا [illegible] سو جو عبث نہین ہے اور اللہ تعالے نے فرمایا۔ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا اور ہم نے آسمان و زمین وا ونکے درمیانی چیزون کو نہین باطل پیدا کیا **ف** کہ وہ محض لغو بدون حکمت ہوا اور اسکا کچھ انجام نہو جیسے کفار [illegible] کرتے تھے کہ یہ لوگ اسطرح پیدا کیئے گئے کہ کھاتے پیتے سوتے رہے آخر مرکر خاک ہوگئے پھر نہ اٹھینگے نہ حشر ہے نہ قیامت اور نہ عذاب [illegible] نہ ثواب۔ اور یہی اس زمانہ مین بکثرت کفار نیچر و دہریہ و مادیہ وغیرہ کی حماقت ہے کہ یہ دنیا تو اسیطرح چلی آئی ہے اور چلی جائیگی کہ لوگ جیتے [illegible] اور دنیاوی اموال و متاع سے چین اڑاتے ہین آخر مرجاتے ہین۔ ذَٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا۔ یہ گمان [illegible] لوگون کا گمان ہے جنھون نے کفر اختیار کیا ہے **ف** اللہ تعالے نے خالق عزوجل سے منکر ہو کر اپنی خود رائے مین نازان ہے اور عجب کہ دنیا [illegible] حالت آخر ہو چکی اور کثرت سے بدکاریون کا بازار گرم ہوگیا اور جو کچھ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم نے قیامت کے علامات بیان [illegible] تھے وہ سب ایک ایک کرکے موجود ہوتے جاتے ہین جنکو لوگ آنکھون دیکھتے ہین مگر اپنے کفر و غفلت کو نہین چھوڑتے ہین بلکہ اس [illegible] عجب یہ ہے کہ لوگونکو جب بددیانتی و بیرحمی و چوری و دغا بازی و فحش و بدکاری وغیرہ علامات پھیلتے جاتے ہین تو یہ کفار و فجار اسکو [illegible] کے موافق آثار قیامت نہین سمجھتے بلکہ کہتے ہین کہ ابتدا مین لوگون کو تجربہ کم تھا اور جب جسقدر تجربہ بڑھتا جاتا ہے اسیقدر کام نہین [illegible] بڑھتی جاتی ہے **مترجم**۔ کہتا ہے کہ انھین کمبختون کے تجربہ بڑھنے سے دنیا مین فسق و فجور کی کثرت ہوتی جاتی ہے اور جسقدر دنیا [illegible] بے ثبات ہونے کا تجربہ ہوتا اور دنیا سے بے رغبت ہو کر آخرت کیطرف راغب ہوتے اسیقدر ان بدکاریون کو تجربہ [illegible] ہوتی گئی اور خوبیان نیست ہو کر بدکاریون مین کمال بڑھتا گیا اور بڑھتا جاتا ہے۔ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ پس کافرون کے واسطے آگ سے عذاب سخت ہے **ف** جو مرنے کے بعد سے [illegible] ہوگا اور قیامت [illegible] واضح ہو کہ بعضے منافق چھپے ہوے ہین جو عذاب النار کے لئے اپنا وہم دوڑاتے ہین کہ فلان فلسفی نے لکھا ہے کہ زمین [illegible] جاتا ہے اور اسوقت زمین کے اندر بکثرت حرارت ہے اور جب بہت قریب ہوگا تو وہی قیامت ہوگی [illegible] کو اصل مین فلان فلسفی نے ہدایت کی کہ اسکی ہدایت سے بھلا اسقدر گمان تو جا کہ ایسا ہونا ممکن ہے اور وہ بھی [illegible] کہتا ہے کہ یہ اونکے دلی نفاق کا ظہور ہے ورنہ اسکو کسی بیہودہ احمق فلسفی کی حاجت نہین تھی کیونکہ [illegible] نص قدرت کے آگے ایسے تہوّر بکنے سے شرم کرنی چاہیئے تھی اور حق تعالی نے دوزخ ان کا فرونکے [illegible]

Marfat.com

[illegible] ین دنیاوی گند ہے بعد جانا لہ سوزش و عذاب کی شدت ہے۔ معاذ اللہ من عذاب اللہ
[illegible] اپنی پلٹن بیٹھے اتراتے ہین اور آخر ایک روز اچانک ہیضہ وغیرہ سے مرکر گندہ مین گرا اور توپ دیا گیا
[illegible] کہا کرتا تھا کہ ہم لوگ مہذب ہین اور مسلمان لوگ تہذیب سے وحشی ہین اور اس خبیث کی مراد تہذیب سے یہ ہے کہ دنیا کی
[illegible] ہین ہم لوگون کو خوب لیاقت ہے کہ اگر ہم لوگ کھاتے ہین تو ہر قسم کا گوشت وغیرہ چھری کانٹے سے اسطرح کھاتے ہین کہ ہمارے
[illegible] نے بڑی محنت سے جمع کر لیا ہے اور اسطرح پہنتے ہین اور باہم خلط ملط مین ایک دوسرے کی زوجہ سے ایسے قواعد
[illegible] ہین کہ اگر ہم اسے بدی راغب ہون تو اپنے اپنے اختیارات کو ایسے طور پر کام مین لا سکتے ہین کہ کسی بدکاری مین قانون سے ہماری
[illegible] ہے اگر ہم ایسے امور کے مرتکب ہون جسکو مسلمان لوگ اپنے خیالی اعتقاد مین مخش سمجھتے ہین بہر حال ہم پکڑے نہین جا سکتے
مترجم کہتا ہے کہ یہ اون لوگونکی تہذیب کے معنے ہین اور عجب ہے کہ عام مسلمانون مین سے بعض لوگ ہین کہ وہ انکی باتون پر
[illegible] ہین اور اپنی بے تہذیبی کو سوچنے لگتے ہین اور یہ نہین غور کرتے کہ ان ناپاکونکی مراد کیا ہے کیونکہ اونکی مراد کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیاوی
آرائش و اہتمام کے لیے مسلمان اس دنیا کی غلامی مین یہ کمال نہین رکھتے ہین جو ہمنے حاصل کیا ہے۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ مسلمانون کو اسکا جواب
صاف دینا چاہیے کہ ہان تم لوگون کو دنیا مین دنیا کی غلامی مین کمال ہے اور آخرت مین جہنم کا وبال ہے اگر اسی کفر و حماقت پر مرو۔ اور ہم کو اللہ تعالی
نے اپنے فضل سے اتنی سمجھ دی ہے کہ ہم اس دنیائے فانیہ کے لئے غلامی نہین کرتے ہین بلکہ اپنی ضرورات کی قدر اسمین سے کفایت لیتے ہین
یا کسی قدر مباح و آسانی لیتے ہین اور باقی ہماری محنت دار آخرت کے لئے ہے جسسے کافر بدنصیب منکر و محروم ہے۔ پس دنیا مین دو فریق ہین
فریق اول مثل لعل و جواہر کے نایاب و قلیل ہے اور یہ وہ لوگ ہین جو اس عالم کے عجائب صنائع و مخلوقات کو خالق جل شانہٗ کی حکمت کاملہ کا نمونہ سمجھے ہین اور اسکی
بندگی و عبادت کو اپنے نفس کی تہذیب و کمال جانتے ہین اور نیک اخلاق و نیک اعمال جمع کرتے ہین اور دنیاوی جسم کو پالکر سڑانے کی گندگی
سے نفرت کرتے ہین۔ فریق دوم جو بکثرت مثل کوڑیون و کنکریون و ریگ کے پائے جاتے ہین اور یہ وہ لوگ ہین جنھون نے خالق عز و جل کو نہین
پہچانا خواہ سرے سے احمق نے انکار کر دیا جیسے دہریہ و مادیہ فرقہ ہے یا برائے نام اقرار کیا کہ کوئی خالق ہے مگر اسکو صرف نام ہی نام سے مانا
اور اپنے رائے و قیاس سے مخلوقات کو اپنا حامی و پالنے والا جانا جیسے ہنود و یہود و نصاری وغیرہ ہین اور اونکی تمام کوشش صرف دنیاوی
[illegible] ہے اور انھون نے دنیا کو متاع حاضر دیکھکر اسقدر حرص سے اسکو گھیرا کہ اللہ تعالی کے بندونکو اسمین سے قدر کفایت ملنا دشوار ہوگیا اور ان
[illegible] کی حرکات سے صالحین کو تکلیفات پہونچتی ہین ولیکن خالق عز و جل ضرور اپنے خالص بندونکو دنیا و آخرت مین محفوظ فرماتا ہے اور
[illegible] مسافر خانہ ہے اور آخرت اونکے لئے نعمت غیر منقطعہ غنیمت ہے و قال تعالی۔ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ۔ کیا بھلا ہم ان بندونکو جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ہین
[illegible] جو زمین مین فساد مچاتے ہین ف کہ اپنے شرک و کفر سے اہل ایمان کو تنگ کرتے اور عبادت توحید سے روکتے
[illegible] دونون فریق کا انجام یکسان نہین کریگا۔ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ۔ کیا ہم متقیون کو فاجرونکی
[illegible] ہرگز نہین۔ بلکہ مومنین صالحین کے لئے درجات کرامت دار آخرت ہے برخلاف فاجرون کے کہ اونکے لئے دنیا مین
[illegible] ہی خواری و عذاب جہنم مین ہمیشہ برباد ہونگے شیخ امام ابن کثیرؒ نے لکھا کہ اسمین عقل سلیم کے واسطے ہدایت
[illegible] اسی عالم کو دیکھتا ہے کہ اسکا مال بڑھتا جاتا اور اوسکی اولاد کثرت سے ہوتی جاتی ہے حالانکہ وہ رب عز و جل سے

منحرف ومشرک ہو اور اسی حالت پر مرجاتا ہے بلکہ مغرور اسوقت ہیں تو دوسکا [illegible]
حالانکہ وہ لوگ طرح طرح کے شرک وکفر ولہو ولعب وخواہش ہیں منہمک ہیں اگرچہ [illegible]
کے طریقہ سے انتظام رکھتے ہیں گو کہ ایسے ان لوگون کو سخت محتاجی پہونچتی ہے جن سے یہ لوگ اپنے [illegible]
ہین۔ بہرحال تمام اس دنیا مین دیکھتا ہے کہ سب سے کفر وشرک کے ظلم کرنے والا [illegible]
ہوتی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ واسکے رسول علیہ السلام سے باغی ومنحرف ہے اور [illegible]
نظر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ مطیع مومن اس دنیا کے سامان سے کمتر پاتا ہے بلکہ سختیون کو [illegible]
بندہ مومن اپنی طاعت وبندگی پر قائم رہتا اور صبر کے ساتھ اسی حالت پر مرجاتا ہے تو عقل سلیم [illegible]
منتظائم حکمت کے اسرار رکھے ہین اور ضرور دار الجزاء وحشر آخرت ہے کہ وہان ہر ایک کو اسکا عوض ملیگا [illegible]
مین کچھ شک نہین ہے اور یہان مظلوم کے لئے ظالم سے قصاص نہین ہوا تو ضرور دوسرے جہان [illegible]
کہ یہ سب عقل سلیم کے واسطے کافی ہے اور جو لوگ اندھے وکج بخت ہین اونکو تو کچھ کافی نہین ہے سوائے اسکے کہ جب [illegible]
معاینہ کرین تب مانینگے اور اسوقت ماننا اونکے حق مین کچھ نافع نہوگا کیونکہ وہ دار العمل نہین ہے بلکہ دار الجزاء ہے [illegible]
جسم واسکے شہوات ظاہر ہین اور روح واسکے کمالات مخفی ہین حتیٰ کہ بعضے احمقون نے اس بارے مین ایسے لغویات [illegible]
کچھ بھی امتیاز نہین بتلاتے ہین اور مترجم نے مقدمہ مین ان لوگون کے بعضے خیالات فاسد کو دلائل قطعیہ سے رد کر دیا ہے [illegible]
ظاہر ہے تو جسم کے شہوات دو طرح ہین بعض تو طبیعت جسمانی کے لوازم ہین جیسے کھانا پینا وجماع وغیرہ پس [illegible] جسم اپنی طبیعت سے
مہیا کرنا چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اوسکو مکلف کر دیا تو یہ اوسپر شاق ہے حالانکہ اپنی خود رائے سے اول تو [illegible]
ہوا ہے لیکن اسنے خالق عز وجل کی نافرمانی کا قصد کیا۔ دوم یہ کہ اپنی خود رائے پر صرف بعض ایسے امور پاویگا جو ناپاک نجس ہین جیسے [illegible]
یا شراب یا سور مردار وغیرہ اسواسطے کہ جہان تک اشیاء پاکیزہ ولطیف ہین اونکو اللہ تعالیٰ نے خود حلال کر دیا ہے حتیٰ کہ اگر فرض کرو کہ [illegible]
نہین ہین تو بھی مومن کو اس امر کا افسوس نہوگا کہ اسکو دنیا مین یہ نجس چیزین نہین ملین۔ پس معلوم ہوا کہ جسم کے واسطے [illegible]
اللہ تعالیٰ نے سب پاکیزہ ولطیف کو حلال کر دیا ہے۔ قسم دوم وہ خواہشین ہین جو طبعی نہین ہین بلکہ آدمی اپنی [illegible]
مثلاً کافر نجس ہے کہ وہ پیشاب کرنے مین طہارت نہین کرتا ہے کیونکہ اسکا جی نہین چاہتا کہ اپنے اوپر [illegible]
ظاہر ہے کہ ایسے امور محض ناپاکی ونجاست کی حماقت ہین اور بعض ایسی خواہشین ہین کہ اونکو کافر ومومن دونون [illegible]
صرف اپنی نیت کا فرق ہے مثلاً کافر نے مال ومتاع دنیاوی کی خواہش کی تو وہ [illegible]
کرتا ہے گویا وہ نہین رہیگا اور گویا یہی جو کچھ ہے وہ انسانی پیدایش کا حاصل ہے اور مومن اجمل مال کو جمع کر [illegible]
کہ اونکو کار خیر مین صرف کرے اور اونکے ذریعہ سے آخرت کا سامان جمع کرے حالانکہ مومن کو بھی مال ومتاع [illegible]
اہل وعیال کا لحاظ رکھے اور اونھین کو دے [illegible] اونکے لئے چھوڑ مرے تاکہ بعد اوسکے وہ لوگونکو [illegible]
رکھتا ہے تو اس مین اسکو ثواب آخرت ملیگا بخلاف کافر کے کہ آخر اس نے بھی اپنی خواہش مین یہی [illegible]
کیا اور وبال اوسکا وبال اوسکی گردن پر رہا۔ اب جو شخص کچھ عقل رکھتا ہے وہ ضرور غور کریگا کہ [illegible]

... نے بدبختی کا وبال لیا یا اور واضح ہو گیا کہ جو جنکو اپنے رب عزوجل پر ایمان لائے، اونھون نے رحمت الٰہی عزوجل مین کچھ کا نا پایا اور دنیا
مین ... کسیطرح کم نہین رہے لیکن یہ اسرار ہین کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبرون کے ذریعہ سے بندون کو تعلیم فرمائی ہین جو عقل سلیم
عقل کی اور سمجھتے ہین وہ راہ پر آئے اور جو مقہور و بدعقل ہین وہ خیرخواہی چاہنے والے پیغمبرون کے اولٹے دشمن ہو گئے بلکہ چاہا کہ اونکی خیرخواہی
سے کسیکو نفع تو پہونچے آخر اللہ تعالےٰ نے اونکو مغلوب کر دیا اور اپنی راہ حق صاف ظاہر کر دی کہ پھر اوسکے بعد جو کوئی گمراہ ہو وہ ازلی بدبخت ہے لہذا
فرمایا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ۔ یہ کتاب ہے کہ ہم نے اسکو تیرے اوپر نازل فرمایا ہے ف ہر مخلوقات کی پوری ہدایت
ہے۔ مُبٰرَکٌ۔ مبارک ہے ف جسکی برکت کا کمتر اندازہ یہ ہے کہ دنیا مین نجاسات وخباثت سے پاک ہو کر مکارم اخلاق کی ساتھ
مزین ہون اور آخرت مین فردوس اعلیٰ کے مقامات اونکی میراث مین آوین۔ پھر جسنے اسکو اندازہ کر لیا اور نعمت بے اندازہ پایا تو وہ عاقل ہے
کہ کتاب مبارک کے تمام اوسط و اعلیٰ برکات کو اندازہ کریگا کہ جب نعمت بے قیاس اوسکا ادنیٰ ظہور برکت ہے تو اعلیٰ کو کون قیاس کر سکتا ہے
پس اللہ تعالیٰ نے اس کتاب معظم مبارک کو نازل فرمایا۔ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِہٖ۔ اے لیدبروا آیاتہ۔ تاکہ سب لوگ اسکی آیات مین تدبر کرین
ف غور نظر سے فکر کرین اور سمجھین۔ پھر جنکو سمجھ نہین ہے وہ لوگ خود اپنی لئے سے برباد ہونگے کیونکہ پاگل آدمی کو سمجھنے کا کوئی طریقہ نہین ہے
اور جو عاقل ہین فوراً بڑے شکر کے ساتھ اوسکو جان سے زیادہ عزیز سمجھینگے لہذا فرمایا۔ وَلِیَتَذَکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ اور تاکہ
جو لوگ عاقل ہین تذکرہ حاصل کرین ف اور اس جسم کی تاریکی مین بیدار و ہوشیار ہو کر اسکے آیات سے نور حاصل کر کے اعلیٰ مقامات فردوس
مین سرفراز ہون اور وہان جو نعمتین ہین وہ بیان سے باہر ہین لہذا حدیث مین فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین نے اپنے صالحین بندون کے
لئے وہ نعمتین مہیا فرمائی ہین کہ نہ اونکو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بندہ کے دل پر اسکا خطرہ گذرا ہے۔ حسن البصریؒ نے
فرمایا کہ جس شخص نے قرآن مجید کے حروف یاد رکھے لیکن اوسکے حدود کو ضائع کیا تو واللہ اوس نے قرآن مین کچھ غور نہ کیا اور نہ اوس سے نصیحت
لی چنانچہ بعضے آدمیون کو تم دیکھتے ہو کہ وہ دعویٰ کرتے ہین کہ مین نے سب قرآن پڑھ لیا حالانکہ اوسکے اخلاق یا اعمال مین قرآن مجید کا کچھ اثر
نہین دیکھا جاتا ہے (رواہ ابن ابی حاتم) ف فی العرائس قولہ تعالیٰ۔ یاداؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض۔ اس کلام پاک مین اشارت ہے کہ بد
خلافت الٰہی عزوجل بحسب ظاہر تو یہ ہے کہ اوسکے حکمون کو جاری کرے اور اوسکے ممنوعات سے لوگون کو باز رکھے پھر شاید ہر مسلمان کے نفس مین
دعویٰ سماوے کہ مین یہ کام کر سکتا ہون تو اوسکا نفس اوسکو یقین دلاویگا کہ مین خلیفہ ہونے کے لایق ہون حالانکہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام
کو ان کے موقع مین خلیفہ کی صفت سے یاد فرمایا تو ہر نفس کا یہ دعویٰ محض باطل ہے بلکہ خلافت کیواسطے معنوی صفت درکار ہے۔ چنانچہ جب داؤد علیہ السلام
ان بلیات مین پورے اترے تو اللہ تعالیٰ نے اونکو حضرت آدم علیہ السلام کیطرح خلافت سے سرفراز فرمایا اور یہ اوسوقت ہوا کہ داؤد علیہ السلام
... سے منور تھے اور مقام نبوت و رسالت مین اور تخلق آلہیہ مین اونکو مرتبہ تمکین حاصل ہوا تو اونکی صفت یہ ہوگی کہ جو حکم فرماوین وہ حکم حق ہے
... سے منع کرین وہ ممانعت حق ہے۔ اور یہ بندگان خاص پر لباس ملک و ملکوت کا ظہور ہوتا ہے اور اسی معنی مین کتب سابقہ سے روایت کیا جاتا ہے
... من سیناء و استعلن بساعیر و اشرق من جبال فاران۔ یعنے توریت و انجیل سے روایت کیا جاتا ہے اوس مین آیت اسطرح سے
... سینا سے آیا اور ساعیر سے بلند ہوا اور فاران کے پہاڑون سے چمکا۔ ... پس ... آنا بشارت موسیٰ علیہ السلام ہے اور
... ہونا بشارت عیسیٰ علیہ السلام ہے اور جبال فاران سے کامل طور پر اشراق ہونا بشارت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ ...
... مکہ و حجاز ہین اور شیخ رحمہ اللہ کے بیان سے نکلا کہ اس سے مراد ظہور تجلی الٰہی عزوجل ہے جو انبیاء پیغمبران سے ظاہر ہوئی قولہ ...

فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الہوی۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کو تنبیہ ہے کہ مخلوقات کے درمیان [illegible]
درمیان مین نہ دیکھین کیونکہ نفس انسانی جبتک انسان کی حیات باقی ہے اوسکے ساتھ معارض رہتی ہے کیونکہ [illegible]
ساتھ معجون مرکب کیا گیا ہے اور یکرم القدم کا یہی محل ہے لہذا اوسکی جانب اپنی نظر کو باریک رکھنا خاص انبیاء علیہم السلام [illegible]
کہتا ہے کہ شاید حضرت سرور عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس صفت مین بھی ممتاز رکھے گئے ہین کیونکہ آپنے فرمایا کہ جو نفس انسانی پیدا ہوتا
ساتھ اوسکا ہمزاد شیطان بھی پیدا ہوتا ہے اور وہ اوسکو بدی کیجانب راغب کرتا ہے پھر آپ نے اپنی ذات مبارک کی نسبت فرمایا کہ میرا
مسلمان ہوا ہے۔ بعض علماء نے کہا کہ معنے یہ ہین کہ تقدیر الٰہی عزوجل نے اوسکو میرے حق مین مطیع و منقاد کر دیا ہے اور بعض نے کہا کہ روایت
ہے کہ مین اوس سے سالم رہتا ہون۔ **مترجم**۔ کہتا ہے کہ مشہور روایت اول ہے ولیکن اشکال یہ پیش آیا کہ ہمزاد کیونکر مسلمان ہو سکتا
تو بعض علماء نے کہا کہ اسلام کے لغوی معنے یہ ہین کہ مطیع و منقاد ہو پس یہی مراد ہے کہ وہ میرے حق مین مطیع و منقاد کر دیا گیا ہے اور اسلام
شرعی معنے یعنے ایمان مراد نہین ہے اور بعض محققین نے کہا کہ ہمزاد کی نسبت یہ ضرور نہین ہے کہ وہ ابلیس کی ذریات مین سے ہو جو ملعون
ہے حتی کہ اوس سے ایمان لانا بالکل محال ہے بلکہ جائز ہے کہ ہمزاد اپنی جبلت مین فرشتہ کا مقابل ہو جیسے جن ہوتے ہین پس ممکن ہے کہ وہ مسلمان
ہو جاوے۔ اسیواسطے ایمان و طاعات کے بعد بندہ صالح کا نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے بقولہ تعالی۔ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک الآیہ۔ واللہ تعالی
اعلم بالصواب۔ **شیخ** رہ نے لکھا کہ داؤد علیہ السلام کیواسطے اس حکم مین اشارہ ہے کہ جب بطور خلافت کے حکم جاری کرین تو وہ خلافت جبھی حق ہوگی کہ
نفس کو درمیان مین دخل نہ ہو پس گویا حکم ہے کہ اپنی خودی سے خارج ہو کر مراقبۂ حق عزوجل کے ساتھ حکم حق جاری کرو اور اپنے نفس کیجانب مت دیکھو
ورنہ راہ ثواب مسدود ہو جائیگی کیونکہ جس شخص نے اپنے نفس کیجانب دیکھا تو اتنی دیر تک وہ حق عزوجل سے محجوب ہوگا اور شاید کہ اوسکے بعد
وہ راہ حق کیجانب راہ پاوے یا نہ پاوے کیونکہ نفس پر نگاہ کرنیکے وقت مین خودی موجود ہے حالانکہ خلافت جبھی محقق ہوگی کہ سوائے حق عزوجل کے
کسی جانب نظر نہ ہو۔ **شیخ ابن عطا** رہ نے کہا کہ داؤد علیہ السلام کو ارشاد ہوا کہ مینے تجکو زمین مین اپنا خلیفہ کیا تاکہ تو میرے بندون کے درمیان
حکم جاری کرے اور اپنی خواہش نفس و اپنی رائے کی پیروی نکرے ورنہ تو اپنے نفس کا خلیفہ ہوگا پس تجکو چاہیئے کہ اپنے نفس کو بھی محکوم بنا
کر اور اللہ تعالی کیطرف سے حاکم ہو کر اپنے نفس پر بھی ایسا حکم کر جیسا لوگون پر حکم کرے بلکہ اپنے نفس پر تنگی کر اور لوگون کو آسانی دے
قولہ تعالی۔ ام نجعل المتقین کالفجار۔ **شیخ ابن عطا** رہ نے کہا کہ جو لوگ جناب باری تعالی مین سر جھکائے ہوئے ہین اونکو اللہ تعالی نے
ایسے بدکارون سے برابر نہین فرمایا جو بے ادبی کے ساتھ اوسکی درگاہ کیطرف سے منہ موڑے ہوے ہین۔ **شیخ** رہ نے کہا یعنے جو لوگ
دیدۂ عظمت و کبریائی عزوجل مین اپنے نفس سے فنا ہین یعنے الوہیت فقط اللہ سبحانہ تعالی کے لئے معاینہ کرتے ہین تو ان پاک لوگون کے
برابر کسیطرح ایسے لوگ نہین ہو سکتے جو اپنے نفوس کی تاریکیون مین ٹاپتے پھرتے رہین نہ انکو نور ہدایت نظر آتا ہے اور نہ حماقت نفس سے
بچنے کی راہ سوجھتی ہے۔ **مترجم**۔ کہتا ہے کہ یہ راہ بذریعہ نور کے نظر آتی ہے اور یہ نور جبھی ملتا ہے کہ جب قرآن مجید پر ایمان و عمل ہو قولہ
کتاب انزلناہ الیک مبارک۔ **شیخ** رہ نے کہا کہ آیت قدسی مین کتاب مجید کیواسطے نزول کا ذکر ہے تو رسم کیواسطے وحی نازل کی گئی
ہے اور اس فصل کے درمیان مین نور صفت ہے کہ جب نزول سے ترقی ہو تو وصل الٰہی عزوجل مین صنعت و نور فاعل نظر آتا ہے صنعت کو
پاک سے درحقیقت جدائی نہین ہے فافہم۔ پھر کتاب مجید کو مبارک فرمایا یعنے یہ کتاب مجید تجھپر مبارک ہے اور تیری امت کے لیے
مبارک ہو جو تفکر و تدبر کرکے اوسکے حقائق کو سمجھتے ہین تب اونکو عہد اول کا تذکر ہوتا ہے یعنے عہد ازل مین جو مضمون سنے [illegible]

Marfat.com

...کلہ کتاب مجید تو آئینہ صفات قدس ہے پس بندونکو یہ آئینہ عطا کیا گیا تاکہ اپنی آنکھون کو لایق کرکے اس آئینہ مین
...نور عظمت کے انوار نظر آوین اور وقائق اسرار کھل جاوین۔ پھر پہلے تو تدبیر کو سب لوگون کے واسطے عام رکھا کیونکہ سمجھنے والے
...ہیں اول تو عوام ہین کہ وہ اپنی سمجھ کے لایق سمجھتے ہین کیونکہ اونکی نظر مین اسیقدر بینائی ہے اور دوم علما ہین کہ وہ اپنی سمجھ کے
...سمجھتے ہین اور اپنی نظر کے لائق دیکھتے ہین اور قسم سوم اولو الالباب ہین جنمین نور عقل کا ظہور ہے تو انھین کیواسطے تذکر خاص ہے کیونکہ تدبر تو مقدمہ
...کے لئے ہوتا ہے اور سمجھنے کے بعد تذکر جبھی حاصل ہوتا ہے کہ عظمت و جلال الٰہی عزوجل سے اونکے دلون مین ایک خاص خوف و شوق پیدا ہو گویا
...ت قرآن کے ساتھ اونکی روحین پرواز کر جائینگی اور یہ بات اون بزرگون کو حاصل ہوتی ہے جو اپنی روح کی آنکھون سے صفات قدس کو ...
...ہین اور اونکو الوہیت کے باریک علوم منکشف ہوتے ہین۔ شیخ ابن عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ کتاب مبارک ہے اور برکت ایسے بندہ کو
...ہے جو قرآن سنکر اوسکی مراد سمجھ جاوے پھر اوسکے آداب و شرائع کو حفاظت کے ساتھ عمل مین لاوے اور ایسی حالت مین عقل سلیم سے اوسکی
...ت ملتی ہے۔ بعض مشائخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا جسکو قرآن کی برکت حاصل ہوئی اوسکو قرآن کی آیات مین تفکر و تدبر نصیب ہوتا ہے اور جسکو
...ت مین تدبر نصیب ہوا وہ تذکر سے محروم نہین رہتا ہے۔ بعض مشائخ نے کہا کہ جسکو قرآن مین تذکر نصیب ہوا وہ اوسکے امر و نہی و وعظ سے نصیحت
...ہے اور اوسکے نور سے منور ہو جاتا ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔ بالجملہ اللہ تعالیٰ نے نیک بندون و بدکارون کے امتیاز کے لئے دل
...علیہ السلام جو پیغمبرون مین سے تھے مذکور ہوئے پھر منجملہ اونکے انعام کے اونکے بیٹے سلیمان علیہ السلام کا ذکر فرمایا بقولہ تعالیٰ

وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمٰنَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۗ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ

اور بخشا ہم نے داؤد کو سلیمان ۔ بہت خوب بندہ وہ ہے رجوع رہنے والا ۔ جب دکھلانے کو آئے اوسکے پاس شام

الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۝ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ

...ے گھوڑے ۔ تو بولا مین نے چاہی محبت مال کی ۔ اپنے رب کی یاد سے

رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا

یہانتک کہ چھپ گیا اوٹ مین ۔ پھر لاؤ اونکو میرے پاس ۔ پھر لگا

بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ

(جھاڑنے پنڈلیان ۔ اور گردنین)

...ل آگاہ فرماتا ہے کہ داؤد علیہ السلام کو اپنے رب عزوجل کی بندگی مین نبوت و حکمت و سلطنت جو کچھ نعمتین عطا ہوئین اونمین سے ایک
...بھی تھی کہ اونکی نسل سے ایک پیغمبر پیدا کیا گیا اور اوسکو ایسی سلطنت عطا ہوئی جو اوسکے ساتھ مخصوص کیگئی وقال تعالیٰ۔ و
...لِدَاوُدَ سُلَيْمٰنَ ۔ اور ہمنے داؤد کو سلیمان عطا فرمایا۔ **ف** یعنے فرزند پیغمبر عطا کیا چنانچہ دوسری
...ہے۔ وورث سلیمان داؤد۔ یعنے سلیمان وارث ہوا داؤد کا۔ اس سے مراد نبوت کی میراث ہے کیونکہ مال تو سلطنت عدل مین مال
...تمام مسلمانونکا حق ہے اور باوجود سلطنت کے داؤد علیہ السلام زرہ بناکر اپنا رزق حاصل کرتے تھے تو مالی وراثت مراد نہین ہے
...علیہ السلام کی اولاد سوائے سلیمان علیہ السلام کے بھی بہت تھی کیونکہ داؤد علیہ السلام کے پاس سو بیبیان ... تھین پھر سلیمان
...ی فرمایا بقولہ تعالیٰ۔ **نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ** ۔ وہ اچھا بندہ ہے وہ اپنے رب عزوجل کیجانب بہت تضرع سے

Marfat.com

رجوع لانے والا ہے **ف** یعنے طاعت وعبادت کو بہت کامل توجہ و عاجزی وخشوع کے ساتھ ادا کرنے [illegible]
روایت ہے کہ جب داؤد علیہ السلام کو سلیمان سا فرزند عطا ہوا تو داؤد علیہ السلام نے ایک روز سلیمان کو تنہا [illegible]
کیا چیز ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایمان و سکینت یعنے قلب کو اللہ تعالیٰ ہی کی ساتھ سکون [illegible]
قبیح کیا چیز ہے سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا کہ ایمان کے بعد کفر کرنا داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ سب سے شیریں کیا چیز ہے سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا
کی رحمت نازل ہونا سب سے زیادہ شیریں ہے داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ سب سے زیادہ خوشگوار کیا چیز ہے سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا کہ بندوں
کا عفو کرنا اور باہم بندوں میں ایک دوسرے کو عفو کرنا یہ سنکر داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کا پیغمبر معلوم ہوتا ہے
ابی حاتم) بعد داؤد علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ نے سلیمان کو نبوت کے ساتھ جن و انس و چرند و پرند پر سلطنت عطا فرمائی اور با وجود
طاعت الٰہی عزوجل و جہاد پر قائم تھے۔ **اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ**
ہی کی جانب سلیمان کا ادب ہوتا اوس سے ظاہر ہے کہ جب سلیمان کے سامنے وقت عشی کے صافنات تیز رفتار پیش کی گئیں
صافنات جمع صافن اور زبان عرب میں اسکا اطلاق کئی معنی پر آتا ہے **قتادہ** رحمہ اللہ تعالیٰ و بعض اہل لغت نے کہا کہ گھوڑوں میں
ہیں جو اپنی قوت سے کھڑے رہتے ہیں اور **مجاہد** رحمہ اللہ تعالیٰ و بعض اہل لغت نے کہا جو تین پاؤں پر کھڑا ہوتا اور ایک ہاتھ یا
رہتا ہے اور یہ اوسکی تیز رفتاری کی علامت ہے۔ الجیاد جمع جواد یعنے تیز رفتار خواہ گھوڑا ہو یا گھوڑی ہو۔ اور بعض نے کہا کہ یہ جید
ہے یعنے دراز گردن والا اور لوگوں میں دراز گردن کا گھوڑا اسواسطے پسند ہوتا ہے کہ وہ سوار کو اپنی گردن کے سایہ میں لے لیتا ہے
دشمن کا حربہ اوسپر کام نہیں کرتا اور بعض نے کہا کہ جودت سے ماخوذ ہے یعنے رفتار میں تیز و دراز قدم ہوتا ہے۔ **شیخ ابن کثیر**
کہ یہی تفسیر بہتر ہے سلف سے منقول ہے الحاصل سلیمان علیہ السلام نے جہاد کا قصد فرمایا تو عمدہ عمدہ تیز رفتار گھوڑے اونکے سامنے
کئے گئے اور بعض تفسیر والوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ گھوڑے خاص سلیمان علیہ السلام کیواسطے ایک خاص قسم کے
گئے تھے اور بعض نے کہا کہ سمندر سے نکلوائے گئے تھے اور اونکے پر تھے اور بعض نے کہا کہ نہیں بلکہ دمشق و نصیبین پر جہاد
غنیمت حاصل کئے تھے اور بعض نے کہا کہ نہیں بلکہ اپنے باپ داؤد علیہ السلام کی میراث پائی تھی اور داؤد علیہ السلام نے عمالقہ پر جہاد
اونسے چھین لئے تھے اسیطرح اونکی تعداد میں بعض نے کہا کہ بیس گھوڑے تھے اور بعض نے کہا کہ بیس ہزار تھے **ابن جریر**
کہ بظاہر بعض راویوں کا وہم ہے چنانچہ ابن **جریر** نے اپنی اسناد کے ساتھ ابراہیم التیمی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی جس میں راوی
کہا کہ ابراہیم التیمی کہتے تھے کہ بیس ہزار گھوڑے پر دار تھے حالانکہ ابن ابی حاتم نے صحیح اسناد کے ساتھ ابراہیم التیمی رحمہ اللہ
روایت کی کہ سلیمان علیہ السلام جنکے دیکھنے میں مشغول ہو گئے تھے وہ بیس ہزار گھوڑے تھے۔ ابن کثیر نے کہا کہ یہی روایت اشبہ
مترجم کہتا ہے کہ اس میں پردار ہونے کا بھی ذکر نہیں ہے اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی قسم کے پردار گھوڑے اللہ تعالیٰ
کے سلیمان علیہ السلام کو دئے گئے ہوں تو قدرت الٰہی عزوجل میں کچھ بعید نہیں ہے لیکن کسی حدیث صحیح یا روایت صحیح
نہیں آیا ہے سوائے اسکے کہ یہود یا دیگر [illegible] روایات البتہ پائی جاتی ہیں جنکا سچ یا جھوٹ ہونا ہم نہیں جان سکتے۔ مگر جہاد میں اونکا
معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگر جہاد کرنے والے مومنوں کو ایسا ہی سامان دیا جاوے کہ خواہ مخواہ وہ کفار پر فتح پا جاوینگے تو اونکی
آخرت و شہادت کا کچھ امتحان نہ ہوا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے جسطرح کافروں کو دنیا میں عجائبات قدرت دکھلانے کیواسطے معجزات [illegible]

Marfat.com

...فرد کی کثیر جماعت مع سامان پر غالب کیا اسیطرح مومنون کو بھی کافرون کے مقابلہ مین امتحان فرمایا کہ باوجود اپنی قلت
...مسلمان کے اللہ تعالی پر بھروسہ کرین اور اگر اونکو اپنے مارے جانے کا خیال غالب ہو تو شہادت و دار آخرت کو پسند کرین اسیواسطے
...مسلمانون کو خفیف شکست بھی دیجاتی ہے۔ اب رہا یہ امر کہ سلیمان علیہ السلام کے پاس پردار گھوڑے تھے یا نہین تو ظاہر یہی ہے کہ اللہ تعالی
...نے اونکے واسطے ہوا کو مسخر فرمایا تھا اور وہ مع تخت و فرش و سامان و گھوڑون و سواریان وغیرہ کے ہوا پر ایک مہینے کی راہ تک سیر فرمانے تھے
...ہجرت سے یہودیون وغیرہ مین یہ بات پھیل گئی کہ اونکے پاس پردار گھوڑے تھے کیونکہ یہودیون مین تاریخی روایات کا سلسلہ بہت خراب تھا
...یہودیون نے ہوا پر وہان ہونے مین اپنی رائے لگائی کہ وہ پردار گھوڑے ہونگے اور وہ لوگ روایات مین زیادتیان کرنا و نمک مرچ
لگانا بلکہ مستحسن جانتے تھے اور انہین سے سنکر عرب والون مین یہ باتین پھیل گئین۔ چنانچہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد تبوک یا جہاد خیبر سے واپس تشریف لاتے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین ایک طاق
پر پردہ پڑا تھا پس ہوا سے وہ پردہ اڑ گیا تو طاق کے اندر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیان رکھی ہوئی تھین جنسے وہ اپنی ہمجولیون لڑکیون
کے ساتھ کھیلا کرتی تھین تو وہ گڑیان کھل گئین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ یہ کیا چیز ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے
عرض کیا کہ یہ میری گڑیان ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون گڑیون کے بیچ مین ایک گھوڑا دیکھا کہ کپڑے کے ٹکڑے سے بنایا
گیا تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین ان گڑیون کے بیچ مین یہ کیا چیز دیکھتا ہون حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض
کیا کہ یہ گھوڑا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکے اوپر یہ کیا بنا ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یہ اوسکے پر ہین آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑا اور اوسکے دو پر ہین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کیا آپ نے نہین سنا کہ حضرت سلیمان کے پاس ایسے
گھوڑے تھے کہ جنکے پر تھے۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر ہنس دئے حتی کہ مین نے آپکے اگلے
دندان مبارک دیکھے (رواہ ابوداؤد) اس روایت سے بعض لوگون نے استدلال کیا کہ اگر سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے پردار نہ ہوتے تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسکر خاموش نہوتے بلکہ رد فرماتے کہ یہ جھوٹ ہے۔ **مترجم** کہتا ہے کہ یہ استدلال بعید ہے اسواسطے
کہ اول تو یہ کوئی دینی بات نہ تھی جسکا منع کرنا واجب ہوتا دوم یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اوسوقت نابالغہ بچہ تھین سوم یہ کہ اونہون نے
ایک کھیل بنایا تھا جو بالغ ہونیکے بعد لغو و ممنوع ہو جاتا ہے چہارم یہ کہ اونہون نے ایک فاش قصہ کا حوالہ دیا کہ لوگون مین ایسا مشہور رہے
یہودیون کے بیان سے انصاریون مین یہ بات مشہور رہی ہے پنجم یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگلے لوگون کے حالات مین سے
اسقدر آپکو معلوم ہوتا تھا جو آپکو وحی کی گئی پھر جب آپکو اس بارہ مین کوئی وحی نہین آئی تھی کہ سلیمان علیہ السلام کے پردار گھوڑے تھے یا نہ تھے
تو کیونکر رد فرماتے اسلئے کہ اللہ تعالی کی قدرت مین یہ کچھ بعید نہین ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو پردار گھوڑے دئے ہون کیا نہین
دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے واسطے جو براق عطا فرمایا تھا اوسکے مقابلہ مین کرورون پردار گھوڑون کی کچھ اصل نہین ہے
جبتک وحی نہ ہو تو یہ بات نہین کہی جاسکتی ہے پس اس حدیث سے استدلال کرنا بعید ہے۔ الحاصل جب سلیمان علیہ السلام کی
...جہاد کے واسطے یہ گھوڑے۔ صافنات الجیاد پیش کئے گئے تو تیسرے پہر کا وقت تھا اور جہاد کے نیک کام مین اسکے اہتمام
مین یہانتک مشغول رہے کہ آفتاب غروب ہو گیا اور نماز عصر کا وقت جاتا رہا اور سلیمان علیہ السلام کو جہاد کے شوق مین
کہ اودھر خیال نہ رہا۔ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي۔ تو سلیمان نے

کہا کہ مین نے نیکی کے محبت مین اپنے رب عزوجل کی یاد سے مشغول ہوکر پسند کیا [illegible]
رب عزوجل کیواسطے جو یاد و نماز کا وقت تھا وہ جاتا رہا۔ اور اوسکا باعث یہی گھوڑے ہوئے [illegible]
حدیث مین ہے کہ۔ الخیل معقود فی نواصیہا الخیر الی یوم القیامۃ الاجر والمغنم۔ یعنے گھوڑونکے [illegible]
وہ ثواب وغنیمت ہے (رکمافی الصحیحین) باوجود اس خبر کے سلیمان علیہ السلام کو اونکی محبت و جہاد کے [illegible]
خواہش نہین تھی پھر بھی (دشمنون نے نماز کو اسپر افضل قرار دیا مترجم کہتا ہے کہ جہاد کے اوقات علیحدہ ہین اور وہ اگر فرض
فرضیت جہاد کے یہ معنی نہین ہین کہ نماز ترک کر دے پس مراد یہ ہے کہ مین خیر کی محبت مین اسقدر مشغول ہوا کہ سہو کے [illegible]
سے غافل ہو گیا۔ پھر نیک آدمیون کا دستور ہے کہ جس چیز کی مشغولی مین اونکو فراموشی ہوتی ہے اوسکو دور کر دیتے ہین
سلیمان علیہ السلام کی نبوت وفضیلت بیان فرمائی کہ اونکو ان نفیس جانورون وغیرہ کے دنیاوی خواہش نہین تھی بلکہ جہاد
کا قصد تھا چنانچہ جب ہی اون گھوڑونکی صحبت سے انکی نماز کا وقت جاتا رہا۔ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔ یعنے
آفتاب پردے مین چھپ گیا ف یعنے ہم لوگون کی نظر سے اوٹ ہو گیا اور یہ نہین ہو تا کہ آفتاب کہین بند یا غائب
پس جب آفتاب ہمسے اوٹ ہوا تو نماز عصر کا وقت جاتا رہا اور وہ انھین گھوڑون کی صحبت سے گیا لہذا سلیمان علیہ السلام
حکم دیا۔ رُدُّوْهَا عَلَیَّ۔ ان گھوڑون کو میرے سامنے پھیر لاؤ ف تا کہ ایسی چیز کو مٹا دین جس نے انکو نماز سے
کر دیا۔ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ۔ پس برابر شروع کیا کہ مسح کرتے انکی ساقون وگردنوا
ف یعنے تلوار سے اونکی کونچین وگردنین کاٹنی شروع کین اور برابر یہی عمل کرتے رہے حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ
خطاب کیا کہ اب کبھی عمر بھر تو مجکو میرے رب عزوجل کی یاد سے غافل نہین کریگا پس اونکی گردنین وکونچین کاٹ دین۔ یہ
کا قول ہے۔ سُدی نے کہا کہ تلوار سے اونکی گردنین وکونچین کاٹ دین۔ علی ہذا مسح کرنا یہ کہ تلوار سے مارا اور مترجم
کہتا ہے کہ شاید مسح کرنے کا لطیفہ یہ ہے کہ تیزی سے ان سبکو خود قتل کرنے لگے تو ایک کو مارا اور اوسکی گردن سے تلوار
پونچھکر صاف کر لیا تا کہ دوسرے کو مارین۔ اور بعض علماء نے کہا کہ مسح سے مراد یہ کہ ہاتھ سے اونکو مسح کیا اور اونکی پاؤن ملے اور اس
مین تفسیر بدل گئی اور تمام معنے برعکس ہو گئے کیونکہ اس صورت مین معنی یہ ہوئے کہ اون گھوڑون کو پیار سے بلایا اور اونکی گردنون سے
صاف کیا اور اونکی ساقین ملین۔ اور تمام تفسیر یہ ہو گئی کہ قولہ تعالیٰ۔ اذ عرض علیہ الصافنات الجیاد۔ یعنے سلیمان علیہ السلام کے پاس
گھوڑے تھے اونسے اونکو رغبت دنیاوی نہین تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طاعت کے لئے جمع کئے تھے چنانچہ ایک مرتبہ اونکے سامنے
جہاد پیش ہوئے تا کہ جہاد کا لشکر مرتب کرین اور برابر اس کام مین مشغول رہے یہانتک کہ آفتاب غروب ہو گیا تب کہا کہ مین اس
پسندیدگی مین بجز رب عزوجل کی یاد سے بھی مشغولی کر لی تھی کہ آفتاب غروب ہوا پھر اون گھوڑونکو میرے سامنے بلاؤ تو برابر [illegible]
اور ساق مسح کرتے رہے۔ علی ابن ابی طلحہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ قولہ تعالےٰ۔ فطفق مسحا بالسوق والاعناق۔ یعنے داؤد
نے شروع کیا کہ گھوڑونکی ایال اور انکے عراقیب کو مسح کرتے تھے۔ عراقیب جمع عرقوب۔ کونچین۔ یہی قول [illegible]
اور کہا کہ یہی تفسیر مختار ہے اسواسطے کہ داؤد علیہ السلام کیون ان جانورونکو بے سبب عذاب دیتے کہ اونکی گردنین [illegible]
اور بغیر سبب کے کیون ایک قسم کے مال کو تباہ کرتے کیونکہ داؤد علیہ السلام کی [illegible]

Marfat.com

...منقول ہے - شیخ رازی نے بھی تفسیر کبیر میں اسکو طول طویل تقریر سے بیان کیا اور کہا کہ میرے نزدیک یہی تفسیر موافق الفاظ آیت ومناسب عقل ودرایت ہے - شیخ ابن کثیرؒ نے ابن جریرؒ کے قول کو منظور فیہ قرار دیا - اور اسیطرح فخر رازی کے قول کو بھی ایک جماعت نے رد کر دیا کہ خلاف فصاحت لغت وخلاف روایت ہے - ابن کثیرؒ نے کہا کہ یہ اعتراض کہ کیون لے سبب ان جانورون کو قتل کر دیا - تو جواب یہ ہے کہ شاید انکی شرع مین یہ بات جائز ہو خصوصًا جب کہ اللہ تعالیٰ کیواسطے ایسا کر دیا کیونکہ انھین مین مشغول ہونے سے نماز کا وقت جاتا رہا تھا - ابن کثیرؒ نے کہا کہ جب سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کیواسطے ان نفائس کو معدوم کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسکی عوض مین داؤد علیہ السلام کو ہوائی خوب دیدی کہ اونکے حکم سے ایک ماہ کی راہ چلا کرتی تھی - اور یہ تو گھوڑون سے بہتر ہے - امام احمد نے کہا کہ حدثنا اسمعیل حدثنا سلیمان بن المغیرۃ عن حمید بن ہلال عن ابی قتادۃ وابی الدہماء الخ ابو قتادہ وابو الدہماء رضی اللہ عنہما دونون اکثر بجانب بیت المقدس سفر کیا کرتے تھے دونون نے بیان فرمایا کہ ہمارا گذر بادیہ مین ایک شخص کے یہان ہوا پس بدوی نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر اس علم سے جو اللہ تعالیٰ نے آپکو سکھایا تھا مجھے سکھلانا شروع کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ کرنے کے لئے تو جس چیز کو چھوڑیگا تو اوسکا نتیجہ یہی ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تجھکو اس سے بہتر عنایت فرماویگا - ابن کثیرؒ اب رہا یہ کلام کہ سلیمان علیہ السلام کی نماز جاتی رہی تھی پھر کیا وہ عمدًا تھا یا سہوًا تھا - ابن کثیرؒ نے کہا کہ بہتیرے سلف ومفسرین نے بیان کیا ہے کہ خیل گھوڑونکی ملاحظہ مین اسقدر تاخیر ہوئی کہ نماز عصر کا وقت نکل گیا - مترجم - کہتا ہے کہ قول دوم کے موافق جسکو شیخ ابن جریرؒ نے اختیار کیا ہے یہ فعل عمدی تھا کیونکہ معنے یہ ہونگے کہ قولہ - انی احببت حب الخیر عن ذکر ربی حتٰی توارت بالحجاب - یعنے مین نے جہادی گھوڑون کی محبت کو یاجہاد کی محبت کو اپنے پروردگار کی یاد پر محبوب رکھا حتے کہ آفتاب ڈوب گیا - الخ - اور شاید یہ معنی ہون کہ محبت سے انکی مشغولی مین یہانتک مصروف ہوا کہ آفتاب ڈوب گیا - پھر شاید یہ امر انکی شریعت مین جائز ہو کہ کسی امر خیر مین مشغول ہو تو نماز کی تاخیر کرنا جائز ہے جیسے ہماری شریعت مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا جاتا ہے کہ بسا اوقات وعظ وغیرہ مین مشغول ہو کر تاخیر کر دیتے تھے اور اسی معنی مین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بھی روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین بغیر عذر کے اور بدون بارش وغیرہ کے ظہر وعصر جمیعًا اور مغرب وعشا جمیعًا پڑھی ہے - ابن عباس سے آپکی مراد یہ تھی کہ امت پر حرج وتنگی نہو - کمارواہ مسلم - لیکن جمیع علما نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے احتراز کیا ہے اور اسپر عمل نہین ہوا جیسا کہ امام ترمذیؒ نے بیان فرمایا ہے - اور تفسیر اول جو امام ابن کثیرؒ وغیرہ نے اختیار فرمائی ہے اسکے موافق یہ اشکال تو نہین رہتا ہے - شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ جس بات پر یقین کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ داؤد علیہ السلام نے نماز کو عمدًا نہین چھوڑا بلکہ بھول ہو گئی جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق یعنے غزوہ احزاب کے روز نماز عصر سے مشغول کئے گئے یہانتک کہ بعد غروب کے ادا کی - مترجم - کہتا ہے کہ یہ تو معذوری تھی اور بھول نہین تھی اور قول تحقیق یہ ہے کہ اوس وقت تک نماز خوف کی مشروع نہین ہوا تھا پس لاچار جب بکثرت کافرون نے لڑائی ڈالی تو حفاظت کیواسطے آپ بذات شریف خود بھی مشغول رہے اور صحیحین مین حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ خندق کے روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد غروب آفتاب کے آئے کہ کفار قریش کو گالیان دینے لگے تھے کہ یارسول اللہ واللہ قریب نہ تھا کہ مین نماز عصر پڑھنے پاؤن حتے کہ آفتاب غروب ہوا جاتا تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واللہ مین نے نماز عصر ابھی نہین پڑھی ہے پھر ہم لوگ بطحان کی جانب گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ہم لوگون نے پس آفتاب غروب ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر پڑھی پھر اسکے بعد نماز مغرب پڑھی - الصحیحین - مترجم - کہتا ہے کہ شیخ

Marfat.com

ابن کثیرؒ کا یہ قیاس معقول نہیں ہے اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احزاب میں [illegible]
میں صرح ہے کہ حبسونا عن صلوٰۃ الوسطے صلوٰۃ العصر ملاء اللہ بیوتہم وقبورہم نارا یعنے کافروں نے ہم کو [illegible]
اونکے گھروں و قبروں کو آگ سے بھرے ارواہ مسلم) اور قصۂ سلیمان علیہ السلام میں کوئی روک نہیں [illegible]
گھوڑوں کا ملاحظہ تھا پس بنابر تفسیر اول کے اونکے ملاحظہ میں مشغول ہوے یہانتک کہ آفتاب غروب ہوگیا اور بنابر تفسیر دوم [illegible]
پورا کیا واللہ اعلم لہٰذا شیخ ابن کثیرؒ نے دوسرا جواب یوں لکھا کہ شاید اونکی ملت میں جہاد و قتال کے عذر سے نماز میں تاخیر کرنا [illegible]
کہتا ہے کہ یہ احتمال میں نے اوپر بیان کر دیا ہے بلکہ حالت قتال میں تاخیر کرنا دوسرے قصہ میں مذکور ہے کہ جب یوشع بن نون [illegible]
نے شام فتح کرنے کے لئے کفار عمالقہ پر حملہ کیا اور قلعہ فتح ہونے کو آگیا اور آفتاب غروب ہونے لگا اور خوف ہوا کہ سبت کی رات [illegible]
تو یوشع علیہ السلام نے قتال نہیں روکا اور آفتاب رک جانے کی دعا مانگی حتی کہ آفتاب ٹھہر گیا اور قلعہ فتح ہو گیا۔ شیخ ابن کثیرؒ نے [illegible]
حضرت سلیمان علیہ السلام کے معاملہ میں اگرچہ قتال نہیں تھا لیکن گھوڑوں کا ملاحظہ بھی بغرض جہاد تھا۔ اور ہمارے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ
میں سے بھی ایک جماعت نے دعوی کیا کہ عذر قتال وغیرہ میں ہمارے یہاں بھی تاخیر شروع تھی پھر صلوٰۃ الخوف کا طریقہ نازل ہوا [illegible]
بعد منسوخ ہوگئی اور انہیں سے بعض علماء اب بھی قائل ہیں کہ جب دونوں جماعتیں بھڑ جاویں اور تلوار چلتی ہو اور اسقدر مجال باقی نہو کہ رکوع [illegible]
ادا ہوسکے تو اب بھی تاخیر جائز ہے جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم نے قلعہ تستر کے فتح میں ایسا ہی کیا تھا اور یہی قول امام مکحول و اوزاعی وغیرہ [illegible]
منقول ہے۔ **مترجم** کہتا ہے کہ فتح قلعۂ تستر نماز فجر کی تاخیر کرنے میں جم غفیر صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے اور غیر انکا کوئی بھی دفع ہوا اور یہ
روایت سنن ابی داؤد وغیرہ میں موجود ہے۔ **ف** فی العرائس قولہ تعالیٰ۔ ووھبنا لداؤد سلیمان۔ یہ منت داؤد علیہ السلام پر رکھی باوجودیکہ سلیمان
علیہ السلام کا وجود تقدیری اسی سلسلہ سے مقدر تھا پس فرزند صالح نعمت الٰہیہ ہے **مترجم** کہتا ہے کہ بھید واللہ تعالیٰ اعلم یہ ہے کہ [illegible]
صحیح ہر روح شریف کے واسطے لائق ہوتا ہے اور وجود انسانی میں باپ ماں کی طرف سے فقط نطفہ ہے جو مادۂ جسم ہے کیونکہ روح [illegible]
مادہ کے معمور ہونے کے بھیجی جاتی ہے اور مادۂ پاکیزہ کا نزول جسم مطہرہ سے ہوتا ہے جسمیں شیطانی حصہ گویا معدوم ہو جاتا ہے کیونکہ شہا [illegible]
ثاقب انوار عزت و عظمت و کبریا ر الٰہی عز و جل کے جب نازل ہوتے ہیں تو جسم میں سے مادہ شیطانی جل جاتا ہے اور بالکل مضمحل ہو جاتا ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مطہر مبارک سے وہ خط بالکل خارج کر دیا گیا تھا اور یہ خاص خصوصیت ہے کہ اسکی نظیر نہیں جس میں معلوم [illegible]
اسیواسطے آپکی ذات مقدس میں معراج اعلیٰ کی لیاقت ہوئی اور آپ پر نزول وحی خالص ہوا بدون نزول کتاب کے پس یہ تمام مقام [illegible]
کہ اسمیں کسیطرح قیاس نہیں ہو سکتا ہے اور سوائے اسکے عادت الٰہیہ مقدسہ جاری ہے کہ نطفہ سے جو جسم پیدا ہوتا ہے وہی منسوب [illegible]
ہے پس جب داؤد علیہ السلام اپنی نبوت و طاعت میں پاکیزہ ہو چکے تھے تو اونکے نطفہ سے جو جسم مخلوق ہوا اور روح نبوت کے تعلق کا [illegible]
سلیمان علیہ السلام کا ظہور ہوا اسیواسطے مثل مشہور ہے کہ نیکوں کے نیک ہی ہوتے ہیں واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔ پھر اللہ تعالیٰ نے [illegible]
علیہ السلام کی مدح فرمائی بقولہ تعالیٰ۔ نعم العبد انہ اواب۔ شیخؒ نے کہا کہ سلیمان علیہ السلام کے حق میں [illegible] نبوت کے [illegible]
تھے یعنے نہایت عجز عبودیت سے بارگاہ الوہیت میں رجوع لانے والے اور صبر و شکر و تضرع و الحاح کے ساتھ اپنی بندگی [illegible]
کیونکہ جب نبوت کے ساتھ دیدۂ بینا و قلب منور عطا فرمایا تھا تو اونھوں نے اپنے اوپر خلعت نبوت و سلطنت [illegible]
عز و جل کا عطیہ و فعل حکمت سمجھے اور ملیر النفس درمیان میں کچھ دخل نہیں رکھتا ہے پس سر سجدہ ہو کر [illegible]

Marfat.com

[illegible] ذات پاک کے واسطے ہے اور یہی اکابر مخلصین کا حال ہے بخلاف ایسے کم مرتبہ لوگوں کے جو آپ ہی [illegible]
[illegible] کہنے لگتے ہیں [illegible] نہیں لاسکتے ہیں اور خفیات مکر قدم سے آگاہ نہیں ہوتے ہیں - اسیطرح بعض مشائخ نے کہا [illegible]
[illegible] عبدیت کے تخت [illegible] جاوے اور الوہیت کے ظہور میں گم ہوجاوے **مترجم** کہتا ہے کہ اسی معنی میں ایک
[illegible] حضرت سیدنا الغوث المحق السید عبدالقادر الجیلانی رحمہ اللہ علیہ واسعۃ فرماتے تھے کہ اگر منصور حلاج اسوقت میں ہوتا تو میں
[illegible] نکال لیتا **مترجم** کہتا ہے کہ حضرت غوث قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ یہ دعوی کم القدم تھا اور [illegible]
[illegible] الف دیتا فافہم - اور حکایت مشہور ہے کہ شیخ شمس الدین تبریزیؒ نے مولوی جلال الدین رومی سے کہا کہ مولوی کچھ معلوم ہے کہ
[illegible] عالم نے فرمایا کہ ما عرفناک حق معرفتک - اور بایزید بسطامی قدس سرہٗ نے جو اپنے آپ کو خاکپاے مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کہتے
[illegible] کیا اور کہنے لگا کہ سبحانی ما اعظم شانی - مولوی علیہ الرحمۃ نے عرض کیا کہ میرے زعم میں آتا ہے کہ بایزید رحمہ اللہ تعالے
[illegible] قلب اسیقدر تھا کہ ظہور نور سے جب پر ہوگیا تو اونکو سواے حق کے کچھ نظر نہ آیا اور از خود فراموش ہوگئے اور حضرت مصطفے صلی
اللہ علیہ وسلم [illegible] قلب مبارک تھا کہ آسمان و زمین ہاں ذرہ سے کم تھے پس جلال احدیت میں کسی مخلوقات کا وجود نہیں رکھتے تھے - یہ سنکر
[illegible] رحمہ اللہ تعالے نے آہ کے ساتھ نعرہ بلند مارا اور بیہوش گر پڑے قدس اللہ روحہ - م - پھر اللہ تعالی نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ
[illegible] لطائف امتحانات میں سے ذکر فرمایا بقولہ تعالی

لَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ○ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ

[illegible] سلیمان کو اور ڈالا اوسکے تخت پر ایک دھڑ پھر وہ رجوع ہوا بولا اے رب میرے معاف کر

وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ

[illegible] بخش مجکو وہ بادشاہی کہ نہ چاہیے کسیکو میرے پیچھے بیشک تو ہے سب بخشنے والا پھر ہم نے تابع کی اسکی باو چلتی

تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَاءً حَيْثُ اَصَابَ ○ وَالشَّيَاطِيْنَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَّغَوَّاصٍ

[illegible] اسکے حکم سے نرم نرم جہاں پہونچا چاہتا اور تابع کیے شیطان سارے عمارت کرنیوالے اور غوطہ لگانے والے

وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ○ هٰذَا عَطَاۤؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ

[illegible] بندھے ہوئے بیڑیوں میں یہ ہے بخشش ہماری اب تو احسان کر یا رکھ چھوڑ کچھ نہیں

حِسَابٍ ○ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ○

[illegible] حساب اور اوسکو ہمارے پاس مرتبہ ہے اور اچھا ٹھکانا

[illegible] ہم نے سلیمان کا امتحان لیا بقولہ تعالے **وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ** - اور ہم نے سلیمان کو فتنہ میں ڈالا [illegible]
[illegible] سلیمان علیہ السلام سے سلطنت کو مسلوب کردیا - **وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا** اور
[illegible] ایک جسد ڈالدیا - جسد جسم جو متجسد ہوتا ہے - واحدی نے کہا کہ اکثر مفسرین نے کہا کہ اس امتحان کا سبب
[illegible] ایک شہزادی سے نکاح کیا اور اوس عورت نے سلیمان کے گھر میں بت
[illegible] اوس بت پرستی کی نحوست سے شیاطین کو موقع ملا - رہا یہ کہ امتحان جس چیز کے ساتھ تھا

وہ کیا چیز ہے تو قرآن مجید مین منصوص ہی کہ جسد اونکی کرسی پر ڈال دیا۔ اب جسد سے لغوی معنی یہ کہ جسم ہو جو مخصوص [illegible]
ہی جیسے کافرونکی اجسام مردہ ہو جاتے ہین اور اصل آسمین ابلیس ہی اور اوسکے ذریات ہین یا ذریات مع کفار کے اس علم مین [illegible]
ہین اور واضح ہو کہ یہ قصہ اہل تفسیر کے درمیان عجائبات و تطویلات کے ساتھ بیان ہوا ہے اور اکثر عوام اوسکی خواہش کرتے اور اسمین طرح طرح
خیالات دوڑاتے ہین پس اولی یہ ہی کہ مترجم ان اقوال کو نقل کرنے کے بعد علمای محققین کے اشارات تحقیقات بھی بیان کرے تاکہ عوام بیہودہ
شیطانی کے ایسے خبط مین نہ پڑجاوین جس سے کفر تک نوبت پہونچتی ہے یہان چند امور ہین اول سبب کیا ہوا جس سے اللہ تعالیٰ نے
مین ڈالا۔ دوم فتنہ کیا تھا اور سوم یہ کہ حالت فتنہ مین کیا واقعات ہوے۔ اور چہارم یہ کہ انجام کیا ہوا پس سبب فتنہ کی نسبت اقوال و روایات
ہین لیکن کسی حدیث معتمد مین یہ ذکر نہین ہے۔ اول قول جو واحدی نے اکثر مفسرین سے نقل کیا کہ سلیمان علیہ السلام نے ایک مشرکہ شہزادی
نکاح کیا تھا جسنے خفیہ انکے گھر مین بت پرستی کی یعنے اسی کی جہت سے شیاطین کو آمد و رفت کا دخل ملگیا۔ قول دوم یہ کہ سلیمان علیہ السلام
ایک عورت جرادہ سے نکاح کیا اور اوسکو بہت پیار کرتے تھے پھر سلیمان علیہ السلام کے حضور مین دو فریق مدعی و مدعا علیہ نالشی ہوئے اور انمین سے
ایک فریق کی قرابت اس عورت جرادہ کے ساتھ تھی پس عورت کی سفارش و پاسداری سے چاہا کہ حکم قضا اُسکی قرابتیون کے حق مین ہو جاے
حالانکہ پیچھے حق حکم نافذ کیا۔ قول سوم یہ کہ سلیمان علیہ السلام تین روز تک عدالت مین نہین بیٹھے اور لوگون مین فیصلہ کرنے سے غافل رہے
قول چہارم کعب احبار نے بیان کیا کہ یہود کی کتابون مین ہے کہ جب گھوڑ دن کو قتل کیا تو اونسے سلطنت سلب کرلی گئی مترجم کہتا ہے
کہ یہ قول بھی مانند بعض اقوال کے لغو و مہمل ہے۔ قول پنجم حسن بصری رح سے روایت کیا جاتا ہے کہ کسی حیض وغیرہ کی نجاست مین بعض عورتون
سے مقاربت کرلی تھی مترجم کہتا ہے کہ شریعت توریت مین یہ امر حرام تھا پھر کیونکر حسن بصری ایسی بات فرماتے تو لامحالہ یہ کسی راوی
کی بنائی ہوئی بات ہے۔ قول ششم یہ کہ سلیمان علیہ السلام کو حکم تھا کہ صرف بنی اسرائیل کی عورتونمین سے نکاح مین لاوین پھر اونھون نے
غیرون مین سے عورت نکاح مین لی۔ قول ہفتم یہ کہ سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ آج رات سو عورتون سے وطی کرونگا اور ہر عورت سے ایک بیٹا
پیدا ہو کر راہ الٰہی عزوجل مین سوار ہو کر جہاد کریگا پس فرشتہ نے کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ کہو مگر سلیمان علیہ السلام نے نہین کہا پس کسی عورت کے اولاد
نہوئی سواے ایک عورت کے جو آدھا پیٹ ڈال گئی (کمافی الصحیح) مترجم کہتا ہے کہ فرشتہ نے کہا یعنی لمہ ملکی جو انسان کے قلب مین الہام
ہوا اوس نے دل مین ڈالا مگر سلیمان علیہ السلام نے اہتمام نہین رکھا اور بھول گئے لیکن یہ امر ملک چھن جانے کا سبب نہین ہو سکتا کیونکہ اسکی جزا
یہی تھی کہ مراد پوری نہوئی اور حدیث صحیح مین اسیقدر مذکور ہے پس اس حدیث سے سلطنت کا فتنہ تجویز کرنا صرف رائی سے اختراع ہے [illegible]
واحدی وغیرہ نے کہا کہ اکثر مفسرین کے قول مین یہ جسد ایک شیطان تھا اور اوسکے نام مین اختلاف کثیر ہے اور یہ جن متمرد تھا اور برابر اس
مین رہا کرتا تھا کہ سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پاوے چنانچہ ایک روز پیخانہ جاتے وقت اوتاری پس ایک محبوبہ زوجہ کے پاس رکھلائی پس
مذکور بصورت سلیمان علیہ السلام آیا اور انگوٹھی طلب کی اور اوس عورت نے دھوکا کھا کر دیدی پھر وہ چالیس دن تک سلیمان علیہ السلام
تخت پر حکومت کرتا رہا اور سلیمان علیہ السلام بھاگ گئے اور اونکی سلطنت اُس انگوٹھی کے پہننے پر مرتب تھی جب اوتاری تو جنّ [illegible]
کی تسخیر جاتی رہی۔ اور بعض نے بیان کیا کہ یہ انگوٹھی بھی جنت سے حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ آئی تھی جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible]
در خانہ کعبہ کا حجر اسود اور خوشبو جلانیکا عود اور انجیر کی پتیونکو جنتی کہتے ہین ولیکن اونکے واسطے کوئی حدیث صحیح چاہیے [illegible]
موجود ہے اور مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے ایک شیطان سے کہا کہ [illegible]

بھی مجھے دکھلائے تو مین بتلا دون پس جب سلیمان علیہ السلام نے انگوٹھی دی تو اوس نے سمندر مین پھینکدی پس سلیمان علیہ السلام
سلطنت جاتی رہی اور شیطان اونکے تخت پر بیٹھ گیا ولیکن اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کی عورتون کو محفوظ کردیا کہ شیطان اونکے
[illegible] نہین جاسکتا تھا اور اس درمیان مین سلیمان علیہ السلام کی یہ کیفیت ہوئی کہ یہ آوارہ پھرتے تھے اور لوگون سے کھانا مانگتے اور کہتے
تم لوگ مجھے پہچانتے ہو کہ مین سلیمان ہون تو لوگ اونکو جھٹلاتے یہانتک کہ ایک روز ایک عورت نے انکو روٹی اور مچھلی دی جب اونھون
مچھلی کا پیٹ چاک کیا تو اونھون نے اوس مین اپنی انگوٹھی پائی تو اونکی سلطنت پھر اونکے پاس لوٹ آئی- اور حاکم نے مستدرک مین اور
فریابی و ادھکیم ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ سلیمان علیہ السلام کی ایک عورت جرادہ نام تھی اور اسکے بعض
قرابتیون سے ایک قوم سے جھگڑا تھا تو سلیمان علیہ السلام نے حق کے ساتھ فیصلہ کیا ولیکن دل سے خواہش کی کہ فیصلہ اُس عورت کے [illegible]
واسطے ہوتا تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ عنقریب تجھے بلا پہونچیگی پھر سلیمان علیہ السلام کو یہ نہ معلوم ہوا کہ آسمان سے آویگی یا زمین سے آویگی
شیخ سیوطی نے کہا کہ قوی اسناد کے ساتھ **نسائی** و ابن جریر و ابن ابی حاتم نے **ابن عباس** رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک روز
سلیمان علیہ السلام نے پخانے جانیکا قصد کیا تو اپنی انگوٹھی اوتار کر جرادہ کو دیدی اور جرادہ اونکی عورتون مین اونکو زیادہ محبوبہ تھی اتنے مین شیطان
حضرت سلیمان علیہ السلام کی صورت بنکر آیا اور اوس عورت سے کہنے لگا کہ میری انگوٹھی دیدی اوس عورت نے سلیمان سمجھکر انگوٹھی دیدی جب
شیطان نے وہ انگوٹھی پہنی تو انسان و جن و شیاطین اوسکے مطیع ہو گئے پھر جب سلیمان علیہ السلام پخانہ سے نکلے تو اوس عورت سے اپنی
انگوٹھی مانگی وہ بولی کہ مین تو سلیمان کو دے چکی ہون اونھون نے کہا کہ مین ہی سلیمان ہون وہ بولی کہ تم جھوٹے ہو کہ تم سلیمان نہین ہو پھر [illegible]
جاتے اور کہتے کہ مین ہی سلیمان ہون وہ اونکو جھٹلاتا تھا یہانتک کہ اونکو لڑکے کنکر پتھر مارتے تھے- پھر جب سلیمان علیہ السلام نے یہ حالت دیکھی تو
جانا کہ امر الٰہی عزوجل ہے اور شیطان اونکے تخت پر بیٹھکر لوگون مین فیصلہ کرنے لگا پھر جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ سلیمان کو اونکی سلطنت واپس دے
تو لوگون کے دلون مین اس شیطان کیطرف سے انکار ڈالدیا یعنی شیطان کیطرف سے لوگون کے دل پھر گئے اور خود بخود سمجھنے لگے کہ یہ سلیمان علیہ السلام نہین
ہے اور لوگون نے جمع ہو کر سلیمان علیہ السلام کی عورتون کے پاس آدمی بھیجا کہ بھلا تمکو سلیمان کی باتون مین سے کچھ اجنبی عادات معلوم ہوتی ہین
اونھون نے کہلا بھیجا کہ ہان- اب وہ ہمارے پاس ایسی حالت مین آتا ہے کہ ہم حیض سے ہوتے ہین اور اس سے پہلے وہ ایسا نہین کرتا
پھر جب شیطان نے دیکھا کہ لوگ اوسکے حال سے واقف ہو گئے ہین تو اوسکو یقین ہو گیا کہ اب میرا کام نہین چل سکتا ہے پس شیطانون
نے سحر و کفر و جادو کی باتین لکھکر تخت سلیمان علیہ السلام کے نیچے دفن کردین پھر لوگون کے مجمع مین کھود کر نکالین اور پڑھکر لوگون کو سنائین
تا کہ انھین باتون کیوجہ سے سلیمان کو آدمیون و جنون پر غلبہ تھا لوگون نے یہ سنکر سلیمان علیہ السلام کو کافر کہنا شروع کیا اور برابر اب تک
چلے آتے ہین اور اس شیطان کا یہ حال ہوا کہ اوس نے انگوٹھی لیکر دریا مین پھکوا دی تھی جسکو ایک مچھلی نگل گئی تھی اور سلیمان علیہ السلام
[illegible] یا تھمے کا کام کیا کرتے تھے اس درمیان مین ایک شخص آیا اور اوس نے مچھلی والون سے بہت سی مچھلیان خریدین جنمین وہ
[illegible] کے پیٹ مین انگوٹھی تھی اور اوس نے سلیمان کو بلا کر کہا کہ یہ مچھلیان پہونچانیکی مزدوری کروگے اونھون نے کہا کہ ہان تم کیا
[illegible] کہا انھین مچھلیون مین سے ایک مچھلی دونگا پھر جب سلیمان علیہ السلام نے اوسکی مچھلیان لاد کر اوسکے گھر پہونچائین تو اوس نے
مچھلی نکالکر اونکو دیدی پھر اتفاق سے یہ وہی مچھلی تھی جسکے پیٹ مین انگوٹھی تھی جب سلیمان علیہ السلام اُس مچھلی کو لیکر آئے
[illegible] اوسکے پیٹ مین سے اونکی انگوٹھی نکل آئی جب اونھون نے وہ انگوٹھی لیکر پہنی تو فوراً جن و انسان

Marfat.com

[illegible] حاضر ہوئے اور مثل سابق کے انکا حال ہو گیا اور [illegible]
[illegible] اور سلیمان علیہ السلام نے اوسکی گرفتاری کے واسطے [illegible]
[illegible] لیکن اوسکے تمرد کی وجہ سے اوسکو پکڑ نہین پاتے تھے یہانتک کہ [illegible]
[illegible] تو جسطرف بھاگتا اوسیطرف رانگ سے ٹکرکھاتا اور رانگ اوسکے [illegible]
سلیمان علیہ السلام کے پاس لائے تو سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ ایک سنگ سخت [illegible]
اندر بند کرکے اوپر سے سوراخ کو رانگے و تانبے سے بند کر دیا اور حکم دیا کہ وہ سمندر مین ڈالدیا گیا [illegible]
وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا یعنے شیطان جو مسلط کر دیا گیا تھا۔ ابن جریر [illegible]
عنہ سے روایت کی کہ اسکا نام صخر جنی تھا جو سلیمان علیہ السلام کی صورت پر متمثل [illegible]
ذکر کرنیکے بعد لکھا کہ اسکی اسناد تو ابن عباس رضی اللہ عنہ تک قوی ہے لیکن [illegible]
[illegible] ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اہل کتاب یعنی یہود وغیرہ سے لیا ہے اور یہود مین [illegible]
[illegible] ضرور ظاہر حال یہی ہے کہ اونھون نے سلیمان علیہ السلام پر دروغ باندھا ہے [illegible]
[illegible] سب سے زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ شیطان جنی انکی ازواج کے پاس حیض کی حالت مین [illegible] حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ
[illegible] سلف سے یہ روایت مشہور ہے کہ جنی مذکور کو اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کی [illegible]
علیہ السلام کی عصمت و آبرو کی حفاظت تمام اہلسنت کے نزدیک اجماعی ہے اور مترجم کہتا ہے کہ [illegible]
علیہ السلام کی [illegible] وہ شیطان بنگیا اور اسیطرح یہ امر منکر ہے کہ وہ شیطان متمرد [illegible] اللہ تعالیٰ نے سلیمان
علیہ السلام کے [illegible] اسطے جن و شیاطین کو مسخر کر دیا تھا اور شاید اس جنی کے اوپر سوتے مین رانگ کا [illegible]
[illegible] آتشی ہے تو آگ کی گرمی سے وہ رانگ پگھل جاتا تھا اور یہ یہودیون کی [illegible]
[illegible] اعتماد کر سکتے ہین جبکو کتاب الٰہی عزوجل مین تحریف کرنے سے خوف نہ آیا تو وہ انبیاء علیہم السلام [illegible]
ابن کثیر رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ طولانی قصہ اگرچہ سعید بن المسیب و زید بن اسلم وغیرہ تابعین [illegible]
یہودیون کے قصص سے لیا ہوا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور علامہ نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ [illegible] شیطان
یا سلیمان علیہ السلام کے گھر مین بت پرستی واقع ہونے کی داستان یہ سب یہودیون کی [illegible]
ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ و مجاہد و سعید بن جبیر و حسن و قتادہ [illegible]
ابن جریر نے کہا کہ اسکا نام صخر جنی تھا یہی ابن عباس و قتادہ سے روایت ہے [illegible]
اور دوسری روایت یہ ہے کہ اوسکا نام صرد تھا اور سدی نے کہا کہ نام [illegible]
کی کہ سلیمان علیہ السلام کو بیت المقدس بنانیکا حکم دیا گیا اور کہا گیا کہ [illegible]
نے اس بارہ مین کوشش و فکر کی اور جنیون کو جمع کیا [illegible]
آخر جنیون نے عاجز ہو کر کہا کہ سمندر مین ایک شیطان ہے [illegible]

پانی پینے کیواسطے اُس چشمہ پر آتا تھا پس سلیمان علیہ السلام نے اوسکا پانی نکلوا کر اوسمین شراب بھروادی پھر جب
وہ اوس چشمہ پر آیا تو دیکھا کہ اوس مین پانی کے بجائے شراب بھری ہے یہ تماشا دیکھکر کہنے لگا کہ واہ یہ شربت تو بہت خوب ہے
لیکن جب اسکا نشہ پہونچتا ہے تو حکیم کے حواس جاتے رہتے ہین یہ سونچکر اوس نے پینے سے ہاتھ کھینچا لیکن بہت شدت سے پیاس لگی تو پھر آیا
اور پھر یہی کہنے لگا کہ مین تجکو کیا پیون کہ تیرے پینے سے حواس جاتے رہتے ہین لیکن تیسری بار بھی بہت شدت سے پیاسا ہوا اور آخر کار
اوس مین سے تھوڑا سا لیکر پیا تو مزہ مین آکر بہت چڑھا گیا یہانتک کہ مدہوش ہوکر جھومنے لگا تو سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی دکھلائی گئی یا اوسکے
دونون شانون کے بیچ مین انگوٹھی سے مہر کردی گئی پس وہ سلیمان علیہ السلام کا مطیع ہوگیا اور سلیمان علیہ السلام کی سلطنت اونکی انگوٹھی
مین تھی جب وہ سلیمان علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا تو سلیمان علیہ السلام نے اوس سے فرمایا کہ ہمکو یہ خانۂ مقدس بنانیکا حکم ہوا ہے اور اوسکے
لئے ہمکو کہا گیا ہے کہ اس مین لوہے کی کھنکار نہ سُنی جاوے پس تو کوئی ایسی تدبیر نکال کہ یہ کام پورا ہو۔ صخر جنی یہ سُنکر چلا گیا اور ہُدہُد کے
بچے اوٹھا لایا اور ایک جگہ رکھکر اوسکے گرد شیشہ کا ڈربا بنایا جب ہُدہُد نے دیکھا تو وہ اس ڈربہ کے پاس آیا اور اوسکے گرد گھوما مگر کوئی
راہ نہ پایا تو لاچار ہوکر چلا گیا اور الماس کا ایک ٹکڑا تلاش کرکے لایا اور اوسکے ذریعہ سے شیشہ کاٹ ڈالا یہانتک کہ جب راہ پیدا ہوگئی
تو بچے انڈون تک پہونچ گیا لوگون نے یہ الماس کا ٹکڑا اوٹھا لیا اور اسی سے طرح طرح کے پتھرون اور جواہرات کو تراش کر بیت المقدس
تیار کیا اور سلیمان علیہ السلام کا یہ حال تھا کہ جب بیت الخلا یا حمام مین جاتے تو انگوٹھی اپنے ساتھ نہین لیجاتے تھے ایک روز اپنی بعض ازواج
سے قربت کرنیکے بعد حمام کا قصد کیا اور یہی صخر جنی اونکے ساتھ تھا پس حمام مین جاتے وقت اپنی انگوٹھی اُتار کر اُسی شیطان یعنے
صخر جن کو دیدی اوس نے وہ انگوٹھی لیکر سمندر مین پھینکدی جسکو ایک مچھلی نگل گئی اور سلیمان سے اونکی سلطنت جاتی رہی اور
اس شیطان پر سلیمان علیہ السلام کی شباہت ڈالدی گئی تو وہ آکر سلیمان علیہ السلام کے تخت پر بیٹھا اور لوگون کے درمیان حکومت
کرنے لگا اور اونکے تخت و تاج و مملکت پر مسلّط ہوگیا سوای اونکی ازواج کے کہ اون پر اوس نے قابو نہین پایا اور لوگ اوسکی باتین
دیکھکر کچھ جانتے اور کچھ انکار کرتے تھے۔ اسیطرح اوسکو چالیس دن گذری کہ ناگاہ سلیمان علیہ السلام نے اپنی انگوٹھی ایک مچھلی کے
پیٹ مین پائی جب اوسکو پہنکر اپنے شہر کیجانب متوجہ ہوئے تو چڑیون نے آکر اُنپر سایہ کیا اور جو کوئی جنی ملتا تھا وہ اونکو سجدہ کرتا تھا یہانتک
کہ تخت پر آکر بیٹھے مترجم کہتا ہے کہ بنا بر قول ابن کثیر رح یہ یہودیونکی گھڑی ہوی دوسرے طریقہ کی داستان ہے اور اسکے سوائے
اور طریقہ سے یہ قصہ گڑھا گیا ہے چنانچہ سدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتب یہود سے نقل کیا کہ یہ جسد شیطان [illegible] سلیمان علیہ السلام کی کرسی
پر چالیس روز تک بیٹھا رہا اور سلیمان علیہ السلام کی سو عورتین تھین انہین سے ایک عورت جرادہ تھی اور یہی سلیمان علیہ السلام کو زیادہ محبوب تھی
اور جب پاخانہ جاتے تو سوائے اوس عورت کے کسی عورت کو اپنی انگوٹھی کیواسطے معتمد نہین رکھتے تھے پھر ایکروز اُس عورت کو اپنی انگوٹھی
دیکر گئے اتنے مین شیطان اونکی صورت بنکر آیا اور اوس عورت سے کہنے لگا کہ میری انگوٹھی دیدے اوس عورت نے انگوٹھی دیدی اور وہ
سلیمان علیہ السلام کی کرسی پر بیٹھا پھر جب سلیمان علیہ السلام نکلے اور انھون نے انگوٹھی مانگی تو اوس نے کہا کہ مین تمکو پہلے دے چکی ہون۔
پس سلیمان وہان سے نکلکر آوارہ پھرنے لگے اور وہ شیطان لوگون مین حکومت کرتا رہا یہانتک کہ چالیس دن گذری پھر لوگونکو
اوسکے احکام توریت کے مخالف معلوم ہوے تو علماء بنی اسرائیل جمع ہوکر سلیمان علیہ السلام کی عورتون کے پاس گئے اور اونسے
کہا کہ ہمکو سلیمان علیہ السلام کے معاملہ مین بہت شک ہے پھر اگر یہی سلیمان ہے تو اسکی عقل جاتی رہی ہے اور ہمکو اسکے احکام خلاف شرع

معلوم ہوتے ہین گویا یہ شخص بالکل توریت کو بھول گیا یہ سُنکر عورتین رو لے لگین اور یہ جماعت علما
اور تخت کے گرد جو اونکے بیٹھنے کی کرسیان تھین او نپر بیٹھ گیے پھر توریت کھولکر پڑھنے لگے پس شیطان
ایک پہاڑی پر گرا پھر وہان سے بھاگا تو سمندر مین گرا اور انگوٹھی اوسکے ہاتھ سے چھوٹ کر سمندر مین گر گئی اور
سمندر کنارے کچھ ماہی گیر شکار کھیلنے تھے اتفاق سے سلیمان علیہ السلام بھی وہان پہونچے اور اونسے کچھ مچھلیان
نہین پہچانتے کہ مین سلیمان ہون یہ سُنکر وہ لوگ خشمناک ہوے حتے کہ ایک نے اوٹھکر اونکے سر پر ایک لاٹھی ماری
اور سلیمان سمندر کے کنارے بیٹھ کر اوسی حالت مین خون دھونے لگے اتنے مین ماہیگرون نے اپنے ساتھی کو جس نے
ملامت کرنی شروع کی کہ تو نے بہت برا کام کیا اوس نے کہا کہ اوس شخص نے بھی بہت برا کام کیا کہ اپنے آپکو سلیمان بتانا
اونھون نے کہا کہ پھر بھی تو نے یہ بدحرکت کی پھر سب نے ملکر اونکو دو مچھلیان دین اور اونکو اوسوقت یہ مچھلیان بہت غنیمت معلوم
ہوتے کہ باوجود درد کے یہ اوٹھکر اونکے بھوننے مین مشغول ہوے پھر جب اونھون نے مچھلیون کا پیٹ چاک کیا تو ایک مچھلی سے
اونکو ملی پس جب اونھون نے وہ انگوٹھی پہنی تو اللہ تعالی نے اونکا دبدبہ و رعب و سلطنت واپس دی اور چڑیون نے آکر ان پر
ماہیگیرون نے یہ حال دیکھا تو سمجھ گیے کہ یہ شخص سلیمان ہے پس اونھون نے نہایت عاجزی کے ساتھ دست بستہ کھڑے ہو کر
کیا تو سلیمان نے کہا کہ تمھارا عذر کچھ قابل تعریف نہین ہے ولیکن جو کچھ تم سے سرزد ہوا ہین اوس پر مواخذہ یا ملامت نہین کرتا ہون
تقدیر الٰہی بین یہ امر ضروری تھا۔ پھر اپنے تخت گاہ کی جانب آئے اور اوس شیطان کو پکڑوا کر لوہے کے صندوق مین بند کر کے اور
اپنی مُہر کر کے سمندر مین ڈلوا دیا پس وہ قیامت تک سمندر مین پڑا رہیگا اور حقیق اوسکا نام تھا (ابن کثیر) اور خطیب نے لکھا کہ
ابن اسحاق نے وہب ابن منبہ سے یون روایت کی کہ سلیمان علیہ السلام نے سُنا کہ سمندر کے جزیرون مین سے ایک جزیرہ میں
قوم بُت پرست آباد ہے اور وہ لوگ خوبصورت ہوتے ہین تو سلیمان علیہ السلام نے اوسکے فتح کا قصد کیا اور سلیمان علیہ السلام
نے ایسی سلطنت عطا فرمائی تھی کہ خشکی یا سمندر مین کوئی چیز اونکو مانع نہین ہوتی تھی بلکہ ہوا پر سوار ہو کر جاتے تھے پس اونھون
کی سواری پر اوس جزیرہ کا قصد کیا اور اپنی جنّی و انسی فوجون کے ساتھ سمندر کے راستہ سے اس جزیرہ مین اترے اور جزیرہ فتح کر کے
بادشاہ کو قتل کر دیا اور وہانکے لوگون کو گرفتار کر لیا اور مال غنیمت لوٹ لیا پھر منجملہ قیدیون کے اوس بادشاہ کی ایک د
تھی جسکے حسن و جمال کے مانند دیکھا نہین گیا پس اوس عورت کو اپنے واسطے چھانٹ لیا اور اوسکو اسلام کی دعوت کی تو وہ مجبو
سمجھے بوجھے مسلمان ہو گئی پھر سلیمان علیہ السلام کو اپنی سب عورتون سے زیادہ اسکی محبت ہو گئی لیکن یہ عورت اکثر غمگین رہتی او
تھی اور یہ امر سلیمان علیہ السلام پر شاق گذرا تو اوس عورت سے کہنے لگے کہ ارے نادان باوجود اس سلطنت و عیش کے تجھے
طاری رہتا ہے وہ بولی کہ مین اپنے باپ کو یاد کرتی ہون کہ کہان اوسکا تخت و تاج ہے اور کہان اوسکی سلطنت و خزانہ
شوکت کہان گیا اور وہ عیش و عشرت کدھر گئی اور یہ کیا ہوا کہ ایک بادسموم کے جھونکے سے وہ تمام
خارزار ہو گیا یہ سوچ کر مجھے غم ہوتا ہے اور اسی سبب سے میرا سارا درد والم ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے
تجھکو اوسکے ملک سے ملک اعظم دیا اور اس بادشاہ سے بڑھکر سلطان اکرم دیا اور سب سے
وہ بولی کہ یہ تو سب سچ ہے ولیکن مین اپنی طبیعت کو کیا کرون کہ جب مین اوسکو یاد کرتی ہون

[illegible] مجھے تسلی نہین پاتی ہون سواے ایک تدبیر کے کہ اگر آپ شیاطین کو حکم دیجیئے [illegible] میرے گھر مین کھڑی کرین تاکہ صبح وشام اوسکو دیکھکر میرے دلکو کچھ تسکین ہو اور شاید رفتہ رفتہ یہ غم [illegible] سلیمان علیہ السلام نے اوسکی محبت کی وجہ سے جنون کو حکم دیا کہ اونھون نے اوسکے باپ کی تصویر بنا کر کھڑی کی اور جرادہ نے [illegible] اوسکو ویسے ہی کپڑے پہنائے جیسے اوسکا باپ پہنا کرتا تھا اور اوسکو ایک مکلف مکان مین رکھا پھر جب سلیمان علیہ السلام [باہر] جاتے تو یہ عورت اپنی سہیلیون سمیت اوس مورت کے پاس جاکر اوسے تعظیم سے سجدہ کرتی جیسے اپنے ملک مین کیا کرتی تھی اور سلیمان علیہ السلام کو چالیس روز تک کچھ معلوم نہوا اس درمیان مین یہ خبر آصف بن برخیا کو پہونچی اور یہ شخص تواریخ انبیاء علیہم السلام سے خوب [واقف] تھا اور سلیمان علیہ السلام کا مخبر اور وزیر تھا اور اوسکے واسطے خاص خاص اجازتین تھین حتی کہ سلیمان علیہ السلام کی محلسرا مین [سے] جس وقت کسی محلسرا مین جانا چاہتا تو بے تکلف چلاجاتا تھا اوسکو کوئی نہین روک سکتا تھا خواہ سلیمان علیہ السلام وہان موجود ہوتے یا نہ ہوتے یہ بڑھا آدمی بغیر ممانعت کے چلاجاتا تھا اسوجہ سے اوسکو جرادہ کی بت پرستی سے آگاہی ہوگئی پس اوسنے حسن تدبیر کے ساتھ سلیمان علیہ السلام سے عرض کیا کہ یا نبی اللہ اب مجھے بڑھاپا اخیر پہونچا اور رحلت کا وقت قریب آیا مین چاہتا ہون کہ آپ اجازت دین تو نبی اسرائیل [کے مجمع] مین ایکدن وعظ کہون اور انبیاء سابقین علیہم السلام کے جو حالات مجکو معلوم ہین وہ بیان کردون تاکہ میری موت کے بعد یہ علم مفقود نہو جاوے بلکہ کچھ لوگ اس علم کو یاد رکھین یا لکھ لین پس سلیمان علیہ السلام نے اوسکی مراد کے موافق لوگون کو جمع ہونیکے واسطے حکم دیا اور آصف نے کھڑے ہوکر اونکے درمیان خطبہ پڑھا اور انبیاء سابقین علیہم السلام مین سے ہر پیغمبر کے فضائل ومعجزات وکرامات بیان کئے یہانتک کہ آخر مین جب سلیمان علیہ السلام کا ذکر آیا تو فقط اتنا بیان کیا کہ اپنے بچپن کے زمانہ مین کیا اچھا فیصلہ کرتے تھے اسکے بعد وہ جلسہ برخاست ہوا تو سلیمان علیہ السلام نے اوس سے پوچھا کہ تمنے اگلے انبیاء علیہم السلام مین سے ہرایک حالات وعمدہ عمدہ معجزات وکرامات بیان کئے اور یہ وہ سب [ہی] لایق تھے مگر اس مین کیا حکمت تھی کہ تم نے میرے بیان مین صرف میرے بچپن کا تذکرہ کیا پھر کیا جوانی کے بعد میرے حال مین کچھ تغیر [ہو] گیا تو آصف نے عرض کیا کہ آپکے مکان مین سواے اللہ تعالے کے بت کی پرستش کیجاتی ہے یہ سنکر سلیمان علیہ السلام کو سونچ ہوا اور [فرما]یا کہ بیشک جبتک تجکو کوئی خبر نہین پہونچی تب تک تونے ایسی بات نہین کہی ہے پھر اپنے مکان مین جاکر وہ تصویر توڑ ڈالی اور اوس عورت [کو] مع اوسکی سہیلیون کے عتاب وعقاب کیا اور تنہا جنگل مین جاکر فرش خاک پر بیٹھکر اللہ تعالے سے توبہ کرنے لگے اور سلیمان علیہ السلام کی [ا]م ولد ایک عورت امینہ نام تھی کہ جب طہارت یا غسل کے واسطے جاتے تو اپنی انگوٹھی اوسکے پاس رکھ جاتے تھے اور اونکی سلطنت اسی [انگو]ٹھی مین تھی پھر ایک روز معمول کے موافق امینہ کے پاس انگوٹھی رکھ کر گئے تو شیطان صخری [illegible] تھا وہ سلیمان علیہ السلام کی صورت [بن]کر آیا اور کہنے لگا کہ اے امینہ میری انگوٹھی دیدے اوس نے سلیمان سمجھکر وہ انگوٹھی دیدی تو صخر جنی نے اوسکو پہن لیا اور جاکر سلیمان علیہ السلام [کے] تخت پر بیٹھ گیا اور چرند وپرند وجن وانس نے اوسپر ہجوم کیا اور سلیمان علیہ السلام کی صورت متغیر ہوگئی حتی کہ جب اونھون نے جاکر امینہ [سے انگو]ٹھی مانگی تو اوس نے اونکو نہین پہچانا یہ دیکھکر سلیمان سمجھ گئے کہ اوس خطا کا وبال آگیا پس وہ دروازون پر اپنا کفاف مانگتے پھرتے اور جب کبھی کہتے کہ مین سلیمان ہون تو لوگ ان پر خاک جھونکتے اور گالیان دیتے تھے آخر اونھون نے ماہی گیرون کے پاس [نوکر]ی اختیار کرلی کہ اونکی مچھلیان لاد کر شہر مین پہونچاتے اور وہ لوگ روزانہ اونکو دو مچھلیان دیا کرتے تھے اور یہ اون دونون [مین] سے ایک مچھلی کو نانبائی کے ہاتھ کچھ روٹیون کو بیچڈالتے اور دوسری مچھلی کو پکاکر سالن بناتے تھے۔ اسیطرح سختی وتکلیف

مین چالیس دن گذری جتنے دن تک انکے مکان مین بت پرستی ہوئی تھی اوراس درمیان مین وہ شیطان [illegible]
اور علمار بنی اسرائیل نے پہچانا کہ یہ شخص مخالف توریت کے حکم دیتا ہے تو اونھون نے اس معاملہ مین شک [illegible]
سلیمان علیہ السلام کی عورتون کے یہان گئے اور اونسے حال دریافت کیا تو اونھون نے کہا کہ ابتو اوس شخص کا یہ حال ہے کہ [illegible]
کی حالت مین نہین چھوڑتا ہے اور کبھی ناپاکی سے غسل نہین کرتا ہی تو آصف نے کہا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون یہ تو [illegible]
چالیس روز گذر گئے تو یہ شیطان اوڑا اور سمندر مین اوسکے ہاتھ سے انگوٹھی گر گئی اوراسکو ایک مچھلی نگل گئی اوراس مچھلی کو [illegible]
پکڑا جسکی مزدوری مین آج سلیمان علیہ السلام نے دو مچھلیون کی عوض تمام دن کام کیا تھا جب شام کو اوس نے دو مچھلیان دین تو [illegible]
وہ مچھلی بھی دیدی جو انگوٹھی نگل گئی تھی پھر سلیمان علیہ السلام نے دوسری مچھلی نانبائی کے ہاتھ روٹیون کی عوض بیچی اور [illegible]
تھی اوسکو پکانے کے واسطے صاف کیا تو اوسکے پیٹ مین انگوٹھی پائی تو اوسکو لیکر ہاتھ مین پہنکر سجدہ کیا اور تمام جن و پرند [illegible]
مطیع ہوگئے اور اونھون نے صخر جنی کو تلاش کرکے ایک پتھر مین بند کرکے سمندر مین ڈالدیا یہ ملخص بیان وہب ابن منبہ ہے اور حسن
بصری رح نے فرمایا کہ یہ نہین ہوسکتا تھا کہ شیطان اونکی ازواج پر مسلط کیا جاوے۔ مترجم کہتا ہے کہ ان سب مختلف بیانات کو غور [illegible]
دیکھئے کہ اونمین سے بعض بیانات ایسے ہین کہ اونکا اعتقاد کرنا کفر ہے اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ قوم یہود کو سلیمان علیہ السلام کی نبوت
سے انکار ہے بلکہ یہ خبیث اونکو اور اونکے باپ داؤد علیہ السلام کو ساحر و کافر کہتے تھے چنانچہ قولہ تعالیٰ۔ واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علی ملک
سلیمان وما کفر سلیمان الآیہ کی تفسیر مین مفصل بیان ہوچکا ہی پس خبیث یہودیون نے سلیمان علیہ السلام کی نسبت بیہودہ بیانات سے قصے بنائے اور [illegible]
فرق یہود نے جسقدر اوسکو بہتان بندیمین نہ لیاقت تھی اوسیقدر اوس زیبائی کے ساتھ قصہ مین لغویات کو طول دیا اور چونکہ حدیث مین اجازت
آئی ہے کہ بنی اسرائیل سے اگلون کے قصص لیلو لہذا ایک جماعت تابعین نے یہودیون کی روایات لیکر بیان کین لیکن حدیث صحیح مشہور
مین آیا ہے کہ تم یہودیون کی روایات کو نہ سچا کہو اور نہ جھوٹا کہو کیونکہ جو بات صحیح ہوا وسکا جھٹلانا تم پر عیب ہوگا اور جو دروغ ہوگا اوسکی
تصدیق کرنیوالے بھی ہوگے تو طبقہ تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ مین ان روایات سے کچھ ضرر نہین پہونچتا تھا کیونکہ وہ لوگ علم قرآن و حدیث سے
واقف تھے تو اون پر یہودیون کا دروغ نہین چلسکتا تھا۔ پس سلف رحمہم اللہ تعالیٰ بسا اوقات اس غرض سے یہودیون کے روایات
نقل کرتے کہ یہودیون کے تحریفات سے ہم لوگون کو آگاہی حاصل ہو تاکہ ہم لوگ اونکے فریب سے ہوشیار رہین جیسے اس زمانہ مین عالم [illegible]
اپنی اولاد سے بیان کیا کہ نصاریٰ تین خدا کے قائل ہین اور یہودی ایک خدا کے قائل تھے اور توریت و زبور مین تصریحات ہین اور [illegible]
نصرانیون پر بنام عہد عتیق فرض لازم ہے سوائے اسقدر احکام کے جو انجیل مین منسوخ کردئے گئے ہین،، تو اس بیان سے عالم کی
یہ ہے کہ ایسے گمراہ ہونگے بداعتقادات سے پرہیز کیا جاوے۔ اور کبھی اونکے روایات کو اس غرض سے نقل کرتے کہ اون لوگون نے
الٰہی حاصل ہونے کے بعد باہم اختلاف و پھوٹ ڈالی اور اونکے اختلافی اقوال یہ ہین حالانکہ ہمکو قرآن مجید سے صحیح معلوم ہوا کہ [illegible]
محض باطل ہین۔ اور کبھی انکے روایات اس غرض سے نقل کرتے کہ اہل کتاب مین بکثرت فریق پیدا ہوے اور ہر ایک نے [illegible]
وحمایت سے ایک ہی معاملہ مین اسقدر پراگندہ مختلف بیانات لکھے کہ اون سبکا سچ ہونا محال و غیر ممکن ہے تو ہرگز انکے روایات
اعتماد نہین ہوسکتا اسواسطے کہ جب یہ سب روایات غیر ممکن الصدق ہین تو دو حال سے خالی نہین ہے یا حق بات اون اقوال [illegible]
کسی قول مین نہین ہی یا انمین کوئی قول شاید سچ ہو۔ مثال یہ کہ مثلاً نصرانیون کے متعدد فریق ہین [illegible]

ہے اور کوئی ان اقنوم ثلثہ میں سے ایک مانتا ہے اور کوئی فرزندی کو بغیر ابوہیت کے بتلاتا ہے اور کوئی زوجہ ہونیکا قائل ہے
روح القدس کو تیسرا جزو بتلاتا ہے حالانکہ یہ سب اقوال قطعاً باطل ہین اور جب سے اللہ تعالیٰ نے عالم انسانی ایجاد فرمایا تب ہی سوا
حضرت آدم سے تا ایندم سب اجماع کرتے ہین کہ نصرانیون کے ان اقوال مین کوئی قول صحیح نہین ہے اور عقلاً و شرعاً یہ امر قطعاً
ہے پس دیکھو کہ یہ جو ان اقوال کثیرہ کے کوئی بھی سچ نہین ہے اور مثال دوم یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد جنت سے پیدا ہونے لگی
یا دنیا مین آکر پیدا ہوئی پس ان دونون قول مین سے ایک قول صحیح ہوگا اسیطرح یہود و نصاری کے روایات بعض معاملہ مین ایسی ہوتی ہین
شاید انمین سے کوئی سچ ہو۔ لیکن اس حالت مین اسکا سچ ہونا اللہ تعالےٰ کے علم مین ہے اور ہمارے واسطے ادن اقوال کا یہ فائدہ ہرگز ثابت
نہین ہو سکتا ہی اسواسطے کہ جب ہمکو یہ علم نہین ہو سکتا کہ انہین سے کون روایت صحیح ہے اور کون باطل ہے تو ہر روایت کی نسبت یہ احتمال موجود
ہے تو لامحالہ ہر روایت کو چھوڑنا فرض ہوا جیسے توریت و انجیل جو اسوقت یہود و نصاری کے پاس ترجمہ موجود ہے جب ہم یہودیون کے مختلف
فرقون کے پاس سے توریت کے نسخہ جات جمع کرتے ہین اور مختلف فرقہائے نصرانیون کے پاس سے انجیل کے نسخہ جات جمع کرتے ہین تو انہین
ہزارون بلکہ لاکھون بلکہ زائد حد تک انہین اختلاف پاتے ہین اور یہ صریح تحریف ہی تو اب ہمکو ہرگز یہ معلوم نہین ہو سکتا کہ ان لوگون نے کن
آیات مین تحریف کی اور کن آیات کو بجاے خود چھوڑ دیا ہے تو لامحالہ ہمپر قطعاً لازم ہوا کہ ہم بالکل سب آیات سے سکوت کرین کیونکہ جس قوم
نے تحریف کرلی تو بالکل اعتماد اوٹھ گیا اور غور کرو تو یہ قطعی دلیل ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت قطعاً برحق صحیح ہے اسواسطے کہ اللہ
تعالےٰ نے بندونکو بغیر علم نبوت کے نہین چھوڑا پھر جب ہمنے یہود و نصاری کی کتابون کو پایا کہ وہ بکثرت تحریف کی وجہ سے قابل اعتماد نہین
تو بندونمین سے کسیکو اللہ تعالیٰ کی کتاب نہ ملی جسپر اعتماد ہو سکے پس قطعی یہود و نصاری کے پاس ایسی کتاب نہین ہی پھر اللہ تعالیٰ نے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل فرمایا اور اسپر تمام و کمال اجماع و اعتماد ہے اور اگر اسلام مین بھی بکثرت فریق پیدا ہوسے تو ہوا کرین لیکن
سبکے پاس یہی قرآن ہے حتےٰ کہ اس مین سیر مو تفاوت نہین ہے پھر یہ صریح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سابق ادیان کو منسوخ کر دیا حتی
کہ یہودی یا نصرانی بوجہ تعصب عداوت کے منکر ہو تو اوسکے پاس خود کوئی دلیل باقی نہین رہی بلکہ انکے کافرانہ تعصب کی شناعت
انکے ہاتھون سے ہٹ دھرمی مٹائی کہ اونھون نے اپنے ہاتھون اپنے پاؤن کلھاڑی ماری کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب مین تحریف
اور اگر انھون نے اگلون نے پہلے سے تحریف کر رکھی تھی تو اونکو لازم تھا کہ اس محرف پر اعتماد نکرتے کیونکہ تحریفین تو کھلی کھلی ظاہر ہے کہ لاکھون
موجود ہین پھر جیسے دوسرون نے عقل سے کام لیا کہ ایسے محرفات پر اعتماد جائز نہین ہے اسیطرح یہ لوگ بھی تعصب چھوڑ کر عقل سلیم
اختیار کرتے اور اپنے خالق عزوجل کی فرمانبرداری کرتے اور باپ دادون کے تعصب سے منہ موڑتے کیونکہ باپ دادون سے انکو
مین پڑیگا بلکہ جناب باری تعالیٰ کے حضور مین حاضر ہونا پڑیگا جہان رعونت و سرکشی و تعصب سب خاک مین ملگیا ہوگا اور دنیا د
زائل ہوچکی فقط خالی ہاتھ ہونگے،، لیکن مترجم کی اس نصیحت کا اثر ان دلون پر ہوگا جنھون نے آخرت کو یقین کیا ہو اور جنکو شیطان
مین نہین پکڑا کہ مسیح علیہ السلام انکا کفارہ ہونے کو آئے تھے گویا انکی شہوات نفس نے دین کے یہ معنی نکالے کہ ہادی ہواسطے آیا تھا
سے اور یہ لوگ بجائے دین و دیانت کے ہر طرح کے فسق و فجور مین دلیر ہو کر ان کافرون سے زیادہ بیباک ہو جاوین جو آخرت
تے ہین،، بہرحال اس جملہ معترضہ سے قلم روک کر مترجم کو اصلی مضمون یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے
کے تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ سے روایات ہین تو یہ اس امر کے دلیل نہین ہین کہ ان بزرگون نے ان روایات کو صحیح سمجھکر روایت

Marfat.com

کیا ہی ہرگز نہین - اور کیونکر یہ لوگ صحیح سمجھ سکتے ہین جبکہ حدیث صحیح مین انکو حکم دیا گیا ہے کہ اہل کتاب کے روایات کی [illegible]
بھی نکرین کہ شاید جو بات سچ ہو اسکی تکذیب لازم نہ آوے الخ - پھر یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ اول تو یہود جو سلیمان علیہ السلام کی [illegible]
مین روایات لاتے ہین انہین سے بکثرت وہ ہین کہ سلیمان علیہ السلام کی نبوت کے قائل نہ تھے دوم ایسی قوم ہین جنھون نے کتاب [illegible]
تحریف کرنے اور افترا باندھنے مین کچھ خوف نہ کیا - سوم حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارہ مین اسقدر مختلف و پریشان روایتین [illegible]
ہین جو بیان سے باہر ہین چنانچہ مترجم نے نمونہ کے طور پر چند روایات کو اس غرض سے نقل کر دیا کہ انکا جعلی ہونا ظاہر ہو جاوے [illegible]
کہ ایک ہی شخص کی ایک ہی حالت مین ایک ہی سبب سے ایک ہی معاملہ مین اسقدر متناقض امور کا جمع ہونا غیر ممکن ہے تو لامحالہ [illegible]
سوائے ایک کے باقی تو قطعی دلیل عقلی سے باطل ہین اب رہی وہ ایک روایت تو اوسکی نسبت بھی احتمال ہے کہ شاید یہ بھی باطل ہو جیسے
اوپر مثال مین سمجھا دیا ہے اور اگر فرض کر لیا جاوے کہ ان سب روایات مین ایک صحیح ہے تو ہم اوسکو کس دلیل سے معلوم کرین کیونکہ
اہل اسلام کا یہ قاعدہ نہین ہے کہ اپنی اٹکل سے روایات کو انتخاب کرین پھر اٹکل کا نام نکالکر اوسکو قطعی سمجھنے لگین برخلاف فرنگستانی [illegible]
کہ اون لوگون نے تاریخ لکھنے مین یہ شیوہ نکالا ہے کہ کسی قوم کی روایات کو لیکر اسمین تراش خراش کرکے ایک بات نکالتے ہین جو اپنی [illegible]
مین سچ زیادہ معلوم ہوتی ہے جیسے ہنود کے معاملات لنکا وغیرہ اور مہابھارت مین اور ایرانیون کے داستانہائے خسروان وغیرہ مین روایات
مناسب رائے کے انتخاب کر لیا مثلاً کہا کہ دیوان مازندران جنکو ایرانی دیو بیان کرتے ہین وہ اصل مین پہاڑی سرکش غیر مہذب قومین
تھین جنکو مذمت کے طریقہ پر دیو کہا گیا ہے مترجم کہتا ہے کہ شاید یہی بات ہو جیسا زعم کیا گیا لیکن یہ ایسی بات نہین ہے جسپر ہم یقین و
اعتماد کرین اور جو بات قابل اعتماد نہو اوسپر تاریخی علم نہین بولا جاتا اور نہ واقع مین عقلاً ہو سکتا ہے کیونکہ اس صورت مین واقع [illegible]
تاریخی نہ ٹھہرے بلکہ مورخ کے خیالات کا مجموعہ ہے کہ وہ بھی خیالی بات ہے لہذا اہل اسلام کے نزدیک حضرت سلیمان علیہ السلام
بارہ مین جسقدر روایات یہود نے بیان کین اونکی نسبت مورخین اسلام صرف اسیقدر ذمہ وار ہین کہ یہود کا بیان بجنسہ نقل کر دین [illegible]
یہ البتہ جران کرنا لازم ہے کہ ان روایات کے راوی کیسے لوگ ہین لیکن یہان ضرورت بھی باقی نرہی اسواسطے کہ یہ امر بالکل [illegible]
ہے کہ یہودی کذاب مفتری قوم ہے جس نے کتاب الٰہی عزوجل مین تحریف کر ڈالی پس ان راویون کا حال سبھی جانتے ہین تو بیان
بیان کی ضرورت باقی نہین رہی - لہذا اہل اسلام کے مورخین ثقات نے اون داستانون مین اپنی طرف سے کوئی تصرف
کیا جو تاریخ کے فن سے بالکل مخالف ہے اور اسپر ہرگز اعتماد نکیا کیونکہ راوی فاسق و فاجر مفتری ہین لیکن افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ [illegible]
قرب قیامت کے آثار فاش طور پر موافق بیانات احادیث شریف کے پائے جاتے ہین گویا یہ معجزات ہمارے واسطے [illegible]
کیواسطے نمونہ علم نبوت دے گئے ہین یہ معجزہ بھی صادق آیا جو حدیث مین آیا ہے کہ علم اوٹھ جائیگا اور جاہلون کو لوگ اپنا [illegible]
بناوینگے - پس ان بعض جاہلون نے بغیر علم و فہم کے بغیر سمجھے بوجھے ان روایات یہود کو لیکر علیحدہ قصہ سلیمان تالیف کیا اور [illegible]
مین یہ فتنہ خون فاسد کی طرح پھیل گیا - نعوذ باللہ من ذالک - پھر واضح ہو کہ یہان علماء اسلام نے یہود کذاب کے بیانات
کے ساتھ پرکھکر دکھا دیا ہے چنانچہ خطیبؒ نے سراج مین نقل کیا اور خود امام رازیؒ نے تفسیر کبیر مین یہود کے [illegible]
یہ قصہ نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ اہل تحقیق کے نزدیک یہ بیانات بچند وجوہ بالکل واہی و باطل معلوم ہوتے ہین [illegible]
صخر جنی نے اپنی صورت حضرت سلیمان علیہ السلام کے مشابہ بنائی اور اونکی ازواج سے [illegible]

Marfat.com

...ہے کہ اگر شیطان کو یہ قدرت حاصل ہو کہ وہ انبیاء علیہم السلام کی صورت وخلقت مین مشابہ ہو جاوے تو شریعت الٰہی مین کچھ
...باقی نہین رہیگا کیونکہ شاید جن لوگون نے موسیٰ وعیسیٰ وغیرہ علی نبینا وعلیہم السلام کو اپنی صورتون پر دیکھا تھا تو یہ کیونکر اعتماد ہوگا کہ حقیقت
...میں وہ نبی علیہ السلام تھے بلکہ شاید وہ شیاطین ہون کہ اونکی صورت پر بن گئے ہون تاکہ لوگون کو گمراہ کرین اور خصوصًا مشہور ہو
...کرینگے کہ ہمارے باپ دادون کا دین ٹھیک تھا اور ان شیاطین نے انبیاء علیہم السلام کی صورت بنکر گمراہ کر دیا تو ایسی صورت مین یہ
...بالکل باطل ہو جائیگا حالانکہ یہ بات محال ہے تو پھر یہ بھی محال ہے کہ شیاطین کو انبیاء علیہم السلام کی صورت بنجانیکی قدرت ہو پس
...یہ دلیل ہے بلکہ اگر شیطان کو انبیاء علیہم السلام کی صورت بننے کی قدرت ہو تو لازم آتا ہے کہ مثلاً بنی اسرائیل مین جو پیغمبر
...ہو اوسی زمانہ مین دمشق مین ایک شیطان اوسکی صورت مین کھڑا ہو کر لوگون کو تعلیم کرے تو لامحالہ وہ لوگ یقین کرینگے کہ
...جو کچھ شیطان تعلیم کریگا اوسیکو شریعت سمجھینگے پس کسی پیغمبر کی شریعت کسی وقت تمام نہین ہو سکتی ہے حالانکہ قطعًا باطل
...قصہ مین مذکور ہے کہ شیطان نے جاکر نبی اللہ تعالیٰ سلیمان علیہ السلام کے ساتھ ایسا معاملہ کیا اور اگر یہ بات ممکن ہوتی کہ پیغمبر کے ساتھ
...معاملہ کر سکتا ہے تو بالیقین بدرجہ اولیٰ وہ تمام علماء وزاہدون کے ساتھ ایسا معاملہ کر سکتا اور اس پر لازم آتا کہ جب چاہے اونکو ...
...کی تصانیف پھاڑ ڈالے اور اگر وہ لوگ کسی قوم کو راہ حق تعلیم کرتے ہون تو اونکا گھر گرادے اور ایسی مصیبتین پہونچاوے کہ عوام کو بالیقین
...ہوجاوے کہ یہ عالم وزاہد محض کافر وبیدین ہے کہ اوسکی باتون سے فورًا اس پر عذاب ٹوٹ پڑتا ہے پھر جب یہ بات عالم علماء کے حق مین محال
...پیغمبر کے حق مین بدرجہ اولیٰ باطل ہے (وجہ سوم) یہ کہ یہودیون کی داستان مین مذکور ہے کہ جب بنی اسرائیل مین جاکر سلیمان ...
...عورتون سے حال پوچھا تو ان پاک بیبیون نے بیان کیا کہ یہ شخص تو اب ایسا بگڑ گیا ہے کہ ہم حیض کی حالت مین بھی نہین چھوڑتا ہے اور نہ کبھی
...غسل کرتا ہے امام رازی رحمہ نے کہا کہ حکمت الٰہی عزوجل واحسان بندگان مخلصین کے ساتھ یہ کیونکر لائق ہو سکتا ہے
...سلیمان علیہ السلام کی بیبیون پر ایک ملعون شیطان فاجر کو مسلط کرے جو اونکی بیبیون کے ساتھ اسطرح زناکاری وغیرہ کا مرتکب ہوجاوے
...نہایت قبیح ہے تو یہ قصہ محض باطل ہے مترجم کہتا ہے کہ یہودیون پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہو جنھون نے پیغمبر علیہ السلام کی شان مین یہ قبیح امور
...(وجہ چہارم) یہ کہ قصہ مین مذکور ہے کہ جرادہ عورت کیواسطے مورت بنانیکی اجازت دی تھی اسوجہ سے فتنہ وبلا مین ماخوذ ...
...کہ دو حال سے خالی نہین ہے ایک یہ کہ اونھون نے اوس عورت کو اوس مورت کے پرستش کرنے ... حالانکہ ...
...کفر ہے اور سلیمان علیہ السلام پیغمبر ہین کافر نہین ہین دوم یہ کہ اوس عورت کو مورت پوجنے کی اجازت نہین ہے پس اگر یہ بات ہو تو سلیمان علیہ
...السلام پر کوئی گناہ نہوا تو فقط گناہ اوس عورت پر ہے۔ اگر کہا جاوے کہ سلیمان علیہ السلام نے اسکو مورت بنانیکی اجازت دی حالانکہ
...حرام ہے تو جواب یہ ہے کہ اوّل تو قصہ گو خبیث نے خود یہ جرم نہین بیان کیا ہے دوم یہ کہ مورت بنانا بقول صحیح ہماری شریعت اسلامیہ مین حرام
...ہوا اور اگلی شریعتون مین حرام نہین تھا چنانچہ مترجم نے تفسیر امام ابن کثیرؒ سے سابق مین اس تحقیق کو نقل کیا ہے پھر امام رازیؒ نے
...کے طور پر فتنہ کے بعض وجوہ بیان کئے از انجملہ یہ ہے کہ قولہ تعالیٰ۔ ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ
...جسدا یعنے ہم نے سلیمان علیہ السلام کو فتنہ مین ڈالا اور اوسکی کرسی پر جسد ڈالدیا ف یعنی اونکو ایک مرض مین مبتلا کیا کہ وہ اپنی کرسی
...بیٹھے رہتے اور عرب اپنے محاورہ مین بھی ضعیف بیمار کو بولا کرتے ہین کہ گوشت کا لوتھڑا پڑا ہے پس یہ فتنہ صرف بیماری ...
...حالت یہانتک پہونچی تھی کہ تخت پر مثل جسم بے روح کے لیٹ جاتے تھے۔ ثم اناب۔ پھر رجوع کیا ف یعنے حالت صحت

رجوع کیا کیونکہ اونھون نے جناب باری تعالیٰ مین التجا کی۔ **قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي** کہا کہ اے رب
تعالےٰ نے بخشدیا اور رحمت نازل فرمائی اگر کہا جاوے کہ جب گناہ نہ تھا تو مغفرت کس چیز سے مانگی جواب یہ
ساتھ یہ امر بیان کر دیا کہ شان الٰہی عزوجل کے لایق عبادت کرنا محال ہے بلکہ جو کچھ عبادت ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی
اور شان نبوت بہت بلند ہے تو وہ لوگ اپنے مرتبہ کے موافق استغفار سے نور چاہتے ہین کیا نہین دیکھتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ
اللہ تعالیٰ نے کوئی گناہ ہی نہین رکھا اور مقدم و موخر یعنے ابتداے عمر سے وفات تک سب مغفرت ہی رکھی پھر بھی آپ نے فرمایا کہ مین
سے ہر روز ستر بار استغفار کرتا ہون حتے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ پر کوئی گناہ ہی نہین ہے تو آپ کس
استغفار کرتے ہین یا نماز مین محنت اوٹھانیکو پوچھا تو آپنے فرمایا کہ کیا مین بندہ شکر گذار نہ ہون (الصحیحین) پس آپکا استغفار محض
تھا اسیطرح تم لوگ جس امر کو گناہ سمجھتی ہو حضرت سلیمان علیہ السلام حق مین اوسکا کہین نشان بھی نہ تھا بلکہ وہ اپنے مرتبہ کے لایق استغفار
تھے کیا یہ نہین دیکھتے ہو کہ اسی استغفار کے ساتھ ہی اونھون نے مانگا۔ **وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي**
إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ اور مجھی ایسی سلطنت بخشدے کہ میرے بعد کسی کیواسطے لایق نہ ہو تو ہی سب بخشنے والا ہے۔ **ف** یعنی دونون
مانگین کہ الٰہی مجھی مغفرت فرماوے اور ایسی سلطنت ویدے کہ وہ میرے ہی ساتھ خاص ہو تاکہ ایک خصوصیت کا انعام مجھپر ظاہر ہو تو
کہتا ہی کہ اس سے صاف ظاہر ہی کہ کوئی گناہ اوس قسم سے نہ تھا جسکو تم گناہ سمجھتے ہو کیونکہ ایسا گناہ گار تو گناہ معاف ہونیکا امید وار رہتا ہی
حتی کہ جب مغفرت مانگتا ہی تو منتظر ہوتا ہے کہ نہایت کرم سے ارشاد ہو کہ اچھا بخشدیا گیا حالانکہ سلیمان علیہ السلام نے یون کہا کہ مجھی بخشدی
اور مجھی ایسی سلطنت ویدے۔ پس اللہ تعالیٰ کیطرف سے یہ تنبیہ ہے کہ کوئی شخص بیہودہ قوتی سے سلیمان علیہ السلام کی نسبت اپنے گنا ہوئے
کسی گناہ کا خیال نہ باندھے بلکہ وہ ایک قسم کی کرامت ہی حتی کہ اونھون نے مغفرت اور سلطنت ساتھ ہی مانگی اور اللہ تعالیٰ نے کرامت
فرمائی لقولہ تعالیٰ۔ قال رب اغفرلی وہب لی ملکا لاینبغی لاحد من بعدی انک انت الوہاب یعنے سلیمان نے کہا کہ اے رب مجھی بخشدے
یعنے جس خطیہ کیوجہ سے تو نے مجھے امتحان مین ڈالا وہ مجھے بخشدے اور مجھے ایسی سلطنت ہبہ فرما کہ میرے بعد کسی کیواسطے لایق
تو ہی عطا فرمانے والا ہے ۱۲ اہل تفسیر نے لکھا کہ یہ خطیہ جس سے امتحان کئے گئے تھے وہ اونکے مرتبہ کے لایق تھا اور مغفرت مانگنا انبیاء
علیہم السلام کی شان ہی کیونکہ اسمین نفس کا توڑنا اور حضرت کبریا و عظمت مین اپنی ذلت و عاجزی کا اظہار ہے اور یہی بندگی کے معنی ہین ا
سے مقامات و درجات مین ترقی ملتی ہے اسیواسطے مغفرت مانگ کر ساتھ ہی ایسی سلطنت کی درخواست کی جو اونکے واسطے خاص ہو
ابو عبیدہ نے کہا کہ اسکے معنے یہ ہین۔ کہ لاینبغی لاحد اے لایکون لاحد من بعدی یعنے میرے بعد کسیکے واسطے ایسی سلطنت نہ ہو
نے کہا کہ اسکے معنی یہ ہین کہ آیندہ اوسکو کوئی مجھ سے چھین نہ سکے **مترجم**۔ کہتا ہے کہ یہ معنے لغو ہین کیونکہ انبیاء علیہم السلام ایسا
کہتے ہین جس سے شرک کی بد بو آتی ہو پھر خصوص ایسی حالت مین کہ جناب باری تعالیٰ مین التجا و دعا ہے۔ پھر واضح ہو کہ سلیمان علیہ السلام
نے دنیا اور اوسکی خواہش یا دنیاوی منزلت کیواسطے یہ دعا نہین مانگی تھی بلکہ اس سے اصلی مقصود یہ تھا کہ خلافت الٰہی عزوجل کو عدل
بجالاوین کیونکہ عادل حاکم کیواسطے اللہ تعالیٰ کے یہان منزلت و کرامت ہے جنکا بیان احادیث صحیحہ مین وارد ہی چنانچہ بعض انکا
ذکر پہلے ہو چکا اور اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کو ایسی سلطنت عطا فرمائی تھی چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات کو جنون مین سے ایک عفریت یعنے متمرد گمراہ نے چاہا کہ میری نماز کو

Marfat.com

...اور اللہ تعالےٰ نے مجکو طاقت عطا فرمائی کہ وہ میرے قبضہ مین مسخر ہوگیا اور میرے دل مین یہ ارادہ آیا تھا کہ مین اسکو مسجد کے ایک
ستون سے باندھ دون تاکہ صبح کو بچے اوس سے کھیل کرین اور تم سب دیکھو پھر مجکو اپنے بھائی سلیمان کا قول یاد آیا۔ ھب لی ملکا لاینبغی لاحد من
بعدی الآیہ پس مین نے اُس مردود کا باندھنا مناسب نہ جانا) پس اللہ عزوجل نے اُس مردود کو خوار کردیا (رواہ البخاری ومسلم وغیرہما) اور ایسا قصہ
آپکے بھی بعض اوقات مین واقع ہوا ہے چنانچہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کھڑے ہوئے
ہمنے آپسے سُنا کہ آپ یون فرماتے مین۔ آعوذ باللہ منک۔ پھر تین مرتبہ فرمایا کہ مین تجھے اللہ تعالےٰ کی لعنت سے ملعون کرتا ہون اور
آپ نے اپنا مبارک ہاتھ بڑھایا گویا کسی چیز کو گرفتار کرتے ہین پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا
یارسول اللہ ہم نے آپکی زبان مبارک سے ایسے کلمات سُنے کہ نماز مین اس سے پہلے ہم آپکو ایسے کلمات کہتے ہوئے نہین سنتے تھے اور
ہم نے یہ بھی دیکھا کہ آپ نے ہاتھ بڑھایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دشمن خدا یعنے ابلیس ایک آگ کا انگارا لایا تھا کہ میرے چہرے
کے مقابل کرے تو مینے تین مرتبہ۔ اعوذ باللہ منک۔ پڑھا اور کہا کہ مین تجھکو اللہ تعالیٰ کی پوری لعنت سے ملعون کرتا ہون پھر وہ بھاگا نہین تو مین
نے چاہا کہ اسکو گرفتار کرلون (یعنی اللہ عزوجل نے اوسکو اس طرح مسخر کیا کہ اوسکو بھاگنے کی قوت نہ رہی تو مین نے گرفتار کرلینا چاہا) واللہ
اگر میرے بھائی سلیمان کی دُعا نہ ہوتی تو وہ بندھا پڑا رہتا کہ مدینہ کے اطفال اوُس سے کھیل کرتے (رواہ مسلم) اور حاجب ابن سلیمان رحمہ اللہ
نے روایت کی کہ مینے عطاء ابن یزید اللیثی کو دیکھا کہ وہ کھڑے نماز پڑھتے ہین تو مین نے چاہا کہ اونکے سامنے سے چلا جاؤن مگر انھون نے مجھکو روکا
جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھسے بیان کیا کہ ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے مجھسے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر
صبح کی نماز پڑھانی شروع کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرأت لتبیس ہوگئی اور مین بھی نماز مین آپ کے پیچھے حاضر تھا پھر جب آپ نے نماز
سے سلام پھیرا تو ہم لوگون سے فرمایا کہ کاش تم یہ دیکھتے ہوتے کہ ابلیس کا اسوقت کیا حال ہوا جبکہ وہ ملعون میری نماز مین فساد ڈالنے آیا تھا
تو مین نے ہاتھ بڑھاکر اوسکا گلا دبایا اور برابر اوسکا گلا گھونٹتا رہا یہان تک کہ اسکے لعاب کا اثر مین نے اپنی اُن دونون انگلیون کے درمیان
پایا اور آپ نے انگوٹھا اور کلمے کی انگلی کا اشارہ فرمایا اور اگر میرے بھائی سلیمان کی دُعا نہ ہوتی تو تم دیکھتے کہ وہ صبح کو مسجد کے ستون مین اس حال
سے بندھا ہوا ہوتا کہ اہل مدینہ کے اطفال اُس سے کھیل کرتے پھر تمکو چاہئے کہ جس سے جہانتک ہوسکے اس امر کی کوشش کرے کہ اوسکے
اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو (رواہ احمد وابوداؤد) ربیعہ بن یزید بن عبد اللہ نے کہا کہ مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے
پاس طائف مین آیا اسوقت وہ اپنے ایک باغ مین جسکو رہط کہتے تھے ایک قریشی جوان کو مضبوط پکڑے ہوئے ... یہ جوان قریشی زانی و شراب خوار
تھا مین نے عرض کیا کہ مجھے آپ سے ایک حدیث پہونچی ہے یعنی مین نے سُنا ہے کہ آپ ... حدیث روایت کرتے ہین کہ جس شخص نے شراب
کا ایک گھونٹ پیا تو چالیس روز تک اللہ اوسکی توبہ نہین قبول فرمائیگا اور یہ بھی آپ روایت کرتے ہین کہ جو شخص شقی ہے وہ اپنی مان کے
پیٹ ہی مین شقی ہوتا ہے اور یہ بھی آپ روایت کرتے ہین کہ جو شخص بیت المقدس مین نماز پڑھنے گیا اور سوائے نماز کے اوسکی کوئی نیت نہ تھی
تو وہ گناہون سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا اُسدن پاک تھا جسدن اوسکی مان اوسکو جنی تھی۔ جب مین نے یہ بیان کیا اور اوس جوان
نے شراب کا ذکر سُنا تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکال لیا پھر چلدیا پھر عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مین کسی شخص
کیلئے یہ حلال نہین رکھتا ہون کہ مجھپر ایسی بات لگاوے جو مین نے نہین کہی اور مین نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے
تھے جس نے شراب خمر کا ایک گھونٹ پیا تو چالیس روز تک اوسکی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر اوس نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ اوسکی توبہ قبول

Marfat.com

فرمائیگا۔ پھر اگر اُس نے دوبارہ شراب پی تو اللہ تعالےٰ اوسکی نماز چالیس دن تک قبول نہین فرمائیگا اور اگر
تو اوسکی توبہ قبول فرمائیگا ربیعہ رہ نے فرمایا کہ مجھے یہ یاد نہین رہا کہ اُنھون نے تیسری مرتبہ یا چوتھی مرتبہ یون کہا کہ
اللہ تعالیٰ برحق ہے کہ اوسکو قیامت کے روز طینۃ الخبال پلاوے پھر عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا پھر اوپر اپنی نور سے چھڑکا پس جس شخص کو اوس نور مین سے کچھ پہونچا تو وہ دُنیا مین راہ مستقیم اختیار کریگا اور جسکو وہ نہین پہونچا
مین رہیگا پس ہین سے مین کہتا ہون کہ اللہ تعالیٰ کے علم پر قلم خشک ہوا (یعنی جو کچھ اللہ عزوجل اپنی مخلوقات سے جانتا ہے قلم
وہی لکھا اور آیندہ اُس مین کچھ تغیر نہین ہوسکتا تو شقی و سعید ہر ایک اپنی ماں کے پیٹ ہی سے ہے بلکہ ازل ہی سے ہے) اور کہا کہ
رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تھے کہ سُلیمان نے اللہ تعالےٰ سے تین باتین مانگین جن مین دو باتین اللہ تعالیٰ نے
عطا فرمائین اور ہمکو امید ہے کہ تیسری بات جو سُلیمان نے مانگی تھی وہ ہمکو عطا ہوگی ایک تو سُلیمان نے درخواست کی کہ مجکو یہ بات عطا
کہ جو حکم مین جاری کرون وہ ربّ عزوجل کے حکم سے موافق پڑے (یعنی میرے اجتہاد مین خطا نہو بلکہ مجھے توفیق سے وہی حکم ملجاوے
معاملہ مین ربّ عزوجل کے نزدیک حق ہے) پس اللہ تعالےٰ نے اوسکو یہ بات عطا فرمائی اور دوم یہ درخواست کی کہ مجھے ایسی سلطنت
ہو کہ میرے بعد وہ کسیکے واسطے نہو پس اللہ تعالےٰ نے اوسکو یہ بھی عنایت کیا اور تیسری بات یہ درخواست کی کہ جو شخص اپنے گھر سے اس نیت
نکلے کہ اس مسجد مین نماز پڑھیگا (یعنی بیت المقدس کی مسجد مین جو سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کی تھی) اور سوائے نماز کے اُنکا کچھ قصد نہو تو وہ اپنے گناہ
ایسا پاک ہو جاوے جیسا اوس دن پاک تھا جب اوسکو اسکی ماں جنی تھی ما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمکو یہ امید ہے کہ اللہ تعالےٰ
ہم لوگون کو یہ بات عطا فرمائی ہے (رواہ احمد والاخرۃ رواہ النسائی وابن ماجہ۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ تیسری بات کی نسبت جو ارشاد فرمایا ہمکو امید
کہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو وہ بات عطا فرمائی ہے تو اس مین دو احتمال ہین اوّل یہ کہ شاید اُسکے یہ معنی ہون کہ اگر میری امت مین سے کوئی شخص خالص
نیت سے جا کر بیت المقدس مین نماز پڑھے تو اللہ تعالےٰ اوسکو گناہون سے پاک فرمادیگا جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور دوم یہ کہ
ہون کہ ہمارے واسطے جو قبلہ قرار پایا ہے اُس مین اللہ تعالےٰ نے یہ عظمت رکھی ہے کہ اگر کوئی شخص خالص نیت سے جا کر خانۂ کعبہ کی
مین نماز پڑھے تو گناہون سے اس طرح پاک ہو جائیگا جیسے ماں کے پیٹ سے آج پیدا ہوا اور مترجم۔ کہتا ہے کہ بر تقدیر معنے اوّل کے یہ حکم
اولیٰ ثابت ہے اسواسطے کہ بیت المقدس کی مسجد مین نماز پڑھنے کا ثواب اسقدر ہے کہ جسقدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ کی مسجد
مین نماز پڑھنے کا ثواب ہے اور مسجد الحرام کعبہ مین نماز کا ثواب اس سے دو چند ہے پس اگر مسجد بیت المقدس مین نماز پڑھنے سے وہ
کیطرح گناہون سے پاک ہوتا ہے تو خانۂ کعبہ کی مسجد مین اوسکی دوچند پاویگا یعنی پچاس ہزار نمازونکا ثواب اوسکے واسطے گناہون سے پاک ہو
بعد زائد رہیگا پس بہر تقدیر مسجد الحرام کعبہ کیواسطے یہ حکم بالضرور ثابت ہے پھر شیخ ابن کثیر رہ نے لکھا کہ رافع بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ مین نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے داوٗد علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ زمین مین
واسطے ایک عبادتخانہ بنا پھر داوٗد نے پہلے اپنے واسطے ایک گھر بنایا پھر بیت المقدس جسکے واسطے حکم دیا گیا تھا اوسکو بنانا چاہا
تعالےٰ نے وحی فرمائی کہ اے داوٗد تو نے میرے لئے عبادتخانہ بنانے سے پہلے اپنا گھر بنایا۔ داوٗد علیہ السلام نے تعالےٰ
بیت المقدس بنانا چاہا پھر جب اوسکی دیوارین بنائین تو تین دیوارین گر گئین پس داوٗد علیہ السلام نے جناب الٰہی مین
داوٗد تیرے واسطے یہ لیاقت لکھی نہین گئی ہے کہ تو اس بیت المقدس کو پورا کرسکے۔

Marfat.com

ہے ارشاد ہوا کہ داؤد خاص تیرے ہاتھوں سے بہت خون جاری ہوئے ہیں داؤد نے عرض کیا کہ اے رب جو کچھ میں نے
سب تیری ہی محبت و مرضی کیواسطے تھا ارشاد ہوا کہ ہاں ولیکن وہ بھی میرے بندے تھے اور میں اپنے بندوں پر رحمت کرتا ہوں
داؤد علیہ السلام کو یہ وحی معلوم ہوئی تو انکے دل پر غم چھا گیا پس اللہ عزوجل نے وحی فرمائی کہ اے داؤد تو غمگین مت ہو کیونکہ میں نے
کیا ہے کہ اس بیت المقدس کی عمارت کو تیرے بیٹے سلیمان کے ہاتھوں پر تمام کروں پھر جب داؤد علیہ السلام کا انتقال ہو گیا داؤد
سلیمان علیہ السلام نے اوسکو بنانا شروع کیا جب وہ پورا ہو گیا تو سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے نام پر قربانیاں کیں اور
رب کی نذریں چڑھائیں اور بنی اسرائیل کو جمع کیا اور اللہ تعالیٰ نے سلیمان کو وحی فرمائی کہ میں نے اپنے بیت المقدس پورا ہو
تیری خوشی دیکھی اب تو مجھ سے مانگ کہ میں تجھے عطا کرونگا سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رب تین باتیں چاہتا ہوں ایک
میرا حکم و فیصلہ ایسا واقع ہو جو تیری مرضی کے موافق پڑے اور دوم یہ کہ مجھے ایسی سلطنت عطا ہو جو میرے بعد کسیکی واسطے نہ ہو اور سوم
یہ جو شخص اس بیت المقدس میں آوے کہ سوائے نماز کے اُسکی کچھ نیت نہ ہو تو اس بیت المقدس سے ایسی حالت کے ساتھ باہر ہو
جیسے آج اوسکو اوسکی ماں جنی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اول دونوں باتیں سلیمان علیہ السلام کو عطا کی گئیں
اور تیسری بات کی نسبت مجکو امید ہے کہ وہ مجھے عطا کی گئی ہے (رواہ الطبرانی) شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ اسکے اسناد و سیاق
دونوں مستغرب ہیں مترجم کہتا ہے کہ غالباً کسی راوی کے حفظ میں اضطراب ہو گیا کہ اوس نے کل روایت کو حدیث کی
طرح سے کر دیا اور ظاہر یہی ہے کہ یہ قصہ روایات بنی اسرائیل میں سے ہے اور شاید کہ اخیر ٹکڑا حدیث ہو راوی نے اپنے وہم
سے کل کو حدیث کر دیا اور اوسکا سیاق وہ رکھا جو بنی اسرائیل کا سیاق تھا اور اسناد کے بعضے راوی اپنے حفظ میں کمزور
ہیں واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ پھر شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ سلمۃ ابن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جب کبھی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کا قصد فرمایا تو یہی سُنا کہ آپ نے پہلے حمد و ثنا میں کہا کہ۔ سبحان اللہ ربی الاعلیٰ الاعلی الوہاب (رواہ احمد)
مترجم کہتا ہے یعنی جیسے الوہاب کی صفت اس آیت کی دعا میں مذکور ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے اس نام پاک سے دعا کی تھی ویسی ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمیشہ یا اکثر اوقات اس قسم کی دعا میں الوہاب کی صفت شامل فرماتے تھے شیخ ابن کثیر رح
نے لکھا کہ ابو عبید نے اپنے شیخ علی بن ثابت عن جعفر بن برقان عن صالح بن مسمار روایت کی کہ صالح نے بیان کیا
کہ نبی اللہ داؤد علیہ السلام نے انتقال کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُنکے بیٹے سلیمان علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ جو تجھے حاجت
ہو درخواست کر سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے پروردگار میری یہ درخواست ہے کہ تو میرا دل ایسا کر دے کہ تجھسے
خوف رکھے جیسے میرے باپ کا دل تھا اور تو میرا دل ایسا کر دے کہ تیرے ہی محبت کرے جیسا میرے باپ کا دل تھا پس اللہ عزوجل
نے فرمایا کہ میرے بندہ کو دیکھو کہ میں نے اسکے پاس اپنا ایلچی بھیجا اور فرمایا کہ وہ اپنی حاجت بیان کرے پھر اُسکی حاجت یہ نکلی کہ میں اوسکا دل
ایسا کر دوں کہ وہ مجھسے خوف رکھے اور یہ کہ اوسکا دل ایسا کر دوں کہ وہ مجھسے محبت کرے اب میں اسکو ایسی سلطنت عطا کرونگا کہ اُسکے بعد کسیکی واسطے
نہ ہو مترجم کہتا ہے یعنی جب سلیمان علیہ السلام نے اپنے واسطے نہ مانگا سوائے اپنے خالق عزوجل کے تو خالق عزوجل نے اونکو اپنی مخلوقات
میں دنیا اور جن و انس پر انکو حاکم کر دیا۔ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ پس ہم نے سلیمان
کے واسطے ہوا کو مسخر کر دیا اس حالت میں کہ وہ سلیمان کے حکم سے نرم ہو کر جہاں وہ چاہتا تھا رواں ہوتی تھی ف یعنی جس جگہ کا

Marfat.com

وہ قصد کرتے تھے وہاں پہونچانے مین نرمی کے ساتھ انکے حکم کی مطیع ہوتی اور باوجود قوت و تیزی کے [illegible]
ہوتا تھا۔ وَالشَّیٰطِیۡنَ کُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۔ اور ہم نے اوسکے لیے مسخر کردیے شیاطین ہر قسم کی عمدہ عمارت بنانے [illegible]
ف پس سلیمان علیہ السلام کو جس قسم کی عمارت منظور ہوتی تھی یہ شیاطین جن اوسکو بناتے تھے اور سمندرون مین غوطہ مار کر [illegible]
لاتے تھے بعض نے کہا کہ اوّل جس نے سمندر سے موتی نکلوایا وہ سلیمان علیہ السلام ہین۔ بالجملہ سلیمان علیہ السلام کیواسطے شیاطین [illegible]
گروہ تو اس قسم کے مُسخر کردیے تھے جو ہر قسم کی عمدہ عمارت بناتے اور ہر قسم کی آرایش کیواسطے سمندرون سے موتی نکال لاتے تھے۔ وَاٰخَرِیۡنَ
مُقَرَّنِیۡنَ فِی الۡاَصۡفَادِ ۔ اور دیگر گروہ شیاطین مسخر کردیے جو طوق و زنجیر مین مسلسل بندھے ہوئے تھے ف گویا [illegible]
طرح انکے لایق کام لیا جاتا تھا۔ یحیی بن سلام نے کہا کہ زنجیر ونمین وہ شیاطین باندھے جاتے تھے جو اپنے کفر مین تمرد و شرارت کا
تھے پھر جب وہ ایمان لاتے تو اونکو رہا کرکے گروہ اوّل مین شامل کرتے تھے شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ حسن بصری رحمہ اللہ
نے فرمایا کہ جب سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے واسطے خالص ہوکر صافنات الجیاد کو ہلاک کردیا تو اللہ تعالیٰ نے اونکو صافنات
سے بہتر عطا فرمایا وہ ہوا ہے خوشگوار تھی کہ دن کے اوّل وقت کی رفتار ایک ماہ تک اور دوپہر ڈھلے سے غروب تک کی رفتار ایک
کی تھی کہ ملکون مین جہان چاہتے اُس ہوا پر جاتے تھے۔ ھ۔ اور شیاطین مین سے جس گروہ کو عمارت بنانے کے کام مین لگایا انھون
ہر طرح کی محاریب و تماثیل اور حوض کے مانند پیالے اور انھین کے مناسب بڑی بڑی جھیلون کے مانند دیگین و دیگر سامان بنائے جو بشری
طاقت مین بہت دشوار ہین جیسی انھون نے سمندرون مین غوطہ مار کر موتی و جواہرات نفیسہ نکالے جو وہان پیدا ہوتے ہین اور دیگر گروہ سرکش
تسخیر الٰہی عزوجل کے ساتھ طوق و زنجیر مین باندھکر ذلت کے کامون مین لگایا بالجملہ ایسی سلطنت کسی کیواسطے نشان نہین دیجاتی اور اللہ تعالیٰ
نے خطاب فرمایا۔ ھٰذَا عَطَآؤُنَا ۔ یعنی ہم نے سلیمان سے فرمایا کہ یہ ہماری عطا ہے ف یعنی تیری درخواست کے موافق ہم نے تجھکو
یہ مثل سلطنت عطا فرمائی۔ پھر باوجود اس عطا کے اس سے بڑھکر انعام یہ فرمایا کہ حساب و کتاب نہین رکھا بلکہ حکم دیا۔ فَامۡنُنۡ اَوۡ اَمۡسِکۡ
بِغَیۡرِ حِسَابٍ پس تو منت کر یا روک لے بغیر حساب کے ف حسن و ضحاک وغیرہ مفسرین نے فرمایا کہ اسکے معنی یہ ہین کہ فامنن
عطا کر جس شخص کو تیرا جی چاہے ۔ او امسک یعنی ممنوع کر جسکو تیرا جی چاہے اور تجھپر کچھ حساب نہین ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
ہے یعنی جنون مین سے جسکو چاہے آزاد کر اور جسکو چاہے مُقید رکھ۔ ھ۔ خلاصہ یہ ہے کہ سلطان پر حساب و کتاب ہوتا ہے کہ مستحق کو محروم
اور غیر مستحق کو عطا نہ کرے اور اللہ عزوجل نے سلیمان علیہ السلام کو بغیر حساب کے مختار فرمایا کہ جسکو چاہے دے اگرچہ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک
مستحق ہو اور جسکو چاہے نہ دے اگرچہ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک مستحق ہو بہر صورت تجھپر حساب نہین ہے ۔ مبتسم ۔ کہتا ہے کہ سلیمان
نے پہلے ہی جناب باری تعالیٰ مین التجا کی تھی کہ خلافت مین میرا حکم وہی واقع ہو جو رب عزوجل کے حکم کے موافق ہے چنانچہ سابق
ہوچکا پس دینا نہ دینا کسیصورت مین بموقع نہوگا اور مبتسم کہتا ہے کہ گویا نکتہ یہ ہے کہ خالق عزوجل اپنے مخلوق کے ہر حرکت سے [illegible]
بلکہ مخلوق تو اپنے نفس کے پوشیدہ خیالات و ضمائر سے واقف نہین ہوتا لیکن جس نے پیدا کیا وہ پاک عزوجل ہر ایک کو اسکی ذات
جانتا ہے پس اس نے اپنے بندہ سلیمان علیہ السلام اکی پیدایش سے پہلے جان لیا تھا کہ وہ دنیا کو دنیا کیواسطے خواہش نہین کریگا بلکہ اللہ
کے واسطے مستقیم رکھیگا اور اللہ تعالےٰ نے کافرون و مشرکون پر حجت قائم کرنے کے واسطے ظاہر فرمایا کہ عطاء الٰہی عزوجل اہل دنیا [illegible]
بہت زائد ہے اور جو لوگ کفر کر کے دنیاوی زندگی پر مرتے ہین وہ بہت خوار و حقیر ہین ولیکن انکے جو اعمال اس [illegible]

... ہتھا نے دیگر ہین پس اللہ عزوجل نے اُسکو بھی ظاہر فرمانا چاہا تو اس اظہار کے لئے سلیمان علیہ السلام کو مقدر فرمایا کہ جن ... تابع کردئے جنھون نے اس زمین سے عجائب جواہرات وغیرہ نکالدئے تاکہ یہ دلیل ہو کہ دار الآخرۃ برحق ہے اور لوگ سمجھین کہ جب ... دنیا کی یہ کیفیت ہے حالانکہ اللہ تعالے کے نزدیک دنیا ملعون ہے اور مچھر کے پر برابر اُسکی قدر نہین ہے تو دار الآخرۃ کس قدر عمدہ بیشمار نعمتون سے ہوگی ... دنیا چھوڑکر دار الآخرت کی قدر کرین کیونکہ یہ دنیا دنیا ملعونہ تو ابلیس ملعون و اُسکی ذریات کو دیگئی ہے کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو اُنکے بعضے اعمال کے عوض مین اُنکی نیت کے موافق دنیا دینا چاہتا ہے اور وہ شیاطین کی ذریات مین ہین تو شیاطین کو مسلّط فرماتا ہے ... اُنکے دلون مین طرح طرح کی صنعتین القا کرتے ہین جس سے لوگون کو تعجب ہوتا ہے جیسے دنیاوی آرایش کی چیزین بنانیکے واسطے شیاطین کو ... تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کے واسطے مسخر فرمایا تھا کہ قدرت الٰہی عزوجل کا اظہار ہو اور حدیث صحیحین مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار فرمایا اور جبرئیل علیہ السلام نے نازل ہو کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپکو مختار فرماتا ہے کہ چاہین آپ یہ اختیار فرمائین کہ ... بندہ رسول ہون تو دنیا مین اُسکی شان یہ ہوگی کہ جو حکم دیا جاوے اُسپر عمل کرین اور ایک بانٹنے والے کے مثل ہین جو لوگون مین موافق امر الٰہی ... جل کے تقسیم کرتا ہے یا آپ یہ اختیار فرماوین کہ نبی بادشاہ ہون کہ جسکو چاہین دین جسکو چاہین نہ دین اور باوجود اسکے آخرت مین بھی آپ پر ... کا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے اس مین مشورہ لیا تو جبرئیل علیہ السلام نے اشارہ کیا کہ آپ جانتے ہین کہ دار الآخرت کے درجات ... بہت بلند ہین پس میری رائے مین آپ تواضع اختیار فرماوین کہ اللہ عزوجل کے نزدیک ارفع و اعلیٰ ہے (کما فی الصحیحین) **شیخ** ابن کثیر رح ... کہا کہ دوسری منزلت یعنی نبوت مع بادشاہت بھی دنیا و آخرت مین بلند مرتبہ ہے چنانچہ سلیمان علیہ السلام کو یہ تمثیل سلطنت دیکر فرمایا ...

وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ اور سلیمان کے لئے ہمارے یہان بیشک قرب مرتبہ و حُسن مآب ہے **ف** یعنی جنت مین ... عالیات و قرب درجات ہین **ف** فی العرائس قولہ تعالیٰ۔ وہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی **شیخ** ابن عطا رح نے اس سے اشارہ ... کہ اس مین درخواست ہے کہ مجھے میرے نفس سے مخالف ہونے پر ایسی قوت دیدے کہ مین اپنے نفس کے ساتھ کسی حال مین موافقت نہ کرون **مترجم** کہتا ہے کہ اس اشارہ کا استنباط اس طرح کیا گیا ہے کہ سلطنت ایک رعیت پر حکومت ہوتی ہے جیسی حدیث مین فرمایا ... راع وکلکم مسئول عن رعیتہ یعنے تم سب راعی ہو اور سب اپنی رعیت سے سوال کئے جاؤ گے اور اس حدیث مین یہ تفصیل بھی موجود ہے کہ مثلاً ... اپنی مملوک و اولاد و زوجہ وغیرہ پر سلطان ہے اور زوجہ اپنے شوہر کی خانہ داری پر راعی ہے اور امام المسلمین مسلمانون پر راعی ہے اور ہر انسان ... اپنے نفس پر راعی ہے پس سب سے پہلے انسان کی سلطنت مین عدل یہ ہے کہ قلب کو فساد سے بچائے ... شہوات نفس سے فساد ہونے سے بچے ... تیرے پہلو مین ہے وہ سب سے بڑا تیرا دشمن ہے کہ وہی تیرے قلب مین فساد ڈالتا ہے پس عدل سے فساد قلب کو محفوظ رکھنا چاہئے ... یعنے کہ اللہ تعالیٰ واسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت شریعت پر اپنے نفس کیواسطے حکمرانی کرے اور نفس کی موافقت نہ کرے کیونکہ حدیث ... ولا تکلنی الی نفسی فانک ان تکلنی الی نفسی تباعدنی من الخیر وتقربنی الی الشر یعنی اے رب مجھے میرے نفس کی وکالت مین نہ چھوڑ کیونکہ ... میرے نفس کے بھروسہ پر چھوڑا تو وہ مجھے بھلائی سے دُور کریگا اور برائی سے نزدیک کریگا۔ پس سلطنت کی درخواست مین سب سے ... نفس کی موافقت سے بچاؤ ہوا اور رضاء الٰہی عزوجل سے موافقت ہو اور یہی **شیخ** ابن عطا رح نے اشارہ نکالا ولیکن یہ آیت قدسی کی تفسیر ... کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے تو یہ درخواست کی کہ مجھے ایسی سلطنت عطا ہو کہ وہ میرے بعد کسی کے واسطے لائق نہ ہو حالانکہ مخالف ... انکے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی فضیلت ہے جیسا کہ جمیع علما رح نے اجماع کیا ہے۔

Marfat.com

فافہم بعض مشائخ رہ نے کہا کہ سلیمان علیہ السلام نے اولاً استغفار کیا پھر سلطنت مانگی کیونکہ سلطنت [illegible]
لہذا پہلے ہی استغفار کر لیا قولہ تعالیٰ۔ فسخرنا لہ الریح تجری۔ الآیہ شیخ محمد ابن الفضل رح نے اس سے نصیحت نکالی کہ [illegible]
بمثل وہوائے مسخر عطا ہوئی اور شیاطین مسخر کیئے گئے۔ غور کرو کہ اس ہوائے دنیا کا کیا حال ہے اور [illegible]
دشمن ہین تو اس سے سمجھ لینا چاہیئے کہ جو شخص دنیا کی جانب راغب ہوا اوسکی رغبت اول تو ایسی چیز کی جانب ہے [illegible]
یہ کہ دشمنونکی ہمنشینی ہے یعنی سلیمان علیہ السلام کو دنیا کی جانب رغبت نہ تھی بلکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کی ارادہ فرمایا تھا کہ [illegible]
دیجا دے اس کام کے پورا کرنے مین اور اس خدمت کے انجام دینے مین سلیمان علیہ السلام کو مقرر فرمایا تھا [illegible]
کیا گیا کہ جس شخص مین سلیمان علیہ السلام کی خصلت نہو اوسکو جائز نہین ہے کہ دنیا کی فراخی مین قدم رکھے واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم (تنبیہ)
محقق محی الدین ابن العربی رحمہ اللہ تعالیٰ نے قصہ سلیمان علیہ السلام کے اشارات مین تفسیر کے ساتھ اشارات کو اچھی تحقیق سے بیان کیا
اور مین چاہتا ہون کہ اسکا ملخص ترجمہ کر دون قال الشیخ فی قولہ تعالیٰ ولقد فتنا سلیمان الآیہ یہ فتنہ و امتحان تلوین ہے یعنی مرتبہ تمکین سے
مقام تلوین مین اگرچہ وہ تلوین نبوت تھی دوم مرتبہ امتحان ہوا اول تو جہاد کیواسطے صافنات الجیاد کے ملاحظہ مین ظہور صفات تجلی کی [illegible]
کہ اسکے مشاہدہ مین وقت نماز جاتا رہا اور چونکہ یہی نفیس صافنات الجیاد اس فتنہ کا مظہر تعین لہذا اونکو قتل کر دیا اور یہ فتنہ دوسرا [illegible]
جو بہ نسبت اول کی اشد ہے یعنی کرسی سلیمان پر جسد کا القاء کیا گیا لیکن اسکے اشارات بیان کرنے سے پہلے یہ لازم ہے کہ اسکی تفسیر
ہو یعنی یہ ظاہر ہو کہ اس کلام پاک کی کیا تفسیر ہے تاکہ اوسکے موافق اشارات بیان ہون کیونکہ اشارات تو تفسیر سے استنباط ہوتے
ہین اور جبتک کسی شخص کو تفسیر ہی معلوم نہو تب تک اشارات کہان سے معلوم ہونگے پس اولاً مین اوسکی تفسیر مین کلام کرون [illegible]
ثانیاً اوسکے اشارات بیان کرون کیونکہ اوسکی تفسیر مین اختلافی تین قوال ہین (اول) کہا گیا کہ سلیمان علیہ السلام کے ایک فرزند [illegible]
پس شیاطین نے قصد کیا کہ اسکو کسی طرح قتل کر ڈالنا چاہیئے ایسا نہو کہ بڑا ہو کر اپنے باپ کی طرح ہم کو مسخر کرے تو ہم لوگ ہمیشہ اسی غلامی
حالت مین پڑے رہینگے یہ بات سلیمان علیہ السلام کو معلوم ہو گئی تو انھون نے فرزند کو بادل مین پرورش کرنا چاہا یعنی اعتماد کیا کہ وہان
شیاطین کی شر سے محفوظ رہیگا اور انکو کچھ خبر نہوئی یہانتک کہ ایک دن اونکے تخت پر اوس فرزند کی لاش گری تب سلیمان
کو اپنی حرکت پر ہوش ہوا کہ مین نے خطا کی کہ اللہ تعالیٰ پر توکل نہین کیا پھر استغفار کر کے اللہ تعالیٰ کی جناب مین رجوع لائے
مترجم کہتا ہے کہ سلیمان علیہ السلام پیغمبر جلیل تھے پس یہ غیر ممکن ہے کہ اونکو یہ تشویش ہو کہ شیاطین [illegible] موت [illegible]
یا اگر شیاطین کے ہاتھ سے اوسکی موت ہے تو بادل مین رکھنا کچھ نفع کریگا پس یہ سلیمان علیہ السلام کی شان مین [illegible]
بلکہ یہودی جاہل قوم کے حق مین البتہ موزون ہے پھر شیخ رہ نے لکھا (قول دوم) یہ کہ فتنہ مذکور یہ تھا کہ ایک روز سلیمان [illegible]
نے کہا کہ آج رات مین اپنی ستر عورتون کے پاس جاؤنگا جن مین سے ہر ایک عورت سے ایک لڑکا پیدا ہو [illegible]
الٰہی عز و جل مین جہاد کریگا مگر انھون نے انشاء اللہ تعالیٰ نہین کہا تو انمین سے کوئی عورت حاملہ نہوئی سوائے ایک [illegible]
بھی آدھے دھڑ کا بچہ ڈال گئی۔ شیخ رہ نے کہا کہ اسی صورت مین امتحان مذکور صرف فرزند کی محبت [illegible]
کہ نفس کو فرزند کی جانب مائل کرنے سے نفس کو قوت حاصل ہوئی تو وہ اسوجہ سے کہ انہی بچہ کی [illegible]
ادہام و تخیلات سے بچا کر عقل عملی کے سحاب مین پالا اور حکمت عقلی سے غذا پہونچائی اور [illegible]

[illegible] اللہ عزوجل کی تفویض کرکے اوسکی پرورش پر بھروسہ کیا جاتا پس اُس فرزند کو موت دینے سے تنبیہ کی گئی کہ غیر کی
[illegible] بھی خطا ہے یا اشارہ ہے کہ نفس کو اپنے تمناؤن مین قوت ملی اور بغیر مشیت الٰہی عزوجل کے فقط خیال وگمان کی جانب توجہ
[illegible] اور عادت وتدبیر کا حجاب ہوگیا اور تقدیر وشان الٰہی عزوجل سے غفلت ہوگئی کیونکہ صفات نفس کو غلبہ ہوا (قال المترجم اس مین نفس کا
[illegible] یہ تھا کہ اوسنے ایک امر خیر کے لباس مین دھوکھا دیا یعنی اسقدر لڑکون کی خواہش صرف راہ الٰہی عزوجل مین جہاد کیواسطے جیسے
[illegible] کی خواہش مین خود تصریح موجود ہے بقولہ تعالی۔ انی احببت حب الخیر عن ذکر ربی الآیۃ شیخ رہ نے کہا کہ اسکے نتیجہ مین اللہ تعالی نے
[illegible] بلا مین ڈالا کہ مراد بہت بعید ہوگئی یعنے انھون نے ستر سوارونکا تصور باندھا تھا تو ایک سوار بھی نہ ملا بلکہ غمناک جنین ساقط ہوگیا
[illegible] متنبہ ہوکر انھون نے اس تلوین نفس سے استغفار کیا (قول سوم) کہتے ہین کہ سلیمان علیہ السلام نے سمندر کے ایک جزیرہ مین شہر صیدون
[illegible] جہاد کیا اور وہان کے بادشاہ زبردست کو قتل کرکے اوسکی بہت خوبصورت بیٹی جرادہ کو بعد مسلمان کرنے کے اپنے تحت مین لے لیا
[illegible] وہ غمناک رہا کرتی تھی تو اوس سے شدید محبت کی وجہ سے انکو بھی غم لاحق تھا آخر اوس سے درخواست کی کہ اپنے غم کا سبب ظاہر کر
اوس نے باپ کا غم اظہار کیا اور چاہا کہ میرے باپ کی تصویر بنا دی جاوے الخ شیخ رہ نے تمام قصہ اوسطرح نقل کیا جیسے مین نے
[illegible] المنیر سے بروایت محمد ابن اسحاقؒ ترجمہ کر دیا ہے) بعد نقل حکایت شیخ رہ نے لکھا کہ اگر یہ حکایت صحیح ہو تو دلیل ہے کہ تلوین بشدت
[illegible] تھی جیسے حضرت آدم و ذو النون کو پہونچی شیخ رہ نے کہا کہ تحقیق یہ ہے کہ یہ حکایت تو یہودیون کے بڑے لوگون نے مثال کے
پر بنائی ہے جیسے قصۂ سلامان وغیرہ بھی سمجھانے کے واسطے دانشمندون نے گڑھ لئے ہین تو درحقیقت اسکو سلیمان علیہ السلام کا واقعہ نہین
[illegible] ہین اسواسطے کہ محض موضوع وبنائی ہوئی بات ہے مترجم کہتا ہے بلکہ اوسکو اللہ تعالی کے پیغمبر سلیمان علیہ السلام کیجانب
[illegible] کرنا حرام وگناہ عظیم ہے اگرچہ یہودیون کو ایسی باتین بنانے مین کچھ ڈر نہین ہوتا تھا اور شاید یہ اوس فرقہ نے بنائے ہون
[illegible] سلیمان علیہ السلام کی نبوت سے منکر ہوکر کافر ہوگیا تھا۔ نعوذ باللہ تعالی من الکفر والضلال (تنبیہ) واضح ہو کہ ارم ذات العماد شہر
[illegible] وکرسی سلیمان علیہ سلام وغیرہ کے بارہ مین یہودیون کے یہان کچھ عجائب قصص مذکور ہین جنکو کعب احبار رحمہ اللہ تعالی نے
[illegible] مسلمان ہونے کے شام مین اہل اسلام سے بیان کیا حتی کہ وہ اکثر اسلامیون مین بھی مشہور ہوگیا۔ امام ابن کثیر رہ نے کہا کہ ابن
[illegible] نے کرسی سلیمان کے بارہ مین کعب الاحبار سے ایک عجیب قصہ روایت کیا ہے حالانکہ حدیث وآثار مین کہین اوسکا
[illegible] نہین ملتا ہے چنانچہ ابن ابی حاتم نے کہا کہ میرے باپ نے یعنے ابو حاتم الرازی محدث معروف نے ہم لوگون سے
[illegible] کہ ابو صالح نے جو لیث بن سعد فقیہ المصر کا کاتب تھا ہم سے بیان کیا کہ مجھے ابو اسحاق المصری نے خبر دی کہ کعب الاحبار
[illegible] ارم ذات العماد بیان کر چکے تو معاویہ نے کعب الاحبار سے فرمایا کہ کچھ تحت سلیمان علیہ السلام کا قصہ بیان کرو کہ وہ کیسا
[illegible] چیز سے بنا ہوا تھا تو کعب الاحبار نے بیان کرنا شروع کیا کہ تحت سلیمان علیہ السلام تو ہاتھی دانت کا تھا اور اوس مین
[illegible] وزبرجد وموتی ودیگر جواہرات جڑے ہوئے تھے اور اسکا ایک درجہ موتیون ویاقوت وزبرجد سے جڑاؤ بنوایا
[illegible] جانب سونے کا درخت خرما لگایا جسکی شاخین یاقوت وزبرجد وموتیون کی تھین اور درخت کی چوٹیون پر جو تحت کے
[illegible] مین سونے کے طاؤس بنائے اور بائین طرف درخت کی چوٹی پر طاؤسون کے مقابلہ مین سونے کے نسر طائر بنائے
[illegible] دائین جانب سونے کے دو درخت صنوبر بنائے اور بائین جانب سونے کے دو شیر بنائے اور شیرون کے سر پر زبرجد

Marfat.com

دو ستون تھے اور کرسی کے دونون جانب سونے کے درختِ انگور بنا کر چڑھائے گئے تھے کی بالین
یاقوت سُرخ کے گچھے لٹکتے تھے۔ پھر درجۂ کرسی کے اوپر سونے کے دو شیر بہت بڑے بڑے بنا
عنبر بھر دیا۔ پھر جب سلیمان علیہ السلام اپنی کرسی پر چڑھکر بیٹھنا چاہتے تو ایک ساعت تک دونون
پیٹ سے مشک و عنبر تمام کرسی کے گرداگرد چھڑک دیتے پھر وہان سونے کے دو ممبر رکھے جاتے تھے ایک
کے وزیر کے لئے تھا اور دوسرا اُس زمانہ کے علماء بنی اسرائیل مین سے سردار کے لئے تھا پھر کرسی کے سامنے
جاتے تھے جن پر بنی اسرائیل کے قاضی و علماء و اشراف و متموّل رؤسا بیٹھتے تھے اور پھر ان ممبرون سے پیچھے
کے رکھے جاتے تھے جن پر کوئی نہین بیٹھتا تھا پھر جب سلیمان علیہ السلام اپنے تخت پر بیٹھنے کے واسطے چڑھتے تو نیچے
پر اپنا پیر رکھتے تھے پس تمام کرسی مع اپنے تمام اجزا گھوم جاتی اور شیر اپنا دایان ہاتھ پھیلاتا اور نسر طائر اپنا بایان
یعنی تاکہ اونکو چڑھالے پھر سلیمان علیہ السلام دوسرے زینہ پر چڑھتے تو شیر اپنا بایان ہاتھ پھیلاتا اور نسر طائر اپنا دایان
پھیلاتا۔ پھر جب سلیمان علیہ السلام تیسرے زینہ پر پہونچکر اپنی کرسی پر بیٹھ جاتے تو ان نسر طائرین سے جو سب سے
وہ سلیمان علیہ السلام کا تاج اُٹھا کر اُنکے سر پر رکھ دیتا تھا پھر جبھی نسر طائر نے اُنکے سر پر تاج رکھا تو کرسی مع اپنے تمام
کے اس سُرعت سے گھومتی تھی جیسے تیز چکّی گھومتی ہے۔ یہ سُنکر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے کعب الاحبار اُس تخت
چیز گھوماتی تھی تو کعب الاحبار نے بیان کیا کہ اُسکے نیچے سونے کا ایک اژدہا بنا ہُوا تھا کہ اوسکی پشت پر یہ تمام کرسی
اور ستھری جنی کی عمدہ دستکاریون مین سے یہ دستکاری بڑھی ہوئی تھی پھر جب تخت کے گھومنے کو شیر و نسر طائر و طا
جو نیچے و اوپر تھے محسوس کرتے تو وہ سب گھومنے لگتے تھے پھر جب تخت کا گھومنا ٹھہرتا تو یہ سب ٹھہر جاتے تھے اور اد
ٹھہرنا اس حالت سے ہوتا تھا کہ سلیمان علیہ السلام کے سر پر یہ سب اپنے اپنے سر جھکائے ہوئے ہوتے تھے۔ پھر یہ سب
اپنے جوف یعنی پیٹ و پوٹون سے سلیمان علیہ السلام کے سر پر مشک و عنبر نثار کرتے تھے پھر شیرون کے سر پر
کے عمود سے تھے اور اُس عمود کی چوٹی پر سونے کا کبوتر بنا ہوا تھا وہ توریت لیکر سلیمان علیہ السلام کے ہاتھ مین رکھ دیتا تھا
سلیمان علیہ السلام اوسکو پڑھکر لوگونکو سُناتے تھے۔ اسیطرح طول طویل قصّہ بیان کیا اور یہ روایت بہت مستغرب ہے (ا
حبیب ہم۔ کہتا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا گیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے
کہ مین نے یہود کو بہت چھوٹی قوم پایا حتیٰ کہ کعب الاحبار جو مرد صالح مسلمان تھے وہ بھی یہود کے دروغ سے نہیں
(یکذا او بخواہ او غیر ذالک)۔ علماء نے کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی مُراد یہ تھی کہ یہودیون نے اپنی کتابون مین کوئی قصہ بالکل
نہین چھوڑا بلکہ سب ہی مین اپنی طرف سے تغیر و تبدّل و کمی بیشی کردی تھی کہ کعب الاحبار رحمہ اللہ تعالیٰ ہرچند کہ مرد صالح
تحریف و تبدیل نہین کرتے تھے مگر لاچار وہی روایت بیان کرتے جو یہودیون کی کتاب مین پاتے تھے اور اُنکے
ملا ہوا تھا تو وہی دروغ یہ بھی روایت کردیتے تھے حالانکہ حدیث صحیح مین اصل واقعہ اسکے خلاف
کو خبر نہین ہوئی اور چونکہ معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کو وہ حدیث معلوم تھی تو اُنھون نے قطعاً جان لیا
ہے۔ یہی مُراد معاویہ رضی اللہ عنہ کی تھی کہ یہ مرد صالح بھی یہود کے دروغ سے نہیں بچا سکے

Marfat.com

[illegible] کعب الاحبار مرد ثقہ تھے جو برغبت داخل اسلام ہوئے تھے۔ پھر یہان ایک نکتہ دیگر یاد رکھنا چاہئے۔ وہ یہ ہے کہ کعب الاحبار
[illegible] نے اپنے نزدیک صحیح سمجھکر یہود کی کتاب سے کوئی قصہ نقل کیا اور وہ دروغ تھا حتیٰ کہ جب کسی صحابی سے
معلوم ہوا کہ حدیث مین یون آیا ہے تو انھون نے کتب یہود کو غلط مانکر چھوڑ دیا لیکن جس شخص نے اول جلسہ مین کعب الاحبار کی زبان
سے وہ بیان سنا تھا اس نے اسی طرح کعب الاحبار سے نقل کر دیا اور اسکو معلوم نہوا کہ کعب الاحبار نے روایت اول سے توبہ کر لی ہے
ایسے وجوہ سے اسرائیلی روایات مین کثرت ہوگئی ولیکن یہ اصول ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جہان جہان حاشیہ کے اندر قصص الانبیاء مین کہا
ہے کہ یہ اسرائیلی روایات سے ہے تو چاہئے کہ اس قصہ کو سن لے اور اس سے کوئی نتیجہ بیہودہ نہ نکالے جو شرع و سنت کے خلاف ہو
کہ ہم لوگون کو حکم ہے کہ تصدیق کرین اور جو صریح خلاف قرآن و حدیث ہو اسکو دروغ باطل سمجھین اور جو مخالف نہو تو دیکھین کہ اگر وہ
بالکل مطابق ہے یعنی اس بارہ مین قرآن و حدیث مین بھی آیا ہے تو وہ سچ ہے اور اصل بیان اعتماد و اعتقاد تو قرآن و حدیث پر ہوا اور
اگر اس قصہ مین کوئی ذکر قرآن یا حدیث مین نہ آیا ہو تو اسرائیلی قصہ کی تکذیب بھی نکرین کیونکہ شاید ایسا واقع ہوا ہو۔ پھر سلیمان علیہ السلام
کے قصہ مین جسقدر اسرائیلی روایات ہین جنکا ذکر پہلے گزرا ہے وہ لغویات و مہملات سے بھری ہوئی ہین چنانچہ امام رازی رہ نے
تفسیر مین تفصیل سے بیان کیا اور مترجم نے فی الجملہ اسکا ترجمہ کر دیا ہے تو ہم ضرور جان چکے کہ یہ لغویات گڑھی ہوئی مہملات ہین اور
شیخ ابن العربی رہ نے بھی تصریح کی کہ یہ موضوعات ہین پس ہمارا ایمان صرف اسقدر ہے کہ جو قرآن مین فرمایا کہ ہم نے سلیمان کو
مبتلائے امتحان فرمایا اور اسکی کرسی پر جسد ڈال دیا پھر سلیمان گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہماری بارگاہ مین رجوع لایا اور ہم سے دعا کی
کہ اے رب مجھے بخشدے اور ایسی سلطنت مجکو عطا فرما کہ میرے بعد کسیکو واسطے نہو تا آخر آیات۔ پھر اس سے جو اصلی مقصود ہے وہ سب
ہم لوگون کو ظاہر ہے اور اسکے بعد ہمکو کسی جھوٹی حکایت و قصہ کی ضرورت نہین ہے۔ اور واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلصین
بندگان مقربین مین سے بعض کو نعمت و سلطنت کے ساتھ اپنی عبودیت مین امتحان فرمایا یعنے باوجود اس دنیاوی اسباب
راحت کے ہجوم کے یہ پاک بندے کیونکر اس سے بے تعلق ہوکر رب عزوجل کی محبت مین دل بستہ اور آخرت کے خواہش مند رہے
اور بعض مخلصین کو مشقت و صبر سے مبتلائے امتحان فرمایا کہ کیونکر اس تکلیف کے باوجود اپنے رب عزوجل کی محبت مین جان قربان
کرنے پر آمادہ رہے اور یہ تکلیفات کچھ بھی انکو مانع نہوئین کیونکہ انکی محبت اپنے خالق عزوجل کے ساتھ ایمانی محبت بدون کسی سبب
تعلق کے خالص ذاتی محبت تھی اور معاذ اللہ وہ کچھ منافق نہ تھے کہ جسکا حال یہ ہے کہ انکو دیا گیا تو راضی ہین اور نہ ملا تو ناخوش ہین
اللھم غفرانک اللھم اخلصنی من النفاق۔ اور منافق کی محبت درحقیقت اسی دنیا و اسکے اسباب سے متعلق ہوتی ہے بخلاف مومنون کے
وہ ہر چیز سے حتی کہ اپنی جان سے بھی بیزار ہوکر اپنے رب عزوجل سے محبت رکھتے ہین چنانچہ گیارھوین پارہ مین مفصل بیان گذرا ہے
اور ظاہر ہے کہ جبکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو مبغوض و ملعون رکھا ہے تو ایسے خالص محبت کرنے والے کیونکر اس دنیا سے محبت
و الفت کرتے اور یہ صریح ہے کہ حضرت داؤد و سلیمان علیہ السلام کو اس سلطنت سے دنیاوی آرایش مقصود نہین تھی اور یہ
شبہ غلطی ہے بلکہ یہ امتحان و خدمت کا اہتمام تھا جیسا کہ مترجم نے اپنی تقریر سابق مین بیان کیا ہے اور یہین سے ظاہر
ہے کہ جس نے دنیاوی مال و متاع سے محبت کی اور اسکو اپنے رب عزوجل سے محبت حقیقی حاصل نہوئی تو وہ ایمان سے بھی بے نصیب
[illegible] لینا چاہئے کہ کفار مکہ نے جو سوال کیا تھا کہ مکہ معظمہ سے پہاڑ ہٹ جاوین اور سب سونا ہو جاوین اور یہ ملک سبزہ زار

صدیقی کتبخانہ ... لاہور

Marfat.com

باغ و بہار ہو جاوے تو ہم اس مال و دولت کے ساتھ آرام پاوین اور آپ کی نبوت پر ایمان لاوین
وغیرہ کی تفاسیر مین بیان ہو چکا ہے۔ اب غور کرو دیکھو کہ یہ لوگ اس ہٹ سے کیا بات چاہتے تھے
و دولت کے خواستگار تھے اور آخرت کو وعدۂ موہوم سمجھتے تھے کیونکہ اگر آخرت ہی پر یقین آگیا ہوتا تو اس
چند روزہ حیات کے واسطے کیون طلب کرتے تھے۔ پھر جب آخرت ہی کو نہ مانا اور فقط دنیا کی ہوس مین پڑے اور
سے محبت کا کچھ اثر نہ پایا بلکہ جس چیز کو خالق عزوجل نے ملعون رکھا اسکے بندہ بن گئے تو پھر یہ لوگ ایمان کیا خاک لاتے
کہان سے لاتے کیونکہ ایمان تو دل کا فعل ہے اور دل کو مع اوسکے فعل کے وہی پیدا کرنے والا ہے جو تمام اشیا کا
جل شانہٗ۔ تو پھر انکے اختیار مین کیا تھا کہ جس پر اونکو غرّہ تھا کہ ایسا ہو جاوے تو ہم اپنے دلون مین ایمان پیدا کر لین حالا
باطل ہے کیا نہین دیکھتے ہو کہ مومنین پانچون وقت نماز مین درخواست کرتے ہین کہ ہم کو راہ مستقیم کی ہدایت و بچاوے
مین سے جو ہمارا حصہ ہے وہ ہمارے دلون مین پیدا کر دے اسیواسطے اللہ تعالیٰ نے مشرکان قریش کے دعوے کو عر
اور اسی طرح یہ کفار کہتے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اگلے انبیاء مین سے سلیمان و داؤد وغیرہ کی عروج سلطنت
ملکت کا حال بیان کرتے ہین تو ہم دیکھین کہ آپ کے واسطے بھی ایسا ہی ہو تو مان جاوین۔ ۱۱۔ ان خبیثون کو یہ خبر کہان
حضرت سلیمان علیہ السلام اس خدمت پر بطور امتحان کے مامور تھے اور ہر دم اس ہجوم کثرت کے ساتھ مین اپنے رب
کے مراقبہ مین دار الآخرت مین وصول چاہتے تھے اور اس دنیاء ملعونہ کے امتحان پر صابر تھے کیونکہ انکا امتحان اس
وسعت دنیا و سلطنت کے ساتھ تھا جیسے بعض دیگر کا امتحان فقر و مصیبت کے ساتھ ہوا چنانچہ حضرت ایوبؑ کا حال بیان

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥٓ أَنِّى مَسَّنِىَ ٱلشَّيْطَٰنُ بِنُصْبٍ وَعَذَا
اور یاد کر ہمارے بندہ ایوب کو جب پکارا اپنے رب کو کہ مجھکو لگا دی شیطان نے ایذا اور تکلیف
ٱرْكُضْ بِرِجْلِكَ هَٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهُۥٓ أَهْلَهُۥ وَمِثْ
لات مار اپنے پاؤن سے یہ چشمہ نکلا نہانے کو ٹھنڈا اور پینے کو اور دیئے ہم نے اسکو اسکے گھر والے اور
مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ ۝ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَا
اور انکے ساتھ اپنی طرف کی مہر سے اور یاد رہنے کو عقل والون کے لئے اور پکڑ اپنے ہاتھون مین سینکون کا مٹھا
بِّهِۦ وَلَا تَحْنَثْ إِنَّا وَجَدْنَٰهُ صَابِرًا نِّعْمَ ٱلْعَبْدُ إِنَّهُۥٓ أَوَّابٌ
مار اور قسم مین جھوٹا نہو ہم نے اوسکو پایا سہارنیوالا بہت خوب بندہ وہ ہے رجوع رہنے والا

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ و اپنے رسول ایوب علیہ السلام کو اور اونکے مصائب پر بے نظیر صبر کو بیان فرمایا
آئندہ اہل ایمان اپنے نفس کو ہر وقت محبت کے دعوے مین زجر کرین و جھڑک دین کہ کوئی شخص
کیجانب سے مصیبت آنے پر کیا صبر کریگا اور کہان اس کو مصیبت دی گئی جیسی کہ مصیبت ایوب علیہ السلام
کو پہونچی اور انھون نے شان الٰہی عزوجل کے مقابلہ مین اس مصیبت کو حقیر کیا اور ایمان و محبت مین ثابت
فرمایا اور اس مصیبت کو کچھ چیز نہین سمجھے کیونکہ جس پاک عزوجل نے اونکو [illegible]

Marfat.com

...ین خاص ... بلا مین یہ مصیبت اونکو ہیچ و آسان معلوم ہوتی تھی حالانکہ ہم لوگ اونکی مصیبت سنکر
... مین کانپتے ہیں ... اللہ تعالی نے ہم لوگون کی نفوس جاہل و سرکش کی نصیحت کیواسطے اپنے بندہ خالص ایوب
... بیان فرمایا اور اپنے حبیب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا۔ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ
... اپنے بندہ ایوب کو ف سراج المنیر مین اس مقام پر لکھا کہ ایوب بن الروم بن عیص بن اسحاق ہین اور انکی زوجہ کا نام لیا
... علیہ السلام ہین بیضاوی مین ہے کہ ایوب بن عیصو بن اسحاق ہین اور جمل مین تحبیر سیوطی رحمہ سے نقل کیا کہ ایوب بن اموص
... عیص بن اسحاق ہین اور سورۂ انعام مین ذکر کیا کہ ایوب بن اموص بن رازح بن عیص بن اسحق بن ابراہیم ہین واللہ تعالی اعلم
... رضی اللہ عنہ سے حضرت ایوب علیہ السلام کے قصہ مین ایک اخبار طویل روایت کیا گیا ہے کہ شیطان آسمان تک
... اپنے موقع اوب مین کھڑا ہوکر جناب باری تعالی مین عرض کرنے لگا کہ اے رب مجھے ایوب پر مسلط کردے اور بار بار
... یہانتک کہ اللہ تعالی نے اوسکو فرمایا کہ جا مین نے تجکو ایوب کے مال اور اولاد پر مسلط کیا و لیکن تجکو اسکے جسم پر
... کیا اور اس طویل قصہ مین یہ بھی مذکور ہے کہ جب ایوب علیہ السلام نے مال و اولاد پر صبر کیا تو پھر شیطان جاکر اپنے موقع
... کھڑا ہوکر دعا مانگنے لگا کہ مجکو ایوب کے جسم پر مسلط کردے چنانچہ بار بار اوسکی درخواست کے بعد آخر اللہ تعالی نے اوسکو
... علیہ السلام کے جسم پر مسلط کردیا اور آخر اونکے تمام جسم مین کیڑے پڑ گئے اور اس قصہ مین انواع مصائب کا بیان ہے جیساکہ
... نے سورۂ انعام کی تفسیر مین اس قصہ طویل کو نقل کیا ہے۔ خطیب نے سراج المنیر مین لکھا کہ ایوب علیہ السلام کو جو
... امراض و درد و دکھ پہونچے اوس مین اہل علم کے دو قول ہین ایک یہ کہ فعل شیطان سے انکا حصول ہوا اور بدلیل قولہ تعالی
... رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ جب ایوب نے اپنے رب کو پکارا کہ مین تیرا بندہ
مجھے شیطان نے نصب و عذاب سے مس کیا ہے ف جمہور کی قرات مین نصب بضم النون و سکون الصاد جمع
... وزن کرم ہے اور بعض قرات مین صاد کو بھی ضمہ ہے اور بعض قرات مین دونون کو فتح ہے قتادہ و مقاتل رحمہ سے روایت
... نصب تو جسم مین ہے اور عذاب اونکے مال مین ہے۔ بالجملہ اس فریق کی دلیل یہ ہے کہ نصب و عذاب کو شیطان کے مس کرنے
... منسوب کیا تو معلوم ہوا کہ شیطان اسکا فاعل تھا اور روایت کیا جاتا ہے کہ ابلیس ملعون نے اللہ تعالی سے درخواست کی کہ
... بھلا تیرے مخلصین بندون مین کوئی ایسا بھی ہے کہ اگر تو مجکو اوس پر مسلط فرماوے تو بھی وہ مجھسے ممتنع و باز رہے اللہ تعالی
... ہان میرا بندہ ایوب ہے پس شیطان نے آکر ایوب علیہ السلام کو وسوسے دلانے شروع کئے اور شیطان کو ایوب علیہ السلام
... دیکھتے مگر اوسکے وسواس پر التفات نہین فرماتے تھے پھر شیطان دوبارہ جاکر جناب باری تعالی مین عرض کرنے لگا کہ اے
... تیرے بندہ ایوب نے میرے وسواس پر کچھ التفات نہین کیا مگر تو مجھے اوسکے مال پر مسلط کردے پس اللہ تعالی نے
... اوسکے مال پر مسلط فرمایا اور ایوب علیہ السلام بہت مالدار تھے اور روایت کیا جاتا ہے کہ ایک روز ایک مسافر محتاج نے آکر
... سوال کیا آپکا ممنون لنے اوسکو جھڑک دیا اور بعضے کہتے ہین کہ اونکے باغات و کھیتون سے ملحق کسی غریب کی کچھ زمین
... تھا و سکا واقعہ یہ ہوا کہ اونکے کارپردازنے اوسکی کچھ زمین شامل کرلی اور اوسپر کوئی گواہ نہتا پھر جب اوس مظلوم نے ایوب
... کی فریاد کی تو انہون نے اوسکی فریاد نہین سنی پس جب شیطان اونکے مالون پر مسلط کیا گیا تو اونکے مویشی و باغات

وکھیتیان وغیرہ تلف ہونی شروع ہوئین پھر شیطان اونکے پاس آکر کہتا اور دوستانہ
افسوس کا مقام ہے کہ فلان فلان مال و باغ و کھیت جو ایسا نفیس تھا اور ایسا عمدہ تھا وہ اس طرح برباد ہو گیا
اسیقدر فرماتے تھے کہ یہ تو اللہ کی دی ہوئی چیز تھی اور اُسی نے لے لی پھر کچھ افسوس کا مقام نہین ہے پھر اللہ تعالیٰ کی
کرخاموش ہوتے اور قصہ طویل مین مذکور ہے کہ شیطان نے دوبارہ جناب باری تعالیٰ مین عرض کیا کہ اے رب
چیز ہوتی ہے چنانچہ بعضے آدمیون کو اس طرف لگا دکھ ہوتا ہے پھر مین دیکھون کہ جب مجھے اُوسکی اولاد پر مسلط کیا جاوے
نے شیطان کو اونکی اولاد پر مسلط کیا چنانچہ اونکی اولاد ایک ایک کرکے مرنے لگی اور جب کوئی فرزند مرتا تو شیطان
بنکر اونسے کہتا کہ یہ بہت افسوس کا مقام ہے کہ مال بھی گیا اور اولاد بھی مرتی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تم پر کچھ رحم نہین کیا
علیہ السلام اوسکو رد کر دیتے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے دیا اور اُسی نے اٹھالیا اور مجھے اس مین افسوس کا کوئی مقام نہین ہے پھر اللہ تعالیٰ
حمد وثنا پڑھکر خاموش ہو جاتے۔ پھر شیطان نے تیسری بار اپنے موقع ادب مین جاکر جناب باری تعالیٰ مین عرض کیا کہ اے
بیشک ایوبؑ کو مال و اولاد کی کچھ پروا نہین ہوئی مگر مین جب جانون کہ مجھے اوسکے جسم پر مسلط کیا جاوے تو اللہ تعالیٰ نے
ایوب علیہ السلام کے جسم پر مسلط کیا پس اُوس نے ایوب علیہ السلام کے جسم مین آتشی پھونک ماری اور مس کر دیا حتیٰ کہ جسم
در دشدید پیدا ہوا اور تمام بدن مین کیڑے پڑگئے اور اس بلا مین چند مدت تک مبتلا رہے یہان تک کہ اُونکے شہر والے
بھی اُونسے گھنانا شروع کیا اور یہ آبادی سے نکلکر جنگل کے ایک جھونپڑے مین رہنے لگے۔ شیخ ابن کثیرؒ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ
نے ایوب علیہ السلام کو مال و اولاد و جسم کی مصیبت و مضرت مین مبتلا کرکے امتحان کیا تھا کہ اونکے جسم مبارک مین سوئی
کے ناکے برابر جگہ باقی نہین رہی تھی سوائے اونکے قلب کے کہ وہ سالم تھا اور اونکے پاس مال و متاع مین سے بھی کچھ بھی باقی
کہ علاج درکنار رہا اونکو اپنے کھانے پینے کی بھی محتاجی ہو گئی تھی اور اونکے اہل و عیال مین سے بھی کوئی باقی نرہا جو اس حالت مین
پرواخت کرتا سوائے اونکی پاک بی بی کے کہ وہ اللہ تعالیٰ و اوسکے رسول ایوب علیہ السلام پر ایمان لائی تھی اور محبت ایمانی
محفوظ رکھتی تھی تو وہی اس سخت مصیبت مین اُونکی حفاظت کرتی تھی اور لوگون کے یہان مزدوری کرکے جو کچھ لاتی وہ اونکو
اور اسی حال مین قریب اٹھارہ سال تک اونکی خدمت کرتی رہی اور ایوب علیہ السلام اس حالت سے پہلے مال و متاع و
سامان جزیل و اولاد جمیل رکھتے تھے وہ سب جاتا رہا یہان تک کہ ایسی نوبت پہونچی کہ اس مدت دراز تک انھون نے اس
بستی سے باہر ایک گھورے پر ڈال دیا تھا اور اونکے قرابتیون نے خواہ نزدیک کے قرابتی تھے یا دور کے قرابتی تھے
یکبارگی نفرت کرکے انکو چھوڑ دیا تھا سوائے انکی پاک بی بی کے رضی اللہ عنہا کہ وہ البتہ صبح و شام انکی ساتھ رہتی تھی
اتنی دیر تک اُنکے پاس سے جدا ہوتی جتنی دیر لوگون کی خدمت کرکے ضروری حاجت میسر آتی اور وہ بھی بہت جلد فارغ ہو
کرکے اِنکی پرواخت کے لیئے حاضر ہو جاتی تھی ۔ ہ ۔ بالجملہ اس حکایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ شیطان ہی ان آزار
فاعل تھا اور اس قصہ کو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے امام احمدؒ نے کتاب الزہد مین اور ابن ابی حاتمؒ نے تفسیر
نے تراجم مین روایت کیا ہے یہ سب فریق اول کا استدلال ہے جنھون نے ظاہر آیت سے سمجھا کہ
خود شیطان ہے۔ فریق دوم نے اسکو رد کر دیا اور کہا کہ جو کچھ بیماری یا درد و کھ وغیرہ حضرت

...لی سے تھا اور رہا یہ کہ آیت مین اسکو شیطان کیجانب کیون منسوب کیا گیا ہے تو اوسکا جواب کئی طرح سے دیا گیا ایک
...طان نے وسوسہ و خیال فاسد ڈالا تھا اور مترجم کے نزدیک جواب صحیح یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے جمیع مکروہات و نجاسات
...ادی منہیات کو شیطان کے ساتھ رکھا ہے جیسے جمیع انوار و برکات و قرب و ہدایات کو انبیاء علیہم السلام کے ساتھ رکھا ہے پس
...اللہ تعالی کسی نور ہدایت کو پیدا فرماتا ہے تو وہ بسلسلۂ نبوت ہوتا ہے پس پیغمبر اگرچہ ہادی ہے لیکن ہدایت کا پیدا کرنیوالا
...ت اللہ سبحانہ تعالی ہے اور اوسکی ضد مین جب اللہ تعالی کسی بیماری و شر کو پیدا فرماتا ہے تو وہ بسلسلۂ ابلیس ہے اسیوجہ
...انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون کی بیماری استحاضہ کو رکض الجن فرمایا اور وبائے طاعون و ہیضہ کو وخز الجن فرمایا اور اسیطرح نفخ اور نفث کو
...طان وغیرہ سے تعبیر فرمائی جسکو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم براہ حقیقت دیکھتے تھے اگرچہ ہم لوگون کی نظر مین یہ قدرت نہین ہے
...طرح صرع و مرگی کو مس الجن فرمایا ہے وقد قال تعالی لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس الآیہ مین بھی صریح منصوص
...مس یہ مترجم عفا اللہ عنہ کے فہم مین عطا کیا گیا ہے اور اسکا حاصل یہی ہے کہ شیطان کو بالکل یہ قدرت نہین دیگئی ہے کہ وہ لوگون
...بیماریان اور درد و دکھ پیدا کرے بلکہ اسکا محصل صرف اسقدر ہے جیسے اہل حق جانتے ہین کہ جب اللہ تعالی کو منظور ہوتا ہے تو وہ ایک
...شاہ کو دوسرے بادشاہ پر مسلط کر دیتا ہے اور یہ سب درحقیقت فعل الہی عزوجل ہوتا ہے لیکن اہل کفر خیال کرتے ہین کہ ظفریاب
...شاہ نے اپنی قوت سے ایسا کیا ہے اور اسکے نظائر دنیا مین بکثرت ہین جیسے پانی سے کھیتی اُگی یا لُون چلنے سے جلگئی یا زید نے
...مارا وغیر ذلک پس اہل الحق اس سبکو حق عزوجل کی طرف سے پہچانتے ہین اور مخلوقات کو تصرف کا نیوالا نا جانتے ہین پس اگر ظالم
...ظلم کیا تو اوسکو قادر مختار نہین جانتے بلکہ یہ سمجھتے ہین کہ اللہ تعالی نے اس بدبخت کے نامۂ اعمال مین ظلم و فسق دیدیا اسیطرح اس
...مین ملائکہ و انسان و شیاطین سبھی بکثرت موجود ہین لیکن اللہ عزوجل نے ان سب مین اپنی قدرت کا پردہ رکھا ہے کہ ایک دوسرے
...دراز نہین کر سکتے ہین جیسے جسم انسان مین خاک و ہوا و پانی و آب سب جمع ہین لیکن غیر ممکن ہے کہ پانی آگ کو بجھا دے یا آگ
...جلا دے لیکن جب اللہ تعالی چاہتا ہے تو غالب کر دیتا ہے اسیطرح ایک ہی گھر مین اور ایک ہی محلہ مین بہت آدمی رہتے
...مگر وبا سے وہی مرتا ہے جسکے حق مین موت مقدر کی گئی اور خاتمہ اوسیکا حجاب شق ہو کر شیطان کا وخز اسکو پہونچتا ہے اور
...سے بالکل محفوظ رہتے ہین جیسے یعقوب علیہ السلام کے حق مین جب وہ وقت آیا کہ اونکا درد فراق منقطع ہو تو تمام خاندان مجتمع مین
حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو فقط انہین کے مشام جان مین پہونچی چنانچہ انہون نے کہا انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون
...مین یعقوب علیہ السلام جانتے تھے کہ یہ خوشبوے خوشگوار فقط مجھی کو پہونچتی اور یہ لوگ محروم ہین اسیواسطے اللہ تعالی نے
...وانہ لذو علم لما علمناہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ پھر یہی لاعلم لوگ اپنی جہالت سے انکار کیا کرتے ہین اور یہ بیچارے کیا چیز
...دیکھو تو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹون نے انکار کیا کیونکہ وہ تو خوشبوے خوشگوار سے محروم تھے اور ظاہری حواس
...یہ بھی عاجز ہوتے ہین کہ ہوا کیونکر اس طرح ایک ہی شخص کو امانت پہونچا دیگی کیونکہ وہ تو بہتی ہوئی سیال چیز ہے اور
...ہوا [illegible] پانی سے سمجھ لیجے کہ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم پر جو ہوا مسلط ہوئی اوس نے حضرت ہود
...و مومنون کو کچھ ضرر نہین پہونچایا لیکن قوم عاد ہی کے بڑے بڑے قد آور شل تاڑ کے زمین سے اکھاڑ کر پہاڑون پر ٹپک
حضرت صالح علیہ السلام کی قوم پر آواز [illegible] اور اونکے کلیجے پھٹ گئے حالانکہ وہین اونکے ساتھی مومنین بھی رہتے تھے

جنکو کچھ اثر نہین ہوا جیسی غزوۂ احزاب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو حضرت [illegible]
خندق کے اس پار کافرون کے لشکر مین ایسی سخت آندھی تھی کہ انکے خیمے ٹوٹ کر اڑتے اور اونٹ [illegible]
پتھرونکے ریزے گولیون کی طرح اون پر برستے تھے (المترجم) امام رازی رحمہ نے تفسیر کبیر مین ابن خطیب [illegible]
شیطان کو یہ قدرت نہین ہے کہ لوگون کو بیمار ڈالے اور اسپر چند دلائل قطعیہ قائم ہین اول یہ کہ اگر شیطان کو یہ قدرت
اللہ تعالیٰ کی معرفت پہچاننا غیر ممکن ہو جاوے حالانکہ یہ باطل ہے تو شیطان کو قدرت ہونا بھی باطل ہے اسکا بیان یہ ہے
فرض کیا جاوے کہ شیطان موت یا زندگی اور صحت یا بیماری دیسکتا ہے تو جس شخص کو زندگی وغیرہ تو بیان حاصل ہوئی [illegible]
شخص کو بیماریان و موت حاصل ہوئی وہ کیونکر جان سکتا ہے کہ یہ شیطان کیطرف سے حاصل ہوئی یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے [illegible]
ہوئی تو الوہیت باقی نہ رہی حالانکہ یہ کفر و خیال مجوس ہے دلیل دوم یہ کہ شیطان کو اگر یہ قدرت حاصل ہو حالانکہ وہ انبیاء [illegible]
کا قطعی دشمن ہے اگرچہ وہ کل بنی آدم کا دشمن ہے مگر کافر اپنی حماقت سے اوسکو دشمن نہین رکھتے ہین تو پھر باوجود دشمنی [illegible]
وہ کیون نہین انبیاء و اولیا کو قتل کر ڈالتا ہے اور کیون نہین اونکے گھر اُجاڑ ڈالتا ہے اور کیون نہین اونکی اولاد مار ڈالتا ہے [illegible]
دلیل قطعی یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے خود ہمکو آگاہ فرمایا کہ قیامت مین شیطان کا مقولہ یہ ہوگا۔ وما کان لی علیکم من سلطان الا ان د[illegible]
فاستجبتم لی۔ یعنے کفار لوگ جب اوس سے شکایت کرینگے تو وہ کہیگا کہ مجھکو تمپر کوئی سلطنت و قوت حاصل نہین تھی لیکن بات اتنی [illegible]
کہ مین نے تم کو بلایا پس تم نے میرا کہنا مان لیا۔ ع۔ اس سے ظاہر ہوا کہ اوسکو آدمی پر کوئی قوت نہین ہے سوائے اسکے کہ وسوسہ
ڈالے اور خیالات فاسد لاوے۔ اگر کہا جاوے کہ شاید یہ بات ہو کہ ان باتون کا کرنیوالا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن شیطان درمیان [illegible]
واسطہ ہو۔ جواب دیا گیا کہ جب یہ اقرار ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ان امور کا خالق ہے تو پھر شیطان کو درمیان مین واسطہ ڈالنے کی [illegible]
ضرورت ہے پس یہان آیت مین ایوب علیہ السلام کے حق مین جو قول بیان فرمایا اسکی تفسیر صحیح یہی ہے کہ شیطان نے مجھ[illegible]
ایسے خراب وسوسہ ڈالے کہ قریب تھا کہ وہ مجھکو دوزخ کے انواع عذاب مین پہونچاوے۔ پھر امام رازی نے ان وسو[illegible]
بیان کرنے مین اکثر وہی مختلف وجوہ بیان کئے جنکو مترجم نے سابق مین خلاصہ طور پر نقل کیا ہے۔ اگر کہا جاوے کہ [illegible]
رحمہ اللہ تعالیٰ نے تو شیطان کا واسطہ بھی درمیان سے خارج کر دیا حالانکہ تم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس قصہ مین
طویل روایت کیا ہے اور اسکا خلاصہ شیخ ابن کثیر رح سے نقل کیا ہے۔ پھر اوسکا کیا جواب ہے تو بعض محدثین متاخرین نے اس
لکھنے کے بعد کہا کہ اس روایت مین بہت سے امور منکرات ہین جیسے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو ایوب علیہ السلام پر [illegible]
حالانکہ یہ غیر ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی پیغمبر پر شیطان کو قابو دے اور اسکو اسطرح مسلط کر دے [illegible] قال تعالیٰ
عبادی لیس لک علیہم سلطان۔ یعنی میرے خاص بندون پر تجھکو کوئی قابو نہین ہے مترجم کہتا ہے کہ محققین نے [illegible]
پر کہا کہ اللہ تعالیٰ کے مومن بندون پر شیطان کا تسلط اس طرح نہین ہوتا کہ وہ انکو ایمان سے خارج کر دے اور یہ حضرت [illegible]
علیہ السلام کے حق مین بھی نہین ہوا اور شاید کہ اس بارہ مین مترجم کو جو فہم عطا ہوئی ہے وہی تحقیق ہے [illegible]
شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ جب حضرت ایوب علیہ السلام اس مصیبت سخت و شدید کے مقام مین [illegible]
ہونیکو آگئی تو انھون نے حضرت رب العالمین و رب المرسلین عزوجل کی بارگاہ مین التجا کی [illegible]

Marfat.com

...لی ہے اور رب تو ارحم الراحمین ہے۔ مہ۔ گویا اس سخت بیماری کو بمقابلہ اللہ تعالیٰ کے انعام و عافیت کے ایسا
جیسے کوئی چیز ہی نہ تھی اور ادب سے یہ بھی نہیں کہا کہ وہ دور کر دی جاوے بلکہ یون عرض کیا کہ تو ارحم الراحمین ہے اور یہ صبر
بسبب اونکے مرتبۂ نبوت کا حصہ تھا پس بحر رحمت جوش مین آیا اور ایک آن مین وہ سب مصیبت بہا دی اور حکم ہوا کہ اپنے مقام سے
ذکر ہوا۔ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ اپنے پاؤن سے ایک ٹھوکر مار دے ف پس ایوب علیہ السلام نے ایسا ہی کیا اور جبھی پاؤن
سے ٹھوکر ماری تو اللہ تعالیٰ نے وہان ایک چشمہ پیدا کر دیا اور حکم فرمایا کہ اس مین نہاوے پس جو کچھ اونکے بدن مین بیماری تھی سب
جاتی رہی پھر حکم دیا کہ دوسری جگہ زمین مین ٹھوکر مارے پس دوسری جگہ چشمہ نکلا اور اس سے پانی پینے کا حکم دیا تو کچھ اندرونی تھا
وہ بھی سب جاتی رہی اور ظاہر و باطن مین عافیت پوری ہو گئی کما قال تعالیٰ۔ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ یہ مغتسل سرد و شربت
ہے ف یعنے اسی سے نہاؤ اور اُس سے پانی پیو (ابن کثیر) خطیب نے لکھا کہ اکثر مفسرین کے نزدیک دو چشمے پیدا
ہوئے تھے ایک سے وہ نہائے اور دوسرے سے پانی پیا تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اونکی ظاہری و باطنی بیماری دور ہو گئی
اور بعض نے کہا کہ بائین پاؤنکی ٹھوکر سے گرم چشمہ نکلا جس سے نہائے تھے اور داہنے پاؤن کی ٹھوکر سے سرد چشمہ نکلا جس سے
پانی پیا۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ قرآن مجید مین تو مغتسل بارد منصوص ہے پھر اوس شخص نے کیونکر کہا کہ گرم چشمہ نکلا تھا شاید اس
نے یہ تاویل کی کہ بارد بمعنی خوشگوار ہے اور ظاہر قرآن مجید سے صرف ایک ہی چشمہ معلوم ہوتا ہے اور اس سے عدول کی کوئی وجہ
ظاہر نہین ہے واللہ تعالیٰ اعلم شاید انھون نے چشمۂ اول مین نہا کر اوس سے پینے مین تنفر سمجھا ہو ولیکن ممکن ہے کہ پہلے پیا ہو
پھر نہائے ہون فافہم۔ م۔ اور قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ یہ دونون چشمے ملک شام کی سرزمین جابیہ مین نکلے
تھے پس ایک سے نہائے تو ظاہری بیماری جاتی رہی اور دوسرے سے پیا تو باطنی بیماری جاتی رہی اور یہی قول حسن وغیرہ
مروی ہے۔ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ اور ہم نے ایوب
کو ہبہ فرمائے اوسکے اہل اور اہل کے ساتھ مین اونکے مثل بطور رحمت کے اپنی جانب سے اور بطور نصیحت صاحبان عقل کے
ف یعنے ایوب علیہ السلام کے جو اہل و عیال جاتے رہے تھے وہ عطا فرمائے اور اونکے ساتھ مین اونکے برابر دوسرے
دیئے اور یہ ہبہ ہماری جانب سے بطور رحمت تھا اور اسواسطے بھی تھا کہ عاقل بندے اس عنایت کو دیکھکر نصیحت حاصل کرین
یہان مفسرین کے دو قول ہین اول یہ کہ جو ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خبر طویل سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابتدائے بلا مین شیطان
کے تسلط سے اونکی اولاد کا انتقال ہو گیا تھا پس اللہ تعالیٰ نے بعد بلائے محنت کے اولاد میت کو زندہ فرمایا اور اُنکے مثل
دوسرے عطا کئے۔ قول دوم یہ ہے کہ وہ زندہ نہین ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اونکو اولاد کثیر عطا فرمائی جو سابق سے
چند تھی خطیب نے لکھا کہ آیت سے ظاہر معنے یہ نکلتے ہین کہ اہل و عیال کو پراگندگی کے بعد یکجا کر دیا یا موت کے بعد اونکو
زندہ کر دیا جیسے کہ قول اول مین مذکور ہے اور رہا دوسرا قول تو وہ تاویل ہے کیونکہ قولہ وہبنا لہ اہلہ کی تفسیر بنا بر قول دوم کی
وہبنا لہ مثل اہلہ۔ اسواسطے کہ جو اہل و عیال سابق مین تھے وہ تو قول دوم کے موافق ملے نہین بلکہ دوسرے ملے ہین
یہ تاویل بلا ضرورت ہے تو ہمکو کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ ہم ظاہر آیت سے مُنھ موڑ کر یہ تاویل کرین کیونکہ جسطرح اللہ
تعالیٰ قادر مطلق ہے ایک دم مین اونکو اچھا کر دیا اسیطرح اپنی قدرت سے اونکی اولاد سابق اونکو عطا فرمائی (اسلم)

اونکی اولاد سابق ا... عطا فرمائی

شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ حضرت حسن بصری و قتادہ رحمہما اللہ تعالٰے نے کہا کہ اللہ تعالٰے نے [illegible] کو بعینہٖ زندہ فرمایا اور اسکے مثل دوسری اولاد بھی عطا فرمائی اور یہ اللہ عزّوجل کی رحمت ہے جو ایوب علیہ السلام [illegible] و تضرع بجناب الٰہی عزوجل کا نتیجہ تھا کیونکہ انھون نے ایسی بلائے سخت مین کچھ شکوہ نہین کیا اور نیز اس مین اہل عقل [illegible] تذکرہ ہے تاکہ وہ لوگ جان لین کہ صبر کا انجام خوشی و راحت ہے مترجم کہتا ہے کہ اہل عقل کی خصوصیت [illegible] کہ عاقل ہی کو اللہ تعالٰے کی عجائب قدرت سے نصیحت حاصل ہوتی ہے اور عقل سے مراد وہ نور ہے جو ظہور روحانی سے [illegible] ہوتا ہے جیسا کہ مترجم نے پارۂ اوّل و دیگر مقامات مین اوسکو واضح تحقیق سے بیان کر دیا ہے اور عوام مین جس [illegible] کو عقل کہتے ہین۔ محض غلط ہے کیونکہ یہ صرف حواس دماغی کی قوت ہے جو اکثر کافرون مین زیادہ ہوتی ہے حالانکہ اللہ عزّ [illegible] فرمایا۔ ویجعل الرجس علی الذین لایعقلون۔ یعنی اللہ تعالیٰ بے ایمانی کی نجاست کو ایسے لوگون پر ڈالتا ہے جو عقل نہین رکھتے ہین پس اس آیت سے صریح ظاہر ہے کہ کافرون مین یہ عقل نہین ہوتی ہے تو حواس کی بیداری ہرگز عقل نہین ہے اور تمام تحقیق مین گذر چکی۔ پھر شیخ ابن کثیرؒ نے اس مقام پر لکھا کہ قال ابن جریر و ابن ابی حاتم جمیعا حدثنا یونس بن عبدالاعلٰی اخبرنا ابن وہب اخبرنی نافع بن یزید عن عقیل عن ابن شہاب عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخ یعنے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ حضرت سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ایوبؑ اپنی بلا مین اٹھارہ سال تک مبتلا رہا کہ اوسکو نزدیک و دور کے قرابتیون نے چھوڑ دیا سوائے دو مردون کے جو ایوب علیہ السلام کے خاص ترین بھائیون مین سے تھے کہ یہ دونون حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس صبح و شام آیا جایا کرتے تھے۔ ایک روز ان دونون مین سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تو اس بات کو سمجھ لے کہ واللہ ایوبؑ نے کوئی ایسا سخت گناہ کیا ہے کہ اہل عالم مین سے کسی نے ایسا گناہ نہین کیا۔ اوسکے ساتھی نے کہا یہ تو کیا بات کہتا ہے اوس نے کہا کہ مین اس دلیل سے کہتا کہ آج اٹھارہ برس گذرے کہ اللہ تعالیٰ نے ایوبؑ پر رحم نہ فرمایا کہ اوس سے یہ بیماری رفع ہو جاتی پھر جب شام کو وہ دونون آئے تو اوس شخص سے رہا نہ گیا بلکہ اوس نے منھ کھول کر ایوب علیہ السلام سے یہ بات ذکر کی تو ایوب علیہ السلام نے فرمایا کہ جو بات تو کہتا ہے وہ کچھ میری سمجھ مین نہین آتی سوائے اسکے کہ اللہ عزّوجل خوب جانتا ہے کہ میری حالت یہ تھی کہ میرا گذر ایسے دو شخصون پر ہوتا جو باہم جھگڑتے اور اس جھگڑے مین اللہ تعالٰے کا نام لیتے تھے تو مین اپنے گھر کو واپس آکر دونون کی طرف سے کفارہ دیدیتا کیونکہ مجکو یہ بات ناگوار ہوتی تھی کہ سوائے امر حق کے اللہ تعالٰے کا نام پاک ایسے معاملات مین لیا جاوے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اس بیماری مین ایوب علیہ السلام کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ اپنی قضائی حاجت کو جاتے اور جب فارغ ہوتے تو اونکی زوجہ انکا ہاتھ تھام لیتی یہان تک کہ اُسی سہارے پر اپنی جگہ پہنچ جاتے پھر ایک روز ایسا ہوا کہ ایوبؑ اپنی قضائے حاجت کو گئے تھے اور یہ نیک بخت عورت منتظر تھی مگر دیر ہوئی کیونکہ [illegible] ایوب علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ ارۡکُضۡ بِرِجۡلِكَ هٰذَا مُغۡتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ پھر جب [illegible] دیر گذری تو وہ عفیفہ بڑھکر ادھر اُدھر دیکھنے لگی ناگاہ اوسکی نظر پڑی کہ ایوب علیہ السلام اس حال مین آتے [illegible] جو بیماری اوسکو تھی وہ کچھ بھی نہین ہے اور بہت اچھے حال پر ہے یعنے اچھی تندرستی پر ہے [illegible]

Marfat.com

... اسکے جس اللہ تعالٰے تجھ مین برکت دے بھلا تو نے اللہ تعالٰے کے اس پیغمبر کو دیکھا تھا جو اس بلا مین مبتلا ہے
... جس حال مین وہ تندرست تھا تو تجھ سے زیادہ اوسکے مشابہ کوئی نہین دیکھا یعنی وہ تندرستی کی حال مین ایسی ہی
... تھا جیسے شکل تیری مجھے نظر آتی ہے۔ ایوب علیہ السلام نے یہ سنکر کہا کہ پھر مین ہی تو ہون۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
... کہ ایوب کے دو خرمن تھے ایک خرمن مین گیہون بھرتے تھے اور دوسرے خرمن مین جو بھرتے تھے پس اللہ عزّوجل نے
... کے دو ٹکڑے بھیجے چنانچہ ایک ٹکڑا جب گیہون کے خرمن پر آیا (یعنی جواب بالکل اجاڑ خالی پڑا تھا) تو وہان اوس نے سونا
... دیا کہ وہ خرمن سونے سے بھر گیا اور دوسرا ٹکڑا جو کے خرمن پر آیا اوس نے برسایا یہان تک کہ وہ بھی بھر گیا (قال المترجم
... صحیح) اور ہمام ابن منبہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس درمیان
... ایوب (علیہ السلام) برہنہ نہاتا تھا کہ ناگاہ اوس پر سونے کا ٹیڑی دل برسنے لگا تو ایوبؑ نے لپ بھر بھر کر اوسکو اپنے کپڑے
... سمیٹنا شروع کیا اور اوسکو اوسکے رب عزّوجل نے پکارا کہ اے ایوب جس حالت مین تجھے دیکھتا ہون کیا مین نے تجھکو اس
... سے بے پروا نہین کر دیا ہے ایوبؑ نے عرض کیا کہ اے رب کیون نہین ولیکن مجھے تیری برکت سے بے پروائی نہین ہو سکتی
... (رواه البخاری واحمد) مترجم۔ کہتا ہے کہ اس حدیث صحیح سے بھی حدیث سابق کی تقویت حاصل ہوتی ہے فافہم پھر واضح ہو
... ایوب علیہ السلام نے ایک بار غصہ ہوکر اپنی عفیفہ زوجہ کے حق مین قسم کھائی تھی کہ تجھکو سو ضرب مارونگا پس جب اللہ عزّوجل
... نے انکو بلا سے نجات دی اور رحمت عظیم فرمائی تو اوسکے ساتھ مین عفیفہ زوجہ پر بھی رحمت نازل کی اور حکم بھیجا۔ وَخُذْ بِيَدِكَ
ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنَثْ۔ اور اپنے ہاتھون مین ایک گچھا لیلے پس اوس سے مار دے اور اپنی قسم مین جھوٹھا مت
ف یعنی سو شاخون کا ایک گچھا بطور جھاڑو کے باندھکر ایک بارگی اوس گچھے کو اپنی عورت کے بدن سے مار دے تو قسم پوری
... کیونکہ درحقیقت سو چھڑیان مارین۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ فقہاء حنفیہ وغیرہ نے اوسکی صورت یون بیان کی کہ یہ سو
... مین برابر نہون بلکہ ترتیب وار چھوٹی بڑی ہون اور اونکو اس طرح باندھے کہ مارنے مین سب شاخین اوسکے بدن سے لگ
... مترجم۔ کہتا ہے کہ یہ بیان معقول ہے اسواسطے کہ سَو ضرب واقع ہونا ضروری ہے اور وہ اسی طرح حاصل ہی
... حدیث ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے بھی اس آیت کے مطابق عملدرآمد کا ایک قصہ وارد ہے کہ ... مین سے ایک ضعیف
... نے ایک عورت سے زنا کیا تھا اللہ انصاری سردار نے جب حال عرض کیا کہ زانی کو سَو دُرّہ کا تحمل نہو گا بلکہ مر جائیگا تو یہی حکم دیا
... گچھہ باندھکر ایک بارگی مار دئے جائین (رواه احمد والطبرانی) اور واضح ہو کہ حیلۂ شرعی جائز ہونے مین یہی آیت اصل متصوّر
... علماء نے حیلۂ شرعی جائز ہونے مین اختلاف کیا۔ بعض نے کہا کہ شرعی حیلہ نہین جائز ہے اسواسطے کہ اس سے تحریف
... لازم آتی ہے پس اگر یہ جائز ہو تو ایسا ہو جاوے جیسے یہودیون پر گروہ وغیرہ کی چربی حرام کی گئی تھی تو انھون نے اوسکو گلا
... کر اوسکے دام کھالئے حالانکہ حدیث صحیح مین آیا کہ اللہ تعالٰے یہودیون پر لعنت کرے کہ اُن پر چربی حرام
... ہوئی تو انھون نے پگھلا کر فروخت کی اور اسکے دام کھالئے (رواه البخاری) اور اسیطرح مدعی اور مدعا علیہ ہر ایک دوسرے کے حق
... اداء کرکے حقوق باطل کرین۔ اور جو تونگر ہین پر زکوٰۃ واجب ہو وہ اوس سے عاجز نہین ہین کہ جب سال گذرنے
... سے پہلے اپنا مال اپنی زوجہ کو ہبہ کر دے اور زوجہ اپنا مال اپنے شوہر کو ہبہ کر دے پس دونون مین سے

کہ سَو تسمہ باندھکر

کسی پر زکوٰۃ واجب نہو اور آیندہ زکوٰۃ سے حقوق فقرا مسدود ہو جاوین اور مانند اسکے دیگر مسائل [illegible]
کہ نہین بلکہ حیلۂ شرعی جائز ہونا صرف اس نیت خالص سے ہے کہ اس حیلہ سے کسی غیر کا حق تلف نہو اور خود [illegible]
مین حرام سے بچ جاوے یا حلال تک پہونچ جاوے حتےٰ کہ اگر کسیکی حق تلفی ہو یا خود شرارت کی نیت ہو تو حرام ہے [illegible]
اور تم نے جو صورتین بیان کین سب حق تلفی یا ضرر رسانی یا بدنیتی ہین اور یہ کسی حال مین نہین جائز ہے اور جو [illegible]
یہ ہے جو قرآن مجید مین حضرت ایوب علیہ السّلام کے واسطے منصوص ہے کہ اپنی زوجہ پر غصہ ہو کر سو چھڑیان مارنے کی قسم
کھائی تھی۔ شیخ ابن کثیر رح وغیرہ نے لکھا کہ لوگون نے اس غصہ کے مختلف سبب بیان کئے ہین از انجملہ یہ ہے کہ [illegible]
عفیفہ رضی اللہ عنہا کے بال بڑے بڑے تھے اور اتفاق سے ایک روز کچھ کھانے کو میسر نہ آیا تو اونکی بی بی ایک [illegible]
کے یہان اس غرض سے گئین کہ کچھ خدمت کر کے روزینہ حاصل کرین اوس مالدار کی عورتون نے کہا کہ ہمکو کچھ خدمت کی ضرورت
نہین ہے ولیکن اگر تم اپنے بال فروخت کرو تو ہم تمکو خوش کرین گے اور ان بالون کا تمکو اچھا عوض دینگے کیونکہ ہمکو
چھوٹے چھوٹے بالون مین دوسرے بال جوڑنے کی ضرورت ہے انھون نے اپنے شوہر ایوب علیہ السلام کی تکلیف کا خیال [illegible]
اپنے بالون کو حقیر سمجھ کر فروخت کر دیا جب ایوب علیہ السلام نے اونکی صورت دیکھی تو غصہ ہو کر قسم کھائی کہ اگر اللہ تعالیٰ
مجھکو شفا دی تو تجھکو سو کوڑے مارونگا۔ بعضون نے اسکے دوسرے اسباب بھی بیان کئے ہین بہرحال کوئی سبب واقع
ہوا اس مین اتفاق ہے کہ اونھون نے مارنے کی قسم کھائی تھی۔ پھر جب اللہ عزوجل نے اونکو شفا عطا فرمائی تو اونکی زوجہ
رضی اللہ عنہا کی خدمت کا یہ عوض نہ تھا کہ اونکو سو کوڑے مارے جاوین پس اللہ عزوجل نے ایوب علیہ السلام کو حکم [illegible]
ایک گچھا چھڑیون کا جس مین سو شاخین ہون ایک بار مار دین اور اپنی قسم مین حانث نہون اور یہ کسب لطف و رحمت
لہذا فرمایا۔ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا۔ ہم نے اپنے اس بندہ کو صابر پایا ف یعنی امتحان مین وہ صابر نکلا کہ باوجود
بلائے سخت کے حقوق عبودیت پر قائم رہا۔ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ۔ کیا اچھا بندہ ہے وہ بیشک اپنے رب
عزوجل کیجانب رجوع لانیوالا ہے ف اگر کہا جاوے کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے تو اللہ تعالیٰ سے شکایت کی
مجھکو شیطان نے نصب و عذاب سے مس کیا ہے جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اپنی حالت و حاجت عرض کرنا [illegible]
نہین ہوتا ہے جیسے یعقوب علیہ السّلام کا قول۔ انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ۔ الآیہ مین مذکور ہے رازی رحمہ اللہ [illegible]
کہ اللہ تعالیٰ نے جو قصص بیان فرمائے ہین اونسے بندون کو عبرت دلانا مقصود ہے کہ دنیا مین تمام انبیاء مین [illegible]
و مال و جاہ مین داؤد و سلیمان علیہما السّلام سے بڑھکر کوئی پیغمبر نہ تھا اور بلا و مرض و مصیبت مین ایوب علیہ السلام [illegible]
بڑھکر نہ تھا پس ان حالات سے عبرت حاصل کرنا چاہیے کہ خالق عزوجل نے دنیا دی کیسے کا انتظام ایک حالت
رکھا ہے مستقیم۔ کتا ہے بلکہ سلیمان علیہ السلام کو ثروت کے باوجود مبتلائے امتحان فرمایا اور ایوب علیہ السلام
مصیبت کے باوجود ایک وقت مین راحت عطا فرمائی۔ پھر بندگان مخلصین دونون حالتون مین [illegible]
رہے پس ہم لوگون کو نصیحت ہے کہ ہر حالت مین توحید پر قائم رہین اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ [illegible]
خیال باطل نہ سماوے کہ اسلام لانے سے دنیا بہت ملتی ہے یا کفر کرنے سے [illegible]

...یں مہرایک کا فردمومن کو اپنی اپنی تقدیر کے موافق پہونچین گی ولیکن عاقبت انھین کے واسطے ہے
...ین ہی والله تعالیٰ اعلم۔ پھر الله تعالےٰ نے حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب و اسمٰعیل و یسع و ذوالکفل کے انعام
و اخلاص کو بیان فرمایا بقولہ تعالےٰ

وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ

اور یاد کر ہمارے بندونکو ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب ہاتھون والے اور آنکھون والے

إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ

ہم نے امتیاز دیا اونکو ایک چنی بات کا وہ یاد اوس گھر کی اور وہ سب ہمارے پاس ہین چنے ہوئے لوگون مین

الْأَخْيَارِ وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ هَٰذَا ذِكْرٌ

نیکون مین اور یاد کر اسمٰعیل کو اور الیسع کو اور ذوالکفل کو اور ہرایک تھا خوبی والا یہ ایک مذکور ہوچکا

...الله عزوجل نے اپنے انبیاء مطیعین و عابدین کا ذکر فرمایا بقولہ تعالیٰ۔ وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ اور ذکر کر ہمارے بندون ابراہیم و اسحاق و یعقوب کو **ف** اور یہ ذکر انکے فضائل کا بیان ہے اسطرح کہ ان فضائل کے ساتھ اونکی دنیاوی حالت بھی ظاہر ہو اور مومنین کو انکی بزرگی آخرت معلوم ہو لہٰذا فرمایا۔ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ) یعنے یہ خالص بندے صاحبان قوت و بصیرت تھے **ف** شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ اس سے مراد عمل صالح و علم نافع و قوت طاعت و دینی بصیرت ہے **مترجم**۔ کہتا ہے کہ یہ بات ظاہر ہے کہ طاعت و معرفت سے مدح بیان کرنا مقصود ہے کیونکہ دنیاوی ثروت انکو اسقدر حاصل نہ تھی جسکی جہت سے نمرود و فرعون وغیرہ کافر بادشاہون پر اونکا شرف باعتبار دنیا کے ظاہر ہوتا اور کیونکر دنیاوی لحاظ سے شرف مقصود ہو گا حالانکہ الله تعالےٰ نے دنیا کی مذمت فرمائی ہے اور جس شخص نے اپنی رائے سے اولی الایدی کے معنے دنیاوی ثروت بیان کئے اوس نے شیطانی وسوسہ مین اہل ایمان کو دھوکھا دیا کیونکہ جب دنیاوی ثروت قابل تعریف ہو تو اوسکے حاصل کرنے مین ہر مسلمان بھی کافرون سے مقابلہ کرنے لگے بلکہ کافرون کو دنیاوی ثروت دیکھکر اچھا سمجھنے لگے حتےٰ کہ اس بداعتقادی کی وجہ سے کافر ہو جاوے پس صحیح تفسیر یہ ہے کہ انکی ثروت آخرت مقصود ہے کیونکہ آخرت مین خالی ہاتھ ہونا ہی اصلی مفلسی ہے چنانچہ حدیث سے بھی ثابت ہے کہ مفلس وہ ہے کہ آخرت مین اوسکے پاس نیکی نہ ہو جبکہ لوگ اپنی نیکیون کی عوض مین درجات عالیہ لینگے علی ابن طلحہ نے ابن عباس رضی الله عنہ سے روایت کی ہے کہ اولی الایدی والابصار یعنے دین مین قوت و بصیرت رکھتے تھے مجاہدؒ نے کہا یعنے طاعت الٰہی عزوجل مین قوی تھی اور معرفت حق مین بصیرت رکھتے تھے قتادہ و سدیؒ نے کہا کہ اونکو عبادت مین قوت عطا کی گئی تھی اور دین مین بصیرت عطا ہوئی تھی۔ (ابن کثیرؒ) اور یہ الله تعالیٰ کی رحمت و فضل ہے کہ اونکو دار آخرت کا وارث فرمایا۔ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم بِخَالِصَةٍ۔ ہم نے ان بندون کو خالص کیا ایک خاص خلوص کے ساتھ **ف** اور وہ خلوص یہ ہے کہ۔ ذِكْرَى الدَّارِ۔ یعنے ذکر دار آخرت کے ...امؒ نے کہا یعنے ہم نے اونکو اپنا خالص بندہ ایسا کر لیا کہ وہ لوگ آخرت ہی کیواسطے عمل کرتے تھے اونکو سوائے

آخرت کے کچھ مقصود نہ تھا سدی رہ نے کہا کہ ان مخلصین کو آخرت کے واسطے ذکر کیا اور [illegible]
دی۔ مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالےٰ نے کہا کہ ان بندوں کی یہ کیفیت تھی کہ اللہ تعالےٰ نے [illegible]
کی محبت واسکا ذکر نکالڈالا اور آخرت ہی کی محبت واسکے ذکر کے لئے اونکو خالص کرلیا۔ یہی عطاءؒ [illegible]
ہے۔ سعید بن جبیرؓ نے کہا کہ دار الآخرت کے لئے اونکو خالص کرکے مذکور کیا قتادہ رحمۃ اللہ تعالےٰ [illegible]
سے یہ غرض ہے کہ یہ لوگ خالص خیر خواہی سے بندوں کو دار آخرت یاد دلاتے اور اسکے لئے عمل کرنے کی نصیحت کرتے [illegible]
ابن زید رحمہ نے کہا کہ اونکے واسطے دار آخرت میں سے خالصہ کو مقدر کیا یعنے دار آخرت میں بڑے درجات [illegible]
بعض نے کہا کہ دار آخرت میں ذکر کے واسطے ان لوگوں کو خالص کرلیا (مدارک) وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ
الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ۔ یہ بندے ہمارے نزدیک برگزین کئے ہوئے نیکیوں میں سے ہیں ف اللہ تعالیٰ
نے اونکو ازل ہی سے نیک بندوں میں برگزیدہ فرمایا۔ رازی وغیرہ نے کہا کہ اس آیت میں صریح دلیل ہے کہ انبیاء
علیہم السلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں اور تقریر یہ ہے کہ ہم پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے جب ازل میں بندوں کو
پیدا فرمایا تو کیا اونکے اعمال سے واقف تھا جواب یہ کہ ہاں بالضرور واقف تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی شان میں کسی بات کی
نادانی کا اعتقاد کرنا کفر ہے یعنے اگر کوئی شخص کہے کہ اللہ تعالیٰ یہ بات نہیں جانتا تو کفر ہے پھر جب اُنکے اعمال سے
واقف تھا اور اوس نے مقدر فرمایا کہ نیک برگزین بندے ہیں تو ضرور ہے کہ اسیطرح نیکوکار ہیں کیونکہ بدکاری
اوسکے خلاف ہے تو بالضرور وہ دنیا میں معصوم رہیں گے کیونکہ گناہ کے ساتھ نیکوکاری جمع نہیں ہوسکتی۔ وَاذْكُرْ
إِسْمَاعِيلَ۔ اور بیان کر واسمٰعیل کو ف جو ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے یعنے اسحاق علیہ السلام سے بڑے تھے
اور یہی عرب قریش وغیرہ کے باپ ہیں۔ پھر اللہ تعالےٰ کی عبودیت توحید پر صابر و ثابت قدم رہے اگرچہ وہ ریگستان کی
میں رہتے تھے جہاں سوائے خرما و پانی یا کبھی کبھی گوشت شکار کے کچھ میسر نہ تھا۔ پھر قریش جو اونکے دین پر
ہونے کا دعوے کرتے ہیں یہ جھوٹے لوگ کیونکر بت پرستی کرتے اور دنیاوی ثروت کو اپنی کرامت جانتے ہیں
حالانکہ اسمٰعیل علیہ السلام کو ان سے کم وسعت دنیاوی حاصل تھی باوجودیکہ وہ بزرگ پیغمبر تھے۔ وَالْيَسَعَ۔ اور بیان
الیسع کو ف کہا گیا کہ الیسع بن اخطوب ہیں جنکو الیاس علیہ السلام نے بنی اسرائیل پر اپنا خلیفہ کیا تھا۔ پھر بعد الیاس
علیہ السلام کے وہ پیغمبر کئے گئے چنانچہ عنقریب قصہ الیاس علیہ السلام کے ذیل میں انکا مجمل حال بیان ہوچکا ہے وَذَا الْكِفْلِ
اور ذوالکفل کا ذکر ف کہا گیا کہ یہ الیسع کے چچازاد بھائی ہیں اور بعض نے کہا کہ ایوب علیہ السلام کے بیٹے ہیں [illegible]
ابن ایوبؑ تھا۔ پھر واضح ہو کہ اللہ تعالےٰ نے اسمٰعیل والیسع و ذوالکفل کے ساتھ میں کوئی وصف خاص [illegible]
مطلقاً ان پیغمبروں کا نام ذکر کیا تو اوس سے نکل آیا کہ اللہ تعالےٰ کے نیک بندوں کا نام ذکر کرنا بھی اونکے نزول رحمت
باعث ہے۔ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ۔ اور یہ سب ہی نیک بندوں میں سے تھے ف [illegible]
اسمٰعیل والیسع وذوالکفل کو فرمایا کہ ایک جملہ بہتر بندوں کے ہے دوم یہ کہ داؤد علیہ السلام سے لیکر [illegible]
اخیار میں سے فرمایا بہرحال یہ اللہ تعالےٰ کے بندے ہیں جنکو اللہ تعالےٰ نے نبوت [illegible]

Marfat.com

...بیان ...ت ... فرمائی- هٰذَا ذِكْرٌ- یہ ذکر ہے ف یعنے قرآن مجید سب لوگون کے واسطے نصیحت
...ہے پس اوسکو حسن اعتقاد کے ساتھ دل وجان سے قبول کرنا چاہئے اور شاید یہ مراد ہو کہ یہ سب جو مذکور ہوا ان
...یا علیہم السّلام کیواسطے دنیا مین ذکر ہے یعنے اس سے اونکی شرافت ونیکنامی ایسی بندون کی زبان پر جاری ہے جنکی زبان
...ن توبہ سے پاکیزہ ہے پھر آخرت مین اُنکے لئے اور اونکے تابعین کے لئے درجات عالیات وحقیقی انعامات ہین چنانچہ
اللہ تعالےٰ نے اس کے بعد بیان فرمایا بقولہ تعالیٰ

وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۙ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۚ مُتَّكِــِٕيْنَ فِيْهَا
اور تحقیق ڈرداون کو ہے اچھا ٹھکانا باغ مین بسنے کے کھول رکھے انکے واسطے دروازے تکیہ لگائے بیٹھے اونمین

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ۚ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ
منگواتے ہین اونمین میوے بہت اور شراب اور اونکے پاس عورتین ہین

الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۚ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۚ اِنَّ هٰذَا
نیچی نگاہ والیان ایک عمر کی یہ ہے جو تمکو وعدہ ملتا ہے دن حساب کے یہ ہے

لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ
روزی ہماری دی اوسکو نہین نبڑنا

...تقین مین انبیاء علیہم السّلام بدرجہ اعلیٰ واولی شامل ہین اسواسطے کہ اصل تقویٰ یہ ہے کہ الوہیت الٰہیہ مین کسی شرک سے آلودہ نہ ہو
بچا رکھے تاکہ وہ خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے بندہ ہو جاوے اور حق معرفت اگرچہ طاقت بشری مین محال ہے لیکن حق تعالےٰ
نے اپنے بندونکے دلون مین معرفت پیدا کر دی ہے اور اوسکے حدود مین سے کفر وایمان کے درمیان حد فاصل یہ ہے کہ ظاہر
...ن لا الٰہ الا اللہ کہے اور باطن مین یہی یقین ہو تو وہ شرک وکفر سے نکل گیا پس جو بندہ کہ شرک واُسکی ملّتون سے بیزار ہوا اور
...س نے لا الٰہ الا اللہ- محمد رسول اللہ کہا تو وہ متقی ہو یعنے مشرک ومنافق وکافر نہین ہے جبکہ دل سے یقین ہو پھر اوسکے بعد جسقدر
...س نیت وحسن عقیدت وطاعت خالص بڑھتی جاوے اسیقدر وہ مراتب تقویٰ مین ترقی پاویگا اور یہ سب اللہ تعالےٰ کا فضل
...کہ وہی بندے کے دل مین ایمان پیدا کرتا ہے جبکہ وہ ایمان کے واسطے نیت خالص رکھتا ہے اور یہی دنیاوی حجاب مین
...ت ہے کہ جسکی شان حقیقت پہچان نہین پڑتی ہے اور آخرت مین اسکا ظہور ہوگا- چنانچہ انبیاء علیہم السّلام کے ذکر جمیل کے بعد
- وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ- اور متقین بندون کے واسطے حسن مآب ہے ف یعنے دنیائے فانی سے لوٹ
کے بعد دار آخرت مآب ومرجع بہت خوب ہے- اس شان بیان سے واضح ہے کہ اوسکی خوبی کا اندازہ کرنا طاقت
... باہر ہے اسیواسطے حدیث مین آیا ہے کہ اللہ عزّوجل نے اپنے بندگان مومنین کیواسطے وہ بےمثل نعمتین مہیا فرمائی ہین
...آنکھ نے نہین دیکھا اور کسی کان نے نہین سُنا اور نہ کسی بشر کے دلپر اُس کا تصور گذرا (الصحیحین) پس حسن مآب تو ادنیٰ
...اعلیٰ پیغمبر تک شامل ہے اور جسطرح اُونکے درجات مین تفاوت ہے اسیطرح اونکے منازل مین تفاوت ہے
...بندونکی سمجھ کے لائق کچھ تفصیل فرمائی بقولہ تعالیٰ- جَنّٰتِ عَدْنٍ- باغات اقامت ہین ف اونکی خوبیان

Marfat.com

یہان تصوّر مین نہین آسکتی ہین جب تک کہ شرک سے پرہیزگاری کے ساتھ دنیا بسر کرکے [illegible]
تو اونکی تکریم ہوگی مُفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ۔ درحالیکہ ان لوگون کے واسطے دروازے کہلے ہوئے
یعنے جب وہان پہونچین گے تو انکے لئے جنت کے دروازے کہول دے جائینگے۔ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک قصر ہے جسکو عدن کہتے ہین اور اسکے گرد پانچ ہزار برج
کے دروازے ہین اور ہر دروازہ پر پانچہزار صحنیان ہین اور اُسکے رہنے والے پیغمبر یا صدیق یا شہید یا سلطان عا[دل]
سواے دوسرے نہون گے (رواہ ابن ابی حاتم) اور واضح ہو کہ آٹھون جنت کے دروازون کے بیان مین احادیث
ہین۔ مُتَّكِئِينَ فِيهَا۔ متقین اُن جنتون مین تکیہ دئے ہوئے بیٹھین گے ف کہا گیا کہ حجلہ مین تخت نفیس
ہونگے اُنپر چارزانو تکیہ دیکر بیٹھین گے۔ يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ۔ بہت انواع کے
فواکہ سے جنتو نمین اُونکی دعوت ہوگی ف جس چیز کی خواہش کرین گے وُہ موجود ہوجائیگی اور اس مین اشارہ ہے کہ یہ غذا
تکلیف کیواسطے نہین ہے بلکہ فقط تلذذ و عیش کیواسطے ہے اور طرح طرح کی خواہش پیدا ہو اور اوسی خواہش کے موافق
لذت حاصل ہوگی۔ وَشَرَابٍ۔ اور اقسام شراب کثیرہ سے دعوت کئے جائینگے ف یہ بھی تلذذ و عیش کیواسطے ہے اور اس
مین نجاست و گندگی و نشہ و خبطگی کچھ نہ ہوگی بلکہ یہ شراب طہور ہے جسکو غلمان طرح طرح کے نفیس پیالون مین لاوینگے۔ وَ
عِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ۔ اور ان متقین کے پاس کوتاہ نظر والیان ہونگی ف جنکی نظر سواے اپنے شوہرونکے سب
[سے] قاصر ہوگی کیونکہ اونمین شیطانی شہوت کا مادّہ نہین ہے۔ أَتْرَابٌ۔ نوجوان کواریان ف یعنے باوجود عفت و پاکدامنی کے
اُونکا حسن و جمال بھی نوخیز و لطیف ہوگا تو گویا صورت مین اور سیرت مین دونون طرح نفیس و لطیف ہونگی اور یہی معنی ابن عباس
و مجاہد و سعید ابن جبیر و محمد ابن کعب و سدی سے روایت کئے گئے ہین پھر اس نعمت کے بعد اہل جنت کو خطاب
هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ۔ یہ نعمت وہ ہے جسکا تم لوگ وعدہ دے جاتے تھے یوم الحساب
وقت ف یعنی دنیا مین تمکو جس نعمت کا وعدہ دیا جاتا تھا دنیا کی چندروزہ زندگی کے بعد یوم الحساب مین تمکو ایسی نعمتین
وہی نعمتین ہین کہ وعدہ کے وقت جو کچھ تم اپنے خیال سے سمجھے تھے اوس سے بے انتہا بڑھکر ہین اور شیخ ابن کثیر رح
فی الحال خطاب قرار دیا چنانچہ لکھا کہ یہ سب جو ہم نے جنت کی صفت بیان کی وہ نعمت ہے جسکا وعدہ اللہ تعالیٰ
متقین بندون کو دیتا ہے جو حشر و نشر قبور کے بعد جہنم سے سلامتی حاصل ہونیکے بعد اونکو ملیگی۔۱۱۔ اور یہ معنی بھی
یاے تحتیہ کے قرأت سے زیادہ مناسب ہین اگرچہ معنے اوّل اولیٰ ہین۔ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا۔ بیشک
رزق ہے ف یعنی ہمارا دیا ہوا عیش ہے۔ مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ۔ اوسکے واسطے کبھی ختم نہین ہے ف یعنے
نہ ہوگا اور بنابر معنی اوّل کے یہ جنتیون کے واسطے بشارت ہے کہ آیندہ تم لوگ نئی ترقی پر رہوگے اور کبھی تم سے یہ نعمت
نہ ہوگی کما قال تعالیٰ۔ اکلھا دائم و ظلھا تلک عقبی الذین اتقوا وعقبی الکافرین النار۔ یعنے جنت کے میوہ جات دائمی ہین اور
سایہ راحت پائدار ہے یہ نفیس دار آخرت اُن لوگون کے لئے ہے جنھون نے تقویٰ کیا اور کافرون کی عاقبت دوزخ ہے
۱۱ چنانچہ اس مقام پر بھی اللہ تعالیٰ نے کافرونکا بدانجام بیان فرمایا قال تعالیٰ

Marfat.com

وَإِنَّ لِلطّٰغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ۝ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ هٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ

اور سرکشون کے واسطے ہے برا ٹھکانا دوزخ ہے جس مین پیٹھین گے سو کیا بری تیاری یہ ہے اب اسکو چکھین

حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ۝ وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ۝ هٰذَا فَوْجٌ مُقْتَحِمٌ مَعَكُمْ لَا مَرْحَبًا

جلتا پانی اور پیپ اور کچھ اور اسی شکل کا طرح طرح کی چیزین یہ ایک فوج دھنسی آتی ہے تمہارے ساتھ جگہ

بِهِمْ إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ۝ قَالُوا بَلْ أَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ أَنْتُمْ

نہ ملیو انکو یہ ہین بیٹھے آگ مین وہ بولے بلکہ تم ہی ہو کہ جگہ نہ ملیو تم کو تم ہین پیش

قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ قَالُوا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا

لائے ہمارے یہ بلا سو کیا برا ٹھہراؤ ہے وہ بولے اے رب ہمارے جو کوئی ہمارے پاس لایا یہ سو بڑھتی دے اوسکو مار

ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝ وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرَارِ

دونی آگ مین اور کہین گے کیا ہوا کہ ہم نہین دیکھتے کتنے مردون کو کہ ہم اونکو گنتے تھے برے لوگون مین

أَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ ۝ إِنَّ ذٰلِكَ

کیا ہم نے اونکو ٹھٹھے مین پکڑا یا چوک گئین ان سے آنکھین یہ بات ٹھیک ہوتی ہے

لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ۝

جھگڑا آپس مین دوزخیون کا

ف اللہ تعالیٰ نے متقین کے واسطے حسن مآب بیان کر دیا تو اول اس کرامت کیواسطے تنبیہ کی بقولہ تعالیٰ ۔ هٰذَا ۔ یہ کلمہ دراصل لغت عرب مین ہا اور ذا سے مرکب ہے بمعنی خذ ذا یعنے یہ لو ۔ مراد یہ کہ اس بیان کرامت و درجات عزت کو گوش دل سے سنکر اپنا گرہ مین باندھ لو ۔ اسکے بعد جو لوگ کہ اللہ تعالیٰ کے رسولون سے مخالفت کرتے ہین اونکا بدانجام بیان فرمایا بقولہ تعالیٰ وَإِنَّ لِلطّٰغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ۔ بیشک طاغین کیواسطے بدتر ٹھکانا ہے ف یعنی جیسے متقین کیواسطے حسن مآب تھا اسکے برعکس طاغین کیواسطے شرمآب ہے اور اوسکی تفسیر فرمائی بقولہ تعالیٰ ۔ جَهَنَّمَ ۔ یعنے شر مآب یہ جہنم ہی ہے جسکی عذاب و ذلت و خواری کا اندازہ اس دنیا مین کافرون کو بہت کم ہوتا ہے اگر بہت سمجھے تو یہ سمجھے کہ وہ آگ کا غار ہے حالانکہ یہ بہت ناقص تشبیہ ہے باوجودیکہ اگر آگ کا غار ہو تو بھی نہایت سخت ہلاکت کا مقام ہے ولیکن اللہ تعالیٰ پناہ دے جہنم اس سے نہایت بڑھکر شدت عذاب ہے کیونکہ دارالآخرت تو جاندار مقام ہے نہ اوسکو فنا ہے اور نہ کافرون کو مرگ ہے بلکہ جہنم اونکا دائمی ٹھکانا ہے ۔ يَصْلَوْنَهَا ۔ کفار اوس مین داخل ہون گے ف اور ابدالدہر تک شب و روز قید خانہ ہے تو جہنم اپنی حیات و شعور سے ہر کافر بدکار کو اوسکے اندازہ و تکبر و شرک کے مطابق سب طرف سے اوسکو گھیرے ۔ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۔ پس بہت برا پالنا ہے ف پالنا جو بچون کی راحت کیواسطے ہوتا ہے مگر کافرون نے اپنی حماقت کیواسطے یہ بہت برا پالنا اختیار کیا کہ کوئی گھڑی چین نہ ہوگا ۔ اور حدیث مین آیا ہے کہ جہنمیون پر پیاس بہت غالب ہوگی تو حمیم و غساق ملیگا چنانچہ فرمایا ۔ هٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ۔ اب اسکو چکھو یہ حمیم و غساق ہے ف بعض

اہل تفسیر نے کہا کہ حمیم سخت گرم جو بے انتہا حرارت کو پہونچ گیا ہو اور غساق وہ [illegible]
سے مروی ہے اور قتادہ رح سے روایت ہے کہ وہ زناکار عورتون کی شرمگاہ سے بہیگا [illegible]
مثے سرد برف کے لئے ہین اور یہی اس مقام پر اولی ہے اور اسیکو شیخ ابن کثیر [illegible]
کہ غساق ضد حمیم ہے یعنی جیسے حمیم بے انتہا گرم کو کہتے ہین کہ کسی طرح بوجہ گرمی کے برداشت نہین ہوسکتا [illegible]
ہے کہ بوجہ سردی کے قاتل ہے اور برداشت نہین ہوسکتا گویا اونکو دونون طرح سے عذاب [illegible]
زیادہ ہو لہذا حق عزوجل نے فرمایا۔ وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ۔ اور دیگر اوسکے ہم شکل [illegible]
ہین ف یعنے دیگر اقسام عذاب مین سے اسیطرح جوڑے جوڑے عذاب دئے جاوینگے [illegible]
ساتھ مین اوس کا ضد بھی دیا جائیگا تاکہ عذاب کی سختی زیادہ ہو۔ اور واضح ہو کہ غساق اگرچہ سخت سرد ہوگا مگر اوسکی سردی
نہ ہوگی۔ چنانچہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر غساق کا ایک
اس دنیا مین بہا دیا جاوے تو تمام اہل دنیا سڑ بندے ہو جاوین (رواہ احمد والترمذی وابن جریر وابن ابی حاتم وابن حبان وا
وابن مردویہ والبیہقی) مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے یہ تعیین نہین ہوسکتی کہ غساق سخت بدبودار ہوگا بلکہ [illegible]
ایسی دوسری حالت پر ہو کہ جسکی سمیت سے اہل دنیا کا بدن سڑ کر بدبودار ہونے لگے۔ کعب الاحبار نے کہا کہ جہنم مین ا
چشمہ ہے جسکو غساق کہتے ہین جس مین ہر زہردار مانند سانپ و بچھو وغیرہ کا زہر بھر کر اوس مین جمع ہوتا ہے پس کافر مشرک کو لاکر
مین غوطہ دیا جائیگا پس جب وہ نکلیگا تو اس حالت سے نکلیگا کہ اوسکی کھال و گوشت اوسکی ہڈیون سے جدا ہو کر اوسکے ٹخنے
لٹک جائیگا (رواہ ابن ابی حاتم) اور حسن بصری نے قولہ۔ وآخر من شکلہ ازواج۔ کی تفسیر مین کہا کہ یعنے دیگر انواع عذا
سے معذب کیا جائیگا۔ بعض مفسرین نے اسکی مثال مین کہا کہ جیسے زمہریر وزمہریر وحمیم پینا و زقوم کھانا اور جہنم کے کوہ وحشی
و گرانا و دیگر عذاب مختلف جو باہم ایک دوسرے کی ضد ہونگے اور ہر ایک اوسکے حق مین عذاب و خواری ہوگا۔ پھر واضح ہو
دوزخ آپس مین بدگوئی کرینگے کما قال تعالیٰ۔ کلما دخلت امۃ لعنت اختہا۔ ہر بار جب کوئی گروہ داخل ہوگا تو وہ اپنے جوڑے
کو لعنت کریگا۔ یعنی بجائے سلام کے لعنت و فحش و بدگوئی اونکا کلام ہوگا۔ چنانچہ اگلی امت کا فرقہ جب جہنم مین پہونچ جائیگی ا
بعد دوسری امت داخل ہوگی تو اگلے ان پچھلون کے حق مین کہین گے کہ۔ هَٰذَا فَوْجٌ مُقْتَحِمٌ مَعَكُمْ لَا مَرْحَبًا
بِهِمْ إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ۔ یہ گروہ ہے تمہارے ساتھ دھنسنے والا ہے جنکے واسطے کچھ مرحبا نہین یہ
لوگ آگ مین بھننے والے ہین۔ بعض اہل تفسیر نے کہا کہ یہ قول اون ملائکہ کا ہے جو جہنم کے خازن ہین کہ جب کفار سردار
جہنم مین پہونچنے کے بعد اونکے پیروی کرنے والے داخل ہونے لگینگے تو ملائکہ اون سے کہینگے کہ یہ فوج بھی تمہارے ساتھ
والی ہے۔ لیکن شیخ ابن کثیر رح نے قول اول اختیار کیا اور وہی ٹھیک ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ قَالُوا بَلْ أَنتُمْ
لَا مَرْحَبًا بِكُمْ۔ کہین گے بلکہ تم ہی ایسے ہو کہ تمہارے واسطے کچھ مرحبا نہین [illegible] پچھلے اگلے [illegible]
کلام سنکر اونکو جواب دینگے کہ تم ہمارے حق مین لا مرحبا کہتے ہو بلکہ تم ہی لا مرحبا کے مستحق ہو [illegible]
ہی تقلید سے ہم لوگ اس گمراہی مین پڑے یا تم ہی نے ہمکو بہکا کر یہان پہونچایا۔ أَنتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا [illegible]

Marfat.com

...نے تم ہی نے ہمکو بہکا کر اس انجام کو پہونچایا یا تمھاری تقلید سے ہم اس بدانجامی کو پہونچے۔ فبئس
...کیا بُری قرارگاہ ہے **ف** یعنے پچھلے لوگ یہ لعنت ملامت کا جواب دیکر افسوس وحسرت سے جلادینگے
...ہوا لیکن بہرصورت نتیجہ یہ ہے کہ سب کے سب اس جہنم مین پڑے اور یہ بہت برا ٹھکانا ہے پھر اسکے بعد اپنے
...یا بہکانے والون کے حق مین جلکر بددعا کرینگے۔ **قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا
ضِعْفًا فِی النَّارِ**۔ کہینگے کہ اے ہمارے رب جس شخص نے ہمارے لئے اس بدانجام کو مقدم کیا ہے اوسکو جہنم مین دونا
عذاب بڑھادے **ف** مترجم۔ کہتا ہے کہ اس سے کافرونکی جہالت ظاہر ہے گویا وہ جہنم مین بھی یہی سمجھ رہے ہین کہ
ہر ایک اپنے اپنے بدکاری کے موافق عذاب مین نہین پڑا ہے گویا ان کمبختون کو ابھی تک یہ سمجھ نہ آئی کہ اللہ تعالےٰ پر کوئی ذرّہ
پوشیدہ نہین ہے کیونکہ وہ دنیا مین اللہ تعالیٰ کی معرفت سے محروم رہے تو آخرت مین بھی اندھے رہے حالانکہ اللہ تعالیٰ
نے جہنم مین ہر ایک کے ساتھ بالکل برابر اوس کا عذاب رکھا ہے کہ اوس مین کچھ بھی کمی بیشی نہین ہے چنانچہ اون لوگون کو
جواب ملیگا کما قال تعالیٰ۔ لکل ضعف ولکن لا تعلمون۔ یعنی تم مین سے ہر ایک کے واسطے ضعف عذاب ہے ولیکن تم جانتے
نہین ہو۔ یعنی تم مین سے ہر ایک کیواسطے لگتے گونہ عذاب ہے جسکا وہ مستحق ہے ولیکن تم دنیا سے جاہل رہے ویسے ہی اب
بھی جانتے نہین ہو بعض مفسرین نے کہا کہ کفار کے پیشواؤن کے لئے دوچند عذاب اسوجہ سے ظاہر ہے کہ ایک تو خود گمراہ
ہوا اور دوّم یہ کہ اونھون نے دوسرونکو بہکایا جیسے یہود ونصاری کو دیکھو کہ اپنے گمراہ اعتقادات شرک کیجانب بلاتے اور
غلط کہتے ہیں بلکہ کبھی لالچ دیکر گمراہی کی طرف کھینچتے ہین اور کبھی حکومت وقوت سے مجبور کرکے گمراہی کیطرف اس
بیچارے لاچار کرتے ہین۔ اب رہا یہ کہ پیروی کرنے والے کا فرونکے واسطے دوچند عذاب کیون ہے تو اس مین دو صورتین
ہین اوّل یہ کہ پیروی کرنے والا خود گمراہ ہوا اور باوجود اسکے اس نے دین حق کو چھوڑ کر گمراہ کی بات مان لی اور دوسری
صورت یہ ہے کہ پیروی کرنے والا ایک تو خود گمراہ ہوا اور دوم یہ کہ آیندہ نسل کیواسطے اسکی گمراہی سے نظیر ہو گئی کہ پچھلی نسل نے
بھی۔ پھران سرکش جاہل کافرون کو اپنے اعتقاد جہالت کے موافق اِن مسلمان غریبون کا خیال آویگا جنکو دنیا مین ذلیل
سمجھتے تھے چنانچہ اوسی رعونت سے باہم انکا ذکر کرینگے۔ **وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰی رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ
مِّنَ الْاَشْرَارِ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا**۔ اور کہین گے کہ ہمکو کیا ہوا ہے کہ ہم اون لوگون کو دیکھتے نہین ہین کہ جنکو ہم لوگ
بدون مین شمار کرتے ہم نے اونکو مسخرہ بنا لیا تھا **ف** چونکہ کفار دنیا مین مومنون کو گمراہی پر یقین کرتے تھے تو جہنم مین اونکو
ڈھونڈینگے۔ مجاہد رحمہ اللہ تعالےٰ نے اوسکی ایک مثال بیان کی کہ ابوجہل کہیگا کہ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ بلاؔل وعمار وصہیب وفلان
کو نہین دیکھتا ہون جنکو دنیا مین ہم نے اعتقاد کے موافق شریر وبدکار جان لیا تھا اور اُن سے مسخر کیا کرتے تھے تو آج کیا وجہ
ہے کہ نظر نہین آتے ہین۔ **اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ**۔ یا ان لوگون سے ہماری نگاہین کج ہوگئی ہین **ف** یعنے
اپنے نفوس کو اس خیال محال سے تسلی دینگے کہ یہان جہنم مین ان لوگون کے نہونے کی کوئی وجہ نہین ہے شاید بات یہ
ہے کہ وہ یہین ہین تو ہے کیونکہ ہماری نگاہین پتھرا کر کج ہوگئی ہین۔ جب کفار خبیث یہ باتین کرینگے تو اللہ عزوجل اپنے
...طرح بدلا دیگا بقولہ تعالیٰ۔ ونادی اصحاب الجنۃ اصحاب النار ان قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا الآیہ۔ یعنی جنتی لوگ

جہنمیوں کو پکار دینگے کہ ہمارے رب عزوجل نے جو ہم سے وعدہ فرمایا تھا وہ تو ہم نے ٹھیک پایا [illegible]
کی گئی تھی وہ تم نے بھی ٹھیک پائی تو جہنمی کہیں گے کہ ہاں۔ اتنے میں ایک پکارنے والا درمیان میں پکاریگا کہ [illegible]
کی لعنت ہے ۔۔۔ بالجملہ متقین کو اس حال میں دیکھکر کفار طاغین کو غم وحسرت سخت ہوجائیگی اور آپس میں ایک دوسرے پر [illegible]
کرینگے۔ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ۔ یہ بات بیشک حق ہے جہنمیوں کا باہم جھگڑنا ف یعنی [illegible]
علیم وخبیر نے جہنمیوں کے انجام سے آگاہ فرمایا کہ باہم اگلے وپچھلے اور سردار وتابع جھگڑینگے اور ایک دوسرے پر لعنت [illegible]
یہ بیشک حق ہے اور ایسا ہی واقع ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا بقولہ تعالیٰ

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَـ[illegible]
تو کہہ میں بھی ہوں ڈر سنانیوالا اور حاکم کوئی نہیں مگر اللہ اکیلا دباؤ والا رب آسمانوں کا اور زمین کا اور جو ان کے [illegible]

الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۝ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۝ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِـ[illegible]
زبردست گناہ بخشنے والا تو کہہ یہ ایک بڑی بات ہے کہ تم اسکو دھیان میں نہیں لاتے مجھکو کچھ خبر نہ تھی [illegible]

بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝
مجلس کی جب آپس میں تکرار کرتے ہیں مجھکو تو یہی حکم آتا ہے کہ اور نہیں میں ڈر سنانیوالا ہوں کھول کر

پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں کے ارشاد کے واسطے خطاب فرمایا بقولہ تعالیٰ۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ
کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں تو ڈر سنانیوالا ہوں ف یعنے تمکو عذاب الٰہی سے ڈرانے والا ہوں اگر تم [illegible]
سے انکار کروگے اور میں ساحر یا شاعر نہیں ہوں جیسا تم لوگ بہتان باندھتے ہو بلکہ مومنوں کیواسطے توحید الٰہی عزوجل [illegible]
خوش خبری سنانیوالا ہوں اور تم لوگوں کے واسطے جو توحید سے انکار کرتے ہو تو خوفناک عذاب جہنم کا ڈر سنانیوالا [illegible]
وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اور کوئی بھی الٰہ نہیں ف یعنے کسی میں الوہیت بصفاتِ کمال جو کسیکا محتاج نہو اور سب اسکے محتا[ج]
ہوں یہ الوہیت کسی میں نہیں ہے۔ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے جو واحد ہے ف یعنے جسکا کو[ئی]
شریک نہیں ہے۔ الْقَهَّارُ۔ جس نے ہر چیز کو اپنی قبضۂ قدرت میں مقہور فرمایا ہے ف ہر چیز اسیکی محتا[ج]
ہے اور اسیکی قدرت سے قائم ہے اور اسیکے قبضۂ قدرت میں مطیع ہے حتے کہ جسطرح اوس نے اپنے علم وحکمت [illegible]
ہر ایک مخلوق کو جانا و پیدا کیا ہے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ومشیت اس مخلوق سے متعلق ہے وہ مخلوق ہر طرح تا[بع]
حتے کہ شیطان ومشرکین وکفار سے بھی جو مشیت متعلق ہے تو اوسی مشیت کے موافق یہ لوگ چلے جاتے ہیں کسیکو یہ مجا[ل]
نہیں ہے کہ اسکے قہر سے بال بھر تجاوز کرسکے۔ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہی ہے رب آسمانوں وزمین [illegible]
وَمَا بَيْنَهُمَا۔ اور ان دونوں کی درمیانی مخلوق کا ف یعنے اسی نے آسمانوں کو پیدا کیا اور زمینوں کو پیدا کیا اور وہ [illegible]
حکم پر چلتے ہیں اور اسی نے آسمان وزمین کی درمیانی مخلوقات کو پیدا فرمایا حتے کہ ہر چیونٹی وہر ایک گھاس کی پتی [illegible]
کہ اسکے مثل کوئی نہیں بنا سکتا ہے اور سب اسکے حکم پر ہیں۔ الْعَزِيْزُ۔ وہی غالب ہے ف یعنے جو [illegible]
ایسی نہیں ہوسکتی جو اسکو عاجز کرسکے اسکے حکم سے کافروں کا کفر ہے اور مومنوں کا ایمان [illegible]

Marfat.com

[illegible] جسکو ہدایت دیدیتا ولیکن اُس نے فقط مومنون کو ہدایت دی اور انھین کی بندگی پسند فرمائی۔ اَلْغَفَّارُ
بہت بخشنے والا ہے **ف** اللہ تعالےٰ کی شان مین بیش وکم کی گنجایش نہین ہوسکتی کیونکہ اسکی شان بروجہ کمال ہے تو مراد یہ
کہ بندے جسکو بے انتہا سمجھتے ہین اللہ تعالیٰ کی شان اس سے اعلیٰ ہے وہ اپنے مومن بندون کیواسطے غفار ہے جتنے
گناہ بے انتہا سمجھے جاوین حالانکہ وہ اپنے رب عزوجل کی توحید پر یقین رکھتا ہے تو اللہ تعالےٰ کی مغفرت کے آگے
گناہ کچھ چیز نہین ہین کیونکہ اوسکی عظمت کے سامنے تمام آسمان وزمین وعرش کرسی سب ذرہ بمقدار سے بھی کمتر ہین
قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيمٌ۔ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ خبر عظیم ہے **ف** جس عذاب سے مین نے تمکو ڈرایا
بہت بڑی ہے۔ مجاہد وقتادہ ومقاتل رحمہم اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ضمیر ہو راجع بجانب قرآن مجید ہے یعنے
قرآن مجید کلام الٰہی عزوجل ہے جو عذاب وثواب ومعارف وکمالات کے بیان مین خبر عظیم ہے جسپر مومنین ایمان لاکر
سرفراز ہین ولیکن تمہاری حال پر حسرت وافسوس برستا ہے۔ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ۔ تم لوگ اس سے منھ موڑنے
والے ہو **ف** پھر جس نے اس نعمت عظیم سے منھ موڑا اوسکو جسقدر خواری وعذاب پہونچے سب تھوڑا ہے کیونکہ قرآن
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے معجزۂ دائمی ہے چنانچہ اسپر بدیہی دلیل بیان فرمائی۔ مَا كَانَ لِيَ مِنْ
عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ۔ یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہدے کہ مجھے ملاء اعلیٰ کا کچھ علم
تھا جب وہ جھگڑتے تھے **ف** یعنے مین تم سے ملاء اعلیٰ وساکنان آسمان وملائکہ کا حال بیان کرتا ہون تو یہ تمہارے واسطے
صاف دلیل ہے کہ جو کلام مجھپر نازل کیا گیا یہ کلام الٰہی ہے ورنہ تم خوب جانتے ہو کہ مجکو تو ملاء اعلیٰ کا کچھ علم تھا پھر اگر مجھکو
وحی نہ ہوتی تو مین کہان سے جانتا کہ جب اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کرنا چاہا تو ملائکہ نے اپنے خیالات سے کلام
کیا پھر سمجھا ولیکن پاکیزہ فطرت کی وجہ سے مشیت الٰہی پر یقین کیا اور آدم علیہ السلام کیواسطے سجدۂ تعظیمی ادا کیا بخلاف
خبیث ابلیس کے کہ اوس نے قیاس ومعارضہ کیا اور ملعون ہوکر ہمیشہ کے لئے اولاد آدم کے لئے قطعی دشمن ہوگیا
جو آیندہ یہ قصہ آتا ہے۔ اور واضح ہو کہ یہان ملاء الاعلیٰ کے اختصام وجھگڑنے سے یہی مراد ہے لیکن اس سے یہ لازم نہین آتا
کہ ملاء اعلیٰ مین کسی دوسری طرح پر اختصام نہو کیونکہ اختصام کا ترجمہ جو ہماری زبان مین جھگڑنا لکھا جاتا ہے یہ ترجمہ ناقص
ہے کیونکہ زبان عرب مین اختصام ایسے امور کو بھی شامل ہوتا ہے جو نیکی کی قسم سے پیش قدمی کرکے حاصل کیجاوین مثلاً کسی بندہ
نے اپنے رب عزوجل کی حمد وثنا مین کوئی نورانی کلمہ کہا تو موجودہ ملائکہ اس کلمۂ طیب کو چڑھا لیجانے کیواسطے اختصام
کرتے ہین اور ہر ایک چاہتا ہے کہ مین ہی پیش قدمی کرکے اسکو لیجاؤن۔ اور واضح ہو کہ مشہور حدیث خواب مین
اختصام مذکور ہوا ہے لہذا بعض لوگون نے اختصام کی آیت قدسی کی تفسیر مین اسی حدیث کو پیش کیا اور حدیث یہ ہے
کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ ایکمرتبہ صبح کی نماز مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لانے مین دیر فرمائی
[illegible] انتظار کیا یہان تک کہ ایسا وقت قریب آگیا تھا کہ ہم لوگ آفتاب کی کرن دیکھنے کے لئے باہم نظر
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے [illegible] کی تثویب یعنے اقامت کہی گئی پھر آپ نے نماز پڑھائی اور
[illegible] سلام پھیرا تو ہم لوگون سے خطاب فرمایا کہ جسطرح بیٹھے ہو اپنی جگہ پر ثابت رہو پھر ہماری

Marfat.com

طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ آج رات میں نماز کیواسطے کھڑا ہوا پھر جسقدر اللہ تعالےٰ نے چاہا
نماز میں نے پڑھی پھر میں اپنی نماز میں سو گیا یہانتک کہ اب جاگا پس ناگہان میں نے اپنے رب عزوجل کو
میں دیکھا رب عزوجل نے مجھسے فرمایا کہ اے محمد تو جانتا ہے کہ ملاء الاعلیٰ کس بات میں اختصام کرتے ہیں
کہ اے رب میں تو نہیں جانتا ہوں اس کلمہ کو تین مرتبہ اعادہ فرمایا۔ پھر اپنا ہاتھ مبارک میرے دونوں کندھوں کے درمیان
رکھا یہانتک کہ میں انامل کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں پائی پس میرے واسطے ہر چیز کھل گئی اور میں نے پہچان لی پھر مجھسے فرمایا کہ
محمد ملاء الاعلیٰ کس بات میں اختصام کرتے ہیں میں نے عرض کیا کہ کفارات میں (اور درجات میں) اختصام کرتے ہیں فرمایا
کون چیزیں کفارات ہیں میں نے عرض کیا کہ جماعتہائے نماز میں اپنے قدم پر چلنا اور مسجد میں نمازوں کے بعد (انتظار میں)
بیٹھنا اور جن اوقات میں نفس پر وضو کرنا گراں ہوتا ہے اُسوقت پورا وضو کرنا۔ پھر فرمایا کہ درجات کیا ہیں میں نے عرض
کیا کھانا کھلانا اور نرم کلام بولنا اور جسوقت لوگ سوتے ہیں اسوقت نماز پڑھنا۔ پھر فرمایا کہ تو مانگ میں نے عرض کیا کہ
میں مانگتا ہوں کہ مجھے نیکیاں کرنیکی اور برائیاں چھوڑنیکی توفیق ہو اور مساکین کی محبت ہو اور تو مجھے بخشدے اور مجھ پر
رحم فرما اور جب کسی قوم کے ساتھ تیرا ارادہ متعلق ہو کہ انکو فتنہ میں ڈالے تو مجھے بغیر فتنہ کے وفات دیدے اور میں تجھسے
دعا مانگتا ہوں کہ مجھے تیری محبت حاصل ہو اور جو شخص تجھسے محبت کرتا ہے اسکی محبت حاصل ہو اور ایسے کام سے مجکو محبت
ہو جائے جو مجھے تیری محبت سے ملادے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جواب حق ہے اسکو سیکھ لو اور سکھلاؤ
(رواہ احمد والترمذی وعبدالرزاق وعبد ابن حمید وابن نصر والطبرانی والحاکم وابن مردویہ وقد رواہ الطبرانی وابن مردویہ من
حدیث جابر ابن سمرہ وابی ہریرہ رضی اللہ عنہم) ابن کثیرؒ نے کہا کہ ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے مترجم
کہتا ہے کہ شیخ ابن الجوزی نے بھی علل تناہیہ میں اسکی اسناد کو حسن کہا ہے۔ شیخ ابن کثیرؒ نے کہا کہ بعضے لوگ اسکو
بیداری کا دیدار سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط ہے اور صحیح یہ کہ آپ نے خواب دیکھا تھا اور مترجم کہتا ہے کہ خواب
میں یہ تجلی صوری واقع ہوئی جیسا کہ دیدار قیامت کے اول میں بھی پہلے تجلی صوری عطا ہوگی پھر تجلی حقیقی سے
میں سرفرازی ہوگی جیسا کہ احادیث صحیحہ میں تصریح ہے شیخ ابن کثیرؒ نے کہا کہ بعضے لوگوں نے اختصام کی
بیان کی ولیکن یہ ٹھیک نہیں ہے بلکہ آیت میں جو اختصام مذکور ہے اسکی تفسیر آگے آتی ہے اور بعض علماء رحمہم اللہ
کہ اس سے قریش کا جھگڑا مراد ہے کہ وہ لوگ ملاء اعلیٰ یعنی ملائکہ کی نسبت بغیر جانے باتیں بناتے تھے بعضے کہتے کہ
رشتہ داری ہے ملائکہ کی پیدایش ہے بعضے کہتے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی بیٹیاں ہیں سبحانہٗ وتعالےٰ عما یقولون علوا کبیرا۔ اِن
يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ۔ مجھے کچھ وحی نہیں کی گئی سوائے اسکے جو کہ میں کھلا ہوا ڈرانیوالا ہوں
ف یعنے میں ساحر و کذاب نہیں ہوں اور نہ مجھے کل علم الٰہی معلوم ہے بلکہ تمہارے حق میں بھیجا گیا ہوں
تمکو عذاب الٰہی سے صاف صاف ڈراؤں تاکہ تم لوگ اپنے حق میں موت سے پہلے...

وحی سے اختصام ملائکہ کے معارف...

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝ فَاِذَا

فَسَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۙ

پھر سجدہ کیا فرشتون نے سارے اکٹھے

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۔ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ

مگر ابلیس نے غرور کیا اور تھا وہ منکرون مین فرمایا اے ابلیس تجکو

مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۭ اَسْتَكْبَرْتَ

کس چیز نے روکا کہ سجدہ کرے اس چیز کو جو مین نے بنائی اپنے دونون ہاتھون سے یہ تو نے غرور کیا

اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۔ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۭ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ

یا تو تھا بڑے درجے والون مین بولا وہ مین بہتر ہون اوس سے مجکو بنایا تو نے آگ سے

وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۔ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ

اور اوسکو بنایا مٹی سے فرمایا تو تو نکل یہان سے کہ تو مردود ہوا

وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى

اور تجھ پر میری پھٹکار ہے جزا کے دن تک بولا اے رب تو مجکو ڈھیل دے جس

يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۔ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۔ اِلٰى

دن مردے جیوین فرمایا تو تجکو ڈھیل ہے اوس

يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۔ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۔

وقت کے دن تک جو معلوم ہے بولا تو قسم ہے تیری عزت کی مین گمراہ کرونگا ان سب کو

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۔ قَالَ فَالْحَقُّ ۡ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۚ لَاَمْلَئَنَّ

مگر جو تیرے بندے ہین ان مین چنے ہوئے فرمایا تو ٹھیک بات یہ ہے اور مین ٹھیک ہی کہتا ہون مجکو بھرنا

جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

دوزخ تجھ سے اور جو ان مین تیری راہ چلے اوس سب سے سارے

[illegible] ان آیات مین کافرون کو اچھی نصیحت سے ارشاد فرمایا کہ شیطان رجیم و ابلیس لعین جس کو اپنا [illegible] سمجھتے ہین اور اسی کے وسواس شیطانیہ پر گمراہی مین قدم بڑھاتے ہوئے جہنم کی جانب چلے جاتے ہین وہ [illegible] اسی نے آدمیون کے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی بزرگی پر حسد کیا اور دشمنی قلبی سے انکا ساتھ نہ دیا [illegible] ملعون ہوکر جہنمی ہوا اور جو کوئی اسکی پیروی کرے وہ ناخلف ہے اور اسی نے اولاد آدم کے توڑ لینے [illegible] دنیا مین کوئی فرو گذاشت نہین کی ہے تو لازم ہے کہ وہ ان وساوس شیطانیہ سے آگاہ ہو مگر جاہل کفار اپنے نفوس نا ہنجار ہی کو [illegible] اور اوسی شیطان کے پیچھے یہ لوگ حضرت آدم سے منقطع ہوکر جہنم مین بھرے جاوینگے اور وعدہ الٰہی پورا [illegible] قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ ف یہ اوس اختصام کا بیان ہے جس کا ذکر اوپر گذرا ہے

Marfat.com

یعنی ملاء اعلیٰ اختصام کرتے تھے جبکہ کہا تیرے رب نے ملائکہ سے اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا
کرنے والا ہون ایک بشر گوندھی مٹی سے ف یعنے ملائکہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے آگاہ فرمایا
جسم گوندھی ہوئی سڑائی ہوئی مٹی سے پیدا کرنیوالا ہون اور وہ جسم آدم علیہ السلام تھا اور
تو وہان یہ بھی مذکور ہے کہ ملائکہ نے اس بات مین جھگڑا کیا کہ اس بشر کی اولاد باہم خونریزی کریگی تو کیونکر
لائق ہونگے۔ ولیکن اللہ عزوجل نے اونکو اپنے علم محیط وحکمت کاملہ کی جانب متوجہ کیا گویا تنبیہ فرمائی کہ مین
اس بشر کو کمالات عدل وظلم کا جامع بناؤنگا۔ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ۔ پھر جب مین اس جسم کو ٹھیک کرکے پورا کرون
نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ۔ اور اس مین اپنی روح سے پھونکون ف یعنے اپنی جانب سے ایک روح پیدا کرکے
ایک جسم بشری مین پھونکون تاکہ وہ جاندار ہو کر قائم ہو جاوے تو تم لوگ میری صنعت کاملہ وحکم جلیل کا امتثال کرکے
تعظیم کیجو۔ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ۔ پس اوسکے لئے سجدہ کرتے ہوے گر جائیو ف اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سجدہ
شیخ سیوطی رحمۃ نے اختیار کیا کہ سجدہ تا حدِّ رکوع تھا اور اسپر وارد ہوتا ہے کہ رکوع پر سجدہ مین گر پڑنا صادق نہین ہے
تعالیٰ اعلم۔ بہرحال علماء محققین نے اتفاق کیا کہ یہ سجدہ صرف تعظیمی تھا یعنے بطور عبادت نہین تھا پھر جب جسم پورا ہوا اور اس مین روح پھونکی
تو آدم جاندار ہوگئے اگر کہا جاوے کہ اللہ تعالیٰ نے من روحی فرمایا یعنی وہ اپنی روح سے ۱۵ تو اسکے کیا معنے ہین جواب دیا گیا کہ
ہے جیسے عیسٰے علیہ السلام کی نسبت فرمایا روح منہ یعنے روح از جانب الٰہی عزوجل ۱۵ اسیطرح یہان بھی اپنی روح فرمایا یعنے روح
شریف جو میری خاص مخلوق ہے۔ چونکہ اس روح کے ادراک مین عقول حیران ہین تو اسکو اپنی ذات پاک کیجانب نسبت فرمایا
کیونکہ تمام اُمت بلکہ جمیع انبیاء علیہم السلام سے اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ روح ہونے وروحانیات سے پاک ہے بلکہ وہ روح کا خالق
ہے پھر چونکہ آدم علیہ السلام مین بغیر مان و باپ کے یہ روح پھونکی اور عیسیٰ علیہ السلام مین بغیر باپ کے یہ روح پھونکی تو اس روح
جانب سے بیان فرمایا یعنے روح شریف جو میری جانب سے ظاہر و پیدا ہوئی مترجم۔ کہتا ہے کہ بعض علماء نے روح
کے بارہ مین کچھ مجمل کلمات بیان کئے ہین کہ چپ رہنے لکھا کہ جمہور متکلمین کے نزدیک روح ایک جسم لطیف ہے کہ جب انسان کے
خاکی مین اوسکا نفوذ ہوتا ہے تو جسم خاکی اس جسم لطیف کیوجہ سے زندہ ہو جاتا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہا کہ ہمارے
شافعیہ کے نزدیک یہی اصح ہے اور یہ جسم لطیف اس خاکی بدن مین اسطرح ساری ہوتا ہے جیسے شاخ سبز مین پانی کی طراوت
ہوتی ہے۔ فلاسفہ وجماعت کثیر صوفیہ نے کہا کہ روح کوئی جسم یا عرض نہین ہے بلکہ وہ ایک جوہر بذات خود قائم ہے جو بدن
مین تصرف وتدبیر کرتا ہے اور اسی قول کو غزالی وراغب نے اختیار کیا ہے۔ خازن رح نے لکھا کہ بعضون کے نزدیک یہ
قدسی ہے جو انسان کے بدن مین اسطرح ساری ہوتا ہے جیسے مکان مین روشنی پھیل جاتی ہے۔ شیخ المشائخ
دہلوی نے اپنی بعض کتب مین اشارہ کیا کہ علماء ربانیین کو روح کا علم حاصل ہو سکتا ہے اگر کہا جاوے کہ اللہ عزوجل نے
من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا یعنے یہود وغیرہ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روح کو پوچھا
نازل فرمایا کہ تو کہدے کہ روح میرے رب کے امر سے ہے اور تمکو تو کچھ علم دیا نہین گیا سوائے تھوڑے کے
کا علم خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ہی علم مین رکھا تو اسکا جواب یہ ہے کہ

Marfat.com

۔۔۔ کہتا ہے کہ پہلی صورت میں خلاصہ کلام یہ نکلا کہ جن اولیا اللہ عزوجل کو معرفت عطا ہوئی ہو وہ بوجہ کیفیت سے جانتے ہو لہذا تو وہی جان سکتے ہیں بخلاف اُنکے جن لوگوں کو ایسی معرفت نہیں ہے تو اونسے رُوح کی ماہیت بیان کرنا بالکل نامقبول ہوگا خصوص جبکہ وہ باریک بعید ہے اور اللہ عزوجل نے قولہ تعالےٰ ۔ الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین میں فرمایا ہے کہ خلق وامر دونوں اللہ تعالےٰ کیواسطے ہیں پھر رُوح کو فرمایا کہ وہ امر ربی ہے تو وہ دونوں قسموں خلق وامر میں سے امر میں ہے پھر یہ بات ظاہر ہے کہ بعض خلق کا ادراک مشکل ہوتا ہے تو امر کا ادراک نہایت دقیق ہے تب تعلیم کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ پہلے تقویٰ وطہارت اختیار کریں جو علم نبوت کے ساتھ ہو پھر جب وہ علمار ربانی ہو جاوینگے تو خود ہی اونکو معرفت حاصل ہو جائیگی اور بدون علم ومعرفت کے اس میں خوض کرنا بیکار ہے کیونکہ آدمی کے اندر خود رُوح موجود ہے پھر بھی وہ اُسکا ادراک نہیں کر سکتا ہے۔ الحاصل اللہ تعالےٰ نے بدون معمولی طریقہ والدین کے سب سے اوّل جسم آدم علیہ السّلام پیدا کیا اور اسمیں رُوح پھونکی جب وہ جاندار ہوے تو جو ملائکہ کو حکم دیا گیا تھا اوسکی بجا آوری کا وقت آیا۔ **فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ** ۔ پس سجدہ کیا کل ملائکہ نے **ف** کلہم کہنے سے تاکید ہو گئی کہ کل ملائکہ تھے بلکہ مزید تاکید فرمائی بقولہ تعالےٰ ۔ **اَجْمَعُوْنَ** ۔ لہذا کشاف میں کہا کہ اس سے یہ حاصل ہوا کہ جمیع ملائکہ نے ساتھ ہی سجدہ کیا کوئی باقی نہیں رہا اور کچھ وقت متفرق نہیں ہوا ۔ **اِلَّآ اِبْلِيْسَ** ۔ باستثنائے ابلیس کے **ف** یہ استثنا منقطع ہے کیونکہ ملائکہ تو کلہم اجمعین نے سجدہ کیا تو اُن میں سے کوئی باقی نہیں رہا لیکن ابلیس کو بھی سجدہ کا حکم تھا لیکن اُس نے سجدہ نہیں کیا۔ **اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ** اوس نے تکبر کیا اور کافروں میں سے تھا **ف** اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کان من الجن ففسق عن امر ربہ یعنی ابلیس تو جن میں سے تھا پس اوس نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی۔ علمار رح نے کہا کہ ابلیس کو ظاہری مجاہدہ وطاعت کی وجہ سے آسمان میں ملائک کی جماعت کے اندر آنیکی اجازت تھی تو تمام گروہ ملاا اعلیٰ میں یہ بھی موجود تھا اور سبکو سجدہ کا حکم تھا پس اسپر بھی سجدہ فرض تھا۔ پھر جب کل ملائکہ نے سجدہ کیا تو اوس نے سجدہ نہ کیا تکبر سے قیاس دوڑایا جس کا بیان آیندہ آتا ہے اور اللہ عزوجل کے علم میں تھا ابلیس منجملہ کافروں کے تھا لہذا موافق علم الٰہی عزوجل کے ابلیس سے افعال ظاہر ہونا شروع ہوے کہ اوس نے باوجود حکم الٰہی عزوجل کے سجدہ کرنے سے تکبر کیا۔ **قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ** ۔ رب عزوجل نے فرمایا کہ اے ابلیس کس چیز نے تجھے روکا کہ تو سجدہ کرے ایسی مخلوق کے لیے جسکو میں نے اپنے ہاتھوں بنایا ہے **ف** تمام اہل ایمان کا اجماع ہے کہ یہاں ہاتھوں بنانے سے آدمی کے مانند ہاتھ مراد نہیں ہیں اللہ عزوجل کی صفات میں سے ایک صفت ہے یا مراد قدرت ہے اگر کہا جاوے کہ اللہ تعالےٰ نے سبھی چیزوں کو اپنی قدرت سے پیدا کیا پھر آدم کی کیا خصوصیت ہے تو جواب یہ ہے کہ رُوح کی طرح اسکو بھی اپنی ذاتِ پاک کیجانب اضافت کرنے میں تکریم ہے گویا یوں فرمایا کہ اس بزرگ مخلوق کو میں نے اپنی حسن صنعت سے بنایا اور تجھکو سجدہ کا حکم دیا پس تجکو میری صنعت اور میرے حکم کی تعظیم کرنا فرض تھا پس کس چیز نے تجھے روکا۔ **اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ** کیا تو نے تکبر کیا یا تو تعلی والوں میں سے تھا **ف** جو اپنے آپ کو طاعتِ الٰہی کے تحت میں نہیں لاتے بلکہ سرکشی کرتے ہیں گویا ابلیس کو اسطرح ملامت فرمائی کہ تو نے جو سجدہ نہ کیا تو کیا بالفعل تجھ میں تکبر پیدا ہو گیا یا قدیم سے تو اپنے کو

Marfat.com

تکبر جاتا ہے۔ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ۔ ابلیس بولا مین تو اس سے بہتر ہون ف [illegible]
کا لحاظ چھوڑا بلکہ یہ سوچنے لگا کہ آدم کو سجود کا حکم اس علت سے ہے کہ آدم کو سب سے زیادہ بزرگی حاصل ہے [illegible]
بہتر ہون تو مجھکو سجدہ کرنے کی ضرورت نہین ہے یہ باطل خیال باندھکر اوس نے جناب باری تعالے مین [illegible]
بہتر ہون اور اسپر جاہل دلیل یون لایا کہ۔ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ۔ [illegible]
پیدا کیا اور اسکو گوندھی خاک سے بنایا ف اوس مردود نے دو طرح غلط کیا اول یہ کہ حق عزوجل علیم و خبیر نے سجدہ [illegible]
تو پھر کسی کو اوس مین خوض کرنے کی مجال باقی نہین ہے کیونکہ حکم الٰہی بیشک حق ہے۔ دوم یہ کہ اوس نے آگ کو خاک سے [illegible]
سمجھا اور حدیث مین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن کو مارج النار سے پیدا کیا اور آدم کو خاک سے بنایا جسطرح تمکو قرآن مین بتلایا اور ملائکہ
نور سے پیدا کیا (الصحاح) علماء رحمہ نے کہا کہ ابلیس نے اُس قیاس مین بھی بکثرت غلطیان کھائین اول یہ کہ طین کے لئے آگ [illegible]
اگر ضرورت ہوتی ہے تو اگ سے کام لیا جاتا ہے ورنہ کچھ نہین دوم یہ کہ آگ کی ڈھیری پر اگر طین کو تھوپ دو تو آگ [illegible]
یہ کہ طین زمین سے آگ نکال لیجایا کرتی ہے تو آگ اس مین سے ایک جزو حقیر ہے چہارم یہ کہ آگ کا انجام راکھ ہے جو گھورے پر [illegible]
ہے اور طین یعنی وہ خاک جسمین پانی سیراب ہو تو اُس سے طرح طرح کے پھول وپھل نکلتے ہین وغیر ذلک علاوہ برین اللہ تعالیٰ نے [illegible]
علیہ السلام کو اپنی قدرت خاص سے پیدا کیا اور اپنی طرف سے روح مکرم پھونکی پھر اپنے کلام پاک سے اسکے لئے سجدہ کا حکم دیا پھر ابلیس [illegible]
کہان سے اس قیاس کی مجال تھی سوائے اس جبلت ناپاک کے جو اوسکی فطرت مین موافق علم الٰہی کے موجود تھی لہذا اللہ تعالیٰ نے اسکو
معذور نہین رکھا۔ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو اس سے نکل ف بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ جنت سے نکل
بعض نے کہا کہ زمرہ ملائکہ سے نکل اور بعض نے کہا اس خلقت سے نکل جس سے تو فخر کرتا ہے پہلے جس حالت پر تھا اوس سے [illegible]
طیبی نے کہا کہ اسمین دلالت ہے کہ جسوقت سجدہ کا حکم دیا گیا اسوقت وہ کافر نہین تھا کیونکہ اسوقت صرف تکبر کرنا بیان کیا گیا [illegible]
کہتا ہے کہ یہ استدلال عجیب ہے صحیح یہ ہے کہ وہ ازل ہی سے کافر تھا ہان اسکا ظہور جسوقت نہین تھا جبوقت سجدہ کا حکم
دیا گیا پس اللہ عزوجل نے اسکو یہان سے نکلنے کا حکم دیا اور فرمایا۔ فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ۔ کیونکہ تو مرجوم کیا گیا [illegible]
مرجوم وہ ہے جسکو پتھر وغیرہ کوئی چیز پھینک ماری جاوے جیسے بیاہے زناکار کو پتھرون سے مرجوم کرتے ہین [illegible]
یا تو اسوجہ سے ہے کہ وہ شہاب ثاقب سے رجم کیا جاتا ہے یا وہ لعنت الٰہی سے رجم کیا گیا ہے بہرحال اللہ عزوجل نے اس
نکال دینے کی یہ علت بیان فرمائی کہ وہ رجیم وملعون ہے چنانچہ صریح فرمایا۔ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ
الدِّيْنِ۔ اور تجھپر قیامت تک میری لعنت ہے ف اور لعنت کے معنے یہ ہین کہ رحمت سے بالکل ابد تک محروم [illegible]
اسکو ابلیس کہتے ہین اگر کہا جاوے کہ لعنت کی حد فقط قیامت تک رکھی گئی ہے تو اس کیا مراد ہے جواب یہ ہے کہ [illegible]
یہ مراد نہین ہے کہ قیامت کے بعد اوس سے لعنت منقطع ہو جائیگی بلکہ مراد یہ ہے ابد تک [illegible]
وقت دراز ہے بھی نیکی و بدی کمانیکا وقت ہے جبکہ اسکی زندگی ہو اور چونکہ علم الٰہی مین ابلیس [illegible]
عوض یہ تھا لہذا اوسکو دنیا ئے ملعون ویدی مگر رحمت سے تا قیامت محروم فرمایا تو اوس [illegible]
جس سے وہ کچھ بھی رحمت کا مستحق ہو پھر جب اسکے افعال قیامت تک اسی قابل ہوئے [illegible]

[illegible] ہے کیونکہ لعنت کا اس مین لگا ذہین تو تیر ہی نکلا کر اسیر ہمیشہ کیواسطے
[illegible] شیطان کو قیامت تک مہلت ہے کیونکہ اسپر قیامت تک لعنت فرمائی اور یہ جبنی سکتا
[illegible] کرو احمق اسبات کو نہین سمجھا چنانچہ۔ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝
[illegible] مجھے مہلت دیدے اُسدن تک کہ لوگ اٹھائے جائین ف یعنے ابلیس نے کہا کہ اے رب جبکہ تو نے
[illegible] ملعون کر کے دنیا ئے ملعونہ میرے حصہ مین دیدی تو پھر مجھے اتنی مہلت بھی دے کہ مین اسدن تک
[illegible] لوگ اٹھائے جاوینگے اور وہ روز قیامت ہے۔ شیطان ملعون نے کسی وقت مین اپنا مرنا نہین چاہا کیونکہ قیامت
[illegible] باتمام مخلوق کو موت دیدی جائیگی پھر اسکے بعد سب اٹھائے جائینگے تو اس ملعون احمق نے اللہ تعالےٰ کی جناب مین
[illegible] کہ مجھکو اٹھائے جانے کے دن تک مہلت ملے یعنے موت بالکل نہ آوے۔ ولیکن اللہ عزوجل نے اُس ملعون کو اس بے ادبی
[illegible] کیونکہ لعنت اُسکے حق مین سزائے سخت ہے اور جب وہ ملعون ہے تو اوس سے سوائے ایسے حرکات کے ادب کیونکر
[illegible] سزائے اسکے کہ وہ عظمت الٰہی عزوجل کے تحت مین اپنا موت سے خوف ناک ہے اور قبضۂ قدرت الٰہیہ مین مقہور ہے
[illegible] اپنی جہل سے یہ سمجھا ہو کہ مین خود مختار ہون جیسے زمانہ کے کفار و مشرکین جو اُسکے چیلے ہین وہ بھی اپنے آپکو خود مختار سمجھا کرتے ہین
[illegible] مشیت ازلی کے تحت مین اسطرح مقہور ہین کہ جو کچھ مشیت تقدیر مین جاری ہوا ہے اوس سے ایک ذرہ تجاوز نہین
[illegible] بالجملہ مکار ابلیس نے آدم علیہ السلام کی دشمنی دل مین پوشیدہ رکھی کہ اسکو اور اسکی اولاد کو بھی اسیطرح رحمت سے ملعون
[illegible] مقام قرب جنت سے نکلوائین پس اسکے لئے مہلت مانگی کہ اسکو موت نہ دیجاوے یہان تک کہ لوگ اپنی قبرون سے اُٹھائے جائین
[illegible] فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۝ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ - اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تو بھی مہلت یافتہ لوگون مین
[illegible] وقت معلوم کے دن تک۔ ف یعنے وقت معلوم تک جن لوگون کو مہلت دی گئی ہے انھین مین سے ایک تو بھی ہے اور
[illegible] وقت معلوم تک ملائکہ علیہ السلام کو بھی مہلت ہے تو گویا اس مین بھی شیطان کا تکبر مٹا دیا گیا کہ تجھکو خاص کر یہ بات حاصل نہین
[illegible] تعالےٰ کی مخلوقات مین بیشمار خلقت ایسی ہے جسکو اسوقت معلوم تک مہلت ہے موت نہین ہے پھر تو بھی انھین بیشمار مین کہ
[illegible] ابلیس خبیث اُس وقت معلوم کے معنے نہ سمجھا ہو کیونکہ وہ شدت سے احمق ہے اور ہمارے علمار ربانیین نے
[illegible] سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے پتہ مل گیا ہے کہ قیامت سے پہلے ایک صور پھونکا جائیگا کہ تمام
[illegible] ملائکہ بھی مر جائینگے اور سوائے اللہ الواحد القہار کے کوئی باقی نہ رہیگا۔ پھر دوبارہ صور پھونکنے مین سب
[illegible] اٹھائے جائینگے۔ پس جب سب مرینگے تو اسیوقت ابلیس بھی مریگا۔ پھر جب ابلیس کو معلوم ہو گیا کہ حق عزوجل
[illegible] معلوم تک مرگ سے مہلت دی ہے تو اوس نے اپنی عداوت کو جو اولاد آدم علیہ السلام کے ساتھ اُسکے
[illegible] کیا۔ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ - ابلیس بولا کہ پھر مجھے تیری عزت
[illegible] یعنی تمام اولاد آدم کو غوائت مین ڈالدونگا یہ کلمہ بھی اُسکی طرف سے بالکل حماقت تھا
[illegible] سمجھا کہ سبکو غوائت مین ڈالے۔ ولیکن مشیت الٰہی عزوجل مین کافرون کی گمراہی مقدر تھی تو عزت
[illegible] کی زبان سے اسطرح نکلا کہ تیری عزت کی قسم ہے کہ ایسا کرونگا۔ پس اُس نے

عزت الٰہی عزوجل کو اپنے فضل کیواسطے بہروسہ لیا تو اوسکا کام [illegible]
کیا کہ سبھی کو گمراہ کرونگا کسی کو باقی نہین چھوڑونگا پس حق عزوجل نے بیان بھی [illegible]
سلطان یعنے میرے بندون مین سے کسی پر تجھکو کچھ سلطنت نہین [illegible]
اللہ تعالےٰ کے بندہ ہین مگر مومنین کو بزرگی دینے کے واسطے اپنا خاص بندہ فرمایا [illegible]
اونکو گمراہ کروے لہذا ابلیس نے ذلیل ہوکر اسکو غنیمت جانا کہ جسکے سبب سے [illegible]
اوس نے استثنا کرلیا۔ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ یعنی ان مین سے سواے تیرے بندون [illegible]
چھڑا دیا ہے ف یا اپنی بندگی کیواسطے خالص کیا ہے۔ قَالَ فَالْحَقُّ۔ جمہور کی قراءت مین الحق نصب ہے [illegible]
اسکی قسم کھائے اور بعض قراءت مین رفع ہے تو معنی یہ ہین کہ الحق منی یس جمہور کے موافق ترجمہ [illegible]
وَالْحَقَّ أَقُولُ۔ اور مین حق ہی کہتا ہون۔ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ
کہ مین جہنم کو تجھسے اور ایسے غاویون سے جو اون مین تیری پیروی کرینگے سب سے بھرونگا [illegible]
عزوجل نے قسم کھائی حق کی کہ اے ابلیس تجھکو لیکر اور آدمیون مین سے جو تیرے تابع ہون [illegible]
جہنم کو بھرونگا اور درمیان مین قولہ الحق اقول تاکیدی جملہ معترضہ ہے تو گویا ترجمہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قسم [illegible]
اور مین تو حق ہی کہتا ہون کہ مین تم سب سے جہنم کو بھرونگا جو گمراہ ہو [illegible] کہتا ہے کہ اس مقام [illegible]
کو نصیحت حاصل کرنا چاہئے کہ ابلیس ملعون نے تکبر کر کے اللہ تعالےٰ کی طرف سے [illegible] لعنت لی اور آدم [illegible]
اور انکی اولاد سے قطعی عداوت کر کے دنیا اختیار کی اور اس دنیا کے واسطے اوس نے [illegible]
اسکو اپنی حماقت و غرور ائی سے دنیا جو نہایت حقیر سرمایہ سامنے حاضر تھے اختیار کرلیا اور آخرت کا دائمی [illegible]
بالفعل پوشیدہ تھا اوس احمق کی سمجھ مین نہ آیا پھر اللہ تعالےٰ نے اولاد آدم کو اس زمین مین [illegible]
شریک ہوکر دنیا سے حصہ لیتے ہین اور جو مادہ شہوت کہ شیطان مین موجود ہے [illegible]
ہی اور انکی روح اوس سے پاک ہے پھر دیکھنا چاہئے کہ آدمیون نے اپنی حماقت [illegible]
اختیار کرلیا اور آخرت سے کافر ہوگئے حالانکہ اونکو اوسقدر مہلت بھی نہین [illegible]
سے بھی زیادہ احمق ہین اور اس مین کچھ شک نہین ہے اسواسطے کہ شیطان احمق [illegible]
بھی حقیر چیز کیواسطے شیطان کے تابع ہوگئے تو اپنے پیشوا سے بھی زیادہ احمق [illegible]
کہ انھون نے اللہ تعالےٰ کی زمین مین سے اللہ تعالیٰ ہی کا نام لیکر [illegible]
سکے واسطے چھوڑ دیا ہاں مومنین مین تین اقسام ہین بعضون نے [illegible]
سے اور یہ بڑے مرتبہ کے لوگ ہین اور دوم وہ لوگ ہین کہ جنھون نے [illegible]
اور سوم وہ لوگ ہین کہ انھون نے مباحات تک [illegible]
اور اسکی مثال مین ایک حدیث ذکر کیا [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] ہونگے تین صفت کرتے کہ تہائی طعام کے واسطے اور تہائی
[illegible] ذکر الٰہی [illegible] اور اس مین بھید یہ ہی کہ سانس مین ذکر الٰہی عزوجل کے ساتھ
[illegible] نے اس سے تجاوز کیا تو اقسام غذا کو سیر ہو کر کھا لیا۔ یہ
[illegible] نور کی پاکیزگی کثیر ہوتی ہے بخلاف اسکے کافر کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ اسکی ہمت
[illegible] طرح طرح کے کھانے وطرح طرح کے شربت مین کہ پیٹ کی ساتھ آنتون کو بھرنے کی ہمت رکھتا ہی
[illegible] آنت زیادہ کر لیتا ہے جیسے حدیث مین مذمت فرمائی کہ مومن تو ایک ہی آنت مین کھاتا ہی
[illegible] کھاتا ہے پس سیری سے زائد کھانا و شہوت پرستی کرنا حرام ہے اور حد سے تجاوز ہے پس
[illegible] کہ اپنے باپ آدم علیہ السلام کے فرزند بنے رہین اور آخرت کی خواہش کرین اور شیطان کی
[illegible] انکا دار مدار ہے اور نسل آدم سے منقطع ہو کر شیطان کی اولاد ہو جاوین کہ پھر وہ کبھی اپنے
[illegible] آدم علیہ السلام کو نہین پاوینگے جیسے نوح علیہ السلام کے بیٹے کافر کو نوح علیہ السلام سے منقطع کر دیا۔ بقولہ تعالےٰ۔ اِنَّہٗ
[illegible] نہین رہا۔ اور کیونکہ یہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کو پا سکتے ہین جبکہ آدم علیہ السلام
[illegible] اور یکقلم مشرکین کبھی جنت مین نہین جاوینگے تو آدم علیہ السلام کی صورت کبھی دیکھنے نہین پاوینگے۔
[illegible] الکفر والنفاق ونسئلک ربنا ان توفنا مسلمین مومنین وادخلنا برحمتک فی عبادک الصالحین والحمد
للّٰہ رب العالمین۔ [illegible] ہو کہ حضرت سرور عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام عالم کو اور سب سے اوّل عرب کو اور
[illegible] معارف بلند وحقائق ارجمند تعلیم فرمائے ہو اونکو کبھی شیطان ملعون کے دام فریب مین پھنسنے
[illegible] لوگ شیطان دشمن کو پہچان لین اور اپنے درجات آخرت کو ضائع ہونے سے بچا دین۔ اور یہ نصیحت
[illegible] کوئی وجہ نہین باقی رہی کہ اس امت مین کوئی شخص کافر و مشرک رہے سوائے اسکے جسپر تقدیر جاری ہے

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا
[illegible] اور مین نہین آپ کو بنانے والا یہ تو ایک
ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ۝ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ
[illegible] معلوم کر لوگے اسکا احوال تھوڑی دیر کے پیچھے

[illegible] اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد کا حکم دیا۔ بقولہ تعالیٰ۔ قُلْ مَآ
[illegible] مِنْ اَجْرٍ۔ کہدے کہ اس کار ہدایت پر تم سے کچھ بھی اجرت نہین مانگتا ہون
[illegible] ولا وے کہ یہ شخص اپنی منفعت کے لئے یہ کام کرتا ہے حتےٰ
[illegible] بلکہ آپ کے قرابتی بنی ہاشم پر حرام ہے اور جو کچھ آپکی برکت
[illegible] سب کو تقسیم کر دئیے بلکہ اپنی ذاتِ مبارک کی نسبت
[illegible] ہوتے ہین اور نہ ہمارا کوئی وارث ہوتا ہے یعنے جو کچھ دنیا

سے حصہ مالی نہین دیا گیا ہے تا کہ ہم وارث ہو کر کسی کا مال لین یا ہمارے پاس [illegible]
شخص نے غور کیا اور اللہ تعالے نے اوسکو کچھ بھی نورِ عقل دیا ہے وہ قطعی یقین کرے گا [illegible]
دارالآخرت برحق ہی ورنہ انکے اِس تمام عبادت و زہد و مشقت کا فائدہ کیا ہو جبکہ ہمیں دنیا [illegible]
کہ فوراً ایمان لاوے کیونکہ وہ یقین کریگا کہ آپ صادق رسول ہین اور ہر بات پر آپکو معجزات عطا [illegible]
چیزین مانند ماہتاب و ستارون و درخت و پتھر و پہاڑ وغیرہ کے سب آپکے تابع حکم ہین [illegible]
حبیب رسول کو اپنی رحمت کاملہ سے ممتاز فرمایا ہے اسواسطے ماہتاب آپکے اشارہ پر بحکم اللہ عز و جل [illegible]
جب دعا فرمائی تو پانی برسنے لگا اور پتھرون اور پہاڑون سے مانند درختون کے آپکے رسول اللہ [illegible]
رسول اللہ کہکر سلام کیا کرتے تھے اور درخت آپکے اشارہ پر اپنی جگہ سے پھاڑتے ہوئے آتے اور سلام [illegible]
اشارہ پر اپنی جگہ لوٹ جاتے تھے۔ پھر بھی آپ نے دنیا کی خواہش نہین کی کیونکہ دنیا کی خواہش وہ کرے [illegible]
اسکا فریفتہ اور از خود رفتہ ہو۔ لیکن تعجب ہی کہ کافرون کو اس پر بھی انکے پیشوا دشمن ابلیس نے بہکا دیا کہ [illegible]
ایک شیطان سے بڑھکر احمق نہین تو کون ہین کیونکہ ساحر وغیرہ کو زر سے کیا غرض ہی حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
کہین تو تم سے کچھ بھی اجرت و منفعت خدمت وغیرہ نہین چاہتا۔ **وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ** ۔ اور مین تکلف کرنے
والون مین سے نہین ہون **ف** بناوٹ نہین کرتا اور اپنی طرف سے کچھ نہین بناتا ہون بلکہ جسقدر مجھے وحی فرمایا گیا ہے وہی
فقط پیغام حق عز و جل تمکو پہونچاتا ہون۔ اُس مین کمی بیشی نہین کرتا ہون اور اس خدمت رسالت سے میری آرزو رضائے
الٰہی عز و جل و خلوص وجہ اللہ تعالے ہے کہ وہ دارالآخرت مین اعلیٰ مقام قرب جنت مین اپنی رحمت کاملہ کے ساتھ [illegible]
فرما دے۔ اور یہ قرآن پاک کچھ سحر و قصہ نہین ہی جیسے شیطانی احمقون نے گمان باندھا۔ **إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ**
لِّلْعَالَمِينَ ۔ یہ تو سوائے اسکے نہین کہ عالمین کے لئے ذکر ہے **ف**۔ کہ اس نصیحت عظمیٰ سے اپنا آغاز و انجام
یاد کرین۔ اور اس دنیائے ملعونہ مین شیطان کے ساتھ اُتارے گئے ہین تو ہمین سے ایمان [illegible]
اصلی گھر مین ابدالآباد کرامت کے ساتھ عیش و راحت مین رہین۔ اور دشمن شیطان کو تنہا جہنم مین جانے دین [illegible]
کی طرف نظر کرکے اس پاک قرآن مین شک نکرین کیونکہ شیطان کو انکے حواس تک رسائی ہے [illegible]
کہ اس احمق کی بات پر وہی کان دھرے گا جو اس سے بھی زیادہ احمق ہو پس ہرگز شیطان سے [illegible]
جو کچھ قرآن مین آیا ہے تم اسکو یقین مانو۔ **وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ** ۔ اور [illegible]
لوگ اس پاک قرآن کی خبر کو خوب جان لوگے۔ **ف**۔ پھر اگر اسوقت ایمان لاکر [illegible]
ملکہ عمر برباد کرکے شیطان کے تابع رہے تھے۔ تو جب بہت آ پہنچی اسوقت [illegible]
کچھ نتیجہ نہوگا۔ معاذ اللہ تعالے من الکفر والضلال۔ **شیخ امام ابن کثیر** نے [illegible]
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوئے تو انھون نے کہا نصیحت [illegible]
معلوم ہو تو وہ اسکو جیسے چاہی بیان کرے اور بتلاوے اور جسکو کوئی بات نہ معلوم [illegible]

Marfat.com

[illegible] کیونکہ [illegible] آدمی کیواسطے علم ہی ہے کہ جو بات نجانے اسکی نسبت
[illegible] جانتا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے تمھارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
[illegible] انا من المتکلفین۔ (رواہ البخاری ومسلم) مترجم۔ کہتا ہے کہ اس آیت
[illegible] کے واسطے حکم دیا کہ اپنی اُمت والون سے کہدے کہ مین بناوٹ کرنے
[illegible] مجھے وحی کی گئی صرف اسی قدر بیان کرتا ہون اور یہ نہین کہتا کہ مجھے علم غیب ہے پس جو بات
[illegible] اپنے واسطے تکلف سے بناوٹ نہین کرتا بلکہ اللہ تعالےٰ جانے۔ اگر کہا جاوے کہ آنحضرت
[illegible] وسلم کو جس مسئلہ مین وحی نہین پہونچی تو کیا آپ اجتہاد سے حکم نہین دیتے تھے حالانکہ اس بیان مذکور کے
[illegible] ہوگا۔ جواب یہ ہے کہ علماء رحمہم اللہ تعالےٰ کے درمیان اوّل تو اس امر مین بحث وتفتیش ہے کہ آیا آنحضرت
[illegible] علیہ وسلم نے اجتہاد سے حکم دیا ہے یا نہین دیا ہے اور اس مسئلہ مین اصولیون کے نزدیک اصح قول یہ ہے
[illegible] آپ انتظار فرماتے تھے پھر جب وحی نہین آتی تھی تو موافق قرآن کے اجتہاد فرماتے تھے۔ مترجم کہتا ہے کہ یہان
[illegible] کے معنے قیاس کے لئے گئے اسواسطے کہ اجتہاد تو صرف یہ ہے کہ متعدد نصوص آیات واحادیث کو جمع کرکے
[illegible] نکالا جاوے اور مسئلہ مذکور مین یہ فرض کر لیا گیا کہ وحی نہین آئی ہے تو اجتہاد کے [illegible] نہین ہوسکتے [illegible]
[illegible] کرنے کے معنے ہوئے یعنے قواعد شرع کے موافق نکالنا کہ یہ مسئلہ کس قاعدہ شرعی کے تحت [illegible]
[illegible] داخل ہوتا ہے تو جب تمام کوشش سے یہ معلوم ہوا کہ فلان قاعدہ کے تحت مین فلان دلیل سے داخل ہے کیونکہ
[illegible] کی علت وجہت وسبب متحد ہے تو جو حکم کہ اس قاعدہ کے واسطے مقرر ہے وہی اس مسئلہ مین جاری ہوگا جب یہ امر معلوم
[illegible] کہتا ہے کہ ہمارے علماء اصول نے جو قول کہ اصح قرار دیا ہے میرے نزدیک وہ قواعد معرفت واسرار شریعت
[illegible] ہے بلکہ بعض علماء اصول نے فرمایا کہ ایسی صورت مین جو حکم آپ دیتے تھے وہی شریعت ہوجاتا تھا۔ مترجم
[illegible] ہے اور آسمانی کتب سابقہ یعنے توریت وانجیل مین منجملہ فضائل حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم
[illegible] ہے کہ [illegible] پیغمبر خاتم النبیین کی زبان عین شریعت ہوگی ۱۱ اس سے صریح نکلا کہ آپ کے حق مین اجتہاد وقیاس
[illegible] زبان سے اللہ تعالےٰ نے جاری کیا وہی نص شرعی ہے اور حدیث [illegible] کہ ایک شخص نے پوچھا
[illegible] حج ہر سال واجب ہے آپ خاموش رہے یہانتک کہ اوسنے تین بار سوال کیا تب فرمایا کہ نہین اور [illegible]
[illegible] ہر سال فرض ہوتا اور پھر تم اسکو ادا نہ کرسکتے اور نہ ادا کرتے تو گمراہ ہوجاتے (صحیحین) اور حد
[illegible] کیا کرو اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہیگا جاری فرماویگا اور حدیث مین ہے کہ اللہ تعالےٰ
[illegible] ہے اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ یعنے رسول اللہ اپنی خواہش
[illegible] نہین کہتے وہ وہی ہے جو اسکو وحی کی گئی ہے ۱۱ اور بعید اس مقام پر یہ ہے کہ حدیث مین ہے
[illegible] جہان [illegible] جاتا ہے پھرتا ہے ۱۱ اور اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
[illegible] حالت مین رکھا تھا اور ہر ذرہ قبضۂ قدرت خالق جل جلالہ مین مسخر ہے تو

Marfat.com

اب خود اپنی شریعت حق کو پورا فرمانا چاہا اور اسلئے خطا میں معصوم رکھا [illegible]
الٰہی عزوجل ہو برخلاف تمام اولیاء و صالحین کے کہ وہ لوگ کلی میں خطا [illegible]
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سوائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے [illegible]
ہو کہ اسکی اتباع کی جائے یہ فقط رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان [illegible]
تھا۔ پس سمجھ میں آگیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک آئینہ کلام ربانی عزوجل [illegible]
نکلا وہ عین حکم حق عزوجل ہے پھر اگر وحی کلام الٰہی ہے تو قلب پر فرشتہ نے نازل کیا [illegible]
حدیث قدسی ہو جس میں یہ اختیار تھا کہ اپنی عبارت میں ادا کریں جیسے کہا گیا کہ توریت و انجیل میں [illegible]
تھی تو یہ حکم عین شریعت تھا پس بیان اجتہاد و قیاس سے کیا تعلق ہے اور یہ بحث شان نبوت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
دور کا خیال ہے واللہ تعالےٰ اعلم بحقیقۃ الحال۔ اور اس بیان طویل پر غور بلیغ کرنے سے ظاہر ہوگا کہ قولہ تعالےٰ [illegible]
میں کیا لطف ہے یعنے آپ اپنی طرف سے تکلف کرنیوالوں میں سے نہیں تھے اسواسطے کہ جب قلب مبارک [illegible]
میں تھا تو آپ اس سے تکلف کیونکر کر سکتے تھے بلکہ بیان تو وہی وحی الٰہی عزوجل تھی جس میں کسی تکلف کا دخل [illegible]
اسی واسطے کہ تمام علماء ربانیین بالاجماع متفق ہیں کہ جو کچھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواہ حدیث ہو یا [illegible]
الٰہی سبحانہٗ تعالےٰ ہے خواہ وحی جلی ہو یا وحی خفی ہو۔ فافہم والحمد للہ رب العالمین۔ اور واضح ہو کہ اگر تکلف بیان اجتہادی [illegible]
جاتا تو ایسے علماء امت کو منع نہ کیا جاتا حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو تکلف سے منع کر دیا گیا ہے
(رواہ البخاری) بلکہ بیان تکلف اس معنی میں ہے کہ جو امر سوائے راستی کے نفسانی بناوٹ پر مبنی ہو [illegible]
سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع کر دیا کہ ہم مہمان کے واسطے تکلف کریں
والحاکم والبیہقی) اگر کہا جاوے کہ قولہ تعالےٰ۔ اِنۡ ہُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ۔ میں عالمین جمع کے کیا معنی [illegible]
دونوں کو شامل ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جمیع مکلفین جن و انس کیواسطے یہ قرآن ذکر ہے۔ اور ابن ابی حاتم [illegible]
سعید ابن جبیرؒ کے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ عالمین سے مراد جن و انس ہیں [illegible]
سلف رضی اللہ عنہم سے روایت یوں ہی ثابت ہے کہ قرآن سے جن و انس مکلف ہیں۔ بعض نے کہا کہ ملائکہ [illegible]
وسلم کی نبوت میں داخل ہیں اور یہ قول اسوجہ سے رد کر دیا گیا کہ ایسا کتنا بدون دلیل کے جائز نہیں [illegible]
لفظ جن و انس و ملائکہ بلکہ حیوانات کو بھی شامل ہے لیکن اسکا جواب دیا گیا کہ عالمین کی تفسیر فقط [illegible]
تو ملائکہ کو داخل کرنا صرف اپنی رائے سے ہوگا اور یہ جائز نہیں ہے۔ مترجم۔ کہتا ہے [illegible]
تو منے خلاف کے تحقیق کرنا چاہیے تب ظاہر ہو کہ شمول کس معنی میں ہے اور [illegible]
اور وہ عام فہم نہیں ہیں عموماً ذکر نہ کیا جاوے واللہ تعالےٰ اعلم۔ قولہ تعالےٰ۔ [illegible]
بعد میں کے یعنے بعد تھوڑے وقت کے تم لوگ ضرور جان لوگے قتادہ نے [illegible]
جان لوگے۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ انسانی زندگی کا وقت بہ نسبت [illegible]

Marfat.com

[illegible] ابن کثیرؒ نے کہا کہ یہ قول بھی صحیح ہے اور دونون قولون
[illegible] قیامت کے حکم مین پڑ جاتا ہے [illegible] کہتا ہے کہ من مات فقد قامت قیامتہ
[illegible] وہان کی پہلی منزل ہے قتادہ رحمہ نے فرمایا کہ اے فرزند آدم تجھے موت کیوقت خبر
[illegible] کو جو وعید عذاب سنائی گئی ہے وہ موت کے بعد اونکو ظاہر ہو جائیگی اسیواسطے آنحضرت
[illegible] مرے ہوئے کافرون کے گڑھے پر کھڑے ہوکر فرمایا کہ ہم سے جو کچھ ہمارے رب عزوجل نے
[illegible] فرمایا تھا ہم نے پایا اور اب تمکو بھی معلوم ہوگیا کہ تمھارے حق مین جو عذاب کا وعدہ دیا گیا تھا وہ حق ہے۔ کلبیؒ نے کہا کہ
[illegible] کے اخبار جو آیندہ آنیوالے ہین اونکو جو شخص اسوقت تک زندہ رہا وہ جان جائیگا اور جو مرگیا وہ بعد موت کے جانیگا
[illegible] رحمہ اللہ نے اسکی مثال مین کہا کہ جیسے جنگ بدر کے دن جو قریش کو تہدید کی گئی تھی وہ اُن پر ظاہر ہوگئی۔ اور
[illegible] آیت مین قریش کی کچھ خصوصیت نہین ہے بلکہ جمیع کافرون کے واسطے سخت تہدید ہے کیونکہ اسکا حاصل یہی ہے کہ ای
[illegible] عنقریب معلوم ہوگا جو ہم نے تمکو تہدید فرمایا ہے گویا وہ بیان انسانی سے باہر ہے اور چونکہ قرآن مجید کے اخبار مین
وعدہ ثواب جمیل بھی ہے تو یہ متضمن ہے کہ برخلاف کافرون کے مومنون کو فتح و نصرت دنیا و آخرت و جزائے جمیل حاصل ہوگی
اللہم انا نعوذ بک من الکفر والضلال ونسالک الثبات علی الحق والتثبت برحمتک انک ارحم الراحمین۔ اللہم فانصرنا علی القوم
الظالمین۔ ف فی اشارات العرائس۔ قولہ تعالیٰ۔ انی خالق بشرا من طین الآیات۔ ان آیات مین ظاہر منصوص ہے کہ ملائکہ
[illegible] بشر خاکی کیواسطے سجدہ کے لئے مستعد ہونیکا اہتمام پہلے سے فرمایا تو اس سے یہ اشارہ ظاہر ہے کہ آدم علیہ السلام کو ملائکہ
معصومین علیہم السلام پر فضیلت دی کیونکہ جمیع ملائکہ مین سے خطاب انہین کیواسطے لائق ہے جو بزرگ و مقرب ہین اور ملائکہ و
آدم علیہ السلام دونون کی تکوین روحانی مین تقدیم و تاخیر نہین ہے بلکہ قالب بشری البتہ مؤخر پیدا کیا گیا ہے اور روح کا ظہور تو
تجلی ذات و صفات کے درمیان سے ہے کیونکہ یہ ظہور خلافت تھا تو اس مین جمیع صفات کا مظہر ہونا چاہئے اور یہ دیگر مخلوقات مین
سوائے انسان کے موجود نہین ہے اسیواسطے ملائکہ کو خلافت نہ ہوئی کہ وہ محض مظہر طاعات ہین اور اُن مین مادہ شہوات
[illegible] رحمت ہے اور شیاطین محض شہوات ہین تو وہ مظہر غضب ہین حتےٰ کہ ابلیس مین بالکل رحمت کا لگاؤ نہین ہے
آدم علیہ السلام کو دونون کا جامع بنایا تاکہ جمیع صفات کیواسطے مظہر ہو اور خلافت مطلقہ کے لائق ہو۔ چنانچہ قولہ تعالیٰ
انی جاعل فی الارض خلیفۃ الآیہ مین فی الجملہ اشارات کا بیان ہوچکا ہے۔ پھر واضح ہو کہ یہان ملائکہ کو سجدہ کا حکم دینے سے
پہلے فرمایا کہ انی خالق بشرا من طین۔ تاکہ اونکو معلوم ہو کہ ہمارے واسطے یہ سجدہ عبودیت کا حکم نہین ہے اور مسجود
[illegible] علیہ السلام مین الوہیت کے کوئی معنی نہین ہین بلکہ وہ ایک بشر مخلوق خاکی ہے پس یہان سجدہ کرنا حکم الٰہی عزوجل کی
[illegible] آدم علیہ السلام کو تعظیم حق عزوجل کیواسطے قبلہ بنایا تاکہ اُس آئینہ سے تجلیات ذات و صفات کا ظہور ہو
[illegible] واسطے نور رحمت کاملہ کا سرمہ چاہئے اور قہر غضبی سے بینائی صاف ہو جانا چاہئے اسواسطے
[illegible] سجدہ کیا اور ابلیس اپنے اندھے پن سے محروم رہا اور جب اُسکو کچھ ظاہر نہ ہوا تو وہ اپنے نفس
[illegible] پر گر اپنے نفس کی خوبی کا گمان کیا بقولہ تعالےٰ۔ قال انا خیر منہ الآیہ۔ پس وہ آگ

Marfat.com

وخاک کے قیاس مین پڑگیا اور جمال ازل کا نور نہ دیکھ سکا اور [illegible] اولیاء [illegible]
لوگ اور مکار اور ریاکار لوگ نہین دیکھتے ہین تو اپنے نفس کے تکبر مین [illegible] دیکھ [illegible]
خوب یاد رکھنا چاہیے کہ جسکی یہ کیفیت ہو وہ حقیقت مین انبیاء علیہم السلام و اولیاء رضی اللہ عنہم [illegible]
اسیواسطے اسلام کے خوارج و معتزلہ وغیرہ گمراہ فرقون مین دیکھو کہ اونکے عقائد مین [illegible]
کمالات نبوت کا ادراک نہین ہوتا۔ قولہ تعالیٰ۔ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ الآیہ۔ جو بندے [illegible]
بندے ہین کہ انکی خیالات ہر ایک میل کچیل سے صاف ہوکر ملک قدم جمال ازل کیجانب راغب ہین اور ماسوائے [illegible]
کا رخ اس دنیائے ملعون کی جانب مائل ہے حتیٰ کہ اولیاء کی خدمت مین جانے سے بھی اونکا مقصود یہی ہوتا ہے کہ دنیاء فانی [illegible]
کثرت و ضرورت حاصل ہو اور جانب اعلیٰ کو رخ نہین کرتے ہین کیونکہ اونکے قلوب کے رخ جانب اسفل ہین جو شیطان کا محل [illegible]
ناچار اوسکا ساتھ دیتے ہین اور واضح ہو کہ کبھی تجکو یہ خیال نہ آوے کہ ابلیس کو گمراہ کرنیکی کچھ قدرت حاصل ہے کیونکہ ابلیس [illegible]
بڑا احمق ہے اسیواسطے احمق عورتین اوسکا جال ہین اور خالق عزوجل فقط اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اور تجھے یہ خیال نہ آوے [illegible]
نے اس قسم سے کوئی منزلت حاصل کی کیونکہ بظاہر قسم ہے اور باطن مین اوس نے اللہ تعالیٰ کے قہر سے استعانت کی کیونکہ
سوائے قہر و لعنت کے کچھ نہین مل سکتا ہے اور ابلیس کی حماقت اس سے ظاہر ہے کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے اول یہ خطاب فر[illegible]
کہ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا۔ الآیہ دوم فرمایا۔ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي۔ اور سوم فرمایا لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ۔ الآیہ پس ان تینون خطابات جلیلہ کے [illegible]
کرامت کو ابلیس کچھ نہین سمجھا۔ **مترجم** کہتا ہے کہ یہ کلمات صریح ہین کہ عقل ان حواس کا نام نہین ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا۔ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ۔ یعنے اللہ تعالیٰ نے شرک و کفر کی پلیدی انھین لوگون پر ڈالی ہے جو عقل نہین رکھتے
لہٰذا پھر اگر ظاہر محسوسات کی صنعتین جو حواس سے متعلق ہین کچھ عقل سے ہوتین تو ابلیس بہت بڑا عاقل ہوتا کیونکہ [illegible]
کی زینت اور آرائش کو بروجہ کمال اس ابلیس کو دیدیا گیا ہے حالانکہ وہ محض احمق ہے اگرچہ زینت کے لیے [illegible]
برین تم دیکھتے نہین ہو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے روبرو ظاہری زینت کی چیزین بنانے کے لیے شیاطین [illegible]
حالانکہ سلیمان علیہ السلام کیواسطے نبوت کی عقل عطا ہوئی تھی پس اس مقام پر خوب سمجھ لینا چاہیے کہ اس وقت [illegible]
فتنہ ہے نعوذ باللہ من ذلک قولہ تعالیٰ۔ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ۔ قرآن پاک صفت ازلی ہے جسکی برکت سے اہل عالم کو [illegible]
وجمال یاد دلائے جاتے ہین اور اسی سے اونکو تذکر حاصل ہوتا ہے تاکہ فہم و عقل سے راہ معارف اختیار کرین [illegible]
کی غفلت سے بچین۔ شیخ ابن عطار نے کہا کہ غفلت کے وقت قرآن سے عبرت و نصیحت [illegible]
گی رح نے فرمایا کہ ابلیس کو دیکھو کہ اس نے کہانتک زندگی کی ہوس مین مہلت مانگی اور اس احمق کی [illegible]
سوزی ہو کر کس غار جہنم مین پڑا کیونکہ اگر اسکو سمجھ ہوتی تو اپنی بدکرداری کی سزا لعنت کو دیکھکر [illegible]
پھر یہ [illegible] ہوئی بلکہ اوس نے قیامت تک مہلت مانگی اور اپنے نزدیک اسکو مدت دراز سمجھا [illegible]
درازی کے مقابلہ مین قیامت تک کی مدت بھی آن واحد سے کمتر ہے اور اس درازی [illegible]
کیا حاصل ہوگا۔ شیخ رح نے کہا کہ یہان مجھے ایک نکتہ حاصل ہوا جسکا بیان باشارہ یہ ہے کہ [illegible]

[illegible] تھا [illegible] بعض عارضی طور پر اُسکے نفس پر تکلف تھا جسکی برداشت کرنے
[illegible] قہر کی جبلت بالکل نہ تھی کیونکہ جو لعنت اوسکو حاصل ہوئی وہ بالکل قہر سے محرومی ہے
[illegible] عالم قہر سے اوسکا حصہ پایا اوسکو کچھ گرانی نہوئی بلکہ یہ اوسکی جبلت سے موافق تھا تو اُس نے میدان
[illegible] جبلت مانگی اور اس دراز مُدت کو پایا کہ جس سے تمام منازل قہر کو طے کر جاوے گویا اوس نے عالم
[illegible] سے کوئی حظ نہین پایا تھا تو مضطرب ہوکر عالم قہر کی سیر مین ہوس کی تاکہ اس جانب سے بھی اپنا حصہ
[illegible] غلطی تھی کیونکہ جانب رحمت مین انبیاء علیہم السلام و اولیاء رضی اللہ عنہم کو معارف صفات و ذات حاصل ہوتے
[illegible] انسان کے واسطے کرامت خاص ہے کہ وہ جامع پیدا کیا گیا ہے لہذا وہ عالم رحمت و غضب دونون سے معرفت
لطف پاتا ہے کیونکہ قہریات بھی اُنکے لئے بلباس لطف ہین (ع س)

سورۃ الزمر مکیۃ وهی خمس وسبعون آیۃ

[illegible] سورۂ مبارک کو **سورۃ الغرف** بھی کہتے ہین۔ اس سورہ کے آیات شمار کرنے والون مین دو قول ہین
[illegible] قول یہ کہ جملہ پچھتر آیات ہین اور یہی قول اکثر و اظہر ہے۔ قول دُوم یہ کہ چھہتر آیات ہین۔ شیخ الحافظ المحدث المفسر جلال الدین
[illegible] اتقان مین افادہ فرمایا کہ شمار آیات بھی مانند شناخت مکیہ یا مدنیہ کے کوئی خاص تعلیم نبوت کے ضروری امور دین
[illegible] سے نہین ہے بلکہ علماء اُمت نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بیانات و روایات سے نکالا کہ فلان سورہ تو ہجرت سے
[illegible] مکہ مین نازل ہوا اور فلان بعد ہجرت کے مدینہ مین نازل ہوا یا اوسکی آیات کی نسبت اُنھون نے سبب نزول مین
[illegible] بیان فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول مدینہ یا مکہ مین ہوا ہے مثلاً کہا کہ ابوجہل ملعون نے آکر ایسا ایسا کہا
[illegible] نازل ہوا پس یہ دلیل ہے کہ مکہ مین نزول ہوا ہے اسواسطے کہ مدینہ مین ابوجہل بدبخت کو یہ موقع حاصل ہی نہین ہوا
[illegible] کے دوسرے ہی سال غزوۂ بدر مین یہ بدبخت مارا گیا۔ اسیطرح مثلاً کہا کہ فلان یہودی نے یا منافق نے آکر حضرت
[illegible] عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے یون عرض کیا تو یہ حکم نازل ہوا۔ پس یہ دلیل ہے کہ مدنیہ سورہ مین بعد ہجرت کے نزول ہوا
[illegible] واسطے کہ یہود کا وجود خبیث تو مدینہ ہی مین تھا اور اسیطرح منافقون کا وجود بھی مدینہ مین شروع ہوا اسواسطے کہ منافق
[illegible] کو کہتے ہین جو مسلمانون کے خوف سے زبان سے اسلام ظاہر کرے حالانکہ اسکے دل مین مخالفت ہو اور یہ
[illegible] ہے کہ مکہ معظمہ مین اسلام کو بالکل قوت نہین ہوئی تھی بلکہ جو لوگ معدودے چند مسلمان ہوئے تھے اُنکو کفار
[illegible] اذیت اور ایذا دیتے تھے کہ وہ لاچار ہوکر اپنے وطن سے نکل جانے پر مجبور ہوئے حتےٰ کہ کافرون نے اُنکے
[illegible] لیتے تھے تو ایسی بیجان نثاری کی حالت مین جو اسلام لایا وہ خالص صدق دل سے ایمان لایا تھا
[illegible] صحابہ مہاجرین رضی اللہ عنہم مین سے کوئی بھی منافق نہین تھا اور یہ امر بدیہی واضح ہے جسکو کچھ بھی

Marfat.com

بصیرت ایمانی ہی اس نے ان بزرگون کے قدم صدق و [illegible]
روافض کے جو اپنے گمراہون مین کفر سے لگ گئے ہین اسی طرح شیطان کے [illegible]
کیونکہ شیطان نے انکو مغرور کردیا کہ تم محب اہل بیت ہو حالانکہ شیطان [illegible]
کو اہلبیت کی محبت پر چھوڑ دیگا جو بہت بڑی نعمت عظمے ہے بلکہ وہ ایسی [illegible]
رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جناب پاک مین خود دشمنی کرتے جاتے ہین اور [illegible]
روافض کی راہ ماری کیونکہ جب یہ امر بدیہی ظاہر ہوا کہ مہاجرین رضی اللہ عنہم تو خالص [illegible]
نہین ہی تو روافض جو اللہ تعالے واسکے رسول علیہ السلام کے آیات و احادیث پڑھتے نہین بلکہ اپنی رائے [illegible]
لیکن یہان لاچار ہو کر اپنے نفس سے پوچھنے لگے کہ ان مہاجرین مین حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم شامل
سردار ہین تو یہ لوگ خالص مومنین ٹھہرے جاتے ہین جیسے آیات و احادیث سے بھی صریح ہی [illegible]
آن کر القا کیا کہ تم لوگ یون کیون نہ کہو کہ یہ لوگ اسوقت لالچ سے ہجرت کرکے اہل و عیال و وطن چھوڑکر حضرت [illegible]
کے ساتھ آئے تھے یہ سنکر انکا نفس کچ بہت راضی ہوا لیکن پھر افسردہ ہو کر پوچھنے لگا کہ بھلا لالچ کا سبب [illegible]
اسواسطے کہ اسوقت تو صحابہ مہاجرین محض فقیر و محتاج تھے پھر لالچ کی کیا صورت ہے تو شیطان نے انکو سمجھایا کہ [illegible]
دو طرح سے شبہہ نکالو۔ اول یہ کہ آیندہ اسلام کے لئے ملکون کی فتوحات ہونگی انکی لالچ سے ساتھ ہوئے کہ ہم لوگ [illegible]
ہو جاوینگے لیکن اسپر بڑی مشکل پیش آئی کہ بھلا آیندہ فتوحات کا یقین کیونکر آیا اسواسطے کہ اگر یون کہین کہ حضرت سرور
عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے یقین آیا تو یہ عین ایمان ہے تب شیطان نے سمجھایا کہ ارے یون کہ [illegible]
کہ ان لوگون نے کاہنون و رمالون سے دریافت کرلیا تھا اور اسی امید پر راتون کی شب بیداری و عبادت کی اور دنون [illegible]
روزے رکھے اور جہادون مین اپنی جان و مال فدا کرتے رہے بلکہ جب حضرت عمر رض کو خلافت حاصل ہوئی تب بھی تمام
عبادت کرتے اور پیوند پارے کے کپڑے پہنتے رہے تو یہ اس نیت سے ہوگا کہ ہمارا نام بہت مشہور ہو کہ صاحب [illegible]
تھے۔ روافض کے ایک فریق نے شیطان کا شکریہ ادا کیا اور اسکو تہ دل سے قبول کرلیا معاذ اللہ کہان جاکر [illegible]
نار مین جھونکا اور کسقدر بدتر احمق بناکر چھوڑا اور طرہ یہ کہ اسپر بھی وساوس شیطان کے شکر گذار ہین۔ فریق دوم
جو اس نے سب روافض سے شکوری کے ساتھ قبول کرایا یہ کہ اوس نے کہا کہ تم لوگ یون کہو کہ ان [illegible]
کا لالچ کچھ نہین تھا بلکہ یہ لوگ مال کے لالچی ہی نہین تھے بلکہ خود مالدار تھے تو اپنے مالون کو خود [illegible]
علیہ السلام کی خدمت گذاری مین صرف کرتے تھے مگر اس لالچ سے تھا کہ آپکی صاحبزادی حضرت [illegible]
اللہ تعالے نے ظاہر مین بھی حسین و جمیل پیدا فرمایا تھا تو یہ لالچ تھا کہ کسیطرح اپنے نکاح مین [illegible]
شوستری و مجلسی وغیرہ بڑے بڑے مدعی ملاؤن نے قبول کیا اور ارسطو و افلاطون کے [illegible]
تھی کیونکہ اسپر دلیل یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدہ [illegible]
عنہ کے نکاح مین دیا تو سب لوگ رشک و حسد سے جل گئے اور آج تک جو کچھ [illegible]

Marfat.com

... سے آیات ... ساقط کر دیا اور ... چھپا کر یہ اور قصد کیا۔ مترجم کہتا
... ہے اور ... سے قلم کو سخت شرم و غصہ ہے ان ناپاک لوگوں کی خبیث اقوال لکھنے کی طاقت نہیں
... ایسے ناپاک اقوال کو اسواسطے لکھا کہ خود یہ لوگ اللہ تعالےٰ و اسکے رسول علیہ السلام سے
... ایسے بہتان باندھتے ہیں جس میں حضرات ائمہ اہلبیت اطہار رضی اللہ عنہم کی پاک
... میں اناپ شناپ بکتے ہیں۔ ہم لوگ ایسے اقوال سنکر سخت غم و غصہ پاتے ہیں حتےٰ کہ جو لوگ
... مشرک ... یہود و نصاریٰ و مجوس تک وہ بھی ہمارے پاک ائمہ اہلبیت رضی اللہ عنہم کو اسطرح برائی
... تعیین کرتے ہیں جسکو ذرہ برابر ایمان ہے وہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ارادہ فرمایا کہ اہلبیت رضی اللہ
... کامل طہارت سے پاک رکھے۔ پس ہمارے رب عزوجل قادر قہار کے ارادہ کے موافق ہمارے حضرت سرور عالم
... حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت رضی اللہ عنہم سب ہر طرح پاک ہیں اور کسی طرح کبھی انکے حق میں اس قسم
کی ... بات ہونا غیر ممکن ہے جیسے شیطان نے ان روافض کو پڑھائی کہ احمق بنکر ایسے بیہودہ کلمات بکنے لگے جس سے اہل
ایمان کے دلوں کو صدمہ پہونچا اور انکے دلوں میں ٹکڑے ہوتے ہیں اور اگر اہلبیت رضی اللہ عنہم اللہ تعالےٰ کے شیروں
کی طرح دلیرانہ شہید ہوئے تو یہ انکے حق میں سرفرازی ہے نہ ذلت اور نہ قباحت بلکہ قبیح الفاظ یہ ہیں جو روافض کی زبان
سے نکلے۔ اور جیسے ملا شوستری نے حضرت زینب دختر علی رضی اللہ عنہ کے حق میں لکھا کہ وہ بدبخت فرج تھی کہ اہلبیت میں سے زبردستی
... مترجم کہتا ہے کہ الٰہی اس خبیث ناپاک کلمہ کی نقل کرنے کی خطا سے مجھے بخشدے اور میں ایسے کہنے والے
سے دنیا و آخرت میں بیزار ہوں اور بیشک یہ شخص کھلی دشمنی کرتا ہے کہ ایسی بیہودہ گالیاں دیتا ہے غرضکہ یہ لوگ اس درجہ احمق
ہیں کہ شیطان نے انکو کھلا ہوا دشمن اہلبیت بنا دیا اور یہ اسکے برعکس مدعی ہیں جیسے منافق مدعی ہوتا ہے۔ مترجم عفا اللہ عنہ
اس ... جملہ معترضہ سے عذر کرتا ہے اور اصل مطلب کی تمہید پھر شروع کرتا ہے کہ قرآن مجید کی آیات کا مکیہ و مدنیہ ہونا
... روایات ... رضی اللہ عنہم معلوم ہوا ہے اور یہ امر کچھ ضروریات دین میں سے نہیں ہے۔ اسی طرح آیتوں کا شمار بھی امر زائد
ہے اور قرآن مجید سے اصلی مقصود تو معارف توحید و معانی تسبیح و تمجید ہیں پس بعض اوقات ایسا ہوا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کی قرأت میں بعض نے شمار کیا اور بعض نے کچھ زائد شمار کیا اسوجہ سے کہ انھوں نے قرینہ سے یہاں ٹھہرنے کو آیت سمجھا حالانکہ
... وقف تھا تو اسوجہ سے شمار میں کمی بیشی واقع ہوئی۔ الحاصل شمار آیات [illegible] یا مکیہ و مدنیہ ہونے میں کوئی
... بلکہ ... سے دریافت کیا گیا جس میں ہے روایات ہیں اور سب سے بہتر وثوق کا معمولی طریقہ ہی
... تابعین سے طبقہ ابعد میں برابر بڑھتا گیا اور لاکھوں و کروڑوں حافظ قرآن ہر طبقہ میں ہوتے چلے
... آئے ... سے قرآن حفظ کیا اور پڑھا پس ہم لوگ اسی طرح پڑھتے چلے آتے ہیں فافہم
... العالمین۔ بالجملہ اسی طریقہ شمار سے اکثر نے ستر اور بعض نے چھہتر آیات شمار کیں اور
... رہ سکے ... آیات کا قول اختیار کیا بلکہ اسپر اکتفا کیا ہے (کلمات) ان آیات
... کے کلمات ہیں (حروف) اسکے بارہ ہزار سات سو آٹھ حروف ہیں حسن بصری و عکرمہ و جابر بن زید

Marfat.com

کے قول مین یہ سورہ مکیہ ہے۔ **مترجم** کہتا ہے کہ ظاہر اکثر آیات کے اعتبار سے [illegible]
کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جس سورہ کا ابتدائی نزول مکہ معظمہ سے واقع ہوا اگرچہ وہان چند آیات [illegible]
یہ منورہ مین نازل ہوا ہو تو علماء سلف مین سے بعض اسکو نظر ابتدائی نزول کے سورہ مکیہ کہتے ہین اور یہان [illegible]
نحاس نے اپنی کتاب ناسخ ومنسوخ مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ یہ سورہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی [illegible]
تین آیات کے یعنے قولہ تعالے۔ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ الخ تین آیات تک مدینہ منورہ مین وحشی کے بارے [illegible]
مین نازل ہوئین جس نے جنگ اُحد مین حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا پھر وہ مسلمان ہوگیا اور اس نے حضرت
ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ابتدائی خلافت مین جنگ یمامہ مین جاکر مسیلمہ کذاب ملعون کو مارڈالا جو نبوت کا دعوی کرتا تھا اسلئے وہ
کہا کرتے تھے کہ مین نے حالت کفر مین بہت بزرگ جنتی کو قتل کیا اور مین نے حالت اسلام مین بڑے پاجی جہنمی کو قتل کیا۔ دیگر علما
سے روایت ہے کہ تین آیات تک نہین بلکہ سات آیات تک مدینہ مین۔ اور واضح ہو کہ اس سورہ مبارک کے فضائل مین سے یہ ہے کہ
اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان تھی کہ آپ روزہ رکھنا شروع کرتے تو برابر رکھتے
جاتے یہان تک کہ ہم لوگ اپنے جی مین کہتے تھے کہ آپ افطار کرنا نہین چاہتے ہین اور آپ افطار کرتے یعنے روزہ نہ رکھتے
تو عرصہ تک افطار ہی رکھتے یہان تک کہ ہم لوگ جی مین کہتے تھے کہ شاید روزہ رکھنا نہین چاہتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہر رات مین سورہ بنی اسرائیل وسورہ زمر پڑھ لیا کرتے تھے (رواہ النسائی) اور ترمذی رحمہ اللہ تعالے کی روایت مین یون ہے
(کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب نہین فرماتے یہان تک کہ سورہ زمر وسورہ بنی اسرائیل پڑھ لیتے تھے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ۝ اِنَّآ
اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ
اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَآءَ
مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰهِ زُلْفٰی ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَحْکُمُ
بَیْنَهُمْ فِیْ مَا هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ
اُن مین ... جس چیز مین جھگڑ رہے ہین

كَفَّارٌ ۝ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

(اگر اللہ چاہتا کہ اولاد کرے تو چن لیتا اپنی مخلوق میں سے جو چاہتا، وہ پاک ہے، وہی ہے اللہ اکیلا دباؤ والا)

بسم اللہ شروع ہے نام پاک اللہ کے ساتھ **ف** جسکے واسطے صفات سب کامل ہین جہان زیادت شان کی نہین ہے کسی طرح کی احتیاج یا نقص نہین ہے اُسی پاک اللہ تعالےٰ کی صفت ہے۔ **الرحمن** ۔ جسنے طرح طرح کی نعمتون سے اپنے بندون پر انعام فرمایا۔ **الرحیم** جس نے طرح طرح کی خاص مغفرت سے مومن بندون کو بخشا اور خاص رحمت سے اونکو ہدایت فرما کر جنت مین داخل کیا (س) **تنزیل الکتٰب من اللہ** ۔ اے تنزیل القرآن کائن من اللہ تعالےٰ۔ **العزیز الحکیم** یعنی کتاب قرآنکا اُتارا جانا از جانب اللہ تعالےٰ ہے جس کی شان یہ ہے کہ وہ اپنی سلطنت مین سب طرح غالب ہے جو وہ چاہتا ہے وہی پیدا کر دیتا ہے وہ اپنی صنعت مین حکیم ہے کہ جو کچھ پیدا کرتا ہے وہ دقیق حکمت باریک صنعت کے ساتھ ہے **ف** چونکہ اسکے جمیع صفات مین کمال ہے تو اپنی حاجت پوری کرنے کے واسطے اوسکا کوئی فعل نہین ہو سکتا ہے کیونکہ کمال کو کسی چیز کی حاجت نہین رہتی ہے لہذا اللہ تعالےٰ اپنی تمام مخلوقات بے شمار سے سب سے غنی حمید ہے اللہ الصمد اوسکی شان ہے کہ اوسکو کسی سے کوئی حاجت و غرض نہین ہے اور تمام مخلوق اوسکی محتاج ہے کیونکہ اگر ایک آن بھی اوسکی قیومیت نہ ہو تو فنا ہو جاوین پھر اس سے یہ لازم نہین آتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے پیدا فرمایا وہ بے غرض ہونیکی وجہ سے بے حکمت ہے کیونکہ یہ خیال باطل ہے۔ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کافرون کا گمان ہے **مترجم** ۔ کہتا ہے بلکہ بعضے راہبون جوگیون کا بھی یہی گمان ہے کہ جو بنایا وہ کیا واسطے کے لئے دم مارنیکی مجال نہین ہے **مترجم** ۔ کہتا ہے کہ یہ بھی کفر ہے اور حق یہ ہے کہ جو کچھ اللہ عز و جل نے کیا وہ عین عدل و صواب ہے اور عین حکمت و دقیق صنعت ہے لیکن اس حکمت و صنعت کو سمجھ لینا کسی مخلوق کی طاقت نہین اور تقدیر کا مسئلہ اسی پر بنی ہے کیونکہ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے مقدر فرمایا وہ عین حجت کاملہ ہے لیکن مخلوق کی سمجھ مین آسکے کیونکر اسکا سمجھنا موقوف ہے کہ تمام حکمت کو اپنی نظر سے احاطہ کر لے تب انکو یہ اور وہ معلوم ہو۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ زید نے بکر کے یہان جا کر دیکھا کہ اوس نے چھوٹے چھوٹے پرزے بنائے بعض ان مین گول پہیے ہین مگر بعضے ہموار اور بعضے بالکل ٹیڑھے ہین اور بعضے اسی قسم سے دوسرے طور پر ہین تو زید نے اعتراض کیا کہ اس پہیے کو ٹیڑھا کرنا بے انصافی ہے اور اسی طرح اوس نے اعتراض کرنے ان سکو اپنے اپنے موقع سے جوڑ کر جیبی گھڑی بنا کر دکھلائی تب اسکی سمجھ مین آیا

کہ جو کچھ پہلا اعتراض تھا وہ فقط نادانی کی وجہ سے تھا کیونکہ جب اون سے [illegible]
ہر ایک جزء کو اچھی حکمت وصنعت کے ساتھ بنایا ہے اور اُس مین کچھ بھی نقص نہین [illegible]
کی جہالت ہی کہ حکمت الٰہی مین بغیر سمجھے بوجھے جھگڑتے ہین بلکہ تعجب یہ ہے کہ [illegible]
واقف ہو سکے پھر حکمت الٰہی عزوجل کی ادراک مین اسقدر دیدہ دلیری کرتے ہین نعوذ باللہ [illegible]
الٰہی عزوجل مین سے یہ امر حق ہے جس مین کچھ شک نہین کہ اوسنے اپنی طرف سے یہ قرآن [illegible]
کے ساتھ اتارا ہے اور اسکے واسطے اپنے بندۂ حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص فرمایا بقولہ تعالےٰ
انا انزلنا الیک الکتاب بالحق - ہم نے یہ کتاب پاک حق کے ساتھ تجھ پر [illegible]
ف قال تعالےٰ - نزل بہ الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین بلسان عربی مبین - یعنی اس کتاب پاک کو
روح الامین نے تیرے قلب پر اُتارا تاکہ تو غافلون کو ڈر سنانے والا ہو یہ صاف کھلی ہوئی زبان عربی مین ہے [illegible]
سے کافر کا شیطانی خیال مٹ گیا کہ کوئی غلام نصرانی سکھلاتا ہے کیونکہ وہ زبان عجمی ہے - قولہ بالحق یعنی
صواب کے ساتھ اور اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک سے جو کچھ معارف بلند حاصل ہوتے ہین سب صدق و
ہین جیسے توحید باری تعالےٰ و نبوت وجزا وسزائے دار آخرت اور اقسام مکارم اخلاق و اعمال وغیرہ سب
حق ہین جن پر یقین کرنا اور عمل کرنا فرض ہے اگر کہا جاوے کہ اللہ تعالےٰ نے تنزیل الکتاب فرمایا اور اسکے ساتھ
ہی انزلنا الیک الکتاب - بھی فرمایا - حالانکہ تنزیل تو یہ چاہتا ہے کہ مکرر نزول ہو اور انزال یہ چاہتا ہے کہ ایکبارگی
ہو جیسا کہ زبان عربی کا استعمال ہے تو یہ دونون کیونکر جمع ہو سکتے ہین - فخر رازی نے کبیر مین اور خطیب نے
مین لکھا کہ اسکا جواب یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے کلیہ حکم مقدر فرمایا تھا کہ اپنے بندۂ حبیب محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر
کو نازل فرماوے اسواسطے - انا انزلنا فرمایا - پھر اس حکم کلی کے موافق اس کتاب پاک کو نجما نجما تھوڑا تھوڑا کرکے
مصلحت تعلیم کے بار بار نازل فرمایا اور اسی لئے تنزیل الکتاب فرمایا - مترجم کہتا ہے کہ ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے جو روایت ثابت ہے اوسکے موافق یہ جواب بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے [illegible]
آسمان دنیا پر ایکبارگی نازل فرمایا بقولہ تعالےٰ - انا انزلناہ فی لیلۃ القدر - پھر وہان سے موافق مصلحت کے تھوڑا تھوڑا
کرکے نازل فرمایا چنانچہ شروع سورۂ آل عمران مین مفصل بیان ہو چکا ہے - پھر اللہ تعالےٰ نے [illegible]
کو بیان فرمایا یعنے جب ہم نے یہ قرآن حق تجھپر نازل فرمایا تو سب سے اول تجھ مین اسکا اثر [illegible]
فاعبد اللہ مخلصا لہ الدین - پس تو بندگی کر اللہ تعالیٰ کی اس [illegible]
خالص کرنے والا ہو **ف** یعنے شرک وریا سے دین کو پاک کرکے خالص [illegible]
سب سے اعلیٰ جزء توحید الٰہی عزوجل ہے اور ادنیٰ جزء کی مثال یہ ہے کہ [illegible]
سے کسی بندۂ خدا کو ایذا نہ پہونچے اور اس آیت مین دلیل ہے کہ [illegible]
مین وارد ہوا کہ لا اعمال بالنیات یعنے اعمال کا مدار تو نیتون ہی پر ہے اور [illegible]

Marfat.com

[illegible] ہوتا جب تک اوسکے ساتھ مین باطنی ایک عمل نہ ہو اور وہ نیت خالص ہے کیونکہ [illegible] نے اس تحقیق کو شرح صحیح البخاری مین اور تفسیر قولہ تعالے للہ ما فی السموات [illegible] توضیح کے ساتھ بیان کر دیا ہے اور یہان اس بیان سے یہ تنبیہ مقصود ہے [illegible] مدار رکھا ہے حتی کہ اگر شرح وقایہ و ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابین پڑھ لین تو وہ [illegible] عالم بن بیٹھا حالانکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالے کے وقت مین فقہ تین اجزا پر شامل تھی اول [illegible] جسکے بغیر آدمی کفر سے نہین نکلتا اور مومن نہین ہوتا ہے کیا نہین دیکھتے ہو کہ امام ابو حنیفہ رح [illegible] رسالہ عقائد کا نام فقہ اکبر رکھا اسیواسطے کہ یہ جزء سب سے اعلی و اکبر ہے - جزء دوم اعمال باطنی یعنی اعمال [illegible] نیت و خشیت اللہ عزوجل و غفلت و بیداری یعنے ضد غفلت و مکارم اخلاق وغیرہ اور اسکا درجہ دوسری [illegible] سے ہے کہ ریا کاری و نفاق وغیرہ سے خلاص ہوتا ہے اور اسوجہ سے بھی کہ یہ اعمال قلب ہین اور قلب تمام اعضا سے اشرف ہے اور اسی وجہ سے بھی کہ اعضاء ظاہری ہاتھ پاؤن زبان وغیرہ کا کوئی فعل بدون فعل قلب کے نہین ہو سکتا بلکہ وہ فعل شرعی و فعل خیر بھی نہین ہوتا جب تک کہ دلی نیت خالص سے نہ ہو - پھر جزء سوم جو سب سے ادنی جزء [illegible] ہے جو ظاہری اعضا سے متعلق ہے اور یہی ان فقہ کی کتابون مین مذکور ہے - پس ظاہر ہوا کہ ان لوگون [illegible] کمائی جبکہ انھون نے اعلی و اوسط دونون جزء سے غافل ہو کر صرف ادنی جزء پر اکتفا کر لیا - پھر واضح ہو کہ اعلی و اوسط [illegible] حاصل ہونا جب ہی ممکن ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر اور حدیث شریف کے ارشادات و ہدایات سے آگاہ ہو تاکہ خالص [illegible] تعالے کے واسطے عبودیت پر قائم ہو کیونکہ اللہ تعالے نے قرآن مجید نازل فرما کر اپنے حبیب رسول صلے اللہ [illegible] وسلم کو اول حکم یہی دیا کہ اللہ تعالے کی خالص توحید کے ساتھ عبادت کرو اور یہ وہم نہ ہو کہ پھر یہ تو آنحضرت [illegible] علیہ وسلم کیواسطے حکم ہے مین کہتا ہون کہ یہ وہم باطل ہے اسواسطے کہ سب سے اشرف صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فرمایا اور باقی جہان تو آپ کے تابع ہے لہذا شیخ ابن کثیر رح نے اسکی تفسیر مین کہا یعنے تو اللہ تعالے وحدہ [illegible] کی عبادت کر اور خلق کو اسکی جانب ہدایت کر اور سبکو آگاہ فرما کہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہین ہے سوائے [illegible] وحدہ لا شریک لہ کے یعنے کوئی اسکا شریک و ساجھی و شبیہ و نظیر ہو نہین سکتا ہے لہذا صراحتا تنبیہ فرمائی -

[illegible] الا للہ الدین الخالص - آگاہ ہو کہ اللہ تعالے ہی کیواسطے دین خالص ہے ف [illegible] عمل کو قبول نہین فرماتا سوائے ایسے عمل کے جو خالص اللہ تعالے کیواسطے بندہ نے کیا ہو کہ [illegible] وحدانیت کا یقین ہو اور وحدانیت کے یہ معنے نہین ہین کہ اپنے رب عزوجل کو گنتی مین ایک [illegible] تو جہالت ہے اسواسطے کہ گنتی تو اللہ تعالے نے پیدا فرمائی ہے تو اوسکی ذات پاک گنتی مین [illegible] کے معنے یہ ہین کہ لا شریک لہ یعنے اللہ پاک ہے کہ کوئی اسکا شریک نہین ہے - یا یون سمجھو [illegible] کی شان کسی کی نہین ہے سوائے اللہ تعالے کے اور باقی مخلوقات سب عبودیت مین ہی [illegible] نہین ہو سکتا ہے - پس جب اس طرح بندہ ایمان لایا تو وہ وحدانیت حق تعالے پر ایمان

Marfat.com

لایا اور جو کام اوس نے اس یقین پر کیا وہ خالص کیا کیونکہ وہ تو سمجھا کہ [illegible]
کیون کرون کیونکہ سلطان مین کچھ الوہیت نہین ہے کہ اوسکو میرے نفع وضرر کا قبضہ [illegible]
مجھے حکم دیا ہے کہ سلطان عادل کی فرمانبرداری کرو تو اسیوجہ سے مین اوسکی فرمانبرداری [illegible]
ہو تو ہر مومن پر فرض ہے کہ اوسکو نصیحت کرے بلکہ تمام لشکر ورعایا جمع ہوکر غلبے اوسکا [illegible]
عالم یا درویش یا کوئی ولی کسی مین وہ الوہیت نہین سمجھ سکتا ہے تھے کہ اگر کسی جاہل نے سمجھا کہ ان بزرگون سے [illegible]
کوئی ایسا نفع وضرر مجھکو پہونچ سکتا ہے جو تقدیر کے خلاف ہے تو یہ شخص الوہیت سے کافر ہوا اور یہی تمام انبیاء
کی تعلیم چلی آتی ہے اور یہی حضرت سرور انبیاء خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمایا اور یہی سلف صالحین رضی
عنہم اجمعین نے ہمکو پہونچایا پس باجماع امت صالحہ وآیات واحادیث قطعیہ یہی عقیدہ ہے کہ کیسا ہی ولی وغوث ہوا
تقدیر مین کوئی اختیار نہین ہے اور نہ خلاف تقدیر کے اونسے نفع وضرر پہونچ سکتا ہے تھے کہ اللہ تعالے نے آنحضرت
علیہ وسلم کو حکم دیا۔ قُل لَن یُصِیبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا۔الآیہ یعنے کہدے کہ ہمکو ہرگز کوئی برائی نہین پہونچیگی سوائے اسکے جو
تعالے نے ہمارے حق مین لکھدی ہے۔ اور یہی بھلائی کا بھی حال ہے اور آیت قدسی دونون کے واسطے عام ہے۔ یہان
کو شیطان ایک سخت وسوسہ دلاتا ہے جسکا بیان یہ ہے کہ جب یہ امور فقط تقدیری ہے تو پڑھے بڑھانے وہدایت کا
کیا فائدہ ہے اور زید وبکر وغیرہ سے اپنی خواہش کی درخواست کرنا یا خوف ضرر سے گریز کرنا سب لغو ہوگا بلکہ آدمی اگر کوٹھے
سے نیچے اُترنا چاہے تو اسکو چراغ یا زینہ کی کیا ضرورت ہے جدھر سے چاہے نیچے قدم اُتار دے اگرچہ گر پڑے
کیونکہ اُس سے کوئی نفع وضرر نہین پہونچ سکتا سوائے اسکے جو اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا ہے۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ
شیطانی وسوسہ کا دفع کرنا اور حق بات کو سمجھ لینا ضرور ہے تاکہ ایمان مین رخنہ نہ ہو۔ جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ
نے ہر چیز کے واسطے اپنے علم قدیم مین ایک حکم رکھا ہے جسکو تقدیر کہتے ہین اور ہر معاملہ کے متعلق ہمکو تقدیر کا علم پہلے
ہرگز نہین ہوتا ہے بلکہ کوئی شخص یہی نہین جانتا کہ وہ کل کے روز کیا کریگا لیکن جب کل کا دن گذر جاوے تو جو کچھ ہوا
ہوں اور جو کچھ اونکا انجام ہو اُسوقت قطعًا معلوم ہوگیا کہ یہ تقدیر مین تھا پس حاصل یہ ہوا کہ ہر چیز کے متعلق ایک حکم تقدیر
ہے جو اوّل سے ہم لوگون پر مخفی ہوتا ہے اور دوّم حکم تعبدی ہے جو اوّل سے ہم پر جاری ہے اور حکم تعبدی کی دو قسمین
ایک وہ کہ جس مین شرع کی جانب سے ہم کو ایک طریقہ بتلایا گیا ہے پس ہم لوگ اوسی طریقہ کے موافق عمل کرتے ہین اور
اوسکا انجام نہین جانتے ہین مثلاً ہمکو ایک عیب دار مال فروخت کرنیکی ضرورت ہے تو ہمکو [illegible]
طور پر خریدار تلاش کر کے اسکے ہاتھ دام ٹھہرا کر اسطرح فروخت کرو کہ اپنے مال کا عیب بتلا دو [illegible]
خریدار کو عیب بتلا کر اوسکے ہاتھ فروخت کرین لیکن ہم یہ نہین جانتے کہ عیب ظاہر کرنیکی صورت مین وہ [illegible]
یا کم یا نہین خریدیگا پھر جو کچھ واقع ہو وہی امر تقدیر ہوگا۔ قسم دوّم یہ کہ ایسا فعل ہے کہ وہ مباح [illegible]
گیا یا کسی شخص نے بوجہ شرارت نفس کے شرعی طریقہ چھوڑ کر شیطانی طریقہ اختیار [illegible]
ہین کہ اللہ تعالے نے آدمی کو پیدا کر کے اوسکو جسمانی پرورش کیواسطے [illegible]

Marfat.com

[illegible] کے موافق عمل کرے پس ہر شخص پر یہ فرض ہوا کہ اپنے افعال کو ان
[illegible] کہ اگر اوس نے سنکھیا کھالی یا اپنے پیٹ مین چھری ماری یا کوٹھے پر سے عمداً
[illegible] کے لائق اوس نے روزینہ نہین کمایا حتے کہ بھوک سے مرگیا تو ان سب
[illegible] اگرچہ سنکھیا یا زہر کھانے پر وہ تقدیر سے نہ مرے تو بھی وہ گنہگاری سے نہ چھوٹیگا کیونکہ
[illegible] بتلایا نہین گیا تھا تو کسی شخص کو روا نہین ہے کہ وہ دعوی کرے کہ مین تقدیر پر عمل کرتا ہون
[illegible] ہے جو حرام بلکہ کفر ہو جاتا ہے اور واضح ہو کہ جسطرح تقدیر پر دعوی کرکے عمل کرنے مین خوف ہے
[illegible] جب کسی شخص نے حواس و تعلیم شرعی کے موافق کوئی عمل کیا پھر اوسکا نتیجہ اوسکی خواہش کے موافق نہین
[illegible] وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالی نے تقدیر مین رکھا ہے اور نتیجہ ظاہر ہونے پر معلوم ہو گیا کہ حکم تقدیر یہ تھا پھر وہ اس تقدیر
[illegible] نہ ہوا تو اس مین بھی خوف شدید ہے کیونکہ جب اوسکو تقدیر کا حکم معلوم ہو گیا تو یہ بھی معلوم ہوا کہ حکمت الٰہی عزوجل مین
[illegible] یہ تھا تو اسپر راضی ہوکر وہ چاہتا تھا کہ حکم باطل پیدا ہو اور یہ حرام ہے اسیواسطے اگر بیمار کسی طبیب کے علاج
[illegible] مرگیا بیمار کے وارثون نے کہا کہ اگر بیمار کو یہ دوا دیجاتی یا وہ دوسرا طبیب علاج کرتا تو یہ بیمار اچھا ہو جاتا یا پہلے سے اسکی
[illegible] اچھا ہو جاتا یہ سب صورتین وسواس شیطانی و قریب کفر ہین کیونکہ اوسکو معلوم ہو چکا کہ اس مریض کے حق مین
[illegible] تقدیر یہی جاری تھا کہ فلان روز و فلان ساعت پر مرجاوے پھر کیونکر وہ کہہ سکتا ہے کہ اگر ایسا ہوتا اور اگر ویسا ہوتا تو اچھا
ہوجاتا پس خلاصہ یہ نکلا کہ ہم لوگون پر دو طرح کا حکم جاری ہے اوّل حکم فطرت یعنے حواس کے موافق عمل کرنا اور اس عمل مین دو
[illegible] ہوگئے ایک فریق وہ ہے جس نے جانور کی طرح جو چاہا وہ کیا اور اپنے جی کی اور شیطان کی باتین مانین تو یہ فریق کافر ہے
[illegible] فریق دوم وہ کہ جس نے حواس و فطرت کو حکم شریعت کے تابع کیا اور یقین لایا کہ جو کچھ اللہ عزوجل نے اپنے رسول علیہ السلام
[illegible] ہمکو طریقہ بتلایا ہم اوسی طریقہ پر اپنے حواس سے کام لینگے خواہ ہمارے جی کو گوارا ہو یا ناگوار ہو تو یہ فریق مومن ہے
[illegible] اوس نے شرعی طریقہ پر کام کیا اور ظاہر مین یہ سمجھا کہ اس تدبیر سے یہ نتیجہ نکلیگا مگر نتیجہ اوسکے برخلاف نکلا تو فریق مومن
[illegible] ہے کہ جو نتیجہ ہوا یہی حکم تقدیر تھا اور ضرور یہی واقع ہونیوالا تھا چاہے کسی تدبیر پر عمل کیا جاتا اور وہ تقدیر پر ایمان
[illegible] فریق مومن ہے بخلاف کافرون کے کہ جب اونکے فعل کا کوئی نتیجہ اونکی مراد کے خلاف ظاہر ہوتا ہے تو وہ تقدیر
[illegible] بلکہ اپنے تدبیر کا عیب سمجھتا ہے حالانکہ یہ فرقہ محض جاہل ہے کیونکہ اول تو نتیجہ خواہ مخواہ نکل چکا دوم یہ کہ اوس
[illegible] کوتاہی نہین کی اور نہ جانا کہ اس تدبیر کا نتیجہ اوسکی مراد کے خلاف ہوگا پھر بھی تو تقدیر ہے لیکن کافر کبھی
[illegible] تدبیر سے بادشاہ ہو سکتا ہے لیکن اوسکی تدبیر پوری نہین اترتی مگر یہ بدبخت یون نہین کہتا کہ تدبیر کا پورا نہ
[illegible] اوس نے اپنے حواس کے موافق کوئی کوتاہی نہین کی فافہم واللہ تعالے اعلم بالصواب۔ اور رجال
[illegible] کیواسطے دین خالص ہے پس وہی بندہ مخلص و مومن ہے جس نے اپنے حواس فطرت کو حکمت
[illegible] سے شریعت الٰہی کا تابع کر دیا ہے اور جو کچھ اللہ تعالے نے اپنی کتاب نازل فرما کر طریقہ بتلایا۔
[illegible] مخلوق مین کسی قسم کی الوہیت نہین سمجھتا جیسے کفار مکہ اپنے بتون کی نسبت نفع و ضرر سمجھتے یا نصرانی

Marfat.com

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت نفع وضرر سمجھتے ہین کہ یہ محض باطل ہے۔ حضرت قتادہ [illegible]
کہ صدق دل سے اپنے نفس پر گواہی دے کہ سوائے اللہ تعالےٰ کے کسی مین الوہیت نہین [illegible]
کہا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ یا رسُول اللہ ہم لوگ اگر اس نیت [illegible]
ہمارا نام نیک باقی رہے تو کیا اس مین بھی ہم لوگون کے واسطے کچھ ثواب ہے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم [illegible]
تب اوس شخص نے عرض کیا کہ یا رسُول اللہ اگر ہم اس نیت سے مال دین کہ ہمکو ثواب ہو اور ہمارا نیک نام بھی باقی رہے [illegible]
کچھ ثواب ہے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کوئی صدقہ قبول نہین فرماتا سوائے اسکے جو
جو خالص اوسیکے نام پر ہو پھر آپ نے بھی آیت پڑھی (رواہ ابن مردویہ) برخلاف مشرکون کے جو اپنی خیالی مورتون سے
وضرر کی خواہش کرتے ہین تو یہ اللہ تعالےٰ کی الوہیت مین شرک کرتے ہین چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اونکے خیالات قبیح کا [illegible]
بقولہ تعالےٰ۔ **وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ**۔ اور وہ لوگ کہ جنھون نے سوائے
تعالےٰ کے اپنے دل سے متولی بنائے ہین **ف** چنانچہ بعضے پتھرون کو اپنے گمان مین ملائکہ کی صورت بنایا اور بعضے مورت
حضرت عیسٰی یا اونکی صلیب کی صورت بنایا اور گمان باندھا کہ ان مورتون مین ہماری خیالی چیزین حلول کر جاتی ہین
تعزیہ مین بعضے جاہل لوگ اسی کے مانند خیال کرتے ہین۔ پھر جب اون سے کہا جاوے کہ کیا تم نے ان چیزون کو
خالق بنا لیا جنکی عبادت کرتے ہو تو کہتے ہین کہ یہ نہین ہے بلکہ **مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ**
زُلْفٰى۔ انکی عبادت ہم کسی خیال سے نہین کرتے سوائے اس خیال کے کہ ہم انکو پوجین تاکہ اللہ تعالےٰ کے یہان یہ لوگ
ہمارا تقرب بڑھاوین **ف** پس اللہ تعالےٰ کے یہان ہمارا حال کہہ سُنکر ہمکو مال واولاد دلاوین **م**۔ کتاب [illegible]
ان جاہل جانورون نے خالق جل جلالہ کی شان مین بھی وہی تصوّر باندھا جو مخلوقات کے بادشاہون مین ہوتا ہے کہ
جو ہمارے مثل ایک آدمی ہوتا ہے اوسکو ہمارے حال سے کچھ آگاہی نہین ہو سکتی سوائے اسکے کہ وزیر وغیرہ اس سے کچھ
بیان کرین اسواسطے کہ وہ بیچارہ جب اپنی ہی ذات سے آگاہ نہین ہے حتّٰے کہ اسکو اپنی پیٹھ کے بال نہین سوجھتے اور
پیٹ کی آنت نہین نظر آتی پھر اوس بیچارہ کو ہمارا حال کیونکر معلوم ہو پس خبیث مشرکون نے خالق عزوجل
بارگاہ عظمت مین بھی یہی تصور باندھا کہ وہ بھی اپنی مخلوق سے آگاہ نہین ہے تو لاؤ اپنے خیالی پتلے بنا کر اوسکے
بھیجین تاکہ تقرّب حاصل ہو چنانچہ بعض صحابہؓ سے روایت ہے کہ چند قریشی وثقفی موٹے تازے احمق جمع ہوئے [illegible]
کہ کیا اللہ تعالےٰ کو ہماری باتون سے خبر ہے دوسرا بولا کہ ہان زور سے کہو تو شاید خبر ہوتی ہے اور چپکے کہنے
خبر ہوتی ہے تیسرا بولا کہ اگر زور سے خبر ہوتی ہو گی تو چپکے سے بھی خبر ہوتی ہو گی چنانچہ قولہ تعالےٰ [illegible]
رابعھم الآیہ کی تفسیر مین دیکھو۔ پھر یہ وہم نہ ہو کہ ان لوگون نے کوئی تقرب بارگاہ الٰہی مین سمجھ لیا تھا کہ [illegible]
کو یہ سمجھ کہان ہے بلکہ تقرب سے انکی مراد یہ تھی کہ ہمکو دنیا کی مال ومتاع دلوا دین اسواسطے کہ یہ لوگ [illegible]
کی کچھ قائل ہی نہ تھے حتّٰی کہ جسکے پاس دنیا زیادہ دیکھتے تھے اوسیکا مرتبہ اللہ تعالےٰ کے یہان [illegible]
یہ خیال ہے کہ ہماری خیالی مورتین جو کچھ اللہ تعالےٰ کے یہان سفارش کر دین تو جب [illegible]

… اور آخرت بھی کوئی چیز ہوئی تو وہ بھی ملجائیگی جیسے نصاریٰ بہتان باندھتے ہین کہ
… حضرت … گناہون کے بدلے سُولی پر چڑھ گیا اب ہم چاہے جو کچھ فسق و فجور کرین وہ ہمارے
… بھی وہی حماقت ہے جیسے یہود کہا کرتے ہین کہ ہمارے بزرگون مین بہت انبیاء گذرے اُونسے یہ کبھی
… کہ ہم لوگ جہنم مین جاوین بلکہ سفارش کرکے کہہ سُنکر ہمکو چھوڑاوینگے اِن جانورون نے ایک ہی قسم
… خیالات باندھے اور اللہ تعالےٰ کی اُلوہیت کو کچھ نہ سمجھے اور نہ اُوسکی معرفت سے کچھ حصّہ پایا بلکہ اُوسکی شان مین
… قیاس دوڑایا پس اگرچہ زبان سے خدا خدا کہتے ہُون مگر اللہ تعالےٰ پر ایمان نہین لائے کیونکہ جب اُوسکی الوہیت
… ہی نہ سمجھے تو ایمان ندارد ہے اسیواسطے اللہ تعالےٰ نے اہل کتاب کے حق مین فرمایا۔ قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ الآیہ
یعنے اہل کتاب پر جہاد کرو جو اللہ تعالےٰ پر ایمان نہین لائے ہے۔ اور تعجب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جو اپنی الوہیت و توحید
کے واسطے کتابین نازل فرمائین اُونسے بھی کچھ سمجھ نہ پائی بلکہ عملی شریعت مین بھی پھوٹ ڈال دی اسیواسطے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ان یہود و نصاریٰ کو دیکھو کہ انکی بغل مین کتاب ہی پھر بھلا یہ لوگ اُوس سے کچھ بھی نفع پاتے
ہین (صحیح) اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ
جن باتون مین یہ لوگ پھوٹ ڈالتے ہین اللہ تعالےٰ ہی اُونکے درمیان فیصلہ فرماویگا ف یعنے قیامت کے روز
ہر فرقہ مشرک کو اُوسکا شرک ظاہر کیا جائیگا۔ پھر وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ مین ڈالا جائیگا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي
مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ط اللہ تعالےٰ ہدایت نہین دیتا ایسے لوگون کو جو جھوٹھا اور
نعمت ناشکر ہو ف کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ہدایت کے لئے کتاب بھیجی بلکہ پیدا کرکے ہوش و حواس دیئے اور
اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہدایت کے لئے بھیجا مگر اُنھون نے ہدایت کی چیز کو اپنی تعصبات کا آلہ بنایا اور باہم
پھوٹ ڈالکر ایک دوسرے کی تکفیر کرنے لگے اور اللہ تعالےٰ کی شان پاک مین اُوسکی مخلوق کو ساجھی بنایا بلکہ اللہ
تعالےٰ کی شان پاک مین فرزند کا اعتقاد باندھا۔ لَوْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا لَاصْطَفٰى
مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ط اگر اللہ تعالےٰ چاہتا کہ کوئی بیٹا بنا دے تو جو کچھ وہ پیدا فرماتا ہے اوس مین
سے جسکو چاہتا چھانٹ لیتا ف وہان جورو و بیٹے کا کیا دخل تھا یا ملائکہ کو بیٹیان بنانیکے کیا معنے تھے بلکہ مشرکین محض
خبیث ہین کہ ایسی محال بات کو جناب باری تعالےٰ مین بہتان باندھتے ہین۔ سُبْحٰنَهٗ۔ پاک ہے اللہ تعالےٰ
اس بات سے کہ اُوسکے واسطے بیٹا و بیٹی ہو کیونکہ تمام چیزین اُوسکی مخلوقات ہین۔ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ
الْقَهَّارُ وہ ایک عزوجل وہی الوہیت والا اکیلا سب پر قادر ہے ف اوسکی قبضۂ قدرت مین ہر چیز مسخر ہے وہ اپنی
… ذرہ ذرہ جانتا ہے اور ہر ذرہ اوسکی قبضۂ قدرت مین مقہور ہے کہ خلاف اُوسکی مشیت کے جنبش نہین کر سکتا
… رضامندی کے اور بغیر اُوسکی قوت دینے کے بولنے و دم مارنیکی مجال نہین ہے تو کون سفارش کر سکتا
… ادنیٰ ہو یا اعلیٰ ہو حتیٰ کہ ہر چیونٹی و ہر پتی اُوسکے علم و قدرت پر رینگتی و ہلتی ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
… القیوم۔ پھر مشرکین اگر جناب باری تعالےٰ مین تضرع کرکے اوس سے قلب و عقل مانگتے اور اللہ تعالےٰ کو

(پہچانتے تو ایسے احمق نہوتے اور نہ شرک کرتے بلکہ ...)

خلق السموٰت والارض بالحق یکور الیل ...

ویکور النھار علی الیل وسخر الشمس والقمر

... یجری لاجل مسمی الا ھو العزیز الغفار خلقکم

من نفس واحدة ثم جعل منھا زوجھا وانزل

لکم من الانعام ثمنیة ازواج یخلقکم فی

بطون امھتکم خلقا من بعد خلق فی

ظلمت ثلث ذلکم اللہ ربکم لہ الملک لا

الٰہ الا ھو فانی تصرفون

کسی کی بندگی نہیں سوائے اوسکے پھر کہاں سے پھرے جاتے ہو

اللہ تعالےٰ آگاہ فرماتا ہے کہ وہی ان آسمانوں وزمین کا خالق ہے اور وہی انکی ساعات میں متصرف ہے ... خلق السموٰت والارض بالحق اوسی نے پیدا کیا آسمانوں اور زمینوں کو حق کے ساتھ ف ... باطل نہیں ہے بلکہ اوسکے واسطے نتائج صحیحہ ہیں بخلاف کافروں کے جو سمجھتے ہیں کہ ... کی طرح ... اور جانوروں سے بدتر پیٹ پالنے کے مکر کریں اور خواب غفلت میں مرکر خاک ہو جاویں پھر آگے نہ کچھ ثواب نہ عذاب ... اور نہ کوئی پرسش ہے یہ کافروں کا گمان محض باطل ہے بلکہ اللہ تعالےٰ ہر ایک چیز کو حکمت کے ساتھ ... ممکن نہیں کہ وہ بے فائدہ ہو یکور الیل علی النھار ...

ف راغب نے کہا کہ کسی چیز کو لپیٹ کر تہ بتہ کر دینا جیسے عمامہ کو ... ہوتا ہے ... کچھ بڑھ گئی اور دن کچھ کم ہوگیا۔ ویکور النھار علی الیل ... ہے ف تو دن بڑھ کر رات گھٹ جاتی ہے اور اس آیت کے ... رات پر ڈھانک دیتا ہے ... پس حاصل یہ ہے کہ رات اور دن ایک دوسرے ...

[illegible] اللہ تعالے کی قدرت مین جاری ہین وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
[illegible] ف کہ اللہ تعالے کے حکم پر رات و دن کی کیفیت طاری ہوتے ہین مطیع و منقاد
[illegible] ہین یہ ہے کہ جب چاہے روان ہوا اور جب چاہے ٹھہر جاوے بلکہ اللہ تعالے
[illegible] قدرت مین حد مقرر فرمائی ہے۔ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ
[illegible] جاری ہے وقت محدود تک ف جب تک کہ دنیا قائم ہے پھر جب قیامت تمام
[illegible] ہو جائیگا تو یہ دونون جہنمیون کے عذاب کے لئے جہنم مین ڈال دئے جائینگے گویا عقیر بیل ہین کمہ
[illegible] فرمایا کہ عقیر سے مراد یہ ہے کہ جیسے جانور کے ہاتھ پاؤن کاٹ ڈالے جاتے ہین چونکہ پہلے دنیا مین
[illegible] اپنے فلک پر روان تھے اور اب جہنم مین کافرون پر عذاب کے لئے جمے ہین وہان سے ہٹتے نہین ہین تو گویا
[illegible] ہو گئے۔ (مجمع البحار) اور بعض نے آیت کی تفسیر مین کہا کہ ہر ایک کیواسطے میعاد محدود اسطرح ہے کہ سورج
[illegible] دن و رات کا وقت محدود ہے اور ماہتاب سے چاند کا حساب ہے مُسَمًّى۔ کہتا ہے کہ کسی آیت مین انکے
[illegible] ہونیکی خاص حالت بیان نہین ہے اور شاید اس مین نکتہ یہ ہو کہ اگر فرض کیا جاوے کہ زمین گول ہے تو ہر ایک
[illegible] کیواسطے کسی ملک کی راہ سے کوئی حد معین نہ ہوگی اسیواسطے تفصیل نہین فرمائی اور اگر زمین گول نہ ہو تو بھی ہر ملک
[illegible] کے حساب سے تفاوت ہوگا و لیکن صحیح تفسیر وہ ہے جو اوّل مذکور ہوئی کہ ہر ایک کیواسطے روان ہونیکی حد تا ختم دنیا
[illegible] ہے۔ اب غور کرنا چاہئے کہ آسمان و زمین کو اللہ تعالے نے پیدا کیا اور اسی شب روز کے اندر ہر ایک چیز جاری ہے اور
[illegible] سب اللہ تعالے کی قبضۂ قدرت مین مسخر ہے تو کوئی گھڑی اور کوئی ساعت ایسی نہین نکلی جس مین یہ ثابت ہو کہ کوئی چیز اللہ
[illegible] تعالے کے تصرف و تسخیر سے باہر ہے گویا اوسکی ناقص مثال یہ ہے کہ ایک کل کی کنجی کسی شخص کے ہاتھ مین ہی تو ہر ایک
[illegible] اوسکے تصرف سے حرکت کریگا اور غیر ممکن ہے کہ خود متحرک ہو اسیطرح جب تمام اشیا اپنی ذات سے بقوت الٰہی عزوجل
[illegible] قائم ہین تو وہی حی القیوم ہے اور ہر ایک کی ذات کا قیام اوسکے قبضۂ قدرت سے ہے اور تصرف بھی ہر ساعت وہی فرماتا
[illegible] تو کوئی آدمی اور کوئی ولی اور کوئی پیغمبر اور کوئی شی ایسی نہین باقی رہی جو بذات خود قائم ہو یا اپنے ارادہ سے خود متصرف ہو
[illegible] دنیا مین کسی شخص کی ذات سے خود کوئی نفع یا ضرر نہین پہونچ سکتا ہے اور جب [illegible] ہے تو مشرکون کا خیال
[illegible] ہے کہ فلان بت مانند لات و عزیٰ وغیرہ کے یا فلان پیغمبر یا فلان ولی اگر چاہے تو ہماری حاجت روائی ہو
[illegible] ایک قسم کا تصرف ہے اور یہ نفع پہونچانا بھی تصرف ہے اور ابھی معلوم ہوا کہ کل تصرف قبضۂ قدرت الٰہی عزوجل
[illegible] کوئی تصرف نہ رہا کہ جس سے نفع یا ضرر ہو بلکہ جو کچھ واقع ہوگا وہ اللہ تعالے ہی کیطرف سے واقع ہوگا پس اوسی
[illegible] شرک و گنہگاری وغیرہ سے پناہ مانگنا چاہئے۔ أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ۔ آگاہ رہو کہ وہی
[illegible] ف عزیز کے یہ معنے ہین کہ جو اپنی ہر ایک مخلوق پر غالب ہے اور ہر ایک چیز پر قادر ہے پس یہ غیر ممکن ہے
[illegible] جب وہی واقع ہوگا جو اوس نے چاہا تو اوسی کی الوہیت کو یقین کرنا چاہئے۔ غفّار کے یہ معنی
[illegible] ذات سے گنہگار رہین اور اون سے بکثرت جرم و خطا واقع ہوتی ہے پس وہ رب عزوجل اپنی رحمت سے

Marfat.com

اوسکا بخشنے والا ہے اور بے انتہا بخشنے والا ہے پس اوسکی اطاعت پر ایمان لاؤ [illegible]
مانگو پس لازم آیا کہ شرک سے توبہ کرو اور اسلام توحید پر قائم ہو کیونکہ تم بھی [illegible]
مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ - اوسی نے تمکو نفس واحد سے پیدا فرمایا [illegible]
پیدا کی ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا - پھر اوسی ذات واحد سے اوسکی جوڑ [illegible]
علیہما السلام ہین پھر ان دونون سے تمہاری خلقت فرمائی اسطرح کہ تمکو انکی جنت [illegible]
پیدا کیا پس تمہاری خلقت و ذات مین اللہ تعالےٰ ہی کی قدرت کا تصرف ہے اور تمہار [illegible]
والا بھی وہی ہے وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ [illegible]
نے تمہارے واسطے چار پایون مین سے آٹھ جفت پیدا کئے ف یعنے آٹھ قسم کے [illegible]
جفت ہین مگر چار جوڑے ہین اور یہ انعام باعتبار ملک عرب کے ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے تمام [illegible]
پیدا فرمائے ہین ولیکن عرب مین بھیڑی کا جوڑا اور بکری کا جوڑا اور اونٹ کا جوڑا اور گائے کا جوڑا [illegible]
چار جوڑے جانورون سے انعام فرمایا پھر اونکو اپنی عظیم قدرت مین غور کرنے کی راہ بتلائی [illegible]
گیا کہ ہماری ذات کا پیدا کرنے والا اور ہماری نسل و حیوانات کا پیدا کرنیوالا کوئی بت وغیرہ نہین ہے بلکہ [illegible]
ہے جس نے ارض و سموات کو پیدا کیا ہے تو اوسکی حکمت و عظمت مین غور کرینگے اور عجیب حکمت یہ ہے [illegible]
مخلوقات مین اپنی قدرت کے نمونہ ظاہر فرمائے ہین بلکہ خود انکی ذات مین ظاہر فرمائے ہین لہذا [illegible]
يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ وہ تمکو تمہاری ماؤن کے پیٹ مین [illegible]
ف جہان ہوا کا گذر نہین ہے کہ اس حالت مین اگر تم لوگ ایسے بند مکان و قبر [illegible]
ہے کہ دم بھر مین مر جاؤ پھر غور کرو کہ حکیم عزّ و جلّ نے تمکو ارحام مادری مین زندہ کیا اور یہ پیدائش [illegible]
کے ساتھ ہے خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ - ایک پیدائش بعد دوسری پیدائش [illegible]
سفید نطفہ ہوتا ہے پھر وہ رنگ بدل کر خون کا تھکا ہو جاتا ہے پھر بدلکر بھی لوتھڑا ہو جاتا ہے [illegible]
و پٹھے و بے شمار رگین اور نر و مادہ کی تفریق اور اپنے موقع موقع سے گوشت چڑھایا جاتا ہے پھر [illegible]
ہے پھر اللہ تعالےٰ اپنی طرف سے روح خاص اوس مین پھونکتا ہے تو وہ ایک جامد و حیوان [illegible]
زندہ حیوان ایک عجیب مقام مین رہتا ہے - فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ - تین تاریکیون مین [illegible]
اندھیرا ہے پھر رحم کا اندھیرا ہے پھر رحم کے اندر بھی جھلی کا اندھیرا ہے جس مین بچہ رہتا ہے [illegible]
و ابو مالک و ضحاک و قتادہ و سدی و ابن زید رحمہم اللہ تعالےٰ سے تفسیر [illegible]
کہ اللہ تعالےٰ نے انسانی پیدائش مین خَلَقَكُمْ فرمایا اور چوپایون وغیرہ کی پیدائش مین وَاَنْزَلَ [illegible]
اور چوپائے کیا آسمان سے اتارے گئے ہین - جواب یہ ہے کہ جو انسان کا شرف ہے [illegible]
میوہ جات و نباتات اسی کے نفع اٹھانے کے واسطے اتارے گئے ہین لیکن اتار [illegible]

Marfat.com

[illegible] حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ جنت سے اُتارے گئے ہیں لیکن صحیح قول
[illegible] اور اس میں انسانی منفعت کا اشارہ ہے جیسے مہمان کیواسطے نزل مُہیا کرتے
[illegible] جیسے جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ نے تمہارے نفع کے لئے پیدا
[illegible] جیسے ہم نے تم پر لباس اُتارا ہے۔ حالانکہ یہ بات ظاہر ہے کہ لباس کا
[illegible] ہو چکی ہے کہ کسی چیز کو اور کسی انسان کو بذاتِ خود جنبش کی مجال
[illegible] جنبش نہ ہو تو جس کاریگر سے کسی صنعت کا ظہور ہُوا وہ اُسکی ذاتی قدرت
[illegible] جیسے ہم لوگ اپنے اوزار و آلات کو سمجھتے ہیں بلکہ درحقیقت وہ اس کی
[illegible] معرفت حاصل ہُوئی کہ جس قوم میں جو حرفت و صنعت و کاریگری ہے
[illegible] اگرچہ بظاہر جاہلوں کو یہ زُعم ہوتا ہے کہ فلان شخص نے ایسا کیا اور فلان
[illegible] جیسے ظاہر میں جو بچہ پیدا ہوا اوسکی نسبت یہ گمان کیا جاوے کہ فلان مرد
[illegible] بچے میں اور مصنوع چیز میں کچھ فرق نہیں ہے سوائے اسکے کہ مخلوق بچے میں اللہ
[illegible] نہیں ڈالی ہے پس دقیق نظر سے اس معرفت کو سمجھ لینا چاہئے
[illegible] صنعت حاصل ہوا اوس سے یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ اوسکو دنیاوی منفعت ملی لیکن اسکے
[illegible] رحمت ہے کیونکہ رحمت تو بنظرِ آخرت ہے پس اگر اوس قوم نے ایک صنعت سے ایسا
[illegible] رحمت ہے مثلاً مومنوں نے جہاد کیواسطے طرح طرح کے جنگی ہتھیار
[illegible] کا قصد کیا تو یہ اُنکے حق میں رحمت ہے اور اگر کسی قوم نے ان ہتھیارون
[illegible] مشہور کریں اور شرک پھیلادیں اور اونکو جانورون کی طرح بنا کر اونسے
[illegible] اور اُن لوگون کو بھی اس میں سے کمانیکی قدر دید میں بلکہ لاکھون و کروڑون
[illegible] یا دنیاوی چیزون سے ترستا دیکھتے ہیں مگر جن لوگون نے اُنکو
[illegible] عاقبت میں غضب الٰہی عزوجل ہے نعوذ باللہ من ذالک۔ الحاصل تمام
[illegible] اور اس میں انسان کو بھی عجائب حکمت سے بنایا اور اوسکو اپنی قدرت
[illegible] بناکر اوسکی منفعت کے واسطے ہزارون قسم کی چیزیں پیدا کیں۔
[illegible] یہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے ف اوس میں سب الوہیت ہے اور وہی
[illegible] لَهُ الْمُلْكُ۔ اوسکی واسطے ملک ہے۔ ف سوائے اسکے
[illegible] دنیا میں احمق مشرکون کو اوس کے لطیف امتحان سے شیطانی
[illegible] بلکہ اپنے آپ کو بھی خود مختار تصرف والا سمجھتے ہیں حالانکہ یہی
[illegible] ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ کوئی الوہیت والا نہیں ہے سوا

الله تعالے کے **ف** اور الوہیت کے معنے مکرر بیان ہو چلے کہ جسکے قبضہ قدرت میں ...
جو چاہے کرے اور اسکی جمیع صفات کمال ہوں کہ اوس میں کسی قسم کی احتیاج ...
سوائے اللہ عزوجل کے کسی میں حاصل نہیں ہے کیونکہ سبھی مخلوق محتاج ہیں **فَاَنّٰی تُصْرَفُوْنَ**
جاتے ہو **ف** تمہاری عقلیں کہاں چلی گئیں کہ تم ٹیڑھی راہ مڑکر اپنے بنالئے ہوئے معبودوں کی عبادت ...
نفع وضرر و تصرفات کی قدرت سمجھتے ہو بلکہ مشرکین قریش وجہال عرب تو یوں کہا کرتے کہ الٰہی ...
تیرا ساجھی نہیں سوائے ایسے ساجھیوں کے جنکو تونے پیدا کیا ہے تو اون ساجھیوں نے جو چیزیں بنائیں و پیدا کیں ...
ساجھیوں کے تیرے مالک ہیں **مترجم** ۔ کہتا ہے کہ اپنی جہالت سے وہ کبھی الوہیت کے معنے ہی نہیں سمجھے
اقوام مشرکین اپنی اپنی زبان میں خدا کہتے ہیں مگر کچھ اسکے معنے نہیں سمجھتے پھر جس نے اللہ تعالے کو نہ پہچانا وہی ...
ایمان رہا **ف** فی اشارات العرائس قولہ تعالے ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ ...
تنزیل کتاب یعنے قرآن پاک ہے اور یہ اللہ تعالے کا وصف قدیم ہے جو تجلی کے طور پر اوس سے ظاہر ہوا اور اتارنا ...
الٰہی ہے تو خاص بندوں کے واسطے یہ صفت فعلی کا ظہور ہوا اور عوام کیواسطے صفت نزول ہے پھر عزیز و حکیم اپنی شان ...
پس عزیز ہونا اس راہ سے کہ صفت اوسکی ذات سے جدا نہیں ہے حالانکہ بندوں پر نزول ہے اور حکیم اس شان سے کہ بندہ ...
اوسکے کشف کی قدرت نہیں ہے حالانکہ نازل فرمانے میں خاص و عام سب کے واسطے رحمت ہے ۔ **شیخ استاد** رحمہ ...
کہ یہاں عزیز ہونے میں ایک لطیفہ ہے کہ نزول رب عزیز کیطرف سے کتاب عزیز کا فرشتہ عزیز کے ذریعہ سے بندہ محبوب عزیز
پر بزبان عزیز برائے امت عزیز ہے قولہ تعالی ۔ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ۔ خلوص یہ ہے کہ توحید میں دل اس طرح گروید
ہوئے ہو کہ عبودیت میں اپنی ذات کو نہ دیکھے بلکہ تمام جہان و مخلوقات کو بھی نہ دیکھے پھر جب اسطرح بندہ سے اوسکے حظ
ساقط ہوئے تو وہ ہر فعل و ہر صفت و ہر چیز میں قدرت الٰہی عزوجل کو مشاہدہ کرتا ہے اور یہی وہ دین خالص کی راہ ...
واسطی رحمہ نے فرمایا کہ دین خالص اوس بندہ کو حاصل ہوتا ہے جو اپنے دین کو شرک و بدعت وریا و عجب و نیکی سے خالص
کرلے ۔ اور شیخ سہل رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ اللہ تعالے کی بارگاہ کے لائق وہ دین ہے جو دنیا و عقبٰی و شبہات ...
خالص ہو ۔ (عس) پھر جب اللہ تعالے نے اس بیان فصیح و معرفت بلیغ سے کافروں و مشرکوں کو اپنی معرفت
بتائی تو پھر بھی اگر یہ لوگ غضب کی کج راہ میں جا پڑیں تو پھر کی پرواہ نہیں ... کمال ... تعالی

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ
اگر تم ناشکر ہو گے تو اللہ بے پروا ہے تم سے اور نہیں پسند کرتا

الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
اپنے بندوں کی ناشکری اور اگر حق مانو گے تو وہ پسند کرے گا تمہارے لئے اور نہ

وِّزْرَ اُخْرٰى ۗ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ
اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا پھر اپنے رب کی طرف تمکو پھرنا

Marfat.com

كُنتُم تَعمَلُونَ اِنَّهٗ عَلِيمٌ

کرتے
تھے
مقرر اوسکو خبر ہے

بِذَاتِ الصُّدُورِ وَاِذَا مَسَّ الاِنسَانَ ضُرٌّ

اور جب لگے انسان کو سختی پکارے

دَعَا رَبَّهٗ مُنِيبًا اِلَيهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعمَةً

رجوع ہوکر اوسکی طرف پھر جب بخشے اوسکو نعمت

مِّنهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدعُوا اِلَيهِ مِن

بھول جاوے جو پکارتا تھا اوس کام کو پہلے سے

قَبلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهٖ

اور ٹھہراوے اللہ کو اور بچلاوے اوروں کو اوسکی راہ سے

قُل تَمَتَّع بِكُفرِكَ قَلِيلًا اِنَّكَ مِن اَصحٰبِ النَّارِ

برت لے ساتھ اپنی منکری کے تھوڑے دنون تو ہے آگ والون مین

جب اللہ عزوجل نے اپنی الوہیت وقدرت کے دلائل واضح بیان کر دئے تو اُسکے بعد کسی مشرک کو کوئی شبہہ نہین رہا سوائے اسکے کہ وہ شیطان کی پیروی مین نفسانیت وسرکشی کرے اور بدیہی باتون کا انکار کرنے لگے پھر توحید کے ساتھ ایسے کافرون کا انجام بیان فرمایا بقولہ تعالےٰ اِن تَكفُرُوا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنكُم اگر تم لوگ کفر کرو تو اللہ تعالےٰ تم سے غنی ہے ف یعنے تمھاری ذات کی اوسکو کچھ حاجت نہین ہے وہ پاک عزوجل اپنی ذات مین قدیم اور اپنی صفات مین کامل ہے تو اوسکو کسی چیز کی جانب احتیاج نہین ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل وغیرہ کو کہا تھا کہ اِن تَكفُرُوا اَنتُم وَمَن فِي الاَرضِ جَمِيعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ یعنے اگر تم لوگ اور جو کچھ تمام زمین مین ہے سب کفر کرین تو بھی کچھ ضرر نہین کیونکہ اللہ تعالےٰ غنی حمید ہے۔ھ۔ اور حدیث قدسی میں اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اے میرے بندو اگر تمھارے اگلے وپچھلے وانس وجن سب کے سب تم مین سے بدترین ایک شخص کے قلب پر ہو جاوین (یعنے شیطان کے قلب پر ہو جاوین) تو اُس سے میری سلطنت مین کچھ کمی نہ ہوگی الحدیث رواہ مسلم ف مترجم کہتا ہے کہ تحقیق مقام یہ ہے کہ بندون واونکی عبادت وغیرہ سے اللہ تعالیٰ کی کچھ غرض نہین ہے کیونکہ اگر کوئی غرض ہو تو جس منفعت کی غرض ہے اوسکی احتیاج ہوئی اور جس چیز کی احتیاج ہو تو اوسکی وجہ سے کمال نہین رہتا بلکہ غیر کی محتاجی ہوتی ہے اور جسکو محتاجی ہو وہ قدیم نہین ہو سکتا حالانکہ اللہ تعالیٰ قدیم واجب ہے اگر ہوسکا تو بندونکی عبادت سے کوئی غرض متعلق نہین ہے بلکہ بندو کی عبادت جناب باری تعالیٰ کے لائق ہے اور اہل سنت بالاجماع متفق ہین کہ بندون سے ایسی عبادت نہین ہو سکتی جو جناب باری تعالےٰ عزوجل کے لائق ہے لیکن نیک کامون کا حکم فرماوے وہ نیک کام بجالاوین اور اسکی دلیل یہ ہے کہ ہر شخص کے

Marfat.com

لائق وہ چیز ہوتی ہے جو اوسکی شان سے مناسب ہو اور اللہ تعالے کی بارگاہ …
کے لائق قدیم ہو لیکن بندے بالکل حادث ہین تو بندون کی ذات اس لائق نہین ہے کہ اوس …
بالضرور اس لائق نہ ہوگی اسواسطے کہ بندہ اپنی ذات سے مخلوق ہے اور اوسکی عبادت اوس …
جب مخلوق خود بارگاہ خالق کے لائق نہ ہوا تو مخلوق المخلوق بالضرور لائق نہ ہوگی۔ اسیواسطے حدیث …
انت کما اثنیت علی نفسک۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعا مین عرض کیا کہ مین …
ثنا نہین لاسکتا ہون بلکہ تیری شان ویسی ہے جیسے خود تونے اپنی ثنا فرمائی ہے (الصحیح) …
مے جناب باری تعالے کے لائق عبادت ہونا محال ہے جیسا کہ عقائد کی کتابون مین ہے فقط …
ہے تو اللہ تعالے اپنی ذات پاک سے بندون کے کفر وایمان سے غنی و بے پرواہ ہے لیکن بندہ کا ایمان اور …
وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۔ اور وہ اپنے بندون کے واسطے کفر نہین پسند کرتا ہے …
یعنے کفر پر اونکو مذمت فرماتا ہے اور آخرت مین عذاب کریگا کیونکہ اللہ تعالے نے بندون کو پیدا فرمایا پس پیدائش
بہت بڑی نعمت … اور اونکو ہوش و حواس وغیرہ سے درست فرمایا پس مخلوق کا ذاتی فرض یہ ہے کہ وہ اپنے خالق
کو پہچانے اور اوسکے حکم کے موافق عمل کرے یعنے اپنے تمام اعضاء باطنی و ظاہر دل و دماغ و ہاتھ و پاؤن و زبان وغیرہ
بندگی مین لگا وے پس جب اوس نے کفر کیا تو بہت بڑی ناشکری کی اور اگر اوس نے مخلوقات مین سے کسی کی بندگی کی تو
کیا پس ایسی ناشکری کو اللہ تعالے پسند نہین فرماتا ہے۔ وَإِن تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ
اور اگر تم لوگ شکر گزاری کرو تو اوسکو تمھارے حق مین پسند کرتا ہے یعنے تمکو دنیائے فانی چھوڑنے کے بعد آخرت
نعمت باقی وجنت عطا فرمائیگا (تنبیہ) قولہ غَنِيٌّ عَنكُمْ اشارہ ہے کہ تم لوگ اپنی عبادت سے اللہ تعالے کو کچھ …
خود تمھاری ذات سے غنی ہے۔ قولہ يَرْضَهُ لَكُمْ۔ اشارہ ہے کہ تمھاری شکر گزاری جو اللہ کو پسند ہوئی تو اپنی ذات پاک کے
نہین ہے بلکہ وہ بھی تمھارے ہی واسطے ہے یعنے تمھارے نیک افعال لوٹ کر تمھین کو ملجاوینگے جیسے کافرون و مشرکون
بد افعال خود اونھین کو ملینگے حتے کہ جو کچھ اونھون نے کمایا اوسپر کچھ زیادتی نہ ہوگی بلکہ جہنم کا عذاب …
اعمال ہین … مومنون سے کہ جنت مین اونکو اپنے نیک افعال ملینگے اور اللہ تعالے اسپر بہت کچھ بے حساب
بلکہ بیحساب بطور مزید عنایت فرماویگا اور روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری۔ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم
بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہایت خوش ہوکر کہا کہ سبحان اللہ یہ کیسی اچھی فروخت ہے کہ مال …
… پھر واضح ہو کہ شیطان نے مشرکون مین طرح طرح کے بیہودہ خیالات ڈالے …
قیامت کا دن ہوگا تو ہم لوگ چاہے جسقدر بدکار ہون اور چاہے جو کچھ کفر و شرک کیا ہو …
جہنم کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دوڑائے جاوینگے پھر اوسکے بعد …
مین وہ اپنی قوم کے لوگون کو اس حال مین دیکھکر آوینگے اور سفارش کرکے …
قائم مقام عوضی دوسرے مجوس و نصاریٰ و مسلمانون مین سے ہمارے قائم مقام …

[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے محمد جاؤ خوار ہو کہ واللہ بھی
[illegible]) اسیطرح نصاریٰ نے گمان باندھا کہ ہم چاہے جو کچھ شرک وکفر وبدکاریاں کریں ہمارے
[illegible] اپنے اوپر لادلیا اور وہ کفارہ ہوکر سُولی پر چڑھ گیا۔ اسیطرح کے بیہودہ خیالات اور حماقت کی آرزوئین
[illegible] یہ بات بالکل صاف ظاہر ہے کہ چوری ولوٹ مار کوئی کرے اور اُسکے عذاب مین کوئی
[illegible] ظلم قبیح کہلاتا ہے اور اللہ تعالےٰ اس سے پاک ہے اوس نے اپنے قول مین ان شیطانی
[illegible] وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی۔ اے اتزر نفس وازرۃ وزر نفس
[illegible] کوئی نفس گنہگار دُوسرے نفس بدکار کا بار گناہ نہین اوٹھادیگی ف اگر کہا جاوے کہ جس شخص نے دُوسرے
[illegible] قتل کیا تو قاتل پر گناہ ہوا اور اسکے برابر گناہ اوّل فرزند آدم پر ڈالا جاتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ ہان حدیث مین صحیح
[illegible] ہے اور اسکی دلیل بھی حدیث مین منصوص ہے کہ اوسپر یہ گناہ اسواسطے ڈالا جاتا ہے کہ بیگناہ قتل کرنیکا طریقہ سب سے پہلے
[illegible] نے نکالا تھا اور اسیوجہ سے دُوسری حدیث مین آیا ہے کہ جس شخص نے کوئی بدطریقہ نکالا تو اوسپر اپنا گناہ ہوگا اور قیامت
[illegible] جو لوگ اس چال پر چلین اور گناہ کماوین تو اونکے گناہون سے کچھ کم نہ ہوگا بلکہ اُونکے گناہون کے برابر اوس شخص پر بھی
[illegible] جائیگا جس نے سب سے پہلے یہ طریقہ نکالا پس معلوم ہوا کہ اس نفس بدکار نے دُوسرے کا گناہ نہین اٹھایا بلکہ اپنی ہی بدکاری
[illegible] جو بدطریقہ نکال گیا تھا اُسکا بدنتیجہ قیامت تک پاتا رہا بخلاف حضرت مسیحؑ ودیگر انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام کے کہ وہ ہمیشہ
[illegible] امتون کو توحید الٰہی وشریعت حق کی تعلیم فرماتے رہے پھر جن مشرکون نے اُونکے بعد دین سے مرتد ہونا اختیار کیا تو یہ
[illegible] لوگ خود اپنی بدکاری کے ذمہ دار ہین جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت سے قبائل عرب مرتد ہوگئے جو آنحضرت
[illegible] اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایمان لائے تھے حتےٰ کہ خلیفہ برحق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت
[illegible] سے انپر جہاد کیا تو ان مین سے بکثرت لوگ اسی حالت ارتداد مین مارے گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی بدکاریون کے
[illegible] نہین ہین اسیواسطے حدیث مین آیا ہے کہ قیامت کے روز کچھ لوگون کو لاوینگے اور اونکو لیکر بائین جانب جہنم کی راہ
[illegible] جائیگا تو مین پکارونگا کہ اے رب یہ لوگ تو چند ساعت میری مجلس مین بیٹھے تھے پس مجھسے کہا جائیگا کہ تجھے معلوم نہین
[illegible] نے تیرے بعد کیا طریقہ بدلا جبسے تونے اونکو چھوڑا تھا یہ لوگ برابر اُلٹے پاؤن پھرے گئے الحدیث (الصحیح) اور اسیطرح
[illegible] مین خوارج وروافض وغیرہ بہت سے فرقہ ہین جو جماعت صحابہ وتابعین کہ اس طریقہ کو جسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت
[illegible] چلا آتا تھا اپنی رائے لگا کر چھوڑ دیا تو اونکی بدکاریون کے ذمہ دار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین ہین بلکہ اُنھون نے
[illegible] جو بدطریقہ نکالا تو قیامت تک جو بدبخت اس طریقہ مین داخل ہوگا جیسے اوس پر گناہ ہوگا اُوسکے برابر گناہ ان خوارج پر بھی
[illegible] مشرکون وکافرون نے جو بدچلنی اختیار کی اوسکا کفارہ حضرت مسیح علیہ السلام وغیرہ صالحین نہین ہوسکتے ہین بلکہ یہ
[illegible] اپنے لیے ہین اور آخرت کے لیے انکا گناہ انھین پر ہوگا چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ
مَّرْجِعُکُمْ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
[illegible] تمہارے اوسی پالنے والے کا ٹھکانا ہے تب وہ تمکو بتلاویگا تو تم کیا کرتے تھے ف کیونکہ تمہارے

ظاہری وباطنی افعال واعمال سب سے آگاہ ہے۔ اِنَّہٗ عَلِیۡمٌ [illegible]
وہ تو سینہ والی باتون کو خوب جانتا ہے ف جو کچھ تمہارا قصد تھا اور جس نیت سے [illegible]
کے اندر چھپا ہوا ہے مگر اللہ تعالےٰ کے نزدیک کچھ بھی پوشیدہ نہین ہے اور اس مین [illegible]
ہے جیسے مطیع و نیکوکار کیواسطے بشارت ہے کیونکہ رب عزوجل اوسکی نیکوکاری سے خوب [illegible]
ہے اور خاص کر سینہ کی باتون کا جاننا اسواسطے بیان فرمایا کہ کافر اپنی حماقت سے سمجھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ [illegible]
سے آگاہی نہین ہے لیکن اونہین سے بعض احمق اپنا خیال دوڑاتا ہے کہ اگر اوس نے علانیہ فعل کیا [illegible]
بلند آواز سے کوئی قول کہا تو سُن لیتا ہے چنانچہ چند قریشی و ثقفی احمقون کا قصہ روایت صحیحہ کے ساتھ [illegible]
اہل ایمان جنکو معرفت حاصل ہے خوب جانتے ہین کہ اللہ تعالےٰ اونکے ظاہر و باطن سے اسطرح آگاہ ہے جسطرح [illegible]
شان پاک ہے حتے کہ ملائکہ کو اور خود آدمی کو اپنے نفس کے مخفیات نظر نہین آتے ہین مگر اللہ تعالےٰ کے نزدیک اوسکا [illegible]
ذرّہ حاضر ہے اور حدیث مین آیا کہ اللہ تعالےٰ تمہاری صُورتون کو نہین دیکھتا ہے اور نہ تمہارے مال دیکھتا ہے بلکہ وہ تمہارے
دل دیکھتا ہے اور تمہارے اعمال دیکھتا ہے (صحیح مسلم) پس جسکا قلب سلیم اور اسکی نیت خالص اور ظاہری باطنی اعمال خوب
وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک محبوب ہے اگرچہ ظاہر مین اوسکی صُورت خراب اور وہ مال و متاع سے محتاج ہو کیونکہ دنیا
ملعونہ سے اوسکو پاک رکھکر آخرت کا بادشاہ بنایا گیا ہے اور وہ ہر حال مین اپنے رب عزّوجل پر یقین رکھتا اور اُسی سے اپنا نفع
ضرر جانتا اور اُسیکو جہان کا خالق و مالک پہچانتا ہے بخلاف کافرون کے کہ وہ لاعلاج مصیبت کو دیکھکر اللہ تعالےٰ کے [illegible]
ہین پھر جب کوئی نعمت پاتے ہین تو اترا کر اون لوگون کی منت مانتے ہین جنکو اپنے گمان مین ساجھی بنایا ہے چنانچہ اللہ عزّو[جل]
نے فرمایا۔ وَاِذَا مَسَّ الۡاِنۡسَانَ ضُرٌّ۔ اور انسان کو جب کوئی مضرت پہونچتی ہے ف
یعنی کافر کو جب کوئی ایسی سختی پہونچتی ہے جسکو وہ اپنی دنیا کے حق مین مضرت سمجھتا ہے کیونکہ وہ آخرت کا قائل نہین
تو بیماری یا مال و اولاد کی تختی بھی اوسکے حق مین مصیبت ہے تو جب اوسکو ایسی مصیبت پہونچتی ہے ف دَعَا رَبَّہٗ
تو اپنے رب عزوجل سے دُعا مانگتا ہے ف کیونکہ اوسوقت ساری شیطانیت بھول جاتا ہے اور عاجزی سے اللہ تعالےٰ
کیطرف تضرّع لاتا ہے۔ مُنِیۡبًا اِلَیۡہِ۔ اس حالت سے کہ اللہ تعالےٰ کی جناب مین گڑگڑانے والا ہے ف
اور اوسی کی درگاہ مین یہ فریاد کرنیوالا ہے کہ یہ بلا مجھسے دُور کر دے اور اوسوقت مین بت و زندہ و مُردہ سب بھول جاتا
اور اللہ تعالےٰ اوسکی مصیبت دُور کر دیتا ہے جسطرح اوس نے مقدر فرمایا ہے۔ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَہٗ نِعۡمَۃً
مِّنۡہُ۔ پھر جب اپنی طرف سے انسان کو کسی نعمت کا مالک کرتا ہے ف جو محض عطا [illegible]
کے پاس کوئی نیک کام نہین ہے اور اگر ہوتا بھی تو بھی وہ نعمت کا سبب نہین ہوسکتا کیونکہ وہ تو انسان [illegible]
کام کا شکر تو بھی نہین ہے تو اوسکے عوض مین نعمت کا خیال کہان سے ہوسکتا ہے لہذا [illegible]
انسان کو نعمت دیتا ہے۔ نَسِیَ مَا کَانَ یَدۡعُوۡۤا اِلَیۡہِ مِنۡ قَبۡلُ
پہلے جسکی جانب دُعا کرتا تھا وہ سب بھول جاتا ہے ف بعض نے کہا یعنی [illegible]

Marfat.com

[illegible] جل کی درگاہ مین تضرع کرتا تھا بلا پکارنے کے علاوہ
[illegible] سے ٹھہرائے وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا اور واسطے اللہ کے ہمسر بناتا
[illegible] ملاتا ہے بلکہ بت پرست اپنے اپنے بت کی طرف سے یہ نعمت
[illegible] کی طرف سے اور اگر قبر پرست ہے تو میت کی طرف سے جیسے کہ اگر
[illegible] اترنے کو روانہ ہوئے اور منجدھار مین جاکر آندھی آئی اور کشتی ڈگمگا لی تو
[illegible] لگے پھر بچ گئے اور پار اترے تو ہر شخص اپنے اپنے بت کا شکریہ ادا کرنے
[illegible] پس ایک مومن ان احمقون کی مجموعی حالت دیکھ کر انکی حماقتون کا اندازہ کرتا ہے
[illegible] بت دور پڑے اور دریا مین غوطہ لگاکر اونھون نے کشتی کو کنارے لگایا اور
[illegible] حماقت کو نہین سمجھتا اور اللہ تعالے کے ساجھی پکارتا ہے لِيُضِلَّ عَنْ
[illegible] لوگون کو اللہ تعالے کی راہ سے بہکاوے ف کیونکہ عوام اوسکی شیطانی باتون کو سنکر
[illegible] اللہ تعالے نے کافر مخلوق کو مصیبت سے چھڑایا تو اوسکا شکریہ اوسپر واجب تھا مگر وہ بھولا
[illegible] عطا فرمائی تو بدرجہا احسان بڑھ گیا لیکن کافر کی غفلت بھی اُس سے کرورون درجہ بڑھ گئی بلکہ
[illegible] پس اللہ تعالے نے ہر ایسے کافر کو رحمت سے آخرت سے ملعون کردیا اور اپنے رسول علیہ السلام
[illegible] تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا کہدے (کہ او کافر) تو اپنے کفر کے ساتھ تھوڑے
[illegible] ف [illegible] چندن موت آئی تو یہ تیری زندگی ختم ہو جائیگی پس تو بھی چند روز ناشکری کرلے
[illegible] اَصْحَابِ النَّارِ تو جہنمیون مین سے ہے ف اور جہنم مین سوائے عذاب و ذلت و خواری کے
[illegible] بعض علماء تفسیر نے گمان کیا کہ یہ خاص خطاب ہے تو کوئی کافر بھی خاص معین ہے جسکو مخاطب کیا
[illegible] بن ربیعہ ہے جو جنگ بدر مین مارا گیا اور بعض نے دوسرے کافرون کا نام لیا اور حق یہ ہے کہ کسی
[illegible] بلکہ خطاب مذکور ہر فرد کافر کیواسطے عام ہے ف فی اشارات العرائس۔ قولہ تعالے۔ ان تکفروا
[illegible] اس آیت کی تفسیر جو علم تفسیر مین معروف ہے اوسکو سمجھ لینا چاہئے اور وہ خود تفاسیر مین بیان کردیگئی ہے
[illegible] بیان ایک نکتہ ہے اور اوسکا بیان یہ ہے کہ معرفت جو بندہ کو حاصل ہوتی ہے وہ کب کامل ہوتی
[illegible] ہے کہ معرفت الٰہی عزوجل بطور حقیقت کے بندہ کی تاب و طاقت سے باہر ہے چنانچہ قولہ تعالے
[illegible] عبادت باری تعالے مین صریح موجود ہے کہ جب حجاب دور کیا جائیگا تو یہ لوگ سجدہ کی درخواست
[illegible] کرینگے کہ اے رب ہم نے تیری شان کے لائق سجدہ نہین کیا اب ہمکو حکم ہو تاکہ ہم عبادت
[illegible] غلام کو وار محنت و عبادت نہین رکھا ہے جب یہ بات معلوم ہوئی تو ظاہر ہوا
[illegible] درمیان ایک حد فاصل رکھی گئی ہے کہ وہ۔ لا الٰہ الا اللہ۔ محمد رسول اللہ
[illegible] کی توحید اور نبوت کا قائل ہو تو ایسی تارک کفر ہے پھر جب اوسکو حضرت سرور عالم

صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر الوہیت توحید کی معرفت [illegible]
موجود ہے اور یہ بالکل ظاہر ہے کیا نہین دیکھتے ہو کہ کل توحید [illegible]
پھر اگر یہی تمام معرفت ہو تو عوام مین اور اولیا و انبیا علیہم السلام مین کچھ فرق [illegible]
اپنے آپکو سب سے زیادہ اعرف فرمایا تو معلوم ہوا کہ ابتدائی ایمان کے بعد معرفت مین [illegible]
مرتبہ معرفت کے ساتھ مرتبۂ نکرت موجود ہے پس جسقدر معرفت زیادہ ہوگی اسیقدر [illegible]
کو پہونچے تب نکرت زائل ہوتی ہے اور یہ سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
کی ذات مبارک مستثنے کرکے باقیون مین یہ گفتگو ہے تو حاصل یہ نکلا کہ عبودیت کے واسطے مراتب ہین [illegible]
ہے کہ وہان نکرت گویا معدوم ہے اور یہ سب سے اعلی مرتبہ ہے پھر ابتدائی مراتب مین وہ [illegible]
ابتداے مرتبۂ عبودیت مین سے مرتبۂ تحقیق پر ہوتے ہین یعنے وہان نفاق کو کچھ دخل نہین ہوتا اور [illegible]
اُنکے ابتدائی مرتبہ مین نفاق کا خوف ہوتا ہے اسیواسطے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم باوجود اس کمال کے [illegible]
مین سے کسی اُمت کو حاصل نہین ہوا اپنے نفس پر نفاق سے خوف رکھتے تھے (رواہ احمد وسعید ابن منصور) اور حسن بصری [illegible]
تعالے سے روایت ہے کہ جو مؤمن زمانۂ سابق مین گذر چکا یا جو قیامت تک گذرے کوئی ایسا نہین ہوگا جسکو اپنی ذات
کا خوف نہ ہو اور نفاق سے وہی خوف کرتا ہے جو مؤمن ہے اور جسکو دیکھو کہ وہ نفاق سے نہ ڈرے وہ بالتحقیق منافق ہے
مرتبہ سے ترقی کرکے اوسکو ایک مرتبۂ تحقیق حاصل ہوتا ہے یعنے تذبذب جاتا رہتا ہے اگرچہ نفاق کا خوف اسوقت بھی باقی
ہاں جسقدر عرفان زیادہ ہوا اوسیقدر خوف نفاق بڑھ جاتا ہے اور یہ اوسکے ایمان کی دلیل ہے لیکن تحقیق مین تذبذب نہ [illegible]
اور اوسکی توضیح یہ ہے کہ ابتدائی ایمان مین اکثر اوقات کے امتحانات کے معاملات ایسے پیش آتے ہین کہ وہ متحیر ہوکر سوچ [illegible]
ہے گویا وہ ابھی ایمان پر ثابت قدم نہین ہے ولیکن جب مرتبۂ تحقیق پر پہونچا تو اوسکو کبھی ایمان وکفر مین سوچ نہین ہوتا
واردات امتحانی کو سمجھ لیتا ہے جب یہ معلوم ہو چکا تو شیخ رحمہ اللہ تعالے نے قولہ تعالے۔ ان تکفروا مین کفر کو [illegible]
ساتھ لیا کیونکہ کفر بمعنے نکر یعنے انکار ہے اور اوپر بیان ہو چکا کہ نکرت ہر مرتبہ معرفت کے ساتھ موجود ہے اگرچہ یعنی نکرت
جس مین الوہیت توحید کا یقین نہ ہو یعنے اگر کوئی شخص۔ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی معرفت نہین رکھتا تو یہ نکرت [illegible]
جہنمی ہے اور جب وہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوا تو وہ نکرت زائل ہوگئی جس سے وہ جہنمی ہوتا ہے [illegible]
مراتب مین جو نکرت ہے وہ اپنے درجات معرفت مین کمی ہے حتے کہ اگر فقط لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ [illegible]
اگرچہ جنت کے بلند مراتب نہ پاوے پھر اگر اوس نے ترقی کی حتے کہ مرتبۂ تحقیق پر پہونچا تو نکرت کچھ [illegible]
بھی ہٹ گئی ولیکن نکرت معرفت ابھی بہت باقی ہے کیونکہ معارف الہی عزوجل کے درجات [illegible]
کیواسطے ہوتی ہے۔ شیخ رہ نے لکھا کہ عارف جب عبودیت کے مرتبہ مین تحقیق کی حد پر پہونچتا [illegible]
سوائے سب بھول جاتا ہے اور حق ہی حق نظر آتا ہے مگر اپنے مرتبہ کی نکرت سے [illegible]
مرتبہ کے موافق نکرت یعنے اس مرتبہ کا کفر ہے لیکن یہ کفر جہنمی نہین ہے کیونکہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] تہدید فرمائی کہ اگر تم کفر کروگے
[illegible] کروگے تو اپنے حال نفس مین گرفتار ہوکر ترقی معرفت سے محجوب ہوجاؤگے
[illegible] اللہ تعالے اپنے بندون سے کفر کو نہین پسند کرتا ہے اور اشارہ سابق کے موافق
[illegible] پہونچا اوسکا کفران نعمت یہ ہے کہ اپنے وجود کو بھول جاوے بلکہ اوسکو چاہئے تھا کہ خود
[illegible] منعم حقیقی فقط وحدہ لاشریک ہے پس اگر ایسا کرتا تو یہ کفران نعمت نہ ہوتا بلکہ
[illegible] لکم - اگر تم شکر کرو تو اللہ تعالے اسکو تم سے پسند فرماتا ہے - شیخ قاسم رحمہ
[illegible] کفر پسند نہین ہے ولیکن اوسکی مشیت کے موافق جب یہ لوگ دنیا و شیطانیت اختیار
[illegible] فرمایا او مشیت و رضا مین فرق ہے جیسے ارادہ و قضا مین فرق ہے - مترجم کہتا
[illegible] ہے کہ آدمی اپنی اولاد کے حق مین یہ پسند نہین کرتا کہ اوسکو باندھکر کوڑے مارے لیکن اگر وہ بد شوق و
[illegible] آوارہ ہوتا ہے تو اوسپر سزا جاری کرتا ہے - شیخ سہل رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ شکر کی ابتدا یہ ہے کہ اللہ
[illegible] عزوجل کی طاعت مین قائم ہوا اور تحقیق یہ ہے کہ اس طاعت کو بھی اللہ تعالے کی جانب سے اپنے اوپر احسان دیکھے شیخ عبدالعزیز
[illegible] کفران نعمت یہ ہے کہ بندہ کو یہ گمان پیدا ہو کہ اوس نے پہچانا اور یہ وہم پیدا ہو کہ اوس نے نعمت کا ذرہ
[illegible] بھی شکر ادا کیا - شیخ ابن عطا رحمہ نے کہا اللہ تعالے کی بارگاہ بے نیاز مین کسی مخلوق کی کچھ حاجت نہین لیکن جس مخلوق کو اوس نے
اپنے جود حقیقت کیواسطے پیدا فرمایا اور اپنا بندہ بنایا ہے اوسکے حق مین راضی نہین ہوتا کہ وہ منھ موڑ چلے بلکہ توفیق و تربیت سے
اوسکو اپنی جانب جذب فرماتا ہے حتیٰ کہ اوسکو شکر گزار بنا کر اوس پر اپنی رضامندی نازل فرماتا ہے - قولہ تعالے - وَإِذَا مَسَّ
[illegible] مُنِيبًا إِلَيْهِ - جب انسان کو کوئی مضرت پہونچی تو اپنے رب عزوجل کیطرف گڑگڑا کر اوس سے دعا مانگتا ہے —
[illegible] تفسیر اوپر بیان ہوچکی ہے - لیکن دیکھنا چاہئے کہ اس مین اہل معرفت کیواسطے یہی اشارہ ہے اسیواسطے
[illegible] روایت ہے کہ انسان سے مراد کافر ہے اور یہ بھی روایت ہے کہ انسان سے مومن و کافر دونون مراد ہین کیونکہ
[illegible] توحید پڑھنے ہی سے ساقط ہوجاتا ہے لیکن کفران معرفت باقی رہتا ہے - پھر جیسکے
[illegible] مقدر کی سختی پہونچی ہے تو بغیر سابقہ معرفت کے اوس [illegible] دعا مانگتا ہے اور جب اللہ تعالے
[illegible] اوس مین [illegible] منعم عزوجل سے محجوب ہوجاتا ہے یعنی یہی نعمت اوسکے واسطے حجاب ہوجاتی ہے کیونکہ
[illegible] منعم عزوجل کو بھول جاتا ہے تو ایسے شخص کا حال اور انجام یہ ہوا کہ وہ مضرت و نعمت دونون
[illegible] وہ بلا پہونچنے مین صبر کرتا ہے اور نہ نعمت پہونچنے مین شکر کرتا ہے اور اوسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اوسکے
[illegible] نادانی و جہالت ہے کیونکہ اگر اوسکو معرفت حاصل ہوتی اور محبت ایمان کی حلاوت و مزہ چکھا ہوتا تو اپنی
[illegible] قربان کرتا بلکہ [illegible] کے ساتھ اس نذرانہ حقیر کو پیش کرکے عرض کرتا کہ مجھے اپنی خواہش نہین
[illegible] کیونکہ حق عزوجل علیم و خبیر ہے اور اپنے مومن بندون پر رحمت
[illegible] نے اپنے علم قدیم سے مقدر فرمایا ہے اور اوس سے مومن و کافر کوئی نہین

Marfat.com

ہوتا۔ شیخ واسطی رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ مخلوق اچھا سمت کے [illegible]
منبر خفیم۔ کہتا ہے کہ مصیبت کے وقت نفس کا اترانا اور اسکا غلبہ باقی نہین رہتا [illegible]
ہے اور یہی حجاب تھا کیا نہین دیکھتے ہو کہ جب آدمی کے تن پر سختی ہوتی ہے اور دل [illegible]
تو کیونکر اخلاص کے ساتھ اپنے پروردگار غفور الرحیم کی درگاہ مین عاجزی [illegible]
کو دنیا مین اترایا ہوا سو وہ خوش حال چھوڑے تو وہ حجاب مین گرفتار ہو جائیگا اور جو شخص [illegible]
نفس کی خوشی کو رد کرے اور اوسکو دنیا دی متعات مین قہقہہ مارنے سے منع کردے تو وہ [illegible]
بیمار رہیگا اگرچہ کھانے پینے وغیرہ مین عیش و فراغی کے ساتھ بسر کرے اور روایت مین آیا ہے کہ قہقہہ [illegible]
ہے منبر خفیم۔ کہتا ہے کہ اوسکے اسرار مین سے یہی ہے کہ قہقہہ اوسوقت ہوتا ہے کہ جب نفس کو [illegible]
پھیلتا ہے کہ اوسکی شامت سے قلب پر تاریکی آجاتی ہے بالجملہ ایمان کے آثار مین سے یہ ہے کہ اللہ تعالے [illegible]
و عافیت عطا فرماوے اوسیقدر بندہ کا شکریہ والحاح و تضرع اپنے رب عزوجل کی درگاہ مین بڑھتا جاوے [illegible]
مین ارشاد ہے کہ جسکو یہ پسند ہو کہ سختی کی حالت مین اللہ تعالے اوسکی التجا قبول فرماوے تو اوسکو چاہئے کہ [illegible]
اوسکی جناب مین شکریہ والحاح لاوے اسی ارشاد کو لیکر شیخ حسین نے بیان فرمایا کہ جو شخص اپنی عافیت کی اوقات مین [illegible]
ہے تو مصیبت و پریشانی کی اوقات مین اللہ تعالے اوسکی دعا قبول نہین فرماتا ہے اسیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ارشاد کیا کہ تو آسانی کیوقت اللہ تعالے کی جناب مین اپنی معرفت پہونچا تو کہ وہ سختی کے اوقات مین [illegible]
دستگیری فرماوے (السنن) شیخ مہجوری رحمہ نے فرمایا کہ جس نعمت سے بندہ اپنے مولائے منعم عزوجل کو [illegible]
حق مین نعمت نہ سمجھے بلکہ اوسکے حق مین نقمت ہے۔ (عس) بالجملہ کافر مین ہزارون عیب ہین اور وہ [illegible]
اپنے خالق عزوجل کو نہین پہچانتا ہے اور جو مخلوق اسقدر احمق ہو کہ اپنے خالق عزوجل کو نہ پہچانے تو جو شخص [illegible]
احمق ہے پھر کافر ایسی حماقت کیوجہ سے دنیا وغیرہ ایسی چیزون کو اچھا سمجھتا ہے جنکو رب عزوجل نے [illegible]
امید کو برا جانتا ہے جنکو رب عزوجل نے محبوب کیا ہے جیسے انبیاء علیہم السلام [illegible]

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا [illegible]
ایک جو بندگی مین لگا ہے گھڑیون رات کے [illegible]

الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ [illegible]
رکھتا ہے آخرت کا اور امید رکھتا ہے اپنے رب کی مہر کی تو کہہ [illegible]

الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا [illegible]

إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ
سوچتے وہی ہین جنکو سمجھ ہے

(الزمر ۳۹: [illegible])

Marfat.com

[illegible] رب عزوجل کو پہچانتے ہیں یعنے مومن ہیں اونکے ساتھ ایسے لوگون کو جوانکے
[illegible] مشرک ہیں کچھ بھی برابری نہیں ہے بقولہ تعالےٰ۔ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ
[illegible] صفت ہو کہ رات کے اوقات میں رب تعالےٰ کی طاعت ادا کرنے والا ہے۔
[illegible] سجدہ کرتا ہوا اور قیام کرتا ہوا ف یعنے کبھی سجدہ مین پڑا ہوا گڑگڑاتا ہے اور کبھی کھڑا ہوا اپنے
[illegible] اور عاجزی سے دُعائیں مانگتا ہے یَحْذَرُ الْاٰخِرَةَ۔ آخرت سے ڈرتا ہے ف
[illegible] اور عذاب جہنم سے خوف ناک ہے لیکن اپنے رب عزوجل کے فضل سے مایوس نہیں ہے۔
وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ۔ اور اپنے رب عزوجل کی رحمت کا امید وار ہے ف جیسے حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت
[illegible] اللہ علیہ وسلم نماز تہجد مین تلاوت فرماتے۔ تو جب کسی آیتِ عذاب پر آتے تو ٹھہر کر عذاب سے پناہ مانگتے اور
[illegible] آیت رحمت پر آتے تو ٹھہر کر رحمت کی دُعا مانگتے چنانچہ صحاح و سُنن مین یہ احادیث بکثرت مذکور ہین اور اس
[illegible] صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم بھی بیشمار ہین اور سب ائمہ فقہا کے نزدیک نماز تہجد مین یہ فعل مسنون ہے۔ پس حال
[illegible] بندہ مین یہ صفت ہے کہ راتون کے اوقات مین قیام و رکوع و سجود کے ساتھ اپنے رب عزوجل کی عبادت کرتا
[illegible] رحمت کا امیدوار اور اوسکے عذاب سے ڈرتا ہے تو بھلا ایسا پاکیزہ بندہ اور جو اوسکے مخالف یعنے کافر و مشرک
[illegible] دونون برابر ہو سکتے ہین کیونکہ کافر و مشرک کا یہ حال ہے کہ اپنے رب عزوجل کو پہچانتا نہین اور راتون کو گیت گاتا اور
[illegible] شراب پیکر بلبلاتا اور آخرت سے غافل صرف دنیاوی زندگی پر اتراتا ہے اور کھاتا پیتا خراٹا ہے اور صبح کو
[illegible] بتون سے مرادین مانگتا پھرتا اور بھوتون پریتون وغیرہ کی نذرین چڑھاتا اور اپنے نفسانیت کے مکانات بنوا کر اونمین
[illegible] ہے بھلا یہ جاہل احمق جو اپنے رب عزوجل کی معرفت سے کچھ بھی نہین جانتا ہے کہین یہ ناپاک بھی اوس
[illegible] بندہ صالح شب بیدار عارف کے برابر ہو سکتا ہے۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ
وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ کہدے کہ وہ لوگ جو معرفت رکھتے ہین اور وہ لوگ جو کچھ نہین جانتے بھلا کہین
[illegible] باہم ہو سکتے ہین ف یعنے مومن عارف اور مشرک جاہل ہرگز کبھی برابر نہین ہو سکتے بلکہ اِن دونون مین زمین و آسمان
[illegible] تفاوت ہے۔ لیکن مشرک تو جب اپنے خالق عزوجل کو نہین پہچانتا ہے تو بھلا وہ اس بات کو کیا سمجھیگا کیونکہ
[illegible] نہین ہے۔ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ اسکو تو وہی سمجھین گے جو عقل والے
[illegible] عقل صرف انہین بندون کو حاصل ہے جنکے قلب مین راہِ نور کشادہ ہے اور وہ مومن ہین کیونکہ سابق مین
[illegible] جس نے کفر و دنیا اختیار کی اوسکے قلب پر مہر کردی جاتی ہے کہ راہِ نور مسدود ہو جاتی ہے اور دل
[illegible] اوسکے حواس قائم رہتے ہین جیسے جانورون مین موجود ہوتے ہین پس وہ اپنے دماغی حواس کو
[illegible] ہے حالانکہ دماغی حواس کو یہ طاقت نہین ہے کہ معارف قلبی و عقلی کو پہونچے پھر معارف الٰہیہ تو بہت بلند
[illegible] آیت مین اللہ تعالےٰ نے بندہ صالح کو قانت یعنے قنوت کرنیوالا فرمایا حالانکہ وہ ساجد ہو یا قائم
[illegible] وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ۔ یعنے اللہ تعالےٰ کیواسطے قنوت کی حالت مین کھڑے ہو۔ اس سے

بعض لوگون نے سمجھا کہ قنوت کی حالت یہی ہے کہ نماز مین قائم ہو لیکن بعض محققین [illegible]
صاف ظاہر ہے کہ قنوت کی حالت اکیلے قیام کے ساتھ مخصوص نہین ہے اور خالی سجدہ [illegible]
مراد یہ ہے کہ عاجزی وخضوع وخشوع کے ساتھ نماز مین حاضر ہو اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود [illegible]
وہ شخص ہے جو اللہ عزوجل اور اوسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا مطیع ہو **مترجم** کہتا ہے [illegible]
قُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ۔ الآیہ کی معنے یہ معلوم ہوئے کہ عاجزی وخضوع وخشوع کے ساتھ اپنے رب عزوجل [illegible]
پس اس سے نکلا کہ نماز مین نیت خالص وقلب حاضر واجب ہے اور یہی حضرت غوث محقق سید عبد القادر جیلانی [illegible]
تعالےٰ کا مذہب ہے جیسا کہ شیخ ابراہیم حنبلی نے اپنے رسالہ فقہ مین لکھا ہے۔ ولیکن مذہب حنفیہ کے متاخرین [illegible]
سراج الوہاج وغیرہ کا قول اختیار کیا کہ جس شخص کے قلب مین انتشار ہو کہ وہ نیت کو مجتمع کرکے نہ پا [illegible]
کہہ لینا کافی ہے **مترجم**۔ کہتا ہے کہ یہ قول اگرچہ درالمختار وشامی وغیرہ مین مذکور ہے لیکن ایسے عوام کو غرہ [illegible]
اور یہ قول بہت ضعیف ہے اوّل تو اسوجہ سے کہ نیت ایک فعل قلبی ہے اور زبان سے اوسکا ادا ہونا غیر ممکن ہے اور اگر [illegible]
قلبی کے ضرورت کے وقت فعل زبانی کو اوسکا بدل قرار دیا گیا تو بالاتفاق قاعدہ یہ ہے کہ بدل قائم کرنیکے واسطے [illegible]
چاہیئے حالانکہ آج تک کسی نص قرآن یا حدیث سے یہ معلوم نہین ہوا کہ زبان سے نیت ادا کیجاتی ہے حتےٰ کہ اگر ایک شخص کے دل [illegible]
نماز عشا کی نیت نہ ہو بلکہ بجاے اوسکے یہ نیت ہو کہ مین اسوقت اللہ تعالےٰ کیواسطے نماز نہین پڑھتا ہون پھر اوس نے زبانی نیت [illegible]
نماز پڑھی تو نصوص شرعیہ سے جہان تک ثابت ہوا وہ یہی ہے کہ ایسی نماز باطل ہے وجہ دوم یہ کہ مسئلہ مذکورا یا اجتہادی ہے یا [illegible]
ہے اگر کہا جاوے کہ ہم نے تقلید کی ہے تو مذہب حنفیہ کے ائمہ جنکی تقلید کیجاتی ہے اونسے کوئی روایت نہین ہے بلکہ سراج [illegible]
وغیرہ مین یہ مسئلہ مذکور ہے اور ہم کو سراج کی تقلید مین تامل ہے اسواسطے یہ شخص اگرچہ فروعات مین حنفی ہے لیکن اصول اعتقاد [illegible]
معتزلی ہے جیسے جار اللہ زمخشری صاحب کشاف ہے تو ہم بغیر دلیل کے قنیہ وسراج الوہاج وغیرہ کی تقلید نہین کرسکتے اور [illegible]
جاوے کہ یہ مسئلہ اجتہادی ہے تو بلا دلیل مقبول نہوگا خصوص جبکہ صاحب درمختار وغیرہ کے نزدیک اب کسی قسم کا اجتہاد [illegible]
ہی مسئلہ مین ہوا اگرچہ وہ ایک مسئلہ کے کئی اقوال مین سے کسی قول کی ترجیح مین ہو سب غیر ممکن ہو گیا تو اسطرح محال [illegible]
بعد پھر اجتہاد کہان سے ہوگا تو ثابت ہوا کہ ان لوگون کے قول پر نہ یہان اجتہاد نبتا ہے نہ تقلید ملتی ہے بلکہ عجب یہ ہے کہ [illegible]
حضرت غوث جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید چھوڑ کر شیخ حدادی معتزلی کی تقلید کرین فافہم۔ قولہ تعالےٰ۔ اٰنَاۤءَ الَّيْلِ [illegible]
شب مین لیکن شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ ابن عباس و حسن بصری و سدی و ابن زید سے روایت ہے [illegible]
درمیان شب مراد ہے اور منصور رح نے کہا کہ ہمکو یہ خبر پہونچی کہ۔ اٰنَاۤءَ الَّيْلِ۔ وہ وقت ہے جو مغرب اور عشا کے [illegible]
و قتادہ رح سے روایت ہے کہ اٰنَاۤءَ الَّيْلِ۔ رات کا اوّل و درمیانی حصہ و آخری حصہ سب ہے قولہ تعالےٰ [illegible]
کثیر رح نے کہا کہ اوسکو بھی عبادت کی حالت مین خوف و امید دونون لگے ہین اور عبادت کیواسطے [illegible]
کی مدت تک خوف ہی غالب رہنا چاہیئے اسیواسطے اللہ عزوجل نے پہلے خوف آخرت [illegible]
امید بیان فرمائی پھر جب زندگی ختم ہو کر موت کا وقت آوے تو چاہیئے کہ اوسوقت [illegible]

[illegible] سے جان نکلنے لگے اور وہ اوسوقت موت کی حالت مین تھا تو اوس
[illegible] اونھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین امیدوار ہون اور خوفناک ہون تو آنحضرت صلی اللہ
[illegible] کے حق مین یہ دونون باتین جمع ہوتی ہین تو انجام یہی ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل اوسکو
[illegible] اور جس چیز سے اوسکو خوف ہے اوس سے امن دیتا ہے (رواہ احمد والترمذی والنسائی)
[illegible] مین سے ایک بزرگ صالح ہین اور خوف الٰہی سے اسقدر رویا کرتے تھے کہ رونے والا اونکا لقب ہو گیا
[illegible] کہتے ہین کہ مین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ اونھون نے یہ آیت پڑھی یعنے قولہ تعالےٰ۔ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ
[illegible] سَاجِدًا وَّقَآئِمًا ۔ اوسکے بعد فرمایا کہ ایسا شخص کہ جسکا ذکر اللہ تعالےٰ نے فرمایا یہ شخص عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہین۔
[illegible] ابی حاتم) ابن کثیر رح نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسواسطے عثمان رضی اللہ عنہ کو اسکا مصداق ٹھہرایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ
[illegible] اوقات مین بکثرت نماز وسجود وقرآن پڑھا کرتے تھے اور واضح ہو کہ قانت کے بارہ مین ایک یہ حدیث بھی آئی ہے جو تمیم داری
[illegible] روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے رات مین سو آیتین پڑھین تو اوسکے لئے اس رات کا قنوت
[illegible] جائیگا (رواہ احمد والنسائی) بالجملہ حاصل آیات ہے کہ اہل معرفت وطاعت جو علم رکھتے ہین اور اہل کفر وشرک ونفاق وجہالت
[illegible] تعالےٰ کو پہچانتے نہین ہین دونون برابر نہین لیکن اسکو وہی پہچانتے ہین جو اہل عقل ہین جنکو خیر وشر مین اللہ تعالےٰ نے امتیاز دیا ہے۔

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا

کہہ اے بندو میرے جو یقین لائے ہو ڈرو اپنے رب سے جنھون نے نیکی کی

فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى

اس دنیا مین اونکو ہے بھلائی اور زمین اللہ کی کشادہ ہے بھرتے والون

الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ

کو تھا ہے اونکا نیگ ان گنت تو کہہ مجھکو حکم ہے

اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ

کہ بندگی کرون اللہ کی نرا کر کر اوسکی بندگی اور حکم ہے

لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

کہ مین ہون سب سے حکم بردار

[illegible] حکمت الٰہی عزوجل اس طرح جاری ہوئی ہے کہ دنیا مین اہل کفر وجہالت زیادہ غالب ہین اور اہل ایمان اول تو بہت کم
[illegible] وہ لوگ غلبۂ کفر کی وجہ سے تکلیف اٹھاتے ہین تو یہ معاملہ امتحانی دیکھکر اونکا نفس اکثر اوقات وسوسۂ
[illegible] مین پڑجاتا ہے بلکہ ہر وقت اونکو وساوس شیطانی دفع کرنے مین تکلیف ومشقت پیش آتی ہے لہذا
[illegible] مقامات قدسی واحسان وہجرت کا اشارہ فرمایا قولہ تعالےٰ۔ قُلْ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] سے کہدے ف یعنے اپنے حبیب رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا کہ میرا پیغام اسطرح میرے

Marfat.com

بندون کو پہونچاوے کہ۔ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا
رَبَّکُمْ۔ تقوے رکھو اپنے رب عزوجل کا ف یعنے شرک و …
سلامت دین کی ہے۔ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا
احسان کیا ف یعنے اعمال حسنہ بجالائے تھے کہ شرک سے بچا ہونا بھی عمل حسنہ …
حضوری سے بندگی کی تو ایسے بندون کیواسطے حَسَنَةٌ بہتر … ف یعنی …
کو دنیا مین بھی عزت و عافیت ہے لیکن اصح یہی ہے کہ دنیا کی خوبی یعنے بندگی و توفیق طاعت اونکو …
دنیا تو یہ بذات خود کچھ حسنہ بھی نہین ہے حالانکہ اللہ تعالے نے حسنہ عظیم کا وعدہ فرمایا پس مراد آخرت کی …
اونکے درجات ہین۔ پھر چونکہ بعضے بندون کو ایسے مقام پر جہان کفر غالب ہو کل حلال وغیرہ طاعات مین …
تو اونکو ہجرت کی جانب ارشاد کیا اور فرمایا۔ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ۔ اور اللہ تعالے کی زمین چوڑی
تو دار الکفر مین مشقت اٹھانیکی کوئی ضرورت نہین ہے بلکہ اس وسیع زمین مین ہجرت کرو چنانچہ جن لوگون نے …
کی اور کفر پر جمے تو اونکو ملائکہ نے جھڑکی دی بقولہ تعالے۔ الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیہا۔ کیا اللہ تعالے کی زمین چوڑی
کہ تم اوس مین ہجرت کر جاتے۔ الخ۔ بعض نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ مکہ سے ہجرت کرکے دوسرے ملکون مین چلے جاؤ اور انبیاء …
نے پردیس مین ہجرت کی تم بھی انھین کی اقتدا کرو … کہتا ہے کہ بعض روایات مین یہانتک ہجرت کی تاکید ہے
اپنے گاؤن سے بہتر عافیت کی جگہ تھوڑی دور والے گاؤن مین پاوے تو وہان ہجرت کر جاوے کہ یہ بھی اونکے واسطے
ہے اگرچہ ایسا کرنے مین نفس کو اوسکی خواہشات سے روکنے مین آدمی پر صبر کی مشقت و دل گرفتگی بہت ہوتی ہے لیکن اجر
عظیم ہے۔ قال تعالے۔ اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ
حِسَابٍ۔ صبر کرنے والے بندے تو بیحساب ہی اپنا ثواب وے جاینگے ف یعنے کچھ …
ہے کہ اونکے حساب کا اندازہ اپنے قیاس مین لاوے تو یہ لوگ قطعی اوسکو بیحساب سمجھین اور جس طرح بیحساب کی تعلیم
تصور کرتے ہین اوسیطرح اسکو تصور کرین اگرچہ اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی چیز بیحساب نہین ہو سکتی ہے حضرت
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر اطاعت کرنیوالے کو اوسکا ثواب کسی پیمانہ سے دیا جائیگا اور صابرین کو بیحساب دیا جا
اوزاعی رح نے کہا کہ اونکے واسطے کوئی وزن و پیمانہ نہین ہے بلکہ سیل کیطرح بہایا جائیگا۔ سدی رح نے کہا کہ
مین ہوگا اور حدیث مین ثابت ہے کہ جو لوگ دنیا مین بلا کے ساتھ بندگی و طاعت پر قائم تھے اونکے واسطے کوئی
نہ ہوگی اور نہ کوئی دفتر اعمال پھیلایا جائیگا بلکہ اجر بیحساب دیا جائیگا حتے کہ جو لوگ دنیا مین عافیت …
دنیا مین اللہ تعالے کے واسطے ہمارے جسم قینچیون سے کاٹ کر ٹکڑے کیے جاتے کیونکہ …
بیحساب لئے جاتے ہین۔ قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا
کہدے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مین اللہ تعالے کی عبادت اس شان سے کرون …
ف یعنے شرک وریا وغیرہ سے اوسکی عبادت و توحید کو پاک وخالص کرون …

Marfat.com

…چلے اپنے باپ دادا و دیگر سرداران قوم کو دیکھا کہ وہ لات و عزیٰ کو پوجتے ہین تو آپ اس
… لائے ہین اسکا کیا باعث ہے تو اللہ تعالےٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ مجکو اللہ تعالےٰ ہی

وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ

اور مجھی … ہون ف یعنے اس امت مین سے اوّل مسلم مین ہون او اسلام یہی ہے کہ …
… اللہ تعالےٰ کی توحید و اخلاص عبادت پر قائم ہو تو مجھے حکم ہوا کہ سب سے پہلے مین اپنے باپ دادون کے
دین سے مخالف ہون پھر ارشاد فرمایا

قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ

قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَهُ دِينِي فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُمْ

مِنْ دُونِهِ قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا

أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ

الْمُبِينُ لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ

تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ

… اللہ تعالےٰ نے ایسے امور کی ہدایت کی جس سے نفس و عقل کی پاکیزگی و علم حاصل ہوا اور نجاست شرک و جہل
سے نجات حاصل ہو پھر اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ۔ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ یعنے اے محمدؐ کہدے کہ اگر مین اپنے رب عز و جل کی نافرمانی کرون تو عذاب
… باوجودیکہ مین اللہ تعالےٰ کا رسول ہون پس جب مجکو نافرمانی کی صورت مین عذاب روز قیامت
… کچھ گنتی شمار نہین ہو پھر کسی معتزلی وغیرہ گمراہ کو اس آیت سے یہ زعم پیدا کرنیکی مجال نہین ہے کہ انبیا
… جیسا کہ ان گمراہ فرقون نے یہ واہی اعتقاد باندھ رکھا ہے اور اپنے زعم مین اوسکو ایسی ہی آیتون
… مفقود ہے کیونکہ آیت سے ہرگز یہ ثابت نہین ہوسکتا کہ آنحضرت نے گناہ کیا نعوذ باللہ من ذلک کیونکہ
… یعنے اگر ایسا کرون تو عذاب کا خوف ہے اور یہ مذکور نہین ہے کہ مین نے ایسا کیا اور شرطیہ جملہ تو آیۃ
… قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ یعنے اگر اللہ تعالےٰ کا فرزند ہو تو پہلا

Marfat.com

بندگی کرنیوالا مین ہون۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرزند ہونا محال ہے اور یہ بول بالا [illegible]
کوئی کافر اس بات کا قائل ہے کہ جب پیغمبر سے گناہ سرزد ہوا تو قیامت مین اوسپر عذاب ہوگا [illegible]
تو عذاب ہوگا حالانکہ یہ محض باطل ہے بالجملہ ایسے گمراہون کے ایسے خیالات اس حد تک باطل ہین [illegible]
کے اقوال نقل کرتے ہوے خوف معلوم ہوتا ہے لیکن لاچاری سے بدین غرض نقل کردیئے جاتے ہین [illegible]
کوئی شخص ان شیطانیون کے قریب مین نہ آوے اور صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم جماعت اہلسنت کا مذہب [illegible]
اور قرآن وحدیث سے ثابت ہے یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام معصوم ہوتے ہین کسے کہ کوئی کافر ان کی نسبت یہ
کرسکتا کہ شاید کسی پیغمبر نے گناہ کے طور پر کوئی ایسا مسئلہ بتا دیا ہو جو اللہ تعالیٰ کی شریعت مین نہین ہے اور [illegible]
انبیاء علیہم السلام کا گناہ سے بالکل پاک ہونا بلکہ بے انتہا دور ہونا سابق مین متعدد مقامات پر تحقیق کے ساتھ واضح ہوا
ہے شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ اس آیت قدسی سے مقصود یہ ہے کہ لوگون کو تنبیہ و تخویف دلایا جاوے کہ جب
کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حال ہے کہ اوسکو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے مین عذاب یوم عظیم یعنے [illegible]
روز قیامت کا خوف ہے تو دوسرون کے حق مین قطعی جہنم کا خوف ہے پھر اگر اسپر بھی کفار کو خوف نہ آوے اور
شرک وکفر سے باز نہ آوین بلکہ مشرک رہین تو یہ بدبخت خوار ہوئے لہذا مشرکون کو تہدید شدید فرمائی بقولہ تعالیٰ۔ قُلِ
اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ
کہدے کہ اللہ پاک ہی ہے کہ جسکی مین عبادت کرتا ہون اس شان سے کہ اپنے دین کو اوسکے واسطے خالص
والا ہون پھر تم لوگ اپنی خواہش سے اللہ تعالیٰ کے سوا جسکو چاہو پوجو ف خواہ اسطرح کہ اونکو یہ سمجھو کہ [illegible]
تعالیٰ کے بیان سے ہم کو اولاد و روزی و زندگی وغیرہ دلواتے ہین یا وہ ہماری اڑی مصیبت مین کام آتے ہین یا
کہ جیسے یہود ونصاریٰ نے اپنے علماء و درویشون کو بنا لیا تھا کہ اونھین کے حکم کو اپنے اوپر فرض جانتے تھے [illegible]
اونھون نے فتویٰ دیا اوسیکا ماننا اپنے اوپر لازم کرلیا چنانچہ قولہ تعالیٰ۔ اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون [illegible]
والمسیح بن مریم الآیہ کی تفسیر مین ان سب اقسام شرک کا بیان گذر چکا ہے بہرحال یہان آیت قدسی سے مراد نہین
تم کو اجازت دی گئی کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے جسکی چاہو پرستش کرو بلکہ یہ اونکے حق مین انتہا درجہ کی دھمکی ہے کہ
جسکو اپنی دنیا کی بہبودی سمجھتے ہو وہ تمھاری حقیقی انتہا درجہ کی بربادی ہے اور جسکو اپنے دین کی خوبی سمجھتے ہو اور اپنے اہل وعیال کی [illegible]
وہ انتہا درجہ کا خسارہ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ [illegible]
اے محمد کہدے کہ حقیقی خسارہ پانے والے وہ لوگ ہین جنھون نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے اہل [illegible]
خسارہ مین ڈالا ف کیونکہ دنیا چند روزہ ہے اور یہان ہر ایک کیواسطے مقدار مقدر ہے [illegible]
یا خسارہ وہ ہے جو قیامت کے روز ہوگا پس جو شخص کافر ومشرک رہا تو قیامت مین [illegible]
کچھ نہین ہے اور نہ کبھی وہ بخشا جاوے پھر ہمیشہ وہ اسی عذاب کے مقام مین [illegible]
کے ہر طرح کی راحت سے محروم ہوکر خوار رہیگا۔ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ [illegible]

Marfat.com

ہے ف کہ جو کچھ اونھون نے تجارتگاہ دنیا مین کمایا تھا وہ وہان پایا اور وہ یہی ہے کہ اہل

وعدہ گاہ جہنم کی آگ مین پڑا جلتا ہے نہ کھانا ہے نہ پانی ہے وہ نہ بستر ہے نہ راحت ہے ہزار موت سے بدتر

لَهُم مِّن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ - ان بدکارون کیواسطے

وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ط اور اونکے نیچے سے آگ کے چھتے ہین - ف اور یہ لوگ اُن دونون

مین جل رہے ہین اور بعضون کے واسطے یہ آتشی چھتے اسقدر سخت وبلائے ہونگے کہ جیسے دو آہنی شکنجے

شکنجہ مین رکھکر کاٹی جاتی ہے یہ عذاب نہایت خوفناک ہے اور یہ اونھین لوگون کے واسطے ہے جو اپنے

سے شرک کرین **ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ** - یہی عذاب عظیم ہے جس سے اللہ تعالےٰ

بندون کو ڈراتا ہے ف اور کمال رحمت سے اونکو آگاہ فرماتا ہے کہ اگر شرک کروگے تو تمھاری ذاتی کمائی یہی ہوگی

کیسی حال مین تم سے جدا نہ ہوگی پس تم اپنے حال سے ہوشیار ہو - **يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ** - اے میرے پیدا کئے

ہوئے بندو مجھسے ڈرو ف میرے ساتھ شرک وکفر مت کرو ورنہ اسی عذاب مین پڑوگے اور اوسوقت پچھتانا بے فائدہ ہوگا جب مہلت کا وقت نکلگیا تو زندگی مین اسپر یقین لاؤ اور شک مت کرو کیا تمکو اللہ عزوجل کی تبلائی ہوئی بات مین شک ہے جسنے اپنے رسول پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا جسکی ہر بات معجزہ تھی اور جس نے کلام الٰہی خود عین معجزہ دیا جو قیامت تک باقی ہے اور جسکی انگلی کے اشارہ سے اللہ تعالےٰ نے چاند دو ٹکڑے کردیا اور جسکے اُمتی ایسے گذرے کہ اُنھون نے مُردے زندہ کئے پھر اگر دنیا کے پیچھے اب بھی تمکو شک ہے تو یہ عذاب شدید اپنی جان کیواسطے کماؤ اور حبیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو عین عقل وصریح معرفت اور مکارم اخلاق غرضکہ کمال خوبیان سکھائین اونکو چھوڑکر حماقت ونجاست وجہالت اختیار کرکے جو عذاب شدید کماتے ہو اور انتہا خسارہ اُٹھاتے ہو تم خود اپنی جان کیواسطے ذمہ دار ہو - واضح ہو کہ اللہ تعالےٰ نے کافرون مشرکون کے ذمائم بیان فرمائے تاکہ جو لوگ اوسکے بندے مقبول ہین اُن مشرکون کے حالات ظاہر وباطن مین غور کرین اور اپنے نفس مین ان عیوب مین کوئی عیب پاوین تو اوس سے بیزار ہوکر اوسکو ترک کرین اور سب سے بدتر جو امر چھوڑنے کیواسطے فرض ہوا وہ یہ ہے کہ شرک سے دور ہون کیونکہ تمام عذاب کی جڑ یہی ہے اور شرک کے اقسام قرآن پاک مین مصرح ہین پس اہل ایمان مین جس نے دار آخرت کا یقین کیا اور تقدیر الٰہی عزوجل کو سچ مانا تو وہ اپنے اسلام کے علماء مجتہدین مین اس طرح اعتقاد نہ رکھے کہ شرک ہوجائے اور اپنے درویشون مین شرک کا اعتقاد نہ کرے کیونکہ شرک سے اوسکو سخت خوف ہے تو اس زمانہ مین جو افراط جاری ہین سے اوسکو کوئی فائدہ وغرض متعلق نہین ہے سوائے اس خوف کے کہ شاید شرک ہوجائے پس وہ شرک سے بچے تاکہ اللہ (تعالےٰ کی طرف سے بشارت پاوے)

وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَن يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ

اور جنھون نے طاغوت سے پرہیز کیا اس بات سے کہ طاغوت کی عبادت کرین اور رجوع لائے دل سے وہ اللہ کے طرف واسطے اونکے خوشخبری ہے

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

لوگون کو جو دل لگا کر سنتے ہین قول پس تابعداری کرتے ہین اچھے طور اوسکی وہ وہی لوگ ہین

Marfat.com

هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ

جنکو ہدایت کی اللہ نے اور وہ لوگ صاحبان عقل [illegible]

جب اللہ عزوجل نے شرک وکفر کی مذمت فرمائی اور مشرکون کا فرون کی جہالت بیان [illegible]
مین برابر ہی نہین۔ وانما یتذکر اولوا الالباب۔ یعنے اس فرق کا پہچاننا صرف اولوا الالباب [illegible]
امور سے منع فرمایا جو جہالت ہوتے ہین اور شرک کے وبال وعذاب سے ڈرایا اور [illegible]
اپنے بندگان اولوا الالباب کا حال بیان فرمایا۔ بقولہ تعالےٰ۔ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ [illegible]
جنھون نے طاغوت سے اجتناب کیا **ف** یعنے جن بندون کیواسطے عذاب سے نجات ہے اور [illegible]
ایمانی حاصل ہے اونکے صفات مین سے یہ ہے کہ طاغوت سے اجتناب کرتے ہین یعنے۔ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا [illegible]
کہ طاغوت کی بندگی کرین **ف** پس اجتناب طاغوت یہ ہے کہ ہر ایسے کام سے دور رہتے ہین کہ جس سے طاغوت [illegible]
لازم آوے۔ اور طاغوت کی تفسیر قولہ تعالےٰ۔ والذین کفروا اولیاؤھم الطاغوت الآیہ۔ کی تفسیر مین گذر چکی ہے۔ اور [illegible]
یہ ہے کہ طاغوت مانند شرک کے جلی وخفی ہے پس طاغوت جلی یہ ہے کہ بت کو یا مسیح یا آفتاب وغیرہ کو [illegible]
اس سے خفی یہ کہ اولیاء وعلماء کے اقوال کو اپنا دین وایمان قرار دے جسکا بیان قولہ تعالےٰ۔ اتخذوا احبارھم ورھبانھم
من دون اللہ الآیہ۔ کی تفسیر مین گذرا ہے۔ اسی سے لاحق یہ ہے کہ بارش کو سبب حقیقی پیدا وار کے [illegible]
پورا وغیرہ کی بارش [illegible] خیال کرے۔ اُس سے خفی یہ ہے کہ اپنے نفس کی خواہش معصیت کا مطیع ہو [illegible]
رب عزوجل سے روکے وہ تیرے واسطے طاغوت ہے۔ پس ہر شخص کو اپنا طاغوت پہچاننا چاہیے [illegible]
شیخ ابن کثیر رح نے لکہا کہ عبدالرحمٰن رح نے اپنے باپ زید ابن اسلم سے روایت کی کہ آیت کا نزول [illegible]
وسلمان فارسی رضی اللہ عنہم کے حق مین ہوا۔ ولیکن اُن لوگون کی کوئی خصوصیت نہین ہے [illegible]
جنکی یہ تعریف ہے کہ طاغوت کی عبادت سے اجتناب رکھین۔ وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ اور رجوع [illegible]
دل سے رجوع کیا۔ لَهُمُ الْبُشْرٰى۔ تو ایسے بندون کے واسطے بشارت ہے **ف** [illegible]
خواب والہامات سے ہوتی ہے اور مرتے وقت ملائکہ کی زبان سے ہوتی ہے اور جب قبر [illegible]
دینگے۔ پھر جب جنت مین داخل ہونگے تو اللہ تعالےٰ بشارت دیگا۔ مُبَشِّرُھُمْ کتاب [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب بشارات سنادین لیکن اوسکا ظہور اپنے اپنے وقت پر ہوگا [illegible]
فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ۔ پس [illegible]
دیدی جو بات کو کان لگا کر سنتے ہین پھر سب سے اچھی بات کی پیروی کرتے ہین [illegible]
لیکر اوس پر عمل کرتے ہین۔ سُدی رح سے روایت ہے کہ جو حکم دیا جاتا ہے اوس [illegible]
اور بعض نے کہا کہ یہ ایسے شخص کا بیان ہے جس نے نیکیاں [illegible]
بعض نے کہا کہ قرآن کو اور کافرون کی باتون کو سنتے ہین پھر قرآن کو لیتے اور [illegible]

رخصت دونون پاتے ہین پھر رخصت چھوڑ دیتے ہین اور عزیمت اختیار کرتے ہین مترجم کہتا ہے
... اللہ تعالےٰ نے شریعت مین بعض احکام زیادہ ثواب کے بیان کئے ہین اور انھین مین رخصت کا طریقہ بھی
... عذاب نہین ہے لیکن ثواب بھی نہین ہے مگر اسکے ساتھ کوئی نیت بطور خاص متعلق ہو چنانچہ اوسکا بیان آویگا
... مثلاً وضو مین پاؤن دھونا افضل و ثواب ہے اور موزہ پر مسح کر لینا رخصت ہے تو یہ لوگ عزیمت کو اختیار کرتے ہین
... اپنے مظلمہ کا بدلہ لینا تو اوس سے مساوی بدلا لینے کی رخصت ہے لیکن عفو کرنا عزیمت ہے پس یہ لوگ عفو اختیار کرتے ہین —
... مصنف نے شرح مین لکھا کہ یہ ان لوگون کی مدح ہے کہ یہ لوگ دین مین پرکھ و سمجھ رکھتے ہین اور خوب اور بہت خوب
مین اور فاضل و افضل مین شناخت کرنے کی تمیز رکھتے ہین چنانچہ جب کبھی اونکے سامنے کوئی امر پیش آیا جس مین ایک طریقہ واجب
اور ایک مستحب ہو تو یہ لوگ واجب کو اختیار کر لیتے ہین یا ایک مستحب اور ایک مباح ہے تو یہ لوگ مستحب کو اختیار کر لیتے
ہین کیونکہ انکو زیادہ شوق ہے کہ اللہ عزوجل کی درگاہ مین قریب از مزید ثواب کثیر حاصل ہو اور اسکے ذیل مین جمیع اقسام شریعت
... ل ہین کیونکہ شریعت جو بالکل عبادت ہے اوسکی دو قسمین ہین ایک وہ کہ محض عبادت ہین جیسے نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و تسبیح و تہلیل
دوم وہ امور ہین جو اتباع شریعت کی نیت کرکے اور دار آخرت کی نیت کرکے عبادت ہو جاتے ہین پس عبادات مین احسن لینے
بیان یہ ہے کہ مثلاً نماز مین دیکھا گیا کہ جس نماز کو نیت خالص کے ساتھ تحریمہ مین اللہ اکبر کہکر اچھی طرح قرأت فاتحہ وغیرہ سے رکوع
و سجدہ و جلسہ مقامات طمانیت مین سکون کے ساتھ ادا کیا اور تشہد و دعا پڑھکر سلام پھیرا تو ایسی نماز سب سے بہتر ہے کیونکہ یہ
سنت کے موافق ہے اور اگر کسی نے نماز اسطرح پڑھی کہ اوس نے اچھی طرح ان باتون کی نگاہداشت نہ کی اگرچہ فرض ساقط
ہو جاوے گر جو لوگ نیک ہین وہ ایسا نہین کرتے بلکہ سنت کے موافق نماز ادا کرنا اختیار کرتے ہین کیونکہ وہی احسن ہے رازی
نے کہا کہ عاقل ایسی ہی نماز اختیار کریگا۔ کشاف مین لکھا کہ اسطرح مذاہب مین سے بھی وہ مذہب اختیار کرے جو سب سے بہتر
... قرآن و حدیث سے خوب موافق ہو اور تجکو چاہیے کہ اونٹ کی طرح مت ہو جا کہ جس نے اوسکی ناک مین نکیل ڈالی وہ
مطیع ہو گیا مترجم کہتا ہے کہ اس مسئلہ کو مین نے جا بجا تحقیق کے ساتھ بیان کر دیا ہے بتا برانیکہ اللہ تعالےٰ نے اس امت
... زمانہ مین ایسے علما باقی رکھے جنکو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس مسئلہ مین منجملہ چند اقوال کے کون قول بہتر و اولیٰ ہے اور یہی مذہب
... محققین کے موافق ہے بخلاف بعضے متاخرین کے جنھون نے صاف صاف دعویٰ کیا کہ سنہ سات سو ہجری کے بعد
... کوئی شخص ایسا نہین رہا کہ جسکو اقوال مین نیک و بد کی تمیز ہو بالکل مقلد ہین حتے کہ اگر کہا جاوے کہ ہاتھی دانت
... مین مشائخ کے دو قول ہین بعض نے کہا کہ پاک ہے اور بعض نے کہا کہ نجس ہے اب مقلد کو اختیار ہے کہ ان
... مین سے جس قول کو چاہے اختیار کرے مترجم کہتا ہے کہ وہ جب چاہے جس قول کو چاہے اختیار کریگا کیونکہ
... اوسکے واسطے کچھ غور نظر نہین رہا اور وہ کسی شخص کو نصیحت بھی نہین کر سکتا کیونکہ اوسکو یہ نہین معلوم کہ اوس نے
... ان امور مین جو حال ہی مین نکلے ریل پر نماز یا تار کی خبر یا ڈاک کے خط پر اعتماد وغیرہ بیشمار مسائل کا کوئی حکم نہین
... ہے جو بات ... کا سود و بنک کا روپیہ اور جس نوکری پیشہ سے ضمانتی روپیہ لیکر اوسکا سود
... مسائل مین ... تمام خود مختار رہینگے کہ جو چاہین کرین لیکن ہر اہل ایمان خوب جانتا ہے کہ یہ

قول محض باطل ہے اور یہ صرف تعصبات کی بنیاد پر بقول مولوی بحر العلوم رحمہ اللہ تعالےٰ [illegible]
کھڑے ہوتے ہین جبکہ یہ حکم لگایا گیا کہ قیامت تک کوئی ایسا شخص نہین ہو سکتا کہ اجتہاد مذہب کی [illegible]
کی بھی قوت نہ ہوگی بلکہ مذہب کے کسی مسئلہ کی اجتہاد کی بھی قوت نہ ہوگی بلکہ مذہب کے مسائل مین [illegible]
ہین اونمین کسی قول کے اولی پہچاننے کی بھی قوت نہ ہوگی بلکہ آیندہ قیامت تک سلمان مقلد محض ہین [illegible]
قول ہی کہ جسکے کہنے والے نے اللہ تعالےٰ کی قدرت پر حکم لگایا اور یہ بہت خوفناک ہی بلکہ اگر تاویل نہ ہو تو کفر ہے [illegible]
ارکان اربعہ مین فرمایا کہ آیندہ حضرت مہدی امام آخر الزمان خود مجتہد ہونگے مترجم کہتا ہے کہ امام مہدی رضی اللہ [illegible]
حق مین وارد ہوا کہ جب وہ ظاہر ہونگے تو اوس زمانہ کے علماء بدکار اون سے مجادلہ و جھگڑا کرینگے مترجم کہتا ہے کہ [illegible]
ذریعہ یہی واقع ہوگا ان لوگون کے زعم مین جم گیا کہ مذہب کی تقلید فرض ہی اور سوائے ان اقوال کے کسیکو اجتہاد کی گنجایش نہین ہی
یہ لوگ اونسے جھگڑینگے اعاذنا اللہ تعالےٰ من ذلک۔ اب رہا یہ بیان کہ تفسیر کے قول اخیر مین تمثیل دی گئی کہ یہ لوگ ایسے ہین کہ [illegible]
عزیمت مین سے رخصت کو چھوڑ کر عزیمت کو اختیار کرتے ہین۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شرع مین پہچان کر عزیمت کو لیا جاوے جو
سخت ہی اور رخصت کو چھوڑا جاوے جو آسان ہے لیکن شیخ ابن الہمام رحمہ اللہ تعالےٰ نے حاشیہ ہدایہ مین اس بارہ مین [illegible]
لکھی جسکا خلاصہ یہ ہی کہ ہم نے احادیث مبارک و طریقہ سنت مین یہ پایا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کیواسطے
محبوب رکھتے تھے اور اس بارہ مین احادیث بکثرت ہین پھر کیونکر یہ کہا جاوے کہ شرعی رخصتون کا تتبع کرنا ممنوع ہے۔ مترجم
کہتا ہی کہ تحقیق مقام یہ ہے کہ شرع مین اللہ تعالےٰ نے آسانی دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی امت کیواسطے آسانی
فرماتے تھے کیونکہ جو شخص آسانی اختیار کرکے عذاب سے چھوٹ جاوے وہ بہتر ہے بہ نسبت ایسے شخص کے کہ جس نے اپنے او [illegible]
اختیار کی اور آخر نباہ غیر ممکن ہوا حتیٰ کہ وہ دین ہی کو چھوڑ بیٹھا اور حدیث مین آیا ہے کہ جس شخص نے دین کے ساتھ سختگیر [illegible]
مقابلہ کیا تو اوسکا انجام یہی ہوگا کہ دین اوسپر غالب آجائیگا کما فی الصحیح۔ پس طریقہ یہ نکلا کہ رخصتون کو جائز سمجھے اور جب موقع [illegible]
عمل کرے لیکن جب قلوب مین انوار ایمانی حاصل ہوتے ہین تو روحانی نفاست بڑھتی جاتی ہے اور قلب کو شوق تقرب زیادہ [illegible]
ہے حتےٰ کہ وہ رخصت کو خود ہی چھوڑ کر نور کثیر کیواسطے عزیمت کو لیتا ہے اور اوسکا نور اپنے دل مین پاتا ہے پس نور روحانی بڑ [illegible]
حتےٰ کہ وہ رخصت کو خود ہی چھوڑ کر نور کثیر کے واسطے عزیمت کو لیتا ہی اور اسکا نور اپنے دل مین پاتا ہی پس نور روحانی بڑھتا جاتا ہی اور قوت قلب کے سا [illegible]
اوس شوق مین تابع ہو جاتا ہی یہانتک کہ جب اوسکا نور پورا ہو جاتا ہے تو وہ سر پانون تک اعمال عزیمت طریقہ سنت کا [illegible]
ہو جاتی ہی اور اللہ تعالےٰ نے یہ اونھین کاملین کا بیان فرمایا بقولہ تعالیٰ اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ [illegible]
تعالےٰ نے ہدایت دی ف یعنے ہر روز وہ نماز مین اھدنا الصراط المستقیم مانگتے رہتے اور وہ [illegible]
اور شیطان کی چوری سے اونکو بچایا کیونکہ حدیث سے ثابت ہے کہ انسان جب [illegible]
سے قلب مین دخل کرتا ہے پھر جب اوس نے اللہ تعالیٰ کی یاد کی تو پیچھے بھاگ جاتا [illegible]
کہ اونکا عنداللہ کمال ہوا اور باقی رہا یہان تک کہ اللہ تعالےٰ نے اونکو کمال [illegible]
هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ اور یہی بندے ہین جو صاحبان عقل ہین [illegible]

Marfat.com

[illegible]ت تھا یعنی ظاہر باطن میں ظاہر یا قوت جلی وخفی وشرک وبدعت سے پرہیز کیا اور شریعت
[illegible] اور طالب ہے اور بدرجہ سنت کے موافق درجہ بدرجہ اپنا کمال حاصل کیا یہاں تک کہ کامل ہوگئے
[illegible] ہے کہ اس وقت میں بھی عوام کو شریعت الٰہی عزوجل میں احسن کی پابندی اور اپنی تحصیل کا موقع بخوبی حاصل
[illegible] کہ آخرت میں صرف کریں اور کم سے کم یہ کہ جسقدر بھی وغور سے دنیاوی چیز میں ہمت صرف کرتے
[illegible] نعمت عظمیٰ میں غور وفکر ہو لیکن یہ لوگ دین کو بھی دنیاوی برکت حاصل ہونے کے لئے عمل میں لاتے ہیں
[illegible] کرتے ہیں کہ عالموں میں اختلاف ہے۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ تم اس اختلاف سے اسطرح نکل جاؤ کہ اپنی آخرت کے
لئے احسن واحوط اختیار کرو اور باقی چھوڑ دو مثلاً عوام میں مجلس میلاد شریف اسطرح جاری ہے کہ ایک پڑھنے والا خوش آواز اشعار
[illegible] اور دوسرے اسکے ساتھ آواز ملاتے ہیں۔ اس میں علماء اعتراض کرتے اور بے ادبی ومخالفت بتلاتے ہیں۔ تم اس اختلاف کو
چھوڑو اور مقصود اصلی پر نظر کرو کہ تمہارا مقصود وثواب آخرت ورضائے الٰہی عزوجل وخوشنودی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں اسکے حاصل کرنے کا احسن طریقہ قرآن وحدیث میں یہ ہے کہ درود شریف پڑھو اور اس میں کسی کو اختلاف نہیں کہ یہ سب سے افضل
ہے اور علیٰ ہذا القیاس جملہ مسائل اختلافیہ میں یہی کیفیت ہے لیکن آخرت کیواسطے اخلاص چاہئے ورنہ کسی کی نصیحت کارگر نہیں ہو سکتی

(چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا بقولہ تعالےٰ)

أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۭ أَفَأَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ
پھر کیا بھلا جسپر کلمہ عذاب پورا ہوچکا کیا بھلا دوزخی کو تو نکال لیگا

فِي النَّارِ ۝ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ
آگ سے لیکن جو بندے ڈرے اپنے رب سے انکے لیے غرفے ہیں

فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ
جنپر غرفے مضبوط ہیں بہتی ہیں انکے نیچے نہریں وعدہ ہے اللہ کا

لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ
اللہ کا وعدہ خلاف نہیں ہوتا

اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا کہ ان نصائح بلند ومعارف ارجمند کی سمجھ انھیں لوگوں کے واسطے خاص ہے جنکو اللہ تعالےٰ
نے اپنے علم کے موافق ہدایت وعقل عطا فرمائی ہے برخلاف انکے جس نے دلی پوشیدہ خیال باطن سے آخرت کو
پسند نہیں کیا ہے اوسکو کوئی نصیحت اور کسی بزرگ کی زبان سے اگرچہ وہ تمام اوّلین وآخرین میں افضل سردار ہو کچھ
نفع نہیں کرتی ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا بقولہ تعالےٰ أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ
الْعَذَابِ پھر کیا بھلا جسپر عذاب کا کلمہ پورا ہوچکا ف جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ۔ الآیہ یعنی شیطان و
[illegible] نے جہنم بھرونگا۔ مترجم۔ پس انھیں میں سے جو کافر مشرک مرتے ہیں تو کیا اس جہنمی کو تو اپنی ہدایت سے جنتی کر سکتا
[illegible] والے ہیں انکے قبضہ قدرت میں ہے۔ أَفَأَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ کیا بھلا جو شخص جہنم

مین ہی اوسکو تو نکال لیگا ف اور عذاب سے چھڑا لیگا۔ وہ ہرگز نہین اما یہ تو اعتقاد لطف ...
بالکہ تیری ہدایت وارشاد معرفت پر وہی کان دھرتے ہین جو جہنم سے آزاد اہل عقل واعمال صالحہ ...
درجات ہین سوائے گروہ اولوا الالباب واہل معارف وقرب درجات کے جنکا بیان اوپر فرمایا ...
واستثنار فرمایا کہ تو ازلی مردود وجہنمی کو ہدایت معارف پر نہین لاسکتا۔ لٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ ...
بندون کو ہدایت کر سکتا و جہنم سے چھوڑا سکتا ہے جنھون نے اپنے رب عزوجل کا تقوی کیا ف اوسکے ...
بیزار ہوئے۔ اور انکو جہنم سے چھوڑنے کے یہ معنے نہین ہین کہ یہ لوگ جہنم مین جاوین تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکو ...
بلکہ حدیث مین ہے کہ جہنم مین ہر فرد بشر کے لئے ایک مکان ہے اور جنت مین بھی ہر فرد کو لئے جگہ ہے بلکہ دوسری حدیث ...
کہ واللہ تم مین سے ہر شخص اپنے جنت کے مکان کو اس سے زیادہ پہچانیگا جیسا کہ مسجد سے واپس ہو کر اپنے دنیاوی مکان کو ...
ہے (کما فی الصحاح والسنن) پس جب اللہ تعالےٰ نے رسُول بھیجے اور انھون نے اقوام کو ہدایت کی تو کافرون نے دنیا ...
جنکا انجام جہنم ہے تو جہنم مین اُن گھرون کے بھی وارث ہوگئے جو مومنون کے لئے تھے کیونکہ مومنین نے دار آخرت اختیار کی ...
یہ لوگ جنت کے وارث ہوئے اور جنت مین جو کافرون کے مکانات نامزد تھے وہ بھی انھین کو ملے چنانچہ قولہ تعالےٰ۔ اولٰئک
ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس الآیۃ کی تفسیر مین اونکے وارث ہونیکا بیان گذر چکا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت رسُول اللہ
صلّی اللہ علیہ وسلم نے مومنون کو عذاب جہنم سے چھوڑا لیا اور اپنے ساتھ لے لیا پس وہ لوگ جنت الفردوس کے وارث ہوئے۔ لَهُمْ
غُرَفٌ مِّن فَوْقِهَا غُرَفٌ انکے واسطے غرفات ہین جنکے اوپر غرفات دیگر ہین ف یعنی جنت عالیہ اسقدر وسیع
بے انتہا ہے کہ یہ تمام آسمان وزمین اسکے درمیان ایسے ہین جیسے اس وسیع جوف آسمان مین ایک چھلا ڈالدیا جاوے پس
جنت بے مثل وبے مثال مین درجات عالیات ہین پس بندگان مومنین جنھون نے رب عزوجل کا تقوی کیا انکے لئے جنت
درجات مین غرفات ہین کمافی قولہ تعالیٰ۔ وہم فی الغرفات آمنون۔ پھر اُن غرفات کے اوپر بھی درجات بلند مین غرفات ہین ...
یہ دلیل ہے کہ یہان اہل کمال کا بیان ہے کیونکہ حدیث مین ہے کہ اہل جنت آپس مین درجات بلند والون کے غرفات ایک دوسرے کو
دکھلاوینگے جیسے یہان لوگ کسی نہایت بلند تارہ کو جو افق مین ڈوبا ہوتا ہے باہم دکھلاتے ہین۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا
یا رسُول اللہ یہ تو انبیاء علیہم السّلام کے منازل عالیات ہونگے آپ نے فرمایا کہ اونکی خصوصیت نہین بلکہ واللہ ایسے بندگان صالحین
کے منازل ہین جو اللہ تعالےٰ پر ایمان لائے اور اوسکے رسُولون کی تصدیق کی ہے (الصحاح) یہان سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام
کے درجات کو کون قیاس کر سکتا ہے جبکہ مومنین صالحین کے یہ درجات ہین کہ غرفات اسقدر بلند درجات ...
پھر انکی دو صفتین بیان فرمائین اوّل قولہ تعالیٰ۔ مَّبْنِيَّةٌ۔ یعنی یہ غرفات مبنیہ ہین ف قدرت الٰہی ...
پاکیزہ مستحکم ہین۔ یہ فمائش ہے کہ جسم واسکے حواس بکثرت وساوس شیطانیہ مین گرفتار ہوتا ہے ...
ادراک نہین کر سکتا اور اپنے دنیائے گندہ کے نظائر تلاش کرتا ہے۔ کبھی تو وہم ہوتا ہے کہ ...
لوازم سوچنے لگتا ہے پس تنبیہ فرمائی کہ دنیا مین گندہ کی وساطت سے ...
جنت تو اللہ تعالےٰ کے عمارات مبنیہ یعنے مستحکم ہین جنکی دوسری صفت قولہ تعالےٰ۔ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا

... اسکے وہم مین لانیکی مجال نہین ہے پس اہل ایمان جو عقل کے سرفراز ہین ان
... ہین ... ہوا مہتے تو اس شوق مین انکو شادئے مرگ ہوجاتی مگر اہل کمال کی نظر وہان رضوان
... ہین یہ چیزین اونکی نظر مین بمقابلہ رضوان کے ہیچی ہوجاتی ہین اور یہ لقائے حق عزوجل کی رحمت ہے اس لطف
... ہے ... بہترین باغات ہمارے قیاس و وہم کی سمائی والی چیزین نہین ہین۔ دیکھو حدیث مین حضرت سرور عالم
... علیہ ... نے اپنے خاص مقام عالی مقام یعنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ان معارف سے آگاہ فرمایا ہے اور ہم لوگ تو ان خدام
... کے غلامان غلام کے خدمتگاری کے لایق نہین ہین لیکن اللہ تعالےٰ سے رحمت و مغفرت کے خواستگار ہین اور اللہ تعالےٰ
... رحمت سے ہماری خواستگاری بھی سچی سچی فرما دے تو ہم پہچان جاوین کہ یہ نہرین موتیون و مشک سے مصفّٰے آب روان ہین
... ہوکر وہ دنیاوی خاک و نالہ کیطرح مردہ بیجان نہین اور نہ وہ باغات اسطرح کے ہیچ ہین۔ پھر بھلا جب یہان سنگ مرمر
... ظالم ہوا ہے جو انواع و طرح طرح کے باغات دل فزا کے یہ لہلہاہٹ ہے کہ دل فریفتہ ہوا جاتا ہے تو اب جنت کے بے مثل و بے
... کو سمجھو جو اپنے بندگان صالحین کے لیئے اپنے قرب و رضوان کے ساتھ وعدہ فرمائی ہے صرف اتنی بات پر کہ تم میرے ساتھ
... دست کرو۔ سبحان اللہ وہ ہمارا پاک پروردگار ہے ہم اسی کی پرورش مین ہین ہم اسکے سوائے اپنا پروردگار کسکو بناوین نعوذ باللہ من
... لیکن ہم خطاکار ہین تو ہی ہمکو ہدایت دے اور ہم ناچیز ہین تو ہی ہمکو مستقیم استوار فرما دے بے شک تیرا وعدہ حق ہے سو عمل
... جب اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے **ف** اللہ اکبر ہمارے پاک عزّوجل نے ہمکو یہ وعدہ دیا ہے اور ہم ناچیز بندونکو اسقدر سرفراز
... پھر اسکے وعدہ پر ہزار جان حقیر قربان۔ ہم اور ہماری جان و ہمارے دل سب اسکی قبضۂ قدرت مین ہین۔ الٰہی جیسے تو نے ہمکو وعدہ
... ہے اسیطرح اسکو اپنی رحمت غیر متناہی سے پورا کر دے **لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيعَادَ**۔ اللہ تعالےٰ اپنے وعدہ کو خلاف نہین
... ہے **ف** اللھم لک الحمد انت ربنا اللہ وحدک لا شریک لک انت ارحم الراحمین انت اللہ الذی لا الہ الا انت الحی القیوم بدیع
... ات والارض ذوالجلال والاکرام لہ الحمد فی الاولےٰ والآخرۃ انت الحق المبین وانت ارحم الراحمین + + + + + ++
... فی امر الاخلاص قولہ تعالےٰ۔ والذین اجتنبوا الطاغوت۔ طاغوت سے اجتناب کرنا بھی اخلاص ہے لیکن اخلاص سے اپنے
... رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرمایا تھا لقولہ تعالےٰ۔ قل انی امرت ان اعبد اللہ مخلصًا لہ الدین الآیہ کیونکہ حضرت حق عزوجل
... مخلوقات کی وسعت و طاقت سے خوب آگاہ ہے تو پاک عزّوجل خوب جانتا ہے کہ ہم مخلوقات مین سے کسیکو یہ طاقت نہین ہے کہ کوئی
... کے ساتھ اوسکے احکام کی فرمانبرداری ادا کرسکین کیونکہ عبادت تو ہم لوگون سے پہلے ہی محال ہے پھر احکام کی فرمانبرداری
... ہم لوگ اخلاص سے عاجز ہین لہذا اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اخلاص کا خطاب فرمایا کیونکہ اپنی مخلوقات مین اسپنے
... صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو کمالات عبودیت مین منفرد پیدا فرمایا ہے پس شانِ حق عزوجل جمیع کمالات مین فرد واحد ہے۔ لا الہ
... الا ھو الصمد الاحد ... کمال مظہر بھی اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا پس آپ مظہر کامل تھے اور ظاہر ہے کہ یہ ایک
... ہو سکتا ہے لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت قرب منزلت مین سب سے اعلیٰ ایک درجہ ہے جسکا نام وسیلہ
... بندہ کیواسطے ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ مین ہی ہوؤن (الصحیح) پس اخلاص کامل کیواسطے بھی آپ ہی کو مخاطب
... کیواسطے اجتناب طاغوت کا حکم دیا۔ طاغوت اصل مین یہ ہے کہ نفس کیجانب یا سوائے حق عزوجل کے کسی مخلوق

Marfat.com

کی جانب نظر ہو لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جنت کے اندر مقامات ہین اور ہر ایک درجے [illegible]
درجات بلحاظ اونکے تقوے کے ہین اور تقوی کے مراتب بے انتہا ہین لیکن ادنی درجہ [illegible]
کافر و مشرک جن چیزون سے شرک لاتے ہین اونکے شرک سے قطعی الگ ہو اور [illegible]
صدق دل سے متوجہ ہو پس یہ مومن ہے کہ اوسکے واسطے جنت ہے لیکن یہ تقوی کا ادنی درجہ ہے [illegible]
سے زیادہ خفی ہے و علی ہذا درجات بکثرت ہین پھر جب شرک کے درجات سے نجات ہو [illegible]
درجہ کے شرک سے نجات ہوتی ہے اوسی درجہ کی معرفت کھل جاتی ہے حتے کہ جس نے اپنے نفس کی جانب نظر [illegible]
جانب نظر رکھی تو یہ اوس درجہ کے تقوی مین نہین پہونچا کیا نہین دیکھتے ہو کہ حضرت یوسف علیہ السلام [illegible]
تھا کہ اپنے بادشاہ سے میرا ذکر کیجیو اور حقیقۃً اللہ عزوجل اوسوقت اونکے مرتبہ نبوت کے لائق نظر توحید مین [illegible]
نظرون سے بے انتہا افضل تھے مگر درجۂ نبوت مین اللہ تعالے کو ناپسند ہوئی کیونکہ جسطرح مرتبہ بڑا ہوتا ہے اوسکے لائق نظر [illegible]
ہی پس اللہ تعالے نے اوسپر عتاب فرمایا۔ پس حاصل یہ ہوا کہ بارگاہ کبریائی کی طرف متوجہ ہوتی ہین کمال توجہ سے [illegible]
باطن ذرہ ذرہ بالکلیہ اوسکی جانب متوجہ ہو قولہ تعالے۔ فبشر عبادی۔ یہ اللہ تعالے نے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد [illegible]
بندون نے طاغوت سے اجتناب کیا اونکو رضوانِ اکبر کی بشارت دیدی۔ بیان سابق سے سمجھ لینا چاہیے کہ یہ بشارت ہر ایک [illegible]
کے متقی کے واسطے دنیا مین اپنے درجہ کا نور عطا فرماتی ہے اور آخرت مین اوسکا ظہور ہوگا قولہ تعالے فیتبعون احسنہ۔ یہ اتباع [illegible]
عمل دونون مین ہے پس کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خطاب الٰہی سبحانہٗ تعالے کو ایمان خالص سے تصدیق کرتے ہین اور جو کچھ اللہ عزوجل [illegible]
ہے اوسکے موافق عمل کرتے ہین خواہ نفس موافق ہو یا نہو اور یہ اعلی مرتبہ ہے اور کمتر ایسا ہوتا ہے کہ اس مرتبہ مین نفس کو ایسی [illegible]
سے لگاؤ باقی ہو کہ وہ معارضہ کرسکے بلکہ وہ بھی نفس مطمئنہ ہو کر اوس خطاب کو دل و جان سے قبول کرتا ہے کبھی ایسا ہوتا ہے [illegible]
ایمان سے خطاب حق عزوجل قبول کیا لیکن اوسکے موافق عمل کرنے سے مغلوب ہوا تو استغفار [illegible]
ہے کہ قبول ایمانی مین نقص ہے اگرچہ اوس نے عمل کیا لیکن یہ عمل بمنزلہ مردہ ہے کیونکہ عمل تو اصل یقین کی شاخ ہے [illegible]
نور ایمان سے حیات نہین ملی کیونکہ یقین مین قصور ہے تو عمل صرف ظاہری [illegible] ہے جو بعد موت کے سامنے [illegible]
ہے اللہ تعالے اوس سے پناہ دے اور احسن کی تفسیر شریعت و حقیقت دونون مین اسطرح ہے کہ خطاب الٰہی عزوجل [illegible]
ہو کل نہایت احسن و نہایت مبارک ہے لیکن ہر شخص کی استعداد کے لائق ایک ہی خطاب کبھی احسن ہوتا ہے [illegible]
ہوتی ہے حتی کہ شریعت مین مثلاً ایک شخص نے تہجد کی نماز پڑھی لیکن ضعف سے وہ نماز فجر مین سو گیا تو [illegible]
کی استعداد ناقص ہے پس اوسکے واسطے احسن یہ تھا کہ تہجد نہ پڑھنے سے استغفار کرتا اور فرض فجر [illegible]
وہی جو نفس کے موافقت پر نہ ہو حتی کہ مثلاً ایک شخص فجر کی نماز بھی پڑھتا ہے اور تہجد مین اوسکا [illegible]
اور حدیث و قرآن کا علم حاصل کرنے کو اٹھنے کے لئے اوسکا جی نہین چاہتا تو اوسکے حق مین احسن [illegible]
و حدیث سیکھے اور تہجد نہ پڑھے کیونکہ اگر عارف اوسکے نفس کو دیکھے تو اوسکا مکر پہچان سکے [illegible]
فقہ سے محروم رکھے تاکہ جب وقت گذر جاوے تو جسم جاہل [illegible]

Marfat.com

[illegible] کا تہجد اوس کی ضعف کی وجہ سے مست جاوے اور اگر وہ فقیہ ہوتا تو حدیث مین آیا ہے کہ ایک فقیہ کی [illegible]
[illegible] وہ اکیلا شیطان پر بھاری ہو جاتا ہے کما فی الصحیح۔ پھر ظاہر ہے کہ عابد کا تہجد اوس نے کھو دیا اور اگر
[illegible] شیطان [illegible] اول تو اوس سے دور دور پھٹکتا اور دوم اگر کسی وقت غفلت پاکر پاس آتا اور اپنی حماقت
[illegible] ایسے احمق کی بات کب سنتا ہے وہ اوسکا وسوسہ الٹے اوسکے سر مارتا اور اپنے رب عزوجل کا کلمۂ توحید پڑھکر شیطان
[illegible] لیکن اس خوف سے شیطان اوسکے پاس نہین پھٹکتا ہے کیونکہ کبھی اوس نے وسوسہ ڈالا تو فقیہ [illegible]
[illegible] مین صدق نیت کے ساتھ اپنی عاجزی و کوتاہی کا اقرار لایا کہ وہ اوسکے تہجد پڑھنے سے کہین افضل [illegible] تو آیا
[illegible] فقال تعالیٰ اولئک یبدل اللہ سیئاتہم حسنات۔ اللہ تعالیٰ تو اونکی برائیان بدلکر نیکیان کردیتا ہے [illegible] خیال کرو کہ عابد
کا تہجد خواری ہوگی اور عابد اوس سے نکل آیا کہ تہجد پڑھتا جسکو وہ اپنی نفس کی خواہش سے چاہتا تھا اور مقام حقیقت مین اسکے حق مین اچھا نہ
تھا اگرچہ ظاہر شریعت مین یہی حکم دیا جائیگا کہ بہت اچھی بات ہے اور فقہ سیکھنا جسکو وہ اپنے نفس مین ناگوار جانتا تھا وہی درحقیقت اوسکے حق مین
بہتر تھا۔ پھر واضح ہو کہ یہ تفسیر احسن تو ادنیٰ مرتبہ والون کے واسطے ایک مثال ہے اور اعلیٰ مرتبہ والون کے واسطے بھی احسن کی تفاسیر
مین اور ہو کی ادنیٰ مثال یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی عبادت مین حسن نیت تین طور پر ہے ایک یہ کہ بخوف عذاب جہنم ہوا اور دوم یہ کہ بامید ثواب
جنت ہوا اور سوم یہ کہ ان دونون سے قطع نظر کرکے بحق رب عزوجل و حصول رضائے الٰہی ہوا اور یہی سب سے احسن ہے چنانچہ قولہ تعالیٰ
ورضوان من اللہ اکبر الآیہ اس جانب اشارہ فرماتا ہے کیونکہ رضوان کو سب سے اکبر فرمایا بلکہ ایک حدیث مین صریح وارد ہے کہ قیامت
کے روز اہل ایمان و نجات کے تین گروہ کئے جائینگے جنکا خلاصہ یہ ہے کہ ایک گروہ سے کہا جائیگا کہ تم نے جہنم کے خوف سے عبادت کی
کہ اللہ تعالیٰ و اوسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور جہنم کو سچ مانا اور اللہ عزوجل کے عذاب سے خوف کیا تو آج
ہم نے تمکو جہنم سے نجات دی اور اپنے فضل سے جنت عطا فرمائی پس تم جنت مین داخل ہو اور دوسرے گروہ سے کہا جائیگا کہ تم نے
ایمان لاکر جنت کو سچ مانا اور اوسکی امید پر عبادت کی تو ہم نے تمکو عذاب جہنم سے نجات دیکر تمہاری مراد عطا فرمائی پس تم جنت مین داخل
ہو اور تیسرے گروہ سے کہا جائیگا کہ اونھون نے اللہ تعالیٰ کی حق الوہیت کو پہچان کر عبادت کی تو اونکے واسطے جنت مین فضل عظیم
و رضوان حق عزوجل مع دیدار مزید ہے (رواہ احمد وغیرہ) پس اہل معرفت ان تینون طریقون مین سے احسن طریقہ کو لیتے ہین اگرچہ جس
[illegible] سے اللہ تعالیٰ نے جنت کی رغبت دلائی اور جس کلام پاک سے اللہ تعالیٰ [illegible] وہ سب اللہ تعالیٰ کا کلام
[illegible] اوس بات سے جسمین خوف ہے ولیکن حسن معانی صفت و رضوان کی زیادتی [illegible] احسن و اولیٰ ہے۔ جیسے کہا
کہ تمام قرآن پاک سب کلام الٰہی عزوجل ہے اور سب بہتر ہے لیکن سورۂ قل ہو اللہ احد کو سورۂ تبت یدا ابی لہب پر فضیلت
[illegible] کلام الٰہی ہونے مین دونون برابر ہین پھر دیکھا گیا کہ تبت یدا ابی لہب مین ابولہب و اوسکی زوجہ کا کفر و ازلی ملعون ہونا مذکور
[illegible] احد مین اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پاک مذکور ہین پس مذکور کی راہ سے یہ فضل ہے اور واضح ہو کہ احسن کا لحاظ اس
[illegible] ہے کہ ہر شخص کے نفس مین ایک قسم کا خاص مادہ ہوتا ہے جس سے اس نفس کو شیطان کے ساتھ اس راہ سے ارتباط
[illegible] ایک شخص کے نفس مین جھوٹ بولنے کا مادہ ہے ولیکن دوسرے نفس مین جھوٹ کا مادہ نہین بلکہ خیانت کا مادہ زیادہ
[illegible] دونون باتین نہین بلکہ شہوت فحش کا مادہ زیادہ ہے تو ہر ایک کے واسطے احسن وہ نیک عمل اور نیک خلق ہے

Marfat.com

جس سے اوسکا تعلق شیطانی منقطع ہو مثلاً شخص اوّل کو بہ نسبت خیانت دنیوی کے صدق [illegible]
کو امانت کی جانب اہتمام رکھنا احسن ہے اور سوم کو عفت و پاکدامنی کا اہتمام رکھنا احسن ہے [illegible]
ارشاد فرمایا کہ ان بندون کو ایسی خوبی کی اتباع کرنا جبھی نصیب ہو کہ اللہ عزوجل نے اپنے کرم سے [illegible]
نفس کی عبودیت و شیطانی تعلقات اور اپنے رضوان کی معرفت اونکو تبلائی اور اسکی سمجھ عطا فرمائی کیونکہ اگر اللہ تعالےٰ [illegible]
یہ سمجھ نہ ہو اور اسکے حسن صنعت سے اونمین یہ استعداد نہ ہو تو خالی کتاب کا پڑھ لینا کچھ مفید نہین ہوتا چنانچہ یہود و نصاریٰ کو [illegible]
توریت موجود تھی مگر اونکو اس سے کچھ بھی نفع نہین ہوتا تھا اگرچہ وہ لوگ اپنے عالم ہونیکا بہت بڑا دعویٰ رکھتے تھے چنانچہ ایک [illegible]
مین آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کی نگہداشت و تعہد کے بارہ مین نصیحت بلیغ و ارشاد نفیس فرمایا تو ایک صحابی نے عرض [illegible]
یا رسول اللہ آپ اس بارہ مین تشویش نہ فرمائین کیونکہ ہم لوگ قرآن کو خود پڑھتے ہین اور اپنی اولاد کو پڑھاوینگے اور ہماری اولا[د]
اولاد کو پڑھاوینگے حتیٰ کہ یہ سلسلہ برابر ترقی پر رہیگا تو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا (جسکا مضمون یہ ہے) کہ ارے نادان تو تو [illegible]
مدینہ مین فقیہ معلوم ہوتا تھا تو یہ نہین دیکھتا ہے کہ ان یہود و نصاریٰ کی بغل مین کتاب ہے پھر کچھ بھی اونکو نفع ملتا ہے (السنن) یعنے
یہود و نصاریٰ اس کتاب سے ہدایت و معرفت کی توفیق نہین پاتے بلکہ اونھون نے کتاب کو اپنے نفس کی سرکشی و رعونت کا آلہ بنا لیا ہے [illegible]
جس کلام کو اللہ تعالےٰ نے نفسانی اختلافات دور ہونے کے واسطے بھیجا تھا اونھون نے اسی نعمت کو ناشکری کے ساتھ بدلکر باہمی اختلا[ف]
پھوٹ و جھگڑے کا ذریعہ کر لیا چنانچہ قولہ تعالےٰ۔ فھدی اللہ الذین آمنوا لما اختلفوا فیہ من الحق باذنہ الآیہ۔ کی تفسیر مین یہ بیان مفصل گذر چکا [illegible]
یعنے جن باتون مین اہل کتاب نے پھوٹ و اختلاف ڈالا تھا اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اوس مین مومنون کو امر حق و صراط مستقیم کی ہدا[یت]
فرمائی۔ھ۔ اور مومنون سے مراد قطعاً بالاجماع حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین ہین۔ اگر کہا جاوے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مین بھی خود [illegible]
عملی اختلاف تھا مثلاً بعضے صحابہ مانند حضرت عبادہ ابن الصامت رضی اللہ عنہ کے امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے اور بعضے [illegible]
مانند حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نہین پڑھتے تھے اور بعضے زور سے آمین کہتے تھے اور بعضے آہستہ سے آمین کہتے تھے اور بعضے
بسم اللہ الرحمن الرحیم کو زور سے پڑھتے تھے اور بعضے آہستہ پڑھتے تھے تو اونمین بھی اختلاف ہوا۔ جواب یہ ہے کہ اونکو اللہ تعالےٰ نے
ہدایت و معرفت ایمانی عطا فرمائی تھی تو اونھون نے ان اعمال کو اپنی آخرت کے واسطے ایمانی عمل ثواب قرار دیا تھا کیونکہ اصل ایمان [illegible]
مدار تو اعتقادات پر ہے اور یہ بھی ایمانی اعتقاد ہوتا ہے کہ شریعت سنت کے موافق بندگی کر کے درجات آخرت حاصل کئے جاوین
تو یہ بزرگان کبار رضی اللہ عنہم اجمعین ان اعمال کو اپنی آخرت کا ذخیرہ کرتے تھے کیونکہ وہ دلی اعتقادات مین یکدل و متحد [illegible]
اور ہر ایک کے واسطے اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے تھے کہ یہ اپنے علم کے موافق اعمال صالحہ سے ذخیرۂ آخرت کمائے [illegible]
پس ہر ایک نے جسطرح آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے پایا اور اجتہاد سے نکالا اعتقاد اونکو اسیطرح اونکو عمل کرنے [illegible]
ہوتے تھے کیا نہین دیکھتے ہو کہ وہ لوگ باہم ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے اور کچھ بھی مغایرت نہین رکھتے تھے کیونکہ [illegible]
سب متحد تھے اور ان اعمال کو جبکہ وہ سنت کے موافق اعتقاد رکھتا تھا اوسکے حق مین ضرور مقبول [illegible]
روایت بھی صحیح نہ ہوئی کہ ان مین ان اعمال کی بابت کچھ مناقشہ تھا اور ہرگز ایک روایت بھی صحیح [illegible]
کے پیچھے نماز پڑھنے مین تردد کیا ہو یا اوسپر طعنہ یا عیب کا کوئی حرف بھی نکالا ہو بلکہ باہم [illegible]

Marfat.com

[illegible] امت اسلامیہ کے حق مین بھی خبر دی کہ آخر یہ لوگ یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم چلینگے (کمافی الصحاح والسنن) چنانچہ [illegible] کو چھوڑ کر خود امت اسلامیہ مین غور کرو اور حدیث مبارک کا معجزہ دیکھو کہ آخر اس امت مین بھی یہی کیفیت اختلاف [illegible] لوگون مین جہالت یہان تک بڑھی کہ انھون نے دین و مذہب کو باہمی اختلاف و نفاق کا آلہ بنا لیا بلکہ مترجم کہتا ہے کہ اس سے زیادہ شدید یہ امر ہے کہ اہل سنت کے چار مذاہب حنفیہ و مالکیہ و شافعیہ و حنبلیہ سب سنی معروف تھے پھر [illegible] لوگون نے یہ مسئلہ پیدا کیا کہ حنفی کی نماز شافعی کی پیچھے یا شافعی کی نماز حنفی کے پیچھے جائز ہے یا نہین اور بعض نے فتویٰ دیا کہ ہان جائز ہے مگر کراہت ہے لیکن امام ابو بکر الجصاص الرازی رحمہ اللہ تعالے نے اس کراہت کی لفظ کو رد کر دیا اور اہل معرفت کی جانب سے فرمایا کہ بغیر کراہت کے صدق و صفائے دل کے ساتھ بے تکلف جائز ہے اور مترجم کہتا ہے کہ یہ عین معرفت کی وجہ سے خاص و عام کے واسطے بدیہی ہے کیونکہ ہم حنفی سے پوچھتے ہین کہ جب شافعیہ سنی جماعت ہے تو کیا اللہ تعالے اونکی نماز قبول نہین فرماتا ہے یا اونکی نمازین مکروہ ہوا کرتی ہین معاذ اللہ تعالے اگر یہ کہو کہ اونکی نمازین تو ٹھیک ہین مگر حنفی جب مقتدی ہوا تو اوسکی رائے اپنے امام سے خلاف ہے تو اوسکی نماز خلاف ہو جائیگی مترجم کہتا ہے کہ ابھی تو اس حنفی نے کہا تھا کہ اس شافعی کی نماز ٹھیک ہے اور وہ سنی ہے پھر یہ بدعت کیون لگائی۔ علاوہ برین یہی بات تو صحابہ رضی اللہ عنہم مین بھی موجود تھی حالانکہ وہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ چنانچہ اوسکو مدلل محقق طور پر مین نے عینی الہدایہ وغیرہ مین تحریر کر دیا ہے لیکن افسوس ہے کہ متاخرین نے امام ابو بکر الجصاص الرازی رحمہ اللہ تعالے کا قول حق نہ لیا اور اس اختلاف کو نفسانیت مین ڈالکر یہان تک ترقی دی کہ شافعی امام کے پیچھے بارہ شرطون سے نماز جائز ہے حتیٰ کہ اگر کوئی شرط فوت ہو تو نماز مکروہ ہوگی اور ان سب شرطون کا حاصل یہ نکلتا ہے کہ وہ شافعیت سے توبہ کر کے اچھا خاصہ حنفی ہو جائے۔ چنانچہ شیخ الاسلام عینی رحمہ اللہ تعالے نے آخر ان شرطون سے زچ ہو کر شرح ہدایہ مین لکھا کہ پھر ان شرطون کا نتیجہ یہ نکلا کہ شافعی امام کے پیچھے جبھی نماز جائز ہے کہ موافق شرائط مذکورہ کے وہ حنفی ہو جائے مترجم کہتا ہے کہ مین اس بحث کو چھوڑ کر اسکی نتیجہ کی جانب توجہ دلاتا ہون کہ آخر اوسکا یہی نتیجہ نکلا کہ سنیون مین بھی باہم پھوٹ ہے اور [illegible] آخرت کا اور حضور کبریائی کا جو سب سے عمدہ فعل تھا یعنے نماز کہ جو دین اسلام مین رکن اعلیٰ ہے اوسی مین یہ باہم متحد نہین ہوتے حتیٰ کہ حضرت شیخ المشائخ قطب الوقت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو قطعاً حنبلی مذہب تھے اگر بالفرض وہ کسی مسجد مین آوین تو کیا حنفی المذہب کو اونکے پیچھے نماز پڑھنے مین کراہت ہوگی۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ عجیب قسم کا وسوسہ ہے جو عوام مقلدین مین محکم ہو گیا اور اوسکا ضرر کسقدر شدید پہونچا اعاذنا اللہ تعالے وانا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر اس جملہ معترضہ کو چھوڑ کر اصلی مقصود کی جانب توجہ دلائی جاتی ہے کہ خالی علم کتاب بدون توفیق الٰہی عزوجل کے نافع نہین ہوتا ہے بلکہ اکثر اوقات وہ الٹی گمراہی و اختلاف کا سبب ہو جاتا ہے لہٰذا اللہ تعالے نے نیک بندون پر احسان رکھا بقولہ تعالے۔ اولئک الذین ہداہم اللہ یعنے یہ فضل عظیم اونکے حق مین اللہ تعالے ہی کی ہدایت ہے۔ شیخ سہل رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ طاغوت کا حاصل یہ دنیا ہے اور اصل اس مین جہالت ہے [illegible] اور حرص و نوش و زینت و تفاخر وغیرہ ہین اور اسکا ثمرہ جو اس سے پیدا ہوتا ہے معصیات ہین اور اوسکی میراث یہ ہے کہ دل [illegible] ہو جاتا ہے اور انجام کو عذاب جہنم سے ملحق ہو جاتا ہے۔ شیخ ابو بکر بن الطاہر نے فرمایا کہ قولہ تعالے۔ فبشر عبادی [illegible] لئے عادت و طبیعت کے موافق سے ہے کان کھولے ہین بلکہ ایسے ہی لوگون کے اہل

جنھون نے غفلت سے اپنے کان کھولکر احسن کی اتباع کی اور شبہہ و اشتباہ کو پھینکدیا اور [illegible]
و علم و عقل سے موصوف فرمایا۔ شیخ شیرازی نے شیخ ابو بکر بن طاہر رحمہ اللہ تعالے کے کلام سے [illegible]
وہ یہ ہے کہ جس بندہ کے واسطے اللہ تعالے نے ایسے کان اور ایسی سماعت عطا فرمائی تو وہ [illegible]
سے یعنی اونکی مخلوقات سے جہانتک اسکے مشاہدہ مین حاصل ہوئے ہر لحظہ کلام الٰہی عزوجل سنتا ہے اگرچہ [illegible]
کہ پرندونکی خوش الحانی مین صفت فعلی کے اندر صفت قولی کا ظہور ہے جیسے فعل سے ان مخلوقات کا ظہور ہے [illegible]
سنتا ہے مترجم۔ کہتا ہے کہ اس میں کچھ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خصوصیت نہ تھی سوائے اسکے [illegible]
کے واسطے مسخر تھے لہذا اللہ تعالے نے ذکر فرمایا کہ اونکی بولی سمجھنے کی قوت بھی ہم نے سلیمان علیہ السلام کو [illegible]
کہ اوسکے واسطے بعضے انبیاء و اولیاء خاص ہین اور اوسکی دلیل یہ ہے کہ حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام کے قصے مین [illegible]
آیا ہے کہ پھر جب موسیٰ و خضر علیہما السلام کشتی مین روان ہوئے تو ایک چڑیا کشتی کے کنارہ آکر بیٹھی اور [illegible]
چونچ مارکر پانی پیا اور پھر بادبان کشتی پر بیٹھکر خوش الحانی کرنے لگی اتنے مین خضر نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اے [illegible]
اور آپکے علم نے اور تمام مخلوقات کے علم نے علم الٰہی عزوجل سے کچھ کم نہین کیا سوائے اسکے کہ جیسا کوئی خیال کرے [illegible]
چڑیا کی چونچ نے سمندر کا پانی کم کیا۔ پھر فرمایا کہ آپ سنتے ہین کہ یہ چڑیا کیا کہتی ہے یہ چڑیا اپنے رب عزوجل کی [illegible]
اور کہتی ہے کہ پاک ہے سبحان عزوجل کہ جسکی مخلوقات مین سے اسوقت زمین پر دو بندے ہین جو اس کشتی مین موجود ہین [illegible]
تعالے نے تمام اہل زمین سے برگزیدہ فرمایا ہے (اسناد صحیح) اس سے ثابت ہوا کہ خضر علیہ السلام کو بھی ان پرندون کی [illegible]
تھا اور جمہور کے قول کے موافق وہ پیغمبر نہین بلکہ ولی ہین اور موسٰے علیہ السلام پیغمبر تھے تو اس سے خصوصیت [illegible]
مقبول ہین سے یہ کرامت کسی خاص نوع کو عطا کیجاتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اس چڑیا کو یہانتک علم حاصل تھا کہ [illegible]
دونون بزرگون کو کشتی مین پہچان لیا تو پرند کو بھی معرفت مین سے اس درجہ تک حاصل تھا بالجملہ پرندون کی بولیون [illegible]
سلیمان علیہ السلام کے واسطے خاص نہ ہوا بلکہ حضرت خضر کو بھی معلوم تھا لیکن اسوقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے [illegible]
ہوا کہ اس معرفت مین بعض انبیاء و اولیاء کی خصوصیت ہوتی ہے اور حضرت سرور عالم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی [illegible]
تھی چنانچہ آپکو اس کمال کے ساتھ معرفت مذکور حاصل تھی کہ سوائے پرندون کے وحشت و شجر و حجر [illegible]
سننے [illegible] روایات صحیحہ سے ثابت ہے اور مختصر یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مکان کے [illegible]
بعثت مین آپ پر سلام کیا کرتا تھا (الصحیح) اور جب جنگل کیطرف تشریف لیجاتے تو ہر درخت [illegible]
علیک یا رسول اللہ کہتی تھی تاکہ صحابہ رضے اللہ عنہم کے واسطے معجزہ ہو جیسا کہ حدیث [illegible]
وغیرہ اور بارہا اونٹون نے آپ سے اپنے مالکون کی سختی بیان کی رواہ الدارمی والترمذی [illegible]
دشوار ہے لہذا مین نے مختصراً شمار کر دیا اور خضر علیہ السلام موافق قول جمہور پیغمبر نہ تھے [illegible]
سماع خاص حاصل ہوا وہ مراقبہ خاص مین کلام الٰہی عزوجل اوسکی مخلوقات سے سنتا ہے [illegible]
[illegible] سب کلام جو مخلوقات سے صادر [illegible] کلمات الٰہی [illegible]

Marfat.com

[illegible] نے اہل ولایت سنتے ہین اور کبھی ملائکہ ونفوس کی زبانی ہوتے ہین پس انہین سے بعض [illegible] کلمات جو اہل کفر وشرک کی زبانون سے نکلتے ہین پس اہل حق اونمین سے احسن کو لیتے [illegible] حقائق سے عارف ہوتا ہے اور جب اوسکی یہ کیفیت ہے کہ ان وسائط و درجات نازلہ سے اوسکو معرفت [illegible] خطاب اول بذریعہ وحی رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پہونچ گیا یعنے قرآن مجید جسکو وہ گویا حضرت سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان [illegible] سنتا ہے اسکے فہم عجیب و معارف غریب کو کون قیاس کر سکتا ہے۔ بعض مشائخ نے بیان کیا کہ اس مین آنحضرت صلی اللہ [illegible] کی فضیلت کا اظہار ہوتی ہے کیونکہ جو کچھ آپ لائے وہ احسن ہے اگرچہ جو کچھ انبیاء علیہم السلام لائے اوسکے حسن مین کچھ شک نہین [illegible] پیدائش مخلوقات سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمکین و استقامت حاصل ہو گئی تو آپ کے جمیع احوال مین ظہور انوار [illegible] کے ساتھ احسن الخطاب تھا یعنے قرآن اور آپکو جمیع مقامات مین سبقت حاصل تھی اسیواسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] نحن الآخرون السابقون یوم القیامہ۔ یعنے وجود مین ہم لوگ سب سے پیچھے ہین لیکن خطاب اول مین سب سے مقدم ہین [illegible] فضیلت محل مقدس ہے۔ **مترجم** کہتا ہے کہ یہان اس حدیث کے متعلق ایک نکتہ دیگر ہے جسکا بیان یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر کامل اور اپنی ذات مبارک مین منفرد تھے چنانچہ قولہ تعالےٰ۔ اذ اخذ اللہ میثاق النبیین الآیہ کی تفسیر مین اسکا بیان گذرا بلکہ عنقریب **مترجم** نے اوسکو بیان کیا ہے۔ پس ظہور مظہر مین اللہ تعالےٰ نے درجہ بدرجہ اظہار فرمایا پس اگر سب سے اول ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر کل ہو جاتا تو آیندہ کسی کے ظہور کا موقع باقی نہ رہتا لہذا اللہ تعالےٰ نے مدارج تدریج مین ظہور [illegible] ترقی دی یہان تک کہ مظہر کل پر ختم فرمایا فافہم۔ بعض مشائخ رحمہ اللہ تعالےٰ نے اتباع احسن مین اشارہ کیا کہ خود انسان کے نفس [illegible] دواعی ہین۔ **مترجم** کہتا ہے کہ یہ بات خود حدیث صحیح سے صحیح ثابت ہے اور دواعی سے مراد یہ ہے کہ تقدیر خلقت مین [illegible] اپنی جانب بلاتے و دعوت کرتے ہین جیسے ہواجس نفس و وساوس شیطان والہام فرشتہ وخطاب حق عزوجل پس [illegible] شیطانی تو جاہی کیجانب بلاتے ہین اور ہواجس نفس اوسکے حق مین مقتضی ہوتے ہین کہ جن امور کی جانب شیطان نے بلایا [illegible] نفس کیواسطے بھی کوئی حصہ ہے تو ہواجس نفس داعی ہوتے ہین کہ اوسکو قبول کر لے اور الہامات فرشتہ اوسکو طاعت [illegible] لاتے ہین جیسے خطاب حق عزوجل اوسکو معارف توحید کی جانب ہادی ہے پس جو [illegible] سعادت مین سے ہے [illegible] احسن کو اختیار کرتا ہے یعنے خطاب حق والہام ملکی کی اتباع کرتا ہے و ہواجس نفس و وساوس شیطانی کو چھوڑ دیتا [illegible] **مترجم** کہتا ہے کہ یہ امر اوسکو جبھی حاصل ہوتا ہے کہ وہ اہل عقل مین سے ہو گیا ہو اور اہل عقل مین ہونا جبھی حاصل ہوتا ہے کہ ابتدا [illegible] تحقیق واعمال شریعت کو قبول کرے تاکہ حجاب تاریک قلب سے مرتفع ہو جاوے اور نور عقل ظہور کرے حتیٰ کہ [illegible] واسلام کیلئے سینہ کشادہ ہو جاتا ہے تو یہ نور آ جاتا ہے چنانچہ عنقریب اسکا بیان آتا ہے (م ع س) بالجملہ آیات کی تفسیر [illegible] اللہ تعالےٰ نے علم ازل مین جانا کہ یہ لوگ شرک وکفر کر کے دنیا مین دنیا اور آخرت مین جہنم اختیار کرینگے [illegible] آتش جہنم ہے تو ایسے جہنمیون کو کوئی شخص جہنم سے نہین نکال سکتا ہے کیونکہ جب انہین لیاقت نور نہین [illegible] شرک و معصیت [illegible] ہے تو کسی ترکیب سے وہ لطافت حلاوت توحید کو قبول نہین کر سکتے [illegible] معرفت ہین نہین کیواسطے اللہ تعالےٰ نے غرفائے جنت کا وعدہ

فرمایا اور یہ قصور عالیہ ہین چنانچہ حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ...
غرفات ہین جنکے ظاہر سے اونکا باطن نظر آتا ہے اور جنکے باطن سے اونکا ظاہر نظر آتا ہے تو ایک دیہاتی ...
کہ یارسول اللہ یہ غرفات کس شخص کیواسطے ہین (گویا ان اعرابی کو خیال ہوا کہ ہلوگون کے اسقدر کہان نصیب ...
کرین بلکہ یہ شاید انبیاء علیہم السلام کے درجات ہونگے لہذا انھون نے پوچھا کہ یارسول اللہ یہ کسکے واسطے ہین) آنحضرت صلی اللہ ...
نے فرمایا کہ یہ ایسے بندون کے واسطے ہین جنھون نے پاکیزہ کلام کیا اور محتاجون کو طعام دیا اور رات مین جب لوگ سوتے ہین ...
پڑھتے ہین رواہ الترمذی وابن احمد۔ اور حدیث ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ مین ان غرفات کے حق مین فرمایا کہ ایسے بندون ...
حق تعالیٰ نے مہیا فرمائے جو محتاجون و مستحقون کو طعام دیتے اور نرم کلام بولتے ہین اور ہمیشہ روزہ رکھتے ہین اور لوگون کے خواب
کے وقت نماز پڑھتے ہین رواہ احمد اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت
جنت والے باہم ایک دوسرے کو غرفات اپنے اشارہ سے دکھلاوینگے جیسے تم لوگ آسمان مین تارہ کو دکھلاتے ہو اور ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ اس حدیث مین روایت کرتے کہ جیسے تم لوگ ایسے تارہ کو دکھلاتے ہو جو افق شرقی یا غربی مین ڈوبا ہوا ہوتا ہے رواہ
والبخاری ومسلم۔ اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مین یہ اہل الدرجات کے باہمی فضیلت کے بیان مین ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے
عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ تو انبیاء علیہم السلام کے درجات ہونگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اوس پاک عزوجل کی جسکے
قبضۂ قدرت مین میری جان ہے کہ ہان ایسے اقوام کو بھی ملینگے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اوسکے رسولون کی تصدیق کی رواہ احمد
والترمذی وقال حسن صحیح اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہملوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم لوگ جب آپکو دیکھتے ہین
تو ہمارے دل نرم ہوجاتے ہین اور ہم لوگ آخرت والے ہوجاتے ہین پھر جب ہم لوگ آپ سے جدا ہوتے ہین اور اپنی اولاد کو پیار
کرتے ہین اور گھربار مین خلط ملط ہوتے ہین تو پھر دنیا ہمکو اپنی طرف لیجاتی ہے اور حدیث حنظلہ رضی اللہ عنہ مین ہے کہ پھر ہلوگ خیال
کرتے ہین کہ ہم منافق ہوگئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اوقات ہین اور اگر تم لوگ ہر وقت ایسی حالت پر رہتے
جس حالت پر میرے پاس ہوتے ہو تو ملائکہ اپنے ہاتھون سے تمہارے ساتھ مصافحہ کرتے اور تمہارے گھرون مین آکر ملاقات ...
کرتے اور اگر تم لوگون سے غفلت وگناہ نہ ہوتا تو ضرور اللہ عزوجل ایسی قوم کو پیدا فرماتا جنسے غفلت وگناہ ہوتا تاکہ اونکی مغفرت ...
پھر ہمنے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم سے جنت کی حالت بیان فرمائیے تو آپ نے فرمایا کہ سونے کی اینٹین اور چاندی کی اینٹین اور ...
مشک اذفر کا گارا اور لولو اور یاقوت کے سنگریزے اور زعفران کی تربت ہے جو شخص اوس مین داخل ہوگا وہ ... نعمت مین
رہیگا کبھی اوسکو کسی قسم کی ناگواری نہین پہونچیگی اور ہمیشہ وہان زندہ رہیگا کبھی نہ مریگا کبھی اوسکے کپڑے پرانے ...
کبھی اوسکا شباب زائل ہوا اور تین شخصون کی دعا رد نہین ہوتی ہے ایک امام عادل دوم روزہ دار یہانتک کہ افطار کرے اور
مظلوم کہ اوسکی دعا کو غمام مین اٹھاتے ہین اور اوسکے واسطے آسمانون کے دروازے کھل جاتے ہین اور اللہ ...
کہ مجھکو اپنی عزت کی قسم ہے کہ تجھکو نصرت عطا کرونگا اگرچہ ایک وقت کے بعد ہو رواہ احمد والترمذی وابن ...
نہرین ان غرفات وقصور کے تحت مین جاری ہین تو اہل جنت جسطرح چاہین اور جہان ...
ابن کثیر۔ یہ دارالبقاء ودارالسلام ہے برخلاف دارالکفر کے کہ وہ محل عذاب ...

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي

آسمان سے پانی پھر اوسکو چلایا پس روان اور داخل کیا اوسکو

زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا

طرح طرح رنگون کے بوٹے پھر آئی تیاری پر تو دیکھے اوسکا رنگ زرد

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ اَفَمَنْ

بیشک اس مین عقل مندون کو بھلا جسکا

شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ

کھولدیا اللہ نے سینہ مسلمانی پر سو وہ اجالے مین ہے اپنے رب کی طرف سے

فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ

سو خرابی ہے جنکے دل سخت ہین اللہ کی یاد سے وہ پڑے پھرتے ہین بہکے

مُّبِيْنٍ ؕ

ترجمہ

اللہ تعالےٰ نے اوّل اپنی قدرت عظیم سے منکرون کو عاجز کرکے مقرکیا کہ جنت اور اوسکے لائق مخلوقات عاقل پیدا کرنا اوسکی قدرت مین بہت آسان ہے بقولہ تعالےٰ۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً۔ کیا تونے دیکھا نہین کہ اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا اف جس سے ہرچیز کی حیات ہے۔ اہل تفسیر نے یہان دو قول بیان کئے۔ اوّل یہ کہ اللہ تعالےٰ نے سحاب سے پانی یعنے مینہ نازل فرمایا۔ دوّم یہ کہ پانی کا نزول زیر عرش سے سحاب مین ہوتا ہے پھر سحاب سے زمین پر۔ مترجم کہتا ہے کہ دونون قول اپنے اپنے موقع تحقیق پر ٹھیک ہین اگرچہ ایسے مقامات اسرار کے سمجھ و فہم جب تک حاصل نہ ہو تو ہر عام خصوص احمق مشرک اسکو نہین سمجھ سکتا ہے لیکن لاچار کچھ توضیح و بیان ضرور ہے۔ واضح ہو کہ اللہ تعالےٰ نے جب زمین کو پیدا فرمایا تو اوس مین سماوی تعلقات سے پانی تلخ و شیرین نازل فرمایا اور وہ بدون ظاہری اسباب کے تھا جیسے آدم علیہ السلام کو اولاً بدون اس معمولی طریقہ نسل کے پیدا فرمایا اور تعلق سماوی سے نازل کرنا بوجہ اوس کے ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ثم استوی علی العرش یدبر الامر من السماء الی الارض الآیہ سے ثابت ہے کہ تدبیر عالم از عرش ہی ہے اور اوس سے نزول فرمانا الا لہ الخلق تدبیر عرشی ہے اسی جہت سے ایک گروہ نے کہا کہ عرش سے نزول ہوتا ہے جیسے [illegible] کی پیدائش یقینی ہے اگرچہ اسباب ظاہرہ مین مخفی ہو جیسے بعد آدم علیہ السلام کے جس طریقہ [illegible] ہے اس جہت سے یہ امر ضروری ہے اگرچہ ظاہر اسباب مین بخارات ہوا سے پیدائش سحاب خود بعض نصوص [illegible] دیا گیا کتاب مین اسباب سے بخارات لیتے ہوئے تو سمندر شور و شیرین کے پیدا ہو چکے [illegible] انسانی ہے وہ گو آدم علیہ السلام و اونکی جفت حوا رضی اللہ عنہا اور اونکی نسل موجود ہو چکے بعد

ممکن ہوئی ہے پس لامحالہ ظاہر ہے کہ تسلی کی ساتھ [illegible]
بذریعہ بخارات کے بارش شروع ہوئی پس جس نے اصل پر نظر کی تو کہا کہ [illegible]
ظاہری کے ساتھ تدبیر عرشی متعلق ہے کیا نہیں دیکھتے ہو کہ ایام قحط میں مثلاً سال [illegible]
سمندر شور سے بخارات کا ہجوم معمولی ہوا اور برابر ہوائے تند چلی مگر سحاب کی تکوین [illegible]
نے پانی نہ دیا۔ اگر کہا جاوے کہ شاید ہوا سے نہ آیا ہو تو جواب یہ ہے کہ نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ نے [illegible]
کو دکھلائی کہ بخارات وغیرہ حقیقی اسباب نہیں ہیں لہذا تمام بارش حدود [illegible]
کہ بہت سخت نقصان پہونچا اور یہ علاوہ فسق وفجور کے شاید اس کشت وخون کا عقاب ہو جو قبل ازین [illegible]
واقع ہوا تھا۔ پس اللہ تعالےٰ نے دکھلا دیا کہ جہان تک بخارات وبادلوں کے بار کو حکم تھا [illegible]
یہ منکرین حمقا کو تنبیہ ہو مگر یہ لوگ احمق کم اسطرف کان دھرتے ہیں سو معلوم ہوا کہ ان اسباب ظاہری کا وجود [illegible]
سے فیض نہو تب تک بارش سے محرومی ہے تو حاصل یہی ہوا کہ تدبیر سماوی سے پانی برسایا۔ اور گروہ اولین نے ظاہری [illegible]
کرکے سہارے سحاب کے سمجھنے لئے گویا معمولی طریقہ بیان کر دیا کہ بادل سے منہ برسایا۔ **فسلکہ ینابیع فی الارض**
پس زمین میں داخل کرکے ینابیع کر دیا **ف** ینابیع جمع ینبوع جہان سے پانی نابع یعنے موج کرے اور نکلے ورواں ہو
ودریا وجھیل وچشمہ وغیرہ۔ ابن کثیرؒ نے لکھا یعنے آسمان سے جب منہ اتارا تو وہ زمین میں داخل ہو کر ٹھہرا اور اوسکے
مکنون ہوا جیسی جسم کی رگوں میں خون رواں ہوجاتا ہے اور زمین کے لئے ایسے رگیں مختلف ہیں تو بعض سے اللہ تعالےٰ مکنون پوشیدہ ودیعت ہو گیا
رواں کیا اور بعض سے نہریں وبعض چشمہاے صغیر وکبیر۔ غرضکہ اللہ تعالےٰ نے اپنی مشیت کے موافق اسکو اجزاے [illegible]
مقسوم فرمایا۔ پس زمین میں یہ خوشگوار نعمت اسی ذریعہ سے رحمت ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ زمین میں جا[illegible]
پانی ہے وہ اسی طرح آیا کہ اوسکو حق تعالےٰ نے آسمان سے نازل فرمایا ہے ولیکن زمین کی رگیں اوسکو اپنے اندر [illegible]
ہیں کما قال تعالےٰ۔ فسلکہ ینابیع فی الارض۔ پس جسکو پسند ہو کہ شور پانی شیریں ہوجائے تو وہ اوسکو [illegible]
ابی حاتم)۔ **مترجم**۔ کہتا ہے کہ اس لطیف حکمت کو دیکھئے کہ زمانہ کے فلاسفہ نے گویا اپنی نزدیک افلاطون کی بات [illegible]
یہ مسئلہ نکالا تھا کہ شور پانی کو بلندی پر ٹپکانے سے شیرینی کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اور اسپر اونکو فخر وناز تھا حالانکہ حضرت ابن [illegible]
رضی اللہ عنہ وغیرہ حکماء ربانی نے اسکو محض بے حقیقت امر کے طریقہ سے بتلا دیا کیونکہ اونکے نزدیک ایسے فانی امور کی کوئی قدر [illegible]
(حکمت عجیبہ)۔ زمین ایک گروہ کے نزدیک گول ہے اور کرہ مذکور میں ایک چوتھائی بقدر [illegible] حصہ کے خشکی ہے اور باقی [illegible]
شور پانی عمیق ہے پھر عجب ہے کہ یہ چوٹ گلاکر پانی نہیں ہوجاتی ہے پس یہ مشکل وتعجب صرف منکرین حکمائے [illegible]
الٰہی عزوجل کے نور وحدت سے نصیب نہیں ملا ہے اور اہل الحق کے نزدیک آسان فہم ہے [illegible]
کہ اوس نے ہر چیز کے لئے جو حد مقرر فرمائی ہے اوس سے تجاوز نہیں کرسکتی ہے کہ آب شور بشیریں [illegible]
جدا ہے کچھ بھی خلط نہیں ہوتا ہے اور زمین اس آب شیریں سے جو اس میں ودیعت ہے [illegible]
درخت اس تری سے شاداب ہیں لیکن غیر ممکن ہے کہ سمندر کا شور پانی اس سے مختلط ہو [illegible]

Marfat.com

[illegible] ظاہر ہوتا ہے ۶۹
[illegible] دنیا پائدار نہیں بے انتہا قدرت کو وہی سمجھا جو عقل والا بندہ ہے پس وہ ایمان لایا
[illegible] فرمایا ہے اور یہ باطل لہو ولعب نہیں ہے جیسے احمق کفار ومشرکین زعم باطل لاتے ہین بلکہ مین
[illegible] آخرت ہے جہان اسکے بے انتہا قدرت بے انتہائے زمانہ تک ظاہر ہوگی اور اہل ایمان
[illegible] ہوگی برخلاف کافرون کے جو اس دنیائے فانی ودار خراب پر فریفتہ ہوگئے جو مثل حباب کی ناپائدار
[illegible] پانی نازل فرمایا اور اوسکو رگہائے زمین مین ودیعت رکھا۔ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا
[illegible] اللہ تعالے اس پانی سے مختلف رنگون کی زرع نکالتا ہے ف اسکو سب مخلوق وسب کافر ومومن
[illegible] زرع پیداوار نباتات خواہ اناج ہو یا پہل وترکاریان ہون۔ الوان رنگ جمع لون ہے اور یہ محاورہ مین ہر
[illegible] وہر قسم کے منافع کو شامل ہے۔ ابن کثیرؒ نے آسمان سے پانی نازل ہونے مین بعد قول ابن
[illegible] لکھا کہ سعید بن جبیر وعامر الشعبی نے فرمایا کہ زمین مین جو پانی ہے اوسکی اصلیت آسمان سے ہے۔ اور
[illegible] برف سے پانی اترتا ہے یعنے پہاڑون پر برف پڑتی ہے اور وہان سے پگھل کر پہاڑونکے نیچے سے چشمہ جاری ہوتے
[illegible] واللہ اعلم [illegible] ہین مترجم۔ کہتا ہے کہ یہ بھی سعید بن جبیرؒ کا قول ہے۔ گویا سعید رحمہ اللہ تعالی
[illegible] اسباب کا بھی اشارہ کیا اور اصلی حکمت ومعرفت کو بھی بیان کر دیا تاکہ مبتدی لوگ پہلے ابتدائی علم حاصل کرکے
[illegible] علمار ربانی کا طریقہ ہے کہ اسیطرح تعلیم کرتے ہین۔ پھر اللہ تعالے اس پانی سے مختلف الوان کی
[illegible] پیدا فرماتا ہے جنکی شکلین مختلف اور مزے مختلف اور طرح طرح کی خوشبوئین اور رنگ رنگ کے منافع اوس سے حاصل ہوتے
ہین (ابن کثیر) پس انھین نباتات پر اہل شرک فریفتہ ہوکر دنیا کی جانب مطمئن ہو جاتے ہین اور اونکی خواہشون مین یہان تک
[illegible] ہین کہ سوائے اونکی لذت ومحبت کے اونکے خالق عزوجل کو اور اوسکی قدرت کو بھی بھول جاتے ہین حالانکہ یہ انتہار
[illegible] چیزین محض فانی ہین بالکل خود اونکی جان ناپائدار موہوم ہے حالانکہ اللہ تعالے اونکو بھی ان چیزون مین نمونۂ عبرت
[illegible] پہلے اون احمقون کو پیدا کرتا پھر اونکے واسطے پانی سے ان چیزون کو نکالتا ہے حتے کہ زمین ہری بھری ہوکر لہلہانے
[illegible] ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا۔ پھر زرع مذکور کو بالکل خشک کر دیتا ہے کہ تو اوسکو پیلی دیکھتا ہے
[illegible] آ جاتا ہے تو اوسکو پوری خشکی پر پہونچا دیتا ہے اور جو تازگی وسبزی پہلے دکھلائی دیتی تھی اب
[illegible] نظر آتا ہے کہ اوسکے چھلکون مین اوسکے تنکے اڑتے پھرین حتی کہ جو لوگ انکے نظارہ وسیر سے خوش ہوکر
[illegible] اسکو کوڑا کرکٹ سمجھکر اوسکے سامنے سے منہ پھیر لیتے ہین۔ ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا۔ پس اللہ
[illegible] یعنے ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ کما فی قولہ تعالے۔ ہشیما تذروہ الریاح الآیہ۔ یعنے ریزہ ریزہ
[illegible] احتمال ہے کہ حطام بمعنی اندمن ہو لیکن اوّل ارجح ہے اور حاصل یہ ہے کہ اللہ عزوجل اسکو خشک
[illegible] ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے جس سے ہر شخص کو عبرت حاصل کرنا چاہیے لیکن
[illegible] حاصل ہوتی اور یہ تو عاقل کا حصہ ہی لہذا فرمایا اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَذِكْرٰى

Marfat.com

لِاُولِی الْاَلْبَابِ ۔ بیشک اس قدرت [illegible]
یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے رب عزوجل پر ایمان لاکر نورِ ایمان سے ہر ایک چیز کو [illegible]
سے نتیجہ نکالتے ہین کہ دنیاوی زندگی کا حال اسی کھیتی کی مثال ہے کہ بظاہر اوسکی [illegible]
ہوتی ہے لیکن وہ نقش برآب یا حباب ہے کہ تھوڑے ہی دنون مین اوسکی صورت بگڑ کر [illegible]
کر منقطع ہو جاتی ہے پس وہ لوگ اس دنیا پر اعتماد نہین کرتے بلکہ دارالسلام جنت و باقی نعمت [illegible]
کیجانب میل کرتے ہین اور جب دیکھتے ہین کہ پھر دوسرے سال اللہ تعالےٰ نے اوسی طرح اوس [illegible]
کر دیا تو اونکو شک نہین رہتا کہ اللہ عزوجل بالضرور انسانی حیات کو بعث و حشر مین اعادہ فرمائیگا [illegible]
تعالےٰ باران رحمت سے زمین کے خطون مین مختلف کیفیات پیدا فرماتا ہے اسیطرح فیض قرآن سے قلوب [illegible]
مذکور ہوئی ہے اور بیان اگرچہ یہ تفسیر نہین مگر عبرت کیواسطے ایک تنبیہ البتہ مذکور ہوتی ہے کہ حدیث مین [illegible]
نزول قرآن و ہدایت کی ایک مثل بیان فرمائی کہ جیسے اللہ تعالےٰ آسمان سے بارانِ رحمت نازل فرماتا ہے [illegible]
پاکیزہ اس پانی کو جذب کر کے اپنی رگون مین بھر لیتا ہے تو اوس سے عمدہ عمدہ پھل و اناج پیدا ہوتے ہین اور [illegible]
کہ اوس قطعہ زمین مین یہی استعداد ہے کہ اوس نے اپنے اندر پانی بھر لیا جس سے آدمیون و جانورون نے سیر ہو کر [illegible]
اِنکے ایک تیسرا قطعہ شور بنجر ہے کہ نہ وہ نباتات اگاتا ہے اور نہ پانی لیتا ہے تب ہی مثال قرآن مجید کی ہے کہ گروہ اول نے اوسکو
اپنے قلوب کے رگ و ریشہ مین بھر لیا کہ جس سے انواع معارف و طاعات پیدا ہوئے اور [illegible] ہے کہ اوس نے قبول کر لیا
کہ اوسکے پڑھنے پڑھانے سے لوگون کو نفع پہونچا بخلاف تیسرے گروہ شرک و کفر کے کہ اونھون نے بالکل قبول ہی نہ کیا
اور سر ہی نہین اٹھایا اور یہ حدیث جسکا مضمون مذکور ہوا کتب صحاح و سنن مین مروی ہے ۔ الحاصل اللہ تعالےٰ نے قلوب کو
ابتدائی خلقت مین فطرت سلیم پر پیدا فرمایا اور اوسوقت قلب مین مثل لوح صاف کے ہر طرح کے نقش کی استعداد ہے اگر [illegible]
کو کسی باطل نقش ہونے سے اسپر کفر یا شرک کا حکم نہین ہے پھر جب قوائے جسمانی بلوغ کو پہونچے پس اگر [illegible] کفر و شرک
کا اعتقاد جمایا اور اللہ تعالےٰ جانتا ہے پس اگر جرم دائمی ہے تو قلب مین جانب عقل سے مہر ہو جاتی ہے [illegible]
متاع دنیاوی مین کامل استعداد سے رغبت پیدا کرتی ہے اور اسفل السافلین کی جانب گرتی جاتی ہے [illegible]
قبول کیا اور اپنے رب تبارک و تعالےٰ کو پہچانا تو عقل سے منور ہو کر زندہ ہوتا جاتا ہے [illegible]
اللّٰہُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ [illegible]
کے واسطے اوسکا سینہ کھول دیا کہ وہ اپنے رب عزوجل کی طرف سے نور پر ہے [illegible]
جسکا دل بوجہ کفر و شرک کے خبیث ہوگیا اور اللہ تعالےٰ نے اوسکو تنگ کر کے مہر کر دی [illegible]
مین قتادہ رحمہ اللہ تعالےٰ نے کہا کہ نور یہ کتاب الٰہی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ [illegible]
کے واسطے کشادہ فرمایا وہ سب سے اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین ۔ ابن مسعود [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی تو ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ سینہ کی [illegible]

Marfat.com

الٰہی ہوتا ہے تو وہ نور اسکے لئے کشادہ اور فراخ ہو جاتا ہے پہلوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اسکی علامت کیا ہے تب آپ نے فرمایا کہ دارالخلود کی جانب رجوع کرنا اور دارالغرور دنیا سے پہلوتہی کرنا اور موت آنے سے پہلے اوسکا سامان مہیا کرنا (رواہ ابن ابی الدنیا وابن جریر من وجوہ) اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مومنین مین سے کون شخص ہوشیار چالاک ہے آپ نے فرمایا کہ وہ شخص جو سب سے زیادہ موت کو یاد کرکے اوسکے واسطے سب سے اچھا سامان مہیا کرے اور نور ایمان جب دل مین آجاتا ہے تو دل اوسکے لئے فراخ و وسیع ہو جاتا ہے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسکی پہچان کیا ہے آپ نے فرمایا کہ دارالخلود کی جانب دل دھرنا اور دارالغرور سے پہلوتہی کرنا اور موت آنے سے پہلے اوسکا سامان مہیا کرنا (الحکیم الترمذی) پس جو شخص اس نورانیت کے ساتھ منور و مقرب ہو بھلا مشرک و نجس کیونکر اسکی برابری کرسکتا ہے کہ وہ اپنے خالق عزوجل کو پہچانتا نہین تو اوسکی یاد بھی نہین کرسکتا۔ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ پس عذاب شدید ہے ایسے زنگاری دلون کے واسطے جنکے دل اللہ تعالےٰ کی یاد سے قساوت مین پڑے ہین ف یعنے پتھر ہوگئے کہ یاد الٰہی کے واسطے نرم نہین ہوتے ہین واضح ہو کہ اللہ تعالےٰ تو وہی ہے جو وحدہ لاشریک ہے پھر اگر اوس نے کسی شریک کے ساتھ یاد کیا تو ہرگز اللہ تعالےٰ کو یاد نہین کیا اور جب اوس نے جناب باری تعالےٰ مین شرک کا اعتقاد کیا تو ہرگز اوس نے اللہ تعالےٰ کو نہین پہچانا پس نہ وہ اللہ تعالےٰ پر ایمان لایا اور نہ کبھی اوس نے اللہ تعالےٰ کو یاد کیا اگرچہ وہ اپنے زعم باطل مین دعویٰ کرے کہ مین اللہ تعالےٰ کو مانتا ہون کیونکہ جب اوس نے توحید کے ساتھ شرک کیا تو اللہ تعالےٰ سے منکر ہوا اور اوسکے دل مین پلیدی پر پلیدی بڑھ گئی بعض مشائخ نے کہا کہ نفس جب خبیث ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ کا ذکر توحید سنکر اوسمین قساوت بڑھ جاتی ہے جیسے آفتاب سے عمدہ گھی پگھل جاتا ہے مگر موم و نمک سوکھ جاتا ہے اسی طرح قرآن مجید کا حال ہے کہ اوسکو سنکر مومنون کے دل نرم ہو جاتے ہین اور کافرون مین سختی بڑھ جاتی ہے۔ مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ کسی بندہ کو اس سے بڑھکر سزا نہین دیگئی کہ اوسکا دل سخت کر دیا جاوے اور جس قوم پر اللہ تعالےٰ غضب فرماتا ہے اونکے دلون سے رحمت نکال لیتا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بغیر یاد الٰہی عزوجل کے زیادہ کلام مت کیا کرو کیونکہ بدون یاد الٰہی کے زیادہ کلام کرنا دل کیواسطے سختی ہے اور جو دل سخت ہو وہی اللہ تعالےٰ سے زیادہ دور ہے (رواہ الترمذی وابن مردویہ والبیہقی) کیونکہ قاسی القلب مطرود ہو جاتا ہے لہذا فرمایا۔ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ یہی سخت دل لوگ کھلی گمراہی مین پڑے ہین ف گویا وہان ہدایت کا لگاؤ بالکل باقی نہین ہے۔ شیخ یحییٰ بن معاذ رازی رح نے فرمایا کہ شہوت پرستی سے دل مرجاتا ہے اور شک اور سختی سے دلون کا عذاب کیا جاتا ہے۔ شیخ حسین رح نے کہا کہ علم شرع سے جو چیز مباح معلوم ہوئی ہے اوسکو بھی لیکن اگر دنیاوی لذت کے واسطے اوسکو استعمال مین لاوے تو اوسکو تین طرح کی سزا ملتی ہے ایک تو اوسکے حاصل کرنے مین تعب و مشقت اٹھائی دوم عمر برباد ہوئی سوم دل سخت ہوگیا۔ شیخ عراس نے کہا کہ مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ نے شرح صدر کے بارہ مین اقوال بیان کئے ہین ولیکن اوسکی حقیقی تفسیر وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ایک نور ہے جو دل مین ڈال دیا جاتا ہے پس عرض کیا گیا کہ اوسکی کوئی نشانی ہے فرمایا کہ دار الغرور دنیا سے پہلوتہی کرنا اور دارالخلود کیجانب رجوع ہونا اور موت آنے سے پہلے اوسکا سامان مہیا کرنا

Marfat.com

مترجم۔ کہتا ہے کہ اس حدیث کو مین نے سابق مین نقل کر دیا اور سیوطی رح نے نقل ...
ہے۔ شیخ عرائس رح نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول مبارک اس آیت کی تفسیر مین ...
ہے جیسے ستارون مین آفتاب ہوتا ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک انبیاء و اولیاء ...
آفتاب درمیان کواکب ہے تو جب آپ کا نور مبارک ظاہر ہوا تو اوسکی روشنی مین انوار کواکب مضمحل ہو ...
کہتا ہے کہ جمیع مشائخ طریقت واکابر امت رحمہم اللہ تعالے کا یہی اعتقاد و یہی عمل ہے کہ حدیث مبارک کے مقابلہ مین ...
دیتے ہین کیونکہ آپ کا قول بہرحال قول الٰہی عزوجل ہی خواہ وحی خفی ہو یا وحی جلی۔ قال تعالےٰ

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ م
الله نے اتاری بہتر بات کتاب کی آپس مین ملتی دہرائی ہوئی بال کھڑے
جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى
ہین اوس سے کھال پر اون لوگون کے جو ڈرتے ہین اپنے رب سے پھر
ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ
نرم ہوتی ہین اونکی کھالین اور اونکے دل اللہ کی یاد پر یہ ہے راہ دینا اللہ کا اس طرح راہ دیتا ہے جسکو چاہے
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ
اور جسکو راہ بھلاوے اللہ اوسکو کوئی نہین سوجھانے والا

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کا وصف جمیل بیان فرمایا بقولہ تعالےٰ۔ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ
اللہ تعالےٰ نے نازل فرمایا احسن الحدیث کو ف کیونکہ قرآن تمام انواع کلام مین اعجاز فصیح و بلیغ ہے ولیکن
اشعار نہین اور نہ از جنس خطبہ و رسالہ ہے بلکہ جمیع اقسام کلام مین سے کسی بندہ کا کلام اس سے مشابہ نہین ہوتا ہے
کہ لاکھون فصیح و بلیغ طرح طرح کی کوششون سے اپنے کلام بنا کر لائے تاکہ کلام الٰہی سے مناسبت پیدا کرین مگر بالکل عاجز
ہوا اور معانی کے راہ سے بھی کلام الٰہی بےمثل ہے کیونکہ نہ اس مین تناقض ہے نہ اختلاف ہے حالانکہ اللہ تعالےٰ نے از
اپنی مخلوقات کے حالات مین کلام فرمایا اور بکثرت اس مین غیب کے اخبار بیان فرمائے اور وعدہ و وعید و جنت و دو
وغیرہ اقسام غیوب کا بیان ہے اور سب سے اعلیٰ اس مین معارف اوصاف الٰہی عزوجل مذکور ہین تو قرآن مجید جمیع وجوہ
احسن الحدیث ہے پھر اللہ تعالےٰ نے توضیح فرمائی بقولہ تعالےٰ كِتٰبًا۔ یعنے یہ احسن الحدیث جس کو اللہ
نے نازل فرمایا ایک کتاب ہے ف کتاب جو مرسوم مکتوب ہو اور بدیہی معلوم ہوا کہ قرآن مجید کو اللہ تعالےٰ
اے صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر وحی فرمایا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو متفرق ...
تھا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سب کو کتاب کی صورت مین جمع کرایا تو صاف معلوم ہوا کہ یہ سب ...
عمل معلوم ہوتا ہے اللہ تعالےٰ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے گویا اللہ تعالےٰ نے اوسکو کتاب نازل فرمایا ...
رضی اللہ عنہا کی فضیلت عظیم نکلی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت حقہ مین انکو ... قرآن ...

Marfat.com

...جعت مین سے اول تو تنزیل فرمایا اور وہ خاصتہً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک
...کسی کو کہین نہین ملا۔ دوم اللہ تعالٰی نے اسکو کتاب فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو مکتوب
...کتاب کی صورت پوری نہ تھی پس ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے اوپر فضل کیا کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی
...بحرت ہین اونکے ہاتھون اسکو کتاب کر دیا پس یہ احسن الحدیث ایک کتاب ہے **مُتَشَابِهًا**۔ متشابہ ہے
...بیان متشابہ کے وہ معنی نہین ہین جو قولہ تعالٰی۔ واخر متشابہات فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ۔ الآیہ اوائل
...آل عمران مین ہے کہ وہان متشابہ کے یہ معنے تھے کہ جو محکم کے مقابل ہے یعنے جسکی تاویل سوائے اللہ تعالٰی کے کوئی نہین جانتا
...بلکہ یہان متشابہ کے معنے مین ائمہ علماء رحمہم اللہ تعالٰی نے اپنی اپنی لطیف عبارات بیان فرمائین اور سبکا ایک ہی حاصل ہے چنانچہ
...نے فرمایا کہ ایسی کتاب ہے کہ خوبی مین اور محکم ہونے مین اور کمال معانی اور اعجاز بلاغت مین اسکی آیات و سورتین باہم متشابہ
ہین **مَثَانِيَ**۔ مکرر دوگانہ ہین۔ **ف** یعنے کتاب متشابہ کے آیات و سورتین مثانی ہین یعنے جفت جفت ہین۔ **شیخ رازی** رح
نے تفسیر کبیر مین کہا کہ الوہیت و وحدانیت فقط حق عزوجل کے واسطے ہے کہ اوسکی ضد یا نظیر کچھ موجود نہین ہے اور ماسوائے اسکے جتنی
چیزین ہین جفت ہین جیسے امر و نہی و عام و خاص اور مجمل و مفصل اور سمٰوات و ارض اور جنت و دوزخ اور نور و ظلمت اور لوح و قلم اور
ملائکہ و شیاطین اور عرش و کرسی اور وعدہ و وعید اور رجاء و خوف وغیرہ ذلک سے۔ ابن کثیر رح نے تفسیر مین لکھا کہ حضرت مجاہد رح
نے فرمایا کہ قرآن سب متشابہ مثانی ہے **قتادہ** رح نے فرمایا کہ ایک آیت دوسری آیت سے متشابہ ہے اور ایک کلمہ دوسرے کلمہ سے
متشابہ ہے **ضحاک** نے کہا کہ مثانی کے یہ معنے ہین کہ اللہ تعالٰی نے امثال کو مکرر بیان فرمایا کہ لوگون کو فہم حاصل ہو۔ عکرمہ و
حسن بصری نے کہا کہ اللہ تعالٰی نے قرآن مین قضاء کو ثنی فرمایا **حسن** رح نے کہا کہ ایک سورت مین ایک آیت ہوتی ہے
اور دوسری سورت مین دوسری آیت اوسکی مشابہ ہے۔ **عبد الرحمن بن زید بن اسلم** نے کہا کہ اللہ تعالٰی نے قرآن مین
قصہ موسٰی و صالح و ہود و دیگر انبیاء علیہم السلام کے قصص عبرت کو جابجا مکرر فرمایا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ قرآن مین سے بعض مشابہ بعض کے ہے اور اوسکی تاویل کے لئے بعض کو بعض کی جانب پھیرنا چاہئے **مترجم** کہتا ہے
اسی سے علماء رح نے استخراج کیا کہ آیات کی تفسیر مین چاہئے کہ سب سے اول دوسری آیت سے مدد لیجاوے کیونکہ جہان کہین
کوئی آیت موجز یا مجمل بیان ہوئی تو دوسری جگہ وہی معنی مفسر و مبین ہین۔ اور سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالٰی سے بیان متشابہ
مثانی کی ایک تفسیر لطیف منقول ہے چنانچہ بعض علماء رح نے اسکو نقل کیا کہ قولہ تعالٰی متشابہا مثانی کی تفسیر مین سفیان رح نے
کہا کہ قرآن مجید کے سیاقات کئی طرح کے ہوتے ہین ایک یہ کہ سیاق بمعنے واحد ہے۔ اول جیسے آیات صفات الٰہی عزوجل
متشابہ ہین اور دوم یہ کہ سیاق اسطرح ہوتا ہے کہ جس شے کو بیان کیا گیا اوسکے ساتھ اوسکی ضد کو بھی بیان کیا گیا تو یہ مثانی
ہے مؤمنین کے بیان کے ساتھ کافرین کا بیان ہے اور جیسے نعیم جنت کے ساتھ عذاب جہنم کا بیان ہے بقولہ تعالٰی۔ ان
الابرار... وان الفجار لفی جحیم و بقولہ تعالٰی۔ کلا ان کتاب الفجار لفی سجین۔ تا آنکہ فرمایا۔ کلا ان کتاب الابرار لفی علیین اور بقولہ
...حسن مآب۔ تا آنکہ فرمایا۔ وان للطاغین لشر مآب۔ اور مانند اسکے جسقدر سیاقات ہین سب مثانی ہین **تقشعر منہ**
الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ یعنے جو لوگ اپنے رب عزوجل سے ڈرتے ہین (وہ اس کتاب متشابہ مثانی

کو سنکر ڈرتے ہین) اونکے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین [illegible] جو لوگ [illegible]
سمجھتے ہین اور سوائے اپنے رب عزوجل کے کہین مفر نہین دیکھتے تو اوسکی بارگاہ عظمت [illegible]
پس خوف سے اونکے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین۔ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ [illegible]
پھر اُنکے بدن کی کھال نرم پڑتی ہے اور اُونکے دل پگھلتے ہین اللہ تعالےٰ کی یاد [illegible]
بے انتہا رحمت دیکھتے ہین اور اوسکی محبت سے بھرجاتے ہین تو اونکے دل یعنے باطنی اعضا اور [illegible]
سب اپنے رب عزوجل کی یاد کیواسطے نرم ہوجاتے ہین برخلاف کافرون کے کہ اونکے [illegible]
وکرخت ہین جو جہنم کی آگ سے جلائے جائینگے۔ شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ ان مومنون کی حالت کو کافرون کی [illegible]
سے بچند وجوہ مخالفت ہے اول یہ کہ کفار تو راگ واشعار سُنتے ہین اور مومنین تلاوت آیات الٰہی عزوجل سنتے ہین [illegible]
کہ جب آیات سُنائی جاتی ہین تو بعضون کے دل متنفر ہوکر توحید سے بھڑکتے ہین اور بعضے رسم وعادت کے موافق [illegible]
شرک مین پڑتے ہین بخلاف انکے مومنین کی یہ شان ہے جو یہان بیان ہے بلکہ متعدد آیات مین مذکور ہے بقولہ تعالےٰ۔ اذا تتلی [illegible]
آیات الرحمٰن خرّوا سجدا وبکیا۔ یعنے فہم وعلم کے ساتھ محبت وخوف وامید کے ساتھ مودب طور پر سجدہ مین گرتے اور روتے ہین [illegible]
تعالےٰ۔ انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم الآیات یعنے مومنین بندے وہی ہین کہ جب اللہ عزوجل کا ذکر کیا جاوے
خوف ومحبت سے اونکے دل تھرتھراتے ہین۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ اس زمانے مین بعضے کافرون نے اپنے لوگون کو [illegible]
طعن کے سمجھایا کہ مومنون نے قرآن سے خوف ودہشت کی تعلیم پائی جس سے دلیری جاتی رہتی ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ [illegible]
نے شیطانی کیفیت قبول کی اور جسطرح وہ دنیا کے واسطے شیاطین سے خوفناک ہوکر بزدل ونامرد ہوجاتا ہے ویسا ہی [illegible]
اُوس نے یہان قیاس کی کیونکہ شیطانی خوف ودہشت کا اثر کافرونکے ناپاک دل پر ہوتا ہے جس سے وہ لوگ موت سے
اور زندگانی دنیا کا لالچ کرتے ہین بخلاف اہل ایمان کے کہ وہ لوگ دنیا وما فیہا سے بیزار ہوکر بارگاہ حی القیوم کے واسطے تیار
ہین حتی کہ موت اونکو سب چیزون سے زیادہ محبوب ہوجاتی ہے کیونکہ یہی قید اونکے واسطے نجات عزت مین پہنچنے [illegible]
کیا نہین دیکھتے ہو کہ غازی کے نام سے کفار تھراتے ہین اسوجہ سے کہ غازی کو اپنی جان ومال کا کچھ خوف نہین رہتا ہے اب
انصاف کھولکر دیکھنا چاہیے کہ ایسے مومن مین کمال شجاعت وثبات قدم ہے یا اوس کافر مین جو دنیا کی زندگی کیلیے موت
نام سے ڈرتے ہین۔ اور واضح رہے کہ شیطان واوسکے تابعین سخت احمق ہوتے ہین جو بات کو نہین سمجھتے بلکہ اوندھے منہ
گرتے ہین۔ م۔ شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ فرق سوم یہ ہے کہ اہل ایمان جب کلام الٰہی عزوجل سنتے ہین تو [illegible]
ہین جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت پاکیزہ کو سنتے تو نہایت سکوت سے بیٹھے [illegible]
پر چڑیان بیٹھین ہین کہ اونکے دل یاد الٰہی مین نرم ہوتے بخلاف منافقون ومشرکون کے [illegible]
جائے تو شور وغوغا کردیا کرے پس مومنین کا یہ حال نہ تھا کہ وہ لوگ چیخے چلاتے [illegible]
ایسی بات ظاہر کرتے جو اُون مین نہین ہے بلکہ اُونکی شان یہ تھی کہ کمال ثبات [illegible]
تھے عبد الرزاقؒ نے کہا کہ ہم لوگون سے معمرؒ نے بیان فرمایا کہ قتادہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] اللہ تعالے خود اونکی صفت بیان فرماتا ہے کہ اونکے بدن کے رونگٹے
[illegible] ہین اور یاد الٰہی عزوجل کیجانب اونکے دل مطمئن ہوتے ہین اور اللہ تعالیٰ نے اونکا
[illegible] ہین اور او پر غشی طاری ہوتی ہے یہ تو شیطان کی طرف سے ہے اور یہ انھین
[illegible] عبداللہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے اپنی نانی سے پوچھا کہ جب قرآن
[illegible] اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا کیفیت ہوتی تھی اونھون فرمایا کہ اونکی کیفیت وہی ہوتی تھی جو اللہ تعالیٰ
[illegible] بیان فرمائی کہ اونکی آنکھون سے آنسو جاری ہوتے تھے اور اونکے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے مین نے عرض کیا کہ یہان
[illegible] ہین کہ جب تلاوت کیجاتا پڑھتا ہے تو وہ وجد و غشی کرتے ہین یہ سنکر اونھون نے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھا اور
[illegible] ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک عراقی کی جانب ہوا جو بیہوش پڑا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اسکا کیا حال ہے لوگون نے عرض کیا کہ جب اسکو
[illegible] قرآن مجید یا ذکر الٰہی سناتا ہے تو یہ گرجاتا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم لوگ بھی اللہ تعالے سے ڈرتے ہین مگر غافل
[illegible] نہین گرتے ہین اور نیز ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ انمین سے کسی کے پیٹ مین شیطان گھس جاتا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی یہ
[illegible] نہین تھی [illegible] ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجلس مین ذکر کیا گیا کہ بعضے لوگ ایسے ہین کہ جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو غشی کرتے ہین
[illegible] نے یہ فرمایا کہ ہمارے اونکے درمیان یہ شناخت ہے کہ اونمین سے کسی شخص کو بلند دیوار پر پاؤن پھیلا کر بٹھلایا جاوے پھر اول سے
[illegible] قرآن اوسکو پڑھ سنایا جاوے پھر اگر وہ اپنے آپکو گرادے تو سچا ہے (مف) بعض مشائخ رہ نے کہا کہ خوف کی حالت مین
[illegible] رویت سے وہ تجلی جھلک ہوتی ہے جو مقام امید مین ہو کیونکہ عذاب کچھ مقصود ذاتی نہین ہے بلکہ تادیب ہے اور مقصود ذاتی
[illegible] بعض عارفین نے فرمایا کہ نیک بندون کی نظر جب عالم عظمت و جلال کی جانب ہوتی ہے تو خوف سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین
جب جانب رحمت و جمال ہوتی ہے تو نرم ہو کر ذکر الٰہی عزوجل سے مطمئن ہوتے ہین **ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِي**
مَنْ يَشَاءُ یہ امر مذکور ہدایت عزوجل ہے اس سے جسکو چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے ف - ذلک اشارہ تعظیم ہے کیونکہ یہ اوصاف
[illegible] نتیجہ دائمی جنت و درجات منزلت نے نہایت رحمت ہے پس جو اس سے محروم ہوا وہ انتہائی درجہ خواری مین
وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ - اور جسکو اللہ تعالے نے گمراہ کیا اوسکے واسطے
[illegible] ہادی نہین ہے ف یعنے جس قاسی القلب کافر و مشرک کو اللہ تعالے نے اوسکی سرکشی مین چھوڑا کہ وہ شرک و کفر کی
[illegible] مین بھٹکتا پھرتا ہے اور معرفت الٰہی عزوجل کی راہ نہین پاتا تو اوسکا راہ بتلانے والا کوئی نہین ہے کیونکہ اوسنے کتاب
[illegible] اور اونکے رسول ہادی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کیا حالانکہ یہی عین ہدایت تھی تو اوسکا نتیجہ خواری و عذاب
ہے اور اس عذاب سے وہی بچا جس نے دنیا مین راہ ہدایت پائی

أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ
کیا [illegible] اپنے منہ پر برا عذاب دن قیامت اور کہے بے انصافون کو
ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ كَذَّبَ الَّذِينَ
[illegible] جھٹلا [illegible] ہین

مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ

ان کو عذاب جہان سے

الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ

رسوائی دنیا کے اور عذاب آخرت

كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

سمجھ رکھتے

نجات دنیا وآخرت کی راہ سے بھی اہل ایمان وانکی مخالفین مین فرق کامل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ [illegible] اپنے چہرہ سے قیامت کے روز عذاب کی برائی کو بچایا **ف** یعنے وہ بندہ مومن جس نے دنیا مین ایمان اور [illegible] والحاح سے اپنے چہرہ کو بارگاہ الہی جل شانہٗ مین سجدہ مین رکھکر قیامت کے عذاب سے بچایا تو بھلا ایسا مقرب کہین ایسے ناہنجار کافرون کے برابر ہو سکتا ہے جو دنیا مین خرمستی کے ساتھ اپنے خالق عزوجل سے منکر اور [illegible] تھے اور دنیاوی نشہ مین مخمور ہوکر عذاب وثواب وغیرہ جمیع امور قیامت سے منکر تھے بلکہ ہر امر مین اپنے خیالات کے پابند تھے تو آخرت مین تو بسوائے عذاب شدید کے ذلت وخواری کے انکے لیے کچھ نہین ہے پس [illegible] کیونکر نیک مومن کے برابری کر سکتے ہین بلکہ انکے درمیان مین ضد وقطعی مباینت ہے [illegible] کہ مومنین کی واسطے کہا جائیگا کہ منزل قرب ومنزلت اور دار السلام جنت اور کرامت مین داخل ہو وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ۔ اور ظالمون سے کہا جائیگا کہ جو کچھ تم کماتے تھے [illegible]

ف ظالمین یہان کافر اور مشرک ہین اسواسطے کہ اعمال تو درحقیقت شاخین ہین تو اصل کی راہ [illegible] قلبی اعتقاد ہے اور مشرک ظلم عظیم ہے کیا نہین دیکھتے ہو کہ اس سے بڑھکر کون ظالم ہے جو اپنے خالق عزوجل کے [illegible] بتاوے اور اوسکی شان پاک مین غفلت وجہالت وعاجزی وغیرہ جمیع اقوال ایسی ناپاک [illegible] مخلوق کی جانب ہوتا ہے وہ صریح یہی معنے ہوتی ہین مثلاً نصرانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی [illegible] گناہون کا کفارہ ہوگیا اور وہی ہمکو قوت وشوکت وفتح ونصرت دیتا ہے تو اس نے اعتقاد کیا [illegible] سے علیحدہ خود مختار ہے کیا اللہ تعالیٰ اپنی ہر مخلوق کو نہین جانتا ہے کہ جو اسکے [illegible] مین ہر چیز مسخر نہین ہے بلکہ قطعاً اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق کو اپنی تسخیر مین رکھا ہے تو جب ہی مشرک نے [illegible] کو بالکل نہین پہچانا اگرچہ وہ برائے نام خدا کا نام لے پھر جب اصل اعتقاد [illegible] سب اعمال شرک ہین اگرچہ بظاہر تم بعضے اعمال کو دیکھو کہ وہ صدقہ وخیرات ہے لیکن [illegible] وہ آخرت کا قائل نہین ہے لہذا قولہ تعالیٰ لِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ۔ مین باسم موصول کہ عام [illegible] خیرات بھی عذاب ہوگا کیونکہ جو صدقہ وخیرات بطور شرک تھا وہ آخرت کا وبال [illegible]

Marfat.com

... سے صدقہ کرنے تو کفر ہے پس یہ مقام جس مین اکثر عوام دھوکا کھاتے ہین غور
... کو نہین دیکھتے بلکہ اوسکی ظاہری صورت کو دیکھتے ہین حالانکہ ظاہری
... ایمان لاسے وہ اللہ تعالیٰ نے رد کر دیا۔ غرضکہ ہر فعل کی طاعت ہونے کے لئے شرط ہے
... ورنہ وہ فعل درحقیقت عذاب آخرت ہے پھر کافر کے صدقہ مین دو چوری کرنے مین صرف اسیقدر فرق
... کہ دونو مین وبال ہے اور صدقہ اسکے لئے دنیا مین مفید ہے جیسے کسریٰ نوشیروان نے انصاف کیا
... لیکن آخرت مین شرک کا وبال ہی ہے وعلیٰ ہذا القیاس۔ پس کافر و مشرک کی جمیع افعال اوسکی عاقبت مین
... وبال مین قائم ۔ اگر کہا جاوے کہ آیت قدسی مین قولہ افمن یتقی بوجہہ۔ فرمایا یعنے چہرہ سے عذاب بچایا۔ جواب یہ کہ اول
... عذاب مین پڑتا ہے چنانچہ تفسیر ... کافرون کے چہرون پر غبرۃ چھائی ہوگی عطاؔ و ابن زید رح نے فرمایا کہ کافرون کو مشکین
... باندھ کر جہنم مین پھینکیگا تو سب سے پہلے آگ اوسکے چہرہ ہی کو لگیگی اور یہی معنی ابن عباس رضے اللہ عنہ سے
مروی ہین مجاہد رح نے فرمایا کہ کافر کو منھ کے بل آگ مین گھسیٹینگے۔ مترجم۔ کہتا ہے کہ کافر کی کیفیت قلبی اوندھی تھی یعنی برابر دی
... کیا جب میلان کیا تھے کہ محشر مین سر کے بل اوٹھایا جائیگا اور حدیث مین آیا ہے کہ جس نے اونکو پیرون کے بل چلایا
وہی اونکو سر کے بل چلائیگا اور آگاہ رہو کہ وہ لوگ ہر ٹھوکر و کھوٹ کو سر سے اسی طرح بچا دینگے جسطرح پیرون سے بچاتے
... جسطرح کافرون نے عذاب الٰہی کو بعید جانا تو اوسکی سزا مین آخرت کا ہر قسم کا عذاب چکھینگے اور یہ کچھ اسی امت کے کافرون
کے ساتھ خاص نہین ہے چنانچہ فرمایا كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ۔ ان کافرون سے پہلے لوگون نے بھی جھٹلایا
ف یعنی جیسے اس امت کے کافرون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو اور قرآن مجید کے وعدہ و وعید کو جھوٹا بتلایا
... اگلی امتون کے کافرون نے بھی قیامت کے عذاب و ثواب کو اور اپنے رسولون کو جھٹلایا اور آخرت مین جھٹلانے
... فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ۔ پس عذاب اونپر ایسی جگہ سے آیا کہ جہان سے اونکو
... گمان بھی نہ تھا ف جیسے کہ قوم ثمود پر اونکے پیرون کے نیچے سے عذاب کا زلزلہ سخت آیا اور ایسی کرخت آواز ہوئی کہ اونکے کلیجے
پھٹ گئے ... اوس بستی مین حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھ مومنین رہتے تھے کہ اونکو خبر بھی نہ ہوئی بلکہ اکثر گروہ کفار پر دیر
... مین عذاب آیا کہ وہ محض بیخبر سوتے تھے پس اس امت کے کافرون کو ہوش کرنا چاہیے خصوص جبکہ انھون نے افضل الرسل و خاتم
... صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا ... اور ممکن ہے کہ مثلاً جنگ بدر مین جب کفار اپنی کثرت وسامان پر اتراتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ چند آدمی مغرور ننگے بھوکے بیسامان
... عذاب بیجا جیسا کہ ہوتا آیا ہے فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا۔ پس اللہ
... ان کافرون کو خواری چکھائی ف قتل و قید ہوئے اور مسخ ہو کر اور طرح طرح کے عذاب سے مارے گئے
وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ۔ اور عذاب آخرت بہت بڑھا ہوا ہے ف کیونکہ وہ نہایت سخت ہے اور ہمیشہ باقی
... کاش یہ لوگ اسکو جانتے ف تو جھٹلانے سے باز آتے اور ایمان لاتے کیونکہ قرآن مجید مین اللہ تعالیٰ
... نے ... کو ہر طرح کے واضح بیانات سے روشن فرمایا ہے کما قال تعالیٰ
وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ
... قرآن مین ... ہر مثل کی کہاوت ... شاید وہ

يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ

سوچین قرآن ہے عربی زبان کا جس مین کجی نہین

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ

اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایک مرد ہے اوس مین کئی شریک ضدی

سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

پورا ایک شخص کا کوئی برابر ہوتی ہے اونکی کہاوت سب خوبی اللہ کو ہے

هُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ

سمجھ نہین رکھتے بیشک تو بھی مرتا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہین

اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ

مقرر تم دن قیامت کے اپنے رب کے آگے جھگڑوگے

اللہ تعالے نے مومنون کے ظاہری و باطنی اوصاف بیان کرکے اور کافرون و انکی ظاہری و باطنی ذمائم قبیحہ بیان کرکے آگاہ کرشتے اونکی عبرت اور نصیحت کیواسطے ہر قسم کی ضرب المثل کو اس قرآن پاک مین بیان فرمایا جس مین کوئی کجی نہین اور وہ خالص فصیح و بلیغ زبان عرب مین حد اعجاز پر ہے بقولہ تعالیٰ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ - بیشک اس قرآن مین ہمنے لوگون کیواسطے ہر ایک مثل سے بیان کردیا - ف اپنے انسانی انجام کار کی راہ سے انسان کی جمیع امور کا خلاصہ دو باتون کی جانب راجع ہے ایک یہ کہ جہنم سے نجات ہو باین طور کہ ظاہری و باطنی افعال و خیالات و ذمائم اخلاق و قبائح حرکات جس سے آدمی جانورون سے بدتر ہوکر بن جاتا ہے ان سب برائیون کو پہچانکر اون سے احتراز کرے دوم یہ کہ مکارم الاخلاق و معانی اوصاف و نیک افعال و خصال سے ظاہر و باطن مین آراستہ ہوکر جنت و دوام نعمت مین فائز ہو پس اوسکے واسطے اللہ عزوجل نے انسانی ضرورت کی یعنی تمام آدمیون مین مختلف قسم کے نفوس ہین اور ہر ایک کا تعلق شیطان سے مخفی طور پر اور ظاہر طور پر علیحدہ علیحدہ ہے جسکو اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہین جان سکتا پس کمال قدرت و اعجاز سے خالق عزوجل نے اس مختصر و جیز کلام پاک مین ایسی لطافت کے ساتھ ایک مثل بیان فرمائی جس سے ہر شخص اپنی خباثت نفس کو دور کرسکتا ہے اور اپنے دشمن شیطان سے بچ سکتا ہے اور اعلیٰ مدارج قریب و منزلت کی جانب بھی ہر ایک نفس کی استعداد مختلف ہے جسکو سوائے خالق عزوجل کے کوئی نہین جانتا ...... کبھی اپنے نفس کیواسطے خوبی کا دعویٰ کرتا ہے مگر درحقیقت وہ جہل مرکب مین گرفتار ہوتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے کمالات ...... بھی اسی کلام پاک مین ایسی لطافت کے ساتھ امثال بیان فرمائی ہین کہ ہر شخص اپنی استعداد کے موافق ...... کیا نہین دیکھتے ہو کہ عام ولی مومن اس سے اپنے درجہ کے معارف سمجھتا ہے اور شہداء و صدیقین ...... ہین اور انبیاء علیہم السلام اپنے درجات کے موافق سمجھتے ہین اگر یہ مضمون صحیح تیری سمجھ مین آجائے ...... بڑی انتہا اعجاز ہے کہ سوائے خالق عزوجل کسی بشر سے یہ کلام ممکن نہین اور قطعاً محال ہے ......

[illegible] توجہ دلائی کہ ہم نے اس قرآن پاک
[illegible] لعلهم يتذكرون۔ تاکہ یہ لوگ نصیحت قبول
[illegible] قرآنا عربيا درحالیکہ یہ قرآن عربی ہے
[illegible] کوئی زبان نہین اگر کہا جاوے کہ نفس انسانی کا قاعدہ یہ
[illegible] تو مون کو دیکھو کہ وہ عربی زبان بدقت ادا کرتی
[illegible] کوئی دلیل بیان کرو جس سے ظاہر ہو کہ زبان عرب سب سے فصیح ہی
[illegible] عادت کا انداز نرالا ہی تم نہین دیکھتی ہو کہ جس شخص کو شرابخواری وبدکاری
[illegible] مرغوب معلوم ہے لیکن اوسکی عادت ورغبت کیوجہ سے درحقیقت یہ چیز اچھی نہین ہوجاتی ہر
[illegible] باصلیت وحقیقت کی راہ سے ہی تو ہم کہتے ہین کہ زبان صرف منہ کے
[illegible] مخرج کے حروف ادا کرنے کا نام ہی جیسے ایسے الفاظ ہون جنکا مخرج فصیح ولطیف ہی اور حلق
[illegible] معلوم ہو گیا تو بڑی دلیل یہ ہے کہ سوائے زبان عرب کے جس زبان کو دیکھو اوس مین ٹ
[illegible] حروف نہایت ثقیل مخرج کے موجود ہین جیسے تھ ڈھ ڑھ گھا وغیرہ اور زبان عرب قطعًا ایسے
[illegible] حروف حلق وغیرہ بکثرت ایسی حروف نادر ہین جو حلق سے ہونٹھ تک کے اکثر اعضا کو بیکار رکھتی ہین
[illegible] مخارج سے آگاہ ہی وہ خوب سمجھتا ہی کہ کیسے لطافت کے ساتھ جمیع مخارج کو احاطہ فرمایا
[illegible] عربی مین نازل فرمایا کہ ظاہر زبان مین بھی یہ کتاب مجید سب سے اشرف ہی اور باطن معانی مین
[illegible] ذي عوج کچھ بھی کجی والا نہین ہی ف یعنی جتنے مکروہات وذمائم سے پرہیز چاہئے اونکا بیان
[illegible] اخلاق [illegible] چاہئے ہین سب کا بیان انہی کچھ کمی نہین ہی لعلهم يتقون۔ تاکہ
[illegible] یہ خصلت کفر وشک وکذب ہی تو اول اوس سے پرہیز کرین کیونکہ اسکی
[illegible] ضرب الله مثلا۔ اللہ عزوجل ایک مثل بیان فرماتا ہے۔ رجلا فيه
[illegible] جسمین حصہ دار کثرت سے جھگڑالو ہین ف جیسے بت پرست یا یہودی
[illegible] بداگانہ مانتا ہے اور ہمیشہ اوٹھتے بیٹھتے اور سفر وحضر مین اور چھینکنی
[illegible] شگون برا ہے اور کبھی فلان کے بھینٹ نہین چڑھی اور فلان کی نذر ومنت پوری
[illegible] طرح طرح کے جھگڑون مین منتبق کر دیا ہے اور جیسے اللہ تعالی نے فرمایا۔ انما يريد الله
[illegible] مشرکون کی جڑ مین دنیاوی مال واولاد سے یون ہی متعلق ہی کہ دنیاوی
[illegible] تو ایسی حالت مین کہ کافر ہون ناحق۔ پس ان مشرکون کی مثال یہ ہوئی کہ
[illegible] ورجلا سلما لرجل اور ایک مرد دیگر ہے کہ ایک ہی
[illegible] نہین ہی کیونکہ شرکت ہمیشہ منازعت کی جڑ ہے

Marfat.com

تم نے ان دونون کی مثل سن لی اب تبلاؤ کہ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا [illegible]
آخر اسی قدر سمجھ لو کہ اسی طرح مشرک جو ہزارون معبود بناتا ہے اور [illegible]
بے مثال کی عبادت کرتا ہے یہ دونون بھی کسی طرح برابر نہین ہو سکتے ہین اب [illegible]
قائم کردی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کیواسطے ہے ف [illegible]
نے اپنی تبیع حرکت سے توبہ نکی وہ ازلی بدبخت ہین بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ [illegible]
ف بلکہ جانور سے بدتر ہین تو وہ کسی طرح اپنی حماقت کے خصومت وجھگڑا نہین چھوڑینگے [illegible]
خاتمہ ہے چنانچہ اسکی تنبیہ فرمائی کہ۔ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ۔ اور رسول [illegible]
بھی مرنے والے ہین ف تو لامحالہ سب کا مرجع حضرت خالق عزوجل کی جانب ہی ہو تو سب کا [illegible]
اسی حضوری کا دربار مقرر فرمایا ہے۔ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ [illegible]
پھر تم لوگ قیامت کے روز اپنے رب کے حضور مین جھگڑوگے ف لیکن حق عزوجل عالم الغیب [illegible]
جس کے پاس رسول بھیجا اس سے جان کر پوچھینگے۔ سبحان الذی لا الہ الا ھو الکبیر المتعال۔ بھلا [illegible]
حضور مین ایسے مشرک جھگڑالو کیونکر فلاح پا سکتے ہین جنھون نے اپنے خالق عزوجل کے ساتھ شریک [illegible] (فائدہ)
ابن کثیر رح کی تفسیر مین ہے کہ اس آیت سے بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے استدلال فرمایا ہے [illegible]
ہے کہ جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور وہ نور نبوت جسکا فیض مثل آفتاب کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے دلون [illegible]
چمکتا تھا یکایک تھوڑی دیر کیواسطے حجاب مین آیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم از خود رفتہ ہو گئے بلکہ تحقیق یہ ہے کہ وہ [illegible]
نہین ہوا اسوجہ سے کہ اللہ عزوجل نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپکا خلیفہ برحق [illegible] فرمایا تھا اور [illegible]
وسلم نے اسکی خبر پہلے سے دیدی تھی اور یہ خلافت خاص خلافت نبوت تھی تو فیض نورانی برابر جاری [illegible]
اللہ عنہ کے اوس عالم جذب مین برملا کہتے تھے کہ جو کوئی زبان سے نکالیگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال [illegible]
قتل کرونگا لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کمال ثبات وتمکین معرفت کیوجہ سے [illegible]
سے متغیر نہین ہوے اور پہلے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین جاکر حضرت سرور عالم [illegible]
چہرۂ مبارک سے چادر ہٹائی اور بے اختیار لپٹکر روئے اور آنکھین وپیشانی چومی اور [illegible]
منبر پر چڑھکر خطبہ پڑھا اور اُس آیت قدسی کو یاد دلایا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ [illegible]
جلشانہ کیجانب اونکے قلوب کو راجع کیا تھے کہ اوس فیض خلافت سے سب صحابہ رضی اللہ [illegible]
رضی اللہ عنہ نے بعض متنزل فرقون کو تنبیہ فرمائی بقولہ تعالیٰ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل [illegible]
فرماتا ہے کہ محمد کی شان سوای اسکے نہین کہ وہ ایک رسول ہین اور ان سے پہلے بہتیرے رسول [illegible]
جاوین تو کیا تم لوگ اولٹے پاؤن پھر جاوگے۔ الخ۔ وقد قال تعالیٰ وما جعلنا لبشر [illegible]
کسی بشر کیواسطے ہمیشگی نہین رکھی۔ مترجم کہتا ہے کہ اس سے بعض [illegible]

Marfat.com

[illegible] اوسکے لیے مشکل نہو کیونکہ آیت مین نکرہ تحت نفی واقع ہوا جو قطعًا عام نفی
[illegible] پس کوئی دلیل معلوم ہو کہ اس سے خضر مستثنٰے ہین حالانکہ قطعی بلکہ کوئی حدیث صحیح بھی نہین
[illegible] جو حصے یہ بات بیان کرین کہ خضر زندہ ہین اور اقوال مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ
[illegible] کے قول و فعل ویسے جاوین بلکہ اگر کوئی بے ادب ایسا خیال کرے تو وہ کافر ہو جائیگا پس لامحالہ ہمکو
[illegible] مفسرین مین مترجم کہتا ہے کہ یہ دلیل شرعًا بیشک قوی ہے اور اوسکے خلاف
[illegible] مین مشہور ہے اور بعض بزرگون سے خضر رضی اللہ عنہ کی زندگی منقول ہے اونکے قول مین تاویل کرنا چاہیے کیونکہ جو بات
[illegible] ثابت ہو اوس مین تاویل کرنے سے یہ آسان ہے کہ مشائخ کے قول مین تاویل کیجاوے فافہم واللہ تعالیٰ اعلم
[illegible] شیخ ابن کثیر رحمہ نے لکھا کہ قولہ انک میت الآیہ کے معنے یہ ہین کہ تم لوگ ضرور اس دار دنیا سے منتقل ہو کر عنقریب دار الآخرۃ
[illegible] اللہ تعالیٰ کے حضور مین جمع ہوکر دو فریق ہونگے ایک مومن دوم کافر پھر دنیا مین جسطرح تم لوگ کفر و ایمان مین جھگڑتے تھے وہ
[illegible] جناب باری عزوجل مین پیش ہوگا پس وہی حکم فیصل فرمائیگا تو مومنین مخلصین کو نجات ملیگی اور جھٹلانے والے مشرکین کو عذاب ملیگا
مترجم کہتا ہے کہ اگر کسی کو وہم ہو کہ کیا دنیا مین دونون فریق اپنے رب عزوجل کے حضور مین نہین ہین بلکہ آخرت مین اوسکے
حضور مین پیش ہونگے تو جواب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے حضور مین اب بھی ویسے ہی موجود ہین ولیکن لوگون کے حق مین فرق ہی چنانچہ
دنیا مین کافر لوگ اپنے آپکو غائب سمجھتے ہین اور بعد موت کے دار آخرت مین یہ پردۂ غفلت اوٹھ جائیگا اور جو یہان نہین نظر آتا ہے
وہ وہان نظر آئیگا پس کافر بالبداہت اپنے آپکو قہار ذوالجلال والاکرام کی حضور مین پائیگا پس حق عزوجل اوسکے حق مین فیصلہ فرمائیگا
شیخ ابن کثیر رحمہ نے لکھا کہ ظاہر آیت یہ ہے کہ مومنین و کافرین کے درمیان جو خصومت اس دنیا مین ہے وہ آخرت مین اعادہ کیجائیگی
لیکن درحقیقت کچھ کفار کی خصوصیت نہین ہے بلکہ باہم مومنون مین بھی اگر دنیا مین تنازع ہو تو اوسکا اعادہ ہوگا کیونکہ حضرت عبداللہ بن الزبیر
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری ثم انکم یوم القیامۃ عند ربکم تختصمون الآیہ تو زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا آخرت مین ہمپر
خصومت کا اعادہ کیا جائیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہان تب زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو معاملہ سخت ہے
(رواہ احمد و ابن ابی حاتم) اور جب یہ آیت اتری ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہماری نعیم یہی چھوہارا و پانی
[illegible] ہے پھر کونسی نعمت کا سوال ہوگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب نعمتیں حاصل ہونیوالی ہین (الترمذی و احمد)
حدیث صحیح عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے جھگڑا کرنیوالے وہ دو شخص ہونگے جو باہم پڑوسی
(رواہ احمد) [illegible] ابو سعید رضی اللہ عنہ مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اوس ذات کی جسکی قبضۂ قدرت مین میری
جان ہے [illegible] کا فیصلہ ہوتا رہیگا یہان تک کہ دو بکریون نے اگر سینگون سے باہم لڑائی کی تو اوسکا بھی فیصلہ ہوگا (رواہ احمد عن الحسن
[illegible] عن ابی الہیثم عن ابی سعید بہ منفردًا) اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم [illegible] باہم سینگون سے لڑتی تھیں تو فرمایا کہ اے ابوذر تو جانتا ہے کہ کیون یہ بکریان باہم لڑتی ہین مین نے عرض کیا کہ
[illegible] جانتا ہے اور عنقریب دونون مین فیصلہ فرماویگا (احمد) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
[illegible] ظالم خائن کو لاوینگے پس اوسکی رعیت اوس سے مخاصمہ کریگی اور اوسپر غالب

آویگی پس اوس ظالم سے کہا جائیگا کہ ارکان جہنم مین سے ایک رکن کو پکڑ [illegible]
بالحافظ) قولہ ارکان جہنم مین سے الخ اسکے معنے یہ ہین کہ ظالم کافر کا جسم اسقدر بڑا کر دیا جائیگا [illegible]
ستون ہے۔ عم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قیامت کے روز بچے و بوڑھے مین [illegible]
گمراہ مین اور تابع و سرکش مین مخاصمہ ہوگا (رواہ علی بن ابی طلحہ عنہ) اور ابن عباس [illegible]
مخاصمہ ہوگا حتیٰ کہ روح اپنے جسم سے جھگڑیگی پس روح کہیگی کہ تو نے ایسے و ایسے [illegible]
کرکے مجھے آمادہ کیا تھا پس اللہ تعالیٰ اونکے واسطے ایک فرشتہ بھیجیگا کہ اون دونون مین فیصلہ کرے [illegible]
تمھاری مثل ایسی ہے جیسے ایک باغ مین ایک لنجا آنکھون والا اور دوسرا اندھا پانون والا داخل ہو [illegible]
مجھے یہان بہت پھل نظر آتے ہین ولیکن میرے پانون نہین کہ مین اونکو [illegible] پانون تو اندھے نے کہا کہ تو مجھ پر [illegible]
سے دونون نے پھل توڑ لئے تو بھلا بتلاؤ کہ ان دونون مین کسکی زیادتی ہے تب روح و جسم جواب دینگے [illegible]
پس فرشتہ کہیگا کہ تمنے اپنا حکم اپنے آپ بیان کر لیا یعنے جسم تو روح کیواسطے بمنزلہ سواری کے ہے اور روح [illegible]
مندہ فی کتاب الروح) مترجم۔ کہتا ہے کہ روح سے مراد یہان وہ روح نہین ہوسکتی جو لطیفہ [illegible]
چیز کو حسن و قبح کے ساتھ ادراک کرتی ہے اور عقل اوسکی خادم ہے پس وہ کسی قبیح چیز کو خبر نہین کرتی [illegible]
کرنا اوس روح کا کام ہے جسکو طبیب لوگ روح حیوانی کہتے ہین اور اسی سے جسم کی تندرستی متعلق ہے [illegible]
عنہ سے یہ اثر صحیح ہو تو ضرور ہے کہ اونھون نے اہل کتاب سے لیا ہوگا کیونکہ اہل کتاب کو معارف روحانیہ [illegible]
بلکہ جسمانیات اونکی حد تھی پس یہ اونھین کے خیالات ہین واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب سعید [illegible] ابن عمر رضی اللہ عنہ [illegible]
روایت کی کہ جب یہ آیت اتری ثم انکم یوم القیامۃ الآیہ تو ہمنے کہا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے درمیان کوئی [illegible]
ہم آپس مین متحد ہین تو پھر کس سے خصومت ہوگی یہانتک کہ جب فتنے واقع ہوئے یعنی وہ لڑائیان جو حضرت عثمان [illegible]
وقت سے شروع ہوئین تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہی وہ واقعات ہین جن مین ہم خصومت کرینگے [illegible]
عزوجل نے دیا ہے (رواہ ابن ابی حاتم والنسائی) ابن کثیر رح نے کہا کہ حاصل یہ نکلا کہ خصومت کچھ اہل اسلام و اہل کفر کے ساتھ
نہین ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ خصومت عام ہے جیسا کہ احادیث و آثار سے ظاہر ہوتا ہے۔ ابوہریرہ [illegible]
علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا کہ جس شخص کے پاس اپنے بھائی کا مظلمہ اوسکی آبرو یا مال مین ہو [illegible]
معاف کرائے قبل اسکے کہ ایسا دن آوے کہ نہ وہان دینار ہے نہ درہم ہے اگر ظالم کے پاس کچھ عمل [illegible]
سے لے لیا جائیگا اگر اوسکی نیکیان نہوئین تو مظلوم کی برائیان لیکر اوسپر ڈالی جائینگی (رواہ البخاری) [illegible]
کہ تم جانتے ہو کہ مفلس کون شخص ہے لوگون نے عرض کیا کہ ہمارے عرف مین مفلس وہ ہے کہ جسکے پاس [illegible]
علیہ وسلم نے فرمایا مفلس وہ شخص ہے کہ جو قیامت کے روز نماز و زکوٰۃ و روزہ لئے ہوے [illegible]
اور فلان دیگر کو بہتان لگایا اور فلان شخص کا مال کھا گیا اور فلان شخص کا خون بہایا اور فلان [illegible]
فلان اور فلان کو دیجاوینگی پھر جو اوسپر مظالم ہین اونکے ادا ہونے سے پہلے اگر اوسکی [illegible]

Marfat.com

[illegible] ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب یہ آیت اوتری تو ایک مدت تک ہمکو معلوم نہوا کہ
[illegible] باہمی لڑائیان واقع ہوئین تب ہم نے جانا کہ اسمین ہم باہم مخاصمہ کرینگے (النسائی وغیرہ) ابو سعید
[illegible] جب یہ آیت اوتری تو ہم اپنے دل مین کہتے تھے کہ ہمارا رب ایک ہے اور ہمارا دین ایک ہے اور ہمارا
[illegible] بات مین خصومت کرینگے یہان تک کہ جب جنگ صفین کا روز ہوا (جس مین حضرت علی و معاویہ سے لڑائی ہوئی) اور
[illegible] تلوار لیکر حملہ آور ہوئے تب ہم نے کہا کہ یہ خصومت یونہین واقع ہوگی۔ ابراہیم نخعی رح سے روایت ہے کہ جب
[illegible] صحابہ نے کہا کہ ہم لوگ تو بھائی بھائی ہین تو ہم لوگ کیون خصومت کرینگے یہانتک کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید
[illegible] لگے کہ یہی خصومت واقع ہوگی۔ مترجم کہتا ہے کہ سابق مین مذکور ہوا کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ
[illegible] معاملات کے آخرت مین پھر ہماری خصومت اعادہ کیجاویگی تو آپ نے فرمایا تھا کہ ہان ضرور اعادہ کیجائیگی یہانتک کہ ہر
[illegible] کو اوسکا حق دیدیا جائیگا تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ واللہ تب تو یہ معاملہ بہت سخت ہے (الترمذی واحمد) گویا اس مین
[illegible] اشارہ ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ کو اون معاملات سے تردد تھا جو آیندہ باہم واقع ہوے یعنے جنگ جمل وغیرہ جسمین خلیفہ برحق حضرت
[illegible] رضی اللہ عنہ سے لڑائی ہوئی حتے کہ حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما اس مین شہید ہوگئے اور یہ قتال خالصًا لوجہ اللہ تعالی تھا اسواسطے
[illegible] فریقین کو اپنے اپنے اجتہاد مین اپنی حقیت کا یقین تھا یعنے جانتے تھے کہ اسیطرح عمل کرنا چاہیے جیسا کہ علمائے حق والسنة
[illegible] پوری تحقیق کے ساتھ بیان کردیا ہے اور ان صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس سے سابق آگاہی حاصل تھی چنانچہ مترجم نے جابجا اس تحقیقات
کو واضح بیان کیا ہے والحمد للہ رب العالمین ؎

تمّت

جاننا چاہیے کہ حدیث صحیحین و مسانید و سنن سے ثابت ہے [illegible]
روکے جاوینگے تاکہ دنیا مین جو مظالم ایک دوسرے کے [illegible]
بالکل پاک صاف ہو جاوین تو جنت مین داخل کئے جاوینگے اور حدیث [illegible]
مین اپنے گھر کو اس سے زیادہ جانتا ہوگا جیسے دنیا مین مسجد سے واپس [illegible]
مین ہے کہ بعض سنن مین آیا کہ وہان ملائکہ ہر ایک کے آگے اسکے جنتی مکان مین [illegible]
اس صورت مین اول حدیث سے اسکی موافقت کیونکر ہے (جواب) دیا کہ ملائکہ [illegible]
جنتی گھر کی طرف جانے مین رہبری کرین تو ان دونون مین کچھ مخالفت نہین ہے تاکہ موافقت کی [illegible]
مین پہونچکر آگے ہونا مراد ہے تو یہ پہچان کے لئے نہین ہے بلکہ تعظیم و تکریم کے طور پر پیشوائی ہے [illegible]
کے درمیان جو کچھ مظالم تھے اونکا فیصلہ بعد حشر صراط سے پار ہونے کے پیش ہوگا اور وہ اسلئے نہین ہے کہ [illegible]
فیصلہ ہو کیونکہ جہنم سے پار ہو چکے ہین بلکہ فقط اُنکی ذاتی صفائی و پاکیزگی کے لئے ہے اسی واسطے حدیث مین اشارہ [illegible]
بالکل صاف و پاکیزہ ہو جاوین تو جنت مین داخل کئے جاوین قرطبی نے کہا کہ اللہ تعالےٰ عالم الغیب [illegible]
سے پار ہونے والے وہی ہین جنکی نیکیان ایسی زیادہ ہین کہ باوجود ان مظالم کے انہین جنتی ہونیکی صلاحیت [illegible]
اب مین کہتا ہون کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ان معاملات سے بخوبی واقف تھے اور صریح نصوص کے مختصر اشارات [illegible]
شخص کے لئے کافی ہین جس مین کچھ ایمان ہو (اول) حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ چونکہ صدیق تھے جو شہید سے [illegible]
ہے لہذا وہ دو برس خلافت حقہ قائم کرکے چلے گئے اور نکتہ یہ تھا کہ تمام صحابہؓ متحیر تھے کہ مرتدون سے قتال کیونکر کرین اور [illegible]
کو اللہ تعالیٰ نے یہ الہام فرمایا تو دین مستقیم ہوا اور شام پر جہاد شروع ہوا (دوم) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام کو اقطار الارض مین [illegible]
ارکان سے قائم کر دیا اور حق و باطل مین فرق کیا پھر قریب وفات کے صحابۂ رضی اللہ عنہم سے فتنہ کا حال پوچھا اور حذیفہ رضی [illegible]
نے صاف بیان کیا کہ آپکے اور فتنہ کے درمیان بند دروازہ ہی فرمایا وہ دروازہ توڑا جاویگا۔ لائق ہے کہ پھر قیامت تک بند [illegible]
نے کہا کہ حضرت عمرؓ کو یہ معاملہ خود ایسا معلوم تھا جیسے آج کے پیچھے کل معلوم ہے۔ یہ حدیث صحیح بخاری وغیرہ مین ہے آخر شہید [illegible]
اور بیت المقدس کی فتح پر جس راہب نصرانی نے آپ کو پہچانا تھا اوسکے خوار کرنے سے لوگون کو انہین صحیح حالات سے مطلع [illegible]
(رواہ ابو داؤد) (سوم) یہ کہ عثمانؓ خود جانتے تھے کہ مین شہید ہونگا اور زید بن خارجہؓ نے بعد موت کے سب حال بیان کیا پھر [illegible]
(اسناد صحیح) اور ظاہر ہے کہ حضرت عثمانؓ و دیگر صحابہؓ نے باغیون کو صریح سمجھا دیا تھا کہ یہ فتنہ قیامت تک پھیلا رہیگا (چہارم) [illegible]
رضی اللہ عنہ خود واقف تھے۔ اور امام احمدؒ نے مسند مین باسانید صحیحہ روایت کیا کہ جب حضرت امیرالمومنین علی رضی اللہ [illegible]
سے فارغ ہو کر اترے تو عمران بن طلحہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے آپ نے مرحبا کہکر اپنے پاس بٹھلایا اور فرمایا کہ [illegible]
امید ہے کہ فردائے قیامت مین تیرا باپ اور مین اسطرح بیٹھون جیسے اللہ تعالےٰ نے فرمایا [illegible]
سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ۔ اتنے مین حارث الاعورؔ جو مجلس کے ایک گوشہ مین بیٹھا تھا کہا کہ اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ [illegible]
قتال کرین پھر آج بھائی بھائی ہون۔ حضرت امیرالمومنین نے کچھ سن لیا اور پھر ان طرف [illegible]

Marfat.com

[illegible] علیہ السلام کو سخت غصہ آیا کہ سخت آواز سے حارث کو ڈانٹا۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے واللہ
[illegible] کے منہ پر چھری ماری اور فرمایا کہ اے احول احمق اگر یہ آیت قدسی ہمارے حق مین نہو تو پھر کسکی
[illegible] شاید مجھے دوسرا قصہ روایت کیا کہ حضرت عثمانؓ کا فرزند بھی آپکی خدمت مین آیا آپ نے مرحبا
[illegible] نے حاضری کی اجازت مانگی تو آپ نے مالک کو اجازت نہ دی اور دیر تک فرزند عثمانؓ سے باتین
[illegible] وقت آدمی ساتھ کیا اسکے بعد مالک اشتر کو اجازت دی تو مالک نے کہا کہ مجھے گمان ہی کہ آپ
[illegible] روک دیا آپ اپنے دوستون کو محروم اور دشمنوں کو مسرور کرتے ہین۔ آنحضرت علیہ السلام غصہ ہوئے اور
[illegible] نہین جانتا کہ وہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اور اسی کے مانند فضیلت جمیل اس روایت مین مذکور ہے اور مترجم
[illegible] اسکو تمام وکمال نقل کیا ہے (پنجم) حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ جب شہید ہوے تو قاتل نے آکر [illegible]
[illegible] اسکو مارا آپ نے قاتل کی صورت دیکھی اور فرمایا کہ واے بدبخت مین نجانتا تھا کہ تو ہی جہنمی ہے کیونکہ حضرت سرور
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل زبیرؓ کو جہنمی فرمایا ہے۔ وہ شخص نہایت غصہ ہوا اور کمبخت کہنے لگا کہ آپ بلا سے کہتے ہین کہ
[illegible] خراب اور دنیا خراب ہے اور اسی غصہ مین خنجر اپنے پیٹ مین مار لیا۔ حضرت امیر المومنین نے تکبیر کہی اور فرمایا
[illegible] اللہ تعالی اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا کرتا ہے۔ اور صحیح بخاری مین روایت ہے کہ اوس دن صبح کو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ
نے رکاب مین پاؤن رکھتے وقت اپنے بیٹے کو بلا کر فرمایا کہ اے فرزند میرا گمان ہے کہ آج مین مظلوم مارا جاؤنگا پھر ادائے قرضہ
کے بارہ مین سب وصیت فرمائی اور اس حدیث مین عجائب کرامات ہین۔ (ششم) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے بارہ مین خود حضرت
امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے جنتی ہونے کی شہادت و قصہ احد وغیرہ بیان فرمایا مترجم کہتا ہے کہ جس بندہ صالح نے ایمان
کے طریقہ سے اپنے نفس سے خیالات کو دخل نہین دیا بلکہ اللہ تعالی واسکے حبیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آیات واحادیث
کے مطابق ایمان رکھا وہ نفس و شیطان سے بچ گیا اور جس مغرور جاہل نے خود فیصلہ کا قصد کیا وہ برباد ہوا جیسے کوئی گنوار جاہل چاہے
مجتہدون کے درمیان تحقیق کا فیصلہ کرے اور قسم ہے وحدہ لا شریک کی کہ مجتہدون مین جاہل کا فیصلہ اتنا بعید نہین جسقدر ان
معاملات مین ہے کیونکہ وہ لوگ مرتبہ روحانی مین تھے ولیکن جسقدر جس کا قلب کج واقع ہوا اوسیقدر وہ کج کو قبول کرتا ہے
اور صدق کی روشنی اسمین نہین پہونچتی ہے اور جس نے اللہ تعالی سے ہدایت مانگی اور اپنی خودی کو [illegible] الحاح کیا تو رب الرحیم
اسکا قلب راست فرماتا ہے واللہ تعالی ہو الہادی وہو الرحمن الرحیم + اور مترجم [illegible] بعض مقامات مین اس مضمون کو مفصل
[illegible] کیا ہے کہ کسطرح ہر ایک فرقہ متبدعہ نے نصوص الٰہیہ کو چھوڑ کر اپنی نفسانی رائے سے تمام آیات ومتواترات کو درہم
برہم کر کے اپنا خیالی عقیدہ جمایا ہے اور یہ ایمان نہین بلکہ وسوسہ شیطان ہے نعوذ باللہ من ذلک اور ظاہر ہے کہ صحابہ رضی اللہ
عنہم وتابعین جماعت بے شمار سب متفق عقیدہ پر قائم تھے وللہ الحمد والمنہ وعلی رسولہ الصلوٰۃ والتحیۃ

بحمد اللہ سبحانہ پارہ ۲۳ تمام ہوا اور آیندہ ۲۴ شروع ہے

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] رحمہ اللہ

[illegible] یری - از مولانا

[illegible] در حلت و حرمت

[illegible] قاضی [illegible] ملتان -

[illegible]

ابو المکارم [illegible]

فتح القدیر از امام کمال الدین بن الہمام نہایت
مستند و باعظمت شرح مشہور و معروف اور
آخر مین تکملہ زین الدین آفندی کامل چار
مجلد ضخیم جدید الطبع۔

ہدایہ۔ حاشیہ جدید نہایت عمدہ زوائد و
و فوائد بہ تحشی مولانا محمد حسن سنبھلی مرحوم ہر چہار
جلد کامل دو مجلدات مین بشرح ذیل۔
۱۔ جلدین اولین عبادات۔
۲۔ جلدین آخرین معاملات۔

فتاوائے عالمگیری۔ ہر چہار جلد کامل در جلد

ہدایہ مع شرح الکفایہ۔ از سید جلال الدین
کرلانی بہت معروف و مستند متداول چار جلد
مین اس شرح ہدایہ پر حاشیے بہت مستند
لکھے گئے ہین بہ تفصیل ذیل۔
ایضاً جلد اول و ثانی تا آخر کتاب النکاح۔
ایضاً جلد سوم و چہارم تا آخر کتاب۔

فتاوی قاضیخان مع سراجیہ۔ از امام
قاضی حسن بن منصور قاضی خان مستند معتمد
معروف متداول دو مجلد کامل۔

شرح وقایہ۔ از امام صدر الشریعہ جلی قلم
مع کامل حاشیۂ ذخیرۃ العقبی یوسف ابن جنید
چلپی داخل درس تقطیع کلان خوشخط و صحیح۔

شرح شاہ خرد۔ مع دائرہ ہندیہ متوسط قلم۔

ذخیرۃ العقبی۔ حاشیہ شرح وقایہ از یوسف
بن جنید چلپی متداول معروف۔

اشباہ والنظائر۔ مع شرح حموی معروف
مستند متداول۔

[illegible]

کنز الدقائق۔ محشی [illegible]

مستخلص الحقائق [illegible]
مشہور متداول۔

عینی شرح کنز الدقائق۔ محشی ہر
جلد مستند معروف متداول دو مجلدین۔
(۱) جلدین اولین عبادات مین۔
(۲) جلدین آخرین معاملات مین۔

مختصر وقایہ محشی۔ از امام صدر الشریعہ
درسی متداول۔

عمدۃ البضاعۃ۔ فی مسائل الرضاعۃ از
مولوی تراب علی مرحوم۔

قدوری محشی۔ تالیف امام ابو الحسن
درسی متداول۔

اخلاق و تصوف اردو

جامع الاخلاق۔ ترجمۂ اخلاق جلالی۔

تہذیب النفوس۔ از سید فخر الدین حسین۔

باب دانش۔ مؤلفہ مولوی محمد کریم بخش۔

اوقات عزیزی۔ از سید غلام حیدر خان۔

ترجمہ عوارف المعارف۔ کامل دو جلد
مین ترجمۂ مولانا ابو الحسن فرید آبادی۔

خزینۂ دانش۔ ہوشمندی کی تعلیم از مولوی
محمد کریم بخش۔

بستان تہذیب۔ جامع اخلاق و ادب
مرتبۂ نواب حاجی محمد عمر علیخان بہادر [illegible]

[illegible] الحقیقت۔ اصلاح النفس [illegible]

آبحیات [illegible]

...الکتاب والحکمة ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون

...ترجمہ مشتملات التفسیر فیض ربانی مجموعہ معارف وحقائق ذخیرۂ اسرار ودقائق حسب تفسیر شیخ امام عماد الدین ابو الفداء اسمعیل بن عمر ... تفسیر امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری وغیرہ اکابر کے فوائد کے ساتھ ... سے مفید القرآن کی رعایت کی گئی ہے ... دین ایمان

الموسوم بہ

تفسیر مواہب الرحمن

المشتہر بہ

جامع البیان

مصنفہ

... علوم العقلیہ والنقلیہ بحر الفنون الفرعیہ والاصلیہ قاطع شبہات الملحدین ... حاوی الفضائل والفواضل عمدة الاجلة والاماثل ... العلم ... مولانا مولوی سید امیر علی صاحب مترجم فتاوی الہندیہ ... عالمگیریہ ... ظلہ العالی ...

... منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحسن وخوبی چھپی

... نولکشور پریس میں محفوظ ومحدود ہے۔

Marfat.com

الجزء الرابع والعشرون

ومن كذب على الله

اِذْ جَاءَهُ ۚ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ وَالَّذِيْ

جب پہنچی اوس پاس کیا نہین دوزخ مین ٹھکانا منکرون کا اور جو

وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ

اوسکو وہی لوگ ہین ڈر والے اونکو ہے جو چاہین

ذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ

نیکی والون کا تاکہ اوتارے اللہ اونسے برے کام جو

وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور بدلے مین دے اونکا نیگ بہتر کامون کا جو کرتے تھے

... قرآن صدق و رسول ہادی و دلائل بدیہی کے مشرکون نے ایسی بات نہ مانی جسکا ماننا ہر شخص پر بالضرور فرض ہے ... اپنے خالق رب عزوجل کی توحید و عبادت کرنا تو اوسنے انتہائے قبیح گناہ کیا اور اس گناہ کا وبال خود انہین کی ... اللہ تعالے نے فرمایا۔ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَاءَهُ ... ایسے شخص سے جسنے اللہ تعالے پر جھوٹ باندھا اور صدق کو جھٹلایا جب وسکے پاس آیا ف اللہ تعالے پر ... بولنا کہ اسکا بیٹا و بیٹیان وا وسکے ساجھی بت و معبود بنائے اور صدق کا جھٹلانا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... نے کذب کو سب طرف سے جمع کرلیا لہذا فرمایا کہ ایسے شخص سے بڑھکر کون ظالم ہے کہ جسنے اللہ تعالے پر جھوٹ ... بنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا۔ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ۔ کیا ... مین ٹھکانا مقرر نہین ہے ف یہ دونون استفہام تقریری ہین یعنے اس مشرک کے ... سے بڑھکر کوئی ظالم نہین ... جہنم مین کافرون کے واسطے ضرور ٹھکانا رکھا گیا ہے یہ تو ایسے بدکارون کا حال تھا جو کذب لایا اور صدق کو ... ایمان تو فرمایا وَالَّذِيْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ... سچ مانا ایسے ہی بندے متقی ہین ف حضرت علی ابن ابی طالب و ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ... صلی اللہ علیہ وسلم" اور جسنے صدق کو سچ مانا وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین مترجم کہتا ہے ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق واقع ہوتی گئی اوسکا بیان ہے چنانچہ حد بلوغ پر سب سے ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور اطفال مین سے سب سے اول حضرت علی رضی اللہ ... الصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین وصدق بہ علی ابن ابیطالب

رضی اللہ عنہ ہین۔ پھر باعتبار انجام کار کے تصدیق کرنے والون مین [illegible]
قتادہ و مقاتل و ابن زید نے کہا کہ تصدیق کرنے والے کل مومنین [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم اور صدق بہ یعنے الذی صدق بہ سے مراد اتقی ہین [illegible]
چھوڑکر صدق لایا یعنے اوسکی ذاتی صفت صدق ہی اور جب وسکے پاس صدق آیا [illegible]
کر لی تو اس صورت مین اس آیت سے مومنین ہی مراد ہونگے چنانچہ ابراہیم نخعی سے روایت [illegible]
مراد مومنین ہین جو دنیا مین قرآن کی تصدیق کرتے تھے اور اسی قرآن صدق کو قیامت مین [illegible]
داخل ہین جنھون نے شرک چھوڑا اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تصدیق کی [illegible]
صحیح ہی تو خاص تفاسیر جو اوپر مذکور ہوئین وہ بدرجۂ اولی صحیح ہین۔ بہر حال اللہ تعالے نے کافرون [illegible]
فرمایا ہی اور کافرون کا یہ حال تھا کہ کافر نے اپنی طبیعت کذب سے اللہ تعالے پر افترا باندھا اور [illegible]
و رسول آیا تو اوسنے جھٹلایا پس یہ تو جہنمی ہی اور برخلاف اسکے مومن کی یہ صفت ہی کہ اوسنے اپنی طبیعت [illegible]
قرآن و رسول آیا تو اوس نے توحید الٰہی عزوجل کی تصدیق کی اور ہر طرح کے شرک سے تقوی و طہارت [illegible]
جنتی ہین۔ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ جو کچھ یہ جنتی بندے چاہین وہی انکے واسطے [illegible]
موجود ہی۔ ف گویا رب عزوجل نے انھین کی مرضی پر مدار رکھا حتی کہ جو نعمت چاہینگے فوراً موجود ہو جائیگی۔ ذٰلِكَ [illegible]
الْمُحْسِنِينَ۔ نیکوکار بندون کا یہی بدلا ہی۔ ف پس جسنے شرک سے پرہیز کیا اسطرح کہ رسول اللہ صلی اللہ [illegible]
تصدیق کی تو وہ اس کرامت مین داخل ہو گیا کیونکہ اسنے نیک عمل کیا پھر اگر اعمال نیک مین جو ایمان پر [illegible]
بہت بڑھ جاوینگے اور ہر صورت مین اللہ تعالے نے اونکو تقوی عنایت فرمایا۔ لِيُكَفِّرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَ[illegible]
الَّذِي عَمِلُوا۔ تاکہ جو کچھ انھون نے سب سے بدتر کام کیا تھا اسکو اللہ تعالے ان لوگون سے کفارہ کرے ف
اور جب سب سے بدتر فعل بخشدیا گیا تو دیگر اعمال بد بالضرور بخشدیے جاوینگے اور اس کلام مین دلیل صریح ہی کہ جب
یقین پورا ہوا وسیقدر گناہون کی مغفرت ہوتی جاتی ہی حتی کہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہین کیونکہ گناہون [illegible]
کہ گناہون کی جڑ تو اعتقاد شرک تھا اور یہان شرک کا اعتقاد نہین ہی تو گناہون کی جڑ نہ رہی [illegible]
جاتی ہی اسیطرح انکے گناہ گر جاوینگے اور یہ بھی دلیل ہی کہ مومن ہونے سے معصوم نہین ہو جاتا بلکہ اوس سے گناہ [illegible]
اگر اوسکے دل مین سچی تصدیق توحید موجود ہی تو یہ دلیل ہی کہ اللہ تعالے نے اوسکے [illegible]
گناہونکو کفارہ فرمایا۔ وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ۔ [illegible]
ف بعض مفسرین نے کہا کہ جب سب سے بہتر عمل کا ثواب ملا تو چھوٹے اعمال کا ثواب بدرجۂ اولی ملیگا [illegible]
اوسکے اعمال نیک کا سب سے بہتر عمل کے حساب سے ثواب عطا فرمائیگا کیونکہ [illegible]
اوسنے اپنے رب عزوجل کو نہین پہچانا تھا اور اوس نادانی کے زمانہ مین [illegible]
اور باقی اعمال قتل و غارت و زنا و فسق و فجور وغیرہ اسیکی شاخین تھین تو [illegible]

Marfat.com

... دکھا جاتا ہی اور جو بدی سرزد ہو وہ فقط ایک ہی بدی لکھی جاتی ہی پھر جب اوسکے ... نیک کا ... لکھا جاتا ہی یہانتک کہ سات سو گونہ سے بیشمار تک ثواب پاتا ہی پس معلوم ہوا ... ثواب ہین اونکے سب سے بہتر عمل کے حساب سے ثواب عطا فرمائیگا اور سب سے بہتر بندگی کا مرتبہ یہ ہی کہ اللہ تعالی ... بندگی کرے گویا وہ اللہ تعالے کو دیکھ رہا ہی پھر اگر خود نہین دیکھ سکتا تو یہ بات ضروری حاصل ہی کہ اللہ تعالے اوسکو ... دیکھ رہا ہی ... اس تقریر کے موافق بیان اس تاویل کی ضرورت نہ رہی کہ قولہ اسوأ اور احسن سے اسم تفضیل کے معنے ... مراد نہین ہین ... کہ اونکے برے اعمال بخشے جائینگے اور نیک اعمال کا ثواب پائینگے کیونکہ بلا خلاف یہ مراد نہین ہی کہ انکو احسن کا ... ثواب ملیگا اور ... اعمال کا ثواب نہین ملیگا سلہذا مراد یہی ہی کہ سب اعمال کا ثواب پاوینگے یہی مقاتل رح سے منقول ہی اور مترجم ... جارکے یہ معنے حاصل کیے کہ خوبی اسلام کے موافق جو عمل احسن ہی اسپر مدار ثواب ہوگا اور یہ فضل عظیم ہی پھر ... مین ... خطیب نے جسکو اختیار کیا ہی فالحمد للہ تعالے علی الوفاق پھر واضح ہو کہ مشرکون کی حماقت یہانتک بڑھی ہوئی تھی
کہ وہ اللہ تعالے کی الوہیت نہ پہچاننے سے تعجب کرتے ہین کہ بدون شرک کے کام نہ چلیگا قال تعالی

أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِن دُونِهِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ
کیا اللہ بس نہین اپنے بندے کو اور تجکو ڈراتے ہین اون سے جو اوسکے سوائے ہین اور جسکو راہ بھلائے اللہ تو کوئی نہین

مِنْ هَادٍ ۚ وَمَن يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِي انتِقَامٍ ۚ وَلَئِن
اوسکو راہ دینے والا اور جسکو راہ سوجھاوے اللہ اوسکو کوئی نہین بھلانے والا کیا نہین ہی اللہ زبردست بدلا لینے والا اور جو تو

سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ
اون سے پوچھے کسنے بنایا آسمان اور زمین تو کہین اللہ نے تو کہہ بھلا دیکھو تو جنکو پوجتے ہو

مِن دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ
اللہ کے سوائے اگر چاہے اللہ مجھپر کچھ تکلیف وہ ہین کہ کھول دین تکلیف اوسکی ڈالی یا وہ چاہے مجھپر مہر

هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ
وہ ہین کہ روک دین اوسکی مہر تو کہہ مجکو بس ہی اللہ اوسی پر بھروسا رکھتے ہین بھروسا رکھنے والے

قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن
تو کہہ اے قوم کام کیے جاؤ اپنی جگہ مین بھی کام کرتا ہون آب آگے جان لوگے

يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ
کسپر آتی ہی آفت کہ اوسکو رسوا کرے اور اوترتی ہی اوسپر مار سدا کی

... الوہیت کو مع دلائل قدرت و اعجاز حکمت سے ثابت فرمایا حتی کہ مشرکین کے خیالات مین شرک کا جالا ... بنا تھا وہ ٹوٹ گیا تو مشرکین اپنے کمزور دلون سے شیطان کے خوف مین پڑے کیونکہ اونکے دل نہین ... شیطان کے جال مین پھنسے ہوئے تھے تو اللہ عز و جل کی الوہیت و کمال قدرت اونکے پیش نظر نہین آتی

تھی تو مخلوقات سے ڈرتے تھے اور بعضے جاہل گمان کرتے تھے کہ اگر ہم اللہ عزوجل [illegible]
اور اکیلے خدا کو مانین تو کیونکر اکیلا خدا اس تمام جہان کو کافی ہوگا [illegible]
وبال کو ضرر پہونچاوینگے اور یہ سب اونکی بے ایمانی اور کفر کے خیالات تھے تو اللہ عزوجل [illegible]
کے ساتھ باطل کردیا اور فرمایا۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ کیا اللہ تعالےٰ اپنے [illegible]
ف یعنے اللہ تعالےٰ اپنے ہر بندے کی کفایت فرماتا ہی جسطرح اوسکو منظور ہی اور سوائے اوسکی [illegible]
ہتا ہی چنانچہ ایک قرأت مین آیا الیس اللہ بکاف عبادہ یعنے جمیع بندون کو کافی ہی خطیب و غیرہ [illegible]
ذکر کیا کہ بعض نے کہا کہ مشرکین قریش نے جمع ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ ہمارے معبودون کی [illegible]
باز آئیے ورنہ آپکو صدمہ پہونچاوینگے اور قریب ہی کہ تمکو جنون وغیرہ ہوجاوے تو اللہ تعالےٰ نے نازل فرمایا الیس بکاف عبدہ
بندے کی حفاظت کے واسطے کیا اللہ تعالےٰ کافی نہین ہی۔ وَیُخَوِّفُوْنَکَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖ۔ اور مشرکین [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم سوائے اللہ تعالےٰ کے غیرون سے ڈراتے ہین ف اور یہ اونکی گمراہی ہی کہ اپنے معبود خالق عزوجل کو نہین [illegible]
ہین پس جب اُنھون نے اپنی خبیث طینت سے دنیا و اوسکی پلیدی کو اختیار کیا تو اللہ تعالےٰ نے اونکو گمراہی مین چھوڑا [illegible]
یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ۔ اور جسکو اللہ تعالےٰ نے گمراہ کیا تو اوسکا کوئی ہادی نہین ہی ف پس غیر ممکن ہی کہ کوئی
ان خبیثون کی طینت بدل دے جیسے نیک طینت کو یہ لوگ گمراہ نہین کرسکتے ہین۔ وَمَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّضِلٍّ
اور جسکو اللہ تعالےٰ نے ہدایت دی تو کوئی اوسکا گمراہ کرنے والا نہین ہی ف کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اسمین ہدایت پیدا کردی
تو کسیکی مجال نہین ہی کہ ہدایت مٹا کر بجائے اوسکے گمراہی پیدا کردے کیونکہ گمراہی تو ایک فعل ہی اور کل کا پیدا کرنے والا اللہ عزوجل ہی
تو کوئی گمراہ نہین کرسکتا ہی اور بتون وغیرہ کسیکی مجال نہین ہی کہ اپنی قدرت سے کوئی چیز پیدا کرین تو ہر صورت مین اللہ تعالےٰ ہی
بھروسا ہی۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِعَزِیْزٍ ذِی انْتِقَامٍ۔ کیا یہ بات نہین ہی کہ اللہ تعالےٰ غالب منتقم ہی ف پس جسکے
قدرت مین ہر چیز ہی تو جو کچھ وہ چاہے وہی ہوسکتا ہی اور جس سے وہ انتقام لے اوسکو کوئی نہین روک سکتا ہی پھر یہ مشرکین کا [illegible]
چیز سے ڈراتے ہین۔ بعض نے کہا کہ آیت کا سبب نزول یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ
عزی کو توڑے جب خالد وہان پہونچے تو اس بتخانہ کے دربان نے کہا کہ تم بی بی عزی کے پاس نہ جاؤ وہ بڑی سخت ہین [illegible]
اپنی جان بچاؤ۔ خالد رضی اللہ عنہ نے جھلا کر اوسکی ناک توڑ ڈالی پھر اکھاڑ کر پھینکدیا تب یہ آیت نازل ہوئی مترجم کہتا ہی [illegible]
زیادہ ظاہر ہی اسواسطے کہ قولہ یخوفونک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خطاب ہی خلاصہ یہ ہی کہ مشرکین تجکو سوائے اللہ تعالےٰ کے
غیرون سے ڈراتے ہین مثلالات وعزی وغیرہا سے اور لات وعزی کی حمایتون سے تو یہ انکی حماقت ہی کیا اللہ تعالےٰ اپنے بندے کو
کافی نہین ہی کیا اللہ تعالےٰ سب سے غالب منتقم نہین ہی پھر کس مخلوق مجبور سے ڈراتے ہین۔ وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ مَّنْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ۔ اور اگر تو ان لوگون سے پوچھے کہ کس نے آسمانون و زمین کو [illegible]
کہ اللہ تعالےٰ نے ف پھر جو سب چیزون کا خالق ہی اوسکے مقابلہ مین کسکی مجال ہی کہ اوسکے [illegible]
اوسیکے حکم سے ہوتا ہی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

[illegible] تو اللہ تعالےٰ کو یاد رکھیو او سکو اپنے مواجہہ مین پائیگا تو رفاہیت کی حالت مین اللہ تعالےٰ
[illegible] تیری رعایت فرمائیگا جب تو کسی چیز کا سوال کرنا چاہے تو اللہ تعالےٰ ہی سے مانگیو اور جب
[illegible] سے مدد مانگیو اور جان لے کہ اگر تمام امت سب کے سب اس ارادہ سے مجتمع ہون کہ تجھے کچھ مضرت
[illegible] کچھ مضرت نہین پہونچا سکتے ہین اور اگر سب کے سب اس ارادہ سے مجتمع ہون کہ تجھے ایسا نفع پہونچادین
[illegible] تیرے واسطے نہین لکھا ہی تو تجھے کچھ نفع نہین پہونچا سکتے ہین دفاتر تقدیر خشک ہوگئے اور قلم اوٹھا لیے گئے
[illegible] سکتی تھی تم تجھکو چاہیے کہ یقین کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے واسطے شکر کے کام کر اور خوب جان لے کہ جو امر تیرے
[illegible] پر صبر کرنے سے تیرے واسطے بہت بہتری ہی اور صبر کے ساتھ نصرت ملتی ہی اور کرب کے ساتھ کشایش ہوتی ہی اور
[illegible] (رواہ ابن ابی حاتم والاصل فی الصحاح) پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ ہی سب چیزونکا پیدا کرنے والا اور
[illegible] لہذا فرمایا۔ **قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ**
هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ ۔ یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگون سے کہدے کہ جن چیزون کو سوائے اللہ تعالےٰ
[illegible] ہو بھلا بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالےٰ کا ارادہ میرے حق مین کسی مضرت کا ہو تو بھلا یہ چیزین کچھ مضرت الٰہی کو کھول
[illegible] ف یعنے دفع کر سکتی ہین "کچھ بھی نہین" بلکہ اپنی ذات سے بھی ضرر دفع نہین کر سکتی ہین۔ **أَوْ أَرَادَنِي**
بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ ۔ یا اگر اللہ تعالےٰ میرے حق مین اپنی رحمت چاہے تو کیا بھلا یہ چیزین
[illegible] کی رحمت کو مجھسے روک سکتی ہین ف ہرگز نہین پس معلوم ہوا کہ سوائے اللہ تعالےٰ کے کسی مین یہ قدرت نہین
[illegible] اللہ تعالےٰ نے ضرر مقدر کیا وہ دفع کر سکے یا جو نفع مقدر کیا وہ روک سکے پس جب کسی مخلوق سے نہ نفع کی امید ہی اور نہ ضرر کا
[illegible] ہی تو پھر کس چیز سے خوف ہی لہذا فرمایا۔ **قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ** ۔ کہدے کہ اللہ تعالےٰ مجھے کافی ہی ف مین وسی پر بھروسا
[illegible] ہون۔ **عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ** ۔ اوسی پر متوکلون کو توکل کرنا چاہیے ف یعنے مومنون کو اسی پر
[illegible] چاہیے اسواسطے کہ مومن کی شان یہ ہوتی ہی کہ اللہ تعالےٰ نے تدبیر عالم مین جو اسباب مقرر فرمائے ہین اور جو اس
[illegible] انپر عمل کرنیکا حکم دیا ہی تو وہ انپر عمل کرتا ہی ولیکن ان اسباب پر بھروسا نہین رکھتا بلکہ یقین کرتا ہی کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ
[illegible] پیدا ہوگا جیسے ہود علیہ السلام کی قوم نے جب دفعہ کہا کہ ہم تو یہی یقین کرتے ہین کہ ہمارے دیوتاؤن مین سے
[illegible] تجھے مجنون کر دیا ہی تو انکے جواب مین ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ مین اللہ تعالےٰ کو گواہ کرتا ہون اور تم بھی گواہ رہو کہ مین تمہارے
[illegible] تم اور تمہارے دیوتا سب ملکر میرے مار ڈالنے کی فکر کرو پھر ذرا بھی مہلت نہ دیجیو مین نے تو اپنے رب عز وجل پر
[illegible] تمہارا رب ہی ہر جاندار کی پیشانی اوسیکے قبضۂ قدرت مین ہی۔ ھ۔ ابن ابی حاتم نے یہان حدیث قناعت کو
[illegible] عنہ سے روایت ہی کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس شخص کو
[illegible] اوسکو بقدر کفاف ملی اور اوسنے اسپر قناعت کی تو اوسنے پوری فلاح پائی (رواہ النسائی
[illegible] ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو پسند
[illegible] چاہیے کہ اللہ تعالےٰ پر بھروسا کرے اور جس شخص کو پسند ہو کہ وہ سب سے زیادہ تونگر ہو تو

Marfat.com

اوسکو چاہیے کہ جو کچھ اوسکے ہاتھ مین ہی اس سے زیادہ اوسکا بھروسا [illegible]
پسند ہو کہ وہ ان سب سے زیادہ بزرگ ہو جاوے تو اوسکو چاہیے کہ اللہ عزوجل کا تقوی کرے [illegible]
اگر کوئی کافر نہ مانے تو اوسکو تہدید شدید فرمائی بقولہ تعالے ۔ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى [illegible]
تم اپنے طریقہ پر عمل کیے جاؤ ف جبکہ تم میری ہدایت وطریقہ سے انکار کرتے ہو اِنِّيْ عَامِلٌ [illegible]
ف یعنے مین اس طریقہ پر عمل کرتا ہون جو اللہ تعالے نے مجھے وحی فرمایا اور جب کوئی نصیحت [illegible]
ہر ایک کا انجام ظاہر ہو جائیگا بلکہ جسکے حق مین اللہ تعالے نے دنیا مین مقدر کیا وہ دنیا مین پاویگا [illegible]
مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ ۔ پس عنقریب تم لوگ جان جاؤگے اس شخص کو کہ جسپر ایسا عذاب آوے [illegible]
خوار کردے ف دنیا ہی مین وہ ہلاک وبرباد ہو ورنہ آخرت تو وعدہ گاہ معین ہی ۔ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَا[بٌ]
مُّقِيْمٌ ۔ اور جان لوگے اس شخص کو جسپر ایسا عذاب اُتریگا جسکی صفت مقیم ہی ف یعنے ہمیشہ رہیگا [illegible]
ومقیم رہیگا حاصل آنکہ عنقریب تم اپنا نتیجہ دیکھ لوگے کہ دنیا یا آخرت مین تمپر جو عذاب طاری ہوگا وہ تمسے کبھی نہین [illegible]
تمہاری حسرت وشرمساری بے سود ہو جائیگی ۔ پھر آیندہ آیات مین اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسکین فرمائی [illegible]
اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد وہدایت کے لیے بھیجا تھا اور ساتھ ہی آگاہ کردیا کہ جن لوگون پر اللہ تعالے نے ازل [مین]
کفر مقدر فرمایا ہی انکو کوئی معجزہ وآیت وبدیہی دلیل کچھ بھی کارآمد نہوگی چنانچہ شقی کافرون نے باوجود معجزات کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے انکار کیا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غم واندوہ لاحق ہوتا تھا اور آپ چاہتے تھے کہ یہ لوگ اس عذاب
شدید سے اپنے آپکو بچاوین ولیکن یہ لوگ نہین مانتے تھے پس اللہ تعالے نے کبھی وعدہ ووعید سے سمجھایا اور کبھی مثل [illegible]
کرکے فہمایش کی اور کبھی دلائل واضحات وآیات بینات سے ہدایت کی لیکن انھون نے نمانا اور کچھ بھی انہین کارگر نہوا تو [illegible]
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امر ازل یاد دلایا بقولہ تعالے ۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ
ہمنے اوتاری ہی تجھپر کتاب لوگون کے واسطے سچے دین کے ساتھ پھر جو کوئی راہ پر آیا سو اپنے بھلے کو
ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ ع ۱۰
بہکا سو یہی کہ بہکا اپنے برے کو اور تجھپر اوکا ذمہ نہین اللہ کھینچ لیتا ہی
حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ
جب وقت ہو اونکے مرنے کا اور جو نہین مرین اونکی نیند مین پھر رکھ چھوڑتا ہی جنپر ٹھہرا دیا مرنا
وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ
بھیجتا دوسرون کو ایک ٹھہرے وعدے تک البتہ اسمین پتے [illegible]

جب ازل کافرون کے حق مین مقدر تھا کہ ایمان ہی نہ لاوین اگرچہ ان پر بدیہی آیات [illegible]
ہدایت کرنے کا کوئی نتیجہ مترتب نہوا ۔ اور اسکی تحقیق یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] ہدایت مین دوسرے کو یہ علم نہین ہو سکتا ہی علاوہ اسکے جب آپنے سب
[illegible] حاصل ہی خواہ ازلی کافر مانے یا نہ مانے اور یہی حال قیامت تک جاری ہی اور
[illegible] دل سیپیون کی طرح بعض خاص مین موتی ہوتے ہین یہ بھی مخلوق مین باطنی قلب صالح سے
[illegible] اختیار ہوا۔ إِنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ہمنے (ای محمد) تجپر یہ کتاب
[illegible] لوگون کے لیے حق کے ساتھ نازل فرمایا ہی ف کہ انس وجن سب کو عام دعوت کیجیے اور حق رسالت ادا کر دیجیے
[illegible] اپنی [illegible] کو خوب جانتا ہی وہ ہر ایک کی نیت قلبی کے موافق اسمین نتیجہ پیدا فرماویگا چنانچہ جسنے دل سے یقین کیا
[illegible] چاہی اسمین ہدایت پیدا کریگا اور جسنے دل سے کفر کیا اور دنیاے فانی اختیار کی اسمین ضلالت پیدا کریگا اور ہر ایک نے
[illegible] اسکے واسطے ہی اللہ تعالے سب مخلوقات سے غنی ہی لہذا فرمایا۔ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ
جس شخص نے ہدایت اختیار کی تو وہ اسیکی ذات کے لیے ہی ف اسکا نفع اسی شخص مومن کو حاصل ہی۔ وَمَن ضَلَّ
فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا۔ اور جو گمراہ ہوا تو وہ اپنے ہی نفس پر گمراہ ہوا ف یعنے وبال گمراہی اسی نفس پر ہی۔ وَمَا أَنتَ
عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ۔ اور تو کچھ انپر وکیل نہین ہی ف کہ تجھسے ہر ایک گمراہ کی باز پرس ہو۔ بلکہ تیرا کام یہ ہی کہ تو اونکو پیغام الہی
[illegible] پہونچادے اور رہا ہر ایک کا حساب تو وہ اللہ تعالے پر ہی اور اللہ تعالے نے ہر ایک کی ہدایت کے واسطے پوری آیات
بینات نازل فرمائین کہ اونکے بعد کافرون کو کسی شک کی گنجایش نہین ہی۔ رہا یہ امر کہ ازلی کافرون کے شرک و کفر مین کیا حکمت ہی
[illegible] اسکا دریافت کرنا بشر کی مجال سے باہر ہی بلکہ اس حکمت کو دریافت کرنے سے پہلے آدمی اپنے نفس کے ساتھ یہ آزمایش کرے
کہ اللہ تعالے کی مخلوقات مین کسی کمتر چیز کو دریافت کر سکتا ہی کہ نہین بلکہ خود انسان کی ذات مین اللہ تعالے کی باریک حکمتین
[illegible] اونکو ہرگز نہین پاتا ہی بلکہ انسان کے افعال و عادات مین جو دقائق ہین وہ ادراک نہین ہوتے ہین مگر جو لوگ اہل عقل ہین
یہ بات بخوبی سمجھتے ہین کہ اللہ تعالے ہی اپنی مخلوقات مین تصرف فرماتا ہی جسطرح چاہتا ہی۔ اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ
حِينَ مَوْتِهَا۔ اللہ تعالے وفات دیتا ہی نفوس کو وقت اونکی موت کے ف یعنے جب کسی نفس کی موت کا وقت
[illegible] اوسکی روح قبض فرماتا ہی حتی کہ وہ حیات دنیا مین دوبارہ نہین چھوڑی جاتی ہی۔ وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي
مَنَامِهَا۔ اور وفات دیتا ہی ایسے نفس کو اوسکے خواب مین جسکی موت نہین آئی ف یعنے جس نفس کی موت معروف
نہین ہی اوسکو بھی اللہ تعالے اوسکے خواب کے وقت موت دیدیتا ہی اور حاصل یہ کہ مخلوق اسقدر ضعیف ہی کہ اوسکو کسی حال
[illegible] ہونا چاہیے بلکہ اپنے آپکو ہمیشہ اللہ تعالے کے قبضۂ قدرت مین چھوڑے کیونکہ ہر روز ہر قسم کے نفوس کو اللہ تعالے وفات
[illegible] فرماتا ہی خواہ ایسا نفس ہو کہ جسپر موت کا وقت آگیا ہی یا ایسا نفس ہو کہ ابھی اوسکی دنیاوی حیات کچھ باقی ہی فَيُمْسِكُ
الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ۔ پس جس نفس پر موت کا حکم دیا ہی اوسکو روک لیتا ہی ف کہ وہ اپنے بدن مین اس
[illegible] نہین ہی۔ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى۔ اور نفس دیگر کو ایک میعاد مقرر تک چھوڑ
[illegible] جس کی موت ابھی نہین آئی ہی اوسکو خواب سے مقبوض فرماتا ہی پھر اوسکو چھوڑ دیتا ہی تاکہ وہ اپنی
[illegible] خواب کی حالت سے اوسکو ہر روز یاد رہے کہ آخر ایک دن اس جسم سے مفارقت ہی۔ ابو ہریرہ رضؓ

Marfat.com

کی حدیث مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے جب کوئی شخص اپنے بچھونے [illegible]
اوسکو جھاڑ دے کیونکہ اوسکو یہ بات نہین معلوم کہ اوسنے بستر پر بجائے اپنے کس چیز کو چھوڑا [illegible]
جانور بیٹھ رہا ہو) تو جھاڑ دے پھر کہے کہ ای میرے رب تیرے ہی نام پاک کے ساتھ مین [illegible]
اٹھاؤنگا اگر تو میری جان کو روک رکھے تو اوسپر رحم فرمائیو اور اگر تو اوسکو رہا فرمائے تو جس [illegible]
ساتھ میری حفاظت فرمائیو (الصحیحین) بعض علماے سلف نے فرمایا کہ مردے جب مرتے ہین تو [illegible]
ہی اور زندہ جب سوتے ہین تو اونکی روح قبض فرماتا ہی پھر جہانتک اللہ تعالےٰ کو منظور ہی [illegible]
اللہ تعالےٰ نے قضاے موت فرمائی اوسکو روک رکھتا ہی اور نفس دیگر کو رہا کر دیتا ہی تاکہ وہ اپنی بقیہ [illegible]
عباس رضی اللہ عنہ وغیرہم سے روایت ہی۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۔ [illegible]
قوم کے واسطے عظیم آیات قدرت ہین جو فکر کرتے ہین ف یعنے عجائب صنعت الٰہی سبحانہ تعالےٰ مین [illegible]
معاملۂ موت و خواب مین آیات قدرت پاتے ہین۔ صنعت الٰہی مین فکر اسواسطے کہ بہت سے احمق [illegible]
الٰہی مین جدال کرتے ہین وہ تو شیطان کی ذریات ہین کیونکہ اگر بازاری آدمی کسی بادشاہی معاملہ مین خوض کرے [illegible]
احمق بناوین کہ تو بھلا جھونپڑے کا رہنے والا معاملات سلطنت کو کیا سمجھیگا حالانکہ خود سخت احمق ہین [illegible]
عزوجل جسنے تمام مخلوقات کو پیدا کر دیا اسکے معاملہ مین اپنی راے پر فیصلہ کرتے ہین پس شیطانی [illegible]
وہ صنائع الٰہی عزوجل مین لطائف قدرت دیکھتے ہین چنانچہ اسی معاملہ مین منجملہ آیات عظیمہ کے کہ فکر [illegible]
کیون نہو دیکھتے ہین کہ اسکی جان حضرت رب عالی کے قبضۂ قدرت مین ہی اور حیثیت وہ اپنی جان کا مختار نہین ہو تو کیونکر ہوسکتا [illegible]
مخلوقات کی جان کا مختار ہو حالانکہ مشرکین احمق اپنے زعم مین بتون و پیرون و پیغمبرون کی نسبت زعم کرتے کہ وہ جب چاہین [illegible]

أَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَعْقِلُوْ[نَ]
کیا انھون نے پکڑے ہین اللہ کے سواے کوئی سفارش والے تو کہہ اگرچہ اونکو اختیار نہو کسی چیز کا نہ [illegible]

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ؕ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۞ وَإِذَا
تو کہہ اللہ کے اختیار ہی سفارش ساری اوسی کا راج ہی آسمان و زمین مین پھر اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے [illegible]

ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْآخِرَةِ ۚ وَإِذَا ذُكِ[رَ]
نام لیجیے اللہ کا نرا رک جاوین دل اونکے جو یقین نہین رکھتے پچھلے گھر کا [illegible]

الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۞
اوسکے سواے اورونکا تب ہی وہ لگین خوشیان کرنے [illegible]

واضح ہو کہ یہود نے زعم کیا تھا کہ ہمارے بزرگون مین سے بہت پیغمبر گذرے ہین جب قیامت [illegible]
فورًا اپنے اختیار سے اٹھکر شفاعت کرینگے اور ہماری قوم مین اولیا لاکھون گذرے [illegible]
اور نصاریٰ نے زعم کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہمارے چھوڑانے کو کافی ہین [illegible]

...تھے جو بت بنے بیٹھے ہین اللہ تعالے کے یہان ہمارے سفارشی ہین مترجم کہتا ہو کہ شاید
...جاتے تھے پھر قرآن مجید مین آیات سُنکر یون کہنے لگے کہ ہمارے سفارشی ہین غرضکہ ان جمیع اقوام مشرکین
...یعنی کہ آدمی خودمختار ہو جو چاہے کرے یعنے اپنا فعل اپنے آپ پیدا کرسکتا ہو حالانکہ حق صحیح یہ ہو کہ اللہ تعالے
...کے فعل کو پیدا کرتا ہو کیونکہ وہی ہر چیز کا خالق ہو سواے اسکے کسی مین الوہیت نہین ہو اب دیکھنا چاہیے کہ ان گمراہونکا
...پارہ الم مین مترجم نے توضیح بیان کیا ہو اور خلاصہ یہ ہو کہ اللہ تعالے نے نیک بندون کو مقبول بارگاہ و معظم و مکرم کیا ہو اسواسطے
...بندون کی مرضی یہ ہو کہ رضاے حق عزوجل حاصل ہو پس اللہ تعالے نے انکو مقرب کرلیا ہو پھر ان نیک بندون سے کوئی ایسا فعل
...نہین ہو سکتا جو رضاے حق عزوجل کے خلاف ہو اور اللہ تعالے شرک کو یا کسی نبی کا انکار نہین بخشیگا تو ہرگز یہ مقبول بندے
...مشرک کافر کی سفارش نکرینگے یعنے اللہ تعالے انمین یہ فعل نہین پیدا فرماویگا جیساکہ قرآن مجید مین آیات صریحہ مین منصوص کردیا
...تم کیونکر خیال کرتے ہو کہ موسی علیہ السلام کسی ایسے یہودی کی سفارش کرینگے جسنے حضرت عیسی علیہ السلام سے دشمنی کی اور انکی
والدہ صدیقہ کو بہتان لگایا اور حضرت عیسی علیہ السلام کیونکر ایسے نصرانی شخص کی سفارش کرینگے جسنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سے عناد کیا ہو پس یہ سب ان لوگون کی ہوسات ہین آور ان سب مین احمق یہ بت پرست تھے جو پتھرون سے یہ اعتقاد جمائے بیٹھے
تھے کیا یہ لوگ اللہ تعالے کی آیات قدرت مین فکر کیا کرتے اور الوہیت کیا سمجھتے اور کیونکر اعتقاد کرتے ۔ أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ
دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ ۔ بلکہ ان لوگون نے سواے اللہ تعالے کے (بت کو) شفیع بنائے ہین ف کہتے ہین کہ انکو ہم
اسواسطے معبود بناکر پوجتے ہین کہ اللہ تعالے کے یہان ہمکو مقرب کردین گویا ہر چیز خودمختار ہو اور قبضہ قدرت خالق عزوجل سے
آزاد ہو پھر بھی یہ بت کہ محض بت ہین ۔ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ۔ اے محمد کہدے کہ یہ تمہارے
سفارشی ہوجاوینگے اگرچہ کچھ بھی اپنی قدرت مین نرکھتے ہون اور نہ کچھ سمجھتے ہون ف بلکہ محض بت ہون پھر وہ بت پرست
محض احمق ہو جو ان پتھرون سے یہ امید لگاوے کہ یہ ہمارے سفارشی ہین اس بیان سے یہ مقصود نہین ہو کہ اگر آدمی ہو تو اسکی نسبت
اعتقاد کرلینا صحیح ہو بلکہ غرض یہ ہو کہ پتھرون سے یہ اعتقاد جمانا بالکل خلاف عقل ہو جسمین کچھ شبہہ بھی نہین ہو ۔ رہا انسان تو جو
...الوہیت پر ایمان لایا ہو وہ جانتا ہو کہ خودمختاری ندارد ہو قال تعالے لایشفعون الا لمن ارتضی الآیہ یعنے جسکے حق مین اللہ تعالے
راضی متعلق ہو اسکے لیے نیک بندے سفارشی ہونگے قال تعالے لایتکلمون الا من اذن لہ الرحمن الآیۃ ۔ وہی بات کرسکیگا جسکو حق
تعالی سے اجازت ہو تو معلوم ہوگیا کہ شفاعت کلمدار بھی اللہ تعالے ہی کی رحمت پر ہو لہذا فرمایا ۔ قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ
جَمِيعًا ۔ تو کہدے کہ ساری شفاعت سب اللہ تعالے ہی کے واسطے ہو ف وہی مختار ہو جسکو اجازت فرماوے وہ سفارش کرے
...کو اختیار نہین کہ زبان ہلاوے بلکہ زبان ہی اسکے اختیار مین نہوگی اگر وہم ہو کہ پھر اہل السنۃ والجماعۃ کہان سے کہتے ہین کہ
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سفارش فرماوینگے جواب یہ ہو کہ آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے جسکو اجازت فرماوے وہ سفارش
...متواتر احادیث سے اور تفسیر نص آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے اپنے حبیب مکرم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو
...مرتبہ عظیم ظاہر کرنے کے واسطے اجازت فرمادیگا تو ہم کو قطعا معلوم ہوگیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور
...کرینگے اور حدیث صحیح مین ہو کہ آپ نے فرمایا کہ میری شفاعت میری امت مین سے کبیرہ گناہ والون کے لیے ہو تو ہمکو معلوم

Marfat.com

ہوگیا کہ جو کوئی مشرک نہوا اگرچہ وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگیا ہو تو اسکے واسطے حضرت سرور عالم صلی اللہ [illegible]
العالمین وارزقنا شفاعته یا ارحم الراحمین الحاصل جب اللہ تعالے کفر و شرک سے راضی نہیں ہی تو [illegible]
بھی نہیں ہی کیونکہ شفاعت سبکی سب فقط اللہ عزوجل ہی کے اختیار میں ہی جیسے دیگر اشیا اوسکے قبضہ [illegible]
اَلسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ اللہ تعالے ہی کے واسطے آسمانوں و زمین کی سلطنت ہی ف جیسے آسمان [illegible]
مخلوقات کے سب اللہ تعالے ہی کی ملک و خلق ہیں وہی انہیں جسطرح چاہے تصرف فرماوے کسی مخلوق کو خود اختیار نہیں [illegible]
کر گذرے پس تم سب کو اوسی نے پیدا فرمایا۔ **ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ** ۔ پھر تم لوگ اوسیکی جانب لوٹائے جاؤ [illegible]
جب اللہ تعالے قیامت قائم فرمائیگا۔ اور سوائے اللہ تعالے کے کہیں تمہارا ٹھکانا نہیں ہی پس تم لوگ دار آخرت پر ایمان [illegible]
اوسکا سامان کرو کیونکہ جو لوگ دار آخرت سے منکر ہیں وہ شرک کی نجاست میں مبتلا ہیں۔ **وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ**
اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۔ اور جب کیلے اللہ تعالے کا ذکر کیا جاوے تو [illegible]
سے بدکتے ہیں اون لوگوں کے دل جنکو آخرت کا یقین نہیں ہی ف جیسے اللہ تعالے نے فرمایا۔ واذا ذکرت ربک
وحدہ ولوا علی ادبارہم نفورا یعنے محمد حبیب قرآن میں تو اپنے رب کو اکیلا یاد کرتا ہی تو کفار اپنے پچھونڈے پھیر کر نفرت کما [illegible]
بھاگتے ہیں۔ ھ پس ان کافروں کو دیکھنا چاہیے کہ انکو توحید الٰہی سبحانہ تعالے سے کسقدر نفرت تھی۔ ابن عباس [illegible]
مین فرمایا کہ ابو جہل اور ولید بن عقبہ صفوان بن امیہ ابی بن خلف ہیں مترجم کہتا ہی کہ یہ سب کافر رہے سوائے صفوان کے کہ فتح مکہ کے روز بھی [illegible]
چنانچہ جب آپنے جہاد ہوازن کا قصد کیا تو صفوان سے زرہیں عاریت مانگیں تو صفوان نے کہا کہ ای محمد کیا یہ غصب ہی یا ضمانت ہی تو آپنے فرمایا کہ نہیں [illegible]
ہی پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جہاد سے واپس تشریف لائے تو فرمایا کہ ای صفوان تیری زرہوں میں سے ایک زرہ ہمنے گم کردی پس او [illegible]
تاوان لے تو صفوان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہرگز نہیں کیونکہ اب اللہ تعالے نے میرے دل میں وہ ہدایت عطا کی جو پہلے نہ تھی
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے صفوان کا ذکر بوقت نزول آیت کے حالت سے بیان فرمایا اور ابو جہل وغیرہ تو اسی نفرت پر مرے [illegible]
ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ ۔ اور جب ایسے لوگوں کا ذکر کیا جاوے جو اللہ تعالے کے سوائے ہیں ف جیسے
و عزی وغیرہ جنکو سوائے اللہ تعالے کے پوجتے تھے۔ **اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ** ۔ تو ناگاہ وہ لوگ خوش [illegible]
ف پس باطل سے اسقدر محبت کرتے ہیں کہ اوسکے ذکر سے خوش ہوتے ہیں اور حق سے اسقدر بیزار ہیں کہ ذکر سے نفرت کرتے ہیں پھر جب انکا اخلاق خبیث [illegible]
اسقدر مستحکم ہی اور انکے قلوب پر اسقدر قساوت ہی اور حق تعالے نے انکو اس درجہ دور کردیا ہی تو انکے ایمان کی جسمیں سے کرکے [illegible]

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ [illegible]

تو کہہ ای اللہ پیدا کرنے والے آسمان و زمین کے جاننے والے چھپے اور کھلے کے تو [illegible]

عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ [illegible]

بندوں میں جس چیز میں وہ جھگڑ رہے تھے اور اگر گنہگاروں کے پاس ہو [illegible]

وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ [illegible]

اور اتنا ہی اور اوسکے ساتھ سب دے ڈالیں اپنی چھڑانے میں بری طرح کی مار سے [illegible]

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا

اور نظر آئے اونکو برُے کام اپنے جو کماتے تھے اور الٹ پڑا اون پر جس چیز پر

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○

ٹھٹھا کرتے تھے

ف ابن کثیرؒ نے لکھا کہ جب اللہ تعالےٰ نے مشرکون کی مذمت بیان فرمائی کہ اونکو توحید سے سخت نفرت ہی اور شرک سے سخت محبت ہی کہ جب اونکے شرکا کا ذکر آجاتا ہی تو اندر سے یہانتک اونکا دل باغ باغ ہوجاتا ہی کہ اونکو استبشار کی کیفیت حاصل ہوتی ہے اونکے بشرے وچہرے پر خوشی کے آثار ظاہر ہوجاتے ہین تو یہ حق تعالےٰ کی خلقت مین حکمت ہی اگر وہ چاہتا تو تم سبکو ہدایت پر متفق کردیتا ولیکن اوسکی حکمت کے آثار ہین جو قیامت مین ظاہر ہونگے لہذا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ کہدے کہ ای میرے اللہ آسمانون و زمین کے خالق ف یعنے بغیر نمونہ سابق کے اپنی مراد سے پیدا کرنے والے۔ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ۔ جاننے والے غائب و حاضر کے ف یعنے مخفی و علانیہ کے ع۔ جو بندون کے سامنے حاضر ہی اور جو بندون کی نظر سے پوشیدہ ہی سب کے جاننے والے ج۔ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ۔ توہی فیصلہ فرمائیگا اپنے بندون کے درمیان جب لوگون کو قیامت قائم کرکے اوٹھائیگا فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ہر ایسی بات مین جسمین وہ لوگ اختلاف رکھتے تھے پس قیامت کے روز اللہ تعالےٰ ہی ان مشرکون کو جھٹلا دیگا اور مومنون کو درجات عطا فرماویگا۔ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات مین نماز کو کھڑے ہوتے تو اپنی نماز کو ان کلمات سے شروع کرتے۔ اللهم رب جبرئيل وميكائيل واسرافيل فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة انت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون اهدني لما اختلف فيه من الحق باذنك انك تهدي من تشاء الى صراط مستقيم۔ (ترجمہ) آلٰہی پروردگار جبرئیل میکائیل و اسرافیل کے بیمثال پیدا کرنے والے آسمانون و زمین کے جاننے والے غائب و حاضر کے توہی اپنے بندون کے درمیان ہر ایسی بات مین فیصلہ فرماویگا جسمین وہ لوگ جھگڑتے ہین مجھے اپنے ارادہ سے ہر ایسی حق بات کی ہدایت دیدے جسمین اختلاف ڈالا گیا ہو توہی جسکو چاہے راہ مستقیم کی ہدایت فرماتا ہی (رواہ مسلم) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس بندے نے یون کہا۔ اللّٰهم فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة اني اعهد اليك في هذه الدنيا اني اشهد ان لا اله الا انت وحدك لا شريك لك وان محمدا عبدك ورسولك فانك ان تكلني الى نفسي تقربني من الشر وتباعدني من الخير واني لا اثق الا برحمتك فاجعل لي عندك عهدا توفينيه يوم القيامة انك لا تخلف الميعاد (ترجمہ) آلٰہی بے مثال پیدا کرنے والے آسمانون و زمین کے جاننے والے غیب و حاضر کے مین اس دنیا مین تیرے پاس ایک عہد رکھتا ہون کہ مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی الوہیت والا الٰہ نہین ہی سوائے تیرے تو ہی اکیلا ہی تیرا ساجھی نہین ہی اور گواہی دیتا ہون کہ محمد تیرا بندہ اور تیرا رسول ہی پھر اگر تو نے مجکو میرے نفس کے بھروسے پر چھوڑا تو وہ مجکو بدی سے قریب کردیگا اور بھلائی سے دور کردیگا اور مجھے کسی چیز پر بھروسہ نہین ہی سوائے تیری رحمت کے پس تو اس کلمۂ شہادت کو میرے واسطے عہد لے کر اسکو قیامت کے روز مجھے ادا کردے۔ ھ۔ پس جب کسی بندے نے ایسا کہا تو اللہ عزوجل اپنے ملائکہ سے قیامت کے روز کہیگا کہ میرے بندے نے میرے پاس ایک عہد رکھا ہی وہ تم لوگ اوس بندے کو ادا کردو پس اللہ تعالےٰ اس بندے کو جنت مین داخل

Marfat.com

فرمائیگا (رواہ احمد منفردا) ابو عبدالرحمن رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ عبداللہ [illegible]
دکھلایا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو تعلیم فرماتے کہ ہم لوگ کہا کرین اللھم [illegible]
شئی اشھد ان لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک ونعوذ بک من [illegible]
ان اقترف علی نفسی اثما او اجرہ الی مسلم - ابو عبدالرحمن نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
اور فرماتے کہ جب سونے کو جاوے تو اسکو پڑھ لے (رواہ احمد منفردا) ابو [illegible]
رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور مین نے کہا کہ جو کچھ آپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible]
نکالکر ایک صحیفہ رکھدیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو میرے واسطے لکھا [illegible]
لکھا تھا کہ ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے ایسی چیز سکھلائیے جسکو مین صبح وشام [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابو بکر کہو کہ اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ لا الہ الا انت رب کل شئی [illegible]
شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکہ او اقترف علی نفسی سوءا او اجرہ الی مسلم (رواہ احمد والترمذی وقال حسن غریب) الحاصل [illegible]
ثابت ہوا کہ جب کسی قوم کفار کو دیکھے کہ وہ بدیہی اسلام کو قبول نہین کرتی یا مختلف فرقون کو دیکھے کہ وہ جماعت اسلام [illegible]
و پھوٹ ڈالتے ہین اور سوائے طریقۂ صحابہ رضی اللہ عنہم کے اپنی رائے وقیاسات پر چلتے ہین تو لاچار ہوکر جناب باری [illegible]
یہی آیت پڑھکر دعا کرے سعید بن المسیب رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہے کہ مجھے یہی آیت ایسی معلوم ہے کہ جب [illegible]
تو اللہ تعالے دعا قبول فرماتا ہے ربیع بن خثیم رحمہ اللہ تعالے سے جو اولیاء کبار مین سے ہین اور بہت [illegible]
اور جبکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی خبر پہونچی تو لوگون نے دل مین خیال کیا کہ اب یہ کچھ کلام کرینگے [illegible]
صرف اتنا کلام کیا کہ آہ کیا اونہون نے ایسا کیا ہے اور یہی آیت پڑھی۔ اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ [illegible]
عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون۔ اور روایت ہے کہ اسکے پیچھے یہ بھی کہا کہ آہ سردار شہید کیا گیا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
گود مین بٹھلاتے تھے اور جسکے منھ پر اپنا منھ رکھتے تھے (السراج وغیرہ) وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ
جَمِیْعًا۔ اور اگر ان لوگون کے واسطے جنھون نے ظلم کیا ہے جو کچھ زمین مین ہے وہ سب ہو [illegible]
وذخیرہ اور جو کچھ سمندرون اور جو کچھ زمین مین ہے سب ان ظالمون کو حاصل ہو وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ۔ اور اسکے ساتھ [illegible]
حاصل ہو۔ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ تو قیامت کے [illegible]
فدیہ دیدین ف ولیکن اول تو جمیع ما فی الارض حاصل ہونا محال ہے پھر اسکے برابر دو چند حاصل ہونا [illegible]
فرض کرلیے جاوین کہ ان کافرون کو حاصل ہوے تو اسمین شک نہین کہ یہ لوگ [illegible]
کے فدیہ مین دیدین ولیکن ہرگز انسے فدیہ قبول نہ ہوگا اگرچہ زمین بھر سونا ہو حالانکہ افسوس ہے کہ [illegible]
کے واسطے ظلم کرتے ہین۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
سبسے کم عذاب ہوگا اوس سے اللہ تعالے فرمائیگا کہ جو کچھ زمین مین ہے اگر وہ سب تجھے حاصل ہو [illegible]
کریگا کہ ہان ای رب ضرور دیدون تو اللہ تعالے فرماویگا کہ مین نے تو تجھسے جب تو آدم کی پشت [illegible]

Marfat.com

[illegible] کبھی گو تو ذلنہ مانا سواے اس بات کے کہ میرے ساتھ شرک کرے (الصحیحین) وَبَدَا لَهُمْ
مِّنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ۔ اور اللہ عزوجل کی طرف سے ان ظالمون کو وہ بات ظاہر ہوئی جسکو گمان نہین کرتے تے
یعنی ایسے انواع عذاب ظاہر ہوئے جو اونکے خیال مین بھی نہ تھے جیسے ان ظالمون کے برخلاف مومنون کے لیے وعدہ
[illegible] فرمایا فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین الآیۃ ۔ اور جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی مین فرمایا کہ اللہ تعالے
[illegible] کہ مین نے اپنے نیک بندون کے واسطے ایسی نعمتین مہیا فرمائین ہین جنکو کسی آنکھ نے نہین دیکھا اور کسی کان نے نہین سنا اور کسی
[illegible] دل پر اونکا خطرہ بھی نہین گذرا (الصحیح) مقاتل رح نے فرمایا کہ کافر جب قیامت مین اٹھائے گئے تو اونکو ایسا عذاب ظاہر ہوا کہ دنیا مین
[illegible] نہین کرتے تھے کہ آخرت مین اونپر یہ عذاب طاری ہوگا یعنے ایسا عذاب ہوگا جو اونکے خیال مین کبھی نہین آتا تھا مجاہد رح نے فرمایا کہ ان
[illegible] نے ایسے اعمال کیے تھے کہ اپنے زعم باطل مین اونکو نیکیان سمجھتے تھے ناگاہ قیامت مین ظاہر ہوا کہ وہ سب بد کاریان ہین یہی سدی
[illegible] تعالے سے مروی ہو عکرمہ بن عمار رح سے روایت ہو کہ محمد بن المنکدر رحمہ اللہ تعالے اپنی موت کے وقت سخت گھبرائے اور پریشان ہوے
[illegible] سے کہا گیا کہ آپکو کیسی گھبراہٹ ہی تو یہی آیت پڑھی اور کہا کہ مجکو کتاب الٰہی عزوجل سے اس آیت کا خوف ہو کہ ایسا نہ ہو کہ میرے واسطے
[illegible] بات ظاہر ہو جو میرے گمان مین نہ تھی الحاصل اہل شرک دنیا مین طرح طرح کے اعمال کرتے ہین اور دنیا کے لیے اللہ تعالے کے اولیا پر
[illegible] کرتے ہین اور اپنے زعم مین اسکو نیکی شمار کرتے ہین ولیکن آخرت مین اونپر وہ بد کاریان ایسے عذاب کے ساتھ ظاہر ہونگی جسکا گمان نہ تھا
بلکہ دنیا مین بد کاریان کماتے اور آخرت کے نام ٹھٹھول کرتے تھے ۔ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۔ اور جو بد کاریان
[illegible] تے تھے اونکی بدی اونکی جان کے لیے ظاہر ہوئی ف ایسے وقت کوئی چارہ نہین ہو ۔ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا
بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۔ اور جس چیز سے ٹھٹھا کرتے تھے اوسنے اونکو گھیر لیا ف یعنے جس چیز کو مضحکہ و ٹھٹھول سمجھتے تھے وہ
[illegible] کے سامنے ظاہر ہوئی اور اوس عذاب نے اونکو گھیر لیا ف۔ فی اشارات العرائس قولہ تعالے اللہ یتوفی الانفس حین موتہا الآیۃ حدیث مین
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہو کہ مومنین کی روحین ہر رات زیر عرش چڑھائی جاتی ہین پھر جو شخص طہارت پر سویا تھا اوسکو سجدہ
[illegible] کی اجازت ملتی ہو اور جو طہارت پر نہین سویا تھا اوسکو اجازت نہین ملتی ہو (اقول کذا فی بعض السنن) شیخ یعنے وضو سہل رحمہ اللہ تعالے نے
[illegible] کہ اللہ تعالے جب کسی نفس کو وفات دیتا ہو تو اوسکی روح نوری کو کثیف طبیعت کی نفس لطیف سے نکال لیتا ہو پس خواب مین جسکو
[illegible] دیکھاتی ہو تو نفس طبیعت سے لطیف نکالا جاتا ہو اور نفس روح سے نکالا نہین جاتا کیونکہ نفس [illegible] ائل ہو تو بندہ بغیر حرکت کے
[illegible] ہو مترجم کہتا ہو کہ انسان مرکب ہو جسکی ترکیب مین ایک ہیکل نورانی روحی ہو اور اوسکے عقل و حواس بلکہ صورت ہی اور روح
[illegible] ہیکل نورانی کی جان ہو اور دوم ہیکل کثیف جسمانی ہو اور جسم کی صورت و حواس ظاہر ہین اور اس جسم کے ساتھ ایک ہیکل
[illegible] حق سبحانہ تعالے نے ان دونون کو اپنی حسن صنعت سے مرکب فرمایا ہو اور دنیا مین جسم کثیف مع اوسکے حواس باطنی کے
[illegible] آخرت مین اسکے برعکس ہوگا جیسا امام غزالی رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے اشارہ فرمایا ہو اور حدیث
[illegible] جانب اشارہ ہو کہ انسان کو لمۂ شیطانی و لمۂ ملکی سے مرکب فرمایا ہو پھر جب وارد دنیا مین کسی نے شرک و کفر اختیار کیا
[illegible] جسم نفسانی کے درمیان تعلق منقطع کر دیا جاتا ہو اور یہی مہر ہو جو قولہ تعالے ختم اللہ علی قلوبہم الآیۃ مین
[illegible] جسم و حواس کی پیروی مین معروف رہتا ہو حتی کہ اوسکا لمۂ شیطانی قوی ہو جاتا ہو اور جسم روحانی نہایت نحیف

Marfat.com

ونزار ہوتا ہی جیسا کہ بعض حدیث مین یہ اشارہ منصوص ہی حتی کہ جب مرتا ہی بعض تعلقات [illegible]
کو قطع کیا جاوے تو اوسوقت جسم خاکی خاک مین مل جاتا ہی اور وہ ہیولی ہوا [illegible]
بعض روایات حدیث مین یہ امر صحیح ہی اور یہ مخصوص کافر کے واسطے ہی اور یہ ہوا بھی کبھی [illegible]
حتی کہ بہت سے کفار اسی جنم و آواگون کے اعتقاد باطل مین پڑ جاتے ہین اور وہ بہت لوگون کو [illegible]
اور مانند اسکے دیگر امور جنسے کفار فریب کھاکر اپنے شرک وکفر مین زیادہ منہمک ہو جاتے ہین اور اگر کسی [illegible]
اس جسم کثیف کو صاف کیا یعنے نحیف ونزار کر دیا تو اوسکا وہ پیکر ہیولانی جسکو ہمزاد کہتے ہین نکل جاتا ہی [illegible]
وراز ملکون کی خبرین بیان کرتا ہی جسکو کافر اپنے اعتقاد مین بہت کامل خیال کرتے ہین حالانکہ [illegible]
خبر نہین ہی یہ سب کافرون کا بیان تھا۔ رہا اہل بیان کا بیان تو اسکی ابتدائی کیفیت اسی انکشاف [illegible]
نے انکو ہدایت دی تو عروج کی شان مین اس پیکر جسمانی تاریک سے پیکر ہیولانی تک ناسوت کے مقامات [illegible]
مین یہ امر معروف ہی کہ ان مقامات ناسوت مین نفس کے گرفتار ہونے کی چیزین ہین اور درمیان ترقی مین ہر شخص [illegible]
روکتی ہین جس راہ سے عالم وجود مین اسکا نزول ہوا ہی لیکن ہر موقع پر اسکو ہرگز جواب دینا چاہیے جیسے [illegible]
مین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور بہت سے لوگ ان مقامات خطر مین جذب نفس کی طرف مائل ہو [illegible]
اور عالم مادیات کے انکشاف مین اپنے نفس کے واسطے کشف وکمال خیال کرکے ٹھہر جاتے اور آخرت [illegible]
صوفیہ ہی اور سہل وآسان بے خطر وہ راہ ہی جو اتباع سنت پاکیزہ پر مبنی ہی اور اللہ تعالے اپنے بندے کو [illegible]
منازعت کشف وغیرہ کے معارج عالیہ پر عروج دیتا ہی اسیواسطے شیخ المشائخ نظام الدین رحمہ اللہ تعالے کے خلفا مین [illegible]
تھے اور ایک شخص تقوی وسنت پر مستقیم تھے اگرچہ انکو کشف نہ تھا لیکن شیخ انھین مرید کی تعظیم بلیغ فرماتے اور سلطان الذاکرین [illegible]
تھا اسطالب رشیدی مولانا تراب علی رحمہم اللہ تعالے) اور شیخ ابو الحسنؒ وغیرہ نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم مین لکھا کہ [illegible]
وغیرہ نہ تھا ولیکن شرع سنت پر مستقیم تھے اور یہ کمال ولایت بقدم حضرت سرور عالم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہی لیکن [illegible]
وپیروی ساقط ہی کیا نہین دیکھتے ہو کہ حدیث مین فرمایا کہ لا یؤمن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ یعنے [illegible]
اسکے خواہش نفس اس امر کی تابع نہ ہو جاوے جسکو مین لایا ہون (الصحیح) اور یہ قلب صافی اللہ تعالے نے اول مین [illegible]
رکھا ہی اسیواسطے صحابہ رضی اللہ عنہم افضل الامۃ بلکہ افضل جمیع الامم ہین اور بعضے بزرگون نے تصریح کی کہ [illegible]
ہو وہ کبریت احمر ہی اور وہ اسی ولایت کے مرتبہ مین ہی اور حق سبحانہ تعالے خوب آگاہ ہی الحاصل یہ لوگ [illegible]
ہی گذر جاتے ہین اور خواہش نفس جسکی یہی حد تھی بجمیع وجوہ تابع امر حق ہو جاتی ہی حتی کہ انکی ارواح [illegible]
نہین دیکھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی جسمانی دردو دکھ کو تابع حق کر لیا تھا اور ابن عمر رضی اللہ [illegible]
لائے ومانند انکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے موقع پر رکھدیا اور ان لوگون کے [illegible]
اللہ تعالے کے واسطے کرتے تھے حتی کہ اگر باہم قتال بھی ہوا تو وہ بھی خالص لوجہ اللہ تعالے [illegible]
محل باقی نہ رہے اور مولوی روم علیہ الرحمہ نے سلطان تبریزی کا حال نقل کیا کہ [illegible]

[illegible] پس ان سالکین کو اس جسم سے استغنا ہو جاتا ہی لیکن یہان سے تجاوز کرکے وہ لوگ جن معارج بلند و مقامات ارجمند
[illegible] کے بیان کی لیاقت نہین ہی ہان اسقدر قیاس ہو سکتا ہی کہ ولی صالح جب آسمان کو پانون کے نیچے لاتا ہی تو ان بزرگون کے قرب
[illegible] کا خیال کر سکتا ہی واللہ سبحانہ تعالے اعلم (۵) قولہ تعالے قل للہ الشفاعۃ جمیعا شیخ نے کہا کہ اس کلام پاک مین بیان ہی کہ
[illegible] کرنے والا جسکی شفاعت کرتا ہی سب کا مرجع اللہ تعالے ہی کی جانب ہی اور جب یہ سمجھ مین آ جائیگا تو کوئی بندہ مومن کسی غیر
کی جانب [illegible] کیگا اور کسیکی جانب التفات نہ کریگا بلکہ بالکلیہ اللہ تعالے ہی کی جانب رجوع ہوگا شیخ واسطی رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا
[illegible] کلام پاک سے اللہ تعالے نے بندون کی طمع توڑ دی کہ سواے حق عز وجل کے کسی طرح اوسکی رحمت تک رسائی نہین ہی مترجم کہتا ہی کہ شیخ
[illegible] نے لطیف اشارہ فرمایا ہی کہ طمع غلبۂ نفس ہی اور جب تک کسی کا نفس غالب ہی تب ہی تک طمع پیدا ہوگی پھر اگر طمع بجانب
حق عز وجل ہی تو بھی ایمان کا جزو یعنے رجا ہی اور اگر مخلوق کی جانب ہو تو نفسانیت ہی تو شیخ رحمہ اللہ تعالے کی مراد یہ ہی کہ بندۂ عارف کا
نفس [illegible] کہ وہ سواے حق تعالے کے کسیکی جانب رجوع نہین لاویگا اور جس بندۂ صالح کی جانب رجوع لانیکا حکم ہی وہ اللہ تعالے ہی کے واسطے
[illegible] اسیواسطے حدیث مین ہی کہ جسنے محبت رکھی تو اللہ تعالے ہی کے واسطے رکھی اور بغض رکھا تو اللہ تعالے ہی کے واسطے رکھا جو دیا تو
اللہ تعالے ہی کے واسطے دیا اور ہاتھ روکا تو اللہ تعالے ہی کے واسطے روکا اسنے اپنا ایمان کامل کر لیا (صحیح البخاری وغیرہ) پس جو محبت کہ اللہ تعالے کے واسطے
ہو وہ عین اللہ تعالے ہی سے محبت ہی فقد قال تعالے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الآیۃ وقال تعالے من یطع الرسول فقد
اطاع اللہ الآیۃ اور حدیث مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین کوئی مومن نہ ہوگا جب تک کہ مین اوسکو اوسکے والدین
و اولاد اور سب لوگون سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤن (الصحیح) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا حال ہی عمر رضی اللہ
عنہ نے اپنا سچا حال عرض کیا تاکہ کوئی عنایت خاص فرمائی جاوے پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ محبت تو آپ کے ساتھ مین مال و اولاد کی
محبت سے ہی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کے سینہ پر اپنا مبارک ہاتھ مارا پس عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ
سب چیزون کی محبت جاتی رہی مگر ابھی مجھے اپنے نفس کی محبت باقی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بھی نہین ہو سکتا اور سینہ پر
دوبارہ اپنا مبارک ہاتھ مارا تو عمر رضی اللہ عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ اب سواے آپ کی محبت کے مجھے اپنی جان کی محبت بھی نہین ہی
آپ نے فرمایا کہ ہان اب اے عمر ایمان کامل ہوا اور مترجم نے شرح صحیح البخاری کے پارۂ اول مین اوسکو توضیح سے بیان کیا ہی پس سب
اللہ تعالے ہی کے واسطے ہی کیونکہ تجلی ان کاملین کے حق مین اسی راہ سے تھی فافہم واللہ سبحانہ تعالے ہو الموفق - ۶ - قولہ تعالے واذا ذکر اللہ
وحدہ اشمازت قلوب الذین لا یومنون بالآخرۃ شیخ نے کہا کہ اس آیت کی تفسیر تو ایسے منکرون و کافرون پر واقع ہی جنکی جبلت اسیطرح مخلوق
کی گئی [illegible] خیال کے ساتھ صورت و مادہ کی اتباع کرتے ہین اور انکے دلون مین یہ طبیعت نہین رکھی گئی کہ وہ معرفت الٰہی عز وجل کو
[illegible] مترجم کہتا ہی کہ یہی حال یہود و نصاری کو بھی شامل ہی اور کوئی کم فہم یہ خیال نہ کرے کہ یہودی و نصرانی تو اللہ تعالے کو مانتا
[illegible] ایمان مین لایا کیا نہین دیکھتے ہو کہ اللہ تعالے نے فرمایا - قاتلوا الذین لا یومنون باللہ ولا بالیوم الآخر الآیۃ - یہ
[illegible] کے حق مین ہی کیونکہ یہ لوگ مجسمہ ہین چنانچہ تم دیکھتے ہو کہ یہ لوگ جب کبھی اپنے نزدیک انتہا درجہ کا انصاف کرتے
[illegible] اسلام کا اعتقاد بہت صاف ہی لیکن وہ ایسے اللہ تعالے کے معتقد ہین جو ہمارے خیال کی باریک سی باریک تہ مین
[illegible] مترجم کہتا ہی کہ یہ بھی بتلا ہی کہ وہ خالق عز وجل کو خیال صورت مین لاتا ہی نعوذ باللہ من الکفر چنانچہ شیخ نے لکھا کہ جب لوگ

حق سبحانہ تعالےٰ کا ذکر سنتے ہین تو اسوجہ سے متنفر ہوتے ہین کہ اونکے خیال ومثال مین کوئی صورت [illegible]
اونکے حواس متنفر ہوتے ہین اور کسیطرح ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد سے کی [illegible]
نہین ہوتے اور وہ پاک عزوجل اعلیٰ ہی کہ مخلوقات اوسکو ادراک کرے تعالیٰ اللہ علوا کبیرا پھر جب [illegible]
ہین جو لامحالہ مخلوقات مین سے ہوگا جسکی صورت وشناخت ہی تو اونکے دل نہایت جہالت کی وجہ سے [illegible]
ہین اسکی نظیر یہ ہی کہ طفل نادان کبھی شیر غران واسپ جولان سے خوش نہین ہوتا بلکہ مٹی کے کھلونون سے خوش ہوتا ہی [illegible]
کے حمقا اس زمانہ مین بکثرت ہین جو تصاویر بنواتے اور اوسپر انعام مقرر کرتے ہین اور اپنی جہالت سے نمائش کا [illegible]
ہین کہ ہم لوگ تو مسلمانون کی طرح اس حسن صنعت کو حرام نہین جانتے ہین اس طمعہ کو اپنے نزدیک وقعت کے قابل سمجھتے ہین [illegible]
کے نزدیک اس سے زیادہ کون غافل وجاہل ہوگا کہ صنعت الٰہی عزوجل اسکو کچھ نظر نہین آتی ہی جیسے بچون کو گلاب کے پھول سے [illegible]
ہوتا بلکہ کاغذ کے پھول بنا کر خوش ہوتے ہین۔ ہ شیخ سہل رحمہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یہ قلوب کافران ہین کہ اللہ تعالےٰ کی [illegible]
منکر ہوتے ہین شیخ ابو عثمان رح نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کی معرفت جس دل مین نہو وہ اللہ تعالےٰ کے ذکر سے مانوس وخوش نہین ہوتا [illegible]
وبدالہم من اللہ مالم یکونوا یحتسبون اسکی تفسیر سابق مین بیان ہوچکی اور اسمین بعض اشارات ہین جنکو شیخ رحمہ اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا [illegible]
بیان اشارات سے پہلے ایک مسئلہ معلوم کرنا چاہیے سوال یہ ہی کہ بعد موت کے ترقی علمی ممکن ہی یا نہین مولانا بحر العلوم نے [illegible]
شرح میرزاہد مین اور شرح مثنوی رومی مین اس مسئلہ کو ذکر کرکے لکھا کہ شیخ علاء الدولہ سمنانی رحمہ اللہ تعالےٰ اسکی نفی کرتے [illegible]
اور شیخ محی الدین بن العربی رحمہ اللہ تعالےٰ نے اسی آیت سے ثابت کیا کہ دیکھو کافرون کو پہلے اپنے زعم مین کچھ گمان تھا پھر آخرت [illegible]
برخلاف اوسکے دوسرا امر ظاہر ہوا تو یہی علم کی زیادتی ہی اور اسیطرح مثلاً فرقہ معتزلہ نے بدعت کے خیالات باندھے ہین حالانکہ آخرت [illegible]
اسکے برخلاف ظاہر ہوگا مسترجم کہتا ہی کہ کافرون کو عقل سے کچھ نصیب نہین ہوتا ہی کیونکہ وہ روح کے متعلق ہی [illegible]
صرف حواس جسمانیہ ہوتے ہین حالانکہ علم تو عقل کا ادراک ہی پھر کافرون مین بالفعل کچھ علم نہین ہی سوائے حواس کی شناخت کے [illegible]
جانورون مین بھی ہوا کرتی ہی تو کافرون مین علم کے کچھ معنے نہین ہین شاید اسیوجہ سے شیخ نے فرقہ معتزلہ سے بھی مثال بیان کی [illegible]
اصح قول کے موافق فرقہ معتزلہ کی تکفیر نہین ہی تو فی الجملہ ایمان ہوا تو بالفعل یہی علم ہوا اور بعد کو آخرت مین زیادتی ہوگئی ولیکن مخفی [illegible]
کہ فرقہ معتزلہ وروافض وخوارج وغیرہ اگرچہ داخل اسلام رکھے گئے ہین اور انکی تکفیر نہین ہی ولیکن معرفت سے اسقدر دور ہوگئے [illegible]
روحانی انکے مقدر اعتقادات مین مستتر ہوگئی ہی فافہم جب یہ بات معلوم ہوئی تو شیخ رح نے لکھا کہ اس آیت کے اشارہ سے اہل [illegible]
تنبیہ ونصیحت ہی کہ جن لوگون نے ابتدائے حال مین بعض مقامات حاصل کیے اور نادانی سے مغرور ہوکر گمان کیا کہ [illegible]
کوئی مقام نہین ہی پھر جب اونکو بعد موت کے معلوم ہوا کہ معرفت وحقیقت توحید کے درجات غیر متناہی ہین [illegible]
اسیطرح بعض لوگون کو لطائف الٰہی عزوجل سے کچھ ظاہر ہوتا ہی تو وہ مطمئن ہوکر گمان کرلیتے ہین کہ یہی معرفت ہی پھر جب [illegible]
سے اونکو جلال قدرت وعظمت سے کچھ عطا ہوا تب سمجھتے ہین کہ وہ کچھ بھی نہین ہی شیخ رح نے لکھا کہ [illegible]
ساتھ بھی ہی جو مخلوق کے نزدیک قبولیت وتحسین سے مغرور ہوئے ہین کیونکہ انھون نے اپنی [illegible]
ظاہر کیے ہین جس سے لوگ گمان کرتے ہین کہ یہ زاہد عابد ہین اور لوگون کی تحسین سے [illegible]

Marfat.com

...جنت ... ثابت ہین اسکے برعکس ظاہر ہوگا کہ وہ لوگ ریا کاری کے شرک مین مبتلا تھے کیونکہ وہان صدیقین و عارفین ظاہر ہوجاوینگے ... ہونگے شیخ سہل رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ ان لوگون نے اپنی ذات کے واسطے ایسے اعمال ثابت کیئے جن پر اعتماد ... جب وہ اعلی مین پہونچے تو اپنے اعمال کو ہوائی ذرہ پایا۔ پس جس شخص نے کہ فضل آلہی عزوجل پر بھروسا کیا او سی نے نجات ... اپنے اعمال پر بھروسا کیا تو انہین اعمال سے اوسکو ہلاکت ظاہر ہوگی شیخ رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ کفر و ایمان دو راستے بجانب ... عزوجل ہین لیکن ایمان بطریق جنت ہی اور کفر بطریق غضب ہی مترجم کہتا ہی کہ بحمد اللہ تعالے مین نے یہ نکتہ شروع مقدمہ تفسیر مین اور ... مقامات تفسیر مین بھی واضح بیان کردیا ہی (عس) پھر اللہ تعالے نے ذمائم اخلاق کفر سے نوع دیگر کو بیان فرمایا بقولہ تعالے

فَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ

... آدمی کو کچھ تکلیف ہمکو پکارے پھر جب ہم بخشین اوسکو اپنی طرف سے کوئی نعمت کہے یہ تو مجکو ملتی آگے سے معلوم تھی

بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ

کوئی نہین یہ جانچ ہی پر وہ بہت لوگ نہین سمجھتے کہہ چکے ہین یہ بات اون سے اگلے پھر کچھ کام نہ آیا

عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۚ وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ

اونکو جو کماتے تھے پھر پڑین اون پر برائیان جو کمائی تھین اور جو گنہگار ہین

هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ ۝ أَوَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

اِنمین سے اون پر بھی اب پڑتی ہین برائیان جو کمائی ہین اور وہ نہین تھکانے والے اور کیا نہین جان چکے کہ اللہ

ع ۱۱ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝

پھیلاتا ہی روزی جسکو چاہے اور ماپ کردیتا ہی البتہ اسمین پتے ہین اون لوگون کو جو مانتے ہین

واضح ہو کہ نیک بندون کی راہ یہ ہی کہ وہ یقین کو لیتے ہین ظنون کو چھوڑ دیتے ہین پس انھون نے اللہ تعالے کے رسول کو صدق دل سے مانا اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی آلہی عزوجل سے اونکو سنایا وہ انھون نے معرفت عقلی کے ساتھ سمجھ لیا اور اوسیکو اپنے ... باطن پر غالب کرلیا حتی کہ اونکا نفس اسکے تحت مین مغلوب و مقہور و مجبور ہوگیا اور اب شیطان اسمین ہر چند وسوسہ ڈالتا ہی وہ ... کے وسوسہ کو قبول نہین کرتے ہین کیونکہ اللہ تعالے نے اونکو عقل عطا فرمائی ہی تو وہ فوراً پہچان لیتے ہین کہ نفس جسمانی نے اپنی تن پروری ... کیواسطے قائل ہوکر جو کچھ وسوسہ قبول کیا وہ شیطان کی طرف سے ہی اور شیطان دو وجہ سے اس قابل نہین ہی اول یہ کہ وہ محض ... بے عقل ہی کیونکہ اس سے بدتر کون بے عقل ہوگا جو اپنے خالق عزوجل سے معارضہ کرے دوم یہ کہ شیطان خالص دشمن انسان ہی پھر ... محض جنون ہی جو دشمن خالص کی بات پر کان دھرے اور اپنے رب ارحم الراحمین علیم و خبیر کے کلام مین کچھ شک لاوے اور اگر شیطان ... نے اونکو وسوسہ بھی دلایا تو بحکم قولہ تعالے۔ اذا مسہم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ہم مبصرون وہ فوراً بیدار ہوکر اس خیال ... ہوتے ہین اور اگر غفلت شدید مین اونسے کوئی گناہ سرزد ہوگیا تو ہوشیار ہوتے ہی توبہ کرلیتے ہین۔ لقولہ تعالے انما التوبۃ ... للذین یعملون السوء بجہالۃ الآیۃ۔ اور صدق یقین کی وجہ سے وہ اس بدکاری سے لاپروائی نہین کرتے اور نہ اوسپر جمتے ہین لقولہ تعالے ... وہم یعلمون یعنی سمجھتے تھے اور جہالت دور ہوتے ہی توبہ کرلیتے ہین اور اصرار نہین کرتے ہین پس اونکا حال یہ ہوا کہ نجر حجت

Marfat.com

آیت و حدیث کے نہین چلنے اور اپنے خیالات پر جو خلاف شرع ہون عمل نہین کرتے مین بلکہ ان خیالات [illegible]
اور اگر نفس نے التفات کیا تو اوسکو بُری نگاہ سے دیکھتے ہین چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آنحضرت [illegible]
مین سے بعض آدمی ایسا خیال پاتا ہی کہ اوسکو زبان سے نکالنا نہایت گران و دشوار جانتا ہی تو آپ نے فرمایا کہ [illegible]
کیونکہ جب اوسنے اس خیال کو ایسا سخت ناگوار جانا کہ زبان پر لانا معصیت عظیم سمجھا تو بیاوسکے اسکو [illegible]
شیطانی کو بہت بُری نگاہ سے دیکھا اور اس بحث کی پوری توضیح مترجم نے آخر سورۂ بقرہ قولہ تعالے وان تبدوا ما فی [illegible]
وان تبدوا ما فی انفسکم الآیۃ۔ کی تفسیر مین ذکر کردی ہی اہل شرک وکفر کا طریقہ اسکے برخلاف ہی کیونکہ کفار کا [illegible]
یقینی ہی اور اکثر اپنے خیال وگمان رائے کے پابند ہوتے ہین لقولہ تعالے وما یتبع اکثرہم الا ظنا ولقولہ تعالے ان ہم الا یظنون ولقولہ [illegible]
الآیۃ۔ اور بکثرت آیات ہین جنمین افادہ فرمایا کہ اہل کفر اپنے گمان واٹکل کے پابند ہین اور بھید یہ ہی کہ یہ لوگ شیطان کے تابع ہین اور شیطان [illegible]
شخص ہی جسنے حکم آلہی عزوجل کے مقابلہ مین اپنی اٹکل لگائی تھی پس ان لوگون مین بھی یہی جبلت موجود ہی چنانچہ اپنے اعتقادات واعمال [illegible]
رائے لگاکر جو نتیجہ نکالتے ہین اوسی پر جم جاتے ہین جب بات معلوم ہوئی تو کافرون نے اول تو اللہ تعالے کے ارشاد مین شک کیا حالانکہ
حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے سب رسولون نے سمجھایا کہ دنیا محض ہیچ وفانی ہی اور دار الآخرت حقیقی نعمت وباقی ہی مگر انہون نے
اپنے قیاس سے یہ نتیجہ نکالا کہ ہم لوگ مستحق ہین اگر آخرت کوئی چیز ہوتی تو ہمکو یہان دیدی جاتی حالانکہ یہ محض حماقت ہی دوم انہون نے
دیکھا کہ دنیا مین بعضے لوگ رسولون پر ایمان لائے مگر حالت فقر وفاقہ مین گرفتار ہین اگرچہ نہایت صلاحیت کے ساتھ اپنے رب
کی بندگی کرتے ہین اور اپنے کافر بھائیون کو جنھون نے رسولون سے انکار کیا اس حالت مین دیکھا کہ وہ دنیا کی نعمت مین بھولے ہوئے
ہین تو اپنی رائے لگائی کہ جب ہمکو یہ نعمت ملی تو ضرور ہم دو حالت سے خالی نہین ہین یا تو ہم اللہ تعالے کے نزدیک بہت مقبول ہین
ہمکو یہ نعمتین عطا ہوئی ہین یا دہریہ خیال مین پڑے کہ معلوم نہین کہ کیا ہوگا بلکہ کچھ نہوگا یہان تو صدہا برس کی تاریخون سے یون
چلا آتا ہی کہ کمایا کھایا اور مرگئے پس دار الآخرت کوئی چیز نہین ہی مترجم کہتا ہی کہ اس احمق کو دیکھو کہ بات کچھ کہتا ہی اور نتیجہ کچھ نکالتا ہی کیا
اگر ہزارون برس سے یون ہی چلا آیا تو اوسنے یہ کہان سے سمجھا کہ بے انتہا زمانہ گذرا ہی اور یہ کہان سے سمجھا کہ بے انتہا چلا جائیگا اور اس سے
عجیب تر ہی کہ اگر کہا جاوے کہ مثلاً حضرت صالح علیہ السلام کے واسطے اللہ تعالے نے بطور معجزہ کے پہاڑ سے اونٹنی پیدا کردی تو یہ نیچر کہتا ہی کہ یہ بغیر سبب
کیونکر ہوسکتا ہی اور سبب بھی یہی ہونا چاہیے جو اوسنے آنکھون سے دیکھا ہی اور ایسا سبب بھی نہ ہو جو اسکی نظر سے مخفی ہی پھر جب
اوس سے پوچھا جاتا ہی کہ جس دہر کو تو کہتا ہی کہ برابر یون ہی چلا آتا ہی تو اسکی ابتدا کیونکر ہوئی کیونکہ بغیر سبب کے غیر ممکن ہی تو یہان شیطان کی
مین نے سببیہ قبول کرلیتا ہی پس صریح ظاہر ہی کہ وہ اپنی جبلت خبیث سے فقط اٹکل کا اور اپنی جی کی بات کا پابند ہی اسیواسطے دنیا
ومتاع کی راہ سے اٹکل کرتا ہی کہ اہل اسلام کچھ چیز نہین ہین غرضکہ دنیا کو امر تحقیق کے واسطے کسوٹی ٹھہراتا ہی پس [illegible]
کی آیات مین ہر قسم کے کافرون کا یہ وسوسۂ شیطانی مردود کردیا لقولہ تعالے۔ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ [illegible]
کوئی مضرت پہونچتی ہی ف یعنے جس انسان نے اللہ تعالے پر یقین نہین کیا تو ایسی جنس کے انسان کا یہ حال [illegible]
کہ کوئی مضرت مانند مرض یا محتاجی وغیرہ کے پہونچی جسکو ناگوار جانتا ہی تو وہ مضطرب و پریشان ہوکر [illegible]
لگتا ہی ف خواہ صریح اسطور پر کہ جیسے مشرکین خدا کا نام لیا کرتے ہین یا اسطور پر جیسے [illegible]

...جاری ہین اور سارا قیاس و رائے مجہول جاتا ہے۔ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَا
اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ پھر جب ہمنے اوسکو اپنی طرف سے کوئی نعمت دی تو کہتا ہے کہ مجھے تو یہ نعمت ایک علم پر ملی ف یعنے مین
...معرفت وغیرہ خوب جانتا تھا اس جہت سے مجھے ملی یا یہ کہتا ہے کہ مین عالم ہونے سے نیک ہون اس سبب سے مین نے پائی یا کہتا ہے
...علم الٰہی مین میری بزرگی ولیاقت پائی گئی تو اوسنے مجھے یہ نعمت دی بعض علماء رحمہم اللہ نے کہا کہ مثلاً اوسکو مال کثیر یا صحت بدن حاصل
ہوئی تو کہتا ہے کہ مین نے اپنی کوشش سے یہ مال پیدا کیا اور فلان طبیب حاذق کے علاج سے یہ صحت حاصل ہوئی۔ کبیر و سراج وغیرہ
مین مذکور ہے کہ کافر کا یہ خیال بدیہی تناقض ہے کیونکہ جب بیماری سے بستر پر لگ گیا تھا تو اوسوقت انسانی تدبیر و اختیار کہان گیا جبکہ
اللہ تعالیٰ کی طرف گڑگڑانے لگا بلکہ بعض بیمار تو ہر چند کوشش کی گئی اور سبھی علاج ہوئے آخر وہ مر ہی گیا حالانکہ وہ جوان تھا یہ
بھی نہین کہا جا سکتا کہ اوسکی طبعی موت ہے لیکن بعض کافر کمبخت کہتا ہے کہ یہان بھی اسیوجہ سے مر گیا کہ تدبیر مین خطا ہو گئی مترجم کہتا ہے
اچھا یہی مان لو کہ تدبیر مین خطا ہو گئی پھر کیا اوسنے عمداً تدبیر بگاڑی یا محض لاچاری تھی کیونکہ سبھی حکیمون طبیبون نے اپنی کوشش
مین دقیقہ اوٹھا نہین رکھا پھر آخر لاچاری ہی ظاہر ہوئی تو بھی معلوم ہو گیا کہ بندے کو خود اختیاری حاصل نہین ہے حالانکہ جب وہ عاجز
محتاج تھا تب تو اللہ تعالیٰ کی جانب نسبت کرتا تھا یعنے اوسنے ایسا کیا پھر جب مال و صحت حاصل ہوئی تو اپنے آپکو خود مختار بنانے
لگا اور یہ اوسکا قول قبیح متناقض ہے گویا محتاجی مین اور جب بیماری سے مرنے کے قریب پہونچتا ہے تب اوسکے حواس درست ہو جاتے
ہین اور جب تندرست ہو کر موٹا تازہ ہو جاتا ہے اور مال و دولت پا جاتا ہے تو جسمانی تاریکی و نشۂ غفلت مین کفر بکنے لگتا ہے بعض مفسرین نے
کہا کہ قولہ اِنَّمَا اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ۔ اسکے معنے یہ ہین کہ مین جان چکا کہ جب دنیا مین میرے واسطے یہ دولت ہے تو ضرور اللہ تعالیٰ کے یہان میری
قدر و منزلت ہے مترجم کہتا ہے کہ اعجاز آیت ان سب معانی کو شامل ہے یعنے جب ایسے شخص کو جو ازلی مردود ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
دنیا مین ایسی چیز ملتی ہے جسکو وہ نعمت سمجھتا ہے تو تکبر و جہالت سے کہنے لگتا ہے کہ یہ فلان تدبیر سے یا میرے علم سے یا اس جہت سے
کہ اللہ تعالیٰ کے یہان میرا مرتبہ ہے مین نے یہ نعمت حاصل کی ہے اللہ تعالیٰ نے اسکی حماقت کو ظاہر فرمایا اور اسکے قول قبیح کو رد کر دیا بقولہ
تعالیٰ۔ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ۔ نہین بلکہ یہ فتنہ ہے ف یعنے جو کچھ اس کافر نے اپنے زعم باطل مین خیال کیا وہ غلط ہے اور جسکو
وہ اپنے حق مین منزلت و نعمت سمجھا ہے وہ اسکی ذلت و ضلالت ہے بلکہ جو کچھ دیا وہ اللہ تعالیٰ ہی نے دیا اور وہ اوسکے حق مین نعمت نہین
بلکہ فتنہ ہے یعنے وہ امتحان و آزمایش مین ڈالا گیا تاکہ اوسپر اوسکی ذات سے حجت قائم ہو کہ اوسنے شکر ... کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا
اور اوسکی الوہیت کا یقین کیا اور اوسکی طرف سے ہر ایک نعمت سمجھی یا آنکہ اوسنے بجائے شکر کے کفر کیا اسطرح کہ اللہ تعالیٰ کی آیات
سے منہ موڑا اور ظاہری سبب کو موثر سمجھا اور اللہ تعالیٰ کے رسول اور اوسکی شرع سے مخالفت و معارضہ کیا پس یہ امتحان ہے۔ وَّ
لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ ولیکن لوگون مین سے اکثر ہین کہ اسکو جانتے نہین ہین ف یہی لوگ کافر ہین اور آیت سے
معلوم ہو گیا کہ لوگون مین سے کافر اکثر ہونگے اور ان کافرون کو علم نہ ہونا اسوجہ سے ہے کہ علم کا حصول عقل سے ہوتا ہے اور کافرون مین
عقل نہ ہو جیسا کہ سابق مین توضیح کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے بلکہ کافرون مین فقط حواس ہوتے ہین جیسے جانورون مین ہوتے ہین
... حواس مین ایک فطرت پر پیدا کر دیے گئے ہین تو وہ اپنے رب عزوجل کو پہچانتے اور اپنی استعداد کے موافق اوسکی
... کرتے رہتے ہین اور کافر کو ... استعداد دی گئی تھی جس سے اوسکی تسبیح بہت اعلی ہو سکتی تھی لیکن اوسنے

Marfat.com

اپنی فطرت کو غضب الٰہی کے واسطے مہیا کیا جو اس جسم ہیولانی سے متعلق ہو اور جانب رحمت سے
تعلق ہی پس کافر کا غرور اپنے حواس و اوہام کا نتیجہ ہی لہذا وہ نعمت حاصل ہونے کے وقت کلمات کو ...
انھیں قریش وغیرہ و یہود و نصاری وغیرہ کی خصوصیت نہیں ہو۔ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
بھی کہا تھا جو انسے پہلے گذر چکے ہیں ف چنانچہ قوم موسیٰ علیہ السلام میں سے قارون ...
علم عندی الآیۃ اور چونکہ قارون کے قول پر سب متفق تھے تو وہ سب اسی قول کے کہنے والے ٹھہرے لیکن قارون ...
کچھ فائدہ حاصل نہوا۔ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ - پس جو کچھ وہ کماتے تھے اوس سے اونکو ...
ف یعنے جو کچھ انھوں نے متاع دنیا میں سے کمایا اور جس اعتقاد بد و نیت بد سے کمایا اوسنے اونکو عذاب الٰہی سے کچھ ...
تو سب کے سامنے زمین میں دھنسنا چلا گیا او یہ متواتر اخبار سے قطعی ثابت ہی اب اگر کوئی قوم اس سے انکار کرے تو اوسکا ...
متواترات بمنزلۂ بدیہیات ہیں جیسے کوئی شخص حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کے وجود سے انکار کرے یا کہے کہ قارون و فرعون ...
تو وہ جھوٹا ہی۔ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا - پس جو کچھ اون لوگوں نے کمایا تھا اوسکی برائیاں اون لوگوں کو ...
ف یعنے ان بدکاریوں کا بدلہ اونکو مل گیا اب یہ کفار جو اس امت میں موجود ہیں کس بات پر مغرور ہیں کیا قارون کی طرح یہ لوگ ...
در گور ہو جانے کے منتظر ہیں اللہ تعالےٰ نے اس امت کے واسطے پیغمبر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا پس اول تو اونکی ذات مبارک سے ...
ہی اور دوم قیامت آنے میں بھی اتنی تاخیر نہیں کہ کسی دوسرے پیغمبر کا زمانہ آوے تا کہ ان لوگوں کے عذاب سے پچھلی امت کو عبرت ہو لہذا یہ لوگ ...
عام سے ہلاک نہ کیے جاوینگے بلکہ انکی میعاد قیامت پر ہی بلکہ قیامت میں بھی شاید دیر سمجھیں تو موت انکے سامنے موجود ہی۔ وَالَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا - اور ان موجود کافروں میں سے جنھوں نے اپنی جان پر
ظلم کیا تو عنقریب انکو پہونچنے والی ہیں برائیاں اون افعال کی جنکو کماتے تھے ف یعنے اللہ تعالےٰ نے پیغمبر اعظم رحمۃ للعالمین
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا قرآن پاک نازل فرمایا ہی جسنے ان لوگوں میں سے نہ مانا اور کفر کر کے اپنی جان پر ظلم کیا اور ...
جہنم کے واسطے رہن کر دیا اور اگلے کافروں کی طرح بدکاریاں کمائیں اور اقوال کفر زبان سے نکالے اور کفر و شرک کو دل میں جمایا ...
نہیں ہو کہ جو کچھ انھوں نے کمایا ہی اوسکی برائیاں انکو پہونچنے والی ہیں بلکہ شاید دنیا ہی سے قتل و گرفتاری وغیرہ وبا میں گرفتار
ہونے جاویں۔ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ - اور یہ لوگ کچھ بھی عاجز کرنے والے نہیں ہیں ف بلکہ جو کچھ اللہ تعالےٰ کو منظور ...
فوراً انکے اوپر واقع ہوگا اور کسی طرح عذاب الٰہی سے بچکر نکل جانے والے نہیں ہیں پھر جو کچھ کہہ سکتے ہیں جیسے ...
علم پر پایا تو غور نہیں کرتے کہ یہ صریح حماقت ہی۔ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ
ای لمن یشاء کیا انکو یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ اللہ تعالےٰ کشادہ فرماتا ہی رزق کو جس بندے کے واسطے چاہتا ہی
یعنے جسکے واسطے چاہتا ہی اور پھر رزق تنگ کر دیتا ہی پس پردۂ امتحان میں بطور الٰہی عزوجل جاننا چاہیے ... بعض
آدمی کو اللہ تعالےٰ نے دنیا میں رزق وسیع دیا ہی اور بعضے لوگوں کو جو ہر طرح کا علم و ہنر رکھتے ہیں رزق ...
مشاہدہ ہو کہ اکثر رئیس و راجہ و امیر و امراء جاہل بے علم ہوتے ہیں اور بہت سے ذی علم و دانشمند ...
اپنی حکمت کاملہ سے ہر ایک کو رزق دیا ہی۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

Marfat.com

[illegible] نشانات ہین جو ایمان لائے ہین ف کیونکہ جب وہ لوگ اللہ تعالے پر ایمان لائے تو اونکو نور عقل و فہم
[illegible] بیس وہی ان آیات کو سمجھتے ہین بخلاف کافرون کے جو جانور سے بدتر بن گئے ہین وہ عقل سے بے نصیب ہین
[illegible] بعضے ان مین سے نجوم کے پابند ہین اور بعضے مادی جہالت مین خوار ہین حالانکہ جس ساعت مین ایک بادشاہ
[illegible] اسی ساعت مین ہزارون بچہ پیدا ہوئے پھر وہ تو بادشاہ ہوا اور یہ لوگ مزدور رعایا ہی پھر ان احمقون کو دیکھو کہ نجومی تاثیرات
[illegible] ہین حالانکہ بدیہی باطل [illegible] ثابت ہوگیا ف ۲ فی اشارات العرائس قولہ تعالے فاذا مس الانسان ضر الآیۃ واضح ہو کہ آیات کی
[illegible] بہی کفر و شرک کا بیان ہوچکا اور مترجم نے بارہا سابق مین بیان کردیا ہی کہ صراط المستقیم ایمان کے مدارج عالیات ہین اور جو شخص
[illegible] آگیا وہ جہنم سے رخ بدلکر جانب جنت ہوگیا حتی کہ وہ کسی طرح سے جہنمی نہین ہوسکتا اگر اس راہ توحید سے خارج نہو اگرچہ
بد اعمال کی وجہ سے وہ عذاب پاوے لیکن وہ جہنمی نہین ہی بلکہ وہ ساکنان جنت سے ہی جو جرم مین چندروز سزا دیا گیا ہی پھر اپنے گھر جائیگا
معلوم ہوچکا تو اب صراط المستقیم والون مین جو مراتب ہین اور شرک و کفر جلی چھوڑکر انکے مراتب مین شرک خفی کی وجوہ ہین جنکو
[illegible] نے آیت قدسی کے اشارات سے نکال لیا ہی۔ بیان یہ کہ جو لوگ دعوی توحید مین سچے نہین ہوتے ہین تو وہ اللہ تعالے کی طرف سے
[illegible] صحت مین فرق کرتے ہین اسوجہ سے کہ صحت مین انکے نفس کو راحت ہی اور مرض مین تکلیف ہی تو اپنے نفس کی جہت سے جب
[illegible] پہونچی تو نالہ و فریاد و شکایت خفیہ یا ظاہر زبان پر لاتے ہین اور خواہش کرتے ہین کہ بیماری دور کرکے صحت کی راحت ملے حالانکہ جب
[illegible] کہ ہر چیز بارادۂ آلہی عز و جل ہی تو کہان غافل ہین کہ قضائے آلہی کو محبوب نہین رکھتے بلکہ اپنی خواہش چاہتے ہین اور اگر اپنے نفس کے
[illegible] تو انکو بیماری و صحت مین اور فقیری و تونگری مین فرق نہوتا بلکہ بیماری مین ارادۂ آلہی عز و جل کی تجلی دیکھکر مشاہدہ مین مستغرق
[illegible] پس جب انھون نے راحت نفس کی خواہش کی تو معارج طریق مین اُنسے یہ شرک سرزد ہوا اور ایسے لوگون کا حال یہ ہوتا ہی کہ جب
[illegible] نعمت پاتے ہین تو منعم سبحانہ تعالے سے غافل ہوکر نعمت مین پڑجاتے ہین شیخ جنید رحمہ نے فرمایا کہ جسنے بلا کو مضرت خیال کیا
[illegible] نہین ہی کیونکہ عارف وہ ہی جو مضرت کو اپنے نفس کی رحمت جانے اور عارف کے نزدیک مضرت درحقیقت وہ چیز ہی جو قلب کو پہونچے جیسے قساوت
[illegible] بیباکی سے دل سخت ہونا اور جیسے غفلت اور ذوق سے بے نصیبی وغیرہ اور نعمت درحقیقت وہ ہی کہ جس سے دل ہمہ تن اللہ تعالے کی جانب
[illegible] اور جس شخص نے اپنے نفس مین خیال کیا کہ جو کچھ نعمت مجھے حاصل ہی یہ مین میرا استحقاق تھا تو وہ کافر نعمت ہوگیا اگر بندے پر ہر نعمت محض
[illegible] نفس پر جب اللہ تعالے نے کافرونکی غلطی و انتہائے غفلت کو بیان فرمایا کہ وہ الوہیت حق سبحانہ تعالے کو بالکل نہین سمجھے جبکہ انھون نے عالم مخلوقات
[illegible] خیال کیا حالانکہ خود بدیہی باطل ہی تو جو لوگ ہوشیار ہوکر رجوع لائے انکو رحمت عظیم سے سرفراز فرمایا بقولہ تعالے

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
[illegible] جنھون نے زیادتی کی اپنی جان پر نہ آس توڑو اللہ کی مہر سے بیشک اللہ
[illegible] الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا
[illegible] گناہ وہ جو ہی وہی ہی معاف کرنے والا مہربان اور رجوع ہو اپنے رب کی طرف اور اسکی حکمبرداری کرو
[illegible] اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ
[illegible] تم پر عذاب پھر کوئی تمھاری مدد نہ کریگا اور چلو بہتر بات پر جو اتری تمکو

Marfat.com

مِّن رَّبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ

تمھارے رب سے پہلے اس سے کہ پہونچے تمپر عذاب اچانک اور تمکو [illegible]

يَا حَسْرَتَىٰ عَلَىٰ مَا فَرَّطتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِن كُنتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ

ای افسوس جس سے مین نے کمی کی اللہ کی طرف سے اور مین تو [illegible]

لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝ أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ

اگر اللہ مجکو راہ دیتا تو مین ہوتا ڈر والون مین یا کہنے لگے [illegible]

لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝ بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا

مجکو پھر جانا ملے تو مین ہون نیکی والون مین کیون نہین پہونچ چکے تھے تجکو میرے حکم پھر تو نے انکو جھٹلایا

وَكُنتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝

اور تو تھا منکرون مین

چونکہ شیطان مایوس نے بہت سے نفوس مین اسطرح وسوسہ ڈالا کہ شرع آلہی اسقدر سخت ہی کہ بمنزلہ موت ہی یا عذاب آلہی محیط ہی تو اللہ تعالے نے آدمیون کو انکے دشمن کے پنجہ سے نجات کی طرف ارشاد فرمایا یعنے جانب غضب مین شیطان کو چھوڑا جانب رحمت مین انسان کو اور جسطرح شیطان کو دنیا اور اسکی زینت وغیرہ سے استدراج عطا کیا اسیطرح اسکی ضد جانب رحمت انسان کو اپنے پیغمبرون و آیات سے جو غذاے روح وحیات ہین نصرت عطا فرمائی پس انھون نے جناب باری تعالے کا قصد کیا ولیکن شیطانی وسوسہ عارض ہوا کہ اگر اسکو سچ مانوگے تو تم اپنے اعمال شرک وقبائح سے عذاب شدید اپنے اوپر لازم کر لوگے حالانکہ ابھی تو تمنے یقین کیا ہی کہ تمھارے بت آلہہ تمھارے چھوڑانے والے ہین یا عیسی مسیح تمھارے واسطے کفارہ ہوگئے ہین سب ہاتھ سے کھو جائیگا پس اللہ تعالے نے اس خیال باطل کو رد کر دیا بقولہ تعالے۔ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ۔ یعنے ای محمد کہہ ای میرے ایسے بندے جنھون نے اپنی جانون پر تجاوز کیا ہی تم رحمت آلہی سے مایوس مت ہو جاؤ ف یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ میرے بندون کو سنا دو کہ جنھون نے معاصی کے ارتکاب سے اپنی جانون پر اسراف کیا ہی تم مایوس مت ہو جاؤ کہ یہ گناہ نہین بخشے جاوینگے اور عذاب ہو گا بلکہ اللہ تعالے سے مایوس ہونا کفر ہی اور تم اسکی رحمت کے ہر حال مین امیدوار رہو۔ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا۔ اللہ تعالے بخشدیتا ہی گناہون کو سب کو ف اول تو الذنوب جمیع گناہون کو [illegible] گناہ مراد ہون تو رحمت کاملہ سے بقولہ جمیعًا تصریح فرما دیا کہ الذنوب سے جسطرح سب گناہون کی [illegible] کی جناب عظمت وکبریائی کے حضور مین کسی گناہ کی ہستی نہین ہی بلکہ کسکی مجال ہی کہ معصیت اسکی [illegible] تعالے پر نکتہ ظاہر ہوگا جیسے کسیکی مجال نہین کہ اسکی جناب مین عبادت لاوے چنانچہ قولہ تعالے ومن عصانی فانک غفور رحیم [illegible] الحاصل کوئی گناہ ہو اللہ تعالے کی جناب مین کوئی چیز نہین ہی اور چاہے جسقدر کثیر ہو [illegible] گناہون کو کل کو بخشدیتا ہی جب چاہے اور اسکو کچھ پروا نہین ہی کیونکہ رب تبارک وتعالے [illegible]

کہ کل گناہ بشمول شرک کی مغفرت بین کوئی شبہہ نہیں اور یہی معتزلہ وغیرہ کا قول ہے یہ قول محض باطل ہے بلکہ حق تعالے نے اس آیت عظیمہ قدسیہ
مین ظاہر فرمایا ہے کہ اللہ تعالے سے کچھ مایوس نہونا چاہیے کہ وہ کل گناہون کو بخشتا ہے بعض نے وہم کیا کہ پھر اس صورت مین بغیر توبہ کے
شرک بھی بخشا جائیگا۔ جواب یہ ہے کہ اللہ تعالے نے فرمایا۔ یا عبادی ای میرے بندو حالانکہ یہ وہی بندے ہین جو کافر و مشرک نہون لقولہ
تعالے ان عبادی لیس لک علیہم سلطان۔ یعنے حق سبحانہ تعالے نے ابلیس ملعون پر قطع کر دیا کہ میرے بندون پر تجھے تسلط نہین یعنے
ایسا تسلط نہین کہ تو انکو حق سبحانہ تعالے سے قطع کر سکے پس یہان انہین بندون کو خطاب ہے جو علم الٰہی عزوجل مین اسکے بندے
ہین کیونکہ یہی تو پروردگار عزوجل کے عذاب سے ڈرتے ہین لقولہ تعالے ویخافون عذابہ الآیۃ۔ اور لقولہ تعالے ولمن خاف مقام ربہ جنتان
الآیۃ پس کوئی مشرک و کافر نہین کہ عذاب الٰہی سے خوف کرے بلکہ غیرون سے ڈرتے ہین اور جب وہ رحمت سے مایوس نہوا تو مومن ہے
پھر شرک کیونکر جمع ہو سکتا ہے حاصل یہ کہ جس شخص نے یہ غلطی کھائی کہ جمیع گناہون مین شرک بھی داخل ہے پس اگر بدون توبہ کے مغفرت ہو
تو لازم آوے کہ شرک بخشا جاوے بدون توبہ کے حالانکہ یہ خلاف نصوص مانند قولہ تعالے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ الآیۃ۔ اور خلاف اجماع
امت ہے اس شخص کو سمجھانے کے لیے یون کہو کہ ہان۔ تب وہ کہیگا کہ کیونکر ایسے قول کو مانا جاوے جواب یہ کہ یہ کیا قول ہوا وہ کہیگا کہ قول
یہ ہوا کہ جو کوئی آخرت کے عذاب الٰہی عزوجل سے خوفناک ہوا اور اسکی رحمت سے مایوس نہوا موافق اس آیت کے تو اسکا شرک بخشا
جائیگا جواب دو کہ اے غافل یہ شخص مشرک کہان ہے کیونکہ اسنے اس آیت کو مانا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو حق جانا اور عذاب آخرت سے
ڈرا لیکن رحمت حق تعالے سے مایوس نہوا تو یہی مومن ہے اگر وہم ہو کہ شاید اسنے درمیان مین کسی بت کو سجدہ کیا ہو جواب یہ کہ بعد اسکے
پھر اوسنے یہی اعتقاد کیا جو مذکور ہوا تو مومن ہو گیا اس بیان سے معلوم ہوا کہ یہ محض وہمی نقشہ ہے کہ شرک کیسے بخشا جائیگا اور دفعیہ یہ ہے
کہ جس بندے کے حق مین یہ عنایت خاص ہے کہ اسکے سب گناہ بخشے جاوینگے وہ شرک اپنے پاس رکھتا ہی نہین ہے بلکہ وہ اللہ تعالے
اور رسول پر و اللہ تعالے کے کرم پر ایمان لایا اور عذاب آخرت کو سچ مانا اور رحمت حق عزوجل سے مایوس نہین ہوا بلکہ اعتقاد کیا کہ اللہ تعالے
سب گناہ بخشتا ہے۔ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ بے شک اللہ تعالے غفور رحیم ہے ف غفور ہے کہ کسی گناہ کی
کچھ ہستی نہین کہ اسکو بخشنا ممکن نہو اور کوئی نعمت نہین کہ اسکی رحمت کے سامنے کوئی چیز ہو کہ ہو سکے (م) اور شیخ ابن کثیر نے
یہان شرک کو بنظر ظاہر استثنا کر دیا چنانچہ اپنی تفسیر مین لکھا کہ اس آیت قدسی مین اللہ تعالے نے تمام کافرون وغیرہ گناہگارون کو توبہ کرنے
و رجوع لانے کی جانب بلایا اور آگاہ فرمایا کہ اللہ تعالے کل گناہون کو بخش دیتا ہے جو شخص توبہ کر کے گناہ سے منہ موڑے چاہے وہ گناہ
کچھ ہوا ہو صغیرہ اور چاہے قلیل ہون یا کثیر حتی کہ سمندر کے پھین برابر ہون سب کو اللہ تعالے بخشتا ہے لیکن توبہ شرط ہے اسیواسطے بغیر
توبہ کے مغفرت ہونے پر اس آیت کا محمول کرنا صحیح نہین ہے کیونکہ شرک ایسا گناہ ہے کہ بغیر توبہ کے اوس سے مغفرت نہین ہوتی ہے (ع)
اور شوکانی رحمہ اللہ تعالے نے توبہ کی شرط کو رد کر دیا اور کہا کہ آیت قدسی مین مراد یہ ہے کہ ماسوائے شرک کے جو کوئی گناہ ہو اللہ تعالے
بخشتا ہے جسکے واسطے چاہے کما قال تعالے ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء الآیۃ۔ یعنے ماسوائے شرک کے اللہ تعالے بخشتا ہے جسکے
لیے چاہے۔ اور یہان اللہ عزوجل نے آگاہ فرمایا کہ اللہ تعالے جمیع گناہون کو بخشتا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ یہان کل گناہ ایسے ہین جنکی مغفرت
مین شرک کے سوائے ہونگے پس حاصل یہ نکلا کہ مسلمان گناہگارون کے کل گناہ اللہ تعالے کی مشیت مین قابل مغفرت ہین حتی کہ
... بات مین محکم صریح ہے کہ رحمت الٰہی سے وہی لوگ مایوس ہوتے ہین جو کافر ہین جیسے دیگر آیات مین بھی

Marfat.com

محکم مصرح ہی کہ خوف سے مطمئن وہی ہو جاتے ہین جو خوارجہنمی ہین اسیواسطے جمیع اہل سنت کا اجماع ہی کہ خوف و [illegible]
جماعت مفسرین نے یہ زعم کیا کہ اس آیت مین توبہ کی قید ہی گویا انھون نے آیت کے ساتھ یہ قید لگائی کہ اللہ تعالے کل [illegible]
ہو تو اونکا یہ زعم محض ہیچ ہی کیونکہ اگر اس بشارت عظیمہ مین توبہ شرط ہو تو کچھ بہت بڑی وقعت نہ ہوگی کیونکہ بالاجماع [illegible]
شرک معاف ہو جاتا ہی حالانکہ اللہ تعالے نے فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ یعنے اللہ تعالے یہ گناہ نہین بخشتا کہ [illegible]
کیا جاوے ۔ھ۔ حالانکہ یہ مراد نہین ہی کہ توبہ سے بھی نہین بخشتا تو مراد یہ ہی کہ بغیر توبہ کے اللہ تعالے شرک کو نہین بخشتا ہو [illegible]
ذالک لمن یشاء ۔ اور ماسوائے شرک کے جسکے واسطے چاہتا ہی بخش دیتا ہی ۔ھ۔ یعنے بغیر توبہ کے بخش دیتا ہی پھر اگر یہان [illegible]
قید ہو تو شرک کی خصوصیت کیون ہوگی کیونکہ معنے یہ ہو جاوینگے کہ اللہ تعالے کسی گناہ کو بغیر توبہ کے نہین بخشتا ہی خواہ وہ شرک [illegible]
ماسوائے شرک ہو حالانکہ آیت قدسی سے یہی نکلا کہ شرک کے واسطے توبہ شرط ہی اور دیگر گناہون کے واسطے شرط نہین ہی [illegible]
جن لوگون کے واسطے کل گناہ بخشنے کی امید دلائی یہ وہی لوگ مین جنھون نے شرک سے توبہ کرلی ف خطیب [illegible]
مجید کے عرف مین یا عبادی انھین بندون کے ساتھ خاص ہی جو ایمان لائے ہین اور معنے یہ ہین کہ اللہ تعالے کا فضل عظیم اپنے بندون [illegible]
جنھون نے شرک سے توبہ کرلی یہانتک ہی کہ اللہ تعالے اونکے کل گناہ بخشتا ہی جسکے واسطے چاہے (مسلم) سعید بن جبیر [illegible]
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ اس آیت کا شان نزول یہ ہی کہ مشرکین مین سے کچھ لوگ ایسے تھے کہ انھون نے حالت شرک مین [illegible]
قتل و خونریزی مین کثرت کی اور زنا و بدکاری مین کثرت کی تھی پھر یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کرنے لگے
کہ جو کچھ آپ فرماتے ہین اور جسکی جانب دعوت کرتے ہین یہ بیشک اچھا ہی کاش آپ ہمکو اس سے آگاہ فرماتے کہ جو اعمال قبیح ہمسے [illegible]
ہین اونکا کچھ کفارہ بھی ہی تب نازل ہوا قولہ تعالے والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون
الآیۃ اور نازل ہوا قولہ تعالے قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ الآیۃ (البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی) اور [illegible]
اول مین یہ استثنا موجود ہی بقولہ تعالے الا من تاب وآمن وعمل عملاً صالحاً الآیۃ ۔ اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی [illegible]
علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ آیت یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم الآیۃ ۔ ایسی آیت دیگئی ہی کہ اسکے عوض مین مجھے دنیا و مافیہا [illegible]
تو ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تو پھر جسنے شرک کیا ہو یہ سُنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر فرمایا کہ آگاہ ہو کہ [illegible]
بھی جسنے شرک کیا اس کلمہ کو تین بار فرمایا (احمد وابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ والبیہقی) مترجم کہتا ہی کہ [illegible] شرک [illegible]
بھی بخشش فرمائی تو اوسکے یہی معنے ہین کہ جب اوسنے اللہ تعالے سے مغفرت کی امید کی اور عذاب سے ڈرا [illegible] شرک سے تائب [illegible]
اوسکے سب گناہ معاف ہو جائینگے ۔ھ۔ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص [illegible]
بہت بوڑھا کہ وہ اپنی لاٹھی پر ٹیکتا ہوا چلتا تھا پس اوسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس غدر اور [illegible]
بہت سی بد عہدیان کین اور بہت سے فسق و فجور کیے ہین بھلا یہ مجھے بخشدیے جاوینگے [illegible] فرمایا کہ کیا تو [illegible]
لا الٰہ الا اللہ اوسنے عرض کیا کہ جی ہان اور یہ بھی گواہی دیتا ہون کہ آپ رسول اللہ ہین [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
و فجرات بخشدیے گئے (امام احمد) اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کی روایت مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
جمیعا ۔ اور کہا ولا یبالی اور پڑھا انہ ہو الغفور الرحیم (احمد وابو داؤد والترمذی وابن [illegible])

Marfat.com

[illegible] اللہ تعالیٰ کل گناہون کو بخشتا ہی۔ تو کہتے ولا یبالی یعنے کچھ پروا نہین فرماتا ہی حاصل یہ
[illegible] گناہ آسمان تک ہین پس کوئی بندہ اپنے رب عزوجل کی رحمت سے مایوس نہ ہو اگرچہ اوسکے گناہ بے نہایت
[illegible] عزوجل کا بندہ بنجائے تو وہ رحمت سے مایوس نہ ہو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
[illegible] کافرون و مشرکون نے اللہ تعالیٰ کے اولیا کو قتل کیا اللہ تعالیٰ اونکو توبہ و مغفرت کی جانب بلاتا ہی ابو سعید
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ زمانۂ سابق مین بنی اسرائیل مین ایک شخص فاجر تھا جسکا عجیب
[illegible] ننانوے آدمیون کو قتل کیا تھا پھر اوسکو ندامت پیدا ہوئی تو وہ نکل کر راہبون سے پوچھنے چلا (ظاہر یہ نصرانی
[illegible] راہب [illegible] سے اوسنے دریافت کیا کہ ان عظیم گناہون کے بعد بھلا میرے واسطے توبہ بھی ہی راہب نے اوس سے
[illegible] واسطے توبہ کچھ نہین ہی پس اوسنے (غمناکی و مایوسی مین) اس راہب کو بھی قتل کر دیا حتی کہ پورے سو ہو گئے پھر اوسی حالت مین
[illegible] تو اوسنے پوچھنا شروع کیا کہ اس ملک مین سب سے زیادہ عالم کون ہی آخر اوسکو پتا بتایا گیا کہ فلان قریہ مین سب سے بڑا عالم ہی
[illegible] کہا کہ مین نے سو آدمیون کو قتل کیا ہی بھلا اب میری توبہ بھی قبول ہو سکتی ہی اوسنے فرمایا کہ ہان تجھ مین اور توبہ مین کوئی چیز حائل
[illegible] ہی پھر اوسکو حکم دیا کہ فلان قریہ مین جا کر اللہ تعالیٰ کی بندگی مین مصروف ہو یہ شخص اوس قریہ کی جانب چلا اتفاق سے
[illegible] مین موت آگئی اور وہ بیچون بیچ مین تھا پس ملائکۂ رحمت و ملائکۂ عذاب نے اوسکی بابت خصومت کی (یعنے ہر فریق ملائکہ نے چاہا کہ
[illegible] اپنی تعمیل مین لیجاوین) پس اللہ عزوجل نے ملائکہ کو حکم فرمایا کہ وہ جہان سے آیا اور جہان جاتا تھا یہان سے
[illegible] زمینون کو ناپ لو جس مین سے وہ زیادہ قریب ہو اوسکو اوسی زمین والون مین سے قرار دو پس ناپنے سے معلوم ہوا کہ وہ
[illegible] ہجرت کرکے جاتا تھا اوس سے ایک بالشت قریب ہی پس ملائکۂ رحمت نے اوسکو اپنے قبضہ مین لے لیا
[illegible] روایت مین مذکور ہی کہ اس نے مرتے وقت شوق مین اپنا سینہ اودھر جھکا لیا تھا کہ دور ہو گیا اور اللہ عزوجل نے نیک
[illegible] نزدیک ہو جا اور جس قریہ سے جاتا تھا اوسکو حکم دیا کہ دور ہو جا (والحدیث فی الصحیحین) علی ابن ابی طلحہ نے
[illegible] اللہ عنہ سے روایت کی کہ قولہ تعالیٰ قل یا عبادی الذین اسرفوا الآیۃ کے بیان مین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
[illegible] اللہ تعالیٰ نے اپنی مغفرت کی جانب ایسے شخص کو بلایا جو اعتقاد کرتا تھا کہ [illegible] مسیح ہی اللہ ہی اور جو زعم کرتا
[illegible] اور جو زعم کرتا تھا کہ عزیر ولد اللہ ہی اور جو کہتا تھا کہ اللہ فقیر ہی اور جو بکتا تھا کہ اللہ کا ہاتھ بخل سے
[illegible] اور جو کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ تین مین کا ایک ہی پھر دیکھو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی افلا یتوبون الی اللہ ویستغفرونہ واللہ
[illegible] اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے اور اوس سے مغفرت مانگتے ہین حالانکہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہی۔ ھ۔ بلکہ اسنے بھی
[illegible] کو دعوت کی جو کہتا تھا کہ اے لوگو مین ہی تمہارا بڑا پروردگار ہون اور کہتا کہ اپنے سوائے مین تمہارا کوئی رب نہین
[illegible] کہا کہ اسکے بعد جو کوئی شخص کہ اللہ تعالیٰ کے بندون کو اوسکی توبہ سے مایوس کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب
[illegible] بندہ کو توبہ کی توفیق نہین ہوتی جبتک کہ اللہ تعالیٰ اوسپر توبہ نہ فرماوے (ابن کثیر) یعنے پہلے اللہ
[illegible] اللہ تعالیٰ کی جناب مین بندہ توبہ کرتا ہی اور یہ اہل حق کے نزدیک معرفت معلوم ہی اگرچہ اہل بدعت
[illegible] تعالیٰ ثم تاب علیہم لیتوبوا ان اللہ ہو التواب الرحیم الآیۃ۔ چنانچہ پارۂ یازدہم کی تفسیر مین اسکا

Marfat.com

بیان ہوچکا ہی اور یہ نہین دیکھتے ہو کہ اللہ تعالے نے اول خود تاب علیہ فرمایا چنانچہ قصۂ آدم علیہ السلام [illegible]
اور جہاد تبوک مین پارۂ یازدہم مین فرمایا۔ لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین والانصار الآیۃ۔ [illegible]
سے فقط سستی کر گئے تھے فرمایا وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا الآیۃ۔ اور بات یہی کہ توبہ بجے رجوع ہو [illegible]
حق سبحانہ تعالے اونپر متوجہ ہوئی تو اسکا نتیجہ یہی ہو کہ بندہ توفیق وہدایت پاکر اپنے رب سبحانہ تعالے کی [illegible]
بدعتی لوگ اسکو کیونکر سمجھین جو اپنے نفس سرکش کے غرور مین اپنے آپکو اپنے افعال کا خالق سمجھتے ہین اور [illegible]
اونکو کم نصیب ہو اللہم اہدنا الصراط المستقیم والحمد للہ رب العالمین۔ شتیر بن شکل سے روایت ہو کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ [illegible]
عزوجل مین سب سے اعظم آیت یہ ہی اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم اور خیر وشر کے واسطے سب سے جامع آیات یہ ہی ان اللہ یامر بالعدل والاحسان [illegible]
اور سب سے زیادہ فرحت کی آیت یہ ہی جو سورۂ الغرف مین ہی قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم الآیۃ (الطبرانی) [illegible] روایت ہو کہ [illegible]
مسعود رضی اللہ عنہ جاتے تھے تو ایک مسجد مین واعظ کو دیکھا کہ وعظ کہتا ہی اور وہ لوگون کو جہنم اور اوسکے طوق وزنجیر [illegible]
کرتا ہی تو مسجد مین جاکر اوسکے سر کے برابر کھڑے ہوے اور فرمایا کہ ای نصیحت کرنے والے کیون لوگون کو مایوس کرتا ہی پھر یہ آیت پڑھی قل یا عبادی
الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا الآیہ (س) مترجم کہتا ہی شاید اس واعظ نے اسطرح کیف [illegible]
عذاب کو ذکر کیا اور احکام مین سختی کی کہ لوگون مین نفرت وگھبراہٹ پیدا ہونے کا خوف تھا حالانکہ قرآن مجید وحدیث شریف مین [illegible]
کہ لوگونکو بشارت دیجاے اور نفرت وسختی سے محفوظ رکھا جاے چنانچہ حدیث مین فرمایا کہ تم لوگ آسانی دو اور سختی مت دو اور لوگون کو [illegible]
دو اور نفرت مت دلاؤ (الصحیح) کیونکہ یہ بات ظاہر ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کے خوفناک حالات بھی بیان فرمائے ہین [illegible]
جبھی پیدا ہوگی کہ عذاب وغضب الٰہی کو اسطرح بیان کرے کہ لوگ رحمت سے مایوس ہوجاوین اور یہ بات ممنوع ہی اسواسطے کہ اللہ عزوجل کی [illegible]
اپنے بندون کے حق مین جمیع صفات قدسیہ کے ظہور پر جاری ہوئی ہی اور انسان خود ضعیف البنیان ہی جو حقیقی عبادت ادا نہین کر [illegible]
اور احکام کی تعمیل مین اوس سے قصور ہوتا ہی پس وہ اپنی خطا پر نادم ہوکر جناب باری تعالے مین عاجزی لاتا ہی اور اللہ تعالے کو [illegible]
کی عاجزی پسند ہی چنانچہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قسم اوس [illegible]
عزوجل کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی کہ اگر تم لوگ گناہون کے مرتکب ہو یہانتک کہ تمہارے گناہ اس آسمان وزمین کے [illegible]
تم اللہ تعالے سے استغفار کرو تو بیشک اللہ عزوجل تمہارے گناہ معاف فرمائیگا اور قسم اوس پاک عزوجل کی جسکے قبضۂ قدرت [illegible]
ہی کہ اگر تم لوگ خطا وگناہ نہ کرو تو بیشک اللہ تعالے ایسی قوم کو بھی پیدا فرماوے جو گناہ کرین پھر اللہ تعالے سے [illegible]
مغفرت فرماوے (امام احمد) اور ابو ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب ونکی وفات کا وقت آیا تو فرمایا [illegible]
بات چھپائی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر [illegible]
ایک ایسی قوم بھی پیدا فرماتا جو گناہ کرتے (پھر مغفرت مانگتے) پس ونکے واسطے مغفرت فرماتا (احمد [illegible]
سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نادم ہونا گناہ کا کفارہ ہی [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم لوگ گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالے ایسی قوم پیدا فرماتا جو گناہ کے [illegible]
(رواہ احمد) اور علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] تابعی (عبداللہ بن احمد) مراد یہ ہی کہ وہ ہوس نفس و وسوسۂ شیطان سے فتنہ گناہ مین پڑھے مگر
[illegible] توبہ کرے۔ ھ۔ عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ تعالے نے بیان فرمایا کہ ابلیس ملعون نے جناب باری تعالے مین عرض کیا کہ
[illegible] تونے آدم کی وجہ سے مجھے جنت سے نکال دیا اور مجکو آدم پر کوئی استطاعت حاصل نہین ہو سکتی سوائے تیری جانب سے تسلط کے یعنے
[illegible] تیری اجازت ہو تو مجھے آدمیون پر مسلط فرما دے۔ اللہ تعالے نے فرمایا کہ اچھا تو مسلط ہی ابلیس نے عرض کیا کہ ای رب کچھ اور بڑھا دیا جاوے
[illegible] عز و جل نے فرمایا کہ اچھا جب آدم کی کوئی اولاد پیدا ہوگی تو تیرے بھی اوسکے مثل پیدا ہوگی یعنے قیامت تک جسقدر اولاد آدم پیدا
[illegible] خواہ مذکر و مؤنث تو اوسیکے مثل شیطان کی بھی ذریات پیدا ہوتی جائینگی (گویا ہر عورت و مرد کے ساتھ شیطان کی ذریت کا ہمزاد اوسیکے
مثل ہوگا یعنے عورت کے ساتھ شیطان کی دختر ہمزاد ہوگی اور مرد کے ساتھ شیطان کا پسر ہمزاد ہوگا) ابلیس نے عرض کیا کہ ای رب کچھ اور زیادتی
[illegible] جاوے رب عز و جل نے فرمایا کہ اچھا مین نے آدمیون کے سینے تمہارے مسکن کر دیے اور تم لوگ آدمیون کے جسم مین خون کی روانی پر
دوان ہوگے ابلیس نے عرض کیا کہ ای رب کچھ اور بڑھا دیا جاوے رب عز و جل نے فرمایا۔ اجلب علیہم بخیلک و رجلک و شارکہم فی الاموال
والاولاد وعدہم وما یعدہم الشیطان الا غرورا۔ یعنے اسیطرح کی تزیینات و تلبیسات بڑھا دیے جنکا بیان اس آیت قدسی مین موجود ہی جو پارہ
[illegible] مین ہی پھر آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ ای رب تو نے اس شیطان کو مجھپر مسلط فرمایا حالانکہ مین کسیطرح نہین بچ سکتا ہون سوائے
تیری توفیق کے تو حق تبارک و تعالے نے فرمایا کہ جب تیرا کوئی فرزند پیدا ہوگا خواہ لڑکا ہو یا لڑکی ہو تو مین اوسکے ساتھ ایسے ملائکہ کو موکل
کرونگا جو اوسکو قرینان بد سے محفوظ رکھے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ ای رب کچھ زیادہ عطا ہو رب عز و جل نے فرمایا کہ اچھا ہر نیکی دس گونہ یا
[illegible] ہی اور ہر بدی ایک ہی ہی یا مین اوسکو محو کرون پھر آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ ای رب کچھ اور زیادہ عطا ہو تو رب عز و جل نے فرمایا
اچھا جبتک جسم مین روح ہی تبتک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہی آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ ای رب عظیم کچھ اور زیادہ عطا ہو رب
[illegible] الراحمین نے فرمایا یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعًا انہ ہو الغفور الرحیم (رواہ ابن ابی
[illegible] مترجم کہتا ہی کہ اسکی اسناد صحیح ہی حیث قال حدثنا ابی قال حدثنا موسی بن اسمعیل قال حدثنا حماد قال حدثنا ثابت و حمید عن عبید اللہ
[illegible] بن عمیر فہذا اسناد صحیح جید [illegible] یہ اثر صحیح بمنزلۂ حدیث مرفوع ہی اسواسطے کہ جو کچھ بیان ہوا وہ [illegible] ہی کہ بدون وحی الٰہی کے
[illegible] نہین ہو سکتی ہی اور حسن تابعین نے روایت کی وہ سنہ نبوی مین بکثرت صحابہ رضی اللہ عنہم کے دیدار کے ساتھ جہاد مین شہید ہوے اور
[illegible] احتمال ہی کہ انہون نے اسرائیلیات سے لیا ہو پھر اس اثر مین دلیل ہی کہ پہلے باب توبہ کھلا ہونا عطا ہوا پھر اس سے زیادہ یہ آیت عطا ہوئی
[illegible] توبہ کے مغفرت ہی ورنہ دونون مین کچھ فرق نہ ہوگا (ھ و ع) واضح ہو کہ وحشی بن حرب نے جنگ احد کے روز دھوکے سے حمزہ بن
[illegible] المطلب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا پھر اللہ تعالے نے اوسکو اسلام کی ہدایت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو قبول
[illegible] وحشی نے اپنی عرض کہلا بھیجی کہ آپ پر نازل ہوا ہی کہ جسنے قتل کیا یا شرک کیا یا زنا کیا تو اوسپر قیامت کے روز عذاب سخت ہوگا
[illegible] افعال مرتد ہو چکے پس اللہ عز و جل نے نازل فرمایا الا من تاب و آمن و عمل عملاً صالحا الآیۃ۔ یعنے بعض گناہون کے
[illegible] اعمال صالح اور نیک کام کیا تو اوسکے واسطے مغفرت ہی پھر وحشی نے عرض بھیجا کہ شاید مجھسے یہ شرط پوری نہ ہو تو اوسکو
[illegible] اللہ تعالے ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنے اس شرک کے جسکے واسطے چاہتا ہی بخشتا ہی وحشی نے
[illegible] وسلم سے معافی مانگی اور عرض کیا کہ میرے حق مین ابھی خوف بہت ہی کہ مین نے اسلام کا ایک

Marfat.com

سردار کو شہید کیا تو مجھے یہ نہیں معلوم کہ میرے واسطے مغفرت ہو یا نہ ہو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا [illegible]
قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم الآیۃ۔ تب وحشی خوش ہو کر حاضر ہوا اور اسلام لایا پس بعض اصحاب نے عرض [illegible]
یہ آیت اسی شخص کے واسطے خاص ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ کل مسلمانوں کے واسطے عام ہے
مترجم کہتا ہے کہ بعض روایات سیر میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی رضی اللہ عنہ کے واسطے [illegible]
شاید آپ نے وحشی کے حق میں ترحم فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ مجھے حمزہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ یاد آئے [illegible]
تعالے کی طرف سے وحشی کے حق میں مضرت پہونچے اور وحشی رضی اللہ عنہ کے حق میں اگرچہ وحشی [illegible]
ہوئی تھی کہ بڑے بڑے اشراف قریش اوس سے محروم ہے اور وحشی رضی اللہ عنہ بعد اسکے کہا کرتے تھے کہ میں [illegible]
شرک کی حالت میں سب سے بہتر سردار اسلام کو شہید کیا اور بعد اسکے میں نے اسلام کی حالت میں [illegible]
ابتدائے خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں جب یمامہ پر جہاد ہوا تو روایت ہے کہ وحشی نے مسیلمہ کذاب [illegible]
محمد بن اسحاق نے نافع سے روایت کی کہ عبد اللہ بن عمر نے اپنے باپ سے جو باتیں روایتیں کیں اون میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمر [illegible]
نے فرمایا کہ اس آیت کا نزول عیاش بن ابی ربیعہ اور ولید ابن الولید وغیرہ چند مسلمانوں کے حق میں ہوا جو مکہ میں اسلام لائے [illegible]
اونکو اذیت و تکلیف دی اور فتنہ میں ڈالا تو یہ لوگ فتنہ میں پڑ گئے تو ہم لوگ کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالے ان لوگوں سے [illegible]
کبھی قبول نہ فرمائیگا کیونکہ یہ لوگ پہلے اسلام لائے اور اللہ تعالے کو پہچانا پھر مصیبت پہونچنے کی وجہ سے پھر گئے [illegible]
کچھ قبول نہ ہوگا اور توبہ بھی قبول نہ ہوگی۔ ع۔ پھر یہ آیت اتری تو مین نے اپنے ہاتھ سے یہ آیت لکھکر ان لوگوں کو [illegible]
آئے اور ہجرت کرکے مسلمان ہو گئے۔ مس۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہم لوگ جیسا خیال اپنے حق میں رکھتے تھے کہ [illegible]
وہ ہرگز نہیں بخشا جائیگا اور وہی خیال ان لوگوں کے حق میں بھی رکھتے تھے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف [illegible]
اللہ عزوجل نے اس بارہ میں یہ آیت نازل فرمائی قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ [illegible]
انہ ہو الغفور الرحیم۔ کہدے اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر اسراف کیا ہے تم لوگ اللہ تعالے کی رحمت [illegible]
گناہ سب کے سب بخشتا ہے وہ بیشک غفور الرحیم ہے۔ وَاَنِیۡبُوۡۤا اِلٰی رَبِّكُمۡ اور دل سے [illegible]
عاجزی کے ساتھ اوسکی درگاہ میں سچے دل سے جھکو۔ وَاَسۡلِمُوۡا لَهٗ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمُ الۡعَذَابُ ثُمَّ لَا
تُنۡصَرُوۡنَ۔ اور اللہ تعالے کے واسطے مطیع بن جاؤ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آئے [illegible]
یعنے اگر ابھی اسلام نہ لائے بلکہ جب عذاب آیا خواہ اسطرح کہ تمہاری شامت اعمال تم پر [illegible]
جہنم میں پھنس گئے جیسے قوم لوط وغیرہ کا حال ہوا کیونکہ عذاب الٰہی جب آجاتا ہے تو پھر [illegible]
عذاب سے مراد اس سے کبھی عذاب منقطع نہ ہوگا الحاصل جب عذاب الٰہی [illegible]
یا اسطرح کہ اسی حالت کفر پہ مر کر ملائکہ عذاب کے قہر میں پڑے تو پھر تمکو نصرت نہیں [illegible]
قال تعالے ما لہم من ناصرین۔ کافروں کے واسطے ناصرین ہوسکتے کوئی [illegible]
بھی اس قدر کہینگے کہ شفاعت کرنے والوں میں سے [illegible]

Marfat.com

[illegible] یہ لوگ ایسی حالت پر مرے جو توحید سے ضد ہے اسواسطے ان مشرکون کو اہل توحید سے ضدیت ہے کیونکہ دونون
[illegible] اوصاف مین تضاد ہے تو اس سے یہ نکتہ حاصل ہوا کہ کافرون کی ضد اہل توحید کو نعمت عطا ہوگی جیسے قولہ تعالے کلا انہم عن
ربہم یومئذ لمحجوبون یعنے اس روز کفار اپنے رب عزوجل کے دیدار سے محجوب ہونگے، تو امام مالک رحمہ اللہ نے قوی استدلال کیا کہ اہل توحید اس روز
دیدار سے محجوب نہ ہونگے اسیطرح جب کافرین کو نصرت نہ دی جاویگی تو مومنین کو ضرور نصرت عطا ہوگی اور اسی مین سے شفاعت ہے
پس یہ حجت قوی ہے مذکورۂ بالا کے انکے واسطے شفاعت ضرور ہے واللہ سبحانہ تعالے ارحم الراحمین۔ م۔ وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ
مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُم۔ اور اتباع کرو بہتر اوس چیز کی جو تمہاری جانب تمہارے رب عزوجل کی طرف سے اوتاری
گئی ہے ف اور وہ قرآن مجید ہے۔ مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ۔ قبل
اسکے کہ تمپر عذاب آوے اچانک درحالیکہ تم شعور نہ رکھتے ہو ف کہ کہان سے عذاب آویگا اور کیونکر آویگا حاصل آنکہ اچانک
عذاب آنے سے پہلے تمکو چاہیے کہ جو کچھ تمہارے رب عزوجل کی طرف سے تمپر اوتارا گیا اوسکے احسن کی اتباع کرو۔ اگر کہا جاوے کہ
قرآن مجید سب حسن ہے تو اسکا کیا مطلب ہے کہ اوسمین سے احسن کی اتباع کرو۔ جواب یہ ہے کہ ہان قرآن بذات خود تمام کتب الٰہی عزوجل
سے احسن ہے جیسے تمام کتب الٰہی بہ نسبت جمیع موجودات کتب کے احسن ہین لیکن قرآن مجید مین بندون کے اعمال کے واسطے اکثر
وہ طریقے بتلائے ہین۔ بعض احسن ہین اور بعض حسن بلکہ بعض جائز ہین جیسے مثلاً کوئی شخص کسی پر ظلم کرے تو مظلوم کو بقدر ظلم کے
انتقام لینا جائز ہے اور اگر عفو کرے تو یہ حسن ہے اور اگر عفو کرکے اوسکے ساتھ احسان کرے تو یہ احسن ہے اور جیسے حدیث مین آیا کہ
عمدہ خلق یہ ہے کہ جو قرابتی تجھسے قطع قرابت کرے تو تو اوس سے مل اور جو تجھپر ظلم کرے تو اوس سے عفو کر اور جو تیرے ساتھ برائی کرے
تو اوسکے ساتھ نیکی کر یہ تو باہم مخلوقات کے درمیان ہے اسیطرح خالق عزوجل کی عبادت مین بھی اعلی مرتبہ یہ ہے کہ ہر وقت اسطرح اپنے
رب عزوجل کو یاد رکھے کہ گویا تو اوسکو دیکھتا ہے اور اگر تو نہین دیکھتا تو وہ تو تجھے ضرور دیکھتا ہے یہ اعلی مرتبہ ہے اور مرتبۂ متوسط یہ ہے کہ
ظاہر و باطن ایمان مین ثابت قدم ہو اور ادنی مرتبہ یہ ہے کہ یقین کے ساتھ فرائض و واجبات ادا کرے اور حرام و مکروہات سے اجتناب رکھے
پس حاصل یہ ہے کہ احسن باعتبار قرآن مجید کے نہین ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ قرآن مجید نے جن احکام کو تمہارے واسطے ہدایت فرمایا ہے اور
جو کچھ طریقے بتلائے ہین اونمین احسن کو اختیار کرو حسن بصری رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہے کہ یعنے اللہ تعالے کی بندگی کو لازم پکڑو
اور اوسکی معصیت سے دور رہو کیونکہ اگر ایسا نہ کروگے یعنے قرآن مجید کی اتباع نہ کروگے تو لامحالہ ایک وقت آنے والا ہے کہ موت اچانک
آوے اور اوس وقت سوائے حسرت کے کچھ نہ ہوگا چنانچہ حضرت عالم الغیب والشہادۃ جلشانہ نے حسرت کرنے والے مشرکین و کافرین
کے کلمات تین قسم کے بیان فرمائے اول قولہ تعالے۔ أَن تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَىٰ عَلَىٰ مَا فَرَّطتُ فِي جَنبِ
اللَّهِ یعنے مبادا نفس کافرون کہے کہ وائے حسرت اپنی ایسی حرکت پر جو مین نے جانب الٰہی مین تقصیر کی ف یعنے اگر تم
[illegible] نہ کروگے تو آخر حسرت کے کلمات کہوگے اور کچھ نفع نہ ہوگا ایک یہ کہ نفس کو یہ حسرت ہوگی کہ مین نے جانب الٰہی عزوجل مین بہت
[illegible] حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا یعنے مین نے طاعت الٰہی مین قصور کیا مجاہد رحمہ اللہ نے کہا یعنے امر الٰہی مین اور سعید ابن جبیر رحمہ اللہ نے کہا یعنے
[illegible] بعض نے کہا کہ اسکے معنے یہ ہین کہ ایسی جانب اختیار کرنے مین قصور کیا جس سے رضائے الٰہی عزوجل تک رسائی
[illegible] لَمِنَ السَّاخِرِينَ۔ اور حال یہ کہ بیشک مین تمسخر کرنے والون مین سے تھا ف یعنے اللہ تعالے

Marfat.com

کے کلام پاک سے رسول علیہ السلام کی ہدایت سے تمسخر کرتا تھا یعنے مجھے یقین نہ تھا کہ درحقیقت یونہی دالملح ہو
نہین مانتا تھا اور اپنے نفس کو اوسکی منزلت سے زیادہ سمجھتا تھا بس۔ دوسرا کلمہ جو بعد نزول عذاب کے بعض نفس
اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ یا نفس بعوض روا یون کہے کہ اگر اللہ تعالے
تو مین بھی متقین مین سے ہوتا ف حالانکہ اللہ تعالے نے قرآن مجید مین سب ا حق کی ہدایت کر دی
ہین جسکی وہ لبن جاتے ہین اور لا یعنی کام نہین کرتے ہین بس جس نفس نے قرآن کی اتباع نہین کی وہ نزول عذاب کے
ہوگا کہ اگر یہ اعتقاد نہ ہوتا تو اللہ تعالے اوسکو ہدایت فرماتا بس وہ بھی متقین مین سے ہوجاتا۔ کلمہ ثالث کو بیان فرمایا
اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ۔ یعنے یا یہ نفس حسرت
عذاب دیکھے تو کہے کہ کاش میرے واسطے پھر جانا ہوتا تو مین بھی محسنین مین سے ہوجاتا ف یعنے نفس کافر جب عذاب
تو اوسکو کوئی شک باقی نہ ہوگا اور اوسوقت یہ تمنا کریگا کہ کاش ایکبار مین دنیا مین پھیر دیا جاتا تو مین جاکر وہان سے اعلی مرتبہ
ولیکن یہ تمنا اوسپر حسرت و وبال ہے کیونکہ پھر جانا محال ہے اگر کہا جاوے کہ اللہ تعالے کی رحمت عظیم ہے پھر اسمین کیا نکتہ ہے کہ اس حسرت
کی مراد پوری نہ ہو کیونکہ عذاب تو ہر بدکار کے ذاتی اعمال ہین ورنہ اللہ تعالے اپنی مخلوق کو عذاب کرنے سے بے پرواہ ہے۔ جواب یہ ہے کہ
مراد یہ تھی کہ دنیا مین پھرا جاوے اور اللہ تعالے کی قدرت مین یہ امر بالکل آسان بلکہ ہیچ ہے تو اوسکی مراد پوری نہ ہونا کچھ اسوجہ سے نہین کہ
جانا غیر ممکن ہے یا اللہ تعالے کو اوسکا عذاب مقصود ہے بلکہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالے عالم الغیب ہے وہ خوب جانتا ہے کہ اگر یہ لوگ دوبارہ پھیرے
تو کیا کرینگے۔ کما قال تعالے ولو ردوا لعادوا لما نهوا عنه وانهم لكاذبون۔ یعنے اگر یہ لوگ پھیرے جاوین تو پھر وہی کرین جس سے منع
گئے تھے اور یہ لوگ تو جھوٹے ہین۔ ۵۔ کیونکہ جیسے قیامت کے روز وہ تمنا کرتا ہے حالانکہ اسوقت سب باتون کو یقین کرلیا اسیطرح اوسنے
ازل مین توحید باری تعالے جلشانہ کی تصدیق کی تھی پھر دنیا مین آکر اپنے نفس کی خواہش جسمانی مین مغلوب و مقہور ہوگیا اور
ازل کو یاد نہ کیا اسیطرح اب بھی اگر دنیا مین لوٹایا جاوے اور جسم خاکی مین اُٹھایا جاوے تب پھر وہی حالت پیدا ہوجاوے اور اللہ تعالے
خوب جانتا ہے کہ یہ لوگ پھر وہی کفر و شرک کرینگے تو معلوم ہوگیا کہ انکا لوٹایا جانا درحقیقت مفید نہین ہے اور خود اونکا دعوی محض
ہے بلکہ اگر لوٹائے جاوین اور وہی کرین تو اونپر عذاب بھی دوچند شدید ہوجاوے الحاصل اللہ تعالے نے جواب میں فرمایا قوله تعالے بَلٰى قَدْ
جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ۔ کیون نہین حالانکہ میری آیات تیرے پاس آچکین ف یعنے قرآن جو سب ہدایت
پھر تیرا یہ دعوی کہ اگر اللہ تعالے مجھے ہدایت کرتا تو مین متقین مین سے ہوتا، محض دروغ ہے کیونکہ اللہ تعالے نے
نازل فرمائین۔ فَكَذَّبْتَ بِهَا۔ پر تونے آیات کو جھٹلایا ف اور کچھ عقل و معرفت نہ پائی ایسی
جانور ہے۔ وَاسْتَكْبَرْتَ۔ اور تونے آیات سے تکبر کیا ف انکو ماننے اور
سے تکبر کیا اور ایمان نہ لایا۔ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ۔ اور کافرون میں ہا ف یعنی ان آیات سے تمسخر و ٹھٹھول کیا اور کہتا تھا کہ
اور ہم صرف اسواسطے مخلوق ہوئے ہین کہ جانورون کی طرح کھاوے پیوین عمر تمام کرین پھر خاک ہوجاوین آگے کچھ دار آخرت کا
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ
اور قیامت کے دن تو دیکھے اونکو جو جھوٹ بولتے ہین اللہ پر اونکے منہ

[illegible] لِلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ

[illegible] غرور والون کو [illegible] اور بچاویگا اللہ اونکو جنھون نے ڈر رکھا اونکے بچاؤ کی جاگہہ لگے اونکو برائی

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

اور نہ وہ غم کھاوین

[illegible] حال قیامت مین کافرون ومومنون کی صورت بیان فرمائی تاکہ دونون مین فرق کرکے اہل سعادت راہ صلاحیت [illegible] قولہ تعالے وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ - [illegible] کے روز تو دیکھیگا ان لوگون کو جنھون نے اللہ تعالے پر دروغ باندھا ہی انکے چہرے سیاہ ف یعنے جن لوگون نے دنیا مین [illegible] کا افترا کیا یا خالق عزوجل سے انکار کیا یا اسکے دین مین کفریہ بدعت نکالی ہی قیامت مین انکے چہرے سیاہ ہونگے اگرچہ [illegible] ملکر خشب مسندہ یعنے کھڑی ہوئی صندلی لکڑی کی طرح چکنے پھرتے ہون اسواسطے کہ یہ جسم تروتازہ سڑکر اسقدر گندہ [illegible] ہوکہ جو داس سے نفرت ہوتی ہی حتی کہ اگر زندہ کچھدیر وہان بند کیا جاوے تو گھبرا کر مر جاوے پس اس صورت وہیأت کا کچھ اعتبار [illegible] ہے کہ اسپر طاعت الٰہی عزوجل کی پاکیزگی ہو اور سوائے اہل ایمان کے جسقدر فرقہائے کفر ہین سب اپنے اپنے شرک مین نجس [illegible] اسواسطے جہنم کے لائق ہین - اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ - کیا جہنم مین متکبرین کا ٹھکانا نہین ہے ف یعنے جہنم مین ہی متکبرونکا اصلی مسکن ہی اور یہ جہنمی ہونے کے لائق ہین آوتکبر یہ ہی کہ حق سے اتراوے اور لوگون کو حقیر سمجھے جیسا کہ [illegible] صحیح مین وارد ہی شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ یہ لوگ اللہ تعالے کی جناب مین جورو بیٹا بناتے اور شریک وساجھی لاتے غرضکہ ہر طرح کا [illegible] افترا باندھتے تھے اور حق توحید سے انکار وتکبر کرتے تھے تو جہنم کا قیدخانہ ایسے سخت مفتری ومتکبر کے لیے کافی ٹھکانا ہی تاکہ عذاب شدید [illegible] کی بدولت کرے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز [illegible] کو چیونٹیون کے برابر انسانی صورت مین حشر کیا جائیگا تو اونکی خردی کی وجہ سے ہر چیز اونکو روندتی ہوئی چلے گی اور برابر یہی حال [illegible] یہانتک کہ جہنم کے آتشی درآتشی مقام مین ایک قیدخانہ ہی جسکا نام بولس ہی وہان لیجاکر قید کیے جائینگے اور دوزخیون کا نچوڑ [illegible] کے واسطے دیا جائیگا اور طینۃ الخبال چاٹین گے (رواہ ابن ابی حاتم) مترجم کہتا ہی کہ سب سے بڑا تکبر یہ ہی کہ خالق عزوجل کی عبودیت [illegible] کے خالق سبحانہ کو نہ مانے جیسے دہریہ ہوتے ہین یا اپنے خیالات کے موافق [illegible] جیسے یہودی ونصرانی و [illegible] وغیرہ مانتے ہین کہ وہ درحقیقت انکار وکفر وشرک ہی اگر وہم ہو کہ اسمین تکبر کیونکر ہوا تو جواب یہ ہی کہ یہ ایسا تکبر شدید ہی کہ [illegible] اسکا بیان یہ ہی کہ ان متکبرون کے نفس سرکش نے اللہ تعالے واسکے رسولون کے بتلانے وسمجھانے کو کچھ خیال نہ کیا بلکہ [illegible] کو قرار دیا اوسپر یقین کرکے جم گئے اور ماسوائے اسکے سب کو حقیر وبے اعتبار جانا پس جو شخص کہ لفظی جھگڑا چھوڑکر دل سے [illegible] دیکھیگا کہ ان لوگون کا تکبر سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہی اور یہ اصلی معرفت مین اعتقادی تکبر ہی اور اسی قسم سے کچھ اعتقادی [illegible] فرقہائے مبتدعین ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پاک وآپکے صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم کے اجماع متواتر سے [illegible] رافضی وجہمیہ وغیرہ ہوتے گئے اور ان مین سے بکثرت ایسے ہین کہ شاید اللہ تعالے کے نزدیک دائرہ ایمان سے [illegible] اہل السنۃ والجماعت اونکی تکفیر سے پرہیز کرتے ہین کیونکہ جبتک وہ لا الٰہ الا اللہ ومحمد رسول اللہ سے صریح منکر نہون اور قبلہ سے منحرف

نہ ہون تب تک اونکو ظاہری اسلام مین داخل کہنا چاہیے اور یہی طریقہ نبوت ہے منوات معلوم [illegible]
منافقون کو باوجود علم کے خارج نہین فرمایا اور نہ اونکو قتل کیا حالانکہ آپکو وحی الٰہی سے انکی باطنی [illegible]
نہین کیا گویا اسمین حکمت یہی ہی کہ طبقۂ مابعد مین وحی منقطع ہونے کی وجہ سے کسی شخص کی دلی حالت معلوم [illegible]
لگانا واجب ہی پس آیندہ لوگ اسی طریقہ پر رہین کہ ظاہر سے تجاوز نہ کرین اور اگر آپ منافقون کو خارج فرماتے [illegible]
جب زمانہ دراز گذرتا تو لوگ اپنی رائے سے بہتون کو اسلام سے خارج کیا کرتے کیا نہین دیکھتے ہو کہ باوجود [illegible]
لوگ جھوٹی جھوٹی باتون پر باہم ایک دوسرے کی تکفیر کیا کرتے ہین خصوصًا فرقہ ہاے بدعتی جیسے بدعت مین جاہل [illegible]
طریقے مین بھی جاہل ہین اور برملا جماعت اسلام سے پھوٹ کر نفاق و اختلاف پیدا کرتے خصوصًا اہل حق کی تکفیر [illegible]
اونکے تکبر مین شامل ہی بالجملہ اللہ تعالے نے تندید فرمائی کہ متکبرون کو جہنم مین ٹھکانا دیا جائیگا۔ **وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِينَ** [illegible]
بِمَفَازَتِهِمْ ۔ اور اللہ تعالے اون بندون کو جنھون نے تقوی رکھا نجات دیگا بسبب انکی مفازت کے **ف** مفازت سے [illegible]
انھون نے اللہ تعالے کے یہان فوز سعادت حاصل کیا جو انکے حق مین ازل سے سابق ہوچکا اور حاصل یہ کہ جن بندون نے شرک و افترا وغیرہ سے [illegible]
تو سابقۂ فوز سعادت سے اللہ تعالے اونکو جہنم و اسکے عذاب سے نجات عطا فرماویگا **لَا يَمَسُّهُمُ السُّوٓءُ** ۔ اونکو کوئی ناگواری چھو جائیگی [illegible]
یعنے قیامت کے روز ان پر کوئی محنت و مشقت انکو طاری نہوگی اگرچہ دنیا مین انھون نے جہاد و طاعات مین اور اپنے نفس کی سرکشی [illegible]
تھوڑی مشقت اوٹھائی ہی پس آخرت مین وہ ہر ناگواری سے بچ جاوینگے حتی کہ اونکو چھو بھی نہ جائیگی **وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ** ۔ اور نہ [illegible]
غمناک ہونگے **ف** حزن یہ ہی کہ کوئی مراد جاتی رہنے سے غم طاری ہو اور ان بندون کو اللہ عز وجل انکی امید سے زیادہ [illegible]
عطا فرمائیگا اور قیامت کی دہشت شدید سے امن ہوگا تو ان لوگون کو کچھ بھی غم نہ ہوگا بلکہ جنت مین ہر طرح کی نعمتون سے [illegible]
تنبیہ قولہ الذین کذبوا علی اللہ ۔ یعنے اللہ تعالے پر دروغ باندھا خواہ ذات پاک مین کہ اوسکا بیٹا وغیرہ بنایا یا صفات مین [illegible]
دیگر مشرکین ہین اور حسن بصری رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ اسمین وہ لوگ بھی شامل ہین جو کہتے ہین کہ اگر ہم چاہین تو کرین اور اگر [illegible]
تو نہ کرین **بقاعی** رح نے کہا کہ حضرت حسن رح نے شاید اس سے معتزلہ فرقہ مراد لیا کیونکہ اسی فرقہ نے حضرت حسن رح کی مجلس سے الگ [illegible]
نکالا تھا کہ ہم لوگ اپنے افعال کے خود پیدا کرنے والے ہین چاہین کرین اور چاہین نہ کرین **بقاعی** رح نے کہا کہ اسمین ہر ایسا شخص [illegible]
کہ جسنے دین مین ایسی بات کہی جسکو قرآن یا حدیث یا اجماع سلف سے نہین جانتا ہی کیونکہ یہ صرف اوسکے نفس کی خیالی [illegible]
اسی اختلاط و التباس کی وجہ سے اللہ تعالے نے انبیا علیہم السلام کو بھیجکر راہ مستقیم تعلیم فرمائی کہ اوس طریقہ پر [illegible]
اگر نفس کے پھندے مین پڑے تو راہ غلط ہوکر گمراہی مین پڑ جاوینگے اور اللہ تعالے نے اہل السنت والجماعت کو [illegible]
نفرت کرتے ہین اور فقط اسی طریقے پر چلتے ہین جو اللہ تعالے نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]
صحابہ رضی اللہ عنہم کو بتلایا اور اپنی حیات مین اپنے سامنے عامل کامل کردیا اسی طرح ہی پیشواے امت ہوگئے کہ انھین [illegible]
نے سیکھا اور انھین کے قدم بقدم چلے اور کروڑون اہل حق پیشوا ہوگئے جن سے برابر یہ طریقہ متصلہ چلا آتا [illegible]
ہوا و ہی بھٹک گیا اور اپنے نفس کے تکبر مین پڑ گیا پھر وہ اپنے نزدیک اپنے مخالف طریقہ کو حق [illegible]
آنکھ ہی کہ جو طریقہ اوسنے نکالا اوسپر مغرور ہی اور اہل السنت تو پانچون وقت نماز مین صراط المستقیم [illegible]

... ہوا اور ضلالت کرتے تو اول ہی روز نکل گئے تھے اور اہل السنۃ اہل الحق جانتے
... تعالے ہی کے قبضہ قدرت میں ہی تو اوسی سے ترقی کی ہدایت مانگتے ہین۔

وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ہر چیز کو ذمہ لیتا ہی اوسیکے پاس ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی

... كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْ

ع 9 11

... اللہ کی باتون سے وہ جو ہین وہی ہین ٹوٹے مین پڑے تو کہہ اب اللہ کے سوائے کسیکو بتاتے ہو

... اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ

... اور حکم ہو چکا ہی تجکو اور تجسے اگلون کو اگر تونے شریک مانا

لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝

... تیرے کیے اور تو ہوگا ٹوٹے مین آیا نہ بلکہ اللہ ہی کو پوج اور رہ حق ماننے والون مین

... فرماتا ہی کہ جب بندے یہ معرفت اپنے دل مین لاوین کہ اللہ تعالے ہی کل چیزون کا پیدا کرنے والا ہی وہی رب مالک
... ہی اوسیکے قبضہ قدرت وتدبیر وحفاظت مین کل مخلوقات ہی قال تعالے۔ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۔ اللہ تعالے ہر
... کا خالق ہی ف اس سے ظاہر ہی کہ ہدایت پیدا کرنا بھی اوسیکے اختیار مین ہی اور بندے اور بندون کے افعال سب اوسیکے
... مین اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وجمیع صحابہ رضی اللہ عنہم سے متواتر متوارث ہی بلکہ عرب مین زمانۂ اسمٰعیل علیہ السلام
... و ما قوام بنی اسرائیل وغیرہ مین زمانۂ اسحاق ویعقوب علیہما السلام سے یہ امر متواتر تھا پھر جیسے لوگ بگڑے اور معرفت الٰہی
سے جاہل ہوگئے تو اس عقیدہ سے بھی جاہل ہو گئے جیسے اسلام مین خوارج وجہمیہ ومعتزلہ وغیرہ بگڑکر اس جہالت مین پڑے کہ بندونکو
... افعال کا خالق بتلاتے ہین اور یہ کفر وجہالت ہی بلکہ اللہ تعالے ہی ہر چیز کا خالق ہی۔ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝
اور وہی ہر چیز پر وکیل ہی ف کیونکہ وہی الحی القیوم ہی تو اسی کی قیومی سے ہر چیز کا قیام ہی اور اسیکا تصرف اسکی تمام مخلوقات
مین جاری ہی لقولہ تعالے یدبر الامر من السماء الی الارض الآیہ۔ یعنے آسمان سے زمین تک وہی تدبیر فرماتا ہی تو اوسیکی قدرت سے ہر چیز حرکت
... ہی اور اوسیکی ... سے ہر کاریگر کا دماغ وہاتھ جسطرح وہ چاہتا ہی چلتا ہی وقد قال تعالے ما تسقط من ورقۃ الا یعلمہا اوسیکے
... پس اللہ تعالے کے نیک بندے اوسکی پاک قدرت مین فکر کرتے ہین کہ کس شان ... سے اوسکے قبضۂ قدرت مین
... ہر ذرون آدمی ایک وقت مین اپنی اپنی مختلف جنبشین کرتے ہین اور ہر ایک اوسکے قبضۂ قدرت مین ہی بلکہ
... پتیان اور کرورون درخت واونکے پتے کسطرح اوسکے قبضۂ قدرت مین متحرک ہین پھر اس شان عظمت کو دیکھکر نیک بندے
... ہو جاتے ہین سبحان الملک القدوس العزیز الحکیم۔ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ آسمانون وزمین کی
... ہین ف اوسیکی کنجی سے زمین کی برکت وآسمانی فیض حاصل ہوتا ہی اور بدون اوسکی رحمت کے ایک قطرہ پانی
... تمام جہان ... کچھ نہین ہوتا اور تمام تجارات وتلاطم بحری ایک محدود حد تک رہ جاتا ہی جب
... رحمت ... گنہگارون وکافرون تک ہزارون جاندارون کو اپنی رحمت سے سیراب فرماتا ہی ذرہ ذرہ اوسیکی

Marfat.com

قدرت مین ہو اور تکبر اوسکی شان پاک کی صفت ہو اور مخلوق مین سے جسنے تکبر [illegible]
اللہِ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۔ اور وہ لوگ جنھون نے آیات الٰہی سے کفر کیا [illegible]
ف یہ اونکی بدبختی کی کمائی ہو کہ انھون نے کفر و شرک و بدعتین کمائین [illegible]
دنیا مین سمجھتے ہین کہ ہم لوگ نیک کردار ہین شیخ ابن کثیرؒ نے یہان ایک حدیث نقل کیا کہ حضرت عثمان [illegible]
کہ لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر و سبحان اللہ و بحمدہ و استغفر اللہ و لا قوۃ الا باللہ ہو الاول و الآخر و الظاہر و الباطن [illegible]
شئ قدیر یہی مقالید السموات والارض ہین جسنے انکو صبح کے وقت دس مرتبہ کہا تو اوسکو چھ خصلتین عطا [illegible]
لشکر سے مصئون ہو جاتا ہو دوم یہ کہ اوسکو بکثرت قنطار ثواب ملتا ہو سوم یہ کہ جنت مین اوسکا [illegible]
اوسکا جوڑ ہو جاتا ہو پنجم یہ کہ بارہ ملائکہ اوسکے ساتھ ہو جاتے ہین ششم یہ کہ اوسکو ایسا ثواب ملتا ہو جیسے کسی نے [illegible]
پڑھین اور با وجود اسکے اوسکو حج مقبول و عمرہ مقبول کا ثواب ملتا ہو اور اگر اُسی روز مرگیا تو شہیدون مین [illegible]
ابی حاتم و ابو یعلی) لیکن شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ اس روایت مین غرابت و نکارت شدید ہو واللہ تعالیٰ اعلم شیخ سیوطی [illegible]
حدیث کو ابو الحسن القطان و ابو یوسف القاضی و ابن السنی و ابن المنذر و ابن مردویہ نے بھی بطریق متعددہ حضرت عثمان [illegible]
روایت کیا ہو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ اس حدیث کے واسطے اصل ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔ بالجملہ الوہیت جسنے خالق عزوجل [illegible]
الی اپنے رب عزوجل کو پہچان لیا اور وہ دائرۂ کفر و شرک سے خارج ہو کر مقام امن و ایمان مین آگیا اور بدون اسکے جسنے [illegible]
خدا کا نام کہا یا کسی زبان مین یہ نام لیا ولیکن خدا کی شان مین جو اعتقاد کیا وہ اُلوہیت و وحدانیت نہین ہو تو [illegible]
اعتقاد جمایا اور اسیکو اپنا رب بنایا اور خالق عزوجل سے وہ بالکل جاہل ہو یہ مقام خوب غور سے سمجھ لینا چاہیے کہ اسمین بہت [illegible]
ہین اور نادانی سے سمجھتے ہین کہ یہ سب فرقہاے کفار و مشرکین ہر ایک کا اعتقاد خدا پر ہی اور اس سے کوئی منکر نہین ہو ولیکن [illegible]
البتہ شرک ہین،، مترجم کہتا ہو بلکہ انہین سے کسی فرقہ کو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہین ہو اور کسی نے اللہ تعالیٰ خالق [illegible]
اور اگر اسکو پہچانتے تو مومن ہو جاتے کیا نہین دیکھتے ہو کہ مثلاً یہودی یہ فرقہ جو بالفعل موجود ہو انھون نے اپنے واسطے ایسا [illegible]
تجویز ہو اور نصرانی نے اپنا رب ایسا بنایا جسکا بیٹا وجود ہو حالانکہ خالق عزوجل کی شان مین یہ امر قطعاً محال ہو وہ پاک [illegible]
سے بلکہ یہ فرقہ گمراہ اپنی خیالی صورت پر ایمان لایا ہو اور اسیکو اپنا خدا بنایا ہو اسیطرح مشرکین قریش و عرب نے اپنے بتون [illegible]
اور ساتھ ہی یہ بھی اعتقاد کیا کہ خداے تعالیٰ ان آلہہ بتون کا مالک و خالق ہو اور آلہہ جن مخلوقات [illegible]
انکا بھی مالک ہو اور یہ بت پرست اپنے واسطے انھین بتون سے تعلق سمجھتے تھے اور یہ سب گمراہی تھی [illegible]
تو وہ نفس مین اپنی خیالی تصویر کو جو کڑی کے جالے سے بدتر کمزور ہو اپنے خیالات مین تانے ہوے معبود [illegible]
پر بلکہ معرفت حق سے اسقدر جاہل تھے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت حق کو گمراہی [illegible]
حقہ نازل ہوئے ہین انکو نہین مانتے تھے ابن ابی حاتم و غیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قریش [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدمی بھیجا اور جمع ہو کر کہنے لگے کہ آج ہمسے [illegible]
[illegible] اپنے مالون سے اُنکا ایک حصہ نکالکر آپکے واسطے جمع کیے دیتے ہین [illegible]

Marfat.com

[illegible] جسقدر عبادتون کا آپ پسند کرین ہم آپ کے ساتھ ملہ دینگے
[illegible] پھینکے پس سب ہم آپ کے واسطے قبول کرتے ہین اور آپ صرف اسقدر کرین
[illegible] حال انکا بیان کرین گویا انکی مراد یہ تھی کہ جس اعتقاد شرک و باطل پر ہم لوگ قائم ہین اسی کو
[illegible] کی استعمال کیا کہ الوہیت صرف خالق عزوجل کے واسطے ہی اور سوائے اسکے سب مخلوقات
[illegible] ہین تو محض عاجز ولاچار ہین پیام حق ان کافرون کو ناگوار ہی اور بجائے اسکے امر باطل مانگتے
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا کہ مین وحی حق تعالیٰ کا تابع ہون پھر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل
[illegible] تعبدون الخ پورا سورہ نازل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا قولہ تعالیٰ۔ قُلْ اَفَغَیْرَ
[illegible] اَعْبُدُ اَیُّهَا الْجٰهِلُوْنَ۔ ای محمد کہدے کہ بھلا تم لوگ ای جاہلو مجھے حکم دیتے ہو کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے غیر کی
[illegible] یعنی توحید الٰہی عزوجل چھوڑ کر غیر کے حق مین الوہیت کا اور استحقاق عبادت کا قائل ہو جاؤن۔ یہ محض باطل ہی
[illegible] کیونکر ہو سکتا ہی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی فرمائی بقولہ تعالیٰ وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَاِلَى الَّذِیْنَ
[illegible] لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ اور البتہ وحی کردی گئی تجھے
[illegible] کو جو تجھسے پہلے ہو چکے ہین (انبیا علیہم السلام) کہ اگر فرضاً تو نے شرک کیا تو تیرا عمل مٹ جائیگا اور تو خاسرین
[illegible] بعض نے لکھا کہ اسکے معنے یہ ہین کہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بلندی منزلت ظاہر فرمائی کہ تیری شان عالی
[illegible] شرک کی نجاست سے پاک بلند ہی کہ تیرا حال انبیائے سابقین کو وحی کیا گیا تھا اور وہی خود تجکو وحی کردیا گیا کہ اگر فرضاً تجھسے شرک
[illegible] یہ حکم خاص ہی کہ تیرے عمل سب مٹ جاوین مترجم کہتا ہی کہ علمائے شافعیہ وغیرہ نے اس تکلف کو اسواسطے
[illegible] کیا کہ انکے نزدیک اگر کوئی شخص مرتد ہو کر کفر پر مرجاوے تو اسکے اعمال مٹ جاتے ہین اور اگر بعد مرتد ہونے کے پھر مسلمان ہو گیا
[illegible] اپنے سابق اعمال خیر کا ثواب پاویگا۔ اور اس آیت مین خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم خاص ہی اور وہ بھی فرضی مثال ہی
[illegible] واسطے فائدہ یہ حکم ہی کہ اگر بالفرض آپ سے شرک سرزد ہوتا تو کل اعمال مٹ جاتے جمہور علما نے اسکے معنے یہ بیان کیے کہ
[illegible] تعالیٰ نے آگاہ فرمایا کہ اسنے اپنے رسول حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اس سے پہلے جملہ انبیائے سابقین علیہم السلام کو
[illegible] نبی کو یہ وحی بھیجی کہ شرک اسقدر بدتر ہی کہ اگر تجھسے سرزد ہو تو تیرے اعمال بھی حبط ہو جاوین پس ثابت ہوا کہ متواتر جمیع
[illegible] مین یہ حکم توحید یکسان نازل ہوا ہی تو جہان مین کسیکو روا نہین ہی کہ متواتر علم نبوت سے خلاف کرکے بعذاب شرک مین مبتلا ہو
[illegible] کسی طرح شرک کی طمع نہ کرنی چاہیے اور چونکہ پیغمبر کو معرفت حق تعالیٰ مین عروج ہی تو پھر اس سے شرک غیر ممکن ہی اور اگر بالفرض
[illegible] تو بدلیہ شدید مین وہ بھی مبتلا ہو اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے فلاح یافتہ بندون مین سے تھا بلکہ اہل فلاح کا سردار
[illegible] یہ عقیدہ صحیح ہی کہ اس سے اعمال مٹ جاتے ہین اور مشرک خاسرین مین سے ہو جاتا ہی اور یہ آیت بمانند قولہ تعالیٰ ولو اشرکوا لحبط
[illegible] یعملون یعنی اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے مراتب و مدائح و فضائل بیان فرما کر آگاہ کیا کہ اگر یہ لوگ شرک کرتے تو جتنے
[illegible] ہو جاتا پس حق تعالیٰ کا کمال احسان ہی کہ اسنے ہدایت و معرفت عطا فرمائی اور شرک سے نجات دی اور آنحضرت
[illegible] وسلم کو ارشاد فرمایا۔ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ہی ہی تو اسیکی عبادت کر

Marfat.com

اور شکر کرنے والون مین سے ہو جا **ف** بکا الوہیت [illegible]

بیدار ہوا اور جب اللہ تعالے کے فضل سے تو نے اسکی معرفت پائی تو اسی کی توحید و عبادت کا الوہیت [illegible]

نجات دی کیونکہ جہال اصل وہ ہین جو اپنے رب عز و جل کو نہ پہچانین اور جنسے رب عز و جل کو نہ جانا [illegible]

کیونکہ ساحت کبریائی پاک ہی والحمد للہ رب العالمین **ف ش** فی اقتباسات العرائسین [illegible]

شیٔ وکیل۔ اس آیت مین اللہ تعالے نے اول تو بتلایا کہ اللہ تعالے ہر چیز کا خالق ہی پھر فرمایا [illegible]

جانب عظمت و کبریا حق عز و جل مین مجبور مقہور ذلیل ہی جب جسطرح چاہا اسکو پیدا کر دیا تو [illegible]

تاب نہین رکھتی ہی ولیکن خود ہی وکالت فرمائی تو اسی کی قیومیت سے قیام ہی ورنہ مخلوق [illegible]

کہ اللہ تعالے نے جس چیز کو مخلوق فرمایا وہ اسکے حضور مین محض ذلیل مطیع ہیچ ہی پھر مخلوق اگر [illegible]

عز و جل کی جناب مین اپنی نسبت ٹھیک کرے یعنے مخلوق سب ضعیف اور ہیچ ہی پس جس قدر مخلوق [illegible]

اسی قدر اسکو حیات و شرف حاصل ہوگا تو خلاصہ یہ کہ اسی کی مخلوق بن جاوے تو جب وہ بندہ ہو گیا تو البتہ اللہ تعالے [illegible]

کہ جسقدر عبودیت کی نسبت قوی ہو اسی قدر مرتبہ بلند ہی اور مترجم کہتا ہی کہ **شیخ** عارف [illegible]

لکھا ہی کہ حضرت **عارف شاہ محمد کاظم** رحمہ اللہ تعالے نے وقت نزول نعمت حضرت شاہ [illegible]

عبودیت کی درخواست کی اور ہر مرتبہ جب اللہ شاد ہوا تو انھون نے عبودیت ہی مانگی اور عطا ہوئی کیونکہ عبودیت ہی [illegible]

جسقدر نقصان وکمی ہوتی ہی وہ اسی عبودیت ہی کے نقصان سے ہی دہ الخصام پس **شیخ** حسین [illegible]

فرمایا کہ مخلوقات کے واسطے کوئی ذاتی عزت نہین ہی بلکہ مخلوق کو جو عزت حاصل ہوتی ہی وہ اپنے خالق عز و جل کی جناب مین [illegible]

ہونے سے حاصل ہوتی ہی پس جسقدر بندہ ربانی ہوا اوسیقدر اوسکو شرف و فضیلت ہوگی تو اللہ تعالے [illegible]

کائنات کا تعلق اللہ تعالے کے افعال مشیت سے ہی اور افعال کا صدور صفات قدیمہ ارادات [illegible]

مقالید سب اللہ تعالے ہی کے واسطے ہین اور جب اللہ تعالے اپنے بندۂ عارف کے واسطے خزائن [illegible]

منزلت کے موافق دروازہ رحمت کشادہ ہو جاتا ہی اور یہ اس بندے کے قلب سے تا صفات حق عز و جل [illegible]

یہ بندۂ مقبول سرفراز ہوتا ہی اوسیکا ظہور اسکے قلب پر ہوتا ہی **شیخ سہل** رحمہ اللہ تعالے نے ارشاد کیا کہ [illegible]

سبحانہ تعالے مین ہین وہ جس بندے کو چاہتا ہی توفیق دیتا ہی کہ اخلاص توحید سے [illegible]

ہی اور جس مغرور سرکش کو اوسکے نفس کے ساتھ چھوڑتا ہی تو اپنی بارگاہ کیجانب سے اوسکا [illegible]

اختیار کر لیتا ہی اور متاع دنیا کی زینت اوسکی آنکھون مین رچ جاتی ہی تو اوسکی ساری کوشش اسی [illegible]

قلب بند ہو کر اوس پر مُہر ہو جاتی ہی تو وہ عقل و سمجھ سے بے نصیب ہو جاتا ہی اور وہ عقل ہی سے نور [illegible]

الوہیت حق عز و جل کو نہین پہچانتا بلکہ شرک و کفر و دہریت و نیچریت کو سمجھکر اپنی رائے مین [illegible]

مین کوشش کرتا ہی کیونکہ اپنے خالق عز و جل کی پہچان سے جاہل ہی لہذا اللہ تعالے قل [illegible]

نے اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کو حکم دیا کہ ان مغرورون کو خبر دو [illegible]

...مخلوق نہین معبود ہوسکتا ہی بلکہ عبودیت کا مستحق سوائے خالق
...ین غیر حق کی عبادت کرون حالانکہ مخلوقات مین کچھ بھی الوہیت نہین ہی بلکہ اللہ تعالے ہی کل مخلوقات
...مخلوقات سے جو چیزین پیدا ہوتی ہین اونکا بھی وہی خالق ہی کیونکہ مخلوقات سے جو افعال وصنعتین مخلوق ہوتی ہین جیسے
...ون کے پھل ہین حالانکہ درخت اپنے پھلون کے خالق نہین ہین اور نہ درختون کو اپنے پھل پیدا کرنے مین کوئی قدرت ہی بلکہ وہ
...ون کی حاصلات وکمائی ہی اسیطرح آدمیون کے افعال وصنائع اونکی کمائیان ہین **شیخ ابو عثمان** رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ حسن
...خلاص کے ساتھ اپنے خالق عزوجل کی عبادت کی تو اوس سے شک وشبہہ وجہالت زائل ہو جاتی ہی۔ھ۔ یعنے جب جہالت زائل
...ل تو معرفت وحکمت ظاہر ہو جاتی ہی اسیواسطے روایت ہی کہ جس شخص نے چالیس روز تک اللہ تعالے کی خالص عبادت کی اوسکے قلب سے
...حکمت جوش کرتا ہی قولہ لئن اشرکت لیحبطن الآیہ۔ تجکو رسالت ونبوت ومعارف عظیمہ وحی کیے گئے اور یہ عنایت ازلی تیرے حق مین سابق
...ی اور تیرے برادران دیگر انبیا علیہم السلام اسی ہدایت پر گذرے **شیخ ابو العباس بن عطا** نے کہا کہ مقامات قرب منزلت
...ن اہل حق کو غیر کی جانب التفات کرنا ارتکاب شرک ہی کیونکہ شرک فی الملاحظہ ہی **شیخ جعفر** رح نے کہا کہ اگر سوائے حق عزوجل کے
...ی جانب نظر ہو تو اسی قدر آخرت مین دیدار سے محرومی ہی بلکہ اللہ تعالے ہی کے واسطے کل ہو جاوے لہذا فرمایا بل اللہ فاعبد اس کلام
...ن نام جلال کو مقدم کرکے فعل عبادت کو مؤخر کرد یا تو اشارہ ہی کہ اللہ تعالے ہی کے واسطے پہلے کل ہو کر اوسیکی عبادت کرنی کہ عبادت
...ی درمیان مین نظر نہ ہو حتی کہ کسی غیر کے واسطے دخل نہ ہے کیونکہ الوہیت کل اللہ عزوجل ہی کے واسطے ہی (عس) **مترجم** کہتا ہی کہ
...ہان یہ معرفت لطیف ورحمت عمیم ہی اور کہان جاہل کافرون کی جہالت عظیم کہ حق تعالے کی جناب مین شرک جلی کرتے ہین لہذا فرمایا۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ

اور نہین سمجھے اللہ کو جتنا کچھ وہ ہی اور زمین ساری ایک مٹھی ہی اوسکی اون قیامت کے اور آسمان

مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

لپٹے ہین اوسکے داہنے ہاتھ مین وہ پاک ہی اور بہت اوپر ہی اس سے کہ شریک بناتے ہین

منع ہو کہ بندے کے واسطے علم کے طریقے اسی حواس ظاہری وعقل سے ہوتے ہین اور حواس کا ادراک ہرگز ایسی چیز کو ادراک نہین کرتا
ا وہ سے خارج ہو اسیواسطے تم یہ عجیب تماشا دیکھتے ہو کہ یہ قوم مادی جسنے ظاہر وباطن اپنے آپکو اسی حیات دنیا کے مادیات مین گرفتار
...وجود ملائکہ سے منکر ہین اور اسی طرح جن قومون کو دیکھو جو دنیا کی حیات پر فریفتہ ہوے ہین وہ کسی طرح اللہ تعالے کی الوہیت وشان کبریائی
...پہچانتے ہین اسواسطے کہ حواس کے بندے ہین اور حواس سوائے مادی چیز کے ادراک نہین کر سکتا ... سے بہودنے باوجود ہدایت
...ت کے جناب باری تعالے کی شان مین ہاتھ وپانون وغیرہ لوازم اجسام کا اعتقاد کیا جیسے فرقۂ مجسمہ کا اعتقاد ہی بلکہ یہود مین سے ایسے جاہل
...ے ہین جنھون نے زعم کیا کہ وہ بڑی داڑھی والا مخلوقات کو چھ دن مین متفرق پیدا کرکے ساتوین روز سنیچر کو تھک کر عرش پر پانون پھیلا کر
... **مترجم** کہتا ہی معاذ اللہ تعالے یہ فرقہ احمق بالکل جاہل ہی اسنے توریت سے دنیاوی کارآمد چیزین نکالین اور سگ دنیا بنکر آخرت داہ
...ت سے جہالت پائی اور اس سے بدتر فرقۂ نصاری ومجوس وغیرہ کا حال ہی کیونکہ معرفت تو عقل سے حاصل ہوتی ہی اور یہ لوگ صرف حواس
...عقل سمجھے کیونکہ اصل حقیقت بدون ایمان کے ظاہر نہین ہوتی ہی اور ایمان بھی معرفت خالق عزوجل ہی اور ذات خالق عزوجل اعلی

Marfat.com

حاصل ہو کہ وہاں مخلوق کے توہام و قیاس [illegible]
تعالے حاصل ہوتا لیکن یہ خبیث لوگ تو مجسمہ مشرک ہین اور صفات الوہیت و عظمت [illegible]
اللّٰہ حَقَّ قَدۡرِہٖۤ ۔ اور ان مشرکون نے اللہ تعالے کی شان کو جیسی اسکی شان پاک ہی نہین [illegible]
اسکا اندازہ کر لیا حالانکہ اسکا نتیجہ تو یہ کھلا ہوا ہی کہ احاطۂ قیاس و گمان سے انتہائے درجہ کی کوشش
لا محالہ اسکے دماغ کی انتہائی کوشش کا نتیجہ ہی یعنے اسی سے مخلوق ایک تصویر ہی پھر اسی کو احمق نے خالق [illegible]
کچھ تو فکر کرو کہ یہ آخر تم اسی خیالی صورت پر ایمان لائے ہو جو تمھارے وہم و گمان و قیاس نے گڑھی ہی اور خالق عزوجل
ہی کہ اسکو کسی کا قیاس احاطہ کرے لہذا اہل الحق کا اعتقاد صحیح یہ ہی کہ خالق عزوجل کو اور اسکی صفات کو مخلوق سے
جانتے ہین اور کسی طرح اسکے ساتھ مشابہت تک نہین مانتے ہین اور اللہ تعالے نے جو صفات قدسی اصطلاح بتلائی ہین کہ جن
غلطی کھائی تو یہ مومنین انکو مخلوق کے معنے مین نہین لیتے بلکہ خالق عزوجل کی صفات جانتے ہین برخلاف جاہل مشرکون کے
اپنے قیاس پر حکم لگاکر شرک کا اعتقاد کرلیا چنانچہ عنقریب توضیح آتی ہی شیخ امام ابن کثیرؒ نے ذکر کیا کہ قولہ تعالے
حق قدرہ ۔ مجاہدؒ نے فرمایا کہ قریش کے حق مین اسکا نزول ہوا مراد یہ کہ قریش نے سمجھا کہ اللہ تعالے کیونکر ان مخلوقات کا انتظام
[illegible] مین چنانچہ جب انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے توحید سنی تو تعجب سے کہا اَجَعَلَ الْاٰلِھَۃَ اِلٰھًا وَّاحِدًا اِنَّ ھٰذَا
کیا اس شخص نے سب آلہہ کو ملا کر ایک الہ کردیا یہ تو بہت ہی عجیب بات ہی ۔ مترجم کہتا ہی کہ بندہ عارف اس مقام سے سمجھ سکتا
قوم جانور بلکہ جانورون سے بدتر کسقدر اپنے خالق جل جلالہ سے جاہل تھے حالانکہ شان خالق عزوجل بہت اعلی و اجل ہی کہ یہ تمام مخلوقات
کروڑہا مرتبہ اس سے کروڑ گونہ زائد مخلوقات پیدا فرماوے تو اسکی عظمت کے سامنے ذرہ سے بھی کمتر ہی اور یہ سب فرض کر ایک ایک چیونٹی
ایک ایک پتیا ہر حال مین اسکے قبضۂ قدرت مین ہی اور رہیگی ۔ سدیؒ نے کہا کہ معنے یہ ہین کہ مشرکون نے اللہ تعالے کے حق تعظیم
[illegible] محمد بن کعب نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالے کے حق تعظیم سے کچھ جانتے تو اسکے کلام پاک کے معارف عظمت مین سے کچھ بھی نہ جھٹلاتے
[illegible] ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ کافرون نے حق قدر کبریائی کو نہین پہچانا جبکہ اسکی قدرت سے
اور [illegible] سب اسکے قبضۂ قدرت مین مسخر ہین پس جس بندے نے دل سے جانا و مانا کہ ان اللہ علی کل شیٔ قدیر ۔ تو اسنے حق
پہچانا اور جسنے اسکو یقین نہ کیا تو اسنے حق عظمت کو نہ پہچانا مترجم کہتا ہی کہ عظمت و شان آلہی عزوجل کے لائق کسی قلب مین سمائی نہ
یہ تو صرف ایمان ہی اور وہ بقدر اپنی وسعت کے عطائے آلہی سبحانہ تعالے ہی پس مومنین و کافرین کے درمیان حد فاصل یہ ہی کہ اللہ تعالی
شرک جلی سے منع کیا پس مومن کو اول ہی یہ یقین ہی کہ حق تعالے ہی الوہیت و الاہی سوائے اسکے کسی مین الوہیت نہین ہی اور پھر
اپنی نیک طاعت کے فیض سے معارف عظمت و کبریائی مین عاجز بندہ ہوتا جاتا اور ترقی کرتا ہی برخلاف کافرون کے کہ وہ اللہ تعالی
کی قدرت و عظمت سے جاہل ہو کر اول ہی دوسرون سے حاجت روائی و مدد مانگتے پھرتے اور انکو قدرت والا جانتے ہین یعنی نہ
اللہ تعالے کی شان عالی کے لائق قدر نہ جانی ۔ وَالۡاَرۡضُ جَمِیۡعًا قَبۡضَتُہٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ۔ [illegible]
سب اپنی اقلیم ضمنی کہ قیامت کے روز اسکے قبضہ مین ہی ف اور یہ قبضہ اسکی صفت قدسی ہی اور کا [illegible]
معنے ہماری لغت مین مٹھی ہین پس یہی معنے جناب باری تعالے مین لے لیتا ہی کیونکہ وہ قدر الوہیت کو پہچانتا نہین ہی [illegible]

Marfat.com

... ہین یہ تمام زمین مثل ہیچ ہوگی اس سے سمجھ لو کہ پھر ہر ذرہ ذرہ بامر
... مسخر تھو ہی وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۔ اور سب آسمان مع اپنی مخلوقات
... اسکے بیان عظمت مین نہ برتر پیچیدہ ہین ف پھر بھی اسکی عظمت کبریائی مین ہیچ ہین پس جس خالق عزوجل کی یہ شان عظمت
ہو اسکی جناب مین شرک کو کہان دخل ہو سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۔ وہ پاک و برتر ہی ہر ایسی چیز سے جسکو یہ احمق شریک
لاتے ہین ف حق تعالے نے توریت مین بھی یہ معرفت بیان فرمائی مگر یہود بدبخت نے اس سے شرک نکال لیا اور اللہ تعالے جل جلالہ
کی شان مین مٹھی و ہاتھ وغیرہ کے معنے لگائے نعوذ باللہ من الجہل والضلال شیخ امام ابن کثیرؒ نے لکھا کہ امام بخاری نے حضرت عبداللہؓ
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ احبار یہود مین سے ایک حبرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا
کہ ہم لوگ اپنے علم مین پاتے ہین کہ اللہ عزوجل تمام آسمانون کو ایک انگلی پر رکھیگا اور زمینون کو ایک انگلی پر رکھیگا اور درختون کو ایک انگلی پر
رکھیگا اور پانی اور خشکی کو ایک انگلی پر رکھیگا اور باقی مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھیگا پھر فرمائیگا کہ مین بادشاہ ہون یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہنس دیے یہانتک کہ آپ کے اگلے دندان مبارک ظاہر ہوگئے پھر آپ نے یہی آیت پڑھی ما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا
قبضتہ یوم القیامۃ الآیۃ (رواہ احمد ومسلم والترمذی والنسائی) مترجم کہتا ہی کہ اس روایت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہی کہ آیت قدسی پہلے اتر چکی
تھی پس آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ توریت مین اسکے مثل آیت موجود ہی ولیکن جاننا چاہیے کہ یہودی نے اس سے معرفت
نہین پائی بالکل غضب و جہالت کمائی کیونکہ یہودیون نے اس سے یہ سمجھا کہ اللہ تعالے کی انگلیان ہین اور اونکو اپنی انگلی کی تشبیہ سے بیان
کیا حالانکہ یہ جہل و کفر ہی بلکہ ہاتھ یا انگلی جہان کہین جناب باری تعالے کی شان مین مذکور ہی تو اہل معرفت قطعی یقین رکھتے ہین کہ وہ مخلوق کے
مشابہ از قسم جسم وغیرہ نہین ہی بلکہ یہ صفات الٰہی عزوجل مین سے ہی اور سلف صالحین صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم سے منقول اور
ہی کہ ایسی آیات واحادیث کو جس طرح نازل ہوئی ہین اسیطرح رکھنا چاہیے اور اون مین اپنی رائے سے کچھ تاویل کرنا چاہیے مگر
یہ یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالے جسم وجسمانیات سے اور مخلوق ومادیات سے پاک ہی اوسکی مثل ومشابہ کوئی چیز نہین ہی اور یہی حق
ہی بخلاف یہود وغیرہ اہل کتاب کے کہ وہ اس سے جاہل رہے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بیٹھے تھے کہ اوسطرف سے ایک یہودی گذرا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یا ابا القاسم آپ
کسطرح کہتے ہین کہ جسدن اللہ تعالے آسمانون کو اس انگلی پر رکھیگا (اوسنے اپنے کلمہ کی انگلی کی جانب اشارہ کیا) اور زمین کو اس
انگلی پر اور پہاڑون کو اس انگلی پر رکھیگا ابن عباسؓ نے کہا کہ وہ ہر مرتبہ اپنی انگلیون کی جانب اشارہ کرتا تھا پس اللہ عزوجل نے نازل
فرمایا قولہ تعالے وما قدروا اللہ حق قدرہ الآیۃ (رواہ الترمذی وقال حسن صحیح) مترجم کہتا ہی کہ اللہ تعالے نے یہ آیت اسوقت واسطے
تنبیہ کے نازل فرمائی یعنے یہ آیت اگرچہ پہلے نازل ہو چکی تھی جیسا کہ حدیث اول سے ظاہر ہوا اور اس حدیث ابن عباسؓ مین کہ
اب اللہ تعالے نے نازل فرمائی تو یہ غرض ہی کہ اس یہودی نے بجائے معرفت کے جہالت کمائی تھی تو اہل بیان کو تنبیہ فرمائی کہ
ان کافرون نے اللہ تعالے کو جس شان سے اوسکی تعظیم پہچاننا چاہیے تھی نہین پہچانا کیونکہ یہودی اپنی انگلیون کی جانب اشارہ
کرتا تھا اور یہودیون کا اعتقاد بھی یہی ہی کہ وہ لوگ حق سبحانہ تعالے کے واسطے جسم و داڑھی وغیرہ ثابت کرتے ہین اور یہ سب کفر ہی
لیکن جو کچھ اللہ تعالے نے توریت مین نازل فرمایا تھا وہ حق تھا اور قرآن مجید مین اسکی تصدیق موجود ہی اور مترجم نے قولہ تعالے

وما اختلف فیہ الا الذین اوتوہ من بعد ما جاءہم العلم بغیا [illegible]
بیان کر دیا ہی کہ اللہ تعالے نے اپنی ہر ایک کتاب کو ہدایت کے واسطے نازل فرمایا تھا [illegible]
پاکر ہدایت حاصل کرین ولیکن اہل کتاب نے بعد نزول کتاب کے بجائے ہدایت کے نفسانیت [illegible]
مختلف ہو گئے اور جو چیز کہ اونکو ہدایت کے واسطے دی گئی تھی یعنے کتاب الٰہی تو اسی مین ہدایت کو [illegible]
آلہ بنایا اور کچھ ہدایت نہ پائی لیکن اللہ تعالے کا شکر ہی کہ اوسنے قرآن مجید نازل فرماکر مومنون کو معرفت کی [illegible]
نفس کے حوالہ نہین کیا پس قرآن وحدیث کا علم یہ نہین ہی کہ اوسمین لفظی بحث وجدال ولا طائل تدقیقات کرکے علاوہ [illegible]
اہل کتاب کو بھی خوب آتا تھا بلکہ علم سے مراد معارف حقہ ہین لیکن جو عالم کہ اپنے نفس کے پنجہ مین مخذول چھوڑا گیا وہ [illegible]
سمجھیگا کہ معارف کیا ہین سوائے اسکے کہ تفریعات وتدقیقات مین بحث کیجاوے اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ [illegible]
امت کے آخر والون پر پورا اُترا یعنے آپنے فرمایا تھا کہ اس امت کے آخر والے بھی اہل کتاب یہود ونصاریٰ کے قدم بقدم چلینگے
کہ وہ لوگ بہتّر فرقہ ہوے تھے اور اس امت والے تہتّر فریق ہو جائینگے جن مین سے سب جہنم کا عذاب اوٹھانے والے ہین سوائے [illegible]
فریق کے تو عرض کیا گیا کہ وہ کون فریق ہوگا تو فرمایا کہ جو فریق اس شان پر رہیگا جس شان پر آج مین اور میرے اصحاب ہین [illegible]
باسناد حسن) پس عبرت کے ساتھ ہوشیار ہونا چاہیے اور خصوصًا علما کو بیدار ہونا چاہیے کہ علم یہ لفظی بحث وجدال نہین ہی بلکہ علم [illegible]
معرفت ہی جس سے اپنے خالق عزوجل کی الوہیت ذات وصفات کی معرفت حاصل ہوتی ہی اور اس معرفت کے بعد قلیل عمل بھی کثیر ہوتا [illegible]
دونون باتون کے واسطے دلیل یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ علم قرآن کی حفاظت کے واسطے تاکید فرمائی تو ایک صحابی [illegible]
عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ اسکا خوف نہ فرمائیے کیونکہ ہم لوگ قرآن مجید پڑھتے ہین اور اپنی اولاد کو پڑھاتے ہین اور وہ اپنی اولاد کو پڑھاوے [illegible]
یہ سلسلہ برابر جاری رہیگا آپنے یہ سنکر تعجب سے فرمایا کہ ارے تیری ماں[1] تجھے رووے کہ مین تو تجھکو اہل مدینہ مین سے زیادہ سمجھدار خیال [illegible]
تھا یعنے اب تو نے ایسی بات کہی جو تیری معرفت علمی سے بعید ہی ارے تو نہین دیکھتا کہ یہ یہود ونصاریٰ ہین کہ اپنی بغلون مین [illegible]
دابے ہین پھر بھلا اونکو کچھ بھی نفع حاصل ہوتا ہی (السنن باسناد صحیح) بھید یہ ہی کہ وہ لوگ علم کے غرور ورعونت نفس مین پڑگئے اور [illegible]
معارف ہدایت سے محروم ہو گئے حالانکہ عالم جسقدر اوسکا علم زیادہ ہوتا ہی اوسیقدر وہ اپنے آپکو جاہل وبے اعتبار دیکھتا ہی بلکہ [illegible]
بھی زیادہ خطرہ مین اپنے آپکو پاتا ہی کیونکہ وہ جانتا ہی کہ راہ مین دو شخص کنوئین مین گر پڑے جن مین سے ایک اندھا ہی تو لوگ [illegible]
کرینگے جسکی آنکھین تھین پس عالم ربانی خوب سمجھتا ہی کہ اول تو اوسکا علم معلوم نہین کیسا ہی اور اگر مان لیا جاوے کہ اوسکا علم [illegible]
کہ وہ آنکھون والا ہو گیا اور لوگ اندھے ہین تو حضرت عالم الغیب والشہادۃ عزوجل اسی آنکھون والے کو ملامت فرماویگا اور یہ بھی [illegible]
نے بیان کیا فقط سرسری بیان ہی ورنہ عالم ربانی کو بہت خوف ہوتا ہی وقد قال تعالے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء الآیۃ [illegible]
ہی کہ وہ شب وروز اسی دہشت مین ہی کہ نہین معلوم اوسکا انجام کیا ہی کیونکہ وہ خوب جانتا ہی کہ اللہ عزوجل غنی حمید ہی اوسکی [illegible]
مین کسی مخلوق کو کسی استحقاق رعونت کی مجال نہین ہی پس اوسکے قلب مین اللہ تعالے ہی نور پیدا فرماتا ہی جس سے اوسکو [illegible]
ہدایت ہوتی ہی گویا وہ مردہ بدست زندہ ہی پھر وہان فخر علمی کو کہان گنجایش ہی لیکن درحقیقت اللہ تعالے کے نزدیک [illegible]
عارف کا علم وعمل قبول ہوتا ہی کیونکہ اللہ تعالے کی بندگی وہی ادا کرتا ہی جسنے اسکو پہچانا [illegible]

[1] محاورہ تھا جو کسی کے حال پر شفقت کرنے کے موقع پر بولا جاتا ہی ۱۲

Marfat.com

[illegible] اسکا خلاصہ یہ ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو ارشاد فرمایا کہ تمھاری
[illegible] کچھ تمکو حکم دیا گیا اگر اوسکا دسوان حصہ چھوڑ دو تو بازپرس ہوگی اور آخر ایک زمانہ
[illegible] دسوین حصہ پر عمل کیا اوسکو ثواب جزیل ملیگا اور ایک روایت مین ہی کہ تم مین سے پچاس
[illegible] کو چاہیے کہ قرآن و حدیث سے عظمت و معرفت آلہی عزوجل کی قدر پہچانے اور ہمیشہ اس امر سے
[illegible] کا آلہ بناکر اپنی طرف سے معنے لگاوے جس سے فرقہ بدعتی گمراہ ہو جاوے جیسے یہود نے جسمانیت کا
[illegible] سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے معرفت حاصل کی اور تمام امت کو تعلیم فرمائی کہ اللہ اپنی مخلوق کی مشابہت
[illegible] لیس کمثلہ شیئ وہو السمیع البصیر یعنے اللہ تعالے کے مثل کوئی چیز نہیں حالانکہ وہ سمیع بصیر ہی پس سمیع و بصیر کا
[illegible] ہی یہ مخلوق کے مشابہ سننا و دیکھنا نہیں ہی آور اسیطرح اس آیت مین بیان ہی شیخ امام ابن کثیر نے لکھا کہ
[illegible] عنہ سے روایت ہی کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالے زمین کو مقبوض فرمائیگا اور
[illegible] کو اپنی یمین مین لیگا پھر فرمائیگا کہ مین بادشاہ ہون وہ زمینی بادشاہ کہان ہین (البخاری و مسلم) اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے
[illegible] ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالے ان زمینون کو ایک انگشت پر رکھیگا اور سب آسمان اوسکے
[illegible] مین ہونگے پھر فرمائیگا کہ مین بادشاہ ہون (البخاری و مسلم) اور صحیح مسلم مین یہ حدیث طول کے ساتھ روایت ہی اور اوسکو نسائی و ابن
[illegible] و بزار نے بھی روایت کیا ہی اور طبرانی نے اسکو حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے کہا کہ صحیح ہی اور معجم کبیر
[illegible] حدیث جریر البجلی رضی اللہ عنہ سے باسناد غریب روایت کیا اور حدیث ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہی کہ مین نے تین باتین اپنے بندون سے پوشیدہ کردین اگر اونکو کوئی شخص دیکھ لیتا تو کبھی کسی بدی کا مرتکب
ہوتا اگر مین یہ پردہ اوٹھا دیتا پس بندہ مجکو دیکھتا حتی کہ اوسکا یقین جم جاتا اور وہ جانتا کہ جب مین بندون کو جمع کرونگا اور آسمانون کو
[illegible] قبضہ مین لونگا اپنے قبضہ مین لونگا پھر فرماؤنگا کہ مین بادشاہ ہون میرے سواے وہ کون ہی جو بادشاہت کا دعوی کرے
پھر مین انکو جنت دکھلاؤنگا اور جو خوبیان مین نے اونکے واسطے جنت مین مہیا فرمائی ہین دکھلاؤنگا پس اونکا یقین کرلینگے اور اونکو دوزخ
[illegible] اوسمین جو آفات جمع فرمائی ہین اونکو دکھلاؤنگا تو دوزخ کا یقین کرلینگے یعنے اب اگر دکھلاؤن تو کوئی گناہ کا مرتکب ہو ولیکن
[illegible] اوسکو بندون سے پوشیدہ کردیا ہی تاکہ ظاہر ہو کر وہ لوگ میرے ساتھ کیونکر یقین رکھتے ہین حالانکہ مین نے اپنے بیان مین اونکو بتلا
[illegible] مترجم کہتا ہی کہ یہ امتحان آلہی عزوجل ہی تاکہ ہر بندہ جو کچھ اختیار کرے وہی اوسکا انجام ہو (ع) خطیب
[illegible] لکھا کہ امام رازی نے یہان چند سوالات مع جوابات ذکر کیے اول یہ کہ اللہ تعالے نے اپنی عظمت کے واسطے بیان فرمایا کہ وہ قیامت
[illegible] آسمانون و زمینون کو مقبوض فرمائیگا تو سوال یہ ہی کہ عرش عظیم ان آسمانون و زمینون سب سے بہت بڑا ہی ولقد قال تعالے ویحمل عرش
[illegible] یعنے اس روز عرش آلہی عزوجل کو آٹھ ملائکہ اوٹھائے ہونگے۔ ھ۔ حالانکہ شان آلہی عزوجل اس سے پاک و برتر ہی
[illegible] فرمانے سے اوسکی قدر عظمت کیونکر ظاہر ہوئی اور جواب یہ ہی کہ تعظیم کے مراتب بکثرت ہین ازانجملہ یہ ہی کہ اللہ تعالے
[illegible] جیسے انکو ثابت و قائم رکھنا قیامت کے روز امر عظیم ہی پھر اسکے بعد عظمت آلہی کی تقریر یہ ہی کہ اوسی نے ان
[illegible] اوٹھائے ہوئے ہین مترجم کہتا ہی کہ [illegible] اسکو اسطرح بیان کرو کہ مشرکین ان آسمانون و زمینون کو

Marfat.com

دیکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ ہی قیامت مین اول انکو قبض فرمائیگا [illegible]
عظمت آلہی سماویگی کیونکہ وہ لوگ محسوسات ہی کے معتقد تھے اور اسی [illegible]
کیونکہ صفت قدرت نے مثل وبے انتہا ہی ہے اسکے بعد اللہ تعالیٰ آسمانوں و زمین کو [illegible]
حاملان عرش بھی زندہ کیے جائینگے جو عرش کو اٹھائین گے سوال دوم [illegible]
مشرکون کے دل مین عظمت کیونکر آویگی کیونکہ انھون نے ابھی یہ حال نہین دیکھا اور [illegible]
اگر اوس سے مومنون کی تفہیم مقصود ہی کہ عظمت آلہی دل مین لادین تو وہ لوگ صدق دل سے [illegible]
مین جواب یہ دیا کہ حق پاک عزوجل نے آسمانون و زمینون کو اسوقت بنایا ہو وہی انکو خراب و برباد کرے [illegible]
کی قدرت کاملہ حاصل ہی اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ وہ اپنی مخلوقات سے مستغنی ہی مترجم کہتا ہی کہ قرآن مجید [illegible]
حجت ہی اور اس مین کچھ مشرکون بت پرستون کی خصوصیت نہین ہی تو اس سے یہود وغیرہ کا ابطال ہو گیا جو توریت [illegible]
تشبیہ و جسم پر محمول کرتے تھے کیا نہین دیکھتے ہو کہ سورۂ زمر مکیہ ہی حالانکہ صحیحین کی حدیث میں وارد [illegible]
یہی آیت نازل ہوئی یعنے مکر اس آیت کا نزول ہوا جس سے اوسکا اعتقاد شرک باطل کیا گیا حالانکہ علم نبوت مین یہ [illegible]
بھی حجت ہو گیا علاوہ برین مقصود بیان یہ ہی کہ تمام آسمان و زمین قبضۂ قدرت آلہیہ مین نہایت خفیف ہین [illegible]
کی گنجایش نہین ہی کیونکہ وہ بھی قبضۂ قدرت مین مسخر ہین پس اعجاز قرآنی ہی کہ ایک ہی آیت سے ہر فرقۂ شرک کا رد اور اوسکی حجت [illegible]
ہی فافہم سوال سوم یہ کہ جسطرح یہ اجسام عظیمہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت مین ہونگے اسیطرح آج موجود [illegible]
مین کیا حکمت ہی جواب دیا کہ روز قیامت کی تخصیص اسواسطے فرمائی تاکہ معلوم ہو کہ جسطرح ظہور دنیا کے وقت اللہ تعالیٰ کی [illegible]
اسیطرح دنیا خراب کرنے کے وقت بھی اوسکی قدرت کاملہ کا ظہور ہوگا اور مترجم کہتا ہی کہ اس سے یہ بھی فائدہ ہی کہ اہل [illegible]
اور بعضے فرقۂ گمراہ مانند یہود وغیرہ کے جو برائے نام قیامت کا اعتقاد رکھتے تھے اس تنبیہ سے بیدار ہو کر ہوش مین [illegible]
کیونکہ وہ لوگ گمان کرتے تھے کہ ہمارے بزرگان اولیا و انبیاء بنی اسرائیل خود مختار ہین وہ ہماری سفارش کر کے [illegible]
سے روک لینگے پس و نیز ظاہر ہو جائے کہ عظمت آلہی عزوجل کا حق یہی ہی کہ اوسیکی طرف سب کا مرجع ہو چنانچہ [illegible]
منصوص گذرا ہی خطابی نے لکھا کہ آسمانون و زمین کو مقبوض فرمانے سے فرقۂ گمراہ مجسمہ و مشبہ کا دام سرگردان [illegible]
تعالیٰ نے اپنی تنزیہ و تقدیس فرمائی بقولہ تعالیٰ سبحانہ یعنے اوسکی قدرت کاملہ ہر مخلوقات کے [illegible]
اوسکی بزرگی و علو و قدرت ایسی بلند ہی کہ جسکا کوئی احاطہ نہین کر سکتا پھر غیر ممکن ہی کہ اوسکی قدرت مین [illegible]
مشرک نے جس چیز سے شرک کیا وہ سمجھ جائیگا کہ اوسکا خیال محض باطل ہی اگر کہا جاوے کہ [illegible]
وغیرہ مذکور ہی جس سے وہم ہوتا ہی کہ ہاتھ اور دایان وغیرہ ہی حالانکہ بایان ناقص ہوتا ہی خطابی [illegible]
نے فرمایا کہ دایان ہونے کا وصف بیان کرنے مین بائین کا وہم کرنا غلط ہی کیونکہ ہمارے نزدیک [illegible]
ہوا ہی اوس سے یہ اعضا مراد نہین ہین اسیواسطے حدیث صحیح مین وارد ہوا کہ کلتا یدیہ یمین [illegible]
داہنے ہین پس یہ صحیح ہی کہ جسم یا عضو کے معنے لینا محال ہی کیونکہ دونون کا دایان ہونا محال [illegible]

Marfat.com

[illegible] وارد ہوا ہی اور جسطرح وارد ہوا ہم اوسیطرح بیان کرتے ہین اور اوسکی کوئی کیفیت [illegible] جہانتک قرآن و حدیث صحیح مین آیا اوسی حد پر قائم رہتے ہین اور یہی اہل سنت و جماعت رضی اللہ عنہم کا [illegible] تعالے نے کہا کہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب پاک مین جوکچھ اپنا وصف بیان فرمایا ہم اوسکی تلاوت کرتے [illegible] اوسکی تفسیر نہین کرتے ہین خطیب نے کہا کہ سلف صالحین رضی اللہ عنہم سے یہی تواتر ہی اگرچہ پچھلون نے [illegible] اللہ تعالے نے اپنا علیم و خبیر و سمیع و بصیر ہونا بیان فرمایا کہ ہم اوسپر ایمان لاتے ہین اور اپنے باطل اوہام کو دخل [illegible] نہین دوڑاتے کہ سمیع ہونے کے واسطے معمولی شکل کا ایک کان ہونا چاہیے جو سر مین لگا ہو اور اسکے اندر پردہ [illegible] تک پہونچے تب سنائی دے یا بصیر ہونے کے واسطے چاہیے کہ آنکھ ہو مع اپنے معمولی پردون و ثقبہ کے اور اوسمین [illegible] موجود ہون اور جس چیز کو دیکھنا چاہتا ہی اوسپر بھی روشنی ہو تب دکھلائی دے حالانکہ یہ اوہام محض جہالت ہین [illegible] نے یہ اوہام دوڑائے اونسے انسانی سننے و دیکھنے کا تصور باندھا کیونکہ انسانی دیکھنے کے واسطے عام طور پر یہ [illegible] ہم تو اللہ تعالے کے سمیع و بصیر ہونے مین سمجھ دوڑاتے ہین تو اوسکے سمیع و بصیر ہونے کے واسطے ان چیزون کی [illegible] جاوے کہ لغت مین تو سمع و بصر کے یہی معنے ہین جواب یہ ہی کہ لغت تو آدمیون نے اپنے مفہومات کے واسطے بنائے [illegible] کی بول چال سمجھین اور یہ اللہ تعالے پر حکم لگانے کے واسطے نہین ہی اگر کہا جاوے کہ پھر اللہ تعالے کے واسطے دوسرا لفظ [illegible] کیا جاتا جواب یہ ہی کہ جن بندون کو معرفت توحید دیدی گئی وہ جناب باری تعالے مین اپنی تشبیہ کا گمان بھی نہین لاتے ہین بلکہ مثلاً [illegible] اطلاق سے یہ سمجھتے ہین کہ اللہ عزوجل مین ایک صفت بصیر ہی کہ جیسے ہم لوگ اوسکی پیدا کی ہوئی قدرت سے بصارت کی کیفیت [illegible] دیکھتے ہین کہ ہمارے سامنے جو چیزین ہون بشرطیکہ وہ ہمارے جسم کی طرح مادی ہون نہ روحانی و عقلی پھر روشنی بھی موجود ہو [illegible] بصارت کی ایک کیفیت پاتے ہین اور اسیطرح سماعت کے شرائط سے دوسری کیفیت پاتے ہین پس اللہ تعالے کی شان مین حقیقی [illegible] اہل معرفت بعد اسکے اللہ تعالے کی عظمت صفات مین فکر کرتے ہین کہ سبحان اللہ عجب شان پاک ہی کہ اوسکی صفت بصیر ہونے [illegible] روشنی کی ضرورت نہین ہی بلکہ اندھیری رات مین پہاڑون کے غار مین ہر ایک چیونٹی کی رفتار وہ دیکھتا ہی اور کسی چیز کا آڑ ہونا کچھ [illegible] ایک آن مین بے انتہا مخلوقات اور ہر ایک کی مختلف حرکت سے خالق عزوجل بصیر ہی غرضکہ بحکم قولہ تعالے یتفکرون [illegible] السموات والارض الآیہ اس فکر صنعت سے نیک بندون کو عظمت و معرفت الٰہی غیر متناہی حاصل ہوئی ہی اور وہ اپنے خالق عزوجل [illegible] کیونکہ یہ سب اللہ تعالے کی صفات ہین اور معرفت صفات ہی سے عارف درجۂ قرب و کرامت مین پہونچتا ہی [illegible] تعالے وما قدروا اللہ حق قدرہ عارفین عظمت جانتے ہین کہ حوادث و کائنات اوسکی صفات ازلیات و ابدیات [illegible] اوسکی قدر پہچانین حوادث کو مجال نہین کہ اوسکی صفات کو احاطہ کرسکین اور کسی قلب و مکان کو طاقت [illegible] ادراک نہین اور اوہام کو فطنت نہین بلکہ ارواح کی فکر اول ہی قدم قدرت مین سوختہ ہی اور عقل [illegible] قدرت سے [illegible] وہان عقل نورانی و فکر روحانی فنا ہی پھر جب اوسکی صفات کے ادراک مین مخلوقات [illegible] کی جانب ہدایت فرمائی بقولہ تعالے والارض جمیعا قبضتہ یوم القیامۃ الآیۃ پس اگر وصف حقیقت کا [illegible] اول ہی فنا ہو جاتے لہذا اپنے فعل قدیم کے دیدار کی جانب اونکو متوجہ کیا کہ اول فعل سے صفت تک

Marfat.com

رسائی ہوا اور آگاہ فرمایا کہ یہ آسمان وزمین اوسکے صفات کے قبضہ میں ہین ایک الہیہ ...
ایک پہاڑ اوٹھاوے تو اوسکی بڑائی کا خیال انکے دل مین سماوے بلکہ جمال جانے بس اونکی عقل ...
فرمایا لیکن جبکہ اوہام جہال کو مماثلت ومشابہت مین سرگردان ہو کر شکل وصورت کے خیالات ...
فرمائی بقولہ تعالے سبحانہ وتعالے عما یشرکون وہ پاک ہے کہ قیاس کرنے والون کا قیاس اور اندازہ کرنے والون ...
کے قریب العہد یعنے شیخ سعدی رح نے خوب فرمایا ؎ ای برتر از قیاس وخیال وگمان ووہم ...
الٰہی ہر قیاس وگمان ووہم سے اور جو کچھ کسی نے کہا اور سنا وپڑھا ہے اعلی واجل ہے مترجم کہتا ہے کہ ...
تو اسی مخلوق سے پیدا ہوا پھر وہ کیونکر خالق عزوجل کی صفت ہو سکتی ہے اسیواسطے حدیث صحیح مین ...
یعنے اے رب تیری شان ویسی ہے جیسے خود تو نے اپنا وصف فرمایا ہے ۔ کیونکہ وصف خالق ہے بیان مخلوق ...
تعالے نے کہا کہ دلون کی کنجیان اللہ تعالے ہی کے قبضہ قدرت مین ہین وہی جسکو چاہتا ہے اپنی بندگی ...
ہے کہ وہ اخلاص سے خدمت بجالاتا ہے اور وہی جس غافل کو چاہتا ہے اسکی غفلت مین چھوڑ دیتا ہے تو وہ باب ...
قل افغیر اللہ تامرونی الآیۃ ۔ یعنی اہل شرک وغلط کو عار دلایا اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ انکو ...
سے بالکل جاہل ہوا اور اوسکی عبودیت مین غلط کرتے ہو جبکہ تمنے بے حیائی سے مخلوقات کی بندگی مین اپنے آپکو ...
ہے کہ وہ کسی حادث ومخلوق کے واسطے لائی جاوے حالانکہ سواے ذات قدیم جل شانہ کے کوئی بھی عبودیت کا مستحق نہیں ہے ...
حق عزوجل ہے کے غیر کی پرستش کرون حالانکہ مین مخلوقات کی عاجزی خوب جانتا ہون اور کیونکر خالق عزوجل ...
حالانکہ اسکے قبضہ قدرت مین عرش سے فرش تک ہر ذرہ مقہور ہے اور حق عزوجل نے میرے قلب کو اپنی حضور ...
مضمون فرمایا ہے شیخ ابو عثمان رح نے فرمایا کہ جسنے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالے کی عبادت کی تو اس سے ...
ہے شیخ سہل رح نے قولہ تعالے ما قدروا اللہ حق قدرہ الآیہ ۔ مین فرمایا کہ ان لوگون نے اللہ تعالے کو ...
مین نہ فرمایا مین شیخ حسین رح نے یہان ایک نکتہ حقیقت بیان کیا کہ جس پاک عزوجل کی قدر کو سوائے ...
پہچان سکتا ہے اسکی قدر کون پہچان سکتا ہے واسطی رح نے کہا کہ جسنے اسکی حضور مین اپنے واسطے کسی مقام ...
سے کچھ نہیں پہچانا شیخ جنید رح نے کہا کہ سموات وارض ہر حالت مین اسکے قبضہ قدرت مین ...
تغیرات کی انواع دکھلانے کو فرمایا کہ والسموات مطویات بیمینہ الآیہ ۔ مترجم کہتا ہے کہ شیخ جنید کا حاصل ...
مخلوقات کو اپنے ظہور عظمت کے بیان مین روز قیامت پر حوالہ فرمایا کہ اس دن یہ چیزین اسکے قبضہ قدرت مین ...
دیگر ہے حالانکہ اب بھی وہی حال ہے کہ اسکے قبضہ قدرت مین قائم ہین ولیکن مخلوق کو انکی ...

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ

اور پھونکا گیا نرسنگا پھر بیہوش گرا جو کوئی ہے آسمانون مین اور زمین مین

ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝ وَأَشْرَقَتِ

پھر پھونکا گیا دوسری بار پھر تبھی وہ کھڑے ہو گئے دیکھنے اور

Marfat.com

ع۷

وَجِايْءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ

اور حاضر آئے نبی اور گواہ اور فیصلہ ہوا اون مین انصاف سے اور اون پر ظلم نہو گا

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ

اور پورا ملا ہر جی کو جو کیا اور اوسکو خوب خبر ہو جو کرتے ہین

[illegible] نے قیامت و اسکے ہولناک وقائع و زلازل سے متنبہ کیا بقولہ تعالے۔ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ ۔ اور صور پھونکا گیا تو جو شخص آسمانون و زمین مین تھا بیہوش ہو گیا ف یہ امر ابھی نہین ہوا لیکن قطعی سمجھ لو کہ عنقریب ہونے والا ہی گویا سمجھ لو کہ واقع ہو گیا اور اسوقت کافرون کو سوائے حسرت کے کچھ نہین پس [illegible] مہلت ہی تو اس مہلت مین ہوشیار ہو کہ جب نفخ صور ہو گا تو آسمانون و زمین مین جو لوگ ہین مصعوق ہو جاوینگے صور قرن یعنے [illegible] ہی اسرافیل علیہ السلام اسکے پھونکنے پر متعین ہین اور حدیث مین ہی کہ مین کیونکر زندگی مین خوش ہون کہ صور پھونکنے والا منہ مین [illegible] لگائے منتظر ہی کہ کب اسکو حکم دیا جاوے (الصحیح) بعض کا قول ہی کہ اسرافیل ع کے ساتھ مین جبرئیل علیہ السلام بھی ہونگے کیونکہ حدیث [illegible] سعید الخدری رضی اللہ عنہ مین آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونون ملائکہ صور مین سے دونون کے ہاتھ مین دو قرن ہین [illegible] دونون نظر اٹھائے ہوئے منتظر ہین کہ نفخ صور کا حکم دیا جاوے (ابن ماجہ) اور سنن ابو داؤد مین حدیث ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ [illegible] یا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صور پھونکنے والے کا ذکر فرمایا اور کہا کہ اسکے دائین جبرئیل ہی اور بائین میکائیل ہی (القرطبی) [illegible] صعق کے معنے غش کرنا بعض نے کہا کہ مر جانا واحدی رح نے کہا کہ مفسرین رح نے فرمایا ہی کہ صور کی سخت آواز و دہشت سے آسمانون زمین والے مر جاوینگے مترجم کہتا ہی کہ یہ توجیہ بعید ہی بلکہ غلط ہی اسواسطے کہ اول تو کسی نص مین یہ مضمون وارد نہین ہی کہ دہشت خوف سے موت واقع ہوگی دوم یہ کہ اگر یہی علت ہوتی تو دوبارہ نفخہ قیام مین یہی زندہ ہو جاوینگے اور حدیث مین ہی کہ جب بعث حشر کے لیے صور پھونکا جائیگا تو قرن سے روحین نکلکر اپنے اپنے اجسام سے مل جاوینگی پھر آواز صور کی وجہ سے خوف مرگ نہین ہی [illegible] معلوم ہوا کہ مرگ بوجہ دہشت کے نہین ہی بلکہ صور جسکی شکل سنکھ کے مانند ہی وہ ایک امر الٰہی عز وجل ہی کہ اول مرتبہ اس سے تمام ارواح بعض عالم جاوینگی ۔ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ۔ باستثناء ایسے شخص کے جسکو اللہ تعالے نے چاہا ہی کہ وہ مصعوق [illegible] ہو وہ صور سے مصعوق نہو گا مفسرین رح نے اسمین کلام کیا کہ جنکو اللہ تعالے نے استثنا فرمایا یہ کون لوگ ہین بعض نے کہا کہ جبرئیل میکائیل و اسرافیل و ملک الموت ہین۔ بعض نے کہا کہ رضوان جنت و اسکے خازن و حور العین و موکلان جہنم و حاملان عرش ہین بعض نے [illegible] جہنم کے عقارب و حیوہ ہین۔ اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مین آیا کہ جنکو استثنا فرمایا وہ شہید ہین کہ عرش کے گرد اپنی تلوارین [illegible] ہونگے اور ملائکہ انسے ملاقات کرکے سلام پہونچاوینگے الحدیث اخرجہ ابو یعلی والدارقطنی فی الافراد و ابن المنذر و الحاکم و صححہ [illegible] و ابن مردویہ و البیہقی اور استدلال کیا گیا کہ اللہ تعالے نے شہدا کی نسبت فرمایا ہی کہ احیاء عند ربہم یرزقون الآیہ۔ اور سعید بن منصور [illegible] نے اسکو قول ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی اور عنقریب اسمین کلام آتا ہی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین جنکو اللہ تعالے نے استثنا فرمایا ہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ [illegible] جبرئیل و میکائیل و ملک الموت و اسرافیل و عرش اٹھانے والے ہین (الفریابی و ابن جریر و ابو نصر السجزی و ابن مردویہ) اور حضرت

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ موسی علیہ السلام ہین کیونکہ وہ کوہ طور پر مصعوق ہو چکے ہین دیوبا...
صحیح بین بھی اسطرف اشارہ ہی چنانچہ آتا ہی لیکن ابن قطبی استثنا نہین ہی خطیب نے کہا کہ وہ...
قرآن مجید بین تفصیل نہین فرمائی کہ اسنے کن بندون کو استثنا فرمایا ہی پس ہم اسقدر ایمان لاتے ہین کہ...
مصعوق نہونگے خطیب نے کہا کہ یہ قول سب سے اسلم ہی مترجم کہتا ہی کہ یہی اولی ہی کیونکہ آیت سے اصل...
خوف کرکے تقوی وطہارت کا سامان ہی تو یہ اس امر کے جاننے پر موقوف نہین کہ کن لوگون کو استثنا فرمایا ہی اور اسمین...
ہی اور حضرت موسی علیہ السلام کے صعقہ سے استثنا کی روایت اس مقام پر لاتے ہین اشکال ہی جو عنقریب انشاء اللہ...
ہو گا حدیث مین آیا کہ مدینہ کے بازار مین ایک یہودی نے قسم کھائی کہ والذی اصطفی موسی علی البشر یعنے قسم اس ذات کی
جسنے موسی کو بشر پر برگزیدہ فرمایا یہ سنکر ایک انصاری صحابی نے اسکو تھپڑ مارا کہ تو اسطرح بکتا ہی حالانکہ ہم مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم موجود ہین پس یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اسنے مجھے مارا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
علیہم السلام کے درمیان تخییر[1] سے منع فرمایا اور یہ آیت پڑھکر کہا کہ اللہ تعالے کے حکم سے نفخ صور ہوگا پس سب سے اول
تو دیکھونگا کہ موسی عرش کا پایہ پکڑے کھڑا ہی پس مجھے نہین معلوم کہ اسنے مجھسے پہلے سر اٹھایا ہی یا ان لوگون مین سے ہی جنکو اللہ
نے بقولہ الا من شاء اللہ استثنا فرمایا ہی (الصحیح) بعض علمائے سلف نے اشکال کیا کہ آیت مین دلالت ہی کہ یہ استثنا نفخہ...
ہی جسمین کل مخلوقات مر جاینگی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ معاملہ مذکور نفخہ بعث مین واقع ہوگا جب مخلوق زندہ ہوگی
پس اشکال یہ ہی کہ اول موسی و آپ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہوکر اٹھ چکے ہون تب صعقہ واقع ہو تو البتہ یہ...
آپ سر اٹھا کر ایسا دیکھین بعض علمائے رح نے کہا کہ شاید موسی علیہ السلام مرے نہون جواب یہ کہ اگر فرض کیا جاوے کہ نہ...
تو بھی کیا فائدہ ہی کیونکہ یہ تو سب کی زندگی پر موقوف ہی حالانکہ کسی نے نہین کہا کہ موسی علیہ السلام نہین مرے بلا انکار...
نصاری وغیرہ سب مین متواتر معروف ہی قاضی عیاض رح نے کہا کہ شاید نفخہ دوم کے بعد جب سب زندہ ہوجاوین تو ایک...
فزع ہو جسمین سب لوگ بیہوش ہوجاوین اس صورت مین سب آیات و احادیث کے معانی مین موافقت ہوجاتی ہی...
نے کہا کہ اس صورت مین چار نفخہ ہوے جاتے ہین حالانکہ اسکو کسی عالم ثقہ نے نقل نہین فرمایا مترجم کہتا ہی بلکہ نفخ...
یہ کیفیت بیان کیجاتی ہی اگر یہ نفخہ ثابت بھی ہوتا تو بھی نیک لوگ اس فزع سے مامون ہین لقولہ تعالے وہم من فزع یومئذ
آمنون یعنے نیک لوگ اس دن فزع سے بیخوف ہونگے — پھر بھلا سید الصالحین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر اس مین...
ہو سکتے ہین قرطبی رح نے کہا کہ یہان ایک جواب ایسا ہی جس سے یہ اعتراض و اشکال دور ہوسکتا ہی لیکن یہ جواب...
مشائخ ہی کہ موت محض نیستی نہین ہی خصوصًا بلحاظ انبیا و شہدا کے کیونکہ یہ لوگ زندہ موجود ہین اور انکی موت...
کہ ہم اونکو نہین دیکھتے ہین پس جب نفخۃ الصعق پھونکا جائیگا تو جو کوئی آسمانون و زمین مین ہی وہ مصعوق ہو جائیگا لیکن...
صعق یہ ہی کہ مرجائینگے اور انبیا علیہم السلام صرف غشی کرجائینگے پھر جب اسکے بعد نفخۃ البعث ہوگا...
اور جسپر غشی ہی وہ سکو افاقہ ہوجائیگا اسیواسطے صحیحین کی روایت مین یون واقع ہوا کہ مین پہلا شخص ہون...
کلامہ مترجم کہتا ہی کہ یہ جواب بھی ٹھیک نہین ہی اسواسطے کہ سوائے انبیا علیہم السلام کے...

[1] تخییر یعنی ایک نبی کو دوسرے پر کچھ ایسی فضیلت دینا جسمین بعض نقص کسی کو ظاہر ہوتا ہو ۱۲ م

... آیا کہ نفخہ بعث پہلے ہو چکا ہی اور جواب حق جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے مترجم کو ظاہر ہوا وہ یہ ہی کہ نفخہ بعث
کے بعد آ دیکھا کہ اہل حق پر غشی طاری ہو اور وہ کچھ فزع کی وجہ سے نہین ہی بلکہ ظہور حق عزوجل ہی جس سے زمین روشن
ہوگی اور اکابر صالحین غش کھا جائینگے لیکن موسیٰ علیہ السلام مین یہ احتمال ہی کہ اونکو ظہور تجلی طور سے ایکمرتبہ صعقہ ہو چکا وہی
کفایت کرے اسواسطے حدیث کی روایت مین یون آیا کہ فلا ادری أفاق قبلی ام جوزی بصعقة الطور۔ یعنے آنحضرت صلی اللہ
[علیہ وسلم] نے فرمایا کہ مین جب موسیٰ کو عرش کا پایہ تھامے دیکھونگا تو مجھے یہ دریافت نہین ہی کہ آیا موسیٰ کو مجھسے پہلے افاقہ ہو گیا یا صعقہ
طور سے کفایت کی گئی۔ ھ۔ اور یہ معلوم ہی کہ صعقۂ طور بوجہ نفخ صور یا گھبراہٹ کے نہین تھا بلکہ تجلی رب عزوجل سے تھا تو وہان
کراہت اوس تجلی کی برداشت سے بیان کفایت کی گئی فافہم واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب۔ امام ابن کثیرؒ نے ان آیات
کی تفسیر مین لکھا کہ قولہ تعالےٰ ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ۔ یہ نفخۂ ثانیہ ہی اور اسکو نفخۂ الصعق
کہتے ہین اور اسی نفخہ سے آسمانون و زمین کے زندہ لوگ مر جائینگے سوائے اوس شخص کے جسکو اللہ تعالےٰ چاہے چنانچہ مشہور حدیث
صور مین تفسیر کے ساتھ بیان آیا ہی پھر باقیون کی ارواح قبض فرمائیگا حتی کہ سب سے آخر جو مریگا وہ ملک الموت ہی اور کوئی باقی نہین
رہیگا سوائے حی القیوم وحدہ لاشریک کے جو ہمیشہ باقی ہی اور اوسوقت اللہ عزوجل تین مرتبہ فرمائیگا لمن الملک الیوم آج کسکے
واسطے بادشاہت ہی پھر خود ہی جواب فرمائیگا للہ الواحد القہار یعنے اللہ الواحد القہار ہی کی بادشاہت ہی مین ہی اکیلا تھا اور
مین نے ہی سب چیزون کو پیدا فرمایا اور مین نے ہی سبکے فنا کا حکم دیا پھر اللہ تعالےٰ اپنی مخلوقات کو زندہ فرمائیگا پس اول جبرئیل
[اسرافیل] کو زندہ کریگا اور اوسکو حکم فرمائیگا کہ صور پھونکے اور یہ تیسری بار نفخ صور ہی اور اسی کو نفخۃ البعث کہتے ہین لہذا فرمایا۔ ثُمَّ
نُفِخَ فِیهِ اُخْرٰی فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ پھر صور مین دوبارہ پھونکا جائیگا پس یکایک وہ لوگ کھڑے ہوئے
دیکھتے ہونگے یعنے فوراً زندہ ہو کر ہول قیامت کی جانب ٹکٹکی لگاوینگے حالانکہ اس سے پہلے اونکے اجسام و ہڈیان ریزہ
ریزہ و ذرے ذرے ہو چکے تھے اور یہ قدرت حق عزوجل ہی کہ ایک آن مین ان گلی سڑی ہڈیون کو زندہ کر دیا کما قال تعالےٰ فانما ہی
زجرة واحدة فاذا ہم بالساہرة۔ یعنے ایک ہی زجر مین سب لوگ ایک برابر میدان مین موجود ہو جائینگے وکما قال تعالےٰ ثم اذا دعاکم
دعوة من الارض اذا انتم تخرجون۔ یعنے پھر جب تمکو زمین سے ایک پکار پکاریگا تو یکایک تم لوگ نکلنے لگو گے۔ عبد اللہ ابن عمرو
بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین دجال نکلکر چالیس تک ٹھہریگا
مجھے یاد نہین رہا کہ آپنے چالیس دن فرمائے یا چالیس راتین یا چالیس مہینے یا چالیس سال پھر اللہ تعالےٰ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجیگا
وہ مشابہت مین گویا عروہ بن مسعود الثقفی ہین پس جب وہ ظاہر ہونگے تو اللہ تعالےٰ دجال کو ہلاک فرمائیگا پھر بعد اسکے سات برس تک
لوگ اس حالت سے رہینگے کہ ہر دو آدمیون مین کچھ بھی عداوت نہ ہوگی پھر اللہ تعالےٰ جانب شام سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجیگا تو
ایسا شخص جسکے دل مین ایمان بقدر ذرہ بھی ہو اوسکو بھی نہ چھوڑیگی بلکہ انکی روح قبض کر لیگی حتی کہ اگر ایسا شخص کسی پہاڑ کے
جگر مین ہو تو وہان بھی داخل ہو کر قبض کریگی اسکو مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی پس شریر لوگ سب دار الآخرت
[کو] چلے جائینگے جن مین کچھ خیر ہو اگرچہ ذرہ برابر ہو اور شریر لوگ باقی رہجاوینگے جو پرند کے مانند سبک سر اور درندون کے مانند
[...] ہونگے کسی امر معروف کو پہچانینگے اور نہ کسی امر منکر سے انکار کرینگے یعنے اونکو شرعی نیک و بد مین کچھ امتیاز نہ

ہو گا) پھر شیطان اونکے واسطے آدمی کی صورت بنکر آویگا اور ابھاریگا کہ تم لوگ [illegible]
پیشوا بناکر اوسکی رائے پر چلنے کے لیے راضی ہو جائینگے) پس شیطان [illegible] کی پرستش [illegible]
لگینگے اور باوجود اس بدکاری کے اونکو رزق کثیر جاری رہیگا اور خوب [illegible] میں خوش [illegible]
پھونکا جائیگا تو جو کوئی اوسکو سنیگا اوسکی یہی کیفیت ہوگی کہ دوسری طرف سے [illegible] کر آواز کی طرف [illegible]
جو شخص سنیگا وہ ایک شخص ہوگا جو اپنا حوض درست کرتا ہو گا پس وہ بیہوش ہو جائیگا پھر رفتہ رفتہ کوئی [illegible]
بیہوش ہو جاے (اس بیہوشی سے موت مراد ہے) پھر اللہ تعالے باران کثیر یا خفیف دلعان زادنی کو چیک [illegible]
لوگون کے جسم اُگین گے جیسے زمین میں دانہ اُگتا ہے پھر دوبارہ صُور پھونکا جائیگا تو ناگاہ سب لوگ کھڑے ہو کر تکنکی لگائے دیکھتے ہونگے پھر
کہ ای لوگو اپنے رب تبارک وتعالے کی جانب چلو اور حکم ہو گا کہ ٹھہراؤ ان سے بازپرس ہو گی پھر حکم ہو گا کہ بعث النار نکالو جہنم کے [illegible]
بھیجے جائینگے اونکو نکالو (**مترجم** کہتا ہے کہ دوسری روایت صحیح میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہو گا کہ اپنی اولاد سے بعث النار
پس عرض کیا جائیگا کہ کتنے نکالیں تو حکم ہو گا کہ ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے نکالو پس یہ وہ وقت ہو گا کہ بچے بوڑھے ہو جاوینگے
قولہ تعالے یوم یکشف عن ساق الآیہ - کا یہی وقت ہے (رواہ احمد ومسلم) حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ دونون نفخون کے
چالیس کا فرق ہے لوگون نے عرض کیا کہ ای ابو ہریرہ کیا چالیس دن ہیں فرمایا کہ میں نہیں کہہ سکتا لوگون نے عرض کیا
چالیس سال ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نہیں کہہ سکتا لوگون نے عرض کیا کہ چالیس ماہ ہیں فرمایا کہ میں نہیں
اور فرمایا کہ آدمی میں سے سب چیز گل جاتی ہے سوائے دُم گزے کے کہ اوسی سے خلقت کی ترکیب ہو گی (بخاری [illegible]
کہتا ہے کہ دُم گزے سے پوری گزیہ مراد نہیں ہے جو امرود کے برابر ہڈی ہوتی ہے بلکہ اسکا مادہ مراد ہے جو جزو اصلی ہے اور ظاہر ہے کہ [illegible]
جس قدر حصہ دُم گزے کے واسطے ہو گا وہ بہت خفیف ذرہ ہے جسکا پہچاننا اجزائے زمین میں سے غیر ممکن ہے اور [illegible]
کرتا تھا کہ ترکیب جسم میں ایسے ذرات ہیں جو تقسیم نہیں ہو سکتے ہیں کما نقلہ المیبذی وغیرہ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت
علیہ وسلم سے روایت کی کہ قولہ تعالے ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ - اس آیت کی تفسیر [illegible]
علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ جن لوگون پر صعق ہونا اللہ تعالے نے نہیں چاہا یہ کون لوگ ہیں [illegible]
استثنا فرمایا ہے جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ شہدا ہیں جو عرش کے گرد اپنی تلوارین لٹکائے ہونگے [illegible]
پاس یاقوت کی جاندار سواریان لاوینگے کہ حریر سے زیادہ اونکے نمار نرم یعنی زین و پالان وغیرہ یا خود اونکے بال [illegible]
اسقدر دراز ہو گا جس قدر سوار کی نگاہ پڑتی ہے پس یہ لوگ جنت میں سیر کرتے رہینگے پھر خوب سیر [illegible]
عزوجل کے وہان دیکھیں کہ اپنی مخلوقات میں کیونکر فیصلہ فرماتا ہے جبرئیل نے کہا کہ رب عزوجل شہدا کی جانب [illegible]
جب کسی بندہ کی جانب خندان ہوتا ہے تو اس بندے پر کچھ حساب نہیں ہے (رواہ ابو یعلی [illegible]
عیاش عن عمر بن محمد عن زید بن اسلم عن ابیہ عن ابی ہریرہ مرفوعًا) **شیخ ابن کثیر** نے کہا کہ [illegible]
اسمعیل بن عیاش کے شیخ یعنے عمر بن محمد کے کہ یہ شیخ البتہ معروف نہیں ہے واللہ سبحانہ وتعالے اعلم [illegible]
افراد میں اور بیہقی نے کتاب البعث میں اور ابن مردویہ وابن المنذر نے اور مستدرک [illegible]

Marfat.com

[...] کہ سوادِ جنت کے سبزہ زار مین سیر کرینگے اسواسطے کہ جنت تو ابھی کل انبیا علیہم السلام پر حرام ہی جب تک
[...] اوسمین قدم نہ رکھین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت مین سب سے پہلے مین جاؤنگا اور میرے ساتھ مین
[...] ہونگے اور یہ حدیث صحاح مین معروف ہی پس لا محالہ مراد یہی ثابت ہوئی کہ سواد جنت مین سیر کرتے ہونگے واللہ اعلم رہا یہ کہ
[...] کی سواریان لاوینگے" تو انکی صفت ایسی بیان کی گویا براق سے مشابہ ہین فافہم پھر واضح ہو کہ اللہ تعالے نے جن بندون کو صعق
سے استثنا فرمایا ہو تو بنا بر روایت مذکورہ کے اگر شہدا سے اونکی تفسیر کیجاوے تو اس سے مراد یہ نہو گی کہ فقط شہدا مین انحصار ہی
بلکہ بیان کا مقصود یہ ہوگا کہ عام مومنون مین سے اس استثنا مین فقط شہدا داخل ہین پھر شہدا سے اوپر درجہ والے خاص مومنین یعنے
صدیقین و انبیا علیہم السلام تو ظاہر یہ ہی کہ وہ بھی بدرجۂ اولی مستثنی ہونگے لیکن اسپر اعتراض اوس حدیث سے وارد ہوتا ہی جسمین آپنے
یہی آیت پڑھکر فرمایا کہ مجکو صعقہ کے بعد افاقہ ہوگا تو موسیٰ کو پایۂ عرش پکڑے ہوے کھڑا دیکھونگا مگر مترجم نے جو معنے بطور خود سابق مین
بیان کر دیے اس سے یہ اشکال رفع ہو جاتا ہی کیونکہ آپنے نفخۂ مذکور سے صعقۃ الموت مراد لینے کے لیے یہ آیت نہین پڑھی بلکہ ظہور عرش
[باری] تعالے و اسکی تجلی ظاہر ہونے کے لیے یہ آیت پڑھی کیونکہ ظہور تجلی فقط خاص بندون کے واسطے ہوگا کیونکہ عوام محجوب ہونگے
[قال اللہ] تعالے کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون۔ یعنے کفار اوس دن اپنے رب عز وجل سے محجوب ہونگے۔ھ۔ پس خاصان حق اس
بھی تجلی سے غش کرینگے وقال تعالے۔ وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا۔ اور جگمگا گئی زمین اپنے رب کے نور سے
ف ابن کثیر رح نے لکھا یعنے قیامت کے روز جب حق جل شانہ فیصلۂ قضا کے واسطے خلائق پر تجلی فرمائیگا تو نور تجلی سے زمین روشن
ہو جائیگی۔ وَوُضِعَ الْكِتَابُ۔ اور کتاب رکھی گئی ف قتادہ رح نے فرمایا یعنے نامۂ اعمال سامنے رکھے جائینگے مترجم کہتا ہی
کہ نیکون کے نامۂ اعمال اونکے دائین ہاتھ مین دیے جائینگے اور بدون کے نامۂ اعمال پس پشت و بائین آوینگے اور یہ نامۂ اعمال ہر شخص
کے واسطے لازمی ہین لقولہ تعالے وکل انسان الزمناہ طائرہ فی عنقہ چنانچہ اسی آیت کی تفسیر مین مفصل بیان گذر چکا ہی پھر کفار لوگ
اپنے بد اعمال شرک و کفر وغیرہ سے انکار کرینگے۔ وَجِيءَ بِالنَّبِيِّينَ۔ اور انبیا لائے جاوینگے ف یہان بھی اگرچہ
صیغۂ ماضی ہی جیسے اوپر مذکور ہوا لیکن مراد یہی ہی کہ قیامت کے روز ایسا ہوگا اور صیغۂ ماضی سے کافرون کو تنبیہ ہی کہ اسکو ایسا تصور
کرین جیسے واقع ہوگیا اور گویا پیغمبر اونپر گواہی دینے کے واسطے آگئے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انبیا علیہم السلام اپنی اپنی
امت پر گواہی دینے کے واسطے بلائے جاوینگے کہ ہمنے انکو پیغام الٰہی عز وجل پہونچا دیا تھا۔ وَالشُّهَدَاءِ۔ اور گواہی دینے والے
لائے گئے ف یعنے اس دن گواہی دینے والے جو انکے اعمال کے شاہد ہین وہ بھی لائے جائینگے ابن کثیر رح نے لکھا یعنے وہ ملائکہ لائے جاوینگے
جو بندون کے نیک و بد اعمال پر محافظ ہین اور دیگر اہل تفسیر نے لکھا کہ اول مین انبیا علیہم السلام لائے جائینگے جو یہ گواہی دینگے کہ ہمنے انکو
پیغام الٰہی عز وجل موافق رسالت حق تعالے کے پہونچا دی تھی لیکن ہر پیغمبر کی امت کافرہ اس سے منکر ہوگی کہ ہم پر کوئی ڈر سنانے والا نہین آیا
پس انبیا علیہم السلام سے گواہ طلب ہونگے حالانکہ اللہ عز وجل خوب جانتا ہی لیکن یہ کافرون پر ہر طرح حجت پوری کر دی گئی پس انبیا
علیہم السلام عرض کرینگے کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گواہ ہین پس گواہ بلائے جائینگے چنانچہ قولہ تعالے وکذلک جعلناکم امۃ
وسطا لتکونوا شہداء علی الناس الآیہ۔ مین مذکور ہوا یعنے اللہ تعالے نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح مین فرمایا کہ جیسے
[تمہارے] واسطے قبلۂ حق یعنے کعبۂ معظمہ پسند فرمایا اسیطرح ہمنے تمکو امت عدل کر دیا تاکہ تم گواہ ہوجاؤ لوگون پر۔ھ۔ یعنے انبیا

Marfat.com

علیہم السلام کے واسطے اونکی کافر امتیون پر گواہ عادل ہوجاؤ پھر یہ لوگ جرح کا سوال کب [illegible]
ہوسکتی ہی جبکہ یہ لوگ ہمارے عہد مین موجود نہ تھے بلکہ ہمارے زمانہ کے بعد بہت پیچھے یہ لوگ پیدا ہوئے [illegible]
خوب اس بات کو جانتا ہی تو انکی گواہی کیونکر ہم پر جائز ہوگی پس صحابہ عادلین رضی اللہ عنہم اجمعین عرض [illegible]
حق عزوجل نے ہمکو اپنی کتاب حق مین آگاہ فرمایا کہ اللہ تعالے کے جمیع پیغمبرون نے اپنی اپنی امت کو پیغام [illegible]
مراد امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب عدل ہین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان مین کوئی [illegible]
ان شہدا کی صفت یہ ہوگی کہ دنیا مین ان مین سے کوئی لعن وطعن کرنے والا نہ تھا مترجم کہتا ہی کہ ابن عباس [illegible]
قول حق کو غالبًا ایک حدیث شریف سے لیا جسمین صریح منصوص ہی کہ جن لوگون مین لعن کرنے یا طعن کرنے کی یہ صفت [illegible]
مین شہدا نہ ہونگے اور یہ امر صحاح کی کئی حدیثون سے مفہوم بلکہ منصوص ہی مترجم کہتا ہی کہ اس سے نکل آیا کہ سواے اہل [illegible]
والجماعت کے اسلامی فرقہاے مبتدعین کو یہ لیاقت وکرامت حاصل نہ ہوگی اسواسطے کہ خوارج وروافض وغیرہ مین یہ خصلت [illegible]
ہی اور آثار قیامت کی حدیث مین وارد ہوا کہ منجملہ علامات قیامت کے یہ ہی کہ اس امت مین پیچھے ایسے لوگ ہونگے جو اگلون پر لعن [illegible]
کما فی روایۃ الترمذی وغیرہ۔ سدی رح نے کہا کہ شہدا سے یہان وہ لوگ مراد ہین جو جہاد مین فی سبیل اللہ شہید ہوے ہین اور وہ لوگ [illegible]
ہونگے کہ جو لوگ دین آلہی سے ظلم شرک وکفر کو دور کرتے تھے اونسے کافرون نے قتال کیا حتی کہ ظلمًا اونکو شہید کیا مترجم کہتا ہی کہ
ان گواہون کے بعد اللہ تعالے ان مشرکون وکافرون پر انکی ذات کے گواہ مبعوث فرماویگا یعنے اونکی زبان وہاتھ وپاؤن وغیرہ گواہی
دینگے حتی کہ جمیع وجوہ سے اون پر حجت پوری ہوجائیگی اور اللہ تعالے جو حکم فرمائیگا وہ چار صفتون کے ساتھ عدل کامل ہوگا اول قولہ
تعالے۔ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ۔ اوران لوگون مین حق کے ساتھ حکم دیدیا جائیگا ف یعنے پہلی صفت یہ کہ
جو حکم ہوگا وہ صدق وعدل ہوگا دوم قولہ تعالے۔ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ۔ اور وہ لوگ کچھ ظلم نہین کیے جائینگے ف
چونکہ یہ فیصلہ جمیع بندون مین ہی اگرچہ اصلی نتیجہ اسکا کافرون پر ہی لیکن فیصلہ آلہی عزوجل تو مومنون کے درمیان بھی ہوگا بلکہ اگر سینگ
والے جانور نے زیادتی کرکے بے سینگون والے کو مارا ہی تو اوسمین بھی فیصلہ کیا جائیگا اور کچھ بھی ظلم نہ ہوگا پس جو لوگ عذاب کے
مستحق ہین اونکو استحقاق سے ذرہ برابر بھی زیادہ سزا نہ ہوگی رہے اہل ایمان واسلام تو اونکے حق مین یہان یہ مراد ہی کہ اونکے ثواب مین
کچھ بھی کم نہ ہوگا بلکہ اللہ تعالے اپنے فضل سے اونکے ثواب مین زیادتی فرماویگا لقولہ تعالے وان تک حسنۃ یضاعفہا ویؤت من لدنہ
اجرًا عظیمًا۔ یعنے اگر بندۂ مومن کی ایک نیکی ہوگی تو اللہ تعالے اوسکو بہت گونہ فرمائیگا اور اپنی طرف سے اجر عظیم عطا کریگا ابن
عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے تمنا ہی کہ میری ایک نیکی بڑھ جاوے کیونکہ اللہ تعالے نے اپنی طرف سے اجر عظیم کا وعدہ فرمایا
ہی اور اوسکی شان عالی کے سامنے کسی چیز کی کچھ ہستی نہین ہی پھر جب اوسنے اجر عظیم فرمایا تو بھلا اوسکی عظمت کا کون اندازہ
کرسکتا ہی جسکو رب عزوجل عظیم فرماوے صفت سوم قولہ تعالے۔ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ [illegible]
جو کچھ اوسنے کیا ہی بھرپور دیدیا جاویگا۔ ف یعنے اوسکا بدلا پورا ملیگا خواہ نیکی ہو یا بدی یعنے اگر بدی ہی تو
وہ اپنی پوری کمائی لیجاوے اور اگر نیکی ہی تو ظاہر ہی کہ اوسمین کمی نہ ہوگی اور زیادتی کی نفی نہین کی کیونکہ [illegible]
کی طرف سے فضل ہی اور وہ بندہ کی کمائی نہین ہی یا ان اوس بندے نے اپنی نیک [illegible]

Marfat.com

[illegible] عطا فرمائی ہی پھر کافرون کو جہالت سے یہ یقین نہین آتا کہ رب عزوجل ہمارے اعمال سے آگاہ ہی اور
[illegible] جہانی پر جاہل غافل ہین اور اپنے نفس سے دل ہی دل مین باتین کرتے ہین کہ وہان کا انجام کون جانے پس اللہ تعالےٰ
نے صفت چہارم بیان فرمائی بقولہ تعالےٰ۔ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۔ اور جو کچھ یہ لوگ کرتے ہین اللہ تعالےٰ خوب جانتا
ہی ف پس ایک ذرہ بھی اوسپر پوشیدہ نہین ہی نہ وہان کسی فرشتہ کی ضرورت ہی جو نامۂ اعمال لکھتا جاتا ہی اور نہ کسی شاہد کی
ضرورت ہی جسکی گواہی پر حکم موقوف ہو بلکہ حق عزوجل اونکے ایسے راز سے آگاہ ہی کہ جس سے شاید کراماً کاتبین کو بھی خبر نہ ہو لقولہ
تعالےٰ فلنقصن علیهم بعلم وما کنا غائبین پھر ہم انکو ترتیب وار اونکے افعال مع مقادیر وکیفیات کے سناوینگے اور ہم کچھ غائب نہین
تھے ۔ ھ ۔ قرطبی رح نے کہا کہ باوجود اسکے اللہ تعالےٰ نے نامۂ اعمال وگواہون وغیرہ کا جو سلسلہ مرتب فرمایا وہ کافرون پر الزام
و اتمام حجت ہی حالانکہ حق عزوجل اپنی مخلوقات کی ابتدا و انتہا و ذرہ ذرہ سے آگاہ ہی نہ وہان سہو ممکن ہی نہ نسیان ہی پس بندہ صالح
کی مخفی نیت تک علم الٰہی مین آشکار ہی تو بحکم قولہ تعالےٰ من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ۔ جسنے ذرہ برابر نیکی کی وہ دیکھ لیگا ۔ ھ ۔ ایک ذرہ
بھی ضائع نہ جائیگا اور اسکے برعکس بدکارون کو خوف شدید ہی کہ ایک ذرہ بھی چھوٹ نہین سکتا پس کافرون کا انجام جہنم ہی قال تعالےٰ

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا
اور ہانکے گئے ۔ جو ۔ منکر تھے ۔ دوزخ کو ۔ جتھے جتھے ۔ یہانتک کہ جب پونہچے اوسپر ۔ کھولے گئے اوسکے دروازے

وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَ
اور کہنے لگے انکو داروغہ اوسکے کیا نہ پونہچے تھے تم پاس رسول تم مین کے ۔ پڑھتے ۔ تم پر ۔ باتین تمھارے رب کی اور

يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ
ڈراتے تمکو ۔ اس تمھارے دن کی ملاقات سے ۔ بولے ۔ کیون نہین پر ۔ ثابت ہوا ۔ حکم ۔ عذاب کا

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ
منکرون پر ۔ حکم ہوا کہ پیٹھو ۔ دروازون مین دوزخ کے ۔ سدا رہنے کو ۔ اوسمین ۔ سو کیا بری جگہہ ہی

مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝
رہنے ۔ غرور والون کو

رابع

[illegible] تعالےٰ عدل وفیصلۂ حق کے کفار کے واسطے انکا دار عذاب متعین ہی جہان ہمیشہ خواری کی حالت مین رہین اور وہان یہ ہوگا کہ
[illegible] وطغیان کے مقر ومعترف ہوجاوینگے قال تعالےٰ ۔ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۔ اور
کافر [illegible] وہ جہنم کو متفرق گروہا گروہ ہانکے گئے ف چونکہ یہ معاملہ قطعی واقع ہونے والا ہی تو یہان بھی ماضی
[illegible] مراد یہ کہ بعد حکم عدل کے ابتدا سے ہر امت کافرہ ترتیب وار جہنم کو ہانکی جاویگی جیسے شریر جانورون کو خواری کے
[illegible] ہین کیونکہ خوشی سے یہ لوگ اس ہیبتناک عذاب کی طرف قدم نہین اوٹھاوینگے حالانکہ آج اس دنیا مین جہنم کے
[illegible] متقین اور مومنین کو جو عذاب الٰہی سے ڈرتے ہین یہ کہکر طعنہ دیتے ہین کہ خوف زدہ بزدل ہین جو میدان جنگ مین
[illegible] نہین ہین یہ کردروغ ہی کیونکہ مومنین جنکو خوف الٰہی عزوجل ہی وہ اسقدر شجاع ہوجاتے ہین کہ سوائے حق تعالےٰ

Marfat.com

کے تمام دنیا کے کافرون سے نہین ڈرتے ہین بلکہ انھین کے نعرۂ تکبیر سے کفار کانپ جاتے ہین ۔ پس ان [illegible]
نجات دی ہی اور کفار کو عذاب مین کھینچکر ڈالا گیا امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ کافرون کو سختی و [illegible] کے
راندا جائیگا لقولہ تعالےٰ یوم یدعون الی نار جہنم دعًا الاٰیۃ ۔ اور جہنمی اس حالت مین پیاسے ہونگے جیسا کہ [illegible]
نسوق المجرمین الی جہنم وردا الاٰیۃ اور وہ اس حالت مین اندھے و گونگے و بہرے ہونگے اور اسمین بہتیرے ایسے [illegible]
جاوینگے لقولہ تعالےٰ ونحشرہم یوم القیامۃ علی وجوہہم عمیًا وصمًا وبکمًا ماوٰہم جہنم الاٰیۃ ۔ یعنے ان جہنمیون کو [illegible]
انکے مُنہ کے بل اندھے و بہرے و گونگے چلاوینگے انکا ٹھکانا جہنم ہی ۔ حَتّٰیٓ اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا
کہ جب یہ لوگ جہنم تک پہونچینگے تو جہنم کے دروازے کھول دیے جاوینگے ف یہ دروازے ہر دیگر طبقے کے [illegible]
ظاہر یہ ہوتا ہی کہ مانند غار کے اوپر کے طبقہ سے دوسرے طبقہ مین راہ ہی واللہ تعالےٰ اعلم ابن کثیر رح نے لکھا کہ جب [illegible]
پہونچے فورًا اسکے دروازے کھول دیے جاوینگے تاکہ عذاب مین جلدی ہو مترجم کہتا ہی کہ اسوقت انکی ذلت و خواری [illegible]
وزاری خود ظاہر ہی ۔ وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ ۔ اور ان جہنمیون سے جہنم [illegible]
کہینگے کہ کیا تمھارے پاس تم مین سے رسول نہین آئے تھے ف یعنے جو فرشتہ کہ جہنم پر موکل و محافظ ہین جنکا [illegible]
یہ سب ان جہنمیون سے ملامت کرنے کے طور پر ایک جملہ لطیف جامع بیان کرینگے جسمین انکی حرکات قبیح کا مقابلہ عنایات [illegible]
سے ہی اول یہ کہ کیا تمھارے پاس رسول نہین پہونچے پھر اللہ تعالےٰ کے رسولون کو سر آنکھون پر لینے کے عوض الٹے کفر [illegible]
کی دوم قولہ منکم وہ رسول تمھین مین سے تھے کہ تم انسے سب طرح اپنے افعال و اقوال و عادات و اخلاق و دنیا و آخرت کا
حاصل کرسکتے تھے اور فرشتہ نہین تھے کہ جنکی ہیبت سے تمھاری زبان بند ہو جاوے یا وہ تمھارے مثل کھانا پینا وغیرہ
دنیاوی کا برتاؤ نکرتے پس تمکو انکے طریقہ کی اقتدا حاصل نہ ہوتی کیونکہ دنیا مین امتحان یہی ہی کہ اپنے اقوال و افعال [illegible]
باوجود نفسانی خواہشون و شیطانی وسوسون کے ایسے معتدل طریقہ پر رکھے جنکا انجام جنت ہی اور فتنے بے مہار کی طرح خود [illegible]
پرست نہو جاوے جسکا انجام جہنم ہی امر سوم یہ کہ ۔ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ ۔ یہ رسول تم پر تمھارے
آیتین تلاوت کرتے تھے ف یعنے کیا ایسے رسول نہین تھے جنکی یہ شان تھی کہ وہ تمھارے پروردگار کی اتری ہوئی
تمکو سناتے تھے جس سے تم عقل و معرفت حاصل کرتے امر چہارم ۔ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا
تمکو تمھارے اس دن کی لقا سے ڈراتے تھے ف کہ قیامت کا روز آنے والا ہی پس جسنے آیات الٰہی و دلائل [illegible]
حجت و برہان کو چھوڑ دیا اور شرک و کفران کو اختیار کرلیا تو اوسکے واسطے قیامت کے روز عذاب ہی ۔ ماحاصل [illegible]
ان جہنمیون کو ملامت کی کہ اللہ تعالےٰ نے تمھارے اوپر کامل احسان کیا تھا کہ ہدایت کے واسطے اپنے [illegible]
تھے کہ جنکے بعد کفر کرنا نہایت قبیح ہی پھر تم بتلاؤ کہ کیا یہ نہین ہوا ۔ قَالُوْا بَلٰى ۔ کہینگے کہ ہاں کیون [illegible]
ہمارے پاس رسول آئے اور ہمنے انکو جھٹلایا اور دار آخرت و عذاب و ثواب سے انکار [illegible]
ہوا ۔ وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۔ [illegible]
ٹھیک اندازہ ف اس مقام پر کافرون نے تقدیر کا بہانہ [illegible] اقرار کیا [illegible]

[illegible] عذاب فرمایا تھا وہ کافرون پر لامحالہ واقع ہوا اور کلمہ عذاب سے مراد
[illegible] یعنے جہنم کو جنون و آدمیون سے بھر دونگا ہے۔ پس جن آدمیون و
[illegible] انھون نے رسولون کا کہنا نہ سنا اور آیات الٰہی کو نہ سمجھے کمافی قولہ تعالے وقالوا لوکنا نسمع
[illegible] کہینگے کہ اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو جہنمی لوگون مین نہ ہوتے۔ ہے۔ یعنے خود اپنے گناہون کا اقرار کرکے اپنی
[illegible] ایسا مقام ہوگا کہ ہر شخص جسکا جو لائق ہے وہ خود ظاہر ہو جائیگا حتی کہ کفار خود ہی اپنی حالت کا اقرار
[illegible] کے بسنے والے ہین لہذا اللہ تعالے نے فرمایا۔ قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ
[illegible] فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ۔ ان لوگون سے کہا گیا کہ جہنم کے دروازون مین گھسو اس حال سے
[illegible] ہمیشگی مقدر ہی پس متکبرون کا دائمی مقام کیسا خراب ہی ف یعنے جن لوگون نے آیات الٰہی عزوجل و اسکے
[illegible] جہنمی ٹھہرے تو انسے کہدیا جائیگا کہ جہنم کے دروازون مین گھسو خطیب نے کہا کہ ملائکہ یا خازنین جہنم اونکو یہ
[illegible] ابن کثیر نے کہا کہ جس شخص نے اون لوگونکا حال دیکھا وہی اون پر حکم لگاویگا کہ یہ جہنمی ہین اسیواسطے قولہ قیل فرمایا
[illegible] والا نہین کہا بلکہ اطلاق کردیا تاکہ سمجھ لیا جاوے کہ تمام مخلوقات ان جہنمیون کے حال پر شاہد ہوگی بلکہ یہ لوگ خود
[illegible] حق مین حکم ہوا ہو وہ عدل کامل ہی کہ انسے کہدیا گیا کہ ابواب جہنم مین داخل ہو اور اسوقت سے تمھارے
[illegible] یعنے یہانسے لکلنا کبھی نصیب ہوگا اور نہ کبھی موت آوے کہ تمھارا زوال ہوجاوے اسیواسطے
[illegible] متکبرون کا مقام سکونت بہت خراب ہی کیونکہ اسکا حال و مآل سب عذاب ہی کچھ جب اللہ تعالے نے بدبختون کا
بدانجام بیان فرمایا تو اسکے پیچھے سعید جنتیون کا اکرام بتلایا۔

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ

[illegible] جو ڈرتے رہے تھے اپنے رب سے بہشت کو جتھے جتھے یہانتک کہ جب پہونچے اوسپر اور کھولے گئے

أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۝ وَقَالُوا

[illegible] اوسکے دروازے اور کہنے لگے اوسکے داروغہ سلام پہونچے تمپر تم لوگ پاکیزہ ہو سو پیٹھو اس مین سدا رہنے کو اور وہ بولے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ

[illegible] جسنے سچ کیا ہمسے اپنا وعدہ اور وارث کیا ہمکو اس زمین کا گھر کرلین [illegible] بہشت جہانسے چاہین

فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۝

سو کیا خوب نیگ محنت کرنے والون کا

[illegible] مقام ذلت یعنے جہنم کو ہانک دیے جاوینگے گویا کھینچکر اوسمین جھونک دیے جاوینگے تو انکے بعد
[illegible] یعنے مقام قرب و منزلت کے واسطے بھیجے جاوینگے کماقال تعالے۔ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا
[illegible] زُمَرًا [illegible] جن لوگون نے اپنے رب عزوجل کا تقوی کیا وہ گروہا گروہ کرکے جنت کی جانب روان کیے
[illegible] اول یہ کہ اہل تقوی مین جدا جدا جماعتین و گروہ کیون ہوے اور دوم یہ کہ سوق کے معنے ہانکنا

وجالنا پس اہل جہنم کے واسطے قولہ سیق الذین کفروا البتہ جاننا چاہیے کہ اس [illegible]
حکمت ہی مقام اول کا بیان یہ ہی کہ شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ متقین و مومنین کے واسطے مین [illegible]
پھر ابرار پھر جو تیسرے درجہ پر ہین پھر وہ جو چوتھے درجہ پر ہین وعلیٰ ہذا القیاس سب کو سمجھنا چاہیے
شامل ہونگے جو اوس جماعت کے مناسب ہین چنانچہ انبیا کے ساتھ انبیا ہونگے اور صدیقین کے [illegible]
اسیطرح شہدا کے ساتھ ہر قسم کے شہدا ہونگے اور اولیا و علما کے ساتھ اونکے مناسب لوگ ہونگے [illegible]
لوگ نوافل مین نماز کی کثرت رکھتے تھے تو اونکی جماعت علیحدہ ہوگی اور صوم والے علیحدہ ہونگے اہل [illegible]
کی راہ سے ہر ایک جماعتین جدا جدا ہونگی مترجم کہتا ہی کہ اس قول کے واسطے یہ حدیث بھی شاہد ہی کہ جو [illegible]
اہل نماز مین سے ہوگا وہ جنت کے باب الصلوٰۃ سے بلایا جائیگا اور جو اہل صدقہ مین سے ہوگا وہ باب الصدقہ سے بلایا جائیگا [illegible]
اہل الصوم مین سے ہوگا وہ باب الریان سے بلایا جائیگا الخ اور اس تمام حدیث مین آخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرمایا
تم جنت کے سب دروازون سے بلائے جاؤگے کما فی الصحیح اور رہا یہ کہ جو شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ انبیا علیہم السلام کی [illegible]
علیحدہ ہوگی اور صدیقین کی جماعت علیحدہ ہوگی الخ تو اسمین تردد ہی اسواسطے کہ حدیث صحیح مین موجود ہی کہ آنحضرت [illegible]
علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیا علیہم السلام پر جنت ممنوع کردی گئی ہی یہانتک کہ مین اوسمین داخل ہون یعنے پہلے مین جنت مین
تو اوسکے بعد دیگر انبیا علیہم السلام کو اجازت ہوگی اور فرمایا کہ میرے ساتھ فقرا مہاجرین ہونگے تو معلوم ہوا کہ حضرت سرور عالم [illegible]
علیہ وسلم کے ساتھ حضرت صدیق اکبر مع شہدا و صالحین ہونگے پھر یہ بات صادق نہوئی کہ آپکے ساتھ انبیا علیہم السلام کی [illegible]
ہوگی پھر صدیق اکبر کے ساتھ صدیقین کی جماعت ہوگی بلکہ مترجم کہتا ہی کہ شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ عزت آخرت عطا
فرماوے یہان جو طریقہ انھون نے تجویز کیا اس سے اہل محبت کو اضطراب شدید پیدا ہوگا کیونکہ حدیث مبارک مین ہی المرء [illegible]
من احب آدمی اوسکے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا تھا اگرچہ اوسکے برابر عمل و تقویٰ نہ رکھتا ہو چنانچہ حدیث ابوذر رضی اللہ
عنہ بروایت ابوداؤد اور حدیث انس رضی اللہ عنہ بروایت ترمذی مین یہ امر مصرح ہی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو
کے کسی چیز سے اتنی خوشی حاصل نہین ہوئی جتنی اس حدیث سے حاصل ہوئی پھر اگر وہ لوگ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ [illegible]
کے قدم سے علیحدہ کردیے جائین تو اونکے اضطراب کا اندازہ کون کرسکتا ہی اور آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ اس بیان کا تتمہ آ[illegible]
بیان مقام دوم یہ ہی کہ بیشک سوق یعنے ہانکنا جہنمیون کے ساتھ جسطرح بیان ہوا وہ ظاہر ہی کیونکہ وہ لوگ عذاب جہنم [illegible]
کی جانب ہانکے گئے تو بغیر ہانکے و زجر و توبیخ کے کب ہان جانا پسند کرینگے پس جہنمیون کے سوق سے غرض یہ ہی کہ وہ ذلت [illegible]
ساتھ ہانکے جاوینگے جیسے دنیا مین دیکھتے ہو کہ جس جماعت نے سلطان کی نافرمانی کی جیسے کہ قتل یا قید کے [illegible]
کی جانب بہت سختی و ذلت و خواری سے ہانکے جاتے ہین رہا اہل جنت کا سوق تو شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ [illegible]
کی جانب جاتے ہین تو باعزاز انکو سوار کرکے لیجاوینگے خطیبؒ نے لکھا کہ اسکا حاصل یہ ہی کہ [illegible]
یہان مقربین و معززین جو لوگ لینے آتے ہین وہ اونکی سواریون کے پیچھے چلتے ہین سا[illegible]
زمین و آسمان کا فرق ہی کیونکہ جہنمیون کا سوق تو اہانت و انتقام ہی اور جنتیون کا سوق [illegible]

Marfat.com

... انواع بدیع مین سے یہ نوع نہایت لطیف ہی کہ حق سبحانہ تعالے نے ایک ہی کلمہ کو کافرون کے ... حق مین خواری و عذاب لپٹا ہی اور وہی کلمہ کو مومنین کے حق مین اطلاق فرمایا تو اون پر حسن ثواب سے ... ایک ہو وہ جسنے اپنا کلام اس اعجاز کمال کے ساتھ نازل فرمایا بعض علمانے ایک توجیہ نکالی کہ مومنون کو بھی ... جانب مانگنے کی ضرورت پڑیگی اور اوسکی وجہ یہ ہی کہ مومنین متقین مین باہم محبت باقی رہتی ہی اور وہ قیامت مین بھی باقی ... اگرچہ دنیا مین باہم کچھ نا چاقی ہو بدلیل قولہ تعالے الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین الآیۃ - یعنے دنیا مین جو لوگ باہم ... تھے وہ قیامت کے روز باہم ایک دوسرے کے دشمن ہو جائینگے سوائے متقین کے یعنے یہ لوگ باہم دوستی پر قائم رہینگے جب معلوم ... ہی کہ جب کسی سے کہا جائیگا کہ جنت میں داخل ہو تو بغیر اپنے دوست کے جانے سے انکار کریگا آخر سب ہی پیچھے رہینگے تو لاچار ونکو ... جنت کی جانب وہان کیا جائیگا ذکرہ الخطیب مترجم کہتا ہی کہ یہ توجیہ اگرچہ ایک لطافت کے ساتھ ہی لیکن شاعرانہ خیال کی طرح ... حقیقت سے بعید ہی کیونکہ تمنے ادھر کے کلام مین سن لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین فقرائے مہاجرین ہونگے تو اس سے سمجھ ... لینا چاہیے زیادہ طول کلام کی حاجت نہین ہی الحاصل اہل تقوی کی جماعتین اپنے اپنے مراتب و مدارج اعمال کی راہ سے جنت کی جانب سوار کی جائینگی حتی اذا جاؤہا یہانتک کہ جب جماعتین دار السلام جنت پر پہونچینگی ف تو سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط سے مع ... امت کے پار ہو جائینگے اور بعد آپ کے سب متقین پار ہو جائینگے شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ وہان جنت و دوزخ کے درمیان ایک پل پر ... روکے جائینگے پس دنیا مین اونکے درمیان جو باہم خفیف مظلمہ تھے اونکا قصاص لیکر پاک کر دیے جائینگے مترجم کہتا ہی کہ بعض ... احادیث مین آیا ہی کہ جنت کے باہر ایک حوض مین نہلائے جائینگے کہ بالکل پاک نکلین چنانچہ تفسیر سورۂ اعراف مین اسکا بیان گذر چکا ... شیخ معنے لکھا کہ جب بالکل پاکیزہ ہو جائینگے تو اونکو جنت مین داخل ہونے کی اجازت دی جائیگی اور حدیث الصور مین آیا ہی کہ مومنین ... جب ابواب الجنت مین پہونچینگے تو باہم مشورہ کرینگے کہ ہمارے واسطے جنت مین داخل ہونے کے لیے کون اجازت مانگتا ہی پس آدم علیہ السلام ... کے پاس جاوینگے پھر نوح علیہ السلام پھر ابراہیم علیہ السلام پھر موسی علیہ السلام پھر عیسی علیہ السلام کے پاس ہو کر پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہونگے جیسے انھون نے فیصلہ قضا و حساب کے لیے عرصات قیامت مین جناب باری تعالے کے حضور مین شفاعت کرنے والا تلاش کرنے کے لیے ایسا ہی کیا تھا اور اللہ عزوجل نے اونکے دلون مین یہ ترتیب اسواسطے ڈالی کہ تمام مقامات ... حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فضل و شرف ظاہر ہو جاوے اور صحیح مسلم مین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت مین سب سے پہلا شفاعت کرنے والا مین ہونگا اور ایک روایت مین ہی کہ سب سے اول جو جنت کا ... دروازہ کھٹکھٹاوے وہ مین ہونگا (رواہ مسلم ایضا) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ... فرمایا کہ قیامت کے روز مین باب الجنت پر آکر دروازہ کھلواؤنگا تو خازن جنت عرض کریگا کہ آپ کون ہین مین کہونگا کہ محمد ہون ... تو خازن کہیگا کہ بہت خوب مجھے یہی حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے کسی شخص کے واسطے جنت کا دروازہ نہ کھولون (رواہ احمد ... و صحیح رواہ مسلم ایضا) اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمرۂ اول جو جنت مین داخل ... ہونگے جیسے چودھوین رات کے چاند کی صورت ہونگے اونکو جنت مین تھوک نہ ہوگا اور نہ ناک سے رینٹ بہیگا اور نہ پاخانہ ... ہوگا اونکے ظروف و کنگھیان سونے و چاندی کی ہونگی اور اونکی انگیٹھیون مین عود ہی اور اونکے بدن سے جو عرق آئیگا وہ

مشک ہوگا اور انہین سے ہر ایک شخص کے واسطے دو دو جورو ہونگی [illegible]
آئیگا اور اونہین باہم کسی قسم کا اختلاف و بغض نہ ہوگا اور انکے دل مثل قلب [illegible]
تسبیح پڑھینگے (رواہ احمد والبخاری ومسلم) اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ [illegible]
فرمایا کہ زمرۂ اول جو جنت مین داخل ہونگے وہ چودھوین رات کے چاند کی صورت ہونگے [illegible]
ہونگے وہ آسمان کے سب سے زیادہ روشن ستارہ کی صورت ہونگے نہ اونہین پیشاب ہوگا [illegible]
اور نہ رینٹھ ہی اونکی کنگھیان سونے کی ہونگی اور اونکے بدن کا عرق مشک ہی اور انکے مجامر [illegible]
ہین اور اونکے اخلاق ایک شخص کے خلق پر اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر [illegible]
مراد جسمی خلقت ۱۲
والبخاری ومسلم) اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
جو جنت مین داخل ہوگا وہ ستر ہزار ہین کہ اونکے چہرے چودھوین رات کے چاند کی صورت پر چمکتے ہونگے [illegible]
نے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ دعا فرمائین کہ اللہ تعالے مجکو انھین لوگون مین کر دے [illegible]
کہا کہ الٰہی اسکو بھی انھین مین کر دے پس انصار مین سے ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا کہ یارسول اللہ [illegible]
مجھے بھی انہین سے کر دے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاشہ تجھے سبقت کر گیا [illegible]
ابن کثیر رح نے لکھا کہ اس حدیث مین ایسے ستر ہزار کی روایت بھی آئی ہی جو بغیر حساب کے جنت [illegible]
وسلم نے اس حدیث کو حضرت ابن عباس و جابر ابن عبد اللہ و عمران بن حصین و ابن مسعود و [illegible]
عنہم سے روایت کیا ہی مترجم کہتا ہی کہ جس صحابی انصاری سے فرمایا کہ عکاشہ تجھے سبقت کر گیا تو [illegible]
یہ صحابی انصاری درحقیقت اس زمرۂ اول مین سے نہ ہون آور دوم آنکہ شاید درحقیقت اس زمرہ [illegible]
اوسکے واسطے علانیہ دعا فرماتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم سے کوئی باقی نہ رہتا جو آپ سے اپنے [illegible]
نہ کرتا لہذا آپ نے ظاہری سلسلہ بند کرنے کے واسطے یون ارشاد فرمایا کہ عکاشہ تجھے سبقت کر گیا [illegible]
لیکن اس سے یہ لازم نہین آتا کہ دوسرا امیدوار اوسکے ساتھ لاحق نہ ہوا اور یہ بات ظاہر ہی کہ حضرت [illegible]
اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے واسطے دنیا وآخرت کی بھلائی مین سے کچھ اٹھا نہین رکھا پس [illegible]
فیض مین داخل ہونگے اور احادیث مین ثابت ہی کہ جو دعا دل سے پیٹھ پیچھے ہو وہ زیادہ مقبول [illegible]
منھ پر دعا کی جاتی فافہم واللہ تعالے اعلم بالصواب امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ سہل بن سعد [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین سے ستر ہزار یا سات لاکھ داخل جنت ہونگے اس [illegible]
پکڑے ہونگے یہانتک کہ یہ سب اول سے آخر تک داخل جنت ہونگے انکے چہرے چودھوین رات [illegible]
(رواہ البخاری ومسلم) ابو امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
مجھسے وعدہ فرمایا ہی کہ میری امت مین سے ستر ہزار کو جنت مین داخل فرمائیگا اس شان [illegible]
جن پر کچھ حساب وعذاب نہین ہی اور انکے ساتھ مین میرے رب عزوجل کے [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کی مثل روایت ہے (رواہ الطبرانی) اور اسی کی مثل حضرت ثوبان و ابو سعید الانماری
[illegible] سے صحیح حدیث ہے اور اس حدیث کے شواہد بوجوہ کثیرہ روایت کیے گئے ہیں۔ الغرض یہ متقین اہل جنت جب قریب جنت پہ
[illegible] وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا۔ اور جنت کے دروازے کھولے جائینگے ف بعض علماء نے کہا کہ اہل جنت کے اکرام کے واسطے
پہلے سے دروازے کھلے ہوئے ہونگے لقولہ تعالیٰ جنات عدن مفتحۃ لہم الابواب الآیۃ۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ تکلف معلوم ہوتا ہے کیونکہ سابق میں
حدیث صحیح گذر چکی کہ سب سے اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ کھلوائینگے۔ وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
ان متقیوں سے جنت کے خازنین کہینگے کہ سلام علیکم ف یعنے دروازہ کھولنے کے ساتھ ہی اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
مع سابقین کے پھر جمیع متقین امت محمدیہ وغیرہم کو خوشی کے ساتھ سلام پہونچائینگے یعنے تم پر اللہ کی جانب سے ہر طرح کی سلامتی ہے
اب تم کو کوئی تعب و مشقت و ناگواری کبھی نہ ہوگی۔ طِبْتُمْ۔ تم لوگ طیب ہوے ف یعنے اس دار کرامت کی سکونت کے
لائق ہو یعنے ہر طرح پاکیزہ و صالح ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس دار کو بھی پاکیزہ کر دیا ہے تو اوسکے رہنے والے بھی ایسی ہی پاکیزہ ہونے
چاہیے جیسے تم ہو۔ فَادْخُلُوهَا خَالِدِيْنَ۔ پس تم لوگ اسمین داخل ہو اس شان سے کہ تمہارے واسطے اسمین ہمیشگی مقدر ہے ف
[illegible] نے لکھا کہ ہمارے حال پر افسوس ہے کہ ہمارے نفوس میں یہ پاکیزگی و طہارت ہمکو پائی نہیں جاتی اور زیادہ افسوس یہ ہے کہ اس صفت کے
حاصل کرنے میں سست ہیں مگر یہی امید لگی ہے کہ ارحم الراحمین وہاب کریم سبحانہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمکو ایسی توبہ خالص کی توفیق عطا
فرماوے کہ ہمارے سب گناہ مٹ جاوین اور ہر طرح کے میل کچیل سے ہمارے دل صاف روشن ہو جاوین مترجم کہتا ہے آمین یا ارحم الراحمین
امام ابن کثیر نے لکھا کہ سابق میں اہل جہنم کو خازنین جہنم نے ملامت و سرزنش کرنی شروع کی تھی برخلاف اسکے اہل جنت جب
خازنین جنت نے اونکی تعظیم و توقیر کے لیے سلام و بشارت و ثنا و صفت سے ابتدا کی اور قولہ اذا جاؤ ہا الخ یعنے جملہ شرطیہ ہے جب یہ لوگ
جنت تک پہونچینگے اور اونکے واسطے دروازے کھولے جائینگے اور اونسے خازنین جنت سلام علیکم الخ کہینگے تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا
کہ یہ لوگ بقدر اپنی پاکیزگی و منزلت کے فرحت و سرور میں داخل ہو جائینگے، بعض لوگوں نے کہا کہ قولہ وفتحت ابوابہا۔ کا واو یعنے واو ثمانیہ
یعنے آٹھ کے بعد یہ واو آتا ہے جیسے قولہ تعالیٰ سبعۃ وثامنہم کلبہم۔ اور اسی سے نکالا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں شیخ ابن کثیر نے
لکھا کہ واو ثمانیہ ایک اختراع عجیب ہے اور اس سے جنت کے آٹھ دروازوں پر استدلال کرنا امر بعید و غریب ہے بلکہ صحیح استدلال یہ ہے کہ
حدیث صحیح سے ہے چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جسنے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال سے جوڑا صدقہ کیا تو وہ جنت کے
[illegible] سے بلایا جائیگا اور جنت کے بہت دروازے ہیں پھر جو شخص اہل صلوٰۃ میں سے ہو وہ باب الصلوٰۃ میں سے بلایا جائیگا اور جو
اہل صدقہ میں سے ہو وہ باب الصدقہ میں سے بلایا جائیگا اور جو شخص اہل جہاد میں سے ہو وہ باب الجہاد سے بلایا جائیگا اور جو شخص
[illegible] وہ باب الریان سے بلایا جائیگا پس ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یوں کسی شخص کے حق میں
[illegible] ضرورت نہیں ہے جس دروازے سے بلا لیا جاوے لیکن بھلا کوئی شخص ایسا ہے جو ان سب دروازوں سے بلایا جاوے تو
[illegible] نے فرمایا کہ ہاں اور مجھے تو امید ہے کہ تم ایسے ہی شخصوں میں سے ہو (رواہ احمد والبخاری ومسلم) مترجم کہتا ہے کہ
[illegible] اپنے سوال سے یہ فائدہ ظاہر کر دیا کہ ہر ایک دروازہ سے بلایا جانا بغرض تکریم و تشریف ہے اور جو شخص جتنے دروازوں سے
[illegible] اسی قدر منزلت و کرامت ہوا اور حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے واسطے جمیع دروازوں سے

ملانے جانے مین تکریم وقرب منزلت بروجہ کمال ہی اور یہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]
باری تعالے عزوجل مین حکم نہین لگایا بلکہ امیدواری کے طور پر بیان کیا جیسے حدیث الوسیلہ مین ہی کہ وسیلہ [illegible]
ہی اور وہ ایک ہی شخص کے واسطے ہوگا اور مجھے امید ہی کہ وہ شخص مین ہون کما فی الصحیح پس یہان بھی حسن [illegible]
کہ تم ایسے ہی شخصون مین سے ہو، تو مراد یہ ہی کہ ہمارا امت کے صدیقین اسی مرتبہ مین ہین اگرچہ نصوص [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیا علیہم السلام سے افضل ہین اور اس امت کے صدیق سب امتون کے صدیقین [illegible]
اور یہ امت سب امتون سے افضل ہی لقولہ تعالے کنتم خیر امة اخرجت للناس الآیہ وبدلیل احادیث کثیرہ جنکا بیان [illegible]
چکا پھر واضح ہو کہ ان احادیث مذکورہ مین یہ تصریح ہی کہ جنت کے بہت دروازے ہین لیکن کوئی خاص تعداد مذکور نہین ہی [illegible]
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت مین آٹھ دروازے ہین جن مین سے ایک دروازہ
باب الریان ہی اس دروازے سے وہی لوگ داخل ہونگے جو اہل صوم ہین (البخاری ومسلم) مترجم کہتا ہی کہ اہل صوم واہل [illegible]
یہ غرض ہی کہ فرائض نماز وروزہ سے زیادہ بطور نفل کے اپنے اوپر نماز کا یا روزہ کا التزام کیا کیونکہ جمیع ابواب الخیر کا استیفا کسی کو
میسر ہوتا ہی پس بعضے لوگ تہجد وغیرہ نوافل کا زیادہ التزام رکھتے ہین اگرچہ روزے بقدر فرض یا سنت موکدہ بھی ادا کرتے ہون اور بعضے لوگ [illegible]
ہوتے ہین اگرچہ نماز مین صرف فرائض وسنن موکدہ ادا کرتے ہین اور بعضے ان دونون کا التزام کرتے ہین لیکن دنیا مین نادار ہونے کی وجہ
نہین رکھتے کہ صدقات ادا کرین فافہم حضرت عمر بن الخطاب رضی عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے جو شخص
کرے پھر وضو کو اچھی طرح پورا کرے پھر کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ تو اسکے واسطے یہی منزلت ہی کہ جنت کے آٹھون
اوسکے لیے کھول دیے جائینگے وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو (رواہ مسلم) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی کنجی لا الہ الا اللہ ہی (رواہ الحسن بن عرفہ) **شیخ ابن کثیرؒ** نے لکھا کہ جنت کے دروازے بہت وسیع ہین اور [illegible]
رب عزوجل سے دعا مانگتے ہین کہ اپنے فضل عظیم سے ہمارا رب سبحانہ تعالے ہمکو اہل جنت مین سے کردے **مترجم** کہتا ہی کہ [illegible]
ارحم الراحمین **ذکر وسعت ابواب الجنت** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے طویل حدیث شفاعت مین آیا کہ پھر اللہ سبحانہ تعالے [illegible]
کہ اے محمد اپنی امت مین سے اون لوگون کو جن پر کچھ حساب نہین ہی باب الایمن یعنی دائین دروازے سے داخل کرا اور تیرے امتی [illegible]
دروازون مین لوگون کے ساتھ شریک ہین قسم اوس پاک کی جسکے قبضہ قدرت مین محمد کی جان ہی کہ ہر باب جنت کے دو [illegible]
درمیان جہان پٹ ہوتے ہین اتنی وسعت ہی جیسے مکہ وہجر مین ہی اور دوسری روایت مین مثال کے طور پر مکہ وبصرہ [illegible]
بن غزوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ انھون نے خطبہ مین کہا کہ ہمسے بیان فرمایا گیا ہی کہ باب جنت کے [illegible]
چالیس سال کی مسافت ہی اور جنت پر ایسا ایک وقت آویگا کہ وہ اژدحام کی وجہ سے گنجان ہوجائیگا [illegible]
فقط مشابہہ صورت بیان کرنا مقصود ہی اور کوئی خاص تحدید مقصود نہین ہی اسیواسطے کبھی مکہ وہجر کبھی [illegible]
سال کی تعداد ایسے لوگون کے واسطے جہان [illegible] جنکی سمجھ در یا آخر ایک صحابی کے ساتھ [illegible]
السموات والارض اعدت للمتقین الآیہ ـ اور ایک حدیث مین ہی کہ برابر جنت مین وسعت [illegible]
ایک خلق پیدا فرماویگا کما فی الصحیح اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث مین [illegible]

Marfat.com

[illegible] ان [illegible] نے [illegible] اللہ تعالے سلام علیکم طبتم۔ یعنے تمہارے اعمال طیب و اقوال طیب ہین اور تمہاری سعی
[illegible] و بندہ مسلمان کا یہی حال ہوتا ہی مترجم کہتا ہی کہ اوسنے اپنے باطن کو ایمان کے ساتھ پاکیزہ کیا اور قلب مین
[illegible] نجاست نہین ہی تو اوسکا طیب ہونا ظاہر ہی پھر وہ بندہ مسلم ضرور ہوگا یعنے ہر حال مین اوسنے اپنے نفس کو اللہ تعالے
[illegible] مین جھکایا پس وہ کوئی کام نہین کریگا مگر اسی طور پر کہ اللہ تعالے کے واسطے مسلم ہوگا یعنے گردن جھکائے ہوگا اور یہی
اسلام مین خوب ہی کہ اگر اوسنے کھانا چاہا تو اپنے نفس کے مزہ وغیرہ کسی نیت سے نہین کھائیگا بلکہ اللہ تعالے ہی کے واسطے کھائیگا یعنے مثلاً
اللہ تعالے نے نماز وغیرہ کا حکم دیا ہی تو اس نیت سے اتنا کھانا ضرور ہی کہ نماز وغیرہ پر قیام ہو سکے یا اللہ تعالے نے اہل و عیال کا نفقہ
فرض فرمایا ہی تو اس نیت سے ایسا کھانا ضروری ہی کہ جسسے کسب معیشت کا کام کر سکے بلکہ اللہ تعالے نے مومن کی جان کو خرید کر حکم دیا
ہی کہ اسکا حق لحاظ رکھے کما فی قولہ علیہ السلام ان لنفسک علیک حقًا۔ پس نفس کا حق جسقدر کھانے پینے و سونے مین اوسکو علم
شرع سے ظاہر کر دیا گیا اوسقدر لحاظ رکھے کیا نہین دیکھتے ہو کہ اگر کوئی شخص بھوک سے اپنے نفس کو مار ڈالے حالانکہ وہ کھانا پاتا تھا تو وہ
جہنمی ہو ولیکن بندہ مسلم کی شان یہی ہوتی ہی کہ وہ اپنے رب عزوجل کے واسطے گردن جھکائے ہی وہ اپنے جی کی خواہش سے نہین کھاتا
اگرچہ حلوا کھاوے بلکہ اللہ تعالے کے واسطے نفس کو کھلاتا ہی و علی ہذا القیاس جسکو کچھ دیتا ہی تو اللہ تعالے ہی کے واسطے دیتا ہی
اور جسکو نہین دیتا تو اللہ تعالے ہی کے واسطے نہین دیتا ہی اور جس سے محبت کرتا ہی تو اللہ تعالے ہی کے واسطے اور جس سے عداوت
کرتا ہی تو اللہ تعالے ہی کے واسطے پس اس بندے نے ایمان کو پورا کر لیا کما فی حدیث ابن ماجہ وغیرہ پس بندہ مسلم اپنے ظاہر و باطن
دونون سے پاکیزہ ہوتا ہی اور واضح ہو کہ شیطان تجکو وہم نہ دلاوے کہ پاکیزگی نیری دھونے و صابون ملنے سے ہوتی ہی کیونکہ یہ جیسا
کدورت کا وہم ہی بلکہ پاکیزگی بنور حق عزوجل ہی چنانچہ جب وسکی توحید پر ایمان لایا تو نور توحید سے باطن پاک ہوگیا اور جب شریعت الٰہی پر
عمل کیا تو نور شریعت سے ظاہر پاک ہوگیا کیا نہین دیکھتے ہو کہ اگر ایک شخص اپنے مرض بخار وغیرہ مین خاک ملکر تیمم کرے تو کافر کو بھی
نظر آویگا کہ یہ مٹی مین لتھڑ گیا لیکن اللہ تعالے کے نزدیک وہ پاک ہوگیا کہ اب نماز پڑھ سکتا ہی برخلاف اسکے اگر کافر بے ایمان اپنے
[illegible] مین صابون ملے تو وہ ہرگز طہارت نماز کے لائق نہین ہی جب تک کہ حکم شرع کے موافق وضو نہ کرے کیونکہ حدث سے پاک ہونیکا
طریقہ یہی وضو ہی یا عذر مین تیمم ہی اور سوائے اسکے نماز کے لائق نہین ہوتا ہی پس معلوم ہوا کہ پاکیزہ ہوتا بنور حق عزوجل ہی کیا نہین دیکھتے
ہو کہ اللہ تعالے نے تزکیہ نفس سے منع فرمایا لقولہ تعالے فلا تزکوا انفسکم۔ یعنے اپنے نفوس کی پاکیزگی مت بیان کرو۔ ھ۔ کیونکہ
بھی بیان ہوا کہ پاکیزگی کچھ اپنے اختیار مین نہین ہی کہ صابون ملکر پاکیزہ کر لے بلکہ وہ تو اللہ تعالے کے نور سے ہی لہذا فرمایا بل اللہ یزکی
من یشاء۔ بلکہ اللہ تعالے جسکو چاہتا ہی پاکیزہ فرماتا ہی۔ ھ۔ لہذا جو لوگ شریعت پر قائم ہین وہ بھی ہر وقت اپنے رب عزوجل سے
ڈرتے رہتے ہین کیونکہ جب قبول فرماکر نور عطا کرے تو پاکیزگی حاصل ہو لیکن اپنے رب کریم سبحانہ تعالے سے امیدوار رہتے ہین فان اللہ
لا یضیع اجر المحسنین۔ کیونکہ اللہ تعالے اپنے مسلمان بندونکا اجر ضائع نہین فرماتا ہی تو حاصل یہ نکلا کہ اہل جنت کی پاکیزگی اونکے ایمان
و اسلام کا نتیجہ ہی شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ اسیواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جہاد مین منادی فرمائی کہ آگاہ رہو
جنت کوئی داخل نہ ہوگا سوائے نفس مسلمان کے اور دوسری روایت مین ہی کہ کوئی داخل نہ ہوگا سوائے نفس مومنہ کے کما فی
[illegible] مترجم کہتا ہی کہ مومنہ و مسلمان دونون کا حاصل وہی ہی جو اوپر بیان کر دیا گیا فافہم واللہ سبحانہ تعالے اعلم قولہ تعالے خالدین فیہا

Marfat.com

خالدین۔ شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ اس شان سے داخل ہو کہ ہمیشہ ہمیشہ [illegible]
تعالے لا یبغون عنہا حولا الآیۃ۔ مترجم کہتا ہی کہ بعض نادانون کو وہم ہوا کہ انسانی جبلت [illegible]
ایسی ہی چیز دیجاوے تو اوس سے اوکتا جاتا ہی اگرچہ وہ کیسی ہی نفیس ہو پھر اہل جنت وہان اکتا [illegible]
من وسلوی سی نعمت کھانے سے اُکتا گئے۔ مترجم کہتا ہی کہ یہ خیال نادانی سے پیدا ہوا کہ ان لوگون نے [illegible]
کر لیا ہی حالانکہ رضاے الٰہی عزوجل کا ظہور ہی اور صفات رحمت الٰہی بلکہ کوئی صفت الٰہی ہو وہ محدود و محصور [illegible]
جنت کے فضائل ہم لوگون کے ذہن مین آئے اول تو وہ درحقیقت نہین آئے اپنے خیالات کے موافق [illegible]
معنے یہ ہین کہ ایسی ایسی نعمت سے کمی نہین ہوگی حالانکہ یہی ہمارے قیاس سے باہر ہی پھر اللہ تعالے نے جنت مین ظہور [illegible]
رکھا ہی اسیواسطے حدیث مین اشارہ فرمادیا کہ اللہ تعالے نے جو نعمتین وہان مہیا فرمائین وہ نہ کسی آنکھ نے دیکھین [illegible]
کان نے سنین اور نہ کسی قلب پر اونکا خطور ہوا کما فی الصحاح اور اسی بیان سے معلوم ہو گیا کہ خطور کہان ممکن [illegible]
سے نعمتون کا ظہور غیر متناہی ہی۔ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهٗ۔ اور اہل جنت کہینگے [illegible]
تعالے ہی کو حمد ہی جسنے ہمسے اپنا وعدہ پورا فرمایا ف یعنے جنت مین یہ نعمتین دیکھکر اللہ تعالے کی حمد و ثنا کرینگے [illegible]
اوسنے رسولون کی زبان سے ہمکو وعدہ دیا تھا وہ اپنے فضل سے ہم پر پورا کر دیا جیسے وہ لوگ دنیا مین دعا کیا کرتے تھے ربنا و آتنا
ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد۔ چنانچہ آخر سورۂ آل عمران مین اسکی تفسیر گذر چکی۔ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ
نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ۔ اور ہمکو زمین کا وارث فرمایا کہ جنت مین سے جہان ہم چاہتے ہین ٹھکانا لیتے
ہین ف ابو العالیہ وابوصالح وقتادہ وسدی وابن زید رحمہم اللہ تعالے نے کہا کہ الارض سے جنت مراد ہی اسیواسطے قولہ
نتبوا من الجنۃ مین اسکا بیان ہی اور حاصل یہ ہی کہ اہل جنت منجملہ حمد و شکر کے یہ بھی بیان کرینگے کہ ہمارے رب عزوجل نے [illegible]
جنت کا ہمکو وارث بنادیا۔ بعض علماے رحؒ نے کہا کہ وارث کرنے سے مراد یہ ہی کہ مختار و مالک کر دیا جہان چاہین جسطرح چاہین
تفریح سے بسر کرین اور بعض علماے رحؒ نے کہا کہ نہین بلکہ وراثت کے معنے یہ ہین کہ اللہ تعالے نے دوزخ و جنت کو پیدا کیا اور [illegible]
پیدا فرمایا اور ہر مخلوق کے واسطے ایک جگہ جنت مین اور ایک جگہ دوزخ مین پیدا کر دی چنانچہ حدیث مین ہی کہ تم لوگ [illegible]
ہو کہ جسطرح اپنے دنیاوی گھر کو پہچانتے ہو اس سے زیادہ اپنے جنتی گھر کو پہچانوگے کما فی الصحیح آدمی [illegible]
اپنا گھر پہچان جائیگا اور دنیاوی گھر سے بڑھکر پہچانے گا اگرچہ وہ حساب کتاب سے پہلے وہان جانے نہ پاوے [illegible]
سے اوسکو ادراک نہین ہی اور حشر مین یہ کدورت زائل ہو جائیگی تو فوراً پہچاننے لگیگا اور حدیث مین صریح آیا ہی [illegible]
واسطے اصلی پیدایش مین ایک جگہ جنت مین اور ایک جگہ دوزخ مین پیدا کیگئی پھر جب کافرون نے [illegible]
اختیار کیا تو اپنے جہنمی گھر مین پہونچے اور وہان جو ٹھکانے کہ مومنون کے واسطے پیدا ہوے تھے [illegible]
اور جن بندون نے دار آخرت کو اختیار کیا اور ایمان لائے تو جنت مین داخل ہوے اور وہان [illegible]
کے بھی وارث ہو گئے جنکو کافرون نے چھوڑ دیا تھا پس انکی میراث حقیقی ہی کیونکہ [illegible]
میراث ہوتی ہی تو وارث علاوہ اپنے ذاتی مال کے اپنے مورث کا قائم مقام بھی ہوتا ہی۔ مترجم [illegible]

Marfat.com

... میراث کبھی سوائے مال کے قائم مقامی ہوتی ہے جیسے قولہ تعالےٰ وورث سلیمان داؤد الآیۃ اور جیسے قول
علیہ السلام یرثنی ویرث من آل یعقوب الآیۃ کیونکہ یہ میراث قطعی نبوت وعلم ہے چنانچہ ان دونون آیتون کی تفسیر مین مسئلہ بیان ہو چکا ہے بلکہ دلیل
ضرورت نہین یہ بالکل بدیہی ہے کیا نہین دیکھتے ہو کہ زکریا نے اپنی وآل یعقوب کی میراث بیان فرمائی پھر اگر مالی میراث ہوتی تو اول
یہ کہ زکریا علیہ السلام اس مال کے واسطے اسطرح مضطرب ہو کر جناب باری مین دعا کرتے کہ مجھے ایک لڑکا ملے تاکہ میرا مال میرے اعزاو
... مین سے کسیکو نہ ملے اور اسمین لپسر کی کیا خصوصیت ہے اگر لڑکی ہوتی تو وہ بھی پاتی دوم یہ کہ انکا مال کہان تھا چنانچہ جمیع بنی اسرائیل
... ہین کہ وہ پیغمبر زاہد تھے سوم یہ کہ اگر وہ لڑکا انکا مال سے لیتا تو کیا بعد ہونے کے زکریا علیہ السلام کو یہ بھی خواہش تھی کہ آل یعقوب کا
بھی دے پس جس کسی اندھے نے یہان مالی میراث شہیان کی تو گویا قرآن مجید مین تحریف کر کے اپنا قدم جہنم مین رکھا۔ بالجملہ اہل جنت زمین
کی وراثت پر شکر کرینگے۔ **فَنِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِیۡنَ** پس عمل کرنے والون کا ثواب کیسا اچھا ہے ف شیخ ابن کثیرؒ
اس کلام کو بھی اہل جنت کی حمد وثنا کا تتمہ قرار دیا چنانچہ اسکے یہ معنے بیان کیے کہ ہمارے عمل کرنے پر ہمارا ثواب کیسا اچھا ہے مترجم
کہ دیگر علمائے رحمہ نے اس کلام کو اللہ تعالےٰ کی طرف تکریم قرار دیا یعنے اللہ تعالےٰ نے اپنے جنتی بندون کا حسن ثواب بیان فرما کر بندون کو خبر دار
کیا کہ دیکھو نیک عمل کرنے والون کا ثواب کیسا عمدہ ہے شیخ ابن کثیرؒ نے یہان لکھا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے قصہ معراج مین روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا پھر مین جنت مین داخل کیا گیا تو مین نے دیکھا کہ اوسمین
... بیون کے جنابذ ہین یعنے ایک مجوف موتی کا قبہ اور ایسے بکثرت قبہ ہین اور مین نے دیکھا کہ اسکی تربت مشک اذفر ہے (الصحیحین) اور دوسری حدیث مین
ہے تربت الجنۃ درمک البیضاء مشک خالص ہے (الصحیح) اور یہان ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ابن صیاد سے پوچھا کہ جنت کی تربت کیا ہے تو یہی کہنے لگا درمک البیضاء مشک خالص ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسنے سچ کہا (رواہ
مسلم وعبد بن حمید) ولیکن دوسری روایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مین یون ہے کہ ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تربۃ الجنۃ کو پوچھا تھا
آپ نے فرمایا کہ درمک بیضاء مشک خالص ہے (رواہ مسلم باسناد اجود من الاول) وقال ابن ابی حاتم حدثنا ابی قال حدثنا ابو غسان مالک بن اسمعیل قال
حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن عاصم ابن ضمرۃ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالےٰ وسیق الذین اتقوا ربہم الی الجنۃ زمرا حضرت رضی اللہ عنہ
نے اس آیت مین فرمایا کہ جب یہ لوگ اعزاز کے ساتھ روانہ کیے جائینگے حتی کہ جنت کے دروازون پر پہونچینگے تو وہان ایک درخت پاوینگے جسکی ساق کے
نیچے سے دو چشمے جاری ہین پس یہ لوگ قصد کر کے ایک چشمہ مین نہائینگے تو اون پر نضرۃ النعیم چھا جائیگی پھر کبھی اونکے ... مین تغیر نہ ہوگا اور نہ بعد
اسکے کبھی اونکے بالون مین پراگندگی ہوگی گویا اونکے بالون مین نہایت عمدہ تیل پڑا ہے پھر دوسرے چشمہ کیطرف قصد کرینگے گویا اونکو پہلے ہی سے ایسا
حکم کیا ہے پس جا کر دوسرے چشمہ سے پانی پئینگے تو جو کچھ اونکے پیٹ مین ناگواری وگندگی کی قسم سے ہوگا سب پاک ہو جائیگا اور جنت کے دروازون پر
پیشوائی کے لیے ملائکہ آوینگے سلام علیکم طبتم فادخلوہا خالدین کہتے ہوے پیشوائی کرینگے اور ہر جنتی کے غلمان اوسکے گرد ہو جاوینگے جیسے خالص
دوست کسی سفر سے آنے والے کے پاس خوشخبری کے ساتھ بشارت دیتے ہوے آتے ہین اسیطرح یہ غلمان بھی خلوص محبت سے گرد ہو کر
کہینگے کہ مبارک باد اللہ تعالےٰ نے آپکے واسطے یہ کرامت مہیا فرمائی ہے اور وہ کرامت مہیا فرمائی ہے اسیطرح کثرت بیان کرینگے اور ان
مین سے ایک غلام بڑھ کر اوسکے قبہ جنت مین اوسکی ازواج حور العین کو اوسکی بشارت دینے جائیگا اور دنیا مین جو کچھ اوسکا نام تھا ... تمام
اوسکی ازواج حور العین کہینگی کہ تو نے اونکو اپنی آنکھ سے دیکھ آیا ہے وہ کہیگا کہ جی ہان مین ابھی دیکھے آتا ہون وہ دروازے تک

Marfat.com

آگئے ہین تعز وجہ کو اسقدر خوشی ہوگی کہ وہ مارے خوشی کے بیتاب ہوکر دروازے تک آجائیگی یعنے اپنے [illegible]
رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ اتنے مین یہ شخص جنتی وہان آجائیگا تو سب اہل جنت اپنے آپکو عجیب [illegible]
واکواب موضوعہ وزرابی مبثوثہ موجود ہین پھر وہ محل کی تعمیر پر نظر کرنے لگیگا تو دیکھیگا کہ اوسکی بنا موتیون [illegible]
وسبز وزرد وسفید وغیرہ ہر قسم کے قدرتی رنگ ہین پھر اوسکی چھت کی جانب نظر اٹھائیگا لیکن اگر اللہ عزوجل [illegible]
حق مین مقدر نہ کیا ہوتا تو اوسکی بینائی جاتی رہتی وہ دیکھیگا کہ مثل برق کے ہے پھر وہ اپنی ازواج حور العین [illegible]
تختون مین سے ایک تخت پر بیٹھکر اپنے رب عزوجل کی حمد وثنا کریگا مانند قولہ الحمد للہ الذی ہدانا لہذا الآیۃ اقول ہذا اسناد [illegible]
ابن ابی حاتم حدثنا ابی قال حدثنا ابو غسان مالک بن اسمعیل النہدی حدثنا مسلمۃ بن جعفر البجلی قال سمعت ابا معاذ البصری [illegible]
رضی اللہ عنہ الخ یعنے ایکروز حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین موجود تھے کہ آنحضرت [illegible]
فرمایا کہ قسم اوس پاک عزوجل کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کے بخشتے ہوئے جنتی بندہ وہی جب
اٹھینگے تو ونکے سامنے ناقہ لائے جاوینگے یا فرمایا کہ اونکے سامنے موجود ہونگے مگر وہ ناقہ اس قسم کے نہین ہین جیسے دنیا مین
بلکہ یہ دار آخرت کے ناقہ ہین جنکے بازو ہونگے یعنے جیسے پرندون کے بازو ہوتے ہین اوران پر سونے کی زینین ہونگی اور ان [illegible]
کے شراک سے چمکتا ہوا نور ظاہر ہوگا اور ناقہ کا ہر قدم اوسکی درازی بصر پر پڑیگا پس یہ لوگ روانہ ہوکر ایک درخت تک
جسکی جڑ سے دو چشمے جاری ہونگے پس یہ لوگ ان دونون چشمون مین سے ایک چشمہ سے پینگے تو اسکے شکم مین جو کچھ میل کچیل ہوگا
دُھل جائیگا اور دوسرے چشمہ سے نہائینگے تو اسکے بعد کبھی اونکے جسم ظاہر وبالون پر اثر پراگندگی ظاہر نہ ہوگا اور نضرۃ النعیم اون پر چھا[illegible]
پھر یہ لوگ درجنت تک پہونچینگے یا فرمایا کہ درجنت پر آوینگے تو دیکھینگے کہ سونے کے کواڑون پر یاقوت سرخ کا حلقہ ہے جب کہ [illegible]
تو اوسکی آواز جانب اعلیٰ کو بلند ہوگی اور ہر ایک حور کو خبر پہونچ جائیگی کہ اوسکا شوہر آتا ہے پس وہ اپنے کارپرداز کو بھیجیگی [illegible]
کھول دیگا اور یہ بزرگ جنتی جب اوسکو دیکھیگا تو اوسکی تعظیم کے لیے جھک جائیگا ابو غسان کہتے ہین کہ مجھے یون ہی یاد [illegible]
رحمہ اللہ تعالےٰ نے مجھسے یون ہی روایت فرمایا پس یہ کارپرداز جب اس حالت کو دیکھیگا تو ادب سے عرض کریگا مین آپکا کارپرداز ہون
سر اٹھاوین پھر یہ مرد صالح جنتی اوسکے ساتھ جائیگا اور وہ کارپرداز ادب کے ساتھ اسکے پیچھے پیچھے ہوگا لیکن حور عنکو باوجود کمال
اتنی دیرنگی کو بھی گوارا نہ کریگی بلکہ اپنے قصر جوہر ویاقوت سے نکل آئیگی اور اپنے شوہر صالح سے معانقہ کریگی پھر کہیگی کہ [illegible]
اور آپ میرے محبوب ہین اور مین ہمیشہ زندہ رہنے والی ہون کبھی مرونگی نہین اور مین ہمیشہ خوش عیش ہون کہ کبھی مجھکو [illegible]
نہین پہونچ سکتی ہے اور مین ہمیشہ راضی رہنے والی ہون کبھی آپکی جانب سے مجھکو ملال آنیوالا نہین ہے یعنے جیسے دنیا کی [illegible]
کبھی کبھی دل مین کپٹ رکھتی ہین اور انکا تعلق عارضی ہوتا ہے تو اصلی ودائمی زوجات جنت مین یہ بات نہ ہوگی اور [illegible]
یہین مقیم رہنے والی ہون کبھی یہان سے مسافر نہ ہونگی پھر مرد صالح جنتی ایک مکان مین داخل ہوگا کہ اوسکی [illegible]
لاکھ گز کا فاصلہ ہے (شاید ہمارے دہاتھ کا گز ہو اور شاید اہل جنت کے دہاتھ کا گز مراد ہو) [illegible]
موتیون کے جنادل پر ہوگی اور اوسمین طرائق زرد وسرخ وسبز ہونگے ان مین کوئی [illegible] ہوگا [illegible]
مشابہ ہو اور اس مکان مین ستر تخت ہونگے اور ہر تخت پر ستر حجلہ مفرش ہونگے اور ہر [illegible]

[illegible] اندرون مین سے اوسکا مغز ساق نظر آتا ہی (یعنے نہایت خوبصورت ہونگی جیسے عرف مین بولتے ہین کہ اوسکے [illegible] نظر آتا ہی) اور جیسے دنیا مین ایک رات دراز ہوتی ہی اونکے لطف اختلاط کی اتنی درازی ہوگی اور اون شاہانہ تخت [illegible] نہرین جاری ہونگی اول آب خوشگوار صافی یعنے جسکی مثل دنیا مین غیر ممکن ہی اور دوم نہر شیر کہ جسکا مزہ یا خوشبو [illegible] غیر ممکن ہی کیونکہ وہ چارپایون کے تھنون سے نہین نکلا ہی سوم نہرہاے شراب طہور جنکی لذت پینے والون ہی کو معلوم ہوگی وایسی شراب نہین ہی جسکو لوگون نے بنایا ہو چہارم نہرہاے عسل مصفی اوسکی خوبی کوئی نہین جانتا کیونکہ وہ مکھیون کے پیٹ سے نہین نکلا ہی اور وہان اقسام میوہ ہاے خوشگوار وخوش مزہ کے درخت ہونگے جنکے پھل توڑنے مین دنیاوی کوفت ومشقت نہین ہی بلکہ کھڑے ہونے کی حالت مین جو پھل چاہے فوراً حاضر ہو اور چاہے بیٹھے اور چاہے تکیہ لگائے ہوے ہرطرح حاصل ہی اور یہ آیت پڑھی۔ ودانیۃ علیہم ظلالہا وذللت قطوفہا تذلیلا۔ پھر مرد جنتی کو طعام کی خواہش ہوگی تو پرند سفید اور کبھی یون فرمایا کہ پرند سبز آکر حاضر ہوگا اور اپنے بازو پھیلاویگا تو وہ اوسکے سینہ وپہلو وغیرہ جہانسے چاہیگا طرح طرح کے مزہ کا طعام کھائیگا جہانتک اوسکی خواہش ہو پھر جب جی بھر جائیگا تو وہ پرند اوڑکر چلا جائیگا۔ پھر فرشتہ آکر مبارکبادی کے طور پر کہیگا کہ سلام علیکم تلکم الجنۃ اورثتموہا بما کنتم تعملون۔ اور فرمایا کہ اگر حور کا ایک بال اس زمین مین گرے تو زمین روشن ہوجاوے اور لطف یہ ہی کہ اس بال مین سیاہی کی خوبی کے ساتھ نور ہی شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ اس روایت کو حدیث قرار دینا غریب ہی بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ مرسل ہی **مترجم** کہتا ہی کہ شاید مراد یہ ہی کہ روایت موقوف ہی یعنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہی لیکن قاعدہ کے موافق یہ بھی بمنزلہ حدیث مرفوع ہونا چاہیے کیونکہ اسمین ایسے امور کا ذکر ہی جسمین اپنے قیاس وعقل کو کچھ دخل نہین ہی اور واضح ہو کہ اس حدیث مین جو امور بیان ہوے ہین یہ سب امور حقہ ہین اور قرآن پاک کے متفرق آیات سے ظاہر ہین ولیکن اس زمانہ مین اکثر جہال ایسے ہین جو اس جسم کے حواس مین منہمک ہو کر عقل سے ایسے دور ہوگئے ہین کہ اونسے اور جانورون سے سواے ظاہری صورت کے کچھ امتیاز باقی نہین ہی کیونکہ وہ دار آخرت کے پہچانتے بین گدھے سے زیادہ خر ہوے ہین کہ جیسے گدھا اپنے گھر کو نہین پہچانتا اُس سے بدرجہا بدتر یہ لوگ اپنی آخرت کے اصلی گھر کو نہین پہچانتے ہین اور جس طرح دار آخرت کی کیفیت اونسے بیان کیگئی وہ بھی اونکی سمجھ مین نہین آتی ہی ولیکن اہل ایمان کے واسطے یہ تنبیہ کی جاتی ہی کہ دار آخرت ملک حیات ہی وہان کسی چیز کو بیجان بے عقل خیال مت کرو اور بعضے امور یہان بطریق تمثیل وقیاسات معرفت کے بھی بیان کردینا مناسب ہی واضح ہو کہ حیات اصلی حضرت حی القیوم عزوجل پر ایمان توحید سے حاصل ہوتی ہی کیا نہین دیکھتے ہو کہ کفار بوجہ محرومی نور توحید کے صریح آیات قرآنی مین مردہ کہلاتے ہین اور اہل توحید جب اس دار فانی مین امتحان پورا کر کے اپنی دار آخرت مین جاوینگے تو صفت حیات کا اثر ظاہر ہوگا اور ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ اونکے ارادات بھی بصورت حیات ظاہر ہونگے بخلاف حالت دنیا کے کہ یہان اگر اوسکے خیال مین کوئی صورت جمی تو وہ صرف خیالی صورت مردہ ہی جسکی کوئی حقیقت نہین ہی اور وہان فوراً اوسکا [illegible] کیونکہ وہان مردگی ندارد ہی اگر شیطانی وسوسہ پیدا ہو کہ اگر وہان کسیکو مثلاً زناکاری کا وسوسہ پیدا ہو تو جواب یہ ہی کہ [illegible] شیطانی جو انکار جاہل کو سوجھا اسواسطے کہ اہل جنت کی جو شان ہی وہ شان پاکیزہ ہی جسمین نجاست کا تعلق غیر ممکن [illegible] مین خود مصرح گذر چکا لقولہ تعالے طبتم۔ تو باوجود طیبت نفس کے نجاست غیر ممکن ہی جیسے کوئی احمق تجویز کرے [illegible] پیشاب یا پاخانہ لگ جاوے تو کیونکر دھویا جاوے پس حاصل یہ کہ اہل جنت مین جس قسم کے پاکیزہ خیالات

پیدا ہونگے وہ فوراً بصورت حیات ظاہر ہونگے جیسے ارادات الٰہی عزوجل مین تمہارا اعتقاد ہی کہ جو
ہی اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ عالم اسباب دنیا مین دودھ و شہد وغیرہ تم نہین جانتے سوائے اس دودھ کے جو چوپایون
شہد کے جو مکھیون کے پیٹ سے پیدا ہوا اور دار آخرت اس کدورت سے صاف ہی اور دنیا پر اسکا قیاس کرنا محض نادانی
مین ہی کہ واللہ جنت مین اتنی جگہ کہ جتنا تم مین سے کسی کے ہاتھ مین سواری کے لیے کوڑا ہوتا ہی دنیا و مافیہا سے بہتر ہی
نہین اسواسطے کہ تمام دنیا کی قیمت مین اسکا ایک موتی غیر ممکن ہی اور واضح ہو کہ قیاسات نفس کے ذلیل کرنے کے لیے
نظیر کے سمجھ لینا چاہیے کہ دنیا مین ہیرے و جواہرات جڑاؤ کا گلاس سونے کا جو اصل ہی اسکے نظائر مین اطفال کے کھیل کے
بنی و کاغذ رنگین وغیرہ سے کتر کر بناتے ہین جب نادان بچہ فریفتہ ہو جاتے ہین حالانکہ اصل و نقل مین زمین و آسمان کا فرق
دار آخرت کی چیزون کا بیان صرف لفظی شارکت ہی اور معنے مین کوئی مناسبت نہین ہی اور جنت جگمگاتا ہوا نور ہی واللہ مولا
بفضلہ عبادہ نعم المولی والحمد للہ رب العالمین

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

اور تو دیکھے فرشتے گھر رہے ہین عرش کے گرد پاکی بولتے ہین اپنے رب کی خوبیان اور فیصلہ ہوا انمین

بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ربع ۵ ع

انصاف کا اور یہی بات ہوئی کہ سب خوبی ہی اللہ کو جو صاحب ہی سارے جہان کا

شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اہل جنت و اہل دوزخ کے درمیان اپنا حکم بیان فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے عدل
ساتھ ہر ایک کو اپنے محل مین اتار دیا یعنے جو شخص جس جگہ کے لائق ہی وہان پہونچا دیا گیا تو آگاہ فرمایا کہ اوسوقت بندگان صالح
اپنے رب عزوجل کی تسبیح پڑھینگے لقولہ تعالیٰ۔ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ ۔ اور تو ملائکہ کو
شان سے دیکھیگا کہ عرش کے گرد سے مین سے گھیرے ہوے ہین ف چونکہ عرش بہت بڑا ہی اور ممکن ہی کہ حاملان عرش
ہر جانب سے گھیرنے کی وسعت نہ ہو لہذا من حول العرش فرمایا یعنے عرش کے گرد مین سے بعض کو گھیرے ہونگے۔ يُسَبِّحُوْنَ
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۔ درحالیکہ اپنے رب عزوجل کی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھتے ہونگے ف یعنے اسکی تعظیم و تقدیس و تحمید
بیان کرتے ہونگے کہ حق سبحانہ تعالیٰ ہر نقص و جور سے پاک ہی۔ اگر یہ تسبیح ملائکہ ہی تو ایک امر واقعی کا اظہار فرمایا جو اوس روز ہوگا
کیونکہ فی الحال بھی ملائکہ کی یہی شان ہی کہ وہ تسبیح و تحمید پڑھتے رہتے ہین چنانچہ بعض احادیث معراج مین منصوص ہی کہ حق
کی تسبیح سنی سبحان العلی الاعلی سبحانہ وتعالیٰ اور بعض نے انکو مومنین کی تسبیح بیان کیا تو مراد یہ ہی کہ مومنین اپنے رب عزوجل کی
نعمت مین اس عدل حق کی تسبیح پڑھینگے کیونکہ وہان عبادت کی تکلیف باقی نہین رہی ہی اور بعض نے کہا کہ غایت یہ کہ
اہل جنت کو صفات باری تعالیٰ مین استغراق ہوگا تو اونکی یہی تسبیح ہو جائیگی مترجم کہتا ہی کہ اہل جنت کو ایسا
ہی کہ جیسے تم لوگون کو سانس کا الہام ہی اوسیطرح اونکو تسبیح کا الہام ہوگا کما فی الصحیح شیخ ابن کثیر نے اس
کے تقاضائے عدل کا شکریہ بھی داخل کیا بنظر قولہ تعالیٰ۔ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ ۔ اور خلائق کے
دیا گیا ف یعنے جمیع خلائق وحش و طیور و جن و انس سب کے درمیان جو فیصلہ کیا گیا وہ عدل تھا کہ جس

[illegible] میں کہا تھا کہ اگر وا نکار پھیلایا تھا مگر اب ظہور ہو جائیگا لہذا فرمایا۔ **وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ**
[illegible] دیا گیا کہ جمیع حمد مخصوص ہو اللہ رب العالمین کے واسطے **ف** **شیخ ابن کثیر** نے لکھا کہ تمام مخلوقات
[illegible] یا غیر ناطق ہوں وہاں قدرت سبحانہ تعالے سے سبکی زبان سے یہی کلمہ نکلے گا الحمد للہ رب العالمین۔ اسیواسطے کہنے والا
[illegible] بلکہ اطلاق کے ساتھ عام رکھا گیا پس یہ دلیل ہو کہ جمیع مخلوقات حضرت خالق سبحانہ تعالے کے واسطے حمد سے
[illegible] اور بعض نے کہا کہ اسکے کہنے والے مومنین ہین جبکہ اللہ تعالے اہل جنت واہل نار کے درمیان حکم حق فرماد یگا
[illegible] اپنے مقام پر پہونچ جائینگے تو بعد فرحت وسرور کے یہی حمد اونکی آخری عا ہو گی بدلیل قولہ تعالے۔ وآخر دعوٰہم ان الحمد
[illegible] العالمین۔ قتادہؒ سے روایت ہو کہ حق سبحانہ تعالے نے اس سورہ مبارک کی ابتدا کو بھی حمد سے شروع فرمایا بقولہ تعالے الحمد للہ
[illegible] خلق السموات والارض الآیہ اور آخر اسکو حمد پر ختم فرمایا بقولہ تعالے الحمد للہ رب العالمین۔ اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ زمر کو منبر پر تلاوت فرمایا تو منبر کو دوبار جنبش ہوئی کما فی الصحاح **ف ۲** فی العرائس
[illegible] تعالے وقیل الحمد للہ رب العالمین **شیخ ابو علی الجوزجانی** نے کہا کہ جس بندے نے حق سبحانہ تعالے کی جناب مین تقرب پایا باد سنے
[illegible] بطور پایا کہ اپنی محتاجی وبندگی وذلت ظاہر کی اور جناب باری تعالے کو ہر نقائص سے پاک بیان کیا کیا نہیں دیکھتے ہو کہ ملائکہ جو اس قرب
پہونچے کہ گرد عرش حاضر ہین اونکی یہی عبادت ہو کہ تسبیح پڑھتے ہین والحمد للہ رب العالمین

سورۃ المؤمن مکیۃ وهي خمس وثمانون آیۃ

سورۃ المومن مکیہ ہو یہی قول عطاء وجابر وعکرمہ سے مروی ہو حسن بصریؒ سے روایت ہو کہ اسمین سے قولہ تعالے وسبح بحمد ربک الآیہ
[illegible] استثناء کرنا چاہیے کیونکہ صلوات کا نزول تو مدینہ مین ہوا ہو ابن عباس وقتادہؒ سے روایت ہو کہ دو آیتین مدینہ مین نازل ہوئی
ہین یعنے قولہ تعالے ان الذین یجادلون فی آیات اللہ الآیۃ اور دوسری آیت اسکے بعد ہی یہی **شیخ سیوطیؒ** نے اتقان مین بیان
کیا اور کتاب اسباب النزول مین ہو کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سورۂ حٰم المؤمن کا نزول مکہ مین ہوا ہو اور سمرہ بن جندب رضی اللہ
عنہ سے روایت ہو کہ جمیع حٰم کا نزول مکہ مین ہوا ہو محمد بن نصر المروزی وابن مردویہ نے حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
کی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالے نے بجائے توراۃ کے مجکو حوامیم سبعہ مرحمت
فرمائین اور بجائے انجیل کے مجکو آثار طواسین عطا فرمائین اور بجائے زبور کے طواسین سے حوامیم تک عطا فرمایا اور فضیلت مین مجکو
[illegible] مفصل عطا ہوئین کہ جنکو مجھسے پہلے کسی نبی نے نہین پڑھا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہر شی کے واسطے مغز ہو
[illegible] لباب القرآن حٰم ہین۔ مترجم کہتا ہو کہ مقدمہ مین فضائل القرآن مین یہ روایت مذکور ہوئی اور مفصل کی نسبت بھی یہی دایت
[illegible] لباب القرآن ہین پس مفصل وحوامیم مین یکسان کیفیت ہو اور حدیث انس ابن مالک رضی اللہ عنہ اسکی مویدہی پھر واضح ہو کہ
[illegible] شبہہ پیدا ہوتا ہو کہ قرآن کچھ مغز اور کچھ پوست ہو حالانکہ یہ ہرگز مراد نہین ہو بلکہ تشبیہ مقصود ہو کہ تمام
[illegible] قرآن مین مجمل موجود ہو جیسے کہا جاتا ہو کہ سورۃ الفاتحہ مین تمام کتب آلہیہ مع قرآن کا علم ہو فافہم۔ اتقان
[illegible] ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حوامیم دیباج القرآن ہین سعد بن ابراہیم رحمۃ اللہ تعالے سے روایت ہو

کہ حوامیم کا نام عرائس کہا جاتا تھا (رواہ الدارمی) ان روایات سے ظاہر ہو کہ سلف میں حٰم کی جمع [illegible]
اس سے انکار کیا۔ ابو عبیدہ رحؒ نے کہا کہ حوامیم ٹھیک ہی اور یہ خلاف قیاس ہی اور اولیٰ یہ کہ ذوات [illegible]
اہل لغت کو اسواسطے یہ تردد پیش آیا کہ ایک جنس کے افراد کو جمع کیا جاتا ہو مثلاً رجل سے رجال [illegible]
ہر سورہ حٰم ایک ذات علیحدہ ہی تو انکو حوامیم کے طور پر جمع کرنا قیاس نہیں ہی اور اسکا جواب [illegible]
سورتین ہین کہ انکا وجود کہین دوسری جگہہ ممکن نہین ہی پس جسطرح انکی شان خاص ہی اسیطرح [illegible]
ان سورتون کو آل حٰم بھی کہتے ہین خلیل بن مرہ رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
سات دروازے ہین پس ہر ایک حٰم ایک ایک دروازے جہنم پر آکر کہیگی کہ الٰہی اس دروازے سے [illegible]
جو مجپر ایمان رکھتا اور مجکو تلاوت کرتا تھا (رواہ البیہقی فی الشعب۔ ھ ف ا) اور سورہ حٰم المؤمن کو سورۃ الطول [illegible]
کہتے ہین یہ سورۂ قدسیہ پچاسی آیات ہین اور ایک قول مین بیاسی ہین اور ایک ہزار ایک سو نو کلمات ہین اور [illegible]
ساٹھ حروف ہین خطیب رحؒ نے لکھا کہ حدیث مین ہی کہ ہر چیز کا ایک ثمرہ ہی اور ثمرۃ القرآن ذوات حٰم ہین یہ باغات خوش [illegible]
باہم ملے ہوے ہین پس جس شخص کو پسند آوے کہ وہ ریاض الجنت سے پھل کھاوے اوسکو چاہیے کہ حوامیم کی تلاوت [illegible]
حدیث کی روایت مین ہی کہ قرآن مجید مین حوامیم ایسی پاکیزہ ہین جیسے کپڑون مین حبرات ہوتے ہین خطیب رحؒ نے لکھا کہ ابن [illegible]
اپنے شیخ جوالیقی سے نقل کیا کہ حوامیم کہنا خطا ہی اور صواب یہ ہی کہ یون کہے کہ مین نے آل حٰم تلاوت کی ابن عادل نے کہا [illegible]
بلکہ اگر یہ احادیث بدرجۂ صحت پہونچین تو اس قول کی صحت کے واسطے کافی ہین اور واضح ہو کہ جہنم کے سات دروازون [illegible]
نام یہ ہین جہنم و حطمہ و لظی و سعیر و سقر و ہاویہ و جحیم (س) امام ابن کثیر رحؒ نے لکھا کہ محمد بن سیرین وغیرہ [illegible]
تعالے نے حوامیم کہنا مکروہ جانا بلکہ یون کہا جاے کہ آل حٰم عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آل حٰم دیباج القرآن [illegible]
اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہر شی کے واسطے لباب ہی اور لباب القرآن آل حٰم ہین یا کہا کہ حوامیم ہین اور مسعر بن کدام [illegible]
تعالے نے کہا کہ ان سورتون کو عرائس کہا جاتا تھا (روی الکل الامام ابو عبید القاسم بن سلام فی فضائل القرآن) اور عبداللہ [illegible]
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ قرآن مجید کی مثل یہ ہی کہ جیسے عرب کا ایک شخص بیابان ریگستان مین چلا [illegible]
کوئی مقام تلاش کرے جہان باران رحمت کا کچھ اثر ہو کہ ناگاہ اوسکا گذر ایسے مقام پر ہوا کہ جہان باران رحمت [illegible]
سبزی پیدا ہو گئی تھی تو وہ اس سبزہ زار مین خوشگوار منظر دیکھتا چلا جاتا تھا کہ ناگہان وہ ایک باغ مین داخل [illegible]
درخت و خوشگوار نہرین بکثرت جاری تھین جنکے کنارے پھل دار درخت جھومتے تھے تو وہ کہنے لگا [illegible]
متعجب تھا یہ تو اوس سے بڑھا ہوا اور بہت بڑھا ہوا ہی پھر اوسنے دیکھا کہ باغات پے در پے سات باغات [illegible]
سنو کہ گویا اس شخص سے کہا گیا کہ سبزہ زار اول کی مثال جیسے عظم القرآن ہی اور ان باغات [illegible] کی مثال [illegible]
ہین (رواہ حمید بن زنجویہ ذکرہ البغوی) ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو ایک شخص نے دیکھا کہ وہ مسجد بنانے [illegible]
سیا کرتے ہین تو فرمایا کہ مین آل حٰم کی جہت سے بنا تا ہون (رواہ ابو عبید) شاید یہ مسجد [illegible]
نام سے منسوب ہی اور اوسکی صیانت و حفاظت شاید اسی وجہ سے ہی کہ ایک حضرت ابو الدرداء رضی اللہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] انہون نے بتائی ہو نکہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا یہ کلام دلالت کرتا ہی کہ دشمنون پر فتح و نصرت ہی مترجم کہتا
[illegible] جو معنی ہی چنانچہ باوجود غلبہ و فتنۂ کفار چنگیز خانی وغیرہ کے قلعۂ دمشق پر کسی نے قبضہ نہین پایا اور آخر
[illegible] دجال کا وقت ہوگا اور قسطنطنیہ فتح ہو جائیگا تو بھی دمشق مین مسلمانون کا مرکز ہو جائیگا حتی کہ وہ دوبارہ قسطنطنیہ
[illegible] ہو کر اسی مقام سے حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ ہو کر دجال و اسکے ساتھیون کو قتل کرینگے اور حم سے نصرت
[illegible] ثابت ہی چنانچہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے آیۃ الکرسی
[illegible] کو پڑھا تو اس روز بہر بدی سے محفوظ ہو گیا (رواہ البزار وقال لانعلمہ الا بہذا الاسناد وفیہ عبدالرحمن الملیکی و رواہ الترمذی
[illegible] الملیکی بعض اہل العلم من قبل حفظہ) اور حاصل یہ ہی کہ عبدالرحمن الملیکی مرد صالح صدوق ہین لیکن یاد مین انکی کسیقدر
[illegible] اور مہلب بن ابی صفرہ سے روایت ہی کہ مجھسے ایسے بزرگ نے حدیث بیان کی جسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا
[illegible] فرماتے کہ اگر آجکی رات تمپر شب خون مارا جاوے تو تم یون کہیو حم لاینصرون (رواہ ابوداؤد والترمذی) شیخؒ نے کہا کہ یہ اسناد
[illegible] اور اسکے معنے یہ ہین کہ اگر تم ایسا کہوگے تو کافرون کو ہرگز فتح نہین ملیگی (ع) اور بعض روایات مین تشریح ہی کہ غزوۂ خندق
[illegible] چند ہزار سے زیادہ کفار جمع ہو کر مدینہ پر چڑھ آئے تھے اور آخر ایک مہینہ تک خوار ہو کر آندھی کے عذاب سے بھاگے
[illegible] آپ نے ایک روز فرمایا تھا کہ اگر آجکی رات یہ کفار تمپر شب خون کرین تو تم یون کہیو حم لاینصرون مترجم کہتا ہی کہ وہ وقت نہایت
[illegible] تھا کیونکہ جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم بہت قلیل تھی اور باوجود اسکے سردی کی شدت مین لوگون کے پاس اوڑھنے کو چادرین تک
[illegible] اور مقابل مین کافرون کی بہت بڑی جماعت تھی اور آبادی کی پشت پر خبیث یہودیون نے بدعہدی کی تھی چنانچہ غزوہ
[illegible] مین مفصل بیان گذرا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ ہرگز کافرون کو فتح نہ ہوگی بلکہ کافرون کے چڑھ آنے سے
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یمن و شام و فارس و روم وغیرہ سلطنتون و خزانون کے مالک ہو جانے کی
[illegible] دی تھی تاہم اونکے تسکین قلب کے واسطے یہ بھی فرما دیا اور واضح ہو کہ بعض موقعہ قتال مین بھی ایسا ہی فرمایا چنانچہ لوگون نے اس
[illegible] باوجود کثرت سامان کے کافرون نے کچھ بھی نصرت نہ پائی بلکہ مغلوب و خوار ہو گئے چنانچہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے
[illegible] رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم لوگ دشمن سے ملاقی ہونے والے ہو تو تمہارا شعار جنگ یہ ہونا چاہیے کہ حم لاینصرون (رواہ النسائی والحاکم
[illegible] شعار سے مراد وہ لفظ ہی جو اپنی شناخت کے لیے فریقین مقرر کر لیتے تھے اور زمانۂ جاہلیت مین ہر فریق اپنے اپنے بتون
[illegible] کے نام سے اپنا شعار مقرر کرتا تھا کیونکہ اسوقت ایسے شعار کی ضرورت اسوجہ سے تھی کہ لوگ مردانہ وار ایک ایک مقابل ہو کر لڑتے
[illegible] شناخت مشکل تھی بخلاف اس ملک کے کہ نامردی کے ساتھ دور سے لڑتے ہین بالجملہ جاہلیت مین جاہلانہ شعار تھا
[illegible] آنحضرت صلعم نے شعار توحید جس سے نصرت الٰہی عزوجل حاصل ہو وہ حم لاینصرون سکھلایا تھا فافہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع ہو اللہ تعالیٰ کے نام سے جو کمال رحمت الاہیت مہربان ہے

تنزیل الکتب من اللہ العزیز العلیم ۝ غافر الذنب و قابل التوب

اتارنا کتاب کا اللہ سے ہے جو زبردست ہے خبردار گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنا

Marfat.com

شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ [illegible]

سخت مار دینا — مقدور کا صاحب کسی کی بندگی نہین سوائے اوسکے اوسی کی [illegible]

حٰمٓ شیخ محلی وسیوطی کے نزدیک ارجح یہ ہی کہ یہ حروف مقطعات منجملہ متشابہات ہین کہ اوکی حقیقی [illegible] ہی چنانچہ تفسیر جلالین مین انھون نے ہر جگہ اسی قول پر اقتصار کیا اور یہی قول جماعت محققین کے نزدیک [illegible] تحقیق کا انحصار علم الٰہی سبحانہ تعالے مین ہونے سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ علماء ربانیین انکے بعض اشارات سے [illegible] چنانچہ الٓمٓ مین توضیح کے ساتھ تحقیق گذر چکی ہی شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ یہان بعض علما کا قول ہی کہ حٰمٓ اسماء الٰہی [illegible] ایک نام ہی خطیبؒ نے لکھا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حٰمٓ اللہ تعالے کا اسم اعظم ہی اور ایک روایت میں [illegible] مقطعات حروف الرحمن ہین یعنے اسم الرحمن کے ٹکڑے الٓر حٰمٓ نٓ۔ بعض نے کہا کہ حٰمٓ اس سورہ کا نام ہی بعض نے کہا [illegible] اسم پاک حلیم وحمید وحی وحکیم وحنان وغیرہ کا شروع ہی اور میم نام پاک ملک ومجید ومنان وغیرہ کا شروع ہی بعض نے کہا [illegible] کہ حٰمٓ امر اللہ یعنے اولیاء کے واسطے نصرت الٰہی قریب ہوئی اور اعدا سے عذاب الٰہی قریب ہوا اور حق یہ ہی کہ اسکے علم [illegible] ہی خوب جانتا ہی اور اشارات کا بیان بھی عموماً نے لطف ہی کیونکہ اوسکا نور تو ظہور صفات کے ساتھ ہوتا ہی اور وہ بھی عالم [illegible] ساتھ خاص ہی تو عوام کے واسطے بغیر نور کے کچھ ظہور نہین ہی پس یہانتک تامل کرنا چاہیے کہ اونکو نور ایمان کی قوت سے [illegible] واللہ سبحانہ تعالے اعلم۔ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ اس کتاب کی تنزیل اللہ تعالے [illegible] علیم کی جانب سے ہی ف یعنے اس قرآن کو اللہ تعالے نے نازل فرمایا جسکی صفات پاک مین سے عزت وعلم ہی پس [illegible] عالی اوس شان کمال پر عزیز ہی کہ کوئی وہان قصد نہین کرسکتا اور اوسکی شان پاک علیم ہی کہ ہم لوگ جس ذرہ کو ستر ہزار حجاب [illegible] وہ اوسکے حضور مین عیان ہی (ابن کثیرؒ) خطیب رحمہ اللہ وغیرہ نے موافق عادت اہل تفسیر کے تجویز کیا کہ شاید حٰمٓ مبتدا ہو اور [illegible] اوسکی خبر ہو یا (ھو) مبتدا مقدر ہی اور تنزیل اوسکی خبر ہی یا تنزیل الکتاب مبتدا ہی اور من اللہ الخ اوسکی خبر ہی مترجم کہتا ہی کہ [illegible] امام ابن کثیر وشیخ جلال وغیرہ محققین نے اختیار کیا ہی اور اس سے کافرون کو تنبیہ ہی کہ یہ کتاب پاک کچھ بناوٹ نہین [illegible] تنزیل فی الحقیقت من جانب اللہ ہی جسکی شان عزیز ہی یعنے اوسکی قہر مملکت مین تمام مخلوقات مقہور ہی کسیکو ایک ذرہ اوس [illegible] سرتابی کی مجال نہین ہی اگرچہ وہ شیطان ہو کیونکہ شیطان کو اوسی نے ملعون کردیا اور تمام قہریات کملانے کو اوسپر آسان کیا [illegible] افعال اوس سے سرزد ہون وہ ظہور قہر الٰہی عزوجل ہی حتی کہ اوس سے نیکی کا ظہور غیر ممکن ہی اور آدمیون مین سے جو شخص [illegible] مرگ تک شیطان کا متبع رہا اور ہمکو معلوم ہوا کہ وہ کفر پر مرا تو ہمنے پہچان لیا کہ وہ بھی قہریات کملانے مین شیطان کا [illegible] حتی کہ اب ابداً آباد دائمی ہمیشگی کے ساتھ وہ شیطان ہی کی ذریات مین سے ہوگیا اگرچہ وہ پہلے آدم علیہ السلام کی [illegible] تھا لیکن وہ نسب منقطع ہوگیا حتی کہ وہ کبھی اپنے نسبی باپ یعنے آدم علیہ السلام کو نہ پاویگا اگرچہ زمانہ بے نہایت [illegible] آدم علیہ السلام ہمیشہ جنت مین ہین اور یہ مردود ہمیشہ جہنم مین شیطان کے ساتھ ہی پس جو کچھ [illegible] مقدر فرمایا تھا وہی اوسنے کمایا اور وہی اوسکو میسر آیا حتی کہ ایک ذرہ اوسکو سرتابی کی مجال نہ ہوئی [illegible] مقدر فرمایا وہ قہر نہ تھا یعنے ظلم نہین ہی بلکہ عین علم وحکمت تھا کیونکہ العلیم اوسکی شان پاک ہی اگر کوئی [illegible]

[illegible] نہین ہی بلکہ تمام مخلوقات جنہین حضرات انبیاء و صالحین ہین کسی کی
[illegible] سبحانہ تعالے کو احاطہ کر سکے کیونکہ علم تو اللہ تعالے کے صفات قدسیہ مین سے ہی اور صفات پاک کا
[illegible] مجال ہی تو کسی کی مجال نہین کہ اوسکی حکمت کا احاطہ کر سکے پھر حکمت کے موافق جو تقدیر ہی وہ کیونکر سمجھ مین آسکتی ہی ولیکن بندگان
صالحین کو اللہ تعالے نے اپنی معرفت سے نور عطا فرمایا جس سے اونکو روحانی زندگی حاصل ہوئی اور اونکو اپنی ہدایت سے آسمان
و زمین وغیرہ کی پیدایش مین فکر کی راہ دی بقولہ تعالے ویتفکرون فی خلق السموات والارض یعنے مثلاً ایجاد کرنا اللہ تعالے کی صفت
ہی تو اس صفت نے جن چیزون کو ایجاد کیا مانند آسمان و زمین وغیرہ کے یہ نیک بندے ان مخلوقات مین ایسی ہدایت کے ساتھ سمجھنے
کی توفیق پاتے ہین کہ مصنوعات مین صنعت ایجاد حق عزوجل دیکھتے ہین تو صفت باری تعالے کا نور ملتا ہی جس نور سے وہ لوگ
صفات قدس کو پہچانتے ہین پس صالحین کو صفات باری تعالے کی معرفت حاصل ہو جاتی ہی جس سے یہ بندے اللہ تعالے کو وحدہ
لا شریک جان لیتے ہین بخلاف کافرون کے کہ اون مین اول تو حیات نہین ہی اور دوم اونکو مصنوعات مین فکر کی ہدایت نہین ہی
تو نہ ہدایت اونکو حاصل نہوا جس سے صفت صنعت کو پہچانتے پس وہ لوگ ذرہ برابر بھی ان اشیاء مصنوعہ سے جانب صنعت
ترقی نہین کر سکتے پھر جب یہ حال ہی تو اونکو تمام صفات سے حکمت کی تقدیر کا علم کہان سے آوے حالانکہ ایک صفت کا ایک ذرہ بھی
اوسکو نہین ملا اور حکمت و تقدیر تو جمیع صفات سے ظہور ہی پھر اگر خبیث کافر کو اپنی گمراہی مین ایک ذرہ برابر نور نہ ہو تو اوسکے نہ جاننے
سے یہ کیونکر لازم آیا کہ در حقیقت حکمت نہین ہی اور یہ بالکل بدیہی بات ہی کیا اندھے کو اگر آفتاب نہین سوجھتا تو اوسکے دعوی آفتاب
نہ دار دہو جاتا ہی دہر گز نہین بلکہ یہی صحیح ہی کہ وہ مادر زاد اندھا ہی، پس اللہ تعالے عزیز علیم ہی اور جو کچھ اوسنے مخلوقات مین مقدر فرمایا وہ عین
علم و حکمت و عدل ہی اور جب اوسکے علم سے ایک ذرہ پوشیدہ نہین تو مومنون کو اپنے پاک رب سبحانہ تعالے سے نہایت امید ہی کہ وہ انکے
تھوڑے نیکی پر رحمت فرماویگا اور اونکو خوف بھی ہی کہ ہمارے ذرہ برابر بدی بھی اوسپر مخفی نہین ہی لیکن وہ اپنے رب عزوجل کو ارحم الراحمین
پہچانتے ہین تو خوف کے ساتھ امید بھی قوی رکھتے ہین بخلاف کافرون کے جو خالق عزوجل کو نہین پہچانتے اور دیدہ دلیر ہو کر شرک کرتے ہین
کاش یہ لوگ شرماوین تو اوسکی رحمت پاوین کیونکہ اوسکی صفات مین سے ہی۔ غَافِرِ الذَّنۡبِ۔ گناہونکا بخشنے والا ہی (ف)
لیکن اوسنے قرآن پاک مین صریح فرمایا کہ وہ کفر و شرک نہین بخشیگا اور عجب یہ ہی کہ مشرک اپنے شرک خبیث کو گناہ نہین جانتا بلکہ جب وہ
خدا تعالے سے منہ موڑ کر بتون و دیوتاؤن و اپنے پیر پیغمبرون کو اپنا معبود بناتا ہی تو اپنی جہالت مین یہ سمجھتا ہی کہ مین نے بہت اچھا کام
کیا ہی کما قال تعالے واللہ امرنا بہا۔ یعنے مشرک کہتے کہ اللہ نے تو ہمکو اسکا حکم دیا ہی ۔ھ۔ اور جیسے نصرانی [illegible] ہین کہ انھون نے عیسی ع کو
اپنا مور کا متولی بنا لیا بلکہ جو کوئی ایسا نہ کہے اوسکو بے ادب منکر سمجھتے ہین الحاصل مشرک [illegible] شرک کو گناہ نہین بلکہ عمدہ جانتے
ہین۔ عاقل خود غور کر سکتا ہی کہ جس گمراہ نے رب سبحانہ تعالے کی صفات الوہیت کو نہین پہچانا وہ اوسکے واسطے حد ادب کیونکر پہچانے تو جیسے
کہا ہیشوا یعنے شیطان بوجہ بے ادبی کے ملعون ہوا آخر یہ بھی اوسیکی ذریات ہین بخلاف مومنون کے کہ وہ ادب پہچانتے ہین ۔ف۔ از خدا
جوئیم توفیق ادب۔ بے ادب محروم ماند از فضل رب۔ اسیواسطے مومنین ہر دم اپنے گناہ کو پہچان جاتے ہین اور انہین بندون کے
لیے اللہ تعالے کی صفت غافر الذنب ہی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ جس بندے نے لا الٰہ الا اللہ کہا اوسکے لیے
اللہ عزوجل غافر الذنب ہی یعنے جو گناہ اوس سے سرزد ہو چکے اونکا بخشنے والا ہی۔ وَقَابِلِ التَّوۡبِ۔ اور توبہ قبول فرمانے والا ہی

Marfat.com

ف یعنے جو شخص صدق ندامت سے اوسکی جناب عزوجل مین رجوع لاوے [illegible]
پاوے۔ یہ کافرون ومشرکون وجمیع بدکارون کے واسطے لطف ارشاد ہے کیسے ہی سخت گناہ کیے ہون
خالق سبحانہ تعالے کو پہچان کر اوسکی درگاہ مین رجوع لاؤ وہ عزیز غالب ہے اوسکو روکنے والی کوئی چیز نہین ہے [illegible]
فرمانے والا ہے پھر باوجود اس لطف ارشاد کے اگر مشرک وگناہگار سرکشی کرین تو انکو شان عظمت کے [illegible]
یعنے قولہ۔ شَدِيدِ الْعِقَابِ۔ سخت عذاب والا ہے ف یعنے جو کوئی اوسکی توحید سے انکار کرے اور [illegible]
سمجھے اور اوسپر اصرار کرے نوجان رکھے اوسکا پیدا کرنے والا شدید العقاب ہے پس جیسے وہ اپنے بندگان اولیا کے واسطے [illegible]
ہے ایسے ہی اعداء کفار کے واسطے شدید العقاب بھی ہے لیکن یہ عقاب کچھ اسوجہ سے نہین ہے کہ اوسکی رحمت مین تنگی ہے بلکہ [illegible]
بروجہ کمال ہین لہذا فرمایا۔ ذِي الطَّوْلِ۔ یعنے فضل والا ہے ف اوسکے انعام فضل کی انتہا نہین ہے جسکے اوسکے
بھی قیاس نہین کیا جاسکتا ہے۔ پس خوار وہ ہوا جسنے ایسے رب عزیز رحیم سے منہ موڑا اگرچہ وہ اپنی جہالت سے اپنی حرکات کو
سمجھتا ہو کما قال تعالے وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا۔ یعنے مشرکین اپنے گمان مین سمجھتے ہین کہ ہم اچھی حرکت کرتے ہین
حالانکہ جسنے اپنے پیدا کرنے والے کی جناب مین شرک کیا اوس سے بدتر کسکی حرکت ہوسکتی ہے اور مبارک ان مومنون کو جنہون
اوسکی جناب مین سر رکھا اور اقرار کیا کہ۔ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ۔ کوئی الوہیت والا نہین ہے سوائے اللہ تعالے کے ف
کہ وہی اکیلا الوہیت والا ہے جیسا کہ خود اوسنے اپنی کتاب مجید مین آگاہ فرمایا اور اوسکے جمیع انبیاء علیہم السلام نے بالاجماع
متواتر یہی حکم سنایا تو ہم اوسکی الوہیت پر ایمان لائے پس ان لوگون کو مبارکباد ہے کہ رب تعالے انھین پر فضل عظیم فرمائیگا اور یہ
تو چند روزہ امتحان کی زندگی ہے اور اصلی اعتبار انجام کار ہے۔ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ۔ اللہ تعالے ہی کی طرف مرجع ہے ف
پس جسنے لا الٰہ الا اللہ کہا وہ اپنے رب عزوجل کو غافر الذنب قابل التوب ذی الطول۔ پاکر جنت مین جائیگا اور جس بدکار نے
لا الٰہ الا اللہ سے انکار کیا تھا یا اپنے زعم کے موافق اسمین شرک ملا دیا تھا تو وہ رب عزیز علیم کو شدید العقاب پاکر جہنم مین [illegible]
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے صبح کو سورہ حم المومن تا قولہ الیہ المصیر اور آیۃ [illegible]
پڑھا تو شام تک محفوظ ہوا اور جسنے شام کو یہ دونون پڑھین تو صبح تک محفوظ ہوا (رواہ البیہقی وابو عبید وابن مردویہ وابن [illegible]
ومحمد بن نصر المروزی) امام ابن کثیر وخطیب نے لکھا کہ روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شام مین سے ایک شخص
جو جہاد مین دلیر وقوی تھا مفقود پایا اور وہ اکثر اوقات ایلچی بناکر آپ کے پاس بھیجا جاتا تھا تو اوسکا حال دریافت کیا پس
لوگون نے عرض کیا کہ وہ شخص تو وہان کی شراب خواری کے مزہ مین پڑ گیا حتی کہ پیہم مخمور رہتا ہے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
کاتب کو حکم دیا کہ یون خط لکھ دو از جانب عمر بفلان بن فلان سلام علیک اور مین تجھے سناتا ہون کہ حمد اللہ تعالے ہی کے واسطے ہے
سوائے کسی مین الوہیت نہین فقط وہی اللہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب قابل التوب
شدید العقاب ذی الطول لا الٰہ الا ہو الیہ المصیر۔ یہانتک خط کو ختم فرمایا اور ایلچی کو حکم دیا کہ اوسکو یہ خط ایسے وقت دینا کہ [illegible]
ہوش مین ہو پھر جو لوگ آپ کے پاس موجود تھے اون لوگون سے کہا کہ شخص مذکور کے واسطے توبہ کی دعا کرو کہ اللہ تعالے اوسپر [illegible]
اور وہ اپنے دل سے اللہ تعالے کی جناب مین متوجہ ہو پھر جب یہ خط اوس شخص کو پہونچا تو وہ پڑھنے لگا اور کہتا جاتا تھا کہ اللہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] بار بار سبب کو پوچھتا یہانتک کہ توبہ دیا اور خراب خواری چھوڑ دی اور اچھی
[illegible] حال کی خبر ہوئی لوگون سے فرمایا کہ یون ہی کیا کرو جب تم اپنے بھائی کو دیکھو کہ اوسکا قدم پھسل
[illegible] تو اوسکو سیدھا کرو اور اوسکے لیے اللہ تعالےٰ سے دعا مانگو کہ اوسپر اپنی رحمت سے رجوع فرماوے اور تمکو یہ نہ چاہیے کہ اوسکے
شیطان کے مددگار ہو جاؤ (رواہ ابو نعیم) ابن کثیر رح نے لکھا کہ اللہ تعالےٰ نے بکثرت آیات قرآن مین رحمت وعقاب کو جمع
کیا ہی تاکہ بندہ خوف وامید کے درمیان مین رہے اور قولہ تعالےٰ ذی الطول سے جانب رحمت کو راجح فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
کہا ذی الطول یعنے وسیع الکرم وغنی ہی اور اسیکے مانند مجاہد وقتادہ سے روایت ہی اور یزید بن الاصم نے کہا یعنے اوسکے قبضۂ قدرت مین
خیر ہی عکرمہ رح نے کہا یعنے صاحب منت ہی اور قتادہ رح نے کہا کہ صاحب نعمت وفضل ہی حاصل معنے یہ ہین کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندون
پر طول عظیم فرماتا ہی اور بیحد و بے شمار نعمتین جنمین وہ عیش کرتے ہین سب اوسیکی عطیات ہین جنمین سے کسیکا شکر ادا نہین کر سکتے ابو بکر بن عیاش رح
نے کہا کہ مین نے شیخ ابو اسحاق السبیعی رح سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا کہ ای
امیر المؤمنین مجھسے قتل واقع ہوا ہی بھلا میرے واسطے بھی توبہ ہی پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھا قولہ تعالےٰ حٰم تنزیل الکتاب من اللہ
العزیز العلیم غافر الذنب وقابل التوب الآیہ اور فرمایا کہ ای بندۂ خدا توبہ کر اور مایوس مت ہو (رواہ ابن ابی حاتم وابن جریر) ثابت البنانی رح
سے روایت ہی کہ مین مصعب بن الزبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سواد کوفہ مین تھا پھر ایکبار مین ایک باغ مین جاکر دو رکعت نماز پڑھنے لگا تو مین نے
سورۂ حٰم المؤمن شروع کی اور اسکو قولہ تعالےٰ لا الٰہ الا ہو الیہ المصیر تک پڑھا تھا کہ ناگاہ مین نے دیکھا کہ ایک شخص میرے پیچھے بغلۂ اشہب پر
سوار ہی اور اوسپر مقطعات یمنیہ کا لباس ہی پس اوسنے مجھسے کہا کہ جب تو غافر الذنب پڑھے تو کہا کر کہ ای غافر الذنب میرے گناہ بخش دے
اور جب تو قابل التوب پڑھے تو کہا کر کہ ای قابل التوب میری توبہ قبول فرمالے اور جب تو شدید العقاب پڑھے تو کہا کر کہ ای شدید العقاب
مجھے عذاب نہ فرمائیو ثابت البنانی رح نے کہا کہ جب مین نے مڑکر دیکھا تو کسیکو نہ پایا پھر مین اس باغ کے دروازے تک آیا تو مین نے لوگون سے
کہا کہ بھلا تمھاری طرف سے کوئی ایسا شخص گذرا ہی جسپر مقطعات یمنیہ کا لباس تھا انھون نے کہا کہ ہمنے تو کسیکو نہین دیکھا ہی ثابت البنانی
کہتے ہین کہ لوگون کی رائے تھی کہ وہ الیاس علیہ السلام تھے (رواہ ابن ابی حاتم باسناد حسن) اور اس حدیث کو ابن ابی حاتم نے دوسرے
طریق سے بھی ثابت البنانی رحمہ اللہ تعالےٰ سے روایت کیا لیکن اوسمین الیاس کا ذکر نہین ہی یعنے یہ بیان نہین ہی کہ لوگون کی رائے تھی
کہ وہ الیاس علیہ السلام تھے مترجم کہتا ہی کہ ثابت البنانی رحمہ اللہ تعالےٰ کے کلام مین لوگون کے لفظ سے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم یا
بعض تابعین رحمہم اللہ تعالےٰ مراد ہونگے کیونکہ ثابت رحمہ اللہ تعالےٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ سے روایت کی اور اوسوقت
تابعین کبار بھی موجود تھے فافہم واللہ تعالےٰ اعلم پھر اللہ تعالےٰ نے عقاب الٰہی اور علیم ہونے [illegible] بعض دلائل کو اہل الحق پر القا فرمایا
[illegible] ان صفات الٰہی سبحانہ کا ظہور تمام مخلوقات مین سے اہل عقاب پر جن افعال قدرت سے ہوتا ہی انکو بیان فرمایا جنمین تفکر کرکے اہل ایمان
[illegible] سے صفات کی جانب عروج ہوا اور آیندہ دیگر مخلوقات مین افعال قدرت ایسے بیان فصیح سے فرمائے کہ وہان صفت رحمت کا ظہور
ہی کیونکہ مخلوقات انھین دونون اقسام مین منحصر ہی یا تو مظہر رحمت ہین یا مظہر غضب ہین فقال تعالےٰ

جَادِلُ فِيٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ

جھگڑتے ہین اللہ کی باتون مین جو منکر ہین سو تو نہ بہک اسپر کہ چلتے پھرتے ہین شہرون مین

Marfat.com

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّالْاَحْزَابُ [illegible]

جھوٹھلا چکی ہین ان سے پہلے قوم نوح کی اور وہ فرقے [illegible]

لِيَأْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ [illegible]

کہ اوسکو پکڑ لین اور لانے لگے جھوٹے جھگڑے کہ اوس سے ڈگاوین [illegible]

كَانَ عِقَابِ ۝ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ

میری سزا دینی اور ویسے ہی ٹھیک ہو چکی بات تیرے رب کی [illegible]

اَصْحٰبُ النَّارِ ۝

دوزخ والے

وقف لازم

جب اللہ تعالے نے اپنے معارف سے لوگون کو متنبہ فرمایا تو اوسکے بعد اعلام فرمایا کہ اہل کفر کو معرفت نہین بلکہ جدال ہوتا [illegible] معارف آلہی عزوجل بالکل ظاہر ہین ولیکن اندھے کو جب نہ سوجھے تو وہ ضرور جدال کریگا اور اوسکا انجام [illegible] قولہ تعالے شدید العقاب ہی لہذا فرمایا- مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا - اللہ تعالے [illegible] آیات مین جدال نہین کرتے مگر وہی لوگ جنھون نے کفر کیا ہی ف یعنے اللہ تعالے کی آیات سے مدافعت کرنے مین اور [illegible] جھٹلانے مین وہی لوگ جدال کرتے ہین جنھون نے آیات سے انکار کیا کیونکہ جب اونکے نفس نے انکار کیا تو وہ آمادہ ہوا کہ حق کی [illegible] اپنے آپکو چھڑاوے لہذا اوسکو جدال پر آمادہ کیا اور جدال سے مراد یہان یہ ہی کہ ناحق جھگڑنا چنانچہ آیندہ خود تفسیر کور ہی اور جدال کے دوسرے معنے یہ بھی آتے ہین کہ امرحق کھل جانے کے واسطے گفتگو کرنا اور یہ جائز ہی اور اسی کو جدال حق کہتے ہین اور علی ہذا قرآن مجید کے مشکلات مین کلام کرنا اور اوس سے لطیف معنے نکالنا اور کج طبیعت لوگون کے شبہات دور کرنا اور محکم و متشابہ کو بیان کرنا اور متشابہات کے درپے ہوتے ہین اونکی تردید کرنا سب مستحسن ہی اور اسیطرح مسائل فروع کے واسطے اصول فقہ قائم کرنا بھی [illegible] بلکہ بعض امور انمین سے ایسے ہین کہ اونکو افضل تقرب کہنا چاہیے بلکہ وہ اللہ تعالے کی راہ مین جہاد ہی لقولہ تعالے یا ایہا النبی [illegible] الکفار والمنافقین واغلظ علیہم الآیۃ- یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا گیا کہ کفار و منافقین پر جہاد فرماوین لیکن منافق [illegible] جہاد تلوار سے نہین تھا بلکہ حجت و دلائل سے تھا کیونکہ جہاد کے معنے یہ ہین کہ کلمۂ حق بلند ہونے کے واسطے جان و مال سے کوشش کرین تو یہ کوشش جس موقع پر جسطرح سے ممکن ہو وہ جہاد ہی حتی کہ اپنے نفس کے ساتھ جہاد یہ ہی کہ اوسکو دین حق و اعمال [illegible] صبر و مشقت کے ساتھ مجبور کرے اور قرآن مجید سے امرحق بیان کرنے کے لیے اللہ تعالے نے علما سے عہد لیا [illegible] سے لیا گیا تھا لقولہ تعالے واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ الآیہ اور جو لوگ [illegible] اونکے حق مین وعید شدید ہی لقولہ تعالے ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والہدی الآیہ [illegible] مذکور ہی و قد قال تعالے ولا تجادلوا اہل الکتاب الا بالتی ہی احسن یعنے اہل کتاب سے جدال مت کرو مگر ایسے طریقے [illegible] پس معلوم ہوا کہ احسن طریقہ سے جدال جائز ہی اور وہ طریقۂ احسن یہ ہی کہ اول تو نیت یہ ہو کہ [illegible] مقابل او ذلت و مغلوبی دیکھاوے دوم یہ ہی کہ جدال مین جو دلائل لائے جاوین وہ کلمات یقینی یعنے اللہ تعالے اور اوسکے رسول [illegible]

Marfat.com

[illegible] ل اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء
[illegible] کہ اے اہل کتاب ایسے کلمہ کی جانب آؤ جو ہمارے و تمہارے درمیان یکسان ہے یہ کہ
[illegible] کسی [illegible] اور اوسکے ساتھ کسی کو ساجھی نہ بناوین - ھ - پس خلاصہ تقریر یہ نکلا کہ جدال کی دو
[illegible] کے واسطے ہو آور دوم وہ جدال ہے جو دروغ و باطل کو جمانے کے واسطے ہو قسم اول
[illegible] یا نوح قد جادلتنا الآیہ - یعنے نوح علیہ السلام کی قوم نے نوح علیہ السلام سے کہا کہ اے نوح تم نے
[illegible] باطل کے واسطے جدال کرنا سخت مذموم ہے اور یہان آیت قدسی مین یہی جدال مراد ہے کہ کافر لوگ
[illegible] نے کہا کہ اونکی جدال کی مثال یہ ہے کہ کبھی قرآن مجید کو شعر کہتے ہین اور کبھی علوم غیب مقابلہ مین
[illegible] جیسے نجومی و رمال وغیرہ شیطانی اوہام سے باتین بناتے ہین اسیطرح کافرون نے قرآن مجید کے اخبار غیب کو
[illegible] کہ تم لوگ عنقریب مغلوب ہو جاؤگے اور آخر مین جہنم کی جانب حشر کیے جاؤگے کفار قریش کو
[illegible] یقین نہ آیا لیکن آخر مین جب یہی پیش آیا تو اوسوقت ماننے والون نے مانا اور جیسے ابتداے وقت مین مکہ کے
[illegible] حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اونکو دار ابو رافع مین یا دار ارقم مین تعلیم فرماتے تھے اور وہ لوگ
[illegible] سکتے تھے اور طواف سے محروم تھے اور کفار اونکو طرح طرح کی ایذائین دیتے تھے حتی کہ بہت صحابہ نے مکہ چھوڑ کر
[illegible] پھر ایسی حالت مین اللہ عز و جل نے نازل فرمایا وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی
[illegible] اللہ تعالے نے مومنین صالحین کو اس سرزمین مین خلیفہ و سلطان کرنیکا وعدہ دیا تو کفار اسکو نہایت بعید
[illegible] فارس وغیرہ کی فوجی قوتین و خزائن دیکھکر اونکو بالکل محال معلوم ہوتا تھا کہ یہ چند نفر غریب شکستہ حال
[illegible] کے مالک ہو سکتے ہین جیسے اس زمانہ مین بہت سے ضعیف مسلمانون کو نیچر وغیرہ کے شبہات سے یہ یقین نہین آتا
[illegible] علیہ السلام تمام روے زمین پر خلیفہ برحق و سلطان عادل ہونگے اور ایسی حماقت کا باعث یہ ہوتا ہے کہ اونکو
[illegible] عز و جل کی معرفت بالکل نہین ہے ورنہ تمام جہان کو ذرہ سے حقیر سمجھتے و لیکن جدال کفار کی طرح یہ بھی اسکو پرانی
[illegible] سمجھتے ہین اور عجب یہ ہے کہ دوسری صدی سے احادیث صحیحہ مین جو علامات قیامت کے مذکور ہین اوسکو ایک ایک
[illegible] ہین جنکی تعداد کئی ہزار معجزات تک پہونچی ہے باوجود اسکے پردۂ غفلت اسقدر چھایا ہوا ہے کہ آنکھ کھول کر نہین
[illegible] جدال کیے جاتے ہین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
[illegible] کفر ہے (رواہ احمد و ابو داؤد و عبد بن حمید) اور دوسری روایت مین آیا کہ قرآن مین مراء کفر ہے (رواہ ابو داؤد
[illegible] بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین ایک روز اول ظہر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا تو آنحضرت صلعم
[illegible] جو قرآن مجید کی ایک آیت مین اختلاف کرتے تھے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف
[illegible] چہرہ سے غضب ظاہر ہوتا تھا پس فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اسیوجہ سے برباد ہوے کہ اونھون نے کتاب
[illegible] وقد قال تعالے ان الذین اختلفوا فی الکتاب لفی شقاق بعید یعنے یہود وغیرہ جنھون نے
[illegible] راہ حق سے کترا کر دور پڑے مترجم کہتا ہے کہ اللہ تعالے نے اس امت اسلامیہ پر اپنا فضل

فرمایا کہ انہین علماء سلف وخلف مین باہم اختلاف ہوا [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی سے بطور معجزہ اس سے آگاہ فرمایا [illegible]
پھوٹ کر ایک طرف ہو جاوینگے چنانچہ خوارج وروافض ومعتزلہ وغیرہ [illegible]
علیہ وسلم نے جماعت سے جدا ہونے پر وعید شدید فرمائی تھی چنانچہ حدیث [illegible]
جہنم کی جانب پھوٹ کر جائیگا (رواہ الترمذی وغیرہ) اور حدیث مین ہی کہ جماعت [illegible]
مجید مین صحابہ رضی اللہ عنہم کو جماعت یکدل ومتحد فرمایا اور انھین کے قدم بقدم [illegible]
جو قائم رہا وہ خوب ہا اور تمام اہل السنت اسپر قائم ہین حتی کہ جمیع علماء ومجتہدین اہل سنت مین [illegible]
ہی کہ دین مین دو باتین ہوتی ہین اول اصل اعتقاد جو عین ایمان ہی دوم اس اعتقاد کے موافق [illegible]
عقائد مین متفق ہونا بدیہی ظاہر ہی اور یہی قبولیت حق تعالی عز وجل کا مدار ہی اور رہے فروع اعمال تو [illegible]
یہ کہ طہارت جسمانی حاصل ہو جیسے ایمان سے طہارت اصلی روحانی حاصل ہو چکی ہی پس قسم اول وہ اعمال ہین [illegible]
دوم وہ اعمال جو کئی طرح جائز ہین اور انہین اجتہادات کا حکم دیا گیا ہی تاکہ مجتہدین امت کے مراتب بلند ہون [illegible]
اللہ الذین الآیہ - مین اہل العلم کی بلندی درجات کا بیان ہی پس قسم اول ارکان ضروریہ تو اسمین بھی جمیع اہل السنت [illegible]
صلوۃ وصوم وزکوۃ وحج اور قسم دوم اجتہادیات تو انہین بھی راہ متحد ہی یعنے جمیع اہل السنۃ قرآن وحدیث واجماع سے
اگر کہا جاوے کہ شیخ ابن حزم ظاہری نے اجماع سے انکار کیا تو جواب یہ ہی کہ نہین بلکہ شیخ ابن حجر نے اصابہ فی اسماء الصحابہ مین
کہ ابن حزم نے کہا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مین جن بھی داخل ہین اور کسی اجماع مین جنون کا شریک ہونا مذکور نہین ہی [illegible]
کبھی پایا نہین گیا اور اگر پایا جاوے تو حجت ہوگا جیسا کہ حدیث مین آیا کہ میری امت کبھی گمراہی پر اجماع نہین کریگی علاوہ
ابن حزم اس امر سے انکار بھی کرے تو بھی مرجع اسکا قرآن وحدیث ہی کیونکہ وہ رائے سے نفرت فرماتا ہی حتی کہ ظاہریہ مذہب
بدعتی لوگ اسکے مخالف ہین جو قرآن وحدیث کے طریقہ سنت کو چھوڑ کر اپنی رائے کو دخل دیتے ہین کیونکہ سنی وبدعتی مین یہی فرق ہی کہ سنی تو اتباع
ہین اور بدعتی اپنی رائے پر چلتے ہین حتی کہ قرآن کو بھی رائے کی تاویل پر غلط معنے لگاتے ہین رہا یہ امر کہ شیخ ابن حزم کے نزدیک صحابہ رضی اللہ [illegible]
شامل ہین جو کسی اجماع مین نہین آئے جواب یہ ہی کہ اجماع مذکور مین صرف صحابہ رضی اللہ عنہم کو شرف ہی کیا نہین سمجھتے ہو کہ امامت [illegible]
اجماع پر قائم ہوئی اور جمعہ وجماعت وغیرہ احکام کثیرہ کا مدار نہین پر ہی تو جنون کا موجود نہونا کچھ مضر نہوا اور اگر جنون کا ہونا ثابت ہو تو [illegible]
ہووے کہ اس فضیلت کا وجود ہی نہوا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ امر کہ میری امت ضلالت پر مجتمع نہوگی [illegible]
فرمایا ہی جو اللہ تعالی نے عطا کیا چنانچہ احادیث صحیحہ مین ثابت ہی پھر اگر اجماع کبھی متحقق نہو تو یہ شرف کبھی حاصل [illegible]
صحابہ رضی اللہ عنہم متحقق ہوا اور اجماع درحقیقت وہی قطعی ہی جو صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہو [illegible]
جب اجماع مین یہ دو باتین ظاہر ہو جاوین تو قطعی ہونا ظاہر ہو جاوے اول یہ کہ سب نے اتفاق کیا [illegible]
کے سب مومنین تھے اب اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم جن مسائل مین منقول ہوا انہین [illegible]
گروہ لوگ سب مومن تھے تو اسپر ہمکو اللہ تعالی نے آگاہ کیا بقولہ تعالی اولئک ہم المؤمنون [illegible]

[illegible] عمل [illegible] مردوم بین عمی کیونکہ ایمان لیا نور ہی جو دل مین ہوتا ہی اور ہم لوگ
[illegible] مین [illegible] اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہی پس جب اسی نے ہمکو بتلادیا تو قطعی ہوگیا۔ رہا اجماع تابعین وغیرہ
[illegible] کی نسبت بھی خیر ہونے کا بیان ہی اور چونکہ روایت حدیث باسناد صحیح متیقن ہی
[illegible] قطعی ہی تو وہ اجماع بھی قطعی ہی فافہم۔ پھر جب معلوم ہوا کہ اہل السنۃ رحمہم اللہ تعالےٰ ان مسائل
[illegible] مین بھی متحد ہین لیکن عملی صورت مین متعدد ہین مثلاً ایک نے نکالا کہ سینہ پر ہاتھ باندھے
[illegible] الاسناد پھر دوسرے نے کہا کہ زیر ناف ہاتھ باندھے کہ اسپر عمل حضرت علی کرم اللہ وجہہ ظاہر ہوتا ہی اور
[illegible] نے کہا کہ ہاتھ چھوڑے اگرچہ اسکی دلیل ظاہر نہین ہوتی ہی بہرحال یہ سب اتفاق رکھتے ہین کہ انہین جس طریقہ پر
[illegible] ثواب پاویگا اور نظیر اسکی یہ ہی کہ احرام حج مین اگر جوئن وغیرہ کی ضرورت سے بال منڈادے تو چاہے قربانی کردے یا
[illegible] روزہ رکھ لے جیساکہ قرآن مین منصوص ہی ہان بعض اعمال ایسے ہین کہ انہین ایک مجتہد نے سمجھتے ہین کوشش
[illegible] نکالا کہ اسطرح ہے اور دوسرے نے انھین احادیث سے نکالا کہ دوسری طرح واجب ہی تو یہ دونون اس امر مین
[illegible] اجتہاد صحیح ہو یا دوسرے کا اجتہاد صحیح ہو اور دونون متفق ہین کہ پیروی کی نیت سے جسپر عمل کرے جائز ہی اور
[illegible] کسی ایک کو راجح کرنا ایسی صورت مین ضرور ہوگا کہ جہان دونون جمع نہین ہوسکتے ہین مثلاً طوطا حلال
[illegible] ہم کسی مجتہد کو غلط نہین کہتے ہین کیونکہ اجتہاد و اتباع سنت مین دونون نے کوشش کی پس ثواب ملنے مین دونون
[illegible] اپنے عمل کے واسطے ایک اختیار کرنا ضرور ہی ورنہ لہو لعب ہوجائیگا ہان اگر حنفی جاہل نے ایسے عالم سے فتویٰ لیا جو
[illegible] المذہب ہی تو وہ جب تک اس اعتقاد پر عمل کرے کہ یہ اہل السنۃ کے ایک مجتہد کا قول ہی تو ثواب پاویگا جیسے شافعیہ جاہل نے
فتویٰ لیا تو بھی یہی حکم ہی چنانچہ افطار صوم و وتر وغیرہ کے مسائل الفتاوی مین مصرح ہی پس ثابت ہوا کہ اہل السنۃ علماء و
[illegible] باہم متحد ہین اور اس زمانہ کے عوام الناس کا کچھ اعتبار نہین جو نفسانیت کا بندہ بنکر باہم تعصب حرام و نفاق حرام
[illegible] اور باہم مخالفت بتلاتے ہین نعوذ باللہ من ذلک کیونکہ سلف صالحین مین متواتر اصول و فروع کی کتابون سے باہم انکی
[illegible] رب العالمین۔ اب آیت قدسی کے معنے ظاہر ہوگئے کہ آیات الٰہی مین جدال وہی لوگ کرتے ہین جو کافر ہین یہ لوگ
اور دنیا کے لیے مجادل ہین اور چونکہ انھون نے دنیاے فانی کے پیچھے اپنی عاقبت خراب کی تو اللہ تعالےٰ نے دنیا کے
[illegible] محدود مہلت دیدی کہ وہ عنقریب موت سے فنا ہی۔ فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ۔ پس ہلکو نہین
[illegible] کا دے ف۔ یہ متاع قلیل ہی پھر آخر انکا ٹھکانا جہنم ہی چنانچہ آخر سورۂ آل عمران مین منصوص تقلب کا اطلاق
[illegible] عیش مین اترانے کو کہتے ہین لہذا ابن کثیرؒ نے کہا یعنے بلاد کے اموال و متاع و ثمرات مین خوش عیش پھرتے
[illegible] دیکھنا چاہیے کیونکہ یہ درحقیقت متاع قلیل ہی اور انھون نے آخرت کے عوض اسکو اختیار کیا ہی اور راوی انکا انجام
[illegible] نے لکھا کہ تقلبہم یعنے انکا تنقل بذریعۂ تجارات و فوائد کے اور بذریعۂ لشکرون و مال و دولت کے
[illegible] شام و یمن ارادہ کیا ولیکن مترجم کے نزدیک اس خصوصیت کی کوئی وجہ نہین ہی کیونکہ آیت قدسی تو
[illegible] تہدید اور مومنون کے واسطے تنبیہ ہی یعنے ہر مومن جو دار آخرت پر ایمان لایا اور جنت و اسکی خوبی کا

یقین کیا ہو وہ کبھی اس امر سے دھوکا نہ کھاوے کہ اگر یہ کفار بعض باطل [illegible]
و دولت ولشکر و سلطنت پاتے چنانچہ بہت سے جاہل مسلمان اس [illegible] مین بھی اس [illegible]
ہی اور اسکی وجہہ یہ ہی کہ انھون نے یقین آخرت سے غفلت کی اور دنیا کے طالب ہوئے اور نور ایمان [illegible]
پس معصیت ومحبت دنیا کی تاریکی اونکے دل پر چھا گئی پس وہ دنیا کی متاع کو اللہ تعالے [illegible]
اگر اونکو آخرت پر یقین ہوتا اور اوسکی نعمتون کو پیش نظر رکھتے تو اونکو صاف [illegible]
و چاندی وغیرہ اگر جمع کیے جاوین تو بھی ایک گز زمین جنت کے مقابلہ مین یہ [illegible]
ڈالنے کا گھورا ہوتا ہی جس سے پاکیزہ آدمی دامن بچا کر نکل جاتا ہی اور اگر اوسکو آخرت [illegible]
وہ خیال کرتا کہ جب ان نجس کافرون نے اسی دنیا کے واسطے اپنی دار آخرت چھوڑی تو انکو [illegible]
کرتا کہ جب انکا مقام آخرت ہماری میراث ہی انشاء اللہ تعالے اور اوسکی خوبیان پیش نظر [illegible]
چاہیے اگرچہ ان کافرون کو تمام دنیا دیدی جاوے کیا تم دیکھتے ہو کہ اگر ایک شخص کے سامنے سلطانی [illegible]
ساجھی کے سامنے گھورا عیان ہو پھر ان دونون سے کہا گیا کہ دونون مین سے ایک چیز اختیار کرو اگرچہ تم [illegible]
ہو پس مومن نے دولت سرائے سلطانی اختیار کی اور ساجھی نے اپنا حصہ بھی اوسکے واسطے چھوڑ دیا اس [illegible]
اوس ساجھی کے واسطے چھوڑدے تو کچھ شک نہین ہی کہ مومن فوراً اسکو بہت خوشی سے منظور کریگا [illegible]
یقین ہی تو اب بھی وہ کافر کا وارث جنت ہو کر خوشی سے راضی ہو کہ کافر کو تمام دنیا مل جاوے لیکن اسکو [illegible]
تاکہ موت کی میعاد پوری ہو پس اللہ سبحانہ تعالے کا احسان ہی کہ اوسنے اہل ایمان کو اسلامی برکت سے [illegible]
بھی اسقدر عطا فرمایا کہ جس سے وہ بغیر ایذاے کفار وبدون غلبہ کفار کے اپنی مدت پوری کرتے ہین [illegible]
بلکہ اگر انسانی طبیعت سے افسوس کرین تو کافرون کے حال پر افسوس کرنا چاہیے کہ یہ لوگ اس دنیا کے [illegible]
بالکل آخرت کھو بیٹھے حالانکہ دنیا مین سے بھی اوسیقدر پاوینگے جسقدر مقدر ہی پھر واضح ہو کہ کافرون [illegible]
عمل کرنا ظاہر ہوتا ہی بعضے کفار اس دنیا کو ایسے طریقہ سے حاصل کرتے ہین جس سے لوگون پر جبر [illegible]
و مال محفوظ نہ ہون تو یہ لوگ جلد زائل ہو جاتے ہین اور دوم یہ کہ بعضے کفار اسطرح حاصل کر [illegible]
کی کوشش کرتے ہین اور اونکو مصیبت و تکلیف پہونچانے سے پرہیز کرتے ہین بلکہ اونکی فلاح [illegible]
دنیا حاصل ہوتی ہی بلکہ اونکی بادشاہت کو درازی ہوتی ہی خصوص جبکہ وہ لوگ اہل حق ہین [illegible]
نہ ہون واللہ سبحانہ تعالے اعلم اور بعضے ایسے ہین کہ خلق خدا کو اپنے مال و متاع حاصل ہونے [illegible]
جانورون سے کام لیکر کھیتی و پیداوار حاصل کی جاتی ہی اور یہ اس نیت پر کمینہ و فرومایہ لوگ ہین [illegible]
انکی غرض فقط اپنی منفعت کا حصول ہی اور خصوص جبکہ مصیبت مین انکی خبرگیری سے [illegible]
بیان مذکورہ بالا سے یہ نکتہ ظاہر ہوا کہ اللہ تعالے نے اپنی مخلوقات مین دو قسم کے لوگ [illegible]
پاکیزگی ایسی رکھی ہی جس سے جنت کے لائق ہون تو یہ لوگ اللہ تعالے کی آیات سے [illegible]

بادی زندگی سے بسا اوقات گھبرا کر اپنے مرکز کی طرف پرواز کرنا چاہتے ہیں اور جب آیات الٰہی میں کسی آیت کو دیکھتے
سنتے و چشم بصیرت سے دیکھتے ہیں خصوص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قرآن مجید و حدیث شریف کی خوشبو جا
ایمان لاتے ہیں قسم دوم وہ لوگ ہیں جنہیں اسکے برعکس و ضد استعداد ہے یعنے معرفت الٰہی و اعمال نیک کی استعداد بالکل
نہیں بلکہ جسم و حواس کی پرورش و دنیا کے حاصل کرنے کی استعداد بصفت ظہور قہر الٰہی انمیں موجود ہے حتی کہ حیات دنیا و اسکے
ہوتے ہیں اور معارف لطف و رحمت سے بالکل جاہل حتی کہ قرآن و حدیث سے منکر ہونگے اگرچہ ہزار بار معجزات و
دیکھیں لہٰذا جب کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی تو اللہ تعالیٰ نے آخر صریح ارشاد فرمایا بقولہ تعالیٰ وان یروا
کل آیۃ لا یؤمنوا بہا الآیۃ اور بار بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگلے انبیاء علیہم السلام کی کفار امتوں کے بیان سے تسلی دی چنانچہ یہاں
کَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ ۔ ان لوگوں سے پہلے قوم نوح نے جھٹلایا تھا۔ ف ابن کثیرؒ نے لکھا کہ
اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی کہ اگلے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ جو برتاؤ کیا گیا وہی برتاؤ آپ کے ساتھ موجود ہے
یعنی انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مخالفت کیجاتی ہے چنانچہ بعد آدم علیہ السلام کے جب لوگوں نے بت پرستی اختیار کی تو بت
پرستی و شرک سے منع کرنے والا پہلا رسول جسکو اللہ تعالیٰ نے بھیجا وہ نوح علیہ السلام ہیں پس انکی قوم نے بھی انکو جھٹلایا اور
بہت تھوڑے لوگ ایمان لائے۔ مترجم کہتا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ نوح علیہ السلام پر بعضے لوگ ایمان بھی لائے تھے حالانکہ آیت قدسی
سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ قوم نوح علیہ السلام نے جھٹلایا تھا جواب یہ ہے کہ بہت قلیل لوگ ایمان لائے اور باقی سب قوم نے جھٹلایا
حتی کہ طوفان میں ہلاک ہوئے اور ایمان لانے والوں کی مقدار چالیس یا اسی نفر تھے جنمیں عورتیں بھی شامل ہیں تو بمقابلہ کفر
کرنے والوں کے یہ تعداد بہت قلیل ہے گویا سب قوم نے کفر ہی کیا چنانچہ شیخ ابن کثیرؒ نے اسی جواب کی جانب اشارہ کیا ہے علاوہ
اسکے آیت قدسی میں بالکل جمیع کا احاطہ مذکور نہیں ہے اور نہ اسمیں کوئی ایسا لفظ ہے جس سے دلالت ہو کہ کوئی بھی مسلمان نہیں ہوا
بلکہ آیت سے صرف اسقدر ظاہر ہوتا ہے کہ قوم نوحؑ نے جھٹلایا تھا اور قوم کا اطلاق دس نفر تک ہوتا ہے حالانکہ یہاں لاکھوں
جھٹلانے والے موجود تھے بلکہ سوائے معدودے چند کے سبھی جھٹلانے والے تھے پھر آخر اللہ تعالیٰ نے انکو طوفان میں غرق
وَالْأَحْزَابُ مِن بَعْدِهِمْ ۔ اور قوم نوح کے بعد احزاب نے جھٹلایا۔ ف احزاب جمع حزب جو کسی بات پر اجتماع
کریں چونکہ ان قوموں نے اپنے اپنے رسولوں کے جھٹلانے پر اجتماع کیا تھا لہٰذا انکو احزاب فرمایا [illegible] مراد یہ ہے کہ نوح علیہ السلام
کے بعد مانند عاد و ثمود وغیرہ کے جو کافر امتیں گذریں سبھوں نے اپنے اپنے رسول کے جھٹلانے پر اجتماع کیا۔ وَهَمَّتْ كُلُّ
أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ ۔ اور جھٹلانے والی ہر امت نے ہمت و قصد کیا اپنے رسول کی جانب تاکہ
گرفت کریں۔ ف یعنے جتھا باندھ کر چاہا کہ کسی طریقہ سے اس رسول کو گرفتار کرکے قتل یا قید یا عذاب کریں اور اسکو
شہر بدر کر کے نکالیں۔ قتادہ و سدیؒ نے کہا کہ گرفت سے مراد یہ کہ اسکو قتل کریں۔ زبان عرب میں اخذ معنے کے ہیں
قولہ تعالیٰ فاخذتہم فکیف کان نکیر۔ اور کبھی بمعنے گرفتاری آتا ہے اور یہ ظاہر ہے اور حاصل یہ کہ رسول اسواسطے آیا کہ ہم
انکو ضلالت و عذاب سے نکالکر معرفت و درجات کی جانب ترقی دے مگر بجائے شکر کے یہ کفار اسکی جان
کے اسکو قتل یا قید کرنا چاہا۔ **وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ** ۔ اور جھگڑے

Marfat.com

لگے بذریعۂ قول باطل کے تاکہ اسکے ذریعہ سے حق کو مٹادین ف یحییٰ بن سلام نے کہا کہ انبیاء
علیہم السلام کے ساتھ شرک سے مجادلہ کیا تاکہ اوسکے ذریعہ سے ایمان کو مٹادین مترجم کہتا ہی
کہ حق کو دیکھین و سمجھین لہذا باطل ہی اونکے دل مین رچ جاتا تھا اور اُسی کے ذریعہ سے مجادلہ کرتے
کہ یہ شخص اپنے بزرگون کی توہین کرتا ہی اور اُنکی تقلید چھوڑکر اپنے آپکو اونسے بہتر بتلاتا ہی اور لات و عزیٰ
اور ہُبل و غیرہ بزرگ اولیاء سے منکر ہی اور کافرون کا یہی قاعدہ ہی کہ آیات آلہی مین جدال کرتے
رہتے ہین ولیکن اللہ تعالےٰ علیم عزیز ہی پس اوسکے عذاب سے نہین چھوٹ سکتے ہین لہذا فرمایا۔ فاخذتہم
فکیف کان عقاب - پس مین نے ان لوگون کو گرفتار کرلیا تو میرا عذاب کیسا ہوا ف
جھٹلانے والون نے یہانتک نوبت پہونچائی کہ اپنے رسول کو قتل کرنے کے درپے ہوے تو انتہا درجہ
پر خواہی تک نوبت پہونچائی پس عذاب نے کامل طور پر اونکو گھیرا اور آخر دنیا ہی مین اون پر عذاب
عز و جل نے تنبیہ فرمائی تاکہ غور کرین کہ وہ عذاب خود کیسا سخت تھا تاکہ عذاب آخرت سے احتراز کرین
موجود ہی اعاذنا اللہ عز و جل من عذابہ شیخ ابن کثیرؒ نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ
کی کہ جس شخص نے امر باطل کی اعانت کی تاکہ اسکے ذریعہ سے امر حق کو سست کرے تو ایسے شخص سے اللہ تعالےٰ
ذمہ بری ہوگیا (رواہ الطبرانی بسند جید) اور قولہ فکیف کان عقاب ۔ قتادہؒ نے کہا کہ یہ عذاب واللہ شدید
اہل کفر دنیا نے اپنے رسولون سے مجادلہ کرکے آخر چاہا کہ اونکو قتل یا گرفتار کرین تو اللہ تعالےٰ نے انکو عذاب مین گرفتار کیا
کذلک حقت کلمت ربک علی الذین کفروا انھم اصحب النار اور
ہوا کلمہ تیرے پروردگار کا اون لوگون پر جنھون نے کفر کیا کہ وہ لوگ دوزخی ہین ف یعنے جسطرح ہمنے لکھدیا کہ
غالب رہتے ہین چنانچہ اگلی کافر امتون کے ساتھ یون ہی واقع ہوچکا اسیطرح تم لوگ خوب جان لو کہ کافرون کے حق مین ہمارا
بالکل ٹھیک ہی کہ یہ لوگ دوزخی ہین پس انکے انکار و نا سمجھی سے اور حق سے مجادلہ کرنے سے تم لوگ متحیر و متردد مت ہو کیونکہ
و دلیل نافع نہوگی ف اشارات عرائس مین ہی کہ قولہ تعالےٰ حٰم تنزیل الکتاب الآیۃ ۔ تاویل حٰم کو اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہی
اشارات جنکو علماء ربانی سمجھتے ہین از انجملہ یہ ہی کہ (ح) حیات ازل ہی (م) محبت اہل ایمان بصفت خاصۂ رب عز و جل
جس بندے کو اللہ تعالےٰ قرب منزلت کے واسطے خاص فرماتا ہی اوسکو حیات ازل سے زندہ فرماتا ہی تو آیندہ اوسپر موت
ہوتی چنانچہ اولیاء الٰہی مرتے نہین بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر کو منتقل ہوجاتے ہین کیونکہ وہ لوگ حیات حق سے زندہ
کہ اللہ تعالےٰ جب اپنی صفت ازلیہ الحی القیوم سے کسی بندے کے واسطے تجلی فرماتا ہی تو وہ روح قدسی دائمی
ہی اسواسطے کہ وہ صفت ازلی کا محل ہوگئی اور صفات ازلیہ مین تغیر ممکن نہین ہی اسیواسطے اللہ تعالےٰ نے فرمایا
اور اس تجلی کے بعد وہ سوائے رب عز و جل کے کسی سے ذاتی محبت نہین کرتا بلکہ اپنے رب عز و جل ہی کی محبت مین
تعالےٰ والذین آمنوا اشد حبا للہ الآیہ ۔ پس تمام دنیا اس شخص کو اپنی طرف لبھانے سے عاجز ہوئی
اس منزلت کو پہونچا تو اسکے انفاس قدسی سے عالم کی حیات ہی کیا نہین دیکھتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام کے

Marfat.com

[illegible] جمال سے تمام خلائق کے دل زندہ ہوتے ہین جبکہ اوسکی محبت مین راسخ ہون جیسے محمد صلی اللہ علیہ
[illegible] واسطے فرمایا کہ تم مین سے کوئی مومن نہو گا جب تک کہ مین اوسکو والدین واولاد وغیرہ جمیع خلق سے زیادہ محبوب ہون
[illegible] ہوکہ حاجیات سے عبارات حکمت کا بیان ہی اور میم محبت سے مجہول علوم کا اشارہ ہی جنکو وہی لوگ پہچانتے ہین جو بحر
[illegible] کے آب خوشگوار سے سیر ہوے قولہ تنزیل الکتاب ۔ یہ معنے منزلہ منجانب اللہ الحی القیوم الملک المہیمن العزیز المتکبر العلیم
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم جو حق عزوجل کی طرف سے خلق کے واسطے بجانب حق ایک وسیلہ خاص ہی قولہ العزیز یعنے
ہیبت [illegible] ہی کہ تمام مخلوقات کو اوسکے مطالعہ کی مجال نہین ہی وہ تمام جہان کے ذرہ ذرہ پر غالب ہی قولہ العلیم بطون غیب
[illegible] سب اوسکے علم مین حاضر ہین سیرا وسنے یہ تنزیل پاک بجانب سید المرسلین وامام العالمین صلی اللہ علیہ
[illegible] نازل فرمائی [illegible] رسول سے اہل طہارت قدسی خوش ہون اور ہوا جس نفس وشیطان کے خطرات سے جو عالم امتحان مین اون پر
[illegible] ہوے سکے [illegible] مین قولہ تعالے غافر الذنب وقابل التوب ۔ گناہگارون کے گناہ مستور فرماتا ہی حتی کہ کسی نظر مین وہ کھلائی
[illegible] توبہ قبول فرماتا ہی جب وہ محتاجی کے ساتھ اوسکی جناب مین عذر کرتے ہوے حاضر ہوتے ہین قولہ شدید العقاب
[illegible] جو کوئی بعد اسکے [illegible] مین پڑا رہا اور اپنے مرجع ومآب کی جانب راجع نہوا تو وہ اللہ تعالے کے شدید عقاب مین پڑا قولہ
[illegible] ذی الطول جس بندے نے اپنے نفس وحجاب کو اوسکے واسطے خیرات کیا تو قرب کمال مین اوقات کشف جمال کے حالات مین
[illegible] بوار داشت ہوتا ہی قولہ تعالے لآ الٰہ الا ہو الیہ المصیر اپنی پاک ذات کو شرکت اضداد سے منزہ ومقدس فرمایا کہ وہ اپنے بندون
[illegible] بخشنے مین اور بدکارون کو عذاب کرنے مین اپنی الوہیت وربوبیت مین خود مختار ہی اسکی حکمت کا مرجع اوسیکی جانب ہی ۔
شیخ سہل رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ قولہ حٰم الحی الملک اور قولہ تنزیل الکتاب یعنے اللہ تعالے ہی نے تجھپر کتاب نازل فرمائی جسکی
ہیبت پر عارفین دل [illegible] ہین ۔ العزیز ۔ ادراک خلق سے ممتنع ہی ۔ العلیم ۔ جو کچھ پیدا کیا اور جسطرح اونکے حق مین مقدر فرمایا وہی خوب
جانتا ہی کہ یہ عین حکمت ہی غافر الذنب جسکے حق مین چاہے گناہ مستور فرماوے ۔ قابل التوب ۔ ایسے بندے سے توبہ قبول فرمائے جو
[illegible] عمل کے ساتھ علم سنت سے واقف ہوکر اوسکی درگاہ مین رجوع لاوے ۔ ذی الطول سب سے اور سب کی عبادت سے پاک غنی
بعض مشائخ نے کہا کہ گناہون کا بخشنا اوسکا کرم ہی اور توبہ قبول کرنا اوسکا فضل ہی اور عذاب کرنا اوسکا عدل ہی اور الوہیت اوسیکے واسطے
الیہ المصیر اوسکے وعدہ کی تصدیق ہی بعض نے کہا کہ گناہون کا بخشنا گناہگارون کے لیئے توبہ قبول کرنا اسلام لانے والون کے لیے
شدید العقاب اون کافرون کے لیے جو مخالفت پر جمے رہین ۔ ذی الطول یعنے صاحب فضل اون نیکوکارون کے لیے جو محسنین
بعض مشائخ رحمہ نے کہا کہ غافر الذنب مین ایسے بندون کو بھی امید ہی جو اوسکی وحدانیت کو مان کر گناہ مین اصرار کرتے رہے یعنے
[illegible] سے گناہ کو نہین چھوڑا اور قابل التوب ایسے بندون کے واسطے جو مقر ونادم ہوا ۔ اور شدید العقاب ایسے سرکشون کے
[illegible] ومتکبر رہا اور ذی الطول ایسے بندے کے لیے جو عارف موحد ہوگیا قولہ تعالے ما یجادل فی آیات اللہ الا الذین کفروا
[illegible] الوہیت سے وہی جھگڑالو منکر ہین جو تقلید پر جمے ہین یعنے اپنے باپ دادون کی تقلید کرکے بت پرستی ویہودیت و
[illegible] نہین چھوڑتے ہین شیخ سہل رحمہ نے کہا کہ جس مجادلہ کی تخصیص کافرون کے ساتھ ہی وہ ایسا مجادلہ ہی جو اللہ تعالے
[illegible] جھگڑتے ہین اور یہ مجادلہ نہین جو فروع احکام مین واقع ہوتا ہی مترجم کہتا ہی کہ اسکی توضیح تحقیق سابق مین

Marfat.com

بیان ہوچکی ہی **شیخ خواص** نے فرمایا کہ دین مین زندقہ یا کفر یا بدعت یا بدکاری [illegible]
و جدال و جھگڑا اور عونت سما جاوے حالانکہ اللہ تعالے نے جدال کرنا کافرون کی صفت [illegible]
کی مراد شاید یہ ہی کہ جو لوگ علم کلام مین خوض کرتے ہین وہ جدال مین پڑجاتے ہین اور جو لوگ [illegible]
وہ گمراہ مبتدع ہوجاتے ہین اور جنھون نے اپنے نفس سے کسی بات کو پسند کیا جہل و [illegible]
کی پیشوا ہوجاتی ہی اور واضح ہو کہ علم کلام سے یہ مراد ہی کہ عقائد و معارف توحید کو دلائل [illegible]
کے ثابت کرنے مین بہت لوگون نے دلائل قائم کیے لیکن یہ جہل و حماقت ہی کہ جسکا انجام [illegible]
توضیح کے ساتھ یہ تحقیق مذکور ہی بلکہ اسکی شناعت بالکل بدیہی ہی کیا نہین دیکھتے ہو کہ ثابت کرنے [illegible]
ہر چیز کا اثبات فقط اللہ تعالے کی شان ہی تو کیونکر دلیل وغیرہ کوئی چیز ایسی ہوسکتی ہی کہ وہ [illegible]
ولیکن تعجب ہی کہ لوگ اس بدیہی بات کو نہین سمجھتے ہین اور صفات اہل ایمان سے [illegible]
اور اسی کے واسطے الوہیت جانتے ہین یہی معتبر ہین [illegible]

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ [illegible]
جو لوگ اوٹھا رہے ہین عرش اور جو اسکے گرد ہین پاکی بولتے ہین اپنے رب کی [illegible]

وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ [illegible]
اور گناہ بخشواتے ہین ایمان والون کے اے رب ہمارے ہر چیز سمائی ہی تیری [illegible]

فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ
سو معاف کر اونکو جو توبہ کرین اور چلین تیری راہ اور بچا اونکو آگ کی مار [illegible]

وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ
اور داخل کر اونکو بسنے کے باغون مین جنکا وعدہ دیا تو نے اونکو اور جو کوئی نیک ہو اونکے باپون مین

وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ
عورتون مین اور اولاد مین بیشک تو ہی ہی زبردست حکمت والا اور بچا اونکو برائیون [illegible]

وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ
اور جسکو تو بچاوے برائیون سے اوس دن اوسپر مہر کی تو نے اور یہ جو ہی یہی ہی [illegible]

اللہ عزوجل نے ان آیات مین آگاہ فرمایا کہ عرش کے اوٹھانے والے ملائکہ مقربین خالق سبحانہ تعالی [illegible]
ایمان لاتے ہین اور مومنون کے واسطے مغفرت گناہون کی دعا کرتے اور عذاب جہنم سے محفوظ [illegible]
جانیکی مع اونکے ازواج و ذریات کے التجا کرتے ہین کما قال تعالے۔ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ [illegible]
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ۔ جو ملائکہ عرش کو اوٹھاتے ہین اور جو اوسکے گرد ہین وہ تسبیح کرتے ہین [illegible]
ف یعنے تمام حمد اللہ تعالے ہی کے واسطے ہی جسنے اپنے علم و حکمت سے اس [illegible]

Marfat.com

[illegible] ملائکہ کی محبت حق ہی۔ وَيُؤْمِنُونَ بِهٖ۔ اور وہ اللہ تعالے کی الوہیت پر یقین لاتے
ہیں [illegible] کے [illegible] یہ ملائکہ تو گرد عرش کے سب جانتے ہین پھر اونکے ایمان کے کیا معنے ہین۔
[illegible] ملائکہ جانتے ہین ولیکن معرفت ذات وصفات الٓہی عزوجل مین انکے درمیان بکثرت حجاب
[illegible] انکا ایمان صحیح ہی اگرچہ ہم لوگ بنسبت انکے زیادہ حجاب مین یا زیادہ غائب ہین یسے لوگ
[illegible] اور اللہ تعالے کو علیم وحکیم وغافر الذنب وغیرہ صفات قدس کے ساتھ متصف جانکر مخلوقات مین
[illegible] کافر ومومن پیدا کیے ہین اگرچہ وہ لوگ بھی صفت حکمت کو دراک نہین کرسکتے۔ پھر جبکو اللہ
[illegible] ایمان تو انسے ملائکہ بھی محبت کرتے ہین۔ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا۔ اور جو
[illegible] ایمان لائے ہین اونکے لیے استغفار کرتے ہین ف کیونکہ کمال معرفت الٓہی سبحانہ تعالے مین تمام مخلوقات قصور وار ہی
[illegible] ایمان کے واسطے اونکے قصور معرفت کی مغفرت مانگتے ہین اور اس مغفرت مانگنے کو اسطرح حسن ادب کے ساتھ شروع
[illegible] ہین کہ رحمت الٓہی عزوجل اپنے بندون پر متوجہ ہو۔ چنانچہ کہتے ہین کہ۔ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً
وَّعِلْمًا۔ اے ہمارے رب تو نے ہر شی کو رحمت وعلم سے سمائی دی ہی ف یعنے تیری رحمت مین ہر چیز کی سمائی ہی اور تیرا علم
[illegible] محیط ہی۔ فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا۔ پس ان بندون کے لیے مغفرت کر دے جنھون نے توبہ کی ف یعنے شرک
[illegible] سے پھر کر اقرار الوہیت کی جانب رجوع لائے اور دل سے توحید کو یقین کیا۔ وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ۔ اور ان بندون
نے تیری راہ مستقیم کی پیروی کی ف یعنے اسلام لائے اگر کہا جاوے کہ قولہ رحمۃ وعلما۔ مین علم کو رحمت سے مؤخر کیون فرمایا
[illegible] بیضاوی وابو السعود وغیرہ نے جواب دیا کہ علم اگرچہ مقدم ہی لیکن یہان مقصود اصلی نزول رحمت ہی لہذا اسیکی مقدم آرزو کی پھر ان
ملائکہ مقدسین نے اس رحمت کی تفصیل بھی جناب باری عز اسمہ مین اسطرح عرض کی کہ ایک تو اونکو عذاب جہنم سے نجات دیجاوے اور
[illegible] اونکو جنات عدن مین داخل کیا جاوے۔ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ۔ اور مومنون کو عذاب جحیم سے محفوظ فرما
ف یعنے اپنی رحمت سے ان پر اپنی نعمت کو اسطرح پوری کر دے کہ اونکو عذاب سے بچالے کیونکہ تو نے وعدہ فرمایا ہی کہ جو بندہ
[illegible] مومن ہوگا وہ عذاب سے محفوظ ہوگا اور جو تیرا فرمان عالی ہی وہ بدلتا نہین ہی لیکن ہم بندے اپنے حال سے خود واقف نہین ہوسکتے
[illegible] ہمکو یہ یقین ہو جاوے کہ ہم درحقیقت ایسے ہی ہین علاوہ اسکے تیری شان پاک مین استغنا [illegible] تو چاہے وہ کرے اور
[illegible] تیری ہی بندے ہین کسی کو کچھ عذر کی گنجائش نہین ہوسکتی ہی اور کسیکی کچھ مجال ہی پس ہم ملتجی ہین کہ ان بندون کو عذاب سے
[illegible] جہنم کے واسطے اسطرح عرض کیا کہ۔ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ
[illegible] یہ ہی کہ اونکو جنات عدن مین داخل کر دے جسکا تو نے اونکو وعدہ دیا ہی ف یہان پھر قولہ ربنا
[illegible] جیسے سورۂ آل عمران کے آخر مین پانچ بار دعاء مومنین مین ربنا مکرر آیا ہی الحاصل دعا کا دوسرا جزو یہ ہی کہ ای
[illegible] ان مومن بندون کو وعدہ فرمایا ہی اوسمین انکو داخل کر دے چونکہ آدمی بالطبع اپنے والدین واولاد وازواج
[illegible] حالت عیش مین انکا ساتھ زیادہ چاہتا ہی لہذا انھون نے دعا مین یہ جملہ بھی زیادہ کیا۔ وَمَنْ صَلَحَ
[illegible] وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ۔ یعنے ان مومنون کے ساتھ مین انکے آبا وازواج وذریات مین سے

Marfat.com

جو صلاحیت رکھتا ہو اوسکو بھی جنت مین داخل کردے ف لیعنے [illegible]
اصول ہین اور ازواج سے مراد ہر قسم کی زوجات ہین خواہ ملوکہ ہون یا منکوحہ ہون [illegible]
و پوتے و پوتیان وغیرہ نیچے کی فروع ہین۔ اگر کہا جاوے کہ جو کوئی اونمین سے صالح [illegible]
معنے ہین۔ جواب یہ ہو کہ صلاحیت سے یہان یہ مراد ہو کہ اونمین یہ لیاقت [illegible]
جیسے کفار و مشرکین پر جنت حرام ہو کہ کبھی جنت مین نہین جاسکتے بلکہ [illegible]
بلکہ ایمان توحید رکھتے ہون تو اپنے باپ دادا یا بیٹے پوتے کی وجہ سے یا عورت اپنے [illegible]
ہو سکتے ہین جہان بذات خود انکے اعمال سے استحقاق نہ تھا تو دعاء مذکور کا فائدہ یہ ہو کہ [illegible]
اسکے اصول و فروع و زوجات کو بھی داخل کردے اگرچہ اونکے اعمال اس لائق نہین ہین لیکن [illegible]
اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ بیشک تو عزیز حکیم ہو ف جو کچھ تو چاہے تجھے کوئی چیز مانع نہین [illegible]
عین حکمت ہو مترجم کہتا ہو یہان چند فوائد ہین اول آنکہ ملائکہ مین خواہش نفسانی نہین ہو بلکہ [illegible]
چاہیے پس جب ملائکہ مقربین اسطرح دعا کرتے ہین تو یہ بھی بارادۂ الٰہی عزوجل ہو پس اللہ تعالے کا فضل [illegible]
یہ مسرت حاصل ہوئی کہ ملائکہ مقربین اونکے واسطے اسطرح دعا کرتے رہتے ہین ولیکن انہین یہ جو [illegible]
تعالے نے اسکو قبول فرمایا ہو پس وہ عمل کرنے پر مستعد رہینگے اور خاص مومنین نے بوجہ معرفت مذکور [illegible]
سبحانہ تعالے متعلق ہو تو وہ اپنے رب سبحانہ تعالے کا انعام دیکھکر محبت سے پگھل گئے اور انھون نے دل و جان [illegible]
نثار کیا۔ دوم آنکہ اس سے حضرات اہل بیت یعنے عترت و ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منزلت عظیم ظاہر ہوئی [illegible]
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی منزلت مین یہ لوگ ساتھ ہونگے کیونکہ جب عام مومنین صالحین کے واسطے یہ کرامت [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے قطعاً حاصل ہو پھر احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ [illegible]
ہو کہ اوسمین کسی کی مشارکت نہین ہو جسکا نام وسیلہ ہو تو معلوم ہوا کہ اسی منزلت مین آپکے ساتھ آپکی [illegible]
لیکن یہان عوام کی سمجھ پر ایک اشکال لازم آویگا اور وہ یہ ہو کہ اس قرب منزلت مین انکو انبیاء اولوالعزم [illegible]
ہونی لازم آتی ہو بلکہ آپکی ہر زوجہ کو ان انبیاء علیہم السلام پر فضیلت ہونا لازم آتا ہو اور [illegible]
منزلت لازم نہین ہو جیسے دنیا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکی ازواج طاہرات [illegible]
صحابہ پر فضیلت لازم نہین آتی تھی اسیطرح قصر جنت مین بھی ہوگا تو یہ اعتراض بالکل [illegible]
وغیرہ جمیع فرقۂ مبتدعہ کا رد ہونا البتہ صحیح ہوا اور اسکا بیان یہ ہو کہ اگرچہ جنت مین قرب منزلت [illegible]
کے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قصر رفیع سب سے اعلی ہوگا تو [illegible]
ہونگی سب انبیاء علی نبینا وعلیہم السلام پر رفعت و منزلت لازم آتی علاوہ [illegible]
قرب منزلت باعتبار مکان دیدار باری تعالے ہو پس دیدار باری تعالے جل شانہ مین [illegible]
مین اوسکے ساتھ والی ذریت کو اوسکے مثل دیدار حاصل ہونا لازم نہین ہو [illegible]

Marfat.com

[illegible] کے گروالون کو آپ کے ساتھ مین حاصل نہین ہوتا تھا آپس حاصل ہوا کہ اصل تقرب
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپکی ذریات وازواج بلکہ جمیع صحابہ بلکہ جمیع امت کو اپنے طبقۂ جنت مین علی
[illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آپ کے اصحاب وامت کو اپنے طبقہ مین علی حسب مراتب حصول دیدا
[illegible] پر لازم نہین آتا ہی اسوجہ سے کہ انبیاء علیہم السلام کو دیدار سبحانہ تعالے اپنی استعداد کے موافق
[illegible] تبارک وتعالے سے اور صدیقین کو اپنی استعداد کے موافق وشہداء کو اپنی استعداد کے موافق
[illegible] والون کو اپنے پیغمبر علیہ السلام کے مناسب حصول ہوگا اور اس اخیر جملہ کے معنے سمجھنے کے واسطے
[illegible] ظہور معارف ہر طبقۂ امت کے واسطے خاص خاص ہی جیسے انبیا علیہم السلام مین باہم فضیلت بروجہ
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے فضیلت کلی عطا کی گئی ہی اور وہ باعتبار حصول معارف ہی اسیوجہ سے
[illegible] علی نبینا وعلیہ السلام نے یہ خواہش فرمائی کہ مین اس امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مین سے کردیا جاؤن چنانچہ
[illegible] النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوراۃ والانجیل الآیہ۔ کی تفسیر مین سلف سے روایت گذر چکی ہی پس اس روایت کے
[illegible] سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی خواہش مذکور اللہ تعالے ہی کی عین محبت سے تھی کہ ظہور معارف اسوجہ اتم پر چاہتے تھے
[illegible] سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل برکت سے آپکی صدیقین امت کو حاصل ہوے فافہم واللہ سبحانہ تعالے ہو العلیم الحکیم
[illegible] قدسی سے ظاہر ہوا کہ کسی مرد صالح کے اصول وفروع کو آخرت مین اس مرد صالح سے عرصات قیامت مین قبل حساب
[illegible] نہین پہونچیگی لقولہ تعالے یوم یفر المرء من اخیہ وصاحبتہ وبنیہ الآیہ۔ لیکن جب وہ مرد صالح جنت مین پہونچ جائیگا
[illegible] شفاعت سے یا بدون شفاعت کے اوسکی خاطر کے واسطے اللہ تعالے اوسکی برکت کو ان لوگون مین پہونچائیگا اور
فضائل القرآن کی حدیث مین وارد ہوا کہ جسنے کتاب الٰہی عزوجل کو پڑھا اور اوسکے حدود کو لحاظ رکھا تو ایک روایت مین ہی کہ اللہ تعالے
[illegible] تاج کرامت سے مزین فرمائیگا اور اوسکی سفارش کو اوسکے دس اہلبیت کے حق مین قبول فرمائیگا اور ایک روایت
[illegible] قبول فرمائیگا لہذا بعض علماء نے دونون روایتون مین توفیق اسطرح بیان کی کہ فضیلت اول تو ایسے حافظ
[illegible] قرآن مجید کے موافق عامل رہا اور فضیلت دوم ایسے شخص کے واسطے ہی جسنے عمل کے ساتھ قرآن مجید کا علم حاصل
[illegible] یہ کرامت دی گئی ہی امر چہارم یہ ہی کہ کسی شخص صالح سے اسکے کنبے والے [illegible] نفع پاوینگے کہ اون مین صلاحیت
[illegible] حاصل ہو وہ ہوگیا جو گمان کرتے تھے کہ بنی اسرائیل مین بہت سے انبیاء علیہم السلام گذرے
[illegible] زیارت کرو اصل ہوتا ہی تو ہم لوگون پر کچھ خطر نہین ہی کیونکہ جب ہمارے بزرگ ہمکو اس حال سے دیکھینگے تو
[illegible] اگرچہ ہم لوگ کیسے ہی گناہ کرین مترجم کہتا ہی کہ آخر پارۂ اول مین توضیح کے ساتھ اسکی تحقیق
[illegible] یہ ہی کہ سفارش یا وصول نفع باختیار حق عزوجل ہوا ور حق تعالے نے نفع پہونچنے مین یہ شرط
[illegible] صلاحیت ہی کہ شرک وکفر نہ ہو کیونکہ اللہ عزوجل نے قطعی منصوص کردیا کہ مشرک کبھی نہین بخشا
[illegible] ہوگا حالانکہ [illegible] ایک تو عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہا اور یہ شرک قبیح ہی جیسے نصاریٰ نے
[illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کفر کیا جیسے نصاریٰ نے اونکے

Marfat.com

ذریعہ سے شرک کیا سوم حضرت سرورعالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہود ونصاریٰ [illegible]
وکافر ہی تھے انہین سے کسی فریق کو صلاحیت مذکور حاصل نہین ہی جو اس بیان کے [illegible]
فائدہ حاصل کرو۔ اور جب یہ معلوم ہوا تو امت اسلامیہ مین سے جن فرقون نے [illegible]
نہین ہے تو اونکا فخر و تکبر کرنا اونکی نجاست شرک کا نتیجہ ہی اور اہل بیان کو اس [illegible] حاصل ہوئی [illegible]
افعال کو شیطانی وسواس سے محفوظ رکھین تاکہ شرک مین مبتلا نہون حتی کہ جس فعل مین اختلاف [illegible]
کرین مثلاً اس زمانہ مین بعضے لوگ زعم کرتے ہین کہ بعضے اصحاب قبور ہماری حاجت روائیون [illegible] کام [illegible]
جاکر اونسے مرادین مانگتے ہین اور بعضے لوگ اسمین اپنی عاقبت کی بہتری اور اپنے دین کی [illegible]
نے کہا کہ اہل قبور کچھ نہین سنتے ہین سوائے اوسکے جو اللہ تعالیٰ اونکو سنانا چاہتا ہی یعنے اونکا سننا کسی کے اختیار مین [illegible]
چاہتا ہی اونکو سناتا ہی اور دیگر علماء محققین نے حاجت روائی وغیرہ تصرفات کے خیال کو شرک قرار دیا ہی اور سلف صالحین [illegible]
روایت نہین کیا گیا ہی حتی کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے معرکہ شدیدہ مین بھی اس قسم کی کوئی روایت نہین ہی [illegible]
تجاوز نہین ہوتا ہی اور اس اعتقاد مین اسکے درمیان کچھ اختلاف نہین ہی ولیکن بعضے جاہلون نے یہ بھی فتنہ پھیلا دیا [illegible]
منگا کر اوسمین سے تقدیر کو مٹا دیا حالانکہ ایسی بے بنیاد روایتون نے اول تو ان جاہلون کے ایمان مین فتور ڈالدیا اور دوم [illegible]
اب ہم کہتے ہین کہ اس شخص کو دو باتون مین غور کرنا چاہیے ایک یہ ہی کہ جو کچھ اوسنے خیال باندھا ہی اگر فرض [illegible]
حاصل ہوگا جو تقدیر مین ہی اور جو کچھ حاصل ہو وہ آخر اسی چندروزہ زندگی تک ہی لیکن ساتھ ہی اگر یہ شرک ہوا تو آخرت مین [illegible]
محروم رہا جو یہان اس آیت مین منصوص ہی اور دوسری بات یہ ہی کہ وہ اس آیت کی نعمت کو قطعی اختیار کرلے اور ایسے [illegible]
آپکو بچاوے۔ پھر ظاہر ہی کہ یہی صورت نہایت خوب ہی کیونکہ اس صورت مین اوسکا کچھ نقصان نہین ہی [illegible]
جو کچھ اوسکو ملنے والا ہی کسیطرح رک نہین سکتا اور جو نہین ملنے والا ہی وہ کسیطرح نہین مل سکتا اگرچہ تمام دنیا [illegible]
احادیث صحیحہ مین مصرح ہی پھر وہ کس بناپر ایسے خوفناک خطرہ مین پڑتا ہی اور اگر کسیکا نفس خواہ مخواہ [illegible]
چاہے تو اوسکے طریقۂ شرک سے یہ بہتر تھا کہ کسی بزرگ کی قبر کے پاس بیٹھکر یون کہتا کہ ای میرے رب ارحم الراحمین [illegible]
ہی تو میری فلان فلان حاجت تیرے اس بزرگ بندے کے ذریعہ سے تیری بارگاہ عالی مین [illegible]
اگرچہ طریقۂ سنت وسلف صالحین کے خلاف ہی لیکن غایت یہ کہ گناہ ہی اور شرک نہین ہی اور جبکہ اسکا [illegible]
اور جب وہ شرک سے بچا رہا تو وہ اس نعمت سے محروم نہوگا کہ ملائکہ اوسکے واسطے استغفار کرینگے [illegible]
کہ الٰہی ان نیک بندون کو مع اونکے آباء و ازواج و ذریات کے جن مین جنت کی صلاحیت ہو [illegible]
السَّیِّاٰتِ۔ اور ان سب کو برائیون سے محفوظ رکھ [illegible] عذاب کی [illegible]
مین دعا ہی تو یہان شرک و بدکاریون سے بچنے کی اور ایسے مکروہات [illegible]
یہی ظاہر ہی اور بعض اہل تفسیر نے آگے کی آیت دیکھکر اسکو آخرت کی دعا قرار دیا [illegible]
سیاٰت دنیا ہی مین دعا کی گئی ہی کیونکہ آخرت تو فیصل کا دن ہی۔ [illegible]

ذلک ہو الفوز العظیم۔ اور جس شخص کو تونے اُس دن بُرائیون سے محفوظ فرمایا تو اوسپر تیری رحمت پوری ہوگئی یہی فوز عظیم ہو ف یعنے قیامت کے روز جسکو تونے برائیون سے محفوظ فرمایا یعنے حساب اعمال کے جھگڑے سے اور عذاب جہنم سے بچایا یہ تیری رحمت عظیم ہو جس سے تونے اوسپر رحم فرمایا یعنے قہر سے بچاویا اور جنت مین پہونچادیا اور یہی فوز عظیم یعنے مراد کامل ہو منترجم کہتا ہو کہ حاصل یہ نکلا کہ ملائکہ مقربین علیہم السلام مومنون کے واسطے اونکی حیات دنیا مین دعا کرتے ہین کہ انکو بُرائیون و مکروہات سے محفوظ رکھا جاوے یعنے ایسے اعمال و افعال سے بچائے جاوین کہ قیامت کے روز جنکا انجام بُرا ہی کیونکہ قیامت کے روز جو شخص ان بُرائیون سے بچایا گیا وہی اللہ تعالے کی رحمت مین داخل ہوا۔ اگر کہا جاوے کہ شاید قیامت کے روز جب عرش باری تعالے ظاہر ہوگا اوسوقت حاملان عرش یہ دعا کرین تو جواب یہ ہی کہ جب دنیا مین ایک شخص مرتکب سیئات ہو کر عرصۂ قیامت مین حاضر ہی تو اوسوقت کسی مخلوق کو سوائے خاموشی کے کلام کی مجال نہ ہوگی لقولہ تعالے یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمن وقال صوابا الآیہ۔ پس آیت مین خود یومئذ اشارہ بجانب روز قیامت ہی تو اوسکا حاصل یہی نکلا کہ مومنون کو دنیا مین ایسے سیئات سے بچایا جاوے جنکی سزا قیامت مین بدعذاب ہی اور اس روز جسکو تونے بدعذاب سے بچادیا وہی رحمت و فوز عظیم کو پالیا اور یہ غرض نہین ہی کہ قیامت کے روز وہ لوگ ایسی دعا کرینگے واللہ سبحانہ تعالے اعلم فائدہ حاصل آیت یہ ہی کہ جو ملائکہ عرش کو اوٹھائے ہین اور جو ملائکہ عرش کے گرد ہین وہ اللہ تعالے کی حمد و تسبیح بیان کرتے ہین اور اللہ تعالے کے مومنین بندون کے واسطے استغفار و دعا کرتے ہین جس سے مومنون کی فضیلت و بزرگی ظاہر ہی آور ابھی حاملان عرش چار فرشتے ہین پھر قیامت کے روز آٹھ کردیے جاوینگے اور کہا گیا کہ یہ لوگ ملائکہ مین اشرف و افضل ہین کیونکہ انکو اللہ عزوجل سے قرب حاصل ہی قشیری نے ذکر کیا کہ یہ لوگ بصورت اوعال ہین اور عرش انکی پیٹھ پر ہی اور ترمذی نے اسکو حدیث ابن عباس رضہ سے روایت کیا ہی اور اوعال الحت مین پہاڑی بز کو ہی ہو ولیکن حقائق اُخروی کے واسطے لغت دنیاوی کے الفاظ کفایت نہین کرسکتے اور ان ملائکہ کی درازی قد وقامت کے بیان مین اخبار بکثرت ہین بعض مین انکے کھُر و گھٹنے کے درمیان مسافت دراز مذکور ہی اور بعض مین قدم اور بعض مین اونکے کان کی لو و مونڈھے کے درمیان مسافت دراز مذکور ہی آور اسکی وجہ یہی ہی جو مین نے اشارہ کیا کہ الفاظ لغت یعنے تشبیہی ہین نہ تحقیقی واللہ سبحانہ تعالے اعلم اور اسیطرح آسمان ہفتم اور عرش کے درمیان بھی مسافت دراز مذکور ہی اور وہ بھی سمجھانے کے معنے مین ہی لیکن جہانتک کہ روایت مین آیا ہو وہ معتمد ہی آور روایات صحیحہ کا حوالہ آیندہ انشاء اللہ تعالے بیان ہوگا۔ و اہل تفسیر نے یہان صحیح و سقیم ہر طرح کی روایات لکھی ہین اور مترجم بھی اونکو ترجمہ کرنا چاہتا ہی جس سے ایک یہ بھی فائدہ حاصل ہوگا کہ عوام ہر ایسی روایات کو صحیح و معتمد نہ سمجھین بلکہ صرف انھین روایات پر اعتماد کرین جنکی نسبت کسی عالم محدث نے صحت اسناد کا اشارہ کیا ہی کیونکہ امور غیب کی نسبت کہنے مین سخت خطرہ ہی گویا یہ علم غیب کا دعوی ہی حالانکہ اگر کوئی شخص بدون دلیل کے ایسا دعوی کرے تو کفر ہی اور جسنے دلیل سے یہ بیان کیا تو در حقیقت غیب کا مدعی نہین ہی بلکہ علم کا شکر انہ ادا کرتا ہی اور دلیل فقط یہ ہی کہ اوسنے اللہ تعالے عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کرنا فقط دو طریقہ سے ممکن ہی ایک یہ کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا اور اپنے کانون آپکی زبان مبارک سے سن لیا یہ طریقہ تو فقط صحابہ رضی اللہ عنہم مین منحصر ہی طریقۂ دوم یہ کہ ثقات حفاظ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہدایت حاصل کیا جیسے تابعین نے بذریعۂ صحابہ رضی اللہ عنہم کے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پائی یعنے صحابہ رضی اللہ عنہم نے جو امور عجیب کہ علم نبوت سے [illegible]
رحمہم اللہ تعالے کو تعلیم فرمائے اور تابعین رحمہم اللہ تعالے نے اپنے شاگردون یعنے تبع تابعین رحمہم اللہ تعالے کو تعلیم [illegible]
اسناد صحیح سے کوئی امر غیب بیان کیا وہ دلیل سے بیان کرنیوالا ہی اور اوسپر انشاء اللہ تعالے مواخذہ نہوگا لیکن امرہان یاد رکھنا [illegible]
نیچے طبقات مین جسقدر واسطہ زیادہ ہوتا جاوے اسیقدر سہو کا تردد بڑھتا جاویگا مثلاً اس زمانہ مین اگر کسی بات کو مسلمان [illegible]
صحابی تک پچیس یا زیادہ درمیانی صالحین راوی ہونگے اور راوی اگرچہ ثقہ صالح ولی ہو مگر احتمال باقی رہتا ہی کہ شاید اوس سے کہین کچھ [illegible]
بات اوسکے شیخ نے بیان فرمائی تھی شاید وہ اوسکو ٹھیک طور پر نہ سمجھا بلکہ کچھ تغیر ہو گیا ہو اگر کہا جاوے کہ جب [illegible]
احادیث صحیحہ معتمد بیان کرتے ہو سب مین یہی وہم ہو گا تو جواب یہ ہی کہ حق سبحانہ تعالے نے اپنے فضل سے اس دین پاک [illegible]
محفوظ فرمایا ہی اور اسکا بیان یہ ہی کہ قرآن مجید تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین ہر ہر سورہ و آیات متفرق طور پر صحابہ
رضی اللہ عنہم کے پاس لکھا پایا گیا تھا کیونکہ حسب وقت نزول ہوتا تھا تو اکثر چند آیات کا نزول ہوتا تھا اور کبھی بقدر کسی رکوع کے [illegible]
تھا اور کبھی بڑا سورہ مانند سورۂ انفال کے ایکبارگی نازل ہوتا تھا پھر جو کچھ نازل ہوتا تھا اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کاتب
لکھوا دیتے تھے اور انھین سے لیکر حفاظ صحابہ رضی اللہ عنہم اوسکو حفظ کرتے رہتے تھے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او[illegible]
اوراوقات تہجد مین اپنی تلاوت مبارک سے سناتے رہتے تھے تو وہ لوگ اپنے حفظ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت سے مطا[illegible]
تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر ماہ رمضان مین جبرئیل علیہ السلام نازل ہو کر مدارست یعنے حفظ کا دور کر لیتے تھے
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے قلیل عہد خلافت مین باوجود جہادات کے قرآن مجید کو بھی سب جگہ سے لکھا ہوا لیکر یکجا کر دیا اور حفاظ صحابہ
عنہم کے حفظ سے مقابلہ کرا دیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اوسی کے مطابق تمام مصاحف لکھوا کر آفاق دور دراز مین شایع کر[illegible]
خود اوسوقت لاکھون حفاظ موجود تھے اور اللہ تعالے نے فرمایا انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون حتی کہ آج تک کرورون حافظ موجود
کرورون مصاحف ہین چنانچہ ایک زیر زبر کا بھی فرق ہونا غیر ممکن ہی اور ہر زمانہ مین اللہ تعالے نے اس امت مین لاکھون ایسے علما پیدا کیے
کتاب مجید کی خدمت کرنے مین یہانتک کوشش کی کہ اوسکے زیر و زبر وغیرہ کو منضبط کیا بلکہ اوسکی تلاوت کے واسطے وقف و وصل و
مطلق وغیرہ کو قید ضبط مین کر لیا بلکہ اوسکے حروف تک شمار کر لیے بلکہ جو کلمہ تمام قرآن مجید مین جہان جہان آیا ہی اوسکا شمار بتلا دیا [illegible]
بے شمار موجود ہین اور باوجود اسکے لاکھون بلکہ کرورون عالم قرآن و حافظ موجود ہین اور خود اللہ سبحانہ تعالے نے اس امت مرحومہ
مین سے جو اگلی کتابون توراۃ و انجیل وغیرہ مین نازل فرمائے تھے ایک فضیلت یہ بھی نازل فرمائی تھی کہ پیغمبر آخر الزمان کی امت
ایسی امت ہوگی کہ اونکی اناجیل اونکے سینون مین ہونگی۔ اسکے معنے ظاہر ہین کہ جو کتاب پاک اونپر نازل فرمائی جائیگی اوسکو اللہ تعالے
سینون مین محفوظ فرمائیگا چنانچہ اس بشارت کا صریح ظہور زمانہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے لیکر اتبک اہل صفا کے [illegible] حافظون مین [illegible]
ہی۔ اب رہا بیان حفظ حدیث تو جاننا چاہیے کہ اگلی امتون مین سے کسی امت کا نشان نہین دیا جاتا ہی کہ جسنے وحی الٰہی [illegible]
حفظ کیا ہو حتی کہ کتاب الٰہی کا حفظ کرنا اسی امت مرحومہ کا خاصہ قرار پایا تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہی تو جب وہ لوگ [illegible]
نہین رکھتے تھے تو بھلا اپنے پیغمبر علیہ السلام کی حدیث کو کیا حفظ رکھتے اور اسیوجہ سے وہ [illegible]
صحیح بیان کے ساتھ باقی رہے اور بعد اسکے اونمین تغیر شروع ہوا اور یہ بات عموماً [illegible] جاتا ہی [illegible]

[illegible] میں غلط ملط ہوکر ایک جدید مضمون پیدا ہوجاتا ہی بلکہ یہانتک خلط ہوتا ہی کہ اصلی مضمون سے تعلق ہی باقی نہین رہتا ہی
[illegible] سے خالی ہوجاتا ہی کیا نہین دیکھتے ہو کہ ہنود کے قصص و حکایات مین جو روایات مذکور ہین بھلا کوئی عاقل انسے اصلی حالات کا کچھ
ادراک کرسکتا ہی اور اسیطرح یہود و نصاریٰ کی حکایات مین جو روایات دربارۂ یاجوج و ماجوج و ذوالقرنین و اصحاب کہف بلکہ واقعات
حضرت موسیٰ علیہ السلام بمقابلۂ فرعون کے مذکور ہوئی ہین ایسی نے سر و پا ہین کہ ہر عامی جسکو کچھ بھی سمجھ ہی فوراً سمجھ جاتا ہی کہ ان لوگون نے
اصلی علوم کو جو گویا نفیس میدہ تھا یہانتک اپنے مبالغات و نفسانی خیالات کے ریگ و مٹی کی نجاسات سے ملایا کہ وہ اصلی پاکیزگی
لطافت سے متغیر ہوکر خس و خاشاک خاکی و نجاست کا تودہ ہوگیا ہی اور علی ہذا القیاس جمیع امور مین ان لوگون کا یہی حال ہی چنانچہ اہل علم
انکی شنیع حرکات کو ایسا ظاہر دیکھتے ہین جیسے دن مین دوپہر کا آفتاب ظاہر ہوتا ہی کیونکہ اسرار و معارف و حقائق سے جو شخص عالم و عارف
ہو وہی ان فاسقون کی نفسانی نجاسات کو امتیاز کرسکتا ہی اور عوام کے سمجھنے کے واسطے اسیقدر کافی ہی کہ جب انھون نے ان ظاہری
قصص و حکایات مین اونکی خیانت و دروغ گوئی کو دیکھ لیا تو انکی باریک خیانتین جنکو علما بیان کرتے ہین وہ بھی یقین لاویگا کہ بیشک
مشتے نمونہ از خروارے جب کھلی باتون مین انکی یہ خیانت ہی تو اگلے پیغمبرون علیہم السلام نے جو اسرار معارف بیان فرمائے تھے اونمین ان
دروغ گو جاہلون نے ہر قدم پر دروغ ملایا ہوگا کیونکہ جہان انکی سمجھ کام کرتی تھی جب وہان انھون نے صریح خیانت کی تو بھلا معارف مین جہان
انکی سمجھ ہی کام نہین کرتی ہی تو کب انکو شیطان نے چھوڑا ہوگا کہ وہان ہر ہر قدم پر دروغ نہ ملاوین بلکہ ہم کو نسی تعصب کے بیچ بات کہی جاتی ہی
کہ جب انھون نے اپنی نفسانیت و تعصب سے کتاب الٰہی کے نام سے ہزارون نقلین اتار کر اونمین اپنی طرف سے بے شمار تحریفین کرکے
اونکو عوام مین شائع کردیا یعنے جب انھون نے کتاب الٰہی مین بے انتہا تحریف کی تو بھلا پیغمبر کی حدیثون مین جو کسی کتاب مین مجتمع
نہ تھین کسقدر تحریفات کین کہ اونکا قیاس نہین ہوسکتا ہی اور اگر فرض کیا جاوے کہ مثلاً توریت یا انجیل کا کوئی اصلی نسخہ چھپا رکھا تھا اور
یہ جسقدر نقلین شائع کین انھین مین یہ تحریفات بیشمار لکھی تھین تو بھی ہم کہتے ہین کہ اچھا اسکا نتیجہ بھی یہی نکلا کہ تمام جہان کے سامنے پچاس
نسخہ توریت مثلاً موجود ہین اور اونمین باہم اختلافات کثیرہ ہین اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہی کہ انمین ایک اصل ہی اور باقیون مین تحریف ہی تو
ایسی تشخیص کیونکر معلوم ہوسکتا ہی کہ کون اصلی ہی حتی کہ اصلی و نقلی کا پہچاننا بالکل محال ہوگیا اور اگر کوئی شخص اٹکل سے بیان بھی کرے تو
کسیطرح یقینی نہین ہوسکتا ہی اور یہی انجیل والون کا حال ہی پس خلاصہ یہ نکلا کہ ایسی بے انتہا تحریفات [illegible] کتاب الٰہی سبحانہ تعالے
[illegible] یہ تو مین عمل مین لائین تو بھلا پیغمبرون کی حدیثون مین کس درجہ دلیری و بیباکی عمل مین لائی گئی ہوگی بلکہ صریح حق واضح تو یہ ہی کہ اونکے
پیغمبرون کی احادیث معلوم کرنیکا کوئی سلسلہ ہی نہین ہی جب یہ معلوم ہوچکا تو اللہ تعالے نے اس امت مرحومہ پر ایک فضل خاص
کیا کہ انھون نے طریقۂ اسناد صحیح کے ذریعہ سے اپنے پیغمبر جلیل خاتم المرسلین خیر الخلائق اجمعین صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث قدسیہ کو
[illegible] کرلیا اور ہر چند شیطانیون نے اپنے مکر و فریب سے اگلی امتون کی طرح جھوٹی روایات اونکو سنائین مگر انھون نے فوراً اس شیطانی کی
[illegible] اور اوس سے مطالبہ کیا کہ یہ روایت تو کہانسے بیان کرتا ہی چونکہ وہ جھوٹا تھا تو ہرگز بیان نہ کرسکا کہ مجھسے فلان تابعی نے فلان
[illegible] سے یہ حدیث بیان کی ہی بلکہ بہتیرے شیطانیون نے آخر اقرار کردیا کہ ہان مجھسے خطا ہوئی مین نے تمھاری بہتری سمجھکر تمسے یہ بات
[illegible] مقدمہ مین فی الجملہ اسکا ذکر ہوچکا ہی اور ان علماء صالحین نے یہ طریقہ اپنے سلف کاملین یعنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے
[illegible] تھا جو اس وقت اونکے دین کی حفاظت مین کام آیا چنانچہ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے بعض صحابہ سے مطالبہ کیا

Marfat.com

کہ یہ حدیث جو تو بیان کرتا ہی اسپر گواہ پیش کرو ورنہ مین سزا دونگا۔ غور کرو تو صحابہ رضی اللہ عنہم سب کے سب [illegible]
عادل صادق تھے پھر اونسے یہ مطالبہ کرنا کچھ اسوجہ سے نہ تھا کہ ابو نکی نسبت معاذ اللہ کچھ دروغ گوئی کا گمان [illegible]
طبقۂ تابعین کی کثرت تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ ان مین سے کسیکو یہ جرأت نہ ہو کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ [illegible]
مین کسی حدیث کی نسبت کرے جب تک کہ اوسکے پاس ایسی سچی دلیل نہ ہو جسکو اللہ تعالے نے قبول فرمایا ہو اور وہ گواہ عادل [illegible]
ثقہ ہین کیونکہ شرع مین تو حقیر مال کے دعوی مین صالح عادل گواہ شرط ہین۔ پھر بھلا نعمت دین کے واسطے کیسی تاکید سے اہل [illegible]
شرط ہونگے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تعلیم کردیا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کسی حدیث کو سوا [illegible]
طریقۂ اولیاء ثقات سے اونکو اسناد صحیح حاصل نہ ہو اسیواسطے جب دوسری صدی ہجری مین خوارج وروافض ومعتزلہ وغیرہ پیدا ہوکر
سنت سے علحدہ ہوے اور انکے نفس وشیطان نے باہم متفق ہوکر نفسانی جہالات کو انکا عقیدہ ودین بنانے پر آمادہ کیا تو اللہ تعالے
نے اہل سنت کے علماء ربانیین کو اپنے سلف صالحین کا سکھلایا ہوا طریقہ یاد دلایا کہ جب اونسے کوئی شخص حدیث بیان کرتا تو
اوسکا قول قبول نہین کرتے تھے اور حضرت محمد بن سیرین وغیرہ ائمۂ تابعین رحمہم اللہ تعالے نے صریح تنبیہ کردی کہ یہ دین ہی [illegible]
دیکھ لیا کرو کہ کس سے لیتے ہو لہذا وہ اسناد کو دریافت کرتے اور واضح ہو کہ یہ زمانہ بہت قریب تھا چنانچہ فقط تابعی وصحابی کا واسطہ
تھا۔ چنانچہ موطأ امام مالک رحمہ اللہ تعالے دیکھ لو کہ مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت
ہین تو بہت آسانی سے پرکھ لینا ممکن تھا۔ پھر جب تبع تابعین مانند امام مالک وسفیان الثوری وسفیان بن عیینہ وغیرہم رحمہم اللہ
نے دیکھا کہ اہل بدعت کے شیطانیون نے بلکہ یہود وغیرہ کافرون ومشرکون نے ظاہر مین منافق بنکر دھوکا دینا شروع کیا اور یہ لوگ
عالمون پر اپنا مکر نہین پھیلا سکتے ہین تو خفیہ جاکر ادھر ادھر عوام مسلمانون مین تسبیح ومصلی لیکر عابدون زاہدون کی صورت بناکر
اور جھوٹی باتین بناکر اونکو دھوکا دیتے ہین کہ یہ حدیث ہی۔ تب ان علماء ربانیین نے حدیث مین کتابین تصنیف فرمائین اور قرآن
کی طرح احادیث مبارک کو بھی کتابون مین جمع کرلیا اور اعلان ہوگیا کہ عوام الناس جو روایات کہ انکے خلاف پاوین ان پر اعتماد نہ کرین
اگر کہا جاوے کہ شاید کوئی حدیث سچی ہو جو ان بزرگون کو نہین پہونچی اور وہ عوام مین سے کسی شخص کو کسی بزرگ کو پہونچ گئی ہو تو کیا
اوسکو چھوڑدے اور اوسکو دروغ سمجھے۔ جواب یہ ہی کہ جس عامی کو وہ روایت پہونچی ہی اوسمین یہ استعداد نہین ہی کہ وہ [illegible]
کو پرکھ سکے تو وہ کیونکر سمجھا کہ یہ صحیح ہی۔ غایت درجہ یہ بات ہی کہ شاید وہ نفس الامر مین صحیح ہو تو اوس سے صرف یہ لازم آیا کہ اوسکو
جھوٹھ نہ کہے جیسے یہود ونصاری کی روایات کی نسبت ہمکو حکم دیا گیا ہی کہ اگر مثلاً یہودی لوگ حضرت موسی علیہ السلام کے
حالات ایسے بیان کرین جن کا ذکر قرآن مجید مین نہین ہی لیکن وہ حالات ایسے ہین کہ وہ قرآن مجید کے مخالف نہین ہین [illegible]
مثلاً حضرت عیسی علیہ السلام کی نسبت ایسے ہی حالات بیان کرین تو ہمکو چاہیے کہ ہم انکی تصدیق نہ کرین اور انکی تکذیب نہ کرین
کیونکہ شاید سچ ہو۔ برخلاف ایسے حالات کے جو قرآن مجید سے مخالف ہین جیسے مثلاً ترجمۂ توریت مین یہودیون نے
حضرت لوط علیہ السلام کی نسبت یون قصہ لکھا کہ لوط کی بیٹیون نے نسل نبوت باقی رہنے کے واسطے لوط کو [illegible]
حالت مین اونکا نطفہ اپنے بطن مین رکھنا چاہا۔ نعوذ باللہ من ذلک کیونکہ انبیا کا معصوم ہونا قطعی ہی۔ اور [illegible]
حضرت عیسی علیہ السلام کے قتل کیے جانے کی روایت کو اپنے زعم کے موافق مشہور کیا ہی حالانکہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] قطعاً تکذیب کیجائیگی۔ پس حاصل یہ ہوا کہ اہل کتاب کی روایات تین قسم کی ہین اول وہ کہ جو
[illegible] مخالف ہین تو یہ قطعاً جھوٹھ ہین سوم یہ کہ قرآن مین اسکا ذکر نہین ہی تو ایسی روایات کی
[illegible] ذکر کرنا جائز ہی ولیکن انسے کسی امر کا ثابت کرنا جائز نہین ہی جب یہ بات معلوم ہوئی تو عرش
[illegible] کے بیان مین بھی اہل کتاب کی بعض عجائب روایات ہین جنکو اہل تفسیر نے ذکر کیا ہی چنانچہ
[illegible] سے روایت ہی کہ عرش کے اٹھانے والے آٹھ فرشتے ہین جنمین سے چار فرشتے یون کہا کرتے
[illegible] بعد علمک۔ یعنے الٰہی تیرے واسطے تسبیح اور حمد کرتے ہین پس جاننے کے بعد علم کرنے پر تیرے ہی واسطے حمد ہی اور
[illegible] سبحانک اللھم وبحمدک فلک الحمد علی عفوک بعد قدرتک۔ یعنے الٰہی تیرے ہی واسطے تسبیح وحمد کرتے ہین پس گرفت کے بعد
[illegible] کہا کہ گویا یہ لوگ آدمیون کے گناہ دیکھتے ہین۔ بعض علماء نے کہا کہ ابھی تو عرش کے اٹھانے والے
[illegible] دن ہوگا تو چار زیادہ کردیے جاوینگے لقولہ تعالے ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذٍ ثمانیہ۔ یعنے آج کے روز قیامت کے روز
[illegible] اپنے اوپر اٹھائے ہونگے مترجم کہتا ہی کہ اس سے نکالا گیا کہ اوس دن آٹھ ہو جائینگے تو بالفعل کم ہین ولیکن
[illegible] باری تعالے کا بیان ہی تو معنے یہ ہین کہ اوس دن تیرے رب عزوجل کا عرش اس فضان سے
[illegible] ملائکہ اٹھائے ہونگے پس اس سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ بالفعل آٹھ ملائکہ اوٹھانے والے نہین ہین جب تک کہ کسی
[illegible] بات ثابت نہ ہو فافہم۔م۔ پھر چونکہ یہ ملائکہ محل رحمت سے قریب ہین تو ظاہر یہ ہی کہ سب ملائکہ مین اشرف وافضل
[illegible] نے لکھا ہی کہ اخبار مین آیا ہی کہ ان مین سے ہر فرشتہ کے واسطے ایک چہرہ آدمی کا اور ایک چہرہ شیر کا اور ایک چہرہ بیل کا
[illegible] کا ہی اور ان مین سے ہر ایک کے چار بازو ہین۔ ان مین سے دو بازو اوسکے چہرہ پر آئے ہین تاکہ عرش سے اوسکی
[illegible] سے اوسکے ضعیف ہو جانیکا خوف ہی۔ اور باقی دو بازو پھیلے ہوے ہین۔ اور اونکا کلام کچھ نہین ہی سوا ے تسبیح وتحمید و
[illegible] وتمجید کے اور [illegible] کے درمیان اسقدر دوری ہی جیسے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک ہی اور ابن عباس سے
[illegible] ہی کہ حاملان عرش کے ٹخنے سے قدم کے نیچے تک پانچ سو برس کی راہ ہی اور بعض روایات مین آیا ہی کہ ان لوگون کے قدم تو زمین کی
[illegible] مع آسمانون کے اونکی کمر تک ہین اور وہ لوگ یون کہا کرتے ہین۔ سبحان ذی العزۃ والجبروت سبحان
[illegible] سبحان الحی الذی لا یموت سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح۔ اور میسرہ بن عرفہ سے روایت ہی کہ تحت الثری کی زمین
[illegible] تک اونکے پاؤن ہین اور عرش [illegible] تک اونکا سر ہی اور وہ لوگ عاجزی کے ساتھ اپنی نظر جھکائے رہتے ہین اور آسمان ہفتم کے
[illegible] کی بنسبت زیادہ خائف ہین اور آسمان ہفتم کے ملائکہ بنسبت آسمان ششم کے ملائکہ کے زیادہ خائف ہین اسیطرح ہر آسمان اعلی
[illegible] نیچے آسمان والون سے زیادہ خائف ہین مجاہد سے روایت ہی کہ ان ملائکہ اور عرش کے درمیان مین ستر ہزار حجاب تاریک اور ستر ہزار
[illegible] ہین اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اجازت دیگئی ہی کہ جو ملائکہ
[illegible] اٹھانے ہین ان مین سے ایک کا کچھ حال بیان کرون کہ اوسکے کان کی لو سے لیکر اوسکے مونڈھے تک سات سو برس کی راہ ہی
[illegible] تو بعض نے کہا کہ وہ جوہر سبز ہی اور تمام مخلوقات مین سب سے بڑا ہی اور علی بن الحسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ عرش کے
[illegible] دوسرے پایہ تک پرند تیز رفتار کی راہ تیس ہزار برس ہی اور ہر روز عرش کو نور کے چالیس ہزار رنگ کا لباس دیا جاتا ہی

پھر تمام مخلوقات الٰہی مین سے کسیکو یہ تاب نہین ہو کہ اوسکی طرف نظر کر سکے اور تمام [illegible]
ایسے ہین جیسے کسی صحرا لق ودق مین ایک گول چھلا پڑا ہوتا ہو محیط ہے [illegible]
حجاب ہین۔ بعض نے کہا کہ آسمان والون کا قبلہ بھی عرش ہو جیسے زمین والون کا قبلہ خانہ [illegible]
ملائکہ کو کروبین کہتے ہین اور یہ لوگ بھی ملائکہ کے سردار ہین اور وہب ابن منبہ نے بیان کیا [illegible]
صف کے بعد دوسری صف ہو پس یہ لوگ عرش کے گرد طواف کرتے ہین [illegible]
ہین تو اس صف والے لا آلہ الا اللہ کہتے ہین اور دوسری صف والے تکبیر کہتے [illegible]
گردنون پر کھڑے ہین جنکو کندھون پر رکھے ہین۔ پھر جب ان لوگون کی تکبیر و تہلیل سنتے [illegible]
کہ سبحانک اللہم وبحمدک ما اعظمک وما احلمک انت اللہ لا آلہ غیرک انت الاکبر الخلق کلہم [illegible]
بہت بڑی ہو اور تیرا حلم بہت عظیم ہو تو ہی اللہ ہو تیرے سوا کوئی آلہ نہین [illegible]
دونون گروہون کے بعد ایک لاکھ ملائکہ کی صف ہو جو ہاتھ باندھے کھڑے رہتے ہین جیسے نماز مین [illegible]
ہین۔ اور ان مین سے ہر شخص کی تسبیح علیحدہ علیحدہ ہو۔ یعنے ایک فرشتہ ایک تسبیح پڑھتا ہو اور دوسرا دوسری تسبیح [illegible]
انکے دونون بازو کے درمیان تین سو برس کی راہ ہو اور کان کی لو سے لیکر مونڈھے تک چار سو برس کی راہ ہو [illegible]
ہین اللہ تعالے نے اون پر بھی حجاب ڈال دیا ہو چنانچہ ستر ہزار حجاب ناری ہین اور ستر ہزار حجاب ظلمانی ہین اور ستر ہزار [illegible]
ہین اور ستر ہزار حجاب گوہر سفید ہین اور ستر ہزار حجاب یاقوت سرخ ہین اور ستر ہزار حجاب زبرجد سبز ہین اور ستر ہزار حجاب [illegible]
ہین اور ستر ہزار حجاب آب ہین اور ستر ہزار حجاب ژالہ ہین اور ماورا اسکے بہت سے حجابات ہین جنکو سوا اللہ تعالے کے [illegible]
نہین جانتا پس اللہ تعالے ہی کی یہ شان عظیم ہو جسکی قدرت مین یہ ملک عظیم ہو جو اسکی قدرت کے آگے ذرہ [illegible]
ہو کہ **خطیب** رحمہ اللہ تعالے نے طریقہ اسناد کا جسپر اعتماد ہو کسی روایت کے ساتھ بیان نہین کیا تو اس امر کا پہچاننا [illegible]
روایات مین سے کس کس روایت کو اہل کتاب سے لیا گیا ہو خصوصًا وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالے وغیرہ اکثر اہل کتاب [illegible]
ہین لہذا **امام ابن کثیرؒ** کی تفسیر کا خلاصہ لکھا جاتا ہو کہ ان آیات مین اللہ تعالے نے ملائکہ حاملان عرش و ملائکہ [illegible]
آگاہ فرمایا کہ یہ بندگان صالحین اپنے رب ارحم الراحمین کی تسبیح و حمد کرتے ہین۔ تسبیح سے یہ دلالت ہو کہ [illegible]
سبحانہ تعالے کی شان پاک جمیع نقائص سے پاک ہو اور تحمید سے یہ دلالت ہو کہ جمیع صفات [illegible]
ہو۔ یعنے حق سبحانہ تعالے کے واسطے خشوع وخضوع کے ساتھ اپنے آپکو اوسکی حضوری مین اسطرح [illegible]
والاکرام کے حضور مین ادب وبندگی ظاہر ہو۔ قولہ ویستغفرون للذین آمنوا۔ یعنے اہل زمین سے جو لوگ [illegible]
واسطے اللہ تعالے نے ان ملائکہ مقربین کو مسخر فرما دیا ہو یعنے اپنی قدرت سے اونکی جبلت اسطرح [illegible]
واسطے غائبانہ دعا و استغفار کرتے ہین۔ شیخ رحمہ نے لکھا کہ چونکہ ان ملائکہ علیہم السلام کی جبلت اسطرح [illegible]
دنیا مین اپنے بھائی کے واسطے غائبانہ دعا کرتا ہو تو ملائکہ اوسکی دعا پر آمین کہتے ہین [illegible]
کے واسطے اوسکے پیٹھ پیچھے کوئی دعا کرتا ہو تو فرشتہ اوسکی دعا پر آمین کہتا ہو اور [illegible]

لہ ولد کرکے روایت ہو شیخ سپارہ ۱۲

[illegible] شیخ ابن کثیرؒ نے یہان مسند امام احمد سے ایک حدیث غریب روایت فرمائی چنانچہ اوسکو بالاسناد یہین بھی
[illegible] قال الامام احمد حدثنا عبد اللہ بن محمد ھو ابن ابی شیبہ حدثنا عبدة بن سلیمان عن محمد بن اسحاق عن یعقوب بن عتبہ عن عکرمہ
[illegible] ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق امیۃ بن ابی الصلت فی شیء من شعرہ فقال ؎ زحل وثور
[illegible] یمینہ + والنسر للاخری ولیث مرصد + فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق فقال ؎ والشمس تطلع کل
[illegible] لونھا یتورد + تابی فما تطلع لنا فی رسلھا + الا معذبة والا تجلد + فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ یہ اسناد جید ہے اور یہ روایت مقتضی ہے کہ فی الحال حاملان عرش چار فرشتے ہین مترجم کہتا ہے کہ یہ اسوجہ سے
[illegible] داہنی جانب عرش کے زحل و ثور نکالا اور بائین جانب نسر طائر و شیر نکالا اور باقی اخیر کے دونون شعر اس مضمون سے متعلق نہین ہین بلکہ تتمہ
[illegible] روایت کی وجہ سے نقل کیا گیا ہے اور حاصل یہ ہے کہ چارون حاملان عرش کی ایسی صورتین ہین پھر شیخؒ نے لکھا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو
حاملان عرش آٹھ فرشتے ہو جاوینگے شیخ ابن کثیرؒ نے کہا کہ یہان جو حدیث مسند احمد سے نقل کی گئی اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ حاملان عرش
[illegible] صورتین بروجہ مذکورہ بالا ہین حالانکہ ابوداؤد وغیرہ کی روایت مین مذکور ہے کہ اوعال کی پشت پر عرش ہے پھر ان دونون روایتون مین موافقت
[illegible] تطبیق ہوگی اور حدیث ابوداؤد یہ ہے کہ حدثنا محمد بن صباح البزار حدثنا الولید بن ابی ثور عن سماک عن عبد اللہ بن عمیر عن الاحنف بن قیس
عن العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ الخ یعنے عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مین بطحاء مکہ مین ایک جماعت کے ساتھ
[illegible] اسی جماعت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف رکھتے تھے کہ ناگاہ اوس طرف سے ایک بادل کا ٹکڑا گذرا پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف دیکھکر فرمایا کہ تم لوگ اسکا کیا نام رکھتے ہو تو لوگون نے کہا کہ ہم لوگ اسکو سحاب کہتے ہین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسکو مزن بھی کہتے ہو کہنے لگے کہ ہان مزن بھی کہتے ہین فرمایا کہ تم اسکو عنان بھی کہتے ہو لوگون نے عرض کیا
[illegible] ہان اسکو عنان بھی کہتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ یہ جانتے ہو کہ آسمان و زمین کے درمیان کسقدر فاصلہ ہے
ان لوگون نے کہا کہ ہم تو یہ نہین جانتے ہین تو آپنے اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی راہ کا فاصلہ بیان فرمایا۔ پھر فرمایا کہ اسکے اوپر آسمان ہے اور اسیطرح
ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک فاصلہ دراز ہے یہانتک کہ آپ نے ساتون آسمانون کو شمار کر دیا۔ پھر فرمایا کہ ساتوین آسمان سے اوپر ایک
[illegible] ہے کہ اوسکے اسفل و اعلی کے درمیان اسقدر فاصلہ ہے جسقدر ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک ہے پھر اوسکے اوپر آٹھ اوعال ہین
[illegible] کھرون و گھٹنون کے درمیان اسقدر درازی ہے جسقدر ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک ہے پھر ان اوعال کی پشت [illegible] ہے کہ اوسکے اسفل و اعلی کے
درمیان [illegible] فاصلہ ہے جسقدر ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک ہے پھر اس سے بالا تر حق سبحانہ تعالے ہے (رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ والترمذی
[illegible] حدیث حسن غریب) شیخؒ نے کہا کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عرش کے اٹھانے والے آٹھ ملائکہ ہین اور یہی شہر بن حوشب رحمہ اللہ تعالے عالم تابعی
[illegible] فرشتے ہین جنمین سے چار ملائکہ یون کہتے ہین سبحانک اللھم وبحمدک لک الحمد علی حلمک بعد علمک اور باقی چار ملائکہ یون کہتے
[illegible] لک الحمد علی عفوک بعد قدرتک مترجم کہتا ہے کہ اشکال کا خلاصہ یہ ہوا کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ بروایت امام احمد سے
[illegible] فقط چار ہین آور اونکے باپ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی روایت ابوداؤد وغیرہ سنن مین ہے کہ حاملان
[illegible] مترجم کہتا ہے کہ اسکے علاوہ یہی اشکال ہے کہ حدیث ابن عباس مین اونکے چہرے بشکل زحل و ثور و شیر و نسر
[illegible] ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] اوعال ہین مترجم کہتا ہے کہ شیخ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالے نے اس

Marfat.com

اشکال کا کوئی جواب ذکر نہین کیا اور مترجم کو یہ ظاہر ہوتا ہی کہ دونون روایتین دو طریقہ کا بیان ہوتے [illegible]
عرش کے پایہ اپنے سرون پر تھامنے والون کا ذکر ہی اور حدیث العباس رضی اللہ عنہ مین اوعال ایسی [illegible]
اور یہ جواب ظاہر ہی اور اسمین کچھ اشکال نہین ہی سوائے اسکے کہ یہ مجموعی صورت کسی روایت واحد مین [illegible]
تعالے اعلم اور واضح ہو کہ یہان ان دونون روایتون کے متعلق بعض فوائد وتنبیہات کا ذکر کرنا بھی [illegible]
چنانچہ حدیث عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ ظاہر ہی کہ حدیث مذکور بعد زمانہ ہجرت مدینہ منورہ کے ہی اور [illegible]
عنہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ زمانۂ ہجرت سے پہلے ہی جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ مین تشریف رکھتے تھے اور [illegible]
رضی اللہ عنہ خود اسلام بھی نہین لائے تھے اور سیاق حدیث مین بھی اس بات پر دلالت موجود ہی اور جو صورت حاصل [illegible]
ہی یعنے ساتوین آسمان سے اوپر ایک سمندر ہی جسپر عرش ہی تو اس حدیث کے واسطے بدء الخلق کی ایک حدیث بھی شاہد
ہی وکان عرشہ علی الماء۔ یعنے عرش الٰہی عزوجل پانی پر تھا پھر اللہ تعالے نے یہ مخلوقات پیدا فرمائی۔ اب رہا یہ بیان کہ حدیث
رضی اللہ عنہ مین آسمان وزمین کا فاصلہ بہتر برس کی راہ ہی یا اس سے کچھ کم جیسا کہ عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی یاد مین شک [illegible]
حالانکہ دوسری ایک حدیث مین پانچ سو برس کی راہ مذکور ہی تو اسکا جواب یہ ہی کہ شاید بہتر برس کی راہ بنظر رفتار ہوا [illegible]
اسی سحاب کا ذکر ہی جسکو ہوا اوڑاتی ہی اور پانچ سو برس کی راہ بنظر رفتار آدمی یا تیز جانور ہی اور یہ بھی احتمال ہی کہ شاید عباس
عنہ کو اپنی یاد مین سہو ہوا ہو واللہ تعالے اعلم اور یہان سے ایک بھید کا اشارہ ظاہر ہوا یعنے بعض علماء محققین رح نے کہا ہی کہ [illegible]
نزول آسمان سے ہوتا ہی تو شاید اوسکی کیفیت یہ ہو کہ اسی بحر عظیم سے جو آسمانون کے اوپر ہی اور جسپر عرش عظیم مستوی ہی اوسی [illegible]
خاص طریقہ پر نزول ہوتا ہو۔ اگرچہ محسوس ہونے کی کیفیت بنظر ان بخارات کے ہو جو شور سمندرون سے اوٹھتے ہین کیونکہ یہ [illegible]
بدیہی ہی کہ سحاب کی ترکیب وجود مین جسقدر آنکھون سے محسوس ہوتا ہی یہی کفایت نہین کرتا ہی اگرچہ یہ بھید سمجھنے کے واسطے
عوام کی سمجھ کافی نہین ہی اور جو لوگ کہ فقط محسوسات کے پابند ہو کر جانورون سے بدتر اپنے جہل مرکب مین گرفتار ہین اونکے
تو کسی طرح تجاوز نہین کر سکتے ہین فافہم واللہ تعالے اعلم پھر عرش عظیم کا پانی پر ہونا اس نظر سے بھی ظاہر ہی کہ شیطان [illegible]
بھی اپنی ذریات کو اپنی رعونت دکھلانے کے واسطے جعلی نقل اتاری ہی یعنے دنیاوی سمندرون مین وسط ظلمات مین اپنا تخت
ہی اور وہان سے اپنے لشکرون کو تسخیر بنی آدم کے واسطے روانہ کرتا ہی جیسا کہ احادیث صحیحہ مین مفصل مروی ہی اور جو لوگ [illegible]
اون پر یہ بات پوشیدہ نہین ہی کہ دنیا اختیار کرنے والون نے دار آخرت کی نقل اپنے واسطے دنیا ہی مین بنائی [illegible]
اصل اور بنی آدم مین سے کفار اوسکے تابع پس شیطان تو اپنی دانست کی مقدار پر غیر محسوسات کی بھی نقل [illegible]
تعالے کے عرش کے مقابلہ مین رعونت وتکبر سے دنیا کے کھاری سمندر پر اپنا عرش قائم کرکے اپنی ذریات کو اپنی [illegible]
کیونکہ دنیا ہی اوسکے واسطے جنت ہی اور بنی آدم مین سے جو لوگ کہ اوسکی ذریات مین داخل ہو [illegible]
اندھے وجاہل ہوتے ہین اسیواسطے آخرت سے بالکل منکر ہوتے ہین تو یہ لوگ محسوسات [illegible]
کو دیکھو کہ جب اسنے اپنی بادشاہت کا وقت پایا تو بنی اسرائیل کا دشمن ہو گیا اسکا بیان [illegible]
جو شخص شاہ مصر تھا وہ مع اکثر ارکین سلطنت کے حضرت یوسف علیہ السلام کی [illegible]

[illegible] علیہ السلام کو مقرر کیا تھا اور دین ابراہیم علیہ السلام اوسوقت پھیلنا شروع ہوا اگرچہ قبطیون مین سے
بعض ایمان لائے اور بکثرت اپنے کفر پر قائم رہے لیکن انھون نے اللہ تعالے کی صفات اور دار آخرت مین جنت کی صفات مانند
قصور و حور و لباس وغیرہ کے اور جہنم کے عقوبات مانند پل صراط و غار تاریک و اسکے طبقات وغیرہ کے سن لیے تھے پھر جب
حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی انتقال فرمایا اور ایک عرصہ کے بعد یہ فرعون حاکم ہوا جسکو فہمایش کرنے کے واسطے حضرت موسی علیہ السلام مبعوث
ہوئے تو اوسنے کفر کی طرف عود کیا بلکہ شاید کبھی ایمان ہی نہین لایا تھا اور اسنے یہانتک رعونت اختیار کی کہ قبطی قوم احمق کو سمجھا دیا کہ فرعون ان
کا رب اعلی ہے اور اسکی تمہید کے واسطے اُسنے مصر مین برزخ و جنت کی نقل بنائی یعنے دریاے نیل کے کنارے شہر کبیر آباد کیا اور
اوسمین طرح طرح کے مکانات نفیس بنوائے جن مین قبطیون کی عورتین گویا حورین تھین اور بنی اسرائیل کی عورتین و بچے گویا پیش خدمتین
و غلمان تھے یعنی بنی اسرائیل کے مردون کو باہر خدمت کے واسطے مقرر کیا اور خود بنی اسرائیل کی نسل مین اللہ تعالے نے یہانتک ترقی دی تھی کہ
وہ خدمتی حاجات کے واسطے یہ لوگ کفایت کرتے تھے پھر اوسنے زیر مکانات اسی دریاے نیل سے کاٹکر نہرین جاری کین اور بوستان باغات سے ایک
مصنوعی چمن بناکر تصور جنت کی نقل اُتاری پھر دوسری جانب ایک بڑا غار بنایا جسمین طرح طرح کے طبقات رکھے بعض مین شیر و بھیڑیے اور بعض مین سانپ
بچھو اور بعض مین زہریلے حوض اور بعض مین آگ وغیرہ غرضکہ اوسنے جہنم کی نقل اُتاری پس وہ اپنی احمق قوم قبط کو سمجھاتا کما قال تعالے الیس لی
ملک مصر وہذہ الانہار تجری من تحتی افلا تعقلون سگویا اس بیوقوف قوم کو ثبوت دیتا کہ یہ باغات و حور و قصور جنکے نیچے یہ نہرین جاری ہین یہ سب
جنت میری ہی ملک ہے کیا تمکو سمجھ نہین ہے کہ سمجھ لو یعنے جنت کا مالک یہی خدا ہے حق تو یہ ہے کہ قوم قبط سے بدتر احمق شاید دنیا مین کوئی قوم ہو پھر
جب وہ بنی اسرائیل وغیرہ کسی مجرم پر اسقدر ناراض ہوتا کہ اوسکو قتل کیا جاوے تو وہ اوسکی مصنوعی جہنم کی طرف ہانکا جاتا اور پہاڑ کے اوس جانب صرف
ایک باریک راستہ تھا کہ جسپر ہوکر اس غار جہنم سے پار ہو اور وہ چکنی گچ سے مزلقہ یعنے پھسلونا کر دیا گیا تھا پس وہ مجرم کمبخت اس پھسلونا پر سے ہانکا جاتا
بالآخر وہ پھسل کر کبھی ایسے طبقہ مین گرتا کہ اوسکو شیر پھاڑ ڈالتے یا جہان اوسکو سانپ و بچھو اپنے ڈنک و دانتون کا نشانہ بناتے
یا وہان آگ مین جلنے لگتا الحاصل اُسنے جو کچھ عذاب و ثواب آخرت کو بنو اسرائیل کے یہان سے بزبان نبوت مذکور پایا تھا اپنی کفریات
سے اسی کا نمونہ بنایا کیونکہ وہ اپنی نسبت خدائی کا دعوی کرتا تھا لیکن بنی اسرائیل نے اس نقال کذاب کے حرکات دیکھکر پہچان لیا کہ [illegible]
لت ہے اور اسکی قوم قبط نے اسکو اپنا خدا مان لیا اور آخر اسکے ساتھ فی النار ہوئے وقد قال تعالے یقدم قومہ یوم القیامۃ فاوردہم
النار الآیہ - اور منجملہ اس بیان کے فوائد کے یہ ہے کہ دنیا مین ہر دو فریق ایمان و کفر مین تناقض و ضد ہے اور ہر ایک کے مقاصد علیحدہ علیحدہ ہین
اور اسی بنیاد پر انکی سمجھ بھی متباین ہے چنانچہ فریق کفر جسنے دنیا اختیار کی ہے اسکے سمجھنے کے واسطے جسمانی حواس ظاہری و باطنی ہین اور انھین کو
عقل نام رکھتے ہین اور فریق ایمان کے لیے نورانی عقل ہے جس سے وہ آخرت کی سمجھ و معرفت بخوبی حاصل کرتے ہین فافہم واللہ تعالے
یہدی الی سواء السبیل **شیخ ابن کثیر** رحمہ اللہ نے لکھا کہ ملائکہ کی دعا مین سے یہ بھی ہے کہ ربنا وادخلہم جنات عدن التی وعدتہم ومن صلح
من آبائہم و ازواجہم و ذریاتہم - یعنے مومنین مین کو اور اونکے آبا و ازواج و ذریات مین یکجائی کر دے تاکہ اس سے اونکی آنکھین ٹھنڈی ہون
اور اللہ تعالے نے اس دعا کو قبول فرمایا ہے لقولہ تعالے والذین آمنوا واتبعتہم ذریتہم بایمان الحقنا بہم ذریتہم وما التناہم من عملہم من
شیء یعنے جو لوگ ایمان لائے اور اونکی ذریات نے ایمان کے ساتھ اونکی پیروی کی تو ہمنے اونکی ذریات کو اونکے ساتھ لاحق کر دیا اور
اونکے اعمال مین سے کچھ بھی اونسے کم نہین کیا ہے - یعنے ہمنے سب کی منزلت برابر کر دی تاکہ عالی مرتبہ والے کی آنکھین ٹھنڈی ہون

اور یہ نہین کیا گیا کہ عالی مرتبہ والے کے اعمال سے کم کرکے ادنی مرتبہ والے کے ساتھ ملا دیا ہو بلکہ ادنی
عالی مرتبہ والے کے پاس پہونچ گیا تاکہ وہ اپنے نیک قرابتیون سے خوش ہوا اور یہ درحقیقت ادنی پر
سے کم مرتبہ والے کو یہ منزلت حاصل ہوئی۔ اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہر کہ جنت مین
اپنے باپ و بیٹے و بھائی کو جو مومن تھے دریافت کریگا تو اس سے کہا جائیگا کہ وہ لوگ اپنے اعمال مین آپ کے
کہ مین نے تو اپنے و انکے واسطے اعمال کیے تھے۔ پس وہ لوگ بھی اسکے ساتھ اس درجہ مین پہونچا دیے جائینگے
آیت پڑھی مطرف بن عبداللہ بن الشخیر رحمہ اللہ تعالے نے یہ آیت پڑھکر کہا کہ مومنین کے واسطے سب سے زیادہ خیرخواہ یہی ملائکہ ہین اور سب سے
بدخواہ یہ شیاطین ہین چنانچہ انھون نے اپنی پیروی والون کو جہنم کے عذاب شدید مین پہونچا دیا کہ جسکا نمونہ دنیا مین

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِن مَّقْتِكُمْ أَنفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ

جو لوگ منکر ہین انکو پکار کے کہینگے اللہ بیزار ہونا تمھارا زیادہ اس سے جو تم بیزار ہوئے اپنے جی سے جس وقت تم کو بلاتے

إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ۝ قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا

یقین لانے کو پھر تم منکر ہوتے تھے بولے اے رب ہمارے تو موت دے چکا ہمکو دو بار اور زندگی دے چکا دو بار اب ہم مانے

بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ۝ ذَٰلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ

اپنے گناہون کے پھر اب بھی ہے نکلنے کو کوئی راہ یہ تم پر اسواسطے کہ جب کسی نے پکارا اللہ کو اکیلا تو

وَإِن يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ۝ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ

اور جب اسکے ساتھ شریک پکارے تو تم یقین لانے لگے اب حکم وہی جو کرے اللہ سب سے اوپر بڑا وہی ہر تمکو دکھاتا ہر اپنی

وَيُنَزِّلُ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَن يُنِيبُ ۝ فَادْعُوا اللَّهَ

اور اتارتا تمھارے واسطے آسمان سے روزی اور سوچ وہی کرے جو رجوع رہتا ہو سو پکارو اللہ کو

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝

نری کر کر اسکے واسطے بندگی اور پڑے برا مانین منکر

... ہین کفار اپنے نفس کی پیروی کرتے ہین حتی کہ جب ان سے کہا جاوے کہ اپنے نفس کی پیروی کرنا تمھاری جان کی ہلاکت ہر تو
... ہین اور حدیث شریف مین آیا ہر کہ دشمنی مین سب سے بدتر تیرا دشمن خود یہ تیرا نفس ہر جو تیرے دونون پہلو کے بیچ مین ہر کیونکہ
لیکن کافرون کو جب یہ سنایا جاتا ہر تو وہ اپنی نامعقول عقل سے اسکو مخالف پاتے ہین بلکہ ان مین سے بہتون کو دیکھو کہ
... کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اپنے جی کو خوش رکھنا دانائی کا کام ہر چنانچہ کھانے پینے کی ہر طرح کی چیزین مانند شراب وغیرہ
اسی بنا پر پسندیدہ جانتے ہین اور اسیطرح ناچ و تماشا و دیگر کھیل کود مین طبیعت بہلانا بہت مستحسن سمجھتے ہین حالانکہ
خوب جانتا ہر کہ اسی تن پروری نے اونکو عقل و روحانی معارف سے اندھا کر دیا کیونکہ انھون نے انسانی پایہ انحطاط
سمجھ لیا ہر آخر جب جہنم مین اوس نے انتہا عذاب کو جو اسوقت مضحکہ سمجھتے ہین چکھین گے تو اسوقت اپنے نفس سے
اور نہایت درجہ اوس سے نفرت و بغض کرینگے لیکن انکے بغض سے ... اللہ تعالے کو ان سے بغض ہر ...

ينادون لمقت الله اكبر من مقتكم انفسكم اذ تدعون الى الايمان

فتكفرون ف۔ جو لوگ کافر ہیں وہ (جہنم میں) پکارے جاوینگے کہ تمھارے خود اپنے نفس کو مبغوض رکھنے سے اللہ تعالے کا تمکو مبغوض رکھنا بہت زیادہ تھا جبکہ تم لوگ ایمان کی جانب بُلائے جاتے تھے پس انکار کرتے تھے ف یعنے جب دوزخ میں کافرون کو اپنے نفس کا عوض وہ عذاب شدید ملیگا جسکا قیاس نہیں ہو سکتا ہی اور اوسوقت اس جی سے جسکے پیچھے دنیا میں کفر کرتے ہیں بیزار و دشمن ہو جائینگے کیونکہ اسی نے اونکو اس کفر و بدکاری پر آمادہ کیا تھا تو اوسوقت ملائکہ قہر کی زبان سے ان جہنمیون کو پکارا جائیگا کہ آج جسطرح تم اپنے نفس کے دشمن ہوئے ہو اس سے بڑھکر اللہ تعالے کو تمپر خشم وغضب تھا جبکہ تم لوگ دنیا میں رسول اللہ کی زبان سے اللہ تعالے پر ایمان لانے کے واسطے بلائے جاتے تھے تو کفر و انکار کرتے تھے قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ دنیا میں گمراہون پر جب ایمان پیش کیا جاتا ہی اور وہ قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں کیونکہ اونکے جی نہیں چاہتے ہیں تو یہ لوگ اپنے جی کی خوشی پر کفر و گمراہی کی بدکاریون میں پڑتے ہیں آخر اسی جی کی حرکات سے عذاب اوٹھاینگے وقت اپنے جی کے دشمن ہو جائینگے تو اوسوقت اونسے کہدیا جائیگا کہ آج جسقدر تم اپنے جی سے بغض کرتے ہو اس سے زیادہ اللہ تعالے کو تمپر بغض تھا جب دنیا میں تم ایمان لانے سے انکار کرتے تھے۔ وہکذا قال الحسن البصری و مجاہد والسدی و ذر بن عبید اللہ الہمدانی و عبد الرحمن بن زید بن اسلم و ابن جریر رحمہم اللہ تعالے آور واضح ہو کہ کافرون کو ملائکہ کی زبان سے اسطرح پکارا جانا بھی کچھ نزول رحمت نہیں ہی بلکہ بطور غضب عذاب کے پکارے جائینگے اور کفار اوسوقت اپنی سرکشی و جہالت کا عذر کرینگے۔ قالوا ربنا

امتنا اثنتين واحييتنا اثنتين فاعترفنا بذنوبنا فهل الى خروج من سبيل

یعنے اوسوقت کافر بولے کہ ای ہمارے رب تونے ہمکو دوبار موت دی اور دوبار زندہ فرمایا پس ہمنے اپنے گناہون کا اقرار کرلیا اب بھلا ہمارے نکلنے کی بھی کوئی راہ ہی ف یعنے دنیا میں ہم کسیطرح یہ اقرار نہیں کرتے تھے کہ قیامت و دار آخرت کوئی چیز ہی اور اسی کفر کی بنا پر بدکاریان کرتے تھے۔ پھر جب تونے ہمکو دو دفعہ موت دی اور دو دفعہ زندہ کیا تو ہمنے خوب جان لیا کہ ہم محض غلطی تھے اور اب ہم بخوبی ایمان لائے تو بھلا اب اسکی بھی کوئی راہ ہی کہ ہم لوگ اس جہنم سے نکال کر دنیا میں بھیج دیے جاوین تاکہ ہم اس یقین کے موافق ایمان لاوین اور نیک کام کرین تو واضح ہو کہ اونکا یہ دعوی محض جھوٹا ہی کیونکہ اگر دنیا میں واپس کیے جائین تو اسی امتحان کے ساتھ بھیجے جاوین جسطرح اب پیدا کیے گئے تھے پھر جسطرح اب انھون نے عہد روحانی کو فراموش کیا اور شرک نفسانی میں پڑ گئے تب بھی اسیطرح فراموش کرکے نفس پرستی میں منہمک ہو جاوین کیونکہ ظہور دنیاوی تو اسی امتحان کے ساتھ ہی کہ جسم و جی ظاہر ہی اور عقل و روح مخفی ہی اور دار آخرت میں اسکے برعکس ظاہر ہوگا کہ وہان روح و عقل ظاہر ہوگی اسیوجہ سے انھون نے وہان سب دیکھ بھال کر اپنی گمراہی کا اقرار کرلیا لیکن اگر دنیا میں آوین تو پھر اسیطرح نفس کی خواہش میں پڑ جاوین۔ کما قال تعالے ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ وانہم لکاذبون۔ یعنے اگر یہ لوگ پھیرے جاوین تو جس سے منع کیے گئے تھے اسیکی طرف پھر عود کرین اور یہ لوگ تو جھوٹے ہیں۔ رہ سیلئے انکا یہ دعوی محض جھوٹ ہی کہ اگر ہم سے نکال کر پھر دنیا میں بھیج دیے جاوین تو ضرور مومن صالح ہو جاوینگے۔ اہل معرفت کے نزدیک یہ پہلا کفر ہی جو انھون نے دعوی کیا اور ایسا کرینگے کیونکہ اہل حق کے نزدیک ہر نتائج کا پیدا کرنے والا اللہ تعالے ہے تو دوسرا کیونکر دعوی کر سکتا ہی کہ وہ اپنے دل میں ایمان پیدا کرلیگا یا اپنے واسطے اعمال صالحہ پیدا کرلیگا بلکہ بندہ تو اپنے اندر ذخیرہ جمع کرنے والا ہی بس کافرون کا یہ دعوی خود

Marfat.com

کفر ہی اسیواسطے دیگر آیات قدسی سے ثابت ہی کہ جب وہ لوگ یہ دعوی کرینگے تو جھڑک دیے جاوینگے [illegible]
اور تمہارے واسطے یہاں سے نکلنے کی کوئی راہ نہین ہی یعنے تم لوگ کبھی اہل جنت نہین ہوسکتے اور بلکہ [illegible]
جس حالت مین رکھی جائے بہرحال تم بھی اوسی حالت مین یہین ہوگے اور یہ تمہارے کفر وشرک کی [illegible]
إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۔ اور یہ تمکو اس بات کا بدلہ ہی کہ جب اللہ تعالے وحدہ کو پکارا [illegible]
ف یعنے دنیا مین جب رسول اللہ و اسکی اتباع مومنین کلمہ توحید سے اللہ تعالے وحدہ لاشریک کو پکارتے [illegible]
نفرت وانکار کرتے تھے ۔ وَإِنْ يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا ۔ اور اگر اللہ تعالے کے ساتھ شرک کیا جاتا تو تم یقین لاتے
یعنے جب دنیا مین مشرکین کلمہ شرک پکارتے تھے تب تم اسکو دل سے مان لیتے تھے ۔ پس آج اسی کے عذاب مین تم لوگ [illegible]
مقید ہوا اور کسی شخص کو تمہاری مدد کا ذرہ برابر بھی اختیار نہین ہی ۔ فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ۔ پس حکم
علی الکبیر کا ہی ف ۔ اوسمین کسیکو دم زدم مارنے کی مجال نہین ہی ۔ شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ قولہ تعالے ربنا امتنا [illegible]
مین دو موت اور دو حیات کون مراد ہین تو سفیان الثوریؒ نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روا[illegible]
کہ اس آیت کی مثال جیسے قولہ تعالے کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیہ ترجعون ۔ پھر یعنے پہلے [illegible]
تھے پھر دنیا مین زندگی دی پھر موت دیکر قبر مین ڈالا پھر قیامت مین زندہ کیا ۔ پس دو دفعہ موت ثابت ہوئی اور دو دفعہ حیات ثابت ہوئی
قول ابن عباس وضحاک وقتادہ و ابو مالک رحمہم اللہ تعالے ہی اور یہی قول ٹھیک صحیح ہی اور سدیؒ سے روایت ہی کہ اول دنیا مین زندہ [illegible]
پھر موت دیکر قبر مین داخل کیے گئے پھر قبر مین سوال وجواب کے واسطے زندہ کیے گئے پھر موت دیکر قیامت مین زندہ کیے گئے
مترجم کہتا ہی کہ اس صورت مین تین زندگی ہوگئین اور موت دو دفعہ ہوئی ہی اور اگر نطفہ کی موت شمار کیجاوے جسکا شمار کرنا [illegible]
آیت مذکورہ ضروری ہی تو تین موتین بھی ہوگئین اسیطرح ابن زیدؒ کا قول ہی کہ اول زندگی وہ ہی کہ جب آدم علیہ السلام کی پشت سے عہد [illegible]
یعنے کے واسطے زندگی دی گئی ۔ پھر اونکو ارحام مادری مین پیدا کیا پھر حیات دنیا کے بعد اونکو موت دی پھر اونکو قیامت مین زندہ [illegible]
قول پر بھی وہی اشکال لازم آتا ہی جو سدی رحمہ اللہ تعالے کے قول پر مذکور ہوا اور اسکو شیخ ابن کثیرؒ نے بھی ذکر کیا ہی اور کہا
وہی قول ہی جو حضرت ابن مسعود و ابن عباس وغیرہم رضی اللہ عنہم سے منقول ہوا ۔ اور لکھا کہ اس سب بیان سے مقصود یہ ہی کہ [illegible]
عرصات قیامت مین جب اللہ عزوجل کے حضور مین نادم کھڑے ہونگے تو اوسوقت درخواست کرینگے کہ ہم لوگ دنیا مین واپس [illegible]
جاوین لقولہ تعالے ولو تری اذ المجرمون ناکسو رؤسہم عند ربہم ربنا ابصرنا وسمعنا فارجعنا نعمل صالحا انا موقنون ۔ پھر جب یہ لوگ
واسکے عذاب کو معائنہ کرینگے تو مرتبہ اول سے زیادہ الحاح کے ساتھ درخواست کرینگے کہ دنیا مین پھیرے جاوین پھر جب یہ لوگ [illegible]
ڈالے جاوینگے اور وہان عذاب چکھینگے تو اول دونون مرتبہ سے زیادہ الحاح کے ساتھ درخواست کرینگے کہ ربنا [illegible]
نعمل الآیہ ۔ ولقولہ تعالے ربنا اخرجنا منہا فان عدنا فانا ظالمون ۔ یعنے کفار کہینگے کہ ہمکو اس دوزخ سے نکال [illegible]
تو ہم بیشک ظالم ہین ۔ ولیکن ہر بار اونکی یہ درخواست اور یہ دعوی رد کردیا جائیگا کیونکہ [illegible]
بیرا موقع تھا اور اسپر مزید یہ کہ رسولون نے اونکو ہدایت کردی کما فی قولہ تعالے اولم نعمرکم [illegible]
للظالمین من نصیر ۔ اور آخر مین اونکو جھڑک دیا جائیگا کما فی قولہ تعالے اخسئوا فیہا ولا [illegible]

... آیات سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ واپسی کی درخواست مین ایک تمہید بیان کرینگے یعنے قولہ ربنا
... یعنے اقرار کرینگے کہ اے رب تیری قدرت بہت بڑی ہے کہ پہلے ہم لوگ مردہ تھے پھر تو نے ہمکو زندہ فرمایا یعنے پیدا کیا
... پھر اب قیامت مین تو نے زندہ فرمایا پس تیری قدرت بہت بڑی ہے جو کچھ تو چاہے وہ کرے اب ہمنے اقرار کرلیا کہ ہم لوگ
... ظالم تھے ہمارے نفوس نے خود ہمپر ظلم کیا پس اب یہان سے نکلنے کی کوئی راہ ہے یعنے بھلا ہماری یہ درخواست قبول ہوگی کہ ہم دوبارہ
... بھیجے جاوین کہ اب ہم ضرور وہان اپنے نفس سے مخالفت کرینگے کیونکہ تیری قدرت تو ہر چیز پر معلوم ہوگئی ہان اگر اب ہم دوبارہ
... شرک کرین تو بیشک ہم ظالم ہین مترجم کہتا ہے کہ گویا اس مرتبہ فی الجملہ اپنی بے قصوری کے بھی مدعی ہین شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ انکو
... دیا جائیگا کہ تمہارے واسطے دار دنیا مین لوٹ جانے کی کوئی راہ نہین ہے اور اسکی تعلیل بیان فرمائی گئی بقولہ تعالے ذٰلکم بانہ اذا دعی اللّٰہ
... الآیۃ یعنے تمہاری جبلت ایسی طور سے مجبول ہے کہ حق کو قبول نہین کرتی اور نہ اوسکو چاہتی ہے بلکہ اسکی نفی کرتی اور اوسکو الٹتی ہے
... دنیا مین لوٹائے جاؤ تو پھر یہی کرو اور اللہ عزوجل علیم و خبیر ہے پس جو حکم اوسنے جاری فرمایا وہ حق ہے کیونکہ اوسنے اپنی مخلوقات مین
... حکم فرمایا ہے جنمین کچھ بھی جور نہین پس جسپر اوسنے رحمت فرمائی اور اوسکو جنت مین داخل کیا تو وہ عین فضل ہے اور جس سرکش و متکبر
... عذاب فرمایا اور اوسکو جہنم مین داخل کیا تو یہ عین عدل ہے کیونکہ جب اوسکی الوہیت کے کمالات بدیہی ظاہر ہین تو اوسکی بارگاہ مین کسی
... کا خیال کرنا محض جہالت ہے اور کسی مخلوق کی مجال نہین ہے کہ جو جہالت سے خارج ہو کیونکہ اوسکو اسقدر علم غیر ممکن ہے جو علم حق تعالے
... برابر ہو پس جو کچھ نقص نظر آوے وہ مخلوق کی سمجھ کا نقص ہے اور اللہ تعالے علیم خبیر اور علی کبیر ہے ۔ ھُوَ الَّذِیْ یُرِیْکُمْ اٰیٰتِہٖ
... مالک الوہیت والا ہے جو تمکو اپنی آیات دکھلاتا ہے یعنے تمکو اپنی قدرت کے نشانات و دلائل واضحات ہر چیز مین ظاہر فرماتا ہے چنانچہ عالم سماوی
... اوسکے نشانات قدرت دیکھتے ہو چنانچہ آسمان نظر آتا ہے اور آفتاب ہر روز طلوع و غروب ہوتا ہے اور رات مین ماہتاب اپنی منازل سے ظاہر
ہوتا ہے اور بے شمار ستارے نظر آتے ہین حالانکہ کسی مخلوق کی مجال نہین ہے کہ حقیقی طور پر انمین سے کسی کی ماہیت و کیفیت سے آگاہ ہوسکے
... جو لوگ اپنی عقل سے خیالات دوڑاتے ہین وہ خود قیاس و گمان ہے اور اسطرح کے قیاسات دوڑانے والے آج تک بکثرت گذرے ہر ایک مین سے
... قیاس کے موافق بناتا ہے اور دوسرا اوسکے مخالف اوسکی تردید کرتا اور اپنا خیال ظاہر کرتا ہے اور عاقل کے نزدیک ان مین سے کوئی بھی اعتماد
کے لائق نہین ہے سوائے اس بیان کے جو انبیاء علیہم السلام نے بذریعۂ وحی الٰہی بیان فرمایا ہے اور درحقیقت مخلوقات کا یہ حال ہے کہ جو
... کی حماقت سے باز آیا وہ نظر اٹھا کر اس عالم سماوی کو حیرت سے دیکھتا ہے اور لوگون کی عاجزی دیکھکر خالق عزوجل کی عظیم قدرت کے
... اوسکو یہی نظر آتے ہین اور وہ جاہلون سے ایک طرف دور ہو کر کبھی باطل خیال نہین دوڑاتا کہ یہ سب فائدہ یونہی چلا جاتا ہے بلکہ
... عقل صافی رکھتا ہے کہ یہ حسن صنعت ایک صانع عزوجل کی قدرت کاملہ کا ظہور ہے اور عاجزی کے ساتھ اقرار کرتا ہے کہ اے خالق سبحانہ
... جسکی شان عظیم کے آگے یہ آسمان و اجرام منور ایک ذرہ سے کمتر ہین اسکی حکمت مین ضرور انکے واسطے انجام کار مین ایک عجیب معاملہ
... ہے اور وہ مجنون کی طرح اسکو باطل نہین سمجھتا ہے پھر عالم ارضی کی جانب نظر کرتا ہے تو یہان بھی عجائب آیات قدرت نظر آتے ہین
... کی جانب غور کرتا ہے تو اپنے اندر بے شمار عجائب حکمت و نشان قدرت پاتا ہے پس وہ یقینی سمجھ جاتا ہے کہ ان چیزون کا پیدا
... الوہیت والا ہے اسی نے ہم کو اپنی آیات قدرت دکھلائی ہین وَیُنَزِّلُ لَکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ۔
... واسطے آسمان سے رزق اتارتا ہے ف عجائب حکمت سے بادل پیدا کرتا ہے جسکو اہل علم سمجھتے ہین اگرچہ عوام الناس

کی سمجھ بہت کم ہوتی ہی کہ وہ اسکے عجائبات کو نہیں پہونچتے ہین لیکن اونکی ذات سے اہل علم کو [illegible]
یہ گنوار لوگ بالکل ناسمجھ و کودن ہین کہ اونکو ابر و سحاب کی پیدائش کی عجیب حکمت سے کچھ بہرہ نہین [illegible]
حق سبحانہ تعالے کے سامنے خود محض کودن ہین بلکہ انکے مقابلہ مین گنوار جسقدر کودن ہو حالانکہ [illegible]
الٰہی عزوجل کے اس سے بہت زیادہ کودن ہین کیونکہ انکو ذاتی یا صفاتی کسیطرح کی مشابہت یہان نہین [illegible]
کی حکمت سے واقف ہین وہ کچھ ظاہری خفیف کیفیت ہی حالانکہ باطنی علوم نے انتہا ہی [illegible] سے حاصل [illegible]
جناب باری تعالے مین الحاح کرین اور علی ہذا القیاس اس پانی کے ذریعہ سے طرح طرح کی گھاس [illegible]
صانع عزوجل کی الوہیت کا نور دل مین لاوین۔ اور نفسانیت و سرکشی چھوڑین۔ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنْ يُنِيبُ
یا تا نہین مگر وہی بندہ جو دل سے رجوع لایا ف کیونکہ جو شخص کہ تکبر نفس مین سر اوٹھائے ہوے شیطان کے پیچھے [illegible]
ہو جاتا ہی تو اگر وہ ہزارون آیات کی طرف سے گذر جاوے اوسکو کچھ ہوش نہ ہوگا اور نہ کوئی نشان قدرت نظر آویگا [illegible]
حاصل کرو تو جسنے یہ آیات قدرت دکھلائی ہین دل سے اوسیکی درگاہ مین رجوع لاؤ اور اپنے مثل مخلوقات سے نظر اوٹھا [illegible]
مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔ پس تم اللہ تعالے ہی کو پکارو اس حال سے کہ اوسکے [illegible]
توحید کو خالص کرنے والے ہو اگرچہ کافر لوگ پڑے برا مانا کرین ف کیونکہ کافرون نے اپنی جہالت سے مخلوقات کی [illegible]
جسکو دیکھو وہ کسی مخلوق کی قدرت و الوہیت پر نظر رکھتا ہی حالانکہ کسی مین نہ قدرت ہی نہ الوہیت ہی یا وہ اپنے نفس کا تابع ہو کر [illegible]
قدرت پر بھروسہ کرتا ہی حالانکہ اوسکی جہالت یہانتک بڑھ گئی کہ وہ اپنے نفس کی مجبوری نہین پہچانتا ہی تو اس بیہودہ غفلت کو دیکھو [illegible]
ایک وقت بے بس و لاچار ہو کر مر جاویگا پس ان احمقون کی بات پر اور انکے طریقہ پر التفات نہ کرنا چاہیے بلکہ انکو چھوڑ کر خالق عزوجل کی [illegible]
و عبادت کرو جیسے اگلے بزرگون نے کیا ہی۔ چنانچہ روایت ہی کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے پیچھے جب سلام پھیرتے تو کہتے [illegible]
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الٰہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل [illegible]
الحسن لا الٰہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون۔ اور بیان کیا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر نماز کے پیچھے ان کلمات [illegible]
بلند فرمایا کرتے تھے (رواہ احمد و مسلم و ابوداؤد والنسائی) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
لوگ رب تبارک و تعالے سے اس حالت کے ساتھ دعا مانگا کرو کہ تم کو قبولیت کا یقین ہوا اور یہ بات جان لو کہ اللہ تعالے ایسی [illegible]
نہین قبول فرماتا ہی جو لہو و لعب مین غافل ہو (رواہ ابن ابی حاتم) مترجم کہتا ہی کہ لہو کی غفلت سے حدیث مین کیا [illegible]
لہو کا اطلاق اکثر عرف مین ایسی باتون پر بولا جاتا ہی کہ جنکا انجام کار لغو و بیفائدہ ہو لیکن اگر یہی معنے مراد ہون تو [illegible]
دنیاوی خیالات مین غافل ہو تو اوسکی دعا قبول ہو جاوے حالانکہ حدیث کا سیاق یہ ہی کہ قلب غافل کی [illegible]
دل سے دعا نہین مانگتا ہی بلکہ عادت کے موافق جو الفاظ اوسکی زبان پر چڑھے ہین او نہین کو [illegible]
وہ معنے ہین جو اللہ تعالے نے قرآن مجید مین بیان فرمائے بقولہ تعالے انما الحیوۃ الدنیا لعب و لہو [illegible] معلوم ہوا [illegible]
اپنی مراد قرار دیا اور اوسی پر اوسکا دل مطمئن ہوا تو اس لہو سے اوسکا دل غافل ہو جاتا ہی [illegible]
کہ لہو دنیا مین اوسکا دل مستغرق ہی۔ اور واضح ہو کہ بعضے اوہام دنیا و آخرت کے [illegible]

... سے جدا نہین ہوتا ہی اور انھون نے بعضے بزرگ درویشون کے حالات سنے جو دنیا می
... گوشہ گیر ہو گئے پس اونکو یہان اسطرح سمجھنا چاہیے کہ آخرت تو اصل مقصود ہی اور یہ دنیا اسواسطے ہی
... لذا کرکے امتحان کی میعاد پوری کر جاوین اور روزانہ امتحان اسیطور پر جاری ہی کہ دنیاوی ضرورات انکے
... ہین پس جسطرح سلف صالحین و انبیاء سابقین علیہم السلام اس دنیا مین بسر کرتے تھے اسیطرح بسر کرین یعنے وہ لوگ آخرت
کے واسطے ہر سامان کو مقدم کرتے اور دنیا کو بھی اسیواسطے لیتے تھے پس کھاتے وکماتے اور نکاح وبیاہ کرتے لیکن ہر حالت مین جانتے
... اللہ تعالےٰ کی حکم کی فرمانبرداری ہی اور ہمارا ہر کام جبکہ شریعت وسنت کے موافق ہی تو ہمکو اسمین ثواب ہی اور یہی توخیرۂ ثواب
... ہم اپنے گھر کو جانے والے ہین لہذا وہ دنیا پر بھروسہ نہین کرتے تھے اور نہ اسکے واسطے جمع کرتے تھے بلکہ رضاے حق انکی
... تعلیم توحید عبادت سے ہر وقت نور حاصل کرتے اور اس نفس کو پاک کرتے تاکہ حضور سبحانہ تعالےٰ کے لائق ہو جسکی شان اعلیٰ اجل ہی

رَفِيعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنْذِرَ
اونچے درجون کا مالک تخت کا ۔ اوتارتا ہی بھید کی بات اپنے حکم سے جس پر چاہیے اپنے بندون مین کہ وہ ڈراوے

يَوْمَ التَّلَاقِ ۝ يَوْمَ هُمْ بَارِزُونَ ۚ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ
ملاقات کے دن جس دن وہ لوگ نکل کھڑے ہونگے چھپی نہ رہے گی اللہ پر اونکی کوئی چیز کس کا راج اوس دن

لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۚ إِنَّ
اللہ کا ہی جو اکیلا ہی دباؤ والا آج بدلا پاوے گا ہر جی جیسا کمایا ظلم نہین آج بیشک

اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝
اللہ شتاب لینے والا ہی حساب

... اللہ تعالےٰ نے اپنی الوہیت کی بعض آیات بیان فرمائین تو اپنی عظمت وکبریائی سے آگاہ فرمایا بقولہ تعالےٰ رَفِيعُ
الدَّرَجٰتِ یعنے وہ رب سبحانہ تعالےٰ جسکی الوہیت پر آیات شاہد ہین وہ رفیع الدرجات ہی ف جیسے دوسری آیت مین
ذی المعارج فرمایا خطیبؒ نے لکھا کہ اسکی تفسیر مین دو طریقہ ہین اول یہ کہ رفیع بمعنے بلند ہونے والا اور دوم یہ کہ رفیع بمعنے بلند کرنیوالا
... دوم بمعنے بلند کرنے والے کے معنے لیے جاوین تو اسمین بھی دو تفسیرین ہین اول یہ کہ اللہ تعالےٰ اپنے انبیاء واولیا کے درجات بلند
کرنے والا ہی اقول اس صورت مین بلندی درجات فقط آخرت کی راہ سے مقصود ہوگی دوم یہ کہ مخلوقات مین سے ہر ایک چیز کے درجات کو
بلند کرنے والا ہی اور ان مین سے عقل والون کو باعتبار علوم واخلاق کے بلند مرتبہ کیا جیسے ملائکہ نے کہا وما منا الا لہ مقام
معلوم یعنی ملائکہ مین سے ہر ایک کے واسطے اوسکا درجہ معین ہی اور اسیطرح علما مین سے ہر ایک کے درجہ معین ہین بقولہ تعالےٰ
یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات الآیہ ۔ اور اسی سے ظاہر ہوا کہ اہل ایمان کے درجات بھی بحسب کمالات ایمانی بلند ہین
... ہر چیز کے واسطے ایک درجہ معین ہی چنانچہ بعض اجسام تو اسفل مین مادی مکدر ہین اور بعض سماوی شفاف منور ہین
... کے جواہر ہین اور اسیطرح ہر ایک کے واسطے صورت وسیرت وزندگی ورزق مین مرتبہ متفاوت ہی کما فی
... بعض درجات اور اسیطرح دنیا مین ہر سعید وشقی کے واسطے ایک درجہ معین ہی جسکا اثر دار الآخرت مین ظاہر ہوگا

Marfat.com

اور اگر رفیع کے معنے بذات خود مرتفع لیے جاوین تو اللہ تعالےٰ تمام مخلوقات سے جلال و کمال [illegible]
عرش کا مالک ہی **ف** ابن کثیرؒ نے لکھا کہ عرش عظیم اوسیکے (نافذ) احکام کے واسطے [illegible]
مانند سقف ہی۔ پس اوسکی جانب ملائکہ و روح کا عروج ایسے دن مین جسکی مقدار پچاس ہزار برس [illegible]
آویگا اور قول ارجح یہ ہی کہ عرش سے زمین ہفتم تک اسی قدر مسافت ہی چنانچہ یہی قول ایک جماعت [illegible]
اور بہت سے علماءؒ نے ذکر کیا کہ عرش یاقوت سرخ ہی اور اسکے ہر دو قطر کے درمیان پچاس ہزار برس [illegible]
بلندی بھی پچاس ہزار برس کی راہ ہی اور حدیث الاوعال مین گذر چکا کہ آسمان ہفتم سے عرش کی بلندی [illegible]
مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۔ وہ اپنے بندون مین سے جسپر چاہتا ہی اپنے [illegible]
ف یعنے جس بندے پر چاہتا ہی اپنے حکم سے وحی القا فرماتا ہی اور اوسکو پیغمبر بناتا ہی۔ **لِيُنْذِرَ يَوْمَ** [illegible]
وہ پیغمبر روز تلاقی سے ڈراوے **ف** جیسے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ینزل الملائکۃ بالروح من امرہ علی من یشاء [illegible]
انہ لآ الٰہ الا انا فاتقون۔ یعنے ملائکہ کو وحی کے ساتھ اپنے ارادہ سے اپنے بندون مین سے جسپر چاہتا ہی نازل فرماتا ہی [illegible]
والا نہین ہی سوائے میرے پس تم لوگ میرا ہی تقوی کرو۔ ھ۔ پس روح سے یہان مراد وحی ہی اور یوم التلاق [illegible]
ملاقات ہو۔ علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ یوم القیامت کے نامون مین سے ایک نام [illegible]
تعالےٰ نے اس سے اپنے بندون کو ڈرایا۔ بعض نے کہا کہ چونکہ اس روز باہم ملاقات واقع ہوگی لہذا یوم التلاق نام ہوا [illegible]
کہ کن مین باہم ملاقات واقع ہوگی تو ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اس دن حضرت آدمؑ سے [illegible]
ملاقات ہوگی اور ابن زیدؒ نے کہا کہ اوس دن بندون مین باہم ملاقات ہوگی۔ قتادہ و سدی و بلال بن سعد و سفیان بن عیینہ [illegible]
کہ اوس دن آسمان والے و زمین والے ملاقی ہونگے اور قتادہ و سدیؒ نے یہ بھی کہا کہ اوس دن خالق و مخلوق مین تلاقی ہوگی [illegible]
نے کہا کہ ظالم اور مظلوم ملاقی ہونگے بعض علماءؒ نے کہا کہ یوم التلاق ان سب صورتون کو شامل ہی بلکہ اوس دن ہر عامل اپنے عمل سے
ملیگا خواہ نیک ہو یا بد ہو اور یہی دیگر علماءؒ سے منقول ہی (ابن کثیر) **خطیب**ؒ نے کہا کہ عابدون و معبودون مین ملاقات ہوگی [illegible]
کہا کہ ارواح و اجسام ملتقی ہونگے۔ اور اولی یہ ہی کہ آیت کی تفسیر مین یہ سب صورتین شامل رکھی جاوین (و المترجم) [illegible]
خوفناک ہی (**تنبیہ**) اسمین بعض گمراہ فرقہ رافضیہ وغیرہ کا رد ہی جو اپنی گمراہی سے اسطرح بکتے ہین کہ جبرئیل علیہ السلام [illegible]
سہو پہنچانے مین خطا ہوئی کہ اصل مین وحی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجی گئی تھی مگر انھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
یہ گمان محض باطل و کفر ہی۔ اول تو اسوجہ سے کہ ملائکہ مین ایسی خطا ہونا غیر ممکن ہی لقولہ تعالےٰ لا یعصون اللہ ما امرہم [illegible]
یعنے ملائکہ کو جو کچھ اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا اوسمین عمداً نافرمانی نہین کرتے اور جو کچھ حکم دیا گیا وہی کرتے ہین [illegible]
دوم اسوجہ سے کہ اللہ تعالےٰ نے آیات مین تصریح کر دی کہ وہ اپنے ارادے سے جس بندے پر چاہتا ہی [illegible]
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے ارادے سے وحی نازل فرمائی پھر یہان نہ چوک وغیرہ مگر اہون کا بھی [illegible]
اپنے ارادہ سے اپنے بندہ پیغمبر پر نازل فرماتا ہی اور یہ نہین ہی کہ پیغمبر کا قلب خود [illegible]
مگر اہون نے اگر یہ قصد کیا کہ پیغمبر کا قلب محمود کو جوش کرتا ہی تو اس [illegible]

Marfat.com

[illegible] میون کردین نہین کہتا کہ اللہ تعالے اوسکے قلب پر اپنی وحی نازل کرتا ہی کیونکہ اگر اوسکے قلب کو وہ ان
[illegible] تو وہ روح کیون نازل کرسکتا ہی پھر اوسکے بیہودہ انکار کا کچھ حاصل نہ ہوا۔ اگر کہا جاوے کہ وحی کو روح کیون
[illegible] جسمانی سے نفسانی زندگی ہوتی ہی۔ اسیطرح روح وحی سے ایمانی زندگی حاصل ہوتی ہی اور یہی درحقیقت اصل حیات
[illegible] وقت مین فنا ہونے والا ہی۔ بعض نے کہا کہ روح سے مراد جبرئیل علیہ السلام ہین لقولہ تعالے نزل بہ الروح الامین
[illegible] یعنے تیرے دل پر اسکو روح الامین اُتار لایا تاکہ تو ڈر سنانے والا ہوجاوے۔ یعنے لوگون کو اسی یوم التلاق سے
[illegible] زمین ایک برابر چٹ میدان مستوی ہوگی۔ يَوْمَ هُمْ بَارِزُونَ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ
[illegible] لوگ کھلے ظاہر ہونگے اللہ تعالے پر ان مین سے کچھ بھی پوشیدہ نہ ہوگا ف۔ جیسے آج کے دن بھی اللہ تعالے پر کچھ پوشیدہ
[illegible] یہ لوگ اپنے آپ مین غائب ہین اور اپنی آنکھون کے پردہ کی وجہ سے اللہ تعالے کی حضوری نہین رکھتے ہین حالانکہ قیامت
[illegible] یوم التلاق ہوگا پس کافرون کو قہر وغضب کا سامنا ہوگا جیسے مومنون کو اوس دن رحمت سے ظہور ہوگا پس چونکہ زمین ہموار مستوی
[illegible] ان غافلون کے واسطے کوئی آڑ وسایہ نہ ہوگا اور غور سے سمجھنا چاہیے کہ اسوقت شان الٰہی عزوجل اسیطرح ظاہر ہی کہ زمین کے
بادشاہ متکبرین وغیرہ اپنے واسطے ملکیت ثابت کرتے ہین اور اوس دن اللہ تعالے اس شان کا ظہور نہین فرمائیگا بلکہ حدیث الصور مین
[illegible] ہوچکا کہ پہلے صور کے بعد پھر تمام مخلوقات کے فنا ہوجانیکا حکم فرماویگا۔ حتی کہ جب جمیع ارواح کو مقبوض کرلیگا تو تین بار فرمائیگا
لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ۔ آج کسکے واسطے سلطنت ہی ف۔ حدیث مین ہی کہ آسمانون اور زمین کو اپنے قبضہ مین نہ فرما کر ندا
[illegible] کہ مین بادشاہ جبار ہون زمین کے وہ بادشاہ کہان ہین وہ جبار کہان ہین وہ متکبر کہان ہین وہان جواب دینے والا کون ہی اگر
[illegible] ہوتے تو بھی کسیکو مجال نہ تھی حالانکہ وہ تو سب فنا ہین لہذا حق سبحانہ تعالے خود ہی جواب فرمائیگا۔ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ
آج تو اللہ الواحد القہار ہی کی بادشاہت ہی ف۔ اگر کسی احمق کو وہم ہو کہ اس سے کوئی حکمت ظاہر نہین ہوئی تو اوسکو
[illegible] بتایا جاوے کہ اسوقت شان وحدانیت والوہیت وقہاری کا ظہور ہوجائیگا اور اس کیفیت کو وہی بندے خوب سمجھتے ہین جو
اللہ تبارک وتعالے سے عارف ہین پھر جب تمام مخلوقات کو پیدا فرمائیگا تو بھی صفت قہاری اونپر ظاہر ہوگی حتی کہ کفار روسیاہ
[illegible] مارے آنکھین پھاڑے ہوئے ٹکٹکی لگاوینگے بلکہ اولیاء رحمت وانبیاء علیہم السلام بھی نفسی نفسی کہینگے ابن عباس رضی سے
[illegible] ہی کہ قیامت کے قریب ایک ندا کرنے والا ندا کریگا کہ ای لوگو قیامت آگئی اس آواز کو زندے و مردے سب سنینگے اور اللہ تعالے
دنیا پر نزول فرمائیگا (بعد فناء خلق کے) فرماویگا آج کسکا ملک ہی پھر خود ارشاد فرمائیگا کہ للہ الواحد القہار (رواہ ابن ابی حاتم)
[illegible] اپنے اوپر ظلم سے خائف ہونگے تو بیان نیکی بدکرداریون کا نتیجہ ہی اللہ تعالے فرماتا ہی۔ اَلْيَوْمَ تُجْزَىٰ
كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ۔ آج ہر نفس کو وہ بدلا دیا جائیگا جو اوسنے کمایا تھا۔ آج کچھ ظلم نہین ہی ف
[illegible] کی بھلائی مین سے کم نہین کیا جائیگا اور نہ ایک ذرہ برابر کسیکی برائی مین بڑھایا جائیگا بلکہ محض عدل کے ساتھ حکم
[illegible] نیکی ہی تو وہ بھی سامنے آویگی اور اگر ذرہ برابر بدی کا ہی تو وہ بھی سامنے آویگی پھر اس عدل مین ظلم کی بالکل نفی ہی
[illegible] اس عدل کے ساتھ فضل بھی ہوگا لیکن یہ فضل انہین پر ہوگا جو اس فضل کے مستحق ہین۔ اور وہ اللہ تعالے
[illegible] نیکی ہو ایک سے دس گونہ سے جہانتک اللہ تعالے کو منظور ہو دیجاویگی اگر کہا جاوے کہ بعض نیکی تو کافر لوگ

بھی کرتے ہیں۔ جیسے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا اور قرابتوں کا حق دینا اور محتاجوں کو خیرات کرنا [illegible]
جواب یہ ہے کہ نیکی کا مدار تو نیت پر ہے یعنے اللہ تعالے کی توحید اور اُسکی دار آخرت کا اقرار ہو اور [illegible]
یا ایک بات قطعی نہ دار رہی کیونکہ بکثرت کفار تو دار آخرت کے قائل ہی نہیں ہیں اور بعضے [illegible]
کی وحدانیت سے منکر ہیں تو اونکی نیکی کا مقصود صرف دنیا ہے اور اللہ تعالے نے قرآن میں [illegible]
اوسکو ہم دنیا دیدیتے ہیں۔ پھر آخرت میں اوسکے واسطے کچھ نہیں ہے لقولہ تعالے فجعلناہ [illegible]
کوئی نیکی نہ رہی تو وہ فضل کا مستحق ہی نہ رہا بس وہ زیادہ سے زیادہ اپنے حق میں عدل کا امیدوار [illegible]
آج کچھ ظلم نہ ہوگا اور جو کچھ کیا اوسیکا بدلہ پاویگا۔ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ۔ اللہ تعالے [illegible]
بس دنیا کے آدھے دن کے برابر وقت میں حساب پورا ہو جائیگا۔ کما رواہ الحاکم۔ اور مومن کو ایسا معلوم ہوگا [illegible]
وقت گذرا۔ کما فی الصحیح۔ اگر کہا جاوے کہ پچاس ہزار برس کا دن ہوگا جواب ہاں اور آدمی ہوش کرے [illegible]
آپکو خوار کرنے والا اس روز ہمارے دنیا سے زیادہ عرصات قیامت کی تکلیف میں رہیگا حالانکہ حساب تو بہت [illegible]
اللہ تعالے کے نزدیک سب مخلوق بمنزلہ نفس واحدہ ہے اور مخلوق کی کیفیت بھی وہاں مادی عوارض سے صاف [illegible]
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالے کل خلائق کو قیامت کے روز ایک تختہ سفید مستوی پر جمع کریگا گویا وہ [illegible]
تختہ ہے یعنے یہ زمین اسطرح صاف شفاف پاکیزہ ہوگی کہ اسمیں اللہ تعالے کی نافرمانی کچھ نہیں کی گئی ہے رواہ [illegible]
تحت قولہ تعالے یوم تبدل الارض غیر الارض الآیہ۔ کی تفسیر میں مع لطائف بنابات کے گذر چکی ہے۔ ف۔ ان آیات [illegible]
ذکر عرش میں اسطرح ہے کہ قولہ تعالے فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک الآیہ۔ یعنے ملائکہ علیہم السلام نے [illegible]
جنہوں نے اسلام کو پورا کیا یعنے ایمان کے سایہ میں راہ حق کی اتباع کی شیخ رح نے شرح میں ملائکہ علیہم السلام کے [illegible]
بھی کیا کہ ان بزرگوں نے باوجود شفقت کے ایسے بندوں کو چھوڑ دیا جو گناہ کرتے ہیں بلکہ گناہ پر اصرار کرتے ہیں [illegible]
نہیں جس سے کفر ہو جاتا ہے بلکہ غفلت وجہالت ہے۔ لکھا کہ یہ امر ان ملائکہ علیہم السلام کی طرف سے ایک صفت [illegible]
عصیان سے معصوم ہیں یعنے عصیان ہونا اُنسے غیر ممکن ہے کیونکہ اُنہیں عصیان کا مادہ پیدا ہی نہیں ہوا لیکن [illegible]
تھی جیسے آدمیوں نے اللہ تعالے کے فضل سے اُنکی جبلت کو پہچان لیا ہے پس وہ آدمیوں میں سے گنہگار [illegible]
نہیں دیکھتے ہو کہ سید الرسل خیر الخلائق صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر فرمایا جب مشرکین بدکار نے آپکے [illegible]
کہ اللہم اہد قومی فانہم لایعلمون۔ الٰہی میری قوم کو ہدایت دیدے کہ یہ لوگ جانتے نہیں ہیں۔ [illegible]
ہدایت مانگی۔ ملائکہ علیہم السلام نے اول تو تمہید کی کہ۔ ربنا وسعت کل شئ رحمۃ وعلما۔ پھر استغفار [illegible]
خاص کر لیا۔ کاش اسی عموم پر چھوڑ دیتے اور کاش مومنوں ہی تک خصوصیت کرتے شیخ ابن [illegible]
جو تسبیح وتقدیس کے واسطے پیدا ہوئے ہیں وہ گنہگار مومنوں کے لیے استغفار کرتے ہیں [illegible]
نہیں کرتے تم کیسے خواب غفلت میں پڑے ہیں بعض مشائخ رح نے کہا کہ قابل مغفرت [illegible]
شیخ سہل رح نے کہا کہ قولہ فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک۔ یعنے ایسے بندوں کی [illegible]

[illegible] الاعلی کی اتباع کی یعنے تیرے رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی مترجم کہتا ہے کہ مراد نفس سے خارج
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مستقیم راہ ہی کیونکہ جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پاک تھے
[illegible] اسمین کسی طرح کا خطر نہین ہی جبکہ ظاہر و باطن مطیع ارشاد نبوت و متبع راہ سنت ہو فافہم واستقم
[illegible] اسمین ہر مخلوق کے مناسب اسکے درجات کی بلندی ہی چنانچہ اہل ارادت کی بلندی بکرامات
[illegible] مجاہدات ہی اور اہل معرفت کی بلندی بصفات و ذات ہی اور اہل الوجد کی بلندی بشہود ہی اور اہل سلوک
[illegible] وحال ہی اور زاہدون کی بلندی بجنت ہی اور نفوس جب مجاہدہ وریاضت سے پاکیزہ ہو جاتے ہیں
[illegible] ہی اور عقول کی بلندی بدیدار آیات و برہان ہدایات ہی اور ارواح کی بلندی بقرب انس ہی اور اسرار کی
[illegible] قدس ہی اور اسرار خالص ہی ہین جو اوسکی جانب بلند ہون حتی کہ خودی سے فنا ہو کر انوار صفات مین اونکو بقا بحق حاصل
[illegible] ذو العرش یہ عرش اگرچہ تمام کائنات کو محیط ہی مگر اوسکی سلطنت وکبریائی کے سامنے رائی کے ذرہ سے کمتر ہی اور واضح ہو کہ
[illegible] عرش کا ذکر ہونا بنظر حد معقول ہی یعنے یہ حواس جسکو عوام اپنے نزدیک عقل کہتے ہین اسوجہ سے کہ ایسی سمجھ کی رسائی نو
[illegible] ہی بلکہ وہان عالم عقل ہی کہ وہ ایسے افعال الٰہی عزوجل سے متعلق ہو کر معرفت عقلی حاصل کرتی ہی اور افعال چونکہ قائم
[illegible] رفتہ وہ عالم صفات کی معرفت پر پہونچ جاتی ہی اور عالم صفات ہی سے معرفت ذات قدس ہی اور قولہ تعالےٰ استوی علی العرش
[illegible] اور جب اوہام کو یہان شکست حاصل ہوئی کہ عرش پر اوسکا استوا کیونکر ہو سکتا ہی تو اوسکے جواب مین یہی آیت ہی یعنے
[illegible] العرش یعنے استوار کو وہم کی مجال نہین ہی کہ سمجھ سکے کیونکہ عرش تو اوسکے سلطان عزت کے قہر مین مقہور ہی اور اوسکی قدرت کے
[illegible] پھیلائے ہوے اس امر کا محتاج ہی کہ وہ ایجاد فرماوے تب پیدا ہو پس وہ سبحانہ تعالےٰ پاک ہی کہ عرش وغیرہ کوئی مکان
[illegible] اسکے واسطے محل ہو سکے بلکہ عرش کے حق مین جو استوار فرمایا اسکے یہ معنے ہین کہ اوسکے صفات قدس کی تجلی کا محل یہ
[illegible] صفات کی تجلی سے افعال الٰہی عزوجل اس تمام مخلوقات مین جاری ہوتے رہتے ہین جنکو عرش محیط ہی یعنے تمام
[illegible] و آیات بمنازل قضا و قدر کے یہین سے مقضی و جاری ہوتے ہین پس عرش مین روح فعلی ہی اور اس سے اوپر روح صفتی ہی اور اس سے
[illegible] ذاتی ہی اور یہی تجلی صفات کہلاتی ہی پھر ان ارواح کو اپنی مخلوقات مین سے جس بندے پر چاہتا ہی القا فرماتا ہی چنانچہ روح افعال کو
[illegible] القا فرماتا ہی چنانچہ عالم مین جو افعال جاری ہوتے ہین مومنین اونکو قضا و قدر دیکھتے ہین اور روح صفات کو محبین پر القا فرماتا
[illegible] قضا و قدر مین شہود صفات دیکھتے ہین اور روح ذات کو عارفین پر القا فرماتا ہی تو وہ روح صفات مین نور معرفت صفات
[illegible] صفات و مدارج ہین پس ظہور نور ذات ایک امر خاص ہی جو انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو پہونچتا ہی اور ظہور نور صفات
[illegible] اہل معرفت والتوحید کو پہونچتا ہی اور عقل کا امر یہی ہی جو اہل محبت و موقنین کو پہونچتا ہی جس سے وہ لوگ
[illegible] کذا لوگون کو ان ارواح کا وصول کیونکر ہوتا ہی تو انبیاء و رسولون کو بذریعۂ وحی ہوتا ہی اور باقی مراتب
[illegible] پہونچتا ہی کہ بعضے [illegible] ہین اور بعضے متکلمین ہین اور بعضے اہل کشف و عیان ہین مترجم کہتا
[illegible] الہام خاص [illegible] جیسے حدیث مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت حضرت سرور عالم صلی اللہ
[illegible] آمین [illegible] کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اکثر ایسے احکام کی درخواست کی

Marfat.com

جو امر الٰہی عزوجل مین سابق سے مقدر تھے چنانچہ قولہ تعالے واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی الآیہ [illegible]
بیان گذرا ہی۔ ھ۔ پس یہ القاء روح ان نیک بندون پر اسواسطے ہوتا ہی کہ لوگون کو یوم التلاق سے آگاہ [illegible]
کرنے کے واسطے تنبیہ کرین تاکہ وہ لوگ آداب حاصل کرکے مشہد العظیم مین حاضری کے لائق ہون [illegible]
اس دن کچھ خوف نہین ہی کیونکہ یہ اولیاء اللہ ہین اور مراکب نور پر سوار ہوکر میدان حشر مین حاضر [illegible]
واسرار مین سے کچھ بھی مخفی نہین ہی پس جس قدر اسکی استعداد باطنی تھی اسیقدر اوس سے حجاب دور [illegible]
ساکن ہونگی اور خودی سے فنا ہوکر بقاء حق سبحانہ تعالے سے باقی ہونگی اور قولہ تعالے لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار
پھر جب حیات وبقاء حق سبحانہ تعالے سے ہر ایک کو بقاء حاصل ہوگی تو منازل قدس مین سے ہر ایک اپنے اپنے مقام [illegible]
اور یہ سب منازل مقدس مقام جنت مین ہین کما فی قولہ تعالے الیوم تجزی کل نفس بما کسبت ہر ایک نے جو [illegible]
کیا وہ اپنے لائق منزلت مین ہوگا۔ اور اس دن بلاے امتحان سے کوئی محنت اوپر نہوگی قولہ ان اللہ سریع الحساب [illegible]
شان پاک سے ایک ذرہ کی معرفت حاصل ہوئی ہی اوسکو ذرا بھی شک نہین ہوتا کہ اللہ تعالے نے اول سے آخر تک [illegible]
سماوی وارضی وملائکہ وانسان وحیوانات وحشرات بے تعداد پیدا فرمائے ہین اگر کرور کرور ایسے عالم ہون بلکہ [illegible]
مین ایک عالم ہو جاوے تو حق سبحانہ تعالے ایک لمحہ سے کم مین اونکا حساب فرماوے اور وہ میزان عدل کے موافق [illegible]
یاد ہین شیخ سہل رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ رفیع الدرجات ذو العرش جس بندے کے واسطے چاہتا ہی معرفت کے ساتھ [illegible]
درجہ بلند فرماتا ہی قولہ یلقی الروح من امرہ۔ یعنے آسمان سے وحی اتارتا ہی ابن عطا نے کہا کہ عرش اوسکی قدرت کا [illegible]
اوسکی ذات پاک کے واسطے مکان نہین ہی اور روح کی دو قسمین ہین ایک وہ روح ہی جس سے خلق جسمانی [illegible]
وہ روح جس سے ضیاء حق ہی شیخ فارس نے کہا کہ عرش کو انوار صفات حق عزوجل کی تجلی سے ایسی زینت [illegible]
اوس سے مقابلہ نہین ہی شیخ حسین نے کہا کہ مخلوقات کا انتہائی اشارہ فقط عرش تک ہی شیخ ابن عطا نے کہا [illegible]
کل مردہ ہین اور جسم کو جو حیات نظر آتی ہی یہ حقیقی حیات نہین ہی ولیکن جب تک انسان کو حقیقی حیات کا ظہور نہو تب تک [illegible]
ہی کہ ہر شخص اپنے آپکو زندہ سمجھتا ہی حالانکہ وہ مردہ ہی کیا نہین دیکھتے ہو کہ اللہ تعالے نے کافرون کو مردہ کہا ہی اور مومنون [illegible]
بقولہ تعالے یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم الآیہ تو معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
وہی حیات ہی اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کیجاتی تھی پس ہر ایک بندے کو بحکم قولہ تعالے یلقی الروح [illegible]
کیجاتی ہی وہی اوسکی حیات ہی پس بعض کو القاء روح رسالت ہی اور بعض کو القاء روح نبوت ہی جیسے [illegible]
جمع تمعین اور بعض کو القاء روح صدیقیت ہی جیسے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ اور بعض کو القاء [illegible]
راشدین وعشرہ مبشرہ واکابر صحابہ جو شہید ہوے اور بعض کو القاء روح صلاحیت ہی جیسے [illegible]
و اقسام ہین بعض کو القاء روح عبادت وخدمت ہی اور بعض کو القاء روح ہدایت ہی اور بعض [illegible]
حیات سے زندہ ہین اگرچہ ظاہر مین جسم کی راہ سے کمزور وناتوان [illegible]
باطن مین مردہ ہی اگرچہ ظاہر مین زندہ معلوم ہوتا ہی قولہ تعالے لمن الملک الیوم [illegible]

Marfat.com

جیسی بیوقوفی اللہ تعالےٰ نہ فرماتا لمن الملک الیوم کیونکہ ملک ازل سے ابد تک ہمیشہ سے ہمیشہ تک اوسی کا ہی لیکن چونکہ کافرون نے دنیا مین اسکی معرفت نہین پائی اور حق آلہی سے محجوب رہے اور آخر مین انھون نے مشاہدہ کیا تو بے اختیار اونکا جواب یہی ہوگا للہ الواحد القہار۔ اور واحد وہ ہی جو شمار مین نہ آوے کیونکہ شمار کو اوسی نے پیدا فرمایا ہی اور قہار وہ ہی جسنے کل کو اپنی عبودیت مین مسخر کرلیا ہی خواہ وہ بطیب خاطر اسکی الوہیت کا اقرار کرین اور جو کچھ اوسکی مشیت ہی اوس سے انحراف نہ کرسکین خواہ اونکو گوارا ہو یا ناگوار ہو شیخ جعفرؒ نے کہا کہ قولہ تعالےٰ للہ الواحد القہار یہ جواب بکلام حق عزوجل ہی کیونکہ اوسوقت حجابات مرتفع ہوجائینگے اور اوہام وخطرات نفسانی درمیان سے دور ہوجائینگے۔ تو ہر ایک کو بدیہی معرفت حاصل ہوجائیگی کہ اللہ تعالےٰ وحدہ لاشریک ہی کے واسطے ملک ہی لیکن جواب دینا ان اہل ایمان واہل کفر کسی فریق سے نہ ہوسکیگا۔ پس اہل کفر سے اسواسطے جواب نہ ہوگا کہ وہ صم وبکم رہے اور انھون نے اس جواب کی استعداد نہین حاصل کی۔ بقولہ تعالےٰ من کان فی ہذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی۔ تو آخرت مین بھی وہ ویسے ہی گونگے رہینگے اور رہے اہل ایمان تو وہ دنیا ہی مین جانتے تھے کہ وہی وحدہ لاشریک مالک ہی پس آخرت مین سوال کی توجہ ان بندون کی جانب نہین ہی پس یہ لوگ ادب ملاحظہ رکھینگے بخصوص جبکہ شان آلہی عزوجل کا ظہور ہوگا تو اوسیکی صفت کلامی سے جواب لائق ہوگا اور وہ صفت کلامی جب انکو ظاہر ہو تو ان سے جواب ادا ہو۔ اور وہ داخل جنت ہونے کے بعد ہی کیونکہ ابھی انسے جواب مانگا نہین گیا۔ لہذا اللہ تعالےٰ نے خود جواب فرمایا شیخ ابن عطاؒ نے کہا کہ قولہ تعالےٰ الیوم تجزی کل نفس بما کسبت الآیہ۔ جس بندۂ مومن نے دنیا مین اپنے نفس کے افعال نماز وروزہ واذکار کو دیکھا تھا یعنے اپنی عبادت پر اوسکی نظر تھی وہ انکا بدلہ دیدیا جائیگا اور اوسپر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا اور جس بندے نے اپنے افعال پر نظر نہین رکھی بلکہ اپنے افعال کو اس لائق سمجھنے سے نکال ڈالا کہ یہ کسی بدلہ کے لائق ہی اور فقط اللہ تعالےٰ کے فضل واحسان پر نظر رکھے تو وہ فضل ورحمت پاویگا۔ اور وہی عین فرحت ہی لقولہ تعالےٰ قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا الآیہ حاصل یہ کہ بندگان عارفین اپنے افعال پر نظر نہین رکھتے بلکہ فضل آلہی سبحانہ تعالےٰ پر نظر رکھتے ہین اگرچہ سب لوگون سے بہتر موافق طریقہ سنت کے عبادت کرتے ہین شیخ ابوبکر بن طاہرؒ نے کہا کہ اے شخص تجکو بغیر ظلم وکمی کے تیرے افعال کا عوض واستحقاق دیدیا جائیگا اور تو خوب پہچان جائیگا کہ یہی استحقاق ہی تاکہ اسکے بعد جب تجکو اپنے فضل ورحمت سے عطا کیا جاوے تو تجھے اوسکی قدر معلوم ہو کہ تیرے نفس کا کمایا ہوا سب ہیچ تھا واضح ہو کہ دار آخرت وہ مقام ہی کہ اُس دن کسی نفس کو یہ تردد باقی نہ ہوگا کہ جو کچھ اُسنے کمایا تھا وہ یہی ہی یا اسمین کمی بیشی بھی بلکہ ہزارون امور جس سے وہ غافل تھا سب اسکے روبرو ہونگے اور اپنی تمام عمر کی ہر ساعت مین جو کچھ کیا ہی سب اسکے سامنے ایسا موجود ہوگا کہ اسکو اسمین یا اسکی جزا مین کچھ بھی تردد نہوگا مگر وہ ایمان ہی کہ جسنے اسپر یقین کیا وہ ہر ساعت جبکہ غفلت سے چھوٹتا ہی نہایت حیرت وخوف سے دیکھتا ہی قال تعالےٰ

وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ ۚ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ

اور ڈرا سنا انکو اوس نزدیک والے دن کی جبوقت دل پونہچین گے گلون کو دبا رہے ہون گے کوئی نہین گنہگارون کا

حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ۝ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ۝ وَاللَّهُ يَقْضِي

دوست نہ شفیع جسکی بات مانی جاوے وہ جانتا ہی چوری کی نگاہ اور جو چھپا ہی سینون مین اور اللہ چکاتا ہی

بِالْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝ ع ۱۱

انصاف سے اور جنکو پکارتے ہین اسکے سوا نہین چکاتے ہین کچھ بیشک اللہ جو ہی وہی ہی سنتا دیکھتا

Marfat.com

جب اللہ عزوجل نے بیان فرمایا کہ ہر نفس عامل نے جو کچھ عمل کیا ہے خواہ نیک ہو یا بد ہو وہ اسکے روبرو حاضر کیا ہوا ہو [illegible]
نتیجہ سے خوف دلایا اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث مرفوع مین کلام قدسی ہے کہ اے بندو [illegible]
درمیان بھی ظلم کو حرام کر دیا ہے پس باہم ظلم مت کیجیو اور اسی حدیث مین مذکور ہے کہ اے بندو یہ تمھارے اعمال [illegible]
ہون۔ پھر یہی اعمال تمکو پورے پورے دیدونگا۔ پس جو شخص بھلائی پاوے وہ اللہ تعالیٰ ہی کی حمد کرے [illegible]
وہ کسیکو ملامت نہین کر سکتا سوا اپنے نفس کے۔ کمافی صحیح مسلم۔ پس قیامت کے روز ہر نفس کے [illegible]
کسیکو وہان تنفس کی مجال نہ ہو گی بلکہ خود ہر شخص خوفناک ہو گا کہ زبان بند ہو جائیگی کما قال تعالیٰ وَاَنْذِرْهُمْ [illegible]
اور ان لوگون کو یوم الآزفۃ سے ڈرا دے ف یہ قیامت کے نامون سے ایک نام ہے کیونکہ اسکے معنے قریب [illegible]
قریب ہے کمافی قولہ تعالیٰ اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔ قولہ تعالیٰ اقترب للناس حسابهم الآیۃ۔ اور [illegible]
قریبہ سے خوف دلانے کے یہ معنے ہین کہ وہی انسان کے دائمی انجام کا وقت ہے۔ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ
كَاظِمِيْنَ۔ جسوقت قلوب نزدیک حلقوم کے گھٹے ہوے ہونگے ف قتادہ نے کہا یعنے خوف کی وجہ سے [illegible]
اونکے حنجرے یعنے حلقوم کے پاس آکر رک جائین گے نہ نکلینگے اور نہ اپنی جگہ ٹھہرینگے۔ یہی عکرمہ وسدی وغیرہ سے منقول ہے [illegible]
انتہائے غم و دہشت اونکے دلون مین بھر جائیگی کہ اونکے دل اونکے منھ کو آجائینگے مگر موت نہ آویگی کہ منھ سے نکل کر [illegible]
کم ہو گا کہ دل اپنے ٹھکانے آوین۔ شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ ابن جریرؒ نے کہا کہ کاظمین کے یہ معنے ہین کہ روتے ہونگے۔ مترجم کہتا ہے [illegible]
خوف و دہشت سے رونا بھی نہ آویگا۔ بعض نے کہا کہ کاظمین کے یہ معنے ہین کہ چپ خاموش ہونگے۔ مترجم کہتا ہے کہ صحیح وہی [illegible]
یعنے شدت غم سے گھٹے ہوے ہونگے۔ ہان اسکو یہ امر لازم ہے کہ زبان بند ہو کیونکہ شدت خوف و دہشت سے [illegible]
مرد و عورتین سب برہنہ جمع ہونگے اور کچھ بھی کسیکی جانب نظر نہ ہو گی تو اپنی ذات سے غفلت ہو گی اور ایسی حالت مین [illegible]
بند ہو جاتی ہے۔ بلکہ وہ دہشت و خوف تو کبھی دنیا مین طاری بھی نہین ہوتا تھا خصوص اس حالت مین کہ مایوسی چھائی ہو گی۔ [illegible]
لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ۔ نہ ہو گا ظالمین کے واسطے کوئی قرابتی دل سوز اور نہ کوئی [illegible]
کرنے والا جسکی شفاعت مانی جاوے ف یعنے جن لوگون نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کر کے اپنی جانون پر ظلم کیا [illegible]
واسطے آج کے روز نہ کوئی دل سوز قرابتی ہے جس سے اونکو نفع پہونچے نہ کوئی سفارشی ہے جسکی شفاعت [illegible]
ظالمون کی حالت یہ ہو گی کہ تمام اسباب منقطع ہو جاوینگے اور جو کچھ خیالی جال اونھون نے مکڑی کی طرح [illegible]
کہ کہین اونکا نشان بھی نظر نہ آویگا۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ لطیف نکتہ ہے اور اوسکا بیان یہ ہے کہ درواقع وہ چیز [illegible]
ہو نہ خیالی۔ کیونکہ اگر بچہ یا بوڑھا اپنے خیال مین کوئی خوبصورت شکل کا تصور لاوے یا قبیح [illegible]
اسکی جان پر ہو گا اور درواقع ایسی شکل موجود نہ ہو جائیگی۔ جیسے یہ بات معلوم ہوئی تو [illegible]
جو امور اعتقاد کیے ہین مثلاً بت پرستون نے سمجھا کہ یہ ہمارے آلہہ ہین جو قیامت مین [illegible]
پہونچائینگے اور نصرانیون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت محض خیالات [illegible]
[illegible] موجود صرف اونکے [illegible] مین ایک تصور [illegible]

Marfat.com

[illegible] جیسا تک یہ جسم اس قابل موجود ہی کہ یہ خیالات باندھے حتی کہ اگر بڑھاپے کی وجہ سے اوسکے حواس گم ہو جاوین
[illegible] بعض اوقات وہ بت پرستی مین کبھی وہ ان بتون کو گالیان دینے لگتا اور توڑنے لگتا ہی پس کچھ شک نہین کہ جب
[illegible] منتقل ہو جاویگا تو اوسکے جسم کے ساتھ یہ جالا بھی سڑ جائیگا پھر آخرت مین اسکا وجود نہ ہو گا کیونکہ وہان اوسکو
[illegible] کا موقع نہین ہی پس جب وہان پہونچینگے تو سب اسباب خیالات منقطع ہو جائینگے اور خوف و یاس کی حالت
[illegible] اونکو کیا ہی وہ اونکے سامنے ہو گا کیونکہ اللہ عزوجل ہر ہر ذرہ کو محیط ہی اور اس سے درحقیقت اہل ایمان کو بھی
[illegible] کہ اللہ تعالے سب دیکھتا ہی یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ۔ اللہ تعالے
[illegible] آنکھون کی دزدیدہ نظر کو اور ہر اوس چیز کو جو سینہ مین چھپاتے ہین ف پس اللہ عزوجل نے آگاہ فرمایا کہ اللہ تعالے
[illegible] تمام اشیاء کو محیط ہی خواہ چھوٹی چیز ہو یا بڑی ہو اور خواہ محسوس ہو یا غیر محسوس ہو پس اللہ تعالے سے شرم کرکے پورا تقوی رکھنا چاہیے
[illegible] آنکھون کی دزدیدہ نظر کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک مثال مین بیان فرمایا کہ جیسے ایک شخص کسی گھر مین گیا جسمین ایک خوبصورت
[illegible] بھی موجود ہی تو ان لوگون سے شرم کرکے ادھر نہین دیکھتا ہی لیکن انکی غفلت کو تاک کر کنکھیون سے اوسکی جانب دیکھتا جاتا ہی
[illegible] جماعت مین بیٹھا ہی کہ ادھر سے کوئی خوبصورت عورت گذری تو لوگون کے سامنے اپنی نگاہ نیچی کیے ہوے ہی لیکن کنکھیون سے
[illegible] تاک مین ہی کہ کیونکر اوسکو دیکھے۔ پھر جب لوگ متوجہ ہوتے ہین تو اپنی نگاہ نیچی رکھتا ہی حالانکہ اللہ تعالے خوب جانتا ہی کہ
[illegible] دل مین ایسا خیال ہی کہ یا وسے تو اوسکی شرمگاہ تک دیکھے (رواہ ابن ابی حاتم وابن المنذر وابن ابی شیبہ وسعید بن منصور)
[illegible] روایت مین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالے خائنۃ الاعین کو جانتا ہی یعنے آنکھون کی خیانت سے آگاہ ہی کہ خیانت
[illegible] ارادہ کیا نہین ہی یہی مجاہد وقتادہؒ کا قول ہی اور قولہ تعالے وما تخفی الصدور۔ یعنے اللہ تعالے کو معلوم ہی کہ اگر تجکو اس عورت پر
[illegible] ہوتی تو تو اوسکے ساتھ زنا کرتا یا نہ کرتا کذا قال ابن عباس (رواہ الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم والبیہقی) اور سدیؒ نے کہا کہ اسمین
[illegible] بھی داخل ہی۔ وَاللّٰهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ۔ اور اللہ تعالے حق کے ساتھ حکم فرماتا ہی ف یعنے عدل کے ساتھ حکم کرتا
[illegible] ابن عباس نے کہا کہ اپنے علم سے نیکی کے عوض نیکی دیتا ہی اور بدی کے عوض بدی دیتا ہی کیونکہ اوسکا علم محیط ہی۔ وَالَّذِينَ
يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ۔ اور سوا اللہ تعالے کے جنکو لوگ پکارتے ہین وہ تو کچھ بھی حکم
نہین لگا سکتے ہین ف یعنے بتون وغیرہ کسی مین یہ طاقت نہین ہی کہ اپنے پکارنے والون کے ذرہ ذرہ افعال سے آگاہ ہون
[illegible] اونکو قدرت ہی کہ اوسکا کچھ عوض دے سکین۔ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ۔ سننے والا دیکھنے والا تو اللہ تعالے
[illegible] ف پس وہی مخلوقات کے ذرہ ذرہ نیکی وبدی کو قیامت مین اونکے سامنے لاویگا اور وہی حاکم قادر ہی پس ہر ایک کو
[illegible] دیگا تو چاہیے کہ اوس دن سے خوف کرکے زندگی دنیا مین ظاہر و باطن اوس سے حیا کرین اور اپنے ہر خیالات بد سے
[illegible] رہین اور واضح ہو کہ خائنۃ الاعین کے بارہ مین ایک حدیث بھی وارد ہی جس سے اہل تقوی سمجھ سکتے ہین کہ کہانتک
[illegible] حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر لیکر فتح مکہ کے واسطے روانہ
[illegible] ایک ساعت کے واسطے وہان قتال کی اجازت دیدی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے
[illegible] سوا چار مردون اور دو عورتون کے اور فرمایا کہ ان لوگون کو قتل کر دینا اگرچہ یہ لوگ خانہ کعبہ

کا بردہ پکڑے کھڑے ہوں اور ان میں سے ایک شخص عبد اللہ بن سعد بن ابی السرح تھا یہ شخص [illegible]
عنہ کے پاس چھپا۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کے واسطے بلایا تو [illegible]
اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ عبد اللہ بن سعد حاضر ہے اسکی بیعت قبول فرمائیے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
تین بار اسی طرح واقع ہوا ہر بار اوسکی بیعت سے ہاتھ روکتے تھے پھر اوسکی بیعت لے لی پھر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم [illegible]
متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی شخص اتنا سمجھدار نہ تھا کہ اس شخص کی جانب کھڑا ہو کر اوسکو قتل کر دیتا جبکہ [illegible]
تھا کہ میں اوسکی بیعت سے ہاتھ روکتا ہوں تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمکو یہ کیونکر معلوم ہو [illegible]
دل میں کیا بات ہے آپ نے ہمکو اپنی آنکھ کا اشارہ کیوں نہ کر دیا تو آپ نے فرمایا کہ پیغمبر کے واسطے خائنۃ الاعین [illegible]
ہے رواہ ابو داؤد والنسائی وابن مردویہ (تنبیہ) آیت میں یعنے قولہ ولا شفیع یطاع میں ایذان ہے کہ اہل ایمان کے واسطے
حاصل ہوگی اسکا بیان یہ ہے کہ کافروں اور مومنوں میں ضدیت ہے تو کافروں کے واسطے جب بیان فرمایا کہ اونکے واسطے
نہیں جو مطاع ہو تو لازم آیا کہ مومنوں کے واسطے ایسا شفیع ہے اسواسطے کہ اگر مومنوں کے واسطے بھی نہ ہو تو کافروں کی کوئی
مذمت نہیں ظاہر ہوتی اگر کہا جاوے کہ یہاں دو طرح سے اشکال لازم آتا ہے اول یہ کہ شفیع یطاع یعنے شفیع مطاع وہ ہوتا ہے جو
کیجاوے حالانکہ اللہ تعالےٰ کی درگاہ پاک میں یہ امر محال ہے کہ کوئی ایسا شخص ہو جسکی اطاعت کیجاوے اور اشکال دوم یہ ہے کہ
شفیع مطاع کی نفی کی گئی یعنے ظالموں کے واسطے کوئی شفیع مطاع نہ ہوگا اور جس مومن نے کبیرہ گناہ کیا وہ بھی ظالم ہے مثلاً کسی
ناحق قتل کیا یا کسیکا مال ناحق چھین لیا یا نماز چھوڑی یا زکوٰۃ نہ دی تو یہ بھی ظالم ہے اور شفاعت تو گنہگار کے واسطے ثابت [illegible]
ہے پس گنہگار جب ظالم ٹھہرا تو اوسکے واسطے شفاعت نہ ہوئی حالانکہ روایت کرتے ہو کہ حدیث میں آیا ہے کہ میری شفاعت میری
کبیرہ گنہگاروں کے واسطے ہے انکا جواب صحیح بہت خوبی کے ساتھ دیا گیا ہے چنانچہ اشکال اول کا جواب یہ ہے کہ بالاتفاق [illegible]
کے معنے حقیقی جناب باری تعالےٰ میں محال ہیں کیونکہ یہ محال ہے کہ اللہ تعالےٰ پر کسیکی اطاعت واجب ہو اور ہر شخص جانتا ہے کہ
میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ پر اوسکی اطاعت ہو بلکہ اللہ تعالےٰ اپنی تمام مخلوقات پر قاہر عزیز غالب ہے تو مطاع کے [illegible]
بالضرور باطل ہیں کیونکہ یہ بات تو بدیہی معلوم تھی کہ کافروں کے واسطے اور مومنوں کے واسطے ایسا شفیع محال ہے تو [illegible]
تحقیر ظاہر نہ ہوگی کیونکہ جو چیز محال ہے وہ تو کسیکے واسطے نہ ہوگی پس کافروں کی کیا خصوصیت ہے پس لازم آیا کہ مطاع کے [illegible]
معنے لیے جاویں اور زبان عرب میں یہ مجاز متعارف ہے کہ ایسے موقع پر مطاع کے یہ معنے لیتے ہیں کہ ایسا سفارشی ہو جسکی [illegible]
کیجاوے پس کافروں کے حق میں یہ مذمت ہوئی کہ وہ لوگ قیامت میں ایسے خوار ہونگے کہ اونکے واسطے ایسا سفارشی [illegible]
سفارش مانی جاوے پس اس سے یہ منع نہیں نکلتا کہ بالکل سفارش ہی نہ ہو یعنے ممکن ہے کہ ایسا سفارشی ہو جسکی [illegible]
نہ جاوے چنانچہ ایک حدیث میں بھی آیا ہے کہ کفار آخر کار اپنے سردار ابلیس سے سفارش کی خواستگار ہونگے حالانکہ [illegible]
نشستگاہ سے ایسی سخت بدبو اوٹھیگی کہ اوسکے لوگ بہت پریشان ہونگے اور اوسکی سفارش [illegible]
سر پہ دھرا جائیگا حتی کہ جب اوسکے لوگ دور سے اوسکو دیکھینگے تو آپس میں کہینگے کہ یہ کیسی [illegible]
[illegible] جب وہ آتے [illegible] گے اور وہ کہیگا کہ [illegible]

... ما ذا قال ربکم ... عن فی لک ۔ پھر اس سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ مومنون کے واسطے ضرور ایسا سفارشی ہوگا جسکی سفارش
... مومنون کے واسطے شفیع مطاع ہوگا لیکن شفیع مقبول کے بجائے شفیع مطاع فرمایا تو اسمین ایک لطافت ہی کہ جسکو
... اللہ تعالے ... تمھارا یہ اعتراض کہ اچھا اگر مومنون کے واسطے شفیع مطاع ہی تو فقط انھین مومنون کے واسطے
... گنہگار نہین ہین کیونکہ گنہگار تو ظالم ہوتے ہین اسکا جواب یہ ہی کہ ظالم سے یہان کس قسم کا ظلم مراد ہی یعنے یا تو سب
... ظلم خواہ ادنی ہو یا اعلی ہو اور کسی ظلم تو وہ بھی ہی جو صغیرہ گناہ ہو بلکہ جس شخص نے ظہر کے فرض ادا کیے پھر عصر کے فرض ادا کیے
... وقت ضائع کیا کہ اوسمین نفل نماز نہین پڑھی تو اوسنے وقت رائگان کرنے مین اپنے اوپر ظلم کیا حالانکہ بالاجماع تم بھی قائل ہو کہ یہ
... نہین ہے کہ اسپر عذاب ہوگا بلکہ صغیرہ گناہ پر بھی عذاب ہوگا تو لامحالہ یہان ظلم سے خاص ظلم مراد لینا چاہیے اور وہ شرک و کفر ہی
... اللہ تعالے ان الشرک لظلم عظیم اور اس دلیل سے بھی کہ یہان جو آیت وارد ہی وہ کافرون کی مذمت مین ہی تو وہی ظالم یہان مراد ہین
... واسطے الظالمین موافق زبان عربی کے الف لام استغراق کے ساتھ ہی یعنے جمیع ظالمین کے واسطے شفیع نہین ہی تو یہ بات صحیح
... اسواسطے کہ جمیع ظالمون مین کفار و مشرکین بھی داخل ہین اور اونکے واسطے شفیع نہین ہی۔ اور اگر الف لام استغراق نہ ہو تو ظاہر ہوگیا
... بعض ظالمون کے واسطے شفیع نہین ہی اور یہ وہی کفار و مشرکین ہین۔ کما قال تعالے فما تنفعھم شفاعۃ الشافعین الآیۃ ۔ رہا یہ نکتہ
... مومنون کے واسطے ایسا شفیع جسکی سفارش قبول فرمائی جاوے اوسکو شفیع مطاع ظاہر فرمایا تو یہان دو مقام ہین اول یہ کہ معترض
... معتزلی نے گمان کیا تھا کہ تم شفاعت فقط گنہگار مومنون کے واسطے کہتے ہو حالانکہ اوسکا زعم جہالت ہی بلکہ ہم تو شفاعت کو جمیع مومنون کے
... واسطے کہتے ہین بایں طور کہ جن مومنون کو شفاعت نصیب ہوگی اگر وہ گنہگار ہی تو گناہ کے عذاب سے بچایا جائیگا اور جنت مین داخل کیا جائیگا
... پھر اگر اوسکے پاس کچھ نیکیان بھی ہون تو اپنی نیکیون کی مقدار پر درجہ پائیگا اور جس مومن پر گناہ کبیرہ نہین ہی خواہ اس وجہ سے کہ اوسنے
... گناہ ہی ... نہ کیا تھا یا اس وجہ سے کہ وہ توبہ کرکے مرا تھا تو شفاعت کا اثر اوسکے حق مین یہ ہوگا کہ جنت کے درجات عالیہ مین سے
... بلند درجے پر پہنچ جاوے پھر شفاعت عامہ جسکا اشارہ اس آیت سے بتلایا گیا ہی وہ ذاتی خصوصیت سے حضرت سرور عالم محمد مصطفی
... صلی اللہ علیہ وسلم ... کو عطا ہوئی ہی چنانچہ احادیث شفاعت کو جابجا مین نے ترجمہ کردیا ہی تو معلوم ہوا کہ جس نعمت شفاعت کا یہان اظہار کیا
... اور بشارت دی ... شفیع ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور چونکہ آپ خاتم النبیین حبیب ... ہین جو خلیل اللہ سے
... برتر ... اپنے حبیب کی بات بخوشی منظور ہوتی ہی تو اس کرامت کے اظہار کے واسطے شفیع مطاع ظاہر فرمایا فافہم و الحمد للہ
... قولہ تعالے یعلم خائنۃ الاعین الآیۃ ۔ اللہ تعالے نے اس کلام پاک مین آگاہ فرمایا یہ کہ آنکھون سے جو خیانت
... اور یہ کہ اللہ تعالے ان سب کو جانتا ہی اول یہ بیان حکمت سمجھ لو کہ آنکھون سے خیانت کیونکر ہی تو جاننا چاہیے
... دروازہ یہ آنکھ ہی پس جب آنکھ نے کوئی چیز دیکھی جس سے قلب کو حظ ہی تو نفس کو بذریعہ قلب کے اس سے آگاہی
... لذت ... اپنا حق طلب کرتی ہی اور اپنی گرفتگی سے نالان ہو کر اپنا بقا چاہتی ہی اور یہ امر بظاہر حدیث وارد ہی کہ تیر
... کا محافظ نہین ہی آدمی دھوکا کھا کر ... جاتا ہی کہ حظ نفس دیدیا جاوے اور قلب سے آنکھ تک ایک دروازہ
... جاری ہی ... پس جس چیز مین نفس کی کچھ لذت ہی تو نفس کو ابھارتی ہی کہ اسکی جانب نظر کرو
... تیرے سینہ مین مخفی ہین انھین کے متعلق یہ آنکھ کی خیانت بھی ہی اور باعث اسکا یہی

Marfat.com

حظ نفس ہی یعنے نفس جب اپنی لذتون کی خوگر ہوجاتی ہی تو اسی مخفی طریقہ سے وہ اسکو حاصل کرتی ہی [illegible]
بچنے کا طریقہ یہ ہی کہ نفس کی خواہشون کو کدورت سے صاف کیا جاوے تاکہ کدورت کی تاریکی [illegible]
کے رہجاوے پس عارف جب اپنے نفس کو پہچان جاتا ہی اور اوسکو طویل ریاضت کے ساتھ اور [illegible]
آداب شریعت وخوف حقیقت کی لگام دیکر اوسکو قابو مین کرلیتا ہی تو اوسکی لذتون کی [illegible]
نفس کی جبلت یہی ہی کہ شہوات کی طرف راغب ہو اور جبلت کا بدلنا غیر ممکن ہی تو انجام کار [illegible]
رہجاتی ہی بلکہ سر باطن مین ہر لحظہ اوسکی حرکت جوش کرتی ہی کہ خواہشون کی طرف دوڑے مگر اس موقع پر دخل [illegible]
خائف ہو کر نفس اپنی حرکات کو چھپاتی ہی لیکن جسدم ذرا بھی فرصت پاتی ہی تو آنکھ کے سوراخ کی جانب [illegible]
نظر اڑاتی ہی یعنے چوری سے ایسی چیزون پر ڈالتی ہی جو حرام ہین لیکن یہ نظر بھی خفیہ ہی اور یہ خواہش بھی خفیہ ہی کیونکہ [illegible]
روایت کیا گیا کہ الٰہی مین خفیہ شہوت سے پناہ مانگتا ہون **شیخ ابو حفص النیسابوری** رحؒ نے کہا کہ عارف سے [illegible]
سے نظر ڈالے اور واضح ہو کہ اسمین نکتہ یہ ہی کہ روح عاشق پر جب جمال ازل کے درمیان حجاب آتا ہی تو وہ دل گرفتہ ہو کر جاتی ہی [illegible]
گھبراہٹ دفع ہو اور اسکی لذت حاصل ہو اور ان ایام انقباض مین اوسکو دیدار ازل کی قدرت نہین ہی تو اسی حظ خفیہ کے ذریعے [illegible]
ہی کہ انسانی شکل سے یہ بات حاصل کرے جسمین روحانیت کے آثار ہین پس اپنے منظر سے بجانب منظر عقل دیکھتی ہی اور منظر عقل سے بجا
منظر قلب دیکھتی ہی اور منظر قلب سے بجانب منظر نفس دیکھتی ہی اور نفس اسی صورت پر نظر ڈالتی ہی چنانچہ آنکھ سے تمام خوبصورت چیزون [illegible]
ہی اور یہی نفس کی جانب سے شہوت خفیہ ہی لیکن یہ نظر تو شرع مین بھی حرام ہی اور طریقت مین بھی حرام ہی بلکہ حقیقت مین ایسی چیز
دیکھنا بھی حرام ہی جو درمیانی واسطہ ہین ؎ بیا بلبل ببین در پردۂ گل آفتاب را — چراغ سادگی محبوب خود کردی نقابے را [illegible]
یہ امر دشوار ہوجاتا ہی کہ آیا اونکو منظر صنعت پر نظر ہی یا نفس کے مکر سے منظر مصنوع پر نظر ہی حالانکہ نفس انکو یقین لاتی ہی کہ مشاہدۂ [illegible]
صنعت الٰہی عز وجل پر ہی حالانکہ یہ نفس کی خیانت خفی ہی اور آنکھ کی چوری ہی پھر جب انقباض سے انبساط حاصل ہو [illegible]
ظاہر ہوتی ہی جسپر حسرت وافسوس کے سوائے کچھ چارہ نہین ہوتا ہی ؎ عاشق صنع خدا با فر بود — عاشق مصنوع او کافر بود
ایام کفر کی تلافی غیر ممکن ہی تو سوائے حسرت کے کچھ ہاتھ نہین آتا ہی اور اگر ایام انبساط سے پہلے مرگیا تو بہت [illegible]
من ذالک **شیخ ابو عثمان** رحؒ نے فرمایا کہ آنکھ کی خیانت یہ ہی کہ اوسکو محرمات پر نظر ڈالنے سے بند نہ کرے اور [illegible]
چھوڑدے بلکہ عالم حقیقت مین تو سوائے حق کے نفس جن چیزون کی خواہش کرتی ہی اونکی جانب بھی [illegible]
اس سے بھی زیادہ دقیق یہ ہی کہ غیر کی خیانت مین معاونت کرنا بھی حرام ہی چنانچہ کوفہ مین کسی [illegible]
بنوایا تھا ایک روز حضرت سفیان الثوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے اصحاب کے ساتھ اسطرف گذرے تو [illegible]
کہ دیکھو اس شخص پر افسوس ہی کہ اسنے اپنا نور اسلام مٹا کر دنیا کی جانب میل کیا کہ ایسا [illegible]
سفیان رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ مت دیکھو کیونکہ اوسکے نفس نے اسیواسطے یہ نقش و نگار [illegible]
کہ اوسکی خیانت حرام مین مددگاری مت کرو **مترجم** کہتا ہی کہ یہ نظر دقیق ہی اگرچہ [illegible]
کرتا ہی اور اللہ تعالے کو ہر ایک کی خفی نیت معلوم ہی چنانچہ شیخ نے لکھا کہ حضرت [illegible]

Marfat.com

[illegible] ہو اور بعض کو خواہش ہوتی ہو اور بعض بنظر شہوت دیکھتا ہو لیکن اللہ تعالے نے آگاہ
[illegible] رکھتا ہو صحیح نظر بدینا سے فانی ہو لہذا کافرون کو تہدید فرمائی بقولہ تعالے

[illegible] فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِن قَبْلِهِمْ

[illegible] دیکھتے آخر کیسا ہوا اونکا جو تھے ان سے پہلے

[illegible] أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ

[illegible] اون سے سخت زور مین اور جو نشان چھوڑ گئے زمین مین پھر اونکو پکڑا اللہ نے اونکے گناہون پر

[illegible] لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ

[illegible] نہ ہوا اونکو اللہ سے کوئی بچانے والا یہ اسپر کہ اون پاس آتے تھے اونکے رسول کھلے نشان لیکر

فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ

پھر منکر ہوے پھر اونکو پکڑا اللہ نے بیشک وہ زور آور ہے سخت مار دینے والا

[illegible] آیات مین اللہ تعالے نے کافرون کو غفلت نظر پر تنبیہ کی جس سے انکو آیات قدرت نظر نہین آتی ہین یعنے تنبیہ فرمائی کہ
[illegible] خیانت وبگاہ شہوت کو اور بدنیتی کو جو سینہ مین مخفی ہو اللہ تعالے خوب جانتا ہو پس ہر شخص حق کا طالب ہو یہ کلیہ مان لینا
[illegible] آیا کہ اپنے نفس سے بدنیتی نکال ڈالے جبکہ وہ اللہ تعالے اپنے رب رحیم کی مرضی چاہتا ہو اور نگاہ کو محفوظ و مصئون رکھے پھر اسکے
[illegible] اللہ تعالے نے نظر عبرت سے آیات قدرت پر نگاہ کرنے کی دلالت فرمائی۔ یہ نہایت نفیس طریقہ ہو اور جس شخص نے اسطرح نگاہ کی
[illegible] نیکبخت سعید ہو کہ ضرور اسکو حق کی معرفت حاصل ہوگی۔ یہان سے اہل ایمان کو یہ تنبیہ حاصل کرنا چاہیے کہ عبرت و ہدایت
[illegible] بدکارون کو کبھی حاصل نہوگی جو بدکاری مین نظر رکھتے ہین چنانچہ اگر شیطانی گروہ والے یہ شبہہ ڈالین کہ اہل یورپ تمام سمندر
[illegible] مین [illegible] پھرتے ہین اور باوجود صنعت وحرفت کی دانائیون کے کہان یہ عبرت نصیب ہوئی تو جواب دے کہ ان کمبختون کو عبرت
[illegible] سے حاصل ہو اور آیات قدرت کیونکر نظر آوین جبکہ جسقدر لوگ ملکون ملکون جاتے ہین یہ تو اس غرض سے ہر زمین و پہاڑ و سمندر و
[illegible] ات و معادن و [illegible] دیکھتے ہین کہ انکو یہ چیزین حاصل ہو جاوین تاکہ چندروزہ زندگی مین اپنی لذتین و خواہشین پوری کرین پھر ایسی
[illegible] نظر سے انکو آیات قدرت اور عبرت کہان سے حاصل ہوگی بلکہ برعکس انکو گمراہی مین انہماک ہوگا اور بجاے ہدایت کے ضلالت مین
[illegible] جاوینگے چنانچہ انکو یہی نتیجہ زیادہ تر حاصل ہوتا ہو کیونکہ انکو سواے دنیا کے اپنی پیدائش و موت و آغاز و انجام سے بالکل فراموشی
[illegible] ہو جیسا کہ انکی نظر مین ہوتا تو اپنی نظر کو ایسے طریقہ ناپاک سے ہٹا کر فقط تحقیق حق کی نظر پر لاتے جو ظاہر و باطن مین
[illegible] اللہ تعالے کے حضور مین حاضر ہو تو آثار دیکھتے کہ جو کچھ انکو حاصل ہو اس سے وہ لوگ بدرجہا قوت و ثروت مین زائد تھے
[illegible] کہ اس تماشاگاہ مین اب کہین انکا وجود نہین ہو تو اپنی چندروزہ ہستی پر اعتماد نہ کرتے چنانچہ اللہ تعالے نے اولاً
[illegible] جہان والون کی تشنیع فرمائی بقولہ تعالے۔ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ
[illegible] الَّذِينَ كَانُوا مِن قَبْلِهِمْ۔ کیا ان لوگون نے ملکون مین سیر نہین کی کہ دیکھتے کہ ان لوگون کا انجام
[illegible] خطاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ جو تیری رسالت کو جھٹلاتے ہین کیا انھون نے ملک مین سیر

Marfat.com

نہین کی تاکہ جن اگلی امتون نے اپنے انبیاء علیہم السلام کو جھٹلایا تھا اونکے آثار [illegible]
عذاب نازل ہوا جبکہ انھون نے اللہ تعالے کے رسولون کو جھٹلایا [illegible]
دیکھکر عبرت حاصل کرے تاکہ خود اوسی بلا مین مبتلا نہو جسمین یہ لوگ [illegible]
واسطے عام ہی یہی طریقہ عبرت بیان فرمایا بقولہ تعالے۔ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ [illegible]
وہ لوگ بہ نسبت انکے اس زمین مین اشد تھے قوت و آثار مین ف [illegible]
زمین کے واسطے بہت بڑے بڑے مکانات بنائے تھے جنکے آثار ابتک باقی ہین حالانکہ [illegible]
مستحکم کے اون پر وبال نازل ہوا اور کچھ روک نہ سکے۔ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ [illegible]
نے اونکو گرفتار فرمایا ف اور اونکی قوت و جماعت کچھ کام نہ آئی۔ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ [illegible]
سے اونکا کوئی بچانے والا نہوا ف یعنے اللہ تعالے کے عذاب سے کوئی چیز اونکو بچانے [illegible]
لامحالہ ہلاک اور تباہ ہوگئے اور جس بنا کے پیچھے انھون نے یہ کفر کیا تھا وہ بالکل منقطع ہوگئی اور جن [illegible]
معبود و حمایتی سمجھا تھا اونمین سے کوئی بھی کام نہ آیا پھر یہان وہم ہوتا تھا کہ اللہ تعالے نے [illegible]
اللہ تعالے غفور رحیم ہی اور گناہ سے کوئی بندہ خالی نہین ہو سکتا کیا نہین دیکھتے ہو کہ آنحضرت صلی [illegible]
سے چھڑانے اور توبہ کی جانب رغبت دلانے کے واسطے ارشاد فرمایا کہ اگر تم لوگ گناہ نہ کرتے تو [illegible]
جن سے گناہ سرزد ہوتا پس وہ توبہ کرتے تو اونکی مغفرت فرماتا کما فی الحسن حالانکہ اس آیت سے ظاہر [illegible]
اونکو عذاب سے ہلاک کر دیا اس وہم کا جواب یہ ہی کہ اللہ تعالے نے کلام پاک مین یون فرمایا [illegible]
ماخوذ کیا لیکن تمھارے وہم نے یہ نکالا کہ مطلقاً گناہون پر ماخوذ کیا حالانکہ تم کو یہ چاہیے [illegible]
گناہ تھے جنپر عذاب نازل ہوا چنانچہ تفتیش سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ [illegible]
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا۔ اس مواخذہ و گرفتاری کی وجہ یہ ہی [illegible]
لیکر آئے تھے پس انھون نے انکار کیا ف یعنے جن قومون کو اللہ تعالے نے عذاب [illegible]
یکے بعد دیگرے پیدا ہوتی گئین اور جو قوم جس وقت پیدا ہوئی اول وقت اونکے پاس [illegible]
و معجزات واضحات لایا مگر اوس قوم نے اپنے اوہام و قیاسات کو لیکر اوس سے انکار کیا [illegible]
آتی گئین اونکے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا کہ اونکے رسول انکے پاس آیات واضحات لائے [illegible]
ہوا کہ اسنے اپنی رائے و اٹکل کو مانا اور آیات و رسول سے انکار کیا۔ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ [illegible]
کر لیا ف اور اس عذاب کا کوئی روکنے والا نہوا اونکی قوت کام آئی اور [illegible]
تباہ ہوگئے۔ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ [illegible]
ف پس اس سے کافرون کو عبرت حاصل کرنا چاہیے [illegible]
ثابت ہی بلکہ عرب کے جمیع اقوام مین متواتر معروف ہی کہ قوم [illegible]

... کے واسطے اللہ تعالےٰ نے خفیف ہوا کو مامور فرمایا تھا جو بہت ضعیف جسم ہی مگر اوسنے ان لوگون کو ... پہاڑون وپتھرون سے اسطرح پٹکا دیا کہ اونکے سروہڈیان چکنا چور ہوگئیں علی ہذا قوم ثمود وغیرہ جو حضرت ... مین ہلاک ہوئے اونکے آثار ابتک موجود ہین پس جب قطعی دلیل متواتر سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ کی آیات و رسول ... بربادی ہوئی تو عبرت حاصل کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرین ورنہ اللہ تعالےٰ قوی شدید العقاب ... بھیجنا کچھ مشکل ہی اور یہ غرہ نہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دعا فرمائی ہی کہ دنیا مین اس امت پر عذاب آوے اور ... کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپکو رحمۃ للعالمین بھیجا یعنے آپ کے طفیل رحمت مین جمیع عالمین داخل ہو گئے ہین تاہم یہ فقط دنیاوی ... اور یہ خود چند روزہ ہی پھر آخر عذاب ہی کیونکہ حدیث مین ہی کہ جسنے میری نبوت کو سنا اور ایمان نہ لایا تو بالضرور وہ دوزخی ہوگا ... یہودی یا نصرانی بنا ہو یعنے اگرچہ وہ دعوی کرے کہ مین کسی کتاب آسمانی کا معتقد ہون تو بھی نہین بچیگا۔ نعوذ باللہ من الکفر

پھر اللہ تعالےٰ نے سرکش کافرون کے ہلاک ہونیکا عبرتناک واقعہ فرمایا

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ

اور بے شک بھیجا موسی کو اپنی نشانیان دیکر اور کھلی سند فرعون اور ہامان اور قارون پاس

فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ

پھر کہنے لگے یہ جادوگر ہے جھوٹا پھر جب پہنچا اون پاس لیکر سچی بات ہمارے پاس سے بولے مارو بیٹے اونکے جو

اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ۭ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

یقین لائے ہین اوسکے ساتھ اور جیتی رکھو اونکی عورتین اور جو داؤ ہی منکرون کا سو غلطی ہین اور بولا فرعون

ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ

مجھکو چھوڑو کہ مار ڈالون موسی کو اور وہ پکارے اپنے رب کو مین ڈرتا ہون کہ بگاڑے تمہاری راہ یا پھیلاوے

فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ

ملک مین خرابی اور کہا موسی نے مین پناہ لے چکا ہون اپنے اور تمہارے رب کی ہر غرور والے سے

ع ۷ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝

جو یقین نکرے حساب کا دن

... اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے واسطے بیان فرمایا کہ جن لوگون نے اگلے انبیا علیہم السلام کی تکذیب ... اونکو ہلاک کر دیا چنانچہ اوسکی تفصیل کے واسطے قصہ حضرت موسی علیہ السلام یاد دلایا کیونکہ موسی علیہ السلام کے مقابلہ مین ... جسکو اپنی فوج و مال و متاع دنیاوی پر یہانتک غرور تھا کہ اوسنے خدائی کا دعوی کیا تھا اور موسی علیہ السلام ... کے اوپر رسول بھیجے گئے تھے۔ پھر بھی اللہ تعالےٰ نے موسی علیہ السلام کو مع اونکے ساتھی مومنون کے غالب کیا ... اور اوسکے ساتھیون کو ہلاک کیا چنانچہ فرمایا۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ... فرعون وهامان وقارون فقالوا سٰحر كذّاب۔ ہمنے موسی کو اپنی آیات کے ساتھ اور سلطان مبین

Marfat.com

کے ساتھ فرعون وہامان وقارون کیجانب بھیجا پس ان لوگون نے کہا کہ یہ جادوگر ...
دراصل بجانب بنی اسرائیل تھی جو زمانۂ یوسف علیہ السلام سے مصر مین رہنے لگے تھے اور علما رحمہم اللہ ...
کیا فرعون وغیرہ کی جانب بھی بھیجے گئے تھے یا نہین تو بعض علما نے گمان کیا کہ فرعون کی جانب بغرض ہدایت ...
بلکہ ہدایت تو ضمناً مقصود تھی اور اصلی غرض یہ تھی کہ فرعون نے جو بنی اسرائیل کو تعذیب پر جلانے سے ...
باز رہے اور خود اللہ تعالے کی الوہیت پر ایمان لاوے اور بنی اسرائیل کو رہا کر کے موسی علیہ السلام کے ساتھ ارض ...
مقدس یعنے ملک شام مین جاکر آباد ہون اور اکثر علما نے کہا کہ نہین بلکہ فرعون کی ہدایت بھی مقصود تھی ...
تھا۔ چنانچہ سورۂ اعراف وغیرہ کی آیات بھی اسپر شاہد ہین اور یہان کی آیت مین بھی صریح منصوص ہو کہ بھیجے اپنی ...
اپنی آیات جلیلہ دیکر بھیجا جو ہماری وحدانیت پر دلیل تھین اور سلطان مبین دیکر بھیجا یعنے ایسا قاہر معجزہ دیا کہ جو اپنی ذات مین ...
کہ مخلوقات سے اوسکا دفعیہ نہین ہو سکتا تھا تو صاف دلیل تھی کہ وہ حضرت ذو الجلال کی جانب سے معجزہ ہو اس پیغمبر کیواسطے ...
بھیجا تھا بجانب فرعون کے یعنے شاہ مصر کے اور بجانب ہامان کے جو اس فرعون کا وزیر تھا اور بجانب قارون کے جسکو ...
تھا۔ اور قارون اگرچہ ابتدا مین بظاہر اسلام لایا تھا مگر آخر مین اوسکے ازلی مردود ہونے کا اثر ظاہر ہوا کہ اسنے باوجود ...
دولت کے بخل کیا و زکوٰۃ سے انکار کیا کیونکہ وہ دل سے کافر تھا اور آخر وہ بھی مانند فرعون وہامان کے یہی کہنے لگا کہ ...
ساحر ہو۔ چنانچہ سابق مین قارون کا قصہ اور آخر مین اوسکے ہلاک ہونے کا واقعہ مفصل مذکور ہو چکا ہو اور یہان اللہ تعالے نے ...
فرعون وہامان کا حال بیان فرمایا اگرچہ شروع آیت مین قارون کا بھی قبیح نام آیا ہو تا کہ لوگون کو اوسکے حال سے عبرت ہو کہ اوسنے ...
دولت کے پیچھے یہ کفر اختیار کیا اور آخر عذاب مین گرفتار ہو کر مع گھربار وخزانہ و دولت کے زمین مین دھنسا دیا گیا اور فرعون کے مقابلہ مین
موسی علیہ السلام نے جب اژدہے کا معجزۂ قاہرہ دکھلایا جیسا کہ سابق مین بار ہا ذکر آیا ہو اور میدان اسکندریہ مین فرعون کے ساحر ...
ایمان لائے تو اس معجزۂ قاہرہ سے فرعون وغیرہ کو سخت خوف لاحق ہوا یہانتک کہ اوسنے موسی علیہ السلام سے بالکل ہی تعرض ...
حتی کہ بہت سے غریب لوگ بلکہ بعضے قبطی بھی حضرت موسی علیہ السلام پر ایمان لائے تو یہ ترقی دیکھکر ہامان وغیرہ ...
ان خبیثون نے بجاے ہدایت کے ضلالت پر چست کمر باندھی اور فرعون کو آمادہ کیا کہ موسی علیہ السلام کو اذیت پہونچاوے ...
نے فرعونیون کے ذہن مین اپنی خدائی کا دعوی جمایا تھا اور عجب ہی کہ اون لوگون نے باوجود معجزات قاہرہ دیکھنے کے اپنے کفر پر ...
چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا۔ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا۔ پھر جب موسیٰ اونکے سامنے حق کے ساتھ ہماری جانب
سے تھا آیا ف یعنے موسی علیہ السلام نے ہماری جانب سے وہ حق معجزہ دکھلایا جسکو متغیر کرنے کی کسیکو طاقت نہ تھی ...
ایمان وطاعت کے۔ قَالُوا۔ فرعون واسکے اتباع کہنے لگے ف اور ملکر باہم مشورہ ٹھہرایا کہ۔ اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ
آمَنُوا مَعَهُ۔ جو لوگ موسی علیہ السلام کے ساتھ ایمان لائے ہین اونکے لڑکون کو قتل کرو ف یعنے ...
مار ڈالو کیونکہ وہی ہونہار ہین اور باقی بنی اسرائیل تو ہماری ذلت اوٹھا چکے ہین۔ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ
عورتون کی زندگانی چاہو ف یعنے لڑکیون و عورتون کے قتل کرنے کی ضرورت نہین ہو بلکہ ...
اوسیقدر ہماری خدمت مین راحت و آسانی ہو گی۔ واضح ہو کہ موسی علیہ السلام کے پیغمبر ہونے ...

Marfat.com

... اس بنا پر تھا کہ اوسکے کاہنون نے اوسکو بتلایا تھا کہ بنی اسرائیل مین ایک
... زوال سلطنت کا باعث ہوگا اور بنی اسرائیل کی دولت و ثروت کا سبب ہوگا حتی کہ انھین
... فرعون خبیث نے یہ تدبیر نکالی تھی کہ جو لڑکا پیدا ہوا وسکو قتل کرڈالے تاکہ اوس لڑکے کا وجود نہو پھر جب
... اور فرعون کو یہ یقین ہوگیا کہ جو بات ہونے والی تھی وہ واقع ہوچکی تو اب اوسنے یہ مکر نکالا کہ جو کوئی ایمان
... قتل کیا جاوے تاکہ اس خوف سے لوگ اوسپر ایمان نلاوینگے حالانکہ اللہ تعالے نے جو امر مقدر فرمایا ہی وہ انکی چیتون
... ٹل سکتا ہی وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ - حالانکہ کافرون کا مکر کچھ نہین ہوتا سوا ے جانب
... ف یعنے کبھی وہ ٹھیک راہ پر نہین ہوتا جس سے اونکی ناپاک مراد حاصل ہو بلکہ اسکے برعکس وہ اونکی ہلاکت کا باعث
... چلے وہ اپنے مکر کا انجام دیکھ چکا کہ جو لڑکا پیدا ہوکر اوسکے زوال کا باعث ہونے والا تھا اوسکو اللہ تعالے نے قہر فرعون
... ناز و نعمت کے ساتھ پرورش فرمایا اور اللہ تعالے کی یہی شان ہی کہ اسیطرح وہ اپنے اولیا کو اعدا سے پرورش کراتا ہی اور آخر یہی
... اعدا کے قاتل ہوجاتے ہین۔ پھر چونکہ لوگون کے ذہن مین یہ خیال جمتا جاتا تھا کہ فرعون کو موسی علیہ السلام سے خوف شدید ہی
... فرعون ملعون جانتا تھا کہ مجھے ہرگز یہ قدرت نہین ہی کہ مین موسی علیہ السلام کو قتل کرسکون ولیکن اوسنے اپنے
... پیرون و نیسون پر مکر کا جال پھیلایا۔ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى - اور فرعون کہنے لگا کہ تم لوگ
... دو کہ مین موسی کو قتل کرڈالون ف گویا اوسنے ان احمقون پر ظاہر کیا کہ مین تمھارے ہی خیال سے موسی کو نہین
... ہون ورنہ مجھے کچھ خطرہ نہین ہی اور مین اوسکے رب سے نہین ڈرتا ہون لیکن اگر تم لوگ مجھے قتل کرنے دو تو مین موسی کو قتل
... وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ اور وہ اپنے پروردگار کو پکارے ف یعنے وہ جس پروردگار کا بندہ بنتا ہی اوسکو پکارے تاکہ وہ
... میرے قتل سے بچاوے یعنے مین کچھ نہین ڈرتا ہون۔ پھر ان احمقون کے سامنے قتل کی وجہ بیان کی کما قال تعالے۔ اِنِّيْٓ
... اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ - مین خوف کرتا ہون کہ وہ تمھارا دین بدل
... یا زمین مین فساد ظاہر کرے ف یعنے اوسکے قتل کی ضرورت ہی کیونکہ اگر چھوڑا جاوے تو مجھے دو باتون مین سے ایک بات کا
... یا تو وہ تمھارا دین بگاڑ دیگا یا ملک مصر مین دنیاوی فساد پھیلاویگا۔ خبیث نے اس مکر کے ذریعہ سے اپنے احمقون کے دل مین
... تم لوگ جس دین پلید مین پڑے ہو ایسا دین ہی کہ اسکے بدلنے مین بہت بڑا خوف چاہیے گویا اوسنے آمادہ کیا کہ تم لوگ اپنے
... مضبوط رہو اور کسیکو دین موسی علیہ السلام کیجانب جانے مت دو کیونکہ اگر تمنے لوگون کو دین بد... تمھارے ملک مین
... یا ہوگا اسطرح کہ جب موسی علیہ السلام کے دین مین بکثرت لوگ داخل ہوجائینگے تو وہ ہتھیار اٹھاکر غالب آوینگے پس
... دنیا جاتی رہیگی حضرت موسی علیہ السلام نے جب اس خبیث کا قول سنا اور فعل دیکھا جو اپنے نفس پر مغرور ہوکر خدائی کا دعوی
... موسی علیہ السلام نے اپنی بندگی اپنے رب عزوجل کے سامنے ظاہر کی۔ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَ
رَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ - اور موسی نے کہا کہ مین نے اپنے رب اور تمھارے رب
... تکبر سے جو یوم الحساب پر یقین نہین لاتا ہی ف یعنے موسی علیہ السلام نے اپنی طاقت و قوت کا دعوی نہین
... پر بھروسہ کرکے کہا کہ مین ہر متکبر بے ایمان کے شر سے اللہ تعالے ہی کی جناب مین پناہ لیتا ہون کیونکہ سب طاقت و قوت

اسکے نام پاک کے ساتھ ہی اور وہ جو چاہتا ہی وہی ہوتا ہی پس مین اسی سے پناہ مانگتا ہون
جسکو روز حساب کا یقین نہین ہی۔ واضح ہو کہ اللہ تعالے کی حکمت غیر متناہی ہی کہ اوسنے ان کو
کہ وہ اپنے ظلم کے اعمال عذاب کو پورا کرلین اور جو کچھ انکے واسطے آخرت مین عذاب
کافرون کو غرور و تکبر سے لعنت پوری ہو جاوے اور مظلومون کے صبر سے تکملہ ہو
سابق ہی جو بنی اسرائیل مین جاری تھا یا یہ دوسرا قتل ہی بعض علماء نے کہا کہ یہی قتل
دوسرا ہی رازی رح نے کہا کہ صحیح یہی ہی کہ یہ دوسرا قتل ہی اور وہ قتل نہین ہی جو ولادت موسی کے وقت
اوسکو خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل مین تیرا ایک دشمن پیدا ہونے والا ہی جو تیری سلطنت کو تباہ کر
قتل کا حکم دیا۔ پھر جب موسی علیہ السلام آگئے اور معجزات سے غالب ہوے تو اب اوسنے لڑکون
دین موسی مین زیادتی نہ ہو اسواسطے خاصکر مومنین کے لڑکون کے قتل کرنے کا حکم دیا
آیات سے بھی ظاہر ہی جہان فرعونیون نے فرعون سے کہا تھا کہ تو موسی کو چھوڑتا ہی کہ وہ
تو اوسنے کہا تھا کہ اب ہم اون سکے لڑکون کو قتل کرینگے پھر یہان یہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ جب فرعونیون
کی تھی تو فرعون سنے یہ کیونکر کہا ذرونی اقتل موسی یعنے تم لوگ مجھے موسی کو قتل کرنے دو
کہ شاید ان لوگون نے یہ درخواست نہ کی ہو کہ موسی کو قتل کردے لیکن فرعون جب قتل پر آمادہ ہوا
ہوا ور رازی رح نے کہا کہ ظاہر یہ کلام تو دلالت کرتا ہی کہ قبطی اوسکو قتل سے مانع تھے مگر یہان دو احتمال
کہ شاید وہ لوگ قتل سے بچند وجوہ مانع ہوے ہون وجہ اول یہ کہ شاید اوسکے رؤسا مین بعض ایسے
علیہ السلام کو سچا جانتے ہون تو وہ لوگ قتل سے منع کرنے مین حیلہ انگیزی کرتے ہون وجہ دوم یہ کہ
کہ فرعونیون نے کہا کہ وہ ایک کمزور ساحر ہی اوسکے قتل کرنے مین فائدہ نہین ہی بلکہ شاید قتل کرنے مین لوگون کو
وہ حق پر تھا مگر اوسکے جواب سے عاجز ہوکر ان لوگون نے اوسکو قتل کردیا وجہ سوم یہ کہ وہ لوگ اس غرض سے
کو موسی کی طرف سے خوف و دغدغہ باقی رہے تاکہ ہم لوگون کی دلداری مین زیادہ کوشش کرے احتمال دوم یہ
کوئی بھی مانع نہین تھا بلکہ فرعون نے بے شرمی سے ایسے عنوان پر یہ کلمہ نکالا کہ گویا فرعون کو کچھ ڈر نہین
قتل نہین کرتا ہی حالانکہ درحقیقت اوسکو ایسا خوف سمایا ہوا تھا کہ اگر مین اوسکے قتل کا قصد کرون
مثلاً عصا سے مذکور اژدہا ہوکر بلا سے دشمان کی طرح اوسپر حملہ کریگا یا جادو کیگا یا فضیحت ہو
مین غور کرنے سے عاقل کو معلوم ہو سکتا ہی کہ شر شیاطین وجن وانس سے حفاظت کے لیے
علیہ السلام نے اختیار فرمایا کہ اپنے رب عزوجل سے پناہ مانگی مترجم کہتا ہی کہ ظاہر یہ ہی کہ فرعون
کو قتل کرین چنانچہ بعض خفیہ ایمان والون نے اوسکو منع کیا

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا

اور بولا ایک مرد ایمان دار فرعون کے لوگون مین جو چھپاتا تھا ایمان کیا مارے ڈالتے ہو ایک مرد کو

كم بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ

کھلی نشانیان تمہارے رب کی اور اگر وہ جھوٹا ہوگا تو اوسپر پڑیگا اوسکا جھوٹ اور اگر

يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ

سچا ہوگا تو پہنچیگا کوئی وعدہ جو دیتا ہی بیشک اللہ راہ نہین دیتا اوسکو جو ہو بے لحاظ

يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ

اے قوم تمہارا راج ہی آج چڑھ رہے ہو ملک مین پھر کون مدد کریگا ہماری

بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ

اللہ کی آفت سے اگر آگئی ہم پر بولا فرعون مین وہی سوجھاتا ہون تمکو جو سوجھا مجکو اور وہی راہ بتاتا ہون

اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝

جس مین بھلائی ہی

جب فرعون نے کہا ذرونی اقتل موسی تو وہان ایک مرد مومن تھا وہ اللہ تعالے کے واسطے غضب مین آیا اور فرعون اور اوسکی جماعت کو ذرا اس ارادے سے روکا۔ شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ مشہور یہ ہی کہ یہ شخص مومن منجملہ خاندان فرعون کے قوم قبط مین سے تھا اسدیؒ نے کہا کہ وہ فرعون کا چچازاد بھائی تھا اور کہتے ہین کہ موسی علیہ السلام کے ساتھ اوسی نے نجات پائی ہی۔ امام ابن جریرؒ نے اسی قول کو اختیار کیا اور بعض لوگون کا قول رد کردیا جو کہتے ہین کہ یہ اسرائیلی تھا۔ یہ نہین ہوسکتا اسواسطے کہ فرعون نے اس شخص کا کلام کان دھر کر سنا اور منفعل ہوکر قتل موسی علیہ السلام سے رک گیا پس اگر یہ شخص اسرائیلی ہوتا تو فرعون طیش مین آکر اوسکو سزا دینے پر آمادہ ہوتا ابن جریرؒ نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہی کہ آل فرعون مین سے کوئی ایمان نہین لایا سوائے اس ایک مرد کے اور دوسری زوجہ فرعون اور یہ مرد وہی ہی جسنے موسی علیہ السلام کو اول بار آگاہ کیا تھا کہ ان الملأ یأتمرون بک لیقتلوک۔ یعنے امراء فرعون مشورت کرتے ہین کہ تمکو قتل کرین (رواہ ابن ابی حاتم) اور آیات سے بھی ایسا ہی ظاہر ہوتا ہی چنانچہ فرمایا۔ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ ۔ اور ایک مرد مومن نے آل فرعون مین سے درحالیکہ وہ اپنا ایمان چھپاتا تھا یون کہا۔ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ ۔ کیا تم ایسے شخص کو قتل کروگے اس علت سے کہ وہ کہتا ہی میرا رب اللہ ہی ف۔ اس شخص نے صریح اظہار کیا کہ یہ وجہ قابل قتل نہین ہی کہ کوئی شخص اس بات کا قائل ہو کہ میرا رب اللہ تعالے ہی حالانکہ فرعون صریح اسکے برخلاف مدعی تھا کہ رب تمہارا مین ہون۔ پھر اس مرد مومن نے اونکے واسطے دلائل بیان کیے یعنے وہ شخص فقط مدعی نہین ہی بلکہ دلائل بھی ساتھ رکھتا ہی۔ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۔ اور بیشک وہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلائل واضحہ لایا ہی ف۔ یعنی اوسنے صریح ظاہر کردیا کہ رب تمہارا وہی اللہ تعالے ہی جسنے تمکو پیدا کیا ہی یہین سے امام رازی وغیرہ نے نکالا کہ فرعون بزعم دہریین نہین کہتا تھا بلکہ وہ بعضے فلاسفہ کے طور پر رب النوع کا قائل تھا۔ چنانچہ نوع قبط کا رب اپنے آپکو بتاتا تھا کہ تمہاری نوع کا رزق دینے والا اور تمہاری نسل کا باقی رکھنے والا سب سے اعلی مین ہون اور میرے تحت مین قوائے مخفی ہین جنکی تم لوگ پرستش کرتے رہو۔ رازیؒ نے لکھا کہ قولہ ربی اللہ اشارہ ہی کہ توحید برحق ہی اور قولہ قد جاءکم بالبینات

یہ نبوت باظہار معجزہ کا ثبوت ہی یا توحید پر دلائل ہین کیونکہ موسیٰ علیہ السلام نے ایسا کہا تھا [illegible]
خلقہ ثم ہدیٰ الآیہ۔ اور سورۂ شعراء مین ہی کہ رب السموات والارض وما بینہما ان کنتم موقنین شیخ [illegible]
ایمان سے یہ کلمہ کہا چنانچہ حدیث مین بھی ہی کہ بادشاہ ظالم متکبر کے سامنے کلمۂ عدل کہنا [illegible]
مرد صادق نے ان احمقون کو دلیل عقلی سے قائل کیا کہ تمکو اُسکے قتل کی حاجت نہین ہی کیونکہ تمہارے [illegible]
نہین ہی یا تو وہ صادق ہی یا کاذب ہی۔ وَاِنۡ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيۡهِ كَذِبُهٗ ۔ اور اگر وہ جھوٹا [illegible]
ف یعنے تمکو اوسکے قتل کی ضرورت نہین ہی کیونکہ جو شخص اللہ تعالےٰ پر جھوٹھ باندھے اللہ تعالےٰ خود [illegible]
جھوٹھ کے وبال مین گرفتار کرتا ہی تب بھی تمکو اوسکے خون سے ہاتھ آلودہ کرنے کی نوبت نہ پہونچی اور تمہارا کچھ [illegible]
صَادِقًا يُّصِبۡكُمۡ بَعۡضُ الَّذِىۡ يَعِدُكُمۡ ۔ اور اگر وہ سچا ہی تو جس چیز سے تمکو وعید کرتا ہی وہ بعض [illegible]
ف تو قتل کرنا بہت خوف کا مقام ہی یعنے اگر قتل کروگے تو قتل پر جو بلا دنیا مین نازل ہونے کو اوسنے [illegible]
حالانکہ وہ سچا ہی تو ضرور یہ بلا تم پر واقع ہوگی پس حاصل یہ نکلا کہ اگر وہ جھوٹا ہی تو مسرف کذاب ہوگا اور اگر وہ سچا ہی تو تم [illegible]
مسرف کذاب ٹھہروگے حالانکہ یہ بات یاد رکھو کہ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ مَنۡ هُوَ مُسۡرِفٌ كَذَّابٌ ۔ اللہ تعالےٰ [illegible]
نہین دیتا ایسے شخص کو جو حد سے بڑھ چلنے والا جھوٹا ہی ف پس اگر وہ جھوٹا ہوا اور حد سے بڑھ گیا تو اوسنے اللہ تعالےٰ پر [illegible]
تو اوسکا معاملہ کبھی ٹھیک نہ ہوگا اور اگر تم لوگون نے اس سچے رسول کو جھٹلایا تو تم بڑے کذاب ہو۔ بلکہ جب اوسکے قتل کا قصد [illegible]
تو بڑے مسرف ہو تو تم ہرگز فلاح نہ پاؤگے پھر اوسنے اپنی قوم کو سمجھایا کہ سلطنت پر مغرور نہ ہونا چاہیے کیونکہ اس سے عذاب [illegible]
دور ہو سکتا ہی۔ يٰقَوۡمِ لَكُمُ الۡمُلۡكُ الۡيَوۡمَ ظٰهِرِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ۔ اے قوم آج کے روز تمہارے [illegible]
سلطنت ہی اس حالت سے کہ تم زمین مصر مین غالب ہو رہے ہو ف پھر اسکا مقابلہ فقط اپنی جنس کے آدمیون سے [illegible]
فَمَنۡ يَّـنۡصُرُنَا مِنۡۢ بَاۡسِ اللّٰهِ اِنۡ جَآءَنَا ۔ پھر بھلا کون ہمارا مددگار بچانے والا ہوگا عذاب الٰہی سے
ہم پر آگیا ف یعنے اگر ہم پر عذاب الٰہی آگیا تو بھلا کون ہمارا مددگار ہو سکتا ہی کیونکہ مخلوق کی طاقت نہین ہی کہ خالق عز و جل [illegible]
روک سکے اور یہ تمہارے لشکر کچھ کام نہ آوینگے جب اس مرد صالح نے یہ دلائل صریحہ بیان کیے تو اوسکی قوم نے کان [illegible]
لیکن فرعون خبیث نے منفعل ہو کر اون لوگون کو بہکایا۔ قَالَ فِرۡعَوۡنُ مَاۤ اُرِيۡكُمۡ اِلَّا مَاۤ اَرٰى ۔ [illegible]
لوگون کو وہی راہ دکھاتا ہون جو مین دیکھتا ہون ف یعنے جو اپنی ذات کے واسطے ٹھیک دیکھتا ہون وہی [illegible]
وَمَاۤ اَهۡدِيۡكُمۡ اِلَّا سَبِيۡلَ الرَّشَادِ ۔ اور جو تمکو ہدایت کرتا ہون وہ سوائے راہ راست کے [illegible]
گویا اسنے دعوی کیا کہ جو امر مین دیکھتا ہون وہی تمکو بتاتا ہون لیکن جو مین دیکھتا ہون وہ بالکل راست ہی تو [illegible]
ہون وہ بھی بالکل راست ہی لیکن فرعون ان دونون باتون مین جھوٹا ہی کیونکہ اوسکو صدق موسیٰ علیہ السلام [illegible]
لقولہ تعالےٰ لقد علمت ما انزل ہؤلاء الا رب السموات والارض بصائر۔ یعنے موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو [illegible]
کہ ان معجزات ظاہرات کو رب عز و جل ہی نے بندون کی طمانیت کے واسطے اتارا ہی ولقولہ تعالےٰ وجحدوا بہا [illegible]
و علوا۔ یعنے اونکے دلون نے تو یقین جان لیا تھا مگر انھون نے ظلم و تکبر سے ہٹ کر کے انکار کیا [illegible]

۔۔۔ہی محض وضع ہی کیونکہ صریح اوسکے یقین کے مخالف ہی قال تعالے وما امر فرعون برشید۔ فرعون کا کام ٹھیک
۔۔۔ ٹھیک نہ تھا۔ پس اوسنے اپنی رعیت کی خیانت کی اور اونکو ٹھیک جہنم کے راستہ لے گیا ویقدم قومہ یوم القیامۃ
فاوردہم النار۔ یعنے فرعون قیامت کے روز اپنی قوم کا پیشوا بنکر اونکو جہنم مین ڈالیگا۔ ھ۔ پھر یہی ہر سلطان کا حال ہی جو کسی
۔۔۔یا قوم کا پیشوا ہو چنانچہ حدیث مین ہی کہ جس پیشوا نے اپنی قوم کی نیک خواہی مین خیانت کی اور وہ اسی حال پر مرا تو وہ کبھی جنت
کی خوشبو نہ پاویگا حالانکہ اسکی خوشبو پانچسو برس کی راہ سے پہونچتی ہی (السنن) عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین نے
عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مشرکون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مین جو سب سے زیادہ سخت معاملہ کیا اوس سے
مجھکو آگاہ فرمایئے تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنا کعبہ مین نماز پڑھتے تھے کہ ناگاہ عقبہ بن
ابی معیط آیا اور اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مونڈھا پکڑ کر آپ کی گردن مبارک مین کپڑا ڈال کر بہت زور سے اینٹھا کر آپکا گلا گھٹ
گیا اور جان کے خوف سے ہم مین سے کسیکو مجال نہ ہوتی تھی کہ بولین) ناگاہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور دوڑ کر عقبہ کا مونڈھا پکڑ کر اوسکو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے دفع کیا اور یہ کہتے جاتے تھے اتقتلون رجلاً ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات من ربکم (رواہ البخاری) اور ایک
روایت مین ہی کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان مشرکون کے مجمع کی طرف گذرے تو وہ بدبخت لوگ کہنے لگے کہ تو ہی وہ شخص ہی جو ہمکو
منع کرتا ہی کہ جسکو ہمارے باپ دادے پوجتے تھے اوسکو ہم نہ پوجین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہان مین ہی ہون تو یہ بدبخت
لوگ کھڑے ہوکر آپکی طرف بڑھے اور پکڑ کر قتل پر آمادہ ہوے تو مین نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ پیچھے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دبوچے
ہوے بلند آواز سے کہتے اور آنکی آنکھون سے آنسو جاری تھے کہ یا قوم اتقتلون رجلاً ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات من ربکم الآیۃ
رواہ النسائی وابن ابی حاتم وغیرہم) رازی ؒ نے لکھا کہ حضرت جعفر بن محمد نے فرمایا کہ آل فرعون مین سے یہ مومن صدیق جسکی تعریف اللہ
تعالے نے اس آیت مین ذکر فرمائی ہی اوس سے اس امت کے صدیق ابوبکر رضی اللہ عنہ افضل تھے کیونکہ وہ تو اپنا ایمان چھپاتا تھا اور ابوبکر
رضی اللہ عنہ ظاہر فرماتے تھے سیوطی ؒ نے مبہمات مین لکھا کہ بعض نے کہا کہ اس شخص کا نام حبیب تھا اور ابن عباس و اکثر علما نے کہا کہ حزقیل
تھا اور بعض نے کہا کہ شمعون تھا اور یہی اصح ہی امام ابوبکر البزار ؒ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک روز
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ مین فرمایا کہ ای لوگو مجھے بتلاؤ کہ سب سے زیادہ شجاع کون ہی لوگون نے عرض کیا کہ آپ ہین تو فرمایا کہ مین نے
جس شخص سے میدان مین مبارزہ کیا تو برابر اوس سے انصاف کیا ولیکن مجھے یہ بتلاؤ کہ سب سے زیادہ شجاع کون ہی تو لوگون نے عرض کیا
کہ ہم نہین جانتے مین آپ ہی بتایئے تو آپ نے فرمایا کہ وہ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ ہین چنانچہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا کہ آپکو قریش کے مشرکون نے گھیر لیا یہ آپ کے پہلو مین مارتا اور وہ گھونسا مارتا اور یہ سب مشرک بکتے جاتے تھے کہ تو ہی
وہ شخص ہی جو ہمکو ہمارے آلہہ سے منع کرتا اور ایک الٰہ بناتا ہی۔ پھر واللہ ہم مین سے کسیکو جرأت نہ ہوئی کہ آپ کے پاس جاوے سوا
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کہ کبھی اس مشرک کو مارتے اور کبھی اوس مشرک کو مارتے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ ارے کمبختو تمہارا بُرا ہو اتقتلون
رجلاً ان یقول ربی اللہ۔ پھر حضرت رضی اللہ عنہ جو چادر اوڑھے تھے اوسکا کنارہ اپنے چہرے پر ڈال لیا اور یہانتک روئے کہ آپکی
ریش مبارک تمام آنسوؤن سے تر ہوگئی پھر فرمایا کہ ای لوگو مین تمکو قسم دلاتا ہون کہ بھلا مومن آل فرعون بہتر تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ بہتر تھے تو فرمایا کہ یوں جواب نہین دیسکتے سنو واللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک گھڑی ایسے مومن آل فرعون کی ذات سے

بہتر تھی یہ مومن تو اپنا ایمان چھپاتا تھا اور یہ ابوبکر صدیق اکبر اپنے ایمان کا اعلان فرماتا تھا (قد ولدا)
نے کہا کہ اللہ تعالے سے پناہ مانگنا ہر مشکل مین راحت ہی اور ہر مصیبت سے فرحت ہی مین نے اپنی تمام عمر
مشکل کا سامنا ہوا کہ ظاہری تدابیر مین سب سے مایوسی ہوئی اور مین خلوص نیت سے اپنے رب عزوجل کی
کی پناہ لی تو اللہ تعالے نے غیب سے ایسے اجنبی لوگون کو مسلط کر دیا اور میری مدد کے لیے مقید کر دیا جن سے
کہ قرآن پاک مین اللہ تعالے نے ہم بندون کو ارشاد فرمایا ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام بندۂ رسول نے ایسے
العالمین کی جناب مین پناہ لی درحالیکہ فرعون آمادۂ قتل تھا اور مومنین کی اولاد قتل کرنے کا حکم جاری کر چکا تھا
مع فوجون کے اس رائے پر مجتمع و متفق ہوے اور ظاہر مین کوئی صورت حفظ نظر نہین آتی تھی پھر جب موسی علیہ السلام
اپنے خالق مالک عزیز قدیر کی جناب مین پناہ لی تو اللہ تعالے نے ہرگز انہین کسیکو قابو نہ دیا اور پیہم طوفان
والدم آیات مفصلات نازل فرمائین اور آخر انکو انتقام سے ہلاک کیا اور فی الحال فرعون ہی کے خاندان سے ایک مومن کو
تھا برانگیختہ فرمایا کہ اسنے نرمی و درشتی سے ان خبیثون کو قائل کیا اور سر دربار فرعون کی حقارت و حماقت ظاہر کر کے
کیا اور آخر قوم کو خطاب سے خوف دلایا قال تعالے

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۙ مِثْلَ دَاْبِ

اور کہا اوس ایمان دارنے ای قوم میری مین ڈرتا ہون کہ آوے تمپر دن اون فرقون کا سا

قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝ وَيٰقَوْمِ

قوم نوح کی اور عاد اور ثمود کی اور جو اونکے پیچھے ہوے اور اللہ نے انصافی نہین چاہتا بندون پر

اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

میری مین ڈرتا ہون کہ تم پر آوے دن ہانک پکار کا جس دن بھاگوگے پیٹھ دے کر کوئی نہین

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ وَلَقَدْ جَاۗءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ

اور جسکو غلطی مین ڈالے اللہ تو کوئی نہین اوسکو سوجھانے والا اور تم پاس آچکا ہی یوسف اس سے پہلے

ذٰلِكُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَاۗءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ

تم رہے دھوکے ہی مین اون چیزون سے جو وہ لایا بیانشک کہ جب مرگیا کہنے لگے

رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ۝ الَّذِيْنَ

کوئی رسول اسی طرح بہکاتا ہی اللہ اوسکو جو ہو زیادتی والا شک کرتا وہ جو

بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ

بغیر سند کے جو پہنچی ہو اونکو بڑی بیزاری ہی اللہ کے ہان اور ایمان والون کے

عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ

ہر دل پر غرور والے سرکش کے

ل اور فرعون نے آخر مین بات کاٹ کر دھوکا دیا کہ مین تمکو راہ راست کی ہدایت کرتا ہون تو مومن آل
قَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ - اور اس مرد نے جو ایمان لایا تھا کہا کہ اے قوم ف تم ان خیالات
کر بیٹھے ہو - اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ - مین تمپر احزاب کے
کرتا ہون ف احزاب سے مراد وہ جتھے و جماعتین جو پہلے زمانون مین گذر چکین اور ہر قوم نے متفق ہو کر اپنے
کی مخالفت کی اور اونکے قتل پر آمادہ ہوے - مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ
بَعْدِهِمْ - مانند برتاؤ قوم نوح کے اور قوم عاد کے اور قوم ثمود کے اور ان لوگون کے جو انسے پیچھے ہوے ہین ف جیسے قوم
وغیرہ کیونکہ ان سب کا یہی طریقہ ہوا کہ انھون نے اپنے پیغمبرون سے سرکشی کی اور آخر اہل ایمان کو قتل کرنے پر آمادہ ہوے
اونکو عذاب شدید سے غارت کرکے مٹا دیا چنانچہ اونکے تاریخی حالات سبکو معلوم ہین اور یہ جو کچھ انپر طاری ہوا وہ سب انھین کے
- وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ - اور اللہ تعالے تو اپنے بندون کے واسطے ظلم کا ارادہ نہین
ہے بلکہ اوسنے سبکی بہتری کے واسطے اپنے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا تا کہ اون سے ایسے افعال کی راہ سیکھین جنکا نتیجہ دنیا
رت مین خوبی ہو اور ایسے افعال سے احتراز کرین جنکا ثمرہ ہلاکت و عذاب ہے مگر انھون نے اپنے خالص خیرخواہون یعنے پیغمبرون سے انحراف
بلکہ اون کے دشمن ہوگئے اور شیطانی وسوسہ سے کفر و شرک وغیرہ کے بد اعمال ایسے کمائے کہ جنکا انجام یہ ہوا کہ سب ہلاک ہوگئے کیونکہ انسان
عمال کرتا ہے وہی اوسکے ساتھ لازم ہین حالانکہ وہ اپنی حماقت سے اپنے اعمال کو باد ہوائی سمجھتا ہے پس جب اللہ تعالے نے اونکے واسطے ہر طرح کا سامان
یا فرما دیا تو اللہ تعالے نے اونپر کچھ ظلم نہین کیا بلکہ خود ہی انھون نے ایسے اعمال کمائے کہ اونکی معمولی موت تک تاخیر نہ ہوئی بلکہ وہ آگ ہو کر دنیا مین بھڑک
پس مومن موصوف نے جب اپنی قوم قبط کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ موسی علیہ السلام کے قتل پر آمادہ ہین اور مومنون کے بچے قتل کرنیکا فرعون نے حکم
دیا تو اسنے سمجھایا کہ تمھارا یہ فعل ویسا سخت شدید ہے کہ احزاب گذشتہ کیطرح یہ تمپر بھی آگ ہو کر بھڑک اٹھیگا جس سے تم بھی احزاب کے مانند برباد ہوجاؤگے
پاسی دنیا کا ختم نہوگا بلکہ دائمی انجام یہی ہوگا - وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۙ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ - اور اے قوم
یوم التناد کا خوف کرتا ہون جس دن تم اندھے پیٹھ پھیر کر بھاگوگے ف یوم التناد سے کون دن مراد ہے اور اسمین علماء مفسرین کے اقوال ہین لیکن
اقوال سے پہلے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ جمہور علما کی قرأت مین یوم التناد معنے یوم التنادی یعنے باہم ایک دوسرے کو پکارنا اور بعض علما مانند ابن عباس
ک سے یوم التناد بتشدید نون آیا ہے یعنے بدک کر بھاگنے کا دن لیکن ابن عباس وغیرہ سے یہ روایت قوی نہین [illegible] اقوال بیان کرکے
یا جائیگا کہ درحقیقت انمین کچھ اختلاف نہین ہے خطیبؒ نے لکھا کہ واحدی وغیرہ نے بیان فرمایا کہ صحیح علماء مفسرین نے اتفاق کیا کہ یوم التناد سے مراد
قیامت ہے کہ جسکے واسطے لوگ اٹھائے جائینگے پھر علما نے اسکے مختلف وجوہ بیان کیے کہ اسکا نام یوم التناد کیون کہا گیا ہے قول اول یہ کہ
دن باہم پکارینگے امام ابن کثیرؒ نے کہا کہ اہل الجنت کا پکارنا بقولہ تعالے قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فہل وجدتم ما وعد ربکم حقا قالوا نعم
جنتی لوگ دوزخیون کو پکارینگے کہ ہمسے جو کچھ رب عزوجل نے وعدہ فرمایا تھا وہ ہمنے ٹھیک پایا پس تمنے بھی وہ ٹھیک پایا جو تمھارے ربنے
کیا تھا تو دوزخی کہینگے کہ ہان - ھ - اور دوزخیون کا پکارنا بقولہ تعالے افیضوا علینا من الماء او مما رزقکم اللہ الآیہ یعنے
کر کہینگے کہ تھوڑا پانی ہماری طرف بہا دو یا جو کچھ اللہ تعالے نے تمکو رزق دیا ہے اوسمین سے کچھ دیدو جنتی کہینگے کہ اللہ تعالے
پر حرام کر دیا ہے - ھ - اور اسیطرح اہل اعراف کا پکارنا سورۂ اعراف مین مذکور ہو چکا اور یہی قتادہؒ سے روایت کیا گیا ہے

Marfat.com

قول دوم زجاج رح نے کہا کہ یوم التناد اسواسطے نام ہوا کہ ہر گروہ اپنے امام کے ساتھ پکارا [illegible]
قول سوم یہ کہ کفار باہم واویلا کرکے پکارینگے قول چہارم یہ کہ لوگ اپنی قبرون سے اٹھائے جا[illegible]
یہ کہ مومن کو اپنا نامۂ اعمال پڑھنے کے واسطے پکارا جائیگا۔ ھَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ۔ اور کافر [illegible]
قول ششم یہ کہ ظالمین پر لعنت پکار دیجائیگی بقولہ تعالے الا لعنة الله علی الظالمین لا آیہ قول [illegible]
مین دوزخی رہجاوینگے تو موت کو سیاہ مینڈھے کی صورت لاکر دوزخ وجنت کے درمیان ذبح کر دیا جا[illegible]
ہمیشہ عیش کرو کبھی موت نہین ہے اور اے دوزخیو ہمیشہ پڑے رہو کبھی موت نہین ہے قول ہشتم یہ کہ جب [illegible]
توجسکے نامۂ اعمال اچھے نکلے تو پکار دیا جائیگا کہ فلان بن فلان کو وہ سعادت حاصل ہوئی کہ اسکے بعد [illegible]
نامۂ اعمال مین خسرا پی ہوئی تو پکار دیا جائیگا کہ فلان بن فلان کو وہ شقاوت پہونچی کہ اوسکے بعد کبھی سعادت [illegible]
اس قول کو **شیخ ابن کثیر** رح نے بھی ذکر فرمایا اور اس سے ظاہر دلیل یہ ہے کہ کافرون کے بھی نامۂ اعمال تولے [illegible]
کبھی سعادت نہ ہو بلکہ کافر ہے **اور شیخ قاری** رح نے شرح فقہ اکبر مین اس مسئلہ مین اختلاف نقل کیا [illegible]
کہ کافرون کے اعمال نہین تولے جائین گے **مترجم** کہتا ہے کہ یہ ظاہر آیات سے خلاف ہے کقولہ تعالے فلا نقیم لہم یوم القیامۃ [illegible]
مین بھی آیا کہ قیامت مین مرد دراز قد موٹا تازہ لایا جاویگا حالانکہ وہ اللہ تعالے کے نزدیک مچھڑ کے پر برابر وزن نہین رکھتا [illegible]
بعض علما کا خیال نہایت یہ ہے کہ کافرون کے واسطے کوئی نیکی نہین ہے تو وزن اعمال بے فائدہ ہے اور اسکا جواب یہ ہے کہ [illegible]
لیکن بدیان ہر کافر کے ساتھ مختلف ہین بلکہ اونکا جسم سراسر بدی ہوگیا اسیواسطے وہ مع جسم تولے جائینگے جیسا کہ [illegible]
بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اوس موٹے تازہ کو مچھڑ کے پر برابر وزن نہین تھا پس یہ توجیہ ہشتم بھی موجہ ہے اور اگر یوم التناد [illegible]
تنافی ہو یعنے باہم نفرت کرنا و بدکنا تو **شیخ ابن کثیر** لکھا کہ اسکی وجہ وہ ہے جو طویل حدیث الصور مین ہے [illegible]
اور ایک سر سے دوسرے سرے تک شق ہوجائیگی گویا پانی موجین مارتا ہے تو لوگ اس کیفیت کو دیکھکر بھاگینگے اور ایک [illegible]
ضحاک وغیرہ ایک جماعت نے کہا کہ جب جہنم لائی جاویگی تو لوگ اوس سے بھاگینگے پس ملائکہ اونکو پکڑ کر محشر کی جانب [illegible]
ابن کثیر رح نے کہا کہ امام بغوی وغیرہ نے اختیار کیا کہ ان جمیع وجوہ سے اس دن کا نام یوم التناد ہے یہ قول [illegible]
اعلم آلی عمل مومن موصوف نے قوم قبط کو یہ دن یاد دلایا اور اس سے خوف دلایا کہ اوس دن [illegible]
کرو۔ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ۔ اس دن عذاب الٰہی سے کوئی تمہارا بچانے والا [illegible]
نصیحت اوسی شخص کو نافع ہے جسکو اللہ تعالے نے ہدایت دی۔ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ [illegible]
شخص کو اللہ تعالے نے گمراہ فرمایا تو اوسکا کوئی ہادی نہین ہے **ف** جس شخص نے اللہ تعالے [illegible]
رسول کو نہ مانا اور اسکی کتاب کو جھٹلایا تو اللہ تعالے اوسکو توفیق نہین دیتا ہے تو ہدایت پیدا [illegible]
کرنے والا اللہ تعالے ہے بلکہ جب کافر نے شرک وکفر ودنیا اختیار کی جو مین گمراہی کا نتیجہ ہے تو [illegible]
پیدا کر دیتا ہے کیونکہ کافر نے اسیکو اختیار کیا تھا تو پھر اسکے بعد کسیکی طاقت نہین ہے کہ [illegible]
کرے کیونکہ ہدایت کرنا کسیکی قدرت نہین ہے پس حاصل یہ ہے کہ اگر تم لوگون نے گمراہی کو [illegible]

Marfat.com

...کو بھی تمہاری سمجھ میں نہ آوے گی بلکہ بمقتضائے ضلالت پر تم اسکو غلط خیال سمجھو گے اور برخلاف اسکے
...ہدایت سمجھو گے چنانچہ فرعون بدراہ کو سبیل الرشاد کہتا ہے پھر اس مرد مومن نے مزید نصیحت کو
...ے فرمایا۔ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ ۔ اور بیشک اس سے
پہلے تمہارے پاس یوسف آیا تھا بینات کے ساتھ ف یعنے آیات واضحہ و معجزات ظاہرہ کے ساتھ موسی علیہ السلام سے پہلے
یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالے نے تمپر بھیجا تھا کہ وہ تمہاری دنیاوی سلطنت بھی کرتے تھے اور اللہ تعالے کی طرف ہدایت بھی کرتے
...دنیاوی وزارت وجاہ وعزت میں انکی پیروی کی اور اخروی ہدایت میں تمکو تردد رہا۔ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا
جَآءَكُمْ بِهِ ۔ پس جو کچھ وہ تمہارے پاس لایا تھا برابر تم اوس سے شک میں رہے ف یعنے جب وہ آیات بینات کے ساتھ
آیا تھا لیکن تمنے دین میں اوسکی تصدیق نہ کی اور اوسکے صدق میں شک کرتے رہے۔ حَتّٰى إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَبْعَثَ
اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا ۔ یہانتک کہ جب وہ ہلاک ہوگیا تو تمنے کہا کہ اسکے بعد اللہ تعالے کوئی رسول نہیں بھیجیگا ف
اور دنیا ونکے کفر و تکذیب سے ہوا پس زندگی میں ان لوگون نے کفر کیا اور اوسکے بعد جمیع رسولون سے کفر کیا اور یہ فقط اپنے گمان و خواہش پر
بغیر دلیل و برہان کے کہتے تھے تاکہ آیندہ رسولون کی تکذیب کرنے کی بنیاد قائم کریں اور اس سے حضرت یوسف علیہ السلام کی ہدایت کے
اقرار نہیں ہے تو حاصل یہ ہوا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی رسالت میں شک کیا اور من بعد رسولون سے صریح انکار کیا۔ كَذٰلِكَ
يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ۔ یونہیں اللہ تعالے گمراہ کرتا ہے ایسے شخص کو جو مسرف مرتاب ہو ف
مسرف یعنے گناہون میں کثرت کرنے والا اور مرتاب وہ شخص جسکے دل میں حق کی طرف سے شک سما ہو جیسے قبطیون کا یہی حال
تھا کہ اپنی اٹکل و گمان کو بغیر دلیل و برہان کے مانتے تھے جیسے فرعون کی خدائی وغیرہ اور حق کی آیات بینات سے باوجود صریح حجت
و برہان کے انکار کرتے تھے (تنبیہ) قولہ لقد جاءکم یوسف من قبل بالبینات۔ علماء نے کلام کیا کہ مومن موصوف نے جن لوگوں کو
خطاب کیا ہے یعنے یہ فرعون و اسکے ساتھی تو کیا یوسف علیہ السلام انھیں لوگون کے زمانہ میں آئے تھے یا یہ مراد ہے کہ تم اہل مصر کے پاس
آئے تھے بعض علماء رح نے کہا کہ یوسف علیہ السلام کا زمانہ یہانتک دراز ہوا کہ موسی علیہ السلام کا زمانہ آیا لیکن محلی رح نے اس ... انکار کیا
اور کہا کہ سوائے شیخ جلال محلی و خازن و نسفی وغیرہ کے اور کسی نے اسکو نقل نہیں کیا اور غایت استدلال اسکے واسطے یہ ظاہر ہے
کہ بعض تواریخ میں مذکور ہے کہ یوسف علیہ السلام نے موسی علیہ السلام سے چونسٹھ برس پہلے انتقال کیا تھا اور ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالے نے
کہا صحیح یہ ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کے وقت میں جو فرعون تھا اسکی عمر بہت دراز تھی حتی کہ اسنے یوسف علیہ السلام کو پایا اور یہانتک زندہ
رہا کہ موسی علیہ السلام بھیجے گئے اور اوسکی عمر چارسو چالیس برس ہوئی۔ ھ۔ اور شیخ سیوطی رحمہ اللہ تعالے نے تحبیر میں لکھا کہ یوسف
علیہ السلام ایک سو بیس برس زندہ رہے اور یوسف و موسی کے درمیان چار سو برس کا فاصلہ ہے۔ ھ۔ اور بعض علماء رح نے کہا کہ یہان یوسف سے مراد
... یوسف بن یعقوب نہیں جو بیس برس قوم قبط میں نبی رہے اور نقاش رح نے ضحاک بن مزاحم رح سے نقل کیا کہ قبطیون
... رسول بھیجا گیا تھا جسکا نام یوسف تھا خطیب رح نے سراج میں لکھا کہ یوسف سے مراد وہی یوسف بن یعقوب علیہما السلام
... لوگون سے جو یہان خطاب کیا۔ لقد جاءکم یوسف اس سے یہ مراد ہے کہ تمہارے باپ دادا کی جانب یوسف آئے تھے
... ہے کہ جو لوگ اپنے اپنے باپ دادا کی تقلید پر جمے رہتے ہیں تو اونسے وہ خطاب کیا جاتا ہے جو انکے باپ دادا پر

Marfat.com

واقع ہوا تھا واللہ تعالے اعلم اور بہرحال مقصود یہ ہی کہ تم لوگ مسرف مرتاب ہو …
ہو شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ پھر اللہ عزوجل نے فرمایا۔ اَلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ …
سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ - جو لوگ مجادلہ کرتے ہیں اللہ تعالے کی آیات میں بدون دلیل قاہر کے …
جو مغرور احمق لوگ بغیر کسی دلیل واضح حق کے جو انکو اللہ تعالے کی طرف سے حاصل ہوئی ہو بلکہ محض …
کی آیات میں جھگڑتے ہیں تو وہ لوگ غضب الٰہی میں گھستے ہیں۔ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ …
اللہ تعالے کے نزدیک اور ایمان لانے والے بندوں کے نزدیک یہ بات غضب آلودہ ہی ف ایسی …
فرماتا اور جو لوگ اللہ تعالے کے بندے مومن ہیں وہ بھی اسکو سخت مبغوض رکھتے ہیں پس جب تم کسی شخص کو …
آیات میں بغیر دلیل وحی الٰہی کے محض نفسانیت سے جھگڑتا ہی تو سمجھ لو کہ یہ بیباک غضب میں گرفتار ہو کر شیطان …
اسمیں دنیاوی تجبر و تکبر بھر جائیگا۔ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ …
مہر کر دیتا ہی ہر ایسے دل پر جو متکبر متجبر ہی ف یعنے جو قلب کہ حق کی پیروی کرنے سے تکبر کرتا ہی اور …
اوسپر مہر کر دیتا ہی کہ وہ آیات آلہی سے ناحق جھگڑتا ہی عکرمہ و شعبی رحمہما اللہ تعالے سے روایت ہی کہ آدمی جبھی جبار ہوتا …
دو جانیں مار ڈالے (ابن ابی حاتم) ابو عمران الجونی و قتادہ رحمہما اللہ تعالے نے کہا کہ جبار کی پہچان یہ ہی کہ لوگوں کو ناحق …
(ع) مقاتل رحمہ اللہ سے روایت ہی کہ متکبر و متجبر میں فرق یہ ہی کہ متکبر اوسکو کہتے ہیں جو توحید آلہی عزوجل قبول کرنے سے …
اور جبار وہ کہلاتا ہی جو ناحق ظالمانہ باتوں میں پڑ کر اپنی سرکشی ظاہر کرے رازی رحمہ اللہ تعالے نے تفسیر کبیر میں کہا کہ انسان کی …
دو باتوں میں ہوتی ہی ایک یہ کہ اللہ تعالے کے حکم کی تعظیم کرے اور دوم یہ کہ اللہ تعالے کے مخلوق پر شفقت رکھے۔ اسی طرح شقاوت …
اسکے برعکس دو باتوں میں ہوئی چنانچہ امر آلہی عزوجل کی تعظیم کے معارضہ میں اوسنے تکبر کیا اور خلق آلہی کی شفقت کے معارضہ …
اوسنے مخلوق پر ظلم و عداوت کی اور یہی قول مقاتلؒ کی تفسیر ہی واضح ہو کہ ابو عمرو و ابن ذکوان کی قرأت میں علی کل قلب تنوین …
اور باقیوں کی قرأت میں بدون تنوین کے قلب مضاف بجانب متکبر جبار ہی یعنے ہر متکبر جبار کے دل پر اللہ تعالے مہر کر …
اور بنابر قرأت اول کے معنے یہ ہیں کہ ہر ایسے قلب پر مہر کر دیتا ہی جو متکبر جبار ہو تو حاصل یہ ہی کہ جس قلب میں یہ صفت …
غضب آلہی کی مہر ہوتی ہی کہ وہ حق کو نہیں سمجھتا ہی جیسے قلب فرعون کی یہی کیفیت تھی چنانچہ اوسنے موسیٰ …
سے کچھ نفع نہ پایا بلکہ تکبر سے جواب دیا کما قال تعالے

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۙ اَسْبَابَ …
اور بولا فرعون کہ اے ہامان بنا میرے واسطے ایک محل شاید میں پہونچوں رستوں میں
فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ …
پھر جھانک دیکھوں موسیٰ کے معبود کو اور میری اٹکل میں تو وہ جھوٹا ہی اور ایسے ہی …
وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا … ع ۱۰ ۳
اور روکا گیا راہ سے اور جو داؤ تھا فرعون کا سو …

Marfat.com

[illegible] کی چال چلا کیونکہ اسنے دیکھا کہ ان دلائل قاہرہ سے وخود موسی علیہ السلام کے [illegible] اور عنقریب شاید لوگ ایمان کی جانب راغب ہو جاوینگے اور میری ضلالت کو پہچانکر [illegible] کہ میں تمکو سبیل الرشاد اور راہ راست دکھلاتا ہون تو اسنے مکر کیا کہ لوگون کے مجمع مین [illegible] لوگون کے خیالات اسکی جانب بنظر تحقیق حال کے رجوع ہون چنانچہ اللہ تعالے نے بیان فرمایا [illegible] ابْنِ لِي صَرْحًا۔ اور فرعون نے کہا کہ ای ہامان میرے واسطے ایک صرح تیار کرف [illegible] عمارت جسے دور دور سے لوگ دیکھ سکتے ہون تیار کر لَعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ۔ تاکہ شاید مین سبب [illegible] یعنی ایسی عمارت بلند کے ذریعہ سے میری رسائی اسباب تک ہو۔ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ یعنے آسمانون کے [illegible] ف یعنے آسمان پر جانیکی جو راہین ہین ہانتک شاید مین پہونچ جاؤن۔ فَأَطَّلِعَ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ [illegible] جو انکی بکمنا ف جیسا کہ موسی دعوی کرتا ہے۔ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا۔ اور مین تو اوسکو [illegible] ف یعنے میرے سوائے وہ ایک الٰہ آسمانی کا مدعی ہے جسکی طرف سے اپنی رسالت بیان کرتا ہے حالانکہ کسی نے [illegible] مین اوسکا وجد ہے پس مین تو اوسکو جھوٹا گمان کرتا ہون لیکن اسکی تحقیق کرنیکا ایک یہ ذریعہ نکالا ہے [illegible] کر جو اپنی بلندی مین آسمان تک پہونچے تاکہ مین اوسپر چڑھکر شاید آسمانون کے راستے پا جاؤن کہ ان دروازون سے گھسکر [illegible] کے پروردگار کو دیکھون اگر وہ سچا ہے شیخ ابن کثیر نے لکھا کہ صرح سے مراد قصر عالی مستحکم نہایت بلند ہے اور اوسکے واسطے فرعون نے [illegible] اینٹین بنائین اور چونہ گارے سے اوسکو جوڑنا و بنانا شروع کیا اسیواسطے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ [illegible] پختہ اینٹ کی عمارت کو مکروہ رکھتے تھے اور قبرون مین لگانا مکروہ رکھتے تھے (رواہ ابن ابی حاتم) سعید ابن جبیر و ابو صالح نے فرمایا کہ اسباب السموات [illegible] آسمانون کے دروازے۔ اور بعض نے کہا کہ یعنے آسمانون کی راہین خطیب وغیرہ نے لکھا کہ فرعون نے درحقیقت لوگونکو ایمان سے [illegible] غافل کرکے ایک مدت دراز تک روکنے کے واسطے ایک مکر و حیلہ نکالا کیونکہ یہ بات ہر شخص پر ظاہر ہے کہ انسانی ذریعہ سے [illegible] ممکن ہے بلکہ دو چار کوس پر جہان برف کی سردی سخت شروع ہوتی ہے وہان بھی زندہ رہنا غیر ممکن ہے حالانکہ آسمان تو [illegible] انتہا دور ہے ولیکن اسنے قوم احمق کو اس مکر مین ڈالدیا تاکہ وہ اس امر کے منتظر رہین کہ اس تحقیق فرعون کا کیا نتیجہ ظاہر [illegible] تھا کہ [illegible] منارہ بلند ہزارون برس تک تیار ہوتے رہینگے حالانکہ یہ قرن بلکہ [illegible] گذرجاتے [illegible] مستحکم کہنانے مین نہایت اہتمام سے پختہ اینٹون و چونہ گارے وغیرہ [illegible] اوسکی قوم احمق کو ظاہر ہو [illegible] حال مقصود [illegible] مزدور لگادیے اور ایسے ظاہر وسیع میدان مین تعمیر شروع کی جسپر ہر شخص کی نظر [illegible] گروہ کے ہر شخص کو اس سے دلچسپی ہو اور ایمان کے خیال سے بازرہکر تحقیق حال ظاہر ہونے تک اوسکے مطیع رہین [illegible] سُوءُ عَمَلِهِ۔ اور اسیطرح فرعون کو اوسکی بدکاری زینت دیدی گئی ف یعنے شیطان [illegible] قلب [illegible] بدکاریون کو مزین کیا اگرچہ زینت کا پیدا کرنا اور شیطان کو مسلط کرنا درحقیقت [illegible] واسطے یہ کفر و تکبر اختیار کیا تھا تو اوسیکا نتیجہ پایا کہ شیطان اوسپر مسلط کیا گیا کہ [illegible] السَّبِيلِ۔ اور اوسنے راہ سے روکا ف یعنے جو لوگ ایمان لانے والے

اور راہ ہدایت چاہنے والے تھے اونکو فرعون نے اس بدکاری کے ذریعہ سے [illegible]
ہوئی۔ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ۔ اور فرعون کا مکر کسی [illegible]
مکر کا فائدہ کچھ بھی حاصل نہوا سوائے اسکے کہ وہ خود مع اپنی قوم بدبخت کے ہلاک ہوگیا [illegible]
مکر مین نہین آئے اور ہرچند فرعون نے اظہار کیا کہ مین تم لوگون کو جو دکھلاتا ہون یہی سبیل [illegible]
خبیث گمراہ ہلاک ہونے والا یقین کرلیا چنانچہ اوس مومن نے جو اپنا ایمان چھپاتا تھا [illegible]
کے کچھ نہین ہے اور اگر تم اپنی بھلائی چاہتے ہو تو میری اتباع کرو چنانچہ اللہ تعالےٰ [illegible]

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝ [illegible]
اور کہا اوس ایمان دار نے ای قوم میری راہ چلو پہونچادون تمکو نیکی کی راہ پر [illegible]

مَتَاعٌ ۡ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا [illegible]
[illegible] برت لینا ہے اور وہ گھر جو پچھلا ہے وہی ہے ٹھہراؤ کا گھر جسنے کی ہے برائی تو وہی بدلا پاویگا [illegible]

عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ [illegible]
کی ہے بھلائی مرد ہو یا عورت اور وہ یقین رکھتا ہو سو وہ لوگ جاوینگے بہشت مین [illegible]

فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝
وہان بے شمار

مومن مزبور جو ایمان پہلے مخفی رکھتا تھا اسنے اپنی قوم سے کہا کہ فرعون کی راہ یہ راہ ہدایت نہین ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ذکر [illegible]
وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ۔ اور جو بندہ صالح کہ ایمان لایا [illegible]
اسنے کہا کہ ای قوم تم میری پیروی کرو مین تمکو راہ راست دکھلاؤنگا ف اور یہ فرعون خود گمراہ ہے تمکو کہان [illegible]
ہے اور یہ فرعون کا جواب ہے جسنے کہا تھا ما اھدیکم الا سبیل الرشاد۔ اور مومن صالح کا یہ دعویٰ ہے [illegible]
کرے تو مین اسکو موسیٰ علیہ السلام کی خدمت مین لاکر آپ کے رسول اللہ ہونے کی بیعت کرادون تو [illegible]
سے توبہ کرکے اللہ تعالےٰ کی اُلوہیت و وحدانیت پر ایمان لاوین اور یہی سبیل الرشاد ہے پھر مومن [illegible]
حاصل کرکے انکو اس جہت سے پھیرا کیونکہ جو کوئی دنیا کی طرف متوجہ ہو کر اس تزین و لالچ مین پڑا [illegible]
ملعونہ کو اپنی غایت مراد خیال کرلیا وہ کبھی آخرت کی جانب راغب نہوگا اور جب تک دنیا [illegible]
بناویگا لہذا اسنے نصیحت فرمائی۔ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ [illegible]
ف یعنے قلیل فانی کہ چند روزہ زندگی بھر اس سے تمتع و منفعت حاصل کی جاتی ہے [illegible]
نہین ملتا ہے۔ اگر ایسی چیز خالص سونے و جواہرات کی ہو تو بھی اسپر وقت [illegible]
برباد کرنا محض حماقت ہے پھر اسکے پیچھے محنت و کوفت اُٹھانا حماقت [illegible]
کام ہے۔ وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ۔ [illegible]

[illegible] یا تو نعیم جنت ہے یا جحیم دوزخ ہے اور ان دونوں ٹھکانوں کے واسطے ہر ایک کے
[illegible] اہل ہیں پس جو کہ جسنے اللہ تعالے و اسکے رسول سے کفر کیا اور آخرت سے مُنھ موڑا اور دنیا کو
[illegible] جہنم کے واسطے ہوگا اگرچہ بظاہر اسکا فعل تمکو صدقہ یا خیرات نظر آوے کیونکہ اعمال کے
[illegible] ہی ہے جو اوسکا اعتقاد ہے پس جو کچھ اوسنے صدقہ دیا وہ دنیا ہی کے واسطے ہے پس یہ شخص
[illegible] اللہ تعالے و اسکے رسول پر ایمان لایا اور آخرت کو اپنا اصلی وطن جانا اور دنیا میں آخرت کے واسطے
[illegible] جیسے مسافر جمع کرتے ہیں اور اللہ تعالے کی شریعت پر عمل کیا تو یہ جنتی ہے اور اللہ تعالے نے سب کے واسطے عدل
[illegible] دیا اور کسی پر ظلم نہیں کیا۔ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا۔ جو شخص
[illegible] لایا وہ بدلا نہیں دیا جائیگا مگر بدی کے مثل ف یعنے ایک بدی کے برابر ایک ہی گناہ رکھا جائیگا اور اس سے
[illegible] نہیں کیا جائیگا پس جو کچھ اوسنے کمایا تھا وہی اوسنے پایا اور ابھی معلوم ہوچکا کہ کافر کے تمام اعمال بد ہیں کیونکہ ان میں سے
[illegible] بھی اللہ تعالے کے واسطے نہیں ہے تو یہ کافر کا حال ہے پس وہ دوزخ میں اپنے اعمال کو لیکر جائیگا۔ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا
مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى۔ اور جس شخص نے نیک کام کیا خواہ مرد ہو یا عورت ہو ف لیکن کار نیک وہ ہے کہ جسکو اللہ
تعالے نے نیکی قرار دیا ہے اور اللہ تعالے نے نیکی کے واسطے دو شرطیں فرمائیں اول یہ کہ۔ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔ نیک عمل کرنیوالا اس
حال میں ہو کہ وہ ایمان رکھتا ہے ف دار آخرت کو و تقدیر کو و ملائکہ کو و رسولوں کو و اللہ تعالے کی کتابوں کو دل سے سچ مانتا ہے
جسطرح رسول نے کتاب الٰہی سے اللہ تعالے کی معرفت بتلائی ہے اوسطرح اللہ تعالے پر ایمان لاتا ہے تو یہ مومن ہے پھر جب اوسنے نیک
[illegible] کیا تو اوسمیں ایمان کی شرط پائی گئی لیکن دوسری شرط یہ ہے کہ کتاب الٰہی کے موافق اللہ تعالے کے واسطے یہ فعل ہو تب وہ [illegible]
[illegible] پس جس مرد یا عورت نے ایمان کے ساتھ میں شرعی نیک عمل کیا۔ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ۔ تو وہی
[illegible] کے بندے وہ ہیں جو جنت میں داخل ہونگے ف اور اصلی نیک کام یہ ہے کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان تعلیم
[illegible] یا ہے اوسکو اپنے دل میں جماوے تو یہ دل میں جمانا اوسکا نیک کام ہے بلکہ وہ جب ایمان لایا تو اوسوقت یہی نیت رکھتا ہے کہ جسقدر اللہ
تعالے نے اپنی شریعت میں عبادات و معاملات نیک بتلائے ہیں اونپر جہانتک مجکو طاقت ہوگی سب پر عمل کرونگا اور جس [illegible]
تعالے نے شریعت میں گناہ ٹھہرایا ہے سب کو ترک کرونگا تو تمام نیک اعمال کا اوسنے یعنی ثواب پایا اور تمام گناہوں کے ترک کا [illegible]
[illegible] حدیث میں ہے کہ جس بندے نے نیک کام کی نیت کی تو اللہ تعالے اپنے ملائکہ کو حکم فرماتا ہے کہ اسکے واسطے ایک نیکی لکھو اور جب
[illegible] تو دس نیکیاں لکھو اور اگر کسی نے کوئی گناہ کرنے کی نیت کی تو حکم دیا جاتا ہے کہ ابھی گناہ مت لکھو پھر اگر وہ اس بدی کو عمل
[illegible] ایک ہی لکھو کما فی الصحاح۔ تو معلوم ہوا کہ نیکیاں تو اپنی ذات کے ساتھ دس گونہ زائد ہوتی ہیں یعنے ایک نیکی کی
[illegible] ہے اور بدی فقط ایک ہی ہوتی ہے اسیواسطے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہا کرتے کہ اوس شخص کے حال پر افسوس
[illegible] نیکیوں سے بڑھ جاویں پس معلوم ہوا کہ جو شخص جسوقت ایمان لایا ہے اوسوقت ایمان کے ساتھ ہی اوسنے
[illegible] اکائی اکائی کرکے بہت بڑا ذخیرہ پایا ہے اور کل بدکاریوں کے چھوڑنے کا قصد کرکے اکائی اکائی کا
[illegible] پس اگر ابھی مرجاوے تو اس کرامت میں شامل ہوجائیگا یعنے ایسے لوگوں میں داخل ہوگا

Marfat.com

جو جنت مین جائینگے اور یہان اللہ تعالے کا فضل ہی ہی چنانچہ [illegible]
رزق دیے جائینگے **ف** یعنے اسکے عوض کا کوئی اندازہ نہو گا [illegible]
واللہ سبحانہ ذو الفضل العظیم **خطیب نے** لکھا کہ بعضے عارفین نے فرمایا [illegible]
فانی کی بہ نسبت یہ آخرت بہتر ہوتی کیونکہ دنیا تو فانی ہی اور آخرت باقی ہی [illegible]
ہی یعنے دنیا تو مٹی کا کھلونا ہی وہ بھی ہر شخص کی چند روزہ زندگی تک ہی اور آخرت [illegible]
ہی اسیواسطے اس ترغیب و خوف کا بیان نہایت مستحسن ہی کیونکہ جیسے نعیم جنت دائمی [illegible]
ہی پس ترحم انسانی خود اس بات کو مقتضی ہی کہ ہر شخص ایک دوسرے کو اسکی دائمی بربادی پر [illegible]
مومن نے اپنی قوم قبط کو نہایت خیر خواہی کی نصیحت خالص فرمائی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے [illegible]
ایک ہفتہ ہی یعنے سات دن ہی **مترجم** کہتا ہی کہ پھر خیال کرو کہ جب کوئی شخص دنیا مین ابتدا سے [illegible]
پاویگا وہ دن کی ایک ساعت بھی نہ ہوئی اعاذنا اللہ تعالے من الغفلۃ اسیواسطے اسنے نصیحت مین کہا کہ یہ دنیا ایک متاع [illegible]
کچھ دیر کے واسطے تمتع حاصل کر لیتا ہی پھر اپنے وطن آخرت کو چلا جاتا ہی اور واضح ہو کہ متاع دنیا مین سے مرد مومن کے واسطے [illegible]
متاع ہی لیکن اگر یہ زوجہ صالحہ ہو تو اس سے مرد کو سامان آخرت کی بہت مدد ملتی ہی لہذا حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مین [illegible]
علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیات دنیا ایک متاع ہی اور متاع دنیا مین سے زوجہ صالحہ بہتر متاع ہے کہ جب مرد اوسکی جانب [illegible]
ہوتی ہی اور جب وسکو چھوڑ کر کہین جاتا ہی تو یہ عورت صالحہ اپنی ذات کی بھی حفاظت رکھتی ہی اور مال کی بھی [illegible]
اور مترجم نے قولہ تعالے الذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ الآیۃ کی تفسیر مین زوجہ صالحہ کے [illegible]
ذکر کی ہین الحاصل یہان مرد مومن نے اپنی قوم کو خلوص نصیحت سے دریغ نہ کیا کہ تم لوگ کس خواب خرگوش مین ہو [illegible]
او کہ یہ دنیا ایک متاع ہی اور لاچار موت سے چھوڑ کر جہان جانے والے ہو وہی دار الآخرۃ [illegible]
عذاب سے بچو اور دائمی نعمت کی کوشش کرو اور وہ اسی طرح ہی کہ میری پیروی کرو مین تمکو راہ [illegible]
رسول اللہ موسی علیہ السلام سے پائی ہی قال تعالے

وَيٰقَوْمِ مَا لِيٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيٓ اِلَى النَّارِ ۝ [illegible]

اور اے قوم مجھکو کیا ہوا ہی بلاتا ہون تمکو بچاؤ کی طرف اور تم بلاتے ہو مجھکو آگ کی طرف [illegible]

اُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ [illegible]

شریک ٹھہراؤن اوسکا جس کی مجھکو خبر نہین اور مین بلاتا ہون تمکو [illegible] زبردست [illegible]

تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ [illegible]

مجھکو بلاتے ہو اوسکا بلاوا کہین نہین دنیا مین آخرت مین [illegible]

الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ فَسَتَذْكُرُوْنَ [illegible]

زیادتی والے وہی ہین دوزخ کے لوگ سو آگے یاد کروگے [illegible]

إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝ فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا وَحَاقَ

بیشک اللہ نگاہ مین ہین سب بندے پھر بچالیا موسی کو اللہ نے بُرے داؤن سے جو کرتے تھے اور اُلٹ پڑا

بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ ۝ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَ

فرعون والون پر برا عذاب آگ ہی کہ دکھا دیتے ہین اونکو صبح اور شام اور

يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ۝

جس دن قائم ہوگی قیامت داخل کرو فرعون والون کو سخت سے سخت عذاب مین

پہلے ان لوگون کو ایسے طور پر نصیحت کی جس سے اونکو یہ شبہہ ہو سکتا تھا کہ شاید یہ بھی ہم لوگون مین شامل ہی اور شاید اگر یہ ابتدا مین ایمان لایا تو وہ لوگ یکبارگی متنفر ہو جاتے بلکہ وہ اپنا ایمان چھپائے رہا پھر جب اسنے دیکھا کہ یہانتک نوبت پہنچی کہ یہ لوگ حضرت موسی علیہ السلام کے قتل کا ارادہ رکھتے ہین تو اوسنے اونکو صاف صاف نصیحت فرمائی کہ۔ يَاقَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ - اور اے قوم میرا کیا معاملہ ہی کہ مین تمکو نجات کی جانب بلاتا ہون اور تم مجھکو دوزخ کی جانب بلاتے ہو ف یعنے مین تمکو نصیحت کرتا ہون کہ اللہ تعالے وحدہ لاشریک کی توحید کرو اور اوسکے رسول موسی علیہ السلام کی تصدیق کرو تاکہ عذاب آلہی سے نجات پاکر اوسکی رحمت جنت مین داخل ہو ولیکن تم اسکے برخلاف میرے حق مین فرعون کی ضلال و بت پرستی کی دعوت سے عذاب چاہتے ہو تاکہ آخرکو مین جہنم مین پڑون۔ تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ تم مجھے بلاتے ہو کہ مین اللہ تعالے سے منکر ہو جاؤن ف یعنے اللہ تعالے کی الوہیت و اوسکا خالق و رازق ہونا بھلا کر اوس سے کافر ہو جاؤن۔ وَأُشْرِكَ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ - اور اوسکے ساتھ ایسی چیز کو شریک بناؤن کہ مجھے اوسکا کچھ بھی علم نہین ہی ف کیونکہ علم وہ ہوتا ہی جسپر یقین ہو اور یقین کے واسطے تین طریقہ ہین - ایک یہ کہ آنکھ سے دیکھا ہو اور وہ ایسی چیز ہو جو آنکھ سے دیکھکر معلوم کیجاتی ہی دوم یہ کہ متواتر خبر ہو کہ فلان چیز آنکھ سے دیکھی گئی اور سوم یہ کہ اللہ تعالے نے اپنے رسول کے ذریعہ سے وحی فرمائی ہو۔ پھر یہان تو تم لوگ جس چیز سے شرک کرتے ہو مثلاً فرعون کو خدا بتلاتے ہو یا بتون کو پوجتے ہو تو مین اونکے واسطے کوئی ایسی دلیل نہین ہی جس سے علم حاصل ہوتا بلکہ محض تمہارے خیالات و دعوی ہین بلکہ حضرۃ الحق عزوجل نے تمکو پیدا کیا اور تمام آسمان و زمین اوسکی قدرت کا نمونہ ہی اوس سے انکار لازم آتا ہی یا اوسکی قدرت و علم مین تم اوسکے عیب لگاتے ہو حالانکہ وہ اپنی مخلوق سے علیم و خبیر ہی اور ذرہ ذرہ اوسکی قدرت مین مسخر ہی جو وہ چاہتا ہی وہی ہوتا ہی اور کسی مخلوق کو اس دنیا مین ظاہر کرنے و پیدا کرنیکی مجال نہین ہی پس تم لوگ میرے دشمن ہو کہ تم چاہتے ہو کہ مین اللہ تعالے سے منکر ہو جاؤن اور ایسی چیزون کو شریک کرون جنکی نسبت محض اٹکل و گمان ہی اور کوئی بھی یقینی دلیل نہین ہی۔ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ - اور مین تمکو ایسے پاک عزوجل کی جانب بلاتا ہون جو عزیز غفار ہی ف اوسکی عزت و کبریائی بالکل واضح روشن ہی کہ سب اوسکے مسخر ہین اور اوسکی غفاری ایسی ظاہر ہی کہ اپنے گنہگار بندے کو اگرچہ کیسا ہی گنہگار ہو جب توبہ کرے بخش دیتا ہی اور جسکو چاہے کہ بخشے کوئی اوسکا روکنے والا نہین ہی اور تم مجھے جن چیزون کی جانب شرک کرنے کے لیے بلاتے ہو ان مین سے کسیکی کچھ ہستی نہین ہی انہین سے کسیکو اپنی ذات پر بھی اختیار نہین اگر انکے پیٹ مین درد ہو یا پھوڑا

پ

نکلے تو پڑے چلایا کریں پھر بھلا انکو دوسرون کے نفع وضرر کا کہان سے اختیار ہوگا
چھوڑکر کوئی ان معبودون کو کیون پکاریگا کیونکہ انہین یہ لیاقت ہی نہین ہے- لَا جَرَمَ اَنَّمَا
لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ - ٹھیک بات یہ ہے کہ وہ چیز جسکی طرف
کوئی پکار نہین ہے نہ دنیا مین اور نہ آخرت مین ف یعنے فرعون یا بتون غیرہ من مخلوقات کی
کہتے ہو کہ مین اپنے نفع وضرر کے واسطے انکو پکارون تو ان مین سے کوئی بھی اس لائق نہین ہے اور کسی
دعا مانگی جاوے نہ دنیا مین یہ لیاقت ہے کیونکہ اوسکے قبضۂ قدرت مین کچھ نفع وضرر نہین ہے اور نہ آخرت مین
اٹھا دیا جائیگا جس سے دنیا مین دھوکا کھاتے ہو اور بیفائدہ پکارا کرتے ہو کیونکہ کسی مخلوق مین یہ لیاقت
کچھ ضرر دیوے کیا نہین دیکھتے ہو کہ اگر تمہارے پھوڑا نکلے تو فرعون یا بت کسی مین یہ طاقت نہین کہ تمہارے
یا اوسکو اچھا کردے کما قال تعالے ومن اضل ممن یدعو من دون اللہ من لا یستجیب له الی یوم القیامۃ وھم عن
شخص سے زیادہ گمراہ احمق کون ہوگا جو سوائے اللہ تعالے کے ایسون کو پکارے جو قیامت تک اوسکی دعا
تو اسکی دعا سے غافل ہین۔ ھ- وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ - اور ہمارا مرجع اللہ تعالے ہی کی طرف
دنیا مین زندہ ہین تب تک وہی ہمارے خیر وشر کا مالک ہے اور جب ہم خواہ مخواہ یہان سے مرجاوینگے تب بھی اوسکی
پھر جو کوئی اس حد پر قائم رہا وہ جنتی ہے اور جو اس راہ سے تجاوز کر گیا وہی گمراہ ہے- وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ
النَّارِ - اور گمراہ لوگ ہی دوزخی ہین ف جو اللہ تعالے کی صراط المستقیم سے بھٹک کر اپنے گمان باطل
شرک یا کفر کرتے پھرتے ہین اور جب تک اس زندگی کا پردہ باقی ہے تمکو سوجھتا نہین ہے- فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ
لَكُمْ - پس عنقریب تمکو یاد آویگا جو کچھ مین تم سے کہتا ہون ف حالانکہ اوسوقت تمہارے
اور اوسی دوزخ مین جاؤگے اور بالفعل تم یہ غرہ مت کرو کہ تم مجھے کچھ ضرر پہونچاؤگے کیونکہ جو کچھ نفع وضرر کسی کو
یہ وہی ہے جو اللہ تعالے نے اوسکے واسطے لکھا اور مقدر فرمایا ہے کما قال تعالے- قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا
فلیتوکل المؤمنون- کہدے کہ ہرگز ہمکو کچھ نہین پہونچیگا مگر وہی کہ جو اللہ تعالے نے ہمارے واسطے لکھا ہے
اللہ تعالے ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے- ھ- اس آیت قدسی مین صریح اشعار ہے کہ مومن کو جو کچھ پہنچے اگر چہ
اوسکے واسطے نفع ورحمت ہے لقوله تعالے کتب اللہ لنا- پس مین اس حالت مین تمہاری جانب سے
وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ - اور اپنے کام کو اللہ تعالے
بیشک اللہ تعالے اپنے بندون کو خوب دیکھتا ہے ف جب اس مومن نے اس حسن
اور اپنا ایمان ظاہر کرکے سچے ایمان کے موافق اپنے آپکو اپنے رب تبارک وتعالے کے سپرد کیا
کافرون کا مکر خود انہین پر لوٹ پڑا- فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ
سُوْٓءُ الْعَذَابِ - پس اللہ تعالے نے اس مرد مومن کو ان کافرون کے
سختی عذاب نے گھیر لیا ف مومن موصوف اپنے رسول حضرت موسیٰ علیہ

Marfat.com

آل فرعون کو اللہ تعالے نے طوفان بارش وٹیڑی وقمل وضفدع وخون وغیرہ بلاؤن مین مبتلا کردیا جنکی وجہ سے
دشمن کو پایا یعنی بنی اسرائیل کو یا حضرت موسی علیہ السلام کو ضرر پہونچانے کی فرصت پاوین اور یہ اونپر تنبیہ تھی
نہ مانے تو خوار ہوئے کما قال تعالے فانتقمنا منهم فاغرقناهم فی الیم یعنے ان بدکارون سے ہم نے انتقام لیا پس انکو سمندر
مین [illegible] انکے واسطے پانی نہین ہے بلکہ وہ عذاب شدید ہے۔ النَّارُ وہ آگ ہے۔ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّ
عَشِيًّا ہر صبح وشام اس آگ پر پیش کیے جاتے ہین ف یہ تو قیامت تک اونپر برزخ مین قبر کا عذاب ہے۔ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ
اور جس دن قیامت قائم ہوگی ف تو فرعون بدکار اپنی قوم ناہنجار کا پیشوا ہوگا اور غضب آلہی کا حکم ہوگا کہ۔ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ
اَشَدَّ الْعَذَابِ۔ آل فرعون کو سب سے سخت عذاب مین داخل کرو ف اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کافرون مین بھی بعض کو بعض سے عذاب
زیادہ ہوگا حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جس مسلمان یا کافر نے بھلائی کا کام کیا تو اللہ تعالے اوسکو ضرور ثواب دیتا
ہے لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کافر کا ثواب کیونکر ہے تو فرمایا کہ اگر کافر نے اپنی قرابت کے ساتھ صلہ رحم کیا یا اوسنے صدقہ دیا یا کوئی دوسری
نیکی کی تو اللہ تعالے اوسکو دنیا مین مال و اولاد وصحت وغیرہ ایسی چیزین بدلہ دیتا ہے پس ہم لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کافر کو آخرت مین
کیا ثواب ملتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عذاب شدید سے کم عذاب ملتا ہے (رواہ ابن ابی حاتم والبزار) بزار رحمہ اللہ تعالے نے کہا
کہ مین سوائے اس اسناد کے اس حدیث کی دوسری اسناد نہین جانتا ہون قال ابن جریر حدثنا عبدالکریم بن ابی عمیر قال حدثنا حماد بن محمد الفزاری
قال سمعت الاوزاعی الخ ایک شخص نے اوزاعی رحمہ اللہ تعالے سے سوال کیا اور کہا کہ اللہ تعالے آپ پر رحم کرے کہ ہمنے سمندر مین سے
پرند نکلتے دیکھے جنکے پرون پر سفیدی تھی اور اونکی تعداد سوائے اللہ تعالے کے کوئی نہین جانتا ہے وہ جھنڈ کے جھنڈ اس
سمندر (یعنے بحر قلزم) سے نکلتے ہین اور بحر غربی کے کنارے کو جاتے ہین۔ پھر جب تیسرے پہر کا وقت ہوتا ہے تو ویسے ہی سیاہ ہوکر
اوسمین گھس جاتے ہین یہ سنکر اوزاعی رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ تم نے اسکو دیکھ پایا اوسنے کہا کہ جی ہان تو اوزاعی رحمہ اللہ
تعالے نے فرمایا کہ ان پرندون کے پوٹون مین آل فرعون کی روحین ہین جو ہر صبح وشام جہنم پر پیش کی جاتی ہین پس جیسے اپنے
گھونسلے مین لوٹ کر آتی ہین تو جہنم کی لپٹ سے اونکے پر جل کر سیاہ ہوجاتے ہین پھر رات مین یہ سیاہ شدہ جلے ہوئے جھڑ جاتے ہین اور سفید
نکل آتے ہین پھر وہ جہنم مین صبح وشام پیش کیے جاتے ہین پھر اسی حالت سے اپنے گھونسلے کو لوٹتے ہین اور جب تک دنیا باقی ہے اونکا یہی
حال رہیگا پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالے فرمائیگا کہ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب اور لوگ بیان کرتے ہین کہ یہ آل فرعون
چھ لاکھ تھے امام احمد نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگون مین سے
ہر ایک کے سامنے جب کوئی مرتا ہے تو ہر صبح وشام اوسکے سامنے اوسکا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے اگر وہ اہل جنت مین سے ہے تو اہل جنت کا
مقام آتا ہے اور اگر وہ دوزخیون مین سے ہے تو دوزخیون کا مقام پیش ہوتا ہے اور اس سے کہدیا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا
ہے یہانتک کہ اللہ عزوجل تجکو قیامت کے روز اٹھاوے وقد رواہ البخاری ومسلم مترجم کہتا ہے کہ اوزاعی رحمہ اللہ تعالے نے اس شخص سے
جو یہ کہا کہ تونے اسکو دیکھ پایا یہ بوجہ اسکے ہے کہ اللہ تعالے نے یہ بھید مخفی رکھا ہے اسکو ہر شخص نہین ادراک کرتا ہے حتی کہ اگر
ایک شخص کو کچھ نظر آوے تو دوسرے پر مخفی رہیگا کیونکہ اللہ عزوجل نے یہ امر اس دنیا مین اسرار رکھے ہین کیونکہ اگر اظہار ہو تو
ایمان بالغیب نہ رہے شیخ امام ابن کثیر نے لکھا کہ اہل السنۃ رحمہم اللہ تعالے اسی آیت سے عذاب قبر وثواب قبر ثابت کرتے ہین اور یہ آیت اصل

Marfat.com

کبیر ہی کیونکہ اللہ عزوجل نے آل فرعون کے واسطے قبل قیامت [illegible]
وعشیا۔ یعنے آل فرعون کو بدعذاب نے گھیر لیا وہ آگ ہی کہ جسپر صبح وشام پیش کیے جاتے [illegible]
برزخ مین ان پر یہ عذاب ہوتا رہتا ہی پھر جب قیامت کا دن ہو گا تو ادخلوا آل فرعون [illegible]
عذاب اغذ ہی پھر جب آیت سے یہ امر ثابت ہوا تو احتمال تاویل کی بھی گنجایش [illegible]
احادیث صحیحہ کثیرہ ہین اور سلف صالحین رضی اللہ عنہم کے آثار متواترہ ہین تو تاویل باطل ہو گئی [illegible]
کو برزخ مین قیامت سے پہلے عذاب ہوتا رہتا ہی اور اس ظاہر معنے کو چھوڑکر اگر کوئی خلاف [illegible]
ایسی دلیل قائم ہو کہ جس سے معلوم ہو جاوے کہ ظاہر معنے مراد نہین ہین ولیکن یہان کوئی دلیل [illegible]
تاویل کیجاوے بلکہ ظاہر معنے کے واسطے احادیث کثیرہ وآثار متواترہ ہین تو تاویل کرنیکا احتمال بھی [illegible]
حدیث ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کہ ایک یہودیہ آپکی خدمت کیا کرتی تھی پس ام المومنین عائشہ [illegible]
ساتھ کوئی نیکی کرتین تو وہ دعا مین کہا کرتی کہ اللہ تعالے آپکو عذاب قبر سے بچاوے پھر ایک [illegible]
تو مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا بھلا قیامت سے پہلے قبر مین بھی عذاب ہو گا تو آپنے فرمایا کہ نہین [illegible]
ام المومنین نے عرض کیا کہ یہ یہودیہ ہی کہ جب مین اسکے ساتھ کوئی نیکی کرتی ہون تو مجھے یہی دعا دیتی ہی کہ اللہ تعالے [illegible]
قبر سے بچاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود جھوٹے ہین اور یہ لوگ اللہ تعالے پر زیادہ [illegible]
سے پہلے عذاب نہین ہی پھر اسکے بعد چند روز جب تک اللہ تعالے نے چاہا آپنے توقف فرمایا پھر ایک [illegible]
ہوے اس حالت سے کہ آپکی دونون آنکھین سرخ ہو رہی تھین بلند آواز سے یہ کہتے نکلے کہ قبر [illegible]
جو مین جانتا ہون اگر وہ تم جانتے تو روتے بہت اور ہنستے کم اے لوگو اللہ تعالے سے عذاب قبر سے [illegible]
ہی قال ابن کثیر ہذا اسناد صحیح علی شرط الشیخین لم یخرجاہ یعنے یہ اسناد تو امام بخاری ومسلم کی شرط [illegible]
نہین کیا۔ پھر امام احمد نے اسکو دوسری اسناد صحیح سے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے اسطرح [illegible]
آکر مجھسے کچھ مانگا تو مین نے اوسکو دیا پس وہ دعا دینے لگی کہ اللہ تعالے آپکو عذاب قبر سے بچاوے [illegible]
انکار کیا پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپسے یہ بات پوچھی تو آپنے فرمایا کہ نہین [illegible]
ہین کہ اسکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے فرمایا کہ مجکو وحی کی گئی ہی کہ تم لوگ اپنی قبور مین [illegible]
مترجم کہتا ہی کہ غالبا یہودیہ عورت کا منشا یہ تھا کہ جس طرح دنیا مین لوگون کو مرض وتکلیف [illegible]
بھی تمپر عذاب ہو گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے انکار فرمایا اور اوسکے بعد یہ بتلایا کہ [illegible]
معنے امتحان وآزمایش ہی جیسے ہیبتناک صورت مین منکر ونکیر کا آنا [illegible] لیکن جس شخص کا اعتقاد صحیح [illegible]
نہ ہو گا چنانچہ امام احمد نے دوسری اسناد کے ساتھ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور اوسوقت میرے یہان ایک یہودیہ عورت بیٹھی [illegible]
قبرون عذاب سے مفتون کیے جاؤ گے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر [illegible]

...بعض مقامات نے کہا کہ چند ہی روز گذرے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ آگاہ رہو کہ تم قبروں میں آزمائے جاؤگے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگا کرتے تھے (رواہ مسلم ایضاً) **شیخ ابن کثیر** نے لکھا کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ آیت قدسی اس بات پر دلیل ہے کہ برزخ میں کافروں پر عذاب ہوگا اور اس سے یہ لازم نہیں کہ مومن پر بھی عذاب ہوگا چنانچہ حدیث صحیح مسلم جو اوپر مذکور ہوئی اس بات پر دلالت کرتی ہے **اور شیخ ابن کثیر** رح نے یہاں یہ اشکال پیش کیا کہ ان حدیثوں سے یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں پہلے تو عذاب قبر واقع ہونے سے انکار کیا پھر اوسکے بعد وحی کی گئی سو سوال یہ ہے کہ آیت قدسی سے اگر عذاب قبر ثابت ہوتا ہے تو آپکو پہلے سے معلوم ہونا چاہیے تھا کیونکہ آیت قدسی مکیہ ہے اور آپنے مدینہ میں بھی ابتداءً اس سے انکار فرمایا تھا پھر شیخ رح نے اسکا جواب دیا کہ آیت قدسی سے فقط یہ معلوم ہوتا ہے کہ عالم برزخ میں صبح و شام انکی روحیں آگ پر پیش کی جائینگی اور یہ دلیل نہیں ظاہر ہوتی کہ یہ دکھ درد اوسکے اجسام کو بھی قبروں میں پہونچیگا پھر جب اس کی وحی کی گئی تب آپ نے فرمایا کہ قبر میں بھی عذاب ہوگا ولیکن مترجم کے نزدیک بہتر جواب وہ ہے جو اوپر مذکور ہوا کہ آیت قدسی میں فقط کافروں کے واسطے عذاب مذکور ہے بلکہ وہ بھی خاص آل فرعون کے واسطے منصوص ہے اگرچہ اس سے جمیع کافروں کا شمول ظاہر ہے اسیواسطے صحیح مسلم کی حدیث میں صریح موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عذاب تو فقط یہود ہی پر ہوگا، کیونکہ یہ عذاب تو بے ایمانی ہے اور اہل اسلام میں یہ بے ایمانی نہیں ہے بلکہ صرف بعضے گناہوں کا مواخذہ ہے تو وہ قیامت پر رکھا گیا ہے کیونکہ وہ تو حساب کتاب کے بعد ہے اور قبر میں ہنوز کوئی حساب نہ ہوگا تو پھر عذاب بھی نہ ہونا چاہیے بخلاف کافروں کے کہ اون کے واسطے جہنم متعین ہے اور قیامت میں اگر اونکا حساب ہوگا تو وہ فقط اسواسطے ہوگا کہ جہنم کے کس طبقہ میں جاوے ولیکن جہنم اوسکے واسطے متعین ہے تو بالفعل بھی اسی عذاب پر صبح و شام پیش کیے جاوینگے پھر جن احادیث میں اہل اسلام کے واسطے بھی یہ فرمایا کہ تم لوگ اپنی قبور میں فتنہ میں ڈالے جاؤگے تو اس فتنہ سے مراد امتحان توحید ہے تاکہ منافق بالفعل ظاہر ہو جاوے چنانچہ صحیحین وغیرہ کی حدیث میں صریح منصوص ہے کہ جب منافق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھا جائیگا تو وہ کہے گا کہ ہاہ ہاہ مجھے معلوم نہیں ہے کچھ لوگ کہا کرتے تھے وہ میں نے بھی کہا کہ تو اوسپر عذاب کیا جائیگا بخلاف سچے مسلمانوں کے کہ وہ لوگ فضل الٰہی سے اللہ تعالےٰ کی توحید و اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرینگے قال اللہ تعالےٰ یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و فی الآخرۃ الآیہ۔ یعنے جو لوگ ایمان لائے ہیں اللہ تعالےٰ انکو دنیا و آخرت میں قول ثابت پر برقرار رکھتا ہے۔ یعنے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ کلمہ ثابت برحق ہے پس جیسے دنیا میں مومنوں نے اسکو صدق دل سے کہا ویسے ہی اللہ تعالےٰ آخرت یعنے قبر میں بھی اونکو ثابت رکھیگا جیسے دنیا میں ثابت رکھا پس حاصل یہ نکلا کہ عذاب قبر فقط کافروں کے واسطے ہے جو دنیا میں کافر یا منافق مرے ہیں اور یہ عذاب خاص از قسم عذاب جہنم ہے برخلاف مومنوں کے جو سچے مومن تھے پس اگر گناہ مغفور ہوں تو اونکے واسطے وحشت بھی نہ ہوگی اور اگر گنہگار ہوں تو از قسم وحشت و تاریکی وغیرہ شاید ہو جیسا کہ امام احمد کی روایت سے ظاہر ہے کہ قبر کو اندھیری رات کا ٹکڑا فرمایا ہے واللہ تعالےٰ اعلم اور یہ جو مذکور ہوا اسپر صحیح البخاری کی حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کہ ایک یہودیہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میں عذاب قبر سے پناہ مانگتی ہوں پس میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں عذاب القبر برحق ہے پھر اسکے بعد میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو عذاب القبر سے پناہ مانگتے (الصحیح) **شیخ ابن کثیر** رح نے یہاں تردد کیا کہ اس حدیث سے تو یہ ظاہر ہوا کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیہ کی بات کو سچ بتلایا حالانکہ پہلے احادیث مزبورہ میں مذکور تھا کہ آپ نے [illegible]
تب آپ نے اوسکی تصدیق فرمائی پھر لکھا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو واقعہ ہیں مترجم کہتا ہے کہ نہیں [illegible]
اول تو خود عذاب القبر سے پناہ مانگی تھی اور بعد اسکے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے واسطے [illegible]
اس یہودیہ کے حق میں عذاب القبر کی تصدیق کی جیسے صحیح مسلم کی روایت میں مذکور ہے کہ عذاب [illegible]
عذاب قبر سے انکار فرمایا یہانتک کہ آپکو وحی کی گئی کہ بعضے اعمال کا اثر ظاہر ہوگا لہذا مانند [illegible] وغیرہ [illegible]
پناہ مانگتے تھے۔ اگرچہ قسم عذاب میں تفاوت ہے چنانچہ ایک حدیث میں ایک غلام کو بعد فتح کے [illegible]
اور معلوم نہوا کہ یہ تیر کہاں سے پہونچا پس لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ اسکو شہادت مبارک ہو تو آنحضرت صلی اللہ [illegible]
بلکہ میں اسکے سر پر ایک کملی آگ کی دیکھتا ہوں جو اسنے غنیمت سے چرائی تھی پھر تلاش سے ظاہر ہوا کہ اسنے ایسا [illegible]
عذاب القبر ہے لیکن یہ احتمال ہے کہ شاید اسکے دل میں نفاق ہو کیونکہ اسی حدیث کے آخر میں ہے کہ آپ نے [illegible]
رہو کہ جنت میں وہی نفس داخل ہوگا جو مسلمان ہے، کما فی الصحیح ایضاً اور ضغطۂ قبر کے بارہ میں عموماً ہر مسلمان [illegible]
پہلے گذر چکی ہے اور حدیث میں ہے کہ ایک بڑھیا نے انتقال کیا جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی پس صحابہ رضی [illegible]
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بے چین نکریں اور اسکو نماز پڑھکر دفن کر دیا پھر صبح کو جب آنحضرت صلی اللہ [illegible]
فرمایا کہ تم لوگوں نے مجھکو کیوں نہیں آگاہ کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ رات زیادہ [illegible]
اسوقت بے چین کریں آپنے فرمایا کہ یہ قبریں تاریکیوں سے بھری ہوتی ہیں اور میری نماز سے اللہ تعالے اونکو [illegible]
حدیث دلالت کرتی ہے کہ باوجود ایمان کے بھی بعض قبور میں تاریکی رہتی ہے اگرچہ مومن ہونے کی وجہ سے او [illegible]
اگر اوسکا کوئی عمل ایسا نہو کہ جس سے نورانیت پیدا ہوتی ہے تو شاید تاریکی باقی رہے نعوذ باللہ من ظلمات [illegible]
ابن کثیرؒ نے لکھا کہ عذاب القبر کے بارہ میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں اور حضرت قتادہ رحمہ اللہ [illegible]
النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا۔ یعنے صبح وشام یہ لوگ آگ پر پیش کیے جاتے ہیں جب تک دنیا باقی ہے اور او [illegible]
یہی تمھارے ٹھکانے ہیں تاکہ اونکو اپنی بدکاریوں پر ذلت وحسرت وندامت ہو اور ابن زید رحمہ اللہ تعالے نے [illegible]
صبح کو جہنم پر لیجاتے ہیں اور شام کو لے جاتے ہیں اور برابر یہی حال رہیگا یہانتک کہ قیامت قائم ہو۔ قال ابن [illegible]
الاشج حدثنا المحاربی حدثنا لیث عن عبد الرحمن بن ثروان عن ابی ہذیل عن عبد اللہ بن مسعود رضی [illegible]
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں میں جنت کے اندر جہاں چاہیں [illegible]
بچوں کی روحیں جوف عصافیر میں جنت کے اندر جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی ہیں پھر سیر کرکے اون قندیلوں میں [illegible]
اور آل فرعون کی روحیں سیاہ چڑیوں کے جوف میں صبح وشام جہنم کو جاتی ہیں اور یہی اونکا آگ پر پیش کرنا [illegible]
شیخ ابن کثیرؒ نے کہا کہ اس حدیث کو سفیان الثوری رحمہ اللہ تعالے نے بھی اپنی اسناد سے روایت [illegible]
عن ابی ہذیل بن شرحبیل عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور خود ابی ہذیل رحمہ اللہ تعالے نے بھی [illegible]
نے بھی ایسا ہی بیان فرمایا ہے مترجم کہتا ہے کہ اگر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ [illegible]

کچھ شبہہ نہین ہی کہ یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکو پہونچا ہی اسواسطے کہ اسمین کسی قیاس کو دخل نہین
اور نہ رسالت سے معلوم کیا گیا ہی اور یہان ایک تنبیہ ضرور ہی وہ یہ ہی کہ اوپر عبد الرحمن اوزاعی رحمہ اللہ تعالے سے ایک شخص
کا ذکر اسمین ذکر ہو چکا ہی جسنے سوال کیا تھا کہ ہمنے سپید پرند دیکھے اور امام اوزاعی نے کہا تھا کہ یہ آل فرعون کی ارواح ہین
اور بیان حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ اونکی روحین سیاہ چڑیون کے پوٹون مین ہین تو ان دونون مین توفیق
یہ ہے کہ جسم کا سیاہ کہنا تحقیق یہ ہی کہ جو کچھ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا وہ تو معتمد ہی کیونکہ انھون نے اپنی
رائے سے نہ دیکھا اور کسی شخص کا دیکھا نہین بیان کیا بلکہ جو بیان کیا وہ علم نبوت سے پایا ہی تو وہ بے شبہہ حق ہی اب رہا اس شخص کا بیان کہ جسنے
امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالے سے اپنا دیکھنا بیان کیا تو اسمین بعض امور دقیق ہین از انجملہ یہ ہی کہ عالم آخرت وہ نور خالص ہی کہ وہان ایک
ذرہ بھی اسقدر روشن ہی کہ اگر یہ آفتاب وہان ڈالا جاوے تو ان ذرات کے تحت مین ایسا بے نور ہو جاوے جیسے تم دیکھتے ہو کہ یہان آفتاب
کے سامنے ستارے نظر نہین آتے ہین اور اسکو اللہ تعالے کے اولیاے عارفین خوب سمجھتے ہین اور راسخین کی تعلیم سے تمکو بھی یہ علم حاصل
ہو نہیں تم قیاس کر سکتے ہو کہ جب یہ آفتاب وہان کے ذرات کی بہ نسبت بے نور ہی تو جس چیز کو تم یہان سفید سمجھتے ہو وہ جب اس
آفتاب کی بہ نسبت کالی ہی تو وہان کے ذرہ کی بہ نسبت بالکل سیاہ سمجھو پھر وہان کے سفید پرند کے مقابلہ مین ایسی ہوگی جیسے یہان آفتاب کے
مقابلہ مین کالا ہوتا ہی کیونکہ سیاہی و سفیدی تو مقابلہ پر معلوم ہوتی ہی چنانچہ بط سفید کے مقابلہ مین فاختہ کو سیاہ دیکھتے ہو مگر کوے کے
مقابلہ مین فاختہ سفید ہی ۔ لیکن یہان ایک مکر دقیق ہی کہ اوسکو ہوشیاری سے سنکر یاد رکھو تاکہ ہزارون مقامات مین تمکو شیطانی مکر سے اللہ تعالے
محفوظ رکھیگا اور وہ یہ ہی کہ جو کچھ اللہ تعالے و اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو بتلایا ہی اوسکو دل کے قلب مین جگہ دو کہ عنقریب
وہ عین الیقین حاصل ہو جائیگا جبکہ تم اس مقام مکر و امتحان سے نکلو گے یعنی اس جسم کے تاریک حجاب سے جب نکلو گے تو سب
عیان ہو جائیگا اور اوسوقت شیطان کا کچھ بھی مکر نہین چل سکتا ہی لیکن جب تک تم اس جسم مین محبوس ہو تو تمھارے دشمن شیطان کی یہ بڑی آرزو ہی
کہ تمھارا قدم اس مقام یقین سے پھسلا دے لیکن جب اس شیطان کا مقابلہ کسی فقیہ اہل ایمان سے ہوتا ہی تو شیطان بہت ہی پریشان
ہوتا ہی کیونکہ وہ مرد عاقل اس دائرہ ایمان سے جہان شیطان کا گذر نہین ہی کسیطرح قدم ہی باہر نہین نکالتا ہی اور جو کچھ اوسکو
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوا اوسی پر اپنی نگاہ محبت جمائے ہوے ہی وہان سے کسیطرح نظر نہین ہٹاتا ہی پس جب
شیطان کے شعبدون کی جانب دیکھتا ہی نہین تو شیطان لاچار و شرمندہ ہوتا ہی اور اگر اوسنے تذکرہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ تعالی تو شیطان کا شعبدہ
دور ہو کر شیطان جلتا ہی اور لاحول پڑھ دیتا ہی اسیواسطے حدیث مین آیا ہی کہ شیطان پر اکیلا ایک فقیہ بہ نسبت ہزار عابدون کے زیادہ
بھاری ہوتا ہی رواہ الترمذی باسناد صحیح بخلاف عابدون کے کہ اکثر اوقات اونکی خواہش نفس اونکو اس جانب مائل کرتی ہی کہ دیکھین یہ
کیسی ہی پس جب انھون نے یہ خواہش کی اور شیطان نے وہ کرشمے دکھلائے کہ عابد کو امتیاز کرنا دشوار ہو گیا کیونکہ اسوقت ہمارا دیکھنا اسی
طبیعت سے حاصل ہی اور جسم کے حجاب تاریک کو شیطان کی زینتون سے زیادہ تعلق ہی بلکہ وہ تو بالکل اسی خاک سے بنا ہی پس لا محالہ
جب اعتماد کریگا تو وہ کیونکر آخرت کے حقیقی امر مین اور دنیا کے باطل امر مین امتیاز کر سکیگا کیونکہ دنیا مین جن چیزون کے
دیکھنے کا عادی ہی تو اوسکو معلوم و مفہوم ہین بخلاف آخرت کے کہ وہان سے اوسنے ایک ذرہ بھی نہین دیکھا ہی تو لا محالہ وہ ایسے
امور جو حقیقت واقعی نہین ہوتا ہی اور کبھی ایسے شخص کو شیطان ایسی چیز دکھلا دیتا ہی جس سے وہ اپنے خیال کے موافق

فکر وہ پڑتا ہی اور آخر اوسکو شک پڑ جاتا ہی کہ یہ بات اوس علم کے خلاف ظاہر ہوئی [illegible]
کہ مثلاً علم نبوت سے اوسکو بتلایا گیا کہ شہدا کی روح عرش پاک کے نیچے ہی ولیکن اوسنے دیکھا [illegible]
نکلکر آدھی رات کو ٹہلتے تھے یا کچھ کھلتے تھے یا اسکے مانند کچھ بیان کیا گیا پس اسکو شک ہو گیا [illegible]
ہی کہ جیسے اسنے امام اوزاعیؒ سے بیان کیا تھا کہ مین نے سفید چڑیان آتے جاتے دیکھین حالانکہ [illegible]
اعتماد کرتا ہی حالانکہ انسانی آنکھ کی ہستی یہ ہی کہ ایک ساحر بلکہ شعبدہ باز صریحاً اوسکے سامنے ایسی نظر بندی [illegible]
پھاڑ پھاڑ غور کرتا ہی مگر اسکو وہی نظر آتا ہی جو ساحر دکھلاتا ہی حالانکہ بالیقین یہ بات معلوم ہی کہ وہ محض [illegible]
اسیواسطے اللہ تعالے نے ہمکو ساحران فرعون کا حال بتلادیا بقولہ تعالے سحروا اعین الناس واسترھبوھم الآیہ [illegible]
اپنی لاٹھیان و رسیان پھینکین تھین تو لوگ یہانتک مسحور ہوئے کہ اونکو سچ مچ کے اژدہے خیال کرتے تھے اور اونکی [illegible]
خوفناک ہوگئے تھے۔ یہ کچھ اسوجہ سے نہ تھا کہ یہ لوگ کافر تھے بلکہ یہ بمقتضاے جسم ہی کیا نہین دیکھتے ہو کہ موسی علیہ السلام [illegible]
نبوت کے کچھ جھجک گئے لقولہ تعالے فاوجس فی نفسہ خیفۃ موسی الآیہ تو حاصل یہ ہوا کہ اہل ایمان کو چاہیے کہ جو بات [illegible]
گئی ہی اوسکو دل مین مضبوط رکھین اور ہرچند اوسکے خلاف کوئی اونکو اونکی آنکھون دکھلادے تو بھی یقین کرلین کہ یہ [illegible]
نہین دیکھتے ہو کہ دجال کے ساتھ دوزخ و جنت نظر آویگی۔ لیکن حدیث مین فرمایا کہ جسکو تم دوزخ دیکھتے ہو وہ جنت ہوگی اور [illegible]
تم جنت دیکھوگے وہ عذاب ہی اوس سے دور رہنا پس معلوم ہوا کہ اہل ایمان جب تک اپنے قید جسم مین ہین لونکو طرح طرح کے امتحان [illegible]
آوینگے لیکن کبھی ایمان حق مین شک و فتور نہ لاوین واللہ المستعان وعلیہ التکلان **شیخ امام ابن کثیرؒ** نے لکھا کہ حدیث معراج بروایت
ابو ہارون العبدی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر وہ لوگ مجکو لیکر [illegible]
مخلوقات پر لے گئے ان مخلوقات مین کوئی عورت نہ تھی بلکہ سب مرد ہی مرد تھے اور انمین سے ہر مرد کا پیٹ ایک بڑی کوٹھری کے [illegible]
سب کے سب آل فرعون کے ساتھ زنجیرون مین جکڑے تھے اور آل فرعون ہر روز اول وقت اور آخر وقت آگ پر پیش کیے جاتے ہین [illegible]
کہ جب قیامت کا دن آویگا تو حکم ہوگا کہ آل فرعون کو اشد العذاب مین ڈال دو اور بالفعل آل فرعون کی ایسی شکل ہی جیسے [illegible]
ہوتا ہی اور یہ لوگ پتھر و درخت نگلتے ہین اور کچھ سمجھتے نہین ہین (قلت قد سبق فی سبحان الذی اسری) اور واضح ہو کہ اگر یہ [illegible]
کیا آل فرعون کے لیے خاص ہی یا ہر کافر کے لیے عام ہی تو جواب یہ ہی کہ ہر کافر کے لیے عام ہی اگرچہ آل فرعون کے واسطے [illegible]
خطیبؒ نے سراج مین اور معالم وغیرہ مین **امام بغوی** وغیرہ نے تصریح کی کہ یہ عام ہی [illegible]
جہنم پر پیش کیا جاتا ہی اور **مترجم** کہتا ہی کہ حدیث صحیح مین خود صریح وارد ہی کہ جب کوئی مرتا ہی پس اگر مومن [illegible]
پاتا ہی اور ارشاد ہوتا ہی کہ یہی تیرا مقام ہی اور اگر کافر ہی تو جہنم پر پیش ہوتا ہی اور کہدیا جاتا ہی کہ یہی تیرا [illegible]
مین دعا کرتا ہی کہ الٰہی قیامت جلد قائم ہو اور کافر گڑگڑاتا ہی کہ الٰہی قیامت قائم نہ کیجیو (کما فی الصحاح) [illegible]
بھی اسی کے ساتھ ہونگے جواب یہ کہ ہان جیسے دنیا مین انھون نے فرعون کی [illegible]
تابع ہوے اسیطرح وہان بھی فرعون کے تابع رکھے جاوینگے اور یہی کل کافر [illegible]
حتی کہ جہنم مین اس سے جھگڑینگے قال تعالیٰ [illegible]

Marfat.com

فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَٰٓؤُا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوٓا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا

کمزور غرور کرنے والون کو ہم تھے تمہارے پیچھے

فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ۝ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوٓا إِنَّا كُلٌّ فِيهَآ

حصہ آگ کا کہین گے جو غرور کرتے تھے ہم سبھی پڑے ہین اسمین

إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ

اللہ فیصلہ کر چکا بندون مین اور کہین گے جو لوگ پڑے ہین آگ مین دوزخ کے دارغون کو مانگو اپنے رب سے

يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۝ قَالُوٓا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَٰتِ

کہ ہم پر ہلکا کرے ایکدن تھوڑا عذاب وہ بولے کیا نہ آتے تھے تم پاس تمہارے رسول کھلے نشان لیکر

ع ۵ ۱۳ قَالُوا بَلَىٰ قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَٰٓؤُا الْكَٰفِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَٰلٍ ۝

کہین گے کیون نہین بولے پھر پکارو اور کچھ نہین پکارنا کافرون کا مگر بھٹکنا

ان آیات مین اللہ تعالے نے کافرون کے باہم جھگڑنے و جہالت کا اور آخر لاچار ہوکر خازنین جہنم سے دعا کی التجا کرنے کا حال جو قطعاً واقع ہونے والا ہیان فرمایا بقولہ تعالے۔ وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ۔ اور بیان فرمادے جب کفار باہم جھگڑینگے ف یعنے دنیا مین کفار بعضے پیشوا تھے جیسے فرعون و ہامان وغیرہ اور بکثرت انکے تابع ہوے اور ان دونون فریق مین سے متبوع پر خود اپنے کفر و شرک کا گناہ ہی اور جن لوگون کو اپنے تابع مین اسنے گمراہ کیا ہرایک کا گناہ بھی قیامت تک اسپر ہوگا اور تابعین مین سے ہرایک پر اپنے کفر کا گناہ ہی اور اسکے ساتھ پیغمبر کی نافرمانی و اپنے متبوع متکبر کی فرمانبرداری کا گناہ بھی ہوگا لیکن متبوع متکبر پر گناہون کا انبار عظیم ہوگا۔ جیسے اہل الحق مین سے سلطان عادل کے واسطے و امام پیشوا متقی کے واسطے بہ نسبت اہل ایمان کے ثواب جزیل جمیل ہوتا ہی اور حدیث مین ہرایک بات کا بیان صریح موجود ہی چنانچہ جب اللہ تعالے کے حکم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہان دنیا مانند ہرقل قیصر روم نصرانی وغیرہ کو فرمان ہدایت لکھا اور اسلام کی جانب دعوت فرمائی تو منجملہ ارشاد و ہدایت کے ہرقل کو یہ بھی لکھا کہ اگر تو اسلام نہ لایا تو تجھ پر تیری سبب رعایا کا بھی گناہ ہوگا، کمافی الصحاح۔ اور مثل مشہور ہی کہ الناس علی دین ملوکھم۔ یعنے لوگ تو اپنے بادشاہ کے دین پر ہوتے ہین۔ وجہ یہ ہی کہ اگر اوس سے مخالفت کرتے ہین تو اوسکی جانب سے عداوت و تکلیف کا خوف ہی اور اس سے کم نہین کہ اوسکی طرف سے انکو ذلت پہونچتی رہتی ہی اور اگر اوسکی موافقت کرتے ہین تو دنیاوی عزت اور ہرطرح کی معاونت حاصل ہوتی ہی جیسے ہندوستان کی سلطنت کر ابھی ان کی نظیر موجود ہی پس آخر لاچار ہوکر یا النفس کا کوفت اوٹھاتے اوٹھاتے تنگ ہوکر یہی ہوتا ہی کہ بادشاہ متکبر جابر کے تابع ہوجاتے تھے جیسے فرعون کی قوم اوسکے تابع تھی پھر ایسے ظالم نے جو طریقہ گمراہی نکالا تو قیامت تک جسقدر لوگ اوسکی راہ پر چلین سب کا گناہ اوسپر ہوگا چنانچہ حدیث سے ثابت ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام کے دونون بیٹون مین سے جسنے قتل کیا تھا تو اس قابیل نے قتل ناحق نکالا پس قیامت تک ہر قاتل ناحق کے مانند اس فرزند آدم پر بھی گناہ ہوتا ہی جسنے قتل نکالا تھا پس دنیا مین جو لوگ دوسرون کو بھی گمراہی مین اپنے تابع بناتے ہین تو کچھ شک نہین ہی کہ اونکے تابعین ضعفاء بھی کفر کے عذاب مین گرفتار ہونگے کیونکہ جائز نہین تھا کہ اپنے خالق عزوجل سے منحرف ہوکر ایک مستکبر گمراہ کے تابع ہوجاوین جسنے تکبر کرکے انبیاء الٰہی

علیہم السلام کی فرمانبرداری سے انکار کیا جیسے فرعون متکبر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام
یہ نہ سوچا کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق و مالک ہے وہی سب کو پالتا ہے اور اسی نے موسیٰ علیہ السلام کو
مامور ہوا اور قیامت میں اپنی قوم کے آگے آگے جا کر سب کو جہنم میں گرا دیگا اسیطرح ہر قوم جسنے
بنایا وہ اوسکے پیچھے پیچھے جہنم میں جائیگی کیونکہ یہ لوگ مانند ابلیس کے عقل سے بے نصیب تھے پس
کہ جہان کے لائق تھے وہان ڈالے گئے چنانچہ جہنم میں بھی اپنی جبلت حماقت کے موافق باہم جھگڑا کرینگے
لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا - پس ضعیف لوگ اون لوگون سے کہینگے جو متکبر تھے ف یعنے
مثل سردارون و شاہون سے کہینگے کہ - اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا - ہم لوگ تو تمہارے تابع تھے
و قوت سے بڑائی حاصل کی اور سردار بنے تھے یا یہ کہ تم لوگ ہر معاملہ میں اصل تھے اور ہم لوگ تو تمہارے ہی قول کے تابع
تم ہکولے چلتے تھے ہم چلتے تھے کیونکہ رعیت اپنے بادشاہ کے تابع ہوا کرتی ہے - فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا
النَّارِ - تو بھلا اب تم لوگ آگ کا کوئی حصہ ہمپر سے دفع کرنے والے ہو ف یعنے ہمپر سے کچھ عذاب اوتار سکتے ہو
دن کے واسطے ہمنے تمہاری پیروی کی اور تمنے بھی ہمسے یہی وعدہ کیا تھا کہ تم کچھ مت ڈرو اگر آخرت کوئی چیز ہوا اور
وجود ہو تو تمہارے بدلے ہم آڑے آوینگے مترجم کہتا ہے کہ بہت سے مفسرین کہتے ہیں کہ اپنے تابعین کو اسطرح دھوکا دیتے
یہ احمق لوگ اسکو بھی باہمی معاملات دنیا پر قیاس کرتے تھے چنانچہ تابعین و رعایا آخر جہنم میں اونسے متقاضی ہونگے کہ
قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَا - تو جو لوگ متکبر سرکش بنے تھے کہینگے کہ ہم تم سب ہی اسمین پڑے
یعنے آج ہم تمپر سے کیونکر کچھ عذاب ٹال سکتے ہیں کیونکہ ہمارے ٹالے تو اپنے اوپر سے نہیں ٹل سکتا ہے ورنہ پہلے ہم اپنے اوپر
کرتے آج تو بندگی و خدائی بالکل ظاہر ہو گئی - اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ - اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں
درمیان فیصلہ فرما دیا ہے ف اوسکا حکم حق کسیطرح نہیں ٹل سکتا ہے پس گروہ اہل ایمان کو اونکے انبیاء علیہم السلام
جنت کو بھیجدیا اور باقی کفار و مشرکین و منافقین سبکو جہنم میں بھیج دیا اور صریح حکم سنا دیا گیا کہ ہر فریق ہمیشہ اپنے اپنے
رہیگا پھر کیونکر تمپر سے عذاب دفع ہو سکتا ہے مترجم کہتا ہے کہ ایسی حالت میں یہ تابعین بہشت اپنے متبوعین
اور آخر مایوس ہو کر سب کے سب اون ملائکہ علیہم السلام کی طرف رجوع لاوینگے جو جہنم کے خازن ہیں کما قال تعالیٰ
الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ - اور جو لوگ فی النار ہیں وہ جہنم کے خازنوں سے
رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ - آپ لوگ اپنے رب سے دعا کیجیے
عذاب تخفیف فرماوے ف یعنے ایک قلیل ساعت جسقدر دنیا کا ایک رات دن ہوتا
تخفیف فرماوے - چونکہ آخرت کا ایک دن جہان کے ہزار سال کے برابر ہے تجربہ کر چکے تھے
بعض علما سے روایت کیا جاتا ہے کہ دنیا اول سے آخر تک گویا آخرت کا ایک ہفتہ
ہے یا شدت عذاب سے بد حواسی ہے کیونکہ یہ تو خود جان چکے کہ حق تعالیٰ عز و جل نے
متغیر نہیں ہو سکتا ہے پھر خازنین جہنم سے یہ درخواست کرنا عین حماقت ہے لہذا

Marfat.com

اَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ - خازنین کہینگے کہ کیا یہ بات نہ تھی کہ تمہارے پاس تمھارے
رسول ... لائے - قَالُوْا بَلٰى - کہینگے کیون نہین آئے تھے ف بیشک رسول تو مع معجزات کے تشریف لائے
لیکن بعض کافرون نے اونکو جھٹلایا اور اون پر ایمان نہ لائے حالانکہ جھٹلانے کی کوئی وجہ معقول نہ تھی ولیکن انبیاء علیہم السلام
کو چھوڑ دینا کافرون کے خیال مین مستبعد معلوم ہوتا تھا پس کافرون نے انکی آیات بینات کو چھوڑ دیا اور اپنے خیال و
وہم پر جم گئے - قَالُوْا فَادْعُوْا - ملائکہ خازنین ان کافرون سے کہینگے کہ تم ہی لوگ دعا کرو ف یعنے ہم تو یہ جرات نہین کر سکتے
کہ اللہ تعالیٰ سے اونکے حق مین جنہون نے کفر کیا اور رسولون کو جھٹلایا اور اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی آیات سے انکار کیا تو ہم اوسکے واسطے دعا
کرین ہم سے نہین ہوسکتا ہے اور اب تم اپنی بدکاری کا اقرار کرتے ہو تو تم خود دعا مانگو - یہان دو احتمال ہین اول یہ کہ ملائکہ نے اونکو
... کہ جب تم اپنی خودرائی پر چلتے تھے تو اسی راہ پر جو چاہو وہ کرو احتمال دوم یہ کہ شاید بعض ملائکہ نے ان لوگون کے شدت عذاب
کی ایسی حالت مین افسوس کیا ہو کہ جب یہ لوگ اپنی بدکاری کے مقر ہوئے پس ملائکہ نے خوف سے خود دعا نہ مانگی لیکن ان لوگون سے کہا کہ
... حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے حال سے خوب آگاہ ہے کیونکہ جس حالت مین یہ لوگ اقرار کرتے ہین اگر پھر دنیا مین بھیجے جاوین تو
... سرکشی کے ساتھ انکار کرین اور پھر اسیطرح رسولون کے دشمن ہو کر اونکے قتل پر آمادہ ہو جاوین لہذا انکی دعا کچھ مفید نہ ہوگی چنانچہ اللہ تعالیٰ
... وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ - اور کافرون کی دعا سوائے بھٹک مین جانے کے کچھ نہین ہے ف یعنے
کافرون کی دعا ایسی راہ راست مین نہین پہونچتی ہے تاکہ قبولیت پاوے بلکہ وہ بھٹکتی پھرتی ہے بلکہ ہمیشہ گمراہی مین بھٹکتی پھرتی ہے جیسے دنیا
مین کافرون کے اعمال محض ضلالت تھے بخلاف مومنون کے کہ بحکم قولہ تعالیٰ الیہ یصعد الکلم الطیب - مومنون کے اعمال بمقام قبولیت مین بلند کئے
جاتے ہین - اگر کہا جاوے کہ ایک جماعت علماء متاخرین کے نزدیک کافر کی بعض دعا بھی قبول ہوتی ہے جواب یا جاوے کہ اول تو جماعت علماے
متقدمین نے کہا کہ نہین بلکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا وہ ہر ایک کافر کو پہونچ جاتا ہے اور دعا سے کچھ حاصل نہین ہوتا دوم یہ کہ بعض دعا وہ
... سے ہو یعنے مظلوم کی دعا ہو مترجم کہتا ہے کہ یہ مسئلہ مین نے عین الہدایہ کے مقدمہ مین اور ملحقات کتاب الادب مین
... ذکر کیا ہے اور تحقیق المقام یہ ظاہر ہوتی ہے کہ دعا کی دو جہت ہین اول یہ کہ حضور حق سبحانہ تعالیٰ مین اپنی عجز و
... سے التجا بجناب الوہیت سبحانہ تعالیٰ یہ تو عبادت ہے بلکہ بحکم قولہ علیہ السلام الدعاء مخ العبادۃ - یہ مغز عبادت ہے پس یہ تو کافر سے غیر ممکن
ہے ... اللہ تعالیٰ کی الوہیت کو نہین پہچانا بلکہ مشرک و کافر ہے تو اسکی التجا کبھی جناب باری تعالیٰ مین نہ پہونچیگی بلکہ جو کچھ اسنے
... پہونچیگی اور وہ ضلالت ہی تو ضرور معلوم ہوگیا دعاے کفار فقط ضلالت مین ہے - اور یہی معنے آیت قدسی سے
... وہ مراد مل جاوے جسکے واسطے دعا کرتا ہے تو اسمین امر حق یہ ہے کہ کافر کو وہ مراد دیجاتی ہے جو اوسکے حق مین مقدر ہے جیسے مومن کو
... اسکے لیے مقدر ہے لیکن دونون مین آسمان زمین کا فرق ہے یہ ہے کہ مثلاً دونون نے ہزار روپیہ مانگا اور دونون اسکے محتاج ہین
... مقدر ہوا ہے کہ دیا جاوے تو وہ ہر ایک کو دیا جائیگا حتی کہ کافر اگر کسی بت سے مانگتا تو بھی اسکو یہ مراد
... کسی کی مجال نہین کہ ادراک کر لے پھر فرق یہ ہے کہ کافر کو صرف یہ ہزار روپیہ ملا جو فانی متاع دنیا ہے اور مومن
... ثواب ملا جو اسنے حضوری مین تہ دل سے بندگی کا اظہار کرتے ہوئے شان ربوبیت کے آگے اپنے آپکو فنا
... بہتر ہوا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب - پھر دنیا مین کافرون کو اسی متاع دنیا پر اعتماد ہے لیکن حق تعالیٰ

Marfat.com

یہان بھی اپنے رسولون کو نصرت عطا فرمانا

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ

ہم مدد کرتے ہین اپنے رسولون کی اور ایمان والون کی دنیا کے جیتے اور جب کھڑے ہونگے

لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ

کام نہ آوین منکرون کو اونکے بہانے اور اونکو پھٹکار ہی اور اونکو برا گھر

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ۙ هُدًى وَّذِكْرٰى

دی موسی کو راہ کی سوجھ اور وارث کیا بنی اسرائیل کو کتاب کا سوجھانا اور یاد

لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ

عقلمندون کو سو تو ٹھہرا رہ بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہی اور بخشوا اپنا گناہ اور پاکی

بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ

رب کی خوبیان شام کو اور صبح کو جو لوگ جھگڑتے ہین اللہ کی باتون مین بغیر

اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ

جو پہونچی ہو اونکو اور کچھہ نہین او نکے جی مین غرور ہی کہ کبھی نہ پہونچینگے اوس تک سو تو پناہ مانگ

هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝

بیشک سنتا دیکھتا

جب اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کا حال جو فرعون ملعون کے ساتھہ گذرا تھا بیان فرمایا تو اوسکے بعد ارشاد کیا کہ دنیا میں ہمارا کلیہ قاعدہ یہہ ہی کہ ۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۔ ہم ضرور نصرت دیتے ہین اپنے رسولون کو اور اون بندون کو جو ایمان لائے ہین دنیا میں اور اوس دن کہ جب گواہ قائم ہونگے ف وہ روز قیامت ہی ۔ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ جس دن کہ ظالمون کو اونکی عذر خواہی کچھہ نافع نہ ہوگی ف حالانکہ اگر دنیا مین عذر خواہی کرتے تو نفع دیتی لیکن دنیا مین کچھہ بھی عذر نکیا بلکہ باوجود تمام عمر کی مہلت کے رسولون اور مومنون کے ساتھہ دشمنی و عداوت ... پس اونکو زندگی دیجاتی تو اسی پر اڑے رہتے جیسے قوم فرعون نے کہا تھا کہ مہما تاتنا من آیۃ ... تو کیسی ہی آئتین ہمارے پاس لایا کرے تاکہ ہمکو ان کے ذریعہ سے سحر مین پھنساوے ہم ہرگز ... پس آخرت مین اونکی عذر خواہی کچھہ بھی اونکو نافع نہ ہوگی ۔ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ... واسطے لعنت ہی اور انھین کے واسطے عذاب کا گھر ہی ف کیونکہ ایمان نہین لائے ... ایسا گناہ سرزد ہوا جسکی سزا دیجاویگی تو اونکے لیے لعنت یا جہنم کا گھر نہین ہی کیونکہ ... لائے کیونکہ آیت مین انھین کی تخصیص ہی اور یہان سے صاف ظاہر ہوگیا کہ اہل ...

... کی لعنت کہتے ہین کہ اگر بغیر توبہ کے مرین تو کافرون کی طرح دائمی جہنمی ہین حالانکہ اگر انسے پوچھا جاتا ہی کہ کیا گناہ سے ... لوگ ... ہین کہ کافر نہین ہوے بلکن کفر وایمان کے درمیان مین ہین۔ ہم کہتے ہین کہ اس صورت مین بھی خوارج وغیرہ کا دعوی ... ہو گیا کیونکہ اللہ تعالے نے لعنت و دار جہنم کو فقط انھین لوگون کے واسطے خاص کیا جو رسولون سے کافر مرے ہین جیسے قوم فرعون وغیرہ ... جو اپنے تکبر و رعونت سے اپنی گمراہی پر جمے رہے اور موسی علیہ السلام کو نہ مانا حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہی۔ **وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى**۔ اور بیشک ہمنے موسی کو ہدایت فرمائی تھی ف وہ توریت اور اس سے پہلے وحی نبوت وارشادات حق تھے۔ **وَ اَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ**۔ اور بنی اسرائیل کو ہمنے کتاب کا وارث کیا ف یعنے توریت جو کتاب آسمانی کہ اللہ تعالے نے موسی علیہ السلام پر نازل فرمائی تھی وہ بنی اسرائیل کو وراثت پہونچی۔ **هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ** در حالیکہ کتاب موصوف ہادی وواعظ تھی اہل عقل کے واسطے ف یعنے بنی اسرائیل مین سے جن لوگون کو اللہ تعالے نے مومن صاحب عقل کیا تھا اونکے لیے یہ کتاب توریت ہادی تھی کہ اللہ تعالے کی معرفت واوسکے قرب کی راہ بتلاتی تھی اور واعظ تھی کہ ان لوگون کو بھولے ہوے عہد آلہی یاد دلاتی تھی بالجملہ آیات قدسی سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اللہ تعالے اپنے رسولون ومومنون کو دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی نصرت عطا فرماتا ہی **امام ابن کثیر**رح نے لکھا کہ یہان ایک وہم پیدا ہوتا ہی جسکو **امام ابو جعفر جریر** رحمہ اللہ تعالے نے اپنی تفسیر مین ذکر فرماکر اوسکا جواب شافی دیدیا ہی اور اس وہم کا بیان یہ ہی کہ اللہ تعالے نے توجیات دنیا مین رسولون ومومنون کی نصرت ضرور ہی بیان فرمائی تھی حالانکہ نادان آدمی کو یہ توہم ہوتا ہی کہ بعضے انبیا علیہم السلام کو جو اپنی قوم کے ہاتھون قتل ہو گئے ہین یہ نصرت کیونکر عطا ہوئی کیونکہ یہ بات معلوم ہی کہ مثلاً حضرت زکریا ویحیی وشعیا علیہم السلام کو اونکی قوم نے قتل کیا اور مثلاً ابراہیم علیہ السلام اپنی قوم کو چھوڑ کر ہجرت کر گئے اور مثلاً عیسی علیہ السلام بوجہ نرغۂ یہودیون کے آسمان کو اوٹھا لیے گئے تو دنیا مین یہ نصرت کیونکر حاصل ہوئی۔ پھر **امام ابن جریر**رح نے اسکا دو طرح جواب دیا ہی اول یہ کہ بول چال مین اکثر یہ محاورہ باعتبار غالب حال کے آتا ہی اور جواب دوم یہ ہی کہ نصرت الٰہی سبحانہ تعالے ہر ایک پیغمبر ومومنون کو حاصل ہوئی لیکن وہ نصرت دو طرح پر ہی ایک یہ ہی کہ رسول کو زندہ رکھا اور اوسکی موجودگی مین اوسکے ایذا دینے والون کو مغلوب یا ہلاک کیا اور دوسری صورت یہ ہی کہ رسول کو وفات دی یا قوم کے درمیان سے جدا کر لیا پھر اوس قوم پر عذاب ہلاکت ڈالی چنانچہ جب اسرائیلیون نے حضرت زکریا ویحیی وشعیا علیہم السلام کو قتل کیا تو اللہ تعالے نے اونکے دشمنون کو اسطرح اونپر مسلط کیا کہ انھون نے ... اونکے قتل وخونریزی اہانت ... مین دقیقہ نہین اٹھا رکھا چنانچہ جزو پانزدہم مین بخت نصر وغیرہ کا مسلط ہونا تفصیل کے ساتھ مذکور ہو چکا ہی اور اسیطرح نمرود کا ایک پشہ سے ذلیل وخوار ہو کر ہلاک ہونا اور اوسکی قوم کی بربادی جزو سوم مین ذکر ہو چکی ہی اور اسی طرح جن لوگون نے عیسی علیہ السلام کے قتل کا قصد کیا تھا ان یہودیون پر اللہ تعالے نے رومیون کو مسلط فرمایا جنھون نے یہودیون کو سخت خوار کیا اور ... قیامت سے پہلے شریعت حضرت خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید ونصرت کے واسطے عیسی علیہ السلام نازل ... نصاری مع خنزیر وصلیب کے قتل وخوار کرینگے کیونکہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کا ایک گروہ ہمیشہ اہل کفر ... اسی گروہ کو لیکر حضرت عیسی علیہ السلام تمام کفار پر غالب ہونگے پس یہ نصرت عظیمہ ہی اور اللہ تعالے کی سنت قدیم ... مخلوقات مین یونہین جاری ہی کہ دنیا مین وہ اپنے مومنین بندون کو ایسی نصرت عطا فرماتا ہی جس سے اونکے دشمنون سے

انکی آنکھیں ٹھنڈی ہون آور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
ہی کہ جس شخص نے میرے ولی سے عداوت باندھی تو اوسنے میرے ساتھ لڑائی کا اشتہار دیا (صحیح البخاری) [illegible]
کہ مین اپنے بندگان اولیا کا بدلا لیتا ہون جیسے لڑائی مین شیر بدلا لیتا ہی۔ اسیواسطے اللہ عزوجل نے قوم نوح و عاد و [illegible]
لوط و اہل مدین و اونکے مانند ان سب اقوام کو جنھون نے پیغمبرون کو جھٹلایا تھا عبرتناک عذاب سے ہلاک کر[illegible]
مومنون کو نجات دی کہ باوجود اس عذاب کے مومنون مین سے کوئی ہلاک نہین ہوا حالانکہ کفار سب کے سب ہلاک ہوے [illegible]
کوئی نہ بچا۔ سدی رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ اللہ تعالے نے جب کسی پیغمبر کو کسی قوم پر بھیجا پھر اس قوم نے خود [illegible]
اصحاب مومنین مین سے کسی جماعت کو قتل کیا جو اونکو حق کی جانب دعوت کرتے تھے تو کبھی یہ قرن گذرنے نہین پایا کہ اللہ تعا[illegible]
قوم پر ایسے شخص کو مسلط فرمایا جسنے اس قوم سے ان نیک بندون کا عوض لیا پس اگر انبیا و مومنین مقتول بھی ہوے تو بھی [illegible]
ہین مترجم کہتا ہی کہ ایک جماعت علماء نے حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کو نمونہ جسم مبارک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
امام حسین رضی اللہ عنہ کو میدان کربلا مین مظلوم شہید ہوے پس اللہ تعالے نے جسطرح کہ یحیی بن زکریا علیہما السلام کے عوض [illegible]
بنی اسرائیل کو قتل کرایا اسیطرح حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے عوض مین بھی ستر ہزار کو قتل کیا اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی آیت پڑھکر فرمایا کہ جسنے اپنے بھائی کی آبرو سے صدمہ دور کیا تو قیامت مین اللہ تعالے اوسکے چہرے سے آتش
دور فرمائیگا (رواہ احمد والترمذی والطبرانی ورواہ ابن مردویہ بمثلہ من حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ) اور حضرت ابوبکر الصدیق و علی رضی
عنہما سے حدیث مرفوع روایت ہی کہ یہ دین حق برابر غالب رہیگا ان کل دشمنون پر جو اس سے عداوت کرین یہانتک کہ جب حکم الہی آویگا تب
اس دین والے غالب ہونگے اور اسی کے مانند صحیحین و سنن و مسانید مین حدیث مشہور و معروف ہی والحمد للہ رب العالمین اور آنحضرت صلی [illegible]
علیہ وسلم کے واسطے اللہ تعالے نے ابتداے اسلام سے مکہ معظمہ ہی مین وعدہ دیدیا تھا بقولہ تعالے وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا [illegible]
لیستخلفنہم فی الارض الآیہ۔ یعنے جو لوگ تم مین سے ایمان لائے اور نیک کام کیے اونکو اللہ تعالے وعدہ دیتا ہی کہ روے زمین پر [illegible]
فرمادیگا۔ الخ۔ ھ۔ مترجم کہتا ہی کہ بہت سے معتزلہ و روافض وغیرہ جو اسرار آیات کی سمجھ سے بے نصیب رہے
اونکو اس آیت مین تردد ہوا اس وجہ سے کہ اللہ تعالے نے سب صحابہ کو کہان خلیفہ کیا بلکہ خلفا تو معدود و معروف ہین [illegible]
کہتا ہی کہ یہ ان لوگون کا جہل ہی اسواسطے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا زمانہ عدل وہ تھا کہ آپس مین سب ایک دوسرے کو
حق دار سمجھتے تھے اور ہر ایک ان مین سے بذات خود خلیفہ تھا حتی کہ متواتر صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایات معروف ہین [illegible]
خلیفہ ہمپر سلطان نہین ہی حتی کہ اگر وہ ہمپر سلطانی کا دعوی کرے تو ہم اوسکو معزول کرینگے اور اوسکو ہمپر کوئی فضیلت [illegible]
ہی سواے اس طریقہ کے کہ وہ ہم مین سب سے بہتر اللہ تعالے کا متقی ہو۔ پس جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم
سے اپنی جماعت مین سے اتقی کو اپنی طرف سے قائم مقام کرتے تھے اور یہین سے ظاہر ہوگیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
کے خلیفہ نہ کرنے مین یہی حکمت تھی کہ اگر آپ ایک شخص کو خلیفہ متعین فرماتے تو آپ کے حکم کی وجہ سے
اوسکی طاعت فرض ہو جاتی اور سواے اوسکے کسیکو ذاتی استحقاق خلافت باقی نہ رہتا کیا نہین دیکھتے کہ [illegible]
علیہ وسلم سے جب پوچھا گیا کہ بعد آپ کے کسکو خلیفہ کرین تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نسبت [illegible]

...بھی صفات جمیلہ پاؤ گے اور اگر عمرؓ کو خلیفہ کرو گے اسیطرح عثمانؓ علیؓ سب کے اوصاف بیان کیے پھر فرمایا کہ مین تمکو ایسا کرنیوالا
...ہون لیکن مجھکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ تم عمرؓ یا عثمانؓ یا علیؓ مین سے کسیکو خلیفہ نہین کرو گے اور اس حدیث صحیح مسلم کے یہی معنے ہین کیونکہ
...حدیث صحیح مین صریح فرمایا کہ یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر یعنے سوائے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے خلافت کے باقی سب سے اللہ تعالے
...مومنین انکار کرتے ہین (الصحاح) پس مومنون کا ذکر اسی جہت سے ہی کہ وہی اپنی خلافت مین اپنا قائم مقام ایک سردار منتخب کرینگے
...تعالے عالم الغیب نے جو انعام اپنے بندون پر ازل سے مقدر فرمایا ہی تو اوسنے اپنے اولیاء مومنین کے قلوب کو سب سے موڑ کر
جانب مائل رکھا ہی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام کرین فافہم واللہ سبحانہ تعالے ہو الموفق شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم و آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے واسطے اللہ تعالے نے اپنی نصرت عزیز کو مقدم فرمایا تھا کہ جو کوئی انسے مخالفت عداوت
او خوار ہوگا اگرچہ تمام دنیا ایک طرف ہو جاوے پس اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو تمام ملتون پر غالب
اور آپکو اپنی قوم کے درمیان سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کا حکم دیا اور وہان آپ کے اعوان و انصار پیدا کر دیے مترجم
ہی کہ اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بھیجا تھا لہذا آپکی برکت سے کسی قوم و ملت پر عام عذاب نہین
بلکہ جس قوم کفر نے سرکشی و تکبر مین تجاوز کیا اوسکو بقدر کفایت سزا دیکر متفہور کر دیا گیا اور دوسری تکریم یہ تھی کہ جس قوم کے
درمیان مین آپ موجود ہون اوسپر سزاے بدکاری کا عذاب بھی نہ آئے لہذا جب قریش کو یہ سزا دینی منظور ہوئی
اللہ تعالے نے آپکو مدینہ کی جانب ہجرت کا حکم دیا شیخؒ نے لکھا کہ بعد اوسکے جنگ بدر کے روز اللہ تعالے نے آپ کے ضعیف
قلیل بے سامان انصار کو کفار قریش کی کثیر قوی مسلح باسامان جماعت پر فتح و نصرت عنایت کی اور قریش کے بڑے بڑے مدعہ قتل
دیے اور بہت سے آپ کے اصحاب کے قیدی کر دیے ولیکن فدیہ لیکر چھوڑ دیے گئے اور برابر آپکا رایت بلند ہوتا گیا یہانتک کہ
تھوڑے ہی دلون مین بلد الحرام مکہ معظمہ فتح کرا دیا اور اوسمین سے شرک و کفر مٹا دیا اور قبل اسکے خیبر فتح کرایا اور بعد اسکے یمن مفتوح ہوا
آخر تمام عرب نے آپکے سامنے اطاعت کی اور لوگ دین الٰہی مین فوج فوج داخل ہوے مترجم کہتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
...وقت مین اصحاب ست کو آگاہ فرمایا تھا کہ جسطرح یہ لوگ فوج فوج داخل ہوتے ہین اسیطرح فوج فوج خارج ہو جائینگے شیخؒ نے
...کہ پھر اللہ تعالے نے آپکو اپنی قرب کرامت مین لے لیا اور آپ کے بعد آپکے اصحاب رضی اللہ عنہم خلفا ہوے اور انھون نے آپ کی
...سے دین الٰہی عزوجل کو عام دعوت سے پھیلایا مترجم کہتا ہی کہ اس کلام مین بھی تصریح ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سب خلیفہ تھے
...نے اپنی طرف سے اپنی مشورت کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلافت نبوت کے واسطے برگزیدہ کیا کیونکہ اللہ عزوجل نے
...ازلیت سے یہی تقدیر جاری فرمائی تھی جس سے حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی کمال بزرگی ظاہر ہی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ
...نے اپنے ابتداے خلافت مین اول اون اقوام عرب پر جہاد کیا جو بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فوج فوج مرتد ہو گئے
...وجود قلیل جماعۂ مومنین کے آپ نے بڑی بڑی جماعتون مرتدین پر فتح پائی اور اگر نصرت الٰہی سبحانہ تعالے شامل حال
...اسطرح ممکن نہ تھا کہ یہ قلیل جماعت اُن بے شمار اقوام پر فتح پاتے۔ پھر جب کل اقوام عرب جس سے نکلے تھے اوسی مین واپس
...مسلمان ہو گئے تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکرون کو جانب شام و فارس روانہ کیا اور جو شخص حالات تاریخی سے
...واقف ہی اسکو شک نہین ہی کہ اللہ تعالے نے عجیب نصرت اونکے شامل حال فرمائی کہ باوجود قلت و بے سامانی کے

Marfat.com

انھون نے روے زمین کی سب سے بڑی سلطنتون کو تہ وبالا کرکے اسلام قائم کیا تنج [illegible]
وبلاد و مدن کو فتح کیا اور بندگان الٰہی کو توحید حق عزوجل کی جانب دعوت کی اور اللہ تعالےٰ [illegible]
تمام روے زمین کے واسطے عام فرمائی ہی وہ آپ کے انھین خلفاء رضی اللہ عنہم کے ذریعے [illegible]
پھر برابر یہ دین قیامت تک قائم و غالب و منصور رہیگا **مترجم** کہتا ہی چنانچہ حدیث صحیح مین آیا ہی کہ [illegible]
قائم اور غالب رہیگا یہانتک کہ امر الٰہی آجاوے اوسوقت بھی یہ لوگ غالب ہونگے کما فی الصحیح [illegible]
اور آپ کے صحابۂ مومنین کو اپنی تقدیر سے آگاہ فرمایا تھا لقولہ تعالےٰ انا لننصر رسلنا والذین آمنوا الآیۃ [illegible]
کو جو نصرت عطا فرمائی ہی وہ کسی امت کو نہین دیگئی کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپکے اصحاب کو جمیع امتون پر گواہ عادل [illegible]
وکذلک جعلناکم امۃ وسطًا لتکونوا شھداء علی الناس الآیۃ ۔ کی تفسیر مین مفصل بیان ہوچکا ہی لیکن ابتداء اسلام مین [illegible]
علیہ وسلم کو یہ وعدہ دیا گیا تو بہتسے منافقین اسکو بالکل بعید جانتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ ادھر ادھر گھرون [illegible]
دین اسلام کی دعوت کرتے ہین اور یہ بھی طاقت نہین ہی کہ نکلکر علانیہ خانہ کعبہ کا طواف کرسکین حالانکہ ہمکو یہ وعدہ دیتے [illegible]
لاؤ تو فارس و روم کی سلطنتین تمہارے قبضہ مین آوینگی حالانکہ یہ خیال بالکل محال ہی اور اسی قسم کی ناگوار باتین کہا کر[illegible]
اسیطرح کفار و مشرکین بھی سخت کلامیان کرتے اور ضعیف مومنون کو طرح طرح کی ایذائین دیتے تھے اللہ عزوجل نے حکم فرمایا
صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم **ف** یعنے کافرون و منافقون کی بدگوئی و ایذاؤن پر صبر کر کیونکہ ہر ایک چیز کے واسطے
نے ایک وقت مقرر فرمایا ہی اور جو کچھ تمکو وعدہ دیا جاتا ہی وہ ضرور پورا ہوگا ۔ **اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ** ۔ بیشک اللہ تعا[illegible]
برحق ہی **ف** اوسکا وعدہ خلاف نہین ہوسکتا ہی کیونکہ وعدہ خلاف ہونا بوجہ عاجزی و بے سامانی کے ہوا کرتا ہی [illegible]
قادر قوی ہی جو کچھ وہ چاہے وہی ہوگا وہان کوئی چیز مانع نہین ہوسکتی ہی لیکن فی الحال تاخیر مین جو حکمت ہی وہ غیب [illegible]
سوائے حق تعالےٰ عزوجل کے کوئی نہین جان سکتا ہی کیونکہ اوسیکا علم اول سے آخر تک تمام مخلوقات کو محیط ہی تو اہل [illegible]
ایمان کے واسطے بہت سے برکات و کمالات ہین ۔ **وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ** ۔ اور اپنے گناہون کے واسطے
ف اگر کہا جاوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو پیغمبر معصوم تھے پس آپ کے گناہ کہان تھے جن سے استغفار کا [illegible]
فرض کیا جاوے کہ کسی قسم کے صغیرہ گناہ ہون تو وہ بھی اللہ عزوجل نے اول و آخر سب معاف فرمائے تھے لقولہ تعالےٰ [illegible]
من ذنبک وما تاخر الآیۃ ۔ **مترجم** استغفار کے کیا معنے ہین **ابن کثیر**ؒ نے جواب دیا کہ یہ امت کو استغفار کرنے پر [illegible]
گناہ نہ ہونے کے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو استغفار کا حکم ہی تو ہمکو چاہیے کہ کوشش کے [illegible]
کہا کہ یہان دو احتمال ہین اول یہ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے گناہ نہ تھا تو [illegible]
اپنی امت کے گناہون کے واسطے استغفار کیجیے احتمال دوم یہ کہ اگر آپ ہی کو خطاب ہی تو استغفار [illegible]
موجودہ گناہ معاف ہوجاوین اور دوم یہ کہ درجات بلند ہون ۔ پھر یہان قسم اول موجود نہین ہی [illegible]
قسم دوم کا فائدہ ہی یعنے استغفار سے آپکے کمال نبوت کی ترقی ہی اور علاوہ اسکے یہ بھی فائدہ [illegible]
کریگی ۔ **وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ** ۔ اور تسبیح [illegible]

Marfat.com

[illegible] کے بن اور عشی وہ اوقات دن کے آخری حصہ سے
[illegible] عشی سے جدا ہوتی ہے دن کے آخری حصے وقت کا شمار کیا جاتا ہے
[illegible] جب جبرئیل علیہ السلام آئے تھے تو ظہر سے شروع کیا تھا اور
[illegible] صلوٰۃ جو حضرت [illegible] اسیطرح مذکور ہے اور اسیواسطے امام ابوحنیفہ رح
[illegible] سے شروع کیا ہے ھ بعض علما نے عشی و ابکار کو بیان
[illegible] کہ یہی حسن بصری رحمہ اللہ تعالے سے منقول ہے مترجم کہتا ہے
[illegible] طلوع الشمس تک حل عود یہا الآیہ لیکن بظاہر بیان اس تخصیص کی
[illegible] اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اسکی تفسیر مین روایت ہے کہ پانچون
[illegible] قول سے ثابت ہے جسمین ظہر و عصر و مغرب عشا یعنے چار نمازین ہین اور ابکار آخر رات سے
[illegible] بعض علما نے کہا کہ یہان فقط عشی کی دو رکعت اور ابکار کی دو رکعت مراد ہین اور اس قول کی تحریر یہ ہے کہ یہ سورہ
[illegible] سے پہلے نازل ہوا اور اوس وقت فقط دو ہی نمازین یعنے دو رکعت عصر اور دو رکعت فجر تعین اور
[illegible] اللہ عنہا مین بھی وارد ہوا کہ نماز جب مفروض ہوئی تو حضر و سفر مین دو رکعت تھی پھر سفر مین تو اسیطرح
[illegible] چار رکعت کر دی گئی کما فی الصحیح۔ لیکن اس قول کے موافق یہ امر ضرور تحقیق کرنا چاہیے کہ پانچون
[illegible] کا نزول ہوا ہے اور اگر یہ ثابت بھی ہو جاوے تب بھی مترجم کہتا ہے کہ بلیغ کلام الٰہی سبحانہ تعالے
[illegible] واجب الادا ہین کیونکہ بالفعل پانچ نمازین مفروض محکم ہین کہ اون مین تغیر ہونا غیر ممکن ہے اور
[illegible] کلام کو اسطرح نازل فرمایا تھا کہ جسمین پانچون نمازون کے معنے بھی شامل ہین لہذا تفسیر ابن عباس
[illegible] اسی قول پر اقتصار کیا پھر واضح ہو کہ اللہ تعالے نے ابتدا سورہ مین الذین
[illegible] نصائح و مواعظ سے کلام کو یہان تک پہونچا دیا کہ جو لوگ اللہ تعالے کی آیات
[illegible] کی سمجھ مین آجاوے یعنے اون لوگون کا نفسانی تکبر اونکو اس جہالت پر آمادہ
[illegible] اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ
[illegible] تعالے کی آیات مین جدال کرتے ہین بغیر کسی حجت کے جو اونکو پہونچی ہو تو
[illegible] پہونچنے والے نہین ہین ف یعنے جو لوگ کہ آیات الٰہی کو بغیر برہان
[illegible] فاسدہ کے ذریعہ سے دفع کرتے ہین تو اوسکی وجہ کچھ نہین ہے سوائے اسکے کہ
[illegible] اپنے آپکو ایک مرتبہ پر سمجھ لیا اور اپنے خیالی منصوبہ باندھے
[illegible] نہایت ہی بلیغ کلام ہے جسنے کافرون کے ہر فرقہ و
[illegible] سے نفع حاصل کر سکتے ہین اور اگر ہم احتیاط کرین تو کبھی
[illegible] نہین [illegible] کے لئے کوئی عذاب یا ثواب نہین ہے مترجم کہتا ہے

کہ ان کمبختون نے یہانتک اپنے نفس پر غرور کیا کہ اپنے انجام [illegible]
اپنے اس تکبر کو پہونچنے والے نہین ہین بلکہ مرتے ہی عذاب مین گرفتار [illegible]
کے محبوب ہین اور ہمارے واسطے بیٹا کفارہ ہوگیا اور ہمنے [illegible]
ہم ایسے درجہ پر ہین کہ جو چاہین کرین ہمپر عذاب نہین ہوسکتا [illegible]
بلکہ مرتے ہی عذاب نظر آویگا اسیطرح بت پرستون نے بھی [illegible]
پہونچینگے بلکہ جہنم مین جلینگے اور ان سب کی جڑ یہ ہی کہ [illegible]
محیط ہی اور کلیہ قاعدہ یہی ہی کہ بحکم قولہ تعالے من یعش عن ذکر الرحمن نقیض له [illegible]
کر دیا جاتا ہی تو وہ ایسے ہی تکبر باندھتا ہی اور صریح آیات الٰہی سے مجادلہ [illegible]
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ پس اللہ [illegible]
کی التجا سنتا ہی اور دلی نیت وحالات دیکھتا ہی اور جسنے اللہ عز وجل سے پناہ لی [illegible]
سے روایت ہی کہ اس آیت سے یہودیون کا رد ہوگیا جو بلا دلیل کے آیات الٰہی سے مجادلہ [illegible]
انھین سے ہوگا اور وہ لوگ عنقریب روے زمین کے مالک ہوجاوینگے پس اللہ تعالے نے آنحضرت [illegible]
اللہ تعالے کی رحمت مین فتنہ دجال سے پناہ لین (رواہ ابن ابی حاتم وقال السیوطی اسنادہ صحیح [illegible]
قدسی کو عام لیا کہ ایسے کل لوگون سے پناہ مانگنے کا حکم ہی جو بغیر دلیل کے آیات الٰہی عز وجل مین [illegible]
کہ یہود بدبخت نے اپنی فضیحت ظاہر کردی کیونکہ احادیث صحیحہ مین بھی وارد ہوا ہی کہ دجال کا [illegible]
مذکور ہی کہ ستر ہزار یہود اس ثروت کے ساتھ اوسکے تابع ہونگے کہ ہر ایک کے سر پر [illegible]
ہی کہ قولہ تعالے انا لننصر رسلنا الآیہ سے واضح ہو کہ نصرت الٰہی ایک تو ہیئے ظاہری [illegible]
انبیا کو بنظر ظاہری دنیا مین غلبہ نہین ہوا ہی اگرچہ یہ بھی تحقیق گذر چکی [illegible]
نورانی وفہم اشارات حاصل ہی وہ یہان نصرت کے معنے بالکل [illegible]
قریب دکھلانے کی گنجایش بھی باقی نہین رہتی ہی ولیکن بیان اشارات [illegible]
کے واسطے بھی کسیقدر نور بصیرت درکار ہی اور وہ یہ ہی کہ انسانی [illegible]
لیکن اس عالم امتحان مین اوسکو مخفی کردیا گیا ہی اور خود اوسکے کمالات [illegible]
مگر اوسیقدر کہ جس قدر اس جسم سے اونکو تعلق ہی پس اگر [illegible]
وہمنشینی ملائکہ عطا ہوا اور دوسرے کے واسطے ہمنشینی شیطان [illegible]
بلکہ ایک شخص انہین سے عظیم بادشاہ ہی اور دوسرا اسور سے بدتر [illegible]
ہی اور جب یہ بات سمجھ مین آگئی تو آیت قدسی مین غور [illegible]
حیات دنیا کے کسی جزو مین نصرت ہونی ہی نہین بلکہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] رسولون کو نصرت بہ نعمت ایقان ہی مترجم کہتا
[illegible] یہ نصرت عطا فرمائی جس سے دار آخرت کی خوبی انہیں کو حاصل ہوئی اور کفار بالکل محروم
[illegible] مخلوق پیدا فرمائی ہر ایک کے واسطے ایک گھر جنت مین ہی
[illegible] جب کافرون کو نصرت الٰہی حاصل نہوئی تو انھون نے جہنم کا گھر پایا
[illegible] گیا اور وہ خواری ہی کافرون پر ڈالی گئی اور انبیاء مومنون کو جب نصرت
[illegible] کے اپنے گھرون مین داخل ہوے اور جنت مین جو گھر کہ کافرون کو
[illegible] ہوے اور یہ محض نصرت الٰہی عزوجل کا فیض ہی پس اگر دنیا مین
[illegible] رسولون کو جو نصرت عطا ہوئی جس سے انھون نے جنت کو میراث پایا تو یہ البتہ نصرت
[illegible] تھا اور نصرت نہین بلکہ قطعاً خواری و ذلت تھی جسکا انجام دائمی جہنم ہوا پس
[illegible] ہی ولیکن دنیا مین جس شکل سے وہ نصرت ظاہر ہوتی ہی وہ ایسی شکل کے ساتھ ہی
[illegible] رسولون کو عرفان سے اور مومنون کو ایقان سے نصرت ہوتی ہی اور رسولون کو وحی سے
[illegible] معجزات اور مومنون کو دیدار آیات سے نصرت ہوتی ہی پھر قیامت مین ہر ایک کی
[illegible] کے کمالات پر ہی چنانچہ رسولون کو نصرت بوصال ہی اور مومنون کو نصرت دیدار
[illegible] مومنون کو معرفت و علم سے مکرم فرمایا اور جس دن اشہاد قائم ہونگے اوس دن
شیخ یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ تعالےٰ نے اشارہ کیا کہ حق سبحانہ تعالےٰ نے اپنے
[illegible] فرمایا حتی کہ اون کے واسطے قیامت مین بھی نصرت کی ضمانت فرمائی
[illegible] تو اوسکو کوئی مدد نہین پہونچسکتی ہی بخلاف اسکے کہ اللہ تعالےٰ کی نصرت سے
[illegible] ہدایت [illegible] ہوگی حتی کہ بے ایمان مریگا اور آخرت مین اوسکی معذرت قبول
[illegible] یہ ہی کہ حق سبحانہ تعالےٰ تو معذرت قبول فرماتا ہی ولیکن ان ظالمون نے معذرت
[illegible] نہ آخرت مین اور اسیطرح انکا ظلم یہ ہی کہ انھوا [illegible] سے منھ موڑ کر خلق کے
[illegible] ہو تو اوسمین ہدایت موثر نہین ہوتی اور اوسکی تدابیر اعمال و اوقات
[illegible] مین اوقات و اعمال موثر نہین ہین بلکہ انکے وجود سے بھی پہلے سابقۂ عنایت
[illegible] ہوتا تو ظالمون کو اونکی معذرت نافع ہوتی قولہ تعالےٰ فاصبر ان وعد اللہ حق
[illegible] تعالےٰ پر ظفر حاصل ہوتی ہی اور اس نصرت و ظفر کا جو نتیجہ
[illegible] بھی بے قیمت ہی اور وہ کشف دیدار حق سبحانہ تعالےٰ
[illegible] کہ نیکا ارشاد ہوا تو اسمین نکتہ یہ ہی کہ قلب بشر پر
[illegible] مین اپنے وجود کی ہستی بھی گناہ ہی کیونکہ وجود عدم کے

ساتھ وجود حادث ایسا گناہ ہی کہ [illegible]
یا بلا پر صبر کرنا زیادہ سخت ہی تو فرمایا کہ خوف مین سلامتی چاہیے [illegible]
شریف مین بھی آیا کہ بندے نے اس سے بہتر کوئی دعا نہین مانگی [illegible]
آیا کہ جسکے واسطے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا اوسکے واسطے [illegible]
عافیت مانگنے کی ہدایت بہت وارد ہی اور بلاے آسمان سے پناہ مانگے [illegible]
کہ اے لوگو اپنے دشمنون سے بھڑ جانے کی ہوس مت کیجیو و لیکن [illegible]
دعا مین صبر چاہا تو آپنے فرمایا کہ اے شخص تو نے بلا مانگی پس عافیت طلب کر [illegible]
اور خلاصہ یہ ہوا کہ بندہ اپنے رب عزوجل کے حضور مین اپنے حول و قوت سے برات [illegible]
دلیر نہو پہر اگر اللہ تعالے نے موافق تقدیر کے اسپر بلا نازل کی تو وہی صبر کا [illegible]
اسکا فضل ہی تو بلا و دیگر افعال پر صبر اسکے مقابلہ مین شرط نہین ہی فافہم و اللہ [illegible]

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ [illegible]

البتہ پیدا کرنا آسمانون کا اور زمین کا بڑا ہی لوگون کے بنانے سے

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا [illegible]

اور برابر نہین اندھا اور دیکھتا اور نہ ایمان [illegible]

قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ [illegible]

تم تھوڑا سوچ کرتے ہو تحقیق وہ گھڑی آتی ہی [illegible]

النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

لوگ نہین مانتے

چونکہ کافرون کی بلا دلیل جدال کرنے کا اصل نکتہ یہ واقع ہوا تھا کہ [illegible]
بالکل محال ہی اور اسیطرح انھون نے اپنے باطل خیالات سے [illegible]
نے صریح گمراہ و اللہ ان احمقون کے خیالات کو رد فرمایا بقولہ تعالے [illegible]
خلق الناس۔ آدمیون کی پیدائش سے آسمانون و [illegible]
اپنی قدرت سے آسمانون و زمین کو بغیر کسی مثال سابق کے [illegible]
اگرچہ ہزار بار ہو اوسکی قدرت مین نہایت آسان ہی تو [illegible]
کرتے ہین حالانکہ بدیہی قدرت اونکے سامنے موجود ہی کما قال [illegible]
بلی وهو الخلاق العلیم۔ کیا جسنے آسمانون و زمین کو پیدا کیا [illegible]
قادر ہی وہی تو کامل خالق خوب جاننے والا ہی [illegible]

[illegible] آسمان ہو۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ ولیکن بہتیرے لوگ جانتے نہین
[illegible] مین سے کتنے ایسے ہین جو قیامت کا انکار کرتے ہین تو انکو علم بالکل نہین ہی بلکہ غفلت ان پر اسقدر چھا گئی کہ وہ
[illegible] اس سے ثابت ہوا کہ جو لوگ بصیرت کی راہ سے ایسے اندھے دھند سے جانور ہین اون مین وہ بینائی نہین ہی جو آخرت کو
[illegible] لوگ ان ظاہری آنکھون سے بھی اندھے ہین کہ اونکو یہ زمین و آسمان پورا نظر نہین آتا ہی تو کیا اسکی وجہ سے اونکا یہ دعوی صحیح
[illegible] جہان اونکو نظر نہین آتا وہان نہ آسمان ہی نہ زمین ہی حالانکہ یہ محض باطل ہی تو اسیطرح اونکے دیگر خیالات جو بغیر دلیل کے آیات الٰہی کے معارضہ
[illegible] ہین سب محض باطل ہین شیخ رازی وغیرہ نے تنبیہ فرمائی کہ کسی چیز پر دوسری حدیث سے دلیل لانا تین قسم پر ہونا ہی ایک قسم
[illegible] جیسے کوئی شخص کہے کہ مین نے یہ کھلونا بنالیا تو مین ضرور ایک آدمی بنالونگا یہ طفلانہ خیال ہی جیسے بچہ کہے کہ مین نے الف سے
[illegible] نظم و نثر طغرا ضرور لکھ سکتا ہون قسم دوم یہ ہی کہ ایک شخص کہے کہ مین نے یہانتک مشق پیدا کی کہ ایسی الف لکھنے سے
[illegible] دوسری تختی پر بھی ایسی ہی الف لکھ سکتا ہون تو یہ استدلال صحیح ہی کیونکہ یہ بات ثابت ہو چکی کہ یکسان ایک مثل چیزونکا حکم
یکسان ہوتا ہی قسم سوم یہ ہی کہ جس شخص کو اعلیٰ و اقویٰ پر قدرت ہو وہ اضعف و ادنیٰ پر بالضرور قادر رہیگا اور یہ استدلال نہایت ہی صحیح
[illegible] کہ جسکو ذرا بھی عقل ہی وہ اسمین شک نہین کریگا۔ پھر تعجب ہی کہ کفار ایسی ہی قوی دلیل سے انکار کرتے ہین تو قطعاً اسمین ذرہ بھی
[illegible] نہین ہی بلکہ جو کوئی اونکے جانور ہونے مین شک کرے وہ بھی بے عقل ہی کیا نہین دیکھتے ہو کہ یہ لوگ قطعی تسلیم کرینگے کہ ان
آسمانون و زمین کا پیدا کرنیوالا اللہ سبحانہ ہی اور بدیہی معلوم ہی کہ آسمانون و زمین کی خلقت بہ نسبت ضعیف خلقت انسانی کے
[illegible] نہایت بڑی اور قوی ہی تو پھر کیونکر انکار کرسکتے ہین کہ حشر و قیامت مین اس جسم کا پیدا کرنا کیونکر ممکن ہوگا جو سڑ کر خاک ہوگیا ہی ولیکن
[illegible] تعجب نہین کیونکہ لوگ جانور لایعقل ہین سوائے صورت ہیولانی کے انمین نور عقل و روحانی کچھ بھی نہین ہی تو اندھے کافرون اور
[illegible] آنکھون والے مومنون مین کیا مناسبت ہی کما قال تعالےٰ۔ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۔ اور اندھا اور بینا بھی
برابر نہین ہو سکتے ہین ف خطیبؒ نے لکھا یعنے جسنے آیات و نور عقل سے علم حاصل کیا اوسکے ساتھ جاہل مقلد کچھ برابری
[illegible] نہین کرسکتا ہی۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ۔ اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور نیک کام کیے
[illegible] اونکے ساتھ بھی بدکار برابری نہین کرسکتے ہین ف کیونکہ جو بندے ایمان لائے وہ باطن مین نور حق سے منور ہو گئے
[illegible] اونکا جسم ظاہر اونکے نیک اعمال کے نور سے منور ہو گیا تو اس نور کے پتلے سے بدکار کو کچھ مناسبت نہین ہی اور بدکار سے مراد
[illegible] کیونکہ کافر بوجہ بد اعتقادی کے اندر سے تاریک ہو رہا ہی اور اوسی اعتقاد و نیت پر جو اعمال کرتا ہی وہ بالکل بے نور بلکہ تاریک
[illegible] ہین تو وہ ظاہر و باطن مین کالا کلوٹا ہی اگرچہ بپردۂ امتحان سے ابھی ان آنکھون سے نظر نہ آوے ولیکن نور عقل سے قطعاً پہچان
[illegible] نور و سیاہی کبھی برابر نہین ہو سکتے ہین۔ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ۔ تم لوگ بہت ہی کم نصیحت لیتے ہو
[illegible] انکار کرنے والو کافرو تم مین بالکل نصیحت کا اثر نہین ہوتا۔ یہ (قلیلاما) کا محاورہ بالکل نفی کے معنے مین مستعمل ہی
[illegible] قراءت مین تتذکرون بیاء تحتیہ ہی اور یہ لایعلمون سے مناسب ہی کیونکہ وہ بھی صیغۂ غائب تھا اور معنے یہ ہین کہ جہال
[illegible] نصیحت نہین لیتے کیونکہ نصیحت حاصل کرنے کے واسطے سمجھ چاہیے حالانکہ یہ لوگ جانورون سے بدتر ہین
[illegible] آدمی نہین اور آیات الٰہی تعالےٰ پر ایمان لاوین اور یہ یقین کرین کہ۔ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ

لَا رَيْبَ فِيْهَا - بیشک قیامت ضرور آنیوالی ہی اوسمین کچھ شک نہین ہی وقت پہ کلام
صحیح مین اہل حق کو تنبیہ کردی گئی کہ انسان کو جو کچھ خیال کرنا چاہیے وہ صرف اپنی زندگی بھر کا خاتمہ ہی پھر
بعد اسکے قیامت تک اسکو خفیف ساعت معلوم ہوگی اور پھر کبھی موت نہین ہی تو عاقل کا کام نہین [illegible]
واسطے دائمی عذاب مین پڑے اور قیامت سے انکار کرے - وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ
اسکو جانتے نہین ہین ف خطیب نے لکھا یعنے عناد و شرارت نفس سے اسکو سچ نہین مانتے ہین [illegible]
بھی مختصر ذکر اعادہ کردیا جاوے جیسے خطیب نے لکھا ہی اگرچہ سورۂ اعراف وغیرہ مین بھی اسکا حال مذکور ہوا ہی [illegible]
جب وہ روبرو ہوگی تو اسوقت بہت فتنہ پیدا ہونگے اور ان سب مین سے بڑھکر فتنۂ مسیح دجال ہی اور جو حشر جسم کہتا ہی [illegible]
بذریعۂ اسکی ذریات کے غالبًا کچھ مدت پہلے سے شروع ہوگی اسیواسطے حدیث مین وارد ہی کہ تیس دجال کذاب ہونگے
مین ہی کہ جسنے سورۂ کہف کے اول دس آیات یعنے پورا ایک رکوع ہر جمعہ کو پڑھا تو وہ فتنۂ دجال سے محفوظ ہوگا اس [illegible]
کہ اصل دجال تو اپنے وقت پر نکلیگا ولیکن اسکا فتنہ پہلے سے ہوگا تو جو کوئی اس سے حفاظت رکھا جاوے وہ اس رکوع کو پڑھا [illegible]
خطیب نے لکھا کہ ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے [illegible]
علیہ السلام کی پیدایش سے قیامت تک دجال کی پیدایش سے بڑھکر نہین ہی اسکے معنے یہ ہین کہ دجال کے فتنہ سے بڑھکر کوئی [illegible]
پیدا کیا گیا ہی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا کہ دجال کی داہنی
بغیر بینائی ہی گویا وہ اُبھرا ہوا انگور کا دانہ ہی اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما مین بروایت ابی داؤد والترمذی رحمہما اللہ تعالےٰ وارد [illegible]
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو خطبہ سنایا تو اللہ تعالےٰ کی شان پاک کے لائق حمد وثنا فرمائی پھر دجال کا ذکر کیا اور [illegible]
پیغمبر نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا مین بھی تمکو دجال سے پرہیز کی نصیحت کرتا ہون اور مین تمسے دربارۂ دجال کے ایسی بات کہتا ہون [illegible]
کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہین بیان فرمائی تم جان چکے کہ دجال تو کانا ہی حالانکہ تمہارا رب اللہ تعالےٰ سبحانہٗ کانا نہین ہی [illegible]
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین گذرا کہ جسنے اپنی قوم کو اس کانے [illegible]
ڈرایا نہ ہو اور تم لوگ آگاہ رہو کہ یہ دجال ایک آنکھ سے نابینا ہی اور تمہارا رب سبحانہٗ تعالےٰ نابینا نہین ہی اور دجال کی دونون [illegible]
درمیان کافر لکھا ہوا ہی اور صحیح مسلم کی روایت مین ہی کہ اوسکی دونون آنکھون کے درمیان - ک ف ر - لکھا ہوا [illegible]
پڑھ لیگا - ھ - اور اسما بنت یزید الانصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
الیس دجال کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ دجال کے ظاہر ہونے کے روبرو تین سال قحط اس طرح طاری ہوگا کہ [illegible]
کم ہوگی اور زمین سے تہائی پیداوار کم ہوگی اور دوسرے سال آسمان سے دو تہائی بارش کم ہوگی اور زمین سے [illegible]
اور تیسرے سال آسمان سے بالکل بارش موقوف ہوگی اور زمین سے بالکل پیداوار منقطع ہوگی پس [illegible]
نہین رہیگا بلکہ سب ہلاک ہوجاوینگے اور فتنۂ دجال مین سے سبسے زیادہ سخت یہ ہوگا کہ [illegible]
تیرے اونٹ زندہ کردون تب تو تو جانیگا کہ مین تیرا رب ہون وہ اعرابی جاہل گنوار کہیگا کہ [illegible]
سامنے اوسکے اونٹون کے مانند متمثل ہونگے جنکے تھن دکوہان سبسے بہتر نظر آوینگے اور [illegible]

Marfat.com

...زندہ کردون تب تو جانیگا کہ مین تیرا رب ہون وہ جاہل کہیگا کہ جی ہان کیون نہین جانون گا
...اوسکے باپ و اوسکے بھائی کی شکل کے مانند متمثل ہو جائینگے۔ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر رسول اللہ
...قضائے حاجت کے واسطے باہر تشریف لے گئے اور یہان آپکے صحابہ مرد و عورتین سب اس حدیث کو سنکر ہم و غم مین
...مین تشریف لائے تو دروازے کے بازو پکڑ کر فرمایا کہ ای اسما کیا حال ہی تو مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ دجال کا تذکرہ
...دل اوڑ گئے ہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ اس حال مین ظاہر ہوا کہ مین زندہ ہون تو اسکا جھگڑا
...واقع ہوگا اور اگر ایسا نہ ہوا تو میرا رب عزوجل ہر مومن پر میرا خلیفہ ہی۔ مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اب تو ہمارا یہ حال
...گوندھتے ہین پھر روٹی تیار نہین ہوتی کہ ہم بھوکے ہو جاتے ہین تو بھلا اوس شدت قحط مین مومنون کی کیا کیفیت ہوگی تو
...صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جیسے اہل آسمان یعنے ملائکہ کو (بجائے غذا کے) اللہ تعالے کی تسبیح و تقدیس کافی ہوتی ہی تو
...یہی تسبیح و تقدیس مومنون کو بھی کافی ہوگی (رواہ مسلم) اور حدیث اسماء بنت یزید بن السکن انصاریہ رضی اللہ عنہا کی دوسری
...روایت مین یہ بھی آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال اس مین چالیس سال ٹھہریگا جسمین سے سال بمنزلہ مہینہ کے
اور مہینہ بمنزلہ ہفتہ کے ہوگا اور ہفتہ بمنزلہ ایک روز کے ہوگا اور روز اسقدر خفیف ہوگا جیسے آگ مین گھر جل جاتا ہی (رواہ البغوی)
...یہ روایت بالکل غریب ہی اور صحیح مسلم وغیرہ مین حدیث اسماء رضی اللہ عنہا سے صحیح اسانید کے ساتھ یون روایت ہی کہ رسول اللہ
...صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے پوچھا کہ یارسول اللہ زمین پر یہ دجال کتنے دنون ٹھہریگا تو آپنے فرمایا کہ چالیس دن ٹھہریگا جن مین سے
ایک دن تو ایک سال کے برابر اور دوسرا دن بمنزلہ ایک ماہ کے ہوگا اور تیسرا دن بمنزلہ ایک ہفتہ کے ہوگا اور باقی ایام ایسے ہی ہونگے
جیسے تمہارے دن ہوتے ہین تو ہم لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ بھلا یہ دن جو ایک سال کے برابر ہی اوسمین ہمکو ایک ہی دن کی
...نمازین کافی ہونگی تو آپنے فرمایا کہ نہین بلکہ ہر پانچ نمازون کے واسطے اندازہ کرلو یعنے بقدر ایک ایک دن کے اندازہ کرکے
...اوسمین پانچون نمازین پڑھو۔ پھر ہم لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس مدت مین وہ تمام روے زمین پر کس تیزی سے سیر کر جاویگا
...آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جیسے بادل کو ہوا اپنے تھپیڑون سے اڑا لیجاتی ہی۔ ھ۔ اور سنن ابی داود کی ایک روایت
...کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ پھر تم مین سے جو کوئی اوسکو پاوے (یعنے امت کے مومنون مین سے جو کوئی اوسکو
پاوے) تو چاہیے کہ سورہ کہف کا اول رکوع اوسپر پڑھے کہ یہ آیات تمہارے واسطے اوسکے فتنہ سے نجات ہین۔ ھ۔ و فی روایۃ
...عیسیٰ علیہ السلام شرقی دمشق مین منارہ سفید کے وہان اُترینگے اور دجال سے مقابل ہوکر [illegible] باب لد کے پاس پاکر قتل
...کرینگے مترجم کہتا ہی کہ دوسری روایت مین اسکی توضیح اسطرح وارد ہی کہ پھر دجال اپنی فوج بےشمار کے ساتھ شام مین جاکر دمشق کا محاصرہ
کریگا اور دمشق کے اہل اسلام اوسکے خوف سے شہرپناہ کے دروازون پر پتھرون وغیرہ سے حصار کرینگے اور لشکر اسلام جسنے اپنے امام کے
...اللہ کے کافرون سے دوبارہ فتح کرلیا ہوگا اور اوسکی غنیمت جمع کرنے مین مشغول ہونگے کہ ناگاہ اونکو آواز پہونچیگی کہ تم لوگ
...غنیمت مین مشغول ہو اور تمہارے پیچھے وہان دجال نے تمہاری آل اولاد کو روند ڈالا (حالانکہ یہ شیطانی آواز فقط اسواسطے ہوگی
...اہل اسلام مضطرب ہوکر بھاگ جاوین ولیکن اللہ تعالے کی توفیق سے اسکے برعکس واقع ہوگا) یہ آواز سنکر اہل اسلام فوراً مسلح ہوکر
...دمشق کے لیے روانہ ہونگے جب وہ دمشق مین داخل ہونگے تو دیکھینگے کہ اہل دمشق نے اوسکے خوف وہراس سے دروازے بند

Marfat.com

کرکے تحصن کرلیا ہی پھر وہ نماز عصر کے اہتمام مین ہونگے کہ ناگاہ عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتون
دمشق کے سفید منارۂ شرقی پر اوترینگے (یہ مسلمانون کے واسطے مدد آلہی عزوجل ہی) اور عیسیٰ
انتہائے نظر تک پہونچیگی اور اونکی سانس کی خوشبو جس کافر کو پہونچیگی وہ مرجائیگا پس صبح کو مثل اہل اسلام
مقابل کرینگے اور عیسیٰ علیہ السلام کو جب دجال ملعون دیکھیگا تو اسطرح پگھلنے لگیگا جیسے پانی مین نمک پگھلتا ہی
فوج سے حملہ آور ہونگے اور خود بنفس نفیس ایک حربہ لیکر دجال کا قصد فرماوینگے لیکن وہ ملعون انکے سامنے سے بھاگ
آخر باب اللد کے قریب اوس کمبخت سے کہین گے کہ کمبخت تو جانتا ہی کہ میرا ایک وار تجپر ہی اور تو اوسکو نہین بچا سکتا
ہوگا اور آپ اوسپر وار کرینگے کہ وہ باذن اللہ تعالےٰ ہلاک ہو جائیگا پھر اہل اسلام کو حکم دینگے کہ دجالیون کو قتل کرو
مہدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ مین موجود ہی جو صحاح و سنن مین باسانید صحیحہ مروی ہی اور حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ مین آیا کہ مین
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی و لیکن جسکو لوگ اپنی نظر مین آگ دیکھتے
سرد پانی ہوگا اور جو لوگون کی نظر مین پانی دکھلائی دیگا وہ آتش سوزان ہوگی پھر جو کوئی تم مین سے یہ واقعہ پاوے تو چاہیے کہ وہ
کرے جو لوگون کی نظر مین آگ دکھلائی دے کیونکہ وہی آب سرد شیرین خوشگوار ہی۔ اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مین آیا کہ اس
کے ساتھ مین جنت و دوزخ کی تمثال ہوگی پس جسکو وہ کہے کہ یہ جنت ہی وہی آگ ہی اور حدیث مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ مین
صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے دجال ملعون کا اسقدر حال بار بار نہین پوچھا جس قدر مین نے آپ سے پوچھا یہانتک کہ آپ نے
فرمایا کہ تجھے اوس سے ضرر نہ ہوگا۔ مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ لوگ تو یون بیان کرتے ہین کہ اوسکے ساتھ مین روٹیون کا پہاڑ اور پانی کی
ہوگی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس سے زیادہ خوار ہی۔ ف۔ علماء رحمہم اللہ تعالےٰ نے کہا کہ اس
سے یہ مراد نہین ہی کہ اوسکے ساتھ مین کچھ نہین ہوگا کیونکہ ابھی صحیح حدیث سے مذکور ہو چکا کہ اوسکے ساتھ پانی اور آگ ہوگی بلکہ
ہی کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہ بہت حقیر و خوار ہی اوسکو یہ قدرت نہین دیجائیگی کہ وہ سوائے کافرون کے مومنون پر اسطرح
او نکے دلون کو مشکوک و گمراہ کرسکے بلکہ مومنون کو تو اوسکے شعبدات دیکھنے سے ایمان کی ترقی ہو جائیگی مگر کفار البتہ اوسکے
ہونگے اور کافرون و منافقون پر حجت پوری ہو جائیگی خطیب ؒ نے کہا کہ دجال کے بارہ مین اسقدر کثرت سے احادیث وارد
متواتر ہین اور جس قدر بیان کیا گیا یہ اہل ایمان کے واسطے کافی ہی اللہ تعالےٰ ہمکو اور ہمارے احباب کو اوسکے فتنہ سے بچائے
کہتا ہی کہ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین اور واضح ہو کہ خطیب رحمہ اللہ تعالےٰ نے اس مقام پر دجال کا مختصر بیان اسواسطے
تعالےٰ لخلق السموات والارض اکبر من خلق الناس الآیہ کی تفسیر مین بنابر روایت ابوالعالیہ و بعض دیگر تابعین کے یہود
دجال کو بہت بڑا سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ یہودیون مین سے ہوگا اور اوسکی سلطنت تمام روئے زمین کی
اور پھر آخر کو ہماری بادشاہت ہوگی پس اس آیت قدسی سے ان جاہلون کا بھی رد ہو گیا کیونکہ حق عزوجل نے
فرمایا ہی تو بمقابلہ پیدائش آسمان و زمین کے دجال بہت حقیر ہی اور محققین اہل تفسیر نے آیت
بھی رد ہی اور یہ بھی افادہ ہی کہ جو لوگ قیامت سے انکار کرتے ہین وہ اتنی سمجھ نہین رکھتے ہین کہ
اوسکی قدرت مین انسان کے جسم حقیر کا پیدا کرنا نہایت آسان ہی تو قیامت ضرور قائم ہوگی

Marfat.com

[illegible] اللہ تعالےٰ نے بندون کو توحید و عبادت کی جانب ارشاد فرمایا بقولہ تعالےٰ

[illegible] ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي

[illegible] تمہارا رب مجھکو پکارو کہ پہونچون تمہاری پکار کو بیشک جو لوگ بڑائی کرتے ہین میری بندگی سے

سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۝

اب پیٹھین گے دوزخ مین ذلیل ہو کر

[illegible] تعالےٰ نے بیان فرمایا کہ قیامت کا آنا برحق ہی اور یہ بالضرور معلوم کہ آدمی کو قیامت کے روز کسی چیز سے کچھ نفع نہ ہوگا سوائے [illegible] کی طاعت کے یعنے جو کچھ دنیا مین دعا و تضرع و طاعت کر گیا ہی وہی کار آمد ہوگی تو ظاہر ہوگیا کہ زیادہ اہتمام کے قابل یہی [illegible] آدمی اپنے رب عزوجل کی طاعت مین مشغول ہو پھر انواع طاعت مین سے توحید الٰہی سب کا سر ہی اور تضرع و دعا کرنا مغز و جوہر [illegible] اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ادائے رسالت کا حکم دیا بقولہ تعالےٰ۔ وَقَالَ رَبُّكُمُ۔ اور [illegible] رب تعالےٰ نے فرمایا ہی ف یعنے تمہارا رب سبحانہ تعالےٰ جسنے تم پر یہ احسان کیا کہ تمکو اپنی بارگاہ قبولیت کی ہدایت دی [illegible] تمہارے واسطے دنیا و آخرت مین نصرت کا وعدہ دیا اوسی نے تمہارے واسطے فرمایا کہ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ تم مجھے پکارو [illegible] تمہارے واسطے قبول فرماؤنگا ف یعنے کسی غیر کو مت پکارو بلکہ میری ہی توحید کا اعتقاد کر کے مجھی سے مانگو مین تمہاری دعا قبول کرونگا [illegible] سے ظاہر ہی کہ دعا بہر حال قبول ہوتی ہی بشرطیکہ توحید کے ساتھ خالص جنابِ باری تعالےٰ مین دعا ہو اور یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے [illegible] فضل و کرم ہی کہ اونکو اپنی درگاہ مین دعا کرنے کی تحریض فرمائی اور قبولیت کی ضمانت فرمائی اسیواسطے امام سفیان الثوری رحمہ اللہ تعالےٰ [illegible] ہاتھ اوٹھا کر یون عرض کیا کرتے تھے کہ ای میرے رب کریم جسکی یہ شان ہی کہ اوسکو اپنے بندون مین سے زیادہ محبوب وہ بندہ ہی جو اوس سے [illegible] بہت مانگا کرے اور جسکی یہ شان ہی کہ اپنے بندون مین سے وہ بندہ اوسکو زیادہ مبغوض ہی جو اوس سے نہ مانگے ای رب رحیم سوائے [illegible] کسی کی یہ شان نہین ہی (رواہ ابن ابی حاتم) اور اسی معنے مین شاعر کا شعر ہی جسکا مطلب یہ ہی کہ حق تعالےٰ ہی کی شان ہی اگر اوس سے [illegible] مانگنا چھوڑے تو غضبناک ہو اور سوائے اوسکے جس کسیکو دیکھو یہی حال ہی کہ اگر اوس سے مانگو تو غصہ ہو جاوے۔ پھر جاننا چاہیے کہ کافر [illegible] کی دعا اگرچہ قبول ہوتی ہی لیکن اوسکے واسطے کوئی ضمانت نہین ہی اور یہ ضمانت کا کرم صرف اہل توحید کے ساتھ ہی اور وہ بھی صرف [illegible] امت مرحومہ کے واسطے خاص ہی چنانچہ قتادہ رحمہ اللہ تعالےٰ بیان کرتے تھے کہ کعب الاحبار جو زبردست علمائے یہود مین سے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوگئے تھے اور اچھے مسلمان ہوئے وہ بیان کیا کرتے تھے کہ اس امت کو [illegible] سی کرامتین خاص عطا ہوئی [illegible] تین باتین یہ ہین کہ یہ بھی کسی اگلی امت کو نہین ملین سوائے آنکہ پیغمبر ہو پس ایک بات یہ ہی کہ اگلی امتون مین جب اللہ تعالےٰ [illegible] پیغمبر بھیجتا تو فقط اوسکے واسطے یہ کرامت فرمائی کہ تو اپنی امت پر شاہد ہی اور اس امت والے شکر کرین کہ تمکو اللہ تعالےٰ نے تمام [illegible] پر شاہد قرار دیا ہی اور دوسری بات یہ ہی کہ اگلی امتون کے فقط پیغمبر سے کہا جاتا تھا کہ تجھپر دین مین کوئی مشقت نہین ہی حالانکہ [illegible] تمکو عام طور پر فرمایا۔ ماجعل علیکم فی الدین من حرج۔ یعنے دین مین تمپر حرج و مشقت نہین رکھی اور تیسری بات یہ ہی کہ اگلی [illegible] پیغمبر سے کہا جاتا تھا کہ تو مجھسے دعا کر مین تیری دعا قبول کرونگا حالانکہ اللہ تعالےٰ نے اس امت کے واسطے عام فرمایا کہ [illegible] تم لوگ مجھسے دعا مانگو مین تمہاری دعا قبول کرونگا (ابن ابی حاتم باسناد حسن) پھر جب اہل توحید کی ہر ایک دعا قبول

ہوتی ہی تو اسکی تین صورتین ہین ایک یہ کہ اللہ تعالے اپنے محبوب بندے کی مراد اوسکو دنیا مین [illegible]
خواہش نہین ہی اور دوم یہ کہ اوسکی مراد اوسکے حق مین بہتر نہین ہی تو جو امر اوسکے حق مین بہتر ہی بجائے [illegible]
کوئی بلا دور کرتا ہی اور سوم یہ ہی کہ اسکے تضرع کی برکت سے بقدر مناسب اوسکو دنیا مین دیدیتا ہی اور باقی [illegible]
ہی جو اس بندے کے واسطے وہان بلندی درجات ہی اور یہ جو کچھ مذکور ہوا احادیث صحیحہ سے ثابت ہی اور بندگان [illegible]
آخرت کو چاہتے ہین اور دنیا کو محبس قیدخانہ دیکھتے ہین اونکو خود اس سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہین ہی کہ عافیت [illegible]
مرغوب مع فضائل و درجات اونکو حاصل ہو لہذا ہر حالت مین وہ تضرع و عاجزی کے ساتھ دعا مین مشغول [illegible]
رب سبحانہ تعالے کی حمد و ثنا بیان کرنے سے اونکے دل کو راحت ہی اور دوم اپنے رب عزوجل کی جناب مین [illegible]
ضمانت کا سایہ ہی اور چہارم اوسکی جانب سے فضل و کرم کا وعدہ ہی پس دعا مین جناب باری تعالے توحید و عظمت [illegible]
ہی اور بندے کو لپنے نفس کی بندگی و عاجزی و محتاجی کا اظہار و اقرار ہی اور درحقیقت یہی بندگی ہی اسیواسطے حدیث [illegible]
ہی ــ اور جس بدبخت کو یہ توفیق نہ ہوا وسمین رعونت و حماقت ہی بلکہ اللہ سبحانہ تعالے نے اس سے زیادہ [illegible]

اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَہَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ۔ [illegible]

سے سرکشی کرتے ہین عنقریب وہ لوگ جہنم مین اوندھے منہ داخل ہونگے ف نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے [illegible]
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا کرنا عین عبادت ہی پھر یہ آیت پڑھی ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی [illegible]
جہنم داخرین ۔ (احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن ابی حاتم وابن جریر وابو داؤد وابن حبان والحاکم وقال الترمذی [illegible]
حسن صحیح) اور دعا کا عبادت ہونا اس آیت سے ظاہر ہی کیونکہ اللہ تعالے نے پہلے دعا کا حکم فرمایا پھر کہا کہ وہ جو لوگ [illegible]
جہنم مین داخل ہونگے جو میری عبادت سے سرکشی کرتے ہین یعنے دعا سے تکبر کرتے ہین اور اس سے یہ بھی ظاہر ہی کہ جب [illegible]
دیکئی تو اون پر اللہ تعالے کا غضب ہوا کیونکہ جہنم سزاے غضب ہی اور خود حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مین آیا کہ [illegible]
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اللہ تعالے سے دعا نہ مانگے (یعنے سرکشی کرے) تو اللہ تعالے اوسپر غضب فرماتا ہی [illegible]
محمد بن سعید رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہی کہ جب محمد بن سلمۃ بن الانصاری نے وفات پائی تو ہمنے اونکی [illegible]
لکھی ہوئی پائی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تمہارے رب [illegible]
ایام دہر مین نفحات رحمت ہین پس تمکو چاہیے کہ انکے سامنے ٹھہرو شاید کوئی دعا ایسی واقع ہو جو رحمت سے [illegible]
دعا کرنے والا ایسی سعادت کو پہونچ جاے کہ پھر اوسکے بعد کبھی خسارت نہین ہی (رواہ الحافظ الحسن [illegible]
آیت قدسی مین یہ تنبیہ ہی کہ جسنے اللہ تعالے کی توحید سے منہ موڑا وہ بے انتہا ذلت و خواری جہنم [illegible]
اسواسطے کہ جس شخص نے بارگاہ الٰہی مین دعا کرنے سے استکبار کیا وہ تو اوندھے منہ خوار و ذلیل ہوکر [illegible]
توحید سے منہ موڑا اسکے عذاب و ذلت کو کون قیاس کرسکتا ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے [illegible]
وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسی عبادت افضل ہی تو فرمایا کہ بندے کا اپنے واسطے دعا کرنا [illegible]
لکھا کہ اگر یہان پوچھا جاوے کہ حدیث قدسی مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

Marfat.com

[illegible] واسطے نہین مانگا تو مین اوسکو مانگنے والون سے بہتر عطا کرونگا مترجم کہتا ہی کہ فضائل ذکر مین
[illegible] خطیب نے کہا کہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہی کہ ذکر مین مشغول ہوکر دعا ترک کرنا افضل ہی ولیکن ابھی معلوم ہوا
اللہ تعالے سے نہ مانگے اوسپر غضب فرماتا ہی تو پھر اس مقام کو کیونکر سمجھنا چاہیے جواب دیا گیا کہ جو شخص اللہ تعالے کی حمد وثنا
[illegible] دعا کرنے سے یہ امر افضل ہی کیونکہ دعا تو اسواسطے ہوتی ہی کہ جنت مانگے حالانکہ جنت مانگنے سے اللہ تعالے کی معرفت مین
[illegible] ہونا افضل ہی مترجم کہتا ہی کہ حدیث قدسی مین اعلی مرتبہ والے ذاکرین کا بیان ہی اور اونکے اطمینان کے واسطے کرامت ہی
[illegible] اپنے رب عزوجل کی یاد وحمد وثنا مین یہانتک مستغرق ہوا کہ اوسکو اپنی مراد ملنگنے کا بھی ہوش نہین ہی یا وہ ذکر کے جوش مین
[illegible] وغیرہ مانگنے کی جانب راغب نہین ہوتا ہی تو وہ افضل ہی اور اللہ تعالے نے اوسکو اطمینان دیا کہ وہ دعا جاتے رہنے کا خوف نہ کرے
[illegible] سے یاد آلہی مین مستغرق ہو کیونکہ انتہا درجہ جو شخص اپنی مراد مانگے اوس سے بہتر اسکو عطا کیا جائیگا اور اس سے یہ مراد نہین ہی کہ عمداً
[illegible] شخص دعا کو ترک کرے کیونکہ یہ شخص تو ہوش مین ہی ہان اگر اوسنے دعا سے اعراض نہین کیا بلکہ جوش قلب سے اوسکو ذکر آلہی زیادہ محبوب ہی
[illegible] بھی افضل کا مستحق ہی اسواسطے کہ دعا مین جو کچھ اوسکو جناب باری تعالے مین رجوع حاصل ہوتا اوس سے بہتر حاصل ہی فافہم -
[illegible] نے کہا کہ قبولیت کی کنجی دعا ہی لیکن اس کنجی کا دندانہ لقمۂ حلال ہی مترجم کہتا ہی کہ غذائے حلال ہونا اور قلب متوجہ ہونا اور
[illegible] ادب ہونا وغیرہ شرائط ہین جنکو مین نے سورۂ بقرہ کی اسی آیت مین بیان کیا ہی لیکن یہان ایک تنبیہ جو آیت قدسی سے مستفاد
[illegible] ہی بیان کیجاتی ہی اور وہ یہ ہی کہ اللہ تعالے نے دعا سے تکبر کرنے والون کو جہنم مین ذلیل وخوار کیا تو اس سے ہوشیار ہونا چاہیے
[illegible] سے پناہ مانگے اور خصوصًا دعا کے وقت کسی قسم کی رعونت اپنے نفس مین نہ ہو بلکہ محض بندگی وعاجزی سے مانگے حتی کہ جس
[illegible] کو جناب باری تعالے سے مانگتا ہی اگر اوسمین نفس کے اندر یہ بھی خطرہ ہو کہ اس کام کے واسطے فلان دوست یا فلان سردار میری مدد
[illegible] اس تدبیر سے اسمین کوشش کرونگا تو یہ وقت دعا کے قلب کی غفلت ہی اور بے ادبی کے ساتھ جناب باری تعالے مین نفس کی
[illegible] ہی چنانچہ شیخ رازی نے اسمین طول طویل کلام کیا ہی علاوہ برین تکبر نہایت بدخصلت ہی اور اوسکی مذمت مین یہی کافی ہی کہ
[illegible] اسی تکبر سے ملعون ہوگیا اور حدیث عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا کہ قیامت
[illegible] تکبر کرنے والون کو چیونٹیون کے برابر آدمیون مین حشر کیا جائیگا اور انکی خواری کے واسطے ہر چیز انسے اونچی ہوگی یہانتک
[illegible] ایک قید خانہ مین جسکا نام بولس ہی داخل کیے جائینگے اور وہان ان پر سب سے بڑھکر آگ محیط ہوگی اور دوزخیون کے بدن سے بہا
[illegible] جو وہان جمع ہوگا وہان متکبرون کو پلایا جاویگا (رواہ احمد والترمذی وغیرہ) اور وہیب [illegible] رحمہ اللہ تعالے نے بیان فرمایا کہ
[illegible] شخص بیان کرتے تھے کہ مین ایک روز ارض الروم مین جاتا تھا کہ ناگاہ مین نے پہاڑ کی چوٹی پر سے ایک ہاتف کی آواز سنی جو اپنی مناجات مین کہتا تھا
[illegible] مجھے تعجب ہی کہ جسنے تجکو پہچانا وہ کیونکر سوائے تیرے تجھسے کوئی اور چیز مانگتا ہی ای رب مجھے تعجب ہی کہ جسنے تجکو پہچانا وہ کیونکر سوائے
[illegible] اپنی حاجت مانگتا ہی ای رب مجھے تعجب ہی کہ جسنے تجھے پہچانا وہ کیونکر غیر کے خوش کرنے کو کسی ایسی چیز سے متعرض ہوتا ہی جسمین
[illegible] ناخوشی ہی وہیب نے کہا کہ پھر مین نے اسکو آواز دی کہ ای بندۂ خدا تم جنی ہو یا انسی ہو یعنے جنون مین سے ہو یا آدمیون مین سے ہو اسنے
[illegible] انسی ہون تجھے چاہیے کہ ایسی لایعنی باتین دریافت کرنے سے اپنے نفس کو ایسے کام مین مشغول کر جو تجھے
[illegible] ابن ابی حاتم تحدیثا عن علی بن الحسین عن ابی بکر بن محمد بن یزید بن خُنَیس عن ابیہ عن وہیب بن الورد رحمہ اللہ تعالے

بذلک وہذا اسناد متصل حسن جید) ف ۲ فی العرائس فی قولہ تعالیٰ وقال ربکم ادعونی
اوقات و شرائط ہین پس بلحاظ اوقات کے یہ معنے ہونگے کہ جن خاص اوقات مین مقبولیت تعالی
قبول فرماتا ہو اور جس شخص کو دعا کے اوقات معلوم نہ ہون تو اوسکا دعا کرنا ترک ادب ہی اور اسکا
ایسا گناہ سرزد ہوا جس سے استغفار واجب ہی یا بندہ کسی معصیت مین مرتکب ہو تو یہ حالت ہی
ہی پس ایسے وقت مین اگر اوسنے دعا مانگی تو بیادبی کی جہالت ہی کیا نہین دیکھتے ہو کہ اگر سلطان ایک شخص
مین اوس شخص کو سلطان سے انعام مانگنا بیہودگی ہی اور جسوقت مین سلطان خوش ہو تو یہی انعام
کیوقت مین سلطان سے انعام مانگا تو وہ اس لائق ہی کہ اسکی گردن ماری جاوے اور جسنے سلطان کی
انعام کا خواستگار ہوا تو وہ اس لائق ہی کہ اوسکو انعام دیا جاوے اسیواسطے کہا گیا ہی کہ دعا کرنے سے پہلے
مغفرت مانگے پھر دعا کرے اور بعض نے فرمایا کہ بندہ اپنے دل کی حالت دیکھتا ہے جسوقت اوسکا دل نرم ہو
وقت ہی پس اوسوقت اوسے دعا مانگے بعض مشائخ رح نے کہا کہ بدون غفلت کے دعا کرنا یہی دلیل قبولیت
تعالے نے کہا کہ دعا کے وقت کسی شخص کی جانب رجوع وخیال نہ ہو بلکہ سب طرف سے جمع ہو کر التجا بجناب باری تعالی
تو یہ قبولیت کی علامت ہی بعض مشائخ رح نے کہا کہ اس آیت مین دعا کرنا جیسے عظیم نعمت عطا فرمائی ہی ویسے
کہ جس شخص نے بے ادبی وسرکشی کی حالت مین بیحیائی سے دعا کی تو وہ نہین ہی کہ اوسکے جواب مین اوسکو لعنت
کرنے سے پہلے توبہ کرے اور جناب باری تعالے مین عاجزی سے رجوع لاوے اور جو غذا کھائی ہی وہ حلال ہو اور
لباس بھی حلال ہو اور اوسکا شرعی طریقہ بھی اتباع سنت ہو یعنے ظاہر مین اتباع سنت پر عمل ہو اور باطن مین بھی جس
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی ہی قلب کی نگہداشت وحفاظت ہو تو ایسے شخص کی دعا محل قبولیت مین
ہوتی ہی اور مترجم کہتا ہی کہ سب سے بہتر دعا آدمی کے واسطے ایمان ہدایت ہی حتی کہ پانچون وقت نماز مین اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین
علیہم الآیہ مقرر فرمائی گئی اور یہان بھی آیت قدسی مین اس جانب اشارت ہی کیونکہ کافرون کے مجادلہ وجہالت
فرمائی یعنے اپنے نفس کو چھوڑو اور رب عزوجل سے راہ مستقیم مانگو جسکی قدرت کاملہ مین سب کچھ موجود ہی قال

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ

اللہ ہی جسنے بنادی تمکو رات کہ اوس مین چین پکڑو اور دن دیا دکھانے والا

عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ

لوگون پر لیکن بہت لوگ حق نہین مانتے وہ اللہ ہی رب تمہارا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ

کسی کی بندگی نہین اوسکے سوائے پھر کہان سے پھیرے جاتے ہو اسیطرح پھیرے جاتے ہین جو لوگ

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً وَّصَوَّرَكُمْ

اللہ ہی جسنے بنادی تمکو زمین ٹھہراؤ اور آسمان عمارت اور

وقف لازم

Marfat.com

[...] مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ستھری چیزون سے وہ اللہ ہو رب تمھارا سو بڑی برکت ہو اللہ کی جو رب ہی سارے جہان کا

[...] الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

[...] زندہ رہنے والا کسیکی بندگی نہین اوسکے سواے سو اوسکو پکارو نری کرکر اوسکی بندگی سب خوبی اللہ کو جو رب ہی سارے جہان کا

[...]ون نے اللہ تعالے کی آیات مین جہالت سے جدال کیا حالانکہ اللہ تعالے ہی نے اونکو پیدا کرکے رزق و صحت وغیرہ انعامات دیئے ہین

[...] اپنے انعامات مع اپنی قدرت عظیم کے یاد دلائے تاکہ اللہ تعالے کی جناب مین رجوع لاوین بقولہ تعالے۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ

[لَكُمُ] الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ۔ اللہ پاک وہی ہو جسنے تمہارے واسطے رات بنادی تاکہ تم لوگ اوسمین سکون حاصل کرو ف دن مین

[...] معاش کے ترددات سے تھک کر رات مین استراحت حاصل کرو کیونکہ دن مین جو لوگ سوتے ہین وہ اونکی طبعی راحت نہین ہو چنانچہ

[...]نے اتفاق کیا ہو کہ ۵ گشتہ مرد را آب شب خواب وز ← یعنے دن مین سونا اور رات مین اوٹھکر پانی پینا آدمی کو مارڈالتا ہو پس اللہ تعالے

[...] لطیف قدرت اس سے ظاہر ہو کہ استراحت انسانی کے واسطے رات ہی کا وقت اوسکی طبیعت کے موافق ہو۔ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اور

[...] کو دیکھنے والا بنادیا ف یعنے دن کو ایسا وقت بنادیا جسمین تم لوگ دیکھتے ہو کیونکہ انسان کو دن ہی کی روشنی مین اپنے معاش کے

[...]یع امور بخوبی سوجھتے ہین اور وہ دن مین ہر قسم کی معاش کا سامان کرسکتا ہو پس اگر ہمیشہ دن رہتا تو استراحت جسمانی مین خلل پیدا ہوتا

[او]ر اگر ہمیشہ رات رہتی تو معاش کے امور مین فساد پیدا ہوتا پس لطف حکمت سے اللہ تعالے نے ہر ایک کو محدود فرمایا تاکہ تم لوگ اپنی معاش

[و ا]ستراحت جمع کرلو۔ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ

[...] اللہ تعالے تو اپنے بندون پر فضل والا ہی لیکن لوگون مین سے بکثرت ایسے ہین کہ شکر نہین کرتے ہین ف یعنے اللہ تعالے کی

نعمتون کا شکر نہین ادا کرتے ہین حالانکہ دن رات انھین نعمتون مین عیش کے ساتھ پرورش پاتے ہین (تنبیہ) یہان دو مقام ہین اول

[...] قولہ جعل لکم الیل الخ مین لکم بمعنے نفع ہی یعنے تمہارے نفع کے واسطے رات بنادی جیسے قولہ تعالے خلق لکم ما فی الارض جمیعا۔ یعنے جو کچھ

[زمی]ن مین ہو سب تمہارے نفع کے واسطے پیدا کردیا ہے۔ پس شاید کم عقل آدمی کو یہ وہم ہو کہ جب کل چیزین ہمارے نفع کے واسطے پیدا

[کی گئ]ی ہین تو پھر کوئی چیز حرام نہوگی اور دوم یہ کہ کل چیزون مین ہر ایک شخص کو پورا استحقاق حاصل ہو گا حالانکہ بعضے زمین و باغ

[...] و متاع بعضے خاص آدمیون کے واسطے ہوتا ہی تو یہ نہونا چاہیے اسکا جواب یہ ہی کہ اول جو یہ وہم ہوا کہ [...] پھر حرام نہونا چاہیے تو

[...] تحقیق یہ ہو کہ جو چیزین اس دنیا مین پیدا فرمائی گئین ان مین سے ہر ایک چیز مین آدمی کے واسطے بالضرور نفع ہی لیکن وہ نفع دو طرح ہی

[...] جسمانی پرورش مین اوس سے نفع اٹھاوے لیکن بعض ایسی چیزین ہین کہ جسم کو اگرچہ اوس سے منفعت حاصل ہو لیکن عقل کو مضرت ہوگی

[...]سے دار آخرت مین ضرر شدید لاحق ہوگا پس جس شخص نے دنیا اختیار کی اور دار آخرت سے منکر ہی تو اوسکو ہر چیز سے جسمانی منفعت

[...] طریق دوم یہ ہو کہ بعض چیزون کے ترک سے منفعت حاصل ہو اور یہ وہی چیزین ہین جن سے اُخروی نور عقل کو مضرت لاحق

[...]جسنے دار آخرت کو اختیار کیا یعنے ایمان لایا تو اوسکے واسطے بھی دنیا کی کل چیزین نفع دینے والی ہین لیکن بعض اسطرح

[...] اونکو استعمال مین لاتا ہی اور بعض دیگر اسطرح نافع ہوتی ہین کہ اونکو ترک کرتا ہی کیونکہ مثلاً جس مومن نے محرمات چھوڑنے سے ثواب

[...] مثلاً اس ثواب عظیم کا نفع مثلاً اسی شراب و سور کے چھوڑنے سے پایا تو صادق آیا کہ شراب و سور بھی اسکے نفع کے واسطے

پیدا کی گئی تھین کیونکہ اگر یہ نہ ہوتین تو مومن کو یہ ثواب عظیم نہ ملتا جو انکے ترک سے ملا اور اگر کوئی مرد مومن [illegible]
تو اوسکو نفع جسمی بھی حاصل ہو گا کیونکہ منفعت ہر ایک کے واسطے اوسکے اختیار پر رکھی گئی ہی اسیواسطے حدیث [illegible]
چیز کو تمپر حرام فرمایا اوسمین تمھارے واسطے شفا نہین رکھی ہی (السنن) آور دوسری حدیث مین جسمین [illegible]
پوچھا تھا اور کہا تھا کہ ہمارے یہان شراب ایک دوا ہے معروف ہی تو جواب مین ارشاد فرمایا کہ وہ دوا نہین بلکہ [illegible]
اور شاید کہ اسمین نکتہ یہ ہی کہ جسم کی پرورش اہل کفر کا کام ہی جو شیطان کی ذریات مین شامل ہوے ہین تو شراب [illegible]
نور نہ ہونے سے اپنا اثر ظاہر کرتی ہی یعنے اللہ تعالے اوسکے اثر کو ایسے احسام مین پیدا فرماتا ہی جنمین نور نہین ہی بخلاف [illegible]
جسم مین بوجہ نور ایمان کے شراب کا اثر ظاہر نہین ہوتا ہی اسوجہ سے کہ اسکی ضد وہان موجود ہی چنانچہ دیکھتے ہو کہ اگر کسی نے [illegible]
اوسکے ساتھ ہلیلہ بھی پیا تو اوسکا اثر باطل ہو جاتا ہی جیسا کہ اطبا نے تصریح کی ہی پس حاصل یہ ہوا کہ جو چیزین اہل ایمان پر حرام [illegible]
اونکا جسمانی اثر انہین باطل کر دیا گیا ہی کیونکہ انکو ان محرمات کے ترک کا نفع نورانی دیدیا گیا تو نفع جسمانی اسکے ساتھ جمع نہین کیا گیا
اسکی ضد ہی بخلاف کافرون کے کہ جب اونکو نفع نورانی نہین دیا گیا تو محرمات کا نفع جسمانی اونہین دیدیا گیا پس ثابت ہوا کہ جو کچھ اللہ تعالے نے
زمین مین پیدا فرمایا ہی وہ بالضرور ہر شخص کے واسطے نفع ہی لیکن لوگ دو طرح کے ہین بعضون نے دنیا اختیار کی تو اونکو اس مین کل چیزون [illegible]
نفع ہی اور نورانی نفع بالکل نہین ہی اسیواسطے جسقدر وہ لوگ اپنے نفس کی پرورش کرتے ہین اوسیقدر فطرت اصلی سے نکلکر تاریکی مین
جاتے ہین کما قال تعالے والذین کفروا اولیاءھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمات الآیہ۔ اور بعض دیگر نے آخرت اختیار کی تو اللہ تعالے
نے کل طیبات سے اونکے جسم کو نفع دیا اور کل خبائث سے اونکو ترک کرنے کا نورانی نفع دیا لقولہ تعالے یحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث
پس جو کچھ زمین مین پیدا کیا گیا وہ سب کے واسطے نافع ہی مگر ہر ایک کے واسطے اپنے مطلب کے موافق نفع ہی رہا سوال دوم کا جواب [illegible]
ہر شخص کو ہر چیز سے نفع لینے کا استحقاق مساوی ہو اور کسی شخص کو کسی چیز کے ساتھ خصوصیت نہ ہونا چاہیے تو اسکا جواب یہ کہ
خالق عزوجل نے جو کچھ پیدا کیا وہ بیشک ہمارے واسطے مباح کر دیا یعنے ہم مین سے ہر شخص کو استحقاق حاصل ہی کہ اپنے مطلب کے موافق
کی پیدا کی ہوئی چیز کو جہان پاوین اوس سے نفع اوٹھاوین کیونکہ ہم سب کا استحقاق مساوی ہی لیکن مباحات مین سے جس چیز کو جس شخص نے
پہلے پایا تو اوسکو ترجیح حاصل ہوئی کہ جب تک اوس شخص کی غرض متعلق ہی وہ اس چیز سے نفع اوٹھاتا رہے اور کسی دوسرے کو [illegible]
نہین ہی کہ اوسکا انتفاع روک کر اوس سے چھین لے ہان اگر کسی وقت وہ اس چیز سے مستغنی ہو کر پھر مباح طور پر ڈالدے تو [illegible]
جو پاوے اس سے نفع اوٹھاوے چنانچہ تم خود دیکھتے ہو کہ اگر کسی شخص نے مثلاً خرما کے درختون سے استغنا [illegible]
جی چاہے ان درختون کو لیلیے تو بضرورت والا اسکو لے سکتا ہی اور اگر اوسکو درختون سے استغنا نہ ہوا مثلاً اوسکے [illegible]
مین ضرورت معیشت آویگی مگر امسال اوسکے پھلون سے مستغنی ہی پس اوسنے سب پھل توڑ کر عام طور پر مباح کر دیے تو [illegible]
لے سکتا ہی جسکو حاجت ہو پس حاصل یہ ہوا کہ اصلی اباحت مین سب کا استحقاق برابر ہی لیکن جس شخص کا قبضہ [illegible]
اوسوقت کسی دوسرے کا ہاتھ اوسپر نہین پہونچا تھا تو قابض کو ترجیح ہو گئی حتی کہ جب تک وہ مستغنی نہو اور [illegible]
ہزارہا برس گذر جاوین ہان اگر وہ کسی دوسرے سے اوسکی مقبوضہ چیز لیکر مبادلہ کر لے تو جائز ہی مثلاً زید کو [illegible]
اوسکو اوسنے بکر کو بعوض چاندی کے جو بکر کو حاصل ہوئی ہی دینا منظور کیا تو یہ بیع جائز ہی کیونکہ [illegible]

[illegible] دنیا مین خصوصیت پیدا ہو گئی ہی اور اسیکا نام لوگون نے ملکیت رکھا ہی حالانکہ درحقیقت اللہ تعالے ہی کے واسطے ملک السمٰوٰت
[illegible] اور وہی سب کا وارث ہی کیونکہ لوگون مین ملکیت کا خیال صرف ایک خیالی تصور ہی جسکا انجام یہ ہی کہ جب تک وہ زندہ رہا تو اوسنے انتفاع
[illegible] اور جب مرا تو وہ چھوٹ گئی لیکن آیندہ اوس سے انتفاع حاصل کرنے کے واسطے اوسکا فر اتنی زیادہ مستحق ہی پس اسی اصل کلی پر
[illegible] فانی کا انتظام قائم ہی سو للہ میراث السمٰوات والارض الآیہ۔ پھر واضح ہو کہ بعض مباحات اس قسم کے ہین جنمین عام حاجت متعلق
[illegible] کہ اگر ایک شخص اون پر قبضہ کر لے تو مضرت عام لاحق ہوتی ہی جیسے جنگل کی گھاس و لکڑیان و دریا کا پانی و مچھلیان و نمک کی جھیل و
[illegible] وغیرہ کہ ایسے عامۂ خلائق کی رفاہیت متعلق ہی پس اگر ان پر کوئی شخص تنہا قبضہ کر لے تو عام مخلوقات کو ایذا پہونچتی ہی لہذا حق
[illegible] نے اسکو اباحت عامہ مین رکھا اور جسنے اسپر تنہا قبضہ کرنا چاہا وہ ظالم قرار دیا گیا تاکہ خلق خدائے تعالیٰ کو ایذا نہ پہونچے اور یہ شرع عدل
[illegible] ہی اور اللہ تعالے اپنے بندون پر فضل والا ہی لیکن بہتیرے لوگ اسکا شکر نہین کرتے ہین۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
یہی اللہ رب تمہارا ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہی ف وہی ہر چیز کا مالک ہی اور آخر وہی ہر چیز کا وارث ہی اوسی نے ہر چیز کو تمہارے
نفع کے واسطے پیدا کیا اور تمکو بتلا دیا کہ دار دنیا و دار آخرت تمہارے دو ٹھکانے ہین پھر جسنے فقط دنیا اختیار کی تو وہ یہان سے
جہنم مین گریگا ولیکن دنیا مین وہ اپنی تن پروری کے واسطے جو کچھ اوسکا جی چاہیگا اور جس طرح جی چاہیگا کھا پی کر اڑا ویگا اور جسنے
آخرت اختیار کی اوسکا طریقہ یہ ہی کہ آخرت جنت ایک دار پاکیزہ ہی تو دنیا مین فقط پاکیزہ چیزون پر اکتفا کرو حتی کہ کھانے پینے و قول و عمل
سب مین پاکیزہ رہو اور خبائث و محرمات و نجاسات سے پرہیز رکھو تب اوس دار پاکیزہ مین داخل ہو جہان وہ نعمتین ہین جو تمنے یہان
کبھی نہین دیکھی ہین اور کمتر بیان یہ ہی کہ جو چیز تم چاہو گے وہ تمہاری پاکیزہ نیت کے موافق فورًا موجود ہو جاویگی کیونکہ تمنے یہان اپنے
خیالات کو پاکیزگی کے ساتھ حضرت حی القیوم کی حیات قدیم سے زندہ کر لیا تھا تو وہان تمہارے خیالات اسی صفت کے نور سے سرفراز
ہین حتی کہ جو خیال کرو گے فورًا تمہارے پاس حاضر ہوگا اور یہ اللہ تعالے کی قدرت کاملہ کا ظہور ہی جسکو کفار نہین پہچانتے اور شرک و نجاسات
مین مبتلا ہوتے ہین حالانکہ یہ محض باطل ہی۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ کسی مین الوہیت نہین ہی سوائے اوسکے ف وہی اللہ ہی یعنے الوہیت
[illegible] اسکی شان ہی یعنے الوہیت کا کوئی شمہ بھی کسی مخلوق مین ممکن نہین ہی پس خالق و رازق و علیم و خبیر وغیرہ جو کچھ صفات الوہیت ہین
اسکے سوائے کسی مخلوق مین کچھ بھی ممکن نہین ہی۔ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ۔ پھر تم کہان بہتان باندھتے [illegible] ف کہ اپنے ہاتھون کے
بنے ہوے بتون کو پوجتے ہو اور کبھی تم مین سے ایک فریق ہی کہ آفتاب کی تاثیر مانتا ہی اور بعض [illegible] علیہ السلام مین الوہیت کا
[illegible] جانتا ہی حالانکہ سب مخلوقات کا پیدا کرنے والا اللہ تعالے وحدہ لاشریک ہی اور [illegible] قدرت مین ہر چیز مسخر ہی اور اسی کی قیومی سے
[illegible] قیام ہی اور اسی کی تدبیر سے انکی بقا ہی وہ جسطرح چاہتا ہی اسی طرح ہر فرد مخلوق سے صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک حرکات
[illegible] کا ظہور ہوتا ہی وہی سب کے افعال پیدا کرنے والا ہی اگرچہ یہی لوگ کمانے والے ہین بعضے احمق اپنے استاد شیطان ملعون کی حماقت
[illegible] یہ مسئلہ سمجھتے نہین بلکہ جدال سے پوچھتے ہین کہ انسان کے افعال مین سے تو چوری و زنا و فسق و فجور وغیرہ قبائح ہین پھر کیونکر
[illegible] کرتے ہین کہ سب افعال کا پیدا کرنے والا اللہ تعالے ہی کیونکہ اس سے تو بہت بڑی قباحت لازم آتی ہی جواب یہ ہی کہ جسطرح
[illegible] اسکے تابعین بھی احمق ہین جنکے زعم مین یہ قباحت لازم آئی حالانکہ کچھ بھی لازم نہین آتا ہی اسواسطے کہ جس شخص مین
قباحت موجود ہو وہ قبیح ہی اسلیے کہ قبیح تو صفت قبح سے موصوف کا نام ہی پس جب ایک خبیث نے زنا کمانے کا شہوت سے

قصد کیا اور اسپر عزم کرکے یہ قباحت اپنی اندر پوری کی یعنے اللہ تعالے نے اہمین پیدا کی توضیح یہ شخص
بھلا یہ نہین دیکھتے کہ اگر رنگریز نے کوئی کپڑا گلابی رنگا تو اس صفت سے موصوف یہ کپڑا کہلاتا ہی حالانکہ رنگریز گلابی
نہایت سیاہ رنگ رنگا تو اس زشت رنگ سے یہ کپڑا رنگین ہی اور رنگریز تو جیسا خوبصورت تھا ویسا ہی
ظاہر ہی اسی طرح اللہ تعالے عزشانہ اپنی جمیع شان مین محمود ہی اور خوبی و زشتی تو ان مخلوقات مین اپنے کمائے
شدت شیطنت و شرارت سے اپنے تابعین کو یہ حماقت سکھلائی کہ اچھا پھر خالق عزوجل نے ہر ایک مخلوق کو
لوگ جو اپنے استاد کے کہنے پر ذرا بھی اختلاف نہین کرتے ہین اب اس طرح کہنے لگے کما حکی الحق سبحانہ تعالے
اشرکوا لوشاء اللہ ما اشرکنا الآیہ یعنے مشرکین کہتے ہین کہ اگر اللہ تعالے چاہتا تو ہم شرک نکرتے۔ ھ۔ یہ سوال
کہ مخلوقات مین سب آدمی ہی کیون نہ پیدا کیے جبکہ آدمی سب سے افضل ہی اور کیون آسمان اونچا ہوا کہ ہمکو تردد
ہوا اسکا حاصل یہ کہ حکمت بالغہ خالق عزوجل ہمکو حاصل ہو جاوے تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا حکمت
ہی وہ کسی مخلوق مین حاصل ہونا محال ہی۔ اور سابق مین مکرر تنبیہ ہو چکی کہ خالق عزوجل کے علم و حکمت مین کسی
ثابت ہو گیا کہ جو کچھ پیدا کیا سب عین حکمت ہی پھر اسمین تردد محض حماقت و شیطنت ہی اور یہ تنبیہ ہو چکی کہ آدمی
نے دنیا و آخرت سے آگاہ فرمایا اور ہر ایک کو اختیار دیا کہ جسنے دنیا اختیار کی اسکے لوازم یہ ہین اور انجام یہ ہی اور جسنے
لوازم دیگر ہین پس جس خبیث نے دنیا اختیار کی وہ نور عقل سے محروم ہو کر فقط جسم و اسکے متعلق حواس
شیطان اپنے تابع بناتا ہی کیونکہ وہ ہی اصل ہی پس ہر طرح کی فہم و فراست سے بے بہرہ ہو کر شیطنت و حماقت
الٰہی سے بے نصیب ہو کر شرک و دہریت وغیرہ کے افک بہتان لاتا ہی۔ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ۔ اسی طرح بہتان مین پھنسے وہ لوگ جو آیات الٰہی سے جان بوجھکر انکار کرتے رہے ف یعنے
عالم مین بلکہ اونکی ذات مین ظاہر ہین برابر دیکھتے رہے مگر برابر انکار بھی کرتے رہے تو جیسے یہ لوگ گمراہ ہوے ویسے ہی
انسے پہلے تھے گمراہ ہو چکے ہین اور یہ لوگ انھین کی تقلید کرتے ہین پس انھون نے بھی اللہ تعالے کے سوائے غیرون کی
تعجب ہی کہ آیات قدرت و دلیل و برہان کو چھوڑ کر محض اپنے وہمی خیالات پر یقین کیا اور اسکا باعث یہی تھا کہ
جبکہ انھون نے آخرت سے انکار کیا اور فقط حیات دنیا پر مدار رکھا تو نور عقل مستور ہو گیا اور فقط جسم و اسکے حواس
اونکے جی نے چاہا وہی انکو اچھا معلوم ہوا کیونکہ اونمین نور عقل باقی نہین تھا حالانکہ اللہ عزوجل نے اپنے عدل سے انسان
شکل پر پیدا فرمایا ولیکن انھون نے اپنے خالق عزوجل کو بھلایا اور بجائے شکر کے کفر اختیار کیا قال اللہ تعالے۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ
جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا۔ اللہ پاک وہی ہی جسنے تمہارے واسطے زمین کو قرارگاہ بنایا
جمتے ہین وہ متزلزل و متحرک نہین ہی اور نہ اوسمین اسقدر سختی ہی کہ تمہارے بدن مین گڑے اور نہ اسقدر
اگرچہ خشکی کے چارون طرف بحر عظیم محیط ہی پھر بھی اس خوبصورتی سے اوسکو تمہارا بچھونا کر دیا
بلکہ جسطرح اس مین سے تمہارے اجسام پیدا کر دیے اسیطرح اس زمین سے بغیر کسی آسمانی تخم کے
نکال دیے کہ اوسی سے تمہارے جسم کی غذا ہی اور اگر اسی ایک قدرت مین کوئی عاقل فکر کرے تو اوسکو

[illegible] وہ اپنی خودی سے فنا ہو جاوے اور اسمین کچھ شک نہین ہی کہ تم زمین سے پیدا ہوے اور زمین کو
[illegible] پلنے ہو اور اوسی مین زراعت وغیرہ سے اپنی غذا کو صنعت آلہی عزوجل دیکھکر حاصل کرتے ہو کہ اگر اوس کھیتی یا درخت
[illegible] ایک بھی خشک ہو جائے تو اوسکے مثل اعادہ کرنا تمام جہان سے غیر ممکن ہی پس اپنے رب عزوجل کی قدرت و تدبیر کو اس مین کی ہر ہر
[illegible] مین دیکھو جسنے اس زمین کو تمہارے واسطے مستقر بنا دیا۔ وَالسَّمَآءَ بِنَآءً ۔ اور آسمان کو چھت ٹھہرادیا ف کہ وہ
[illegible] کے سب طرف سے تمپر محیط ہی اور اگر حفظ آلہی ایک دم نہو تو زمین تہ و بالا و آسمان پارہ پارہ ہو جاوے ولیکن لطف سے اوسکو ہر ساعت اپنی قیومی مین
[illegible] رکھا ہی یہانتک کہ قیامت کا وقت موعود آوے اور باوجود اسکے تم اور تمہارے معبود اور آفتاب و ماہتاب وغیرہ جو کچھ مخلوقات ہین سب اس دائرہ کے اندر
[illegible] ہین اور ظاہر رہی ہی جسنے اس احاطہ مین تمکو پیدا کرکے مسخر کر دیا ہی۔ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۔ اور تمہاری صورت بنائی پس
تمہاری صورتین کیسی اچھی بنائی ہین ف کہ تمہارے درمیان اضداد عناصر خاک باد آب آتش کی ترکیب سے تمہارا جسم ہی جو ایک میعاد اجل تک تمہاری
سواری ہی اور اسکے ساتھ ظاہری و باطنی حواس دیدیے کہ معمولی فطرت سے انھین حواس کے ذریعہ سے تم اس جسم کی پرورش کرتے ہو۔ وَ
رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۔ اور تمکو پاکیزہ چیزون سے رزق دیا ف پس تم بذریعۂ حواس معمولی کے ہر ایک رزق کو اپنے اپنے موقع کی حفاظت
سے کام مین لاتے ہو حتی کہ بیمار کو حلوا نہین کھلاتے باوجودیکہ وہ لذیذ اور قوت دینے والا ہی اور طبابت کے ذریعہ سے اس جسم مین غور کرتے
[illegible] صفرا یعنے آتش یا سودا یعنے خاک یا بلغم یعنے پانی یا ہوا یعنے خون مین سے کس جزو مین کمی یا زیادتی ہی پس اوسیکے موافق اناج و ترکاریون
پھل پھول وغیرہ مین سے وہ چیز کھلاتے ہو جس سے اس جزو کی اصلاح ہووے لیکن یہ سب اللہ تعالےٰ کی پیدا کی ہوئی اشیا ہین تو اپنے
مالک عزوجل کو کیونکر بھولتے ہو۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۔ یہی ہی اللہ رب تمہارا۔ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ بزرگ
مقدس ہی اللہ تعالےٰ جو عالمون کا پالنے والا ہی ف اسی نے تمکو پیدا کیا اور اُسی نے تمہاری زندگی کی چیزین پیدا فرمائین اسی نے
تمہارے حواس کو کام مین لگایا جس سے تم عیش کے ساتھ زندہ ہو لیکن یہ یاد رکھو کہ یہ تمہاری جسمانی زندگی فقط ایک میعاد محدود تک
ہی چنانچہ تم قطعی تجربہ سے یقین کر چکے کہ آخر یہ جسم مرجاتا ہی اور مرتے ہی ہوا اپنے کرہ سے ملحق ہو جاتی ہی یعنے جسم مین خون کا نام نہین رہتا
اور صفرا یعنے آگ بھی اپنے کرۂ نار سے ملحق ہو جاتی ہی اور رہی پانی و مٹی تو اوسکا مرکز اسفل ہی پس وہ دفن کرنے سے اپنے مرکز مین ملجاتی
[illegible] تمہاری اصلی ذات یعنے روح تو وہ اپنے صفات کے ساتھ برابر باقی ہی تو تمکو چاہیے کہ اوسکی حیات کے ساتھ اپنی بقا کو سمجھو اور یہ غلطی مت کرو
[illegible] جسم کے ساتھ اپنی بقا سمجھتے ہو حالانکہ صریحًا دیکھتے ہو کہ وہ فنا ہی پس اگر اصلی زندگی چاہتے ہو تو حق سبحانہ تعالےٰ یعنے حی القیوم کی حیات
سے زندہ ہو جاؤ کیونکہ جو شخص کافر ہا وہ مردہ ہی کیونکہ کافرون کے حق مین اللہ عزوجل نے فرمایا امواتٌ غیر احیاء یعنے مردے ہین زندہ نہین
[illegible] بیان ہو چکا کہ صرف اونکے اجسام ایک وقت محدود تک باقی رہتے ہین پس اگر یہی زندگی ہوتی تو آدمی بہ نسبت درخت پر گدھے کے
[illegible] کیونکہ یہ درخت صدہا برس قائم رہتا ہی اور آدمی ایک ہی صدی مین فنا ہو جاتا ہی پس اگر اشرف المخلوقات ہونا اسی جسمانی حیات
[illegible] نہین بلکہ ہرگز اشرف ہوتا اور کیونکر ایک ظالم فاسق اس درخت سے اپنے آپکو اشرف جانتا ہی جبکہ اوسکی ذات سے سرکشی
[illegible] ہوتا ہی اور اس درخت سے جسطرح پیدا کیا گیا ہی کوئی سرکشی نہین بلکہ اوسکے سایہ مین صدہا درماندہ مسافرون کو
[illegible] اوسکے پھلون وغیرہ سے منفعت اُٹھائی جاتی ہی پھر انسان کافر کا غرہ محض شیطانیت وغفلت ہی بلکہ اگر اسکو اپنی اصلی
[illegible] حی القیوم سبحانہ تعالےٰ کے نور سے حی و زندہ ہو جاوے لقولہ تعالےٰ هُوَ الْحَيُّ ۔ اللہ تعالےٰ ہی الحی ہی ف

Marfat.com

اوسکی صفت پاک حیات ہی اور انسان نے جو اپنے آپکو حی سمجھا ہی یا اوسنے اپنے اوپر بہتان باندھا [illegible]
پہلے بھی معدوم تھا اور آیندہ بھی معدوم ہی ولیکن اگر حضرت حی القیوم جل شانہ سے انسان بھی زندگی پائے [illegible]
لیکن یہ زندگی اس طور پر حاصل نہوگی جس طور پر وہ اپنے جسم کو باقی رکھتا ہی یعنے جسم کے باقی رکھنے کیلئے [illegible]
سے صرف جسم ہی کی بقا حاصل ہوتی ہی اور روح پر اونکا تسلط غیر ممکن ہی بلکہ یہ حواس تو اوسکے ادراک [illegible]
ادراک کے واسطے حواس عقل ہین پس ایسا طریقہ تلاش کرنا چاہیے جس سے حیات حقیقی حاصل ہو اور [illegible]
حاصل ہونا اسی طور پر ہی کہ اللہ تعالے نے ہر زمانہ مین ہر امت کے واسطے اپنی طرف سے ایک پیغمبر عظیم الشان بھیجا [illegible]
اوسکی بات ماننے کا حکم دیا کیونکہ وہ یہی زندگی دینے کے واسطے بلاتا ہی کما قال تعالے یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم
لما یحییکم الآیہ۔ یعنے ای ایمان والو جب تمکو اللہ تعالے واوسکا رسول بلاوے ایسی بات کے لیے جس سے تمکو زندہ فرما دیگا
کرکے حاضر ہو۔ ھ۔ پس جس نیکبخت نے رسول علیہ السلام کا کہنا مانا وہ زندہ ہو گیا اور اوسکے قلب سے مہر ٹوٹ گئی [illegible]
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی دعوت یہ ہی۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ
اللہ تعالے کے کسی مین الوہیت نہین ہی پس تم اوسکو پکارو اس حالت سے کہ دین کو اوسیکے واسطے خالص کرنے والے [illegible]
اللہ تعالے ہی حی القیوم ہی لم یزل ولا یزال ہی وہی اول وہی آخر ہی وہی ظاہر وہی باطن ہی اوسکا کوئی مثل نہین اور کوئی نظیر
کوئی شبیہ نہین اور جب نور روحی ظہور کرتا ہی تو نیک بندہ اوسکو پہچان لیتا ہی کہ اوسکی کیفیت کو ہرگز بیان نہین کرسکتا کیونکہ
تو بیان کی چیز نہین ہوتی ہی اور جب تک دل پر مہر ہی تب تک جسمانی حواس سے کسی طرح معرفت نہین ہوسکتی اگر
کافر کہے کہ حواس سے تو ہم لوگ سب چیزین پہچانتے ہین تو اوسکا جواب یہ ہی کہ جو کچھ تو پہچانتا ہی وہ سب مخلوقات
تیرے تصور مین آتا ہی اور جو کچھ تو اپنے باریک سے باریک خیال مین یا قیاس مین یا گمان مین یا وہم مین لاتا ہی وہ قطعی مخلوق
اتنا نہین سمجھتا ہی کہ یہ تصور تو اوسکے خیال مین پیدا ہوا ہی پھر جو چیز کہ پیدا ہوئی وہ کیونکر خدا ہوسکتی ہی بلکہ وہ اور اوسکا خیال دونوں
مخلوق ہی تو اس مخلوق کے اندر یہ تصور پیدا ہوا تو یہ مخلوق در مخلوق ہوا اور اللہ عزوجل پاک ہی کہ وہ مخلوق ہو اسیواسطے حق [illegible]
نے اہل ایمان کو تنبیہ فرمائی ہی بقولہ تعالے۔ ما کان لنفس ان تؤمن الا باذن اللہ الآیہ۔ یعنے کسی نفس کو خود اختیاری نہین
تعالے پر خود ایمان پیدا کرلے۔ ھ۔ پس یہ ایمان ایک نعمت عظمٰی ہی جو اللہ تعالے اپنے بندۂ مومن کے دل مین عطا فرماتا ہی اور بندہ [illegible]
ہوا فعل نہین ہی ہان بندے کا کام صرف اسقدر ہوتا ہی کہ وہ دل سے اوسکو اپنی جان سے زیادہ عزیز کرکے قبول کرلیتا ہی بخلاف [illegible]
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین موجود تھے جیسے یہود کے علما اور جیسے ہرقل بادشاہ روم کہ ان لوگون کے دل مین قطعی یقین
کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک خاتم النبیین ہین اور اسمین شک کچھ نہین ہی لیکن دنیاوی لالچ سے اقرار نہین کرتے تھے [illegible]
ہوگا کہ بے اختیار یہ نعمت اونکے دل مین رکھی جاتی تھی اور یہ لوگ زبردستی اوسکو اوگلتے اور قبول نہین کرتے تھے [illegible]
کافر ملعون مرے۔ پھر اگر کسی کافر کو یہ شرارت سوجھے کہ اچھا جب تمہارے حواس روحی مین حق سبحانہ تعالے کی معرفت آتی [illegible]
تو بیان کرو کہ کیونکر آتی ہی تو اس احمق کے واسطے جواب یہ ہی کہ ابھی تجھکو قطعی دلیل سے سمجھا دیا گیا کہ جو کچھ تو تصور [illegible]
در مخلوق ہوگا حالانکہ حق سبحانہ تعالے مخلوقات سے مباین ہی وہ تو خالق عزوجل ہی [illegible]

...ہے کہ آخر کیونکر وہ دیکھا تو تجھسے ممکن نہین ہی کہ تو کیفیت بیان کرسکے بلکہ خواب بیان کریگا حالانکہ خواب تو تیرے ... تھا مگر جبھی تجھسے اس مخلوق کی کیفیت بیان نہو سکی تو پھر مردِ سعید جسکو نعمت ایمان عطا ہوئی ہی وہ خالق عزوجل کی معرفت ایسے اندھے سے کیونکر بیان کرسکتا ہی جسکے اندر سوائے گوشت و پوست جسمانی کے نہ قلب عاقل ہی اور نہ نور روح ہی ہی بلکہ تہ برتہ سیاہ تاریک پردے ہین نعوذ باللہ من ظلمات الکفر والنفاق بلکہ ایمان معرفت جبھی حاصل ہوگا کہ اول لا آلہ الا اللہ سے دل کی مہر ٹوٹ جاوے پھر دین کو اللہ تعالےٰ ہی کے واسطے خالص کرے جیسے حضرت سرور عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہدایت سے زندہ فرمایا ہی پس مومن ہی اپنی جان و مال فدا کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فیض برکت کو پہچانتا ہی اور اس فیض و نعمت کے سامنے اپنی جان فدا کرنے کو بھی بہت ہی حقیر دیکھتا ہی پس حاصل یہ کہ ایمان لاوے کہ لا آلہ الا اللہ و محمد رسول اللہ اور دین کو اللہ تعالےٰ ہی کے واسطے خالص کرے یعنے عبادت کے جس قدر اقوال و اعمال و افعال ہین سب کو اللہ تعالےٰ ہی کے واسطے نیت خالص سے ادا کرے اور کمال یہ ہی کہ جو کام کرے وہ صدق نیت و خلوص سے فقط اللہ تعالےٰ کے واسطے ہو جسکی تفصیل اپنے اپنے موقع پر بیان ہو چکی ہی جب اسنے اعتقاد مین جناب باری تعالےٰ کے واسطے ایسی شان توحید سے صفات قدس کا اعتقاد کیا جسطرح حضرت سرور عالم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی ہی تو وہ حضرت حق حی القیوم تعالےٰ شانہ سے زندہ ہوا اور جب اسنے جسمی اعمال دین کو خلوص سے ادا کیا تو جسم بھی شیطان و نفس کی کدورات سے پاک ہوکر برنگ روح منور ہوا اور یہ شخص پاکیزہ نورانی ہوکر قابل جنت و قرب حضرت ہو گیا اور یہ سب اللہ تعالےٰ جل شانہ کی رحمت ہی قال تعالےٰ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تمام حمد خالص اللہ تعالےٰ ہی کے لیے سزاوار ہی جو سب عالمین کا پروردگار ہی ف بعد بیان توحید کے اللہ تعالےٰ نے حمد فرمائی گویا اشارت ہی کہ حقیقی حمد وہ ہی جو اللہ تعالےٰ نے خود اپنی پاک ذات کے واسطے فرمائی اسواسطے کہ کسی چیز کی حمد کے واسطے اسکی صفت کا ادراک شرط ہی اور قطعاً معلوم کہ حضرت حق تعالےٰ کے صفات کا ادراک مخلوق سے محال ہی پھر مخلوق مین البتہ معرفت جو عطیہ خالق عزوجل ہی پیدا فرمائی جاتی ہی اور وہ اہل توحید کے لیے مخصوص ہی لہذا بیان توحید کے بعد حمد مین ارشاد ہی کہ یہ حمد صرف وہی بندے ادا کرتے ہین جنکو توحید سے معرفت عطا ہوئی ہی اور ماسوائے انکے مشرکون کے فرقے سب جہل مین گرفتار رہین انکو خالق عزوجل کی معرفت حاصل نہین ہی تو بدون معرفت کے انکی طرف سے حمد ادا ہونا محال ہی والحمد للہ رب العالمین **امام ابن جریر** رحمہ اللہ تعالےٰ نے کہا کہ علماء سلف رضی اللہ عنہم مین سے ایک جماعت کا دستور تھا کہ جب کوئی شخص لا آلہ الا اللہ کے ساتھ توحید کا اقرار کرتا تو اسکو تعلیم فرماتے کہ الحمد للہ رب العالمین بھی کہے تاکہ اسی آیت قدسی پر عمل ہو جاوے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی طریقہ مسند روایت کیا اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالےٰ سے روایت ہی کہ جب کوئی شخص یہ آیت پڑھے فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین تو اسکے پیچھے کہے کہ لا آلہ الا اللہ اور اسکے متصل ہی کہے کہ الحمد للہ رب العالمین پھر سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالےٰ نے یہی آیت پڑھی اور امام احمد نے کہا حدثنا ابن نمیر حدثنا ہشام ابن عروہ عن ابی الزبیر محمد بن مسلم المکی قال کان عبد اللہ بن الزبیر یقول الخ یعنے عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ کا دستور تھا کہ ہر نماز کے پیچھے جب سلام پھیرتے تو کہتے تھے کہ لا آلہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ الملک و لہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا آلہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون۔ اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر نماز کے پیچھے یون ہی تسبیح و تہلیل فرماتے تھے وقد رواہ مسلم و ابوداؤد والنسائی مرفوعاً ایضاً ف۲ فی العرائس قولہ تعالےٰ اللہ الذی جعل لکم اللیل لتسکنوا فیہ والنہار مبصرا۔ واضح ہو کہ نہار ہر قوم کے واسطے ظرف بصارت ہی اسیطرح لیل بھی ہر قوم کے واسطے محل سکون

ہے لیکن دن مین ہر قوم کی بصارت علیحدہ علیحدہ ہوتی ہی مثلاً کافرون کو سوائے مخلوقات کے اور
بخلاف انکے مومنون کو اصلی نظر ان چیزون مین آثار قدرت ہی کیونکہ وہ لوگ تمام جہان کو بنظر عبرت دیکھتے
کے واسطے تسکین ہی لیکن کافرون کی تسکین یہ ہی کہ خواب غفلت مین شیطان کے ساتھ صبح کرین اور اہل ایمان
فراغت پاکر اطمینان خاطر کے ساتھ اپنے رب عزوجل کی مناجات مین حاضر ہون کیونکہ اونکے شوق کو
دیکھتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل ایمان کو ارشاد فرمایا ہی کہ ای اہل سعادت اپنے
کھلاؤ اور رات مین نماز پڑھو جب لوگ نیام ہون یعنے خواب غفلت مین سوتے ہون تو اپنے رب عزوجل کے دار السلام
کما فی الصحیح قولہ تعالے اللہ الذی جعل لکم الارض قرارا الآیہ۔ اہل سعادت کے واسطے زمین بھی قرار گاہ
ملکوت کا منظر ہی مترجم کہتا ہی کہ بعض احادیث معراج مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول کے وقت آسمان سے
تو مکھیون کے مانند جھنڈ کے جھنڈ بھنبھناتے ہوئے نظر آئے تو آپنے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کیا ہی
کہا کہ یا رسول اللہ یہ شیاطین ہین کہ بنی آدم کی نظر گرفتہ کرتے ہین اگر ایسا نہوتا تو وہ لوگ عجائبات سماوی دیکھتے
اور پارۂ پانزدہم کی تفسیر مین پوری حدیث گذر چکی ہی چونکہ اہل الحق کی نظر صاف ہوجاتی ہی لہذا آسمان اُنکے واسطے منظر ملکوت ہوجاتا
وصورکم فاحسن صورکم۔ خلقت انسانی مین قدرت سبحانی ایسی حکمت کے ساتھ صانع موجد ہی کہ تمام مخلوقات مین انسان کو
فرمایا ہی چنانچہ اس سے انوار جلال وجمال دونون ظاہر ہوتے ہین اسیواسطے بعض مشائخ رحمہم اللہ تعالے نے
لیکن شیطان کو اس آئینہ تجلیات سے کچھ حاصل نہوا کیونکہ وہ محض مظہر غضبی ہی اسیواسطے رحمت سے بالکل مایوس ہوا
جو دائمی جہنمی ہین محض مظہر غضبی ہین اسیواسطے اونکا ٹھکانا جہنم ہی قولہ تعالے ورزقکم من الطیبات۔ غذائے جسمانی
جسمانیات سے حاصل ہوتی ہی چنانچہ اہل حق متفق ہین کہ غذا متشابہ مغتذی ہوتی ہی اسیواسطے جسم انسانی کی غذا
بلکہ گوشت اوسکے واسطے زیادہ مناسب ہی اور روح کی غذا عالم نورانی سے ہی اور وہ صفات حق سبحانہ تعالے کی تسبیح وتہلیل
یہ خالق عزوجل کی حسن صنعت ہی قولہ تعالے ذالکم اللہ ربکم یہ رمز توحید کا دقیقہ ہی اور اپنی پاک ذات کی تنزیہ فرمائی
واحکام صنعت سے پہچانو ورنہ وہ پاک پروردگار تعالے شانہ تمہارے خیالات سے پاک ہی نہ اوسکے واسطے کوئی
جگہ مین سمایا ہوا ہی بلکہ وہ تمام مخلوقات سے مبائن ہی فتبارک اللہ رب العالمین تمام عالم کے اقسام نے شمار اوسکے وجود
ہوا الحی لا الہ الا ہو آوسیکے واسطے حیات حقیقیہ ہی یعنے سوائے اسکے کسی چیز کے واسطے حیات حقیقی نہین
سے ارواح واجسام کی بقاء ہی اور اوسیکی حیات سے کائنات کا قیام ہی اوسیکی تجلی حیات سے عدم کا
واسطے حق ہی جیسے غیرون کے واسطے عبودیت حق ہی لہذا فرمایا فادعوہ مخلصین لہ الدین اخلاص
اوٹھاوے بلکہ مخلوقات مین اوسیکا مشاہدہ پاوے اور حق تعالے کو سوائے اوسکے کوئی نہین پہچانتا ہی
رب العالمین شیخ واسطی رحہ نے لکھا کہ وہی ہمارا رب عزوجل ہی جسکے انوار سے قلوب زندہ ہین
ہمزادی کے غرور سے ہمکو نجات عطا فرمائی شیخ حسین رحہ نے کہا کہ اوسیکی نظر عنایت سے حیات ہی
نہین دیکھا وہ مردہ ہی اگرچہ بولتا چالتا ہو شیخ جنید رحمۃ اللہ تعالے نے فرمایا کہ

Marfat.com

...میں جدال کرتے ہیں (عبس) پھر اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلعم کو حکم دیا کہ کفار مجادلین کو جواب دیدے بقولہ تعالےٰ

...نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّي

...سوال ...ہوا کہ پوجوں جنکو تم پکارتے ہو سوائے اللہ کے جب پہونچ چکین مجکو کھلی نشانیاں میرے رب سے

...وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ

...ہوا کہ تابع رہوں جہان کے صاحب کا وہی ہے جسنے بنایا تمکو خاک سے پھر

نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا

...پھر لوہو کی پھٹکی سے پھر تمکو نکالتا ہے لڑکے پھر جب تک پہونچو اپنے زور کو پھر جب تک ہو جاؤ

شُيُوخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفَّىٰ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ

بوڑھے اور کوئی ہے تم مین کہ بھر لیا پہلے اُس سے اور جب تک کہ پہونچو لکھے وعدے کو اور شاید تم بوجھو

هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

ع ٨

وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے پھر جب حکم کرے کسی کام کو تو یہی کہے اوسکو کہ ہو وہ ہو جاتا ہے

ل۔ کہدے ف اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان شرکون سے جو آیات آلہی عز وجل مین اپنی حماقت سے ساتھ جدال کرتے ہین
إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ۔ مین منع کر دیا گیا ہون کہ ان لوگون کی
پرستش کرون جنکو تم لوگ سوائے اللہ تعالےٰ کے پکارتے ہو ف خواہ اونکے نام کے بت بنالئے ہو یا سمجھتے ہو کہ ان میں
لوگون نے حلول کیا ہے یا اوسکے سوائے عیسیٰ مسیح و عزیر وغیرہ کے نام سے الوہیت کا اعتقاد کرتے ہو حالانکہ یہ صرف تمہارے جی
بنائی ہوئی باتین ہین اور مجکو ایسی نفسانیت سے ممانعت ہوگئی۔ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّي۔ جبکہ میرے
رب عز وجل کی طرف سے میرے پاس آیات بینات آگئین ف جو قطعاً نقلی و عقلی دلائل ہین کہ سوائے اللہ تعالےٰ کے کسی مین
الوہیت نہین ہے۔ وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ۔ اور مجھے حکم دیدیا گیا کہ رب العالمین کے واسطے مطیع
و تابعدار ہو جاؤن ف یعنے ان دلائل توحید و آیات بینات پر ایمان لاکر اپنے ہر فعل کو اپنے نفس کی خواہش سے نہ کرون بلکہ جمیع افعال کو
اللہ تعالےٰ کے واسطے مطیع کرون اسیواسطے حدیث صحیح مین آیا کہ تم مین سے کوئی مسلمان نہ ہوگا یہانتک کہ اوسکا یہ حال ہو جاوے کہ اوسکا
نفس ان احکام و بینات کا تابع ہو جاوے جنکو مین لایا ہون اگر کہا جاوے کہ جمیع مخلوقات سب کا اسلام اللہ تعالےٰ کے واسطے ثابت ہے لقولہ
تعالےٰ وله اسلم من فی السموات والارض طوعاً وکرہاً الآیہ یعنے جو شخص آسمانون و زمین مین ہے سب نے خوشی سے یا زبردستی سے اللہ تعالےٰ ہی کیواسطے
اسلام کیا ہے جواب یہ ہے کہ یہ اسلام ہر ایک کی طرف سے اسلام مشیت و تقدیر ہے یعنے اللہ تعالےٰ نے ہر ایک کے حال سے آگاہ
ہوکر ...سے جسکے واسطے مقدر کیا ہے وہ چار و ناچار اوسکا تابع ہے اور یہ اسلام یہان مراد نہین ہے کیا نہین دیکھتے ہو کہ مشیت
...الہٰی ... ضروری ہے خواہ وہ چاہے یا نہ چاہے حتیٰ کہ جو کچھ مشیت الہٰی بحق کفار متعلق ہوئی ہے وہ چار و ناچار اوسی راہ چلیگا اور
...خوشی و اختیاری ہے یعنے جسطرح مجکو حکم دیا گیا مین خوشی سے اوسکے واسطے گردن جھکاتے ہون بخلاف کافر کے
...جہالت کرتے ہین یعنے ہرگز ان احمقون کی سمجھ مین نہین آتا ہے کہ وہی خالق عز وجل ہر مخلوق مین تصرف فرماتا ہے

Marfat.com

اور اوسیکے قبضۂ قدرت مین کل مسخر ہی بلکہ یہ بدبخت یون سمجھتے ہین کہ خالق عزوجل کہ ہمارے حال سے
معبود ہمارے کام کردیا کرتے ہین اور یہی عاقبت مین ہمارے سفارشی نہین گے تو ان کم بختون نے
نہین پہچانا۔ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِّن تُرَابٍ۔ وہی پاک خالق عزوجل ہی جسنے
نے اپنی تفسیر مین کہا یعنے ہر شخص کی پیدایش اسی خاک سے ہی اور دیگر مفسرین نے کہا کہ نہین بلکہ مراد یہ ہی کہ
کو خاک سے بنادیا یعنے نطفہ سے نہین پیدا کیا۔ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ۔ پھر تمکو نطفہ سے پیدا کیا ف یعنے
انسانی نسل اسطرح جاری فرمائی کہ باہم مرد و عورت کے ازدواج سے نطفہ ٹھہرایا اگرچہ اس نطفہ کی پیدایش بھی غذا سے
صنعت باری تعالےٰ ایسی عجیب طریقہ سے ظاہر ہوئی کہ جہان شیطانی قیاس بالکل کام نہین کرتا ہی کیونکہ نطفہ مین
ہی دلیکن اسی نطفہ کو عورت کے رحم مین ایسے تغیرات عطا کیے جس سے بچہ بنگیا چنانچہ پہلے سفید نطفہ رکھا پھر اسکو خون
کرکے لوتھڑا بنایا۔ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ۔ پھر علقہ سے پیدا کیا ف پھر گوشت کا مضغہ ہوکر اللہ کی طرف سے
والا فرشتہ آیا کہ اسنے اسی مضغہ سے انسانی دماغ و آنکھ و کان و دیگر اعضا کے واسطے علیحدہ علیحدہ مادہ مہیا کردیا حالانکہ اس
بغیر ٹکڑے کرنے کے ہر ایک کا مادہ علیحدہ کرنا حواس انسانی مین نہین آتا ہی خصوص جبکہ اسطرح غور کیا جاوے کہ ہڈی کا مادہ سرد
اسیطرح دماغ کا مادہ بھی سرد مزاج ہی اور اسیطرح قلب و جگر و معدہ و آنتین و پٹھا و رگ و ریشہ و بال و مسام و عضو توالد وغیرہ مختلف مزاج
مختلف خاصیت کے اعضا ہین پھر کیونکر اس ایک مضغہ سے ہر ایک کے واسطے علیحدہ علیحدہ مادہ نکالا گیا فتبارک اللہ احسن الخالقین
ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا۔ پھر وہ تمکو بچہ بنا کر نکالتا ہی ف پھر اس حالت مین تم ایسے مجبور ہوتے ہو کہ نہ اپنا کوئی نفع حاصل
ہوا ور نہ اپنی ذات سے کوئی ضرر دور کرسکتے ہو اور نہ تمنے کوئی ایسا کام کیا جس سے تمہارا استحقاق پیدا ہوا اور نہ تمہارے
کوئی سامان نظر آتا ہی لیکن تم ہر خیال و قیاس وغیرہ سے بیفکر فقط اپنے خالق عزوجل کے قبضۂ قدرت مین اپنی فطرت پر موجود ہو تم
غرور و گھمنڈ نہین ہی اور اپنی قوت پر بھروسا ہی اور نہ تم نے اس حالت مین اپنی فطرت کو خوار و خراب کیا ہی بلکہ سادہ صاف
تمکو کسطرح عیش و راحت سے لطیف غذا سے پرورش کیا کہ تمہاری خدمت کے لیے ہزار جان سے کوشش کرنے والے تمہارے
ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ۔ پھر پالا تاکہ تم اپنی مضبوطی تک پہونچو ف اور اپنے ہاتھ پاؤن
خالق عزوجل کی عظمت کا نقش لکھو اور مضبوط ہاتھ پاؤن سے شکرانۂ آلٰہی مین قیام کرو اور زبان و دل و ہاتھ
کے اعمال و اقوال و افعال سے مطیع و منقاد ہو جاؤ ولیکن بہتیرے ایسے ناشکرے ہین کہ بجائے اس
تمکو مہلت دی تاکہ اسوقت جوش جوانی مین جو دیوانگی ہی کہ ہزارون برس کی امیدین باندھتے ہو وہ
لِتَكُونُوا شُيُوخًا۔ پھر تم بدلکر بوڑھے ہوجاؤ ف حالانکہ جب حد تک تم پہونچے
ہی خالق عزوجل پر ایمان لاکر ملاقات آخرت کا سامان کرنا چاہیے تھا کیونکہ بڑھاپے کی عمر تک پہونچنا
يُتَوَفَّىٰ مِن قَبْلُ اور بعض تم مین سے ایسا ہوتا ہی کہ جو اس سے پہلے وفات پاتا
اللہ تعالےٰ وفات دیتا ہی خواہ ادھیڑ یا جوان یا بعمر شباب یا صغیر سنی کہ کبھی وہ ماں کے
منقلب و متغیر کیا اور تم محض بے اختیاری و مجبوری کے علاوہ

... الوہیت کی دلیل و کمال اور تمھاری بندگی و مقہوری کا داغ تمپر واضح کیا اور تمکو مختلف طور پر لوٹ پوٹ کر بدلا تاکہ ... کی عمر دراز پاؤ اور تمکو کوئی عذر باقی نرہے۔ وَلِتَبْلُغُوٓا اَجَلًا مُّسَمًّى اور تاکہ تم لوگ میعاد معلوم پر پہونچ ... جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے واسطے میعاد مہلت مقدر فرمائی ہے۔ وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ اور تاکہ تمکو سمجھ حاصل ہو ... کہ تمام جہان اپنے اختیار مین نہین ہے بلکہ اوسکو متغیر کرنے والا اُسکا خالق سبحانہ تعالیٰ ہے اور وہی جسطرح چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس حالت مین چاہتا ہے بدلتا ہے ابن جریج نے کہا کہ اس سے تمکو پیدایش قیامت کی نصیحت حاصل ہو۔ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ۔ وہی پاک خالق عزوجل ہے جو زندگی دیتا اور موت دیتا ہے ف اوسکے سواے کسی مین یہ قدرت نہین ہے اسیواسطے جمیع علماے سلف و خلف نے اجماع کیا اور یقین جانا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مخلوق کی جانب سے یہ گمان کرے کہ وہ زندگی دیسکتا یا موت دیسکتا ہو اگرچہ کسی پیغمبر کی طرف سے یہ گمان کرے تو بھی کافر ہو کر پیغمبر کی امتی ہونے سے نکل جائیگا بلکہ زندگی دینا یا موت دینا فقط اللہ تعالیٰ کے اختیار مین ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسکے واسطے کسی سامان کی ضرورت نہین ہوتی ہے بلکہ جو اوسنے چاہا وہی ہوگیا چنانچہ فرمایا فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کسی امر کو جاری فرماتا ہے تو فقط یہی ہوتا ہے کہ اوس سے فرماتا ہے ہوجا پس وہ ہوجاتا ہے ف کسی چیز کو مخالفت یا ممانعت کی مجال نہین ہوسکتی بلکہ جو کچھ اوسنے چاہا فورًا واقع ہوگیا

پھر ان آیات کو سمجھکر کسی کافر کو جھگڑا کرنے کی مجال نہین ہے ورنہ میعاد معین کے بعد عذاب شدید ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۞ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ

تو نے نہ دیکھے جو جھگڑتے ہین اللہ کی باتون مین کہان سے پھیرے جاتے ہین جنھون نے جھٹلائی یہ کتاب

وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۞ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ

اور جو بھیجا ہمنے اپنے رسولون کے ساتھ سو آخر جان لینگے جب طوق پڑے ہین اونکی گردنون مین

وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ۞ فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۞ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا

اور زنجیرین گھسیٹے جاتے ہین جلتے پانی مین پھر آگ مین اونکو جھونکتے ہین پھر اونکو کہا ہے کہ کہان گئے

كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۞ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ

جو شریک بناتے تھے اللہ کے سواے بولے ہمسے چوک گئے کوئی نہین ہم پکارتے نہ تھے پہلے

شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۞ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ

کسی چیز کو اسیطرح بہکاتا ہے اللہ منکرون کو یہ بدلا اوسکا جو تم رہتے پھرتے تھے زمین مین

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۞ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ

ناحق اور اوسکا جو تم اتراتے تھے پیٹھو دروازون مین دوزخ کے سدا رہنے کو اوس مین

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۞

سو کیا برا ٹھکانا ہے غروروالون کا

... ہمیں آیات مین ایسے دلائل واضحات بیان فرمائے کہ توحید الوہیت کے واسطے قطعیات ہین اور اونکے بعد کافرونکا

شرک وکفر کرنا اونکی شقاوت کی واضح دلیل ہو لہذا فرمایا۔ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ [illegible]
تو نے ان لوگون کو نہین دیکھا جو اللہ تعالے کی آیات مین جدال کرتے ہین کہ کہان سرگردان پھرتے ہین ف [illegible]
کیا تو تعجب نہین کرتا ہو کہ یہ کافر مشرکین جو اپنے باطل شرک کو لیکر آیات توحید مین جھگڑتے جہالت [illegible]
برگشتہ ہوکر وادی ضلالت مین بھٹکتی پھرتی ہین۔ اَلَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِالْکِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ [illegible]
لوگ جنھون نے جھٹلایا ہو کتاب الٰہی کو اور اوس امر حق کو جسکے ساتھ ہمنے اپنے رسولون کو بھیجا ہی ف یعنے ہدایت
سنکے اپنی جہالت شرک وحماقت باطل سے مقابلہ کرکے جھٹلاتے ہین تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجکو ضرور تعجب ہوگا [illegible]
کہ جسکو اللہ تعالے نے ہدایت وتوفیق نہین دی وہ کس قدر شدید احمق واندھا ہوجاتا ہو کہ حق صریح اوسکو نظر نہین آتا اور [illegible]
وباطل پر دل سے یقین کرتا ہو ایسے ہی لوگ شقی جہنمی ہین۔ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ۔ پس عنقریب ان لوگون کو حال معلوم ہوگا [illegible]
عذاب مین جاتے ہین۔ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ۔ جب وانکی گردنون مین لوہے کے طوق
اور زنجیرین ف یعنے گردنون کے طوق سے زنجیرون کے ذریعہ سے ہاتھ جکڑے اور پاؤن کی بیڑیان جکڑی ہونگی اور زنجیر [illegible]
اون ملائکہ زبانیہ کے ہاتھ مین ہونگے جو انکو جہنم مین عذاب دینے کے واسطے موکل ہین۔ یُسْحَبُوْنَ فِی الْحَمِیْمِ حمیم مین
جاوینگے ف حمیم نہایت گرم پانی ہو جسکی گرمی سے اونکی آنتین کٹ کرینگی اور یہی جہنمیون کا پینا ہو اور درخت زقوم سے [illegible]
ہو اور اگر زقوم کا ایک قطرہ اس دنیا مین گرے تو تمام زمین کی معیشت تباہ ہوجاوے پس ان جھٹلانے والون کو اونکی بھوک پیاس کی [illegible]
مین یہ کھانا پینا ملیگا حالانکہ دنیا مین اسکو جھٹلاتے تھے۔ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ۔ پھر آگ مین سوختہ کیے جاوینگے ف
یعنے ملائکہ زبانیہ اونکو شدت بھوک وپیاس مین کبھی تو حمیم وزقوم کی جانب گھسیٹ لیجاوینگے اور کبھی جلتی ہوئی آگ مین [illegible]
یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کبھی دوزخیون کے واسطے ایک کالا بادل
فرمائیگا اور ملائکہ کہینگے کہ اے اہل النار تمھاری خواہش کیا ہو تو دوزخی لوگون کو یہ بادل دیکھکر دنیا کی گھٹائین یاد آوینگی تو کہینگے کہ
یہ ہو کہ اس سے سرد پانی برسے پھر اس بادل سے لوہے کے طوق وزنجیرین برسینگی جو اونکے طوق وزنجیرون پر زیادہ ہوجاوینگی لوہا انگارا
برسینگے جو اونکو گھیر کر لپیٹ مارینگے (رواہ ابن ابی حاتم) اور اس روایت کے راوی اگرچہ صدوق ہین لیکن شیخ ابن کثیر نے کہا [illegible]
غریب ہو بالجملہ جہنمیون کو اونکی بدکرداری کا عوض ملیگا جیسے دنیا مین وہ ہدایت کے عوض مین ضلالت لیتے تھے اور حق کی جگہ [illegible]
کرتے تھے غرضکہ اپنی خواہشون کے موافق حق کی جگہ باطل کو لیتے تھے تو انھین کی پسند کے موافق دار آخرت [illegible]
شر حاصل ہوگا۔ ثُمَّ قِیْلَ لَهُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ تُشْرِکُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ پھر ان جہنمیون سے [illegible]
کہ اللہ تعالے کے سوا جن لوگون کو تم ساجھی بناتے تھے وہ کہان ہین ف جیسے [illegible]
کی باتین ثابت کرتے ہین اور مجوسی لوگ اپنی آگ مین اور نصرانی حضرت مسیح مین اور یہودی حضرت عزیر مین [illegible]
جن چیزون کو الوہیت مین ساجھی سمجھتے ہین تو جب جہنم مین جاوینگے تب ملائکہ انسے کہینگے کہ تمھارے ساجھی [illegible]
الوہیت ثابت کیا کرتے تھے یعنے ان مین ایسی صفتین ٹھہراتے تھے جو حقیقت مین اللہ [illegible]
وہ لوگ تمھاری مدد کرین اگر تم سچے تھے۔ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا۔ جہنمی کہینگے [illegible]

Marfat.com

[illegible] نے کہا کہ یہ معنے ہین کہ اونسے ہمکو کچھ نفع نہوا اور یہ اسواسطے کہا گیا کہ مشرکین کے بت توجہنم مین ڈال دیے جاوینگے جنکو وہ آنکھون دیکھینگے مترجم کہتا ہی کہ یہان سے مشرکین عرب اور یہود و نصاریٰ مین ایک طرح کا فرق قابل غور ہی اور وہ یہ ہی کہ مشرکین عرب اپنی جہالت سے اپنے لات و عزیٰ و ہبل وغیرہ مین الوہیت ذاتی نہین ثابت کرتے تھے بلکہ کہتے کہ یہ لوگ بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق مملوک ہین ولیکن ہمارے کارساز یہی ہین اور ہماری حاجت روائیان انھین کے ذریعہ سے ہوا کرتی ہین کیونکہ یہ لوگ مقبول بارگاہ ہین جب ہم انکی نذر نیاز کرتے ہین تو یہ ہمکو بیٹا دیتے ہین اور مال دیتے ہین اور ہر طرح کی ہماری مرادین انسے حاصل ہوتی ہین کیونکہ اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین یہ لوگ ہماری سفارش کر کے ہمکو دلوا دیتے ہین بخلاف اوس وقت کے نصاریٰ و یہود وغیرہ کے کہ یہ لوگ شرک مین بڑھے ہوے تھے چنانچہ نصرانی بعضے کہتے کہ المسیح ہو اللہ۔ یعنے اللہ یہی مسیح ہی اور بعضے کہتے کہ وہ تین مین سے ایک ہی اور بعضے کہتے کہ وہ بیٹا ہی پس ہر حال مین ذاتی شرک کرتے تھے اگرچہ نام کے واسطے کتاب آسمانی کے قائل بنے تھے فافہم واللہ تعالیٰ اعلم۔ غرضکہ جب یہ عوض کے برخلاف جہنم مین عذاب پاوینگے تو ملامت کے طور پر ملائکہ انسے دریافت کرینگے کہ وہ تمہارے ساجھی کہان گئے تو کہینگے کہ وہ گم ہوگئے اور ہمکو کچھ فائدہ نہوا۔ بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا۔ بلکہ ہم تو اس سے پہلے کسی چیز کو بھی نہین پکارتے تھے ف یعنے شرک سے صاف انکار کر جائینگے خواہ اس وجہ سے کہ وہان بھی انکا خبث نفس انکے ساتھ ہی کیونکہ جناب باری تعالیٰ کی معرفت سے وہان بھی نور ہو گا جیسے یہان نہین ہی اور شاید یہ ہوس باندھی ہو کہ ایسے دروغ سے ہمکو نفع پہونچیگا جیسے یہان اپنے نفس کی جھوٹی امیدین باندھا کرتے تھے۔ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ۔ یون ہی اللہ تعالیٰ کافرون کو ضلالت مین ڈالتا ہی ف اونکو ہدایت نہین دیتا ہی وہذا کقولہ تعالیٰ۔ ثم لم تکن فتنتہم الا ان قالوا واللہ ربنا ما کنا مشرکین۔ یعنے جہنمی پھر بھی مکر بناوینگے کہ یون قسم کھا جاوینگے کہ واللہ ہم کچھ شرک نہین کرتے تھے۔ یہ وہی جہالت ہی جو دنیا مین انکے نفوس مین مرکز تھی کیونکہ جب معرفت الٰہی عزوجل نہو تو جہالت لازم ہی اور یہ حواس جنکا نام انھون نے عقل رکھا ہی یہ تو فقط اس تن پروری کے واسطے ایک میعاد اجل تک آدمی کو دیے گئے ہین کہ بعد موت کے انکا کچھ اثر نہین ہی نعوذ باللہ من الجہل۔ اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قولہ تعالیٰ اذ الاغلال فی اعناقہم الآیہ۔ پڑھکر فرمایا کہ اگر سر کے برابر رانگ کا ایک گولہ آسمان سے زمین کو پھینکا جاوے تو رات ہونے سے پہلے زمین پر پہونچ جائیگا حالانکہ یہ پانچ سو برس کی راہ ہی اور اگر وہ جہنمیون کی سلسلہ زنجیر کے سرے سے پھینکا جاوے تو جہنم کے قعر تک پہونچنے سے پہلے چالیس برس تک رات دن گرتا چلا جائیگا۔ (رواہ احمد والحاکم وابن مردویہ والبیہقی والترمذی وقال حدیث حسن) قرطبی نے کہا کہ آیت قدسی مین جدال و عذاب کا بیان ایسے فرقہ کے حق مین ہی جنکو قدریہ کہتے ہین اور یہی اکثر مفسرین کا قول ہی حتی کہ ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اگر فرقہ قدریہ کے حق مین یہ آیت نہو تو پھر مجھے نہین معلوم کہ کسکے حق مین نازل ہوئی ہی لیکن بعض علماء رح نے کہا کہ قدریہ کے حق مین اسکا نزول ظاہر نہین ہوتا ہی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان جدال کرنے والے کافرون کے حق مین ایک یہ مذمت فرمائی کہ انھون نے کذبوا بالکتاب حالانکہ فرقۂ قدریہ مین یہ بات نہین پائی جاتی ہی کہ وہ قرآن مجید سے منکر ہون مترجم کہتا ہی کہ یہ اعتراض فقط نہی [illegible] کیا گیا اور غلط فہمی یہ ہی کہ معترض نے فرقۂ قدریہ کے نام سے بعض اسلامی فرقہ مانند معتزلہ وغیرہ کے گمان کیے جن کا اعتقاد یہ ہی کہ تقدیر کوئی چیز نہین ہی بلکہ آدمی اپنے فعل پیدا کرنے پر قادر ہی تو اپنی قدرت سے نیکی کرے تو ثواب پاویگا اور بدی کرے تو عذاب پاویگا اور جو کچھ وہ چاہے وہ کر سکتا ہی یعنے اپنے آپکو ہر فعل پر قادر سمجھتے ہین اسی سبب سے یہ لوگ قدریہ کہلاتے ہین

اور دعوی کرتے ہین کہ قرآن مجید سے ہمارا مذہب ثابت ہی اور اللہ تعالے واسکے رسول قرآن کو مانتے [illegible]
معترض نے اعتراض کیا کہ یہ لوگ تو قرآن کو مانتے ہین آور حق یہ ہی کہ اعتراض کچھ بھی وارد نہین ہوتا ہی [illegible]
دو قسم کے ہین ایک وہ لوگ ہین جو قرآن مجید سے منکر ہین اور تقدیر سے بھی انکار کرتے ہین جیسے فرقۂ نصاری [illegible]
با وجود شرک و کفر کے تقدیر سے منکر ہین اور اپنی تدبیر پر مدار رکھتے ہین اسیواسطے حضرت ابن زید رحمہ اللہ تعالے نے [illegible]
مشرکین مراد ہین پس یہ قسم اول تو کافر قدریہ ہین اور قسم دوم وہ قدریہ جو قرآن مجید کو اپنے زعم مین مانتے ہین ولیکن [illegible]
سلف صالحین حضرات صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین کے اجماع سے مخالفت کرتے ہین اور احادیث صحیحہ کو نہین مانتے
حکم یہ ہی کہ اعتقاد مین بدعتی گمراہ ہین اور جب تک کہ لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ سے صاف صاف انکار نہ کرین تب تک انکی
کیونکہ قرآن مجید کو اپنا پیشوا بناتے ہین لیکن غلط تاویل کرتے ہین پس اگر یہ غلط تاویل نہ ہوتی بلکہ آیات تقدیر سے صریح انکار [illegible]
تکفیر کیے جاتے اور بعضے سلف صالحین نے انتقال کیا تو اونکے بعضے دوستون نے جو اولیار عارفین مین سے تھے اونکو خواب مین
دیکھے پوچھا کہ عمرو بن عبید جو فرقۂ قدریہ معتزلہ مین سے تھا اوسکا کیا حال ہی اور اوسکے ساتھ مین بعض دیگر معتزلہ کا حال پوچھا
بیان فرمایا کہ وہ جہنم مین ہین پھر بعضے اہل السنت کا حال پوچھا تو انھون نے ہر ایک کے مراتب عالیہ درجات جنت مین بیان کیے [illegible]
خواب سے بیدار ہوے تو انھون نے اللہ تعالے کا شکر کیا ولیکن شیطان نے وسوسہ دلایا کہ اس خواب کا کیا اعتبار ہو سکتا ہی [illegible]
یقینی چیز نہین ہوتا ہی پھر دوبارہ انھون نے ان بزرگ کو خواب مین دیکھکر وہی سوال کیا اور وہی جواب پایا تو بیدار ہو کر انکو تسکین
حاصل ہوئی لیکن پھر بھی ایک قسم کا وسوسہ باقی رہا پھر انھون نے تیسری بار بھی اونکو خواب مین دیکھا اور وہی سوالات کیے تو انھون
وہی جوابات دینے کے بعد انسے فرمایا کہ کب تک تجکو یہ وسواس باقی رہیگا اور کب تک مین تجسے یہ حالات بیان کیا کرون یہ دیکھکر [illegible]
حاصل ہوئی والحمد للہ رب العالمین اس واقعہ کو محدث المحقق الذہبی رحمہ اللہ تعالے نے میزان الاعتدال مین ذکر فرمایا ہی علامہ [illegible]
رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ اس سورۂ مبارک مین اللہ تعالے نے آیات آلہی مین جدال کرنے والونکا ذکر تین مقام پر فرمایا ہی تو شاید [illegible]
ہی فرقہ ہو جسکا ذکر تین مرتبہ فرمایا ولیکن ظاہر یہ ہی کہ یہ تین قسم کے کفار ہین اور ہر ایک اپنی اپنی گمراہی کے موافق اللہ تعالے کی آیات
جدال کرتا ہی مترجم کہتا ہی کہ اسکے معنے یہ ہین کہ یہ تینون قومین اگرچہ کفر و شرک مین یکسان ہین لیکن انکے مشرکانہ خیالات جدا [illegible]
جیسے تقدیر سے انکار کرنے والے بعضے بت پرست ہین اور بعضے نصرانی ہین اور بعضے مجوسی ہین پھر یہ لوگ تو اصلی جدال کرنے [illegible]
ہین آور فرقۂ معتزلہ وغیرہ جو اسلامیہ فرقون مین سے تقدیر کے منکر ہین تو یہ لوگ اس فعل مین اصلی مجادلین کے تابع ہین اور [illegible]
کی عظمت شان کبریائی کو نورانی عقل کی آنکھون سے بنظر اجلال دیکھو جیسے اللہ تعالے نے فرمایا الم تر الی [illegible]
علیہ وسلم کو ان بدکارون کے حال سے تعجب دلایا پس امتی اہل ایمان بھی تعجب کرتے ہین کہ یہ مجادلین صریح جاہل [illegible]
گمراہی پر خوش و نازان ہین اور یہ عجیب بات ہی کہ آخر اسکی سزا مین جہنم کا عذاب شدید اٹھاوینگے اللہ تعالے [illegible]
ہولناک تنبیہ فرمائی بقولہ تعالے۔ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ [illegible]
بے توفیق کے تمکو گمراہی و عذاب مین چھوڑنا تمھاری اس بدکاری کا عوض ہی کہ تم زمین مین بغیر حق [illegible]
یعنے حق کو چھوڑ کر ناحق و باطل اختیار کرکے اوسکے ساتھ مجادلہ کرتے چنانچہ رسولون و کتابون سے [illegible]

Marfat.com

اور شرک و بدکاری و اپنی قدرت و خدائی کا اعتقاد کر کے خوش تھے۔ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ
اور یہ اس بدکاری کا عوض ہی کہ تم اتراتے تھے۔ ف کیونکہ جسنے اپنے دل مین باطل اعتقاد جمایا تو شیطان نے اسپر قابو
پاکے خیال رحمت مین بھٹکایا پس وہ اسی مین اتراتا اور خوش ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ حق سے بالکل دور ہو جاتا ہی اور شیطان کی ذریات
میں داخل ہو جاتا ہی اور چونکہ شیطان کے واسطے حقیقی لعنت ہی یعنے رحمت سے بالکل مایوسی ہی تو یہ ذریات بھی ہمیشہ اوسکے ساتھ
میں رہینگے چنانچہ خالق عزوجل نے انکے حق مین غضبی حکم دیا کہ۔ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ۔ تم لوگ جہنم کے دروازون
میں داخل ہو۔ ف وقال تعالے لہا سبعة ابواب لکل باب منہم جزء مقسوم۔ جہنم کے واسطے سات دروازے ہین ہر دروازے کے واسطے
ان لوگون مین سے ایک ٹکڑا بانٹا ہوا ہی پس ہر ٹکڑے کو اوسیکے دروازے سے داخل ہونیکا حکم ہوگا۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا۔ درحالیکہ
ان لوگون کے واسطے اس جہنم مین ہمیشگی مقدر ہی۔ ف جب سے داخل ہوے پھر کبھی نہ موت ہی نہ فنا ہی اور نہ وہان سے نکلنے کی کوئی
راہ ہی اگر کہا جاوے کہ بھلا وہان عذاب مین کچھ تغیر ہوگا یا نہین ہوگا تو جواب یہ ہی کہ مدتہاے دراز تک عذاب پر عذاب بڑھتا جائیگا
جب تک آسمان و زمین قائم ہین الا ما شاء اللہ۔ اور اللہ تعالے ہی اپنی مخلوقات کے حال سے اور انجام سے علیم و خبیر ہی لیکن یہ امر
بھی معلوم ہی کہ دار جہنم سے یہ لوگ کبھی نہین نکلینگے۔ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ۔ پس تکبر کرنیوالون کا ٹھکانا بہت بدتر
ہی۔ ف وہ یہی جہنم ہی اور آیت مین تنبیہ ہی کہ جدال کرنے والے متکبر ہوتے ہین کیونکہ حق سے انکار کرنا فقط نفس کی اتباع ہوتی ہی
اور نفس اسی جسم کی اصل ہی تو خواہش نفسانی اور اپنی خود رائی اونکو یہ تکبر دلاتی ہی کہ جو کچھ تمھاری راے مین آیا یہی ٹھیک ہی پس وہ آیات
ہی سے جدال کرتے ہین اسیواسطے حدیث مین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا یؤمن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما
جئت بہ یعنے کوئی مومن نہو گا جب تک ایسا نہو جاوے کہ اسکی خواہش نفس اس حق کے تابع نہو جاوے جو مین لایا ہون (الصحیح) یعنے
دیکھو اسکے جی نے اسکو سوجھایا اسکو چھوڑے اور اپنی خود رائی سے مُنہ موڑے اور شرع حق و کتاب مجید و سنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے تابع ہو تو ایمان ہی بخلاف اس زمانہ کے کفار و منکرین و نیچریہ وغیرہ کے جنکا تکیہ کلام یہ ہی کہ مین یون یقین کرتا اور مین یہ سمجھتا
اور مین وہ خوب جانتا ہون یعنے محض خیالات و اوہام پر جم جاتے اور حق صریح سے انکار و جدال کرتے ہین اور جو کچھ وعدہ و وعید
قرآن پاک مین وارد ہی اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا اسمین جھگڑتے و جدال کرتے اور رعونت سے نہین مانتے
ہین حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک ایسا معجزہ دیدیا جو قیامت تک تازہ ہی وہ قرآن مجید ہی اور باوجود اسکے قیامت تک
واقعات بے شمار سے آگاہ فرمایا جو ایک ایک کر کے روبرو آتے جاتے ہین لہذا اہل ایمان کو اللہ تعالے نے استقامت کا حکم دیا بقولہ تعالے

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ
سو تو ٹھہرا رہ بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہی پھر اگر کبھی ہم دکھاوین تجکو کوئی وعدہ جو اونکو دیتے ہین یا پھر لین تجکو
فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا
تو ہماری طرف پھر آوینگے اور ہمنے بھیجے ہین بہت رسول تجھسے پہلے کوئی اون مین ہین کہ سنایا تجکو
عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۭ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا
اور کوئی ہین کہ نہین سنایا اور کسی رسول کو مقدور نہ تھا کہ لے آتا کوئی نشانی مگر

Marfat.com

ع ۱۰ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ
اللہ کے حکم سے پھر جب آیا حکم اللہ کا فیصلہ ہوگیا انصاف سے اور ٹوٹے مین آپڑے

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی ہے اور آپ کے قدم مبارک پر مومنون کو ثبات و تقویت ہے اللہ تعالے نے فاصبر
اپنے نفس کو ناگوار باتون پر روکے رکھ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے جن کافرون و مشرکون جدال کرنے والون کی
بد افعالیون پر صبر رکھ۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ - بے شک اللہ تعالے کا وعدہ برحق ہے ف وعدہ ضرور
کہتا ہے کہ یہان وعد اگر وعید کو شامل ہے تو توضیح کا طریقہ مشمول ہوگا ورنہ نہین یعنے استعمال مین لفظ وعدہ ایسا
نیکی ہو اور وعید وہ ہے جسمین سزا ہو اور وعد اللہ مصدر ہے تو وہ سب کو شامل ہو سکتا ہے پس اگر عام ہو تو مقتضیہ ہے کہ اے محمد
وسلم تو صبر سے ٹھہرا رہ کہ جو کچھ کافرون کو دنیا و آخرت مین وعید کیا گیا ہے وہ ضرور واقع ہوگا حتی کہ تیرے تابعین اہل ایمان کو غلبہ
دین حق تمام جہان پر غالب و ظاہر ہو جائیگا اور یہ کفار مغلوب ہونگے اور جس سزا سے انکو دنیا مین وعید کیا گیا ہے وہ انکو دنیا مین
جو آخرت مین کہا گیا وہ بھی ضرور پہونچیگی اور اہل ایمان کے حق مین دنیا مین جس بھلائی کا وعدہ دیا گیا ہے کہ ہم انکو سرفراز کرتے
دنیاوی یہ خلیفہ کرینگے اور بنا دین پھیلانے مین اور شریعت قائم کرنے مین وہ تیرے خلفا ہونگے یہ سب انکو دنیا مین ضرور
اور اس سے افضل وعدہ ثواب آخرت و درجات جنت انکو آخرت مین قطعی حاصل ہوگا الحاصل وعدہ الٰہی برحق ہے ضرور واقع
ہو آخرت مین تیری تصدیق و اتباع کرنے والون کے واسطے نصرت و خلافت و جنت و درجات عالیات ہین اگرچہ بالفعل لوگ
بیت ہین کہ انکو ایسی بڑی سلطنت روے زمین حاصل ہونا بنظر اسباب ظاہری کے دشوار معلوم ہو بلکہ غیر ممکن نظر آوے اور کافرون
آخرت مین مغلوبی و خواری و درکات جہنم و عذاب شدید ضرور پہونچیگا اگرچہ بظاہر قبائل عرب مین و روم و شام و فارس و مصر وغیرہ
قوی و زبردست ہین کہ کسی طرح ظاہری نظر مین یہ امر نہین سماتا کہ صحابہ مومنین رضی اللہ عنہم اجمعین سے مغلوب ہو جاوینگے
اسباب فقط امتحانی دھوکا ہین اور اللہ تعالے جو امر چاہتا ہے وہی واقع ہوتا ہے اور جمیع اسباب اسی کے تابع ہین یہ سوال
واقع ہوگا تو واضح ہو کہ اللہ تعالے اپنے بندون کے قلوب سے آگاہ ہے پس جب انکے نفسانی تعلقات خارج ہو کر خالص ایمان رہ جاتا
دنیا مین انکو کیسی ہی شدت و کلفت پہونچے وہ اپنے یقین و ایمان مین کچھ بھی مشکوک نہین ہوتے ہین تو جب کہ اس شان پر
اللہ تعالے انکو قوت ملکیہ عطا فرماتا ہے اور وہ تمام اتباع الشیاطین پر غالب ہوتے ہین پس جس شخص نے ابھی یہ سوال کیا تو
نفس مین چھپا ہوا اخلجان ہے اور یہ کمال یقین نہین رہا تو اہل ایقان صحابہ رضی اللہ عنہم نے کبھی یہ سوال نہین کیا اگر کفار و منا
کہتے ہے کہ یہان تو یہ حال ہے کہ مکہ مین خفیہ گھرون مین چھپکر ایمان تلقین کیا جاتا ہے حالانکہ ہمین ہمکو سلطنت روم و ایران کا وعدہ
منافقون نے کہنا شروع کیا کہ ساتھیون کا یہ حال ہے کہ اپنے سردی روکنے کا کپڑا تک نہین ہے دو وقت پیٹ بھر کھانا تک نصیب نہین
و اسد و غطفان وغیرہ قبائل کفار کے نرغہ مین رات دن دم لینے کی فرصت نہین ہے آل و اولاد شہید ہوتے ہین اور
پھر بھی ہمکو سلطنت قیصر و کسری کا وعدہ ہے بخلاف ان کافرون و منافقون کے اہل ایمان کہ صادق یقین
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا برحق ہے اور اسباب ظاہری فقط امتحانات ہین
کو منظور ہوگا تو کافرون پر جو وعید کی گئی ہے وہ طاری ہوگی لیکن اللہ تعالے نے اسی حکمت امتحان

[illegible] بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ - پھر یا تو ہم تجکو بعض وہ عذاب دکھلا دینگے جسکا یہ لوگ وعدہ دیے
[illegible] کافرون کو [illegible] مغلوبی وخواری کی وعید سنائی جاتی ہے اونمین سے بعض کا وقوع دنیا مین ہے اور بعض کا وقوع آخرت مین
[illegible] پہلے کفار [illegible] خواری نازل ہونے والی ہے اوسکے بعد روم وفارس کے کفار مغلوب وخوار ہونگے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] وعدہ تو [illegible] برحق ہے رہا تجکو دکھلا دینا تو یہ دو حال سے خالی نہین یا تو دنیا ہی مین تجکو دکھایا جاوے اسطرح کہ تیری عمر درا
[illegible] یا بعض کافرون کی خواری دکھلائی اور روم بیکہ آخرت مین جو حقیقی عذاب ہے وہ کافرون پر دکھلایا جاوے پس فرمایا کہ یا تو دنیا مین بعض
[illegible] دکھلا دینگے - أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ - یا ہم تجکو وفات دینگے تو یہ لوگ ہماری ہی جانب پھیر لائے
[illegible] ف - پس آخرت مین ہم اونکو عذاب شدید چکھائینگے شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ یون ہی واقع ہوا کہ اول تو اللہ تعالے نے ہجرت کے
[illegible] سال جنگ بدر مین کافرون کے بڑے بڑے سرغنہ مانند ابو جہل وغیرہ کے ہلاک کیے اور بہت سے قید کیے گئے پھر اللہ تعالے نے
[illegible] مکہ فتح کردیا اور بعد اوسکے تمام جزیرۂ عرب نے آپکے دین کے واسطے سر جھکایا پھر اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دیکر
[illegible] واعلی علیین مین اٹھا لیا پھر اوسکے بعد روم وفارس وغیرہ کی مغلوبی وخواری آپ کے صادقین صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاتھون ہوئی
کافرون کے حق مین جو دنیاوی وعید تھی وہ بھی آپنے بعض وعید دیکھی اور اگر یہ بھی نہ دیکھتے تو بھی آخرت مین کل کافرون کے واسطے عذاب
[illegible] دیکھا جائیگا پھر اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی فرمائی کہ اللہ تعالے کی سنت اگلی امتون مین بھی یون ہی جاری
[illegible] آئی ہے بقولہ تعالے - وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ - اور بیشک ہمنے تجسے پہلے بہت سے رسول بھیجے ہین
مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ - اونمین سے بعض کا قصہ ہمنے تجپر تلاوت کردیا ف مانند نوح وابراہیم ولوط وہود وصالح
[illegible] علی نبینا وعلیہم السلام - وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ - اور بعضے ایسے ہین کہ ہمنے اونکا قصہ تجپر تلاوت نہین کیا
ف بعض [illegible] مین آیا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر گذرے ہین جنمین سے چار ہزار ایسے ہین جن پر کتاب بھی نازل کیگئی لیکن علمائے محققین نے
[illegible] کہ یہ روایت
ہے متواتر نہین ہے حالانکہ تمام انبیا علیہم السلام پر ایمان لانا فرض ہے لہذا ہمکو اسطرح ایمان لانا چاہیے کہ جسقدر انبیا
[illegible] اللہ تعالے نے بھیجے سب اللہ تعالے کے پیغمبر برحق ہین خواہ ہم اونکو جانتے ہون یا نہ جانتے ہون خواہ وہ ایک لاکھ چوبیس ہزار ہون
[illegible] بیش ہون بالجملہ اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بہت سے رسول بھیجے اور وہ سب اللہ تعالے کے بندے تھے
[illegible] اللہ تعالے نے اونکو پیام دیا انھون نے اپنی قوم کو پہونچایا اور جو کچھ معجزہ اللہ تعالے نے چاہا وہ اونکے ہاتھون ظاہر کیا -
وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ - اور کسی رسول کو یہ قدرت نہین تھی کہ کوئی آیت لاوے مگر
باذن اللہ ف یعنے رسولون مین سے کسی کے واسطے یہ نہ تھا کہ اپنی قوم کو اپنی خواہش سے کوئی معجزہ دکھلاوے بلکہ وہ معجزہ
[illegible] لا سکتا تھا کہ جب اللہ تعالے کی طرف سے متعلق ہوا اور جب ایک معجزہ دکھلا دیا گیا تو قوم پر حجت پوری ہوگئی کہ یہ اللہ تعالے
کی طرف سے رسول برحق ہے پھر اگر اسکے بعد کافرون نے ہمکو فلان معجزہ دکھلاؤ تو رسول خود مختار نہ تھا کہ اونکا منہ مانگا معجزہ لاوے
[illegible] اللہ تعالے نے چاہا تو دیا ورنہ مجبوری ہے اور بعض [illegible] معلوم ہوا کہ جس قوم نے کسی معجزہ پر ہٹ کی تو یہ اونکی جانب سے
[illegible] علامت قوم کافر نے یہ دعوی کیا تھا کہ اگر [illegible] آئیگے تو ہم ایمان لاوینگے پھر اگر اس معجزے کے بعد ایمان نہ لائے
[illegible] سے عام عذاب آیا اور جس قوم [illegible] ہٹ کی تو یہ دلیل تھی کہ وہ قوم عذاب سے ہلاک ہونے

Marfat.com

والی ہی اسوجہ سے کہ ایمان لانے کے واسطے ایک ہی معجزہ کافی تھا کیونکہ معجزات سب ایک ہی [illegible]
ایمان نہ لائے تو سب ایمان نہ لاوینگے علاوہ اسکے ان کافرون نے اپنے آپکو تکبر سے خود مختار خیال کیا [illegible]
دکھلاؤگے تو ہم اپنے دل مین ایمان پیدا کرلینگے حالانکہ انکو یہ سمجھایا گیا تھا کہ سوائے اللہ تعالے کے [illegible]
کیونکہ ان لوگون سے ممکن تھا کہ اپنے دل مین ایمان پیدا کرسکین اور جب انھون نے تکبر کے ساتھ جدال کیا [illegible]
کہ ہلاک وبرباد ہون۔ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ۔ پھر جب اللہ تعالے کا امر آیا [illegible]
یعنے جب کفار ایمان نہ لائے اور رسول ومومنین کو ایذا دینے کے درپے ہوئے تو عذاب آگیا اور اللہ تعالے نے حق [illegible]
ہی کہ اللہ تعالے نے اپنی رحمت سے اپنے محبوب بندون یعنے رسول ومومنون کو نجات ونصرت عطا فرمائی۔ وَخَسِرَ هُنَالِكَ
الْمُبْطِلُوْنَ۔ اور اس موقع پر باطل کی پیروی کرنے والے خوار ہوئے ف یعنے کفار جو حق کو چھوڑ کر تکبر وجدال کرتے [illegible]
کرتے تھے وہ جہنم کے گڑھے مین گرے۔ ع س) **تنبیہ** کیا اللہ تعالے کے اولیاء کی کرامت ٹھیک ہی اور کرامت کے [illegible]
جواب بالاجماع اہل السنت والجماعت کے نزدیک اولیاء کی کرامت برحق ہی اور مترجم نے سابق مین متواتر دلائل [illegible]
حق ہونا بیان کردیا ہی اور یہ مسئلہ اعتقاد کی کتابون مین مصرح ہی جو کوئی اس سے انکار کرے وہ مبتدع فاسق ہی پھر یہ کرامت جس ولی [illegible]
ہووہ ولی جس نبی کی امت مین ہی درحقیقت اوس نبی کی سچائی کے واسطے معجزہ ہی اور اوسوقت کے موجودہ لوگون کے لیے [illegible]
نمونہ ہی اس دلیل سے کہ ولی کو یہ کرامت جبھی نصیب ہوئی کہ اوسنے اپنے پیغمبر کی سچی اتباع کی تو جب اونکی پیروی [illegible]
حاصل ہوئی تو اوس نبی کی صدق رسالت مین کچھ شک نہین رہا اس بیان سے ظاہر ہوا کہ کرامت وہی ہی جو عادت کے خلاف [illegible]
آدمی سے صادر ہو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر قائم ہی اسلیے کہ ہرطرح کی خرق عادت کو کرامت نہین کہتے [illegible]
شیطان کو جو باتین حاصل ہین وہ بڑی خرق عادات ہین حالانکہ اوسپر کرامت نہین بلکہ لعنت ہی اسلیے دجال [illegible]
نہین ہین پس اگر کسی ایسے شخص سے کوئی خرق عادت ظاہر ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سنت پر قائم [illegible]
ہرگز یہ اعتقاد نہ چاہیے کہ یہ کرامت ہی بلکہ یقیناً اوسکو دجال شیطانیت سمجھنا چاہیے اگرچہ وہ شخص اپنی زبان سے [illegible]
کہتا ہو اسواسطے کہ زبانی ایسے کہنے سے کوئی مومن نہین ہوجاتا ہی جب تک دل مین یہ یقین نہ ہو لقولہ تعالے [illegible]
باللہ وبالیوم الآخر وماھم بمومنین۔ پس معلوم ہوا کہ زبانی کلمۂ توحید کہنے والون کو اللہ تعالے نے [illegible]
صحابہ رضی اللہ عنہم کو اونکا حال معلوم نہ تھا تو وہ اونکو مومن سمجھکر اونکی طرف سے [illegible]
صحابہ رضی اللہ عنہم کو آگاہ کردیا کہ یہ لوگ مومن نہین ہین چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم [illegible]
اب ہمکو غور کرنا چاہیے کہ جب صحابہ رضی اللہ عنہم جو تمام اولین وآخرین امتون [illegible]
باطنی حال معلوم نہ ہوا بلکہ اونکی زبانی اقرار سے دھوکا کھایا تو بھلا ہم لوگ [illegible]
کر سکتے ہین کہ ہم پہچان سکتے ہین پس ہمارے واسطے یہ پہچان رکھی گئی [illegible]
شریعت سنت پر قائم ہو اور شریعت سے بلکہ سنت سے [illegible]
شریعت وسنت سے عالم ہو تو اگر ایسے شخص سے کوئی خرق [illegible]

Marfat.com

[illegible] اح خراسان مین ایک قوم آتش پرست کی طرف گذرے اور دیکھا کہ مردون و عورتون کی جماعت
[illegible] کر رہے ہین تو اونکو اللہ تعالے کی توحید کی جانب دعوت فرمائی اور کہا کہ آگ وغیرہ جتنی چیزین ہین سب
[illegible] اور انہین [illegible] کو نفع دینے یا ضرر دینے کا کچھ اختیار نہین ہی یہ سُنکر وہ لوگ ناخوش ہوے اور چاہا کہ شیخ
[illegible] مقام مین [illegible] ہین اور اللہ تعالے اپنے ولی کے تمام افعال کا خود متکفل ہوتا ہی اگرچہ تمہاری ناقص سمجھ مین یہ نکتہ
[illegible] جیسے ہم لوگ اپنے ارادے و خواہش سے اپنے افعال کمایا کرتے ہین اسیطرح ہم آپکو بھی دیکھتے ہین ولیکن یہ تمہاری
[illegible] کہ ان پاک بندون مین نفسانیت باقی نہین ہی اور جو کچھ اونسے صادر ہوتا ہی وہ سب اللہ تعالے کی قدرت و مشیت
[illegible] موقع پر شیخ رحمہ اللہ تعالے نے ان آتش پرستون مین سے فورًا ایک عورت کی گود سے اوسکا لڑکا چھین لیا اور
[illegible] وہ عورت تڑپ گئی اور لوگ اپنے خام خیال کو بھول کر اس آفت مین گرفتار ہو گئے کہ یہ لڑکا جلکر خاک ہوجائیگا
[illegible] کہ اتنے بڑے انبار آتشی کے قریب بھی آوے ولیکن دور سے آنکھین پھاڑ کر دیکھا تو نظر آیا کہ شیخ رحمہ اللہ تعالے
[illegible] گود مین لیے بیٹھے ہین اور وہ مبارک لڑکا اونکی گود مین کھیل رہا ہی تب تو اون لوگون کی جان مین جان آئی اور شیخ
[illegible] کو پکارا تب آپ نے فرمایا کہ تمنے اتنے دلون تک اپنے معبود کو پوجا تھا اب وس سے التجا کرو کہ کچھ تو تمہارے کام آوے
[illegible] عزوجل سے التجا کرلی جسکے قبضۂ قدرت مین سب کچھ ہی حتی کہ اس آگ کی کچھ مجال نہین ہی کہ میرا ایک و بال بال
[illegible] یہ سنکر ایکبارگی وہ لوگ چلائے کہ یا حضرت ہمنے یقین کر لیا کہ ہم لوگ گمراہ تھے اور آپ حق پر ہین ہم لوگ توبہ
[illegible] آپ تشریف لائیے ہم آپ کے معبود عزوجل پر ایمان لائے آپ ہمارے واسطے اوسکی درگاہ عالی مین دعا کیجیے کہ وہ ہماری توبہ
[illegible] آپ آہستہ آہستہ باہر تشریف لائے اور وہ لڑکا اوسکی مان کی گود مین دیدیا اور اون لوگون کو قبول کر کے دین توحید
[illegible] سبحانہ تعالے کی جانب راہ بتلائی اور وہان سے چلنے کا قصد کیا چونکہ اون لوگون نے آپ کے قدمون کی برکت سے
[illegible] مین سے اختیار روتے تھے لیکن آپکا چلنا بھی بحکم حق سبحانہ تعالے تھا پس آپ نے اونکی تسکین فرمائی
[illegible] یہ کرامت شیخ خواجہ علیہ الرحمہ کو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سنت کے طفیل مین
[illegible] واسطے کرامت تھی اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق رسالت کا معجزہ تھا ولیکن ہر ولی
[illegible] ہی بلکہ وہ فعل الٰہی عزوجل ہی جیسے ہی چاہتا ہی تو صادر [illegible] سب اولیا اللہ تعالے کا
[illegible] علیہ وسلم کے نائب ہین اور اونکا وجود قیامت تک امن مخلوقات ہی اور انکی خدمت و انکی
[illegible] انکی خدمت مین نعمت حقیقی و رضائے حق سبحانہ تعالے تلاش کرا ور یہ نہین چاہیے کہ انکی خدمت
[illegible] جیسے کفار مکہ نے حضرت [illegible] عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ چاہا کہ آپ مکہ کو سبزہ زار کر دیجیے اور کوہ صفا کو سونے کا بنا دیجیے
[illegible] مین کرین اور آپ پر ایمان لا دین یہ تمام
ملعونہ حاصل کرنیکی کوشش ہی اور خود آثار مین وارد ہوا کہ ولی کی حضوری سے اللہ تعالے
[illegible] نفور ہوجاتی ہی پس خبردار شیطان اپنے ولی کے دام فریب مین لا کر ہلاک کرے نعوذ باللہ العظیم

[illegible] جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ

[illegible] چوپائے [illegible]
اور کتنون کو کھاتے ہو اور اونمین تمکو بہت فائدہ ہے

وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ

اور تا پہونچو ادن پر چڑھکر کسی کام تک جو تمہارے جی مین ہو اور ادن پہ اور کشتی [illegible]

آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنْكِرُونَ

اپنی نشانیان پھر کون کون نشانیان اپنے رب کی نہ مانوگے

اللہ تعالے نے اپنے سب بندون پر طرح طرح کے انعامات فرمائے ہین اور ہر ایک مین اپنی قدرت کی نشانیان دکھلائی ہین
ولیست فطرت کافرون نے اللہ تعالے کی آیات قدرت سے توجہ اٹھائی اور اپنی شیطانیت کیجانب مائل ہوگئے
رسولون نے اگر اونکو اللہ تعالے کی آیات یاد دلائین تو بھی راہ پر نہ آئے بلکہ جدال کرنے لگے بلکہ
ہوکر اونکی ایذا کے درپے ہوگئے حالانکہ اللہ تعالے نے نازل فرمایا۔ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ
ہی ہی جسنے تمہارے واسطے چارپائے پیدا کردیے ف اس پیدایش مین کسی مخلوق کا کچھ دخل نہین ہی اگر کہا جائے
تو مکانات ومتاع وساز وسامان بلکہ جملہ افعال سب ہی اللہ تعالے کے پیدا کیے ہوے ہین اور کسیکی پیدایش مین کسی مخلوق
دخل نہین ہی جواب یہ ہی کہ مکانات ومتاع وغیرہ مین بیشک بنظر حقیقت یہی ہی کہ سبکو اللہ تعالے نے پیدا کیا لیکن جب تک
یہ نظر حاصل نہ ہو تب تک دائرۂ امتحان مین اکثر مسلمانون کی نظر چوک جاتی ہی بلکہ اسی خیال خام پر باہم ایک دوسرے
آمادہ ہوتے ہین پھر بھلا کافرون کے حق مین نیز اکیا گمان ہی کیونکہ کفار تو الوہیت حق تعالے کے معنے ہی نہین سمجھتے
ایسے ہین جو اپنے آپکو اپنے افعال کا خود مختار قادر سمجھتے ہین ولیکن چارپائے جانورون ودرختون وغیرہ مین اونکی سرکشی بھی
ہی اور اقرار کرتے ہین کہ بیشک ان چیزون کو اللہ تعالے ہی نے پیدا کیا اور اسمین کسی مخلوق کی کچھ مجال نہین ہی
ہی کہ چارپاؤن کا پیدا کرنا تمہاری منفعت ہی کے واسطے ہی۔ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا۔ تاکہ اونمین سے بعض پر تم
اور وہ اونٹ ہین اور شاید کہ یہان انعام کا لفظ گھوڑون کو بھی شامل ہو اور جمہور علما کے نزدیک گھوڑون کا گوشت
امام ابو یوسف ومحمد کا بھی قول ہی اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بعض مشائخ نے کہا کہ مکروہ
کے نزدیک گھوڑون کا گوشت پاک اور اصل مین حلال ہی لیکن اوسکے کھانے سے منع کردیا گیا ہی تاکہ جہاد
بال دراصل پاک ہین ولیکن تکریم کی وجہ سے اوسکے بالون کا استعمال کرنا جیسے کوچیان وغیرہ بنانا
اور انمین سے بعض کو تم لوگ کھاتے ہو ف جیسے اونٹ وگائے وبھیڑ وبکری وغیرہ
واسطے ان چارپاؤن مین منافع کثیرہ ہین ف جیسے دودھ وبال وصوف و پشمینہ
فِي صُدُورِكُمْ اور تاکہ تم ان چارپاؤن پر اپنی وہ حاجت پوری کرو جو تمہارے سینون مین
نے ان جانورون کو تمہارے واسطے اسطرح تابع ومسخر کردیا کہ جب چاہتے ہو سواری لیتے ہو اور جب چاہتے
ہو کہ جسکی فکر مین تمہارے سینے بھرے ہوے ہوتے ہین حالانکہ وہ ضرور جانورون سے آسانی پوری
کی نعمت ہی۔ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ۔ اور جانورون پر اور کشتی
کھانے تمہارے اسباب وسامان لادنے کے واسطے خشکی مین اور سمندر مین کشتیان

... کرتاہی لہذا فرمایا کہ تم لوگ لائے جاتے ہو۔ اور مترجم کہتا ہی کہ شاید اسمین تنبیہ ہو کہ جب اللہ تعالے
... ہی کہ تم ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیے جاؤ تو انھین جانورون پر اور کشتیون پر سوار کرا کے منتقل کیے جاتے ہو
... الانعام ... گائے و بکریان ہین اونٹ مین سب قسم کے اونٹ شامل ہین اور گلے مین بھینس بھی داخل
... مین ... شامل ہی پس انمین سے بعض پر سواری کا فائدہ ہی اور بعض سے غذا ملتی ہی اور بعض سے دونون باتین حاصل ہوتی ہین
... کہ منافع چونکہ بے شمار ہین لہذا بعض منافع ذکر فرما کر عموماً اجمال کردیا کہ لکم فیہا منافع شیخ ابن کثیرؒ نے کہا کہ اونٹ مثلاً
... کام مین آتا ہی اور ذبح کرکے کھایا بھی جاتا ہی اور اوسکا دودھ بھی لیا جاتا ہی اور سفر مین اوسپر مال و اسباب بھی لادا جاتا ہی اور کبھی اوس سے
... چرس بھی کھینچا جاتا ہی گائے کا گوشت کھایا جاتا ہی اور اوسکا دودھ پیا جاتا ہی اور بیلون سے زمین مین ہل چلایا جاتا ہی بکری کا گوشت کھایا
... اور دودھ لیا جاتا ہی اور ان سب اقسام کے بال و صوف و پشم لیکر اونسے لباس بنایا جاتا ہی اور اقسام لباس کا بیان کرنا طول ہی اور علاوہ
... کے تمکو سمندر مین سواری انکے واسطے کشتیان دیدین مترجم کہتا ہی کہ اس مین صریح دلیل ہی کہ کشتیان وغیرہ بنانا اگرچہ انسان اپنے
... مین سے خیال کرتا ہی لیکن درحقیقت انکا خالق اللہ عزوجل ہی۔ وَيُرِيكُمْ اٰيٰتِهٖ ۔ اور اللہ تعالے تمکو اپنی آیات قدرت
... ہوف اور ان آیات کو ہر ایک شخص بخوبی پہچان سکتا ہی اگرچہ ہنوز اوسکو معرفت حاصل نہ ہو پس جبکہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالے
... آیات قدرت الہی بے شمار ہین کہ اونکے مثل کسی مخلوق سے غیر ممکن ہی باوجودیکہ کافر اپنی جہالت سے یہ گمان کرے کہ وہ اپنے افعال سے بعض چیزونکا
... الہی تو بھی وہ ان آیات بے شمار سے انکار نہین کرسکتا ہی کیونکہ تمام آفاق مین بلکہ خود اوسکی ذات مین بلکہ اوسکی سانس کی آمد و رفت مین
... قدرت و عظمت و قوت کی آیات ہین کہ اگر غور کرے تو اللہ تعالے کی الوہیت ایک ایک آیت سے ظاہر ہی۔ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ
تم آیات الٰہیہ مین سے کس آیت کا انکار کرتے ہوف یعنے سلامت ہوش و حواس کے ساتھ مین غیر ممکن ہی کہ تم کسی آیت کا انکار کرو تو
... وحدانیت الوہیت ظاہر ہی پھر بعد اسکے شرک کرنا سوائے عناد و تکبر و حماقت کے کچھ نہ ہوگا اور اوسکا انجام بہت خراب ہی کیونکہ جب کسیکو
... کہ اللہ تعالے نے اسکو پیدا کیا پھر وہ چندروزہ مہلت دنیاوی پر مغرور رہا تو اسنے اپنے آپ کو تباہ کیا

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا اَكْثَرَ

کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھتے آخر کیسا ہوا ان سے پہلون کا وہ تھے ان سے

مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ

زیادہ اور زور مین سخت اور نشانیون مین جو چھوڑ گئے ہین زمین پر پھر کام نہ آیا اونکو جو کماتے تھے پھر جب پہونچے اُن پاس

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

رسول اونکے کھلی نشانیان لیکر ریجھنے لگے اوسپر جو اونکے پاس تھی خبر اور الٹ پڑی اون پر جس چیز پر ٹھٹھا کرتے تھے

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝ فَلَمْ يَكُ

پھر جب دیکھنے لگے ہماری آفت بولے ہم یقین لائے اللہ اکیلے پر اور چھوڑین جو چیزین شریک بناتے تھے پھر نہ ہوا

يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ

کام آتا اونکو ماننا اونکا جس وقت دیکھ چکے ہمارا عذاب رسم پڑی ہوئی اللہ کی جو چلی آئی ہی اوسکے بندون مین اور خراب ہوے

ع ۷

هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ

اوس جگہ ... منکر

اللہ تعالے نے آیات الٰہی سے تکبر و جدال کرنے والون کی غفلت و حماقت ظاہر فرمائی کہ [illegible]
کو بدیہی دیکھنے کے بعد عناد و عداوت کرتے ہین اور اپنی کثرت و قوت و مال و دولت پر مغرور ہوتے ہین [illegible]
معلوم ہی بلکہ طبعی موت سے پہلے عذاب سے استیصال ہونیکا خوف بھی موجود ہی کیونکہ ان لوگون کو اپنا [illegible]
چاہیے تھی۔ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ [illegible]
انھون نے روے زمین مین سیر نہین کی تاکہ دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگون کا انجام کیونکر ہوا ف [illegible] کس طرح [illegible]
متمکن تھے اور کیسی قوت و ثروت اونکو حاصل تھی اور کس طرح انھون نے زمین کو عمارات و ساز و سامان سے آراستہ کیا [illegible]
افعال و حرکات کیسے تھے اور آخر اونکا کیا نتیجہ ہوا چنانچہ اللہ تعالے نے زمانہ حال کے موجودہ احمقون کو نظر عبرت حاصل کر [illegible]
خود ہی اونکا حال بتلا دیا بقولہ تعالے۔ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ۔ ان موجودہ لوگون سے وہ لوگ اکثر تھے ف یعنے [illegible]
لوگون سے بہت زیادہ تھے۔ وَاَشَدَّ قُوَّةً۔ اور قوت مین زیادہ سخت تھے ف یعنے یہ لوگ تو آخر زمانہ والے ضعیف [illegible]
ہین اور وہ لوگ مانند قوم عاد و ثمود کے دراز قد و قوی جثہ تھے۔ وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ۔ اور زمین مین آثار کی راہ سے [illegible]
قوی تھے ف یعنے اُنکے آثار بھی ان لوگون سے زیادہ مستحکم و مضبوط تھے چنانچہ ثمود وغیرہ نے پہاڑون کو کاٹکر عالیشان بنائے
دیگر عمارات محکم و پختہ کنوین و تالاب وغیرہ اب بھی جابجا ظاہر ہوتے ہین جو ہزارون برس پہلے سے ابتک اسی حالت پر باقی ہین تو اونکے [illegible]
قیاس کر لینا چاہیے حالانکہ اس زمانہ مین اگر کفار مین سے کسی قوم نے پہاڑ کاٹکر کوئی راستہ نکالا تو اوسپر بہت فخر و ناز کرتا ہی اور دوسرے لوگ [illegible]
رہی ہوئی ہی اوسکو تعجب و خوبصورتی کی نگاہ سے دیکھتے ہین اور یہ وہی لوگ ہین جنکو اپنی غفلت سے ابتک فنا دنیا و بقا آخرت کا یقین نہین [illegible]
نے اس مین بیہڑ و ناہموار کو درست کر کے آراستہ کرنے مین بڑی قوت سے استحکام کے ساتھ عجیب عجیب صناعیون سے کوئی دقیقہ باقی نہین [illegible]
جب اللہ تعالے نے اون مین پیغمبر بھیجے جنھون نے اونکو غفلت سے بیدار کرنا چاہا کہ تم لوگ جہان استحکام کرتے ہو اسکو اللہ تعالے نے [illegible]
و بربادی کے شیطان ملعون کے حصہ مین دیدیا ہی جیسے تمام مکروہات کو اوسکے حصہ مین مقرر کر دیا ہی اور صریح دلیل یہ ہی کہ جب [illegible]
تعالے اپنی الوہیت و کمالات مین وحدہ لاالٰہ الاہو جمیع صفات سے موصوف ہی پس اگر یہ دنیا اوسکے نزدیک ملعونہ نہوتی تو وہ اسکو [illegible]
خوبصورتی کے ساتھ پیدا فرماتا حالانکہ تم دیکھتے ہو کہ وہ بیہڑ و بنجر و نیچا و اونچا و غار و گڈھا و پہاڑ و جنگل و ریگستان و بیابان ناہموار [illegible]
جسمین ہزارون سور و بھیڑیے و درندے و سانپ و بچھو و کیڑے و مکوڑے اپنی ذلت و خرابی مین پڑے ہین [illegible]
مین آوارہ دینے سے تنبیہ ہی کہ وہ اس شیطانی ملک خراب مین بالکل مسافر کی طرح چند روز امتحان [illegible] کے ساتھ [illegible]
اصل نعمت سمجھکر ذخیرہ کرین اور اس خرابہ گاہ ملعونہ مین دل نہ لگاوین اور اسکو شیطان و اسکی ذریات کے [illegible]
اسکو ہموار و درست کر کے اسکو اپنا مسکن بنانا چاہتے ہو یہ تمھاری محض نادانی ہی حالانکہ یہ [illegible]
بعد تم یہان سے خواہ مخواہ روانہ ہونے والے ہو پھر یہ حماقت درجہ انتہا کو پہنچ گئی کہ یہ چند روز [illegible]
صرف کرو جو کسیطرح تمھارے ساتھ جانے والی نہین ہی جب ایسے پیغمبرون نے اونکو [illegible]

ے احسان مانتے اور اونکے دشمن ہو گئے اگرچہ بعضے نیکبخت اونکے شکرگزار ہو کر اونکے تابع ہوے یہ امر ان منکرون و
ان کافرون پر اور بھی زیادہ شاق گذرا کہ ہماری خانہ برباد جماعت لعنۃ اللہ علیہا مین سے انھون نے کچھ لوگ بچا کر اپنے ساتھ کر لیے تو یہی
بیت ذکر ہے انھون نے چاہا کہ انہین لوگون کو نیست و نابود کر دین مگر یہ صرف ان احمقون کا خیال ہی خیال تھا کیونکہ الوہیت تو فقط
اللہ تعالے ہی کے واسطے ہی تو یہ لوگ ان صالحین کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے بلکہ خود ہی مبتلاے عذاب ہو گئے۔ فَمَآ اَغْنٰی
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۔ پس جو کچھ یہ لوگ حاصل کرتے تھے اوسنے ان پر سے کچھ بھی دفع نہ کیا۔ ف یعنے اونکی
کثرت و قوت و حرفت و صنعت و ثروت و دولت کچھ کام نہ آئی جب عذاب الٰہی آیا تو سبھی تباہ ہو گئے صرف پیغمبر و اسکے ساتھیون
نے نجات پائی پھر ان لوگون کی ہلاکت و بربادی کا اصل سبب یہ تھا کہ انھون نے اپنے نفس احمق پر اعتماد کیا اور اہل حق کی نصیحت پر
کان دھرنے سے انکار کیا بلکہ اونکے ساتھ جدال کرنے لگے کما قال تعالے۔ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا
بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۔ پھر جب انکے پاس بینات لیکر انکے رسول آئے تو یہ لوگ اپنی یقینی سمجھ پر جو اونکے پاس حاصل تھی
خوشی مین اترانے۔ ف اور اونکے پاس اونکے نفس کی طرف سے یہ یقین جما ہوا تھا کہ نہ قیامت ہی اور نہ حشر ہی اور ممکن نہین کہ مر کر
خاک ہو جانے کے بعد کوئی زندہ ہو سکے سدی رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ اونکے پاس جو کچھ علم تھا وہ اونکی جہالت تھی جسکو انھون نے
اپنے نزدیک یقینی سمجھ لیا تھا اور رسولون سے کہتے کہ ہم تم سے زیادہ جانتے ہین ہم کبھی نہین اوٹھائے جائینگے اور نہ ہم پر عذاب ہوگا اور
یہان تو فقط یہی دنیاوی زندگی ہی اور یہی ہزار ہا برس سے ہوتا چلا آیا ہی اور یون ہی ہوتا چلا جائیگا تم اپنی ایسی باتین رہنے دو جو فقط
خیالی پلاؤ ہین ہم موجودات محسوسات کو چھوڑ کر تمھاری باتون پر یقین نہین لاوینگے بلکہ اونکو ایذا دینے بلکہ مار ڈالنے پر آمادہ ہوے اور
اونکی باتون کو ٹھٹھے اور مضحکہ مین اڑایا آخر جب انھون نے کفر پر جم جانے کا اقرار کر لیا اور اپنے حجت قائم ہو گئی اور ساتھ ہی انھون نے
رسول و مومنین کی ایذا و قتل تک نوبت پہونچائی تو غضب الٰہی اونپر طاری ہوا اور اونکی بدکاریان اون پر عذاب ہو گئین۔ وَ
حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۔ اور جس چیز سے استہزا کیا کرتے تھے اوسنے اونکو گھیر لیا۔ ف یعنے
عذاب الٰہی نے اور معنے یہ ہین کہ جب انبیا علیہم السلام نے اونکو کفر کرنے پر عذاب سے ڈرایا تو انھون نے اس قول کو مضحکہ بنایا اور جو
کچھ اونکے پاس علم تھا اوسی پر زیادہ خوش تھے پھر جب انھون نے کفر پر اصرار کیا تو عذاب الٰہی نے اونکو گھیر لیا۔ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا
پھر جب انھون نے ہمارے عذاب کو معائنہ کیا۔ ف یعنے وہ عذاب اونپر طاری ہو گیا۔ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ تو
کہنے لگے کہ ہم اکیلے اللہ تعالے پر ایمان لائے۔ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۔ اور جس چیز سے ہم شریک بنایا کرتے
تھے اوس سب کا انکار کیا۔ ف یعنے جب عذاب معائنہ کر لیا تو فرعون کی طرح کہنے لگے کہ ہم نے اللہ تعالے وحدہ لاشریک پر یقین کیا
اور اپنے شرک سے انکار کرتے ہین لیکن اللہ تعالے نے آگاہ فرمایا ہی کہ بعد معائنہ عذاب کے ایمان مقبول نہین ہی لقولہ تعالے فَلَمْ
يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۔ پھر اونکا ایمان اونکو کچھ نفع دینے والا نہین تھا جبکہ انھون نے
ہمارے عذاب کو معائنہ کر لیا۔ ف کیونکہ اسوقت تو خواہ مخواہ ہر ایک شخص ایسی تصدیق کی جانب مضطر ہو جاتا ہی حالانکہ مقبول
ایمان وہ ہی جو بلا اضطرار کے ہو بلکہ اختیار کے ساتھ ہو۔ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۔ یہ اللہ تعالے کا
دستور ہی جو اسکے بندون مین گذر چکا ہی۔ ف کہ اللہ تعالے نے آخر اپنے رسولون و مومنون کو نصرت عطا فرمائی اور جو کفا

اونکے ہلاک کے درپے ہوے اونکو عذاب سے استیصال فرمایا سو حصیں [illegible]
خوار ہوے **ف** جبکہ عذاب آگیا **شیخ ابو السعود** نے قولہ ہنالک مجازاً [illegible]
آگیا تو کفار خوار ہو گئے اور یہی **زجاج** کی تقریر سے ظاہر ہے **شیخ** [illegible] نے کہا [illegible]
نہین ہی بلکہ اپنے حقیقی معنے یعنے ظرف مکان پر باقی رکھنا بھی ٹھیک ہی مترجم کہتا ہی کہ [illegible]
ترجمہ کیے ہین **شیخ ابن کثیر** نے لکھا کہ حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالے بندے کی توبہ قبول [illegible]
گھرّا لگا اور روح حلقوم پر پہونچی اور ملک کو اوسنے معائنہ کرلیا تو ایسے وقت مین توبہ نہین ہی مترجم کہتا [illegible]
شرک سے توبہ کرنا یعنے ایمان لانا تو علما کے نزدیک کچھ اختلاف نہین ہی کہ گھرّا لگنے کے وقت ایمان [illegible] قبول نہین ہی [illegible]
توبہ کرنا تو کیا یہ توبہ وقت غرغرہ کے مقبول ہی کہ نہین تو اسمین علما کے دو قول ہین جنکو ہم نے قولہ تعالے ولیست التوبۃ [illegible]
السیئات حتی اذا حضر احدہم الموت قال انی تبت الآن الآیہ سورۂ نساء کی تفسیر مین ذکر کیا ہی اور مقدمہ مین [illegible]
بھی مفصل مذکور ہی واللہ سبحانہ تعالے ہو الموفق والمعین والحمد للہ رب العالمین

سورۃ حم السجدۃ مکیۃ وہی اربع وخمسون اٰیۃ

اس سورۂ مبارک کا نام منجملہ حوامیم سبعہ کے حم السجدہ ہی اور اسمین آیت سجدہ ہی اور اسکو سورۂ فصلت بھی کہتے ہین [illegible]
نام سورۃ المصابیح بھی ہی اور یہی نام ہمکو سلف صالحین سے ملے ہین اور یہ امر معلوم کہ نام توقیفی ہوتے ہین جہانتک ہمکو بتلایا گیا [illegible]
جائز ہی اور اپنی رائے سے کوئی نام رکھنا جائز نہین ہی مثلاً فصلت کی وجہ سے سلف سے یہ نام آیا تو کسی مضمون یا کلمے [illegible]
ہمکو کوئی نام تراشنا روا نہین ہی۔ پھر یہان چند مقامات ہین اول مقام تعداد آیات وغیرہ مقام دوم اسکا مکی یا مدنی ہونا [illegible]
نزول وغیرہ (بیان مقام اول) پس تفاسیر معروفہ بیضاوی وسراج وغیرہ مین ہی کہ چون (۵۴) آیات ہین اور بعض کے [illegible]
ترپن (۵۳) کا قول ضعیف بھی مذکور ہی اور **خطیب** نے سراج مین لکھا کہ (۷۹۹) کلمات ہین اور (۳۳۵۰) حروف ہین [illegible]
کہتا ہی کہ شمار آیات وکلمات وحروف صرف اجتہادی ہی جیسا کہ **شیخ جلال** نے اتقان مین مفصل بیان کیا ہی مقام دوم [illegible]
نے لکھا کہ بالاتفاق سب علمائے تفسیر کے قول مین یہ سورہ مبارک مکیہ ہی یعنے قبل ہجرت کے مکہ مین اسکا نزول ہوا [illegible]
رضی اللہ عنہ سے بدون استثنا کے مصرح وارد ہی کہ یہ سورہ مکہ مین نازل ہوا مقام سوم تو روایات کثیرہ سے ثابت ہی [illegible]
قریش جب اپنی جماعت کی طرف سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپنے اسکو یہی سورۂ مبارک پڑھ سنایا جسکی [illegible]
اسکے دل پر بہت اثر کیا چنانچہ اسکا بیان یہ ہی کہ **شیخ امام ابن کثیر** رحمہ اللہ تعالے نے اپنی تفسیر مین لکھا قال الامام [illegible]
بن حمید فی مسندہ حدثنی ابن ابی شیبہ حدثنا علی بن مسہر عن الاجلح ہو ابن عبد اللہ الکندی عن الذیال [illegible]
رضی اللہ عنہ قال اجتمعت قریش الخ یعنے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ [illegible]
اور باہم یہ تجویز قائم کی کہ دیکھو تم مین سے کس شخص کو سحر وکہانت وشعر مین سب سے زیادہ [illegible]
پاس بھیجو یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسنے ہماری جماعت مین تفرقہ ڈالی اور ہمارا [illegible]

[illegible] اس مرد سے باتین کرے اور دیکھے کہ وہ کیا جواب دیتا ہی پھر سبھون نے کہا کہ ایسا شخص تو ہم مین سوائے عتبہ بن [illegible] معلوم نہین ہوتا ہی پس سبھون نے متفق ہوکر عتبہ سے کہا کہ ای ابو الولید تم ہی جاؤ پس عتبہ وہان سے روانہ ہوکر آنحضرت [illegible] کے پاس آیا اور بعد شکایت کے کہنے لگا کہ ای محمد ﷺ بھلا تم یہ بتلاؤ کہ تم بہتر ہو یا تمھارے باپ عبد اللہ اچھے تھے یہ سنکر رسول اللہ [illegible] علیہ وسلم خاموش ہو رہے پھر اوسنے کہا کہ بھلا تم اچھے ہو یا عبد المطلب اچھے تھے پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے [illegible] لگا کہ ای محمد اگر تمھارا زعم ہی کہ یہ لوگ تمسے اچھے تھے تو انھون نے ضرور ان الہہ کی عبادت کی تھی جنکو آج تم عیب لگاتے ہو (یعنے انھون [illegible] بتون کو پوجا جنکو تم کہتے ہو کہ یہ نہ نفع دینے ضرر وبیفائدہ بلکہ شرک وباطل ہین) اور اگر تمھارا زعم ہی کہ تم انسے بہتر ہو تو کچھ دلیل بیان [illegible] کہ ہم تمھارا کلام سنین [illegible] تو واللہ کبھی دیکھا نہین کہ تمسے بڑھکر شوم کوئی بچہ اپنی قوم کے حق مین پیدا ہوا ہو تمنے ہماری جماعت [illegible] [illegible] ہمارا بندھا کام بگاڑ دیا اور ہمارے دین کو عیب لگایا اور تمام عرب مین ہمکو فضیحت کیا چنانچہ تمام عرب مین یہ بات اڑ گئی ہی کہ قریش [illegible] ایک شخص جادوگر ہی یا قریش مین ایک شخص کاہن ہی اور واللہ ہم تو یہی راہ دیکھتے ہین کہ پیٹ والی عورت کی طرح ایک چیخ پکار اٹھیگی کہ [illegible] [illegible] لے کر ہم مین سے بعضے دوسرون پر حملہ آور ہونگے ای شخص اگر بات یہ ہو کہ تجھے محتاجی نے ایسا کرنے پر آمادہ کیا تو ہم سب ملکر [illegible] واسطے اتنا مال جمع کردین کہ تم قریش کے ہر فرد بشر سے زیادہ مالدار ہو جاؤ جو چاہو لے لو اور جسکو چاہو دیدو اور اگر تمکو شہوت [illegible] زیادہ خواہش ہی تو قریش کی عورتون مین سے اپنی پسند کے موافق چھانٹو ہم تمکو دس عورتین بیاہ دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] تو کہہ چکا اوسنے کہا کہ ہان تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنا شروع کیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم حٰمٓ تنزیل من الرحمن الرحیم کتاب [illegible] آیاتہ قرآنا عربیا لقوم یعلمون بشیرا ونذیرا یہانتک کہ آپ اس آیت پر پہونچے فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد [illegible] وثمود الآیۃ۔ عتبہ بولا کہ بس کیجیے بس کیجیے آپ کے پاس سوائے اسکے اور کچھ جواب نہین ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین۔ [illegible] وہ قریش کے پاس لوٹ گیا انھون نے پوچھا کہ تو کیا خبر لایا ہی اوسنے کہا کہ تم لوگ جو باتین کیا کرتے تھے مین نے کوئی بات نہین چھوڑی ایک [illegible] بات سب اوس مرد سے بیان کی قریش نے کہا کہ پھر اوسنے کیا جواب دیا عتبہ نے کہا کہ بیشک اوسنے جواب دیا مگر قسم رب کعبہ کی کہ [illegible] اوسنے کہا مین اوسکو سمجھا نہین سوائے اتنی بات کے اوسنے تمکو مثل صاعقۂ عاد وثمود سے ڈرایا۔ قریش نے کہا کہ ارے کمبخت کیا [illegible] بھی کوئی بات ہی کہ آدمی تجھسے عربی زبان مین بات کرے پھر تو کہے کہ مین تو کچھ نہین سمجھا عتبہ بولا کہ ہان واللہ مین کچھ نہین سمجھا سوائے [illegible] ذکر کے کہ اوسنے تمکو صاعقہ سے ڈرایا۔ وقد رواہ الحافظ ابو یعلی وروی البغوی من طریق محمد بن فضیل عن الاجلح وفیہ شئی من ضعف [illegible] بغوی کی روایت مین آخر مین یون ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولہ تعالے مثل صاعقۃ عاد وثمود الآیۃ تک پہونچے تو عتبہ نے [illegible] دہن مبارک پر ہاتھ رکھا اور حق قرابت کی قسم دلائی کہ آپ بس کیجیے اور لوٹ کر اپنے گھر چلا گیا اور کئی دن تک قریش کے پاس [illegible] تو ابو جہل ملعون نے قریش سے کہنا شروع کیا کہ واللہ مین دیکھتا ہون کہ عتبہ نے بھی محمد کی جانب میلان کیا ہی اور اسکو بھی محمد کا [illegible] پسند آگیا [illegible] اسکی وجہ یہی ہوگی کہ اس عرصہ مین اوسکو محتاجی پیش آئی ہی پس آؤ ہم تم ملکر عتبہ کے پاس چلین پس یہ لوگ جب عتبہ کے [illegible] پہونچے تو ابو جہل بولا کہ ای عتبہ تو ہمارے پاس آنے سے باز رہا تو اوسکی وجہ یہی معلوم ہوتی ہی کہ تو بھی محمد کی جانب مائل ہوگیا اور محمد کا [illegible] پسند آگیا ہی پھر اگر یہ بات ہو کہ تجھے کوئی حاجت پیش آئی ہی تو ہم تیرے واسطے اپنے اموال سے اسقدر جمع کردین کہ تجھے طعام [illegible] ضرورت باقی نہ رہے یہ سنکر عتبہ غضبناک ہوگیا اور [illegible] قسم کھا گیا کہ آج سے کبھی محمد سے بات نہ کرونگا اور کہنے لگا کہ واللہ تم لوگ

خوب جانتے ہو کہ قریش میں سب سے زیادہ مالدار میں ہون تو یہ تمہارا خیال محض خبط ہی ہی جو بات تم نے
تمہارا سب قصہ او نسے بیان کیا تو میرے جواب میں انھوں نے ایسا کلام کیا کہ واللہ میں خوب جانتا ہوں کہ
نہ وہ سحر ہی اور آخر میں انھون نے کہا کہ فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد و ثمود پس
اونکو قرابت کی قسم دلائی کہ اس سے باز رہیں اور واللہ تم لوگ جانتے ہو کہ محمد جب کوئی بات کہتا ہی تو وہ جھوٹ نہیں
ہوا کہ تم پر صاعقہ کا عذاب نازل ہووے۔ شیخ امام ابن کثیر نے لکھا کہ اسی سیاق کے ساتھ ابو یعلی موصلی نے روایت
کیا ہی ولیکن محمد بن اسحاق مطلبی نے اپنی کتاب مغازی و السیر میں اس قصہ کو اس سیاق سے بیان کیا کہ
مجھسے یزید بن زیاد نے حدیث بیان کی کہ محمد بن کعب القرظی نے کہا کہ مجھسے یہ حدیث بیان کی گئی ہی کہ عتبہ بن ربیعہ ایک
چوپال میں بیٹھا ہوا تھا اور قریش نے اوسکو اپنا سردار بنایا تھا اور اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنہا مسجد الحرام
تھے پس عتبہ نے آواز دی کہ ای جماعت قریش بھلا میں جا کر محمد سے باتیں کرون اور چند امور اوسکے سامنے پیش کرون شاید وہ
قبول کرلیں پس اس شرط پر ہم اونکو او نکے منھ مانگی مراد دیدیں کہ وہ ہمارے آلہہ کی بدگوئی سے باز آویں اور آیندہ ہماری جماعت میں
نہ ڈالیں اور یہ وہ وقت تھا کہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ مسلمان ہوگئے تھے اور قریش دیکھتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اصحاب گھٹتے نہیں بلکہ بڑھتے چلے جاتے ہیں قریش نے عتبہ کی آواز سنکر کہا کہ ہان ای ابو الولید تم جا کر محمد سے باتیں کرو
وہان سے اٹھکر آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ ای میرے بھتیجے تم ہمارے درمیان میں سے
خاندان سے ہو اور حسب علی نسب میں سے ہو ہم خوب جانتے ہیں ولیکن تمنے اپنی قوم پر ایسا امر عظیم نازل کر دیا کہ اوسکی خرابیاں
اس امر کے ذریعہ سے ہماری جماعت کو توڑ دیا اور اونکو احمق بیعقل بنایا اور ہمارے آلہہ معبودون کو اور ہمارے دین کو عیب
جہانتک ہمارے باپ دادے پشتہا پشت گذر چکے ہیں سبکو تمنے کافر بنایا پس اب ذرا کان دھر کر سنو میں چند امور تمہارے
پیش کرتا ہون تم اون میں اپنی راے سے غور کرو شاید کہ بعض امور تمہاری راے میں مقبول ہون یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ای ابو الولید تم بیان کرو میں غور سے سنتا ہون عتبہ نے کہنا شروع کیا کہ ای میرے بھتیجے جو امر تمنے اٹھایا ہی اگر اس سے
ہی کہ مال و دولت حاصل کرو تو تمہارے واسطے ہم لوگ اپنے مالون میں سے اسقدر مال جمع کر دیں کہ تم سب قریش سے زیادہ
ہو جاؤ اور اگر اس سے تم شرف چاہتے ہو تو ہم قریش پر تمہاری سرداری کے واسطے پگڑی باندھ دیں حتی کہ بغیر تمہاری راے کے
کوئی کام نہ کریں اور اگر تم بادشاہ بننا چاہتے ہو تو یہ بھی ہمکو منظور ہی کہ ہم تمکو اپنے اوپر بادشاہ بنا دیں تاکہ ہم لوگون پر تمہارا حکم
اور اگر یہ شخص جو تمہارے پاس آیا کرتا ہی کوئی جن ہی کہ تم اپنی ذات سے اوسکو دفع نہیں کر سکتے ہو تو ہم لوگ چندہ جمع کر کے
ایسے معالج بلاویں جو جھاڑ پھونک کر تمہارا جن اتار دیں تاکہ تمکو بالکل صحت ہو جاوے کیونکہ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہی کہ جن غالب
ہو جاتا ہی حتی کہ اوس سے مداوا کرنے کی ضرورت پیش آتی ہی پس عتبہ اسی قسم کی باتیں کہتا رہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باتیں سنتے رہے یہانتک کہ جب وہ فارغ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابو الولید کیا تم فارغ ہوگئے
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا اب میں کہتا ہون تم سنو اوسنے کہا کہ بہت اچھا میں سنتا ہون پس رسول اللہ نے بسم اللہ
الرحمن الرحیم حم تنزیل من الرحمن الرحیم کتاب فصلت آیاتہ الخ پڑھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سورہ پڑھتے

[illegible] ڈال کر اوسپر ٹیک دی تھی اور کان لگاکے سنتا تھا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible] سجدہ کیا پھر کہا کہ ای ابو الولید تمنے جو کچھ سنا اوسکو خیال رکھو اور یہی میری طرف سے جواب [illegible] اپنے ساتھیون کے پاس آیا جب لوگون نے اسکو آتے دیکھا تو بعض نے کہا کہ واللہ جس کام کے لیے عتبہ [illegible] سے آتا ہی پھر جب عتبہ پہونچکر اونکے پاس بیٹھا تو انھون نے پوچھا کہ ای ابو الولید تمھارے پاس کیا [illegible] آج مین نے ایسا کلام سنا کہ واللہ اوسکے مثل کبھی نہین سنا اور واللہ وہ سحر نہین ہی اور نہ شعر [illegible] کہانت ہی اور ای گروہ قریش تم میری بات مانو اور مین تمھارا احسان مند رہونگا کہ تم اس شخص کو اپنے حال پر چھوڑ دو اور کچھ [illegible] کیونکہ مین نے جو کلام اسکی زبان سے سنا ہی واللہ مین خوب جانتا ہون کہ اس کلام کی ایک شان عظیم ہونے والی ہی اور [illegible] تمھارا یہی خیال ہو تو بھی مین کہتا ہون کہ اگر دیگر عرب سے اوسکو مصیبت پہونچے تو تمھارا کام نکل آیا اور دوسرون کے ہاتھون [illegible] مشکل آسان ہوگئی اور اگر عرب نے اوسکی اطاعت کی تو تمھارے واسطے بہتری ہی کیونکہ اوسکی عزت سے تمھاری عزت ہی اور اوسکی [illegible] شاہت سے تمھاری بادشاہت ہی اور اوسکی برکت سے سب لوگون مین تمھین سب طرح بہتری حاصل کروگے ابو جہل وغیرہ قریش [illegible] کہنے لگے کہ ای ابو الولید واللہ اس شخص نے تجکو اپنی زبان سے سحر کر لیا عتبہ نے کہا کہ خیر تم جو کچھ سمجھو میری رائے تو اوسکے بارہ مین [illegible] آیندہ جو کچھ تمھارا جی چاہے کرو شیخ ابن کثیر نے لکھا کہ یہ سیاق اقرب لسیاق اول ہی (ع) اور حدیث عبد اللہ [illegible] رضی اللہ عنہما سے بھی یہ قصہ روایت کیا گیا اور اسمین ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ حم السجدہ کو تلاوت فرمایا [illegible] سنا تو اپنے ساتھیون کے پاس واپس آکر کہنے لگا کہ ای قوم آج تم میری اطاعت کرو اور بعد اسکے چاہے نافرمانی کیجیو ای قوم [illegible] مین نے اس شخص سے ایسا کلام سنا کہ میرے کانون نے کبھی ایسا کلام پاکیزہ نہین سنا تھا اور مجھے تو اسکا جواب کچھ نہ آیا (رواہ بیہقی و ابو نعیم) اور اس قصہ کی حدیث چند صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہی مترجم کہتا ہی کہ یہ روایات مذکورہ خود دلیل ہین کہ صحابہ [illegible] اللہ عنہم مین یہ تذکرہ معروف تھا اسواسطے کہ جابر رضی اللہ عنہ صحابی انصاری ہین جو اہل مدینہ سے ہین تو ضرور انھون نے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہ قصہ سنکر روایت کیا ہی اور اسیطرح عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہجرت کے وقت دس برس کے قریب تھے تو اس [illegible] کے واقع ہونے کے وقت بہت کم عمر ہونگے کہ اسوقت ذاتی ہوش اسقدر ہونا بعید ہی تو ضرور انھون نے بھی اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کے بیان ہی سے سنا ہوگا فافہم واللہ تعالے اعلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ شروع ہی نام پاک اللہ کے ساتھ ف ذات جامع جمیع صفات کمالات رب العالمین خالق نیک و بد اور تقدیر کنندہ [illegible] الرَّحْمٰنِ عام نام رحمت والا ف جسکی رحمت مین ہر چیز داخل ہی اور یہ اضطراری نہین بلکہ اختیاری ہی تو اسکا علم ہر چیز کو محیط ہی اور اسکے آغاز و انجام سے آگاہ ہی تو ہر چیز کے واسطے اسکی رحمت بعلم مناسب ہی حتی کہ کافرون پر بھی مہلت و تاخیر و رزق [illegible] سے ایک نوع ترحم ہی جبتک کہ یہ لوگ اللہ تعالے کے اولیا و محبین سے عداوت ظلم و ایذا نکرین غرضکہ کافرون کو انکی مراد دیدی [illegible] لوگ دنیاے ملعونہ سے اپنے حق مین لعنت سمیٹتے ہین پھر آخر اپنی نیت بدلکر اہل اسلام کو ایذا دیکر ہلاک کرنیکا قصد کرتے ہین [illegible] اپنے اولیا کے واسطے کافرون پر قہر غضب و عذاب نازل فرماکر انکو استیصال کردیتا ہی۔ الرَّحِيْمِ۔ خاص طریقہ سے

Marfat.com

اپنے اولیا پر رحمت فرمانے والا ہی چنانچہ دنیا مین بھی پیغمبر رسول بھیجا صلی اللہ علیہ [illegible]

اور اسکی تفصیل لطیف فرمائی جس سے انکو دنیا و آخرت کی راہ مستقیم نظر آئی [illegible]

حٰمٓ ۚ تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۚ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ [illegible]

کچھ اوتارا ہی بڑے مہربان رحم والے سے کتاب ہی [illegible]

لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۙ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ

سمجھ والے لوگون کو سنانا خوشی اور ڈر پھر دھیان مین نہ لائے وہ بہت لوگ پھر وہ نہین [illegible]

قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ [illegible]

ہمارے غلاف مین ہین اوس بات سے جس طرف تو ہمکو بلاتا ہی اور ہمارے کانون مین بوجھ ہی اور ہمارے [illegible]

فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۞

سو تو اپنا کام کر ہم اپنا کام کرتے ہین

حٰمٓ اللہ تعالے اسکی مراد کو خود ہی خوب جانتا ہی اسکی تاویل سے کوئی آگاہ نہین ہی ولیکن اسکی بعض تفسیر و اشارات کا جاننا

ہی اور ان اشارات کے جاننے مین اہل معرفت کے مقامات و مدارج البتہ متفاوت ہین کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکے [illegible]

علم حاصل تھا وہ اہل ارت کے واسطے نہین ہی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو امت مین سب سے اعلی معرفت حاصل تھی و علی ہذا

بدرجہ مراتب نزول ہین اور بعض نے کہا کہ حٰمٓ اس سورہ مبارک کا نام ہی تو یہ مبتدا ہی اور خبر اسکی قولہ تعالے تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

کی طرف سے تنزیل ہی ف یعنے یہ حٰمٓ اللہ کی طرف سے تنزیل ہی ولیکن یہ بعض علما کا قول ضعیف ہی اور صحیح یہ ہی کہ حٰمٓ پر وقف ہی تنزیل

من الرحمن الرحیم سے ابتدا ہی پھر بھی یہان دو قول ہین ایک جماعت نے کہا کہ کلام یون ہی کہ ہذا تنزیل من الرحمن الرحیم یعنے یہ قرآن یا یہ سورہ تنزیل

الرحمن الرحیم اور دوسری جماعت نے کہا کہ تنزیل من الرحمن الرحیم مبتدا ہی اور خبر اوسکی قولہ كِتٰبٌ الخ واقع ہی یعنے اللہ تعالے کی طرف

یہ کتاب ہی اور اسیکو شیخ جلال الدین المحلیؒ نے اختیار کیا ہی اور یہ اخفشؒ کا قول ہی اگر کہا جاوے کہ تنزیل کے ساتھ اللہ [illegible]

مین سے خاصکر الرحمن الرحیم لانے مین کیا اشارہ ہی جواب یہ ہی کہ اللہ تعالے کی طرف سے جو کچھ نازل ہوتا ہی اوسکا مرجع دو صفات قدسی

ہی ایک رحمت اور دوم غضب پھر غضب کے تحت مین وجوہ صفات ہین مثلاً کا ذکر تا جو صفت مضل کا ظہور ہی یا مانند اسکے دیگر صفات

اور اسکے برعکس صفت رحمت کی جانب بھی ظہور رحمت کے وجوہ ہین جو صفات سے لائق ہین جیسے منعم و مومن و ہادی اور

الرحیم اور چونکہ تنزیل قرآنی کمال رحمت کا ظہور ہی لہذا اوسکے ساتھ صریح اسم صفات الرحمن الرحیم کو مخصوص فرمایا [illegible]

اور اسمین نکتہ یہ ہی کہ مخلوق عالم بمنزلہ بیمارون کے ہین بلکہ انکی بیماری بہ نسبت بدنی بیماری کے نہایت خوفناک [illegible]

زائل نہ ہو تو جسم کے واسطے موت ہی اور جسمی موت کا انجام یہ ہی کہ خاک ہو جاوے بخلاف باطنی بیماری کے [illegible]

نہ ہو تو وہ حقیقی مردہ ہی چنانچہ قرآن مجید کی متعدد آیات مین کفار کو مردہ کہا گیا ہی اور اوسکا انجام دائمی عذاب [illegible]

اور قلبی بیماری مین زمین و آسمان کا فرق ہی اور اہل عالم اگر ہدایت نہ پاوین تو سب کے سب اس قلبی بیماری مین مبتلا ہین [illegible]

الرحمن الرحیم نے کمال رحمت و لطف سے تنزیل قرآن کو نازل فرمایا جس سے اونکی بیماری زائل ہو [illegible]

Marfat.com

[illegible] پھر تنزیل کتاب کے بعض اوصاف ذکر فرمائے بقولہ تعالے۔ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ۔ ایسی کتاب [illegible] عربی ہی ہر صفت یعنے بیان شافی سے اوسکے احکام اور قصص و مواعظ بیان کیے گئے ہین پس معارف [illegible] اولاً ایمان کا نور پیدا ہوتا ہی اور اس شمع روشن سے راہ مستقیم کی ہدایت سمجھ مین آتی ہی اور ان کمالات کا حاصل کرنا [illegible] بلکہ جو امور عمل مین لانے کے واسطے رکھے گئے ہین اون پر سمجھکر عمل کرے اور جن امور سے باز رہنے کا حکم ہی اونسے پرہیز [illegible] احکام سے شریعت عملی مراد ہی یعنے جو چیز فرائض و واجبات و مستحبات ہین اونکو بیان فرمایا تاکہ اون پر عمل کیا جاوے اور جو حرام و [illegible] ممنوعات ہین اونسے احتراز کیا جاوے ولیکن نفس کبھی اپنی سرکشی سے ان حدود سے تجاوز کرنا چاہتا ہی تو قصص الانبیا علیہم السلام [illegible] فرمائے تاکہ اونکے اتباع مومنین کا نیک انجام ظاہر ہو اور اونکی مخالفت کرنے والے کفار و مشرکین کی بربادی و ہلاکت سے عبرت حاصل ہو [illegible] چند وصورتین سمجھی جاوین جسکی وجہ سے اونکے نفوس بد کار اس ہلاکت مین پڑے پھر جب نفس انسانی راہ شریعت پر ٹھیک ہوا تو [illegible] مدارج عالیہ کے لیے مواعظ و حکمت کا بیان فرمایا گیا ہی تاکہ وہ قرب منزلت کے درجات عالیات حاصل کرے اسیواسطے وصف فرمایا [illegible] تعالے۔ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۔ یعنے ایسی قوم کے واسطے جو دانائی رکھتے ہین یہ تنزیل ہی جسکی [illegible] قرآن عربی ہی ف پس سب سے پہلے یہ نعمت اہل عرب کے واسطے ہی اسیواسطے عرب اس امت کے سرتاج ہین ولیکن جسطرح ایمان [illegible] سے مومنین سرتاج ہوے برخلاف اسکے عرب مین سے جن لوگون نے انکار و کفر کیا وہ سب جہان سے بدتر بھی ہین چنانچہ عرب کے [illegible] یہ حکم ہی کہ اگر کوئی عربی ایمان نہ لاوے تو وہ اپنے شرک و فساد پر جزیہ لیکر نہین چھوڑا جائیگا بلکہ قتل کر دیا جائیگا کیونکہ اونسے اس نعمت [illegible] کو رد کیا جسکے مقابلہ مین اوسکی جان کوئی چیز نہین ہی اور کرورون صادقین عرب نے قرآن کے اعجاز و بلاغت و فصاحت کی سچی شہادت [illegible] اگرچہ اوسوقت تک وہ لوگ ایمان نہین لائے تھے تو یہ حجت اون پر متواتر قائم ہوئی کہ قرآن سحر نہین ہی بلکہ اللہ کی جانب سے [illegible] ہی تو بعد اس گواہی کے وہ شخص نہایت پلید ہی کہ اب بھی شرک و کفر کا فساد برپا کرے تو ایسا پلید مفسد باقی نہین چھوڑا جائیگا [illegible] دوسرون کو موت کی بیماری مین مبتلا کرنے کے واسطے فساد پھیلاتا رہے بخلاف اہل عجم کے جنکی زبان عربی نہین ہی کہ انسے جزیہ لیکر [illegible] چھوڑا جاتا ہی تاکہ یہ لوگ زبان عربی حاصل کرکے اوسکی خوبی سے آگاہ ہون تو اوسوقت انکو اعجاز قرآنی ظاہر ہوگا تب خود بخود ایمان لاوینگے [illegible] بکثرت انگریزون وغیرہ نے زبان عربی حاصل کرنے کے بعد صریح گواہی دی کہ اس زبان کے مانند کسی زبان مین خوبی [illegible] نہین ہی خطیب رحمہ اللہ تعالے نے لکھا کہ اس سورہ مبارک مین اللہ تعالے نے چند [illegible] کام فرمایا اول آنکہ یہ [illegible] تعالے کی طرف سے تنزیل ہی اور اسکے معنے یہ ہین کہ اللہ تعالے نے اسکو لوح محفوظ مین لکھا تھا پھر وہان سے اوتارا اور اوتارنے کا طریقہ یہ ہی کہ [illegible] جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ ان کلمات کو یاد کرکے قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول کرے اور ان کلمات کو ادا کردے پس جبکہ ان کلمات [illegible] بواسطہ جبرئیل علیہ السلام کے حاصل ہوئی تو اس راہ سے ایک درجہ نزول ہوا۔ امر دوم یہ کہ اس تنزیل کے ساتھ الرحمن الرحیم [illegible] دو صفات مخصوص ہین اور اسمین دلیل حاصل ہوتی ہی کہ یہ تنزیل اللہ تعالے کی طرف سے بہت بڑی نعمت ہی اسواسطے کہ جو [illegible] صفت سے ظہور ہو تو بالضرور اسکے مناسب ہونا چاہیے اور یہان الرحمن الرحیم دو صفات ہین جو کمال رحمت پر دلالت کرتے ہین [illegible] دونون صفات سے یہ تنزیل ہونا اس امر کی دلیل ہی کہ ظہور اس فعل رحمت و نعمت مین سے بہت اعلیٰ ہی کیونکہ اس عالم کے بیمارون [illegible] نعمت کی اعلیٰ ہی مستر حیم کہتا ہی کہ مین نے اسکو سابق مین مدلل موجہ ذکر کیا ہی امر سوم یہ کہ اللہ تعالے نے تنزیل موصوف کو کتاب

Marfat.com

فرمایا اور چونکہ تنزیل بزبان عرب ہی تو عربی زبان مین کتاب مشتق از کتب یعنی جمع [illegible]
علوم اولین و آخرین کا مجموعہ ہی مترجم کہتا ہی بلکہ علوم اولین و آخرین کے ساتھ اضافہ علوم [illegible]
تلاش کرلو امر چہارم قولہ تعالے فصلت آیاتہ یعنی متمیز و مفصل بیان کیے گئے ہین اور معانی [illegible]
آیات وصف ذات اللہ تعالے ہین اور بعض مین صفات تنزیہ اور تقدیس و علم و حکمت و رحمت و قدرت [illegible]
احوال خلقت یعنی بیان پیدایش آسمان و کواکب سیارات و آمد لیل و نہار و عجائب احوال زمین و نباتات [illegible]
وعظ و نصیحت ہی اور بعض مین تہذیب اخلاق و ریاضت نفس ہی اور اسی مین جہاد و مجاہدات بھی داخل ہین اور بعض [illegible]
اور اونکے صبر و شکر کے مقامات ہین اور اونکے ذیل مین اونکی امم کافرہ کی کفر و تکبر و بربادی و ہلاکت کے بیان سے عبرت [illegible]
قرآن مین علم جمع فرمایا اور علم کا اطلاق ایسے حقائق پر ہوتا ہی جنکا وجود ثابت و حقیقی ہو اور حقیقت انھین اشیاء [illegible]
ہون اسواسطے کہ دنیا خود فانی ہی تو جس امر کا وجود فقط اسی دنیاوی زندگی تک ہے وہ محض ہیچ ہی مثلاً ایک شخص [illegible]
تمام عمر اپنی خوش گلوئی مین توغل کیا لیکن اوسکے مرتے ہی برباد گیا کیونکہ وہ اپنے مرنے کے وقت اپنے جسم کو [illegible]
حلق و حنجرہ دوسرے کو ہبہ کرسکتا ہی **قاله المترجم** امر ششم یہ کہ اس قرآن کو عربی فرمایا یعنے اسکا نزول بلغت عرب ہی اگرچہ اسکے معانی
و عجم کے واسطے عام ہین اسواسطے کہ نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان کے واسطے عام ہی مترجم کہتا ہی کہ اگر یہان [illegible]
ہو کہ جب نبوت تمام جہان کے واسطے عام تھی تو ہر ایک کی زبان مین معانی کا بیان لازم تھا جواب یہ ہی کہ یہان معانی کا بیان ہر [illegible]
واسطے لازم ہی اور اسسے یہ لازم نہین آتا کہ قرآن کا نزول بھی بیشمار زبانون مین ہو بلکہ عجم کو اوسکے معانی سے آگاہی ہونا [illegible]
صحابہ رضی اللہ عنہم و اونکے تابعین و علماء امت کے ذریعہ سے سب کو حاصل ہوگیا اور اس تکلف بیفائدہ کی حاجت نہین [illegible]
بیشمار زبانون مین ہوا اور یہان ایک لطیف نکتہ ہی اور اوسکا بیان یہ ہی کہ اللہ تعالے نے ہر قوم مین ایک پیغمبر [illegible]
وان من امة الا خلا فیها نذیر یعنی ہر امت مین بالکلیہ ایک پیغمبر گذر چکا ہی اور اللہ تعالے نے فرمایا وما ارسلنا من رسول الا بلسان
اور ہمنے جو رسول بھیجا وہ اپنی ہی قوم کی زبان مین بھیجا ہے پس ہر قوم کو وحی الٰہی اپنی زبان مین حاصل ہوچکی ہی اور معانی قرآن
معظم مقصود چار باتین ہین اول توحید الٰہی دوم نبوت سوم دار الآخرت چہارم نجات عذاب جہنم ایسی امور ہر قوم کو معلوم ہوچکے [illegible]
تعالے نے حضرت خاتم المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تمہید عجیب فرمائی کہ پہلے ہر قوم پر معانی توحید و نبوت کو [illegible]
سے وحی فرمایا تاکہ ان معانی کا سمجھنا کچھ زبان عربی پر موقوف نہ رہے پھر اللہ تعالے نے حضرت خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
سب کے واسطے رسول بھیجا تاکہ عرب کو یہ شرف حاصل ہو اور تمام جہان کو ابتدا سے ایمان کے واسطے معانی کی [illegible]
عنہم سے حاصل ہو جاوے بعد اسکے وہ لوگ زبان عربی حاصل کرکے پہچانین کہ اس سے بہتر کوئی زبان نہین [illegible]
نے فرمایا لقوم یعلمون یعنے ایسی قوم کے واسطے نازل فرمایا جو جانتے ہین حالانکہ عرب تو جاہل امی قوم [illegible]
جاننے سے یہ مراد ہی کہ قرآن کے معانی و مفہوم سمجھتے ہین اور ایک جماعت مفسرین نے کہا کہ یہ ایسی ہی ہی مانند قولہ تعالے [illegible]
یومنون یعنے قرآن اگرچہ ہادی و رحمت ہی لیکن خاصکر اسی قوم کو یہ نتیجہ حاصل ہوا جو ایمان لاتے ہین [illegible]
وہی قوم سرفراز ہوئی جنکو اللہ تعالے نے یہ علم دیا کہ یہ قرآن بیشک اللہ تعالے کی طرف سے [illegible]

[illegible] اللہ تعالے کی طرف سے فرمان ہدایت ہو پس اس کلمہ مین عرب وعجم کے جاننے کی سب صورتین شامل ہین [illegible] یعنے ایسی قوم کے واسطے جو اس قرآن کو اللہ تعالے کی طرف سے تنزیل جانتے ہین یعنے خواہ عرب ہون [illegible] جانتے قوله القوم یعلمون یعنے توحید آلہی کو جانتے ہین یہی توریت مین منصوص ہو اور یہی انجیل مین مذکور [illegible] اللہ تعالے نے تنزیل کے واسطے دو صفات دیگر بیان فرمائے بقولہ تعالے۔ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا۔ درحالیکہ [illegible] سنانے والا اور خوفناک عذاب سنانے والا ہو ف یعنے جو کوئی ایمان لاوے تو اوسکے واسطے جہنمی ہونے [illegible] اور جنت کے دربانوں کی خوشخبری دیتا ہو اور جو کوئی اس سے کفر کرے اوسکو جنت سے محروم ہونے کی تخویف [illegible] خوفناک خوف سناتا ہو ولیکن ماننے والے وہی ہونگے جنکو اللہ تعالے نے پاکیزہ استعداد سے مقدر فرمایا ہو چنانچہ جب [illegible] نے اس تنزیل کو سنایا تو ایسے پاکیزہ لوگ جو ہمیشہ کم ہوتے ہین ایمان لائے جیسے لعل وموتی کم [illegible] سنگ ریزہ بہت ہوتے ہین لہذا بہتون نے انکار کیا کما قال تعالے۔ فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ۔ پس اکثر قریش نے اس سے منہ موڑا تو وہ سنتے ہی نہین ہین ف اور جب کان دھرکر نہین سنتے [illegible] نہین ہین اور اکثرہم کی ضمیر جو قریش کیجانب راجع کی گئی یہ بلحاظ ابتدائے نزول کے ہو ورنہ اب تو اسکی تفسیر یون چاہیے [illegible] یعنے کافرون نے اسکے سننے سے اور اسمین غور کرنے سے منہ موڑدیا اگر کہا جاوے کہ جب اسلام کا عروج ہوا تو اسوقت قرآن مجید کے ماننے والے بہت زندہ تھے جواب یہ ہو کہ نہین بلکہ اوسوقت بھی عجم کے کفار بکثرت موجود تھے اگرچہ عرب مین ماننے والے زیادہ ہوگئے [illegible] اللہ تعالے نے قطعی متواتر طریقہ سے ہر زمانہ مین علماً وعملاً آگاہ فرمایا یعنے اللہ تعالے نے انبیاے سابقین کے صحائف مین اور توریت [illegible] وغیرہ کتابون مین اپنی قدرت ومشیت سے آگاہ کیا کہ جہنم کے واسطے ہمنے کثیر مخلوق پیدا فرمائی ہو پس وہ لوگ برابر کافر رہینگے اور [illegible] بھی کھلادیا کہ تم لوگ ہرچند دل وجان سے کوشش کرو مگر ہر زمانہ مین مومنون کی بہ نسبت کفار بہت زیادہ رہینگے تو اس اعلیٰ نبوت [illegible] یہی کیفیت ہوئی کہ اکثرون نے اعراض کیا کہ وہ سنتے ہی نہین ہین بلکہ بجاے فہم حاصل کرنے کے جدال وجھگڑا کرتے ہین قولہ تعالے۔ وَقَالُوا قُلُوبُنَا فِي أَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ۔ اور انھون نے کہا کہ ہمارے دل غلافون مین ہین [illegible] چیز سے جسکی جانب تو ہمکو بلاتا ہو ف یعنے کافرون نے جب قرآن سے منہ موڑا تو اپنے انکار کیے کی مثل بیان کی کہ ہمارے [illegible] ایسے جیسے محیط ہو جیسے تیرون پر ترکش محیط ہوتا ہو اور انکی غرض یہ ہو کہ ای شخص تو جو خبر دیتا ہو کہ [illegible] ہون تو ہم تیری بات [illegible] سمجھتے ہین بلکہ ہم سنتے بھی نہین ہین۔ وَفِي آذَانِنَا وَقْرٌ۔ اور ہمارے کانون مین تھیٹھ ہو ف یعنے ایک ہی [illegible] وَمِن بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ۔ اور ہمارے درمیان اور تیرے درمیان پردہ ہو ف تو ہم تجکو [illegible] ہین پس تیری ہدایت وارشاد سے کوئی فائدہ نہین ہوسکتا۔ فَاعْمَلْ۔ تو اپنے دین پر عمل کر۔ إِنَّنَا عَامِلُونَ [illegible] ہین ف یعنے ہم اپنے دین پر عمل کرتے ہین اس سے اونکی مراد یہ تھی کہ ہمارے سمجھانے سے اور ہمارے معبود الٰہہ سے [illegible] خطیب نے کہا کہ شاید یہ معنے ہون کہ تم ہمارا دین توڑنے کی کوشش کیے جاؤ اور ہمارے بھی تمہارے دین توڑنے مین [illegible]

[illegible] فی اشارات العرائس قولہ تعالے حٰمٓ تنزیل من الرحمن الرحیم حٰمٓ مین اشارہ ہو کہ یہ خطاب تنزیل از جانب خلاق [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور بعض نے اشارہ کیا کہ قسم بحیات ومجد حق تعالے اور نیز بحبیب محمد صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم ہی۔ شیخ سہل رحمہ اللہ نے کہا کہ قلم قضاے لوح محفوظ ہی اور جو کچھ ہونے والا ہی اوسکی تحریر ہی [illegible]
واسطے جو محبت صادق بجانب حق تعالے رجوع ہوا گویا اوسکو بشارت دیدی گئی کہ تیری مراد حاصل ہی [illegible]
اعراض کرکے اپنے نفس کی جانب رجوع کیا اور اپنی طاعت ومعاملت پر نظر ڈالی اور بعض نے کہا کہ اولیاے [illegible]
مقامات قرب ومنزلت حاصل ہین لیکن خوف بھی دلایا کہ مخالفات ومنہیات سے بچین تاکہ درجات سے ساقط [illegible]
مین اونکو محروشی ہی اور مقام انقطاع سے خوف ہی اور شیخ سہل رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ اسمین گنہگارون کے [illegible]
لیے مغفرت وشفاعت ہی اور اہل طاعت کے واسطے جیسے بشارت عظیم ہی ویسے ہی خوف بھی دلایا گیا کہ طاعت مین آداب [illegible]
رکھین شیخ اوستاد نے فرمایا کہ جنکو اللہ تعالے نے برگزیدہ فرمایا اونکے لیے بشارت ہی اور جنکو شہود آیات سے اندھا کر [illegible]
لیے خوف ہی قولہ تعالے وقالوا قلوبنا فی اکنۃ الآیہ یعنے قہریات ازلی کے غلاف مین اونکے دل مستور ہین حتی کہ شہوات [illegible]
اور شک کی تاریکیون مین مشاہدۂ آخرت سے دور کردیے گئے اور انکے کانون مین گمراہی کے ٹھینٹھ ہین اور آنکھون پر غفلت کے [illegible]
تو وہ خطاب خاص کو سمجھتے نہین اور سنتے بھی نہین ہین اور دیکھنے سے بھی اونکے سامنے شقاوت کا پردہ پڑا ہوا ہی نہ اونکی زبان [illegible]
یاد حق نکلتی ہی اور نہ آیات قدرت دیکھ سکتے ہین ناچار اپنی گمراہی سے نہین نکلتے ہین (عس) جب ان گمراہون نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر سے روکا اور دعوی کیا کہ تم اپنے دین پر عمل کرو اور ہم اپنے دین پر عامل ہین اور باہم ایک دوسرے سے تعرض [illegible]
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم الٰہی پہونچا کہ ان شیطانون کا مکر رد کردے لقولہ تعالے

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰىٓ اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَ

تو کہہ مین بھی آدمی ہون جیسے تم حکم آتا ہی مجھکو کہ تم پر بندگی ایک حاکم کی ہی سو سیدھے رہو اوسکی طرف

اسْتَغْفِرُوْهُ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ

اوس سے گناہ بخشواؤ اور خرابی ہی شریک والون کو جو نہین دیتے زکوۃ اور وہ آخرت سے

كٰفِرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

منکر ہین البتہ جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اونکو نیگ ملتا ہی جو بس نہو

شیخ ابن کثیر نے لکھا کہ اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ قُلْ۔ کہدے ف اے محمد صلی اللہ علیہ [illegible]
جھٹلانے والے مشرکون سے (ع) جو تیرے ارشاد نبوت کو کسی لائق طریقہ سے رد نہین کرسکتے بلکہ محض جہالت وتعصب [illegible]
رد کرتے ہین تو اونسے کہدے کہ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ مین تو تمہارے مثل ایک بشر ہون ف جیسے بشر [illegible]
دوسری چیز مانند جن یا فرشتہ کے نہین ہون جو دکھلائی نہین دیتے ہین بلکہ مین تم مین سے ایک بشر ہون اور ظاہر [illegible]
معلوم ہی کہ آپسمین ایک دوسرے کو دیکھتے ہین پھر تم کیونکر ہٹ دھرمی کرتے ہو کہ ہمارے اور تیرے درمیان کوئی پردہ [illegible]
آپسمین ایک دوسرے کی بات سنتے ہین پھر کیونکر تم کہتے ہو کہ ہمارے کانون مین ایسا ٹھینٹھ ہی کہ [illegible]
لایا ہون جسکو ہر شخص عربی بخوبی سمجھ سکتا ہی پھر تم کیونکر تعصب کرتے ہو کہ ہم تمہاری بات [illegible]
کہ يُوْحٰىٓ اِلَيَّ مجھے وحی فرمائی جاتی ہی ف یعنے اللہ تعالے اپنے احکام [illegible]

Marfat.com

ہین جیسے حالت وحی مین غرغرہ کے ساتھ مردہ کی سی کیفیت ہو جانا اور سخت سردی مین پیشانی سے پسینہ جاری
ہوجانا وغیرہ لیکن تم وحی کی حقیقی کیفیت سے واقف نہین ہو پس مانا کہ مین تمھارے مثل ایک بشر ہون لیکن اللہ تعالے
نے مجھے اس سے سرفراز کیا اور مجھے یہ وحی کیگئی کہ۔ اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ کہ تمھارا اِلٰہ تو ایک ہی اکیلا اللہ ہے
پھر تم کیونکر یہ جہالت کرتے ہو کہ مین تمسے کچھ تعرض نہ کرون یعنے اگر مجکو وحی نہ فرمائی گئی ہوتی تو مین اللہ تعالے کا پیغام
نہ پہونچاتا اور تمسے کچھ تعرض نکرتا پس جب یہ سب معلوم ہوا تو تم کان دھر کر میری بات سنو۔ فَاسْتَقِيمُوا اِلَيْهِ
یعنی اللہ تعالے وحدہ لاشریک کی جانب ٹھیک قائم ہونے کی کوشش کرو یعنے ادھر ادھر بھٹکنے مت پھرو
وَاسْتَغْفِرُوهُ۔ اور اوس سے مغفرت مانگو کہ جو کچھ تمسے ابتک نافرمانیان و گناہ ہوئے ہین اللہ تعالے اونکا اثر
مٹادے کیونکہ جس شخص نے اللہ تعالے کی وحدانیت کے لیے گردن جھکائی تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہوجاتے ہین اسیواسطے
بعض علماے رح نے کہا کہ اسکے معنے یہی ہین کہ اسلام لاؤ کیونکہ اسلام اسیکو کہتے ہین کہ اپنے سب افعال اور سب دینون سے بیزار ہوکر
وحدانیت الٰہی کی جانب بغیر شرک کے مستقیم ہو۔ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُونَ۔ اور اون مشرکون کے واسطے ویل یعنے عذاب ہے یا جہنم کا ایک وادی ہے جو لوگ زکوٰۃ نہین
دیتے ہین اور وہی آخرت سے منکر ہین ف حدیث مین آیا ہے کہ ویل جہنم مین ایک وادی ہے کہ کافر اوسمین چالیس خریف تک گرتا چلا جائیگا
تب اوسکے قعر تک پہونچیگا (کمارواہ الترمذی) اور واضح ہو کہ اس ویل مین جانے والے مشرکون کے تین قبائح بیان فرمائے اول وہ
مشرک ہین دوم یہ کہ زکوٰۃ نہین دیتے ہین خطیب رح نے کہا یعنے بخیل ہین اور خلق خدا پر اونکی شفقت نہین ہے سوم یہ کہ آخرت سے
منکر ہین پھر یہان یہ سوال ہوتا ہے کہ مشرک تو ایمان ہی نہین لایا پھر وہ کیونکر زکوٰۃ دیگا کیونکہ مشرک کی طرف سے زکوٰۃ مقبول
نہین ہے مترجم کہتا ہے کہ اسکے جواب مین پہلے یہ تمہید جاننا ضرور ہے کہ علما بیشک متفق ہین کہ مشرک کی طرف سے زکوٰۃ مقبول
نہین جب تک کہ وہ اسلام نہ لاوے لیکن اسکے بعد دو فریق ہین ایک فریق کا قول یہ ہے کہ کافرون و مشرکون کو پہلے یہ حکم ہے کہ ایمان
لاوین پھر ایمان لانے کے بعد اون پر نماز و زکوٰۃ وغیرہ کا حکم متوجہ ہوتا ہے اور ایمان سے پہلے یہ حکم متوجہ نہین ہے اور اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ قیامت
مین اونسے حکم اول کی بازپرس ہوگی اور اسی پر جہنم کی سزا پاوینگے اور دوسرا حکم اونپر متوجہ نہین ہوا تھا تو اوسکی سزا نہین بڑھائی جائیگی
جماعت دوم کا قول یہ ہے کہ نہین بلکہ ایمان کا حکم اور ادائے نماز و زکوٰۃ وغیرہ کا حکم دونون اسیوقت [illegible] ہین لیکن دوسرا حکم بدون
پہلے حکم کے ادا نہین ہوسکتا اور آخرت مین اسکا نتیجہ یہ ہے کہ کافر کو ایمان نہ لانے پر عذاب ہوگا اور دوسرا حکم یعنے ادائے نماز و زکوٰۃ وغیرہ
ادا نکرنے پر بھی عذاب بڑھایا جائیگا اور اگر کہا جاوے کہ عذاب جہنم تو ایک ہی سخت عذاب ہے جواب یہ کہ عذاب جہنم بیشک سخت عذاب
ہے لیکن جہنم کے طبقات ہین جیسے جنت کے درجات ہین پس جہنم کے اول طبقہ کی بہ نسبت آخری طبقہ مین عذاب شدید ہے پس سختی مین
زیادتی ہوگی جب یہ بات معلوم ہوگئی تو مترجم اس مقام پر اہل تفسیر کی عبارات کو ترجمہ کرنا مناسب جانتا ہے خطیب رح نے لکھا کہ اس
آیت سے اوس جماعت علما نے حجت حاصل کی جو کہتے ہین کہ کافرون کو اعمال شرعی ادا کرنیکا بھی خطاب کیا گیا ہے تاکہ آخرت مین
اسکی تقریر یہ ہے کہ اللہ تعالے نے اون پر عذاب ویل کی وعید دو باتون پر فرمائی ایک یہ کہ وہ لوگ مشرک
ہین دوسرے یہ کہ وہ لوگ زکوٰۃ نہین دیتے ہین تو اس پر لازم آیا کہ عذاب الویل حاصل ہونے مین ان دونون باتون کو دخل ہے تو

ثابت ہوا کہ مشرک پر زکوۃ نہ دینے کی وجہ سے بھی عذاب ہوگا اگر کہا جاوے کہ مشرکون مین بہت [illegible]
بعید ہے کہ خاصکر آخرت سے انکار کے ساتھ مین زکوۃ نہ دینا ملایا گیا۔ جواب یہ ہے کہ سب سے زیادہ انسان کو [illegible]
جان کا جوڑا ہے تو جب اوسنے اپنے مال کو اللہ تعالے کی راہ مین خرچ کیا تو ثابت ہوگا کہ اوسکی نیت سچی اور [illegible]
اسیواسطے تم دیکھتے ہو کہ عرب کے بعضے قبائل اپنے تعصب جہالت پر جمے ہوے تھے سپھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
کے واسطے اونکو مال غنیمت مین سے کچھ دینا شروع کیا تو نرم ہو کر اپنے تعصب سے ہٹ گئے اور آخر مسلمان ہو گئے [illegible]
مال دنیا سے ایسا ملپا نچہ مارا گیا کہ وہ سیدھے ہو گئے اسیطرح بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلۂ بنو اسد [illegible]
وغیرہ نے اتفاق کر لیا کہ خلیفہ رضی اللہ عنہ کو زکوۃ نہین دینگے اور یہ دلیل تھی کہ اونہین یقین آخرت نہین ہے پس حضرت صدیق [illegible]
عنہ نے اون پر جہاد قائم کیا اور اللہ تعالے نے فتح و نصرت عطا فرمائی کہ باوجود کثرت کے آخر یہ قبائل مقہور ہوئے خطبے [illegible]
اسمین مومنون کو بھی تاکید ہے کہ زکوۃ ادا کرتے رہین اور اوسکے منع مین خوف شدید دلایا کیونکہ زکوۃ نہ دینا مشرکون کی آخرت سے [illegible]
وصف فرمایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زکوۃ نہ دینے کے معنے یہ ہین کہ وہ لوگ لا الہ الا اللہ نہین کہتے ہین کیونکہ نفس [illegible]
زکوۃ ہے وقد قال تعالے قد افلح من زکٰہا۔ فلاح اوسنے پائی جسنے نفس کی زکوۃ دی یعنے لا الہ الا اللہ کہا تو یہان یہ معنے ہین کہ [illegible]
شرک سے اپنے نفسون کو بذریعۂ توحید کے پاک نہین کرتے ہین حسن و قتادہ رحمہما اللہ تعالے نے کہا کہ زکوۃ نہ دینے کے معنے [illegible]
کہ زکوۃ دینا واجب نہین جانتے اور زکوۃ کا اقرار نہین کرتے ہین اور سلف رضی اللہ عنہم مین یہ بات معروف تھی کہ زکوۃ اسلام کا پل [illegible]
ہو اسکو طے کر گیا اوسنے نجات پائی اور رہ جو بچھڑ گیا وہ ہلاک ہوا ضحاک و مقاتل رح نے کہا کہ زکوۃ نہ دینے کے یہ معنے ہین کہ طاعت الٰہی مین خرچ نہین کر [illegible]
نہ صدقہ دیتے ہین مجاہد رح نے فرمایا یعنے اپنے اعمال کا تزکیہ نہین کرتے ہین (کذا فی السراج) فراء رح نے کہا کہ مشرک لوگ بھی صدقہ دیا کرتے اور حج کر [illegible]
کھانا کھلاتے اور پانی پلاتے پھر انھون نے یہ حرکت اختیار کی کہ جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اوسکو کھانا پانی وغیرہ کچھ نہین دیتے [illegible]
آیت خاصکر انھین مشرکون کے حق مین نازل ہوئی (ف) شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ قولہ ویل للمشرکین ویل یعنے ہلاک ہے یعنے مشرکون پر بربادی [illegible]
ہے جو زکوۃ نہین دیتے ہین علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی یعنے یہ لوگ لا الہ الا اللہ کی گواہی صدق دل سے نہین [illegible]
مین یہی عکرمہ رح کا قول ہے جیسے اللہ تعالے نے فرمایا قد افلح من زکٰہا۔ یعنے جسنے نفس کی زکوۃ ادا کی اوسنے فلاح پائی وکقولہ تعالے [illegible]
قد افلح من تزکی ۔ وکقولہ تعالے فقل ہل لک الی ان تزکی یعنے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ فرعون سے کہو کہ تجھکو یہ خواہش [illegible]
کہ زکوۃ حاصل کرے یہان زکوۃ سے بالاتفاق یہی مراد ہے کہ نفس کو پلید اخلاق سے پاک کرے اور سب سے زیادہ پلید شرک ہے [illegible]
زکوۃ کو اسواسطے زکوۃ کہتے ہین کہ جس مال سے زکوۃ نکال دی گئی وہ شبہۂ حرام سے پاک ہوگیا اور زکوۃ کے معنے [illegible]
ہین تو زکوۃ سے زیادتی و برکت بھی ہوتی ہے سدی رح نے کہا کہ لا یؤتون الزکوۃ یعنے زکوۃ ادا نہین کرتے معاویہ بن قرہ [illegible]
اہل زکوۃ نہین ہین قتادہ رح نے کہا یعنے اپنے مالون کی زکوۃ روکتے ہین شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ یہی تفسیر [illegible]
ظاہر ہے یعنے آیت سے یہی مراد ہے کہ اپنے مالون کی زکوۃ نہین دیتے ہین اور اسیکو شیخ ابن جریر رح نے اختیار کیا [illegible]
کہ اس قول مین ایک اعتراض بھی ہے اسواسطے کہ اللہ تعالے نے زکوۃ کو مکہ سے مدینہ مین ہجرت کے بعد [illegible]
بہت سے علمائے سلف نے بیان کیا ہے حالانکہ یہان جس آیت کی تفسیر مین گفتگو ہے یہ تو ہجرت سے پہلے مکہ [illegible]

Marfat.com

ظاہر ہے کہ فرض اصل زکوٰۃ کا حکم دیا گیا ہو ولیکن اوسوقت نصاب مقدار زکوٰۃ کی تعیین نہ ہو جیسے قولہ تعالےٰ ۔ وآتو حقہ یوم حصادہ یعنی کھیت کاٹنے کے روز یا پھل توڑنے کے روز حق صدقہ ادا کرو ۔ ھ ۔ پھر مدینہ مین اس حکم کو آسان کر دیا کہ دو سو درہم پر پانچ درم مقرر فرمائے اور جب تک اسقدر مال نہ ہو تب تک زکوٰۃ نہین رکھی مترجم کہتا ہے کہ سورۂ بقرہ کی تفسیر مین یہ روایت بھی گذر چکی ہے کہ مکہ مین بھی ابتدائے حال مین یہ حکم تھا کہ آدمی جو کچھ کمائے تو سوائے ایک دن کے روز ینہ کے کچھ جمع نہ کرے بلکہ سب صدقہ کر دے ابن کثیر نے لکھا کہ نماز بھی اسکی نظیر ہے چنانچہ ابتدا مین جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی رسالت پہونچائی گئی ہے تو نماز صرف دو وقت فرض تھی ایک فجر و دوم عصر اور یہ بھی فقط دو ہی رکعت مفروض تھین پھر شب معراج مین ہجرت سے ڈیڑھ برس پہلے اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر دن رات مین پانچ نمازین فرض فرمائین اور پھر انکے اوقات کی تعیین اور انکے شرائط و ارکان کو مع دیگر متعلقات کے بعد تھوڑا تھوڑا کر کے بیان فرمایا واللہ تعالےٰ اعلم۔ الحاصل اللہ تعالےٰ نے عام لوگون کو ایمان توحید وعمل صالح کا حکم دیا کہ شرک سے استغفار کرین اور اون مشرکون کے واسطے عذاب شدید سے تہدید فرمائی جو آخرت سے منکر ہین اور زکوٰۃ سے بوجہ مالی محبت کے انکار کرتے ہین پھر اللہ تعالےٰ نے انکے مقابلہ مین اہل ایمان کا اجر جمیل بیان فرمایا بقولہ تعالےٰ ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اونکے واسطے ایسا اجر ہے جو ممنون نہ ہو کافی یعنے کبھی قطع نہ ہو گا یہی مجاہدؒ کا قول ہے کما قال تعالےٰ عطاء غیر مجذوذ ۔ سدیؒ نے کہا کہ غیر ممنون سے یہ مراد ہے کہ یہ ثواب دینے مین اونپر منت نہین رکھی جائیگی لیکن اس تفسیر کو بعضے ائمہ نے رد کر دیا ہے اسواسطے کہ اللہ تعالےٰ کی منت تو اہل جنت پر دائمی ہے جیسے اونکو ایمان دیا اور نیت تک جنت مین داخل کیا اور اوسکے بعد ہمیشہ اونپر اللہ تعالےٰ ہی کا احسان و منت ہے چنانچہ ایمان کی نسبت فرمایا بل اللہ یمن علیکم ان ہدٰکم للایمان الآیہ بلکہ اللہ تعالےٰ ہی تمپر احسان فرماتا ہے کہ تمکو ایمان کی ہدایت دیدی ۔ ھ ۔ اور خود اہل جنت مقر ہونگے کما قال تعالےٰ فمن اللہ علینا ووقانا عذاب السموم ۔ یعنے اہل جنت کہینگے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمپر احسان فرمایا اور ہمکو عذاب سوزان سے بچا دیا اور خود حدیث مین آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کسیکو جنت مین اوسکے اعمال نہین داخل کرنے والے ہین صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کیا آپکو بھی نہین تو آپ نے فرمایا کہ مجھے بھی نہین مگر آنکہ اللہ تعالےٰ مجکو اپنی رحمت مین ڈھانک لے حاصل یہ کہ تم لوگ اللہ تعالےٰ ہی کی رحمت سے جنت مین داخل ہوگے اور یہ زعم مت کیجیو کہ تمہارے اعمال تمکو جنت مین داخل کرنے والے ہین ۔ مترجم کہتا ہے کہ اس سے یہ سمجھنا نہین چاہیے کہ اعمال بیکار ہین بلکہ جس بندے کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے داخل فرمایا وہ اپنے اعمال ہی کے موافق وہان درجات پائیگا اور بغیر اعمال کے درجات کا خیال ایسا ہے جیسے کوئی بغیر کھیتی کے خرمن کی امید لگاوے خطیبؒ نے بعد ان اقوال کے لکھا کہ سدیؒ سے روایت ہے کہ اس آیت قدسی کا نزول ایسے مریضون ولنجون کے حق مین ہے جو ادائے طاعت سے عاجز ہو جاوین تو انکے ثواب مین کمی نہ ہو گی بلکہ اونکی صدق نیت و حسن ایمان پر اونکو ویسا ہی ثواب ملتا رہیگا جیسے اوسوقت ملتا کہ اگر اچھے ہوتے و عمل کرتے اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اگر اچھے طریقہ سے عبادت کرتا ہو پھر وہ بیمار ہو جائے تو جو فرشتہ اوسپر موکل ہے یعنے اوسکے اعمال لکھتا ہے اسکو حکم دیا جاتا ہے کہ اسکے اعمال ویسے ہی لکھتا جاوے جیسے اوسوقت عمل کرتا تھا جب تندرست تھا یہانتک کہ مین اوسکو تندرستی عطا کرون یا اپنی رحمت مین لیلون (س) مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث مین بشارت ہے کہ نیت و صدق قلبی سے آدمی کو ثواب جمیل حاصل ہوتا ہے اور نظیر اسکی یہ ہے کہ جس شخص کی نیت جہاد صادق ہوا وسکو شہید کا ثواب

ہی اگرچہ اپنے بستر پر مرجاوے دکھانی حدیث الصحیح) پھر جب اللہ تعالے نے کافرون کی حالت
انکو اپنی دلائل قدرت وصفات الوہیت دکھلائے اور سمجھائے تاکہ ان احمقون پر حجت ہو کہ اللہ تعالے
وحدہ لاشریک کی توحید پر قائم ہون۔

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗ اَ

توکہہ کیا تم منکر ہو اوس سے جسنے بنائی زمین دو دن میں اور برابر کرتے

رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَا

رب جہان کا اور رکھے اوسمین بوجھ اوپر سے اور برکت رکھی اوسکے اندر اور ٹھرائین

اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ

چار دن میں پوری پوچھنے والون کو پھر چڑھا آسمان کو اور وہ دھواں

لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ۝ فَقَضٰهُنَّ

اوسکو اور زمین کو آؤ دونون خوشی سے یا مجبوری سے وہ بولے ہم آئے خوشی سے پھر ٹھہرائے

سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا

آسمان دو دن میں اور اوتارا ہر آسمان مین حکم اوسکا اور رونق دی ہمنے ورلے آسمان کو

بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝

چراغون سے اور نگہبانی یہ سادھا ہی زبردست خبردار کا

اللہ تعالے نے مشرکین پر تشنیع فرمائی جو اللہ تعالے کے ساتھ غیرون کی پرستش کرتے ہین حالانکہ فقط اللہ تعالے ہی
کرنے والا ہی اور اوسیکے قبضۂ قدرت مین ہر چیز مقہور ومسخر ہی اور وہی جو چاہے وہ کرسکتا ہی اور جو کچھ وہ چاہتا ہی وہی ہوتا
قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗ اَنْدَادًا
کہ بھلا تم لوگ کفر کرتے ہو اوس خالق پاک سے جسنے زمین کو دو دن مین پیدا فرمایا اور تم لوگ اوس خالق کے واسطے
ہو ف یعنے خالق عزوجل ہی معبود ہی جسنے اپنی قدرت سے اس زمین کو حکمت کے ساتھ دو دن مین پیدا فرمایا حالانکہ جس چیز کو
اوسکے ارادۂ کن سے فورًا پیدا ہو جاوے پس دو دن مین پیدا کرنا بمقتضائے حکمت ہی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہدیے کہ بھلا تم لوگ اپنے خالق عزوجل سے انکار کرتے ہو اور اوسکے ہمسر بناکر اونکی عبادت کرتے ہو یعنے
کوئی ساجھی شریک ہمسر ومشابہ ہرگز ممکن نہین ہی بلکہ الوہیت فقط اوسکی پاک ذات مین منحصر ہی ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ
ف یعنے یہی خالق عظیم العرش کامل القدرت یہی رب العالمین ہی اور اوسکے سوائے جو کچھ آسمان وزمین
مخلوقات ہین اور اسی کے قبضۂ قدرت مین مقہور ہین اور وہی جس مخلوق سے جدا
پیدا ہوتا ہی اور یہ غیر ممکن ہی کہ کسی مخلوق سے خود کوئی چیز صادر ہو یعنے کوئی مخلوق کسی
رب العالمین عزوجل ہی جسنے زمین کو دو روز مین پیدا فرمایا شیخ ابن کثیر نے اس آیت کی تفسیر

... الآیہ۔ یعنے اللہ تعالے نے آسمان زمین کو چھ دن مین پیدا فرمایا۔ ھ۔ پھر یہان ان چھ دن مین سے
... ساتھ مختص ہین اور چار آسمان کے ساتھ مختص ہین دونون کو تمیز و مفصل کر دیا پس اول زمین کی نسبت پیدا کرنا بیان
... زمین بمنزلہ اساس و بنا ہی یعنے اس عالم مین زمین ایسی ہی جیسے مکان کے عمود و نیو ہوتی ہی اور یہی چاہیے کہ پہلے نیو سے شروع
... پھر اسکے بعد چھت کا بیان ہو جیسے تعمیر مین بھی اسیطرح بنایا جاتا ہی اور یہی اللہ تعالے نے دوسری آیت مین فرمایا۔ ہو الذی خلق
... الارض جمیعا ثم استوی الی السماء فسوٰہن سبع سموات الآیہ اگر کہا جاوے کہ اس آیت سے صریح معلوم ہوا کہ زمین کی پیدایش آسمان سے
... ہی حالانکہ دوسری آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ آسمان کے بعد زمین بچھائی گئی ہی یعنے قولہ تعالے ءانتم اشد خلقا ام السماء بناہا رفع
... فسوٰہا واغطش لیلہا واخرج ضحٰہا والارض بعد ذلک دحٰہا الآیہ۔ پس اس آیت مین آسمان کی پیدایش کے بعد زمین کا بچھانا و
... کرنا مذکور ہی پس دونون آیتون مین کیا توفیق ہی۔ جواب یہ ہی کہ زمین کی پیدایش تو آسمان سے پہلے ہی جیسا کہ یہان کی آیات سے
... ہی لیکن زمین کے واسطے اسکے ساز و سامان پیدا کرنا تو یہ آسمان پیدا کرنے کے بعد واقع ہوا جیسے آدمی کسی مکان کی نیو و دیوارین وغیرہ
... پہلے اوسپر چھت قائم کرتا ہی پھر اس مکان کے سامان آرائش اسمین بچھاتا و سنوارتا ہی اور یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب
... ہی چنانچہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہی کہ ایک شخص نے (نافع بن ازرق خارجی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ اے
... عباس مجھے قرآن مین چند چیزین ایسی ملتی ہین جو مجھے مختلف معلوم ہوتی ہین چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا فلا انساب بینہم یومئذ ولا
... ءلون الآیہ۔ اور یہ بھی فرمایا واقبل بعضہم علی بعض یتساءلون الآیہ۔ یعنے اول آیت مین یہ ہی کہ جب صور پھونکا جاویگا تو لوگون مین
... انساب نہینگے اور نہ باہمی سوال و جواب ہوگا اور دوسری آیت مین فرمایا کہ قیام قبور کے وقت بعضے لوگ دوسرون پر متوجہ ہو کر سوال
... جواب کرینگے اور اللہ تعالے نے فرمایا ولا یکتمون اللہ حدیثا الآیہ یعنے اللہ تعالے سے کوئی بات نہین چھپا سکینگے اور اللہ تعالے
فرمایا ثم لم تکن فتنتہم الا ان قالوا واللہ ربنا ما کنا مشرکین الآیہ۔ پس اس آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ انھون نے قسم کھا کر چھپایا کہ ہم مشرک
... تھے تیسری بات یہ ہی کہ اللہ تعالے نے فرمایا ءانتم اشد خلقا ام السماء بناہا الآیہ۔ پس اس سے ظاہر ہی کہ پہلے آسمان کو بنایا اوسکے
... زمین کو بچھایا اور اللہ تعالے نے فرمایا۔ قل ائنکم لتکفرون بالذی خلق الارض فی یومین الآیہ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ پہلے زمین کو پیدا
... پھر اسکے بعد آسمان کو بنایا ہی چوتھی بات یہ ہی کہ اللہ تعالے نے فرمایا وکان اللہ غفورا رحیما۔ اور فرمایا وکان اللہ عزیزا حکیما۔ اور
... وکان اللہ سمیعا بصیرا۔ پس کان صیغۂ ماضی سے معلوم ہوتا ہی کہ گویا وہ ایسا تھا یعنے یہ صفت ... ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
... فرمایا کہ تو اپنے ساتھیون کے پاس سے یہ کہکر چلا کہ جا کر ابن عباس پر مشکلات پیش کردن تو یہان مجھسے جواب سنکر اونسے جا کر بیان
... پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس طرح جواب دیا کہ قولہ تعالے فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون یہ حالت پہلی بار صور پھونکے
... کے وقت ہی قال تعالے ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ الآیہ تو اسوقت انساب و سوال
... منقطع ہو گا یہ کہتا ہی کہ فلا انساب الآیہ۔ اسی نفخ صور کے ساتھ خود آیت مین منصوص ہی پس اسوقت تمام موجودات پر مستی چھا جاویگی
... رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر جب دوسری بار صور پھونکا جائیگا اور لوگ اٹھینگے تو اوس ہولناک منظر کو دیکھکر آپسمین حیرت
... پوچھینگے ... دوسرا شبہہ یعنے مشرکین چھپاوینگے کہ واللہ ہم مشرک نہین تھے تو بات یہ ہی کہ جب مشرکین دیکھینگے کہ اللہ
... موحد کے واسطے مغفرت فرماتا اور اوکے گناہ بخشتا ہی تو یہ مکر باندھینگے کہ آؤ ہم بھی کہدین کہ ہم بھی مشرکین نہین تھے پس اللہ نعالہ

اونکے منھہ پر مہر فرمائیگا اور اونکے ہاتھ پاؤن بولنے لگین گے اور ایرخرک کی گواہی دینگے [illegible]
نہین چھپ سکتی ہی اور اسیوقت مین کافرون کو یہ تمنا ہوگی جنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]
کردیے جاتے۔ رہی تیسری بات تو اللہ تعالے نے زمین کو دو دن مین پیدا کیا پھر اسکے بعد آسمان [illegible]
ساتھ بچھایا و آراستہ فرمایا اور یہ اسطرح کہ اوس سے پانی و نباتات نکالی اور اوسمین پہاڑ [illegible]
چوتھا بیان یعنے کان اللہ غفورا رحیما۔ تو یہ اپنے نام پاک کا بیان ہی یعنے خالق سبحانہ تعالے [illegible]
ہی کیونکہ اللہ تعالے نے جب کسیکے ساتھ کوئی بات چاہی تو ضرور اوسکو پہونچ جاتی ہی پھر ابن عباس [illegible]
کہ اب کبھی تجبیر قرآن مختلف نہ معلوم ہو کیونکہ یہ سب اللہ تعالے ہی کی طرف سے برحق ہی [illegible]
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اشارہ فرمایا کہ یہان اختلاف حقیقی محال ہی پس کبھی اختلاف کا نام [illegible]
اوسکی سمجھ کا قصور ہی **اور مترجم** نے تفسیر قولہ تعالے یومئذ یود الذین کفروا وعصوا الرسول لو تسوی بہم الارض [illegible]
سورۂ نساء کی تفسیر مین اسکو فی الجملہ توضیح سے بیان کیا ہی **شیخ ابن کثیر** نے لکھا کہ یہان اللہ تعالے نے [illegible]
کیا یعنے اتوار و دوشنبہ کے دو دن مین زمین کی بنیاد ڈالی پھر اسکے بعد آسمان کو دو دن مین پیدا کرکے پھر زمین [illegible]
فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا۔ اور زمین مین اسکے اوپر سے رواسی پیدا کردیے **ف** جن سے [illegible]
سکون حاصل ہوا اور رواسی سے مراد پہاڑ ہین چنانچہ بنی اسرائیل سے یہ روایت معروف ہی کہ پہاڑون کے [illegible]
موقوف فرمایا اور علمائے سلف سے بھی اس بارہ مین روایت آئی ہی چنانچہ اسکا بیان آیندہ انشاء اللہ تعالے [illegible]
اور زمین مین برکت دی **ف** یعنے اسکو پیداوار نکالنے کے قابل کردیا کہ اسمین سے ہر طرح کے نباتات [illegible]
ہین۔ **وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا**۔ اور زمین مین اوسکے روزینہ مقدر فرمائے **ف** یعنے اہل [illegible]
و متاع کی ضرورت ہوتی ہی وہ سب اوسمین پیدا فرمائے اور اپنی حکمت کے موافق اسی ایک تختہ زمین مین [illegible]
رکھی۔ **فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ** چار دن مین **ف** یعنے امر چار دن مین ہوا **سَوَاءً لِلسَّائِلِينَ**۔ یعنے جو شخص [illegible]
کرے **ف** یا یہ معنے ہین کہ ہر سائل کی ضرورت کے واسطے اسکی مراد پوری دیدی کما فی قولہ تعالے وآتاکم من کل [illegible]
تمکو عطا فرمایا اسی قول کو ابن جریر نے اختیار فرمایا **خطیب** نے لکھا **شیخ ابن الجوزی** نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس [illegible]
قول ہی کہ زمین کو جن دو دنون مین پیدا کیا وہ اتوار و دوشنبہ ہین اور لکھا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے ایک [illegible]
رکھا پھر دوسرے دن کو پیدا فرماکر اثنین اسکا نام رکھا پھر تیسرے کو پیدا فرماکر ثلثا اوسکا نام رکھا پھر چوتھے کو پیدا فرماکر [illegible]
فرماکر خمیس اوسکا نام رکھا پھر اللہ تعالے نے زمین کو روز احد و اثنین مین پیدا کیا اور پہاڑون کو یوم الثلثا مین پیدا کیا [illegible]
یہ دن بھاری ہی پھر اللہ تعالے نے یوم الاربعا کو دریا و نہرین و درخت و باغات کی جگہین و آبادیون کے مقام پیدا [illegible]
وحش و طیور و درندے و کیڑے مکوڑے و آفات کو پیدا کیا پھر انسان کو جمعہ کے روز پیدا کرکے [illegible]
یہان دو امر ظاہر ہوے کہ اول یہ کہ ہفتہ سات دن ہی اور اسمین سے چھہ روز مین اللہ تعالے نے مخلوقات کو پیدا کیا اور ایک [illegible]
روز یوم الفراغ ہی اور اسکی تائید اس سے ظاہر ہی کہ جب یہود کو ایک روز عبادت کے لیے خاص کرنے کا اختیار [illegible]

Marfat.com

[illegible] اس گمان سے کہ اسی روز فراغت فرمائی ہی حالانکہ یہ انکے واسطے پوری ہدایت نہوئی کیونکہ وہ روز متبرک جمعہ ہی لیکن [illegible] اب انکو مل گیا۔ اب رہا یہ بیان کہ چھ روز مذکورہ مین پیدایش کی تفصیل کسطرح ہی تو جاننا چاہیے کہ جو روایت یہان خطیب رح ابن عباس رضی سے نقل کی وہ ضعیف ہی کیونکہ اس روایت کو صحیح مسلم کی روایت سے مخالفت ہی چنانچہ خطیب رح نے خود لکھا کہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑکر فرمایا کہ اللہ تعالے نے خاک کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور اسمین پہاڑون کو اتوار کے دن پیدا کیا اور دوشنبہ کے دن درخت پیدا کیے اور منگل کے دن مکروہات پیدا کین (مثلاً اندھیرا و بیماریان و آفات وغیرہ) اور بدھ کے دن نور پیدا فرمایا اور جمعرات کو زمین مین جانور و کیڑے مکوڑے سب قسم کے پیدا فرمائے اور جمعہ کے روز سب سے پیچھے عصر کے بعد آخری ساعت مین آدم علیہ السلام کو پیدا کیا (رواہ مسلم والنسائی) شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ مین اس حدیث کو معلول قرار دیا اور کہا کہ بعضے ثقات نے اسکو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسطرح روایت کیا کہ ابوہریرہ نے اسکو کعب احبار سے روایت کیا ہی اور کہا کہ یہی اصح ہی مترجم کہتا ہی کہ امام بخاری رح کے نزدیک یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین ہی بلکہ بنی اسرائیل کی روایت ہی جسکو کعب احبار رحمہ اللہ تعالے نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسکو روایت کیا تو بعضے لوگون نے خیال کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین پس اس وجہ سے اختلاط پیدا ہو گیا شیخ ابن حجر رح نے فتح الباری مین کہا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ کعب احبار کے ساتھ بیٹھتے تھے پس اول تو یہ قوی قرینہ ہی اور دوم یہ کہ بعضے ثقات نے صریح روایت کیا کہ ابوہریرہ رضی نے اسکو کعب احبار سے لیا ہی پس اسی شبہہ کی وجہ سے امام بخاری رح نے اسکو ترک کیا ولیکن یہ شبہہ درحقیقت جاری نہین ہوتا ہی اسوجہ سے کہ اول ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر روایت فرمایا تھا چنانچہ بہت سے ثقات تابعین نے اسکو ابوہریرہ رضی سے اسطرح مرفوع روایت کیا پھر شاید کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کعب احبار سے بھی یونہین روایت حاصل ہوئی گویا معنے یہ ہوے کہ اگلی امتون نے بھی اپنے اپنے پیغمبرون سے اسطرح روایت کیا ہی پس ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے تصدیق کے واسطے اسکو کعب احبار سے بھی روایت کر دیا تو اس سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہو پس بلاوجہ ثقات راویون کو سہو و وہم کی طرف منسوب کرنا جائز نہین ہی فافہم واللہ تعالے اعلم خطیب رح نے لکھا کہ اگر یہان یہ سوال کیا جاوے کہ دن کا وجود تو طلوع آفتاب و غروب آفتاب سے ہوتا ہی اور یہ افلاک کی گردش سے متعلق ہی حالانکہ گردش افلاک کا وجود اس مخلوقات زمینی کے پیدا ہونے کے [illegible] ہی تو پھر اسکے کیا معنے ہین کہ زمین کو دو روز مین پیدا فرمایا جواب دیا گیا کہ دو دن سے مراد یہ ہی کہ اتنے عرصہ مین پیدا فرمایا کہ اگر دن کا وجود ہوتا تو دو روز کی مقدار ہوتی یا مراد یہ ہی کہ دو بار مین پیدا فرمایا اور ہر بار مین جس قدر پیدایش ہوئی وہ استحکام قدرت کے ساتھ واقع ہوئی مترجم کہتا ہی کہ علم الٰہی عز و جل مین ہر ایک چیز کا وجود ہی اگرچہ ہم لوگون کے واسطے جسقدر ظاہر ہو وہ ایک وقت محدود پر ظاہر ہوتا ہی اور یہان دو دن مین پیدا کرنا خود اللہ تعالے نے فرمایا ہی اور اگر یہ وہم ہو کہ علم الٰہی مین ہر چیز کی علمی صورتین ہین تو اسکا جواب یہ ہی کہ یہ کلام محض فلسفی اوہام پر مبنی ہی چنانچہ میں پوچھتا ہون کہ علمی صورتون سے کیا مطلب ہی اگر یہ غرض ہی کہ ہر ایک چیز کی حقیقت جوہری سے جو صورت عرضی منتزع کیجاتی [illegible] علم الٰہی مین موجود ہی کہ اسی صورت کے موافق اس حقیقت جوہری کا وجود ہوتا ہی تو یہ خیال دو طرح سے غلط ہی اول یہ کہ جب تک حقیقت جوہری موجود نہین ہوئی تب تک اس صورت عرضیہ کا انتزاع کیونکر ہوا کیونکہ عرض تو اسی جوہر کا تابع ہی اور عرض مختص بہ وقت

جوہر کے غیر ممکن ہو وجہ دوم یہ کہ علم الٰہی اس صورت مین مجمع اعراض ہوگا اور یہ محال ہے [illegible]
و علم وغیرہ صفات باری تعالےٰ ہین اور جبکہ صفات کی کنہ حقیقت کا ادراک بالکل محال ہے تو [illegible]
ثابت ہوا کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے اپنی صفت سے آگاہ کیا وہ برحق ہے اور آمین سواے فلسفی جاہل یا [illegible]
رب العالمین خطیب نے لکھا کہ اگر کہا جاوے کہ اللہ تعالےٰ نے زمین پر پہاڑون کے پیدا کرنے مین [illegible]
یعنے زمین کے اوپر سے بھاری پہاڑ پیدا کر دیے حالانکہ پہاڑون کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ زمین کے اوپر [illegible]
جواب دیا گیا کہ اس سے فائدہ یہ ہے کہ جیسے مین کے اوپر یہ پہاڑ بیان فرمائے تو سمجھدار بندے دیکھکر غور کرینگے کہ ایک [illegible]
اور اسپر سے یہ بھاری پہاڑ پیدا کر دیے تو ان سب کا تھامنے والا ضرور حافظ حقیقی حق سبحانہ تعالےٰ ہے اور یہ خیال [illegible]
جنبش سے روکنے مین پہاڑون کی ذاتی تاثیر ہو کیونکہ خود پہاڑون کا تھامنے والا ضرور ہونا چاہیے تو ظاہر ہو گیا کہ پہاڑ [illegible]
اضطراب و جنبش سے روکنے کے لیے بنظر اسباب ظاہری پیدا فرمایا ہے اور اصل حفاظت بحفظ قدرت حقیقیہ ہے سبحانہ تعالےٰ
ایک حسن صنعت بڑھ گئی مترجم کہتا ہے کہ تجربات سے معلوم ہوا کہ پہاڑون کی خصوصیت کچھ خشکی کے ساتھ نہین ہے بلکہ [illegible]
اندر بھی پہاڑون کے سلسلہ برابر قائم ہین لہٰذا دوسری آیت مین فرمایا وجعل لہا رواسی الآیہ۔ اور یہان فرمایا وجعل فیہا رواسی
زمین کے اوپر بھی پہاڑ ظاہر ہین اور سمندر کے اندر بھی اونکا سلسلہ موجود ہے اور آیت قدسی مین ایک باریک صنعت کا اظہار [illegible]
تعالےٰ و قدر فیہا اقواتہا۔ یعنے زمین مین اوسکے اقوات کو مقدر کیا اقوات جمع قوت یعنے ہر جاندار وغیرہ کی روزی اسمین اشارہ
کہ اس زمین مین سے اناج و پھل وغیرہ جو چیزین پیدا ہوئی ہین اونکے وجود ابتدائی کا طریقہ یہ نہین تھا کہ آسمان سے بیج آتا ہے گئے [illegible]
بلکہ حق سبحانہ تعالےٰ نے اس خاک سے جسطرح تمہارے اجسام کو ترکیب عناصر سے پیدا کر دیا اسیطرح ہر قسم کے پھل و اناج بھی پیدا [illegible]
یہین سے طب کے واسطے ایک اصل کلی حاصل ہوئی اور اوسکا بیان مترجم نے سابق مین بتوضیح ذکر کیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ان اجسام [illegible]
زمین کے مختلف قسم کی خاک سے ہے اسیواسطے ہر جسم کے اخلاق مین تفاوت ہوتا ہے بعضے خوش خلق و نرم مزاج ہین اور بعضے [illegible]
مزاج ہین چنانچہ حدیث صحیح مین اسکی تخصیص فرمائی گئی ہے پھر جسم انسانی مین جب کوئی چیز اپنے اعتدال سے گھٹ جاتی ہے یا بڑھ جاتی ہے
اوسکو مرض لاحق ہو جاتا ہے مثلاً فرض کرو کہ زید کے جسم مین سودا چار جزو و صفرا دو جزو و خون تین جزو و بلغم ایک جزو ہے تو اسکی ترکیب [illegible]
و آتش و ہوا و پانی سے اسی نسبت کے ساتھ ہے اور جب تک یہ نسبت قائم ہے تب تک یہ شخص تندرست ہے [illegible]
کرو کہ سودا گھٹکر تین جزو رہگیا اور صفرا بڑھکر تین جزو ہو گیا تو مریض ہو جائیگا اب وہ نباتات یا پھل و اناج [illegible]
جن مین سودا پانچ جزو ہوا اور صفرا ایک جزو ہو تو جب یہ غذا دیجائیگی تو سودا کا ایک جزو بڑھ جائیگا [illegible]
پس وہ اپنی معتدل حالت پر عود کریگا اور اسی پر جمیع وجوہ کو قیاس کرنا چاہیے اسی واسطے اناج [illegible]
کرنا علم طب کی مہارت مین داخل ہے جیسے ہر انسان کا مزاج معتدل یعنے مزاج خلقی دریافت [illegible]
ہے ولیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اشیا مین ذاتی کوئی تاثیر نہین ہے کیونکہ افعال و خواص کا خالق [illegible]
ہو تو فائدہ جبھی مترتب ہو گا کہ اللہ عزوجل اسمین یہ اثر پیدا فرماوے خاتم خطیب نے [illegible]
مین واقع ہوئی جن مین سے آسمان کی پیدائش دو روز مین ہے اور زمین کی پوری پیدائش [illegible]

Marfat.com

اصل ہی کیونکہ اسمین اشرف المخلوقات یعنے انسان پیدا کیا گیا ہی مترجم کہتا ہی کہ حدیث
اللہ عزوجل نے فرمایا کہ سورج و چاند و ملائکہ جو حرف کن سے پیدا ہوے انکو مین ذریات آدم کے برابر نہین کرونگا
پیدا فرمایا اخرجہ کما فی المشکوٰۃ لیکن شرف بین صالح اولاد آدم کی تخصیص ہی اور وہ انبیا علیہم السلام اور
اللہم اجعلنا من عبادک الصالحین وانت ارحم الراحمین الحاصل اللہ تعالے نے چار دن مین زمین کو مع اوسکے
کے پیدا فرمایا ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ - پھر قصد فرمایا بجانب آسمان کے - وَهِيَ دُخَانٌ - درحالیکہ آسمان
جیسے مین پیدا کی گئی تو اوسکے پانی سے بخارات اٹھائے اور وہی دھوئین کے مانند سقف آسمانی تھے جنکی نسبت
اصل آسمانی موجود تھی اسیواسطے حدیث مین آیا ہی کہ سماء ایک موج مکفوف ہی اور ہمین سے تجکو یہ بھید ظاہر ہوا کہ آسمان سے
نے کے کیا معنے ہین حالانکہ یہ بات بھی ظاہر ہی کہ جب اللہ تعالے اس زمین خشک مردہ کو ایک وقت و موسم خاص پر زندہ
ہوتا کہ وہ ہری بھری گھاس و نباتات سے سبزہ زار ہو جاوے اور اوسمین قوت نامیہ پیدا ہو کر پھل پھول و اناج و میوہ جات
ہندوستان مین بارش کا موسم ہی تو ہر قطعۂ زمین کے متعلق جو سمندر ہین وہان سے اس قطعۂ زمین کے واسطے بخارات
آسمان کی جانب بلند ہوتے ہین اور اس سمندر مین موجین آتی ہین تاکہ اوس سے بخارات روحانیہ منفصل ہو کر اپنی اصل موج مکفوف
ہان سے وہ قوت روحانیہ حاصل کرین جس سے باران رحمت کا فیض ظاہر ہوتا ہی حالانکہ دوسرے موسم مین ہر قلیل و کثیر بارش سے
یہ فائدہ حاصل نہین ہوتا جو موسم خاص کی بارش سے حاصل ہوتا ہی اور پہاڑی ملکون مین وہان کی برف سے جو درحقیقت
انہی بخارات اوپر عالم بالا سے روحانیت حاصل کرتے ہین کیا نہین دیکھتے ہو کہ ولایت کابل وغیرہ ہین مدتون گیہون کا دانہ
کے نیچے دبا رہتا ہی کہ موسم بہار مین برف کے نیچے سے نکلکر ایک ہی دو مہینہ مین پیداوار پوری ہو کر کاٹنے کے لائق ہو جاتی ہی -
صنعت الٰہی سبحانہ تعالے ہی الحاصل اس موج مکفوف کو بحکم قولہ تعالے فقضٰہن سبع سموات سات آسمان بنائے فَقَالَ
وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا - پس آسمانون سے اور زمین سے فرمایا کہ تم دونون اپنی خوشی خاطر آؤ یا بمجبوری
یعنے حکم الٰہی عزوجل تم پر نافذ ہی رہا حکم کا قبول کرنا پس چاہو خوشدلی کے ساتھ قبول کر کے شرف حاصل کرو یا بمجبوری تسلیم
ہوگا اور اسکی نظیر یہ ہی کہ مشیت حق سبحانہ تعالے کے موافق طبقات انسانی پر حکم تقدیر جاری ہی ولیکن اہل ایمان اوس حکم کو خوشدلی
طوع و رغبت قبول کرتے ہین اور اسلام کے ساتھ بندگی مین حاضر ہوتے ہین بخلاف مشرکون و ملحدون کے کہ یہ لوگ اپنے زعم مین
کے موافق نہین ہین ولیکن درحقیقت حکم مشیت سے ایک ذرہ مخالفت نہین کر سکتے ہین جیسا کہ قولہ الا لہ الخلق والامر کی
تحقیق گذر چکی ہی پس کفار و مشرکین جملہ مخلوق سے بدکردار ہین کہ امر مشیت کو کرہاً قبول کرتے ہین بخلاف آسمان و زمین کے
کہ ہو تو - قَالَتَا اَتَيْنَا طَائِعِيْنَ - دونون نے عرض کیا کہ ہم دونون خوشدلی کے ساتھ فرمانبرداری مین حاضر
ف چنانچہ زمین مین اوسکے سامان پیدا کرنیکا بیان اوپر گذر چکا اور آسمان کا بیان تو فرمایا - فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ
سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ - پس دو دن مین انکو پورے سات آسمان بنا دیے ف چنانچہ تہ برتہ سات مدور ایک دوسرے پر
آسمان سے دوسرے آسمان تک پانچ سو برس کی راہ ہی جیسے مرکز زمین سے آسمان تک پانچ سو برس کی راہ ہی
فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا - اور ہر آسمان مین اوسکے امر کو وحی فرمایا ف یعنے ہر آسمان کے متعلق جو حکم منظور تھا

Marfat.com

وحی فرما دیا حتی کہ ہر آسمان کے فرشتہ اپنے اپنے آسمان کے احکام بجالاتے ہیں پھر اس انتظام سماوی [illegible]
یعنے جو زمین سے اقرب ہے تو جمیع آسمان سے اسمین ایک امر زائد پیدا فرمایا کما قال تعالےٰ [illegible]
وَحِفْظًا ۔ اور ہمنے آسمان دنیا کو مصابیح سے زینت دی اور حفاظت انتظامی سے محفوظ کیا [illegible]
کواکب کے مصابیح یعنے چراغ روشن کیے کہ وہ اندھیری رات میں چمکتے ہیں اور ان مصابیح کو [illegible]
کے احکام نہیں سن سکتے ہیں الا ماشاء اللہ چنانچہ جب مشیت الٰہی سبحانہ تعالےٰ جاری ہوتی ہے [illegible]
پھونکیں تاکہ اس سے عالم دنیا میں امتحانی فتنہ قائم ہو تو شیاطین وسوسہ بھاگتے ہیں اور کاہن [illegible]
یا کسی ملنگ فقیر کے کان میں پھونکتے ہیں جو اپنے آپکو مسلمان ظاہر کرتا ہے مگر شرائع اسلام سے خارج ہے تو وہ [illegible]
بیان کرتا ہے اور وہ سچ پڑتی ہے تو دنیا چاہنے والے جاو سکے معتقد ہوتے ہیں وہ شرع الٰہی کو طاق پر رکھکر [illegible]
اپنا پیشوا بنا لیتے ہیں پس شیطان اونپر قابض ہو کر اونکو اعتقاد و اعمال میں راہ حق سے برگشتہ کر دیتا ہے حتی کہ [illegible]
بخیر نہیں ہوتا اور بعضے اہل ایمان باوجود یہ خرق عادت دیکھنے کے بھی شرع سے تجاوز نہیں کرتے اور امتحان میں پورے [illegible]
دنیا سے منھ موڑتے ہیں تو آخرت کی کرامت پاتے ہیں۔ ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ یہ سب جو مذکور ہوا [illegible]
بنایا ہوا ہے جو سب کچھ جانتا ہے ف اوسکے قبضۂ قدرت سے ایک ذرہ باہر نہیں ہے اور اوسکے علم سے ایک ذرہ [illegible]
اور جو کچھ انتظام جاری فرمایا وہ سب حق ہے اور اوسمین نہایت لطیف حکمت ہے پس اہل ایمان تو صدق دل سے اقرار کرتے ہیں [illegible]
ما خلقت هذا باطلا۔ یعنے اے ہمارے رب تو نے اسکو باطل نہیں بنایا ہے یعنے یہ عین حکمت و صواب ہے برخلاف انکے ملحد و کفار [illegible]
[illegible] اور ضلالت سے بعض موجود کو باطل سمجھتے ہیں حالانکہ یہ اونپر شقاوت کا اثر ہے کیونکہ جب اوسکو اپنے جسم کی باطنی حالت [illegible]
تو [illegible] خبیث کو یہ زعم ہے کہ وہ حکمت الٰہیہ میں سے ایک ذرہ کو بھی محیط ہو سکتا ہے ولیکن اوسکی جہالت و [illegible]
آمادہ کیا تاکہ بخار کفر و ضلالت میں گرتا جاتا ہے تاکہ جہنم میں منتہی ہووے شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ قولہ تعالےٰ فقال لها [illegible]
[illegible] یعنے میرے حکم کی فرمانبرداری کرو اور خدمت کے واسطے آمادہ ہو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے [illegible]
فرمایا کہ میرے چاند و سورج و ستاروں سے ظاہر کرو اور زمین کو فرمایا کہ دریا و نہریں جاری کر اور اپنے پھل پھول نکال [illegible]
[illegible] طوع و رغبت اس حکم کی فرمانبرداری کی ابن جریرؒ نے اسکو اختیار کیا ہے اور بعض علماء سے نقل کیا کہ انمین [illegible]
ملائکہ و جن و انس ہیں بعض علماءؒ نے کہا کہ زمین میں جس جگہ نے جناب باری تعالےٰ میں اپنی عبودیت کا حال [illegible]
وہ مقام کعبہ ہے اور آسمان میں سے جس جگہ نے عبودیت کو عرض کیا وہ مقام بیت المعمور ہے [illegible]
محاذات ساتویں آسمان تک ہے اور حضرت حسن البصریؒ نے کہا کہ اگر آسمان و زمین [illegible]
انکو ایسا عذاب کرتا کہ اوسکا دکھ درد انسے برداشت نہ ہو سکتا (رواہ ابن ابی حاتم) وقولہ تعالےٰ فقضٰهن [illegible]
ساتوں آسمانوں کو اونکی اس تشکل و ہیئت و زینت وغیرہ سے دو دن میں مرکب [illegible]
[illegible] وقولہ تعالےٰ واوحی فی کل سماء امرها یعنے ہر آسمان میں موافق انتظام مشیت [illegible]
جیسے ملائکہ و دیگر اشیاء کثیرہ جنکا علم کلی سوائے اللہ تعالےٰ کے کسیکو نہیں حاصل [illegible]

... مشاہدہ ہوتی ہی لیکن جمیع امور سماوی کا علم نہین ہوسکتا ہی و قولہ تعالے زینا السماء الدنیا بمصابیح مصابیح
... مین جنکی روشنی زمین پر بھی پڑتی ہی اور یہ تقدیر انتظام موافق حکمت الٰہی عزوجل کے عرش سے آخر تک جاری ہی اور
... تمام معلوم ہی اور امام ابن جریر رحمہ اللہ تعالے نے اس مقام پر ایک حدیث وارد کی حیث قال ہناد بن سری حدثنا
... عیاش عن ابی سعید البقال عن عکرمۃ عن ابن عباس ان الیہود اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ یعنے ابن عباس رضی اللہ عنہ
بیان فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جماعت یہودی حاضر ہوئی اور آسمانون و زمین کی پیدایش کا سوال کیا تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے زمین کو اتوار کے روز اور دوشنبہ کے روز پیدا فرمایا اور منگل کے روز پہاڑون کو مع اونکے
منافع کے پیدا کیا اور بدھ کے روز درختون اور پانی و شہرون و آبادیون و بنجر مقامون کو پیدا فرمایا پس یہ چار دن ہوتے ہین اور یہ آیت
پڑھی قل ائنکم لتکفرون بالذی خلق الارض الآیہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعرات کے روز آسمان کو پیدا فرمایا اور
جمعہ کے روز ستارون و سورج و چاند و ملائکہ کو تین گھڑی باقی رہنے تک پیدا کر دیا اور دوسری ساعت مین جن چیزون سے انسان
اپنی منفعت حاصل کیا کرتا ہی اونپر آفت ڈالدی اور تیسری گھڑی مین آدم کو پیدا کر کے جنت مین بسایا اور اسی ساعت مین ابلیس کو بھی
آدم علیہ السلام کے واسطے سجدہ کا حکم دیکر آخری ساعت مین وہان سے نکالا پھر یہودیون نے عرض کیا کہ بعد اسکے کیا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے عرش پر استوا فرمایا۔ یہودی کہنے لگے کہ آپ نے ٹھیک بیان فرمایا اگر کاش آپ اوسکو پورا کر دیتے
جیسے ہم لوگ اسکو پورا بیان کیے دیتے ہین کہ اللہ تعالے نے عرش پر مستوی ہو کر مخلوقات پیدا کرنے کے تکان سے استراحت فرمائی
یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سخت **غضبناک** ہوے (یہ دیکھکر یہودی نکل کر چلدیے) پس نازل ہوا قولہ تعالے ولقد خلقنا
السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام وما مسنا من لغوب فاصبر علی ما یقولون الآیہ۔ یعنے ہمنے آسمانون و زمین کو اور جو کچھ ان
دونون کے درمیان ہی چھ روز مین پیدا فرمایا اور ہمکو کچھ بھی تکان نہین چھو گئی پس جو کچھ یہ لوگ بکتے ہین تو اسپر صبر کر۔ ھ شیخ
ابن کثیر رح نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہی یعنے اسانید کثیرہ سے معروف نہین ہی واللہ تعالے اعلم **تنبیہ** آیت قدسی سے ظاہر ہوتا ہی
کہ آسمان کو دخان سے پیدا فرمایا **امام رازی** رح نے تفسیر کبیر مین اور **خطیب** رح نے سراج مین لکھا کہ علماے تفسیر نے بیان فرمایا ہی کہ
یہ دخان جس سے آسمان بنایا گیا پانی کے ابخرات ہین اور بات یہ تھی کہ آسمانون و زمین کی پیدایش سے پہلے اللہ تعالے کا عرش پانی پر
تھا لقولہ تعالے لکان عرشہ علی الماء۔ پھر اللہ تعالے نے اس پانی مین موج و اضطراب پیدا فرمایا تو اوس سے کچھین نکلا اور اوپر چڑھ
گیا جس سے دھوان یعنے بخارات پیدا ہو کر بلند ہوے پھر وہ کچھین پانی پر باقی رہا اور اللہ تعالے نے اوس سے خشکی پیدا فرما کر زمین
کو ایجاد کیا اور جو بخارات بلند ہو کر اونچے ہوے تھے اونسے آسمان پیدا کیے **رازی** رح **و خطیب** رح نے لکھا کہ اس آیت قدسی سے ظاہر
ہوتا ہی کہ زمین کی خلقت آسمانون سے پہلے ہی ولیکن قولہ تعالے والارض بعد ذلک دحٰہا مشعر ہی کہ آسمانون کی خلقت کے بعد
زمین کی خلقت ہوئی اور جواب اسکا اسطرح مشہور ہی کہ اس آیت مین خلقت زمین پہلے ہی پھر اوسکے بعد خلقت آسمان ہی اور دوسری
آیت مین خلقت آسمان کے بعد دحوت زمین ہی یعنے اوسکو بچھا کر اوسکی چیزین پیدا کرنا تو معلوم ہو گیا کہ پہلے زمین کی خلقت ہی پھر
آسمانون کی خلقت ہی پھر زمین کی دحوت و اسکی زینت ہی تو اب کوئی اشکال باقی نہین رہا لیکن امام رازی رحمہ اللہ تعالے نے
اس مین بعض پر اعتراض کیا کہ اللہ تعالے نے زمین کی خلقت دو روز مین فرمائی پھر تیسرے روز اوسمین اوپر سے پہاڑ پیدا کیے اور

Marfat.com

اوسمین برکات پیدا فرمائین اور ہر چیز کی قوت و رزق کو مقدر کیا اس سے ظاہر ہے کہ [illegible]
بات نہ ہو جاوے کہ زمین پھیلا کر گستردہ کر دیگئی پھر اسکے بعد اللہ تعالے نے اس آیت مین فرمایا کہ [illegible]
تو اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے نے زمین کو پیدا کرنے اور بچھانے کے بعد آسمانون کو پیدا فرمایا [illegible]
پیش آویگا جو اوپر مذکور ہوا ہے رازی رحمہ اللہ نے کہا کہ میرے نزدیک پسندیدہ جواب یہ ہے کہ خلقت و ایجاد مین فرق [illegible]
معنے ہین کہ ایک شی کو مقدر کرنا کہ وہ اسطرح پیدا ہوا اور ایجاد یہ ہے کہ مقدر کے موافق اوسکو ظاہر و موجود کر دیا [illegible]
نے فرمایا ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون۔ یعنے اللہ تعالے کے نزدیک عیسی کی [illegible]
آدم کہ اوسکو مٹی سے خلق کیا پھر اوسکو فرمایا کہ ہو جا پس وہ ہو گیا اس سے ظاہر ہے کہ خلق کے معنے ایجاد نہین ہین ورنہ یہ معنے [illegible]
کہ اللہ تعالے کے نزدیک عیسی کی مثل ایسی ہے جیسے آدم کہ اسکو خاک سے پیدا کیا پھر اوس سے کہا کہ پیدا ہو جا تو وہ ہو گیا
حالانکہ بعد ایجاد کے پھر ایجاد کیونکر ہو گا تو ظاہر ہوا کہ خلق کے معنے مقدر کرنا پھر مقدر کے موافق ایجاد ہونا ہے پس ثابت ہوا کہ معنے
کہ اللہ تعالے نے زمین کی خلقت کو دو روز مین مقدر فرمایا یعنے یہ امر مقدر کر دیا کہ زمین دو روز مین اسطرح پیدا ہو پھر اسکے [illegible]
موافق مقدر کے پہلے ایجاد کر دیا اوسکے بعد زمین کو موافق مقدر کے ایجاد فرمایا واللہ تعالے اعلم مترجم کہتا ہے کہ یہ مقام اگر تحقیق
کیا جاوے تو زیادہ تطویل درکار ہے ولیکن مترجم کے نزدیک اس بارہ مین طول کلام کرنے سے کوئی مفید نتیجہ نہین حاصل ہو سکتا کہ
بندۂ صالح کے واسطے وہ فعل کارآمد ہے جسکا نتیجہ آخرت مین باقی ہو یا اوسکے ذریعہ سے ثواب آخرت حاصل ہو اور یہان تو غرض
صرف اسیقدر ہے کہ یہ دونون آسمان و زمین جو اسقدر بڑے اجسام ہین کہ ہماری نگاہ اونکو ادراک و احاطہ نہین کر سکتی ہے انکو اللہ تعالے
نے اپنی حکمت خاص کے ساتھ آہستگی سے پیدا کر دیا ہے اور جو کچھ انکو حکم دیا یہ بسر و چشم بجالائے تو ایسے خالق عز و جل کی الوہیت و وحدانیت پر
ایمان لانا فرض ہے اور کفر کرنا خود اپنی بربادی ہے اسیواسطے کافرون پر تشنیع فرمائی کہ تم ایسے اللہ تعالے خالق عز و جل سے انکار و کفر کرتے
ہو جسنے یہ آسمان و زمین اس حکمت کے ساتھ پیدا کر دیے تو کیونکر تم اوس سے کفر کر سکتے ہو پھر مترجم کہتا ہے کہ اس آیت قدسی مین جو اللہ تعالے نے
فرمایا فقال لها وللارض ائتیا طوعا او کرها یہ دلیل ہے کہ آسمانون و زمین کو اللہ تعالے کی معرفت حاصل ہے اور یہی سلف صالحین سے منقول
ہے اگرچہ امام رازی وغیرہ بعضے متکلمین کی طرف سے اسمین تاویل شائع ہوئی ہے ولیکن حق یہی ہے کہ ہر چیز مین اللہ تعالے کی معرفت موجود
ہے اور ہر چیز اللہ تعالے کی تسبیح کرتی ہے چنانچہ مترجم نے سابق مین بعض موقع پر اسکی توضیح و تحقیق لکھدی ہے وللہ الحمد و [illegible]
کہ زمین کو دو دن مین پیدا کیا تو دن سے کیا مراد ہے آیا یہی روز معروف جو طلوع آفتاب سے غروب تک ہوتا ہے یا بحکم قوله تعالے [illegible]
عند ربک کالف سنة مما تعدون۔ یعنے حق سبحانہ تعالے کے یہان ایک دن تمہارے شمار کے ہزار برس مین [illegible]
کہا کہ یہی معروف دن مراد ہین کیونکہ ہمکو تاویل کرکے ہزار برس کا دن مراد لینا کچھ ضرور نہین ہے اور حضرت مجاہد [illegible]
ہے کہ ایکدن بمنزلہ ہزار برس ہے مترجم کہتا ہے کہ یہی اقوی معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ احادیث و آثار سے ثابت ہوتا ہے کہ [illegible]
زمانہ دراز گزرا تھا اوسوقت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے ہین اور خود آدم علیہ السلام کے جسم خاکی مین روح [illegible]
آثار مین مدت دراز مذکور ہے پس یہ اسی معروف دن کی ایک گھڑی مین واقع ہونا مستبعد معلوم ہوتا ہے اللہ تعالے نے [illegible]
اپنی عظیم قدرت و شان الوہیت کو اسطرح بیان فرمایا کہ اہل شرک و بدعت کو اسکے بعد کفر کی مجال [illegible]

[illegible] مفرده۔ استقامت اسطرح ہی کہ بندۂ صالح دونون جہان سے بلکہ اپنی ذات سے بھی منفرد ہوکر جناب
[illegible] ہوکہ بقا مین فنا کے احکام جاری ہون اگرچہ حادث کے بدن پر لباس استقامت بہت کم ٹھیک آتا ہی اسواسطے
[illegible] علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا بقولہ استقیموا ولن تحصوا۔ یعنے استقامت اختیار کرو اور اپنے وجود و اعمال وغیرہ کو شمار مین مت لاؤ
[illegible] مرتبہ جنکو اسواسطے بہت دشوار ہی حتی کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیبتنی ہود۔ یعنے مجھے سورۂ ہود وغیرہ نے
[illegible] ہی کہ سورہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو استقامت کا حکم فرمایا گیا ہی پھر جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان ہو تو
استقامت کس شمار مین ہی اگر کہا جاوے کہ بعد استقامت کے استغفار کا حکم دیا گیا اس مین کیا نکتہ ہی جواب یہ ہی کہ جب استقامت سے بندے کو
[illegible] حاصل ہوئی تو وہ اپنے نفس کے مکر مین پھنس جائیگا کہ مین نے پایا پس استغفار کا حکم دیا گیا یعنے جب تمہارا نفس مستقیم ہو کہ مین نے معرفت
حاصل کی تو اپنی معرفت سے استغفار کرو اور جو کچھ تمنے استقامت سے اعمال ظاہر کیے ہین اونسے بھی استغفار کرو بلکہ وجود حق سبحانہ تعالے
حضور مین اپنے وجود سے استغفار کرو کیونکہ شان حق سبحانہ تعالے اس سے اعلیٰ و اجل ہی کہ کوئی مخلوق اسکو پاوے یا اوسکی بارگاہ جلال تک
[illegible] حادث کی رسائی ہو اگر کہا جاوے کہ استقامت کیا چیز ہی تو بعض مشائخ نے فرمایا کہ استقامت یہ ہی کہ قول و فعل کے ساتھ حالت باطنی بھی
[illegible] ہو جیسے ظاہر و باطن مین مخالفت نہ ہو پھر جب ایسی استقامت حاصل ہو تب تجکو چاہیے کہ اپنی استقامت پر نظر کرنے سے مغفرت
[illegible] اور یقین کرلے کہ اللہ سبحانہ تعالے ہی نے تجکو مستقیم کیا اور جان لے کہ تونے استقامت خود نہین کی قولہ تعالے خلق الارض
[illegible] یومین۔ اسکی ظاہری تفسیر پہلے مذکور ہوچکی ہی اور بلند اسرار حکمت مین سے دو دن یوم القضا و یوم القدر ہین اور یوم الامر و یوم القول ہین و
یوم الظاہر و یوم الباطن ہین اور آیت قدسی مین کافرون پر ملامت ہی کہ تم ایسے پاک خالق عزوجل سے منکر ہوکر منہ موڑتے ہو جسنے تمہارے
واسطے ساتون زمینین دو دن مین پیدا کر دین پھر تم اوسکی نعمت سے منکر ہوکر منہ موڑتے ہو اور غیرون کی طرف متوجہ ہوتے ہو اور واضح ہو
[illegible] محسوس و آسمان محسوس تمکو خود ظاہر ہی مگر زمین قلب سے غافل ہو حالانکہ احادیث کثیرہ مین زمین سے قلب کی تشبیہ واقع ہوئی ہی
پس قلب کے واسطے اولیاء الٰہی ایسے ہین جیسے زمین کے واسطے پہاڑ ہین کہ انھین بزرگون کے فیض برکت سے قلب کو ثبات و سکون
[illegible] اور قلوب مین جو برکت عطا فرمائی وہ یہ ہی کہ قلب مین آیات الٰہی کا نور ظاہر ہو اور اوسمین سے فہم و علم کے عمدہ عمدہ گل بوٹا اوگین جیسے
[illegible] کے قلوب ان گل بوٹون سے محروم ہوکر چٹ پتھر ہوتے ہین لہذا اونکے قلوب مردہ ہین اور جو کچھ تم ان مین دیکھتے ہو وہ
[illegible] جسم و صورت ہی جو زمین ظاہر و اسکی نباتات و اناج و پھلون سے پرورش پاتا ہی کیونکہ ہر ایک کا قوت علیحدہ ہی لہذا فرمایا
[illegible] اقواتہا یعنے خلائق کے واسطے طرح طرح کے قوت و رزق مقدر فرمائے پس ہر مخلوق کے واسطے رزق علیحدہ ہی اور
[illegible] ظاہری مین خود تمکو ظاہر ہی اور کافرون مین فقط اسیقدر ہی پھر قوائے روحانیہ مین اونکا رزق علیحدہ ہی پس بندگان خاص کا
[illegible] ہی اور [illegible] کا رزق مکاشفہ ہی اور عارفین کا رزق توحید و معرفت ہی اور اجسام کا رزق یہی کھانا پینا جو عام طور پر
[illegible] تعالے کی اربعتہ ایام۔ یوم اول ظہور نور فعل عام ہی دوم ظہور فعل خاص ہی سوم ظہور نور صفت ہی روز چہارم ظہور نور ذات
[illegible] اور دوم نور مشیت و سوم نور قدرت اور چہارم نور قضا و قدر ہی پھر نور افعال سے اجسام کو برکت ہی اور نور فعل خاص
[illegible] برکت ہی اور نور صفت سے عقول کو برکت ہی اور نور ذات سے ارواح کو برکت ہی اور ہر ایک کے واسطے جو رزق دیا
[illegible] کی برکت کے ہی اور یہ دونون مع اول دو دن کے ملکر چار دن ہین پھر اللہ تعالے نے ٹھیک معتدل طرح

Marfat.com

سے ان مقادیر کو مثبت فرمایا لقولہ تعالے سواء للسائلین یعنی جیسے سوال [illegible]
مقسوم ہوا غنی ہو اُسکو یہان تنبیہ ہے اور ازل مین جسکے واسطے سعادت و شقاوت جو کچھ [illegible]
نہین ہے پس ہر ایک کو وہی ملیگا جو مقدر ہو چکا ہے قولہ تعالے ثم استوی الی السماء [illegible]
قدرت سے بنایا پھر جب آسمانون و زمین کو روح فعلی سے ایجاد کیا اور بنور قدرت سے لباس [illegible]
طاعت کی جانب بلایا بقولہ تعالے فقال لها وللارض ائتیا طوعا او کرها الآیہ سب آسمانون و زمین [illegible]
اور ارادہ مشیت کے تابع و مطیع ہوے ولیکن بار امانت سے اعتذار کیا جسکو انسان ظلوم و جہول نے اٹھا [illegible]
فی کل سماء امرها ۔ خزائن اسرار و لطائف انوار جو کہ ہر آسمان میں ودیعت ہین اور وہ ہر ایک بندہ صالح کو بحسب [illegible]
ہین ورنہ کوئی اِنپر مطلع نہین ہو سکتا ہے مترجم کہتا ہے کہ شاید اسی وجہ سے انبیا علیہم السلام کے مراتب بحسب [illegible]
متفاوت ہین اور ہر ایک کو اسی مقام پر عروج ہے جس قدر ہر ایک کے مراتب ہین جنکا بیان شروع پارہ [illegible]
مذکور ہوا ہے واللہ تعالے اعلم ۔ ابن عطا رحمہ سے منقول ہے کہ علم الٰہی اپنی مخلوقات سے بتدبیر عرشی برابر مستوی ہے کیونکہ [illegible]
نہین ہے قاسم رحمہ نے کہا کہ جبال رواسی زمین مین اولیاء الٰہی ہین بعض نے کہا کہ زمین کے اوپر اولیا مثل جبال ہین [illegible]
شامل ہین اور انپر کسیکو اطلاع نہین ہوتی سواے قطب الوقت کے کہ وہ فرد واحد ہوتا ہے اور اسیکی ذات مقدس سے [illegible]
(عس) پھر جب اللہ تعالے نے بیان فرمایا کہ یہ آسمان و زمین اللہ تعالے نے اپنی قدرت کاملہ سے اس حسن انتظام حکمت کے ساتھ
فرمائے ہین اور اسیکی لطیف قدرت سے انکا قوام ہے اور جو کچھ اس آسمان و زمین مین ہے از قسم انسان و جن و ملائکہ وغیرہ سب اسی کی [illegible]
ہین تو جسطرح یہ چیزین ابتدا مین معدوم تھین اور اپنی پیدایش مین خالق عزوجل کی محتاج تھین اسیطرح اب بھی اگر حضرت [illegible]
جل شانہ انکو باقی نہ رکھے تو اُنکا باقی رہنا محال ہے حتی کہ جب خالق عزوجل کسی مخلوق کو فنا کرنا چاہتا ہے تو وہ فنا ہونے سے [illegible]
سکتی تو صاف ظاہر ہو گیا کہ وہی موافق مقدرات کے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور غیر ممکن ہے کہ کوئی مخلوق آپ خود قادر [illegible]
کہ جو چاہے کرے تو معلوم ہو گیا کہ توحید حق تعالے سے منہ موڑنا اسکے عذاب کے اندر قدم رکھنا ہے لہٰذا فرمایا

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۞ اِذْ جَآءَ[illegible]

پھر اگر وہ ٹلا دین تو تو کہہ مین نے خبر سنادی تمکو ایک کڑاکے کی جیسے کڑاکا آیا عاد اور ثمود پر جب آئے [illegible]

الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ [illegible]

پاس رسول آگے سے اور پیچھے سے کہ نہ پوجو کسیکو سواے اللہ کے کہنے لگے [illegible]

[illegible] رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۞ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا

رب چاہتا تو اوتارتا فرشتے سو ہم تمہارے ہاتھ بھیجا نہین مانتے سو وہ جو عاد تھے [illegible]

فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ [illegible]

ملک مین ناحق کا اور کہنے لگے کون ہے ہمسے زیادہ زور مین کیا دیکھتے نہین [illegible]

...رض بغیر الحق وکانوا بآیٰتنا یجحدون ○ فأرسلنا علیهم

زمین مین ... اور تھے ہماری نشانیون سے منکر پھر بھیجی ہمنے اون پر

ریحًا صرصرًا فی أیام نحسات لنذیقهم عذاب الخزی فی الحیوة الدنیا

ہوا بڑے زور کی کئی دن مصیبت کے کہ چکھاوین اونکو رسوائی کی مار دنیا کے جیتے

ولعذاب الآخرة أخزی وهم لا ینصرون ○ وأما ثمود فهدینٰهم

اور آخرت کی مار مین تو پوری رسوائی ہی اور اونکو کہین مدد نہین اور وہ جو ثمود تھے سو ہمنے اونکو راہ بتائی

فاستحبوا العمی علی الهدی فأخذتهم صٰعقة العذاب الهون

پھر اونکو خوش لگا اندھے رہنا سوجھنے سے پھر پکڑا اونکو کڑاکے نے ذلت کی مار کے

ع ۱۰ بما کانوا یکسبون ○ ونجینا الذین آمنوا وکانوا یتقون ○

بدلا اوس کا جو کماتے تھے اور بچا دیے ہمنے جو یقین لائے تھے اور بچ چلتے تھے

[اللہ] تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ۔ فَإِنْ أَعْرَضُوا۔ اب اگر کفار اعراض کرین ف اور جو کچھ پیغام [حق] تیرے پاس آیا ہی اسکو نہ مانین اور قرآن مجید سے منکر ہو جاوین حالانکہ انپر حجت حقہ قائم ہو گئی۔ فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً۔ تو کہدے کہ مین نے تمکو ڈر سنا دیا صاعقہ کا ف عذاب آلہی کا۔ مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُودَ۔ مثل صاعقۂ عاد و ثمود کے ہی ف کہ جسوقت وہ عذاب تمپر طاری ہوگا تو عاد و ثمود کی طرح ہر سرکش کافر ہلاک ہو جائیگا اگر کہا جاوے کہ عاد و ثمود پر صاعقہ نہین آئی تھی اگر صاعقہ کے معنے بجلی ہین چنانچہ خود ہی آخر آیت مین عاد کے عذاب ہلاکت کو ریح صرصر سے بیان فرمایا ہی جواب یہ ہی کہ زبان عرب مین صاعقہ بجلی ہی اور اسکا استعمال ہر ایسے ناگوار مہلک بلا مین ہوتا ہی جو بجلی کیطرح سے جلا کر خاک سیت کردے چنانچہ مبرد نے کہا کہ ہر دشوار ناگوار مہلک چیز کو صاعقہ بولتے ہین جیسے ہندوستان مین کسی قوم کافر کی بربادی کو کہتے ہین کہ یکایک اسپر ایسی بجلی گری کہ سب خاک سیاہ ہو گئے اور صاعقہ کا استعمال مطلق عذاب کے معنے مین بھی آیا ہی پھر قریش مین دو فرقے تھے ایک بڑے سردار جو ایمان سے سرکشی کرتے اور بہت سے عوام کو اپنے تابع کر لیا تھا جو خوشی سے اونکے تابع بنے تھے اور دوم جو ایسے سردار تھے جو شرم سے قوم کے ساتھ تھے اور انکا دل بجانب اسلام مائل تھا اور بعضے عوام بھی اسطرح مجبوری سے تابع ہو گئے تھے اور علاوہ انکے تیسرا گروہ تھا جو کافرون کی پشت مین اہل ایمان بچہ تھے چنانچہ قریش کی جو مہلت کی مدت مین وہ پیدا ہوئے اور آخر اچھا ایمان لائے اب اللہ تعالے کی حسن صنعت دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکۂ معظمہ سے مع شرفاے اہل ایمان کے جانب مدینہ سے [ہجرت] دی اور وہان جہاد فرض کیا تو کفار قریش مین سے بڑے کافرون کو مع انکے تابعین کے بدر مین لڑنے نکالا اور وہین عذاب صاعقہ سیف کو مقتول و خوار کر کے جہنم بھیجدیا اور بقیہ کو آخر مین ہدایت دیدی حتی کہ انھون نے شام و فارس وغیرہ مین لشکر ہاے کفار کے مقابلہ مین بڑے عمل عالیشان کی کہ سب بلاد دار الاسلام ہو گئے اور اللہ تعالے کا کلمۂ توحید بلند ہوا۔ الحاصل جس عذاب صاعقہ کا انذار فرمایا تھا وہ ان کافرون پر مقام بدر مین چند روز بعد نازل ہوا جیسے عاد و ثمود کو جو انہین سے کافر ازل تھے عذاب سے ہلاک کیا تھا جسکا وقت و سبب بیان فرمایا۔ إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ۔ جب کہ آئے تھے انکے پاس

آنکے رسول انکے سامنے سے اور انکے پیچھے سے ف آنکے سامنے سے آنے والے [illegible]
پہلے آچکے تھے تو وہ ظاہر ومشہور تھے حتی کہ جو کوئی پوچھتا انکو ملتا وہ انکا حال سناتا حتی کہ حضرت [illegible]
چونکہ سامنے آنے والا ظاہر ہوتا ہے اسیواسطے ان اگلے رسولون کو سامنے سے آنے والا فرمایا اور پہلے [illegible]
لہذا حضرت ہود علیہ السلام و صالح علیہ السلام کو پیچھے سے آنے والا فرمایا کیونکہ جب عادیون پر ہود علیہ السلام آ[illegible]
دی گئی اور جب ثمود پر صالح عم آئے تو انکو ناقہ وغیرہ کے معجزات سے مہلت دیگئی حتی کہ جب انکا عجز واضح ہوگیا [illegible]
پھر اے عرب یہ عاد وثمود خود تمہارے ملک کے قبائل گذرے ہین اور تم ہمیشہ انکی بستیون کی طرف سے گذرتے ہو اور انکے [illegible]
کافرون کی ہلاکت کے بعد اسوقت کے مومنون نے ویران چھوڑدیا پھر کوئی انمین آباد نہین ہوا تو غور کرو کہ تم بھی [illegible]
نہو جاؤ کیونکہ یہ تو مین اسوقت تباہ ہوئین جبکہ انکے رسول انکے پاس آچکے اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ یہ حکم لائے کہ
عبادت مت کیجیو سوائے اللہ تعالے کے ف کیونکہ وہی معبود ہے وہی اللہ الوہیت والا ہے اور سوائے اسکے کسی مین الوہیت [illegible]
کوئی الٰہ ومعبود بھی نہین ہو سکتا اور تمہارے بنانے سے اور اعتقاد کرلینے سے کوئی معبود واِلٰہ نہین ہو سکتا خواہ تم اپنے دل [illegible]
یعنے نفس کو شیطان سے موافقت ہے پس تمہارا جی تم مین حاوی ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالے کے ولی وبزرگ ہین جو کچھ [illegible]
ضرور واقع ہوگا پس تمنے انکی منت ماننی وانکی پرستش کرنی شروع کی تاکہ یہ خوش ہوجاوین تب تمنے انسے اولاد مانگی و [illegible]
آخر ڈرے کہ اگر ہم لات وعزی وہبل وغیرہ کی پوجا نکرین اور چڑھاوا نہ چڑھاوین تو وہ ہمکو غارت کردین پس تمنے [illegible]
خدائے وحدہ لاشریک کی الوہیت کا اعتقاد دل سے کھودیا کیونکہ اللہ تعالے کے صفات قدس الوہیت مین سے یہ ہے کہ
اسکے پیدا کیے ایک ذرہ نہین ہوتا ہے پھر کیونکر تمنے یہ اعتقاد کیا کہ فلان چاہے تو مجھے اولاد دے یا رزق دے یا چاہے تو [illegible]
یہ سب شرک وکفر ہے بلکہ ہر ذرہ ذرہ مین ہر دم اللہ تعالے وحدہ لاشریک کا تصرف جاری ہے اور جو کچھ نفع وضرر ہے سب [illegible]
پہونچتا ہے لقولہ تعالے قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المومنون اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ [illegible]
ہمکو کچھ نہین پہونچیگا مگر وہی جو اللہ تعالے نے ہمارے واسطے مقدر لکھدیا ہے وہی ہمارا مولی ہے اور مومنون کو اللہ تعالے [illegible]
کرنا فرض ہے۔ ھ پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالے کی وحدانیت پر یقین لانا جبھی ہوتا ہے کہ اسکی الوہیت کو اپنے دل مین [illegible]
اپنے افعال مین محفوظ رکھے لہذا ان امم کافرہ کے رسولون نے انکو پیغام پہونچایا کہ سوائے اللہ تعالے کے کسی [illegible]
مت کرو ان کافرون نے اپنے دلون کو شرک سے سیاہ کردیا تھا اسمین نور نہین سماتا تھا اور ہر وہی خیالات [illegible]
وہ تو خیالی جھوٹی سی بات ہوتی تھی اور یہ خیال ووہم انکے موٹے تازے جسم کے ساتھ سلامت [illegible]
اور ہر عقلی ونورانی بات سے منکر ہوجاتے جو دلی نور سے سمجھی جاتی ہے اسواسطے کہ دل سیاہ تھے [illegible]
بات نہ مانی۔ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ
کہ اگر ہمارا رب چاہتا تو ملائکہ کو اوتارتا پس جس چیز کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اوس سے منکر ہین [illegible]
یہ گمان دوڑایا کہ اگر اللہ تعالے کو ہمارے طریقہ کے سوائے دوسرے طریقہ کی ہدایت منظور ہوتی تو [illegible]
کرتا اور تم لوگ تو ہمارے مثل آدمی ہو پس تم رسول اللہ نہین ہو سکتے اور جب بات ثابت ہوگئی تو تم [illegible]

یعنی کفار قریش کو بھی ایسا ہی شیطانی شبہہ پیدا ہوا جیسے قوم عاد وثمود وغیرہ کو پیدا ہوا تھا اور اسکی
طرف اشارہ کیا ہی کہ کافرون کے قلب مین عقل نہین ہوتی ہی بلکہ فقط جسم ہی جسم ہی اور حواس ہی پر اونکا دار
و مدار ہے اسواسطے انکل گمان و وہم پر عمل کرنے مین سب کفار یکسان ہین اور یہ امر ظاہر ہی کہ معرفت الٰہی جو بذریعۂ عقل کے حاصل ہوتی
ہی اوسمین انکا قیاس و گمان کبھی نہ کام کریگا اور جو طریقہ انکو اختیار کرنا چاہیے تھا وہ یہ تھا کہ رسول سے ایک معجزہ بھی اطمینان کے واسطے
دیکھ لیتے اور انکی نیک ہدایت پر عمل کرتے کیونکہ رسول نے کوئی ایسی بات نہین کہی جسمین شبہہ کو گنجایش ہوتی کیونکہ ہر شخص جانتا ہی کہ
اللہ عزوجل خالق ہی اور رسول اللہ کی جانب سے جن باتون کی تعلیم کی جاتی ہی وہ سب نیک باتین ہین چنانچہ ابوسفیان سردار قریش نے بھی
ہرقل شاہ روم سے جو باتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی بیان کی تھین وہ سب عمدہ باتین تھین چنانچہ اس حدیث کا پورا
مضمون بجا گذر چکا ہی اور یہی ہمیشہ اللہ تعالے کے رسولون کا قاعدہ رہا تو کسی زمانہ مین قوم کفار کو شبہہ کا موقع نہ تھا بلکہ اونکو
لازم تھا کہ قلب کا سیاہ غلاف دفع ہوکر نور عقل ظاہر ہوتا اور اونکے شیطانی شبہات رفع ہوجاتے ولیکن انھون نے بے پروائی سے
انکار کیا اور ہٹ کے ساتھ انکار ہی کرتے رہے۔ فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ۔ چنانچہ
قوم عاد نے اپنے ملک مین ناحق تکبر کیا ف یعنے جسطرح انھون نے حق قبول کرنے سے انکار و تکبر کیا وہ کھلا ہوا ناحق تھا کیونکہ
ہر بندے کو چاہیے خالق عزوجل کو بھولے۔ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً۔ اور کہنے لگے کہ ہم سے زیادہ قوت والا کون ہی ف یعنے
جب ہود علیہ السلام نے اونکو شرک و نافرمانی کرنے پر عذاب الٰہی سے ڈرایا تو اوسکے جواب مین یہ دعوی کیا کہ ہمسے زیادہ کون قوت والا
ہی جس سے ہمکو سزا دیجائیگی۔ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً۔ کیا انھون نے
نہین جانا کہ اللہ تعالے جسنے اونکو پیدا کیا وہ اونسے زیادہ قوت والا ہی ف جسطرح چاہے اون پر عذاب نازل فرماوے
اور یہ مخلوق تو ہر لحظہ اپنے خالق عزوجل کی حفظ پر قائم ہی اگر ایکدم بھی یہ حفظ نہ ہو تو فنا ہوجاوے اور قوم عاد کی اس جہالت کا یہ باعث
تھا کہ اللہ تعالے نے اس سرزمین یمن مین سرسبزی و شادابی بکثرت پیدا فرمائی اور ہر قسم کے میوہ جات سے درخت لدے رہتے تھے
اور وہان کے آدمی دراز قد زبردست قوی ہیکل ہوتے تھے تو بجاے شکر کے انھون نے یہ دعوی کیا کہ ہم ایسے قوی ہین کہ جو کچھ عذاب
آئے اوسکو ٹال سکتے ہین اور عدن سے بصرہ تک ہماری بادشاہت پھیلی ہوئی ہی بعض روایت مین آیا ہی کہ اونکی قوت کا یہ حال تھا کہ پہاڑ سے
بڑے بڑے پتھر اوکھاڑ کر چکی کے پاٹ کی طرح جہان جی چاہتا تھا لے جاتے تھے اور بجاے شکر کے اسطرح تکبر کرتے تھے اللہ تعالے نے فرمایا
وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ۔ اور ہماری آیات سے ناحق انکار کرتے تھے ف کیونکہ جسنے نعمت کا شکر ادا نہ کیا
وہ منعم و مکافر نعمت کہلاتا ہی بلکہ یہ لوگ تو اون آیات یعنے معجزات سے بھی انکار کرتے تھے جو اللہ تعالے نے رسولونکو
عطا فرمائی تھین پس اللہ عزوجل نے اون پر قحط نازل فرمایا جسکا مفصل قصہ سورۂ اعراف مین مذکور ہوچکا ہی پھر جب پورے
طور سے کفر و انکار پر جم گئے کہ اگر ہزارہا برس عمر پاوین تو بھی ایمان نہ لاوین تب اللہ تعالے نے انکو موافق وعدہ ہود علیہ السلام
کے عذاب سے ہلاک فرمایا اور حسن صنعت الٰہی عزوجل ہی کہ جسطرح ان لوگون کو اپنی قوت پر غرور تھا اوسکے مقابلہ مین اللہ تعالے
نے ضعیف مخلوق سے اونکو استیصال فرمایا کما قال تعالے۔ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا۔ پس ہمنے
اونپر ہوا بھیجی ف یعنے ایک طاقۂ زمین سے بقدر حلقۂ انگشتری کے ہوا کو حکم ہوا کہ کافر قوم عاد کو تباہ

کردے پس یہ خفیف مقدار ہوا اس قوم متکبر کفار پر مسلط ہوئی۔ فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ ...
کہا کہ ماہ شوال کے آخری بدھ سے دوسرے بدھ تک آٹھ دن وسات راتین ان پر مسلط ہوئی بعض ...
عذاب کیا گیا وہ بدھ ہی کے روز عذاب کیا گیا۔ اور روایت ہی کہ قوم عاد کے اجسام بہت ...
کہ زیادہ دراز قد چار سو ہاتھ تک ہوتے تھے ولیکن اللہ تعالے نے اس ہوا بے قلیل خفیف کو ...
عادی سوار کے اوٹھا کر پہاڑ پر اس زور سے پٹکتی تھی کہ بھیجا اڑجاتا تھا اور دھڑ پڑا رہ جاتا تھا حتی کہ ...
قد اجسام سے خوفناک منظر ہو گیا وقال تعالے کانھم اعجاز نخل خاویہ۔ گویا موٹے درخت کی کھوکھلی ...
ہوائے صرصر نے اس ہفتہ مین قوم عاد کو اول سے آخر تک تباہ کر دیا۔ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي
الدُّنْيَا۔ تاکہ دنیاوی زندگی مین ہم ان سرکش کافرون کو عذاب خواری چکھاوین ف۔ اونکی ...
یہ عذاب کی صورت ظاہر کی حتی کہ اونکی دنیاوی زندگی بھی پوری نہ ہوئی اور تکبر کے عوض اس ذلت سے ہلاک ہوئے ...
وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ۔ اور آخرت کا عذاب سب سے بڑھکر خواری ہی اور یہ کفار کچھ بھی نصرت ...
یعنے اس دنیاوی عذاب پر اس قوم عاد کا چھٹکارہ نہین ہی کیونکہ اونکے اعمال بد اونکی گردن کا طوق ہین اور جبکہ ان اعمال ...
یہانتک پہونچی کہ دنیا ہی مین بادسموم کی آندھی ہوکر اون پر بھڑک اوٹھی تو آخرت مین تمھارا کیا گمان ہی جہان اعمال کا ...
اور کافرون کو وہان کسی نصرت کی امید نہین جو اونکو عذاب سے چھڑاوے کیونکہ اگر نصرت ہوتی تو اللہ تعالے ہی کی طرف سے
حالانکہ انھون نے اللہ تعالے کو اپنا دشمن بنایا اوسکی توحید سے منہ موڑا اور اسکی الوہیت سے انکار کیا تو اللہ تعالے کی ...
اونکو کوئی نصرت حاصل ہوگی بخلاف مومنون کے کہ انھون نے اپنے آپکو اپنے رب عزوجل کی درگاہ مین بندگی کے ...
دنیا ہی مین اللہ تعالے نے اونکی نصرت فرمائی چنانچہ قوم عاد مین سے چند آدمی جو ایمان لائے تھے وہ حضرت ہود علیہ السلام ...
کے ایک حلقہ مین بیٹھے رہے اور اس حالت مین اونکو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائے خوشگوار پہونچتی تھی پھر جبکہ دنیا مین انکی یہ نصرت ...
دنیا مقام امتحان ہی تو پھر آخرت مین تمھارا کیا گمان ہی جہان اللہ تعالے نے اجر عظیم کا اونکو وعدہ دیا ہی ... قوم ...
اور انھین کے سو برس پیچھے عاد ثانیہ یعنے قوم ثمود نے سرکشی کی اور رسولون کو نہ مانا چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا ...
فَهَدَيْنٰهُمْ۔ رہے ثمود پس ہمنے اونکو ہدایت دی ف۔ یعنے نور ایمان اونکے دلون پر ...
واسطے اوسکا حصہ ہدایت اوسکے قلب پر پہنچتا ہی حتی کہ صدیق کے واسطے اوسکے قدر ایمان ...
دل اسکو قبول کر لیتا ہی اور شہدا کے واسطے اونکے لائق حصہ ہی اور صالحین کے واسطے انکے لائق حصہ ...
اعمال کا ثواب ہی ولیکن قوم ثمود کو جب حق تعالے نے اونکا حصہ ایمان نازل فرمایا تو اونکے ...
فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى۔ پس انھون نے ہدایت پر اندھے پن کو پسند کیا ...
اختیار کی اور ایمان چھوڑ کر کفر لے لیا کیونکہ حضرت صالح علیہ السلام سے بہت سے ...
رسول معلوم ہوتے ہین ولیکن مزید اطمینان کے واسطے ہٹ کی کہ اس پہاڑ مین ...
قد بڑے کوہان والی پیدا ہو تو ہم آپ پر ایمان لاوین حضرت صالح علیہ السلام نے ...

Marfat.com

تعالیٰ کی قدرت مین یہ بالکل آسان ہی لیکن مین ڈرتا ہون کہ اگر تم لوگ اسکے بعد ایمان نہ لائے تو پھر عذاب مین
ان لوگون نے عہد و قسم دیا کہ اگر ایسا ہو تو ہم ضرور ایمان لاوینگے پس حضرت صالح علیہ السلام کی دعا پر پہاڑ شق ہوکر
اونٹنی پیدا ہوئی یہ دیکھکر قریب کو ہم آدمیون کے فوراً مسلمان ہوگئے لیکن باقی آدھے آدمیون نے ہٹ کی اور کفر کو اختیار کیا ولیکن آدھے
آدمیون کے ایمان لانے سے وہ فوری عذاب ٹل گیا اور صالح علیہ السلام نے فرقہ کفار کو سمجھایا کہ اوسکو بھی غنیمت سمجھو اور اگر بدقسمتی ہو
تو عذاب کی چند روز دیر کرلو اور اسکی فقط یہ صورت ہو کہ خبردار خبردار اس اونٹنی کو کچھ بھی تکلیف نہ دینا ورنہ پھر عذاب مین تاخیر نہ ہوگی
لیکن یہ اونٹنی کا قد و جسم بہت دراز تھا اور اس ملک مین پانی بہت کم ہی صرف دو کنوین اور ایک تالاب تھا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جب جہاد تبوک کو تشریف لے گئے ہین تو ان ویران کھنڈلون مین جو قوم ثمود نے پہاڑ کاٹکر بنائے تھے صحابہ رضی اللہ
عنہم کو وہ نشانات دکھلائے پھر وہ اونٹنی ہر بار تیسرے روز اس تالاب کا پانی تنہا پی جاتی تھی اور کافرون کے جانورون کو تھوڑا
پانی ان ملتا اور دوسرے دن سیراب ہوکر پیتے تھے ولیکن اونٹنی اسقدر دودھ دیتی تھی کہ سب لوگ اپنے گھڑے و بدھنے بھرلے جاتے
پر بھی انکو اپنے جانورون کے پانی نہ ملنے سے ناگواری تھی علاوہ اسکے اس اونٹنی کی ہیبت سے اونکے جانور بھڑک کر بھاگتے تھے
لیکن وہ اونٹنی کسیکو کچھ آزار نہین دیتی تھی اس حالت پر چند روز تک کافرون نے صبر کیا آخر جب عدہ مقدر برابر آیا تو کافرون کے
دلون مین خیال سمایا کہ نہ کوئی عذاب ہی اور نہ کچھ خوف ہی یہ فقط بہانہ ہی آؤ اس اونٹنی کو مارکر بیخوف ہو جاؤ جب سب کافرون
والے متفق ہوئی تو سالف قذار مردود چند آدمیون کا سردار بنکر اونٹنی کی گھات مین بیٹھا اور جب وہ اونٹنی پانی کے واسطے نالہ مین
آئی تو اس مردود نے پیچھے سے تلوار مارکر اسکی کونچین کاٹ دین اور اسکے ساتھیون نے تیرون سے مجروح کیا اور کچھ دیر انتظار کرکے
خوشی خوشی اوس اونٹنی کا گوشت بانٹا جب صالح علیہ السلام کو خبر ہوئی تو آپ تشریف لائے اور اوس اونٹنی کا یہ حال دیکھکر رو دئے
اور ان حبیثون سے فرمایا کہ بس تین دن تمھاری زندگی ہی اور اسمین کچھ جھوٹ نہ ہوگا مجھے میرے رب عزوجل نے یونہین وحی فرمائی ہی
ان لوگون نے قساوت قلبی سے مضحکہ کیا لیکن دوسرے روز سب کافرون کے جسم سرخ ہوگئے تب اونکو کچھ کھٹک پیدا ہوئی اور دوسرے
روز زرد ہوگئے آخر تیسرے روز سیاہ پڑگئے تب مضطرب ہوکر چاہا کہ حضرت صالح علیہ السلام کو مع مومنون کے قتل کرین ولیکن کچھ
نہ ہو سکا اور رات کو سب لوگ کفن پہن کر موت کے منتظر ہوے اور باہم گریہ وزاری کرتے تھے آخر اسی حال مین صبح ہوگئی اور
کافرون نے اپنی حالت کو اچھا دیکھا تو باہم ایک دوسرے کو خوشی کے ساتھ بشارت دینے لگے کہ بس وہ عذاب یہی تھا جو ہم پر گذر گیا اور
نہایت خوشی مین اتراتے وہ آوازین کرنے لگے کہ ناگاہ عذاب آگیا۔ فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۔ پس اچانک اونکو عذاب خواری کی آواز سخت نے بوجہ اونکی بداعمالیون کے گرفتار کرلیا
یعنی جب اترانے لگے تو ناگاہ زمین کو سخت زلزلہ آیا کہ گھٹنون کے بل گرے اور جبرئیل علیہ السلام نے سخت آواز دی کہ
جسکے کلیجے پھٹ گئے اور ویسے ہی گھٹنون کے بل مردہ رہ گئے اور یہ انکی بدکاریون و رسولون اللہ کے جھٹلانے کی سزا تھی۔ وَ
نَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۔ اور ہمنے نجات عطا فرمائی اُن لوگون کو جو ایمان لائے تھے اور تقوی
کرتے تھے شرک و بداعمالیون سے بارگاہ کبریائی کی تقدیس کرتے اور رسول اللہ صالح علیہ السلام پر ایمان لاتے
اور انکے حکم پر اللہ تعالیٰ کے واسطے گردن جھکاتے تھے پس اللہ عزوجل نے اپنی رحمت سے اونکو نجات دی روایت ہی کہ

لوگ چار ہزار مسلمان تھے والحمد للہ رب العالمین ف ــــــ فی العرائس [illegible]
کہا جاوے کہ ہدایت آچکی کے بعد ان گمراہوں نے کیونکر گمراہی اختیار کی تو جواب یہ ہی کہ اس ہدایت سے [illegible]
علیہم السلام کی نبوت کو واضح دلائل سے روشن فرمایا جنکی روشنی ان گمراہوں کو بنظر ظاہری نظر آئی لیکن [illegible]
ازل مین انکے واسطے ہدایت مقدر نہ تھی اور اسی ہدایت سے یہ ہدایت قبول ہوسکتی ہی اور جب [illegible]
سابق ہو چکی اُسی سے قبولیت لاحق طاری ہوتی ہی اور اسکے برعکس نہین ہوسکتا پس ظاہر ہوا کہ اس قوم [illegible]
تھی تو انھون نے ضلالت ہی کو قبول کیا **واسطی** نے کہا کہ قوم ثمود نے جھگڑا کیا کیونکہ انکی جبلت [illegible]
کہا کہ انکو عاریت کے طور پر لباس ہدایت پہنایا گیا مگر انکے تن پر ٹھیک نہ آیا تو لباس ضلالت انھون نے زیب [illegible]
شیخ کا یہ مطلب نہین ہی کہ لباس ہدایت ظاہر مین انکو عاریت ملا تھا اور ظاہر مین اسلام لائے پھر مرتد ہو گئے ہوان [illegible]
کبھی اسلام نہین لائے اور ثمود مین سے جو اسلام لائے تھے وہ کبھی مرتد نہین ہوے پس معنے یہ ہین انوار ہدایت نے [illegible]
انھون نے اسکو قلب مین نہین لیا اور تحقیق المقام یہ ہی کہ قلوب خلق کو اللہ تعالے نے تاریکی مین پیدا کیا چنانچہ [illegible]
کہ اللہ تعالے نے اپنی مخلوق کو ظلمت مین پیدا کیا پھر اینر اپنے نور سے چھڑکا تو جسکو اس نور سے پہونچا اسنے ہدایت [illegible]
نہین پہونچا وہ گمراہ ہوا (رواہ احمد وغیرہ) پھر ازلی کافرون کے قلوب مین تاریکی ہی اور نور انکے واسطے خلاف جبلت [illegible]
گوہ کے کیڑے کو گلاب کا عطر ناگوار و سم قاتل ہی اور ہر مخلوق کے لیے جسطرح آخرت مین جنت مین ایک گھر ہی اور جہنم مین دوسرا گھر ہی
اسنے کفر و ایمان مین سے جو امر اختیار کیا اسی کے موافق وہ ان دونون گھرون مین سے کسی گھر مین جائیگا اور جمع ہونا محال [illegible]
کہ جہنمی کبھی جنت مین نہین جائیگا اور جنتی کبھی جہنم مین نجائیگا اور دنیا مین دو ہی فریق ہین مومن و کافر پس جب جنتی [illegible]
تو اسکا جہنمی گھر کافرون کی میراث ہی اور کافر جب دائمی جہنمی ہی تو اسکا جنتی گھر مومنون کی میراث ہی کما قال تعالےٰ اولئک [illegible]
الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون جب یہ معلوم ہوا تو جسقدر انکے مکانات مین تضاد ہی اسیقدر انکے حالات مین تضاد [illegible]
کہ کافرون نے دنیا اختیار کی اور ہدایت چھوڑی اور مومنون نے آخرت اختیار کی اور دنیا چھوڑی اور اللہ تعالے نے ہر ایک [illegible]
اسکا حصہ ہدایت نازل فرمایا چنانچہ اس آیت مین ہی کہ اما ثمود فہدیناہم فاستحبوا العمی علی الہدیٰ اور مومنون نے [illegible]
کرلیا اور ایک جماعت علما نے زعم کیا کہ ایمان صرف یقین کا نام ہی اگر مراد یہ ہی کہ جاننا جسکو اہل منطق تصدیق کہتے [illegible]
ہی جیسا کہ **محقق تفتازانی** وغیرہ جماعت نے اسکی تصریح کردی ہی اور اگر دل کو امر حق پر جمانا مراد ہی تو صحیح [illegible]
اجماع کیا کہ ہدایت و ضلالت دینا اللہ تعالے کے اختیار مین ہی وقد قال تعالے ما کان لنفس ان تؤمن الا باذن اللہ [illegible]
ایمان لاوے مگر بارادۂ الٰہی سے۔ تو جہال معتزلہ وغیرہ نے بدعت نکالی کہ یہ تو جبر ہی حالانکہ ایمان پر ثواب [illegible]
جاہلان مین بوجہ محرومی نور ہدایت کے پیدا ہوا ہی اور حق صریح وہی ہی جو سلف صالحین رضی [illegible]
اللہ تعالے نے ثمود کی طرح ہر قوم پر بلکہ اُسی قوم کی ہر فرد پر اُسکا حصہ ہدایت اوسکے قلب پر [illegible]
و صالحین ہر ایک کے قلب پر درجہ بدرجہ مقدار ایمان ہی پس جس شخص کے قلب نے اسکو قبول کیا [illegible]
اسکو یہ مجال نہین ہی کہ اس مقدار مین کمی بیشی کرسکے حتی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین [illegible]

عـ یعنی [illegible] فردوس [illegible] ١٢

Marfat.com

...ل کی ... دوسرون کو میسر نہین ہوئی اور مثال کے واسطے فرض کرو کہ وہ کرور من ہی تو اب اسی قدر ایمان پر نماز و روزہ
... قوال و افعال شرعی کا بھی ثواب اسی اصل کے حساب سے حاصل ہوگا اور سوائے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے
... راشدین و عشرۂ مبشرہ شہدا مین اور ابتدائے مرتبہ صدیق انکا انتہا مرتبہ ہوتا ہی لیکن یاد رہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مین صدیق
... کے واسطے جس قرب منزلت کے متوافق ایمان کا نزول تھا وہ آیندہ طبقات کے صدیقین و شہدا کو حاصل نہین ہوسکتا ہی پھر
... لین سے ہر ایک کے لیے خود مقدار متفاوت ہی اگر فرض کرو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پچاس لاکھ من ہی و حضرت عثمان و علی رضی اللہ
... کے لیے درجہ بدرجہ تو ہر ایک کے لیے انکے اعمال کے ثواب بھی اسی حساب سے ہونگے پھر شہدا کا ابتدائے مرتبہ اور صالحین کا انتہائے
... ہی اور اسی قیاس مذکور پر سمجھ لو اور چونکہ اسکی مثال مقداری بالکل غیر موزون ہی تو اسکو روحانیات مین لیجاؤ اور مادیات سے تجاوز کرو اور
... ل مذکور تو معقول کو محسوس کرکے سمجھانے کے طور پر ہی بس خلاصہ یہ ہوا کہ حظ ہدایت و نور ایمان اللہ تعالے ہی اپنی عنایت سے
... ب مین داخل فرماتا ہی اور جسقدر نصیبہ ہر فرد سعید صالح کے لیے داخل فرماتا ہی اس سے کمی بیشی محال ہی پھر ان قلوب صالحہ کا کام یہ ہی کہ
... یق آلہی سبحانہ تعالے سے یہ قلوب اپنے اپنے نصیبۂ نعمت عظمی کو قبول کرلیتے ہین اور اسکو اپنی سویدائے دل مین رکھ لیتے ہین اور یہ
... ت بڑی نعمت ہی۔ بل اللہ یمن علیکم ان ہداکم للایمان۔ اور جب تک قلب مین داخل نہو تب تک ایمان نہین ہی بقولہ تعالے ولما یدخل
... یمان فی قلوبکم۔ اور یہ اہل سعادت خاص بندگان آلہی عزوجل کے قلب پر نعمت ہی برخلاف انکے کافرون کے دلون پر جو نصیبۂ ہدایت
... ن کیا جاتا ہی وہ سیاہ دل اسکو باطل سمجھکر اوگل دیتے بلکہ اسکو قبول کرنے مین اپنی موت جانتے ہین۔ حذر الموت اسواسطے کہ ہر چیز اپنی
... س سے متوافق ہی اسیواسطے اللہ تعالے نے ہمکو آگاہ فرمایا کہ نور و نار یکسان مساوی نہین ہین اور کافرون کے قلب مین تہ پرتہ اندھیریان
... ائی ہوئی ہین۔ یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضها فوق بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراہا ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ
... نور۔ ھ۔ اور جب تجکو یہ بات ظاہر ہو جاوے تو امید ہی کہ اللہ تعالے اپنے فضل سے تیرے نور ایمان کو تیری شہوات نفس کی آڑ
... روشن فرماوے کہ ہر طرح کے شبہات و وسوسات دور ہوجاوین اور تجکو سوائے حق صریح اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ کے سب
... ت و گمراہیان نظر آوین اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ قولہ اما ثمود فہدیناہم الآیہ۔ مین کوئی اشکال وارد ہی نہین ہوتا جسکے جواب
... طرف توجہ کی ضرورت ہو بلکہ معنے یہ ہین کہ حضرت صالح علیہ السلام کے واسطہ سے ثمود کا حصہ ہدایت انکے واسطے نازل فرمایا مگر انکے
... نجس قلوب نے اسکو قبول نکیا بلکہ رد کردیا اور اسی تاریکی ضلالت و اندھے پن کو پسند کیا نعوذ باللہ من ذلک اور کافر اس وقت
... اعتقاد کرتا مین خود مختار ہون اسیواسطے تکبر کرتا ہی اور اپنے واسطے ملکیت و استحقاق ثابت کرتا ہی اور جہالت سے اسکو کچھ خبر نہین
... عجیب حسن صنعت ہی جو نظام عالم نظر آتا ہی اور انسان بھی ہی وجود عدمی ہی اور ظہور وحدانیت آلہی عزوجل ہی حتی کہ انسانی ہاتھ پانون
... کوئی اسکے نہین ہین تو دوسری چیزون کا کیا ذکر ہی پھر تکبر ہیچ لہذا حق عزوجل نے کفار کا انجام فرمایا

وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ
جس دن جمع ہونگے دشمن اللہ کے — دوزخ پر — پھر اونکی مثلین بٹین گی — یہان تک کہ جب پونہچے اوسپر — بتاوینگے
عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ
اونکے کان اور اونکی آنکھین اور اونکے چمڑے — جو کچھ وہ کرتے تھے — اور وہ کہینگے اپنے چمڑون کو

Marfat.com

لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوْا أَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْ أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ

تم نے کیون بتایا ہمکو — وہ بولے ہمکو بلوایا اللہ نے جسنے بلوایا ہر چیز کو

وَّإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ

اور اوسی کی طرف پھر جاتے ہو — اور تم پردہ نہ کرتے تھے اس سے کہ تم کو بتاوینگے

وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ

نہ تمہارے چمڑے — پر تمکو یہ خیال تھا کہ اللہ نہین جانتا بہت چیزین جو کرتے ہو

الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدٰىكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ فَإِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ

جو رکھتے تھے اپنے رب کے حق مین — اوسی نے تمکو کھپایا پھر آج رہ گئے ٹوٹے مین — پھر اگر وہ صبر کرین

مَثْوًى لَّهُمْ ۖ وَإِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۝

اونکا گھر ہے — اگر وہ منایا چاہین — تو ان کو کوئی نہین مناتا

جب اللہ تعالے نے کافرون کا انجام دنیاوی بیان فرمایا کہ کس عذاب وخواری کے ساتھ اپنے رسول ومومنون کے ساتھ کیے گئے تو آگاہ فرمایا کہ یہ عذاب اونکی بداعمالیون کا خاتمہ نہین ہے بلکہ آخرت مین اونکے واسطے عذاب شدید ہے چنانچہ فرمایا۔ وَیَوْمَ یُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللّٰهِ إِلَى النَّارِ۔ اور جس دن کہ اللہ تعالے کے دشمن جہنم کی جانب حشر کیے جائینگے ف یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے کافرون سے اور خصوصًا کفار قریش سے ذکر کردے کہ وہ دن یاد کرو کہ جس دن ایسے لوگ جو اللہ کے دشمن تھے یعنے اوسکی الوہیت مٹاتے اور اسکی آیات و رسولون سے عداوت بامدھتے تھے تو یہ دشمنان خدا جمع ہو کر ذلیل وخوار کھینچے جائینگے اور راہ جہنم پر حجت پوری کرنے کے واسطے روکے جائینگے لقولہ تعالے قفوہم انہم مسئولون۔ سو انسے بازپرس کیجائیگی۔ فَهُمْ یُوزَعُوْنَ۔ پس یہ لوگ متفرق مجموعہ کیے جائینگے ف یعنے ہر ایک قوم ترتیب وار جھنڈے کے جھنڈ آگے پیچھے جہنم کی راہ پر کھینچے جائینگے تو ملائکہ اونکے اول گروہ کو روکینگے تاکہ پیچھے والے لاحق ہو جائین حَتّٰى إِذَا مَا جَاءُوْهَا۔ یہانتک کہ جب یہ لوگ سب گروہ جہنم پر آپہونچینگے ف تو انکو حکم سنایا جائیگا اور انکا شرک وکفر اس سزا کا جرم ہوگا شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ جہنم کے موکل ملائکہ ... پیاسے بھوکے کھینچکر جہنم کی جانب لاوینگے اور جب جہنم پر پہونچینگے تو وہان بازپرس کے لیے کھڑے کیے جاوینگے ... کرینگے کہ ہم کسی فرشتہ کی گواہی اپنے اوپر نہین مانتے ہین پس اللہ عزوجل اونکے منہ بند کر دیگا اور اونکے ... کو حکم دیگا۔ شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ تو ان کافرون پر انکے کان و آنکھین و کھالین جو کچھ یہ لوگ کیا کرتے تھے ... ف پس انکے شرک وکفر و بدکاریون کو ایک ایک کرکے ہر عضو جس سے وہ بدکاری ہوئی تھی بیان کریگا ... پھر اللہ تعالے انکا منہ کھول دیگا تو یہ حجت بھی اون پر پوری ہو جائیگی اور اوسوقت وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ...

... ہے جھگڑا کرتا تھا اور تم ہی نے اولٹے مجھپر گواہی دیکر مجکو جھوٹھا کر دیا اور آخر عذاب مین
... قَالُوا أَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ۔ اونکے چمڑے کہینگے کہ ہمکو اسی اللہ نے گویا کر دیا
... گویا کیا ... گویا اکو اوسوقت ظاہر ہوجائیگا کہ ہر چیز گویا ہی اور اللہ تعالے کی تسبیح پڑھتی ہی اور آیت مین صرف انکے
... اور مراد کل اعضا ہین اور کھالون کا ذکر اسوجہ سے خاص فرمایا کہ وہ گویائی و بولنے سے بہت دور ہی شیخ ابن کثیرؒ نے
... یہ لوگ اپنے اعضا کو ملامت کرینگے کہ تمنے ہمپر کیون گواہی دی تو اعضا جواب دینگے کہ ہمارا کچھ اختیار نہ تھا ہمکو اللہ تعالے نے
... کیا کہ جو کچھ تمہارے واسطے سے اس شخص سے سرزد ہوا ہی سب بیان کرو پس ہمنے سب یک یک بیان کر دیا اور یہ بات بالکل ظاہر ہی
... خالق عزوجل جسطرح چاہے پیدا کرے اگر وہ زبان کے بجاے ہاتھ کو بولنے والا پیدا کرتا تو اوسکو اختیار تھا۔ وَهُوَ خَلَقَكُمْ
أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۔ اسی نے تمکو اول بار پیدا فرمایا اور تمہارے لوٹنے کا انجام بھی اوسکی جانب ہی ف
اوسکے حکم سے کوئی مخالفت و روک ٹوک نہین ہوسکتی ہی تو پھر سواے احمق کے جو اپنے خالق عزوجل کی الوہیت نہین پہچانتا ہی اور
اسکو اسمین تردد ہوگا کہ حق سبحانہ تعالے ہر چیز پر قادر ہی شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ایک ... حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے پھر فرمایا کہ تم لوگون نے پوچھا نہین کہ مین کیون مسکرایا (حدیث صحاح مین ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اسقدر رہیبت و عظمت چھائی رہتی تھی کہ کسیکو یہ مجال نہ تھی کہ نظر بھر کر دیکھ سکے لہذا صحابہ رضی اللہ
عنہم خاموش تھے یہانتک کہ آپ نے خود اجازت دی کہ پوچھو) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپکو اللہ تعالے ہنستا
رکھے آپ کس چیز سے مسکرائے تو آپ نے فرمایا کہ مین اس تعجب سے مسکرایا کہ قیامت کے روز بندہ کافر اپنے رب عزوجل سے مجادلہ کریگا
اور کہیگا کہ اے رب تو نے تو مجھے یہ وعدہ دیدیا ہی کہ مجھپر کچھ ظلم نہ ہوگا ارشاد ہوگا کہ ہان پس بندہ کافر عرض کریگا کہ پھر مین آج اپنے اوپر
سواے اپنی ذات کے کسی کی گواہی قبول نہین کرتا ہون پس اللہ عزوجل فرمائیگا کہ کیا تجھے میرا شاہد ہونا اور میرے ملائکہ کرام کاتبین کا
شاہد ہونا کافی نہین ہی بندہ کافر بار بار اپنی بات دوہراویگا تو اللہ تعالے اوسکے منہ پر مُہر کر دیگا اور اوسکے ارکان و اعضا اوسکی
بد اعمالیان بیان کرنے لگینگے یہانتک کہ جو اعمال اوسنے کیے تھے ایک ایک بیان کر دینگے پھر جب بندہ کافر کا مُنہ کھلیگا تو اپنے
ارکان و اعضا سے کہیگا کہ دور ہو کمبختو تم پر خدا کی لعنت کہ مین تو تمہاری ہی طرف سے جھگڑتا تھا (رواہ ابوبکر البزار و ابن ابی حاتم والامام
مسلم والنسائی) اور یہ حدیث ابو موسی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی گئی ہی چنانچہ ابن ابی حاتم رحمہ اللہ تعالے نے بسند صحیح روایت
کی کہ ابو موسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حساب کے لیے کافر و منافق جمع کیے جائینگے اور رب عزوجل وسبحانہ اوسکے اعمال پیش فرمائیگا
تو وہ انکار کر جائیگا اور کہیگا کہ اے رب تیرے عزت و جلال کی قسم ہی کہ اس فرشتے نے مجھپر وہ لکھ لیا جو مین نے نہین کیا تھا فرشتہ فرمائیگا کہ
کیا تو نے فلان روز فلان جگہ یہ فعل نہین کیا وہ کہیگا کہ اے رب تیری عزت کی قسم ہی کہ مین نے تو نہین کیا پھر جب وہ یہ حرکت کریگا تو اللہ تعالے
اوسکے منہ پر مہر کر دیگا اور اوسکے اعضا گواہی دینگے حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے یہ خیال ہی کہ سب سے پہلے اوسکی دائین ران
بولیگی اور امام ابو یعلی رحمہ اللہ تعالے نے اس حدیث کو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز کافر کو آگاہ کیا جائیگا کہ تو نے یہ بدکاری کی تو وہ انکار کر جائیگا پس اوس سے کہا جائیگا کہ یہ تیرے
پڑوسی گواہ ہین وہ کہیگا کہ یہ مجھپر جھوٹ باندھتے ہین تو کہا جائیگا کہ تیرے گھرانے و کنبے والے گواہ ہین وہ اونکی نسبت بھی جھگڑیگا

کہ جھوٹ کہتے ہین اور جھوٹی قسم کھا جائیگا پس اللہ عزوجل اونکو خاموش کردیگا اور اون پر اونکے [illegible]
دوزخ مین داخل کردیگا۔ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی گئی چنانچہ ابو الضحی رحمہ اللہ [illegible]
نافع ابن الازرق خارجی بحث کرتا ہوا آیا کہ اے ابن عباس قرآن مین مجہپر مقامات مختلف نظر آتے ہین تو آپ نے فرمایا [illegible]
اور اوسکو ہر بات سے آگاہ کیا از انجملہ یہ بھی فرمایا کہ قیامت کے روز ہولناک مواقف ہین ایک وہ وقت ہوگا [illegible]
وچپ ہونگے نہ زبان سے بات نکلے گی اور نہ عذر کرینگے یہانتک کہ اس ہیبت کے بعد اونکو اجازت دیجائیگی [illegible]
حتی کہ مشرک اپنے شرک ہی سے انکار کرجائیگا اور اسیطرح قسم کھا جائین گے جیسے یہان جھوٹی قسم کھاتے ہین پس اللہ [illegible]
کردیگا اور اونکی کھال و آنکھین و کان و ہاتھ و پانون اونکے افعال کی اونپر گواہی دینگے پھر اللہ تعالے اونکے منہ کھول دیگا [illegible]
لڑنے لگین گے آخر انکار کے بعد اقرار ہوگا (رواہ ابن ابی حاتم) اور یہ حدیث اسی معنے مین نافع رضی اللہ تعالے سے بھی [illegible]
ابن ابی حاتم موقوفاً) اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو صحابہ رضی اللہ عنہم ملک حبش مین ہجرت کرگئے تھے [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ مین آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز انسے فرمایا کہ ملک حبش مین [illegible]
عجیب دیکھی ہو وہ بیان نہین کرتے توچند جوانون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک روز ہم بیٹھے تھے کہ ناگاہ اسی قوم کی ایک [illegible]
سر پر پانی کا گھڑا لیے ہوے اوس طرف سے گذری اور یہ عورت راہبہ فقیرن تھی اور وہ اپنے سر پر دونون ہاتھون سے [illegible]
ہوے جاتی تھی کہ اتنے مین اوسی قوم کا ایک نوجوان لڑکا آیا اور آہستہ آہستہ اوس بڑھیا کے پیچھے آکر اوسکے سر پر ہاتھ [illegible]
دھکا دیا تو وہ بڑھیا اپنے گھٹنون کے بل گری اور گھڑا ٹوٹ گیا پھر وہ بیچاری اوٹھی اور اوسنے پیچھے پھر کر دیکھا تو اوس نوجوان [illegible]
کہا کہ گنڈے عنقریب تجکو معلوم ہوجائیگا جب اللہ تعالے اپنی کرسی رکھیگا اور اولین و آخرین کو جمع فرمائیگا اور اونکے ہاتھ پانون [illegible]
بدکاریون کی گواہی دینگے تب تجھے بھی معلوم ہوجائیگا کہ میرا اور تیرا کیا معاملہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر فرماتے [illegible]
تھے کہ اس بڑھیا نے سچ کہا اور فرماتے کہ جس قوم کا یہ حال ہو کہ اونکے کمزور کے واسطے اونکے زبردست سے مواخذہ نہ کیا جائے
کیونکر اس قوم کو اللہ تعالے پاکیزہ فرمائیگا (رواہ ابن ابی حاتم وابن ابی الدنیا) وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ
عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ ۔ اور تم لوگ کچھ چھپاتے نہ تھے کہ تمپر تمہارے کان گواہی
دین یا آنکھین یا چمڑے ف اہل تفسیر نے اس کلام کی تاویل مین دو معنے بیان کیے ہین اول یہ کہ اس کلام پاک سے اللہ تعالے
اون لوگون کو تہدید فرمائی کہ تمہارا یہ خیال بھی نہ تھا کہ تم بدکاری کرتے وقت چھپاؤ کہ تمہارے کان یا آنکھین یا کھال تمپر گواہی [illegible]
کیونکہ یہ لوگ دار آخرت کا اور اللہ تعالے کی وحدانیت کا یقین ہی نہین رکھتے تھے تاویل دوم یہ کہ یہ بھی اللہ کے اعضاء [illegible]
جواب ہے اور اسیکو شیخ ابن کثیرؒ نے ذکر کیا ہے چنانچہ لکھا کہ جب کفار اپنے اعضاء وجلود کو ملامت کرینگے تو وہ [illegible]
کہین گے کہ تم لوگ جو کچھ کرتے تھے اوسکو ہمسے چھپاتے نہین تھے یعنے کچھ خوف نہ کرتے تھے کہ یہ چیزین تمپر گواہ ہونگی [illegible]
خوف سے تم ایسی بدکاریون سے باز رہتے بلکہ تم لوگ تو کھلے کھلے اللہ تعالے کے ساتھ کفر کرتے اور اعلان [illegible]
تھے۔ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۔ لیکن تمہارا گمان [illegible]
جو تم کرتے ہو اونکو اللہ تعالے نہین جانتا ہے ف اور خطیب رحمہ اللہ تعالے نے اس [illegible]

يشهد عليكم الآية - يعنے تم لوگ جب بدکاریون کو عمل مین لانے کے وقت چھپاتے و پردہ کرتے تھے تو کچھ
... پردہ مد کرتے تھے کہ تمپر تمھارے کان گواہی دینگے یا تمھاری آنکھین یا جلود گواہی دینگے کیونکہ تم لوگ جہالت سے
... انکار کرتے تھے بلکہ در و دیوار و پردون کے اندر چھپ کر بدکاریان کرتے اور یہ چھپنا تمھارا اس گمان پر تھا کہ اس تمھارے
افعال کو اور آہستہ اقوال کو اللہ تعالےٰ نہین جانتا مترجم کہتا ہی کہ یہ معنے بھی لطیف ہین اور اس صورت مین یہ کلام
... تعالےٰ ہی کی طرف سے احمق کافرون پر تنبیہ اور اونکو ملامت ہی اور اسکی تائید کے واسطے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہی
بیان آگے آتا ہی شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ یعنے تم اپنے افعال کو چھپاتے نہین تھے بلکہ اللہ تعالےٰ کے سامنے کفر و معاصی
... عمل مین لاتے تھے اور کچھ خوف نہین کرتے تھے اس گمان پر کہ اللہ تعالےٰ تمھارے سب افعال کو نہین جانتا ہی مترجم
... کہ جسنے یہ گمان کیا اوسنے رب عزوجل کو ہرگز نہین پہچانا کیونکہ جہل تو الوہیت کی شان نہین ہی لہذا کافرون پر تشنیع فرمائی
... نے کہان اپنے رب عزوجل کو پہچانا جبکہ تمھارا اعتقاد یہ تھا کہ تمھارے بہتیرے افعال سے تمھارا رب جاہل ہی وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ
الَّذِي ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ - یہی تمھارا وہ گمان ہی جو تمنے اپنے رب کے ساتھ باندھا ف حالانکہ محض حماقت و جہالت
... کہ اللہ تعالےٰ کی الوہیت مین تمنے یہ نقص و عیب گمان کیا - أَرْدَاكُمْ - اس گمان فاسد نے تمکو ہلاک کیا ف
یعنے آج قیامت کے روز تمھارے اس گمان نے کہ اللہ تعالےٰ کو تمھاری بداعمالیون کی خبر نہین ہی اور تمنے اپنے رب عزوجل کو نہین
پہچانا اور باطل اعتقاد کیا تو اسی اعتقاد باطل نے تمکو برباد کیا - فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ - پس تمنے خاسرین مین صبح کی
ف یعنے خواری و بربادی تمھارا انجام ہو گیا حتی کہ جب اس موقت قیامت مین تم نے خواب غفلت سے آنکھ کھولی تو اپنے
... کو بالکل خوار و برباد پاتے ہو مترجم کہتا ہی کہ اہل کفر کا ایسا ہی اعتقاد ہوتا ہی کیونکہ وہ لوگ شان الوہیت کو نہین پہچانتے ہین حتی کہ مخلوقات
... کہ اللہ تعالےٰ کے یہان سفارش پہونچانے کے لیے ادھر ادھر ٹلتے ہین اور مخلوقات کو اپنا مالک بنا کر اونکے ذریعہ سے
... جناب باری تعالےٰ مین سفارش و آگاہی پہونچاتے ہین امام احمد نے بسند جید حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت کی کہ مین ایک
... پردۂ کعبہ مین چھپا ہوا تھا کہ اتنے مین تین شخص آئے اور یہ سب کافر تھے اور ان تینون مین قرابت تھی راوی نے کہا کہ حضرت عبد اللہ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے شاید یون فرمایا کہ ان مین سے ایک شخص قریشی تھا اور باقی دونون اوسکے داماد قبیلہ ثقیف مین سے تھے
یا یون فرمایا کہ ایک شخص ثقفی تھا اور باقی دونون اسکے داماد قریشی تھے اور ان سب کے جسم موٹے تازے ... شکمون پر چربی سے بٹین
... ہوئی تھین ولیکن اونکے دل مین سمجھ بہت کم تھی پس یہ لوگ آپسمین باتین کرنے لگے اور مین نے اونکا ابتدائی بیان نہین سنا پھر ان مین سے
ایک بولا کہ بھلا تمھاری یہ راے ہی کہ ہماری ان باتون کو اللہ تعالےٰ سنتا ہی پس دوسرے نے کہا کہ جب ہم بلند آواز سے کہتے ہین تو البتہ وہ سنتا
ہی اور جب ہم آہستہ کہتے ہین تو وہ نہین سن سکتا ہی پس تیسرا بولا کہ اگر وہ کچھ سن سکتا ہو تو وہ سب سن سکتا ہو گا یعنے اس احمق کی راے
تھی کہ وہ سنتا کچھ نہین ہی) عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب مین نے اونکی یہ باتین سنین تو وہان سے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے ان کے خیالات کا ذکر کیا پس اللہ عزوجل نے نازل فرمایا - وما کنتم تستترون ان یشهد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم تا قولہ تعالےٰ فاصبحتم
من الخاسرین - رواه احمد و مسلم والبخاری) مترجم کہتا ہی کہ اس واقعہ کا زمانہ وہ ہی کہ آنحضرت صلعم مکہ مین تشریف رکھتے تھے اور اپنے صحابہ
رضی اللہ عنہم کو پوشیدہ مکانات مین دین حق کی تعلیم فرماتے تھے کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو کافرون کے ہاتھون سے اذیت پہونچتی تھی

Marfat.com

اور یہ احمق لوگ نماز و طواف وغیرہ مین صحابہ رضی اللہ عنہم کو تکلیف دیتے تھے اسواسطے حدیبیہ
کافرون کو دیکھکر پردہاے کعبہ کی آڑ مین ہوگئے اور اس حالت مین انھون نے ان احمقون کی [illegible]
عبد الرزاق حدثنا معمر عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث یعنے [illegible]
روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت مین آدمیون کو اس حالت سے بلایا جائیگا [illegible]
جڑا ہوتا ہے اسطرح آدمیون کے منھ بند ہونگے پس آدمی کے جسم سے سب سے پہلے جو عضو کلام کریگا [illegible]
اوسکی ران و ہاتھ ہے (عبد الرزاق) معمر رحمۃ اللہ تعالے نے بیان کیا کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے آیت [illegible]
اردٰکم فاصبحتم من الخاسرین پڑھ کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ مین اپنے بندے کے ظن کے [illegible]
اوسنے میرے ساتھ ظن کیا ہے اور مین اپنے بندے کے ساتھ ہون جب وہ مجھے پکارتا ہے مترجم کہتا ہے کہ ظن سے یہان مراد [illegible]
ہے چنانچہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے لوگو آگاہ رہو کہ آدمیون کے اعمال اسی بنیاد پر ہوتے ہین جو انکو اپنے رب [illegible]
ساتھ اعتقاد ہوتا ہے چنانچہ مومن کا یہ حال ہے کہ اوسنے رب عزوجل کے ساتھ نیک اعتقاد کیا پس نیک عمل کیا اور کافر و منافق کا [illegible]
ہے کہ اوسنے اللہ تعالے کے ساتھ بد اعتقاد کیا تو اپنے اعتقاد کے موافق بدکاریون کا مرتکب ہوا امام احمد نے بسند صحیح [illegible]
ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو ہوشیار رہو کہ تم مین سے جس شخص کی [illegible]
آوے تو چاہیے کہ ایسی ہی حالت مین اوسکی موت آوے کہ اوسکا اعتقاد اللہ تعالے کے ساتھ نیک ہو (رواہ اصحاب الصحاح ایضاً)
علماے حق نے لکھا ہے کہ بندۂ مومن کی شناخت یہ ہے کہ وہ نفاق سے ڈرتا رہے اور جب تک زندہ ہے اوسپر خوف عذاب غالب [illegible]
پھر جب مرنے کا وقت آوے تو خوف چھوڑ کر اپنے رب ارحم الراحمین کے ساتھ نیک گمان کرے تاکہ اللہ تعالے اوسکے [illegible]
اپنی رحمت سے اوسکے گمان کے موافق معاملہ فرماوے اور وہ عذاب سے چھوٹ جاوے بخلاف کافرون کے کہ انکو زندگی مین [illegible]
ہے اور نہ نیک اعتقاد ہے اور نہ اپنے رب عزوجل کی معرفت ہے بلکہ جب مرکر اونکی آنکھ کھلتی ہے تو حالت سے واقف ہوتے ہین تو [illegible]
خواب غفلت کی صبح بالکل خسارت و بربادی ہے اور اسوقت کسی سے کچھ عذر قبول نہ ہوگا چنانچہ فرمایا ۔ فَإِن يَصْبِرُوا فَالنَّارُ
مَثْوًى لَّهُمْ ۔ پس اگر ان کافرون نے صبر کیا تو آگ اونکا ٹھکانا ہے ف یعنے اگر انھون نے پھر دنیا مین [illegible]
جانے کی درخواست نہ کی بلکہ وہین پڑے رہنے پر صبر کیا تو اونکا ٹھکانا ہے آتش جہنم جسمین صبر [illegible] وَإِن يَسْتَعْتِبُوا
فَمَا هُم مِّنَ الْمُعْتَبِينَ ۔ اور اگر انھون نے راضی کرنا چاہا تو انکو رضامندی [illegible]
نے اللہ تعالے سے خواہش کی کہ اونکا عذر قبول کرکے انکو دنیا مین واپس کردیا جاوے تاکہ اللہ تعالے کی اطاعت [illegible]
تو یہ عذر خواہی قبول نہ ہوگی کیونکہ اگر وہ دنیا مین واپس کیے جاوین تو پھر وہی کرین جس سے منع کیے گئے [illegible]
فائدہ نہین ہے اور اللہ تعالے اپنی مخلوق سے خوب آگاہ ہے تو لازم آیا کہ پھر دنیا اونکو اسی [illegible]
نہین چھوٹ سکتے ہین تنبیہ قتادہ رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ ظن اعتقادی [illegible]
تباہ کرنے والا ہے پس نجات دینے والا اعتقاد قولہ تعالے اِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ [illegible]
اعتقاد تھا کہ مین اپنے حساب سے ملنے والا ہون یعنے عنقریب [illegible]

Marfat.com

...اللہ لا یظنون انہم ملاقوا ربہم الآیہ جو سورۂ بقرہ کے چوتھے رکوع میں ہے۔ یا وہ ظن اعتقادی جو تباہ کرنے والا ہے وہ بمانند قولہ تعالےٰ
وذلکم ظنکم الذی ظننتم بربکم اردٰکم الآیہ خطیبؒ نے لکھا کہ محققین علما نے فرمایا کہ ظن کی دو قسمیں ہیں ایک ظن نیک دیگر ظن بد پس
ظن نیک یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ اپنے حق میں رحمت و فضل و احسان کا اعتقاد رکھے جیسے حدیث قدسی میں حکم دیا گیا ہے کہ تم میں
کوئی نہ مرے مگر ایسی حالت میں کہ اوسکو اللہ تعالےٰ کے ساتھ نیک گمان ہو (رواہ احمد و ابوداؤد و الطیالسی و عبد بن حمید
و مسلم و ابن ماجہ و ابن حبان و ابن مردویہ) اور بدگمانی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی شان پاک میں ایسی بات کا گمان کرے جو اوسکی شان کے
لائق نہیں ہے جیسے کافروں نے گمان کیا کہ اللہ تعالےٰ کو اونکے بہت سے اعمال سے آگاہی نہیں ہے پس یہ بدگمانی اوسکی خواری و بربادی
کا نشانی ہے ف ۲ فی العرائس قولہ تعالےٰ وما کنتم تستترون ان یشہد علیکم سمعکم ولا ابصارکم الآیہ جو شخص معصیت کا مرتکب ہوتا ہے
تو اوسکے آثار اوسکے اعضا پر ظاہر ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ یہ غیر ممکن ہے کہ اوسکو پوشیدہ کر سکے مترجم کہتا ہے کہ قولہ تعالےٰ قل اعملوا فسیری اللہ
عملکم ورسولہ الآیہ کی تفسیر میں اسکی تحقیق گذر چکی ہے اور جیسے تقویٰ کا لباس ہوتا ہے کہ وہ متقی کے چہرے سے ہر شخص کو ظاہر ہو جاتا ہے اسیطرح
گناہ کا لباس بھی آدمی کے چہرے سے عیاں ہوتا ہے۔ اور اگر کسی شخص کو اپنے نفس سے آگاہی ہو تو وہ جناب باری تعالےٰ میں خفیہ
اپنے گناہوں سے استغفار کرتا ہے تاکہ آثار معصیت کا داغ اوس سے مضمحل و محو ہو جاتا ہے حتیٰ کہ صاحب نظر کو بھی اوسکے وجود سے یہ آثار نظر
نہیں آتے ہیں شیخ ابوعثمان حیری رحمہ اللہ تعالےٰ نے کہا کہ ارتکاب گناہ کے وقت جس شخص کو یہ یاد نہ آیا کہ اوسکے اعضا و جوارح
اوسپر گواہ ہونگے تو وہ بدکرداری میں جرأت کرتا ہے اور جسکے حق میں عنایت الٰہی سابق ہے اوسکو یہ امر یاد آجاتا ہے تو بسا اوقات اسکی
برکت سے اوسکو توفیق حاصل ہو جاتی ہے کہ گناہ سے باز رہے (عس) پھر اللہ تعالےٰ نے کافروں کے دنیاوی امتحان خواری کا حال بیان فرمایا

وَقَیَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَیَّنُوا لَهُمْ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ
اور لگا دیے ہمنے اون پر تعیناتی پھر اونھوں نے بھلا دکھایا انکو جو اونکے آگے اور جو انکے پیچھے اور ٹھیک پڑی اونپر بات مل کر

فِیْ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِیْنَ
ایسے فرقوں میں جو ہو چکے ہیں ان سے آگے جنوں کے اور آدمیوں کے وہ تھے ٹوٹے والے اور کہنے لگے

كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝ فَلَنُذِیْقَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
جو منکر تھے مت سنو اس قرآن کے سننے کو اور بک بک کرو اسکے پڑھنے میں شاید تم غالب ہو تو ہم کو ضرور چکھانی منکروں کو

عَذَابًا شَدِیْدًا وَّلَنَجْزِیَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ ذٰلِكَ جَزَاءُ اَعْدَاءِ اللّٰهِ النَّارُ
سخت مار اور اونکو بدلا دینا برے سے برے کاموں کا جو کرتے تھے یہ سزا ہے اللہ کے دشمنوں کی آگ

لَهُمْ فِیْهَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
انکو اوس میں ہمیشہ کا گھر بدلا اوسکا جو ہماری باتوں سے انکار کرتے تھے اور کہنے لگے جو لوگ منکر ہیں

رَبَّنَا اَرِنَا الَّذَیْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِیَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِیْنَ ۝ ع ۷
اے رب ہمارے ہمکو دکھا وہ دونوں جنہوں نے ہمکو بہکایا جن اور آدمی کہ ڈالیں ہم اونکو اپنے پاؤں کے نیچے کہ وہ رہیں سب سے نیچے

ف ۱ اللہ تعالےٰ نے کافروں کا عذاب شدید ذکر کیا تو اسکا سبب بیان فرمایا جس سے وہ لوگ اس عذاب شدید کے مستوجب ہوئے

اور وہ کفر و شرک و عداوت بندگان حق تعالے ہی کذا فی السراج وغیرہ مترجم کہتا ہی کہ اکثر کافرون منافقون نے
جزا و سزا پر قیاس کرکے انکار کیا اور مترجم نے اس مہر کے اسرار کو جابجا اسطرح اظہار کر دیا جس سے منافقون
خلاصہ یہ ہی کہ اللہ تعالے نے دار الآخرہ مین اپنے دو صفات کمال کا ظہور رکھا ایک صفت رحمت اور دوم صفت غضب
سمجھ سکتا ہی کہ یہ دونون صفتین خود ظاہر ہین اور حدیث صحیح قدسی مین وارد ہوا کہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ میری رحمت
اس کلام جامع اعجازی مین بکثرت علوم داخل ہین جنکا بیان اس تفسیر کے مواقع مین آچکا اور شرح صحیح البخاری مین توضیح مذکور
تنبیہ مقصود ہی اول یہ کہ اللہ تعالے نے دونون صفات قدسی رحمت و غضب کو اپنے اپنے مظاہر مین ابھی اسطرح ظاہر نہین فرمایا کہ
فوراً داخل جہنم ہو جاتے بلکہ رحمت کو سبقت دی اور جمیع مظاہر کو دنیا مین مہلت دیدی اور نام پاک الرحمن کا ظہور ہوا کہ دنیا مین
سب پیدا ہوکر آرام مین ہین کہ انکو عافیت و رزق و صحت ایک مدت تک مقدر ہی پھر کافرون نے رب عز وجل کو بھلا دیا تو اللہ تعالے
ہدایت کیے لیے رسول بھیجے اور انکو آگاہ فرمایا کہ اگر اپنی ذات کے واسطے رسولون کی اتباع مین سامان جمع کرین تو انکے واسطے
اور ایک حدیث معراج مین ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وصیت فرمائی کہ تربت جنت بہت پاکیزہ
اپنی امت کو ارشاد کیجیے کہ یہان پودے لگاوین اور وہ لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ اور سبحان اللہ وبحمدہ ہین اور تفسیر قولہ تعالے والباقیات
الصالحات خیر عند ربک الآیہ۔ مین اشارہ گذر چکا ہی یہ وہم نہو کہ بس جنت مین بھی ہمارے اعمال ہین جواب یہ کہ ہان بیشک تمہارے اعمال
وقد قال تعالے تلک الجنۃ اورثتموہا بما کنتم تعملون۔ یہ جنت تمہارے اعمال کی میراث ہی۔ اور حدیث مین بھی ایسے شخص کو نادان سست کہا گیا جو
عمل نکرے اور بدون اسکے اللہ تعالے پر امیدین باندھے غزالی رح نے اسکی مثال دی کہ احمق کسان ہی جو بغیر زراعت کے منتظر ہی کہ فصل پر خرمن جمع کرے
لیکن یہ سمجھ لینا چاہیے کہ جنت بین بیشک ہمارے اعمال ہین مگر وہ اعمال ہین جنکو حق سبحانہ تعالے نے قبول فرمایا ہی اور وہ مالک حقیقی منعم
افضال غیر متناہی ہی اور بدکاری کو وہ زیادہ نہین فرماتا لیکن نیکوکاری کو اپنے فضل سے بڑھاتا ہی حدیث مین ہی کہ بندۂ مومن کا صدقہ
ہاتھ مین جانے سے پہلے الرحمن عز وجل کے ید قدس مین آتا ہی اور وہ رحمت سے اسکو تربیت فرماکر بڑھاتا ہی جیسے تم لوگ اپنے گھوڑے کے
کے بچے کو پالتے ہو حتی کہ چھوہارے کا ٹکڑا بڑھکر کوہ احد سے بڑا ہو جاتا ہی (الصحیح) اور اللہ تعالے نے فرمایا کہ یؤت من لدنہ اجراً عظیما
اسکو اپنی طرف سے ثواب عظیم عطا فرماویگا۔ بالجملہ کافرون کے واسطے ہادی بھیجا اور ارشاد و ہدایت کا دروازہ کھول دیا مگر کافرون نے
دنیا کو پسند کیا اور جنت کا مسکن چھوڑ دیا اور اللہ تعالے سے دشمن ہوگئے یا بین معنے کہ شرک کے دوست و معتقد ہوے اور توحید
کے دشمن ہوے اور شیطان کے ساتھی ہوے وقد قال تعالے۔ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا
بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ۔ اور ہمنے کافرون کے واسطے اونکے ساتھی مہیا کر دیے جنھون نے کافرون کے
کو کھایا جو انکے روبرو ہی اور جو پیٹھ پیچھے ہی قیض اوس چھلکے کو کہتے ہین جو انڈے پر محیط ہوتا ہی
ہین اور ما بین ایدیہم سے مراد دنیا و اسکے شہوات ہین اور ما خلفہم سے مراد آخرت ہی جو دنیا سے پیٹھ پھیرنے کے
ہوا کہ جب کافرون نے دنیا اختیار کی اور شرک کو پسند کیا اور اللہ تعالے کی توحید سے مخالف ہوگئے
شیاطین کو مسلط فرمایا جیسے انڈے پر اوسکا چھلکا مسلط ہوتا ہی کما قال تعالے ومن یعش عن ذکر الرحمن
اللہ عز وجل کے ذکر سے جو شخص منحرف ہوتا ہی ہم اوسکے واسطے شیطان مسلط کرتے ہین

Marfat.com

[illegible] ایسے لوگ پناہ مانگتے ہیں ف زینہار از قرین بد زینہار ہے یعنے قرین بد سے پناہ مانگے اور
[illegible] ہو سکتا ہی کہ اللہ تعالے کی توحید پر یقین لاوے اور اوسکی یاد میں ہے ورنہ موافق حکم آیت کے شیطان قرین
[illegible] ہوگا جیسے کافرون پر اللہ تعالے نے شیاطین کو مسلط کیا تو انھون نے کافرون کے سامنے امور دنیا کو زینت سے سنوار دیا اور
[illegible] عجیب حکمت ہی کہ ہر شخص یہ امر یقینی جانتا ہی کہ مین اس دنیا مین ایک وقت پیدا ہوا اور ایک وقت بالضرور مرجاؤنگا کہ پھر مجھے
دنیا سے کچھ بھی تعلق نہ ہوگا تو سچی سمجھ اوسکے حق مین یہ تھی کہ ہر شخص کے واسطے یہ دنیا فقط چند روزہ ہی اور جب یہان سے جانا ضروری
[illegible] اس دنیا سے اوسکا فائدہ وہی ہی جو اوسکے ساتھ رہا اور جو چیز کہ اوسکے ساتھ نہ جائیگی وہ اوسکے نزدیک نیست ہونا بہتر ہی ولیکن
شیاطین نے کافرون کی آنکھ مین اس دنیا کو رچ دیا اور ہر کافر کو دیکھو کہ وہ دنیا مین بہت اطمینان کے ساتھ پختہ مستحکم مکانات بنانے مین
اور باغات و جائداد سنوارنے مین اور سونا چاندی وجواہرات جمع کرنے مین اور باہمی فخر و افتخار مین منہمک رہتا ہی اور آخرت کا خیال بھی نہین کرتا
[illegible] کہ اپنا مرنا بھی بھول جاتا ہی کیونکہ شیاطین نے انکے واسطے ماخلفہم یعنے آخرت کو بھی مزین کیا چنانچہ انکے دل مین جما دیا کہ نہ کوئی حشر ہی
حساب ہی اور نہ جنت ہی نہ دوزخ ہی یہ سب دل خوش کرنے کی خیالی باتین ہین اور یہ دور دنیاوی اسطرح چلا آیا اور اسیطرح چلا جائیگا اور جو مرا وہ
پاک ہو جائیگا جب یہ خیال جم گیا تو کافر کی تمام کوشش اسی دنیا کے واسطے منحصر ہو گئی۔ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔ اور ان کافرون پر بھی وہ قول آلہی ٹھیک بیٹھا جو انسے پہلے کی جنی
و انسی امتون ماضیہ پر ٹھیک بیٹھ چکا ہی ف یعنے ان کافرون سے پہلے بہت سی امتین قسم جن و قسم انسان سے گذر چکی ہین
اونکے بھی ایسے ہی اعمال تھے جیسے اس امت کے کافرون کے اعمال ہین تو ان کافرون پر بھی وہی قول ٹھیک بیٹھا جو انسے پہلے
[illegible] ہوئی کافر امتون پر ٹھیک ہو چکا کہ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ۔ وہ لوگ خاسرین تھے ف یعنے اس دنیا سے
بالکل خسارہ اٹھا کر ہلاک ہو چکے تو یہ امت کافرہ بھی انھین کافرون مین داخل ہو کر اس خسارت مین انکے برابر ہوگی کیونکہ یہ لوگ
بھی اللہ تعالے کی توحید سے بیزار ہوتے ہین اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت سے منہ موڑ کر دشمنی کرتے ہین اگر کہا جاوے
کہ شیطان کو زینت دینے کا اختیار کہان سے حاصل ہوا جواب یہ ہی کہ حقیقی خالق اللہ تعالے ہی اور شیاطین کی جانب زینت کی نسبت ایسی
ہی جیسے کہتے ہین زید نے فلان کو قتل کیا۔ پھر کافرون پر مسلط کرنا اور زینت کا فعل پیدا کرنا اللہ تعالے ہی عزوجل کی مشیت ہی اور
کفار خود جانتے ہین کہ انھون نے دنیا کو اختیار کیا اور آخرت و ایمان سے منہ موڑا حالانکہ اللہ تعالے نے صریح حکم دیدیا کہ شرک و کفر کے
ساتھ دنیاوی محبت کی تاریکی اور شیطان کی ہمنشینی ہی برخلاف اسکے جو بندہ کہ اللہ تعالے کی توحید پر ایمان لایا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی تو اوسکے واسطے تاریکی دور ہو کر نور فراست ہی حتی کہ حیات دنیا مین بھی ملائکہ اوسکو بشارت دیتے ہین
[illegible] دنیا پر مطمئن نہین ہوتا جب یہ بات معلوم ہوئی تو کافر باوجود کفر کے جب نور عقل و فراست و معرفت آخرت کا طالب ہی تو اوسکی
[illegible] ہر ایک چیز کے لوازم و اسباب سامان جداگانہ ہوتے ہین اسیواسطے کافرون کو قرآن مجید کا نور نظر نہین آتا تھا اور یہ
[illegible] کہ اللہ تعالے نے حق کو ہر جگہ غالب رکھا ہی تو قرآن مجید کا اعجاز قطعاً تمام عرب فصحا بلغاء پر غالب تھا لیکن شامت کفر سے
[illegible] کرتے تھے ورنہ اونکے دل بیساختہ اس کلام معجز کی جانب کھینچے جاتے تھے خصوصاً اونکی عورتین و لڑکے و نوجوان زیادہ
[illegible] کیونکہ انکے دلون مین قساوت کم تھی چنانچہ ایکمرتبہ جب کفار قریش نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو طرح طرح کی تکلیفین

دینی شروع کین تو اکثر صحابہ دوسرے ملکون مین ہجرت کر گئے تاکہ وہان فراغت سے اللہ تعالی [illegible]
کوئی حکم نازل فرماوے پس انھین صحابہ مین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کا قصد کیا [illegible]
قبائل عرب کا ایک سردار انکو ملا اور جب اوسکو معلوم ہوا کہ ہجرت کر کے جانا چاہتے ہین تو وہ سمجھا بجھا کر واپس
لایا اور قریش سے کہا کہ تمپر افسوس ہی کہ تم مین سے ایسا سردار باہر چلا جاوے قریش نے شکایت کی کہ یہ مسلمان
کی عبادت کرتے ہین اوسنے کہا کہ خیر یہ جو کچھ کرتے ہین وہ اپنی ذات کے واسطے کرتے ہین اور مین نے انکو اپنے
لے لیا ہی یعنے اب اگر کوئی شخص ان سے تعرض کریگا تو میری قوم و قبیلہ سے اوسکی لڑائی ٹھن جائیگی کیونکہ وہ میرے پناہ
کفار قریش نے اوسکی خاطر سے منظور کر لیا چند روز کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان کے دروازے پر
مسجد بنایا اور اوسمین تہجد کے وقت نماز و قرآن مجید پڑھا کرتے تھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی شان یہ تھی کہ جب
پڑھتے تو جوش محبت سے اونکے آنسو نہین تھمتے تھے جب پاس پڑوس کی عورتون نے یہ کلام پاک سنا تو وہ بے اختیار
کہ ہم کسیطرح قریب سے سنین جب رات کو اونکے گھرون کے کفار مثل مردہ کے سو جاتے تو یہ عورتین اور اونکے ساتھ نوجوان لڑکے [illegible]
رہتے تھے جب یہ خبر کافرون کو پہونچی تو انھون نے اپنی عورتون و بچون کو سخت دھمکایا ولیکن قریب تھا کہ یہ عورتین و بچے سب
مسلمان ہو جاوین آخر کفار قریش نے اوس سردار سے کہلا بھیجا کہ ہم نہایت تنگ ہین اور ہمارے جورو بچے بے دین ہوئے
پس تم حضرت ابو بکر کو منع کرو کہ اسطرح نہ پڑھین یعنے تنہا کسی کوٹھری مین گھس کر بدون آواز کے پڑھین جب اوسنے حضرت
رضی اللہ عنہ سے قوم قریش کی شکایت بیان کی اور چاہا کہ آپ کوٹھری مین خفیہ پڑھین تو آپنے فرمایا کہ مجھے کسی کافر کا ذمہ
نہین ہی والحدیث فی الصحاح بالجملہ جن کافرون کو اللہ تعالے نے اپنی مشیت مین خوار کیا تھا وہ اسیطرح سیاہ دل اور قرآن مجید
چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ
تَغْلِبُونَ۔ یعنے کافرون نے آپسمین کہا کہ اس قرآن سننے کے واسطے کان مت لگاؤ اور اسمین لغو پھیلاؤ شاید تم غالب
ف۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہجرت سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین تھے تو قرآن پڑھتے
آپ آواز بلند فرماتے جب مشرکین سنتے تو لوگون کے جماؤ کو وہان سے بھگا دیتے اور کہتے کہ کان لگا کر یہ قرآن مت سنو بلکہ
لغو پھیلاؤ شاید تم غالب رہو قشیری رح نے کہا کہ جو کوئی قرآن سنتا تھا وہ اسی جانب میل کرتا تھا اور نرم دلون اور صاف
اسکا زیادہ اثر ہوتا تھا تو سخت دل بوڑھے خبیث کافرون نے نوجوان لوگون کو منع کیا کہ اس قرآن کو مت سنو بلکہ [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید پڑھین تو اوسوقت لغو پھیلاؤ جیسے تالیان بجانا و سیٹی بجانا اور شعر گانا اور رجز [illegible]
بکنا اور بیہودہ غل و شور کرنا تو جب ایسا کرو گے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کسیکے کان مین نہ آویگی پس کوئی ایمان [illegible]
نہین کریگا اور تمھین غالب ہو گے کیونکہ یہی تمھارا مطلب ہی خطیب رح نے کہا کہ ان احمقون نے اپنی جہالت کو خوب [illegible]
یہ لوگ جانتے تھے کہ یہ ایسا کلام پاکیزہ ہی کہ جو اوسکو سنتا ہی اوسکی طرف جھک جاتا ہی حالانکہ اوسوقت عرب مین فصاحت [illegible]
بہت زور تھا پھر بھی اس کلام پاک کا مثل کہین نہ پایا اس سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ یہ لوگ توحید الٰہی [illegible] کے
کر اوسکو سننے سے اسقدر نفرت کرتے تھے بلکہ دوسرون کو اسطرح نفرت سے [illegible] ہوتے تھے لہذا [illegible]

Marfat.com

عَذَابًا شَدِیْدًا۔ پس جن لوگون نے کفر کیا ہی ہم اونکو عذاب شدید چکھاوینگے ف دنیا مین تو
... ہوگی بلکہ دین اسلام کو غالب کرینگے اور آخرت مین جہنم کے اندر آگ کے ہاتھ ملین گے وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَسْوَاَ
الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔ اور جو عمل یہ لوگ کرتے رہتے تھے اوسکا بدتر بدلہ انکو ہم پہونچا وینگے ف اور چونکہ لوگ
عداوت پر جمے ہوے تھے کہ اس سے کبھی نہ ٹلین گے تو یہی عداوت کی آگ ان پر سے جہنم مین کبھی نہ ٹلیگی ذٰلِکَ جَزَآءُ
اَعْدَآءِ اللّٰہِ۔ اللہ تعالے کے دشمنون کی یہی سزا ہی ف اور جیسے اللہ تعالے کی شان نے مثل ہی ویسے ہی اللہ تعالے
سے دشمنی کرنے والون پر عذاب بھی بے اندازہ ہی پھر اوسکو بیان فرمایا بقولہ تعالے اَلنَّارُ یعنے یہ سزا آتش جہنم ہی۔ لَھُمْ
فِیْھَا دَارُ الْخُلْدِ۔ ان دشمنون کے واسطے اس آگ مین دائمی گھر ہی ف یعنے ہمیشہ اسی جہنم مین رہینگے بیضاوی
نے کہا کہ اونکے دار جہنم کی صفت یہ ہی کہ دائمی ہی اور ابن عادل نے کہا کہ بعض روایت مین آیا ہی کہ جہنم مین ایک گھر ہی جسکو سب طرف سے
آگ گھیرے ہوے ہی اسکو دار الخلد کہتے ہین کیونکہ جسطرح انھون نے ہر طرح اور ہر طرف سے آتش عداوت کو مشتعل کیا اور اسی پر جم گئے تھے
اسی طرح اونکے عوض مین بھی ایسا ہی عذاب خانہ ہی۔ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ۔ یہ سزا ہماری آیات سے منکر
ہونے کی پوری سزا ہی ف جسمین کچھ زیادتی نہین ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ جہنم سے کبھی انقطاع و انتقال نہ ہوگا تنبیہ
علماے رحمہم اللہ تعالے نے کہا کہ آدمی کو چاہیے کہ قرآن مجید پڑھتے وقت خود ظاہر و باطن مین نرم ہو اور فکر و غور سے کلام الٰہی تلاوت
کرے اور اگر کسی دوسرے سے تلاوت کو سنے تو لازم ہی کہ سکوت و خاموشی کے ساتھ ادب لحاظ رکھے اور ایسی کوئی حرکت نہ کرے جس سے
تلاوت کرنے والے کو تشویش ہو بلکہ اوسکے ساتھ کان لگا کر سنتا رہے کیا نہین دیکھتے ہو کہ ان کافرون کو کفر و بے ادبی کی سزا مین جہنم کے اندر
ایسا ٹھکانا ملا جہان عذاب شدید ہی پھر کافرون کے واسطے یہ وقت کچھ دور نہین ہی بلکہ گویا پہونچ گئے اور اپنے حرکات پر اور جن گمراہون کا
کہنا مان لیا تھا اونکی پیروی کرنے پر سخت حسرت سے پچھتاتے ہین لہذا اللہ تعالے نے فرمایا۔ وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا رَبَّنَآ
اَرِنَا الَّذَیْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔ اور کافرون نے کہا کہ اے ہمارے رب جن دونون فریق نے جن و انس مین
سے ہمکو بہکایا تھا اونکو ہمین دکھلادے نَجْعَلْھُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا۔ کہ ان دونون کو ہم اپنے پانون کے نیچے کر الین۔
ف یعنے کفار جب جہنم مین ڈالے جائینگے تو گمراہ کرنے والے سرکشون کو زیادہ سزا ہوگی کہ وہ دوزخ کے نیچے طبقہ مین ڈالے
جاوینگے تو اونکی پیروی کرنے والے جہال اپنے رب عزوجل کی درگاہ مین فریاد کرینگے کہ ان کمبخت جن و انس نے ہمکو ایسی راہ سے
بہکایا جو تیری رضامندی کی راہ تھی اور ہم لوگ اپنی بدبختی سے اونکے تابع ہوے آج وہ ہمکو دکھلا دیے جاوین کہ اس آگ مین
ہم اونکو اپنے پیرون کے نیچے روندین۔ لِیَکُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِیْنَ۔ تاکہ یہ دونون فریق منجملہ ذلیلون کے ہو جاوین
ف اور ہمکو انھون نے دنیا مین اپنے تابع بنایا تھا تو آج ہمارا انصاف ملجاوے کہ ہم اونکو اپنے پانون کے نیچے ڈالین ان
جاہلون کو کچھ خبر نہین ہی کہ حضرت علام الغیوب عزوجل نے پورا انصاف کر دیا کیونکہ وہ ہر ایک بندے کے اعمال سے خوب آگاہ ہی لیکن
ان کافرون نے اسوجہ سے نہین پہچانا کہ انھون نے دنیا مین اللہ تعالے کی معرفت نہین پائی اور جو یہان اندھا رہا وہ وہان بھی اندھا
... تھے ویسے ہی وہان بھی احمق رہے شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ قولہ تعالے والغوا فیہ یعنے سیٹیان تالیان
... کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھنے مین خلط ملط کردو اور جب قرآن پڑھا جاتا تھا تو قریش لیبا

Marfat.com

کیا کرتے تھے ضحاک نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ الی ... [illegible]
اور منکر ہوکر دشمن ہوجاؤ شیخ نے کہا کہ یہ کافرون ومنافقون کا حال ہی کہ قرآن مجید ... [illegible]
اسکے برخلاف اللہ تعالے نے مومنین بندون کو حکم دیا بقولہ تعالے واذا قرئ القرآن فاستمعوا ... [illegible]
جب قرآن پڑھا جائے نہ کان لگاکر اوسکو سنو اور خاموش رہو شاید تمپر رحم کیا جائے ... [illegible]
الانس۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ یہ ابلیس اور آدم کا وہ بیٹا جسنے اپنے بھائی کو قتل کیا ... [illegible]
کہ کفار اپنے رب عزوجل سے عرض کرینگے کہ جن وانس مین سے جن دونون نے ہمکو گمراہ کیا وہ ہمکو دکھلا کہ جنمین جن ... [illegible]
گمراہ کیا اور انس مین سے حضرت آدم کے اُس بیٹے نے راہ بگاڑ دی جسنے اپنے بھائی کو مار ڈالا تھا جسکا نام قابیل مشہور ... [illegible]
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ کافرون مین سے جو مشرک تھا وہ ابلیس کو دکھلانے کے واسطے کہیگا اور جو ... [illegible]
تھا وہ آدم کے بیٹے کو پکاریگا۔ ابن کثیرؒ نے کہا کہ ابلیس کے پکارنے والے سبھی کافر ہونگے کیونکہ ابلیس نے ہر بدکاری کی ... [illegible]
اور قابیل کو وہی لوگ پکارینگے جو اپنے شرک وکفر مین ظلم قتل وغیرہ کے بھی مرتکب ہوئے ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ جو ... [illegible]
قتل ہوتا ہی تو اوسکے خون کا ایک حصہ آدم کے اوس بیٹے پر پڑتا ہی جسنے سب سے پہلے قتل کا طریقہ نکالا مترجم کہتا ہی کہ ... [illegible]
جو گناہ ہوا وہ اوسپر پورا باقی رہیگا اور قابیل پر اسکے مثل وبال لکھا جائیگا یہانتک کہ قیامت قائم ہو جیسے نیک راہ ... [illegible]
عمل کرنے والون کو ثواب ملتا ہی اونکے ثواب مین سے کچھ کمی نہین ہوتی بلکہ ہر ایک عامل کے ثواب کے برابر اوس شخص کو بھی
ملتا ہی جسنے یہ نیک طریقہ نکالا تھا **ف** فی العرائس قولہ تعالے وقیضنا لہم قرناء فزینوا لہم الآیہ زینت دکھلانے والے
دو نون ہین پس نفس کا تزئین یہ ہی کہ خواہش کی چیزون کو اچھا دکھلاتا ہی یعنے انسان کلجی خواہ مخواہ شہوات کی جانب راغب
اور صبر نہین کرتا شیطان کا تزئین یہ ہی کہ اونکو ڈھیل دیتا ہی یعنے ابھی کیا جلدی ہی آیندہ اپنی اصلاح کرلینا شیخ جنید رحمہ اللہ
نے کہا کہ نفس کو کبھی حق سے الفت نہین ہوتی شیخ ابن عطارحؒ نے کہا کہ نفس کا قرین شیطان ہی کہ نفس کو اوس مطلب
ہوتی ہی اور جو کچھ شیطان اشارہ کرتا ہی جی بھی اوسطرف جاتا ہی اور حق کو چھوڑ دیتا ہی کیونکہ اوسکو کسی حال مین حق سے الفت
ہی اور ہمیشہ آدمی پر یہانتک دام فریب پھیلاتا ہی کہ وہ مرتے دم تک اپنی امیدون مین پڑا رہتا ہی اور کثرت معاصی جنکو وہ
پیچھے پیچھے عمل مین لاچکا ہی اونکو بھول جاتا ہی الحاصل شیطان کو کافرون کا قرین کردیا گیا کیونکہ کافرون نے حق عزوجل سے
کفر کیا تو ایسے بہیانون کے بلا مین پڑے اور ملائکہ سے انکو قوت وتوفیق نہین ملی جیسے مومنون کو ملی

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا
تحقیق جنھون نے کہا رب ہمارا اللہ ہی پھر اسی پر ٹھہرے رہے اون پر اترتے ہین فرشتے ... [illegible]
وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ۝ نَحۡنُ اَوۡلِیٰٓؤُکُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا
اور نہ غم کھاؤ اور خوشی سنو اوس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تھا ہم ہین رفیق تمہارے دنیا کی زندگی مین
وَفِی الۡاٰخِرَۃِ ۚ وَلَکُمۡ فِیۡہَا مَا تَشۡتَہِیۡۤ اَنۡفُسُکُمۡ وَلَکُمۡ فِیۡہَا مَا تَدَّعُوۡنَ ۝ع
اور آخرت مین اور تمکو وہانہی جو چاہے جی تمہارا اور تمکو وہانہی جو کچھ مانگو

...ترک کیا اور آخرت سے منکر یا بے رغبت ہوکر دنیا اختیار کر لی اور اللہ عزوجل نے اونکے دشمنون
... مسلط کیا اور اپنی توفیق ونصرت سے اونکو محروم فرمایا حتی کہ جہنم مین خوار ہوے جنکا بیان اوپر گذرا تو انکے بعد
... کا بیان کیا جنکو ملائکہ علیہم السلام سے نصرت دیگئی بقولہ تعالے ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ۔ ایسے
... نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے ف وہ اکیلا الوہیت والا ہے اوسکا کوئی ساجھی نہین ہے اوسیکا ہمپر کامل احسان ہے
ثُمَّ اسْتَقَامُوْا ۔ پھر یہ لوگ مستقیم رہے ف یعنے ثابت قدم رہے یہانتک کہ اللہ تعالے کا بلانے والا آیا اور اپنی جان اوسکے
... رضوان آگاہی مین ساتھ چلے گئے یعنے مرتے دم تک ثابت قدم رہے ۔ تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ۔ تو اون پر
... نازل ہوتے ہین ف ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ موت کے وقت خوشخبری سنانے آتے ہین ۔ قتادہ نے کہا کہ قبر
... بھی بشارت دینے آتے ہین وکیع ابن الجراح نے فرمایا کہ تین وقت بشارت کا وہ ہے جب قیامت مین قبرون سے اوٹھائے جاینگے
... یہان بشارت یہ ہے کہ اَنْ لَّا تَخَافُوْا ۔ تم لوگ خوف مت کرو ف یعنے تم یہان سے ایسے رب عزوجل کے یہان جاتے
ہو نہایت رحم والا تمپر بہت مہربان ہے پس عذاب سے مت ڈرو ۔ وَلَا تَحْزَنُوْا ۔ اور چھوٹنے پر غمگین مت ہو ف دنیا مین
... جو اہل واولاد چھوڑے اونکا غم نہ کرو کہ ہم تمہارے رب عزوجل کے حکم سے ان پر تمہارے خلیفہ ہین ۔ وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ
الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۔ اور ہمسے خوشخبری لو اوس جنت کی جسکا تم وعدہ دیے جاتے تھے ف انبیا علیہم السلام
... زبان سے جس جنت کا تمکو وعدہ دیا گیا تھا وہ تمکو مبارک ہو واضح ہو کہ یہ بشارت ومنزلت اونکی توحید واستقامت پر عطا ہوئی شیخ
بن کثیر نے لکھا کہ حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قولہ تعالے ان الذین قالوا
ربنا اللہ ثم استقاموا الآیہ ۔ پڑھکر ہم لوگون کو سنائی اور فرمایا کہ یہ کلمہ بہت لوگون نے کہا پھر انمین سے اکثر کافر ہو گئے تو جس شخص نے اس
... پر ثبات کیا یہانتک کہ مرگیا تو وہ اسپر مستقیم رہا (رواہ النسائی وابو یعلی والترمذی البزار وابن جریر وابن ابی حاتم وغیرہم) سعید بن عمران سے
روایت ہے کہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین یہ آیت پڑھی ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تو حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ایسے بندے ہین جنھون نے اللہ تعالے کے ساتھ کچھ شرک نہین کیا (رواہ ابن ابی حاتم) اور اسود ابن ہلال نے
... کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھکر فرمایا کہ تم لوگ اسکے کیا معنے سمجھتے ہو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم لوگ اسکے یہ معنے
سمجھتے ہین کہ اللہ تعالے کی وحدانیت کا اقرار کیا پھر گناہ نہ کرنے مین ثابت قدم رہے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہین بلکہ
اسکی تاویل یہ ہے کہ سواے اللہ تعالے کے غیر کی طرف التفات کرنے سے ثابت قدم رہے (رواہ ابن ابی حاتم) اور یہی حضرت مجاہد وعکرمہ وسدی
... وغیرہم علماے تابعین کا قول ہے عکرمہ نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالے کی کتاب مین سب سے زیادہ صاف وآسان
آیت کون ہے ابن عباس نے فرمایا کہ قولہ تعالے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا ۔ یعنے لا آلہ الا اللہ پر ثابت قدم رہے (ابن ابی حاتم)
... شہاب زہری نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ آیت پڑھکر فرمایا کہ واللہ یہ لوگ اللہ تعالے ہی کی طاعت پر ثابت قدم رہے
... لومڑی کی طرح حیلہ بازی نہین کی علی ابن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ استقامت یہ ہے کہ فرائض الٰہی ادا کرنے پر
... [illegible] کا قول ہے اور قتادہ نے کہا کہ حسن بصری رحمہ اللہ تعالے اسطرح دعا مانگا کرتے تھے کہ اللہم انت ربنا فارزقنا
... [illegible] تو ہی ہمارا رب ہے ہمکو استقامت نصیب کر دے ابو العالیہ نے کہا کہ استقامت یہ ہے کہ دین وعمل کو اللہ تعالے

... [illegible] یا ارحم الراحمین ۱۲

Marfat.com

کے واسطے خالص کیا حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ [illegible]
کہ آپ کے بعد مجھے کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہو میں نے [illegible]
پوچھا کہ کس چیز سے تقوی کروں تو آپ نے زبان کی جانب اشارہ فرمایا (رواہ احمد والنسائی) اور ایک [illegible]
عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ میں کیا چیز ایسی ہے جس سے مجھ پر زیادہ خوف ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
الترمذی و ابن ماجہ و مسلم فی صحیحہ) خطیب نے لکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ استقامت یہ ہے کہ اعمال [illegible]
کرے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ استقامت ادائے فرائض ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ [illegible]
اجتناب کرے مجاہد و عکرمہ نے کہا کہ لا الہ الا اللہ پر قائم ہو یہاں تک کہ موت آئے (السراج) سفیان ثوری نے [illegible]
وفعل موافق ہو ربیع بن انس نے کہا کہ سوائے اللہ تعالے کے سب سے منہ موڑے فضیل بن عیاض نے کہا کہ دنیا سے [illegible]
کی تمنا کرے آبو حیان نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اس آیت کا نزول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں [illegible]
محققین علماء نے کہا کہ جب توحید و استقامت حاصل ہوتی ہے تو دنیاوی زندگی میں بھی بندے کو بشارت دیجاتی ہے لقولہ تعالیٰ
فی الحیوۃ الدنیا الآیہ۔ اور موت کے وقت جب ملائکہ نے تسلی دی کہ تم خوف مت کرو تو یہ بھی بشارت ہے شیخ ابن کثیر نے لکھا کہ
زید بن اسلم نے کہا کہ ملائکہ کہتے ہیں کہ تم جہاں چلتے ہو وہاں کچھ خوف نہیں ہے اور جسکو تم نے چھوڑا یعنے دنیا و اولاد و مال وغیرہ [illegible]
غم نہ ہونا چاہیے کہ تمہارے بجائے ہم تمہارے خلیفہ ہیں پس انکو ہر طرح کی برائی سے بے خوف ہونے کی بشارت دیتے ہیں اور ہر طرح کی [illegible]
حاصل ہونے کی بشارت دیتے ہیں براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ مومن کی روح سے ملائکہ کہتے ہیں کہ اے روح پاکیزہ جسم
پاکیزہ کی آبادی تیری ذات سے تھی تو اوس سے نکلکر راحت و ریحان رب الرحمن میں آجا (الصحیح وغیرہ) ثابت البنانی نے [illegible] میں جب
آیت پر پہونچے تو توقف کیا اور کہا کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ اللہ تعالے جب بندۂ مومن کو اسکی قبر میں اوٹھاتا ہے تو یہی دونوں فرشتے
[illegible] اسکے ساتھ تھے اوس سے ملاقات کرکے کہتے ہیں کہ آپ کچھ خوف نہ کیجیے اور نہ دنیا چھوڑنے کا غم کیجیے اور [illegible]
بشارت لیجیے جسکا وعدہ آپکو دیا جاتا تھا پس اللہ تعالے اوسکی آنکھیں ٹھنڈی فرماتا ہے اور قیامت میں جن چیزوں سے لوگوں کو خوف و
دامنگیر ہوگا وہ مومن کے واسطے نور نظر و راحت ہیں (ابن ابی حاتم) زید بن اسلم نے فرمایا کہ ملائکہ بندۂ مومن کو اوسکی موت کے وقت
میں اور بعث حشر کے وقت بشارت دینگے (ابن ابی حاتم) ابن کثیر نے کہا کہ اس قول میں سب اقوال آگئے اور یہی [illegible]
پس یہی پسندیدہ قول ہے مترجم کہتا ہے بلکہ بندۂ مومن کے واسطے ملائکہ اوسکی زندگانی کے اوقات میں بشارت دیتے ہیں اور [illegible]
وقت بشارت دیتے ہیں اور قبر و حشر میں بھی بشارت دینگے چنانچہ کہتے ہیں۔ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ
فِي الْاٰخِرَةِ۔ ہم تمہارے دوستدار ہیں دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی ف یعنے دنیاوی زندگی [illegible]
نے تمہارے ساتھ قرین کردیا تو ہم تمکو ٹھیک راہ بتلاتے رہتے ہیں اور اللہ تعالے کے حکم سے تمہاری حفاظت کرتے [illegible]
آخرت کی پہلی منزل یعنے قبر میں بھی تمکو کچھ وحشت نہ ہوگی بلکہ ہم تمہارے جلیس و مونس ہیں اور [illegible]
تمہارے ساتھ ہیں اور برابر تمہارے ساتھ رہینگے یہانتک کہ صراط المستقیم سے تمکو پار کرکے [illegible]
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُوْنَ

[illegible] تمہارے لئے ہیں اور جنت میں تمہارے واسطے ہر ایسی کرامت ہے جسکو تمہارے دل تمنا کریں یعنے جب تم جنت میں پہنچے تو تمکو کسی خوف سے لگاؤ بھی نہیں رہا بلکہ اب نعمتوں کے درجات ہیں پس وہاں جو کچھ تم چاہو گے اور جو کچھ مانگو گے سب تمکو ملیگا اور یہ جو کچھ ملے یہ پہلی منزلت ہے نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ یہ حضرت غفور الرحیم تعالے شانہ کی جناب سے مہمانی ضیافت ہے آئندہ تمہارے واسطے ترقی درجات بے انتہا ہے کبھی تمہارا دل نہیں گھبرائیگا اور نہ کبھی یہاں سے منتقل ہونے کی خواہش کروگے آور واضح ہو کہ جنت کی نعمتیں و اُسکے مدارج عالیات کا بیان بہت طویل ہے اور اسی تفسیر میں ہر ایک موقع پر ایک ایک امر اسکے فضائل و نعمتوں کے احادیث سے جسقدر سمجھ میں آنے کے لائق ہے بیان کر دیا گیا ہے شیخ ابن کثیرؒ نے یہاں بازار جنت کے بیان میں ایک حدیث روایت فرمائی کہ حدثنا ابی حدثنا ہشام بن عمار حدثنا عبد الحمید بن حبیب حدثنا الاوزاعی حدثنی حسان بن عطیۃ عن سعید بن المسیب الخ۔ یعنے سعید بن المسیبؒ نے کہا کہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات کو گیا تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنے رب سبحانہ تعالے سے دعا کرتا ہوں کہ بازار جنت میں میری اور تیری یکجائی ہو میں نے عرض کیا کہ کیا جنت میں بازار ہے فرمایا کہ ہاں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ فرمایا کہ جنتی لوگ جب جنت میں جائینگے تو اپنے اپنے اعمال کی فضیلت سے وہاں کے درجات میں اترینگے پھر ایام دنیا کے ایک ہفتہ کی مقدار سے اونکو اجازت دی جائیگی کہ اپنے رب عز وجل کی زیارت کیا کریں اور اونکے واسطے عرش الرحمن ظاہر ہوگا اور جنت کے باغات میں سے ایک باغ میں یہ ظہور مبارک ہوگا اور ان بندوں کے واسطے کرسیاں رکھی جائینگی بعضی نور کی اور بعضی موتی کی اور بعضی یاقوت کی اور بعض زبرجد کی اور بعض سونے کی اور بعض چاندی کی اور انہیں سے جو شخص کہ سب سے کم درجہ والا ہوگا حالانکہ اون میں کوئی حقیر نہیں ہے تو اوسکے واسطے مشک و کافور کی کرسیاں ہونگی اور اونکے نفس میں یہ خطرہ نہ ہوگا کہ ہماری کرسی سے بہتر دوسروں کی کرسیاں ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ اپنے رب عز وجل کو دیکھینگے فرمایا کہ ہاں اور تمکو چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں کچھ تردد ہوتا ہے ہم نے عرض کیا کہ نہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یونہی تمکو اپنے رب عز وجل کے دیدار میں کچھ تردد نہ ہوگا پھر فرمایا کہ اس مجلس میں اللہ تعالے سب کو حاضر فرمائیگا کوئی باقی نہیں رہیگا اور اللہ تعالے ہر ایک سے خطاب فرمائیگا حتی کہ انہیں سے بعض سے یوں فرمائیگا کہ اے فلان اب تجھے یاد آتا ہے کہ تو نے فلاں روز یہ حرکت کی تھی یعنے دنیا میں اوسکی بعضی عہد شکنی یاد دلائیگا وہ عرض کریگا کہ اے رب تو نے مجھے بخش دیا ہے فرمائیگا کہ ہاں میری ہی مغفرت سے تو اس منزلت کو پہونچا اس درمیان میں اونپر ایک ابر آکر بادل سایہ کریگا اور ان پر ایسی خوشبو چھڑکیگا کہ انھوں نے کبھی ویسی خوشبو نہیں پائی پھر اللہ عز وجل ارشاد فرمائیگا کہ جاؤ جو کچھ میں نے کرامتیں تمہارے واسطے مہیا فرمائیں اور جو کچھ تمہارا جی چاہے لو پس ہم لوگ ایک بازار میں آوینگے جسکو سب طرف سے ملائکہ گھیرے ہونگے اور جو کچھ اوس میں ہے وہ کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور کسی کان نے نہیں سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اوسکا خطور ہوا ہے پس جو کچھ ہمارا جی چاہیگا وہ ہمکو حاصل ہو جائیگا کچھ وہاں خرید و فروخت نہیں ہے اور اس بازار میں اہل جنت باہم ایک دوسرے سے ملاقات کرینگے پس بعض عالی درجات والا ادنی درجہ والے سے ملاقی ہوگا تو وہ اوسکا تاج و لباس دیکھکر تعجب میں رہجائیگا پھر ہنوز وہ اپنی باتیں ختم نہیں کرچکا کہ اپنے بدن پر اوس سے بہتر لباس پاویگا کیونکہ اللہ عز وجل نے جنت میں کسیکے واسطے تفکر نہیں رکھا ہے پھر جب ہم اپنے گھروں کو قصر میں اوینگے تو ہمارے ازواج مرحبا کہکر بشارت دینگے کہ آج آپ پر خوشبو و حسن و جمال بڑھ گیا ہے تو ہم کہینگے کہ آج ہمکو اپنے رب عز وجل کی حضوری نصیب ہوئی ہے پس اللہ عز وجل اونکے اہل و ازواج پر بھی دوبالا حسن پیدا فرمائیگا (رواہ الترمذی)

Marfat.com

وابن ماجہ) وقال الامام احمد حدثنا ابن ابی عدی عن حمید عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لقار الٰہی کو محبوب رکھتا ہی اللہ تعالےٰ اوسکی ملاقات کو محبوب فرماتا ہی اور جو شخص لقار الٰہی
اوسکی ملاقات سے کراہت فرماتا ہی ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم تو سبھی ایسے ہین کہ موت کو ناگوار
وسلم نے فرمایا کہ یہ کراہت موت کا بیان نہین ہی بلکہ بات یہ ہی کہ جب مومن کی موت آتی ہی تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے
آکر اوسکو ان نعمتون کی بشارت دیتا ہی جہان وہ جانے والا ہی پس اوسکو سب چیزون سے زیادہ یہی محبوب ہوتا ہی کہ
ملاقی ہو اور کافر یا فاجر کو جب موت آتی ہی تو جس عذاب مین وہ جانے والا ہی وہ اوسکو سنایا جاتا ہی پس وہ لقار الٰہی کو
اللہ تعالےٰ اوسکی لقا کو ناگوار رکھتا ہی ہذا حدیث صحیح فـ فی العرائس قولہ تعالےٰ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا
عارفین مین سے اہل تمکین کا ہی جنکو اپنے رب عزوجل سے کمال محبت ہی لقولہ تعالےٰ والذین آمنوا اشد حبا للہ پس اونکے امتحان
دونون جہان اونکی آنکھون کے سامنے عارض ہوتے ہین ولیکن یہ لوگ اپنی نظرون سے اوٹھاکر خالق عزوجل کی رحمت پر نظر
ہین اور مخلوقات کو اپنی نظر سے گراتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارا رب اللہ ہی وہ ہمارے واسطے سب ماسواے سے کفایت فرماتا ہی پس
ہی کے واسطے اللہ تعالےٰ ہی کی قوت سے استقامت کرتے ہین اور یہ استقامت فی اللہ نہین ہی کیونکہ عین الوہیت مین مطالعہ
اس طلوع سے عرش تا فرش سوختہ ہو جاوے پھر جب اللہ تعالےٰ اپنے مستقیم بندون کی استقامت چاہتا ہی تو اونکو لباس بقار پہناتا ہی
بقا کے ساتھ تسبیح الٰہی پڑھتے رہتے ہین شیخ ابن عطار رحمہ اللہ نے کہا کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ قلب کی تفرید کرنا استقامت ہی اور کسی
مستقیم بندے کو تقدیر الٰہی سے معارضہ نہین ہوتا ہی شیخ شبلی رحمہ اللہ نے کہا کہ استقامت بر بساط معرفت ہی پس جب وہ لوگ اس پر جمت
ہین تو اللہ تعالےٰ کے ملائکہ اونکو بشارت دیتے ہین کہ دار دنیا سے خوف نہ کرو اور دوام نعمت سے مسرت حاصل کرو اور یہ دیدار باری
تعالےٰ ہی بعض مشائخ رحمہم اللہ نے کہا کہ بشارت ملائکہ اون بندون کے واسطے ہی جو جنت چاہتے ہین کیونکہ جو لوگ رب تبارک و تعالےٰ کو چاہ
اونکے واسطے ندار ازل ہی بشارت الٰہی عزوجل ہی تو اونکو بشارت جنت کی حاجت نہین ہی قولہ تعالےٰ نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا
ہمارے اولیا یعنے احبا ہین اور ہم نے جان و مال سے اللہ تعالےٰ کی بارگاہ کو محبوب رکھا لہذا اللہ تعالےٰ نے فرمایا اللہ ولی الذین آمنوا
والون کا ولی خود اللہ تعالےٰ ہی والحمد للہ رب العالمین یہ سب برکت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہی

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝
اور اوس سے بہتر کس کی بات جسنے بلایا اللہ کی طرف اور کیا نیک کام اور کہا مین حکم بردار ہون

تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ
برابر نہین نیکی نہ بدی جواب مین تو کہہ اوس سے بہتر پھر تو دیکھے

عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَآ
دشمنی تھی جیسے دوستدار ہی ناتے والا اور یہ بات ملتی ہی اونہین کو جو سہار رکھتے ہین

حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ
بڑی قسمت ہی اور کبھی چوک لگے تجھکو شیطان کے چوکنے سے تو پناہ پکڑ اللہ کی

Marfat.com

[illegible] دعا الی اللہ۔ قول کی راہ سے کون شخص بہتر ہو ایسے شخص سے جسنے اللہ تعالے کی جانب
[illegible] وسدی [illegible] وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین جو لوگون کو لا آلہ الا اللہ کی جانب دعوت فرماتے
[illegible] اول اس کرامت کے مصداق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مین جمیع
[illegible] اس کرامت مین شامل ہین خصوصًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ضرور اسمین شامل ہین لہذا
[illegible] فرمایا کہ مراد اس سے بندہ مومن ہی جسنے اللہ تعالے کی دعوت قبول کی اور لوگون کو اللہ تعالے کی توحید کی
[illegible] عمل صالحًا۔ اور نیک عمل کیا ف یعنے قول دعوت کے موافق عمل بھی کیا۔ وقال انّنی من المسلمین
[illegible] مطیع بندون مین ہون ف یعنے اپنے رب عزوجل کی فرمانبرداری کرنے والا ہون اور اسکے حکم شرعی اور حکم تقدیری
[illegible] جھکنے والا ہون اور متکبر جاہل نہین ہون اسمین دلالت ہی کہ اوسکو بندگی کے معنے اور ربوبیت کی معرفت معلوم ہوگئی اور اس
[illegible] کرامت مین وہ لوگ بھی داخل ہین جو ثواب کے واسطے مسجدون مین وقت پر اذان دیا کرتے ہین خطیب وغیرہ رح نے لکھا کہ حضرت
[illegible] عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ آیت موذنون کے حق مین نازل ہوئی ہی عکرمہ رح نے کہا کہ مراد موذن ہین اور یہی قول قیس
[illegible] و مجاہد سے مروی ہی اور ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمل صالح اذان و اقامت کے درمیان دو رکعتین ہین اور
[illegible] ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہی عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
[illegible] اذان و اقامت کے درمیان نماز ہی یہ کلمہ تین بار فرمایا اور آخر مین کہا کہ جو کوئی چاہے وہ پڑھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا
[illegible] اقامت کے درمیان مین دعا رد نہین کی جاتی ہی شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ سب سے اول اس کرامت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] اور یہی محمد بن سیرین وسدی و عبد الرحمن بن زید نے تفسیر کی ہی اور اہل تفسیر مین سے ایک قول یہ ہی کہ اس سے موذنین صالحین
[illegible] اور حدیث مین آیا ہی کہ قیامت کے روز سب سے دراز گردن موذن ہونگے (صحیح مسلم) اور حدیث مین آیا ہی کہ امام ضامن ہوتا ہی
[illegible] مقتدیون کی نماز کا ضامن ہی) اور موذن امانت دار ہوتا ہی (لوگ اسکے اعتماد پر روزہ و نماز کا وقت رکھتے ہین) الٰہی میری
[illegible] اماموں کو ہدایت دے اور موذنون کو بخش دے (السنن) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قیامت کے روز موذنونکا
[illegible] غازیون کے مانند ہوگا اور اذان و اقامت کے درمیان موذن کا یہ درجہ ہی جیسے غازی اللہ تعالے کی راہ مین شہید ہو کر اپنے
[illegible] مین لوٹ رہا ہی (ابن ابی حاتم) اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر مین موذن ہوجاتا تو مجھکو [illegible] کہ مین نے حج نہ کیا یا
[illegible] یا جہاد نہ کیا اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر مین موذن ہوتا تو میرا کام پورا ہوجاتا اور مجکو پروا نہ ہوتی کہ مین تہجد کے
[illegible] قیام [illegible] مین روزے رکھون کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ الٰہی موذنون کو بخش
[illegible] مرتبہ فرمایا تب مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہمکو اس حالت پر چھوڑتے ہین کہ ہم اذان کے پیچھے تلوارون سے ولڑی
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای عمر ہرگز نہین بلکہ لوگون پر ایسا زمانہ آنے والا ہی کہ اذان کو اپنے ضعیف لوگون پر
[illegible] موذنون کے گوشت ایسے ہین کہ اونکو اللہ تعالے نے آگ پر حرام کردیا ہی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا
[illegible] موذنون کے واسطے ہی موذن نے جب کہا کہ حی علی الصلوٰۃ تو اوسنے اللہ تعالے کی جانب دعوت کی اور ایسا ہی ابن عمر
[illegible] کا قول ہی اور عکرمہ نے کہا کہ یہ آیت موذنون کے حق مین نازل ہوئی ہی اور امام بغوی رح نے معالم مین ابوامامہ رضی اللہ

عنہ سے ذکر کیا کہ قولہ عمل صالحًا یعنے اذان و اقامت کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی [illegible]
عنہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا کہ ہر دو اذان کے درمیان نماز ہو اور [illegible]
(رواہ الجماعۃ فی الصحاح) مترجم کہتا ہی کہ ہر دو اذان سے مراد اذان و اقامت ہی اور خود حدیث [illegible]
نماز کی بابت اختیار دیا حالانکہ فرض نماز پڑھنا تو فرض ہی اگر کہا جائے کہ پھر مغرب کی اذان و اقامت [illegible]
جواب یہ ہی کہ مشائخ حنفیہ رح نے تاخیر مغرب کی وجہ سے یہان تامل کیا ہی ولیکن متاخرین نے یہان بھی [illegible]
عین الہدایہ مین لکھی ہی شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہ اذان و اقامت کے درمیان [illegible]
اسکو ابوداؤد و ترمذی و نسائی نے باسناد حسن روایت کیا ہی پھر واضح ہو کہ اس آیت کی تفسیر مین قول صحیح یہ ہی کہ آیت [illegible]
واسطے خاص نہین ہی بلکہ جو شخص داعی الی اللہ ہو اور اسلام کے ساتھ عمل صالح ادا کرتا ہو وہ اس کرامت مین داخل ہی [illegible]
دیگر ہی بلکہ آیت قدسی جسوقت نازل ہوئی ہی اوسوقت موذنون کا وجود نہین تھا کیونکہ آیت قدسی تو مکیہ ہی اور اذان کا [illegible]
ہجرت کے مدینۂ منورہ مین جب عبداللہ بن زید الانصاری نے خواب دیکھا ہی تب سے ہوا ہی پس صحیح یہ ہی کہ آیت قدسی کا حکم عام ہی
بھی داخل ہین اور معمر نے حسن بصری سے روایت کی کہ انھون نے یہ آیت پڑھکر فرمایا کہ ایسا شخص حبیب اللہ ہی یہی ولی اللہ [illegible]
ہی یہی اہل زمین مین سے اللہ تعالے کے نزدیک بہتر ہی جسنے اللہ تعالے کی دعوت قبول کی اور اپنی قبولیت کے موافق لوگون
تعالے کی جانب بلایا اور قبولیت کے موافق نیک کام کیا اور کہا کہ مین مطیع مسلمانون مین سے ہون یہی بندہ خلیفۃ اللہ ہی [illegible]
مترجم کہتا ہی کہ یہ فضائل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق مین بخوبی صادق ہین کہ انھون نے سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
دعوت قبول کی اور بکثرت شرفاء قریش مانند عثمان و طلحہ وغیرہم کو اسلام کی دعوت دی اور ہمیشہ مطیع رہے اور اللہ تعالے نے اونکو
خلیفہ بھی کر دیا و ذلک فضل اللہ واللہ ذو الفضل العظیم۔ بعض علماء رح نے کہا کہ اللہ تعالے کی جانب دعوت کرنے کے چند مراتب
اول دعوت انبیاء علیہم السلام بمعجزات و بشمشیر ہی اور یہ مرتبہ سوائے انبیاء علیہم السلام کے کسیکو حاصل نہین ہوا مرتبۂ دوم
ہی اور علما تین قسم کے ہوتے ہین ایک عالم باللہ اور دوم عالم بصفات اللہ و سوم عالم باحکام اللہ یہ لوگ [illegible]
دعوت کرتے ہین مرتبۂ سوم دعوت مجاہدین ہی کہ تیر و تلوار و نیزہ وغیرہ سے کافرون کے ساتھ جہاد کرتے ہین تاکہ کفار اپنی سرکشی [illegible]
باز رہین اور لوگون کو مانع نہون پھر دین حق کی توفیق دینا اللہ تعالے کے قبضۂ قدرت مین ہی مرتبۂ چہارم دعوت موذنین [illegible]
مسلمانون کو نماز کے اوقات مین اللہ تعالے کی حضوری کے لیے بلاتے ہین پس نیک اعتقاد و نیک عمل کا درجہ اللہ [illegible]
کے یہان عظیم ہی۔ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اور نیکی اور بدی برابر نہین [illegible]
نیکی سے اللہ تعالے راضی ہی اور اوسپر ثواب و کرامت عطا فرماتا ہی اور بدکرداری سے اللہ تعالے ناراض ہوتا ہی [illegible]
پھر یہ دونون کیونکر برابر ہو سکتے ہین اور یہ کافرون و مشرکون کو تنبیہ ہی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیکی مین اعلیٰ [illegible]
درجہ پر تھے پھر بھلا آپ کے افعال مقدس کے ساتھ ابوجہل وغیرہ مشرک فاجر بدکردار جاہل کی [illegible]
صحیح ہی کہ اللہ تعالے کے نزدیک مومن کا ایک بال تمام روے زمین کے کفار و انکے اموال سے بہتر ہی لیکن [illegible]
کے کفار اپنے نفس کی جہالت و عداوت و رعونت کے تابع ہوتے ہین چنانچہ قریش بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]

[illegible] ۱۲

[illegible] اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے نے سب سے بزرگ اخلاق کی یہ بھی تعلیم فرمایا کہ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۔ ذریعہ بہتر
کے دفع کر ف یعنے بدکردار کی بدی کو نیک خصلت سے دفع کر اور ہر بدی کے مقابلہ میں اوسکے مناسب نیکی [illegible] تو حاصل
[illegible] کا ذریعہ سے جو بدی سامنے آوے اوسکو اوسکے مقابل نیکی کے ذریعہ سے جہاں تک ممکن ہو دفع کرنا چاہیے مثلاً کوئی شخص
[illegible] ہو جاوے تو اوسکے مقابلہ میں احسان کرے اور اگر کوئی جرم کرے تو اوسکے مقابلہ میں عفو کرے اور اگر وہ شخص [illegible] غصہ [illegible] کی
[illegible] اور اگر وہ بیہودہ گوئی کرے تو اوسکے مقابلہ میں حلم اختیار کرے ابن عباس و مجاہد و عطا نے کہا کہ [illegible] شخص تمہی پر [illegible]
[illegible] وقت اوسکو سلام کرے ۔ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ یعنی ناگاہ وہ شخص کہ تیرے
[illegible] کے درمیان عداوت ہے گویا وہ تیرا گاڑھا قرابتی ہے ف یعنے جب اسطرح خلق نیک اختیار کیا تو جو شخص تیرا دشمن تھا اوسکو تو ناگاہ
[illegible] پاویگا جیسے گاڑھا قرابتی مقاتل نے کہا کہ یہ آیت ابوسفیان بن حرب کے حق میں نازل ہوئی جو پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ دشمنی و عداوت کرتا تھا اور اوسکا بیٹا حضرت معاویہ اور بیٹی حضرت ام حبیبہ مسلمان تھے حتی کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بھاگ کر ملک حبش
[illegible] گئی تھیں اور وہاں کے بادشاہ نجاشی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونکا نکاح کر دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ
ابوسفیان پر بحالت کفر میں قابو پایا ولیکن عفو کر دیا اور اسطرح اپنے خلق عظیم سے اوسکے ساتھ احسان کیا حتی کہ اوسکو کفر و شرک کی [illegible]
[illegible] کھل گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین حق کا حسن ظاہر ہو گیا اور وہ سچے دل سے مسلمان ہو گئے ولیکن صحیح یہ ہے کہ آیت
[illegible] کی تفسیر عام ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس خصلت نفیسہ سے بدرجہ اعلی آراستہ تھے چنانچہ حدیث میں ہے کہ آپ نے کبھی اپنے واسطے
[illegible] سے انتقام نہیں لیا اور خادم سے کبھی نکہا کہ تو نے یہ کام کیوں بگاڑا اور یہ چیز کیوں نقصان کر دی اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ آپ کے اہل خانہ مجھے ملامت کرتے تو آپ اونکو سمجھاتے اور منع فرماتے اور اپنے موقع پر انشاء اللہ تعالے آپ کے خصائل مبارک کا ذکر
[illegible] آویگا پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق مبارک خود قرآن مجید تھا تو یہ ترغیب امت کے واسطے ہے کہ باہم ایک گھر والے اور [illegible]
[illegible] والے اور ایک شہر والے بلکہ ایک سلطنت والے بلکہ باہم سلاطین ایسی نیک خصلت کا برتاؤ رکھیں تاکہ اسلام میں فتنہ نہو اور آخرت
برباد ہو جاوے پھر اللہ تعالے نے اس خصلت کی بزرگی اور اسکے لائق [illegible] کو بیان فرمایا بقولہ تعالے ۔ وَمَا یُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِیْنَ
صَبَرُوْا ۔ اور اس خصلت کو نہیں پاتے مگر وہی لوگ جو صبر کرتے ہیں ف ۔ اور اپنے نفس کو متحمل کرکے [illegible] ہیں تاکہ [illegible]
[illegible] غصہ پی جاتے ہیں اور ناگوار امور برداشت کر لیتے ہیں اور انتقام نہیں لیتے ہیں حضرت انس [illegible] ہے کہ آدمی اپنے بھائی
مسلمان کو ناگوار بات کہتا ہے پس وہ اسکے جواب میں کہتا ہے کہ اگر تو نے میرے حق میں سچ کہا تو اللہ تعالے مجھے بخشے اور اگر تو نے جھوٹ کہا تو
اللہ تعالے تجھے بخشے ۔ وَمَا یُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۔ اور اس خصلت کو نہیں پاتا مگر بزرگ حصہ والا ف جسکے لیے
[illegible] نیک [illegible] بڑا حصہ ہو ابن کثیر نے آیت کی تفسیر میں لکھا یعنے اس وصیت کو قبول کر کے عمل نہیں کرتے مگر ایسے لوگ جو صابر رہے
اور اسکا عمل و ثواب نہیں پاتا مگر وہی جسکی قسمت میں عظیم ثواب مقدر ہے اور دنیا و آخرت میں اسکے لیے سعادت سے حصہ وافر ہے علی
[illegible] ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ تعالے نے مومنوں کو اس آیت میں حکم دیا کہ غضب کے وقت صبر کریں اور
[illegible] جاہل نادان بد زبانی کرے تو تحمل کریں اور اسکی بدکرداری کے وقت عفو کریں اگرچہ اس سے انتقام لے سکتے ہیں پس جب ایسا
[illegible] تو اللہ تعالے انکو شیطان سے محفوظ فرما دیگا اور دشمن انکے سامنے پست ہو جاویگا گویا وہ گاڑھا دوست ہے خطیب نے

لکھا کہ قتادہؒ سے روایت ہی کہ حظ عظیم سے مراد جنت ہی تو معنے یہ ہوئے کہ اس خصلت والا وہی عاقل [illegible]
مین آیا ہی کہ شیطان اس امر سے مایوس ہو چکا کہ جزیرۂ عرب مین اسکی عبادت کی جاوے ولیکن کہا ہے [illegible]
ہی کہ جن معروف خصلتون کو تم لوگ سہل سمجھ لوگے اسمین اسکی اطاعت ہونے لگے گی ابن عباس رضی اللہ [illegible]
تنبیہ کی کہ اللہ تعالے نے جس خصلت کی جانب ارشاد فرمایا ہی جب کا راست اسپر عمل کرین تو عام [illegible]
پھر اگر کسی وقت وسوسۂ شیطانی کارگر ہو جاوے تو اسکا علاج بھی اللہ تعالے نے بتلادیا بقولہ تعالے وَاِمَّا [illegible]
الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۔ اور اگر شیطان کی طرف سے تجھے کوئی نزغ پہونچے تو اللہ [illegible]
نزغ مانند نخس یعنے چونکنا چونکہ وسوسۂ شیطانی بھی دل مین چبھ جانا اور شرارت پر آمادہ کرتا ہی اسواسطے نزغ کہا اور [illegible]
کہ اسنے جو وسوسہ ڈالا کہ تو اس حقیر آدمی سے ذلیل کیون ہوگا اور بمانند اسکے آدمی کو ابھارا تو یہ درحقیقت اسی شخص کے دل
دشمن نے چونک دیا پس چاہیے کہ اسی دشمن کو رد کرے اسطرح کہ اللہ تعالے سے پناہ لے اور کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
مردود کردیا جائیگا شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ شیطان انسی یعنے شریر آدمی تو بسا اوقات احسان سے مطیع ہو جاتا ہی لیکن شیطان
ابلیس و اسکی ذریات جنی اسطرح رام نہین ہوسکتے ہین اور جب وہ کوئی وسوسہ تیرے دل پر ملے جس سے تو شرع الٰہی و خوش خلقی
نظر آوے تو تجھے چاہیے کہ شر شیطان سے اپنے خالق عزوجل کی درگاہ مین پناہ لے ۔ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
خوب سنتا و جانتا ہی ف وہ تجھے پناہ عطا فرمادیگا اور مکر شیطان تجھسے دور فرما دیگا کیونکہ اسکے سوا کوئی حیلہ نہین ہی
کہ آدمی کبھی وسوسۂ شیطان سے تکبر مین پھول جاتا ہی وہ نفث شیطانی کہلاتا ہی اور کبھی شہوت مین پھول جاتا ہی وہ نفخ شیطانی کہلاتا
اور کبھی وہ غضب و غصہ کا وسوسہ ولاتا ہی ابن کثیر نے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے تو فرماتے اعوذ باللہ
السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ہمزہ ونفخہ ونفثہ اور لکھا کہ مین نے سورۂ اعراف اور سورۂ المومنین مین اسکی تفسیر پوری نقل کی
خطیبؒ وغیرہ نے لکھا کہ سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ دو شخصون مین باہم گالی گلوج ہو رہا تھا [illegible]
شخص کو سخت غصہ آیا کہ منھ مین جھاگ آگئے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین ایک کلمہ جانتا ہون اگر یہ کہے [illegible]
باللہ من الشیطان الرجیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی آیت پڑھی (کما فی الصحیحین وغیرہما) پھر جب اللہ تعالے نے اپنی [illegible]
نجات دی اور اہل فہم کے واسطے اشارہ فرمایا کہ ظہور رحمت و غضب مین دنیا کے اندر بندہ امتحان کیا گیا ہی [illegible]
غضبی معارض ہی اور اللہ تعالے خوب علیم ہی اور بدون اسکے قدرت کے ایک ذرہ نہین ہلتا ہی کچھ شیطان کو [illegible]
وحدہ لاشریک متصرف مخلوقات ہی تو اپنے دلائل توحید قدرت کو ارشاد فرمایا فقال [illegible]

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا [illegible]

اور اسکی قدرت کے نمونے ہین رات اور دن اور سورج اور چاند سجدہ [illegible]

وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ

اور سجدہ کرو اللہ کو جسنے وہ بنائے اگر تم اسی کو [illegible]

Marfat.com

عِندَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ

تیرے رب کے پاس ہین پاکی بولتے ہین اوسکی رات اور دن اور وہ نہین تھکتے اور ایک اوسکی نشانی

أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۚ إِنَّ

تو دیکھتا ہی زمین کو دبی پڑی پھر جب اوتارا ہمنے اوسپر پانی تازی ہوئی اور اُبھری بیشک

الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۚ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

جسنے اوسکو جلایا وہ جلاویگا مردے وہ سب چیز کرسکتا ہی

اللہ تعالے کی عظیم قدرت مین جس بندے نے فکر سے نور حاصل کیا اُسنے مادہ شیطانی سے نجات پائی اور الوہیت کی سمجھ آئی اور یہ فکر آیات الٰہی مین ہی کیونکہ حدیث مین ذات الٰہی عزوجل مین فکر سے ممانعت ہی اور انعامات و آیات الٰہی مین فکر کی تاکید ہی اور اللہ تعالے نے اپنی آیات ذکر فرمائین جیسے قولہ تعالے۔ وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ۔ اور آیات الٰہی مین سے رات و دن ہین ف کہ اس دائرہ زمین مین حق تعالے نے عجائبِ قدرت سے رات تاریک کے بعد دن ظاہر کردیا اور ہر ایک دوسرے کے پیچھے نوبت بنوبت آتے ہین اور انکی معلوم و محدود کمی بیشی ہی۔ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ۔ اور سورج و چاند ہین ف دن کا تعلق سورج سے رکھا اور جب وہ ہماری نظر سے مخفی ہوا تو دوسری کیفیت سے چاند ظاہر ہوا سورج سے حدت و شدت ہی اور چاند سے خنکی و رطوبت ہی اور ہر ایک کے منازل مقرر ہین اور جدا جدا کیفیت ہی اور اس نظام مین عجیب لطافت اور لطیف صنعت ہی اگرچہ کافرون کو دیکھتے دیکھتے مساوات ہوگئی اور جن باطل ہوسات مین پڑے ہین انسے ایکدم فارغ ہوکر اسطرف توجہ نہین کرتے ہین اور بہتیرے احمق ہین کہ ان مجبور مخلوقات کی عبادت کرنے مین گمراہ ہوتے ہین اور بہتیرے جاہل ہین کہ آفتاب و ماہتاب کو عالم مین موثر خیال کرتے ہین اور یہ سب شیطانی اتباع ہی اللہ تعالے نے فرمایا۔ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ۔ تم لوگ کبھی مت سجدہ کیجیو آفتاب کے لیے اور نہ ماہتاب کے لیے ف کیونکہ یہ چیزین خالق عزوجل نے حکم (کن) سے پیدا فرمائی ہین بلکہ تم کو خود اپنر شرف ہی کہ یہ قدرت سے پیدا کیے گئے ہین اور یہ چیزین تمہارے ہی واسطے ہوا سے عبودیت مین سرگردان ہین وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ۔ اور اللہ تعالے ہی کے لیے سجدہ کرو جسنے ان چیزون کو پیدا کیا ہی اگر تم اللہ تعالے ہی کی بندگی کرتے ہو ف تو اُسکی عبادت مین کسی چیز کو شریک بناؤ اور خوب جان لو کہ وہ شدید العقاب تمکو عذاب کریگا اگر شرک کرو کیونکہ وہ شرک کو نہین بخشتا ہی۔ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا۔ پھر اگر یہ لوگ تکبر کرین ف ۔۔۔ وسلم توحید نہ مانین اور فقط وحدہ لاشریک کی عبادت نہ مانین بلکہ شرک ہی کرین تو اللہ تعالے اپر عذاب شدید فرماویگا اور اللہ تعالے کو انکی عبادت کی کچھ حاجت نہین ہی اور نہ کسی مخلوق کی عبادت اُسکی بارگاہ کبریائی کے لائق ہی بلکہ انکی عبادت خود انھین کے کارآمد ہی اور حق تعالے کی بے انتہا مخلوق اُسکی تسبیح کرتی ہی فَالَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ۔ پس جو بندے تیرے رب کے یہان ہین وہ رات دن اُسکی تسبیح کرتے ہین اور کچھ اکتاتے نہین ہین ف وہ ملائکہ ہین کہ انکے واسطے یہ مادی اجسام نہین تو انکو تکان نہین ہی اور تسبیح مین ۔۔۔ تعالے انکی غذا ہی اگر وہم ہو کہ عند ربک کیونکر ہی اسواسطے کہ اللہ تعالے کے واسطے کوئی جگہ نہین ہی تو جواب یہ کہ ۔۔۔ منزلت مراد ہی اور جگہ مراد نہین ہی جیسے حدیث قدسی مین اللہ تعالے نے فرمایا۔ انا عند ظن عبدی بی۔ یعنے میرے بندے کو ۔۔۔ اسکے یقین ہی کے پاس ہون اور حدیث مین ہی انا عند المنکسرۃ قلوبہم مین اپنے شکستہ دل بندون کے پاس

Marfat.com

ہون مراد اس سے ترحم وشفقت ومنزلت ہی اور خطیب رازی وغیرہ نے بحث کیا کہ [illegible]
کہ جماعت مقربین مین سے بہت ملائکہ امور آلہی انجام دیتے ہین مثلاً جہاد یوم بدر مین یا جیسے امداد [illegible]
ہون اور غزوۂ احزاب مین حضرت جبرئیل علیہ السلام کا تعاقب کرنا بھر کفار یہود کی طرف جانا مذکور [illegible]
کے لائق جواب ہی ورنہ ان امور کا انصرام کچھ انکے واسطے تسبیح شبانہ روز سے مانع نہین ہی کیا نہین [illegible]
رضی اللہ عنہا مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر دم وہر حالت مین اللہ تعالے کی یاد کرتے تھے پس [illegible]
بہ نسبت تسبیح زبانی کے اشرف واکمل ہی فافہم واللہ تعالے اعلم شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ قال احمد [illegible]
وکیع حدثنا ابی عن ابن ابی لیلی عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اللیل ولا النہار [illegible]
ولا الریاح فانہا ترسل رحمۃ لقوم وعذابا لقوم۔ یعنے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ [illegible]
مت کیجیو رات کی اور نہ دن کی اور نہ سورج کی اور نہ چاند کی اور نہ ریاح کی بدگوئی کیجیو کیونکہ وہ ایک قوم کے لیے رحمت بھیجی جاتی ہی اور [illegible]
قوم کے واسطے عذاب بھیجی جاتی ہی (قال المترجم فی اسنادہ ابن ابی لیلی القاضی تکلموا فی حفظہ) اور اسکی اصل مختصر باسناد صحیح مو [illegible]
(مسئلہ) اس آیت مین سجدہ ہی سراج مین لکھا کہ مقام سجدہ مین اختلاف ہی بعض نے کہا کہ ایاہ تعبدون پر سجدہ کرے اور یہی حضرت [illegible]
رضی اللہ عنہ وحسن بصری رحمۃ اللہ تعالے سے منقول ہی اور رافعی رحمہ نے یہی مذہب ابو حنیفہ واحمد نقل کیا ہی کیونکہ اسی آیت سے پہلے اسجدوا [illegible]
حکم مذکور ہی اور بعض نے کہا کہ نہین بلکہ لا یسامون پر سجدہ کرے اور یہی حضرت ابن عباس وابن عمر وسعید بن المسیب وقتادہ سے مروی ہی [illegible]
یہی صحیح مذہب شافعی ہی اور اسی کو زمخشری نے امام ابو حنیفہ رحمہ سے نقل کیا ہی کیونکہ یہین کلام تمام ہوا ہی مترجم کہتا ہی کہ یہی صحیح قول ابو حنیفہ [illegible]
ہی اور یہی مذہب مین مختار ہی اسواسطے کہ جب سلف سے اختلاف منقول ہوا تو اخیر اختیار کیا گیا اسواسطے کہ اول سجدہ کر [illegible]
تقدیم کا شبہہ ہی اور تاخیر مین قطعاً سجدہ ادا ہو جائیگا اور کچھ مضرت نہین ہی اور واضح ہو کہ ہمارے فقہاے نے اسمین امام شافعی [illegible]
اختلاف نقل کیا جیسا کہ رافعی شافعی نے ابو حنیفہؒ کا اختلاف نقل کیا ولیکن تحقیق سے معلوم ہوا کہ دونون امامون کے نزدیک [illegible]
قول یہی ہی کہ لا یسامون پر سجدہ ہی تو کچھ اختلاف نہین ہی والحمد للہ رب العالمین پھر جب اللہ تعالے نے آیات فلکی سے چار آیات [illegible]
فرمائین تو بعد اسکے آیات ارضی سے اسطرح بیان فرمایا کہ جاہل مشرکون کو دوبارہ زندہ ہو کر قیامت مین اٹھنے کا یقین آجاوے [illegible]
وَمِنْ آيَاتِهِ۔ اور منجملہ آیات آلہی کے **ف** جو اللہ تعالے کی قدرت کاملۂ عام وتمام پر دلالت کرتی ہی یہ ہی کہ **أَنَّكَ**
تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً۔ تو دیکھتا ہی زمین کو خشوع کی حالت مین پڑی ہوئی **ف** یعنی [illegible]
عاجز ہو رہی ہی اور اسکی عظمت کے سامنے اپنے آپکو مطیع کر دیا ہی حتی کہ اسپر فاسقون وفاجرون کے قدم پڑتے ہین [illegible]
یہ استعارہ ہی کہ جیسے آدمی خشوع مین منکسر وعاجز ہوتا ہی اسیطرح زمین ایکوقت مین خشک بدون گھاس ونبات کے [illegible]
کچھ آنکھ سے اور کچھ دل کی آنکھون سے ہی کہ یہ زمین اس حالت مین ہی۔ **فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ**
پھر جب ہم نے اسپر پانی اوتارا تو وہ لہلہاتی ہی **ف** اور خوشی سے جنبش مین آتی ہی اس سے [illegible]
نامیہ جوش مین آتے ہین گویا زمین لہرائی۔ **وَرَبَتْ**۔ اور شگفتہ ہو کر اسکی خاک اونچی ہوئی **ف** [illegible]
وغیرہ نباتات نکلتی ہی چنانچہ دیکھتے ہو کہ جب پانی برستا ہی تو زمین کی تہ پھول کر شق ہو جاتی ہی اور [illegible]

Marfat.com

پیدا کرا اللہ تعالے نے اسی زمین سے ہرایک قسم کی نباتات کو بدون تخم کے پیدا فرمایا ہے۔ اِنَّ الَّذِیۡۤ اَحۡیَاہَا لَمُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ؕ اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔ جس پاک خالق جل شانہ نے اسکو زندہ کیا ہے وضرور مردون کو زندہ کر سکتا ہے ف۔ چنانچہ ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیونکر مردے زندہ ہونگے اور اللہ تعالے نے اپنی خلق مین اسکی کیا علامت رکھی ہے فرمایا کہ تو اپنی قوم کی وادی مین گزرا ہے کہ وہ چٹیل بیابان ہوتا ہے اسمین کچھ نہین ہوتا ہے عرض کیا کہ جی ہان فرمایا کہ پھر تو ایک وقت وہان سے گذرتا ہے کہ وہ ہرا بھرا لہلہاتا ہے عرض کیا کہ جی ہان فرمایا کہ یہی دلیل ہے اللہ تعالے پھر آیات سے عالم ... الحاصل جب آدمی نے شان الوہیت پہچانی تو اسکے بعد یہ دلیل بدیہی ہے ورنہ الحاد و کفر سے کچھ سمجھ نہین ہوتی

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُلۡحِدُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا لَا یَخۡفَوۡنَ عَلَیۡنَا ؕ اَفَمَنۡ یُّلۡقٰی فِی النَّارِ خَیۡرٌ اَمۡ مَّنۡ

جو لوگ ٹیڑھے چلتے ہین ہماری باتون مین ہمسے چھپے نہین بھلا ایک جو پڑتا ہے آگ مین بہتر یا ایک

یَّاۡتِیۡۤ اٰمِنًا یَّوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ اِعۡمَلُوۡا مَا شِئۡتُمۡ ۙ اِنَّہٗ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ۝ اِنَّ الَّذِیۡنَ

جو آتا امن سے دن قیامت کے کرتے جاؤ جو چاہو بیشک جو کرتے ہو وہ دیکھتا ہے جو لوگ

کَفَرُوۡا بِالذِّکۡرِ لَمَّا جَآءَہُمۡ ۚ وَ اِنَّہٗ لَکِتٰبٌ عَزِیۡزٌ ۝ لَّا یَاۡتِیۡہِ الۡبَاطِلُ مِنۡۢ

منکر ہوئے نصیحت سے جب اون پاس آئی اور یہ کتاب ہے نادر اسپر جھوٹھ کا دخل نہین آگے

بَیۡنِ یَدَیۡہِ وَ لَا مِنۡ خَلۡفِہٖ ؕ تَنۡزِیۡلٌ مِّنۡ حَکِیۡمٍ حَمِیۡدٍ ۝ مَا یُقَالُ لَکَ اِلَّا مَا قَدۡ

سے نہ پیچھے سے اوتاری ہے حکمتون والے سب خوبیون سراہے کی تجھے وہی کہتے جو کہہ دیا ہے

قِیۡلَ لِلرُّسُلِ مِنۡ قَبۡلِکَ ؕ اِنَّ رَبَّکَ لَذُوۡ مَغۡفِرَۃٍ وَّ ذُوۡ عِقَابٍ اَلِیۡمٍ ۝

رسولون کو تجھ سے پہلے تیرے رب کے ہان معافی بھی ہے اور سزا بھی ہے دکھ والی

یعنی اللہ تعالے نے قرآن مجید مین الحاد و کفر کرنے والون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھگڑا کرنے والون کو تہدید فرمائی بقولہ تعالے اِنَّ الَّذِیۡنَ یُلۡحِدُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا لَا یَخۡفَوۡنَ عَلَیۡنَا۔ جو لوگ ہماری آیات مین کجی نکالتے ہین وہ ہمپر مخفی نہین ہو سکتے ہین۔ ف۔ ہم انکو خوب جانتے ہین اور خوب شمار رکھتے ہین اور بلحاظ انکے انجام کے ... کیونکہ ابتدا مین بہت کثرت سے الحاد کرنے والا گروہ تھا لیکن انہین بہت سے وہ لوگ تھے جو پیچھے سمجھ گئے کہ انھون نے ملک شام و فارس وغیرہ کے جہادون مین اللہ تعالے کے واسطے جانین فدا کین اور اپنی آل اولاد کا ... نہین کیا ... اسوقت مین ہر الحاد کرنے والے پر عذاب نازل نہین ہوا بلکہ اللہ تعالے نے اپنے رسول علیہ السلام و ... کو ... کیا کہ اللہ تعالے سب جانتا ہے اسکے علم مین یہ مجمع ملحدین و اسکے افراد مین کوئی پوشیدہ نہین ہے پس وہ ہرایک کو ... علم آلہی مین مومن ہوا انکو نکال لیگا شیخ ابن کثیرؒ نے کہا کہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ الحاد یہ ہے کہ کلام کو بے موقع ... مترجم کہتا ہے کہ یہ لطیف معانی ہین اور اسمین بہت سی صورتین شامل ہین آول کفر و انکار اسیواسطے ... الحاد کفر ... اصل مین الحاد کے معنے منحرف کرنا و موڑنا اسیواسطے بغلی قبر کو لحد کہتے ہین گویا اسنے

دنیا سے منھ موڑ لیا ہی پس کافر نے آیات آلہی کی ذات سے الحاد کیا۔ دوم آسکے ملنے [illegible]
دعوی کرے گویا اسکے نزدیک اسکو ان آیات کی کچھ ضرورت نہیں ہی لهذا مجاہد سے منقول ہی کہ ملحدون [illegible]
ہین سوم تلاوت کے وقت الحاد کرنا جیسے قریش تالیان بجاتے و شور و غل کرتے تھے تا کہ اسکے [illegible]
ہین اور جیسے معتزلہ مین سے ایک جماعت نے تبدیل و تغیر کو صواب سمجھا تھا پنجم اسکی آیات مین تحریف [illegible]
کیا کہ جملہ آیات متحرکہ ہمیشہ ہین بیجا تحریف و تاویل کر دی تو یہ بھی الحاد ہی اور یہ سب وجوہ ہر ایک گروہ مین [illegible]
جسقدر جسکا دل ٹیڑھا ہی اسی قدر اسنے قرآن پاک سے انحراف کیا ہی پس ملحدون کو خوف کرنا چاہیے کہ آگ [illegible]
نے فرمایا۔ أَفَمَن يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ کیا بھلا جو شخص [illegible]
روز آگ مین ڈالا جاویگا وہ بہتر ہی یا وہ شخص جو امن کے ساتھ آویگا ف وہ بہتر ہی پس اہل ایمان تو قرآن مجید مین کوئی الحاد [illegible]
کرتے ہین اور جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو تعلیم فرمایا اور جسطرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے تا[illegible]
دلایا اور جسطرح تابعین صالحین نے اتباع کو تعلیم کیا اسی اعتقاد کو قرآن پاک سے پاتے ہین اور اسی پر ایمان لاتے ہین اور اپنے عقل
و قیاس شیطانیہ کو دخل نہین کرتے جیسے روافض و خوارج کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضون کو ٹھیک بات نہین
خوارج نے کہا کہ حضرت ابو بکر و عمر و عثمان کو بتلائی اور حضرت علی کو نہین بتلائی نعوذ باللہ من ذلک اور روافض انکے مقابل ہین کہ ا[illegible]
کہتے ہین۔ نعوذ باللہ من ذلک یہ لوگ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین جھوٹ باندھتے ہین اور اللہ تعالے کو غافل
ہین اور جو کچھ چاہتے ہین اپنے دوست قرین شیطان کے سمجھانے سے بکتے ہین جسپر کوئی دلیل موجود نہین سوائے انکے قیاسات
کے اعاذنا اللہ تعالے من سوء افعالہم پھر جب قیامت کے روز آگ مین ڈالے جاوینگے تو انکو معلوم ہوگا بلکہ مرتے ہی انپر اپنی جہالت
ہو جائیگا اور اللہ تعالے خوب جانتا ہی جو اسکے اسماء و صفات مین الحاد کرتا ہی اور عنقریب اسکو آگ مین ڈالیگا پھر جو کوئی صریح کافر ہی [illegible]
ہی ورنہ عذاب اُٹھا کر نکالا جائیگا پھر اللہ تعالے نے تہدید فرمائی بقولہ تعالے۔ اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
بَصِيرٌ۔ جو کچھ تمہارا جی چاہے کرو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالے خوب دیکھتا ہی ف مجاہد و ضحاک و عطاء خراسانی [illegible]
نے کہا کہ یہ تہدید ہی یعنے کافرون کو تہدید ہی کہ اگر نہین مانتے ہو تو جو کچھ چاہو کرو تم پوشیدہ نہین ہو سکتے ہو اللہ تعالے [illegible]
اعمال کی تم کو سزا دیگا اور عذاب سے نہین بچوگے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ یہ مومنون کے واسطے [illegible]
کہتا ہی کہ یہ اچھی تفسیر ہی اور اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ اس عنوان سے بیان مین کیا لطف ہی اور اسکا بیان یہ ہی کہ قولہ تعالے [illegible]
ام من یاتی آمنا یوم القیامۃ۔ مین مومن و ملحد کی تمثیل ہی چنانچہ سلف صالحین رضی اللہ عنہم نے اسکی بعض مثالین [illegible]
کہا کہ جو آگ مین ڈالا جائیگا وہ ابو جہل ہی اور جو بیخوف معزز آویگا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین ابن عباس [illegible]
ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ہین بشیر بن تمیم نے کہا کہ جہنمی ابو جہل ہی اور جنتی عمار بن یاسر ہین [illegible]
کہ جہنمی ابو جہل ہی اور جنتی عمر بن الخطاب ہین بعض نے کہا کہ جہنمی ابو جہل ہی اور جنتی حمزہ بن عبد [illegible]
ہی اور جنتی ابو سلمہ رضی اللہ عنہ مخزومی ہین بالجملہ اسمین کافرون ملحدون کی اور مومنون کی [illegible]
بعیرہ بھی دونون کے واسطے ہر ایک فریق کی شان کے لائق ہی پس ملحدین کفار تو آیات [illegible]

[illegible] پس جہنم میں سخت عذاب دیگا اور مومنین اللہ تعالے کی آیات پر ایمان لاتے اور رسول اللہ صلی اللہ
[illegible] تو انکے اعمال کو اللہ تعالے نے خوب دیکھا ہے پس انکے واسطے مغفرت فرمادیگا اور جنت میں عزت سے اتارے جاوینگے
[illegible] نے اس میں بھی زیادہ لطیف اشارہ فرمایا کہ یہ آیت صحابہ اہل بدر کے واسطے خاص ہے یعنے جو جماعت قلیل کہ بدر کے
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں اپنی جان قربان کرنے پر آمادہ ہوگئے حالانکہ اللہ تعالے نے انکو کثیر جماعت کافرون پر
[illegible] انھون نے ابتدا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی جان فدا کرنے میں کچھ دریغ نہیں کیا تھا لہذا العبد الراجی کے
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے کی طرف سے اہل بدر کو بشارت دی کہ تم جو چاہو کرو ہم نے تمکو بخش دیا ابن عباس رضی نے اس آیت سے
[illegible] بھی اشارہ لیا کہ یہ انکے واسطے کرامت اس آیت میں موجود ہے اگر کہو کہ آیت قدسی تو مکیہ ہے اور بدر کا جہاد بعد آپ کے ہجرت فرمانے کے
[illegible] سال مدینہ میں واقع ہوا تھا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالے علیم خبیر ہے وہ خوب جانتا ہے کہ جو اسکی مخلوقات میں اسکی تقدیر ہے پس جس وقت
[illegible] نازل فرمائی ہے وہ قیامت تک کے واسطے ہے سوائے انکے جنکو منسوخ فرمایا ہے کہ انکو بھی اللہ تعالے جانتا تھا کہ یہ حکم کب تک کے
[illegible] پس قرآن مجید میں یہ معجزہ ہے کہ عالم الغیب عزوجل نے اس کو قیامت تک جامع احکام کردیا ہے۔ سوائے حق تعالے کے کسی فرد
[illegible] سے ممکن نہیں ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ۔ وہ لوگ جنھون نے کفر کیا ذکر سے جب
[illegible] پاس آیا ف ذکر سے مراد قرآن ہے یہی ضحاک وسدی وقتادہ سے منقول ہے اور اس سے بندون کو اپنے رب عزوجل کا عہد
[illegible] یاد دلایا گیا اور اس سے شیطان کی دشمنی آدم علیہ السلام سے یاد دلائی گئی ہے اور جملہ آغاز وانجام کی یاد دہانی ہے اور اس سے [illegible]
[illegible] ہوتا ہے الحاصل جن لوگون نے اس ذکر کے آنے کے بعد اس سے انکار کیا تو وہ عذاب جہنم میں خوار ہونگے۔ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ
عَزِيْزٌ۔ حالانکہ یہ ذکر ایک کتاب بزرگ ہے ف اسکا مثل غیر ممکن ہے دیکھو یہ آیت بھی جسوقت مکہ میں نازل ہوئی تو اس وقت [illegible]
[illegible] آن مجید کسی کتابی صورت میں نہ تھا بلکہ قلوب میں محفوظ تھا اور چونکہ علم آلہی میں مقدر ہوچکا تھا کہ وہ مصحف مجید ہو لہذا فرمایا
[illegible] کتاب بزرگ بے مثل ہے سوائے خالق عزوجل کے تمام مخلوقات سے اسکے مثل لانا محال ہے۔ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ
مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ۔ باطل اس کتاب تک نہیں پہونچ سکتا نہ سامنے سے اور نہ پیچھے سے ف
[illegible] اور یہ کہ کسی جہت سے اس تک باطل کو گنجایش نہیں ہے۔ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ۔ حکیم حمید کی طرف سے
[illegible] ہے ف تو اسمین باطل کی گنجایش غیر ممکن ہے بعض نے کہا کہ من بین یدیہ یعنے اگلی کتابوں [illegible] خلاف نہیں ہے اور نہ
[illegible] اس سے مخالف کوئی کتاب آوے مترجم کہتا ہے کہ معنے اول اصح ہیں اور جمیع وجوہ جن سے کوئی عیب سمجھا جاوے قرآن مجید اس سے
[illegible] مثلاً اسمین کمی بیشی از جانب جبرئیل علیہ السلام یا از جانب محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیر ممکن ہے اور جو کچھ اسمین منصوص ہے سب حق ہے
لیکن کفار وملحدین خذلہم اللہ ایسے بہرے ہین کہ اپنی نجاسات میں مخلوط ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لغو بکتے ہین جنکا کچھ
[illegible] لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسکین دی لقولہ تعالے مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ
مِنْ قَبْلِكَ۔ تجھے کچھ نہیں کہا جائیگا مگر وہی جو تجھسے پہلے رسولون سے کہا گیا ف یعنے کفار تیرے حق میں وہی بیہودہ الفاظ
[illegible] اگلی امتون نے لکھا ہے کہ یہ ساحر ہے یا مجنون ہے یا مانند اسکے یہی تفسیر شیخ ابن ابی حاتم وابن جریر
[illegible] اسکو [illegible] نقل نہیں کیا ذکرہ الشیخ ابن کثیر اور خطیب وغیرہ نے لکھا کہ شاید یہ معنے

ہون کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھے اللہ تعالے کی طرف سے انھین اعتقادات توحید کی بابت کہا گیا [illegible]
تھا۔ پس شریعت توحید متحد ہی اور ہمیشہ سے بذریعہ نبوت کے متواتر ہو۔ **اِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ** [illegible]
اَلِيْمٍ ۔ البتہ تیرا رب صاحب مغفرت ہی اور صاحب عذاب الیم ہی ف [illegible] یعنی تیرے رب میں [illegible]
جن بندون نے توحید اختیار کی اور تیری اتباع کی تو اللہ تعالے انکے گناہون کا مغفرت کرنے والا [illegible]
اور تیری اتباع سے منھ موڑا تو اللہ تعالے انپر عذاب الیم فرماویگا دنیا مین انکو مقہور و خوار کریگا اور آخرت مین جہنم [illegible]
کہ اسمین اشارت ہی کہ اللہ تعالے کے دونون صفات رحمت و قہر کا ظہور ہی اور یہ ہمیشہ سے چلا آیا ہی اور اگر اللہ تعالے [illegible]
ہدایت پر مجتمع کردیتا ولیکن اسکی مشیت و حکمت ہی پس تجھپر سب لوگ ایمان نہین لاوینگے بلکہ جیسے اگلے انبیا علیہم السلام [illegible]
ہوا تھا کہ بعض نے انکی نبوت مانی اور توبہ کرکے راہ توحید اختیار کی اور اکثرون نے نبوت سے منھ موڑا اور نبی کو ساحر مجنون کہا [illegible]
بھی تیرے ساتھ برتاؤ کرینگے تاکہ اللہ تعالے کی صفت غفاری کا ظہور توبہ کرنے والے مومنون مین ہو اور اسکی صفت [illegible]
کافرون و منکرون پر ہو۔ شیخ **ابن کثیر**ؒ نے لکھا کہ قال ابن ابی حاتم حدثنا ابی حدثنا موسی بن اسمعیل ثنا حماد عن علی بن زید [illegible]
ابن المسیب قال لما نزلت ہذہ الآیۃ الخ یعنے سعید بن المسیبؒ نے بیان فرمایا کہ جب یہ آیت اتری کہ ان ربک لذو مغفرۃ [illegible]
الیم۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالے کا عفو اور درگذر نہوتا تو کسی شخص کو زندگی گوارا نہوتی اور اگر اسکی
دھمکی اور عذاب نہوتا تو ہر شخص بھروسا کرکے بیٹھ رہتا۔ مترجم کہتا ہی کہ اسکی اسناد حسن ہی اور علی بن زید بن جدعان راوی حسن الحدیث
ہین **امام ترمذی** نے جابجا انکی روایت کی تحسین بلکہ تصحیح کی ہی فاحفظ **ف۲** فی العرائس قولہ تعالے ان الذین یلحدون فی [illegible]
لا یخفون علینا۔ الحاد شدید مانند کفر وغیرہ کا بیان تفسیر مین موجود ہی اور اسمین وہ الحاد بھی شامل ہی جو از قسم ریاکاری وغیرہ ہی۔ شیخ [illegible]
کہ اس آیت مین ایسے لوگون کو تخویف شدید ہی جو مجلس حال و قال جمع کرکے عوام کے سامنے سر ہلاتے و نعرہ مارتے و اپنے کپڑے [illegible]
ہین اور گوشہ مین زاہد بنکر بیٹھتے ہین اور مشائخ اولیا کے تصانیف دیکھکر اپنے خیالات کے موافق باتین بناتے ہین اور عوام کے سا [illegible]
بن جاتے ہین اور دل کے گوشۂ خاطر سے اس امر کے منتظر ہوتے ہین کہ امرا و رؤسا انکی خدمت مین آوین اور طرح طرح نجوم و [illegible]
حیلہ بازی کرکے مکاشفہ و وجد و حال کا دعوی کرتے ہین حالانکہ اللہ تعالے پر انکی نیت مخفی نہین اور عالم الغیب جل شانہ کے نزدیک [illegible]
و کذب و بہتان ظاہر ہی اور اللہ تعالے کے صادق بندون پر بھی انکا کذب و مکر لائح ہی کاش انکو معلوم ہوتا کہ حق تعالے کے یہان [illegible]
و خواری کی کیا کیفیت ہوگی قولہ تعالے اعملوا ما شئتم الآیہ۔ اہل مکر و فریب کو تہدید و تحذیر ہی کہ ایسے حرکات سے بچین اللہ تعالے [illegible]
نیات و افعال کو خوب دیکھتا ہی یہ اہل بدعت و اہل ہوا رخوارج و معتزلہ و روافضہ وغیرہ بغیر علم و برہان الٰہی کے اپنی نفسانی [illegible]
ہین اور دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین بدعت و ضلالت پھیلاتے ہین وقد قال تعالے لا تتبعوا اہواء قوم قد ضلوا من قبل [illegible]
والون کو بھی عبرت و نصیحت ہی کہ اے اہل کتاب تم عوام کو مت بھکاؤ اور اپنے اگلے تحریف کرنے والون کی پیروی مت کرو [illegible]
وسلم نے ان ملحدون کو فرعونیون سے تشبیہ دی اور انکے دلون کو بھیڑیون کے دلون سے تشبیہ دی [illegible]
سے زیادہ خوف ہی کہ انکی زبان تو انبیا علیہم السلام کی زبان ہوگی اور انکے دل فرعونیون کے دل ہونگے [illegible]
دل بھیڑیون کے دل ہونگے اور ایک روایت مین فرمایا کہ یہ لوگ دین سے اسطرح خارج ہونگے جیسے [illegible]

[illegible] ن کا لگاؤ نہین ہونا مترجم کہتا ہے کہ ایک روایت صحیح مین وارد ہے کہ ظاہر مین بے ایمان لوگ ایسی نمازین
[illegible] کی نماز کے سامنے حقیر سمجھوگے اور اپنے روزے کو انکے روزے کے سامنے حقیر سمجھوگے مترجم کہتا ہے کہ اس زمانے
[illegible] بعض مشائخین مین کہ بحکم قولہ تعالے ترى كثيرا منهم يتولون الذين كفروا الآیہ۔ کافرون سے موالات پیدا کرکے مسلمانو
[illegible] سے عناد اٹھاتے ہین اعاذنا اللہ تعالے من شرہم شیخ نے لکھا کہ شیخ ابو عبد اللہ بن الجلاء نے کہا
[illegible] الٰہی مین بغیر موافقت دل کے کلام کرتے ہین انکی جرات معلوم ہے ابن عطاء نے کہا کہ مدعی بغیر تحقیق کے جس خرابی کا
[illegible] عنقریب ظاہر ہوجائیگا قولہ تعالے وانہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ الآیہ۔ کتاب مجید کو عزیز فرمایا اور وہ صفت عطا فرمائی
[illegible] ذات مین سے ہے کیونکہ قرآن مجید کلام الٰہی غیر مخلوق ہے اور یہ صفت باری تعالے ہے اور صفات مثل ذات کے کنہ ادراک سے عزیز
[illegible] افہام کو انکے ادراک مین رسائی نہین اور عقول وہان متحیر ہین کیونکہ کتاب عزیز مین غیب صفات و ذات کے اسرار ہین اور مفاتیح الغیب
[illegible] اسی کے قبضۂ قدرت مین ہین بحکم قولہ تعالے وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمها الا ہو الآیہ اور ہر صفت کی مفتاح درحقیقت ادراک نہین
[illegible] یہان فطانت و ذہانت کام نہین دیتی ہے مبتدع اگر دعوی کرتا ہے تو وہ اسی حماقت کی وجہ سے ہے کہ اسنے اپنے نفس نجس پر قیاس
[illegible] اگر بیباک اسمین جرات کرتا ہے تو اسی وجہ سے کہ اسنے اپنے نفس کے تکبر مین شیطان سے حصہ لیا ہے حالانکہ صفت حق سبحانہ تعالے
[illegible] ذات پاک سے جدا نہین ہے اور مخلوقات مین اسکا حلول محال ہے تو ادراک بدرجۂ اولی محال ہے کیونکہ صفت کلام قدیم ہے اور فعل مخلوق
[illegible] مخلوق در مخلوق ہے تو کیونکر اسکو دعوی ادراک ہے پس اسمین باطل کا اثر غیر ممکن ہے شیخ ابن عطاء نے کہا کہ کتاب عزیز ہے کیونکہ اسکی
[illegible] کنہ کو کوئی نہین پہونچتا اسواسطے کہ وہ اپنی ذات سے عزیز ہے اور جسنے نازل فرمایا وہ عزیز ہے اور جسپر نازل فرمایا اسکو عزت دی لہذا
[illegible] اس خطاب سے سرفراز فرمایا وہ عزیز بندے ہین ابن عطاء نے کہا کہ باطل کو وہان رسائی کیونکر ہو اسواسطے کہ وہ تو حق ہے اور حق سے
نزول ہوا اور وہ کلام حق ہے پھر وہان باطل کا لگاؤ کہان سے ہو اور ضدین کیونکر جمع ہون وہو الحق والحمد للہ رب العالمین خطیب نے
[illegible] اگر یہ کہا جاوے کہ قرآن مجید مین کافرون و بدعتیون نے طعنہ دیا ہے اور اہل بدعت و ہوائے باطل تاویل کی ہے جواب دیا گیا کہ اللہ تعالے نے
[illegible] مجید کو بذات خود باطل تعلق سے پاک رکھا اور بدعتیون کی باطل تاویل کو قرآن مجید سے کوئی تعلق نہین ہوسکتا کیا نہین دیکھتے ہو اگر
[illegible] مجید سے اونکی بدعت باطلہ ثابت ہو تو لازم آوے کہ یہ بات قرآن مجید مین موجود ہے حالانکہ یہ خیال خود باطل ہے ہان اہل بدعت اپنے خیال کو
[illegible] زعم مین قرآن مجید کی جانب نسبت کرتے ہین تو یہ نسبت فقط اونکے خیال مین ہے اور اللہ تعالے [illegible] باطل کردیا بایں طور کہ
[illegible] بندون مین سے امت جماعت کو توفیق دی کہ انھون نے اونکی تاویلات کو مٹادیا اور اونکے فاسد اقوال کو رد کردیا تو ہر ایک طعنہ کرنے والے کا طعنہ
[illegible] ہر ایک باطل قول کا نشان جاتا رہا وقد قال تعالے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ یعنے ہمین نے اس ذکر کو اتارا اور ہمین اسکے محافظ ہین
[illegible] ہوکہ اہل عناد ہر طرح کج بحثی کرتے ہین چنانچہ کفار کہتے کہ یہ کتاب بزبان عجم کیون نہ آئی تو اللہ تعالے نے رد فرمایا
[illegible] قرآنا اعجمیا لقالوا لولا فصلت آیاته ء اعجمی و عربی قل هو
[illegible] قرآن اوپری زبان کا تو کہتے اسکی باتین کیون نہ کھولین گئین اوپری زبان اور عرب کا آدمی تو کہہ یہ
[illegible] هدى وشفاء والذين لا يؤمنون في آذانهم وقر وهو عليهم
[illegible] یقین نہین لاتے اونکے کانون مین بوجھ ہے اور یہ اونکو

Marfat.com

عَمًى ط اُولٰٓئِکَ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّکَانٍۭ بَعِیْدٍ ۝ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی ... ع

اندھاپا | او نکو | پکارتے ہیں | دور کی جگہ سے | اور ہم نے دی ...

فِیْہِ ط وَلَوْلَا کَلِمَۃٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّکَ لَقُضِیَ بَیْنَہُمْ ط وَاِنَّہُمْ ...

اور اگر | نہ ہوتی ایک بات جو پہلے نکل چکی تیرے رب سے | تو ان میں | فیصلہ ہو جاتا | اور ...

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْہَا ط وَمَا رَبُّکَ بِظَلَّامٍ ...

جس نے کی بھلائی | سو اپنے واسطے | اور جس نے کی برائی وہ بھی اوسی پر | اور تیرا رب ایسا نہیں کہ ظلم کرے

اللہ تعالے نے مشرکون کے عناد و تعنت سے آگاہ فرمایا کما قال تعالے ولو نزلناہ علی بعض الاعجمین فقرأہ علیہم ما کانوا
اگر ہم اس قرآن کو بعضے انبیاے عجم پر نازل کرتے پھر وہ ان لوگون کو پڑھ سناتا تو اوسپر یقین نہ لاتے چنانچہ یہان فرمایا ولو جعلنٰہ
قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ - اور اگر ہم اسکو قرآن عجمی وارد تے تو کفار کہتے کہ اسکی
کیون بیان نہیں ہوئین ف یعنے اگر ہم اس پورے قرآن کو بزبان عجم نازل کرتے تو مشرکین بطریق عناد کے کہتے کہ
کیون ہماری زبان مین صاف صاف بیان نہ ہوئین اور اس سے انکار کر جاتے اور کہتے - ءَ اَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ
عربی ہے ف یعنے عجمی زبان ہے اور عربی لوگون کو خطاب ہے یعنے کیونکر عربی لوگون کو خطاب سمجھانے کے واسطے عجمی زبان مین
نازل ہوا یہ تفسیر حضرت ابن عباس و مجاہد و عکرمہ و سعید بن جبیر و سدی وغیرہم سے منقول ہے اور بعض مفسرین نے کہا کہ قولہ لولا فصلت
آیاتہ کے یہ معنے ہین کہ یون دعوی کرتے کہ اس قرآن کی آیات مین کیون تفصیل نہ ہوئی کہ بعض عجمی ہوتا اور بعض عربی ہوتا پس عجمی لوگ
سمجھ لیتے اور عرب اپنی زبان مین سمجھ لیتے - یہ تفسیر حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے اور یہی سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالے سے
روایت ہے مترجم کہتا ہے کہ اس تفسیر پر اعتراض کیا گیا کہ یہ تفسیر اوسوقت ٹھیک ہو سکتی ہے کہ اعجمی و عربی بدون ہمزۂ استفہام کے
یہ معنے ہون کہ اسکی آیات عجمی و عربی کے ساتھ مفصل کیون نہ ہوئین شیخ ابن کثیرؒ نے جواب دیا کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی قرأت
مین یون ہی بدون استفہام کے وارد ہوا ہے شیخ ابن کثیرؒ نے کہا کہ اس تفسیر کے موافق اونکا عناد بہت زیادہ ظاہر ہوتا ہے مترجم
لکھا کہ آیت کے معنے یہ ہین کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری زبان فصیح عربی ہے اور تو عجمی نہین جانتا ہے پس اگر ہم اس قرآن کو عجمی کرتے
تو عناد سے یہ کفار کہتے کہ خالص اشراف عرب مین سے یہ شخص ہے تو کیونکر اعجمی زبان لایا اور جب خود یہ زبان نہین جانتا تو
اختلاف و اختلاط کرتا ہوگا پھر ایسا کیون نہ ہوا کہ اسکی آیات فصیح عربی مین نازل ہوتین تاکہ اس اختلاط سے محفوظ رہتا
کہ کفار اپنے عناد و الحاد سے کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ عجمی غلام سکھلاتا ہے حالانکہ یہ بات بدیہی باطل تھی کیونکہ
ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا سے زمانۂ نبوت تک اونھین مین ہے اور کچھ بھی عجمی زبان نہین جانتے تھے پھر کیونکر
عجمی زبان مین قرآن ہوتا تو صریح الحاد کرتے کہ ضرور اسی غلام نے سکھلایا ہے ورنہ انکو زبان عجمی جلوہ نہین ... اور
نہین جانتے اور ہم نہین سمجھتے کہ اسکے کیا معنے ہین اور اگر اونکے واسطے عربی مین ترجمہ کیا جاتا ... کہتے کہ
نہ نازل ہوا مترجم کہتا ہے کہ اگر سوال ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زبان فارسی ...
فرمایا کہ اشکمت درد - یعنے تیرے پیٹ مین درد ہے جواب یہ ہے کہ آپ نے کسی زبان عجمی ...

Marfat.com

[illegible] تعالےٰ نے تصریح کر دی کہ یہ روایت موضوع ہی کسی افضی نے گڑھ کر بنا دی
[illegible] قاموس وغیرہ نے صریح بیان کیا ہی **مسئلہ** علامہ نسفیؒ نے مدارک
[illegible] خواہ کسی زبان مین ادا ہون اور اس سے قول ابوحنیفہؒ کے واسطے دلیل پیدا
[illegible] ہکر دیا گیا بایں طور کہ قرآن مجید کلام الٰہی ہی پس اگر اللہ تعالےٰ بالفرض زبان عجمی مین کلام
[illegible] عجمی مین کلام نہین فرمایا بلکہ زبان عربی مین کلام فرمایا تو کلام الٰہی یہی ہی جو زبان عربی مین ہی
[illegible] فرضی طور پر مسافات ہی اور اس سے واقع ہونا لازم نہین آتا ہی جیسے قولہ تعالےٰ ولو شئنا لآتینا کل نفس
[illegible] چاہتے تو ہر نفس کو اسکی ہدایت دیدیتے ۔ھ۔ اس سے یہ لازم نہین آتا کہ ایسا واقع ہوا اور جیسے قولہ تعالےٰ
[illegible] للرحمن ولد فانا اول العابدین ۔ کہدے کہ اگر اللہ تعالےٰ کا کوئی فرزند ہو تو پہلا عبادت کرنے والا مین ہون ۔ھ۔ حالانکہ
[illegible] محال ہی پس امام ابو یوسف و محمد و جمہور مجتہدین کا قول صحیح ہی اور اسیطرح جمیع فقہا و اصولیین گئے ہین کہ قرآن مجموعہ نظم و معانی کا
[illegible] اور نماز مین قرآن پڑھنا فرض ہی نہ خالی معانی ادا کرنا اور صحیح یہ ہی کہ امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہی اور زبان فارسی مین جواز نماز کا قول
[illegible] اونکی جانب منسوب کیا تھا اور اگر تسلیم کیا جاوے کہ پہلے اونکا یہ قول تھا تو بھی صحیح روایت سے معلوم ہوا کہ ونکو ن
[illegible] رجوع کیا ہی اور مجتہد جس قول سے رجوع کرے وہ کالعدم ہو جاتا ہی کما فی العالمگیریہ و در المختار ۔ الحاصل اہل کفر و شرک
قرآن کی عظمت سے غفلت ہی اور وہ اوسمین عناد و تعنت کرتے ہین ۔ **قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ** کہدے
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو لوگ ایمان لائے اونکے واسطے یہ قرآن مجید ہدایت و شفا ہی **ف** ہدایت اونکو راہ راست کی
حاصل ہوتی ہی اور اونکے قلوب کو کجی سے استقامت ملتی ہی اور اونکے سینون مین جو شکوک تھے اونسے شفا حاصل ہوتی ہی یعنے انسان کے
واسطے شیطان ذاتی دشمن ہی وہ برابر وسوسہ و شکوک ڈالتا ہی تاکہ اللہ تعالےٰ سے منکر ہو اور آخرت سے منکر ہو اور انسان کا نفس
احمق ہی یہ اسکے وساوس کو دنیاوی لالچ مین قبول کرتا ہی پس قرآن مجید سے شیطان کے وساوس اور نفس کے مکر سے جو بیماری
پیدا ہوئی تھی اوس سے شفا حاصل ہو جاتی ہی اور یہ نور اونکے کانون سے اونکے سینہ و دل تک ساری ہو جاتا ہی **وَالَّذِيْنَ**
لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۔ اور جو لوگ ایمان نہین لاتے ہین اونکے کانون مین
[illegible] ہوا ہی قرآن اون پر عمی ہی **ف** یعنے اونکو بالکل نظر نہین آتا ہی پس وہ لوگ قرآن سننے سے بہرے اور اوسکی فضیلت
[illegible] مین حاصل کلام یہ ہوا کہ قرآن مین جسطرح کفار عناد کرتے ہین اونکو صاف جواب یدے کہ اہل ایمان جنکو قرآن
[illegible] ہدایت و شفا ملتی ہی کیونکہ وہ سنتے اور سمجھتے ہین اور یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اونپر نعمت ہی اور کفار جو اوسمین عناد
[illegible] مین غضب الٰہی کا مستحق ہی اور اونکو قرآن نظر نہین آتا تو وہ اپنی بدبختی پر روین ۔ **اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ**
[illegible] لوگ دور جگہ سے پکارے جاتے ہین **ف** یعنے تلاوت قرآن کے وقت اونکے سننے کی یہ کیفیت
[illegible] جیسے پکارا جاوے تو خالی آواز سنتا ہی اور یہ نہین سمجھتا ہی کہ کیا کہا جاتا ہی جیسے جانور کو چرواہے کی آواز سنائی
[illegible] نہین سمجھتا ہی ۔ سدی نے کہا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ایک روز ایک جماعت مین بیٹھے فیصلہ فرماتے تھے
[illegible] جیسے دور سے پکارنے والے کو کوئی جواب دیتا ہی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو لبیک کیون

Marfat.com

کہنا ہی کیا تجکو کسی نے دیکھا یا تجکو کسی نے پکارا ہی تو اوسنے کہا کہ مجہا [illegible]
یہی آیت پڑھی اولئک ینادون من مکان بعید (روا ہ ابن ابی حاتم) [illegible]
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ [illegible]
کیا گیا ف بعض نے اوسکو سچ مانا اور بعض نے جھٹلایا [illegible]
اسیطرح تو بھی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم صبر فرما۔ وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ [illegible]
نہ ہوتا کہ تیرے رب کی طرف سے ایک کلمہ سابق ہو چکا ہی تو انکے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا [illegible]
یہ کلمہ سابق ہو چکا کہ اونکو یوم حشر تک تاخیر ہی اور اونکے حساب کے واسطے ایک میعاد مقرر ہی اگر [illegible]
پس تو بھی اونکے واسطے تاخیر پسند کر۔ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ اور یہ [illegible]
پڑے ہین جو اونکو دغدغہ مین ڈالتا ہی ف یعنے تجھے جھٹلانا کسی بینائی و بصیرت و دلیل سے نہین ہی [illegible]
اندھون کی طرح ٹاپتے و شک کرتے ہین (ابن کثیر وغیرہ) اور بعض علماء نے اس بیان کو بلفظ موسی علیہ السلام [illegible]
معنے اسطرح بیان کیے کہ ہمنے موسی علیہ السلام کو کتاب عنایت فرمائی تھی تو اسمین بھی اختلاف کیا گیا اور اختلاف [illegible]
مین کسی دلیل و برہان کی بصیرت پر نہ تھے بلکہ نفسانیت عداوت سے شک کرتے تھے اور اگر اللہ تعالے نے [illegible]
مقرر فرمایا ہوتا تو ان یہودیون مین اسی وقت فیصلہ کر دیا جاتا ولیکن اللہ تعالے نے دنیا مین مہلت دیدی [illegible]
اور ہدایت کے سامان مہیا کر دیے تاکہ ہر ایک شخص جو کچھ پسند کرے اوسیکے موافق نتیجہ و بدلا پاوے۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
فَلِنَفْسِهٖ جس شخص نے نیک کام کیا تو وہ اسی کی ذات کے واسطے ہی ف اللہ تعالے کو مخلوقات [illegible]
نہین ہی بلکہ وہ اپنی نیکوکاری کا عوض خود ہی پاکر چین کریگا۔ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا اور جسنے بدی کی [illegible]
ہی ف اللہ تعالے کو اوسکی بدکاری سے کچھ ضرر نہین ہی اوسکی ساحت کبریائی و عظمت قدیم ہی اوسکی بارگاہ [illegible]
نہین ہی تو بھلا اسکی طاعت یا معصیت کب اوسکی بارگاہ کے لائق ہو سکتی ہی بلکہ نیکون کی [illegible]
کے واسطے ہی۔ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ اور تیرا رب اپنے بندون پر ظلم [illegible]
یا عذاب جو کچھ جسکو پہونچیگا وہ انھین کے کمائے ہوے اعمال ہین اور اللہ تعالے نے ہر ایک [illegible]
بتلا دیا ہی کہ وہ اوسکو قیامت کے روز حاصل ہوگا ولیکن بعضے بندے [illegible]
اور بعضے عناد و ہٹ سے بیباک ہوکر قیامت سے منکر ہوتے ہین [illegible]

تَمَّ الْجُزْءُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ وَيَتْلُوْهُ الْجُزْءُ [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

فتح القدیر از امام کمال الدین بن الہمام نہایت مستند و باعظمت شرح مشہور و معروف اور آخر مین تکملۂ زین الدین آفندی کامل چار مجلد ضخیم جدید الطبع۔

ہدایہ مع حاشیہ جدید نہایت عمدہ زوائد و فوائد بہ تحشی مولانا محمد حسن سنبھلی مرحوم ہر چہار جلد کامل دو مجلدات مین بشرح ذیل۔

۱۔ جلدین اولین عبادات۔

۲۔ جلدین آخرین معاملات۔

فتاوائے عالمگیری۔ ہر چہار جلد کامل در مجلد

ہدایہ مع شرح الکفایہ۔ از سید جلال الدین کرلانی بہت معروف و مستند متداول چار جلد مین اس شرح ہدایہ پر حاشیے بہت مستند لکھے گئے ہین بہ تفصیل ذیل۔

ایضاً جلد اول و ثانی تا آخر کتاب النکاح۔

ایضاً جلد سوم و چہارم تا آخر کتاب۔

فتاوی قاضیخان مع سراجیہ۔ از امام قاضی حسن بن منصور قاضی خان مستند معتمد معروف متداول دو مجلد کامل۔

شرح وقایہ۔ از امام صدر الشریعۃ جلی قلم مع کامل حاشیۂ ذخیرۃ العقبی یوسف ابن جنید چلپی داخل درس تقطیع کلان خوشخط و صحیح۔

شرح وقایہ خرد۔ مع دائرہ ہندیہ متوسط قلم۔

ذخیرۃ العقبی۔ حاشیۂ شرح وقایہ از یوسف بن جنید چلپی متداول معروف۔

اشباہ والنظائر۔ مع شرح حموی معروف مستند متداول۔

کنز الدقائق

مستخلص الحقائق

مشہور متداول۔

عینی شرح کنز الدقائق

جلد مستند معروف متداول دو جلدین

(۱) جلدین اولین عبادات مین۔

(۲) جلدین آخرین معاملات مین۔

مختصر وقایہ محشی۔ از امام صدر الشریعۃ درسی متداول۔

عمدۃ الصناعۃ۔ فی مسائل الرضاعۃ از مولوی تراب علی مرحوم۔

قدوری محشی۔ تالیف امام ابو الحسن درسی متداول۔

اخلاق و تصوف اردو

جامع الاخلاق۔ ترجمۂ اخلاق جلالی۔

تہذیب النفوس۔ از سید فخر الدین حسین۔

باب دانش۔ مؤلفہ مولوی محمد کریم بخش۔

اوقات عزیزی۔ از سید غلام حیدر خان۔

ترجمۂ عوارف المعارف۔ کامل در جلد مین مترجمۂ مولانا ابو الحسن فرید آبادی۔

خزینۂ دانش۔ ہوشمندی کی قلم از مولوی محمد کریم بخش۔

بستان تہذیب۔ جامع اخلاق و ادب مرتبۂ نواب حاجی محمد [illegible]

بحر الحقیقت۔ اصلاح النفس [illegible]

الحجیات۔ اخلاق و [illegible]

م الكتاب والحكمة ويعلمكم ما لم تكونوا تعلمون

جامع اسرار ربانی منشور لامع النور فیوض سبحانی مجموعہ معارف و حقائق ذخیرہ اسرار و دقائق جس میں تفسیر شیخ امام عماد الدین ابو الفداء اسمعیل بن عمر
بن کثیر القرشی الدمشقی و تفسیر امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری وغیرہ اکابر ائمہ کے فوائد کے ساتھ بہت سے فوائد القرآن کی رعایت کی گئی ہے عماد دین ایمان

الموسوم به

تفسیر مواہب الرحمن

المشتہر به

جامع البیان

مصنفہ

... علوم ... بحر الفنون الفرعیة والاصلیة قاطع شبہات الملحدین دافع مکائد الغابرین حاوی الفضائل والفواضل عمدة ...
... مولانا مولوی سید امیر علی صاحب فتاوی الہندیہ ترجمہ عالمگیری وعین الہدایہ دام ظلہ العالی بدوام الایام ...

... مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحسن و خوبی چھپی

Marfat.com

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ

قیامت کی

...مِنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ وَيَوْمَ

...اپنے غلاف سے اور کا بچہ نہین رہتا کسی مادہ کو اور نہ وہ جنے جسکی اسکو خبر نہین اور جسدن

...شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ۝ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا

...شریک بولینگے ہمنے تجھکو کہہ سنایا ہم مین کوئی نہین اقرار کرتا اور چوک گیا انسے جو

يَدْعُونَ مِن قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ۝

پکارتے تھے پہلے اور اٹکلے کہ انکو نہین کہین خلاصی

...یعنی جو ماسالہ ہمکو بتلاؤ کہ قیامت کب آویگی بس اللہ تعالے نے فرمایا۔ اِلَیْہِ یُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ...تعالے ہی کی طرف قیامت کا علم پھیرا جاتا ہے۔ ف اسکے سوا کوئی نہین جانتا خواہ فرشتہ مقرب ہو یا نبی مرسل سو مگر ...صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی علامات بیان فرمائی ہین اور اسی طرح قیامت کے نظائر دیگر ہین مانند قولہ تعالی وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا اکمام غلاف خرما جیسے مور جس سے پھل نکلتے ہین پس انکی تعداد و کیفیت کو سوای اللہ تعالی ...نہین جان سکتا۔ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ اور ہر مادہ جو حاملہ ہو خواہ آدمی یا جانور پھر اسکے پیٹ مین کس دم حمل رہا ...یا کہ وکیا اسکو یقینی طور پر سوائے اللہ تعالے کے کوئی نہین جانتا اگرچہ وہ خود عورت کے پیٹ مین ہو تو بھی وہ اگل کرتی ہے ...بھی ٹھیک پتا ہو۔ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ یعنی اور اکمام سے ثمرات نہین نکلتے اور حاملہ نہین ہوتی کوئی مادہ اور نہ جنتی ہے ...علم الٰہی۔ حاصل یہ کہ اللہ تعالے ہر ذرہ ذرہ کا علیم ہے جو پھل اپنے مور سے پیدا ہوتے ہین اور جو مادہ حاملہ ہوتی اور جنتی ہے سب ...اللہ تعالے ہر ذرہ کا علیم ہے اور ہر مخلوق نیک و بد مع اپنے اعمال کے وجنتی و دوزخی اسکے علم سابق مین موجود ہے پھر ...شرک کرتے ہین۔ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي اور جسدن انکو پکاریگا کہ میرے ساجھی ...ف یعنی جب قیامت کے دن اپنے ملائکہ کی زبان سے مشرکون کو بطور ملامت پکاریگا کہ آج میرے ساجھی دکھلاؤ ...قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ کہینگے کہ ہم تجھ... عرض کرتے ہین کہ ہم مین ...نہین ف کہ تیرے ساتھ کوئی شریک تھا کیونکہ وہان انکو کوئی بھی نظر نہ آویگا۔ وَضَلَّ عَنْهُم ...يَدْعُونَ مِن قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ اور جو کچھ پہلے پکارا کرتے تھے وہ انسے گم ہو گیا اور انھون نے ...کہ کہین چھٹکارا نہین ہے ف بلکہ ہم ضرور اسی آگ مین پڑینگے جو ہمکو نظر آتی ہے۔ ولیکن دنیا مین مشرک کا قاعدہ ہو کہ اپنے خیالات پر اعتقاد کرتا ہے

...مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ۝ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ

...مانگنے سے بھلائی اور اگر لگ جاوے اسکو برائی تو آس توڑ بیٹھے ناامید ہو کر اور اگر ہم چکھا دین اسکو

Marfat.com

رَحْمَةً مِّنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ

کچھ اپنی مہر سیچھے ایک تکلیف کے جو اُسکو لگی تھی تو کہنے لگے گا یہ ہو میرے لائق اور میں

إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنٰى فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنْ

بیشک مجھکو ہی اسکے پاس خوبی سو ہم جتاوینگے منکروں کو جو اُنھوں نے کیا ہی اور چکھاوینگے

أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأٰى بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو

ہم نعمت بھیجیں انسان پر ٹلا جاوے اور موڑے اپنی کروٹ اور جب لگے اُسکو بُرائی تو دعائیں

لَا يَسْأَمُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ آدمی خیر مانگنے سے اُکتا تا نہیں ہی ف

مال واولاد وتندرستی وغیرہ مانگتا رہتا ہی کیونکہ اُسی کو عین مراد جانتا ہی کیونکہ اس کافر کو آخرت کا یقین نہیں وَإِنْ

الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ اور اگر اسکو شر یعنے بلا ومحتاجی پہونچی تو یاس سے بالکل ناامید ہوتا ہی۔ ف رحمت سے

مایوس ہو جاتا ہی پھر بھی مضطرب الحال ہی وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هٰذَا لِي

اور اگر اُسکو مضرت پہونچنے کے بعد ہم نے اپنی طرف سے خفیف رحمت چکھائی تو کہتا ہی کہ یہ میرے واسطے ہی۔ ف

یعنی بعد محتاجی وسختی کے اگر خیر مذکور پہونچی تو کہتا ہی کہ میں اسکا مستحق تھا۔ وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً اور مجھے تو یقین نہیں ہی

قیامت قائم ہوگی۔ ف بلکہ یوں ہی گردش زمانہ جاری ہی کبھی صبح عشرت کبھی شام غم غرضکہ اترا کر فخر وا ظہار کرنے لگتا ہی کہ

وَلَئِنْ رُجِعْتُ إِلٰى رَبِّي إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنٰى اور اگر فرض کرو کہ میں اپنے رب کے یہاں لوٹایا جاؤنگا تو میرے لیے

اُسکے یہاں بھی خوبی ہی۔ ف کیونکہ میں اسی لائق ہوں جیسے یہاں سردار مالدار بنا ہوا ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے اسکو رد کر دیا اور

فرمایا۔ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا ہم کافروں کو آگاہ کرینگے جو کچھ انھوں نے عمل کیے۔ ف ایک ایک اُنپر ثابت

کرینگے۔ وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ اور انکو ہم گاڑھا عذاب چکھاوینگے اور یہ سب انکی بداعتقادی وبداعمالی کا عوض

کہ اُس نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ہمارے انعام کے بجائے تکبر سے اترایا۔ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ اور جب

ہم نے انسان پر انعام کیا۔ ف کا فرکو اولاد وتندرستی ومال دیا۔ أَعْرَضَ وَنَأٰى بِجَانِبِهِ تو منہ موڑا اور علیحدہ ہو گیا

ف کفر وشرک کرنے لگا۔ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ اور جب اُسکو مصیبت پہونچی تو بڑا چوڑی دعا

کرنے لگا۔ ف گویا ہمہ تن دعا بنگیا۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝

تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر یہ ہو اللہ کے پاس سے پھر تمنے اُسکو نہ مانا اُس سے بہکا کون جو دور جا پڑا

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ أَوَلَمْ يَكْفِ

اب ہم دکھاوینگے انکو اپنے نمونے دنیا میں اور آپ انکی جان میں جب تک کہ کھل جاوے انپر کہ یہ ٹھیک

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ

ہر چیز پر گواہ سنتا ہے وہ دھوکے میں ہیں اپنے رب کی ملاقات سے

Marfat.com

... صاف ارشاد کا حکم دیا کہ۔ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ اے محمد کہدے کہ بھلا تم بتاؤ کہ اگر یہ اللہ تعالے کیطرف
سے ہو پھر تم اس سے کفر کرتے ہو تو جو شخص اس سے دور پھوٹ نکلا ہے اس سے بدتر کون گمراہ ہوگا۔ ف۔ یعنے پھر تم سے بدتر
کون ہوگا یعنے تم ہی سب سے بدتر عذاب میں ہوگے۔ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ
لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ عنقریب ہم اپنی آیات ان لوگون کو آفاق میں دکھلا دینگے اور خود انکی ذات میں دکھلا دینگے یہانتک کہ
کھل جائیگا کہ یہی حق ہے۔ ف۔ مثلاً آفاق میں اسلام کے فتوحات بہت جلد پھیلا دینگے اور اسلام کو سب دینون پر غالب
کر دینگے مجاہد و حسن و سدی نے فرمایا کہ خود انکی ذات میں دکھلا دینگے کہ بدر میں یہ لوگ شکست کھائینگے اور مکہ فتح ہو جائیگا
کیونکہ اللہ تعالے کی قدرت کسی اسباب ظاہری پر موقوف نہیں ہے اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ
کیا تجھے اپنے رب سے کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز پر شاہد ہے تو وہ انکے اقوال و افعال پر بھی قادر ہے اور انکو مسلمان کر کے تقرب دینے پر
بھی قادر ہے اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ خبردار ہو کہ یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات
کے شک میں پڑے ہیں خبردار ہو کہ وہ ہر چیز پر محیط ہے۔ ف۔ یہ لوگ رب عزوجل کی ملاقات کے لیے سامان نہیں کرتے اور نہ ڈرتے ہیں اور اللہ عزوجل کا علم
و قدرت ہر چیز کو محیط ہے جب وہ چاہے قیامت قائم کرے اور جسکو چاہے ہدایت عطا کرے ولیکن ہر ایک عاقل صادق کو خوف شدید ہے چنانچہ عمر بن عبد العزیز
نے ایک روز خطبہ میں فرمایا کہ لوگو میں نے تمہارے اس معاملہ میں جسکا ان تم جاننے والے ہو غور کیا تو معلوم ہوا کہ جس نے اسکو جھٹلایا وہ جہنمی ہلاک ہوا اور
جسنے اسکی تصدیق کی ہے وہ احمق ہے۔ (ابن ابی الدنیا) احمق اسواسطے کہا کہ وہ قطعی واقع ہونے کی تصدیق کرتا ہے پھر کسقدر کم عقل و احمق ہے
کہ لہو و لعب و غفلت و شہوت و گناہوں میں دن رات بسر کرتا ہے لیکن قضاے حق عزوجل سے کوئی گریز نہیں کر سکتا بھلا کیونکر نفس کو
قابو بنا کر ملامت کرے بلکہ گریہ و زاری کرے اور اللہ تعالی ہی ہر چیز پر محیط ہے اور تمام مخلوقات اسی کے قبضۂ قدرت و تصرف میں مقہور ہے
ایک ذرہ اسکی مشیت سے باہر نہیں ہو سکتا لا الٰہ الا ہو الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العالمین

سورة الشورٰی مكيّة

اس سورۂ مبارک کو سورۂ شوری اور سورۂ حم عسق کہتے ہین اور کبھی شوری و حم سق بھی کہتے ہین۔ ابن عباس و ابن الزبیر
و حسن بصری و عکرمہ و عطاء و جابر رضی اللہ عنہم سے صریح روایات ہین کہ یہ سورہ مکیہ قبل ہجرت کے نازل ہوا ہے۔ اور ایک
روایت مین ابن عباس و قتادہ سے آیا کہ اسمین سے چار آیات مستثنے ہین جو بعد ہجرت کے مدینہ مین نازل ہوئین یعنی قولہ تعالے
قل لا اسألکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربے الآیات۔ اور یہ سورہ ترپن آیات ہین جنکے (۸۶۶) آٹھ سو چھیاسٹھ کلمات ہین
اور تین ہزار پانسو اٹھاسی حروف (۳۵۸۸) ہین۔ عبد المومن رح نے کہا کہ مین نے حسین بن الفضل رح سے پوچھا کہ حم عسق الگ
کیون لکھا گیا حالانکہ جیسے کہیعص ہے تو فرمایا کہ یہ چند حم کے درمیان ہے پس اپنے نظائر کے موافق رہا جیسے دیگر حم مین
... اور اسوجہ سے بھی کہ حم عسق دو آیات شمار ہین بخلاف کہیعص و المر و المص کے کہ یہ ایک ہی آیت گنی
... اہل تفسیر نے حم عسق میں اختلاف کیا کہ یہ حروف ہین یا کلمات ہین بخلاف اسکے نظائر مذکورہ کے

حسن

کہ انہوں سب نے اتفاق کیا کہ حروف ہیں اور حٰمٓ عسق میں بعض نے اسکو حروف
اسے قضے ما ہو کائن۔ (جو ہونے والا ہے سب حکم دیدیا گیا)۔ اور ابن عباس رضی اللہ
ہوا ہے۔ (م) مجد آلہی ہے۔ (ع) علم آلہی۔ (س) سناء اور (ق) قدرت حق تعالے ہے۔
شہر بن حوشب وعطار بن ابی رباح رحمہما اللہ تعالے سے روایت ہے کہ (ح) حرب قریش
انکا عزت والا ذلیل ہوگا اور ذلت والا عزیز ہوگا۔ یعنے دنیا کی نظر سے جسکو عزیز یا ذلیل سمجھتے ہیں وہ
فقط باہم قریش میں ہوگا (م) ملک ہے کہ ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف تحویل ہوگا۔ مترجم
مجوس سے بجانب قریش منتقل ہوا اور اسی طرح قریش سے بجانب ترک وعلے ہذا۔ (ع) عدو ہی قریش
کریگا۔ مترجم کہتا ہے کہ شاید وہ چنگیز تاتاری ہو بشرطیکہ روایت صحیح ہو۔ (س) قریش میں سنین قحط ہونگے جیسے قوم یوسف
علیہ السلام میں ہوئے یعنے۔ جیسے قوم قبط پر ہفت سال قحط طاری ہوا تھا جسمیں یوسف علیہ السلام تھے چنانچہ
سورہ یوسف میں مفصل گزرا۔ (ق) قدرت آلہی جو اسکی مخلوقات میں نافذ ہے۔ یعنے ایسے معاملات میں کسی کو دخیل ہونے
کی طاقت نہیں ہے بلکہ اسکی حکمت اسکی مخلوقات میں اسکی قدرت سے نافذ ہے اور کسی کو اسکے سمجھنے کی مجال نہیں ہے
امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ یہاں شیخ ابن جریر رح نے ایک اثر عجیب غریب منکر روایت کیا ہے قال حدثنا احمد بن زہیر
احمد بن زہیر ثنا عبد الوہاب بن نجدۃ الحوطی حدثنا ابو المغیرۃ عبد القدوس بن الحجاج عن ارطاۃ بن المنذر قال جاء رجل الی
ابن عباس الخ یعنے ارطاۃ بن المنذر رح نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور اسوقت ابن عباس
رضی اللہ عنہ کے پاس حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے پس اس نے کہا کہ مجھے قول اللہ تعالے حٰمٓ عسق کی تفسیر سے آگاہ
فرمایئے۔ ابن عباس رض نے کچھ دیر سر جھکایا پھر اس سے منہ پھیر لیا تو اس نے دوبارہ آپ سے یہی سوال کیا تب بھی آپ نے
جواب نہ دیا اور منہ پھیر لیا تو اس نے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا اور اس مرتبہ بھی ابن عباس رض نے منہ موڑا و جواب نہ دیا اس
میں حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا میں تجھے بتلا دونگا اور مجھے معلوم ہے جس وجہ سے ابن عباس رض نے تجھے بتلانا مکروہ جانا
یہ کلام آلہی خود ابن عباس رض کے خاندان میں سے ایک شخص کے حق میں نازل ہوا ہے چنانچہ اس خاندان میں ایک شخص
نام ہوگا وہ مشرق کے دریاؤں میں سے ایک دریا پر نازل ہوگا اس دریا پر دونوں جانب دو شہر آباد ہیں
کے بیچ میں پھاڑتی ہوئی نکل گئی ہے۔ (یہ اس شخص کا دار الحکومۃ ہوگا) پھر جب اللہ تعالے چاہیگا کہ انکی مملکت زائل ہو اور انکی مدت
دولت منقطع ہو جاوے تو اللہ تعالے ان دونوں میں ایک پارہ شہر پر رات میں آگ اتاریگا
نذر آتش ہوگا گویا یہاں کچھ نہیں تھا اور پارہ دیگر والے تعجب ہونگے کہ یہ خوب بچ گیا پھر یہی دن گذرے
اس قوم کے سب جبار عتید جمع ہونگے تو اللہ تعالے یہ تختہ زمین مع ان لوگوں کے زمین میں دھنسا دیگا
یعنی حٰم عزیمت از جانب حق تعالے وفتنہ قضا ہے۔ ع۔ یعنے عدل ہوا ہے یعنی اللہ تعالے کی طرف سے
عنقریب ہونے والا ہے۔ ق۔ واقع ہر دو شہر ہے یعنے اللہ تعالے پر حکم قضا و قدر سے عنقریب
ہونے والا ہے ان دونوں شہروں پر۔ (رواہ ابن ابی حاتم والخطیب وغیرہم) مترجم

Marfat.com

[illegible] اس روایت کا حوالہ دیکر کہا کہ یہ روایت صحیح نہیں ہو اور مین تو اسکو دروغ موضوع گمان کرتا ہون اور
[illegible] کا باعث یہ ہوا کہ اہل دولت و ثروت سے لوگون کو عداوت ہوتی ہو تو اس نے ان لوگون کی تحقیر کے واسطے
یہ روایت بنائی ہو۔ مترجم کہتا ہو کہ اس قائل پر سوال ہوگا کہ اچھا کس شخص نے بنائی ہو اسواسطے کہ ارطاۃ بن المنذر اور
عبد القدوس و عبد الوہاب بن نجدہ سب ثقات ہین امام ابوداؤد وغیرہ نے عبد الوہاب سے سنن مین روایات کین۔ اور احمد
بن الازہر بھی ثقہ معروف ہین۔ ہان اگر احمد بن زہیر ہون تو مجھے معلوم نہین ہو حالانکہ ابن ابی حاتم نے التزام کیا کہ بدون ہناد حسن
کے [illegible] مولوی مذکور کے ظنون پر اعتماد نہین ہوسکتا ہو اور کیونکر حالانکہ ابھی قیامت تک وقت باقی ہو معلوم نہین کیا
واقع ہو واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب و حاصل کلام یہ کہ اسناد تو جید ہو لیکن غریب ہو اور غایت یہ کہ منکر ہو جیسا کہ شیخ ابن کثیر رح نے
کہا ہو۔ پھر لکھا کہ اس سے بڑھکر غریب وہ روایت ہو جو ابو یعلی الموصلے رح نے جزء ثانی مین مسند ابن عباس رضہ سے
روایت کی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پہ فرمایا کہ اے لوگو تم مین سے کسی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
سنا کہ آپ حم عسق کی تفسیر فرماتے تھے پس ابن عباس رضہ نے کھڑے ہوکر کہا کہ جی ہان مین نے سنا ہو فرمایا کہ حم عسق اللہ تعالے
کے نامون مین سے ایک نام ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (ع) تو ابن عباس رضہ نے عرض کیا کہ عین یعنے حق سے منہ
موڑنے والون نے روز بدر کا عذاب معائنہ کیا۔ عمر رضہ نے فرمایا کہ پھر (س)، تو عرض کیا کہ (س) اشارہ ہو کہ عنقریب ظالمون کو
معلوم ہوگا کہ لوٹکر کس مرجع جاتے ہین۔ فرمایا کہ پھر (ق) تو ابن عباس رضہ نے سکوت کیا اتنے مین ابوذر رضی اللہ عنہ نے
مانند قول ابن عباس رضہ کے تفسیر کرکے کہا کہ (ق) آسمان سے قارعہ ہو جو لوگون کو ڈھانک لیگی (یہ اسناد بہت ضعیف منقطع ہو)
سیوطی رح نے کہا کہ اسکو ابن عساکر رح نے بھی روایت کیا لیکن اسناد ضعیف ہو۔ مولوی مغفور نے یہان بھی اپنے زعم کو
معتمد قرار دیکر کہا کہ میرے گمان مین موضوع ہو۔ واضح ہو کہ تاویل حم عسق مین صحیح یہی کہ وہ متشابہات مین سے ہو جسکے علم کو
سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی نہین جانتا ہو۔ اسی کو شیخ محلی و سیوطی وغیرہم نے اختیار کیا ہو۔ امام رازی رح نے کبیر مین لکھا کہ
ان حروف مقطعات مین کلام کرنے کی گنجایش بہت کم ہو اور مجازفتی طریقہ سے گفتگو کرنے کی راہ ممنوع ہو یعنی جائز نہین ہو
بدون دلیل معقول و معتمد کے فقط لاف گزاف سے معانی بیان کیے جاوین اور اولے یہ ہو کہ اسکے علم کو اللہ تعالےٰ کی جناب مین
تفویض کیا جاوے۔ مترجم کہتا ہو کہ امر تحقیق سورہ بقرہ کے اول مین مذکور ہوچکا [illegible] یہ ہو کہ متشابہات کی تاویل اور
حقیقی معرفت علم آلہی مین منحصر ہو اور اسکے علاوہ متشابہات مین بہت علوم اسرار ہین اور علمائے راسخین اپنی اپنی استعداد کے
موافق ان اسرار کو جانتے ہین چنانچہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم و صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جو اسرار سمجھتے تھے وہ
[illegible] کے لائق ہین اور صالحین اپنی استعداد کے موافق فیض پاتے ہین اور علاوہ راسخین کے عوام کچھ نہین سمجھتے
بلکہ ایمان لاتے ہین کہ یہ سب ہمارے رب عزوجل کی طرف سے حق ہو۔ اس تحقیق سے یہ سب دلائل و اقوال جمع ہوگئے اور
[illegible] رفع ہوگئے مثلاً اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ مایعلم تاویلہ الا اللہ یعنے اللہ تعالےٰ کے سوائے کوئی اسکی تاویل
[illegible] ابن عباس وغیرہ سے صریح روایت ہو بلکہ حدیث مرفوع مین وارد ہو تو مراد یہ کہ تاویل حقیقی کوئی نہین جانتا ہو
[illegible] کہ ایک قراءت سبعہ مین متواتر وارد ہوا کہ قولہ تعالے مایعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم

Marfat.com

یعنی نے العلم پر وقف ہی جس سے لازم آیا کہ راسخین فی العلم بھی جانتے ہین۔ جواب یہ کہ ...
ین معانی اسرار ہین تو راسخین فی العلم بقدر اپنی استعداد کے پہچانتے ہین۔ اور اصول میں ...
بمنزلہ دو آیتون کے ہین حتے کہ صرف قرأت مین وقف سے دونون معانی حاصل ہوگئے ...
مین متشابہات کی دو صورتین ہین اول آنکہ تاویل آخری تو اسکو سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی نہین ...
دوم تاویل بمعنے تفسیر عام و اسرار خاص تو اسکو علماء راسخین جانتے ہین۔ اسی واسطے ابن عباسؓ ...
یہ بھی روایت صحیح ہوئی کہ متشابہات کی تاویل کو سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی نہین جانتا ہی اور یہ بھی روایت ...
ان راسخین مین سے ہون جو متشابہات کی تاویل جانتے ہین۔ مراد یہ کہ اسرار جانتے ہین۔ اگر کہا جاوے کہ متشابہات
کی نازل فرمانے سے مقصود یہ کہ انپر ایمان لایا جاوے کہ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہین لقولہ تعالےٰ یقولون
آمنا بہ کل من عند ربنا الآیہ۔ جواب یہ کہ ہان اہل ایمان کے کل فریق یہی کہتے ہین چنانچہ عوام مومنین سے بھی ایمان ظاہر ہی
لوگ متشابہات کی کسی طرح تاویل نہین جانتے اور کہتے ہین کہ یہ سب ہمارے رب تعالےٰ کی طرف سے کلام حق
مراد حق ہی اور خواص مومنین بعد کچھ اسرار سمجھنے کے کہتے ہین کہ اسکی مراد تاویلی و تحقیقی کو سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی
جانتا اور ہم اسپر ایمان معرفت لائے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے حق ہی۔ اس تحقیق سے یہ اعتراض بھی دفع ہوگیا جو بعض
کے دل مین خلجان کرتا تھا کہ یہ امر محال ہی کہ اللہ تعالےٰ ایسا کلام نازل فرماوے جس سے بندے کچھ نہ سمجھین اور بیفائدہ
اس اعتراض کا دفعیہ دو طرح ہوا۔ اول یہ کہ بیفائدہ تو جب ہوتا کہ اس سے کچھ مقصود نہوتا حالانکہ ابھی معلوم ہوا کہ
مقصود یہ ہی کہ مومنین ان آیات متشابہات پر ایمان لاوین کہ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے حق ہین اور انکی تاویل واقعی
چنانچہ خود آیت مین مصرح ہی جسکا اشارہ اوپر گزرا۔ دوم یہ کہ تم نے یہ حماقت کی کہ ان آیات سے بندے کچھ نہین
سمجھتے۔ بلکہ راسخین علماء اسکے اسرار سمجھتے ہین اور باوجود اسکے ایمان لاتے ہین کل ہمارے رب عزوجل کی طرف
سے صحیح ہی فافہم واللہ سبحانہ تعالےٰ اعلم۔ اور واضح ہو کہ قرآن پاک کی آیات و دقائق اشارات مین جو
اسرار و حالات ہین کما فی قولہ لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔ پس لوح محفوظ مین اگر تفصیل ہی تو قرآن
مین اجمال ہی اور عوام اگر انکو نہین سمجھتے تو وہ اپنی حماقت پر نادم ہون اور یہ نہین چاہئے کہ اگر خاص خاص علماء کو
اسرار سے استنباط علوم ہو تو اس سے انکار کرین اور اسی قسم سے بیان حذیفہ رضی اللہ عنہ ...
مین سے ایک گروہ کی ہلاکت کو استنباط فرمایا ہی۔ اگر کہا جاوے کہ یہ بات واقع نہین ہوئی۔ جواب ...
اُسکی تاویل وارد نہین ہوئی اور شاید کہ بعد زمانہ مہدی علیہ السلام ہو لیکن ایسے استنباطات ...
بھی اس امت پر آسانی ہو واللہ سبحانہ تعالےٰ اعلم۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے ...

Marfat.com

كَذٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

اسیطرح وحی بھیجتا ہی تیری طرف اور تجھسے پہلون کی طرف اللہ زبردست حکمت والا

لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ

اسی کا ہی جو کچھ آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہی سب سے اوپر بڑا قریب ہی کہ آسمان

يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ

پھٹ پڑین اوپر سے اور فرشتے پاکی بولتے ہین خوبیان اپنے رب کی اور گناہ بخشواتے ہین

لِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا

زمین والون کے سنتا ہی وہی ہی معاف کرنیوالا مہربان اور جنھون نے پکڑے ہین

مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اللّٰهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ

اسکے سوائے رفیق اللہ کو وہ یاد ہین اور تجھپر نہین انکا

بِوَكِيلٍ ۝

ذمہ

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ اللہ تعالے ہی اُنکی مراد کو خوب جانتا ہی - ف - اور بعضے اسرار علماے راسخین اپنی اپنی استعداد کے موافق جانتے ہین چنانچہ اوپر یہ تحقیق گذر چکی - اور سب پر فرض ہی کہ ایمان لاوین کہ جو مراد الٰہی ہی وہ حق ہی - كَذٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ یون ہی وحی فرماتا ہی تجھے اور ان لوگون کو جو تجھسے پہلے گذرے ہین اللہ العزیز الحکیم - ف - یعنے جیسے تجھکو اے محمد اللہ تعالے عزیز حکیم یہ قرآن وحی فرماتا ہی اسی طرح تجھسے پہلے انبیاء کو کتابین و صحیفہ وحی فرمائے ہین (ابن کثیرؒ) وجہ تشبیہ فقط اس بات مین ہی کہ جسطرح توحید و نبوت و بعث و حشر و کمالات شرع کی وحی اگلے انبیاء علیہم السلام پر ہوئی اسی طرح آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی فرمائی ہی (ف س) مترجم کہتا ہی کہ اگلے انبیاء علیہم السلام مین ہر ایک پر کتاب یا صحیفہ نازل فرمایا ہی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کلام وحی فرمایا چنانچہ توریت وغیرہ مین کتاب اشعیاء وغیرہ مین ہی کہ اللہ تعالے خداوند خدا ایسا کلام اسکے منھ مین ڈالیگا وہ تیرے خداوند خدا کی زبان سے لوگون کو وہی کہیگا جو اُسکو وحی کیا گیا ہی اور جو کوئی اُسکی بات نہ مانیگا اللہ تعالے اُس سے انتقام لیگا پھر اسکو جڑ کر ڈالیگا - پس معلوم ہوا کہ کیفیت وحی مین تشبیہ نہین ہی بلکہ جو چیز وحی سے مقصود ہی یعنے اعتقاد توحید پہونچانا اور قبیح دنیا سے نفرت دلانا اور آخرت کی فضیلت بتلا کر اُسکے لائق اعمال و افعال تعلیم فرمانا اور عذاب جہنم سے خوف دلانا - رازی رحؒ نے کہا کہ ہم نے تفسیر سورہ سبح اسم ربک الاعلے مین بتلا دیا کہ اسمین اول تو بیان توحید ہی اور درمیان مین بیان نبوت ہی اور آخرین دار آخرت کی تقریر ہی اور بعد اسکے فرمایا - ان ہذا لفی الصحف الاولے صحف ابراہیم و موسے - یعنے انھین چیزون کا بیان اگلے صحیفہ ابراہیم و موسے مین تھا - تو معلوم ہوا کہ جیسے اگلون کے صحائف مین لکھا تھا ویسے ہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو انھین امور کی وحی فرمائی - پھر واضح ہو کہ کلام الٰہی کا نازل ہونا جبکہ بذریعہ کتاب

صدیقی کتبخانہ

مانند توریت وانجیل وغیرہ ہوا تو ظہور مین ایک درجہ نازل ہی یعنے بلباس کتاب ہوا اور
ظہور نور اعظم بروجہ اتم ہی یعنے وحی خالص ہی اسی واسطے حدیث مین ہی کہ ہر پیغمبر پر الیسا کچھ اتارا گیا
مجھے جو کچھ دیا گیا یہ وحی ہی جو اللہ تعالےٰ نے مجھپر وحی فرمائی ہی بس مجھے امید ہی کہ قیامت
زیادہ ہون کما فی الصحیح۔ اور یہ استعداد وکمال ہی کیونکہ اخذ باتصال قلبی ہی اور اس سے
ذاتی جمیع انبیاء علیہم السلام پر ظاہر ہی کیا نہین دیکھتے ہو کہ اگلی کتابون مین حضرت خاتم النبیین
بروجہ خاص بیان کی گئی ہے مین اپنا کلام اسکے مُنہ مین ڈالونگا" حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا بیان بعض انجیل
نصارےٰ کے پاس ہین یون موجود ہی کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بعد بیان فضائل خاتم النبیین
یون کہا ہے اور مجھ مین اسکی کوئی بات نہین ہی" اور ایک انجیل مین یون ہی کہ مین اسکی جوتی کا تسمہ
ہون" ان بیانات سے صریح ظاہر ہی کہ وہ پیغمبر عربی صاحب شراک نعلین ہونگے جنکے دل پر کلام الٰہی
استعداد وموجود ہوگی۔ اب جاننا چاہیے کہ اسی امر کی تحقیق کے لیے اللہ تعالےٰ نے آپ کو امی رکھا اور کتاب کا پڑھنا
نہین دیا پھر آپ نے توحید وصفات مین اور مکارم اخلاق وکمالات مین جو آیات حق سبحانہٗ تعالےٰ
غیر ممکن ہی اور یہ امر بدیہی متحقق ہوا کہ یہ وحی قلبی ہی۔ شیخ ابن کثیرؒ نے اس مقام پر کیفیت وحی کی بعض احادیث ذکر فرمائی
ہے کہ امام مالک نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ پر وحی کیونکر آتی ہی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی تو مجھپر جرس کی
کے مانند وحی آتی ہی اور یہ طریقہ مجھپر زیادہ سخت ہوتا ہی پھر جو کچھ وہ کہتا ہی مین یاد کرلیتا ہون بحسب مجھسے
کبھی مرد کی شکل مین فرشتہ میرے پاس آتا ہی اور وہ مجھسے کلام کرتا ہی تو جو کچھ کہتا ہی اُسکو مین یاد کرلیتا ہون
ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ واللہ مین نے آپ کو دیکھا کہ موسم سرما مین سخت
وحی نازل ہوتی تھی پھر جب آپ کو وحی سے افاقت ہوتی تو مین آپ کو اس حالت سے دیکھتی کہ آپ کی پیشانی مبارک
پسینہ اسطرح رواں ہوتا تھا کہ گویا فصد کھولدی گئی۔ (رواہ البخاری ومسلم وطبرانی وغیرہم) شارحین
جرس کے مانند درحقیقت وحی یا اُسکی کیفیت نہین ہی بلکہ یہ آواز جرس اسواسطے شروع ہوتی تھی
ہوجاوین اور اس آواز کو آپ اپنے کانون سے نہین سُنتے تھے بلکہ وہ راہ دل سے روحانی
جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام نے مصر سے پیراہن یوسف کی خوشبو سونگھی مگر وہ جسمانی ناک
لوگ بھی سونگھتے بلکہ روحانی ناک سے سونگھی تھی اسی طرح یہان بھی یہ آواز کسی دوسرے کو نہین
صلے اللہ علیہ وسلم اسکو سُنتے تھے پھر آپ کے قلب پر وحی طاری ہوتی تھی جسکی لذت کا اظہار
احادیث کے مترجم نے شرح صحیح البخاری مین لکھا ہی لیکن اس نزول روحانی کے وقت آنحضرت
اس دنیا سے منقطع ہوجاتے تھے اسی وجہ سے آپ کی پیشانی سے پسینے کی کثرت
ہوتا ہی اور یہ خاصہ فقط حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے لیے

...آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے واسطے یہ طریقہ نہین تھا بلکہ اُنپر کتابی صورت سے وحی
...نازل ہوتی تھی جیسے ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صحائف اور حضرت موسے علیہ السلام کو توریت اور حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل عطا ہوئی فافہم پھر واضح ہو کہ وحی کے دونون طریقے مین سے پہلا طریقہ یعنے وحی اتصالی کا طریقہ بظاہر
...وحی قرآنی کے واسطے ہو اور دوسرا طریقہ وحی عام ہو جسمین انبیاء علیہم السلام بھی شریک ہین۔ پھر بعض نے یہان اشکال پیش کیا
...سے ثابت ہو کہ جس کاروان کے ساتھ جرس ہو تو ملائکہ اُسکے ساتھ نہین رہتے ہین حالانکہ یہان آواز جرس پر وحی ہوا اور
...ہو کہ آواز جرس ممنوع ہو اور یہان آپ نے فقط سمجھانے کیواسطے تشبیہ بیان کی ہو اور وہ بھی فقط تمہید ہوتی تھی چنانچہ
...دوسری روایت مین ہو کہ مین جرس کی جھنکار کے مانند سنتا ہون تو اسی وقت خاموش ہوجاتی ہو تو ہر بار جب مجھے وحی
ہوتی تو مجھے یہی گمان ہوتا ہو کہ میری جان قبض کرلیجاویگی (رواہ احمد) الحاصل اللہ تعالے نے آگاہ فرمایا کہ جس طرح اگلے انبیاء
...کو اُسی طرح تجھکو بھی وحی بھیجی گئی۔ اور وحی بھیجنے والا اللہ العزیز الحکیم ہو۔ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
اُسی کا ہو جو کچھ آسمانون مین ہو اور جو کچھ زمین مین ہو۔ ف یعنے یہ سب اللہ تعالے ہی کی مخلوقات و مملوکات و بندے
ہین تو سب اُسی کی مخلوق ہوئی۔ لیکن اللہ تعالے کو ان مخلوقات سے کوئی منفعت مقصود نہین ہو جیسے لوگون کو اپنی املاک
سے ہوتی ہو۔ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ اور اللہ تعالے تو برتر بزرگ ہو۔ ف اُسکی ذات و صفات مین کسی چیز کو
نسبت نہین ہو بلکہ مخلوقات جو کچھ نیکی و بدی کرتے ہین اُسکا نفع و ضرر انھین کی ذات کے لیے نفع یا اُنکی ذات پر وبال ہو
پھر جز عظمت آلہی عزوجل کو جانتی و پہچانتی ہو کیونکہ اُنکی نظر پر امتحانی پردہ نہین ہو جیسے اُنکے واسطے ثواب و عذاب نہین ہو
یا انسان جسطرح صفت رحمت و صفت غضب کا مظہر ہو جسے کہ صفت رحمت سے جنت پاویگا اور صفت غضبی شرک ...
...سے جہنم مین جاویگا تو وہ اس امتحان مین ڈالا گیا تاکہ عظمت آلہی پہچانتے جیسے دیگر مخلوقات اُسکی عظمت کے آگے اپنے
...کو عاجز و پست رکھتے ہین۔ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ قریب ہو کہ آسمان اپنے اوپر سے
...شق ہوجاوین۔ ف یعنے عظمت آلہی کے خوف سے پارہ پارہ ہوجاوین کذا قال ابن عباس وضحاک وقتادہ و
سدی و کعب الاحبار (ابن کثیر) یا مراد یہ ہو کہ مشرکون کا یہ قول کہ اللہ تعالے نے بیٹا لیا ہو یا بیٹیان لی ہین سنکر قریب ہو
آسمان پھٹ جاوین" اور اُنکا پھٹنا اوپر کی جانب سے شروع ہو۔ یہ تفسیر اس بنا پر ہو کہ من فوقهن کی ضمیر آسمانون کیجانب
پھیری اور بعض نے کہا کہ یہ ضمیر ساتون زمینون کیجانب راجع ہو کیونکہ زمین کا ذکر اوپر کی آیت مین ہوچکا ہو تو معنے یہ ہین کہ
زمینون کے اوپر کیجانب سے قریب ہو کہ آسمان پھٹنے لگین بوجہ کفر و شرک مشرکین کے اور بعض نے کہا کہ ضمیر جماعات کفار کیجانب
ہو یعنے قریب ہو کہ ان جماعات کفار و مشرکین کی بے ادبی سے اُنکے بالائے جہت سے آسمان پھٹین۔ زمخشری رحمہ
اللہ کو وہم ہوا کہ اگر اس سے زمینین مراد تھین تو یون کہا جاتا کہ آسمان اُنکے نیچے سے پھٹین جواب یہ ہو کہ اگر یون کہا جاتا
... ہوتا اور اوپر کیجانب سے پھٹنا زیادہ ہیبتناک ہوگیا گویا پارہ پارہ ہونا زمین کے نیچے سے شروع ہوکر آسمان ...
... وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اور ملائکہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح ...
... اللہ تعالے نے لکھا کہ یہان ساتون کے شق ہونے کا دوسرا سبب بیان فرمایا ...

Marfat.com

کہ زمین کیجانب سے مشرکین کی زبان سے جناب باری تعالے کی شان میں [illegible]
اور عالم بالا سے ملائکہ علیہم السلام کی تسبیح وتقدیس سنکر عظمت الٰہی سے [illegible]
مفسرین رحہ نے کہا کہ عظمت الٰہی عزوجل کا بیان ہے جیسا کہ حدیث مین آیا ہو کہ آسمان چرچرایا [illegible]
کیونکہ آسمان مین کہین چار انگل جگہ نہین باقی ہو مگر آنکہ کوئی فرشتہ وہان سر رکھے ہوئے [illegible]
نے اسکو صحیح [illegible] پس حاصل یہ ہو کہ اللہ تعالے العلی الکبیر کی شان عظمت کے آگے قریب ہو کہ آسمان [illegible]
اسکی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھتے رہتے ہین۔ **وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِي الْأَرْضِ** اور زمین والون کے واسطے [illegible]
کرتے رہتے ہین۔ **ف** کیونکہ اہل زمین تمام غفلت مین مبتلا ہوکر معاصی کے مرتکب ہین تو ملائکہ [illegible]
رہتا ہو کہ تباہ کر دینے کا حکم ہو اور قیامت قائم ہو جاوے کیونکہ قیامت سے ہر چیز جو آسمان و زمین مین [illegible]
اور شاید مراد یہ ہو کہ فقط مومنون کے واسطے استغفار کرتے ہین۔ لقولہ تعالے ویستغفرون للذین آمنوا [illegible]
ان بندون کے واسطے استغفار کرتے رہتے ہین جو ایمان لائے ہین۔ **أَلَا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّ[illegible]**
آگاہ ہو کہ بیشک اللہ تعالے ہی غفور الرحیم ہے۔ **ف** اسکے سوائے کوئی طاقت نہین رکھتا کہ گناہ بخشے [illegible]
کام آوے۔ اور اللہ تعالے کی مغفرت ہر ایسے بندے کے واسطے ہے جو توبہ کرکے اسپر ایمان لاوے جسطرح حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھلایا ہے اور اللہ تعالے رحیم ہے ان بندون کے واسطے جو نادانی مین گناہ کے مرتکب
کرین پس اس آیت مین مومنون کے واسطے رحمت ومغفرت کی امید وسیع ہے کیونکہ اول تو اللہ تعالے اپنے بندون
غفور الرحیم ہے اور دوم یہ کہ ملائکہ انکے لیے استغفار کرتے رہتے ہین۔ **وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْ[illegible]**
اور وہ لوگ جنھون نے سوائے اللہ تعالے کے اپنے اولیاء بنائے ہین۔ **ف** انکو اپنا ولی سمجھتے ہین کہ [illegible]
امور کے متولی ہین اور وہی ہمکو فتح ونصرت دیتے ہین اور وہی دنیا مین ہمارے کام آتے ہین اور اگر آخرت [illegible]
وہان ہمارے کام آوینگے یہ انکے خیالات کفر وشرک ہین۔ **اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ** اللہ تعالے انکے اعمال
ف انکا ایک ایک عمل شمار کیا جاتا ہو اور یہ لوگ اللہ تعالے کے غضب مین گن گن کر ہلاک وبرباد ہونگے۔ دنیا مین
اللہ تعالے کا غضب وذلت واقع ہوگی اور آخرت مین بھی عذاب جہنم مین خوار ہونگے۔ خصوص جبکہ اہل اسلام سے [illegible]
کرین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ان مشرکون کی بدکاری کا کچھ بھی الزام نہین رکھا بقولہ تعالے
وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ اور تو کچھ بھی انپر وکیل نہین ہے۔ **ف** بلکہ تو فقط انکو [illegible] پہنچانے والا [illegible]
اور اللہ تعالے ہی انسے دنیا وآخرت مین حساب لینے والا ہو اور یہی اللہ تعالے [illegible]
علیہم السلام کو وحی فرمائی ہے کہ جسکی امت نے ظلم وعداوت کی اللہ تعالے نے اسکو تباہ [illegible]
خالص فیصلہ فرما دیا بقولہ تعالے
وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا [illegible]
اور اسیطرح اتارا ہمنے تیری طرف قرآن عربی زبان کا کہ تو ڈر سناوے بڑے گاؤن [illegible]

فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً

ایک فرقہ بہشت میں اور ایک فرقہ آگ میں اور اگر چاہتا اللہ تو سب لوگوں کو کرتا ایک ہی فرقہ

وَلَٰكِنْ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُمْ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝

پر وہ داخل کرتا ہی جسکو چاہے اپنی مہر مین اور گنہگار جو ہین اُنکا کوئی نہین رفیق نہ مددگار

...اللہ تعالے فرماتا ہی کہ اور جیسے ہم نے انبیاے سابقین پر وحی فرمائی تھی اور انسے مشرکون کی ہلاکت وکفر کی بازپرس فرمائی وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا اسی طرح ہم نے تیری جانب قرآن عربی وحی فرمایا۔ف جو تیری خاص قوم کی زبان ہی اور انھین کے ذریعہ سے عام اقوام کی تعلیم مقصود ہی تاکہ تیری خاص قوم قریش پھر انصار وعرب کو تمام عجم پر شرف حاصل ہو۔ اگر ایسا نہوتا تو انبیاے سابقین مین سے ہر ایک کی قوم کو فخر ہوتا کہ کتاب آسمانی انکی زبان مین نازل ہوئی اور خاص عرب کی زبان مین کوئی کتاب نازل نہین ہوئی حالانکہ زبان عرب سب بانون سے اشرف وشیرین ہین اور اقوام عجم مین سے جن لوگون نے زبان عرب حاصل کی وہ بغیر حجت کے اسکے شاہد ہین برخلاف ایسے احمقون کے جنکو یہ زبان شریف نصیب نہین ہوئی اور جہالت سے ہٹ کرتے ہین کہ ہم نے اسمین کوئی فصاحت نہین پائی اور عجیب احمق ہین کہ ٹ ڈ ڑ چ ژ وغیرہ سخت مخارج سے کوئی زبان خالی نہین ہی سواے زبان عرب کے پس یہ بدیہی خوبی بھی انکو نہین سوجھتی ہی۔ بالجملہ اللہ تعالے نے رحمت سے رسول اللہ محمد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو اشرف زبان عربی مین قرآن وحی فرمایا۔ اور اسکا نفع بتلایا بقولہ تعالے۔ لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا تاکہ تو ام القری واسکی گرد کو انداز فرماوے۔ف اور اللہ تعالے کے عذاب سے ڈراوے اگر یہ لوگ اُسکی وحدانیت مین شرک کرین اور اُسکے رسول وکتاب سے کفر وانکار کرین۔ اور اگر دنیا مین اللہ تعالے کے بندگان اولیاء سے مخاصمہ ومحاربہ کرینگے تو یہان بھی تباہ ہو جاوینگے اور آخرت مین تو کافر ومشرک کے واسطے عذاب لازمی ہی وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ اور تاکہ تو انکو یوم الجمع سے ڈراوے جسمین کچھ شک نہین ہی۔ف ضرور آنے والا ہی اور وہ روز قیامت ہی جس دن سب اولین وآخرین مجموعہ واکٹھا کیے جاوینگے۔ اور انمین فیصلہ کیا جائیگا اور انکا انجام دو فریق مین منحصر ہی۔ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ ایک فریق جنت مین ہی۔ف ہمیشہ اسی کی نعمتون مین ترقی کرتا جائیگا اور یہ فریق مومنین ہی جو اللہ تعالے واُسکے رسول پر ایمان لائے ہین۔ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ اور دوسرا فریق جلتی آگ مین ہی۔ف ہمیشہ وہین رہینگے اور یہ فریق کافر ومشرک ہین۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ ام القرے مکۂ معظمہ کا نام ہی اور قولہ لتنذر ام القرے سے مراد یہ ہی کہ تو ام القرے کے لوگون کو انذار سناوے پھر چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت تمام جہان کے واسطے عام تھی لہذا فرمایا ومن حولہا یعنی ان لوگون کو انذار سناوے جو ام القرے کے گرد ہین۔ پس مشرق ومغرب وشمال وجنوب جہانتک زمین کی آبادی ہی سب ام القرے کے گرد رہتے ہین۔ اور حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالے نے پہلے خانۂ کعبہ ظاہر فرمایا ...م زمین بچھائی گئی پس مکہ معظمہ جسمین خانۂ کعبہ واقع ہی سب سے اشرف ہی۔ اور عبد اللہ بن عدی الزہری نے ...کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بازار مکہ مین کھڑے ہوکر فرمایا کہ واللہ اے زمین مکہ تو اللہ تعالے کی زمین مین سے

Marfat.com

بہتر ہو اور اللہ تعالے کو محبوب تر ہو رواہ اسد اگرچہ یہاں سے …
ابن ماجہ وقال الترمذی حسن صحیح - اور اس آیت مین تخصیص ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ …
کہ اسیطے عام ہو چنانچہ اسکے صریح دلائل اپنے موقع پر مذکور ہو چکی ہین اور آیت سے یہ بھی …
مخلوق مین دو فریق فرمائے ہین ایک فریق جنت کے لیے ہو اور دوسرا فریق جہنم کے لیے …
دنیا مین مخلوط فرمایا تاکہ ہر ایک اپنے ٹھکانے کے واسطے سامان کما وے اور حدیث مین آیا ہو …
جسکے واسطے پیدا کیا گیا وہی اسپر آسان و میسر ہو - کما فی الصحیح - پھر میعاد مہلت کے بعد اول سے آخر تک …
یوم القیامتہ مین ایک میدان واحد مین جمع فرماویگا اور ہر فریق کو اُسکی کمائی کے لائق ٹھکانا ملیگا - پس ایک فریق جنت مین
جائیگا اور ایک فریق دوزخ مین جائیگا - اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کہ ایک روز ہم لوگ
مجمع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نکلکر تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ مین دو کتابین تھین پس فرمایا کہ تم لوگ ان دو
کتابون کو جانتے ہو ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم نہین جانتے لیکن اگر آپ آگاہ فرماوین تو جان جاوین پس
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ کی کتاب کو فرمایا کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ایک کتاب ہو جس مین اہل جنت
کے نام ہین اور اُنکے باپ و قبائل کے نام ہین انمین زیادتی نہین ہو سکتی اور کمی بھی نہین ہو سکتی - پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنے بائین ہاتھ کی کتاب کو فرمایا کہ یہ دوزخیون کی کتاب ہو اسمین دوزخیون کے نام مع اُنکے باپ و قبائل کے مذکور ہین
آخر تک نہ انمین زیادتی ہوگی اور نہ کمی ہوگی - پس اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا کہ جب اس امر سے
فراغت ہو چکی ہو تو ہم لوگ کس بنا پر عمل کرین پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درمیانی نیک راہ اختیار کرو
اور قرب کی کوشش کرو کہ جنتی کے واسطے جنتی کام پر خاتمہ کیا جائیگا چاہے وہ کوئی کام کرتا ہو - اور دوزخی کے واسطے دوزخی
کے کام پر خاتمہ کیا جائیگا اگرچہ وہ کیسے ہی کام کرتا ہو - پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارا رب عزوجل اپنے بندون
سے فارغ ہو چکا ہو پھر اپنے داہنے ہاتھ کی کتاب کو اشارہ کیا کہ (وہ غائب ہو گئی) اور فرمایا کہ فریق فی الجنۃ - اور بائین ہاتھ
کی کتاب کو پھینکنے کا اشارہ کیا (وہ بھی غائب ہو گئی) اور فرمایا فریق فی السعیر - (رواہ احمد والترمذی والنسائی وقال الترمذی
حسن صحیح) مترجم کہتا ہو کہ حدیث مین بدیہی معجزہ ہو - عرب نے مجموعہ کتاب کی کبھی صورت اپنے یہاں نہ دیکھی تھی سوائے
یہودیون کے پاس - اگر کہا جاوے کہ جب اہل جنت واہل دوزخ لکھ لیے گئے تو شاید کوئی کافر وہم کرے کہ پھر ہمارا کیا قصور
جواب یہ ہو کہ اللہ تعالے نے قہراً کسی کو کافر یا مومن نہین کیا بلکہ انکو صاف لوح فطرت پر پیدا کیا حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ کیا
کیا کرنے والا ہو کیونکہ وہ علیم خبیر ہو پس اس نے علم قدیم کے موافق ہر ایک کا انجام اس کتاب مین لکھدیا ہو …
زندگی مین ہر ایک کے لیے دنیا و آخرت دونون کے سامان مہیا فرما دیے ولیکن اہل جنت نے …
مین کتاب الٰہی سبحانہ تعالے پر عمل کیا اور آخرت کا سامان جمع کیا اور دنیاوی ضروریات کو آخرت کے …
اہل جہنم نے دنیا کو اختیار کیا اور آخرت سے انکار کیا اور انبیاء علیہم السلام سے …
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً اور اگر اللہ تعالے …

Marfat.com

... ہدایت پر یا ضلالت پر ولیکن اللہ تعالیٰ قادر مختار ہی اُس نے لوگون مین تفاوت رکھا اور ایک ہی
[illegible] نہین کیا وَلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۤءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ولیکن جسکو چاہتا ہی اپنی رحمت مین داخل فرمایا۔ ف
یعنی اسکو حق کی ہدایت وتوفیق عطا کرتا ہی و مکر شیطان سے محفوظ فرماتا ہی اور یہ اپنے بندۂ مومن مطیع کے واسطے کارسازی
ومدد گار ہی۔ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ اور جو بندے ظالم ہین اُنکے واسطے کوئی متولی نہین
اور کوئی نصرت دینے والا نہین ہی۔ ف کیونکہ ولی ونصیر اگر ہوتا تو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہین ہو سکتا ہی
حالانکہ ان ظالمون نے یعنے کافرون ومشرکون نے اللہ تعالیٰ سے کفر وانکار کیا تو اب اُنکے واسطے کوئی متولی ونصیر
نہین ہی خطیب رحمہ نے لکھا کہ پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب کیا کہ تو ان لوگون پر وکیل نہین ہی یعنے تجھکو یہ طاقت
نہین ہی کہ ان لوگون کو سب کو ایمان پر جمع کردے ولیکن اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت ہی کہ اگر وہ چاہتا تو سب کو ایمان پر جمع فرماتا
لیکن اُس نے نہین چاہا تاکہ صفت رحمت وصفت غضب کا ظہور ہو پس اُس نے بعض کو مومن بناکر اپنی رحمت مین لے لیا
اور دوسرون کو بغیر توفیق ونصرت کے چھوڑ دیا تو انھون نے اپنے دشمن شیطان و دشمن نفس کی دوستی اختیار کی پس حق کے
دشمن ہوگئے (ص) ابن جریر رحمہ سے روایت ہی کہ مجھے یہ خبر پہونچی کہ حضرت موسے علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کیا
کہ اے پروردگار یہ سب تیری ہی مخلوقات ہی جو تو نے پیدا فرمائی ہو انین سے ایک فریق کو تو نے جنت مین مقدر کردیا اور ایک
فریق کو دوزخ مین مقدر کردیا۔ اگر تو ان سب کو جنت مین داخل فرماتا تو تیری قدرت مین سب کچھ موجود ہی۔ ارشاد ہوا کہ
اے موسے اپنی کھیتی اُٹھا لے۔ موسے علیہ السلام نے حکم کی تعمیل کے بعد عرض کیا کہ اے رب مین نے اُٹھالی حکم ہوا کہ سب
اُٹھالے کچھ مت چھوڑیو۔ موسے علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رب مین نے سب اُٹھالیا حکم ہوا کہ سب اُٹھالے موسے علیہ السلام
نے عرض کیا کہ اے رب مین نے سب اُٹھالیا سوائے ایسی چیز کے جو میرے کسی کام کی نہین ہی۔ تب ارشاد ہوا کہ اے موسے
اسی طرح مین بھی اپنی کل مخلوق کو جنت مین داخل کرتا ہون ماسوائے اُسکے جسمین کچھ بھلائی نہین ہی (رواہ ابن جریر باسناد جید)
ابو نضرہ رحمہ تابعی سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین ایک شخص ابو عبد اللہ تھے تو اُنکی زیارت
کے لیے ایک روز اُنکے دوست واحباب داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہین دوستون نے کہا کہ آپ کیون روتے
ہین آپ سے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یون فرمادیا ہی کہ اپنی مونچھین خوب کتر دے پھر انکو یونہی چھوڑ دے یہانتک
کہ مجھ سے ملے دیکھیے جب تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جلد ملنے والے ہو تو تمکو کیا غم ہی انھون نے کہا کہ ہان بیشک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق مین یون ہی فرمایا ہی ولیکن مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی سُنا کہ آپ فرماتے تھے
کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنے قبضہ یمین مین اپنی مخلوق مین سے لیکر فرمایا کہ یہ جنت کے واسطے ہی اور بائین قبضہ مین لیکر
فرمایا کہ یہ جہنم کے واسطے ہو اور مجھے کچھ پروا نہین ہی۔ پھر مین خوفناک ہون کہ مجھے یہ معلوم نہین ہوتا کہ مین ان قبضون مین سے
کس قبضہ مین ہون (رواہ احمد باسناد صحیح) اور تقدیر کے باب مین حضرت علی وابن مسعود و عائشہ و ایک جماعت
صحابہ رضی اللہ عنہم سے احادیث متواترہ وارد ہین جنکو ائمہ صحاح وسنن ومسانید نے روایت کیا ہی (ابن کثیر رحمہ)
مسند [illegible] جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز ہمپر تشریف لاسے اور آپکے

Marfat.com

ہاتھ مین ایک کتاب تھی جسکو آپ ملاحظ فرماتے تھے تو ہم مین سے بعض نے [illegible]
وسلم امی ہین پڑھ نہین سکتے ہین پھر آپ کیا ملاحظہ فرماتے ہین۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
فرمایا کہ یہ کتاب از جانب حق تعالےٰ ہے جسمین اہل جنت کے نام ہین مع اُنکے قبائل کے [illegible]
لکھی ہوگی اور فرمایا کہ ایک فریق جنت مین ہے اور ایک فریق دوزخ مین ہے [illegible]
فرما چکا (رواہ ابن جریر) یعنے جدید اعمال پر کوئی حکم دنیا باقی نہین ہے بلکہ اسکا علم قدیم ہے [illegible]
وہ کبھی جاہل نہین تھا پس اُس نے ہر ایک کے واسطے اپنے علم کے موافق حکم دیدیا ہے چنانچہ [illegible]
رضی اللہ عنہ سے واضح روایت اسطرح نقل کی کہ ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] دو کتابین [illegible]
ہمارے مجمع پر تشریف لائے اور فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہ دونون کتابین کیا ہین ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ [illegible]
پس جو کتاب آپ کے دائین ہاتھ مین تھی اُسکی نسبت فرمایا کہ یہ رب العالمین کی جانب سے کتاب ہے جسمین اہل جنت [illegible]
مع اُنکے باپ داداؤن و کنبے و شمار کے مذکور ہین کہ یہ اہل جنت ہین قبل اسکے کہ اپنے آبا کی پشت مین [illegible]
ہوا اور قبل اسکے کہ انکی ماؤن کے پیٹ مین انکا نطفہ مستقر ہو بلکہ یہ اُسی وقت سے جنتی مرقوم ہین جبکہ [illegible]
تھے۔ پھر اب انمین زیادتی نہوگی اور نہ کمی ہوگی یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے قیامت تک اجمال ہے۔ پھر اپنے بائین [illegible]
کی کتاب کو فرمایا کہ یہ رب العالمین کی طرف سے کتاب ہے جسمین جہنمیون کے نام مع اُنکے باپ داداؤن و کنبے و شمار کے
مذکور ہین قبل اسکے کہ وہ لوگ اپنے باپ کی پشت مین نطفہ ہون اور قبل اسکے کہ اپنی ماؤن کے پیٹ مین نطفہ ہون بلکہ
جب ہی سے کہ وہ گارے مین پڑے تھے اور اب انمین نہ زیادتی ہوگی اور نہ کمی ہوگی یہ قیامت تک اللہ تعالےٰ کیطرف سے
اُنکے حق مین اجمال ہے الحدیث (رواہ احمد فی مسندہ)۔ مترجم کہتا ہے کہ اہل ایمان کے واسطے یہ مقام نہایت خوفناک ہے
اور منافق کو خوف نہین ہوتا۔ یہ وہم ہو کہ منافق کو آخرت کا یقین ہی نہین ہے۔ بلکہ منافق دو طرح کے ہوتے ہین اول وہ کہ جسکو خود
معلوم ہے کہ اسکو آخرت وغیرہ کا یقین نہین ہے۔ دوم نفاق عملی کہ وہ بظاہر اپنے آپ کو مومن جانتا ہے حالانکہ وہ اپنے نفس کے دھوکے
مین ہے اور اسکی شناخت یہ ہے کہ جب اسپر دنیا و آخرت کے کام کا معارضہ ہو تو وہ دنیا کو ترجیح دیتا ہے اور حسن البصری رحمہ نے فرمایا
کہ وہ خوفناک نہین ہوتا اور مومن جو کوئی گزر چکا اور جو کوئی گزرنے والا ہے وہ ہمیشہ نفاق سے خوفناک ہوگا [illegible]
رحمہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ نفاق ایسی چیز ہے کہ اس سے وہی خوفناک ہوگا جو مومن ہے اور وہی بیخوف [illegible]
ہے۔ اللہم اسئلک الایمان بک حق الایمان ونعوذ بک من النفاق انت المولےٰ نعم المولےٰ ونعم النصیر [illegible]

کے اللہ تعالیٰ نے کافرون کا حال بیان فرمایا

اَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ع ۹
کیا انھون نے پکڑلے ہین اُس سے ورے کام بنانیوالے سو اللہ جو ہے وہی ہے کام بنانیوالا اور وہی جلاتا ہے مردے اور وہ [illegible]
وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ [illegible]
اور جس بات مین پھوٹے ہو تم لوگ کوئی چیز سو اُسکی چکوتی ہے اللہ کے حوالہ وہ اللہ ہے رب میرا [illegible]

[illegible] الْاَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا
پیدا کرنے والا آسمانون کا اور زمین کا بنادیے تمکو تم ہی مین سے جوڑے اور چوپایون مین سے جوڑے
يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
پھیلاتا ہے تمکو اسطرح جیسے اسکی طرح کا سا کوئی اور وہی ہے سنتا دیکھتا اسی پاس ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝
پھیلا دیتا ہے روزی جسکو چاہے اور ناپ دیتا ہے وہ ہر چیز کی خبر رکھتا ہے

اور اللہ تعالے نے اپنے کلام ازلی قدیم مین مشرکون کے حق مین یون کلام فرمایا تھا کہ والذین اتخذوا من دونہ اولیاء الآیہ اور اپنے رسول حبیب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا کہ تو انپر وکیل نہین ہے کہ انکو ایمان پر مجبور کرے بلکہ اللہ تعالے نے فریق جہنم کو اپنی رحمت سے محروم چھوڑا ہے ولیکن اللہ تعالے کے نزدیک اُنکا شرک پسندیدہ نہین ہے لہذا انکار فرمایا بقولہ تعالے اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ کیا ان لوگون نے سوائے اللہ تعالے کے اولیاء بنائے ہین۔ ف۔ یہ انکا فعل مردود ہے بلکہ اُنکے بنانے سے کوئی ولی وکارساز نہین بن سکتا لیکن بنانے والا گمراہ ہے اور یہ ایک خیالی تصور اُسکے باغ مین [illegible]ی کے جانے کی طرح بنا ہوا ہے کہ اُسکا جسم ہلاک ہوتے ہی مٹ جائیگا کیونکہ خیال کا وجود صرف اسی جسم تک ہے اور چونکہ کوئی امر حقیقی نہ تھا تو آخرت مین اُنکے سامنے کچھ بھی وجود نہوگا فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ پس اللہ ہی ولی ہے۔ ف۔ یعنی وہی اپنی صفات کمال کے ساتھ الوہیت والا اور اپنی مخلوق کا کارساز ہے حتے کہ جو کچھ اُس نے کافرون کے حق مین مقدر فرمایا تھا انکو دیا ہے اور اگر ولی بمعنی نصرت دینے والا ہو تو معنے یہ ہونگے کہ اے محمد تیرا ولی و تیرے امتی مومنون کا ولی اللہ تعالی ہی ہے اور یہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور کافرون نے چونکہ اللہ تعالے کو ولی نہین بنایا تو اُنکے واسطے ولی مولے نہین ہے۔ اسی واسطے جنگ احد مین جب لشکر کفار کے سردار نے اہل ایمان کو آواز دی کہ بی بی عزی ہماری ہے اور تمہاری کوئی عزی نہین ہے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اسکو جواب دو تو آپ کے ارشاد کے موافق لوگون نے جواب دیا کہ اللہ تعالے ہمارا مولے ہے اور تمہارا کوئی مولے نہین ہے۔ الحاصل معنی یہ ہین کہ اللہ تعالی ہی کی ذات حقیقی ہے کہ وہ ولی ہے وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى اور وہی مردہ کو زندہ فرماتا ہے۔ ف۔ جب چاہے زندہ کرے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ ف۔ تو وہی ولی ہے اور سوائے اُسکے کوئی ولی نہین ہوسکتا ہے۔ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ اور جب کسی چیز مین تم اختلاف کرو تو اللہ تعالے ہی کی طرف اسکا حکم ہے۔ ف۔ پس جو کچھ وہ حکم فرماوے اُسی پر یقین کرنا چاہیے کیونکہ وہی ہر چیز کا متولی و خالق ہے اور اُسکا حکم کتاب سے اور اُسکے رسول کی وحی سے معلوم ہوتا ہے۔ پس جب کافرون نے بعض گذرے ہوئے لوگون کی نسبت کہا کہ وہ لوگ ہمارے کارپرداز ہو جاتے ہین یا جب ہم اُنکے نام کے بت بنادین تو وہ لوگ ان بتون مین حلول کرکے کارپرداز ہو جاتے ہین۔ اور اہل ایمان نے کہا کہ یہ محض باطل ہے کیونکہ جب اللہ تعالے کمال صفات سے [illegible] کسی مخلوق سے جبر ممکن نہین ہے تو جو کچھ اس عالم مین جاری ہے وہ اُسی کی تدبیر

Marfat.com

وقضا و تقدیر ہو پس ثابت ہوا کہ غیر کا فعل درمیان مین محض وعدہ کا ہو حسب اسطرح
اسکا حکم حاصل کرو اور اللہ تعالے نے حکم دیا کہ شرک باطل ہو پس کافرون کا خیال بھی باطل ہو
کہ یہ حکم فقط دینی امور مین ہو ولیکن صحیح یہ ہو کہ بندہ کے واسطے دین و دنیا دونون مین
بخلاف کافرون کے کہ وہ جو کچھ اپنا دین ٹھہراتے ہین وہ بھی دنیا کے واسطے ہو۔ پس ظاہر ہوا
اور یہی شیخ ابن کثیر و شیخ جلال محلی رحمہ نے اختیار کیا ہو اور اس سے نکل آیا کہ مومن کی شان یہ ہو
مولے عزوجل کے حکم پر چلتا ہو لہذا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّ
وَإِلَيْهِ أُنِيبُ یہی اللہ میرا رب ہو اُسی پر مین نے بھروسا کیا اور اُسی کی طرف مین رجوع لایا۔ ف
میرا منھ اسی کی طرف جھکا ہوا ہو وہی حکم دینے والا وہی پیدا کرنے والا وہی کارساز ہو۔ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَا
وہی آسمانون و زمین کا پیدا کرنے والا ہو۔ ف۔ یعنی آسمانون و زمین کو اور جو کچھ ان دونون کے درمیان ہو
اپنی قدرت سے ظاہر کیا ہو تو کل اُسکے قبضۂ قدرت مین مسخر ہو۔ پھر یہان کوئی چیز نہین ہو جو اپنا سر نکالکر خود مختار
و رازق وغیرہ جمیع صفات صرف اللہ تعالے ہی کے واسطے ثابت ہین تو شرک کا وجود کچھ بھی نہ رہا بلکہ یہ تمام کارخانہ
جو کچھ تم دیکھتے ہو سب اُسی کی قدرت تدبیر سے جاری ہو جسکو اندھے پن سے تم ادھر اُدھر ٹٹولتے ہو کبھی گمان کرتے ہو کہ
بت کی طرف سے ہو اور کبھی گمان کرتے ہو کہ فلان قبر والے ولی کی طرف سے ہو حالانکہ تمکو اللہ تعالے کا حکم فیصل
کہ کل کو اللہ تعالے ہی نے پیدا کیا اور ہر دم یہ کل مخلوق اُسی کے قبضۂ قدرت مین قائم و مسخر ہو وہی جو کچھ جاری فرما
جاری ہوتا ہو جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا تمھارے لیے تمھین مین سے جوڑے بنا
ف۔ یعنی نر و مادہ جنکو مرد و عورت کہتے ہین اور عجیب قدرت سے اُنکی نسل جاری فرمائی حالانکہ وہ بھی خاکی
وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا اور تمھارے لیے چارپایون مین سے جوڑے بنا دیے۔ ف۔ یعنے چارپایان
اُنکی جنس سے اسی لطیف صنعت کے ساتھ ظاہر فرمائے ہین اور وہ تمھارے واسطے ہین پس اولاً تمھارے سمجھنے کے
ہین کہ تم اُسکے ذریعہ سے اپنے خالق عزوجل کی معرفت حاصل کرو تاکہ تمھاری تسبیح ان جانورون کی تسبیح سے اش
ثانیاً یہ تمھارے واسطے اسطرح ہین کہ تم انکو اللہ تعالے کے نام پر قربان کر کے اپنے جسم کی غذا بناؤ تاکہ ان جانور
بڑھے کہ تمھارے جسم سے لاحق ہوکر تسبیح اعلے سے مشرف ہون۔ اسی واسطے عوام مین مشہور ہو کہ جو
سواد جنت کے چراگاہ مین سرفراز ہوتا ہو اور ثالثاً یہ کہ اُنپر سواری وغیرہ حاصل کرو یا اُسکے دودھ
ہر فعل جسکو تم عمل مین لاؤ وہ اللہ تعالے ہی کے واسطے ہو۔ يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ اللہ تعالے تمکو اس صنعت
کہ تمھاری نسل اور چارپایون کی نسل اس صنعت سے جاری ہو اور یہ سب اللہ تعالے ہی کی قدرت کا ظہور
معرفت حاصل کرو تاکہ اپنے گمان سے گمراہی مین نہ پڑو اور اللہ تعالے کی ذات و صفات مین کوئی تصویر
تصور مین لاؤگے وہ تمھارے تصور کی بنائی ہوئی چیز ہوگی پھر وہ اللہ تعالے کی صورت پاک کیسے
پاک ہو و بے مثل و بے مانند ہو۔ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ اُسکے مثل کوئی چیز نہین

Marfat.com

[illegible] سب سے اللہ تعالے پاک ہی۔ بعض علماء رحہ نے کہا کہ کمثلہ بمعنے مثل مثال۔ یعنے اگر
کوئی مثال بھی ہوسکتی تو اسکے مثل بھی کوئی چیز نہین ہی حالانکہ مثال کچھ حقیقت نہین ہوتی ہی پس اسمین اللہ تعالے کی
[illegible] وتقدیس کیواسطے پوری فہمایش ہی کہ ہرگز ہرگز اپنے تصورات کو دخل نہ دو بلکہ جو کچھ اُس نے تمکو اپنی معرفت سے
بتلایا ہی اُسپر ایمان لاؤ اور اپنے خیالات وقیاسات واوہام کو بلکہ اپنے نفس کو بھی درمیان سے دور کرو بلکہ قل ہو اللہ احد اللہ الصمد
ہو اور جو کچھ اُس نے اپنی صفات قدس مین سے تمکو بتلائے ہین اُنکو بے مثل و بے مثال یقین کرو۔ **وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ**
[illegible] سننے والا دیکھنے والا ہی۔ **ف** پھر اگر کوئی کافر کہے یا شیطان وسوسہ دلاوے یا تمہارا نفس خود خیال وقیاس دوڑادے
کہ کیا دیکھنے والا ہی جیسے ہم دیکھنے والے ہوتے ہین تو اُس سے کہو کہ اے احمق درمیان سے دور رہو بلکہ تو دیکھنے والا اپنی مخلوقات
مین دیکھنے والا ہی تیری کوئی ہستی نہین ہی اور اللہ تعالے کچھ مخلوق نہین بلکہ وہ خالق عزوجل ہی پس کسی مخلوق سے تشبیہ دینا
جہالت ہی۔ اسی طرح وہ سننے والا ہی کہ کروڑون مخلوقات مین کوئی دعا کرتا ہی کوئی روتا ہی کوئی گاتا ہی کہین بیتیون کی آوازین ہین
[illegible] کثیر مین غل وشور ہی اور کہین لاکھون چڑیان اپنی اپنی بولیان بولتی ہین اور کہین کروڑون مخلوقات اپنی اپنی مرادین
مانگتے ہین وہ خالق سبحانہ ہر ایک کی آواز حتی بلکہ اُسکی دلی حرکت کو الگ الگ صاف صاف سنتا ہی۔ اسی طرح مثلاً اندھیری
رات مین پہاڑون کی تاریک غارون مین کروڑون چیونٹیون کی چال اور تمام مخلوقات کے جسمانی ذرات [illegible]
دیکھنے والا ہی کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہین ہی اور جب تو نے اسطرح اپنے خالق عزوجل کو پہچانا حالانکہ حقیقی پہچاننا کون
پہچان سکتا ہی تب تجھے معرفت حاصل ہوئی کہ وہی وحدہ لاشریک ہی اُسکے مثل کوئی چیز نہین ہی۔ **امام راغب** رحہ نے کہا
کہ مثل کا لفظ سب الفاظ سے زیادہ عام ہی کیونکہ ند اُسکو کہتے ہین جو فقط جوہر ذاتی مین مشابہ ہو اور شبیہ اُسکو کہتے ہین جو فقط کیفیت
مین مشترک ہو اور مساوی اُسکو کہتے ہین جو فقط مقدار مین مشترک ہو اور مشکل اُسکو کہتے ہین جو فقط مقدار اور ہیئت طول وعرض
مین مشترک ہو اور مثل اُسکو کہتے ہین جو ان سب باتون مین مشترک ہو تو یہان مراد یہ ہی کہ اللہ تعالے کا کوئی مثل نہین یعنی کسی بات
مین کسی طرح اُسکے ساتھ کسی کو شرکت نہین ہی۔ **لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** اُسی کے واسطے ہین
کنجیان آسمانون وزمین کی۔ **ف** یعنی بارش ونباتات وغیرہ کے خزانے جو کچھ آسمانون وزمین مین ہین سب کی کنجیان
اُسی کے قبضۂ قدرت مین ہین۔ **امام قشیری** رحہ نے کہا کہ مقالید بمعنی مفاتیح یعنے کنجیان۔ [illegible] مقدورات ہین حالانکہ
اُسکی قدرت کی کوئی حد نہین ہی۔ **خطیب** رحہ نے کہا کہ کافرون نے جن چیزون کو اپنا دلی بنایا وہ بھی اللہ تعالے ہی کے قبضۂ قدرت
مین ہین۔ پھر جب اُسی کے قبضۂ قدرت مین انحصار ٹھہرا تو جو کچھ اس عالم مین جاری ہوتا ہی وہ اسی کی قدرت ہی۔ **يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ** جسکے واسطے چاہتا ہی رزق کی کشائش دیتا ہی۔ **ف** یہ بھی امتحان ہی۔ پس اہل ایمان تو شکر کے
ساتھ اُسکے ذریعے سے نیکیان کماکر آخرت مین لیجاتے ہین کیونکہ وہ پہچان گئے ہین کہ یہ دنیا محض نابود ہی اور کفار اس
وسعت رزق کی وجہ سے دنیا پر اعتماد کر لیتے اور اپنی عاقبت خراب کرتے ہین حالانکہ چندہی روز کے بعد سب چھوڑ جاتے
ہین۔ **وَيَقْدِرُ** اور تنگی دیتا ہی۔ **ف** یعنی جسکو چاہتا ہی رزق سے تنگی دیتا ہی اور یہ بھی امتحان ہی جسمین مومن کیواسطے
[illegible] بہتری ہوتی ہی کہ وہ راضی ہوکر صبر کرتا ہی اور دنیا کی ہوس دل سے نکالکر آخرت کے واسطے بالکلیہ متوجہ ہو جاتا ہی۔ [illegible]

اُسکی نیت صادق ہوتی ہی کہ اگر اُسکے پاس مال ہوتا تو وہ راہِ نیک مین اللہ تعالے کے
اسکو ویسا ہی ثواب دیتا ہی جیسا کہ نیک مالدار کو ثواب ملتا ہی جیسا کہ امام ترمذی کی حدیث صحیح
اس صورت مین بھی خراب ہوتا ہی کہ وہ اللہ تعالے کی تقدیر پر راضی نہین ہوتا اور رشک
سے ہر وقت پراگندہ رہتا ہی حالانکہ مقدر سے زیادہ نہین پاتا ہی۔ اور اگر اُسکو دنیاوی مال زیادہ ملتا تو وہ
کے حق مین زیادہ فساد کرتا۔ پس اللہ تعالے اپنی حکمت بالغہ سے کسی کے واسطے رزق کی
اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہی۔ ف۔ پس جو کچھ اُس نے اس عالم مین جاری فرمایا
اور اسمین تنبیہ ہی کہ اگر کافر کو یہان مال دیا گیا تو اس سے کافر کے حق مین کوئی بھلائی نہین بلکہ اُسکے حق مین
اور اگر اہل ایمان کو یہان تنگی دی گئی تو اُنکے حق مین رحمت ہی۔ اسی واسطے حدیث مین آیا کہ مومن کی شان
کہ اگر اسکو سختی پہونچی اور اُس نے صبر کیا تو یہ اُسکے حق مین بہتری ہوگئی۔ اور اگر اُسکو رفاہیت پہونچی اور اُس نے
تو یہ اُسکے حق مین بہتری ہوگئی اور یہ بات سوائے اہل ایمان کے کسی کے واسطے نہین ہی۔ ف۔ فے العرائس
ام اتخذوا من دونہ اولیاء، الآیہ اللہ تعالے نے اپنے ہر بندۂ ولی کو تجلی قدم کے ساتھ موت عدم سے زندہ فرمایا
اسرار کو اپنی حفظ رعایت سے موت جہالت سے نجات دی کیونکہ اپنی ذات پاک کی معرفت سے ازلی ہی مین اُنکو
فرمایا اور اپنی صفت حیات سے اُنکو لباس پہنایا پس وہ زندۂ جاوید عارف ہوگئے۔ آیت قدسی مین ایسے بندون
شکایت ہی جو غیرون سے مشغول ہو کر پردۂ وسائط مین محجوب ہین۔ شیخ ابن عطاء رح نے فرمایا کہ حق عزوجل ہر دم
اولیاء کی رعایت فرماتا ہی اور بذات پاک اُنکی حرکات و سکنات کا متولی ہی پس وہ اُسکی حفظ عنایت سے مصئون
شیخ واسطی رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ قلوب کو زندہ کرنا تجلی قدسی ہی اور نفوس کو موت دنیا حجاب ہی۔ شیخ سہل
فرمایا کہ نفوس جب تک مر نہ جاوین تب تک اُنکو زندگی نہین ملتی ہی۔ بعض مشائخ رح نے فرمایا کہ اہل الحق کے دل ہر بات
محفوظ ہوتے ہین کیونکہ تجلیات حق عزوجل کے موارد ہین۔ قولہ تعالے لیس کمثلہ شیٔ وهو السميع البصير۔ عرش سے فرش
جو کچھ مخلوق کی آگاہی مین آیا اور جو کچھ اُسکے خیال و قیاس مین سمایا سب سے اللہ تعالے منزہ و پاک ہی کسی عقل کو
نہین کہ اُسکو ادراک کرسکے جو کچھ اوہام مین خطور کرتا ہی یا افہام مین حلول کرتا ہی اور جو کچھ قلوب مشاہدہ کرتے یا اسرار
ارواح معائنہ کرتے ہین وہ سب سے اعلے و اجل ہی اسکی ایک تجلی جلال قدس سے مخلوقات مضمحل ہی اور حوادث
فنا ہین جس شخص نے اسکی یاد کا دعوے کیا وہ مفتری ہی اور جس نے شکر کرنے کا زعم کیا وہ واہی ہی اور جس نے
واردات قدم کے مقابلہ مین صبر کا دعوے کیا وہ جاہل دیدہ دلیر ہی بلکہ رحمت الٰہی عزوجل اپنی مخلوقات پر
خطاب اپنی مخلوقات سے بحجاب ورار الورا رہی ولیکن اُسکی عظمت جلال کے آگے کوئی ورا یا ظاہر یا مکان
بلکہ مخلوقات پر حجاب الحجاب ہی جس نے دعوے کیا کہ مین نے اُسکو پہچانا اُس نے جرأت کی کیونکہ حق عزوجل
کہ کوئی مخلوق اُسکو پہچانے بلکہ وہی اپنے آپ کو پہچانتا ہی اور وہی جسکو چاہتا ہی معرفت عطا فرماتا
اپنے نفس کو پہچانے۔ مترجم کہتا ہی کہ اسی واسطے شیخ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

[illegible] سبحانہ تعالے کو پہچانا دم) وحدانیت الٰہی سبحانہ تعالے مین دوئی وبیگانگی نہین ہی وہان [illegible] ہو اور حادث کائنات کا درحقیقت وجود نہین ہی۔ پھر اُسکی شان کبریائی کے ساتھ مشابہت ومماثلت کیونکر ہو [illegible] ہو اسکی قدرت کاملہ کا ظہور ہی۔ لا آلہ الا اللہ کی تحت مین تمام کائنات فنا ہی۔ شیخ واسطی رحمہ اللہ تعالے نے [illegible] لیس کمثلہ شئی۔ اسی سے سب رموز توحید نکلے ہین اور کہا کہ جس عبارت سے تو تعبیر کرے وہ مخلوق ہی اور تیری تعبیر [illegible] ہی اور تو خود مخلوق ہی اور تیری عقل مخلوق ہی پھر شان قدیم سے کیونکر تعبیر کرسکتا ہی۔ کون وصف بیان کرنے والا ہی جو موصوف [illegible] مشرف ہوا شیخ امام شبلی رحمہ نے کہا کہ عمدہ سے عمدہ معرفت اور اعلے سے اعلے معنے توحید جو تم نے اپنی عقل سے ادراک [illegible] یا تمھارے اوہام نے امتیاز کرکے نکالے وہ لوٹ پھیر کر تمھاری ہی جانب آتے ہین کیونکہ وہ معانی تیرے ہی اندر مخلوق ہین اور تو خود مخلوق ہی پھر جب تو بذات خود اس لائق نہین کہ بارگاہ قدیم کی ساحت تک پہونچے تو جو کچھ تیرے اندر مخلوق ہو وہ وہان کب لائق ہوسکتا ہی اور تیری عبارت واشارت ووہم وعقل سب مخلوقات وحادثات ہین۔ علم کی مجال نہین کہ ساحت [illegible] قدم رکھے اور تیری عقل اس میدان اضداد مین حیران ہی وقد قال تعالے ہو الاول والآخر والظاہر والباطن یہان عبارت واشارت گم ہی اور زبانین گونگی ہین۔ لیس کمثلہ شئی وہو السمیع البصیر۔ شیخ واسطی رحہ نے فرمایا کہ مخلوق پر اپنی مخلوقیت کا حجاب ہی اور وہ صنع باری تعالے ہی اور صنعت اُسکی صفت کا فعل ہی پس یہ طریق معرفت ہی نہ وہان قبل ہی نہ بعد ہی نہ انتہا ہی نہ ابتدا ہی نہ حد ہی نہ میقات ہی نہ حجاب ہی نہ مکان ہی لیس کمثلہ شئی وہو السمیع البصیر۔ قولہ تعالے لہ مقالید السموات والارض۔ شیخ ابن عطاء رحہ نے کہا کہ مقالید سماوی علوم غیب ہین اور مقالید ارضی آیات بینات ہین اور آئین اولیا رالٰہی کو عتاب ہو کہ ما سوا اُسکے سی پر انکی نظر دوڑے کیا نہین دیکھتا ہی کہ اُنکو انبیا ع پر بھی اعتماد کرنے سے منقطع کردیا بقولہ تعالے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ الآیہ یعنی بدون اُسکی اجازت کے کوئی اُسکے یہان شفاعت نہین کرسکتا۔ شیخ رحہ کا مطلب یہ ہی کہ یہ اختیار بھی حق تعالے نے اپنی ہی طرف رکھا ہان احادیث ونصوص سے متواتر ثابت ہوا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کی اجازت ضرور حاصل ہو گی لیکن پھر بھی ہر فرد بشر خوفناک ہی کہ نہین معلوم میرے حق مین شفاعت ہو کہ نہو لیکن امیدوار ہی اور ایمان اسی خوف وامید کے درمیان ہی۔ واللہ سبحانہ تعالے ہو المستعان

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ [illegible]

راہ ڈالدی تمکو دین مین وہی جو کہدیا تھا نوح کو اور جو حکم بھیجا [illegible] اور وہ جو کہدیا ہمنے

اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَي الْمُشْرِكِيْنَ

ابراہیم کو اور موسی کو اور عیسی کو یہ کہ قائم رکھو دین اور پھوٹ نہ ڈالو اُسمین بھاری پڑتا ہی شریک والوں کو

مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝ وَمَا

جسطرف تو بلاتا ہی اُنکو اللہ چن لیتا ہی اپنی طرف جسکو چاہے اور راہ دیتا ہی اپنی طرف اُسکو جو رجوع لاوے اور

تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ

جو پھوٹ ڈالی سو سمجھ آچکے پیچھے آپس کی ضد سے اور اگر نہو تی ایک بات جو نکل گئی ہی تیرے رب سے ایک ٹھہرے

Marfat.com

مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِن بَعْدِهِمْ لَفِي

وعدے تک تو فیصلہ ہوجاتا انمین اور جنکو ہاتھ لگی ہی کتاب اُنکے پیچھے وہ

اللہ تعالے نے ان آیات مین قطعی دلیل سے ظاہر فرمایا کہ دین توحید برحق ہی اور باقی جسقدر

شرک وغیرہ نکالے گئے وہ سب بعد دین توحید کے پھوٹ پھوٹ کر گمراہ شاخین ہو گئیں

حضرت آدم و نوح علیہ السلام سے لیکر ابتک دین توحید جمیع انبیاء علیہم السلام سے متواتر

ہو وہ قطعی ہوتی ہی تو دین توحید حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر ابتک قطعی ہی اور جو کچھ دین توحید

تو سوائے دین توحید کے جسقدر ادیان مختلفہ ہر ایک فرقہ نے نکالے ہین سب باطل ہین۔ اب

محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسی دین توحید کی شریعت ہی جو انبیاء سابقین علیہم السلام کو وحی کیا گیا

ایک امر تمہیدی جان لینا ضروری ہی وہ یہ ہی کہ توحید دراصل اللہ تعالے کی شان الوہیت

اور اللہ تعالے کی وحدانیت قدیمی ہی یعنے جیسی اُسکی شان تھی ویسی ہی اب بھی ہی اور ویسی ہی

پاک مین کوئی تغیر نہین ہو سکتا کیونکہ تغیرات تو مخلوقات مین ہوتے ہین اور زمانہ ماضی وحال

ہوا کرتا ہی اور اللہ تعالے اس سے پاک ہی اور اُسی نے زمانہ کو پیدا کیا ہی پس اُسکی توحید کا

و نوح علیہما السلام کے وقت مین تھا وہی اب ہی اور چونکہ شان باری تعالے مخلوقات سے

جس امت کو اپنی معرفت بتلائی اُسی قدر اُسکے ایمان مین آئی چنانچہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ و

معرفت بتلائی گئی اور اُنپر کتاب قرآن بھی سب سے اعلے کتاب نازل کی گئی جسمین توحید و معرفت

یہ جو ہم نے کہا کہ اسی قدر معرفت ملتی ہی جسقدر بتلائی گئی تو یہ اسواسطے کہا کہ مخلوق کا وہم وقیاس

عقل و روح وہاں تک وغیرہ تک پہونچتا ہی اور یہ سب مخلوقات ہین بلکہ عقل سے قطعًا ظاہر ہی کہ جو

پیدا ہو وہ مخلوق بلکہ مخلوق در مخلوق ہوا تو خالق جلشانہ کی معرفت کیونکر ممکن ہی بلکہ اللہ تعالے

بندہ مین معرفت پیدا کرتا ہی تب البتہ معرفت آتی ہی لہذا فرمایا ما کان لنفس ان تومن الا باذن اللہ

خود اختیاری نہین ہی کہ وہ ایمان والا ہوجاوے مگر ارادۂ الٰہی کے ساتھ۔ پس جب اللہ تعالے

تو وہ مومن ہو جاتا ہی پھر معرفت الٰہی کی کوئی انتہا نہین ہی اور ابتدائی مرتبہ یہ ہی کہ لا الٰہ الا اللہ محمد

یہ معرفت ہو کہ محمد رسول اللہ ہین اور اللہ تعالے کے سوائے کسی مین الوہیت نہین ہی تو بت

و نصرانیت وغیرہ جتنے دین باطل ہین سب سے بیزار ہوگا۔ پھر جب اس سے ترقی کرے

اسی واسطے ہر نماز مین اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم سے دعا مانگنے کا حکم ہی

ایمان کے ہر وقت نماز مین دعا مانگتا ہی کہ الٰہی جن بندون پر تو نے انعام فرمایا یعنے

ہدایت مجھکو عطا ہو۔ پس اللہ تعالے اُسکے الحاح و عاجزی و صدق نیت سے

بندہ اپنے جسمانی اعمال کو نورانی کرتا جاتا ہی اور ان اعمال کا نورانی ہونا اس

Marfat.com

[illegible] الاعمال بالنیات یعنی اعمال کا مدار نیتون پر ہو یعنے ہر عمل کو اس نیت سے ادا کرے
[illegible] اللہ تعالے نے اپنی صفت قادر مختار ظاہر فرمانے کے لیے ہر امت پر ایک خاص شرع
[illegible] السلام پر شراب مباح رکھی اور اس امت مرحومہ پر شراب حرام کر دی تاکہ کسی شخص کو یہ
[illegible] ذاتی خاصیت ہی بلکہ یقین کرین کہ اللہ تعالے ہی ہر چیز مین جو چاہتا ہی اثر پیدا کرتا ہی لیس
[illegible] السلام پر یکسان رہا اور اسی توحید کا اثر ہی کہ اللہ تعالے نے ہر ایک کی شریعت مین
[illegible] مین اللہ تعالے کی جو حکمت کاملہ ہی اسکا بیان ہر شخص کی سمجھ سے باہر ہی لیکن جب
[illegible] کی پیروی کرتا ہی اور نورانی افعال سے جسم نورانی ہو جاتا ہی یا کم سے کم دل و دماغ نورانی
[illegible] منکشف ہوتے ہین ۔ جیسے گنوار کو ابتدا مین اقلیدس کی شکل کبھی سمجھ مین نہین
[illegible] سے اسکا ذہن صاف ہوتا ہی تب البتہ سمجھانے سے وہ اقلیدس کی شکل بھی سمجھ سکتا ہی اب
[illegible] علیہ السلام کو جب اللہ تعالے نے اس دنیا کے ظاہر مین بھیجا تو اُنکی اولاد سوا ے توحید
[illegible] آخرت کے اُنکی ہمت اس دنیا کے آباد کرنے پر متعلق نہ تھی اگرچہ اولاد کی کثرت ہوئی
[illegible] صورت [illegible] آتی تھین ولیکن اپنے باپ دادا کی طرح اُنکی نگاہین آخرت ہی پر لگی ہوئی [illegible]
[illegible] روایت کیا گیا ہو واللہ تعالے اعلم ۔ پھر انمین دنیاوی خیالات پیدا ہونے لگے اور آخرت پرستی
[illegible] اشتباہ واللہ اعلم یہ ہوئی کہ لوگ مسجد کے دروازے پر اپنے بزرگ باپ دادا کا نام لکھدیتے تاکہ لوگ
[illegible] اختیار کرین ۔ پھر نام کا اثر کم ہوا تو صورت بنائی اور تصویر بنانا اُسوقت تک
[illegible] شریعت تورات [illegible] حرام نہ تھا یہ تو اس امت مرحومہ پر حرام کر دیا گیا تاکہ محسوسات و لہو و لعب سے
[illegible] باری تعالے پر نظر رکھین کیونکہ انکو معرفت مین زیادہ سمجھ دی گئی ہی کیا نہین دیکھتے ہو کہ بچہ اگر کاغذ
[illegible] تو بڈھا غافل اُسکو دیکھکر عبرت کھاتا ہی کہ یہ نقلی پھول پر نازان ہی اور اصلی پھول کو نہین
[illegible] نقلی لہو و لعب ہی اس سے منھ موڑکر اصلی آخرت پر نظر رکھنا چاہیے بالجملہ ان تصویرون کو آخر
[illegible] دکھا تاکہ جب مسجد سے گھر آوین تو بھی غافل نہو جاوین ۔ یہان اتفاقاً کسی بچہ نے اسکا گرا دیا یا کوئی گستاخی
[illegible] پیار رہا [illegible] تو بسبب محبت وجبلی اضطراب سے شیطان [illegible] پاکر وسوسہ ڈالدیا کہ اسکا
[illegible] گستاخی ہی جیسے اس زمانہ مین بہت سے احمقون کا خیال ہوتا ہی کہ کسی شہید کے مزار سے
[illegible] نیچے پیشاب کرکے اس سزا کا مستوجب ہوا ہی اور اس حالت مین
[illegible] کی زبان سے صریح یہ آواز سنادی کہ اس نے کیون ایسا کیا اسکو ہم لیجاوینگے
[illegible] نے اُسکے سامنے منت و سماجت کرنی شروع کی اور یہ کچھ تعجب کی بات نہین ہی کیونکہ جب
[illegible] بالکل مستور ہو جاتی ہی آخر رفتہ رفتہ انمین شیطانی اعتقاد جم گیا کہ ان صورتون
[illegible] اسلیے [illegible] کی قوت و قسمت حاصل ہوتی ہی جیسا کچھ [illegible]

مین یہ بد اعتقادی زمانہ دراز سے چلی آئی ہو کیونکہ روایت کیا گیا ہو کہ حضرت آدم [illegible]
سراندیپ یا لنکا مین اُتارے گئے تھے اور یہین سے اُنکی نسل رفتہ رفتہ ملکون مین [illegible]
پھیلا تو اللہ تعالے نے حضرت نوح علیہ السلام کو دین توحید یاد دلانے کے واسطے بھیجا [illegible]
پیغمبر ہین حتے کہ اللہ تعالے نے اُنکے ساتھ کلام فرمایا ہو کما فے حدیث الصحیح لمسلم لیکن [illegible]
پس دین توحید یاد دلانے کے واسطے سب سے اول اللہ تعالے نے نوح علیہ السلام کو [illegible]
اس سے خلاصہ یہ نتیجہ نکلا کہ اُسوقت سے برابر ہر قرنون و ہر زمانہ و ہر امت مین برابر [illegible]
کی طرف سے نبوت پہونچانے والے ہمیشہ دین توحید لائے - یہ گواہی ان لوگون نے بھی اجمال [illegible]
یعنی کفار بھی اس امر کے مقر ہین کہ ایک شخص دعوے کرتا تھا کہ وہ اللہ تعالے کی طرف سے [illegible]
بتلاتا و عبادت کا حکم کرتا اور بداعمالیون سے منع کرتا تھا - پس یہ امر متواتر ثابت ہوگیا کہ انبیاء علیہم السلام [illegible]
لہذا اللہ تعالے نے اس امت کو خطاب فرمایا بقولہ تعالے شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ [illegible]
دین سے تمھارے واسطے وہ مشروع فرمایا جسکی وصیت نوح کو فرمائی - ف یعنی تمھارے واسطے دین [illegible]
نوح کو فرمائی تھی - وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ اور وہ طریقہ ہو جو ہم نے تجھے وحی فرمایا - ف [illegible]
وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ اور وہ طریقہ ہو جسکی وصیت ہم نے ابراہیم و موسیٰ [illegible]
ف یہ پانچون انبیاء اولوالعزم ہین اور باقی جتنے انبیاء گذرے یا تو وہ کسی شریعت سابقہ کے [illegible]
سے تائید دیے جاتے تھے جیسے کہا گیا کہ ہود و صالح علیہما السلام کو شرع نوح علیہ السلام [illegible]
سے موسے علیہ السلام تک حضرت اسمعیل و اسحاق وغیرہم علیہم السلام کو شریعت ابراہیم علیہ السلام [illegible]
بعد موسے علیہ السلام کے عیسے علیہ السلام تک سب کو شریعت توریت قائم رکھنے کا حکم تھا - بہت انبیاء علیہم [illegible]
جن سے لوگون کو آگاہی نہین ہو - اور حدیث شفاعت مین جو صحاح مین مشہور ہو یون آیا ہو کہ جب [illegible]
علیہ السلام سے درخواست کرنے جاوینگے کہ ہماری شفاعت کیجیے تو آپ درخت ممنوعہ کا [illegible]
کہ البتہ نوح علیہ السلام کے پاس تم لوگ جاؤ کہ وہ اللہ تعالے کی طرف سے [illegible]
اسکا بھید وہی ہو جسکا اشارہ تمہید مین گذر چکا کہ آدم علیہ السلام کو فقط نبوت حاصل تھی اور [illegible]
تھے بلکہ لوگ طریق توحید پر عبادت کرتے اور دنیاوی معیشت کے لیے جن چیزون کی ضرورت [illegible]
فرمائی جاتی تھی اور برابر نوح علیہ السلام تک یہی کیفیت رہی حتے کہ شریعت نوح مین [illegible]
اور شرک وغیرہ سے ممانعت وارد ہوئی اور فرائض و واجبات و محرمات مقرر ہوئے [illegible]
شریعتون مین آداب و دیانات کی تکمیل ہوتی گئی - کیا نہین دیکھتے ہو کہ حضرت یعقوب علیہ السلام [illegible]
ساتھ ہی نکاح مین لانا حلال تھا اور یہودی خود اسکا اقرار کرتے ہین پھر شریعت توریت [illegible]
ہوگئی جیسے اونٹ کا گوشت وغیرہ بہت سی چیزین حرام ہوئین [illegible]

[illegible] لیکن بعد حضرت شیع وحزقیل و داؤد و سلیمان وغیرہ انبیاء بنی اسرائیل پر بڑے زور و شور سے [illegible] تھا کہ بعد شیع کے یا تو کفار دین توحید پر آوین یا بالکل قتل کر دیے جاوین ولیکن اُنکی شریعت بعد اُنکے [illegible] کے واسطے مخصوص تھی اور ہفتہ کی عبادت فرض تھی۔ پھر عیسے علیہ السلام کی شریعت مین تحریم خمر و اونٹ [illegible] منسوخ ہوکر مباح کردیے گئے تھے کہ نصرانیون نے سور کا گوشت بھی اپنے اوپر مباح کرلیا اور سنیچر کو چھوڑ کر اُسکی جگہ [illegible] بنالیا اور اسیطرح تعصبات سے انبیاء برحق کی وصیتون مین بکثرت تغیر و تبدل واقع ہوا تھے کہ یہودیون نے تعصب سے [illegible] موسے علیہ السلام کا دائمی ہونا اسطرح بنایا کہ پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل مین کتاب توریت کے [illegible] جو آیات تھین وہ اپنی جگہ سے اُٹھا کر حضرت موسے و اُنکے تابعد کے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ لاحق کین۔ کما قال تعالی [illegible] الکلم عن مواضعہ یعنے کلمات الٰہی کو اپنے موقع و محل سے پھیرتے ہین۔ ہ۔ اسی طرح نصرانیون نے بھی تحریف مین [illegible] اللہ تعالے نے حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید وحی فرماکر راہ اسلام کو مستقیم [illegible] کیا واسطے کہ حضرت نوح و دیگر انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مین وصیت فرمایا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے [illegible] مین وحی فرمایا اسمین کیا نکتہ ہے۔ جواب یہ ہے کہ جمیع انبیاء علیہم السلام کو وحی کلامی بذریعہ کتاب یا صحیفہ ہوئی سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ پر تجلی صفتی سے خالص وحی کی گئی اسی واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی [illegible] ایسی چیزدی گئی جسکے مثل پر آدمی ایمان لاسکے اور یہ جو مجھے وحی فرمائی گئی ہے یہ خالص وحی الٰہی ہے۔ پس مجھے امید ہے کہ قیامت مین میرے تابعین سب سے زیادہ ہونگے اور آیت کا حاصل یہ ہے کہ اے امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمھارے واسطے جو دین مشروع ہوا ہے یہ وہی دین ہے جو انبیاء سابقین علیہم السلام کی امتون پر مشروع ہوا تھا لہذا حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ یعنی اوصیناک یا محمد و ایاہ دینا واحدا۔ یعنے اے محمد ہم نے تجھکو اور نوح کو دین واحد تعلیم فرمایا ہے (البخاری) اس مقام پر شیخ ابن حجر رہ نے اپنی استاد شیخ الاسلام بلقینی رحمہ اللہ تعالے سے نقل کیا کہ یہان صحیح بخاری مین شاید بعضے کاتبون سے وہم ہوا ہے کہ (انبیاءہ) کی جگہ (ایاہ) لکھدیا کیونکہ فقط نوح علیہ السلام کی خصوصیت نہین ہے بلکہ جمیع انبیاء کا ذکر ہے اور صحیح روایت مین بھی مجاہد رحمہ اللہ تعالے سے یون ہی آیا کہ اوصیناک یا محمد و انبیاءہ دینا واحدا۔ یعنے اے محمد ہم نے تجھکو اور اپنے انبیاء کو [illegible] واحد تعلیم فرمایا (رواہ عبد بن حمید والفریابی و ابن ابی شیبہ و ابن مردویہ) شیخ ابن حجر رحمہ نے کہا کہ کاتب کا وہم قرار دینا [illegible] ہوا اسواسطے کہ صحیح بخاری کے نسخ بکثرت ہین پس ٹھیک بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ امام بخاری [illegible] اپنی ضرورت کے لائق [illegible] کرلیا ہے اور حاصل یہ ہوا کہ یہ طبقہ انسانی جو قیامت تک منتہی ہوا اللہ تعالے نے انکی سمجھ کے واسطے یقینی استدلال [illegible] طریقہ سے ہوچکا کہ انبیاء علیہم السلام سب برابر یہی دین تعلیم فرمایا جو اللہ تعالے نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو وحی فرمایا ہے جسکا بیان یہ ہے۔ اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ دین کو ٹھیک قائم رکھو۔ ف اول اللہ تعالے کی توحید کا اعتقاد کرو اور اُسکی [illegible] پر ایمان لاؤ اور اسکے سب رسولون کو سچ مانو اور اُسکی کتابون کو سچ جانو اور ملائکہ و روز آخرت و جنت و دوزخ [illegible] کو سچ جانو اور اسکے رسولون کی فرمانبرداری کرو اور اُنکی شریعت قبول کرو اور اس زمانہ مین یہ سب باتین حضرت [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہین پھر شریعت کے اعمال مین سے مثلاً نماز کی اقامت اسطرح ہے کہ طہارت

ونیت وارکان واوقات کے ساتھ ٹھیک ٹھیک ادا کرو۔ مجاہد ہونے بتایا کہ [illegible]
بھیجا ہو تو اسکی امت کو یہی وصیت فرمائی کہ ایمان لاوین اور نماز ٹھیک قائم رکھین اور زکوٰۃ دین [illegible]
بندگی کے گواہ رہین۔ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ ہم گروہ انبیا ہین ہمارا [illegible]
اصول توحید مین کچھ اختلاف نہین ہوتا ہے ولیکن جسمانی تزکیہ طہارت کے واسطے [illegible]
مین۔ اور کہا کہ اعمال جسمانی مین بھی اصول مین اختلاف نہین ہوتا ہے مثلاً سب شریعتون مین [illegible]
حج ہے اور نیک اعمال کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی جناب مین تقرب ہے اور سچ بولنا اور [illegible]
قرابت والون کے ساتھ نیکی کرنا موجود ہے اور کفر کا قبیح ہونا اور قتل و زنا و چوری سے ممانعت [illegible]
جانورون کو دکھ دینا کسی طور پر ہو ممنوع ہے اور جو چیزین کہ مروت کے خلاف ہین انسے کراہت کی گئی [illegible]
معرفت توحید و اصول دین توحید سب کو یکسان تعلیم فرمایا اور اختلاف سے منع کیا بقولہ تعالےٰ [illegible]
اختلاف مت کرو۔ ف یعنے جو اصل مذکور ہوئی اسمین باہم پھوٹ مت ڈالو۔ قتادہ نے کہا [illegible]
باہم مخالفت مت کرو کیونکہ توحید اصلی مقصود ہے اور اسمین تم لوگ متفق ہو اور شریعت کے عمل [illegible]
اصول مین متحد ہے اور شاخون مین اللہ تعالےٰ نے اپنی توحید کا امتحان کرنے کے واسطے کبھی سختی [illegible]
لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنہاجا۔ یعنے اللہ تعالےٰ نے تم مین سے ہر ایک کے واسطے ایک گھاٹ اور [illegible]
اور یہ کوئی نئی بات نہین ہے بلکہ انبیاء سابقین سے برابر چلا آیا ہے۔ مثلاً بہت سی چیزین شریعت [illegible]
تھین وہ شریعت موسےٰ علیہ السلام یعنے شریعت توریت مین حرام ہوگئین۔ پھر شریعت عیسےٰ علیہ [illegible]
حلال کردی گئین۔ پس ثواب کے لیے جو اعمال کرتے ہو انکی وجہ سے اصل توحید مین اختلاف نہین کرنا [illegible]
اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے واسطے سب سے اعلےٰ آسانی و ثواب [illegible]
علیہ وسلم سے مسائل پوچھنے کو منع کردیا اور علماء امت کو حکم دیا کہ اللہ تعالےٰ کی کتاب و حدیث [illegible]
کوشش کرین تو انکو اپنی کوشش کا ثواب عنایت ہوگا اور جو کچھ عمل ظاہر کرین [illegible]
و علما و کثرت ہین تو ہر ایک کے اجتہاد سے آسانی پیدا ہوگئی اور ہر ایک پر ثواب حاصل ہے [illegible]
کہ اسمین لوگون کو ملامت کی گئی کہ تم نے یہ نہ جانا کہ پھوٹ ڈالنے مین بربادی ہوتی ہے اور [illegible]
اور کہا کہ جماعت پر اللہ تعالےٰ کی رحمت ہے اور پھوٹ پر عذاب ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث [illegible]
جو شخص جماعت سے پھوٹ نکلا وہ جہنم مین گیا۔ پھر غور کرنا چاہیے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم [illegible]
لاکھون آدمی تھے اور ہر ایک کے پاس جسطرح علم الٰہی موافق سنت کے حاصل ہوا تھا اسی [illegible]
ایک دوسرے سے مخالفت نہین کرتے تھے اور اسی طرح برابر جماعت قائم رہی یہانتک کہ اس [illegible]
تو لوگون نے اس اختلاف کو جو سبب تھا باہم مخالفت کا اکہ جاکر اپنے [illegible]
كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم یعنی دین توحید و حق کی جانب لوگون کو دعوت فرماتا ہی اسپر اہل حق ایمان لاتے ہین
مشرکین پر یہ امر نہایت گران گذرا کہ اُنکے دلون سے بتون کی پرستش نہین نکلتی ہی اور توحید اُنکی سمجھ مین نہین آتی ہی۔ قتادہ
رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ مشرکون پر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ماننا بہت گران گذرا اور ابلیس و اُسکی ذریات اس سے تنگ
ہوئے۔ اللہ عزوجل نے کوئی بات منظور نہ فرمائی سوائے اسکے کہ دین توحید کو نصرت دے اور کلمہ توحید کو بلند و ظاہر فرماوے
اور جو شخص اس سے مخالفت و عداوت کرے اُسکو مغلوب و خوار فرماوے۔ اَللّٰهُ يَجْتَبِيٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
اللہ تعالیٰ جس کسی کو چاہتا ہی اپنی طرف برگزیدہ فرماتا ہی۔ ف قتادہ رحمہ نے کہا کہ جسکو چاہتا ہی اپنی بندگی کے لیے
خالص فرماتا ہی۔ وَيَهْدِيٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ اور جو کوئی اُسکی طرف گڑگڑاوے اُسکو اپنی جانب ہدایت دیتا ہی۔ ف
اسمین اشارہ ہی کہ مشرکون مین سے بعض ایسے ہونگے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لاکر ہدایت پاوینگے اور روایت ہی کہ مکہ
مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تعلیم سے بعض لوگ کچھ اسلام کی طرف مائل ہوئے پھر اُنکو مشرکون نے بہکایا پھر حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے قرآن کی آیت لکھکر بعض کو بھیجی وہ خود روایت کرتے ہین کہ جب یہ آیت مجھکو پہونچی تو مین ساتھ اُسکے
پہاڑ پر چڑھا اور میری سمجھ مین نہین آتا تھا پس مین نے اللہ تعالیٰ کی جناب مین التجا کی اور عاجزی سے گڑگڑایا پس اللہ تعالیٰ نے
مجھے سمجھ عنایت فرمائی۔ پس وہ کہتے ہین کہ مین اپنے ہتھیار باندھکر اونٹ پر سوار ہوا اور گھر بار چھوڑکر خفیہ مدینہ کو چلا آیا۔ حق
ظاہر ہی کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لایا اُسکو اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا فرمائی اور جو کوئی رجوع نہ لایا وہ ایمان سے
محروم ہوا اگرچہ تعصب سے ظاہری کتاب پر بحث کرتا ہو کیا نہین دیکھتے ہو کہ یہود و نصاریٰ نے تعصب سے کہان تک
نوبت پہونچائی حالانکہ کتاب کے معانی اُنکے دل مین نہین اترے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَمَا تَفَرَّقُوٓا
اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ اور ان لوگون نے باہم پھوٹ نہین ڈالی مگر بعد اسکے
کہ اُنکے پاس علم آچکا بوجہ باہمی بغاوت کے۔ ف یعنے باہمی تعصب و بغاوت کی وجہ سے علم حاصل ہونے کے بعد لوگون
نے باہم اختلاف کیا اسمین مشرکین و اہل کتاب سب داخل ہین مشرکین کا بیان یہ ہی کہ جب ابوجہل لعین سے اُسکے لوگون نے
پوچھا کہ کیا محمد جھوٹ کہتے ہین تو کہنے لگا کہ واللہ محمد سچا ہی اور اُس نے کبھی جھوٹ نہین کہا ولیکن بات یہ ہی کہ جب ہم و بنی
ہاشم کے برابر ہوگئے یعنے اگر انھون نے حاجیون کو پانی پلایا تو ہم نے بھی پلایا اور انھون نے کھانا دیا تو ہم نے بھی کھانا دیا
اور انھون نے غریبون کی کفالت کی تو ہم نے بھی کفالت کی۔ یہانتک کہ ہم [illegible] جیسے گھوڑے کے
دو گھوڑے ہوتے ہین اب انھون نے دعوے کیا کہ ہم مین ایک پیغمبر ہی جسکے پاس آسمانی خبر آتی ہی پھر ہم یہ بات کہان سے
لاوین جو اُنکی برابری کرین۔ مین تو واللہ کبھی نہین مانونگا۔ حالانکہ یہی مشرکین اس سے پہلے دعوے کیا کرتے تھے کما
قال تعالیٰ واقسموا باللہ جہد ایمانہم لئن جاءہم نذیر الآیہ۔ یعنے پوری کوشش سے اللہ تعالیٰ کی قسمین کھاتے تھے کہ
اگر ہمارے یہان اللہ تعالیٰ کا رسول آتا تو ہم ہر ایک قوم یہود و نصاریٰ سے بہتر ہوتے۔ پھر جب رسول آیا
اور معجزات و آیات سے بخوبی جان گئے کہ بیشک سچا رسول ہی تو باہمی حسد و بغاوت سے پھوٹ ڈالی۔ اہل کتاب یہود و نصاریٰ
کا بیان یہ ہی کہ انھون نے کتاب نازل ہونے کے بعد توحید و نبوت پہچان کر کتاب مین تحریف کی اور باہم فرقون مین

Marfat.com

اختلاف وپھوٹ پڑ گئی - وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى …
یہ نہوتا کہ تیرے رب کی طرف سے ایک میعاد معلوم تک کے واسطے حکم سابق ہو چکا ہے تو …
ف۔ لیکن اللہ تعالے نے حکم ازل مین ہر ایک کے واسطے ایک میعاد محدود فرمائی ہے کہ …
مہلت دیجاوے اسواسطے فوراً انپر قہر وعذاب نہیں آتا ہے - حالانکہ یہود ونصاریٰ کے پیشوا …
تھی وہ قرآن نازل ہو کر دور کر دی گئی پھر بھی ان لوگون کو شک پر شک باقی ہے کما قال تعالے وَإِنَّ الَّذِينَ
أُورِثُوا الْكِتَابَ مِن بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ اور یہ لوگ جو انکے بعد کتاب کے وارث کیے …
دینے والے شک مین پڑے ہین - ف۔ یعنے یہود ونصاریٰ کے اگلے گروہ نے جو تحریفات کر ڈالیں اور ان
تحریفات خالص کتاب قرآن سے مٹائی گئیں تو یہ پچھلے لوگ شکر گزار ہو کر اسپر ایمان نہ لائے بلکہ شک مین پڑے اور …
ابن کثیر رح نے لکھا کہ معنے یہ ہین کہ اگلے گروہ نے جو امر حق کو بگاڑا و جھٹلایا تھا تو انکے بعد والے گروہ کو کوئی امر یقینی
نہیں ہے بلکہ اپنے باپ دادون کے مقلد ہین اور چونکہ بغیر دلیل و برہان کے اختلافات مین پڑے ہین تو انکو یقین …
بلکہ متحیر ہو کر اُسی اختلاف و پھوٹ کی تقلید کرتے جاتے ہین اور اپنی نفسانی خواہشون سے نہیں ہٹتے ہین - اور شیخ محلی …
نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ یہ لوگ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آخری رسالت سے شک مین پڑے ہین اور انکے پاس دین باقی نہیں …
امر توحید مٹ گیا پس اشاعت توحید کی ضرورت ہے کما قال تعالے

فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ ۖ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۖ وَقُلْ آمَنتُ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِن

سو تو اُسی طرف بلا اور قائم رہ جیسا فرمادیا اور نہ چل انکی چاہون پر اور کہہ مین یقین لایا ہر کتاب پر جو اُتاری اللہ نے

كِتَابٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا

اور مجھکو حکم ہے کہ انصاف کرون تمہارے بیچ اللہ رب ہے ہمارا اور تمہارا ہمکو ملتے ہین ہمارے کام اور تمکو تمہارے کام کچھ جھگڑا نہیں ہم مین

وَبَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ○

اور تم مین اللہ اکٹھا کریگا ہم سب کو اور اُسی کی طرف پھر جانا ہے

شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ اس آیت مین دس کلمات ہین اور ہر کلمہ مستقل ایک حکم ہے جو اپنے حکم سابق سے علیحدہ ہے علماء رح
نے کہا کہ اس آیت کی نظیر دوسری آیت نہیں ہے سوائے آیۃ الکرسی کے کہ اُسمین بھی دس امور مذکور ہین - قولہ تعالے
فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ پس اسی جہت سے تجھکو دعوت کرنا چاہیے - ف۔ علماء رح نے اس اشارہ مین اختلاف کیا …
کہا یعنے اسی پھوٹ کی جہت سے یا کتاب کی جہت سے یا جو علم تجھے عطا ہوا اسکی جہت سے یا شرع توحید کی جہت سے تجھکو
دعوت کرنا چاہیے یعنے لوگون کو دین توحید کی جانب اور باہمی اتفاق و الفت کی جانب بلانا چاہیے وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ
اور جیسا تجھے حکم دیا گیا ہے اسپر ٹھیک ٹھیک قائم رہ - ف۔ یعنے راہ مستقیم کو ٹھیک ٹھیک لازم پکڑ یہ ابن عباس کا قول ہے اور قتادہ رح
نے کہا یعنے امر الٰہی پر ٹھیک قائم رہ - سفیان رح نے کہا کہ یعنے قرآن پر ٹھیک قائم رہ - ضحاک رح نے کہا یعنے رسالت …
پر ٹھیک قائم رہ - اور ظاہر یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالے نے حکم دیا ہے اسپر قائم رہنے کی تاکید ہے اور …

Marfat.com

... ہوا اسی پر ٹھیک قائم رہ۔ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَهُمْ اور انکی خواہشون کی پیروی
...یف کیونکہ وہ لوگ اپنے نفس کی خواہش سے ٹیڑھی راہ چلنا چاہتے ہین اور اپنے تعصبات سے دین توحید چھوڑتے ہین
...فرقہ دوسرے فرقہ کی تذلیل کرتا ہے پس تو انکی باطن خواہشون کا تابع نہوجیو۔ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ
...مِنْ كِتٰبٍ اور کہدے کہ جو کوئی کتاب اللہ تعالے نے اُتاری ہین اُسپر ایمان لایا۔ ف کہ وہ
...تعالے کی طرف سے حق تھی اور یہ نہین کہ بعض بات پر یقین کیا اور بعض بات کو چھوڑ دیا جیسے یہود و نصاریٰ کے فرقون
...ہمی پھوٹ سے ایسا کیا ہے۔ مثلاً یہودیون نے بیاہے زناکار پر دُرّے مارنے اور منہ کالا کرنے کی سزا نکالی تھی حالانکہ
...ع الٰہی مین سنگسار کرنے کا حکم ہے لہذا فرمایا۔ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ اور مجھے حکم دیا گیا کہ تمھارے درمیان
عدل کرون۔ ف یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان کافرون سے کہدے کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ تمھارے درمیان عدل پھیلاؤن
...ب سے پہلا عدل یہ ہے کہ دین توحید شائع ہو۔ کیونکہ اللہ تعالے کا حق الوہیت سب مخلوق پر مقدم ہے پس پہلے خالق عزوجل
...مخلوق ... ہین تاکہ اپنے درمیان بھی ایک دوسرے کے حقوق جانین۔ اور بعض علماء رح نے کہا کہ کفار اگر اپنا معاملہ حاکم
...م کے سامنے پیش کرین تو انمین فیصلہ کر دیا جاوے اور ظاہر یہ ہے کہ آیت کا حکم جمیع امور کے واسطے عام ہے ازانجملہ یہ ہے جو ابوالعالیہ رح
...بایا یعنے مجھے حکم دیا گیا کہ دین مین مساوات رکھون اور اللہ تعالے کی توحید کرون اور کل کتابون و کل رسولون پر ایمان لاؤن
...رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ اللہ تعالے ہمارا رب ہے اور تمھارا رب ہے۔ ف پس وہی ہم سب کا خالق اور وہی معبود ہے اگرچہ تم لوگ اُسکی جناب
شرک و بدکاری کرتے ہو۔ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ہمارے لیے ہمارے اعمال ہین اور تمھارے لیے تمھارے
...ل ہین۔ ف جو کوئی جیسا کریگا ویسا بھریگا لیکن تم لوگ ظلم کرتے ہو کہ اہل ایمان کو ستاتے اور اُنکو توحید سے
...تے ہو۔ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ہمارے اور تمھارے درمیان کوئی حجت نہین ہے۔ ف یعنی کوئی جھگڑا اور خصومت نہین ہے
...واسطے علماء رح نے کہا ہے کہ کسی دین والے سے اس نیت سے جھگڑا کرنا نہ چاہیے کہ وہ مقہور ہو بلکہ یہ نیت چاہیے کہ اللہ تعالے
...حید ظاہر ہو جاوے اور جب امر حق ظاہر ہوچکا تو کوئی جھگڑا نہ رہا۔ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ اللہ تعالے ہمکو جمع
...گا اور اسی کیطرف مرجع ہے۔ ف یعنی قیامت مین اللہ تعالے ہم سب کو جمع فرماویگا اور ضرور وہان فیصلہ ہوگا کیونکہ یہان ہر شخص کو دعوی ہے کہ میرے
...خوب ہین تو لامحالہ حکم فیصل ہوگا۔ ابن خازن و بغوی رح نے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ یہی سدی رح سے روایت [illegible] اسواسطے کہ یہ آیت تو
...ہ اور جہاد کا حکم اسکے بعد مدینہ مین وارد ہوا ہے۔ بیضاوی رح نے کہا کہ منسوخ کہنے کی ضرورت جب ہی لازم آتی ہے کہ کافرون سے
...ی جدائی کر لیجاوے حالانکہ آیت سے یہ لازم نہین آتا ہے بلکہ خصومت کرنے سے ممانعت ہے اور اظہار حق کے واسطے حجت لانا
...فرون کے ظلم و سرکشی کو جہاد سے روکنا تو یہ منع نہین ہے۔ پھر منسوخ ہونے کی حاجت نہین ہے۔ خطیب رح نے لکھا کہ ایک شخص نے
...ت علی رضی اللہ عنہ سے آکر عرض کیا کہ یا امیر المومنین ایمان کیا چیز ہے یا کیونکر ہے فرمایا کہ ایمان چار ستون پر قائم ہے۔ صبر و یقین و عدل
... پھر صبر کی چار شاخین ہین شوق و خوف و زہد و انتظار۔ پس جو شخص جنت کا شائق ہوگا وہ شہوات سے جدا ہو جائیگا
...جہنم سے خوف ہوگا وہ محرمات سے علحدہ ہو جائیگا اور جس نے دنیا مین زہد اختیار کیا یعنے قلیل پر کفایت کی تو وہ دینی
...ن سے ہلکا ہو ... جسکو موت کا انتظار رہے وہ نیکیان کرنے مین جلدی کرتا ہے۔ اور یقین کی بھی چار شاخین ہین تبصرہ فطنت

Marfat.com

اور تاویل الحکمت اور موعظۃ العبرت اور سنۃ الاولین۔ پس جس شخص نے بصیرت اعظت
تاویل حکمت کو پہچان لیا اور جس نے تاویل حکمت کو جانا اُس نے عبرت کو پہچانا اور جس نے
طریقہ سابقین کو جانا گویا وہ سابقین مین ہوگیا۔ اور عدل کی بھی چار شاخین ہین۔ غور فہم اور
بس جسکو غور فہم حاصل ہے وہ علم جمع کرتا ہے اور جس نے علم جمع کیا وہ حکمت کی راہ سے نہین بھٹکتا اور
حلم سے اُسکا کام نہین بگڑتا ہے بلکہ لوگون مین خوبی کے ساتھ زندہ رہتا ہے۔ اور جہاد کی بھی چار شاخین ہین
اور بد باتون سے منع کرنا اور ہر موقع پر سچ بولنا اور فاسقون سے نفرت کرنا۔ پس جسنے نیک بات کا حکم کیا اُس نے
کرلی اور جس نے بدی سے منع کیا اُس نے منافقون کی پیٹھ توڑ دی اور جس نے ہر موقع پر سچ کہا اُس نے لیا
جس نے فاسقون سے نفرت کی تو اُسکا غصہ فقط اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے ہوگا بس اللہ تعالیٰ بھی اُسکے واسطے
پر غضب فرماویگا۔ یہ سُنکر وہ شخص اُٹھا اور آپ کے سر مبارک کو بوسہ دیکر رخصت ہوا (س)۔ پھر اللہ تعالیٰ
کو تسلی دی کہ ظہور حق کے بعد کافرون کو جدال مین کبھی فلاح نہوگی اور کافرون کو اپنی ظالمانہ حرکات مین

وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ
اور جو لوگ جھگڑا ڈالتے ہین اللہ کی بات مین جب خلق اُسکو مان چکی اُنکا جھگڑا ڈگ رہا ہے
رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ○ اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ
اُنکے رب کے یہان اور اُنپر غصہ ہے اور اُنکو سخت مار ہے اللہ وہ ہے جسنے اُتاری
بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ۗ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ○ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِ
سچے دین پر اور ترازو اور تجھکو کیا خبر ہے شاید وہ گھڑی پاس ہو شتابی کرتے ہین اُسکی
لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ ۗ أَلَا إِنَّ الَّذِ
یقین نہین رکھتے اُسپر اور جو یقین رکھتے اُنکو اُسکا ڈر ہے اور جانتے ہین کہ وہ ٹھیک ہے سنتا ہے جو
يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ○
جھگڑتے ہین اُس گھڑی کے آنے مین وہ بہکے ہین صریح

اللہ تعالیٰ نے حجت سے حق کو ظاہر کردیا۔ وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ
اور جو لوگ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم قبول کیے جانے کے بعد اُسکی شان مین جدال کرتے ہین۔ ف
علیہ وسلم پر ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایمان لانے کے بعد کفار جھگڑتے تھے تو فرمایا کہ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ
اُنکی حجت اُنکے پروردگار کے نزدیک بے ثبات ہے۔ ف اُسکی بنیاد قائم نہین ہے بلکہ وہ بے بنیاد
بے جگہ ہوجاتا ہے کیونکہ اُنھون نے بنیاد توحید سے لغزش کھا کر شرک پر قرار پکڑا اور شرک خیال
وہ بے ثبات ہے کیونکہ اُسکا قیام صرف اُسکے خیال مین ہے اور خیال کا قیام اس جسم سے
غَضَبٌ اور اُنپر غضب عظیم ہے۔ ف کیونکہ اُنھون نے اپنے خالق عزوجل سے

... کی بندگی کرنے لگے حالانکہ اُسی نے پیدا کیا اور اسی کی طرف سے رزق وعنایت
... رسول کو نہ مانا بلکہ اُسکے ساتھ عداوت وقتال پر آمادہ ہوئے۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ اور اُنکے
... عذاب سخت ہی ف۔ دنیا مین یہ عذاب اس صورت مین نازل ہوگا جب رسول ومسلمانون کو آزار دینا یا اُنپر تعدی
... ورنہ آخرت مین مرتے ہی عذاب شروع ہوگا اور قیامت کے روز عذاب جہنم جو وعدہ دیا گیا ہی نہیر طاری ہوگا لہٰذا وہ عذاب
... مجاہد رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ قولہ تعالے والذین یحاجون فی اللہ من بعد ما استجیب لہ۔ یعنے جو لوگ دین آلہی مین جھگڑا
... بعد اسکے کہ لوگ مسلمان ہو چکے تو اُنکی حجت بے بنیاد ہی اور اُنپر غضب اور اُنکے لیے عذاب شدید ہی۔ قتادہ رحمہ
... نے کہا کہ لوگون سے مقصود یہود ونصارے ہین جو جھگڑتے تھے کہ ہمارا نبی تمھارے نبی سے پہلے تھا اور ہماری کتاب تمھاری
کتاب سے پہلے تھی اور ہم لوگ اولاد انبیا ہین اور ہمارے باپ دادے بکثرت پیغمبر ہو چکے ہین لہذا نبوت ہمارے ہی فریق
مین منحصر ہی اور کہا کہ انھین لوگون مین مشرکین شامل ہین جو کہتے تھے کہ ہم لوگ خانۂ کعبہ کے متولی ہین لہذا ہماری ہی جماعت قوی
و ... ہی تب یہ آیت نازل کی گئی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ لوگ یہودی ہین جو مسلمانون سے جھگڑتے اور اُنکے لیے
جھگڑالو دلیلون سے بہکاتے تھے اور ابن عباس رض نے یہ بھی کہا کہ گمراہون مین سے منافقین کی جماعت تھی جو منتظر رہتے تھے
کہ پھر زمانہ جاہلیت وبت پرستی عود کریگا۔ عکرمہ رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہی کہ جب سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح نازل ہوا تو
منافقین کہنے لگے کہ لوگ اب فوج فوج داخل دین اسلام ہوئے اب یہان مومنون کی کیا ضرورت ہی۔ تب یہ آیت نازل ہوئی
مترجم کہتا ہی کہ ان ائمہ مفسرین رحمہ اللہ تعالے نے جو تفاسیر بیان فرمائین یہ اس آیت کے عام معنی ہین سے بطور مثال کے
ایک ایک بات بیان فرمائی ہی اور اسپر دلیل یہ ہی کہ سورۂ اذا جاء نصر اللہ کا نزول سب سے آخر یعنی حجۃ الوداع کے بعد
واقع ہوا حالانکہ یہ سورۂ مکیہ ہی کہ اُسوقت تک ہجرت بھی واقع نہین ہوئی تھی پس مقصود یہ ہی کہ جب دین اسلام کی دعوت
یعنے عالمین نے قبول کرلی تو آیندہ کسی احمق کو اُسمین حجت باقی نہین رہی بلکہ اسمین وہ لوگ بھی داخل ہین جنھون نے خود دین
اسلام قبول کیا یہانتک کہ دین اسلام مین فوج فوج داخل ہوئے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت مرتد ہوگئے
اور دین الٰہی مین جھگڑے پھیلائے چنانچہ بعض نے نبوت کا دعوے کیا اور بعض نے زکوٰۃ مین جھگڑا کیا اور خود رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور معجزہ کے آگاہ فرمایا تھا کہ جسطرح یہ لوگ دین اسلام مین فوج فوج داخل ہوئے ہین اسی طرح
فوج فوج نکل جائینگے۔ چنانچہ جب یہ قبائل وغیرہ مرتد ہوگئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ ... اصحاب مہاجرین وانصار
رضی اللہ عنہم کی قلیل جماعت کو لیکر اللہ تعالے کے نام پاک کے ساتھ ان مرتدون پر جہاد کیا یہانتک کہ پھر وہ لوگ عذاب شدید
اُٹھا کر اسلام مین داخل ہوگئے ولیکن جو لوگ ارتداد کی حالت مین مارے گئے اُنپر غضب وعذاب شدید باقی رہا اور
اللہ تعالے کے یہان اُنکی کوئی حجت ثابت نہین تھی اور نہ اُنکو کچھ نصرت دی گئی بلکہ اللہ تعالے نے اس قلیل جماعت
مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم کو کھُلی کھُلی فتح عنایت فرمائی اور اسمین جو نکتہ ہی وہ مترجم نے مقدمہ مین بیان کر دیا ہی اور
... رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین اول تو آپ کی ذات مبارک رحمۃ للعالمین تھی اور دوم
... اعجاز نبوت کے ساتھ امتحان بھی مقصود تھا۔ پھر جب صحابہ رضی اللہ عنہم اس امتحان مین پورے اُترے

Marfat.com

اور اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو اُٹھا لیا کہ نزول وحی اور نہ تجوہ [illegible] خلیفۃ الصدیق رضی اللہ عنہ کو فتح و نصرت کاملہ عنایت فرمائی تاکہ اُنکی صدق پر اور خلافت حقہ پر [illegible] جو کوئی بعد اسکے گمراہ ہوا اُسکے واسطے اللہ تعالےٰ کے یہان کوئی حجت نہو اسواسطے کہ نزول وحی [illegible] رضی اللہ عنہم اور اہل مکہ کے باقی تمام عرب مرتد ہو گیا تھا لیس دین اسلام کا لعبار وظہور اسی خلافت [illegible]

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ - اللہ تعالےٰ ہی ہے [illegible]

حق کے ساتھ کتاب کو اتارا اور میزان کو - ف - کتاب سے مراد قرآن مجید ہے اور شیخ ابن کثیر [illegible] کتاب سے آسمانی کتاب مراد ہے یعنے وہی اپنے پیغمبرون پر کتاب نازل فرماتا ہے اور میزان سے مراد عدل ہے یہ قول [illegible] ہے واحدی رح نے کہا کہ یہی اکثر مفسرین رحمہ اللہ تعالےٰ کا قول ہے اور عدل کو اسواسطے میزان کہا گیا کہ میزان سے انصاف و مساوات کیجاتی ہے اسی طرح کتاب الٰہی و شریعت سے بھی خلق کے درمیان عدل متحقق ہو جاتا ہے - مثلاً دو [illegible] مین جھگڑا ہوا تو شریعت کے حکم سے دونون مین انصاف کر دیا جائیگا اور اگر کافرون و مومنون مین مخالفت ہے تو اسی [illegible] دونون کے درمیان انصاف معلوم ہو جاتا ہے کہ کافرون نے جب دنیا اختیار کی تو نماز و روزہ وعفت و تقویٰ [illegible] نفس کو کلفت ہوتی ہے دنیا مین چھوڑ دیے گئے اور آخرت مین عذاب جہنم اُٹھاوینگے کیونکہ انھون نے یہی اختیار [illegible] اور اہل اسلام جنھون نے دعوے کیا کہ ہم نے آخرت اختیار کی تو قرآن مجید اُنکو اپنی میزان شریعت پر تولتا ہے تاکہ [illegible] مین اور منافق مین انصاف ظاہر ہو جاوے لیس جو خالص ہے وہ اس میزان عدل پر پورا اُترتا ہے اور اگر اُس [illegible] گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو اُسکی جگہ توبہ کو قائم کرکے پورا ہو جاتا ہے اور منافق کا کچھ وزن نہین ٹھہرتا اسی واسطے حدیث مین آیا ہے کہ قیامت کے روز مرد قوی ہیکل موٹا تازہ لایا جائیگا جو اللہ تعالےٰ کے نزدیک مچھر کے پر برابر وزن [illegible] اسی طرح انسانی خصلتون مین بھی ہر خصلت کے ساتھ زیادتی و کمی ہے اور وہ دونون ناقص ہین اور درمیان مین معتدل ہے وہی پسندیدہ ہے مثلاً بخل کرنا بہایت کوتاہی کی وجہ سے بدتر ہے اور اسراف کرنا بوجہ فضول خرچی کے [illegible] اور اسکے درمیان مین عدل فقط سخاوت ہے جو اسراف اور بخل دونون کے درمیان مین انصاف ہے اور جیسے نامرد [illegible] بدتر ہے اور بتلی دتھور کرنا بھی مذموم ہے جیسے شیر کے منھ مین ہاتھ دیدینا مذموم ہے اور اسکے درمیان مین شجاعت [illegible] اسی طرح دین یہود مین سخت دل و قتل انبیاء و عداوت ہے جیسے اسلام مین فرقہ خوارج ہے اور دین نصاریٰ مین [illegible] کوتاہی و گناہون پر بیباکی وجھوٹا دعوے محبت ہے جیسے اسلام مین فرقہ شیعہ ہے - بخلاف روافض کے کہ وہ خوارج [illegible] قریب ہین اور ان دونون کے درمیان ملت ابراہیمی و دین اسلام ہے جو صراط المستقیم ہے کہ سب انبیاء علیہم السلام [illegible] ہین اور گناہون سے ڈرتے ہین اور توبہ کرتے و مغفرت کے امیدوار ہین اور انصاف کے ساتھ [illegible] نہ تفریط کرتے ہین جیسے اسلام مین فرقہ سنت و الجماعۃ رحمہ اللہ تعالےٰ ہین کہ یہ لوگ قیامت سے [illegible] والون مین جیسے اللہ تعالےٰ کے عذاب سے خوف ہے ویسے ہی اُسکی رحمت سے امیدواری [illegible] مین رکھتے ہین بخلاف گمراہون یعنے کفار و مشرکین کے اور برخلاف اسلامی فرقون [illegible]

[illegible] تک آ پہنچا ہو وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ
[illegible] شاید قیامت قریب ہی۔ ف یعنے سواے وحی کے کون چیز تجھکو آگاہ کر سکتی ہی پس تونے
[illegible] قرب قیامت کے سب آثار بتلا دیے جو ایک بعد ایک کے ظاہر ہوتے جاتے ہین اور ہر زمانہ مین اہل ایمان کیواسطے
[illegible] جاتے ہین جو انکو قیامت کے لیے خوفناک ہو کر سامان جمع کرنے پر آمادہ کرتے ہین برخلاف کافرون و اپنی ہوا و
[illegible] کے پابند لوگون کے کہ انکو دلیری بڑھتی جاتی ہی اور جسقدر اہل زمانہ کی حالت خراب ہوتی ہی اسی قدر مبتدعین و منکرین
[illegible] فساد میں موافق ہوتے جاتے ہین اور قیامت سے نڈر ہوتے جاتے ہین گویا اسکو جھٹلاتے ہین۔ يَسْتَعْجِلُ بِهَا
[الَّ]ذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا قیامت کو جلدی مانگتے ہین وہ لوگ جو قیامت پر یقین نہین لاتے۔ ف یعنے جنکو
[قیا]مت پر یقین نہین ہی خواہ شک ہو یا اسکو جھوٹ جانتے ہون تو وہ ٹھٹھول کرتے ہین کہ یہ سب پرانے خیالات ہین ہم لو[گ]
[ہمیش]ہ سے یون ہی سنتے آئے گویا کہتے ہین کہ اگر قیامت ہو تو ہمین دکھلا دو گویا اس سے کچھ ڈر ہی نہین ہی حالانکہ رسول اللہ
[ص]لے اللہ علیہ وسلم نے جو علامات بیان فرمائے ہین وہ ایک ایک کر کے انکے سامنے آتے جاتے ہین پھر بھی نہ ایمان لاتے ہین
[ا]ور نہ ڈرتے ہین۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا اور جو لوگ یقین لائے ہین وہ قیامت سے خوفناک
ہین۔ ف الکا خوف کئی طرح ہی اول تو قیامت سے پہلے ایسے فتنہ و فساد واقع ہونگے جنمین ایمان پر صبر کرنا مشکل ہی
[و]ہ اپنے ایمان کی خرابی سے ڈرتے ہین دوم یہ کہ کافرون کا غلبہ ہوگا جو اسلام کے دشمن ہین سوم دجال وغیرہ سے سخت فتنہ
ہین۔ پس وہ لوگ دل مین یقین کے اثر سے ہمیشہ قیامت سے خوفناک رہتے ہین۔ وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ
اور جانتے ہین کہ قیامت برحق ہی۔ ف وہ لامحالہ آنے والی ہی اسمین کچھ شک نہین ہی اور قطعاً ہم لوگ اپنے رب عزوجل
کی جانب رجوع کرنے والے ہین جسدن ہر ایک کو اپنے اعمال ذرہ برابر بھی خواہ نیک ہون یا بد ہون سامنے نظر آدینگے
اور رب العزۃ تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ جلشانہ فیصلہ فرما دیگا حالانکہ اسکی شان کے لائق اخلاص سے کوئی عبادت حاصل ہی یا نہین ہی
اور اپنے نفس پر غرہ نہین کرتے جیسے نفس نے قیامت کے بارہ مین شک ڈالا تو انھون نے نہ مانا بخلاف ملحدون و مبتدعین
و مشرکون وغیرہ کے جو دلیرانہ بدکاریان کرتے ہین کیونکہ اگر انکے دلون مین صدق یقین کا اثر ہوتا تو خوف سے بدکاری پر
جرأت نہ کرتے ولیکن یہ لوگ اپنے نفس کے غرہ مین فریب کھائے ہوئے ہین کہ حق و باطل مین امتیاز نہین کرتے ہین بلکہ باطل کو
حق سمجھتے ہین۔ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ خبردار ہو کہ جو لوگ
قیامت کے بارہ مین جھگڑتے ہین وہ دور کی گمراہی مین پڑے ہین۔ ف امر حق سے بہت دور پڑے حالانکہ حق سے
[ا]گر ذرا بھی قدم ہٹا تو وہ گمراہ ہوا چنانچہ اگر قیامت کے لیے اعمال مین تاخیر کرے یا کہے کہ ابھی کیا جلدی ہی پھر دیکھا جائیگا تو یہ
[بھ]ی لغزش ہی پھر بھلا ان گمراہون کو دیکھو کہ وہ نفس کے غرہ مین دل کے اندر یقین ہی نہین اتارتے کہ موت کا زمانہ قریب ہی
اور قیامت بیشک برحق ہی یہ بہت بعید گمراہی ہی حالانکہ اگر فکر کرتے تو صریح دلائل سے جان لیتے کہ جس خالق عزوجل نے
[اپ]نی قدرت سے مخلوقات کو موجود کر دیا اور انکو عدم سے پیدا کیا وہ جب چاہے انکو دوبارہ اعادہ کر سکتا ہی اور اس دنیا کی
[بے ث]باتی ایسی ظاہر ہی کہ اسکے واسطے کسی غور و فکر کی بھی ضرورت نہین ہی تو لامحالہ ان نیک بندون و صالحین امت کیواسطے

دار الجزا ضرور ہے جہان اپنے نیک اعمال کے پھل کھاوین ...
مغرور کردیا کہ وہ انبیا و صالحین سے اچھے ہین کیونکہ حضرت سرور عالم صلعم جو اللہ ...
محبوب و افضل بندہ رسول ہین اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا کے ...
دار الآخرت مین آپ کے واسطے سب سے اعلےٰ درجہ عنایت ہوا ویسے ہی آپ کے اصحاب ...
حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلعم ایک سفر مین تھے کہ ایک اعرابی نے بلند آواز سے آپ کو پکارا ...
نے فرمایا کہ ارے قیامت تو ضرور آنے والی ہے پھر تو نے اسکا سامان کیا جمع کیا ہے اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ...
نماز ہے نہ روزہ ہے ولیکن مجھے اللہ تعالےٰ و اُسکے رسول صلعم کی محبت ہے یعنی یہی محبت میرا سامان ہے بس آنحضرت صلعم ...
کہ تجھکو جس سے محبت ہے اُسی کے ساتھ ہوگا شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ یہ حدیث صحاح وسنن و مسانید مین بدرجۂ متواتر روایت ...
مین آنحضرت صلعم نے اُسکو یہ ارشاد فرمایا کہ قیامت کا کیا سامان کیا ہے کیونکہ یہی مفید ہے اور یہی مقصود ہے اور وقت پوچھنا ...
وہ تو ضرور آنے والی ہے۔ اور جو لوگ بدتر گمراہی سے اُسمین شک کرتے اور جھگڑتے ہین وہ ہر صورت سے بدتر ہین چنانچہ ...
بدتر ہین اسواسطے کہ قیامت قائم کرنا قدرت الٰہی عز وجل مین ہے تو وہ کسی کے روکنے سے نہین رُک سکتا پھر احمق اپنے نفس کے ...
جو اُنکو مطلق کرتے ہین کہ یہان بیفکری سے گذارو کہ قیامت کچھ نہین ہے حالانکہ اس سے اُنکو کچھ فائدہ نہوگا ولیکن اللہ تعالیٰ کی حکمت ...
لطیفہ و باریک ہے کہ جنکو چاہا اُنکو دنیا سے زاہد بے رغبت کردیا اور جو لوگ مالدار ہین وہ اندھے ہین تو وہ اپنے بدن ...
و دولت دیکھکر نفس سے مغرور رہتے ہین کہ ہم مقبول لوگ ہین اور یہ نہین سوجھتا کہ نجاست مین ...

اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰ ع

اللہ نرمی رکھتا ہے اپنے بندون پر روزی دیتا ہے جسکو چاہے اور وہی ہے زور آور زبردست جو کوئی چاہتا ہو آخرت کی

خِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ

بڑھا دین ہم اُسکو اُسکی کھیتی اور جو کوئی ہو چاہتا دنیا کی کھیتی اُسکو دین ہم کچھ اُسمین اور اُسکو نہین آخرت مین کچھ حصہ

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ

کیا اُنکے اور شریک ہین جنہوں نے راہ ڈالی ہے اُنھون نے اُنکے واسطے دین کی جسکا حکم نہین دیا اللہ نے اور اگر نہوتی بات فیصلہ کی تو فیصلہ ہو جاتا

بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ

اُنمین اور بیشک جو گنہگار ہین اُنکو دکھ کی مار ہے تو دیکھے گنہگار ڈرتے ہونگے اپنی کمائی سے اور وہ

وَاقِعٌ بِهِمْ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ

پڑتا ہے اُنپر اور جو یقین لائے اور بھلے کام کیے باغون مین ہین بہشت کے اُنکو ہے جو چاہین اپنے

رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝

یہی ہے بڑی بزرگی

اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا کہ اُسکی لطیف حکمت اپنے بندون مین جاری ہے ...

Marfat.com

مقاتل رہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندون کے ساتھ لطیف ہی۔ ف [illegible]
عکرمہ رہ نے کہا نیکو کارون اور بدکارون کے ساتھ لطیف ہی چنانچہ بدکاری کی وجہ سے اُنکو بھوکا نہین مارا
یعنی منافع پہونچاتا ہی اور بلائین دور کرتا ہی۔ بعض نے کہا رفق و نرمی فرماتا ہی۔ بعض نے کہا یعنے منافع پہونچاتا ہی اور بلائین دور [illegible]
کہ اگر اعداء کے ساتھ لطف فرماتا تو وہ منکر ہی رہتے۔ شیخ جنید رہ نے کہا کہ اگر اپنے اولیاء پر لطف فرمایا تو اُنھون نے پہچانا اور اگر اعداء کے ساتھ لطف فرماتا تو وہ منکر
رہ نے کہا کہ رزق دینے مین آہستہ لطف فرماتا ہی اور اگر ایکبار دیدے تو برباد کرین۔ شیخ حسین ابن
منصور رہ نے کہا کہ قرآن مجید و آیات شریف اُتارنے مین لطف فرمایا۔ بعض نے کہا کہ لطیف وہ ہی جو نافرمان کو سزا دینے
مین جلدی نہ کرے اور امیدوار کو محروم نہ چھوڑے۔ بعض نے کہا کہ ایسے بندون پر رحم کرتا ہی جو اپنی ذات پر ظلم کرتے ہین
[illegible] رہ نے لکھا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہی کہ لطیف یعنی بہت مہربان ہی۔ قشیری رہ نے کہا کہ لطیف وہ ہی
جو بھیدون کی باریکیان و اسرار جانتا ہو۔ شیخ رازی رہ نے تفسیر کبیر مین لکھا کہ لطیف ایسا اسم ہی جو علم و رحمت و رفق سے مرکب ہی
پس مومنون کے ساتھ اُسکا لطیف تو ظاہر ہی اور کافرون کے ساتھ بھی کہ لطف یہ ہی کہ دنیا مین اُنکو عذاب مین ماخوذ نہین
کیا اور آخرت مین کافر اپنی بدکاری کی وجہ سے جس عذاب کا مستحق ہی اُسپر زیادہ نہین فرمادیگا۔ مترجم کہتا ہی کہ امام قشیری
رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول بہت دقیق ہی اور بحکم قولہ تعالیٰ وہو اللطیف الخبیر تمام صنعت و حکمت اُسکے لطف سے تمام مخلوقات مین
[illegible] يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ جسکو چاہتا ہی رزق دیتا ہی اور وہی قوی غالب ہی
[illegible] دنیا مین ہر جاندار کا رزق اللہ تعالیٰ ہی کے فضل پر ہی۔ چنانچہ چیونٹی سے لیکر ہاتھی تک اُسی کی طرف سے رزق
[illegible] یہان مراد یہ ہی کہ جس بندہ کو چاہتا ہی رزق وسیع دیدیتا ہی۔ چنانچہ فارس کے مجوسیون کو روم [illegible]
[illegible] اور روم وغیرہ کے نصرانیون کو خالص مومنون سے زیادہ رزق دیا تھا پس اسمین اُسکی لطیف حکمت
[illegible] کہ مومنون کو رزق وسیع نہ پہونچنے مین کوئی امر مانع تھا یا کافرون کو رزق وسیع دینے مین کوئی امر مقتضی تھا
[illegible] حکمت ہی اور وہی ہر چیز پر قادر ہی اور ہر امر پر غالب ہی جو وہ چاہے وہی واقع ہوتا ہی۔ پس کبھی کافرون پر
[illegible] حجت پوری ہوجاتی ہی کیونکہ کافر کو آخرت کا بالکل یقین نہین ہی تو اُسکو دنیا [illegible]
[illegible] نہین دیتا کہ وہ رزق کی تنگی سے پریشان ہوکر اللہ تعالیٰ کی توحید مین غور نہین کرتا [illegible] اور مومن کو رزق کی
[illegible] بہت سے درجات حاصل ہوتے ہین اور اُسکے نفس کی آزمایش ہوجاتی ہی کہ وہ آخرت کو ترجیح دیتا ہی اور
[illegible] خاطر نہین ہوتا ہی اور کفار اُسکو دیکھکر اپنی حماقت سے کفر مین مغرور رہتے ہین کہ اگر ہم اچھے نہ ہوتے
[illegible] یہ نعمتین نہ پاتے۔ حالانکہ حدیث مین آیا ہی کہ آگاہ رہو کہ یہ دنیا ملعون ہی اور جو کچھ اسمین ہی سب ملعون ہی
[illegible] (رواہ ابن ماجہ) اور حدیث مین ہی کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی قدر ایک مچھر کے پر
[illegible] (رواہ الترمذی وغیرہ) پس جب کافرون نے اپنی پست ہمتی سے اسی دنیا کو
[illegible] دنیا کو چاہا تو اُنکو بھی دنیا دیجاتی ہی جیسے آخرت چاہنے والون کو
[illegible] نزدیک دونون کے مرتبہ مین فرق ہی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے [illegible]

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ جو شخص آخرت کی کمائی [illegible]
ہین **ف** یعنی جو شخص اپنے اعمال خیر سے ثواب آخرت کمانا چاہتا ہی تو ہم کئی گنا اُسکی نیکی کو دس گنے دیتے ہین [illegible]
تک ہی جسکا کوئی اندازہ نہین کر سکتا ہی اور یہ بندہ مومن کیواسطے اللہ تعالیٰ کیطرف سے توفیق و اعانت ہی۔ **وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ**
حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ اور جو کوئی دنیا کی کمائی چاہتا ہی [illegible]
دیدیتے ہین اور اُسکے واسطے آخرت مین کچھ حصہ نہین ہی **ف** یعنے جس شخص نے اپنے اعمال سے دنیا کو [illegible]
پر عمل کیا تو اُسکو دنیا مین سے دیدیا جاتا ہی پھر آخرت مین سے اُسکے واسطے کچھ حصہ نہین ہوتا۔ امام قشیری رحمہ نے کہا کہ
آیت فقط کافر کے بارہ مین ہی جو آخرت کا قائل نہین ہی تو اُسکی تمام کوشش صرف دنیا کے واسطے ہوتی ہی بس اُسکے عمل
مقابلہ مین دنیاوی مال و متاع وغیرہ کا جو کچھ حصہ ہی وہ دیدیا جاتا ہی پھر وہ عمل مثل ہوائی ذرون کے برباد کر دیا جاتا ہی [illegible]
اُسکی کچھ بقا نہین ہی بس وہان کچھ بھی ثواب نہین پاویگا اور بعض علماء نے کہا کہ یہ آیت قدسی عام ہی اسمین کافر و مسلمان ہر [illegible]
حکم شامل ہی بس کافر کا بیان یہ ہی کہ اُسنے آخرت کے واسطے کوئی عمل ہی نہین کیا بلکہ جو کچھ کیا وہ دنیا ہی کے واسطے کیا اور [illegible]
آخرت کی نیت سے عمل کرتا تو بھی قبول نہوتا اسواسطے کہ بغیر ایمان کے آخرت کے واسطے کوئی عمل نہین ہو سکتا ہی اور [illegible]
آخرت مقام روحانی ہی اور حیات روحانی بغیر ایمان کے حاصل نہین ہوتی ہی تو اُسکا عمل کسی طرح آخرت کے لائق نہوگا [illegible]
ہر حال مین کافر کے واسطے آخرت مین کچھ حصہ نہوا رہا مسلمان بس اگر اُس نے کسی عمل کو فقط دنیا ہی کی نیت سے کیا [illegible]
بھی باطل ہوا اور اگر اُس نے دنیا و آخرت کی نیت مشترک کی تو ایک جماعت علماء رح کے نزدیک بقدر نیت آخرت کے [illegible]
واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور ظاہر یہ ہی کہ امام قشیری رح کا قول ارجح ہی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے بیان مین کہا کہ
آخرت پر اپنی دنیا کو اختیار کر لیا تو اللہ تعالیٰ اُسکے واسطے آخرت مین سوائے آگ کے کچھ نہین رکھیگا اور اُسکے [illegible]
فعل سے دنیا مین اُسکو کچھ زیادہ نہین ملسکتا سوائے اُسی قدر رزق کے جو اُسکے حق مین مقسوم و مقدر ہو چکا ہی۔ اُبی [illegible]
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت کو بشارت دیدی گئی کہ انکو شوکت و [illegible]
و تمکین حاصل رہیگی جب تک کہ یہ لوگ آخرت کے کام سے دنیا حاصل کرنے کی خواہش نہ کرین۔ پھر جب یہ لوگ آخرت
کام سے دنیا چاہینگے تو [illegible] شخص کے واسطے آخرت مین بھی کچھ حصہ نہوگا (رواہ احمد والحاکم و ابن حبان و ابن مردویہ [illegible]
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا
کہ ای آدمی زادے تو میری عبادت کے واسطے فارغ ہو مین تیرے سینہ کو تونگری سے بھر دونگا اور تیری حاجات کو
پورا کر دونگا۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو مین تیرے سینہ کو شغل سے بھر دونگا اور تیری حاجات پوری نہ کرونگا (رواہ [illegible]
والبیہقی) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو کھیتیان ہین دنیا کی کھیتی تو مال و اولاد ہی اور آخرت کی کھیتی [illegible]
الصالحات ہی۔ اور حدیث مین ہی کہ اعمال کا مدار نیتون پر ہی اور ہر شخص کے واسطے وہی ملیگا جو اُسکی نیت [illegible]
نے کہا کہ آیت قدسی سے ہمکو معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت دونون کو [illegible]
بغیر اسکے ممکن نہین کہ اُسکے حاصل کرنے مین تعب و مشقت اُٹھائی جاوے۔ بس [illegible]

Marfat.com

...فانی کے واسطے مشقت اُٹھانی محض فضول ہی بلکہ آخرت باقی کے واسطے اُٹھانا لازم ہی۔ شیخ رازی رحمہ اللہ نے ...مین لکھا کہ خواہش وارادہ کرنے والے چند قسم کے لوگ ہوتے ہین ایک وہ جو دنیا چاہتے ہین دوم وہ جو آخرت چاہتے ہین سوم وہ جو اپنے رب عزوجل کو چاہتے ہین اور ہر ایک کے واسطے بعض خاص علامات ہین پس دنیا چاہنے کی علامت ...کہ جب اُسکے سامنے ایسا معاملہ پیش آوے جسمین اُسکے دین کا نقصان ہو مگر دنیا مین زیادتی حاصل ہوتی ہو تو وہ دنیا کی زیادتی پر راضی ہو جاوے باوجودیکہ دین کا نقصان ہی اور باوجودیکہ دنیا مین کوئی محتاجی نہین بلکہ زیادتی ہی اور یہ شخص مسلمانون مین سے فقراء سے مُنھ موڑتا ہی اور دنیا مین اُسکی حاجت فقط دنیا ہی پر مقصور ہوتی ہی۔ یعنی جو کچھ اُسکے خیالات ہین صرف دنیا ہی کے واسطے ہوتے ہین۔ قسم دوم یعنے آخرت چاہنے کی علامت اسکے برعکس ہی یعنے جس چیز مین اسکے دین کا خسارہ ہو اُسکو چھوڑ دیتا ہی اور فقراء مسلمین کی طرف اُسکی توجہ رہتی ہی اور جب تک دنیا مین زندہ ہی آخرت کا اہتمام اُسپر اہم ہوتا ہی اور اُسکا خیال زیادہ رکھتا ہی۔ قسم سوم یعنے رب عزوجل کا چاہنا کما قال تعالے یریدون وجہہ الآیہ تو اُسکی علامت یہ ہی کہ دونون جہان کو درمیان سے طرح دیدے اور خلق سے عزلت اختیار کرے اور اپنے نفس کے پنجہ سے چھوٹنے کی فکر کرتا رہے۔ خطیب رحمہ نے کہا کہ اُسکے معنے یہ ہین کہ ہمیشہ اللہ تعالے کے حقوق پورے ادا کرتا رہے اور مخلوقات کے حقوق ادا کرے اور اُنسے اپنے حقوق کا خواہشمند نہو اور اپنے نفس کو پاکیزہ کرے مگر جنت کی طمع سے نہین اور دوزخ کے خوف سے نہین بلکہ اس نیت سے کہ حق سبحانہ تعالے کا حکم بجالانا حق ہی اور باوجود اسکے ہمیشہ اپنے نفس سے قصور واری کا معترف ہو کہ مجھ سے حق الخدمت ادا نہین ہوسکتا ہی در...، پھر واضح ہو کہ گمراہی و بدبختی کی جڑ یہی ہی کہ فقط دنیا کی نیت ہو اور اللہ تعالے کی توحید سے مُنھ موڑ کر شرک کرے گویا شرک و دنیا دونون لازم ملزوم ہین کیونکہ دنیا کی تاریکی و نحوست سے آدمی فوراً شرک مین گرفتار ہو جاتا ہی یا جس نے شرک اعتقاد کیا وہ ملعون ہو کر دنیائے ملعونہ کا بچہ ہو جاتا ہی اور دنیا کے واسطے طرح طرح کی رسوم شرک وخیالات شرک جاری کرتا ہی چنانچہ اللہ تعالے نے مشرکون پر تشنیع فرمائی بقولہ تعالے اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ۔ کیا ان مشرکون کے واسطے ایسے ساجھی لوگ ہین جنھون نے اُنکے لیے دین مین ایسی شرع نکالی ہی جسکا اللہ تعالے جلشانہ نے حکم نہین دیا۔ ف یعنے حکم تو صرف اللہ تعالے ہی کی شان ہی پھر جس شریعت کا حکم اللہ تعالے نے نہین دیا تو اُسکے سوا دوسرا کون حکم دینے والا ہی۔ پھر مشرکین مکہ وغیرہ جو شرک ومعاصی و بت پرستی و بحیرہ و سائبہ وغیرہ طرح طرح کے افعال قبیحہ نکالے ہین یہ شرع کہان سے آئی کیا انکے پاس کچھ اللہ تعالے کے ساجھی لوگ ہین جنھون نے اُنکے واسطے ایسی شرع نکالی جسکی اللہ تعالے نے اجازت نہین فرمائی۔ شیخ ابن کثیر رحمہ نے لکھا کہ قولہ تعالے ام لہم شرکاء الآیہ یعنے یہ لوگ اس شریعت کی پابندی نہین کرتے جو اللہ تعالے نے تجھے صراط مستقیم کی وحی فرمائی ہی بلکہ وہ چال چلتے ہین جو اُنکے جنی وانسی شیاطین نے اُنکے واسطے نکالی ہی چنانچہ بعض حلال چیزون کو حرام کرتے ہین جیسے بحیرہ و سائبہ و وصیلہ و حام وغیرہ جنکا ذکر سورۂ انعام و اعراف وغیرہ مین گذرا ہی اور بعض حرام چیزون کو حلال کرتے ہین جیسے مردار کھانا اور خون کھانا اور بعضے مشرکین ...ہین اور جیسے جوا کھیلنا اور اُسکے مانند دیگر گمراہیان وجہالات ہین جنکو انھون نے جہنم کی راہ مین نکالا ہی۔

اور حدیث مین وارد ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے عمرو بن لحی ... [illegible]
کھینچتا پھرتا ہو اور یہی پہلا شخص ہو جس نے بتون کے نام پر سانڈ چھوڑنا نکالا انتہا (صحیح) ... [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم معراج کو تشریف لیگئے اور وہان اللہ تعالے نے آپ کو اپنی قدرت کاملہ کی آیات ... [illegible]
کی سیر کرائی تو آپ نے دوزخ مین اس ابن لحی کو اس حالت سے دیکھا اور یہ شخص پہلا ... [illegible]
کرنے والا ہو اور اسی نے قریش کو بت پرستی پر آمادہ کیا تھا - وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ
ہوتا تو ان لوگون کے درمیان حکم جاری کر دیا جاتا - ف - یعنی اگر اللہ تعالے نے سب کے حق مین ... [illegible]
قیامت تک ہر ایک کے واسطے عذاب مین تاخیر ہو پس اگر یہ کلمہ مقدر نہوتا تو بالفعل دنیا مین انکا حکم ... [illegible]
فیصلہ ہوجاوے - مفسرین رحمہ نے لکھا یعنے مومنون مین اور مشرکون مین فیصلہ کیا جاتا پس مومنین جنت ... [illegible]
اور مشرکین جہنم کو بھیجدیے جاتے یا یہ مراد ہو کہ مشرکین و انکے بنائے ہوئے ساجھیون مین فیصلہ کردیا جاتا جیسے قیامت
کو صاف ظاہر ہوجائیگا کہ ہم نے جن لوگون کو ساجھی ٹھہرایا تھا وہ اللہ تعالے کی جناب مین ہماری طرح مخلوق ... [illegible]
بات کا ذاتی اختیار بالکل نہ تھا - لیکن دنیا مین حالت امتحانی اسطرح جاری ہوئی ہو کہ جس سے کفار ... شیطانی ... [illegible]
ہین کیونکہ اللہ تعالے کی وحی کو نہین مانتے اور اپنے شیاطین کی بات مانتے ہین - اور چونکہ بالفعل ... [illegible]
نہین آتا تو اس مہلت کے ایام مین بجاے توبہ کے وہ لوگ اپنی گمراہی مین بڑھتے چلے جاتے ہین تاکہ اپنے ... [illegible]
پورے کماوین اور جہنم مین چلے جاوین - وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۞ اور ظالمون کے لیے دکھ کی
عذاب ہو - ف - ظالم وہ ہو جس نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور اس ظلم مین مشرکین و کافرین بہت پورے ہین ... [illegible]
نفس مخلوق کو اسکے خالق سے جدا کردیا پس یہان یعنے مشرکین و کافرون کو ظالمین فرمایا تو حاصل یہ ہو کہ مشرکون و کافرون کے
واسطے جہنم کا عذاب شدید ہو - تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا تو دیکھیگا ان ظالمون کو
ڈرا ہوا اس چیز سے جو انھون نے کمائی تھی - ف - یعنے جب قیامت قائم ہوگی اور ... [illegible]
مشرکون و کافرون کو دیکھیگا کہ جو شرک و کفر و بدکاریان انھون نے کمائی تھین انکو دیکھ ... لوگ لرزتے ہونگے - وَهُوَ
وَاقِعٌ بِهِمْ حالانکہ وہ انپر واقع ہونے والی ہین - ف - یعنے اسوقت انکا خوف انکو کچھ ... [illegible]
بد افعالیون کا نتیجہ اُنپر واقع ہوگا بخلاف حیات دنیا کے کہ یہان جو شخص نڈر ہو وہ تو بدبخت ہو ... [illegible]
ڈرا کہ وہ اللہ تعالے وحدہ لاشریک کی نافرمانی ہو تو اللہ تعالے اسکو خوف سے نجات دنیا ... [illegible]
ایمان لایا اور اسی کو گناہ بخشنے والا یقین کیا - چنانچہ حدیث مین ہو کہ جب گنہگار بندہ اپنے رب عزوجل ... [illegible]
خوف کرکے ندامت کے ساتھ مغفرت مانگتا ہو تو اللہ تعالے اپنے ملائکہ سے فرماتا ہو کہ ... [illegible]
خوف سے رجوع لایا کہ میرا رب عزوجل گناہ بخشنے والا ہو تم لوگ گواہ رہو کہ مین نے اسکو بخش ... [illegible]
ایسا نہ کیا بلکہ جنکو ساجھی بنا لیا تھا انپر مغرور رہے بلکہ بعضے مشرکین اس سے بھی زیادہ گمراہ ... [illegible]
پیشوا ہمارے واسطے کفارہ ہوگیا ہو یعنے ہم چاہے جسقدر گناہ کرین ہم سے کچھ باز پرس ... [illegible]

... اپنی جان دیدی یہ سب اسی شیطانی وسواس پر مبنی ہی اور انکے نفس کے گڑھے ہوئے خیالات
... مین ... ہین بلکہ انھون نے بے ادبی سے اللہ تعالے پر ایک حکم باندھا جو اُس نے ہرگز وحی نہین فرمایا۔
... لوگون سے کیا تعجب کہ ... جبکہ انھون نے اللہ تعالے کی ذات وصفات پاک مین ساجھی وشریک بنایا حالانکہ وہ
... محال ہو تو پھر ان لوگون سے کیا بعید ہی کہ انھون نے اللہ تعالے کے علم وحکم مین شریک نکالا۔ پھر جب قیامت مین یہ
اعمال قبیح نظر آوینگے تو وہان خوف سے لرزنے لگینگے لیکن وہان خواہ ڈرین یا نہ ڈرین کچھ فائدہ نہوگا بلکہ وہ خواہ مخواہ اُنپر واقع
ہونے والے ہین کیونکہ دنیا مین وہ نہین ڈرے اور نہ ایمان لائے بلکہ مومنون کے برخلاف رہے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ اور جو بندے ایمان لائے اور اُنھون نے نیک کام
کیے ہین وہ باغات جنت مین خوش ہونگے۔ ف یعنے دنیا مین جو لوگ کافر مشرک تھے اُن کا بدلا حال پہلے بیان کر دیا
اسکے بعد آگاہ فرمایا کہ اُنکے برخلاف جو لوگ اس دنیا مین ایمان لائے تھے یعنے اللہ تعالے کی الوہیت کو دل سے مانا اور
اُسکی ذات وصفات مین کسی کو شریک نہین کیا اور اُسکی شریعت واحکام مین سوائے اُسکے حکم وحی کے کسی کا حکم نہین سمجھا
اور اُسکی شریعت کی فرمانبرداری مین نیک کام کیے تو اُنکے نیک کامون کا نتیجہ قیامت کے روز یہ ہوگا کہ وہ لوگ جنت کے
باغات مین رب عزوجل کے جوار قدس مین خوش ومسرور ہونگے نہ اُنکو خوف ہی نہ غم ہی بلکہ وہ اپنے رب عزوجل کے
نزدیک معزز ومکرم ہونگے اگرچہ دنیا مین شکستہ حال ہون۔ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ اُنکے لیے اُنکے
پروردگار کے یہان جو کچھ وہ چاہینگے سب موجود ہوگا۔ ف چنانچہ جنتی بندہ جس چیز کی خواہش اپنے دل مین لاویگا
وہ فورًا اسکے سامنے حاضر ہو جاویگی۔ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ فضل بزرگ یہی ہی۔ ف اور کافرون
ومشرکون نے دنیا مین اپنے گمان کے موافق جن چیزون کو فضل کبیر سمجھا ہی یعنے دنیاوی مال واسباب و روپیہ پیسہ وغیرہ
یہ سب فانیات ہین اور اُنکے واسطے کوئی بقا نہین ہی بلکہ غور سے دیکھو کہ دنیاوی چیزین صرف انسان کے واسطے کھانے
وپینے وسونے مین منحصر ہین پھر جو کچھ کھاتا ہی اُسکا انجام یہ ہی کہ نجس پیخانہ وپیشاب ہو کر نکل جاتا ہی اور جو کچھ پہنتا ہی اُس سے
صرف سردی وگرمی کا دفعیہ مقصود ہی خواہ وہ گزی گاڑھا ہو یا کمخواب ودیبا ہو آخر وہ پھٹ جاتا ہی جیسے کھانے سے
صرف یہی مقصود تھا کہ زندگی پوری ہو جاوے اور رہا سونے کا مکان تو اُسکا انجام قبر کی خاک ہی اور جو کچھ اس سے زائد ہی
وہ بے ضرورت ہی جیسے کہ اگر کروڑون صندوق اشرفیون وجواہرات سے بھرے ہون تو وہ اسکے کھانے مین نہین آسکتے۔
اور جب مرا تو اُنکو چھوڑ گیا اور اُسوقت زبان حال سے حسرت وندامت کے ساتھ روتا ہی کہ ہائے افسوس مین نے
اسکے جمع کرنے مین کیون تمام عمر رائگان کھوئی اور اگر اُس نے اپنے تاج یا لباس مین لعل وہیرے وجواہرات وغیرہ ٹانکے
تو لباس کی اصلی ضرورت سے زائد اُس نے پتھرون کا ایک بوجھ ہر وقت اپنی پیٹھ پر لادا جو سردی وگرمی دفع کرنے کی اصلی
ضرورت سے نا ملحق ہی پس یہ سب اس دنیاوی مال ومتاع کا حال ہی جسکو کافرون نے اپنی حماقت سے فضیلت خیال کرکے
اپنے آپکو اسی وجہ سے بہ نسبت مومنون کے فضل سمجھا تھا حالانکہ مومنون نے اس بیفائدہ بلکہ نجس چیزون کی آلودگی سے یہان
اپنے آپ کو پاک رکھا اور بجائے اس ناپاک کے اعمال صالحات کا خزانہ کثیر جمع کیا جو بالکل نورانیات ہین اور اُنکے سب عزوجل جانے

اس خزانہ کا کوئی بوجھ اُنپر نہین رکھا بلکہ فوراً بذریعہ ملائکہ علیہم السلام کے اُنکے اصلی گھر مین
آج اُنکو نظر آیا چنانچہ جسطرح کے تاج ولباس وموتی وسونے وغیرہ کے
یہی کافرون کی سمجھ مین نہین آسکتے ہین حالانکہ وہان جوکچھ نعمتین اُنکے واسطے مہیا ہین وہ کسی کان
اور نہ کسی بشر کے قلب پر اُسکا تصور گذرا۔ چنانچہ بارہا آیات قدسیہ کی تفسیر مین توضیح کے ساتھ
حق سبحانہ تعالے نے انسانی قوت کا انتہاء مرتبہ اُنکو بتلا دیا کہ جوکچھ چاہین اُنکے واسطے وہان موجود ہوگا
نے کہا کہ اہل جنت اپنے باغات مین عیش عشرت کی مجلس آراستہ کرینگے تو یکایک ایک ابر لطیف
مین کسی سردی گرمی کی وجہ سے سایہ کی ضرورت نہین ہی پس وہ سحاب عرض کریگا کہ جوکچھ آپ چاہین وہ
اہل مجلس مین سے جو شخص جس چیز کو چاہیگا وہی فوراً اتر آویگی۔ (رواہ ابن جریر) نکتہ آیت قدسی مین اشارہ
ایمان سے مشرف ہوکر مرتبہ قبولیت پر پہونچتا ہی تو جسطرح سے وہ زندہ ہوجاتا ہی جیسے کافر جسطرح سے مردہ
برخلاف بندہ مومن کا قلب ودماغ واعضا حتے کہ اُسکے دماغ کے پاکیزہ خیالات بھی فقط وہمی صورت نہین
ہیئت زندہ ہوتے ہین حتے کہ وہ مرتبہ کمال کو پہونچگیا ہی تو دوسرون کو چاہیے کہ اُسکو ایذا
کیونکہ اُسکے آئینہ صاف مین جو صورت پیدا ہوگی وہ مردہ نہین ہی بلکہ زندہ اشخاص ہوگا بخلاف عوام الناس
خیالات جسمانی نفسانیات سے مرکب ہین اور مردگی کی وجہ سے اُنکا کچھ اثر نہین ہوتا ہی اور اگر مومن بدرجہ کمال
بلکہ ابھی معارضہ نفس مین گرفتار ہی تو دنیا مین اُسکے خیالات کا یہ حکم نہوگا مگر گاہے گاہے پھر جب وہ
اس معارضہ سے چھوٹ جائیگا تو وہان اُسکے خیالات بھی اپنے درجہ کے موافق کل زندہ ہونگے حتے کہ جو کچھ
خواہش کرینگے فوراً اُنکے سامنے اسکا ظہور ہوگا کیونکہ اُنکو یہ حیات اپنے رب عزوجل الحی القیوم کے نام پاک
ہوئی تو وہان اس حیات سے جو ظہور ہو وہ ارادۂ الٰہی عزوجل سے ظہور بصفت تجلی ہی اور اللہ تعالے کے
مین کوئی دیر نہین ہوتی پس وہ فوراً پیدا ہوجائیگی۔ یہ نکتہ اگر اہل ایمان مین سے صاحبان فہم واست سمجھ سکتے ہین
ورنہ خاموشی اختیار کرین واللہ سبحانہ تعالے ہو العلیم الخبیر۔ ف۔ فی العرائس قولہ تعالے اللہ لطیف
لطف الٰہی اپنے اولیاء مومنین وعارفین کے ساتھ بوجوہ واقسام ہی ازانجملہ یہ کہ اُنکو ازل مین اپنے
کیواسطے برگزیدہ فرماکر بحر معرفت ومحبت مین مستغرق کیا اور اُنکی ارواح مین علم لدنی کی ودیعت
اُنکو نور قدم کی جانب جذب فرماکر ذات قدس کی معرفت پر شاہد کیا اور بشارت بجانب سے
کہتا ہی کہ آیات قدرت مین سے عجیب یہ ہی کہ جسطرح اجسام مین ہر فرد بشر کی صورت شخصی
علیحدہ ہوتی ہی اسی طرح روحانی خصلت مین مشرب معرفت صفات بھی ہر ایک کے واسطے علیحدہ
جنید رحمۃ اللہ تعالے نے فرمایا کہ اللہ تعالے کی جانب معرفت راہ بھی ہر نفس کے واسطے خاص
سب صراط المستقیم پر مجتمع ہین لیکن کسی نفس کے واسطے اُسکی راہ معرفت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پاکیزہ پر نہ چلے۔ م۔ پھر

[illegible] دیا اور مدد استقامت اُنپر آسان کردی۔ پھر اُنکو مشاہدہ ربوبیت کی جانب [illegible] فرمایا اور یہان حواس لنگ کو سون دور رہ گئے تھے کہ حواس کو یہ سمجھ نہین کہ یہان قرب فقط لفظ [illegible] اور حقیقت یہان قرب و بعد یا وسط و درمیان کا نام نہین ہی اسی وجہ سے قولہ تعالےٰ قاب [illegible] سے بکا اشارہ سمجھنے مین اہل حواس کے ذہن کُند ہین۔ مترجم کہتا ہی کہ یہ منزلت اہل ایمان مین سے [illegible] لیکن جنھون نے دنیاوی حیات مین اس قرب کو پایا تو مبارکباد اُنکے واسطے طوبیٰ لہم و حسن [illegible] اعلےٰ درجہ ہی پھر اُنکو قہر غیرت سے حمایت فرماکر انوار بقا کا لباس عطا کیا اور تاج کرامت پہناکر تخت ملکت پر بٹھایا [illegible] حجاب سے بزبان اسرار اُنسے کلام فرمایا۔ مجھے بھی اُسکے فضل عمیم و لطف کریم سے آس لگی ہوئی ہی کہ اُسکے باغ لطف مین [illegible] اُسکی صفات قدس کا ترانہ بزبان روحی ادا کیا کرون مترجم کہتا ہی کہ آمین والحمد للہ رب العالمین۔ شیخ ابن عطاء [illegible] نے کہا کہ اللہ لطیف بعبادہ۔ وہ لطیف خبیر اپنے بندون کی ذات سے جو کچھ جانتا ہی اُسکو خود بندہ اپنی ذات [illegible] نہین جانتا لہٰذا ہر ایک کو اُسکی حد پر مربوط کردیا پھر جو شخص حد سے متجاوز ہوا وہ برباد ہوا اور جس نے حد سے ترقی [illegible] وہ حجاب سے نہ چھوٹا۔ شیخ ابو سلیمان الدارانی رح نے کہا کہ منجملہ لطف الٰہی سبحانہ تعالےٰ یہ ہی کہ اپنی کنہ معرفت سے [illegible] گناہ کیا تاکہ فنا نہو۔ شیخ جنید رح نے فرمایا کہ اسی کے لطف سے اولیاء و مومنین نے اسکو پہچانا۔ بعض نے کہا کہ آخرت مین بندون کو اُنکے گناہ بھلا دیے جائینگے تاکہ شرم سے پانی پانی نہون یہ بھی لطف عمیم ہی۔ مترجم کہتا ہی کہ شاید اس سے مراد ہی کہ جنت مین داخل کرنے کے بعد اُنکے گناہ فراموش ہونگے ورنہ عرصات قیامت مین وارد ہوا ہی کہ اللہ تعالےٰ بندۂ مومن کو اپنے لطف کے حجاب مین لیکر فرمائیگا کہ تجھے یاد ہی کہ تو نے فلان روز ایسا ایسا گناہ کیا تھا وہ عرض کریگا کہ اے رب تو عالم الغیب ہی مین تجھ سے کیونکر پوشیدہ کر سکتا ہون۔ اسی طرح اپنے لطف سے اپنے بندون سے سب گناہون کا اقرار لیگا پھر فرمائیگا کہ مین نے دنیا مین ان گناہون سے تیری پردہ پوشی فرمائی اور آج تجھے بخشے دیتا ہون کما فی الصحیح پھر شاید جنت مین داخل کرنے کے بعد گناہ بھلا دیے جاوین کیونکہ جنت مین کسی قسم کا رنج نہین اور نہ دلگیری ہی [illegible] گناہ یاد آوین تو بندۂ مومن ضرور دلگیر ہوگا اسواسطے کہ عذاب کے خوف سے دلگیر ہونا عوام کا کام ہی اور مخلصین کو اُسکے [illegible] ہوتا ہی کہ گناہ مین اپنے رب سبحانہ تعالےٰ کے حکم سے پہلوتہی ہی اور بندۂ مخلص بوجہ کمال محبت [illegible] کے جب یہ یاد کرے کہ [illegible] فلان وقت و فلان وقت بے انتہا اوقات مین شرع کی مخالفت کی تو شرم سے پسینہ پسینہ ہو جاویگا۔ پس شاید [illegible] اُنکی یاد سے محو فرمائیگا تاکہ نعمت جنت اُنپر پوری ہو واللہ سبحانہ تعالےٰ اعلم بعض نے کہا کہ اللہ تعالےٰ کی معرفت مین [illegible] سے ہر قصور ہی جو شخص عارف ہی وہ یقین رکھے کہ اُس نے معرفت مین سے حقیقت کا ایک ذرہ نہین پایا بلکہ [illegible] استعداد ہی تو عین اُسکا لطف ہی کہ ہمکو عفو فرمایا۔ بعض نے کہا کہ رب سبحانہ تعالےٰ کے سونام پاک سے [illegible] ذات قدس اعلےٰ و اجل ہی۔ شیخ ابو سعید الخراز رحمہ اللہ تعالےٰ نے لطیف[1] کے اشارہ [illegible] کا ظہور اول و آخر و ظاہر و باطن ہی اور ظہور اُسکی شان پاک ہی اور تمام اشیاء اسی کی تجلی ظہور سے [illegible] ہم کسی حجاب مین محجوب ہین تو اُسکی شان پاک لطیف کی معرفت حاصل ہوا ور وہ بندہ کے

[1] لطیف یعنی [illegible] لطیف سے اشارہ ہی کہ کمال لطافت یہ ہی کہ اسکا ظہور باوجود کمال ہی جی کہ اسی سے ظہور سے ہر مخلوق کا وجود ہی پس لطیف مین کچھ بھی خفا نہین حالانکہ وہ [illegible] محجوب ہی اور اسکو غائب جانتا ہی [illegible] خود کفر ہی ۱۲ ۱۲ ۱۲

دل مین کبھی یاد دیتا ہی اور کبھی غفلت تاکہ اُنکو اپنی محتاجی کی قدر معلوم ہو قولہ تعالےٰ من کان [illegible]
الآیہ - مترجم کہتا ہی کہ شیخ رحمہ اللہ تعالےٰ نے اپنی عادت کے موافق حرث الآخرۃ مین [illegible]
ولیکن مترجم اس سے پہلے بطور تمہید کے یاد دلاتا ہی کہ دنیا مین بندۂ مومن اس قلیل زندگی [illegible]
کیواسطے کھیتی وکمائی کرتا ہی اور وہ دو قسم پر ہی بعض بذات خود باقی ہین اور بعض کا ثواب باقی رہتا [illegible]
وجمیع اذکار مانند سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ وتلاوت قرآن و [illegible]
خود باقی ہین اور اُنکے واسطے جو خوبصورت شکلین ہین وہ اس دار فانی مین نظر نہین آتی ہین شیخ [illegible]
مین ایک جماعت علماء رحمہم سے یہ لطیفۂ حکمت نقل کیا ہی کہ ان اعمال کے واسطے نورانی اشکال ہین [illegible]
بعض اعمال کا ثواب باقی رہتا ہی تو اُنکی مثال یہ ہی کہ مثلاً کسی محتاج کو کھانا یا کپڑا دیا تو یہ چھوہارے کا [illegible]
باقی نہین رہتا ہی بلکہ اسکے عوض مین اللہ جلشانہ اس سے بے انتہا افضل اُسکو عنایت فرماتا ہی کیا نہین دیکھتے
مالدار آدمی نے جسکو وسعت حاصل ہی پھر خالص نیت سے جسمین دکھلانے سنانے کا لگاؤ نہین ہی پلاؤ قورمہ [illegible]
اور دوسرے غریب آدمی نے اپنی محنت مزدوری سے پہلے اپنے بال بچون کو کھلایا اور اسی مین سے [illegible]
خلوص نیت سے ایک بندۂ محتاج کو دیدیا تو اس غریب مزدور کا ثواب بہ نسبت مالدار مذکور کے زائد ہی [illegible]
کیونکہ مالدار مذکور کو اسقدر دینے مین کچھ بھی تکلف نہوا بخلاف غریب مزدور کے کہ اُس نے اپنا پیٹ کاٹکر رضاء [illegible]
کے واسطے اسقدر نذر کیا تو اُسکی قبولیت زائد اور اُسکو رضاء حق سبحانہ تعالےٰ سے حصہ زائد عطا ہوا وعلےٰ ہذا القیاس
اگر کسی نے راہ سے کانٹا یا ڈھیلا ہٹا دیا اس نیت سے کہ کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہونچے یا کسی مسلمان کے کام مین مدد کی
بھائی مسلمان سے خندہ پیشانی ملا تاکہ اُسکا دل خوش ہو یا کسی بندہ مسلمان کو نیک کام کی نصیحت کی یا اُسکو بدکام [illegible]
دل ملول ہوا اور اس نے محبت سے چاہا کہ اُسکو سمجھاوے تاکہ وہ اُسکے وبال سے بچ جاوے یا مفتی نے حیض ونفاس
متعلق جاہل آدمی کو شرع کا فتوےٰ دیا یا علم پڑھایا یا اپنے بال بچون کو حکم شرع کے موافق رزق کماکر کھلایا یا اپنا کھانا [illegible]
وقت بسم اللہ کہی تاکہ اتباع سنت ہو اور شیطان سے شرکت نہو اور کھانا اُسکے تن مین شیطانی نجاست سے [illegible]
اور نیت کی کہ اسی واسطے کھاوے تاکہ جو حقوق شرعی اُسکے ذمہ متعلق ہین اُنکے بجالانے مین اُسکی پیٹھ مضبوط [illegible]
کیونکہ حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالےٰ اپنے اُس بندہ کو محبوب رکھتا ہی جو ایک لقمہ کھاوے تو اللہ تعالےٰ کی حمد کرے
اور ایک گھونٹ پانی پیے تو اللہ تعالےٰ کی حمد کرے (الحسن) اسی طرح جب بستر خواب پر آیا تو یہی نیت [illegible]
اُسکو ضرورت ہی کہ اتنی دیر سونے سے وہ اسکے حقوق شرعی کو ادا کرسکیگا اتنی دیر سویا [illegible]
تہجد پڑھی پھر فجر کی نماز پڑھی - الغرض جمیع افعال جو اُس نے اللہ تعالےٰ کے واسطے باتباع سنت [illegible]
واسطے ثواب ہین اور ان سب کے عوض مین اسکی حسن نیت وخلوص کے موافق آخرت [illegible]
یہ معلوم ہوا تو جاننا چاہیے کہ شیخ رح نے کہا کہ آخرت کی کھیتی سب سے بہتر ہی کہ [illegible]
ظاہری ملتی ہین تو جو شخص ان کرامات کیجانب مشغول ہوا وہ حق تعالےٰ سے محجوب ہوجا [illegible]

Marfat.com

... نزدیک تمام جہان والکی کرامت ایک ذرہ بھی نہین ہو بعض مشائخ رح
... نے اللہ تعالےٰ کی محبت سے عمل کیا تو اُنکی نظر مین سواے اللہ تعالےٰ کے کوئی چیز نہین سماتی ہو اس نہ اُسکو دنیا
... ہوتی ہو اور نہ آخرت مطلوب ہوتی ہو بلکہ وہ دنیا و آخرت دونون جہان کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ ہی کو طلب
... شیخ سہل رحمہ اللہ تعالےٰ نے کہا کہ دنیا کی ساری کھیتی ایک بات پر حاصل ہوجاتی ہو اور وہ قناعت ہو اور تمام
... بھی ایک بات پر حاصل ہوجاتی ہو اور وہ رضاء حق سبحانہ تعالےٰ ہو اور شیخ سہل رح نے یہی کہا کہ دنیا مین قناعت کرنے
... آخرت کی کھیتی لگاتی ہو اور آخرت کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ کی مغفرت ملنا رضوان الٰہی عزوجل ہو اور جس شخص نے دنیا کی
... سے یہ چاہا کہ اُسکی خواہشین پوری ہون اور جو کچھ جمع کرتا جاے وہ ملجاے اور اُسکو لوگون کے درمیان فخر و عزت
... ہو تو اُسکو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ آخرت سے بے نصیب ہو (ع س) جب اللہ تعالےٰ نے برہان حقیقی و دلیل تحقیقی سے
... دیا کہ حق سبحانہ تعالےٰ کی الوہیت بدیہی حق ہو اور اسی سے دونون جہان مین بندہ کو عزت اور راحت ہو
... شرک و کفر محض باطل و خیالی و آخر ذلت ہو تو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیت رسالت

کو برہان بدیہی سے ثابت فرمایا۔

ذٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۗ قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ
یہ خوشخبری دیتا ہو اللہ اپنے ایماندار بندون کو جو کرتے ہین بھلے کام تو کہہ مین مانگتا نہین تم سے

عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۗ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيهَا حُسْنًا ۗ
اسپر کچھ نیگ مگر دوستی چاہیے ناتے مین اور جو کوئی کماویگا نیکی ہم اُسکو بڑھادینگے اُسکی خوبی

اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ۝ اَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ
بیشک اللہ معاف کرتا ہو حق مانتا کیا کہتے ہین اُسنے باندھا اللہ پر جھوٹھ سو اگر اللہ چاہے

يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۗ اِنَّهٗ عَلِيمٌ
مہر کردے تیرے دل پر اور مٹاوے اللہ جھوٹھ کو اور ثابت کرتا ہو سچ کو اپنی باتون سے اُسکو معلوم ہو

بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝
جو دلون مین ہو

جب اللہ تعالےٰ نے الوہیت کو فقط اپنی ہی ذات پاک کے واسطے ظاہر و روشن فرمایا تو یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
... رسالت کی دلیل بھی ہوگئی جس سے ایمان لانے والون کو عذاب شدید سے نجات ملی اور روضات الجنات مین
... کی کرامت حاصل ہوئی۔ ذٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
... جو مذکور ہوا ایسا فضل ہو کہ جسکی بشارت اللہ تعالےٰ اپنے ایسے بندون کو دیتا ہو جو ایمان لائے اور نیک کام
... یعنے اُنھون نے اللہ تعالےٰ کے رسول کا بیان وحی اپنے دلون سے سچ مانا اور اس یقین کو اپنے دل مین
... ... اُنھون نے نفس کا وسوسہ رد کردیا اور دل مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا

Marfat.com

فرمان جمالیا اور اُسی کے موافق نیک کام کیے تو اللہ تعالےٰ نے ایسے ہی بندون کی
اور اسمین تنبیہ ہی کہ جو کوئی بدکاریان کرتا ہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مخالفت کی
کہ قرآن حق ہی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حق ہین تو اُسکو خوف کرنا چاہیے کہ شاید یہ جاننا
یہودی اور ہرقل بادشاہ نصرانی بھی یہ امر جانتا تھا مگر اُس نے اپنے دل مین آپ کی محبت
اُسکا ایمان ٹھیک نہوا وقد قال تعالےٰ یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم یعنی یہ اہل کتاب بیشک ہم صلے
برحق ہونا ایسا صاف پہچانتے ہین جیسے اپنی اولاد کو پہچانتے ہین - ۱۲ - اور فرمایا وان فریقا منہم لیکتمون الحق وہم
یعنی اہل کتاب مین سے ایک فریق ہو جو حق کو یقین جانتے ہین اور چھپائے جاتے ہین - ۱۲ - الغرض جانی جاننا کافی
دل مین لاوے - اور بعضے بیوقوف لوگ اپنے آپ کو شیطان کے پنجہ مین چھوڑ دیتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم کیا کرین کہ ہما
بہت سے شبہے دخلجان پیدا ہوتے ہین - اور جب اسوجہ سے ایک بات کا یقینی جاننا باقی نرہا تو ہم لاچار ہوکر بیٹھ رہتے
ہماری قسمت مین لکھا ہوگا وہ پورا ہوگا کیونکہ یقین جاننا ہمارے اختیار مین نہین رہا - مترجم کہتا ہو کہ یہ لوگ بھی
مین احمق بنگئے کیونکہ جاننا کچھ کار آمد نہین ہوتا بلکہ اپنے دل مین اعتقاد جمانا چاہیے پس انپر فرض ہو بلکہ ہم سب آدمیون
کہ صریح برہان حق کو دیکھکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پہچانین اور اللہ تعالےٰ کی الوہیت جا
ہم نے اپنے دل مین اسکو مضبوط بھر لیا پھر جو کچھ شبہات جب کبھی شیطان ڈالتا ہو یا نفس اُسکو قبول کرتا ہو اُسکو ایک
رد کردیتے ہین کہ یہ سب شبہات محض واہیات ہین ہم انکو نہین قبول کرینگے چاہے ہمکو اسکا جواب سوجھے یا نہ
جس حق کو پہچان لیا تھا وہی حق ہو اور اُسی کو ہم اپنے دل مین جگہ دیتے ہین اور یہی انبیا علیہم السلام کی وصیت ہو
لا تموتن الا وانتم مسلمون - یعنی حضرت اسحاق علیہ السلام نے اپنے بیٹون کو اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے
بیٹون کو مرتے دم یہ وصیت کردی تھی کہ برابر یقین کو دل مین قائم رکھیو حتےٰ کہ موت بھی آوے تو اسی اعتقاد کو دل
جما ہوا پاوے - یہی تصدیق وہی ایمان بندہ کا فعل قلبی ہو اور رہا وہ یقین کہ جو آدمی کو بے اختیاری آجاتا ہو تو
فعل نہین ہو کیا نہین دیکھتے ہو کہ آدمی کو اپنے دشمن سے دشمنی ہوتی ہو اور وہ ہر طرح اُسکی مذمت کرتا ہو مگر کبھی ایسا
کہ اُسکے دل مین بے اختیاری یہ بات آجاتی ہو کہ اُسکے دشمن مین فلان فلان خوبی ہو تو اسکی وجہ سے وہ دوست
کیونکہ یہ تو بے اختیاری اُسکے دل مین آگیا اور اُسکا خود اختیاری فعل یہی ہو کہ وہ اُس سے دشمنی کرتا ہو - اسی طرح
حال ہو کہ وہ بے اختیاری یقین کا نام نہین ہو بلکہ ایمان وہ ہو کہ اپنے اختیار سے اپنے دل مین
وسواس کو دفع کرکے دل مین نہ آنے دے اگرچہ مرتے دم تک شیطان جو انسان کا دشمن ہو
ڈالتا رہیگا - چنانچہ بعضے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے دل مین بعضے
کہ ہم اُسکو زبان سے نکالنا بھی نہایت درجہ ناگوار سمجھتے ہین تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم نے اُس وسوسہ کو اپنے دل مین آنے نہ دیا اور اسقدر ناگوار سمجھا کہ اُسکو زبان
ایمان ہو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے رسول ہونے کے واسطے

Marfat.com

آپ کا رسول ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہوگیا خصوص جبکہ آپ کی یہ دعوت و نصیحت بالکل خالص تھی تو کسی شبہہ و وہم کو بھی دخل نہ تھا چنانچہ فرمایا۔ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى کہدے کہ میں تم لوگون سے اس کام پر کوئی اجرت نہین چاہتا ہون لیکن قربی کی مودت ۔ف۔ یعنے بشارت سُنانے والا اور خوف سے بچانے والا اگر کچھ منفعت کی خواہش کرتا ہو تو اُسکے حق مین لوگون کو یہ شبہہ ہوتا ہی کہ شاید اپنے نفع کے واسطے کہتا ہی تو مین تم سے صاف کہے دیتا ہون کہ مین تم سے اب یا کبھی اس خالص خیرخواہی کے عوض کچھ بھی اُجرت نہین چاہتا ہون لیکن تم لوگ قربی کی مودت یعنے کامل محبت رکھو۔ قربی سے کیا مراد ہی جواب یہ ہی کہ قربی یا تو بمعنے قرابت رحم ہی یعنے نسبی قرابت اور یا بمعنے قرابت عمل ہی یعنے عمل نیک سے تقرب حاصل کرنا اور اسی وجہ سے یہان مفسرین رحمہم اللہ تعالے کے تین قول ہین اوّل یہ کہ الا المودة فے القربی کے یہ معنے ہین کہ لیکن تم لوگون سے یہ چاہتا ہون کہ اللہ تعالے ہی کے واسطے باہم مودت و محبت رکھو اور نیک اعمال سے اُسکی درگاہ مین تقرب چاہو جسکا نفع انجام کو تمھارے ہی واسطے ہی۔ دوم یہ کہ قربی بمعنے اہل قرابت ہی اور اسمین دو صورتین ہین اول یہ کہ اقارب خاصہ مراد ہون اور دوم یہ کہ قرابت عامہ مراد ہو پس کلبی رح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو اُسوقت آپ کو زیادہ وسعت حاصل نہ تھی حالانکہ اکثر اوقات اہل و عیال کے حقوق اور دیگر مہمانون کے حقوق آپکے سامنے آتے تھے تو انصار رضی اللہ عنہم نے جمع ہوکر کہا کہ اس پیغمبر پاک کے ذریعہ سے اللہ تعالے نے تمکو ہدایت فرمائی اور انکی دادی بھی ہمارے ہی خاندان کی لڑکی تھین اور اب وہ تمھارے یہان ہجرت بھی کر آئے ہین پس مناسب ہی کہ ہم سب ملکر کچھ مال جمع کرین تاکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فے الجملہ فراغت حاصل ہو پس انھون نے یہ تجویز پوری کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اسکو پیش کیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب اُنکو واپس کر دیا اور برکت کی دعا فرمائی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودة فے القربے۔ یعنے میرے اہل قرابت و عترت کو بغیر ایذاء کے محترم رکھو اور آپس مین میری رضامندی چاہو۔ مترجم کہتا ہی کہ اس تفسیر پر کئی طرح سے اشکال و اعتراض وارد ہوتا ہی اوّل یہ کہ سورۂ شوری بالاتفاق مکیہ ہی اور مکہ مین انصار موجود نہ تھے۔ دوم یہ کہ کلبی رح کی روایت معتبر نہین ہی حتے کہ ایک جماعت محققین مانند حضرت سفیان الثوری رحمہ اللہ تعالے کے فرماتے ہین کہ یہ شخص جھوٹ بولتا تھا۔ اور صحیح روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ ہی کہ عامر شعبی رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ ہم نے ابن عباس رض کو اس آیت کی تفسیر دریافت کرنے کے لیے خط لکھا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ہمکو جواب لکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نسب عالی قبیلہ قریش مین [illegible] مین موجود تھا یعنے قریش کے ہر خانوادہ مین آپ کے کنبہ سے قرابتی سلسلہ تھا تو اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ قل لا [illegible] الا [illegible] یعنی مین تم سے اس دعوت توحید پر کوئی اُجرت نہین چاہتا ہون سوا اسکے کہ تم قرابت کی مودت [illegible] میرے و تمھارے درمیان جو قرابت ہی اسکا حق صلہ رحم پورا کرو اور اسکا حاصل یہ ہی کہ تم لوگ زیادہ مستحق ہو کہ [illegible] کو مانو کیونکہ تم لوگ میرے قرابتی ہو پھر اگر نہین مانتے ہو تو حق قرابت کا لحاظ کرکے مجھے ایذا مت دو۔ [illegible] نے کہا کہ یہان یہ سوال عائد ہوتا ہی کہ مودت فی القربے چاہی گئی حالانکہ رسالت

Marfat.com

پہونچانے پر کسی قسم کی اُجرت جائز نہین ہے اور اجرت ہر وہ چیز ہوتی ہے جو نفع ہو حالانکہ اللہ تعالےٰ [illegible]
علیہم السلام سے رسالت پر اجرت کی نفی فرمائی ہے بلکہ اکثر انبیا سے صریح منصوص ہے چنانچہ [illegible]
وما اسئلکم علیہ من اجران اجری الا علی رب العالمین۔ یعنے مین تم سے اس کار نیک پر کوئی منفعت نہین [illegible]
میری مزدوری تو میرے پروردگار پر ہے۔ اسی طرح حضرت ہود و صالح و لوط و شعیب علیہم السلام کے ذکر مین [illegible]
کہ ہر ایک نے اپنی امت سے اعلان کر دیا کہ ہم تم سے کسی قسم کی اُجرت نہین چاہتے ہین پھر ہمارے رسول [illegible]
تو انبیاء علیہم السلام مین سے افضل ہین پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ آپ اُجرت چاہین بلکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے حق
صریح منصوص فرمایا ہے بقولہ تعالےٰ قل ما اسئلکم علیہ من اجر وما انا من المتکلفین۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ تبلیغ فرمایا بقولہ
قل ما سالتکم من اجر فہو لکم۔ یعنے اگر بالفرض مین تم سے کچھ اجرت مانگو تو اعلان سے کہے دیتا ہون کہ وہ تمھاری ہوگی
اول تو تمکو یہ اطمینان چاہیے کہ مین نے اعلان کر دیا کہ تم سے کچھ اجرت نہین چاہتا ہون اور اگر اسپر بھی شیطان [illegible]
دلاوے تو مین یہ اعلان کیے دیتا ہون کہ اگر چاہون تو وہ تمھاری ملک ہو جاوے۔ علاوہ برین آنحضرت صلی [اللہ]
علیہ وسلم پر رسالت پہونچانا فرض تھا اور آدمی پر جو کام فرض ہو اُسکی اُجرت حرام ہے علاوہ برین دنیا تمام و کمال خود [illegible]
قلیل ہے اور علم حکمت یعنے معرفت الٰہی خیر کثیر ہے چنانچہ فرمایا ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا۔ تو حکمت کے مقابلہ مین
نہین ہو سکتی ہے اور حکمت سے نبوت بدرجہا افضل ہے تو نبوت کے مقابلہ مین دنیاوی اجرت غیر ممکن ہے۔ پھر قولہ الا المودۃ
فی القربیٰ۔ مین استثناء کے کیا معنے ہین۔ جواب دیا گیا کہ سوال کے بیانات سے خود ثابت ہو چکا کہ اجرت طلب کرنا ہی ممکن [نہین]
اور اگر طلب کیجاوے تو اجرت اُسکے مقابلہ مین موجود ہونا محال ہے اور اگر موجود ہونا مان لیا جاوے تو لینا حرام ہے [illegible]
صاف معلوم ہو گیا کہ یہ علیحدہ ایک نصیحت و ارشاد ہے چنانچہ شیخ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالےٰ نے ان آیات کی تفسیر مین لکھا [illegible]
اللہ تعالےٰ نے ایمان لانے والون کے واسطے جو بشارات جنت بیان فرمائین وہ لامحالہ اُنکو حاصل ہونے والی [illegible]
پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ قبیلہ قریش کے لوگ جو اس بشارت کو قبول نہین کرتے ہین اُنکو کہہ [دے]
لوگون سے اس بشارت پہونچانے پر کوئی اجرت و متاع دنیاوی نہین چاہتا ہون جس سے تمھارا نفس تمکو وہم [illegible]
کہ کوئی غرض متعلق ہے پھر اس بشارت کو قبول نہ کرنا تمھاری عین نادانی ہے لیکن اگر تم نہین قبول کرتے [illegible]
مودت کا لحاظ رکھو اور اپنی شرارت و بدی کو مجھ سے دور کرو اور مجھکو اپنے رب عزوجل کا پیغام پہونچانے [دو]
اگر تم میری مدد نہین کرتے ہو تو بھلا حق قرابت کا اتنا لحاظ تو کرو کہ مجھے ایذا مت دو امام بخاری رحمہ اللہ [illegible]
روایت کی کہ طاؤس رہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ آیت پوچھی گئی الا المودۃ فی القربیٰ [illegible]
رضی اللہ عنہ کے جواب دینے سے پہلے سعید بن جبیر رہ نے (جو آپ کے شاگرد ہین) جواب [illegible]
تو ابن عباس رض نے فرمایا کہ تو نے جلدی کی (بغیر جانے بوجھے جواب دیدیا) اصل یہ ہے کہ قریش مین [illegible]
کہ جسمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قرابت نہ ہو بلکہ ہر خانوادہ قریش سے آپ کی قرابت [illegible]
یہ ہین وہ الا ان تصلوا بینی و بینکم من القرابۃ۔ یعنے [illegible]

[illegible] بہت سے علماء تابعین رح مانند شعبی و ضحاک و علی بن ابی طلحہ و عوفی و [illegible] ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین - اور یہ اسانید صحیحہ ہین اور یہی تفسیر حضرت مجاہد و عکرمہ [illegible] مالک و عبد الرحمن بن زید بن اسلم وغیرہم رحمہم اللہ تعالے سے ثابت ہو اور ابو القاسم الطبرانی رح نے بسند صحیح [illegible] سعید بن جبیر عن ابن عباس رض روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش سے فرمایا کہ مین تم سے کچھ اجرت نہین [illegible] سوا اسکے کہ تم لوگ میری ذات سے مودت رکھو کیونکہ میری قرابت تمھارے ساتھ موجود ہو اور میرے اور اپنے [illegible] اس قرابت کو محفوظ رکھو رواہ احمد وابن ابی حاتم عن مجاہد عن ابن عباس الخ یعنے مجاہد رح نے ابن عباس رض سے [illegible] کی کہ اس آیت کے معنے یہ ہین کہ مین تم سے ان آیات وہدایت پر کچھ اجرت نہین چاہتا سوا اسکے کہ تم لوگ اللہ تعالے سے محبت کرو اور اسکی بندگی سے اُسکی بارگاہ مین تقرب حاصل کرو - ابن کثیر رح نے کہا کہ یہی تفسیر حسن بصری رح سے منقول ہو اور یہ [illegible] دوسرا قول معلوم ہوتا ہو مترجم کہتا ہو کہ عند التحقیق دونون قول ہین کچھ منافات نہین ہو بلکہ دونون قول ایک دوسرے کے ساتھ مین لازم ملزوم ہین کیونکہ اگر قریش کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مودت حاصل ہو جاتی تو یہ اُنکے حق مین عین ایمان تھا اور اسکو لازم ہو کہ جناب باری تعالے سے غایت محبت پیدا ہو جاتی بحکم قولہ والذین آمنوا اشد حبا للہ - اور جسطرح کہ محبت رسول اللہ عین محبت الٰہی ہو اسی طرح محبت الٰہی سبحانہ تعالے عین محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہو اور اسکا بھید یہ ہو کہ نسب نسبانی و قرابت باہمی کا سلسلہ اُسوقت تک باقی رہتا ہو جب تک دین مین اتحاد ہو - اسی واسطے اگر باپ و بیٹے مین اسلام و کفر کا تفاوت ہو تو قرابت منقطع ہو جاتی ہو حتے کہ ایک دوسرے کا وارث نہین ہوتا ہو اور کافر اس نسب سے منقطع ہو کر ابلیس کی [?]ذریات مین داخل ہو جاتا ہو کیا نہین دیکھتے ہو کہ اللہ تعالے نے بحکم قولہ تعالے یا نوح انہ لیس من اہلک - نوح علیہ السلام کے بیٹے کا نسب نوح علیہ السلام سے منقطع کر دیا پس اگر قریش اپنی قرابت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متحد رکھتے تو ضرور دین مین متحد ہوتے اور یہین سے ثابت ہو گیا کہ اس آیت قدسی کی تفسیر مین تیسرا قول بھی درست ہو - چنانچہ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ یہان ایک تیسرا قول ہو جسکو بخاری وغیرہ نے سعید ابن جبیر رح سے نقل کیا کہ قولہ الا المودۃ فے القربے - معنے یہ ہین کہ میری قرابت مین میری محبت کو محفوظ رکھو یعنے میری قرابت کے ساتھ حسن سلوک خوبی خدمت کا برتاؤ کرو - سدی رح نے روایت کی کہ جب حضرت زین العابدین علی بن الحسین رضی اللہ عنہ کو شامی لوگ قید کر کے لائے اور درج دمشق پر آپ مقیم ہوئے تو ایک شامی آیا [illegible] اللہ تعالے کا شکر ہو کہ اُس نے تم لوگون کو قتل کر کے نیست کر دیا اور فتنہ کے سینگ [illegible] گئے - پس حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ارے تو نے قرآن پڑھا ہو وہ بولا کہ ہان - آپ نے فرمایا کہ ال حم سورتین بھی پڑھین ہین [illegible] بولا کہ جب مین نے پورا قرآن پڑھا تو کیا آل حم نہین پڑھین آپ نے فرمایا کہ پھر کیا تو نے یہ آیت نہین پڑھی قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فے القربے - وہ شخص بولا کہ کیا قربے آپ ہی لوگ ہین - آپ نے فرمایا کہ ہان رواہ ابن جریر - ابو اسحاق السبیعی رح نے کہا کہ مین نے عمرو بن شعیب سے دریافت کیا کہ الا المودۃ فے القربے مین قرابتی کون لوگ مراد ہین فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] رواہ ابن جریر - اب یہان یہ تحقیق باقی رہی کہ اس آیت قدسی کے نازل ہونے کے وقت کن لوگون کو [illegible] قرابتی مراد تھے تو اسکا جواب پہلے بھی معلوم ہو چکا ہو یعنے سورہ شوری کا نزول مکہ مین ہوا تھا اور اُسوقت

Marfat.com

تمام قریش کیجانب خطاب تھا اگرچہ آیت قدسی کا حکم عام ہو [illegible]

ابن جریر رح نے ایسی اسناد سے جسکا یزید بن ابی زیاد راوی ہی ابن عباس رض سے روایت کی کہ [illegible]

ایک مجلس مین یہ کہنا شروع کیا کہ ہم نے یہ کیا اور ہم نے وہ کیا گویا وہ لوگ فخر کرتے تھے تو ابن عباس یا

عباس بن عبد المطلب نے (راوی کو شک ہی) ان لوگون سے کہا کہ پھر بھی ہم لوگون کو [illegible]

صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ انکی مجلس مین تشریف لائے اور فرمایا کہ اے گروہ انصار کیا تم لوگ [illegible]

نے میری ذات سے تمکو عزت عطا فرمائی کہنے لگے کہ بیشک یا رسول اللہ یہی بات ہی پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ [illegible]

گمراہ نہ تھے کہ اللہ تعالے نے میری ہی ذات سے تمکو ہدایت دی انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ [illegible]

آپ نے فرمایا کہ تم لوگ مجھے جواب نہین دیتے انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کیا جواب دیتے [illegible]

یون نہین کہتے کہ آپ کو آپ کی قوم نے نکالدیا تھا ہم نے اپنے یہان جگہ دی اور انھون نے آپ کو جھٹلایا تھا ہم نے [illegible]

اور انھون نے آپ کا ساتھ چھوڑا تو ہم نے آپ کا ساتھ دیا۔ یون ہی آپ برابر کہتے رہے یہان تک کہ انصار [illegible]

گھٹنون کے بل جھک کر عرض کرنے لگے کہ ہم اور ہماری اولاد اور جو کچھ ہمارے ہاتھوں مین ہی سب اللہ تعالے [illegible]

کے ہین تب یہ آیت نازل ہوئی کہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودة فی القربی وقد رواہ ابن ابی حاتم۔ لیکن اسکی اسناد [illegible]

بن ابی زیاد راوی ضعیف ہی اور صحیحین مین اسکے مانند روایت ہی لیکن اسمین اس آیت کا ذکر نہین ہی۔ مترجم کہتا ہی کہ صحیحین کی روایت [illegible]

ہوازن کے ہی اور وہ بعد فتح مکہ ہی حالانکہ سورہ شوری مکیہ ہی جو ہجرت سے بھی پہلے نازل ہوئی ہی لہذا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یزید بن ابی زیاد [illegible]

اسکو جہل سے لاحق کردیا اور شاید یہ مراد ہو کہ آیت قدسی اس بارہ مین یاد دلائی گئی ہی شیخ ابن کثیر رح نے اسپر بھی اعتراض کیا کہ اس سیاق مین [illegible]

کوئی مناسبت بھی نہین ہی۔ واللہ اعلم۔ اور لکھا کہ قال ابن ابی حاتم حدثنا علی بن الحسین ثنا رجل سماہ ثنا حسین الاشقر [illegible] ابن عباس رض

نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودة فی القربی۔ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ یہ [illegible]

ہین جنکی مودت کے واسطے اللہ تعالے نے ہمکو حکم دیا ہی آپ نے فرمایا کہ وہ فاطمہ و انکی اولاد ہین۔ شیخ ابن کثیر رح

کہا کہ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ثابت نہین ہی اول تو اسلیے کہ علی بن الحسین نے جس شیخ سے روایت کیا وہ [illegible]

اور نہ شیخ رح نے کہا کہ وہ ثقہ تھا۔ دوم یہ کہ حسین الاشقر جھوٹا بدعتی رافضی شخص تھا جو اپنی طرف سے جھوٹی باتین [illegible]

بزرگون کے نام سے روایت کرتا کہ جب ان بزرگ سے تحقیق کیا جاتا تو جھوٹ نکلتا تھا پس [illegible]

مانی جاوے۔ خصوصاً جبکہ اسکا دروغ یہان بھی ظاہر ہی اور وہی وجہ سوم ہی کہ آیت [illegible]

حضرت سیدة النساء فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کوئی بھی اولاد نہین تھی بلکہ ہنوز حضرت [illegible]

علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہین ہوا تھا کیونکہ نکاح تو بعد واقعہ بدر کے ہجرت کے دوسرے سال [illegible]

قبل ہجرت کے مکہ مین نازل ہوچکی تھی پس اس آیت کی تفسیر مین حق وہ ہی جو ابن عباس رضی اللہ عنہ [illegible]

اور اسکو بخاری رح وغیرہ نے روایت کیا ہی اور اس سے یہ لازم نہین آتا کہ اہلبیت رضی اللہ [illegible]

و تکریم و احسان نہو بلکہ اہلبیت رضی اللہ عنہم ذریات پاکیزہ اور سب سے اشرف [illegible]

Marfat.com

[illegible] طہارت نفس و طہارت موحی دونون جمع ہوجاوینگی - مترجم کہتا ہے
[illegible] نزول ایک امر خاص ہوتا ہے اور حکم آیت کا عام ہوتا ہے پس آیت مین عموماً یہ حکم ہے کہ مودت قربے
[illegible] نازل ہوئی اسوقت اسکا علاوہ امر اس ضرورت سے تھا کہ قریش کے لوگ یہ مودت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] رضی اللہ عنہ سے اور تمام اس خاندان سے ملحوظ رکھین اور خود حضرت عباس وغیرہ خاندان کے لوگ بھی
[illegible] صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھین جیسے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی انکے حقوق لحاظ فرماتے تھے پھر جب مدینہ مین
[illegible] سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا سے حضرت امام حسن و حسین پیدا ہوے تو اب سب پر واجب ہوا کہ حضرات اہلبیت رضی اللہ عنہم
[illegible] اولاد عباس و عقیل و جعفر سے ثانیاً الفت رکھین کیونکہ جب قریش مین اہل قرابت سے مودت کا حکم تھا تو آیت مین
[illegible] رضی اللہ عنہم سے مودت کا حکم بدرجہ اولے مقصود ہے پس حاصل یہ نکلا کہ اللہ تعالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قیامت
[illegible] کے لیے امت کو اعلان کا حکم دیا کہ قل لا اسئلکم الخ - کہدے کہ مین تم سے اس رسالت پر کچھ اجرت نہین چاہتا لیکن تم میری
[illegible] سے مودت رکھو اور یہ مودت درجہ بدرجہ باعتبار قرب قرابت کے ہوگی چنانچہ اہلبیت علی و فاطمہ و حسن و حسین رضی اللہ
عنہم مقدم ہین پھر عباس و آل عباس و آل عقیل و آل جعفر رضی اللہ عنہم ہین لیکن مودت کے معنے نفسانیت نہین ہین جیساکہ
روافض نے زعم کیا کہ اپنے خیالات سے انکے لیے احکام نکالے اور دین الٰہی و سنت رسالت پناہی مین رخنہ ڈالا اور عدل مستقیم
[illegible] سے برباد کیا کیا نہین دیکھتے کہ اللہ تعالے نے آدمی پر والدین کی رعایت فرض کردی لیکن اسی طور پر کہ حکم حق تعالے
[illegible] مخالفت ہو کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت و مودت سب جہان پر مقدم ہے اور اہلبیت رضی اللہ عنہم کی مودت
آپ ہی کی محبت سے ہے اور سب سے پہلے روافض نے خلافت مین رخنہ ڈالا - حالانکہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ منظور ہوتا کہ
خلافت مقدم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے واسطے ہو تو آپ اسکو صریح بیان کردیتے جیسے مودت قربے کو بیان کردیا تھا
روافض نے افترا کیا کہ ہان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خفیہ بیان کردیا تھا - یہ کفر و افترا ہے کیونکہ خفیہ بیان تو کالعدم ہوتا ہے
بلکہ بعض روافض نے اس سے بھی زیادہ کذب باندھا کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بیان مین خوف ہوا تو اللہ تعالے نے
[illegible] عتاب کیا لقولہ تعالے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ - یعنے اے رسول جو
[illegible] اترا ہے کہ علی رضہ بعد میرے خلیفہ ہے اسکو صریح پہونچاوے اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میری رسالت کچھ نہین پہونچائی ۱۵
[illegible] کہتا ہے کہ یہ کفر قبیح و بہتان صریح ہے اور پھر بھی یہ رافضی اپنے قبیح کفر کو نہین سمجھتا جبکہ اس نے دعوے کیا کہ خفیہ
حضرت علی رضہ کو یہ پیغام پہنچا دیا - پس اس نے مان لیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رسالت نہین پہونچائی - کیونکہ متواتر
[illegible] و نصارے کے بالاجماع متفق ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی نص درباب خلافت حضرت
[illegible] نہین ہوا اور اس متواتر کے مقابلہ مین اس حقیر رافضی کی بات سواے مجنون کے یا لحد بے ایمان کے کوئی نہین
[illegible] پس ان لوگون کے کذب و افترا سے بچنا چاہیے اور کبھی صراط مستقیم عدل سے قدم باہر نہ جاوے جو بال سے
[illegible] مستقیم وہ خط مستقیم ہے جسمین کچھ بھی کجی ادھر ادھر نہو اور خوب ظاہر ہے کہ اپنے استاد و شیخ بزرگ کی اولاد سے
[illegible] یہ لازم نہین ہے کہ انکے واسطے طریق سنت و دین حق سے منحرف ہوجاوے پس اہل البیت کی مودت

لانہم ہد - شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ حدیث صحیح مین حجۃ الوداع مین [illegible]
اہل البیت کے واسطے یہ وصیت فرمائی کہ مین تمھارے درمیان ثقلین چھوڑتا ہون ایک کتاب [illegible]
یہ دونون مجھ سے جدا نہونگے حتے کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونگے (البخاری [illegible])
دونون کو مضبوط پکڑا اور مروانیہ وغیرہ جو بادشاہ ہوتے رہے اُنسے اور اُنکی طرف سے [illegible]
حتی کہ جس کسی شخص نے شاہان بنی امیہ مین سے کسی کی طرف سے صوبہ داری وغیرہ کا کوئی [illegible]
اس سے روایت حدیث نہین لی اور ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم با جود کہ مدینہ و شام وغیرہ [illegible]
ساتھ موجود تھے اور علانیہ اُنسے احادیث کی روایت لی جاتی تھین اور روافض کی جماعت ان [illegible]
تو دور ہی سے انکی طرف سے دروغ باتین بناتے تھے حتے کہ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے کسی [illegible]
لوگ کچھ باتین نقل کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ وہ کیا باتین ہین - عرض کیا گیا کہ آپ درباره ابوبکر و عمر کے [illegible]
فرمایا کہ وہ میرے جد امجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وزیر و صحابی بزرگ معروف مشہور تھے - عرض کیا گیا
آپ سے اسکے سوائے مذمت نقل کرتے ہین - آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ جھوٹے ہین مجھپر افترا باندھتے ہین [illegible]
ہون - عرض کیا گیا کہ وہ لوگ کہتے ہین کہ آپ تقیہ کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ معاذ اللہ تقیہ مردہ لوگون [illegible]
یہ ہشام بن عبد الملک یہان زندہ بادشاہ موجود ہے اور مین کہتا ہون کہ وہ فاسق فاجر ہے غرضکہ اسکی مذمت مین [illegible]
کہ تقیہ باطل ہے اور مین ایسے لوگون سے بری ہون جو مجھپر افترا باندھتے ہین - ابو حنیفہ رح سے روایت ہے کہ جب امام [illegible]
رضی اللہ عنہ کی حضوری مین حاضر ہوئے تو امام رح نے پوچھا کہ تو کون ہے عرض کیا کہ آپ کا جان نثار کوئی ہون [illegible]
میرے پاس سے اُٹھ جا کہ تم لوگ مجھپر افترا باندھتے ہو کہ مین تقیہ کرتا ہون اور مین حضرت صدیق ابوبکر و فاروق [illegible]
عنہما کی غیبت کرتا ہون - ابو حنیفہ رح نے عرض کیا کہ یا حضرت مین ایسے لوگون مین سے نہین ہون - غرضکہ جب آپ [illegible]
تیقن ہوا تو آپ نے بیٹھنے کی اجازت دی اور بیعت قبول کی - م - شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ امام احمد رح نے اپنی [illegible]
ساتھ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مین نے کہا کہ یا رسول اللہ جب قریش باہم ایک دوسرے [illegible]
ہین تو خندان پیشانی ملتے ہین اور جب ہم سے ملتے ہین تو ایسے مُنھ سے گویا اجنبی ہین - یہ سنکر رسول اللہ [illegible]
سخت غصہ آیا اور فرمایا کہ قسم اُس پاک عز و جل کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کسی مرد کے دل مین ایمان [illegible]
کہ وہ اللہ تعالے و اسکے رسول کے واسطے تم لوگون سے محبت نہ کرے - (رواہ احمد) اور [illegible]
رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ [illegible] قریش کی [illegible]
باتین کرتے ہین پھر جب ہمکو دیکھتے ہین تو خاموش ہو جاتے ہین پس انحضرت صلے اللہ علیہ [illegible]
کہ وہ رگ مبارک پھڑکنے لگی جو آپ کی دونون آنکھون کے درمیان ہین تھی اور فرمایا کہ واللہ کسی مسلمان [illegible]
نہین سما دیگا حتے کہ وہ تم لوگون کو اللہ تعالے کے واسطے اور میری قرابت کے واسطے [illegible]
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی [illegible]

Marfat.com

[illegible] لوگو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت وخوشنودی کو آپ کے اہلبیت مین طلب کرو۔ (رواہ البخاری) حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ واللہ صلہ قرابت رکھنے مین مجھے اپنی قرابت سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قرابت زیادہ محبوب ہو (الصحیح) اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رض سے کہا جس دن آپ مسلمان ہوئے تھے تو آپ کا اسلام مجھے زیادہ محبوب تھا بنسبت اپنے باپ خطاب کے اسلام کے اگر سلام لاتا کیونکہ خطاب کے اسلام لانے سے آپ کا اسلام لانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب تھا (الصحیح) شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کا جو حال تھا کہ خاندان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسقدر محبت کرتے تھے ویسا ہی ہر مسلمان کو ہونا چاہیے۔ اسی واسطے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بعد انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے سب مومنون سے افضل ہوئے۔ امام احمد رح نے باسناد صحیح یزید ابن حیان سے روایت کی کہ یزید بن حیان نے بیان کیا کہ مین اور حصین بن میسرہ اور عمر بن مسلم سب ملکر زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ جب ہم انکی خدمت مین بیٹھے تو حصین بن میسرہ نے اُنسے کہا کہ ای زید آپ نے بہت کثیر خوبی پائی آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور انکی حدیث سُنی اور اُنکے ساتھ جہاد کیا اور انکے ساتھ نماز پڑھی واللہ ای زید آپ نے بہت کثیر خوبی پائی ای زید آپ نے جو کچھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی وہ ہم سے بھی بیان فرمایئے۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ای میرے بھتیجے واللہ میرا سن دراز ہوگیا اور زمانہ دراز گذر چکا اور جو کچھ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حفظ تھا اسمین سے بعض مجھے بھول بھی گیا بس جہانتک مین تم سے بیان کردون اُسکو قبول کرو اور جو کچھ بیان نہ کرون اُسکے واسطے مجھے تکلیف مت دو۔ پھر زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مکہ ومدینہ کے درمیان ایک تالاب ہی جسکو خم غدیر کہتے ہین وہان ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے پس اللہ تعالے کی حمد وثنا فرمائی اور نصیحت ووعظ بیان فرمایا پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای لوگو آگاہ ہو کہ مین تو ایک بشر ہون قریب ہی کہ میرے پروردگار کا ایلچی میرے پاس آوے تو مین اُسکی دعوت قبول کرون اور تم مین ثقلین چھوڑنے والا ہون۔ ان دونون مین سے اول کتاب اللہ تعالی ہی جس سے ہدایت ونور ہی پس تم لوگ کتاب اللہ کو لو اور اُسکو مضبوط پکڑے رہو۔ غرضکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کتاب الٰہی پر آمادہ کیا اور اسمین رغبت دلائی پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور (دوم) میرے اہل بیت ہین مین تمکو اپنے اہلبیت کے بارہ مین اللہ تعالی یاد دلاتا ہون مین تمکو اپنے اہلبیت کے بارہ مین اللہ تعالے کو یاد دلاتا ہون (یعنے مکرر دو مرتبہ فرمایا) پس حصین بن میسرہ نے زید رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ای زید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربے کون لوگ ہین۔ کیا آپ کی بیبیان آپ کے اہلبیت ہین یا نہین زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کی بیبیان تو آپ کے اہلبیت ہین ولیکن آپ کے اہلبیت وہ لوگ ہین جنپر آپکے بعد صدقہ حرام ہو حصین نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہین۔ زید رض نے فرمایا کہ وہ اولاد علی رض واولاد عقیل رض واولاد جعفر رض واولاد عباس رضی اللہ عنہم ہین حصین نے عرض کیا کیا ان سب پر صدقہ حرام ہی فرمایا کہ ہان (رواہ مسلم والنسائی بہذا الاسناد) اور امام احمد نے دوسری اسناد کے ساتھ زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تم مین چھوڑتا ہون کہ اگر تم اُنکو مضبوط پکڑے رہو تو میرے بعد کبھی گمراہ نہوگے ان دونون مین سے ایک بہ نسبت دوسرے کے

Marfat.com

زیادہ بزرگ ہو وہ کتاب اللہ تعالے ہو کہ آسمان سے زمین تک ایک رسی تنی ہوئی ہو [illegible]
اور یہ دونون ہرگز مجھ سے جدا نہونگے حتے کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہونگے۔ بس تم لوگ [illegible]
ان دونون چیزون مین کیونکر میرے بجاے برتاؤ کرتے ہو۔ قال الترمذی حدیث حسن غریب۔ پھر [illegible]
کے ساتھ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو [illegible]
(مقام عرفات مین) اپنے ناقہ قصوا پر سوار یہ خطبہ پڑھتے سُنا کہ ای لوگو مین تم مین ایسی چیز [illegible]
پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہونگے وہ کتاب اللہ اور میری عترت میرے اہلبیت ہین۔ ترمذی نے کہا کہ یہ [illegible]
اور اس بارہ مین حضرت ابو ذر و ابو سعید و زید بن ارقم و حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہم سے روایات ہین پھر [illegible]
امام ابو داؤد کی اسناد سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
ای لوگو اللہ تعالے کو محبوب رکھو کہ وہ تمکو اپنی نعمتون سے پالتا ہو اور اللہ تعالے کی محبت کی وجہ سے مجھکو محبوب [illegible]
میری محبت سے میرے اہلبیت کو محبوب رکھو۔ قال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ [illegible]
دیگر احادیث اس بارہ مین تحت قولہ تعالے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ ذکر کر دی ہین [illegible]
اعادہ کرنے کی یہان ضرورت نہین ہو۔ مترجم کہتا ہو کہ مین نے بھی وہین انکا ترجمہ کر دیا ہو۔ وللہ الحمد والمنۃ۔ اور [illegible]
ابو یعلی الموصلی نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ دروازہ کا حلقہ پکڑے ہوئے کہتے تھے کہ ای لوگو جو [illegible]
مجھے پہچانتا ہو وہ پہچانتا ہو اور جو نہ جانتا ہو تو جان لے کہ مین ابو ذر غفاری ہون مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے [illegible]
سُنا آپ فرماتے تھے کہ تم لوگون کے درمیان میرے اہلبیت کی مثال ایسی ہو جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کہ جو اسمین [illegible]
آگیا اُس نے نجات پائی اور جو اس سے بچھڑا وہ ہلاک ہوا۔ قال ابن کثیر بہذا الاسناد ضعیف۔ پھر واضح ہو کہ مترجم [illegible]
سابق مین تحقیق و توضیح بیان کر دی کہ اس آیت کی تفسیر مین اہلبیت رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا اقدم و اعلے ہو اگر [illegible]
جسوقت آیت کا نزول ہوا اُسوقت قریش ہی کو خطاب تھا کہ میری قرابت کو ملحوظ رکھو اور اب اس قرابت کا [illegible]
اہلبیت رسالت رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبت سے واجب ہو وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا [illegible]
اور جو شخص کسی نیکی کو کمائیگا تو ہم اس نیکی مین اُسکے واسطے خوبی بڑھا دینگے۔ ف بعض نے کہا کہ جو کوئی اولاد [illegible]
صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت خوبی سے دل مین رکھیگا ہم اُسکی خوبی بڑھا دینگے۔ پھر بڑھانے کی کوئی حد [illegible]
اندازہ وہم انسانی سے اعلے ہو اور اسمین اہل ایمان کے واسطے جو اہلبیت رسول اللہ صلے [illegible]
رکھتے ہون بہت عظیم امید ہو۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ اللہ تعالے نے بیشک غفور شکور ہو [illegible]
گناہگار بندون کے گناہ بے انتہا بخشنے والا ہو۔ شکور یعنے اہل طاعت کا شکر یہ انکو عطا فرماتا ہو۔ پھر [illegible]
فرمائی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق نہ کرین بقولہ تعالے۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى [illegible]
کیا یہ لوگ کہتے ہین کہ اس نے اللہ تعالے پر دروغ باندھا۔ ف کہ نبوت کا دعوی [illegible]
کی طرف سے وحی قرار دیا۔ یہ انکار ہو یعنے ایسا کہنے والے محض احمق جاہل ہین کہ اللہ تعالے کی [illegible]

...کو عروج نہین دیتا بلکہ باطل کو مٹا دیتا ہی اور حق کو ثابت کرتا ہی لہذا فرمایا۔ فَإِنْ يَشَإِ اللَّهُ
يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ پس اگر اللہ چاہتا تو تیرے دل پر مہر کر دیتا۔ ف یعنی جسطرح یہ احمق گمراہ لوگ گمان کرتے
ہین کہ تونے افترا باندھا حالانکہ اللہ تعالے سب دیکھتا جانتا ہی پس اگر تو افترا باندھتا تو وہ تیرے دل پر مہر کر سکتا تھا اور تجھسے
وحی قرآن مجید سلب کر سکتا تھا کیونکہ اللہ تعالے مفتری کو عروج نہین دیتا حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو روز بروز ترقی دی
اور وحی قرآنی جسکی بلاغت بے مثل ہی متواتر و متواصل نازل فرمایا۔ وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ اور باطل کو اللہ تعالے محو
کرتا ہی۔ ف یہان رسم الخط مین بدون واو ہی حالانکہ معنے مین مجزوم صحیح ہی۔ بالجملہ جب معلوم ہوا کہ باطل کو اللہ تعالے
مٹاتا ہی تو دیکھ لینا چاہیے کہ کون باطل تھا پس صریح معلوم ہوا کہ قریش کا کفر و بت پرستی کرنا باطل تھا وہ مٹا دیا گیا اور
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دعوت توحید کرنا حق تھا وہ ثابت کیا گیا۔ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ اور اللہ تعالے اپنے
کلمات سے حق کو ثابت فرماتا ہی۔ ف پس وحی قرآنی سے اللہ تعالے نے حق کو ثابت کیا اور کلمۂ توحید کو بلند فرمایا۔
إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ اللہ تعالے اُن چیزون سے واقف ہی جو سینون مین ہین۔ ف یعنی لوگون کے
دلون مین جو خیال مخفی ہوتا ہی اور سینون مین جو میل کچیل ہوتا ہی اللہ تعالے اُسکو خوب جانتا ہی اور چونکہ وہ عروج اسلام کا
دشمن تھا تو اللہ تعالے نے قریش کی مخفی عداوت مٹا دی اور اسی طرح حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کو بھی عروج دیا
حالانکہ جسطرح روافض کہتے ہین کہ اُنکے دلون مین اہلبیت رضی اللہ عنہم کی طرف سے عداوت تھی یہ محض باطل ہی کیونکہ اللہ تعالے
ایسے دشمنون کو مٹاتا ہی حالانکہ اُنکی خلافت کو اللہ تعالے نے کمال عروج دیا پس معلوم ہوا کہ ان لوگون کا افترا ہی اور خوارج
کے دلون مین بیشک عداوت تھی تو اُنکو اللہ تعالے نے مٹا دیا حتے کہ ناصبیون کے دلون مین بھی ایک قسم کا دنیاوی کینہ تھا
اگرچہ دین کی راہ سے اُنکو کلام نہ تھا مگر وہ بھی مٹا دئے گئے کیونکہ انھون نے دنیاوی بغض کو ایسے پیرایہ سے بڑھایا کہ دینی بغض
ہوگیا۔ اگر کہا جاوے کہ خوارج ابتک باقی ہین تو جواب یہ ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ اس امت کے تنزل کے وقت جو
...جاینگی وہ قیامت تک بالکلیہ نہین مٹینگی واللہ تعالے اعلم بالصواب۔ ف ۲ فی اشارات العرائس قولہ تعالے
...علیہ اجرا الآیہ۔ اس آیت مین اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی تقدیس بیان فرمائی کہ اسکا قلب
...حادث چیز سے متعلق نہین ہی اور وہ خلق خدا کو خالص اللہ تعالے کے واسطے دعوت ... فرماتا ہی۔ اور اُنسے
...نہین چاہتا بلکہ اُنکو ارشاد فرماتا ہی کہ میری دعوت کا عوض یہی ہی کہ اپنے رب عز و جل کی جناب مین تقرب حاصل کرنے کے
واسطے جسم و جان فدا کرین اور میرے طریقہ کی پیروی کرین اور ہر دم اُسکی محبت مین زیادت طلب کرین کما قال تعالے قل ان
کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ شیخ سہل رحمہ اللہ تعالے نے اس آیت مین کہا یعنے میری اتباع سے تقرب حاصل کرو
... نے کہا یعنے ایسے اعمال کرو جن سے تمہارا تقرب اس درگاہ مین بڑھے۔ حسن رح نے کہا کہ جس نے تقرب
... محبت واجب ہی۔ مترجم کہتا ہی منجملہ اعمال تقرب کے اہل البیت رضی اللہ عنہم کی محبت ہی لیکن اس سے
... یہی ہی جس سے اہل بیت رضی اللہ عنہم کی تعظیم و طہارت دل مین آوے اور انھین حضرات کے قدم بقدم
... سے ایمان کے ساتھ عالم جاودانی مین جاوے اور انکی محبت کی بہت کامل علامت یہ ہو کہ دنیای نجس سے

Marfat.com

بیزار ہو کر آخرت پاکیزہ کا طالب ہوا اور شہوات سے پاک ہو کر معرفت کے مقام میں پہونچ
الٰہی سبحانہ تعالیٰ مقام عزت و قرب میں تھے تو اُنکی پیروی کرنے والا بھی ضرور وہیں پہونچ جائیگا کیونکہ
پہونچیگا جیسے اکابر اولیاے اہل السنۃ رحمہم اللہ تعالےٰ اُنکے قدموں کی برکت تک پہونچگئے ہیں
روافض کے کہ انکا دعوے محبت کچھ بھی ایمانی نورانی نہیں ہے بلکہ نفسانی شیطانی ہو اسی وجہ سے
نہیں پہونچتا بلکہ ایک جماعت نے اُنمیں سے اہلبیت اطہار رضی اللہ عنہم کی شان میں اس بیہودگی
لگائے کہ مترجم کو اُنکے لکھنے کی طاقت نہیں ہے لیکن محبان اہلبیت رضی اللہ عنہم کو اس فرقہ کے مکر سے بچایا
اور حاشا کہ حضور حضرات طیبات طاہرات رضی اللہ عنہم کا تصور لایا جاوے بلکہ جس نے کہا ہو اُسی کی طرف
جاوے۔ شوشتری رافضی نے کہا کہ ام کلثوم اہلبیت میں سے اول فرج ہے جو غصب کی گئی۔ یعنے نعوذ باللہ
کہ یہ اس نے کسی اپنی ام کلثوم کو کہا ہوگا۔ اور اہل الحق کے یہاں صحیح روایت یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمنا کی
اہل البیت رضی اللہ عنہم کی مواصلت کا فخر حاصل ہوتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے امیر المومنین تمہاری
حفصہ ام المومنین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں ہیں آپ نے کہا کہ جی ہاں لیکن مجھے خاص اپنی ذات کے لیے
پس حضرت شیر خدا علی مرتضے رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو عمر رضی اللہ عنہ کے عقد
دیکر سرفراز کیا اور یہ امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما کی بہن حقیقی ہیں۔ حضرت عمر رض نے انکو کمال اعزاز سے لیا اور بہت سا
مہر کثیر دیا پس یہ نکاح کمال طہارت کے ساتھ تھا اور جب اللہ تعالےٰ نے اہل البیت رضی اللہ عنہم کی طہارت فرمانے کا
میں نص فرمایا تو جو کوئی اہلبیت رضی اللہ عنہم کی نسبت بے طہارتی کا قول کہے وہ نجس خود مردود ہوگا۔ اب اس قول
اُسکی گڑھی ہوئی روایت کو قیاس کرو کہ کسطرح اہلبیت رضی اللہ عنہم کی شان میں یہ سخت کلمہ کہا ہے۔ ہم تو صبر کرتے ہیں
میں اہل البیت رضی اللہ عنہم پر بہتان لگانے والا اپنا انجام دیکھیگا۔ اسی طرح روافض میں سے بعض وہ ہیں
بہتان لگایا کہ حضرت سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا کو فلاں نے منبر پر پچھاڑا۔ اور کہتا ہے کہ اس نے لات ماری کہ حمل ساقط
مترجم کہتا ہے کہ الٰہی میں ایسے کلمات شنیعہ کے سننے سے پناہ مانگتا ہوں اور اہل السنۃ کے رونگٹے کھڑے ہوتے
اس کہنے والے نجس نے یہ سب بہتان کسی اپنے خیالی کو لگایا ہوگا۔ اہل السنۃ رحمہم اللہ تعالےٰ ایسی بناوٹی
پناہ مانگتے ہیں اور یقین لاتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ وحدہ لاشریک القوی العزیز ہے جب اس نے فرمایا کہ
تطہیر چاہی ہے تو محال ہے کہ تمام آسمان و زمین کی مخلوقات سے اسکے خلاف ہو سکے اور حضرت سیدۃ النساء
ام الحسن والحسین جگر پارۂ رسول الثقلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب عترت کی ماں اور افضل و اطہر طاہرین
محققین رحمہم اللہ تعالےٰ نے اجماع کیا کہ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا جمیع ازواج مطہرات بلکہ اپنی والدہ
رضی اللہ عنہا سے بھی افضل ہیں اور ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے جاکر خود سمجھایا اور کہا کہ جس طرح رسول
وسلم میرے سرتاج تھے واللہ بجائے انکے مجھے تم ہو۔ اسطرح امت کے صدیقین و شہداء
و اہلبیت رضی اللہ عنہم کو تعظیم سے سر آنکھوں پر رکھتے تھے ولیکن اگر یزید پلید و مروانیوں

Marfat.com

[illegible] قطعاً بیزار ہیں اور آخر انکا انجام بھی خوار ہوا اور جس وقت
[illegible] اس وقت دین اسلام کچھ عرب میں بھی پیدا نہوا تھا بلکہ بکثرت قبائل عرب مرتد ہوگئے
[illegible] باطل کو [illegible] اور حق کو غالب کر دیا والحمد للہ رب العالمین۔ کما قال تعالےٰ ویمح اللہ الباطل ویحق الحق
[illegible] اللہ تعالےٰ کل مخلوقات سے مستغنی ہو حتی کہ اپنے پیغمبر محبوب وجمیع ملائکہ واپنے رسولوں سے بھی
[illegible] آیات و شریعت میں خلط کریں تو اللہ تعالےٰ خلط کو مع انکے وجود و قلوب کے محو فرما وے
[illegible] سے ثابت فرما دے کیونکہ بحکم قولہ تعالےٰ لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم
[illegible] ازل میں کسی جہت سے باطل کا دخل نہیں ہو۔ اور اس آیت قدسی میں یہ بھی اشارہ ہو کہ قرآن مجید مقدس ہو
[illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی افترا سے مطہر ہو۔ اور کیونکر افترا ہو سکتا ہو حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شک و
[illegible] معصوم و مصئون تھے اسمین ایک نکتہ عزیبہ یہ ہو کہ اگر سر السر و غیب الغیب تو ظاہر فرما وے تو ہم تیرے دل پر
[illegible] تاکہ بیہوشی میں تو اسکو ظاہر نہ کر سکے کیونکہ اسکے اظہار سے بندون کی ہلاکت ہو۔ شیخ سہل رحمہ نے اشارہ نکالا کہ
[illegible] کی مہر ہو کہ تو خلق کیجانب التفات نہیں رکھتا ہو۔ واسطی رحمہ اللہ نے کہا کہ اللہ تعالےٰ جاہے تیرے
[illegible] جیسی جاہے مہر فرما دے اور باطل کو اللہ تعالےٰ اپنی ذات و صفات سے محو فرماتا ہو تاکہ ظاہر
[illegible] اپنی مخلوق میں سے کسی کی حاجت نہیں ہو پھر جن قلوب کو حقیقت کے واسطے پیدا کیا ہو انمین حق کو محقق فرماتا ہو

وہی اپنی الوہیت سے بندون کا کارساز ہو۔

[illegible] یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝

[illegible] قبول کرتا ہو توبہ اپنے بندون سے اور معاف کرتا ہو برائیاں اور جانتا ہو جو کرتے ہو

[illegible] الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ

[illegible] ایمان والون کی جو بھلے کام کرتے ہین اور بڑھتی دیتا ہو انکو اپنے فضل سے اور جو منکر ہیں انکو

[illegible] شَدِيْدٌ ۝ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ

[illegible] اگر پھیلا دے اللہ روزی اپنے بندونکو تو دھوم اٹھا دین ملک مین پر اتارتا ہو

[illegible] اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا

[illegible] بیشک اپنے بندون کی خبر رکھتا ہو دیکھتا اور وہی ہو جو اتارتا ہو مینھ پیچھے اس سے کہ آس توڑ چکے

[illegible] وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ۝

[illegible] پھیلاتا ہو اپنی مہر اور وہی ہو بنانیوالا خوبیون سراہا

[illegible] انعام کی بعض حکمت بیان فرمائی اور اس احسان کے ساتھ انکو دار آخرت کے لیے توبہ کی
[illegible] وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وہی رب عزوجل ہو جو اپنے
[illegible] قبول فرماتا ہے جبکہ اسکی جانب رجوع لاوین اور اپنی بدکاری پر ندامت ظاہر کرین۔ وَيَعْفُوْا

عَنِ السَّيِّئَاتِ اور بدکاریون سے عفو فرماتا ہی ف اور انکو چھپا کرتا [illegible]
جو گناہ کیا وہ قبیح صورت مین اسکے ساتھ ظاہر رہتا ہی اگرچہ دنیاوی امتحان کے پردہ کی [illegible]
سب ظاہر ہوجائیگا اسی وجہ سے کافرون کو وہان اپنے حق مین کچھ تردد نہوگا کہ دنیا مین وہ لوگ [illegible]
پس انسان کے واسطے اعمال ایسے ہین جیسے درخت کے واسطے پھل ہوتے ہین اسی واسطے [illegible]
مانند ہی غذا ملیگی اور مسلمان سے جو گناہ ہوجاتا ہی وہ اگرچہ ظاہر ہو لیکن وہ فوراً توبہ کرتا ہی تو [illegible]
اور وہ اسطرح گرجاتے ہین جیسے پت جھاڑ مین درخت کے زرد پتے گرتے ہین کیونکہ اللہ تعالے اپنے بندون [illegible]
کما قال تعالے۔ من یعمل سوءًا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما۔ یعنی جو کوئی بدکاری یا اپنے نفس پر ظلم [illegible]
سے مغفرت مانگے تو اللہ تعالے کو غفور الرحیم پاویگا۔ ۵۔ لیکن اللہ تعالے اپنے بندہ کا ہر فعل جانتا ہی [illegible]
اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالے اسکو جانتا ہی۔ ف مسلمان اس اعتقاد و معرفت پر یقین رکھتا ہی اور جاہل کفار
اسمین متردد تھے یا سمجھتے تھے کہ اگر در پردہ کوئی بدفعلی کرے یا آہستہ بدگوئی کرے تو اللہ تعالے نہین جانتا ہی اور یہ
کفر ہی کیونکہ اس نے اللہ تعالے کو نہین پہچانا حالانکہ اسکا علم ہر ذرہ کو محیط ہی اسی واسطے بندۂ مومن سے اگر دل
خیالات مین کوئی گناہ سرزد ہوتا ہی تو بھی وہ توبہ کرتا ہی حتے کہ اپنی غفلت پر بھی توبہ کرتا ہی۔ اور توبہ یہ ہی کہ غفلت
بدکاری سرزد ہوگئی اسپر سچے دل سے نادم ہو اور مغفرت مانگے کہ آیندہ مجھ سے کبھی یہ فعل سرزد نہو خطیب
لکھا کہ شیخ ابو الحسن بوشنجی سے پوچھا گیا کہ توبہ کیونکر ہی فرمایا کہ جب تجھکو گناہ یاد آوے تو اپنے دل مین اسکا مزہ نہ پاوے
مترجم کہتا ہی یعنے ندامت سے وہ مزہ تلخ ہوجاوے کیونکہ اگر مثلاً جواہرات کا ہار چرانے سے کسی چور کا ہاتھ کاٹا گیا
اُس نے مار کھائی پھر اُسکو وہ ہار دکھایا گیا کہ یہ تجھے پسند ہی تو اُسکے عوض اپنی تکلیف کو یاد کرکے دشمنی کی نگاہ سے دیکھے
حالانکہ چوری کی تکلیف گذر گئی اور اہل ایمان کو یقین ہی کہ عذاب جہنم کی تکلیف بہت سخت ہی اور وہ اسی گناہ پر تھی تو جب
یاد آویگا وہ اُسکو دشمن کی نگاہ سے دیکھیگا اور بہتر یہ ہی کہ دل مین اُسکا مزہ نہ پاویگا م۔ اور روایت ہی کہ مدینہ کی مسجد مین ایک
اعرابی آیا اور نماز پڑھکر معمول کے موافق کہنے لگا کہ الٰہی مین تجھ سے استغفار و توبہ کرتا ہون۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ
سنکر فرمایا کہ اے شخص زبان کی جلدی سے استغفار کرنا جھوٹے آدمیون کی توبہ ہوتی ہی۔ اُس نے عرض کیا کہ امیر المؤمنین
پھر توبہ کیونکر ہی۔ آپ نے فرمایا کہ چھ باتین ہون تب توبہ ہوتی ہی اول یہ کہ گذرے ہوئے گناہون پر ندامت ہو دوم
یہ کہ جو فرائض چھوٹ گئے ہین انکو قضا کرے۔ سوم یہ کہ بندون مین سے جس کسی کا مظلمہ ہو ادا کرے [illegible]
اُسکے جی نے بدکاری مین جو مزہ اٹھایا تھا اُسکے عوض نیکوکاری مین اُسکو تلخی چکھاوے۔ پنجم یہ کہ جیسے [illegible]
موٹا کیا تھا اب فرمانبرداری مین اُسکو جلاوے۔ ششم یہ کہ غفلت مین جو ہنسی ہنسا تھا اُسکے عوض رُلاوے [illegible]
عبداللہ تستری رہ نے کہا کہ توبہ کی شناخت یہ ہی کہ بری حالت بدلکر اچھی حالت ہوجاوے [illegible]
کے معنے یہ ہین کہ گذرے گناہون پر ندامت ہو اور حال مین کوئی گناہ نہ کرے اور آیندہ [illegible]
رخ نہ کریگا۔ اور حدیث ابو ہریرہ رضہ مین ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ [illegible]

Marfat.com

...روایت ہی کہ ای لوگو اپنے پروردگار سے توبہ کرو کہ مین خود ہر روز سو بار توبہ کرتا ہون
...صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغرب مین ایک دروازہ اسقدر چوڑا ہی کہ ستر برس کی راہ ہی وہ باب التوبہ ہی وہ
...مغرب کی جانب سے آفتاب نمودار ہو۔ اور روایت ہی کہ اللہ تعالے اپنے بندہ کی توبہ قبول فرماتا ہی
...موت کا غرغرہ نہ ہوگا۔ اور حدیث ابو اشعری رضی اللہ عنہ مین آیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
...وجل ہر رات مین دست رحمت پھیلاتا ہی تاکہ دن بھر کا بدکار توبہ کرے اور دن مین دست رحمت پھیلاتا ہی تاکہ
رات بھر کا بدکار توبہ کرے یہی رہیگا یہانتک کہ آفتاب مغرب سے نمودار ہو (م س) اور حدیث انس بن مالک رضؓ مین ہی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب اللہ تعالے سے توبہ کرتا ہی تو اللہ تعالے کو اس سے زیادہ خوشی ہوتی کہ
جسقدر خوش تم مین سے ایسے شخص کو ہو کہ جسکا اونٹ ایک بیابان ریگستان مین گم ہوگیا اور اسی اونٹ پر اسکا کھانا پانی تھا
اور وہ اسکی تلاش سے مایوس ہوگیا اور لاچار ہوکر موت پر دل رکھکر اسی درخت کے نیچے آکر لیٹ رہا ناگاہ اسنے آنکھ کھولی
تو دیکھا کہ اسکا اونٹ اسی طرح لدا ہوا اسکے پاس کھڑا ہی پس اُس نے اونٹ کی مہار پکڑ لی (رواہ مسلم) اس حالت مین اسکی
خوشی کا قیاس کرنا چاہیے کہ جو اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا ہو کیونکہ وہ بیابان بغیر دانہ پانی کے کسی طرح طی نہین ہو سکتا تھا
اور صحیح مین اسی حدیث کے مانند حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہی۔ عبد الرزاق رہ نے مصنف مین
روایت کی کہ زہری رہ نے قولہ تعالے وہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ پڑھکر فرمایا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہی کہ جیسے تم مین سے ایسے شخص کو
ہو کہ جسکا ناقہ ایسی جگہ گم ہوگیا جہان اسکو خوف ہی کہ پیاس کے مارے مرجاویگا۔ ح۔ ابن مسعود رضؓ سے پوچھا گیا کہ ایک مرد نے
ایک عورت سے خفیہ بدکاری کی پھر اسی عورت سے نکاح کرلیا۔ تو ابن مسعود رضؓ نے قولہ تعالے وہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ الآیہ
پڑھکر فرمایا کہ کچھ مضائقہ نہین ہی (رواہ ابن جریر و ابن ابی حاتم) اور اسکے معنے یہ ہین کہ بدکاری کے بعد اسنے ندامت سے توبہ کی اور
طاعت شرعی کیجانب رجوع کیا تو اس نکاح مین کوئی مضائقہ نہین ہی۔ قولہ تعالے ویعفو عن السیات یعنے گذرے ہوئے گناہون کو عفو فرماتا ہی
قولہ تعالے ویعلم ما تفعلون یعنی اللہ تعالے کو تمھارے ہر فعل وقول وحرکات سے آگاہی ہی باوجود اسکے وہ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول
کرتا ہی وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور قبولیت پیدا کرتا ہی۔ اُن بندون کی جو ایمان
لائے اور نیک کام کیے۔ ف۔ یعنے جو بندے صدق دل سے اللہ تعالے کی توحید پر ایمان لائے اور نیک کام کیے کہ شرعی
فرائض وحدود پر قائم رہے تو اللہ تعالے اُنکی دعا قبول فرماتا ہی (ابن کثیر وسراج) اور یہی شیخ ابن جریر رہ کا قول ہی۔ اور شاید
یہ معنے ہون کہ شرک وبت پرستی وکفر کے بعد جس نے توبہ کی اللہ تعالے اسکی توبہ قبول کرکے اسکے اگلے گناہون کو عفو فرماتا ہی
اور اسکے ایمان وعمل صالح کو قبول کرتا ہی وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ اور اپنے فضل سے اُنکو زیادت عطا فرماتا ہی
...کی دعا سے زیادہ اُنکو وہ عطا فرماویگا جو اُنکے خیال مین بھی نہین آیا اور یہ اُسکی رحمت اپنے مومنین بندون کے
...ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اسکے معنے یہ ہین کہ اللہ تعالے مومنین نیکوکار کو ثابت قدم رکھتا ہی
...قبر مین بھی جب منکر ونکیر سوال کرین اور اُنکو اپنے فضل سے اُنکے اعمال کے ثواب سے زیادہ عطا فرماتا ہی

ابو صالح رح نے کہا کہ اُنکی شفاعت قبول فرمادیگا اور اُنکے بھائی بندون [illegible]
شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ سدی رح سے روایت ہو کہ قولہ تعالے ویستجیب الذین [illegible]
صبرہ رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہو کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ملک شام مین [illegible]
اور تم لوگ اہل جنت ہو اور واللہ مجھے یہ امید ہو کہ تمھاری وجہ سے [illegible]
جنکو تم نے قید کر کے اپنا مملوک بنایا ہو اور یہ بات مین نے اسوجہ سے کہی کہ [illegible]
کرتا ہو تو تم اپنی نیکی کی وجہ سے اُس سے یون کہتے ہو کہ ہان خوب کیا اللہ تعالے تجھپر رحم کرے [illegible]
دے۔ پھر معاذ رضی اللہ عنہ نے یہی آیت پڑھی ویستجیب الذین آمنوا وعملوا الصالحات ویزیدہم من فضلہ [illegible]
جریر۔ اسکے معنے یہ ہین کہ اہل ایمان نے جہاد مین سرکش فارسیون ورومیون کو قید کر کے اپنا [illegible]
اکثر ایسا اتفاق ہوا کہ جب اُس نے کوئی کام کیا تو یہ لوگ اپنی خوش خلقی سے اُسکے ساتھ اسطرح کلام کرتے [illegible]
اللہ تعالے تجھپر رحم کرے۔ یہ ایک دعا ہو اور اس آیت کے موافق اللہ تعالے نے مومنون کی دعا قبول [illegible]
ان فارسیون ورومیون کے حق مین اسی طرح قبول ہو گی کہ اللہ تعالے اُنکو ایمان کی [illegible]
برابر دیکھتے جاتے تھے کہ ان صالحین مسلمانون نے کسی دنیاوی مال ومتاع کے لالچ سے [illegible]
بلکہ وہ کلمۂ توحید بلند ہونے کی نیت سے تھا کیونکہ جب وہ خزانون کے بلکہ ہماری جانون کے مالک ہوگئے [illegible]
بے رغبت ہین اور ہمارے ساتھ بھائیون کے مانند برتاؤ کرتے ہین اور خود اُنکے پیغمبر علیہ السلام نے بھی اُنکے حق مین [illegible]
کہ اپنے غلامون کو اپنے بھائیون کی طرح کھانے پینے مین خوش رکھو۔ پس تمھاری دعا اُنکے حق مین اسطرح [illegible]
لوگ ایمان لاوین۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ قولہ تعالے ویزیدہم من فضلہ کی تفسیر مین [illegible]
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے کے فضل سے مومنون کے واسطے ایسے شخص کے واسطے شفاعت کرنے کی اجازت [illegible]
دوزخ مین جانا اُسکے واسطے واجب ہو چکا حالانکہ وہ ایسا شخص تھا جس نے دنیا مین مومنین وصالحین [illegible]
(رواہ ابن ابی حاتم) مترجم کہتا ہو کہ اسکے معنے یہ ہین کہ جس شخص نے دنیا مین کسی مومن صالح کے [illegible]
دیگر بدکاریون کی وجہ سے اس لائق ہو کہ جہنم کا عذاب اُٹھاوے تو اللہ تعالے اپنے بندۂ صالح [illegible]
شفاعت کرنے کی اجازت عطا کریگا تاکہ اُسکی مکافات بہت اچھے ہو جاوے اور [illegible]
ولیکن یہ فقط ایسے جہنمی کے ساتھ خاص ہو جو مسلمان ہو اور اگر عام لیا جاوے تو بعض روایات [illegible]
کافر نے بھی کسی مومن کے ساتھ نیکی کی تو اُسکا عوض اُتار دیا جائیگا بایطور کہ مومن کی [illegible]
عذاب سخت ہو کسی اونچے طبقہ مین ڈالا جائیگا جس سے کسی قدر تخفیف عذاب ہو اور [illegible]
حق مین وارد ہو کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرتے تھے تو اس طفیل مین اُنکو [illegible]
پہنائی جائینگی جنکی حدت سے دماغ اُبلیگا۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ مومن کی وجہ سے کافر [illegible]
کہ شاید یہ خاص ہو جواب یہ ہو کہ خاص کا احتمال تھا ولیکن حدیث کی دوسری روایت [illegible]

Marfat.com

...کی کہ قولہ ویستجیب الذین آمنوا و عملوا الصالحات اس قبولیت مین سے یہ جو
...مین شفاعت کی اجازت دیجائیگی۔ اور قولہ ویزیدہم من فضلہ زیادت فضل مین سے یہ ہی کہ
...مین شفاعت کرنے کی اجازت دیجاویگی۔ مترجم کہتا ہی کہ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ
...مین یہ صورت مشکل ہی واللہ تعالے اعلم۔ پھر یہ فضل خاص کر مومنین صالحین وانکے اتباع مسلمین
...ہی۔ **وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ** اور کافرون کے واسطے عذاب شدید ہی۔ ف
...واسطے فقط غضب خالص کا ظہور ہوگا کیونکہ وہ سب ابلیس کے تابع ہین جو رحمت کا لگاؤ نہین رکھتا ہی سوا سے
...کے جالک...۔ **وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ** اور اگر اللہ تعالے
اپنے بندون کے واسطے رزق کشادہ کردے تو وہ زمین مین بغاوت کرین۔ ف یعنے اگر اللہ تعالے دنیا مین بندون کو
انکی حاجت سے زائد رزق عطا فرماوے تو اُسکا نتیجہ یہ ہو کہ باہم ایک دوسرے پر سرکشی و بغاوت کرین اور زمین کا انتظام
فاسد ہوجاوے۔ لہذا اللہ تعالے نے اپنی حکمت کے موافق رزق رکھا ہی۔ **وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ**
ولیکن اللہ تعالے نازل فرماتا ہی ایک قدر کے ساتھ جو کچھ چاہتا ہی۔ یعنے بندون کے رزق مین سے جو کچھ اُسکی مشیت کے موافق
ہی وہ ایک قدر مقدر کے ساتھ نازل فرماتا ہی۔ **اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ** وہ اپنے بندون کے حال سے خوب
خبردار دیکھنے والا ہی۔ ف اسی واسطے ہر ایک شخص کو اُسکی تقدیر کے موافق رزق ملتا ہی۔ چنانچہ کافرون مین بھی بعضون کو
بہت کم ملتا ہی کیونکہ اگر اُسکو زیادہ ملے تو وہ ہمسایہ و پڑوسیون و اعزہ و اقارب و مسلمانون کے ساتھ ظلم و فساد کرے
پھر بعضے کافرون کو جنکے حق مین دنیاوی عذاب مقدر ہی کثرت سے دیدیا جاتا ہی چنانچہ قولہ تعالے فتحنا علیہم ابواب کل شیء الآیہ
مین اُسکی توضیح مذکور ہی جسکا خلاصہ یہ ہی کہ جب کافرون نے ہر ایک آزمایش کے بعد ایمان سے انکار کیا اور رسولون کو انکے
ایمان کی کسی طرح امید نہ رہی تو اللہ تعالے نے انپر دنیا کے دروازے ہر طرف سے کھولدیے یہانتک کہ جب خوب اترانے
تو یکایک عذاب مین گرفتار کرلیے گئے۔ الخ۔ اور کبھی بعضے کافرون کو رزق کی وسعت دیدیجاتی ہی ولیکن اُسکو مسلمانون وغیرہ
کسی سے عناد و تعصب نہین ہوتا ہی پس اُسکی ذات سے ضرر نہین پہونچتا ولیکن وہ اپنے حق مین بدتر ہوتا ہی کیونکہ وہ دنیا ہی مین
مشغول رہتا ہی اور دنیاوی رزق کے واسطے کچھ کفر یا ایمان کی خصوصیت نہین ہی بلکہ اعتدال و صلاحیت کی خصوصیت ہی لہذا کہا گیا
کہ کافر بادشاہ ہوسکتا ہی اور ظالم بادشاہ نہین رہ سکتا ہی اور اسی طرح مومنون مین ... تونگر و بعضے فقیر ہوتے مین
اللہ تعالے کی خاص حکمت ہی خطیب رح نے حدیث انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث قدسی کا حوالہ دیا جسمین مذکور ہی کہ
اللہ عزوجل فرماتا ہی کہ مین جو کچھ کرنا چاہتا ہون انمین سے زیادہ تردد کے قابل میرے یہان یہ بات ہی کہ مین بندۂ مومن کی روح
قبض کرنا چاہتا ہون حالانکہ اُسکو موت ناگوار ہی اور مجھے اُسکی ناگواری گوارا نہین ہی حالانکہ بندہ کے واسطے موت سے چارہ
نہین اور فرمایا کہ میرے مومنین بندون مین سے بعض ایسا ہوتا ہی کہ اُسکے ایمان کی درستی کے واسطے تونگری ہی لائق ہی
اگر مین اُسکو فقیر کردون تو اُسکا ایمان بگڑ جاوے اور میرے مومنین بندون مین سے بعض ایسا ہوتا ہی کہ اُسکے ایمان کیواسطے
محتاجی ہی لائق ہی اگر مین اُسکو تونگر کردون تو اُسکا ایمان بگڑ جاوے اور میرے مومنین بندون مین سے بعض ایسا ہوتا ہی کہ

Marfat.com

اُسکے ایمان کے واسطے تندرستی ہی لائق ہی اور اگر مین اُسکو بیمار ڈالون تو اُس [illegible]
بندون مین سے بعض ایسا ہوتا ہی کہ اُسکی اصلاح ایمان کے واسطے بیماری ہی لائق ہو اسلئے مین [illegible]
ایمان بگڑ جادے مین اپنے بندون کے کام کی تدبیر اُنکے قلوب کا حال جانکر فرماتا ہون [illegible]
عمرو بن حریث وغیرہ سے روایت ہی کہ اس آیت کا نزول اصحاب صفہ کے حق مین ہوا کیونکہ ان [illegible]
ہمارے واسطے ایسا ہوتا یعنے انھون نے دنیا کی تمنا کی۔ تب یہ آیت نازل ہوئی سیخ سعید [illegible]
اور اسی کے مثل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی۔ (ف) رازی وخطیب وغیرہ نے خباب ابن [illegible]
روایت کی کہ ہمارے ہی حق مین یہ آیت نازل ہوئی کیونکہ ہم نے یہود بنی قریظہ وبنی نضیر وبنی قینقاع کی کثرت اموال [illegible]
تمنا کی کہ کاش یہ مال ہمارے پاس ہوتے پس یہ آیت نازل ہوئی۔ اور اصحاب الصفہ وہ صحابہ ہین جو اپنے گھر [illegible]
ایمان کے واسطے ہجرت کرکے مدینہ منورہ مین چلے آئے تھے اور اُنکے پاس کچھ مال نہ تھا اور نہ کہین اُنکے رہنے [illegible]
تو وہ لوگ مسجد کے صفہ مین رہا کرتے تھے اور کھانے پینے کی تکلیف وفاقہ اُٹھاتے تھے اور دیگر اصحاب مہاجرین [illegible]
جنکے یہان کچھ گنجائش ہوتی تھی وہ ان مین سے بعض کو اپنے ساتھ لیجاتا تھا الحاصل دنیاوی معاملات مین اللہ تعا[illegible]
حکمت اپنے بندون کے ساتھ جاری ہی اور اصل اہمین رزق نہین ہی بلکہ ایمان وکفر ہی حتے کہ کافر اگر مالدار بادشاہ [illegible]
ہو وہ مقہور بدتر ہی اور مومن اگر فقیر فاقہ کش ہو تو بھی وہ بہتر ہی بلکہ افضل ہی بشرطیکہ وہ اللہ تعالے کی تقدیر پر راضی ہو کیونکہ [illegible]
اپنی مشیت کے موافق ہر ایک کو رزق عطا فرماتا ہی اور مومن کو اگر فقر وفاقہ دیا تو یہ اس وجہ سے نہین کہ اُسکے یہان کچھ کمی [illegible]
بلکہ جوانمرد مومن کے واسطے اسکے ایمان کی بہتری ہی اور کافر کو اگر کثرت مال ومتاع عنایت کی تو یہ اسوجہ سے نہین کہ وہ
اللہ تعالے کے نزدیک پسندیدہ ومقبول ہی بلکہ یہ اکثر اوقات اُسکے واسطے طغیان وسرکشی ووبال ہی رازی وغیرہ نے بیان [illegible]
کثرت رزق سے بغاوت پیدا ہونے کے بعض وجوہ عقلی بیان کیے ہین اول یہ کہ اللہ تعالے اگر سب بندون مین رزق [illegible]
کردیتا تو ایک کو دوسرے کی طرف کچھ حاجت نہوتی حالانکہ کارخانہ عالم کا انتظام جسقدر ہر شخص کے متعلق ہوتا ہی تنہا [illegible]
سے پورا نہین کرسکتا ہی تو اس دنیاے فانی کی آبادی باقی نہ رہتی اور بعض اقوام مین خاص طبیعتین اس قسم کی ہین کہ [illegible]
کثرت رزق سے سرکشی پیدا ہوتی ہی حتے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب سُنا کہ عرب کے بعضے مہاتیون نے جو ملک [illegible]
فارس فتح ہونے کے بعد وہان آباد ہوکر دنیا کی طرف مائل ہوکر طاعت شریعت سے غافل ہوئے تو حضرت عمر [illegible]
فرمایا کہ واللہ یہ لوگ ایسے ہین کہ اُنکے حق مین وہی بھوک وتنگدستی اُنکی اصلاح ہی حتے کہ زمانہ جاہلیت مین [illegible]
اقوام عرب کا عموماً یہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی قوم اپنے ڈیرے خیمے لیکر کسی ایسے مقام پر پہونچ گئی جہان پانی و گھاس [illegible]
اُنکے جانورون وآدمیون کی بُہتاوری ہوئی تو اُنھون نے تاک لگایا کہ جہان کہین کسی خیمہ والے قلیل [illegible]
شبخون مارکر جسکو قتل کیا اُنکو قتل کیا اور جو کچھ آدمی وجانور پائے اُنکو پکڑ لاے چنانچہ یہی عادت [illegible]
ہلاک کر ڈالتا تھا۔ وجہ دوم یہ کہ انسان اپنی پیدائش مین احمق متکبر واقع ہوا ہی حتے کہ بندہ [illegible]
کی اصلاح کرتا ہی اور وہ غالباً اسی طرح ہوتی ہی کہ نفس حیوانی کو مقہور کرے پھر اگر وہ [illegible]

[illegible] مساوات کرنے لگتا ہی چنانچہ اس آخر زمانہ مین اس ہندوستان کے بعض صوبہ جات مین [illegible] کثرت مال کی وجہسے انھون نے سلطان وقت سے انحراف کیا اور خود مختار بنکر یہان تک فساد پھیلایا [illegible] کے خلاف سر بازار فسق و فجور کا ہنگامہ گرم ہوگیا اور تمام ملک مین بدانتظامی و کشت و خون پھیل گیا حتے کہ ظلم سے [illegible] خالی نہی اور مسلمان مبتلائے مصیبت ہوگئے اعاذنا اللہ تعالیٰ من ذلک۔ ولیکن اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہی وہ بندون پر [illegible] حیرانی کے بعد رحمت نازل فرماتا ہی چنانچہ فرمایا۔ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَ [يَنْشُرُ] رَحْمَتَهُ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ وہ اللہ تعالیٰ ہی جو بندون کے مایوس ہونے کے بعد خوشگوار باران نازل فرماتا ہی اور اپنی رحمت کو [عام] طور پر پھیلاتا ہی اور وہی کارساز محمود ہی۔ ف یعنے جب لوگون کو مینہ برسنے سے مایوسی ہوتی ہی گویا نہایت اضطراب سے [ان پر] یاس کی کیفیت چھا جاتی ہی کیونکہ کوئی آثار نہین دیکھتے ہین تو پروردگار سبحانہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ ظاہر فرما کر انپر اچانک [باران] رحمت نازل فرماتا ہی اور انکے واسطے ایک سرے سے دوسرے سرے تک نباتات و رزق و فلاحیت سے عام رحمت [کرتا] ہی کیونکہ وہی کارساز ہی اسی کی ہر طرح تعریف ہی۔ قتادہ رح نے کہا کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ ایک شخص نے حضرت عمر [بن] الخطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے امیر المومنین مینہ رک گیا اور مطلع صاف ہی وقت گذر چکا اور لوگون کو یاس ہی [تو] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب تمکو مینہ ملگیا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وھو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا الآیہ۔ ابن کثیر رح۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت سے اسطرح نکالا کہ آیت مین یہ مذکور ہی کہ لوگون کی یاس کے بعد اللہ تعالیٰ [کی] عنایت فرماتا ہی اور اس شخص نے لوگون کی یاس کو بیان کر دیا تھا تو آپ نے نکالا کہ اب باران رحمت نازل ہوگا واللہ سبحانہ [و] تعالیٰ اعلم۔ خطیب رح نے لکھا کہ ہوا بادلون کو اٹھائے ہوئے لاتی ہی اور خود انھین یہ عجیب قدرت کا تماشا ہی کہ اگر اسکے [اٹھ]انے کے واسطے مخلوقات جمع ہون تو ہرگز نہ اٹھا سکین پھر اسکی بوندون سے نازک نباتات و پھولون کو کچھ صدمہ نہین پہنچتا ہی [ب]لکہ تر و تازہ ہوکر لہلہانے لگتے ہین اور باران رحمت کی کثرت سے تالاب و جھیلین و دریا بھر جاتے ہین اور زمین کی تازگی سے [ہر] قسم کے نباتات و درخت و پھل پھول و میوہ جات ایسے پیدا ہوتے ہین کہ انھین پر تمام اقسام حیوانات کی زندگی ہی اور [ایک] سخت زمین سے نہایت نرم گھاس نکلتی ہی اور درختون کی ڈالیون سے نرم کوپل اپنی جگہ توڑ کر نکلتی ہی یہ سب آیات [قدر]ت عظیمہ ہین پھر احمق آدمی پر سخت افسوس ہی جسکو حشر مین مردہ زندہ ہونے مین شیطانی اوہام گھیرے ہوئے ہین۔ ف [ف]ی اشارات العرائس قولہ تعالیٰ ۔ وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ۔ واضح ہو کہ یون تو سب [لوگ] اللہ تعالیٰ کے بندہ ہین لیکن [اللہ] تعالیٰ نے خاصکر اُن لوگون کو اپنا بندہ فرمایا جو شیطانی سلطنت سے الگ ہین۔ لقولہ تعالیٰ ان عبادی لیس لک علیہم [سلطان] یعنے شیطان کو فرمایا کہ جو میرے بندہ ہین انپر تجھکو کچھ قابو نہین ہی۔ ع۔ پھر یہان اس آیت مین ظاہر فرمایا کہ اپنے بندون [کی] توبہ قبول فرماتا ہی پس معلوم ہوا کہ جس کافر و مشرک نے شرک و کفر سے توبہ کی وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوگیا اور اس عموم مین [اللہ تعالیٰ] کے بندگان صالحین و اولیائے امت بدرجہ اولے داخل ہین اور ہر ایک کے واسطے منزل قرب مین اپنی اپنی [حیثیت] کے موافق ہی مثلاً ادنے درجہ کا مسلمان وہ ہی جس نے شرک و کفر سے توبہ کی اور یقین کے ساتھ فرائض پر قائم ہوا [اس] سے بڑھکر وہ ہی کہ اس نے سنن و نوافل سے تقرب چاہا۔ پھر اس سے بڑھکر پھر اس سے بھی بڑھکر حتے کہ امت

Marfat.com

کیواسطے جسقدر تقوے کے مراتب بلند ہین اسی قدر [illegible]
اعلی تقوے کے لحاظ سے بعض ایسے امور سے بھی توبہ کرنا ہی جو اُسکے تقوے [illegible]
ہون لہذا شیخ رح نے اشارہ مین لکھا کہ جب یہ لوگ اپنے نفس [illegible]
ومقدس ہوجاتے ہین تو اسد تعاے اُنکی توبہ قبول فرماتا ہی اور اُنکے دل [illegible]
عفو فرماتا ہی اور وہ اُنکی تضرع سے آگاہ ہو شیخ استاد رح نے کہا کہ اگر بندہ [illegible]
توبہ نہ کرے تو بھی اُسپر حق لازم ہی کہ توبہ کرے تاکہ اسد تعاے اُسکی توبہ قبول فرماوے [illegible]
اگر بندہ کو اعلے درجہ کا خلوص حاصل ہوا تو اُسکو جنت کی طمع بھی نہ رہے بلکہ خالص رضا [illegible]
اسد تعاے اپنی رضامندی کے ساتھ اُسکو جہنم مین بھیجے تو یہ بھی اسکو رضاء الٰہی کی جنت [illegible]
وہ سمجھتا ہی کہ اُس نے یہ خلوص بھی اسد تعاے ہی کی نعمت سے پایا ہی اور اسکا شکرادا کرنا محال ہی تو کوئی طاقت [illegible]
کی مکافات ہوسکے پس بندہ کو ہر حالت مین اپنے عجز وقصور کا اعتراف کرکے ندامت وتوبہ کرنی واجب ہی [illegible]
بیان ندامت مین باریک نکتہ بیان کیا ہی کہ عوام الناس کی ندامت اپنے نفس کو قصوروار دیکھکر ہوتی ہی اور [illegible]
نظر اپنے نفس پر نہین ہوتی کیونکہ وہ اُسکو درمیان سے خارج کرچکے ہین کیونکہ نفس مین جب کوئی طاقت وقوت نہ [illegible]
وبقصور ایک شرک آمیز خیال ہی بلکہ اُنکو نفس کے ذاتی نقص پر ندامت ہی کہ وہ بارگاہ قدس عزوجل کے لائق [illegible]
واسد تعاے اعلم قولہ تعاے ویستجیب الذین آمنوا وعملوا الصالحات۔ تفسیر مین بیان ہوچکا کہ اسد تعاے مومنین [illegible]
دعا قبول فرماتا ہی اور اُنکے واسطے اپنے فضل سے زیادت عطا کرتا ہی لیکن ہم لوگون کو اپنے قلوب کی حالت [illegible]
اُنکی دعا کیونکر ہی پس اہل تقوے اپنی دعا مین قرب ومشاہدہ مانگتے ہین جسکو اسد تعاے قبول فرماتا ہی اور [illegible]
اُنکے واسطے ایسی نعمت بلاحجاب کو زیادت فرماتا ہی جسکا بیان قولہ تعاے للذین استجابوا لربھم الحسنیٰ وزیادۃ الآیۃ
گذرچکا ہی اور وہ ایسی نعمت ہی کہ عقول اُسکے ادراک مین متحیر ہین۔ اور حدیث مین وارد ہوا کہ جنت الفردوس
اور اسی پر عرش الرحمن عزوجل ہی پس تم لوگ جب دعا مین مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو۔ [illegible]
یقترف حسنۃ الآیۃ۔ ہر نیکی مین اسد تعاے خوبی بڑھاتا ہی اور نیکی بھی اپنے اپنے تقوے کے موافق ہوگی [illegible]
ویسی ہی خوبی اعلے ہوگی۔ اسی واسطے شیخ رح نے لکھا کہ جس نے علم ومعرفت کمائی تو اُسکو [illegible]
جاتی ہی اور حسن قبول ولطف کرم سے نور دیا جاتا ہی۔ بعض مشائخ رح نے کہا کہ جس نے [illegible]
اُسکو توفیق عطا ہوتی ہی اور احسان بڑھایا جاتا ہی اور احسان یہ ہی کہ دل ماسوا سے [illegible]
ہوجاوے۔ مترجم کہتا ہی کہ حدیث مین بھی آیا ہی کہ احسان یہ ہی کہ تو اسطرح [illegible]
تو اسکو دیکھتا ہی پھر اگر تو اُسکو نہین دیکھتا تو وہ تجھکو دیکھتا ہی یعنے عبادت کے [illegible]
سبحانہ تعاے مجھے دیکھتا ہی تو وہ اپنی طاعت مین پوری توجہ وادب کا لحاظ رکھیگا [illegible]
کی حضوری مین حاضر رہیگا چاہے وہ کسی کام مین ہو۔ قولہ تعاے وھو الذی [illegible]

Marfat.com

[illegible] باران رحمت سے اس زمین وتختہ خاک کی سیرابی پر نظر ہوتی ہے تاکہ اس سے
[illegible] زمین [illegible] سے اسکی غذا ولذت مع بقا رہے اور جب قلب صاف ہوتا جاتا ہے تو اسکو زمین قلب کی
[illegible] نظر [illegible] سمجھنے لگتا ہے کہ تختہ خاک کی سیرابی اور اسکی پیداوار سے جو نفع متعلق ہے وہ چند روزہ
[illegible] کہ [illegible] اصل اور وہی آخرت تک باقی ہے پس وہ چاہتا ہے کہ باران کرم سے زمین قلب میں علم و
[illegible] کے گل بوٹے شگفتہ ہوں۔ شیخ ابن عطاء رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ اللہ تعالے کی شان ہے کہ اپنے
بندوں کو یاس وامید کے درمیان رکھتا ہے کہ جب مرادیں پاکر وہ لوگ اترائے تو انکو یاس میں ڈالدیا ہے اور جب
[illegible] ہوئے تو انکی امید بندھاتا ہے تاکہ اسکی صفات قدس میں سے کسی صفت کو نہ بھولیں واللہ سبحانہ تعالے اعلم
اور آیات قدرت دیکھتے ہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى
اور ایک اسکی نشانی ہے بنانا آسمانوں کا اور زمین کا اور جتنے بکھیرے ہیں انمیں جانور اور وہ

جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ۝ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ
جب چاہے ان سب کو اکٹھا کر سکتا ہے اور جو پڑے تم پر کوئی سختی سو بدلا اسکا جو کمایا تمہارے ہاتھوں نے

وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اور معاف کرتا ہے بہت اور تم تھکانے والے نہیں بھاگ کر زمین میں اور کوئی نہیں تمکو اللہ کے سوا

ربع ۳

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝
کام بنانیوالا نہ مددگار

ان آیات میں اللہ تعالے نے بعض قدرت ظاہرہ کو بیان فرمایا جس سے توحید باری تعالے اور بعث وحشر پر بھی دلیل
[illegible] ہوتی ہے۔ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ
[illegible] اللہ تعالے کی آیات قدرت میں سے ہے پیدا کرنا آسمانوں وزمین کا اور جو کچھ ان دونوں [illegible] دابہ پراگندہ فرمایا ہے
[illegible] اللہ تعالے کی توحید کے دلائل میں سے یہ ہے کہ آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور ان دونوں کے درمیان دابہ
[illegible] پیدا کئے ہیں۔ جو ایک شان عجیب سے پیدا ہوتے ومرتے رہتے ہیں یا اپنے اپنے مقام پر قائم ہیں وَهُوَ عَلٰى
جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ اور وہی خالق عزوجل انکے جمع کرنے پر جب چاہے خوب قادر ہے۔ ف یعنی جس اللہ تعالے
[illegible] نے ان دابہ کو پیدا کر دیا ہے وہی جب چاہے انکو قیامت کے واسطے جمع فرماوے۔ شیخ ابن کثیر رحمہ نے لکھا
[illegible] سب اولین وآخرین کو ایک میدان میں جمع فرماویگا کہ ایک آواز سب کو پہونچ جاویگی اور
[illegible] بیچ [illegible] عمل سے فیصلہ فرمائیگا۔ م۔ اگر کہا جاوے کہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ۔ بث فیہما من دابۃ
[illegible] زمین [illegible] تو آسمانوں میں وکہاں ہیں پھر دونوں میں دابہ پیدا کرنے کے کیا معنے ہیں۔ جواب
[illegible] چیزیں زندگی وجنبش سے دبیب کی لیاقت ہے اگرچہ وہ دبیب نہ کرے جیسے جن وملائکہ۔ (س) لہذا

Marfat.com

شیخ ابن کثیر رحمہ نے لکھا کہ دابہ میں یہاں ملائکہ و انسان و جن و دیگر حیوانات و کیڑے مکوڑے
سب کو باوجود انکے اختلاف شکل و صورت و بول چال و رنگ و مزاج
ارض میں پراگندہ کر دیا۔ ۵۔ مجاہد رح سے بھی روایت کیا جاتا ہے کہ دابہ میں ملائکہ و انسان
نے کہا کہ ممکن ہے کہ ملائکہ میں اُڑنے کے باوجود زمین پر چلنا حاصل ہو تو انکو بھی دابہ کہیں
یا آسمانوں میں دابہ ہونے کا یہ طریقہ ہو کہ اللہ تعالے نے آسمانوں میں ایسی خلقت پیدا کی ہو جو
زمین پر آدمی وغیرہ چلتے ہیں لہذا آسمانوں میں بھی دابہ ہو تا صادق آوے۔ ۵۔ ابن عادل رحمہ نے لکھا کہ
اللہ تعالے نے آسمانوں میں ایسے جاندار اقسام پیدا کیے ہوں جو وہاں دبیب کرتے یعنی چلتے ہوں جیسے زمین
وغیرہ دابہ ہیں۔ بلکہ حدیث العباس رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ ساتویں آسمان و عرش کے درمیان ایک سمندر زخار
اوپر سے نیچے تک اسقدر درازی ہے جسقدر آسمان سے زمین تک ہے اور اُسکے اوپر آٹھ اوعال ہیں جنکے اجسام کی بزرگی
عظیم ہے کہ جنکے گھٹنے سے کھُر تک اسقدر فاصلہ ہے جسقدر آسمان و زمین کے درمیان ہے پھر اسکے اوپر عرش ہے
یہ اوعال جب جانور ہیں تو آسمانوں میں دابہ کا وجود ثابت ہوا لیکن اس بیان پر اعتراض کیا گیا کہ اللہ تعالے نے
میں اپنی آیت قدرت بیان فرمائی ہے اور وہ آیت جب ہی ہوگی کہ کھُلی ہوئی ظاہر ہو اور آسمان میں دابہ کا وجود کچھ ظاہر نہیں
اسی واسطے قاضی بیضاوی رح نے اس توجیہ کو ذکر ہی نہیں کیا بلکہ اصل سوال کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ
آسمانوں و زمین میں دابہ کے اقسام پیدا کر دیے ہیں پس ان دونوں میں جو چیز جہاں کے لائق ہے وہاں پیدا فرمائی
جیسے فرمایا۔ یخرج منہما اللؤلؤ والمرجان۔ ان دونوں سمندروں میں سے موتی و مرجان نکلتے ہیں۔ ۵۔ یعنی جنمیں سے
وہ شور سمندر ہے نہ شیریں۔ اسی طرح دونوں آسمان و زمین سے فقط زمین میں دابہ پھیلا دیے ہیں۔ مترجم کہتا ہے کہ
صورت میں ملائکہ کی پیدائش کا ذکر ہی نہوا۔ لہذا میرے نزدیک بہتر جواب یہ ہے کہ اللہ تعالے نے ظاہر
میں دابہ کو بیان کیا جو انواع و اقسام کثیرہ سے پھیلے پڑے ہیں اور ہر ایک ہیں طرح طرح کی
ظاہر نظر میں اُنکے غلبہ کی وجہ سے انھیں کا نام دابہ بیان فرمایا اور اہل عقل کے واسطے دابہ کے ساتھ
ہیں جیسے قولہ تعالے۔ ما فی السموات و ما فی الارض۔ میں کلمہ ما غیر ذی عقل کے لیے فرمایا
جانوروں کی کثرت ہے اسی طرح یہاں بھی ظاہری نظر کے لیے دابہ فرمایا اگرچہ اسمیں ملائکہ و انسان
نے اشارہ فرمایا ہے اور ملائکہ و انسان کا شامل ہونا اسوجہ سے ضروری ہے کہ آگے اللہ تعالے
جو ضمیر خاص اہل عقل کے واسطے ہے۔ اب یہاں خیال کرنا چاہیے کہ آیت
کثرت نظر آتے ہیں اور آدمیوں کو اُنکے ذیل میں شامل رکھا۔ پھر قیامت
اور جانوروں کو اسکے ذیل میں شامل رکھا کیونکہ قیامت و حشر کا ... حقیقت انسان
آیت سے معلوم ہوا کہ حشر قیامت میں آدمی و جانور سب ہی جمع کیے جاوینگے
انتہا قیامت تک جو کچھ پیدا ہوے تھے سب اُٹھائے جاوینگے

[illegible] ہو تو اُنکا قتل [illegible] جائیگا اور اگر اونٹ یا گاے یا بکریون وغیرہ کے مالکون نے اُنکی زکوۃ نہین
[illegible] ہو نہایت تندا حالت مین اُسکے سامنے ہوکر اپنے مُنہ وکھرون وسینگون سے اسکو مارین وکاٹینگے یہانتک
[illegible] ہو پھر [illegible] بعد ان جانورون سے کہا جائیگا کہ تم خاک ہو جاؤ۔ مترجم کہتا ہو کہ اسکو دنیا وی حالت پر
[illegible] جیسے یہان کوئی چیز خاک ہوکر بیفائدہ رائگان ہو جاتی ہو وہان ایسا نہوگا کیونکہ دار الآخرت کا ظہور بحیات
[illegible] یہان کہ خاک ہو جانے کے بعد ان جانورون کی کیا کیفیت ہوگی۔ تو احادیث مین اسکا بیان نہین ہو
[illegible] بالفعل اسکی حاجت ہو اور واضح ہو کہ حدیث مین آیا ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اور بعض آثار سے
[illegible] ہوتا ہو کہ حجۃ الوداع کے مجمع عام مین فرمایا تھا جو آپ کا رخصتی حج تھا) کہ اے لوگو ہوشیار رہو کہ قیامت مین مجھے تم مین سے
[illegible] اس حال سے نہ ملے کہ وہ اپنی گردن پر اونٹ لادے ہوا ہو۔ اس حدیث مین تہدید فرمائی کہ جس نے ان جانورون کی
[illegible] تو دنیا مین جہالت سے انکو اپنا محبوب ومرغوب مال بنایا حالانکہ قیامت مین یہی اُسکے دشمن ہوکر عذاب ہو جاوینگے
[illegible] مترجم کے نزدیک اسمین ایک لطیف نکتہ ہو اور وہ یہ ہو کہ وفات شریف کے بعد ہی لوگون نے زکوۃ دینے سے انکار کیا
[illegible] اکثر قبائل عرب نے اسکو روک دیا اور اصحاب مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم نے ان قبائل کی کثرت دیکھکر راے مین
اختلاف کیا بعض نے ان پر جہاد جائز نہین سمجھا اور یہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے تھی اور بعض نے اُنکی کثرت دیکھکر راے دی
[illegible] حال سے سکوت کیا جاوے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نور نبوت کے ساتھ انکے مقابلہ مین تکلیفین اُٹھائین یہانتک
[illegible] لوگ اسلام مین داخل ہوئے تھے ولیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قطعاً کسی کی رائے کو نہ مانا اور صاف صاف
[illegible] سُنایا کہ واللہ مین ان پر جہاد کرونگا جس نے نماز وزکوۃ مین فرق ڈالا اگرچہ میرے ساتھ کوئی نہوا اور واللہ اگر وہ ایک رسی
[illegible] ادا کرتے تھے اور اب اس سے انکار کرین تو اُن پر جہاد کرونگا یہانتک کہ مین اپنے رب عزوجل سے ملجاؤن اور اسی رائے پر
[illegible] روانہ ہوئے۔ پھر پیچھے اصحاب مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم نے دوڑکر ثنیۃ الوداع کے قریب روکا اور سب نے آپ کی
[illegible] حکم کے موافق جہاد کا قصد کیا۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ اللہ تعالے ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحمت
[illegible] کہ دل مین ہم نے انکا حکم گران جانا تھا پھر پیچھے ہم نے اُنکی ہدایت کا بہت شکریہ ادا کیا یعنے اگر [illegible] حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
[illegible] تو اسلام مِٹجاتا۔ مترجم کہتا ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث حجۃ الوداع مین بھی صریح اشارہ ہو کہ اسی کوۃ
[illegible] عنقریب عوام الناس مرتد ہو جاوینگے جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے باہمی قتال سے بکثرت احادیث وخطبات
[illegible] فرمائی ہو۔ اور جیسے اپنے اہلبیت رضی اللہ عنہم اجمعین کی حفاظت کے واسطے سخت تاکید فرمائی تھی کیونکہ آپ کو
[illegible] سے آگاہی دی گئی تھی اور واضح ہو کہ اہلبیت رضی اللہ عنہم کے بارہ مین نصیحت کرنا کچھ اپنی منفعت
[illegible] حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اس سے اعلے ہو کہ آپ کی جناب مین کوئی احمق
[illegible] بدبخت یزیدیون کے حق مین خیر خواہی تھی۔ اگرچہ بظاہر جو مصیبتین آئمہ اہلبیت رضوان اللہ
[illegible] وہ مشاہدہ سخت تھین ولیکن یہ نہین ہوتا کہ جسکو تم ناگوار سمجھو وہ بدتر ہو یا جسکو تم خوشگوار سمجھو وہ بہتر ہو
[illegible] شیئا وہو شر لکم الآیہ یعنے بعض چیز کو تم خوشگوار سمجھتے ہو اور تمھارے حق مین بدتر ہوتی ہو۔ ع۔ جیسے

بدبخت یزیدیون نے اپنی بدکاریون کو خوشگوار سمجھا تھا حالانکہ معاذ اللہ وہ بلاے الٰہی [illegible]
طاہرات رضی اللہ عنہم پر جو مصائب ناگوار تھے وہ عوام کی فہم مین ناگوار ہون ولیکن [illegible]
و درجات عالیات تھے اور حدیث صحیح سے ثابت ہو کہ بلائین تو انبیا علیہم السلام پھر کل کی [illegible]
اشرف ہون اُنپر بلاے الٰہی نازل ہوا کرتی ہو۔ کما فی الصحیح۔ مگر یہ امر جاننا [illegible]
اُسکے حق مین رفعت ومنزلت ہو یا کفارہ گناہ ہو یا اُسکی بدکاریون کا نتیجہ ہو جیسے یہ امر جاننا [illegible]
کو ملی یعنے اُس نے اپنی مراد پائی تو آیا اُسکے حق مین یہ نعمت ہو یا غضب ونقمت ہو مگر جان دلیل [illegible]
چنانچہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے حق مین مصیبت کربلا بظاہر مصیبت تھی مگر باطن مین وہ [illegible]
تھی اور جیسے یزید پلید کو اسکی مراد ملی مگر وہ اُسکے حق مین غضب وذلت تھی [illegible] معرفت کا [illegible]
علیہ وسلم کے طریقہ سنت پر ظاہر و باطن قائم ہو تو اُسکو جو مصیبت پہونچے وہ اُسکے حق مین رفعت [illegible]
منحرف ہو اور اہلبیت رضی اللہ عنہم کی توہین کا قصد کرے تو جو نعمت اُسکو پہونچی وہ اُسپر وبال ونکال [illegible]
جیسے کافرون کو جہنمی خواری کے لیے دنیا دیدی جاتی ہو جو اُنکے حق مین درحقیقت عذاب ومصیبت ہو اور جیسے کسی شخص [illegible]
ملکئی تو بظاہر وہ خوشی خوشی کھاتا اور اتراتا ہو ولیکن بحکم قولہ تعالے انما یاکلون فی بطونہم نارا وہ [illegible]
انگارے کھاتے اور جہنم مین جلنے جاتے ہین اور یہ سب آدمی کے افعال کا نتیجہ ہوتا ہو۔ کما قال اللہ تعالے وما اصابکم
مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَن كَثِيرٍ اور جو کچھ تمکو کوئی مصیبت پہونچی تو وہی جو تمہارے [illegible]
ہاتھون نے کمائی اور اللہ تعالے بہتیری بدکاریون کو عفو فرماتا ہو۔ ف یعنے آدمی ظاہر و باطن مین [illegible]
کرتا ہو اگر اللہ تعالے اُنپر مواخذہ فرماوے تو بندہ کا کہین ٹھکانا نہ لگے ولیکن اللہ تعالے حلیم ہو وہ بہت سی [illegible]
کہ فی الحال اُنپر عذاب نہین فرماتا ولیکن بعضی بدکاریون کے عوض بندہ کو مصیبت مین گرفتار کرتا ہو تاکہ اُسکو تنبیہ فرمائے [illegible]
ہوجب وہ تمکو پہونچے تو سمجھو کہ تمھارے ہاتھون کے کرتوت کا نتیجہ ہو۔ یہ فصیح محاورہ ہو اور اسمین انسان کی جمیع [illegible]
ہوتی ہین خواہ اُسکے ہاتھون کی کمائی ہون یا پاؤن کی یا زبان کی یا دل کی کمائی ہون پس [illegible]
کیوقت متنبہ ہو کر توبہ کرے و رجوع لاوے اور شیطان ونفس کے غرہ پر نہ بہوے کیونکہ [illegible]
بچاؤ نہین ہو۔ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ اور تم لوگ کہین زمین مین تھکا نہ [illegible]
شیطانی وسواس سے پست سمجھو کہ زمین یا آسمان مین کہین بھاگ کر قضاے الٰہی [illegible]
مصیبت وہ جاری فرماوے اُس سے کہین نہین بچ سکتے۔ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ [illegible]
اللہ تعالے کے تمھارا کوئی ولی نہین اور نہ مددگار۔ ف یعنے اگر دنیا [illegible]
ہمارا متولی ہو کر چاہے تو بچا لیگا اور اگر وہ مدد کرے تو ہمارا کام بنا لیگا یہ سب [illegible]
وہ نبی مرسل ہو یا فرشتہ مقرب ہو سب اللہ تعالے کے قبضہ [illegible]
مستقل قدرت والا نہ ٹھہراؤ نہ کسی کی ولایت کام آوے اور [illegible]

... الی ... کی درگاہ مین رجوع لاؤ ہو تم المولے ونعم النصیر۔ شیخ ابن کثیر رحمہ نے لکھا ... یعنی ... ہو ... کوئی مصیبت تمکو پہونچتی ہو وہ تمہاری بدکاریون کے سبب سے ہو جنکو تم پہلے کما چکے ہو ... بہت سی بدکاریون کو عفو کر دیتا ہو اور ان پر مواخذہ نہین فرماتا وقال تعالے لو یوا خذ اللہ الناس ... ما ترک علی ظہرہا من دابۃ الآیہ۔ یعنے اگر لوگون کی کمائی ہوئی بدکاریون پر اللہ تعالے انکو ماخوذ فرماوے تو روے زمین پر کوئی ... نہ چھوڑے اور حدیث مین وارد ہی کہ قسم اُس پاک پروردگار کی جسکے قبضہ مین میری جان ہو کہ بندہ مومن کو کوئی سختی و تعب ... نہین پہونچتا اور نہ کوئی فکر و اندوہ پہونچتا ہو مگر انکا اُسکا یہی نتیجہ ہوتا ہو کہ اللہ تعالے اسکے عوض مومن سے اُسکے گناہ کفارہ کر دیتا ... کوئی بلا اسکے گناہ کے کفارہ ہو (الصحیح) اور ابو قلابہ کی کتاب مین لکھا تھا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ الآیۃ ... ابو بکر رضی اللہ عنہ کھانا کھاتے تھے تو ہاتھ روک کر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ مین نے جو کوئی نیکی و بدی کی وہ مجھے دکھائی جائیگی تو آپ نے فرمایا کہ تجھے جو امر مکروہ نظر آتا ہو وہ اسی ذرہ بھر بدی کے عوض ہو اور تیری نیکیان ذخیرہ رکھی جاتی ہین ... وہ قیامت کے روز تجھے عطا ہونگی (رواہ ابن جریر) مترجم کہتا ہو کہ شاید یہ طریقہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے واسطے خاص ہو واللہ تعالے اعلم۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ اے لوگو مین تمکو قرآن مجید کی افضل آیت بتلاؤن اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی وہ ہم لوگون سے بیان فرمائی ہو۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر۔ اور فرمایا کہ اے علی مین تجھ سے اسکی تفسیر بیان کرون کہ دنیا مین جو مرض یا سختی یا بلا تمکو پہونچے وہ تمہارے ہاتھون کی کمائی سے ہو (پھر کمال خوشی یہ کہ عاقبت مین اس سے نجات ہوگئی) اور اللہ تعالے حلیم ہو کہ آخرت مین دوبارہ عقوبت فرماوے اور جس چیز کو دنیا مین اللہ تعالے نے عفو کیا تو وہ بڑا کریم ہو کہ بعد عفو کے پھر اس سے مواخذہ کرے (رواہ ابن ابی حاتم واحمد وابن راہویہ وابن منیع وعبد بن حمید والحکیم الترمذی وابو یعلی وابن المنذر وابن مردویہ والحاکم) اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مومن کو اُسکے جسم مین جو کوئی ایسی چیز پہونچے جس سے اُسکو ایذا ہو تو سواے اسکے کچھ نہین ہوتا کہ اللہ تعالے اسکے عوض اُسکے گناہون کو کفارہ کرتا ہو (رواہ احمد) حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ کے گناہون کی کثرت ہو جاتی ہو اور اُسکے پاس ایسی چیز نہین ہوتی جس سے ان گناہون کا کفارہ ہو تو اللہ تعالے اُسکو غم و اندوہ مین مبتلا کرتا ہو تا کہ اُسکے گناہون کو کفارہ فرماوے (رواہ احمد) اور حسن بصری رحمہ سے روایت ... جب یہ آیت اُتری تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اُس پاک عزوجل کی جسکے قبضہ مین محمد کی جان ہو کہ آدمی کو اگر لکڑی کی کھرینچ لگتی ہو یا اُسکی رگ ... پھڑکتی ہو یا قدم پھسلتا ہو تو سواے اسکے نہین کہ کسی گناہ کے عوض ہوتا ہو اور جسقدر اللہ تعالے نے عفو فرمایا وہ بہت زیادہ ہو (رواہ ابن ابی حاتم مرسل حسن) اور حسن بصری رحمہ سے روایت ہو کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس اُنکے بعض اصحاب گئے ... عمران رضی اللہ عنہ کو جسمی بیماری تھی (بواسیر خونی تھی) تو بعض نے غمدیدگی ظاہر کی پس عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو غمدیدہ ... مت ہو کیونکہ جو کچھ تو دیکھتا ہو وہ بوجہ گناہ کے ہو اور جو کچھ اللہ تعالے نے عفو فرمایا وہ بہت زیادہ ہو پھر یہی آیت پڑھی وما اصابکم من مصیبۃ الآیہ (رواہ ابن ابی حاتم) اور ابو البلاد سے روایت ہو کہ مین نے علاء بن بدر رحمہ اللہ تعالے سے پوچھا کہ مین جب

Marfat.com

چھوٹا تھا تو میری آنکھ جاتی رہی حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہے وما اصابکم من مصیبة [illegible]
سے پہونچتی ہے حالانکہ صغر سنی مین میری بداعمالی معتبر نہ تھی تو علاء رحمہ نے فرمایا کہ تیرے والدین …
ابن ابی حاتم) مترجم کہتا ہے کہ اسکی بحث انشاء اللہ تعالے آگے آتی ہے ضحاک رحمہ سے …
گیا تو مجھے کچھ معلوم نہین ہوتا سوائے اسکے کہ اُسکی بدکرداری کی سزا ہے پھر ضحاک رحمہ نے …
بھول جانے سے بڑھکر کون مصیبت ہوگی (رواہ ابن ابی حاتم) خطیب رحمہ نے لکھا کہ دنیا …
پیش آتی ہین تو سوال یہ ہے کہ کیا یہ گناہون کے عوض ہین یا نہین ہین تو بعض دو گروہ ہین ایک …
عوض نہین ہین اور اسپر تین دلائل بیان کیے اول یہ کہ اللہ تعالے نے فرمایا الیوم تجزی کل نفس …
بدلا دیا جائیگا بمقابلہ اُس فعل کے جو اُس نے کمایا ہے۔ پس اس آیت مین بیان ہے کہ یہ بدلا …
بالاجماع یوم الدین یعنے یوم الجزاء سے مراد قیامت ہے۔ دوم یہ کہ دنیاوی مصیبتون مین زندیق و فاسق و …
مشترک ہین پس یہ امر ممتنع ہے کہ یہ باتین بوجہ گناہون کے ہون بلکہ بلیات تو بدکارون سے بڑھکر متقین …
ہین اسی واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلاء خاص کردی گئی انبیاء کے ساتھ پھر اولیاء کے ساتھ …
نیکون کے ساتھ کما فی الصحیح۔ سوم یہ کہ یہ دنیا مقام امتحان ہے پھر اگر یہین بدلا حاصل ہو تو دار الجزاء ہو جائے …
مترجم کہتا ہے کہ یہ تینون دلائل مخدوش و ضعیف ہین کیونکہ دلیل اول مین آیت سے فقط اسقدر ثابت ہوتا ہے کہ …
وہ اُسکی کمائی کا بدلہ ہے اور اس سے یہ لازم نہین آتا کہ جو کچھ اُس نے کمایا تھا سب یہین ملا حالانکہ دلیل … کا …
کہ جو کچھ ملیگا وہ وہین ملیگا اور دنیا مین کچھ مکافات نہوگی اور جب یہ ثابت نہوا تو دلیل بیکار رہی۔ رہی دلیل دوم جس مین ثابت …
انبیاء و صالحین پر بلاء موکل ہوتی ہے تو یہ ایک مغالطہ ہے کیونکہ یہ بلاء نظر عوام مین بشکل بلاء ہے اور باطن مین نعمت …
معنی مصیبت و انعام دونون آتے ہین چنانچہ قولہ تعالے وفی ذلکم بلاء من ربکم عظیم الآیہ کی تفسیر مین اسکا بیان ہو چکا …
آیت سے پہلے اس تحقیق کی جانب اشارہ ہو چکا پس زندیق و فاسق کو جو کچھ پہونچا اگرچہ وہ بصورت نعمت ہو اُنکے حق مین …
تو جو کچھ بصورت بلاء ہو وہ عین بلاء ہے اور مرد صالح کے حق مین جو بصورت بلاء ہے وہ نعمت ہے تو جو بصورت نعمت ہو وہ عین …
رہی تیسری دلیل کہ دنیا دار الجزاء نہین ہے تو یہ بھی مغالطہ ہے کیونکہ دنیا مین جو کچھ جزا ملی یہ جزا تو وہ نہین ہے جسکا وعدہ …
دیا گیا ہے کیونکہ یہ جزا تو از جنس امور دنیاوی ہے پس یہ مکافات ہے یا کفارہ ہے اور جو جزا کہ آخرت مین …
یہ جزا دنیا مین نہین ملی پس یہ لازم نہ آیا کہ دنیا دار الجزاء ہے۔ خطیب رحمہ نے کہا کہ دوسرے گروہ کا قول …
پہلے ایسی مصیبتون کا آنا ممکن ہے پھر بعض انھین احادیث کو ذکر کیا جن مین سے شیخ امام ابن کثیر رحمہ کی …
شیخ ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ تعالے سے پوچھا گیا کہ عاقلون سے جو شخص بدی کرتا ہے تو کیون انکو …
کہ وہ لوگ اپنی عقل سے جانتے ہین کہ اللہ تعالے نے اُنکو بوجہ اُنکے گناہون کے اس …
سے اس بدکاری کا کمانے والا ٹھہرایا گیا تو اُسکے حق مین افسوس کرتے ہین۔ مترجم کہتا ہے …
حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص تیرے ساتھ بدی کرے تو اُسکے ساتھ نیکی کر (الصحیح) اور خطیب …

Marfat.com

جو مومن ہوتے ہین بلکہ اسلئے درجات وفضائل بڑھانے کے واسطے اُنکا امتحان ہوتا ہی مترجم
و صدق محبت کا امتحان ہوتا ہی اور یہان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو مصیبت کسی شخص پر طاری ہو تو کسی
بدگمانی کا موقع نہین ہو کیونکہ اسکے حق مین گناہون کی سزا ہو بلکہ شاید اللہ تعالے نے اُسکے حق مین رفعت
درجات چاہی ہو لیکن اُس شخص کو خود بھی چاہیے کہ اپنے گناہون کا خوف کرے تاکہ نفس کے تکبر سے محفوظ رہے
جس نے اپنے نفس کو کسی حال مین متہم نہ رکھا وہ مردان خدا کے دفتر سے خارج ہی اور مترجم کے نزدیک اس مقام پر آیت
کی تفسیر یہ ہے کہ ظاہر سیاق پر عام ہو یعنے جو مصیبت انسان کو پہونچے وہ اُسکے ہاتھون کی کمائی ہوئی کا عوض ہوا اور رہا یہ سوال
کہ نہین ہو تا کہ طفل کو اگر زخم پہونچا تو وہ کیونکر اُسکے گناہون کی سزا ہو سکتا ہی جبکہ وہ بالغ نہونے سے گناہ کا مرتکب نہین ہو سکتا
مترجم کے نزدیک یہ سوال ہی ساقط ہی اور دھوکا یہ پیش آیا کہ قولہ بما کسبت ایدیکم سے خاصکر گناہ کے معنے لیے گئے حالانکہ
کلام عام ہی یعنے جو کچھ ہاتھون سے کمایا اُسکی وجہ سے ہی اور یہ عام ہی کہ خواہ وہ گناہ ہون جو شرعًا حساب آخرت مین گناہ
ہونگے جیسے بالغ آدمی ایسے کام کرے جو شرع مین ممنوع ہین یا وہ ایسے افعال ہون جو درحقیقت بدکرداری ہین لیکن شرعی
گناہ نہین ہین جیسے طفل و مجنون کے بد افعال ہین چنانچہ مجنون نے اگر کسی کو ڈھیلا مارا یا گالیان دین یا اپنا سر خود ٹکرایا تو یہ
افعال درحقیقت بُرے ہین لیکن بیعقلی کی وجہ سے شرعی گناہ نہین ہین جنپر عاقبت مین مواخذہ ہوا اور اس سے یہ لازم نہین
آتا ہو کہ ایسے بد افعال کے عوض مین اُسکو دنیاوی مصیبت بھی نہ پہونچے کیا نہین دیکھتے ہو کہ ایسے مجنون کو اُسکے افعال ہی
کے عوض مین زنجیرون سے مقید کرتے ہین تو قید کی مصیبت اُس نے اپنے ہاتھون کمائے ہوئے حرکات سے پائی۔ اسی طرح
اگر طفل شریر نے نیک راہ چلانے والے کا کہنا نہ مانا اور بیجا دوڑ دھوپ مین چوٹ کھائی تو یہ مصیبت اُس نے اپنے
ہاتھون کمائی پس ظاہر ہوا کہ انسانی افعال گویا اُسکے پھل ہین کہ ہر ایک کا ثمرہ ملتا ہی سوا اسکے کہ اللہ تعالے اُسکے بکثرت
افعال کو معفو کرکے ساقط کرتا ہی جیسے درختون مین دیکھو کہ بہت سی کیریان گر جاتی ہین حالانکہ اگر سب باقی رہین تو اُسکی شاخ
پھٹ پڑے۔ اسی طرح انسان کی بہت سی ناکارہ حرکات عفو ہو جاتی ہین ولیکن جو نتیجہ وہ پاتا ہی وہ ضرور اُسکے افعال کا
نتیجہ ہوتا ہی اور کبھی انسان کے افعال نہایت عمدہ و پاکیزہ ہوتے ہین جس سے وہ نور ایمان و صدق یقین مین ثابت قدم ہوتا ہی
لیکن اللہ تعالے اُسکے لیے رفعت درجات چاہتا ہی تو اُسکا تعلق اس دنیا سے اور دنیا کے لوگون سے حتے کہ اپنے قرابتیون
اور اپنے نفس سے بھی تعلق قطع کرنے کے لیے امتحانًا اُسپر مصیبت بھیجتا ہی اور اُسکو ثابت قدم رکھتا ہی پس مصیبت کے عوض اُسکا
منصب بڑھتا ہی تو یہ مصیبت نہین بلکہ عین نعمت ہی۔ اور حدیث مین ہی کہ جب آخرت مین صابرین بندون کو نعمت و درجات
ملنے لگینگے تو دنیا مین جو لوگ عافیت سے رہے تھے وہ تمنا کرینگے کہ کاش اللہ تعالے کے واسطے
ہمارے بدن قینچیون سے کاٹے گئے ہوتے (الصحیح) تاکہ آج ہمکو بھی یہ درجات ملتے کیونکہ صابرون نے جس چیز کے عوض یہ
درجات پائے وہ تو فانی تھی اور یہ ثواب امر باقی و پائدار ہی۔ اور حدیث مین ہی کہ عاجز و نادان وہ ہی جو اپنے جی چاہنے کے
خیالات مین رہا یعنے بلکہ نفسانی خواہشون مین پڑا رہا اور اللہ تعالے سے آرزوئین باندھین (الصحیح) یعنے یہ خیالات
باندھے کہ ہمکو ایسے درجات ملین حالانکہ عمل کچھ نہین کیا اور زندگی کے اوقات نفیس اپنے کھانے پینے وغیرہ کی خواہشون مین

ضائع کردیے تو یہ شخص اپنے جی کے مقابلہ مین عاجز رہا اور نادان اس سبب سے ہو کہ ...
اگر عمل کیا پھر امید لگائی کہ ارحم الراحمین عزوجل اپنے فضل سے اس تھوڑے عمل مین برکت ...
اپنے موقع پر ہی جیسے کسی نے کھیت مین گیہون بوئے اور امید لگائی کہ اسمین عمدہ بالیان کثرت سے ...
ممکن ہی کیونکہ اللہ تعالے اپنے بندہ کے صدق ویقین وحسن نیت اور آرزو کے موافق اپنے فضل سے ...
زیادہ جسقدر چاہتا ہی برکت عطا فرماتا ہی اور اسکا کوئی اندازہ نہین کرسکتا ہی جیسے آنحضرت صلے اللہ ...
کرائی گئی تو منجملہ آیات الٰہی کے آپ نے یہ دیکھا کہ ایک قوم زراعت کرتی ہی اور وہ فورًا پیدا ہوکر پھل لاتی ہی اور ...
پھر زراعت کرتے ہین تو پھر ہی کیفیت ہوتی ہی اور آپ کے ساتھی فرشتہ نے بیان کیا کہ یہ لوگ راہ الٰہی مین اپنے ...
کرنے والے ہین کہ انکے اعمال قیامت تک اس کثرت سے نمو و ترقی پاتے رہینگے۔ کما فی الصحیح۔ پس مجاہدین اگرچہ ظاہر ...
ومال کو اللہ تعالے کی راہ جہاد مین خرچ کرتے اور اپنی جان کو دریغ نہین رکھتے ہین لیکن یہ اُنکے حق مین مصیبت نہین ...
کفار اسکو اپنی نظر مین مصیبت دیکھین کیونکہ یہ درحقیقت دنیا مین عزت وسلطنت وغنیمت ہی اور آخرت مین ...
قرب منزلت ورفعت ہی والحمد للہ رب العالمین۔ فافہم واللہ سبحانہ تعالے اعلم۔ ف ۲ فی اشارات العرائس قولہ تعالی
وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم الآیہ۔ اللہ تعالے نے ازل مین ہر چیز کو مقدر فرمایا ہی اور انھین مقدرات مین سے
کمائیان ہین یعنے بندہ جو افعال کرتا ہی وہ درحقیقت اللہ تعالے کی پیدا کی ہوئی چیزین ہین جنکو وہ کماتا ہی لیکن اللہ تعالے
حسن صنعت وامتحان قدرت ایسے طور پر جاری ہی کہ کفار اسکو اپنا پیدا کیا ہوا فضل سمجھتے ہین بلکہ بعضے فرقہ مبتدعین مانند
روافض ومعتزلہ کے بھی اسی جہالت مین گرفتار ہین اور یہ انپر دو طرح حجت ہی اول تو انھون نے مخلوق کو بھی خالق بنایا
شرک خفی مین آلودہ نجاست ہوئے اور دوم یہ کہ انھون نے اپنے آپ کو پورا ملزم ٹھہرایا کہ انمین کچھ بھی عذر کی جگہ نہین
پھر بھی باطل اعتقاد جمایا حالانکہ حق صحیح یہ ہی کہ بندون کا خالق اور انکے افعال کا خالق وہر چیز کا خالق وہی وحدہ لاشریک
اور سوائے اُسکے جو کچھ ہی سب مخلوق ہی کما قال تعالے واللہ خلقکم وما تعملون یعنے اللہ تعالے نے تمکو اور تمہارے ...
پیدا کیا ہی پھر جس شخص مین جو عمل پیدا ہوا وہ اُس نے کمایا۔ حدیث مین ہی کہ اگر اُسکو نیکی ملے تو اللہ تعالے کی حمد وثنا کرے
بدی پاوے تو اپنے ہی نفس پر ملامت کرے یعنے وہ اسی لائق تھا۔ پھر جب بندہ نے جرم کمائے تو ... سبب ...
ہو جائیگا۔ پھر اگر وہ اللہ تعالے کا بندہ ہی تو دنیا مین اللہ تعالے بعضی مصیبتون سے اُسکا کفارہ کردیتا ہی اور ...
نکال لیتا ہی حالانکہ عذاب آخرت کے مقابلہ مین درحقیقت یہ مصیبت کوئی چیز نہین ہی اور یہ بھی ہر شخص کے ...
بہت سے لوگ اہل اسلام مین بھی کم درجہ والے ایسے ہوتے ہین کہ اُنسے عفو کر دیا جاتا ہی اور مصیبت ...
مصیبت کو برداشت نہین کرسکتے ہین حتے کہ ایمان سے خارج ہو جاوین حالانکہ اللہ تعالے نے اپنے فضل ...
اور وہ اپنے بندون سے خوب آگاہ ہی پس ہر ایک کے لائق اسپر مصیبت دیجاتی ہی کیا نہین دیکھتے ہو ...
لائق سب سے اول انبیاء علیہم السلام ہین پھر اولیاء پھر درجہ بدرجہ۔ کما فی الصحیح۔ اور اگر ...
نہین ہی یعنے اللہ تعالے نے اُسکو قبول نہین فرمایا ہی یعنے مومن نہین ہی تو اسپر اُسکی ...

Marfat.com

بعض لوگون کے مال و متاع دے دیتا ہے اور گمراہی مین اسکی رسی ڈھیلی کر دیتا ہے - حدیث مین آیا ہے کہ مومن کو ہمیشہ دنیا مین بلائین پہونچتی رہتی ہین یہانتک کہ جب دنیا سے نکلتا ہے تو صاف پاکیزہ نکلتا ہے اور کافر و منافق کو درخت کی طرح آندھی کے جھونکے اثر نہین کرتے یہانتک کہ وہ یکبارگی جڑ سے گرجاتا ہے (الصحیح) پھر بندۂ مقبول کو بھی گناہون سے صاف کرنے کے لیے کچھ تھوڑے ہی امتحان مین ڈالتا ہے اور بکثرت جرائم کو اپنے کرم و فضل سے عفو فرماتا ہے تاکہ وہ اپنے نفس کو پہچان جاوے - شیخ ابن عطاء رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ جس بندہ نے یہ نہ پہچانا کہ جو مصیبت اسکو پہونچی یہ اسکی قلیل بدکاری کا عوض ہے اور اسکے مولاے سبحانہ تعالے نے بہت کچھ اس سے عفو فرمایا ہے اگر اس نے یہ نہ پہچانا تو اس نے اپنے رب عزوجل کا احسان بہت کم پہچانا اور جو شخص اپنے گناہ و جرم پر نادم نہوا تو کمتر امید ہے کہ وہ مصیبت و فتنہ سے نجات پاوے اعوذ باللہ من سیآت افعالی ان ربی عفو غفور

وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝ إِنْ يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ ۚ

اور ایک اُسکی نشانی ہے چلتے جہاز دریا مین جیسے پہاڑ اگر چاہے تھام دے ہوا پھر رہ جاوین سارے دن ٹھہرے اُسکی پیٹھ پر

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝ أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيرٍ ۝

مقرر اس مین پتے ہین ہر ٹھہرنیوالے کو جو حق مانے یا تباہ کر دے اُنکو لوگون کی کمائی سے اور معاف بھی کرے بہتون کو

وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا لَهُمْ مِنْ مَحِيصٍ ۝

اور جان لیوین جو جھگڑتے ہین ہماری قدرتون مین کہ نہین اُنکو بھاگنے کی جگہہ

جوار در اصل جواری تھا لیکن بالاتفاق رسم الخط مین یا نہین لکھی جاتی ہے - اور پڑھنے مین دو قرائتین ہین ایک مین یا پڑھی جاتی ہے خواہ وصل کی آجاوے یا وقف کی آجاوے اور دوسری قرأت مین نہین پڑھی جاتی ہے خواہ وقف ہو یا وصل ہو اور یہ لفظ جمع جاریہ ہے جو دریا مین جاری و روان ہوتی ہین یعنے کشتیان و جہاز - اور نزول آیت کے وقت اگرچہ اس صفت کے بادبانی تھے لیکن اللہ تعالے نے علم قدیم کے موافق بیان فرمایا کہ وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ - اور اسکی آیات قدرت مین سے سمندر مین بڑی کشتیان ہین جیسے پہاڑ - ف - اعلام جمع علم بمعنی پہاڑ - خلیل رحمہ نے کہا کہ عرب ہر بلند چیز کو علم کہتے ہین - مجاہد رحمہ نے کہا کہ علم یہان قصر ہے یعنی بڑا محل - مترجم کہتا ہے کہ اس زمانہ مین امریکہ والون نے بعض جہاز ایسے بنائے جو بڑے محل کے مانند ہین حتے کہ اجنبی مسافرون کو یکایک یہ امتیاز نہین ہوتا کہ سمندر کنارے یہ محل بنا ہوا ہے یا جہاز کھڑا ہے - پھر قصر کے مانند جن سامان کو ظاہر مین آدمیون نے بنایا ہے یہ درحقیقت اللہ تعالے کے پیدا کرنے سے پیدا ہوا کیونکہ مخلوقات کے افعال کا پیدا کرنے والا اللہ خالق عزوجل ہے اور یہی اہل السنت کا مذہب ہے اور آیت قدسی اسکے واسطے صریح دلیل ہے اگرچہ عوام الناس اسکے سمجھنے سے عاجز ہوتے ہین اور اگر سمجھتے تو اللہ تعالے کی معرفت حاصل ہوتی بالجملہ اُسی کی قدرت سے یہ بڑے بڑے جہاز سمندر مین چلتے ہین حالانکہ ایک لکڑی اُسمین ڈوب جاتی ہے - اگر کہا جاوے کہ اسکے عریض تختہ سمندر کی سطح کو دبانے سے نہین ڈوبتے ہین تو مترجم کہتا ہے کہ ہان ہمارے حواس کے تجربہ کے واسطے یہ امر کارآمد ہے لیکن یہ حقیقت قدرت نہین ہوسکتا بلکہ حواس کے تجربہ سے ایسا معلوم ہوا ہے - پس جن لوگون کو سمجھ ہے وہ اللہ تعالے کی قدرت

دیکھے ہین کہ یہ بھی اسی نے پیدا کر دیا کہ ایک پتھر ڈوب جاوے یا پہاڑ ڈوب جاوے ولیکن پہاڑ
مین چلتا ہی پس لوگون کو اسکا شکر کرنا چاہیے اور اپنے رب عزوجل کی توحید و عبادت مین قائم رہنا چاہیے اور
خوف کرنا چاہیے۔ اِنْ یَّشَاْ یُسْكِنِ الرِّیْحَ اگر اللہ تعالے چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے۔ ف
آسانی کے ساتھ جہاز چلتے ہین یا کو لمنیست کر دے جسکی وجہ سے دخانی جہاز چلتے ہین۔ فَیَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰی
سمندر کی سطح پر بیچ پڑے رہ جاوین۔ ف ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سمندر کے تھپیڑون سے ڈگمگاتے
ہون۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ اس معاملہ مین البتہ صبر کرنے والے شکرگزار
نعمت الٰہی کی بڑی آیات ہین۔ ف جو اللہ تعالے کے انعام پر شکر کرتا ہی اور اپنے نفس کو طاعت الٰہی مین
کرتا ہی اور اللہ تعالے اپنی نعمت بند نہین کرتا کیونکہ اسکو ہر طرح اپنی مخلوقات پر احاطہ حاصل ہی کیونکہ ہر دم تمام مخلوقات
قبضہ قدرت مین مسخر ہی چاہے وہ اُنکے جہازون کی رفتار بند کر دے۔ اَوْ یُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا۔ یا اُنکے کمائے ہوئے
کی وجہ سے اُنکو ہلاک کر دے۔ ف خواہ اسطرح کہ راہ مین جہاز ایسی جگہ اڑ جاوے کہ بھوکون مرین یا تباہ ہو جاوین
کہ غرق ہون یعنے اگر جہاز والون کو اُنکے گناہون کے عوض گرفتار کرے تو اُنکو ہلاک کر دے۔ وَیَعْفُ عَنْ كَثِیْرٍ
بہتیرے گناہون سے عفو فرماتا ہی۔ ف اور ایک قرأت مین یعف آیا ہی اور کہا گیا کہ یہ جمہور کی قرأت ہی تو بھی
یہی ہین۔ اور شاید یہ مراد ہو کہ یا اُنکو ہلاک کرے اور بہتون کو عفو کرے۔ وَّیَعْلَمَ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا
مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ۔ اور جان لینگے وہ لوگ جو ہماری آیات مین جدال کرتے ہین کہ اُنکے واسطے کہین
چھٹکارے کا ٹھکانا نہین ہی۔ ف یعنی ناشکرے کافرون کو اگر ہم نے چندروز سمندر مین غرق سے بچا دیا تو بھی عنقریب
اُنکو ایسے عذاب مین گرفتار فرما وینگے کہ اُنکو معلوم ہو جاویگا کہ عذاب الٰہی سے بچنے کا کہین ٹھکانا نہین ہی۔ یہ معنے جو مذکور ہوئے
بنا بر قرأت امام نافع و ابن عامر کے ہین جنھون نے یعلم بالرفع پڑھا ہی اور باقیون کی قرأت مین یعلم بالنصب ہی تو معنے یہ
کہ ہم اُنکو غرق کر کے ہلاک کرین تاکہ اُنکے ظلم و شرک کا انتقام لین اور تاکہ یہ لوگ جو ہماری آیات کو جھٹلاتے اور ہمارے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم و قرآن سے انکار کرتے رہے جان لین کہ اُنکے بچنے کا کہین ٹھکانا نہین ہی کیونکہ ظالمون کو اللہ تعالے
آخر ایسی جگہ ہلاک و برباد کرتا ہی کہ اُنکو کہین ٹھکانا نہین رہتا کیونکہ مشرک و ظالم اپنے نزدیک مغرور رہتا ہی ولیکن درحقیقت
وہ قبضہ الٰہی مین مقہور ہی پس انکی دنیا بھی برباد ہوتی ہی اور ظالمین بھی ہلاک کر دیے جاتے ہین۔

فَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

سو جو ملا ہی تمکو کچھ چیز ہو سو برتنا ہی دنیا کے جیتے اور جو اللہ کے یہان ہی بہتر ہی اور رہنے والا واسطے ایمان والون کے

وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۚ وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا

اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہین اور جو بچتے ہین بڑے گناہون سے اور بےحیائی سے اور جب

هُمْ یَغْفِرُوْنَ ۚ وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی

وہ معاف کرتے ہین اور جنھون نے حکم مانا اپنے رب کا اور کھڑی کی نماز

Marfat.com

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝

اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہین ۔ اور وہ لوگ کہ جب اُنپر ہووے چڑھائی تو وہ بدلا لیتے ہین

دنیا کے مال ومتاع کی زینت کافرون کے حق مین کفروغرور کی اصلیت ہر اور اسی دنیا کی ہوس مین آخرت سے منکر ہوجاتے ہیں اور متاع ومال دنیا جمع کرکے مغرور ہو جاتے ہین اور تکبر سے حق بات نہین سُنتے بلکہ اپنے آپ کو کثرت مال ومتاع مین سمجھکر تمام جہان سے بہتر اور اللہ تعالے کے یہان معزز وبرتر سمجھتے ہین اور اہل اسلام ودار آخرت کو خیال سمجھکر توہین کرتے ہین ۔ اللہ تعالے نے کافرون ومشرکین کی توہین فرمائی اور اپنے مومنین بندون کی تحسین فرمائی چنانچہ کافرون کو خطاب کیا بقولہ تعالے فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا پس تمکو جو کچھ دیا گیا تو یہ دنیاوی زندگی کی متاع ہر ۔ ف یعنے تم کس بات پر متکبر ومغرور ہو کر آیات آلہی سے کفر کرتے ہو اور اہل ایمان پر اپنی فضیلت ظاہر کرتے ہو کیونکہ دنیا اور اُسکی زینت محض فانی ہر اور جو کچھ تم نے حاصل وجمع کیا ہر یہ دنیاوی زندگی کی متاع ہر کہ دنیاوی زندگی مین اس سے بسر کرنے کا نفع لیا جاوے اور آخر یہ زائل وبرباد ہر ۔ اور مسلمانون کو اگر یہ متاع بکثرت حاصل نہو تو اُنکے حق مین کوئی مضرت نہین کیونکہ وہ دنیا کو اپنے نفس کے واسطے نہین چاہتے ہین بلکہ دنیا مین مخلوقات کے ساتھ عدل کرکے ثواب آخرت چاہتے ہین اور وہ اللہ تعالے کے یہان قطعی موجود ہر ۔ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اور جو کچھ اللہ تعالے کے یہان ہر وہ بہتر اور دائمی باقی ہر ۔ ف اور وہ نعمت آخرت ہر مگر وہ کافرون ومشرکون کے واسطے نہین ہر بلکہ ۔ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اُن بندون کے واسطے ہر جو ایمان لائے ۔ ف یعنے اللہ تعالے کی آیات و اُسکے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور اُنہین اللہ تعالے نے پسندیدہ صفات عطا فرمائے ہین از انجملہ اول صفت جو اصل ہر وہ یہی ہر کہ ایمان والے ہین وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اور اپنے رب عزوجل پر توکل کرتے ہین ۔ ف یعنی دوسری صفت اُنہین یہ ہر کہ اپنی تدابیر پر اعتماد نہین کرتے بلکہ شریعت آلہی کے موافق احکام آلہی عزوجل کی تعمیل کرتے ہین اور ظاہری اسباب پر بھروسہ نہین کرتے بلکہ اللہ تعالے کی قوت ونصرت پر بھروسہ کرتے ہین کہ وہی اُنکی اعانت فرماتا اور اُنکے کامون کا نیک نتیجہ پیدا فرماتا ہر ۔ کیونکہ کسی تدبیر کا اور اسباب ظاہری کا خود اثر نہین ہر بلکہ وہ نتیجہ پیدا ہوتا ہر جو اللہ تعالے چاہے ۔ پس جب اللہ تعالے کے مومنین بندے اُسپر توکل کرکے اُسکے احکام بجا لاتے ہین تو رب ارحم الراحمین اپنی رحمت سے اُنکی کارسازی فرماتا ہر اور ہر طرح کی توفیق ونصرت عطا فرماتا ہر کیونکہ اللہ تعالے کے نزدیک یہ پاکیزہ بندے اُسکے محبوب ہین ۔ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اور ایسے بندے ہین کہ کبیرہ گناہون سے اور فحش باتون سے اجتناب رکھتے ہین ۔ ف فرائض وواجبات کو ترک نہین کرتے اور حرام باتون کے مرتکب نہین ہوتے ہین اور اللہ تعالے سے توبہ کرتے رہتے ہین ۔ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ اور جب کبھی غضبناک ہو جاتے ہین تو وہ لوگ بخش دیتے ہین ۔ ف جبلت الہی پاکیزہ ہو گئی ہر کہ جب اُنکا نفس کسی پر غضبناک ہو جاتا ہر تو اپنے نفس کے واسطے آدمیون سے انتقام نہین لیتے بلکہ عفو ودرگذر کرتے ہین ۔ اور حدیث مین آیا ہر کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس کے واسطے کسی سے کبھی انتقام نہین لیا لیکن جب کبھی اللہ تعالے کی حرمات شریعت مین کچھ ہتک ہوتی تو اُسکے واسطے خشمناک ہو جاتے تھے (الصحیح)

ابراہیم نخعی رح سے روایت ہی کہ مومنین کا یہ حال تھا یعنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان [illegible]
کرتے تھے اور جب قابو پاتے تھے تو عفو کر دیتے تھے (رواہ ابن ابی حاتم بسند صحیح) [illegible]
اور ایسے بندہ ہین کہ انھون نے اپنے رب عزوجل کے واسطے قبولیت چاہی ف یعنی [illegible]
جو کچھ اللہ تعالے نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر حکم بھیجا تو انھون نے تہ دل سے [illegible]
الصَّلٰوۃَ اور اُنکی یہ صفت ہی کہ انھون نے نماز ٹھیک قائم کی ف یعنی شرع الٰہی [illegible]
ٹھیک ادا کیا کہ اُسکے وقت و طہارت و ارکان و جمعہ و جماعت کا لحاظ رکھا وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ [illegible]
درمیان مشورت ہی ف یعنی اُنکی یہ صفت ہی کہ جہاد و جنگ وغیرہ کسی کام مین کوئی اپنی [illegible]
ابرام نہین کرتے بلکہ باہم ملکر مشورہ سے اس کام کی راے کو تجویز کرتے ہین تاکہ جماعت کی راے سے متفق ہو کر [illegible]
بھروسہ کرین تاکہ وہی اپنی رحمت و فضل سے کارسازی فرماوے ضحاک رح سے روایت ہی کہ جب مدینہ کے لوگون [illegible]
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ظاہر ہونا سُنا تو ابو ایوب کے گھر مین جمع ہو کر باہم مشورت کی کہ اس رسول پر ایمان [illegible]
اور اسکی مددگاری کرین۔ مترجم کہتا ہی کہ مدینہ مین دو قومین آباد تھین ایک یہودی جو پڑھے لکھے تھے اور دوم [illegible]
جو اصل مین یمن کے رہنے والے تھے اور سورہ سبا مین اسکی تحقیق بیان ہو چکی ہی اور اللہ تعالے نے انہین [illegible]
وکثرت عطا فرمائی کہ انھون نے یہودیون کو زیر کر لیا تھا جسے کہ یہودی جلکر انسے کہتے کہ عنقریب وہ وقت آنے والا [illegible]
پیغمبر آخر الزمان پیدا ہونگے اور اُنکے سایۂ حمایت مین ہم لوگ تمکو خوار کرینگے کیونکہ تم لوگ بت پرست ہو۔ یہ لوگ [illegible]
سنکر تعجب کرتے اور کبھی کبھی اُنسے حال پوچھا کرتے تو وہ لوگ کتاب توریت سے پیغمبر آخر الزمان کی بشارت بیان کیا کرتے
تھے اور اسوقت تک انین توریت موجود تھی سواے بعض ایسے مقامات کے جنمین حضرت عیسے علیہ السلام کی بشارت
دی گئی تھی وہان تو البتہ کئی سو برس پہلے یہودیون نے تحریف کر دی تھی اور باقی احکام و بشارت خاتم المرسلین [illegible]
موجود تھے۔ پھر تھوڑے دنون کے بعد یہودیون نے سُنا کہ قریش کے نسب عالی بنی ہاشم کے خاندان اسمٰعیل حضرت [illegible]
نسب سے ایک پیغمبر ظاہر ہوئے اور اُنکی قوم اُنسے مخالف ہی پس یہودیون نے امتحان کے واسطے قریش سے کچھ [illegible]
سوالات بھیجے جب قریش نے وہ سوالات پیش کیے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وحی الٰہی سے صحیح جواب [illegible]
اس سے یہودیون کو قطعًا یقین ہو گیا کہ بیشک یہ پیغمبر ہین ورنہ قریش عرب جو محض جاہل کہ سواے [illegible]
شاعری کے الف کے نام سے بھی نہین جانتے ہین تو غیر ممکن تھا کہ وہ لوگ علمی جواب دیسکین خصوصًا [illegible]
وحی الٰہی کے سواے کسی طرح علم ہونا ممکن نہین ہی۔ باوجود اس یقین کے انھون نے اپنی طرف [illegible]
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک اُنکی رسائی نہوئی کیونکہ کفار مکہ سے آزار پاتے [illegible]
خفیہ مکانات مین اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو معرفت حق تعلیم فرمایا کرتے تھے اور [illegible]
دشمنی و ایذا پر آمادہ تھے۔ پس جب یہودیون نے یہ حال سُنا [illegible]
تھے اور یہودیون کے خیالات بگڑ چکے تھے خصوصًا جبکہ [illegible]

اور دنیا (مال ومتاع) کی محبت انکے دلون پر چھا گئی تھی اور مشہور ہی کہ مدینہ کے یہودی بہت مالدار تھے۔
صرف دنیا کی طرف لگی تھی اور قلبی بصیرت مضمحل ہوگئی تھی لہذا جب انھون نے سُنا کہ وہ رسول بے مال ودولت
ہین اور کافرون سے چھپے ہوئے ہین اور اُنکے اصحاب بھی مختفی ہین اور فقیر بھی ہین تو یہود سخت متردد ہوگئے اور اسی درمیان
الله تعالے نے بنو قیلہ کے دونون گروہون یعنے اوس وخزرج کے درمیان لڑائی ڈالدی اور یہود بھی بعضے ادھر اور
بعضے اُدھر شریک ہوئے اور آخر دونون گروہون مین اسقدر سخت لڑائی ہوئی کہ جانبین کے بڑے بڑے سردار مارے گئے
اور دونون گروہ بے سر ہوکر اپنی بدکرداری پر نادم ہوئے اور ناچار باہم صلح کرلی۔ پھر چاہا کہ عبدالله بن ابی بن سلول کو
بادشاہ بناوین اور سب لوگ اُسکے فیصلہ پر راضی رہین تاکہ آیندہ باہم کشت وخون واقع نہو اس درمیان مین حج کا موسم آیا
دونو فریقین نے اپنی اپنی طرف سے چھانٹ کر کچھ لوگ بھیجے تاکہ اپنے بت منات سے اُسکی رضامندی مانگین کہ اب وہ ہمارے
حال پر رحم کرے یہ سب اُنکے جاہلانہ کفر کے خیالات تھے اور اس درمیان مین یہ بھی چاہا کہ قریش سے عہدنامہ کرلین کیونکہ باہمی
لڑائی مین ہماری قوم بہت ضعیف ہوچکی تو شاید عرب کی کوئی قوم ہمپر حملہ کرکے غارت کردے اور جب مشہور ہوگا کہ ہم لوگ
قریش کے حلیف ہین تو ہر قبیلہ ہم سے پرہیز کریگا۔ یہ سمجھکر اپنے اپنے نقیب روانہ کیے جب یہ لوگ وہان پہونچے تو انھون نے
دیکھا کہ ایک شخص بابرکت جنکی پیشانی سے نور چمکتا ہے مقام منیٰ مین عرب کے ہر فریق کو راہ توحید کی دعوت کرتے ہین مگر کوئی التفات
نہین کرتا ہے ان لوگون نے جب رسول الله صلے الله علیہ وسلم کو دیکھا تو ازلی نور انکے دلون مین اُبھرا اور انکو بے اختیار
محبت پیدا ہوئی اور باہم مشورہ کرکے رات کو یہ لوگ جاکر رسول الله صلے الله علیہ وسلم کو لائے اور پہاڑ کی گھاٹی مین بیٹھکر
آپ سے پیغام رسالت سُنا اور یقین کرلیا کہ بیشک یہ وہی پیغمبر ہین اور انمین وہی سب نشانات موجود ہین جو ہم سے یہودی لوگ
بیان کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ تمام دینون پر غالب ہوجاوینگے پس ایسی صورت مین ہمپر لازم ہی کہ ہم انھین کی اتباع کرین۔
جب انکی رائے متفق ہوئی تو انھون نے قریش سے معاہدہ کرنا ملتوی کیا اور واپس آکر مدینہ مین اپنے لوگون سے یہ حال
ظاہر کیا تو انمین سے اہل الرائے مجتمع ہوکر ابو ایوب کے گھر مین مشورہ کرنے لگے اور سب کی رائے متفق ہوگئی کہ بیشک
اسی پیغمبر پر ایمان لانا چاہیے اور اسی کی نصرت کرنا چاہیے چنانچہ سال آیندہ مین فریقین نے زیادہ آدمی بھیجے اور انکو
اختیار دیا کہ رسول الله صلے الله علیہ وسلم سے درخواست کرین کہ آپ مع اصحاب کے [illegible] تشریف لاوین اور جو کچھ
آپ شرطین فرماوین سب ہمکو منظور ہین۔ اسی قصہ کی جانب ضحاک رہ نے اپنے قول مین اشارہ کیا ہی۔ شیخ ابن العربی رحمہ نے
لکھا کہ مشورہ الله تعالے کے نزدیک پسندیدہ ہی حتے کہ الله تعالے نے اپنے رسول صلے الله علیہ وسلم کو بحکم قولہ تعالے
وشاورهم فی الامر الآیہ مشورہ کرنے کا حکم دیا ہی۔ چنانچہ رسول الله صلے الله علیہ وسلم ہر امر مین صحابہ رضی الله عنہم سے مشورہ
لیتے جہان رائے کی ضرورت ہوتی تھی باوجودیکہ آپ تمام جہان سے افضل ہین۔ اور یہ مشورہ ایسے امور سے خاص ہی جہان رائے
کی ضرورت ہی لہذا آنحضرت صلے الله علیہ وسلم احکام الٰہی مین مانند فرائض ومباحات ومحرمات کے مشورہ نہین لیتے تھے کیونکہ
انمین کسی رائے کی ضرورت باقی نہین ہی اور اسی طرح صحابہ رضی الله عنہم بھی باہم مشورہ کرتے تھے اور یہ بتواتر معروف ہی۔
مشورہ کرنے مین جماعت کے درمیان باہم الفت پیدا ہوتی ہی اور عقول کے اجتماع سے راہ صواب کھلجاتی ہی اور جب قوم

Marfat.com

مشورہ سے کام کیا اُنکو ٹھیک راہ ملجاتی ہی اور جماعت مشورت کو لازم ہی کہ احسن جو افضل [illegible]
راے پر ہٹ نہ کرے بلکہ افضل الراے پر متفق ہوجاوین اور اُسی کو اپنی راے سمجھین کیونکہ جو حق [illegible]
پیدا ہوئی ہی۔ اور اللہ تعالے اسمین برکت عطا فرماتا ہی جبکہ اُسکی رضامندی حاصل [illegible]
اپنے نیک بندون کی تعریف فرمائی کہ اُنکا کام اُنکے درمیان بمشورت ہی یعنی کوئی شخص [illegible]
اور نہ تکبر دکھلا کر تنہا اپنی راے پر جبر کرتا ہی اور نہ یہ لوگ کام مین جلدی کرتے ہین بلکہ باہم مشورہ کر کے [illegible]
متفق ہوکر اللہ تعالے پر توکل کرتے ہین۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اور ہم نے جو اُنکو روزی [illegible]
خرچ کرتے ہین۔ ف رضاے الٰہی کے واسطے محتاجون پر صدقہ کرتے ہین اور اللہ تعالے کی راہ مین [illegible]
اور مال کو دنیا کی محبت سے جمع نہین کرتے اور نہ غریبون سے اسطرح کھینچتے ہین کہ اُنکو معیشت مین تکلیف ہو [illegible]
روکتے ہین کہ وہ قحط و مصیبت مین مرجاوین بلکہ ترحم رکھتے ہین اور اپنے نفس کو ناحق ذلیل نہین کرتے۔ چنانچہ [illegible]
وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ اور ایسے بندے ہین کہ جب اُنکو کسی کی طرف سے
بیوجہی ہو تو ظالم سے اپنا انتصار لیتے ہین۔ ف کہ ظلم سے اُسکا ہاتھ کوتاہ ہو۔ چنانچہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ [illegible]
روایت ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان یہی تھی کہ اپنے نفس کو ذلیل کرنا ناگوار رکھتے تھے کہ بیوقوف و فاسق لوگ [illegible]
کر سکین ولیکن جب انھون نے قابو حاصل کرلیا تو اُسوقت عفو کر دیتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انتصار رکھے [illegible]
لازم نہین ہی کہ اگر مسلمان بھائی سے کوئی تعدی واقع ہوگئی تو خواہ مخواہ اس سے عوض لے لیا جاوے تب ہی [illegible]
رفع ہو بلکہ قابو پاکر کفایت کرنا ہی کیونکہ عفو کرنا ہی صفت جمیل ہی بلکہ جس نے انتقام لے لیا اُسنے اپنے واسطے کوئی فضیلت [illegible]
نہ چھوڑی ولیکن اگر عوض لینا چاہے تو جائز ہی اور وہ بھی برابر ہونا چاہیے چنانچہ آیندہ اسکا بیان آتا ہی۔ ولیکن عفو کی [illegible]
شیخ ابن کثیر رہ نے لکھا کہ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے جب اپنے بھائیون پر قابو پایا تو بحکم قولہ تعالے [illegible]
علیکم الیوم یغفر اللہ لکم الآیہ باوجود قدرت کے اُنکو فرمایا کہ آج تمپر کچھ ملامت نہین ہی اللہ تعالے تمکو بخشے۔ و اور رسول [illegible]
صلے اللہ علیہ وسلم نے بارہا عفو فرمایا چنانچہ جس سال آپ مدینہ سے مکہ کو اداے عمرہ کی نیت سے تشریف لیگئے تھے
آپ نے حدیبیہ مین قیام کیا اور اُسوقت تک مکہ فتح نہین ہوا تھا ولیکن مشرکین مکہ بھی حاجیون کو نہین روکتے تھے اگرچہ
ساتھ دشمنی ہو لیکن اس موقع پر انھون نے جہالت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و آپکے اصحاب رضی [illegible]
روکنا چاہا اسی واسطے آپ نے حدیبیہ مین قیام کیا اور چونکہ آپ مع اصحاب کے احرام مین تھے [illegible]
کرتا اور نہ اُس سے کوئی تعرض کرنا ہی ولیکن مشرکین مین سے اسی آدمیون نے مکر کیا کہ جاکر [illegible]
کوہ تنعیم کیجانب سے خفیہ اُتر آئے۔ ولیکن خالق عزوجل اپنے حبیب رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا اور اپنے [illegible]
حافظ ہی اُس نے ان مفسدون کو مقہور کر کے بے بس کر دیا تھا کہ ایک صحابی ان مفسدون مین سے [illegible]
گھیر کر باندھ لیتا تھا چنانچہ سب گرفتار ہوکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش کیے گئے [illegible]
مایوس تھے کہ ناگاہ رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو عفو فرماکر چھوڑ دیا۔ اسیطرح [illegible]

Marfat.com

[illegible] اور جب ایک منزل مین لشکر نے نزول کیا تو وہان سایہ نہ تھا سوائے سایہ کیکر کے پس [illegible] سب سے زیادہ گھنے درخت کے نیچے صاف کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی استراحت کے لیے [illegible] اور خود یہ لوگ دوسرے درختون کے نیچے استراحت لینے لگے کہ ناگاہ ایک شخص جسکا نام غورث بن الحارث تھا آیا اور [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار گھسیٹ کر قتل کا قصد کیا کہ ناگاہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور وہ ننگی تلوار [illegible] ہوئے تھا اور کہتا کہ اسوقت آپ کو مجھ سے کون بچا دیگا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالے بعض روایت مین ہی کہ حضرت [illegible] علیہ السلام نے اسکا ہاتھ پکڑ کر جھٹک دیا کہ وہ گرا اور تلوار اُسکے ہاتھ سے چھوٹ گئی پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے [illegible] تلوار اُٹھائی اور فرمایا کہ اب تجھکو کون بچا دیگا اُس نے کہا کہ کوئی نہین مگر آنکہ آپ عفو فرما دین پھر آپ نے اسکو عفو کر دیا [illegible] اسی طرح [illegible] دیا تین بار واقع ہوا ہی کہ آپ نے عفو فرمایا اور اسی طرح آپ نے خیبر کی یہودیہ کو جو مرحب مقتول کی بہن تھی جسنے [illegible] کو بھونی بکری مین زہر ملا کر کھلایا تھا اور اسی گوشت نے آپ سے کلام کیا کہ مجھ مین زہر ملا ہوا ہی آپ نہ کھا دین اور اُس [illegible] یہودیہ نے اقرار کیا کہ بیشک مین نے اس غرض سے ملایا تھا کہ اگر آپ پیغمبر ہین تو ضرر نہو گا ورنہ ہم لوگون کو نجات ملیگی پس آپ نے اسکو عفو کر دیا ولیکن جب اس یہودیہ خبیثہ کی بدحرکت سے بشر بن براء رض بوجہ سرایت زہر کے شہید ہو گئے تو [illegible] وارثون نے قصاص چاہا پس آپ نے اسکو قصاص مین قتل کر دیا چنانچہ محمود بن سلمہ رض نے قصاص لیا۔ اسی طرح آپ نے لبید بن اعصم یہودی کو جس نے آپ پر سحر کیا تھا عفو کر دیا۔ اور اس بارہ مین احادیث و آثار بکثرت ہین واللہ الموفق۔ ف۲ فی العرائس قولہ تعالے فما اوتیتم من شیئ فمتاع الحیٰوۃ الدنیا۔ واضح ہو کہ جب بندہ مرتبۂ صلاحیت پر ہوجاتا ہی حتے کہ اُسکو کرامات و معاملات حاصل ہوتے ہین تو بھی اسکو اپنے نفس سے فریب نہ کھانا چاہیے کیونکہ یہ کرامات و معاملات وغیرہ بھی متاع دنیاوی ہی کہ اللہ تعالے کے ذکر سے اور بہت یاد کرنے سے اس دنیا مین اُسکو یہ کرامات بھی حاصل ہوگئین ولیکن نعمت وہ ہی جو آخرت مین ہی پس خلوص کے ساتھ اسی کو طلب کرنا چاہیے تاکہ وہان کشف مشاہدہ و نور وصال و علوم غیب حاصل ہون [illegible] بعض مشائخ رح نے فرمایا کہ کوئی نعمت ہو وہ محض فضل الٰہی عزوجل ہی اور جسنے اُسکو نہ سمجھا وہ ہنوز راہ معرفت مین احمق ہی کیا نہین دیکھتا ہی کہ کمتر نعمت جو دنیا مین تجھکو دیگئی مثلاً کان و آنکھ وغیرہ تو تمام تیری طاعت و عبادت اس ایک نعمت کا مقابلہ نہین کر سکتی ہی پھر بھلا یہ غرور تجھے کہان سے پیدا ہوسکتا ہی کہ تیری عبادت سے نعمت آخرت کا استحقاق ہووے بلکہ وہ اللہ تعالے اپنے فضل سے عطا فرماویگا۔ مترجم کہتا ہی کہ یہ مقام دقیق ہی اور بوجہ بیان فرمایا یہ صحیح ہی لیکن اس سے یہ مغالطہ نہو کہ طاعت و عبادت بیکار ہی کیونکہ یہ عاجزی و حماقت ہی چنانچہ اسکی تحقیق سابق مین بیان ہو چکی ہی۔ واللہ سبحانہ تعالے اعلم۔ پھر اللہ تعالے نے مکارم اخلاق کا تتمہ فرمایا۔

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور برائی کا بدلا برائی ویسی ہی پھر جو کوئی معاف کرے اور سنوارے سو اُسکا ثواب ہی اللہ کے ذمے بیشک اُسکو خوش نہین آتے گنہگار

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ

اور جو کوئی بدلا لے اپنے ظلم پر سو اُنپر بھی نہین الاہنا الاہنا تو اُنپر جو

Marfat.com

يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

ظلم کرتے ہین لوگون پر اور دھوم اُٹھاتے ہین ملک مین ناحق اُن لوگون کو ہے

صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝

سہا اور معاف کیا بیشک یہ کام ہمت کے ہین

جب اللہ تعالے نے اجازت دی کہ مظلوم کو انتصار مین عوض لینا جائز ہے کیونکہ ظالم نے اپنی بدی کا عوض
لیکن برابری شرط ہے لہذا فرمایا۔ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا اور بدی کا بدلا اسکے مثل بدی ہے
دونون کے صورت یکسان ہے پس مقدار وکیفیت مین برابری سے صورت یکسان ہوگئی اور حکم مین فرق ہے
ظلم سے ناحق بدی پہونچائی مثلاً کسی کا ہاتھ کاٹ دیا تو یہ بدی ہے کہ اسکی سزا مقرر ہے پھر جب مظلوم کے واسطے اللہ تعالے
بندون نے بوقت انتصار کے مددگار ہوکر ظالم سے بدلا دلوایا اور مظلوم نے عوض مین ظالم کا ہاتھ کاٹ دیا تو یہ اگرچہ
ویسا ہی بدفعل ہے لیکن حقیقت مین عوض ہے نہ تعدی وظلم اسی واسطے اسکے فعل پر سزا نہین ہے۔ اور آیت قدسی مین
کہ ہر بدکاری کے واسطے نتیجہ اُسکی بدکاری کے مثل موجود ہے پس بدکار کو سمجھ لینا چاہیے کہ اُسنے جو بیج بویا اسکا پھل
تھوہڑ سے انگور نہین پیدا ہوتے ہین۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جس ظالم نے ظلم کیا اسکا نتیجہ لازم ہے پس وہ اگر دنیا
لے لے چنانچہ حاکم عادل سے یا مظلوم سے ہاتھ کٹوا دے تو آخرت پر اُٹھا رکھنے سے بہتر ہے کیونکہ اُس جہان مین جو
ہوئی وہ سخت ہوگئی۔ اور واضح ہو کہ مومنین اہل اتحاد ہوتے ہین اور انمین باہمی الفت مثل ایک جان دو قالب کے
تو مظلوم جب اُنسے نصرت چاہیگا فوراً اسکو نصرت دینگے اگرچہ اسمین انکی جان جاوے اور یہ اللہ تعالے کی طرف
اُنپر لازم ہے تو انکا یہ کام بامید رضاے الٰہی عزوجل ہے۔ اسی واسطے دیکھو کہ ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت امیر
عثمان رضی اللہ عنہ کے وارثون کے واسطے انتصار کیا تاکہ انکے قاتلون وبلوائیون سے قصاص لیا جاوے اور یہ انہو
اپنے اوپر واجب الٰہی جانا اور یہی ظاہر تھا لیکن یہان دقیق حکم یہ بھی ہے کہ باغی جب اپنی بدکاری سے توبہ کرکے امام عا
مطیع ہوجاوے تو اس سے حالت بغاوت کی بدکاری کا قصاص نہ لیا جاوے اور یہی صحیح ہے اور یہی حضرت امیر المومنین
رضی اللہ عنہ کو ظاہر ہوا اور مقام اجتہاد اگرچہ سخت مشکل ہے تاہم ہمکو معلوم ہوگیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حق کو پایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الٰہی تو حق کو اسی کے ساتھ (علی رض) پھرائیو جدھر یہ پھرے (الصحیح) تو ہم نے
سے جان لیا کہ حق آپ ہی کے ساتھ تھا۔ پھر بھی حدیث مشہور متواتر نہین ہے لہذا دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم پر مخفی رہنے سے
معاملہ طول ہوا اور ہر فریق اپنے کام سے رضاے حق سبحانہ تعالے کا طالب تھا تو ہر فریق کو یہ ثواب ملگیا اسی واسطے
عل کے مجتہدون مین بھی یہی حکم ہے اور اسی جہت سے اہل السنۃ والجماعۃ متفق ہین کہ حنفیہ ومالکیہ وشافعیہ وحنابلہ
سب مجتہدین اپنے اپنے ثواب پر ہین کیونکہ سب ہی اپنے اجتہاد سے رضاے حق سبحانہ تعالے سے اتباع رسول اللہ
علیہ وسلم بطریق صحابہ رضی اللہ عنہم چاہتے ہین۔ اور واضح ہو کہ بعض متاخرین نے جو تعصب
ڈالدی تو یہ معصیت ہے اللہ تعالے ہمکو اور انکو بخشدے اور راہ ہدایت پر رکھے۔ بالجملہ آیت قدسی سے

[illegible] برا ہی کا بدلا ہی [illegible] ہی۔ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ ۔ پھر جس نے عفو کیا اور اصلاح کی
[illegible] اللہ تعالے پر ہی۔ ف یعنی جس مظلوم نے اپنا حق پورا ساقط کردیا یا کم کردیا اور لوگوں کے درمیان اصلاح
[illegible] اپنے نفس کی بھی اصلاح کی تو اللہ تعالے اسکو ثواب عطا فرمائیگا اور حدیث مین آیا ہو کہ عفو کرنے سے کچھ نہین ہوتا
[illegible] اسکے کہ عزت [illegible] ہو (السنن) خطیب رحمہ نے لکھا کہ عفو کی دو قسمین ہین ایک یہ کہ عفو کی وجہ سے جو فتنہ برپا ہوا ہی
[illegible] ظالم مجرم بھی اپنے ظلم سے نادم ہو کر باز آوے تو ایسی صورت مین عفو کرنا مستحب ہی اور قسم دوم یہ ہی کہ
[illegible] ایسی حالت ہو کہ عفو کرنے سے مجرم کی جرأت بڑھ جائیگی اور اُسکے تکبر و غضب کو قوت پہونچیگی تو ایسی صورت مین انتصار
حاصل کرنا اور اپنے نفس کو ذلت و ضرر سے بچانا بہتر ہی لیکن انتصار مین حد سے تجاوز نہ کرے۔ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ
اللہ تعالے ظالمون کو دوست نہین رکھتا ہی۔ ف جو بیجا کام کرتے اور حد سے تجاوز کرتے ہین۔ اور ام المومنین عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ ایک دفعہ زینب رضی اللہ عنہا بغیر اجازت کے میرے یہان چلی آئین اور وہ غصہ مین بھری ہوئی تھین
[illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ جب ابو بکر کی دختر نے آپ کے واسطے اوڑھنی پھرکا لی تو وہ آپ کو کافی ہوتی ہی
[illegible] پھر متوجہ ہوئی تو مین نے مُنھ پھیر لیا یہانتک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ ہان تو بھی اپنا انتصار لیلے۔
پس جب مین نے زینب پر توجہ کی تو یہان تک کہ مین نے دیکھا کہ زینب کے مُنھ مین تھوک خشک ہوگیا اور مجھے کچھ جواب
نہین دیتی ہین پھر مین نے دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک لہلہاتا ہی اور فرمایا کہ یہ ابو بکر کی بیٹی ہی (رواہ النسائی
وابن ماجہ وغیرہم) اور ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے
ظالم پر بد دعا کرلی تو اُس نے انتصار حاصل کرلیا (رواہ البزار والترمذی وفیہ ضعف) مترجم کہتا ہی کہ اسکے معنے یہ ہین کہ
جب اُس نے بد دعا کی تو ایک قسم کا بدلا لیا اگرچہ پورا عوض نہوا اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مین ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
[illegible] فرمایا کہ جن دو شخصون نے باہم تخت کلامی کی تو جس شخص نے پہل کی اُسی پر وبال ہی جب تک کہ مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے (رواہ
[illegible] مسلم وابو داؤد والترمذی) اور اس سے ظاہر ہی کہ عفو کرنے کا درجہ بہت زیادہ ہی چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی
[illegible] حدیث مین ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت مین پکارنے والا دو بار پکاریگا کہ [illegible] جسکا ثواب ہی وہ
[illegible] مین داخل ہو۔ پس وہ لوگ کھڑے ہو جاوینگے جنھون نے اپنے بھائی مسلمان سے عفو کیا ہی (رواہ البیہقی) اور ابن عباس
[illegible] سے بھی اسی کے مانند حدیث روایت ہی (ابن مردویہ) اور حدیث صحیح مسلم سے معلوم ہو چکا کہ جس نے بدی مین
[illegible] ظالم رہتا ہی جب تک کہ مظلوم اپنے انتصار مین اُسکی حد سے تجاوز نہ کرے۔ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ
فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ اور جس شخص نے بعد اپنے مظلوم ہونے کے اپنے واسطے انتصار لیا تو یہ ایسے لوگ ہین
[illegible] ہی۔ ف یعنے جس شخص پر کسی نے ظلم کیا خواہ اسکی جان کو ضرر پہونچایا یا مال کا نقصان کیا یا آبرو ریزی کی
[illegible] اپنے نفس کے واسطے بقدر بدی کے بدلا لیا تو ایسے شخص پر عتاب و ملامت کی کوئی راہ نہین ہی کیونکہ
[illegible] اسکے واسطے مباح کیا گیا تھا اور مباحات پر عتاب نہین ہوتا ہی۔ اگر کہا جاوے کہ علما رحمہ نے کہا ہی کہ
[illegible] نے لوہ کانی ہو کہ وہ مباح کے پیچھے پڑجاوے۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ مباحات سے بھی گناہ

Marfat.com

ہو جاتا ہی۔ جواب یہ ہی کہ ان عارفون کی مراد یہ نہین ہی کہ مباح سے گناہ ہوتا ہی بلکہ [illegible]
بعد حرام کا درجہ ہی پس جو شخص ہر ایک مباحات کے پیچھے دوڑتا ہی تو وہ بالکل گناہ سے [illegible]
و ممنوع مین پڑجاویگا۔ اسی واسطے حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص چراگاہ سلطانی کے گرد [illegible]
کما فی الصحیح۔ اسی طرح اگر کسی نے دوسرے کی بدگوئی کی اور اُس نے بدلا لینا چاہا تو خطرناک ہی [illegible]
نکل جاوے۔ ہان اگر اُس نے بدکاری کے عوض مین برابر بدگوئی کی تو جائز رہا۔ اسی واسطے [illegible]
اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ راہ تو ایسے لوگون پر ہی جو آدمیون پر ظلم [illegible]
سلطان کو مواخذہ کرنے کی راہ اور دوسرون کو مظلوم کی مدد کرنے کی راہ اور راس ظالم کو ملامت [illegible]
ظالمون پر حاصل ہی یعنے شرع سے اُنکے واسطے یہ راہ کشادہ کردیگئی ہی اور ممانعت نہین رکھی گئی [illegible]
کرین و عتاب کرین جو دوسرون پر ظلم کرتے ہین۔ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
زمین مین فساد مچاتے ہین۔ ف کیونکہ جب تک ہر شخص اپنی حد پر قائم ہی تب تک زمین [illegible]
تجاوز کیا تو زمین مین فساد پھیلا۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ایسے ظالمون و مفسدون [illegible]
دینے والا عذاب ہی۔ ف اور یہان سے قیاس کرنا چاہیے کہ سب سے بڑا ظلم یہ ہی کہ جس [illegible]
اور وہی رزق و عافیت و صحت و نعمت دیتا ہی اُسکی الوہیت مین شرک کیا جاوے۔ اور حا[illegible]
ظلم کو بالکلیہ حرام کردیا اور اگر کسی سے اپنے بھائی کے حق مین کوئی ظلم سرزد ہوجاوے تو اُسکے [illegible]
دلائی لیکن ظالم کبھی سرکش ہوتا ہی تو لوگون کو اُسکی نصرت کے واسطے اجازت دی اور سوا[illegible]
نہین رکھی بلکہ فرمایا کہ ہر طرح کی راہ تمکو فقط ظالمون پر حاصل ہی ہان اگر مظلوم نے اپنے حسن یقین [illegible]
ثواب آخرت کا قصد کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر اُسکا ثواب لیا بلکہ فرمایا۔ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ [illegible]
اور جس شخص نے صبر کیا اور بخشدیا تو یہ فعل البتہ اعلے درجہ کے کامون مین سے ہی۔ ف [illegible]
واسطے انتصار نہ لیا اور بغیر انتقام و شکوہ کے صبر کیا اور ظلم کرنے والے کو صریحًا معاف کردیا [illegible]
تو یہ فعل اُسکی اعلیٰ خصلت معرفت سے صادر ہوا۔ اور نکتہ یہ ہی کہ ہر ظلم صادر ہونے مین شیطا[illegible]
پس ظالم تو شیطان کا تابع ہوگیا اور مظلوم ابھی بڑی ہی لیکن جو لوگ کہ شیطان سے بری [illegible]
درجۂ اول ایمان و صلاحیت ہی اور اس سے اعلے درجۂ شہادت ہی اور اس سے [illegible]
کیواسطے یہی سب سے اعلے درجہ ہی پھر اسکے بعد درجات نبوت ہین۔ پس مظلوم کبھی [illegible]
نہ کرے اگرچہ خود ظلم نہ کرے تو اُسکے واسطے اجازت دی کہ وہ بقدر ظلم کے اپنے [illegible]
اور اُسکی نصرت کرنا حد عدل تک سب مسلمانون پر لازم ہی۔ پھر اگر اُسکو معرفت [illegible]
و مال کو اللہ تعالیٰ کے واسطے قربان کرتے اور آخرت کا ثواب چاہتے [illegible]
اور اگر اسکو اس سے بھی زیادہ معرفت کا درجہ اسکے حاصل ہو [illegible]

[illegible] ہو۔ شیخ ابن الکثیر رحمہ نے لکھا کہ محمد بن واسع رحمہ نے بیان کیا کہ مین مکہ مین آیا تو
[illegible] بن [illegible] کے پاس لایا گیا اور وہ بصرہ پر حاکم تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اے ابو عبد اللہ تمہارا
[illegible] نے کہا کہ میرا [illegible] کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو اس شخص کے مثل ہو جا جو خاندان بنی جدے مین سے تھا اُس نے
[illegible] کہا وہ علاء بن زیاد تھا کہ اُس نے ایک مرتبہ اپنے دوست کو صوبہ دار کر کے بھیجا اور اُسکو
[illegible] ہو سکے کہ رات کو اس حال سے سووے کہ بارگناہ سے تیری پیٹھ ہلکی ہو اور حرام غذا سے
[illegible] خالی ہو اور مسلمانون کے خون و مال سے تیرا ہاتھ پاک ہو تو ایسا ہی کر کیونکہ جب تو نے ایسا کیا تو تجھپر کوئی
[illegible] فقط ان لوگون پر ہوتی ہی جو آدمیون پر ظلم کرتے اور زمین مین ناحق فساد کرتے ہین ایسے ہی لوگون کیواسطے
[illegible] الاعذاب ہی ابن المہلب نے یہ سنکر کہا کہ واللہ اُس نے سچ کہا اور نیک نصیحت کی پھر مجھ سے کہنے لگا کہ اے ابو عبد اللہ
تم اپنی حاجت بیان کرو مین نے کہا کہ میری حاجت یہی ہی کہ تم مجھے میرے گھر پہونچا دو کہنے لگا کہ بہت اچھا (رواہ ابن
ابی حاتم) فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالے فرماتے تھے کہ جب تیرے پاس کوئی شخص کسی کی شکایت لادے تو اس سے
کہیو کہ اے برادر اُسکو معاف کر دے کیونکہ تقوے سے یہی زیادہ نزدیک ہی۔ پھر اگر وہ کہے کہ میرے دل سے برداشت نہین
ہو سکتا کہ مین عفو کرون بلکہ اللہ تعالے نے مجھے بدلا لینے کی اجازت دی ہی مین اپنا بدلا لونگا تو اس سے کہیو کہ اگر تجھکو بدلا لینے
کی حد اچھی طرح معلوم ہو تو خیر تجھے اختیار ہی ورنہ تجھکو چاہیے کہ عفو کے پھاٹک مین داخل ہو کیونکہ وہ وسیع دروازہ ہی اور جسنے
عفو و اصلاح کی تو یقیناً اُسکا ثواب اللہ تعالے کے یہان موجود ہی اور عفو کرنے والا رات کو بے تردد سوتا ہی اور جو شخص
بدلا لینا چاہے وہ اُلٹ پھیر مین پڑا رہتا ہی (رواہ ابن ابی حاتم) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک شخص نے
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بدگوئی کی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
مسکرانا شروع کیا پھر جب اُس نے زیادتی کی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسکی بعضی بات رد کر دی پس آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم غضبناک ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور چلے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جلدی سے قریب ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ شخص
میری بدگوئی کرتا تھا اور آپ بیٹھے رہے پھر جب مین نے اُسکی بعض بات رد کر دی تو آپ خشمناک ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے
آپ نے فرمایا کہ مین دیکھتا تھا کہ تیرے ساتھ ایک فرشتہ تھا کہ وہ تیری طرف سے اُسکی باتین اُسی پر رد کرتا جاتا تھا
پھر جب تو نے اسکی بعضی بات رد کی تو وہان ایک شیطان آگیا پھر مجھے شیطان کے پاس بیٹھنا اچھا معلوم نہوا۔ پھر فرمایا کہ اے
ابوبکر تین باتین ہین اور سب حق ہین ایک یہ کہ جس بندہ پر کوئی ظلم کیا گیا اور اُس نے اللہ تعالے کے واسطے اس تلخی کو
برداشت کیا [illegible] ہوتا ہی کہ اللہ تعالے اسکے عوض مین اسکی عزت و نصرت بڑھاتا ہی اور دوم یہ کہ جس شخص نے اپنے
[illegible] کے ساتھ [illegible] بھائیون کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا دروازہ کھولا یعنے خیرات و صدقات دینے کی نیت کی
[illegible] اللہ تعالے نے اسکے عوض مین اسکے لیے زیادتی دیتا ہی۔ اور سوم یہ کہ جس شخص نے مال جمع کرنے کی نیت سے
[illegible] دروازہ کھولا تو یہی ہوتا ہی کہ اللہ تعالے اُسکی نحوست سے اُسکے حق مین تنگی بڑھا دیتا ہی (رواہ احمد و
[illegible] ہی کہ یہ بات بدیہی تجربہ سے آنکھون دیکھی جاتی ہی۔ چنانچہ محتاجی سے جو لوگ بھیک مانگتے ہین اگرچہ محتاج

Marfat.com

کی ضرورت رفع کرتے ہین تو رات مین آسودہ و بیفکر سوتے ہین۔ کیونکہ انکا پیٹ بھر جاتا
بیفکر ہوتے ہین اور بعضے گدا اگر جو حاجت سے زائد پاکر مال جمع کرنیکی چاٹ مین پڑجاتے ہین
ہین اور اپنے تن و پیٹ کی تکلیف کے ساتھ بسر کرتے اور مال جمع کرتے ہین۔ آخرکار
دوسرے لوگ لیجاتے ہین۔ نعوذ باللہ من ذالک

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا

اور جسکو راہ نہ دے اللہ تو کوئی نہین اُسکا کام بنانیوالا اسکے سوائے اور تو دیکھے گنہگارون کو جس وقت

يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۚ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ

کہین گے کسیطرح پھر جانے کی بھی ہوگی کوئی راہ اور تو دیکھے اُنکو سامنے لائے گئے ہین آگ کے

يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

دیکھتے ہین چھپی نگاہ سے اور کہتے ہین جو ایماندار تھے مقرر ٹوٹے والے وہی ہین جنھون نے ہارے

اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ

اپنی جان اور اپنا گھر قیامت کے دن سنتا ہے گنہگار پڑے ہین سدا کی مار

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَاۗءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ

اور کوئی نہوے اُنکے حمایتی جو مدد کرتے اُنکی اللہ کے سوائے اور جسکو بھٹکاوے

فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ۭ

اُسکو کہین نہین راہ

جب اللہ تعالے نے اخلاق جمیلہ و اوصاف حمیدہ بیان فرمائے تو بندون کو اس جانب ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالے سے انکی ہدایت و توفیق مانگین کیونکہ بندہ اپنے نفس سے کسی بھلائی کا پیدا کرنے والا نہین ہے بلکہ وہ اپنی ذات سے کمانے والا ہے اور ہدایت و گمراہی کو اللہ تعالے ہی پیدا فرماتا ہے۔ اسی واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا الٰہی مجھے نیک خصلتون کی ہدایت فرما کیونکہ بہتر خصلتون کی ہدایت دینے والا سوائے تیرے کوئی نہین ہے اسی واسطے اللہ تعالے نے فرمایا۔ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ اور جسکو اللہ گمراہ رکھے تو بعد اسکے کوئی بھی اُسکا متولی نہین ہے۔ ف۔ یعنی جس شخص سرکش کو جو شیطان ... نے توفیق نہ دی اور اُسکو گمراہی مین ڈالدیا تو بعد اسکے کوئی نہین ہے جو اُسکی ہدایت کا متولی ہو ... دینا اگرچہ حقیقت مین اللہ تعالے ہی کے قبضۂ قدرت مین ہے لیکن بظاہر اُسکے اسباب ... کہ وہ اپنے خالق عزوجل کو پہچانتا اور اُسکی رحمت کی جانب جھکتا ہو اور اُسکے عذاب ... تلاش کرتا ہو اور اُسکے رسول و کتاب پر دل رکھکر اُسکی فرمانبرداری کرتا اور ... تو یہ اللہ تعالے کی توفیق و ہدایت کا نشان ہے اور جو شخص سرکشی کرتا اور اپنے ...

Marfat.com

[illegible] آیت مین صریح دلیل ہی کہ اضلال وہدایت کسی کے قبضۂ قدرت مین نہین ہی اور جن لوگون نے
[illegible] نفس پر گھمنڈ کرکے حق کو نہ مانا تو قیامت مین پچھتا وینگے چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا۔ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ
لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ اور تو ظالمون کو دیکھیگا جب وہ لوگ عذاب
دیکھینگے کہتے ہونگے کہ بھلا پھیرے جانے کی کوئی راہ ہی۔ ف یعنی قیامت مین جب کافرون ومشرکون وبدکارون
کو اپنا عذاب نظر آویگا تو اُسوقت تو دیکھیگا کہ وہ یون کہتے ہونگے کہ بھلا ایسی کوئی راہ ہو کہ ہم لوگ دنیا مین لوٹائے جائین
اور انتہائے خوف ودہشت سے ایسے وقت یہ تمنا کرینگے جب اسکی کوئی راہ نہین ہی حالانکہ دنیا مین زمانہ دراز تک انکو
فرصت حاصل ہی لیکن اسکی کچھ پروا نہین کرتے ہین کیونکہ اپنے نفس پر مغرور ہین اور عذاب وثواب کو جھٹلاتے ہین اور قیامت
مین جب عذاب سامنے آجاویگا تو نفس کا غرور سب بھول جائیگا اور اسوقت یہ مکر پھیلاوینگے کہ اب ہمکو یقین آگیا بھلا اب کوئی راہ ہی
کہ ہم لوگ دنیا مین پھیر دیے جاوین تاکہ توحید کے موافق عمل کرین کیونکہ اب ہمکو یقین آگیا ہی حالانکہ یہ بھی اُنکے نفس کا مکر ہی کیونکہ
اگر دنیا مین واپس بھیجے جاوین اور اسی دائرۂ امتحان مین آوین تو پھر عہد فراموش کرکے اپنے نفس کے غرور مین پڑ جاوین
چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا۔ ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ وانہم لکاذبون۔ یعنے اگر پھیرے جاوین تو لوٹ کر وہی کرنے لگین
جس سے منع کیے گئے تھے اور یہ لوگ تو جھوٹے ہین۔ م۔ مترجم کہتا ہی کہ اُنکا جھوٹھ اسی سے ظاہر ہی کہ انھون نے یہ
دعوے کیا کہ ہم دنیا مین جاکر ایسا کرینگے یعنے ہدایت کے کام کرینگے اور یہ دعوے اُسوقت صحیح ہو کہ ہدایت پیدا کرلینا اُنکی
قدرت مین ہو حالانکہ یہ خود اُنکے نفس کا کفر ہی اور اپنی قدرت کا دعوے کرنا محض باطل ہی۔ چنانچہ اگر کسی مجرم کو پھانسی کا حکم
دیا جاوے اور وہ کہے کہ مجھے چھوڑ دو تو مین آسمان کے تارے تمھین لا دون تو صاف ظاہر ہی کہ وہ جھوٹا ہی اور یہان تو
کافرون نے اس سے بڑھ کر دعوے کیا گویا یون کہا کہ ہم ستارے پیدا کردینگے اور یہ اُنکے جھوٹھے ہونے کیواسطے کافی ہی۔
اسی واسطے اللہ تعالے نے اُنکے قول کی کچھ بھی وقعت نہین فرمائی بلکہ وہ اپنے عذاب یعنے آگ پر ضرور پیش کیے جائینگے
وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا اور تو ان کافرون کو دیکھیگا کہ آگ پر پیش کیے جائینگے۔ ف تو اُسوقت تجھے نظر
آویگا کہ اُنکے نفس کا سب غرور جہنم مین ملگیا اور اُنکی یہ حالت نظر آویگی کہ خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ حقیر وخوار ہونگے
بوجہ ذلت کے۔ ف کیونکہ عذاب اُنکے سامنے ہوگا اور وہان ہرطرح کی خواری وذلت ہی جس سے اُنکو کسی طرح چھٹکارا
نہین ہی تو اب اُنکے نفس غرور محض لاچاری وذلت سے حقیر وخوار بنجائینگے۔ يَنْظُرُوْنَ [illegible] خَفِيٍّ چھپی آنکھ کے
کونے سے دیکھتے جائینگے۔ ف یعنے جہنم کو پوری نگاہ سے دیکھنے کی بھی تاب نہوگی اور نہ یہی ممکن ہوگا کہ نہ دیکھین جیسے
مقتول پر تلوار چلانے والا جب تلوار کھینچتا ہی تو مقتول پوری آنکھ نہین کھولتا اور خوف کے مارے گوشۂ چشم سے دیکھتا
بھی ہی۔ اگر کہا جاوے کہ کفار تو اندھے محشور کیے جائینگے پھر کیونکر دیکھینگے۔ جواب یہ ہی کہ اُنکا اندھا ہونا نور معرفت ورحمت
سے ہی کیونکہ جسطرح یہان اپنے رب عزوجل کی معرفت سے اندھے تھے مگر ان ظاہری آنکھون کی وجہ سے اُسکو مانتے نہ تھے
بعد ازان خوب ظاہر ہوجائیگا کہ وہ اندھے ہین لیکن عذاب جہنم ودیگر قبیح چیزون کے دیکھنے سے اندھے نہونگے حتے کہ اپنی خواری
وذلت کو اور مومنین کی عزت ونعمت کو ابتداءً اسی حال مین دیکھینگے اگرچہ تاریک جہنم مین پڑجانے کے بعد اس سے بھی محروم ہوجائینگے

وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَ[illegible]

اور جو بندے ایمان لائے ہین وہ کہینگے کہ بیشک بڑی خواری مین وہ لوگ ہین جنھون نے اپنی جانون [illegible]
قیامت کے روز خسارہ مین ڈالا۔ ف شاید اللہ تعالےٰ نے مومنون کی زبان سے کافرون کو [illegible]
کافرون کا غم والم بڑھ گیا اور کافرون کو اپنی جہالت ظاہر ہوگئی اور انھون نے مومنون کی آواز [illegible]
بھی دیکھلیا۔ کیونکہ دنیا مین اہل ایمان نے کافرون کو سمجھایا تھا کہ دنیا کی دولت بے اعتبار ہی اسپر کچھ عزت [illegible]
مدار نہین ہی بلکہ آخرت کی فکر کرو کہ وہان جو شخص خوار ہوا وہی البتہ خوار ہی کیونکہ وہی دائمی گھر ہی اور دنیا تو چند [illegible]
یہان سے لامحالہ سفر ہی مگر کافرون نے مومنون کو ذلیل وخوار سمجھا اور اللہ تعالےٰ سے شرک کیا اور دنیا پر دار [illegible]
تو قیامت مین مومنون نے اُنکو آگاہ کیا کہ تم اور تمھارے ساتھی سب خوار ہوئے پھر اللہ تعالےٰ کی طرف سے [illegible]
کردیا جائیگا کہ۔ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ آگاہ رہو کہ ظالمین ایسے عذاب مین پڑے [illegible]
ف یعنی کبھی اُنپر سے ٹلنے والا نہین ہی اسکا حاصل یہ ہوا کہ دائمی عذاب مین پڑے رہینگے۔ احتمال ہی کہ یہ [illegible]
مومنون کی زبان سے ہو یا ملائکہ کی زبان سے ہو کیونکہ اللہ تعالےٰ تو خود کافرون سے کلام نہین فرمائیگا جیسا کہ [illegible]
تعالےٰ لایکلمھم اللہ یوم القیامۃ الآیہ وغیرہ مین صریح منصوص ہی۔ اور شاید کہ اللہ تعالےٰ کا کلام غضبی ایسے ملائکہ کی [illegible]
کافرون پر وارد ہو جو اُنپر غضب کے واسطے متعین ہین کیونکہ قیامت کے روز کافرون کو رحمت کا کوئی شمہ بھی نہین [illegible]
وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَاۗءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ اور کافرون کے واسطے [illegible]
مددگار بھی نہونگے جو سواے اللہ تعالےٰ کے اُنکی مددگاری کرین۔ ف اور اُنکو عذاب الٰہی سے چھڑا [illegible]
دنیا مین ان لوگون نے اپنے نفس کے خیالی تصورات بہت لوگون کی طرف باندھے تھے کہ یہ لوگ ہمارے کارساز [illegible]
جیسے نصرانیون نے اپنا خیالی پلاؤ پکایا کہ عیسےٰ مسیح بیٹا ہی اور وہ ہماری طرف سے کفارہ ہوگیا اور وہ عذاب الٰہی سے
چھڑانے والا ہی۔ یہ بات انھون نے اپنے نفس کے خیالات سے گڑھی جسپر کوئی دلیل نہین ہی۔ وَمَنْ يُّضْلِلِ
فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ اور جسکو اللہ تعالےٰ نے گمراہی دی تو اُسکے لیے کوئی راہ نہین ہی۔ ف یعنی [illegible]
اللہ تعالےٰ نے اپنے دروازۂ توفیق سے رد کردیا تو اُسکو دنیا مین حق کی راہ نہین ملتی اور آخرت مین اُسکو جنت کی [illegible]
راہ نہین ہی۔ کیونکہ یہ لوگ غرور نفس وخیالات مین اسطرح منہمک ہین کہ حق تعالےٰ کی جناب مین رجوع نہین لاتے اور [illegible]
رسول خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت قبول نہین کرتے ولیکن اللہ تعالےٰ نے اپنا خطاب رحمت [illegible]
رسول علیہ السلام پر نازل فرمایا جو کافرون پر حجت و مومنون پر رحمت ہی

اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ [illegible]

مانو اپنے رب کا حکم اُس سے پہلے کہ آوے ایک دن جو پھرنا نہین اللہ سے [illegible]

مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَىِٕذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ۝ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰ[illegible]

کہین بچاؤ اُسدن۔ اور نہ ملیگا انکار ہو جانا پھر اگر وہ ٹلا دیوین [illegible]

إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَإِنَّآ إِذَآ أَذَقْنَا الْإِنسَانَ

نگہبان — تیرا ذمہ یہی ہے — پہونچا دینا — اور جب ہم — چکھاتے ہین — آدمی کو

مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ

اپنے طرف سے مہر — اُسپر ریجھتا ہے — اور اگر پہونچتی ہے انکو کچھ برائی — بدلا — اپنی کمائی کا

فَإِنَّ الْإِنسَانَ كَفُورٌ ۝

تو — انسان — بڑا ناشکرا ہے

جب یہ معلوم ہوا کہ سوائے اللہ تعالے کے کسی مین یہ قدرت نہین ہے کہ دوسرے کی مدد یا معاونت کرکے عذاب آلہی سے بچا دے تو ہر شخص پر لازم ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے پروردگار کی فرمانبرداری کرے جسطرح اُس نے حکم فرمایا کہ اِسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُمْ اپنے پروردگار کی دعوت مان لو۔ ف — اُسکے رسول وکتاب پر ایمان لے آو۔ مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ اس سے پہلے کہ وہ دن آوے کہ اللہ تعالے کی طرف سے اُسکا دفعیہ نہین ہے۔ ف — جب اللہ تعالے حکم فرماویگا تو فوراً وہ دن قیامت کا قائم ہو جائیگا اور کسی کے ٹالے کسی طرح نہین ٹل سکتا ہے مَا لَكُم مِّن مَّلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ جب وہ دن آوے تو تمہارے واسطے کہین پناہ کا ٹھکانا بھی نہین ہے۔ ف — نہ کوئی قلعہ ہے کہ جسمین پناہ لو اور نہ کوئی جگہ ہے جہان آڑ پکڑو۔ وَمَا لَكُم مِّن نَّكِيرٍ اور نہ تمہارے واسطے کچھ نکیر ہے۔ ف — یعنی انجان بن کی بھی کوئی راہ نہین ہے یعنی ایسی کوئی صورت نہین ہوسکتی کہ تم وہان بے پہچان کے پردیسی بنجاؤ یا کہین چھپ کر اللہ تعالے سے غائب ہو جاؤ یہ شیخ ابن کثیر نے ذکر کیا ہے۔ اور بعض نے کہا کہ اسکے یہ معنے ہین کہ تمکو کچھ انکار کی گنجائش بھی نہین ہے بلکہ اپنے سب گناہون کا خود بخود اقرار کروگے اور تمہارے ہاتھ پاؤن خود تمپر گواہی دینگے بلکہ تمہارے گناہ خود تمہارے سامنے حاضر ہونگے ابن ابی حاتم نے ذکر کیا کہ نکیر کے معنے انکار کرنے والا یعنے جو عذاب تمپر نازل ہوگا اس سے انکار کرنے والا کوئی نہوگا۔ مجاہد رح سے منقول ہے یعنے تمہارا کوئی حمایتی نہوگا جو اس عذاب سے انکار کرکے ٹال سکے پس حاصل یہ کہ بالکل تمہارا کام تمہارے رب عزوجل کے اختیار مین ہے جیسے یہان تمہارا پرورش کرنا اُسی کی قدرت سے ہے تو اُسی کے مطیع و فرمانبردار ہو جاؤ۔ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا پھر اگر منکر لوگ مُنہ موڑین تو ہم نے تجھکو اُنپر کچھ نگہبان نہین بھیجا ہے۔ ف — تاکہ اُنکی بدکاریون کا تجھسے حساب لیا جاتا۔ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلٰغُ تجھپر کچھ نہین ہے سوا [illegible] پہونچا نے کے۔ ف — وعلینا الحساب یعنی ان لوگون کا حساب لینا ہمپر ہے پس قیامت کے روز ہم اُن سے ذرہ ذرہ حساب لینگے اور سزا دینا جہان ہمکو منظور ہو ہمارے اختیار مین ہے چنانچہ بعضے کافرون کو اللہ تعالے نے دنیا ہی مین عذاب دیدیا کیونکہ وہ اترا کر حد سے بڑھ چلے تھے۔ وَإِنَّآ إِذَآ أَذَقْنَا الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً اور ہم نے جب انسان کو اپنی طرف سے کچھ رحمت چکھائی۔ ف — تندرستی و تونگری وصحت و عافیت دی تو۔ فَرِحَ بِهَا اُسکو پاکر اترا چلتا ہے۔ ف — اور اپنے نفس کے تکبر مین اللہ تعالے سے منکر ہو جاتا ہے اور اسکی آیات و رسولون وکتابون کو جھٹلاتا ہے اور مغرور ہو کر اپنے واسطے خوبیون کا استحقاق بکتا ہے۔ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ اور اگر ان آدمیون کو اُنکے ہاتھون کے کیے

ہوئے بدکاموں کی وجہ سے کچھ خفیف برائی پہونچتی ہو مثلاً بیماری محتاجی [illegible]
کو بھول کر اللہ تعالیٰ کی جناب مین بدگوئی کرنے لگتا ہو۔ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ [illegible]
ف۔ کہ نعمتین ملنے کے وقت اپنے نفس کی خوبی و استحقاق دیکھتا ہو کہ مین اسی لائق [illegible]
نہین سمجھتا تا کہ دل سے شکرگزاری کرتا پھر جب اُسکی بدکاریون کی وجہ سے کچھ خفیف سختی [illegible]
اور یہ ایسے آدمیون کی خصلت ہو جنمین انسانیت و مردانگی نہین بلکہ زنانہ پن ہو اسی واسطے آنحضرت [illegible]
عورتون کو نصیحت فرمائی کہ اے گروہ عورات تم صدقہ دیتی رہو کیونکہ مین نے جہنمیون مین تمھین کو سب سے [illegible]
عورت عرض کرنے لگی کہ یا رسول اللہ یہ کسوجہ سے ہو تو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ اسوجہ سے ہو کہ تم لوگ [illegible]
(یعنے شکر نہین کرتی ہو) اور اپنے شوہرون کی ناشکریان کرتی ہو۔ اگر تم مین سے کسی کے ساتھ زمانہ بھر نیکی کی جاوے [illegible]
چھوڑی جاوے تو کہنے لگیگی کہ مین نے تو تیری طرف سے بھلائی کبھی نہ دیکھی (الصحاح) یہ عورتون کی جنس کا حال ہو یعنی [illegible]
جنس ایسی ہی ہوتی ہو سواے اُن عورتون کے جنکو اللہ تعالیٰ نے ہدایت و نیک راہ عطا فرمائی کہ وہ کالمرد ہو جاتی [illegible]
زنانہ مردون و کم ہمتون سے بڑھ جاتی ہین کیونکہ مردانے مردون کا حال یہ ہو کہ وہ ایماندار و شکرگذار ہوتے ہین چنانچہ [illegible]
نے فرمایا کہ جو بندہ ایمان لایا اُسکا حال خوب ہو کہ اگر اُسکو بھلائی پہونچی اور اُس نے شکر کیا تو بھلائی اُسکے حق مین بہتری [illegible]
(دونی بہتری ہوئی) اور اگر اُسکو کچھ برائی پہونچی اور اُس نے صبر کیا تو اُسکے حق مین بہتری ہو گئی اور یہ خوبی سواے ایماندار [illegible]
کسی کو حاصل نہین ہو (الصحاح) پھر اللہ تعالیٰ نے آیت قدسی مین رحمۃ و سیئۃ کو نکرہ بیان فرمایا یعنے خفیف رحمت
خفیف برائی پہونچی۔ اسواسطے کہ دنیا تمام و کمال اگر کسی کو حاصل ہو تو وہ آخرت کے مقابلہ مین مچھر کے پر برابر بھی نہین ہو [illegible]
اسی طرح اگر دنیا مین تمام تکلیف ہو کہ اس سے جان جاتی ہے تو عذاب آخرت کے مقابلہ مین وہ ذرا سی برابر بھی نہین ہو [illegible]
کہ عرب مین بعضے پہاڑی گنوارون نے جب دین اسلام کی خبر سُنی تو خیال کیا کہ شاید اسلام لانے سے دنیاوی دولت [illegible]
حاصل ہوگی گویا اُنکو اسلام کے معانی معلوم نہ ہوئے کہ اسلام سے دنیا مین شیطان کی شرکت سے پاکیزگی [illegible]
کے ساتھ دار الآخرت کی نعمت ہو بلکہ اُنھون نے اسلام کو اُلٹی شیطان کی تابعداری خیال کیا اور بعضے اُنمین سے [illegible]
خیال ہو اگر مسلمان ہوئے اور یہان سے اپنے پہاڑ مین جا کر اس سال منتظر رہے کہ دیکھیے کتنے اونٹ زیادہ ہوں [illegible]
اور کتنے بیٹے پیدا ہوتے ہین کیونکہ بیٹیون سے نفرت کرتے تھے۔ پھر اگر تقدیر الٰہی سے اُنکی مراد کے موافق ہوا [illegible]
کہ یہ دین بہت اچھا ہو اور اگر کہین تقدیر سے اُنکی مراد کے خلاف ہوا تو اسلام چھوڑ کر پھر وہی شرک [illegible]

اور یہ سب جہل کا نتیجہ ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ يَهَبُ لِمَنْ [illegible]
اللہ کا راج ہو آسمانون مین اور زمین مین پیدا کرتا ہو جو چاہے بخشتا ہو
اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ [illegible]
بیٹیان اور بخشتا ہو جسکو چاہے بیٹے یا اُنکو دیتا ہو جوڑے جوڑے [illegible]

مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ○

جسکو چاہے بانجھ وہ ہرسب جانتا ہی کرسکتا

تعالےٰ نے دنیا وآخرت مین سے ہرایک کو ایک اندازہ کے ساتھ مقدر فرمایا اور بندون کو ہرایک کی نیکی و بدی
دی اور ہرایک کے واسطے سامان مہیا کردیے جو ایک عادت پرجاری رہتے ہین پھر دنیا بالفعل انکے سامنے ہی
آخرت انکی نظر سے پوشیدہ ہی جیسے طفل کی نظر سے اسکے پڑھنے پڑھانے کا فائدہ مخفی ہوتا ہی پھر جو عقلمند تھے انھون نے
تعالےٰ کے فرمانے کو یقین کرکے آخرت واسلام کو اختیار کیا اور دنیا دی لوث ونجاست سے پاک ہے پس وہ
والے اہل درجات ہین اور جو برعکس اسکے دنیا چاہتے بلکہ اگر اسلام بھی لاتے ہین تو اسی غرض سے کہ دنیاوی مال
ع حاصل ہو اور اگر پیغمبر و پیرون کو مانتے ہین تو بھی اسی نیت سے کہ ہمکو دنیا دی دولت خوب ملے اور یہی ہوس کہ
ت بھی مجایگی۔ گویا یہ تو موت کی وجہ سے لامحالہ آنے والی ہی۔ اللہ تعالےٰ نے کافرون کو رد کردیا اور اہل عقل کو نصیحت
ی بقولہ تعالےٰ۔ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اللہ تعالےٰ ہی کی ہی آسمانون و زمین
بادشاہت۔ ف اسمین کسی کی شرکت نہین تاکہ اپنے پروردگار سے منکر ہونے والے سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سا بھی سے
لاوین بلکہ جو کچھ ہوتا ہی سب اللہ تعالےٰ ہی کی طرف سے ہی۔ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وہی جو چاہتا ہی پیدا فرماتا ہی۔
ف اور اسمین اسی کی حکمت ہی اور یہ کسی ایمان وکفر پر مبنی نہین ہی بلکہ اللہ تعالےٰ کی تقدیر سے کہین لڑکا ہوتا ہی اور
ین لڑکی ہوتی ہی۔ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا اللہ تعالےٰ جسکو چاہتا ہی لڑکیان دیتا ہی۔ وَّيَهَبُ
لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ اور جسکو چاہتا ہی لڑکے عطا کرتا ہی۔ ف اسمین اسکی حکمت جاری ہی اور ہرایک اپنی اپنی
دیر کے موافق جاری ہوتی ہین لیکن اہل الکفر چونکہ دنیا ہی پر مدار رکھتے ہین تو بیٹیون سے جلتے اور بیٹون پر جان دیتے
اور تقدیر سے معارضہ کرتے ہین حتے کہ بیٹیان مار ڈالتے ہین حالانکہ آخرت مین ہر شخص اپنے اپنے واسطے ہی بلکہ دنیا مین
بہت بیٹے کچھ کام نہین آتے ہین تو اسمین اللہ تعالےٰ کی پیدائش خیال کرنی چاہیے وہی اپنی حکمت سے پیدا کرتا ہی۔
يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ یا لوگون کو مرد وعورت کے جوڑے بناتا ہی۔ ف پس تزویج و نکاح
جو ظاہر مین آدمی سمجھتا ہی کہ میرا فعل ہی لیکن یہ اللہ تعالےٰ کی حکمت جاری ہوتی ہی اور اسی سے بعض فقہاء نے نکالا ہی
مرد کے واسطے اسکا جوڑا بھی اللہ تعالےٰ کے یہان سے ملتا ہی پس اس سے موافق تقدیر کے اللہ تعالےٰ اس مخلوقات کو
بعد نسل پیدا کرتا ہی پس اگر بیٹیان نہون تو قدرت ظاہری کے موافق ان لوگون کا وجود بھی نہو جیسے باوجود جوڑے
بھی اللہ تعالےٰ نے اس خلقت کو اپنی قدرت مین رکھا ہی۔ کہین تو پیدا کرتا ہی۔ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا
جسکو چاہتا ہی بانجھ کردیتا ہی۔ ف اس سے کوئی اولاد نہین ہوتی ہی اگرچہ اسباب ظاہری سب موجود ہوتے
اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ اللہ تعالےٰ خوب دانا قدرت والا ہی۔ ف وہ چاہے تو پیدا فرما دے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بی بی سارہ رضی اللہ عنہا سے اسحٰق علیہ السلام کو بڑھاپے مین پیدا کیا اور جیسے یحیی بن زکریا
علیہ السلام کو پیدا کیا بلکہ جیسے عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے اپنی قدرت سے پیدا کردیا جو اہل ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کی

شان الوہیت کی دلیل ہی پھر جہان اسکے علم وحکمت سے مقدر نہین ہو وہان جواہی ہین ...
اور اس سے تمکو یقین ہونا چاہیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو معرفت بتلائی ...
کے آجتک تم مین سے کسی کو معلوم نہو سکی ۔ اور یہ تمھاری جہالت ہی کہ ہمکو اللہ تعالے نے کو دکھلایا ...
محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی امی صادق ہین پس صدق کیسا تو ایمان لاؤ

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ

اور کسی آدمی کی حد نہین کہ اس سے باتین کرے اللہ مگر اشارے سے یا پردے کے پیچھے سے یا بھیجے کوئی پیغام لانے والا

فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا

پھر پہونچا دے اسکے حکم سے جو چاہے وہ سب سے اوپر ہی حکمتون والا اور اسیطرح بھیجا ہمنے تیری طرف ایک فرشتہ

مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ

اپنے حکم سے تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہی کتاب نہ ایمان پر ہمنے رکھی ہی یہ روشنی اسسے راہ دیتے ہین

مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ

جسکو چاہین اپنے بندونمین اور تو البتہ سوجھاتا ہی سیدھی راہ راہ اللہ کی جسکا

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝ ع

جو کچھ ہی آسمانونمین اور زمین مین سنتا ہی اللہ ہی تک پہونچ ہی کامون کی

شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ اللہ تعالے کی طرف سے بندون کو وحی پہونچنے کے چند مقامات ہین کیونکہ کسی بندہ کو دنیا وی زندگی مین یہ تاب نہین ہی کہ بے پردہ اللہ تعالے سے کلام کر سکے بلکہ اللہ تعالے جس کسی بندہ کو مقبول فرما پس حجاب مگر یا بطور وحی کے اس سے کلام فرماتا ہی ۔ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ اور کسی بشر کو یہ تاب نہین ہی کہ اللہ تعالے اس سے کلام الا اس طور سے کہ اسکو وحی کرے یا پردہ سے کلام فرماوے یا اسکی جانب کوئی ایلچی بھیجے کہ وہ اسکو اللہ تعالے کی اجازت سے وحی کرے جو کچھ اللہ تعالے کو منظور ہی ۔ ف پس بندہ کو کلام الٰہی پہونچنے کی تین صورتین ہین یعنی ایک یہ کہ اللہ اسکو وحی فرماوے جیسے معراج مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نمازون وغیرہ کی وحی فرمائی ... جیسے موسے علیہ السلام ہی کہ انسے کوہ طور پر کلام فرمایا ۔ دوم یہ کہ پردہ سے کلام ہو یعنے اس مخلوق کی نظر پر حجاب ... جیسے موسے علیہ السلام کو ابتدا مین وادی ایمن کے ایک درخت سے آواز آئی تو یہ درخت ... حجاب تھا کیونکہ موسے علیہ السلام اسی کو دیکھتے تھے ۔ تیسری صورت یہ ہی کہ اللہ تعالے کوئی فرشتہ ... اللہ تعالے کی قدرت سے جو کچھ اللہ تعالے کو منظور ہی بندۂ رسول کے دل مین ... اعلی حکمت والا ہی ۔ ف شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ اللہ تعالے کبھی اپنے پیغمبر ... چونکہ وہان اوہام وحواس کا دخل نہین ہی تو بدون شک کے انکے علم مین آیا ...

Marfat.com

(ا) روح القدس نے میرے دل مین پھونکا کہ کوئی نفس ہرگز نہین مریگا جب تک یہ نہو کہ وہ اپنا
[illegible] کرے۔ پس تم لوگ اللہ تعالے سے تقوے رکھو اور خوبی وآراستگی سے طلب کرو۔ (رواہ ابن حبان)
مترجم کہتا ہے کہ یہ بھی قسم ثالث کی مثال ہوسکتی ہے کیونکہ یہ بھی جبرئیل رسول علیہ السلام کو بجانب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
[illegible] خطیب نے اول کی مثال مین کہا کہ وحی بلا واسطہ کبھی تو بالمشافہہ ہوتی ہے جیسے حدیث معراج مین مذکور ہے اور کبھی الہام
خواب ہوتی ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے خواب مین دیکھا کہ اپنے فرزند کو ذبح کرتے ہین۔ مترجم کہتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام
کا خواب بھی وحی ہوتا ہے اور اسپر اہل سنت کا اجماع ہے۔ کیا نہین دیکھتے ہو کہ فرزند کو ذبح کرنا کسی طرح جائز نہین ہے جب تک
صریح حکم الٰہی معلوم نہو پس لامحالہ ابراہیم کا خواب یقینی تھا۔ خطیب رحمہ اللہ وغیرہ نے لکھا کہ وحی الٰہی جملہ مخلوقات مین ساری
ہوتی ہے اگرچہ جس مخلوق کو وحی کی گئی اُسکو یہ فہم حاصل نہو۔ کما قال تعالے واوحینا الی ام موسے یعنے ہم نے موسے کی ماں کو
وحی کی وقال تعالے اوحی ربک الی النحل۔ یعنے تیرے پروردگار نے شہد کی مکھیون کو وحی فرمائی یعنے اُنہین اس صنعت کا الہام
فرمایا وقال تعالے اوحی فی کل سماء امرہا۔ یعنے ہر آسمان مین اُسکا امر وحی فرمایا۔ مترجم کہتا ہے کہ کبھی وحی خواب اسطرح ہوتی ہے
کہ رسول کو بالفعل اُسکے معنے نہین معلوم ہوتے ہین۔ جیسے یوسف علیہ السلام کو وحی فرمائی یعنے خواب دکھلایا کہ سورج
وچاند وگیارہ ستارے اُنکو سجدہ کرتے ہین حالانکہ اُسوقت اُنکو اس خواب کی تعبیر معلوم نہوئی کیونکہ بالفعل اس سے کوئی
حکم متعلق نہ تھا بلکہ اُنکے واسطے شرف ظاہر کرنا مقصود تھا۔ اور کبھی یہ وحی ایک مخلوق کے ذریعہ سے دوسری مخلوق کو ہوتی ہے
جیسے باد صبا نے خوشبوے یوسفی اُنکے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کو پہونچائی حالانکہ اُنکے پاس جسقدر لوگ بیٹھے تھے
کسی کی ناک مین نہ آئی اور کبھی جاگتے مین پیغمبر کو ایسی وحی بلا واسطہ ہوتی ہے لقولہ تعالے واعلم من اللہ ما لا تعلمون۔ یعنے
یعقوب علیہ السلام نے اپنے اہل دھیال سے فرمایا کہ اللہ تعالے کی طرف سے مجھے وہ بات معلوم ہوتی ہے جو تمکو نہین معلوم
ہوتی ہے۔ تنبیہ قولہ تعالے او یرسل رسولا۔ جمہور کی قرأت مین یرسل بفتحہ لام ہے پس تقدیر الکلام یہ ہے الا ان یوحی الیہ
وحیا او یرسل رسولا۔ اب رہا یہ کہ وراء حجاب تو اسکی صورت یہ ہے کہ جاگتے مین کلام ہو ولیکن اللہ تعالے کو نہ دیکھے پھر
یہ سب حجاب کی صورتین ابھی دنیاوی زندگی تک ہین کیونکہ اس حیات کا حال یہ ہے کہ اگر اُسکو نور الٰہی عزوجل سے زندگی
حاصل نہوئی یعنے بندہ ایمان نہ لایا بلکہ کافر یا مشرک رہا تو اُسکو کبھی دیدار باری تعالے نصیب نہو گا۔ اور اگر اُسکو زندگانی
حاصل ہوئی یعنے وہ ایمان لایا تو اسمین دیدار باری تعالے کی لیاقت حاصل ہوئی لیکن جب تک جسمانی زندگی مین ہے تب تک
اُسکو دیدار کی تاب نہین ہوسکتی ہے کہ حضرت موسے علیہ السلام کو یہ تاب نہوئی پھر اگر اس زندگانی دنیاوی کا خاتمہ ہوا
تو دیکھا جاوے گا اگر وہ خاتمہ اسطرح ہوا کہ بندہ نے خالص اللہ تعالے کا کلمہ بلند ہونے کے واسطے کافرون پر جہاد کیا
اور شہید ہوگیا ہے کہ اُسکو شہادت عظمی کا مرتبہ حاصل ہوا تو وہ دیدار سے مشرف ہوجاتا ہے اگرچہ یہ عموم نہو چنانچہ حدیث
جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مین آیا کہ جب انکے باپ عبداللہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے انکو بشارت دی کہ اللہ تعالے نے سواے حجاب کے کسی سے کلام نہین فرمایا اور تیرے باپ سے اللہ تعالے
نے بلا حجاب کلام فرمایا کمافی الصحیح الحاصل وحی الٰہی عزوجل کے واسطے ہر کافر ومشرک تو قطعًا ممنوع ہے کہ ہر مسلمان بھی یہ

Marfat.com

لیاقت نہین رکھتا ہی بلکہ اللہ تعالے اُسکے واسطے اپنے رسولون کو خاص فرماتا ہی اور [illegible]
الٰہی عزوجل بدون پردۂ التباس کے ہوتا ہی اور سوائے اسکے جو وحی وکلام کہ بپردۂ التباس [illegible]
بھی حاصل ہوتا ہی اور یہ انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے اور اُنکی فرمانبرداری کی [illegible]
كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا اور اسی طرح ہم نے تجھکو بھی اپنے امر [illegible]
ف وہ عین حیات ہی وہ قرآن مجید ہی پس جسکو قرآن مجید ایمانًا حاصل ہوا اُسکو زندگی دائمی مبارک [illegible]
دل مین نفاق باقی ہی اگرچہ وہ اپنے نفس کی طرف سے یہ گھمنڈ رکھتا ہی کہ مین قرآن مجید پر بھی ایمان لایا ہون [illegible]
ولیکن آہستہ آہستہ اللہ تعالے اُسکے نفس کا دخل زائل فرماکر اُسکو یقین کامل عطا فرماتا ہی پس اللہ تعالے نے [illegible]
صلے اللہ علیہ وسلم پر احسان رکھا اور سب سے بڑا احسان امتیون پر ہی کہ اللہ تعالے نے اپنے امر خاص سے [illegible]
یعنی قرآن بجانب محمد صلے اللہ علیہ وسلم وحی فرمایا **مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَا[نُ]**
تو جانتا نہین تھا کہ کتاب کیا چیز ہی اور نہ ایمان جانتا تھا۔ ف کیونکہ اللہ تعالے نے تیری ذات پاکیزہ کو اپنی قدرت
پیدا فرمایا اور کسی معلم کا حق تعلیم تجھ پر نہین رکھا تاکہ تجھکو یہ معلوم ہوتا کہ کتاب کیا چیز ہی اور نہ تیری قوم مین کتابت وخط [illegible]
دستور تھا کیونکہ عرب اُسوقت تمام جہان مین محض جاہل قوم مشہور تھے۔ پھر اللہ تعالے نے وحی قرآن سے آنحضرت صلی [اللہ]
علیہ وسلم کو علم ومعرفت وکمالات نبوت عطا فرمائے ولیکن ازلی کفار کور باطن اُسکو اپنے حق مین گمراہی سمجھتے تھے اور یہ عجیب
نہ اپنے شرک وکفر وسیرت قبیحہ وافعال ذمیمہ کو جس سے اُنکا دل مردہ ہوگیا تھا عین ہدایت جانتے تھے اور قرآن پر جو
وہ زندہ ہوجاتے نہین مانتے تھے تو اللہ تعالے عزوجل نے اُنکو سمجھایا کہ قرآن مجید عین حیات ہی اور وہ سیاہی
وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا ولیکن ہم نے اس قرآن پاک کو نور بنایا ہی۔ ف کہ اس سے قلب منور ہوجاتا [ہی]
اور دل کی سیاہی دور ہوجاتی ہی اور روح کی زندگی ظاہر ہوتی ہی۔ **نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا**
اسکے ساتھ جسکو ہم چاہتے ہین اپنے بندون مین سے اُسکو ہدایت دیتے ہین۔ ف اُسکے دل مین ہدایت پیدا کر[تے]
ہین اور یہ سوائے اللہ تعالے کے کسی کے اختیار مین نہین ہی پس بندون کو چاہیے کہ اللہ تعالے سے ہدایت مانگین اور [illegible]
شعار یہ ہی کہ رسول اللہ صلعم کی اتباع وفرمانبرداری کرین۔ **وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ**
اور تو بیشک راہ مستقیم کی ہدایت فرماتا ہی۔ ف یعنی ای افضل الخلق محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو ان لوگون کو جس [illegible]
بلاتا ہی وہ بیشک عین ہدایت وصراط مستقیم ہی۔ اور ان احمقون کا گمان باطل ہی کہ تو اُنکو اُنکے باپ دادون کے دین [سے]
بہکاکر گمراہی مین ڈالتا ہی یہ ان مردہ جاہلون کا باطل خیال ہی بلکہ تو اُنکو اللہ تعالے کی سیدھی راہ کی طرف [illegible]
صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اللہ تعالے ہی کی راہ [illegible]
چیز کا مالک ہی جو آسمانون مین ہی اور جو زمین مین ہی۔ ف اسی نے سب کو پیدا کیا اور اسی کی ملک [illegible]
ہین پس سب کو اسی کی جانب رجوع لانا چاہیے اور سوائے اُسکے جو چیز ہی وہ سب [illegible]
تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ خبردار رہو کہ اللہ تعالے ہی کی جانب جملہ امور کا مرجع ہی۔ ف [illegible]

[ک]ہتے ہین کہ ہمارا بیٹا وہمارا مال وہمارا منال وغیرہ سب شیطانی خیالات ہین جب انھون نے اللہ تعالے کو نہ پہچانا تو شیطانی [خی]الات مین پڑکر گمراہ ہوئے واللہ الهادی وهو المضل ونعوذ باللہ من الضلال - اگر وہم ہو کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ [ع]لیہ وسلم وحی اُترنے سے پہلے کتاب وایمان نہین جانتے تھے حالانکہ علماء امت نے کہا کہ اللہ تعالے نے جو کوئی پیغمبر بھیجا وہ اللہ تعا[لے پر ا]یمان رکھتا تھا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کچھ لوگون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ نے کبھی بت [پ]وجا آپ نے فرمایا کہ کبھی نہین لوگون نے عرض کیا کہ کبھی شراب پی فرمایا کہ کبھی نہین اور مین ہمیشہ سے جانتا تھا کہ یہ لوگ جس [ح]الت مین پڑے ہین یہ شرک وبے ایمانی ہی حالانکہ اُسوقت تک مجھے کتاب وایمان کی خبر نہ تھی مترجم کہتا ہی کہ اسی سے سوال کا جواب نکل آیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معرفت توحید حاصل تھی اگرچہ آپ کو قرآن مجید سے آگاہی نہ تھی اور نہ شرائع اسلام کے ساتھ ایمان معلوم تھا پس حاصل جواب یہ ہوا کہ ایمان سے مراد صفات توحید اور ارکان شریعت ہین جیسے نماز وروزہ وغیرہ اور خاصۃً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے یہ بھی فرض تھا کہ لوگون کو ایمان کی جانب بلاوین لیکن جب تک قرآن مجید نہین نازل ہوا تب تک آپ نے کسی کو اسلام وایمان کی جانب نہین بلایا اور نہ آپ اسکو جانتے تھے اگرچہ خود آپ کو معرفت توحید حاصل تھی - چنانچہ سید اصیل الدین رح نے ذکر کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ قبل زمانہ وحی کے ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ میرا دل ان لوگون کی حرکات سے نفرت کرتا ہی اور مین نہین جانتا کہ کیا کرون اور اس زمانہ مین بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت واخلاص تھا - آپ نے فرمایا کہ ای ابوبکر تم سچ کہتے ہو اور یہ لوگ باطل خیالات مین پڑے ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ اوپر دو برس چھوٹے تھے - پھر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر ہی سے ذکر کیا اور فوراً ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ ایمان لائے پس اللہ تعالے نے انکو صدیق اکبر خطاب دیا - حدیث مین ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے جس شخص پر ایمان پیش کیا تو کوئی نہ نکلا کہ جسکا یہ حال نہوا ہو کہ وہ سرجھکا کر کچھ سوچنے لگا سوائے ابوبکر کے کہ یہ فوراً ایمان لائے (الصحاح) تنبیہ - سہیل بن ابی الجعد نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک مصحف مجید جل گیا اور اسمین سے کچھ نہین بچا سوائے قولہ تعالے الا الی اللہ تصیر الامور اور ایک دفعہ ایک مصحف [غر]ق ہو گیا تو سب آیات دھل گئین سوائے قولہ تعالے الا الی اللہ تصیر الامور یعنے یہ منجملہ عجائب تنبیہات کے ہی ذکرہ القرطبی - فــــــ فی اشارات العرائس قولہ تعالے ماکان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب الآیہ شیخ رح نے کہا کہ حجاب اسوقت تک ہی کہ بشریت قائم ہو یعنے پردہ بشریت ہی حجاب ہوتا ہی چنانچہ مجھے جب ابتدا مین دیدار مشاہدہ حق بحق نصیب ہوا تو غلبۂ سکر سے میری زبان مدوان ہوئی پس بعض اہل العلم نے مجھے روکا اور یہی آیت قدسی سنائی تو مین نے عرض کیا کہ حق تعالے نے [ی]ہ فرمایا کہ بغیر بدون حجاب کلام نہین ہوتا ہی اور جب آدمی سے بشریت کا حجاب زائل ہوا تو مشاہدہ حاصل ہی مترجم کہتا ہی علامہ علی القاری رح نے شرح فقہ اکبر مین ذکر کیا کہ یہان ایک فتوے آیا کہ ایک شخص دیدار الٰہی کا مدعی ہی - مین نے جواب [د]یا کہ یہ شخص آیات ونصوص کے خلاف دعوے کرتا ہی اور مین نے اکابر مشائخ مین سے اقوال نقل کیے - مترجم کہتا ہی [ک]ہ ربانی رح نے بھی لکھا ہی کہ پردہ ہاے ظلمت دور ہونے کو مشاہدہ ووصال کہتے ہین - اگر شیخ شیرازی رح کی مراد بھی یہی ہی

Marfat.com

کہ ابتدا مین حجاب ظلمانی دور ہونے پر مجھے یہ مشاہدہ نصیب ہوا تو صحیح ہی اور انھین پردون [illegible]
ہین حتے کہ جسقدر نورانی پردون کو طے کیا اسی قدر قرب بڑھتا گیا اور یہ جو شیخ کے ظاہر کلام سے [illegible]
دور ہوکر عیان ہو جاتا ہی۔ یہ معنے خلاف اعتقاد اہل السنۃ ہین کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم [illegible]
افضل ہین اور انہین سے کسی نے یہ معنے نہین بتلائے کہ دنیا مین عیان حضور ہوتا ہی اور آیات [illegible]
الاجماع بکثرت ہین۔ ۵۔ واسطی رح نے کہا کہ صحت ارواح کی علامات سے ہی کہ اللہ تعالےٰ [illegible]
آراستہ ہوا اور آداب سنت کا تابع ہوا اور ارواح کا ظہور درمیان تجلی جلال وجمال سے ہی حتے کہ اگر [illegible]
کے لیے سجدہ مین گر پڑے ولیکن حق تعالےٰ نے کمال حکمت سے اسکو حجاب مین مستور فرمایا ہی اور جمال وجلال [illegible]
اسپر لباس ہی اور اللہ تعالےٰ ہی کی طرف جمیع امور کا مرجع ہی واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب۔

سورۃ الزخرف مکیّۃ

اس سورہ مبارک کا نام سورۃ الزخرف ہی اور اسکا نزول قبل ہجرت کے مکہ معظمہ مین ہوا ہو قرطبی رح نے کہا کہ [illegible]
یہ سورہ مکیہ ہی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہی صریح روایت ہی۔ لیکن مقاتل رح سے نقل کیا جاتا ہی کہ اسمین سے [illegible]
آیت مستثنے ہی یعنے قولہ تعالےٰ واسال من ارسلنا من قبلک من رسلنا الآیہ۔ اس آیت کا نزول بعد ہجرت کے [illegible]
مین ہوا ہی واللہ تعالےٰ اعلم۔ اس سورہ مبارک کی آیات شمار کرنے مین (۸۹) نواسی ہین اور یہی تفسیر کبیر [illegible]
وغیرہ ہین مذکور ہی اور سراج مین (۹۹) لکھا ظاہرا کاتب کی غلطی ہی اور خطیب رح نے لکھا کہ آٹھ سو تیس (۸۳۰) [illegible]
جنکے تین ہزار چار سو حروف (۳۴۰۰) ہین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ شروع ہی نام سے اللہ تعالےٰ کے جسکے قبضۂ قدرت مین جمیع امور کی کنجی ہی [illegible]
جو چاہے دیدے اگرچہ بندہ کے زعم مین اسکی مرادین بے انتہا ہون۔ الرَّحْمٰنِ جسکی رحمت نے تمام مخلوقات کا [illegible]
اور جو جس لائق تھا ہر ایک کو اپنے علم محیط سے وہی عطا کیا۔ الرَّحِیْمِ خاص رحمت سے جسکو چاہا [illegible]
اگرچہ وہ پہلے بے انتہا رقعر دوری مین گرا پڑا ہو (ف)

حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۚ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۚ
قسم ہی اس کتاب واضح کی — ہمنے رکھا اسکو — قرآن — عربی زبان کا — شاید تم [illegible]
فِیْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۚ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا
بڑی کتاب مین — ہمارے پاس — اونچا — محکم — کیا پھیر دینگے ہم تمہاری طرف سے [illegible]

مُسْرِفِيْنَ ○ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ○ وَمَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ

حد پر نہین رہتے اور بہت بھیجے ہین ہمنے نبی پہلون مین اور نہین آتا لوگون کو کوئی پیغام لانیوالا جس سے

يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ○

ٹھٹھا نہین کرتے پھر کھپا دیے ہمنے انسے سخت زور والے اور چلی آئی ہے حقیقت پہلون کی

خــ۱ــم اللہ اعلم بمرادہ بذلک - جو کچھ اس سے اللہ تعالے نے مراد رکھی ہے وہی خوب جانتا ہے - رہے اشارات علمی ومعارف تفسیری تو اسکو علماے راسخین اپنی اپنی فہم ومعرفت کی مقدار سے سمجھتے ہین اسی واسطے اشارات مین بیانات جداگانہ ہوتے ہین اور اسکی تحقیق کو مترجم نے سابق مین جا بجا بیان کردیا ہے - وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ قسم ہے کتاب مبین کی

ف ظاہر کرنے والی کتاب کی قسم ہے جو راہ ہدایت کو اور اُسکی ضروریات نجات ودرجات آخرت کے شرائع کو ظاہر کرنے والی ہے - اور بعض نے کہا کہ مبین بمعنے بَیِّن یعنے خود ظاہر ہے اور مراد یہ کہ ابتدائی درجہ والا صاف صاف اسکو اپنے واسطے سمجھ لیتا ہے اور جسقدر اسکو چاہیے بدون اشکال واغلاق کے اسکی سمجھ مین صاف آجاتا ہے پھر جب اسدرجہ مین وہ مستقیم ہوگیا تو اب اسپر وہ معارف ظاہر ہوتے ہین جو پہلے درجہ مین نہین سمجھا تھا حتے کہ جب اس ترقی کے درجہ مین راسخ ہوجاتا ہے تب اس سے بھی اعلے معارف کھلجاتے ہین اور جسقدر کثرت سے مومنین قیامت مین ہونگے ہر ایک کے حال سے اللہ تعالے اپنے علم قدیم سے خوب عالم ہے اُس نے ہر ایک کے لیے اس کتاب کو مبین کردیا اور جب آدمی اس بات کو اچھی طرح سمجھے تو صدق دل سے گواہی دیتا ہے کہ سبحان اللہ یہ کتاب پاک کمال اعجاز ہے کہ ہرگز کسی مخلوق سے یہ بات ممکن نہین ہے اگرچہ تمام اول سے آخر تک جمع ہون - لیکن یہ سمجھ اسی وقت حاصل ہوتی ہے کہ اللہ تعالے واُسکے رسول پر بدون تردد وشک کے ایمان لایا اور عمل کیا حدیث مین ہے کہ جس نے اسقدر پر عمل کیا جو جانا تو اللہ تعالے اسکو وہ علم کھول دیتا ہے جو اُس نے نہین جانا (رواہ الطبرانی وغیرہ) اور یہ قرآن مجید کتاب مبین ہے - اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ہمنے اسکو قرآن عربی کردیا تاکہ تم لوگ سمجھو

ف یعنے ہمنے اس کتاب روح کو فصیح زبان عرب مین نازل فرمایا تاکہ تم لوگون کو اسکے سمجھنے مین کچھ اشکال نہو

وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ اور یہ قرآن ہمارے یہان ام الکتاب مین بیشک صاحب شرافت ومحکم ہے

ف ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ام الکتاب سے غرض لوح محفوظ ہے - مجاہد رح نے کہا کہ ہمارے یہان یعنے لوگون سے اعلے اور تمھاری نظر سے پوشیدہ ہمارے پاس ہے - یہی قتادہ رح کا قول ہے اور قتادہ رح نے کہا کہ "لعلی" یعنے صاحب عزت وشرافت وفضیلت ہے "حکیم" یعنے محکم ہے کہ اسمین کسی طرح کا التباس وکجی نہین ہے - حاصل یہ کہ یہ قرآن پاک اپنی عزت وشرافت کے ساتھ ہمارے یہان لوح محفوظ مین ہے اور ملائکہ مطہرین کے سوا اسکو کوئی نہین چھو سکتا ہے ملائکہ کرام اسکو تعظیم سے ہاتھون ہاتھ اُٹھائے رہتے ہین اور اسی سے علماء رح نے نکالا کہ جب ملائکہ اسکو طہارت کے ساتھ ہاتھون ہاتھ اُٹھاتے ہین تو اہل زمین پر بدرجہ اولے یہ بات لازم ہے کہ اسکو بغیر طہارت کے نہ چھوئین مترجم کہتا ہے کہ اسی سے مین نے فتاوی ہندیہ وعینی الہدایہ مین لکھا کہ اگر لوگ بالاخانہ پر رہتے ہون اور قرآن مجید نیچے ہو تو بعض مشائخ رح نے فتوے دیا کہ جائز ہے مترجم نے کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ضرورت وحفاظت ہو اور

Marfat.com

اسی طرح کی بے تعظیمی مقصود نہین ہو جتے کہ اگر کسی نے کچھ تعظیم کا خیال نہ کیا تو ایسا کرنا جائز نہین ہو [illegible]
مجید کسی کھونٹی مین لٹکا ہو تو اسطرف پانون پھیلانا اسی تفصیل سے سمجھنا چاہیے کہ اگر اسکو تعظیمی خیال [illegible]
اور اگر وہان ایسا موقع ہو کہ اسی طریقہ پر اسکی تعظیم و بلندی اچھی طرح ہو سکتی ہو تو کچھ مضائقہ نہین ہو [illegible]
جو مشائخ رح نے لکھا کہ اونٹ کی پیٹھ پر اسباب کے گٹھر مین اگر مصحف مجید ہو تو حفاظت کی غرض سے [illegible]
اللہ تعالے نے سب سے بہتر خیر الخلق محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر سب سے بہتر کتاب قرآن مجید نازل فرمایا جسمین [illegible]
اعلے معارف توحید و صفات و ہدایات مذکور ہین اور جمیع خلائق پر فرض کر دیا کہ بسر و چشم اسکو قبول کرین۔ اگر کہا [illegible]
اللہ تعالے کو معلوم تھا کہ مشرکین و کفار خواہ عرب ہون یا یہود و مجوس و نصارے وغیرہ ہون یہ لوگ اسکی تعظیم [illegible]
تو جواب یہ ہو کہ اللہ تعالے نے اپنے علم قدیم سے قرآن کے واسطے نیک لوگ پیدا فرمائے جو دل و جان سے اسکی تعظیم [illegible]
ہین۔ اور اسکو غالب رکھا اور مشرکون کی وجہ سے اس نعمت کو اپنے نیک بندون سے نہین روکا لہذا فرمایا۔ [illegible]
عَنكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا أَن كُنتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ کیا تم لوگون کے مسرف قوم ہونیکی وجہ سے ہم ذکر [illegible]
روک لینگے۔ ف یعنے ای کافرو اگر تم لوگ توحید سے گذر کر گمراہی مین حد سے تجاوز کرتے ہو اور قرآن مجید کو بسر و چشم
قبول نہین کرتے حالانکہ وہ توحید و معارف ہی تو کیا تمھارے اس ظلم و سرکشی کی وجہ سے ہم اس ذکر قرآن کا نازل فرمانا [illegible]
دینگے یعنے یہ نہین ہوگا۔ فراء و زجاج وغیرہ علمائے بلاغت نے کہا کہ زبان عرب مین جب اسطرح بولتے ہین کہ اضرب
عنکم یا نضرب عنکم۔ تو یہ مراد ہوتی ہو کہ ہم نے تمکو چھوڑ دیا اور تم سے رک رہے۔ پھر یہان کافرون سے روکنا چھوڑنا کس
مین مراد ہو تو بعض نے کہا کہ مراد یہ ہو کہ قرآن اتارنا ہم تم سے روک لین اور بعض نے کہا کہ عذاب نازل کرنا ہم تم سے
لین یعنے کیا تم سمجھتے ہو کہ تم اس قرآن پر عمل نہ کرو اور ہم تم سے عذاب روکین گے۔ یہ نہین ہوگا۔ ابن کثیر رح نے لکھا کہ [illegible]
و مجاہد و ابو صالح و سدی رح نے کہا کہ اسکے یہ معنے ہین کہ کیا تم لوگ خیال کرتے ہو کہ ہم تمکو چھوڑ کر اعراض کرینگے [illegible]
تم اس قرآن پاک کو بسر و چشم قبول نہ کرو پس ہم تمکو عذاب نہ دینگے۔ یہ نہین ہوگا۔ اسی کو شیخ ابن جریر رح نے اختیار [illegible]
قتادہ رح نے کہا کہ جب مشرکین و کفار عرب نے قرآن مجید کو قبول کرنے سے انکار کیا تھا اگر اسوقت قرآن مجید [illegible]
لیا جاتا تو واللہ وہ لوگ خود برباد ہوتے اور دوسرون کو برباد کرتے ولیکن اللہ تعالے کا احسان ہو کہ اس نے [illegible]
رحمت کامل کو بیس برس تک نہین روکا۔ ابن کثیر رح نے کہا کہ یہ معنے بھی لطیف و خوب ہین اور حاصل یہ ہو کہ [illegible]
کافرون کے منہ موڑنے سے اللہ تعالے نے ذکر الحکیم یعنے قرآن پاک کو نہین روکا اگرچہ وہ لوگ مسرفین [illegible]
حد سے تجاوز کرتے تھے تاکہ اہل الحق کو نفع حاصل ہو اور کافرون پر انکے عذاب کی حجت پوری ہو۔ [illegible]
ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر زیادہ ظاہر ہو اور معنے یہ ہین کہ اے کافرو جسطرح تم لوگ اس [illegible]
انکار کرتے ہو یہی تمھارے اگلے بھائی بندکر چکے ہین۔ پھر کیا تم سمجھتے ہو کہ تم اس گستاخی [illegible]
عذاب نہ کرینگے۔ ہرگز نہین بلکہ تم لوگ بھی سخت عذاب مین گرفتار کئے [illegible]
بقولہ تعالے وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِن نَّبِيٍّ فِي الْأَوَّلِينَ [illegible]

ت ودولت وکثرت مین زیادہ تھے اور انکی بھی ایسی ہی بدکاریان تھین جیسی
وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ اور نہین آتا تھا اُن لوگون کے پاس کوئی
نبی مگر اُسکے ساتھ وہ لوگ ٹھٹھول کرتے تھے۔ ف اُسکو جھٹلاتے اور اپنی حماقت وبدبختی سے اُسکی ہدایت
نہ سمجھے تو اُسکے ساتھ تمسخر کرتے تھے آخر قہر الٰہی جنبش مین آیا۔ فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا پس ہمنے
ان لوگون سے زیادہ طاقتورون کو ہلاک کردیا۔ ف یعنی یہ لوگ جو اسوقت اس قرآن پاک کو جھٹلانے پر جماؤ باندھے
ہین انسے پہلے قوی امتون کو ہمنے عذاب کے ساتھ ہلاک کردیا جنھون نے اپنے پیغمبرون کو جھٹلایا تھا۔ وَمَضَىٰ مَثَلُ الْأَوَّلِينَ
اور اگلون کے مثل چل رہی ہی۔ ف یعنی جس عذاب سے ہم نے اُن کافرون کو ہلاک کیا وہ پچھلون کے واسطے عبرت
کی ضرب المثل چلی آتی ہی کقوله تعالے فجعلناهم سلفا ومثلا للآخرين۔ یعنے اللہ تعالے نے اگلون کا ہلاک کرنا آخر والون کیواسطے
ایک مثل کردیا کہ وہ متواتر چلی آتی ہی کہ فلان وفلان قومین ایسے عذاب سے ہلاک کی گئین۔ مجاہد رح نے کہا کہ یہان مثل سے
مراد طریقہ ہی یعنے اگلون کا طریقہ پچھلے کافرون کے واسطے چلا آتا ہی۔ مترجم کہتا ہی کہ اسکا بھی یہی حاصل ہی کہ جیسے اگلون نے کیا
ویسے یہ بھی کرینگے اور جیسے انپر عذاب آیا ویسے ہی انپر بھی آویگا لیکن شرط ہی کہ ایمان نہ لاوین اور چونکہ حضرت سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہین لہذا حضرت رب العزت جلشانہ نے اس رحمت کے طفیل مین عموماً ہلاک نہین کیا بلکہ
خاص بعضین قومون کے واسطے یہ عذاب جاری رہیگا جو سرکشی مین تجاوز کرین۔ ف فی العرائس قوله تعالے حٰمٓ
والكتاب المبين۔ یہ اللہ تعالے کی طرف سے قسم بحیات قدس وحیات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کہ یہ کتاب مبارک جسکا
نور وبرہان ظاہر ہوا وہ تیرے سینہ وزبان پر نزول الرحمن عزوجل ہی جسکا ظہور بندگان صدیقین ومومنین کے دلون پر ہوتا ہی
جس سے ہر بندہ حق کو ماہ عبودیت وحق ربوبیت کھلجاتا ہی۔ شیخ سہل رح نے کہا کہ مبین یعنے جدا کرنے والا تو قرآن پاک نے
ہدایت کو ضلالت سے جدا کرلیا اور خیر کو شر سے اور نیکبخت کو بدبخت سے جدا کرلیا۔ شیخ استاد رح نے کہا کہ (ح) اشارہ
حیات ہی (م) اشارہ مجد کبریا ہی یعنے قسم ہی مجھکو اپنی حیات وعظمت کبریائی کی اور اس صفت قرآن کی جو میرا کلام پاک ہی کہ
جو کچھ تجھپر نازل فرمایا گیا سب حق ہی کہ میرا رحم وکرم میرے مومنین بندون کے واسطے امر حقیقت ہی اور میرا غضب و
عذاب ایسی مخلوق کے واسطے جس نے میری الوہیت کو نہ مانا حقیقت واقعی ہی۔ پھر اللہ تعالے نے قرآن مجید کا وصف
فرمایا کہ یہ کلام مخلوق نہین ہی بلکہ صفت قدسی ازلی قائم بذات باری عزوجل ہی۔ وانه في ام الكتاب لدينا لعلي حكيم۔ یہ میری صفات
ذاتی سے پاکیزہ صفت ہی جسمین مغائرت وجدائی نہین کیونکہ یہ تو حوادث ومخلوقات کی صفت ہوتی ہی۔ قوله لعلي حكيم اسکا علو یہ ہی
کہ قرآن کی حقیقت حقہ کو دریافت کرلینا قطعاً ممتنع ہی بلکہ پردۂ نورانی سے ادراک میرے خاص بندون کی شان ہی تو کفار
جہال جن گھٹاٹوپ تاریکیون مین پڑے ہین وہ اُسکے قریب تک نہین پہونچتے تو کہان اسکی تاویل وتفسیر سمجھ سکتے ہین پس
قرآن مجید عالی ہی۔ شیخ سہل رح نے کہا کہ یعنے تمام کتابون پر عالی ہی اور باقی کتب آلہیہ اسی کے تحت مین موجود ہین۔ شیخ جعفر
نے کہا کہ ایسا عالی ہی کہ بندون کے اوہام وافہام اُس تک نہین پہونچتے ہین۔ مترجم کہتا ہی کہ بعض مشائخ کرام نے لکھا ہی
کہ قرآن مجید مین نزول وحی خاص ہی کہ بدون لباس کتابت کے نزول بقلب محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہوا اور اس برکت سے

Marfat.com

صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی ایک فیض خاص ہے کہ انھوں نے زبان مبارک سے
وحی کتاب میں آیا اور اس سے مابعد امت نے حصہ پایا ولیکن اب بھی وہ شان
اور سوائے قرآن پاک کے یہ صفت کسی کتاب سماوی میں نہیں تھی کیونکہ اسمیں اول ہی سے
علیہم السلام کو اپنا فیض حاصل ہوگا ولیکن امتیوں میں ظہور معارف کی یہی حد ہی پھر قرآن مجید
ظہور فرما دے تو لوث حدوث جلا دے اور نور روحانی ظہور فرما دے لیکن بقار حق
تلاوت میں موافق اسکی تعمیل کے درجہ بدرجہ ترقی کرتا ہے کہ یہ نوبت پہنچتی ہے گویا وہ صحابی رضی اللہ عنہ
کہ رسول اللہ صلعم کی زبان مبارک سے سنتا ہے اور مقام معرفت میں اہل الحق ہی اس کرامت
کوشش کرتے ہیں کہ انکو نصیب ہو واللہ سبحانہ تعالے الموفق

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَ
اور اگر تو انسے پوچھے کسنے بنائے آسمان وزمین تو کہیں بنائے اس زبردست خبردار نے
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ
وہی ہے جسنے بنادی تمکو زمین بچھونا اور رکھدیں تمکو اسمیں راہیں شاید تم راہ پاؤ
وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْ
اور جسنے اتارا آسمان سے پانی ناپ کر پھر ابھارا ہمنے اس سے ایک دیس مردہ اسیطرح تمکو نکالیں گے
وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۝ لِتَسْتَوٗا
اور جسنے بنائے سب چیز کے جوڑے اور بنا دیے تمکو کشتی اور چوپائے جسپر تم چڑھتے ہو تا جم بیٹھو
عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا
اسکی پیٹھ پر پھر یاد کرو اپنے رب کا احسان جب بیٹھ چکو اسپر اور کہو پاک ذات ہے وہ جسنے بس میں دیا ہمارے
هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝
یہ اور ہم نہ تھے اسکے مقابل ہونیوالے اور ہمکو اپنے رب کی طرف پھر جانا ہے

واضح ہو کہ دنیا میں جن لوگوں نے شرک و کفر اختیار کیا اسکا منشاء فقط یہ واقع ہوا کہ انھوں نے یقینی تحقیق چھوڑ کر
اپنے اوہام وخیالات پر اعتقاد رکھا۔ اور جو شخص تحقیقی راہ علم چھوڑ کر اپنے قیاس وگمان پر اعتماد کرلے وہ ضرور گمراہ ہوگا
پس اگر اصل توحید میں ایسا کرے تو وہ مشرک یا کافر ہوگا اور اگر دینی امور میں ایسا کرے تو وہ بدعتی ہوگا
توحید میں خلل نہو اور اسکا بیان یہ ہے کہ دنیا کو اللہ تعالے نے پیدا کیا اور دنیا سے نفع اٹھانے کے لیے
حواس ظاہری و باطنی ایسے پیدا کر دیے ہیں کہ اجل و موت تک ہر شخص اپنی زندگی پوری کرے
چیزوں کا نفع و نقصان پہچانتا ہے اور ہر شخص کے واسطے ہمیشہ اللہ تعالے یہ ادراک پیدا کرتا ہے
کو یہ دھوکا ہوگیا کہ وہ اپنی قوت سے ہر نفع و نقصان کو ادراک کر لیتے ہیں اور دنیا

Marfat.com

[illegible] حاصل ہوجاتا ہو اور یہ بھی ہر شخص خوب جانتا ہو کہ وہ چند روز کے بعد اس دنیا سے [illegible] ہوتا ہو تو یہان دو طریقہ ہین ایک یہ کہ اپنے خیال وگمان سے اعتقاد کرلیا کہ محض خاک ہوجاتے [illegible] یہ طریقہ مشرکین و کافرون کا ہو کیونکہ آیندہ کے واسطے انکو کوئی یقینی دلیل نہین معلوم ہو بلکہ اپنی اٹکل [illegible] دوسرا طریقہ یہ ہو کہ آیندہ کے واسطے بغیر یقینی دلیل کے ہم کسی بات پر اعتقاد نہین کرسکتے پھر یقینی دلیل [illegible] معلوم ہوا کہ جس خالق عزوجل نے ہمکو پیدا کیا اُس نے ہمکو آگاہ کردیا کہ اس خرابگاہ دنیا مین تم لوگ چند روزہ [illegible] ہو اور یہان سے نیک سامان جمع کرکے مرنے کے بعد دار آخرت مین آؤ کہ یہی تمھارا اصلی ٹھکانا ہو پس ہمنے اپنی اٹکل کو [illegible] کر اپنے خالق عزوجل کے بیان کو یقین جانا اور یہی مومنون کا طریقہ ہو اور یہی علمی راہ مستقیم ہو اور اگر کفار ومشرکین بھی [illegible] اپنی اٹکل کو چھوڑتے تو کبھی گمراہ نہوتے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے کافرون کو اُنکے اوہام سے بغیر کے یقینی اصول کیجانب بلایا چنانچہ فرمایا وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۙ اور اگر تو ان لوگون سے پوچھے کہ آسمانون وزمین کو کس نے پیدا کیا تو بیشک یہی کہینگے کہ ان چیزون کو عزیز علیم نے پیدا فرمایا ہو یعنی اے محمدؐ اگر تو ان مشرکون سے کہے کہ بھلا ان آسمانون وزمین کو کس نے پیدا کردیا تو وہ لوگ خود بھی یہی جواب دینگے کہ انکا پیدا کرنے والا ایسا خالق ہو کہ جو ہر بات پر غالب ہو اور ہر چیز کو خوب جانتا ہو۔ یہ جواب صحیح ہو اور یقینی ہو تو اس یقین کے بعد کسی وہم کی جانب جانا نہ چاہیے اور اسکو سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے آسمانون کو مع چاند وسورج وستارے وملائکہ کے پیدا کردیا اور وہ خوب جانتا ہو کہ ہر ایک چیز کس چال پر چلاویگا اور آیندہ جو اس نے زمانہ پیدا کیا ہو ہر زمانہ مین ہر چیز آسمانی سے کیا کیا چیزین پیدا فرمائیگا مثلاً کسطرح کہان کہان دھوپ ہوگی اور کس قاعدہ سے سورج گہن یا چاند گہن ہوگا اور اسی طرح ہر ایک سے کیا کیا آثار ظاہر فرماویگا اسی طرح اس نے اپنی قدرت کاملہ سے زمین کو مع آدمیون وحیوانات ونباتات وغیرہ کے پیدا کردیا اور وہ خوب جانتا ہو کہ ہر آدمی کب تک زندہ رہیگا اور وہ کیسے افعال کماویگا اور کسطرح اُسکو رزق ملیگا اور مانند اسکے اولاد واعمال وصحت ومرض وغیرہ کسطرح اسکی عمر مین جاری فرماویگا۔ پس جو کچھ اسکے علم مین ہو اُس سے ایک ذرہ تفاوت نہین ہوسکتا ہو اور جو کچھ اُس نے چاہا ہو اس سے تجاوز غیر ممکن ہو کیونکہ یہ نہین ہوسکتا کہ وہ اپنی مخلوقات کے آغاز وانجام سے نادان ہو نعوذ باللہ یہ محال ہو اور یہ بھی نہین ہوسکتا کہ جس مخلوق کو اُس نے پیدا فرمایا ہو وہ اپنے آپ خود مختار ہوجاوے اور اُسکے قبضہ مین سے [illegible] نعوذ باللہ یہ محال ہو۔ پھر جب وہی عزیز ہو یعنی اسی کے قبضۂ قدرت مین ہر چیز مسخر ہو تو یہان کسی غیر کو یہ مجال نہین ہو سکتی کہ کچھ تصرف کرسکے کیونکہ جس چیز کو تجویز کرو وہ تو اسی کی پیدا کی ہوئی اور اسی کے قبضۂ قدرت کاملہ مین ہو ولیکن مشرکون نے [illegible] یقینی بات کو چھوڑ کر اپنے اوہام نکالے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندون کو یہ قدرت ہوتی ہو کہ وہ ہماری کارسازی کرسکتے ہین کیونکہ [illegible] مرنے سے پہلے التجا کی تھی تو اُسکی یہ مراد پوری ہوئی اور وہ مراد پوری ہوئی اس سے یہ لازم آیا کہ [illegible] قدرت حاصل ہوجاتی ہو۔ غور کرو کہ یہ کسقدر حماقت ہو کہ اُس نے اپنی رائے سے ایک نتیجہ نکالکر یقینی بات [illegible] ہوچکا یقیناً اللہ تعالیٰ ہی اپنی مخلوقات مین ہر طرح تصرف فرماتا ہو اور اسی کے قبضۂ قدرت مین

ذرہ ذرہ سمجھے۔ پھر کیونکہ اُس نے اپنے قیاس سے یقینی اصول چھوڑ دیا حالانکہ [illegible]
اُس نے فلان بزرگ سے التجا کی تو ایسا ہوا جیسے بجاے اپنے دعا کے اس نیک مرد نے [illegible]
دل سے دعا کی اور اللہ تعالے نے وہ مراد پوری کر دی۔ یا جس دن اُسکی التجا کے اس نیک مرد نے [illegible]
اُس نے ایک ڈھیلا مٹی اٹھا کر اس شخص کو دیدی وہ سونے کی ڈلی ہو گئی تو یہ اللہ تعالے کا فضل [illegible]
مین سے پھول یا پھل پیدا کر دیتا ہی اُسی طرح اس نیک مرد سے یہ ایک کام پیدا کر دیا۔ اور چونکہ [illegible]
تو کرامت سمجھی گئی جیسے عادت کے خلاف بہت سی چیزین پیدا ہوتی ہین۔ پس اگر اسی طرح عقل [illegible]
چھوڑ کر اپنی حماقت سے گمراہ نہوتا حالانکہ اُس نے حماقت سے ولی کی کرامت دیکھکر یہ جانا کہ اللہ [illegible]
کی بندگی ظاہر کرنے کے لیے اُسکے ہاتھ پر یہ کرامت پیدا کر دی بلکہ کمبخت یہ سمجھا کہ یہ ولی بھی خدا کی طرح [illegible]
من ذلک پھر اگر وہ اپنے یقینی اصول پر قائم ہو تو جان لے کہ خالق عزوجل اپنی مخلوقات کے [illegible]
عطا فرمائی وہ اسی کی قدرت کا ظہور ہی ولیکن گمراہ مشرکون مین اٹکل کی مار ہی اور یہانتک اٹکل پچو [illegible]
تجویز کیا کہ یہ شخص ولی ہی اور کسی کی نسبت یہ تجویز کیا کہ یہ ولی نہین ہی اگرچہ وہ متبع شریعت و تابع سنت [illegible]
پھر اس سے بھی زیادہ گمراہی کی انتہا کو پہونچے کہ جب اُنکا اعتقاد کیا ہوا ولی مرگیا تو اُسکے نام کی تصویر [illegible]
اور یہ اعتقاد جمایا کہ اس ولی کی روح اس مورت مین حلول کر جاتی ہی اور وہ ہماری فریاد [illegible]
کرتا ہی جیسے نصرانیون نے صلیب کو قبلہ پرستش بنایکر بلکہ بعضون نے صرف مسیح کا نام لینا [illegible]
کے لیے کافی جانا پس اہل الحق کو یہان سے سمجھنا چاہیے کہ کافر مشرک کہان سے بھٹکا اور کہانتک [illegible]
در گمراہی مین گرتا ہوا دور چلا گیا ہی اور اُسکی رہنمائی کا طریقہ یہ ہی کہ اُسکو یقینی اصول کی طرف پھیر لاوے [illegible]
کہ جہان انتہاے ضلالت مین وہ پڑا ہوا ہی وہان اُس سے بحث کرے کیونکہ اگر فرض کرو کہ وہ وہان [illegible]
اوپر بھی گمراہی موجود ہی بلکہ اُس سے اوپر بھی گمراہی کے درجات موجود ہین۔ اسی واسطے غیر ممکن [illegible]
سے باز آوے کیونکہ جب تک جڑ نہ کاٹی جاوے تب تک ایک شاخ سے دوسری شاخ پر لیجانا [illegible]
رحمہم اللہ تعالے نے کافرون کے ساتھ اُنکی جزئیات افعال و تفصیل بدکرداریون مین بحث کرنے [illegible]
کافرون کی رہنمائی کے لیے ہمکو وہ طریقہ بتلا دیا کہ اُنکو یقینی اصول کی جانب پھیر لاؤ جیسے یہان آیت قدسی [illegible]
پوچھو کہ آسمانون و زمین و مخلوقات کو کس نے پیدا فرمایا تو اقرار کرینگے کہ انکا پیدا کرنے والا ایسا خالق [illegible]
اپنے قبضہ قدرت سے محیط ہی اور وہ ہر ایک کے آغاز و انجام سے آگاہ ہی۔ پس جب اُسکو [illegible]
شرک مٹا دینگے کیونکہ وہی خالق سبحانہ تعالے اپنی مخلوقات کے دنیا و دین مین کارساز [illegible]
فرمایا بقولہ تعالے۔ اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وہی پاک عزوجل ہی جس نے تمہارے [illegible]
[illegible] کہ زمین پر آرام کے ساتھ سکونت رکھتے ہو نہ وہ سخت پتھر ہی اور نہ نرم [illegible]
ہان اگر زلزلہ آتا ہی تو وہ تمھاری بدکاریون کی شامت ہی جس سے اللہ تعالے [illegible]

Marfat.com

[illegible] پیدا ہوا تو جواب یہ ہے کہ آدمیون کی بدکاریون سے یہ عبرت دلائی گئی جیسے کبھی قحط و وبا جیسی مصیبت
[illegible] بنایا جاتا ہے حالانکہ اصل مین اللہ تعالے نے زمین کو آدمیون کے واسطے گہوارہ بنا دیا تاکہ اپنے
[illegible] کرین اور باہم ایک دوسرے سے شریعت الٰہی کے موافق برکات حاصل کرین۔ وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا
سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ف۔ اور زمین مین تمھارے واسطے راہین بنا دین تاکہ تم لوگ راہ پاؤ۔ ف۔ ایک ملک سے دوسرے
[illegible] اور باہم ایمان والے متفق ہوکر راہ حق مین کوشش کرو جس سے تمھاری آخرت کا سامان جمع ہو اور اسی
[illegible] تمھاری زندگی کے سامان پیدا کر دیے ہین کیونکہ تمکو بھی اسی زمین سے پیدا کیا۔ وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ
مَاءً بِقَدَرٍ اور وہی خالق عزوجل ہے جس نے آسمان سے ایک اندازہ پر پانی اُتارا۔ ف۔ جسقدر تمھاری کھیتیون
[illegible] کے واسطے کفایت کرے اور تمھارے پینے و پلانے کے کام آوے (ابن کثیر) اور اگر کثرت سے بہیا آتی تو
[illegible] کہ نہ رکتی اور تمھاری معیشت تباہ ہو جاتی۔ مترجم کہتا ہے کہ ہمین کئی طرح سے آیات قدرت کا ظہور ہے اول
یہ کہ آسمان سے ایک خاص حکمت کے ساتھ پانی برسایا دوم یہ کہ باوجود اس کثرت سے نزول کے بوند ایسی حکمت کے ساتھ
[illegible] ہی نہین آتی سوم ابر غلیظ و اسباب ظاہری کچھ کام نہین دیتے جب تک اُسکا حکم نہو تب تک ایک قطرہ نہین
گرتا اور امسال ۱۳۱۲ ہجری مین جب عیسوی ۱۸۹۵ تھے ہواے سمندر مین کثرت سے تلاطم ہوا ولیکن ہجوم بادلون کا صرف
بمبئی و سورت کے مضافات مین رہ گیا اور اسقدر کثرت ہوئی کہ مکانات تباہ ہوئے راہین بند ہو گئین اور پانیون کے
طوفان آ گئے حالانکہ اس سے پہلے سال مین بیچارے مسلمانون پر وہان کے لوگون نے نرغہ کیا اور بہتون کو ہلاک کر دیا تھا
تو اس سیل کے طوفان مین مالدار پریشان ہوئے پھر وباے طاعونی سے ہلاک ہوئے اور یہ وہم نہو کہ مسلمان بھی مرے
یہان ایسا ہی ہوتا ہے اور مسلمانون کو اسوقت بھی جان دینے مین دریغ نہ تھا اگرچہ اسمین انھون نے خالص رضاے
حق تعالے کا قصد کیا تھا ولیکن علم حق سے جہل بھی شامل تھا واللہ تعالے اعلم۔ غرضکہ اسکی کچھ حکمت ہو یہان بیان سے غرض
یہ ہے کہ بدون حکم الٰہی عزوجل کے وہان سے بادل آگے نہ بڑھ سکے اور تمام ہندوستان مین پانی کا قحط ہو گیا کیونکہ مشرقی ملکون مین
بھی بیچارے مسلمان جان سے مارے گئے تھے پس اس قحط کی مصیبت مین گرفتار ہوئے سواے خطۂ ادھر کے کہ یہان فقط
[illegible] تھا تو کم مصیبت اٹھائی اگرچہ فسق و فساد تمام ہے واللہ تعالے اعلم بالصواب۔ بالجملہ امر محکم امر خالق عزوجل ہے چہارم
نزول باران ایک اندازہ پر ہوتا ہے کہ جب طاعت و صلاحیت ہو اور فسق و فجور نہو تو بقدر کفایت نازل ہوتا ہے جس سے
[illegible] نہو اور کبھی خاص حکمت الٰہیہ سے کہین طوفانی سیلاب آتا ہے اور کہین چند بوندین گرتی ہین کہ کچھ کار آمد نہین ہوتا
[illegible] کا ہجوم ہوا کرے۔ غرضکہ اس قدرت مین جہانتک صفاے عقل و نور ایمان سے غور کرو عجائبات صنعت کا ظہور
[illegible] اور تمام مخلوقات ہمیں اپنے خالق کی طرف آس لگائے رہتے ہین اور اگر یہان بھی اسباب عادتی ہوتے جیسے آفتاب
[illegible] لوگون مین بغاوت پھیل جاتی اور خالق عزوجل کی طرف کچھ بھی رجوع نہ لاتے کما قال تعالے ولو بسط اللہ الرزق
[illegible] الارض الآیہ۔ یعنے اگر اللہ تعالے اپنے بندون کو یعنے آدمیون وغیرہ کو رزق وسیع دیدیتا تو زمین مین
[illegible] لہٰذا اللہ تعالے ہر قوم و ملک کے واسطے ایک مقدار معلوم نازل فرماتا ہے۔ اور یہان ایک حکمت

Marfat.com

وقتی بھی ہو وہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس زمین میں اللہ تعالے نے جو مخلوق بنائی [illegible]
جاوین اور اگر وہ چاہے تو سب کو میٹ دے ولیکن اُس نے چاہا کہ آباد رکھے پس لوگ [illegible]
تحت مین ظہور کرتے ہین پس اگر حق و عدل ہو تو خیر ورنہ ظالمون کے حق میں بغاوت [illegible]
آخر تباہ کرتا ہی اور اپنے ابرار کو نصرت دیتا ہی والحمد للہ رب العالمین۔ الحاصل ہمارا پروردگار [illegible]
وحدہ لاشریک ہی کہ آسمان سے پانی ایک اندازہ پر نازل فرماتا ہی جیسے یہان فرمایا فَاَنْشَرْنَا [illegible]
پھر اسکے ذریعہ سے ہم نے مردار زمین کو نشر فرمایا۔ ف یعنے جو ملک و قطعہ زمین کا خشکی سے [illegible]
نامیہ اعادہ فرمائی جو اس زمین کے لیے روح ہی اور جسکی ماہیت ہم کچھ نہین جانتے ہین سوا [illegible] الفاظ [illegible]
مفہوم کے لیے مقرر کیا ہی اور وہ قوت نامیہ ہی اور در حقیقت ہماری نظر سے مخفی ہی جیسے ہماری حیات [illegible]
پس اللہ تعالے نے پانی کے ذریعہ سے زمین کو حیات تازہ بخشی کہ ہر قسم کے نباتات سے آراستہ ہو [illegible]
اور زمین کو نشر کیا۔ یہ ہمارے واسطے دلیل ظاہر ہی کہ آدمی کی بعث و نشر کا بھی ایک وقت ہی۔ كَذٰلِكَ [illegible]
تم لوگ بھی یون ہی نکالے جاؤ گے۔ ف اپنے مدفن و قبرون سے جب اللہ تعالے نے قیامت [illegible]
مردہ کی طرح نکلو گے۔ حدیث مین ہی کہ جب نفخہ صور پر سب مخلوقات مر جاویگی تو اسکے بعد اللہ تعالے آسمان [illegible]
اور ایک روایت مین ہی کہ چالیس روز تک برساویگا پس اجسام ایسے اُگینگے جیسے زمین سے دانہ اُگتا ہی [illegible]
رب العالمین کے واسطے نکل کھڑے ہونگے کیونکہ اس دفعہ صور سے انکی ارواح پھونکی جاوینگی۔ یہان [illegible]
فی الحال جو مقدار باران نازل ہوتی ہی وہ مخلوقات کی معیشت کے لائق ہی حتے کہ اگر چالیس روز تک [illegible]
تباہ ہو جاوے ولیکن اللہ تعالے اپنی رحمت سے بندون کی حاجت کے لائق نازل فرماتا ہی اور [illegible]
باقی رہتا ہی لیکن برسنا بند ہو جاتا ہی۔ وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا اور وہی خالق [illegible]
پیدا کر دیے۔ ف جیسے آدمیون کے جوڑے ہین اور اُنکی نسل ایک خاص طریقہ سے باقی رکھی [illegible]
و بکری وغیرہ کے جوڑے بلکہ جملہ حیوانات کے جوڑے بنا دیے ہین بلکہ جو چیزین زمین سے پیدا ہوتی ہین [illegible]
اللہ تعالے نے پیدا کیے ہین۔ وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ [illegible]
واسطے کشتیوں و چوپاؤن سے ایسی چیز بنا دی کہ تم اسپر سواری لے سکتے ہو۔ ف [illegible]
ہو۔ یہ چیز اسواسطے پیدا فرمائی۔ لِتَسْتَوٗا عَلٰی ظُهُوْرِهٖ تاکہ تم اسکی پشت پر [illegible]
اور کشتی و جہاز پر ٹھیک بیٹھو اور سوار ہو۔ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ [illegible]
اُسکے اوپر ٹھیک بیٹھ لو تو اپنے رب کی نعمت یاد کرو۔ ف کہ کسطرح اُس نے ایسی قدرت [illegible]
بنوا دین۔ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا [illegible]
پاک ہی وہ پروردگار جس نے ہمارے لیے اس چیز کو مسخر کر دیا اور ہم اس چیز کو مسخر [illegible]
نہ چاہتا تو ہم ایسی چیز کو اپنے قابو مین نہین لا سکتے تھے پس ابھی [illegible]

[illegible] لمنقلبون] یعنی ہم اپنے رب ہی کی جانب لوٹ جانے والے ہین کیونکہ یہ دنیا فانی ہی
[illegible] زندگی میں واجب ہو کہ آخرت کا توشہ زاد راہ جمع کرین۔ (تنبیہ) آیت مین حکم ہی کہ سواری کی
[illegible] چنانچہ صریح منصوص ہی کہ لتقولوا الخ لہذا احادیث اس بارہ مین وارد ہین جنکو امام ابن کثیر رحمہ نے
[illegible] سواری) {حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ} چنانچہ امام احمد نے باسناد ثقات روایت کی کہ
[illegible] کہا کہ مین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انکا سواری کا جانور لایا گیا جب اُسکی رکاب مین پانون رکھا
[illegible] جب اسکی پیٹھ پر ٹھیک بیٹھ گئے تو کہا الحمد للہ سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون۔ پھر
[illegible] کی حمد کی اور تین مرتبہ تکبیر کہی (اللہ اکبر)۔ پھر کہا کہ۔ سبحانک لا الہ الا انت قد ظلمت نفسی فاغفر لی۔ پھر حضرت علی
[illegible] مین نے عرض کیا کہ ای امیر المومنین آپ کس چیز سے ہنسے تو حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے
[illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے یون ہی کیا جیسے مین نے کیا پھر ہنسے تو مین نے عرض کیا
[illegible] آپ کس چیز سے ہنسے تو فرمایا کہ بندہ جب کہتا ہی کہ رب اغفر لی "ای میرے رب مجھے بخشدے" تو یہ بات
[illegible] فرماتا ہی کہ میرے بندہ نے جانا کہ میرے سواے کوئی گناہ بخشنے والا نہین ہی (ورواہ ابوداود
[illegible] ترمذی رحمہ نے کہا کہ حدیث حسن صحیح ہی۔ (حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ) امام احمد نے
[illegible] عن ابن عباس روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ردیف مین مجھے سوار کیا پھر
[illegible] ٹھیک بیٹھ گئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ تکبیر کہی اور تین مرتبہ الحمد للہ۔ اور تین مرتبہ
[illegible] اور ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ۔ کہا۔ پھر ہنسکر میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ جو مرد مسلمان اپنی سواری پر سوار ہوکر
[illegible] کرے جیسے مین نے کیا تو یہی ہوگا کہ اللہ تعالے اسپر متوجہ ہوکر ضحک فرمادیگا جیسے مین ابھی تیری طرف متوجہ ہوکر
[illegible] مترجم کہتا ہی کہ علماے محققین کے نزدیک ضحک الٰہی مانند خلق وعلم وغیرہ کے صفات الٰہی عزوجل
[illegible] مین بشر کی مجال نہین کہ تصور مین لاوے اسی طرح یہ صفت بھی انسانی قیاس سے اعلے واجل ہی
[illegible] صفات الٰہی مقدس ازلی قدیم ہین اور آدمی مخلوق حادث ہی اور آدمی کا تصور اسکے اندر مخلوق ہی تو مخلوق
[illegible] صفت کا ادراک محال ہی کیونکہ آدمی جو کچھ تصور وقیاس وگمان لاوے سب مخلوقات بلکہ آدمی کے فعال
[illegible] اپنی ذات وصفات سے مخلوق ہونے بلکہ اسکی مشابہت سے پاک ہی تو ایمان یہ ہی کہ ہم یقین لائے
[illegible] اسما وصفات [illegible] برحق ہی اور وہ مخلوقات و اُسکی مشابہت سے پاک ہی۔ اور بعضے علما رحمہ نے
[illegible] الٰہی عزوجل سے مراد اسکی رضامندی وخوشی ہی جیسے حدیث علی رضی اللہ عنہ مین گزرا۔ اور مترجم
[illegible] اعلم ہین کیونکہ اللہ تعالے جس سے راضی ہوا اور جسپر توجہ فرمائی اس سے رضامندی لازم ہی
[illegible] [حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما] امام احمد نے بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عمر
[illegible] کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے راحلہ (اونٹنی یا ناقہ سواری کی) پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے
[illegible] سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون پھر کہتے کہ اللّٰہم انی اسالک فی سفری ہذا البر والتقوی

Marfat.com

وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ وَاطْوِلَنَا الْبَعِیْدَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ
سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِیْ اَھْلِنَا۔ یعنے الٰہی مین اپنے اس سفر مین تجھ سے نیکی کا اور تقوےٰ کا اور ایسے
اعمال چاہتا ہون جن سے تو راضی رہے۔ الٰہی ہمپر یہ سفر آسان کر دے اور دوری کو ہمارے لیے لپیٹ دے الٰہی تیری
ایسی شان ہو کہ تو سفر مین ہمارے ساتھ ہو اور ہمارے اہل وعیال مین بھی ہمارا خلیفہ ہو۔ الٰہی تو سفر مین ہمارے
ساتھ ہو اور ہمارے اہل وعیال مین تیری ہی خلافت ہو۔ م۔ اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اہل و
عیال کی طرف واپس آتے تو فرماتے۔ آیِبُوْنَ تَائِبُوْنَ اِنْشَاءَ اللّٰہُ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ یعنے ہم ایمان
لانے والے انشاء اللہ تعالےٰ عبادت کرنے والے اپنے رب کی حمد کرنے والے ہین۔ م۔ د
والترمذی) امام احمد نے ابولاس الخزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حج
کے واسطے زکوٰۃ کے اونٹون مین سے کچھ اونٹ دیے تاکہ ہم لوگ سوار ہو کر حج کو جاوین تو مین نے عرض کیا
یہ اونٹ تو ایسا زبردست جانور ہی کہ ہماری راے مین یہ ہمکو اپنے اوپر سوار ہونے دیتا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو کوئی اونٹ ہو ہر اونٹ کے کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہو تو جب تم لوگ اسپر سوار ہوتا چاہو تو اللہ کا
نام پڑھ لو جیسے اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہو پھر اسکو اپنے واسطے مطیع کر لو کیونکہ سوار کرنے والا تو اللہ ہی عزوجل ہی
محمد بن حمزہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تھے کہ ہر اونٹ
کی پیٹھ پر شیطان ہی جب تم اُسپر سوار ہو تو اللہ عزوجل کا نام لو پھر اپنی ضروریات مین کوتاہی نکرو رواہ احمد
کہتا ہی کہ ان احادیث مین اونٹ وغیرہ سواری کے جانور پر سوار ہونے کے وقت جسطرح اللہ تعالےٰ کا ذکر
اُسکی تعلیم کی گئی ہی اور آیت قدسی مین کشتیون وجانورون کی سواری کو جمع کیا گیا ہی اور اسکے ابتداء مین
سبحان الذی سخر لنا ہذا الخ مذکور ہے تو ظاہر یہ ہی کہ جہاز وکشتی کی سواری مین بھی یون ہی کہنا چاہیے چنانچہ
سراج مین اسکو صریح بیان کیا ہی ولیکن قرطبی رحمہ نے کہا کہ یہ دعا فقط جانوران سواری کے واسطے ہی اور
دوسری آیت مین ہمکو حضرت نوح علیہ السلام کی زبان سے بتلا دیا کہ کشتی یا جہاز پر سوار ہونے کے وقت
چاہیے کہ بسم اللہ مجریہا ومرسٰہا الآیہ۔ اور آدمی کو چاہیے کہ سوار ہونے کے وقت اپنے دل مین
نہ بھولے اور اس حالت مین قضاے الٰہی کے واسطے مستعد رہے اور غفلت سے پرہیز رکھے کیونکہ
جاری ہو کہ وہ اس سواری مین مر جاوے کیونکہ بسا اوقات اتفاق ہوتا ہی کہ جانور
اُلٹ گیا یا سوار کو گرا دیا اور اس حالت مین وہ ہلاک ہو گیا یا کشتی ڈوب گئی یا جہاز غرق
ہوا اور اس آفت سے وہ ہلاک ہوا تو ضرور چاہیے کہ ذکر الٰہی ویاد سے غافل نہو
خاصکر زبان سے واجب نہین ہی بلکہ مستحب ہی ہان دل سے اعتقاد رکھنا واجب
ساتھ احتیاطاً زبان سے بھی ادا کرے کیونکہ بسا اوقات آدمی کو دل سے اعتقاد
غافل ہوتا ہی فافہم واللہ تعالےٰ اعلم۔ اور زبان سے ادا کرنے مین شکر نعمت

... دیوان کرین بلکہ پاک ہی ہمارا رب عزوجل جس نے ہمارے
... رب عزوجل کی جانب پھر جانے والے ہین گویا ہر ایک سفر کے وقت
... کے وقت حدیث مین تکبیر کہنا مذکور ہو تو اسمین یہ بھی نکتہ ہو
... کیونکہ درحقیقت کسی چیز کے واسطے بلندی و پستی نہین ہو
... کیونکہ اگر مخلوقات کے حق مین رب عزوجل کے سامنے پستی
... کی نسبت ٹھہرائی جاوے کیونکہ پستی تو بہ نسبت بلندی کی
... نسبت نہین ہو اسی واسطے بعد تکبیر کے تسبیح بھی حدیث مین مذکور ہو
... کسی چیز کو کچھ نسبت ہو۔ ف ۲ واضح ہو کہ جانورون و کشتیون وغیرہ
... کے مسخر و مطیع ہونے سے انسان اپنی ایسی ضروریات کا نفع اُٹھاتا ہو
... مین نیکی ہو تو ... سے محرومی نہین ہو لیکن بندگان حق کے نزدیک
... واسطے مرکب ہو جاوے چنانچہ نفس امارہ جب مطیع و منقاد ہو گیا
... سفر کریگی اور اس کرامت کا شکر بے انتہا واجب ہو۔ بعض مشائخ ...
... کھانے و پینے و سواری مین منحصر دیکھا تو اُسکی نگاہ بہت کوتاہ ہو کہ اُسنے
... مین پڑگیا اور ناشکری کافرون کا کام ہو کہ وہ ظاہر نعمتون کو بھی
... کرتے ہین نعوذ باللہ تعالے من ذلک چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا

... اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ

ع ۵

... انسان بڑا ناشکرا ہو صریح۔ کیا رکھ لین اپنی پیدائش مین سے بیٹیان

... وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ

... خوشخبری ملے اس چیز کی جو رحمٰن پر نام دھرا ہے دن رہے اُسکا منھ

... اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ۝

... گہنے مین اور جھگڑے مین بات نہ کہہ سکے

... اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْــَٔلُوْنَ ۝

... عورت کیا دیکھتے تھے انکا بننا اب لکھ رکھین گے انکی گواہی اور انسے پوچھ ہوگی

... مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۤ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝

... اٹکلین ... یہ سب دوڑاتے ہین

... مخلوقات ... کو اللہ تعالے نے پیدا کیا اور اللہ تعالی نے
... بنائے ہین اور اسی کی قدرت و تسخیر آدمی و جانور مین

جاری ہے پھر بھی کافرون نے انتہار حماقت سے مخلوقات مین سے [illegible]
وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا اور مشرکون نے اللہ تعالے کے واسطے [illegible]
ف خطیب رح نے لکھا یعنے وہ بات بدیہی ظاہر ہے کہ اللہ تعالے نے [illegible]
مخلوقات مین سے ایک جزء کو اللہ تعالے کے واسطے ٹھہرایا [illegible]
ٹھہرایا اور لڑکیون کو جزء اسواسطے کہا کہ ٹہرا اولاد اپنے والدین کا جز ہوتی [illegible]
علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت سیدۃ النساء فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حق مین فرمایا [illegible]
جیسے لخت جگر بولتے ہین۔ اور بعض نے کہا کہ لڑکیون کو زبان عرب مین جزء کہتے ہین [illegible]
عورت کے جزء پیدا ہوئی یعنے لڑکی پیدا ہوئی لیکن صاحب کشاف نے اس سے انکار [illegible]
صاحب کشاف کا قول رد کیا گیا کہ امام زجاج و ابو العباس مبرد رح دونوں زبان عرب [illegible]
زباندانی کا مرجع تھے اور ان دونون نے روایت کیا کہ یہ عرب کا محاورہ ہے کیونکہ زمخشری کا قول [illegible]
کہتا ہے کہ یہ سب تقریر اس بنیاد پر ہے کہ جزء سے مراد لڑکیان ہون۔ اور شیخ ابن کثیر رح نے [illegible]
نے مشرکون کے حال سے آگاہ کیا کہ انھون نے بعضے چوپایون کو اپنے طاغیہ بتون کے واسطے [illegible]
کیواسطے ٹھہرایا کما فی قولہ تعالے فقالوا ہذا للہ بزعمہم وہذا لشرکائنا یعنے مشرکین کہتے ہین [illegible]
ہے اور وہ ہمارے ٹھاکرون کے واسطے ہے۔ اور اسی طرح انھون نے لڑکے و لڑکیون میں سے [illegible]
کیواسطے ٹھہرایا۔ مترجم کہتا ہے کہ اس تفسیر پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہے کہ آیت مین [illegible]
بندون مین سے ایک جزء ٹھہرایا۔ اور چارپایون کو بندہ نہین بولتے ہین بلکہ مخلوقات مین [illegible]
و خطیب رح وغیرہ نے جزء سے مراد فقط آدمیون مین سے لڑکیان رکھیں خواہ [illegible]
لڑکیون پر آتا ہے یا اسوجہ سے کہ جزء یعنے پارہ ٹکڑا معروف ہے اور ٹہرا اولاد اپنے ان [illegible]
ہوئین۔ مترجم کہتا ہے کہ اس صورت مین بھی یہ اعتراض باقی رہا کہ [illegible]
جمیع مشرکین کو شامل نہین ہے کیونکہ یہود و نصارے وغیرہ نے اگرچہ [illegible]
مگر لڑکیان نہین بلکہ لڑکا۔ چنانچہ نصرانیون نے مسیح کو بیٹا کہا اور یہود [illegible]
کو اپنے معنے پر لیا جاوے اور حاصل یہ کہ مشرکون نے اللہ تعالے کے واسطے [illegible]
یہود و نصارے وغیرہ نے بیٹا ٹھہرایا اور عرب کے بت پرستون [illegible]
کرتے تھے۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ [illegible]
کہ اللہ تعالے کی نعمتون کو بھول کر اسکی شان پاک مین عیب لگا [illegible]
اللہ تعالے نے حلم سے انکو ایک میعاد تک مہلت دی۔ حدیث [illegible]
شان مین بیٹا بیٹی وغیرہ کا عیب لگاتے ہین پھر بھی وہ انکو [illegible]

[illegible] بالبنين کیا بھلا اللہ تعالی نے
[illegible] ن کے ساتھ اختصاص دیا۔ ف یعنی مشرکون کو جبر کا
[illegible] اور نکرا ہو نہین سکتا کیونکہ یہ محال ہے بلکہ جو کچھ نظر آتا ہے
[illegible] تو یہ تمھاری حماقت ہے کہ تم نے کہا کہ اُس نے بیٹیان
[illegible] کے موافق بیٹیون کو برا سمجھتے ہو باوجود اسکے
[illegible] وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ
[illegible] سے کسی کو ایسے بچے کی بشارت دیجاتی ہے جسکے ساتھ
[illegible] سیاہ پڑجاتا ہے اور اس حالت مین وہ غم سے گھٹا ہوا
[illegible] جناب مین لڑکیون سے ضرب المثل بیان کی حالانکہ جب انمین سے
[illegible] اسقدر غم ہوتا ہے کہ گویا غم اُسکے سر سے پانؤن تک بھر جاتا ہے اور
[illegible] معلوم ہوا کہ یہ لوگ اسقدر بیباک و بدنیت ہین کہ لڑکیون کو برا سمجھتے
[illegible] لڑکیون کو نسبت دیتے ہین لہذا اللہ تعالے نے ان مشرکون کو جھڑکا
[illegible] وَمَن يُنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ اور کیا اُس نے ایسی زنانیون کو لیا
[illegible] کے واسطے کمال سمجھتی ہین نہ انمین عقل کامل ہے اور نہ دین کامل ہے اور
[illegible] الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ اور مخاصمہ کرنے مین یہ مخلوق صفائی سے
[illegible] اپنے دعوے کے موافق بیان کر سکتی ہے اور نہ دعوے پر حجت و بیان
[illegible] قتادہ رح نے کہا کہ عورت کو یہ لیاقت نہین ہوتی کہ اپنے دعوے پر
[illegible] ہوتا ہے کہ اُلٹے اپنے اوپر حجت قائم کرتی ہے اور اُسکو خبر نہین ہوتی
[illegible] حال ہے کہ اُنکے لباس مین اور مردون کے لباس مین فرق ہے اور اُنکی
[illegible] حکم ہے یہ تفسیر جو اسوقت تک مذکور [illegible] اس بنا پر ہے کہ جزو سے
[illegible] بعض علماء رح نے تجویز فرمایا کہ یہ مشرکون کے بتون کی مذمت ہے جنکو
[illegible] بناتے خصوصًا عزیٰ وغیرہ جو عورتون مین سے تھی جیسے ہندؤن
[illegible] وابن زید سے بھی روایت ہے کہ مراد بت ہین جنکو سونے چاندی
[illegible] کے موافق [illegible] ہوگا کہ تم لوگ انھین کو کہتے ہو کہ خالق عزوجل نے
[illegible] تفسیر سابق بہتر ہے۔ اور حاصل کلام یہ ہے کہ تم نے اللہ تعالے کے
[illegible] نہ ہوتی ہین۔ وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ
[illegible] ٹھہرایا جو اللہ تعالے کے بندے ہین۔ ف

Marfat.com

جیسے اللہ تعالےٰ کی شان مین کافرون سے ایسی ایک [illegible]
طرح مشرکین عرب نے ملائکہ کو بیٹیان و عورتین ٹھہرایا - [illegible]
بتلایا اور ملائکہ سے انکار کیا - دوم ملائکہ کو عورتین کہکر اللہ تعالےٰ [illegible]
بیٹیون کے اخس ہونے کے باوجود انکو اللہ تعالےٰ کے واسطے ٹھہرایا [illegible]
کہ ملائکہ تو ایک قسم کی مخلوق الٰہی ہے جنکی خلقت نورانی ہے تو نر و مادہ ہونا [illegible]
چیزین ایسی موجود ہین جنہین یہ گنجائش نہین مثلاً دیوار و آفتاب و ماہتاب [illegible]
مؤنث بولتا ہے حالانکہ درحقیقت انہین مؤنث یا مذکر کے معنے نہین ہین [illegible]
بولتے ہین اور ہم لوگ یہان ہندوستان مین مذکر بولتے ہین اور دیون [illegible]
ماریات مین یہ کیفیت محسوس ہے تو ملائکہ مین کیونکر ان جاہلون نے قبیح کفر [illegible]
ہین جیسے اللہ تعالےٰ نے دوسرے اقسام خلقت کو پیدا کیا اسی طرح ملائکہ کو پیدا کیا [illegible]
نے کہا کہ اس سے ان کافرون پر صریح حجت ہے کہ جو جناب باری تعالےٰ کے [illegible]
کہ بندہ ہونا ضد فرزندی ہے پس جب ماسواے حق تعالےٰ کے جو کچھ موجود ہے [illegible]
پھر ان کافرون و مشرکون نے صرف اپنی قہری ضلالت سے یہ کلمہ کہا کیونکہ دلیل عقلی سے [illegible]
کافرون کو جھڑکا بقولہ تعالےٰ - أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ کیا یہ لوگ ان ملائکہ کی پیدائش [illegible]
نہین بلکہ محض جہالت و بدزبانی سے یہ کلمات کہتے ہین - سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ اب [illegible]
ایک قراءت مین سنکتب بنون متکلم ہے یعنے اب ہم انکی گواہی لکھنے کا حکم فرما چکے - پس [illegible] لوگ
اٹھا دینگے - کیونکہ بغیر دلیل شرعی کے اسطرح اپنے باپ دادون کی تقلید کرتے ہین [illegible]
خاص نہین ہے بلکہ دنیا مین بھی عذاب و ذلت کی وعید فرمائی بقولہ تعالےٰ [illegible]
یعنی اگر یہ لوگ اس بدگوئی سے باز نہ آئے تو انہین سے منکرون کو عذاب [illegible]
بالکلیہ ایسی بدگوئی مین اپنے باپ دادون کی تقلید سے منع فرمایا [illegible]
دلیل ہے کہ بدون دلیل کے جو بات ہو وہ منکر ہے اور تقلید مین [illegible]
دیلا اجازت شرعی ہو اگر کہا جاوے کہ اہل اسلام اپنے علما [illegible]
نہین کرتے بلکہ اللہ تعالےٰ کی وحدانیت و محمد رسول اللہ صلے اللہ [illegible]
وکتب الٰہیہ سب پر خود اعتقاد رکھتے ہین ہان فروع اعمال [illegible]
ہین تو یہ تقلید نہوئی اسواسطے کہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانون [illegible]
پوچھتے ہین - ہ - بخلاف ان مشرکون کے کہ اعتقاد مین [illegible]
کے واسطے اولاد ہے - لہذا سخت وعید سے [illegible]

Marfat.com

[illegible] ان بالکل ہماں ہو جاوینگی پس عذاب شدید مین مبتلا ہونگے۔ پھر ان مشرکون نے اپنے اپنے خیال
[illegible] صورت مین یا جیسے نصرانیون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے صلیب بنائی۔ اور انکو پوجنے لگے
[illegible] الرحمن ما عبدنٰهم اور کہنے لگے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم انکو نہ پوجتے۔ ف ۔ یہ جھگڑا
[illegible] مومنون کے سامنے پیش کیا کہ جب اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہی تو اگر اسکو پسند نہ ہوتا تو ہم ان مورتون وصلیب
[illegible] پوجنے پاتے جو ہم نے ملائکہ وغیرہ کی صورت پر نشان بنائے ہین یعنے اللہ تعالیٰ ہمکو اس سے روک دیتا اور ہم
[illegible] کرنے پر قابو نہ پاتے۔ شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ ہر طرح کافرون نے جہالت کی اور ضلالت مین جانورون سے بدتر ہوگئے ہو اسطے
[illegible] نے انبیاء علیہم السلام کو بھیجکر متواتر انکو توحید کا حکم دیا اور شرک و بدگوئی سے سخت انکار کیا اور مشیت الٰہی مین انکا
[illegible] انکو مفید نہین ہی جیسے کوئی جاہل کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ سانپ بچھو وغیرہ نہ پیدا کرتا تو یہ صحیح ہی لیکن یہ نتیجہ نکالنا
[غلط] ہو کہ ہسم ان جانورون کی پوجا کرین۔ جیسے کوئی جاہل کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو مین چوری وبدکاری نہ کرتا اور جھوٹ
[بو]لنا۔ وغیرذالک۔ یہ صحیح ہی لیکن اسکے حق مین یہ نتیجہ کہان سے نکلا کہ اسکو یہ کرنا روا ہی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کے واسطے دعوت
[تو]حید پہونچا دی اور ہر ایک کے واسطے نیکوکاری وبدکاری کا انجام بتلا دیا اور یہ بھی بتلایا کہ جس نے دنیا و اُسکی بدکاری اختیار
کی اسکے واسطے دنیا مین قدر مقدر ہی اور آخرت مین جہنم ہی اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی نہین ہی حتےٰ کہ اگر اس نے اللہ تعالیٰ کے
اولیاء مخلصین کو دکھ دیا تو دنیا ہی مین اسپر عذاب نازل ہوگا اگر مشیت ہوا ور جس نے آخرت اختیار کی اور اسکے واسطے سامان
کیا اسطرح کہ ایمان لایا اور کتابون ورسولون کی تصدیق کی اور توحید پر عبادت کی تو دنیا مین معیشت کے لیے اسکو قدر مقدر
ملیگا اور آخرت مین اُسکے لیے جنت ورضاے الٰہی سبحانہ تعالیٰ ہی۔ جب یہ معلوم ہوا تو اب کافرون ومشرکون کی حماقت سمجھ
مین آگئی کہ جنھون نے جہالت سے کہا تھا کہ "اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم ان بتون کی عبادت نہ کرتے پس وہ ہم سے راضی ہی"
اس تقریر مین اخیر کا جملہ غلط ہی جو انھون نے نتیجہ نکالا کہ "وہ ہم سے راضی ہی" بلکہ صحیح یہ ہی کہ جب کافرون نے دنیا کو شرک کے
ساتھ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے انکو انکی پسند پر چھوڑ دیا اور انکو اسکا نتیجہ ضرور ملیگا اور وہ جہنم ہی اور اللہ تعالیٰ انکی اس
بدکاری سے راضی نہین ہی ولیکن اس نے ایک وقت تک مہلت دیدی ہی اور وہ دنیا مین ہر مشرک ومومن کی اجل ہی پھر
سب کے واسطے وقت قیامت مقرر ہی جسمین ہر ایک کو اسکا بدلا عین عمل کے ساتھ ملیگا اور مومنون کو فضل بھی ملیگا کیونکہ
وہی فضل کے لائق ہین۔ اب کھل گیا کہ کافرون کا یہ کہنا غلط ہی کہ وہ ہم سے بت پرستی پر راضی ہی اگر وہ نہ چاہتا تو ہم نہ پوجتے
اللہ تعالیٰ نے رد کر دیا کہ۔ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ان مشرکون کے پاس اس بارہ مین کوئی قطعی یقین کی بات
نہین ہی۔ ف۔ کوئی وحی الٰہی ہی اور نہ کوئی طریقہ حواس وعقل ہی جو دنیا مین معروف طریقے دیدیے ہین۔ کیونکہ ہرگز
حواس سے یہ نظر نہ آیا کہ یہ مورت فلان شخص کی قالب ہی۔ یا فلان شخص اسمین حلول کرتا ہی یا فلان شخص حلول کرے
[illegible] اللہ تعالیٰ کے ملک مین تصرف کا اختیار ہی۔ کچھ بھی حواس سے ادراک نہوا۔ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ
[illegible] اپنی اٹکل پر چلتے ہین۔ ف ۔ اور ظاہر ہی کہ جب حواس ہی ایسے حماقت کے شرک سے بیزار ہین تو بھلا
[illegible] سے بالکل مخالف ہی کیونکہ عقل صریح جانتی ہی کہ خالق عز وجل ہر کمال مین بےمثل وبےمثال ہی وہ سب مخلوق کا

Marfat.com

پیدا کرنے والا اور اپنی قدرت مین قائم رکھنے والا ہو تو غیر ممکن ہو کہ درمیان مین کسی کا
ان لوگون سے کے جنکو اپنے زعم مین اپنا معبود بناتے ہین سب کے سب اللہ تعالے
قدرت مین ہین ولیکن مشرک نے جو کچھ اٹکل کا تصور باندھا ہو وہ اُسکے خیال مین جما
مرا تو یہ خیال بھی مٹا۔ اور یہ موت آتے ہی مٹجائیگا۔ پھر اللہ تعالے نے مشرکون کی حماقت

أَمْ آتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ○ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا
کیا ہمنے کوئی کتاب دی ہے انکو اُس سے پہلے سو یہ اُسے مضبوط ہین بلکہ کہتے ہین ہمنے

عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ
ایک راہ پر اور ہم اُنھی کے قدمون پر ہین راہ پاتے اور اسیطرح جو بھیجا ہمنے

فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُ
ڈر سنانیوالا کسی گاؤن مین سو کہنے لگے وہان کے آسودہ لوگ ہمنے پائے اپنے باپ دادے ایک

وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ○ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَ
اور ہم اُنھی کے قدمون پر چلتے ہین وہ بولا اور جو مین لادون تمکو اُس سے زیادہ سوجھ کی راہ جس

عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ
اپنے باپ دادے تو بھی کہنے لگے ہمکو جو تمہارے ہاتھ بھیجا نہ ماننا پھر ہمنے اُنسے بدلا لیا سو دیکھ

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ○
کیسا ہوا جھوٹھلانے والون کا

اللہ تعالے نے مشرکون پر بتون وصلیب وغیرہ کی عبادت کو قبیح منکر بیان فرمایا کہ وہ بغیر دلیل و برہان کے ان چیزون کی
کرتے ہین کیا انھون نے کوئی دلیل وحجت پائی ہو۔ أَمْ آتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُ
کیا اس شرک لانے سے پہلے ہمنے انکو کوئی کتاب دی کہ اسکو یہ لوگ مضبوط پکڑے ہین ف یعنی جن چیزون کی نسبت
نے الوہیت کا دعوے کیا اور اُنکی بندگی کرنے لگے اور سمجھنے لگے کہ وہی ہمارے کارساز ہین تو یہ بات کسی طرح انکو عقل
سے دریافت نہین ہوسکتی پھر کیا انکو اللہ تعالے کی طرف سے اس غیب کا حال کوئی کتاب نازل کرکے بتلایا گیا
کتاب کی فرمانبرداری مین مضبوط قائم ہوکر یہ شرک کرنے لگے یعنے یہ بھی نہین ہوا۔ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُ
بلکہ یہ لوگ کہتے ہین کہ ہمنے اپنے باپ دادون کو ایک امت پر پایا۔ ف یعنے ایک طریقہ
عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ اور ہم لوگ انکے نشان قدم پر ٹھیک راہ پائے ہوئے ہین یعنے
ہمنے اپنے باپ دادون کو پایا اور وہ لوگ خواہ مخواہ اچھی راہ چلتے تھے تو ہم بھی انھین کی راہ چلتے
نہین جانتے کہ انکو یہ طریقہ کہان سے ملا تھا اور نہ ہم اسمین غور کرتے ہین کہ یہ بت پرستی
انھین کی راہ چلتے ہین۔ شیخ ابو السعود رح نے لکھا کہ یہ لوگ کوئی عقلی یا نقلی حجت نہین

رتے ہین - وہ گویا انھون نے اپنے خالق عزوجل کو پہچاننے اور اُسپر ایمان لانے کا خود قصد نہین کیا
اور اختیار کیا حالانکہ جو شخص یہ کہے کہ مین اپنے رب کو نہین جانتا ولیکن میرے باپ نے کہا تھا کہ یہ درخت
معبود ہی یعنی مین بھی یون ہی کہتا ہون یعنے جیسے وہ کہتا تھا ویسا ہی مین بھی کہتا ہون اور جیسے وہ اُسکی بیڑی پر سر جھکاتا تھا اُسی طرح
مین بھی جھکاتا ہون اور یہ نہین جانتا کہ بات کیا ہی - ایسا شخص محض احمق ہی اور اُسکے دل مین کچھ بھی سمجھ نہین ہی حالانکہ خالق عزوجل کا
یقین ہر شخص کو اپنے دل مین چاہیے اسمین کسی دوسرے کے قول فعل کو دخل نہین ہی - بلکہ عالم تو جاہل کو امر حق بتلاویگا پھر وہ
خود یقین لاوے اور اگر یقین نہ لایا مثلاً زید نے کہا کہ میرا باپ کہتا تھا کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور مین بھی اسی کے کہنے پر
کہتا ہون تو یہ شخص مسلمان نہین ہی جب تک کہ اسکے دل مین خود یہ یقین نہ آوے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ - اب قیاس کرو
کہ ان کے پاس خود کوئی دلیل نہ تھی بلکہ یہ اٹکل تھی کہ ہمارے باپ دادون کا جو زبانی قول ہی وہی ہم کہتے ہین اور جسطرح
انکا فعل تھا کہ بتون کے آگے سر ٹیکتے تھے وہی ہم کرتے ہین اور دلی یقین فقط یہ ہی کہ ہمارے باپ دادے ضرور اچھے
تھے اور سوا اسکے ہمارے پاس کوئی دلیل نہین ہی - یہ انتہا درجہ کی حماقت و جہالت ہی اور اسکا باعث یہ ہی کہ مشرکون نے
فطرت برباد کرکے بیعقل جانورون مین اپنے باپ کو شامل کر لیا اور دنیادی مال و متاع کے سوا اُسکی کچھ ہمت نہین ہی۔

وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ اور یون ہی ہم نے تجھ سے پہلے کسی قریہ مین کوئی
ڈرانے والا نہین بھیجا مگر یہی حال ہوا کہ اُس قریہ کے دولتمندون نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادون کو ایک طریقہ پر پایا
اور ہم انھین کے قدم بقدم چلے جاتے ہین **ف** یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیری امت کے مشرکون نے جسطرح اپنے
باپ دادون کی تقلید پر ہٹ کی یہی حال تجھ سے پہلے انبیاء کے ساتھ گذر چکا ہی کہ ہم نے جب کبھی کسی شہر مین کوئی پیغمبر بھیجا جو انکو کاری
عذاب الٰہی سے ڈراوے تو یہی حال ہوا کہ اس شہر مین جو لوگ دنیادی مال و متاع سے آسودہ تھے کہنے لگے کہ ہمکو تمھاری
حاجت نہین ہی ایک مدت سے ہم اپنے باپ دادون کو ایک طریقہ پر دیکھتے آئے تو ہم انھین کے نشان قدم پر چلے جاوینگے
اگر تم لوگ ہمکو ہمارے بزرگون کی راہ سے بہکاتے ہو تو ہم تمھاری بات نہین مانینگے - تعجب ہی کہ اللہ تعالے نے آسمان و زمین
پیدا کیا اور خود ان لوگون کو پیدا کیا اور وہی سب کا رازق ہی تو اسکی توحید فرض ہی - پھر اسکو چھوڑنے کے واسطے انکو کسی
دلیل کی ضرورت نہوئی بلکہ بلا دلیل کے انھون نے فقط تقلید پر چھوڑ دیا اور دیگر مخلوقات کو اپنا معبود بنا لیا اور اللہ تعالے
نے جب کسی پیغمبر کو دلیل و برہان و معجزات کے ساتھ بھیجا کہ انکو اپنی اصلیت کی طرف پھیرے تو اصل بات ماننے کے لیے دلیل
و برہان بھی نہین مانتے تھے - **قُلْ أَوَلَوْ جِئْتُكُم بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدتُّمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ** کہا کہ کیا اپنے
باپ دادون کی تقلید کیے جاؤگے اگرچہ مین تمھارے پاس ایسا طریقہ لایا جو اس راہ سے بہتر ہو جسپر تم نے اپنے باپ دادون کو
پایا **ف** یعنی ان امتون کے واسطے جو انبیاء نذیر بھیجے گئے تھے ہر ایک نذیر نے اپنی امت کو سمجھایا کہ جو طریقہ دینے
مین لایا ہون اسکو تم غور سے دیکھو تو یہ عین ہدایت ہی اور جسطریقہ پر تم نے اپنے باپ دادون کو پایا اس سے یہ بہتر ہی پس جب
ایسا نیک طریقہ لایا تو کیا اب بھی تم اپنے باپ دادون کی تقلید کیے جاؤگے - اگر کہا جاوے کہ پیغمبر نے اپنے طریقہ کو

Marfat.com

ان لوگون کے طریقہ سے اھدی فرمایا یعنے ہدایت مین بڑھ کر تو کیا ان کافرون کا طریقہ بھی ہدایت
بڑھ کر ہدایت تھا۔ جواب یہ کہ نہین بلکہ ان کافرون کا طریقہ بالکل گمراہی تھا اور اسکو ہدایت
ان کافرون کے نفوس کو حق کی جانب مائل کرکے سمجھانا مقصود ہوا اور انکے نفوس مین جما ہوا تھا کہ انکے
عین ہدایت ہے۔ پس اگر اُنسے کہا جاتا کہ تم عین ضلالت پر ہو تو وہ دشمن ہو کر پیغمبر کی بات بھی نہ سمجھتے
بلایا کہ تم جس طریقہ کو ہدایت سمجھتے ہو اُس سے یہ بہتر طریقہ ہے تاکہ وہ لوگ غور کرین۔ یہان ایک قرأت مین
یعنی اللہ تعالے نے گذری امتون پر جو پیغمبر بھیجے ہر ایک کی امت نے اُنسے جھگڑا کیا کہ ہم اپنے باپ دادون
ہین اور خاصکر انھین لوگون نے جھگڑا کیا جو زیادہ مالدار تھے کیونکہ اسی مالداری سے زیادہ تر تکبر وسب
اور باقی لوگ انھین مالدارون کے تابع ہوا کرتے ہین تو جب ان لوگون نے غور نظر سے بے پروائی کرکے
ٹالا تو اللہ تعالے یہان بیان فرماتا ہے کہ اُس نے اپنے پیغمبرون مین سے ہر پیغمبر کو یہ حکم بھیجا کہ قل اولو جئتکم
تو اپنی امت کو یہ جواب دے کہ کیا اب بھی تم تقلید کیے جاؤ گے اگرچہ مین تمھارے پاس ایسا طریقہ لایا جو تمھارے
باپ دادون کے طریقہ سے بہتر ہدایت ہے (الوالسعود) اور یہ عمدہ طریقہ حکمت کے ساتھ فہمائش ہے لیکن ان گمراہون نے
اسپر بھی کچھ خیال نہ کیا بلکہ گمراہی پر ہٹ کرکے اپنے پیغمبرون کو صاف جواب دیدیا۔ قَالُوٓا اِنَّا بِمَآ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ
کہنے لگے کہ جس طریقہ کے ساتھ تم لوگ بھیجے گئے ہو ہم اس سے ہمیشہ منکر ہین۔ ف۔ یعنی ہر امت نے اپنے پیغمبر
کے واسطے مایوس کر دیا اور کہا کہ ہم تمھارے طریقہ سے منکر ہین اور یہی نہین کہا کہ ہم بالفعل انکار کرتے ہین بلکہ منکر ہونا
قرار دیا کہ ہم کبھی اس انکار سے نہین پھرینگے جیسے فرعونیون نے حضرت موسے علیہ السلام کو مایوس کر دیا تھا کما قالوا
قالوا مہما تاتنا من آیۃ لتسحرنا بہا فما نحن لک بمومنین۔ یعنے فرعونیون نے موسے علیہ السلام سے کہا کہ جہان تک تم
ہمارے پاس عجائب کرشمے لایا کرتا کہ ہمکو جادو مین پھنسا دے پر ہم لوگ تجھے ماننے والے نہین ہین۔ ھ۔ ایسے ہی
قومون نے بھی بیان کیا۔ فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ پس ہم نے ان کافر قومون سے انتقام لیا۔ ف۔ پس عذاب
ساتھ اُنکو جڑسے نیست کر دیا اور جس دنیا کے پیچھے اُنھون نے اپنی عاقبت خراب کی تھی وہ بھی بالکل جاتی رہی۔ فَ
كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ پھر دیکھ کہ جھٹلانے والون کا کیسا انجام ہوا۔ یہ خطاب بظاہر آنحضرت صلے اللہ
اور اس سے مقصود یہ ہے کہ ہر سعادتمند نظر عبرت سے دیکھے جیسے حدیث مین آیا کہ نیکبخت وہ ہے جو دوسرے کے
عبرت حاصل کرے۔ ھ۔ پس معنے یہ ہین کہ اے بندہ سعید تو نگاہ عبرت سے ان جھٹلانے والون کا انجام دیکھ کہ
دنیا و آخرت برباد ہوئی اور کیونکر عذاب شدید مین گرفتار ہوگئے اور اسمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
امت کے کافرون کو زیادہ نہ دیکھین کیونکہ انکا بھی وہی چال چلن ہے جیسے اُنکے اگلون کا حال گذرا ہے اور اگر
نہ آوین تو یہ بھی اگلون کی طرح تباہ ہونگے بہر یہی واقع ہوا کہ کفار قریش و قبائل ... باپ دادون
کی تقلید کی کسی طرح حق کو نہ مانا تو اُنکو اللہ تعالے عزوجل نے ایک ایک کرکے ہلاک کر دیا اور
آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو نصرت و غلبہ عنایت فرمایا حتے کہ گنتی کے چند سال ...

Marfat.com

[illegible] کو نشانہ کر اللہ تعالیٰ نے دین توحید قائم کر دیا۔ کیونکہ ان بدکاروں مشرکون سے فساد عظیم [illegible] کی حجت بیانتک تھی کہ سوائے تقلید ضلالت کے اپنے رب عزوجل کو پہچاننے مین نظر ہی نہین کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسکے نظائر عبرت مین سے قصۂ ابراہیم علیہ السلام بیان فرمایا

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ فَاِنَّهٗ
اور جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اُسکی قوم کو مین الگ ہون ان چیزون سے جسکو پوجتے ہو مگر جسنے مجھکو بنایا سو وہ
سَیَهْدِیْنِ ۝ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ
مجکو راہ دیگا اور یہی بات پیچھے چھوڑ گیا اپنی اولاد مین شاید وہ رجوع رہین ٭ کوئی نہین پر مین نے برتنے دیا انکو اور انکے باپ دادون کو
حَتّٰی جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ۝ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝
یہانتک کہ پہونچا انکو دین سچا اور رسول کھول سنانیوالا اور جب پہونچا انکو سچا دین کہنے لگے یہ جادو ہے اور ہم اُسکو نہ مانین گے
وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ۝ اَهُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ
اور کہنے لگے کیون نہ اُترا یہ قرآن کسی بڑے مرد پر ان دو بستیون کے کیا وہ بانٹتے ہین تیرے رب کی مہر
رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ
ہمنے بانٹی ہے انمین روزی انکی دنیا کے جیتے اور اونچے کیے درجے ایک کے ایک پر
دَرَجٰتٍ لِّیَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِیًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ۝ وَلَوْلَآ
کہ ٹھہراتا ہے ایک دوسرے کو کمیرا اور تیرے رب کی مہر بہتر ہے اُن چیزون سے جو سمیٹتے ہین اور اگر نہو تا یہ
اَنْ یَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ یَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُیُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ
کہ لوگ ہو جاوین ایک دین پر تو ہم بنا دیتے انکو جو منکر ہین رحمٰن سے انکے گھرون کو چھت روپے کی
وَّمَعَارِجَ عَلَیْهَا یَظْهَرُوْنَ ۝ وَلِبُیُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَیْهَا یَتَّكِـُٔوْنَ ۝ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ
اور سیڑھیان جن پر چڑھین اور اُنکے گھرون کے دروازے اور تخت جن پر لگ بیٹھین اور سونے کی اور یہ سب کچھ نہین
ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ ع
مگر برتنا دنیا کے جیتے اور پچھلا گھر تیرے رب کے ہان اُنھی کو جو ڈر رکھین

اور قریش والی اتباع مشرکین عرب خصوصًا جو لوگ نسل اسمعیل علیہ السلام سے تھے اگر اپنے باپ دادون ہی کی تقلید [illegible] کی تقلید کرنے مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تابع ہوتے ولیکن کافر و مشرک ہمیشہ [illegible] کا مطیع و مقلد ہوتا ہے اور غایت جہالت سے اسکو بزرگون کی طرف نسبت کرکے افترا باندھتا ہے اور یہی [illegible] کی موجود تھی کہ انھون نے مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کلمہ کفر کہا اور بیٹا بنایا حالانکہ [illegible] علیہ السلام تمام عمر جب تک دنیا مین رہے توحید سکھلاتے رہے اور نظر عقل بھی شاہد ہے کہ بیٹا و بیٹی [illegible] کہ جناب باری تعالیٰ مین محال و غیر ممکن ہے وہ کیونکہ روا ہو سکتی ہے ولیکن مشرکون نے حضرت

عیسے علیہ السلام کی اتباع چھوڑی اور نظر عقل سے مخالفت کی اور لیسے لوگون کے مقلد ہو
یہ عقیدہ نکالا تھا اور جب اُسنے غور عقل کے واسطے کہا گیا اور بیٹا وغیرہ کا محال ہونا انکو دیدون
دکھلا یا گیا تو فقط اس جواب پر جمگئے کہ یہ مقام گو مگو ہی یون ہی چلا آیا ہم ہم نے باپ دادون کو
جمے رہینگے۔ غور کرو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نسل اسحٰق و یعقوب و اولاد ابراہیم علیہ السلام
پہلے ہزارون برس انبیاء علیہم السلام سے توحید چلی آئی پھر دیکھو کہ ان نصرانیون نے انکی تقلید
لفت کی اور اپنی پسند کے مخالف لوگون کی تقلید کا دعوے کیا اور یہی مشرکین عرب کا حال تھا کہ جو بات
معلوم ہوئی اسی کی تقلید کرکے دعوے کیا کہ یہی ہمارے باپ دادون کا طریقہ متواتر ہی اور ہم انھین کے
افترا و بہتان ہی چنانچہ اصل الاصول و سب کے جدا علے تو حضرت خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام
نے ہرگز اپنے رب عزوجل کی شان مین تقلید نہین کی اور اسکی توحید کے لیے اسی کی ہدایت پائی
نے فرمایا۔ وَاِذْقَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ۔ اور جب حضرت
علیہ السلام نے اپنے باپ سے اور اُسکی قوم سے کہا کہ جس چیز کو تم پوجتے ہو مین اس سے بالکل بیزار ہون
ف ابراہیم کے باپ کا نام آذر تھا اور شاید یہ لقب ہو اور نام تارح ہو لیکن اللہ تعالے نے قرآن مین
کہ لابیہ آذر۔ اور کسی جگہ یہ اشارہ بھی نہین ہی کہ آذر باپ نہ تھا بلکہ چچا تھا اور عرب مین تاریخی علم نہ تھا تو جائز نہین ہو
یون کہا جاوے کہ عرب کو علم نبوت پہلے سے دیدیا تھا لہذا مجازاً چچا کو باپ کہدیا۔ اور جب پہلے سے یہ بات
عرب اس اعتقاد مین جھوٹے ہوتے اور یہ باطل و محال ہی پس ضرور ہوا کہ یہان تاویل کرنا غلط و باطل ہی
کرنے والے کو عذر یہ ہی کہ یہود وغیرہ سے جو روایت ملی اس سے ظاہر ہوا کہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام
اول یہ تعجب ہی کہ ایسی روایت جسکے سچے ہونے پر کوئی دلیل نہین ہی بلکہ یہودیون کی تحریفات مشہور ہین جس
گمان قوی ہی اور اگر فرض کرلو کہ روایت سچی سہی تو وہ بھی منفرد اور بیٹ حکایت ہی نہ روایت۔ پھر بھلا اسکی وجہ
ہوا کہ قرآن مجید کے معنے بدلے جاوین کیونکہ یہ بلا دلیل کے حرام ہی تو صاف حق ظاہر ہوگیا کہ قرآن پر ایمان
علیہ السلام کے باپ کا نام آذر تھا اور اسکے سوا جو قول ہو محض غلط ہی اور یہ کہنا کہ یہودیون مین یونہی
توریت کے کسی نسخہ مین یون ہی نظر پڑا۔ یہ سب مہمل و غلط بیانی ہی بھلا کہان سے یہودیون کا سلسلہ
السلام ملا کہ جس سے یہ امر نکالو لیکن بدعتی تو جھگڑالو اور نفس کی انوکھی بات پر جان دیتا ہی
اسکا شیوہ اصلی ہی حالانکہ اللہ تعالے نے قرآن کو اصل قرار دیا کہ اہل کتاب جو کچھ اسکے خلاف
جھوٹ کو قرآن سے پرکھ کر پھینک مارو پس حق صحیح یہ ہی کہ قرآن برحق ہی اور ابراہیم علیہ السلام
خواہ یہ نام علم ہو یا لقب ہو۔ اللہ تعالے نے ارشاد کیا کہ ابراہیم علیہ السلام
حال بیان کردے جب انھون نے اپنے باپ آذر سے اور اُسکی قوم بت پرست
مین اُنسے قطعاً بری و جدا و بیزار ہون۔ مین ہرگز تمہاری تقلید نہین کرونگا

[illegible] إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي سوائے خالق عزوجل کے جس نے مجھے پیدا کیا ہی۔ ف
[illegible] کرونگا۔ فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ تو وہ مجھے اپنے دین کی راہ دکھلاویگا۔ ف کیونکہ جس نے
[illegible] پیدا کیا وہی میری صفات وافعال کا پیدا کرنے والا ہی اور تم لوگ اپنی جہالت سے اسکی الوہیت مین دوسری
[illegible] سمجھتے ہو اور یہ تمھارے حق مین نہایت قبیح ہی۔ کشاف وسراج وغیرہ مین مذکور ہی کہ یہ قوم ایسی بت پرست تھی
[illegible] تعالے کو آسمانون و زمین وغیرہ کا خالق مانتی تھی۔ مگر الوہیت وقدرت آلہی نہین پہچانتی تھی تو جہالت سے یہ سمجھتی تھی کہ
[illegible] وغیرہ ہمارے حاکم ہین وہی ہماری زندگی و موت ورزق وغیرہ مین کارسازی کرتے ہین اس گمان پر ان احمقون
[illegible] رائے یہ نکالی کہ اب ہمکو انھین چیزون کی پرستش وخوشامد کرنی چاہیے تاکہ ہم سے راضی رہین پھر یہ تصور باندھا
[illegible] لوگون کے واسطے ایک صورت بنائی جاوے جو انکے نام کی مورت کہلاوے اور اسی کی پوجا کیجاوے یہ ڈھکونسلے پر اکلین
[illegible] حماقتون پر حماقتین جماکر بت پرستی اختیار کی پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُنکے اوہام وخیالات کو باطل کرنے سے
[illegible] پہلے تو اُنکے بت توڑ ڈالے اور حجت سے اُنکو قائل کیا جیسا کہ سابق مین یہ قصہ مفصل گزر چکا ہی حتے کہ وہ لوگ کچھ سمجھکر
[illegible] ہوئے مگر بد بخت اوندھے مُنھ گرے اور کہنے لگے کہ ہمکو یہان عقل وحجت کی کچھ ضرورت نہین ہی ہم کچھ نہین سمجھ سکتے ہین
[illegible] ہمکو تقلید کرنی چاہیے کیونکہ ہم نے کئی پشت سے اپنے باپ دادون کو انھین چیزون کی عبادت کرتے ہوئے پایا ہی پس
[illegible] ابراہیم علیہ السلام سے یہی جھگڑا نکالا اور دھمکایا کہ اگر تم ہماری راہ پر نہ رہوگے اور باپ دادون کی تقلید چھوڑ دیکے
[illegible] تمکو قتل کر ڈالینگے۔ پس ابراہیم علیہ السلام نے اپنے خالق عزوجل کی توحید مین ان مخلوقات کی کچھ پرواہ نہ کی اور ان سے
[illegible] کہدیا کہ جن چیزون کو تم معبود بناتے ہو مین ان سب سے بیزار ہون سوائے اپنے سچے معبود کے جو میرا خالق ہی
[illegible] وہی تمھارا بھی خالق ہی ولیکن تم اسکی الوہیت مین شرک کرتے اور ساجھی ٹھہراتے ہو اور مین تمھارے ساجھیون سے
[illegible] بری ہون۔ مین فقط اپنے رب عزوجل کی بندگی کرونگا کہ وہی مجھے ہدایت دیگا یعنے اپنے دین کی معرفت بھی مجھکو عطا کریگا
[illegible] وہی دنیا کے امور مین بھی میری کارسازی فرمادیگا اور مخلوقات اگرچہ دونون جہان کی مخلوقات جمع ہون تو بھی خالق عزوجل کے
[illegible] مین کچھ نہین کرسکتے ہین۔ چنانچہ یہی ہوا کہ اللہ تعالے نے وہان کے بادشاہ نمرود اور اسکی فوجون کے تمام لوگون کو نیچا کردیا
[illegible] مچھرون کے جھنڈ سے نمرود کے لشکر تباہ کر دیے تاکہ اُن لوگون کو معلوم ہو کہ ایک ضعیف مچھر کو اگر اللہ تعالے قوت دے
[illegible] اسکا مقابلہ نہین کرسکتا ہی اور نمرود کو اسکے تکبر کی سزا مین بہت ذلیل کرکے ہلاک کیا اور ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالے
[illegible] اپنی قبولیت مین یہانتک بڑھایا کہ انکو خلیل اللہ بنایا اور انکا کلمۂ توحید بلند فرمایا۔ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ
[illegible] کلمۂ توحید کو اللہ تعالے نے ابراہیم کی اولاد مین کلمۂ باقی کردیا۔ ف ابن عباس ومجاہد وقتادہ نے فرمایا کہ کلمہ
[illegible] لا الٰہ الا اللہ ہی اور یہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اسمعیل واسحاق ویعقوب مین بطور میراث کی وصیت کیا گیا اور
[illegible] کی اولاد مین وصیت رہا یہانتک کہ ابراہیم علیہ السلام کے بعد جسقدر پیغمبر بھیجے گئے سب انھین کی نسل سے ہوئے
[illegible] کی اولاد مین کلمۂ توحید تا قیامت باقی ہی حتے کہ خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وسلم نسل ابراہیم علیہ السلام سے ہین۔
[illegible] امام رحمہ اللہ تعالے نے تفسیر کبیر مین لکھا کہ اس آیت سے مقصود یہ ہی کہ تقلید کا شیوہ دراصل کافرون کا شیوہ ہی اور قریش

خاص نسل ابراہیم علیہ السلام ہین تو انکو اپنے جداعلے کا طریقہ اختیار کرنا چاہیے یعنے [illegible]
علیہ السلام کا طریقہ ہو مترجم کہتا ہو کہ قولہ تعالے واذ قال ابراہیم لابیہ الآیہ کے یعنے [illegible]
ان لوگون کی نصیحت کے واسطے انکے جداعلے ابراہیم علیہ السلام کا حال بیان کردے کہ [illegible]
اپنے باپ وقوم کی تقلید سے برارت کی۔ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ تاکہ یہ لوگ پھرین [illegible]
اپنے جداعلے ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کرین اور تحقیق کے ساتھ الوہیت لا آلہ الا اللہ کو [illegible]
[illegible] بیر مین لکھا کہ اس آیت قدسی مین اللہ تعالے نے تقلید کو باطل کردیا اور اُسکی تقدیر دو طرح پر ہو [illegible]
نے آگاہ فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے تحقیق کو لیکر باپ دادون کی تقلید سے بیزاری اختیار کی اب [illegible]
تقلید کرنا حرام تھا یا حلال تھا اگر کہو کہ حرام تھا تو تقلید کا نام مٹگیا اور اگر کہو کہ حلال تھا تو تمکو یہ بات معلوم [illegible]
دادون مین سے ابراہیم علیہ السلام سب سے اشرف ہین کیونکہ عرب کے واسطے اس سے [illegible]
کہ وہ اولاد اسمعیل ابن ابراہیم علیہما السلام ہین اور جب یہ بات ظاہر ہوئی تو ای قریش واہل عرب تمکو [illegible]
بہتر باپ کی تقلید اوسے ہی کہ اسکو چھوڑنا جائز نہین ہوسکتا جب یہ بات متعین ہوئی کہ تمکو اپنے جداعلے یعنے ابراہیم [illegible]
تقلید چھوڑنا جائز نہین ہی تو غور کرو کہ ابراہیم علیہ السلام کا کیا طریقہ تھا۔ یہ طریقہ تمپر فرض ہی۔ اب ہمکو [illegible]
سب سے اصدق اللہ تعالے کی خبر ہو کہ ابراہیم علیہ السلام نے صاف حکم لگایا کہ اللہ تعالے کی شان پاک [illegible]
کی تقلید بالکل متروک ہی اور حجت توحید پر قطعًا عمل کرنا واجب ہی پس تم پر فرض ہی کہ صریح آیات وحدانیت پر یقین [illegible]
مت کہو کہ ہم کیا کرین کہ ہم نے اپنے باپ دادون کو یون ہی بت پوجتے پایا ہی اور وہ ہم سے اچھے تھے تو ہم بھی [illegible]
کرتے ہین۔ یہ تمہارا کہنا بہت قبیح ہی جب تمکو معلوم ہوگیا کہ سب سے اعلے واشرف جداعلے حضرت ابراہیم علیہ [illegible]
حالانکہ انھون نے تقلید کو مٹادیا پس اگر تم اُنکی اتباع کرتے ہو تو تقلید مٹاؤ اور تحقیق لا آلہ الا اللہ کہو [illegible]
اللہ تعالے نے اپنے خلیل بندہ ابراہیم علیہ السلام سے آگاہ فرمایا کہ جب اُس نے اپنے باپ دادون کی [illegible]
انکی گمراہی سے مُنھ موڑا اُنکی تقلید چھوڑکر اور شرک سے منھ موڑکر تحقیق کیجانب آیا اور اللہ تعالے کی [illegible]
ما جھی نہین بنایا تو اللہ تعالے نے قیامت تک اُسکا دین توحید اُسکی اولاد و ذریات مین باقی رکھا [illegible]
کی پیروی کرنا ایسا اچھا کام ہی کہ قیامت تک اُسکی خوبی باقی رہتی ہی اور برخلاف اسکے شرک [illegible]
حجت وبرہان چھوڑکر تقلید کرنا اسقدر بدتر ہو کہ اُسکا وہ انجام ہوتا ہی جو ابراہیم علیہ السلام کی قوم [illegible]
کہ اُنکے نشان مٹ گئے اور اُنکے بت لوٹ گئے اور وہ خود ہلاک وتباہ ہوگئے اور قیامت تک [illegible]
تو معلوم ہوگیا کہ شان الٰہی عزوجل مین دلیل حق اختیار کرنا نیک وبہتر ہی اور تقلید سے گمراہ [illegible]
پھر قریش کے جداعلے ابراہیم علیہ السلام پر جو کچھ انعام فرمایا اُسکا شکرانہ [illegible]
وغیرہ نے بیان کیا کہ ابراہیم علیہ السلام کے واسطے کلمۂ توحید لا آلہ الا اللہ [illegible]
مین ایسے لوگ ضرور ہونگے جو لا آلہ الا اللہ کہین۔ خطیب نے [illegible]

Marfat.com

[illegible] فرمایا۔ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ بلکہ ہم نے ان لوگون کو اور
[illegible] یعنی اسوقت جو قبایل قریش موجود ہین انپر یہ احسان کیاکہ انکو اور انکے باپ دادون
[illegible] کی نعمتین دین اور بلاؤن و بیماریون سے اُنکو تندرست رکھا یہ سب اُسی برکت کا
[illegible] لوگون نے نعمتون مین اترانا شروع کیا اور دین ابراہیم و اسمعیل علیہ السلام کو بگاڑ کر
[illegible] فوراً عذاب نہین بھیجا۔ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ یہانتک کہ اُنکے پاس
[illegible] یہ بھی اُنکے واسطے اُنکے جدا علے ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہی۔ کما قال تعالے ربنا وابعث
[illegible] آلم یعنے ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی تھی کہ مین نے اپنی ایک اولاد کو تیرے خانہ معظم کعبہ کے
[illegible] زراعت نہین ہی تاکہ یہ لوگ تیری نماز کو ٹھیک قائم کرین اور ان لوگون کے واسطے اناج و پھل پہونچنے
[illegible] دعا کی کہ ان مین ایک رسول مکرم بھیجا جاوے جو انکو آیات الٰہی سُناوے پس اس دعا کی برکت سے
[illegible] اسمعیل علیہ السلام دین توحید پر پشتہا پشت باقی رہی اور مخلوقات آفاق کے دل خود بخود انکی
[illegible] کا اناج و غلہ وغیرہ وہان پہونچتا رہا پھر قبیلہ خزاعہ مین سے عمرو بن لحی وغیرہ ایسے کمبخت ہوئے
[illegible] وغیرہ نکالی اور دین توحید بگاڑا اور شکر کی جگہ کفر اختیار کیا حتے کہ حضرت ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام کی
[illegible] مین رمل والون کی طرح پانسہ پھینکنے کی لکڑیان بنائین۔ حدیث مین ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
[illegible] بت نکلوا کر پھنکوائے تو اُنمین حضرت ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام کی مورت اسطرح بنائی
[illegible] فرمایا کہ ان کمبختون کو خوب معلوم تھا کہ ہرگز ان نیک بندون نے کبھی پانسہ نہین پھینکا (الصحاح الحال)
[illegible] برکت سے انکو تمتع حاصل رہا بلکہ جب انھون نے شکر چھوڑ کر کفر اختیار کیا اور شرک قبیح مین مبتلا ہوگئے
[illegible] مہلت دی اور فوراً عذاب نہین بھیجا تو نعمت مین اترا کر اسطرح بت پرستی کی تقلید کرنے لگے یہانتک
[illegible] توحید ابراہیم علیہ السلام روشن کرنے کے لیے اُنکے پاس حق کو یعنے قرآن پاک اور رسول مبین
[illegible] رسول مکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارات بذریعہ یہود و نصاریٰ کے بکثرت
[illegible] رسول مکرم کو ابتداے پیدائش سے چالیس برس کے سن تک عجائب معجزات و عزائم
[illegible] بچپن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ لوگ نگاہ تعظیم و تجلیل سے دیکھتے اور آپ کی
[illegible] کرامات مشاہدہ کرکے اس امر کے منتظر تھے کہ اس شخص معظم مکرم کے واسطے کیا شان عالی ظاہر
[illegible] یہانتک ہوگئی تھی کہ نبوت کے معنے بھول گئے اور آخرت کا تو گویا کبھی نام ہی نہ سُنا تھا بلکہ
[illegible] خیال کرتے کہ جتنے دن جیے کھایا پیا سوئے پھر ایک روز مر کر مٹی مین ملگئے اور ساری
[illegible] بت پرستی اور بیٹون کی کثرت ہوا اور بیٹیون کا نام نہوا اور قتال و جدال مین بہادری کا
[illegible] قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ اور جب اُنکے پاس حق آیا تو کہنے لگے
[illegible] کبھی اسکو نہین مانینگے اور نہ اسکے تابع ہونگے سحر کہنے کی یہ وجہ تھی کہ انھون نے

جب قرآن مجید کو سُنا تو اُسکی انتہا بلاغت و فصاحت دیکھکر [illegible]
نہین ہوا اور جب اُسکو دریافت کیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ [illegible]
کلام مجھپر وحی کیا گیا ہی وہ لوگ رسول کے معنے ہی نہین جانتے تھے اور [illegible]
پھر انھون نے قرآن مجید کے معنے سمجھے تو اُنھین ابراہیم علیہ السلام کا کلمہ توحید [illegible]
کہ پتھر کی مورتین محض بیکار ہین اور مخلوقات مین سے کسی مین یہ قدرت نہین [illegible]
جسطرح چاہتا ہی اپنی مخلوقات مین تصرف کرتا ہی۔ بتون کی مذمت سُنکر سر سے پانؤن تک [illegible]
دادے بڑے عقیل تھے اُنسے خطا ہونا محال ہی اور وہ بت پوجتے پوجتے مرگئے [illegible]
بورے نہ سر سے کھیلے اور وہ ظاہر مین کسی کی مدد بھی نہین کرتا بلکہ مدد کیا کرے خود اُسکے سامنے [illegible]
لیجا دے تو وہ نہین چھین سکتا لیکن آخر یہان کچھ تو بات ہی جو ہمارے باپ دادون نے انکی [illegible]
انھین کی تقلید کافی ہی اور یہ شخص جو توحید لایا یہ ہم نے کبھی کانون سے نہین سُنا اور یہ تو [illegible]
بھلا یہ تو سوچو کہ تمام جہان مین اتنی قومین پھیلی ہوئی ہین تو انکو ایک اکیلا اللہ کیسے کفایت کریگا [illegible]
جگہ مین متعدد قبائل آباد ہین انمین سے ہر ایک کے لیے اپنا اپنا جدا معبود ہی جو ہر ایک کی کارروائی [illegible]
تو نہین دیکھتے اور نہ ہماری اتنی سمجھ ہی لیکن باپ دادون سے تو برابر سُنتے آتے ہین اور [illegible]
ہم اگر چپکے باتین کرین تو وہ کہان سُن سکتا ہی پھر بھلا ہمارے کام کیسے پورے ہونگے جبتک ہمارے معبود [illegible]
کوئی کام نہ نکلیگا بس یہی بھید ہوگا جو ہمارے باپ دادون نے انکی پوجا پاٹ قائم رکھی ہی [illegible]
اور جھوٹ موٹ اپنے آپ کو رسول کہتا ہی تو جو کلام ہمکو سُناتا ہی یہ اسی نے بنایا ہی [illegible]
بنایا کیونکہ ایسا بلیغ کلام ہی کہ آدمی سے تو کسی طرح نہین بن سکتا ہی کیونکہ ہمارے باپ دادون مین [illegible]
ہزارون گذرے جنکے خطبات کا آجتک جواب نہین ہوا مگر جب اسکے کلام سے ملاؤ تو [illegible]
موجود ہین جب ہمنے اُنکے سامنے ذکر کیا تو پہلے انھون نے بڑے دعوے سے قسم [illegible]
اپنے کان پکڑ کر کہنے لگے کہ اُسکا جواب ہم سے نہین ممکن ہی اور یہ تو آدمی کا کلام نہین [illegible]
کہا کہ ہمین غور کرنا کچھ مشکل نہین ہی مین نے خوب آزمایا کہ اس شخص کو جادو خوب آتا ہی [illegible]
دکھلائے کہ وہ آدمی کے کام نہین ہین اور سچ تو یہ ہی کہ جادوگر بھی ایسا دیکھنے مین [illegible]
اور وہی اسکو وہ کلام بھی سکھلاتا ہی تو کھل گیا کہ بیشک جادو ہی اور ہم [illegible]
اپنے باپ دادون کی راہ چھوڑنے والے ہین تو ہم اسکو کبھی نہین مانینگے [illegible]
کوئی فرشتہ بھیجدیتا۔ مترجم کہتا ہی کہ ان احمقون کی باتین دیکھو کہ اگر فرشتہ آتا تو [illegible]
پڑتا تب انکو اول تو نظر نہ آتا اور اگر نظر آتا تو خوف [illegible]
آتا تب پھر بھی بکنے لگتے کہ یہ تو ہماری طرح آدمی ہی [illegible]

کیون بھیجا۔ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ اور
... مین سے کسی مرد عظیم پر کیون نہین اترا۔ ف ــ یعنی اگر مان لیا جاوے کہ یہ
... غریب شخص پر کیون اترا اگر اترتا تو مکہ والون یا طائف والون مین سے کسی بڑے
... جو بڑا مالدار ہو اور اُسکے بیٹے بہت ہین تو اللہ تعالیٰ اُس سے بہت راضی ہی جب
... تو قرآن بھی اسی پر اُترتا یا اُسی کے مانند عتبہ بن ربیعہ ہی اسپر نازل ہوتا یا طائف مین
... حبیب بن عمرو بن عمیر ثقفی بڑے بڑے لوگ ہین انہین سے کسی پر نازل ہوتا اور محمد بن عبد اللہ
... قریش کے خاندانون مین سب سے اشرف بنی ہاشم مین سے بیشک سب سے اونچی چوٹی عبد المطلب
... نسب سے ہین مگر سوائے اس اعلیٰ شرافت نسبی کے اُنکو ہمارے درمیان کوئی بڑائی نہین ہی
... مال و دولت ہی اور نہ بیٹون کی کثرت ہی اور تم لوگ خوب جانتے ہو کہ خدا جس کسی سے راضی ہوتا ہی
... بیٹون سے بڑائی دیتا ہی اور اگر یہی مان لیا جاے کہ سوائے اس دنیا کے کہین دوسرا گھر بھی ہی
... راضی ہوا اُس سے وہان بھی راضی ہوگا۔ تو اسی پر قرآن بھی اُتارتا اور خالی نسب سے کیا بڑائی
... یہ بھی تو بنو ہاشم کو اب ہمپر کوئی بڑائی بھی زیادہ نہین رہی ہی۔ ابو جہل نے کہا کہ اب ہم اور وہ
... جیسے ایک گاڑی کے دو بیل ہوتے ہین اگر انھون نے حاجیون کو کھانا دیا تو ہم نے بھی دیا اگر
... مفلسون کو مال دیا تو ہم نے بھی دیا اور اگر انھون نے غریبون کے خون کا تاوان دیا تو ہم نے بھی دیا
... برابر ہین۔ مترجم کہتا ہی کہ مفسرین رح کے قول مین القریتین سے مراد مکہ و طائف ہی اور
... دار الآخرۃ سے انکار کیا تو خالی دنیا پر مدار رہا اور دنیاوی بڑائی اُنکے نزدیک صرف اسی
... پاس مال و متاع زیادہ ہو اور اُسکے بیٹے بہت ہون تا کہ اُسکے کنبہ کے خوف سے سب
... اور مال و دولت کے ذریعہ سے وہ ننگے بھوکھون کو کچھ کھانا کھلاوے تو پھر یہ لوگ اُسی کا
... اور جب وہ اپنے چوپال مین بیٹھکر ایک ہانک لگاوے تو سب کے سب حاضر ہو جاوین
... اور یہ لوگ کچھ غور نہین کرتے تھے کہ دنیاوی کھانے پینے مین آدمی کو کیا فخر ہو سکتا ہی
... زیادہ موٹے تازے ہین اور خرگوش سب سے زیادہ سوتا ہی اور شیر سب سے
... ہین اور بیا اپنی کاریگری سے اپنا جھونجھ بہت خوبصورت بناتا ہی جو آدمی سے
... کو دیکھو تو بھلا عرب بھوکھون ننگون کے پاس کیا مال تھا جو نصرانیون و مجوسیون
... بڑی بڑی سلطنتین تھین تو کیا اپنے سے بہت بڑھکر اُنکے حق مین
... اور اگر یہ سمجھے کہ اُنکے معبودون و ٹھاکرون نے اُنکو یہ سب دیدیا
... سے نفرت کر کر اُنکے معبودون کے پاس جاتے حالانکہ اپنے
... عیسوی و فارسیون کو باطل سمجھتے تھے پھر دنیاوی دولت پر کچھ دار و مدار

سزا ملا تو اسکی وجہ سے کسی کی بزرگی و بڑائی ثابت نہوگی بلکہ معلوم ہوگیا کہ یہ لوگ بھی کافر [illegible]
اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جس نے دنیا اختیار کی اور حضرت آدم علیہ السلام کا دشمن [illegible]
اللہ تعالے کے نزدیک ملعون ہے تو دنیا سے ملعونہ کو شیطان ملعون کے [illegible]
ہوگئے ہیں تو یہ بھی اسی دنیا کے پیچھے مرتے ہیں اور آخرت سے انکار کرتے ہیں [illegible]
اور جو کچھ اُنکے لیے ہے وہ یہی دنیاے ملعونہ ہے تو اسی کے لیے جو کچھ مال و دولت جمع کی [illegible]
پھر جس نے دنیا کے واسطے کفر کے بہت مال و دولت جمع کی وہ بڑا بزرگ نہیں بلکہ [illegible]
کیون راضی ہوگا تو ان مشرکون کی حماقت بے انتہا بڑھی ہوئی تھی جنھون نے یہ کہا کہ قرآن کیون [illegible]
نازل ہوا - ہر عاقل سمجھ سکتا ہے کہ قرآن جبکہ اللہ تعالے کا کلام ہے تو وہ عین رحمت ہے پھر وہ [illegible]
ایسے شخص پر نازل ہوگا جس پر اللہ تعالے کی رحمت سب سے زیادہ ہو اور لعنت کا لگاؤ [illegible]
محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جنکو اللہ تعالے نے رحمۃ للعالمین بنایا اور اُنھین پر اپنا کلام رحمت [illegible]
مردود کیا اور اُنکے اعتراض پر اُنکو جھڑک دیا بقولہ تعالے - اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ [illegible]
رب کی رحمت کو بانٹتے ہین - ف - یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے رب نے تجھکو [illegible]
رسول بنایا اور تجھپر قرآن پاک نازل فرمایا اور اپنے علم سے تجھکو اس لائق پایا لیکن تجھی کو [illegible]
کون ہوتے ہین جو پروردگار کی رحمت کو اپنی راے سے تقسیم کرین حالانکہ رب عزوجل نے [illegible]
تو نسب مین سب سے اشرف ہے اور حسب مین سب سے افضل ہے اور عقل مین سب سے [illegible]
اصفی اور کمالات مین سب سے اعلے اور بہتر انام محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ رسول اللہ صلے [illegible]
مشرکون کی کیا ہستی ہے کہ جو اللہ تعالے کے علم و معاملہ مین دخل دیسکین نَحْنُ قَسَمْنَا [illegible]
ہم نے خود اُنکی معیشت کو دنیاوی زندگی مین اُنکے درمیان تقسیم کیا ہے - ف - [illegible]
بزرگ بڑا سمجھتے ہین اُسکی کوئی ذاتی خصلت نہین ہے بلکہ یہ مال و دولت تو اُنکی [illegible]
اپنی حکمت کے موافق اُنکی دنیاوی زندگی مین اُنکو دیدی ہین - اور تمام مخلوقات مین [illegible]
جسقدر ملتی ہے وہ ہماری دی ہوئی ہے اور اس سے ہماری رضامندی پر دلیل [illegible]
یہ مال و دولت بہتری ہوجاتا ہے جبکہ اُس نے ان چیزون کو فانی سمجھکر اپنے دل [illegible]
کیواسطے انکو خیرات کیا اور نیک کامون مین لگایا جیسے خود کھایا [illegible]
یہی مال بالکل وبال ہوجاتا ہے جس نے اس سے دل لگایا اور آخرت کو بھولا [illegible]
پتھرون جمادات سے دو مردون پر فخر کیا اور مخلوقات الٰہی کو ستایا آخر [illegible]
کا تھا جو اللہ تعالے و اُسکے رسول سے منکر تھے اور فقط دنیا کے لیے [illegible]
مال و متاع کو دیکھکر بڑائی کا دعوے کرتے تھے حالانکہ بے ادبی سے اللہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] اپنی حکمت سے لوگون مین تفاوت درجہ بدرجہ رکھا ہو وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ
اور ہمنے بعض لوگون کو بعض دیگر پر درجات مین بلندی دی۔ ف چنانچہ بعض مین چالاکی کم اور دانائی کمتر اور بدن
[illegible] اور مال والا بہت اور فقر و فاقہ مین گرفتاری ہو اور بعضون مین چالاکی زیادہ اور دانائی بہت اور
بہت [illegible] اور جسم قوی ہو تو بہت سی باتون مین دوسرون کو پہلون پر بلندی ہو لیکن اگر عقل ہو اور وہ کفر و شرک اختیار
کرے تو خالی دنیا ہی مین چند روزہ نفع اٹھاویگا اور اس سے یہ زمین آباد ہی لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا تاکہ انمین سے
بعض [illegible] سے مسخر بنا دین۔ ف کیونکہ فقیر لوگ مالدارون کے مطیع ہونگے تو اُنکے مال کے لالچ سے اُنکے کام
کرینگے تو محتاج اپنے کام کے ذریعہ سے مالدارون سے مزدوری لینگے اور مالدار انکے کام سے اپنی معاش کے سامان
[illegible] ذریعے لوگون مین میل جول رہتا ہی اور زمین کو آباد کرتے ہین۔ اور یہ سب تقسیم جو مخلوقات مین جاری
ہو خالق عزوجل کی تقسیم ہو جسکا نتیجہ صرف چند روزہ زندگی دنیاوی ہو تو جب اسکو اللہ تعالےٰ نے اپنی تقسیم پر رکھا تو بھلا
[illegible] رحمت جو دار الآخرۃ کی سرفرازی ہو جو کبھی فنا نہوگی اور نہ اُسکے مثل کوئی نعمت ہی تو وہ کیونکر بغیر علم الٰہی کے تقسیم ہوتی
[illegible] نے نبوت کو اپنے علم کے موافق اپنے پیغمبر کو عطا فرمایا ہی اور جو کوئی پیغمبر علیہ السلام پر ایمان لایا اُسکو دنیاوی
تقسیم مین سے بھی اپنی زندگی تک بقدر مقدر ملجائیگا اور اخروی نعمت مین سے بھی اُس نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع
[illegible] حصہ جمع کیا وَرَحْمَةُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ اور یہ لوگ جس چیز کو جمع کرتے ہین اُس سے تیرے رب کی رحمت
بہت بہتر ہی۔ ف کیونکہ کفار و مشرکین تو فقط دنیاوی مال و متاع کو جمع کرتے ہین اور جسقدر زیادہ جمع کرین اُسی قدر
[illegible] لعنت جمع کی اگرچہ مقدر سے زائد نہ ملیگی اور وہ بھی چند روز زندگی کے بعد چھوٹ جائیگی اور کافر مشرک بالکل عذاب
[illegible] جائیگا اور جس بندہ مومن نے ایمان لاکر رحمت الٰہی کو جمع کیا تو وہ عذاب سے بخوف ہوا اور جب تک دنیا مین
[illegible] اُسکو رزق بانکو ملیگا اور جب یہان سے آخرت مین گیا تو ایسی نعمتین پاویگا جسکے ایک ذرہ کے برابر تمام دنیا
[illegible] نہین ہو سکتی ہو پھر یہ نعمت اسکے لیے وہان دائمی پائدار ہی تو سمجھ لینا چاہیے کہ دنیاوی نعمت جسکو کافر و مشرک
[illegible] ہین اس سے رحمت و جنت جسکو مومنین مسلمین جمع کرتے ہین کسقدر اعلےٰ و اشرف و افضل ہی۔ حدیث مین ہی
[illegible] کے برابر جگہ تمام دنیا و ما فیہا سے بہتر ہو (الصحاح) اور واضح ہو کہ کفار و مشرکین جب دنیا مین
[illegible] اللہ تعالےٰ اُنکو ہلاک و برباد کرکے اہل ایمان کا مطیع کر دیتا ہو تاکہ انکا ظلم و فساد دفع ہوا ور اہل ایمان
[illegible] نہین ہین تمام مخلوقات مین عدل و راحت و رفاہیت قائم کرین۔ اور اہل ایمان کو اگر دنیا کی سلطنت ملجاوے
[illegible] نعمت کے مقابلہ مین اُسکی کچھ ہستی نہین سمجھتے ہین ولیکن اللہ تعالےٰ کا شکر اس راہ سے ادا کرتے ہین کہ کافرون کے
[illegible] معلوم ہوگیا کہ دنیا اسقدر حقیر چیز ہی تو کافرون و مشرکون کا فخر کسقدر غلط حماقت ہو حتے کہ اگر ایک
[illegible] اسکے واسطے کچھ فخر نہ تھا کیونکہ اُسنے تو شرک و کفر سے گویا یوری لعنت جمع کی ولیکن اللہ تعالےٰ نے دنیاوی
[illegible] نہین کیا چنانچہ دنیا کی حقارت ظاہر کرنے کیواسطے بیان فرمایا بقولہ وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ
أُمَّةً وَاحِدَةً [illegible] لوگ سب ایک ہی امت ہو جاوین۔ ف اور کافرون و مشرکون کو دنیاوی عیش مین

دیکھکر جہالت سے یہ گمان کرین کہ کافرون کو اس کثرت سے دنیاوی مال ومتاع وسونا چاندی دیا جاتا [illegible]
ہی کہ یہ لوگ اللہ تعالے کو محبوب ہین پس سب انھین کی راہ پر ہو جاتے اور جہالت سے سب ہی کافر [illegible]
دنیا اللہ تعالے کے نزدیک محض خوار ہی لیکن وہ کافرون کو بالکل دنیا نہین دیتا تاکہ جاہل مسلمان [illegible]
ہین نہ پڑین چنانچہ فرمایا ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ - اگر یہ نہو تا کہ لوگ ایک ہی [illegible]
لجعلنا لمن یکفر بالرحمٰن لبیوتہم سقفا من فضۃ تو جو شخص کہ اللہ تعالے سے کافر ہوا ہی ہم [illegible]
لیے اُنکے گھرون کی چھتین چاندی کی کر دیتے - ف یعنے ہر کافر کے واسطے دنیاوی دیدیتے لیکن اُنکے گھر [illegible]
چاندی کی کر دیتے - ومعارج علیہا یظہرون اور سیڑھیاں جنپر ہو کر کوٹھون پر چڑھتے ہین - ف [illegible]
اُنکے چڑھنے کی سیڑھیان بھی چاندی کی کر دیتے اور مترجم کہتا ہی کہ سیڑھیون مین کچھ خصوصیت انھین [illegible]
نہین ہی جن سے کوٹھے پر چڑھین بلکہ ہر قسم کی اونچی مراد ہین خواہ وہ شہ نشین پر چڑھنے کے واسطے ہون یا [illegible]
چڑھنے کے واسطے ہون - سب چاندی کے کر دیے جاتے - ولبیوتہم ابوابا اور اُنکے گھرون کے [illegible]
دروازے - ف یعنے چاندی کے بنوا دیتے - وسررا علیہا یتکئون اور تخت جنپر تکیہ لگا کر [illegible]
ف وہ بھی چاندی کے ہوتے اور کسی قسم کی فکر نہوتی بلکہ بہت آرام سے تکیہ لگائے بیٹھے رہتے کیونکہ انھون [illegible]
آخرت چھوڑ کر یہی دنیاے ملعونہ اختیار کی تھی - وزخرفا اور سونا - ف یعنے اُنکے لیے سونا بھی [illegible]
وافر دیدیتے کہ چاہے وہ سونے کی چھتین بناتے یا سونے کے دروازے لگاتے یا سونے وجواہرات
کے تخت طاؤسی بناتے - وان کل ذلک لما متاع الحیوۃ الدنیا جمہور کی قرات لما بتخفیف میم [illegible]
امام ابن عامر وعاصم وحمزہ وحفص کی قرأت لما بتشدید میم ہی پس قرأت اول کے موافق معنے یہ ہین کہ یہ سب جو [illegible]
دنیاوی زندگی کی متاع ہی - اور بنا بر قرأت دوم کے یہ معنے ہین کہ یہ سب جو مذکور ہوا کچھ نہین ہی سوا اسکے کہ [illegible]
زندگی کی متاع کے - ف یہان نکتہ یہ ہی کہ اللہ تعالے نے دار الآخرت کو پیدا کیا اور وہ فقط متقین کے لیے [illegible]
رکھا اور متقین وہ ہین جو شرک وکفر سے بیزار ہو کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر یقین لائے یعنے اللہ تعالے [illegible]
الوہیت وصدانیت جسطرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وحی الٰہی سے تعلیم فرمائی ہی اسپر ایمان لائے [illegible]
والآخرۃ عند ربک للمتقین اور آخرت تیرے رب کے یہان متقین کے واسطے ہی - ف [illegible]
شرک وکفر سے تقوے رکھا اور اس نعمت مین متقیون کے ساتھ کوئی مشرک وکافر کسی طرح شریک نہوگا [illegible]
دار دنیا پیدا فرمایا اور وہ سب لوگون کی آنکھون کے سامنے ظاہر ہی اور اُسمین سونا وچاندی داخل [illegible]
غذا ولباس موجود ہی لیکن اللہ تعالے کے نزدیک اس تمام دنیا کی کچھ بھی قدر نہین ہی بلکہ اللہ [illegible]
وملعون کر دیا ہی تو سمجھدار آدمی کو یہین سے قیاس کر لینا چاہیے کہ دار آخرت مین کیسی نعمتین [illegible]
سونا چاندی وجواہرات بالکل ملعون ومطرود ہین - پھر اکثر لوگون نے آخرت کو [illegible]
ویقین دلایا - پھر بھی انھون نے انکار کیا اور اسی دار دنیا کو اختیار کیا [illegible]

Marfat.com

[illegible] مجبور نہین کیا ہو ورنہ کسی کو کفر کرنے کی مجال نہوتی بلکہ ہرایک کے سامنے اسکا کام واسکا انجام ظاہر کردیا کہ
[illegible] سے پھر وہ دار آخرت پر ایمان لاوے تو اُسکے واسطے دار آخرت ہو کہ جسکی نعمتون کا قیاس تمھارے جسم واُسکے
[illegible] حس نہین کرسکتے ہین اگرچہ تم اپنے نزدیک بڑے عقلمند بنو کیونکہ یہ جسم خاکی اپنی ہی مادیات کے دائرہ مین رہیگا اوراس سے
[illegible] باہر جانا غیر ممکن ہی پھر اللہ تعالے پر ایمان لانا یہ نہین ہو کہ تم اپنے خیال وقیاس سے اسکو پہچانو کیونکہ تمھارے
[illegible] تو جنت کی نعمتین ہی نہین پہچان سکتے ہین پھر خالق عزوجل کا پہچاننا اپنے گمان سے بالکل محال ہی بلکہ اللہ تعالے نے اپنی
[illegible] کے واسطے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی فرمائی اُس سے ہر بندۂ مومن کے دل مین معرفت کو اللہ تعالے
[illegible] اپنی طرف سے پیدا کردیا جسمین حواس کو کچھ دخل نہین ہو پھر جو کوئی اسکے سوائے دعوے کرے اور کفر وشرک کے
[illegible] دعوی ہو کہ مین نے اپنے پروردگار کو پہچانا وہ محض جھوٹا کذاب ہو الحاصل اللہ تعالے نے ظاہر فرمایا کہ جنت کیواسطے
[illegible] وہ لوگ ہین جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ اور دنیائے ملعونہ درحقیقت انکے لیے نہین اور زندہ
[illegible] چاہتے ہین لیکن انکی زندگی بسر کرنے کے لیے کھانے پینے وغیرہ کی ضرورت لاحق کی گئی ہو تو اعلے یہ ہو کہ بقدر ضرورت
[illegible] لیوین یا جائز ہو کہ زیادہ تنگی نہ سہے بلکہ کسی قدر فراخی کے ساتھ لیوین تو اسقدر انکے لیے نجاست نہین ہو۔ اور اللہ تعالے
نے یہی ظاہر کردیا کہ جو کوئی میرے رسول علیہ السلام پر ایمان نہ لایا تو مجھکو نہ پہچانا یعنے کافر ومشرک رہا تو اسکے لیے دار آخرت
[illegible] نہین ہو اور جب اُس نے دار آخرت بیچکر اسکے عوض دنیا اختیار کی تو دنیا اسکو ملجانی چاہیے اور اہل ایمان جنکو
[illegible] یقین حاصل ہو کبھی کافرون کی دنیاوی دولت دیکھکر اسپر طمع وحسد نہین کرتے ہین حتے کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم
جب کسرے وقیصر وغیرہ کی سلطنتین فتح کین تو بعض موقع پر کافرون نے اپنے سونے چاندی وجواہرات ودیباج وغیرہ
[illegible] ظاہر ہے کہ ان بزرگون کی نظرین ان چیزون پر آوین ولیکن واللہ ان بزرگون نے اسکی طرف کچھ بھی طمع نہ کی اور مُنھ
[illegible] لیا اور عبرت حاصل کی کہ یہی وہ چیزین ہین جنکے پیچھے ان کافرون نے اللہ تعالے کی آیات واُسکے رسول سے کفر اختیار
[illegible] دیکھکر کافرون مین سے تجربہ کارون نے کہا کہ یہ قوم اسی سبب سے ہمپر غالب ہو کہ انھون نے جو کچھ قتال وجہاد کیا وہ
[illegible] اسکے واسطے نہین ہو اور برابر یہ لوگ غالب رہینگے کوئی انکا مقابلہ نہین کرسکتا ہو۔ الحاصل جب کافرون نے اس دنیا کو
[illegible] دیکھا تو وہ اس دنیا کے لائق تھے ولیکن اہل اسلام مین سب ایسے نور یقین پر نہین ہوتے جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم
[illegible] گذرے ہین خصوص ابتدائے حال مین پس اگر کافرون کو عموماً دنیاوی متاع سونے چاندی جواہرات
[illegible] حاصل ہوتی تو ابتدائے حالت اسلام ہی مین مسلمان کے قدم لغزش کھاجاتے اور کافرون کو اس ثروت مین دیکھکر
[illegible] کفر اختیار کرلیتا اور شیطان اسکو وسوسہ دلاتا کہ جنکو تم کافر سمجھتے ہو وہ بہت مقبول ومحبوب ہین جب ہی تو اُنکو یہ
[illegible] ملی ہو پھر اسوقت پھر کہان اور یہ نور کہان کہ یہ چیزین محض ہیچ وپوچ دیکھتا اور دار آخرت کے مقابلہ مین
[illegible] اللہ تعالے علیم خبیر نے اپنے مومنین بندون کی رعایت سے کافرون کو اسطرح دنیا نہین دی
[illegible] فتنہ مین پڑجاوین لہذا فرمایا۔ لولا ان یکون الناس الخ۔ یعنے اگر یہ نہوتا کہ لوگ سب اسی طریقہ پر
[illegible] ہوکر سب دنیا ہی اختیار کرلین جب کافرون کو ان سونے چاندی کے مکانات مین زر وجواہر کے

Marfat.com

دیباج سے آراستہ رکھتین پس اگر مومنین کے حق مین یہ فتنہ نہوتا تو اللہ تعالے کافرون کیواسطے [illegible]
کی چھتین چاندی و سونے کی اور در وازے وزینہ و تخت وغیرہ سونے چاندی کے [illegible]
کافرون نے لیا اور عین نعمت آخرت و جنت کو مومنون کے واسطے چھوڑ دیا ہی۔ انمین [illegible]
سونے چاندی کے مکانات و لعل و یاقوت و موتیون کے لباس و ریشم و دیباج وغیرہ [illegible]
جڑاؤ ہوتی ہے کہ جہان وہ پاؤن رکھکر چلتے وہ بھی سونے چاندی سے مکلل ہوتے تو بھی مومن [illegible]
بمقابلہ آخرت کے یہ لعنت و پھٹکار کے قابل ہی۔ اللہم آتنا تقوانا و اہدنا وانت مولانا وانت ارحم الراحمین [illegible]
الرحیم۔ اور عاقل خوبی عقل و نظر بصیرت سے عبرت حاصل کرتا ہی کہ یہ سونا و چاندی وغیرہ جواہر [illegible]
اسکو نظر آتا ہی کہ اسی خاک کی کان سے ملی ہوئی نکلتی ہین اور پتھرون کے جوف سے نکل آتی ہین اور سمندر کی [illegible]
سمجھ ہوتا ہی اور سب کا مرجع یہی خاک ہی جو چیز یہان کمیاب ہوئی اسی کی ہوس بڑھی اور جو چیز کثرت سے [illegible]
نہین رہتی ہی یہ عجیب تزئین و حکمت کا امتحان ہی اور عاقل سمجھدار کے نزدیک نکتہ یہ ہی کہ جسم انسانی اسی خاک [illegible]
اپنے مرکز کیجانب ہر دم راغب ہی اور سونا چاندی وغیرہ جواہرات سب اسی زمین سے پیدا ہوئے ہین تو انسانی [illegible]
بالذات انھین چیزون کی طرف کھنچی جاتی ہی برخلاف روح کے کہ وہ عالم بالا کی طرف کھنچتی ہی اسواسطے جب [illegible]
صلوۃ و ذکر و عبادات سے جسم و اسکی خواہشین ضعیف ہوئین اور روح کا نور بڑھتا گیا تو کمال یقین و [illegible] حاصل [illegible]
کیوقت وہ ان چیزون کی نجاست سے بدبو پاتا ہی اور جیسے نفیس آدمی کو گھوڑے پر بٹھاؤ تو کبھی [illegible]
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بارہا اس سے آگاہ فرمایا ہی ولیکن جب تک مسلمان کو یہ نور حاصل نہو [illegible]
اسکو بھی حقیقت سے آگاہی نہین ہوتی ہی پھر بھلا کافرون کا کیا ذکر ہی۔ ہان مسلمان کو نور یقین سے عقل [illegible] حاصل [illegible]
عقل سے سمجھ جاتا ہی کہ مثلاً گھوڑا جس نجاسات سے بھرا ہوا ہی اور آج اسپر بیٹھنے سے [illegible]
دوسری صورت و صفت پر تھا کہ اسکو نہایت مزہ دار غذا بناتے تھے۔ اور یہان تحقیقات کے واسطے [illegible]
تاکہ ہر بات صاف صاف بتلانی شروع کیجاوے جب اصلی مقصود تک نوبت پہونچے لیکن اس بیان [illegible]
کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا و اسکی چیزون کی نسبت جو حال بیان فرمایا ہی اسکی [illegible]
موافق کاربند ہو تاکہ عنقریب اپنی مراد کو پہونچے [مختصر ذکر احادیث دربارہ حقیقت دنیا] [illegible]
روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا اگر اللہ تعالے کے نزدیک [illegible]
کو اسمین سے ایک گھونٹ پانی نہ دیتا۔ رواہ ابن ماجہ والترمذی قال حدیث صحیح۔ مستورد بن شداد [illegible]
ہی کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوارون کی جماعت مین تھا کہ ناگاہ [illegible]
ایک جگہ ٹھہر گئے جہان بکری کا مردار بچہ پڑا تھا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
جن لوگون کی ملک تھا انھون نے اسکو بالکل خوار سمجھکر یہان پھینک دیا [illegible]
بیشک ثابت یہی ہی کہ انھون نے اسکو اپنے یہان رکھنا خوار و وبال سمجھکر یہان [illegible]

Marfat.com

[illegible] واسطے اگر ان کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی قدر ہوتی تو کافر کو اس سے ایک گھونٹ پانی نہ پلاتا۔ اور اسکے واسطے ان کے نہ دیا اور نہ دیا جاتا اس سے بڑھ کر اللہ تعالے کے نزدیک دنیا خوار ہو (الترمذی حدیث حسن)
صحیح مسلم مین مروی ہو کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ
دنیا مومن کے واسطے قید خانہ ہو اور کافر کے لیے جنت ہو (صحیح مسلم) قتادہ بن النعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے جس بندہ کو محبوب رکھتا ہو اسکو دنیا سے پرہیز کراتا ہو جیسے تم لوگ اپنے بیمار کو
پانی سے پرہیز دیتے ہو (ترمذی حسن)۔ مترجم کہتا ہو کہ جو جانور مر کر مردار ہو گیا تو مالک کے نزدیک اسقدر خوار ہوتا ہو کہ وہ
اسکی لاش نہیں چاہتا ہو کیونکہ اسکی نجاست سے گندگی کا احتمال ہو حتے کہ اگر چار لینے نہ آوے بلکہ اسکا دشمن مانگنے آوے
تو بھی ضرور دیدیگا کہ یہ اٹھا لیجاوے پس قیاس سے سمجھ لینا چاہیئے کہ جب دنیا اس سے بھی بڑھ کر اللہ تعالے کے نزدیک خوار ہو
اور اپنی نجاست سے اگر وہ ہونے کے واسطے کفار ہی سر سے پیر تک لائق ہین اگرچہ وہ ہماری نظر مین سونا چاندی
اور اشرفی وغیرہ ہون کیونکہ بظاہر اسپر یہ زینت رکھی گئی ہو تو اسکی نجاست وقبیح صورت کبھی ان آنکھون سے نظر نہ آوےگی
جب تک کہ نور ایمان سے دل کی آنکھین نہ کھلین اور عام مسلمانون کو یہان شیطانی وسوسات سے بچنا چاہیئے اور جو کچھ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب واولیاء امت رضی اللہ عنہم نے بتلایا کہ دنیا کی یہ حقیقت ہو اسی کو دل سے یقین
کرنا چاہیئے اور یہ وسواس نہ لاوے کہ مسلمانون مین بڑے بڑے رئیس اور وزیر و بادشاہ گذرے جنھون نے مکانات
مین سونے چاندی کے کام کیے اور تخت زرین مکلل بجواہر بنوائے تو بھی معلوم ہوتا ہو کہ انھون نے دنیا کی آرائش جمع کرنے
کی نیت سے ایسا کیا ہوگا۔ یہ وسواس بیہودہ ہو کیونکہ ہم کچھ ان لوگون پر ایمان نہین لائے اور نہ ہمکو یہ معلوم کہ انکی کیا نیت تھی
شاید انھون نے کافرون پر رعب ڈالنے کے واسطے ایسا کیا ہوگا۔ علاوہ اسکے وہ لوگ کچھ دین کے پیشوا نہین ہین اور
جو لوگ دین کے پیشوا گذرے وہ لوگ دنیا سے زاہد پرہیزگار تھے بلکہ ان بزرگ پیشواؤن نے ایسی زینت جمع کرنے والے
بادشاہون کو فاسق کہا ہو اور انکی ملاقات سے پرہیز رکھا بلکہ جو کوئی ایسے بادشاہون کے پاس جاتا اسکو اپنے پاس نہین
آنے دیتے تھے۔ چنانچہ بقاعی رحمہ اللہ تعالے نے اس آیت قدسی کی ذیل مین لکھا کہ مسلمانون مین سے جن مالدارون نے
یہ طریقہ نکالا ہو کہ مکانات مین سونے چاندی کا پانی پھیرتے ہین اور چاندی کی چھتین لگاتے ہین اور لباس مین جواہرات
[illegible] لگاتے ہین شاید قیامت کے واسطے یہ بنیاد شروع ہوئی ہو کہ رفتہ رفتہ اسی فتنہ [illegible] لوگ کچھ کچھ باطن مین منافق
اعتقاد ہون شروع ہون اور ہوتے ہوتے انکے دلون سے اعتقاد آخرت اٹھتا جاوے حتے کہ ظاہر مین برائے
نام مسلمان رہ جاوین اور باطن مین کافرون کے ساتھ ایک ہی امت ہو جاوین کیونکہ قیامت جسوقت قائم ہوگی
اسوقت روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہوگا جو صدق دل سے اللہ کہنے والا ہو یا زمانۂ دجال مین بھی ایسا ہی حال ہوگا
کہ اسوقت جو لوگ موجود ہونگے وہ گویا ایک ہی امت یعنی کافر ومشرک ہونگے کیونکہ جو لوگ اسوقت ایمان پر باقی ہونگے
وہ اسقدر کم ہونگے کہ گویا انکا کچھ شمار نہین ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم نسئالک الثبات علی الحق وانت ارحم
الراحمین [illegible] فی اشارات العرائس قولہ تعالے لولا نزل ہذا القرآن علی رجل من القریتین عظیم۔ کافرون نے
کہا کہ اگر یہ قرآن حق ہوتا تو مکہ یا طائف مین سے کسی مرد عظیم پر نازل ہوتا۔ ان احمقون کو دیکھو کہ انھون نے

Marfat.com

مرد عظیم ایسے شخص کو قرار دیا کہ جسکو دنیاوی مال و متاع ملعونہ سے [illegible]
نفسانیہ بہت قوی ہون۔ ایسی جہالت سے اللہ تعالے پناہ دے [illegible]
جسکو اللہ تعالے نے لباس عظمت و تاج قبولیت پہنایا ہو [illegible]
اللہ تعالے نے دونون جہان مین آپ کی قدر و عزت بلند فرمائی اور ازل مین [illegible]
سرفراز فرمایا۔ پھر یہ کرامت اللہ تعالے ہی اپنے علم ازلی سے [illegible]
حصہ اعلے عطا فرمائی کیونکہ جب دنیا مین تم لوگ دیکھتے ہو کہ دنیا ے ملعونہ کی مال و متاع [illegible]
جتے کہ دنیاوی مال و متاع کی راہ سے لوگون کے درجات متفاوت ہین کوئی شاہ ہے کوئی [illegible]
تو بھلا کیونکر ہوسکتا ہے کہ درجات پاکیزہ آخرت ان جاہل خبیثون کافرون کے موافق [illegible]
حق عز و جل نے اپنے علم و حکمت سے تقسیم فرمایا ہے چنانچہ بعض نیک بندون کو اپنی درگاہ مین ارادت [illegible]
بعض کو علم و خدمت عطا فرمائی اور بعض کو صدق یقین دیا اور بعض کو توبہ و عاجزی دی اور بعض کو [illegible]
دیا اور بعض کو معرفت و توحید دی اور بعض سالکین کو نور فراست دیا اور بعضے زاہدین کو کرامات عطا [illegible]
اور بعضے عارفین کو واردات غیبی سے علم دیا اور بعض کو قناعت و توکل و رضا و تسلیم عطا فرمائی یہ سب ان بندون [illegible]
درجات عالیات ہین جنکو اپنے جوار قدس کے واسطے قبول فرمایا ہے اور برخلاف انکے بکثرت وہ لوگ ہین [illegible]
مردود کرکے دنیا کے لیے چھوڑ دیا تو ان مین دنیا کی راہ سے تفاوت ہے بعضون مین مال و متاع دنیا کی کثرت [illegible]
اور جسقدر یہ شغل زیادہ ہو اسی قدر اللہ تعالے سے غفلت و ضلالت و جہالت و عداوت بڑھتی جائیگی [illegible]
رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ اہل اسلام کو بھی دنیاوی رزق مین احتیاط رکھنا چاہیے جسکے سبب سے [illegible]
کا مرتبہ ہے اور یہ آخری حد بھی اسی وقت تک ہے کہ رزق حلال ہو پھر جس قوم نے اپنے آپ کو [illegible]
جسمین اشتباہ ہے تو وہ مذمت کے قابل ہین پھر اس سے بدتر وہ لوگ ہین جو حرام مین پڑگئے اور [illegible]
ثابت ہے کہ حرام کھانے پینے سے جو گوشت پرورش ہوا تو جہنم کی آگ ہی کے لائق ہے [illegible]
معیشت کے واسطے ہوس کرنا دو طرح سے خوفناک ہے اول تو حلال سے حرام مین [illegible]
زینت مین پھنس جانا بعید نہین ہے کیونکہ ضرور یہ جسم اسکی جانب میل کرتا ہے [illegible]
ڈالنا بیوقوفی ہے جسکے حاصل ہونے مین جہنم کا خوف ہوا اور حاصل نہونے مین کچھ [illegible]
اپنے بندہ کا متولی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روح القدس [illegible]
کہ کوئی نفس نہین مریگا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے پس تم لوگ اللہ تعالے سے [illegible]
حلال خوبصورتی سے رزق تلاش کرو [illegible] یعنی بیہودہ ہوس کرنا [illegible]
جو کچھ مقدر ہے وہ ہرگز ضائع نہوگا۔ پس آپنے رب عز و جل کی رضامندی کو حاصل [illegible]
اور جو کوئی نجاست دنیا مین آلودہ ہوا اسکا باعث غفلت از حق عز و جل [illegible]

...ذکر الرحمٰن نقیض لهٗ شیطٰنا فهو لهٗ قرین ○ وانهم لیصدونهم

...رحمن کی یاد سے ہم اسپر تعین کرین ایک شیطان پھر وہ رہے اُسکا ساتھی اور وہ انکو روکتے ہین

...السبیل ویحسبون انهم مهتدون ○ حتی اذا جاءنا قال یلیت بینی وبینک

...اور سمجھتے ہین کہ ہم راہ پر ہین یہانتک کہ جب آوے ہمارے پاس کہے کسیطرح مجھمین اور تجھمین

بعد المشرقین فبئس القرین ○ ولن ینفعکم الیوم اذ ظلمتم انکم فی العذاب

فرق ہو مشرق مغرب کا سا کیا برا ساتھی ہی اور کچھ فائدہ نہین تمکو آج کے دن جب تم ظالم ٹھہرے اسیطرح تم عذاب مین

مشترکون ○ افانت تسمع الصم او تهدی العمی ومن کان فی ضلٰل مبین ○

شامل ہو سو کیا تو سناویگا بہرون کو یا سوجھاویگا اندھون کو اور صریح غلطی مین بھٹکتون کو

فاما نذهبن بک فانا منهم منتقمون ○ او نرینک الذی وعدنٰهم فانا علیهم

پھر اگر کبھی ہم تجھکو لے گئے تو ہمکو ان سے بدلا لینا یا تجھکو دکھا دین جو انکو وعدہ دیا تو وہ ہمارے

مقتدرون ○ فاستمسک بالذی اوحی الیک انک علی صراط مستقیم ○

بس مین ہین سو تو مضبوط پکڑ رہ اُسکو جو تجھکو حکم آیا تو ہی بیشک سیدھی راہ پر

وانهٗ لذکر لک ولقومک وسوف تسئلون ○ وسئل من ارسلنا من قبلک من

اور یہ مذکور رہیگا تیرا اور تیری قوم کا اور آگے تم سے پوچھ ہوگی اور پوچھ دیکھ جو رسول بھیجے ہمنے تجھسے پہلے

رسلنا اجعلنا من دون الرحمٰن اٰلهة یعبدون ○

کبھی ہمنے رکھے ہین رحمن کے سوائے اور حاکم کہ پوجے جاوین

اللہ تعالے نے مشرکین کے حق مین خصوصًا عرب کے حق مین پہلے اپنے انعامات بیان فرمائے۔ ازانجملہ یہ کہ اُنکو اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین سے کیا اور اپنے حرم محترم کعبۂ معظم کا متولی بنایا اور اُس ریگستان بیابان مین انکے لیے زمزم کا ہمیشہ پانی نکالا اور ہر طرف سے لوگون کے دل اُنکی جانب مائل کیے کہ ہر طرح کے میوہ جات ... لیکر وہان جاتے ہین اور اس ریگستان مین ایک قطعۂ زمین جسکا نام طائف ہی سرسبز و شاداب ... میوہ جات پیدا ہوتے ہین۔ بلکہ یہ قطعۂ زمین منجملہ آیات قدرت ہی کیونکہ ... ایک پہاڑ ... ہی باوجود اس قدر نزدیکی کے زمین مکہ بالکل ریگستان بے آب و گیاہ ہی۔ اور شدت گرمی سے اگر تھوڑی دور آدمی ... دن چلے تو چھالے پڑجاتے ہین اور میدانون مین باد سموم ولوان کے جھونکون سے آدمی مرجاتے ہین پھر پہاڑ کے طرف ... ملک ہی جسمین ہمیشہ جاڑون کی فصل رہتی ہی۔ اور انگور وانار وغیرہ ہر طرح کے میوہ جات پیدا ہوتے ہین ... کے گل و بلبلون سے قطعات گلشن نظر آتے ہین۔ مورخ لکھتا ہی سہ کردہ ام سیر و تماشا چمن طائف را ... گل عباسی۔ یعنے مین نے چمن طائف کی سیر کی تو گل عباسی ایسا خوشنما پھول ہی کہ وہان کوئی پھول اُسکی ... ہی غرضکہ عجائب آیات قدرت مین سے یہ نمونہ ہی اور خود خانۂ کعبہ اُنکے واسطے شان عظمت کا نشان ہی

اگر کوئی پرند کبھی اسکے اوپر سے ہرگز نہین اُڑتا حالانکہ ہزارون کبوتر اُسکے گرد [illegible]
دیکھنے کے لوگون نے شرک شروع کیا اور رفتہ رفتہ بت پرستی ایسے زور شور سے [illegible]
بت نظر آتے تھے اس پر بھی اللہ عزوجل نے ان لوگون پر عذاب نہین بھیجا بلکہ [illegible]
ہدایت کے واسطے مبعوث فرمایا۔ ولیکن یہ لوگ ایمان نہ لائے بلکہ دشمن ہوگئے اور [illegible]
عطا فرمائی تھی اُسکے شکر کی جگہ کفر کرنے لگے اور اپنے آپ کو دنیا سے فائدہ مین پھنسا کر [illegible]
غافل ہوگئے۔ اور جو شخص ایسا کرے اور رجوع نہ لاوے سو اسکا ساتھی شیطان مسلط ہو جاتا [illegible]
فرمایا۔ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ اور جو شخص اپنے رب الرحمن کی یاد سے منھ موڑتا [illegible]
نگاہ جسمین تاریکی کی وجہ سے نظر نہین آتا ہو تو گویا معنے یہ ہوئے کہ دنیائے ملعونہ کی تاریکیون مین [illegible]
یاد الٰہی کے نور سے مُنھ موڑتا ہو نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا تو ہم اُسکے واسطے ایک شیطان کو مسلط کر [illegible]
ہین۔ فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ تو یہی شیطان اس بے ایمان کا جوڑی ہو جاتا ہو۔ ف یعنے ہر حال مین [illegible]
اور کبھی اُسکا پیچھا نہین چھوڑتا ہو اور اس اندھے کا وہی رہبر ہوتا ہو۔ پھر خیال کرو کہ شیطان جسکا [illegible]
کیونکہ بالکل یہ مثال ٹھیک ہو کہ ایک اندھے احمق نے اپنی خوشی سے جان بوجھ کر اندھیری رات مین جہان [illegible]
دیکھتا ہو اپنے دشمن کو جو اسکا جانی دشمن ہو اپنا رہبر بنایا۔ کہ میرا ہاتھ پکڑ کر جدھر تو لیچلے اسی طرف مین چلونگا تو ضرور [illegible]
اسکو ایسے اندھے کنوین مین ڈھکیلیگا جہان کوڑے کرکٹ کی گرمی سے آگ نکل رہی ہو اور زہریلے جانور [illegible]
و بچھو وغیرہ کے اُسکے غارون مین بھرے ہوئے ہین۔ پس ایسے احمق پر ہزارون افسوس ہو [illegible]
کہ جس شخص نے اللہ تعالےٰ کی یاد سے نور پایا اُسکے واسطے فرشتہ ساتھی ہو جاتا ہو جو ظاہر و باطن [illegible]
اس نور کی وجہ سے شیطان اُسکے پاس نہین پھٹکتا اور بندہ جب اس یاد سے غافل ہوتا ہو تو [illegible]
اسکو اسطرح قید کر لیتا ہو کہ اس اندھے کو خبر بھی نہین ہوتی ہو اور وہ اسیر مقیض ہو جاتا ہو جیسے [illegible]
جسکو قیض کہتے ہین اسی طرح یہ آتشی شیطان جو انسان کا دشمن ہو اور آگ و پانی کی طرح دونون [illegible]
اس شخص پر مسلط ہو کر اُسکے ساتھ باندھ دیا جاتا ہو تو کسی طرح یہ اندھا اُس سے نہین چھوٹ سکتا [illegible]
رب الرحمن عزوجل کی یاد سے اندھا رہے تب تک برابر یہ شیطان اُسپر مسلط رہیگا اور [illegible]
اسکے سامنے جن چیزون کو وہ رچا وے انھین کو یہ پسند کریگا اور جو خیالات اسکے [illegible]
اچھے معلوم ہونگے اور جن افعال قبیحہ پر وہ اُبھاریگا انھین کو یہ کریگا اور اندھا احمق [illegible]
بلکہ ہنستا ہوا خوش و خرم ہوگا کیونکہ اُسکو اپنے اندھے پن و حماقت سے [illegible]
چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ [illegible]
اور ان اندھون کے ساتھی شیاطین انکو راہ حق سے روکتے ہین حالانکہ یہ اندھے [illegible]
ٹھیک راہ جاتے ہین۔ ف کیونکہ کافر کو اندھے پن سے راہ سوجھتی [illegible]

کرتا ہی یا بہر حال وہ اسی کو دوست سمجھتا ہی تو وہ جس راہ لگاتا ہو اسی کو ٹھیک راہ جانتا ہو اور برابر اسکے پیچھے چلا جاتا ہی یہانتک کہ آدمی اپنی زندگی کو بسر کرکے موت کی جانب جاتے ہین تو کافر اپنی چال کو ٹھیک سمجھکر اپنے ساتھی شیطان کے ساتھ جاتا ہو۔ اللہ تعالے نے فرمایا ہو حَتّٰی اِذَا جَآءَنَا نافع وابن عامر وابوبکر کی قرأت مین جاآنا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ یہانتک کہ جب یہ اندھا ہمارے یہان آیا (اندھا مع ساتھی شیطان کے دونون ہمارے یہان پہونچے) تو اندھا بولا کہ ای کاش میرے درمیان مین اور تیرے درمیان مین مشرق ومغرب کی دوری ہوتی۔ ف یعنے اس اندھے کافر کو اپنے ساتھی شیطان دشمن کی دشمنی کرنا وگمراہ کرنا نہین سوجھتا ہو بلکہ اُسنے اُسکو اپنا سچا دوست بناتا ہو اور اسی کی گمراہی پر چلا جاتا ہو یہان تک کہ جب مرکر دار آخرت مین پہونچا یا دونون پہونچے تب یہ اندھا اپنے قرین شیطان سے بڑی حسرت کے ساتھ کہتا ہو کہ کاش دنیا مین یہ ہوتا کہ تو میرا ساتھی نہوتا بلکہ پاس بھی نہوتا اور میرے تیرے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا جتنا مشرقین یعنے مشرق ومغرب کے درمیان فاصلہ ہی یعنے بے انتہا فاصلہ ہوتا کہ تیری پرچھائین بھی نہ پڑتی۔ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ تو بہت ہی بُرا ساتھی ہو۔ ف یعنے موت سے آنکھ کھلتی ہو بقولہ تعالے فبصرک الیوم حدید یعنے آج تیری نظر خوب تیز ہی۔ تو اُس دن اس اندھے کو سوجھیگا کہ میرے ساتھ جکڑا ہوا ایک آتشی شخص ہو اور یہی دنیا مین میرے ساتھ تھا اور اسی نے مجھکو یہ راہ چلائی اور برابر اسی کے کہنے پر مین نے عمل کیا ہو تب نہایت حسرت وندامت سے کہیگا کہ ای کاش دنیا مین میرے اور تیرے درمیان بالکل لگاؤ نہوتا بلکہ بے انتہا فاصلہ ہوتا کہ مجھپر تیری پرچھائین بھی نہ پڑتی۔ اور اسوقت بھی وہ شیطان سے جدا نہونے پاویگا۔ چنانچہ ابو سعید الجریری رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ ہمکو یہ خبر پہونچی ہو کہ کافر جب اپنی قبر سے قیامت کے روز اٹھایا جاویگا تو اُسکا ہاتھ شیطان کے ہاتھ مین جڑا ہوگا پھر دونون مین سے کوئی جدا نہو سکیگا یہانتک کہ دونون کو اللہ تعالی جہنم مین بھیجدیگا۔ یہی وہ وقت ہو جب کافر کہیگا کہ یالیت بینی وبینک بعد المشرقین فبئس القرین (رواہ عبدالرزاق)۔ اور اسوقت مین کافر اپنے رب عزوجل سے اپنی ندامت ظاہر کرکے عذر خواہی کریگا ولیکن جب دنیا مین اللہ تعالی نے اپنے رسولون کو معجزات کے ساتھ بھیجدیا اور اپنی کتاب ہدایت نازل فرمائی اور ہرطرح کے عذر دفع کردیے تو اسکے بعد اب عذر خواہی بیجا ہی۔ قال تعالے وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ اور آج تمکو نافع نہوگی جبکہ تم ظلم کر چکے ہو بات یہ کہ تم عذاب مین ساجھی ہو۔ ف یعنے جہنم مین کافر اُسکے شیطان کا عذاب مین شریک ہونا کچھ نافع نہوگا جبکہ دنیا مین دونون نے ظلم کیا اور اس سے بڑھکر کیا ظلم ہوگا کہ خالق عزوجل سے منہ موڑا اور اسکی یاد کو چھوڑا اور اللہ تعالے کی شان الوہیت مین شرک وغیرہ کا عیب لگایا کسی نے بیٹا بنایا اور کسی نے جنون کو ساجھی ٹھہرایا اور کسی نے دوسرے طور پر شرک کیا کیونکہ شرک کی صورتین بے انتہا ہین اور ہرچند اللہ تعالے نے اپنے رسولون وکتابون سے سمجھایا اُسپر کان نہ لگایا بلکہ اُلٹے دشمن ہوکر لڑنے لگے پس اگر یہ اندھا آدمی دنیا کی بے فکری وکفر سے اندھا ہوگیا تھا آج حسرت سے روز یہ درخواست کرے کہ ان شیطانون کو دونا عذاب دیا جاوے تو کچھ نافع نہوگا بلکہ عذاب مین دونون مشترک ہونگے یعنے دونون پر برابر عذاب ہوگا کیونکہ دونون شرک مین شریک تھے

مترجم کہتا ہے کہ یہ تفسیر بنا بر قرأت جمہور ہے کہ انکم فی العذاب [illegible]
یہ ہین کہ قولہ تعالے ولن ینفعکم الیوم اذ ظلمتم آج تمکو یہ ندامت و حسرت [illegible]
نفس پر ظلم کر چکے کیونکہ یہان دار الجزا ہے کہ جو کچھ دنیا مین عمل کیا اور [illegible]
وغیرہ اعمال کرنے کا گھر نہین ہے تو آدمی اور اسکا ساتھی شیطان کافر دونون دنیا مین کفر و شرک مین [illegible]
مشترکون عذاب مین بھی تم لوگ مشترک ہو یعنی ہر ایک پر پورا عذاب ہوگا۔ بعض علما [illegible]
یہ معنی ٹھیک ہین۔ اور یہ نفع ہونے کی علت ہے یعنے آج تمکو ندامت کچھ نافع نہین ہوا سو جب [illegible]
عذاب مین مشترک ہو جیسے دنیا مین بدکاری پر مشترک تھے۔ (تنبیہ) کافر کا شیطان جبطرح [illegible]
وہ کافر کو ابھارتا ہے کہ وہ نیک بندون کو ایذا پہونچانے کے لیے مسلط ہونے کا قصد کرے کیونکہ آدمی کے [illegible]
زیادہ مضر ہوتا ہے چنانچہ محمد بن عثمان المخزومی رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہے کہ قریش کے مشرکون نے [illegible]
کے ابھارنے سے باہم یہ مشورہ کیا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب کے واسطے اپنے لوگون مین سے ایک
کے واسطے ایک شخص مقرر کرو کہ وہ اُسکے پیچھے پڑ جاوے اور اُسکو باپ دادون کے دین کی طرف بلاوے اگر [illegible]
تو خیر ورنہ اُسکو ایذا پہونچاوے۔ اس مشورہ کے موافق انھون نے ہر صحابی کے واسطے ایک مشرک مقرر کیا چنانچہ
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے واسطے طلحہ بن عبید اللہ کو مقرر کیا پس ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک وقت چند لوگون کے [illegible]
بیٹھے نصیحت کرتے تھے کہ طلحہ بن عبید اللہ نے آکر کہا کہ اے ابو بکر مین تمکو راہ راست کیجانب بلاتا ہون ابو بکر رضی اللہ [illegible]
نے فرمایا کہ وہ کون راہ ہے۔ طلحہ نے کہا کہ مین تمکو لات و عزے کی عبادت کرنے کی ہدایت کرتا ہون حضرت ابو بکر رضی [illegible]
عنہ نے فرمایا کہ لات کیا چیز ہے طلحہ نے کہا کہ اللہ تعالے کی اولاد ہے (نعوذ باللہ من ذلک) ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
عزے کیا چیز ہے طلحہ نے کہا کہ وہ اللہ کی بیٹیون مین ہے (نعوذ باللہ من ذلک) ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر ان [illegible]
بیٹیون کی ماں کون ہے تو طلحہ حیران ہو کر چپ ہو گئے اور کچھ جواب نہ دیا بلکہ کافرون کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اب تم لوگ
نہین دیتے ہو وہ لوگ بھی بہوت حیران ہو کر چپ ہو گئے پس طلحہ نے اٹھکر کہا کہ اے ابو بکر رضی اللہ عنہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و ان محمد [illegible]
اللہ اور آپ اٹھیے مین آپ کے ہاتھ پر بیعت کرون پس طلحہ رضی اللہ عنہ ایمان لائے (رواہ ابن ابی حاتم) اور حدیث [illegible]
وغیرہ مین یہ ثابت ہے کہ ہر آدمی کے ساتھ ایک شیطان ہمزاد پیدا ہوتا ہے اور ایک فرشتہ [illegible] پس شیطان
ہر دم دنیا کی زینتین دکھلاتا اور طرح طرح کی آرزو اور امیدین دلاتا ہے اور دار الآخرت سے [illegible]
خیالات ہین اور اسکا کچھ بھی وجود نہین ہے۔ اور اللہ تعالے سے اسکو غافل کر دیتا ہے اور فرشتہ [illegible]
پس جب وہ کافر و مشرک ہو کر نور سے اندھا ہو جاتا ہے تو اسوقت جسقدر شیطانی باتین [illegible]
یقین کرتا ہے اور برابر دنیا کی ہوس مین مرجاتا ہے تو فرشتہ اپنے مرکز مین چلا جاتا ہے [illegible]
ہمزاد شیطان ابھی چھوٹا پھرتا ہے یہانتک کہ قیامت کے روز کافر اپنے شیطان کے ساتھ [illegible]
دنیا مین اسنے فرشتہ کی بات سنی اور اللہ تعالے کی کتاب و رسول پر ایمان لایا [illegible]

Marfat.com

[illegible] ضعیف ہوجاتا ہے اور بندہ مومن کا نور بڑھتا جاتا ہے یہانتک کہ وہ ہمیشہ اپنے فرشتہ کے ساتھ
[illegible] قبر میں بھی اسی کی خوبصورت شکل سے خوش وخرم رہیگا یہانتک کہ قیامت میں جنت کے اندر سرفراز ہو
[illegible] ہونگے جو سیاہ شیطان اور اعمال قبیح کی تاریکیوں میں نور سے اندھا و بہرہ و گونگا ہوجاتا ہے اور فقط اس جسم
کے حواس باقی رہ جاتے ہیں جو جسم کے مرتے ہی فنا ہوجائینگے اسی وجہ سے کافر کو نورانی معرفت و نورانی اعتقادات
سے بالکل مناسبت نہیں ہوتی اور وکیسی طرح انکی سمجھ میں نہیں آتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالے نے اپنے حبیب رسول محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرامت سے آگاہ فرمایا بقولہ تعالے۔ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِی الْعُمْیَ وَمَنْ كَانَ
فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ پھر کیا تو بہرے کو سُناویگا یا اندھے کو راہ دکھلادیگا اور ایسے شخص کو جو کھلی ہوئی گمراہی میں پڑا ہو
ف روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قوم قریش کی دعوت میں بہت کوشش کرتے اور چاہتے کہ یہ لوگ صریح
حق بات کو سن لیں اور صاف سیدھی راہ کو دیکھ لیں ولیکن جسقدر آپ زیادہ کوشش کرتے اسی قدر اُنکے مدعو ابوجہل وغیرہ
کفر پر زیادہ مضبوطی کرتے اور حق سے عناد بڑھاتے تھے جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو رنج و ملال دامنگیر ہوتا تھا۔
اور یہ بھی آپ کے خصائل قدسیہ میں سے تھا کہ آپ حق قرابت کی رعایت سے اُنکے حق میں آخرت کی خوبی و کرامت چاہتے
تھے اور آپ نے اپنا پورا حق ادا کردیا۔ پھر اللہ عزوجل نے آپ کو آگاہ فرمایا کہ ہم نے اپنے علم قدیم و عدل مستقیم سے ہر ایک کی
طبیعت و جبلت پیدا فرمائی ہے وہ اُس سے تجاوز نہیں کرسکتا ہے پھر کیونکر ہوسکتا ہے کہ تو ایسے بہرے کو سُناوے جسکے اصلی
کانون میں ہم نے غضب کا ٹھیٹھ دیدیا ہے اور کیونکر تو ایسے اندھے کو راہ نور دکھلا سکتا ہے اگرچہ یہ راہ آفتاب سے زیادہ
روشن ہو جسکی آنکھوں پر ہم نے تاریک پردے ڈالدیے ہیں۔ اور ایسے ہی ہر شخص جسکی جبلت و طبیعت کو ہم نے گمراہی میں
مقہور پیدا کیا ہے تو کیونکر اُسکو بدل سکتا ہے بلکہ یہاں عجیب قدرت کا تماشا دیکھ کہ جس چیز کو تو آفتاب سے زیادہ روشن پاتا ہے
اُسکو وہ بالکل نہیں دیکھ سکتے ہیں۔ پس یہ دلیل ہے کہ جنکو ظہور غضب کے واسطے پیدا کیا ہے اُنکی سمجھ و افعال و اقوال سب ایسے ہی
ہونگے جیسے شیطان ملعون کے ہیں اور کسی مخلوق کی مجال نہیں ہے کہ انکو تبدیل کرسکے اور جنکو ہم نے ظہور رحمت کے واسطے
پیدا فرمایا وہ نہایت خوبی سے سمجھتے و قبول کرتے ہیں حالانکہ دنیاوی نگاہ میں یہ لوگ حقیر و ذلیل سمجھے جاتے ہیں۔ اور مُردہ کافرون
کی ہوشیاریاں و دانائیاں مشہور ہیں مگر وہ سب راہ ضلالت میں ہیں اور یہ کمزور لوگ ہمار[illegible]ت کا مظہر ہیں پس تو اپنے
نفس کو تعب مت دے بلکہ تجھپر فقط پیغام پہونچادینا واجب ہے اور باقی سب اللہ تعالے کے اختیار میں ہے وہی جسطرح چاہیگا
اپنی مخلوق میں تصرف فرمائیگا۔ پھر یہ اندھے بہرے کافر کسی طرح نہیں مانینگے یہانتک کہ عذاب دیکھیں جو لامحالہ اُنپر
آنے والا ہے خواہ دنیا میں ہو یا بعد موت کے ہو۔ اور یہ اللہ تعالے کا بھید ہے فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ
یعنی اگر ہم تجھے۔ اُنکے درمیان سے لیجاویں (خواہ بموت یا بہجرت) تو ہم اُنسے انتقام لینے والے ہیں ف یعنی
تجھے اس بھید سے آگاہ نہیں کیا جائیگا کیونکہ مومنین کا امتحان بھی متعلق ہے تو اُنکے صدق یقین کے واسطے یہ کافی ہے کہ اگر
ہم تجھے اُنکے درمیان سے اٹھا لیا تو اُنسے انتقام لے سکتے ہیں۔ اَوْ نُرِیَنَّكَ الَّذِیْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَیْهِمْ
مُّقْتَدِرُوْنَ یا ہم تجھے وہ عذاب دکھلاوینگے جو ہم نے کافرون کو وعدہ دیا ہے کیونکہ ہمکو اُنپر ہرطرح قدرت حاصل ہے۔

Marfat.com

ف حاصل یہ کہ کافرون سے انتقام لینا ضرور ہی خواہ ہم تجھکو اٹھالین تو بھی انتقام ... انکو عذاب کرین تو یہ بھی ہماری قدرت ہی۔ سدی رح نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و[سلم] نے آپ کے دشمنون کو اسقدر عذاب دیدیا جس سے آپ کی آنکھین ٹھنڈی ہوئین اور آپ کا ... اسی قول کو شیخ ابن جریر رح نے اختیار کیا ہی۔ ابن عباس رض و اکثر مفسرین نے کہا کہ ... نے بدر کے روز بڑے عذاب سے ہلاک کر دیا اور یہی سب سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ ... مفسرین رح نے کہا کہ یہ ایسے انتقام کا بیان ہی جو بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بحث فتنہ کی ... یہی حسن و قتادہ رحمہما اللہ تعالے سے نقل کیا جاتا ہی۔ مترجم کہتا ہی کہ اس نقل مین غلط فہمی واقع ہوئی ... نے قتادہ رح سے اسی آیت مین روایت کی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے اور نعمت باقی رہی ... اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت مین ایسی چیز نہین دکھلائی جو آپ کو ناگوار ہوتی یہانتک کہ آپ تشریف ... سوائے آپ کے کوئی پیغمبر ایسا نہین گذرا جس نے اپنی امت مین عذاب الٰہی نہ دیکھا ہو اور ہم لوگون سے بیان کیا ... رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بعض وہ واقعات دکھلا دیے گئے جو آپ کے بعد آپ کی امت پر واقع ہونے ... پھر اسکے بعد آپ کو کسی نے ہنستا ہوا نہ دیکھا یہانتک کہ وفات فرمائی۔ رواہ ابن جریر و نحوہ عن الحسن رح۔ مترجم ... نزدیک قتادہ رح کی مراد اس سے یہ ہی کہ آیت قدسی مین اللہ تعالے نے سزا دینے کو آپ کی حیات پر منحصر نہین ر[کھا] ... عام کر دیا کہ ہمکو انتقام کی ہر طرح قدرت ہی خواہ تیرے روبرو ہو یا تیرے بعد ہو تو اس سے خوف شدید باقی ر[ہا] ... بعض سزا تو آپ کے روبرو ہوا اور بعض سزا بعد آپ کے ہو۔ کما فی قولہ تعالے۔ فاما نرینک بعض الذی نعدھم ... او نتوفینک فالینا مرجعھم الآیہ۔ چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا کہ آپ کی حیات مین بھی قریش و یہود وغیرہ کو سزائے ... دیدی گئی اور بعد آپ کے بھی کچھ فتنہ واقع ہوئے بلکہ قیامت تک خوف باقی ہی۔ مترجم کہتا ہی کہ اسلامی ... دنیاوی عیش و تنعم کا برتاؤ ایسا پھیلا یا جیسے کفار کیا کرتے ہین اگرچہ اعتقاد و باطنی کا حال تو اللہ تعالے ہی جا[نتا ہے] ... یہانتک کہ چنگیز خان کا مہلک فتنہ برپا ہوا اور بعد اسکے بھی تھوڑے ہی دنون مین خیالات بدل گئے حتے کہ اکثر ... بادشاہون نے دنیا کے پیچھے باہم جنگ و جدال شروع کیا اور اس فتنہ مین بھی بربادی بڑھتی گئی یہانتک کہ ... کے بعد اس ہندوستان ہی مین تمام عملدرآمد اسی قسم سے نظر آتا تھا کہ گویا دنیا کے سوائے کچھ مقصود نہین ہی ... سلطان احمد درانی رحمہ اللہ تعالے نے بذات خود جہاد کی مشقتین اٹھا کر ظاہر نمونہ بتلا دیا کہ اللہ تعالے کی ... محبوب ہی اور دنیاوی سلطنت اسکے مقابلہ مین کوئی چیز نہین ہی حتے کہ سلطان رہنے اپنی ذات سے ... قوم کے سرغناؤن کو اسپر بھی تنبیہ نہوئی یہانتک کہ جو نوبت پہونچی وہ ظاہر ہی۔ اور حدیث سے ثابت ہی کہ ... اعتبار ہوتا ہی اگرچہ انہین سے قدر قلیل اچھے ہون۔ کما فی حدیث ابی داؤد رح۔ اللہ تعالے ... وہو القوی العزیز پس حاصل یہ ہوا کہ اللہ تعالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات ... اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ افسوس و توحش نہین ہوا۔ پھر آپ کے بعد ...

نے لکھا کہ حدیث صحیح مین وارد ہو کہ آسمان کے واسطے یہ ستارے امن ہین پھر جب یہ جاتے رہینگے تو آسمان
پر وہ ہوگی جو بتلائی گئی ہو اور مین اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے واسطے امن ہون۔ جب مین جاؤنگا تو میرے
اصحاب پر وہ آویگی جو بتلائی گئی ہو۔ اور میرے اصحاب میری امت کے واسطے امن ہین۔ جب یہ چلے جائینگے تو امت پر
وہ آویگی جنکی دھمکی گئی ہو۔ (الصحاح) پھر اللہ تعالے نے ایسی چیز کو بیان فرمایا جس سے عذاب سے نجات ہو اور رحمت
ہو چنانچہ فرمایا۔ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ پس کوشش کے ساتھ مضبوط چنگل سے پکڑ لے جو کچھ تجھے وحی
کی گئی۔ ف۔ اور وہ قرآن حق ہو جو اللہ تعالے نے تیرے قلب پر وحی فرمایا اگرچہ غضب مین پڑنے والے منکر اس سے
منکر ہین اور یہ حق جس راہ چلتا ہو وہ خواہ مخواہ راہ نجات و ہدایت ہو۔ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ بیشک
تو راہ مستقیم پر ثابت ہو۔ ف۔ جسکا نتیجہ جنۃ النعیم اور ثواب نعیم ہو۔ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ اور یہ قرآن
تیرے واسطے اور تیری قوم کے واسطے ذکر ہو۔ ف۔ یعنی شرف و رحمت ہو یہی ابن عباس و مجاہد و قتادہ و سدی و
ابن زید رحمہم اللہ تعالے نے بیان کیا اور یہی شیخ ابن جریر رح نے نقل کیا اور اسکے معنے یہ ہین کہ تا قیامت تمام مخلوقات
پر یہ قرآن مجید حجت ہو اور جب وہ تیری قوم کی زبان مین نازل فرمایا گیا تو اس قوم کو قیامت تک کل اقوام پر شرف حاصل ہوا
لہذا انکو چاہیے کہ جسطرح سب سے بہتر اسکے سمجھنے والے ہین اسی طرح سب سے بڑھکر اسپر عمل کرنے والے و قیام کرنے
والے ہون لہذا فرمایا۔ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ اور عنقریب تم لوگون سے پرسش ہوگی۔ ف۔ کہ کیونکر تم نے
اسکا حق ادا کیا اور کیونکر اسپر عمل کیا۔ چنانچہ خیار امت و اصفیاء مہاجرین سابقین اولین اور انکے مانند تابعین رضی اللہ عنہم
پوری کوشش سے اسپر قائم و عامل تھے۔ اور تمام امت کو تا قیامت انھین کی اقتدا مین اس قرآن حق پر عمل کرنا فرض ہو اور
یہ توحید جو متواتر تمام انبیاء علیہم السلام پر وحی فرمائی گئی۔ وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ
اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ اور دریافت کرلے ہر ایسے رسول کو کہ تجھ سے پہلے ہم نے اپنے
رسولون مین سے بھیجے ہین کہ کیا ہم نے سوائے اللہ تعالے کے آلہہ بنا دیے تھے جنکی عبادت کیجاتی تھی یا جنکو وہ لوگ پوجتے
تھے۔ ف۔ یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تجھ سے پہلے ہم نے جتنے رسول بھیجے انکا حال بطور خبر متواتر کے دریافت کرلے
کیا ہم نے سوائے اللہ تعالے کے کچھ آلہہ بنا دیے تھے جنکی عبادت کیجاتی ہو یعنے ہرگز ایسا نہین تھا تو حضرت ابراہیم
و اسمٰعیل علیہما السلام بھی اللہ تعالے وحدہ لا شریک کی عبادت کرتے تھے اور قریش جو دعوے کرتے ہین کہ برابر بت پرستی
چلی آتی ہو محض جھوٹے کذاب ہین کیونکہ جہالت سے انکو سچے حال کی آگاہی نہین ہو کیونکہ بعد اسمٰعیل علیہ السلام کے ایک
مدت تک توحید جاری رہا اسکے بعد گمراہون نے بگاڑنا شروع کیا حتے کہ ایک مدت کے بعد انمین بت پرستی پھیل گئی
پھر یہ لوگ سمجھے کہ ہمیشہ سے بت پرستی چلی آتی ہو۔ ف۲۔ فی اشارات العرائس قولہ تعالی ومن یعش عن ذکر الرحمن
یعنی جو شخص کہ اللہ عز وجل کو بھلا دے اور اسکی یاد کی حفاظت نہ کی بلکہ اپنے نفس کی خواہش کی طرف جھکا تو اللہ تعالے اسکے
اوپر شیطان مسلط کر دیتا ہو جو اسکو ہر دم وسوسہ دلاتا ہو اور اپنی خواہشین ڈھونڈھنے کی جانب بہکاتا ہو حتے کہ
اسکے ساتھ مختلط ہو جاتا ہو چنانچہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جی کی خواہشین اور غصہ دونون

Marfat.com

ایسی چیزین ہین کہ عقل وعلم پر غالب ہو جاتی ہین اور یہ ایسے شخص کی سزا ہے جس نے [illegible]
شیخ سہل رحمہ اللہ تعالےٰ نے کہا کہ جو شخص سوائے اللہ تعالےٰ کے کسی چیز سے [illegible]
جاتا ہے جو اُسکو راہ حق سے بہکاتا ہے۔ شیخ ابن عطاء رح نے کہا کہ جو شخص ہمیشہ یاد الٰہی [illegible]
قریب نہین ہو سکتا اور جسقدر غفلت ہو اُسی قدر شیطان کی نزدیکی ہے حتے کہ جس نے [illegible]
اُسکا قرین ہو جاتا ہے جو اُسکو گمراہی کے جنگلون مین بھٹکاتا ہے۔ شیخ واسطی رحمہ اللہ نے کہا [illegible]
بلکہ اللہ تعالےٰ اسکو مخذول کر کے اُس شیطان کو اُسپر مسلط فرماتا ہے بقولہ تعالےٰ وما ہم بضارین [illegible]
یعنی وہ کسی کو مضرت نہین پہونچا سکتے مگر بارادہ الٰہی۔ بعض مشائخ رحمہ اللہ تعالےٰ نے کہا کہ جو کوئی [illegible]
انعامات کو بھولا تو اُسپر شیطان مسلط ہو کر ناشکری پر آمادہ کرتا اور اُسکو تکبر و غرور دلاتا ہے [illegible]
الآیہ۔ شیخ ابن عطاء رح نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عین رحمت و امان تھے تو اللہ تعالےٰ [illegible]
اُسوقت سزا دی جب آپ کو اُنکے درمیان سے نکال لیا۔ شیخ یحییٰ بن معاذ رازی رح نے کہا [illegible]
اللہ تعالےٰ کی دو حجتین ہین ایک حجت ظاہرہ ہے اور وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور دوسری حجت
اور وہ عقل سلیم ہے قولہ تعالےٰ فاستمسک بالذی اوحی الیک الآیہ یعنے اُن گمراہون کے قول کیجانب التفات [illegible]
جو کہتے ہین کہ تو حق پر نہین ہے۔ بلکہ تو عین صراط المستقیم پر ہے اور اسمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب
اور امت کے واسطے ادب ہے کیونکہ عارف جب مکاشفات و معارف تک پہونچ جاتا ہے تو اُسوقت [illegible]
و جن مین سے شیاطین اُسکے ساتھ معارضہ کرتے ہین حالانکہ وہ لوگ سوائے ظاہر کے کچھ نہین پہچانتے [illegible]
شیخ ابن عطاء رحمہ اللہ نے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دینی مضبوطی کا حکم دیا [illegible]
اس بارہ مین تمام جہان کے پیشوا ہین اور ایک لحظہ بھی آپ سے اس معاملہ مین خلل نہین ہوا [illegible]
یہ ہے کہ آپ کے درجات بلند ہون اور امت والے یہ ادب سیکھین کہ اقتداء و استقامت مین [illegible]
تعالےٰ وانہ لذکر لک ولقومک یہ قرآن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور آپکی امت کے [illegible]
اور امت کو اس سے اخلاق جمیلہ و اعمال پاکیزہ و درجات بلند و کرامات ارجمند حاصل ہوئے ہین [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے قرآن مجید عین خلق تھا جیساکہ حدیث ام المومنین عائشہ [illegible]
الحاصل قرآن مجید سے عرب کو بہ نسبت تمام جہان کے زیادہ شرف ہے کہ وہ زبان عربی مین [illegible]
حاصل کرنا سب پر لازم ہے اور یہی توحید جملہ انبیاء علیہم السلام کا دین تھا چنانچہ اللہ [illegible]

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىْ [illegible]
اور ہمنے بھیجا موسیٰ کو اپنی نشانیان دیکر فرعون اور اُسکے سرداروں پاس تو کہا

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ○ وَمَا [illegible]
پھر جب آیا اُن پاس ہماری نشانیان لیکر وہ تو لگے اُنپر ہنسنے

وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ

اور پکڑا ہمنے انکو تکلیف مین شاید وہ باز آوین اور کہنے لگے اے جادوگر

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ○ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ

پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہی تجھکو ہم مقرر راہ پر آوینگے پھر جب اٹھالی ہمنے اُنپر سے

الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ○

تکلیف ، تبھی وہ وعدہ توڑ ڈالتے

اللہ تعالے نے آگاہ فرمایا کہ جیسے قریش نے جہل سے شرک کو باپ دادا کا دین قدیم سمجھا اور آیات توحید سے مُنھ موڑا اور ساحر کہنے لگے یہی اگلون کا وتیرہ رہا جنکو اللہ تعالے نے جہنم کے واسطے پیدا فرمایا تھا ازانجملہ فرعون کی قوم تھی جو فرعون کے صریح مہملات کو قبول کر لیتے اور حضرت موسے علیہ السلام کے حق صریح کو قبول نہ کرتے چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ہم نے موسے علیہ السلام کو اپنی آیات کے ساتھ فرعون و اُسکے گروہ کی جانب بھیجا ف یعنے ہم نے اپنی عظمت سے اپنے بندۂ موسے کو رسول بنا کر فرعون و اُسکے وزراء و رؤساء کی جانب اپنی آیات کے ساتھ بھیجا جبکہ فرعون یہ دعوے کرتا تھا کہ مین ہی رب اعلے ہون اور اُسکی قوم قبط اُسکے دعوی کی تصدیق کرتی تھی اور ساحرون نے اُنکی حماقت کو خوب جمادیا کیونکہ سحر کا قاعدہ ہی کہ وہ حاکم وقت پر نہین چلتا ہی اور اُن لوگون مین جو شخص ساحر ہوتا تھا اُسکو بڑا عالم بزرگ خیال کرتے تھے اور جب ساحرون نے فرعون کے آگے سجدہ کیا تو عوام جاہلون مین یہ اعتقاد قوی ہوگیا کہ بیشک فرعون ہمارا رب اعلی ہی اور چونکہ یہ لوگ ازلی کافر تھے تو انکو نور بصیرت کچھ حاصل نہ تھا جیسے خود فرعون کی یہی کیفیت تھی تو انکے قرین شیاطین انپر مسلط تھے اور چونکہ دنیا مین فرعون ایک ملک کا بادشاہ تھا تو شیاطین نے اُسکو دعوے ربوبیت مین گمراہ کیا اور اُسکی قوم کو اُسکی عبودیت مین گمراہ کیا اور یہ انتہا درجہ کی گمراہی ہی اور جبکہ زمانہ یوسف علیہ السلام سے بنی اسرائیل بھی آکر آباد ہوئے اور بڑھتے گئے اور فرعونیون نے ان لوگون کو بھی اسی گمراہی کیجانب بلایا ولیکن سوائے شاذ و نادر کے اُنمین سے کسی نے وہ دین توحید نہ چھوڑا جو حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب و یوسف علیہم السلام کے وقت سے چلا آتا تھا تو فرعونیون نے اُنکو تکلیف دینی شروع کی اور انکو لونڈی غلام بنا کر طرح طرح کے ذلیل کام اُنسے لیتے تھے اور اپنے شرک و کفر مین ساحرون و کاہنون کے مطیع تھے پس اللہ تعالے نے موسی علیہ السلام کو جنھین ازل مین رسالت کے واسطے منتخب فرمایا تھا اب رسالت دیکر فرعون و اُسکے گروہ کیجانب بھیجا اور دعوی رسالت کیلیے بینات و معجزات قاہرات ایسے عطا کیے جو ان آنکھون سے بھی نظر آوین اور جن سے ساحر عاجز ہون۔ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پس موسے ؑ نے کہا کہ مین رب العالمین کا رسول ہون۔ ف یعنے تمام عالم کو پیدا کیا اور وہی سب کی پرورش فرماتا ہی اُسی نے مجھکو رسول کرکے بھیجا ہی تو اس سے فرعون کا رب ہونا جیسے فرعون کا دعوی ہی ہرگز نہین ہوسکتا ہی اور اگر تیری یہ مراد ہو کہ جیسے ظاہر مین اللہ تعالے کے تصرف سے ماں باپ بچہ کی پرورش کرتے ہین تو پہلے سے تجھے ہدایت کرنا مجھپر حق ہی اور بھید یہ تھا کہ فرعون اپنے ساحرون و

Marfat.com

کاہنون کے کہنے سے خوفناک تھا کہ بنی اسرائیل مین ایک لڑکا پیدا ہوگا یعنی سلطنت ...
ٹالنا چاہتا تھا اسطرح کہ بنی اسرائیل کی لڑکیان چھوڑ دیتا اور لڑکے قتل کرڈالتا۔ پس ...
اُسکی ناک توڑنے کے واسطے موسے علیہ السلام کو اسی کے گھر مین پرورش کرایا ...
نے اپنے پیغمبر موسے علیہ السلام سے یہ حق بھی ادا کردیا اور حدیث مین آیا ہے کہ بیٹا اپنے باپ ...
مین کہ باپ کو کسی کا غلام پاکر خرید کرکے آزاد کرے۔ ہ۔ یہ تو دنیاوی آزادی تھا ...
فرعون کو عذاب جہنم سے آزاد کرنا چاہا مگر اس کمبخت نے اور اُسکے ساتھیون نے نہ مانا اور جھگڑنے لگے ...
کہا کہ کیا سوائے میرے کوئی رب ہے موسے علیہ السلام نے فرمایا کہ رب وہ ہے کہ جس نے آسمان و زمین ...
بولا کہ میرے سوائے وہ کون ہے۔ حضرت موسے علیہ السلام نے فرمایا کہ رب وہی ہے جس نے تمکو اور تمہارے ...
کو پیدا کیا تھا۔ اس احمق کو بالکل واضح دلیل سے چپ کیا کہ تیرا وجود ابھی چند سال سے ہوا اور ...
ہوا پھر کیونکر ہوسکتا ہے کہ تو نے اپنے باپ کو پیدا کیا اور دادا وغیرہ کو پیدا کیا ...
احمق ہے کہ جن ماں باپ سے تو پیدا ہوا انھین پیدا کرنے کا خود مدعی ہے۔ آخر اس احمق نے گھبراکر ...
دعوے پر کیا دلیل ہے۔ پس موسے علیہ السلام نے عصا چھوڑا تو وہ بہت بڑا اژدہا ہوگیا اور ...
سانپ کی طرح لہراتا اور حرکت کرتا تھا جسکو دیکھکر فرعون کے ہوش جاتے رہے اور خوف ...
خدائی بھول گیا لیکن اللہ تعالے نے عجیب اپنی صنعت جاری فرمائی ہے کہ فرعون کو اسوقت ...
پس موسے علیہ السلام نے پھر اُسکو پکڑ لیا تو وہ عصا ہوگیا اسی طرح ید بیضا نکالا کہ آفتاب ...
زیادہ خوشگوار تھا پھر اُسکو چھپایا تو بدستور ہاتھ ہوگیا۔ فَلَمَّا جَآءَهُم بِآيَاتِنَا إِذَا هُم مِّنْهَا يَضْحَكُونَ
پھر جب موسی ہماری آیات کو اُنکے پاس لایا تو ناگاہ وہ لوگ ان آیات سے ہنستے تھے۔ ف ...
وغیرہ کے جب خوف رفع ہوا تو ہنسنے لگے اور سمجھ لیا کہ یہ اسی قسم سے ہے جیسے ہمارے بزرگ جادوگر ...
ہین فقط اتنا فرق ہے کہ یہ بہت بڑا عالم جادوگر ہے اور ہمارے پیشواؤن نے کبھی اتنی بڑی باتین ...
احمقون کو اتنی سمجھ نہ تھی کہ جادو مین اور معجزہ مین فرق کرسکتے بلکہ بے تامل ہنسنے لگے اور جب ...
دیکھا کہ فرعونیون کی تکفیر و تذلیل پر بجد ہین تو فرعون کو آمادہ کیا کہ بالفعل اس ...
بڑے بڑے عالمون کو جمع کرتا کہ اس ساحر علیم سے مقابلہ کرین۔ پس موسے علیہ السلام کو ...
یعنے بہت بڑا عالم ساحر مان لیا تھا اور سوائے اسکے ان احمقون کو کچھ لیاقت نہ تھی ...
نہین پہچانتے تھے تو اُسکے رسول کو کیا پہچانتے اور اسی حماقت سے معجزات ...
مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا اور نہین دکھلاتے تھے ہم ...
سے بڑھکر ہوتی تھی۔ ف یعنی ہم نے ایک سے ایک بڑھکر آیات ... دکھلائین
يَرْجِعُونَ اور ہم نے انکو عذاب مین گرفتار کیا تاکہ وہ لوگ اپنی گمراہی سے پھرین۔ ف ...

[illegible] واسطے عہد بھی باقی نہ رکھا کہ ہم لوگ آسایش وعیش مین مست تھے اگر تکلیف کا مزہ چکھتے تو
[illegible] مدت ہوجاتے پہلے ہمکو دنیاوی عذاب کا بھی مزہ چکھا دیا اور طوفان بارش اور ٹیڑیون کی آفت
[illegible] اور مینڈک اور خون کی آفات پے درپے انپر نازل فرمائین تاکہ اب ہوش مین آوین اور انکا مفصل قصہ
[illegible] اعراف مین گذر چکا ہو لیکن انکے دلون پر اسقدر گھٹا ٹوپ گمراہی چھائی ہوئی تھی کہ جب عذاب کی آفت
[illegible] تو گھبراکر وہ لوگ [illegible] وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ
[illegible] کہ اے ساحر ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کر بذریعہ اس عہد کے جو اس نے تیرے پاس رکھا ہی ہم
ضرور ہدایہ پر ہو جاوینگے ف سورہ اعراف مین آیا کہ انھون نے نام لیکر کہا کہ اے موسے ہمارے لیے اپنے
رب سے دعا کر الخ اور یہان آیا کہ انھون نے ساحر کہا تو شیخ ابن جریر رحمہ اللہ تعالے نے لکھا کہ یہ اُس لوگ اپنے
نزدیک عالم کو ساحر کہتے تھے گویا انھون نے کہا کہ اے موسے اے بڑے عالم تم اس عہد سے ہمارے لیے اپنے رب سے
دعا مانگو جو عہد اُس نے تمھارے پاس رکھا ہی تاکہ اگر وہ اس عذاب کو ہمپر سے دور کردے تو ہم تمھاری بات مان لینگے
اور بنی اسرائیل کو تمھارے ساتھ کرکے ملک شام کو بھیجدینگے ۔ بعض مفسرین رح نے گمان کیا کہ انھون نے موسے علیہ السلام
کا نام لیا تھا اور دل مین یہی اعتقاد رکھا کہ یہ ساحر ہی گویا ظاہر مین حیلہ بازی کی اور بعض نے کہا کہ انھون نے اس
حالت مین بھی شدت حماقت وعداوت سے ساحر کہا ۔ مترجم کہتا ہی کہ یہ گمان ٹھیک نہین ہی کیونکہ آیت قاسمی مین
اشعار ہی کہ جب کوئی سختی نازل ہوتی تھی تو گھبراکر ضرور یہ عہد باندھتے تھے کہ بیشک یہ شخص بزرگ ہی اور اسکی آزمایش
اسطرح کرلی جاوے کہ اسکی دعا سے یہ عذاب ٹلجاوے تو پھر ہم اُسپر ایمان بھی لاوین فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ
إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ پھر جب ہم اُنپر سے عذاب کھول دیتے تب یہ ظاہر ہوتا کہ وہ لوگ عہد توڑتے ہین ۔
ف یعنے جب اسطرح عہد سے وہ لوگ رجوع لاتے تو حضرت موسے علیہ السلام کی دعا سے جس عذاب سے
[illegible] گرفتار کیا تھا ایک مدت کے واسطے ہم کھولدیتے تو وہ لوگ اپنا عہد توڑ دیتے تھے اور کہتے کہ ایسی سختی وآسانی
[illegible] اب [illegible] ون کو بھی پہنچتی رہی ہی ۔ مترجم کہتا ہی کہ فرعون کا جھوٹا ہونا تو ایک بات سے ظاہر ہو چکا تھا
[illegible] ن پر بھی کہ قہر الہی مسلط تھا چنانچہ جب ایک عذاب رفع ہوتا تو عجیب صنعت الہی ظاہر ہوتی کہ اسکے بعد
[illegible] کی فراخی وراحت انکو ملجاتی تھی ۔ مثلاً طوفان بارش مین مکانات گرے اور کھیتیان بہ گئین پھر جب موسے
[illegible] دعا سے وہ عذاب رفع ہوا اور ہوا چلی کہ پانی جذب ہوا تو کھیتی وپیداوار مین کثرت ہوگئی تب ان کمبختون
[illegible] وسوسہ ڈالا کہ یہ طوفان تمپر کچھ عذاب نہ تھا بلکہ تمھارے واسطے راحت وفراخی کا سامان تھا
[illegible] فرعون کی طرف رجوع لاتے اور وہ خبیث بھی اپنے دعوے کے دلائل پیش کرتا کہ
[illegible] سے چلا آتا ہی کہ رب اعلی کے یہان جنت وباغات ونہرین ومکانات ہین
[illegible] درکات اور سانپ وبچھو وآگ وغیرہ موذیات ہین اور پل صراط کا باریک راستہ ہی
[illegible] سامان موجود ہین اور اُس نے اپنے زعم مین دریاے نیل کے کنارے یہ سب بنا[illegible]

اور پہاڑ کے اس جانب بیابان میں جہنم بنائی تھی وقال [illegible]

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ [illegible]

اور پکارا فرعون اپنی قوم میں بولا اے قوم میری کیا میرے لیے سلطنت نہیں [illegible]

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ [illegible]

چلتی ہیں میرے نیچے کیا تم نہیں دیکھتے بھلا میں بہتر ہوں [illegible]

وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ۝ فَلَوْلَا اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ [illegible]

اور صاف نہیں بول سکتا پھر کیوں نہ آ پڑے اس پر کنگن سونے کے [illegible]

مُقْتَرِنِيْنَ ۝ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ [illegible]

پرا باندھ کر پھر عقل کھو دی اپنی قوم کی پھر اسی کا کہا مانا بیشک وہ تھے لوگ [illegible]

اَنْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ع ۱۱

تو ہم نے اُنسے بدلا لیا پھر ڈبو دیا ان سب کو پھر کر ڈالا انکو گئے گذرے [illegible]

فرعون نے جب دیکھا کہ موسے علیہ السلام کے معجزات غالب ہوئے اور قوم کے دلوں میں [illegible]
پیدا ہوئی ہی کہ اسکا دعوے الوہیت و خدائی صرف زبانی تھا اور کام میں نام [illegible]
منادی مقرر کیے تا کہ قوم کے خیالات اپنی طرف پھیر لاوے اور موسے علیہ السلام نے آخرت [illegible]
فرمائے تھے انکا نمونہ بیان اپنے واسطے ثابت کیا اور موسے علیہ السلام کی تحقیر کی چنانچہ [illegible]
کو بیان فرمایا بقولہ تعالے۔ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ اور فرعون نے اپنی [illegible]
خواص مقرر کیے تا کہ شہروں شہروں وگانوں گانوں لوگوں کو سنادیں۔ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ [illegible]
وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ فرعون [illegible]
نہیں ہی اور میری تحت میں یہ نہریں جاری نہیں ہیں پھر کیا تم لوگ دیکھتے نہیں [illegible]
مجھے حاصل ہی جسطرح چاہوں تصرف کروں یہاں کوئی خدا دوسرا نہیں [illegible]
ہیں کہ باغات و نہریں و حور و قصور تو یہ دیکھو کہ میری خدائی میں سلطنت اور [illegible]
انہیں خوبصورت عورتیں و خدمتی لڑکے ہیں و باغات سرسبز و شاداب ہیں انکے [illegible]
وغیرہ کے رواں ہیں۔ یہی جنت ہے اہل تواریخ نے لکھا کہ اس نے پہاڑ کے [illegible]
سزا سے موت دیتا تو اسے پتلی راہ سے جسپر پھسلن تھی رواں کرتا کہ وہ پھسلکر کسی [illegible]
یا شیر بھیڑیے نوچ ڈالتے اور عداوت میں وہ بنو اسرائیل کے بچے قتل کرتا [illegible]
جس خدا کی طرف بلاتے ہیں وہ خیالی بات ہے کیونکہ یہ قوم فاسق محض جسمی تھی [illegible]
نہ تھی لہذا وہ اسی نگاہ سے دیکھتے تو فرعون کا کہا سچ جانا اور حق سے اندھے [illegible]

Marfat.com

[illegible] درجہ یہ جانا کہ مین موسیٰ سے بہتر ہون کیونکہ انکی خدائی سے عاجزی تو بار ہا [illegible] کی نظرین اپنی فضیلت وحضرت موسے علیہ السلام کی حقارت ظاہر کرے کما قال اللہ [illegible] مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ بلکہ مین بہتر ہون اس شخص سے جو خوار ہے۔ ف فقیر بے مال ہو دنیا سے [illegible] اور نہ خود قصور ہین۔ وَلَا یَكَادُ یُبِیْنُ اور صاف مطلب ادا نہین کرسکتا ہے۔ ف [illegible] لائق تو ہوتا جسکی زبان مین لکنت نہو حالانکہ موسے علیہ السلام کی زبان مین لکنت تھی [illegible] ایسا شخص کیونکر رسول ہوسکتا ہے کہ جسکی زبان صاف نہین ہے جو اچھی طرح سے [illegible] فَلَوْلَآ اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ پھر کیون نہین اسپر سونے کے کنگن ڈالے گئے۔ [illegible] سرداری کے واسطے دلیل ہوتی۔ مجاہد رحمہ نے کہا کہ ان لوگون مین دستور تھا کہ جب کسی کو وزیر ورئیس [illegible] ہاتھون مین سونے کے کنگن اور گردن مین سونے کا طوق ڈالتے پس فرعون نے اپنی قوم احمق کو اس قریب [illegible] بتلاتا ہے اور اسکی بزرگیان بے انتہا بیان کرتا ہے اور تم لوگون مین بھی اسکا خیال جمنے لگا ہے اگر [illegible] یہ شخص اپنے دعوے مین جھوٹا ہے کیونکہ اگر سچا ہوتا تو پھر ایسا کیون نہوا کہ اسکی سرداری کی [illegible] سونے کے کنگن اسکے ہاتھون مین ڈالے جاتے۔ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِیْنَ [illegible] ف یعنی یہ آگے آگے سوار ہوتا اور اسکے نزدیک پیچھے پیچھے باگ سے باگ ملائے [illegible] فرعون ملعون نے دنیا کو محل عزت قرار دیکر اپنی قوم احمق کو دنیاوی راہ سے دھوکا دیا کہ جو شخص رسول [illegible] متاع سے مالا مال ہوا ور سونے وجواہرات کے زیور لادے ہوا ور ظالمون [illegible] پیچھے پیچھے اسکے تابعین متکبرین کی جماعت ہو۔ چونکہ قوم قبط بھی دنیا کے سوائے کچھ نہین جانتی [illegible] انپر خوب اثر کرتے تھے کیونکہ یہ لوگ نور عقل سے بالکل خالی تھے۔ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ پس [illegible] ف خفیف جسکو فارسی مین سبکسر اور اردو مین چھچھورا کہتے ہین اور معنے یہ کہ اس نے [illegible] فرعون کی ایسی لغویات کو یقین کرنے لگے۔ فَاَطَاعُوْهُ پس ان لوگون نے فرعون کی اطاعت کی۔ [illegible] اس نے حکم دیا اسکی فرمانبرداری کی۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ [illegible] بندگی سے نکال دیے گئے اور دنیائے ملعونہ مین ڈالدیے گئے نہ انمین نور عقل [illegible] علیہ السلام کو جھوٹا بنایا حالانکہ وہ بالکل سچے تھے اور فرعون لعین کو سچا سمجھا [illegible] کذاب تھا اور کثرت سے موسے علیہ السلام کے معجزات نے ان لوگون کو ہلاکت کے [illegible] ان احمقون نے موسے علیہ السلام سے یہی کہا کہ یہ سب تمھارے جادو کے [illegible] لڑکون کو قتل کرنا اور انکو ہر طرح کی تکلیف دینی شروع کی اور اولیاء الٰہی سے [illegible] اٰسَفُوْنَا پھر جب ان لوگون نے ہمکو غضبناک کیا۔ ف [illegible] عداوت کرکے اور مومنین کے ساتھ دشمنی کرکے اور قتل وفساد کرکے

وہ وقت پورا کرلیا کہ انپر اللہ تعالے کا غضب اترا۔ انتقمنا منھم تو ہم نے ان سے [illegible]
اجمعین پس ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔ ف [illegible]
معجزہ کے ساتھ موسے علیہ السلام و بنی اسرائیل کو سمندر سے پار اتارا [illegible]
کر دیا کہ اسی راہ سے جہنم مین چلے گئے اب ہر روز جہنم کے سامنے پیش کیے جاتے ہین [illegible]
روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو کسی شخص کو دیکھے کہ جو کچھ اسکی خواہش ہو [illegible]
دیدیتا ہو حالانکہ وہ اپنی بدکاریون پر قائم ہو تو جان لے کہ یہ اللہ تعالے کی طرف سے [illegible]
درجہ بدرجہ وہ عذاب الٰہی کی طرف بڑھتا جاتا ہو پھر یہی آیت پڑھی فلما آسفونا انتقمنا منھم [illegible]
والبیہقی وابن ابی حاتم) اور ابن ابی حاتم نے اچھی اسناد کے ساتھ طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ [illegible]
مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھا وہان ناگہانی موت کا تذکرہ ہوا تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ [illegible]
موت آنا بندۂ مومن پر تخفیف ہو اور کافر پر حسرت ہو پھر یہی آیت پڑھی فلما آسفونا انتقمنا منھم فاغرقناھم [illegible]
فجعلنٰھم سلفا و مثلا للاٰخرین پس ہم نے فرعون و اسکی قوم کو پچھلون کے واسطے [illegible]
ف ابو مجلز رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ پچھلون مین سے جو کفار بدکار ایسے عمل کرین یعنے دنیا و آسکے مال [illegible]
ہو کر اللہ تعالے کے رسول و آیات سے منکر ہون تو فرعون و اسکی قوم انکے واسطے سلف ہین یعنے اگلے گذر [illegible]
ہین اور جو کوئی ان فرعونیون کا حال دیکھکر عبرت و نصیحت حاصل کرے تو انکے واسطے یہ لوگ مثل ہین [illegible]
(ابن کثیر رح) پس قریش و عرب و جمیع اقوام کفار کو فرعون و اسکی قوم سے عبرت حاصل کرنا چاہیے [illegible]
کی طرح آخر مبتلاے عذاب ہو کر اہل ایمان کے ہاتھون غارت کیے جائینگے [illegible]
فرعون بے سامان نہ تھین کیونکہ فرعون کی مکاریون کا حاصل کلام یہ تھا کہ اس نے اول تو [illegible]
موسے علیہ السلام کے معجزات و آیات کے سامنے عاجز و ذلیل ہوا اور اس نے دیکھا کہ قوم کے لوگ [illegible]
کرنے لگے تو اس نے مکر و سفاکی اختیار کی اور بنی اسرائیل کے بچگان کو بے جرم قتل کرنے لگا [illegible]
علیہ السلام و انکی قوم کو حکم بھیجا کہ صبر کرین پھر فرعون نے اپنی طرف سے منادی بھیجی [illegible]
مقابلہ ظاہر کیا کہ اے قوم تمکو چاہیے کہ میری حالت کو اور موسے کی حالت کو مقابلہ کر [illegible]
بادشاہ ہون اور جنت و دوزخ میرے قبضہ مین ہی جس پر خفا ہوتا ہون اسکو جہنم مین [illegible]
اپنی جنت مین بساتا ہون جہان حور و قصور و عمارات عالیات ہین جنکے سایہ مین [illegible]
نہرین جاری ہین پھر مین بہتر ہون یا یہ شخص جو فقیر و حقیر ہو خود اپنے ذاتی کام [illegible]
اور نہ نہرین اور نہ جنت ہو اگر وہ سچا ہوتا تو اسکے پاس بھی ایسے [illegible]
کہا کہ خبیث فرعون نے نہایت ذلت و حماقت کے سبب [illegible]
و جواہرات و خزائن حاصل ہوتے تو بھی انکی قدر ایک مچھر کے پر [illegible]

Marfat.com

[illegible] کو ملک کہ جسی پر اسکو اسقدر فخر تھا۔ روایت ہی کہ جب خلیفہ ہارون الرشید نے قرآن مجید
[illegible] آیت پر پہونچے تو کہا کہ اسی پر فرعون ملعون کو یہ فخر و دعوے خدائی تھا واللہ مین سلطنت مصر کو اپنے
[illegible] خصیب خادم کو جو وضو کرانے کی خدمت پر مامور تھا ملک مصر پر حاکم
[illegible] روایت ہی کہ عبداللہ بن طاہر کو خلیفۂ وقت کی طرف سے خلافت مصر کا فرمان ملا پس روانہ ہوکر جب
[illegible] داخل ہونے تھے کہ اسکو دیکھکر فرمایا کہ آیا یہ اسی پر فرعون کو یہ فخر تھا واللہ میرے
نزدیک اب اسکی قدر یہ بھی نہین ہی کہ مین اسکے اندر داخل ہون اور وہین سے اپنی باگ پھیر دی اور واپس چلے آئے
[illegible] اول اللہ تعالے نے قریش کو نصیحت فرمائی کہ دنیاے ملعونہ کچھ چیز نہین ہی اور وہ اللہ تعالے کے نزدیک
ایسی حقیر و ذلیل ہی کہ وہ اپنے دشمنون کافرون و مشرکون کو سب دیدیتا ولیکن اللہ تعالے کے مسلمان بندے اسکو
[illegible] اسکی رعایت فرماکر کافرون کو دنیا اسقدر نہین دیتا ہی کیونکہ اگر کافرون ایسی دنیا دیجاوے کہ انکے
مکانات وکواڑے وزینہ وکرسیان وبرتن ولباس وغیرہ چاندی سونے وجواہرات وریشم سے جڑاؤ ہون تو
[illegible] ایمان کے نفوس ہردم انسے معارضہ کرین کیونکہ جب تک نور معرفت مستحکم نہین ہوا تب تک نفس کی خواہش
و معارضہ باقی ہی بلکہ نفس کا معارضہ تو موت سے پہلے ختم نہین ہوتا ہی پس مومنین تو ان کافرون کی حالت دیکھکر
للچاتے اور کافرون مین سے جو اسلام کی صلاحیت رکھتے تھے وہ اسلام مین نہ آتے بلکہ جو مسلمان ہوجاتے
وہ بھی کمتر ثابت قدم رہتے کیونکہ کافر ہوتے ہی یہ سونے چاندی وجواہرات حاصل ہونا لازمی تھا تو عوام مسلمانون کو
خطرات و وسوسات گھیر لیتے کہ شاید یہی اللہ تعالے کو پسند ہی۔ واضح ہو کہ آخر زمانہ مین بلکہ اب زمانہ بہت
قریب ہوگیا ہی اور علامات گویا سب نظر آنے لگے ہین کہ چندروز مین اسی قسم کا نمونہ ظاہر ہونے والا ہی اور وہ زمانہ
دجال ہی چنانچہ دجال کافر کے ساتھ جو لوگ کفر مین ملعون ہونگے وہ اسی طرح سونے وجواہرات سے مالامال ہونگے
[illegible] اسکے ساتھ مین ستر ہزار یہودی تاجدار ہونگے اور جس قوم مسلمین نے دجال سے انکار کیا تو مسلمانون کے مال
متاع سب خود بخود دجال ملعون کے ساتھ لگجاوینگے اور یہ لوگ بالکل خالی ہاتھ رہجاوینگے ولیکن اللہ تعالے اپنے
مومنین بندون کی تسبیح وتہلیل مین اسوقت مین ایسی برکت عطا فرماویگا کہ انکو دنیاوی ضروریات سے کفایت ہوگی۔
الحاصل اول مین اللہ تعالے نے آگاہ فرمایا کہ اگر مسلمان بندون کی حفاظت اللہ تعالے کو منظور نہوتی تو وہ کافرون کو
تمامین سونے چاندی وجواہرات مین مالامال رکھتا تو اس دنیاے ملعونہ پر غرہ نہونا چاہیے اور اسکے لالچ وہوس مین
[illegible] نہ کرنا چاہیے۔ پھر شرک و کفر کسی ملت حق مین کبھی نہین تھا اور تمام پیغمبرون کی امتون سے تحقیق کرلو کہ اللہ تعالے
[illegible] نازل نہین کیا کہ آلہہ سواے اللہ تعالے کے بناکر پوجے جاوین تو حضرت ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام
[illegible] پابند تھے اور انھین کی نسل مین نبوت ہی اور یہ بت پرستی تمہارے احمق قوم کے کسی کا شیوہ نہ تھا جو دنیا
[illegible] و برباد ہوسکے جیسے قوم فرعون تھی اور بت تو سواے جہنم کا ایندھن ہونے کے کسی لائق نہین ہین۔ بعض
قریش نے مجادلہ کیا کہ پھر حضرت عیسے علیہ السلام کیونکر ایندھن ہوسکتے ہین۔ قال تعالی۔

Marfat.com

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ۝ وَقَالُوا

اور جب کہاوت لائے مریم کے بیٹے کو تبھی قوم تیری لگتی ہیں اس سے چلانے

خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ

بہتر ہیں یا وہ یہ نام جو دھرتے ہیں تجھ پر سب جھگڑنے کو بلکہ یہ لوگ ہیں جھگڑالو

إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ

ایک بندہ ہے کہ ہمنے اسپر فضل کیا اور کھڑا کیا بنی اسرائیل کے واسطے اور اگر ہم چاہیں

مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ۝ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَا

فرشتے رہیں زمین میں تمہاری جگہہ اور وہ نشان ہے اس گھڑی کا سو اسمیں دھوکا نہ کرو اور

هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ وَلَمَّا جَاءَ

یہ ایک سیدھی راہ ہے اور نہ روکے تمکو شیطان وہ تمہارا دشمن ہے صریح اور جب آیا

بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَاتَّقُوا

نشانیاں لیکر بولا میں لایا ہوں تمہارے پاس پکی باتیں اور بتانے کو بعضی چیز جسمیں جھگڑتے تھے سو ڈرو

وَأَطِيعُونِ ۝ إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ فَاخْتَلَفَ

اور میرا کہا مانو بیشک اللہ جو ہے وہی ہے رب میرا اور رب تمہارا اسکی بندگی کرو یہ ایک سیدھی راہ ہے پھر پھوٹ

الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ ۝

فرقے انکے بیچ سے سو خرابی ہے گنہگاروں کو آفت سے دکھ والے دن کی

جب اللہ تعالے نے نازل فرمایا کہ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم۔ یعنے تم لوگ اور جن چیزوں کو
کے سواے معبود بناتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہو۔ ھ۔ تو قریش میں سے بعض لوگوں نے مجادلہ کیا اور
نے عیسے علیہ السلام کو معبود بنایا اور یہود نے عزیر ع کو معبود بنایا اور بعض قبائل عرب نے ملائکہ کو
معبود بنایا ہے پھر اگر یہ لوگ سب جہنم میں جاوین تو ہمارے آلہہ انسے بہتر ہیں پس ہم بھی انکے ساتھ
ان مشرکوں کی جہالت وبیعقلی پر دلیل ہے اسواسطے کہ اللہ تعالے نے فرمایا انکم وما تعبدون من دون
اس کلام میں خاصکر انھیں مشرکوں کو خطاب ہے کہ جنکو تم لوگ پوجتے ہو اور معبود بناتے ہو تم اور
کے ایندھن ہو۔ ھ۔ اور آیت میں یہ مذکور نہیں کہ تمام جہان کے مشرکین جنکو معبود بناتے ہیں
دوم یہ کہ ما تعبدون۔ میں کلمہ ما خاصکر ایسی چیزون کے واسطے ہے جنمیں عقل نہو اگرچہ
کے ساتھ ہیں بعضے عاقل چیزون کو بھی شامل کرلیتے ہیں اور کبھی مذمت کے طور
اس کلمہ کا مصداق بناتے ہیں اور یہاں کوئی قرینہ واسطے مجاز کے موجود نہیں
ایندھن ہونگی جنمیں عقل نہیں ہے اور وہ معبود بنائی گئی ہیں تو عیسے علیہ السلام و

Marfat.com

[illegible] لائق ہی ہوتے تو بھی ان مشرکین قریش نے انکو اپنا معبود نہین بنایا حالانکہ آیت مین تو انھین مشرکین
[illegible] ہمارے معبودون سمیت جہنم کا ایندھن ہو پھر کیونکر مشرکین کا اعتراض وارد ہو سکتا ہو لہذا اللہ تعالے نے
[illegible] وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ
اور جب مریم کے بیٹے کو مثل لاکے بیان کیا گیا تو یکایک تیری قوم کے لوگ اس مثل سے آوازین بلند کرتے ہین ف حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہ و اکثر مفسرین سلف نے اس ضرب المثل کا قصہ یون بیان کیا کہ سورۃ الانبیاء مین جب یہ آیت
اتری انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم ۔ تو ایک شخص نے جسکا نام عبداللہ بن الزبعری تھا اور اسوقت تک
[illegible] تھا حالانکہ اسکے بعد وہ اچھے مسلمان ہو کر صحابیت سے سرفراز ہوئے ہین بالجملہ اوسوقت عبداللہ بن الزبعری
نے کہا [illegible] کیا بھلا آپ فرمائیے کہ نصاری کیا مسیح بن مریم کو نہین پوجتے ہین اور عزیر کو کیا یہودی نہین پوجتے ہین
اور کیا بنی ملیح ملائکہ کو نہین پوجتے ہین پس اگر مسیح بن مریم و عزیر و ملائکہ سب جہنم مین ہونگے تو ہم بھی راضی ہین کہ ہم لوگ
بھی اپنے الٰہ کے جہنم مین ہون یہ سنکر قریش کے جاہلون نے نہایت خوش ہو کر خوب آوازین بلند کین اور تالیان بجائین
اور بہت ہنسے اور اپنے نزدیک یہ سمجھے کہ ہم نے ابن الزبعری کے اعتراض سے کوئی سچی بات پائی حالانکہ اس اعتراض
کی کوئی حقیقت نہین ہو جیسا کہ مترجم نے اوپر بیان کر دیا ہو۔ اور آیت کے معنے یہ ہوئے کہ جب ابن الزبعری نے عیسے
بن مریم کی مثل بیان کیا کہ نصاری انکو پوجتے ہین تو ناگاہ تیری قوم قریش نے اس ضرب المثل کو سنکر خوشی سے
بہت آوازین بلند کین ۔ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ اور کہنے لگے کہ کیا ہمارے آلہہ بہتر ہین یا وہ ف یعنی اس خوشی
مین ان احمق مشرکون نے کہنا شروع کیا کہ بھلا ہمارے آلہہ بہتر ہین یا عیسیٰ ۔ معالم و سراج مین لکھا کہ سدی و ابن زید نے
اسکی تفسیر مین کہا کہ ان لوگون کی مراد یہ تھی کہ ہمارے آلہہ سے عیسے و عزیر بہتر ہین پس اگر وہ لوگ جہنم مین جاوین تو ہم
بھی راضی ہین کہ ہم اپنے معبودون کے بھی انھین کے ساتھ جہنم مین ہون ۔ مترجم کہتا ہو کہ اس بیان مین یہ شبہہ پیدا ہوتا ہو
کہ [illegible] اپنے آلہہ سے عیسے علیہ السلام کو بہتر سمجھتے تھے ورنہ نصرانی ہو جاتے اور اگر اسکے برعکس لیا جاوے یعنے
[illegible] مسیح بن مریم سے بہتر ہین ۔ تو بھی ٹھیک نہین ہوتا ہو کیونکہ اس صورت مین حاصل یہ ہوگا کہ جب عیسے
[illegible] جاوے تو ہمارے آلہہ اس سے بہتر ہین حالانکہ مقصود اسکے برخلاف ہو [illegible] شاید یہ بھی الزامی تقریر ہی
[illegible] محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اعتقاد مین عیسے کو ہمارے آلہہ سے بہتر جانتے ہین پس جو شخص اسکے
نزدیک ہمارے آلہہ سے بہتر ہو جب وہی دوزخ مین جاوے تو ہم راضی ہین کہ ہم بھی مع اپنے آلہہ کے دوزخ مین جاوین اور
[illegible] تمھارے اعتقاد کے موافق عیسے بن مریم تو دوزخ مین نہین جاوینگے اور نہ جہنم کا ایندھن
[illegible] ہین تو یہ بھی نہوگا کہ ہم اپنے معبودون کے ساتھ ہو کر دوزخ مین جاوین ۔ اور مترجم کہتا ہو
کہ جب تمھارے اعتقاد کے موافق عیسے بن مریم علیہ السلام جہنم کا ایندھن نہونگے اگرچہ وہ
تمھارے اعتقاد مین ہمارے آلہہ کی بہ نسبت عیسے بن مریم کے بہتر ہین بلکہ یہ بھی کسی طرح دوزخ کے ایندھن
[illegible] ظاہر ہو کہ ابتک معلوم ہو چکا کہ عیسے و عزیر و ملائکہ سے اعتراض کرنا محض انکی حماقت تھی اور وہ لوگ مع اپنے

Marfat.com

بتون کے ضرور جہنم کا ایندھن ہین اور ایسی حماقت کے اعتراض سے انکا جھگڑا یا نہیں ...
مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ان مشرکون نے تیرے واسطے یہ مثل نہین بیان کی سوا ...
ف — یعنے محض باطل طریقہ سے اُنھون نے تیرے سا تھ جھگڑا کیا جسمین سچائی ...
بلکہ یہ لوگ ایسی قوم ہین جنکی جبلت مین سخت جھگڑالو پن ہی — ف — اور یہ بات صریح ظاہر ہی کہ ...
و اپنے پالنے والے سبحانہ تعالے سے انحراف کیا اور اپنے جھگڑالو نفس کی پیروی مین حضرت ...
طریقہ ہدایت کو چھوڑ دیا۔ تو جھگڑا انکی جبلت ہی اور اس سے بڑھکر کیا دلیل چاہیے اور حدیث ...
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قوم ہدایت پر تھی جب وہ ہدایت کے بعد گمراہ ...
جاتا ہی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی آیت پڑھی (رواہ احمد وغیرہ) مترجم کہتا ہی کہ یہ حدیث ...
جسکا ظہور ہر قوم وملت مین موجود ہی چنانچہ یہود ی ایک زمانہ مین کتاب توریت کی ہدایت پر تھے۔ پھر جب ...
دنیا کی طرف مائل ہوئے اور اعتقاد آخرت مین تذبذب آیا تو جدل وجھگڑالو پن اُنکی خصلت ہوگئی ہی ...
ہی بلکہ خود اسلام کے بدعتی فرقون مین یہی حالت مشاہدہ کرلو کہ انھون نے راہ ہدایت چھوڑ کر یونانی ... سے
سیکھے اور حق کے مقابلہ مین جھگڑا وجدال کرکے اپنے آپ کو حق پر سمجھنے لگے ونعوذ باللہ من الضلال۔ پھر واضح ہو کہ آیت
کی جو تفسیر مذکور ہوئی وہ بنا بر قول واحدی رحمہ اللہ تعالے کے اکثر مفسرین سے منقول ہی کہ عبداللہ بن الزبعری ...
واقعہ مین نزول ہوا اور یہان دوسری تفسیر بھی مجاہد وقتادہ وغیرہ رحمہم اللہ تعالے سے منقول ہی ...
کہ جب اللہ تعالے نے نازل فرمایا قولہ واسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا اجعلنا من دون الرحمن الہۃ یعبدون
یعنی تجھ سے پہلے جو رسول بھیجے اُنسے دریافت کرلے یعنے اُنکی امتون سے دریافت کرلے کہ کیا ہم نے سوائے ...
کے دوسرے معبود بنا دیے تھے جو پوجے جاتے تھے۔ تو یہ سنکر قریش کے جاہلون نے عیسے علیہ السلام کا معاملہ ...
کہ نصرانیون نے عیسے بن مریم کو اپنا معبود بنایا اور اُنکی نسبت الوہیت کا دعوے کیا اور محمد صلے ...
کہتے ہین کہ سوائے الرحمن کے اگلون مین کوئی معبود نہین بنایا گیا اور ہم لوگ الرحمن نہین جانتے ...
کہ جیسے نصارای نے عیسی بن مریم کو بنایا ویسے ہی ہم محمد کو بنا دین تو اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی یعنے ...
ضرب ابن مریم مثلا الایہ۔ یہ سب معالم وبیضاوی وسراج وغیرہ کا خلاصہ ہی اور مترجم کے نزدیک ...
وہ ہی جو اس مقام پر ابن کثیر رح نے ذکر فرمائی کہ اس آیت مین اللہ تعالے نے قریش کے مشرکون کو ...
لوگ اپنے کفر وشرک مین اسقدر سخت ہوگئے ہین کہ ہر طرح امر حق سے عمداً دشمنی وعناد وجدال کرتے ...
کی مثل بیان کی گئی تو تیری قوم کے مشرک اس سے صدود کرتے ہین یعنے ہنستے ہین یہ ابن عباس ...
وسدی کا قول ہی یعنے تعجب سے ہنستے ہین اور اسی کے مانند قتادہ وابراہیم نخعی سے منقول ...
بزرگون کے قول سے یہ معنے بھی سمجھے جاتے ہین کہ جب عیسے بن مریم کا حال ...
رسول کو بغیر باپ کے اپنی ظاہر قدرت سے پیدا کردیا تو اس قوم کے مشرکون ...

Marfat.com

[illegible] السلام [illegible] جسطرح نصرانیون نے عیسے بن مریم کو بیٹا بنایا اسی طرح عرب کے
[illegible] بلکہ ابن اللہ تعالے نے اُسکو رد فرمایا کہ ابن مریم علیہ السلام کی شل بیان
[illegible] اسکے برخلاف جدال وعناد کرکے شرک مین بڑھتے ہین۔ چنانچہ آئندہ
[illegible] علیہ السلام کا بندہ و رسول ہونا صریح بیان فرمایا ہو اور جو کچھ معجزات اُنکو عطا کیے گئے وہ
[illegible] اسکا بیان فصل آتا ہو انشاء اللہ تعالے۔ پس ثابت ہوا کہ اگلے زمانہ مین کسی نبوت مین
[illegible] بنانے کا حکم نہین ہوا ہو پھر اگر ان فرقہ ان نے اپنے بیہودہ خیالات کے موافق عیسے علیہ السلام کو
[illegible] شرک ہو اور کسی قوم کے شرک سے کوئی شخص دلیل نہین لاسکتا اسی واسطے اللہ تعالے نے دراصل
[illegible] حکم نہین دیا کہ اگلے رسولان کے نام لینے والی امتون سے پوچھو بلکہ خود اگلے رسولون سے پوچھنے کا حکم دیا
[illegible] کی امتین ایک زمانہ کے بعد گمراہ و شرک ہوتی گئین جیسے یہود و نصارے کا حال ظاہر ہو ولیکن جب اصل دین
[illegible] سے دریافت کیا جاوے تو ہرگز یہ شرک نہین نکلیگا۔ چنانچہ نصارے بھی نہین کہتے ہین اور نہ اُسوقت کے
[illegible] دیکھنے والے بیان کرتے ہین کہ عیسے علیہ السلام اپنی زندگی مین قبلہ بناکر کھڑے کیے جاتے اور نصرانی اُنکے
[illegible] کرتے تھے بلکہ بیت المقدس مین یا بیت المقدس کی طرف مُنھ کرکے اللہ تعالے کے واسطے نماز پڑھتے تھے
[illegible] کرتے تھے پھر جب عیسے علیہ السلام اُٹھالیے گئے اور نصرانی جاہلون نے گمان کیا کہ وہ سولی دیے گئے تو انھون
[illegible] سولی کی شکل بناکر اُسکی عبادت شروع کی اور عیسے علیہ السلام کی نسبت اپنے خیالات جمائے کہ وہ بیشک
[illegible] جب ہی تو وہ مردہ کو زندہ کرتا اور مادرزاد اندھے کو آنکھین دیدیتا اور کوڑھی کو اچھا کردیتا اور گھر کی
[illegible] بتا دیتا ولیکن ان خیالات گڑھنے والون مین دو فرقہ ہوئے ایک نے کہا کہ وہ خدا تھا جو اس شکل مین ظاہر
[illegible] دوسرے نے کہا کہ نہین بلکہ وہ خدا کا بیٹا تھا کیونکہ اگر خدا ہوتا تو سولی کیونکر دیا جاتا۔ اور وہ نماز کسکی پڑھتا
[illegible] خیال ٹھیک ہو کہ وہ بیٹا تھا غرضکہ ان گمراہون نے اپنے خیالات سے دین حق کو برباد کیا اور اللہ تعالے کی
[illegible] شرک پھیلایا اور اللہ تعالے کے مخلوق بندہ کو اپنا معبود بنایا پس ان جاہلون سے دریافت کرنا مقصود
[illegible] مشرک ہین جنھون نے اپنے خیالات کو اپنا دین بنایا ہو بلکہ اصل نبوت سے دریافت کرنا مقصود ہو
[illegible] کہ اسمین کچھ شرک نہین ہو۔ فافہم واللہ تعالے اعلم۔ مترجم کہتا ہو کہ جمہور مفسرین رحمہم اللہ سے جو تفسیر منقول
[illegible] طرف راجع ہوسکتی ہو ولیکن شیخ ابن کثیر رح نے محمد بن اسحاق کی کتاب السیر سے اُسکا سیاق دوسری طرح
[illegible] محمد بن اسحاق نے کتاب السیرۃ مین بیان کیا کہ مجھے روایت پہونچی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
[illegible] ولید بن المغیرہ کے ساتھ بیٹھے تھے اور اس جلسہ مین قریش کے لوگ بھی جمع تھے کہ اتنے مین
[illegible] آگیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اللہ تعالے کی وحدانیت والوہیت الٰہ
[illegible] رسالت پہونچایا تو نضر بن الحارث نے آپ کے ساتھ معارضہ و جھگڑا کرنا شروع کیا تو رسول اللہ
[illegible] موافق ارشاد حق سبحانہ تعالے کے اچھے طریقہ سے اُسکے ساتھ کلام کیا یہانتک کہ وہ خاموش ہوگیا

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم الآیۃ [illegible]
اٹھ کھڑے ہوئے اور چلے گئے۔ آپ کے بعد عبداللہ بن الزبعری وہاں آگیا ولید بن المغیرہ [illegible]
اُس سے کہا کہ واللہ آج تو فرزند عبدالمطلب کے سامنے نضر بن الحارث سے بھی [illegible]
اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہم لوگون سے بیان کر گئے کہ ہم لوگ مع اپنے آلہہ کے جہنم کا ایندھن [illegible]
نے کہا کہ مین تو واللہ اگر اُنکے سے بحث کردن تو انکو قائل کر دون اور مین تمکو یہ بات بتلاتا ہون [illegible]
سوائے اللہ تعالے کے کسی کو پوجے تو کیا ہر عابد مع معبود کے جہنم کا ایندھن ہوگا تو ہم لوگ ملائکہ [illegible]
پوجتے ہین اور نصرانی عیسے بن مریم کو پوجتے ہین یعنے اگر یہ لوگ بھی جہنم کا ایندھن ہون تو ہم بھی مع معبود [illegible]
سنکر ولید کو بہت خوشی ہوئی اور اس جلسہ مین جو لوگ موجود تھے سب ہی عبداللہ بن الزبعری سے [illegible]
ہوئے اور یقین کر لیا کہ یہ شخص اپنی دلیل مین غالب ہوگیا یعنے اسی بات پر اپنے زعم مین خوب آوازے [illegible]
بجائین۔ پھر جب ان لوگون نے جا کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکو بیان کیا تو آنحضرت صلے اللہ [illegible]
فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالے کے سوائے دوسرے کو معبود بنایا وہ ضرور اپنے معبود کے ساتھ ہوگا اور [illegible]
شیطان کو پوجتے ہین اور اُس شخص کو پوجتے ہین جس نے انکی عبادت کا حکم دیا ہو یعنے مسیح علیہ السلام نے [illegible]
اپنی عبادت کا حکم نہین دیا بلکہ شیطان نے نصرانیون کے پیشوا کے دل مین یہ بات ڈالی تو اُس نے خود [illegible]
شروع کی اور دوسرون کو بھی راہ بتلائی پس یہ لوگ درحقیقت شیطان کے اور اس راہ چلانے والے [illegible]
بنے ہین اور مسیح اس سے پاک ہین۔ پس وہ لوگ خاموش و خوار ہوکر پھر گئے اور اللہ تعالے نے اپنے [illegible]
علیہ وسلم کی تصدیق نازل فرمائی بقولہ تعالے ان الذین سبقت لہم منا الحسنی اولئک عنہا مبعدون یعنے جن [illegible]
واسطے ہماری طرف سے خوبی سابق ہوچکی ہو وہ لوگ جہنم سے دور رکھے گئے ہین سو یعنے عیسے و عزیر [illegible]
عالم و درویش جو اللہ تعالے کی بندگی پر گذرے ہین اُنکے حق مین اللہ تعالے نے سابقۃ ازلی [illegible]
اسی کے موافق وہ لوگ اللہ تعالے کی توحید طاعت پر گذر گئے پس جہنم سے وہ بہت دور [illegible]
پیدا ہوئے انھون نے اپنے گمراہون و شیطانون کی فرمابرداری کر کے نیک بندون کو اپنا معبود بنا [illegible]
معبود و شیطان کے ساتھ مین یا اپنے گمراہ پیشوا کے ساتھ مین جہنم کے ایندھن ہونگے [illegible]
ساتھیون نے یہ بھی ذکر کیا تھا کہ ملائکہ دختران خدا ہین ہم اُنکی پرستش کرتے ہین تو اسکا جواب [illegible]
دعوے سے بری ہین بلکہ تم اپنے شیاطین کی پرستش کرتے ہو جس نے تمکو یہ حکم دیا [illegible]
اور اُنکی عبادت کر دپس تم درحقیقت شیطان کی عبادت کرتے ہو اور ظاہر مین ان [illegible]
تم اپنے معبودون یعنے مورتون و شیاطین کے ساتھ جہنم کے ایندھن [illegible]
نازل فرمایا وقالوا اتخذ الرحمن ولدا سبحانہ بل عباد مکرمون الآیات یعنے مشرکین [illegible]
وہ رب انکی بدگوئی سے پاک ہو بلکہ ملائکہ تو بزرگ بندے ہین الخ [illegible]

[illegible] یصدون [illegible] اور [illegible] کے معنے یہ کہ بلند آوازین نکالتے ہین - دوم یصدون بضم صاد بمعنی
[illegible] مسیح ابن مریم کے بارہ مین تیرا قول ماننے سے رکتے ہین - ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
[illegible] معبود سب جہنم کے ایندھن ہو تو قریش نے کہا کہ ابن مریم کون شخص تھا تو آنحضرت
[illegible] اللہ تعالے کا بندہ اور اسکا رسول تھا تو قریش نے آپس مین کہا کہ واللہ یہ شخص یہی چاہتا ہی
[illegible] جیسے نصارے نے ابن مریم کو اپنا رب بنالیا - پس اللہ عزوجل نے رد کردیا کہ ما ضربوہ
[illegible] خصمون - ابن کثیر رح نے اس روایت کو ذکر کرکے لکھا کہ امام احمد نے اپنی سند کے ساتھ ابو یحیے
[illegible] کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک روز کہا کہ مجھے قرآن مجید مین سے ایک آیت معلوم ہی جسکو آج تک
[illegible] پوچھا مین نہین جانتا کہ شاید لوگون کو معلوم ہی تو انکو پوچھنے کی ضرورت نہوئی یا وہان تک انکا ذہن نہین
[illegible] دریافت کرتے پھر اتنا لکہ ہم لوگون سے باتین کرتے رہے یہانتک کہ جب مجلس برخاست کرکے اٹھ گئے تو ہمنے
[illegible] ایک دوسرے کو ملامت کی کہ وہ آیت انسے کسی نے نہ پوچھی تو مین نے کہا کہ اچھا جب کل کے روز تشریف
[illegible] تو مین اسکو دریافت کرونگا - جب دوسرے روز مجلس مین بیٹھے تو مین نے عرض کیا کہ ای ابن عباس کل کے روز
آپ نے فرمایا تھا کہ قرآن مین ایک آیت ہی جسکو آجتک مجھ سے کسی نے نہین پوچھا نہ معلوم لوگون کو معلوم ہی یا شعور نہین ہوا
پس آپ مجھے آگاہ فرمایئے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا پھر کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن
قریش سے فرمایا کہ ای گروہ قریش سواے اللہ تعالے کے تم مین جو چیز پوجی جاتی ہی کوئی ایسی نہین جسمین کچھ بھی بھلائی ہو تو
قریش نے جھگڑالوپن سے کہا کہ ای محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تم نہین کہتے ہو کہ عیسے بن مریم اللہ تعالے کے نیک
بندون مین سے ایک بندہ تھا پس اگر تم سچ کہتے ہو تو ہمارے آلہہ بھی ایسے ہی نیک ہین جیسے ہم کہتے ہین تب اللہ عزوجل
نے نازل فرمایا ولما ضرب ابن مریم مثلاً اذا قومک منہ یصدون - مین نے عرض کیا کہ یصدون کے کیا معنے ہین فرمایا یعنی
[illegible] ہین - (رواہ ابن ابی حاتم) وقولہ تعالے (قالوا ءالھتنا خیر ام ہو - قتادہ رح نے کہا یعنے کفار کہتے ہین کہ ہمارے آلہہ
نسبت اس شخص کے بہتر ہین اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تفسیر بیان فرمائی کہ ان کافرون کی مراد یہ تھی کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہمارے آلہہ بہتر ہین قولہ تعالے ما ضربوہ لک الا جدلا یعنی جان بوجھ کر جھگڑا کرتے ہین کیونکہ جہنم کا ایندھن
[illegible] آلہہ کو کہا گیا جنمین عقل نہین ہی - اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جو امت اپنے پیغمبر کے بعد
[illegible] اسکی پہلی گمراہی یہ ہوئی کہ انھون نے تقدیر سے انکار کیا اور جو امت گمراہی مین پڑی تو انکو جھگڑالوپن
[illegible] (رواہ ابن ابی حاتم) اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر
[illegible] لوگون کو دیکھا کہ قرآن مجید کے معنے سمجھنے مین جھگڑتے ہین پس بہت سخت غضبناک ہو کر فرمایا
[illegible] آیات کو بعض سے مخالف مت کر دینے جہانتک سمجھ مین آوے سمجھو اور جہان سمجھ مین نہ آوے اسکو
[illegible] کیونکہ کوئی قوم گمراہ نہین ہوتی مگر اسکا یہی حال ہو جاتا ہی کہ اسکو جھگڑالوپن دیدیا جاتا ہی
[illegible] بل ہم قوم خصمون (رواہ ابن جریر رح) اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ

عیسے بن مریم کچھ نہین سوا اسکے کہ ایک بندہ ہی جسپر ہم نے انعام فرمایا [illegible]
ہاتھ سے طرح طرح کے معجزات ظاہر فرمائے کہ وہ مردے کو ہمارے حکم سے زندہ کرتا [illegible]
اچھا کرتا تھا۔ **وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ** اور ہم نے اس [illegible]
ف کیونکہ اس امت کے درمیان مین عیسے بن مریم کی شان عجیب تھی [illegible]
اس نے بچپن مین اپنے رسول اللہ ہونے کو صاف بیان کیا حالانکہ [illegible]
ہاتھون ایسے معجزات ظاہر فرمائے جو بدون قدرت الٰہی عزوجل کی مخلوقات سے ممکن نہین [illegible]
مقبول تھا کہ اللہ تعالے اُسکی سچائی ظاہر کرنے کے لیے اُسکی دعا کو قبول فرما کر مردہ کو زندہ کر دیتا [illegible]
اچھا کر دیتا پس بنی اسرائیل کے واسطے اُسکی شان ضرب المثل تھی حالانکہ بنی اسرائیل مین [illegible]
ایک فریق نے بالکل کفر کیا اور دوسرے فریق نے اس بندہ مین خدائی کا دعوے کیا [illegible]
وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِی الْاَرْضِ یَخْلُفُوْنَ اور اگر ہم چاہین تو تمہارے [illegible]
ملائکہ کر دین جو تمہارے قائم مقام ہون۔ **ف** یعنے اگر ہم چاہین تو زمین کی کل مخلوقات کو [illegible]
و عزیر کو بھی جب چاہین ہلاک کرین پھر جن کافرون و مشرکون نے اسمین الوہیت کا اعتقاد باندھا [illegible]
زمین والون کو ہلاک کر کے اُنکی جگہ ملائکہ بساوین کیونکہ وہ بھی ہمارے بندہ ہین لہذا ملائکہ کے آسمان مین [illegible]
احمق مشرکون نے انکو معبود بنایا و فرزند کہا یہ سب اُنکی حماقت ہی شیخ ابو البقاء رح نے کہا کہ [illegible]
معنی یہ ہین کہ اگر ہم چاہین تو تم مین سے بعض آدمیون کو ملائکہ بنا دین **مترجم** کہتا ہو کہ [illegible]
کہ جن مشرکون نے عیسے بن مریم کو خدا بنا لیا وہ محض گمراہ ہین کیونکہ عیسے بن مریم مین بندون کی طرح [illegible]
حاجات کی سب احتیاج موجود تھی اور اسکو آنکھون دیکھتے تھے پھر بعضے خصائل و معجزات کی وجہ سے [illegible]
حالانکہ اگر ہم چاہین تو آدمی کو بالکل فرشتہ بنا دین پھر جب وہ فرشتہ ہونے سے خدا نہو گا [illegible]
کرامات سے اُسکو کیونکر خدا بنایا۔ **وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا** اور [illegible]
پس ہرگز اسمین شک نہ کیجیو۔ **ف** ضمیر کسطرف راجع ہی جواب یہ کہ یہان دو احتمال ہین اول [illegible]
علیہ السلام اور دوم یہ کہ وانہ یعنے معجزات عیسے۔ اسی واسطے تفسیر مین بھی علماء رح کے دو قول ہین [illegible]
علامات قیامت مین سے ایک علامت ہین چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا [illegible]
اتارے جاوینگے (رواہ احمد) اور یہی قول حضرت ابو ہریرہ و مجاہد و ابو العالیہ [illegible]
وغیرہم سے مروی ہی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے متواتر احادیث مین وارد [illegible]
کہ قیامت جب بہت قریب ہو گی تو میری امت مین عیسے بن مریم ایک امام عادل [illegible]
یعنے تم لوگ اس معاملہ مین کچھ شک مت کیجیو کہ یہ لامحالہ واقع ہونے والا ہی [illegible]
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ وَلَا یَصُدَّنَّكُمُ الشَّیْطٰنُ اِنَّهٗ لَكُمْ [illegible]

[illegible] شیطان تم کو روک نہ دے کہ وہ تمھارا کھلا دشمن ہی ف یہ سب تفسیر موافق قول اول ہی
[illegible] ابن کثیرؒ نے کہا کہ یہی قول صحیح ہی اور موافق تفسیر دوم کے کہا گیا کہ جیسے اور اُنکے
[illegible] عیسے علیہ السلام کے ہاتھون پر اللہ تعالے نے مادرزاد اندھے کو آنکھین دیدین
[illegible] اسباب پر جمی ہین انکو تنبیہ ہوگئی کہ یہان بالکل کوئی سامان نہ تھا اور پیدائشی آنکھین تھین
[illegible] علیہ السلام کی دعا سے آنکھین دیدین تو پھر اسکی قدرت مین کیون شک ہی کہ جو کچھ وہ چاہے
[illegible] قیامت قائم کرے بلکہ عیسے علیہ السلام کے ہاتھون سیکڑون برس کے مردے بھی زندہ کر دیے
[illegible] قیامت قائم نہین ہو سکتی ہی۔ وانہ لعلم للساعۃ۔ اور یہ تو خود قیامت کے واسطے دلیل موجود ہی فلا تمترن
[illegible] شک مت کرو کہ قیامت قائم ہوگی اور اللہ تعالے مردون کو زندہ کرکے اٹھاویگا اور ہر ایک
[illegible] اعمال کی سزا جزا پاویگا۔ واتبعون تم لوگ میری راہ چلو کہ یہی سیدھی راہ ہی اور تمھارا دشمن شیطان جو کھلا دشمن ہی تمکو اس سے
[illegible] ورنہ تم گمراہ ہو کر جہنم کے ایندھن ہو جاؤگے اور جن لوگون نے عیسے علیہ السلام کو اپنا معبود بنایا وہ لوگ بالکل
شیطان کے [illegible] ہین کہ انھون نے شیطان کو اپنا معبود بنایا اور عیسے ع اُن کے مخالف بلکہ دشمن ہین کیونکہ عیسے علیہ السلام
[illegible] اور ان مشرکون کی راہ شرک ہی حالانکہ ان دونون باتون مین باہم عداوت و دشمنی ہی چنانچہ عیسے علیہ السلام
[illegible] بیان فرمائی بقولہ تعالے۔ وَلَمَّا جَآءَ عِيسٰى بِالْبَيِّنٰتِ جب عیسے مع معجزات کے آیا ف
[illegible] معجزات کو لایا تا کہ بنی اسرائیل کو صدق رسالت کی دلیل حاصل حاصل ہو۔ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ
[illegible] بنی اسرائیل سے کہا کہ مین تمھارے پاس حکمت لایا ہون ف وہ اللہ تعالے کی الوہیت و معرفت صفات ہی
[illegible] عارف [illegible] بنا دین۔ وَلِأُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ اور تاکہ بعض وہ چیزین جنمین
[illegible] تمھارے واسطے ظاہر کرون ف یعنی اور دین مین سے جن باتون مین پہلے تم اختلاف
کرتے تھے انکو صحیح و صاف بیان کردون تاکہ تمکو قیامت اور زندگی آخرت وغیرہ کا علم حاصل ہو۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَأَطِيعُونِ پس تم لوگ اللہ تعالے کا تقوے کرو اور میری ہدایت پر چلو ف کیونکہ اگر تم لوگ اپنے نفس
[illegible] پر چلیگے تو تمکو اس حکمت سے جو مین لایا ہون کچھ فائدہ نہوگا اور سب [illegible] جان لو کہ إِنَّ اللّٰهَ
هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ اللہ تعالی ہی میرا رب ہی اور تمھارا رب ہی پس اسی
کی عبادت کرو یہی سیدھی راہ ہی ف یعنی اللہ تعالے کو وحدہ لاشریک جاننا اور اُسی کی عبادت
[illegible] سواے جو طریقہ اختیار کرو وہ راہ شیطانی ہی۔ لیکن بنی اسرائیل وغیرہ نے اس رسول
[illegible] طرح طرح سے اختلاف کیا حتے کہ جسکو اللہ تعالی نے ہدایت کے لیے بھیجا تھا اُسی کو اپنے واسطے
فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ
[illegible] اختلاف کیا تو جن لوگون نے ظلم اٹھایا اُنکے واسطے روز قیامت کے عذاب سے سخت دکھ دینے والی
[illegible] اُنکے واسطے امن و جنت ہی اور اس اختلاف کا بیان یہ ہی کہ جب

Marfat.com

عیسے علیہ السلام نے دعوت ظاہر کی تو بنی اسرائیل دو فرقہ ہو گئے ایک فرقہ [illegible]
قلیل تھے اور باقیون نے جو بکثرت تھے انکار و کفر کیا اور باوجودیکہ [illegible]
علیہ السلام جاری رہا تھا پھر بھی عیسے علیہ السلام کو نہ پہچانا اور جادوگر بتلایا [illegible]
کہ دین موسے علیہ السلام و شریعت توریت کو بگاڑ دے کیونکہ یہ بیان کرتا [illegible]
گوشت کھانا اور ہر قسم کی چربی بھی حلال ہے اور اسی قسم دوسری باتین بھی [illegible]
خلاف ہین حالانکہ باقی نماز و روزہ و حج و زکوۃ وغیرہ کی نسبت کہتا ہے کہ وہی توریت [illegible]
یہ چند احکام کیونکر منسوخ ہو سکتے ہین اور ہم لوگ تو کسی طرح توریت کی شریعت کو ادنے [illegible]
والے نہین ہین جیسے آجتک بڑے بڑے انبیاء علیہم السلام گذرتے آئے ہین جب عیسے علیہ السلام [illegible]
اور کہا کہ مین توریت کی شریعت کو بگاڑنے نہین آیا ہون چنانچہ پوری توریت انکو سنائی کیونکہ [illegible]
کو توریت و انجیل کا علم دیدیا تھا بلکہ مین راہ حق کو دکھلانے آیا ہون اور تمہاری سختیان اتارنے [illegible]
اپنی آمد کی بشارت دکھلائی لیکن یہودیون نے تعصب سے کچھ نہ مانا اور اسوقت یہودیون کی حالت [illegible]
و متاع کی ہوس مین پڑ گئے اور فسق و فجور انمین بہت پھیل گیا تھا اور توریت کا عمل در آمد [illegible]
زناکار کو سنگسار کرنے کی جگہ یہ لوگ اسکو کاغذ کی سیاہ ٹوپی پہنا کر منہ کالا کرکے گدھے پر الٹا [illegible]
طرف منہ کرتے اور شہر مین اسکو تشہیر کراتے اور لڑکے اسکو ڈھیلے مارتے جاتے تھے پھر لاکر [illegible]
مادری بھائی کی لڑکی سے نکاح کرنا جائز نکالا تھا اور کہتے کہ جو کوئی یہودی ہو جاوے وہی جنتی [illegible]
تو شبہہ بھی نہین ہے اور اگر کچھ عذاب ہو صرف سات دن یا چند دن جب تک ہمارے بزرگون [illegible]
رہیگا اور وہ بھی شاید ہی کسی پر ہو ورنہ ہمارے بزرگون مین بکثرت انبیاء علیہم السلام گذرے [illegible]
کرکے ہمکو چھڑا لینگے اور جب دنیا مین ہماری مدد کرتے ہین تو بھلا آخرت مین کیونکر ہم لوگون کو [illegible]
اور یہی سمجھکر انبیاء علیہم السلام و اولیائے سابقین کے مزارات پر جاکر منتین مانتے اور [illegible]
انکی مرادین حاصل ہون اسی واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات شریف [illegible]
ان یہودیون و نصرانیون پر لعنت کرے کہ انھون نے اپنے انبیاء کی قبرون کو سجدہ گاہ [illegible]
غرضکہ دنیاوی عیش و مال و دولت کے لیے بزرگون کی قبرون پر جاکر بداعمالیان [illegible]
اور آخرت کا اعتقاد تو برائے نام تھا ہر طرح دنیا ہی حاصل ہونے کی ہوس مین رہتے [illegible]
کب یہ امید تھی کہ وہ عیسے علیہ السلام پر ایمان لاوین جو توحید و آخرت کی ہدایت [illegible]
اور خود بھی بہت زاہد تھے چنانچہ دنیا کی چیزون مین سے سوائے ایک پیالہ [illegible]
نہین رکھتے تھے اور کہین رہنے کے واسطے گھر نہین بنایا غار مین رہتے [illegible]
فقیر کو ہاتھ سے پانی پیتے دیکھا تو وہ پیالہ بھی فقیر کو دیدیا اور پھر تلاش نہ کی [illegible]

Marfat.com

[illegible] نے شہرون پھرنا شروع کیا اور ہر جگہ دعوت توحید کرتے تھے اور اپنے نائب
[illegible] لام کو بھی بھیجتے تھے یہانتک کہ یروشلم کے یہودی بادشاہ نے اپنے بھائی کی بہت خوبصورت لڑکی
[illegible] علیہ السلام نے منع کیا اور یہودی عالمون نے اسکا غصہ ابھار دیا کہ یہ شخص اور اسکا ساتھی دونون
[illegible] علیہ السلام کو قتل کرا دیا جسکے غضب مین اللہ تعالے نے یہودیون کو مغضوب کیا اور رومیون
[illegible] نے فتح پاکر یہودیون کے حق مین قتل عام کا حکم دیدیا تھا کہ یہودی کالعدم ہوگئے اور انھین مین سے
[illegible] مدینہ منورہ و خیبر مین آباد ہوئے تھے اور وہ یہی ہین جنمین یہ رسم جاری تھی کہ جب کوئی مرنے لگتا
[illegible] اولاد و مریدون کو نصیحت کرجاتا کہ جب پیغمبر آخرالزمان ظاہر ہون تو انپر ایمان لائیو اور انکو میرا سلام پہونچائیو اور اُدھر
[illegible] السلام کا یہ حال ہوا کہ انطاکیہ کے لوگ انپر ایمان لائے اور حوارین بھی ایمان لائے ولیکن حوارین خفیہ اسکے
[illegible] اور یہودیون کے بادشاہ و فوجون و تلنگون و پہرے والون و عوام الناس کے خوف سے کہین ظاہر ہوکر مجمع
[illegible] کرسکتے تھے کہ جب قصبۂ انطاکیہ والے انپر ایمان لائے تو یہودی بادشاہ نے یہ خبر سنکر اپنے ارکین ضلالت سے
مشورہ کیا تو یہودیون نے مع بدکار عالمون کے اُسکے سامنے حضرت علیہ السلام کی بہت مذمت بیان کی حتے کہ ان خبیثون نے
[illegible] مریم صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بہتان لگایا اور اسی سے بدگوئی کو سمجھ لینا چاہیے جسکے بیان سے اہل ایمان کے رونگٹے
[illegible] ہوتے ہین اور اسی وجہ سے عیسے علیہ السلام نے جب حضرت خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت کا اعلان کیا
[illegible] یہودیون سے مایوس ہوگئے تو جسطرح مین نے سورہ بقرہ مین تفصیلاً لکھا ہے لوگون کو بشارت دی کہ میرے بعد ایک سچی
[illegible] رسول اللہ آنے والا ہے جسکی حمد سے آسمان و زمین روشن ہوجاوینگے اپنے مسیح کو بدنامی سے نکالیگا اور فرمایا کہ اُسکے
[illegible] کی گردنین نیچی کریگا اور خداوند آسمان و زمین اپنا کلام اُسکے منھ مین ڈالیگا جو وہ کہیگا وہ خدا کا کلام
[illegible] اللہ تعالے اس سے انتقام لیگا اور بہت کثرت سے بشارت مفصل ذکر فرمائین اگر مین انکو یہان جمع کرون
[illegible] اوراق ہوجاوین اور اصلی مضمون دور رہ جاوے پھر یہودیون نے یہ چال کھیلی کہ ایک شخص کو فقیر بنا کر عیسی علیہ السلام
کی تلاش مین بھیجا کہ جہان پاوے ظاہر مین انپر ایمان لاوے اور جب موقع پاوے تو وہین سے بادشاہ و فوج کو اطلاع کرے
[illegible] اس منافق نے ایک جگہ یہی موقع پاکر یہود کو آگاہ کیا اور یہان عیسے علیہ السلام نے لوگون سے کہنا شروع کیا کہ بندہ کی
[illegible] تعالے تمھارا نگہبان ہو دیکھو میرے بعد ثابت قدم رہیو اور اللہ تعالے میرا اور تمھارا رب ہے
[illegible] مستقیم ہے۔ پھر اُدھر تو یہودیون کی دوڑ آئی اور ادھر اللہ تعالے نے عیسے علیہ السلام کو آسمان پر
[illegible] کا تماشا دیکھو کہ وہی کمبخت منافق جس نے مخبری کی تھی جب اُس اندھیرے مکان مین
[illegible] اسی کو گرفتار کیا اور جب شمع سے دیکھا تو اُسکے چہرہ پر وہی شباہت ڈالی گئی تھی جو عیسے علیہ السلام
[illegible] انھون نے سولی پر چڑھا دیا اور خوف کیا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ جادوگر جب بادشاہ کے
[illegible] باتون مین بہلا کر صاف چھوٹ جاوے پس اسی وقت سولی دیدی اور حضرت عیسی
[illegible] کہین وہان سے نکل کر بعضے گانون مین جمع ہوئے۔ صبح کو جب حضرت مریم رض

کو خبر پہونچی تو انھون نے جاکر سولی پر دیکھا اور پہچانا کہ یہ میرا بیٹا نہین ہے [illegible]
فراق کی وجہ سے کچھ روئین اور اپنے رب عزوجل کی عبادت [illegible]
شادیانے بجائے کہ آج ہم نے مسیح بن مریم کو قتل کیا لیکن بہتیرے انمین سے [illegible]
مشابہت ویسی ہی ہر مگر ہاتھ پانون بالکل مخالف ہین اور جو لوگون سے [illegible]
اور اس مصلوب کے ہاتھ پانون بالکل ویسے ہی ہین جیسے ہمارے آدمی کے [illegible]
لطیف تنبیہ ہے کہ اس منافق نے ظاہری صورت مین اپنا ایمان ظاہر کیا تھا تو اسکا [illegible]
وہی کردیا جیسیر عیسے علیہ السلام کا سایہ تھا اور چونکہ اُسکا دل واُسکے کام مخالف تھے تو [illegible]
جب یہ دیکھا کہ عیسے علیہ السلام نمدار دہین تو انھین ہی ہر بونگ پھیل گیا کہ گدھون کی طرح ایک [illegible]
مریم کو قتل کیا۔ اور واضح ہو کہ جب عیسے علیہ السلام نے یہودی عالمون پر توریت سے اپنی [illegible]
بے ایمانون نے تعصب سے وہ آیات بدلکر دوسرے پیغمبرون کے ساتھ لاحق کردین اور چونکہ [illegible]
بنی اسرائیل اور ملک شام سے کہین باہر نہین نکل سکتی تھی تو انھون نے ہر جگہ تحریف کردی اور [illegible]
ہاتھ سے نقل کیا کرتے تھے کیونکہ کل نسخے انھین کے ہاتھون سے لکھے ہوئے ہوتے تھے تو قدیمی نسخون [illegible]
اور جدید نسخے بغیر تغیر کے محرف کردیے ۔ ادھر تو یہ حال تھا اور اُدھر حواریین جابجا منتشر ہوگئے [illegible]
پایا غارت کیا پھر چند ہی روز کے بعد غضب الٰہی کا انتقام پیش آیا اور رومیون نے یہود پر فتح [illegible]
معابد مسمار کردیے تھے کہ توریت کے نسخہ جہان تک ہاتھ آئے جلادیے آخر رومیون مین سے [illegible]
جسکا نام قسطنطین تھا اور اُس سے پہلے اُسکی مان نصرانی ہوگئی تھی اور رومیون نے نصرانیون [illegible]
دیدی تھی حتّے کہ حواریین کی ہدایت سے بہت لوگ دین عیسے علیہ السلام مین داخل ہوئے [illegible]
بعد بعضے یہودی بدکار نے منافقانہ انمین شامل ہوکر بہت زہد و عبادت کا اظہار کیا جیسے اسلام [illegible]
یہودی نے کیا حتّے کہ سبائی کی طرح اُس یہودی نے بھی ان نصرانیون مین اختلاف ڈالدیا اور [illegible]
زیادہ گذر چکے تھے اور انجیل اُنکے پاس موجود نہ تھی سوائے ان بیانات کے جو انھون نے [illegible]
سنے تھے اور زیادہ تر ان بیانات مین حضرت عیسے علیہ السلام کے تاریخی واقعات [illegible]
وعبادات کی ترغیبات تھین۔ پس اس یہودی نے رفتہ رفتہ انمین جھوٹ ڈالی [illegible]
اس شیطان یہودی کی بات نہین سُنی اور حق پر ثابت قدم ہے اور عیسے علیہ السلام [illegible]
رسول و بندہ تھا اور باقی دو فرق مین ایک نے کہا کہ وہ اللہ کا بیٹا تھا اور [illegible]
ایسے باطل اقوال سے پاک برتر ہے۔ پھر اسی زمانہ مین قسطنطین نے بھی دین [illegible]
سب کو جمع کیا تو دیکھا کہ وہ لوگ اصلی اعتقاد اور فرعی اعمال و احکام مین [illegible]
بڑی مجلس جمع کی اور سات دن تک انمین باہم مباحثہ [illegible]

Marfat.com

آدمی کہ جس بات کی طرف زیادہ لوگ ہوں وہی لکھی جاوے اور سب سے دستخط لیے جاوین کہ سب اسی قول پر متفق ہون اور اختلاف چھوڑ دین ۔ پھر اُس نے دیکھا کہ بہت لوگ اس جانب ہین کہ وہ خدا کا بیٹا تھا پس یہی محضر لکھکر حکم دیا کہ سب لوگ اسی پر مہر کرین پس گمراہ فریق دوم نے بھی اسپر دستخط کر دیے ولیکن فریق اول جو حق پر تھا اُس نے انکار کیا اور بہت سمجھایا لیکن وہان سمجھنے والا کون تھا آخر بادشاہ نے اہل توحید کے انکار پر ناراض ہوکر اُنکے قتل کا حکم دیا اور یہ کئی ہزار آدمی تھے کہ اس روز بہت سے اہل حق قتل کیے گئے اور باقیون نے جانوں کے خوف سے بھاگ کر اور موقع پاکر راتون رات جنگلون و بیابانون و پہاڑون مین آوارہ ہوگئے اور جو کچھ ہاتھ آئے وہ شہید ہوگئے اور جو جنگل و پہاڑون مین آوارہ ہوئے تھے ایک مدت تک حدود فارس وغیرہ مین پائے گئے ہین اور جو کچھ انجیل انکے پاس تھی وہ البتہ سچی انجیل تھی پھر اُنکے بعد یہان دونون گمراہ فرقون نے متفق ہوکر قسطنطین کے واسطے کتاب امانت الکبرے بنائی جسمین شرک و کفر کے خیالات و ظلم و بدعت کے قوانین درج کیے جنکو اپنے نزدیک سچ سمجھتے تھے اور انجیل کا کہین پتہ نہ تھا آخر پورے تین سو برس گذرنے پر ایک کنیسہ بنایا جاتا تھا تو وہان کے پادری صاحب نے ایک صندوق نکالا کہ یہ اس کنیسہ کی نیو مین سے نکلا ہے اور اسمین انجیل رکھی ہوئی ہے اب تم لوگ ملکر شکر اسکے نماز پڑھو کہ تمھارے خداوند مسیح نے تمھاری ہدایت کے لیے یہ انجیل بھیجدی ۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ روایت جو مین نے لکھی بکثرت نصرانیون کا قول ہے اور اسکی تفصیل مولوی ابو المنصور رحمہ اللہ تعالیٰ کے رسولہ سے تلاش کرو اور امام ابن کثیر رہ نے بھی تاریخ مین اس بیان کا بہت بڑا حصہ ذکر فرمایا ہے اور سورہ آل عمران کی تفسیر مین بھی فے الجملہ بیان گذر چکا ہے ۔ اور جب اصلی خیالات سے آگاہی حاصل ہوئی تو جاننا چاہیے کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے اسلام کا قصہ جو بروایت صحیح ابن حبان وغیرہ مترجم نے عین الہدایہ کی جلد چہارم مین مطول ذکر کیا ہے اور اسکا خلاصہ تفسیر مین بھی گذرا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اپنے موقع پر آویگا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے واسطے جو ہادی ہوا وہ انھین فرقہ اہل حق مین سے تھا ۔ اور انھین کے ذریعہ سے صحیح بشارات حاصل ہوئین ورنہ ہر دو فرقۂ گمراہ نے تو اپنی راے سے بہت سے مقالات کے معنے اپنی راے کے موافق لکھے کیونکہ انکی راے شرک کی بنیاد پر بکثرت مقامات مین تغیر کی ضرورت تھی پھر یہی پچھلون کو حاصل ہوا اور یہودیون نے بھی جہان تک تحریفات کین تو پچھلون کو وہی محرف حاصل ہوئین [illegible] سے حکم ہے کہ اہل اسلام کو انکی ہوسات پر اعتماد نہ کرنا چاہیے اور قرآن حق مین جو امر مذکور ہے وہ حق ہے اور جو کچھ اسکے مخالف ہو خواہ یہود بیان کرین یا نصاریٰ بیان کرین سب باطل ہے کیونکہ یہ لوگ تو وہی بیان کرینگے جو انکو حاصل ہوا حالانکہ تم ابھی معلوم کرچکے کہ انجیل تین سو برس کے بعد ایکسیلڈی صاحب نے ایک گرجا کے بناتے وقت نیو مین سے نکال دی ہے فافہم ۔ اب رجوع کرنا چاہیے کہ قریش کے مشرکین اپنی ہٹ پر تھے اور اپنی گمراہی پر فخر کرتے اور حضرت عیسیٰ وغیرہ انبیاء علیہم السلام پر طعن کرتے فقال تعالیٰ۔

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ

یہ جو دیکھتے ہین اُس گھڑی کی کہ آکھڑی ہو اُنپر اچانک اور انکو خبر نہو جتنے دوست ہین اُس دن بعض

ع ۱۲ لبعض عدو الا المتقين ○ يعباد لا خوف عليكم اليوم ولا انتم تحزنون ○

بعض کے دشمن ہونگے مگر جو ہین ڈر والے اے بندو میرے نہ ڈر ہی تمپر آج کے دن اور نہ تم غم کھاؤ …

بايٰتنا وكانوا مسلمين ○ ادخلوا الجنة انتم وازواجكم تحبرون ○ يطاف عليهم

ہماری باتون پر اور رہے حکم بردار چلے جاؤ بہشت مین تم اور تمہاری عورتین کہ تمہاری عزت کرین لیے پھرتے ہین انکے پاس

من ذهب واكواب وفيها ما تشتهيه الانفس وتلذ الاعين وانتم فيها خلدون ○ وتلك الجنة

سونے کی اور آبخورے اور وہان ہی جو دل چاہے اور جس سے آنکھین آرام پاوین اور تمکو اُنمین ہمیشہ رہنا اور یہ وہی …

اورثتموها بما كنتم تعملون ○ لكم فيها فاكهة كثيرة منها تاكلون ○

میراث پائی تمنے بدلے ان کامون کے جو کرتے تھے تمکو اُنمین میوے ہین بہت اُنمین سے کھاتے …

عیسے علیہ السلام کے معجزات سے قیامت مین کچھ شک نہین رہا اور جسکے ہاتھ پر یہ معجزات ظاہر ہوئے وہ عیسے علیہ …
ہین وہ خود توحید الٰہی کی دعوت کرتے تھے اور کہتے کہ اسی کے نام سے اور اسی کی قدرت سے میری …
مردہ زندہ ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ ہی زندہ کرنے والا ہے اور اسی کی قدرت سے مخلوقات کے افعال پیدا ہوتے …
جب انکی یہ قدرت بدیہی مشاہدہ کرلی تو اسکے بعد قیامت مین کچھ شک نہین ہے۔ پھر یہ لوگ کس انتظار مین …
ابھی ایمان نہین لاتے ہین بلکہ رسولون کو جھٹلاتے ہین اور باہم کفر پر متفق و یک دل ہو کر جما …

هل ينظرون الا الساعة ان تاتيهم بغتة وهم لا يشعرون ○

انتظار کرتے ہین (کسی چیز کا) سوائے قیامت کے کہ اچانک اُنپر آجاوے درحالیکہ اُنکو شعور بھی نہو …
تمام دلائل وآیات وعلامات دیکھتے جاتے ہین پھر بھی کہتے ہین کہ وہ قیامت و اسکا عذاب کہان ہے تو یہی منتظر ہین کہ
آجاوے اور جب وہ آویگی تو اُنکو خبر بھی نہوگی کہ اچانک آجاویگی پھر اُسوقت نفسی نفسی پڑجاویگی اور کسی کو ایمان لانے کا
وقت نہین ملیگا۔ بلکہ عجب یہ ہے کہ قیامت تو آدمی کے لیے اُسکی موت کا وقت ہے اور معلوم نہین کہ آدمی کسوقت
مین پھنسے پھر اسکے بعد وہ قیامت کے محاسبہ مین گرفتار ہوگا۔ مترجم کہتا ہے کہ ہمارے وقت مین بھی مشرکون …
ومنافقون کی یہی کیفیت ہے کہ حضرت رسول اللہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے جو آثار و علامات بیان …
ہین وہ سب ایک ایک کرکے سامنے آتے جاتے ہین پھر بھی خواب کفر سے یہ لوگ بیدار نہین ہوتے اور دنیا و …
وغرور دنیا و شہوات مین بڑھتے جاتے ہین اور طرح طرح کی بیجا تاویلات کرتے ہین بلکہ جسقدر معجزات کا ظہور …
قدر کفر و انکار پر اصرار کرتے جاتے ہین تو قول حق عزوجل صادق ہے کہ کچھ انتظار نہین کرتے سواے اسکے کہ …
آجاوے تب مانین حالانکہ وہ تو مرتے ہی مان جاوینگے مگر کچھ حاصل نہوگا۔ الاخلاء يومئذ بعضهم لبعض عدو
الا المتقين کا ترجمہ دوست آج کے دن ایک دوسرے کے دشمن ہین سواے پرہیزگارون کے …
سواے ایمان کے جس وجہ سے لوگون مین دوستی و محبت تھی وہ سب قیامت میں …
اُس محبت کے جو اللہ تعالےٰ کے واسطے تھی کہ وہ دائمی ہے اور قیامت مین …

نہین بعید جبکہ ایمانی محبت نور روحانی محبت تجلیات حق عزوجل ہو اور ان مین سے کسی چیز کو فنا نہین ہو پس جن دو آدمیون مین اللہ تعالے کے واسطے محبت ہو تو دنیا مین جسمانی پردہ اسپر آڑ ہو اور جب یہ پردہ ساقط ہوگا تو وہ نور محبت بالکل خالص وصاف ہو جائیگا اور اسکے واسطے کبھی فنا نہین ہو کیونکہ صفات حق عزوجل دائمی ہین اور انھین سے روح کو حیات جدید حاصل ہو بخلاف مومنون کے باقی اہل شرک وکفر جنمین گاڑھی دوستی ہوتی ہو وہ سب جسمانی نفس و اسکے خیالات پر مبنی ہو اور وہ شیطان کی تاریکی سے متصل ہو اگرچہ وہ ظاہر مین خدائے تعالے کی وجہ سے باہمی محبت قرار دین تو کچھ بعید نہین ہو جیسے انھون نے ملکر اللہ تعالے کے ساتھ شرک قرار دیا لیکن انمین کچھ نورانیت نہین ہو اور نہ اسکو ثبات ہو بلکہ اسی جسمانی نفس کے خیالات وتصورات سے ایک جالا اسپر پھیلا ہوا ہو جسکی مثال قرآن مین مکڑی کے جالے سے دیگئی ہو اور بہر حال موت آتے ہی جسم کے مرتے ہی یہ جالا سب سڑ جائیگا چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو صریح ہدایت کی لقولہ تعالے انما اتخذتم من دون اللہ اوثانا مودة بینکم فی الحیوة الدنیا ثم یوم القیامة یکفر بعضکم ببعض ویلعن بعضکم بعضا وماوٰکم النار ومالکم من ناصرین۔ یعنے تم نے سوائے اللہ تعالے کے جو شرک کی چیزین بنائی ہین انکا نتیجہ یہی ہو کہ دنیاوی زندگی مین تمھارے درمیان دوستی ہو۔ پھر قیامت کے روز بعض تمھارے بعض سے انکار کرینگے اور بعض تمھارے بعض کو لعنت کرینگے اور تم سب کا ٹھکانا جہنم مین ہو اور تمھارے واسطے کوئی بھی مددگار نہین ہو۔ شیخ ابن کثیر رح نے یہان حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے ایک اثر روایت کیا تحت قولہ تعالے الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین۔ تو فرمایا کہ دنیا مین دو مومنون کے درمیان محبت تھی یعنے محبت ایمانی تھی اور دو کافرون کے درمیان محبت تھی پھر دونون مومنون مین سے ایک نے وفات پائی اور اسکو جنت کی بشارت دی گئی تو اسنے اپنے دوست کو یاد کیا اور جناب باری تعالے مین عرض کیا کہ الٰہی تیرا فلان بندہ میرا دلی دوست تھا وہ مجھکو تیری بندگی کرنے کی اور تیرے رسول کی فرمانبرداری کرنے کی نصائح کرتا اور نیکیون کی ترغیب دیتا اور برائیون سے منع کرتا تھا اور مجھے خبردار کرتا رہتا کہ آخر مین تجھ سے ملنے والا ہون الٰہی میرے بعد اسکو گمراہی مین نہ ڈالیو بلکہ اسکو بھی یہی کرامت دکھلائیو جو تونے مجھے دکھلائی ہو اور جسطرح تو مجھ سے راضی ہوا اسی طرح اس سے بھی راضی ہو جیو۔ پس اس سے کہا جائیگا کہ تم چلو اور اگر تمکو معلوم ہوتا کہ تمھارے دوست کے واسطے ہمارے یہان کیا منزلت ہو تو تم بہت خوش ہوتے اور تمکو کچھ قلق نہوتا۔ پھر جب دوسرا مومن مرا تو اللہ تعالے نے دونون کی ارواح کو جمع کیا پس اللہ تعالے فرماتا ہو کہ اب تم دونون بھائیون مین سے ہر ایک دوسرے کی تعریف بیان کرو پس دونون مین سے ہر ایک اپنے بھائی کی اچھی تعریف کرتا ہو کہ الٰہی یہ میرا بھائی بہت اچھا بھائی اور بہت اچھا ساتھی اور بہت اچھا دوست ہو۔ اور دونون کافرون مین سے جب ایک کافر مرا اور اسکو جہنم کی بشارت دیگئی تو اسکو اسوقت اپنا وہ دوست یاد آیا پس وہ نہایت غم سے کہتا ہو کہ الٰہی میرا دوست فلان شخص تھا وہ مجھے ہمیشہ یہی باتین بتاتا کہ مین تیری توحید نہ کرون اور تیرے رسول کی نافرمانی کرون اور شر وبدکاریون کی ترغیب دیتا اور تیری شریعت کی نیکیون سے منع کرتا تھا اور مجھ سے کہتا کہ اللہ تعالے سے ملنا نہین ہو الٰہی میرے بعد اسکو ہدایت نہ دیجیو اور جو کچھ مجھے دکھلایا وہی اسکو دکھلائیو اور جیسے تو مجھپر ناخوش ہوا ویسے ہی

Marfat.com

اسپر غضب کیجیو پھر جب دوسرا کافر مرتا ہی تو اللہ تعالے دونون کی ارواح کو یکجا جمع کرکے فرماتا
ایک دوسرے کا حال بتلاؤ تو دونون مین سے ہر ایک کہتا ہی کہ آکھی مین اسکی برائی کہانتک بیان کرون
بہت بُرا بھائی اور بہت بُرا دوست ہی رواہ ابن ابی حاتم اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ
قیامت کے روز ہر دوستی بدلکر عداوت ہوجائیگی سوائے متقین کی دوستی کے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن دو آدمیون مین اللہ تعالے کے واسطے محبت ہو اگر ان دونون
ایک مشرق مین ہو اور دوسرا مغرب مین ہو تو اللہ تعالے قیامت کے روز دونون کو جمع کرکے فرمائیگا کہ یہ
دوست ہی جس سے تو نے میرے واسطے محبت کی در رواہ ابن عساکر) الحاصل اہل ایمان کی دوستی پائدار ہوا
مین اُنکے واسطے درجات ہین اور اللہ تعالی کیطرف سے اُنکو کرامت کا خطاب ہوگا کہ یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ
وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ اے میرے بندو آج کے دن تمپر کچھ خوف نہین ہی اور نہ تم غمگین ہوگے۔ ف
حزن ایسے غم کو کہتے ہین جو کسی چیز کے گم ہونے پر پیدا ہو حالانکہ اُنکے واسطے وہان ہر نعمت موجود ہی بلکہ حزن یا غم
جو چیز پیدا ہو اُسکا پیدا کرنے والا سوائے اللہ تعالے کے کوئی نہین ہی پھر جب پیدا کرنے والا ہی انہین خوف و غم پیدا نکرے
کہان سے پیدا ہوگا اور جب وہی انہین خوشی و رضوان پیدا فرمائیگا تو اُنکی خوشی کا کون اندازہ کرسکتا ہی پھر یہ کن متقین
کی صفت ہی کیا فقط انبیاء علیہم السلام کی صفت ہی جواب یہ ہی کہ انبیاء علیہم السلام و صدیقین و شہداء تو بہت اعلے درجہ
[illegible] ہین اور یہان اللہ تعالے نے اپنی رحمت سے بیان فرمایا کہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ
[illegible] ہین جو ہماری آیات پر یقین لائے اور مطیع رہے۔ ف یعنی اللہ تعالے کے رسول صلے اللہ علیہ
[illegible] پہونچا اُنکی فرمانبرداری مین قائم رہے اور ہمیشہ اُنکی نیت یہ رہی کہ اللہ تعالے کی پوری فرمانبرداری
[illegible] اگر کوئی گناہ سرزد ہوگیا تو انھون نے توبہ کرلی۔ پس انھین بندون کے واسطے یہ خطاب کرامت ہی اور انھین کے
[illegible] اہل جنت کی نعمت ہی۔ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۔ تم لوگ جنت مین
ہو تم بھی اور تمھاری زوجات بھی خوش عیش مسرور ہوگے۔ ف پس خطاب کرامت سے اول تو خوف مٹا دیا
دوم حزن و غم بالکل مٹا دیا اور سوم اُنکو دار السلام جنت مین داخل ہونے کا حکم فرمایا اور چہارم انکو خوشخبری دی
ہمیشہ عیش و لذت مین خوش و مسرور رہوگے کبھی انقطاع نہین ہی کما قال تعالے عطاء غیر مجذوذ [illegible]
بلکہ روز بروز بڑھتا جائیگا کیونکہ قدرت الٰہی بے انتہا ہی اور کسی شخص کی یہ مجال نہین ہی کہ اس بے انتہا کو بیان کرے
کسی شخص کی عقل و دل مین یہ تاب ہی کہ اُسکا کمتر درجہ بھی سمجھ سکے لہذا حدیث قدسی مین آیا کہ اللہ تعالے [illegible]
اپنے صالحین بندون کے لیے جو کچھ مہیا فرمایا ہی اُسکو کسی آنکھ نے دیکھا نہین اور کسی کان نے سنا نہین
دل پر اُسکا تصور گذرا (الصحاح) مترجم کہتا ہی کہ تصور کیونکر گذرے جبکہ جسم اُسکا [illegible]
سے تجاوز نہین کرسکتا ہی پس جو کچھ اُسکے تصور مین آوے وہ اُسکے حقیر خیالات کے اندازہ پر ہوگا
کہ وہ اللہ عز و جل کی صفت رحمت کا ظہور ہی پھر یہ حقیر تصور اُسکو کیونکر پاسکتا ہی [illegible]

Marfat.com

...لی کا ظہور ہو اعاذنا اللہ تعالے من جہنم وعذابہ - ولیکن اللہ سبحانہ تعالے نے بندون کی وسعت کے
...ن کو ارشاد فرمایا بقولہ تعالے یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَکْوَابٍ
...ونگا سونے کے صحاف واکواب کے ساتھ ورقف - عرب مین لونڈی غلام ونوکر چاکر کو طواف کرنے والے
...مین کیونکہ یہ لوگ کام کاج کے لیے ہردم ادھر ادھر آتے جاتے رہتے ہین بس جنت مین غلمان وخدام اہل جنت کے کھانے پینے
...کے پیالے مین ...نکواب ...ین لیے ہوئے آمد رفت کرینگے - صحاف جمع صحفہ بمعنے بڑے پیالہ اور اکواب جمع کوب بغیر ٹونٹی
...کے برتن جن سے پانی پیا جاوے جیسے گلاس ہوتے ہین یا شراب طہور کی صراحیان ہون - شیخ ابن کثیر رہ نے لکھا کیا اہل جنت
...یش کا ...تمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے روایت کی کہ جب قیامت کا روز ہوگا اور لوگ اُٹھائے جاوینگے تو کوئی
باقی نہوگا جسکو گھبراہٹ نہو اور سب ہی اس وحشتناک منظر کو دیکھکر گھبرا جاوینگے پھر ایک منادی پکاریگا کہ - یا عباد لا خوف علیکم
الیوم ولا انتم تحزنون "ای میرے بندو آج تمپر خوف نہین اور نہ غم ہی" اس سے تمام لوگ اپنے حق مین امیدوار ہوجاوینگے
پھر منادی اسکے پیچھے ندا کریگا کہ - الذین امنوا بایاتنا وکانوا مسلمین "وہ ایسے بندے جو ایمان لائے ہماری آیات پر اور مطیع
...تھے وہ ہے شایستگر سوائے مومنون کے سب کو یاس ہوجائیگا - پھر مومنون کو حکم دیا جائیگا - ادخلوا الجنۃ انتم وازواجکم
تحبرون "تم جنت مین داخل ہو تم اور تمہاری ازواج خوش عیش رہو" شیخ ابن کثیر رہ نے ازواج کی تفسیر مین کہا کہ "نظرائکم
یعنی تمہاری نظیر" یہ محتمل ہی کہ زوجات مراد ہون - یا - دیگر انبیا علیہم السلام کی امتون مین سے جو ایمان لائے ہین - کیونکہ
حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالے نے جنت کو جمیع انبیاء علیہم السلام پر حرام کیا ہی یہانتک کہ پہلے مین اسمین داخل ہون -
(الصحیح) اور حدیث شفاعت مین آیا ہی کہ جب شفاعت قبول ہوگی تو حکم ہوگا کہ ای محمد اپنی امت مین سے جنپر حساب نہین ہی
جنت کے باب الیمین سے داخل کرلو اور باقی دروازون سے انکے ساتھ مین دیگر مسلمین بھی شریک ہونگے (البخاری) پھر
خوش عیش کے واسطے نمونہ بتلایا بقولہ تعالے یطاف علیہم بصحاف من ذہب واکواب - صحاف ذہب تو کھانے کے برتن ہین اور
اکواب پینے کے برتن ہین - وَفِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ وَاَنْتُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ
"جنت مین ہر وہ چیز ہی جسکو جی چاہے اور آنکھون کو لذت دے اور تم لوگ اسمین ہمیشہ رہنے والے ہو" ف - جنت کی بے انتہا
نعمتین بیان سے باہر ہین لہذا عام طور پر کلیہ بتلایا کہ ہر پاکیزہ نعمت جس سے لذت ہو اور آنکھون کو ... ہو وہان موجود ہی اور
تحقیق یہ ہی کہ جب وہان ایسی نعمتین ہین کہ آدمی کا وہم وخیال وہانتک نہین دوڑتا تو جہانتک اسکا تصور کام کرے وہ ضرور ہی
وہان موجود ہونگے کہ دنیا مین جسقدر قوتین ہین ہر ایک اپنی انتہا سے فہم سے جو بات پیدا کرے وہ وہان موجود ہی جبکہ نجس ولیذ
... دہ خوبی وکمال نہین بلکہ گندگی وزوال ہی - اور بھید یہ ہی کہ حق سبحانہ تعالے نے جنتی بندون کو کمالات اخلاق سے دنیا مین
... پھر بہشت کیا ای معارف عطا کرکے اپنی حیات سے انکو زندہ کردیا اور محل کرامت مین لیجاکر انکی ارادات کو بھی حیات
... جسم مین نفس کی گندگی نہین رکھی تو انکا ہر ارادہ اور ہر تصور اپنی صورت حیات مین موجود ہوگا حالانکہ دنیا
... کے نفوس مین خیالی صورتین بکثرت آتی ہین اور لوگ دو قسم کے ہین ایک مومن اور دوم کافر مین
... اصلا حیات نہین ہی صرف ... حیات چند روزہ ہی تو اسی وقت تک یہ شیطانی خیالات اُسکے ساتھ ہین

Marfat.com

اور اسکے ہمزاد کے ساتھ ہو کر قبر مین اسکے ساتھی اور قیامت مین سبب عذاب ہین اور
استغفار سے ساقط ہوتے ہین جیسے درخت کے پتے خزان مین گرجاتے ہین اور
آخرت مین ثواب ہین۔ مشائخ صوفیہ نے کہا کہ تصوف اسی کا نام ہے کہ
اپنے آپ کو سوائے توحید حق عزوجل کے پاک کیا اور حیات حق سے زندہ ہو
قوت حق سبحانہ تعالے سے حیات ہے جو چاہے وہ موجود ہوگا جیسے دنیا مین
چاہتا ہی اسکو فرماتا ہی کہ ہو جا وہ ہو جاتی ہی تو آخرت مین مومنون پر یہ کرامت ہوگی۔
قرآن پاک مین ہر قوم کی وسعت خیالات کے موافق نعمت کا وعدہ دیدیا اور چونکہ اول
اسوقت کے خیالات کی تتمیم فرمائی اور باقی جہان کے واسطے عام اعلان فرمایا کہ جو کچھ نفس چاہے
ہو سب وہان حاصل ہی۔ اور چونکہ مخلوقات کی نظر ان اصلی نعمتون سے بے انتہا کوتاہ ہے
اگرچہ دنیا مین بادشاہ رہے ہون ابتدا مین انکی نظر ایسی ہی نعمتون کی طرف ہوگی حتے کہ حدیث مین ہو کہ
جہنم سے نکلکر جنت مین بھیجا جائیگا اسکی تمنا دریافت فرمائی جائیگی تو وہ ابتدا سے آخر تک دنیا کی نعمتین مانگیگا
تیرے واسطے تمام اول سے آخر تک دنیا اور اس سے دس گونہ ہی۔ پھر اللہ تعالے اپنے انعامات کو ظاہر فرمائیگا
جو کسی بشر کے تصور وخیال مین بھی نہین گذرے ہین اور یہ سلسلہ انشاء اللہ تعالے بے انتہا جاری رہیگا کیونکہ شان حق
بے انتہا ہی جب یہ سمجھ مین آگیا تو ظاہر ہو گیا کہ اللہ تعالے نے ہر قوم کی وسعت نظر کی انتہا تک جو سامان
ہین وہ واقعی ہین اور اسکے مزید نعمتین و درجات غیر متناہی ہین جنکے بیان کی ضرورت نہین کیونکہ مخلوق مین
نہین ہی۔ اور جس شخص نے زعم کیا کہ جس قسم کی نعمتین منصوص ہین وہ فقط ترغیبات ہین جنکا وجود نہین ہی یہ شخص
جس نے اسرار حقیقت کی خوشبو کبھی نہین پائی ہی۔ اور صدق وصواب یہ ہی کہ جو نعمتین منصوص ہین وہ حقائق
اسی قدر مین انحصار نہین ہی بلکہ اللہ تعالے نے اپنے علم مین جو خاص نعمتین رکھی ہین وہ مخلوق کے فہم سے عالی ہین
بیان فرمائی ہین وہ اسی عنوان سے ہین کہ انکے پاکیزہ خیالات سمجھ لین۔ فافہم۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ
اپنے مصنف کے حصہ تفسیر مین بسند جید عکرمہ رحمہ اللہ تعالے سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
مین جو بندہ جنتی کہ سب سے کم درجہ والا ہوگا اور سب سے نیچے درجہ پر ہوگا جسکے بعد کوئی جنتی
کی یہ کیفیت ہوگی کہ اسکی منتہائے نظر کے سامنے سو برس کی دوری تک برابر سونے کے قصر اور
اس تمام احاطہ وسیع مین کہین بالشت بھر جگہ بیکار نہوگی بلکہ ایسے عمارات دلکش و باغات
کھانے کے وقت ہر صبح وشام ستر ہزار صحائف سونے کے پیش ہوا کرینگے اور ہر ایک صحنک
دوسرے مین اسکے علاوہ دوسرے مزہ ورنگ کا طعام ہوگا اور اسکی خواہش رغبت
وہ طور انعام الٰہی ہو کچھ اس جسم کثیف وشکم سے متعلق نہین ہی بلکہ اللہ تعالے نے اسکے
جنت مین پیدا فرمائے ہین۔ (دم) اگر ایک خوان نعمت تمام اہل زمین کے واسطے

Marfat.com

ہر آدمی اسمین سے کچھ بھی کم ہوگا (رواہ عبد الرزاق) مترجم کہتا ہی کہ کم ہونے کی کوئی صورت نہین ہی
بلکہ جو تصور اُسکے ذہن مین آوے وہی فوراً سامنے موجود ہی پھر کیونکر کمی ہوسکتی ہی۔ م۔ ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ ابو احمد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز جنت کی نعمتین
بیان فرمائین از انجملہ یہ بھی فرمایا کہ قسم ہی خالق عزوجل کی جسکے قبضۂ قدرت مین محمد کی جان ہی کہ تم مین سے آدمی اپنے مُنہ مین
ایک طعام کا لقمہ اُٹھا لیگا اور جبتک وہ نوالہ مُنہ مین ہی کہ اُسکے دل مین دوسرے قسم کے طعام کا تصور آویگا تو جو طعام
اُسکے مُنہ مین ہی وہی طعام ہو جائیگا جسکی اُس نے خواہش کی تھی۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قولہ تعالے وفیہا ما تشتہیہ
الانفس وتلذ الاعین وانتم فیہا خالدون الآیہ پڑھ سُنائی۔ (رواہ ابن ابی حاتم) اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت مین سے کمتر منزلت کا وہ شخص ہوگا جسکے واسطے سات درجات ہونگے
اور وہ چھٹے درجہ پر ہوگا اور اُسکے اوپر ساتوان درجہ ہی اور اُسکے واسطے تین سو خادم ہونگے اور ہر صبح و شام اُسکے واسطے
تین سو صحاف سونے کے انواع و اقسام کے طعام سے پیش کیے جائینگے ہر برتن مین جس رنگ کا کھانا ہوگا دوسرے
برتن مین علاوہ اسکے دوسرے رنگ کا کھانا ہوگا اور اُسکو اول سے آخر تک ہر ایک سے ویسی ہی لذت حاصل ہوگی
جیسے اول مین حاصل تھی اور شربت کے واسطے بھی تین ہزار ظروف ہونگے اور ہر ایک مین دوسرے رنگ کا شربت ہوگا
اور وہ اپنے رب عزوجل کی جناب مین عرض کریگا کہ اے رب اگر تو مجھے اجازت دے تو مین تمام اہل جنت کو طرح طرح کے کھانے
کھلاؤن اور طرح طرح کی شراب طہور و شربت پلاؤن پھر بھی جو کچھ میرے یہان ہی اسمین سے کم نہو۔ اور اس شخص کے واسطے
بہتر دنیاوی زوجات ہونگی اور اسکے علاوہ بہتّر حور العین ہونگی اور اُنکی نشستگاہ بقدر ایک میل زمین ہوگی (رواہ
الامام احمد) وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ
یہی جنت ہی جسکے تم وارث ہوئے بذریعہ ان اعمال کے جنکو بجالاتے تھے تمہارے لیے یہان فواکہ کثیرہ ہین جن سے
کھاتے ہو۔ ف۔ اگر کہا جاوے کہ کوئی شخص اپنے عمل کی وجہ سے جنت مین داخل نہوگا بلکہ یہ اللہ تعالے کا فضل
و رحمت ہی جیسا کہ حدیث صحیح مین مصرح ہی جواب یہ ہی کہ ہان کوئی شخص اپنے اعمال کے سبب سے جنت مین داخل نہین ہوگا
کیونکہ اعمال تو اس دنیاوی نعمت ہدایت و تندرستی و رزق وغیرہ کا شکر بھی پورا نہین ہی ولیکن جب اللہ تعالے نے اُنپر انعام
فرمایا تو یہ بھی فضل و احسان ہی کہ اہل جنت سے یہ کہا جائیگا کہ تمہاری نیکوکاری سے ہم نے یہ جنت تمہاری میراث مین دیدی یہان
تمہارے لیے انواع عیش و لذت کے سامان ہین جن سے تم کھاتے ہو اور برابر ہمیشہ یہین رہو اور جسقدر کافر و مشرک پیدا کیے گئے
ہر ایک کے واسطے جنت کا گھر بھی پیدا ہوا تھا جیسے ہر مومن کے واسطے دوزخ کا گھر بھی پیدا ہوا تھا۔ پس جب مومنون نے
جنت کو اختیار کیا اور کافرون پر شرک کی وجہ سے جنت حرام ہوئی تو اللہ تعالے نے کافرون کے جنتی مکانات سب
مومنون کو میراث دیدیے جیسے مومنون کے جنتی مکانات سب کافرون کو میراث ملینگے نعوذ باللہ من ہذا المیراث۔ اور ابن
ابی حاتم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخیون مین سے
ہر ایک کو جنتی مکان دکھلایا جائیگا پس اُسکی حسرت بے انتہا ہوگی اور کہیگا کہ کاش مجھے اللہ تعالے ہدایت کرتا تو مین بھی

Marfat.com

متقین مین سے ہوتا اور اہل جنت مین سے بھی ہر شخص کو اسکا دوزخی گھر دکھلایا جائیگا
اگر اللہ عزوجل ہمکو ہدایت نہ فرماتا۔ پس یہ کلمہ اسکی طرف سے شکر ہو جائیگا اور رسول اللہ
ہو اسکی حالت یہ ہے کہ اسکا ایک مکان جنت مین ہے اور ایک مکان دوزخ مین ہے پھر جس
اسکے جہنمی مکان کو میراث لے لیتا ہے۔ اور جو بندہ ایمان لایا وہ کافر سے اسکے جنتی مکان کو میراث
فرمایا وتلک الجنۃ التی اورثتموہا بما کنتم تعملون (رواہ ابن ابی حاتم) اور واضح ہو کہ اللہ تعالے نے
آگاہ فرما کر آخر مین فواکہ کثیرہ کو بیان فرمایا تاکہ عیش ونعمت پوری ہو۔ وللہ الفضل والحمد
فی اشارات العرائس قولہ تعالے الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین ہر محبت جو اللہ تعالے کے واسطے
وآخرت مین عداوت پیدا ہوتی ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ جیسے نصرانیون کے حق مین اللہ تعالے نے فرمایا
والبغضاء الی یوم القیامہ الآیہ کیونکہ انمین اگر موافقت ظاہری نظر آوے تو باطن مین اللہ تعالے نے انکو
اور جن لوگون مین اللہ تعالے کی شان کے واسطے محبت ہوتی ہے انمین کبھی عداوت نہین پڑتی کیونکہ اسباب
اسباب دوجہان انکی نظر سے مرتفع ہین اور وہ لوگ ہر ایک اختلاف سے جس سے وحشت ہوتی ہے محفوظ
پاکیزہ رکھے گئے ہین۔ شیخ ابن عطاء رح نے کہا کہ وہی محبت باقی رہتی ہے جو للہ وفی اللہ ہو کہ وہ تو ہر وقت بڑھتی
اسوائے اسکے جو مودت ہے وہ بدل کر عداوت ہو جاتی ہے قولہ تعالے وفیہا ما تشتہیہ الانفس وتلذ الاعین اسمین
کیواسطے بشارت ہے اور اس بشارت مین جمیع مومنین شامل ہین کہ انکو سب سے زیادہ اپنے رب سبحانہ تعالے سے
لقولہ تعالے والذین آمنوا اشد حبا للہ یعنے جو بندے ایمان لائے ہین انکو سب سے بڑھکر اللہ تعالے سے محبت
پھر جب اس کلام پاک مین انکی مراد عطا ہوئی تو سب سے اعلے مراد انکی یہی ہے کہ اپنے رب سبحانہ تعالے کے
مشرف ہون پس اس بشارت پاک سے انکو نعمت ضرور حاصل ہوگی اور اسمین کچھ شک نہین ہے اور یہی تمام
اہل سنت کی دلی امید ہے اور اسی کو انکا رب سبحانہ تعالے عطا فرمانے والا ہے اور افسوس تو ان کیلئے جو رویت
باری تعالے کو محال جانتے ہین۔ شیخ جعفر رح نے کہا کہ جنتی نفوس جن نعمتون کی خواہش کرین انکو آنکھون کی
کچھ موازنہ نہین ہے کیونکہ جنت مین جتنی نعمتیں موجود ہین وہ بمقابلہ دیدار حق سبحانہ تعالے کے ایسی ہین جیسے
ایک انگلی ڈبو کر دیکھو کہ پانی کسقدر حاصل ہوا۔ (ص) پھر یہ سب نعمت جو اہل جنت کو عطا ہوئی اسکے
سے فضل الٰہی ہے اور ایمان بھی کہ اپنے رب عزوجل کو پہچانا اور پہچاننا ممکن نہین جب تک رسول
وسلم پر ایمان لاکر معرفت حاصل نہ کرے لہذا کافرون کی

اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ لَا یُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ وَمَا
البتہ جو گنہگار ہین دوزخ کی مار مین ہمیشہ رہتے نہ ہلکی ہوتی ہے انپر اور اسی مین پڑے
وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَنَادَوْا یٰمٰلِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ
لیکن تھے وہی بے انصاف اور پکارینگے اے مالک ہمکو کر چکے

جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝ اَمْ

ہم لائے ہیں تمہارے پاس سچا دین پر تم بہت لوگ سچی بات سے برا ماننے ہو کیا انھون نے ٹھہرائی ہی ایک بات تو ہم بھی کچھ ٹھہرادینگے کیا

يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ۝

خیال رکھتے ہین کہ ہم نہین جانتے انکا بھید اور مشورہ کیون نہین اور ہمارے بھیجے انکے پاس ہین لکھتے

جب اللہ تعالے نے اہل ایمان وطاعت کا انجام سعادت وانعام جنت بیان فرمایا تو اسکے بعد اہل شقاوت کا بد انجام بیان کیا جو اللہ تعالے کی ہدایت نہین مانتے ہین اور اپنے رب عزوجل کو نہین پہچانتے ہین کیونکہ رب عزوجل کا پہچاننا مخلوق کے قیاس سے غیر ممکن ہی کیونکہ مخلوق کا قیاس تو سوائے اس مادی مخلوقات دنیاوی کے خلقت آخرت تک نہین پہونچتا ہی حتے کہ برزخ وقبر وجنت وغیرہ کی کیفیت نہین سمجھتا ہی حالانکہ وہ بھی مثل انسان کے مخلوقات ہین تو بھلا وہ خالق عزوجل اپنے قیاس سے کیونکر پہچان سکتا ہی بس سوائے اسکے کوئی طریقہ نہین ہی کہ اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے معرفت وہدایت حاصل کرے اور یہ اللہ تعالے کا فضل واحسان ہی کہ اُس نے مخلوق کی ہدایت کے واسطے انبیاء اور رسول بھیجے اور جنھون نے رسولون کو مانا اُنکے واسطے سعادت وجنت ہی اور بربادی بلکہ پوری بربادی ان مجرمون کیواسطے ہی جنھون نے رسول اللہ علیہ السلام کو نہ مانا اور اللہ تعالے کا پہچاننا اُنکے نزدیک کچھ قدر کے قابل نہ تھا کیا نہین دیکھتے ہو کہ دنیاوی حقیر معاملات کے واسطے بڑی غور وفکر کرتے ہین بلکہ مٹی کی ہانڈی لینے مین بھی اچھی طرح دیکھ بھالکر اُسکو بجا کر لیتے ہین اور اللہ تعالے کی معرفت مین اور اُسکی طاعت مین ایسی رغبت ہوئی کہ جو کچھ جی مین آیا وہی کیا اور رسول اللہ علیہ السلام و آیات الٰہی سبحانہ تعالی سے ٹھٹھول کیا اور بالکل انکار کر گئے تو اس جرم کا کیا ٹھکانا ہی اور اُنکے عذاب کا کیا اندازہ ہی اللہ تعالے نے فرمایا۔ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ بیشک مجرمین۔ ف یعنے کامل جرم والے جو بندگی سے بڑھکر اپنے خالق عزوجل کو پہچاننے وماننے مین ہی مجرم ہین تو ایسے مجرمون کا یہ انجام ہی کہ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ جہنم کے عذاب مین ہمیشہ رہینگے۔ ف کبھی جہنم سے نکلنے نہین پاوینگے۔ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ اور نہ انپر سے عذاب کبھی فتور کریگا۔ ف یعنے اس حالت سے جہنم مین برابر رہینگے کبھی عذاب اُنسے منقطع نہوگا اور نہ کبھی تخفیف ہوگی۔ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ اور وہ لوگ اس عذاب مین مایوس ہونگے ف نجات سے مایوس اور ہر بھلائی سے مایوس جیسے شیطان ابلیس بھی مبلس یعنے ہر طرح کی رحمت سے مایوس ہی اور ان لوگون پر عذاب ہونے کی کیفیتین بدلتی رہینگی کبھی چلائینگے اور کبھی چپ ہو جائینگے غرضکہ انھون نے جو کچھ اپنی ذات کے واسطے کمایا تھا وہی اپنے سامنے پاوینگے کیونکہ انسانی اعمال اُسکی کمائی ہین جسکو جاہل لوگ باد ہوائی سمجھتے ہین۔ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ اور ہم نے انپر کچھ ظلم نہین کیا۔ ف بلکہ اُنکو دنیا مین ہر طرح آگاہ کر دیا تھا اور ہر ایک سامان اُنکے لیے مہیا فرمایا تھا۔ اور کہدیا کہ چاہو رسول سے منکر ہوکر دنیا اختیار کرو اور آخرت مین جہنم ہی اور چاہو رسول اللہ کی ہدایت لو اور تمھارے لیے آخرت مین جنت ہی تو ہم نے انپر کچھ ظلم نہین کیا بلکہ سراسر احسان کیا۔ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ولیکن یہ لوگ وہی ظالم تھے۔ ف اپنی جانون پر خود ظلم کرتے تھے چنانچہ انھون نے اپنی جان کے واسطے یہی اختیار کیا کہ نقد کو لے لین اور اپنے جی سے تسلی دیدی کہ آخرت وجہنم کوئی چیز نہین ہی یا وہان روح ہی روح ہی یا ہمارے معبود

ہمارے واسطے کافی ہین یا مسیح ہمارا کفارہ ہوگیا ہو اور اپنے جی سے اللہ تعالے کو پہچانے گا [illegible]
کہا کہ مسلمان جس خدا کے قائل ہین ہم اپنے خیال کے باریک سے باریک تصور سے بھی نہین سمجھ سکتے [illegible]
اللہ تعالے کی معرفت سے منہ موڑا اور جس ذریعہ سے معرفت ممکن تھی اسکو چھوڑا تو اللہ تعالے کی [illegible]
کی دعوت کو مان لیا آخر اس عذاب جہنم مین پڑے اور خود اپنی جانون پر ظلم کیا۔ وَنَادَوْا یٰمٰلِكُ لِیَقْضِ
عَلَیْنَا رَبُّكَ اور جہنمیون نے پکارا کہ اے مالک تمہارا رب ہمپر موت ہی دیدے۔ ف۔ مالک اس دوزخ کا
خازن ہو اور حدیث مین ثابت ہو کہ یہ بندۂ صالح آجتک کبھی نہین ہنسا اور قولہ لیقض ماخوذ از قضا جیسے موت [illegible]
فوکزہ موسے فقضے علیہ یعنے موسے نے اس قبطی کے گھونسا مارا پس اسپر قضا آگئی۔ اور جہنمیون کی زندگی خود موت سے بدتر
ثم لایموت فیہا ولا یحیے یعنے شقی کافر جہنم مین نہ مریگا نہ جیگا اور یہان معنے یہ ہین کہ جہنمیون کو اگرچہ پہلے سے یہ بات معلوم
اب یہان ہمیشگی ہو کبھی موت نہین ہو اور پہلے یہ بھی چاہینگے کہ یہان سے نکالکر دنیا مین بھیجدیے جاوین انکا جواب
یعنے تمہاری سماعت نہوگی اور یہین پڑے رہو اور اس درمیان مین ہزارہا برس گزر جاوینگے پھر اس عذاب کے
گریہ وزاری کے ساتھ آخر مالک سے پکار کر کہینگے کہ کاش تیرا رب ہمکو موت ہی دیدے۔ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ مالک
جواب دیا یعنے جواب دیگا کہ تم لوگ یہین رہنے والے ہو۔ ف۔ بعض علماء رح نے ذکر کیا کہ واللہ مالک تھی آئی
خوار سمجھا اور روایت ہو کہ چالیس برس تک مالک انکو جواب دینے سے سکوت کرینگے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک
روایت مین آیا کہ ہزار برس تک سکوت کرینگے۔ قرطبی رح نے کہا کہ ایک برس کے تین سو ساٹھ دن ہین اور ہر دن
یہان کے ہزار برس کے برابر ہوگا۔ شیخ ابن کثیر رح نے یہان یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کی روایت لکھی کہ مین نے رسول
صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ منبر پر یہ آیت پڑھتے تھے ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک (رواہ البخاری) اور معنے یہ
کہ اے مالک ہماری ارواح قبض کرلے کہ ہم اس عذاب سے راحت پاوین ولیکن اللہ عزوجل نے ان جاہلون سے [illegible]
فرمادیا تھا کہ لایقضے علیہم فیموتوا ولا یخفف عنہم من عذابہا۔ یعنے انپر قضا نہ لائی جائیگی کہ مرجاوین اور نہ انسے عذاب کم
کیا جائیگا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہزار برس تک مالک انکو جواب نہ دیگے پھر اتنا کہینگے کہ تم یہین پڑے
والے ہو (رواہ ابن ابی حاتم) یعنے یہان سے نکلنے نہین پاؤگے اور نہ عذاب سے چھوٹنے کی کوئی راہ ہو پھر اللہ تعالے
نے ان جہنمیون کی شقاوت کا سبب بیان فرمایا بقولہ تعالے۔ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ
واللہ ہم نے تمکو حق پہونچا دیا ولیکن اکثر تم مین سے حق سے نفرت کرنے والے ہین۔ ف۔ اپنے اصفیاء [illegible]
اپنے کلام پاک کے ساتھ تمہارے پاس ایلچی کرکے بھیجا ولیکن تم نے نفرت کرکے حق کو چھوڑا اور رسول [illegible]
انکو اپنے قول وفعل سے ایذائین پہونچائین بلکہ انکے قتل وتوہین مین اپنی نیت [illegible]
کمائین وہی آج جہنم مین تمکو نظر آئین۔ چنانچہ ان کافرون کو انکے افعال بد پر ملامت کی [illegible]
اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ بلکہ ان لوگون نے امر بد کو قطعی کرلیا تو ہم بھی ایک امر قطعی [illegible]
نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ انھون نے بڑا مکر گانٹھا تو ہم نے بھی انکو مکر جس [illegible] شیخ ابن کثیر [illegible]

خیالات سے ہرطرح حیلہ ڈھونڈھتے تھے کہ امر حق کو مغلوب کرین اور اپنے خیالات باطل کو مستحکم کرین تو اللہ تعالے نے انکا وبال انھین پر ڈالا اور ایسی راہ سے انکو جہنم مین پہونچادیا کہ جو اُنکے خیال مین بھی نہ تھا یہ تنبیہ ہو کہ جو کوئی اللہ تعالے سے مکر کرے وہ خود ہلاک ہوگا کیونکہ مکر یہی ہو کہ خفیہ ایسی چال چلے جس سے دوسرے کو اچانک مصیبت پہونچے حالانکہ کسی مکار سے دوسرے کو مصیبت جب ہی پہونچتی ہو کہ اس مکار کی بدکرداری پر جو نتیجہ اس نے چاہا اُسکو اللہ تعالے پیدا کردے کیونکہ خالق وہی ہو تو عقلاً بیان سے سمجھ لیگا کہ جب اسی کے پیدا کرنے سے نتیجہ پیدا ہوتا ہو تو کافر و مشرک کے مکر سے وہ نتیجہ پیدا ہوگا جو اللہ تعالے چاہے اور اللہ تعالے نے چاہا کہ دنیا مین اپنے رسول و مومنون کو نصرت دے اور اُنسے عداوت کرنے والے کافرون و مشرکون کو دنیا مین مغلوب و آخرت مین جہنمی کرے تو یہی نتیجہ نکلیگا اور کافرون کے ارادہ سے کچھ نہین ہوسکتا ہو بقولہ تعالے ام یریدون کیدا فالذین کفروا ہم المکیدون - کیا یہ کفار چاہتے ہین کہ مکر گانٹھین تو جو لوگ کافر ہین وہی مکر کے وبال مین پڑینگے - اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَیْهِمْ یَكْتُبُوْنَ کیا یہ لوگ خیال کرتے ہین کہ ہم اُنکی پوشیدہ باتون و مشورون کو سُنتے نہین ہین کیون نہین ہم خوب سنتے ہین اور ہمارے ایلچی اُنکے پاس ہی لکھا کرتے ہین - ف اُنکے ہر قول و فعل کو ہمارے ملائکہ کراماً کاتبین برابر لکھ لیتے ہین - شیخ یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ جس شخص نے آدمیون سے اپنے گناہ چھپائے اور ایسے عالم الغیب کے سامنے ظاہر کیے جس پر کچھ چھپ نہین سکتا ہو تو اُسکے دل نے نہ مانا کہ وہ دیکھتا ہو اور یہ منافق کی علامت ہو (س) اور محمد بن کعب القرظی رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہو کہ جس زمانہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مین تھے اور کافرون نے کفر پر کمر باندھی تو تین آدمی پردہ کعبہ کے درمیان بیٹھے انمین سے دو قریشی اور ایک ثقفی تھا یا دو ثقفی اور ایک قریشی تھا - پھر انمین سے ایک بولا کہ بھلا تمھاری یہ راے ہو کہ اللہ ہماری باتین سنتا ہو دوسرا بولا کہ جب تم زور سے کہتے ہو تو سُنتا ہو اور جب چپکے کہتے ہو تو نہین سنتا ہو (رواہ ابن جریر) مترجم کہتا ہو کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے خود ان کافرون کی باتون کو سُنکر روایت کیا ہو اور اُنکی حماقت کو بیان کیا کہ بدن سے ایسے موٹے تازے تھے کہ اُنکے پیٹ پر چربی کی بٹلین پڑی تھین ولیکن دلون کے ایسے نادان تھے جیسے اُنکی باتون سے ظاہر ہو اور سابق مین [illegible] پوری گزرچکی ہو - ف ۲ فی العرائس قولہ تعالی ام یحسبون انا لا نسمع سرہم ونجواہم الآیہ - اس آیت مین اللہ تعالے نے اپنی ایک صفت کی معرفت عطا فرمائی کہ وہ اپنی صفت قدیم منزہ سے مخلوقات کی خفیہ باتون و مشاورت کو سُنتا ہو حتے کہ وہ لوگ اپنے جی ہی جی مین جو باتیں کرتے ہین بلکہ جو اسرار انکے قلب کی تہ مین مخفی ہین سب جانتا اور دیکھتا ہو اور کیونکر وہ نہ جانے کہ اسی نے مخلوقات کے ذرہ ذرہ کو ایجاد فرمایا اور ہر دم انپر محیط ہو ورنہ اگر حفظ سے محروم کرے تو عدم ہو جاوے اور وہ پاک عزوجل تو مخلوقات کی عقل و قیاس سے اعلے واجل ہو یہان تو اُسکے بندگان کرام کاتبین ایسے ہین کہ انکو نور صنعت سے منور فرمایا وہ امور غیبیہ اور دلون کے فساد نیات کو دیکھتے اور انکے حسن نیات کو بھی لکھتے ہین بلکہ یہان اسکے بندگان مومنین ایسے ہین کہ اُنکے ایمان نے صفات نورانی حاصل کرکے اسی جسم مین ایسے مصفی ہین کہ مخلوقات کے خطرات پر مطلع ہوتے ہین چنانچہ حدیث مین ہو کہ اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ یعنے تم لوگ مومن کی فراست سے تقوے رکھو کہ وہ اللہ تعالے کے نور سے دیکھتا ہو۔

Marfat.com

اور ایسے بندون کو ملائکہ سے فضیلت حاصل ہوئی کہ ملکی الہام بھی انکو حاصل ہوتا ہی اور نور فراست ...
لوگون کے واسطے تنبیہ ہی جنکے قلب مین سوائے اللہ تعالیٰ کے خطرات گذرتے ہین۔ شیخ یحیےٰ بن معاذ ...
کہ جس نے لوگون سے اپنے گناہ چھپائے اور حق عزوجل کے سامنے ظاہر کیے جسپر کوئی چیز پوشیدہ نہین ہی تو اس ...
نہین کیا اور یہ نفاق کی علامت ہی۔ قولہ تعالیٰ بلی و رسلنا لدیہم یکتبون۔ یعنی ہم بھی سنتے ہین اور ہمارے محافظین ...
موجود لکھا کرتے ہین۔ شیخ ابوبکر بن طاہر رح نے کہا کہ یہان مرتکب گناہ کے لیے دو باتین جمع ہوگئین اول یہ کہ اللہ تعالیٰ ...
دوم یہ کہ ملائکہ دیکھتے اور لکھتے ہین پس جس شخص کو اپنے رب عزوجل کے دیکھنے و سننے سے شرم نہ آئی تو اسکو ...
نہ آوگی۔ اسمین ایک لطیفہ ہی کہ معرفت و حضوری مین لوگون کے مراتب ہین پس بعض بندون کو اپنے علم عالی متعالی سے
دلائی اور بعض کو کرام کاتبین سے شرم دلائی پھر جس بندے کو یہ معرفت نصیب ہوئی کہ رب سبحانہ تعالیٰ اسکو دیکھتا ہی
کرام کاتبین سے حیاء کی ضرورت نہین ہی۔ (عس) واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو جب کیا کہ جناب ...
مین قیاس نہ کرین اور محبت سے فرزند و شریک کا خیال مٹا دیا اور رعونت نفس سے بھی جدا کیا بقولہ تعالیٰ

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ○ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ

تو کہہ اگر ہو رحمٰن کو اولاد تو مین سب سے پہلے پوجون پاک ذات ہی وہ رب آسمانون کا اور زمین کا صاحب تخت کا

عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ○ وَهُوَ

ان باتون سے جو بتاتے ہین اب چھوڑ دے انکو بک بک کرین اور کھیلین جب تک ملین اپنے اُس دن سے جسکا انکو وعدہ ہی اور وہی ہی

الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۗ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ○ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ

جسکی بندگی ہی آسمان مین اور اُسکی بندگی ہی زمین مین اور وہی ہی حکمت والا سب جانتا اور بڑی برکت ہی اُسکی جسکا راج ہی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ

آسمانون مین اور زمین مین اور جو انکے بیچ ہی اور اُسی پاس ہی خبر قیامت کی اور اُسی تک پھر جاؤ گے اور اختیار نہین رکھتے جنکو

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ

یہ پکارتے ہین سفارش کا مگر جسنے گواہی دی سچی اور انکو خبر تھی اور اگر تو اُن سے پوچھے کہ انکو کسنے بنایا تو کہین اللہ نے

فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ○ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○ وقف لازم ع ۲۲

پھر کہان سے اُلٹ جاتے ہین قسم ہی رسول کے اس کہنے کی کہ اے رب یہ لوگ ہین کہ یقین نہین لاتے سو تو منہ موڑ انکی طرف سے اور کہہ سلام ہی اب آخر کو معلوم کر لینگے

اللہ تعالیٰ عزوجل نے برہان توحید کو ان آیات مین بھی جمع فرمایا اول قولہ تعالیٰ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا
اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ کہہ سکے اگر الرحمٰن کا فرزند ہو تو پہلا بندگی کرنے والا مین ہون۔ ف۔ کیونکہ باپ بیٹے مین ...
تو فرزند بھی خالق مالک جمیع صفات مین آلہ ہوتا۔ اگر وہم ہو کہ دنیا مین مخلوق کے باپ بیٹے مین مالداری وغیرہ مین ...
مین اتحاد نہین ہوتا اگرچہ مادہ نسل متحد ہوتا ہی اور باپ ہی کے نطفہ سے فرزند ہوتا ہی۔ جواب یہ کہ دنیا وی مخلوق کی ...
جسم کے عوارض ہین اور مالداری وغیرہ اکتسابی کمائی ہین تو انکا کچھ اعتبار نہین ہی اور عوارض جسم بھی ...

Marfat.com

[illegible] یا شعواحق ہوا کہ جو الوہیت مین جو اسکی ماہیت ہی ضرور اشتراک ہونا واجب ہی کیونکہ وہی [illegible] باپ کے [illegible] حاصل یا دہ نطفہ سے اشتراک ضرور ہی پس جب الوہیت مین فرزند متحد ہوا تو الوہیت [illegible] نہین ہوسکتا بلکہ ہم کہتے ہین کہ اگر فرزند مین اس موقع خاص مین ایک بھی صفت ہو تو [illegible] الوہیت ہین تو یہان کسی چیز مین نقص نہین ہوسکتا ہی پھر جب یہ معلوم ہوا تو یہ امر بالکل باطل ہی [illegible] حاصل یہ کہ اگر الرحمن عزوجل کا فرزند ہوسکتا تو اول اسکی عبادت مجھپر ہوتی اور جب [illegible] پر واجب ہوتے تو جمیع انبیاء علیہم السلام پر واجب اور جمیع امتون پر فرض ہوتی حالانکہ [illegible] سے لیکر خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم تک سب امتون پر صرف خالق عزوجل کی عبادت فرض متواتر ہی [illegible] عزوجل اللہ وحدہ لاشریک ہی تو فرزند ندارد ہی بلکہ غیر ممکن ہی اور اس کلام مین کافرون کے نفوس کی رعونت و ہٹ [illegible] بندگی خالق عزوجل کی ہی حتے کہ اگر بالفرض وہ کسی غیر کے لیے سجدہ کرنے کا حکم فرما وے تو فوراً بجا لاوے [illegible] اسی کی بندگی ہی اسی واسطے مشرکون نے بتون و صلیب وغیرہ کا ظاہری کرشمہ رکھا اور درحقیقت شیطان کی [illegible] نے انکو اسطرح بت پرستی پر مامور کیا ہی۔ شیخ امام ابن کثیر رح نے اس آیت کی تفسیر مین لکھا کہ قولہ تعالیٰ [illegible] ان للرحمن ولد الخ یعنے اے محمد ان مشرکون سے کہدے کہ اگر الرحمن عزوجل کا فرزند ہوتا تو اسکا عبادت کرنے والا [illegible] ہوتا یعنے اگر یہ امر فرض کیا جاتا تو مین اسکی بندگی کرتا کیونکہ مین اللہ تعالیٰ کے بندون مین سے ایک بندہ ہون [illegible] حکم فرمائے مین فرمانبردار ہون نہ مجھے تکبر ہی اور نہ انکار ہی پس اگر فرزند فرض کیا جاوے تو میری عبادت بھی [illegible] سبحانہ تعالیٰ کی جناب مین فرزند ہونا محال ہی تو میرا عبادت کرنا بھی محال ہی۔ اگر کہا جاوے [illegible] شرط ایسی ہی چیز ہوتی ہی جو یقینی نہو بلکہ مشکوک ہو مثلاً یون نہین بولتے کہ اگر کل کا دن ہوا تو مین [illegible] نہین ہی بلکہ یون کہتے ہین کہ جب کل کا دن ہوگا تو مین آؤنگا ہان اسطرح بولتے ہین کہ اگر [illegible] مینہ برسا تو مین آؤنگا کیونکہ بادل ہونا مشکوک ہی۔ پھر یہان فرزند ہونا کیونکر مشکوک ہوسکتا ہی۔ جواب یہ ہی [illegible] نہین ہوسکتا کہ یقینی چیز ہو تو اسکے یقینی ہونے سے انکار ہی اور یہ غرض نہین ہی کہ مشکوک ہونا ضرور ہی بلکہ [illegible] نہین [illegible] اگرچہ ممکن ہی جیسے کہا جاوے کہ "اگر آسمان اور زمین جل جاوین تو آدمی سب جل جاوین" [illegible] اللہ تعالیٰ چاہے تو یہ ہوسکتا ہی لیکن آیات و اخبار سے معلوم ہوا کہ ایسا واقع نہوگا۔ اور یہ بھی [illegible] جو ممکن نہین۔ مثلاً قولہ لو کان فیہما آلہۃ الا اللہ لفسدتا۔ یعنے اگر آسمان و زمین مین سوائے اللہ تعالیٰ [illegible] درہم برہم ہوجاتے۔ دیکھو اس جملہ شرطیہ مین آلہہ کا ہونا محال ہی پھر یہ سب تقریر اس بنا پر ہی [illegible] اول عبادت کرنیوالا ہون۔ اور بعض مفسرین رح نے کہا کہ عابد کے معنے ناک بھون چڑھانے [illegible] یعنے [illegible] کہ سب سے پہلے مین اس فرزند سے نفرت کرنے والا ہون یہ بعض [illegible] سے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ہین اور اس قول کو بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] بھی [illegible] الجاحدین انکار کرنے والون مین سے اول مین ہون"

یہ ماخوذ ہو عَبَدَ یَعْبَدُ سے شیخ ابن جریر رح نے اس معنے کے واسطے یعنے [illegible]
پیش کیا چنانچہ کہا کہ حدثنا یونس ابن عبدالاعلی عن ابن وہب حدثنی ابن ابی ذئب [illegible]
ادخلت علی زوجہا وھو رجل منہم ایضا فولدت لہ فی ستۃ اشہر فذکر ذلک زوجہا لعثمان بن عفان [illegible]
علیہ علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ فقال ان اللہ تعالے یقول فی کتابہ وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا [illegible]
عامین قال فواللہ ما عبد عثمان رضی اللہ عنہ ان لعبث الیہا ترد قال یونس قال ابن وہب [illegible]
اس اسناد جید کے ساتھ بعجہ بن بدر الجہنی سے روایت کی کہ جہینہ مین سے ایک مرد کے ایک [illegible]
وہ چھ مہینہ پر اس مرد سے بچہ جنے پس اُسکے شوہر نے یہ معاملہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ [illegible]
خلیفہ تھے) پس عثمان رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے حق مین حکم دیا کہ وہ سنگسار کیجا دے - پھر حضرت عثمان رضی اللہ [illegible]
حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور کہا کہ اللہ تعالے اپنی کتاب مجید مین فرماتا ہو وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا [illegible]
ہونا تیس ماہ ہین اور اللہ عزوجل فرماتا ہو وفصالہ فی عامین اور بچہ کا پیدا ہونا دو سال مین ہو [illegible]
کی کمتر مدت چھ ماہ ہی) بعجہ بن بدر رح نے کہا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا تو قسم ہو اللہ عزوجل کی [illegible]
نے کچھ عبد نہین کیا یعنے کچھ بھی انکار نہین کیا بلکہ عورت کی نسبت یہ حکم بھیجدیا کہ وہ اپنے شوہر کے پاس [illegible]
بن عبدالاعلی نے فرمایا کہ ابن وہب نے فرمایا کہ عبد یعنے استنکف یعنے عبد کے معنے انکار کے طور [illegible]
کہتا ہو کہ معنے یہ ہوئے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے کچھ بھی ناگواری نہین کی بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible]
نکالا تھا اُسی کو ٹھیک سمجھکر اپنا پہلا حکم اجتہادی واپس کرلیا اور حکم بھیجدیا کہ عورت سنگسار نہین کیجا [illegible]
نہین ہو بلکہ اپنے شوہر کے یہان بھیجدیجاوے اور اسکی اسناد جید ہو اور اسمین عبد کا استعمال [illegible]
نے اسی معنے کے واسطے عرب کا ایک شعر بھی پیش کیا - ابن کثیر رح نے کہا کہ اس صورت مین معنے [illegible]
فرزند ہو تو پہلے اُس سے منکر مین ہون - لیکن اس شرط و جزا مین مناسبت کم ہو تو تامل سے خالی نہین [illegible]
ان شرطیہ نہو بلکہ نافیہ ہو اور معنے یہ لیے جاوین کہ کہدے کہ الرحمن کے واسطے ولد نہین ہو [illegible]
کرنے والون مین سے پہلا مین ہون بعض مفسرین رح نے ان نافیہ لیا اور عابد بمعنے گواہی [illegible]
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قولہ تعالے قل ان کان للرحمن ولد الخ یعنے الرحمن کے [illegible]
گواہون مین سے پہلا گواہ مین ہون - قتادہ رح نے کہا کہ قولہ تعالے قل ان کان للرحمن ولد [illegible]
عرب کے محاورہ پر ہو اور مراد یہ ہو کہ ایسی بات نہین ہو تو یہ مستحق نہین چاہیے - ابو جعفر [illegible]
کہ الرحمن کا فرزند نہین ہو پس الرحمن کی بندگی کرنے والون مین سے [illegible]
نہین ہو اور پہلا توحید کرنے والا مین ہون - عبدالرحمن بن زید بن اسلم نے [illegible]
فرمایا کہ قولہ تعالے فانا اول العابدین یعنے پہلا مین ہون جس نے اللہ تعالے [illegible]
بتلایا - بخاری رح نے کہا کہ اول العابدین یعنے پہلا [illegible]

[illegible] ہی چنانچہ سدی رح نے اسکی تفسیر مین کہا یعنے اگر الرحمن کے واسطے
[illegible] سے پہلا بندگی کرنے والا مین ہوتا اس اعتقاد پر کہ اسکا فرزند ہی ولیکن حقیقت مین
[illegible] اور اسی کو ابن جریر رح نے اختیار کیا۔ قال المترجم اور زمخشری رح نے کہا کہ یہ کلام
[illegible] کرتا ہی اور جو کوئی بلاغت کے فنون سے واقف ہی وہ اسکے نکات بدیعہ کو سمجھیگا لہذا
[illegible] منکر لیا وہ ان نکات بدیعہ و بلاغات عجیبہ سے غافل رہے۔ (س)۔ اسی واسطے
[illegible] سُبۡحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعَرۡشِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ پاک ہی رب
[illegible] اور رب عرش کا ایسی باتون سے جنکو یہ لوگ بیان کرتے ہین۔ ف یعنے اللہ تعالے پیدا کرنے والا
[illegible] عرش و آسمانون و زمین کا ہی تو جو چیزین مانند ملائکہ انسان و جن وغیرہ کے آسمانون و زمین وغیرہ مین ہین
[illegible] والا و خالق و مالک ہی اور وہی سب کا رب یعنی پرورش کرنے والا ہی پس وہ ان مشرکون کے بہتان سے
[illegible] کسی کو جنے یا اسکو کوئی جنے بلکہ وہ وحدہ لاشریک ہی کسی کا محتاج نہین اور سب اسی کے محتاج ہین اور اسکی
کوئی نظیر نہین اور نہ اسکے ساتھ کوئی مشابہ ہی اور نہ فرزند ہی اور نہ جورو ہی بلکہ تمام جو کچھ موجود ہی یا موجود ہو یا خیال و قیاس مین
آوے سب اسی کی مخلوقات ہی ولیکن کافرون و مشرکون نے اسکو نہین پہچانا تو اسکے سواے جو کچھ انکے خیال و قیاس مین آیا
اسی کو اپنا رب سمجھا اسکے واسطے زن و فرزند بنانے لگے۔ اور جب انکو اللہ تعالے پر ایمان لانے و پہچاننے کے واسطے
بلایا جاتا ہی تو اپنے خیالی خدا و اسکے فرزند کو نہین چھوڑتے بلکہ کلمات شرک سے بڑبڑاتے و انکار کرتے ہین اور یہ اللہ تعالی
کی طرف سے انپر لعنت ہی کہ اپنے رب کے پہچاننے کی توفیق نہین پاتے بلکہ جو کچھ شیطان نے انکے دماغ مین ڈالا اور انکے
جی مین رچا اسی کو جہالت سے اپنا خدا بنا کر اتراتے ہین۔ فَذَرۡهُمۡ يَخُوۡضُوۡا وَيَلۡعَبُوۡا حَتّٰى يُلٰقُوۡا
يَوۡمَهُمُ الَّذِىۡ يُوۡعَدُوۡنَ پس انکو چھوڑ دے کہ اپنی اٹکل دوڑایا کرین اور کھیلین یہانتک کہ اپنے
اس دن کو دیکھین جو انکے لیے میعاد مقرر کیا گیا ہی۔ ف اگر کہا جاوے کہ کیا اس سے جہاد کی ممانعت ہی کہ انکو
[illegible] جواب یہ کہ نہین اسواسطے کہ جہاد کی غرض یہ نہین ہوتی ہی کہ کسی کو زبردستی اسلام لانے پر مجبور
[illegible] اسکی غرض یہ ہی کہ کافرون کو انکے ظلم پر خود مختار نہ چھوڑا جاوے کہ وہ لوگ اہل توحید و اہل اسلام کو
[illegible] چیزون سے پریشان کرین بلکہ جہاد کرکے انکو مطیع کر لیا جاوے۔ پھر اگر وہ لوگ اپنے کفر پر رہین تو
[illegible] انکے جان مال کی حفاظت کیجاوے اور دنیاوی زندگی مین انکو آرام دیا جاوے اور انکی ایک
[illegible] گروہ لوگ ظلم و فساد کی حرکتین نہین کرنے پاوینگے پس یہان انکو چھوڑنے سے یہی مراد ہی
[illegible] انکو راہ دکھلائی تو تیری ہدایت کرنے کا ثواب عظیم تیرے حق مین درجات عالیات
[illegible] نہین مانتے تو تجھکو غم نہ کرنا چاہیے کیونکہ خالق عزوجل اپنے بندون مین سے پاک کو اور نجس کو
[illegible] ہدایت اور اپنی ذات پاک و صفات قدس کی معرفت اپنے مومن بندون کو دیتا ہی جو
[illegible] جو نجس ہین اور انکو سواے اللہ تعالے کے کوئی نہین جانتا ہی

Marfat.com

پس تو ان کافرون کے حال سے متفکر نہو بلکہ ان پلیدون کو چھوڑ دیجیے کہ [illegible]
اور دنیا کے لہو ولعب مین زندگی برباد کرین حتے کہ مرین اور وہ دن [illegible]
اور وہ روز قیامت ہی کہ اُس دن سب مخلوقات کو حق و باطل ظاہر ہو جائیگا [illegible]
مع اپنے اعتقاد پلید و اعمال پلید و شیطان پلید کے جہنم مین بھر دیے جائینگے [illegible]
خدا سمجھا تھا یا جسکو اُسکا بیٹا سمجھا تھا یا بیٹیان بنایا تھا اور اپنے گمان مین اترائے تھے [illegible]
خدا ہین یہ خیال سب مٹجائیگا اور کسی کا بھی وجود نہ باقی رہیگا کیونکہ حقیقۃً وہی حق عزوجل [illegible]
اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ اور وہی پاک ہی جو آسمان مین الوہیت والا ہی اور زمین [illegible]
اسکے سوائے کہین بھی کوئی الوہیت والا ممکن نہین ہی وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ [illegible]
والا ہی۔ ف پس دنیا مین تمام مخلوقات مین اسی کا حکم جاری ہی اور اسی نے اپنی [illegible]
فرمائی ہی اور دنیا مین جو چیزین ظاہر ہوتی ہین وہ سب اسی کی صنعت ہین اگرچہ اسکی مخلوق [illegible]
یہ ہی کہ جیسے درخت مین سے اُسکے پھول پھل بیج نکلتے ہین اسی طرح انسانی مخلوقات سے بہت [illegible]
اگر کسی شخص کو شیطان وسوسہ ڈالے کہ ہماری نظر کام نہین کرتی تو جواب یہ ہی کہ اگر تمہاری [illegible]
غور کرنا چاہیے کہ جب ایک جادوگر و نظربندی کرنے والے کی حرکت پر تمہاری نظر کام نہین کرتی [illegible]
باطل ہین تو بھلا حق تعالے کی صنعت حقہ پر تمہاری یہ نگاہ کیونکر محیط ہوگی اور اگر تمہاری عقل کی نظر کام نہین [illegible]
دل پر شرک و نفاق کا گھٹاٹوپ پردہ ہی اُسکو دور کرو تو صاف نظر آوے کیونکہ اہل ایمان و اولیاء [illegible]
بعضے جاہل اس مقام پر دوسرے طریقہ سے اپنے خوض و اٹکل کی جہالت دوڑاتے ہین یہ مثلاً کہتے ہین کہ [illegible]
نہ دی اور اگر وہ ہمکو دیکر دیتا تو ہم دیکھنے لگتے اور اسی طرح یہ کیون نہ کیا اور وہ کیون [illegible]
صورتون سے ظاہر کرتے ہین اور کبھی اپنے نفس سے یہ انصاف نہین کرتے کہ اُس نے ہمارے [illegible]
زراعت کرین اور کیون پیسین پکاوین تب کھاوین۔ اپنی رعونت مین گویا صنعت حق عزوجل [illegible]
باتین سنو تو گویا یہ نجس لوگ سب حکمت عالم کو جانے بیٹھے ہین کیونکہ یہ شخص تمام حکمت کو [illegible]
شدید ہوئی یا جاڑا کیون سخت ہوا اور موسم معتدل کیون نہ رہا غرضکہ عالم مین [illegible]
بالکل عاجز ہین حتے کہ اپنے نفس کے اندر ہتھیار بال بال کے نیچے ہو [illegible]
اٹکل لگاوین جیسے اٹکل پر اُسکا اعتقاد جمتا ہی کیونکہ سوائے قیاس و اٹکل کے [illegible]
نزدیک تو یہ امر بالکل صاف ہی کہ اللہ تعالے حکیم ہی جو کچھ اُس نے [illegible]
شان حکمت اعلے و اجل ہی تو مخلوق حقیر کی تاب نہین ہو سکتی کہ [illegible]
ہو سکتی ہی پس نیکبختی کی راہ یہ تھی کہ اُسکی معرفت و بندگی تلاش کرتا [illegible]
زیادہ اُسکو معرفت حق کی کوشش ہوتی اور یقین جانتا کہ جو کچھ [illegible]

Marfat.com

[illegible] لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اور بزرگ ہر وہ پاک عزوجل
[illegible] کی اور انکے درمیانی - ف یعنی وہی ان دونون کا خالق و مالک ہو اور
[illegible] درمیان مین کسی کی قدرت نہین اور نہ کسی کی روک ٹوک ہو وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ
[illegible] ف سوا ے اُسکے کسی کو قیامت کا علم نہین ہو کہ وہ کس سال مین اور کس مہینہ مین
[illegible] احادیث مین بتلا دی گئی ہین اور درحقیقت نیکبختی کا نشان یہ ہو کہ قیامت کے واسطے سامان
[illegible] بلکہ وہ تو بہت خوفناک چیز ہو کہ وہان کافرون ومشرکون کو کچھ مہلت نہین رہی بلکہ عذاب موعود
[illegible] اعاذنا اللہ عزوجل من عذابہ - اور یہ معلوم ہو کہ قیامت ضرور آنے والی ہو اور اب تو اسکی علامات
[illegible] وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور اللہ تعالے ہی کی طرف تم سب لوٹا کے جاؤگے - ف اور قیامت
[illegible] جزا کے لیے جمع کیے جاؤگے اور اُس دن سوا ے حق عزوجل کے کسی کا حکم نہ ہوگا یعنے کچھ پردہ بھی نہوگا
[illegible] غضب متوجہ ہوگا اور پورا رحم بھی متوجہ ہوگا ولیکن کفر وشرک ایسی بدتر چیز ہو کہ رحمت سے
[illegible] تو صفت حق سبحانہ تعالے ہو اور جب مشرکین وکافرون نے حق سبحانہ تعالے سے انقطاع کرکے اپنے
[illegible] وغیرہ سے بندگی کا تعلق پیدا کیا تھا تو انھین خیالی چیزون سے اپنی مراد مانگین اور رحمت الٰہی سے
[illegible] مشرکین دنیا مین بھی اپنے خیالی معبودون سے یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ یہی ہمارے کارساز ہین اور یہی لوگ
[illegible] ہماری منھ مانگی مرادین دلواتے ہین اور اگر قیامت ہوئی تو یہی ہمارے آڑے آوینگے غرضکہ
[illegible] اختیارات رکھتے ہین ولیکن حق سبحانہ تعالے نے ان گمراہون کو مایوس کردیا کہ اگر تم لوگ
[illegible] تو سوا ے جہنم کے کہین ٹھکانا نہ پاؤگے اور شرک ہرگز نہین بخشا جائیگا - وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ
[illegible] مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اور سوا ے اللہ تعالے کے جن لوگون کو پکارتے ہین وہ کچھ بھی شفاعت کا
[illegible] ف اسواسطے کہ شفاعت کرنا اپنا فعل ہو اور جب پیدا ہو کہ خالق عزوجل اُسکو پیدا کرے
[illegible] کرنے والے کے اختیار مین ہو اور اُس نے قطعاً رد کردیا کہ کسی کافر ومشرک کو وجاہت نہین ہی
[illegible] شریک الوہیت بناتے ہین وہ حقیقت مین شیطان کے تابع ہین اور شیطان ملعون کیواسطے
[illegible] اگر ظاہر مین دیکھا جاوے تو بھی بعضے مشرکین تو بتون کو پوجتے ہین اور یہ جہنم کا ایندھن ہین اور
[illegible] اُنکے دشمن ہونگے اور اگر فرض کرو کہ دشمن نہون تو بھی ان مشرکون کے لیے وجاہت نہین
[illegible] ہو - اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ لیکن جو شخص شاہد بحق ہو اور وہ
[illegible] کرے تو بعد اجازت الٰہی کے اُسکی شفاعت قبول ہوگی (ابن کثیر)
[illegible] یہ ہین کہ سوا ے اللہ تعالے کے جنکو معبود بناتے ہین وہ کوئی
[illegible] نے گواہی دی ہو کہ لا الٰہ الا اللہ - تو ایسا بندہ البتہ
[illegible] کے لیے جنت کی سفارش کریگا کیونکہ مومنین خوب جانتے ہین

Marfat.com

کہ اللہ تعالے نے کافرون پر جنت حرام کردی ہے۔ مترجم کہتا ہو کہ یہان دو قید ہین [illegible]
لا الٰہ الا اللہ کا شاہد ہوا اور دوم یہ کہ جانتا ہو۔ پس اگر عوام مسلمانون مین سے کسی کو یہ علم نہین [illegible]
تو اسکو قابو نہوگا کہ شفاعت کرے اور جو بندے علم والے مومن ہین وہ شفاعت [illegible]
لطافت ہو کہ اگر مومن نے جانا کہ کافر کے لیے جنت حرام ہو پھر اس نے کسی کافر کو جہنم مین دیکھا [illegible]
نیکی و احسان کیا تھا تو اسنے شفاعت کی تو کافر مذکور کے حق مین تخفیف کردی جائیگی [illegible]
حضرت عیسے علیہ السلام پیغمبرون کے ساتھ مین بعد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے شفاعت [illegible]
شفاعت کرینگے جنھون نے اپنے حق مین شفاعت کا توسل حاصل کیا ہو اور وہ ایمان [illegible]
دعوے کیا کہ ہم نے یہ توسل حاصل کیا ہو۔ لیکن دعوے سے ہر شخص مستحق نہین ہوجاتا ہو [illegible]
شیطان و صلیب کے یہان اپنا توسل پورا کرلیا ہو پس اگر شیطان و صلیب کو یہ لیاقت ہو تو شفاعت [illegible]
تو شرک سے بیزار ہین پس خالی دعوے محض فضول ہو ہان عیسے علیہ السلام و اُنکے مانند انبیاء [illegible]
کرینگے جنھون نے جناب باری تعالے مین کلمہ حق کی شہادت سے توسل حاصل کیا ہو اور [illegible]
جو توحید و صراط مستقیم پر انکے تابع ہوئے تھے۔ پس حاصل یہ نکلا کہ جب بندہ نے اللہ تعالے [illegible]
تو وہ شفاعت کے واسطے لائق ہو اگرچہ اس سے گناہ سرزد ہوئے ہون۔ اور مشرکون [illegible]
رضامندی نہین لیتے اور ادہر اُدہر بھٹکتے ہین۔ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْ[illegible]
پوچھے کہ انکو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہین کہ اللہ تعالے نے ف یعنی اے محمد اگر تو ان مشرکون [illegible]
یعنی تمکو اور تمھارے آلہ معبودون کو سب کو کس نے پیدا کیا تو جواب مین یہی کہین کہ اللہ تعالے [illegible]
پھر جب اسی نے پیدا کیا تو اسی کے قبضۂ قدرت مین ہر مخلوق مسخر مقہور ہو فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ [illegible]
پھرتے ہین۔ ف کہ یہ آلہ ہمارے معبود اور قادر مختار ہوئے ہمارے کارساز ہین [illegible]
ہر دم اپنے خالق عزوجل کے قبضۂ قدرت مین مسخر ہی جو کچھ وہ چاہتا ہو وہی ہوتا ہو پس اسی [illegible]
واضح ہو کہ اللہ تعالے کی صنعت اس عالم مین ایسے عنوان حکمت سے جاری ہو کہ کافر [illegible]
لاشریک کو نہین پہچانا وہ راہ گم ہو کر یہ خیال کرتا ہو کہ مین فاعل ہون۔ مین موجد ہون [illegible]
اُسکی نگاہ مین خطرناک ہین انہین اپنے قیاس سے ہر مشرک اپنے معبود کو فاعل مختار جانتا [illegible]
اطلاع کرکے یہ مراد دیدیتا ہو۔ یہ سب کفر و گمراہی اسی جہت سے کہ اس کا فر مشرک نے [illegible]
اور اگر وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے معرفت خالق عزوجل حاصل [illegible]
خدا کو جان لیا اور مان لیا پھر کیا باقی رہا۔ جواب یہ کہ محض غلط اور سراسر غلط [illegible]
نہ پہچانا اُس نے کیا مانا اور کس کو جانا۔ کیا اس نے اپنے خیال مین [illegible]
اُسکے قیاس مین تصور آنا ممکن تھا وہ اُس نے ٹھہرا لیا ہو [illegible]

Marfat.com

[illegible] معبود السد ہی اسکی گمراہی ہی اور یہی بلا سب کافرون پر چھائی ہی۔ انھین تصورات نے انکو اس
[illegible] بنائی ہوئی خیالی صورت کیونکر خدا ہوسکتی ہی بلکہ اللہ تعالے کو تصور مین لانا
[illegible] اسکے قبضۂ قدرت مین ہی وہ جدھر چاہتا ہی پھیرتا ہی پس مشرک وکافر پر بلکہ تمام جہان پر فرض ہی
[illegible] کی شان پہچانے تب وہ اس گمراہی سے نکلے اور اسکو صاف نظر آوے کہ وہی آسمان و
[illegible] مخلوقات کا خالق مالک ہی ہر چیز ہر دم ابتداے وجود سے انتہا تک اسی کے قبضۂ قدرت مین ہی
[illegible] پیدائش مین اسی کی محتاج تھی ویسی ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ اب بھی محتاج ہی اور جب ہر چیز کی
[illegible] کی مالک بھلا نہین ہی پھر بھلا دوسرون کی کارسازی کہان سے کرسکتی ہی۔ فانی یؤفکون۔ پھرے مشرکین
[illegible] بہکتے ہین۔ ابن کثیر رح نے کہا کہ یعنے اے محمد اگر تو ان مشرکون سے دریافت کرے کہ تمکو کس نے
[illegible] تمھارے معبودون کے کس نے پیدا کیا تو اقرار کرتے ہین کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا وہی سب چیزون کا پیدا
[illegible] کرنے والا ہی اسکا کوئی شریک نہین ہی۔ فانی یؤفکون۔ پھر یہ لوگ کہان بہتان باندھتے و بھٹکتے ہین یعنی پھر کیون
[illegible] مخلوقات کی پرستش کرتے ہین۔ یہ انکی انتہاے حماقت وسخافت وجہالت ہی۔ مترجم کہتا ہی
[illegible] ان جاہلون نے یہ سمجھا کہ جو چیز پیدا ہوگئی وہ اب اپنے اختیار مین خودمختار ہوگئی۔ گویا اللہ تعالی کو
[illegible] مخلوقات کا ایک مالک قرار دیا اور یہی انکی جہالت ہی کہ انھون نے اللہ تعالے کو نہین پہچانا اور اگر رسول اللہ ﷺ کے
[illegible] ہر مخلوق کو اسی نے پیدا کیا اور ہر مخلوق ہر دم اسی کی قدرت سے موجود ہی اور جسدم وہ چاہے نیست
[illegible] وہ جانتا ہی اسی طرح اس مخلوق کو رکھتا ہی یہ اپنی ذات مین جب اسکی محتاج تھی یعنے جب اس نے پیدا کیا
[illegible] ہوا تو ذات سے متعلق جو افعال وحرکات ہین وہ بدرجۂ اولے اسی کی قدرت مین ہین۔ اور اسی کے
[illegible] اللہ تعالے کی جمیع صفات کو پہچانتے تو شرک سے بیزار ہوتے اور یقین لاتے کہ سواے
[illegible] ہو لیکن ان کمبختون کو جانب رحمت سے مردود کردیا گیا کہ انھون نے رسول اللہ صلے اللہ
[illegible] علیہ وسلم نے اپنے رب سبحانہ تعالے سے انکی شکایت کی۔ وَقِیْلِہٖ یٰرَبِّ اِنَّ
[illegible] یُؤْمِنُوْنَ۔ اور اسکا قول یہ ہی کہ اے رب یہ لوگ ایسی قوم ہین کہ یقین نہین لاتے ہین۔ ف۔ جیسے
[illegible] قال الرسول یارب ان قومی اتخذوا هذا القرآن مهجورا۔ یعنے رسول نے عرض کیا کہ اے رب میری قوم نے
[illegible] ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے قیلہ یارب۔ کی جگہ قال الرسول یارب۔ پڑھا ہی اور یہی تفسیر مجاہد
[illegible] شیخ ابن جریر رح نے تفسیر لکھی ہی۔ مجاہد رح نے کہا کہ یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا قول ہی جو کلام الٰہی
[illegible] صلے اللہ علیہ وسلم کا قول ہی کہ اپنے رب عزوجل سے اپنی قوم کا شکوہ کیا ہی
[illegible] قراءت نقل کی [illegible] قیلہ بالنصب اور دوم قیلہ بالکسر تو یہ علم کی تحت مین ہی اور آیت کے
[illegible] ہی یعنے اللہ تعالے خوب جانتا ہی کہ اسکا رسول
[illegible] اللہ تعالے کا علم محیط ہی وہ جانتا ہی کہ انمین بہت سے لوگ آخر مین ایمان

Marfat.com

لانے والے ہین اور بہتون کی پشت مین مومنون کے نطفون مین [illegible]
گمراہون کی وجہ سے عذاب عام نہین بھیجا بلکہ رسول علیہ السلام کی سبب سے [illegible]
بقولہ تعالے۔ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ [illegible]
پس یہ لوگ عنقریب جان جاوینگے۔ ف۔ پس جن لوگون سے تجاوز فرمایا [illegible]
کردیے گئے اور آیندہ سلام کا اشارہ کیا کہ دین اسلام مین باقی تو مین فوج فوج [illegible]
کہ دین برحق و رسول برحق ہین۔ اور ابوجہل وغیرہ کے مانند جو کافر مارے گئے آنکو بھی [illegible]
جہنم مین اپنا سر پیٹینگے اور اسمین اللہ تعالے نے حسن خلق کا اشارہ فرمایا کہ بدکار منکرین [illegible]
مین نیک الفاظ کا استعمال کیا اور بھید یہ ہی کہ کفار اپنی رعونت سے جب اللہ تعالے کو نہین [illegible]
کہ ہم اپنے زبانی حملے یا ہتھیارون کے حملے سے کچھ کرسکتے ہین حالانکہ اہل ایمان اپنے رب عزوجل کو [illegible]
تو غصہ ہونا بیفائدہ ہی۔ چنانچہ کافرون نے اپنے زعم مین مومنین کو مٹانے مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا [illegible]
خیال کے برعکس ہوا اور برابر وہ لوگ گھٹتے گئے یا قتل ہوتے گئے یہانتک کہ مکہ فتح ہو کر دار الاسلام [illegible]
فی العرائس قولہ تعالے قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین۔ یعنے تمھارے قول بحجت سے [illegible]
پہلے انکار کرنے والا مین ہون یعنے اگر تم لوگ گمان کرتے ہو کہ حق سبحانہ تعالے کی شان کے [illegible]
عظمت کے لائق نہین ہی تو تمھارے برخلاف پہلا شخص مین ہون جو حادث و مخلوقات کی [illegible]
اور تمھارا قول سننے سے مجھے یہانتک ناگواری ہی کہ مین اپنی زندگی اسکی توحید قدیم پر فدا کرون [illegible]
کہ اللہ تعالے کی نیک مخلوقات کو جنمیون کے بہتانات سننے سے اسقدر ناگواری ہوتی ہی کہ وہ [illegible]
نہین دیکھتے ہو کہ اللہ تعالے نے فرمایا۔ تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال [illegible]
یعنے جن کافرون نے الرحمن عزوجل کے لیے فرزند بنایا تو اس کلمہ کی ناگواری و ہیبت سے آسمان [illegible]
کہ پھٹ جاوین اور زمین شق ہوجاوے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑین۔ م۔ شیخ [illegible]
خالق عزوجل کے پہچاننے مین حیوانات در کنار رہے ان جمادات نے بھی گئے گذرے [illegible]
ایندھن ہوان۔ شیخ رح نے لکھا کہ اسمین لطیف اشارہ ہی کہ وجود رسول اللہ صلے اللہ [illegible]
اول ہی کیونکہ مخلوق اپنے خالق کے واسطے اپنی ذات مین عابد ہوا اور آنحضرت صلے اللہ [illegible]
یعنی جو مخلوق کہ عدم سے ازل مین بعلم آلہی موجود ہوئی وہ اللہ تعالے کی بندگی مین [illegible]
جو کچھ احکام آلہی ابد تک اسپر جاری ہونے والے ہین وہ سب کے [illegible]
تو دیکھنا چاہیے کہ اللہ تعالے نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو [illegible]
نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایجاد ہوا تاکہ وہ سب سے اول عابد [illegible]
ابو اسمعیل الازدی سے ثابت ہوتا ہی کہ اللہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] سب سے پہلے جس چیز کو اللہ تعالے نے پیدا کیا وہ نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی [illegible] سب سے پہلے [illegible] اللہ تعالے کی توحید کی وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ذریات ہین اور سب سے [illegible] لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہو۔ مترجم کہتا ہی کہ شیخ سیوطی رحہ نے ایک رسالہ جمع کیا جسمین اولیات [illegible] واللہ تعالے اعلم بالصواب قولہ تعالے الا من شہد بالحق وہم یعلمون۔ یعنے ایسے بندون کی شفاعت مقبول ہی یا ایسے [illegible] کے حق مین شفاعت ہوگی جنھون نے کلمۂ حق سے شہادت دی اور انکو معرفت حاصل ہی۔ امام جعفر رحہ نے فرمایا یعنی انکو [illegible] حاصل ہی کہ حق تعالے مین مخلوقات کا لگاؤ نہین ہی اور انھون نے اقرار کیا کہ سوائے حق سبحانہ تعالی کے [illegible] معبود نہین ہی۔ قولہ تعالے فاصفح عنہم اللہ تعالے نے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو جاہلون سے تجاوز کا [illegible] یعنی کہ وہ اللہ تعالے کو نہین پہچانتے ہین اور بایں معنے کہ اسی نے انکو قہر مین مطرود کیا ہی تو کچھ بعید نہین کہ وہ حبیب اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خصائص کو نہ پہچانین پس انکو معذور فرمایا قل سلام یعنے میری جانب دعوت کرنے مین لطف و مہربانی [illegible] یعلمون۔ تیری منزلت کو بھی عنقریب جان جائینگے جبکہ اللہ تعالے اپنی توفیق سے انکو اپنی معرفت عطا کرے [illegible] دعوت کرنے والے کو کیا معلوم کہ یہ ازلی کافر ہین شاید انکو آخری مرتبہ مین فیض رحمت پہونچے اور یہان سے [illegible] نصیحت کرنے والون کو ادب حاصل کرنا چاہیے کہ وہ جاہلون سے اسی طرح لطف کے ساتھ درگذر کرین۔ شیخ ابن عطائ [illegible] کہا کہ سلام مین لطف عمیم پوشیدہ ہی یعنے تیرے سلام سے یہ لوگ قہر کی تجلی سے سلامت رہینگے۔ مترجم کہتا ہی کہ شاید یہ بھی انھین کے حق مین جنھون نے سلام کو قبول کر لیا والحمد للہ رب العالمین۔

سورة الدخان مكية

[illegible] رحہ نے لکھا کہ یہ سورہ بالاتفاق اپنی سب آیات سے مکیہ ہی باستثنائے ایک آیت کے وہ قولہ تعالے انا کاشفوا العذاب قلیلا الآیہ۔ اور یہی قول حضرت ابن عباس و ابن الزبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہی (ف) اور اس سورۂ مبارک [illegible] آیات کے شمار مین شمار کرنے والون کے تین قول ہین کہ چھپن ۵۶ یا ستاون یا انسٹھ ۵۹ آیات ہین اور تین سو چھیالیس ۳۴۶ کلمات کا [illegible] اور حروف کا شمار ایک ہزار چار سو اکتیس ۱۴۳۱ ہی (س) اور اس سورہ مبارک کے فضائل مین بعض روایات ہین از انجملہ امام ترمذی [illegible] بطریق عمر بن ابی خثعم رحہ روایت کی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے [illegible] حٰم الدخان پڑھی تو اس شان سے صبح کریگا کہ اسکے لیے ستر ہزار فرشتہ استغفار کرتے ہونگے۔ (ورواہ البیہقی والثعلبی) [illegible] کہا کہ سوائے اس سند کے مجھے اسکی دوسری سند نہین معلوم ہی پس روایت متفرد ہی اور عمر بن ابی خثعم راوی کو [illegible] ضعیف کہا امام بخاری رحہ نے کہا کہ منکر الحدیث ہی۔ دوسری روایت بطریق ابو المقدام راوی کے جنکا نام ہشام ہی [illegible] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کی رات مین [illegible] اسکی مغفرت فرمائی جاتی ہی (رواہ البیہقی وابن مردویہ ومحمد بن نصر المروزی)۔ امام ترمذی نے اسکو [illegible] روایت متفرد ہی سوائے اس اسناد کے مجھے نہین معلوم ہی اور ہشام ابو المقدام راوی کی حدیث مین

تضعیف کی گئی ہی اور علاوہ اسکے حسن بصری رہ نے ابوہریرہ رضہ سے [illegible]
رحمہم اللہ تعالے نے بیان کیا ہی۔ مترجم کہتا ہی کہ شیخ ابن کثیر رہ نے سورۂ یسین کی تفسیر [illegible]
[illegible] بن ابی اسرائیل ثنا حجاج بن محمد عن ہشام بن زیاد عن الحسن قال سمعت ابا ہریرۃ [illegible]
صلے اللہ علیہ وسلم من قرأ یس فے لیلۃ اصبح مغفورا لہ ومن قرا حم التی یذکر فیہا الدخان اصبح مغفورا [illegible]
یعنی ہشام بن زیاد نے حسن بصری رحمہ اللہ تعالے سے روایت کی کہ مین نے حضرت ابوہریرہ [illegible]
فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے یس کسی رات مین [illegible]
ہوگئی اور جس نے وہ سورۂ حم پڑھا جسمین دخان کا ذکر ہی تو اوس نے اس حالت سے صبح کی کہ اسکی بخشش [illegible]
نے کہا کہ اسکی اسناد جید ہی۔ مترجم کہتا ہی کہ اس روایت مین تصریح موجود ہی کہ حسن بصری رحمہ اللہ تعالے [illegible]
کہ مین نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہی پس حسن رحمہ اللہ تعالے کے شاگرد وہان مین سے جن [illegible]
علی بن زید وغیرہ کے اسکی نفی کی کہ حسن رہ نے ابوہریرہ رضہ سے نہین سُنا ہی تو انپر یہ امر مخفی رہا۔ اور جن شاگرد [illegible]
ابن زیاد کے خود حسن بصری رہ نے نقل کیا کہ مین نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہی تو انھین کا قول معتمد ہونا چاہیے [illegible]
صحت مین ثابت ہو چکا کہ نفی کرنا بلا دلیل ہوتا ہی تو جب اُسکے مقابلہ مین ثبوت بیان کیا جاوے تو یہ دلیل کے ساتھ
ہی معتمد ہوگا اور شیخ ابن کثیر رہ نے راویون کی مجمل توثیق کردی کہ اسکی اسناد جید ہی یعنے سب راوی ثقہ ہین [illegible]
کہ اس بنا پر ہی کہ حسن رہ سے روایت کرنے والے کا نام ہشام بن زیاد ہی کیونکہ ہشام بن زیاد ثقہ ہین اور ابو المقدام
ہشام بن زید ہی جنکے حق مین امام ترمذی نے نقل کیا کہ انکی روایت ضعیف ہوتی ہی لیکن یہ وہم ہوسکتا ہی کہ شاید راوی
وہی ہشام بن زید کا نام کاتب کے قلم سے متغیر ہوکر ہشام بن زیاد ہوگیا ہو اگر کہا جاوے کہ یہ وہم بلا دلیل بخصوص جب
شیخ ابن کثیر رہ نے تصریح کی کہ اسناد جید ہی پھر کیونکر ہشام بن زید راوی ہو سکتے ہین تو اسکا جواب یہ ہوسکتا ہی کہ [illegible]
فرمایا کہ مین اس حدیث کو سواے ہشام بن زید کی روایت کے دوسرے طریقہ سے نہین جانتا ہون [illegible] یہ کہا جا سکتا ہی [illegible]
امام ترمذی کو دوسرا طریقہ اسناد معلوم نہوا ہو جو حافظ ابو یعلی الموصلی رحمہ اللہ تعالے کو ملگیا [illegible]
شیخ رہ نے لکھا کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد [illegible]
ایک پوشیدہ بات لی ہی بھلا تو بتلا کہ وہ کیا بات ہی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الدخان [illegible]
ابن صیاد بولا کہ وہ دُخ ہی پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جل خاسر ہو کہ [illegible]
آپ وہان سے چلے آئے (رواہ البزار) مترجم کہتا ہی کہ یہ روایت تو صحاح مین [illegible]
نہین بلکہ اسمین سے ایک آیت مذکور ہی یعنے قولہ تعالے یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ہذا عذاب [illegible]
ابن صیاد کا واقعہ عجیب ہی جسکا ذکر مفصل اس تفسیر مین نہین آیا ہی اور مین چاہتا ہون کہ [illegible]
اُسکے ذکر مین فوائد ہین پس جاننا چاہیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو [illegible]
انکو ثابت قدمی کی تاکید فرماتے تھے چنانچہ حدیث مین ہی کہ آپ نے خطبہ مین فرمایا کہ [illegible]

Marfat.com

نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اُسکے فتنہ سے ڈرایا ہے اور مین بھی تمکو اُسکے فتنہ سے ڈراتا ہون اور تمکو ایک بات ایسی بتلاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی امت سے نہین کہی مین کہتا ہون کہ یہ مسیح دجال ایک آنکھ سے کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہین ہے الخ یہ حدیث طویل ہے جو صحاح مین پوری موجود ہے اور واضح ہو کہ انبیاء سابقین علیہم السلام نے اپنی امتون کو دجال سے ڈرایا لیکن دجال کی زیادہ توضیح نہین فرمائی شاید اس وجہ سے کہ انکو معلوم تھا کہ وہ تو حضرت خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مین نکلیگا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو صاف معلوم تھا کہ میری ہی امت کو اس دجال خبیث سے مقابلہ کرنا ہوگا۔ حالانکہ اسکے نکلنے سے پہلے اسکا فتنہ بھی سخت ہے اور جب وہ نکلیگا تو اُسوقت فتنہ کی کیفیت زیادہ ہوگی کیونکہ اول تو تین برس قحط پڑنے کے بعد وہ نکلیگا اور تیسرے سال قحط مین لوگون کی یہ کیفیت ہوگی [illegible] کی حالت بھی جانے کو بھی نہ آویگی ولیکن حدیث مین ہے کہ اُسوقت جو بندے صادق الایمان ہونگے اُنکے واسطے [illegible] تسبیح الٰہی کافی غذا ہوگی غرضکہ اول تو قحط شدید سے لوگ بیدانہ پانی ہونگے اور دجال کے ساتھ یہ معلوم ہوگا کہ اسکا جنت کا باغ ہے اور اسمین نہرین جاری ہین اور سرد پانی موجود ہے۔ پس وہ دعوت کریگا کہ اگر تم میری خدائی پر یقین لاؤ تو اس جنت مین آؤ اور اگر نہ مانوگے تو تمکو اس جہنم مین ڈالونگا حالانکہ اُسوقت نظر آویگا کہ اُسکے ساتھ آتشی جہنم ہے جسکے شرارہ بلند ہوتے ہین پس اگر غور سے دیکھو تو انسان ضعیف کیونکر اپنے نفس پر غرور کر سکتا ہے کہ ایسی بیتاب و اضطراب کی حالت مین وہ کیا کریگا۔ ولیکن اہل ایمان وہی ہین جو ہر حال مین لا الٰہ الا اللہ و محمد رسول اللہ پر ثابت قدم ہوکر موت سے نہین ڈرتے اور اپنے رب عزوجل ہی پر توکل کرتے ہین کہ وہی انکا بیڑا اپنی قوت و اپنے فضل سے پار لگاتا ہے اور اُنکو یقین ہے کہ موت اُنکے واسطے عین راحت ہے اور چونکہ انکو دار آخرت پر یقین ہے تو وہ دنیا کی زندگی پر لالچی نہین ہین بلکہ سمجھتے ہین کہ اس زندگی کے واسطے موت ضرور ہے اور جو آج نہ مرا وہ آخر ضرور مریگا پس جو شخص کہ رضائے الٰہی مین راضی [illegible] ہوا اور چند سانس کی تکلیف کے بعد اُسکو دائمی زندگی و راحت ہے لہذا حدیث مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مومنون کو ہدایت فرمائی کہ جب اُنکی آنکھون مین دجال کی یہ نظر بندی نظر آوے کہ وہ اپنے جہنم سے ڈراوے اور اپنی جنت دکھلاوے تو مومنین کو چاہیے کہ اُسکو کافر کہے اور جسکو وہ جنت دکھلاتا ہے اُس سے پرہیز کرے کہ وہ عین جہنم ہے اور جسکو وہ جہنم دکھلاتا ہے اُسمین جانا پسند کرے کہ وہ جنت ہے۔ فتنۂ دوم یہ کہ دجال مذکور کو بعضی صورتون مین قابو دیا جائیگا کہ جو اُس سے منکر ہو اُسکو وہ اپنی جہنم مین ڈالدے اور جو اُسپر ایمان لاوے اُسکو وہ اپنی جنت مین سرفراز کرے بلکہ وہان اس کافر کے واسطے دولت و [illegible] حدیث مین ہے کہ اسکے ساتھ مین ستر ہزار یہودی تاجدار ہونگے۔ کیونکہ زمین کے خزانے و جواہرات اسکے ساتھ ایسے چلینگے جیسے مکھیون کا جھنڈ ایک مکھی کے پیچھے پیچھے چلتا ہے بلکہ بعض روایات مین آیا ہے کہ جو قوم مومنین [illegible] اُنکو چھوڑ کر چلا جائیگا تو یہ لوگ صبح کو اس حالت سے اُٹھینگے کہ انکے پاس دنیاوی چیزون مین سے [illegible] چیزین خود بخود دجال کے ساتھ چلی گئین۔ مترجم کہتا ہے کہ ایسے ثابت قدم مومنون کو مبارک ہو [illegible] اس فتنہ سے نجات پائی اور چند ہی روز گذرنے کے بعد حضرت مہدی آخرالزمان علیہ وعلے [illegible] کے ساتھ اتفاق مین دین کے ساتھ دنیاوی دولت بھی اس کثرت سے پاوینگے کہ اُنکو کوئی

ویسا شخص نہ ملیگا جو انکی زکوۃ قبول کرے اسقدر تو انگر ہونگے کہ کوئی فقیر
وہ فتنہ بھی بہت سخت گذرا۔ حدیث مین آیا ہی کہ عرب مین سے قوم بنو تمیم ایسے لوگ
ہونگے صحیح بخاری مین حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہی اور یہی ثابت ہی کہ بنو تمیم
اولاد ہین جیسے قریش مشہور اولاد ہین یعنی قریش درحقیقت اولاد اسمعیل علیہ السلام ہین
برخلاف بنو تمیم کے کہ وہ اعراب ہین اور حرم محترم سے دور رہتے ہین اسواسطے حدیث مین
اسمعیل ہین اور کسی قبیلۂ دیگر مانند جرہم وغیرہ مین سے نہین ہین۔ فتنہ سوم یہ کہ دجال مردود کو بعض
دیے جاوینگے کہ وہ بغیر نور ایمان کے نہین پہچانے جاسکتے ہین چنانچہ انہین سے ایک یہ ہی کہ وہ
خدائی کی طرف بلاویگا اور اپنے ساتھیون مین سے ایک کو بلا کر تلوار سے دو ٹکڑے کرکے پھینکدیگا
کہ اسکے دو ٹکڑے علحدہ علحدہ پڑے ہین پھر اسکو آواز دیگا کہ او فلان شخص زندہ ہوکر میرے سامنے حاضر ہو
اُٹھکر اُسکے سامنے حاضر ہوگا۔ تب لوگون سے کہیگا کہ اب تمکو میری خدائی مین کچھ شک نہونا چاہیے۔
روے زمین کے بہترین بندون مین سے وہ ایک بندہ کو اسی طرح قتل کرکے جلا دیگا اور کہیگا کہ اب تو مجھپر ایمان
بندۂ بزرگ کہیگا کہ اب مجھے خوب یقین ہوگیا کہ تو بیشک مسیح الدجال کافر ہی اور ہمکو ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
تیری پہچان خوب بتلادی تھی جو میری آزمایش مین آگئی اب مین خوب جان گیا کہ تو وہی دجال کافر ہی تب چاہیگا کہ
دوبارہ اسکو قتل کرے مگر اب قابو نہ پاویگا۔ ازانجملہ یہ کہ وہ بعض قوم پر آویگا پھر ان مصیبت زدہ فاقہ والون مین سے بعضے
اس کافر کو اپنا خدا مان لینگے تو وہ آسمان کو حکم کریگا کہ پانی برسادے پس وہان خوب پانی برسنے لگیگا اور زمین کو حکم کریگا
گھاس واناج اُگادے تو اُنکے لاغر قحط زدہ جانور جاکر واپس آوینگے تو اس شان سے کہ اُنکی کوکھین بھری ہوئی
ہونگی اور اُنکے تھنون مین دودھ بھرا ہوگا اور جس گاؤن والے اسکو رد کرینگے وہ صبح کو بالکل نادار ہو جاوینگے کہ اُنکے
بھی باقی نہوگا۔ غرضکہ اس دجال کو ایسے خوارق دیے جاوینگے کہ جب تک ایمان مضبوط مستقیم نہو تب تک عوام الناس
مین کافر ہو جاوینگے اور ان خوارق کی مزید توضیح بھی سورہ اعراف کی تفسیر مین سنن ابن ماجہ کی حدیث سے گذر چکی
کہتا ہی کہ علماے اسلام کو متفق ہوکر چاہیے کہ عوام مسلمانون کو دیکھین جنکی یہ حالت روز بروز بڑھتی جاتی ہی کہ جہان کہین
کہ اس سے کوئی خرق عادت ظاہر ہوئی تو فوراً دل وجان سے اسکے معتقد ہو جاتے ہین اور کچھ خیال نہین
وطریق سنت پر مستقیم ہی تاکہ یہ خرق عادت اس سے کرامت ہو یا وہ شریعت
قدم نہین ہی تاکہ پہچان لیتے کہ یہ دجال ہی کے فتنہ مین سے ہی کیونکہ اصلی دجال سے پہلے
دیکھتے ہو کہ حدیث صحیح مین وارد ہی کہ میری امت مین تیس ۳۰ دجال کذاب ہونے والے ہین
آیا ہی کہ جس نے جمعہ کے روز سورہ کہف سے دس آیات اوسنے پڑھین تو وہ فتنہ
سورہ کا اول رکوع پورا ہی اور یہ بڑی نعمت ہی کہ جب مسلمان نے اسکی تلاوت
یہ گمان مت کرو کہ دجال کے ظہور تک ہم زندہ نہ رہینگے کیونکہ حدیث مین تو

[illegible] - واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب - پھر واضح ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کے
[illegible] بتلایا کہ وہ یہودیون مین سے ہوگا اور اسکا باپ ایک شخص لنبا دُبلا دراز قد ہوگا اُسکی ناک
جیسے طوطے کی چونچ ہو اور اُسکی مان کا بھی مکروہ حلیہ بیان کیا اور بتلایا کہ یہ دونون تیس برس تک
[illegible] اولاد نہوگی بعد اسکے یہ لڑکا دجال پیدا ہوگا جو محض نکما نکھٹو ہوگا - اصل حدیث صحاح مین مطول روایت ہی
[illegible] کہتا ہی کہ معجزہ حدیث کو دیکھیے کہ اقوام یہود خود منتظر ہین کہ انکا پیشوا دجال پیدا ہو تو اسکے ساتھ مین سونے چاندی کے
[illegible] کریں - اور اس زمانہ مین ایک تاریخی واقعہ بہت مشہور ہی کہ اصفہان مین ایک شخص قوم یہود سے نکلا جسکو وہ لوگ
[illegible] اُس نے نبوت کا دعوے کیا اور ایک کتاب بنائی اور بہت لوگ اُسکے تابع ہوگئے آخر کو ایران و روم و شام سے
[illegible] کیا اور پھر معلوم ہوا کہ وہ خود کہین غائب ہوگیا اور اسکا خلیفہ و اُسکے معتقدین کسی جزیرہ مین جمع ہین اور یہودی [illegible]
[illegible] پیغمبر آخر الزمان بتلاتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم جس پیغمبر آخر الزمان کے منتظر تھے اور توریت مین اُسکی بشارت تھی وہ
[illegible] ہین - مترجم کہتا ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ وہ اصفہان سے پیدا ہوکر پہلے نبوت کا دعوے کریگا اور لوگ اسکو نہین مانینگے
[illegible] مار کر نکال باہر کرینگے - مترجم کہتا ہی کہ عجب معاملہ یہ دیکھو کہ شاہ عباس ماضی صفوی نے یہودیون کی ایک جماعت کثیر کو
مدینہ کی جانب سے لاکر خاص اصفہان مین آباد کیا ہی اور وہ لوگ سنہ [illegible] ہجری کے قریب سے وہان آباد ہین - پھر اسی حدیث
مین آیا ہی کہ دوبارہ یہ دجال دعوے خدائی کے ساتھ ظاہر ہوگا - مترجم کہتا ہی کہ اسوقت وہ فتن واقع ہونگے جو مذکور ہوئے -
اور حدیث صحیح سے یہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی آیات نبوت مین خانہ کعبہ کے گرد طواف کرتے
[illegible] انبیاء علیہم السلام کو دیکھا ہی اور ایک حدیث صحیح مین ہی کہ آپ نے حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کو طواف کرتے دیکھا اور
مسیح الدجال کو طواف کرتے دیکھا - علماء عارفین نے لکھا ہی کہ اس شان کبریائی مین ظہور رحمت اور ظہور غضب دونون ہی پس دجال
[illegible] مظاہر غضبی مین سے ایک فتنہ ہی جسکا مرجع جہنم ہی اور جہنم ظہور غضب ہی جیسا کہ حدیث مین مصرح ہی - اب جاننا چاہیے کہ حدیث
مین آیا ہی کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بیان مین بلیغ انذار فرمایا اور قریب کر دیا حتے کہ ہم لوگون نے
گمان کیا کہ شاید وہ یہین کہین باغہاے خرما مین سے کسی باغ مین ہی - الحدیث - پھر اس زمانہ مین مدینہ کے گرد تین قومین یہودی
تھین اور انھین یہودیون مین سے بعض یہود سے شہرت ہوئی کہ ایک یہودی کے یہان ایک عجیب لڑکا پیدا ہوا ہی وہ گمان
[illegible] ہی کہ اسکو غیب کی خبر آتی ہی - یہ سُنکر بعضے صحابہ رضی اللہ عنہم اسکو دیکھنے گئے تو تعجب سے دیکھا کہ اسکے باپ و مان کا وہ حلیہ ہی
جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کے مان و باپ کا حلیہ بیان فرمایا تھا - پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی مع بعض
[illegible] رضی اللہ عنہم کے تشریف لے گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم مین یہ خطر پیدا ہوگیا کہ یہ وہی دجال ہی - پھر رسول اللہ صلے اللہ
[illegible] سے اسکے والدین نے بیان کیا کہ ہم لوگ تیس برس تک بے اولاد رہے اور اب پیدا ہوا تو یہ نکھٹو پیدا ہوا وہ گمان
[illegible] ہی اور اسکا دل جاگتا ہی پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آڑا آڑ سے ابن الصیاد کی طرف روانہ ہوئے
[illegible] اپنی گدڑی اوڑھے پڑا تھا اور اندر ہی اندر کچھ گُن گُناتا تھا اتنے مین اُسکی مان نے آواز دی کہ ای صاف
[illegible] وہ چپ ہوگیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عورت اگر چپ رہتی تو کھلتا کہ ابن الصیاد کیا

بڑبڑاتا ہی حضرت عبد اللہ بن مسعود و ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت [illegible]
کے ساتھ مع ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما تھے ہمارا گذر چند اطفال کی طرف ہوا [illegible]
اور ابن الصیاد بیٹھ گیا - ہم خیال کرتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو [illegible]
نے اس سے فرمایا کہ ارے تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہون تو گواہی دیتا ہی کہ مین رسول [illegible]
بلکہ آپ گواہی دیتے ہو کہ مین رسول اللہ ہون - یہ سنکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ [illegible]
پر ایمان لایا (یعنے آپ نے ایمان حق تازہ کیا اور اسکا مقولہ رد ہو گیا) پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
دیکھتا ہی اس نے کہا کہ مین پانی پر عرش دیکھتا ہون - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ [illegible]
دیکھتا ہی - پھر فرمایا کہ تو کیا دیکھتا ہی اس نے کہا کہ مین دو سچے و ایک جھوٹا دیکھتا ہون یا کہا کہ دو جھوٹے اور ایک [illegible]
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ملبس مخلوط ہو گیا ہی اسکو چھوڑ دو - (رواہ مسلم وغیرہ) - اور ابن مسعود [illegible]
کی حدیث مین ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجیے کہ اسکی گردن [illegible]
آپ نے فرمایا کہ جس شخص کا تجھے گمان ہی اگر یہ وہ ہی تو تجھے اسکے قتل پر قابو نہو گا اور اگر یہ وہ نہین ہی تو تجھے
بھلائی نہین ہی - مترجم کہتا ہی کہ یہ روایت دلیل ہی کہ اسوقت تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکے حال سے
بوحی نہین دیگئی تھی - بیہقی رح نے دعوے کیا کہ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکے بعد وحی کی گئی کہ یہ دجال نہین
دوسرا شخص ہی چنانچہ تمیم الداری رضی اللہ عنہ کی حدیث مین دجال کا قصہ مصرح ہی - مترجم کہتا ہی کہ اس سے
استدلال ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ مین دجال کا حال بیان کرکے فرمایا کہ وہ بحر شام یا بحر ہند یا
یا اسی کے مانند کچھ فرمایا ہی اور اسمین نکتہ یہ ہی کہ دجال اصلی کو مخفی رکھا گیا ہی تو وہ جہان ہی نظرون سے مخفی رہیگا اور [illegible]
سمندرون مین اسکو گردش ہی - پھر تمیم الداری نے آکر صدق ایمان ظاہر کیا اور اپنا قصہ بیان کیا کہ مین مع [illegible]
کے بحری تجارت کو گیا تھا اور کشتی شکستہ ہو کر موجون مین پڑگئی آخر ایک جزیرہ مین پہونچی اور وہان دجال تک پہونچے [illegible]
سے مٹھ مین مقید تھا اور اس نے بہت سے علامات پوچھے اور آخر پوچھا کہ عرب مین پیغمبر پیدا ہو گئے - ہم نے کہا [illegible]
شخص نبوت کے مدعی ہین اور اب وہ مدینہ ہجرت کر گئے ہین وہ بہت خوش ہوا کہ اب زمانہ قریب آیا [illegible]
ہو گی اور کہنے لگا کہ لوگ ناحق اس پیغمبر سے لڑتے ہین انکے حق مین انکی اطاعت بہتر ہی - مترجم کہتا ہی [illegible]
چاہا کہ انکا دین ضرور پھیلنے والا ہی تو وہ بھی جلدی ہو جاوے تا کہ میرا زمانہ آوے - بالجملہ [illegible]
استدلال کیا کہ دجال درحقیقت یہی ہی اور ابن صیاد نہین ہی - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم [illegible]
اس نے آپ کے سامنے نبوت کا دعوے کیا جواب اول یہ کہ ابن صیاد اسوقت بالغ نہین [illegible]
عیاض رح نے پسند کیا ہی - جواب دوم یہ کہ ابتدا مین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم [illegible]
تو آپ نے یہود کو نوشتہ لکھدیا تھا کہ وہ لوگ خیانت وغیرہ نہ کرین تو وہ اپنی جان [illegible]
پس اسوجہ سے ابن صیاد کی حرکت پر تعرض نہین فرمایا - خطابی رح نے معالم [illegible]

Marfat.com

[illegible] ابن [illegible] دجال نہین ہی اور دیگر علمار رح نے اسمین کلام کیا ہی اور ہم نے بیان کردیا
[illegible] رضی [illegible] کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہی واللہ تعالے اعلم - مترجم کہتا ہی کہ روایت
[illegible] ابن عمر رضی اللہ عنہ قسم کہاتے کہ ابن صیاد دجال ہی - اور حضرت صلے اللہ علیہ
[illegible] کہتا ہی کہ ابن الصیاد نے جب نبوت کا دعوے کیا تو وہ ایک دجال ہی - اور خود
[illegible] ہی کہ قیامت سے پہلے کچھ دجال کذاب قریب تیس۳۰ کے اُٹھائے جاوینگے سب مدعی ہونگے
[illegible] نووی رح نے لکھا کہ علمار رحمہم اللہ تعالے نے کہا کہ ابن صیاد کا حال مشتبہ رہا کہ دجال
[illegible] دوسرا شخص ہی اور اسمین شک نہین کہ وہ بھی دجالون مین سے ایک دجال ہی اور علمار رح نے کہا ہی کہ احادیث
[illegible] سے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ابن الصیاد کے بارہ مین کچھ وحی نہین آئی کہ یہ دجال ہی
[illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دجال کے حالات کی وحی کی گئی تھی اور ابن الصیاد مین ایسے قرائن پائے جاتے تھے
[illegible] دجال ہی اور بعضے امور ایسے بھی موجود تھے کہ شاید وہ دجال معروف یہ نہو - اسی واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
[illegible] اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر یہ وہی ہی تو تجھے اسکے قتل پر قابو نہوگا - پھر نووی رح نے حدیث ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ
[illegible] اشارہ کیا اور حدیث یہ ہی کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مکہ کو جاتے ہوئے راہ مین ابن الصیاد سے
[illegible] ساتھ ہوا اور یاد نہین کہ ہم لوگ حج کو جاتے تھے یا عمرہ کے لیے جاتے تھے پھر ایک منزل پر اُترے تو لوگ اِدھر اُدھر
[illegible] مین متفرق ہوگئے اور مین اور ابن صیاد اکیلا رہ گئے تو مجھے اس سے سخت وحشت ہوئی بوجہ اس قول کے جو لوگ
[illegible] نسبت کہتے تھے کہ یہ دجال ہی - اتنے مین وہ اپنا اسباب لایا اور میرے اسباب مین ملا کر رکھنا چاہا تو مین نے
[illegible] گرمی بہت تیز ہی اگر تو اس درخت کے نیچے رکھتا تو اچھا ہوتا - پھر چرواہے کے ساتھ بکریان ظاہر ہوئین تو
[illegible] گیا اور تھوڑا دودھ مانگ لایا اور مجھ سے کہا کہ اے ابو سعید لو دودھ پیو مین نے کہا کہ گرمی تیز ہی اور دودھ بھی گرم ہوا ہی
[illegible] اسکی خواہش نہین ہی اور بات کچھ نہ تھی سوائے اسکے کہ مجھے اسکے ہاتھ سے پینا ناگوار تھا پھر بولا کہ اے ابو سعید مین نے
[illegible] کیا کہ ایک رسی لیکر اس درخت مین لٹکا کر اپنی گردن مین پھانسی دے دون بوجہ ان اقوال کے جو لوگ میرے
[illegible] کہتے ہین - اے ابو سعید اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث دوسرے لوگون [illegible] پوشیدہ رہی تو ہو لیکن
[illegible] انصار [illegible] پوشیدہ رہی نہین ہی کیا آپ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث خوب معلوم نہین ہی کیا
[illegible] صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نہین فرمایا کہ دجال کافر ہوگا اور مین تم دیکھتے ہو کہ مسلمان ہون اور کیا رسول اللہ
[illegible] نے نہین کہا کہ دجال کی اولاد نہوگی حالانکہ مین اپنی اولاد مدینہ مین چھوڑے چلا آتا ہون - کیا رسول اللہ
[illegible] نے نہین کہا کہ دجال مدینہ مین داخل نہونے پاویگا اور نہ مکہ مین داخل ہونے پاویگا حالانکہ مجھے دیکھتے ہو
[illegible] اور اب مکہ جاتا ہون - ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسکی باتون سے قریب ہوا کہ مین
[illegible] لوگون کے بیان کی تردید کرون کہ اتنے مین وہ پھر بولا کہ تم یہ جان رکھو کہ واللہ مجھے خوب معلوم ہی
[illegible] کون اسکے ماں باپ ہین اور مین خود اسکو پہچانتا ہون اور خوب جانتا ہون کہ فی الحال وہ کہان ہی

مین نے کہاکہ ہٹ تیرا بُرا ہو۔ اتنے مین ابن الصیاد سے کہا گیا کہ بھلا تجھے پسند ہو کہ تو دجال
میرے سامنے پیش کیا جاوے تو مین اسکو کمر وہ نہین رکھون۔ رواہ مسلم باسناد صحیح
جو استدلال کیا کہ دجال کے اولاد نہو گی اور وہ کافر ہوگا اور مکہ و مدینہ مین داخل
کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کا یہ حال اسوقت کے واسطے بیان فرمایا
کہتا ہو کہ اسوقت بھی اسکے کفر پر دلیل موجود ہو اسواسطے کہ اس نے کہا کہ اگر مجھے دجالی
ناگوار نہو۔ حالانکہ علماء رح نے تصریح کردی کہ اگر کسی مسلمان نے قصد کیا کہ وہ پچاس برس بعد کافر
ہوگیا اور اگر اس نے چاہا کہ مجھے ابلیس بنایا جاتا تو مین منظور کرلیتا تو وہ کافر ہوگیا۔ پس ابن
اگرچہ بظاہر بصورت اسلام ہو۔ اسی واسطے نووی رح نے کہا کہ اس کا اسلام ظاہر کرنا و حج و جہاد کرنا
دجال نہین ہی۔ مترجم کہتا ہو کہ یہ جو اس نے کہا کہ مین اسکو پہچانتا اور اسکا مولد جانتا و اسکے والدین
یہ کہ اب وہ کہان ہی۔ تو شاید اس نے اپنے نفس سے توریہ کیا ہو یعنے وہی خود تھا تو اس نے بیان کر دیا
ہو کر آوے تو اس مدت مین اسکے کوئی اولاد نہو گی۔ حالانکہ ابن الصیاد سے جو اولاد مدینہ مین تھی از انجملہ
نام عمارہ ہی وہ ثقہ فاضل ہی اس نے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی خدمت پائی اور جامع ترمذی و ابن ماجہ مین
حدیث کی روایت موجود ہی اور اسمین کچھ تردد نہونا چاہیے کیونکہ آذر جیسے سے اللہ تعالے نے خلیل اللہ ابراہیم
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا اور یہ اللہ تعالے کی حکمت ہی۔ نووی رح نے لکھا کہ دجال نے جسوقت
صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے انکار کیا اور اپنی نبوت کا دعوے کیا تو اسوقت قریب بلوغ تھا۔ مین کہتا ہون
صحیح کی بعض روایات مین مصرح ہی۔ پھر جب بالغ ہوا تو امام خطابی رح نے ذکر کیا کہ سلف رضی اللہ عنہم نے
اختلاف کیا ہی چنانچہ روایت ہی کہ اس نے توبہ کی اور عبداللہ اپنا نام رکھا اور مدینہ مین اسکا انتقال ہوا
اسپر نماز پڑھنی چاہی تو اسکا چہرہ کھولکر لوگون کو معائنہ کرا دیا گیا۔ لیکن حضرت ابن عمر و جابر رضی اللہ عنہم سے
کہ یہ دونون بدون شک کے کہتے کہ ابن الصیاد دجال ہی اور جابر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ وہ تو اسلام لایا
اگرچہ اسلام ظاہر کیا وہ دجال ہی۔ مترجم کہتا ہو کہ یہ روایات مشعر ہین کہ ابن الصیاد کی موت مدینہ مین
اور صحیح روایات مین آیا ہو کہ وہ ایام الحرہ مین گم ہوا ہی یعنے بعد شہادت امام حسین علیہ رضوان اللہ تعالے
مدینہ پر قتال کیا اور وہ حرہ کی لڑائی معروف ہی تو اسوقت مین ابن الصیاد گم ہوا
تو اسکی موت مخفی نہو تی۔ اور صحیح مسلم مین نافع رح سے روایت ہی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما
نے ... تو اس سے ایسی بات کہی جس سے وہ غضبناک ہوگیا تو ایسا پھول گیا کہ تمام گوچہ اس
عنہ اپنی بہن ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہان گئے اور انکو اس واقعہ کی خبر پہنچی
تجھپر اللہ تعالے رحم کرے تجھکو ابن صیاد سے کیا کام تھا او تجھے یہ بات معلوم نہین
نے فرمایا تھا کہ اسکو ایک غصہ ایسا پہونچیگا کہ وہ نکلیگا۔ دوسری روایت مین ہی کہ

Marfat.com

[illegible] جان گیا مین نے وہان بعض سے کہا کہ تم لوگ بیان کرتے ہو کہ
[illegible] کہا کہ تو نے ہم سے جھوٹ کہا اور واللہ ہمکو تمہارے بعضون نے خبر دی کہ
[illegible] زیادہ ہو جاوین اور لوگ کہتے ہین کہ اسکی آج کل یہی حالت ہے۔ پھر کچھ دیر
[illegible] دوبارہ اس سے گلی مین ملاقات ہوئی اور اسوقت مین اسکی آنکھ کا ڈھیلا نکل آیا تھا۔
[illegible] مین نے اس سے کہا کہ کب سے تیری آنکھ کی یہ حالت ہو گئی کہنے لگا کہ مجھے نہین
[illegible] اور [illegible] ہے کہ مجھے نہین معلوم ہے۔ کہنے لگا کہ اگر اللہ تعالے چاہے تو تیری اس لاٹھی
[illegible] جیسے انتہا درجہ پر گدھے کی آواز سنتے ہو اور میرے بعضے ساتھی کہتے ہین کہ مین نے
[illegible] سے مارا کہ میری لاٹھی ٹوٹ گئی اور واللہ مجھے خود نہین معلوم کہ مین نے اسکو اسطرح مارا ہے
[illegible] حاکر ام المومنین رضی اللہ عنہا سے بیان کیا تو ام المومنین نے فرمایا کہ برادر تیری اس سے کیا غرض
[illegible] یہ معلوم نہین کہ [illegible] ایک غصہ پہونچیگا۔ جب ہی اللہ تعالے اسکو لوگون پر بھیجیگا۔ (رواہ مسلم) مترجم کہتا ہے
[illegible] قول ان علما کا ہو جو کہتے ہین کہ ابن الصیاد خود وہ دجال نہین تھا جو معروف ہے مگر یہ بھی ایک دجال تھا
[illegible] سے یاد کرو کہ اصلی دجال سے پہلے اسکے نائب بہت لوگ ہونگے تو شاید ابن الصیاد پہلا وہ شخص ہو جو طبقہ تابعین
[illegible] سے فتنہ پھیلانے والا ہو مثلاً وہ اپنے بھیس مین خوارج و روافض و معتزلہ مین فساد پھیلاتا ہو اور اسی طرح
[illegible] ہوتے جاوینگے یہانتک کہ آخر مین اصلی دجال ظاہر ہوگا اور تجھے ہوش کرنا چاہیے کہ یہ شان الٰہی جانب
[illegible] بھی اسی طرح معروف ہے کہ ہر ایک خاص خاص قومون مین انبیاء علیہم السلام بھیجے پھر تمام جہان کے واسطے
[illegible] صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کو ارسال فرمایا۔ بالجملہ ابن الصیاد ایک فتنہ تھا جس سے اللہ تعالے نے مومنون کو
[illegible] اسکے پاس صادق وکاذب آتا تھا۔ مترجم کہتا ہے کہ انکشاف سے شاید اس کو اپنا فرشتہ و اپنا ہمزاد معلوم
[illegible] شیاطین ہی ہون مگر بعض بات جو اسکو سچ بتلاتے تب تو وہ صادق سمجھتا اور باقی جھوٹ سے اسکو جھوٹا
[illegible] استرق السمع فاتبعہ شہاب مبین۔ کی تفسیر مین بیان ہو چکا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ شیاطین جو بات کہ ملائکہ
[illegible] ہین اور اپنے کاہنون کے دل مین ڈالتے ہین وہ سچی ہوتی ہے ولیکن کاہنون سے تو بہت باتون کے
[illegible] شیاطین [illegible] اٹکل سے بتلاتے ہین وہ سب جھوٹ ہوتے ہین۔ اور حدیث مین ہے
[illegible] اپنے لشکرون کو بھیجتا ہے (الحدیث)۔ لہذا جب ابن صیاد نے کہا کہ مین عرش کو
[illegible] سمندر مین ابلیس کے تخت کو دیکھتا ہے۔ ھ۔ اور حال کھل گیا کہ وہ ابلیس کے کارگزارون
[illegible] نے اسکے واسطے امتحان لیا اور وہ اسطرح کہ آیات الٰہی عزوجل کی تلاوت سے شیطان
[illegible] قولہ تعالے یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشے الناس ہذا عذاب الیم۔
[illegible] کے جواب دیا کہ ہو الدُخ۔ وہ دخ ہے یعنے ہرگز اسکے ساتھی شیطان کو
[illegible] اسکو [illegible] کیونکہ یہ کلمہ آیت مین سے ہے تو اسکے ساتھ بھی نو ہے

بس اس نے بدلکر اُسکی جگہ لفظ دخ کہا اگرچہ اُسکے معنے بھی …

بِسْمِ اللّٰہِ …

شروع ساتھ نام اللہ کے

مع عند المتقدمین

حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ …

قسم ہے اس کتاب واضح کی ہمنے اُسکو اُتارا ایک برکت کی رات مین ہم ہین ڈر سنانے …

يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۙ رَحْمَةً …

جدا ہوتا ہی ہر کام جانچا ہوا حکم ہوکر ہمارے پاس سے ہم ہین بھیجنے والے …

وقف لازم

هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۙ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ

سنتا جانتا رب آسمانون کا اور زمین کا اور جو انکے بیچ ہے اگر تمکو یقین ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ

کسی کی بندگی نہین سواے اُسکے جلاتا ہی اور مارتا ہی رب تمہارا اور رب تمہارے اگلے باپ دادون کا

حٰمٓ اللہ تعالے اسکی مراد سے خود ہی خوب آگاہ ہی اور سواے اسکے کسی کو اسکی حقیقی تاویل معلوم نہین … اسرار معرفت مین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی شان کے لائق ظاہر ہوتے ہین وہ وحی رسالت مین … بلکہ معرفت مین سے ہین جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تم سب سے زیادہ اللہ تعالے کی شان سے … ہون اور تم سب سے زیادہ اُس سے ڈرنے والا ہون (البخاری) پس یہ معرفت وفہم قرآنی کچھ احکام رسالت مین سے … کہ وہ عام لوگون کو پہونچائی جاوے اور یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی اپنے اپنے مراتب کے موافق درجہ بدرجہ … جب اُنمین سے بعضے اکابر اپنی معرفت سے کچھ بیان کرتے تھے تو بعضے تابعین کو ابتدائی حالت مین … کوئی خاص علم ہی حتے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت مین بہت سے اسرار بیان فرمائے … منافق یہودی نے لوگون سے خفیہ کہنا شروع کیا کہ علی بنام الٰہی ہی اور بعضون سے کہا کہ اسکو اسرار … اُس نے جس قسم کا بھولا شخص پایا اُسی طرح اُسکو بہکایا یہانتک کہ بہت سے عوام مین یہ خیالات … موافق جس کسی کو اپنے گمان مین مرد عابد دیکھتے تھے اُسکی بات کو مان لیتے تھے اور … کرنے کے لیے بہت عبادت دکھلائی تاکہ لوگ میرے معتقد ہو جاوین اور بہکانے … اس زمانہ مین مسلمانون کے درمیان اختلاف وپھوٹ پڑی ہی اور … رضی اللہ عنہ کے واسطے فتنہ برپا کرنے مین اُسکو کامیابی ہو چکی تھی … حق مین فرمایا لقد صدق علیہم ابلیس ظنہ۔ یعنے البتہ ابلیس نے لوگون پر اپنا گمان … لے لوگون مین فساد ڈالنے کا گمان ٹھیک کر لیا۔ پھر جب حضرت …

Marfat.com

[illegible] فساد پھیلانا شروع کیا جیسے حضرت عیسے علیہ السلام کے بعد ایک
[illegible] حضرت عیسے علیہ السلام مین الوہیت تھی اسی طرح اس ابن سبا منافق
[illegible] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر کچھ لوگون کو برانگیختہ کیا - اور کئی وجہ سے اسکو
[illegible] اپنی قوم کے مسلمانون کے ساتھ سلوک کرنا چاہا اور انکو جابجا عامل مقرر کیا اور بعضے
[illegible] بھی تھے - اور موافق دستور کے حضرت علی رضی اللہ عنہ و دیگر اکابر صحابہ ان لوگون کے
[illegible] عنہ سے شکایت کرتے تھے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ مین بہت تاکید فرمائی
[illegible] نصیحت و خیرخواہی پر بیعت لی تھی اور حدیث مین فرمایا کہ دین یہی خیرخواہی ہے بلکہ اسکو مکرر
[illegible] عنہم مین یہ طریقہ معروف تھا لیکن جب شام و روم و فارس و مصر وغیرہ کے لوگ مسلمان ہوئے
[illegible] مدت سے خودرائی و ظلم کی بادشاہت چلی آئی تھی تو انھون نے یہ طریقہ نصیحت دیکھکر اپنے زعم باطل مین
[illegible] لوگون مین باہم نااتفاقی ہے کہ خلیفہ سے اس طرح بے دھڑک یہ لوگ شکایت کرتے ہین پس اس موقع پر اس یہودی
[illegible] نے ان عوام الناس کو برانگیختہ کیا چنانچہ پانچہزار کی جماعت سے یہ لوگ مدینہ پر چڑھ آئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم خود
[illegible] عثمان رضی اللہ عنہ کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ ایسے لوگون کو معزول کرکے سزا دیجیے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
[illegible] وغیرہ کو گرفتار کرکے سزا بھی دی تھی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے خیال کیا کہ ان لوگون کی شکایت سے حضرت عثمان رضی
[illegible] علاج کردینگے اور یہ کسی کو گمان بھی نہ تھا کہ فسادی لوگ یہانتک نوبت پہونچا دینگے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو
[illegible] کرین ولیکن ابن سبا وغیرہ منافقون نے ایک رات ان سب کو اس بات پر آمادہ کیا چنانچہ یہ نادان لوگ ایسا ہی
[illegible] اور آخر انکا فتنہ بہت بڑھ گیا اور شام مین جو مسلمانون کے لشکر جرار موجود تھے اور معاویہ رضی اللہ عنہ وہان
[illegible] جب انکو یہ خبر پہونچی تو اس واقعۂ جانکاہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خون آلودہ پیراہن دیکھکر سب لوگ سخت
[illegible] مین آ گئے اور انھون نے قطعی قصد کیا کہ ان بلوائیون کو چن چن کر عذاب سے مارینگے اور یہان بلوائیون نے
[illegible] مین شور و فساد مچانا شروع کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب صبح کو سنا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید
[illegible] اسوقت انکو خواب سے بیدار کیا اور سب لوگ ہتھیار باندھکر یہ فساد دور کرنے پر متفق ہوئے ولیکن
[illegible] تو انھون نے سب سے افضل یعنے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ امام ہون - حضرت
[illegible] انکار کیا تب لوگون نے حضرت طلحہ و زبیر وغیرہ رضی اللہ عنہم سے درخواست کی مگر انھون نے بھی نہ مانا
[illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دروازہ گھیرا اور قسم دلائی کہ شریعت کی حفاظت کے واسطے
[illegible] جہانتک ہم جانتے ہین اب آپ اس امت مین افضل ہین پس آپ ہماری امامت اور
[illegible] کی خلافت قبول کیجیے۔ آپ نے نیم راضی ہوکر اسوقت انکو واپس کیا اور نماز ظہر کا وعدہ دیا
[illegible] رضی اللہ عنہما آئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ یا حضرت اسوقت آپ اس خلافت کو
[illegible] اسوقت خلافت قبول کرینگے تو معاویہ مع افواج شام کے یہی گمان کرینگے کہ بلوائیون کو

Marfat.com

آپ کے ساتھ سازش تھی پس آپ چند روز خاموش ہوں تاکہ معاویہ [illegible]
گرفتار کریں تاکہ جو صدمہ عظیم تمام یمن کے مسلمانوں و ملک حجاز کے مسلمانوں کو [illegible]
آپ خلافت کو قبول کیجیے اور قسم ہے اللہ وحدہ لاشریک کی کہ اگر آپ [illegible]
لائے جاوینگے کیونکہ بالاتفاق جمیع مسلمانوں میں آپ سے بہتر [illegible]
خون کا دعوے معاویہ کو اول پہونچتا ہے اور جمیع افواج یمن و شام میں [illegible]
اللہ تعالے نے بیگناہ مقتول کے اولیاء کے واسطے نصرت رکھی ہے چنانچہ [illegible]
جعلنا لولیہ سلطانا فلا یسرف فی القتل انہ کان منصورا۔ یعنے جو شخص کہ مظلوم [illegible]
غلبہ دیدیا پس قتل میں اسراف نہ کرے بیشک وہ منصور ہے۔ھ۔ اور جب عثمان کے خون [illegible]
غالب و منصور ہونگے۔ پھر میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ [illegible]
افواج شام خود ہی اگر آپ کو تلاش کرکے خلیفہ بنادیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ اس بات کی [illegible]
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا کہنا نہ مانا اور آخر وہی ہوا کہ تمام مسلمانان شام و یمن کے [illegible]
باہم تلوار کھینچ گئی اور یہ امر الٰہی مقدر تھا۔ جب ظہر کی نماز پڑھ کر آپ نے خلافت منظور کی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ کا [illegible]
اور بلوائیوں کے مقابلہ میں ہتھیار باندھے تو بلوائیوں نے فوراً اپنی اطاعت کا پیغام دیا اور [illegible]
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیعت کے واسطے حاضر ہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر سے جو کچھ مال [illegible]
پھیر دیا اور حکم شریعت ان بلوائیوں کے حق میں مشتبہ ہوگیا چنانچہ ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ان [illegible]
قصاص لیا جاوے اور بعضوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول یاد دلایا کہ جب صنعاء یمن میں ایک عورت [illegible]
ساتھیوں نے ایک مرد کو قتل کیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سب کو قصاص میں قتل کیا اور فرمایا کہ اگر [illegible]
لوگ اُسکے قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر ڈالتا۔ پس یہ جماعت صحابہ اس امر کی منتظر تھی کہ ان [illegible]
میں قتل کیا جاوے اور ادھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بلوائیوں کی توبہ قبول کی اور فرمایا [illegible]
بلوائیوں پر قصاص نہیں رہا۔ اسوجہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے معنے یہ ہیں کہ [illegible]
معلوم ہوں اگرچہ کثرت ہوں تب وہ قتل کیے جاتے ہیں بخلاف باغیوں کے کہ اول [illegible]
ایک دلیل لائے تھے اگرچہ وہ دلیل ٹھیک نہیں ہے اور دوم یہ کہ عام بلوہ میں خاص قاتل [illegible]
حالانکہ خاص قاتلوں میں اگر کسی وجہ سے اشتباہ پیدا ہو جاوے تب وہ قصاص [illegible]
یہ شبہہ تھا پس قصاص کی کوئی صورت نہ تھی پس اجتہاد یہی ٹھیک ہے ولیکن ایسا [illegible]
نہ آیا ہے کہ جہت سے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اس سے مخالف ہوئے پھر [illegible]
کے واسطے مدد دیجاوے پس ان لوگوں پر فرض ٹھہرا کہ خالص اللہ تعالے کے [illegible]
لوگ جبکہ مستحب و سنت کو چھوڑنا مثل پہاڑ کے گران سمجھتے تھے تو بھلا [illegible]

Marfat.com

[illegible] نیت سے اللہ تعالے کے واسطے تھا۔ اور حق عزوجل نے سب کو معذور فرمایا اور انکی حسن نیت
[illegible] صحابہ کے بارے مین [illegible] یہ ہی کہ اول ہم سوال کرتے ہین کہ اللہ تعالے عالم الغیب ہی۔ کہو کہ ہان۔ دوم
[illegible] اللہ تعالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جن صحابہ رضی اللہ عنہم کو بشارت دی یا
[illegible] بشارت دی وہ تحقیق ہوا اور جو کچھ ہم لوگون مین سے کوئی شخص اپنی راے سے تجویز کرے اگر وہ
[illegible] بشارت کے خلاف ہے تو وہ قطعاً کذب و باطل ہی۔ کہو کہ ہان۔ اب ہم کہتے ہین کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مین ہزارون
[illegible] کہ ایمان کی خوبی ظاہر ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رضامندی سے اللہ تعالے کی رضامندی
[illegible] جو لوگ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مکرم و مقبول تھے وہ تمام جماعت مین مشہور معروف تھے اور
[illegible] سب کے مراتب انہین مشہور تھے حتے کہ جو لوگ منافق تھے وہ بھی سب مین مشتہر و معروف تھے اور انکی شب و
روز کی [illegible] اوقات سب مین معروف تھی اسواسطے کہ ایک احاطہ مین انکے چھوٹے چھوٹے مکانات بمنزلہ جھونپڑون کے تھے
[illegible] سب کے سب ایک دوسرے کے حال سے واقف رہتے تھے۔ اب ہم کہتے ہین کہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و
[illegible] زبیر و سعید بن زید و سعد بن ابی وقاص و عبد الرحمن بن عوف و ابو عبیدہ بن الجراح۔ یہ دس صحابہ تمام اصحاب
[illegible] معروف مشہور تھے اور سب کے نزدیک انکے مراتب سب مین اعلے مشہور تھے اور یہ تواتر و اشتہار برابر تابعین مین
بڑھتا ہی چلا آیا اور انکے علاوہ مشہور صحابہ سب انہین مومنین مشہور و معروف تھے تو جب اللہ تعالے نے نازل فرمایا
اولئک ہم المومنون حقا۔ تو سواے منافقین کے جو مشہور تھے باقی یہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم بالاجماع اسکے مصداق ہوکر
مشہور و معروف چلے آتے ہین اور اللہ تعالے نے قولہ اولئک ہم المفلحون۔ اور۔ اولئک ہم الصادقون۔ وغیرہ آیات
بکثرت بشارات سے انکو مشہور کیا حتے کہ آخر مین نازل فرمایا۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔ اللہ تعالے انسے راضی ہوگیا اور
وہ اللہ تعالے سے راضی ہوئے۔ ہ۔ اب سمجھ لو کہ یہ محض غلط ہی کہ اللہ تعالے جانتا نہین تھا۔ اور یہ بھی ممکن نہین کہ اللہ تعالے
[illegible] بعنوان دیگر پھر ناراض ہو جاوے کیونکہ اللہ تعالے کی صفات مین تغیر محال ہی تو ثابت ہوا کہ اللہ تعالے نے علم الغیب سے
[illegible] دی کہ یہ لوگ برحق سچے مومن ہین۔ یہ خبر برابر صحیح صادق ہی جو کوئی اسکو جھوٹ مانے وہ کافر ہی۔ اور جب اللہ تعالے
[illegible] راضی ہوا تو جو کوئی نہ مانے وہ خود کافر ہی۔ اور قطعاً متواتر یقینی معلوم ہوا کہ یہ سب [illegible] رضی اللہ عنہم اسمین داخل
ہین تو جو کوئی نہ مانے وہ کافر ہی۔ اب ہم نے قطعاً جان لیا کہ جو کچھ آخر دم تک انھون نے کیا وہ اللہ تعالے کے یہان اسی
طرح مقبول ہی جسطرح اس نے آیات مین خبر دیدی تو ہم نے جان لیا کہ وہ سب حق پر رہے اور سب شہید ہین۔ پھر
[illegible] اپنی راے سے لگاتا اور اپنی راے سے اسکے بارہ مین فیصلہ کرتا ہی وہ ابن سبا یہودی کی طرح منافق گمراہ ہی
[illegible] اس طرح دھوکا دیتا ہی کہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم اس آیت مین داخل نہین ہین تو وہ کذاب جھوٹا ہی کیونکہ اس نے
[illegible] جھٹکار کیا اور اس کمبخت کا وجود اس زمانہ مین کہان تھا جو اپنے خبیث دل سے جھوٹی بات گڑھ کر بیان
[illegible] واسطے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ مین مخالفت کرتا ہی۔ اور فرقہ روافض نے اور فرقہ
[illegible] دیکھا کہ [illegible] مشکل ہی کہ حضرت عالم الغیب نے جو خبر دی وہ ضروری ہمیشہ کیواسطے

Marfat.com

ہوئی تو ان گمراہوں نے یہ فتنہ نکالا کہ تقدیر کچھ نہین ہی بلکہ جیسے اعمال کرے اسی کے موافق [illegible]
یہ نتیجہ نکالا کہ جب اللہ تعالے نے انکو مومن صادق و مومن برحق فرمایا تو عتاب و [illegible]
فاسق ہو گئے۔ مترجم کہتا ہی کہ ان بدبختوں نے دو طرح گمراہی سیکھی۔ اول تو تقدیر سے انکار کیا [illegible]
اسکے اعمال پر بدی کا حکم لگایا حالانکہ جو عمل ایسا ہو کہ اسمین یہ صورت ہو کہ اگر نیت نیک ہو [illegible]
ایسے عمل مین نیت پر حکم ہی جیسے کسی فوج نے ایک قوم سے لڑائی کی اگر جہاد کی خالص نیت ہو تو ثواب [illegible]
یہ کام کیا تو بد ہی اسی طرح صحابہ رضی اللہ عنہم مین باہمی لڑائی مین اگر خالص اللہ تعالے کے واسطے ہو [illegible]
وعداوت دنیاوی ہو تو بد ہی لیکن نیت کو سوائے اللہ تعالے کے کوئی نہین جانتا ہی تو [illegible]
جان لی اور اپنے واسطے علم الغیب کا دعوے کر کے کفر سمیٹا حالانکہ اہل الحق کو تو انکی نیک نیتی کی یہ دلیل ملی کہ [illegible]
ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے جنتی ہونے کی خبر دیدی ہی تو ضرور انکے افعال نیک نیت پر ہین بالجملہ [illegible]
بلکہ اسمین نور ایمان موجود ہی تو قرآن پاک مین ایسے صریح آیات موجود ہین کہ شیطان کو وسوسہ ڈالنے کا کچھ [illegible]
بلکہ اہل الحق کو روافض و خوارج کی گمراہی سے نہایت تعجب ہوتا ہی اور سوائے اسکے کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ [illegible]
قلب مین بصیرت کچھ نہین ہی اور ساتھ ہی یہ یقین حاصل ہی کہ اللہ تعالے ہی ہدایت پیدا فرماتا ہی پھر کافر [illegible]
کیونکر اللہ تعالے کی الوہیت سے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے منکر ہین اور یہ بہت ہی تعجب [illegible]
پھر جیسے کفار و مشرکین ایسی صریح بات سے کفر کر کے شرک لیتے ہین ایسے ہی روافض و خوارج ہین کہ صحابہ رضی اللہ عنہم [illegible]
اور یہین سے بندۂ مومن کو تنبیہ قدرت ہی کہ اللہ تعالے کی شان الوہیت اپنی مخلوقات مین جاری ہی یہان اسباب [illegible]
دخل نہین بلکہ یہ اسباب اپنے سبب جلشانہ کی قدرت کے تابع ہین اور اسی معنی مین ابن سبا یہودی کا معاملہ [illegible]
سبب ہو گیا اور تقدیر الٰہی عزوجل جاری تھی کہ یہ امت بھی یہود و نصارے کی طرح متفرق متعدد فرقے ہو جاوے [illegible]
فقط ایک سواد اعظم رہے وہی حق ہی اور وہ اہل السنۃ والجماعۃ ہین اور مترجم نے یہان بعض فوائد سے ان مضامین [illegible]
اور اہل الحق کے واسطے جو ازلی سعادت سے مشرف ہوئے ہین اطمینان قلبی اور ایمان توحید حاصل ہوگا اور [illegible]
اُنکے قلوب صاف قبول کر لیتے ہین اور اسی قسم سے متشابہات ہین کہ اہل الحق کے نزدیک انکی تاویل حقیقی کو اللہ تعالے [illegible]
جانتا ہی اور اُسکے اسرار کو انبیا و اولیا اپنے اپنے فہم کے لائق سمجھتے ہین اور جسقدر معرفت زیادہ [illegible]
زیادہ ہی لیکن اسکے واسطے طریقہ تعلیم ظاہری نہین ہی اور نہ کوئی باطنی تعلیم ہوتی ہی بلکہ جسقدر اتباع شریعت [illegible]
نیک نیت و صدق و اخلاص سے ظاہر و باطن ہر دم قائم ہو اسی قدر حق کا ظہور ہوگا پس حٰم کی تفسیر مین [illegible]
اللہ تعالے ہی اسکی مراد کو خوب جانتا ہی سب اسرار تو وہ بیان مین نہین ہین بلکہ وہ تو معرفت کی [illegible]
اسی کو حاصل ہی حتے کہ عارف اگر بیان کرے کہ اللہ تعالے نے مجھے معرفت نفیسہ عنایت [illegible]
بادشاہت محض نجاست ہی۔ اس سے سننے والے کو سوائے شوق کے کچھ حاصل نہین [illegible]
کشف مذکور ہین چنانچہ لکھا کہ قولہ تعالے حٰم۔ (ح) وحی خاص (م) بجانب محمد [illegible]

Marfat.com

[illegible] مین ایک تمجید پیدا فرمایا جو بغیر محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے لائق معرفت ہی اور وہ وحی رسالت نہین ہی
[illegible] کوئی مطلع ہو سکی واسطے قولہ تعالے فاوحی الے عبدہ ما اوحی الآیہ مین جو شب معراج مین وحی فرمائی
مذکور نہین ہی کیونکہ وہ بھی منجملہ اسرار کے ہی۔ مترجم کہتا ہی کہ جب یہ بات بذریعہ روایات کے معلوم ہوئی کہ حضرت جبرئیل
علیہ السلام اپنے مقام سدرۃ المنتہے سے آگے نہین بڑھے تھے تو اُنکے ذریعہ سے وحی کیونکر ہو سکتی تھی بلکہ ضرور ہی کہ یہ وحی سری
[illegible] اللہ عزوجل نے چاہا ہو اور اللہ تعالے خوب جانتا ہی کہ اُسکی کیا مراد ہی۔ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ قسم ہی کتاب مبین کی
[illegible] شاید کتاب مبین سے لوح محفوظ مراد ہو کیونکہ لوح محفوظ بھی ام الکتاب ہی اور شاید کہ اس سے قرآن مجید مراد ہو اور
یہی کو بیضاوی رح نے ذکر کیا اور یہی شیخ جلال محلی نے لکھا (س) اور امام ابن کثیر رح نے بھی اسی پر اقتصار فرمایا چنانچہ لکھا کہ اللہ تعالے
قرآن مجید کی عظمت سے آگاہ فرماتا ہی کہ کتاب مبین کی قسم ہی۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ
ہم نے اس کتاب کو مبارک رات مین نازل فرمایا ہم ہی ڈر سنانے والے ہین۔ ف اس آیت مین اللہ تعالے نے لطیف بلاغت
کے ساتھ قرآن مجید کی فضیلت ظاہر فرمائی کہ اسی کی قسم کھا کر اسی کو اُتارنا مبارک رات مین بیان فرمایا اور تنبیہ فرمائی کہ یہ
ہمارے علم قدیم کے موافق واقع ہوا ہی کہ ہمارے علم مین یہ بات قرار پائی تھی کہ اس کتاب سے انذار فرماوین یعنے کافرون و
مشرکون کو خوف دلاوین جو اللہ تعالے کی توحید سے مُنھ موڑتے ہین۔ اور شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ منذرین سے یہان مراد ہی
کہ لوگون کو ہم ایسے احکام تعلیم فرمانے والے ہین جو دنیا مین اور آخرت مین اُنکو نافع ہون اور مضرت سے بچ جاوین تا کہ
بندون پر اللہ تعالے کی حجت پوری ہو جاوے (ابن کثیر رح) اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا
کہ قرآن مجید تمام مہینون و برسون مین نازل ہوتا رہا حالانکہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ ہم نے اُسکو مبارک رات مین اُتارا اور
دوسری آیت مین فرمایا۔ انا انزلناہ فے لیلۃ القدر پھر اسکے کیا معنے ہین۔ ابن عباس رض نے فرمایا کہ اگر مین مرجاتا اور لوگ
تیرے واسطے اسکا کوئی جواب نہ نکالتے تو شاید تو گمراہی اختیار کر لیتا یعنے تو ایسی قوم مین سے ہی کہ جنھون نے اپنی راے
و عقل کی اتباع اختیار کی ہی اور خارجی ہو گئے ہین کہ امر حق کو اپنی راے کے تابع بناتے ہین حالانکہ ایمان کی شان یہ ہی کہ حق
کے تابع ہو اور اگر اپنی راے مین نہ آوے تو اپنی راے کا قصور سمجھکر حق کو مضبوط پکڑے رہے۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ قرآن مجید یکبارگی لوح محفوظ سے اس آسمان دنیا کی بیت المعمور مین لیلۃ القدر مین اتارا گیا پھر وہان سے آہستہ آہستہ
تھوڑا تھوڑا موافق وقائع کے نازل ہوتا رہا۔ اسی طرح قتادہ و ابن زید رحمہما اللہ تعالے نے بھی کہا کہ اللہ تعالے نے قرآن مجید کو
ام الکتاب سے اس آسمان دنیا پر لیلۃ القدر مین اُتارا پھر وہان سے بیس برس مین تھوڑا تھوڑا کر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
پر جبرئیل علیہ السلام لاتے رہے یعنے جس واقعہ مین حکم الٰہی جسقدر آیات کے واسطے ہوتا تھا اُسی قدر جبرئیل علیہ السلام لاکر
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وحی پہونچاتے تھے۔ مترجم کہتا ہی کہ اس سے لیلۃ القدر کی فضیلت بھی ظاہر ہو گئی کہ اُسمین
قرآن مجید کے مثل نعمت عظمٰی نازل فرمائی گئی باوجود اسکے اللہ تعالے نے لیلۃ القدر کی فضیلت مین زیادہ فرمایا بقولہ تعالے
فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ اسی رات مین ہر امر محکم کی تفصیل فرمائی جاتی ہی۔ ف محکم سے مراد یہ ہی کہ اسمین تبدیل
[illegible] بعض کثیر اور خطیب رح نے لکھا کہ امر محکم سے یہ مراد ہی کہ اسمین کسی وجہ سے گرفت وطعنہ کی مجال نہین ہی

Marfat.com

مترجم کہتا ہو کہ شیخ ابن کثیرؒ کا قول بہتر ہو۔ کیونکہ یہان امر سے مراد یہ ہو کہ اس سال
انند پیدائش و موت کے و ایمان و کفر کے و رزق و قحط وغیرہ کے و فتح و شکست وغیرہ
وحوادث و جزئیات جو اپنے اپنے وقت پر اس سال کے اندر سال آیندہ تک جسطرح
حق مین واقع ہونے والے ہین سب بطور محکم بیان کر دیے جاتے ہین کہ انمین کچھ تغیر و تبدل نہین
جاتے ہین پس جسطرح اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمائے ہین ملائکہ اُسی طرح اُنکو عالم مین پاتے ہین
دیکھکر اُسکی الوہیت کی تسبیح پڑھتے ہین۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جو کچھ اس سال مین
و موت ہونے والی ہو وہ غیب قدر مین لکھ دیجاتی ہو حتیٰ کہ یہ بھی لکھدیا جاتا ہو کہ فلان حج کریگا اور فلان
امۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرۡسِلِيۡنَ ۚ رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ
یہ تفصیل ہماری طرف سے حکم کے ساتھ ہوتی ہو بیشک ہم رسول بھیجنے والے ہین تیرے رب کیطرف سے
تیرا رب خوب سننے والا جاننے والا ہو۔ ف یعنے لیلۃ القدر مین سب امور کو تفصیل محکم کے ساتھ اللہ تعالیٰ
مفصل فرماتا ہو اور جو کچھ تمام سال مین واقع ہوتا ہو تو اس مبارک رات مین اس کتاب مبین یعنی قرآن مجید کا نازل ہونا
تو کسی کو اسمین شک و وہم کی مجال نہین ہو کیونکہ ہمارے علم قدیم مین یہ واقع ہوا تھا کہ ہم رسولون کو بھیجنے والے ہین
مطابق ہم نے اس کتاب مجید کو نازل فرمایا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو منجملہ رسولون کے خاتم المرسلین کر کے بھیجا
صلے اللہ علیہ وسلم کو اسمین معرفت کا پایہ ظاہر ہو چکی تھی اور آپ خوب جان چکے کہ اللہ تعالیٰ کی شان مین مخلوقات کو کوئی
نہین ہو بلکہ بغیر کتاب و رسول وہ اپنے خالق عزوجل کی توحید پر مامور ہین اندا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب
رحمۃ من ربک یعنی اس کتاب مجید کا محمد رسول اللہ پر نازل فرمانا تیرے رب کی رحمت ہو اور اللہ تعالیٰ کی
اپنے بندون کی ماہیت و حالت کو خوب جانتا ہو اور اُنکی عاجزی کو اور اُنکی دعاؤن کو وہی خوب
رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ۘ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّوۡقِنِيۡنَ ۝ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ؕ
رَبُّكُمۡ وَرَبُّ اٰبَآٮِٕكُمُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝ تیرے رب کی یہ شان ہو کہ وہ آسمانون و زمین کا اور ان
درمیانی مخلوقات کا پیدا کرنے والا پروردگار ہو اگر تمکو یقین ہو تو اس بات کو یقین جانو کہ اسی سبب سے
وہی اللہ ہو اسکے سوائے کسی مین الوہیت نہین ہو وہی زندہ کرتا اور وہی موت دیتا ہو وہی تمہارا پروردگار
اگلے باپ دادون کا پروردگار ہو۔ ف پس جن لوگون کو سوائے اللہ تعالیٰ کے معبود بنا لیا
مخلوقات ہین پھر کیونکر معبود ہو سکتے ہین کیونکہ مخلوق کسی حال مین خالق نہین ہو سکتی ہو پس اگلے
کو شرک کرنا گمراہی ہو حالانکہ تم اقرار کرتے ہو کہ آسمانون و زمین وغیرہ سب کا پیدا کرنے والا اللہ
تو مانو ولیکن ظاہر فرمایا کہ ان لوگون کے دلون مین یقین نہین آیا چنانچہ آیندہ آیات
آیت قدسی سے لیلۃ القدر کی بہت فضیلت ظاہر ہوتی ہو۔ اور تعالیٰ کی نعمت اللہ تعالیٰ
سابق انبیاء علیہم السلام پر بھی جو صحیفہ یا کتاب نازل ہوئی وہ اسی رات مین نازل

[illegible] اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول بھیجنے کی شان ہمیشہ اسی طرح واقع ہوئی ہے۔ اور قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ [illegible] ابراہیم کا نزول رمضان مبارک کی اول رات مین ہوا اور توریت کا نزول چھٹی تاریخ رمضان مبارک [illegible] کا نزول بارھویں ماہ رمضان مبارک مین ہوا اور قرآن مجید کا نزول چوبیسوین ماہ رمضان مبارک مین ہوا۔ [illegible] ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سال سے دوسرے سال تک جو کچھ واقع ہونے والا ہے لیلۃ القدر مین [illegible] لکھا جاتا ہے سوائے شقاوت و سعادت کے یعنے کس شخص کے حق مین کفر مقدر ہے اور کس شخص کے حق مین ایمان مقدر ہے [illegible] ہوتا کتاب الٰہی مین مکتوب ہے اسمین کچھ تغیر و تبدل نہین ہوتا ہے (ابن ابی حاتم) اور ابن عمر رضہ نے فرمایا کہ تو آدمی کو [illegible] مین چلتا پھرتا دیکھتا ہے حالانکہ شب برات مین اسکا نام مردون مین نکلا ہے کیونکہ اسی رات مین امور دنیا اس سال سے [دو]سرے سال تک جو کچھ واقع ہونے والے ہین خواہ موت ہو یا پیدایش ہو یا رزق ہو سب لکھدیے جاتے ہین (عبد بن [حمید] وغیرہ) اب یہان غور کرنا چاہیے کہ یہ لیلۃ القدر جسکا نام شب مبارک و شب برات بھی ہے یہ کون رات ہے جواب یہ ہے [کہ] اسمین علماء رح کے دو قول ہین ایک یہ ہے کہ وہ ماہ شعبان المعظم کی چودھوین تاریخ ہے اور دوم یہ کہ وہ ماہ رمضان المبارک کی [لیلۃ] القدر ہے یعنے رمضان مین ایک رات ضرور لیلۃ القدر ہوتی ہے اور اُسی رات مین اللہ تعالے نے جاری فرمایا ہے کہ اس سال سے دوسرے سال تک ہر شخص کے واسطے جو کچھ پیدائش و موت و رزق و طاعت و فسق و فجور وغیرہ مقدر ہوتا ہے وہ سب لکھدیا جاتا ہے حتی کہ زمین کے زلزلے و بجلیان و دیگر آفات و مصائب بھی تفریق و تفصیل کے ساتھ لکھدیے جاتے ہین۔ خطیب رح نے لکھا کہ حضرت قتادہ و ابن زید و دیگر سلف مفسرین مین سے اکثرون کا قول یہ ہے کہ وہ ماہ رمضان المبارک مین لیلۃ القدر ہے اور قلیل لوگون نے کہا کہ وہ ماہ شعبان المعظم کی نصف تاریخ ہے اور یہی عکرمہ رح سے روایت کیا جاتا ہے۔ خطیب وغیرہ رح نے لکھا کہ جنھون نے نصف شعبان المعظم کی رات بیان کی اُنکے چند دلائل ہین اول یہ کہ لیلۃ القدر کے چار نام ہین شب مبارک و شب برات و شب چک و شب رحمت پھر اسکو شب چک کہنے کی یہ وجہ ہے کہ خراج وصول کرنے والا جب لگان کا سب روپیہ حاصل کرلیتا ہے تو ان لوگون کے واسطے برارت نامہ لکھدیتا ہے اور اس رات مین چونکہ اللہ تعالے اپنے مومن بندون کے واسطے برارت لکھتا ہے تو اسکا نام بھی شب چک قرار پایا۔ رسالہ شب برات مین ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے ایک رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گم پایا (یہ شعبان المعظم کی پندرھوین رات تھی) پس مین آپ کی تلاش مین نکلی تو مین نے پایا کہ آپ مقبرۂ بقیع مین ہین پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تجھے یہ خوف تھا کہ تجھپر اللہ تعالے و اسکا رسول ظلم کریگا مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے یہ گمان ہوا کہ آپ اپنی دوسری بیبیون مین سے کسی کے پاس تشریف لیگئے ہین پھر آپ نے فرمایا کہ نصف شعبان المعظم کی رات مین اللہ تعا آسمان دنیا کی جانب نزول فرماتا ہے پس قبیلۂ کلب کی بکریون کے بالون کے شمار سے بھی زیادہ آدمیون کو بخشدیتا ہے (رواہ الترمذی [illegible] ضعیف) اور واضح ہو کہ قبیلۂ کلب اُس زمانہ مین مشہور تھا کہ اس قبیلہ مین تمام عرب سے زیادہ بکریان ہین اور نزول سے یہ مراد ہے کہ [illegible] کی رحمت نازل ہوتی ہے اور بیہقی کی روایت مین ہے کہ قبیلۂ کلب کی بھیڑون کے بالون سے زیادہ لوگون کو اللہ تعا اس رات مین دوزخ سے [illegible] اور حضرت علی رضہ سے مرفوع روایت ہے کہ اس رات مین شب بیداری کرو اور اُسکی صبح کو یعنی پندرھوین تاریخ کو روزہ رکھو [illegible] غروب آفتاب سے پہلے اللہ تعالے آسمان کیجانب رجوع فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ ہے کوئی استغفار کرنے والا

که مین اسکے گناه بخشدون اور ہر کوئی رزق مانگنے والا که مین اُسکو رزق دون اور ہو کوئی [illegible]
عافیت دون اور ہر کوئی ایسا اور ہر کوئی ویسا یہانتک که صبح ہوجاوے دا ابن ماجه [illegible]
تک دعا قبول ہوتی ہی اور دوسری روایت مین ہی که اس رات مین الله تعالے اپنے [illegible]
سوائے ایسے شخص کے جو مشرک ہو اور سوائے ایسے شخص کے جسکو کسی مسلمان سے بغض و کینه [illegible]
رحمه الله تعالے نے اس مضمون کی بہت حدیثین لکھین که اس رات مین الله تعالے [illegible]
مین بہت سے بدکارون کو نکالدیا گیا ہی اور وہ یہ ہین مشرک و کینه دار و قرابت کا قطع [illegible]
کرنے والا اور عاق یعنے مان باپ کی نافرمانی کرنے والا اور شرابی اور زناکار اور وہ شخص جو [illegible]
اپنے ٹخنون سے نیچے لٹکاتا ہی اور عشار جو ظلم سے لوگون سے محصول لیتا ہی اور جادوگر اور نجومی [illegible]
آمیزش سے خبرین بتاتا ہی اور شرطی یعنے حکومت کے سپاہی جو لوگون پر ظلم کرتے پھرتے ہین اور حاکمون [illegible]
مال دلواتا ہی اور نرد کھیلنے والا اور طبله و ڈھولک و تنبورا بجانے والا۔ پس ایسے لوگون کے واسطے مغفرت نہین [illegible]
پہلے اپنے گناه سے توبه نه کرین اور بیہقی نے حضرت عائشه رضی الله عنها کی روایت کو جو امام ترمذی رحمه [illegible] مختصر روایت [illegible]
اسطرح روایت کیا که اس رات آنحضرت صلے الله علیه وسلم میری باری مین میرے یہان تشریف لائے اور کپڑے [illegible]
خواب کا قصد فرمایا اور مین بالکل نہین سوئی تھی که اتنے مین کھٹک سے چونک گئی اور مین نے دیکھا که آنحضرت صلے [illegible]
کپڑے پہن کر باہر تشریف لیگئے اور مجھے کچھ گمان ہوا تو مین بھی آہسته آپ کے پیچھے گئی پھر مین نے دیکھا که آپ تو مقبرہ بقیع [illegible]
پہونچکر مومنین و مومنات اور وہان کے اموات کے واسطے استغفار فرمایا تو میرے دل مین خیال آیا که آپ الله تعالے [illegible]
کام مین ہین اور مین کس خیال مین ہون پھر مین وہان سے تیز روانه ہوئی اور میرے پیچھے آپ بھی آتے تھے مگر مین آپ [illegible]
پہلے حجرہ مین پہونچگئی تھی لیکن میری سانس چڑھ گئی تھی اتنے مین آپ تشریف لائے اور مجھسے فرمایا که تمھاری سانس کیون [illegible]
ہوئی ہی مین نے عرض کیا که میرے مان باپ آپ پر فدا ہون آپ تشریف لائے اور آپ نے خواب کا قصد فرمایا [illegible]
پہنکر باہر تشریف لیگئے تو مجھے گمان سمایا که آپ کسی دوسری بی بی کے یہان جاتے ہین اس خیال سے مین آپ کے پیچھے [illegible]
مین نے بقیع الغرقد مین آپ کو جس شان مین مشغول دیکھا وہ دیکھا آپ نے فرمایا که ای عائشه کیا تجھے خوف تھا که الله تعالے [illegible]
رسول تجھپر ظلم فرماوے بلکه بات یه تھی که اُسوقت جبرئیل علیه السلام میرے پاس آئے اور مجھسے کہا که آج شعبان کی [illegible]
رات ہی اور اس رات مین الله تعالے قبیله کلب کی بھیڑون کے بالون کے شمار سے زیادہ اپنے بندون [illegible]
آزاد کرتا ہی و لیکن ایسے شخص کی جانب رحمت کی نظر نہین کرتا جو اُسکے ساتھ شرک کرتا ہی اور جو [illegible]
سے ناته قطع کرتا یعنے بدسلوکی کرتا ہی اور جو ٹخنون سے نیچے ازار لٹکاتا ہی اور جو مان باپ کی نافرمانی کرتا [illegible]
کسی کی طرف نظر رحمت نہین فرماتا۔ پھر آپ نے کپڑے اُتارے پھر فرمایا که ای عائشه تیری اجازت [illegible]
شب بیداری کرون مین نے عرض کیا که میرے والدین آپ پر فدا ہون میری عین خوشی [illegible]
ہوئے اور جب سجده کیا تو اسقدر دراز سجده تھا که بہت دیر تک بیحس و حرکت [illegible]

[illegible] نے آپ کے قدمون پر ہاتھ رکھا اور آپ نے جنبش کی تو مجھے خوشی ہوئی اور مین نے کان لگا
[illegible] مین [illegible] تھے۔ اعوذ بعفوک من عقابک واعوذ برضاک من سخطک واعوذ بک منک جل وجہک لا احصی
ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔ یعنی الٰہی مین تیرے عذاب سے تیرے عفو کی پناہ لیتا ہون اور تیری ناراضی سے
تیری رضا مین پناہ لیتا ہون اور تجھ سے تیری ہی رحمت مین پناہ لیتا ہون تیری شان بہت جلیل ہی مین تیری ثنا
[illegible] لائق وہ ثناء ہی جو خود تو نے اپنی ثناء فرمائی ہی۔ جب صبح ہوئی تو مین نے آپ سے اس دعا کا
ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو اسکو سیکھ لے کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے یہ دعا سکھائی اور کہا کہ اسکو سجدہ مین بار بار کہو (البیہقی)۔
اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے یہ بھی روایت ہی کہ اس رات مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسطرح عاجزی کے ساتھ
سجدہ مین دیکھا جیسے کپڑا پڑا ہوتا ہی اور آپ سجدہ مین یون فرماتے تھے سَجَدَ لَکَ خَیَالِی وَسَوَادِی وَآمَنَ بِکَ فُؤَادِی فَھٰذِہٖ یَدِی
وَمَا جَنَیْتُ بِھَا عَلٰی نَفْسِی یَا عَظِیْمُ اغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِی خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ۔ پھر آپ نے سجدہ سے سر مبارک
اٹھایا اور پھر دوسرا سجدہ کیا تو اسمین یون کہتے تھے اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِی
ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک اقول کما قال اخی داؤد اَعْفِرُ وَجْھِی فِی التُّرَابِ لِسَیِّدِی وَحَقَّ لَہٗ اَنْ یُسْجَدَ۔ پھر آپ نے سر مبارک
اٹھایا تو دعا مین یون فرماتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی قَلْبًا نَقِیًّا مِنَ الشِّرْکِ نَقِیًّا لَا فَاجِرًا وَلَا شَقِیًّا۔ (البیہقی) اور دونون حدیثون کے
عمل مین توفیق یہ ہی کہ جسکو اس رات مین عبادت کی توفیق ہو وہ چند نوافل مین سجدہ کی حالت مین اول حدیث کی دعاء کو
بار بار پڑھے پھر چند نوافل اسطرح پڑھے جیسے دوسری حدیث مین مذکور ہی اور بعض روایات مین حضرت ام المومنین عائشہ
رضی اللہ عنہا کو یہ دعا تعلیم فرمائی کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی۔ اسی واسطے شیخ امام عارف باللہ ابو الحسن البکری رح نے
کہا کہ بہتر ہی کہ اس رات مین یہ دعاء پڑھے اللھم انک عفو کریم تحب العفو فاعف عنی اللھم انی اسألک العفو والعافیۃ والمعافاۃ الدائمۃ
فی الدنیا والآخرۃ۔ اسواسطے کہ شب قدر مین اس دعاء کا پڑھنا حدیث مین وارد ہی اور بعد شب قدر کے یہ رات بہت افضل ہی
اور اسی طرح محدث دہلوی نے بھی اس دعاء کو بہتر لکھا ہی اور واضح ہو کہ سوائے طریقہ مذکورہ کے جو بعضے عوام مین مشہور ہی کہ سو رکعت
پڑھے کہ قل ہو اللہ ہر رکعت کے اندر ایکبار ہو یا دس رکعت ہر رکعت مین دس بار ہو اور مانند اسکے تو اس بارہ مین روایات
کوئی صحیح نہین بلکہ موضوعات ہین اور شیخ محدث دہلوی رح نے لکھا کہ شب برات مین بکثرت [illegible] کرنا اور دیوارون پر رکھنا
اور آتش بازی چھوڑنا اور مجتمع ہونا نہایت بری بدعت و معصیت ہی جو ہندوستان مین رائج ہی اور سوائے ہندوستان کے
مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و دیگر بلاد اسلام شام و مصر وغیرہ مین کہین نہین ہی اور ہندوستان کے مسلمانون نے جہالت کیوجہ سے
یہ کام ہندوون سے سیکھا۔ جیسے ہندو لوگ دیوالی مین چراغون کی کثرت کرتے ہین انھون نے شب برات مین انکی مشابہت
کر لی اور اسی طرح بہت رسوم مشرکین کو ہندوستان کے جاہل مسلمانون نے لیا ہی مترجم کہتا ہی کہ اسکے سامان بھی عجیب جمع
ہوئے کہ ہندو راجاؤن کی بیٹیان لیکر بادشاہ کے نکاح مین لائی گئین اور انکی خاطر سے انکی حرکات سے تجاوز کیا گیا وہ رفتہ رفتہ
[illegible] پھیلین اور ناقص العقل عورتون نے تمام رعایا مین پھیلا دیا اور یہی شادی وغیرہ مین رائج ہین اور مانند
[illegible] کے بعضے بادشاہ بھی جاہل گذرے جنھون نے جہل سے خلط ملط کر دیا اور اسلام کی بیقدری ہوئی جہانگیری

Marfat.com

عہد مین یہ نوبت پہونچی کہ علماے شریعت اس دیار مین معدوم کے مانند ہو گئے۔ چنانچہ [illegible]
وحاںگی اور شیخ علائی رحمہ اللہ تعالے جو طریقہ شریعت و راہ سنت کی ہدایت کرتے تھے [illegible]
قید کیا چنانچہ تاریخ شیخ بدایونی رحمہ اللہ جو مرد متدین تھے ملاحظہ کرو۔ پس ان بدعات کا رواج [illegible]
ان وجوہ سے پھیل گیا۔ فتاوی قنیہ مین ہی کہ شب برات کو کوچہ و بازارون وغیرہ مین چراغون کی کثرت [illegible]
مساجد مین ایسا کرنا بدعت ہی اور متولی اس اسراف کا ضامن ہوگا۔ ھ۔ اور صاحب سالہ [illegible]
یہ رسم ہی کہ مٹی کے ہاتھی گھوڑے و گوالن وغیرہ رکھکر انپر چراغیان روشن کرتے ہین۔ یہ سب قبیح [illegible]
برکات رحمت کو چھوڑ کر بدعات سے اس مبارک رات کو دیوالی بنا لیا۔ عالمون کو چاہیے کہ اسکو [illegible]
منع کرین۔ انتہے ملخصا۔ مترجم کہتا ہی کہ درمیان مین یہ طول کلام بغرض فوائد ہی اور اصل تحقیق اس مقام [illegible]
فی لیلۃ مبارکۃ۔ سے کون رات مراد ہی جسکو یہ فضیلت حاصل ہی کہ اللہ تعالے نے اسمین قرآن مجید کو لوح محفوظ سے آسمان [illegible]
نازل فرمایا ہی تو شیخ رازی و خطیب وغیرہ رح نے منجملہ دو قول کے ایک قول یہ لکھا کہ پندرھوین تاریخ شعبان کی [illegible]
وہ مبارک رات ہی جسکی فضیلت مذکور ہوئی اور خود یہان منصوص ہی کہ۔ فیہا یفرق کل امر حکیم الآیہ۔ یعنے اسی رات مین [illegible]
حکم ہمارے حکم سے مفصل کیا جاتا ہی۔ اور عثمان بن محمد بن المغیرۃ بن الاخنس رحمہ اللہ تعالے تابعی کبیر نے روایت کی کہ [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ موت کی میعادین ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک قطعی مفصل حکم دیجاتی ہین [illegible]
کرتا اور اسکی اولاد ہوتی ہی حالانکہ اسکا نام مردون مین نکل چکا ہی رواہ ابن جریر و ابن ابی الدنیا۔ اور یہ روایت مرسل [illegible]
راوی ثقات ہین اور ابن زنجویہ اور دیلمی نے اسکو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متصل روایت کیا ہی لیکن [illegible]
پس جب یہ امر شعبان مین ہوتا ہی تو معلوم ہوا کہ قرآن مجید بھی شعبان ہی کی رات مین اترا ہی۔ یہ تو ایک قول ہی اور دوسرا [illegible]
جمہور کا قول یہ ہی کہ لیلۃ مبارکہ سے مراد رمضان کی لیلۃ القدر ہی۔ رازی و خطیب رح نے لکھا کہ دلیل یہ ہی کہ اللہ تعالے [illegible]
خود قرآن مجید مین منصوص فرمایا کہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر۔ تو ضرور لیلہ مبارکہ سے یہی لیلۃ القدر مراد ہی۔ اور فرمایا شہر [illegible]
الذی انزل فیہ القرآن۔ ماہ رمضان جسمین قرآن نازل فرمایا گیا۔ ھ۔ تو یہ لیلۃ القدر اسی ماہ رمضان مین ہوئی [illegible]
قرآن مجید کا اترنا ربیع الاول مین شروع ہوا ہی۔ اور فرمایا۔ تنزل الملائکۃ والروح فیہا باذن ربہم من کل امر [illegible]
کی یہ صفت و شرافت ہی کہ اسمین تیرے رب کے حکم سے ہر امر کے ساتھ ملائکہ و روح نازل ہوتے ہین [illegible]
فیہا یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا۔ پس یہی لیلۃ القدر یہان بھی مراد ہی۔ شیخ ابن کثیر رح نے اپنی تفسیر [illegible]
یعنی قولہ تعالے شہر رمضان الذی انزل فیہ الآیہ کی تفسیر مین دلائل کو نقل کر دیا اب یہان دوبارہ [illegible]
کہا کہ مانند عکرمہ رح کے جس نے کہا کہ یہان لیلہ مبارکہ سے نصف شعبان کی رات مراد ہی [illegible]
قال المترجم۔ اور امام نووی رح نے شرح صحیح مسلم کے باب روزہ نفل مین ذکر کیا کہ نصف [illegible]
جمہور علماء نے کہا کہ وہ لیلۃ القدر ہی اور یہی قول صواب ہی۔ اگر کہا جاوے کہ [illegible]
مرسل روایت ہی کہ آجال کا قطع ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک ہوتا ہی [illegible]

Marfat.com

[illegible] سے نہین ہو سکتا ہو ذکرہ ابن کثیر وغیرہ رح - اور فضائل شعبان
[illegible] روایت مین یہ دعا ہو کہ سجد لک خیالی وسوادی الخ اسکی روایت مین
[illegible] مترجم کے نزدیک تحقیق یہ ہو کہ اس روایت کی اسناد اگرچہ کسی قدر ضعیف ہو
[illegible] در باب فضیلت شب برات وارد کی ہین اور مجموعہ اس لائق ہو کہ حدیث بدرجہ
[illegible] یہان سے نکلا کہ یہان کی آیت مین لیلۃ مبارکہ سے یہی شب برات مراد ہو مثلاً شب جمعہ
[illegible] کی تفسیر ہوگی - اگر کہا جاوے کہ وجہ تفسیر یہ روایت ہو جو عثمان بن محمد رح سے مرسل
[illegible] یفرق کل امر حکیم الخ اور اس حدیث سے نکلا کہ شعبان سے شعبان تک امور مقطوع و مفصل
[illegible] مرسل اور مترجم کہتا ہو کہ ایک جماعت کثیر علماء رح کے نزدیک مرسل بمنزلہ متصل کے
[illegible] عثمان بن محمد رح کو جب وثوق ہو گیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ امر فرمایا ہو تب ہی تو
[illegible] کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی قول کی نسبت کرنا بڑا خطرناک معاملہ ہی
[illegible] کہے وہ جہنم مین اپنا ٹھکانا بنا وے - پس ان علماء رح کے قول مین مرسل تو صحیح ہو پھر یہ جواب کیونکر
[illegible] صحیح کے حجت نہین ہو - اور امام ابوحنیفہ رح کا بھی یہی مسلک ہو کہ مرسل بمنزلہ صحیح ہو اور امام ابو داؤد رح
[illegible] قول نقل کیا - لہذا مترجم کے نزدیک ٹھیک جواب یہ ہو کہ عثمان بن محمد رح کی حدیث مین بھی لیلۃ القدر
[illegible] احادیث صحیحہ سے کچھ تعارض نہین رہا اور بیان یہ ہو کہ جب کسی چیز کی ابتداء وانتہاء بیان کرتے ہین
[illegible] کبھی تو اس چیز کا اول جزو اور آخر جزو بیان کر دیتے ہین مثلاً کسی نے کہا کہ اس دیوار سے
[illegible] مکان ہو یعنے یہ دونون دیوارین بھی اسی مکان مین سے ہین اور کبھی محدود کے ادھر اور ادھر کی
[illegible] جیسے اس نالہ سے اس نالہ تک میری زمین ہو یعنے درمیانی قطع زمین میری ملک ہو اور
[illegible] ہین پس اسی طرح بیان ہو کہ لیلۃ القدر کا وجود رمضان مین ہو لیکن علماء رح مین اختلاف ہی
[illegible] بعض نے عشرہ اخیرہ کے اندر محدود کی اور بعض نے کہا کہ نہین بلکہ تمام رمضان کی راتون مین سے
[illegible] اجماع ہو کہ لیلۃ القدر خاصۃً رمضان مین ہی پھر شعبان یہ حد ہوا اور دوسرا شعبان وہ حد ہو پس
[illegible] رمضان سے رمضان تک محدود ہوا اور اسی مین یہ امور مقطوع ہوتے ہین اور
[illegible] وارد ہوا ہو اور دیگر روایات مین خود لیلۃ القدر سے لیلۃ القدر تک آیا یعنے
[illegible] اول جزو اور آخر جزو بیان فرمایا ہو اور یہ غرض نہین ہو کہ رمضان ایک حد ہوا اور
[illegible] درمیان مین شوال سے شعبان تک محدود ہو بلکہ رمضان خود اس محدود کا جزو ہی
[illegible] کچھ مخالف نہین ہو بلکہ متصل احادیث سے جو مراد ہو وہی اس مرسل سے
[illegible] لیلۃ مبارکہ سے مراد لیلۃ القدر ہو جیسے قولہ تعالے انا انزلناہ فی لیلۃ القدر مین منصوص ہی
[illegible] مقرر ہوتا ہو اور اسی لیلۃ القدر مین لوح محفوظ سے آسمان دنیا کے

بیت العزۃ مین قرآن یکبارگی نازل ہوا اور وہان سے تھوڑا تھوڑا [illegible]
ماہ ربیع الاول سے اُترنا شروع ہوا۔ اور مولانا شاہ عبدالعزیز [illegible]
مین حکم ہوا کہ لوح محفوظ سے قرآن اُتارا جاوے پھر رمضان کی لیلۃ القدر مین [illegible]
وہان سے دنیا مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ربیع الاول مین [illegible]
اختلاف آثار سے اس تاویل کی ضرورت پیش آئی اور یہ تاویل اچھی تھی [illegible]
نے اوپر تحقیق کر دیا کہ حدیث عثمان بن محمد رح مین اور احادیث متصلہ صحیحہ مین بالکل [illegible]
دلیل چاہیئے کہ شب برات کو ایسا حکم ہوا تھا اسواسطے کہ یہ بات بدون علم نبوت و وحی رسالت کے [illegible]
دلیل کے یہ قول جائز نہوگا اور جو دلیل یعنے حدیث مرسل عثمان بن محمد رح پہلے دلیل کہی گئی تھی [illegible]
ہوگیا کہ وہ دلیل نہین ہوسکتی ہو واللہ سبحانہ تعالے اعلم۔ الحاصل نصف شعبان کی رات مین جو فضیلت [illegible]
ظاہر ہوتی ہو وہ غنیمت و رحمت از جانب حق سبحانہ تعالے ہو اور فضائل اعمال کے لیے یہ احادیث کافی ہین [illegible]
ثبوت بنصوص صحیحہ حاصل ہو تو یہ منجملہ فضائل ہو۔ رہا اس آیت کی تفسیر کرنا تو بذریعہ آیات دیگر و احادیث صحیحہ [illegible]
لیلۃ مبارکہ سے لیلۃ القدر مراد ہو اور معنے یہ ہوئے کہ حم قسم ہو کتاب مبین کی کہ ہم نے خود اسکو شب قدر مین [illegible]
نازل فرمایا تا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر پیغام پہونچانے کے لیے اُتارین اسواسطے کہ ہماری شان ازل مین [illegible]
ہم انذار فرماوین یعنے آدمیون و جنون کو یہ خبر سناوین کہ اگر راہ توحید پر نہ آوین تو اُنکے لیے عذاب جہنم [illegible]
رات مبارک مین ہر امر محکم ہمارے حکم سے منفصل کر دیا جاتا ہو چنانچہ رمضان کی شب قدر سے [illegible]
کہ شعبان سے شعبان تک کے اندر مخلوقات مین ہر شخص کے متعلق خصوصًا یا عمومًا جو امور واقع ہونے [illegible]
وہ ملائکہ کو موافق خدمات کے ملجاتے ہین اور اس رات ملائکہ و روح نازل ہوتے ہین پس قرآن [illegible]
ہوا کیونکہ رسول بھیجنا ہماری شان پاک ہو اس سے نکلا کہ سب رسولون کے ساتھ یون ہی رسالت [illegible]
اور یہ خود لیلۃ القدر کے بیان سے ظاہر ہو پھر یہ رب عزوجل کی طرف سے رحمت ہو جسکی شان یہ [illegible]
وہی زندگی دیتا اور وہی موت دیتا ہو وہی تمہارا اور تمہارے باپ دادون کا رب ہو [illegible]
مجال نہین کہ اگلون پر نزول کیون نہوا کیونکہ حق عزوجل اپنی مخلوق کا مالک و خالق ہو [illegible]
کی خلقت مین کیا حکمت رکھی جیسے دنیا مین دیکھو کہ سمندر مین لاکھون سیپیان پیدا ہوتی [illegible]
سیپیون مین آتا ہو اور وہ بھی سال کے خاص موسم مین ہو مگر ہم نہین جانتے کہ ان لاکھون [illegible]
اور معلوم کیونکر ہوا اسواسطے کہ اسی فہم و انسانی عقل سے ادراک [illegible]
جو کچھ ادراک مین آوے وہ انسان کے ذریعہ سے مخلوق ہو جیسے آدمی [illegible]
ہزارون چیزین ڈھالتا اور بناتا ہو یا جیسے اللہ تعالے [illegible]
تو یہ ادراک خود وسعت انسانی سے حقیر ہو اب حکمت الٰہی [illegible]

[illegible] بلکہ تمام مخلوقات کی کیا تاب ہے کہ اسکو یا اسمین سے ایک ذرہ کو مثلاً
[illegible] عطا کیا اسپر ایمان لاوین اور اسمین رحمت یعنے کتاب مبین کو اور ہادی بحق
[illegible] تصدیق یقین نے امین ولیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا

[illegible] فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ۙ يَغْشَى النَّاسَ ۖ هٰذَا
[illegible] راہ دیکھ جسدن کہ لاوے آسمان دھوان صریح جو گھیرے لوگون کو یہ بھی
[illegible] عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۞ أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ
[illegible] دے ہمسے یہ آفت ہم یقین لاتے ہین کہان ملے انکو سمجھنا اور
وقف لازم [illegible] مُّبِينٌ ۙ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ۘ إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ
[illegible] پھر اس سے پیٹھ پھیری اور کہنے لگے سکھایا ہوا باولا ہم کھولتے ہین عذاب
وقف لازم [illegible] إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ۘ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ ۚ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ۞
[illegible] پھر وہی کرتے ہو جسدن پکڑینگے ہم بڑی پکڑ ہم بدلا لینے والے ہین

[illegible] الوہیت الٰہی سے منکرون کو ہدایت کی کتاب اور ہادی رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی رحمت
[illegible] ان لوگون نے اپنے آپ کو بندہ بناکر درگاہ حق تعالے کے سامنے نہین ڈالا بلکہ اپنے نفس پر غرہ ہوئے اور اپنے
[illegible] کی تقلید پر اڑ گئے اور کہنے لگے کہ ہم اپنے باپ دادون سے یون ہی سنتے آئے ہین کہ آسمان وزمین کا پیدا کرنے والا
[illegible] سنتے آئے ہین کہ ان معبودون کی یعنے بتون کی پوجا کیا کرو۔ پس ہم انھین کی تقلید کیے جائینگے۔ اس سے
[illegible] مشرکین اگر اپنی زبان سے اللہ تعالے کو خالق آسمان وزمین کہتے تھے تو یہ خالق ہونے پر بھی ایمان نہین تھا
[illegible] ایمان تو اپنے دل کا ذاتی یقین ہے چنانچہ عام مسلمانون کو اگر عالم نے بتلایا کہ اللہ تعالے رازق ہے تو یہ بات اگرچہ
[illegible] مگر انکا اعتقاد خود اپنے دل مین لایا حتےکہ اگر معاذ اللہ کبھی عالم اس سے کہے کہ رازق کوئی دوسرا ہے
[illegible] کہنے والے کو کافر جانے تو یہ ایمان ہے بخلاف ان مشرکون کے جنکا یہ حال تھا کہ خود اللہ تعالے کے خالق
[illegible] بلکہ یون کہتے تھے کہ ہم اپنے باپ دادون سے یون ہی سنتے آئے ہین۔ [illegible] ان منکرون واندھون کیواسطے
[illegible] کتاب مبین اور رسول افضل المرسلین بھیجا اور یہ فقط اسکی رحمت ہے مگر بعضے بدبختون نے جو اپنے نفس کے غرہ مین
[illegible] قبول نہ کیا چونکہ وہ لوگ اپنے آپ کو اپنے رب تعالے کے حوالہ نہین کرتے تھے تو توفیق ہدایت سے
[illegible] تھے تو اسی کے حوالہ کیے گئے۔ پس اپنے خالق عزوجل کے ساتھ یقین بھی نہ پایا لہٰذا حق سبحانہ تعالیٰ
[illegible] يَلْعَبُونَ بلکہ یہ لوگ اپنے شک مین کھیلتے پڑے ہین۔ ف یعنی یہ مشرکین
[illegible] جانتے کہ یہ دنیا وی زندگی کی طرح آخرکار بیفائدہ ثابت ہوگی اور یقین نہین لاتے کہ اللہ تعالے
[illegible] خالق ہے تاکہ اپنے آغاز وانجام کی فکر کرتے جو اس فانی زندگی کے بعد انکے کام آتی بلکہ اپنے
[illegible] بڑھکر ایسے افعال کرتے ہین۔ جس سے آخرکار دنیا بھی برباد ہوا ور آخرت مین بھی

عذاب یا دین - چنانچہ جب مکہ کے مشرکون نے کفر و انکار سے [illegible]
صلے اللہ علیہ وسلم کو آگاہ فرمایا کہ اب ہم انپر تھوڑے تھوڑے عذاب [illegible]
انکو سخت عذاب آخرت مین گرفتار کرینگے - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ [illegible]
یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ یَّغْشَی النَّاسَ هٰذَا [illegible]
لاویگا - وہ لوگون پر چھا جاویگا یہ دکھ دینے والا عذاب ہی - ف - ابن [illegible]
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سرکشی و نافرمانی کی اور اسلام سے پیچھے ہٹے تو آنحضرت [illegible]
ان کافرون پر مجھے سات برس قحط سے مدد دے جیسے یوسف علیہ السلام کے سات سال [illegible]
اور سختی یہانتک پہونچی کہ ان لوگون نے ہڈیان و مردار وغیرہ کھانی شروع کی اور [illegible]
دھار نظر آتا تھا پس انکے بعضے سرغنہ حاضر ہوکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے [illegible]
واسطہ ہی کہ آپ اس قبیلہ مضر کے لیے پانی کی دعا کیجیے ورنہ یہ سب مرے اور ہم آپ پر ایمان لا [illegible]
(رواہ البخاری ومسلم وغیرہم) اور آیت مین معجزہ ہی کہ اول مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آ[illegible]
کر دیا کہ ان لوگون کے واسطے دیکھے رہو کہ ایسا دن آنے والا ہی کہ صاف صاف آسمان سے انپر دھوان [illegible]
قولہ ہذا عذاب الیم - شاید اللہ تعالیٰ کیطرف سے کہا گیا ہو کہ یہ دکھ دینے والی مار ہی یا جسوقت دخان چھا [illegible]
کہ یہ عذاب الیم ہی - رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ اَنّٰی لَهُمُ الذِّکْرٰی وَقَدْ [illegible]
ہمارے رب اس عذاب کو ہمپر سے کھولدے ہم یقین لانے والے ہین انکے لیے کہان سے آئی نصیحت [illegible]
پاس آچکا - ف - جب یہ عذاب طاری ہوا تو رسول کے پاس حاضر ہوکر یہ عہد باندھا کہ ای پروردگار [illegible]
ہم مومن ہین یعنے ایسے غرہ مین آئے کہ یون نہ کہا کہ ہم ایمان لاوینگے بلکہ اسقدر تاکید سے کہا [illegible]
ہین تو اللہ تعالےٰ نے انپر تعریض فرمائی بقولہ تعالےٰ انی لہم الذکری - یعنے یہ پوری نصیحت ان [illegible]
آئی حالانکہ انکے پاس ایسا رسول آیا جسکی رسالت بالکل واضح و ظاہر ہی اور وہ محمد رسول اللہ صلے [illegible]
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات اس کثرت سے واقع ہوتے تھے کہ آپ کی رسالت [illegible]
بدسالت کا نام بھی نہین جسانتی تھی - اگر کہا جاوے کہ معجزات جو نقل کیے گئے ہین اگرچہ وہ [illegible]
معلوم ہونگے - جواب یہ ہی کہ نہین بلکہ جسقدر نقل کیے گئے وہ معلوم ہوسکے اور باقی نقل نہین [illegible]
رضی اللہ عنہم تو خود ان معجزات کو آنکھون دیکھ چکے تھے تو انکو آپس مین نقل کرنے کی کیا [illegible]
دیکھتے رہتے تھے پھر جب شام و فارس وغیرہ فتح ہوا تو طبقۂ تابعین جنکے واسطے [illegible]
اصلی معجزہ تمام تابعین کے دیکھنے مین یہ معجزہ آچکا کہ بہت قلیل جماعت نے ایک [illegible]
لشکر پر حملہ کیا اور اللہ تعالےٰ نے انکو نصرت دی اور تابعین خود دیکھتے تھے [illegible]
ہی تو پھر ایسی حالت مین تابعین رحمہم اللہ تعالےٰ کو کمال صدق انکے ساتھ [illegible]

Marfat.com

[illegible] نصیحت نہیں جو ذرا آخرت مین نافع ہو اور اسپر عمل کرین تو وہ معجزات کو پوچھتے بھی نہ تھے کیونکہ معجزات
[illegible] کو ہوتی ہو جسمین کوئی چھپا ہوا چور ہو اور تابعین رحمہم اللہ تعالے کے دل مین کچھ بھی چور نہ تھا بلکہ صدق یقین
[illegible] اللہ تعالے نے ان کافرون پر تعریض فرمائی کہ ایسے رسول مبین کو پاکر اب نصیحت پذیری کے مدعی ہین جب یہ
[illegible] دعوے کہ ہم تو اول مومن بنگئے حالانکہ جب یہ رسول معظم آیا تب کچھ نہ دیکھا۔ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ پھر اُس سے پیٹھ پھیرلی
[illegible] کچھ بھی غور نہ کیا بلکہ جانورون کی طرح دن کھیل کود مین اور رات خواب خرگوش مین گنوائی اور رسول سے پیٹھ
[illegible] کرگئے یہ بہتان باندھے وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ اور کہنے لگے کہ یہ تو سکھلایا ہوا مجنون ہو۔ ف
[illegible] کہ یہان ایک نصرانی غلام رہتا ہو وہ اسکو سکھلایا کرتا ہو اور کبھی کہتے کہ مجنون ہو اسکو جن آکر بیہوش کر دیتا اور سکھلا جاتا ہو
[illegible] کہ جن مین ایسی فصاحت بلاغت کہان سے آئی بلکہ وہ اسکو جادو سکھلاتا ہو تو یہ سحر سے ایسے فصیح بلیغ کلام بناتا ہو غرضکہ
[illegible] بہتان باندھتے باندھتے اب یہ دعوے کرتے آئے ہین کہ آپ یہ عذاب رفع کرا دیجیے تو ہم پکے مومن ہین۔ پھر اللہ تعالے نے
[illegible] معجزہ دکھلایا اور فرمایا۔ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُونَ ہم کچھ مدت
[illegible] کھولدینے والے ہین تم پھر عود کرنے والے ہو۔ ف یعنی اسوقت جسطرح تم دعوے کرتے ہو کہ ہم مومن ہین
[illegible] تمہارا حال خوب جانتے ہین چنانچہ فرمایا انی لھم الذکری ولیکن تقدیر الٰہی مین مقدر ہو چکا کہ ہم عذاب کو کچھ مدت بذریعہ
[illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تم پر سے ہٹانے والے ہین ولیکن علم قدیم سے تمکو آگاہ کیا جاتا ہو کہ تم پھر یہی
[illegible] کروگے چنانچہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین ہو کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی التجا پر اور عہد کرنے پر
[illegible] فرمائی تو اللہ تعالے نے خوب پانی برسایا جیسا مدتون نہین برساتھا۔ پس خوب سیراب ہوئے پھر جب انکو رفاہیت
[illegible] ہوا اپنی سابق شرارت پر عود کرگئے۔ چنانچہ روایت ہو کہ ابوجہل وغیرہ ازلی مردود یکجا ہوئے اور اگلے جہنمیون کیطرح
[illegible] کہ قحط و مصیبت وغیرہ کچھ اس شخص کی نافرمانی کرنے سے نہ تھا بلکہ یہ تو ہمارے باپ دادون سے ہوتا چلا آتا ہو کہ
[illegible] کبھی فراخی ہو اور کبھی صحت ہو اور کبھی بیماری ہو۔ الحاصل ان جہنمیون نے پھر لوگون کو بہکایا بلکہ خوب آسودہ ہوکر
[illegible] نافرمانی پر کمر باندھی حالانکہ یہ معجزہ بھی سن چکے تھے۔ پھر اللہ عزوجل نے تیسرے معجزہ سے تہدید فرمائی بقولہ تعالے
[illegible] الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى جس دن ہم بڑھا گرفت کرینگے۔ ف [illegible] نہین چھوڑینگے
[illegible] ہم انتقام لینے والے ہین۔ ف یعنی اسوقت ضرور ان سرکشون کو ہلاک کرینگے جنھون نے سرکشی
[illegible] اور لوگون کو بہکایا ہو اور اللہ تعالے نے جو فرمایا وہ پورا ہونے والا ہو۔ چنانچہ چندروز مہلت کے بعد آنحضرت
[illegible] کو ہجرت کرنے کا حکم ہوا پھر مدینہ سے ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چند آدمیون کو لیکر قافلہ قریش کو
[illegible] ہوئے اور چونکہ کسی فوج سے مقابلہ کا قصد نہ تھا لہذا آپ نے انصار مین اعلان نہین فرمایا بلکہ جو سامنے
[illegible] لیا اور جو لوگ ساتھ ہوئے انھون نے بھی کچھ جنگی سامان کا اہتمام نہین کیا پھر جب آپ روانہ ہوکر قریب میدان
[illegible] معلوم ہوا کہ قافلہ والے کو کچھ خبر یا آہٹ پاکر یہان سے روانہ و ساحل سمندر کی جانب بھاگ گئے
[illegible] ایک ہزار مسلح جوان مع سامان کے لڑنے کو آئے ہین اور وہ آپ کے پڑاؤ سے نزدیک ہین

چنانچہ سامنے والے تودہ ریگ کے اس پار پڑے ہوئے ہین یہ سنکر آپ کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم کسی قدر مشوش ہوئے کہ کیونکر ہماری قلیل جماعت ایسے لشکر سے مقابل ہوسکتی ہین ولیکن حضرت ابوبکر وعمر وغیرہ اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم نے اونکو تسکین دلائی اور صبح کو آنحضرت کھڑے ہوکر خطبہ سُنایا اور اکابر مہاجرین و انصار نے صدق یقین کے ساتھ عرض کیا شروع کیا کہ یا رسول اللہ آپ نہ پوچھین اور جو کچھ اللہ تعالے کی طرف سے آپ کے قلب مبارک مین ظاہر ہوا ہے عمل کیجیے اور ہم آپ سے وہ کلمہ نہ کہینگے کہ جو بنی اسرائیل نے حضرت موسے علیہ السلام سے کہا تھا کہ۔ فاذهب انت الآیہ یعنے موسے علیہ السلام سے کہنے لگے کہ تم اور تمھارا رب جا کر ان جبارون قوی کافرون سے لڑو اور ہم یہین ہین۔ ھ۔ بلکہ ہم آپ سے یون عرض کرتے ہین کہ آپ چلیے ہم آپ کے ساتھ جہاد و قتال کرینگے یہ سنکر آپ کا چہرہ خوشی سے لہلہانے لگا اور اللہ تعالے نے ان مومنون کے صدق کو قبول فرمایا اور اپنے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کو کہ اسکے موافق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر میدان مین بیان کرنا شروع کیا کہ ابوجہل یہان مریگا اور یہان فلان اور ادھر کافرون کے قتل کی جگہ بیان کرتے جاتے تھے۔ راوی نے کہا کہ واللہ جہان جہان آپ نے جس کافر کے لیے جگہ بتلائی وہان سے بالشت بھر بھی نہین ہٹا بلکہ وہین مقتول ہوا چنانچہ جنگ بدر کی آیات قدرت بیان کرنے مین احادیث کی تفسیر گزچکی ہے پس اللہ تعالے نے جسطرح انکو وعید فرمائی تھی کہ یوم نبطش البطشۃ الکبرے انا منتقمون۔ ان سے پورا انتقام لے لیا۔ اور عجب کہ بقیہ کافرون کو یہ معجزات کافی نہوتے تھے۔ اب جاننا چاہیے کہ آیت کی تفسیر مین دو قول ہین ایک یہ کہ یوم تاتی السماء بدخان مبین۔ مین دخان سے یہی دھوان مراد ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے قریش پر طاری ہوا تھا پھر انھون نے ایمان کا وعدہ مصمم کیا تو سات سالہا سے قحط پورے نہین کیے گئے بلکہ درمیان مین دوبارہ دعاے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے قحط مرتفع کردیا ولیکن ساتھ ہی آگاہ فرمایا کہ ہمارے علم مین ہے اور تم لوگ بدعہدی کرکے پھر سرکشی کروگے تو یہ عذاب ہم قلیل زمانہ کے لیے دفع کرتے ہین پھر ہم تم کو پکڑ کر گرفتار کرکے تم سے انتقام لینگے۔ اور وہ یوم بدر کی لڑائی مین واقع ہوا کہ کافرون نے اول تو مسلمانون کو اپنے سے نصف دیکھنا شروع کیا اور دلیر ہوکر حملہ آور ہوئے پھر مسلمانون کو ہزارون دیکھنے لگے اور فرشتے بھی مسلح سوار انکو نظر آنے لگے اور یکایک آسمان سے طشت پر کنکر برسنے کی سی آوازین سننے لگے اور یکایک آنحضرت نے ایک مٹھی ریگ انکو پھینک ماری تو سب کی آنکھون و مُنھ مین بھر گئی اور انکے کلیجے دھڑکنے لگے اور نہایت خوفناک ہوکر بھاگے اور مقتول و گرفتار ہوئے اور بعضے بھاگ بچے۔ تو یہ فقط لڑائی کی قسم سے انتقام تھا۔ یہ ایک قول پر تفسیر ہوئی اور دوسرا قول یہان یہ ہے کہ یہ دخان وہ ہے جو ہر سال آئیگا دخان ہے جو آخر مین یہود و نصارے وغیرہ مشرکون کی سرکشی کے وقت قرب زمانہ قیامت کی علامات مین سے ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ دونون تفسیرین ٹھیک ہین اور ان شاء اللہ تعالے اسکو آخر مین مترجم بیان کریگا۔ پہلے بیان دوسرے قول کے موافق تفسیر بیان کرنا مناسب ہے

[illegible] کہا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دخان قحط و انتقام بدر کی حدیث
[illegible] پانچون علامات گزر چکے کما فی الصحیحین وغیرہ۔ مترجم کہتا ہے کہ ابن مسعود
[illegible] اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبوت دیگر باقی نہین ہے بلکہ قیامت ہے ولیکن قیامت سے
[illegible] ہین جنمین سے بعض علامات کا ذکر خود قرآن مجید مین ہوا اور بعض کا ذکر احادیث صحیحہ مین
[illegible] مین ہوا انجملہ یہ پانچ علامتین اسی وقت تک واقع ہو چکی تھین۔ چنانچہ قولہ تعالے اقتربت
[illegible] قیامت قریب آئی اور چاند دو ٹکڑے ہو چکا۔ و۔ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ متواتر مشہور
[illegible] دیگر بیشمار اقوام یہود و نصارے وغیرہ کسی نے اس آیت سے انکار نہین کیا کیونکہ متواتر سے انکار کرنیوالا
[illegible] مجربات متواترہ مثل آفتاب کے روشن ہوتی ہے تو کسی عقلمند کو یہ حاجت نہین رہتی کہ کسی تاریخ مین
[illegible] ہمیشہ سے مشرق سے نکلتا ہے تو ہمکو اسکی ضرورت نہین ہے کہ کوئی مورخ یہ لکھے کہ دو ہزار برس پہلے بھی
[illegible] آفتاب نکلتا تھا حتے کہ اگر کسی تاریخ مین یہ مذکور نہو تو یقین نہ آوے کہ اگلے زمانہ مین بھی یون ہی آفتاب نکلتا تھا
[illegible] خیال ہو وہ عقل سے بلکہ انسانیت سے خارج ہے و قولہ تعالے الم غلبت الروم فے ادنی الارض الآیہ چنانچہ
[illegible] غلبہ اہل فارس پر واقع ہو چکا و قولہ تعالے یوم تاتی السماء بدخان مبین اور قولہ تعالے یوم نبطش البطشۃ
[illegible] اور قولہ فقد کذبتم فسوف یکون لزاما۔ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک لزام و بطشہ دونون جنگ بدر مین کافرون
[illegible] ہو چکے اور قبل اسکے دخان بھی ایام قحط مین واقع ہو چکا ہے۔ ابن کثیر رح نے کہا کہ حضرت مسعود رضی اللہ عنہ کے
[illegible] قول مین سلف کی ایک جماعت بھی ہے مانند مجاہد و ابو العالیہ و ابراہیم نخعی و ضحاک و عطیۃ العوفی رحمہم اللہ تعالیٰ
[illegible] قول کو شیخ ابن جریر رح نے اختیار کیا ہے اور دیگر علماء سلف نے کہا کہ دخان ابھی نہین واقع ہوا ہے بلکہ وہ قیامت
[illegible] علامات مین سے ہے چنانچہ حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم لوگ قیامت کا ذکر کر رہے تھے
[illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم پر مطلع ہو کر فرمایا کہ قیامت ابھی قائم نہین ہوگی جب تک یہ نہو کہ تم دس علامات دیکھلو
(۱) مغرب سے آفتاب طلوع ہونا۔ (۲) اور دخان۔ (۳) اور دابۃ الارض۔ (۴) اور یاجوج ماجوج کا نکلنا۔ (۵)
[illegible] مریم کا اُترنا۔ (۶) اور دجال کا نکلنا۔ (۷) اور مشرق مین خسف واقع ہونا یعنے زمین مع آدمیون کے
[illegible] جائیگی۔ (۸) اور مغرب مین خسف واقع ہونا۔ (۹) اور جزیرہ عرب مین خسف واقع ہونا۔ (۱۰) قعر عدن سے
[illegible] آگ نکلنا جو لوگون کو ہانکیگی یعنے محشر کیجانب بھگا دیگی جہان رات گذارینگے وہان رات گذاریگی اور جہان قیلولہ کرینگے
[illegible] رواہ مسلم۔ مترجم کہتا ہے کہ سورۂ اعراف کی تفسیر مین ان علامات کی توضیح گذر چکی ہے اور
[illegible] ظاہر ہوتا ہے کہ دخان ابھی گذرا نہین ہے اسواسطے کہ اگر دخان سے وہ دخان مراد ہوتا جو قریش پر
[illegible] تھا تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے ہو چکا اور حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ
[illegible] مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون کو آگاہ کیا کہ ابھی قیامت سے
[illegible] مین منجملہ دخان کو بھی ذکر فرمایا بس یہ صریح ہے کہ دخان آئندہ ہونے والا ہے۔ مترجم کہتا ہے

کہا ان یہ صحیح ہے کہ اس حدیث کے موافق دخان آیندہ ہونے والا ہے ولیکن ابن ... ثابت
مذکور ہی وہی مراد ہو جو ہونے والا ہو۔ پھر شیخ رح نے دوسری دلیل پیش کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ ...
فرمایا تھا کہ مین نے تیرے واسطے ایک خفیہ چیز یعنے تو بتلا کہ وہ کیا ہو تو اوس نے کہا کہ وہ دخ ہے ...
اپنی قدر سے تجاوز نہ کر حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو خفیہ لیا تھا فارتقب یوم تاتی السماء ...
اس سے نکلتا ہو کہ دخان ابھی امر مترقب ہے یعنے اسکا انتظار ہے۔ مترجم کہتا ہو کہ مین نے ...
اسمین ظاہر کردیا کہ ابن صیاد کے شیطان کو یہ مجال نہوئی کہ وہ اس آیت کو تلاوت کرے کیونکہ ...
تو اوس نے آیت قدسی کا کلمہ چھوڑ کر لغت مین سے دخ تلاش کیا اور فقط اتنا لفظ بول دیا تو آنحضرت صلے ...
صاف پہچان لیا کہ اسکو شیطان وحی کرتا ہو کیونکہ اوسکو پوری آیت پڑھنے کی مجال نہوئی۔ پھر یہ ... مین
آیت مین جو دخان مذکور ہو ابھی اسکا انتظار ہو کیونکہ آپ نے تو فقط ایک آیت سے امتحان کیا تھا ...
پھر شیخ رح نے تیسری دلیل پیش کی کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت مین سے اول علامت دجال ہو اور عیسے بن مریم کا اترنا اور آگ جو قعر عدن سے نکلکر لوگون کو محشر کیطرف ہانکیگی
رات گذارینگے وہان اونکے ساتھ رات گذاریگی اور جہان دوپہر کو ٹھہرینگے وہان دوپہر کو قیلولہ کریگی۔ پھر حذیفہ رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ دخان کیا ہو تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین
یغشی الناس ہذا عذاب الیم۔ اور فرمایا کہ یہ دھوان تمام مشرق سے مغرب تک بھر جائیگا چالیس رات دن رہیگا مومن کا
حال ہوگا کہ دھوئین سے اسکو زکام کے مانند کیفیت ہوجائیگی اور کافر کا یہ حال ہوگا کہ وہ مست و مخمور کی طرح ہو ...
دھوان اوسکے نتھنون و کانون و مقعد سے نکلیگا (رواہ ابن جریر قال حدثنا عصام بن رواد بن الجراح حدثنا ابی
بن سعید الثوری باسنادہ) مترجم کہتا ہو کہ اس حدیث سے واقعی یہ ظاہر ہوتا ہو کہ آیت مین جو دخان مذکور ہو ...
اگرچہ اسکی تاویل یہ ہوسکتی ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دخان کی کیفیت ویسی بیان فرمائی جیسے قریش پر ...
دخان سے ہوئی تھی ولیکن قاعدہ یہ ہو کہ آیت یا حدیث مین تاویل نہ کیجاوے جب تک ظاہر معنے ٹھیک ہون لیکن شیخ
کہا کہ امام ابن جریر رح نے اپنی تفسیر مین اس حدیث کو روایت کرکے فرمایا کہ آیت کی تفسیر کے واسطے یہ حدیث ...
فیصل ہوجاتی اگر یہ حدیث صحیح ہوتی ولیکن مین اسکے صحیح ہونے پر اعتماد نہین کرسکتا کیونکہ عصام بن رواد
بن الجراح سے یہ حدیث روایت کی اور مجھسے محمد بن خلف العسقلانی نے بیان کیا کہ مین نے رواد ...
کو دریافت کیا تھا کہ کیا آپ نے سفیان الثوری رح سے خود یہ حدیث سُنی ہو تو فرمایا کہ نہین پھر ...
انکو سنائی ہو فرمایا کہ نہین تو پھر مین نے پوچھا کہ کیا سفیان رح کی مجلس مین کسی نے ...
فرمایا کہ نہین۔ تب مین نے عرض کیا کہ یہ حدیث آپ کہان سے لائے ہین۔ تو فرمایا کہ میرے ...
حدیث میرے پیش کی اور مجھ سے کہا کہ اسکو ہمسے سن لیجیے پھر مجھے سنائی پھر یہان سے ...
کرنے لگے۔ ابن کثیر رح نے لکھا کہ امام ابن جریر رح نے اس مقام پر اچھی تحقیق کردی ...

Marfat.com

ابن جریر نے حدیث ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
[illegible] تین باتون سے ڈرایا ایک دخان ہو جو مومن کو زکام کے مانند پہونچیگا اور کافر کو گرفت کریگا تو وہ پھول
[illegible] اسکے ہر سوراخ سے دھوان نکلیگا - دوم دابۃ ہو اور سوم دجال ہو (رواہ الطبرانی ایضاً) اور اس حدیث کی
[illegible] صحیح ہو - ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ دخان جسوقت آویگا لوگون کو ہیجان مین لاویگا پس مومن کو
[illegible] زکام کے مانند پہونچیگا اور کافر کو پھولا کر اسکے ہر سوراخ سے نکلیگا - (رواہ ابن ابی حاتم) اور دوسری اسناد سے ابو سعید
[illegible] سے مرفوع حدیث روایت ہو - حارث الاعور نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ دخان کی علامت ابھی
نہین گذری ہو دخان سے مومن کو زکام کی صورت پیدا ہوگی اور کافر پھول جائیگا حتے کہ اسکے ہر منفذ سے نکلیگا - (رواہ ابن
[illegible] حاتم) - اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ دخان پیدا ہوگا تو مومن کو زکام کی طرح پکڑیگا اور کافر و منافق
[illegible] مین گھس جائیگا حتے وہ ایسا ہو جائیگا جیسے انگارون پر سری بھونی ہوئی ہوتی ہو - (رواہ ابن جریر) ح عبد اللہ
ابن ابی ملیکہ سے روایت ہو کہ ایک روز صبح کو مین ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو ابن عباس رضہ نے کہا کہ آج کی رات
[illegible] صبح تک نہین سویا - مین نے عرض کیا کہ آپ کیون نہین سوئے - تو فرمایا کہ لوگ کہنے لگے کہ دمدار ستارہ نکلا ہو تو مجھے
[illegible] ہوا کہ دخان آپہونچا پس اس خطرے سے مین صبح تک نہین سویا - (رواہ ابن جریر و ابن ابی حاتم) اور اسکی اسناد صحیح ہو
[illegible] حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہو کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی دخان کے منتظر ہین - اور انھین کے موافق حضرت
[illegible] ابن عمر و ابو سعید الخدری وغیرہ ایک جماعت صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کا قول ہو اور ان اقوال کے ساتھ مین خود
[illegible] صحیحہ بھی موجود ہین تو معلوم ہوا کہ دخان منجملہ ان علامات کے ہو جنکا انتظار ہو اور قرآن مجید کی آیت سے بھی یہی ظاہر ہو
[illegible] فارتقب یوم تاتی السماء الآیۃ کیونکہ ارتقاب بمعنی انتظار ہو علاوہ اسکے آیت مین دخان مبین فرمایا یعنی ایسا واضح ہوگا
[illegible] دیکھیگا - اور جو قول کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ دخان واقع ہو چکا جسکو اہل مکہ بھوک کی
[illegible] سے آسمان مین چھایا ہوا دیکھتے تھے تو ہم کہتے ہین کہ آیت مین یہ دخان مراد نہین ہو سکتا کیونکہ یہ دخان تو فقط انکا
[illegible] تھا یعنے بھوک کی شدت سے انکے خیال مین آسمان دھوان دھار نظر آتا تھا تو یہ فقط انھین بھوکون کو معلوم ہوتا تھا حتی
[illegible] آسودہ پیٹ بھرا دیکھتا تو اسکو نظر نہ آتا - اسی طرح ہم کہتے ہین کہ قولہ تعالے یغشی الناس - صریح ہو کہ یہ دخان لوگون
[illegible] ہوا ہوگا - فقط خیالی نہین ہوگا اور کچھ اہل مکہ کے ساتھ خاص نہوگا اور اگر وہ خیالی دخان مراد ہوتا جو اہل مکہ پر واقع ہوا
[illegible] مین انھین کی خصوصیت ہوتی اور سب کے واسطے عام نہوتا (ابن کثیر) اور خطیب رح نے لکھا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ
[illegible] روایت یہی ہو کہ دخان ایک دھوان ہو جو عالم مین ظاہر ہوگا اور یہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہو اور یہ علامات
[illegible] ایک علامت ہو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت کیا گیا - کہ علامات قیامت مین سے پہلی علامت
[illegible] ایک روایت مین آیا کہ وہ مشرق سے مغرب تک چھا جائیگا اور ایک روایت مین آیا کہ تمام ایسی ہو جائیگی
[illegible] مین آگ جلائی گئی کہ تمام دھوان بھر گیا - اور ایک حدیث مین آیا کہ اے لوگو چھ باتون سے پہلے عمل کر لینے کی جلدی
[illegible] آفتاب نکلنا اور دوم دھوان اور سوم دابۃ الارض الحدیث ان دلائل سے معلوم ہوتا ہو کہ اس دخان کا

Marfat.com

انتظار ہی ولیکن حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بھی صحیح ہوا کہ یہ دخان واقع ہو چکا [illegible]
روایت کی کہ قبیلہ کندہ مین سے ایک شخص وعظ کہتا تھا اُس نے اپنے وعظ مین بیان کیا [illegible]
کہ وہ منافقون کے کانون اور آنکھون مین بھر جاویگا اور مومن کو اس سے زکام کے مانند [illegible]
کہ ہم لوگ یہ سُنکر خوفناک ہوئے اور ہم لوگ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے [illegible]
وہ اُسوقت تکیہ دیے لیٹے تھے یہ سُنکر غصہ ہوکر اُٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ جو شخص جس بات کو جانتا ہو [illegible]
ہو اُسکی نسبت کہے کہ اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہو کیونکہ آدمی کے واسطے یہ بھی اسکے علم کی دلیل ہو کہ جو [illegible]
اللہ تعالےٰ کے علم پر چھوڑے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔ قل ما اسئلکم علیہ [illegible]
المتکلفین۔ یعنے کہدے کہ مین تم سے اس رسالت پر کچھ مزدوری نہین چاہتا ہون اور نہ مین تکلف سے [illegible]
ہون۔ ھ۔ اور اس دخان کا واقعہ یہ ہو کہ جب قریش نے اسلام لانے سے پیٹھ پھیری تو آنحضرت صلی اللہ [illegible]
انپر بد دعا فرمائی الخ۔ مترجم کہتا ہو کہ آخر تک وہ روایت مذکور ہو جو سابق مین صحیحین سے ترجمہ کر دی گئی [illegible]
نے لکھا کہ ابن مسعود فقط اسی دخان کے قائل تھے جو قریش کو شدت بھوک کی وجہ سے آسمان مین اندھیرا مثل [illegible]
نظر آتا تھا اور یہی بعض تابعین کا قول ہی۔ مترجم کہتا ہو کہ کندہ کے واعظ نے اپنے وعظ مین یہ بیان کیا [illegible]
روز ایک دھوان آویگا الخ۔ یہ امر ضرور قابل انکار ہو کیونکہ قیامت کے روز اس دھوئین کی کوئی روایت نہین [illegible]
سے پہلے منجملہ علامات قیامت کے البتہ ایسا دھوان مذکور ہو ولیکن ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت [illegible]
کہ دخان جو قرآن مین مذکور ہو وہ واقع ہو چکا۔ خطیب رح نے لکھا کہ اسکی دلیل یہ ہو کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا [illegible]
ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون۔ پس یہ بات اسی قول کے موافق ٹھیک پڑتی ہو کہ جب آیت مین [illegible]
جو قحط کی شدت مین اہل مکہ کی نظرون پر واقع ہوا تھا اور ابن قتیبہ رح نے ذکر کیا کہ وہ خالی خیال [illegible]
اور زمین کی خشکی مین غبار بہت اڑتا ہو اور وہ ہوا کو دھوان دھار کر دیتا ہو اور علاوہ اسکے عرب کی زبان [illegible]
غالب کو بھی دخان کہتے ہین خطیب رح نے کہا کہ اگر اس سے وہ دخان مراد لیا جاوے جو قیامت کی علامت [illegible]
ٹھیک نہین پڑتی کیونکہ قیامت کی علامت ظاہر ہونے کے وقت کفار یہ کیونکر کہ سکینگے کہ ربنا اکشف [illegible]
علاوہ اسکے اللہ تعالےٰ نے فرمایا انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون۔ مترجم کہتا ہو کہ حاصل کلام [illegible]
علامت قیامت مین سے ایک دھوان ہو جو لوگون کو گھیر لیگا اور اسکے ثبوت مین کچھ شک نہین [illegible]
کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس سے انکار کرتے ہون کیونکہ یہ طبقۂ صحابہ و تابعین مین [illegible]
رضی اللہ عنہ پر اسکا مخفی ہونا بہت بعید ہو۔ لیکن کلام یہ ہو کہ اس آیت قدسی مین جو دخان مراد [illegible]
کی علامت ہو یا وہ دخان مراد ہو جو شدت قحط مین اہل مکہ و قوم مضر کو نظر آتا تھا [illegible]
بھی اختلاف کیا بعض نے توجیح دی کہ وہ دخان مراد ہو جو قیامت کی علامت ہو [illegible]
دلائل اوپر مذکور ہو چکے اور بعض نے کہا کہ نہین بلکہ وہ دخان مراد ہو جو شدت [illegible]

Marfat.com

[illegible] ترجیح کے بعض دلائل اوپر مذکور ہوئے اور ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جو احادیث و آثار اس دخان کے بارہ مین
[illegible] کہ علامت قیامت ہو [illegible] اُن مین سے کسی صحیح حدیث مین یہ مذکور نہین ہے کہ یہ آیت قدسی اسی دخان کے بارہ مین
[illegible] اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو روایت ہے اسمین صریح وارد ہوا کہ جب اہل مکہ کو شدت قحط سے آسمان دھوان
[illegible] نے لگا [illegible] بلا ہوئی پھر جب انھون نے ایمان کا عہد و پیمان کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے رفع عذاب کی
[illegible] نے نازل فرمایا انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون - پھر جب اُن لوگون کو رفاہیت پہونچی اور اپنی
[illegible] گمراہی کی طرف پھر عود کر گئے تب اللہ تعالےٰ نے نازل فرمایا - یوم نبطش البطشۃ الکبرے انا منتقمون پس اللہ تعالیٰ نے
[illegible] لوگون سے بدر کے روز انتقام لیا - ہو - اسمین تصریح ہے کہ آیت کا سبب نزول یہی واقع ہوا - پس اسی کو ترجیح ہے - مترجم
[illegible] نزدیک اس مقام پر ایک نظر باریک ہے جس سے یہ اختلاف رفع ہو جاتا ہے اور اسکا بیان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
[illegible] مجید کو فقط قریش یا عرب کے واسطے خاص نہین کیا بلکہ قرآن مجید انتہائے اعجاز ہے اور بکمال احاطہ علم الٰہی سبحانہ تعالیٰ
[illegible] تمام اس امت کو محیط ہے جو زمانہ رسول اللہ علیہ وسلم سے قیامت تک پیدا ہونے والی ہے خواہ عرب ہون یا عجم ہون
اور اسی کا جیسے نماز و روزہ وغیرہ کا جو خطاب ہے وہ یکسان قیامت تک برابر جاری ہے اور یہی نکتہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت
خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کو جو معجزہ دیا وہ باقی دیا یعنے جو کتاب عطا فرمائی وہی معجزہ کر دی تاکہ ہر زمانہ مین جو قوم موجود ہو
پس اُسی وقت نبوت کا معجزہ بھی موجود ہو اور اسی وجہ سے علماء رح نے اتفاق کیا ہے کہ آیت قدسی اگر کسی سبب واقع ہونے پر
نازل ہوئی ہو تو وہ اس سبب کے ساتھ خاص نہین ہو جاتی ہے بلکہ عام حکم تا قیامت جاری ہوتا ہے جب یہ معلوم ہو چکا تو
آیت قدسی مین انتظار دخان کا حکم ہے جبکہ قوم مین کفر و سرکشی کی حد باقی نہ رہی پس قوم قریش پر جب اسباب نیک متوجہ
ہوئے اور انھون نے نہ مانا تو اعجاز ظاہر فرمایا کہ انتظار کر کہ اُنپر ایسا دن آنے والا ہے - اسی طرح ہر قوم پر جب ایسے اسباب
[illegible] ہونگے تو اسی دن کا انتظار رہا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے قریش و عرب کے حق مین دخان کی نفی کی جسطرح اس
[illegible] عنہ نے بیان کی تھی اور آیندہ جب کسی قوم پر یہ حالت جمع ہو تو یہ وقت انتظاری ہے اور جب گریہ و زاری ہو تو رفع
[illegible] کی امیدواری ہے لیکن یہ علم فقط اللہ تعالےٰ کو ہے کہ کس قوم کے حق مین اسباب کس شان سے معتبر ہین - ہان ایک وقت
[illegible] ایسا آنے والا ہے کہ نہایت شدت سے دھوان تمام عالم کو عذاب الیم مین گرفتار کریگا اور مومنین البتہ
[illegible] سے فقط زکام کی کیفیت پر چھوٹ جاوینگے اور کفار بلائے الیم مین گرفتار ہونگے فافہم واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب
[illegible] بعض اشارات عرائس مین ہے کہ قولہ تعالےٰ بل ہم فی شک یلعبون - شان الٰہی مین غفلت سے شک پیدا
[illegible] شیخ محمد بن خفیف رحمہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ جبپر غفلت چھا جاتی ہے تو آخر اُسکے دل مین شک پیدا ہو جاتا ہے اور جب
[illegible] قبولیت سے مردود ہو جاتا ہے - قولہ تعالےٰ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین آیت قدسی کی ظاہر
[illegible] کافرون کی دھوان دھار حالت تھی اور جب ان کافرون کی باطنی حالت پر غور کیا جاوے تو اُنکے
[illegible] اُنپر طاری رہتا ہے اسواسطے کہ اُسکو شیطان سے اتصال ہے اور اسکی خلقت اسی دھوین سے ہے
[illegible] سے بھی شیطانی دھوان اٹھتا رہتا ہے جو اُنکے دلون پر چھا جاتا ہے - شیخ سہل رحمہ اللہ تعالےٰ

Marfat.com

ار اکہ دنیا مین اس دھوین سے دل مین قساوت پیدا ہوتی ہے اور یاد الٰہی بھول جاتا ہے اور اگر [illegible]
معلوم ہوتی تو وہ اپنے آپ کو دیکھتا کہ کس عذاب الیم مین مبتلا ہے (ص) واضح ہو کہ مترجم [illegible]
تفسیر بربنا ر قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کی ہے اور جن کافرون پر علامت قیامت کا دخان [illegible]
آیت قدسی کی تفسیر شیخ ابن کثیر رح نے اسطرح بیان فرمائی کہ جب وہ دھوان ان لوگون پر طاری ہو [illegible]
نظر آوینگے تو یہ لوگ کہینگے ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون یعنے کفار جب عذاب الٰہی کو [illegible]
کرینگے کہ یہ عذاب ہمپر سے رفع کر دیا جاوے اب ہمکو یقین آگیا یعنے اسوقت ہم مومن ہین۔ یا انکی یہ مراد [illegible]
ہمکو دنیا مین پھیر دیا جاوے جیسے قولہ تعالےٰ ولو تری اذ وقفوا علے النار فقالوا یالیتنا نرد ولا نکذب بآیات [illegible]
المومنین۔ یعنی کفار جب جہنم پر کھڑے کیے جائینگے تو کہینگے کہ کاش ہم لوگ دنیا مین پھیر دیے جاتے اور [illegible]
کو نہ جھٹلا دینگے اور یقین والے رہینگے۔ ھ۔ لیکن یہ انکا دعوے محض دروغ ہے لہذا فرمایا انا کاشفوا العذاب [illegible]
عائدون۔ شیخ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالےٰ نے یہان دو معانی تجویز کیے ایک یہ کہ یہ انکی تمنا کا جواب ہے یعنے ہم [illegible]
عائدین لیکن تم پھر وہی کروگے جیسے قولہ تعالےٰ ولو ردوا لعادوا لما نھوا عنہ وانھم لکاذبون۔ یعنے اگر یہ لوگ [illegible]
پھیر دیے جاوین تو پھر وہی کرین جس سے منع کیے گئے تھے اور یہ لوگ اپنے دعوے مین جھوٹے [illegible]
یہ معنے ہون کہ تمھاری بداعمالیون کے اسباب ایسے جمع ہوگئے کہ تم پر دخان طاری ہوا پھر بھی ہم [illegible]
عذاب سے مہلت دیتے ہین لیکن اسپر بھی تم لوگ اپنے شک و کفر سے باز نہین آؤگے۔ اور قتادہ رحمہ اللہ [illegible]
روایت ہے کہ اسکے یہ معنے ہین کہ فی الحال چند روز کے واسطے عذاب کو تم پر سے اٹھا لیا جاتا ہے [illegible]
لوٹنے والے ہو۔ چنانچہ فرمایا۔ یوم نبطش البطشۃ الکبرے انا منتقمون۔ شیخ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالےٰ [illegible]
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور ایک روایت مین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور بعض [illegible]
یوم بدر مراد لیا اور ظاہر یہ کہ اس سے مراد روز قیامت ہے اگرچہ یوم بدر بھی سخت گرفت کا روز تھا اور [illegible]
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ بطشۃ الکبرے روز بدر تھا اور [illegible]
کہ وہ روز قیامت ہے (رواہ ابن جریر رح باسناد صحیح) اور یہی قول حسن بصری و عکرمہ [illegible]
مترجم کہتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انکار نہین کیا [illegible]
سے بھی یوم بدر کی تفسیر منقول ہے اور شاید نکتہ یہی ہے کہ قریش کے لیے بطش کبرے روز بدر [illegible]
کافرون ظالمون کے واسطے عام ہے تو ہر فرقہ کے واسطے بطش کبرے کے ایام ہین اور یہ سب [illegible]
رہا یہ کہ سب کفار اولین و آخرین کے لیے بطش کبرے تو وہ بلا خلاف روز قیامت ہے [illegible]
ہون) عذابہ و عقابہ انہ رؤف رحیم۔ واضح ہو کہ اللہ تعالےٰ نے قریش کو اور عرب کو [illegible]
کافرون کو اپنی کتاب و رسول سے امتحان کیا پھر جو ایمان لایا اسکے لیے انعام ہے [illegible]
تنبیہ کے لیے بیان فرمایا کہ اسی طرح ہم نے تمام امم کفار کا امتحان مین [illegible]

Marfat.com

[illegible] رسول کریم ○ ان ادوا الی عباد اللہ انی

[illegible] پاس رسول عزت والا کہ حوالے کرو میرے بندے خدا کے میں

[illegible] علی اللہ انی اتیکم بسلطن مبین ○ وانی عذت

[illegible] مقابل میں لاتا ہوں تم پاس ایک سند کھلی اور میں پناہ لے چکا ہوں

[illegible] ان لم تؤمنوا لی فاعتزلون ○ فدعا ربہ ان ھؤلاء قوم

[illegible] اگر تم نہیں یقین کرتے مجھ پر تو مجھ سے پرے ہو جاؤ پھر پکارا اپنے رب کو یہ لوگ

[illegible] بعبادی لیلا انکم متبعون ○ واترک البحر رھوا انھم جند

[illegible] میرے بندوں کو البتہ تمہارا پیچھا کرینگے اور چھوڑ جا دریا کو تھم رہا البتہ وہ لشکر

[illegible] کم ترکوا من جنت وعیون ○ وزروع ومقام کریم ○ ونعمۃ کانوا

[illegible] باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور گھر خاصے اور آرام جس میں تھے

[illegible] کذلک واورثنھا قوما اخرین ○ فما بکت علیھم السماء والارض وما کانوا

[illegible] اور وہ سب ہاتھ لگا دیے ایک اور قوم کو پھر نہ رویا اُن پر آسمان اور زمین اور نہ ملی اُنکو

ع ۲۹ [illegible] ولقد نجینا بنی اسرائیل من العذاب المھین ○ من فرعون انہ کان عالیا

اور ہم نے بچا نکالا بنی اسرائیل کو ذلت کی مار سے جو فرعون سے تھی بیشک وہ تھا چڑھ رہا

من المسرفین ○ ولقد اخترنھم علی علم علی العلمین ○ واتینھم من الایت ما فیہ بلؤا مبین ○

[illegible] اور انکو ہمنے پسند کیا جان بوجھ کر جہان کے لوگوں سے اور دیں انکو نشانیاں جن میں مدد تھی صریح

[illegible] فرعون اور اسکی قوم قبط کا حال عبرت بیان فرمایا کہ اللہ تعالے نے انکو ہر طرح کی نعمتوں دنیاوی سے راحت و [illegible] باغات و مکانات و پھل و میوہ جات و سونا و چاندی و اسباب و متاعات دنیاوی سے انکو بہت کچھ دیا تھا [illegible] نے اسکی شکر کی جگہ کفر و ظلم اختیار کیا اور بے وطن پردیسی قوم بنی اسرائیل جو اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل سے [illegible] انکے ساتھ ترحم و سلوک کی جگہ انکو لونڈی غلام بناکر سخت مشقت و تکلیف میں ڈالتے اور جسقدر انکو زیادہ [illegible] بتدریج ہوتے اسی جرم پر کہ یہ لوگ اپنے اللہ تعالے رب العالمین کی عبادت کرتے تھے پس اللہ تع [illegible] ولقد فتنا قبلھم قوم فرعون اور بیشک ان لوگون سے پہلے ہمنے [illegible] ف جسوقت یہ کلام نازل ہوا ہے تو قریش موجود تھے اور تمام عرب و عجم جوسوقت [illegible] دعوت سے واقف ہوئے سب شامل ہیں۔ پھر انکے بعد جب عجم میں دعوت پھیلی تو جسوقت [illegible] ہوئی اسی طرح ہر زمانہ و ہر طبقہ میں جو کفار و مشرکین موجود ہوں سب پر یہ حکم متوجہ ہی [illegible] لیکن یہاں آیت کے وقت قریش سے شروع ہوا اور معنے یہ کہ جیسے اس قوم قریش [illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آیا اور انھوں نے سرکشی کی تو انکو ایسی بدانجامی سے

Marfat.com

آگاہ ہونا چاہیے اور انکو قوم فرعون کی بدانجامی سے عبرت ...
سے پہلے فرعون وقوم قبط پر موسے علیہ السلام کو بھیجا تھا۔ ...
رسالت درحقیقت بنی اسرائیل کیواسطے تھی جنکو اللہ تعالےٰ نے ...
بنی اسرائیل سب فرعون واسکی قوم کے ظلم مین مقہور رہتے تھے تو وہ بھی اس امتحان مین ...
اور اپنی بندگی کا اقرار کرے اور اگر نہ مانے تو بنو اسرائیل کو موسے علیہ السلام کے ساتھ ...
عمالقہ کافرون پر جہاد کر کے خالی کرین اور یہان آباد ہون۔ اور موسے علیہ السلام کا ابتدائی حال ...
گذرا ہی او مختصر یہ کہ فرعون خود بھی فلسفی نجومی تھا اور اس زمانہ مین نجومیون وطلسمات والون وجادوگرون ...
جیسے اس زمانہ مین ریاضی والون کا روز ہی جس سے طرح طرح کی کلین وآلات حرب وضرب ...
پھر نجوم وغیرہ سے فرعون کو خوفناک کیا گیا تھا کہ بنو اسرائیل مین ایک لڑکا ہوگا جو تیری موت ...
ہوگا۔ وہ بے ایمان اسوقت سے بنو اسرائیل کے لڑکے قتل کرتا اور لڑکیان باقی رکھتا اور خود بنو اسرائیل مین ...
زمانہ حضرت یوسف علیہ السلام سے چلی آتی تھی کہ تم مین سے ایک پیغمبر اولو العزم ہوگا جسکی بدولت شام ومصر
کی بادشاہت مدت دراز تک قائم رہیگی۔ فرعون نے یہ ظلم شدید جاری رکھا اور بنو اسرائیل بیچارون نے ...
کہ عورت اپنے پیٹ مین نو مہینہ تک خون جگر سے اپنا لال پالتی تھی جسوقت جنی اور وہ چاند سی صورت ...
رقت فوراً جلادون نے اس معصوم پر چھری پھیر دی اور وہ خون مین لوٹنے لگا۔ اور سب سے عجیب بات
فرعون مردود اپنی خدائی کا مدعی تھا اور یہ قوم احمق اسکی تصدیق کرتی تھی حالانکہ اسکے خوف کی یہ کیفیت تھی اور ...
جانتا ہی کہ ہمیشہ کافر قومین جو شیطان کی تابع ہوتی ہین ایسی ہی احمق ہوتی تھین اور اب بھی کوئی قوم اس شعر ...
خالی نہین ہوتی کہ مخلوق ہوکر اپنے خالق عزوجل سے منکر یا مشرک ہین پھر دوسری باتون مین کم وبیش فرق ہو ...
اس فرق کا خاک اعتبار ہو جب اصلی شدید حماقت موجود ہی اور عجب کہ اس زمانہ مین بعضے عوام مسلمان جو ...
تابع ہوئے آخر انکے دل سے بھی شیطان نے نور ایمان بجھا دیا اور پھر مسلط ہوکر کافرون ومشرکون کی ...
تو ریجھ گئے اور اتنی عقل نہین کہ بات کو پرکھکر سونا پیتل پہچانین اور یہ دیکھین کہ جس نے اللہ تعالےٰ کو ...
سوائے بت بنائے یا جورو بیٹا بتایا تو یہ اصلی حماقت ہی پھر اگر دنیاوی زندگی کو اسی دنیائے فانی کا ...
کرنے کے لیے بڑے ہوشیار ہین تو خاک پرین ہوشیاری۔ اور اگر کسی شخص نے ...
اس نے مسلمانون کے چڑھانے کو اپنا نام سلمان رکھ لیا جیسے مثل مشہور ہی کہ برعکس نہند نام زنگی ...
مین اشد احمق تھی۔ یہ دیکھتے جاتے کہ فرعون کو اسقدر خوف ہی کہ بنی اسرائیل کے فرزند سے ...
اسکو خدا ماننے جاتے تھے اور فرعون اسقدر احمق تھا کہ اس نے اس نام کے ...
اختیار کیا۔ اور خوف مذکور سے نہایت بیرحمی کے ساتھ انکے معصوم بچے قتل کر ...
کر وہ سخت عاجز ہوا اور حضرت موسے علیہ السلام کو پیدا کر کے اسی کے گھر مین ...

Marfat.com

[illegible] کو ایک گھونسہ مارا کہ اچانک وہ مرگیا اور اللہ تعالے نے اس ذریعہ
[illegible] حضرت شعیب علیہ السلام بعد ہلاکت اپنی قوم کفار کے مدین مین مقیم تھے وہان دس
[illegible] کرکے جانب مصر روانہ ہوئے اور وادی ایمن مین اللہ تعالے نے تجلی خاص
[illegible] فرمایا اور فرعون و بنو اسرائیل کی جانب رسول کرکے بھیجا۔ انھون نے عرض کیا کہ فرعون
[illegible] نے فرمایا کہ تو ہماری حفظ رعایت مین ہی تجھے ہماری پناہ مین کوئی قتل نہین کرسکتا۔
[illegible] ہارون کے لیے درخواست کی۔ اللہ تعالے نے انکو بھی موسے علیہ السلام کا نائب پیغمبر مقرر فرمایا۔
[illegible] قدیم مین ازل سے مقدر ہو چکا تھا۔ اور حکم دیا کہ تم دونون اس بدکار فرعون سے رسالت ادا کرو
[illegible] بنو اسرائیل کو میرے ساتھ چھوڑ دے۔ اور یہ قوم فرعون کے واسطے امتحان شروع ہوا جیسے یہان فرمایا۔ ولقد فتنا
[illegible] قوم فرعون یعنے ہم نے اس طبقہ کفار سے پہلے یعنے جو کفار و مشرکین اسوقت موجود ہین اور اب سے قیامت تک جو کافر
[illegible] ہونے والے ہین اس طبقہ کفار سے پہلے قوم فرعون کو امتحان مین ڈالا تھا۔ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ حال
[illegible] ان کے پاس ایک رسول بزرگ آیا تھا۔ ف اور وہ موسی علیہ السلام ہین جیسے اس طبقہ والے کافرون کے پاس
رسول اکرم خاتم المرسلین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے نے بھیجا ہی۔ پھر موسے علیہ السلام کی رسالت کا بیان یہ ہی کہ
اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ تم لوگ مجھے اللہ کے بندون کو دیدو۔ ف جیسے دوسری آیت مین اسطرح
[illegible] فرمایا۔ ان ارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبہم قد جئناک بآیۃ من ربک۔ یعنی ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجدے
اور انپر عذاب مت کر ہم تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے معجزہ لائے ہین۔ ہ۔ اور یہان فرمایا۔ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ
مین تمھارے واسطے امانت دار رسول ہون۔ ف یعنی اللہ تعالے کا پیغام لایا ہون کہ تو بنی اسرائیل کو غلامی
[illegible] سے چھوڑ کر میرے ساتھ کردے۔ بعض اہل تفسیر نے عباد اللہ منادی قرار دیا۔ اور معنے یہ لیے کہ ای بندگان خدا کان
[illegible] میری بات سنو۔ مترجم کہتا ہی کہ اللہ تعالے کے پیغام رسالت مین سے یہ نہین تھا پس تفسیر اول اصح ہی اور
[illegible] حضرت موسے علیہ السلام نے پیغام رسالت مین سے ایک یہ بات بیان فرمائی کہ مین اللہ تعالے کی طرف سے
[illegible] ہون اسکا پیغام ادا کرتا ہون کہ ایک تو تم لوگ اللہ تعالے کے بندون کو یعنے بنی اسرائیل کو مجھے سپرد کرو
[illegible] وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اور یہ کہ تم لوگ اللہ تعالے پر تکبر مت کرو۔ ف اسمین فرعون کے
[illegible] اور انکو تنبیہ ہی کہ اللہ تعالی کی الوہیت مان کر اسی کی بندگی کرو اور اسکے رسول کی پیروی کرو اور
[illegible] جب حضرت موسے علیہ السلام نے یہ پیغام حق پہونچایا تو فرعون اپنے تکبر مین اترایا اگرچہ دل مین خوفناک
[illegible] بنی اسرائیل مین سے وہی لڑکا ہی جسکی خبر پہلے سے مشہور تھی اور اب فرعون و قبطیون پر آفت نازل ہونے کا وقت
[illegible] کے موسے علیہ السلام کو جھٹلایا کہ تمھارے رسول ہونے پر کیا دلیل ہی موسے علیہ السلام نے
[illegible] بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ مین تمھارے پاس صریح حجت کے ساتھ آیا ہون۔ ف وہ
[illegible] نے انکار کی مجال نہین ہوسکتی جبکہ حد سے باہر ہون۔ پھر موسے علیہ السلام نے اسکا معجزہ عصا و ید بیضا

دکھلایا۔ روایت ہی کہ جب فرعون نے عصا کا اژدہا ہوتا دیکھا تو اُسکی [illegible]
اور یہ بھی خوف بیٹھ گیا کہ جو روایت زمانۂ سابق سے مشہور تھی کہ بنی اسرائیل کے [illegible]
اژدہا مجھے کھا جائیگا یعنے وہ اپنے ذہن مین اس روایت کے یہ معنی سمجھا تھا کہ [illegible]
ہوگی پس اُسکی حالت بہت متغیر ہوگئی پھر جب موسے علیہ السلام نے اژدہا کو [illegible]
وہ پھر ہوش مین آگیا اور اُسکو بہت بڑی خوشی یہ ہوئی کہ موت سے بچ رہے [illegible]
اسوقت یہ چاہا کہ موسے علیہ السلام ناراض نہون اور یہان سے چلے جاوین تا کہ [illegible]
پس اُس نے نرمی کے ساتھ انکو رخصت کیا اور عجب لطف یہ ہی کہ اللہ تعالے نے بھی موسے علیہ السلام [illegible]
حکم دیدیا تھا پھر اُس نے اپنے بدکار وزیرون سے مشورہ کرکے یہ تجویز کیا کہ موسے [illegible]
مقابلہ کرنے کے لیے ٹالدے پھر ایک مدت تک یہی ہوتا رہا کہ ساحر بلائے جاتے تھے [illegible]
اسکندریہ مین سمندر کے کنارے جمع ہوتے تھے اور جب فرعون نے یہ تاخیر و حیلت دیکھی [illegible]
خیال دور ہوتا گیا کہ جو روایت مشہور تھی اُسکی کچھ اصلیت نہین ہی پھر جب میدان اسکندریہ مین [illegible]
اپنے جادو کے اژدہے بہت بڑے بڑے اس کثرت سے دکھلائے کہ فرعون کے دل سے موسے علیہ السلام [illegible]
چھوٹا معلوم ہونے لگا اور لاکھون آدمی جو اس میدان مین موجود تھے سبھون نے ساحرون کے [illegible]
خوف کیا حتے کہ موسے علیہ السلام بھی جھجکے۔ علماء رحمہم نے لکھا کہ یہ جھجک بمقتضاے بشریت تھی خصوصاً اسوجہ سے
کہ موسے علیہ السلام کو کوئی حکم نہین پہونچا اور ساحرون کے اژدہے اُنکے قریب آگئے تھے کہ ناگاہ جبرئیل علیہ
السلام نے نازل ہوکر حکم پہونچایا کہ اپنا عصا ڈالدے۔ پس جب حضرت موسے علیہ السلام نے عصا پھینکا تو
بڑا اژدہا ہوگیا کہ اُسکی دم اسکندریہ کے سمندر مین تھی اور اپنے قد کے مناسب مُنہ پھاڑ کر دانت کرکراتا
اژدہون پر جھپکا اور اس تیزی کے ساتھ لہرین مارتا تھا جیسے کالا ناگ ہوتا ہی۔ پس آناً فاناً وہ سارے
اژدہے جو رسیون وغیرہ کے بنے ہوئے تھے نگل گیا اور ایک بار مُنہ پھاڑ کر فرعون کی طرف [illegible]
آدمیون کی بھیڑ تھی جب وہ لوگ اپنی جانون سے مایوس ہوکر بے تحاشا بھاگے تو [illegible]
قریب پچیس ہزار کے مرگئے لیکن جب اُس نے فرعون کا قصد کیا تو حکم ہوا کہ [illegible]
پھر جب فرعون کے حواس ٹھیک ہوئے تو چند روز تک وہ گھر سے باہر نہین نکلا [illegible]
کہ یہ فقط جادو تھا اور بادشاہ پر جادو نہین اثر کرتا ہی اسی وجہ سے تجھپر [illegible]
مین موسے علیہ السلام کی دعوت سے بہت لوگ مسلمان ہوئے اور رفتہ رفتہ [illegible]
کے غرہ مین آیا تو پھر اُس نے ظلم اختیار کیا اور عجب [illegible]
کہ فرعون نے دوبارہ بنی اسرائیل مین اولاد قتل کرنے کا سلسلہ جاری کیا [illegible]
کی کہ موسے علیہ السلام کو قتل کرے۔ موسے علیہ السلام نے کہا کہ اے بنی اسرائیل [illegible]

[illegible] نے خیرخواہی چاہی مگر تم راضی نہیں ہوتے ہو یہ تمھاری بربادی ہے۔ وَ
[illegible] اور میں نے اپنے رب اور تمھارے رب کی پناہ لی ہے کہ مجھے رجم کرسکو
[illegible] اللہ تعالے کی پناہ میں ہوں تم مجھے قتل نہیں کرسکتے ہو۔ قتادہ رحہ نے کہا کہ رجم یعنے سنگسار نہیں
[illegible] سے بھی روایت ہے اور بعض نے کہا کہ یہ اسی وقت پناہ مانگی تھی ولیکن اولے یہ ہے کہ بحکم قولہ تعالیٰ
[illegible] الیکما۔ یعنی تم دونوں کے واسطے ہم ایسا غلبہ رکھینگے کہ وہ لوگ تم دونوں کو کوئی برائی نہیں
[illegible] علیہ السلام نے انکو آگاہ کیا کہ میں اُس پروردگار عزوجل کی پناہ میں ہوں جو میرا اور تمھارا
[illegible] مالک ہے ولیکن تم اپنی فکر کرو اگر تم ایمان لاتے تو تمھارے حق میں بہتر تھا۔ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا
[illegible] اور اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے ہو تو مجھ سے الگ رہو۔ ف اور مجھکو ضرر پہونچانے کا بھی قصد
[illegible] میری خیرخواہی کا عوض یہ نہیں ہے کہ تم میرے ساتھ بدی چاہو۔ مترجم کہتا ہے کہ شاید جب اللہ تعالی نے
[illegible] طوفان بارش و ٹیڑی و مینڈک و خون وغیرہ سے امتحان کیا اور ہر بار انھوں نے موسے علیہ السلام سے
[illegible] ہونے کی درخواست کی کہ آپ دعا کیجیے کہ اگر اللہ تعالے یہ عذاب ہم پر سے رفع کردے تو ہم ایمان لاوینگے
[illegible] اسرائیل کو آپ کے ساتھ کردینگے۔ جیسا کہ سورۂ اعراف میں منصوص ہے پھر جب وہ عذاب رفع ہوجاتا تو بدعہدی کرکے
[illegible] پر عود کرتے اور آخر کو موسے علیہ السلام سے کہا کہ ہم تمھارے جادو کے کرتبوں پر کبھی ایمان نہیں
[illegible] دکھلاؤ تب شاید یہ بھی قصد کیا ہو کہ لاؤ موسے علیہ السلام کو قتل کریں۔ فَدَعَا رَبَّهٗ
[illegible] هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ پس موسے نے اپنے رب عزوجل سے دعا کی کہ یہ لوگ قوم مجرم ہیں۔ ف بڑے کاری
[illegible] اپنے کفر میں بھی ترحم کا قاعدہ نہیں رکھتے ہیں۔ پس اللہ عزوجل نے دعا قبول فرمائی اور اس قوم
[illegible] انتقام لیا اور موسے علیہ السلام کو آگاہ فرمایا اور حکم پہونچایا۔ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ
[illegible] بندوں کو راتوں رات لیکر روانہ ہو تم لوگوں کا پیچھا کیا جائیگا۔ ف یعنی اللہ تعالے نے موسے
[illegible] کہ اب فرعون و اسکی قوم کی اقامت باقی نہیں رہی بلکہ تو خود بنی اسرائیل کو لیکر رات میں یہاں سے
[illegible] وہاں سے تجھے پار ہونے کے لیے خشک راستہ ملیگا اور یہ لوگ بہت کوشش سے تمھارا
[illegible] مت کیجیو۔ روایت ہے کہ جس رات موسے علیہ السلام روانہ ہوئے اُس رات میں
[illegible] خاندان میں موت ہو گئی تھی کہ صبح کو یہ لوگ اپنے اپنے مردوں کی تجہیز و تکفین میں پڑے رہے۔ پھر
[illegible] نے بجائے لشکر جمع کیے اور تیز رو گھوڑوں پر سوار ہو کر پیچھا کیا اور یقین کر لیا کہ خاکنائے
[illegible] ہے کیونکہ وہاں فرعونی قلعہ مع فوج تھا اور پیچھے بحر قلزم ہے وہاں سے کوئی گذر نہیں سکتا ہے
[illegible] شاید وہ لوگ لڑائی پر آمادہ ہوں تو انکو شکست دیکر سمندر کے کنارہ سے گرفتار کرکے
[illegible] تاخیر کرکے روانہ ہوا اور اسکے ساتھ تمام سرداروں کا لشکر تھا یہانتک کہ جب حضرت موسے
[illegible] حکم سے انھوں نے سمندر میں بارہ جگہ عصا مارا اور دریا کا پانی پھٹکر

Marfat.com

ہر جگہہ مثل دیوار کے قائم ہوگیا اور اسکے درمیان مین خشک راستہ پیدا ہوگیا [illegible]
درمیان بہت وسیع راستہ پیدا ہوگیا اور دونون طرف بڑے پہاڑ کے [illegible]
پس بنی اسرائیل روانہ ہونے کے واسطے مستعد تھے کہ دوسرے فرعونی سوارون کی [illegible]
فرعونی ظلم مین رہ کر بزدل ہوگئے تھے اسوقت بھی خوفناک ہوئے کہ اب ہم گرفتار ہو جائینگے [illegible]
انکو تسکین دی کہ یہ ہرگز نہین ہوگا۔ چنانچہ سب لوگ عافیت کے ساتھ پار ہوکر دوسرے [illegible]
شمال و مغرب مین قریب کوہ طور کے ایک بیابان ہی اور ادھر فرعون اس کنارہ پہونچگیا [illegible]
موسے مع بنی اسرائیل کے پار اتر گئے تو موسے علیہ السلام نے چاہا کہ سمندر کو عصا مارین تاکہ وہ [illegible]
حائل ہو جاوے اور فرعون سے فارغ ہو پس اللہ عزوجل نے حکم بھیجا۔ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا [illegible]
حال پر چھوڑ دے۔ ف ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یعنے اسی حالت پر چھوڑ دے۔ مجاہد [illegible]
خشک راستہ چھوڑ دے اور یہ خواہش مت کر کہ وہ اپنی اصلی حالت پر ہو جاوے وہکذا قول عکرمہ [illegible]
وقتادہ و ابن زید و کعب الاحبار و سماک ابن حرب وغیرہم خلاصہ یہ کہ موسے علیہ السلام کو حکم دیا کہ سمندر [illegible]
چھوڑ دے کہ یون ہی اُسکے درمیان وسیع خشک راستہ رہے اور موسے علیہ السلام کو یہ خوشخبری ہو [illegible]
مُّغْرَقُوْنَ یہ لوگ غرق ہونے والے جتھے ہین۔ ف یعنی فرعونیون کے جھنڈ و جماعتین [illegible]
جو کئی کوس تک لمبا چوڑا ہی غرق ہونے والے ہین۔ چنانچہ یہی ہوا کہ جب فرعونی لشکر و جماعتین [illegible]
سب سمندر کے اندر آگئین تو ناگاہ قہر آلہی سے سمندر کو حکم ہوا کہ منطبق ہو جا پس وہ منطبق ہوگیا [illegible]
نے اپنے نیک بندون کے واسطے ان بدکارون سے انتقام لیکر سب کو غرق کر دیا۔ [illegible]
جسکے لالچ کے پیچھے انکی یہ حرکات تھین اور جسکے واسطے شیطان کے تابع ہوگئے تھے۔ [illegible]
كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ
ان فرعونیون نے چھوڑ دیے باغات و نہرین و کھیتیان اور کرامت کے مقامات اور نعمتین جسمین [illegible]
تھے۔ ف جنات جمع جنت بمعنی باغ جسمین پھل پھول و میوہ ہوون اور بعض [illegible]
جمع عین بمعنی چشمہ و نہرین۔ اور یہ سلطنت مصر کے وسیع رقبہ مین موجود ہین اور [illegible]
لکھا کہ اس دریا کا پانی نہایت عمدہ ہی اور شیخ ابن کثیر رحمہ نے روایت لکھی کہ [illegible]
وہان سب دریاؤن کا سردار ہی اللہ تعالے نے اسکے واسطے مشرق و مغرب کی سب [illegible]
پھر جسوقت اللہ تعالے چاہتا ہی کہ دریاے نیل روان ہو تو اللہ تعالے [illegible]
زمین سے اسکے لیے چشمہ ہاے خوشگوار جوش مین لاتا ہی پھر جب دریاے نیل [illegible]
منظور ہی تو اللہ تعالے ہر نہر و چشمہ کو حکم دیتا ہی کہ اپنی جگہ عود کرے [illegible]
مترجم کہتا ہی کہ ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالے کی روایت ہی [illegible]

Marfat.com

[illegible] ہو کہ اس امر مین سب نے اتفاق کیا کہ ابن لہیعہ رہ کے پاس روایات [illegible] روایت کی یاد مین سہو ہو جاتا ہو۔ پھر یہ روایات جو ندکور ہوئین ایسے امور مین سے ہین آدمی [illegible] حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اسکا بیان نہین آیا ہو سوائے اسقدر کے کہ آنحضرت صلعم نے [illegible] فرمایا کہ اس سے ظاہر ہے دو دریا روان ہوئے ہین وہ نیل و فرات ہین رہ۔ اور یہان جو بات کہ [illegible] بیان فرمائی شاید وہ اگلے یہود و نصاریٰ کی کتابون مین سے ہو واللہ تعالےٰ اعلم۔ اور اسپر دلیل یہ ہی [illegible] نے یہی بیان کیا کہ دریائے نیل کے دونون کنارون پر مقام اسوان سے رشید تک درد یہ [illegible] اور اسمین چند خلیج واقع تھے مانند خلیج اسکندریہ و خلیج دمیاط و خلیج سردوس و خلیج منف و خلیج فیوم وغیرہ کے [illegible] سے لیکر آخر تک برابر زراعات تھین اور تمام زمین مصر ان پانیون سے سیراب رہتی اور اللہ تعالےٰ نے [illegible] کی پیداوار سے کثرت ہو زیادت دی تھی دم۔ مقام کریم سے مراد مکانات نفیسہ ہین اور ظاہر ہو کہ جب ملک اسقدر [illegible] شاداب ہو تو یونان و ایران وغیرہ کے بہت سے کاریگر وہان جمع ہوئے اور ہر فن کے ہنرمند و عالم وہان موجود تھے [illegible] فلسفہ و ریاضی و طلسم و سحر وغیرہ کی بہت کثرت تھی۔ ونعمة کانوا فیھا فاکھین۔ اور بکثرت نعمتین جنمین عیش کرتے تھے [illegible] کھاتے اور جو چاہتے پہنتے اور مالون و متاعون کی ریل رہتی تھی۔ لیکن بجائے شکر کے انھون نے اللہ تعالےٰ سے [illegible] کیا کہ فرعون کم ہمت نے اُسی پر خدائی کا دعوےٰ کیا اور قوم احمق نے اسکا ساتھ دیا اور اللہ تعالےٰ کے رسول کریم [illegible] انکار کیا آخر اللہ تعالےٰ نے اُنکو انتقام مین ہلاک کر دیا پس اُنکی بدانجامی سے عبرت دلائی بقولہ کم ترکوا من جنات الخ یعنی اے اہل عبرت [illegible] لوگون کے بد انجام سے نصیحت پکڑو کہ ان لوگون نے فقط اللہ تعالےٰ وحدہ لاشریک کے بندون سے عداوت کر کے کسقدر کثرت سے باغات [illegible] و زراعات و مکانات نفیسہ طرح طرح کی نعمتین بکثرت چھوڑین جنمین عیش کرتے تھے پس ایک صبح سب غرق ہوگئے [illegible] گئی۔ کَذٰلِکَ یون ہی ہوف اسکو عبرت سے دیکھو۔ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ [illegible] نے دوسری قوم کو میراث دیدیا ف۔ وہ بنی اسرائیل ہین جو اللہ تعالےٰ کی وحدانیت پر قائم تھے اور [illegible] کے ظلم سہتے تھے اور ظاہری نظر مین ان ضعیفون کا مددگار بمقابلہ فرعونیون کے کوئی نظر نہ آتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے [illegible] کیونکہ ہم ہمیشہ انکے دشمنون کو ہلاک کر دیا اور بنو اسرائیل کو انکے [illegible] باغات و قصور و متاع کا [illegible] وتمت کلمة ربک الحسنیٰ علیٰ بنی اسرائیل بما صبروا ودمرنا ما کان یصنع فرعون وقومه وما کانوا یعرشون [illegible] اسرائیل پر پورا ہوا بعوض اس صبر کے جو انھون نے اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کے واسطے [illegible] دیا جو فرعون و اُسکی قوم بناتے اور جو عریش لگاتے تھے رہ۔ الحاصل اللہ تعالیٰ نے [illegible] ہلاک کر دیا اور تمام سامان دنیا جسپر اتراتے تھے چھوڑ گئے [illegible] السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا کَانُوْا مُنْظَرِیْنَ پس انپر آسمان و زمین نہین رویا [illegible] نہین کرتے تھے جو آسمان کے دروازون سے چڑھائے جاتے [illegible] انکے واسطے کوئی ایسی جگہ تھی جسمین اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتے

تاکہ اُنکی موت سے وہ جگہ روتی اور اسی واسطے وہ لوگ اسکے مستحق ٹھہرے کہ اُنکو کبھی مہلت [illegible]
کفر و بدکاری و فساد مین حد سے گذر گئے تھے اور امام ابو یعلی الموصلی نے حضرت انس بن مالک [illegible]
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بندۂ خدا کے واسطے آسمان مین دو دروازے [illegible]
رزق اُترتا ہی اور دوسرے دروازے سے اُسکا نیک کام و نیک کلام داخل ہوتا ہی پھر جب [illegible]
اور دونون دروازے اُسپر روتے ہین۔ اور یہی آیت پڑھی فما بکت علیہم السماء والارض۔ اور [illegible]
کبھی اللہ تعالے کے واسطے کوئی نیک عمل نہین کیا تھا۔ تاکہ اُنکی موت سے زمین اُنپر روتی اور [illegible]
آسمان کو چڑھاتا کہ اُسکے گم ہونے سے آسمان اُنپر روتا۔ رواہ ابن ابی حاتم اور شریح بن عبید الحضرمی سے [illegible]
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام شروع ہوا غریب اور جیسے شروع ہوا ویسے ہی عنقریب غریب کی طرف [illegible]
اور آگاہ رہو کہ مومن پر کوئی غربت نہین ہی اور جو مومن کہین پردیس مین مرجاتا ہی تو آسمان و زمین اُسپر روتے [illegible]
رسول اللہ صلے علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی فما بکت علیہم السماء والارض۔ پھر فرمایا کہ آسمان و زمین کسی کافر پر نہین [illegible]
(ابن جریر) عباد بن عبد اللہ رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ بھلا [illegible]
زمین کسی پر روتے ہین آپ نے فرمایا کہ تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی جو تجھ سے پہلے کسی نے نہین پوچھی آگاہ ہو کہ [illegible]
کیواسطے زمین مین اُسکی نماز کی جگہ ہی اور آسمان مین اُسکے اعمال بلند ہونے کی جگہ ہی اور آگاہ ہو کہ قوم فرعون ایسی [illegible]
کہ زمین مین اُنکے واسطے کوئی نیک کام کی جگہ نہ تھی اور نہ اُنکا کوئی عمل صالح ایسا تھا جو آسمان کو چڑھایا جاتا۔ پھر [illegible]
علی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی فما بکت علیہم السماء والارض وما کانوا منظرین۔ (ابن ابی حاتم) [illegible] ابن عباس [illegible]
کے پاس ایک شخص نے آکر پوچھا کہ اللہ تعالے فرماتا ہی فما بکت علیہم السماء والارض الآیہ تو کیا آسمان و زمین بھی کسی پر [illegible]
ہین تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہان اور بات یہ ہی کہ مخلوقات مین سے ہر ایک کیواسطے آسمان مین [illegible]
جس سے اُسکا رزق اترتا ہی اور وہان اُسکے عمل بلند کیے جاتے ہین پھر جب بندۂ مومن مرا [illegible] اُسکا [illegible]
ہوا تو اُسکے مفقود ہونے سے آسمان اُسپر روتا ہی اور زمین جہان وہ نماز پڑھتا اور اللہ تعالے کا ذکر کرتا [illegible]
اُسکے گم ہونے سے روتا ہی اور آگاہ ہو کہ قوم فرعون کے واسطے زمین مین کوئی نیک [illegible]
مین نیک عمل چڑھتا تھا تو اُنکی ہلاکت پر آسمان و زمین نہین روئے (ابن جریر باسناد [illegible]
تعالے نے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی اور سفیان الثوری [illegible]
سنا ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مین اس بات [illegible]
تک زمین روتی ہی شیخ رحمہ نے کہا کہ یہی قول مجاہد و سعید بن جبیر وغیرہم [illegible]
انتقال کرتا ہی تو چالیس دن تک اُسپر آسمان و زمین روتے ہین [illegible] نے [illegible]
نے فرمایا کہ کیا تجھے تعجب ہوتا ہی اسے زمین کیونکر ایسے بندہ [illegible]
کیونکر ایسے بندہ پہ نہ روئیگا جسکی تکبیر و تسبیح سے آسمان مین [illegible]

Marfat.com

[illegible] الارض الاٰیۃ مین فرمایا کہ فرعون واسکی قوم اپنے رب عزوجل کے یہان ایسے
[illegible] رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہو کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی تب سے آسمان
[illegible] عرض کیا کہ یہ کیا بات ہو کیا آسمان وزمین بندۂ مومن پر روتے نہین ہین تو ابراہیم
[illegible] ن مین سے صرف وہ دروازہ روتا ہو جہان سے اُسکے اعمال نیک چڑھائے جاتے
[illegible] کا رونا کیونکر ہو تو مین نے عرض کیا کہ نہین تو فرمایا کہ اسکا نشان یہ نظر آتا ہو کہ گلاب کے
[illegible] اور آگاہ ہو کہ جب یحیٰی بن زکریا علیہ السلام قتل کیے گئے تو آسمان سرخ ہو کر خون ٹپکا اور
[illegible] رضی اللہ عنہما قتل کیے گئے تو آسمان سرخ ہوگیا (رواہ ابن ابی حاتم) اور یزید بن ابی زیاد الہاشمی سے
[illegible] حسین بن علی رضی اللہ عنہما شہید کیے گئے تو چار ماہ تک آفاق آسمان سرخ ہوگیا یزید بن ابی زیاد رح
[illegible] سرخ ہونا یہی اُسکا رونا ہو (ابن ابی حاتم) یہی عطاء خراسانی وسدی کبیر رحمہم اللہ تعالے کا قول ہو ابن کثیر رح
[illegible] حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت مین مذکور ہو کہ جسدن آپ شہید ہوئے اُس دن جو پتھر اُٹھایا جاتا تھا اُسکے نیچے
[illegible] سرخ نظر آتا تھا اور اُسدن آفتاب کو گہن لگ گیا اور افق آسمانی سرخ ہوگیا اور پتھر برسنے لگے ابن کثیر رح نے کہا
[illegible] روایات کی اسانید پر اعتماد نہین ہو اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہو کہ فرقہ شیعہ نے بعض دروغ گڑھ لیا ہو اور ہر بندۂ مومن
جانتا ہو کہ یہ واقعہ بہت عظیم تھا اور اُسکے لیے کسی جھوٹ گڑھنے کی ضرورت نہین ہو حالانکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی
[illegible] سے بڑھ کر واقعات پیش آئے ولیکن ان امور مین سے کوئی بات واقع نہین ہوئی کیا نہین دیکھتے ہو کہ حضرت
[illegible] رضی اللہ عنہ سے آپ کے والد حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بالاجماع افضل ہین اور آپ
[illegible] شہید ہوئے ولیکن ان امور مین سے کوئی بات واقع نہین ہوئی اور اسی طرح امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ
[illegible] مظلوم شہید ہوئے مگر ان باتون مین سے کوئی بات واقع نہین ہوئی اور امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب
[illegible] اللہ عنہ نماز صبح مین عین محراب مین شہید ہوئے حالانکہ اُسوقت تک مسلمانون کو گویا ایسی مصیبت پیش نہین آئی تھی
[illegible] بھی ان باتون مین سے کوئی بات واقع نہین ہوئی بلکہ سب سے افضل سردار اولاد آدم رسول اللہ صلے اللہ علیہ
[illegible] جس دن آپ نے دنیا سے انتقال فرمایا تو یہ بہت بڑی مصیبت کا وقت تھا پھر بھی روافض کی گڑھی ہوئی باتون مین سے
[illegible] واقع نہین ہوئی اور حدیث صحیح مین ہو کہ جسدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند ابراہیم رضی اللہ عنہ
[illegible] دن آفتاب کو گہن لگا تو لوگون نے کہنا شروع کیا کہ ابراہیم کے انتقال سے آفتاب کو گہن ہوا پس
[illegible] لوگون کو نماز کسوف پڑھا کر خطبہ سنایا اور اس خطبہ مین یہ بھی بیان فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب
[illegible] گہن نہین لگتا ہو بلکہ یہ دونون آیات الٰہی مین سے ہین الحدیث۔ مترجم کہتا ہو کہ آسمان
[illegible] ثابت ہوتا ہو لیکن یہ جو روایت کیا جاتا ہو کہ آسمان کا رونا یہ ہو کہ شفق سرخ ہوجاوے
[illegible] والے راوی معتمد ثقہ نہین ہین بلکہ ایسی باتین وہ لوگ تلاش کرتے ہین
[illegible] لوگ معرفت الٰہی سبحانہ تعالے سے آگاہ نہین ہوتے تو جب انکو علم نہ ہوئے

Marfat.com

آگاہ کیا جاتا ہے کہ مومن کے انتقال پر آسمان روتا ہے تو اُنکے کودن دل اسکا [illegible]
نگاہ اُٹھاکر آسمان کو دیکھنے لگتے ہین کہ وہ کہان روتا معلوم ہوتا ہے پس اگر [illegible]
تصور کیا۔ اسی طرح جب ایسے لوگون کو علم نبوت سے خبر ملتی ہے کہ آفتاب [illegible]
سجدہ کرتا ہے یا مومن کی روح جب وہ طہارت کے ساتھ سویا ہو خواب مین [illegible]
کی کیفیت طاری ہوتی ہے تو اُنکے کودن دماغ اسکو قبول کرنے سے ہچکچے ہین ا[illegible]
تاویلات کرین اور جن بندون کو اللہ تعالے نے معرفت ایمانی عطا فرمائی ہے اور اُنکے [illegible]
کردی ہے تو انکو ان امور مین کچھ بھی تردد نہین پیدا ہوتا ہے یہ جسطرح یہان قوم فرعون کے حق مین [illegible]
وزمین نہین رویا یہ برحق ہے۔ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ مِن [illegible]
بنی اسرائیل کو عذاب خواری سے یعنے فرعون سے نجات دیدی۔ ف یعنے بنی اسرائیل جو حضرت [illegible]
دین توحید پر فرعون کی خدائی سے منکر تھے اور انکو اس عداوت پر فرعون طرح طرح کی ذلت وخواری دیتا تھا
بنی اسرائیل کو اس سے نجات دی اور فرعون کو مع اُسکے سرکشون کے سمندر مین غرق کردیا۔ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا
مِّنَ الْمُسْرِفِينَ فرعون ایک شخص سرکشی کرنے والا حد سے گذرنیوالون مین سے تھا۔ ف [illegible]
بھی زیادہ احمق تھی یعنے فرعون کی حماقت تو ظاہر ہے کہ اُس نے اپنی اس ناچیز ہستی پر اپنے واسطے خدائی کا [illegible]
تو اُسکی قوم اُس سے بھی زیادہ احمق تھی کہ اسکے بندہ بن جانے پر راضی ہوگئی برخلاف بنی اسرائیل کے کہ انھون
فرعون کی خدائی سے انکار کیا اور اپنے رب عزوجل کی درگاہ مین خوار نہوئے تو اللہ تعالے نے دنیا مین بھی [illegible]
وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ اور ہمنے بنی اسرائیل کو اپنے علم پر اہل عالمین [illegible]
دی۔ ف یعنی ہم نے بنی اسرائیل کو تمام عالمین پر برگزیدہ فرمایا اور یہ ہمارے علم قدیم کے موافق تھا [illegible]
اپنی تمام مخلوقات کا پیدا فرمانے والا اور اُنکے آغاز وانجام و اُنکے اعمال وکلام کا خوب جاننے والا ہے بلکہ بندہ [illegible]
ویسی آگاہی نہین رکھتا جو خالق عزوجل کو اپنی مخلوق کے ساتھ ہے۔ مجاہد رحمہ اللہ وقتادہ رحمہ اللہ نے کہا کہ اللہ [illegible]
نے بنی اسرائیل کو اس زمانہ کے اہل عالم پر برگزیدہ وممتاز فرمایا تھا اور ہر زمانہ کے واسطے ایک عالم ہوتا ہے [illegible]
علیہ السلام کو فرمایا انی اصطفیتک علے الناس الآیہ یعنے اے موسے مین نے تجھکو لوگون پر برگزیدہ کیا [illegible]
زمانے والون پر تجھکو برگزیدہ فرمایا اسی طرح اللہ تعالے نے اس زمانہ والی قومون پر بنی اسرائیل کو
اپنے علم سے برگزیدہ فرمایا۔ وَآتَيْنَاهُم مِّنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ [illegible]
بنی اسرائیل کو آیات مین سے وہ عطا فرمائی جسمین امتحان ظاہر تھا۔ ف یعنی انکو [illegible]
دیے کہ جس نے ہدایت اختیار کی اسکے لیے امتحان ظاہر تھا ابن کثیرح [illegible]
اُنکے واسطے بحار کو خشک کردیا اور جنگل مین انپر من وسلوے اتارا اور جنگل [illegible]
انکو ایک پتھر سے پانی ملتا تھا اور فرعونیون کی سلطنت انکو دیدی تاکہ انکا [illegible]

Marfat.com

[illegible] لیا لیکن جو کچھ بنی اسرائیل کو عطا کیا اسمین خود بنی اسرائیل کو ہمیشہ خیال
[illegible] اور بعض [illegible] نے فرمایا کہ یہان بلا اسمین سے مراد کھلی ہوئی نعمت ہو کیونکہ بلا ایسا
[illegible] حاصل ہوتا ہی پس یہان بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دنیا وغیرہ کھلی ہوئی
[illegible] بعض علماء رح نے کہا کہ ہر ایک خیلی ہو یا محنت ہو دونون طرح انسان کے واسطے امتحان
[illegible] ابتدا مین جو محنت ڈالی وہ اُنکے واسطے امتحان تھی پھر حضرت موسے علیہ السلام کی رسالت سے انپر
[illegible] کے شام ومصر کی سلطنت دیکر امتحان لیا تاکہ ہر خوشی وناگواری مین سوائے اپنے رب عزوجل کے
[illegible] واضح ہو کہ بنی اسرائیل کے واسطے خود قوم فرعون سب سے زیادہ عبرت تھی کہ وہ لوگ اسی دنیاوی
[illegible] باغات وانہار وغیرہ مین ایسے اترائے کہ آخرت وموت بلکہ خالق عزوجل کو بھول گئے اور ایکدم مین سب
[illegible] تباہ ہوگئی گویا تختہ لوٹ گیا پس مرد عاقل کو نصیحت ہو کہ یہ دنیا ودولت سب ہیچ ہو اور اللہ تعالے نے جس
[illegible] رسول موسے علیہ السلام کے طفیل سے اس قوم مقبول بنی اسرائیل پر یہ انعام کیا اور اسکے مقابلہ مین فرعون
کی قوم کو [illegible] کے یکلخت ہلاک کردیا اور موسے علیہ السلام کو ہر موقع پر فرعون کے مقابلہ مین معزز وممتاز رکھا اگرچہ فرعون کے
[illegible] دیا پھر اس بزرگ بندہ رسول اور اس مقبول قوم کے واسطے اس دنیاوی زینت سے سرفرازی نہین رکھی
بلکہ آخرت کی جانب رجوع کیا چنانچہ بنی اسرائیل کے عہد سے برابر ابتک یہ روایات متواتر ہین پس یہ عبرت ہی
کہ دنیا ودولت محض فنا وخوار ہی اور آخرت باقی وپایدار ہی اور یہ قریش کے لیے کافی نصیحت تھی۔ قال تعالی

إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ۝ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِينَ ۝ فَأْتُوا
لوگ کہتے ہین اور کچھ نہین ہمارا یہی مرنا ہی پہلا اور ہمکو پھر اُٹھنا نہین بھلا لے آؤ

بِآبَائِنَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَهْلَكْنَاهُمْ
ہمارے باپ دادے اگر تم سچے ہو اب یہ بہتر ہین یا تبع کی قوم اور جو اُنسے پہلے تھے ہمنے انکو کھپا دیا

إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ۝
وہ تھے گنہگار

[illegible] قوم فرعون اور بنی اسرائیل سے جو عبرت حاصل ہوتی ہی اسکے برخلاف کافرون کا خیال ہی چنانچہ زمانہ دراز کے
[illegible] بنی اسرائیل نے دین حق سے منہ موڑا اور بخصوص اسوقت کہ حضرت موسے علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ بالجملہ
[illegible] یہ انجام تمام بنو اسرائیل کے روبرو واقع ہوا تو انکے حق مین سخت عبرت تھا پھر زمانہ دراز گذرنے پر
[illegible] اخبار کو قصہ کہانی سمجھنے لگے جیسے اس امت مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات
حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے روبرو واقع ہوئے اور تابعین نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا
[illegible] الٰہی سے کام تھا اور دنیا واسکی متاع وزینت سے نفرت کرتے تھے باوجودیکہ اسوال دنیا مین سے
[illegible] ملتا تھا مگر سب خیرات کردیتے تو یہ طبقہ بھی عموماً صالحین کا طبقہ تھا پھر دنیاوی سلطنت اور

نفاست سوجھی اور رفتہ رفتہ پانچ سو برس گذرنے کے بعد معجزات و آیات کی تجدید نازل ہونے [illegible]
کہ بہت لوگ ایسے ہین کہ اگر کافر ہو جانے مین انکو دنیا وی شرم و عار ہو تو لباس دین [illegible]
جاتے ہین اعاذنا اللہ تعالے اہل الاسلام من الشرک و الضلال - پھر واضح ہو کہ [illegible]
نہین مٹ سکتی ہے اور اب تو مٹ جانے کی کوئی صورت نہین ہے اور جس [illegible]
علیہ السلام کو مثلاً جو کرامات عطا فرمائی تھین وہ اُنکے بیٹون اسمٰعیل و اسحٰق [illegible] اور اولادون [illegible]
رہین پھر اللہ تعالے نے موسےٰ علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی اور اسمین وہ کرامات [illegible]
بنی اسرائیل مین متواتر نوحی ہو گئین پھر جب تک فرعون کی سلطنت تھی تب تک کتاب توریت نازل [illegible]
سے چھین کر بے ادبی نہ کرے لیکن موسےٰ علیہ السلام کو کرامات و معجزات کثیرہ دیے جو خود بنی اسرائیل [illegible]
جب فرعون کو ہلاک کر دیا تو توریت مین ان معجزات کو بھی نازل کر دیا پس معجزات حضرت ابراہیم [illegible]
علیہ السلام کے سب توریت مین متواتر ہوئے اور دو ہزار برس تک کرورون بنو اسرائیل مین متواتر [illegible]
حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی انجیل سے مع کرورون معائنہ کرنے والون کے متواتر و متواتر [illegible]
سے متواتر ہوئے اگرچہ نصرانیون کے ہاتھ سے انجیل جاتی رہی مگر معجزات بدستور متواتر تھے اگرچہ یہودیون نے [illegible]
لگے کہ وہ محض جادو ہین پھر انکے جادو کہنے سے ہمارا حرج نہین ہے - جاہو جو کچھ سمجھنے لگا و بہر حال یہ واقعات
متواتر ہین پھر اللہ تعالے نے قرآن محکم نازل فرمایا اور اس کتاب مجید مین جمیع معجزات و کرامات متواترہ [illegible]
سابقین سے خاتم النبیین تک واقع ہوئے ہین محکم متواتر کر دیا اور خود قرآن مجید کو معجزہ کر دیا پس عجیب [illegible]
کہ حضرت موسےٰ وغیرہ انبیاے سابقین کے معجزات اور فرعون وغیرہ اقوام کافرہ کے واقعات گویا اب [illegible]
صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ہر وقت مین معجزات سامنے ہین بلکہ خود فرقان حمید معجزہ لاجواب ہے - اور [illegible]
یہ معجزہ عقلاً ہے اور دلیل قطعی یہ کہ اگر کسی نصرانی یا یہودی یا ہندو یا مجوسی کو زبان عرب سے واقف [illegible]
نہ آیا تو بھی اسپر قطعی معجزہ ہے اسواسطے کہ کرورون عرب اور لاکھون یہود جو زبان عرب سے بخوبی واقف تھے [illegible]
عرب مین رہتے تھے سبھون نے اسکی فصاحت و بلاغت کا اقرار کر لیا اگرچہ اسکے معنے بیلگانے کہ سحر سے [illegible]
بنا دیا ہے - یہ انکی جہالت تھی بہر حال کسی نے اس سے انکار نہین کیا کہ وہ اعجاز ہے اور جب [illegible]
حالانکہ وہ مخالف تھے اور تمام عرب نے تسلیم کیا حالانکہ وہ اول مین تلوارون سے [illegible]
وہ معجزہ ہے اور دین اسلام مین کسی کافر کو اُسکے خیالات پر قتل کرنا روا نہین ہے جبکہ [illegible]
و نصرانی برابر اپنے یہ خیالات ظاہر کرتے ہین کہ ہم جس پیغمبر خاتم الزمان کے منتظر ہین وہ [illegible]
علیہ وسلم سے منکر ہین لیکن اسلام مین انسے کچھ تعرض نہین کیا جاتا ہے پھر جب [illegible]
جہان کے واسطے قطعی حجت ہے کہ وہ معجزہ ہے اور جو کچھ وہ سحر وغیرہ کے معنے لگاتے [illegible]
کیا تمہین دیکھتے ہو کہ فرعونیون نے تمام معجزات موسےٰ علیہ السلام کو جادو کہا [illegible]

Marfat.com

[illegible] سے آگاہ فرمادیا کہ [illegible] یہی دنیاوی زندگی کے واسطے مرے۔ پھر اللہ تعالے نے اس امت تاقیامت [illegible] اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى یہ کفار بھی کہتے [illegible] ہماری یہی اگلی موت ہے۔ ف یعنی یہ کفار فقط دنیا کے قائل ہین اور کہتے ہین کہ آدمی وجانور ودرخت [illegible] جانور اپنی طرح کھاتے پیتے سوتے کودتے اُچھلتے کھیلتے رہتے ہین اور آدمی اپنی طرح یون ہی جو کچھ جی چاہے [illegible] آگے کچھ نہین ہے۔ وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ اور ہم لوگ کچھ نشر نہین کیے جاوینگے۔ ف [illegible] کہتے ہین کہ ہم دوبارہ قیامت وحساب کے لیے پیدا ہونے والے نہین ہین اور یہ غیر ممکن ہے کہ سڑی ہڈیان پھر زندہ [illegible] جاہلون کو اپنی ابتدائی پیدائش مین کچھ قدرت حق عزوجل نظر ہی نہ آئی اور نہ کبھی اس نے آسمان وزمین کے [illegible] کی طرف نظر دوڑائی بلکہ نیچر تو کہنے لگا کہ یہ سب یون ہی خود بخود قائم ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ اس احمق کو دیکھو کہ ابھی [illegible] کرتا تھا کہ سڑی ہڈی کیونکر زندہ ہوسکتی ہے اور اسکے اسباب غیر ممکن ہین اور بغیر اسباب کے زندہ ہونا محال ہے اور [illegible] خلقت کو دیکھکر کمظرف نے کہدیا کہ کچھ اسباب کی ضرورت نہین بلکہ یون ہی خود بخود قائم ہے۔ اس درجہ حماقت سے [illegible] نعوذ باللہ منہ۔ نیچری کی حماقتین جس نے سُنی ہین وہ خوب آگاہ ہے کہ اسکی حماقت سے بڑھکر دیکھی نہین گئی۔ وہ کہتا ہے [illegible] اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جسقدر خلفاے راشدین وعمائد اسلام گزرے اور راتون کو عبادت ونماز مین بسر کرتے [illegible] کو روزہ مین بسر کرتے اور دنیا سے زاہد تھے تو یہ سب اسوجہ سے تھا کہ قومی اتفاق قائم ہو اسوجہ سے کہ جب قوم کا [illegible] ایسا لباس پہنے جو پیوندپارہ لگا ہو تو لوگ اسکے موافق رہینگے اور تمام جہان مین اسوقت یہ خیالات تھے کہ خدا [illegible] کی چیز ہو اور اسکی عبادت کرنے والا بہتر ہوتا ہے تو اسواسطے یہ سب طریقہ تھا تاکہ لوگ مائل ہوکر سردار بنادین ہ۔ مترجم [illegible] اہل عقل تم نے سُن لیا کہ یہ نیچر کسقدر احمق ہے اور اسکو یہ ہوش نہین کہ اسکے سر مین سے کیا نکلتا ہے اور وہ اپنے [illegible] پینے اور کھانے پہنے وخواب وراحت کو اصل ٹھہراتا تھا اور سواے دنیا کے کوئی زندگی نہین جانتا تو اس [illegible] نے کس خیال سے ان بزرگون کو رات ودن کی تکلیف مین چھوڑا کہ انکو دنیا مین سے کچھ حاصل نہوا کیونکہ رات عبادت [illegible] روزہ مین اور لباس پیوندپارہ سے رہا۔ پھر اسوقت تمام جہان کے خیالات کو متواتر اقرار کرتا ہے [illegible] زندگی کو بزرگی جانتے تھے اور یہی اسلام مین متواتر اور یہی قرآن مین تعلیم ہے پھر جو سلسلہ نبوت متواتر چلا آیا ہے [illegible] نے کس حماقت وبیحیائی سے انکار کیا۔ اور کیونکر افترا باندھا کہ قرآن مجید پر انکا عمل کرنا اور رات دن [illegible] فقط ظاہری [illegible] کا تھا اور دل مین یہ تھا کہ فقط یہی دنیاوی زندگی ہے اور آگے کچھ نہین ہے۔ یہ سب اس نیچری کی [illegible] اُلٹی بات کہتا ہے۔ خود ہی متواتر اقرار کرتا ہے پھر انتہاے حماقت سے اوندھے مُنھ گرتا ہے حالانکہ قرآن مجید [illegible] کافر لوگ ہین جو آخرت سے مُنکر ہین۔ چنانچہ یہان بھی انکار فرمایا کہ یہ کفار لوگ کہتے ہین کہ [illegible] حیات ہے جسکے پیچھے یہ موت آیا کرتی ہے پھر ہم دوبارہ نشر نہین کیے جاوینگے۔ پیدا نہونگے۔ [illegible] کہتے ہین کہ۔ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ پھر ہمارے باپ دادون کو لے آؤ [illegible] موت کے بعد دوسری زندگی ہوتی ہے۔ یعنی وہان ہمارے باپ دادے زندہ ہوگئے

ہو نگے پھر انکو ہمارے پاس بلا دو تاکہ ہم یقین لاوین اور آخرت و دنیا کو ایک کھلونا بناکر [illegible]
تب تم سے کہین کہ ہان جاؤ تم سچے ہو۔ ان احمقون نے کار خدائی کو اپنے بتون کی گڑھا [illegible]
بت گرکم لیا۔ انکے قلوب غافل اور عقل ندارد پھر اپنے آغاز و انجام کا ہوش نہین ہو یہ سب [illegible]
رب عزوجل کی شان و عظمت کو نہین پہچانتے اور جو شخص بکرم انکو بتلاتا ہو اسکی بات نہین سنتے اور [illegible]
کانون سے بے سمجھے اسپر طعنہ لگانے کو سنتے ہین حالانکہ جب غور سے سب معرفت حاصل کر لیتے تو خود [illegible]
اور حواس درست ہو جاتے اور عظمت و جلال الٰہی عزوجل کے سامنے خود لیست و عاجز ہو کر اسکی [illegible]
اور اپنی ہستی کو ہیچ دیکھتے اور اپنے انجام سے خوف کرتے اور یہ تکبر شیطانی دور ہو تا اور یہ بدزبانی جاتی [illegible]
نے ان بیہودون کے منھ پر ضلالت کا طمانچہ مار دیا۔ اَهُمۡ خَيۡرٌ اَمۡ قَوۡمُ تُبَّعٍ کیا یہ لوگ بہتر [illegible]
ف بہتر تھے۔ وَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ یا وہ لوگ بہتر تھے جو انسے پہلے گزر چکے ہین۔ ف [illegible]
و ثمود و ایکہ و اصحاب الرس و قوم فرعون وغیرہ کے۔ اگر یہ کفار بہتری کو فقط دنیاوی دولت و ثروت و [illegible]
کرتے ہین تو قوم تبع و عاد و ثمود وغیرہ بڑے قوی ہیکل اور بڑے مالدار و بڑی کثرت و قوت سلطنت کے [illegible]
پھر اس راہ سے یہ کفار غور نہین کرتے کہ وہ بہتر تھے یا یہ بہتر ہین اور اگر اللہ تعالے کی معرفت و عبادت کی [illegible]
تو دونون فریق اپنے رب عزوجل کی معرفت سے جاہل ہین اور سب ہی کافر ہین تو ہر صورت مین نتیجہ [illegible]
موجودہ کافرون سے وہ کفار بکثرت و قوت تھے مگر انھون نے اللہ تعالے سے کفر کیا اور اسکے رسو [illegible]
سے انکار کیا اور اپنے نفس کی خود رائی اور دنیاوی ہوس مین ظلم و فساد کیا اور اللہ تعالے کے مسلمان [illegible]
بغاوت سے قتل کیا۔ اَهۡلَكۡنٰهُمۡ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ہم نے انکو ہلاک کر دیا کیونکہ وہ لوگ [illegible]
ف چنانچہ قوم عاد و ثمود و قوم فرعون وغیرہ کے عبرتناک واقعات سے نصیحت دیدی گئی ہو پس جب یہ [illegible]
اس امت کے کفار کس بات پر اتراتے ہین اور کسوجہ سے اللہ تعالے کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے [illegible]
نیک بندون سے عداوت کرتے ہین ہم قطعًا انکو ہلاک و مغلوب کرینگے۔ واضح ہو کہ قوم تبع کے بارہ مین [illegible]
خطیب رح نے لکھا کہ قتادہ رح نے فرمایا کہ تبع قبیلہ حمیر کے بادشاہان یمن مین سے تھا۔ چونکہ اسکے تابعین [illegible]
ہوئے لہذا تبع اسکا نام ہوا اور پہلے وہ مجوس کی طرح آگ پوجا کرتا تھا پھر مسلمان ہوا اور اپنی قوم حمیر کو اسلام [illegible]
تو انھون نے شاہ کو جھٹلایا اسی واسطے اللہ تعالے نے اسکی مذمت نہین فرمائی بلکہ اسکی قوم کی مذمت فرمائی [illegible]
علیہ وسلم سے روایت ہو کہ مجھے دریافت نہین ہوا کہ تبع پیغمبر تھا یا نہ تھا۔ مترجم کہتا ہو کہ یہ روایت [illegible]
روایت یہ ہو کہ مجھے دریافت نہوا کہ تبع لعین تھا یا نہ تھا چنانچہ آیندہ معلوم ہوگا م۔ اور حضرت [illegible]
کہ تم لوگ تبع کو برا مت کہو کیونکہ وہ مسلمان ہو گیا تھا۔ (رواہ البیہقی والحاکم وابن المبارک و احمد بن حمید [illegible]
حدیث سہل رضی اللہ عنہ مین ہو رواہ ابن ماجہ و احمد و الطبرانی و ابن مردویہ۔ حضرت [illegible]
لوگ تبع کو برا مت کہو کیونکہ وہ مرد صالح تھا۔ شیخ ابو عبیدہ لغوی نے ذکر کیا کہ بادشاہان [illegible]

[...] اسلیے بادشاہ کو کہتے ہین جیسے اسلام مین خلیفہ ہوتا ہی۔ عکرمہ رحمہ اللہ تعالے نے ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت کی کہ حمیری تبع کا نام ابو کرب اسعد بن ملیک تھا اور وہ اپنی فوج لیکر جانب مشرق روانہ ہوا اور عراق فتح کرکے
[...] فتح کرتا ہوا سمرقند پہونچا اور شہر سمرقند بسایا اور طول وعرض مین زمین کا بادشاہ ہوا اور قریش سے اسکی مملکت
[...] قریب تھا اور مکہ معظمہ مین اسکے بنائے ہوئے آثار بہت تھے۔ شیخ رازی رح نے لوامع مین لکھا کہ اسی
[...] نے خانہ کعبہ کو لباس پہنایا اور شعب مین چھ ہزار اونٹ قربانی کیے اور چھ روز تک مکہ مین قیام کرکے طواف وحج کیا۔
[...] رح نے ذکر کیا کہ جب مدینہ مین اسکا بیٹا قتل ہوا اور اس نے شہر کو تباہ کرنا چاہا تو یہود نے اس سے بیان کیا کہ
[...] آخر الزمان ہجرت کرکے آوینگے۔ یہ سنکر وہ ایمان لایا اور یثرب خراب نہین کیا۔ ریاشی رح سے روایت ہی کہ تبع سات
[...] پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا۔ (السراج) تبع سے بتلایا گیا تھا کہ یہان رسول اللہ احمد ہجرت
[...] آوینگے تو تعظیم کے ساتھ اس نے اشعار لکھکر ودیعت دیے جو بزرگون سے برابر انمین ودیعت چلی آتی تھی اور قبیلہ
انصار کا نسب اسی تبع پر منتہے ہوتا ہی (ف)۔ شیخ ابن کثیر رح نے اپنی تفسیر مین کافی توضیح فرمائی ہی چنانچہ لکھا کہ قولہ تعالے
ان هؤلاء لیقولون الآیات۔ اللہ تعالے نے مشرکون کی مذمت فرمائی جو کہتے ہین کہ سوائے حیات دنیا کے کوئی مقام نہین
[...] حشر ہونا قیامت ہی اور نہ بعث ہی نہ نشور ہی اور حجت یہ لاتے ہین کہ انکے باپ دادے گزر کر چلے گئے اور کوئی بھی نہ لوٹا
[...] سچے ہو تو ہمارے باپ دادون کو لادو۔ شیخ رح نے کہا کہ ان کافرون احمقون کی یہ حجت محض بے بنیاد جہالت ہی اسواسطے
کہ معاد تو دار الآخرۃ ہی نہ یہی دنیا بلکہ جب دنیا ختم ہو جائیگی تو اسکے بعد اللہ تعالے دوسرے عالم کے لیے دنیاوی خلقت کو
پیدا فرمادیگا اور جس نے انکو اول مرتبہ پیدا کر دیا تھا وہ جب چاہے انکو پیدا کر دے پھر اس دن ظالمون کے واسطے جہنم ہی اور
[...] انھون نے دنیا مین کمایا ہی سب انکے واسطے لازم ہوگا پھر ان کافرون کو یہ حماقت کہان سے سوجھی کہ یہان دنیا مین
ہمارے باپ دادے بلادو۔ پھر اللہ تعالے نے ان کافرون کو تہدید فرمائی کہ انسے پہلے جو کافر قومین جھگڑالو ظالم تھین جب
انپر اللہ تعالے کا عذاب آیا تو کسی نے نجات نہین پائی حالانکہ وہ لوگ قوت ومکنت مین اس زمانہ کے کافرون سے زبردست تھے
[...] یہ لوگ [...] کے بیچ کم ہمت کمینہ ہین وہ انسے فراخ حوصلہ وبہتر تھے پھر اللہ تعالے نے ان مجرمون کو ہلاک کردیا۔ ازانجملہ
قوم تبع ہی اور یہ قوم سبا ہی کہ اللہ تعالے نے انکا ملک تباہ کر دیا اور انکے بچے ہوئے لوگون کو پراگندہ وآوارہ کر دیا
[...] یہ لوگ بھی نسل عرب قحطان سے تھے جیسے قریش نسل عرب عدنان سے ہین اور سورہ سبا مین یہ عبرتناک قصہ مفصل
[...] تبع ہر بادشاہ حمیر یعنے سبا کا لقب ہوتا تھا جیسے شاہ فارس مجوسی کو کسرے کہتے اور ہر شاہ روم یونان کو
قیصر کہتے اور ہر شاہ مصر کو فرعون کہتے اور ہر بادشاہ حبش کو نجاشی کہتے تھے پھر سبائے یمن مین سے اتفاقًا ایک تبع بہت زبردست
بادشاہ [...] لشکر لیکر روانہ ہوا یہانتک کہ اس نے سمرقند تک فتح کرلیا اور اسکی سلطنت قوی ہوگئی اور لشکر جرار تھا
[...] تھی۔ اور اسی تبع نے حیرہ آباد کیا اور اتفاق سے یثرب کی طرف گزرا اور یہی مدینۃ الرسول صلے اللہ
علیہ وسلم ہی اور [...] زمانہ جاہلیت مین یہان بھی بت پرست آباد تھے اور بہت سے یہودی یہان آکر رہے تھے اور انکو
[...] جب تبع نے انسے قتال کا ارادہ کیا اور اہل مدینہ دن مین اس سے لڑتے اور رات مین اسکی

Marfat.com

دعوت کرتے تو وہ سترہ یا اور اُس نے متوجہ ہو کر اُنکی بات سنی اور یہودی عالمون نے کہا کہ تب
نہوئے حالانکہ آپ نے بڑے بڑے لشکرون و شاہون کو شکست دی تو اسکی وجہ یہ ہی کہ آپ
خراب کرین حالانکہ ہم اپنے علوم سے جانتے ہین کہ یہ وہ مقام ہی جہان ایک پیغمبر خاتم النبیین ہجرت کرکے آویگے
کرسکتے ہین۔ یہ سُنکر اسکو ہیبت معلوم ہوئی اور اُس نے ان لوگون سے صلح قبول کی اور ان دونون
لے لیا اور یمن کو روانہ ہوا راہ مین اسکا گذر مکہ مین ہوا تو اس نے چاہا کہ خانۂ کعبہ کو منہدم کردے مگر
اسکو منع کیا اور اس خانۂ معظم کی بزرگی سے اسکو آگاہ کیا اور کہا کہ یہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی
عنقریب پیغمبر آخر الزمان علیہ السلام کے عہد مین اس خانہ معظم کی شان عظیم تا قیامت ظہور کریگی۔ یہ سنکر تبع
کیا اور اسپر لباس چڑھایا پھر یمن مین جاکر اس نے قوم کو دین موسے علیہ السلام کی جانب دعوت کی اور
تھا اور یہود مین سے اسوقت بھی بعضے راہ حق پر ثابت تھے پس اسکی دعوت سے اکثر یمن کے لوگ یہودی ہو
ابن اسحٰق) اور حافظ ابن عساکر رح نے تبع کی تاریخ بہت طویل بیان کی ہی اور بہت باتین لکھین ازانجملہ یہ کہ تبع
فتح کرلیا تھا اور وہان اترتا تھا اور جب اسکی فوجی گھوڑون کا جائزہ لیا جاتا تو دمشق سے یمن تک سوارون سے
پھر من طریق عبد الرزاق عن معمر عن ابن ابی ذئب عن المقبری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
روایت کی کہ مجھے نہین معلوم کہ جن جرمون کی سزا سے حد مقرر ہی وہ سزا سے پاک ہو جاتی ہین کہ نہین اور مین نہین
کہ تبع لعین تھا کہ نہین۔ اور مین نہین جانتا کہ ذوالقرنین پیغمبر تھا کہ نہین ۔ع۔ اور دوسری روایت مین ذوالقرنین
عزیر علیہ السلام کا ذکر ہی (وکذا رواہ ابن ابی حاتم) اور امام دارقطنی نے کہا کہ اسکی اسناد ثقہ ہی لیکن معمر رح کے شاگرد
فقط عبد الرزاق رح نے اسکو روایت کیا ہی۔ پھر ابن عساکر رحمہ اللہ نے دوسرے طریق سے ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے مرفوع روایت کی کہ مین نہین جانتا کہ عزیر پیغمبر تھا کہ نہین اور مین نہین جانتا کہ تبع لعین تھا کہ نہین
نے لکھا کہ شاید بات یہ تھی کہ تبع پہلے کافر تھا پھر اسلام لاکر دین حضرت موسے علیہ السلام مین داخل ہوا اور
موسی منسوخ نہین ہوا تھا یعنے یہ واقعہ نبوت عیسے علیہ السلام سے پہلے تھا اور بعضے عالم اسوقت
مترجم کہتا ہی کہ شاید وہ احبار کے ہاتھ پر ایسے وقت مین ایمان لایا کہ یہودیون نے دین مین
حتی کہ عنقریب عیسے علیہ السلام مبعوث ہوئے اور شاید اسی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
دریافت نہین ہی یعنے معلوم نہین کہ وہ اعتقاد حق پر تھا اور اسکو دین حق معلوم ہوا یا وہ
مسلمان ہوا اور دوسری روایت مین جو آپ نے اسکو بُرا کہنے سے منع کیا تو اسوجہ سے کہ وہ
حق پر ہوگا۔ اور محتمل ہی کہ حدیث مین یہ تاویل ہو کہ اول مین آپ کو نہین معلوم تھا پھر
اعلم۔م۔ پھر تبع نے اسوقت خانہ کعبہ کا حج کیا کہ یہان حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے
خانہ کعبہ پر لباس چڑھایا اور چھ ہزار اونٹ قربانی کیے۔ امام ابن عساکر رح نے
بن کعب وعبد اللہ بن سلام وعبد اللہ بن العباس رضی اللہ عنہم سے

[illegible] یافت ہوا طاقت یہودی سے ممکن ہوا اور خصوصاً کعب احبار زیادہ عالم تھے یعنے جیسا طرح
[illegible] تابعین [illegible] میں پایا یا اسی طرح روایت کیا ہوگا کیونکہ وہ حالت اسلام میں ثقہ صالح مشہور ہیں
[illegible] بعض تابعین سے ثابت ہوتا ہے کہ کعب احبار اصل میں یمنی ہیں جیسے وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ ثقہ تابعی
[illegible] م۔ شیخ رح نے لکھا کہ وہب بن منبہ رح نے بھی اس قصہ کو روایت کیا اور محمد بن اسحٰق
[illegible] روایت کیا ہے۔ اور واضح ہو کہ یمن کے دو تبع مشہور ہوئے ایک یہی تبع جسکا حال بیان ہوا اور دوسرا
[illegible] زمانہ کے بعد ہوا ہے اور ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو روایات اپنی اسانید سے پائیں تو
[illegible] ہے اور بعض میں دوسرے تبع کا ذکر ہے لیکن ابن عساکر رح نے ایک ہی سمجھکر دونوں کو خلط کر دیا ہے
[illegible] دوسرے میں خلط کیا اور بات یہ ہے کہ قرآن مجید میں جس تبع کی قوم کا بیان ہے اسکی قوم اسکے ہاتھ پر مسلمان ہوگئی پھر
[illegible] انتقال کیا تو پھر اسکی قوم والے آگ و بتوں کو پوجنے لگے تب اللہ تعالیٰ نے انپر عذاب بھیجا جیسا کہ سورۂ سبا میں منصوص ہے
[illegible] ہم نے قصہ کو مبسوط بیان کیا ہے والحمد للہ رب العالمین۔ اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ تبع نے خانہ کعبہ کو
[illegible] پہنایا ہے اور سعید بن جبیر رح اسپر لعنت کرنے یا اسکی بدگوئی کرنے سے منع فرماتے تھے۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ یہ
یمانی تبع ہے اور اسکا نام ابوکرب اسعد بن ملکیکرب یمانی ہے اور اہل تواریخ نے بیان کیا کہ وہ تین سو چھبیس ۳۲۶ برس تک اپنی
[illegible] کرتا رہا اور شاہان حمیر میں سے کوئی اسقدر دراز مدت تک حاکم نہیں رہا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے
قریب سات سو برس پہلے اس نے انتقال کیا اور اہل تواریخ ثقات نے لکھا ہے کہ جب اس نے یثرب خراب کرنے کا ارادہ
[illegible] سے دو یہودی عالموں نے بیان کیا کہ یہ مقام ایک متبرک مقام ہے کہ یہاں اللہ تعالیٰ ایک پیغمبر کو ہجرت کرا کے لاویگا
[illegible] نام مبارک احمد ہوگا تو تبع مذکور نے بھی تکریم کی اور اس بارہ میں اشعار لکھکر اہل یثرب کو ودیعت دیے اور کہا کہ ہمنے
[illegible] معاف کیا بشرطیکہ تم لوگ میرا یہ کام کرو کہ جب وہ معظم مکرم پیغمبر یہاں تشریف لاوے تو میرا یہ عریضہ اسکو سپرد کر دو۔ ان
لوگوں نے اسکو منظور کیا اور یہ اشعار اپنی حفظ میں ہر خاندان کے بزرگ محفوظ رکھتے اور مرتے وقت اپنے کنبہ والوں
[illegible] میں دیتے یعنے [illegible] و عہد کی پوری حفاظت رکھتے تھے اور اسی طرح نسلاً بعد نسل چلا آیا اور منجملہ ان لوگوں کے
[illegible] اشعار حفظ تھے ابو ایوب خالد بن زید انصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔ مترجم کہتا ہے کہ غالباً قبیلہ انصار رضی اللہ عنہم
[illegible] بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچانا۔ م۔ شیخ رح نے لکھا کہ وہ اشعار یہ ہیں ؎ شہدت علی احمد انہ
رسول من اللہ باری النسم۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ احمد رسول اللہ خوبصورت خوب سیرت ہیں ؎ فلو مد عمری الی دہرہ
[illegible] مترجم۔ اگر میری عمر دراز ہوئی یہانتک کہ میں نے رسول اللہ کا زمانہ پایا تو میں آپ کا حامی و چچازادہ
[illegible] جاہدت بالسیف اعداءہ + وفرجت عن صدرہ کل غم۔ اور رسول اللہ کے دشمنوں پر تلوار سے جہاد کرونگا
[illegible] کو دور رکھونگا۔ مترجم کہتا ہے کہ مختصر اشعار میں شاید یہ حکمت تھی کہ اسقدر سب خرد و
[illegible] عرب میں ایسی وصیت کا سخت اہتمام رکھتے تھے اور قبائل و قوم میں اسپر فخر کرتے اور جس کسی قوم نے
[illegible] اہتمام [illegible] قوموں میں بدنام و کمینہ مشہور ہو جاتی تھی لہذا وصیت میں مختصر دیا۔ اور شاید کہ بغیر وصیت کے

Marfat.com

سلول قصیدہ بھی ہو واللہ تعالے اعلم - پھر اس مختصر بیان سے صریح یہ کھل گیا کہ علامات [illegible]
واصحاب وامت کے فضائل وجہاد وغیرہ وقوم کی دشمنی وغیرہ سب بشارات مفصل بتلائے تھے [illegible]
یہ بات خود سمجھ سکتا ہو کہ پیغمبر موصوف اس مقام یثرب مین جب ہی ہجرت کریگا کہ قوم انکی دشمن ہوجائیگی [illegible]
کے لیے بہت سے امور شاہد ہین ازانجملہ یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپکا [illegible]
نام محمد ہی اور میرا نام احمد ہی اور اسی طرح آپ نے اپنے چند نام مبارک بیان فرمائے - ازانجملہ یہ [illegible]
حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے قبولیت کی دعائین مانگتے اور انصار کو ڈرایا کر [illegible]
تھے کہ رسول وغیرہ کے نام سے تعجب کرتے لیکن یہودیون کی حکایات وبیانات سنکر واقف ہوگئے تھے [illegible]
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نورانی چہرہ مبارک دیکھا گویا آفتاب آپ کے رخسارون مین رواں ہو تو سمجھ گئے [illegible]
اور کہنے لگے کہ یہ تو وہی پیغمبر معلوم ہوتا ہو جسکے فضائل وبزرگیان ہم سے یہود بیان کیا کرتے تھے اور اسکی عظمت [illegible]
ڈرایا کرتے تھے لہذا رات مین تنہا آپ کو بلاکر سب پتے دریافت کرکے مسلمان ہوگئے اور آخر اللہ تعالے نے انکو [illegible]
پہونچایا - تبارک اللہ رب العالمین - شیخ رحہ نے لکھا کہ یہ بات صحیح ہوگئی کہ اہل الیمن مین اہل توحید گزر چکے ہین - مترجم
کہ یہ بھی معلوم ہوا کہ انمین بعضے اوقات مین شرک وبت پرستی وآتش پرستی وغیرہ بھی پھیلی ہے - شیخ رحہ نے لکھا کہ ابن [illegible]
نے ذکر فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد زمانہ اسلام مین ایک مرتبہ صنعا زمین مین ایک قبر کھل گئی جب دیکھا
تو نظر آیا کہ اسمین دو عورتین رکھی ہین جنکا بدن بالکل صحیح ودرست ہو اور کفن موجود ہی اور انکے سرہانے ایک تختی
کی ملی جسمین سونے کے حروف مین لکھا تھا کہ تبع کی یہ دونون بیٹیان ہین انکا نام حبی ولمیس ہو اور دوسری روایت مین
حبی وتماضر بیان کیا ہو - بہر حال تختی پر دونون کے نام لکھے تھے اور یہ لکھا تھا کہ دونون نے اس حالت مین انتقال کیا [illegible]
گواہی دیتی تھین کہ لا آلہ الا اللہ اور اسکے ساتھ کچھ شرک نہین کرتی تھین اور اسی اعتقاد پر انسے پہلے صالحین گزرے
مترجم کہتا ہو کہ شاید مراد یہ ہو کہ یہ دین توحید لا آلہ الا اللہ جسپر اگلے صالحین گذرے اسی توحید پر انکی دونون [illegible]
اور شاید اسی توحید کے لیے یہ تختی لکھکر قبر مین رکھدی ہے - گویا منکر نکیر کے لیے یہ شہادت وگواہی از جانب [illegible]
انکے واسطے کلمہ توحید کے گواہ ہین - اور واضح ہو کہ اہل الحق کے نزدیک ایسی شہادت کی کوئی قدر نہین [illegible]
واسکے ملائکہ کو سب معلوم ہی اور اہل توحید کو انکی قبر مین کوئی وحشت نہین ہی اور روح خود گواہ ہی [illegible]
اور اللہ تعالے ہم بندون کو دنیا وآخرت مین اسی توحید پر ثابت رکھے وہو المولے نعم المولے [illegible]
شیخ رحہ نے لکھا کہ قتادہ رحہ بیان کیا کرتے تھے کہ کعب حبار رحہ کہا کرتے کہ تبع اچھا مرد صالح [illegible]
نہین فرمائی - اور حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اسکو مرد صالح فرماتی تھین [illegible]
کے قول مین یہ احتمال تھا کہ شاید انھون نے تواریخ وغیرہ سے بیان کیا ہو اور [illegible]
سے پایا ہوگا - اور یہ دلیل ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بیان جبرئیل علیہ السلام [illegible]
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئی کہ تبع کو برا مت کہو کہ وہ اسلام [illegible]

Marfat.com

[illegible] ابن ابی حاتم (و الامام احمد) اور دونون اسناد مین عبداللہ بن لہیعہ [illegible] ہین اور خود امام احمد انکی توثیق کرتے تھے۔ اور طبرانی رحنے اسکو حدیث ابن عباس [illegible] اسناد مین موئل بن اسمعیل ہین اور انمین بھی صحیح یہ کہ توثیق ہی اور طحاوی رحہ وغیرہ [illegible] عبدالرزاق سنے بسند ثقات روایت کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی [illegible] ہوا کہ تبع پیغمبر تھا یا پیغمبر نہین تھا۔ مترجم کہتا ہی کہ شاید معنے یہ ہین کہ قوم تبع جو [illegible] مراد ہو یا قوم بادشاہ مراد ہو شیخ رحنے کہا کہ ابن ابی حاتم و ابن عساکر نے اسی اسناد سے [illegible] روایت کی کہ مجھے دریافت نہین ہوا کہ تبع لعین تھا یا نہین۔ مترجم کہتا ہی کہ اسکے معنی ہین [illegible] قوم کو اللہ تعالے نے مذموم لعین ظاہر فرمایا تو مجھے دریافت نہین ہوا کہ خود تبع بھی انمین شامل تھا کہ نہین۔ جیسے قوم [illegible] فرعون حب سے اول داخل ہی۔ پھر شاید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی کہ وہ خود مسلمان [illegible] اسی واسطے آپ نے اسکی بدگوئی سے منع فرمایا۔ وقد رواہ عبدالرزاق عن عطاء بن ابی رباح مرسلا۔ اگر کہا جاوے [illegible] یہ وجہ ہو کہ وہ یہود کے آخری زمانہ مین مسلمان ہوا جسوقت یہودیون مین فسق و فجور و مشرکیات پھیل گئے تھے تو معلوم [illegible] کہ خود اسکا اسلام کس حالت مین تھا و لیکن ظاہری کی تکریم سے آپ نے اسکی مذمت سے منع فرمایا۔ مترجم کہتا ہی [illegible] اگرچہ موجود ہی لیکن بعید ہی اور آثار حضرت ام المومنین و کعب احبار رحہ کے خلاف ہی اسواسطے کہ ام المومنین [illegible] نے تصریح کردی کہ وہ مرد صالح تھا پس جواب یہ ہی کہ اول مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکے بارہ مین کچھ [illegible] نہین دی گئی پھر آپ کو اسکا اسلام معلوم ہو گیا خواہ اس طریقہ سے خاص وحی ہوئی یا حضرت جبرئیل علیہ السلام [illegible] مین مدارسہ قرآن کے وقت بیان کیا اور اہل تحقیق کے نزدیک یہ بھی تصرف الٰہی عز و جل ہی واللہ [illegible] اعلم بالصواب۔ الحاصل جب کافرون نے بعث و حشر و نشر سے انکار کیا تو اول اللہ تعالے نے انکی [illegible] فرمائی کہ تم لوگ اپنے خیالات دنیاوی کے موافق کچھ قوم تبع وغیرہ سے بہتر نہین ہو جنھون نے کفر کیا تو [illegible] نے انکو ہلاک کر کے برباد کر دیا پس اگر نہ مانوگے تو اسی بدانجامی کے منتظر رہو پھر اللہ تعالے نے انکو بعث

و حشر پر دلیل دکھلائی بقولہ تعالے

[illegible] مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ○ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ

[illegible] بنایا آسمان زمین اور جو انکے بیچ ہی کھیل نہین بنایا انکو تو بنایا ہے ٹھیک کام پر پر

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ

[illegible] نہین سمجھتے تحقیق فیصلے کا دن وعدہ ہی اُن سب کا جسدن کام نہ آوے کوئی رفیق

عَ ۱۳ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۙ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○

[illegible] انکو مدد پہنچے مگر جسپر مہر کرے اللہ بیشک وہی ہی زبردست رحم والا

[illegible] لعنت یہ ہی کہ انھون نے اپنے رب عز و جل کو نہین پہچانا اور جسقدر تو مین دنیا مین تم کا فرو مشرک

دیکھتے ہو سب اپنے خالق عزوجل کی الوہیت سے بے نصیب ہیں [illegible]
عزوجل کی شان عالی کی معرفت رکھتے ہوتے تو صریح جانتے کہ ہمارا رب تبارک و تعالے
کرنے والا ہے اور اسکی ذات کو ایجاد کرنے والا ہے تو وہ اُسکے افعال کو بالضرور [illegible]
صادر ہوگا اور تمام عمر اسیر اور اس سے وہی ہوگا جو علم الٰہی میں ہے۔ اگر رب عزوجل [illegible]
آپ اسکی قدرت سے جدا نہیں ہے بلکہ ہر دم اسی کے قبضۂ قدرت میں [illegible]
نیات کے سامان کماتا جاتا ہے جو اسکو ملینگے۔ اگر رب عزوجل کو پہچانتا تو منتظر ہوتا [illegible]
کیا انجام ہے تو انجام وہی نظر آتا جو اللہ تعالے نے رکھا ہے کیونکہ اُسکی شان عالی [illegible]
محض لہو لعب ہو چنانچہ فرمایا۔ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا [illegible]
آسمانوں و زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے کھیلتے ہوئے نہیں پیدا کیا ہے ف
جسمیں حکمت کے نتائج نہوں۔ اور جب ان سب کا پیدا کرنے والا اللہ تعالے نے خالق علیم و حکیم ہے [illegible]
محض لغو و بے فائدہ ہو۔ اگر کہا جاوے کہ پھر اگر ان مخلوقات عظیمہ کے پیدا کرنے میں اللہ تعالے کی کوئی غرض
تو اسکو اس نفع کی حاجت ہے حالانکہ حاجت تو نقص ہے جو جناب باری تعالے میں محال ہے۔ جواب یہ کہ [illegible]
اللہ تعالے کی غرض کہاں سے سمجھی۔ عقل سے سمجھ لے کہ اللہ تعالے تمام مخلوقات سے غنی ہے اُسکی شان عالی [illegible]
کچھ لگاؤ اور غرض متعلق نہیں ہے کیونکہ غرض و خواہش تو درحقیقت کمال نہیں بلکہ نقص ہے اور اللہ تعالے [illegible]
ولیکن اس کمال کے ساتھ جو چیزیں اُس نے پیدا فرمائیں وہ بے فائدہ و بے حکمت نہیں ہو سکتی ہیں [illegible]
نادان کے افعال و حرکات بیفائدہ لہو لعب ہوتے ہیں تو غرض دوسری چیز ہے اور حکمت [illegible]
سے اللہ تعالے کی کوئی غرض متعلق نہیں ہے کیونکہ اُسکی شان میں کسی چیز کی احتیاج نہیں ہے کیونکہ [illegible]
مخلوقات کی شان ہے اور خالق عزوجل جلالہ کی صفات ایسی کامل ہیں کہ وہاں کوئی احتیاج [illegible]
عقل سے بے نصیب ہوتے ہیں تو اللہ تعالے کی شان نہیں پہچانتے ہیں اسی واسطے [illegible]
بیٹے و بیٹیاں بناتے ہیں۔ تعالے اللہ عما یصفون۔ اور اسی حماقت کی وجہ سے کافروں کی [illegible]
نے بدون اپنی غرض کے یہ سب مخلوقات پیدا فرمائی ہے ولیکن اس علیم حکیم جل جلالہ [illegible]
یکمبخت سمجھتے ہیں کہ کچھ نہیں بلکہ یہ گردش زمانہ یوں ہی چلی جاتی ہے کوئی پیدا ہوا اور کوئی مرا [illegible]
اپنی تدبیرات سے کوئی تونگر ہوا کوئی فقیر ہوا اور اپنی تدبیر سے جب تک ہوا [illegible]
قابو ہوا دوسرے پر ظلم کیا اور جس مرد صالح نے نیک چال چلن سے عبادت کی [illegible]
بدکار نے لوگوں پر چڑھائیاں کر کے انکو مغلوب کیا اور انکا مال [illegible] چھین [illegible]
مشرکوں نے اس مخلوقات کو بے حکمت تصور کر لیا اور اپنی پیدائش کا [illegible]
یہ ان لوگوں کا خیال ہے جو کافر بنے ہیں۔ یعنے کفار اسی حماقت میں گرفتار ہیں [illegible]

Marfat.com

[illegible] کو پیدا کرنے والا خالق سبحانہ تعالے علیم حکیم ہی اُس نے اس خلقت مین نتائج
[illegible] سمجھ لیا کہ ہمارا انجام یہی تھا کہ چند روز دنیا مین لہو ولعب کے بعد خاک
[illegible] کی درستی وعمارات کرتے رہے جب مرے تو دوسرے پیدا ہو کر قائم ہوئے
[illegible] اور اسی بات مین فرق نہین سوجھتا ہی۔ بات یہ ہی کہ مثلاً انسان اسطرح دنیا مین
[illegible] وہ ہوتا ہی جو اس خلقت انسانی کے بعد ظاہر ہوا اور ان احمقون نے اپنے افعال کو اپنا
[illegible] نتیجہ بعد کو ظاہر ہوگا پس اللہ تعالے نے دنیا مین آدمیون کو پیدا کیا اور انکی صورتین و
[illegible] اور انکی معاش وغیرہ طرح طرح کی جداگانہ ہین بلکہ عجیب صنعت سے ایک ہی ہاتھ پاؤن ناک کان
[illegible] مثلاً بنائے مگر سب جدا جدا پہچان لو بلکہ لاکھون بنائے بلکہ کرورون بلکہ صدہا کرور بنائے اور ایک کو دوسرے
[illegible] عجیب شان حق سبحانہ تعالے ہی حالانکہ آدمی کے ہاتھ سے اگر اسطرح پتلے گڑھے جاوین تو ہرگز امتیاز نہو سکے۔
[illegible] ان سب لوگون کو اپنے انجام کی فکر چاہیے اور وہ اللہ تعالے کے علم مین ہی تو دنیا کے مختلف خیالات وافعال کے
[illegible] مین سب کا ایک انجام نہین ہوسکتا اور دنیاوی افعال سے جو یہان نتیجہ نکلتا ہی وہ تو فقط دنیاوی زندگی کے لیے ہی
[illegible] انجام اس شخص کی ذات کا بعد موت ہوگا کیونکہ ہر چیز کے ختم پر اسکا نتیجہ ہی مگر احمق کافر نے کچھ نہ سمجھا اور اپنے آپ کو خاک
[illegible] گویا ابتدائی وجود مین اسکو اختیار نہ تھا اور اب انجام مین خود مختار ہوگیا کہ اپنا نتیجہ خود ہی متعلق کرلیا۔ یہ سب اسکی بربادی
[illegible] کہ اس نے اللہ تعالے کی صنعت وخلقت کو بے فائدہ ورائگان ٹھہرایا۔ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ہم نے
[illegible] آسمانون وزمین کو مع درمیانی مخلوقات کے نہین بنایا مگر بحق ف انکے واسطے حقیقت ونتائج حقہ ہین کیونکہ
[illegible] عزوجل کی صنعت ہین۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ولیکن انین سے بہتیرے اسکو جانتے نہین۔ ف
[illegible] وہ کفار ومشرکین ہین جو فقط جسم خاکی اور اسکے حواس مادی رکھتے ہین اور عقل سے بے نصیب ہین تو علم کہان سے
[illegible] پس یہ لوگ اپنی ذات سے جو افعال کرتے ہین انکا یہی نتیجہ سمجھتے ہین کہ یہ زمین حاصل کی اور وہ مکان بنایا اور اس پیڑ کو
[illegible] بنایا اور یون روپیہ کمایا آخر اس جسم کو موت سے فناء ہوئی اور خاک ہوگیا۔ حالانکہ جسم کے حواس صرف اسی واسطے
[illegible] کہ اس جسم کی بقاء تک اسکے لیے معیشت کا سلسلہ رکھو اور یہ جسم بعد چند روز کے فناء ہونے والا ہی تو اپنے انجام کی فکر کرو
[illegible] اور وہ اس جسم کے حواس سے ادراک نہین ہوسکتا اسواسطے کہ جسم کے ساتھ جو حواس دیے گئے ہین وہ فقط اسکی بقاء کے
[illegible] ہین اور انسانیت کا انجام یہ حواس نہین پہچان سکتے ہین پس حق سبحانہ تعالے نے ان سب کو بذریعہ کتاب ورسول کے
[illegible] کہ اگر اللہ تعالے کے رسول کی پیروی پر کتاب الٰہی کے موافق عقل حاصل کرو اور اُسی پر عمل کرو تو دنیا مین تمکو
[illegible] معرفت ملیگی اور انجام مین جنت ودائمی راحت ورضاے حق سبحانہ تعالے ہی اور اگر اسکے سواے کسی طور پر
[illegible] تو دنیا مین نور عقل سے محرومی ہوگی اور دل پر مہر کردی جائیگی اور آخرت مین جہنم وغضب الٰہی وذلت دائمی ہی
[illegible] حال ہوگا تو جاننا چاہیے کہ کافرون نے فقط حیات دنیا کو مانا اور یہ فقط اسی جسم تک ہی اور جسم کی بقاء کے لیے
[illegible] گئے ہین پھر جن لوگون نے فقط اسی جسم کے پیچھے حق تعالے کی معرفت چھوڑی تو اللہ تعالے ان کافرون کو

Marfat.com

تمام دنیا و اسکے خزانے دیدیا لیکن اپنے مسلمان بندون کی رعایت سے انکو یہ نہین [illegible]
اٹھاوین اور کھاوین کماوین - پھر اگر ان لوگون نے نیک چال چلین مسلمانون پر جبر کیا [illegible]
تو اللہ تعالے ایسے کافرون کو غارت کر دیتا ہو اور یہ سنت الٰہی جل جلالہ معروف ہو [illegible]
و مشرکون نے جو گمان باندھا کہ یہ دنیا یہی لہو و لعب ہو اور اسکا نتیجہ کچھ نہین تو محض باطل ہو [illegible]
کو مین حکمت پیدا فرمایا ہو اور کفار خود نتیجہ شیطان مین مبہوت ہین جو دیوانہ پن سے یہ گمان باطل [illegible]
انکے سامنے آویگا تو اپنا سر پیٹینگے - اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ یوم الفصل [illegible]
موعود ہو سب کے واسطے - ف - اُس دن اول سے آخر تک خلائق جمع ہونگے اور اپنے اپنے افعال کا [illegible]
یوم الفصل ہو اُس دن عدل الٰہی عزوجل کا اول ظہور ہو پھر مومنون پر رحمت ہو اور کافرون پر غضب ہو [illegible]
ختم کے بعد ظہور نتیجہ ہو پس جسکو باطل گمان کرتے ہین اُس دن حق ظاہر ہوگا اور کافرون کے سب خیالات مٹجاو[illegible]
جمیع کفار صرف انھین جسمانی حواس کے تابع ہین اور یہ فقط جسم تک باقی ہین اور اسی کے ساتھ فنا ہو جاوینگے
کے کل اعتقادات و خیالات مٹجاوینگے اور یہین سے معلوم ہوا کہ کافرون مین امر حق کا اعتقاد ہو نہین سکتا کیونکہ انمین
حواس ہین تو انکے اعتقادات و نیات صرف دماغی خیالات ہوتے ہین اور حضرت حق سبحانہ تعالے نے ہمکو آگاہ
ان یتبعون الا الظن الآیہ - یعنے کفار کا کچھ حال نہین سوا اسکے کہ ظنون کی پیروی کرتے ہین - مثلاً اوراسی بنیاد [illegible]
لے اپنے سری معبود بنائے اور اُنکی نسبت اعتقاد جمایا کہ وہ خدا کے یہان ہمارے سفارشی و حامی ہین - اور [illegible]
آخرت فرض کیجاوے جیسے اہل اسلام کہتے ہین تو بھی یہی لوگ وہان ہمارے مولے و حامی موجود ہین - ان لوگون [illegible]
کی شان قدس سے معرفت نہین کہ اُسکی الوہیت کی تحت مین مخلوقات کو دم مارنے کی مجال نہین سوائے اسکے کہ [illegible]
اجازت فرماوے - اور ہم بندون کو آگاہ کر دیا کہ اللہ تعالے کسی شرک سے راضی نہین ہو - اور خود اس دن کسی [illegible]
نہوگی - قال تعالے يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا آج کے دن کوئی مولے اپنے مولے کو کچھ
پہونچا سکتا - ف - مولے ولی دوست اور چچا زاد بھائی اور آزاد کرنے والا اور آزاد کیا ہوا اور حامی مدد [illegible]
مراد یہ کہ کسی قرابتی کو اپنے قرابتی کے لیے کچھ نفع کی قدرت نہین ہو اگرچہ باپ بیٹا وغیرہ ہو ورع خلیفہ [illegible]
گاڑھا ولی خواہ قرابت سے ہو یا کسی دوسری وجہ سے ہو پس جنمین موالات گاڑھی ہو با ہم ایک دوسرے [illegible]
کسی طرح نفع پہونچانے کی قدرت و طاقت نہین ہو - پھر جب مولے کو مولے سے امید ٹوٹ گئی تو دوسرے [illegible]
ہو سکتی ہو - اور یہ تنبیہ ہو کہ اُس دن سوائے حق تعالے کی درگاہ مین آس و امید کی کچھ بھی التباس [illegible]
امتحانی صورت ایسی ہو کہ کافرون و مشرکون کی بدخواہی نے اُنکو شرک مین پھنسا دیا تو وہان یہ التباس [illegible]
کفار و مشرکین ہمیشہ اپنی حماقت مین گرفتار ہین - وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ اور نہ وہ لوگ [illegible]
ف - کوئی انکے واسطے ناصر نہین جو انکو عذاب سے چھوڑا دے اگرچہ دنیا مین یہ لوگ اپنے [illegible]
ہر طرح کے خیالات رکھتے ہین - الحاصل کافرون و مشرکون نے رحمت الٰہی تعالے سے [illegible]

Marfat.com

[illegible] جاتے ہین یوم الفصل یعنے روز قیامت کو کھلیگا کہ انکے واسطے کوئی مولے و کوئی ناصر نہین کہ جسکی سفارش ہو [illegible] مَن رَّحِمَ اللّٰهُ استثناے ایسے بندے کے جسپر اللہ تعالے نے رحم کیا ہو۔ ف۔ تو اللہ تعالیٰ کی [illegible] وہ عذاب سے نجات پاویگا۔ اور جو بندہ کہ عذاب سے بچا وہ ضرور ثواب جنت پاویگا اسواسطے کہ اُس دن سواے [illegible] کے جسپر اللہ کا حکم ہو ایک جہنم اور ایک جنت۔ حدیث مین ہو کہ دنیا کے بعد سواے جنت و دوزخ کے کہین [illegible] مین اور دلیل جب جہنم سے نجات پائی تو خواہ مخواہ وہ جنت مین آیا۔ پھر جنت مین بلند درجات ہین اور پہلے یہ معلوم کرو [illegible] نے کس بندے پر رحم کیا ہو تو جواب یہ ہو کہ اللہ تعالے نے منصوص فرمایا کہ آخرت مین اللہ تعالے مشرک کو کبھی [illegible] بخشیگا تو یقینی معلوم ہو گیا کہ مشرک و کافر تو رحمت سے ملعون ہین تو باقی صرف ایک قسم رہی اور وہ مسلمان ہین کیونکہ جو مسلمان [illegible] وہ منافی و مشرک و کافر ہو خواہ کوئی لت ہو تو صاف معلوم ہوا کہ مسلمانون پر اللہ تعالے کی رحمت ہو۔ اب رہا یہ کہ انپر [illegible] تعالے کی رحمت کا ظہور کسطرح ہوگا تو اسکے کئی طریقہ ہین اول انبیاء و صدیقین علیہم السلام ہین حتے کہ رسول اللہ صلی اللہ [illegible] وسلم کو عین رحمۃ للعالمین کردیا تو انپر سراسر رحمت ہی۔ دوم شہداء و صالحین تو یہ بلا حساب جنت مین چلے جاوینگے رسوم [illegible] بندے کہ انسے لغزشین و خطائین واقع ہوئی ہین تو کچھ وقت تک رُوکے جاوینگے پھر انکے داہنے ہاتھ مین نامۂ اعمال [illegible] جاوینگے وہ بعضی خطائین دیکھکر شرماوینگے پھر اُنسے کچھ پوچھا نہین جائیگا اور جنت کو روانہ کردیے جاوینگے چہارم ایسے [illegible] ہین کہ ایمان مین سچے اور اللہ تعالے و رسول سے محبت رکھنے والے تھے گر کمزوری سے خطاؤن کے مرتکب ہوئے اور اللہ تعالے عزوجل اپنی مخلوق کا علیم ہو پس اسکی رحمت سے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم شفاعت فرماوینگے اور یہ گروہ عظیم بھی نجات پاویگا۔ پنجم ایسے لوگ کہ اُنکے واسطے شفاعت کی اجازت الٰہی نہوگی لیکن ترحم انپر یہ ہو کہ اول طبقہ دوزخ ہی مین مردہ ہوجاوینگے اور میل کچیل پاک ہو جائیگا اسی وقت اللہ تعالے کی رحمت سے انبیاء و مومنین صدیقین و شہداء و صالحین انکی شفاعت کرینگے پس اجازت ہوگی کہ نکال لاؤ حتے کہ رائی کے جزبرابر نیکی والون کو اللہ تعالے نکال دیگا۔ ششم [illegible] اسی بیان مین آگئی کہ بعضون کو آگ نے ٹخنہ و گھٹنہ تک اور آگے بھی کھایا ہوگا و لیکن چہرہ محفوظ رہیگا۔ قسم ہفتم وہ ہین [illegible] سواے مسلمان کلمہ گوئی کے کچھ نیکی نہوگی اور انکو مومنین نہین پہچانینگے پھر جب ارحم الراحمین چاہیگا کہ انکو نکالے اور کلمہ کا [illegible] وہ جانتا ہو اور میل کچیل سے پاک ہوکر جنت کے لائق ہوگئے تو لطیفہ یہ ہوگا کہ اہل جہنم جمع ہوکر ان لوگون کو طعنہ [illegible] کہ تم تو اپنے آپ کو دنیا مین مسلمان کہتے تھے پھر کیا فائدہ ہوا تم بھی ہمارے ساتھ ہو۔ اللہ عزوجل کا فرزن پر اس طعنہ سے [illegible] فرمادیگا اور ذات پاک انکا متولی ہوکر اپنے قبضۂ قدرت سے انکو نکالیگا اور وہ کوئلہ کی طرح ہونگے۔ یہ دیکھکر کافرون [illegible] کو حسرت ہوگی کہ کاش ہم یون ہی مسلمان ہوتے۔ پھر وہ مسلمان لوگ نہر الحیات مین ڈالے جاوینگے تو اسطرح لہلہاتے [illegible] اجسام اُگینگے جیسے سیل کی تری مین سے دانہ کی کوپل نکلتی ہو پھر جنت مین داخل کیے جاوینگے اور یہ سب ادل [illegible] اللہ تعالے کی رحمت ہو کہ احسن تے اپنے جنتی بندون کو نکال لیا اور نجات دی پھر جنت مین ہر ایک کے لیے مراتب ہین [illegible] العالمین۔ اور یہ واضح ہو کہ جنت مین جو سب سے کم درجہ کا ہوگا جب اسکو جنت مین جانے کا حکم ہوگا تو [illegible] دنیا [illegible] آخر وہ بڑی ہمت کرکے مانگیگا کہ پروردگار جب سے دنیا پیدا ہوئی تھی آخر تک جو کچھ دنیا مین جواہرات

Marfat.com

وسونا چاندی وغیرہ نفائس تھے سب مجھے عطا ہون - ارحم الراحمین اسکی کمی بات پر ترحم
وہ سب اور اس سے دس گونہ ہی - مترجم کہتا ہی کہ یہ ترحم ہی کہ وہ جنت مین اپنی امت سے بے انتہا
بندون کی کیا ہمت اور ہمارا وہم وخیال بھلا کہان ان نعمتون کو پہونچ سکتا ہی جو ارحم الراحمین نے بندون کے
لیے رکھی ہین اور جب اہل ایمان کی عقل وہان رسائی نہین کرتی تو بھلا مشرکون کے حواس کیا کرینگے
کہ کافرون مغرورون مین سے جماعت کثیر ہی جو جنت ودوزخ مین اپنے خیالات دوڑاتے اور لاطائل
اور اپنی اپنی راے لگاتے اور خیالات شیطانیہ مین بھٹکتے پھرتے ہین نعوذ باللہ من الکفر والضلال - بعض
صاف سمجھ مین آگیا کہ بالکل بھروسا اللہ تعالے کی رحمت پر ہی اور جو امتحانی التباس بیان ہوا وہ بھی وہان نہین رہیگا
احمق ہین جو اپنے رب عزوجل کو چھوڑ کر اپنے مثل مخلوقات کی قوت وحمایت پر بھروسا کرتے ہین جیسے ہنود اور بت
کہ ہمارے دیوتا ہمارے سرپرا ہکار ہین ہم انکو راضی کرلین جو کچھ وہ چاہین وہی ہمارے واسطے آوا گون
مال ومتاع ہی یا خاک ہوگئے تو پھر کیسی زندگی اور بعضے سمجھتے ہین کہ روح کسی چڑیا کی صورت مین ہو جاتی ہی اور اگر ایسا
صورت ہوئی تو بہت برا ہوا - اور یہود مغرور سمجھتے ہین کہ ہم جو چاہین کرین ہمارے واسطے سب مغفرت ہی اور
کہتے ہین کہ ہماری بدکاریون کے لیے مسیح کفارہ ہوگیا اور سب مغرور ہین کہ اگر بالفرض کچھ مواخذہ متوجہ ہو تو ہمارے
سب دوڑ پڑینگے اور فرشتون سے ہکو فورًا چھڑا لینگے - غرضکہ ہر فریق اپنے اپنے خیالات مین مغرور ہی اور مترجم کہتا
انکو اللہ تعالے کی الوہیت معلوم ہی نہین اور کفر وشرک پر ہٹ کرنے کی وجہ سے دل پر مہر ہی تو سوائے اسکے کچھ نہین کہ
ایسے ہی خیالات دوڑاوین اور اپنے قرین یعنے شیطان کے پنجہ مین مقہور رہین پھر ہر ایک کی جسمی خلقت وحواس
ہر ایک مین اسکے شیطان کا اثر جدا گانہ ہی اور وہ کبھی اسکے پنجہ سے نہین چھوٹ سکتا جب حضرت ہادی تعالے
مین عاجزی لادے اور سجدگی کے ساتھ ہدایت کا خواستگار ہو کر اللہ تعالے کی کتاب ورسول کی
دل دھرے تو اسکی آنکھ کھلے اور اسوقت وہ حالت گمراہی سمجھ مین آوے ورنہ کسی واعظ کی مجال نہین کہ
وبیان سے انمین معرفت پیدا کرے بلکہ کفار ومشرکین سوائے غرہ شیطانی کے ہسوقت منکر ہوکر جب جہنم کا مزہ
تب مانینگے لہذا ارشاد فرمایا

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۙ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۚۛ كَالْمُهْلِ ۚۛ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۙ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ

مقرر درخت سینہنڈ کا۔ کھانا ہی گنہگار کا جیسے پگھلا تانبا کھولتا ہی پیٹون مین جیسے کھولنا پانی

فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۙ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ

اور دھکیل لیجاؤ بیچوبیچ دوزخ کے پھر ڈالو اسکے سر پر جلتے پانی کا عذاب

اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ۝ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ

بڑا عزت والا سردار یہ وہی ہی جسمین تم دھوکا

اللہ تعالے نے آگاہ فرمایا کہ کفار ومشرکین جو دنیا مین دار آخرت سے انکار کرتے تھے

[illegible] انکی نجات نہوگی بلکہ عذاب کا مزہ چکھنا پڑیگا۔ آج دنیا مین انسے آگاہ کیا جاتا ہی کہ جہنم مین درخت زقوم
[illegible] بدمزہ ان جہنمیون کی غذا ہی تو اپنے حواس و اٹکل سے فرعون کی طرح جہنم کی خیالی تصویر بناتے ہین
[illegible] مین آگ بھری ہی تب کہتے ہین کہ بھلا اس آتشی غار مین درخت زقوم کیسے اُگیگا اور فوراً انکے شیطان نے
[illegible] انکی دکھلائی تو حقائق آیات سے تمسخر کرنے لگے پس اللہ تعالے نے تہدید فرمائی بقولہ تعالے اِنَّ شَجَرَتَ
[illegible] طَعَامُ الْاَثِيْمِ بیشک درخت زقوم کھانا گنہگار کا ہی۔ ف اول گنہگار ابوجہل لعین ہی۔ سراج مین کہا کہ
[illegible] اکثر مفسرین کے ابوجہل ہی۔ مترجم کہتا ہی کہ یہ نقل خطا ہی اسمین ابوجہل کی کیا تخصیص ہی بلکہ جمیع کفار شدت بھوک
[illegible] پیٹ بھرینگے بقولہ تعالے فمالئون منہا البطون۔ اور اسکی تفسیر گذر چکی ولیکن اکثر مفسرین رح کی مراد یہ ہی کہ آیت کا
[illegible] اسوقت ہوا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے آگاہ فرمایا تو ابوجہل لعین و اُسکے ساتھیون نے انکار کیا
[illegible] کہا کہ زقوم ہمارے نزدیک یہ ہی کہ مسکہ و خرما کو ملا کر نوالہ کر جاوین۔ تب اللہ تعالے نے اُنکی تشنیع فرمائی کہ جہنم مین یہی زقوم
[illegible] اور اسی سے پیٹ بھروگے اور یہی تمھاری غذا ہی اسکے سواے کچھ نہ پاؤگے۔ بعض نے لکھا کہ جہنم کی تہ مین ایک خبیث
درخت اُگا یا گیا ہی جسکی شاخین تمام جہنم کے طبقات مین پھیلی ہین اور اس سے جو پھل نکلتا ہی اسکا نام زقوم ہی اور ملک تہامہ مین
درخت زہریلا تلخ بدمزہ اُگتا ہی اسکے نشان سے اللہ تعالے نے ان کافرون کو فہمایش کی کہ زقوم ہی تمھاری غذاے جہنم ہی
اور وہ شدت حرارت سے اور انتہاے خبث سے قریب ہی کہ انکے حلق سے نہ اُترے کَالْمُهْلِ جیسے مہل۔ ف
بعض نے کہا کہ مہل جمادات جو پگھل گئی ہو مانند لوہا و پیتل و تانبا وغیرہ کے اور بعض نے کہا کہ زیت کی گاد ہی اور بعض نے
کہا کہ روغن قطران کی گاد ہی۔ يَغْلِىْ فِى الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ یہ طعام اُن گنہگارون کے پیٹ مین حمیم کی طرح اُبلیگا
ف حمیم بے انتہا گرم پانی کو کہتے ہین اور معنے یہ ہین کہ کافرون مین بھوک بہت شدت سے پیدا کر دیجائیگی تو ناچار اُگل
[illegible] زقوم سے اپنا پیٹ بھرینگے اور یہ زقوم اپنی حرارت کیوجہ سے اسطرح اُبلیگا جیسے بہت گرم پانی کھولتا ہی۔ اور شاید حمیم سے
[illegible] حمیم مراد ہو جو جہنمیون کو پلایا جائیگا اور اُس سے عذاب بھی کیا جائیگا تو معنے یہ ہونگے کہ جیسے وہ حمیم کھولتا ہوگا اسی طرح
جہنمیون کے پیٹ مین غذا بھی کھولیگی۔ اور جہنم پر جو ملائکہ مقرر رہین اُنکو حکم ہوگا کہ ہر ایک بدکار کافر کو عذاب مین ڈالو
خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ اس کافر بدکار کو گرفتار کرکے [illegible] مین کھینچ لیجاو۔ ف
یعنی جب سب جہنمی اپنے ٹھکانے پہونچ جائینگے تو اپنے اپنے عذاب مین گرفتار ہو جائینگے پھر جو لوگ انمین سے دنیا مین
[illegible] متکبر تھے جیسے ابوجہل انکے عذاب مین سے ایک طریقہ عذاب یہ بھی ہوگا کہ جو ملائکہ جہنم پر موکل ہین انکو حکم ہوگا
[illegible] سرکش متکبر کو گرفتار کرکے سختی و ذلت کے ساتھ کھینچتے ہوئے وسط جہنم مین لیجاؤ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ
رَأْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ پھر اسکے سر پر عذاب حمیم مین سے ڈالو۔ ف اور حمیم سخت جلتا ہوا کھولتا ہوا پانی ہی
[illegible] جسمین پیپ و کچلہو وغیرہ ملا ہوا ہی یا عذاب الحمیم سے عذاب شدید مراد ہی یا جب کفار لوگ زقوم سے اپنا اپنا پیٹ
بھرینگے تو اُنپر پیاس کی شدت غالب کیجائیگی اور خصوص وہ طعام خبیث بھی اُنکے پیٹ مین کھولیگا تو حکم ہوگا کہ اسکو وسط جہنم
[illegible] حمیم پلاؤ اور وہی اسکے سر پر ڈالو اور اس سے کہو کہ۔ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ اسکو چکھ

تو تو بڑی عزت وکرامت والا ہے۔ف چونکہ یہ کافر سرکش دنیا مین اپنی قوم یا ملک مین اپنے
قرار دیتا تھا اور اللہ تعالےٰ کے رسول سے منکر ہوکر اُسکے مسلمان بندون کو ذلیل وجاہل بناتا
جہنم مین اُسکے سامنے آویگا اور اُسکی اہانت کے واسطے یہ کہا جائیگا جو مذکور ہوا اور عکرمہ رحمہ اللہ تعالےٰ نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ابوجہل سے ملے اور فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ
لک فاولے ثم اولے لک فاولے۔ یہ سُنکر ابوجہل نے تکبر سے کہا کہ اے شخص تو یا تیرا خدا میرے ساتھ کچھ
کہ مین اس وادی مین سب سے زیادہ معزز ومکرم ہون پس اللہ عزوجل نے بدر کے روز اُسکو بری طرح قتل کیا
کہا تھا وہی اُسپر عذاب ووبال ہوگیا (رواہ الاموے باسناد جید)۔ اور ان کافرون سے یہ بھی کہا جائیگا

اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ یہی وہ چیز ہو جسکو تم جھگڑالوپن سے جھٹلاتے تھے۔ف

کہ یہ جادو ہو یا تم اندھے ہو۔ شیخ ابن کثیر رحمہ نے لکھا کہ جب حکم ہوگا کہ اس کافر کو گرفتار کرکے وسط جہنم مین کھینچ لیجاؤ
ملائکہ زبانیہ تعمیل حکم مین جلدی کرینگے اور اُسکو کھینچکر وسط جہنم مین ڈالینگے اور اُسکے سر پر حمیم بہاوینگے چنانچہ دوسری
آیت مین اللہ عزوجل نے فرمایا۔ یصب من فوق رؤسهم الحمیم یصهر به ما فی بطونهم والجلود۔ یعنی اُنکے سرون پر
ڈالا جائیگا جس سے اُنکی کھال اور جو کچھ اُنکے پیٹ مین ہو کٹ گریگا۔ف۔ شیخ رحمہ نے لکھا کہ سابق مین یہ بیان گذر چکا کہ فرشتہ
اُسکے سر پر لوہے کا آنکڑہ مارکر اُسکا دماغ کھولدیگا پھر اُسکے سر پر حمیم ڈالا جائیگا تو اُسکے جوف مین اُتر جائیگا
کہ اُسکی آنتین تک سب کٹ گرینگی اور کھال کٹ گریگی حتے کہ اُسکی ایڑیون پر آپڑیگی اللہ عزوجل ہمکو اس عذاب سے
نجات دیدے آمین یا ارحم الراحمین۔ مترجم کہتا ہو کہ کفر وشرک ایسا سخت جرم ہو کہ جسکی سزا اسقدر شدید ہو اور کافر
اسوجہ سے دلیر ہوتا اور اس سے انکار کرتا ہو کہ اُسنے مخلوق پر خالق عزوجل کو قیاس کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت
اعاذنا اللہ تعالےٰ من عذابہ جیسے اسکی رحمت بھی بے قیاس ہو جو اللہ تعالےٰ کے بندون کو حاصل ہوگی

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۙ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۚ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ
بیشک ڈر والے گھر مین چین کے باغون مین اور چشمون مین پہنتے مین پوشاک ریشمی

وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۚ كَذٰلِكَ ۣ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۚ يَدْعُوْنَ فِيْهَا
اور گاڑھی ایک دوسرے کے سامنے اسیطرح اور بیاہ دین ہمنے اُنکو گوریان بڑی آنکھون والیان منگواتے ہیں وہان

بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۙ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ
ہر میوے خاطر جمع سے نہ چکھین گے وہان مرنا مگر جو پہلے مرچکے اور بچایا

عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۙ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ
دوزخ کے عذاب سے فضل سے تیرے رب کے یہی ہے بڑی مراد ملنی سو یہ

بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ع ۱۷
تیری بولی مین شاید وہ یادرکھین اب تو راہ دیکھ وہ بھی راہ دیکھتے ہیں

Marfat.com

[illegible] نے اپنے بندون کی کرامت کا نمونہ بیان فرمایا جس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت بھی بندون کی سمجھ مین [illegible] عذاب جسطرح نہایت عذاب ہو کہ مخلوق سے وہ عذاب غیر ممکن ہو اسی طرح اُسکی رحمت بھی کمال ہو کیونکہ دنیا مین اگر مثلاً کسی [illegible] طرف سے عذاب شدید [illegible] کیا جاوے تو وہ کیسی ہی سختی کرے اور مظلوم پر کیسا ہی درد دکھ ہو وہ آخر موت تک ہی [illegible] جب دم نکل گیا تو خاتمہ ہوگیا خواہ چونہ کی گٹی مین اُبالا جاوے یا ناخنون مین کیلین ٹھونکی جاوین اور خواہ دیوارون مین تختہ [illegible] کیلین ٹھونکی جاوین اور خواہ اعضاء جدا کیے جاوین بہرحال موت تک خاتمہ ہو بخلاف عذاب آلہی عزوجل کے کہ [illegible] موت آویگی اور یہ عذاب اُن کافرون و مشرکون کی سزا ہو جنھون نے جناب باری تعالےٰ مین بدگوئی و گالی و جورو بیٹا بیٹی [illegible] کے افترا [illegible] اور اُسکے رسول علیہ السلام کو ساحر و کاہن وغیرہ بدکلمات سے پکارا اور اسکے مسلمان بندون کو سخت [illegible] سے [illegible] غضب آلہی بعد مہلت کے آیا۔ اور برخلاف ان کافرون کے جن بندون نے اپنے رب عزوجل کی الوہیت [illegible] اور کسی کو اسکا شریک نہین بنایا اور اسکے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے اور اسکی رحمت کے امیدوار رہے اور عذاب سے ڈرے تو حق عزوجل نے انکو عذاب سے نجات دی اور دنیا مین انکو قوت و مکنت عطا فرمائی تاکہ شکر و طاعت [illegible] اور آخرت مین عذاب جہنم سے محفوظ فرمایا اور رحمت جنت سے سرفراز کیا چنانچہ بیان فرمایا اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ تقوے کرنے والے بندے مقام امن مین ہین۔ ف تقوے کرنے والے یعنے کفر و شرک سے بچنے والے۔ اسواسطے کہ یہ لوگ بمقابلہ کفار ہین جنپر جہنم کا عذاب شدید مذکور ہوا تو معلوم ہوا کہ متقین وہ ہین جو کافر و مشرک نہون اور تقوے کا اول درجہ یہی ہو کہ کافر و مشرک نہوا اور شرک سے مراد شرک جلی ہو جسپر کفر کا حکم دیا جاتا ہو پس اللہ تعالےٰ ارحم الراحمین اپنے متقین بندون پر اپنی رحمت ظاہر فرماتا ہو اور رحمت آلہی بھی بروجہ کمال ہو جو کسی مخلوق کے [illegible] امکان مین ممکن نہین ہو اور درحقیقت ہم ناچیز بندے کب اللہ تعالےٰ کی صفت قدس کو ادراک کر سکتے ہین اور جسقدر اللہ تعالیٰ نے اس صفت قدس کا ظہور فرمایا وہ بقیاس ہو اور ظہور کا نمونہ یہ ہو کہ قیامت مین متقین ایسے مقام کرامت مین ہونگے جو امین ہو [illegible] امن سے مقام امین ہو وہان ایسی چیز کا بھی نام نہین جو بندہ کو ناگوار ہو۔ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ جنتون و نہرون مین ہونگے۔ ف اس مقام امین کا بیان یہ ہو کہ وہان باغات بیمثل و بیمثال ہین اور وہان نہرہاے خوشگوار [illegible] قدر [illegible] مشک و جواہر کے جڑاؤ صنعت سے روان ہین پھر انکی آبحیات کا کون اندازہ کر سکتا ہو تبارک اللہ احسن الخالقین۔ یَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ سندس و استبرق کے لباس پہنینگے۔ وہ ان [illegible] کا ریشم نہین ہو وہ خالق عزوجل کی قدرت سے پیدا ہوتا ہو۔ بعض نے کہا کہ سندس باریک ہوتا ہو اور استبرق دبیز ہوتا ہو غرضکہ خوف انکے خاطر سے سلب کر لیا جائیگا اور عین امن مین مقام خوشگوار پر فضا مین بلباس شاہانہ کرامت [illegible] ہونگے [illegible] مُّتَقٰبِلِیْنَ ایک دوسرے کے مقابل ہونگے۔ ف جب چاہین۔ اور شیخ جلال [illegible] [illegible] ہونگے تو کبھی ایک کی طرف دوسرے کی پیٹھ نہوگی وللہ الحمد۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا یعنی تختون پر [illegible] کسی آدمی کی پیٹھ دوسرے کی جانب نہ ہوگی۔ كَذٰلِكَ ایسی ہی نعمتین ہم انکو عطا فرماوینگے۔ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ اور ہم انکا جوڑا حورعین سے بنا دینگے۔ ف وہ ایسی خوبصورت ہین کہ اگر دنیا مین اُسکی اُنگلی

Marfat.com

ظاہر ہو تو مشرق سے مغرب تک روشن ہو جاوے اور اگر اسکے زیور کا کوئی جواہر ظاہر ہو تو آفتاب کی ...
اور کبھی اس سے پہلے کسی جن یا انس نے انکو نہیں چھوا ہے۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ...
ہوے تو اسکا پانی شیرین ہو جاوے (رواہ ابن ابی حاتم) یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ ...
وہاں امن کے ساتھ ہر قسم کے میوے منگاوینگے ف یعنی عیش و راحت کے واسطے ہر قسم کے میوہ جات ...
فوراً حاضر کیے جاوینگے یعنے انکی خواہش ہونا اور اوس میوہ کا حاضر ہونا برابر ہوگا اور باوجود اسکے ...
منقطع ہو جاوے جیسے خوف انکو کبھی موت کا ڈر نہیں ہے لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ ...
سواے اپنی پہلی موت کے یہ لوگ جنت میں کبھی موت نہیں چکھینگے ف پہلی موت کو مستثنا کرنے سے ...
ہوگئی کہ جنت میں کبھی موت نہیں ہے۔ اور اشارہ ہے کہ موت بھی دنیاوی بیماری وغیرہ کی طرح ایک امر ...
جاتا ہے اور موت سے فنا کر دینا مقصود نہیں ہے۔ بلکہ وہ طریقہ حیات کی تبدیل ہے اور منتقل کر کے ایک دار سے ...
لیجانا مقصود ہے۔ اور بعد اسکے کبھی موت کا مزہ کسی کے چکھنے میں نہیں آویگا بلکہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ ...
فرمایا کہ (جب جہنم میں وہی لوگ رہ جاوینگے جو اہل جہنم ہیں اور جنت والے سب جنت میں داخل ہو جاوینگے تو موت کو
مینڈھے کی صورت میں لا کر جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جاویگا پھر وہ ذبح کر دیا جائیگا پھر پکارا جاویگا کہ ...
ہمیشگی ہے اور کبھی موت نہیں اور اے اہل دوزخ ہمیشگی ہے اور کبھی موت نہیں (الصحیحین) اور عبد الرزاق نے بسند صحیح ...
ابو سعید خدری و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت سے ...
کہ تمھارے واسطے یہ نعمت ہے کہ ہمیشہ تندرست رہو کبھی تمکو کوئی بیماری نہ چھوئے اور تمھارے واسطے یہ نعمت ہے کہ ہمیشہ ...
کبھی تمکو موت نہ آوے اور تمھارے واسطے یہ نعمت ہے کہ ہمیشہ عیش میں بسر کرو کبھی تمکو کوئی تکلیف نہ پہونچے اور تمھارے واسطے ...
کہ ہمیشہ نوجوان رہو کبھی تمپر بڑھاپا نہ آوے (رواہ مسلم) اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ ...
فرمایا کہ جس بندہ نے اللہ تعالی سے تقوی کیا وہ جنت میں گیا وہاں ہمیشہ عیش میں رہیگا اور اسکو کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچیگی اور ...
کبھی نہیں مریگا اور نہ کبھی اسکے کپڑے پرانے ہوں اور نہ کبھی اسکا شباب زائل ہو (رواہ ابو بکر بن ابی الدنیا) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ...
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا اہل جنت کو نیند آویگی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیند موت کی بہن ہے اور اہل جنت نہیں ...
سوتے ہیں (رواہ الطبرانی وابو بکر بن مردویہ وابو بکر البزار) شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ امام ...
کر کے کہا کہ اس حدیث کو محمد بن المنکدر سے ہمارے علم میں فقط سفیان الثوری نے روایت ...
الفریابی نے روایت کیا ہے۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ نہیں بلکہ سفیان رح کے مثل یحیی بن ...
رواہ الطبرانی اور سفیان سے عبد اللہ بن المغیرہ نے بھی روایت کیا کما رواہ ابن مردویہ ...
اور اللہ تعالی نے انکو عذاب جہنم سے بچا لیا ف یعنے اللہ تعالی نے اپنے جنتی بندوں کو ...
انکو غضبناک عذاب جہنم سے نجات دیدی ہے اور یہ بھی بڑی نعمت ہے۔ لہذا فرمایا فَضْلًا مِّنْ ...
یہ تیرے رب کی طرف سے پورا فضل ہے اور یہی بہت بڑی مراد ہے ف ...

Marfat.com

...اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہے اسی واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمایا کہ اے لوگو عمل کیے جاؤ اور ... جاؤ اور نیکی سے ... ہوتے رہو اور یہ یقین رکھو کہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ اسکا عمل اسکو جنت مین ... صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ بھی ایسے نہیں ہین فرمایا کہ ہان مین بھی ایسا نہیں ہون مگر ... جل مجھے اپنی رحمت و فضل مین ڈھانپ لے (الصحیح) بالجملہ یہ معارف و ہدایات قرآن محض فضل الٰہی سبحانہ وتعالےٰ ہین ... کل بندون کے واسطے عام ہین ولیکن اہل عرب اس نعمت کے واسطے پیش قدم ہوکر تمام جہان کے پیشوا ہین اسی واسطے ... نے فرمایا۔ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ہینے تو اس قرآن کو ہی واسطے تیری زبان مین آسان فرمایا تاکہ لوگ نصیحت پکڑین۔ ف۔ یعنی ہم نے اس قرآن کو اسواسطے تیری زبان مین صاف و صحیح ... کردیا کیونکہ زبان فصیح و شیرین سب سے زیادہ بہتر ہے جس سے معانی و لطائف اچھی طرح سمجھ مین آجاتے ہین تاکہ یہ لوگ سمجھکر معرفت حاصل کرین اور مترجم نے عربی زبان کی فضیلت مین جابجا واضح دلائل بیان کردیے ہین ازانجملہ بدیہی دلیل یہ ہے کہ مکروہ و سخت مخارج سے کوئی زبان خالی نہین ہے بلکہ پ چ ٹ ڈ ڑ گ وغیرہ سخت و ناگوار حروف کل یا بعض سبھی۔ بالون مین ہین بجز ... بخلاف زبان عرب کے کہ وہ انسے پاک ہے اور زبان عرب کی شیرینی و لطافت اس شخص سے پوچھو جو یہ زبان جانتا ہو ورنہ عوام جہال کا تو کچھ اعتبار نہین ہے حتےٰ کہ بعضے شیطانی چیلے محض ناانصافی و عناد سے دوسری زبانون کو ترجیح دینے مین بدچلنی اختیار کرتے ہین اور بغیر دلیل کے اپنی نفسانیت کو کام مین لاتے ہین پھر اللہ تعالےٰ نے ہر ظالم کو جو ناحق عناد و مخالفت کرے تہدید فرمائی بقولہ تعالےٰ۔ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ تو منتظر رہ کہ یہ لوگ بھی منتظر ہین۔ ف۔ یعنی کفار و مشرکین اسوقت عناد و عداوت سے اپنی نفسانیت کا دھوان اٹھاتے ہین اور اسی تاریکی مین اندھے ہوکر نور حق نہین دیکھ سکتے ہین کہ ہمکو دکھلادو اور ہم اسطرح نہین مانتے اور ہمارے قیاس مین نہین آتا کہ موت کے بعد کہان زندگی ہے اور کہان وہ جہنم یا جنت ہے جسکا وعدہ دیا جاتا ہے اور بہت سے احمق کفار کہتے ہین کہ ہمارے پیشواؤن نے تمام زمین جیب جیب ناپ لی مگر انکو کہین جہنم نظر نہ آئی اور بعضے اپنے زعم مین کوہ قاف کے غار مین تصور کرتے ہین۔ غرضکہ اپنے خیالات مین منہمک ہوکر حق کے منکر اور عناد کرنے والے ہین۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ اسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و آپ کے تابعین کو تسکین و تسلی ہے اور وعدہ ہے کہ عنقریب ان لوگون پر فتح و نصرت عنایت ہوگی والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علے رسولہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

سورۃ الجاثیۃ مکیۃ

... سورۃ الجاثیۃ مکیہ ہے کہ قبل ہجرت کے اسکا نزول ہوا یا نزول شروع ہوا تو محتمل ہے کہ بعض آیات مدنیہ ہون۔ چنانچہ ... نے اسی سے استثنا کیا قولہ تعالےٰ قل للذین آمنوا یغفروا الآیہ۔ اور لکھا کہ یہ سورہ جملہ سینتیس ۳۷ آیات ہین جنمین چار سو اٹھاسی کلمات اور ... ہزار ایک سو اکیانوے حروف ہین۔ اور قرطبی وغیرہ نے کہا کہ حسن و جابر و عکرمہ کے قول مین کل سورہ مکیہ ہے ... ابن عباس و قتادہ رح نے کہا کہ اسمین سے ایک آیت مستثنےٰ ہے یعنی قولہ تعالےٰ للذین آمنوا الآیہ۔ کیونکہ اسکا

Marfat.com

نزول حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے حق مین مدینہ مین ہوا ہی اور یہی ...
اور نحاس رد وغیرہ نے کہا کہ نہین بلکہ عمر رضی اللہ عنہ کو مکہ مین ایک مشرک نے ...
رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اُسکو سزا دین تو اللہ تعالے نے نازل فرمایا قل للذین الآیۃ ...
کرنے کا حکم ایک وقت تک ہی لہٰذا جب مدینہ منورہ مین جہاد کا حکم نازل ہوا تو منسوخ ہوگیا ...

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے ... بخشش کرنے والا ...

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ...

اُتارنا کتاب کا ہی اللہ سے جو زبردست ہی حکمت والا آسمانون مین اور زمین مین بہت ...

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ وَاخْ...

ماننے والون کو اور تمہارے بنانے مین اور جتنے بکھیرتا ہی جانور پتے ہین ایک لوگون کو جو یقین رکھتے ہین اور بدلنے ...

الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْ...

رات دن کے اور وہ جو اُتاری اللہ نے آسمان سے روزی پھر جلایا اُس سے زمین کو مر گئے پیچھے

وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

اور بدلنے مین ہواؤن کے پتے ہین ایک لوگونکو جو بوجھتے ہین

حٰمٓ اسکی مراد کو اللہ تعالے ہی جانتا ہی ج۔ اور اسکے اسرار کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی شان کے لائق سمجھتے ہین اور صدیقین و شہداء و علماے راسخین اپنی اپنی معرفت کے لائق فیضیاب ہوتے ہین۔ سو لیکن محققین نے اجماع کیا کہ تاویل یعنے انجام مین جو ظہور ہو وہ سواے اللہ تعالے کے کوئی نہین جانتا ہی اور بسط تحقیق سورہ بقرہ مین گزر چکی ہی۔ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ یہ قرآن اللہ تعالے نے غزیز حکیم کیطرف سے تنزیل الکتاب

ف کتاب کو کمال حکمت کے ساتھ اُتارنا۔ عزیز غالب قوی جسکی نظیر محال ہی مگر یہ سمجھ بندۂ مومن کے دل مین پیدا کردیجاتی ہی کہ اللہ تعالے کی شان عزیز ہی یعنے اسکی قدرت کی تحت مین تمام مخلوقات اسکے ارادہ مشیت کے موافق ہین کسی کو کسی طرح اُسکی حکمت سے تجاوز نہین ہی اور جو وہ چاہے اسکا کوئی مانع نہین ہی اور کوئی مخلوق کسی حال مین غالب مین نہین ہی اور بہت سے کفار جو اپنے آپ پر بھروسا کرتا اور اپنی قوت وغیرہ کے ضلالات پھیلاتے ہین و ... بیچیرون کو اپنے دام فریب مین لاتے ہین۔ اور اللہ تعالے نے جس مخلوق کو اسکے نفس کے بھروسے پر چھوڑا ... اور حدیث مین دعا کی تعلیم مین ہی کہ الٰہی مجھے میرے نفس کے بھروسے پر مردود کرکے نہ چھوڑ ... کرے اور جہنم سے نزدیک کرے۔ م۔ اور جن احمقون نے اس مقام پر اپنی نفسانی شبہات ... انکی ضلالات کی دلیل اور انکی حماقت کی تصویر ہی اور چونکہ ان احمقون نے اپنے ...

Marfat.com

... نہین کی گئی کیونکہ ہر شیٔ کا پیدا کرنے والا اللہ تعالے کے سوا کوئی نہین ہی تو کبھی یہ گمراہ حق
... اللہ تعالے لہم قلوب لا یفقہون بہا۔ اور بندۂ مومن اپنے رب عزوجل کی معرفت سے سمجھتا ہی کہ میرا رب تبارک
... اور اسکے ساتھ وہ حکیم ہی اسکے جملہ افعال عین حکمت ہین اور اسکے واسطے نتائج لطیفہ و انجام محکمہ ہین اسی
... صنائع قدرت مین حکمت الٰہیہ ظاہر ہی جبکہ بندہ نے اپنے رب عزوجل کی رحمت سے آنکھ وہ پائی ہو جسکے نور معرفت
... حکمت نظر آتی ہی کما قال تعالے کذلک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض الآیہ۔ یون ہی ابراہیم کو ملکوت آسمان
... دکھلاتے تھے۔ ع۔ اور یہان بھی بندون کو ارشاد فرمایا کہ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
... مومنون کے لیے آسمانون و زمین مین آیات ہین۔ ف قدرت کے دلائل ہین۔ اور وہ پیدائش سے لیکر انکے منافع
... سے انجام تک ہین۔ خصوصًا یہ بہت بڑی حجت اس رنگ سے ہر پانی و آئینہ وغیرہ مین اپنا عکس دکھلاتی ہی کیونکہ خالی
... عکس نہین ہوتا ہی۔ پھر اسمین مختلف قسم کی مخلوقات نظر آتی ہی دن مین دیکھو تو ایک آفتاب اس سطح وسیع مین
... جسکی روشنی سے تمام جہان منور ہو جاتا ہی۔ پھر رات کو وہ ہماری نظر سے غروب ہو جاتا ہی اور اسکا بھائی ماہتاب
... ہی جسکے ساتھ ستارون کی بے انتہا فوج ہوتی ہی اور وہ بھی اسی آسمان پر ہی جیسے دیوار مین ایک قوس جیسا ہوتا ہی اور
... قوس چھوٹا ہو مگر اسکے نیچے کی دیوار نظر نہین آتی ہی اسی طرح ماہتاب کے قوس کے نیچے آسمان دکھلائی نہین دیتا ہی
... وہ آسمان سے جدا ہوتا تو اُسکی پشت پر آسمان اسی طرح نظر آتا جسطرح اُسکے دائین بائین نظر آتا ہی۔ پھر وہ بھی مختلف
... اوقات مین نظر سے غائب ہوتا ہی اور ہزارون ستارے اپنی اپنی چمک دکھلاتے ہین اور وہ بھی دن مین غائب ہو جاتے
... ہین تو انہین آیات قدرت ہین کہ خالق عزوجل نے اپنی شان حکمت سے انکو پیدا فرمایا ہی۔ وَفِيْ خَلْقِكُمْ اور تمہاری
... اپنی پیدائش مین۔ ف کہ تمکو انسانی نطفہ سے خون و تھکا و لوتھڑا وغیرہ اطوار مختلفہ سے پیدا کر کے ذی روح
... جاندار کر دیا۔ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اور ایسے جانورون کی پیدائش مین جنکو اللہ تعالے چھٹکاتا ہی۔ ف
... طرح کے چارپائے و پرند و چرند و درندے و کیڑے مکوڑے اس زمین کے میدانون و بیابانون و جنگلون و پہاڑون
... و دریاؤن و خشکیون مین پیدا کر دیے ہین۔ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ دلائل ایسی قوم کے واسطے ہین جو یقین لاتے
... ہین۔ ف کیونکہ نور یقین سے انکو اپنے رب تبارک و تعالے وحدہ لا شریک کی قدرت نظر آتی ہی۔ وَاخْتِلَافِ
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ اور رات و دن کے اختلاف مین اور جو اللہ تعالے نے
... آسمان سے رزق اتارا کہ اُس سے زمین کو مرے پیچھے زندہ کیا اور ہواؤن کو ایر پھیر کرنے مین ایسی قوم کے واسطے آیات
ہین جو عقل رکھتے ہین۔ ف اور عقل انھین بندون کو حاصل ہی جو اللہ لا آلہ الا اللہ پر یقین لائے ہین کیونکہ اللہ تعالی
... ویجعل الرجس علے الذین لا یعقلون یعنے شرک و کفر کی پلیدی کو اللہ تعالے ایسی قوم پر ڈالتا ہی جو عقل نہین رکھتے
... سے صاف معلوم ہو گیا کہ جو شرک و کفر چھوڑ کر ایمان لاتے ہین اللہ تعالے اُنہین عقل پیدا فرماتا ہی۔ اور جو
... عقل والا ہی ... مشرک ہوگا اگر کہا جاوے کہ دنیا مین جسقدر کفار و مشرکین ہین کیا سب بے عقل ہین اسکا جواب یہ ہی کہ

عقل کے دو معنے ہین ایک وہ حواس جو اس جسم کی حفاظت و پرورش کے واسطے اللہ تعالیٰ [illegible]
ہین تاکہ ہر بندہ انھین حواس کے ذریعہ سے معمولی طور پر وقت موت تک اس جسم کی حفاظت [illegible]
کیواسطے اپنے اپنے لائق سب کو حاصل ہین حتے کہ جانورون وچوپاؤن وپرندون مین سب مین [illegible]
نہین دیکھتے ہو کہ چھوٹا سا پرند (بیا) اپنے لائق رہنا جھونجھ بناتا ہو جو انسانی دستکاری سے عمدہ [illegible]
اسکے حواس ویدیے ہین کہ صنعت وحرفت سے کماتا وکھاتا وکھلاتا ہو اور ان حواس کی [illegible]
بعضے کند حواس وغبی ہوتے ہین۔ پس اگر یہ عقل مراد ہو تو سب کفار ومشرکین بلکہ کیڑے مکوڑون و [illegible]
مین بھی موجود ہو۔ اور اگر وہ عقل مراد ہو جو روح پاکیزہ کے حواس مین سے ہو جسکو اللہ تعالیٰ نے نور توحید [illegible]
تو وہ فقط انھین بندون کو عطا ہوتی ہو جنکے قلب پر مہر ضلالت نہو بلکہ راہ نور کشادہ ہوتی ہو جس سے معرفت [illegible]
اور اسکی آیات قدرت والوہیت صاف نظر آتی ہین اور یہ فرق بدیہی طور پر دونون فریق مین موجود ہو چنانچہ کفار [illegible]
تمکو ایسا شخص ملیگا جو اپنے حواس کی تدابیر مین ایسا تیز ہوش ہو کہ اپنے ہمجنسون پر اسکو فوقیت وسبقت حاصل ہو مگر [illegible]
کے ہر مسئلہ پر ایسا مبہوت ہوتا ہو کہ گویا یہ محض کودن واحمق ہو اور درحقیقت وہ کچھ نہین سمجھتا ہو بلکہ جانورون کی طرح
برخلاف اسکے تمکو اہل توحید مین سے بعضے اہل معرفت ایسے ملینگے کہ وہ مسائل ومعارف شریعت والوہیت مین عاقل
ہین اور باوجود اسکے دنیاوی تدابیر جسمانی حواس مین بہت بھولے وسادہ لوح کہلاتے ہین۔ کیونکہ حواس جسمانی صرف [illegible]
جسم تک اُسکے ساتھ ہین اور وہ بھی بڑھاپے مین ضعف جسم کے ساتھ بہت ضعیف ہو جاتے ہین بخلاف اس نور عقل کے
انسانی روح کے ساتھ باقی ہین۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ اپنے بندۂ عارف کو سٹھیا جانے کی حماقت سے محفوظ فرماتا [illegible]
جیسا کہ بعض روایات حدیث سے ثابت ہوا اور ایسے ہی پاکیزہ بندے اپنی عقل سے رات و دن کے اختلاف کو نظر عبرت
دیکھتے ہین اور اختلاف کے معنے ایک دوسرے کا خلیفہ ہونا یعنے رات و دن کا دوران ایک دوسرے کے پیچھے علی الا[illegible]
جاری ہو کہ درمیان مین ایک لمحہ کا وقفہ نہین ہوتا ہو اور حضرت صانع قدرت جل جلالہ نے جس حکمت پر انکو جاری فرمایا ہو [illegible]
کسوف وخسوف وسردی وگرمی وبرسات مین برابر چلے جاتے ہین اور انھین ایام مین حق سبحانہ وتعالیٰ نے اس زمین کے [illegible]
مختلف قطعات مین آسمانی رزق اُتارا یعنی آسمان سے مینہ نازل فرمایا اور ان ملے ہوئے قطعات مین بارش کا ایک ہی موسم [illegible]
بلکہ مختلف ہو کسی قطعہ زمین مین کسی مہینے مین بھرپور بارش ہوتی ہو اور دوسرے قطعہ زمین مین یہ موسم دوسرے [illegible]
اور اسی پانی سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ زمین کو اُسکے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ فرماتا ہو یعنے زمین خشک پڑی رہتی [illegible]
اسمین گھاس کا نام نہین رہتا اور نہ وہان گھاس کے بیج نظر آتے ہین مگر پانی پڑتے ہی زمین جابجا شق ہو کر اسکے [illegible]
یہ نباتات اپنا تر وتازہ سر نکالتے ہین اور اُسکے خوشنما رنگ برنگ لہلہانے سے اور طرح طرح کے پھول [illegible]
سے زمین گویا زیور پہنکر خوشنما دلہن بنجاتی ہو لیکن دنیا فنا گاہ ہو جیسے انسان کی زندگی اپنی قوت وشباب [illegible]
پھر ہری گھاس ہریالے کی طرح انسانی زندگی پر بھی بڑھاپے وموت کی اوس پڑ جاتی [illegible]
قدرت ودلائل حکمت ہین۔ بعض علما رحمہ اللہ نے لکھا کہ ان تین آیات مین اول مین [illegible]

Marfat.com

… میں فرمایا آیات لقوم یعقلون - تو اسمین لطافت یہ ہے کہ جو بندہ مادۂ عدل کے ساتھ پیدا کیا گیا
… میں نظر کرتا ہے تو صاف جان لیتا ہے کہ سبحان اللہ کیا صانع قدرت ہے جس نے تمام حکمت سے ان اجسام کو
… ذرہ بمقدار کو اپنے اندر گھیرے ہوئے ہیں اور میرے حواس کسی طرح اس دائرہ سے تجاوز نہیں کرتے ہیں
… خالق سبحانہ تعالے اپنی قدرت وحکمت والوہیت میں بمثل وبیمثال ہوا اور جب میری عقل ضعیف ان مخلوقات مین
… کرتی تو بھلا اسکی شان الوہیت میں کیا کام کر سکتی ہے پس وہ کہتا ہے کہ انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا
… من المشرکین یعنی دل وجان سے اپنے اسی خالق سبحانہ تعالے کی طرف متوجہ ہو گیا جس نے ان آسمانوں وزمین کو پیدا
… سب چھوڑ کر اسی کی طرف متوجہ ہوں اور میں ان مشرکوں میں نہیں ہوں پس وہ ایمان لایا اسی واسطے فرمایا آیات
… جیسے ابراہیم علیہ السلام نے کیا تھا - پھر جب اس بندہ نے اپنی ذات کو اور اپنے چرند و پرند حیوانات کو نظر ایمانی سے
… تو سبحان اللہ اس پاک سبحانہ تعالے کی وہ آیات قدرت دیکھی کہ اسکا ایمان بڑھ کر عین الیقین ہو گیا اسی واسطے فرمایا
آیات لقوم یوقنون پھر جب اس نے آیات قدرت وحکمت کے انجام واس دوران کو اور اسکی ابتدا وانتہا کی حکمت کو نظر یقین
… دیکھا تو نور عقل پر فائز ہو گیا اور وہ حق الیقین کا مرتبہ ہے لہذا فرمایا کہ آیات لقوم یعقلون پس آیات الٰہی اپنے حق وصدق میں
بیمثال ہیں اور یہ کتاب عین ہدایت وکمال رحمت ہے یہ تنزیل من جانب اللہ العزیز الحکیم ہے والحمد للہ رب العالمین - لہذا
حق سبحانہ تعالے نے ارشاد فرمایا

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ○
یہ باتیں ہیں اللہ کی ہم سناتے ہیں تجھکو ٹھیک پھر کونسی بات کو اللہ اور اسکی باتیں چھوڑ کر مانینگے
وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ○ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا
خرابی ہے ہر جھوٹے گنہگار کی کہ سنے باتیں اللہ کی اس پاس پڑھی جاویں پھر ضد کرے غرور سے جیسے وہ سنی نہیں
فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا اتَّخَذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ
سو خوشی سنا اسکو ایک دکھ کی مار کی اور جب خبر پاوے ہماری باتوں میں کسی چیز کی اسکو ٹھہراوے ٹھٹھا ایسوں کو
لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا
ذلت کی مار ہے پرے انکے دوزخ ہے اور کام نہ آویگا انکو جو کمایا تھا کچھ اور نہ وہ جو
اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ هٰذَا هُدًى وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
پکڑے تھے اللہ کے سوائے رفیق اور انکو بڑی مار ہے - یہ سوجھا دیا اور جو منکر ہیں
بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٍ ○
اپنے رب کی باتوں سے انکو مار ہے ایک بلا کی دکھ والی

… اللہ تعالے نے اپنی قدرت کی نشانیاں آسمانوں وزمین میں اور آدمی وحیوانات میں اور دن ورات وغیرہ میں بیان
… آیات معرفت اسی کتاب مجید میں مذکور ہیں جو بذات خود اللہ تعالے کی طرف سے معجزہ ہے تو اسکو تعظیم کے ساتھ

Marfat.com

لینا عین عقل وہدایت ہی لہذا فرمایا۔ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ
جنکو حق کے ساتھ ہم تجھپر تلاوت فرماتے ہین۔ ف۔ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم ولیکن ان کافرون
بدبختی انتہا سے تجاوز کرگئی کہ یہ لوگ کچھ بھی سر نہین اُٹھاتے اور نہ امر حق پر یقین لاتے ہین فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ
يُؤْمِنُوْنَ تو اللہ تعالی وُاسکی آیات کے بعد اور کس حدیث پر یقین لاوینگے۔ ف۔
نہ لائے اور اُسکی آیات پر یقین نہ لائے تو پھر وہ کون باتین ہین جنپر یقین لاوینگے۔ جبکہ حق باتین
کہ بعد حق کے جو کچھ ہو وہ جھوٹ وباطل وگمراہی ہی تو آیات حق کے بعد یہ لوگ جو کچھ اعتقاد رکھین اور جس
وہ قطعًا باطل وگمراہی ہوگا۔ مترجم کہتا ہی کہ جس عاقل نے کافرون کے حالات کو دیکھا وہ بالکل بدیہی دیکھتا ہی کہ
یقین کو چھوڑ کر گمان وخیال ووہم پر بہت جلدی جم جاتے ہین لہذا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ تم لوگ
بچے رہو کہ وہ سب سے جھوٹی بات ہی۔ (الصحیح) کفار اپنے گمان کو قطعی سمجھکر اسپر ایمان لاتے ہین حالانکہ اس بنیاد پر
نیت پر جو کام کرتے ہین وہ گمراہی کی بنیاد پر ہوکر بدکاری وگناہ کے سوائے کچھ نہین ہوتا ہی مثلاً ایک شخص نے کسی
نیت سے صدقہ دیا کہ یہ شخص میرے احسان کی وجہ سے میرا ساتھی ہوکر میری چوری مین شریک ہو تو یہ صدقہ
بلکہ گناہ شدید ہی اسی طرح جس نے اللہ تعالے کی شان مین شرک کیا اور اُسکی آیات کو جھٹلایا تو اُسکے سب اعمال
عین گناہ ہین۔ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ عذاب شدید ہی ہر ایسے بہتان باندھنے والے کے لیے جو گناہ مین
ہوا ہی۔ ف۔ اور یہ وہی شخص ہی جس نے اپنے رب عزوجل کی شان مین شرک کا بہتان باندھا حالانکہ اسکی ذات
اللہ تعالے نے پیدا کیا اور اُسکو حیات ورزق دیا پھر اُس نے بجائے احسان کے کفر کیا بلکہ خالق عزوجل کا ساجھی بنایا
بہتان باندھکر سراسر گناہ مین ڈوبا۔ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ یہ بہتانی بدکار سنتا ہی اللہ تعالی
آیتون کو جو اُسپر تلاوت کیجاتی ہین۔ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا پھر انکار پر برابر
تکبر لیے ہوئے گویا اُس نے اللہ تعالے کی آیات کو سُنا ہی نہین۔ ف۔ یعنے اللہ تعالے کی آیات سنکر
پھر بھی تکبر سے برابر کفر وانکار پر ہٹ کیے جاتا ہی گویا اُس نے ان قطعی دلائل وآیات کو نہین سُنا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ
تو ایسے مفتری بدکار کو سخت دکھ دینے والی مار سے خوشخبری دیدے۔ ف۔ یعنے ایسے مشرک متکبر کو ایسے دکھ دینے والی
تو اسکی اہانت کے لیے یہ بات بطور بشارت کے پہونچا دیجاوے۔ مترجم کہتا ہی کہ یہ بہت بلیغ
یعنے ایسا بدکار شخص ایسی ہی سزا کا مستحق ہی کہ یہ عذاب الیم گویا اُسکے حق مین بشارت ہی۔ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئًا
اور جب وہ ہماری آیات مین سے کچھ جان گیا۔ ف۔ یعنے قرآن مجید مین سے کوئی آیت اُسکو معلوم ہوئی
هُزُوًا تو اُسکو ٹھٹھول بناتا ہی۔ ف۔ اس سے انکار ہی نہین کرتا بلکہ اُسکے ساتھ تمسخر کرتا ہی اور کافرون کو
کہ حق سے انکو اس درجہ عداوت ہوتی ہی کہ اسکی اہانت پر خوش ہوتے ہین کیونکہ حق
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ یہ ایسے لوگ ہین کہ انھین کے واسطے
تکبر کی سزا دین جیسے انھون نے آیات الٰہی کو اپنی بدبختی سے بیقدر سمجھا اور

Marfat.com

[illegible] منع فرمایا کہ قرآن کو ساتھ لیکر دشمنون کے ملک مین سفر کو نہ جاوے - ایسا نہو کہ وہ دشمنون [illegible] یعنی کفار و مشرکین جب اس کلام پاک کو پاوینگے تو اسکے ساتھ بے ادبی کا برتاؤ کرینگے اور آخر اُنکے [illegible] عذاب مہین پر اہونے والا ہی - مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ اُنکے درے جہنم ہی - ف [illegible] جہنم کو جانے ہین اور جہنم سب کافرون کو گھیرے ہوئے ہی تو ان لوگون سے ایسی ہی حرکتین سرزد ہونگی جنکی سزا جہنم ہی [illegible] وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا اور جو کچھ انھون نے کمایا وہ [illegible] کچھ بھی دفع نکریگا - ف یعنی دنیا مین جو کچھ مال و اولاد وغیرہ کما کر جمع کیا تھا اُس سے عذاب جہنم کچھ بھی دفع نہوگا - وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ اور نہ وہ کچھ عذاب دفع کر سکتے ہین جو اللہ تعالے [illegible] سواے اپنے ولی بنائے تھے - ف یعنی اللہ تعالے کی الوہیت مین جن لوگون کو ساجھی و شریک بنایا تھا اور [illegible] خیال جمایا تھا کہ یہ دنیا مین ہمارے آڑے آتے ہین اور اگر آخرت کوئی چیز ہوئی تو وہان بھی یہی ہمارے آڑے [illegible] اور یہی ہمارے مولے ہین حالانکہ وہ کوئی بھی ان پر سے کچھ عذاب دفع نہین کر سکتے ہین اور اگر اللہ تعالے انکو اختیار دے مثلاً عیسے بن مریم علیہ السلام کو اجازت دے تو بھی وہ مشرکون کے کام نہ آوین کیونکہ وہ اُنکے دشمن ہین تو حاصل یہ ہوا کہ عذاب جہنم ان کافرون و مشرکون سے کسی طرح دفع نہوگا نہ اُنکی دنیاوی کمائی کام آوے اور نہ جنکو اپنے زعم مین اپنا معبود بنایا تھا وہ [illegible] آوین - وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؕ اور ان کافرون مشرکون کے واسطے بڑا دکھ والا عذاب ہی - ف جس سے انکو کسی طرح مفر نہوگا - اور نہ کبھی موت آوے جس سے عذاب کا خاتمہ ہو جاوے - اور جس عذاب کو اللہ تعالے نے عظیم فرمایا اسکو مخلوق کیا قیاس مین لاوے - اسواسطے کہ کافرون کی بدکاری بے انتہا ہی تو انپر غضب آلہی کی سزا ہی اور غضب ایک صفت آلہی تعالے ہی جسکا اندازہ مخلوق کی عقل سے باہر ہی اور جہنم اسی صفت غضب کا مظہر ہی - نعوذ باللہ من غضبہ هٰذَا هُدًى ۚ یہ قرآن عین ہدایت ہی - ف یعنی یہ آیات آلہی جو تنزیل الکتاب ہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسکو تلاوت فرماتا ہی جس سے یہ کفار انکار کرتے ہین یہ قرآن عین ہدایت ہی - مگر انکے انکار سے کسی کا ضرر نہین بلکہ انھین پر وبال ہی اور انھین پر لعنت برستی ہی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۟ اور جن لوگون نے اپنے رب کی آیات سے کفر و انکار کیا انھین کیواسطے پھٹکار سے دُکھ دینے والا عذاب ہی - ف اور کافرون [illegible] جسقدر سرکشی و تکبر جس سے زائد ہوا اسپر اسی قدر عذاب مین شدت و لعنت زائد ہی - اسی واسطے کہا گیا کہ کافرون کے [illegible] اعمال کچھ اسواسطے وزن نہونگے کہ ثواب کی راہ سے محاسبہ ہو بلکہ اسواسطے وزن ہونگے کہ جہنم کے عذاب و [illegible] مین انکی شدت ظاہر ہو جاوے اور کسی جہنمی کو عذر باقی نہ رہے - اعاذنا اللہ تعالیٰ من عذاب جہنم - اور محاسبہ کفار کا [illegible] یہ ہی کہ دنیا مین مال و دولت و ثروت و حکومت خشکی و تری کے بعد بھی رعونت و کفر و ایذار و انکار و شرک و بدکاری بڑھی تو عذاب شدید ہوتا گیا لہذا انعام بیان فرمایا

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ

[illegible] بس مین کر دیا تمہارے دریا کو کہ چلین اُسمین جہاز اُسکے حکم سے اور تلاش کرو اُسکے فضل سے اور شاید تم

Marfat.com

تَشْكُرُوْنَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ
حق مانو — اور کام لگائے تمھارے جو کچھ ہین آسمانون مین اور زمین مین سب کو اپنی طرف سے
لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ
ایک لوگونکو جو دھیان کرتے ہین کہدے ایمان والونکو معاف کرین اُنکو جو امید نہین رکھتے
يَكْسِبُوْنَ ۝ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ
اُسکا جو کماتے تھے جسنے بھلا کیا تو اپنے واسطے اور جسنے بُرا کیا تو اپنے حق مین پھر اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤگے

جب اللہ تعالے نے اپنی ربوبیت بیان فرمائی تو اپنی قدرت کے بعض آثار دکھلائے جو اللہ تعالے کی الوہیت پر
لوگون پر حجت ہین بقولہ تعالے۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ اللہ تعالے ہی ہو جس نے تمھارے واسطے
کردیا۔ ف یعنی اللہ تعالے ہی کی صفات الوہیت مین سے ہو کہ اُس نے بغیر کسی کی قوت و شرکت یا مدد
کے فقط اپنی قدرت سے تمھارے واسطے اس سمندر کو مسخر فرمایا اور اپنے اختیار سے تمکو اس لائق کردیا کہ تم لوگ
یا کافر ہو اس سے اپنا کام نکالتے ہو اور اس تسخیر کا فائدہ بیان فرمایا۔ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ
فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تاکہ سمندر مین اللہ تعالے کے حکم سے جہاز و کشتیان روان ہون اور تاکہ
اللہ تعالے کے رزق سے طلب کرو اور تاکہ تم لوگ شکر گزار ہو۔ ف یہان تین باتین بیان فرمائین اول یہ کہ
اسواسطے مسخر کیا کہ اسمین اللہ تعالے کے حکم سے چھوٹی بڑی کشتیان روان ہون حالانکہ اگر سوئی بھی سمندر مین ڈالی جاوے
تو وہ ڈوب جاتی ہو لیکن جہاز مین اگر لوہا بھرا ہو تو بھی وہ روان ہوتا ہو۔ پس اسمین وحدانیت الٰہی عزوجل کے واسطے
دلالت ہو کیونکہ پانی پر جہاز کا روان ہونا تین ہی باتون سے حاصل ہوتا ہو اول یہ کہ ہوا موافق ہو یا ہوا کے مانند کسی
مین اللہ تعالے نے قوت رکھی ہو دوم یہ کہ پانی کی سطح ایسی مستوی ہو جسپر کشتی چل سکتی ہو۔ سوم یہ کہ ایسی لکڑی ہو جو پانی پر
رہتی ہو اور جب غور سے دیکھو تو ان باتون کے پیدا کرنے پر سوائے اللہ تعالے کے کسی کو قدرت حاصل نہین ہو دوسری
یہ کہ تمھارے واسطے اسلیے مسخر فرمایا کہ تم اسمین اپنے اموال تجارت وغیرہ لاد کر اُنکے ذریعہ سے اللہ تعالے کا فضل طلب کرو
یعنی اللہ تعالے اس تجارت مین منفعت عطا فرماوے جو تمھارے عین المال سے فاضل ہو یا جہاز پر سوار ہو کر ایسے مکان
پر جاؤ جہان موتی و مونگا پیدا ہوتا ہو تاکہ اس سے تمکو رزق حاصل ہو۔ اور جب ان نعمتون سے مشکور کیا تو تیسری وجہ
فرمائی کہ سمندر اسواسطے مسخر کیا تاکہ تم لوگ شکر گزار ہو کیونکہ جس نے یہ نعمتین عطا فرمائین وہی مستحق ہو کہ اپنی
عبادت کو خاص کرو کیونکہ اسی نے تمکو پیدا کیا اور اُسی نے رزق دیا اور اسی نے تمھارے واسطے سمندر کو مسخر فرمایا
وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ اور تمھارے واسطے جو کچھ
آسمانون مین ہو اور جو کچھ زمین مین ہو سب اپنی طرف سے مسخر کردیا۔ ف ابن عباس رضی اللہ عنہ
اپنی طرف سے رحمت فرما کر مسخر کردیا۔ زجاج رح نے کہا کہ اللہ تعالے کی طرف سے فضل و احسان ہو۔
اگر کہا جاوے کہ جو کچھ زمین مین ہو مانند دریاؤن و حیوانات و نباتات کے اُنکا مسخر فرمانا ظاہر ہو لیکن

...بیت مین شئی لیجاتے ہین ولیکن جو کچھ آسمانون مین ہی اُسکا مسخر فرمانا کیونکر ہی - تو جواب یہ ہی کہ آسمانون مین
...ملائکہ ہین جنکو اللہ تعالے نے نظام عالم کے واسطے انکو مقرر فرمایا ہی جیسے کہ مینھ برسانے کے واسطے جو ملائکہ
...ہین وہ ہوائی بادلون کو ہماری ترکیب سے اسطرح لاتے ہین کہ اس پانی سے زمین کے اندر جان تازہ آتی ہی جس سے
...پیدا ہوتی ہی - اسی طرح انسانی بقا کے واسطے جن چیزون کی ضرورت ہوتی ہی ہر ایک کے واسطے ملائکہ موکل ہین جیسے کہ
...انسانی ہین بھی عجائب قدرت سے ملائکہ کام کرتے ہین مثلاً ابتدا مین قطرۂ منی بدلکر خون بستہ ہوجاتا ہی پھر ایک لوتھڑا ہوجاتا ہی
...اپنے رب عزوجل کے حکم سے اجزاء ناکارہ کو جدا کرتا ہی جو سیاہ زہریلی چیز جسکو آنول کہتے ہین وہ خارج ہوجاتی ہی اور لطیف
...جدا ہین سے بتفصیل جدا جدا کرتا ہی کیونکہ جن اجزاء سے دماغ بنایا جاوے وہ دیگر ہین اور جن سے بال بنائے جاوین وہ
...دیگر ہین اسیطرح ہڈی ورگ وپٹھا ودل وجگر ومعدہ وغیرہ کی ماہیت ومزاج جدا جدا ہی تو وہ ہر ایک کے واسطے جدا جدا اجزاء
...کرکے اللہ تعالے کے حکم سے لڑکا یا لڑکی بناتا ہی اور جب پیدا ہوتا ہی تو اُسکی حفاظت وغذا وغیرہ کے واسطے تا وقت
...جدا جدا ملائکہ ہین جیسے کہ اس دنیا سے دوسرے جہان مین منتقل کرنے کے واسطے بھی ملک الموت ہین پس انسان کو اپنے
نطفہ کی حالت سے لیکر موت کی حالت تک سب کامون مین ملائکہ سے تسخیر حاصل ہی اور اسی طرح چاند وسورج وغیرہ آسمانی چیزین
بلکہ آسمان بھی ایک خاص طریقہ کے ساتھ گردش کرتے ہین تاکہ پھل اپنے اپنے موسم پر پیدا ہوکر پختہ ہوون پس آدمی کو غور کرنا چاہیے
تو وہ اپنے خیالات مین کیون سرگردان ہی جبکہ اُسکے جزئیات وکلیات کے واسطے آسمان وزمین کی چیزین مسخر کی گئی ہین - اسلئے
بعضے عارفین نے فرمایا کہ حق سبحانہٗ وتعالے نے تیرے واسطے کل چیزون کو مسخر کردیا تاکہ تو انہین سے کسی چیز کا مسخر نہو جاوے بلکہ
تو اپنی ذات سے اُسکے لیے مسخر ہو جس نے تیرے لیے کل کو مسخر کردیا ہی اور وہ حق سبحانہ تعالے ہی اور یہ بھی اُسکا کمال فضل ہی
کہ تجھے کسی چیز کے واسطے مسخر نہ کیا تاکہ تیرے حق مین یہ عیب نہو کہ حق سبحانہ تعالے کا بندہ ہوکر تجھ سے کوئی دوسری چیز اپنی
خدمت لے - اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ - بیشک اس معاملۂ عظیم مین ایسی قوم کے واسطے
آیات قدرت ہین جو فکر کرتے ہین - ف - یعنے دونون جہان کو تیرے واسطے مسخر فرمانا کچھ خفیف بات نہین ہی بلکہ اسمین
بہت بڑی شان قدرت ہی اور کچھ ایک ہی آیت نہین بلکہ اسمین دلالات کثیرہ ہین مگر وہ ایسی ہی قوم کو سوجھتی ہین جو فکر
یعنی قلب سلیم کے ساتھ ان آیات کو سمجھنے کے لیے غور کرتی ہین تب اُنکو یقین ہوجاتا ہی کہ الوہیت والا فقط حق سبحانہ تعالی ہی
اور یہان شرک کا نام بھی محال ہی ولیکن کافرون کو کچھ نہین سوجھتا کیونکہ ان لوگون نے اپنے آپ کو رائگان کرکے دنیاوی چیزون
کے واسطے خدمتگار کردیا اور بیفائدہ اپنی جان کو ان حقیر چیزون کی بیگار مین پکڑوایا اور یہ سب انکی جہالت ہی کیونکہ اللہ تعالی
نے دونون جہان کو مسخر فرمایا وہ بیچارا اپنے رب عزوجل کی مطیع ہین مگر مشرک نے ناسمجھی سے اپنے آپ کو ہر ایک چیز کا مسخر کردیا اور اسکی
وجہ یہی ہی کہ اسی نے اپنے رب عزوجل کی رضامندی سے منھ موڑلیا اور ہوا وہوس سے ان چیزون کی طرف گرا جو درحقیقت
...طبعی حرص سے پھنس گیا تھا اور چونکہ اُسکے نفس مین انہین چیزون کی طلب وتلاش ہی اور اپنا اصلی مقصود
...بھول گیا اسلیے اپنے آپ کو انکے لیے بیگار مین پھنساتا ہی اور تقدیر ومعرفت سے آگاہ نہین ہی کیونکہ اُس نے
...مقصود ... بھلا دیا ... بیچارا بندی بنانے کو محال کہتا ہی اور اسی شامت کی وجہ سے وہ دنیاوی حقیر چیزون کا

مسخر ہوکر انکی آرزو مین اس حدتک گرا کہ انھین چیزون مین سے اپنے معبود بناکر انکو پوجنے لگا کسی
بنایا اور کسی نے کسی دوسرے ستارہ کو اور کسی نے بعضے جانورون کو اور کسی نے درختون وپتھرون
عقل ہو وہ سمجھ جائیگا کہ جو شخص اپنے رب عزوجل سے کافر یا مشرک ہوا وہ کس بلندی سے گر کر کسی پستی مین
دشوار ہی اور وہ جن چیزون کو پوجتا ہی اگر انکو غور سے دیکھا جاوے تو دو حال سے خالی نہین یا تو وہ
بھی ایندھن کے طور پر جلائی جاتی ہین یا پتھر کی مورتین ہین یا صلیب ہین جو جہنم کی آگ مین گلائی جاینگی تو جن
حالت ہی تو وہ لوگ خود کس قابل ہین سوائے اسکے کہ اپنے معبودون سے پہلے جہنم مین اوندھے مُنھ ڈالے جاوین
اپنے جسم خاکی کو اپنا حاکم بنا لیا تو یہ جسم بھی یہی خاک مٹی ہی تو یہ بھی اپنے حاکم کے ساتھ جائیگا اگر کہا جاوے کہ بعضون نے
علیہ السلام کو اپنا معبود بنایا اور بعضون نے ملائکہ کو بنایا تو نہین یہ کیونکر ہو سکتا ہی جو تم نے بیان کیا کہ اُنکے معبود
جواب یہ ہی کہ عیسے علیہ السلام کو جس شان کے ساتھ اللہ تعالے نے پیدا کیا وہ اُسی حال پر ہینگے اور کسی دوسرے
سے وہ کچھ بن نہین سکتے ہین تو جس شخص نے اُنکو خدا بنایا وہ عیسے علیہ السلام سے مُنھ پھیر کر اپنے خیال کے مسیح کی جانب
بھلا وہ اسکے مسیح علیہ السلام کا درمیان مین وجود بھی نہین ہی بلکہ مشرک کے زعم مین یا صلیب موجود ہی یا اُسکی خیالی تصویر
اور یہ دونون چیزین جہنم کے لائق ہین - بلکہ درحقیقت بات یہ ہی کہ جس شخص نے حق کو چھوڑا تو اُس نے شیطان کو اپنا معبود
اسلیے کہ یہ سب اُسی کی فرمانبرداری ہی اور وہ سب سے اول جہنم مین جانے والا ہی - پھر اس بیان سے ظاہر ہو گیا کہ جس شخص
اپنے رب تبارک وتعالے کو چھوڑا اور اُسکو نہ پہچانا اور نہ اُسکی طلب ہی اور نہ اُسکی رضامندی ڈھونڈھتا ہی تو وہ اپنی ذاتی
مین بالکل اُلٹ گیا اور اُسکی سچی مثال یہ ہی کہ اُسکا سر بجاے پیرون کے اور پانون بجاے سر کے ہو گئے - اسی واسطے
ثابت ہی کہ کفار اوندھے مُنھ سر کے بل حشر کیے جاوینگے - پس ظاہر ہو گیا کہ یہ لوگ عقل سے برعکس ہو کر حماقت مین انتہا درجہ
پہونچ جاتے ہین اور طفل صغیر یا مجنون سے بھی بدتر ہو جاتے ہین نہ اللہ تعالے کو پہچانتے ہین اور نہ اُسکی صفات قدسیہ
جانتے ہین اور نہ اسکی رحمت کی آرزو ہی اور نہ اُسکے عذاب سے خوف ہی تو انکی حرکات وافعال پر بندۂ مومن کو توجہ
اور نہ اُنسے شکایت چاہیے قال تعالے - قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ
لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ کہدے اُن بندون سے جو ایمان لائے ہین کہ چشم پوشی کرین اُن سے
جو ایام آلہی کی امید نہین رکھتے ہین تاکہ اللہ تعالے ہر قوم کو اُن کامون کا بدلا دے جو وہ کماتے ہین - ف - یعنی
صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ میرے پاکیزہ عقلمند بندون کو جو شرف ایمان سے مشرف ہین یہ ارشاد کرو کہ وہ ان کافرون سے
چشم پوشی کرین جنکو یہ امید ہی نہین ہی کہ ایام آلہی مین پڑینگے یعنے اُسکے غضب وعقاب مین گرفتار ہونگے کیونکہ کافرون کو
نہین رہی تو انکو اللہ تعالے کے ثواب یا عذاب کی کچھ امید نہین ہی کیونکہ اگر انکو اللہ تعالے پر ایمان ہوتا تو
پہچانتے تو گروہ کافر و مشرک ہو کر بعقل جاہل ہو گئے ہین تو انسے درگذر کرنا چاہیے - بعض علما نے
حکم منسوخ ہو گیا اور بعض محققین نے کہا کہ نہین بلکہ یہ حکم برابر باقی ہی اور جہاد لو اللہ تعالے
کرکے کسی ملک کو فتح کیا جسمین کفار رہتے ہین تو وہان بھی مسلمانون پر یہ حکم ہی کہ کافرون کی جفاؤن پر

[illegible] ہون اور اللہ تعالےٰ کی شان مین شرک کے کلمات بکتے رہین تو بھی اُنسے چشم پوشی کیجاوے ولیکن انکو برملا
[illegible] کیا جائیگا اسواسطے کہ بندۂ مومن کو اپنے رب عزوجل کی شان مین کلمۂ کفر سنکر نہایت غم لاحق ہوتا ہے حتی کہ وہ
[illegible] کے واسطے جہاد مین اپنی جان دینا قبول کرتا ہے پس اگر ذمی کفار ایسے کلمہ کو اعلان سے کہینگے تو بندۂ مومن اسکو برداشت
[illegible] کافر کو مار ڈالیگا لہذا کافر کو منع کر دیا جاتا ہے کہ ہرگز کلمۂ کفر کا اعلان نہ کرے تاکہ وہ قتل نہو حالانکہ انکو عہد دیا گیا کہ تمہاری جان
[illegible] عہد شکنی کی گئی ہے اور حاصل یہ ہے کہ آیت مین جس چشم پوشی کا حکم ہے یہ نیک خلقی کا ارشاد ہے اور یہین
[illegible] کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی مشیت سے اس زمین مین مخلوقات کو مختلف خیالات پر چھوڑ دیا ہے تاکہ ہر قوم کو اُسکے اعمال کا
[illegible] دنیا مین مشرکین و کفار باقی رہینگے پس نیک خلقی سے ان احمقون کی حرکات پر چشم پوشی کرین اور واضح ہو کہ اس
[illegible] نزول مین بعض روایات وارد ہوئی ہین چنانچہ خطیب رح نے لکھا کہ اس آیت قدسی مین جن مومنون کو در گذر فرمانے کا
[illegible] اس سے مراد حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہین اور بات یہ ہوئی کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قوم بنی المصطلق پر
[illegible] کے واسطے تشریف لیگئے تو لشکر کا پڑاؤ ایک کنوین پر ہوا جسکا مریسیع نام تھا وہان ابن ابی بن سلول منافق نے اپنے غلام کو بھیجا
[illegible] کنوین سے مشکیزہ بھر لاوے وہ کچھ دیر کرکے آیا تو ابن سلول نے اُس سے پوچھا کہ تجھے کہان دیر ہوئی اُس نے کہا کہ کنوین پر
[illegible] بن الخطاب کا غلام آیا تھا تو اُس نے کسی کو بھرنے نہین دیا حتےٰ کہ جب اُس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مشکیزہ اور
[illegible] بکر رضی اللہ عنہ کا مشکیزہ بھر لیا تب وہ ہٹ گیا یہ سنکر ابن سلول بولا کہ ہماری مثال ان لوگون کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی نے
[illegible] کہی ہے کہ اپنا کتا کھلا کھلا کر موٹا کر جب موٹا ہو جائیگا تو تجھے پھاڑ کھائیگا۔ یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی پہونچی تو انھون نے
اپنی تلوار اُٹھائی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین ایسا کنا یہ اُنسے برداشت نہو سکا اور وہ چاہتے تھے کہ جاکر
ابن سلول منافق کو قتل کر دون کہ اتنے مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی کہ۔ قل للذین آمنوا یغفروا الآیہ۔ تو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی بھیجکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور یہ آیت سُنائی۔ مترجم کہتا ہے کہ بعض علماء رح نے اس
روایت مین یون کلام کیا کہ سورہ جاثیہ تو مکہ مین نازل ہوئی ہے حالانکہ یہ واقعہ مدینہ مین واقع ہوا ہے اسکا جواب دیا گیا کہ اسی روایت
سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سورہ مین سے یہ آیت بعد ہجرت کے مدینہ مین نازل ہوئی۔ مترجم کہتا ہے کہ دوسرا جواب یہ ہو سکتا ہے
[illegible] روایت مین نزول سے مراد یہ ہے کہ دوبارہ بطور بیان حکم کے یہ آیت نازل کی گئی ہے اور پہلے اسکا نزول قبل ہجرت کے مکہ
مین ہوچکا چنانچہ خطیب رح نے لکھا کہ مقاتل رح نے کہا کہ مکہ مین ایک مشرک نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دین کے
[illegible] مین بدگوئی کی تو آپ نے چاہا کہ تلوار اُٹھاوین یعنے مشرکون کا خیال نہ کرین اور جو کوئی دین اسلام کو بُرا کہے اُسکو مارین
[illegible] اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی اور یہان ایک تیسری روایت بھی آئی ہے کہ میمون بن مہران رحمہ اللہ تعالےٰ نے بیان
[illegible] من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا الآیہ۔ کون ہے جو اللہ تعالےٰ کو قرض حسنہ دے۔ م۔ نازل ہوا تو فنحاص
[illegible] کی حاجت پیش آئی ہے جب یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچی جو اسی محلہ کے قریب ایک
[illegible] آپ نے تلوار اُٹھائی اور اُسکی تلاش مین نکلے تاکہ اسکو قتل کر دین اور وہ روپوش ہو گیا اتنے مین
[illegible] کو پہونچی تو آپ نے آدمی بھیجکر عمر رضی اللہ عنہ کو بلوا لیا اور یہی آیت پڑھی۔ قل للذین آمنوا یغفروا

Marfat.com

الآیہ۔ اور قرطبی وسدی رح نے کہا کہ آیت کا نزول چند صحابہ رضی اللہ عنہ کے حق مین ہوا جنکو [illegible]
ایذا رہو پہنچتی تھی پس اُنھون نے مشرکون کے مارنے کا قصد کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم [illegible]
نازل ہوئی پھر بعد ہجرت کے جب جہاد کا حکم ہوا تو جہاد سے یہ حکم منسوخ ہوگیا۔ شیخ رازی رح [illegible]
ہونا صاف بیان کیا شاید اسکی وجہ یہ ہی کہ درگذر وچشم پوشی کرنا مقتضی ہی کہ کافرون سے قتال [illegible]
جہاد سے قتال کا حکم آیا تو درگذر کرنا منسوخ ہوگیا ولیکن ٹھیک بات یہ معلوم ہوتی ہی کہ [illegible]
مراد یہ ہی کہ کافرون سے جو بدگوئی سرزد ہوتی ہی اُسپر کافرون سے مواخذہ و جھگڑا نکرین بلکہ ان [illegible]
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ قولہ تعالی لا یرجون ایام اللہ یعنے ان کافرون کو اللہ تعالے سے [illegible]
نہ عذاب کا خطرہ ہی۔ مترجم کہتا ہی کہ اصل مین ایام اللہ ایسے دنون کو کہتے تھے کہ جسمین کوئی یادگار واقعہ ہو [illegible]
جیسے بولتے ہین کہ اللہ تعالے نے یہ دن دکھایا اور جیسے غم کی صورت مین کہتے ہین کہ یہ بھی ایک دن ہی [illegible]
زمانہ کی گردش تو اللہ تعالے کے اختیار سے پیدا ہوتی ہی پس ان دونون کو ایام اللہ کہنے لگے اور مراد یہ ہی [illegible]
پر ایمان نہین رکھتے ہین اور نہ اُنکو آخرت پر ایمان ہی اسی وجہ سے اللہ تعالے کے ثواب یا عذاب کا خیال نہین رکھتے [illegible]
اللہ تعالے نے درگذر کرنے کا حکم اسواسطے دیا کہ اُسکی مشیت مین سب مخلوقات کا ایمان پر جمع ہونا مقدر نہین ہی [illegible]
بیحیائی و بدکرداری پر باقی رہینگے پس انکو مغلوب کرنے کے بعد اُنکی بدحرکات سے درگذر کرنا چاہیے جیسے جانور [illegible]
نامعقول حرکات سے درگذر کیجاتی ہی حالانکہ کفار تو جانورون سے زیادہ احمق ہین کیونکہ جانور تو باوجود اسکے [illegible]
عزوجل سے منکر نہین ہین اور کفار باوجود اسکے شرک وافترا و کفر کرتے ہین اور اسکا نتیجہ قولہ تعالے لیجزی قوما [illegible]
جو کچھ کمایا وہ اپنی کمائی کا بدلا پاوے۔ خطیب رحمہ اللہ تعالے نے لکھا کہ قوم سے مراد نکرہ کوئی قوم ہی تو مومن بھی ہو سکتے ہین یا [illegible]
مراد ہو یا دونون مراد ہون۔ مترجم کہتا ہی کہ یہی اخیر صورت بہتر ہی اور معنے یہی کہ ہر قوم کو اُسکی کمائی کا بدلا ملے [illegible]
اُسکی بدگوئی و بدکاری مع شرک وغیرہ بد افعالی کا عوض ہی اور قوم کریم مومنین کو اُنکے عفو و درگذر مع ایمان و اعمال صالحہ [illegible]
اور آیت مین دلیل ہی کہ مخلوقات ان اعمال کے کمانے والے ہین مثلاً ایمان و کفر ایک شخص کے دل پر پیش ہوئے [illegible]
ایمان کو قبول کیا اور کفر رد کر دیا اور دوسرے کے دل پر پیش ہوئے تو اُسنے ایمان نہ لیا اور کفر قبول کر لیا [illegible]
امور مین قیاس کرنا چاہیے اور بات یہ ہی کہ اللہ تعالے نے ہر قسم کی چیزون کو پیدا فرمایا ہی خواہ آدمی [illegible]
ہون اور جب وہ آدمیون سے ملحق ہوتی ہین یا آدمی سے نکالی جاتی ہین تو بعض ایک قسم کو قبول [illegible]
خلاف دوسری قسم کو قبول کرتے ہین اور خیر و شر کو پہچاننا ہر شخص کا کام نہین ہی سوائے ایسے عالم کے [illegible]
دیدی ہی اور تم دیکھتے ہو کہ دنیاوی مال ومتاع و کثرت غذا وغیرہ عموماً کافرون کو وسعت سے [illegible]
حالانکہ جسقدر اس دنیاوی متاع سے کم حصہ لے اُسی قدر آخرت کے لیے بہتر ہی جب ہی [illegible]
پسند پر چھوڑا جاوے تو برباد ہو اسواسطے کہ اسکا جی تو اسی زمین کی خاک مٹی [illegible]
ترجیح لاویگا اور خواہ مخواہ ایسی ہی چیزون کو پسند کریگا جنکا نتیجہ یہین خاک ہو جاتے [illegible]

Marfat.com

[illegible] میں یہ بلا موجود ہو اور وہ اپنی جان کے واسطے خود ہی بہت ہی [illegible] ہوتا ہو اور یہ وجہ ہو کہ نادان دوست سے کالا سانپ بہتر ہوتا ہی اور مثل مشہور ہی کہ ایک نے [illegible] جانور پالا تھا اتفاق سے سوتے مین آقا کے سینہ پر چیونٹیان گرین تو اُس جانور نے ان چیونٹیون پر [illegible] مارا تاکہ آقا کی حفاظت کرے آقا ہی کا کام تمام کر دیا۔ ای شخص یہی تیرے جی کا حال ہی کیونکہ جی اسی جسم کا مزاج ہی [illegible] کے ساتھ عقل ہو جس سے تجھے خبر نہین ہو اور جب جی کے ساتھ عقل نہین ہی تو یہ خاصہ جانور ہی جسپر تو اسقدر فریفتہ ہی [illegible] سے معلوم ہی کہ تیرے جی کے ساتھ عقل نہین ہی مگر دلائل کو کیا بیان کیا جاوے کہ ابھی تو خود بیعقلی سے اُنکو نہ سمجھیگا۔ گر تیرے [illegible] ہو کہ تیرا جی جگری بخار کی حالت مین سرد پانی کس خواہش سے چاہتا ہی حالانکہ اسکے حق مین زہر ہی [illegible] سے پرہیز کرنا اور حلوا و قند مانگتا ہی حالانکہ اُسکے حق مین زہر ہی اور زہر ہونا تجھے عقلار کے بتلانے سے تجربہ ہو چکا اور [illegible] ہوتا وہ اپنے جی پر چھوڑا جاتا تو کبھی تیرے جی نے تجھے جلد ہر یا موت کو حوالہ کیا ہوتا۔ جی کے حواس صرف تن پروری [illegible] ہین اور عقل دوسری چیز ہی وہ اُسوقت کھلتی ہی جب تیرے جی کا غلبہ دفع ہوا اور ابھی حاصل نہین ہی۔ جب تو نے سُن لیا [illegible] اللہ تعالے نے انواع و اقسام بیان پیدا کر دیے ہین اور جی کو ہرگز نیک و بد کی عقل نہین ہی تو کیا تدبیر ہی کہ بد سے بچے اور نیک [illegible] قبول کرے۔ انہین دو فریق ہین ایک فریق نے کہا کہ ہم اپنے جی کیون مارین۔ ہم دیکھتے ہین کہ خدا کی خلقت مین ہزارون جاندار جانور ہین اپنے جی کو خوش رکھتے ہین۔ یہ فریق ضرور جانورون سے بدتر ہی جو اس حیلہ سے جانورون کی برابری کرنا چاہتا ہی۔ اور دوسرے فریق نے کہا کہ واقعی جب ہماری یہ کیفیت ہی تو ہم اپنے جی کی پیروی نہین کر سکتے ہین بالضرور ہمکو ہدایت و قانون چاہیے ہی پس اُنھون نے اللہ تعالے کے رسول و کتاب کی پیروی کی اور آخر جب عقل پر فائز ہوئے تو انکو اپنی نجات سے بہت بڑی خوشی ہوئی الحمد اُنھون نے اندازہ کیا کہ ہم کس غار تاریک سے نکل آئے اور اب وہ لوگ اپنے ہی نوع کافرون کو دیکھکر افسوس کرتے ہین کہ یہ لوگ کس حماقت مین ایسی چیزین خوب سمیٹتے ہین جن سے اللہ تعالے نے ہمکو نجات دی اور سمجھانے سے کسی طرح نہین سنتے ہین۔ انھین کو ترحم و درگذر کا حکم دیا اور انھون نے مشیت پر نظر کی تو جان لیا کہ اسمین حضرت باری عزوجل کی حکمت ہی۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ قولہ تعالے قل للذین آمنوا یغفروا الخ یعنے مومنون کو حکم دیا کہ کافرون سے تجاوز و درگذر کرین اور انکی طرف سے ایذا کو برداشت کرین۔ یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا کہ اہل ایمان کو مشرکون و اہل کتاب کے کافرون سے تحمل و درگذر کا حکم دیا تھا۔ گویا ان احمق جانورون کو آہستہ آہستہ مانوس کرنے و ہلانے کا فائدہ تھا پھر جب [illegible] مشرکون و اہل کتاب باقی رہے جنھون نے کفر و شرک پر اصرار کیا تو اللہ تعالے نے مومنون کے لیے جہاد مشروع کیا یون ہی ابن عباس رض و قتادہ رح سے روایت ہی۔ قولہ لایرجون ایام اللہ۔ مجاہد رح نے کہا یعنے انعام الٰہی کی پروا نہین کرتے ہین۔ قولہ [illegible] ابن عامر و حمزہ و کسائی کی قراءت مین لنجزی بنون ہی یعنے ہم ہر قوم کو اُسکی کمائیون کا بدلا دین۔ اور باقیون کی قراءت مین لیجزی بصیغہ غائب ہی۔ (س) ابن کثیر رح نے لکھا یعنے جب تم لوگ ان کافرون سے دنیا مین درگذر و صبر کروگے [illegible] اللہ تعالے ان بدکارون کو قیامت مین انکا عوض دیگا۔ اور مومنون کے واسطے آخرت کا یقین صادق [illegible] انھون نے آخرت ہی کے یقین پر اپنا بدلا نہین لیا اور کافرون کو بھی تنبیہ ہونا چاہیے کہ آخر ان

عقلا نے اسی وجہ سے درگزر کیا کہ آخرت ضروری ہی جاہل [illegible]
جس شخص نے کوئی نیک کام کیا تو وہ اپنے ہی واسطے کیا۔ ف۔ کیونکہ اُسکی غرض [illegible]
اور اللہ تعالے غنی حمید ہی۔ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا اور جس نے بُرا کیا تو اسکا وبال اسی [illegible]
یہ بدکاری اسپر لازم ہی جب تک کہ وہ اُس سے مغفرت نہ مانگے اور مغفرت کی یہ صورت ہی کہ [illegible]
توحید کا یقین لاوے اور اُس سے بخشش چاہے تاکہ اسکی قدرت سے یہ بدکاریاں [illegible]
موسم مین پتے جھڑ جاتے ہین۔ اور اللہ تعالے کی بارگاہ قدس پاک ہی یعنی اُسکی درگاہ عالی مین کسی [illegible]
کچھ نفع مقصود نہین ہی اور کسی بدکار مشرک ظالم تبہ کار کی بدی سے کوئی ضرر نہین ہی بلکہ نیکوکار نے جو نیکی کمائی [illegible]
اور بدکار نے جو بدی کمائی وہ اُسی پر سوار ہی۔ ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ تُرْجَعُوْنَ پھر تم سب اپنے رب کی طرف لوٹائے [illegible]
ف۔ خواہ چاہو یا نہ چاہو جیسے موت خواہ مخواہ آتی ہی خواہ مانو یا نہ مانو۔ پھر وہان اپنی اپنی کمائی لیے ہو [illegible]
حدیث مین ہی کہ حشر کے روز مومن اپنی خوبیون کی برکت مین سواری پر جاویگا۔ اور کافر بدکار پر اُلٹی اُسکی بدکاریاں [illegible]
ہوجاوینگی اور قولہ تعالے ویحملون اوزارہم کاملۃ الآیہ اور قولہ ولیحملن اثقالہم واثقالا مع اثقالہم الآیہ کی [illegible]
توضیح گذر چکی ہی اور بندۂ مومن اپنے رب عزوجل کی کتاب سے علم حاصل کرکے جب غور کرتا ہی تو اسکو معرفت سے ایک [illegible]
ہوتا ہی۔ پھر جب یہ سب وہان جاوینگے تو اپنے اپنے اعمال کے نتائج پاوینگے۔ مومنون کے اعمال تو جنت خوش [illegible]
نعمتہاے پایدار ہین اور کافرون کے بداعمال اُنکے لیے جہنم وعذاب ناگوار ہین کیونکہ اُس نے اپنے جی سے بیج
کمائے تھے اور جنکو اچھا سمجھا تھا وہ خراب نکلے جیسے احمق نے تھوہڑ کے بیج بوئے ہر چند ساتھیون نے خیرخواہی کی [illegible]
نہ مانا اور اسکے مثل احمق بہت کثرت سے جمع ہوگئے جب تحصیل کا وقت آیا اور گل کھلا تو تھوہڑ آئے اور جس بیج [illegible]
کرتا تھا وہ سامنے ہوا۔ حماقت کی انتہا یہ کہ خیرخواہ مرد صالح تھا پھر بھی احمقون کو نہ سوجھا کہ ہماری کیا ہستی [illegible]
بڑھکر یہ کہ کچھ غور بھی نہ کیا کہ آخر اگر یہ سچ کہتا ہی تو کچھ علاج بھی ممکن نہوگا اور یہ بھی غور نہ کیا کہ آخر اسکی راہ [illegible]
ہمارا کیا نقصان ہی ہمارے جی کا کیا حرج ہی کیونکہ وہ عمدہ غذا اور عمدہ لباس اور عمدہ بی بی سے روکتا نہین [illegible] ہان اگر [illegible]
زناکاری وبدکاریون سے منع کرتا ہی تو یہ خود اچھی بات ہی کہ سور جو گوہ کھاکر زندہ سے قتل کیا جاوے اگر یہ کھانا [illegible]
چھوڑا پھر اچھی بات ہی ولیکن ان جانورون مین عقل ہی نہین ہی۔ بلکہ اہل ایمان کے واسطے یہ لوگ خود عبرت [illegible]
ہین اور حق سبحانہ تعالے نے فرمایا۔ ماکان لنفس ان تومن الا باذن اللہ ویجعل الرجس علی الذین لا [illegible]
یعنے کسی جی کو خود اختیاری کی قدرت نہین کہ ایمان پیدا کرے مگر بارادۂ الٰہی۔ اور وہ [illegible]
ڈالتا ہی جو عقل نہین رکھتے ہین۔ ہ۔ پس بندۂ مومن کو اس آیت قدسی کا مشاہدہ حاصل [illegible]
اس نے اپنے جی کا فرمانبردار پایا اور شدت سے لایعقل پایا جسکو کچھ بھی عقل نہین ہی۔ اور [illegible]
تن پروری کے واسطے جو حواس دیے گئے ہین تاکہ ان حواس کے ذریعہ سے آدمی [illegible]
حواس کا نام عقل نہین ہی۔ کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ حواس تو ان جانورون مین بھی موجود [illegible]

Marfat.com

[illegible]

(1) [illegible] دل کی [illegible] جاتا ہی اور بنا اپنے لائق عمدہ عمدہ بناتا ہی اور آدمی کی زندگی مین
[illegible] جانورون سے زیادہ ہین اور آدمی کی تن پروری کے لیے یہ سب جانور مسخر
[illegible] انسان کو عقل معرفت عطا فرمائی لیکن کافر و مشرک نے حواس سے آگے تجاوز
[illegible] جانورون کی طرح تن پروری مین مشغول رہے سواے اسکے جو ایمان لایا اور جانورانہ جی سے نکلا تو عقل سے فائز ہوا۔
[illegible] ایمان کے عقل نہین ملتی ہی کیونکہ وہ لازم ایمان ہی اور ایمان کو اللہ تعالے نے جملہ قلوب پر مبنی کیا اور ہر نفس کے
[illegible] کی مقدار ایمان کو خالق سبحانہ تعالے خود ہی جانتا ہی چنانچہ پیغمبرون کو جو ایمان ملتا ہی وہ اُنکے
[illegible] صدیقین کا ہی پھر شہدا پھر صالحین کا درجہ ہی۔ رہے اعمال تو انکا اعتبار بذات خود نہین ہوتا بلکہ ایمان
[illegible] کیونکہ ایمان ہی پر یہ اعمال کیے جاتے ہین تو پیغمبر کے ایمان سے جو عمل سرزد ہوا اُسکا اندازہ اسکے ایمان پر ہی
[illegible] کی دو رکعت نماز کے مقابلہ مین صدیق کی ہزار رکعت بلکہ صد ہزار رکعت بھی نہین ہو سکتی ہی کیونکہ اسکے ایمان
[illegible] عمل تو زائد ہو سکتا ہی۔ اسی طرح صدیق کی دو رکعت کے مقابلہ مین شہید کی ہزار و دس ہزار رکعت
[illegible] ہو سکتی ہین علے ہذا القیاس اور یہین سے تجھے سمجھ حاصل ہو جائیگی کہ حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو برس
[illegible] قوم کفار کو دعوت کی اور ظاہر ہی کہ اس مدت دراز تک خود بھی شب و روز عبادت فرماتے رہے اور رسول اللہ
[illegible] صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک صرف ترسٹھ برس اور اسمین تیئیس برس زمانہ دعوت و عبادت ہی اور دلائل سے
[illegible] ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو افضلیت حاصل ہی فافہم۔ پھر واضح ہو کہ جب اللہ تعالے نے ہر جی پر اُسکا ایمان
پیش فرمایا تو بعض نے جانا کہ ٹھیک ہی مگر قبول نہ کیا جیسے یہودی علماء اور ہرقل شاہ نصاریٰ وغیرہ جانتے تھے کہ محمد
رسول اللہ بیشک خاتم النبیین ہین لیکن اپنے اپنے جی کے تابع تھے اُسکو قبول نہین کرتے تھے تو ہم لوگون کو
ہوشیار رہنا چاہیے کہ خالی جاننا کافی نہین ہی بلکہ جی مین اُتر آنا ضرور ہی اور ہمکو چاہیے کہ پانچون وقت نماز مین اھدنا
الصراط المستقیم سے دعا مانگا کرین کہ ہمارے دلون مین ایمان آجاوے۔ حدیث مین دعا ہی کہ الٰہی مجھے ایمان دے
[illegible] دل مین گھس جاوے اور یقین صادق ہو۔ خالی زبانی قرار کافی نہین ہوتا ہی اور علماء کا جھگڑا اُنکی نادانی
و زبے خواری کی دلیل ہی۔ قال اللہ تعالے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّ[illegible] وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى
اور ہم نے دی ہی بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور پیغمبری اور کھانے کو دی ستھری چیزین اور بزرگی دی انکو
الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ
جہان پر اور دین انکو کھلی باتین دین کی پھوٹ جو ڈالی تو سمجھ آچکے پیچھے آپس کی ضد سے
رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ
تیرا رب [illegible] انمین قیامت کے دن جس بات مین وہ جھگڑتے تھے پھر تجھکو رکھا ہم نے ایک رستے پر

مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

اس کام کے سو تو اسی پر چل اور نہ چل خواہشون پر ناد انون کے

شَيْئًا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ

کچھ اور بے انصاف ایک دوسرے کے رفیق ہین اور اللہ رفیق ہے ڈر والون کا

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝

اور راہ ہے اور مہر ہے ان لوگون کو جو یقین لاتے ہین

واضح ہو کہ مشرکین عرب بعد ہدایت کے ضلالت شرک مین پڑے تو انپر ہدایت وہ تھی جو زمانہ ابراہیم و اسمٰعیل
تھی پھر عرب خصوصًا ایسی قوم جنمین لکھنا پڑھنا رائج نہ تھا پھر بھی وہ لوگ مدت دراز تک شریعت ابراہیمی پر تا
کوئی پیغمبر مبعوث نہین ہوا اور شرک و بت پرستی کو بھی زمانہ دراز گذرا حتے کہ وہ لوگ رسالت و شریعت کو
بلکہ غیر ممکن سمجھنے لگے اب غور کرو کہ بنی اسرائیل کا کیا حال ہوا کیونکہ زمانہ ابراہیم علیہ السلام کے بعد انہین اسحٰق پیغمبر
انکے بعد یعقوب پیغمبر ہوئے پھر نسل یعقوب مین اسباط ہوئے جیسے اولاد اسمٰعیل علیہ السلام مین قبائل ہوئے
یعقوب علیہ السلام کے بعد اسباط نے ملک شام کو آباد کیا اور برابر انہین نبوت و بادشاہت جاری رہی او ر
سلطنت بھی بعد موسے علیہ السلام کے متواتر چلی آئی بلکہ ہر ایک سبط و ہر شاخ مین جدا جدا انبیاء علیہم السلام
وقت مین مبعوث ہوتے تھے باوجود اسکے مدت دراز گذرنے پر انھون نے نبوت سے بداعتقادی حاصل کی
دنیاوی حیات کی لالچ مین آخرت سے انکار کیا اور عالمون نے علم کو فقط دنیا کے واسطے ذریعہ ٹھہرایا اور بدتر وہ
جنھون نے علم دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنایا اور سب سے بدتر وہ وقت ہوا جب رومیون وغیرہ کی حکومت مین ان
عالمون نے علم دین کو دنیا کا ذریعہ بنایا کیونکہ اسوقت مین بادشاہ کی طرف سے غیر ملت کی بیقدری تھی اور عوام
معتقد بنانے سے بہت کم حاصل ہوتا حالانکہ اگر تمام دنیا ملے تو وہ آیات الٰہی کے مقابلہ مین ہیچ ہے بلکہ جیسے لعل گران
دیگر گھورے پر کی ٹھیکری خریدی. فطال علیہم الامد فقست قلوبہم. یعنے ان پر زمانہ دراز گذرا تو انکے دل سخت ہو گئے
جب صین ہدایت کو انھون نے دنیا کمانے کا جال بنایا تو شیطان کی طرح ہدایت چھوڑ کر ضلالت لے لی گویا شیطان
کر لی اور علم کا نور انکے دلون سے اٹھ گیا اور زبانی بحث و جدال رہ گیا ہر ایک عالم کو اپنی ناموری و دنیا مقصود تھی
اسی کتاب توریت کے ذریعہ سے جو انکے لیے ہدایت تھی پس نتیجہ یہ ہوا کہ جو چیز انکو ایک دل و متحد کرنے والی تھی
اسی کو انھون نے اپنی پھوٹ و اختلاف کا ذریعہ بنایا اور یہ نہایت دقیق مکر شیطانی ہے کہ جنکو عام و خاص
کر لیتے ہین اور اپنے نفس سے بیخبر ہو کر یہ سمجھتے ہین کہ ہم یہ سب دین کے لیے کرتے ہین۔ اللہ تعالیٰ
آخر بنی اسرائیل مین اس شامت سے نور علم جاتا رہا حالانکہ ابتدا مین اسی کتاب سے انکے بزرگون نے
عالیہ پائے تھے پس سمجھ لینا چاہیے کہ یہ لوگ بہ نسبت عرب کے بھی بدتر حالت مین تھے کیونکہ عرب مین
جاہل تھے اور کئی پشت سے وہ ہدایت ابراہیمی کے نام سے بھی واقف نہ تھے اور یہ یہود

Marfat.com

[illegible] اور یہ جہل مرکب بہت سخت ہوتا ہی اسی وجہ سے جب حضرت
[illegible] کے جاہل کچھ عرصہ کے بعد سمجھدار ہو کر بہت کثرت سے ایمان لائے
[illegible] جہل مرکب کے کہ وہ لوگ بہت کم اپنی بیماری سے بچے پس صاف ظاہر ہی کہ
[illegible] کی جہالت عرب سے دو چند بڑھی ہوئی تھی اور انہین سے کسی کے انکار و بے ایمانی کا
[illegible] نے فرمایا۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ
[illegible] وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ
[illegible] کتاب وحکم ونبوت دی اور طیبات سے انکو رزق دیا اور سب اہل عالم پر انکو فضیلت دی اور
[illegible] عطا فرمائین **ف** یہ اگلے بنی اسرائیل کا حال ہی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تابع ہوئے
[illegible] یعقوب علیہ السلام پر موجود تھے لیکن اُسوقت کوئی کتاب ظاہر نہ تھی یہ ہو سکتا ہی کہ وہ صحیفہ لیے جاوین
[illegible] ابراہیم علیہ السلام پر اُترے تھے لیکن جمہور مفسرین رح نے یہان کتاب کی تفسیر توریت بیان کی تو آیت مین اُن
[illegible] اسرائیل کا ذکر شروع کیا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اور پہلے انپر اپنے انعامات بیان فرمائے۔
[illegible] انکو کتاب دی یعنے توریت دی اور حکم یعنے فقہ و دین کی سمجھ عطا کی اور نبوت دی کہ انمین ہر ایک سبط کے
[illegible] کثرت سے انبیاء علیہم السلام بھیجے جو توریت کے اعتقادات انکو سمجھاتے اور اُنکے معاملات مین بعضے ضروری
[illegible] کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی کے اُنکو سناتے تھے۔ دوم یہ کہ ہم نے طیبات سے اُنکو رزق دیا
[illegible] حلال و لذیذ و پاکیزہ چیزین اُنپر جائز فرمائین اور ابتدا مین اُنکو من و سلوےٰ عنایت کیا تھا پس کتاب وحکم ونبوت سے
[illegible] دینی نعمتین پوری کین اور رزق طیبات سے اُنپر دنیاوی نعمتین پوری کین پس ہر طرح دنیا و دین کی نعمتون مین اُنکو غرق کر دیا
[illegible] کہ انکو عالمین پر فضیلت دی یعنے روے زمین پر اس زمانہ مین جو عالمین موجود تھے سب پر بنی اسرائیل کو
فضیلت دی کہ انھین مین اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت پیدا کی اور انھین مین انبیاء علیہم السلام بھیجے جنھون نے اللہ تعالیٰ
کی معرفت انکو سکھلائی اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنے کا طریقہ بتلایا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت اور اپنی بندگی کے لیے
[illegible] عالمین مین سے انھین کو ممتاز فرمایا اور عالمین سے اُنکے زمانہ کے لوگ مراد ہین اور ہر قوم کو جدا جدا عالم قرار دیا گیا
[illegible] اس زمانہ مین قبطی لوگ موجود تھے جنکا سردار فرعون تھا اور فارس و ایران کے لوگ تھے اور تاتاری و حبشی و فرنگ
[illegible] قومین موجود تھین پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی بندگی کے واسطے بنی اسرائیل کو ممتاز فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ
[illegible] کے زمانہ مین تمام اقوام عالمین سے اللہ تعالیٰ کو بنی اسرائیل سے زیادہ کوئی محبوب نہ تھا۔ چہارم
[illegible] امر حق مین بینات عطا فرمائین یعنے واضح چیزین عطا کین۔ پس اعتقاد جم جانے کے لیے موسیٰ
[illegible] آنکھون دیکھے معجزات دیے جنمین عقلی غور کی کچھ ضرورت نہ تھی مثلاً عصا کو اژدہا کر دیا اور فرعونیون
[illegible] پر جب وہ فرعونیون پر سرکشی کرنے مین طوفان و جراد و قمل و ضفادع و دم آیات مفصلات بھیجین اور
[illegible] بحر قلزم کو پھاڑ کر خشک راستہ کر دیا اور دونون طرف پانی کے ٹکڑے مثل پہاڑ کے کھڑے رہے

Marfat.com

پھر فرعون کو مع لشکر کے اُسی مین غرق کیا - پھر فرعون کا مردہ ...
طیبات کے ساتھ مین کثرت معجزات بھی دکھلائے تاکہ اعتقاد الوہیت مین انہیں ...
حضرت موسے علیہ السلام کو توریت دیکر شریعت کے احکام و حلال و حرام ...
اعمال مین سب طرح انکو پورا سامان عطا کیا حتےکہ حضرت خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ ...
و فضائل وغیرہ کے مفصل بیان فرمائے - فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَ ...
پھر ان لوگون نے پھوٹ نہین ڈالی مگر بعد اسکے کہ انکے پاس علم آگیا آپس مین بغاوت کی ...
والے بنی اسرائیل تو ان نعمتون کو پاکر شکرگذار ہوئے اور آپس مین ایک دوسرے کی خیرخواہی ...
لوگ آپس مین بغاوت کرنے لگے یعنے دنیا کی نفیس چیزین حاصل کرنے کے پیچھے ایک دوسرے ...
ظلم و بغاوت کرنے لگے پس ان لوگون نے کچھ نادانی کی حالت مین باہمی پھوٹ و اختلاف نہین ڈالا ...
ہوگیا ہے تب ہی انھون نے دنیاوی حسد و بغاوت کے پیچھے باہم اختلاف و پھوٹ ڈالی - بیضاوی رحمہ ...
یہ عجیب بات کی کہ اللہ تعالے نے جو علم الکتاب انکو اسواسطے عنایت کیا تھا کہ وحدانیت الٰہی سبحانہ تعالے ...
متحد رہین اسی علم کو ان لوگون نے باہمی اختلاف کا ذریعہ بنایا چنانچہ یہودی مختلف ہوکر بہتر فرقہ ہوگئے ...
بھی تہتر فرقہ ہوگئے تھے اور ان مین باہم الیاالنفاق تھا کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو کافر کہتا تھا ...
جب کوئی فرقہ اپنے قول کے مفید کوئی کلام کتاب توریت مین نکالتا تو حسد و بغاوت سے جو فرقہ اس سے مخالف ...
تحریف کردیتا تاکہ اپنے تابعین کو مطیع رکھے اسی وجہ سے توریت و انجیل کے نسخون مین لاکھون اختلاف موجود ہین ...
یہودی و نصرانی یہ جواب دیتے ہین کہ یہ پڑھنے کی غلطی ہوگئی ہے - مترجم کہتا ہے کہ اس جواب سے کیا فائدہ ...
مان لیا جاوے کہ وہ پڑھنے ہی کی غلطی تھی لیکن یہ تو یقین نہ رہا کہ ان مختلف ہزار لفظون مین سے کون وہ لفظ ہے جو اللہ ...
نے نازل کیا تھا - پس صاف معلوم ہوگیا کہ جو کتاب اللہ تعالے نے نازل فرمائی تھی یقینی الحکایۃ نہین ...
لاکھون جگہ اسطرح حرفت واقع ہوئی ہے تو ہرگز یہ اعتماد نہ رہا کہ اُسکی آیات مین کیا حرفت واقع ہوئی ...
اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ بیشک تیرا رب ...
اُنکے درمیان فیصلہ فرماویگا جس بات مین یہ لوگ پھوٹ ڈالتے رہے ہے ف - کیونکہ اللہ تعالے کو ...
علم ذرہ ذرہ حاصل ہے کیونکہ اُسکا علم قدیم ہے - اور یہ ان لوگون کے واسطے غضبناک تہدید ہے کہ دنیا مین ...
ڈالا اور اللہ تعالے کو بھول گئے مگر اللہ تعالے سب دیکھتا اور جانتا ہے فقط دنیا مین چند روزہ ...
اُنکے ان عمل کا فیصلہ فرمائیگا تو ہر بدکار اپنے کیے کی سزا پائیگا جیسے اسی آیت مین نیک کتاب پر ...
ثواب عظیم کی امید ہے پھر اس بیان سے اہل اسلام کو عبرت حاصل کرنا چاہیے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ ...
فرمایا کہ یہ امت اسلامیہ بھی آپس مین مختلف ہوجائینگے بلکہ یہ لوگ تہتر فرقہ ہوجائینگے پس جماعت ...
کے ساتھ قائم رہا جسپر آج میرے اصحاب کی جماعت ہے تو وہی حق پر جنتی ہین اس حدیث ...

[illegible] جیسا پہلے ہیں چند ہزار خوارج پھوٹ کر جدا ہو ہو گئے پھر تو فرقہ یہ
[illegible] کر جدا ہوتے گئے تو یہی گمراہ ہیں۔ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ
[illegible] پر کر دیا۔ ف۔ یعنی پھر ان اہل کتاب توریت وانجیل کے بعد تجھکو اے
[illegible] شریعت لغت میں وہ چوڑا راستہ جسکے ذریعہ سے پانی تک جاتے ہیں
[illegible] ہیں جاکر اصل مقصود پانی ہوتا ہے اسی طرح شریعت دینی پر عمل کرنے سے اصل مقصود رضائے
[illegible] شریعت سے مراد امور دینی و صلوٰۃ و فرائض ہیں کیونکہ یہی رضائے حق کی راہ ہیں اور بعض
[illegible] اسکو شریعت فرمایا تو یہ صاف واضح راہ ہے اور کسی شخص کو یہ شبہہ نہیں ہو سکتا کہ ہم
[illegible] ہیں و اسکے نفس کا فریب ہے کیونکہ اللہ تعالے نے اسکو ایسا صاف واضح فرمایا کہ کسی کو اسمین تردد کی
[illegible] سکتا ہے کہ یہاں سے دو فائدہ حاصل ہوئے اول یہ کہ جو شخص اللہ تعالے و دار آخرت پر یقین لایا
[illegible] دار آخرت میں پہونچنا بالکل صاف ہے اور اگر وہ عذر کرے کہ مجھے ان عالمون کے اختلاف سے کچھ سمجھ میں
[illegible] عالمون کے اختلاف کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ ہر اختلاف کو چھوڑ کر واضح راستہ اختیار کر سکتا ہے خواہ وہ
[illegible] مثلاً سوسمار بعض نے کہا کہ اسکا کھانا مباح ہے اور بعض نے کہا کہ مکروہ ہے تو یہ شخص سوسمار کو چھوڑ کر
[illegible] نفیس کھاوے اور خواہ یہ اختلاف امر دینی میں ہو تو اختلاف چھوڑ کر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
[illegible] پر صبر کرے کیونکہ فرائض میں کچھ اختلاف نہیں ہے۔ اور مترجم نے اول میں اسکو بہت واضح بیان کر دیا ہے۔
[illegible] شریعت جب حق تک پہونچنے کی راہ ہے تو جو فقیر اس راہ سے گم ہوا وہ واصل بحق نہیں ہو سکتا اور جب یہ راہ
[illegible] کسی کو یہ کہنا حلال نہیں ہے کہ فلان پیر مرد بزرگ و کرامت والے ہیں اگرچہ وہ شراب پیتے ہیں کیونکہ
[illegible] وہ دودھ ہے اور ظاہر میں ہم لوگون کے دکھلانے کو شراب ہے۔ یہ کلمہ حرام و قریب کفر ہے اول تو اس
[illegible] میں خم ڈالا اگر دودھ تھا تو بھٹی کی نجس شراب کیون منگوائی اور اگر تم لوگون سے چھپانا تھا
[illegible] عالمون کر کے چھپایا اب بھی تم دو چند اسکے گرد لگے ہو اب کیا ہوا ہے۔ پھر تم نے اللہ تعالیٰ کا دین الٹا بتلایا
[illegible] فرمایا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہم نے تجھے امر حق کی واضح صاف راہ شریعت پر کر دیا فَاتَّبِعْهَا
[illegible] کی اتباع کر۔ ف۔ اور امتی جو ایمان لائے وہ صدق دل سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع ہیں
[illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا کہ تو اسی شریعت کی اتباع کر۔ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ
[illegible] جانتے نہیں ہیں انکے خیالات کی تو پیروی مت کیجیو۔ ف۔ یعنی جن لوگون کو اللہ تعالیٰ
[illegible] نہیں ہے بلکہ گمراہ بدکار مسخرہ شیطان ہیں اور انکے خیالات سب وہی ہیں جو شیطان
[illegible] کی اتباع مت کیجیو۔ إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا عَنكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا۔ یہ لوگ
[illegible] ف۔ ان گمراہوں کی اتباع سے تجھے ہرگز کچھ فائدہ نہو گا کیونکہ جو گمراہ ہوا
[illegible] عذاب الٰہی کو کچھ بھی نہیں روک سکتے بشرطیکہ بفرض محال تو انکی پیروی کرے

Marfat.com

یہ نصیحت درحقیقت امتیون کے واسطے ہی کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم [illegible]
خود محفوظ رکھتا ہی اور جب اللہ تعالیٰ نے محفوظ فرمایا تو یہ محال ہی کہ آپ کسی گروہ کے نفسانی خیالات [illegible]
کہ اے امت والو تم اسی شریعت حق کی اتباع کیجیو اور ایسے بے ایمانون کے نفسانی خیالات [illegible]
و شریعت نہین جانتے ہین۔ اس سے یہ غرض نہین ہی کہ جو کوئی شریعت و توحید کا عالم ہو [illegible]
مین کسی شخص کے نفسانی خیالات کی پیروی نہین ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ جو لوگ اہل ہوا ہین یعنی [illegible]
ہمیشہ ایسے ہی لوگ ہونگے جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و شریعت نہین پہچانتے ہین اگر کوئی [illegible]
ہین اور شریعت کے خلاف بہت سے کام کرتے ہین مثلاً نماز نہین پڑھتے یا شراب وغیرہ [illegible]
دیکھین اور ہم جان گئے کہ وہ واصل اور پہونچے ہوئے فقیر ہین جواب یہ ہی کہ تم جن چیزون کو دیکھکر [illegible]
تم شیطان و دجال کی ایسی کرامتین دیکھو تو خوب پہچانو بلکہ حق یہ تھا کہ تم ان چیزون کو کرامت ہرگز نہ [illegible]
وہ شریعت پر قائم نہین ہی تو قطعاً وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بھی نہین پہچانتا ہی اور دنیا کے لالچ سے [illegible]
اور یقین کر لو کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمھارے واسطے چاہا ہی تو یہ گمراہ تم سے کچھ حکم الٰہی نہین ٹال سکتا اور [illegible]
دوست ہی۔ وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ اور ظالم لوگ آپس مین ایک دوسرے کے [illegible]
ف جیسے منافقین دل سے یہودیون کے دوست بنے تھے اور شیطان ہمیشہ کافرون و منافقون [illegible]
کرتا ہی ولیکن اُنکی مدد سے کچھ نہین ہو سکتا سوا اُسکے جو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہی جیسے شیطان وغیرہ کی دشمنی سے کچھ نہین [illegible]
اللہ تعالیٰ اپنی شریعت والے مومنین بندون کو اپنی حفاظت مین رکھتا ہی۔ وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ اور اللہ [illegible]
متقین بندون کا ولی ہی۔ **ف** وہی اُنکا ولی و مولےٰ و ناصر و نعم الوکیل ہی۔ اگر کہا جاوے کہ شریعت پر چلنے مین [illegible]
سرزد ہوتی ہین جواب یہ کہ ہان اور چونکہ یہ لوگ اپنے رب عزوجل کی شریعت پر ایمان لائے ہین تو ہمیشہ اپنی خطا پر [illegible]
ہین اور اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کی شریعت کا احترام رکھتے ہین اور اللہ تعالیٰ اپنے بندون کے گناہ بخشنے والا ہی [illegible]
جنھون نے شریعت سے انکار کر کے اپنی جانون پر ظلم کیا اور لوگون کو بہکایا تو یہ لوگ شریعت کی توہین [illegible]
کافر کبھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نہین پہچانتا ہی۔ اب غور کرو کہ قرآن مجید مین اللہ تعالیٰ نے صاف صاف [illegible]
دیدی ہین ھٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ یہ لوگون کے واسطے [illegible]
اور ایسی قوم کے لیے ہدایت و رحمت جو یقین لاتے ہین۔ **ف** بصائر جسکے ذریعہ سے [illegible]
تو یہ قرآن یا شریعت کی اتباع کرنا ایسے بصائر ہین کہ پاکیزہ دلون مین اسکے ذریعہ سے حق و باطل صاف [illegible]
کافر نے ہٹ دھرمی کی اور اللہ تعالیٰ نے اُسکے دل پر مہر لگا دی تو پھر وہ اندھا ہو کر گمراہی کے [illegible]
قوم یقین لاتی ہین اور شیطانی شک و شبہہ کو ٹھوک دیتی ہین تو یہ آئینہ اُنکے حق مین ہدایت و رحمت [illegible]
اس حق کو پہچان کر اسی کو اپنا ہادی بناتے ہین اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے چند روزہ زندگی [illegible]
[illegible] مین پہونچ جاتے اور وہ جنت مین اعلی منزلت ہی سبحان اللہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] مشرکین شامل ہیں۔

[illegible] نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ

[illegible] کر دینگے انکو برابر اُنکے جو یقین لائے اور کیے بھلے کام ایک سا اُنکا جینا

[illegible] وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ

[illegible] بنائے اللہ نے آسمان اور زمین جیسے چاہیں اور تا بدلا پاوے ہر کوئی اپنی کمائی کا

[illegible] مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ

[illegible] دیکھ تو جسنے ٹھہرایا اپنا حاکم اپنی خواہش کو اور راہ سے کھویا اُسکو اللہ نے جانتا بوجھتا اور مہر کی اُسکے کان پر اور دل پر

[illegible] بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○

[illegible] اندھیری پھر کون راہ پر لاوے اُسکو اللہ کے سوائے کیا تم سوچ نہیں کرتے

[illegible] آیات قدسی میں عظمت وجلال کے ساتھ کلام فرمایا جس سے مومنین کے رونگٹے تھراتے ہیں تو کفار فجار کے [illegible] کو قیاس کر لینا چاہیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ [illegible] الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کیا بھلا گمان کیا جنھون نے بدکاریان کمائی ہین یہ کہ ہم ان لوگون کو ایسے [illegible] برابر کر دینگے جو ایمان لائے اور اُنھون نے نیک کام کیے ہین۔ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ برابر کرینگے [illegible] زندگی اور انکی موت۔ ف یعنی جو لوگ ایمان نہین لاتے بلکہ کفر و شرک کے ساتھ بدکاریان کماتے ہین کیا اُنکا یہ خیال ہے [illegible] ہم انکو ایسے بندون کے برابر کرینگے جنھون نے ایمان لاکر نیک کام کیے اور برابری سے یہ غرض ہے کہ اُنکی زندگی اور موت مثل [illegible] کی موت مومنین کے ہو۔ یہ ہرگز نہوگا۔ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ جو حکم لگاتے ہین بہت بد تر ہے۔ ف کیونکہ مومنین [illegible] اور انکا فرین فاجرین مین بالکل ضدیت و مخالفت ہے تو دونون کے حالات و انجام مین یہی ضدیت ہوگی جیسی زندگی [illegible] مین اہل ایمان ہر حال مین اپنے رب عزوجل کی جناب مین عاجزی کے ساتھ اُسکی عبادت کرتے ہین اور اُسکی رحمت [illegible] رہین اور اُسکے عذاب سے ڈرتے ہین اور ماسوائے اُسکے کسی سے خوف نہین کرتے اور نہ کسی سے اپنی مراد مانگتے [illegible] سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نفع و ضرر پہونچانے والا نہین جانتے ہین پس ظاہر و باطن ہمہ تن اپنے رب عزوجل کی درگاہ [illegible] ہین۔ کافرون و مشرکون کا یہ حال ہے کہ رب عزوجل کی شان الوہیت نہین پہچانتے اور اُسکی وحدانیت مین [illegible] اسطرح کہ اپنے خیالی ٹھاکرون و دیوتاؤن و پیرون و فقیرون کو اپنی مرادون کا بر لانے والا کارساز سمجھتے [illegible] ہر حاجت مین اُنھین پکارتے ہین اور اُنسے مرادین مانگتے ہین اور یہ جناب باری تعالیٰ مین افتراء و بہتان ہے کہ تمام [illegible] عزوجل کے دو پیرون کو نفع و ضرر کا تصرف حاصل ہے۔ پس ظاہر ہوا کہ فریق مومنین مین اور فریق [illegible] کفار کیونکر حکم لگاتے ہین کہ بعد موت کے بھی دونون کا درجہ یکسان ہوگا۔ روایت ہے کہ کفار کے [illegible] کہتے تھے کہ تم لوگ [illegible] ہمارے واسطے سرداری ہوگی کیونکہ ہمارے دیوتاؤن نے ہمکو خدا تعالیٰ کے [illegible] ہمکو یہ دنیا مین ہمکو آل و اولاد و مال و دولت سے بڑی سرفرازی حاصل ہے

Marfat.com

تو اگر ہم لوگ خدا کے یہان بڑے مرتبہ والے نہوتے تو یہ عزت ہمکو ملتی بلکہ تم لوگون کو حاصل [illegible]
وہ بھی جھوٹ ہی کیونکہ اگر وہ سچ ہوتا تو پہلے وہ اعتقاد ہمکو ملتا اور ہمین بہتر ہوتے کیونکہ ہم ان [illegible]
ان لین کہ کوئی آخرت کا گھر ہی تو وہان بھی ہم ہی معزز و مکرم بنائے جائینگے۔ مترجم کہتا ہی کہ جس [illegible]
حاصل ہی اور ایمان نصیب ہی وہ ان کافرون کی جہالت و حماقت پر بہت تعجب کریگا اور انکا یقین [illegible]
ایسے احمق ہوتے ہین کہ جانورون سے بھی حماقت مین بدتر ہوتے ہین۔ اور ان جاہلون نے مال [illegible]
بلکہ سراسر لعنت ہی اسکو اپنے حق مین بزرگی کی دلیل قرار دیا اور خالی گمان سے یہ یقین باندھا کہ ہمارے [illegible]
یہ سب کارستانی کی ہی جیسے نصرانی کہتا ہی کہ مسیح کو سب قدرت ہی وہی ہمکو یہ سب دولت و عزت دیتا ہی۔ اور ان جاہلون [illegible]
کہ مثلاً مکہ کے بت پرستون نے اپنے دیوتاؤن کی کارسازی سے یہ عزت سمجھی حالانکہ ایران کے آتش پرست [illegible]
انسے بدرجہا مال و دولت مین زیادہ تھے اور اس زمانہ مین نصرانیون سے ایرانی بت پرستون کو زیادہ عروج [illegible]
سلطنت ایران سے زبردست کوئی سلطنت نہ تھی۔ اور جہانتک غور کرو ان احمقون کے جہالات ظاہر ہوتے جاوینگے۔ حضرت
ابوذر رض سے روایت ہی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو چار ستون پر قائم فرمایا یعنے نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ پس جسنے [illegible]
صبر کیا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومنین مین سے ہی اور جسنے انکو چھوڑا تو وہ فاسق ہو کر مریگا لوگون نے عرض کیا کہ [illegible]
بیان فرمائیے تو فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا ہی اسکو اللہ تعالیٰ ہی کیواسطے حلال رکھے اور جو حرام فرمایا ہی اسکو اللہ تعالیٰ [illegible]
حرام رکھے اور اللہ تعالیٰ نے جن باتون کا حکم دیا ہی انکو اللہ تعالیٰ ہی کیواسطے بجالاوے اور اللہ تعالیٰ نے جن باتون سے منع کیا ہی [illegible]
ہی کیواسطے ان حرکتون سے باز رہے اور اللہ تعالیٰ ہی کیواسطے ان باتون پر امانت دار رہے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہی کہ جیسے خاردار کیکر و تھوہڑ سے انگور نہین حاصل ہوتے ہین اسی طرح بدکاریون سے بزرگون کا درجہ نہین ملتا ہی (رواہ ابو علی [illegible]
غریب) اور کتاب السیرۃ مین مذکور ہی کہ کعبہ کی نیو مین ایک پتھر ملا تھا جسپر یہ لکھا تھا کہ تم لوگ بدکاریان کرتے اور نیکیون کی [illegible]
رکھتے ہو ہان ایسا ہی ہی جیسے کیکر و تھوہڑ سے انگور توڑو۔ محمد ابن اسحق۔ اس آیت مین اہل ایمان کو بھی یہ خوف ہی کہ [illegible]
اُسکا کیا انجام ہوا اور نہین معلوم کہ اعمال طاعت مین نیت خالص رہی یا نہین اگرچہ کسی حال مین بندہ کو ناامیدی نہین [illegible]
یہ کفر ہی ولیکن اپنے نفس پر مغرور نہو بلکہ اُسکو خوف مین رکھے کہ نہین معلوم اُسکے اعمال کس قابل ہین۔ مترجم کہتا ہی کہ [illegible]
سب کے واسطے یہ خوف بھی اُنکی نیکیان ہوجاتی ہین کیونکہ اپنی عمر مین اُس نے جسقدر نیکیان کی ہون سب پر اسکو خوف [illegible]
کے ساتھ اس خوف سے یہی ایک نیکی ملگئی اور جسقدر برائیان واقع ہوئی ہین جب اُسنے ہر برائی سے خوف کیا اور استغفار کیا [illegible]
جگہ مغفرت مانگنے کی بھلائی آگئی اور ہر برائی پر خوف کی وجہ سے ایک نیکی بڑھتی گئی پس جس بندہ کو اللہ تعالیٰ ایسا خوف [illegible]
یہ عین رحمت ہی کہ ارحم الراحمین سبحانہ تعالیٰ اُسکی برائیون کی جگہ نیکیان و بھلائیان بدل دیتا ہی۔ چنانچہ قولہ تعالیٰ اولٰئک یبدل [illegible]
حسنات کی تفسیر مین بھی توضیح گذرچکی ہی۔ اور مسروق رح سے روایت ہی کہ تمیم الداری رض ایک رات نماز مین کھڑے [illegible]
پڑھی۔ ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلهم کالذین آمنوا وعملوا الصالحات سواء محیاهم ومماتهم [illegible]
اسی آیت کو پڑھتے اور رکوع و سجدہ کرتے رہے (الطبرانی) اور فضیل بن عیاض رح سے روایت ہی [illegible]

Marfat.com

ہو ان دونون فریقون مین سے کس فریق مین ہے۔ اور حاصل یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے
دونون سے انہا کو مطلع کیا ہین ایک کا نام جنت ہے اور وہ دار عزت و نعمت و کرامت و منزلت ہے اور دوسرا
دار ذلت و عذاب و نقمت ہے اور ان دونون کیواسطے دنیا مین دو فریق پیدا کیے۔ چنانچہ جنت کیواسطے
مومنین ہین اور جہنم کیواسطے کافرین فاجرین ہین اور دنیا مین ان دونون فریق کے حالات باہم مخالف ہین چنانچہ مومنین
اللہ عزوجل کی رضامندی چاہتے ہین اور دار آخرت و رضاے الٰہی چاہتے ہین اگرچہ وہ دنیا مین فقیر و محتاج ہون تو بھی
اپنے رب عزوجل کی توحید پر خوش ہین اور دنیاوی مال و متاع کو عزت نہین سمجھتے ہین۔ کافرین فاجرین کا یہ حال ہے کہ دنیاوی
مال پر خوش ہین اور اسی کے حاصل و جمع کرنے پر جان دیتے ہین اور اسی مال و دولت کے لیے پیرون و فقیرون و
اولیاء کی بندگی کرتے پھرتے اور اپنے رب عزوجل سے شرک کرتے ہین پس دونون فریق کی زندگانی دنیا کی حالت مین
مخالفت ہے اور ان دونون کے انجام مین بھی ضدیت ہوگی اسی واسطے حق سبحانہ تعالیٰ نے کافرون کی بداعتقادی پر تشنیع فرمائی کہ یہ
کافرون گمان باندھے ہین کہ ہم کفار فجار کو زندگی و موت مین مومنین نیکوکار کے برابر کر دینگے یعنی یہ ہرگز نہوگا بلکہ فجار کا
انجام بدکرداری ہے۔ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اور اللہ تعالیٰ نے آسمانون و زمین کو حق کے
ساتھ پیدا کیا ف ــ تو کافرون کا گمان محض غلط ہے کہ اس حق و عدل مین کافر بدکار اور مومن متقی دونون برابر ہوجائین یہ نہوگا
اللہ تعالیٰ نے عدل کو ظاہر فرمایا ہے۔ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور تاکہ ہر نفس کو وہ بدلا دیا
جاوے جو اس نے کمایا ہے اور ان لوگون پر کچھ ظلم نہ کیا جائیگا۔ ف ــ بلکہ جو کچھ جس نفس نے کمایا ہے اسکو پورا دیدیا جائیگا۔ پس
کافرون فاجرون کو انکی شرک و بدکاریان پوری پوری ملجائینگی اور یہ جہنم مین ہین کیونکہ شرک تو غضب الٰہی ہے اور وہی جہنم ہے اور ہر کافر
اپنی بدکاریون کے حساب سے جہنم کے ایسے طبقہ مین جائیگا جسکے لائق ہے اور اسپر کچھ ظلم نہوگا یعنی انکی بدکاری پر ایک ذرہ بھی نہین بڑھایا
جائیگا اور کافرون کے برعکس وہ بندہ ہین جو مومنین متقین تھے تو یہ لوگ اپنے ایمان سے جنت مین جاوینگے کیونکہ ایمان عین رحمت
ہے اور رحمت کا مقام جنت ہے پھر مومنین اپنی نیکیون کے حساب سے جنت کے درجات پاوینگے اور انپر ظلم نہوگا یعنے کسی بندہ مومن کی کوئی
نیکی نہین گھٹائی جائیگی۔ اگر کہا جاوے کہ انکے لیے فضیلت عطا فرمائی جاویگی تو جواب یہ ہے کہ ہان اور یہ ظلم نہین ہے بلکہ یہ تو فضل ہے اور اس
فضل کے مستحق یہی لوگ ہین کیونکہ ہر نفس کو اسکے عمل کے مناسب فضل عطا ہوتا ہے پس اگر کفار بھی فضل مانگین تو انھین کے عمل کے
مناسب فضل یہ ہے اور وہ اسکے حق مین شدت عذاب ہے پس انکے حق مین یہی بڑا فضل ہے کہ انکی بدکاریون پر فضیلت نہین دی گئی
بلکہ ٹھیک اسی قدر رکھی گئین جسقدر انھون نے کمائی ہین۔ اگر کہا جاوے کہ مومنون کی بدکاریان عفو فرمائی جاوینگی جواب یہ کہ
یہ بھی بڑی فضیلت ہے کیونکہ انکا درخت ایمان تھا جسمین ایمان کے موافق اعمال کے پھل و پتیان نکلی تھین اور بدکاری جو کہ
اسکی اصلی نہین ہے وہ اس درخت کی شاخون مین یہ ناکارہ پتیان باندھی گئین مگر بندۂ مومن انکو ناپسند کرتا تھا پس اگر دنیا مین اسنے [illegible]
یہ ناکارہ پتیان گرا دی جاتی ہین جیسے بہت جھاڑے کے موسم مین درخت کی ناکارہ پتیان گرجاتی ہین حالانکہ وہ اس درخت کی اصلی
نہین ہین تو بندۂ مومن کے گناہ ضرور گر جاوینگے کیونکہ وہ اسکے درخت کی اصلی پتیان بھی نہین ہین۔ بلکہ بندۂ مومن اپنے پاکیزہ
ایمان کی [illegible] ہے اور پھر اپنے رب عزوجل کی درگاہ مین عاجزی کرتا ہے کہ اسکے درخت سے یہ پتیان گرا دیجاوین

اور وہ نور ایمان سے خوب پہچانتا ہی کہ سوائے رب عزوجل کے کسی مین یہ [illegible]
بندہ کی عاجزی قبول فرماکر اُسکے پاکیزہ درخت سے یہ نجس پتیان گرا دیتا ہی [illegible]
اچانک مرگیا تو رب سبحانہ تعالیٰ اُسکی نیت اور اُسکے دلی حال کو جانتا ہی تو آخرت مین اُسکی عفو [illegible]
اپنی بدکاری کو بہت چھپایا تھا پس اللہ تعالیٰ آخرت مین اُسکی بدکاریون پر پردہ کردے [illegible]
عفو کرے۔ یا اپنے بزرگ بندون کو اُسکے حق مین شفاعت کی اجازت دے اور یہ بھی ممکن ہی [illegible]
یعنی جہنم کی آگ سے وہ برائیان پاک کیجاوین پھر وہ اپنے پاکیزہ اعمال کے ساتھ جنت مین داخل ہو [illegible]
کہ پھر اسی طرح کافر سے بھی اُسکے گناہ عفو کردیے جاوین۔ تو جواب یہ ہی کہ اُسکے درخت مین کل پتیان نجس [illegible]
جہنم سے اُگا ہی تو اُن پتیون کے گرانے کا کیا فائدہ جب کہ اُس درخت کی جڑ جہنم سے اُگی ہی کیونکہ وہ درخت [illegible]
مشرک کے حق مین یہی بڑی فضیلت ہی کہ اُسکے درخت مین جو جہنم سے اُگا ہی وہی پتیان رکھی گئین جو اُسنے کمائی [illegible]
کی گئی۔ اگر کہا جاوے کہ ان پتیون کے گرانے سے یہ فائدہ ہی کہ جس کافر سے کچھ عفو ہو وہ نیچے طبقہ سے نجات پاکر جہنم کے [illegible]
طبقہ مین رکھا جاوے۔ جواب یہ ہی کہ ہان اور بعض روایت مین آیا ہی کہ جس کافر نے کسی مومن سے کچھ بھلائی کی اور [illegible]
جنت سے اُس کا ذکر دیکھکر اُسکے حق مین کچھ سفارش کی تو وہ نیچے طبقہ عذاب سے چھڑا کر اوپر کے طبقۂ عذاب مین لایا جاویگا [illegible]
کہ وہ جہنمی درخت کو جنتی درخت سے بدلوا دے کیونکہ حق عزوجل نے اس امر کو قطعاً حرام فرمایا ہی اور وہی اپنی مخلوق کا خالق [illegible]
اور وہ اپنی مخلوق کی ذاتی خاصیت و آغاز و انجام کو خوب جانتا ہی۔ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ [illegible]
ایسے شخص کو دیکھا جسنے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا ہی۔ **ف** جو اسکا جی کہتا ہی وہی کرتا ہی اور جس چیز کو اسکا جی کہتا ہی کہ
یہ اچھی چیز ہی اسی کو اچھا سمجھتا ہی اور جس چیز کو اُسکا جی کہتا ہی کہ یہ بُری ہی اسکو بُرا سمجھنے لگتا ہی اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ نے اچھی بتلائی ہو [illegible]
معلوم ہوا کہ خوبی و برائی اپنے جی کے سمجھنے پر نہین ہی اور یہ کیونکر ہو سکتا ہی حالانکہ صریح دیکھتے ہو کہ بیمار کے جی کو تلخ دوا بہت [illegible]
اور پرہیز کرنے کو وہ دشمنی سمجھتا ہی ولیکن حکیم صالح نے اسکے جی کی دشمنی سے اسکو بچایا پھر اُسکے جی کا کیا اعتبار ہی دوم یہ کہ جو کوئی اپنے جی [illegible]
ہو وہ دنیا مین بھی برباد ہوگا اور آخرت مین بھی برباد ہوگا۔ اور اگر اُسنے دنیا مین تجربہ کرکے اپنے جی کی پیروی چھوڑ دی [illegible]
اپنے جی کا تابع رہا تو دنیا کی چند روزہ زندگی مین شاد رہے مگر آخرت مین خوار ہوا اور اگر اُسنے دنیا و آخرت دونون مین [illegible]
چھوڑی اور اللہ تعالیٰ و اُسکے رسول کی تابعداری کی تو دنیا و آخرت مین اچھا رہا۔ سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی کی یہ شان ہی کہ جو کچھ فرماوے [illegible]
اسپر ایمان لاوے اور اُسکی فرمانبرداری کرے اور یہ اسطرح معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب و اُسکے رسول کی تصدیق و فرمانبرداری [illegible]
اگر دنیا مین اسکے جی کی خواہش کم حاصل ہو تو سمجھ لے کہ حکیم جسطرح مریض کو پرہیز کراتا ہی اسی طرح [illegible]
کہنے سے بے انتہا زیادہ یقین ہی کہ یہ بہت بہتر ہی۔ چہارم یہ کہ جو کوئی اپنے جی کی یا کسی غیر کی سوائے اللہ تعالیٰ [illegible]
کرے کہ جسکو وہ نیک کہے اسکو نیک سمجھے اور جسکو وہ بد کہے اسکو بد سمجھے تو یہ شخص کافر مشرک ہی کیونکہ اُسنے اپنے جی [illegible]
جیسے یہود و نصاریٰ نے اپنے علماء و درویشون کو اپنا رب بنایا تھا۔ چنانچہ قولہ تعالیٰ اتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ [illegible]
الآیۃ کی تفسیر مین حدیث گذر چکی کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے عالم و درویشون کو اسطرح اپنا [illegible]

Marfat.com

[illegible] کی اُنھاد رسول کو تلاش نہین کرتے بلکہ اُنھین عالمون و درویشون کے حکم کو بسر و چشم
[illegible] اس آیت مین اللہ عزوجل نے تعجب دلایا کہ بھلا تو نے ایسے شخص کو دیکھا کہ جسنے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا
[illegible] وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ اور اللہ تعالیٰ نے اس مشرک کو علم پر گمراہ کیا۔ ف علم پر گمراہ کرنے مین دو تاویل ہین یہ کہ اللہ تعالیٰ
[illegible] ضلالت پیدا ہوئی یعنی اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ وہ اسی کا مستحق ہی۔ دوم یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اسکے علم پر اُسمین گمراہی پیدا فرمائی
[illegible] کی خواہش کو دیکھیگا کہ جاری مین مضر چیزین چاہتا ہی یا تندرستی مین بت پوجنے کو چاہتا ہی حالانکہ ان مخلوق چیزون سے
[illegible] جانکر گمراہ ہوا پس اللہ تعالیٰ نے اُسکو اُسکی جان بوجھ پر گمراہی اختیار کرنے کیوجہ سے اُسمین گمراہی پیدا کر دی ہی
[illegible] وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ اور اللہ تعالیٰ نے اُسکے کانون اور اُسکے دل پر مہر کر دی۔ ف یعنی جب اُسنے جان بوجھ کر
[illegible] اللہ تعالیٰ نے اُسکے اندر اُسکے پسند کی چیز یعنے گمراہی پیدا کر دی ہی پھر گمراہی کے ساتھ جو لازمہ ہین وہ بھی پیدا
[illegible] اُسکے کانون پر مہر کر دی تو وہ معرفت الوہیت و صفات حق کی کوئی بات نہین سنتا ہی کیونکہ اسکا سننا و سمجھنا براہ
[illegible] معرفت کے ساتھ ہوتا ہی ولیکن اسنے گمراہی اختیار کی تو نورانی جگہ سے محروم ہوا بلکہ فقط نفسانی حصہ رہ گیا اور
[illegible] خرافات باتین اور شرک و بدعات نکے قصہ ہین پس گمراہی کے متعلق جسقدر باتین ہون وہ سب اسکے کان مین اپنی جگہ
[illegible] پیدا کرتی ہین اور اُسکے دل تک پہونچکر وہان جم جاتی ہین اور اسکے دل مین فقط ایسی ہی گمراہی کی باتون کے سمجھنے کی
[illegible] نورانی و حق باتون کے سمجھنے کی قوت نہین ہی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُسکے دل پر مہر کر دی ہی اور جس شخص مین کچھ سمجھ
[illegible] خوب سمجھ سکتا ہی کہ جب اُسنے گمراہی اختیار کی تو بالکل مناسب نہین ہی کہ اُسکو معرفت کی سمجھ باقی رہے جیسے کسی رئیس نے
[illegible] چوری کی اور اُسکے واسطے قید خانہ دیا گیا تو بالکل مناسب نہین ہی کہ اُسکے واسطے راہ عزت کشادہ کر دیجاوے
[illegible] اپنا تخت و مسند وغیرہ سامان منگوا دے بلکہ قید خانہ کے لائق جو سامان ہی اسی کی راہ وہان کشادہ ہو گی اسی طرح جب
[illegible] راہ توحید چھوڑ دی اور شیطانی راہ شرک و کفر اختیار کی تو اُسکے کان و آنکھ و دل کی طرف اُسی کے لائق راہ کھلی رہی
[illegible] کیجانب جو راہ اُسکے کانون سے تھی اُسپر مہر کی گئی اور جو راہ اُسکے دل کی جانب تھی کہ جس سے وہ توحید و صفات
[illegible] سمجھتا اُسپر مہر کر دی وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً اور اُسکی آنکھ پر پردہ پیدا کر دیا۔ ف کہ وہ نورانی
[illegible] نہین رکھتا ہی بلکہ اُسکی آنکھ پر گمراہی کا پردہ ہی ولیکن گمراہی کے لائق جو چیزین ہین وہ خوب دیکھتا ہی چنانچہ
[illegible] مال جمع کرنا و عمارات بنانا اور دنیاوی ہوسات مین سرگرم ہونا اور [illegible] مین خدائی کی شان دیکھنا
[illegible] نظر آتی ہی حالانکہ جن چیزون کو اپنا معبود بنایا ہی اور اُنمین اُسکو خدائی نظر آئی ہی وہ محض باطل ہی مگر اُسکی گمراہی کا نتیجہ
[illegible] جاننا چاہیے کہ کافر و مشرک کس حالت مین ہوتا ہی پس اگر بندۂ مومن نے کسی کافر کو بڑا ہوشیار و دستکار بلکہ بادشاہ
[illegible] سامان دنیاوی ہرگز نہ دیکھنا چاہیے بلکہ یون غور کرنا چاہیے کہ جو کچھ وہ کرتا ہی یا جو کچھ اُسنے جمع کیا ہی یہ ایسی
[illegible] محض دنیاے ملعونہ کا سامان ہی پھر جب غور سے دیکھیگا تو صاف ظاہر ہو جائیگا کہ یہ کافر بادشاہ
[illegible] کرتا ہی پھر اگر بندۂ مومن کو یہ شوق پیدا ہو کہ یہ بڑا ہوشیار و کاریگر ہی اور اپنی ہوشیاری سے
[illegible] ہین تو اُسکو سمجھانا کہ یہ راہ توحید و معرفت کو سمجھ جاوے جب یہ وسوسہ بندۂ مومن کے دل مین

Marfat.com

آوے تو اُسکو چونک جانا چاہیے کہ یہ شیطانی وسوسہ ہی اسواسطے کہ جب اُسنے کفر اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے ضرور اُسکو نیک انجام سے اور دار آخرت سے اور نور عقل سے محروم کردیا اور اسکے کانون اور اُسکی آنکھون پر ضلالت کا پردہ ڈالدیا ہی۔ فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ وہ کون شخص ہی جو ایسے کافر کو ہدایت دیگا اب کیا تمکو ہوش نہین ہوتا۔ ف یعنی ایمان کو اللہ تعالیٰ ہی پیدا فرماتا ہی تو بھلا بندہ مومن کے اختیار مین یہ کہان سے ہو سکتا ہی کہ وہ اس بادشاہ کافر کے دل مین اللہ تعالیٰ کی معرفت پیدا کر دے اور کیونکر ہو سکتا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے جو مہر اسکے کانون پر لگائی ہی اُسکو کوئی توڑ دے اور اسکی آنکھون کا پردہ ہٹا دے پھر جب یہ نہین ہو سکتا ہی تو بندۂ مومن کو کچھ تعجب نہوگا کہ یہ کافر جو اسطرح ہوشیار ہی اور ایسے اشکالی ہین یہ صرف دنیاوی ہوسات کیواسطے ہین اور یہ شخص کسی طرح ممکن نہین کہ نور توحید سے ایک ذرہ پاوے الوہیت الٰہی سبحانہ تعالیٰ مین سے ایک ذرہ سمجھ جاوے سوائے اس صورت کے کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کافر کے دل مین ایمان پیدا کرے تب یہ کافر اپنی پسند کو چھوڑے پس اللہ تعالیٰ اُسکی مہر توڑے تب اُسکو البتہ نور توحید سے معرفت الوہیت اُسکے دل مین سمجھ آوے اور اُسکی آنکھون سے آیات حق نظر آنے لگین۔ اگر کوئی کہے کہ جب کافرون کی یہ کیفیت ہی تو انکو تعلیم دینا بیفائدہ ہوگا حالانکہ شریعت مین کافرون کو ہدایت کرنا معروف ہی جواب یہ ہی کہ کافرون کو ہدایت کرنا ضرور چاہیے اسمین دو فائدہ ہین اول یہ کہ جو شخص کسی گمراہ کے حق مین نیک نیتی سے یہ چاہتا ہی کہ یہ شخص اپنے رب عزوجل کو پہچانے تاکہ یہ عذاب جہنم جسکی طرف یہ گمراہ چلا جاتا ہی اس سے نجات پاوے تو اس نیک آدمی کیواسطے اپنی نیک نیتی کا ثواب غالب ہی گمراہ اُسکے کہنے کو ماننے یا نہ مانے اور اگر یہ شبہہ ہو کہ جب اُسکے دل پر مہر ہی تو کیونکر مانیگا۔ اسکا جواب یہ ہی کہ اُسکی مہر توڑ دینا تو ہمارے اختیار مین نہین ہی ولیکن خالق عزوجل کے اختیار مین ہی تو یہ ہمکو کیونکر معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اُسکے دل مین اپنی محبت نہین پیدا کریگا اور اُسکی مہر نہین توڑیگا بلکہ یہ امید ہی کہ اللہ تعالیٰ اُسمین ہدایت پیدا فرماوے پس کافرون کو ہدایت کرنا ہمیشہ بہتر و ضروری ہی کیونکہ اول تو جس نیک بندہ کو اپنے کافر مشرک بھائی کی خیر خواہی منظور رہی اُسکو اپنی نیت کا ثواب ملا خواہ وہ مانے یا نہ مانے اور مان جانے کی امید موجود ہی دوم یہ کہ بندۂ عارف کو اس مقام پر معرفت کا حصہ نصیب ہوتا ہی کہ اپنے رب سبحانہ تعالیٰ کی الوہیت پہچانتا ہی کہ دیکھو مین نے اس کافر مشرک کو کسطرح صاف صاف آیات الٰہی سُنائین اور دلائل دکھلائین جنکو فضل الٰہی سے مین اپنی آنکھون دیکھتا ہون پھر اس کافر کو کچھ نظر نہ آیا تو بیشک اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات مین متصرف وحدہ لاشریک ہی وہی جو کچھ چاہتا ہی پیدا فرماتا ہی پس اس سے وہ لا الٰہ الا اللہ کے معنے اچھی طرح سمجھتا جاتا ہی اور دوسروں کی حالت دیکھکر اپنے واسطے عبرت حاصل کرتا ہی کہ دیکھو یہ لوگ گمراہی اختیار کرکے کسطرح جاہل ہو گئے ہین کہ پتھر کو خدا بنا کر اسکو حق سمجھنے لگتے ہین اور انہین حق و باطل کا امتیاز نہین رہا۔ خطیب رح نے لکھا کہ حضرت ابو رجاء العطاردی ... اور ایک سو بیس برس کے ہو کر سن ایکسو پانچ مین مرے ہین اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین ایمان لائے لیکن اسی وجہ سے صحابہ مین داخل ہونے کی فضیلت نہین پائی ولیکن اُنھون نے زمانہ اسلام سے پہلے ... وہ کہتے ہین کہ اُس جہالت و حماقت کے زمانہ مین ہم لوگون کا یہ حال تھا کہ پتھر کو خدا بنا کر ...

Marfat.com

[illegible] زیادہ خوبصورت دوسرا پتھر پاتے تو پہلے پتھر کو پھینکدیتے اور دوسرے پتھر کو [illegible] اگر سفر کی حالت مین کسی ریگستان مین ایسا اتفاق ہوتا کہ ہمکو کوئی پتھر نہ ملتا تو ریگ کا تودہ جمع کرکے [illegible] بکری [illegible] کھڑے کرکے اس تودہ پر اسکا دودھ دوہ دیتے پھر اُس مٹی کے ڈھونڈھے کا طواف [illegible] مترجم کہتا ہی کہ اسی کے مانند امام دارمی رحمہ نے اپنی مسند مین روایت کیا ہی اور مترجم نے [illegible] مین تم جس کافر قوم کو بہت ہوشیار دیکھو اور دنیاوی حرفت وصنعت وغیرہ مین سب سے دل [illegible] اس قوم مین سے بہت لائق آدمی سے تم اللہ تعالیٰ کی الوہیت ومعرفت حق کا آسان مسئلہ بھی ذکر کروگے تو تمکو نظر [illegible] وہ کچھ بھی نہین سمجھتا ہی اور خود ایسے باطل اعتقاد پر جما ہوا ہی جو بدیہی باطل ہی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک له [illegible] الاولی والآخرة وهو العلی الکبیر۔ بالجملہ کافرون کے سویدائے دل مین صرف دنیاوی زینت واسکی آرائش ہی اور [illegible] مین موہوم ہی اور اللہ تعالیٰ پر کوئی بھی ایمان نہین رکھتا ہی جیسے کہ یہودی ونصرانی سب کافر مشرک ہین۔

وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ

اور کہتے ہین نہین یہی کچھ ہمارا جینا دنیا کا ہم مرتے ہین اور جیتے ہین اور مرتے ہین ہم سو زمانے سے اور انکو کچھ خبر نہین اُسکی

عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ○ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا

خالی اٹکلین دوڑاتے ہین اور جب سنایے انکو ہماری آیتین کھلی اور جھگڑا نہین انکو مگر یہی کہ کہتے ہین

ائْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ○ قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

لے آؤ ہمارے باپ دادون کو اگر تم سچے ہو تو کہہ اللہ جلاتا ہی تمکو پھر ماریگا تمکو پھر اکٹھا کریگا تمکو قیامت کے دن تک

٣ع٥ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○

اسمین کچھ شک نہین پر بہت لوگ نہین سمجھتے

جبکہ انکو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہین ہوتی ہی بلکہ راہ عقل پر مہر ہوتی ہی تو اُنکو سوائے ان محسوسات کے کچھ نظر نہین آتا جو آنکھون کے سامنے ہین یا اس جسم کے حواس سے محسوس ہوتے ہین اور یہی فرقہ دہریہ وغیرہ کا حال ہی جو اس زمانہ مین بھی کثرت سے موجود ہین۔ وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا اور کافرون نے کہا کہ یہ کچھ نہین ہی سوائے ہماری دنیاوی زندگی کے کہ ہم مرتے وجیتے ہین۔ ف یعنی کافرون نے امر حق سے بالکل انکار کیا اور کہا کہ حشر وآخرت وغیرہ کوئی چیز نہین ہی سوائے اسی زندگی کے جو ہمکو دنیا مین حاصل ہی اور اسکا سلسلہ اسطرح جاری ہی کہ ہم مرتے وجیتے رہتے ہین۔ [illegible] کہا کہ ان لوگون نے مرنے کو جینے پر مقدم کیا تو شاید یہ مراد ہو کہ ہم مرجاتے ہین پھر دوبارہ زندہ کیے جاتے ہین یعنی جیسے ہندون مین آواگون مشہور ہی کہ جو مرتا ہی وہ کسی جانور یا آدمی کے جسم مین دوبارہ پیدا ہوتا ہی اور شاید یہ مراد ہو کہ دنیاوی زندگی [illegible] اس زندگی کے بعد ہوتی ہی اور اس موت کے بعد کوئی زندگی نہین ہی بلکہ موت ہی موت ہی کیونکہ [illegible] دوسری آیت مین صریح یہی مقولہ کافرون کا بیان کیا گیا ہی بس یہان موت کو حیات پر اسی واسطے [illegible] اس حیات کے بعد محض موت ہی پھر جب ان کافرون سے کہا گیا کہ آخر مخلوقات کیو اسطے خالق

Marfat.com

ضرور ہو بلکہ اس موت کا دینے والا بھی ضرور ہو تو جیسے اس زمانہ میں بحری [illegible]
آنکھیں پھاڑتے ہین اور کچھ جواب نہین سوجھتا ہو کیونکہ یہ لوگ ہر چیز کے واسطے اپنی سمجھ کے لائق [illegible]
ہین حتے کہ سحر و نظر بندی وغیرہ سب سے انکار کرتے ہین جیسے ملائکہ و جن و شیاطین سے بھی [illegible]
سبب پوچھا جاتا ہو کہ آخر بے سبب کیونکر ہو سکتے ہین تو سب طرف آنکھین پھاڑ کر دیکھتے [illegible]
ہم نہین جانتے بلکہ یہ زمانہ کی گردش اسی طور پر جاری ہو۔ وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ [illegible]
ہمکو موت دینے والا کوئی نہین سوائے دہر کے۔ ف دہر سے انکی مراد گردش زمانہ [illegible]
خلاصہ ان جاہلون کا یہ ہو کہ زمانہ کا دورہ خود بخود یون ہی جاری ہو کہ کوئی مرتا ہو کوئی جیتا ہو اور جب [illegible]
کہ تو یہ کیا بکتا ہو تو سوائے اسکے کچھ نہین کہہ سکتا کہ ہمکو تو یون ہی نظر آتا ہو یعنی کوئی یقینی دلیل اسکے پاس [illegible]
حاصل ہو لہذا اللہ تعالی نے فرمایا۔ وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ان لوگون کے پاس ہرگز اس بات کا
کوئی علم نہین ہو۔ ف یعنی کسی قطعی دلیل سے کوئی بات یقینی نہین حاصل ہو جسکو علم کہتے ہین۔ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ
یہ لوگ کچھ نہین سوائے اسکے کہ گمان باندھتے ہین۔ ف کیونکہ معرفت عقلی کیجانب کچھ ہوئی ہو تو صرف خیالی
باقی رہے اور یہ فقط خیال و اٹکل وغیرہ ہوتے ہین تو ان کافرون کی یہی حالت ہو کہ وہ بات اپنے اعتقاد میں [illegible]
اٹکل و گمان میں سمائی ہو چنانچہ اللہ تعالی نے دوسرے آیات مین کافرون کا یہی حال بیان فرمایا ہو کہ یہ لوگ اپنی اٹکل کی
کرنے والے ہوتے ہین اور تعجب یہ ہو کہ جب قطعی دلائل انپر پیش کیے جاتے ہین تو اُنسے منہ موڑ کر جہالت پر [illegible]
اللہ تعالی نے فرمایا۔ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا
إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ اور جب انپر ہماری آیات پڑھی جاتی ہین حالانکہ یہ آیات بالکل صاف
ہین تو ان کافرون کے پاس کوئی حجت نہین ہوتی سوائے اسکے کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادون
ف یعنی جب اللہ تعالی کی الوہیت و صانع قدرت کی آیات پڑھی جاتی ہین کہ قطعاً اُسی نے سب کچھ [illegible]
اسی کی شان حکمت سے تمام جہان کا انتظام قائم ہو اور وہی زندگی و موت دینے والا ہو اور یہ سارا [illegible]
جیسا تم لوگ سمجھتے ہو کہ چند روز جانورون کی طرح کھایا پیا پھر مرکر خاک ہو گئے بلکہ اس نظام عالم [illegible]
جو حکمت الٰہی سے ہر ایک کے واسطے ظاہر ہونگے چنانچہ بعد موت کے زندگانی آخرت میں ظاہر [illegible]
کچھ جواب نہین دیسکتے بلکہ اسطرح جھگڑتے ہین کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادے [illegible]
کہتا ہو کہ ان جاہلون کی مثال ایسی ہو جیسے غروب آفتاب کے بعد رات میں ایک بچہ [illegible]
جھگڑنا شروع کیا کہ تم کہتے ہو کہ کل آفتاب نکلیگا حالانکہ اسکا نشان بھی نہین رہا پس اگر تم سچے ہو [illegible]
کہ جو کچھ اُسکے والدین نے کہا وہ سچ ہو ولیکن یہ طفل احمق بیوقت جھگڑتا ہو اسی طرح [illegible]
[illegible] یہ اُسکی حماقت ہو اگر اُس نے اپنی شامت سے ضلالت کو اختیار نہ کیا ہوتا بلکہ [illegible]
[illegible] باقی ہوتی تو اللہ تعالی سے جلتا نہ اُسکو نور عقل سے [illegible]

يجمعكم إلى يوم القيامة لا ريب فيه ولكن أكثر الناس

... زندہ کرتا ہے پھر تمکو موت دیگا پھر تمکو قیامت کے دن پر جمع کریگا جسکے آنے مین
... لیکن اکثر لوگ ایسے ہین کہ علم نہین رکھتے ہین۔ ف اس سے معلوم ہوا کہ ہر زمانہ کے
... لوگون مین علم نہین ہی یعنے کافر زیادہ ہونگے اور اہل ایمان کم ہونگے کیونکہ اہل ایمان کے دل پر مہر
... نہین ہوتی ہے تو ہمیشہ وہ کام کی بات کو نور عقل سے جانتا ہے اور کام کی بات معرفت الٰہی سامان
... دیکھتے ہین یعنے دنیا و اُسکے سامان و اُسکی درستی و مال و متاع وغیرہ یہ سب مہملات ہین جو محض
... و بال ہین اور حاصل یہ ہے کہ کافر اپنی بےعقلی کی وجہ سے یہ نہین سمجھتا ہے کہ اپنے باپ دادون کے زندہ
... اس سے کہا کہ یہ کیونکر لازم آیا کہ آخرت و قیامت نہین ہے کیونکہ اگر بیوقت کوئی احمق کسی چیز کو
... مانگے جو اپنے وقت پر ہوگی جیسے طفل نادان نے رات مین سورج کو مانگا اور نہ پایا تو اس سے کیا
... اسی طرح کافر نے اسوقت اپنے باپ دادون کو مانگا اور نہ پایا تو اس احمق نے کیونکر جانا
... کہ قیامت ہین اُسکے باپ دادے جمع ہونگے بلکہ اللہ تعالے نے حکم دیا کہ ان احمقون کو ارشاد کیا جاوے
... اللہ تعالے ہی کی قدرت ہے اور وہی موت دیتا ہے اور اُسی نے دوبارہ زندگی کے واسطے
... فرمایا ہے اُسمین تم سب جمع ہونگے اور اُسکے آنے مین کچھ شک نہین ہے ولیکن کفار تو اپنی حماقت سے
... کہتے ہین۔ تنبیہ کافرون نے کہا تھا کہ دہر ہمکو موت دیتا ہے اور اللہ عزوجل نے اسکو رد فرمایا کہ کافر
... سے کہتا ہے بلکہ موت دینے والا اللہ تعالے ہے۔ اگر یہان یہ شبہہ ہو کہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
... کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد نے میرے حق مین بدگوئی کی
... کہتا ہے اور مین ہی دہر ہون میرے ہی قبضہ مین یہ امر ہے مین ہی رات و دن کو گردش دیتا ہون (البخاری
... النسائی) حدیث مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دہر کو تم لوگ برا مت کہو کہ اللہ تعالے
... دہر ہے (السنن) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت والے یعنے زمانہ اسلام سے پہلے
... کہتے تھے کہ ہمکو رات و دن ہلاک کرتے ہین (یعنے نیچریون کی طرح یون سمجھتے کہ آدمی اسی طرح زمانہ
... مین پیدا ہوتا ہے اور مدت گذرنے سے کمزور ہوکر مرتا ہے تو یہی زمانہ کی گردش اسکو ہلاک کرتی ہے یہی زمانہ ہمکو
... ہلاک کرتا ہے) اللہ تعالے نے اپنی کتاب مجید مین فرمایا۔ وقالوا ما ہی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیی وما یہلکنا
... الا الدہر۔ لوگ اسی گردش زمانہ کی بدگوئی کرتے تھے اور اللہ تعالے نے فرمایا کہ آدمی میرے حق
... مین بدگوئی کرتا ہے حالانکہ مین ہی دہر ہون اور میرے ہی قبضہ مین سب حکم و کام ہے مین ہی اس
... کو گردش دیتا ہون (رواہ ابن جریر و ابن ابی حاتم) اور شیخ ابن حزم وغیرہ ظاہریہ علماء رحمہم اللہ نے کہا کہ اس
... حدیث سے معلوم ہوا کہ دہر اللہ تعالے کا نام ہے اور علماء محققین رحمہم اللہ نے کہا کہ یہ غلط ہے اسواسطے کہ اللہ تعالے نے
... بیان فرمایا کہ وہ لوگ کہتے ہین وما یہلکنا الا الدہر پس اگر دہر بھی اللہ تعالے کا نام پاک ہوتا

تو کافرون کا مقولہ کچھ مردود نہوتا کیونکہ موت دینے والا [illegible]
علماء لغت نے کہا کہ عرب کے لوگ زمانہ جاہلیت مین شرک وجہالت [illegible]
سماجی یہوبختی تو وہ کہتا کہ یا خیبۃ الدہر یعنے جیسے ہندوستانی بولتے [illegible]
اسی معنے مین فلک کو گالیان دیا کرتے ہین ع فلک نے تو اتنا [illegible]
فغان زین چرخ دولابی کہ ہر روز + بجاے افگند باہی دل [illegible]
گردش زمانہ کی جانب منسوب کرتے اور اسی کو ان افعال کا پیدا کرنے والا [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم کو امر حق کے ساتھ بھیجا تو آپ نے لوگون کو تعلیم فرمایا کہ خالق [illegible]
پھر جب بلا یا بیماری وسختی وغیرہ پر کسی نے دہر کو برا کہا تو دہر اس الزام سے بری [illegible]
کی شان پاک مین بدگوئی کی کیونکہ درحقیقت وہی ان چیزون کا پیدا کرنے والا ہے کیونکہ ان [illegible]
کہ جس نے انکے ساتھ یہ افعال کیے ہین اسکو برا کہین اور اپنے زعم مین سمجھتے تھے کہ وہ [illegible]
علیہ وسلم نے انکو منع فرمایا کہ دہر کی بدگوئی مت کرو کہ یہ گردش تو اللہ تعالےٰ کی [illegible]
سواے اسکے کہ جو کچھ تمپر طاری ہوتا ہے وہ اسی دہر مین طاری ہوتا ہے اور دہر بھی اللہ [illegible]
ظاہر ہو گیا کہ دہریہ ونیچریہ ومانند انکے جاہل کفار جنکا یہ زعم ہے کہ نیچر یا دہر ان چیزون [illegible]
مشرک ہین اور بوجہ اندھے ہونے کے انکو اللہ تعالےٰ کی آیات قدرت نہین سوجھتی ہین حالا [illegible]
انکو بالفعل پیدا کیا ہے اسی طرح وہی انکو موت دیتا ہے اور وہی انکو مع انکے باپ دادون کے [illegible]
کرکے جمع فرماویگا اور وہ روز قیامت ہے پس وگروہ لوگ جھگڑا کرین کہ ہم نہین مانتے [illegible]
دادون کو ہمارے سامنے زندہ لاؤ تب مانینگے تو ان جاہلون کی سرکشی سے کچھ فائدہ نہوگا [illegible]
مخلوق کا دوبارہ زندہ کرکے قیامت مین جمع کرنا مقدر فرمایا ہے وہ خواہ مخواہ واقع ہوگا [illegible]

ہوویگا وقت قال اللہ تعالےٰ

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ [illegible]

اور اللہ کا راج ہے آسمانون مین اور زمین مین اور جسدن اٹھے گی قیامت ۔ اسدن [illegible]

كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا [illegible]

ہر فرقہ زانو پر بیٹھے ہین ۔ ہر فرقہ بلایا جاتا ہے اپنے اپنے دفتر کو آج بدلا پاؤگے

كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ [illegible]

ہمارا دفتر ہے بولتا ہے تمہارے کام ٹھیک ۔ ہم لکھواتے جاتے تھے جو کچھ [illegible]

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اور اللہ تعالےٰ ہی کا ہے یہ سب ملک آسمانون [illegible]
چیز کو پیدا کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور اسی کی طرف سے ہر ایک بھلائی وبرائی کی [illegible]

…تقوم الساعة يومئذ يخسر المبطلون

…خسارت نصیب ہوگی۔ ف یہ مبطلین وہ لوگ ہین جنھون نے
…ہین جنھون نے اللہ تعالے سے کفر و شرک کیا تو عمر بھر جسقدر اعمال کیے
…اور واضح ہو کہ مومنین نے جب ایمان توحید کو لیا تو وہ عین حق ہو اور اسکے
…اپنے نفس کی سرکشی سے بعض ایسے اعمال کا مرتکب ہوجاتا ہو جو اس
…ہین تو اسکا بھی یہ عمل باطل ہوتا ہو لیکن اگر وہ چونک گیا اور اس نے
…استغفار کیا اور نادم ہوا تو اللہ تعالے اس عمل باطل کو گرا دیتا ہو اور
…ندامت اسکے حق مین نیکی ہو اور روایت ہو کہ جب سفیان بن سعید
…آئے تو ایک جلسہ مین دیکھا کہ شیخ معافری ایک شخص ہو جو ایسی باتین کرتا ہو
…رحمہ اللہ تعالے نے اس سے فرمایا کہ ای شیخ کیا تمکو یہ معلوم نہین ہوا کہ اللہ تعالے
…باطل کام کرنے والون کو خسارت ہوگی یہ سنتے ہی معافری رح کا چہرہ زرد ہو گیا اور جب تک
…چہرے سے ظاہر ہوتا تھا یہان تک کہ وفات پائی رحمہ اللہ تعالے (ابن ابی حاتم) الغرض قیامت
…ہر باطل والے کو خواری و خسارت ہوگی۔ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً اور تو ہر امت کو
…ف یعنی خوف و دہشت سے اپنے گھٹنون کے بل کانپتی ہوگی اور بعض علما مفسرین نے
…شاید ہر وقت نہین ہوگی بلکہ جسوقت جہنم کو لاوینگے اور وہ ایک ہولناک آواز سے لپٹ مارے گی جس سے
…کوئی امت اسوقت باقی نہ رہیگی مگر اسکی یہی حالت ہوجائیگی کہ اپنے گھٹنون کے بل آہ و زاری کرے گی
…علیہ السلام اپنے گھٹنون کے بل ہوکر درگاہ رب العزت جل جلالہ مین التجا لاوینگے کہ الٰہی اپنی جان
…نفسی نفسی آج سوائے اپنی جان کی نجات کے میری کچھ التجا نہین ہو اور حتے کہ حضرت عیسے علیہ السلام
…کے بل ہو کر گڑگڑا وینگے کہ الٰہی آج اپنی جان کے سوا کچھ نہین مانگتا ہون آج مین اپنی والدہ مریم کے باب مین بھی
…سوائے اپنی جان کے۔ مترجم کہتا ہو کہ حدیث صحیح مین بھی یہ بیان وارد ہوا ہو کہ جہنم کی اس
…ہر شخص … اپنے گھٹنون کے بل گر پڑیگا اور جاثیہ کے یہی معنے ہین چنانچہ مجاہد و کعب احبار
…یعنے اپنے گھٹنون کے بل عاجزی کرتی ہوگی۔ اور عکرمہ رح نے کہا کہ یہان
…ہو کہ ہر امت جدا کرکے علٰحدہ کر دیجائیگی۔ شیخ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالے نے کہا
…حدیث … سے بھی اسی کی تائید نکلتی ہو اور ابن ابی حاتم نے عبداللہ بن باباہ رحمہ اللہ
…صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گویا مین تم لوگون کو دیکھ رہا ہون کہ تم لوگ جہنم سے
…شیخ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ حدیث الصور مین مذکور ہو کہ
…امتین جاثیہ ہونگی۔ اس سے دونون معنے ظاہر ہوتے ہین واللہ تعالے اعلم

Marfat.com

كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا ہر امت اپنی کتاب یعنی اپنے نامۂ اعمال کی جانب ...
امت پر اُتاری گئی تھی اُسکے موافق حساب کرنے کے لیے بلائی جائیگی۔ مترجم ...
ضرورت نہین ہو بلکہ دو ہی فریق ہین ایک فریق نے اس کتاب کو مانا اور دوسرے ...
کردیے جائینگے اور صحیح تفسیر واللہ تعالے اعلم اس مقام پر یہ ہو جو شیخ ابن کثیر ...
کتاب کی جانب بلائی جائیگی یعنے اپنے نامۂ اعمال کی جانب بلائی جائیگی کیونکہ ہر شخص ...
کتاب ہین اور انھین نامۂ اعمال پر ہر شخص کا مدار ہو لہذا فرمایا۔ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا ...
آج تمکو وہ بدلا ملیگا جو تم کرتے تھے۔ ف یعنے دنیا مین اللہ تعالے پر ایمان لانا ... کے موافق ...
سے کفر اسکے موافق بدکاریان کرنا ہر نیکی و بدی پر بدلا ملیگا جو اسی کتاب یعنی نامۂ اعمال مین ہر ذرہ ...
اعمال مذکور ہین۔ هَٰذَا كِتَابُنَا يَنطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ یہ ہماری لکھوائی کتاب ہو جو ...
بالکل حق بولتی ہو۔ ف یعنے سچے سچے تمہارے اعمال بدون ایک ذرہ کمی یا زیادتی کے ... نامۂ اعمال
إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ہماری یہ شان ہو کہ جو کچھ تم کرتے تھے سب ہم لکھواتے تھے۔ ف ...
حکم دیا تھا کہ ان لوگون کے ذرہ ذرہ اعمال لکھتے جاؤ پس یہ وقت ہوگا کہ کفار و مشرکین بدکار مبطلین اپنے نامۂ اعمال سے ...
اور جہنم ہولناک کو دیکھکر وحشت مین ڈوبے ہونگے و قد قال تعالے و وضع الکتاب فتری المجرمین مشفقین مما ...
یا ویلتنا ما لهذا الکتاب لا یغادر صغیرة ولا کبیرة الا احصاها و وجدوا ما عملوا حاضرا ولا یظلم ربک احدا یعنے نامۂ اعمال
جا دینگے تب تو مجرم بدکارون کو اس حالت مین دیکھیگا کہ جو کچھ اس نامۂ اعمال مین مکتوب ہو اُس سے ڈرتے ...
ہونگے اور کہتے ہونگے کہ ہائے ہماری بربادی کہ اس کتاب کی عجیب شان ہو کہ نہ اُس نے چھوٹی بات ...
بات چھوڑی مگر سب ہی کو گھیر لیا ہو اور جو کچھ وہ لوگ کرتے تھے اُسکو سامنے پاوینگے اور تیرا رب کسی پر کچھ ظلم نہین ...
مترجم کہتا ہو کہ یہ غفلت و نسیان اسی جہان کے ساتھ خاص ہو کیونکہ یہ اس جسم کا خاصہ ہو ...
کے سامنے اُسکی تمام عمر کے افعال نیک و بد حاضر ہونگے ولیکن بندۂ مومن نے جن افعال سے مغفرت مانگی وہ ...
واللہ تعالے اعلم۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ نے یہ آیت پڑھی انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ...
کرام کاتبین ان بندون کے اعمال لکھتے ہین پھر انکو لیکر آسمان کو جاتے ہین اور وہاں ... کتاب سے ...
جنکے پاس لوح محفوظ سے ہر فرد بشر کے افعال مقدر ظاہر کردیے گئے ہین جو اللہ ...
فرمائے تھے پس جب نامۂ اعمال کو اس دیوان ازل سے مقابلہ کرتے ہین تو ایک حرف ...
سبحان الملک القدوس (رواہ الطبرانی والحاکم وغیرہ) اور اسی کے مانند حضرت عبد اللہ ...
اور اس قول کے موافق گویا ملائکہ کرام کاتبین کی تحریر سے ان ملائکہ نے لکھ لیا ہو ...
مفسرین رحمہ کے نزدیک استنساخ کے معنے بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ یہ ہین کہ ...
محفوظ سے نقل کیا جاتا ہو۔ اور بعض نے کہا کہ ہر ایک کے نامۂ اعمال سے روزانہ ...

Marfat.com

[illegible] مترجم کہتا ہو کہ قول صواب اس مقام پر یہ ہو کہ جو کچھ واحد بنی
[illegible] میں یہ مراد نہیں ہو بلکہ آیت قدسی سے اسی قدر ظاہر ہوتا ہو کہ ہر شخص جو کچھ نیک و بد
[illegible] کے حکم سے ملائکہ کرام کاتبین لکھتے جاتے تھے - اور یہ نامۂ اعمال قیامت کے روز جملہ مجرموں
[illegible] ذرہ برابر بھی تفاوت نہو گا - پھر واضح ہو کہ ملائکہ کے واسطے ہر روز معرفت الٰہیہ سے یہ نمونۂ قدرت
[illegible] القدر میں ہر شخص کے واسطے جو کچھ روزانہ مقدر ہو تمام سال کا حصہ لوح محفوظ سے ایک درجہ کے
[illegible] نامۂ اعمال روزانہ لکھنے کے واسطے کرام کاتبین ہیں جب انکے نامۂ اعمال کو لیکر سالانہ دیوان سے
[illegible] عزوجل نے ازل میں اپنے علم قدیم سے ہر شخص پر مقدر فرمایا ہو تو ٹھیک پورا اُترتا ہو اسمیں ذرہ برابر
فرق نہیں ہوتا پھر یہی نامۂ اعمال قیامت میں روبرو ہونگے

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ○

سو جو لوگ یقین لائے ہیں اور بھلے کام کیے سو انکو داخل کریگا انکا رب اپنی مہر میں یہ جو ہی ہے صریح مراد ملنی

وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَلَمْ تَكُنْ آيٰتِي تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ○ وَإِذَا قِيلَ

اور جو منکر ہوئے کیا تمکو سنائی نہ جاتی تھیں باتیں میری پھر تمنے غرور کیا اور ہو رہے تم لوگ گنہگار اور جب کہیے

إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِنْ نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ

کہ وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے اور اس گھڑی میں دھوکا نہیں تم کہتے ہم نہیں سمجھتے کیا ہے وہ گھڑی ہمکو آتا ہے تو ایک خیال سا اور ہمکو

بِمُسْتَيْقِنِينَ ○ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئٰتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ○ وَقِيلَ الْيَوْمَ

یقین نہیں ہوتا اور کھلیں انپر برائیاں ان کاموں کی جو کیے تھے اور الٹ پڑے انپر جس چیز سے ٹھٹھا کرتے تھے اور حکم ہوا آج

نَنْسٰكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَأْوٰكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِينَ ○ ذٰلِكُمْ بِأَنَّكُمُ

ہم تمکو بھلا دینگے جیسے تمنے بھلا دیا اپنے اسدن کا ملنا اور گھر تمہارا دوزخ ہے اور کوئی نہیں تمہارے مددگار یہ تم پر اسواسطے کہ

اتَّخَذْتُمْ آيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ

تمنے پکڑا اللہ کی باتوں کو ٹھٹھا اور بہکے دنیا کے جینے پر سو آج نہ انکو نکالنا ہے وہاں سے اور نہ انسے

يُسْتَعْتَبُونَ ○ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ○ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ

کوئی منانا مانگے سو اللہ کو ہے سب خوبی جو رب ہے آسمانوں کا اور رب ہے زمین کا اور رب سارے جہان کا اور اسی کو بڑائی ہے

ع ۱۱ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

آسمانوں میں اور زمین میں اور وہی ہے زبردست حکمت والا

[illegible] سب اولین و آخرین زندہ کرکے میدان حشر میں جمع کیے جاوینگے
[illegible] نامۂ اعمال [illegible] بغیر کمی وبیشی کے موجود ہوگا اور اسی نامۂ اعمال پر
[illegible] اللہ تعالے نے ہر ایک فریق کے انجام کو بیان فرمایا

بقولہ تعالے فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ
لائے اور نیک کام کیے تھے تو اب انکو انکا پروردگار اپنی رحمت مین داخل فرمائیگا
محل رہنے کہا یعنے جنت مین داخل فرمائیگا اور بیضاوی رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ رحمت الٰہی
اور جنت بھی اسی رحمت مین سے ہے۔ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۔ یہ بات مین مراد
کو انتہا درجہ کی مراد جو کچھ چاہیے وہ یہی ہے کہ اللہ تعالے اُسکو اپنی رحمت مین داخل فرماوے
بندون کے نامہ اعمال مین اللہ تعالے و ملائکہ و رسولون و کتابون و دار آخرت پر ایمان ہوگا اور انکے نامہ اعمال
صالحہ ہونگے تو ایسے بندے اپنی انتہا مراد کو پہونچینگے کہ اللہ تعالے اُنکو اپنی رحمت و جنت مین داخل
وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور رہے وہ بندے جنھون نے کفر کیا۔ ف مثلاً اللہ تعالے کو نہ بھی
و بت و مسیح وغیرہ کو معبود بنایا یا علماء و فقیرون کو اپنا معبود بنایا کہ جو کچھ وہ کہین وہی ہمارا ایمان ہے یا اللہ تعالے
سے انکار کیا یا اللہ تعالے کے ملائکہ سے یا کسی رسول سے یا کسی کتاب سے انکار کیا یا آخرت کی زندگی سے انکار کیا
نامہ اعمال تمام کفر و بدکاریون سے سیاہ ہونگے پس اُنکو جھڑکا جائیگا اور ملائکہ غضب اُنسے کہینگے کہ اللہ تعالے
و غضب فرماتا ہے اور کہتا ہے اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ کیا
کہ میری آیات قرآنی تمپر پڑھی جاتی تھین پھر تم نے تکبر کیا اور تم قوم مجرم رہے۔ ف یعنے تم نے میری آ
قرآنی کو ماننے سے سرکشی کی اور اکیلے اللہ وحدہ لاشریک کو اپنا خدا ماننے سے نفرت کی اور رسول کو جھوٹا بتایا
کی زندگی سے انکار کیا اور بدکاریان کماتے رہے وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ
اور جب تم سے یہ کہا گیا کہ اللہ تعالے کا وعدہ برحق ہے اور قیامت آنے مین کچھ شک نہین ہے قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ
مَا السَّاعَةُ تو تم نے کہا تھا کہ ہم نہین جانتے کہ قیامت کیا چیز ہے۔ ف ہمکو کوئی چیز نظر نہین آتی
باپ دادے جب سے مرے کبھی کوئی زندہ ہو کر نہ آیا اور گلی سڑی ہوئی ہڈیان بھلا کیا زندہ ہونگی ہان یہ لو
خیالات گے ہزارون برس سے کہتے آتے ہین کہ ایک قیامت ہوگی ویسے ہی تم لوگ بھی بکتے ہو ہمارے
نو سمجھانے لوگون نے نوجوانون کے ڈرانے و دھمکانے کے لیے یہ خیال بنایا تھا جیسے بچون کو خوفناک
ڈرا دیتے ہین تاکہ وہ ضد نہ کرین مگر تم لوگون نے قیامت کو سچا مان لیا۔ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا
اور ہم تو ایک گمان ہی گمان کرتے ہین اور ہمکو کچھ یقین نہین آتا ہے۔ ف غرض کافرون کو انکے
اُنکے سب بداقوال سنائے جائینگے کہ تم لوگ اہل ایمان سے جو تمکو آیات الٰہی سناتے
جواب دیتے اور الٹا انکو احمق بناتے تھے اب آج تمکو کھل گیا کہ جو کچھ وہ کہتے تھے وہ سچ
مَا عَمِلُوْا اور ان کافرون کو انکے اعمال کی برائیان کھل گئین۔ ف کہ جو کچھ
نہایت خبیث و خراب تھا اور اہل حق کے ساتھ جو کچھ بدگمانیان کرتے تھے
كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور جس چیز سے یہ لوگ ٹھٹھا کیا کرتے تھے

Marfat.com

[illegible] دوزخ والی جہنم کو حرہوا اور اہل ایمان کو ان خیالات پر احمق بناتے تھے
[illegible] کی راہ باقی نہین رہی اور ظاہر ہو گیا کہ یہ لوگ خود بے انتہا احمق تھے
[illegible] کیا کہ جب انھین پڑے تو کسی طرف نجات کی راہ نہ نکلی وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنْسٰكُمْ
[illegible] اور ان کافرون سے کہدیا گیا کہ آج ہم تمکو بھلاتے ہین جیسے تم نے اپنے اس دن
[illegible] یعنی جب کافرون کو ملائکہ غضبی اُنکے نامۂ اعمال کی بدکرداریان اُنکو سُنا کر ملامت کرینگے اور
[illegible] جسکو جھوٹ سمجھکر ہنستے تھے وہ ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہی تو اسی حالت مین اللہ تعالے
[illegible] کی زبانی اُنکو یہ حکم پہونچایا جائیگا کہ اے ملعونو جسطرح تم نے آیات الٰہی کو جھٹلایا اور رسولون کی باتون
[illegible] قیامت کو فراموش کر دیا اور اپنے انجام کے اس دن کو بھلا دیا یون ہی آج ہم تمکو فراموش کرتے ہین یعنے تمھارے
[illegible] کیا جائیگا جو بھولی ہوئی چیز کے ساتھ ہوتا ہی کیونکہ تم نے عمداً اس روز قیامت و عذاب جہنم کو بھلایا تھا
وَمَأْوٰىكُمُ النَّارُ اور تمھارا ٹھکانا آگ ہی۔ ف اسکے سوائے تمھارا کہین ٹھکانا نہین ہی وَمَا لَكُمْ مِّنْ
نّٰصِرِيْنَ اور تمھارے واسطے کوئی بھی نصرت دینے والا نہین ہی۔ ف کیونکہ اللہ تعالے کے مقابلہ مین کسی
[illegible] کی مجال نہین ہی اور جن بندون کی آبرو اللہ تعالے کے یہان معلوم ہی یعنے وہ اللہ تعالے کے متقی بندے
ہین تو وہ خود ایسے لوگون کے دشمن ہین جنھون نے اللہ تعالے سے کفر و انکار کیا وہ سفارش بھی نہین کرینگے اور اگر
[illegible] اللہ تعالے سے فریاد کرو تو آج تمھاری فریاد نہین سُنی جائیگی بلکہ گویا تم فراموش کر دیے گئے۔ ذٰلِكُمْ
بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا یہ سب غضب تم پر اس وجہ سے ہی کہ
تم نے اللہ تعالے کی آیات کو مضحکہ بنایا اور دنیا کی زندگی نے تمکو اپنے فریب مین لبھایا۔ ف پس تم نے دنیا ے
[illegible] کو جان و دل سے مان لیا اور اللہ تعالے کی آیات سے ہر طرح بے ادبی کی۔ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا
وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ پس آج یہ لوگ اس عذاب جہنم سے نہین نکالے جائینگے اور نہ اُنکو عذر کرنے کا موقع
دیا جائیگا۔ ف یعنی یہ نہوگا کہ عتاب کر کے چھوڑ دیے جاوین بلکہ اپنے کیے کا بدلا پاوینگے یعنے بغیر حساب و بغیر
[illegible] کے جہنم مین داخل کر دیے جاوینگے کیونکہ اللہ تعالے نے یہ دن مقرر کیا اور سب کو اُس سے آگاہ کر دیا کہ اس
[illegible] رحمت الٰہی کا ظہور بدرجہ کمال ہوگا اور اسی دن غضب الٰہی کا ظہور بھی بدرجہ کمال ہوگا پس جنھون نے رحمت الٰہی کو
[illegible] وہ کمال رحمت سے سرفراز ہونگے اور جن کافرون و بدکارون نے غضب الٰہی کو کمایا اور وہ کفر و شرک کیے
[illegible] کمال غضب مین پڑینگے اور وہ جہنم ہی۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
[illegible] تعالے ہی کے واسطے حمد ہی جو آسمانون کا رب ہی اور زمین کا رب ہی سب عالمون کا پروردگار ہی۔ ف
[illegible] شان ہی وہ بدرجہ کمال ہی اور وہی اپنی صفات و افعال مین محمود ہی جو کچھ وہ کرے سب حق ہی اور
[illegible] سے اسکی شان مین کوئی مجال نہین۔ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور آسمانون و زمین مین اسی کی کبریائی ہی اور وہی عزیز حکیم ہی۔ ف عظمت و تکبر فقط اللہ عزوجل

Marfat.com

کی شان ہو اور بندہ تو مخلوق ہو اور اپنے خالق عزوجل ...
تکبر جتاوے وہ جہنمی ہو کما فی حدیث الصحیح - جیسے ابلیس او جو تکبر ...
کے رسول و آیات سے تکبر کیا تو جہنم مین ڈالے گئے اور اللہ تعالے عزیز ...
کچھ ہستی نہین جو اُسکے حکم کو روکے پس جہنمیون کو بچانے والا کوئی نہین ...
اپنے ملک مین جاری فرمایا وہ عین حکمت ہو اگرچہ کسی کافر کی سمجھ مین ...
مین ماخوذ ہوگا اور خالق عزوجل عزیز کے قہر سے وہ اپنی حماقت و بدکاری ...
سرکشی کا وبال اُسی کی جان پر ہو والحمد للہ رب العالمین ...

تم الجزء الخامس والعشرون من تفسیر المواهب ویتلوہ السادس
والعشرون انشاء اللہ تعالی من سورۃ الاحقاف وللہ الحمد والمنۃ
والنهاية

تمت

...الدین کرمانی محشی

...احمد محمد احمد

...کبری - از مولانا

...ان - در حلت و حرمت

رساله قاضی قطب - ...

...

Marfat.com

فتح القدیر از امام کمال الدین بن الہمام نہایت
مستند با عظمت شرح مشہور و معروف اور
آخرین تکملہ زین الدین آفندی کامل چار
مجلد ضخیم جدید الطبع۔

ہدایہ - حاشیہ جدید نہایت عمدہ زوائد و
فوائد بہ تحشی مولانا محمد حسن سنبھلی مرحوم ہر چہار
جلد کامل دو مجلدات مین بشرح ذیل۔
۱- جلدین اولین عبادات -
۲- جلدین آخرین معاملات -

فتاوائے عالمگیری - ہر چہار جلد کامل در مجلد

ہدایہ مع شرح الکفایہ - از سید جلال الدین
کرلانی بہت معروف و مستند متداول چار جلد
مین اس شرح ہدایہ پر حاشیے بہت مستند
لکھے گئے ہین بہ تفصیل ذیل -
ایضاً جلد اول و ثانی تا آخر کتاب النکاح -
ایضاً جلد سوم و چہارم تا آخر کتاب -

فتاوی قاضیخان مع سراجیہ - از امام
قاضی حسن بن منصور قاضی خان مستند معتمد
معروف متداول دو مجلد کامل -

شرح وقایہ - از امام صدر الشریعہ جلی قلم
مع کامل حاشیہ ذخیرۃ العقبی یوسف ابن جنید
جلپی داخل درس تقطیع کلان خوشخط و صحیح -

شرح وقایہ خرد - مع دائرہ ہندیہ متوسط قلم -

ذخیرۃ العقبی - حاشیہ شرح وقایہ از یوسف
بن جنید جلپی متداول معروف -

اشباہ والنظائر - مع شرح حموی معروف
مستند متداول -

ملا مسکین - شرح [illegible]
کنز الدقائق - محشی متداول [illegible]
مستخلص الحقائق - شرح [illegible]
مشہور متداول -

عینی شرح کنز الدقائق - محشی ہر چہار
جلد مستند معروف متداول دو مجلدین -
(۱) جلدین اولین عبادات مین -
(۲) جلدین آخرین معاملات مین -

مختصر وقایہ محشی - از امام صدر الشریعۃ
درسی متداول -

عدۃ البضاعۃ - فی مسائل الرضاعۃ از
مولوی تراب علی مرحوم -

قدوری محشی - تالیف امام ابوالحسن
درسی متداول -

اخلاق و تصوف اردو

جامع الاخلاق - ترجمہ اخلاق جلالی -
تہذیب النفوس - از سید فخر الدین حسین -
باب دانش - مؤلفہ مولوی محمد کریم بخش -
اوقات عزیزی - از سید غلام حیدر خان -
ترجمہ عوارف المعارف - کامل دو جلد
مین مترجمہ مولانا ابوالحسن فرید آبادی -
خزینۂ دانش - ہوشمندی کی تعلیم از مولوی
محمد کریم بخش -
بستان تہذیب - جامع اخلاق و ادب
مرتبہ نواب حاجی محمد عمر علیخان بہادر [illegible]
بحر الحقیقت - اصلاح [illegible]
النجیات - اخلاق [illegible]

[illegible]
تہذیب الاخلاق [illegible]
پیراہن یوسفی - از [illegible]
کا نظم شعر بہ شعر ادر [illegible]
مطالب مع فوائد تصوف [illegible]
بتفصیل ذیل -
(جلد اول) ترجمۂ دفتر [illegible]
(جلد دوم) ترجمۂ دفتر [illegible]
اخلاق رضی - مصنفہ [illegible]
شجرۂ معرفت محشی - [illegible]
مترجمۂ سید غلام حیدر صاحب
تحفۂ سروری - نظم آداب [illegible]
از مفتی غلام سرور -
کنز الاسرار - ترجمہ [illegible]
قدس سرہ ہوا [illegible]
غلام حیدر خان -
چشمۂ فیض [illegible]
کلام [illegible]
از مولوی [illegible]

Marfat.com

يعلمكم الكتاب والحكمة ويعلمكم ما لم تكونوا تعلمون

مفتاح کنوز اسرار ربانی منشور لامع النور فیوض سبحانی مجموعۂ معارف وحقائق ذخیرۂ اسرار ودقائق جس میں تفسیر شیخ امام عماد الدین ابو الفدا اسمٰعیل بن عمر بن کثیر القرشی الدمشقی وتفسیر امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری وغیرہ اکابر کے افادات کے ساتھ عقائد اہل سنت کی رعایت کی گئی ہے ترجمہ مع تفسیر

المرسوم بہ

تفسیر مواہب الرحمٰن

المشتہر بہ

جامع البیان

مصنفہ

حبر العلوم العقلیۃ النقلیۃ بحر الفنون الفرعیۃ والاصلیۃ قاطع شبہات الملحدین دافع مکائد المعاندین حاوی الفضائل والفواضل عمدۃ الاجلۃ والاماثل المتفرد بالعلم الخفی والجلی مولانا مولوی سید امیر علی صاحب مفتی فتاوی الہندیہ ترجمۂ عالمگیری وعین الہدایہ دام ظلہ العالی بدوام الایام واللیالی

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحسن وخوبی چھپی

حق تصنیف کتاب ہذا بحق نولکشور پریس محفوظ ومحدود ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

سورة الاحقاف مكية وهي خمس و ثلثون اية واربعة ركوعات

...مین ایک وادی ہی جہان قوم عاد رہا کرتے تھے اور اس سورۂ مبارک کا نام ہی جسپر ہم لوگون کو واقف کیا گیا ہی اور ناموں کے
...مین ہی بعض نے کہا کہ احقاف جمع حقف بمعنے تودۂ ریگ ہی مترجم کہتا ہی کہ شاید قوم عاد ایک وقت مین اس وادی سبزہ زار
...جب انھون نے حضرت ہود علیہ السلام سے کفر کیا اور اللہ تعالے سے کفر و شرک مین اصرار کیا اور ان پر عذاب شدید طاری ہوا
...ریگستان خراب ہو گیا واللہ تعالے اعلم پھر یہ سورہ مبارک سب کے قول مین مکیہ ہی یعنے ہجرت سے پہلے نازل ہوا ہی چنانچہ ابن عباس و ابن الزبیر
...مکہ مین اسکا نزول ہوا ہی لیکن شیخ جلال الدین محلی نے کہا کہ اسمین سے چند آیات البتہ مستثنی سمجھی جاتی ہین اول قولہ تعالے
...ان کان من عند اللہ الآیہ۔ دوم قولہ تعالے فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل الآیہ۔ اور سوم قولہ تعالے ووصینا الانسان بوالدیہ
...اساطیر الاولین تک پس ان آیات کے مستثنی ہونے کے یہ معنے کہ بعد ہجرت کے مدینہ مین نازل ہوئی ہین۔ اس سورۂ
...آیات کا شمار ۳۵ یا ۳۴ ہی اہل تفسیر وغیرہ نے کہا کہ شمار مین اختلاف کی وجہ یہ ہی کہ حٰمٓ ایک آیت ہی یا نہین ہی پس اگر اسکو ایک آیت
...جائے تو ۳۵ ہین۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سورۂ احقاف پڑھائی اور یہی سورۂ مبارک
...شخص دیگر کو بھی پڑھائی ہی پھر جب میری قرارت مین اور اسکی قرارت مین تفاوت نظر آیا تو مین نے اس سے پوچھا کہ تمکو یہ سورہ کس نے پڑھایا
...مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہی مین نے کہا کہ واللہ مجھے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورہ پڑھایا حالانکہ تیری
...فرق ہی پس ہم دونون ملکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے تو مجھے اس طرح
...آپنے فرمایا کہ ہان پھر دوسرے شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے تو مجھے اسطرح پڑھایا ہی فرمایا کہ ہان پھر ہمنے دیکھا کہ آپکا چہرہ مبارک
...ہو گیا اور فرمایا کہ تم مین سے جسنے جسطرح سنا ہی اسیطرح پڑھے اور اختلاف مت کرو کہ تم سے اگلے لوگ اسیوجہ سے برباد ہوئے کہ انھون نے
...اختلاف کیا۔ مترجم کہتا ہی کہ اسیکے مانند حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معاملہ ... ہشام بن الحارث رضی اللہ عنہ کے ساتھ
...سابق مین صحاح سے منقول ہو چکا اور شاید کہ اس سورہ مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ واقع ہوا ہو واللہ تعالے اعلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی

...تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝

اتارا — کتاب کا ہی — اللہ سے — جو زبردست ہی — حکمت والا

...السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيْنَ

...اور زمین — اور جو انکے بیچ ہی — سوا ایک کام پر — اور ایک ٹھہرے وعدے پر — اور جو

كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُ...

منکر ہین۔ ڈر سنایا نہین دھیان کرتے توکہہ بھلا دیکھو تو جنکو پکارتے ہو اللہ کے سوا

خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِى السَّمٰوٰتِ اِیْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ

کیا بنایا زمین مین یا کچھ اونکا ساجھا ہی آسمانون مین لاؤ میرے پاس کوئی کتاب ...

مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ...

کوئی علم اگر ہو تم سچے اور اوس سے بہکا کون جو پکارے اللہ کے سوائے ایسے کو

يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّا...

پونہچے اوسکی پکارکو دن قیامت تک اور اونکو خبر نہین انکے پکارنے کی اور جب لوگ جمع ہونگے

كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝

وہ ہونگے اونکے دشمن اور ہونگے اونکے پوجنے سے منکر

حٰمٓ۔ اللہ تعالے اس کلام کی تاویل کو خوہی خوب جانتا ہی اور تاویل سے یہ مراد ہی کہ اس کلام کی حقیقی مراد کو سوائے اللہ تعالے کے کوئی نہین جانتا ہی ہان اسمین بہت سے اسرار و اشارات ہین تو بعضے اسرار متعلق بشان نبوت ہین پس اونکو سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی نہین جانتا ہی اور بعضے آسان ہین مگر اونکو بھی وہ علما جانتے ہین جو علم مین راسخ ہین امام مالک رح نے کہا کہ عالم راسخ وہ عالم ہوتا ہی جو اپنے اعتقاد مین حق پر ہو اور موافق علم کے عمل کرتا ہو۔ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ یہ تنزیل کتاب از جانب اللہ العزیز الحکیم ہی ف اسکی تفسیر سابق مین بیان ہو چکی ہی اور خلاصہ یہ ہی کہ اس کتاب مجید کو اللہ تعالے نے نازل فرمایا جسکی عزت کے ظہور سے اس کتاب مین انتہا درجہ کا اعجاز ہی جو تا قیامت سب آدمیون پر حجت ہی کیونکہ اس معجزہ کا کبھی کوئی آدمی مقابلہ نہین کرسکتا ہی اور حکیم عزوجل کی شان کا اسمین یہ ظہور ہی کہ جو راہ مستقیم اسمین بیان فرمائی گئی وہ کمال حکمت ہی جسکے خلاف کی مجال نہین ہی اسواسطے کہ اللہ تعالے نے آدمی مین فرشتہ کا جزو اور شیطان کا جزو مرکب فرمایا ہی پھر انسان کے افراد قیامت تک کروڑون نے انتہا پیدا ہونے والے ہین اور جسطرح ہر ایک کی ظاہری صورت مین دوسرے سے فرق ہوتا ہی اسیطرح اونکے باطنی اخلاق مین بھی تفاوت ہی پس یہ کروڑہا بیشمار اختلافات واقع ہوے اور اللہ تعالے نے کتاب مجید کو ان سب کے واسطے ہادی بنایا ہی تو اسمین ہر ایک کے مناسب راہ مستقیم کا طریقہ رکھا ہی مثلاً راہ مستقیم مین ایک شخص فرائض وسنن ادا کرتا اور دن مین روزہ رکھتا اور رات مین عبادت کرتا ہی اور دوسرے کے حق مین یہ طریقہ مضر ہی بلکہ وہ فرائض و عبادات ادا کرتا ہی ولیکن ہمیشہ روزہ رکھنے سے فرائض مین بھی قصور ہوتا ہی تو وہ فرض چھوڑکر ہمیشہ نفل روزہ نہین رکھ سکتا ہی وعلی ہذا القیاس افراد انسانی مین بعض تفاوت ہی بعض کو فقیری لائق ہی اور بعض کے حق مین تونگری مناسب ہی اور بعض مین درجۂ اوسط موزون ہی اور یہ سب عالم ... اور باطنی ریاضات ومراقبات مین بے انتہا تفاوت نکلتا ہی حالانکہ اس کتاب مجید مین سب کے واسطے راہ ... نہین ہی اسواسطے کہ جو شخص ہر ایک فرد بشر کی ماہیت سے آگاہ ہو بلکہ جو لوگ قیامت تک پیدا ہونگے ... وخصلت سے واقف ہو تب وہ البتہ سب کے لائق ایک محکم طریقہ بتلا سکتا ہی جس طریقہ مین ہر ایک ...

Marfat.com

سبحانہ تعالے کے تمام جہان جن وانس وملائکہ سے غیر ممکن ہی پس جب کتاب مجید کو اللہ تعالے نے اس
نازل فرمایا تو سمجھ لینا چاہیے کہ اوسکی مخلوقات کچھ باطل نہین ہی بلکہ عین حکمت ہی۔ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى۔ ہمنے ان آسمانون وزمین کو اور جو کچھ ان دونون کے درمیان
ہی نہین پیدا کیا مگر بحق ومیعاد مسمی ف یعنے ہمنے ان مخلوقات کو جہانتک تم دیکھتے ہو اسی طور پر پیدا کیا کہ انکی پیدایش
یعنے باطل نہین بلکہ سراسر حکمت ہی اور انکی پیدایش ایک میعاد مقرر کے ساتھ ہی یعنے قیامت تک اس پیدایش کا طریقہ یون ہی
چلا جائیگا اور جب یہ میعاد پوری ہوگی تو اللہ تعالے انکی حکمت کے نتائج ظاہر فرمانے کے لیے سب اولین وآخرین کو جمع فرماکر اونکی
کارگذاری کا نتیجہ اونکو عطا کریگا لہذا دنیا مین ہر فریق کے واسطے اونکا پیشوا بھیجدیا جسنے اللہ تعالے کی آیات سے اپنے فریق کو آگاہ
کیا کہ تمہارے واسطے دو ہی طریقہ ہین اگر تم اللہ تعالے کی وحدانیت اور اوسکی طاعات کماؤ تو اوس میعاد مقرر پر تمہارے واسطے دائمی زندگی
وراحت جنت ہی پس اہل ایمان نے اسکو یقین کیا بلکہ ہادی برحق کا شکریہ ادا کیا اور اگر تم لوگ اللہ تعالے سے منہ موڑکر اپنی رائے
سے کوئی طریقہ اختیار کرو اور اپنے جی کو اپنا خدا بناؤ تو تمہارے واسطے میعاد مقرر پر خواری وعذاب جہنم ہی پس مومنون نے اپنے جی کی
پیروی چھوڑدی اور جو کچھ رسول برحق نے طریقہ بتلایا اوسی پر عمل کیا۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ۔ اور جن
لوگون نے نہ مانا تو وہ لوگ جس بات سے ڈرائے گئے تھے منہ پھیرنے والے ہین ف چنانچہ بکثرت کافرون نے حضرت محمد رسول اللہ
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کیا اور آپ کی ہدایت کو سچ نہ مانا اور جس عذاب سے ڈرائے گئے تھے اور جو آیات الٰہی اونکو
سنائی گئین سب سے بے پروائی کرکے منہ پھیر لیا تو ان کافرون کا معاملہ دنیاوی زندگی مین اونکے جی کے ہاتھ ہی اور اونکا جی ہمیشہ اپنے
شیطان کی باتین قبول کرتا ہی تو انھون نے درحقیقت شیطان کی پیروی کرلی اور اوسنے ان لوگون کو یہ حماقت سمجھائی کہ زمانہ سابق
مین فلان وفلان بندے بڑے بزرگ ولی کامل گذرے ہین جو وہ کہتے تھے وہ ہوجاتا تھا اور اب بھی مرنے کے بعد اونکی روحین ابھی
دنیا مین آزاد پھرتی ہین تم اونکے نام کی مورت بناؤ اور اوسکا مان دان کرو تو وہ اسی مورت مین آجاوین پھر تم جو کچھ اونسے مانگو وہ
پاؤگے کیونکہ اولیا کو اب بھی اپنے معتقدون کے حق مین تصرف کرنے کی قدرت حاصل ہی اور تم کو اونکی ذات سے دنیا مین ہر طرح مال و
دولت واولاد وعزت حاصل ہوگی اور اسکے سوائے تم چاہتے کیا ہو کیونکہ اگر دنیا مین جب تک تمہاری زندگی ہی یہی نہ ملا تو عمر برباد
ہوئی پھر مرنے کے بعد خاک ہوجاؤگے تب پھر کیا پاؤگے کیونکہ مسلمانون نے جس بات کا اعتقاد کیا ہی وہ دل خوش کرنیکا خیال ہی
ورنہ مرکر خاک ہوجانے کے بعد بھلا کوئی زندہ ہوا ہی غرضکہ ان کافرون نے اپنے شیطان کے کل خیالات اپنے نفس کے موافق پاکر خوشی سے
قبول کیے اور جو کچھ اوسنے سمجھایا اوسی پر عمل کیا اور وہ مورتین بناکر فلان وفلان کے نامزد کین اور اپنے خیال کے موافق یقین
کیا کہ اوس بزرگ کی روح اسمین آگئی پھر اوسکے سامنے ہر طرح کی پوجا پاٹ کرنے لگے کبھی اوسپر ہار وپھول لیکر چڑھائے اور کبھی جانور بھینٹ
چڑھایا غرضکہ جو خیالات اونکو شیطان سمجھاتا گیا اوسکی فرمانبرداری کرتے گئے تو درحقیقت ان لوگون نے اسی شیطان کو اپنا خدا بنایا
اسیکی فرمانبرداری کرنے لگے اور جن لوگون کا نام درمیان مین رکھا ہی اون بیچارون کو ان حرکات سے خبر بھی نہین ہی
کمان سے یہی اعتقاد جمائے بیٹھے ہین کہ یہ مورت اب سب قدرت والی ہی اور یہی ہمکو اولاد ورزق دیتی ہی اور لات وعزی وہبل وغیرہ
انکے نام کے اور اگر کبھی یہ دیوتا کچھ خفا ہوجاوین تو اونکا ناس کردین کیونکہ ان احمقون نے اپنی زندگی وموت اونہین کے ہاتھ سمجھی ہی

Marfat.com

اور ان گمراہوں کی حماقت و گمراہی نے انتہا پہونچی۔ قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ [illegible]
مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَھُمْ شِرْکٌ فِی السَّمٰوٰتِ ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان گمراہوں [illegible]
کہ اللہ تعالٰے کے سوائے جن لوگوں کو تم پکارتے ہو مجھے دکھلاؤ کہ وہ کون چیز ہے جسکو انہوں [illegible]
یا آسمانوں میں ان لوگوں کی کچھ شرکت ہے ف یعنے تم لوگ اپنی اولاد و رزق وغیرہ ان [illegible]
بھلا ان میں کسی چیز کے پیدا کرنے کی قدرت ہے پس زمین میں سے وہ کون سی چیز ہے جسکو تمہارے [illegible]
گھاس کی ایک پتی ہی دکھلاؤ جو تمہارے معبودوں نے بنائی ہو اور اگر زمین میں اونکی بنائی ہوئی ایک [illegible]
اللہ تعالٰے کا ساجھی اور عبادت میں اوسکا شریک بتلاتے ہو اگر زمین میں نہیں تو کیا آسمانوں میں [illegible]
بِکِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ ھٰذَآ اَوْ اَثٰرَۃٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۔ تم لوگ میرے پاس [illegible]
یا علم معرفت کا کوئی نشان لاؤ اگر تم سچے ہو ف یعنے تم لوگوں نے ان مورتوں کی جانب جو اعتقادات ایسے [illegible]
وہ کس دلیل سے جمائے کیا تمکو اس سے پہلے کوئی کتاب حاصل ہوئی تھی جو اللہ تعالٰے کی طرف سے غیب کی وحی [illegible]
کہ یہ تمہارے گڑھے ہوئے خیالات ٹھیک ہیں یا کوئی علم تمکو پہونچا جو اثر بعد اثر کے نسلاً بعد نسل متواتر چلا آیا [illegible]
کہ یہ تمہارے بنائے ہوئے دیوتا و مورتیں سب قدرت والی ہیں اور تمکو انھیں کی عبادت کرنی چاہیئے پس اگر سچے ہو تو لاؤ [illegible]
لکھا کہ اللہ عزوجل نے ان آیات سے ان جھوٹے مشرکوں کو عاجز کرکے رُلا دیا اور اونکی حماقت کو فاش کر دیا کہ ان لوگوں نے پیغمبر علیہ [illegible]
سے معجزات و اضحات دیکھے اور اللہ تعالٰے نے اپنے پیغمبر کو انکے درمیان بہت اعلیٰ خاندان میں سے بچپن سے پرورش فرمایا [illegible]
پڑھنے پڑھانے کا بھی کوئی حق استادی اوسپر نہیں رکھا پھر اپنی ہی تعلیم سے اوسپر وحی نازل فرمائی اور وہ بھی ایسی وحی پاک [illegible]
اور جسمیں کمال حکمت کے دقائق وہ موجود ہیں جو دنیاوی طریقہ میں بھی ہزاروں برس سے پڑھے لکھے ہوؤں کو نصیب ہوئے [illegible]
کافروں نے اس رسول معظم سے اور آیات بینات و معجزات یقینی سے انکار کر دیا حالانکہ یہاں قطعی دلائل موجود تھے [illegible]
نے یہی اپنے شیطان کے خیالات یقین کر لیے جو محض مہمل بلا دلیل و بالکل واہی ہیں کہ نہ اوسپر کوئی عقلی دلیل ہے اور نہ نقلی دلیل [illegible]
ایک یہی خیال دیکھو کہ ایک پتھر کو اپنے ہاتھ سے اٹھا لایا اور اوسکو دھو کر ایک جگہ رکھا یہ وہی پتھر ہے جو ادھر ادھر [illegible]
جنگل کے جانور اوسپر پیشاب کرتے تھے اب کمبخت یہ یقین کر بیٹھا کہ اسمیں فلاں بندے کی روح آگئی ہے بھلا اس حماقت کی [illegible]
اس سے بڑھکر یہ کہ جب روح اسمیں آئی تو وہی کافروں کی آل و اولاد و رزق وغیرہ کی متکفل سمجھتا ہے حالانکہ [illegible]
یہ قدرت نہ تھی کہ گھاس کی ایک پتی پیدا کرے بلکہ سوکھی پتی کو ہرا نہیں کر سکتا تھا اگر کافر نے انتہا حماقت [illegible]
اوسکے خیال کے سوائے کہیں موجود نہیں ہے پس ان کافروں کا حال کس قدر تعجب انگیز ہے کہ حق باتوں کا جو قطعی دلائل [illegible]
نہیں مانتے ہیں اور محض خیالی باتوں کو اپنی بدحواسی سے یقین مانتے ہیں حالانکہ اونپر کوئی دلیل نہیں [illegible]
بقولہ تعالٰے ۔ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ [illegible]
وَھُمْ عَنْ دُعَآئِھِمْ غٰفِلُوْنَ ۔ اور ایسے شخص سے بڑھکر کون گمراہ ہوگا جو اللہ تعالٰے [illegible]
جو قیامت تک اوسکی پکار کا جواب نہ دے اور وہ تو انکی پکار سے بالکل غافل ہیں ف [illegible]

Marfat.com

[illegible] پکار کو سن سکین کیونکہ وہ محض بیجان جمادات ہین جو انکی پکار سے بالکل بے خبر
[illegible] انھون نے بت بنالیے ہین وہ انکی پکار کو قیامت تک نہین پہونچ سکتے اور انکی پکار سے بالکل بے خبر ہین
[illegible] کرنے والا اللہ تعالے ہی اور زندون کو مُردون سے باتین کرنے کی کوئی قوت نہین ہی اور نہ انکے پکارنے سے
[illegible] اگر اللہ تعالے چاہے تو سنادے تو یہ سب اوسیکی قدرت ہی اسیواسطے امام الفقہا ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالے نے فرآن و حدیث
[illegible] کہ جو کوئی مرجاتا ہو اگر زندہ اوسکو اپنی بات سنانا چاہے تو وہ نہین سن سکتا سوا ایسی بات کے جو اللہ تعالے کو سنانی
[illegible] کے کافر مقتولون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ملامت کرنا سنوا دیا تھا چنانچہ روایت ہی کہ بدر مین جو کافر مارے گئے
[illegible] کے گڈھے مین گھسیٹ کر ڈال دیے گئے تھے تیسرے روز جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہونے کے واسطے سوار ہوئے تو اوس گڈھے
[illegible] نام بنام اون کافرون کو پکار کر فرمایا کہ ہکو جو ہمارے رب سبحانہ تعالے نے رحمت کا وعدہ دیا تھا وہ ہمنے پایا اور اب
[illegible] وہ عذاب پایا جو تمکو تمہارے رب عزوجل نے وعدہ دیا تھا (الصحیح) پس عزوجل نے بطور معجزہ کے اونکو سنایا اور شاید اسمین نکتہ یہ بھی
[illegible] مین بکثرت وہ سرکش کفار تھے جنھون نے بڑی بڑی زبان درازیون سے حیات آخرت کا انکار کیا اور مضحکہ سے عذاب کا نکار کرتے
تھے حالانکہ عوام مین یہی لوگ مدوح وپیشوا بنے تھے پس ان لوگون کو حسرت وندامت بڑھانے کے واسطے سنا دیا کہ تمہارے عذاب کا یہ وقت
[illegible] تمکو مل گیا غرضکہ جب اللہ تعالے سنانا چاہے تو وہ سنا دیتا ہی یا جیسے مردہ اپنے دفن کرنے والون کی جوتیون کی آواز سنتا ہی یا کافر
عذاب ہوتا ہی اور وہ چلاتا ہی تو سوا جن وانسان کے اوسکی ہولناک آواز کو سب جانور سنتے ہین یا مسلمان کے مزار مین سلام کی آواز
سب مردون کو پہونچ جاتی ہی پس یہ امور خاص ہین جو اللہ تعالے نے مقرر فرمائے ہین اور زندہ جسطرح مردون کی آواز نہین سنتا اسیطرح وہ
لوگ بھی زندون کی پکار سے بیخبر ہین۔ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ
اور جب لوگ حشر مین جمع کیے جاوینگے تو کفار جنکو پکارتے تھے وہ کافرون کے دشمن بن جائینگے اور انکی عبادت سے انکار کرینگے ف
یعنے جناب باریتعالے مین عرض کرینگے کہ اے پروردگار ہم نے قصور اور ہم بری ہین یہ لوگ ہماری عبادت نہین کرتے تھے بلکہ اپنے شیطان کی
عبادت کرتے تھے جو کچھ انکا شیطان انسے کہتا تھا وہی یہ کرتے تھے پس تو ہمکو انکی بدکاری مین ماخوذ نہ فرمائیو اور واضح ہو کہ کافرون نے
جنکو اپنا معبود بنایا ہی وہ دو قسم کے لوگ ہین اگرچہ کافرون نے درحقیقت شیطان کی عبادت کی ہی مگر شیطان نے فریب سے درمیان مین لات
وعزی وہبل ومسیح وملائکہ وعزیر کا نام رکھدیا ہی پس بعض انمین سے وہ ہین جو خود بھی زمانۂ جاہلیت مین مشرک مرے ہین مثلًا روایت ہی کہ زمانۂ
جاہلیت مین ایک خوبصورت عورت کسی جنگل سے خانہ کعبہ کا طواف کرنے آتی تھی راہ مین ایک مرد سے [illegible] لگ گئی مگر راہ مین دونون کو کوئی
موقع نملا کیونکہ لوگ ساتھ تھے جب مکہ مین پہونچے تو یہان طواف کرنے کے وقت سب بیفکر ہو جاتے تھے کیونکہ اوس زمانہ مین خانہ کعبہ مین
ایک عجب جلال کا غلبہ تھا کہ اگر کوئی یہان بے ادبی کرتا تھا تو وہ فورًا بلا مین ماخوذ ہو جاتا تھا مگر ان دونون نے اپنی شہوت کے جوش مین خانہ کعبہ
کے اندر جاکر یہ کام کیا تو روایت ہی کہ دونون پتھر کے ہو گئے پھر بعضے مشرکون نے انکو بھی بتون کی جگہ قائم کرکے اپنا معبود بنالیا اور
[illegible] کیونکہ شیطان نے انکو اسی قسم کے خواب دکھلائے تھے الغرض مشرکون کے بعض معبود تو خود ہی مشرک وفاجر تھے لیکن
قیامت مین وہ لوگ بھی عذاب کے خوف سے ان لوگون کے دشمن ہو جاوینگے اور بعضے معبود مانند مسیح وملائکہ وغیرہ کے اللہ تعالے کے بندگان
[illegible] ہمیشہ کافرون کے دشمن ہین اسواسطے کہ اونکو اپنے رب عزوجل سے کمال محبت ہی اور کفار اعدا اللہ ہوتے ہین

تو وہ بھی کافرون کے دشمن ہوئے **تنبیہ** قولہ تعالےٰ او آثارۃ من علم [illegible]
علم آیا ہو اور مراد یہی ہو کہ اثر صحیح جو سابق سے چلا آتا ہو یعنے اگر تمہارے پاس کوئی دلیل ہو کہ تو [illegible]
کوئی کتاب الٰہی لاؤ یا کوئی اثر صحیح جو متواتر منقول ہو ہمکو سناؤ اور بعض روایات مین آیا کہ اوسے مراد [illegible]
امام احمدؒ نے یہ تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور یہی مجاہد و ابوبکر بن عیاش سے [illegible]
کو علم سے علم خاص مراد ہی شیخ ابن جریرؒ نے کہا کہ ان سب کا حاصل یہ ہو کہ ایسا علم لاؤ جو یقینی ہو **ف** [illegible]
حرم اشارہ ہو کہ واصلین کے اسرار کو نفوس کے خطرات سے حمایت فرماتا ہو کیونکہ وہ مواقع انوار ملکوت [illegible]
جو مخلوقات کو حاصل ہین مع حمایت قلوب عارفین ظاہر

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ [illegible]
اور جب سنائی اونکو ہماری باتین کھلی کہتے ہین منکر سچی بات کو جب ان تک پہنچی [illegible]
أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ [illegible]
کیا کہتے ہین یہ بنالایا تو کہہ اگر مین بنالایا ہون تو تم میرا بھلا نہین کر سکتے اللہ کے سامنے کچھ [illegible]
تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ قُلْ مَا كُنتُ
باتون مین لگے ہو وہ بس ہی حق بتانے والا میرے تمہارے بیچ اور وہی ہی گناہ بخشتا مہربان تو کہہ مین کچھ
بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا
نیا رسول نہین آیا اور مجکو معلوم نہین کیا ہونا ہی مجھسے اور نہ تمسے مین اوسی پر چلتا ہون جو حکم آتا ہو مجکو [illegible]
إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝
ڈر سنا دینا کھول کر

اللہ تعالےٰ نے کافرون کے کفر و عناد سے آگاہ فرمایا کہ انکی جبلت ایسی خبیث واقع ہوئی ہی کہ حق سے انکو عداوت و نفرت ہی چنانچہ فرمایا [illegible]
اِذَا تُتْلٰی عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ اور جب کافرون پر ہماری آیات تلاوت کی جاتی ہین جنکی شان یہ کہ [illegible]
ف یعنے ہماری آیات مین امر حق صاف واضح بیان ہو کیونکہ آدمی کو دیگر مخلوقات کی طرح اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا اور [illegible]
کو انسان کے لیے مسخر کردیا تو انسان کو انمین تصرف کرنے کا طریقہ جاننا چاہیے اور اس نعمت کے شکر [illegible]
عبادت کرنی فرض ہی پس یہ ہوفت کہ خالق سبحانہ کو پہچانے اور اسکی عبادت کا طریقہ جانے اور اپنے آغاز و انجام سے [illegible]
ہین کہ یون ہی جانورون کی طرح کھاؤ پیو اور مرو حالانکہ یہ محض باطل ہی اور یہ کوئی نتیجہ ہی جسپر عاقل اعتماد کرے [illegible]
اور یہ درخت برگد صدہا برس زندہ رہتا ہی پھر کافر نے اپنے آپکو اس سے بھی حقیر جانا بلکہ کافر درحقیقت پیپل و برگد وغیرہ کو [illegible]
معبود بناتا ہی اور جو لوگ اپنے رب عزوجل کو پہچانتے ہین وہ اپنے آپکو سب مخلوقات کے مثل سمجھتے ہین [illegible]
اور صحیح سمجھتے ہین کہ مخلوق ہونے مین ہم سب برابر ہین پس کوئی مخلوق ہمارے خدا ہونے کے لائق نہین [illegible]
صنعت سے جسطرح انکی ذات مین یہ فرق پیدا کیا ہی مثلاً آدمی کو پیپل وغیرہ درختون وحیوانات [illegible]

Marfat.com

[illegible] ہی اور ہمین [illegible] ہی پس جب حیوانات و نباتات مین سے اپنا خالق نہین بنا سکتا ہی تو اپنی [illegible] خالق نہین تجویز کر سکتا ہی اور فقیر آدمی اگر مالدار کی نوکری کرے تو اس سے وہ خدا نہو جائیگا اور نہ اسمین یہ قدرت ہی کہ [illegible] یہ بات صحیح ہی کہ جب خالق عزوجل نے انکی ذاتی صورتون مین فرق پیدا کر دیا تو بھلا عارضی باتون مین کیون تردد [illegible] عارضی چیزین ہین کبھی [illegible] ہوتا ہی اور کبھی دوسرا ہوتا ہی تو جب خالق جل شانہ نے انکی ذات کو بنایا تو بھلا [illegible] کا کام وہ کیون کسی دوسرے کے حوالہ فرما دیگا بلکہ دوسرا یہ قدرت کہان سے لاویگا تو جو کچھ انکے عوارض ہین وہ بھی اللہ تعالے [illegible] کسی کو تونگر بنایا اور دوسرے کو اسکا حدمتی کر دیا اور یہ سب طریقہ امتحان ہی تا کہ اسکی خدائی پر یقین کامل رکھین پھر جب اسنے [illegible] اپنا خدا نہ بنایا تھا اسکی ذات خود مخلوق ہی وہ اپنے جی کو بھی اپنا خدا نہین بنا دیگا یعنے جسکے حکم پر چلنا چاہیے وہ اللہ تعالے [illegible] نہین چلیگا بلکہ خداے تعالے کے حکم پر چلے اور یہ اللہ تعالے کے آیات بینات مین منصوص ہی چنانچہ اللہ تعالے [illegible] مین اپنی الوہیت بتلائی اور اپنی صفات قدرت وکمال کے عظمت دکھلائی اور اسکے آثار اس آسمان و زمین مین دکھلائے تاکہ اپنے [illegible] کو کمال صفات کے ساتھ وحدہ لاشریک پہچانین پھر انکو اپنی عبادت کے طریقہ بتلائے اور انکے آغاز و انجام سے آگاہ کیا لیکن [illegible] کی یہ کیفیت ہی کہ جو اللہ تعالے نے اس آیت مین بیان فرمائی کہ جب ہماری آیات واضحات انپر تلاوت کر دی جاتی ہین جنمین [illegible] صاف بیان ہوا ہی۔ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ۔ تو کافر لوگ [illegible] حق کو جب انکے پاس آیا ہی یون کہتے ہین کہ یہ تو صاف جادو ہی ف ان کافرون نے پہلے ہی پیغمبر علیہ السلام کو نظر عداوت سے دیکھکر [illegible] محال ہی کہ خداے تعالے نے اسکو رسول بنایا ہو اور یہ آیات جو تلاوت کرتا ہی ضرور اسنے اپنی طرف سے بنائی ہین پھر جب انکے دل [illegible] السلام تو بالکل معجزہ ہی بھلا یہ آدمی اسکو کیونکر بنا سکتا ہی تب کہنے لگے کہ یہ جادو ہی واضح ہو کہ ہر آدمی مین قوت ملکیہ اور قوت شیطانیہ [illegible] ہوتا ہی اور ملکی قوت اسکو راہ نور کی جانب ہدایت کرتی ہی اور شیطانی قوت اسکو نور حق سے دور ہٹاتی ہی کیونکہ نور غالب ہونے سے شیطانی [illegible] جاتی ہی علاوہ اس جسم کے ساتھ ہی اسیواسطے اسکے جی کو دکھ پہونچتا ہی جب سمجھ حاصل ہوئی تو جان لو کہ ان کافرون مین شیطانی [illegible] کا بہت غلبہ تھا چنانچہ اول ہی انھون نے رسول اللہ علیہ السلام کو عداوت کی نگاہ سے دیکھا پھر جب آیات الٰہی کی نسبت انکی ملکی [illegible] نے سمجھایا کہ یہ تو بالکل معجزہ ہین تب شیطانی قوت نے معارضہ کیا اور انکو بہکایا کہ اسمین کچھ تردد نہین ہی یہ شخص جادوگر ہی اور تم لوگ [illegible] کے مطالبات جانتے ہو پھر اس شخص نے یہ صریح جادو بنایا ہی اور افترا و بہتان باندھتا ہی کہ اسکو اللہ تعالے نے رسول بھیجا [illegible] [illegible] ہین لو دیکھو اگر اللہ تعالے کسی آدمی کو رسول بھیجتا تو مکہ یا طائف مین سے کسی بڑے معزز آدمی کو بھیجتا جسکے پاس [illegible] بہت ہو اور جسکی اولاد بکثرت ہین کیونکہ تمہارے جی اسی واسطے پیدا ہوے ہین کہ محنت و مشقت سے اس زمین مین سے جو چیز [illegible] ہو سکتا تلاش کر کے جمع کرین اور وہ سونا چاندی و لعل و جواہرات ہین تاکہ جب کوئی دوسرا انمین سے کسی چیز کو مانگے تو تم کو [illegible] مین [illegible] تمہاری زندگی ہی پس اسی طرح تم جمع کرنے مین کوشش کرتے رہو آخر ایک روز جب خاک مین مل جاؤ [illegible] کو غفلت مین عمر گنوا دے بس یہی تمہارا انجام ہی مترجم کہتا ہی کہ ان کافرون کی حماقت کو غور کر لو غرضکہ [illegible] ان کافرون پر اللہ تعالے کی صریح آیات تلاوت کین جنمین امر حق بالکل صاف صاف بیان ہی تو کیا وہ اپنے [illegible] کو جھوٹ بتلایا اور آیات معجزہ کو جادو ٹھہرایا اور رسول صادق کو جس نے عمر بھر کبھی جھوٹ کسی معاملہ مین نہین [illegible]

Marfat.com

پایا تھا اسکو مفتری بنایا کہ اسنے جاکر اللہ تعالے پر جھوٹ باندھا ہے …
افتراه - کیا یہ لوگ کفار کہتے ہیں کہ اسنے افترا باندھا ہے ف یعنے کیا کافر یہ کہتے ہیں کہ …
یہ شخص سحر بنا کر لایا اور اللہ تعالے کی طرف لگا کر بہتان بنایا ہے یہ لوگ مردود ہیں - قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ
افترا باندھا ہو ف تو کیا تم لوگوں کی خالص خیر خواہی کے لیے میں نے اپنا وبال …
کسی قسم کی تمسے مجھے مقصود نہیں ہے بلکہ میں نے صاف بتلادیا کہ یہ جو امر ہیں تو پھر کیا تمھاری …
افترا کر کے اپنے اوپر عذاب لوں اور تمھاری خالص خیر خواہی کروں - فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا …
لیے اللہ تعالے کی طرف سے کچھ بھی قدرت نہیں رکھتے ہو ف کہ اگر اللہ تعالے کا عذاب مجھ پر آوے …
حماقت نے کیونکر یہ تجویز کیا کہ میں ان آیات میں خالص تمھاری خیر خواہی کے لیے تمکو عمدہ اخلاق و آداب سکھلاؤں …
افترا بناؤں تو عذاب میں خود پکڑا جاؤں یہ تمھاری عداوت بلکہ خود تمھارا بہتان ہے کہ تمنے اس شرارت و شیطانیت سے …
آیات کو جھٹلایا اور یہ افترا بنایا - هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ - حالانکہ اللہ تعالے خوب جانتا ہے جو …
خوض کرتے ہو ف اور اپنی شیطانیت سے ناحق ان آیات کو جھٹلاتے اور مجھ پر افترا بناتے ہو - كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي
وَبَيْنَكُمْ - وہی میرے و تمھارے درمیان میں گواہ ہونے کو کافی ہے ف یعنے اللہ تعالے میرے و تمھارے درمیان …
گواہ ہے وہ خوب جانتا و دیکھتا ہے کہ میں نے افترا باندھا یا تم ہر طرح شیطانیت سے حق کو جھٹلاتے ہو پس وہی بدلا دیوے …
کہتا ہے کہ یہ مقام ایسا خوفناک تھا کہ فورًا کافروں پر عذاب آوے لیکن اللہ تعالے نے اس امت پر رحمت سے نظر فرمائی …
وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ - اور وہ غفور رحیم ہے ف اگر کسی قوم بد کار نے ہٹ دھرمی سے حق کو جھٹلایا پھر توبہ کی …
تو اللہ تعالے اسکی بدکاری کو بخش دیتا ہے اور بجائے اسکے رحمت فرماتا ہے پس تم لوگ اپنی قوت ملکیہ کی طرف رجوع کر کے …
غور کرو اور میری نسبت تمنے کہاں سے یہ محال نکالا کہ میں رسول اللہ نہیں ہو سکتا ہوں یا اگر رسول اللہ ہوں تو مجھے تمام …
حالات کا علم ہے بلکہ رسول اللہ کا منصب ہے کہ اللہ تعالے نے اسکو قبول فرما کر اپنی وحی سے اسکے اصل …
نے وحی سے آگاہ کیا وہی جانتا ہے اور جو وحی فرمائی وہی تلاوت کرتا ہے - قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي
مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ …
سے میں انوکھا رسول نہیں ہوا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا اور تمھارے ساتھ کیا …
اور میں تو کسی چیز کی پیروی نہیں کرتا سوائے اس چیز کے جو مجھے وحی فرمائی جاتی ہے اور میں نہیں ہوں مگر …
اس آیت میں کئی باتوں کا حکم دیا اول یہ کہ ای محمد ان کافروں سے کہدے کہ میں انوکھا رسول نہیں آیا ہوں …
ہیں (ابن جریر و ابن ابی حاتم عن ابن عباس و مجاہد و قتادہ) پھر تم لوگ کیوں انکار کرتے ہو کہ آگے بھی رسول …
ابراہیم و اسمعیل جو عرب قریش کے دادا ہیں اور اسحق و یعقوب و یوسف و موسی و ہارون و داود …
علیہم السلام بنی اسرائیل کے اجداد ہیں اور یہود و نصاری نے شناخت کے نام لینے والے …
ہے پھر یقینی بات ہے کہ مجھ سے پہلے ہزاروں نیک بندے گذرے جو اپنے آپکو اللہ تعالے کا …

Marfat.com

[illegible] ہرت سے کچھ غور کیا اور ایسا اجنبھا بنایا کہ گویا کبھی سنا ہی نہیں ہی مترجم کہتا ہی کہ اگرچہ کفار عرب بدقسمت ہوتے
[illegible] اللہ تعالے کی بڑی رحمت ہی کہ جنھم مین بھی اپنا رسول بھیجا جو سب سے مکرم معظم ہی تو ہم سب امتون سے افضل ہوجائینگے
[illegible] بین سوائے عرب کے تمام جہان کے یہود و نصاری و مجوس و ہنود وغیرہ جس قدر موجود ہین یا قیامت تک موجود ہون
[illegible] کمال تعظیم کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے تا کہ اگلی سب امتون سے افضل ہوجانے کیونکہ یہ لوگ امت
[illegible] ہی جو سب امتون سے افضل امت ہی مگر ان کافرون کی کمبختی جنھون نے کچھ خیال نکیا تو اونکو جواب دیا گیا کہ مین انوکھا
[illegible] رسول اللہ ہونے مین غور کرو تو اب یہ قرآن تمھارے لیے آیات معجزہ ہین کچھ جادو نہیں اور نہ مین نے بہتان بنایا ہی دوم قولہ
[illegible] اور مجھے نہیں معلوم کہ میرے ساتھ کیا ہوگا اور نہ جانون کہ تمھارے ساتھ کیا ہوگا اگر مین غیب جانتا تو سب قسم کی
[illegible] لیتا اور مجھے کبھی برائی نہ پہونچتی پھر معلوم ہوگیا کہ مین وہی بتلاتا ہون جو مجھے اللہ تعالے نے وحی بھیجی سوم ان اتبع الا ما یوحی
[illegible] مین کسی چیز کا پیرو نہیں ہون سوائے اوس حکم کے جو مجھے وحی کیا جاتا ہی پس یہ قرآن خالص وحی ٹھہرا چہارم وما انا الا نذیر مبین میری کچھ صفت
نہین سوائے اسکے کہ مین صاف ڈر سنانے والا ہون کہ تمھارے سامنے تمھاری موت پر عذاب شدید ہی جو اللہ تعالے پر ایمان نہ لاوے پس مین نے
تمھارے ساتھ یہ حق ادا کردیا (تنبیہ) اگر کہا جاوے کہ اس آیت مین ارشاد ہی کہ مجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا تو کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین معلوم تھا جواب کئی طرح ہی اول یہ کہ شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ علی بن ابی طلحہؒ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
روایت کی کہ اسکے بعد اللہ تعالے نے نازل فرمایا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر۔ یعنے اللہ تعالے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اگلے پچھلے گناہ معاف کرکے بتلا دیا کہ تیرا انجام جنت ہی یہی قول عکرمہ و حسن و قتادہ ہی کہ آیندہ منسوخ ہوگئی جب لیغفر لک الآیۃ نازل
ہوئی اور حدیث مین آیا ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین یہ بشارت نازل ہوئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ یا رسول اللہ آپکو
مبارک ہو اب ہمارے واسطے کیا ہی تو اللہ تعالے نے نازل فرمایا۔ لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات تجری من تحتھا الانھار الآیہ۔ چنانچہ سورۂ
انا فتحنا مین ان شاء اللہ تعالے آویگا جواب دوم ضحاکؒ نے کہا کہ آیندہ فرائض طاعت مجھے معلوم نہین ہین جواب سوم یہ کہ حسن بصریؒ
نے کہا کہ ادری ما یفعل بی۔ صرف دنیا مین تھا اور آخرت مین معاذ اللہ یہ حکم نہ تھا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قطعی جانتے تھے کہ مین جنتی ہون
دنیا مین نہین جانتا کہ میرے ساتھ کیا برتاؤ کیا جاوے شاید مین مانند یحییٰ و زکریا وغیرہ انبیا کے مقتول ہون یا مثل موسیٰ وغیرہ کے غالب
اور تمھارا حال بھی معلوم نہین کہ تم مانو یا تمپر تمھیرے بلائی جاوین یا موت تک مہلت پاؤ شیخ ابن جریرؒ [illegible] قول پر اعتماد کیا مترجم کہتا
کہ یہی صحیح جواب ہی اور بالکل صاف ہی یعنے مجھے نہین معلوم کہ کل کے روز مین کیا کرونگا اور تم کیا کام کروگے ہان اگر اللہ تعالے انمین
سے بعض باتین مجھے وحی سے آگاہ فرماتا ہی تو وہ مین تمکو وحی سے بتلاتا ہون پس یہ صریح دلیل ہی کہ یہ آیات بالکل وحی ہین اور مین اپنی طرف سے
نہین کہتا ہون ابن کثیرؒ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان نبوت کے لائق بھی یہی قول ہی کہ آپکو دنیاوی معاملات مین وہی معلوم
تھا جو آپ پر وحی کیا جاوے اور رہا آخرت کا معاملہ تو آپکو قطعی معلوم تھا کہ مین جنتی ہون اور جو لوگ یقین سے میرے اوپر ایمان لاوین وہ
[illegible] آپکو مشرکین قریش کا معاملہ معلوم نہ تھا کہ آخر یہ ایمان لاوینگے یا مارے جاوینگے یا عذاب سے نیست کردیے جاوینگے اور اصحاب
[illegible] سے بھی کسی خاص کی نسبت جب ہی آپکو علم ہوتا تھا جب اسکے حق مین اللہ تعالے نے وحی خاص فرمائی ہو جیسے حضرت
[illegible] و عثمان و علی و باقی عشرۂ مبشرہ وغیرہ کی نسبت آپ نے قطعی جنتی ہونے کی بشارت دی اور مترجم کہتا ہی کہ دلائل شاہد ہین

Marfat.com

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اصحاب مہاجرین و انصار کی نسبت آخرین علم دیا گیا ...
رحمہ اللہ تعالے نے ام العلاء انصاریہ رضی اللہ عنہا کی حدیث وارد کی جسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ ...
کہ میرے حق مین کیا کیا جائیگا چنانچہ ام العلاء نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین ...
چلے گئے تھے تو انصار رضی اللہ عنہم نے انکی نسبت قرعہ ڈالا کہ کس شخص کو کون شخص اپنے گھر ...
بن مظعون رضی اللہ عنہ کا قرعہ آیا پھر چند روز بعد عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے اور ...
کیا تب ہم نے انکو انکے کپڑون مین لپیٹ دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہان آئے تو مین نے عثمان بن ...
حق مین یون کہا کہ ای ابو السائب تمپر اللہ تعالے کی رحمت ہو تمپر میری گواہی ہی کہ اللہ تعالے نے تمکو بزرگ کیا ...
وسلم نے فرمایا کہ اری تجھے کہان سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے نے اوسکو بزرگ کیا مین نے عرض کیا کہ میرے مان باپ آپ پر ...
معلوم نہین ہی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کا تو حال یہ ہی کہ اسکے پروردگار کی طرف سے اوسکے پاس موت آگئی ...
اوسکے حق مین بہتری کی امید رکھتا ہون اور واللہ مجھے خود نہین معلوم کہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا حالانکہ مین رسول اللہ ...
عرض کیا کہ واللہ اسکے بعد اب مین کبھی کسیکی پاکیزگی نہین بیان کرونگی (یعنے یہ نہ کہون گی کہ تو مثلاً مغفور یا جنتی ہی) ام العلاء ...
اس معاملہ سے مجھے غم نے گھیر لیا اور مین سو گئی تو مین نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے واسطے خواب مین ایک چشمہ جاری دیکھا ...
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خواب سے آگاہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ
جو تو نے دیکھا یہ اوسکے اعمال ہین (رواہ البخاری) مترجم کہتا ہی کہ اس حدیث مین بھی آپکی یہی مراد ہوگی کہ بعد تفصیل ... میرے
حق مین دنیا یا آخرت مین واقع ہونے والا ہو وہ مجھے نہین معلوم ہی اگرچہ آپکو یہ بات معلوم تھی کہ مین رسول اللہ و جنتی ہون ...
قولہ "میرے ساتھ کیا کیا جائیگا" یہ لفظ اسی روایت بخاری رحمہ اللہ تعالے مین واقع ہوا ہی اور دوسری روایت بخاری و مسلم مین ...
اسکے ساتھ کیا کیا جائیگا" شیخ ابن کثیر نے کہا کہ شاید یہی لفظ ٹھیک محفوظ ہی یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام العلاء ...
کلمہ کہنے سے منع فرمایا اور کہا کہ مجکو نہین معلوم کہ ابن مظعون رضی اللہ عنہ کے حق مین کیا کیا جائیگا باوجودیکہ مین رسول اللہ ...
مراد یہ تھی کہ کوئی شخص بدون علم کے اپنی رائے سے کسی شخص کے حق مین وہ بات نہ کہے جو سوائے اللہ تعالے کے کوئی نہین جان سکتا ...
اگر ایسی بات کہیگا تو اوسنے علم غیب کا دعوی کیا حالانکہ وہ اللہ تعالے کی شان ہی پس آیات و احادیث مین صحیح دلیل ...
معین کے حق مین یقینی جنتی ہونیکا لفظ نہ کہے جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اُس شخص کے حق مین نص ...
نہ ہو پس اگر اللہ تعالے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص معین بندون کے حق مین آگاہ فرمایا کہ یہ جنتی ہین ...
وسلم نے ہم لوگون کو آگاہ فرمایا یعنے صحیح اسناد کے ساتھ ہمکو آپکا فرمانا پہونچ گیا تو ہمکو جائز ہی کہ ہم ان لوگون کی نسبت ...
یقین لاوین جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو آگاہ فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ و طلحہؓ و زبیرؓ و عبدالرحمن ...
بن الجراح و سعیدؓ بن زید و سعد بن ابی وقاص جنتی ہین اور انکے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ...
باعث یہ ہوا کہ باہمی لڑائیون کی وجہ سے سلف صالحین نے عام لوگون کی زبان بند کرنے کے واسطے ...
متواتر ہو گیا تاکہ عوام انکی لڑائیون کے بارہ مین اپنے خیالات نہ دوڑاوین کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...

Marfat.com

[illegible] اللہ عنہم مین معروف و مشہور تھا تو قطعی لازم آیا کہ جو کچھ انکے افعال ہین وہ ہر حال مین نیک نیتی پر مبنی تھے جسکو اللہ
[illegible] کسی آدمی کو یہ مجال نہین کہ اونکی نیت کو خراب سمجھکر کوئی حکم لگاوے اور اگر اوسنے یہ حکم لگایا تو گویا اوسنے علم غیب کا
[illegible] کو سواے اللہ تعالے کے کوئی نہین جان سکتا ہی جیسے خارجیون و رافضیون وغیرہ نے یہ نالائق حرکت اختیار کی
[illegible] حرکت قبیح کا مرتکب ہوا اول تو انھون نے حدیث متواتر سے انکار کیا اور دوم یہ کہ انھون نے گویا علم غیب کا دعوی کیا
[illegible] واضح ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے جم غفیر صحابہ رضی اللہ عنہم کے واسطے جنتی ہونے کی
[illegible] صحیح اسناد کے ساتھ پہونچ گئی ہی اگرچہ بدرجۂ متواتر نہین ہی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے ہمکو
[illegible] سلام اور غمیصاء انصاریہ اور بلال و سراقہ و عبداللہ بن عمرو بن حرام انصاری اور وہ ستر قراء جو بیر معونہ پر شہید ہوے
[illegible] حسن و حسین و زید بن حارثہ و جعفر بن ابی طالب و عبداللہ بن رواحہ و انکے مانند دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم ہین مترجم کہتا ہی
[illegible] عموم طور پر اہل بدر و شہداء احد و اصحاب بیعۃ الرضوان و اصحاب احد وغیرہ رضی اللہ عنہم کے حق مین جنتی ہونے کی بشارت ہی اور واضح
ہو کہ خاص خاص صحابہ رضی اللہ عنہم جنکے جنتی ہونے کی بشارت دیگئی تو انکے والدین و اولاد مین سے جو کوئی اسلام پر مرا تو وہ بھی جنتی
ہی کیونکہ اللہ تعالے نے انھین کے ساتھ لاحق فرمانیکا وعدہ دیا ہی اور مترجم نے اس بیان کو مقدمہ عین الہدایہ کی کتاب العقائد مین
[illegible] تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہی و للہ الحمد والمنۃ (**تذئیل**) اس ذیل مین دو باتون سے آگاہ ہونا چاہیے اول یہ کہ
بعضے عوام ایسے موقع پر یہ کہنا شروع کرتے ہین کہ بہت سے اولیا و قطب و غوث گذرے تو انکے حق مین ہم یہ کیونکر کہہ سکتے ہین کہ وہ
[illegible] نہین ہین جواب یہ ہی کہ تمسے یہ کسنے کہا ہی کہ تم اونکے حق مین یون کہو کہ وہ جنتی نہین ہین بلکہ تمکو ادب سکھلایا گیا کہ تم یون مت
کہو کہ وہ قطعی جنتی ہین اور ایسی بات کا دعوی مت کرو جو اللہ تعالے کے سوائے کوئی نہین جان سکتا ہی پس یون کہو کہ ہمکو اللہ تعالے
کے فضل سے امید ہی کہ یہ بزرگ جنکو ہم ولی سمجھتے تھے وہ جنتی ہین اور یہ حکم مت لگاؤ کہ وہ قطعی جنتی ہین کیونکہ اللہ تعالے ہی اپنی مخلوق
کے ظاہر و باطن کا علیم ہی اور کسی مخلوق کو یہ مجال نہین ہی کیونکہ جس شخص کو کسنے ولی جانا اوسکو اپنی ہی رائے سے سمجھکر اور اپنی ذات سے
[illegible] دیکھکر ولی گمان کیا اور اوسکی طرف سے اپنے دل مین یہ یقین رکھا کہ وہ ولی ہی لیکن اوسکے باطن کا حال جو فقط اللہ تعالے
[illegible] کسی مخلوق کو معلوم نہین ہوسکتا ہی تو اللہ تعالے کے علم کا کون دعوی کرسکتا ہے بلکہ جو دعوے کرے وہ کافر ہی
[illegible] کے نزدیک تو فقط گمان ہی گمان ہی پس مخلوق کو جو گمان ہی شاید اللہ تعالے کے نزدیک بھی وہی ہو یا اوس سے بہتر ہو
یا یہ مخلوق کا گمان غلط ہو لہذا ہر مسلمان کی نسبت یہ دعا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالے اوسکو بخشے اور امید وار رہنا چاہیے کہ اللہ تعالے
[illegible] جنت مین داخل فرماوے (امر دوم) جاننا چاہیے کہ شرع مین جس بات پر امت نے اجماع کیا ہو وہ قطعی ہی اور امت سے وہ امت مراد
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہین تو خلاصہ یہ نکلا کہ مومنون نے جس بات پر اجماع کیا ہی وہ اللہ تعالے کے نزدیک
[illegible] مسئلۂ شرعی کے حکم پر اجماع بیان کیا جاوے تو اسمین دو باتون کا جانچ کرنا ضروری ہی ایک یہ کہ سب مومنون کا
[illegible] معلوم ہو دوم یہ کہ ان سب کا مومن ہونا یقینی معلوم ہو اب ہم کہتے ہین کہ اگر صحابہ رضی اللہ عنہ نے کسی مسئلہ
[illegible] متفق ہونا معلوم ہوا تو وہ قطعی ہی اسلیے کہ سب کا متفق ہونا تو ہمکو ظاہر مین معلوم ہوگیا اور سب کا مومن ہونا
[illegible] سے معلوم ہو گیا لقولہ تعالے اولئک ہم المومنون حقا پس نکل آیا کہ اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم قطعی ہی پھر

Marfat.com

طبقہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد قطعی اجماع پیدا ہونا دشوار ہے کیونکہ اول تو تابعین رحمہم اللہ تعالے ...
معلوم ہونا دشوار ہے دوم یہ کہ اونکے قطعی ایمان کے واسطے کوئی قطعی دلیل نہین ہے کیونکہ ایمان تو دل ...
اور اگر انکے بارہ مین کچھ استدلال اسطرح لیا جاوے کہ تابعین رحمہم اللہ تعالے کے حق مین بشارت ...
رضی اللہ عنہم کے ساتھ اسطرح ملا دیے گئے ہین جیسے شاگرد کو استاد سے میل ہوتا ہے تو تابعین رحمہم اللہ ...
اونکے بعد یا تبع تابعین کے بعد پھر کسی زمانہ مین کوئی اجماع اس قابل نہین ہے جس سے استدلال کیا جاوے اور ...
بدعات کے لیے اس زمانہ کا اجماع پیش کیا تو یہ محض حماقت اور بدعت کی شامت ہے کیونکہ نہین دونون ...
مسلمانون کا متفق ہونا غیر ممکن اور اون سب کے باطنی ایمان کا دعوی کرنا بے دلیل ہے اور مترجم نے پارۂ یازدہم کی تفسیر ...
مدلل ذکر کیا ہے واللہ سبحانہ تعالے اعلم بالصواب واضح ہو کہ ان آیات مین اللہ تعالے نے کافرون کی شرارت ظاہر کر کے ...
حق کی جانب پھیرا اور دوسرے طور پر حق راہ لگایا

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر یہ ہو اللہ کے ہان سے اور تمنے اسکو نہین مانا اور گواہی دے چکا ایک گواہ بنی اسرائیل کا
عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ ع ١
ایک ایسی کتاب کی پھر وہ یقین لایا اور تمنے غرور کیا بیشک اللہ راہ نہین دیتا گنہگارون کو اور کہنے لگے
كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ
منکر ایمان والون کو اگر یہ کچھ بہتر ہوتا تو یہ نہ دوڑتے اسپر ہمسے پہلے اور جب راہ پر نہین آئے اسکے بتانے سے تو اب کہینگے
هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ وَهٰذَا كِتٰبٌ
یہ جھوٹ ہے مدت کا اور اس سے پہلے کتاب موسی کی راہ ڈالتی اور مہر اور ایک یہ کتاب ہے
مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ڰ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ
اوسکو سچا کرتی عربی زبان مین کہ ڈر سناوے گنہگارون کو اور خوشخبری نیکی والون کو مقرر جنہون
قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ
کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر ثابت رہے تو نہ ڈر ہے اونپر نہ وہ غم کھاوینگے
اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
بہشت کے لوگ سدا رہین گے اوسمین بدلا اوسکا جو کرتے تھے

پہلی آیات مین اللہ تعالے نے تنبیہ فرمائی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کافرون سے کہدے کہ مین کچھ انوکھا رسول ...
انبیا علیہم السلام سابق سے مشہور ہے بلکہ میری نبوت کی بشارت کتب سابقہ مانند توریت انجیل مین ...
حق چھوڑا تو تمہارا کیا انجام ہوگا۔ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ ...
مجھے بتلاؤ کہ اگر یہ اللہ تعالے کی طرف سے نکلا اور تمنے اس سے کفر کیا۔ وَشَهِدَ شَاهِدٌ ...

Marfat.com

[illegible] ـت کہ اللہ تعالے کی طرف سے برحق ہے- فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ
[illegible] ـت تو بھلا تمہارا انجام کسقدر خراب ہوگا اور تم کیسے بدکار ظالم ٹھہرے- اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي
[illegible] - اللہ تعالے قوم ظالم کو ہدایت نہین دیتا ہے ف تو ظالم لوگ باطل بدکاری مین بھٹکتے رہتے ہین اور آخر
[illegible] - جاننا چاہیے کہ بنی اسرائیل کی نسل سے بہت یہودی مدینہ وخیبر وغیرہ مین رہتے تھے انہین توریت کے جاننے والے
[illegible] عبد اللہ بن سلام بہت بڑے عالم تھے اور توریت کے بہت احکام انکو یاد تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] مین پہونچے تو فورًا عبد اللہ بن سلام آپکے دیدار کے لیے حاضر ہوے اور فورًا پہچان کر ایمان لائے اور دنیاوی مال اور
[illegible] کا کچھ خیال نہ کیا اور عوام یہود مین سے جو لوگ عبد اللہ بن سلام کے معتقد تھے وہ ایمان لائے اور باقیون نے کہا ہم اسوقت
[illegible] کے نزدیک بزرگ پیشوا بنے ہوے ہین اور یہودی ہمارے لیے نذرانہ لاتے اور قدم چومتے ہین اگر ہم ایمان لائے تو عزت
حشمت [illegible] نہ رہیگی اور شریعت اسلام مین ہم اور یہ عوام جو ہمارے معتقد ہین یکسان ہو جاوینگے پس انہون نے ملکر مشورہ کر لیا کہ اپنی
عزت نہ چھوڑو اور آخر ہم بھی موسیٰ ع کے امت رہینگے اور بنی اسرائیل مین بکثرت انبیاء اولیا گزرے ہین جب قیامت مین ہمکو گرفتار دیکھینگے تو ہمکو
چھڑا لینگے اور عوام یہودی ہماری ہر بات پر ایمان لاتے ہین لاؤ انسے کہدین کہ وہ نبی آخر الزمان جسکا ذکر توریت مین ہے اور اسکے بشارات و
فضائل بے قیاس مذکور ہین اور جسپر ایمان لانا فرض کیا گیا ہے وہ ابھی تک پیدا نہین ہوا یہ سنکر یہودی کوئی اس پیغمبر پر ایمان نہ لاویگا اور ہم سب ملکر
اس پیغمبر کی صورت وصفات جہان پاوین کتاب مین سے اسکی جگہ سے نکالکر دوسرے پیغمبرون کے ساتھ ملاوین اور اسکی جگہ لکھدین کہ وہ دبلا
پتلا لنبا کالا گھونگھر والا ہوگا یہ مشورہ سب عالمون نے پسند کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہونچے تو سبنے اپنے اپنے معتقدون سے
کہا کہ ہم جاکر پہچانتے ہین اگر وہ ہوا تو تم کو بتلاوینگے پھر لوٹ کر کہدیا کہ وہ نہین ہے پس یکبارگی سب یہودی دشمن ہوگئے لیکن یہودی عالمون کو
یاد نہ رہا کہ چندروز پہلے ہم خود انکی شریعت کے علامات سب لوگون سے بیان کیا کرتے تھے اور بعضے لوگون سے آپ کی صورت مثل چاند کے
بیان کیا کرتے تھے انہین لوگون نے یہودیون سے کہنا شروع کیا کہ تم بڑے مکار جھوٹے ہو اور یہودی بہت فضیحت ہوے مگر عوام یہودی اپنے
عالمون کے ایسے مقلد تھے کہ جو کچھ عالم کہتے اسکو خدائی حکم کی طرح مانتے تھے جیسے قرآن مین اللہ تعالے نے انکا حال بیان فرمایا ہے لہذا
عوام یہودی اکثر انکے تابع رہے اور بعضے نیک بختون نے ان گمراہون سے کنارہ کیا جب یہ حال معلوم ہوچکا تو اب آیت قدسی کے معنے مین
غور کرنا چاہیے مترجم کو بہتر طریقہ یہ معلوم ہوا کہ پہلے مین اس آیت قدسی کی محقق تفسیر کو سمجھا دون تب اہل تفسیر کے اختلافات نقل کرون
کیونکہ اختلافات فقط انہین تفسیر لکھنے والون کی سرسری سمجھ سے پیدا ہوگئے ہین ورنہ سلف مفسرین رحمہم اللہ تعالے سے کچھ اختلاف
نہین ہے جاننا چاہیے کہ اہل مکہ اپنی جہالت سے یہی انکار کرتے کہ آدمی کبھی اللہ تعالے کا رسول نہین ہو سکتا تو اللہ تعالے
نے اپنے حبیب رسول علیہ السلام کو دلیل دیدی کہ فرشتہ تمپر رسول نہین ہو سکتا کیونکہ اگر وہ فرشتہ کی صورت ہو تو تم دیکھتے ہی مرجاؤ اور اگر
آدمی کی صورت ہو تو پھر تم کہوگے یہ آدمی ہے اور اگر باطن مین فرشتہ چاہیے تو یہ رسول حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اس سے افضل ہے اور اس سے تم
[illegible] آدمی ہر طرح [illegible] مین اور نکاح خرید فروخت اور خواب بیداری سب برتاؤ اور اعمال مین اپنے واسطے نیک چال چلن کا
[illegible] رکھتے ہو پھر دوسری دلیل یہان مذکور ہوچکی کہ قل ما کنت بدعا من الرسل الخ کہدے کہ مین تمپر انوکھا رسول نہین آیا ہون
پہلے بہت رسول گزرے جنکی خبر تمکو [illegible] پہنچ چکی پھر تیسری دلیل مع عجیب معجزہ کے اب بیان فرمائی بقولہ قل ارأیتم ان کان الخ

Marfat.com

اور اسپین کافرون کو جیسے ایک معجزہ دیا تو ساتھہ ہی عذاب سے بھی ڈرایا ہے ان کافرون [illegible]
انجام غور کرلو کہ اگر تم خود سرکش و جھوٹے اور حق کو جھٹلانے والے ٹھہرے تو تمھارا کیا انجام ہوگا اور [illegible]
عمر سے اب تک کسی سے نہین پڑھا اور نہ تمھاری طرح تجارت کے لیے ملکون پھرا بلکہ ہمیشہ [illegible]
جانتے ہو کہ مین کسی طرح جادوگر نہین ہون یہ تو تم عداوت سے جان بوجھکر بہتان لگاتے ہو [illegible]
کرتا ہون تو اسکے مثل توریت سے ایک گواہ بنی اسرائیل تمسے گواہی دیگا اور مین کیونکر جانتا [illegible]
مین پڑھا لکھا نہین ہون آور دوم وہ عبرانی زبان ہی تو کھل گیا کہ ضرور مجھے اللہ تعالے نے آگاہ فرمایا [illegible]
میری نبوت الو کمی نہین ہی اور مین بالیقین رسول ہون کہ اللہ تعالے نے مجھے وحی فرمائی ہی اور معجزہ [illegible]
بن سلام یہودی عالم ہین جنکا بیان اوپر گزر چکا۔ قل ارأیتم ان کان الخ۔ ای محمد ان کافرون سے کہد سے کہ تم بتلاؤ [illegible]
کہ اگر یہ امر اللہ تعالے کی جانب سے ہوا حالانکہ تم اس سے انکار کرچکے ہو اور بنی اسرائیل کے ایک گواہ نے گواہی [illegible]
و اسکی عبادت شرعی توریت مین اللہ تعالے نے اُتاری تھی اور سب اگلے انبیا اسی کے مثل توحید لائے تھے [illegible]
کچھ اسنے ظاہری جھوٹ گواہی نہین دی تو قطعی ثبوت ہوگیا کہ ابتدا سے نبوت اسی توحید کے ساتھ مشروع چلی [illegible]
موجود ہی اور جو مجھ پر وحی کی گئی ہی وہ اگلی کتابون سے موافق ہی چنانچہ وہ گواہ عالم بنی اسرائیل صدق دل سے [illegible]
دیکھو کہ تمنے مجھ پر تکبر کیا ہی تو اب تم بتلاؤ کہ تم کیسے بدکار ظالم ٹھہرے اور کیسے ذلیل و خوار ہوے جان رکھو کہ اللہ [illegible]
راہ نہین دیتا ہی مترجم کہتا ہی کہ یہ سورہ مکہ مین نازل ہوا تھا اور اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت [illegible]
رضی اللہ عنہ فورًا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے تاکہ غور کرین کہ توریت مین پیغمبر آخرالزمان [illegible]
تھے وہ اس شخص مین پائے جاتے ہین یا نہین لیکن دیکھتے ہی فورًا پہچان گئے اور گواہی دی اور ایمان [illegible]
نے جو کچھ قرآن مین نازل فرمایا تھا اس آیت مین وہ پورا کردیا اور عرب پر یہ معجزہ پورا ہوگیا پھر بھی قریش کے [illegible]
تب اللہ تعالے نے انپر عذاب کرنا شروع کیا چنانچہ چند روز کے بعد بدر مین قریش کے یہ سرکش مارے گئے اور یہود [illegible]
کیے گئے اور بنو قریظہ یہودی سب نے امان مانگی (ذکر مفسرین کے اقوال کا) آیت و شہد شاہد من بنی اسرائیل [illegible]
لکھا کہ اسکے معنے یہ ہین کہ اگلی کتابین کہ جو اگلے انبیا علیہم السلام پر نازل کی گئی تھین جنپر بنی اسرائیل ایمان [illegible]
گواہی دی کہ اگلی کتابین اس قرآن کی تصدیق کرتی ہین اور جو کچھ قرآن مین نازل کیا گیا ویسے مثل اگلی کتابون [illegible]
تھا۔ ع۔ یعنے قرآن مین جو باتین موجود ہین کہ اللہ تعالے وحدہ لاشریک ہی و حشر و قیامت و حساب [illegible]
سب برحق ہی تو ویسے مثل ان اگلی کتابون مین موجود ہی جو اگلے انبیاؑ پر نازل ہوئی تھین (ف [illegible]
یہ گواہ ایمان لایا اور تم لوگون نے اسکی پیروی سے تکبر کیا۔ مسروق ؒ نے کہا کہ معنے یہ ہین کہ بنی اسرائیل کا گواہ [illegible]
لایا تھا اور تمنے اپنے پیغمبر و اپنی کتاب سے کفر کیا۔ ع۔ حسن و مجاہد و قتادہ و عکرمہ وغیرہ و جمہور سلف رحمہم اللہ [illegible]
ہین کہ بنی اسرائیل کا یہ گواہ تو اس قرآن پر ایمان لایا کیونکہ اوسکو ظاہر ہوگیا کہ جس طرح توریت مین [illegible]
اللہ تعالے ایک پیغمبر آخرالزمان پیدا فرماویگا جسکی صفات یہ ہین اور اسپر قرآن مجید نازل فرمائیگا [illegible]

Marfat.com

[illegible] کو ظاہر کیا [illegible] بالکل وہی باتیں ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بالکل وہی صفات ہیں تو وہ فوراً
[illegible] عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہیں جو علمائے یہود میں سے توریت کے بہت بڑے عالم تھے اس قول پر اعتراض
[illegible] الاحقاف مکہ میں نازل ہوئی تھی حالانکہ عبداللہ بن سلام اسوقت ایمان لائے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے
[illegible] پہنچے اور مدینہ کے کنارہ ایک محلہ میں اُترے تو عبداللہ بن سلام وہیں آکر ایمان لائے اور گواہی دی کہ بیشک آپ
[illegible] قرآن برحق ہے [illegible] بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو کر بیچ مدینہ میں اُترے ہیں اس اعتراض کا جواب کئی طرح سے
[illegible] اعتراض [illegible] ہے اور بنی اسرائیل کے گواہ سے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مراد نہیں ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ تو بعد ہجرت
[illegible] ایمان لائے ہیں اور اس قول کو ابن جریرؒ نے مسروق و شعبی سے روایت کیا ابن کثیرؒ نے کہا کہ شاہد سے مراد اس جنس کا گواہ ہے خواہ وہ
[illegible] سلام ہوں یا کوئی دوسرا ہو ولیکن عبداللہ بن سلام اسمیں شامل ہیں اور اسی قول کو ابن جریرؒ نے اختیار کیا اور بعض علماء
[illegible] بنی اسرائیل میں سے کوئی شخص ہے جو مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا اور قرآن کی تصدیق کی تھی جواب
[illegible] اعتراض میں یہ بیان کیا کہ سورۂ احقاف مکیہ ہے تو عبداللہ بن سلام مراد نہیں ہو سکتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ سورۂ
[illegible] یہ آیت مدینہ میں نازل ہوئی ہے جواب سوم یہ ہے کہ آیت قدسی میں کلام شرطیہ ہے یعنے تم لوگ مجھے بتلاؤ کہ اگر تم نے کفر کیا اور
[illegible] بنی اسرائیل [illegible] ایمان لایا تو تمہارا کیا حال ہوگا، اور شرطیہ کلام کے واسطے یہ ضرور نہیں ہے کہ بالفعل اس گواہ کا ایمان لانا پایا جاوے بلکہ
[illegible] یہ ہو گیا کہ اگر بنی اسرائیل کا گواہ ایمان لاوے اور تم کفر کرو تو تم کیسے سخت مجرم ہو یعنے تم بالضرور سزا کے مستحق ہوگے
مترجم کہتا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ و جمہور تابعین رحمہم اللہ تعالے سے یہی روایت ہے کہ اس گواہ سے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مراد ہیں
[illegible] اعتراض وارد نہیں ہوتا چنانچہ مترجم نے پہلے ہی قول تحقیق مفصل بیان کر دیا اور یہی تفسیر صحیح ہے کیونکہ سعد بن ابی وقاص
[illegible] سے روایت ہے کہ میں نے کسی شخص کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کلمہ نہیں سنا کہ یہ جنتی شخص زمین پر چلتا پھرتا
ہے مگر عبداللہ بن سلام کے حق میں آپ نے یہ کلمہ فرمایا اور اسیکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ وشہد شاہد من بنی اسرائیل علی مثلہ فآمن واستکبرتم
[illegible] لا یہدی القوم الظالمین) اور خود حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے بارہ میں قرآن میں چند آیات نازل ہوئی
[illegible] قولہ تعالے وشہد شاہد من بنی اسرائیل الآیۃ اور ازانجملہ قولہ تعالے ومن عندہ علم الکتاب (رواہ الترمذی وابن جریر وابن مردویہ)
ابن کثیرؒ نے کہا کہ حضرت ابن عباسؓ و مجاہد و ضحاک و قتادہ و عکرمہ و یوسف بن عبداللہ و ہلال بن یسار و سدی و الثوریؒ و مالک
[illegible] نے فرمایا ہے کہ شاہد بنی اسرائیل سے عبداللہ بن سلام مراد ہیں مترجم کہتا ہے کہ یہی تفسیر معتمد ہے اور آیت
[illegible] قل ارأیتم ان کان من عند اللہ وکفرتم بہ اے محمد ان لوگوں سے کہدے کہ بھلا تم لوگ اپنی حالت سے مجھے آگاہ کرو
[illegible] کے لائق ہوگے یا سزا کے لائق ٹھہرو گے اگر یہ بات ٹھیک نکلے کہ یہ قرآن اللہ تعالے کی طرف سے ہے حالانکہ

[illegible] وشہد شاہد من بنی اسرائیل علی مثلہ فآمن واستکبرتم ان اللہ لا یہدی القوم الظالمین۔ اور بنی اسرائیل کا گواہ اسکے
[illegible] ایمان لایا اور تم تکبر کرو۔ بیشک قوم ظالم کو اللہ تعالے راہ نہیں دیتا ہے پس جب عبداللہ بن سلام اور علمائے
[illegible] لائے پھر بھی قریش و عرب نے تکبر کیا تو اللہ تعالے نے انکو طرح طرح کے عذاب میں مانند قتل و قحط وغیرہ کے
[illegible] قریش عرب پر آخری حجت تمام کر دی کہ تم لوگوں پر سب سے پہلے فرض تھا کہ ایمان لاؤ اور عزت و ہدایت

Marfat.com

یا ؤ اگرچہ دوسرے لوگ ایمان نہ لائے ہون مگر تمنے کفر کیا پھر بتصریح اقرام [illegible]
اور ایمان لائے تب بھی تمنے تکبر کیا پس اللہ تعالے نے تمکو نکال و وبال دنیاوی مین گرفتار کیا [illegible]
اور کافرون کو اللہ تعالے نے عذاب آخرت سے ملا دیا اور انھون نے سوا اپنی بربادی [illegible]
قریش پر حجت پوری کی اسی طرح یہود پر بھی حجت تمام کر کے برباد کیا چنانچہ عوف بن مالک الاشجعی [illegible]
علیہ وسلم ایک روز تشریف لے چلے اور مین بھی آپ کے ساتھ مین تھا اور وہ یہودیون کی عید کا دن [illegible]
داخل ہوے یعنے جہان سب یہودی علما و عوام جمع تھے تو ان لوگون کو ہمارا آنا ناگوار گذرا پس رسول [illegible]
فرمایا کہ ای گروہ یہود تم اپنون مین سے بارہ آدمی مجھے ایسے دکھلاؤ جو صدق دل سے یہ گواہی دیتے ہون کہ لا الٰہ الا [illegible]
تم مین سے بارہ آدمی اس کلمۂ طیبہ پر ایمان لاوین تو مین وعدہ دیتا ہون کہ یہود پر جو غضب اللہ تعالے نے [illegible]
اُٹھا دیگا (یہودیون پر اللہ تعالے کا غضب سخت ہی چنانچہ قولہ تعالے۔ فباؤ بغضب علی غضب کی تفسیر مین [illegible]
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت عظیم کو سنکر یہودی کمبخت بالکل خاموش رہے اور ا[illegible]
نہ کیا پھر آپ نے دوبارہ اونسے یہی کلمہ کہا پھر سہ بارہ یہی کلمہ فرمایا مگر کسی نے جواب دیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]
حاشر ہون یعنے میرے ہی قدم پر حشر ہوگا اور مین ہی عاقب ہون میرے بعد کوئی نبی نہین ہی اور مین ہی مقفی ہون خواہ تم ایمان لاؤ یا [illegible]
آپ لوٹے اور مین آپ کے ساتھ تھا یہانتک کہ ہم دروازے پر پہونچے اور قریب تھا کہ باہر نکلین اتنے مین ایک شخص نے آواز دی کہ [illegible]
ذرا توقف فرمائیے پھر وہ شخص قریب آیا اور اوسنے یہودیون کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ ای گروہ یہود تم جانتے ہو کہ مین تم مین کی[illegible]
ہون یہودیون نے کہا کہ واللہ تم اور تمہارے باپ اور تمہارے دادا سے بڑھکر ہم کسیکو توریت کا عالم و فقیہ نہین جانتے [illegible]
کہا کہ واللہ ای یہود مین گواہی دیتا ہون کہ یہ وہی پیغمبر ہین جسکو تم اپنی کتاب مین لکھا ہوا پاتے ہو یہ سنکر یہودی کہنے لگے کہ تو جھوٹا [illegible]
اور تو ہم مین سے بہت خراب آدمی ہی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای یہود تم خود جھوٹے ہو اور تمہاری بات کا [illegible]
ہی پھر وہان سے ہم تینون آدمی چلے آئے اور اللہ تعالے نے یہ آیت اُتاری۔ قل ارایتم ان کان من عند اللہ الآیہ۔ [illegible]
الحاکم ا ۔ شیخ سیوطی رح نے کہا کہ اسکی اسناد صحیح ہی مترجم کہتا ہی کہ ظاہر یہ شخص سوائے عبد اللہ بن سلام کے کوئی دوسرے [illegible]
کیونکہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ پہونچتے ہی ایمان لائے تھے اگر کہا [illegible]
کی بعض روایت مین مذکور ہی کہ یہ شخص عبد اللہ بن سلام تھے جواب یہ ہی کہ شاید کسی راوی نے اپنی طرف سے [illegible]
کہ یہود مین ایسا عالم فقط عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے اگر کہا جاوے کہ اس روایت مین تو یہ بھی [illegible]
یہ ہی کہ نازل ہونے سے یہ مراد نہین ہی کہ پہلی مرتبہ نازل ہوئی کیونکہ آیت تو مکہ معظمہ مین نازل ہو چکی تھی [illegible]
صالح کی قبولیت ظاہر کرنے کے واسطے اس آیت قدسی کو دوبارہ یاد دلایا کیونکہ اصح روایات مین [illegible]
واقع ہوا ہی اور انھین کے حق مین یہ آیت اُتری ہی ولیکن جو کوئی اونکے مثل قیامت تک ہو یعنے جو [illegible]
وہ بھی اس فضیلت مین شامل ہوتا جاویگا اور مترجم کہتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
اس عظیم بشارت کے ختم فرمائی ولیکن اس بشارت کو کسی نے قبول نہ کیا سوائے اس ایک [illegible]

Marfat.com

... شاید یہ اشارہ ہو کہ یہود پر بھی حجت ختم ہو گئی اور آیندہ اللہ تعالے انکو دنیا مین بھی قتل و خواری کے عذاب مین
... قریش کے حق مین بیان ہوا ہو فافہم واللہ تعالے اعلم بالصواب پھر اللہ تعالے نے مشرکین عرب کا دوسرا وسوسہ شیطانی جو
... بیان فرمایا۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ۔ اور جن لوگون نے
... ایمان لانے والون کے حق مین کہتے ہین کہ اگر یہ امر بہتری ہوتا تو ہم سے پہلے یہ لوگ اوس تک نہ پہونچنے پاتے ف
... کافرون کی جہالت و تکبر یہانتک بڑھا ہوا تھا کہ یہود و نصاری کی طرح اپنے آپکو سمجھتے تھے کہ ہمکو اللہ تعالے نے یہ دنیاوی مال و دولت
... دیدی کہ ہم اوسکے نزدیک سب سے زیادہ محبوب و مکرم ہین پس اگر یہ اسلام بھی بہتر ہوتا تو سب سے پہلے ہم ہی لوگ اسکے مستحق کیے
... یہ لوگ جو اسلام لائے ہین یہ ہم سے سبقت نہ کرنے پاتے اور اوسوقت منجملہ مومنین کے حضرت بلال و عمار و صہیب و خباب
رضی اللہ عنہم اور اونکے مانند ضعیف غلام و لونڈیان تھے اور قبائل قریش مین سے بھی ایسے لوگ تھے جو مالدار و دولتمند نہین تھے کیونکہ
... مین سے جو لوگ زیادہ مالدار و متمول تھے مانند ولید و ابوجہل و امیہ وغیرہ کے وہ کوئی ایمان نہین لائے تو اپنی رعونت و سرکشی مین
ان ایمان لانیوالون کے حق مین یون کہتے کہ محبوب تو اللہ تعالے کے نزدیک ہم لوگ ہین کہ ہم ہی کو سب بہتری ملتی ہے پس اگر یہ اسلام بھی
بہتری ہوتا تو پہلے ہم ہی کو ملتا اور یہ لوگ ہمسے پہلے اوسکی جانب نہ پہونچنے پاتے شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ یہ ان بدبختون کی حماقت و جہالت
... کا تکبر ہے اونھون نے اپنے آپکو عظمت و وجاہت والا خیال کیا حالانکہ جو کوئی تکبر کرے اللہ تعالے اوسکو جہنم مین ڈالتا ہے پس ان
بدبختون نے سخت خطا اور فاش غلطی کی کہ اللہ تعالے کے مکرم صالحین بندون کی نسبت یہ کہا کہ اگر یہ بہتری ہوتی تو یہ صالحین ہم سے
سبقت نہ پاتے یہان سے ایک نکتہ نکلا کہ اہل السنت والجماعت اللہ تعالے کے فضل و عنایت سے ایمان والے ہین کیونکہ انکا قول ہے
جو قول و فعل کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت نہو وہ بدتر بدعت ہے اسلیے کہ اگر وہ بہتر ہوتا تو وہی لوگ ہمسے پہلے اوسکی جانب سبقت
فرماتے یعنے کافرون کے برخلاف کہتے ہین کہ صحابہ رضی اللہ عنہم پر اللہ تعالے کی رحمت سب سے بہتر تھی تو ہر قول و فعل جس سے اللہ تعالے
کی رحمت ہو وہ ہم سے پہلے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نصیب ہوتا مترجم کہتا ہے کہ یہ نکتہ لطیف و شریف ہے اور کفر کی ضد عین ایمان ہوتا ہے اور
... اپنے ایمان کو نعمت عظمی سمجھا وہ اوسکی بہت احتیاط رکھتا ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کی موافقت مین پوری احتیاط ہے کیونکہ وہ بیشک
مومنین تھے جنکی ضد مین کفار یہ کہتے تھے کہ جس قول و فعل پر یہ لوگ ہین اگر یہ بہتر ہوتا تو ہمسے پہلے یہ لوگ اوس تک نہ پہونچنے پاتے اللہ
تعالے نے ان متکبر کافرون کو اور بھی زیادہ مردود کر دیا چنانچہ فرمایا۔ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ هَٰذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ
... کافرون نے اس قرآن عظیم کی جانب راہ نہ پائی تو اب کہینگے کہ یہ تو پرانی بناوٹ ہے ف یعنے قدیم سے یہ طریقہ چلا آتا ہے کہ
... بناوٹ کرکے لوگ اپنی بات بناتے ہین گویا ان بدبختون نے اسی پر اکتفا نہ کیا جو پہلے کہا تھا بلکہ اور بھی زیادہ بہتان بڑھایا تو پہلے
... شامت سے اللہ تعالے نے ان پر لعنت زیادہ کر دی حالانکہ یہ قرآن مجید حق تعالے کا کلام قدیم ہے۔ وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ
إِمَامًا وَرَحْمَةً۔ اور قرآن سے پہلے موسی کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی ف یعنے توریت کو اللہ تعالے نے بنی اسرائیل کے
... پیشوا بنایا تھا اور اوسکی تابعداری کرنے والون پر اپنی رحمت رکھی تھی اور اوسکے واسطے ایک حد مقرر فرمائی تھی کہ جب
... محمد صلی اللہ علیہ وسلم مع قرآن مجید کے مبعوث ہون تب توریت وغیرہ سب منسوخ ہے اور اس وقت فقط قرآن مجید امام و
... رحمت ہے بلکہ خود توریت مین صریح بشارت دیدی گئی تھی کہ خاتم النبیین نبی امی کو اللہ تعالے فاران سے مبعوث فرمادیگا

Marfat.com

اور اپنا کلام اوسکے مُنھ مین ڈالیگا پھر جو کوئی نہ مانے اللہ تعالے اوس سے انتقام لیگا یہ صریح ہوگیا
یہی معنے ہین کہ جو حکم جسوقت تک کے واسطے دیا تھا وہ ختم کردیا۔ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ
ف یعنے قرآن مجید جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا خالص کتاب آلہی ہے جو اپنی اگلی کتابون کو سچ
اس شان سے کہ وہ عربی زبان ہے ف جو خاتم النبیین رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا
تاکہ عذاب آلہی کا ڈر سناوے اون لوگون کو جنھون نے ظلم کیا ف اپنے خالق عزوجل کو نہ پہچانا اور اوسکے
سامنے رکھا اور اپنے نفس کو بیچا کر جہنم کے سامنے رکھا پس ایسے ظالمون کو یہ قرآن مجید عذاب شدید کا ڈر سناتا ہے
لِلْمُحْسِنِيْنَ ۔ اور نیکی کرنے والون کے واسطے بشارت ہے ف یعنے نیکی کرنے والون کو بشارت سناتا
ہے جو اوسپر صدق دل سے یقین لاتے اور اپنے خالق سبحانہ تعالے کی بارگاہ الوہیت کے سامنے بندگی مین حاضر ہے
ایک ہی بشارت نہین بلکہ ایک سے ایک اعلی بشارت دیتا ہے چنانچہ فرمایا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۔ ایسے
کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے ف اور اللہ تعالے پر انکو دل مین صدق یقین تھا۔ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا ۔ پھر انھون نے
کی ف یعنے اللہ تعالے پر ایمان لانے کے بعد امتحان کرنے کی حالت مین مستقیم رہے پس راحت و تکلیف اور طاعت و عبودیت
نہین ہوے بلکہ اوسی وحدہ لاشریک کی بندگی کی تو اونکے واسطے مراتب اعلی ہین انپر ملائکہ نازل ہوتے ہین اور انکو رضوان آلہی
دیتے ہین۔ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ ۔ پس انپر خوف نہین ہے ف یعنے آخرت مین جہان آدمیون کے انجام کا فیصلہ ہوگا وہان
جہنم وغیرہ کا کچھ خوف نہین ہے۔ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ اور نہ وہ غمناک ہون ف کیونکہ انکے واسطے آخرت مین
ونعمت ہی نعمت ہے اور حزن ایسے غم کو کہتے ہین جو کسی مراد کے نہ پانے سے اور کسی چیز کے زائل ہوجانے سے لاحق ہوتا ہے پھر جنت
نے دائمی رضامندی سے انکو جنت مین اوتارا اور اللہ تعالے کی رحمت وہان کامل طور پر ظاہر ہوگی اور جو کچھ یہ لوگ تصور مین خیال کر
فورًا انکے سامنے حاضر ہوگی تو پھر بھلا انکو کیونکر حزن ہوگا اور یہ نعمت کبھی ابد الآباد تک منقطع نہوگی۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ ایسے ہی بندے تو جنتی لوگ ہین جنت مین ہمیشہ رہنے
بدلا اسکا جو عمل کیا کرتے تھے ف دنیا مین انھون نے اپنے رب اللہ تعالے پر یقین کیا یعنے الوہیت کے تمام انتہائی کمالات
اللہ تعالے کے واسطے یقین کیے تو سواے اللہ تعالے کے کوئی معبود ممکن نہ جانا اسواسطے کہ الوہیت کسی دوسرے
مثلاً اللہ تعالے خالق الکل ہے تو جو چیز پیدا ہوا اور جو کچھ کسی طور سے ظاہر ہو وہ اللہ تعالے ہی کی پیدا کی ہوئی ہے خواہ وہ درخت
نظر آتے ہین یہ اللہ تعالے نے پیدا کیے ہین خواہ وہ درخت سے ظاہر ہو جیسے پھول اور پھل و پتی وغیرہ یہ اللہ تعالے نے
پیدا فرمائے ہین بعضے جانور اپنی نظر سے یون دیکھتے ہین کہ درخت نے پانی چوس کر پتی نکالی حالانکہ درخت
کی صنعت سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے اسی طرح آدمی کو پیدا کیا اور اس آدمی سے طرح طرح کے عجائبات تعالے نے
کیے اور انسے چرنا دودھ بچہ وغیرہ نکالے پھر جس درخت مین خوبصورت پھول و شیرین پھل پیدا
درخت مین بدصورت بدبودار پھول پیدا کیے اور بدمزہ پھل دیے وہ بدقسمت ہے اسیطرح
بہشت ہے اور جسمین بداعتقاد خرک و نیچریہ وغیرہ پیدا کیا اور اسمین بداعمال مانند چوری

Marfat.com

[illegible] کی بھائی سے [illegible] کا [illegible] بت پرست وغیرہ سے بدنام ہوگا جب اللہ تعالے کی قدرت وصنعت اسطرح
[illegible] مخلوقات اسکے قبضہ مین ہین اور وہی انمین تصرف وتدبیر فرماتا ہی اگر نیکبخت مین نیک افعال پیدا ہوتے ہین
[illegible] بلباس ملکی ہی اور اگر بدبخت مین بدافعال پیدا ہوتے ہین تو اُس قدرت کا ظہور بلباس شیطانی ہی پس شیطانی قوت سے
[illegible] ارادہ کرنا اور تدبیر کرنا اور اسکا نتیجہ ظاہر ہوتا ہی کیونکہ بدی اسکا انجام مع شہوات کے جہنم مین ہی ولیکن کافرون کی سمجھ نہین ہی
[illegible] تحت قدرت آپہی تو برائی وشیطان سے پناہ بھی اللہ تعالے ہی سے مانگنا چاہیے اور یہ بھی سمجھ مین آگیا کہ درمیان مین
[illegible] مخلوق مین قابل نہین جو ایک ذرہ پر متصرف ہو کیونکہ مثلاً وہم ہوا کہ فلان ولی اپنی قوت سے رزق یا فرزند دلوادے تو ولی کا
[illegible] ذرہ تحت قدرت ہی دل مین ارادہ پیدا ہو تو بقدرت ہی اور رزق مین جہان پہونچنا پیدا ہو وہ بقدرت ہی تو ولی کا خود تصرف
کہان سے آیا اور رزق مین اسکی قوت کیونکر ہوگی۔ ہان اللہ تعالے اپنے نیک بندے کی کرامت ظاہر فرمانے کو کبھی اس راہ سے پیدا
کرتا ہی پس اسکی کرامت ظاہر ہوجاتی ہی اور جاہل جسنے خدائے تعالے کو نہین پہچانا وہ اُس طرف جاتا ہی تاکہ اسکی قدرت سے نفع
حاصل کرے اور یہ جہل ہی پھر شرک تو اسی کی قدرت سمجھتا ہی تو خدائے تعالے سے ایمان ہی منقطع ہوجاتا ہی نعوذ باللہ منہ اور اگر
بندۂ مومن نے ولی کی خدمت مین اللہ تعالے کی رحمت چاہی تو یہ خیر ہی اور اللہ تعالے جو چاہے فضل فرماوے وللہ الحمد والمنہ اسطرح
اللہ تعالے علیم خبیر ہی تو مخلوق سے جاکر یہ التجا کرنا کہ تم میری مدد کرو اسمین دو نظر ہین ایک یہ کہ اسمین تصرف کی قدرت ہی تو یہ خطا وشرک ہی
دوم یہ کہ اللہ تعالے کی عنایت کا ظہور شاید اس راہ سے ہو تو یہ جائز ہی اور یہ درحقیقت نظر بعنایت حق سبحانہ تعالے ہی اسطرح کسی
قبر پہ جاکر دعا کرانا اگر وہ امام ابوحنیفہؒ کے اجتہاد کو حق سمجھتا ہی کہ مردے سنتے نہین یعنے ہماری آواز مین یہ قدرت نہین رکھی گئی ہی کہ ہم جب
چاہین انکو سناوین کیونکہ وہ لوگ عالم آخرت مین ہین مثلاً آدمی مین یہ طاقت نہین کہ اپنی روح کو دیکھ لے تو اس اعتقاد پر جہل سے پکارنا کیا معنے
ہین اور اگر موافق اجتہاد امام شافعیؒ وغیرہ کے یہ سمجھتا ہی کہ مردے سن لیتے ہین تو پھر غور کرنا چاہیے کہ کیا انمین قدرت جانتا ہی اور اسکا حال
اوپر مذکور ہوچکا ہی یا انکے ذریعہ سے اللہ تعالے کی جناب مین اپنے حال سے آگاہی پہونچاتا ہی حالانکہ اللہ تعالے کے علم مین ذرہ ذرہ
حاضر ہی تو یہ جہالت درجہ شرک تک پہونچی اور مردے اب عالم اعمال مین نہین ہین ورنہ دعا کا ثواب ہر دم وہر ساعت کماتے رہتے اور قیامت تک
وہ ذخیرہ جمع ہوجاتا جو انکی عمر سے بہت زائد ہوتا اور کرام کاتبین اسکو لکھتے رہتے اور یہ سب جہل شدید ہی اور اسطرح صفات حضرت لم یزل
ولا یزال الحی القیوم سبحانہ تعالے کے نشان بتلانے مین دفترنے انتہا تمام ہوجاوین اور کبھی تمام نہون اور کسی [illegible] کی مجال نہین ہی کہ اسکے
تمام کا ایک حرف کبھی پورا کرسکے تو لامحالہ اپنے رب سبحانہ تعالے سے ہم بندے التجا کرتے ہین کہ وہ اپنی الوہیت کی معرفت ہمارے دلون مین پیدا
کردے تو جب اس کرم سے سرفراز ہوئے تو شرک وکفر کا نام باقی نرہا اور اسکے حبیب رسول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن وسب
رسولون وکتابون پر ایمان ٹھیک ہوا اور اسنے اپنی رحمت سے ہم مین اعمال صالحات پیدا فرمائے تو دنیا مین اسکی عظمت وجلال کا خوف رہا اور
رحمت وکمال جمال سے امیدواری ہوئی پس اللہ تعالے کے ایسے بندے آخرت مین اپنے اپنے درجات مین نے خوف وبے غم ہونگے
اس سے معلوم ہوا کہ ان بندون کو یہ سب کرامت بذریعہ رسول مکرم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم وانبیائے کرام سے حاصل ہوئی پس
[illegible] آمنا باللہ [illegible] مستلزم ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے کیونکہ بغیر اسکے معرفت نصیب ہونا محال ہی اور جب ایمان
حاصل ہوا تو سب ارکان اسلام پر ایمان ہی کہ آمنا باللہ سے یقینا ایمان توحید مراد ہی اور حدیث وفد عبد القیس مین جبکہ آنحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ اکیلے اللہ پر ایمان لاؤ تو فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اکیلے اللہ پر ایمان کیونکر
رسول ہی کو خوب معلوم ہے آپ نے فرمایا کہ یہ طرح ہے کہ تم شاہد ہو کہ لا الٰہ الا اللہ و محمد رسول اللہ یعنی
ہو جاؤ کہ الوہیت والا کوئی نہیں ہے سوائے اللہ تعالے کے اور محمد اللہ تعالے کا رسول ہے
عبادت کرنا بندے کا فعل ہے تو بہت لوگوں نے جہالت سے اپنے لیئے معبود بنالئے کسی نے
وغیرہ ان سبھوں نے کسی الوہیت والے کو معبود نہیں بنایا ہے اور اگر انھوں نے انھیں الوہیت کا دعوی کیا
کر لیا تو ہر ایک انہین سے اپنے نفس کا بندہ ہے جو ہمزاد قرین کہلاتا ہے اور ایک فرقہ وہ ہے جسنے اللہ تعالے کو معبود بنایا
کا پہچاننا اگر کسی تصور سے ہو تو یہ محال و شرک ہے پس غیر ممکن ہے کہ صفات الوہیت سے پہچانے یا ایک کا تصور باطل
صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہو پس جب اپنے نفس سے چھوٹا اور اللہ تعالے ہی کی الوہیت و تسخیر قدرت میں
اور اسلام پر مستقیم ہوا اور اسی سے طاعت دیکھی تو یہی ملکیت سے فائز ہوا جو آخرت میں جنتی ہے واللہ تعالے اعلم
ہے کہ ابن طاہر رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ ازلی اقرار توحید پر استقامت ہوئی سوائے اللہ تعالے کے انکو کسی حال میں
نظر نہ آیا اور نہ انھوں نے غیر کی طرف رجوع کیا بعض مشائخ نے فرمایا کہ بادشاہت و ربوبیت و قدرت میں انھوں نے
خالص دیکھا مترجم کہتا ہے کہ اسکی توضیح میں نے سابق میں بیان کی ہے کہ خالق عزوجل اپنی مخلوقات میں منفرد سلطان ہے
شاہ و فقیر و غریب و امیر سب میں اسکی قدرت سے جو ظاہر ہوتا ہے وہ ظاہر ہوتا ہے اگرچہ کافر و مشرک کو کچھ پہچان نہیں تو وہ اپنی
مخلوقات کی طرف سے دیکھتا و سرگردان ہوتا ہے (ف) شیخ جعفر سے روایت ہے کہ اہل توحید اپنے معارف قلبی مشاہدہ و حرکات
کی قدرت و حدانیت دیکھکر مستقیم ہیں (عس) پھر جب اللہ تعالے نے بندوں کو ارشاد و ہدایت سے سرفراز کیا کہ اپنی آوارگی گمراہی سے
الٰہی سبحانہ تعالے پر مستقیم ہوں اور اپنے افعال نفس کو اسکے قبضۂ قدرت میں چھوڑکر اسلام پر مطیع ہوں تو تنبیہ فرمائی کہ اللہ تعالے نے
مقرر فرمائے ہیں وہ حق ہیں اور جن بندوں کی اطاعت کا حکم دیا ہے وہ اسکی اطاعت ہے اور ان مقامات میں معرفت حاصل کریں
وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ
اور ہمنے تقید کیا ہے انسان کو اپنے ما باپ سے بھلائی پیٹ میں رکھا اسکو اسکی ماں نے تکلیف سے اور جنا اسکو تکلیف سے
ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي
چھوڑنا تیس مہینے میں یہاں تک کہ جب پہونچا اپنی قوت کو اور پہونچا چالیس برس کو کہنے لگا اے رب
نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ
احسان تیرے کا جو مجھپر کیا اور میرے ماباپ پر اور یہ کہ کروں نیک کام جس سے تو راضی ہو
إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا
میں نے توبہ کی تیری طرف اور میں ہوں حکم بردار وہ لوگ ہیں جنسے ہم قبول کرتے
وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ
اور معاف کرتے ہیں ہم برائیاں انکی جنت کے لوگوں میں سچا وعدہ

[illegible] نے [illegible] توحید اور اخلاص عبادت کو اور استقامت سنت کو ذکر کیا تو اسکے ساتھ ہی [illegible] قرآن مجید کی بہت [illegible] میں اپنی توحید و عبادت کے ساتھ والدین کی خدمت و طاعت کو بتمام بلاغت [illegible] تعالے نے فرمایا [illegible] الا ایاہ وبالوالدین احسانا ہ۔ یعنے تیرے رب نے قطعی حکم دیدیا کہ لوگو کسی کی [illegible] سوائے اللہ تعالے کے اور یہ کہ والدین کے ساتھ اچھے برتاؤ برتیو۔ اگر تیرے سامنے تیرے ماں باپ میں سے ایک کو یا [illegible] بڑھاپے میں پہونچ جاوین تو انسے اون نہ کہیو اور نہ انکو جھڑکیو ہ۔ اور بہت آیات دیگر ہین اور یہان فرمایا۔ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا۔ اور ہمنے انسان کو اسکے والدین کے حق مین اچھی خدمت گذاری کی وصیت کردی ہی ف [illegible] کا حکم [illegible] والدین کی خدمت کرے پھر باپ کے حقوق کو عرب بخوبی پہچانتے تھے اور سوائے عرب کے بھی تمام جہان [illegible] مشہور ہے کہ بچہ کا باپ ہی اوسکی ماں کے کھانے کپڑے و دیگر ضروریات وسامان راحت کا متکفل ہوتا ہی اور اوسیکے نطفہ سے پاکیزہ [illegible] بچہ کا وجود قرار پاتا ہی اور اوسی پر بچہ کی پرورش بالغ ہونے تک لازم ہی تو باپ کے حقوق اوسکی پیدائش و پرورش مین ظاہر ہین [illegible] اوسکی والدہ تو اللہ تعالے نے بیان فرمایا۔ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا۔ تکلیف کے ساتھ اوسکی ماں اوسکا حمل رکھتی ہی اور تکلیف کے ساتھ اوسکو جنتی ہی ف یعنے فرزند کے حمل مین اوسکی ماں کو متلی شروع ہوتی [illegible] جس سے وہ بار بار قے کرتی ہی اور غذا ہضم نہ ہونے سے بیمار کی طرح زرد پڑجاتی ہی اور جب پیٹ مین بچہ بڑا ہوتا ہی تو تعب و مشقت [illegible] ساتھ اوسکے بوجھ کو کرب کے ساتھ اٹھائے رہتی ہی غرضکہ جب تک پیٹ مین رہتا ہی تب تک اوسکو بچہ کی وجہ سے ہر طرح کی تکلیف و [illegible] لاحق رہتی ہی۔ پھر جب وسکو جنتی ہی تو اس حالت مین بھی جننا ایسی درد و تکلیف کے ساتھ ہوتا ہی کہ اوسکی جان پر نوبت آجاتی [illegible] باوجود ان سب باتون کے وہ کمال محبت سے سب صدمہ اپنی جان پر لیتی ہی اور یہ نہین چاہتی کہ بچہ کی جان کو کچھ تکلیف ہو بچے [illegible] پیدا ہونے کے بعد بھی سینہ سے لگائے ہوئے اوسکو اپنے بدن کا خون پلاتی ہی اور اپنے خواب کو نہین دیکھتی بلکہ اوسیکا منہ تا کا کرتی [illegible] اگر کسی وقت اوسکا چہرہ ملول دیکھا تو بے انتہا محبت سے گھلا جاتی ہی اور نہین چاہتی کہ یہ ملول ہو بلکہ اوسکی بلا و بیماری اپنی [illegible] پر اوڑھنا چاہتی ہی۔ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا۔ اور اوسکو حمل رکھنا اور جدا ہونا تیس مہینہ ہین ف [illegible] چھ مہینہ کم سے کم حمل کی مدت ہی اور چوبیس مہینہ یعنے دوبرس دودھ چھوڑنے کی پوری مدت ہی کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا [illegible] یرضعن اولادہن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ یعنے مائین دودھ پلائین اپنی اولاد کو [illegible] دیتے ایسے مرد کے [illegible] چاہے کہ دودھ پلائی کو پوری مدت تک رکھے ہ۔ اسکا بیان سورۂ بقرہ پارۂ دوم مین مفصل گذر چکا ہی اس سے معلوم [illegible] رضاعت کی پوری مدت دوبرس ہی تو نکل آیا کہ چھ مہینہ حمل کی مدت ہی اسکو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلام الٰہی سے سمجھکر نکالا [illegible] قول قوی و صحیح ہی اور حضرت عثمانؓ و ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول سے موافقت [illegible] اس بیان سے معلوم ہوا کہ آیت مین فصال سے مراد فطام ہی یعنے دودھ چھڑانا اور ظاہر مین حمل و فصال کہنے [illegible] سے مراد پیٹ مین رکھنا اور فصال سے مراد اوسکو جننا چنانچہ بعضے علمائے کا یہی قول ہی کہ بعض بچہ کا حمل تیس ماہ [illegible] مترجم کہتا ہی کہ امام مالکؒ نے اپنے پڑوس کا مشاہدہ بیان کیا کہ کئی بچہ چار برس تک حمل [illegible] آیت قدسی مین [illegible] سے مدت حمل مراد لینا بعید ہی اسوجہ سے کہ حمل کا معروف طریقہ لوگون مین

[illegible] بیان کرنے سے یہان [illegible] نو مہینہ ہی اور کبھی کبھی سات مہینہ پر بھی بچہ پیدا ہوتا ہی تو تیس ماہ حمل بیان کرنے سے یہان
[illegible] نے آدمی پر اوسکی مان کا حق ظاہر فرمایا کہ اتنی مدت تک وہ اپنے فرزند کے لیے مشقت و تکلیف شدید [illegible]
[illegible] فرمانا بلیغ ہی تاکہ آدمی کو یہ وہم نہ ہو کہ اوسکو اتنی دراز مدت تک یہ مشقت نہین ہتی ہی پس اگر [illegible]
[illegible] دو طرح سے وہم ہوتا اول یہ کہ اکثر آدمیون کو شیطان وہم دلاتا کہ تیری مان نے تجکو تین مہینہ تک [illegible]
[illegible] پیدائش نو مہینہ پر ہوتی ہی اور دوم یہ کہ اگر فقط تیس ماہ تک مشقت ہوتی تو لازم آتا کہ بعد [illegible]
[illegible] حالانکہ ابھی بیان ہوچکا ہی کہ جب تک وہ دودھ نہین چھوڑتا ہی تب تک مان اوسکو خون جگر سے پالتی ہی بلکہ [illegible]
[illegible] ہاتھ پانون والا نہین ہوتا ہی تب تک مان باپ کو ہر وقت اوسکی غور و پرداخت مین مشقت لاحق رہتی ہی لیکن [illegible]
[illegible] باپ بھی اوسکا شریک ہوجاتا ہی بہرحال اللہ تعالےٰ نے کم سے کم مشقت کا زمانہ جو خاص اوسکی مان پر پیش آتا ہی وہ [illegible]
[illegible] فرمایا تو معلوم ہوا کہ یہان کم سے کم مدت حمل چھ ماہ رکھی اور بعد اوسکے خون جگر وغیرہ سے پالنے کی مشقت کا زمانہ [illegible]
[illegible] برس بیان فرمایا کیونکہ اسمین کسی انسان کو وہم کی مجال نہین ہی کیونکہ ہر شخص جانتا ہی کہ کم سے کم اتنی مدت تک تو ضرور ہی [illegible]
[illegible] اوسکے لیے کیسی کیسی تکلیفین اوٹھائی ہین اگرچہ اسکے بعد بھی جبتک وہ اپنے ہاتھ پانون والا ہو تب تک اوسکی والدہ کو [illegible]
[illegible] مین مشقت باقی رہی لیکن اوسوقت یہ احتمال ہی کہ اوسکا باپ یا دوسرے لوگ بھی فی الجملہ شرکت کرلیتے ہین مگر دودھ پلانے کے زمانہ [illegible]
[illegible] اوسکی مان ہی اپنے خون جگر سے پالتی ہی اور اگر سردی مین اوسنے پیشاب کردیا تو سوکھے بچھونے پر اوسکو لٹاتی ہی اور دھو کر گیلے بچھونے پر آپ [illegible]
[illegible] پس فرزند کو کسی طرح جلے گفت نہین ہی کہ آخر کم سے کم چھ ماہ تک تو ضرور ہی اوسنے حمل مین رکھا اور جننے کے بعد بھی کم سے کم دو برس تک [illegible]
[illegible] حاصکر اپنا خون جگر پلا کر پالا اگرچہ بعد اسکے وہ کچھ کھانے لگا اور باپ بھی کچھ اوسکی پرداخت مین شرکت کرنے لگا پس آدمی کو اپنی مان کا [illegible]
[illegible] لحاظ رکھنا چاہیے اسیواسطے اللہ تعالےٰ نے اپنے حق کے ساتھ والدین کے حق کی تاکید فرمائی ہی اور اسمین نکتہ یہ ہی کہ ربوبیت دو طرح ہی ایک [illegible]
[illegible] دوم رب مجازی پس اللہ تعالےٰ رب حقیقی ہی اور اوس رب حقیقی سبحانہ تعالےٰ نے اپنی ربوبیت کو مجازی لباس مین آدمی کے والدین سے ظاہر [illegible]
[illegible] اپنے حق ربوبیت کے ساتھ والدین کا حق پرورش ملایا اور اسکی نظیر یہ ہی کہ اللہ تعالےٰ اپنی مخلوقات پر عادل حقیقی سلطان ہی اور اس شان کو [illegible]
[illegible] سلطان عادل کے پیرایہ مین ظاہر فرماتا ہی اسیواسطے حدیث مین آیا کہ السلطان ظل اللہ فی الارض یعنے زمین مین سلطان عادل سایہ [illegible]
[illegible] پس یہان بھی یہی نکتہ ہی کیونکہ حقیقی سایہ مراد نہین ہی اسلیے کہ حق سبحانہ تعالےٰ سایہ وغیرہ سے پاک ہی اور یہان سے یہ نکتہ بھی [illegible]
[illegible] سبحانہ تعالےٰ کا حق اپنے بندے پر حقیقی ہی اور اوسیکے حق کی وجہ سے اسکے سایہ کا حق مجازی ہی یعنے والدین کا حق [illegible]
[illegible] پروردگار سبحانہ تعالےٰ کے حق کی وجہ سے ہی پس اگر مان باپ کسی ایسی بات پر ہٹ کرین جسمین اللہ تعالےٰ کی نافرمانی [illegible]
[illegible] کو ہرگز نہ سننا چاہیے کیونکہ مجازی بھی کہین حقیقت کا مقابلہ کرسکتا ہی ابن کثیر رحمہ اللہ تعالےٰ نے لکھا کہ [illegible]
[illegible] وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب مین مکہ مین ایمان لایا تو میری مان کو سخت ناگوار ہوا اور وہ میرے [illegible]
[illegible] تھی پھر اوسنے سنا کہ جو کتاب اللہ تعالےٰ نے نازل فرمائی ہی اوسمین مان باپ کی اطاعت کا حکم [illegible]
[illegible] کیا اوسمین تجکو یہ حکم نہین دیا گیا کہ والدین کی نافرمانی نہ کیجیو مین نے کہا کہ کیون نہین [illegible]
[illegible] جبتک تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کفر نہ کرے مین نے کہا کہ مین ہرگز ایسا نہ کرونگا [illegible]

Marfat.com

[illegible] نے ان کو قتل کیا یہ کہکر وہ بے دانہ پانی دھوپ مین بیٹھی اور ہرچند اوسکو لوگ سایہ مین کھینچ لاتے پھر وہ دھوپ مین [illegible] بے دانہ پانی کے اوسکو دو دن گذر گئے تیسرے دن مین نے غمناک ہوکر اوس سے کہا کہ واللہ مجھے اپنی جان عزیز نہین ہی مگر مین [illegible] کفر نہین کرونگا اور تیری ایک جان نہین اگر سو جانین ہون اور میرے سامنے ایک ایک کر کے نکل جاوین تو بھی مین اپنے اللہ تعالے [illegible] نہین کرونگا پس اللہ عزوجل نے نازل فرمایا سوان جاہداک لتشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعہما الآیہ یعنے اللہ تعالے فرماتا ہی کہ ہم نے تجھے [illegible] کی اطاعت کا حکم دیا ہی لیکن اگر تیرے والدین تیرے ساتھ یہ کوشش کرین کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو ساجھی بناوے جسکا تجکو کچھ علم نہین [illegible] ان کی اطاعت مت کر (رواہ اصحاب الصحاح) اور مترجم نے اسکو سابق مین مطول ترجمہ کردیا ہی اور اس سے معلوم ہوگیا کہ والدین [illegible] حقوق ہر حال مین لحاظ رکھنا چاہیے خواہ وہ کافر ہون یا مسلمان ہون کیونکہ کفر و ایمان تو اللہ تعالے کی مشیت ہی اور آدمی کو کافر والدین [illegible] ساتھ بھی نیکی و خدمت کرنا چاہیے لیکن یہ خدمت اپنی حد تک ہی پھر اگر وہ اس بات کے درپے ہون کہ اللہ تعالے رب حقیقی کے ساتھ کفر [illegible] نافرمانی کرے تو اسمین ہرگز اونکی اتباع نہین کرنی چاہیے اگر کہا جاوے کہ یہان تو آیت مین یہ قید نہین ہی جواب یہ ہی کہ اللہ تعالے نے [illegible] دوسری آیت مین صریح یہ حکم دیدیا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور یہان اسوجہ سے یہ بات بیان نہین فرمائی کہ یہان بندۂ مومن اور اوسکے ایماندار والدین کا بیان منظور ہی چنانچہ آگے تجکو خود ہی ظاہر ہوجائیگا کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ - یہانتک کہ جب بچہ اپنی مضبوطی کو پہونچا ف یعنے قوی ہوکر شباب تک آیا یہانتک کہ مردانگی کے مرتبہ پر پہونچ گیا - وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور وہ چالیس برس تک پہونچا تو بولا کہ ای میرے رب مجھے توفیق دیدے اس بات کی کہ مین تیری اس نعمت کا شکر کرون جو تو نے مجپر اور میرے والدین پر انعام فرمائی اور توفیق اس بات کی کہ مین ایسا نیک کام کرون جو تیرے پسند ہی اور میرے رب میرے لیے اولاد مین صلاحیت دیدے مین تیری طرف رجوع لایا ہون اور مین تیرے مسلمان بندون مین سے ہون ف پس معلوم ہوا کہ یہان ایسے انسان کا ذکر ہی جو خود مسلمان ہی اور اوسکے والدین مسلمان ہین کیونکہ اللہ تعالے نے اوسکا یہ حال بیان فرمایا کہ جب وہ چالیس برس کا ہوا تو اپنے پروردگار تعالے کی درگاہ مین اسلام کے ساتھ گردن جھکا کر اپنی توبہ ظاہر کی اور عاجزی کرنے لگا کہ ای پروردگار مجکو شکر کی اور نیک عمل کی توفیق دیدے کہ مین اس نعمت کا شکر ادا کرون جو تو نے مجپر اور میرے والدین پر انعام فرمائی اور سب سے بڑا انعام یہ ہی کہ اسلام کی توفیق دی اور مین [illegible] عمل صالح کرون جس سے تیری رضامندی پاؤن پھر اسکے بعد اس بندۂ صالح نے اپنی اولاد کی بہتری چاہی یعنے میری اولاد کو [illegible] صالح بنا دے اور اوسنے اسکو بھی اپنے اوپر اللہ تعالے کا احسان لیا اور کہا کہ میرے واسطے میری اولاد کو صالح کردے [illegible] تیرا احسان مجپر [illegible] میری اولاد پر بھی بذات خاص احسان ہوگا پس اس آیت قدسی کا حاصل یہ نکلا کہ اللہ تعالے نے انسان کو [illegible] میں احسان کا حکم فرمایا پس جو بندہ نیکبخت ہی وہ جب بالغ ہوکر انتہاے عقل یعنے چالیس برس تک پہونچا تو اپنے باپ کی [illegible] شفقت و درد و دکھ اٹھانیکا حق پہچانا اور ان مجازی پرورش کرنے والون کے ساتھ اپنے حقیقی پروردگار [illegible] پہچانا پس اوسکی درگاہ مین گردن جھکا کر عاجزی سے توبہ کی اور حقیقی پروردگار سے توفیق مانگنے لگا کہ شکرگذاری [illegible] عمل صالح کی توفیق ملے اور میری اولاد بھی صالح کردی جاوے کیونکہ اس نیکبخت نے خوب پہچان لیا کہ مجازی سامان کا

Marfat.com

خود مختار نہین ہی بلکہ یہ سب کسی رب عزوجل کا احسان ہی کہ اپنے کسی شان [illegible]
محبوب رکھتا ہی چنانچہ فرمایا - اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا [illegible]
ہوتے ہین کہ اونسے ہم اونکے ہر عمل کو جو انھون نے کیا ہی بہتر قبول فرماتے ہین - وَنَتَجَاوَزُ [illegible]
عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ - اور اونکی برائیون سے درگذر فرماتے ہین - ف - اگرچہ کبھی [illegible]
ندامت کے آنسوؤن سے اپنی برائیان دھوڈالین اور اللہ تعالے اپنے نیک بندون پر اونکی ذات [illegible]
کے ساتھ اونسے قبول فرماتا ہی - فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ - منجملہ اہل جنت کے - ف - یعنی قبولیت [illegible]
فرماتا ہی اور وہ لوگ بھی اپنے پروردگار تعالے شانہ کی شان رحمت کو دیکھ چکے ہین اور اوسکی پرورش و نعمت کے آثار [illegible]
ہین تو وہ اپنے رب سبحانہ تعالے سے کسی بات مین مایوس نہین ہین بلکہ ہر ایک کرم کے امیدوار ہین اور اوسکی کتاب [illegible]
ہین پس اللہ تعالے اونکو جنت مین داخل فرماویگا - وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ - [illegible]
جو اونکو دیا جاتا تھا - ف - یعنی ایسے لوگ جنکے صفات اوپر مذکور ہوے ہین جو اللہ تعالے کی طرف رجوع لاکر [illegible]
قصور وخطا سے مغفرت مانگتے ہین تو اللہ تعالے اونکے اعمال مین سے بہتر کو قبول فرماتا ہی اور اونکی خطاؤن سے درگذر کرتا [illegible]
خطاؤن کو بخشتا اور قلیل عمل کو قبول کرکے اصحاب جنت مین اوس وعدۂ صدق کے موافق داخل فرماتا ہی جو اونسے دنیا مین [illegible]
تھا اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو یہ دعا سکھلاتے تھے [illegible]
بعد ہم یہ دعا کیا کرین اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا
وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا عَلَيْكَ [illegible]
وَاَتْمِمْهَا عَلَيْنَا - یعنے الٰہی ہمارے دلون مین الفت دیدے اور ہمارے باہمی معاملات کی درستی کردے اور ہمکو سلامتی کی راہین [illegible]
ہمکو تاریکیون سے چھڑاکر نور مین لا اور ظاہری و باطنی بدکاریون سے ہمکو دور رکھ اور ہمارے کانون و آنکھون و دلون مین برکت [illegible]
ہماری جورو و بچون مین برکت دے اور ہمپر ترحم فرما کہ تو ہی تواب الرحیم ہی اور ہمکو ایسے بندے کردے کہ ہم تیری نعمتون کا [illegible]
شکریہ مین تیری حمد وثنا کرین پس تو اپنی نعمتین ہمکو عطا کر اور ہمپر پوری کردے (رواہ ابوداؤد) اور ابن عباس [illegible]
علیہ وسلم سے روایت کی کہ جبرئیل علیہ السلام نے بیان کیا کہ قیامت مین بندہ کی نیکیان و برائیان [illegible]
جائینگا پھر اگر کوئی ایک نیکی بھی باقی رہی تو اللہ تعالے جنت مین اوسکو بہت وسیع فرماویگا [illegible]
بیان کیا تو انھون نے ایسی ہی حدیث روایت کی تو مین نے عرض کیا کہ پھر اگر اوسکی سبھی نیکیان جاتی [illegible]
بندون کے حق مین فرماتا ہی کہ اولئک الذین نتقبل عنہم احسن ما عملوا ونتجاوز عن سیاتہم فی اصحاب [illegible]
(رواہ ابن جریر وابن ابی حاتم) شیخ ابن کثیرؒ نے کہا کہ یہ حدیث بروایت منفرد ہو [illegible]
ابن سعد رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہی کہ بصرہ مین جس مقام پر حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible]
مین نے مکان بنایا تھا تو اوسمین محمد بن حاطب آترے پھر ایک روز مجھسے کہا [illegible]

[illegible] حضور مین عمار و صعصعہ اور اشتر اور محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے پس ان لوگون نے آپس مین [illegible] رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور انکے حق مین بدگوئی کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک تخت پر ہاتھ مین چھڑی لیے ہوئے [illegible] نے جب آپس مین تذکرہ کیا تو بعض نے کہا کہ تم ایسے شخص کی خدمت مین موجود ہو کہ اوس سے اس بارہ مین [illegible] تم کو صاف بات معلوم ہوجاوے پس ان لوگون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ عثمان رضی اللہ [illegible] بندون مین سے تھا جنکے حق مین اللہ تعالے فرماتا ہی اولئک الذین نتقبل عنہم احسن ما عملوا ونتجاوز عن سیئاتہم فی اصحاب الجنۃ [illegible] الصدق الذی کانوا یوعدون - علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ یہ عثمان و اسکے ساتھی ہین واللہ یہ عثمان اسکے ساتھی ہین واللہ یہ عثمان و اسکے [illegible] ساتھی ہین تین مرتبہ فرمایا - یوسف نے کہا کہ مین نے محمد بن حاطب سے کہا کہ واللہ آپ نے اسکو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا ہی تو فرمایا [illegible] واللہ اسکو مین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا ہی (رواہ ابن ابی حاتم باسناد حسن) مترجم کہتا ہی کہ جو شخص خالص ایمان رکھتا اور [illegible] نور سے مستفیض ہی جب وہ زمانہ عو بعد کے حالات کو پیش نظر لاکر دیکھتا ہی تو اسپر انکی جوانمردی و صدق و دیانت کھل جاتی ہی پھر جب زمانہ اسلام مین [illegible] حالات دیکھتا ہی تو انکی صفائی نور سے اسکو وہ شان نظر آتی ہی کہ وہ لوگ خالص اپنے رب عزوجل کے بندے تھے اور اللہ تعالے کے مقابلے مین دنیاے حقیر کی کیا ہستی ہی اپنے باپ و بیٹے کا لحاظ نہین کرتے تھے اور اللہ تعالے کی نافرمانی اگرچہ حقیر ہو اسکو پہاڑ کے برابر جانتے اور اسکے لیے [illegible] جان فدا کردینا کچھ اہم نہین سمجھتے تھے اور وہ کیفیت اب ایسی خواب خیال ہی کہ اس زمانہ کو دیکھتے ہوے بہت سے عالمون کے قیاس سے [illegible] ہی تو بھلا عوام کا کیا ذکر ہی ولیکن انھین بندون کو سوجھتا ہی جو نور ایمان سے کچھ روشنی پائے ہوے ہین سو انکو بھی اسقدر دور نظر آتا ہی جیسے آفتاب کو [illegible] دور دیکھتے ہین مگر بلا دھوکہ کوئی دیکھے یا نہ دیکھے امر حق یہی ہی کہ وہ لوگ اپنے رب عزوجل کے بندے خالص تھے اور اللہ تعالے و اسکے [illegible] رسول کی محبت مین جب انکو اپنی جان پیاری نہ تھی تو کسی کی جان کی پروانہ کرتے تھے اور جو کچھ کرتے تھے وہ سب اللہ تعالے ہی کے لیے تھا جیسے حدیث [illegible] مین آیا کہ تم مین کوئی مومن نہوگا جب تک وہ اس قرآن پاک و رسالت کا مطیع نہو جاوے جسکو مین لایا ہون اور اپنے جی کو چھوڑ دے پس وہ مومن خالص ہی [illegible] حدیث مین ہی کہ مومن نہوگا جب تک کہ مین اسکو اسکی جان و مال و اولاد سب سے زیادہ محبوب نہو جاؤن پس وہ مومن کامل ہوئے حتی کہ حضرت عالم الغیب [illegible] نے تمام جہان کو اعلان کردیا کہ اولئک ہم المومنون حقا - جب اللہ تعالے کی شہادت سے وہ اس کمال کے ساتھ مومن صادق ٹھہرے تو [illegible] جو کچھ انکے افعال تھے سب اللہ تعالے کے واسطے تھے اور خود حدیث مین ایمان کامل کی یہ شناخت فرمائی کہ اپنے بھائی مسلمان کی نصرت کرے اگر [illegible] ہو تو مدد کرے اور اگر وہ ظالم ہو تو بھی اسطرح کہ اسکو ظلم سے روکے حتی کہ ایک کو دوسرون کے لیے قتل کرنا بھی [illegible] ہی کیا نہین دیکھتے ہو کہ باغیون [illegible] کا حکم ہی سو انکی طرح امام ہوجاوین پھر جب اسطرح اپنے نفس کو ایک امر کے واسطے بہت جبر و قہر کرکے حق پر روکے اور اسوقت غور کرے تو اسپر [illegible] کھل جاوے اور اگر اسنے بے ایمانی و جہالت سے روافض وغیرہ کی طرح غور کیا تو شیطانی پنجہ مین سواے ظلمات ضلالت کے اسکو بھلا کیا [illegible] یہی وجہ ہی کہ علماے اہل السنت نے عوام کو اسمین غور سے منع کردیا ہی اور خود ایسے صراط مستقیم پر رہکر دیکھ لیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سب حق پر [illegible] فضیلت تھی لیکن جو انمین کمتر تھا وہ بھی اللہ تعالے کے نزدیک اس زمانہ کے غوث و قطب سے افضل تھا پھر انکے مراتب عالیہ [illegible] کی آنکھین درکار ہین تو بھلا عوام کیونکر دیکھ سکتے ہین فافہم بالجملہ اللہ تعالے نے اپنے بندگان صالحین کے فضائل بیان [illegible] اس آیت مین جو فضائل مذکور ہین حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو بدرجۂ اکمل حاصل ہوے اور ایسے [illegible] ہوے چنانچہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے والدین اسلام لائے حتی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جب انتقال کیا

Marfat.com

تو انکے والد رضی اللہ عنہ نے کچھ جزع و فزع نکیا اور اسی قدر کہا کہ جو اللہ تعالیٰ نے لیا وہ اسی کا ہے [illegible]
کی بیٹی حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ ہیں اور دوسری بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن [illegible]
الزبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ صحابی مجاہد ہیں اور اس سے [illegible]
عنہم اپنے اپنے درجہ میں اس آیت قدسی کے شرف سے مشرف ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین [illegible]
کیا جسنے رب مجازی یعنے والدین کی نافرمانی کی تو وہ بھلا کب رب حقیقی سبحانہ تعالیٰ [illegible]

وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِن
اور جس شخص نے کہا اپنے ماں باپ کو میں بیزار ہوں تم سے کیا مجکو وعدہ دیتے ہو کہ میں نکالا جاؤنگا قبر سے اور گذر چکی ہیں [illegible]
وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ
اور وہ دونوں فریاد کرتے اللہ سے ای خرابی تیری تو ایمان لا بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے پھر کہتا ہے یہ سب [illegible]
الْأَوَّلِينَ ○ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم
پہلوں کی وہ لوگ ہیں جن پر ثابت ہوئی بات شامل اور فرقوں میں جو گذرے ہیں ان سے
مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ○ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا وَلِيُوَفِّيَهُمْ
جنوں کے اور آدمیوں کے بیشک وہ تھے ٹوٹے میں آئے اور ہر فرقے کئی درجے ہیں اپنے کیے کاموں سے اور تا پورے دے
أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ
اونکو کام اون کے اور اون پر ظلم نہو گا اور جس دن لائے جاوینگے منکر آگ کے سر پر ضائع کیے تم نے اپنے مزے
فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ
اپنے دنیا کے جیتے اور اونکو برت چکے اب آج سزا پاؤ گے ذلت کی مار بدلا اسکا
تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ ○ ع ۱۰
غرور کرتے تھے ملک میں ناحق اور اوسکا جو تم بے حکمی کرتے تھے

وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا - اور ایسا شخص جسنے اپنے والدین سے کہا کہ تم پر تف ہے حالانکہ
والدین مسلمان ہوں پس اس شخص نے اپنے رب عزوجل سے کفر کیا اور اپنے والدین سے بھی عاق ہوا حالانکہ والدین [illegible]
نیک راہ لگاتے اور اوسکی خیرخواہی چاہتے تھے مگر اوسنے بجائے شکرگزاری و فرمانبرداری کے اپنے والدین کو کہا کہ تم دونوں
أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِن قَبْلِي - کیا تم دونوں مجھے وعدہ دیتے ہو [illegible]
حالانکہ مجھسے پہلے بہت زمانہ گذر گئے ف یعنے اس کافر نے اپنے والدین کو اس بات پر [illegible]
مرنے کے بعد قیامت میں زندہ کر کے قبر سے نکالا جاؤنگا حالانکہ مجھسے پہلے بہت زمانے [illegible]
دوبارہ زندہ نہیں ہوا پس تمہارے اس بہکانے پر تعجب ہے - وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ [illegible]
کہ والدین دونوں اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے تھے کہ ای شخص تیرا برا ہو تو ایمان لا [illegible]

Marfat.com

سے مدد و نصرت مانگتے تھے اور اس سے کہتے کہ ای کمبخت تو ان خیالات شیطانی مین گمراہ نہ ہو بلکہ ایمان لا کہ ضرور اللہ تعالے
تجھ کو مرے بعد زندہ فرماویگا۔ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۔ بیشک اللہ تعالے کا وعدہ برحق ہی ف اور وہ اگلے زمانون کے
لوگون کو بھی اول سے آخر تک زندہ کریگا اور جسنے آدمی کو ابتدا مین پیدا کر دیا اوسکو سب قدرت ہی جب چاہے زندہ کر دے۔ فَيَقُولُ
مَا هٰذَآ إِلَّآ أَسَاطِيرُ الۡأَوَّلِينَ ۔ تو یہ کہے کہ یہ باتین کچھ نہین سوائے اسکے کہ اگلون کی بنائی ہوئی کہانیان ہین
ف یعنے والدین تو اس طرح دل سے اوسکے واسطے دعا کرین اور زبان سے اوسکو نصیحت کرین مگر یہ کافر کمبخت اونکے جواب مین
کہے کہ تم جن باتون کا اعتقاد کرتے ہو اور مجکو بھی بہکاتے ہو یہ پرانے خیالات ہین جنکی کچھ اصلیت نہین ہی اور نئی روشنی والے ایسے
خیالات کو نہین مانتے ہین کیونکہ وہ نیچر کو خوب پہچانتے ہین یہان ہر عاقل بنظر عبرت دیکھ سکتا ہی کہ یہ کافر بے ادب کس طرح اپنے والدین سے
عاق ہوا اور کسطرح اوسنے اپنے رب حقیقی سبحانہ تعالے سے کفر کیا اور ایسے کافر بے ادب ہر زمانہ مین موجود رہتے ہین تو انکا انجام
بھی اپنے مثل بے ادب کافرون کے ساتھ مین ہی۔ أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيۡهِمُ الۡقَوۡلُ فِيٓ أُمَمٍ قَدۡ
خَلَتۡ مِن قَبۡلِهِم مِّنَ الۡجِنِّ وَالۡإِنسِ إِنَّهُمۡ كَانُواْ خَٰسِرِينَ ۔ ایسے ہی بے ادب کافر وہ ہین
کہ جن پر بات ٹھیک اُتری اون گروہون کے ساتھ مین جو ان سے پہلے جنون و انسان کے جتنے گزر چکے ہین یہی لوگ خوار ہونے
والے ہین ف یعنے اس امت مین قیامت تک جو کفار بیہودہ بکنے والے عاق ایسے ہون تو ان سے پہلے جن و انس کے جو گروہ کافر
گذر چکے اونھین مین یہ لوگ بھی شامل ہونگے انھین پر اللہ تعالے کی بات ٹھیک اُتری جو ابلیس سے فرمائی تھی یعنے جہنم کو تجھسے اور
تیری پیروی کرنے والون سے بھرونگا پس ان کفار عاق و بدکار کو رحمت سے خوار رکھا گیا اور شیطان کی پیروی مین چھوڑ دیا گیا کیونکہ یہی لوگ
خوار ہین اگر کہا جاوے کہ کافرون مین بعضے ایسے ہوتے ہین کہ اپنے والدین کی خدمت کرتے ہین اگرچہ وہ اللہ تعالے سے کافر ہون تو یہ کافر
جسنے کفر کے باوجود اپنے والدین کو بھی دکھ دیا اور اون سے نافرمان ہو گیا تو یہ کیونکر اون کافرون مین شامل ہوا جواب یہ ہی کہ کفر تو سب
ایک ہی راہ ہی اور سب کا انجام جہنم ہی لیکن اونکی بدکاریون مین فرق ہی مثلاً جسنے اللہ تعالے سے کفر کیا مگر اپنے والدین کی خدمت کرتا تھا
تو ایسے کافر سے یہ کافر بدتر ہی جو والدین سے بھی عاق تھا یعنے اونکی نافرمانی کرتا تھا پس ہر ایک اپنی بدکاری کے حساب سے جہنم کے
طبقہ مین جاویگا چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا۔ وَلِكُلّٖ دَرَجَٰتٞ مِّمَّا عَمِلُواْ ۔ اور ہر ایک کے واسطے اونکے اعمال سے درجات
ہین ف یعنے ہر ایک نے جیسے عمل کیے ہین انھین کے حساب سے اوسکا مرتبہ ہوگا اور اس حکم مین جن و انس شامل ہین اور
ہر ایک مین سے کافر و مومن داخل ہین پس ہر ایک مین سے دو ہی فریق ہین یعنے جن مین سے ایک فرقہ مومن ہی اور ایک فرقہ کافر ہی اور
اسی طرح انسان مین سے بھی ایک فرقہ مومن ہی اور ایک فرقہ کافر ہی اور ان دونون کے سوائے تیسرا کوئی فرقہ نہین ہی اور ہر ایک کے
واسطے دو ہی انجام مقرر ہوے ہین اور ہر ایک کے واسطے اپنا اپنے انجام تک پہونچنے کی دو ہی راہین ہین پس مومنین سب اپنی راہ
چلے جاتے ہین یہانتک کہ جنت تک پہونچین اور کافرین سب اپنی راہ چلے جاتے ہین یہانتک کہ جہنم پر پہونچین اور ان
دونون کی راہین ایک دوسرے سے مخالف ہین اور کافرون کے پاس بالفعل دنیا مین ایسی چیزین ہین جنکی طرف آدمی کا جی للچاتا
ہی کیونکہ آدمی کا جی اوسکے جسم کی طبیعت ہی اور یہ جسم اسی دنیاوی مادیات سے پیدا ہوا ہی تو وہ خواہ مخواہ انھین چیزون
کو چاہتا ہی اسواسطے مسلمان بھی کبھی اپنے جی کا دھوکا اٹھا کر گناہ مین ملوث ہو جاتا ہی لیکن یہ اوسکی اصلی راہ نہین ہی۔

جب یہ معلوم ہوگیا تو دیکھنا چاہیے کہ اہل اسلام جو اپنی راہ توحید پر چلتے ہین اون مین بعضے نہایت
تقوی مین کم درجہ ہوتے ہین یہانتک کہ بعضے گناہون مین مبتلا ہو جاتے ہین لیکن فخر کرتے ہین
پس جب یہ اپنی انتہا یعنے جنت مین پہونچین گے تو اپنے اعمال کے موافق ہر ایک کے درجات ہونگے
اللہ تعالے نے نعمتین رکھی ہین وہ پاوینگے اب انکے مخالف یعنے فریق کافر کو دیکھو کہ وہ سب اللہ تعالے کے
شریک ہین پھر بعض تو کافر مشرک ظالم و بدکار بدرجۂ غایت ہی اور بعض اوس سے کم ہی تو وہ بہ نسبت اپنے پہلے والون کے
جو اس سے کم ہی وعلی ہذا القیاس یہانتک آخر یہ ہی کہ کسی آسمانی کتاب پر ٹھیک چلتا ہو مگر کسی پیغمبر سے منکر ہوا
راضی ہی وہ جہنمی ہونے مین سب کے برابر ہی ولیکن جہنم کئی طبقہ ہین تو یہ اپنے طبقہ مین رکھا جائیگا پس اللہ تعالے نے دنیا
راہ پر چھوڑ دیا ہی تا کہ اپنے اپنے اعمال کماوے پھر زندہ کریگا تاکہ اپنی کمائی کا پھل پاوے - وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ
اونکو اونکے اعمال پورے ادا کر دے ف اسیواسطے ہر ایک کے مراتب ہین - وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ - اور انپر
ظلم نہین کیے جاوینگے ف پس مومنون کی نیکیون مین سے کچھ کم نہین کیا جائیگا اور کافرون کی بدکاریون مین کچھ
جائیگا (تنبیہ) قولہ تعالے ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا - ان آیات مین اللہ تعالے نے اول یہ حکم فرمایا کہ انسان
اپنے پرورش کرنے والے والدین کے حق مین نیکی کا حکم دیا اور اس سے ظاہر ہی کہ حقیقی پروردگار جلشانہ کی عبادت سب سے مقدم
اللہ تعالے نے دو فریق کیے اول وہ جنہون نے حقیقی رب عزوجل کو پہچانا اور اوسکے حکم کی فرمانبرداری مین والدین کی خدمت
کی اور اونکے ساتھ نیک برتاؤ کیا تو اونکا درجہ جنت مین ہی اور فریق دوم وہ کہ جسنے حقیقی رب عزوجل سے کفر کیا اور حکم نہ مانا
والدین کی نافرمانی مین عاق ہوا تو وہ طبقۂ جہنم مین ہی پھر قسم اول جنکی نسبت فرمایا فی اصحاب الجنة وعد الصدق الذی کانوا
یعنے حالت بلوغ مین ہدایت حاصل کی اور چالیس برس کی عمر مین اپنے والدین و اولاد کے لیے دعا کی ابن عباس رضی اللہ عنہ
کہ یہ بشارت دربارۂ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نازل ہوئی چنانچہ اللہ تعالے نے اونکے والدین کے بارہ مین
دعا قبول فرمائی کہ وہ دونون مسلمان ہو گئے اور اونکی اولاد کے حق مین بھی قبول فرمائی کہ وہ سب کے سب مسلمان ہوئے
ذکر کیا کہ سینتیس برس کی عمر مین ابوبکر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ہوتے ہی ایمان لائے
علیہ وسلم کی عمر اوسوقت چالیس برس کی تھی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ سے کچھ کم تین برس چھوٹے تھے
عمر چالیس برس کی ہوئی تو اپنے والدین و اولاد کے لیے دعا کی اور وہ قبول ہوئی اور یہ بات سوائے حضرت ابوبکر رضی
کسی کو صحابۂ مہاجرین و انصار مین سے حاصل نہین ہوئی پھر دوسری مثال جسمین آدمی کا انجام
جہنم مین جانا مذکور ہوا اوسکا نزول بھی کسی خاص شخص کے بارہ مین ہی ولیکن اوسکا نام ظاہر نہین ہوا
عام ہین اور جسوقت انکا نزول ہوا ہی تو اسوقت مین انکی مثال موجود تھی اول حضرت
دیگر ہم خیال آیندہ ظاہر ہوگا او شاید اسکا نام اسواسطے نہین لیا جاتا تھا تاکہ جو شخص
پہونچے بلکہ حضرت ابن عباس و مجاہد وغیرہ فقط حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام
کی مثال ہی پھر یہان آگاہ رہنا چاہیے کہ بعضے لوگون نے نادانی سے یہ سمجھا کہ دوسری آیت

[illegible] اور غلطی کی وجہ بین نے اوپر بیان کر دی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ یون فرماتے کہ حضرت [illegible] کے بارہ مین [illegible] سننے والے نے غلطی سے یہ سمجھا کہ دوسری آیت مین اونکے کسی فرزند کا بیان ہی جو [illegible] حالانکہ ابن عباس [illegible] رضی اللہ عنہ نے اول آیت مین تصریح سے بیان کیا کہ وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے [illegible] نازل ہوئی اور دوسری آیت [illegible] بارہ مین حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر مین چاہون تو بیان کر دون [illegible] فلان بن فلان کے حق مین [illegible] اس مصلحت سے نہین بتلایا کہ اوس شخص کی اولاد جو مسلمان موجود ہی اوسکو لوگ طعنہ دینگے [illegible] ظاہر ہی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارہ مین فقط پہلی آیت ہی اور دوسری آیت سے اونکے خاندان کو کچھ تعلق نہین ہی [illegible] کے والدین [illegible] اولاد سب کے سب مومنین مشہور ہین اونمین سے کوئی بھی کافر نہین مرا اور اسپر دلیل یہ ہی کہ ابن ابی حاتم نے بسند صحیح روایت [illegible] عبد اللہ [illegible] تعالے نے کہا کہ مین مسجد نبوی مین موجود تھا جس زمانہ مین کہ امیر المومنین معاویہ کی طرف سے مروان مدینہ پر حاکم تھا تو مروان نے خطبہ پڑھا اور کہا کہ اللہ تعالے نے امیر المومنین معاویہ کو یزید بن معاویہ کے بارہ مین اچھی رائے دکھلائی ہی اور وہ رائے یہ ہی کہ اپنی زندگی مین یزید کے لیے لوگون سے بیعت لے لین اور اوسکو خلیفہ کر جاوین اور یہ بھی سنت طریقہ ہی کیونکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کیا تھا یہ سنکر عبد الرحمن بن ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی سنت نہین ہی بلکہ قیصر ہرقل کی سنت ہو گی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس خلافت کو واللہ اپنی کسی اولاد یا کسی خاندانی شخص کے حق مین نہین قرار دیا اور معاویہ نے اسکو اپنے فرزند کے حق مین اسیوجہ سے رکھا تا کہ اوسکے فرزند پر شفقت و کرامت ہو یہ سنکر مروان جل گیا اور کہنے لگا کہ تو وہی شخص ہی کہ تیری ہی شان مین یہ آیت اُتری الذی قال لوالدیہ اُفٍّ لکما۔ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ نہین بلکہ واللہ ایک ملعون کا بیٹا ہی کیونکہ تیرے باپ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہی اور حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے حجرے سے ان دونون کی باتین سنتی تھین پس ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ای مروان تو یہی کہتا ہی کہ عبد الرحمن کے بارہ مین یہ آیت اُتری ہی تو نے جھوٹ کہا بلکہ یہ آیت تو فلان بن فلان کے حق مین اُتری ہی پھر مروان منبر سے اتر کر حضرت ام المومنین کے حجرے کے دروازے [illegible] آیا اور کچھ باتین کرنے کے بعد واپس ہوا (ابن ابی حاتم) مترجم کہتا ہی کہ شاید ام المومنین رضی اللہ عنہا کو مروان کی گفتگو سے اسوقت خبر ہوئی جب عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے حجرے مین جا کر ام المومنین رضی اللہ عنہا کو آگاہ کیا چنانچہ امام بخاری نے باسناد صحیح روایت کی کہ یوسف بن ماہک رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے مروان کو صوبۂ حجاز پر حاکم کیا تھا پس مروان نے ایک روز خطبہ پڑھا اور خطبہ مین یزید بن معاویہ کا ذکر کرنا شروع کیا تا کہ اوسکی فضیلت سنکر اوسکے باپ کے بعد لوگ اوس سے بیعت کریں پس حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کچھ سخت کہا تو مروان نے جلد حکم دیا کہ انکو پکڑ لو مگر عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اپنی بہن حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مین چلے گئے پس کسیکو قابو نہ ہوا کہ اونکو پکڑ سکے [illegible] مروان کہنے لگا کہ یہی وہ شخص ہی جسکا ذکر اس آیت مین ہی الذی قال لوالدیہ اُفٍّ لکما الآیہ پس ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے پردہ کے پیچھے سے فرمایا کہ اللہ تعالے نے ہمارے کنبے کے حق مین کچھ عیب قرآن مین نازل نہین فرمایا سوائے اس بات کے کہ اللہ عزوجل نے میری [illegible] برأت کا نازل فرمایا ہی (البخاری) مترجم کہتا ہی کہ مروان کی غرض اپنے خطبہ مین یہ تھی کہ اسوقت یزید کے واسطے [illegible] کہ بعد وفات معاویہ رضی اللہ عنہ کے لوگ قائم ہین کیونکہ امام نسائی نے بسند صحیح روایت کی کہ محمد بن زیاد نے

بیان کیا کہ جب معاویہ رضؓ نے اپنے بیٹے یزید کے لیئے بیعت لی تو مدینہ میں مروان نے خطبہ [illegible]
ہی یہ سنکر حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں بلکہ ہرقل و قیصر کی چال [illegible]
جسکے حق میں اللہ تعالے نے فرمایا والذی قال لوالدیہ اف لکما الآیۃ۔ یہ خبر حضرت عائشہ [illegible]
جھوٹ کہا واللہ یہ عبدالرحمن کے حق میں نہیں ہی اور اگر میں چاہوں تو بیان کرون کہ [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مروان کے باپ کو ایسی حالت میں لعنت فرمائی تھی کہ مروان [illegible]
مروان کا ظہور ہوا ہی (النسائی) پس صاف معلوم ہوا کہ اس آیت سے عبدالرحمن بن ابی بکر [illegible]
آیت میں جو کرامت مذکور ہی اس کرامت میں اول درجہ حضرت ابوبکر رضؓ کو حاصل ہوا کہ خود ایمان لائے [illegible]
اور اپنے والدین و اولاد کے حق میں دعا کی تو والدین ایمان لائے اور اولاد سب ایمان میں بڑے کمال [illegible]
جسمین ایسے کافر کا بیان ہی جسنے مسلمان والدین کی نافرمانی کی اور عاق ہو کر مر گیا تو اسکا مصداق بھی [illegible]
ام المؤمنین عائشہ رضؓ نے نہیں بتلایا کیونکہ اسکے بتلانے میں کچھ فائدہ متصور نہیں سوا اسکے کہ اسکی اولاد [illegible]
تھے انکو ملال پہونچے لہذا اول آیت کی مثال کرامت کو ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ نے بیان کیا تو بعض [illegible]
سے دوسری آیت تک سب بشان ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ ہی پس سوچے کہ حضرت ابوبکر و انکے والدین [illegible]
سب مسلمان صحابی مشہور ہین لہذا یہ بات بنائی کہ شاید ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کوئی لڑکا دوسرا بھی تھا جسکا نام عبداللہ [illegible]
ہی مترجم کہتا ہی کہ یہ محض غلط ہی اور کسی ثقہ نے اسکو روایت نہیں کیا بلکہ عبداللہ خود حضرت ابوبکر کا نام ہی اور [illegible]
نام عثمان ہی پس ابوبکر عبداللہ بن عثمان ابی قحافہ التیمی معروف مشہور ہین اور بات در اصل یہ ہی کہ اللہ تعالے نے دو آیتین [illegible]
آیت اول میں حضرت ابوبکر کی مثال دی کہ خود ایمان لائے اور انکی دعا سے انکے والدین و اولاد سب ایمان لائے اور دوسری [illegible]
ایک کافر کی مثال دی جسنے اپنے والدین کی نافرمانی کی اور کافر مر گیا تو اسپر اللہ تعالے نے لعنت فرمائی شیخ ابن کثیر [illegible]
ابوامامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی کہ چار شخص ہین کہ [illegible]
نے انپر لعنت کی اور ملائکہ نے لعنت کی اول وہ شخص جو مسکینوں کو بہکاوے راوی نے کہا [illegible]
اپنی مٹھی بڑھاوے اور کہے کہ ادھر آو یہ لے لو پھر جب وہ آوے تو ہاتھ خالی کچھ نہیں ہی دگویا اسکین سے [illegible]
برتاؤ کی چیز کے لیے جو حاجتمند آوے اوسکو روکے حالانکہ اسکی پاس موجود نہیں ہی سوم وہ شخص جس [illegible]
اور انھون نے مسخرہ پن سے اسکو دوسرے کا گھر بتلا دیا (جیسے راستہ پوچھا تو اسنے دوسری طرف [illegible]
والدین کو مارتا تھا حالانکہ وہ دونون اللہ تعالے کی جناب میں فریاد کرتے تھے (رواہ ابن عساکر [illegible]
درجات اوپر کو عالی ہوتے جاتے ہین اور جہنم کے درکات نیچے کو گرتے جاتے ہین ذلک عبدالرحمن [illegible]

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ [illegible]
وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۔ اور یاد دلاوے وہ دن کہ پیش کیے جائینگے جو لوگ کافر ہوے [illegible]
چیزین اپنی دنیا کی زندگی میں اور تمنے ان چیزون سے عیش کر لیا اب یعنے ان کافرون کو [illegible]

[illegible] ان پر عرض کیے جاوینگے [illegible] اونکو جھڑکی دیجاویگی کہ تمنے اپنی دنیاوی زندگی مین اپنی نفیس چیزون کا
[illegible] یعنے تمنے آخرت سے انکار کرکے جنت کے بدلے دنیاوی چیزون کو لیا اور وہی
[illegible] پاکیزہ چیزین [illegible] اب آخرت مین تمہارے واسطے کچھ نہین ہے کیونکہ اللہ تعالے نے بحکم قولہ تعالے
[illegible] آگاہ کردیا کہ جو دنیا چاہتا اور آخرت سے منکر ہے ہم اوسکو دنیا مین اوسکا حصہ اپنی مشیت
[illegible] حق مین ہمکو منظور ہو پھر اوسکے لیے جہنم ٹھہراوینگے کہ ضرور وہان پہونچایا جاویگا فَالْيَوْمَ
تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ
تَفْسُقُوْنَ ۔ پس آج تمکو نتیجہ ملیگا خواری کا عذاب بعوض اسکے کہ تم زمین مین ناحق تکبر کرتے تھے اور بعوض اسکے کہ حد سے
نکل چلتے تھے یعنے دنیا مین تم لوگون کا یہ حال تھا کہ اللہ تعالے نے تمکو دنیا کی مال و دولت اور تمہاری خواہش کی نعمت
کو دی تھی پھر بھی تم لوگ ناحق اللہ تعالے کا حکم ماننے سے تکبر کرتے اور اوسکے رسولون اور اوسکی آیات کو جھٹلاتے تھے اور حد سے
نکل کر اللہ تعالے کے ساتھ شرک کرتے تھے تو آج اسکا یہ بدلا پاؤگے کہ جہنم کی آگ مین ذلت و خواری کے ساتھ ڈالے جاؤگے
اونکے تکبر کا عوض خواری و اہانت ہے اور اونکے اترانے کا عوض عذاب ہے اور وہ دنیا جس پر اترایا کرتے تھے گذر چکی اور عبرتناک
تو یہ ہے کہ ان کافرون سے پہلے بہت کافر مرچکے ہین

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ
اور یاد کر عاد کے بھائی کو جب ڈرایا اپنی قوم کو احقاف مین اور گذر چکے تھے ڈرانے والے
يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝
آگے سے اور پیچھے سے کہ بندگی نہ کرو کسیکی سواے اللہ کے مین ڈرتا ہون تم پر آفت سے ایک بڑے دن کی
قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ
بولے کیا تو آیا ہم پاس کہ پھیرے ہمکو ہمارے ٹھاکرون سے سو لا ہمپر جو وعدہ دیتا ہے اگر ہے تو سچا
قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ڭ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا
کہا یہ خبر تو اللہ ہی کو ہے اور مین پہونچا دیتا ہون جو کہہ دیا میرے ہاتھ لیکن مین دیکھتا ہون تم لوگ
تَجْهَلُوْنَ ۔ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ
نادانی کرتے ہو پھر جب دیکھا اوسکو ابر سامنے آیا اونکے نالون کے بولے یہ ابر ہے ہمپر برسے گا
بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا
کوئی نہین یہ وہ ہے جسکی تم جلدی کرتے تھے باو ہے جسمین دکھ کی مار ہے اوکھاڑ مارے ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے
فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝
پھر صبح کو رہ گئے کہ نظر نہین آتا سواے اونکے گھرون کے یون ہم سزا دیتے ہین گنہگار لوگون کو

[illegible] اپنے حق مین اپنی طیبات اور اپنے مرادات خیال کیا ہے اول تو وہ آخرت کے مقابلہ مین بہت حقیر

ودنیا ہین جیسے دنیا کا نام ہی اور اگر کافر کی آنکھین وہ بہتر بھی نظر آوے تو بھی …
کام نہین ہی اور اس زمانہ کے کافر جو دنیا پر مغرور ہین ایسے پہلے بہت کفار گذر گئے کہ اونکی دنیا …
عرب ہی مین قوم عاد کا ذکر یاد دلایا بقولہ تعالے - اذْكُرْ أَخَا عَادٍ - اور بیان کر دے عاد کے …
کافرون سے جو دنیا پر مرتے ہین قوم عاد کا قصہ سنادے جن پر اسی قوم مین سے ایک پیغمبر حضرت …
وہ ہود بن عبد اللہ بن رباح ہین اور باوجود مدت دراز گذرنے کے عرب کے اشعار مین ہود علیہ السلام …
مخالفت و دشمنی مشہور ہی لیکن عرب کی جہالت یہانتک بڑہ گئی کہ وہ لوگ ان اشعار سے یہ سمجھے …
فرقہ سے اور باقی قوم کے فرقہ سے باہمی عداوت تھی جیسے اس زمانہ مین عرب کے قبائل و شاخین آپس مین لڑتے …
لیکن اللہ تعالے نے امر حق اونکو ظاہر فرمایا کہ فریق ہود و قوم عاد مین دنیاوی عداوت نہ تھی بلکہ وہ عاد کے واسطے …
تھا - إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ - جب وسنے اپنی قوم کو احقاف مین ڈرسنایا ف …
ملک ہی جہان قوم عاد کی سلطنت تھی اور عذاب سے تباہ ہونے کے بعد وہان ریگستان ہوگیا اور عطاء و مقاتل و …
رحمہم اللہ تعالے کے بیان سے معلوم ہوا کہ وہ عدن کے قریب ارم کے مونہ شہر کا سبزہ زار وادی تھا اور اب وہان …
ریگستان و غار ہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرموت مین ایک وادی ہی اوسکو برہوت کہتے ہین وہان …
روحین ڈالی جاتی ہین قتادہؒ نے بیان کیا کہ وہ یمن مین سمندر کے کنارے تھا اور تواریخ مین مذکور ہی کہ عاد کے لوگ …
زبردست تھے انھون نے اپنی قوت سے جہان کو زیر کرلیا تھا مترجم کہتا ہی کہ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ وغیرہ …
لوگون کو اپنی نصیحت کے خطبہ مین بیان کیا کہ یہ دنیا اور اوسکی دولت سب فنا ہی تم لوگون کو چاہیے کہ آخرت …
اور عبرت سے دیکھو کہ قوم عاد نے عدن سے بصرہ تک قوت و کثرت سے بھر دیا تھا اور مال و دولت پر اتراتے تھے اب جسکا …
اونکا ترکہ مجھسے دو کوڑیون کو خرید لے حاصل یہ کہ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو احقاف مین عذاب الٰہی سے …
ڈرایا - وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ - حالانکہ اوسکے آگے اور اوسکے پیچھے ڈر …
والے گذر چکے تھے ف اور قوم عاد کو اللہ تعالے کی رسالت کے پیغام پہونچ چکے تھے کیونکہ انبیاء علیہم السلام …
گذر چکے تھے اونکی خبرین پہونچتی تھین بلکہ یہی پیغمبر جسکی کتاب ہدایت سامنے موجود تھی یہی اون اگلون کی …
پس ہود علیہ السلام کچھ انوکھے نہین تھے بلکہ جیسے وہ بھیجے گئے ہین تب بھی نبوت کا نشان …
تھے پس انھون نے قوم کو پیغام پہونچایا - أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
يَوْمٍ عَظِيمٍ - یہ پیغام دیا کہ تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو سوائے اللہ تعالے کے مین تمپر …
کرتا ہون ف شاید اس عذاب سے روز قیامت کا عذاب مراد ہو یا جسطرح اگلی امتون پر …
اوسیطرح اس قوم کو بھی ڈرایا - قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا - …
ہمارے ٹھاکرون سے پھیر دے ف یعنے قوم عاد نے ہود علیہ السلام کو جواب دیا …
بہکانے سے ہم لوگ اپنے معبودون سے پھر جاوین اور تیرے تابع ہو جاوین …

Marfat.com

[illegible] نَا اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ - پس لے آ ہمارے اوپر جس چیز سے تو ہمکو
[illegible] اون مین سے ہے ف یعنے اگر تو سچا ہی کہ تجہسے انکار کرنے اور شرک کرنے پر اللہ تعالے کا عذاب آویگا تو ہمنے
[illegible] تو وہ عذاب لے آجس سے تو ہمکو ڈراتا تھا حضرت ہود علیہ السلام نے دنیا مین اون پر کسی قطعی عذاب کا دعوی نہین
[illegible] کہا تھا کہ مجھے تمہارے حق مین خوف عذاب ہی مگر کافرون نے بے حیائی سے اون پر یہ الزام باندھا تاکہ جھٹلانے دین
[illegible] وجہ کو پہونچ جاوین پھر بھی اللہ تعالے نے اوپر عذاب سخت نہین بھیجا بلکہ خفیف عذاب سے تنبیہ کی اور قحط ڈالا یا کہ وہ
[illegible] گرمی و بہوک و پیاس سے پریشان ہوے اور اس زمانہ مین بھی ہر چند اونکو سمجھایا گیا راہ پر نہ آئے اور انکار ہی کرتے گئے
[illegible] بعضی کے یہ افترا باندھا کہ ہمارے معبود اسوجہ سے ناخوش ہین کہ ہمارے درمیان مین یہ شخص اور اسکے ساتھی موجود ہین
پھر ایک شخص کو مکہ مین بھیجا کہ وہان جاکر پانی کے لیے دعا مانگے اور یہان حضرت ہود علیہ السلام کو یہ جواب دے چکے کہ اپنا
وہ عذاب لا جس سے ڈراتا تھا - قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْۤ
اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ - ہود نے کہا کہ علم تو اللہ تعالے ہی کے یہان ہی اور مین تو تمکو وہ حکم پہونچاتا ہون
جسکے ساتھ مین بھیجا گیا ہون ولیکن مین تمھین دیکھتا ہون کہ تم ایسی قوم ہو جو نادانی سے جھگڑتے ہین ف یعنے
ہود علیہ السلام نے اونکو جواب دیا کہ مین نے تمسے یہ دعوی نہین کیا کہ تمپر کب عذاب آویگا بلکہ جس طرح اللہ تعالے نے
مجھے وحی بھیجی وہ مین نے تمکو سنادی اور یہ تو اللہ تعالے ہی کو معلوم ہی کہ وہ تمپر عذاب کریگا یا نہین یا کب عذاب کریگا مگر مین
دیکھتا ہون کہ تم اللہ تعالے کی شان سے جاہل ہو اسوجہ سے بیباک ہوکر جھگڑتے ہو کیونکہ اللہ تعالے کی عظمت کے سامنے
نیک بندے بھی کانپتے ہین حالانکہ تم اپنی بدکاری مین ڈرتے نہین بلکہ یہی بعید جانتے ہو کہ اللہ تعالے تمپر عذاب کرے
حالانکہ اللہ تعالے جو کچھ چاہے وہ اوسکی قدرت مین آسان ہی قوم نے اپنے تکبر کو نہ چھوڑا اور جس ایلچی کو کہ بھیجا تھا اوسنے
خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالے نے تمہاری جانب بادل کا ٹکڑا بھیجا ہی - فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ
اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا - پھر جب اوسکو دیکھا کہ ایسا بادل ہی جو اونکے وادی کیطرف
متوجہ ہی تو بولے کہ یہ بادل ہمپر برسانے والا ہی ف یعنے دیکھا کہ ایک بادل اونکی وادی کی جانب چلا آتا ہی اور وہ سیاہ
بادل ہی تو بہت خوش ہوے اور ہنستے کودتے ہوے وادی مین جمع ہوے تاکہ یہ سیاہ بادل [illegible] جھوم جھوم کے برسے
یہ پیاس و گرمی دفع ہو اور ہم لوگ سیراب ہوجاوین تو آپسمین ایک دوسرے کو پکارنے [illegible] لگے کہ جلدی آؤ یہ بادل
برسنے والا ہی اللہ تعالے اونکے کفر کو رد فرماتا ہی بقولہ تعالے - بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ - بلکہ یہ وہ چیز
ہی جسکو تم جلدی مانگتے تھے ف یعنے یہ برسنے والا بادل نہین ہی بلکہ جسکی نسبت تم ہود علیہ السلام سے کہتے
[illegible] وہ عذاب لا جس سے ڈراتے تھے تو یہ وہی عذاب ہی - رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ - یہ خشک
[illegible] دکھ دینے والا عذاب بھرا ہی ف ایک تو ریاح سحاب ہوتی ہین جو اللہ تعالے کی رحمت کو یعنے بادل
[illegible] ہانکتی ہین اور یہ ریح عقیم تھی - تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا - برباد کرتی تھی ہر چیز کو
[illegible] ف یعنے یہ ریح عذاب تھی کہ اللہ تعالے کے حکم سے جس چیز پر ہوکر گذرتی اوسکو برباد کردیتی

Marfat.com

تھی یعنے وہ چیز جلکر ایسی ہو جاتی جیسے سڑی ہڈی ہوتی ہے۔ فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰی [illegible]
نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ - پس صبح کی ان لوگون نے ایسے حال مین کہ نہین [illegible]
جگھون کے یون ہی ہم بدلا دیتے ہین قوم بدکارون کو ف یعنے تمام قوم عاد کا یہ حال ہو گیا [illegible]
کسی چیز کا نشان نہ تھا کیونکہ وہ ہوا جس چیز پر ہو کر گذری اوسکو خاک کر دیا اور ان لوگون [illegible]
اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پہلے ان لوگون نے اپنے جانورون و مویشی کی [illegible]
اڑتے ہین تو خوف سے اپنے اپنے گھرون مین گھسکر دروازے بند کر لیے اتنے مین ہوا نے [illegible]
لادیے اور سات راتین و آٹھ دن تک برابر یہی کیفیت رہی اور وہ لوگ اس ریگ کے نیچے آہ کرتے اور چلاتے [illegible]
حکم سے ہوا نے ریگ ان پر سے ہٹائی اور انکو پہاڑون سے ٹکرا کر سمندر مین پھینکدیا پس کوئی کافر نہین بچا اور حضرت [illegible]
اور اونکے ساتھی مومنون کا یہ حال تھا کہ اللہ تعالے کے حکم سے جبرئیل علیہ السلام نے اونکے گرد ایک حلقہ کھینچ دیا تھا تو اوس [illegible]
مین ٹھنڈی ٹھنڈی خوشگوار ہوا آتی تھی اور اللہ تعالے نے اپنی رحمت سے اون سب کو نجات دی اور قوم عاد کو ہلاک کر دیا
ابن کثیرؒ نے مسند امام احمد سے نقل کیا کہ حارث البکری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین اپنے قبیلہ بنو بکر سے نکلا تا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس جاکر علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کی شکایت کرون یہ وہان عامل تھے پس مین روانہ ہو کر ربذہ تک پہنچا
تو مین نے دیکھا کہ وہان قبیلہ بنی تمیم کی ایک بڑھیا تھک کر بیٹھ رہی ہے اور اوسکے پاس سواری نہین ہے پس اوسنے مجھسے
کہا اے بندہ خدا مجھے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ضرورت ہے تو کیا تم اتنی مہربانی کرو گے کہ تم مجھے وہانتک پہونچا دو
مین نے ترس کھا کر اوسے اپنے پیچھے اونٹ پر سوار کر لیا یہانتک کہ مین اوسے مدینہ مین لایا یہان مین نے دیکھا کہ مسجد مین لوگ
بھرے ہوے ہین اور ایک سیاہ نشان اُڑ رہا ہے اور مین نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلال رضی اللہ عنہ [illegible]
لٹکائے کھڑے ہین مین نے لوگون سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے تو مجھسے بیان کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہین کہ [illegible]
بن العاص کو کسی طرف جہاد کے واسطے روانہ کرین مین یہ سنکر بیٹھ گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھکر اپنے گھر مین [illegible]
لے گئے تب مین نے جاکر اجازت طلب کی پس آپنے اجازت دیکر مجھے بلا لیا مین نے آپکو سلام کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ [illegible]
نے مجھسے فرمایا کہ کیا تم لوگون سے اور بنی تمیم سے کچھ جھگڑا تھا مین نے عرض کیا کہ جی ہان اور ہمین لوگ اون پر غالب [illegible]
اور اب تو مین آتا تھا اور بنو تمیم کی ایک بڑھیا اپنے سفر مین عاجز ہو گئی تھی اوسنے مجھسے درخواست کی تو مین اوسکو [illegible]
یہانتک سوار کرا لایا اور وہ بھی دروازے پر موجود ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس بڑھیا کو بھی اجازت دی [illegible]
آئی پھر مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپکی رائے ہو تو ہمارے درمیان اور بنی تمیم کے درمیان [illegible]
جس سے تجاوز نہ ہوا اور دہنا تالاب کے اوس پار سے بنو تمیم کی حد مقرر کر دیجیے یہ سنتے ہی [illegible]
لگی کہ یا رسول اللہ پھر آپ کے مضطر لوگ کہان جائینگے جب مین نے یہ سنا تو مین نے کہا [illegible]
چلی آتی ہے کہ کوئی عورت اپنے بچہ کی موت مین سر منڈانے گئی اور اپنی موت لادلائی [illegible]
نہ جانا کہ یہی میرے مقابلہ مین مدعیہ ہو جائیگی اور مجھے میری قوم نے بھیجا اور مین اللہ تعالے [illegible]

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ عاد کا ایلچی کیسا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قصہ خود معلوم تھا لیکن میرے دل بہلانے کو آپ نے مجھسے یون فرمایا تو مین نے عرض کیا کہ قوم عاد جب قحط مین گرفتار ہوئی تو انھون نے پانی مانگنے کے لیے ایک ایلچی بھیجا اوسکا نام قیل تھا جب وہ معاویہ بن بکر کی طرف گذرا تو معاویہ نے اوسکو ایک مہینہ تک اپنے یہان مہمان رکھا اور ہر روز شراب پلاتا اور گانا سنواتا تھا جب ایک مہینہ گذر گیا تو قیل وہان سے نکلکر جبال مہرہ پر آیا اور خانہ کعبہ کے سامنے دعا کرنے لگا کہ آلٰہی تو جانتا ہے کہ مین کسی مریض کی دعا کرانے نہین آیا اور نہ کسی قیدی کو چھڑانے آیا آلٰہی قوم عاد کو پانی دیدے جیسے تو پہلے دیتا تھا پھر تین قسم کے بادل پیدا ہوے تو اسنے وہ بادل پسند کیا جو سب سے زیادہ سیاہ تھا اور وہ قوم عاد کی طرف چلا پھر اوسمین سے آواز آئی لے یہ خاک سیاہ کرنے والی آگ جو کسی عادی کی راکھ بھی باقی نہ رکھے گی پھر مجھے خبر پہونچی ہے کہ قوم عاد پر فقط اسقدر ہوا بھیجی گئی تھی جو میری اس انگوٹھی مین آجاوے ابو وائل رحمہ اللہ تعالے نے جو حارث بکری سے روایت کرتے ہین انھون نے کہا کہ حارث بکری نے یہ بات سچ کہی اور عرب مین یہ مثل چلی آتی تھی کہ جب کوئی مرد یا عورت اپنا ایلچی کہین بھیجتی تھی تو کہتی کہ عاد کے ایلچی کی طرح نہ ہوجیو (رواه الترمذی والنسائی وابن ماجہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مین نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ کھول کر ہنستے نہین دیکھا بلکہ آپ ہنسی مین فقط مسکراتے تھے اور جب آپ بادل یا زور کی ہوا دیکھتے تو آپ کے چہرہ سے گھبراہٹ نظر آنے لگتی تھی تو ایک دفعہ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب ہوا و بادل آتا ہے تو لوگون کو خوشی ہوتی ہے اس امید پر کہ شاید پانی برسے اور مین آپکو دیکھتی ہون کہ آپکے چہرہ مبارک پر دوسری طرح کے آثار معلوم ہوتے ہین پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ مین کیونکر اس امر سے نڈر ہوسکتا ہون کہ شاید اسمین عذاب ہو کیونکہ ہوا تند سے ایک قوم پر عذاب لیا گیا ہے اور ایک قوم نے بادل دیکھکر کہا کہ یہ بادل ہمپر برسنے والا ہے حالانکہ انھون نے عذاب دیکھا تھا (رواه البخاری ومسلم واحمد) مترجم کہتا ہے کہ اس سے ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے ہر قوم پر کمال شفقت تھی کیونکہ اللہ تعالے نے آپکو پیغمبر معصوم کرکے عذاب سے نڈر کر دیا تھا تو بہرحال آپکو یہی خوف ہوتا تھا کہ شاید اس امت کے منکرون مین سے کسی قوم پر عذاب ہو اور حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسری روایت مین آیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کنارے سے بادل اٹھتا ہوا دیکھتے تھے تو اپنا کام چھوڑ دیتے اگرچہ نماز مین ہوتے یعنے نفل نماز پڑھتے ہوتے تو بعد سلام کے ٹھہر کر یون کہتے کہ اللھم انی اعوذ بک من شر ما فیہ ۔ آلٰہی جو کچھ اس بادل مین ہے اسکی برائی سے پناہ مانگتا ہون پھر اگر بادل کھل گیا تو الحمد للہ کہتے اور اگر برسا تو کہتے اللھم صیبا نافعا۔ آلٰہی یہ نفع دینے والا پانی ہو (رواه احمد) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ہوا ے تند چلتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اللھم انی اسالک خیرھا وخیر ما فیھا وخیر ما ارسلت بہ واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا وشر ما ارسلت بہ ۔ یعنے آلٰہی مین درخواست کرتا ہون [illegible] بہتر ہوا اور جو کچھ اسمین ہے اوسکی بہتری ہو اور جس چیز کے ساتھ بھیجی گئی ہے وہ بہتر ہو اور مین پناہ مانگتا ہون اسکی بدی سے اور جو اسمین ہے اسکی بدی سے اور جس چیز کے ساتھ بھیجی گئی ہے اوسکی بدی سے پناہ مانگتا ہون (صحیح مسلم) سعید بن جبیر و مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوم عاد پر جو ہوا بھیجی گئی تھی وہ فقط انگوٹھی کے حلقہ [illegible] تھی وہ اول دیہات سے لیکر شہرون تک بھیجی گئی اور جب شہر والون نے اوسکو دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ بادل ہمپر برسنے والا ہے

Marfat.com

یہ ہمارے ہی میدانون کی طرف آتا ہی اور دیہات کے لوگ پہلے ہی اوسکے جھونکے ...
والون پر ڈال دیا یہانتک کہ سب مر گئے ابن عباس نے کہا کہ اللہ تعالے نے اسکو ریح عا...
کہ ہوا پر جو فرشتے موکل ہین جب ہوا نے کفار عاد کی ہلاکت کا حکم پایا تو سرکشی کرکے نکل گئی ...
جسمانی قوت پر اور قوی کثرت پر غرور تھا اور جسم کی قوت مین خون اصل ہی اور وہ خلط ہوائی ...
ہو جاتا ہی تو اسی ہوا پر انکو غرور تھا اسیواسطے انکی ہلاکت کے لیے انگوٹھی کے حلقہ برابر ہوا ...
ہلاک کردیا۔ یہ قریش عرب کے واسطے عبرت ہی جو احقاف سے بہت دور ...

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيمَآ إِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّأَبْصَارًا وَّأَ...

اور ہمنے مقدور دیے تھے جو تمکو مقدور نہین دیے اور اونکو دیے تھے کان اور آنکھین اور ...

فَمَآ أَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ أَبْصَارُهُمْ وَلَآ أَفْـِٔدَتُهُمْ مِّنْ شَىْءٍ إِذْ...

پھر کام نہ آئے اونکو کان اونکے نہ آنکھین اونکی نہ دل اونکے کسی چیز مین کہ...

يَجْحَدُونَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ وَلَقَدْ أَهْ... ع

منکر ہوتے اللہ کی باتون سے اور اولٹ پڑی اونپر جس بات سے ٹھٹھا کرتے تھے اور ہمنے کھپا...

مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ فَلَوْلَا نَصَرَ...

ہے تمہارے آس پاس ہین بستیان اور پھیر پھیر سنائین اونکو باتین شاید وہ پھر آوین پھر کیون نہ مدد کی...

الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۚ بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ

جنکو پکڑا تھا اللہ سے ورے درجہ پانے کو پوجنا کوئی نہین گم ہوے اونسے اور یہی

إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝

جھوٹھ تھا اونکا اور جو باندھتے تھے

جب قریش کو یہ عبرتناک واقعۂ عاد سنایا تو اسکے نتائج کی طرف بھی خود ہی تنبیہ فرمائی کیونکہ مشرکون کے حواس پر ...
ہوتا ہی اور انکے دلون پر مُہر ہوتی ہی پس فرمایا۔ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيمَآ إِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيهِ ...
لوگون کو ایسے امور مین مکنت دی تھی جنمین تمکو وہ مکنت نہین دی ہی ف یعنے قوم عاد کو قوت جسمی ...
و دولت اور ملک و حشمت مین وہ قوت دی تھی کہ تم لوگون کو ویسی قوت نہین ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ ...
جو قدرت دیگئی تھی وہ اس زمانے والون کو حاصل نہین ہی کیونکہ اونکی قوتین بہت قوی تھین اور ...
مال کی بہت کثرت تھی مترجم کہتا ہی کہ اس قول کے موافق مکناہم کی ضمیر قوم عاد کی جانب راجع ہی اور ...
دنیا کی گذری ہوئی امتون کی جانب راجع کیا اور اس قول کے موافق حاصل یہ نکلا کہ اس زمانہ مین ...
ہین یا پیدا ہون سبکو نصیحت ہی کہ گذری ہوئی امتون سے عبرت حاصل کرین کہ جو قدرت ...
دی تھی وہ تم لوگون کو نہین دی گئی ہی پھر کیونکہ وہ لوگ شرک و بدکاری پر ہلاک کیے گئے ...

Marfat.com

[illegible] کی ضرورت حاصل نہین ہو وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْئِدَةً ۔ اور ہمنے اونکے کان و آنکھین و دل بنا دیے تھے ف جیسے تمہارے کان و آنکھین حواس موجود ہین ولیکن ان اعضا کی نعمت دینے سے غرض یہ تھی کہ حق بات سنین اور آیات حق کو دیکھین اور مخلوقات سے توحید خالق عزوجل سمجھین مگران لوگون نے ان نعمتون کی ناشکری کی اور برعکس اسکے شرک کا اعتقاد جمایا اور شرک کی چیزین دیکھین اور گمراہی کی باتین سنین اور ایسے بد افعال کمائے کہ وہ [illegible] ہو کر اوپر عذاب ہوگئے ۔ فَمَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْئِدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ ۔ پس نہ فائدہ دیا انکو اونکے کانون نے اور نہ اونکی آنکھون نے اور نہ اونکے دلون نے کچھ بھی ف یعنے ان چیزون سے انکو کچھ بھی فائدہ حاصل نہ ہوا کیونکہ انھون نے پیغمبر سے حق بات نہ سنی اور نہ اللہ تعالے کی توحید پر ایمان لائے اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۔ کیونکہ وہ لوگ اللہ تعالے کی آیات کو جھٹلاتے رہے ف یعنے ہٹ دھرمی سے انکار کرتے رہے اسلیے کہ یہ بات صاف ظاہر ہی کہ اللہ تعالے نے آسمانون و زمین کو پیدا کیا اور جیسا وہ چاہتا ہی چلاتا ہی اور جب چاہتا ہی مارتا ہی اور گھاس کی ایک پتی بھی کسیکے بنائے نہین بن سکتی ہی تو جس خدا کی یہ قدرت ان چیزون مین موجود ہی اوسکی قدرت ذرا سی چیزمین موجود ہی تو پھر چھوٹی چیزون مین دوسرون کی قدرت سمجھنا یا اپنی تدبیر و قوت خیال کرنا محض شرک و حماقت ہے اور یہ بات خود ظاہر تھی لیکن اسپر بھی زیادتی یہ کیگئی کہ معجزات کے ساتھ انبیا علیہم السلام بھیجے گئے جنھون نے صاف صاف بتلایا اور اوسکی قدرت کے معجزات دکھلا دیے تب بھی کافرون نے انکار کیا تو یہ جان بوجھ کر ہٹ دھرمی سے انکار ہی اور اسپر بھی زیادتی یہ کی کہ اللہ تعالے کے رسول کو جھوٹھا بنایا اور اوسکے مسلمان بندون کو طرح طرح کے ظلم سے ایذائین دین اور دیدہ دلیری سے بالکل بعید جانا کہ خدا کا عذاب کیونکر آسکتا ہی تو مقابلہ کرکے کہنے لگے کہ وہ عذاب لاؤ پس ایسی بد اعمالیون مین پکڑے گئے ۔ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۔ اور اونکو گھیر لیا ایسی چیز نے جسکے ساتھ ٹھٹھول کرتے تھے ف یعنے اونکو اوس عذاب نے گھیر لیا جسکو مضحکہ سمجھکر کہتے تھے کہ وہ عذاب لاؤ آخر سب ہلاک ہوگئے اور ان کافرون کے واسطے کچھ فقط قوم عاد کا ہلاک ہونا انوکھی بات نہ تھی بلکہ بہتیرے کافر و سرکش قومین ہلاک کیگئی ہین ۔ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى ۔ اور بیشک مار ڈالین ہمنے تمہاری گرد کی بہت بستیان ف چنانچہ عرب و حجاز کے گرد نواح مین قوم ثمود و قوم لوط و فرعون وغیرہ بہت سے بستیون والے ہلاک کیے گئے اور اونکے قصے مشہور و معروف ہین ۔ وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۔ اور آیات ہمنے پھیرین تاکہ وہ لوگ پھر جاوین ف یعنے جن بستیون کو ہمنے ہلاک کیا اونکو اپنی آیات لوٹ پھیر کر سنائین و دکھائین چنانچہ پیغمبر کی زبان سے طرح طرح اپنی وحدانیت کی دلیلین سنائین اور خلقت کی نشانیان بھی طرح طرح دکھائین کہ کبھی اونکو بیماریون مین پھنسایا اور کبھی اونپر قحط ڈالا اور کبھی انکو خوب بارش و پیداوار دیدی غرضکہ اونکو سب صورتون سے [illegible] کی تاکہ وہ شرک سے پھر جاوین اور راہ توحید پر آوین ولیکن وہ لوگ نہ پھرے بلکہ شرک مین زیادہ مضبوط ہوتے گئے آخر اللہ تعالے نے اونکو ہلاک کردیا ۔ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۔ [illegible] کیون نہین مدد کی ان لوگون نے کہ جنکو سوائے اللہ تعالے کے اپنے تقرب کے معبود بنائے تھے ف اور ان معبودون سے یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ جو چاہین وہ ہمکو خدا سے دلوائین اور خدا کے یہان ہمارا تقرب بڑھائین کیونکہ ہمارے مالک

یہی لوگ ہین حاصل یہ کہ سواے اللہ تعالے کے جنکو معبود بنایا تھا اور اپنا کارساز جانتے تھے
آیا توان معبودون نے انکی مدد کیون نہ کی کہ اونکو عذاب سے بچالیتے اس سے صاف ظاہر ہی کہ محض جھوٹ
اپنے اعتقاد مین جمایا تھا وہ محض اپنی رائے کا بنایا ہوا گمان تھا اور حقیقت مین اوسکی کچھ اصلیت نہ تھی
انکا خیالی معبود کوئی نظر نہ آیا - بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا
انسے گم ہوگئے اور یہ تو انکا جھوٹ تھا اور جو کچھ افترا باندھا کرتے تھے ف یعنے وہ کوئی معبود انسے
کسیکا وجود نہ تھا بلکہ انکے دماغ مین صرف خیال باندھا ہوا تھا اور اسکی حقیقت فقط اتنی ہی تھی جو اپنے خیال مین
توجب ونکا خیال ہٹ گیا اور خود ہلاک ہوے تو وہ خیالی تصویر بھی جاتی رہی اور اسکا حاصل یہ ہی کہ اللہ رسول نے جو
تو حقیقت رکھتی ہی اور اوسکے سواے جس کسی نے اپنے گمان وخیال سے کوئی بات بنائی وہ صرف اوسکے خیال کی
مین اوسکا کچھ وجود نہین ہوتا ہی اور جو چیز کہ اللہ تعالے نے نہین بنائی ہی وہ کسی کے بنانے سے نہین بن سکتی ہی اور
مسلمانون مین سے بھی بعضے فرقے ایسی ہی جہالتون مین مبتلا ہین مثلاً تعزیہ بناکر تصور باندھتے ہین کہ اسمین امام حسین
عنہ تشریف لائے اور کبھی کہتے ہین کہ فلان بزرگ نے تعزیہ کے ساتھ امام حسینؓ کو دیکھا کہ وہ سر کٹے ہوے چلے جاتے ہین
پیر کے نام سے جھنڈا کھڑا کرکے تصور باندھا کہ وہ اسمین آتے ہین تو یہ سب خیالات مہمل ہین اور اونکو خوف کرنا چاہیے کہ اللہ
عزوجل کے اوپر بدون دلیل شرعی کے ایسا افترا باندھتے ہین نعوذ باللہ من ذلک الحاصل اللہ تعالے نے گوش وہوش
عطا فرمائے تھے اور انھون نے اس قوت سے دنیاوی دولت وثروت بہت کچھ حاصل کی ولیکن اللہ تعالے کی معرفت
رہے تو آخر ہلاک وتباہ ہوے برخلاف انکے جن لوگون نے اپنے حواس سے اللہ تعالے کی آیات سنین ونشانات قدرت

اللہ تعالے نے ہدایت دی چنانچہ ایک گروہ جن کا قصہ بیان کیا بقولہ تعالے

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا
اور جب متوجہ کردیے ہمنے تیری طرف کتنے لوگ جنون مین سے سننے لگے قرآن پھر جب اُس پاس پہنچے بولے
فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى
پھر جب تمام ہوا اولٹے گئے اپنی قوم کو ڈرسناتے بولے ای قوم ہماری ہمنے سنی ایک کتاب جو اتری ہی موسیٰ کے پیچھے
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا
سچا کرتی سب اگلیون کو سوجھاتی سچا دین اور ایک راہ سیدھی ای قوم ہماری مانو
اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَمَنْ لَّا
والے کو اللہ کے اور اوس پر یقین لاؤ کہ بخشے تمکو کچھ تمہارے گناہ اور بچاوے تمکو ایک دکھ کی مار سے اور جو
فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ
تو وہ نہ تھکا سکے گا بھاگ کر زمین مین اور کوئی نہین اوسکو اوسکے سواے مددگار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری ہونے سے پہلے دنیا مین دین حق مٹ گیا تھا کیونکہ یہود ونصاریٰ نے

[illegible] انجیل ہی گم ہوگئی تھی لیکن وہ دعوی کرتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے دوسو برس کے
[illegible] پڑھا جاتا تھا خواوسکی نقل مین سے انجیل نکلی ہی پس جس پادری نے اوسکو نکالا اوسی کے ہاتھ سے انجیل حاصل
[illegible] ہے پر جو اعتبار ہوسکتا ہی وہ ہو سکتا ہی بہرحال اس زمانہ مین دین توحید طرح طرح کی خرابیون سے خلط ملط ہوکر گم
[illegible] یہودیون مین بہت سے فرقے باہم مختلف تھے اور نصرانیون مین بھی بہت سے فرقے باہم مخالف تھے اور اصل
[illegible] کا پتہ نہین ملتا تھا اور ہر فرقہ یہ دعوی کرتا تھا کہ ہم سچے ہین اور باقی سب جھوٹے ہین پس دین حق کا نشان کسی طرح
[illegible] ملتا تھا اور دنیا میں طرح طرح کے خیالات و اعتقادات سے شرک پھیل رہا تھا اور تمام جہان کے جن و انسان ان خرابیون کی
[illegible] شیطان کے تابع ہو رہے تھے اور اوس زمانہ مین جن و شیاطین کے واسطے آسمان تک پہونچنے کی کوئی روک نہ تھی پس جن و شیاطین
[illegible] تک جاکر اپنے موقع سے بیٹھتے اور چھپکر اون فرشتون کی باتین سنتے تھے جو اللہ تعالے کی طرف سے دنیا کے کامون پر مقرر ہین
[illegible] کبھی اون سے کوئی بات سن بھاگتے تھے اور آدمیون کو اپنا تابع و معتقد بنانے کے لیے جسکو اپنی رائے سے پسند کرتے اوسکے
[illegible] کان مین پھونک دیتے تو وہ دوسرے لوگون سے جب یہ ہونے والی بات بتلاتا اور وہ سچی تھی اور ویسی واقع ہوتی تب وہ لوگ اس شخص کے
معتقد ہو جاتے تھے اور یہ شخص اوس جنی کا چیلہ ہوتا تھا جو اسکے کان مین پھونک جاتا پھر لوگ اوس پیر کے معتقد ہوکر طرح طرح کی
باتین اوس سے پوچھنے آتے مگر اوسکا جن سب باتون کو تو سنتا نہ تھا - لامحالہ ہر پوچھنے والے کے معاملہ مین جو کچھ اوسکی رائے مین
[illegible] نظر آتی وہ بتلا دیتا اوسمین سے کوئی سچی پڑتی اور کوئی جھوٹی پڑتی لیکن اوسکے معتقد اوس سے پھرتے نہ تھے اور یہ کہتے کہ دیکھو
فلان روز اس بزرگ نے فلان معاملہ مین ذرا ذرا سب ٹھیک بتلایا تھا یہ بلا تمام قومون مین پھیلی ہوئی تھی چنانچہ عرب مین بھی ہر
ہر قبیلہ مین کوئی نہ کوئی کاہن مشہور ہوتا تھا اور یہ لوگ جنون سے ڈرتے اور اونکی نذرین مانا کرتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مبعوث ہوئے اور قرآن مجید اُترنا شروع ہوا تو اوسکی تکریم کے لیے آسمانون پر ہر جگہ حفاظت مقرر ہوئی اور جب کوئی جنی
وہان چڑھنے کا قصد کرتا تو شہاب ثاقب سے مارا جاتا تھا یہ حال دیکھکر جن و شیاطین کو بہت پریشانی ہوئی اور انھون نے ابلیس سے
شکایت کی اوسنے کہا کہ کوئی نئی بات پیدا ہوئی ہی جسکے سبب سے تم لوگ مارے جاتے ہو اور اوسنے ہر طرف آفاق مین اپنے گروہ بھیجے
تاکہ خبر لاوین کہ کیا بات پیدا ہوگئی ہی پھر جو گروہ ملک حجاز کی جانب آیا تھا انھون نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطن
نخلہ کے دونون پہاڑون کے درمیان قرآن پڑھ رہے ہین پہلے انھون نے آپکو نماز عشا پڑھتے ہوئے پایا پھر وہان درختون پر ٹھہرے
[illegible] قرآن سنا ابوبکر بن ابی شیبہ نے صحیح اسناد کے ساتھ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ یہ گروہ جن
اوس وقت پہونچا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطن نخلہ مین قرآن پڑھ رہے تھے پھر اللہ تعالے نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو
[illegible] قولہ تعالے - وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ - اور جب ہمنے
[illegible] جن مین سے چند نفر کو جو قرآن سنتے تھے ف یعنے یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہمنے جن مین سے چند نفر کو تیری
[illegible] کان لگا کر قرآن سنتے رہے ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہی کہ وہ نو عدد تھے جن مین سے ایک کا نام زوبعہ تھا اور
[illegible] سے معلوم ہوتا ہی کہ بطن نخلہ کے درخت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے سے آگاہ کر دیا تھا کہ آپکی تلاوت
[illegible] کے واسطے یہان چند نفر جن جمع ہوئے ہین پھر اللہ تعالے نے اس بات کو سچ ثابت کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ وحی بھیجدی اور اوسمین اپنی قدرت اور اپنا احسان ظاہر فرمایا کہ ہمنے تجپر ایمان لانے کے واسطے جن
انھون نے بہت توجہ و غور سے قرآن مجید سنا برخلاف ان کافر آدمیون کے جنکو اللہ تعالے نے
فرمایا۔ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنْصِتُوا ۔ پھر جب وسکے وہان حاضر ہوے تو کہنے لگے
نفر جن جب قرآن کی تلاوت مین یا رسول کی تلاوت کرنے مین حاضر ہوے تو اچھی طرح سننے کے لیے
رہو۔ فَلَمَّا قُضِيَ ۔ پھر جب وسکی تلاوت ختم کی گئی ف اور ایک قرأت مین قضی ہے یعنے جب رسول اللہ
وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ مُنْذِرِينَ ۔ تو پھرے یہ لوگ اپنی قوم کو ڈر سنانے والے ف یعنے تلاوت سننے کے بعد
کی طرف روانہ ہوے تاکہ اُنکو شرک کرنے پر خداے تعالے کے عذاب سے ڈراوین۔ یہ لوگ جن کے شہر نصیبین کے جن تھے اور
جنون مین اشرف و سردار ہے پس خود یہ لوگ وہین مسلمان ہو گئے اور جاکر اپنی قوم کو نصیحت کرنے لگے۔ قَالُوا يَا قَوْمَنَا
سَمِعْنَا كِتَابًا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ
مُسْتَقِيمٍ ۔ کہنے لگے کہ ای ہماری قوم کے لوگو ہم ایک کتاب سُن آئے ہین جو موسی کے بعد اُتاری گئی ہے جسکی یہ شان ہے کہ وہ اپنے
والی کتابون کو سچا بتاتی ہے حق کی اور طریق مستقیم کی راہ دکھلاتی ہے ف یعنے اپنی قوم کو نصیحت کی کہ پہلے موسی علیہ السلام پر توریت
اُتری تھی (شاید یہ جن اسکو مانتے تھے) اوسکے بعد اب اللہ تعالے کے یہان سے ایسی کتاب اُتری ہے کہ جو اگلی کتابون کو سچا
بتلاتی ہے کہ اللہ تعالے نے توریت وغیرہ اگلی کتابونکو اُتارا تھا جسطرح اون مین توحید کے اعتقاد تھے اونکی تصدیق کرتی ہے تو اوسکی شان
یہ ہے کہ اعتقاد حق کی راہ بتلاتی ہے اور عمل کرنے مین صراط مستقیم کی راہ چلاتی ہے ہم اوسکی تلاوت کو سُنتے ہوے آتے ہین۔ يَا قَوْمَنَا
أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۔ ای ہماری قوم کے لوگو اللہ
تعالے کے پکارنے والے کی بات مانو اور اسپر یقین لاو وہ تمہارے گناہ بخشدیگا اور دکھ دینے والے عذاب سے تمکو پناہ دیگا ف
یعنے اللہ تعالے کی طرف سے جو بلانے والا آیا ہے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن مجید تو اوسکی بات مانو اور جو کچھ وہ کہتا ہے اور جو
توحید و شریعت حقہ تمکو بتلاتا ہے اوسکو یقین کرو تو بہت اچھا نتیجہ پاوگے کہ اللہ تعالے تمہارے گناہ بخشدیگا اور جہنم کے عذاب
الیم سے تمکو نجات دیگا۔ وَمَنْ لَا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِنْ
دُونِهِ أَوْلِيَاءُ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۔ اور جو کوئی اللہ کے بلانے والے کی بات نہ مانیگا تو وہ زمین مین
تھکانے والا نہین ہے اور نہ اوسکے لیے اللہ کے سواے حمایتی ہین ایسے منکر تو کھلی ہوئی گمراہی مین پڑے ف یعنے اللہ
تعالے کے رسول و کتاب کو کوئی گمراہ نہ مانیگا تو وہ عذاب سے کسی طرح نہین بچ سکتا ہے کیونکہ وہ یہان کچھ اللہ تعالے کو عاجز
کرنے والا نہین ہے کہ اسکو عذاب دے سکے اور نہ اللہ کے سواے کوئی دوسرے اوسکے حمایتی ہین جو اوسکو عذاب سے بچا سکیں
جب بندے کا تمام دار و مدار فقط اللہ تعالے ہی کی طرف ٹھہرا تو اوس سے جو کوئی انکار و شرک کرے ایسے لوگون کی گمراہی
ظاہر ہے واضح ہو کہ جب ایمان لانے پر جنون کو عذاب جہنم سے نجات ہو گی تو کیا اسکے بعد اونکو جنت کی نعمتین بھی
یا نہین ملینگی تو آیت مین یہان ثواب جنت مذکور نہین ہے اور علماے مین اختلاف ہے امام ابو حنیفہ کا یک
ہے کہ اونکے لیے جنت نہین ہے بلکہ جہنم سے نجات ہو کر دیگر حیوانات کے مانند اونکا حال ہوگا اور دوسرے گروہ

Marfat.com

... ابن ابی لیلی بھی ہین کہا کہ جن کا اور انسان کا ایک ہی حکم ہی پس جن مین سے جو ایمان لا کے اونکے واسطے جنت ہی جیسے کافر ... کے واسطے جہنم ہی کیونکہ اللہ تعالے نے جن و انس کو خطاب کیا۔ فبای آلاء ربکما تکذبان۔ یعنے تم دونون فریق اپنے رب کی ... سے کس نعمت کا انکار کرتے ہو اور اسی سورہ مین فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان فبای آلاء ربکما تکذبان۔ تو اس سے ظاہر ہی ... ہر دو فریق کے واسطے جنت ہی اسی طرح آیات مین مومن کے واسطے وعدہ ہی اور جن مین بھی جو ایمان لایا وہ مومن ہوا اسی طرح احادیث مین بھی آیا کہ جسنے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت مین گیا واللہ سبحانہ تعالے اعلم۔ پھر یہان دوسرا سوال یہ ہی کہ کیا جن کے واسطے بھی اونکی قوم سے کوئی رسول بھیجا گیا یا نہین اسمین اختلاف ہی لیکن آیات قرآنی سے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ جن کوئی رسول نہین ہوا ہی مانند قولہ تعالے وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا انہم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق۔ یعنے تجھسے پہلے جو رسول ہمنے بھیجے اونکی یہی شان تھی کہ کھانا کھاتے اور بازارون مین چلتے پھرتے تھے یعنے وہ فرشتے نہ تھے جیسے کفار اپنی جہالت سے کہتے ہین کہ خدا کو رسول ہی بھیجنا تھا تو کوئی فرشتہ بھیجتا اور اسیکے مانند دیگر آیات ہین جن سے انسانی خصلت ظاہر ہوتی ہی بعض علماے دیگر نے کہا کہ اگر ان آیات سے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ رسول ہمیشہ آدمی ہی ہوا ہی تو دوسری آیت سے یہ بھی نکلتا ہی کہ جن مین سے بھی رسول ہوا لقولہ تعالے۔ یا معشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم۔ اے گروہ جن و انسان کیا نہین آئے تمہارے پاس رسول تم مین سے۔ پھر اس سے معلوم ہوا کہ جن مین سے بھی رسول آئے اسکا جواب دیا گیا کہ اللہ تعالے نے یہان جہنمی گروہ کو ایک مجموعہ کر دیا جسمین جن و انس دونون شامل ہین اس مجموعہ مین سے رسول انسان آتا تھا فافہم واللہ سبحانہ تعالے اعلم۔ اگر کہا جاوے کہ ابن عباس رضی کی حدیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ ان جنون نے فقط تلاوت قرآن سنی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہین کی بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر بھی نہین ہوئی مگر اوسوقت کہ درخت نے آگاہ کیا یا اللہ تعالے نے یہ وحی بھیجی تب آپکو معلوم ہوا حالانکہ صحاح کی بہت حدیثون سے جنون کا آنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ایمان لانا صاف معلوم ہوتا ہی اسکا جواب شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ بات یہ ہوئی کہ آیت مین جو مذکور ہی یہ سب سے پہلے مرتبہ ہی پھر اسکے بعد جابجا کے جن آئے اور اکثر قومون کیطرف سے یکے بعد دیگرے ایلچی آتے رہے ہین چنانچہ اس بارہ مین جو احادیث وارد ہوئی ہین انکا مختصر بیان یہ ہی کہ ابن عباس رض نے کہا پہلے زمانے مین جن جاکر آسمان کے دروازون سے فرشتون کی بات سن آتے اور اوسمین اپنی طرف سے بیس جھوٹ ملاتے تو جسقدر انھون نے سنا تھا وہ سچ تھا اور جسقدر ملایا وہ باطل تھا اور اوسوقت تک شیاطین پر شہاب ثاقب نہین مارا جاتا تھا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی گئی تو اوسکے بعد کوئی جنی اگر اپنے موقع پر چوری سے سننے جاتا تو اوسکو شہاب مارا جاتا تھا اگر لگ گیا تو جل جاتا تھا یہ حال جاکر انھون نے ابلیس سے بیان کیا اوسنے کہا کہ یہ کوئی جدید بات پیدا ہوئی ہی تو اوسنے اپنے گروہ سب طرف بھیجے تو جو گروہ ... جانب ... تھا اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وادی نخلہ کے دونون پہاڑ کے درمیان نماز پڑھتے دیکھا تو جاکر ابلیس سے بیان کیا ... کہا کہ یہی وہ بات ہی جسکے سبب سے تم مارے جاتے ہو (احمد والترمذی والنسائی) مترجم کہتا ہی کہ قسم جن مین ابلیس و اسکی ذریات ... سے محروم ہین اور ماسواے اوسکے ایمان بھی لاتے ہین امام احمد نے بطریق سفیان بن عیینہ روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ ... عشا کی نماز پڑھتے تھے اور جنون کو تلاوت قرآن سننے کا اسقدر شوق ہوا کہ تلے اوپر گرے پڑتے تھے اور ابن جریر رح ... مقام نصیبین کے جن تھے اور امام احمد و بیہقی نے بسند صحیح روایت کی کہ ابن عباس رضی اللہ

عنہ نے بیان کیاکہ آیت مین جو معاملہ مذکور ہی اس مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنون کو پڑھکے [illegible]
تھا اور بات یہ ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی ایک جماعت کو لیکر سوق عکاظ کیطرف [illegible]
ایک میلہ ہوتا تھا) اور شیاطین اور آسمانی خبر کے درمیان روک کردی گئی تھی اور اونپر شہاب ثاقب چھوڑے جاتے [illegible]
لوٹکر اپنی قوم کے پاس آئے انھون نے پوچھا کہ تمھاری کیا حالت ہی انھون نے یہ حال بیان کیا کہ ہمارے درمیان اور آسمان [illegible]
روک کردی گئی اور ہمپر شہاب چھوڑے جاتے ہین انھون نے کہا کہ یہ بات اسیوجہ سے ہوئی کہ کوئی امر جدید پیدا ہوا [illegible]
کہ زمین کے سب طرف پھر کر دیکھو کہ یہ کیا بات پیدا ہوئی ہی چنانچہ وہ سب طرف چھوٹے اور پھر کر اپنے مقام پر لوٹے تو [illegible]
کی جانب گیا تھا انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوق عکاظ جاتے ہوئے بطن نخلہ مین پایا کہ آپ اپنے صحابہ کو فجر کی [illegible]
تھے جب انھون نے قرآن سنا تو اوسکے سننے کے لیے کان لگائے پھر بولے کہ واللہ یہی امر ہی جس سے تم آسمانی خبر سے روکے گ[illegible]
لوٹکر اپنی قوم کے پاس گئے اور بیان کیا کہ ہمنے قرآن نفیس سنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی گئی - قل اوحی الی انہ استمع نفر
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے جن کی بات بتلائی گئی وقد رواہ البخاری ومسلم والترمذی والنسائی - بیہقی رح نے کہا کہ ابن عباس رض [illegible]
جنون کا واقعہ روایت کیا کہ اسوقت آنحضرت نے نہ اونکو دیکھا اور نہ اونکو کچھ سنایا پھر اسکے بعد جنون کے ایلچی آئے جنکو آپنے قرآن سنا[illegible]
کی طرف بلایا مترجم کہتا ہی کہ بعض روایت مین آیا کہ آپ عشا کی نماز پڑھتے تھے اور دوسری روایت مین آیا کہ آپ فجر کی نماز پڑھتے
شاید اول انھون نے عشا کی نماز مین آپکی قرأت سنی پھر شوق مین بیٹھے رہے پھر فجر کی قرأت سنکر روانہ ہوئے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود
کہا کہ مین نے مسروق رح سے پوچھا کہ جنون نے جس رات قرآن سنا ہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے آگاہ کیا مسروق رح نے کہا کہ
باپ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے مجھے بتلایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو درخت نے آگاہ کیا تھا دالبخاری ومسلم شیخ ابن کثیر رح [illegible]
شاید پہلے درخت نے جنون کے مجتمع ہونے سے آگاہ کیا پھر اللہ تعالے نے وحی بھیجی یا یہ معاملہ آیندہ باریون مین سے کسی بار واقع [illegible]
کیونکہ جنون کا آنا بہت مرتبہ واقع ہوا ہی علقمہ رح سے روایت ہی کہ مین نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جس رات جن [illegible]
ہین تو آپ لوگون مین سے بھی کوئی ساتھ تھا - ابن مسعود نے فرمایا کہ ہم مین سے کوئی ساتھ نہ تھا بلکہ مین ایکذات ہمنے
صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو ہمنے میدان کے وادیون مین اور پہاڑ کی گھاٹیون مین سب جگہ ڈھونڈھا آخر لاچار ہوکر بیٹھے کہ [illegible]
کہ شاید دھوکے مین آنحضرت مارے گئے کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ کہا غرض وہ رات ہمپر بُری طرح گذری جیسی شاید کسی [illegible]
ہو پھر صبح ہوتے ہوئے ہم لوگ تلاش مین نکلے آخر پو پھٹنے کا وقت تھا کہ ہمنے آپکو دیکھا کہ آپ کوہ حرا کی جانب سے [illegible]
تو ہمنے آپ سے اپنی مصیبت کا سارا حال بیان کیا آپ نے فرمایا کہ مجھے جن کا ایلچی بلانے آیا تھا مین اوسکے ساتھ [illegible]
جنون کو قرآن سنایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ ہمکو لے گئے اور وہان ہمکو جنون کے نشان [illegible]
جنون نے آپ سے اپنا توشہ مانگا یعنے اپنی غذا چاہی شعبی رح نے بیان کیا ہی کہ یہ جزیرہ کے [illegible]
یہ درخواست کی تھی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک ہڈی جسپر اللہ تعالے [illegible]
ہاتھ آویگی کہ سب سے زیادہ اوسپر گوشت چڑھا ہوگا اور تمھارے جانورون کے واسطے [illegible]
علیہ وسلم نے ہم لوگون کو حکم دیا کہ ان دونون چیزون سے استنجا نہ کیا کرو

Marfat.com

...ظاہر ہوتا ہے کہ اس مرتبہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ کوئی صحابی آپ کے ساتھ نہ تھا اور دوسری روایات سے ظاہر ہوتا ہے
...عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ساتھ تھے اور اسکی اسناد جید ہے چنانچہ ابن جریرؒ نے کہا کہ حدثنی احمد بن عبد الرحمن ابن وہب حدثنا
عمی عبد اللہ بن وہب اخبرنی یونس عن ابن شہاب عن ابی عثمان بن سنۃ الخزاعی وکان من اہل الشام قال ان عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ قال الخ یعنے ابن مسعودؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا اور اوس زمانہ مین
مکہ مین تھے کہ تم مین سے جسکا جی چاہے آج کی رات حاضر ہو کر جن کا معاملہ دیکھے پھر صحابہ مین سے سوائے میرے کوئی حاضر نہ ہوا
...مین آپ کے ساتھ روانہ ہوا جب ہم بلندی مکہ پر پہونچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو بٹھال کر اپنے مبارک پانون سے میرے
گرد ایک خط کھینچ دیا اور مجھے حکم دیا کہ مین اوسی مین بیٹھا رہون (اور فرمایا کہ اسمین سے مت نکلیو کیونکہ اگر اسمین سے نکلا تو ہلاک
ہو جائیگا۔ رواہ ابو نعیم) پھر آپ روانہ ہوے پھر آپ نے کھڑے ہو کر قرآن پڑھنا شروع کیا تو مین نے دیکھا کہ آپکو سب طرف سے بکثرت
سیاہ گروہون نے گھیر لیا یہانتک میرے اور آپ کے درمیان حائل ہوگئے کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بھی نہین سنتا تھا پھر
مین نے دیکھا کہ بادل کے ٹکڑون کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اڑے جاتے ہین یہانتک کہ صرف ایک ٹکڑا باقی رہگیا پھر صبح ہوتے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو کر آئے اور پیخانہ کے واسطے تشریف لے گئے پھر وہان سے آکر مجھسے فرمایا کہ وہ گروہ کہان گیا مین نے عرض کیا
کہ وہ لوگ وہین موجود ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی و لید سے زاد راہ دیا پھر ہم لوگون کو منع کر دیا کہ کوئی لید یا ہڈی سے
استنجا نہ کرے اس حدیث کو ابن جریرؒ نے محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم عن ابی زرعہ وہب اللہ بن راشد عن یونس بن یزید بھی روایت
کیا ہے اور بیہقیؒ نے بطریق عبد اللہ بن صالح عن یونس بن یزید روایت کیا اور اسحاق بن راہویہ نے جریر عن قابوس بن ابی ظبیان
عن ابیہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کیا اور حافظ ابو نعیم نے بطریق موسی بن عبیدہ عن سعید بن الحارث عن ابی المعلی عن
ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کیا اور دوسرے طریقہ سے ابو نعیم نے کہا کہ حدثنا ابو بکر بن مالک حدثنا عبد اللہ بن احمد بن حنبل
حدثنا ابی حدثنا عفان وعارم حدثنا معتمر حدثنی ابی حدثنی ابو تمیمہ عن عمرو عن عبد اللہ بن مسعود روایت کیا ہے لیکن ابن کثیرؒ نے
کہا کہ یہ اسناد بہت غریب ہے مترجم کہتا ہے کہ شاید اسوجہ سے کہ عفان بن مسلم اور عارم ابن الفضل سے دوسرے شاگرد روایت نہین
کرتے ہین لیکن طحاوی کی اسناد مین متابعت موجود ہے واللہ اعلم۔ ابن کثیرؒ نے کہا کہ یہ حدیث دوسرے طریقہ سے بھی روایت کی گئی
قال ابن جریر حدثنا ابن عبد الاعلی حدثنا ابو ثور عن معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن عبد اللہ بن عمرو بن غیلان الثقفی انہ قال لابن مسعود رضی اللہ
عنہ الخ یعنے عبد اللہ بن عمرو بن غیلان نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ جس رات جن کے ایلچی آئے ہین اوس رات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ موجود تھے فرمایا کہ ہان پھر یہ حدیث تمام وکمال ذکر کی اور اسمین مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ابن مسعود کے گرد ایک خط کھینچ دیا اور فرمایا کہ اسمین سے مت نکلیو اور اس روایت مین جنون کا ہجوم اسطرح مذکور ہے کہ مین نے
دیکھا کہ سیاہ ... لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا اور ابن مسعودؓ نے یہ بھی بیان کیا کہ مین نے گھبرا کر نکلنا چاہا تا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی حادثہ پیش نہ آوے لیکن آپکا حکم یاد کر کے بیٹھ گیا اسیطرح تین بار واقع ہوا یہانتک کہ صبح ہونیکے
قریب ... تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مجھسے فرمایا کہ تو سویا تھا مین نے عرض کیا کہ نہین واللہ
... مین نے قصد کیا کہ نکل کر لوگون کو پکارون آخر مین نے یہ دیکھا کہ آپ اپنے عصائے مبارک سے اونکو مارتے

Marfat.com

اور فرماتے ہین کہ بیٹھو تب مجھے تسکین ہوئی آپنے فرمایا کہ اگر تو نکلتا تو مین نہین جانتا ہون کہ [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے کچھ دیکھا تھا مین نے عرض کیا کہ جی ہان مین نے سیاہ مرد [illegible]
تھی اور اونکے کپڑے سفید تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نصیبین کے جن تھے انھون نے [illegible]
مانگی تو مین نے اونکو ہر ایک خالی ہڈی یا لید یا مینگنی عطا کی تو مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس سے اونکا کیا [illegible]
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونکو جو ہڈی ملیگی اوسپر ویساہی گوشت ملیگا جیسا اوس دن موجود تھا جس دن وہ ہڈی کھائی گئی [illegible]
مینگنی پاوینگے اوسمین وہی دانہ ہوگا جس دن وہ کھائی گئی تھی پس تم لوگون مین سے جب کوئی پیخانہ پھر چکے تو ہڈی [illegible]
استنجا نہ کرے اور اس حدیث کو بیہقی نے دوسرے دو طریق سے روایت کیا ہی اور اس حدیث کی بعض روایات مین [illegible]
روایت کیا گیا ہی اور نبیذ اوس پانی کو کہتے ہین جسمین دو چار چھوہارے ڈال دیے گئے ہون جسکی شیرینی پانی مین [illegible]
بدستور رقیق رہا اور اگر پانی گاڑھا ہو جاوے تو سب علما کے نزدیک اوس سے وضو نہین جائز ہی قال الامام احمد
حدثنا سفیان عن ابی فزارة العبسی حدثنا ابوزید مولی عمرو بن حریث عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ الخ ابن مسعود رضی [illegible]
کہا کہ جس رات جن آئے تھے صبح کو رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ تیرے ساتھ مین کچھ پانی ہی مین نے عرض کیا [illegible]
نہین ہی ولیکن میرے ساتھ ایک برتن مین نبیذ ہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوہارا پاکیزہ ہی اور پانی طہور ہی [illegible]
ابوداود والترمذی وابن ماجہ ۔ اور ان سب اسانید مین ابوزید پر مدار ہی وقال احمد حدثنا یحیی بن اسحاق اخبرنا ابن لہیعة عن قیس
عن حنش الصنعانی عن ابن عباس عن ابن مسعود الخ یعنی ابن مسعود رض نے کہا کہ جن والی رات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
مین موجود تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ ای عبد اللہ تیرے ساتھ کچھ پانی ہی مین نے عرض کیا کہ میرے [illegible]
برتن مین نبیذ ہی تو آپ نے فرمایا کہ اچھا لاؤ پھر وضو کیا پھر فرمایا کہ ای عبد اللہ یہ پینے کی چیز اور طہارت کرنے کی چیز ہی [illegible]
الوجہ ۔ اور دارقطنی نے دوسرے طریق سے روایت کیا ہی قال احمد حدثنا ابوسعید حدثنا حماد بن سلمة عن علی بن زید عن ابی [illegible]
مسعود الخ اس حدیث مین ہی کہ تیرے ساتھ پانی ہی مین نے کہا کہ نہین آپ نے فرمایا کہ نبیذ ہی مین نے کہا کہ ہان تو آپ نے [illegible]
وضو کیا ۔ ابن کثیر رح نے کہا کہ ان روایات سے صاف ظاہر ہی کہ آپ نے جاکر جنون کو قرآن سنایا اور شریعت بتلائی [illegible]
ہوتا ہی کہ اول مرتبہ جنون نے خود قرآن سنا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہوا جیسا کہ حدیث ابن عباس رضی [illegible]
منصوص ہی اور ابن جریر رح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
جن کو اونکی قوم پر رسول کرکے بھیجا تھا (اسنادہ جید) پس شاید کہ ابن عباس نے آخر مین جنون کا آنا بھی روایت کیا [illegible]
اسکے بارہا جنون کے ایلچی آئے ہین چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے ظاہر ہی اور خود امام بخاری نے [illegible]
عنہ سے روایت کیا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہڈی اور لید سے استنجا کیون [illegible]
نصیبین کے ایلچی میرے پاس آئے تھے انھون نے مجھسے اپنی غذا مانگی تو مین نے اللہ تعالے سے دعا کی کہ [illegible]
اوسکو طعام پاوین (رواہ البیہقی) اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو باتین روایت کی گئین ایک [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا اور یہ بھی روایت کیگئی کہ موجود نہین تھا [illegible]

Marfat.com

[illegible] دوسری مرتبہ بھی خاص اس جلسہ مین موجود نہین تھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible] اور ایک حلقہ مین بٹھا دیا تھا اور ابن ابی حاتم نے مجاہدؒ سے روایت کی کہ نصیبین کے جنون سے سات عدد آئے تھے [illegible] ان مین سے اور چار عدد خاص نصیبین مین سے تھے اور اونکے نام یہ ہین حسی۔ وحسا۔ ومنیثی۔ وشاصر [illegible] وعروانیان۔ واحقم۔ اور شیخ ابوحمزۃ الثمالی نے ذکر کیا کہ جن کے اس گروہ کو بنوشیصبان کہتے ہین اور انکی [illegible] سب جنون سے زیادہ ہے اور سب این بھی سب سے شریف ہین اور ابلیس کے لشکر مین اکثر یہی لوگ تھے اور سفیان الثوری رح نے [illegible] حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ نو عدد تھے اونمین سے ایک کا نام زوبعہ تھا اور سلف سے یہ بھی روایت [illegible] ہے کہ وہ پندرہ عدد تھے اور ایک روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ساٹھ سواریون پر تھے اور بیہقی کی ایک روایت مین ہے کہ اونکے سردار کا نام وردان تھا اور بعض کا قول ہے کہ تین سو تھے اور عکرمہؒ سے مرسل روایت ہے کہ بارہ ہزار تھے ابن کثیرؒ نے کہا کہ شاید یہ اختلاف روایت نہین ہے بلکہ یہ لوگ بارہا آتے تھے اور پہلے تھوڑے تھوڑے آتے تھے جیسے آدمیون مین تھوڑے تھوڑے مسلمان ہوتے گئے ہین پھر بعد فتح مکہ وحجۃ الوداع کے یکبارگی فوج فوج لوگ داخل اسلام ہوے اسیطرح جنون مین بھی یہی کیفیت ہوئی مترجم کہتا ہے کہ ان روایات مین دلالت ہے کہ جنون کو انسانی غذاؤن مین مشارکت رہتی ہے اسیوجہ سے جن جب مسلمان ہوئے تو انھون نے حرام خوری سے پرہیز چاہا لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے واسطے غذا طلب کی اور صحیحین کی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی امر ظاہر ہوتا ہے کہ صدقہ فطر کا جو طعام انکی حفاظت مین ڈھیر تھا رات کو اوسمین سے ایک شخص چوری کرتا ہوا پکڑا اوسنے اپنی محتاجی اور اپنے عیال کی محتاجی ایسی بیان کی کہ ابوہریرہ کو ترس آیا اور انھون نے چھوڑ دیا صبح کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گئے تو آپ نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ تیرا رات والا چور کیا ہوا جب انھون نے جانا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہے تو حال بیان کیا آپ نے فرمایا کہ وہ جھوٹا پھر آویگا اور مترجم نے آیۃ الکرسی کی تفسیر مین اس قسم کے واقعات ذکر کیے ہین اور حدیث سے ثابت ہوا کہ جو کوئی بغیر بسم اللہ کے کھاوے تو شیطان شریک ہوتا ہے اسکے یہی معنے ہین کہ ذریات ابلیس اوسکے شریک ہوجاتے ہین اور خود ابلیس بھی اوسی قسم سے ہے اور عرب کے لوگ جب تک اسلام نہین لائے تھے تب تک جن وشیاطین خوب اونکے ساتھ شریک ہوتے تھے پھر جب سے اسلام پھیلا تو جن اس شرکت سے محروم ہوکر اپنی حالت پر پہونچ گئے شیخ ابن کثیرؒ کی تفسیر مین ہے کہ بخاری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مین نے اپنے باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب سنا تو یون ہی کہتے سنا کہ اس بارہ مین میرا گمان یہ ہے اور جس چیز کی نسبت اپنا گمان کرتے تھے وہ اکثر ویسی ہی ہوتی تھی جیسا اپنا گمان بیان کیا ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے کہ ناگاہ اس طرف سے ایک خوبصورت شخص گذرا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میرا گمان غلط نہ ہو تو یہ شخص دو حال سے خالی نہین یا تو دین جاہلیت پر ہے یا اوس زمانہ مین لوگون کے واسطے کاہن تھا۔ جو لوگون سے غیب کی باتین بتانے کا دعوی کرتا تھا۔ اسکو میرے پاس بلالاؤ جب وہ آیا تو آپ نے اوس سے یہی بیان کیا تو اوسنے کہا کہ آج سی مصیبت مجھپر کبھی نہین پڑی کہ ایک مسلمان سے اس قسم کی گفتگو کی جاتی ہے حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم ناخوش مت ہو مین تمکو قسم دیتا ہون کہ تم اپنا سچا حال بیان کردو تب اوسنے کہا کہ ہان مین زمانہ جاہلیت مین لوگون کے واسطے کاہن تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تیری جنیہ جو باتین تجھسے بیان کرتی تھی اوسمین سب سے زیادہ عجیب بات کیا دیکھی اوسنے کہا کہ ایک روز مین بازار مین تھا کہ ناگاہ وہ گھبرائی ہوئی میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ تو نے دیکھا کہ جن اپنی سرخروئی

Marfat.com

بعد اب مایوس ہو کر محتاج ہوتے جاتے ہین اور وہی کملیون اور اونٹ کے چروا ہی [illegible]
کہا کہ تو نے سچ بیان کیا اور مجپر یہ بھی معاملہ گذرا کہ ابتدا ے زمانہ مین مشرکون کے بتون کے پاس [illegible]
ایک شخص گوسالہ لایا اور اوسنے بھینٹ چڑھائی کہ ناگاہ ایک چلانے والے نے جس سے زیادہ سخت [illegible]
چلا کر کہا کہ یا جلیح امر نجیح رجل فصیح یقول لا آلہ الا اللہ یعنے ای جلیح عین مراد ہی ایک مرد فصیح کہتا ہی لا الہ الا اللہ [illegible]
موجود تھے سب گھبرا کر بھاگے مگر مین نے کہا کہ مین تو یہان سے نہ ٹلونگا جب تک مجھے یہ ظاہر نہو کہ [illegible]
یا جلیح امر نجیح رجل فصیح یقول لا آلہ الا اللہ۔ پھر مین وہان سے اوٹھ آیا پھر بہت دن نہ گذرے کہ [illegible]
شخص پیغمبر ہی (البخاری والبیہقی) اس روایت سے وہم ہوتا ہی کہ یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خود بیان کیا [illegible]
روایت مین صریح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی ولیکن بیہقی نے کہا کہ دیگر روایات سے معلوم ہوا کہ [illegible]
بیان کیا یعنے اوس شخص نے دو باتین عجیب بیان کین اول یہ کہ اوسکی جنیہ گھبرائی ہوئی اوسکے پاس آئی تھی [illegible]
بار وہ اونکے بتون کے پاس سوتا تھا کہ ناگاہ ایک چیخنے والے نے بہت زور سے یہ کلمات پکارے ابن کثیر [illegible]
کہ جو کچھ امام بیہقی رح نے بیان کیا یہی ٹھیک معلوم ہوتا ہی اور شاید بخاری کی روایت مین جس شخص کا نام مبہم [illegible]
ہی اوسکا نام سواد بن قارب تھا چنانچہ بیہقی رح نے سواد بن قارب کی حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ براء بن عازب رضی [illegible]
عنہ سے اسطرح روایت کیا کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھڑے ہوے لوگون کو خطبہ [illegible]
تھے (شاید یہ حج کے موقع مین ہو) اتنے مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای لوگو کیا تم مین سواد بن قارب موجود ہی [illegible]
سال کسی نے جواب نہ دیا پھر جب دوسرا سال آیا تب بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ مین فرمایا کہ کیا تم مین سواد
بن قارب موجود ہی براء رض کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا کہ ای امیر المومنین یہ سواد بن قارب کون شخص ہی تو حضرت عمر رضی اللہ [illegible]
بیان کیا کہ سواد بن قارب کے ابتداء اسلام کا عجیب قصہ ہی (شاید یہ وہی قصہ مراد ہی جو اس زمانہ سے پہلے انکو مدینہ مین [illegible]
بن قارب سے معلوم ہوا تھا جیسا کہ بخاری کی روایت مین بغیر نام کے ذکر ہو چکا ہی) پھر ہم لوگ اسی حال مین تھے کہ سواد [illegible]
قارب ہمارے سامنے آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ای سواد تم اپنے ابتداء اسلام کی کیفیت ہمارے سامنے [illegible]
بیان کرو سواد نے اسکو منظور کیا اور کہا کہ مین جاکر ملک ہند مین اترا تھا اور میرے پاس جن مین سے ایک آیا کرتا [illegible]
ایک ورز مین بت خانہ مین ایکو سوتا تھا کہ اوسنے آکر مجھسے بیان کیا کہ اٹھ اور سمجھ اور اگر تجھکو عقل ہی تو عقل حاصل کر کہ [illegible]
لوی بن غالب مین سے ایک رسول بھیجا گیا ہی پھر اوسنے یہ اشعار پڑھنے شروع کیے ؎ عجبت للجن وتحساسها
وشدها العیس باحلاسها + تهوی الی مکة تبغی الهدی + ما خیر الجن کانجاسها [illegible]
من هاشم + واسم بعینیك الی راسها + اسکا حاصل یہ ہی کہ مین خوش ہون کہ جنون نے [illegible]
منظور ہی تو مکہ کو جاکر خاندان ہاشم کے برگزیدہ بزرگ کی خدمت مین لبسر وچشم حاضر ہو پھر اوسنے مجکو [illegible]
کہا کہ ای سواد بن قارب بیشک اللہ تعالے نے ایک پیغمبر بھیجا ہی تو فوراً وہان جا تو ہدایت [illegible]
رات ہوئی تو بھی اوسنے آکر مجکو بیدار کردیا اور یہ اشعار سنائے ؎ عجبت للجن وتطلابها [illegible]

Marfat.com

[illegible] + ولیس [illegible] کاذنابها + فانهض الی الصفوة من هاشم + واسم بعینك الی
[illegible] خلاصہ ہی ہو جو شب اول کے اشعار کا خلاصہ تھا سواد بن قارب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب تیسری رات ہوئی
[illegible] جگایا اور یہ کہا عجبت للجن وتخبارها + وشدها العیس باکوارها + تهوی الی مکة تبغی
[illegible] لیس ذووا الشر کاخیارها + فانهض الی الصفوة من هاشم + ما مومنوا الجن ککفارها + سواد
[illegible] رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب اوسنے مکرر و سہ بارہ رات یہی بیان کیا تو میرے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام
[illegible] پیدا ہوئی اور یہ اللہ تعالےٰ کی رحمت تھی پس میں اوٹھا اور میں نے اپنی روانگی کا سامان کیا اور وہان سے روانہ ہوکر
[illegible] میں آیا تو [illegible] گذر چکا تھا اور میں نے یہان سنا کہ آپ مدینہ میں تشریف رکھتے ہیں پھر میں کہیں نہین گیا یہانتک
[illegible] کی خدمت میں مسجد میں حاضر ہوا اور اوس وقت میں آپ کے گرد لوگ بیٹھے تھے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو دیکھتے
[illegible] مرحبا ای سواد بن قارب ہمکو معلوم ہو جس لیے تو آیا ہی میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے کچھ اشعار کہے ہین آپ توجہ
[illegible] مجھسے سن لیجیے آپ نے فرمایا کہ اچھا کہو تو میں نے پڑھنا شروع کیا **اشعار** اتانی رئی بعد لیل وهجعة + ولم یك
[illegible] قد بلوت بکاذب + ثلث لیال قوله کل لیلة + اتاك رسول من لوئی بن غالب + فشمرت عن ساقی
الازار ووسطت بی الذعلب الوجناء بین السباسب + فاشهد ان الله لارب غیره + وانك مامون
علی کل غائب + وانك ادنی المرسلین وسیلة + الی الله یا ابن الاکرمین الاطائب + فمرنا بما یاتیك یا
خیر مرسل + وان کان فیما جاء شیب الذوائب + وکن لی شفیعا یوم لاذوشفاعة + سواك بمغن
عن سواد بن قارب + یہ اشعار سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے یہانتک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہوگئے اور
مجھسے فرمایا کہ ای سواد تجکو فلاح حاصل ہوگئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سواد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ بھلا اب بھی وہ تمہاری ئی
آتی ہو سواد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب سے میں نے قرآن مجید پڑھا ہی تب سے نہین آتی ہی اور جن کے عوض مجھے خدا ے
عزوجل نے کتاب مجید عنایت فرمائی یہ بہت اچھا عوض ہی (اسنده البیهقی بوجوه ثلاثة) اور واضح ہو کہ مدینہ میں ہجرت کرنے کے بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارہا جن کے ایلچی آئے ہین چنانچہ حافظ ابونعیم نے کتاب دلائل النبوة میں لکھا کہ حدثنا سلیمان
بن احمد حدثنا محمد بن عبید المصیصی حدثنا ابوتوبة الربیع ابن نافع حدثنا معاویة بن سلام عن زید بن اسلم سمع ابا سلام حدثنی
من حدثه عمرو بن غیلان الثقفی قال اتیت عبدالله بن مسعود الخ یعنے عمرو بن غیلان نے بیان کیا کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا کہ مجھسے بیان کیا گیا ہی کہ جس رات جنون کے ایلچی آئے تھے اوس رات آپ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہان تب میں نے عرض کیا کہ اسکی کیفیت مجھسے بیان فرمایئے
حضرت عبداللہ بن مسعود نے اس طرح شروع کیا کہ فقراء مہاجرین یعنے اہل صفہ میں سے ہر مرد کو ایک شخص انصاری اپنے
ساتھ لے گیا کہ رات میں کھانا کھلادے مگر میں باقی رہگیا کہ مجھے کسی نے نہین لیا پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسطرف سے گذرے
اور فرمایا کہ یہ کون شخص ہی تو میں نے عرض کیا کہ ابن مسعود ہون تو آپ نے فرمایا کہ تجھے کسی نے اپنے ساتھ کھانے کے واسطے
نہین لیا میں نے عرض کیا کہ نہین تو آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ چل شاید مجھے کچھ ملے پھر میں آپ کے ساتھ آیا یہانتک

Marfat.com

کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ تک پہونچکر آپ نے مجھے باہر چھوڑ دیا اور آپ [illegible]
اور اوسنے کہا کہ ای ابن مسعود تمہارے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں پایا تم چلا [illegible]
لوٹ کر مسجد میں آیا اور مین نے مسجد کی کنکریان جمع کر کے تکیہ بنایا اور اپنی چادر مین لپٹ کر لیٹ [illegible]
کہ اتنے مین وہی لونڈی پھر آئی اور اوسنے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہین مین اوسکے پیچھے [illegible]
کچھ کھانا میسر آویگا پھر جب مین وہان پہونچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل آئے اور آپ کے ہاتھ مین [illegible]
تھی وہ آپ نے چوڑان مین میرے سینہ پر رکھی اور فرمایا کہ جہان مین جاتا ہون وہان تم چلوگے مین نے عرض کیا [illegible]
منظور ہو آپ نے تین بار فرمایا اور مین نے ہر بار یہی عرض کیا پھر آپ چلے تو مین آپ کے ساتھ ہو لیا یہانتک کہ آپ [illegible]
پہونچے وہان آپ نے اپنی چھڑی سے ایک خط کھینچ دیا اور فرمایا کہ تو اسی دائرہ مین بیٹھا رہیو یہانسے مت نکلیو جب تک
آؤن پھر آپ آگے چلے اور مین درختون کے درمیان آپکو دیکھتا تھا یہانتک کہ جب اتنی دور پہونچے کہ مین آپکو نہیں دیکھ [illegible]
تو آپکی جانب سیاہ غبار اُٹھے جس سے مجکو خوف لاحق ہوا تو مین نے اپنے دل مین قصد کیا کہ شاید ہوازن نے رسول اللہ صلی اللہ [illegible]
کے ساتھ مکر کیا ہے تاکہ دھوکے سے آپکو قتل کرین پس مجکو چاہیے کہ فوراً آبادی کی طرف دوڑ کر لوگون کو پکارون پھر فوراً رسو[ل]
صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچ جاؤن پھر مجھے یاد آگیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا کہ یہان سے مت نکلیو جب تک مین [illegible]
اتنے مین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی کہ اپنی چھڑی سے اونکو تادیب کرتے اور فرماتے ہین کہ بیٹھو پھر وہ سب
بیٹھ گئے یہانتک کہ صبح ہونے کو آئی پھر وہ لوگ اوٹھکر چلدیے یعنے وہی سیاہ غبار اڑا چلا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
پاس آئے اور فرمایا کہ میرے جانے کے بعد تو کچھ سویا تھا مین نے عرض کیا کہ نہیں و لیکن مجکو اول ہی مرتبہ یہ گھبراہٹ ہوئی تھی کہ مین
نکلکر آبادی کی طرف جاکر لوگون کو پکارون اور میرا یہ گمان تھا کہ ہوازن نے قتل کرنے کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ساتھ مکر کیا ہے یہانتک کہ مین نے آپکی آواز سنی کہ آپ اونکو اپنی لکڑی سے تادیب فرماتے ہین آپ نے فرمایا کہ اگر تو اس حلقہ
نکلتا تو مین نڈر نہ تھا کہ شاید اونمین سے کوئی تجھے اُچک لیتا اور بھلا تو نے اونمین سے کسیکو دیکھا تھا مین نے عرض
کہ ہان سفید لباس مین سیاہ مرد متوحش دیکھے تھے آپ نے فرمایا کہ یہ جن نصیبین کے ایلچی تھے میرے پاس آئے تھے اور مجھ
زاد و متاع مانگتے تھے۔ اپنے کھانے پینے اور اپنے جانورون کے کھانے پینے کو مانگتے تھے تو مین نے اونکو ہر ایک خالی ہڈی
یا لید یا مینگنی اونکی معاش دیدی (یعنے خالی ہڈی اونکے واسطے اور لید یا مینگنی اونکے جانورون کے واسطے) مین نے عرض
کہ یہ اونکو کیا فائدہ دیگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہڈی وہ پاوینگے اوسپر ویسا ہی گوشت ہوگا جیسا اوس دن [illegible]
جس دن کھائی گئی تھی اور جو لید یا مینگنی ملیگی اوسپر وہی دانہ ہوگا جیسا کھایا تھا پس تم لوگون مین سے کوئی ہڈی [illegible]
یا مینگنی سے استنجا نہ کرے (اسناد غریب جید ولکن فیہ رجل لم یسم) اور حافظ ابو نعیم نے دوسری اسناد [illegible]
العوام رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی مسجد [illegible]
پھیرنے کے بعد فرمایا کہ آج کی رات جنون کے ایلچی آوینگے تم مین سے کوئی میرے ساتھ چلیگا [illegible]
رات کو آپ چلتے ہوے میری طرف سے گذرے اور میرا ہاتھ پکڑ لیا تو مین آپکے ساتھ [illegible]

Marfat.com

...میدان مین پہونچے تو مین نے دیکھا کہ مردان دراز قد مانند جھنڈے کے اپنے کپڑے پہنے کھڑے ہین
...تھا تو مجھے لرزہ چڑھ آیا پھر ویسے ہی کچھ حالات بیان کیے جیسے حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مین
ہین (ہذا حدیث غریب) اور حافظ ابونعیم نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالے سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ کے شاگردون مین سے کچھ لوگ حج کے ارادہ سے سفر کو گئے تھے انمین سے ایک شخص بیان کرتا ہی کہ مین بھی اونکے ساتھ
تھا راہ مین ایک مقام پر ہمنے دیکھا کہ ایک سانپ سفید رنگ رستہ کے کنارے گنڈلی مارے پڑا ہی اور اوس سے مشک کی خوشبو اڑتی
ہی یہ عجیب معاملہ دیکھکر مین نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ آپ لوگ چلیے مین تو یہان سے نہین ہٹونگا جب تک نہ دیکھون کہ
اس سانپ کا کیا معاملہ ہی پھر تھوڑی دیر نہین گذری تھی کہ وہ مرگیا پس مین نے اوسکو ایک سفید کپڑے مین لپیٹ کر راستہ سے
ہٹا کر دفن کر دیا اور وہان سے روانہ ہوکر عشا کے قریب اپنے ساتھیون سے مل گیا پھر واللہ مین ہنوز بیٹھا ہی تھا کہ یکایک مغرب
کی طرف سے چار عورتین نمودار ہوئین اون مین سے ایک نے ہم لوگون کو خطاب کیا کہ عمرو کو تم مین سے کس نے دفن کیا ہمنے کہا کہ ہم نہین
جانتے ہین کہ عمرو کون شخص ہی اوسنے کہا کہ آج تم مین سے کسی نے سانپ کو دفن کیا ہی مین نے کہا کہ ہان ایک سانپ مرگیا
تھا اوسکو مین نے البتہ دفن کر دیا ہی اوسنے کہا کہ ہان کچھ مضائقہ نہین ہی اور واللہ تمنے ایسے شخص کو دفن کیا جو ہمیشہ روزے
رکھتا اور راتون کو نماز پڑھتا تھا اور کتاب اللہ کے موافق امر معروف کرتا تھا اور تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا لیکن
اونکی نبوت سے چارسو برس پہلے اوسنے آسمان سے تعریف سنی تھی اور اوسی وقت سے ایمان رکھتا تھا آج اوسکا انتقال ہوا
پھر جب ہم لوگ اپنے حج سے فارغ ہوے تو مدینہ مین آئے اور یہان ہمنے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے اس سانپ کا
اور عورتون کا قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ سچ ہی مین نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ چارسو برس پہلے آپ پر
ایمان لایا تھا (ہذا حدیث غریب جدا) اور حافظ ابونعیم نے کہا کہ سفیان الثوری نے اسکی روایت کے مانند ابو اسحاق عن
الشعبی عن رجل من ثقیف روایت کی ہی اور امام احمد کے بیٹے عبداللہ نے اور طبرانی نے صفوان بن المعطل سے یہ روایت پائی
اور صفوان ہی نے اتر کر اس سانپ کو دفن کیا تھا اور اس جماعت والون نے بیان کیا ہی کہ یہ جن منجملہ اون نوجنون کے تھا جنھون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابتدا مین قرآن سنا تھا اور یہ اون سب سے آخر مین مرا ہی اور ابونعیم نے اپنی اسناد جید کے
ساتھ معاذ بن عبداللہ بن معمر سے روایت کی کہ مین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت مین بیٹھا تھا کہ ناگاہ ایک
شخص آیا اور اوسنے بیان کیا کہ اے امیرالمومنین مین نے ایک عجیب بات دیکھی مین جنگل مین تھا اور ناگاہ مجکو اوس بیابان مین
نظر آیا کہ دو اژدہے آپس مین لڑتے ہین پھر ان دونون مین سے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا اور چلا گیا پھر جہان دوسرا مرا ہوا
پڑا تھا وہان مین گیا تو مین نے دیکھا کہ وہان بہت سانپ مرے ہوے پڑے ہین اور وہان مشک کی خوشبو آتی ہی پھر مین نے
ایک ایک کو سونگھنا شروع کیا تو آخر مین ایک زرد پتلا سانپ پایا کہ اس مین سے یہ خوشبو آتی تھی پس مین نے اوسکو ایک کپڑے
مین لپیٹکر دفن کر دیا اور وہان سے چلا آیا راہ مین مجھے ایک پکارنے والے نے آواز دی کہ اے بندۂ خدا تو نے اچھا کام کیا
یہ دونون ... ایک بنو شعیبان ہین اور دوسرے بنو قیس ہین اور ان دونون مین باہم لڑائی ہوئی اور یہ شخص شہید
جسکو تو نے دفن کیا اور یہ اون لوگون مین سے تھا جنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی سنی تھی حضرت

Marfat.com

غثمان رضی اللہ عنہ نے یہ سنکر اس شخص سے فرمایا کہ اگر تو سچ کہتا ہی تو واقعی تونے [illegible]
تیری گردن پر ہی (ابونعیم) اور بیہقی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی [illegible]
ہمکو سورۃ الرحمن سنائی یہانتک کہ ختم فرمائی پھر کہا کہ یہ کیابات ہی کہ مین تم لوگون کو خاموش دیکھتا [illegible]
جواب تھا کہ جب مین نے اونکو سورۃ الرحمن سنائی تو ہر بار جب مین نے فبای الآء ربکما تکذبان [illegible]
من آلائک او نعمک ربنا نکذب فلک الحمد۔ یعنے ای رب ہم تو تیری کسی نعمت سے انکار نہین کرتے [illegible]
ثنا ہی (ورواہ الترمذی وقال غریب) پھر شیخ ابن کثیرؒ نے ذکر کیا کہ اسی آیت سے استدلال کیا گیا ہی کہ جن [illegible]
ہین جیسے مترجم نے سابق مین بیان کیا ہی اگر کہا جاوے کہ اس آیت مین جنون نے یہ کہا کہ انا سمعنا کتابا انزل [illegible]
یعنے جیسے موسی پر توریت نازل ہوئی تھی اوسکے زمانہ دراز کے بعد اب اللہ تعالے نے ایک کتاب نازل فرمائی [illegible]
ہین اسمین عیسی علیہ السلام کا ذکر نہین کیا حالانکہ بعد توریت کے انجیل بھی نازل ہوئی ہی تو مترجم نے سابق مین [illegible]
ہی کہ شاید جن مین سے یہ گروہ مانند یہود کے فقط توریت پر ایمان رکھتا ہو اور شیخ ابن کثیرؒ نے دوسرا جواب یہ دیا کہ [illegible]
بیان صفات توحید و شرائع حلال و حرام مع مواعظ ہی اور انجیل مین فقط وعظ و نرم دلی کی باتین ہین تو وہ گویا توراۃ کا [illegible]
جنون نے صرف توراۃ کا ذکر کیا واللہ تعالے اعلم اور قرآن مین دو باتین مذکور ہین اول اخبار صدق اور دوم عدل [illegible]
اللہ تعالے نے فرمایا۔ تمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا۔ اور جنون کے وعظ مین بھی انھین دونون باتون کا اشارہ ہی یعنے
الی الحق سے اعتقاد حق پورا ہوتا ہی اور طریق مستقیم سے اعمال کا تکملہ ہوتا ہی اور آیت مین صریح دلیل ہی کہ رسول اللہ صلی [illegible]
وسلم جن وانس دونون گروہ کے واسطے بھیجے گئے تھے پھر شیخؒ نے مومنین جن کے واسطے ثواب کا مسئلہ جسکو سابق مین
مختصر بیان کیا ہی یہان مدلل ذکر کیا اور لکھا کہ اس مسئلہ مین حق یہ ہی کہ انسان مومنون کی طرح جن کے مومن بھی جنت مین [illegible]
اور جس جماعت علماء ؒ نے کہا کہ اونکے واسطے ثواب جنت نہین ہی تو اس جماعت کا قول ٹھیک نہین ہی اور [illegible]
کے واسطے شرع مین کوئی دلیل موجود ہی بلکہ اونکی دلیل فقط یہ ہی کہ یہان آیت مین فقط اسقدر مذکور ہی کہ ای قوم اگر ایمان [illegible]
تعالے تمھارے گناہ بخشے اور تمکو عذاب جہنم سے نجات دے پھر اگر اونکے واسطے ثواب جنت ہوتا تو وہ بھی مذکور ہوتا شیخ [illegible]
یہ کوئی دلیل نہین ہی کہ اونکے واسطے ثواب جنت نہ ہو کیونکہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ یغفر لکم من ذنوبکم ویؤخرکم [illegible]
اجل مسمی۔ یعنے اگر تم اپنے رب سے مغفرت مانگو اور ایمان لاؤ تو اللہ تعالے تمھارے گناہ بخشے اور وقت [illegible]
تمکو مہلت دے۔ ھ۔ اسمین ثواب جنت کا ذکر نہین ہی تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہی کہ نوح علیہ السلام [illegible]
ایمان لائے وہ جنت مین نہین جائینگے اسیطرح اگر یہان جنون کے واسطے ثواب جنت مذکور نہین [illegible]
لازم نہین آتا کہ وہ جنت مین نہ جاوین پس یہی بات ٹھیک ہی کہ جن کے واسطے جنت کا ثواب ہی [illegible]

پھر اللہ تعالے نے انسانی منکرون کو زندگانی آخرت پر دلالت [illegible]

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ [illegible]

کیا نہین دیکھتے کہ وہ اللہ جسنے بنائے آسمان اور زمین [illegible]

... الموتی ط بلیٰ انہ علیٰ کل شیء قدیر ۝ ویوم یعرض الذین

... لائے جاوینگے ... مرے ہوے کیون نہین وہ کرسکتا ہی چیز اور جسدن سامنے لائے

... علی النار ط الیس ھذا بالحق ط قالوا بلیٰ وربنا ط قال فذوقوا

... لوگ آگ کے ٹھیک نہین بولے کیون نہین ۔ قسم ہی ہمارے رب کی کہا تو چکھو

العذاب بما کنتم تکفرون ۝ فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل

... منکر ہوتے تھے سو تو ٹھہرا رہ جیسے ٹھہرے رہے ہین ہمت والے رسول

ولا تستعجل لھم ط کانھم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا

... شتابی انکے واسطے یہ لوگ جسدن دیکھین گے جس چیز کا ان سے وعدہ ہی جیسے ڈھیل نہ پائی تھی مگر

ع ۹ ساعۃ من نھار ط بلغ ج فھل یھلک الا القوم الفسقون ۝ ع

مگر ایک گھڑی دن پونہچا دیا آپ وہی کھپین گے جو لوگ بے حکم ہین

ان آیات مین اللہ تعالے نے قیامت سے انکار کرنے والون پر صریح حجت ظاہر فرمائی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہٹ کرنے والون کے ساتھ چندروزہ کمال صبر کا حکم دیا کیونکہ منکرون کے واسطے قیامت مین عذاب شدید ہو گا تو دنیا مین چند دن اپنی خواہش کے موافق بسر کرلین اور اونکو ہدایت کی راہ بتلائی بقولہ تعالے۔ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ یَعْیَ بِخَلْقِھِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی۔ قولہ الذی خلق السموات والارض ولم یعی بخلقھن شان الٰہی سبحانہ تعالے کا بیان ہی اور کلمہ ان اللہ کی خبر بقادر الخ ہی اور بار موحدہ بغرض تاکید نکے زیادہ کی گئی ہی یہی ابو عبیدہ و فراء و زجاج و اخفش و کسائی نے بیان کیا کہ عرب ایسے مقام پر تاکید بلیغ کے واسطے بار داخل کرتے ہین جیسے الیس ہو بقادر یعنے اوسکو بہت زیادہ قدرت ہی تو معنے کلام الٰہی کے یہ ہوے کیا ان لوگون نے دیکھا نہین کہ اللہ تعالے جسکی یہ شان ہی کہ اوسنے آسمانون و زمین کو پیدا کیا اور اونکے پیدا کرنے مین کچھ ماندہ نہین ہوا وہ خوب قدرت رکھتا ہی اس بات پر کہ مُردون کو زندہ کرے ف یعنے اللہ تعالے کی یہ تمام مخلوقات عظیمہ دیکھکر بھی ان لوگون کو عقل نہ آئی کہ جسنے یہ بڑے بڑے اجسام پیدا فرمائے وہ جب چاہے انسان کو دوبارہ پیدا کرے اور ان اجسام کے پیدا کرنے مین اوسکو کچھ تکان نہین ہوا یعنے اوسکی قدرت مین کچھ نقصان نہین ہو گیا تاکہ احمقون کو وہم ہوتا کہ اب وہ قدرت باقی نہین رہی ہو کیونکہ اللہ تعالے کی شان لم یزل ولا یزال یعنے واجب قدیم ہی تو اوسکی صفت مین کسی طرح تغیر ہونا محال ہی تو جیسی قدرت پہلے تھی ویسی ہی اب ہی اور ویسی ہی ہمیشہ رہیگی پھر ان بیوقوفون سے تعجب کرنا چاہیے کہ یہ اتنا بھی نہین پہچانتے ہین۔ بَلٰٓی اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ کیون نہین وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی ف اور جب وہ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہے تو اوسکا یہ حکم دینا کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہی اور جن کافرون نے قیامت سے انکار کیا انھون نے اپنے رب عزوجل کی یہی صفت نہ پہچانی کہ وہ پیدا کرنیوالا قادر ہی اور اپنے حق مین ہدایت چھوڑی اور محض باطل پتھرون وغیرہ مین وہ قدرت خیال کی مگر ادن مین نہین ہو سکتی تو انکے تصور کرنے سے ان چیزون مین یہ صفت موجود نہ ہو جائیگی ولیکن انھون نے اپنے اپنے رب عزوجل کی نافرمانی اور اوس سے نڈر ہونے ادبی پوری کرلی تو اسی افراط کے پیچھے آگ مین جاوینگے جس سے یہان

Marfat.com

انکار کرتے ہین۔ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ اور جس دن [illegible]
آگ پر ف جس سے انکار کرتے تھے اور جھڑکی سے کہا جائیگا۔ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ
یعنے جس آگ سے تم انکار کرتے تھے یا جس زندگی و دار آخرت سے منکر تھے اب کیا حقیقت [illegible]
وَرَبِّنَا۔ کہین گے کیون نہین قسم ہی ہمارے رب کی ف یعنے اوسوقت اقرار کرینگے [illegible]
کی قسم کھاکر اقرار کرینگے تاکہ انکی نسبت کسی طرح انکار کرنیکا شبہہ بھی نہو ولیکن وہان اقرار کی [illegible]
آنکھون کے سامنے موجود ہی اور یہ اقرار لینا فقط اُنپر ملامت کرنیکی غرض سے ہی اور دنیا مین البتہ [illegible]
اُنھون نے انکار کیا لہذا یہان اونکو دکھلا کر ملامت کر کے کہا جائیگا۔ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا [illegible]
کہا کہ اب یہ عذاب چکھو کیونکہ تم انکار کیا کرتے تھے ف یا اپنے کفر کے بدلے یہ عذاب چکھو لیس وہان ان کافرون [illegible]
بچاؤ نہ ہوگا اس مین ایک قسم کی تنبیہ ہی کہ جو بندے یقین لائے ہین وہ جب یقین کے ساتھ ان کافرون [illegible]
تو انسانی شفقت چاہتی ہی کہ ان لوگون کے حال پر افسوس کرین کیونکہ یہی چند روز انکے واسطے مہلت ہی پھر [illegible]
ہی کہ جس سے اللہ عزوجل اہل ایمان کو پناہ دے تو ایسی حالت مین اگر ان کافرون کی طرف سے کوئی بیہودگی [illegible]
تو بھی اوس سے درگذر کرنا چاہیے چنانچہ اللہ تعالے نے اپنے رسول مکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا۔ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ
أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ۔ صبر کر جیسے رسولون مین سے صاحبان عزم [illegible]
کافرون کے لیے جلدی مت مانگ ف یعنے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجکو اللہ تعالے نے اولوالعزم کیا ہی یعنے [illegible]
مین عزم قوی و صبر کے ساتھ پیغام ادا کرنیوالا ہی جس طرح پہلے انبیا اولوالعزم نے صبر کیا اور کافرون کی گستاخیان [illegible]
اونکے واسطے عذاب کی جلدی نہین کی اسی طرح تو بھی ان کافرون کے واسطے جلدی مت کیجیو کیونکہ یہ دنیاوی زندگی [illegible]
ہی۔ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ گویا یہ لوگ [illegible]
عذاب دیکھینگے جس سے ڈرائے جاتے ہین نہین ٹھہرے تھے مگر دن کی ایک ساعت ف یعنے کافرون کو جس [illegible]
جہنم نظر آویگا تو انکو معلوم ہوگا کہ گویا دنیا مین ہم لوگ فقط گھڑی بھر رہے تھے اسکی یہ وجہ ہی کہ اگر ایک شخص کو سال [illegible]
پہاڑ پر رکھا جاوے جہان برف گرنے سے بہت سردی ہوتی ہی پھر اوسکو وہان سے لاکر جلتے ہوئے بھاڑ مین ڈالا [illegible]
وہ اوسیوقت نکل بھاگے تو بھی جلنے کی تکلیف سے اوسکو سردی و ٹھنڈک کی ساری کیفیت بھول جائیگی اور دوزخ [illegible]
دن پچاس ہزار برس ہی اور دنیا مین آدمی کی عمر خصوصًا اس زمانہ مین سو برس تک بھی شاذ نادر ہوتی ہی پھر بھلا [illegible]
کی زندگی ایک گھڑی بھی نہ ہوگی اور اوسکے بعد قیاس کرو کہ دوزخ تو ابدالآباد ہی اعاذنا اللہ تعالے [illegible]
ہی ف یعنے اللہ تعالے کی طرف سے اور اوسکے رسول نے نصیحت بروجہ کمال پہونچائی اب اگر [illegible]
واسطے کچھ عذر نہین ہی۔ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ۔ پھر کیا ہلاک کیے جاینگے [illegible]
تھے ف یعنے اللہ عزوجل نے اپنا رسول بھیجکر کافرون کو نافرمانی پر عذاب جہنم سے آگاہ [illegible]
جنت سے بشارت سنائی تھی پھر جو لوگ جہنم مین گئے تو یہ کون لوگ اور ہین سوائے اپنے [illegible]

[illegible] کیا اور اللہ تعالےٰ کے رسول کو جھوٹھا بنایا اور مار ڈالنے پر آمادہ ہوے بلکہ بہتون کو مار ڈالا [illegible] کر بے ادبی کے ساتھ رد کر دیا تو یہی لوگ ہین جو جہنم کے عذاب مین پڑے (تنبیہ) آیت مین [illegible] سے کون پیغمبر مراد ہین بعض نے کہا کہ جنھون نے اداء رسالت مین عزم قوی کے ساتھ صبر کیا اور اپنی قوم پر [illegible] کی بددعا نہین کی اس قول پر اعتراض کیا گیا کہ نوح علیہ السلام پیغمبر اولو العزم ہین حالانکہ اپنی قوم پر بددعا فرمائی جواب [illegible] کچھ بے صبری کی وجہ سے بددعا نہین فرمائی بلکہ جب اونکو معلوم ہوا کہ جو لوگ ایمان لا چکے انکے سواے اب کوئی ایمان نہین لاویگا اور اللہ تعالےٰ نے یہ وحی بھیجدی پس جب اونکو معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ اونکو ہلاک کریگا اور کشتی بنانے کا حکم آیا تب جنھون نے البتہ بددعا کی کہ اب کوئی کافر باقی نہ رکھا جاے کہ آیندہ وہ ان مسلمانون کے واسطے دشمن ہو قشیری رح نے کہا کہ صبر سے یہ مراد ہی کہ اللہ تعالےٰ کے حکم پر وثوق ہو اور ثابت قدمی مین کچھ پریشانی و ناگواری نہ ہوا و ربعض انبیا کی نسبت اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہی کہ وہ صاحب عزم نہ تھا شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ اولو العزم پیغمبرون کی تعداد مین متعدد اقوال ہین اور سب سے مشہور قول یہ ہی کہ وہ حضرت نوح و ابراہیم و موسی و عیسی و محمد صلی اللہ علیہم وسلم اجمعین ہین آور اللہ تعالےٰ نے سورۂ احزاب و سورۂ شوری کی دو آیتون مین اونکے نام بیان فرمائے اور یہی پیغمبر صاحبان شریعت ہین یعنے ہر ایک کے واسطے ایک شریعت تھی اور بعض نے لکھا کہ سورۂ انعام مین اٹھارہ پیغمبر یعنے ابراہیم و اسحاق و یعقوب و نوح و داؤد و سلیمان و ایوب و یوسف و موسی و ہارون و زکریا و یحیی و عیسی و اسمعیل و الیاس و الیسع و یونس و لوط یہ سب اولو العزم ہین کیونکہ اللہ تعالےٰ نے انکے چال چلن کی اقتدا کا حکم دیا ہی اور اسی قول کو شیخ حسین بن الفضل نے اختیار کیا ہی شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ شاید اولو العزم سے کل رسول مراد ہون تو معنے یہ ہونگے کہ تجھے اسطرح صبر رکھنا چاہیے جیسے رسولون کی شان ہوتی ہی کہ وہ صاحبان عزم ہوتے ہین قال ابن ابی حاتم حدثنا محمد بن الحجاج الحضرمی حدثنا السری ابن حیان حدثنا عباد بن عباد حدثنا مجالد بن سعید عن الشعبی عن مسروق قال الخ یعنے مسروق نے بیان کیا کہ مجھسے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر روزے سے رہے پھر شام کو افطار نہین کیا بلکہ دوسرے دن بھی برابر روزے سے رہے پھر افطار نہین کیا بلکہ تیسرے دن بھی برابر روزے سے رہے اور فرمایا کہ اے عائشہ یہ دنیا ایسی چیز ہی کہ محمد و آل محمد کے لائق نہین ہی اے عائشہ اللہ تعالےٰ اپنے اولو العزم رسولون سے راضی نہین ہوا مگر اسی طور پر کہ وہ دنیا کی مکروہ چیزون پر [illegible] سے قائم رہین اور دنیا کی مرغوب چیزون سے منھ موڑے رہین پھر اللہ تعالےٰ مجھسے بھی راضی نہ ہوا مگر اسی طور پر راضی ہوا کہ جن بات کی تکلیف اولو العزم کو دی تھی وہی حکم مجھے دیا چنانچہ فرمایا فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل اور واللہ اپنی قوت و طاقت بھر مین بھی انھین لوگون کی طرح صبر کرونگا اور قوت تو وہی ہی جو اللہ عز وجل نے عطا فرمائی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ رواہ ابن ابی حاتم والدیلمی

سورۃ محمد مدنیۃ وہی ثمان وثلثون آیۃ

[illegible] الترا اہل تفسیر نے سورہ محمد لکھا ہی اور اسکو سورۃ القتال بھی کہتے ہین اور سورۃ الذین کفروا بھی کہتے ہین [illegible] آیات الخ یا اونتالیس ہین اور بعض نے کہا کہ پوری چالیس ہین اور یہ اختلاف دو جگہ ہی ایک قولہ تعالےٰ حتی

تضع الحرب اوزارہا اور دوم قولہ تعالیٰ لذۃ للشاربین - پھر یہ سورہ مدنیہ ہے ماوردی نے ...
قول ہین مدنیہ ہے سوائے ابن عباس و قتادہؒ کے کہ ان دونون نے کہا کہ اسمین سے ایک آیت مستثنیٰ ...
آپ مکہ سے چلنے لگے ہین اور غمگین ہو کر بیت اللہ کو دیکھتے جاتے تھے اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی ...
ہی اشد قوۃ من قریتک الآیہ مترجم کہتا ہے کہ یہ تو کچھ اختلاف نہ ہوا بلکہ ابن عباس و قتادہ ...
نازل ہوئی ہو خواہ وہ ہجرت سے پہلے نازل ہوئی ہو یا ہجرت کے بعد نازل ہوئی ہو جیسے یہ آیت کہ ہجرت ...
وقت روانگی کے نازل ہوئی ہے اور مشہور اصطلاح کے موافق یہ آیت بھی مدنیہ ٹھہری کیونکہ ہجرت کے ...
اصطلاح یہ ہے کہ جو سورہ یا آیات قبل ہجرت کے نازل ہوئین وہ مکیہ ہین اور جو بعد ہجرت کے نازل ہوئین وہ مدنیہ ...
ہجرت کے نازل ہوئی لہذا مدنیہ ہے اگرچہ مکہ مین نازل ہوئی ہو پھر یہ نزول شیخ قرطبی و ماوردی نے نقل کیا ...
آیت سے زیادہ مناسبت ظاہر نہین ہوتی اسواسطے کہ اس آیت سے خلاصۂ مطلب یہ ہے کہ اگر اس بستی والون کی ...
بیت اللہ چھوڑنا پڑا تو اسمین اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے ورنہ بستی والے کوئی چیز نہین ہین اور ہمنے اس بستی والون ...
لوگون کی بستیان ہلاک کر دین ہے - حالانکہ اسوقت آپ مکہ چھوڑ کر مدینہ کو کچھ بستی والون کی وجہ سے نہین جاتے ...
والے تو اسوقت سب مسلمان ہو گئے تھے بلکہ آپ اپنے ثواب ہجرت کو پورا کرنے کے واسطے جاتے تھے فافہم اور ماوردی
وغیرہ نے نقل کیا بلکہ خود قرطبی نے بھی نقل کیا کہ اس آیت کا نزول اوسوقت ہوا ہے جب آپ مکہ سے بقصد ہجرت نکل ...
جانب روانہ ہوے تھے یعنے ابتداے حال مین جب کافرون کی سرکشی و ایذا کی وجہ سے آپکو ہجرت مدینہ کا حکم ہوا تو اوسوقت
کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی کہ ہجرت کے حکم مین بہت بڑی حکمت ہے اور کچھ اس بستی والون کا خطرہ نہین ہے کیونکہ اگر ...
اللہ تعالیٰ چاہے تو دم بھر مین ہلاک کر دے کیونکہ اسنے ان سے زیادہ سخت و قوی بستیون کو ہلاک کر دیا بلکہ یہ لوگ فقط ...
اور ہجرت کرنے مین صحابہ رضی اللہ عنہم کے واسطے کمالات ہین کیونکہ وہ لوگ گھربار سے منقطع ہو کر خالص اللہ تعالیٰ
ہو جاوینگے اور مہاجرین کبار کہلاوینگے اور مدینہ کے اصحاب کو انصار ہونیکا فضل حاصل ہوگا کیونکہ وہ بھی اپنی جان ...
ہاتھ اوٹھا کر رسول اللہ و مہاجرین کے واسطے نصرت کرینگے کیونکہ تمام عرب انکے دشمن ہو کر ہر طرف سے اونپر زغم کرینگے تو ...
اور کافرون کو یہ نظر آویگا کہ اب یہ لوگ نہین بچ سکتے ہین مگر انصار رضی اللہ عنہم اسکی کچھ پروا نہ کرینگے اور اپنے مال و اولاد ...
ہاتھ اوٹھا کر خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے نصرت پر قائم رہینگے پھر اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو سب کافرون پر ...
یہی قول صحیح معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت ابتداے ہجرت کے وقت نازل ہوئی ہے ثعلبی نے کہا کہ یہ سورہ ...
سعید بن جبیر سے بھی یہی قول نقل کیا و لیکن یہ نقل غلط ہے اور صحیح یہ ہے کہ سورۃ القتال مدنیہ ...
کیا گیا ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز مین الذین کفروا ...
تھے (رواہ الطبرانی فی الاوسط مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے یہ ضرور ...
ثبوت نہین ہو سکتا کہ اسکا نزول مدینہ مین ہوا کیونکہ بعض سورتین جو مکہ مین نازل ہوئی ...
اور یہ بھی ثبوت نہین ہوتا کہ پورا سورہ پڑھتے تھے کیونکہ یہ آیت بطور حوالہ ...

Marfat.com

اور ... فضیلت کا اشارہ ہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی

الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ اضل اعمالھم ۰ والذین آمنوا

جو لوگ منکر ہوئے اور روکا اللہ کی راہ سے کھو دیئے اونہیں اونکے کیے اور جو لوگ یقین لائے

وعملوا الصالحات وآمنوا بما نزل علی محمد وھو الحق من ربھم کفر عنھم

اور کیے بھلے کام اور مانا جو اوترا محمد پر اور وہی سچا دین اونکے رب کی طرف سے اوتارے اون سے

سیئاتھم واصلح بالھم ۰ ذلک بان الذین کفروا اتبعوا الباطل وان

برائیاں اونکی اور سنوارا اونکا حال یہ اسپر کہ جو منکر ہین وہ چلے جھوٹی بات پر اور

الذین آمنوا اتبعوا الحق من ربھم کذلک یضرب اللہ للناس امثالھم ۰ ربع

جو یقین لائے اونھون نے مانی سچی بات اپنے رب کی طرف سے یون بتاتا ہی اللہ لوگون کو اونکے احوال

[illegible] ابن کثیر نے لکھا کہ اللہ تعالے فرماتا ہی۔ الذین کفروا۔ ایسے لوگ جنھون نے کفر کیا ف یعنے آیات الٰہی [illegible] کیا اور باوجود دلائل معجزات کے جھٹلاتے رہے۔ وصدوا عن سبیل اللہ۔ اور انھون نے اللہ کی راہ سے روکا ف یعنے دوسرون کو بھی اللہ تعالے کی راہ پر آنے سے مانع ہوئے خواہ اس طرح کہ زبردستی خوف دلایا کہ اگر ایمان لاؤگے تو مار ڈالینگے یا اسطرح کہ اون لوگون کو کچھ مال اسواسطے دیا کہ مسلمان ہونے کی طرف دھیان ہی نکرین یا اسطرح [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی جو نشانیان اگلی کتابون توریت وانجیل مین مذکور تھین اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وآپ کے صحابہ مین [illegible] تھین تو عوام کو اسکے برخلاف نشانیان سُنائین مثلاً توریت مین مذکور تھا کہ پیغمبر آخر الزمان خوبصورت اور گدازجسم معتدل قد [illegible] ایسے یہودیون نے عوام الناس کو بتلایا کہ توریت مین آیا ہی کہ وہ پیغمبر سانولا پتلا دبلا دراز قد گھونگھروالے بال ہوگا غرضکہ جن لوگون نے [illegible] اور دوسرون کو راہ حق سے روکا۔ اضل اعمالھم۔ اللہ تعالے نے اونکے اعمال گم کردیے ف یعنے دنیا [illegible] اونکا کچھ ثواب نہیں کھاتو صرف اونکے پاس بداعمال باقی رہے کہ اونکے بدلے عذاب پاوینگے پھر ان کافرون کے [illegible] ایمان لائے اونکی خوبی بیان فرمائی بقولہ تعالے۔ والذین آمنوا۔ اور جو بندے ایمان لائے یعنے اونکے [illegible] بھلائی پائی کیونکہ انھون نے حق کو پہچان کر سب شکوک نکال ڈالے اور اپنے دل کو اسی حق پر مضبوط کیا وعملوا الصالحات۔ اور کام کیے نیک یعنے اللہ تعالے کی شریعت پر اعضاء ظاہر و باطن کو فرمانبردار کیا۔ وآمنوا بما نزل علی محمد وھو الحق من ربھم۔ اور ایمان لائے اوس کلام پر جو محمد پر اُتارا گیا اور وہی اونکے [illegible] ف یعنے ان مومنون کا خلاصہ حال یہ ہی کہ جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتارا گیا یعنے قرآن وحدیث [illegible] مانا اور کیونکر نہ مانتے کہ یہ قرآن تو اونکے پروردگار کی طرف سے عین حق ہی پس جو بندے اس طرح سے یقین [illegible] کفر عنھم سیئاتھم واصلح بالھم۔ اللہ تعالے نے اونکی برائیون کو مٹا ڈالا

اور اونکی دل شان کو نیک کر دیا ف ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بعضے یہ ہین کہ اونکے کام [illegible]
نے کہا یعنے اونکی شان حال کو درست کر دیا خلاصہ یہ ہی کہ جو لوگ قرآن پر ایمان لائے اور محمد کو رسول [illegible]
کچھ آپ نے کہا اوسکو سچ جانا تو اللہ تعالے نے اونکی خطاؤن کو عفو کیا اور اونکے دین و دنیا کے کام [illegible]
کام بگاڑ دیے ہین ابو السعود رح نے کہا کہ کافرون کے اعمال پہلے سے نیک موجود نتھے بلکہ اللہ تعالے [illegible]
یہی حکم دیدیا کہ وہ مٹا کر ضائع کیے جاوین تو کافر لوگ اگر مہمانون کی ضیافت کرین یا قرابتیون کے ساتھ [illegible]
ساتھ سلوک کرین تو ایسے کامون کا کچھ اثر باقی نہین رکھا جاتا ہی کیونکہ ان مین ایمان کا لگاؤ نہین [illegible]
کے واسطے اللہ تعالے کے پاکیزہ نام کے ساتھ زندہ کام ہونا چاہیے اور کفار مردہ اور اونکے اعمال مردہ ہین [illegible]
کے لائق ہین لہذا دنیا مین اگر اللہ تعالے کو منظور ہی تو کچھ ثمرہ مل جاتا ہی اور باقی وہ مٹا کر ریگ کی طرح اڑا دیے جاتے [illegible]
ہی کہ اگر کہا جاوے کہ ان کافرون سے کون لوگ مراد ہین تو جواب یہ ہی کہ کئی وجہین ہو سکتی ہین اول وہ کفار [illegible]
کے لیے آئے تھے اور راہ مین اپنے نزدیک نیک کام سمجھکر لشکر کو کھانا کھلاتے تھے دوم کل کفار قریش جو رسول [illegible]
علیہ وسلم کی عداوت مین خرچ کرتے تھے سوم اہل کتاب یہود و نصاریٰ چہارم ہر قسم کے کافر اسمین داخل ہین ابو السعود [illegible]
انکے اعمال باطل کرنے کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہین جو ضحاک رح نے بیان کیے کہ اللہ تعالے نے اونکے مکر و تدبیر کو مٹا [illegible]
مال خرچ کرکے لشکر جمع کرتے تھے تاکہ مسلمانون کو مٹا دین تو برعکس اونکی مراد کے اللہ تعالے نے اونکی مکاریان [illegible]
رازی رح نے کہا کہ صدوا عن سبیل اللہ مین بھی کئی وجہین ہو سکتی ہین ایک یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اصحاب [illegible]
سے لوگون کو روکتے ہین دوم یہ کہ جہاد سے سوم ایمان سے چہارم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے روکتے [illegible]
کہ اعمال کا مٹا دینا اس وجہ سے ہوا کہ اسکے باقی رہنے کی شرط یعنے ایمان نہین ہی اور جب اللہ تعالے نے عمل کو قبول [illegible]
خود ہی نیست ہو گیا کیونکہ عمل خود کوئی باقی چیز نہین ہی بلکہ اللہ تعالے اپنے فضل سے ہر نیک عمل کے پیچھے لکھنے کا حکم [illegible]
بندے نے یہ نیک کام کیا جسکا ثواب میرے یہان ہی تو ثواب کا باقی رہنا یہی گویا عمل کا باقی رہنا ہوا بلکہ یہ خود [illegible]
بہتر ہی جسنے عمل کیا تھا کیونکہ جسم اگرچہ کچھ دنون باقی رہتا ہی لیکن آخر وہ مٹ جاتا ہی اور جس نیک کام کو اللہ تعالے [illegible]
وہ ہمیشہ باقی ہی اور کافر نے اللہ تعالے کے واسطے کوئی عمل نہین کیا تو کوئی نیکی نہین ہی جو قبول ہو کر باقی رہے مترجم [illegible]
کے واسطے کچھ نتیجہ ہوتا ہی پس اگر خالص اللہ تعالے کے واسطے ہو تو اوسکی طرف سے دنیا و آخرت مین نتیجہ ہی اور اگر دنیا کی [illegible]
تو دنیا مین جو کچھ نتیجہ دیا جاوے وہی نتیجہ ہوگا اور لکھا کہ کافر کے کامون کی کوئی قدر نہین ہی چنانچہ کافر نے جب [illegible]
صلیب یا بت وغیرہ کے واسطے رکوع و سجدہ کیا تو اوسنے اپنی ذات کی حرمت باقی نہ رکھی کیونکہ ان چیزون [illegible]
حقیر ہو گیا کیونکہ عبادت کرنے والا اپنے معبود کے سامنے حقیر سے حقیر ہوتا ہی تو کافر کا فعل نے اعتبار ہوا اور اوسکی [illegible]
ایک شخص کسی سائیس کا نوکر ہی پس وہ سائیس کی خدمت کیا کرتا ہی پھر ایک مرتبہ وہ سلطان کی تعظیم کے لیے کھڑا ہو گیا تو سلطان [illegible]
کچھ وقعت نہین ہی کیونکہ وہ خود حقیر ہو رہا ہی اور یہی کافر کا حال ہی کیونکہ جب وہ پتھرون و لکڑیون وغیرہ [illegible]
اللہ تعالے کو اوسکے سجدہ کی کچھ قدر نہین ہی اور اگر ایک بادشاہ سرکش ہی کہ وہ کسی کی فرمانبرداری [illegible]

Marfat.com

[illegible] شیطان اوسکی کریم فرمایگا یہی حال مومن کا ہی کہ سواے اپنے حق سبحانہ وتعالے کے کیلئے لیے اپنے نفس کو خوار [illegible] خالص اللہ تعالے ہی کے واسطے موجب رضاے الٰہی وثواب ہی قولہ وہو الحق من ربہم۔ یعنے حق اسی مین منحصر ہی [illegible] حاصل یہ ہی کہ جن لوگون نے خود کفر کیا اور سچی راہ الٰہی سے لوگون کو روکا تو اللہ تعالے نے اونکے اعمال مٹائے اور اونکی [illegible] کرین اور جو لوگ اللہ تعالے پر یقین لائے اور نیک کام کیے اور خاصکر اس قرآن پر ایمان لائے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتارا گیا [illegible] کے پاس سے آیا ہی اور عین حق ہی تو ایسے بندون کے بُرے کام کو اللہ تعالے مٹا دیتا اور اونکے کامون کو نیک کر دیتا [illegible] حال کو درست کر دیتا ہی۔ ذٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِن رَّبِّهِمْ۔ یہ بات اسوجہ سے کہ جو کافر بنے ہین اونھون نے باطل کی پیروی کی اور جو لوگ ایمان لائے ہین انھون نے حق کی پیروی کی جو اونکے رب کی طرف سے ہی ف یعنے یہ بات جو مذکور ہوئی کہ کفار کے اعمال مٹائے جاتے ہین اور مومنون کی برائیان مٹا کر اصلاح شان کر دیجاتی ہی تو اسکی وجہ یہ ہی کہ کافرون نے تو ایسی چیز کی پیروی کی جو باطل ہی [illegible] حق کے مخالف ہی تو اونکے جتنے اعمال ہونگے وہ سب حق سے مخالف بنیاد پر ہوے اور جو حق سے مخالف ہی وہ مٹ جائیگا اور جو بندے ایمان لائے ہین انھون نے حق کی پیروی کی اور اوس حق کا مرتبہ شرف یہ ہی کہ وہ اونکے رب عزوجل کی طرف سے آیا ہی یعنے قرآن ونبوت تو اونکے اعمال جب حق کی بنیاد پر ہین تو وہ ضرور خوب ہین۔ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ۔ اسیطرح بیان کرتا ہی اللہ لوگون کے لیے اونکی مثلین ف یعنے جیسے اس بیان سے اللہ تعالے نے صاف صاف کافر ومومن مین سے ہر فریق کا حال بیان کر دیا اسی طرح اللہ تعالے واضح مثال سے اپنی مخلوقات مین کافر ومومن کا حال بیان فرماتا ہی کیونکہ اس مثال سے کُھل گیا کہ کافرون کے کامون کی جڑ و بنیاد محض باطل ہی تو اس جڑ سے جتنی پالو وشاخین و پتے پھوٹین گے سب باطل ہونگے تو کافرون کے جتنے اعمال ہین سب کی مثال آ گئی اگر شیطان وسوسہ ڈالے کہ کافرون مین سے بعضے یہ چاہتے ہین کہ دنیا مین غریبون کو راحت پہونچے اور صدقہ وخیرات دیتے ہین تو اسکا جواب یہ ہی کہ یہ اسی باطل بنیاد پر شاخین نکلی ہین کیونکہ وہ لوگ سواے دنیاوی زندگی کے اور سواے یہان کی عزت ودولت کے کچھ یقین نہین کرتے تو اس شاخ مین فقط یہی پھل آنا چاہیے کہ دنیا مین کچھ نام ہو اور [illegible] کے ساتھ سلوک کا نتیجہ خداے تعالے کی طرف سے دنیا مین انعام ہو پس اگر اسمین خالص نیت ہو تو جو کچھ مقدر رہی دنیا مین مل جاویگا اور [illegible] سے انکار کا اور خداے تعالے کے ساتھ شرک کا عذاب اوسکی گردن پر رہیگا اسیطرح مومنون کے سب افعال کی مثل بھی اسی [illegible] دنیا مین غریبون کے ساتھ سلوک کرتے ہین تاکہ اللہ تعالے اون سے راضی ہو اور ان غریبون کی طرف سے شکر گزاری یا اپنی [illegible] کا خیال نہین کرتے ہین کیونکہ یہ اونکے نزدیک چند دن کے بعد فنا ہی اور لوگون کو کمینہ پن کی خصلت سے اعلیٰ ہمت کی طرف [illegible] ہین [illegible] جبر نہین کرتے پھر جب کفار ومشرکین ہی اپنے ظلم کرتے ہین کہ انکو خداے تعالے کی راہ سے روکتے اور اپنے [illegible] مومنون کو ذلیل کرین تو اللہ تعالے نے مومنون کو جہاد کا حکم دیا اور اپنی طرف سے اونکو نصرت عطا فرمائی تاکہ [illegible] حق کے دشمن مکر وہ تدبیرین کرتے ہین جس سے شرک غالب ہو اور اللہ تعالے اس کو مٹاتا ہی لہذا مومنون کو حکم بھیجا کہ فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰى إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ
[illegible] تم ملو [illegible] منکرون سے تو گردنین ہین مارنی یہانتک کہ جب کُٹا و ڈال چکے اونمین تو مضبوط باندھو قید

Marfat.com

فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ذٰلِكَ

پھر یا احسان کریو پیچھے اور یا چھڑوائی لیجیو جب تک کہ رکھدے لڑائی اپنا اوجھ

اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ وَالَّذِينَ قُتِلُوا

اللہ تو بدلا لے اونسے پر جانچنے کو تمہارے ایک سے دوسرے کو اور جو لوگ

فَلَنْ يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

تو نہ کھوویگا وہ اونکے کیے اونکو راہ دیگا اور سنواریگا اونکا حال اور داخل کریگا بہشت

لَهُمْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَ

اونکو اے ایمان والو اگر تم مدد کروگے اللہ کی تو وہ تمہاری مدد کریگا اور جمادیگا تمہارے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا

اور جو لوگ منکر ہوئے اونکو لگی ٹھوکر اور کھودیے اونکے کیے یہ اسپر کہ انھون نے پسند نہ رکھا

أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ

اوتارا اللہ نے پھر اکارت کردیے اونکے کیے

جب یہ حال کھل گیا کہ اللہ تعالے حق کو بلند کرتا ہی اور ضلالت کو مٹاتا ہی تو اہل ایمان جب خالص رضائے الٰہی عزوجل کے واسطے
کافرون پر جہاد کرین تو اللہ تعالے اونکو فتح ونصرت عطا کریگا۔ فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا۔ پس جب تم لوگ
سے ملاقی ہو ف یعنے جب جہاد مین تم سے اور کافرون سے مقابلہ واقع ہو۔ فَضَرْبَ الرِّقَابِ۔ تو گردنون
ف یعنے صدق نیت سے اونکی گردنون پر وار کرو اور اس سے گردنون کی خصوصیت مقصود نہین ہی بلکہ کافرون کو جو لمبا [illegible]
جو اسی دنیاوی زندگی پر مرتے ہین اور مومنون کو شہادت کے شوق مین بھر دیا اور مراد یہ کہ جب قتال کرنے والے کفار تم سے
تو دلیری سے اونکے سرون وگردنون پر وار کرو یعنے تلوارون سے اونکو کاٹ ڈالو۔ حَتّٰى إِذَا أَثْخَنْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا
الْوَثَاقَ۔ یہانتک کہ جب تمنے اونکو گھائل کر لیا تو مضبوط باندھو ف یعنے جب جہاد مین تمنے کافرون کی قوت توڑ دی
قتل کیے یا بھاری قوت والے مار ڈالے یا قتل وجراحت سے اونکو بوجھل کر دیا کہ اب وہ مقابلہ کے لیے نہین اوٹھ سکتے ہین تو [illegible]
کیونکہ اصلی مقصود یہی ہی کہ اونکی ذات سے جو ظلم وشرک کی بنیاد مضبوط ہی وہ زائل ہو جاوے اور یہ مقصود نہین ہی کہ اونکو [illegible]
کیا جاوے پس اگر ابتدا مین کافرون کا قید کرنا اس غرض سے ہو کہ انسے مال لیکر انکو چھوڑ دین تو یہ دنیاوی ہوس ہی [illegible]
لائق نہین ہین کیونکہ انکو آخرت مطلوب ہی نہ کافرون سے مال لیکر چھوڑنا بلکہ شر وفساد دور کرنا مقصود ہی تاکہ [illegible]
اہل ایمان کے دشمن ہوتے ہین اور اسمین مل جاتے ہین تو ان کافرون کو ایسا کمزور کر دیا جاوے کہ وہ اہل [illegible]
ڈالین تو اونکو گھائل وسست کرنے کے بعد اونکو قید کرو۔ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا
اسکے احسان کرو یا فدیہ لو یہانتک کہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھدے ف یعنے اونکو گھائل [illegible]
پھر اسکے بعد مصلحت دیکھکر چاہو اونپر مفت احسان کرکے چھوڑ دو اور چاہو اونسے فدیہ لیکر چھوڑ دو [illegible]

[illegible] یعنے جس ملک کے کافرون سے بوجہ اونکی سرکشی وخودمختاری کے لڑائی قائم ہی تو برابر
[illegible] لڑائی کی ضرورت باقی نرہے اور اللہ تعالے پہلے اسلام سے اونکے شر وفساد کو دور فرماوے خواہ
[illegible] صلح کرین شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ سب سے اول جہاد بدر مین جب اللہ تعالے نے
[illegible] نکال کر بدر مین بھیجا اور مومنون کی خفیف جماعت کو مدینہ سے بدر مین پہونچایا اور انکو بغیر ظاہری
[illegible] جماعت کفار پر غالب فرمایا حتی کہ انھون نے بہت سے مار ڈالے اور اسیقدر قید کر لائے اور باقی بھاگ گئے
[illegible] مشورہ کے بعد یہ قرار دیا کہ ان لوگون سے انکی جان کا فدیہ لیکر چھوڑ دین یعنے مکہ سے ہر ایک شخص کے قرابتی اسکا فدیہ
[illegible] داخل کرین پس اسطرح پر قیدیون کو چھوڑ دیا تو پھر یہی لوگ اپنی جماعت کفار مین مل گئے اور وہ جماعت قوی ہو گئی پس اللہ تعالے نے
کافرون کے مقابلہ مین مومنون کو ادب سکھلایا کہ کافر و مومن دو فریق ہین اور دونون اللہ تعالے کی مخلوق ہین اور ہر ایک اپنے اپنے
[illegible] مراد حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہی اور اللہ تعالے کی بخشش کسی فریق سے بند نہین ہی لیکن کافرون کے اعمال کو اللہ تعالے
[illegible] ہی اور مومنون کے اعمال کو درست کرتا اور اونکو نصرت دیتا ہی پس مومنون کی اصلاح اسطرح فرمائی کہ جب تم کافرون سے معرکہ مین ملاقی
ہو تو تمھاری ہمت اس جانب ہو کہ بے خوف وخطر اونکو تلوارون سے کاٹ ڈالو اگرچہ تم بھی مارے جاؤ اور اللہ تعالے کی نصرت سے
[illegible] کر دو پھر جب انکو کمزور کر چکو تب گرفتار کر لو اور کمزور فریق کے حق مین تمکو اختیار ہی کہ چاہو فدیہ لو یا احسان کر کے چھوڑ دو اور جب تک
تم نے اونکو کمزور نہین کیا ہی تب تک چھوڑ دینا تمھارے اوپر سختی ہوگا چنانچہ فرمایا ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض تریدون
عرض الدنیا واللہ یرید الآخرة واللہ عزیز حکیم۔ یعنے کسی نبی کے واسطے لائق نہین ہی کہ قیدی اوسکے پاس ہون جب تک وہ زمین
[illegible] کافرون کو سست وگھائل نہ کرے تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو۔ ھ۔ پس اس آیت مین عتاب فرمایا کہ بے موقع اس مقام پر فدیہ
لیا تھا بلکہ کافرون کو سست کر دینا چاہیے تھا اور یہ آیت نازل کی گئی کہ جہاد مین کافرون کو جہانتک ہو کاٹ ڈالو اور گھائل کر کے
[illegible] کر دو پھر البتہ قیدیون کو باندھ لو اور کچھ مال دنیا کی ضرورت قطعی نہین ہی چاہو یونہی احسان کر کے چھوڑ دو اور چاہو فدیہ لے لو
[illegible] علما نے دعوی کیا کہ اس آیت مین قیدی کو مفت چھوڑنے یا فدیہ لینے کا اختیار دیا گیا تو یہ منسوخ ہی بقولہ تعالے فاذا انسلخ
الاشہر الحرم فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم۔ یعنے جب تعظیم کے مہینے گذر جاوین تو شرک کرنے والون کو جہان کہین پاؤ مار ڈالو۔ ھ
اس سے معلوم ہوا کہ مفت یا فدیہ لیکر چھوڑنا منسوخ کیا گیا عوفیؒ نے ابن عباسؓ سے بھی یہ قول روایت کیا اور یہی قتادہ وضحاک وسدی
[illegible] جریج سے روایت ہی غرضکہ چند علما کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہی اور اکثر علما نے کہا کہ منسوخ نہین ہی بلکہ مسلمانون کے امام کو
اختیار ہی چاہے قیدی کو فدیہ لیکر چھوڑ دے یا مفت چھوڑ دے رہا یہ سوال کہ قیدی کو قتل کر سکتا ہی یا نہین تو اسمین اختلاف کیا گیا بعض نے
کہا کہ قتل نہین کر سکتا اور دوسرون نے کہا کہ نہین بلکہ قتل کر سکتا ہی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیون مین سے نضر بن الحارث
[illegible] عقبہ بن ابی معیط کو قتل کر دیا اور اوسکے بعد بھی جب آپ کے ایک لشکر نے نجد کے سردار ثمامہ بن اثال کو گرفتار کیا تو آپنے اسکو مسجد کے
ستون مین باندھا پھر اوس سے پوچھا کہ اے ثمامہ تیرے پاس کیا چیز ہی اوسنے عرض کیا کہ اگر تم مار ڈالوگے تو ایک جاندار کو ماروگے اور اگر
[illegible] کرو تو ایسے شخص پر احسان کروگے جو شکر گذار رہیگا اور اگر آپکو مال کی خواہش ہی تو جو کچھ مانگیے ملیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] پھر دوسرے روز اوس سے پوچھا اور اوسنے یہی جواب دیا پھر تیسرے روز بھی اوس سے پوچھا اور اوسنے یہی جواب دیا۔

Marfat.com

مترجم کہتا ہی کہ شاید رات مین اوسکے واسطے ایمان کی دعا کرتے ہون اور صبح کو اوس سے پوچھے
پھر اوسکو مفت رہا کر دیا وہ چلا گیا اور مدینہ کے گرد کسی باغ خرما مین جاکر نہایا اور پھر واپس آیا اور کہا کہ
رسول اللہ مترجم کہتا ہی کہ پہلے اوسنے کچھ اظہار نہ کیا کیونکہ اگر اوسوقت اقرار کرتا تو اوسکو جان کا خوف باقی
اہل اسلام کے تقوی و عبادات کو خوب دیکھا لیکن شیطان نے یہ شبہہ اوسکے دل مین باقی رکھا کہ مال دنیا کی لالچ سے
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بالکل مفت چھوڑ دیا حالانکہ وہ تمام ملک نجد کا سردار تھا تو اوسکو یقین
ہی اور اوسکے دل سے شیطان کا مکر ہٹ گیا پس وہ لوٹ کر سچے دل سے مسلمان ہو گیا الحاصل امام کو اب بھی اختیار
مفت چھوڑ دے اور شافعی رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ چاہے اوسکو غلام بنا دے قولہ تعالے حتی تضع الحرب اوزارہا یعنی
کافرون کے ساتھ اسیطرح جہاد کرتے رہو یہانتک کہ لڑائی اپنے ہتھیار اُتار دے ابوالسعود رح نے اسمین فقط جنگ بدر کی
بھی تجویز کیا اور یہ بعید ہی شاید یہ تکلف اسوجہ سے کیا کہ ابو حنیفہ رح کے نزدیک آیت کا حکم منسوخ ہی اور حسن بصری رح سے
ثقفی کے پاس کچھ قیدی لائے گئے تو اسنے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک قیدی دیا کہ اسکو قتل کیجیے تو ابن عمر رض نے فرمایا کہ
یہ حکم نہین دیا گیا ہی اللہ تعالے نے فرمایا حتی اذا اثخنتموہم فشدوا الوثاق الآیہ۔ لیث بن ابی سلیم رح نے کہا کہ مین نے مجاہد
کہ مجھے خبر پہونچی ہی کہ ابن عباس رض نے فرمایا کہ قیدیون کو قتل کرنا جائز نہین ہی کیونکہ اللہ تعالے نے فدیہ لینے یا مفت چھوڑنے کا حکم
نے فرمایا کہ تو اس روایت پر کچھ اعتماد مت کر اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو پایا وہ سب اس سے انکار کرتے تھے
کہتا تھا کہ یہ حکم منسوخ ہی اور یہ حکم فقط اس درمیان مین تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مشرکون کے درمیان مین صلح تھی
یہ حکم نہین ہی اللہ تعالے فرماتا ہی اقتلوا المشرکین حیث الآیہ۔ یعنے مشرکون کو جہان پاؤ قتل کرو۔ پس گروہ گرفتار ہاتھ آ
قتل کر دیے جاوین پھر اگر وہ قیدی مشرکین عرب مین سے ہون تو انسے سوائے اسلام کے کچھ قبول نہین ہی تو جب اسلام سے
انکار کرے قتل کیا جائیگا اور اگر سوائے عرب کے کسی قوم عجم سے ہو تو مسلمانون کو اختیار ہی چاہے انکو مفت چھوڑین یا فدیہ
یا گردن مار دین یا غلام بنا دین اور اگر مسلمان ہو جاوے تو کافرون کو فدیہ لیکر نہ دیا جاوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
یا بچہ یا بہت بوڑھا کبھی قتل نکیا جاوے مترجم کہتا ہی کہ قصداً انمین سے کسی کا قتل کرنا حلال نہین ہی اور اگر لڑائی مین
بھاپہ مارنے مین کوئی انمین سے مارا جاوے تو غازیون پر کچھ گناہ نہین ہی قولہ الحرب اوزارہا۔ لڑائی کے اوزار
لڑائی کا کام چلتا ہی جیسے ہتھیار و سواری و گھوڑے وغیرہ اور مراد یہ ہی کہ لوگون کو لڑائی کی ضرورت باقی
کے واسطے شوکت و قوت باقی نہ رہے۔ یہ بات ہر ملک کے کافرون کی بہ نسبت البتہ ہو سکتی ہی مثلاً
حکم ہوا کہ لڑائی مین مارو اور کمزور و گھائل کر ڈالو تب البتہ گرفتار کرکے چاہو چھوڑ دو یا فدیہ لے لو
موقوف ہو پس جب مکہ فتح ہو گیا تو آپ نے سب کو احسان کرکے گرفتاری سے معاف رکھا لیکن
نسبت یہ ابھی متحقق نہین ہوا اسیوجہ سے شیخ ابن کثیر رح نے ذکر کیا کہ مجاہد رح نے فرمایا کہ یہ اسوقت
اور بعض نے لکھا یعنے اس زمانہ مین جب سوائے دین اسلام کے کوئی دین باقی نہ رہے اور
ایک یہ کہ جہاد ہو اور دوم یہ کہ خلاف عدل کے کوئی قوم بغاوت کرے پس جہاد تو ہر ایک باقی رہیگا

Marfat.com

[illegible] چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ زمانہ قریب ہی کہ تمھارے
[illegible] عیسیٰ بن مریم آ اترا جاوینگے اور پیشوائے ہادی ہو اور حاکم عادل ہوینگے صلیب توڑ دیگا اور سور مار ڈالیگا اور جزیہ موقوف
کریگا اسلام کے سوا کچھ قبول نہین کریگا اور اوس زمانہ مین لڑائی اپنے ہتھیار رکھدیگی (رواہ عبد بن حمید وابن ابی حاتم وابن مردویہ)
[illegible] نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ لڑائی اپنے ہتھیار اوسوقت تک نہین اوتاریگی جب تک کہ یاجوج وماجوج
نکلین (ابن مردویہ ابن سعد احمد نسائی بغوی طبرانی) اور حدیث مین ہی کہ برابر میری امت کا گروہ حق پر غالب رہیگا یہانتک کہ آخری
گروہ دجال سے لڑیگا۔ اور دوسری قسم یعنے باغیون سے قتال کرنا تو یہ ہر زمانہ مین باقی رہیگا چنانچہ سلمۃ بن نفیل کی حدیث مین یہ امر
صحیح ہی اب حاصل کلام یہ نکلا کہ اللہ تعالے نے اہل ایمان کو جہاد کفار کا ادب سکھلایا کہ جب کافرون سے لڑو تو اللہ تعالے کے
امر پر اونکو اچھی طرح سست کرو پھر باقیون کو قید کرکے چاہو احسان کرو اور چاہو اونسے فدیہ لو۔ وَلَوْ يَشَاءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ
مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ۔ اور اگر اللہ تعالے چاہتا تو کافرون سے انتقام لیتا ولیکن تاکہ تم مین
تمھارے بعض کو بعض کے ساتھ امتحان مین ڈالے ف یعنے اگر اللہ تعالے کو کافرون سے انتقام لینا منظور ہوتا اور کافرون سے
اسکو اس قسم کی عداوت ہوتی جیسے تم لوگ آپسمین عداوت رکھتے ہو تو وہ جب چاہتا کافرون کو ہلاک کر دیتا کچھ تمھاری لڑائی کی ضرورت نہ تھی و
لیکن اللہ تعالے نے جہاد کو اسواسطے مشروع فرمایا کہ بعض تم مین ایمان کا دعوی کرتے ہین اور بعض کافر مشرک ہین تو ان دونون فریق مین سے
بعض کو بعض کے ساتھ امتحان کرے پس دیکھے کہ دنیا کے واسطے لڑنے والے کفار زیادہ جان فدا کرنے والے ہین یا اللہ تعالے پر و آخرت پر
ایمان لانے والے مسلمان زیادہ اپنی جان فدا کرنے والے ہین پس جہاد کرنے والے اپنے رب عزوجل کے سامنے امتحان مین اپنی جانین فدا
کرنے والے ہوتے ہین۔ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ۔ اور جو بندے کہ اللہ تعالے
کی راہ مین مارے گئے تو اونکے اعمال کبھی گم نکریگا ف اللہ تعالے اونکے اعمال کو ضائع نہ کریگا بلکہ اللہ تعالے اونکو اگاتا و بڑھاتا
اور اونکو بہت گونہ فرماتا ہی۔ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ۔ اونکو ہدایت دیتا اور اونکی شان کو اصلاح فرماتا ہی ف یعنے ہر چیز کی
جانب راہ پاتے ہین اور اللہ تعالے اونکے واسطے خود متولی ہوتا ہی یہانتک کہ قیامت آوے۔ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا
لَهُمْ۔ اور اللہ تعالے اونکو جنت مین داخل کریگا اونکے واسطے جنت شناخت کرادی ہی ف [illegible] قرآن مجید مین منصوص
ہی کہ شہید اس دنیا کی زندگی سے راحت پاتا اور اللہ تعالے کے یہان زندہ ہوجاتا ہی اور وہ زندگی ایسی ہی کہ برابر انکو رزق پہونچتا رہتا ہی
[illegible] راحت و فرحت مین ہوتے ہین پھر اگر دنیا مین زندہ رہتا تو ہزارون طرح کے فتنے تھے مگر شاید کچھ نیک اعمال کرتا تو اللہ تعالے
[illegible] فرمادیا الحمد للہ اس سے بہت بہتر ہی کیونکہ تمام اعمال جو اوسکے پاس موجود ہین سب کو اللہ تعالے بڑھاتا اور اگاتا ہی
[illegible] عجیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ معراج کو جاتے تھے تو آپ نے دیکھا کہ ایک قوم نے کھیتی بوئی اور وہ فوراً نکلکر بڑی ہوئی
[illegible] مین پککر تیار ہوگئی اور انھون نے کاٹ لی جب آپ نے پوچھا تو جبرئیل علیہ السلام نے بتلایا کہ یہ شہدا ہین کہ اللہ تعالے
[illegible] برابر قیامت قائم ہونے تک اسیطرح اونکے اعمال بڑھتے رہین گے مترجم کہتا ہی کہ اسکو حساب مین لانا
[illegible] اگر سو عمل تھے تو اونکی زراعت کی بڑھاو اگر سات سو گونہ ہو اور یہ تو کمتر ہی تو ہر ایک عمل کے عوض ایک بار
[illegible] کی زراعت اسی دم بھر مین سات سو گونہ کے حساب سے بڑھیگی پھر عالم آخرت کی پیداوار کو

Marfat.com

دنیا پر قیاس نہین کیا جا سکتا ہی اگرچہ برزخ کو بعد قیامت کے قیاس کرنا چاہیے آنہ امام احمد [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے شہید کو چھ باتین عطا فرماتا ہی (۱) جب اوسکے خون کا پہلا قطرہ [illegible]
کفارہ فرماتا ہی (۲) اور وہ جنت مین سے اپنی منزل دیکھ لیتا ہی (۳) اور حور العین سے اوسکی [illegible]
سے خوف کیا جاتا ہی (۵) اور عذاب قبر سے اوسکو نجات ہوتی ہی (۶) اور حلہ ایمان سے آراستہ کیا جاتا [illegible]
مقدام الکندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید کے واسطے اللہ تعالے [illegible]
ہین (۱) اوسکے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اوسکی مغفرت کی جاتی ہی (۲) اور وہ جنت مین سے اپنی منزل دیکھتا [illegible]
اور حلۂ ایمان سے اوسکو لباس دیا جاتا ہی (۴) اور حور العین سے اوسکی زوجات بنائی جاتی ہین (۵) اور عذاب قبر [illegible]
اکبر سے اوسکو نجات ہوتی ہی (۶) اور اوسکے سر پر تاج الوقار مرصع بجواہر و یاقوت رکھا جاتا ہی کہ اوسمین سے ایک یاقوت [illegible]
سے بہتر ہی اور حور العین اوسکو بہتر عطا ہوتی ہین اور وہ اپنے اقارب مین سے ستر مسلمانون کی شفاعت کر سکتا ہی (رواہ احمد
وابن ماجہ) ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی اور ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ شہید کو کل خطئیات بخشی جاتی ہین لیکن حدیث [illegible]
بن عمرو اور حدیث ابو قتادہ مین صاف مذکور ہی کہ ہر چیز بخشی جاتی ہی سوائے قرضہ کے (رواہ مسلم) اور حدیث ابو الدرداء رضی [illegible]
مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید کی سفارش اوسکے خاندان کے ستر آدمیون کے حق مین قبول ہوتی ہی (رواہ [illegible]
اور شہید کی فضیلت مین بکثرت احادیث وارد ہوئی ہین اور اللہ تعالے اونکو ہدایت دیتا ہی یعنے جنت کی جانب ہر نیکی کی ہدایت [illegible]
اور اونکی شان کی اصلاح فرماتا ہی اور اونکو جنت مین داخل کریگا وہ اونکے واسطے شناخت فرمائی ہی مجاہد نے کہا کہ ہر شہید اور [illegible]
اپنے درجات ومنازل ومکانات جنت مین اپنی شناخت سے جو اللہ تعالے نے اوسکو عطا فرمائی ہی خود چلا جائیگا کچھ بھی خطا [illegible]
کریگا گویا جب سے پیدا ہوا تھا وہ اسی مین رہتا تھا اوسکو اپنا درجہ وٹھکانا پوچھنے کی حاجت نہین پڑیگی اور ایسے ہی ابن زید نے [illegible]
بیان کیا اور محمد بن کعب نے کہا کہ جب لوگ جنت مین جائینگے تو ایسی شناخت کے ساتھ چلے جائینگے جیسے تم مین کوئی شخص
نماز پڑھکر اپنی شناخت سے اپنے گھر چلا جاتا ہی یہ معنے صحیح ہین کیونکہ خود حدیث ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ مین آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنین جب جہنم سے پار ہو جائینگے تو وہان ایک پل پر روکے جائینگے جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہی تاکہ [illegible]
جو مظلمہ باہم ایک دوسرے کے درمیان تھے اونکا قصاص کر دیا جاوے حتی کہ جب نکھر کر پاک ہو جائینگے تو اونکو جنت مین داخل [illegible]
حکم ہوگا اور قسم اوس پاک عزوجل کی جسکے قبضہ مین میری جان ہی کہ جسقدر دنیا مین ہر ایک اپنے گھر کو خوب پہچانتا تھا
بہت زیادہ وہ جنت مین سے اپنا گھر پہچانیگا (البخاری) مترجم کہتا ہی کہ اوپر کے بیان سے یہ ظاہر ہوا کہ اللہ تعالے [illegible]
اپنی مخلوقات مین سے کافر ومومن بنائے ہین اور اگر وہ کافرون سے ایسی خود غرضی کی عداوت رکھتا جیسی [illegible]
ہوتی ہی تو یہ نہین ہی بلکہ اللہ تعالے اپنے مومن بندون سے محبت رکھتا ہی اور کافرون سے عداوت رکھتا ہی [illegible]
نہین ہین پھر مومنون کو رضائے الٰہی ودار آخرت کی توفیق دی اور کافرون کو دنیاوی زندگی ودنیاوی [illegible]
امتحان مین مبتلا کیا تاکہ صدق وکذب ظاہر ہو اسیواسطے حضرت ابو عبیدہ وغیرہ صحابہ [illegible]
اپنے غرور باطل پر صبر کرتے ہین حالانکہ تم لوگ حق پر ہو تو تم لوگ سچا مار رکھو کہ وہ اپنے باطل پر تم سے زیادہ [illegible]

...نیا الہو...سے پھر اللہ تعالیٰ نے مومنون کو اپنی نصرت سے سرفراز فرمایا پس جو قوم کا ایمان مین خالص ہوگی ہمیشہ و البتہ
...مین... يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ
...اگر تم اللہ کو مدد دو گے تو اللہ تمکو نصرت دیگا اور تمہارے قدم جماویگا ف یہ بات تو سبکو معلوم ہو کہ اللہ تعالے کو
...کسی کی محتاجی نہیں ہو تو یہان مطلب یہ ہو کہ ای ایمان والو اگر تمہاری خالص نیت یہی ہوگی کہ اللہ تعالے کا کلمہ بلند ہو اور اوسکا
دین حق غالب ہو جاوے اور مسلمانون کو توحید و طاعت کی فراغت حاصل ہو تو خدا ے تعالے تمہاری آرزو پوری کریگا اوسکی طرف
سے نصرت آویگی اور تمہارے قدم قائم رہینگے کہ تم ہی فتح پاؤگے۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ۔ اور وہ لوگ جو کافر
ہوئے ہین تو اونکی بربادی ہو ف کیونکہ وہ لوگ اللہ تعالے کو پہچانتے نہین اور اپنے نفس و شیطانی قوت پر بھروسہ کرتے ہین تو
اونکو نصرت و ثبات حاصل نہ ہوگا تو اونکی بربادی ہو۔ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ۔ اور اللہ تعالے نے اونکے اعمال مٹا دیے
ف اگرچہ وہ بھی لڑے اور انھون نے جان دی لیکن باطل بنیاد پر یہ سب کیا تو مٹ گیا۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ
اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ۔ یہ بات اسوجہ سے ہو کہ جو اللہ تعالے نے اُتارا تھا اوسکو اُن کافرون نے ناگوار جانا تو
اللہ تعالے نے اونکے اعمال میٹ دیے ف اگر کہا جاوے کہ اضل اور احبط مین کیا فرق ہوا کیونکہ دونون کے معنے یہ بیان
بیان کرتے ہو کہ اللہ تعالے نے مٹا دیے جواب ہو کہ اضل سے مراد یہ ہو کہ جو اعمال کافرون نے کیے اگرچہ وہ جان دینے کے کام ہین
مگر وہ ایسی بنیاد پر رکھے جسکو قرار نہین ہو جیسے کوئی شخص ہوا یا پانی پر اپنا نام لکھے اور اسکا سبب یہی ہوا کہ اللہ تعالے نے
جو قرآن پاک اُتارا او سکے دشمن ہو کر انھون نے اوس سے منہ موڑا تو حق کو نہ پہچانا اور ناحق کی بنیاد پر اپنا مدار رکھا اور جو عمارت
اس باطل بنیاد پر بنائی وہ کیونکر قائم رہ سکتی ہو اللہ تعالے نے وہ مٹا دی پس اضل سے مراد یہ ہو کہ جب کافرون نے قرآن سے انکار کیا تو اللہ تعالے نے اونکو
بنیاد حق کی توفیق نہ دی اور احبط سے یہ مراد ہو کہ ایسی نے بنیاد کو اللہ تعالے مٹاتا ہو پس اونکے اعمال مٹائے جب اللہ تعالے نے صاف ہدایت بتلا دی
تو سمجھ لینا چاہیے کہ جو جماعت سلام ایسے حسن اعتقاد پر ہون تو وہ کبھی مغلوب ہونگے کیونکہ غلبہ و فتح تو اللہ تعالے کے ہید اکرنے سے ہوتا ہو اور وہ خالص مومنون کیطرف ہی
اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ
کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھین آخر کیسا ہوا اونکا جو پہلے تھے اُنسے اوکھاڑ مارا اللہ نے اونکو اور
١ ع لِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝
منکرون کو ملتی ہین ایسی چیزین یہ اسپر کہ اللہ رفیق ہو اونکا جو یقین لائے اور یہ کہ جو منکر ہین اونکا رفیق نہین کوئی
اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بیشک اللہ داخل کریگا اونکو جو یقین لائے اور کیے بھلے کام باغون مین نیچے بہتی اونکے ندیان اور جو منکر ہین
يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً
برت رہے ہین اور کھاتے ہین جیسے کھاوین ڈھور اور آگ ہو گھر اونکا اور کتنی تھین بستیان جو زیادہ تھین زور مین
مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْۤ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝
تیری اس بستی سے جسنے تجھکو نکالا ہمنے اونکو کھپا دیا پھر کوئی نہین اونکا مددگار

Marfat.com

کافرون نے دنیا کو راس المال ٹھہرایا اور قتل وقتال وغیرہ کے اعمال سب اسی بنیاد پر ... [illegible]
موجود ہیں چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا۔ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کیا یہ لوگ زمین مین پھرے نہین تاکہ دیکھتے کہ کیونکر ہوا انجام ان لوگون کا
دنیا مین ان کافرون سے پہلے بہت مالدار و قوی جماعتین گزری ہین جنھون نے اللہ تعالے سے کفر کیا ... [illegible]
تھے تو آخر انکا کیا انجام ہوا ہے اللہ تعالے نے اسوقت کے کافرون کو نصیحت فرمائی کہ کیا تم نے ملکون ... [illegible]
دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اللہ تعالے نے ان پر ہلاکت ڈالی ف یعنے جب انھون نے اللہ تعالے کے ... [illegible]
رسولون کو جھٹلایا جیسے قوم عاد وثمود و قوم لوط و فرعون وغیرہ تو اللہ تعالے نے انپر ہلاکت کا عذاب ڈالا ... [illegible]
درمیان جو بندے ایمان لائے تھے انکو بچا لیا تو یہ حالت تمام پچھلون کے واسطے عبرت ہے کہ اگر ایمان نہ لاوین تو ... [illegible]
منتظر ہونا چاہیے۔ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا اور ان کافرون کے واسطے گذرے ہوئے واقعات کی ... [illegible]
یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تیری قوم کے یہ کفار اسیطرح کفر و انکار کرین تو انکے واسطے بھی اگلون کے مثل ... [illegible]
تلوار سے ہلاک کیے گئے یہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور قیامت تک جسقدر گروہ کفر و انکار کرین سب کے
اسی عذاب سے عبرت ہے اور جو بندے ایمان لاوین انکو نجات و رحمت کی امید ہے۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ۔ یہ بات اسوجہ سے کہ اللہ مولی ہے ان لوگون کا جو ایمان لائے ... [illegible]
کے واسطے کوئی مولی نہین ہے ف یعنے یہ حال جو اوپر بیان ہوا کہ کفار ہلاک کیے گئے اور مومنون کو ... [illegible]
گئی تو یہ اسوجہ سے کہ اللہ تعالے اپنے مومن بندون کا مولی ہے انکا خالق مالک ناصر حافظ کارساز ہے اور رہے ... کافر
تو انکے لیے کوئی مولی نہین ہے اگر پوچھا جائے کہ اللہ تعالے ہی نے کافرون کو بھی پیدا کیا اور وہی انکو رزق و دنیا ... [illegible]
سے یہان مراد یہ ہے کہ کارساز و عذاب سے پناہ دینے والا اور یہ شان سواے اللہ تعالے کے کسی مین نہین ہے ... [illegible]
ہی کو وحدہ لاشریک جانا اور اسی پر بھروسا کیا حتی کہ اللہ تعالے نے دکھ و راحت وغیرہ جس حالت مین انکو رکھا ... [illegible]
اپنے رب تعالے سے منھ نہ موڑا اور اسی کی رحمت سے لپٹے رہے اور شیطانی وسوسہ نہ مانا پس اسنے امتحان مین اپنے بندون ... [illegible]
کافرون کو بھی دکھلایا پھر اپنے بندون کو دنیا مین اپنے عذاب سے بچایا اور آخرت مین اپنے دار السلام جنت مین ... [illegible]
وحدانیت حق سبحانہ تعالے سے کفر کیا اور ڈانواڈول ہو کر ادھر ادھر اپنے خدا بناتے پھرے اور جاہل ... [illegible]
مین اپنے بنائے ہوے خداؤن سے سمجھتے جاتے اور جسقدر انکو دنیا زیادہ ملتی جاتی اسی قدر ... [illegible]
اور شرک مین زیادہ بھٹکتے جاتے اور اسکا نتیجہ یہ کہ خداے تعالے کا غضب زیادہ کماتے جاتے تھے ... [illegible]
اور اپنے خیالی خداؤن کو اپنا کارساز سمجھا تو اللہ تعالے کو اپنا مولی نہ مانا اب ... [illegible]
درحقیقت خود مخلوق ہین پھر کافرون کے بنانے سے وہ رب نہ بن جاوینگے جیسے کوئی شخص کسی ستارے کو ... [illegible]
مالک بنا لیوے یا کسی آدمی کو کسی ملک کا مالک بنا دے تو اسکے بنانے سے وہ کچھ نہین بن جائیگا ... [illegible]
مخلوق انکی کارساز نہین ہوگئی سواے اسکے کہ انھون نے اللہ تعالے سے منھ موڑا تو صاف معلوم ہوگیا ... [illegible]

Marfat.com

[illegible] اور سوائے حق سے کافرون نے خود منھ موڑا تو کافرون کا کوئی مولی نرہا اگر کہا جاوے کہ اللہ تعالے نے فرمایا
[illegible] مولاہم الحق۔ پھر یہ لوگ اپنے مولاے حق کی طرف پھیرے جاوینگے یعنے قیامت مین سب اسیکی طرف لوٹ جاوینگے جواب یہ
[illegible] تو اللہ تعالے ہی وہی کارساز ہی مگر کافرون نے تو اس سے انحراف کیا اسلیے کہ جب انھون نے شرک کا اعتقاد کیا تو وحدہ لاشریک
[illegible] مگر یہ لوگ اپنے مولاے حق سے کوئی نصرت نہین پا سکتے ہین اور بیضاوی وغیرہ نے جواب یا کہ یہان "مولاہم الحق"
[illegible] او مالک خالق ہی اور لا مولی لہم، مین مراد نصرت دینے والا تو کافرون کو عذاب سے بچانے والا کوئی نہین ہی حاصل عذاب سے بچانے والا
[illegible] سواے حق سبحانہ تعالے کے کوئی نہین ہو سکتا ہی اور مومنون نے اُسی کو پہچانا اور اپنا رب مولی مانا ہی تو وہی انکا مولی ہی اور کافرون نے اسکو
[illegible] اور دوسرون کو بنایا تو کوئی نہ بنا پس کافرون کا کوئی مولی نہین ہی ابن کثیرؒ نے لکھا کہ غزوۂ اُحد مین لڑائی سے مسلمان امتحان مین
[illegible] گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین جو صحابہ رضی اللہ عنہم ثابت قدم رہے تھے وہ پہاڑی پر چڑھ گئے اور کفار قریش نے
[illegible] پہاڑی پر چڑھین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آلٰہی ان کافرون کے لیے یہ نہین ہی کہ ہمسے اونچے ہوجاوین پس مشرکون کے دل
[illegible] رعب بھر گئے اور انھون نے مصلحت دیکھی کہ کسی طرح یہان سے چل دو ایسا ہو کہ اہل اسلام لوٹ پڑین تو ہم لوگون پر آفت آوے بات
[illegible] مسلمانون کے ساتھ تو یہ معاملہ کچھ اسواسطے نہ تھا کہ مشرکون کو بلندی حاصل ہو بلکہ اہل ایمان کا امتحان تھا کہ جو سچے ہین وہ ہر حال مین یقین پر
[illegible] ثابت قدم رہینگے کہ ہمارا مولی سب قدرت رکھتا ہی ہر حال مین اسی پر ہمارا بھروسا ہی اور جس حالت مین ہمکو رکھے اسمین حکمت ہی اور کافرون کو بھی
[illegible] ہوا کہ انکے منھ بولے مولاؤن نے انکو غلبہ دیا اور اسیقدر اللہ تعالے سے کفر و دوری مین بڑھ گئے چنانچہ روایت ہی کہ اسوقت مشرکون کے
[illegible] صخر بن حرب نے پہاڑی کے نیچے آکر پوچھنا شروع کیا کہ فلان زندہ ہین و فلان و فلان یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابوبکر و عمر رضی اللہ
[illegible] کو پوچھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کر دیا تھا کہ ابھی اسکو جواب مت دو جب جواب نہ پایا تو کہنے لگا کہ یہ لوگ مارے گئے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کو تاب نرہی اور فرمایا کہ اے دشمن خدا یہ نہین ہی بلکہ اللہ تعالے نے تیرے غمناک کرنے کو باقی رکھا ہی اور تو نے جن کا نام لیا سب زندہ
[illegible] صخر نے کہا کہ روز بدر کا عوض ہی اور مقتولون مین تمکو کچھ لوگ مثلہ ملینگے مین نے اس کام کا حکم نہین دیا اور نہ مجھے ناگوار بھی نہین ہی پھر کہنے لگا
[illegible] اعل ہبل۔ یعنے اپنے بڑے بت کو کہا کہ اونچی ہوجا میان ہبل۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو جواب نہین دیتے ہو لوگون نے
[illegible] کیا یا رسول اللہ ہم کیا کہین آپ نے فرمایا کہ تم کہو "اللہ اعلی واجل"، اللہ تعالے سب سے اعلی واجل ہی۔ صخر نے کہا کہ ہماری
[illegible] ہی ہمارا العزی ولا عزی لکم۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جواب دیا گیا ان اللہ مولانا ولا مولی لکم یا اللہ
تعالے ہمارا مولی ہی اور تمہارا کوئی مولی نہین ہی۔ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ۔ اللہ تعالے ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور نیک کام کیے ہین ایسے باغات
[illegible] داخل کریگا جنکے نیچے نہرین جاری ہین ف یعنے قیامت کے روز انکو اپنے نیک کامون کا یہ نتیجہ ملیگا کیونکہ جنت حاصل کرنے کی
[illegible] تو انھین بندون کو عطا ہوا تھا۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ
[illegible] ہین وہ تمتع حاصل کرتے ہین اور کھاتے ہین جیسے چوپائے کھاتے ہین ف یعنے کافرون کی ہمت اس
[illegible] دنیا کی چیزون ہی سے نفع حاصل کرتے ہین اور جانورون کی طرح کھانے پینے کے سوا کچھ ہمت نہین رکھتے۔
[illegible] ایک آنت مین کھاتا ہی اور کافر سات آنتون مین کھاتا ہی (الصحیح) یعنے آدمی کی چھ آنتین ہوتی ہین مگر کافر کھانے اس

یہ ہی کہ سات آنتون مین کھاوے اور جانورون سے یہ لوگ بدتر ہوتے ہین اسلیئے کہ جانورون ...
عقل کو برباد کر کے جانورون کا ساتھ دیا۔ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۔ اور آگ انکے واسطے
انکا ٹھکانا جہنم ہی کیونکہ انھون نے دنیا مین ملک آخرت کی ہمت نہین پائی بلکہ پستی کی طرف گرے ...
ہوے اور جانور کسی نباتات کو نہین پوچتے بلکہ کھاتے ہین اور کافرون نے نباتات کی جنس کی ...
گرتے جہنم مین پہونچے کیونکہ یہ لوگ اہل جنت کے دشمن تھے چنانچہ مکہ کے کافرون نے رسول اللہ صلی اللہ ...
آخر نکالا ابن ابی حاتم نے بسند صحیح روایت کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...
نکلکر غار کو جانے لگے تو وہان سے مکہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ تو اللہ تعالے کے ملکون مین سے سب سے زیادہ محبوب ہی اللہ تعالے کو ...
بھی اللہ تعالے کے سب ملکون سے زیادہ محبوب ہی اور اگر مشرکین مجکو یہان سے نہ نکالتے تو مین نہ نکلتا پس عداوت کرنے والو ...
وہ سب سے بڑھکر ہی جو ایسی زمین مین تعدی کرے جہان اللہ تعالے نے احترام سے حفاظت کا حکم دیا ہی یا وہ ہی جو اپنے
سوائے دوسرے کو مار ڈالے یا جاہلیت کے دعوی پر مار ڈالے پس اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ...
وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا
نَاصِرَ لَهُمْ ۔ اور بہتیرے شہر ہین جو تیرے اس شہر سے جسنے تجھے نکالا ہی زیادہ طاقتور تھے ہمنے اونکو ہلاک کر دیا پس کو
اونکا حمایتی نہ تھا ف یعنے مکہ والون سے بڑھکر طاقت و قوت کے شہر والے پہلے زمانہ مین بہت گذرے ہین جب انھون نے حد
تجاوز کیا تو ہم نے اونکو ہلاک کر دیا اور جن دیوتاؤن کو اپنا حمایتی سمجھتے تھے کوئی بھی اونکا حمایتی نہ نکلا اسمین اہل مکہ کو سخت
دھمکی ہی کہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتے ہین حالانکہ آپ سب رسولون کے سردار و خاتم النبیین ہین پہلے
انبیاء علیہم السلام کے جھٹلانے والون کو اللہ تعالے نے ہلاک کیا حالانکہ وہ قوت و کثرت مین بہ نسبت اس زمانہ کے کافرون کے بڑ ...
ہوے تھے تو پھر ان کافرون کے ساتھ کیا گمان ہی کہ دنیا و آخرت مین انکے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اور اگر دنیا مین بہتیرے کافر عذاب سے بچ گئے کیونکہ سید الانبیاء صلی ...
الرحمۃ ہین تو اس برکت کے طفیل سے بچ رہے پھر آخرت مین تو ضرور اونکو بھر پور عذاب پایا جائیگا اور حمایتی نہ کوئی یہان تھا نہ وہان ہی کیونکہ جن لوگ ...
اپنے زعم مین اپنا حمایتی سمجھتے تھے وہ اپنی خیالی تجویز تھی جسکا کچھ وجود حقیقی نہ تھا لہذا عذاب سے بچانے والا کوئی نہ ہوا اہل ایمان عین حق کی پیروی ...
أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ
بھلا ایک جو چلتا ہی سوجھی راہ پر اپنے رب کی برابر اوسکے جسکو بھلا دکھایا اوسکا برا کام اور چلتے ہین اپنی ...
مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ
احوال اوس بہشت کا جو وعدہ ہی ڈر والون کو اوسمین نہرین ہین پانی کی جو بوسین نگیا اور ...
لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ۚ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ
جسکا مزہ نہین بدلا اور نہرین ہین شراب کی جسمین مزہ ہی پینے والون کو اور نہرین ...
فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ ...
وہان سب طرح کے میوے اور معافی ہی انکے رب سے برابر انکے ...

[illegible] تقطع أمعاءهم

[illegible] تو کاٹ نکلا اونکی آنتین

[illegible] آیات مین [illegible] دونون فریق کا فرق کے درمیان اعتقاد و اعمال کا فرق اور آغاز و انجام کا فرق ظاہر فرما کر ہر بندہ کو [illegible] کے ساتھ بہتری ہر تو اسی کے ساتھ ہو۔ **أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ** [illegible] **سُوٓءُ عَمَلِهِ** کیا جو شخص کہ اپنے رب کی طرف سے قطعی واضح راہ پر ہو وہ ایسا ہوگا جسکی نظر مین اسکی بدکاری [illegible] دو شخص مین ایک تو اپنے جی سے رائے تجویز کرتا ہے اور اسکے ساتھی بھی متفق ہوتے جاتے ہین مثلاً اسنے غور کیا [illegible] شیطان کوئی چیز نہین ہے اور ہم اپنی عقل سے ٹھیک بات حاصل کر سکتے ہین اور ہمنے بہت سی کلین بنائی ہین [illegible] بھی اسی طریقہ سے مرد و عورت سے چلی آتی ہے (آخر کب سے اور کیون) اس خیال مین نہین پڑتے کہ یہ کب سے اور کیون [illegible] آج تک کسی نے اسکا فیصلہ نہین کیا ہے تو ہم اس خیال مین اوقات رائیگان نہین کرتے بلکہ اپنے عیش و راحت کے فکر کرتے ہین اور [illegible] برائی نہین ہے کہ ہم اپنا جی خوش رکھین مترجم کہتا ہے کہ اسیطرح کے خیالات نفسانی و من مانی باتین اسپر ہجوم کرتی ہین اور کسی بات کے واسطے اسکے پاس حقیقت قطعیہ نہین ہے اگر کہو کہ ان باتون پر خوب غور کر لیا گیا ہے اور اسکا نتیجہ بھی دنیا مین قوت و دولت مل گیا جو آ[illegible] دیا جاوے کہ اے احمق آج جن باتون پر تو نے خوب غور کیا تجسے پہلے کرورون گزرے کہ انھون نے اپنے عہد مین اپنی رائے پر خوب غور کر لیا تھا جنکو آج تو غلط بتلاتا ہے تو رائے کی یہی چال ہے کہ لاکھون مرتبہ چکر کرو ہی خود رائی کے سوائے حق بات کا پتہ نہ پاوے پھر تو کیون مغرور ہوا کہ تو غلط کار نہین ہے اور دنیاوی دولت جو تو نے حاصل کی اسکی نسبت بہت زمانہ دراز سے ہوشیار کیا گیا ہے کہ تو نے خون جگر کھا کر جس جمادات کو جمع کیا یہ چند روز بعد ہی خاک ہے پھر اسمین تو کچھ شک نہین کہ تو چند روز بعد خاک ہی چاہے تیرے بعد تیری قوم خوش رہے یا نہ رہے تجھے اس سے کچھ فیض نہین ہے اب تو نے یہ کہان سے یقین کیا کہ بعد مرگ کے تجپر عذاب نہو گا اسکے ہونے پہ تیرے پاس قطعی دلیل کوئی نہین ہے۔ اب ہم کہتے ہین کہ اگر تیری رائے غلط نکلے اور وہان عذاب مین پڑ گیا تو اس عذاب سے پھر بھی نجات نہین ہے مگر بالفعل تو مغرور ہو کر اپنی رائے کے اعمال مین منہمک ہے پس ایک فریق کا یہ حال ہے کہ بدون قطعی دلیل کے اپنی رائے کی بدکاریون مین منہمک ہے۔ **وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُم** اور انھون نے اپنے جی کی ہوسات کا پیچھا پکڑ لیا۔ ف چنانچہ انکا تکیہ کلام یہ ہوگیا کہ انسان کو اپنا جی خوش رکھنا چاہیے اور ناچ و کھیل وغیرہ مین انکی رائے مین کچھ مضائقہ نہین بلکہ اس سے بہت فوائد [illegible] آتے ہین اور یہی دنیاوی زندگی ہے اسکو ضائع نکرے فریق دوم وہ ہے کہ انھون نے اس خیالی ہوسات کے اندھیرے مین گھسنا مکروہ جانا [illegible] اپنے آغاز و انجام کو غور کیا اور اندھے کی طرح سے غار مین گرنا پسند نکیا تو انھون نے قطعی طریقہ ڈھونڈھا پس اللہ تعالیٰ نے انکو [illegible] ہدایت دی جسکی حقیقت اپنے معجزات و آیات بینات ظاہر کر دی اور جب انھون نے پیغمبر علیہ السلام سے ہدایت و معرفت سیکھی [illegible] قطعی حاصل ہوگئی کہ یہ آغاز و یہ انجام ہے اور انھون نے نفس و اسکے خیالات و جی کے ہوسات سے منہ موڑا اور عالی ہمت سے [illegible] تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ فریق جو اپنے رب عزوجل کی طرف سے قطعی روشن دلیل و راہ پر ہے کیا یہ ویسا خوار ہو سکتا ہے جسکے [illegible] زیبائی گئی ہین اور اپنے خیالات کے پیچھے لگے جاتے ہین یعنے یہ دونون فریق کسی طرح یکسان نہین ہو سکتے [illegible] زندے و مردے یا جنتی و دوزخی کہین برابر ہو سکتے ہین کیونکہ فریق حق کا انجام جنت ہے اور فریق ہوس کا

Marfat.com

انجام جہنم ہے اور ہر ایک کا انجام بھی بیان کر کے بتلایا کہ دونوں برابر نہیں ہیں ۔ مَثَلُ الْجَنَّةِ …
متقین جس جنت کا وعدہ دیے جاتے ہیں اوسکی صفت یہ ہے ف یعنے جسقدر بیان …
اور ہر شخص عامی بھی صاف سمجھ کے ساتھ اسکو قیاس کر سکتا ہے اور اس سے اعلیٰ نعمتیں جنکے …
واسطے حاصل ہونگی اور عام سمجھ سے عالی ہیں ۔ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ …
بدبو نہیں ہے ف پانی جب بہت مدت تک پڑا رہتا ہے اگرچہ چینی و شیشہ کے برتن میں ہو …
آجاتی ہے کیونکہ دار دنیا کی سب چیزیں مادیات ہیں اور مادیات ہمیشہ بگڑتی رہتی ہیں تو پانی یہاں خود مادی ہے …
کسی مادی چیز میں ہو گا خواہ کنواں ہو یا تالاب ہو یا دریا ہو یا وہ چینی یا شیشہ کا برتن ہو تو موسمی ہوا اوس کی …
اسیواسطے ما غیر آسن کی تفسیر میں وارد ہوا کہ پاکیزہ صاف پانی جسمیں کدورت کا لگاؤ نہیں ہے (ابن ابی حاتم) مترجم …
اگرچہ ادنی درجہ والوں کے واسطے بھی ہونگی اور انھیں کی سمجھ کے لائق بھی ہیں لیکن بغیر نور الٰہی کے پاکیزہ سمجھ بھی …
ہے تو اسکے سمجھنے کے واسطے بھی پاکیزہ حواس چاہیے اور کمتر یہ ہے کہ دنیا میں اوسکی نظیر پیدا ہونا غیر ممکن سمجھے اور اسی سمجھ سے
سب نعمتوں کو قیاس کرے ۔ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ ۔ اور دودھ کی نہریں جسکا مزا نہیں بگڑا ف
یعنے جنت میں دودھ کی نہریں بھی جاری ہیں اور اوسکے مزے میں کچھ تغیر نہیں ہو سکتا کیونکہ جانوروں کے تھنوں سے نہیں
بلکہ حق سبحانہ و تعالے نے اپنی قدرت کاملہ کا نمونہ دکھلایا کہ نہایت سفید اور بہت خوش مزہ شیریں برابر نہروں میں جاری ہے اور اوس …
صفائی و پاکیزگی کے آگے موتی جو دنیا میں ہونے حقیقت ہے اور جانوروں کے تھنوں سے جو دودھ میسر آتا ہے وہ بھی اگرچہ اللہ تعالیٰ
عجیب قدرت سے پیدا کیا لیکن وہ اسی مادی ترکیب سے اس دار دنیا کے لائق پیدا فرمایا ہے اور اوسکی پیدائش اسطرح ہوتی ہے کہ چارہ اور …
دانہ کھاتا ہے وہ اسکے پیٹ میں گل کر آش کی طرح ہو جاتا ہے پھر اسمیں سے گاڑھا پھوک نکا یہ اوسکی غلیظ آنتوں کی طرف جاکر لید
و پیشاب ہو کر بہہ جاتا ہے اور رقیق و لطیف بڑھکر کچھ تھنوں کی طرف سفید رنگ ہو کر آتا ہے وہ دودھ ہے اور کچھ سرخ رنگ ہو کر …
جاتا ہے وہ خون ہے پس یہ دودھ جس سے خون بنتا ہے اور جسم توانا ہوتا ہے اوسی مادی ترکیب سے اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا تو پھر …
جس مادیات سے پیدا ہوا وہ ذاتی تغیر سے خالی نہیں ہے بخلاف اس دودھ کے جو انہار الجنت میں جاری ہے وہ نورانی …
جہاں ان غلیظ و نجس مادیات کا گذر بھی نہیں ہے ولیکن دونوں کے نام یکساں لیے جاتے ہیں اور ان میں معنوی …
اور نورانی و کدورت کا سمجھ لینا چاہیے جیسے دنیا میں آدمی کی شکل میں موسی علیہ السلام بھی تھے اور فرعون بھی …
حقیقت کو جو احمق یکساں سمجھے اس سے بدتر حماقت نہیں ہے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جنت …
ہیں (ابن ابی حاتم) مترجم کہتا ہے کہ وضع جنت و اسکی اشیا خوش وضع و ہموار ہیں برخلاف دنیا کے …
لیے اسطرح خراب ناہموار وضع ہے حالانکہ جس خالق موزوں نے اسکو پیدا کیا وہ چاہتا تو زمین و قطعات …
قطع پیدا کر دیتا ہے مگر بدیقین لوگ اسکو مشقت سے اپنے لیے جنت بنانا چاہتے ہیں فافہم ۔ وَأَنْهَارٌ …
اور نہریں خمر کی پینے والوں کی لذت کے لیے ہیں ف حدیث میں ہے کہ اسکو لوگوں نے …
کہتا ہے کہ لوگوں نے خمر دنیاوی کو اپنے خمار کے واسطے بہت شوق سے لیا ہے حالانکہ وہ تلخ …

Marfat.com

[illegible] عقل کو مخمور یعنے مدہوش کردیتی ہے لیکن اہل عقل یعنے اہل ایمان نے اسکو ترک کیا اسلیے کہ ایمان کے لیے عقل لازم
[illegible] کو محفوظ رکھا اور اسکو چھوڑ دیا پس اللہ تعالے نے اسکے عوض انکو آخرت مین یہ شراب عطا فرمائی جسمین خمار وغیرہ
[illegible] لوگون کے دماغ مین خمر نام معروف تھا اسلیے جنت کی شراب طہور کو بھی انہار من خمرٍ فرمایا اسمین سرور عیش و مسرت
[illegible] حاصل ہو تو دنیا مین غیر ممکن ہے بلکہ اللہ تعالے نے اس مراد کے واسطے جنت مین شراب طہور پیدا فرمائی ہے وہ دنیاوی خمر
[illegible] نہین ہے اور نشا اسمین بدبو ہے اور نہ متلی اور نہ درد سر ہے جو دنیاوی خمر کے آفات ہین بلکہ وہ محض لذت شاربین ہے
[illegible] سرور عیش حاصل ہوگا۔ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۔ اور شہد مصفی کی نہرین ہین ف یعنے
[illegible] شہد کی نہرین جاری ہین جسکو اللہ تعالے نے نہایت پاکیزہ پیدا فرمایا ہے برخلاف دنیاوی شہد کے جسمین مکھیون کا گوہ و
[illegible] ہین اور آخر وہ مشقت و ترکیب سے ٹپکا کر صاف کیا جاتا ہے اور اس مصفی کو لوگ بہت نفیس تصور کرتے ہین تو اللہ تعالے
[illegible] کہ جنت کی نہرین شہد مصفی سے جاری ہین اسکے یہ معنے نہین کہ وہ موم وغیرہ سے صاف کرکے ان نہرون مین بھر اگیا ہے بلکہ جیسے
[illegible] کے عرف کے مطابق بیان کیا اسیطرح عسل مصفی کا نام لیا اور وہان کچھ کھدے ہوے نالے نہین ہین بلکہ کمال حسن پر بقدرت آلٰہیہ
جاری ہین اگر دنیا مین یہ صورت ممکن ہوتی تو نہایت کامل ہوتی مگر یہان وہ غیر ممکن ہے اور وہان موجود ہے حدیث معاویۃ بن حیدۃ القشیری
رضی اللہ عنہم مین ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جنت مین دودھ کا سمندر ہے اور پانی کا سمندر ہے
اور شہد کا سمندر ہے اور شراب کا سمندر ہے پھر انسے پھوٹ کر دریا جاری ہوے ہین (احمد والترمذی قال حسن صحیح وابن المنذر وابن مردویہ
والبیہقی) مترجم کہتا ہے کہ ان سمندرون سے دریا ہر ایک جنت بلکہ ہر ایک اہل جنت کے یہان خوبصورت خوشنما وضع پر روان ہین عبداللہ
[illegible] رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت عدن مین یہ سمندر ہین پھر اوس سے دریا و نہرین نکلی ہین
ابن مردویہ حدیث صحیح مین ہے کہ اے لوگو جب تم اللہ تعالے سے مانگو تو جنۃ الفردوس مانگا کرو کہ وہ جنت مین اوسط ہے اور سب سے
[illegible] اور اوس سے جنت کی نہرین جاری ہین اور اوسکے اوپر عرش الرحمن عزوجل ہے (البخاری ومسلم) لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ اپنی
[illegible] کی طرف سے ایلچی ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے وہ بیان کرتے ہین کہ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جنت مین
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو دیکھ سکے تو شہد مصفی کی نہرین ہین اور خمر کی نہرین ہین جسکے پینے سے
[illegible] ہے اور دودھ کی نہرین ہین جسکا مزہ کبھی بدلتا نہین اور خوشگوار پانی کی نہرین ہین جسمین کبھی بھبک و تغیر نہین
[illegible] مین اور قسم ہے تیرے رب کی کہ سب ہی جو کچھ تم جانو اور اوسکے مثل بہت ہی یعنے جو تم نہ جانو اور اسمین پاکیزہ ازواج
[illegible] نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا جنت مین ہماری ازواج صالحہ بھی ہونگی آپ نے فرمایا کہ ہان نیک مردون کے واسطے نیک عورتین
[illegible] عیش ہونگی جیسے دنیا مین ہین سواے اتنی بات کے کہ وہان بچہ نہین پیدا ہوتے ہین (الطبرانی)
[illegible] رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو شاید تمھارا گمان یہ ہے کہ جنت کی نہرین زمین کے گڈھون مین ہوکر جاری ہین یعنے جیسے دنیا مین
[illegible] ہوتا ہے واللہ یہ نہرین جنت کی زمین پر پھرتی ہوئی بہتی ہین یعنے غار نہین ہین اونکے کنارے موتی کے قبہ ہین اور
[illegible] ابن ابی الدنیا وابن مردویہ مترجم کہتا ہے کہ بنی اسرائیل مین بھی علم نبوت سے یہ سب باتین موجود تھین
[illegible] معانی بیان کرنے مین خطائی ہو کیونکہ جب ان امور مین اپنا قیاس دوڑایا جاوے تو وہ ضرور اوسکو

ایسی چیز کے مشابہ بناویگا جو کبھی دنیا مین دیکھی گئی یا سنی گئی یا اس خیال مین مصور ہو اور یہ بہت بڑی
رائے کو دخل نہ دین اور اہل ایمان ہمیشہ اسی شان پر رہے کیونکہ نور ایمان اونکے واسطے ہادی ہوتا ہے
عالم العلما کہلاتے تھے اپنے علم سابق سے بیان کرتے ہین کہ دریاے نیل جنت مین دریاے شہد ہے اور دریاے
اور دریاے فرات جنت مین دریاے شراب ہے اور دریاے سیحان جنت مین آب خوشگوار ہے اور حدیث ابی ہریرہ
صلعم نے فرمایا ہے کہ سیحان و جیحان و نیل و فرات سب جنت کے دریا ہین (رواہ مسلم) اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ
جنت مین ہین اور وظاہر نیل فرات ہین (الصحیح) شیخ نووی نے لکھا کہ حدیث مین سیحان و جیحان جنکا نام لیا گیا ہے وہ سیحون و جیحون
دونون بلاد ارمینیہ مین جاری ہین چنانچہ سیحان دریاے اردنہ ہے اور جیحان دریاے مصیصہ ہے اور یہ دونون بڑے دریا ہین
سے بڑا ہے پھر شیخ نے کہا کہ ان دریاؤنکا دریاے جنت مین سے ہونا دو طرح تاویل کیا گیا ہے اور صحیح تاویل یہ ہے کہ انکا مادہ جنت سے مخلوق ہوا
مذہب ہے۔ وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۔ اور جنت مین اہل جنت کے واسطے ہر طرح کے پھل میوہ جات ہین
ہر قسم کے فواکہہ سے دعوت ہوگی اور جس چیز کی خواہش کرین وہ طرح طرح کے مزے کے ساتھ پاوینگے ۔ وَمَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ
رب کی طرف سے مغفرت ہے ف یعنے باوجود ان نعمتون کے رب عزوجل کی طرف سے انکے واسطے مغفرت عظیم ہے اور اللہ تعالے کی
سب سے بڑی نعمت ہے الحاصل اللہ تعالے نے یہان دو فریق کا موازنہ بیان فرمایا فریق اول وہ ہے کہ جو اپنے رب عزوجل کی طرف سے
صالح اعمال پر دنیا مین متقی رہا اوسکے واسطے وعدہ جنت ہے جسمین پانی و دودھ و شراب و عسل مصفی کی نہرین و ہر قسم کے میوے
اور مغفرت الٰہی ہے اور انکے مقابلہ مین فریق دوم اہل کفر و شرک ہین جو اپنی رائے و خیالات کے اعتقادات و اعمال پر چلا کرتے
واسطے آخرت مین جہنم ہے اب ان دونون کا موازنہ کر کے بتلاؤ کہ بھلا اہل تقوی جو جنت مین عزت و شرافت کے ساتھ
كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ کیا وہ ایسے شخص کے مانند ہین جو ہمیشہ جہنم مین پڑا رہیگا ف یعنے فریق جنت ایسے فریق
نہین ہو سکتے ہین جو جہنم کے رہنے والے ہوے ہمیشہ جہنم مین پڑے رہینگے ۔ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ
اور سخت گرم کھولتا پانی پلائے گئے کہ اوسنے اونکی آنتڑیان کاٹ دین ف لیکن اسپر نجات نہوگی بلکہ دوبارہ ویسی ہی
ہو جاوینگی اور پھر اونکو ویسی ہی پیاس کی شدت ہوگی اور سواے اب حمیم کے کچھ نہین پاوینگے تاکہ اپنے کفر و انکار
کہا جاتا کہ عذاب الٰہی شدید ہے تو تمسخر کرتے تھے اب اسکو آزماوین الحاصل اہل کفر و شقاوت کے مثل جانورون کے صرف کھانے
اور انہین عقل و معرفت کچھ نہین ہوتی اور نہ سمجھانے سے سمجھتے ہین اور حواس سے ہر مادی چیز کا ادراک
وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّى إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ
اور بعضے اون مین ہین کہ کان رکھتے ہین تیری طرف یہانتک کہ جب نکلین تیرے پاس سے
مَاذَا قَالَ آنِفًا أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا
کیا کہا تھا اس شخص نے ابھی یہ وہی ہین جنکے دل پر مہر رکھی اللہ نے
الَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ فَهَلْ
جو لوگ راہ پر آئے ہین اونکو اور بڑھی اوس سے سوجھ اور دیا انکو اون سے

Marfat.com

[illegible] قَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ۝ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ

[illegible] کیونکہ آچکی ہین اوسکی نشانیان سو کہان ملیگی انکو جب وہ آپہونچی سمجھ پکڑانی سو جان تو کہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

[illegible] بندگی نہین سواے اللہ کے اور معافی مانگ اپنے گناہ کی اور ایمان دار مردون کے اور عورتون کے لیے اور اللہ کو معلوم ہی

مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ۝

بازگشت تمہاری اور گہر تمہارا

ع ٨

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۔ اور انہین سے بعض ایسا شخص ہی جو تیری طرف کان لگاتا ہی ف یعنے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجہکو اور تیرے اصحاب مومنین کو وحی سے بتلایا جاتا ہی کہ ان کافرون مین سے بعض کا یہ حال ہی کہ تیری مجلس مین تیرا وعظ سنے کو کان لگائے بیٹہا رہتا ہی ۔ ف ۔ کہا کہ شاید یہ مکہ والے مشرکین مین سے بعضے لوگ ہون جنکا بیان اوپر آیا ہی یہ سورہ بھی مکیہ ہی مترجم کہتا ہی کہ کفار قرآن سے نفرت کرتے اور کلام الٰہی سننے سے بہاگتے تہے تا کہ اسکی آیات واضحات سنکر ایسا نہو کہ اپنا اعتقاد دلکو بیٹہین اور لات وعزی وغیرہ سے ہاتہہ دہو بیٹہین پہر شاید انہین سے بعضے سننے آتے ہون ابن کثیر وغیرہ نے یہ منافقون کا حال ذکر کیا اس قول پر اس سورہ مین سے یہ چند آیات مدنیہ ہونگی اور حاصل یہ ہی کہ جہنمی لوگ جو دنیا مین جانورون کی طرح بے عقل و معرفت ہوتے ہین اکثر تو اللہ تعالے کی آیات سننے سے نفرت کرتے ہین اور بعضے سنتے ہین جنکا حال بیان فرمایا کہ خوب کان لگا کر تیری باتین سنتے رہتے ہین حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا حتی کہ جب تیرے پاس سے باہر نکلے تو جو بڑے علم والے ہین انسے کہتے ہین کہ ابہی یہ کیا بیان کیا ف ہم تو برابر سنتے رہے مگر کچہہ ہماری سمجہہ مین نہین آیا ۔ ابو السعود وغیرہ نے کہا کہ منافقون کا یہ کلام بطور مضحکہ تہا کہ جو علوم سنتے تہے وہ انکے نزدیک کچہہ بڑی وقعت کی بات نہوتی کیونکہ دنیاوی مال و متاع و ثروت حاصل کرنے مین اس سے کچہہ فائدہ نظر نہ آتا تہا مترجم کہتا ہی کہ تحقیق یہ ہی کہ کافر و منافق ہمیشہ ایسے افکار و خیالات مین رہتا ہی جو اسکے دنیاوی زندگی مین مال و دولت و ناموری و عیش عشرت حاصل کرنے مین کار آمد ہون اور آخرت و اسکی نعمت پر اسکو یقین ہی نہین ہی اس وجہ سے عقل کی راہ مین پردہ ہی اور معارف توحید و آخرت کی سمجہہ بغیر اس نور کے ہرگز ممکن نہین ہی اسوجہ سے یہ منافق و کافر سب سنتے ہین اور کچہہ سمجہتے نہین کیونکہ کانون سے نفس ہی تک راہ ہی اور عقل تک راہ نہین ہی چنانچہ ان منافقون و کافرون نے خوب سنا جب باہر نکلے تو اہل العلم سے پوچہنے لگے کہ ابہی رسول اللہ کیا بیان کرتے رہے اہل تفسیر نے روایت کیا کہ اہل علم سے صحابۂ مومنین مانند عبد اللہ بن مسعود و [illegible] وغیرہ رضی اللہ عنہم مراد ہین اسواسطے کہ انکو نور ایمان سے علم معرفت حاصل تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کو خوب اچہی طرح سے سمجہتے تہے اور یہ بات ہر زمانہ مین مشاہدہ ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ اس زمانہ مین بچہ تہے لیکن انکی فطرت سے ایمان کی معرفت تہی چنانچہ روایت ہی کہ ابن عباس رضہ نے فرمایا کہ مین بہی ان لوگون مین سے ہون جنسے پوچہا جاتا کہ رسول اللہ صلعم نے کیا فرمایا تہا اس روایت سے ابن عباس رضہ کی فضیلت ظاہر ہی اسواسطے کہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ منافقین نکلکر ان لوگون سے پوچہتے تہے جو اہل علم ہین تو ابن عباس رضہ بہی اہل العلم مین سے اس زمانہ مین تہے ابن عباس نے خود بیان کیا کہ مجہسے بہی پوچہا جاتا تہا اور کہا کہ اہل العلم مین سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہین ۔ الحاصل یہ کفار و منافق بوجہ بے ایمانی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان

Marfat.com

ہدایت کو کچھ نہیں سمجھتے اور نکلکر مومنین صحابہ و اہل العلم سے حتی کہ ابن عباس ؓ سے انکے سمجھے [illegible]
طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ یہی لوگ ہین جنکے دلون [illegible]
وہوس کے پیچھے لگے ہین ف یعنے ایمان نہین لاتے بلکہ اپنی راے سے جو کچھ تجویز کرتے ہین [illegible]
ہوسات وخیالات ہین پس انکو ٹھیک اعتقاد کرنے اور آیات آلہی وحقائق واقعی سے منکر ہوتے ہین [illegible]
نے انکے دلون پر مہر کردی ہی اور مترجم نے بارہا اسکو بیان کردیا کہ راہ جنت و اسکے لوازم جدا ہین اور راہ جہنم [illegible]
اور دونون جمع نہین ہوسکتے ہین جیسے کفر وایمان ساتھ ہی جمع نہین ہوتے اور بات یہ ہی کہ جب نفوس [illegible]
یہ ہین کہ راہ نور مسدود ہو اور عقلی معارف سمجھ مین نہ آوین اور دنیاوی زندگی کی محبت پیدا ہو اور مال و اسباب دنیا [illegible]
اور اسکے حاصل کرنے کی کوشش مین سرگرم ہو اور اسکے حاصل کرنے کے ڈھنگ اسکے خیال مین جمے [illegible]
اسکے لیے جہنم ہی لہذا فرمایا کہ ان لوگون کے دلون پر اللہ تعالے نے مہر کردی اور اپنے ہوا وہوس کے تابع ہوگئے وَالَّذِيْنَ
اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۔ اور جن لوگون نے ہدایت اختیار کی تو اللہ تعالے [illegible]
بڑھادی اور اونکا تقوی اونکو دیدیا ف یعنے جن لوگون نے راہ ہدایت چاہی تو اللہ تعالے نے اونکو ہدایت کی توفیق دی [illegible]
تقوی الہام فرمایا یعنے اونکے دل مین نور کا راستہ کھول دیا جس سے وہ حق تعالے کی آیات ٹھیک دیکھنے وسننے وسمجھنے لگے اس [illegible]
کہ جو لوگ منافق وکافر ہین وہ اہل ایمان کی راہ سے مخالف ہین اور آخرت پر یقین نہین کرتے ہین ۔ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا
السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۔ پس وہ لوگ کسی چیز کا انتظار نہین کرتے [illegible]
قیامت کے کہ وہ اچانک اونپر آجاوے اوسکی نشانیان تو آچکین ف یعنے کافرون ومنافقون کو اس غفلت [illegible]
مین کس چیز کا انتظار ہی کیونکہ آیندہ تو قیامت آنے والی ہی پس ظاہر ہوا کہ وہ کچھ انتظار نہین کرتے سوائے قیامت کے کہ وہ [illegible]
اچانک اونپر آجاوے کیونکہ قیامت کے علامات تو ظاہر ہونا شروع ہوچکے شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا [illegible]
کی علامت ہی لقولہ تعالے اقتربت الساعۃ وانشق القمر ۔ چاند دو ٹکڑے ہوا قیامت قریب آگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا [illegible]
ہونا بھی قرب قیامت کی علامت ہی کیونکہ آپ خاتم النبیین ہین اور آپکی ذات سے ہدایت کا طریقہ پورا کردیا گیا [illegible]
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی ملا کر اٹھائی اور فرمایا کہ مین قیامت کے ساتھ اسطرح بھیجا [illegible]
میرے بعد قیامت ہی (رواہ البخاری) فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ۔ کہان ہوگا اونکے واسطے جب قیامت [illegible]
حاصل کرنا ف یعنے جب کافرون پر قیامت آگئی تو پھر اوس وقت کہان سے نصیحت حاصل کرینگے [illegible]
پہلے جو کوئی نیکبخت ہی اللہ تعالے کی آیات پر ایمان لاکر اوسکے رسول صلعم کی ہدایت پر عمل صالح کیا [illegible]
وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ [illegible]
اب جان لے کہ کوئی الوہیت والا نہین ہی مگر اللہ تعالے اور مغفرت مانگ اپنے گناہ کی اور [illegible]
لیے اور اللہ تعالے تمہارا متقلب ومثوی جانتا ہی ف یعنے جب یہ بات معلوم ہوگئی [illegible]
کچھ مفید نہین ہی تو بالفعل ایمان لانا چاہیے کہ لا الہ الا اللہ اور نیک عمل کرنا چاہیے [illegible]

[illegible] اور اللہ تعالے کو تمھارے متقلب معلوم ہین یعنے معیشت حاصل کرنے وتجارت کرنے
[illegible] ایک جگہ سے دوسری جگہ تقلب وتبدل کرتے ہو سب اللہ تعالے کو معلوم ہی اور اوسکو تمھارا مثوی
[illegible] جہان قرار پکڑتے ہو اوسکو اللہ تعالے جانتا ہی تو حاصل یہ ہوا کہ تمھارے سب حالات خواہ دن کے
[illegible] اللہ تعالے کو معلوم ہین یہ تفسیر بقول ابن جریج ہی اور اسیکو شیخ ابن جریر رح نے پسند کیا ہی اور ابن عباس سے
[illegible] یون روایت کیے گئے کہ دنیا مین تقلبات کو اور آخرت مین تمھارے قرار گاہ کو اللہ تعالے جانتا ہی اور اسیکے قریب سدی رح
[illegible] قریب ہی اور بعض نے کہا کہ متقلب سے یہ مراد ہی کہ دن مین تمھارے کامونکو جانتا ہی اور رات مین تمھارے خواب کو جانتا
[illegible] متقلب سے مراد یہ ہی کہ کس نسب سے تمھارے نطفہ منتقل ہو کر آئے ہین اور کن عورتون کے رحم مین اونکا قرار ہوا ہی بعض
[illegible] متقلب سے یہ مراد ہی کہ دنیا مین جو اعمال کے لیے یہان وہان منتقل ہو کر پھرتے ہو اللہ تعالے جانتا ہی اور آخرت مین جس ٹھکانے قرار
[illegible] جنت مین یا دوزخ مین وہ اللہ تعالے کو معلوم ہی بالجملہ سب تفاسیر پر اسکا حاصل یہی نکلا کہ اللہ تعالے تمھارے سب حالات کو
[illegible] پوشیدہ و ظاہر اعمال و حرکات کو اور خفیہ نیات خوب جانتا ہی تو چاہیے کہ اوس سے خوف کرتے رہو اور اپنے گناہونکی مغفرت مانگو
[illegible] پہلے ایمان توحید کا حکم دیا کیونکہ بدون ایمان توحید کے کوئی نیک عمل قبول نہین ہوتا ہی اور مغفرت مانگنے سے مغفرت نہین ہوتی
[illegible] حدیث مین ہی کہ جو شخص اس حالت مین مرا کہ اوسکو لا الٰہ الا اللہ کا یقین ہی تو وہ جنت مین داخل ہوا (رواہ مسلم) اگر کہا جاوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] خوب جانتے تھے کہ لا الٰہ الا اللہ پھر اللہ تعالے نے کیا حکم فرمایا جواب دیا گیا کہ اس سے یہ مراد ہی کہ اسی یقین پہ برابر ثابت رہو اور بعض نے کہا کہ
[illegible] سے یہ مراد ہی کہ برابر اسکی یاد کرتے رہو اگر کہا جاوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گناہون سے استغفار کرنیکا حکم دیا تو وہ کیا گناہ
[illegible] کیونکہ آپ تو پیغمبر معصوم ہین جواب یہ ہی کہ ہماری اصطلاح مین گناہ وہ چیز ہی کہ شرع مین اوسکی مذمت کی گئی ہی اور اہل لغت مین ایسی چیز کو بھی
[illegible] گناہ کہتے ہین جو آدمی کی شان کے لائق نہو اگرچہ شرع مین اوسکے واسطے کوئی مذمت نہین ہی پس آنحضرت صلعم کو ایسے امور سے استغفار کرنیکا حکم
[illegible] دیا اور بعض نے کہا کہ استغفار سے یہ مطلب ہی کہ اللہ تعالے سے بخشش مانگیے کہ خلاف اولیٰ بھی کوئی بات صادر ہونے پاوے اور قاضی
عیاض رح نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تمام مخلوقات مین سے افضل ہی تو ہمیشہ یاد الٰہی بھی آپکی شان کے لائق ہی پھر
[illegible] دم اس یاد مین فتور ہوا تو آپکی شان کے لحاظ سے اسکو گناہ شمار کیا اور بعض نے کہا کہ مسلمانون کے لیے مغفرت مانگنا منظور
[illegible] تمہید کے لیے حکم دیا کہ ادب سے پہلے اپنے گناہ کی مغفرت مانگو پھر مومنین و مومنات کے لیے مغفرت مانگو اس سے ظاہر ہوا
[illegible] امت کی بہت بڑی فضیلت ہی کہ اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے لیے مغفرت مانگنے کا حکم دیا تو یہ قبولیت
[illegible] [illegible] آیا ہی کہ افضل ذکر لا الٰہ الا اللہ ہی اور افضل دعا استغفار ہی پھر یہ آیت پڑھی۔ فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ۔ (الطبرانی و
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمال عجز و عبودیت و شکرانہ کے ساتھ اللہ تعالے سے استغفار کرتے حتیٰ کہ آپ کے
[illegible] کیونکہ اللہ تعالے نے آپ کے حق مین اگلے و پچھلے سب ایسے امور معاف کر دیے جو آپکی شان کے لائق
[illegible] انبیا علیہم السلام مین سے کسیکے واسطے یہ فضیلت نہین ہی پھر بھی آپ اپنے رب عزوجل سے مغفرت
[illegible] کمال درجات ہی اور حدیث مین ہی کہ آپ دعا مین کہتے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ
[illegible] اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ هَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَخَطِيْئَتِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ

Marfat.com

یعنے الٰہی مجھے بخش دے میری خطائین و جہل اور کام مین اسراف اور [illegible]
و بھول چوک و عمد اور یہ سب میرے پاس موجود ہین (الصحیح) اور نماز کے آخر مین [illegible]
وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَسْرَفْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ [illegible]
بخش دے جو مین نے پہلے کیا اور جو مین نے پیچھے کیا اور جو خفیہ کیا اور جو ظاہر کیا اور جو اسراف کیا [illegible]
میرا رب ہی سوا تیرے کوئی الٰہ نہین ہی (الصحیح) اور حدیث مین ہی کہ آپ نے فرمایا کہ ای لوگو اپنے رب [illegible]
سے زیادہ استغفار کرتا ہون (الصحیح) عبداللہ ابن سرجس رضی اللہ تعالےٰ نے کہا کہ مین رسول [illegible]
آیا اور آپکا مبارک کھانا بھی کھایا پھر مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپکو اللہ تعالےٰ بخشے آپ نے فرمایا اور تجکو [illegible]
کیا کہ یارسول اللہ آپ کے واسطے استغفار کرون آپ نے فرمایا کہ ہان اور مین بھی تم لوگون کے واسطے استغفار کرتا ہون
پڑھی پھر میری نظر پڑی تو مین نے آپکے خاتم نبوت کی زیارت پائی (کمارواہ مسلم والترمذی والنسائی وابن جریر وابن ابی حاتم
صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ ای لوگو تم لا الٰہ الا اللہ اور استغفار کو اپنے اوپر لازم کرلو [illegible]
پڑھا کرو کیونکہ ابلیس نے کہا کہ مین نے لوگون کو گناہون سے برباد کیا اور انھون نے مجکو لا الٰہ الا اللہ اور استغفار سے مار ڈالا پھر
یہ دیکھا تو اونکو اونکی رائے وخیالات مین تباہ کیا کیونکہ اب وہ لوگ یہ سمجھتے ہین کہ ہم ٹھیک راہ پر ہین (رواہ ابویعلی) روایت ہی
کہا کہ ای رب تیری عزت وجلال کی قسم ہی کہ مین آدمیون کو برابر گمراہ کرونگا جب تک اونکی روحین اونکے جسم مین ہین لیس [illegible]
فرمایا کہ مجھے بھی اپنی عزت وجلال کی قسم ہی کہ جب تک وہ لوگ مجھسے مغفرت مانگین گے برابر مین اونکی مغفرت کرونگا (السنن)
استغفار کی فضیلت مین احادیث بے شمار ہین اور دنیاوی حالت اسطرح واقع ہوئی ہی کہ ضرور انسان غفلت مین پھنس جاتا ہی حتی کہ
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باوجود دائمی یاد کے مکدر ہو جاتے تھے چنانچہ حدیث مین ہی کہ میرے دل پر غبار سا آجاتا ہی اور مین ہر روز
استغفار کرتا ہون (رواہ مسلم) **ف ۲** فی اشارات العرائس قولہ تعالےٰ والذین اہتدوا زادہم ہدی الآیہ ہدایت ابتدا
کہ کفر وضلالت کی سب راہون سے پھیر کر راہ مستقیم پر لایا جاوے اور وہ راہ اسلام ہی پھر راہ اسلام مین درجات عالیات تک [illegible]
ہین لیس جو بندے کہ ہدایت لیتے ہین اور درجات عالیات چاہتے ہین تو اللہ تعالےٰ اپنے نور سے اونکو مشاہدات تک پہونچا[illegible]
سچی نیت وشوق قلب وپاکیزہ اسرار وصفائے عقل سے معرفت چاہتے ہین تو اللہ تعالےٰ اونکو اپنی صفات کی معرفت عطا کر[illegible]
ابن عطاؒ نے کہا کہ جو لوگ نیک مراد کے طلب کرنے مین سچے ہوتے ہین تو اونکو ہدایت کا موقع ملجاتا ہی [illegible]
ہین تو ہادی کو پاتے ہین قولہ تعالےٰ فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ الآیہ قرآن مجید مین جہان ذکر توحید کو ہی وہان صفات [illegible]
ذکر ہی سوائے اس مقام کے کہ یہان ذات مجرد کا ذکر ہی واللہ اعلم اور یہ مقتضی ہی کہ بندہ مقام [illegible]
کرے اور عین ذات کا اثبات کرے چنانچہ لا الٰہ سے نفی اضداد ہی اور الا اللہ سے الوہیت کا اثبات [illegible]
ہی کہ تحقیق توحید کے واسطے فناء وجود حادث شرط ہی تو اوسکے باقی ہونے سے استغفار کرنا چاہیے [illegible]
واسطیؒ نے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دعوت فرمائی کہ اسلم [illegible]
ہو جاؤ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت فرمائی فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ اور دونون دعوتون [illegible]

Marfat.com

یعنے الٰہی مجھے بخش دے میری خطائین و جہل اور کام مین اسراف اور [illegible]
و بھول چوک و عمد اور یہ سب میرے پاس موجود ہین (الصحیح) اور نماز کے آخر مین [illegible]
وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت [illegible]
بخش دے جو مین نے پہلے کیا اور جو مین نے پیچھے کیا اور جو خفیہ کیا اور جو ظاہر کیا اور جو اسراف کیا [illegible]
میرا رب ہی سوا تیرے کوئی الٰہ نہین ہے (الصحیح) اور حدیث مین ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ای لوگو اپنے رب [illegible]
سے زیادہ استغفار کرتا ہون (الصحیح) عبداللہ ابن سرجس رضی اللہ تعالے نے کہا کہ مین رسول اللہ [illegible]
آیا اور آپکا مبارک کھانا بھی کھایا پھر مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپکو اللہ تعالے بخشے آپ نے فرمایا اور تجھکو [illegible]
کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے واسطے استغفار کرون آپ نے فرمایا کہ ہان اور مین بھی تم لوگون کے واسطے استغفار کرتا ہون [illegible]
پڑھی پھر میری نظر پڑی تو مین نے آپکے خاتم نبوت کی زیارت پائی (کما رواہ مسلم والترمذی والنسائی وابن جریر وابن ابی حاتم) [illegible]
صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ ای لوگو تم لا الٰہ الا اللہ اور استغفار کو اپنے اوپر لازم کر لو اور [illegible]
پڑھا کرو کیونکہ ابلیس نے کہا کہ مین نے لوگون کو گناہون سے برباد کیا اور انھون نے مجھکو لا الٰہ الا اللہ اور استغفار سے مارڈالا پھر جب مین
یہ دیکھا تو اونکو اونکی رائے و خیالات مین تباہ کیا کیونکہ اب وہ لوگ یہ سمجھتے ہین کہ ہم ٹھیک راہ پر ہین (رواہ ابو یعلی) روایت ہے کہ ابلیس
کہا کہ ای رب تیری عزت و جلال کی قسم ہے کہ مین آدمیون کو برابر گمراہ کرونگا جب تک اونکی روحین اونکے جسم مین ہین پس اللہ عزوجل
فرمایا کہ مجھے بھی اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ جب تک وہ لوگ مجھسے مغفرت مانگین گے برابر مین اونکی مغفرت کرونگا (السنن) اور
استغفار کی فضیلت مین احادیث بے شمار ہین اور دنیاوی حالت اسطرح واقع ہوئی ہے کہ ضرور انسان غفلت مین پھنس جاتا ہے حتی کہ حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باوجود دائمی یاد کے مکدر ہو جاتے تھے چنانچہ حدیث مین ہے کہ میرے دل پر غبار سا آجاتا ہے اور مین ہر روز [illegible]
استغفار کرتا ہون (رواہ مسلم) ف۲ فی اشارات العرائس قولہ تعالے والذین اہتدوا زادہم ہدی الآیہ ہدایت ابتدائیہ یہ ہے
کہ کفر و ضلالت کی سب راہون سے پھیر کر راہ مستقیم پر لایا جاوے اور وہ راہ اسلام ہے پھر راہ اسلام مین درجات عالیات تک ترقی کی [illegible]
ہین پس جو بندے کہ ہدایت لیتے ہین اور درجات عالیات چاہتے ہین تو اللہ تعالے اپنے نور سے اونکو مشاہدات تک پہونچاتا ہے
سچی نیت و شوق قلب و پاکیزہ اسرار و صفائے عقل سے معرفت چاہتے ہین تو اللہ تعالے اونکو اپنی صفات کی معرفت عطا کرتا ہے
ابن عطا رح نے کہا کہ جو لوگ نیک مراد کے طلب کرنے مین سچے ہوتے ہین تو اونکو ہدایت کا موقع ملتا ہے پھر جب [illegible]
ہین تو ہادی کو پاتے ہین قولہ تعالے فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ الآیہ قرآن مجید مین جہان ذکر [illegible]
ذکر ہے سوائے اس مقام کے کہ یہان ذات مجرد کا ذکر ہے واللہ اعلم اور یہ مقتضی ہے کہ بندہ مقام [illegible]
کرے اور عین ذات کا اثبات کرے چنانچہ لا الٰہ سے نفی اضداد ہے اور الا اللہ سے الوہیت کا اثبات [illegible]
ہے کہ تحقیق توحید کے واسطے فناء وجود حادث شرط ہے تو اسکے باقی ہونے سے استغفار کرنا چاہیے [illegible]
واسطی رح نے کہا کہ اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دعوت فرمائی کہ اسلم یعنے [illegible]
ہو جاؤ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت فرمائی فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ اور دونون دعوت [illegible]

... واسطے حکم نہین دیا جاتا ہی بعض مشائخ رح نے کہا کہ پہلے حکم دیا کہ فاعلم انہ لا الٰہ
... یقین ... ہے پھر اسکے بعد استغفار کا حکم دیا تو اس سے اشارہ یہ ظاہر ہوتا ہی کہ اس علم سے نفس کو خطرہ
... حالانکہ حق عزوجل کی شان عظمت کو بطریق حقیقت کے خود اللہ تعالےٰ ہی پہچانتا ہی اور سوائے اسکے کوئی نہین
... اللہ تعالےٰ نے مومنون کو معرفت توحید پر ثابت قدم رہنے و استغفار کا حکم دینے کے بعد شک و نفاق شیطانی سے تنبیہ کی

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۖ فَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَذُكِرَ

... ایمان والے کیون نہ اوتری ایک سورت پھر جب اوتری ایک سورت جانچی ہوئی اور ذکر ہوا

فِيهَا الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ

اوس مین لڑائی کا تو دیکھتا ہی جنکے دل مین روگ ہی تکتے ہین تیری طرف جیسے تکتا ہی کوئی بیہوش

عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ۝ طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ

پڑا مرنے کے وقت سو خرابی ہی اونکی حکم ماننا ہی اور بھلی بات کہنی پھر جب تاکید ہو کام کی

فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا

تو اگر سچے رہین اللہ سے تو اونکا بھلا ہی پھر تمسے یہ بھی توقع ہی اگر تم کو حکومت ہو کہ خرابی ڈالو

فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ

ملک مین اور توڑو اپنے ناتے ایسے لوگ وہی ہین جنکو پھٹکارا اللہ نے پھر کر دیا اونکو بہرے

وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ۝

اور اندھی اونکی آنکھین

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ — اور جو لوگ ایمان لائے وہ کہتے تھے کہ کوئی سورت کیون نہین اوتاری گئی
ف یعنے ایسی سورت کیون نہین اوتاری گئی جسمین جہاد کا حکم محکم ہو **رازی** رح نے کہا کہ بندگی ادا کرنے مین مومن و منافق کے
درمیان یہ فرق ہی کہ مومن کو اسکا انتظار ہوتا ہی کہ اوس سے بندگی کا کام لیا جاوے اور اگر حکم اُترنے مین دیر ہوتی تو اوسکو اپنی ذات پر یہ خوف
پیدا ہوتا کہ شاید مین اس لائق نہین ہون اور شاید میرے ایمان مین نقص ہی اور منافقون کا یہ حال ہی کہ وہ عمل آیات اترنے سے پناہ
چاہتے — فَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم
مَّرَضٌ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ — پھر جب سورۂ محکمہ اُتاری گئی اور اوسمین
قتال کا ذکر کیا گیا تو تو ایسے لوگون کو دیکھتا ہی جنکے دلون مین روگ ہی کہ وہ لوگ تیری طرف ایسے شخص کی نگاہ سے دیکھتے ہین جسپر مرنا
کے وقت سے غشی ہو **ف** یعنے پھر جب مومنون کی آرزو کے موافق ایسی سورت نازل کی گئی جسکے احکام بہت مضبوط ہین اور اوسمین
جہاد کا حکم دیا گیا تو جو لوگ سچے دل سے ایمان لائے تھے انھون نے اپنی مراد پائی اور جو لوگ خالی زبان سے ایمان کا دعوی کرتے تھے اور
دل مین نہ تھا یا شک تھا تو اونکو تو اس حالت سے دیکھتا ہی کہ وہ جہاد مین جان جانے کے خوف سے تیری طرف مردے کی طرح آنکھین
پھاڑے ہوئے دیکھتے ہین گویا اپنی زیست سے ناامید ہو گئے اور موت اونکی آنکھون کے سامنے پھر گئی — فَأَوْلَىٰ لَهُمْ — پس یہ

Marfat.com

اونکے لیے اولی ہی ف یہ دھمکی کا کلمہ ہوتا ہی یعنے جب انکو جہاد سے ثواب عظیم کی خوشی ہونی
اونکی آنکھون مین موت نظر آنے لگی اور یقین نہ آیا کہ موت وزندگی اللہ تعالی کے اختیار مین ہی
زندگی جب اللہ و رسول کی فرمانبرداری مین نہ ہو تو اس سے موت بہتر ہی **واحدی** نے کہا کہ فاولی
اولی تھا **ابو السعود** نے لکھا کہ فاولی لہم ای فویل لہم۔ اونکے حق مین بربادی ہی یہ دعا
جوہری نے لکھا کہ اولی لہم دھمکی کا کلمہ ہی **مترجم** کہتا ہی کہ یہ محاورہ عرب مین معروف
نے ابو جہل کو دیکھکر فرمایا کہ اولی لک فاولی ثم اولی لک فاولی۔ تو ابو جہل بولا کہ ای محمد کسکو دھمکاتے ہو
ہو چکی ہی اور آیندہ بھی انشاء اللہ آویگی قتادہ نے کہا یعنے اون لوگون کے واسطے عذاب اولی ہی
آیت سے ملایا یعنے۔ **طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ** - ای فاولی لہم طاعة و قول معروف
نیک بول ہی ف یعنے منافقون کے حق مین موت کے خوف سے اس طرح آنکھین پھرا لی ہین چاہیے
کہ اسپر ظاہر ہی بلکہ دلیری کے ساتھ اللہ تعالے پر بھروسہ کرتے اور اونکے حق مین اولی یہ تھا کہ حکم کے فرمانبردار ہوتے
جواب دیتے کہ ہم لپنے رب عزوجل کے مطیع ہین اور ہم فرمانبرداری کرینگے اور ہماری زندگی و موت اوسیکے قبضہ قدرت مین
کسیکی زندگی منقطع نہین ہوسکتی اور بغیر جہاد کے کسیکی زندگی بڑھ نہین جاتی ہی پھر برابر اسی حالت پر قائم رہتے **فَاِذَا عَزَمَ**
الْاَمْرُ- پھر جب کام نے عزم کر لیا ف یعنے قتال نے اپنا جھنڈا کھڑا کر لیا یعنے لڑائی سامنے پیش آئی۔ **فَلَوْ صَدَقُوا**
اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ- پس اگر اللہ تعالے کے ساتھ سچے رہتے تو یہ امر اونکے حق مین بہتر ہوتا ف یعنے جیسے آیت نازل ہونے کے وقت
چشم فرمانبرداری ظاہر کی تھی تو قتال جہاد پیش آنے کے وقت سچی و خالص نیت کے ساتھ اللہ تعالے کے واسطے لڑتے تو یہ اونکے حق مین بہتر
اسکے کہ نامرد ہے و بزدل و بد اعتقاد ہو جاوین کیونکہ اپنی زندگی مین کسی تدبیر سے ایک گھڑی بھی بڑھا نہین سکتے ہین لیکن آخرت کا
زیست پر بھروسہ کرنا باعث ہوا کہ اللہ تعالے کی ہدایت پر چلنے سے گھبراتے ہین اور اگر دل مین آخرت کا سچا یقین ہوتا تو شہادت
ہوتی جیسے مومنون کو مرغوب ہی۔ **فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا**
اَرْحَامَكُمْ- پھر کیا تم اس سے قریب نہین ہو کہ اگر تم جہاد سے منہ موڑو تو ملک مین فساد مچاؤ گے اور اپنے
کروگے ف یعنے جہاد کی نسبت تمنے کہا کہ لڑائیون سے ملک تباہ ہوتا ہی اور قرابتی کافرون کے مارے جاتے ہین
تو اللہ تعالے انکو رد فرماتا ہی کہ اگر تم لوگ جہاد کو چھوڑ دوگے تو بھی تمسے یہی فعل واقع ہوگا کہ دنیا کی حرص و طمع کے پیچھے
لڑوگے اور ملک مین فساد کروگے چنانچہ عرب کی یہ عادت مشہور ہی کہ آپسمین ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ پر چڑھ جاتا
کے بعد جو کچھ پاتا سب لوٹ لیتا تھا یہ **تفسیر کبیر** مین ہی بعض نے کہا کہ اسکے معنے یہ ہین کہ اگر تم اسلام سے
کے طریقہ پر ہو جاؤ تو زمین مین فساد پھیلاؤ اور قرابتیون کو مارو اور لڑکیون کو زندہ درگور کروگے
(ابو السعود) یہ سب تقریر اس بنا پر ہی کہ آن تولیتم کے معنے اگر تم منہ موڑو اور مفسرین نے کہا کہ تولیتم کے معنے
تو معنے یہ ہین کہ تم لوگ اپنی ذات سے کیا اسکے سوائے کچھ امید رکھتے ہو کہ اگر تم والی ملک ہو
قرابت کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو یعنے اگر بغیر جہاد کے کافرون و منافقون کو چھوڑ دیا جاوے

[illegible] مخالف سے دنیا کے پیچھے باہم فساد و قتال کرینگے اور قرابت کو یہانتک قطع کرین کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوینگے جیسے
[illegible] مترجم کہتا ہی کہ آخر زمانہ مین جب لوگون نے جہاد سے مُنھ موڑا تو کافرون کو چھوڑ کر مسلمانون پر چڑھائیان
[illegible] اللہ تعالیٰ کا کچھ لحاظ نہ رہا گیا چنانچہ ہندوستان و خراسان و بخارا و ایران و شام و روم کی تاریخون مین بکثرت
[illegible] ہندوستان کی بادشاہی کو بہت زمانہ نہین ہوا پس یہ عجب ہی کہ اوس وقت روس وغیرہ کی سلطنتین موجود تھین مگر لوگ
[illegible] اس آیت مین ایک معجزہ ہی کہ جن لوگون کے دلون مین ایمان و آخرت کا یقین برائے نام رہجائیگا اور نکے
[illegible] کا وہ ایسے لوگ متولی امور یعنے بادشاہ ہونگے تو اونسے یہی امید رکھو کہ ممالک اسلامیہ مین فساد برپا کرینگے
[illegible] قرابت قطع کرکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگے کیونکہ اونکو دنیاوی مال و دولت کی ہوس ہی اور اسی زندگی پر مرتے ہین قطع رحم کبیرہ گناہ ہی
[illegible] مین احادیث بہت وارد ہین چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ای رحم جو کوئی تجھے ملاوے مین اوسے ملاؤنگا اور جو کوئی تجھے قطع
[illegible] مین اوسے قطع کرونگا ابو ہریرہ رضؓ نے اس حدیث کے واسطے یہی آیت پڑھی (البخاری) اور دوسری حدیث مین ہی کہ بغاوت اور قطع
رحم سے بڑھکر کوئی گناہ اس لائق نہین ہی جسکی سزا دنیا مین جلدی مل جاوے باوجود اسکے آخرت مین اللہ تعالےٰ کے یہان اوسکے عذاب کا
ذخیرہ جمع رہے (احمد و ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ) جس شخص کو اچھا معلوم ہو کہ دنیا مین اوسکی میعاد مین دیر ہو اور اوسکا رزق بڑھے تو اوسکو
چاہیے کہ اپنی قرابت کے ساتھ نیک سلوک کرے (احمد) ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے
کچھ قرابتی ہین کہ مین اونسے صلۂ رحم کرتا ہون اور وہ قطع کرتے ہین اور مین اونسے عفو کرتا ہون اور وہ مجپر ظلم کرتے ہین اور مین اونکے ساتھ خیر خواہی
کرتا ہون اور وہ میری بدی چاہتے ہین تو کیا مین بھی اونکے فعل کی مکافات کرون یعنے جیسا وہ کرین ویسا مین بھی کرون آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین اگر تو ایسا کریگا تو تم سب متروک کردیے جاؤ گے بلکہ تجکو چاہیے کہ جو کچھ تجسے ہو سکے اونکے ساتھ بخشش کر
اور نیک سلوک کر اور جب تک تو اس حالت پر رہیگا تب تک اللہ تعالےٰ کی طرف سے تیرے ساتھ ایک پشت پناہ رہیگا (احمد) حدیث
مین ہی کہ جو لوگ رحم کرتے ہین الرحمان اونپر رحم فرماتا ہی تم لوگ زمین والون پر رحم کرو تمپر آسمان والا رحم فرمائیگا (احمد و ابو داؤد و ترمذی) گویا اشارہ
ہی کہ اہل زمین سب باہم قرابتی ہین کیونکہ سب اولاد آدم ہین سوائے اسکے کہ دور و نزدیک کا فرق ہی تو ہر کس و ناکس ترحم کا مستحق ہی - م -
حدیث قدسی مین ہی کہ جو کوئی قرابت کو قطع کرے مین اوسکو قطع کرونگا (البخاری و احمد وغیرہ) اور حدیث مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جب زمانہ مین زبانی قول ظاہر ہوگا اور عمل تہ کردیا جائیگا اور زبانی لوگون مین تکلف کی باتون سے میل ہوگا اور دلون مین پھوٹ ہوگی اور
ہر شخص اپنی قرابت کا حق قطع کریگا تو یہ وہ وقت ہوگا کہ اللہ تعالےٰ اونپر لعنت کریگا یعنے پھٹکاریگا اور بہرا و اندھا کردیگا (ابن کثیر) یعنے
[illegible] سے ذلت مین پڑ جائینگے اور باوجود اسکے نیک نصیحت نہین سنینگے اور نہ خیر خواہی دیکھینگے اور نہ اپنی ذلت کے عیوب نفس
[illegible] یہان بھی اللہ تعالےٰ نے فرمایا - أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ
[illegible] اللہ تعالےٰ نے ملعون کرکے اونکو بہرا کردیا اور اونکی آنکھین اندھی کردین ف یعنے ایسے منافقین جنکو دنیا و اسکی
[illegible] آخرت کی طرف سے شک یا بد اعتقادی ہی اور جہاد چھوڑ کر اہل اسلام سے قتال کرتے اور فسق و فجور و زنا و شراب خواری
[illegible] اور اہل اسلام سے قطع رحم کرتے ہین تو ایسے منافقون کو اللہ تعالےٰ نے اپنی رحمت سے دور کردیا پس وہ
[illegible] ہی کہ حق بات سنتے نہین ہین اگرچہ دنیاوی لہو و لعب و دل خوشی کی سب باتین سنتے ہین اور

اللہ تعالیٰ نے اونکی آنکھیں اندھی کردیں کہ اونکو اپنا آغاز و انجام و اپنا عیب کچھ نہیں سوجھتا

ہیں اور دین کے نام سے بدکرداریاں کرتے ہیں اور انکو اچھا سمجھتے ہیں یہ سب اس وجہ سے کہ انھوں نے قرآن

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا

کیا دھیان نہیں کرتے قرآن میں یا دلوں پر لگ جاتے ہیں انکے قفل جو لوگ

مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ

پیچھے اس سے کہ کھل چکی اونپر راہ شیطان نے بات بنائی اونکے دل میں اور

قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

کہا اونسے جو بیزار ہیں اللہ کے اوتارے سے ہم تمہاری بات مانیں گے بعضے کام میں اور اللہ جانتا ہے

فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ذَٰلِكَ

پھر جب کیسا ہوگا کہ فرشتے جان نکالیں گے اونکی مارتے جاتے ہیں اونکے منہ پر اور پیٹھ پر

ع۹ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ

چلے اوس راہ جس سے اللہ بیزار ہے اور نہ پسند کی اوسکی خوشی پھر اوسنے اکارت کردیے اونکے کیے

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اندھے بہرے ملعونوں کی علت بیان فرمائی یعنے جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ملعون کرکے
کردیا اون پر کچھ ظلم نہیں کیا بلکہ وہ لوگ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو دل کی آنکھوں سے اندھے اور دل کے کان
ہوئے۔ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ۔ کیوں نہیں دل دیکر قرآن کو سوچتے ہیں ف یعنے اونکو چاہیے تھا
مجید اونکی اصلاح قلب کے واسطے اتاری گئی تھی اوسکو دل دیکر دیکھتے و سنتے و غور کرتے تاکہ انکے دل میں آنکھیں
کان کھلتے اور دل میں نور فہم حاصل ہوتا مگر ان سرکشوں نے شیطان کے کہنے سے قرآن کا نام سنتے ہی انکار کردیا
ان میں سے اسکا حق ہونا پہلے ہی سے جانتے تھے مگر شیطان نے اونکو دنیا کی متاع و زندگی سے لالچ و امیدیں دلائیں
منہ موڑا اور اوسکے مواعظ و نصائح پر لحاظ ہی نہیں کرتے ہیں۔ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا بلکہ دلوں پر
ہیں ف۔ یعنے دلوں کے قفل جس قسم کے ہوتے ہیں وہ ایسے دلوں پر چڑھے ہیں جو قرآن میں غور نہیں کرتے
لکھا کہ یعنے اونکے دل مقفل ہیں کہ وہ فکر و غور کے قابل نہیں ہیں اور یہاں قلوب کو نکرہ بیان فرمایا
قساوت و جہالت بھری ہوئی ہے جس سے معرفہ ہونے کے قابل نہیں ہیں یعنے لوگ اونکی حد کو پہچان نہیں
نکرہ دلوں پر جنکا بدحال اندازہ نہیں ہوسکتا ہے اونکے قفل چڑھے ہیں دلنکے قفل، اسواسطے
کہ دلوں کے واسطے دل کے لائق خاص قفل ہوتے ہیں وہ ایسے قفل نہیں ہوتے جیسے دروازوں میں
ہے کہ شاید قلوب کو نکرہ اسواسطے فرمایا کہ ہر ایک قلب پر اوسکا قفل چڑھا ہوتا ہے اور وہ قرآن
و منا قفلوں کو تنبیہ فرمائی جو قرآن میں غور نہیں کرتے ہیں کہ اس ظلم و شرارت کی وجہ سے
یہاں یہ سوال لکھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اونکے کان بہرے اور اونکی آنکھیں اندھی کردیں

[illegible] تو قرآن مین غور نہین کرتے جس سے اللہ تعالے نے انکو ملعون و مردود کر دیا ہی یا غور
[illegible] دلون پر قفل ہین اور مترجم کہتا ہی کہ عمدہ جواب یہ ہی کہ اللہ تعالے نے پہلے قرآن مجید نازل فرمایا اور
[illegible] کے دلون پر یہ ہدایت پیش کی تو اہل سعادت نے کمال ادب سے اوسمین غور کیا اور دل لگایا تو اللہ تعالے نے
[illegible] اونکے دلون کے واسطے جس خوبی کے کان و آنکھ ہین وہ منور ہوئے اور اونکے دل مین عقل آئی اور دوسرے
[illegible] دل کے ساتھ قرآن کو دیکھا اور کچھ غور نہ کیا بلکہ اوس سے عداوت پیدا کی تو قفل مضبوط ہو کر ہدایت جاتی
[illegible] سے ان لوگون کو مردود کر کے اونکے دلون پر مہر کر دی اور واضح ہو کہ ایسے بدبختون مین تین فریق ہین اول
[illegible] سے کبھی واقف نہین ہوئے جیسے بت پرست و مجوس وغیرہ دوم وہ لوگ جو کسی دین سماوی کو جانتے تھے مگر دنیاوی
[illegible] کو بھی دنیاوی رسم قرار دیا جیسے یہود و نصاری سوم وہ لوگ جنھون نے زبان سے اسلام کا اقرار کیا مگر اونکے دل مین سمجھ
[illegible] انھون نے کبھی قرآن مین غور نہین کیا جس سے اونکے دلون کے قفل کھلتے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓی
اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰى لَهُمْ جو لوگ
لیے ہین کہ اونکے لیے ہدایت ظاہر ہوئی بعد اوسکے یہ لوگ اپنی پیٹھ پھیر کر اولٹے پھر گئے تو شیطان نے انکے لیے رچایا اور انکو امیدین
[illegible] یہود کے عالمون اور نصرانی بادشاہون کا حال ہی کہ پہلے اونکو توریت و انجیل سے ہدایت ظاہر ہوئی بلکہ ان کتابون
[illegible] حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور آپکی امت کی فضیلت ظاہر ہو چکی تھی پھر شیطان نے اونکو دنیا کی عیش و لذت
[illegible] اور اوسکی زینت اونکی آنکھون مین رچائی اور یہودیون کو امید دلائی کہ تمہارے باپ دادے انبیا گذرے ہین وہ تمکو اپنے
ساتھ جنت مین لیجاوینگے اور نصرانیون کو ہوس دلائی کہ دنیا مین عیش کرو عیسی مسیح خدا کا بیٹا ہی وہ تمہارے گناہون کے پیچھے اپنی جان
[illegible] ہو گیا پس شیطان کی تلبیس و تسویل سے مرتد ہو کر دین سے الٹے پھر گئے (الرازی) شیطان کے اس فریب مین اس آخر امت
کے [illegible] مسلمان آگئے کہ انھون نے بھی دنیا کے پیچھے شیطان سے ڈھیل قبول کی چنانچہ پہلے اونکو اللہ و رسول کا یقین تھا اور
[illegible] ایمان و توحید کو اپنے اندر لے لیا تھا پھر شیطان نے ڈھیل دلائی کہ دنیا کی نقد عیش ہین سے بھی کچھ لینا چاہیے پھر توبہ کر لینا
[illegible] کے دھوکے مین آگئے اور دو طرح سے سخت غلطی کھائی اول تو حرام و فسق گناہون کے مرتکب ہوئے دوسرے یہ دعوی کیا
[illegible] تو توبہ کر لینگے اور یہ خیال نہ کیا کہ توبہ کی توفیق تو اللہ تعالے کی طرف سے ہوتی ہی پھر گناہون کی شامت سے دل سیاہ
[illegible] اور دنیا کے مال و متاع کی چاہت مین پھنس گئے تو دل سے نور توفیق نکلا اور کبھی تو مرتد ہو کر قفل لگ گیا اور شاید بعض کو توفیق
[illegible] کے پھٹنے سے ایمان لایا ولیکن جو لوگ دنیا مین بالدار و تونگر ہوتے ہین وہ اکثر دم مرگ تک اسی حالت پر
[illegible] واضح ہو کہ منافقین مین بھی اقسام ہین ایک یہ کہ اول سے اسنے کسی مصلحت دنیاوی سے اسلام کا
[illegible] دل مین صحیح جانتا تھا تو یہ اول سے کافر تھا دوم وہ کہ ابتدا مین اسکی سمجھ مین آیا کہ یہ دین تو صحیح و حق معلوم ہوتا ہی
[illegible] کے مذہب تھا کہ شاید غلط ہو پھر اگر اسنے اعمال صالحہ زیادہ کیے اور اللہ تعالے
[illegible] تو وہ شبہہ جاتا رہا ہو تو قسم اول مین بھی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ جب اسنے غور کیا اور قرآن و وعظ سنا تو اسکو یقین
[illegible] لے لیا قسم سوم وہ کہ ابتدا مین مذہب تھا پھر اسنے بدکاریون سے شامت بڑھائی تو وہ خفیف نور بھی

Marfat.com

چھپ گیا اور مرتد ہو گیا یہ قسم بہت خراب ہی کیونکہ ایسے احمق کو جہل مرکب سما جاتا ہی کہ بعد ایمان لانے کے اگر...
غور کرو تو اس کمبخت نے پہلے بھی دل مین قبول نکیا اور نہ اسکے بعد اعمال صالحہ کیئے تو نور کہان سے آتا ...
و قبہاے نفاق و کفر و ضلالت کا حال ظاہر کیا گیا ہی کہ جو لوگ بعد ظہور ہدایت کے مرتد ہو گئے تو شیطان نے ...
سامان رچایا اور انکی امیدین دراز کردین مثلاً یہ عیش حاصل کرو اور وہ نعمت ملیگی جیسے آخرت کے ... بلا ...
بدنہی کہ ہدایت ظاہر ہونے کے بعد مرتد ہو گیا۔ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ
فِي بَعْضِ الْأَمْرِ۔ یہ بات اسوجہ سے ہی کہ انھون نے کہا ایسے لوگون سے جنکو ناگوار ہی وہ جو اللہ تعالے نے اتارا ...
بعض بات مین تمھاری فرمانبرداری کرینگے ف یعنے اس فرقہ کا مرتد ہونا اور شیطانی فریب مین پھنس جانا اسوجہ سے ہی کہ ...
گروہ کو قرآن نازل ہونا گوارا نہین ہی بلکہ صاف صاف اس سے انکار کرتے ہین تو اس گروہ سے اس فرقہ نے کہا کہ ہم بھی بعض باتون مین
تمھارے تابع ہین خلاصہ یہ کہ منافقون نے دربردہ جا کر یہود سے کہا کہ بعض بات مین ہم تمھارے مطیع ہین اسکا بیان خود قرآن مین
آیا ہی قال تعالے الم تر الی الذین نافقوا یقولون لاخوانہم الذین کفروا من اہل الکتاب لئن اخرجتم لنخرجن معکم ولا نطیع فیکم احدا
ابدا وان قوتلتم لننصرنکم۔ یعنے منافقون کا بھید فضیحت کرنے کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعجب لانے کا خطاب
فرمایا کہ تو نے دیکھا نہین ان لوگون کو جو منافق بنے ہین کہ اپنے اہل کتاب بھائیون سے جنھون نے کفر کیا ہی یون کہتے ہین کہ اگر تم نکالے
گئے تو ہم بھی تمھارے ساتھ نکل چلینگے اور تمھارے بارہ مین یعنے تمھاری ایذارسانی کے بارہ مین ہم کسیکی بات کبھی نہ مانینگے اور اگر تمھارے
ساتھ لڑائی لگی گئی تو ہم تمھارے ہی مددگار ہو جاوینگے۔ ھ اللہ تعالے نے یہان ظاہر فرمادیا کہ یہ منافق دربردہ یہودی کفار بنی نضیر
بنو قریظہ سے اس طرح کہتے ہین اور یہ بھی فرمادیا کہ یہ محض جھوٹے ہین نہ اونکے ساتھ نکلین اور نہ اونکی مدد کرسکین مگر اونکے ساتھ نہی
محبت کرنے سے اور دین حق کی مخالفت کرنے سے خود کمبخت مرتد ہو گئے اگر کہا جاوے کہ آیت مین اوس گروہ کا بیان ہی جنکو
اُتارا جانا ناگوار تھا تو اس مین کفار مکہ وغیرہ بھی شامل ہین جواب یہ کہ ہان ولیکن یہان دوسری آیت سے ظاہر ہوا کہ منافقون نے
جا کر یہودی کافرون سے کہا تھا اور یہود کو نزول قرآن بہت ناگوار تھا گویا وہ اپنے آپکو مستحق سمجھتے تھے۔ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
إِسْرَارَهُمْ۔ اور اللہ تعالے اونکے چھپے بھیدون کو خوب جانتا ہی ف تو اونکا مرتد ہونا اور بے ایمان
ہونا اللہ تعالے کو معلوم ہی اور اوسنے دنیا مین بھی انکو فضیحت کردیا اور آخرت مین بھی عذاب مین ڈالیگا۔ فَكَيْفَ
إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ
کیا حال ہوگا جب ملائکہ ان منافقون کی جان قبض کرینگے اس حالت سے کہ انکے چہرے و چوتڑون پر مارینگے ف ...
چندروزہ زندگی اور حقیر مال و متاع کے واسطے تو یہ لوگ ایسے حیلے کرتے ہین پھر اوس وقت کیا حیلہ کرینگے جب عالم ...
سے ملائکہ آکر سختی کے ساتھ انکی روح گھسیٹینگے اور انکے چہرون و چوتڑون پر کوڑے مارینگے بعض علماء نے کہا ...
یہ مراد ہی کہ اونکو ذلت و خواری کے ساتھ موت دینگے اور دیگر علماء نے کہا کہ نہین بلکہ حقیقت ... ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی اور بعض آثار مین روایت ہی اور یہی اصح ہی۔ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا
وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ۔ اور یہ بات اسوجہ سے ہی کہ انھون نے ...

[illegible] ان لوگون نے رضوان الٰہی کو ناگوار رکھا اپس اللہ تعالیٰ نے اونکے اعمال ضائع کیے یعنی ان
[illegible] ایمان لیکن و عذاب جوابی [illegible] سے لازم آئی کہ جس چیز سے اللہ تعالیٰ ناخوش ہو یہ لوگ اوسی چیز کے پیرو ہوئے تو
[illegible] غضب مین پڑے اور جس چیز سے اللہ تعالیٰ راضی ہو اوسکے ذریعہ سے رضوان الٰہی حاصل کرنا انکو ناگوار ہوا یعنے جن
اعمال [illegible] سے رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہو وہ اعمال انھون نے نفاق کی وجہ سے کیے اور رضوان الٰہی حاصل ہونے کے واسطے نہین
[illegible] اللہ تعالیٰ نے انکے اعمال مٹا دیے اگرچہ یہ لوگ مسلمانون کے ساتھ نماز پڑھنے آئے اور جہاد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
[illegible] تحقیق اونکو [illegible] نہ ہاتھ کے واسطے تھی لیس دنیا مین انپر جہاد نہوا اور جزیہ نہین لیا گیا بلکہ مال غنیمت مین سے اونکو بھی حصہ
(فائدہ) شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ ابن جریرؒ نے بسند صحیح حضرت عروۃ بن الزبیرؓ سے روایت کی کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] آیت پڑھی افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالہا۔ تو یمن کے ایک نوجوان نے کہا کہ بل علیہا اقفالہا حتی یکون اللہ تعالیٰ
[illegible] امین جہا یعنے بلکہ منافقون کے دلون پر انکے قفل ہین حتی کہ اللہ تعالیٰ ہی اونکو کھولے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اوسکی سمجھ بھلی
[illegible] ہوئی اور برابر آپکو اوسکا خیال رہا یہانتک کہ جب آپ خلیفہ ہوئے تو اوسکو بلا کر مسلمانون کے معاملات مین اوس سے مدد لی یعنے
[illegible] کیا (ع) فـ عرائس العرائس تو ذ تعالیٰ افلا یتدبرون القرآن۔ اس آیت مین اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگون کو ملامت فرمائی جو قرآن
سے جاہل رہتے ہین اور اسمین غور و فکر نہین کرتے ہین مترجم کہتا ہی کہ جیسے مکار فقیرون کا حال ہی کہ وہ دنیا کے لیے مکر کا جال پھیلاتا ہی
اور جب اسنے دیکھا کہ بے علمی کی وجہ سے لوگ میری بیقدری کرینگے تو علم ظاہری کی مذمت کرتا ہی اور شریعت کی توہین مین کلمات کفر بکتا ہی
اور علم سینہ و علم حقیقت کا دعوی کرکے بہکاتا ہی اللہ تعالیٰ انکے شر و فساد سے دائرۂ اسلام کو پاک رکھے آمین اللہ تعالیٰ نے ان
منافقون کی جہالت کا یہ سبب بیان کیا کہ انکے دلون پر غفلت کا غلاف ہی اور وہ قہر کا قفل ہی ابن عطاءؒ نے کہا کہ بعضے قلوب
فہم قرآن سے مقفل ہین اور بعض زبانین تلاوت سے محروم ہین اور بعضے کان اوسکے سننے سے مردود ہین اور برخلاف انکے ایسے
طیب مقبول ہین کہ جنکے قفل کھول دیے گئے تو اونکی عین راحت یہی ہی کہ قرآن تلاوت کرین اور اوسکو سنین و اوسمین سے معرفت
حاصل کرین (عس) حدیث مین ہی کہ منافق کو دین مین سمجھ نہین ملتی ہی (الترمذی) اللہ تعالیٰ نے فرمایا

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ وَلَوْ نَشَاءُ

کیا خیال رکھتے ہین جنکے دل مین روگ ہی کہ اللہ نہ کھولے گا اونکے جیون کے بیر اور اگر ہم چاہین

لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ

تجکو دکھا دین اونکو سو پہچان تو چکا ہی تو اون کے چہرے سے اور آگے پہچان لیگا بات کے ڈھب سے اور اللہ کو معلوم ہین تمہارے کام

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ

اور البتہ تمکو جانچین گے تا معلوم کرین جو تم مین لڑائی والے ہین اور ٹھہرنے والے اور تحقیق کرین تمہاری خبرین

[illegible] اللہ تعالیٰ نے منافقون کو مہلت دی تا کہ اپنے باطن و ظاہر کو ٹھیک کرین اور مکرر آگاہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اسرار
[illegible] اور کوئی ذرہ اوس سے پوشیدہ نہین ہی پھر جب وہ لوگ راستی پر نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے اونکو فضیحت کر دیا
أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ۔ کیا اون لوگون نے

جنکے دلون مین مرض ہی یہ گمان باندھا تھا کہ اللہ تعالے اونکے اضغان کو ظاہر نہین کریگا
بقول ابن عباس بعض نے کہا کہ ہر ناگوار چیز جو دل مین مخفی ہو جوہری نے کہا کہ ضغن عداوت اور
یہان اضغان بلفظ جمع ہی تو منافقون کے دل مین ہر طرح کا روگ جو اسلام و مسلمانون کی طرف سے تھا
منافقون کو تنبیہ فرمائی کہ کیا اون لوگون نے جنکے دلون مین نفاق کا روگ ہی یہ یقین کر لیا ہی کہ اونکے دلون مین
شکوک و شبہات ہین اور اہل ایمان کی طرف سے جو حسد و عداوت وغیرہ
ہی اور اونکے گمان کی وجہ یہ تھی کہ وہ لوگ اپنی جہالت سے یہ یقین نہین لاتے
صلی اللہ علیہ وسلم کو در حقیقت وحی آتی ہی اسوجہ سے وہ اپنے دل مین ٹھان بیٹھے تھے
ہمارا اظہار نہین ہو سکتا رازی رح نے کہا کہ مفسرین رح کے نزدیک یہان کلمۂ ام منقطع ہی بلکہ منافقون نے یہ گمان کیا
نہ ہونگے اور ام استفہامیہ بھی ہو سکتا ہی تو معنے یہ ہین کہ کیا کافرون نے گمان کیا کہ اللہ تعالے اونکے اسرار کو نہین جان سکتا
یہ گمان کیا کہ اللہ تعالے اونکو اظہار نہین کریگا یہ گمان غلط ہی بلکہ اللہ تعالے اونکے اسرار جانتا ہی اور ضرور اونکو اظہار کریگا
ابو السعود رح نے لکھا کہ منافقین جنکے دلون مین روگ ہی کیا یہ گمان رکھتے ہین کہ اللہ تعالے اونکے دلونکا کھوٹ اور
سب پر ظاہر نہ کریگا یہ گمان اونکا محض حماقت ہی بلکہ اللہ تعالے اونکے حال کو اور اونکے اسرار و افعال کو اپنے مومنین پر
کردیگا تاکہ وہ لوگ اونسے ہوشیار رہین پس اللہ تعالے نے سورۂ براۃ نازل فرمایا جسمین منافقون کے عیوب سب فضیحت
اسیواسطے سورۂ براۃ کو سورۂ فاضحہ بھی کہتے ہین حاصل یہ کہ اللہ تعالے ایک دو دفعہ آدمی کی بدکاری پر اوسکو فضیحت
نہی یہانتک کہ اس سے تجاوز کرے پھر جب اوسنے تجاوز کیا تو بھی مشیت الٰہی ہی کہ چاہے عام طور پر اوسکا پردہ فاش کرے یا
لوگون کے نزدیک اوسکا عیب ظاہر ہو چنانچہ منافقون کو بھی مکرر نصیحت فرمائی اور عام طور پر اونکا پردہ فاش نہین کیا بلکہ
مخفی رکھا۔ **وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمَاهُمْ** ۔ اور اگر ہم چاہین تو اونکو تجھے دکھا دین
اونکی علامت سے اونکو پہچان لے یعنے اگر ہم چاہین تو منافقین کی پیشانی پر پہچان کی خاص نشانی کردین کہ جب تو دیکھے تو
لے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی منافق نہین چھپا
(ف) اور آپ اونکو اونکی علامت سے پہچان لیتے تھے اور ہم لوگ جہاد کے ایک سفر مین تھے اور اوس سفر مین ہمارے ساتھ
تھے لوگ اونسے شاکی تھے یعنے اونکی ایسی باتین کبھی کبھی دیکھتے سنتے کہ اونکی طرف سے بد اعتقادی کا ملال ہوتا تھا پھر ایک رات
سوئے تو صبح کو ہر ایک کی پیشانی پر لکھا تھا کہ یہ منافق ہی (ابو السعود) بالجملہ سب منافقون کی پیشانی پر ایسی علامت پیدا کرنا
الٰہی سبحانہ تعالے نہین ہوئی تاکہ بندون کو پردہ پوشی کی نصیحت ہو اور ظاہری حالت پر اکتفا کرین اور باطنی حالت کو اپنے
علم پر چھوڑین۔ **وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ** ۔ اور بیشک تو اون منافقون کو اونکی طرز گفتگو مین پہچان لیگا
یعنے منافقین جب تجھسے کسی معاملہ مین باتین کرینگے تو اللہ تعالے نے تیرے واسطے یہ صفت عطا فرمائی کہ اونکی گفتگو سے
جانیگا کہ یہ منافق ہین مفسرین رح نے کہا کہ اسکے بعد جب کوئی منافق کوئی بات کہتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم
ہو جاتی کہ یہ منافق ہی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جس شخص کو حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض

[illegible] سے مترجم کہتا ہو کہ یہ عمدہ استنباط ہے اور یہ لحن قول ہر شخص کو ظاہر ہو سکتا ہے اور شاید کہ ماخوذ از حدیث [illegible] رضی اللہ عنہ کی نسبت فرمایا کہ علی سے وہی محبت کریگا جو مومن ہے اور وہی عداوت کریگا جو منافق ہے واضح ہو کہ محبت وہ ہے [illegible] اللہ تعالےٰ کے ایمان کے ساتھ اتاری ہے اور وہ ایک نور رہتا ہے جسکا بیان قولہ تعالےٰ یحبہم ویحبونہ الآیہ اور والذین آمنوا اشد حبًا۔ [illegible] مقامات میں گذر اہے اور اوسکی پہچان یہ ہے کہ محبوب کے قدم بقدم اوسکی مرضی کے موافق چلنا عین مراد ہوگا برخلاف ہوا وہوس کے جسکو عوام اپنے زعم میں محبت کہتے ہیں اور بہر فسق وفجور میں اوسکو استعمال کرتے ہیں تو یہ شہوات نفس ہیں فاحفظہ الحاصل اللہ تعالےٰ منافقوں [illegible] لحن القول سے ظاہر فرمادیگا۔ **وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ**۔ اور اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال کو جانتا ہے ف۔ اوسپر ظاہر و [illegible] ظاہر ہو تو ہر ایک پر اوسکے عمل کا اثر دنیا میں بھی ظاہر فرماویگا لہذا حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص نے کوئی خصلت نیک ہو یا بد ہو اپنے نفس میں چھپائی تو ضرور اوسکو اللہ تعالےٰ اوسکے چہرہ وگفتگو سے ظاہر فرماویگا اور حدیث میں ہے کہ جس شخص نے کوئی خصلت چھپائی تو اللہ تعالےٰ اوسکو ایک چادر اوڑھاتا ہے اگر نیک ہو تو اچھی چادر ہے اور اگر بد ہو تو بُری چادر ہے مترجم کہتا ہے کہ قولہ لباس التقوی ذلک خیر ذلک من آیات اللہ یعنے لباس تقوی بہتر لباس ہے یہ اللہ تعالےٰ کی بزرگ آیات قدرت میں سے ہے [illegible] اس آیت کی تفسیر میں توضیح گزر چکی ہے پس جیسے نیک سیرت کا لباس ہے اسی طرح بدخصلت کا لباس بھی ہے اور اللہ تعالےٰ نے منافقوں میں سے ایک جماعت کثیر کو نام بنام فضیحت کردیا قال الامام احمد حدثنا وکیع حدثنا سفیان عن سلمۃ بن عیاش بن عیاض عن ابیہ عن ابی مسعود عقبۃ [illegible] بن عمرو قال خطبنا رسول اللہ صلعم الخ یعنے حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ہم لوگوں کو خطبہ سنایا پس حمد وثنائے الٰہی کے بعد بیان فرمایا کہ اے لوگو تم میں بعضے منافق ہیں پس میں جسکا نام لوں وہ اوٹھ جاوے پھر کہا کہ او فلانے کھڑا ہو اور او فلانے کھڑا ہو اور او فلانے کھڑا ہو حتی کہ آپنے چھتیس ۳۶ آدمیوں کے نام لیے پھر فرمایا کہ تم میں سے یا تمہارے درمیان میں بعضے منافق ہیں پس تم اللہ تعالےٰ سے تقوی کرو ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر جن لوگوں کو نام بنام بیان فرمایا تھا اونمیں سے ایک شخص جاتا تھا اور عمرؓ اوس طرف سے آتے تھے (کیونکہ جمعہ کا وقت تھا) تو عمرؓ نے دیکھا کہ وہ سر سے چادر لپٹائے ہے عمرؓ اوسکو پہچانتے تھے اوس سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے اوسنے قول رسول اللہ صلعم سے سب قصہ بیان کیا تو عمرؓ نے کہا کہ ہمیشہ کے لیے رحمت سے دور ہو (ہذا حدیث صحیح الاسناد) واضح ہو کہ ابتدا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعضے منافقوں کو پہچانتے تھے اور بعضے مکار شاق منافقوں کو نہیں پہچانتے تھے چنانچہ سورۂ براءۃ میں فرمایا لا تعلمہم نحن نعلمہم۔ تو اونکو نہیں جانتا ہے اللہ تعالےٰ اونکو جانتا ہے پھر اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقوں کے لحن القول میں ایک معرفت دیدی جس سے آپ فوراً پہچان لیتے تھے اور آپنے حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کو اوس فیض سے سرفراز کیا تھا تو یہ بھی پہچان لیتے تھے اور سوائے حذیفہ رضی اللہ عنہ کے کسی صحابی جلیل کو یہ شناخت [illegible] تھی اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں قرائن سے معروف تھا کہ یہ منافقین ہیں خصوصًا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی اون لوگوں کے حق میں ظاہر ہو برخلاف ایسے صحابہؓ کے جنسے آپ راضی تھے اور اوس سے بڑھکر یہ کہ اونکے لیے رضائے الٰہی وجنت کی بشارت دیدی با بیعۃ الرضوان [illegible] اور مانند اونکے اسیواسطے جمیع صحابہ رضی اللہ عنہم میں خلفائے اربعہ و باقی عشرۂ مبشرہ و اہل بدر وغیرہ صاف ممتاز تھے [illegible] کو مجال نہ تھی اگر کہا جاوے کہ کیا ان لوگوں کو اپنی ذات پر کچھ خوف خدا نہیں ہا تھا جواب دونگا کہ اے احمق یہ کیا سوال [illegible] لوگ اس درجۂ عالی پر اسیوجہ سے پہونچے کہ اونکو خوف الٰہی بہت تھا کیونکہ یہ تو عین ایمان ہے اسیوجہ سے اہل رو [illegible] رضی اللہ عنہ خائف تھے کہ وہ نہیں نفاق کا کچھ لگاؤ نہو اور معنے یہ ہیں کہ اعتقاد میں تو نفاق نہ تھا اگر اعتقاد سے

موافق عمل نہو تو یہ بھی نفاق ہی بقولہ تعالے یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون
یہ لوگ عمل مین نفاق سے ڈرتے تھے اور یہ کمال تقوی ہی رازی ؒ کی تفسیر لحن القول مین یہ کہ انہین بہت
بول چال سے پہچانے جاتے جیسے فتح حاصل ہونے کے وقت مومنون سے کہتے کہ ہم بھی تمہارے ساتھ تھے
اس سے ٹپکتا ہی اور کہتے کہ لئن رجعنا الی المدینۃ الآیہ یعنے اگر ہم مدینہ پہونچ جاوین تو جو گروہ ہم مین سے عزت والا ہی
نکال دیگا یہ صریح نفاق ہی اسیواسطے آگے آیت مین آیا ہی کہ عزت تو اللہ تعالے و اوسکے رسول و مومنون کی شان ہی
جانتے نہین ہین منافقین غزوۂ احزاب مین کہتے ان بیوتنا عورۃ یعنے ہمارے گھر کھلے پڑے ہین اللہ تعالے نے
نہین ولیکن چھوڑ بھاگنا چاہتے ہین اسیطرح قولہ تعالے انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ واذا کانوا معہ علی امر جامع
یعنے مومنین تو وہی لوگ ہین جو اللہ تعالے و اوسکے رسول پر ایمان لائے اور جب رسول کے ساتھ کسی جماعت کے کام پر
چلے نہین گئے اسیطرح قولہ تعالے انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم یعنے مومنین تو وہی لوگ ہین کہ جب اللہ
کیا جائے تو اونکے دل ہل جاتے ہین اور رازی ؒ نے کہا کہ یہ بھی ممکن ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معرفت عطا کیگئی
قول جس ارادے قلبی سے صادر ہوتا تھا اوس سے آپکو معنے نفاق سمجھ مین آجاتے ہون اور سوائے آپ کے دوسرے کو یہ
نہ تھی مترجم کہتا ہی کہ میرے نزدیک بھی یہی معنے قوی ہین اور یہ حکمت الٰہیہ کہ لطیف بھید سے ظاہر ہوے ہین اور اسکا بیان یہ
وافعال کی اصل وہ اعتقاد قلبی ہوتا ہی جو قائل کے دل مین پیدا کیا گیا ہی یعنے مومن کے افعال و اقوال اوسکے ایمان کی بنا پر ہو
کیونکہ ایمان اصل ہی اور قول و فعل اوسکی شاخین ہین اسیطرح کافر و منافق کے اقوال اوسکے اعتقاد پر مبنی ہوتے ہین پس منافق کا قول
اوسکے نفاق کے اعتقاد سے ظاہر ہوتا تھا اوسمین وہی نفاق کی رنگت بو تھی جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہچان لیتے تھے
شناخت مین آپکی امت کے بعض اولیا بھی خاص کیے جاتے ہین چنانچہ ہمارے شیخ عارف حجۃ اللہ فی الارض رحمہ اللہ
نے اپنے شیخ امام عارف مولانا اسحاق رحمہ اللہ تعالے سے روایت فرمایا کہ ایکمرتبہ نماز جمعہ کے واسطے تشریف
اور مین بھی آپ کے ساتھ تھا جب جامع مسجد مین قدم رکھا تو فرمایا کہ مجکو فلان شخص کی بدبو آتی ہی یہ سنکر ہم لوگون نے سکوت
کیونکہ شخص مذکور تو پنجاب کے ایک شہر مین رہتا تھا لیکن اوسکی مشیخت کا آوازہ دہلی تک پہونچا تھا اور یہان بھی ہزارون
مرید تھے اور جب کبھی وہ اوس نواح مین آتا تھا تو اوسکی آمد آمد کا بہت بڑا شہرہ ہوتا تھا چونکہ اسوقت اوسکی آمد کی کوئی
لہذا ہم لوگون نے سکوت کیا اور ہماری سمجھ مین نہ آیا کہ حضرت شیخ نے کیا فرمایا جب نماز سے فارغ ہو کر ہم لوگ ایک دروازہ
باہر جانا چاہتے تھے کہ ناگاہ ہمنے صدر دروازے کی جانب لوگون کا بہت بڑا ہجوم دیکھا اور دریافت سے ظاہر ہوا کہ وہ
اسیوقت ریل سے اُترکر جامع مسجد مین داخل ہوا تھا پس ہمکو معلوم ہوا کہ ہمارے شیخ قدس سرہ کو حق سبحانہ تعالے
عطا فرمائی تھی رازی ؒ نے لکھا کہ اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقون کی شناخت بخوبی حاصل
لیکن آپ اونکے حال کو اظہار نہین فرماتے تھے یہانتک کہ اللہ تعالے نے اظہار کا حکم دیا اور اونکے جنازون پر
اور اونکی قبرون پر کھڑے ہونے سے منع فرمایا مترجم کہتا ہی کہ یہ دلیل قطعی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل
آگاہی عطا کی گئی تھی کیونکہ اگر ایسا نہوتا تو اوس حکم کی تعمیل ممکن نہ ہوتی یعنے اگر آپ منافق کو نہ پہچانتے

Marfat.com

[illegible] اگر کہا جاوے کہ سورۂ براۃ مین فرمایا۔ مردوا علی النفاق لا تعلمہم نحن نعلمہم الآیہ یعنے بعضے اعراب
[illegible] مین ایسے منافق ہین کہ تو انکو نہین پہچانتا ہی اور اللہ تعالے انکو جانتا ہی۔ ھ۔ یہ آیت دلیل ہی کہ
[illegible] کا علم نہ تھا پھر کیونکر تم کہتے ہو کہ آپ سب منافقین کو پہچانتے تھے جواب یہ کہ اسکی تاویل مین دو صورتین ہین
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کی قلبی حالت یعنے ایمان یا نفاق کا پہچاننا اسیوقت حاصل ہوسکتا تھا جب
[illegible] جانب توجہ کرین کیونکہ جس شخص کی صورت سے آپ واقف نہون اسکی حالت سے بھی واقف نہ ہونگے کیونکہ غیب
[illegible] سبحانہ تعالے کے کوئی نہین جانتا ہی پس اللہ تعالے نے آگاہ فرمایا کہ بعضے ایسے مشاق منافق ہین جنکی صورت سے
[illegible] آگاہی نہین ہی اور اللہ تعالے انکو بخوبی جانتا ہی پس اس سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ اگر وہ خود یا اوسکا جنازہ آپ کے سامنے آتا تو آپ
[illegible] پہچانتے کیونکہ ایسی توجہ کے وقت تو اللہ تعالے نے آپکو شناخت عطا فرمائی تھی دوسرا طریقہ تاویل یہ ہی کہ پہلے آپکو منافقون کا بالکلیہ علم
[illegible] کیا گیا تھا جیسے پہلے آپکو منافقون کے جنازے پر نماز پڑھنے سے اور اونکی قبرون پر کھڑے ہونے سے منع نہین کیا گیا تھا پھر
[illegible] تعالے نے آپکو یہ معرفت عطا فرمائی اگر کہا جاوے کہ یہان بھی فرمایا فلعرفتہم بسیماہم۔ یعنے اگر ہمکو منظور ہوتا تو ہم منافقون کو
دکھلا دیتے کہ اونکی علامت پیشانی سے تو انکو پہچان لیتا اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ آپکو کلیہ شناخت نہ تھی جواب یہ کہ نہین بلکہ اسکے
معنے یہ ہین کہ اگر ہمکو منظور ہوتا تو ہم اونکی پیشانی پر ایک داغ دیدیتے یا بحکم قولہ ولو نشاء لمسخناہم۔ ہم اونکی صورت مسخ کر دیتے
یہان سے اسقدر ظاہر ہوا کہ اللہ تعالے نے منافقون کی ظاہری صورت نہین بگاڑی اور نہ اونکی پیشانی پر داغ دیا بلکہ دوسرے
طور کی معرفت آپکو عطا کردی بلکہ دائرۂ امتحان مین لاکر مومنون کو ثابت قدم کیا اور منافقون کو نکال دیا چنانچہ فرمایا ولنبلونکم
[illegible] ہم تمکو آزمائش مین لاوینگے ف یعنے جہاد کا حکم دیکر جان و مال فدا کرنے سے آزماوینگے جس سے مال دنیا سے انقطاع
[illegible] و رجاءات دنیا کا لوث نہونا کھل جاوے۔ حتی نعلم المجاہدین منکم والصابرین ونبلوا
اخبارکم ف تاکہ تم مین سے جہاد کرنے والے اور صبر کرنے والے ہمکو معلوم ہو جاوین اور تمہارے اخبار کو ہم آزماوینگے
ف یعنے اللہ تعالے کو ہر شخص کے آغاز و انجام کا علم ہی کیونکہ اسی نے ہر ایک کو پیدا فرمایا ہی ولیکن اسکا اظہار ہر شخص پر
[illegible] چنانچہ مثلاً بعد موت کے ایک شخص پر ملائکہ عذاب مسلط ہو کر کہتے کہ تو اللہ تعالے کا حکم ماننے والا نہ تھا تو وہ جھگڑتا
[illegible] مین خود حکم مانتا لہذا اللہ تعالے نے اونکو ایسے طور پر آزمایا کہ جس سے ظاہر ہو جاوے کہ ایمان کا دعوی کرنے والون مین سے
[illegible] سچے ہین اور کون جھوٹے ہین پس جہاد کا حکم فرمایا کیونکہ جہاد مین مال خرچ کرنا پڑتا ہی تو جو شخص منافق ہی وہ اسی مال کے واسطے
[illegible] خرچ کرنے سے نکل جائیگا اور اگر اوسنے خرچ بھی کیا اس امید پر کہ غنیمت مین سے اس سے دس گونہ ملجائیگا
[illegible] مین سے بھاگیگا کیونکہ اوسکو دنیاوی زندگی کے سوا کچھ یقین نہین ہی پس جہاد وغیرہ سے آزمائش مین
[illegible] معلوم ہو جاوینگے اور اللہ تعالے اونکے اخبار کو بھی آزمایش مین ڈالتا ہی مثلاً منافق نے عہد کیا کہ مین ایمان
[illegible] شریعت پر عمل کرونگا پھر جب شرعی تکلیفات پیش آئین تو عہد توڑ دیا پس اونکے نیک اعمال بد اعمال سے مومن
[illegible] جیسے فرمایا ولقد کانوا عاہدوا اللہ من قبل لا یولون الادبار۔ یعنے پہلے ان لوگون نے اللہ تعالے سے
[illegible] پھیرینگے۔ مومن صادقون نے اپنا عہد پورا کیا کہ وہ صف جہاد مین ایسے استوار رہے جیسے مضبوط

دیوار ہوتی ہی اور منافق کا قدم متزلزل ہوتا ہی یحسبون کل صیحۃ علیہم یعنی ہر آواز کو [illegible]
کہ ذراسی آواز سے بھڑک کر بھاگتا ہی اور واضح ہو کہ اس آیت سے یہ فائدہ بھی حاصل ہوا کہ منافق [illegible]
چنانچہ اہل السنت ثقات رحمہم اللہ تعالے اپنی روایات حدیث مین صادق ہین بخلاف اہل [illegible]
کے واسطے تقیہ کرنا و جھوٹ بولنا جائز جانتے ہین (تنبیہ) کمال ایمان یہ ہی کہ اللہ تعالے و رسول [illegible]
جسطرح دل مین رکھتا ہی ویسکے موافق اوسکے اعمال و اقوال بھی مطابق ہون اور اس کمال سے صحابہ [illegible]
اعتقاد مین کچھ فتور ہو تو وہ نفاق کفر ہی اور اگر اقوال و اعمال مین فتور ہو تو یہ نفاق کفر نہین ہی مگر نفاق عمل ہی [illegible]
نیک بندے ہمیشہ خائف رہتے ہین اور اپنے رب عزوجل سے استغفار کرتے رہتے ہین حسن بصری نے فرمایا کہ جو [illegible]
خوف کرتا ہی وہ مومن ہی اور جو شخص اس سے بے خوف ہی وہ منافق ہی فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالے سے روایت [illegible]
آیت کو پڑھتے تو روتے تھے اور عاجزی سے دعا کرتے کہ الٰہی ہم اس درجہ کے لائق نہین ہین کہ ہمارے اخبار کو آزمائش مین [illegible]
بلکہ اس سے پہلے ہمکو بخش دیا جاوے الٰہی اگر تونے ہمکو آزمائش مین لیا تو ہماری فضیحت ہوگی اور ہمارا پردہ فاش ہو گا [illegible]
ڈالے جاوینگے مترجم کہتا ہی کہ گویا ایک حدیث سے ترحم چاہا اور حدیث یہ ہی کہ قیامت مین اللہ تعالے بعضے مومن کو [illegible]
مین لیکر اوس سے فرمائیگا کہ ای بندے تو نے چھپکر فلان وقت یہ کام کیا تھا وہ عرض کریگا کہ ای رب مین اقراری ہون اسیطرح [illegible]
چند اعمال ذکر فرمائے پھر اللہ تعالے فرمائیگا کہ مین نے دنیا مین تیری پردہ پوشی فرمائی تھی اور آج مین تجھے بخشتا ہون (الصحیح) [illegible]
نے سابق مین بھی بیان کیا ہی کہ منافقون کی پردہ پوشی مین نکتہ لطیف یہ بھی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا مع اصحاب رضی اللہ [illegible]
اگر منافقون کو پہچانتے تھے تو یہ سلسلہ پچھلے لوگون مین مستقیم نہین رہ سکتا تھا اسواسطے کہ کمال موافقت ظاہر و باطن خود مومنو[illegible]
کے مانند ہی تو ہر شخص اپنے نفس پر مغرور ہو کر دوسرون کو منافق کہتا اور اب بھی جو بندہ مومن ہی نفاق سے متنبہ ہوتا ہی

اللہ تعالے نے منافقون کا انجام فرمایا۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَ[illegible]
جو لوگ منکر ہوئے اور روکا اللہ کی راہ سے اور خلاف ہوئے رسول سے پیچھے اسکے کہ کھ[illegible]
لَهُمُ الْهُدَىٰ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَ[illegible]
اونپر راہ نہ بگاڑین گے اللہ کا کچھ اور وہ اکارت کردے گا اونکے کیے ای ایمان [illegible]
أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا [illegible]
حکم پر چلو اللہ کے اور حکم پر چلو رسول کے اور ضائع مت کرو اپنے کیے جو لوگ [illegible]
عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ [illegible]
اللہ کی راہ سے پھر مر گئے اور وہ منکر ہی رہے تو ہرگز نہ بخشے گا اونکو [illegible]
إِلَى السَّلْمِ وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ [illegible]
لگو صلح اور تم ہی رہوگے اوپر اور اللہ تمہارے ساتھ ہی [illegible]

[illegible] صَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
[illegible] لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ — جن لوگون نے کفر کیا اور اللہ تعالے کی راہ سے
[illegible] پھٹے چلے بعد از انکہ اونکو ہدایت کی راہ ظاہر ہو چکی ہی تو وہ لوگ اللہ تعالے کا کچھ نہین بگاڑینگے اور عنقریب
[illegible] اعمال ملیا میٹ ہو جاوینگے ف اس آیت مین ان لوگون کی چند قبیح خصلتین بیان فرمائین ایک یہ کہ اونکو راہ مستقیم ظاہر ہو گئی
[illegible] طرح کہ پہلے وہ لوگ اسلام لائے اور اوسکے اعتقادات پاکیزہ دریافت کیئے اور شریعت کے اخلاق حسنہ و اعمال مطہرہ دیکھے
[illegible] سامنے دوسرے مومنون کے اخلاق جمیلہ و اعمال حسنہ نظر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات قاہرہ سے
[illegible] کھل گئی یا اسطرح کہ اگلی کتابون سے خاتم النبیین کے جو اوصاف معلوم تھے وہ سب انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
[illegible] و آپ کے اصحاب مین و آپکی شریعت مین دیکھ لیئے پھر اوسکے بعد انھون نے کفر کیا یعنے توحید الٰہی کا یقین دل مین نہ لیا خواہ
نفاق رکھا یا یہود و نصاریٰ کی طرح منکر ہوئے یا ظاہر مین مرتد ہو گئے اور انھون نے راہ الٰہی سے روکا یعنے لوگون کو دین اسلام سے
[illegible] ہوئے خواہ اسطرح کہ صریحاً ان لوگون سے کہا کہ اگر تم اسلام لاؤگے تو ہم تمکو مار ڈالینگے جیسے مکہ والے بت پرست کرتے تھے اور شام کے
نصرانیون نے کیا یا دھوکے کے ڈھنگ عمل مین لائے جیسے منافقون نے نفاق کا شیوہ اختیار کیا تھا کہ لوگ اونکی بدکاریان دیکھکر خیال
کرتے کہ اسلام مین کوئی خوبی نہین ہی اور مرتدون کو دیکھکر کہتے کہ اگر اسلام مین کوئی خوبی ہوتی تو یہ کیون مرتد ہو جاتا اور یہود اسطرح
روکتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شناخت کو جو توریت مین مذکور تھی عوام سے ظاہر نہین کرتے تھے بلکہ بدل کر اوسکے برعکس
صفتین بیان کرتے تھے اور رسول سے پھٹے چلتے یعنے رسول کی راہ سے پھٹ کر عداوت و مخالفت کرتے اور یہ درحقیقت اللہ تعالے
سے مخالفت و عداوت ہی تو اللہ تعالے نے ظاہر فرمایا کہ ایسے لوگون کا نتیجہ یہ ہی کہ اللہ تعالے کا کچھ نہین بگاڑ سکتے ہین اور عنقریب
انکے اعمال میٹ دیئے جائینگے تو اپنا ہی بگاڑ کرتے ہین اور اونکے اعمال سے مراد یہ ہی کہ جیسے فقیر و محتاج کو کھانا دینا یا نفاق پر تاکہ
[illegible] لشکر کفار کو کھانا دینا و مانند اسکے جن اعمال کو وہ اپنے اعتقاد کے موافق نیکی سمجھتے تھے وہ مٹ جاوینگے اور درحقیقت
یہ اعمال فی الحال ہی مٹے ہوئے ہین ولیکن فی الحال یہ لوگ اونکو اپنے واسطے ذخیرہ سمجھتے ہین اور جب قیامت مین ذرہ برابر نیکی کے لیے
[illegible] ارمان سے محتاج ہونگے تو اوسوقت اونکے سامنے اونکے یہ اعمال مثل خاک کے اڑا دیئے جائینگے اور شیخ ابن کثیر رح نے اس آیت کو
مرتدون کے حق مین محمول کیا جنھون نے ارتداد سے پہلے شریعت اسلام کے موافق اعمال کیئے تھے چنانچہ اپنی التفسیر مین لکھا کہ اللہ تعالے آگاہ
فرماتا ہی کہ جسنے کفر کیا اور راہ الٰہی سے اوسکے بندون کو روکا اور اوسکے رسول سے مخالفت کرکے دوسری راہ پھٹ چلا اور ہدایت ظاہر ہونے
کے بعد دین اسلام سے مرتد ہو گیا تو وہ اللہ تعالے کا کچھ نہین بگاڑ سکتا ہی بلکہ اپنا ہی ضرر کریگا اور اپنی ہی جان کو قیامت کے روز عذاب
[illegible] ہلاک کیا کیونکہ ان بدکاریون کا وبال اسیکی جان پر ہی اور عنقریب اللہ تعالے اسکے عمل کو میٹ دیگا تو مرتد ہونے سے پہلے اسنے جو اعمال
[illegible] سے کسی پر ذرہ برابر بھی ثواب نہ پاویگا بلکہ ان بدکاریون سے وہ بالکلیہ مٹ جاوینگے جیسے ایمان لانے والون کے اگلے
[illegible] حتی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم پہلے سمجھتے تھے کہ ایمان کے بعد بھی کوئی گناہ مضر نہین ہوتا ہی چنانچہ ابوالعالیہ رحمہ اللہ تعالے
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے یہ خیال کرتے تھے کہ لا الٰہ الا اللہ کا یقین کرنے کے بعد کوئی گناہ کچھ ضرر نہین
[illegible] کوئی طاعت مقبول نہین ہوتی ہی پھر اونکو معلوم ہوا کہ نہین بلکہ گناہ مضر ہین جب یہ آیت نازل ہوئی

Marfat.com

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ

والو مطیع ہو اللہ کے اور مطیع ہو رسول کے اور اپنے اعمال مت مٹاؤ (ف) پس صحابہ رضی اللہ عنہم کو خوف ہوا کہ
عمل نیک مٹ جاتا ہے مترجم کہتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرنے کی
ایسے امور کے جسکی ضرورت پیش آوے پس صحابہ رضی اللہ عنہم خود ہی کلام الٰہی مین غور و فکر کیا کرتے تھے اور ہمین
اسناد سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ہم لوگ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتے تھے کہ
کوئی نیکی ہو وہ مقبول ہی ہوتی ہے یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم تو ہمنے اپنے دل مین کہا
مٹانے والی کیا چیز ہوتی ہے تو ہمنے نکالا کہ وہ ایسے کبیرہ گناہ ہین جو جہنم کی سزا لازم کر دیتے ہین یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا
لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء۔ پھر جب یہ آیت اُتری تو ہمنے اس بارہ مین خود گفتگو کرنا چھوڑ دیا پس یہ حالت
شخص فحش و کبائر گناہ مین مبتلا ہوتا اوسکے حق مین ہمکو خوف ہوتا تھا اور جو اسمین مبتلا نہوا اوسکے حق مین ہم لوگ امید رکھتے
(ع) پھر بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مواعظ و نصائح مین اس مسئلہ کو بھی ظاہر کر دیا اور خلاصہ یہ ہے کہ نیکی کی نیت کرنے
سے ایک نیکی لکھی جاتی ہے پھر اوس نیکی کو عمل مین لانے سے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور کبھی اوسکے مانند بُرائیان مٹا دی جاتی
ہین اور بدی کی نیت کرنے سے کچھ نہین لکھا جاتا اور بدی کو عمل مین لانے سے ایک ہی بدی لکھی جاتی ہے ہان اگر وہ مرتد ہو جاوے
تو اوسکے اعمال مٹ جاتے ہین اسوجہ سے کہ ان اعمال کا مرجع جنت ہے اور مرتد کبھی جنت مین نہ جائیگا کیونکہ کسی کافر و مشرک کے واسطے
جنت کبھی نہین ہے تو لا محالہ اسکے اعمال مٹ جائینگے لہٰذا شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ قولہ لا تبطلوا اعمالکم یعنے مرتد ہو کر اپنے اعمال مت
مٹاؤ پس اللہ تعالیٰ نے ارتداد سے منع فرمایا کہ یہی عملون کا مٹانے والا ہے اور تاکید کی کہ اللہ تعالیٰ واسکے رسول کی اطاعت کرو اور علیٰ
علیحدہ دو چیزین نہین ہین بلکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت یہی ہے کہ اوسکے رسول کی اطاعت کرو پس اسی سے تمہاری دنیا و آخرت کی
وسعادت ہے اور جو کوئی ایمان سے مرتد ہوا وہ برباد ہوا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ
مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ۔ البتہ جن بدبختون نے کفر کیا اور راہ الٰہی سے روکا پھر مر گئے اسی
حالت مین کہ کافر تھے تو اللہ تعالیٰ اونکو کبھی نہین بخشیگا ف اس سے ظاہر ہوا کہ مغفرت ہونا اسی شرط پر ہے کہ وہ کافر نہ مرے
اور اگر مرتد ہونے کے بعد اوسنے توبہ کر لی تو اوسکی توبہ قبول ہے کیونکہ توبہ کا دروازہ بند نہین ہوتا ہے جب تک موت نہ آوے پھر اگر مرتد
ہونے کے بعد ایک شخص نے توبہ کی اور اسلام لایا تو سوال یہ ہے کہ کیا اوسکے وہ اعمال جو ارتداد سے پہلے بجا لایا تھا پھر مل جاتے
جیسے ایمان مل گیا یا وہ مٹ چکے تو جواب یہ ہے کہ اس بارہ مین بعض علما کے نزدیک وہ مٹ چکے اور بعض کے نزدیک پھر مل جاتے ہین
قول اقوی ہے انشاء اللہ تعالیٰ مسئلہ اس آیت مین لا تبطلوا اعمالکم سے اللہ تعالیٰ نے مومنون کو اعمال باطل کرنے سے منع فرمایا
یعنے کسی عمل خیر کو ایسے طور پر کر دینا جس سے اوسکا ثواب ساقط ہو جاوے ممنوع ہے پس سوال یہ ہے کہ اگر ایک شخص نے نفل نماز
شروع کیا پھر اسکو پورا کرنے سے پہلے بے وجہ توڑ دیا تو لازم آیا کہ اوسنے مٹا دیا اور اگر اسنے کسی عذر سے توڑا تو کیا
لازم ہے تاکہ یہ لازم نہ آوے کہ اسنے عمل خیر مٹا دیا تو شافعیؒ نے کہا کہ اوسکو توڑ دینا جائز ہے اور آیت کا معنی
مراد یہ ہے کہ ارتداد یا نفاق سے اپنے اعمال مت مٹاؤ اور نوافل مین یہ بات نہین ہے کیونکہ صحیح حدیث مین آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

[illegible] روزہ رکھا تو اپنی ذات کا خود مختار ہی بنا فرمایا کہ خود ہی اپنا امانت دار ہی چاہے اوسکو پورا کرے اور چاہے توڑ دے اور
فرمایا [illegible] یہ بات ثابت ہو ئی کہ ایک روز حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے سامنے حلوائے حیس پیش کیا آپ نے
فرمایا میں نے صبح کو روزہ دار اٹھا تھا مگر خیر لاؤ پس آپ نے تناول فرمایا (صحیحین وغیرہ) تو اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ صورت ایسی نہیں ہی کہ جو آیت کے
[illegible] میں منع ہو اور امام ابوحنیفہ وغیرہ نے کہا کہ نہیں بلکہ یہ بھی اعمال کے مٹانے میں شامل ہی کیونکہ اللہ تعالے نے اعمال کے مٹانے سے
[illegible] منع فرمایا ہی تو ہمیں مرتد ہو کر مٹانا بدرجۂ اولی داخل ہی کیونکہ وہ ایسا سخت ہی کہ اوس سے ایمان تک مٹ جاتا ہی اور اس آیت قدسی میں در حقیقت
مومنوں کو تنبیہ ہی کہ مرتدوں کی طرح اپنے اعمال نہ مٹاؤ بلکہ اللہ و رسول کی اطاعت کریں اور اگر یہ مقصود ہوتا کہ مرتد ہو کر اعمال مت
[illegible] تو یہ خطاب یا ایہا الذین آمنوا نہ ہوتا کیونکہ مرتد تو مومن نہیں رہتا ہی اور مسلمانوں کی طرف سے بھی بعض افعال ایسے ہیں جنسے
اعمال مٹ جاتے ہیں جیسے صدقہ دیکر احسان رکھنا لقولہ تعالے یا ایہا الذین آمنوا لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی ای ایمان والو اپنے
صدقات کو احسان رکھکر اور اذیت دیکر مت مٹاؤ۔ اسیطرح ریاکاری یعنے دکھلانے سنانے کو کام کرنے سے بھی عمل مٹتا ہی پس جبکہ آیت
[illegible] مومنوں کو خطاب ہی اور بعضی صورتیں بھی ایسی نکلیں کہ مومن کے اعمال مٹ جاتے ہیں تو آیت کو مرتدوں کی طرف خطاب نہیں کیا جائیگا کیونکہ
یہ وجہ خلاف ظاہر ہی بلکہ مومنوں کو خطاب ہی کہ مرتدوں کی طرح اپنے اعمال کو کسی ایسی وجہ سے نہ مٹاؤ جس سے عمل مٹتا ہو اب ہم کہتے ہیں
نفل نماز یا روزہ توڑنے کا مسئلہ بھی اسی میں داخل ہی کیونکہ اگر وہ قضا نہ کرے تو لازم آیا کہ اسنے یہ عمل ایسی حالت پر کر دیا کہ جسکا کچھ ثواب
نہیں اور مٹانے کے یہی معنے ہیں تو ایسی حالت پر کر دینا منع ٹھہرا پھر تم اس قول کو جن حدیثوں سے مخالف سمجھتے ہو تو یہ تمھاری سمجھ کا
قصور ہی یعنے آیت سے جو معنے تمکو یہ قول سمجھایا پھر تمنے گمان کیا کہ آیت کو ظاہر حقیقت پر نہ رکھنا چاہیے بلکہ اوسمیں کچھ تاویل کرنا چاہیے
تاکہ حدیثوں سے موافقت ہو کیونکہ حدیثوں سے قرآن کے معنے ظاہر ہوتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ تمنے کس حدیث سے مخالفت سمجھی اگر نفل
روزہ دار کی حدیث دیکھو تو اوس سے کچھ مخالفت نہیں ہی کیونکہ اوس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ روزہ دار چاہے یہ روزہ توڑ دے تو حدیث
کے موافق ہم بھی کہتے ہیں کہ اوسکو اختیار ہی چاہے روزہ توڑ دے پھر حدیث میں یہ مذکور نہیں ہی کہ اوسکی قضا کرے اور آیت سے یہ نکلا کہ ضرور
چاہیے اوسکو قضا کر لے تاکہ عمل نیک کا باطل کرنا لازم نہو اور یہی ہم بھی کہتے ہیں کہ نفل روزہ دار چاہے اپنا روزہ پورا کرے اور چاہے توڑ دے
لیکن اوسکو مٹا دے نہیں بلکہ پھر کسی روز اوسکی قضا کرے اور حدیث حضرت ام المومنین عائشہ و حفصہ رضی اللہ عنہما سے ظاہر ہوتا ہی کہ نفل روزہ ان دونوں نے
توڑ دیا تھا پھر آنحضرت صلعم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مضائقہ نہیں ہی و لیکن بجائے اسکے ایک روزہ قضا کر لینا (ابو داود و طحاوی وغیرہ) اس
حدیث سے صاف ظاہر ہو گیا کہ اوسکی قضا کر لینی چاہیے اور حدیث صحیحین جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود روزہ کھولدیا تو اوس سے بھی یہ لازم
نہیں آیا کہ آپ نے پھر کبھی نفل روزہ نہ رکھا ہو ہاں اگر کوئی ایسی حدیث [illegible] سے یہ ثابت ہو کہ نفل روزہ توڑکر اوسکی قضا بھی نہیں
[illegible] تو البتہ وہ بات ثابت ہو جو تم فرماتے ہو ہاں یہ بات البتہ ظاہر ہو گئی کہ روزہ رکھنے والا خود سردار یا امین ہی اوسکو اختیار ہی کہ چاہے
اوسی دن تمام کرے یا توڑ دے پھر جب چاہے تمام کر لے یعنے اوسکے واسطے خفیف عذر بھی کافی ہی جیسے عوت میں مہمان یا میزبان کو یہی
غرض ہو کہ ساتھ شریک ہو کر کھانا کھاوے تو اپنا روزہ توڑ کر اونکے شریک ہو جاوے پس ایسی عذر قوی کی ضرورت نہیں ہی جیسا کہ مشائخ
[illegible] میں سے ایک جماعت نے زعم کیا ہی بلکہ خفیف عذر بھی کافی ہی اور یہی شیخ حاکم رحمہ اللہ تعالے کا قول ہی اور اسیکو شیخ ابن الہمام
[illegible] نے فتح القدیر میں [illegible] فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ

Marfat.com

مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ۔ پس تم لوگ سست مت ہو اور مت بلاؤ صلح کی جانب [illegible]
اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ ہے اور وہ کبھی تمہارے اعمال ضائع نہیں کریگا ف۔ یعنے جب تمکو معلوم ہو گیا کہ [illegible]
جاوینگے اور وہ لوگ دین الٰہی مین کچھ ضرر نہیں پہونچا سکتے ہین بلکہ اپنا ہی بگاڑ کرتے ہین اور اللہ تعالےٰ نے تمہارے اعمال [illegible]
فرماتا ہے اور اللہ تعالےٰ نے خبر دیدی کہ۔ ان جندنا لھم الغالبون۔ ہمارے ہی لشکر غالب ہونے والے ہین [illegible]
باتون کا یقین کر لیا تو تمکو چاہیے کہ سست مت ہو اور کافرون کو صلح کی جانب مت بلاؤ مگر یہ اوس حالت مین کہ تم زبردست [illegible]
کا قول ہے اور اس سے نکل آیا کہ اگر مسلمانون مین کمزوری ہو یا کوئی مصلحت ہو تو کافرون سے صلح کر لینا جائز ہے جیسے رسول اللہ صلی [illegible]
سال حدیبیہ مین کفار مکہ سے صلح کر لی تھی حالانکہ اوسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تھا کہ کیا ہم لوگ حق پر نہیں ہین [illegible]
نہین تم حق پر ہو پھر عرض کیا کہ کیا یہ لوگ باطل پر نہین ہین فرمایا کہ کیون نہین باطل پر ہین تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ پھر کیون ہم لوگ [illegible]
صلح کی ذلت پسند کرین آنحضرت نے فرمایا کہ مین رسول اللہ ہون اور اللہ تعالےٰ میرے اعمال ضائع نہین کریگا بعض مفسرینؒ نے کہا کہ معنے [illegible]
سست مت ہو اور کافرونکو صلح کی جانب مت بلاؤ اور تمھین پر دست رہوگے اور اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ ہے یعنے اللہ تعالےٰ کی نصرت ہر حال [illegible]
ساتھ ہے تو کافرونکی کثرت سے کچھ نہو گا کیونکہ جسکے ساتھ اللہ تعالےٰ کی نصرت نہو وہ حقیر و ذلیل ہوتا ہے اور تمہاری قلت تمکو مضر نہین ہے کیونکہ جسکے [illegible]
ساتھ اللہ تعالےٰ کی نصرت ہو وہ قلیل و ذلیل نہین ہوتی اور اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال کو ضائع نہین کریگا بلکہ تمھین مظفر و منصور ہوگے اگر [illegible]
کہ رسول اللہ صلعم نے حدیبیہ مین کفار مکہ سے صلح کر لی تھی تو جواب یہ ہے کہ کچھ اپنی قلت کی وجہ سے صلح نہین فرمائی بلکہ قریش کو باقی رکھنا [illegible]
تھا اسیواسطے بعد صلح کے سورۂ انا فتحنا نازل ہوا یعنے یہ صلح عین فتح تھی چنانچہ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا یہ فتح ہے [illegible]
فرمایا کہ ہان چنانچہ اسکے چند روز بعد ہی مکہ فتح ہوا اور قریش کے اسلام لاتے ہی تمام عرب کے لوگ اسلام مین داخل ہوتے گئے [illegible]
کی وجہ سے صلح نہ تھی اور اسپر دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہی عرب کے گیارہ قبیلے مرتد ہو گئے اور حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس مومنین انصار و مہاجرین کی جماعت قلیل باقی رہگئی باوجود اسکے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتدون سے [illegible]
نہ کی اور عزم قوی کے ساتھ اونپر جہاد کرکے فتح پائی اسیطرح جب رومیون و ایرانیون پر جہاد کیا تو بھی اونکی جماعتین ہر موقع پر دس گونہ [illegible]
زیادہ تھین اور جنگ کا سامان اون کافرون کے پاس بہت زبردست تھا باوجود اسکے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کر [illegible]
قتال کیا بلکہ وہ لوگ برابر صلح کی درخواست کرتے تھے اور خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو منظور نہ کیا اسیواسطے اللہ تعالےٰ نے
اونکو فتح و نصرت دی اور اونکے اعمال ضائع نہین فرمائے (تنبیہ) مترجم کہتا ہے کہ علمائے ربانی رحمہم اللہ تعالےٰ نے بیان کیا ہے [illegible]
مسلمانون مین ضعف و قلت ہو اور امام نے مصلحت دیکھکر کافرون سے ایک مدت کے لیے قتال موقوف رکھکر صلح کر لی تو [illegible]
صحابہ رضی اللہ عنہم نے جو کافرون سے کسی موقع پر صلح نہ کی تو اوسمین اللہ تعالےٰ کے اسرار تھے ازانجملہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے خلفا نے کافرون کو دین اسلام کی دعوت فرمائی اور نصرت الٰہی کا وعدہ بیان کیا جسکو انھون نے [illegible]
معجزہ دکھلادیا کہ دیکھو اسطرح اللہ تعالےٰ اپنے رسول کی مدد فرماتا ہے ازانجملہ قرآن کا وعدہ پورا کر دیا کہ [illegible]
مین اپنا خلیفہ بناوینگے ازانجملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ برحق تھے کہ اونکو معجزہ کے طور پر فتح [illegible]
کرنے مین جو کوئی صادق ہو وہ بھی امام کا فیض پاتا ہے تاکہ روافض و خوارج وغیرہ شرمندہ ہوکر اپنی غلطی سے [illegible]

Marfat.com

علیہ وسلم تو آپ کے اصحاب سے بخل رکھتے وہ کفار مین شامل ہی جیسا کہ سورۂ انا فتحنا سے صاف ظاہر ہوا اور اسکے سوائے
... لوگ ہین جو اسی تفسیر مین جابجا مذکور ہوئے ہین اور انہین سے اعلیٰ یہ ہی کہ صدق یقین ان ابرار صالحین یعنے صحابہ رضی اللہ
عنہم اجمعین کا یہانتک کامل تھا کہ دنیاوی زندگی سے وہ شہادت کی موت کو زیادہ محبوب رکھتے تھے پس نفاق کا وہان دخل نہ تھا

إِنَّمَا الْحَيَوٰةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ
دنیا کا جینا تو کھیل ہی اور تماشا اور اگر تم یقین لاؤگے اور بچ چلوگے دیگا تمکو تمہارے نیگ اور نہ مانگے گا تمسے

أَمْوَالَكُمْ ۝ إِن يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ۝ هَآأَنتُمْ
مال تمہارے اگر مانگے تمسے وہ مال پھر تنگ کرے تو بخیل ہو جاؤ اور کھول دے تمہارے دل کی خفگیان سنتے ہو تم

هَٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ ۖ وَمَن يَبْخَلْ
لوگ تمکو بلاتے ہین کہ خرچ کرو اللہ کی راہ مین پھر تم مین کوئی ہی کہ نہین دیتا اور جو کوئی نہ دے گا

فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ ۚ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ
سو نہ دے گا آپ کو اور اللہ بے نیاز ہی اور تم محتاج اور اگر تم پھر جاؤگے بدل لے گا

ع
قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوٓا أَمْثَالَكُم ۝
کوئی لوگ سوائے تمہارے پھر وہ نہ ہونگے تمہاری طرح کے

جب ایمان اپنے مرکز مین تحقیق ہوا اور دل مین یہ یقین جم گیا کہ جو کچھ اللہ ورسول نے فرمایا سب واقع ہی اور نفاق دور ہو کے اثار سب مٹ گئے تو بندہ جوش دل سے آخرت کی طرف جھکتا ہی اور جان ومال فدا کرکے آخرت کے اعمال ساتھ لینا چاہتا ہی اور حیات دنیا سے موت اسکو زیادہ محبوب ہوتی ہی۔ إِنَّمَا الْحَيَوٰةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۔ یہ دنیا کی زندگی تو کچھ نہین سوائے اسکے کہ لعب لہو ہی فقط دنیاوی متاع مین کھیلتا رہتا ہی اور اپنے آغاز وانجام سے لہو یعنے غفلت مین پڑ جاتا ہی غور سے دیکھو تو اللہ تعالیٰ نے زمین مین چیزین پیدا کردین اور سب جگہ آدمی پھیلا دیے جو اپنی زندگی کی قدر پھل واناج لیتے ہین پھر یہ چیزین دوسرون کو دیکر ہاتھ سے کمیاب چیزین مانند سونا وچاندی کے حاصل کرتے ہین پھر جب وہ بہت جمع ہو گیا تو اس خیال مین سرگردان ہوتا ہی کہ کسیکے ہاتھ سے بہت کمیاب چیز حاصل کرے پھر وہ بھی بمحنت ومشقت حاصل کرکے جمع کرتا ہی یا اپنے بدن پر لاد لیتا ہی پھر اتنے مین موت آ جاتی ہی تو سب چھوڑ کر چلا جاتا ہی اور دوسرے اسیطرح لعب لہو سے بیفائدہ غافل ہوکر عمر برباد کرتے ہین اور یہ دنیا کسیکے ساتھ وفا نہین کرتی ہی اور جو یہان سے خالی ہاتھ گیا وہ وہان فقر وفاقہ مین مبتلا ہوا یہ ان غافلون کا حال ہی جو اپنے آغاز وانجام سے نادان ہین اور جسنے نظر نورانی سے آغاز وانجام دیکھ لیا تو وہ ان چیزون کے ... مین نہین ... بلکہ ان چیزون سے دار آخرت کا سامان کرتا ہی اور وہ ثواب جمیل عظیم کے شامل ہی جو اسکو صدق یقین سے طلب کرے یا دے چنانچہ تعالیٰ نے فرمایا وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ اور اگر تم یقین لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمکو اللہ تعالیٰ تمہارے ثواب دیگا اور وہ نہین مانگتا ہی تم سے تمہارے مال فقط یعنے اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر یقین لاؤ اور انکار ونافرمانیون سے پرہیز کرو تو دنیا کے لہو ولعب سے رائگان نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ ان چیزون کے عوض تمکو تمہارے ثواب عطا فرماویگا اور تمہارے اعمال ضائع نہین کریگا اور وہ تمسے تمہارے کل مال نہین مانگتا ہی بلکہ تمہارا

امتحان لیتا ہی کہ تم دنیا کے مال و متاع سے لگاؤ تو نہین رکھتے ہو یس اسقدر مال نکالنے کا حکم دیا جیسے ہزار [illegible]
دوسو درم مین سے پانچ درم زکوۃ ہین بعض مفسرین رح نے کہا کہ معنے یہ ہین کہ اللہ تعالے کا رسول تمسے مال [illegible]
وصدقہ مین سے کچھ حلال نہین ہی ولیکن تمھارے ہی ثواب کے واسطے تمھاری طبیعت کو اس [illegible]
اسی خاک سے پیدا ہوا ہی تو اوسکی جبلت مین زمین کی پیداوار سونا و چاندی وغیرہ سے بالطبع محبت ہو۔ اِن یَّسۡـَٔلۡكُمُوۡهَا
فَيُحۡفِكُمۡ تَبۡخَلُوۡا وَيُخۡرِجۡ اَضۡغَانَكُمۡ۔ اگر وہ تمسے تمھارے مال مانگے پس سب سمیٹے تو تم بخل کرو [illegible]
کھونٹ ظاہر کرے ف یعنے اگر اللہ تعالے اپنے رسول کو حکم دے کہ وہ تمھارے مالون کو تمسے یہانتک طلب کرے [illegible]
سب نچوڑے تو تم بخل کی خصلت ظاہر کرو اور وہ اوس امتحان سے تمھارے چھپے ہوے اضغان یعنے کھونٹ نکال کر ظاہر کرے [illegible]
نے کہا کہ اللہ تعالے کو معلوم ہی کہ مال نکالنے مین آدمی کے کھونٹ کھل جاتے ہین قتادہ رح نے سچ کہا کیونکہ آدمی کی [illegible]
محبت سمائی ہوئی ہی تو وہ مال کو جبھی نکالتا ہی کہ مال سے زیادہ محبوب اوسکو حاصل ہو پس اگر ایمان سچا ہی تو ثواب آخرت [illegible]
مال سے زیادہ محبوب ہوگا لہذا اللہ تعالے نے فرمایا۔ هٰۤاَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَاۤءِ تُدۡعَوۡنَ لِتُنۡفِقُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ
سنو ای لوگو تم اسیواسطے بلائے جاتے ہو تاکہ اللہ کی راہ مین خرچ کرو ف اور اللہ تعالے نے سب کچھ پیدا کر دیا اوسکو تمھارے
مال کی کچھ حاجت نہین ہی بلکہ تم اپنے صدقات کو اپنے فقیر بھائیون کو دو تاکہ تمھارا صدق ظاہر ہو کہ تم اللہ تعالے کی رضا
اور اوسکے ثواب کو محبوب رکھتے ہو پس تمکو حکم دیا گیا کہ راہ الٰہی مین خرچ کرو۔ فَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يَّبۡخَلُ پس تم مین سے بعض
ایسا ہی کہ بخل کرتا ہی ف تو ظاہر ہو جاتا ہی کہ اون لوگون کو یقین نہین ہی اور ثواب الٰہی نہین مانگتے ہین بلکہ اوسی سونا چاندی وغیرہ
دل سے لگائے رکھنا پسند کرتے ہین۔ وَمَنۡ يَّبۡخَلۡ فَاِنَّمَا يَبۡخَلُ عَنۡ نَّفۡسِهٖ اور جو کوئی بخل کرتا ہی تو اسکے سوا
کچھ نہین کہ وہ اپنی جان ہی سے بخل کرتا ہی ف کیونکہ اگر وہ اپنی جان کے حق مین ثواب آخرت و دائمی راحت چاہتا تو اس خاکی [illegible]
[illegible] دائمی جنت لیتا اور وہ احمق بھی ہی کیونکہ چند ہی روز کے بعد وہ اون چیزون کو چھوڑ مریگا پھر یہ چیزین بھی اوسکے ساتھ نہ گئے
نہ ثواب ملا بلکہ مال کے پیچھے اوسنے وبال کمایا اور اللہ تعالے کو اوسکے مال کی حاجت نہ تھی بلکہ وہ ثواب دیتا تھا جسکو اوسنے
[illegible] لیا تو اپنی ہی جان پر برا کیا۔ وَاللّٰهُ الۡغَنِىُّ وَاَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ ۚ اور اللہ ہی کی صفت ہی کہ وہ ہر چیز سے غنی
اور تمھین خود محتاج ہو ف اور تمھاری محتاجی کبھی تمسے نہین چھوٹ سکتی جب تک دنیا مین زندہ ہو تو کھانے پینے [illegible]
کپڑے اور مال و متاع کے لیے اوسکی عطا کے محتاج ہو اور جن لوگون کو تم مین سے ہدایت حاصل ہوئی [illegible] آخرت مین [illegible]
محتاج ہو پھر جو کچھ تمکو حکم دیا ہی وہ اسیواسطے ہی کہ تمھاری محتاجی دور فرماوے پھر جسنے ہدایت [illegible]
مین تونگری و محتاجی دیکھتا ہی اور جسنے ہدایت پائی وہ آخرت کی محتاجی سے پناہ مانگتا ہی تو دنیا مین [illegible]
اللہ تعالے کے دین مین کچھ کمی نہین ہی تو وہ وہان بھرپور پاتا ہی اور جس احمق نے دنیا کے پیچھے آخرت کو [illegible]
پس تم لوگ کفر و نفاق کو چھوڑو اور ثواب حاصل کرنے کی راہ سے منھ نہ موڑو اور [illegible]
وَاِنۡ تَتَوَلَّوۡا يَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوۡنُوۡۤا اَمۡثَالَكُمۡ اور اگر تم [illegible]
تعالے تمھارے سوائے دوسری قوم بدل دیگا پھر وہ لوگ تمھارے مثل نہونگے ف یعنے اگر تم [illegible]

Marfat.com

...ی شریعت سے پیٹھ پھیروگے تو اللہ تعالےٰ تمہاری جگہ ایسی قوم کو بدل دیگا کہ وہ تمہارے سے نافرمان ...ع و طاعت کے ساتھ حاضر رہینگے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کون قوم ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ یہ اور اسکی قوم ہے اور اگر ثریا کے پاس دین ہوگا تو فارسیون مین سے ایسے مرد ہونگے جو اسکو حاصل کر لاوینگے (ابن ابی حاتم وابن جریر) اور اسکی اسناد مین شافعی کے شیخ مسلم بن خالد الزنجی راوی ہین جنمین بعض علماے حدیث نے کلام کیا ہے اور مترجم کے نزدیک حق یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلم بن خالد ثقہ ہین واللہ تعالےٰ اعلم اور اصل یہ حدیث تو صحیحین مین موجود ہے اور ظاہر حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مانند امام ابو حنیفہ وامام بخاری وغیرہ علماے محدثین ومحققین کے اس فضیلت کے مستحق ہین واللہ سبحانہ تعالےٰ اعلم (**تنبیہ**) رازی نے کہا کہ لعب اسکو کہتے ہین جسمین آدمی مشغول ہو ولیکن فی الحال اوسکی کچھ ضرورت نہو اور نہ انجام کار مین اوسکا کچھ نفع مترتب ہو پھر اگر اوس شغل مین اوسکے عمدہ کامون مین خلل نہوا تو یہ لعب ہے اور اگر اوس سے اوسکے عمدہ کامون مین خلل پڑا تو وہ لہو ہے اور آیت مین دلیل ہے کہ جہاد کے لیے خرچ کرنا ضرور ہے بخل آدمی کی جبلت ہے اور ابو ہاشم زاہد رحمہ اللہ نے کہا کہ پہاڑ کو سوئی سے کاٹنا آسان ہے بہ نسبت بخل دور کرنیکے اور اللہ تعالےٰ کو مخلوق کی حاجت نہین ہے اور وہ چاہے تو دوسری مخلوق پیدا کر دے

سورۃ الفتح مدنیۃ وہی تسع وعشرون آیۃ

سورۃ الفتح مدنیہ ہے یعنے ہجرت کے بعد نازل ہوئی ہے قرطبی رحمہ اللہ نے کہا کہ اسمین سب علما کا اتفاق ہے اور یہی ابن عباس و ابن الزبیر سے صحیح روایت ہے او مسور بن مخرمہ و مروان سے روایت ہے کہ یہ سورہ مکہ و مدینہ کے درمیان نازل ہوا ہے دربارہ صلح حدیبیہ کے اور مجموعہ سورہ ایکبارگی اترا ہے اور اوس قول سے اجماع مذکور مین کچھ خلل نہین ہے کیونکہ اصطلاح مین مدنیہ وہ ہے جو بعد ہجرت کے کہین نازل ہوا اور یہ سورہ سب کے نزدیک بعد ہجرت کے نازل ہوا پھر مسور بن مخرمہ نے نزول کا مقام بتلایا کہ جب رسول اللہ صلعم غزوۂ احزاب یعنے غزوۂ خندق کے بعد اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو لیکر خانۂ کعبہ کا عمرہ ادا کرنے کے قصد سے مکہ کو چلے جب قریب پہونچے تو قریش کے قبائل لڑنے پر مستعد ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حکم دیا کہ ہم اگرچہ لڑنے نہین آئے ہین لیکن اگر کافرون نے قتال کیا اور ہمکو عمرہ ادا کرنے نہ دیا تو اونسے قتال کرو اور چاہا کہ جدھر کافرون کی فوج پڑی ہے اودھر سے راستہ بدلکر مکہ مین داخل ہو جاوین لیکن آپکا ناقہ بیٹھ گیا اور آگے نہ بڑھا تو آپ نے فرمایا کہ اس ناقہ مین سرکشی کی عادت نہین ہے ولیکن یہ حکم آلہی ہے اور آپ نے قصد کیا کہ اگر مکہ والے مجھسے ہدایت کا کوئی طریقہ درخواست کرینگے تو مین منظور کرونگا اور آپکو خبر مین پہونچین کہ اوباش قریش آمادۂ قتال ہین تو آپنے صحابہ سے بیعت لی کہ قتال سے منھ نہ موڑیں اور سب نے بیعت دی کہ ہم ہرگز منھ نہ موڑینگے اگرچہ سب مارے جاوین اسیکو بیعۃ الرضوان کہتے ہین اور بیعت کرنے والون کے حق مین جنت کی بشارت ثابت ہوتی ہے پھر لوگون نے بیچ مین سے مصالحہ چاہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے کہ لڑائی کی وجہ سے قریش کی حالت ابتر ہو گئی ہے اور وہ مٹے ہین اگر وہ چاہین تو مین منظور کرتا ہون کہ لڑائی موقوف کرون اور اوس عرصہ مین ہم لوگ دوسری قومون پر جہاد کرینگے بعد اوسکے اگر قریش کو سمجھ آجاوے تو ایمان لاوین ورنہ مدت صلح کے بعد لڑین بالآخر قریش نے اپنی درخواست بھیجی کہ آپ امسال عمرہ کا احرام کھول دیجیے کیونکہ عرب مین ہماری ہتک عزت ہوگی کہ ہمنے مجبور و مغلوب ہوکر آپکو مع اصحاب کے عمرہ ادا کرنے دیا اور سال آیندہ مین آپ تشریف لاوین ہم تین روز کے لیے مکہ خالی کرکے پہاڑون پر چلے جاوینگے چنانچہ صلح کے موافق آپ نے دوسرے سال پر قضا کرنا منظور کیا اور اس...

Marfat.com

مقام حدیبیہ مین قربانیان کرکے احرام سے باہر ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ و بعضے صحابہ رضی اللہ
آپ مدینہ کو روانہ ہوئے تو آپ نے حضرت عمرؓ کو آگاہ کیا کہ رات مجھپر ایک سورہ نازل ہوا کہ مجھے دنیا و مافیہا سے
انا فتحنا لک فتحا مبینا الخ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ صلح کیا فتح ہی آپ نے فرمایا کہ ہان اور روایت ہی کہ
درمیان مین ہرقل شاہ روم نے نجوم مین غور کیا تو بہت سست وغمناک تھا کہ فارس پر اوسکو جو فتح حاصل ہوئی
اور نجوم مین نظر آیا کہ شام مین ایسی قوم کی بادشاہت ہی جو ختنہ کرتے ہین یہ دیکھکر اوسکو فارس پر فتح کی خوشی جاتی رہی
ہوا کہ یہ قوم عرب ہی اور واضح ہو کہ توریت و انجیل مین حضرت خاتم النبیین کے بشارات مین سے یہ بھی آیا ہی کہ اسکا مولد
مدینہ ہی اور اسکی امت کی سلطنت ملک شام ہی فتدبر۔ اور عنقریب واضح ہو گا کہ آپ نے مشرکون سے کچھ دیکر یہ صلح نہین
کی حکمت اسمین عظیم تھی اور یہ قریش کے حق مین بھی عنایت تھی کہ اس طریقہ سے اونکو ہدایت دی کیونکہ جب تک آپ مکہ مین تھے تو
بھڑکے کہ قرآن مجید سننے کو ناپسند کرتے تھے جب آپ نے ہجرت کی اور لڑائیون مین وہ لوگ اللہ تعالے کی نصرت بجانب مسلمین دیکھی تو بجز
اگر اونکو کبھی غلبہ ہوا تو اپنے بتون کی طرف سے سمجھے حالانکہ مقابلہ مین مسلمانون کی تعداد سے بہت زیادہ آئے تھے پھر اوسکا بھی کوئی نتیجہ نہ تھا اور
فتوحات باوجود قلت و بے سامانی کے البتہ نصرت الٰہی کے سوائے کچھ نہین ہو سکتی تہین اور اگر کبھی مسلمانون کو کچھ شکستگی ہوئی تو اوسکا
حکمت الٰہیہ مین دوسرا تھا جو قرآن مین نازل فرمایا ہی لیکن مشرکین کو قرآن سننے سے نفرت تھی اب البتہ اونکے کان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالے
تھوڑا عذاب یکر اونکے جہنمی سرکش سب جہنم کو بھیجدیئے اور باقیونکو اوس سچائی و امانت کے بدلے قبول فرمایا اور وہ اسطرح کہ جب صلح
تو کافرون نے مسلمانون کی صحبت پائی اور جب اسلام کے عقائد اور قرآن کے اسرار توحید سے آگاہ ہوئے تو سمجھے کہ واقع
صریح انھین کو دی گئی اور اگر احد مین مشرکون کو کچھ غلبہ ہوا تو وہ اونکے لات و ہبل وغیرہ پتھرون کی طرف سے نہ تھا بلکہ مسلمانون کو اللہ
نے پہلے سے مطلع فرمایا تھا کہ فدیہ لیکر چھوڑ دوگے تو اسیقدر تم مین سے شہید ہونگے اور احد مین گھاٹی کے تیراندازون نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے سمجھنے غلط لگائے اور دنیاوی مال غنیمت کے لیئے گھاٹی خالی چھوڑ کر چلے آئے تب اونکو یہ ادب دیا گیا کہ
ایسا نہ کرین اور یہ کافرون کو غلبہ دینا منظور نہ تھا دلیل اسپر یہ ہی کہ کافرون نے باوجود کثرت بے شمار کے مسلمانون مین سے صرف
شہید کیئے جسقدر بدر کے روز انھون نے کفار مارے تھے اور مسلمانون نے بدر کے روز باوجود بہت قلت کے کافرون مین سے بہت
قید کیئے تھے جنکو فدیہ لیکر آخر چھوڑ دیا اور کافرون نے کسی جماعت کو قید نکیا غرضکہ صلح سے کافرون نے کان کھول کر قرآن سنا
بہت کثرت سے مسلمان ہو گئے پھر باقیون نے دو برس بھی گذرنے نہ دیئے کہ بدعہدی شروع کی اور اللہ تعالے نے مکہ فتح کروا
اوسکا بیان آتا ہی معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ تعالے نے بیان کیا کہ مین نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سال فتح مکہ مین (صلح حدیبیہ سے دو برس بعد) رفتار کی حالت مین اپنے ناقہ پر سورۃ الفتح تلاوت فرمائی
تلاوت مین ترجیع فرمائی تھی یعنی قرات کے مدات ۔ ا ۔ اا ۔۔ ااا اور معاویہ نے کہا کہ مجھے یہ ناگوار معلوم ہوتا ہی کہ لوگ
جمع ہو جاوینگے ورنہ مین قرات ترجیع کو نقل کرتا۔ اصحیحین وغیرہ اور اس سورۂ مبارک مین اسرار معارف و برکات و بہت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

...بِينًا ۝ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ

...فیصلہ تا معاف کرے تجکو اللہ جو آگے ہوے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے

...عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيزًا ۝

...اپنا احسان اور چلاوے تجکو سیدھی راہ اور مدد کرے تجکو اللہ زبردست مدد

...فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۔ ہمنے تجکو فتح ظاہر عطا فرمائی ف کیونکہ بندون سے جو افعال صادر ہوتے ہین سب کا
...اللہ تعالے ہی تو یہ فتح بھی اللہ تعالے ہی کے پیدا کرنے سے پیدا ہوئی بعض نے کہا کہ اس سے فتح خیبر مراد ہی کیونکہ صلح حدیبیہ سے
...ہو کر آپ نے ملک خیبر فتح کیا جس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو آسودگی حاصل ہوئی اور فقر و فاقہ سے چھوٹ گئے اور جہاد کا سامان
...زیادہ ہاتھ آیا اور اکثر اہل تفسیر نے کہا کہ فتح سے مراد صلح حدیبیہ ہی جو مشرکین قریش کے ہاتھ واقع ہوئی تھی۔ کما فی صحیح البخاری
...یہی قول اصح ہی چنانچہ آیندہ انشاء اللہ تعالے مفصل معلوم ہوگا زہری رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ جملہ فتوحات مین سے
صلح حدیبیہ سے بڑھکر کوئی فتح نہ تھی اسواسطے کہ اس صلح کی وجہ سے مشرکین مسلمانون کے ساتھ خلط ملط ہوگئے اور انھون نے
مسلمانون کی وعظ کو اچھی طرح سنا اور کلام مجید کے معانی اونسے سمجھے تو اونکے دلون مین اسلام کی خوبی سمائی پس چند ہی روز مین
...ت لوگ مسلمان ہو گئے اور جماعت اسلام قوی ہو گئی اور فتح خیبر کا بھی موقع ملا کیونکہ قریش کی طرف سے دغدغہ باقی نہ تھا اور فتح
خیبر سے لشکر آسودہ ہو گیا پس مجاہدین اسلام کا ایک لشکر مع ہتھیار و سامان کے مہیا ہو گیا شعبی رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ
صلح حدیبیہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کرامت حاصل ہوئی وہ کسی جہاد مین نہین ملی چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا لِيَغْفِرَ لَكَ
اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ تا کہ اللہ تعالے تیرے واسطے تیرے ذنوب ما تقدم و ما تاخر بخشدے ف
مجاہد و سفیان الثوری و ابن جریر سے واحدی وغیرہ نے نقل کیا کہ اسکے یہ معنے ہین کہ تیرے زمانۂ رسالت سے پہلے جو کچھ لغزش ہوا اور
رسالت کے بعد جو کچھ لغزش ہو سب اللہ تعالے نے بخش دی اور یہ بات کسی پیغمبر کے واسطے سوائے آپکے حاصل نہین ہوئی
چنانچہ آیندہ اسکی تفصیل انشاء اللہ تعالے بیان ہوگی پس اس صلح کے سفر مین ایک تو آپ کو یہ مغفرت حاصل ہوئی اور دوسرے
یہ کہ بیعۃ الرضوان حاصل ہوئی اور تیسرے یہ کہ ملک خیبر دیا گیا چہارم یہ کہ قربانیان اپنے محل پر پہونچ گئین اور اسی زمانہ مین اہل کتاب
رومیون کو فارس کے مجوسیون پر غلبہ حاصل ہو گیا زجاج نے کہا کہ فتح حدیبیہ مین بعضے معجزات عظیمہ ظاہر ہوئے چنانچہ جس کنوین پر
صحابہ رضی اللہ عنہم کا لشکر اترا تھا اوسکا پانی بالکل ٹوٹ گیا اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا تو آپ نے
دہن مبارک سے ایک کلی پانی اوسمین ڈال دیا پھر اوس کنوین مین برابر خوشگوار پانی ... رہا یہانتک کہ لشکر نے کوچ کیا
وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ ۔ اور اسواسطے کہ تجپر اپنی نعمت پوری فرماوے ف کہ تیرا دین سب پر غالب ہو جاوے
وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۔ اور تجکو اس سے راہ مستقیم کی ہدایت دے ف بیضاوی نے کہا
یعنے رسالت پہونچانے مین اور دین حق کے ارکان قائم کرنے مین ٹھیک راہ دکھلا دے۔ وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا
عَزِيزًا ۔ اور تجکو اللہ تعالے نصرت عزیز عطا فرماوے ف جسکی قوت کے بعد ذلت نہین اور یہ برکت آپکی امت مین
قیامت باقی رہیگی چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ میری امت مین سے ایک گروہ ہمیشہ غالب رہیگا اگر کوئی اونکی مدد نہ کرے

توبھی اونکا ضرر نہوگا (الصحیح) **شیخ ابن کثیر** کی تفسیر کا خلاصہ یہ ہی کہ یہ سورۃ فتح بیشک رسول اللہ
چھ ہجری کے ماہ ذی قعدہ مین صلح حدیبیہ سے بجانب مدینہ منورہ واپس ہوئے کیونکہ اوس سال آپ
قریب ڈیڑھ ہزار صحابہ کی جماعت سے احرام باندھکر قصد فرمایا تھا اور خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ ادا کرنے
تھا مگر مشرکین اپنی جاہلیت کے جوش مین آکر پہلے مانع ہوئے پھر صلح کی درخواست کی اور یہ بھی شرط کی
دوسرے سال تشریف لاوین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی درخواست قبول فرمائی باوجودیکہ
عمر بن الخطاب وغیرہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو ناگوار تھا چنانچہ آیندہ اوسکی تفصیل انشاء اللہ تعالے آویگی
کر کے احرام کھولنے کے بعد روانہ ہوئے تو اللہ تعالے نے اس صلح کے نتائج مین یہ سورۂ مبارک نازل فرمایا اور
اس سے قریش وعرب کے حق مین بہت بہتری ہوئی اور انجام کار مین فتح حاصل ہوئی چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ
کہ ای لوگو تم فتح مکہ کو فتح شمار کرتے ہو حالانکہ ہم لوگ یعنے صحابہ رضی اللہ عنہم صلح حدیبیہ کو فتح مبین شمار کرتے تھے
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم لوگ فتح مکہ کو فتح شمار کرتے ہو وہ بیشک فتح
حدیبیہ کے دن بیعۃ الرضوان واقع ہونے کو فتح شمار کرتے تھے اور اوس دن ہم لوگ ایک ہزار چار سو آدمی تھے اور حدیبیہ
جب ہم اوسپر اوترے تو پانی کے خرچ سے اوسمین ایک قطرہ نہ رہا جب یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ
کنارے بیٹھے پھر پانی منگواکر وضو کر کے ایک کلی اوسمین ڈالی اور دعا فرمائی پھر کچھ دیر نہین گذری تھی کہ پانی ابل آیا حتی کہ
جانوروں ولشکر کو سیراب خصت کیا (البخاری) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سفر مین تھے پھر مین نے تین بار آپ سے ایک بات پوچھی مگر آپ نے کچھ جواب نہ دیا تو مین نے اپنے جی مین کہا کہ ای ابن الخطاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے مین ہٹ کی اور آپ نے تجھے جواب نہ دیا پس مین خوفناک ہوکر اپنے اونٹ کو آگے
کہ ایسا نہو میرے حق مین کچھ عتاب نازل ہوا تنے مین مین نے ایک منادی کی آواز سنی جو مجھکو پکارتا تھا تو مین فوراً لوٹا
تھا کہ میرے حق مین کچھ عتاب نازل ہوا ہی جب مین آپکی خدمت مین آیا تو آپ نے مجھسے فرمایا کہ آج رات مجھپر ایک سورہ نازل ہوئی
ومافیہا سے زیادہ محبوب ہی انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتاخر (احمد والبخاری والترمذی والنسائی
مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے لوٹے تو نازل ہوا قولہ تعالے لیغفر لک اللہ ما تقدم
وما تاخر پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا کہ مجھپر آیت نازل ہوئی جو مجھکو دنیا ومافیہا سے زیادہ محبوب ہی
آیت تلاوت فرمائی تو آپ کے اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نعمت خوشگوار آپ کو مبارک ہو اللہ تعالے نے آپکی شان
فرما دیا اب ہمارے واسطے کیا ہوگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا قولہ تعالے لیدخل المومنین والمومنات جنات تجری
الانہار تا قولہ تعالے فوزاً عظیما (بخاری ومسلم واحمد) مجمع بن جاریۃ الانصاری رضی اللہ عنہ جو منجملہ حفاظ قرآن
جب ہم لوگ حدیبیہ سے لوٹے تو ایک رات اتفاق ہوا کہ لوگ اپنے اونٹ بھگاتے تھے یہ دیکھکر بعض نے
ہی اور لوگون مین کیسی ہل چل ہی اونھون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی ہوتی ہی تو ہم بھی لوگون کے
چلے پس ہمنے پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کراع الغمیم کے پاس اپنی سواری پر کھڑے ہین جب آپ کے گرد

ساتھ یہ سورہ اونکو سنایا پس آپ کے اصحاب مین سے ایک نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا یہ فتح ہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہان قسم اوس ذات کی جسکے قبضہ مین محمد کی جان ہی کہ یہ بعین فتح ہی پھر آپ نے خیبر کو اونہین لوگون پر تقسیم کیا جو حدیبیہ مین حاضر
تھے اونکے ساتھ کسیکو نہین ملایا پس آپ نے خیبر کے اٹھارہ حصہ کیے اور لشکر کی جماعت ایک ہزار پانچ سو تھی جن مین تین سو سوار تھے
پس آپ نے سوار کو دو حصے اور پیدل کو ایک حصہ دیا (احمد و ابوداؤد) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب ہم لوگ حدیبیہ سے
رسول کے موافق رات کو روانہ ہوے تو صبح ہوتے پڑاؤ پر اترکر سو گئے مگر کسیکی آنکھ نہ کھلی الا اوسوقت کہ آفتاب نکل آیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بھی سو گئے پس ہم لوگ خوفناک ہوے اور آپسمین کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جگاؤ اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے
اور ہم لوگون کو گھبراہٹ سے تسکین فرمائی کہ بے اختیاری سو جانے مین گناہ نہین ہی (مسلم) پھر فرمایا کہ جس طرح تم لوگ عمل کرتے تھے
اوسیطرح کرو یعنے وضو کرکے نماز پڑھو اور جو شخص سو جائے یا بھول جائے وہ یون ہی کریگا ابن مسعود رض نے کہا کہ وہان ناقہ رسول اللہ صلعم
گم ہو گیا اور ہم لوگ اوسکی تلاش مین نکلے تو ہم نے پایا کہ اوسکی مہار ایک درخت سے اٹک گئی ہی پس مین اوسکو آپکے پاس لایا تو آپ
اوسپر سوار ہو گئے پھر ہم لوگ چلے جاتے تھے کہ ناگاہ آپ پر وحی آئی اور جب وحی آتی تھی تو آپ پر بہت سختی ہوتی تھی (یعنے مثل مردہ کے
حالت ہو جاتی اور سخت جاڑے مین آپکی پیشانی مبارک سے فصد کی طرح پسینا جاری ہوتا تھا (البخاری) پھر جب وحی مرتفع ہوئی تو
آپ نے ہمکو سنایا۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا (احمد و ابوداؤد والنسائی و ابن جریر) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نماز تہجد مین یہانتک قیام فرماتے کہ آپکے قدم مبارک شق ہو گئے تھے تو آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ آپکے واسطے
تو اللہ تعالےٰ نے ما تقدم وما تاخر سب بخش دیا (پھر آپ کیون اسقدر مشقت اوٹھاتے ہین) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر کیا مین
بندہ شکرگذار نہ ہون (الصحاح) یعنے جیسے اللہ تعالےٰ نے مجھپر یہ انعام کیا ہی ویسے ہی اوسکا شکر یہ ہی کہ مین کمال طاعت مین کوشش
کرون اور اسیکے مثل حدیث ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بروایت صحیح مسلم اور حدیث انس رضی اللہ عنہ سے بروایت ابن ابی حاتم
مروی ہی شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ صلح حدیبیہ سے ایمان کی فتوح بہت حاصل ہوئی اور آپسمین مومنین و مشرکین مل گئے جس سے مومنونکو
کفار کے حق مین نصیحت کا موقع ملا اور علم قرآن پھیل گیا اور اوس سے مشرکون کو سمجھ حاصل ہوئی تو بہت لوگ ایمان لائے اور اللہ عزوجل
نے خیر کثیر نازل فرمائی از انجملہ قولہ تعالےٰ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر اور یہ کرامت صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے
خاص ہی اسمین کسی فرد بشر کو آپ کے ساتھ شرکت نہین ہی اور اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت و شرافت تمام اولین
آخرین پر ثابت ہی مترجم کہتا ہی کہ علماے ربانی اس آیت قدسی سے آنحضرت صلعم کی کمال شرافت سمجھتے ہین اور اہل ضلالت و جہالت سے
عجیب ہی کہ اونکو سمجھ نہین ہی چنانچہ بکثرت مشرکین و معاندین اس سے نکالتے ہین کہ ذنب کے معنے گناہ ہین تو لازم آیا کہ انبیا علیہم السلام
سے گناہ صادر ہوتے ہین مترجم کہتا ہی کہ اون جاہلون کو اپنی سمجھ پر رونا چاہیے اور جو سمجھتے ہین وہ محض باطل ہی اور اسکا بیان یہ ہی
کہ ذنب ہر ایسے خیال و خطرے و قول و فعل کو کہتے ہین جو اوس شخص کی شان کے لائق نہ ہو اور یہ امر بلحاظ ہر شخص کے مختلف ہوتا ہی اور اوسکی
مثال یہ ہی کہ مثلاً راستہ مین چلتے ہوے کوئی چیز کھانا اگر کسی شخص عامی سے سرزد ہو تو ایسا گناہ نہین ہی جسپر وہ آخرت مین عذاب کیا جاوے
یا اوسپر عتاب بھی ہوگا کیونکہ یہ مباح فعل ہی اور اولیٰ یہ ہی کہ ایسا نہ کرے اور اگر کرے تو کچھ مضائقہ نہین ہی لیکن اگر کسی عالم و پیشوائے
ملت و خلیفہ وقت و سلطان نے ایسا فعل کیا تو یہ اوسکی شان کے لائق نہین ہی تو اوسکے حق مین اس حرکت کو ذنب یعنے گناہ قرار دینگے

Marfat.com

ولیکن یہان گناہ کے یہ معنے نہین ہین کہ جسپر عذاب یا عتاب کیا جاوے جیسے چوری یا بدکاری
وغیرہ ہوتی ہی کیونکہ یہ گناہ جنپر عذاب جہنم رکھا گیا ہی یہ ایسے گناہ ہین جو شرک و کفر کی حد مین داخل ہین اور شخص یہان
ایسے افعال کا مرتکب ہو تو گویا اوسنے حد کفر مین اپنا قدم پیچھے ہٹایا اور ان افعال کا مرتکب ہوا ولیکن جب
ہوگا اگرچہ اوسنے یہ کام وہی کیا جو کفر کی حد مین داخل ہی پھر یہان جب ٹھیک ہو جاتا ہی تو بندہ درجۂ صالحین مین ترقی کرتا ہی
ہونا محال ہی جو حد کفر مین داخل ہین کیونکہ اگر چوری و شراب خواری وغیرہ اوس سے سرزد ہو تو وہ درجۂ صالحین پر نہ ہوگا اور جب
فرض کرتے ہین تو اوس سے کاذبین کے افعال سرزد ہونا محال ہی بلکہ اوس سے وہ افعال سرزد ہونگے جو صالحین سے سرزد ہونے
کی عظمت و توحید کا ادب لحاظ رکھیگا لیکن اللہ تعالے کی شان عظمت تو بے انتہا ہی پھر بندۂ صالح بھی اپنے درجہ کے لائق ادب
اوسنے ترقی کی اور درجۂ شہدا پر پہونچا تو یہان معرفت توحید کا اعلی مرتبہ ہی اور اوسکے لائق ادب کا بھی اعلی طریقہ
وہ اپنے اعلی طریقہ کے ادب مین قصور کرے اور وہ طریقہ ادب لحاظ رکھے جو صالحین لحاظ رکھتے ہین تو شہید کے حق مین یہ بے ادبی
ہوگا اور جب درجۂ شہید سے اوسنے ترقی کی اور درجۂ صدیقین پر پہونچا تو یہان اگر درجۂ شہید کا ادب رکھے تو یہ اوسکے حق
شمار ہوگا۔ پھر اوس سے اعلی درجۂ نبوت ہی پھر اگر ابتداے درجہ کا پیغمبر ہوا اور وہ اپنے درجہ کے ادب مین قصور کرے تو کمتر
ادب لحاظ رکھیگا حالانکہ صدیقین خود جنت کے اعلی درجہ مین ہین تو یہ ذنب وہ نہین ہی جو عوام الناس کے دماغ مین سمایا ہی کہ ادنی
یا عذاب ہوتا ہی اور سوال یہی ہی کہ عامی جاہل نے جسکو ذنب و گناہ تصور کیا ہی وہ کسی پیغمبر سے سرزد ہو سکتا ہی یا نہین
ہو گیا کہ ہرگز ممکن نہین ہی بلکہ پیغمبری تو اعلی درجہ ہی وہ صدیقین سے ممکن نہین ہی بلکہ شہدا سے ممکن نہین بلکہ صالحین سے
ہان صالحین مین سے سب سے کمتر درجہ مین جو مومن ہی اوس سے البتہ سرزد ہو سکتا ہی اب اسقدر صاف سمجھانے کے بعد بھی اگر
نہ سمجھے تو وہ جہنمی بدون سزاے جہنم کے اپنے پیشوا ابلیس احمق کی راہ نہین چھوڑیگا یعنے حق بات نہ مانیگا اور نہ وہ سمجھیگا
جنکو اللہ عزوجل نے عقل عطا فرمائی ہی وہ اس مقام پر غور کرین کہ اس آیت قدسی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ کیا
ثابت ہوتا ہی اور اوسکے واسطے حدیث شفاعت پر غور کرنا چاہیے جسمین ہر ایک پیغمبر نفسی نفسی کہکر اپنے ذنب کا عذر پیش کریگا
آدم علیہ السلام نے شیطان سے دھوکا کھایا حالانکہ ہم لوگ دن مین ہزارون مرتبہ شیطان سے دھوکا کھاتے اور ہمپر
مواخذہ نہین ہوتا اور حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے بزرگ شان کی وجہ سے یہ خوف ہی کہ شاید اللہ سبحانہ تعالے آج کے
روز جبکہ غضب کا پورا ظہور ہو رہا ہی کہین مواخذہ نہ فرماوے اسی طرح موسی علیہ السلام نے قبطی ظالم کو مار ڈالا تھا اوسکا
تو خوف کرینگے کہ شاید مواخذہ نہ ہو اسی طرح کل انبیا علیہم السلام کو خطرہ ہوگا کیونکہ حق سبحانہ تعالے نے کسیکے واسطے
ظہور نہین کیا ہی سواے حضرت سید الانبیا خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ حضرت ارحم الراحمین جل جلالہ نے آپکے
اسیواسطے آپ شفاعت کے لیے کھڑے ہو جاوینگے پس غور کرو کہ یہ کس قدر اعلی مرتبہ ہی اور اس آیت قدسی کی شان تو اعلی
درجہ انتہا رحمت ہی پس حق سبحانہ تعالے نے جس طرح اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کا خطاب عطا
کمال رحمت کو بھی پورا کر دیا والحمد للہ رب العالمین ف ۲ فی اشارات العرائس قولہ تعالی۔ انا فتحنا لک
ما تقدم من ذنبک وما تاخر۔ واضح ہو کہ فتح کے معنے ہین کھولنا و کشایش دینا اور یہ استعارہ ہی کے اعتقاد

Marfat.com

یہ دو قسمین ہین اول وہ کہ جو محسوسات ظاہری ہون جیسے لڑائی فتح ہونا دار الحرب فتح ہونا و مانند اوسکے
دوم جو انسان کی ذات مین فتوحات ہون جیسے ہدایت کے لیے آنکھین کھولدین و کان کھول دیے پھر ظاہری فتوحات کا بیان
تو یہ بیان ہوچکا ہی کہ اللہ تعالے نے آپ کے واسطے خیبر و مکہ وغیرہ ملک فتح کر دیے جہان کافرون کا قبضہ تھا بلکہ آپکی خلافت مین صحابہ
رضی اللہ عنہم پر بھی روم و شام وغیرہ بہت سے ملک فتح کر دیے اور فتح دوم یعنے فتوح ہدایت تو اوسکو اہل اشارات نے بیان کیا ہی
چنانچہ شیخ رح نے لکھا کہ اس آیت مین اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کرامات عظیمہ انعام فرمائین اور اونمین ایک
امر عجیب ظاہر ہوا کہ ظہور ازل کے ابواب جملہ مخلوقات پر مسدود تھے مگر سلسلہ نبوت اونکا انکشاف ہوا لیکن اس انکشاف مین یہ کمال
نہ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے عطا ہوا بلکہ فتح تھا اور یہان فتح مبین ہی علاوہ اوسکے حق سبحانہ تعالے نے جمیع ابواب کو
مفتوح فرمایا پس دیدار نصیب فرمایا جو مخلوقات کی عقل و قیاس سے باہر ہی اور سماع کو کشادہ فرمایا کہ بلا واسطہ کلام الٰہی سنایا
اسیطرح باب قلب و روح کو مفتوح فرماکر معرفت ذات قدس عطا کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک مین بال بال کھولکے
انوار توحید و تحقیق سے آپ نے جمیع عیون ذات سے دیدار پایا اور یہ نور برکت آپ کے بشرہ سے بالکل ظاہر تھا حتی کہ صحابہ رضی اللہ
عنہم کو اس ذریعہ سے جو دیدار نصیب ہوا وہ غوث و قطب کو تمام عمر کی محنت مین بھی حاصل نہین ہوسکتا ہی کیونکہ اول تو جمیع
ابواب سے ظہور نہوگا اور جس جہت سے ظہور ہوا اوسکا مظہر یہ ذات پاک یعنے ذات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہو گی کیونکہ آپ تو وفات
فرما چکے اور یہان سے ہر مومن عاقل قیاس کر سکتا ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے جو کمال حاصل
ہوتا تھا وہ بعد اوسکے لاکھون و کرورون برس کی عبادت سے بلکہ شب روز چلہ کشی سے بھی کسیطرح حاصل نہین ہوسکتا ہی ولیکن یہ
سمجھ لینا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا ہو یعنے اللہ تعالے نے اوس شخص کی آنکھین کھول دی ہون تاکہ
وہ دیکھ سکے اور کان کھول دیے ہون تاکہ وہ آپ کا کلام سن سکے کیونکہ بدون اسکے آپ کا دیدار ہی حاصل نہوگا اور خالی ان آنکھون سے
دیکھنا جن سے دور کی محسوس چیز نظر نہین آتی ہی اور پاس سے جادوگر کا تماشہ نہین دکھلائی دیتا ہی بلکہ ہیرے و کانچ مین بہت لوگون کو
فرق نہین سوجھتا ہی تو ایسے لوگون کا کچھ اعتبار نہین ہی جنکی یہی آنکھین و یہی کان ہون جنپر شیطانی مہر لگی ہی کیونکہ اللہ تعالے نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تجلیات کے پردہ مین رکھا تھا تو جن کافرون کے حق مین فرمایا ہی۔ لا یکلمہم اللہ ولا ینظر الیہم الآیہ
تو یہان بھی اونکو کلام رسول اللہ جو تجلی کلام الٰہی سبحانہ تعالے تھا نہین سنائی دیتا تھا پس خلاصہ یہ نکلا کہ کافرون و مشرکون و منافقون کو
اللہ تعالے نے دیکھنے کی آنکھ نہین دی تو اونھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا اور اللہ تعالے نے اونکو کان نہین دیے
تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہین سنتے تھے اور مومنون کے قلب کان و آنکھ سے پردہ اوٹھا دیا گیا تھا پس اونکو تجلیات حق سبحانہ تعالے
نظر آتی تھین اور دلیل یہ ہی کہ اللہ تعالے نے کفار کے حق مین فرمایا۔ ترٰہم ینظرون الیک وہم لا یبصرون۔ یعنے تو اون لوگون کو دیکھتا ہی کہ
تیری طرف آنکھین پھاڑے دیکھتے حالانکہ تجکو نہین دیکھ سکتے اگر کہا جاوے کہ اہل تفسیر نے بیان کیا کہ یہ بتون کی مذمت ہی جنکو کفار پوجتے تھے اور
اونکی آنکھین بنائی تھین گویا وہ ہماری طرف دیکھ رہا ہی مگر اوسکو نظر کچھ بھی نہین آتا تھا پھر تمنے یہان کافرون کے حق مین کیونکر لیا جواب
یہ ہی کہ ترٰہم مین ضمیر عقلاء موجود ہی یعنے تو اون لوگون کو دیکھتا ہی کہ وہ تیری طرف آنکھین پھاڑے ہین الخ تو اوس سے مراد خود مشرکین
ہین جیسا کہ بعض اہل تفسیر نے بیان کیا ہی کیونکہ اگر بت مقصود ہوتے تو ترٰہم کی جگہ ترٰہن یا ترٰہا ہوتا بلکہ مترجم کے نزدیک تحقیق جواب

Marfat.com

یہ ہی کہ سننے و دیکھنے وغیرہ کی نعمتین دو طرح پر ہین ایک یہ کہ چند روزہ زندگی کے لیے جسمی مصلحات نظر آوین
دوم یہ کہ بروجہ کمال ہون جس سے آیات حق نظر آوین پس کافرون مین قسم اول موجود ہی جیسے سمع و بصر وغیرہ
کافرون کو ان حواس کی قوت سے کوئی فخر نہین ہی اور غایت یہ کہ انسان مین چند حواس کا مجموعہ کہ دیگر حیوانات
موجود نہین ہی اور اسکی وجہ یہ ہی کہ ہر جاندار کو اپنا جسم پالنے کے لائق حواس دیے ہین اور انسان کی پرورش کے لیے جا
لینا چاہیے لہذا انسان مین بعض حواس ایسے زائد ہین جنکے ذریعہ سے وہ دوسرے جانورون کو اپنے قبضہ مین لا سکتا
حواس کی وجہ سے آدمی کو جانورون سے امتیاز نہین ہی سواے اوسکے کہ کسی قدر کمی بیشی ہو ہان عقل کی وجہ سے امتیاز ہی اور
حاصل ہوتی ہی جب اللہ تعالے مہر کھول دیتا ہی اور پردہ توڑ دیتا ہی تو اوسوقت وہ اپنے مانند مخلوقات کو چھوڑ کر اپنے خالق
عبادت کرتا ہی اور اگر یہ عقل نہین کھلتی ہی تو آدمی جانور سے بھی بدتر ہوتا ہی کیونکہ وہ اپنے سے کمتر مخلوق کو اپنا معبود بناتا ہی
نے جاندار کو چھوڑ کر پتھر کو اپنا معبود بنالیا ہی اور تم خوب جانتے و اقرار کرتے ہو کہ پتھر کو دیکھنے سننے کی فضیلت نہین حاصل
کافرون کے معبود مین یہ کمال نہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تجلیات حق عزوجل دیکھین تو بھلا اون کافرون کو یہ لیاقت کہ
حاصل ہوگی پس اگر تراہم ینظرون مین بتون ہی کی جانب ضمیر پائی جاوے اور یہ معنے ہون کہ بتون کو رسول اللہ سے انوار تجلی
آتے ہین اگرچہ وہ صورت مین آنکھین پھاڑے ہون تو بتون کی عبادت کرنے والے کافرون و مشرکون کو بدرجہ اولی یہ بات
نہ ہوگی کیونکہ عبادت کرنے والا تو اپنے معبود سے کچھ نسبت ہی نہین رکھتا ہی پس خلاصہ یہ نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات
مین فتح مبین بروجہ کمال تھی حتی کہ آپ کے بشرہ مبارک بلکہ بال بال سے ظہور تجلی ذو الجلال تھا ولیکن اس تجلی کو وہی دیکھ سکے
جسکی آنکھ اللہ تعالے نے کھول دی تھی تو کفار و مشرکین اوس سے محروم رہے اور مومنون کو اللہ تعالے نے یہ کرامت عطا فرمائی
لکھا کہ اوسی فتح مبین سے آپ کے گناہ اول و آخر کی بخشش ہی اور نکتہ یہ ہی کہ گناہ اول یہ کہ نور نعل سے نور صفت تک کے کیونکہ
مین حدوث سے ساحت ازل مین آئے مگر ازلیت کے حقوق پورے طور پر ادا نہین ہو سکتے ہین اسلیے کہ قدیم کا حق کسی حادث
ادا ہونا ممکن نہین ہی لہذا جب حقوق ربوبیت بروجہ کمال ادا ہونے مین قصور ہوا تو یہ گناہ اول ہی اور رہا گناہ آخر تو اوسکا بیان
یہ ہی کہ دریاے ربوبیت مین غوطہ مار کر خطاب ازلیت کے ساتھ مدارج عبودیت پر توقف کیا حالانکہ شرط وحق یہ تھا کہ رسوم سے بالکل
خارج ہو جاوے لیکن یہ غیر ممکن ہی پس اللہ تعالے نے اوس فتح مبین سے ذنب اول و ذنب آخر دونون بخش دیے اور محض اتصاف کے
رکاب قدم مین سیر ربوبیت کے ساتھ پہونچا کر توحید مین کامل کیا لہذا فرمایا ویتم نعمته علیک ویهدیک صراطا مستقیما پس یہ توحید کمال
ہدایت ہی اور راہ با نوار تجلی و قرب ہی یہی ہدایت الصراط المستقیم ہی یہ راہ حق کے واسطے ہی اور خلق کے واسطے نہین ہی اسواسطے کہ حق کی
راہ حدوث مین غیر ممکن ہی یعنے یہ اوصاف ربوبیت بر سبیل حدوث نہین چل سکتے ہین تو یہ راہ ضرور راہ حق ہی یہ حدوث
کو مجال نہین کہ راہ قدیم مین سالک ہو کیونکہ ساحت کبریائی ازل ہر حدوث سے پاک ہی پس اللہ تعالے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس راہ کے سرے پر کھڑا کیا اور آپ نہین جانتے تھے کہ کیونکر جاوین پس حق تعالے نے ظہور انوار تجلیات سے ہدایت فرما کر منزل کمال
کما قال تعالے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الآیہ لیکن تجلیہ و صداقت کی تاب لانا
باہر ہی لہذا حق سے حق کی جانب فریاد کی کما فی الحدیث اعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک پس اللہ تعالے نے

Marfat.com

[illegible] شیخ ابن عطا رح نے کہا کہ اللہ تعالے نے اس آیت مین اپنے رسول کے واسطے متعدد نعمتین
[illegible] ہے دوم مغفرت اور وہ نشان محبت ہے سوم تمام نعمت اور وہ اختصاص کی علامت
[illegible] حق محقق ہو یعنے باطل کا نشان بھی نہین رہا اقول یستبر الیہ قولہ تعالے قل جاء الحق وزہق الباطل الآیہ
[illegible] ہے اور جاننا چاہیے کہ مغفرت کا اثر یہ ہے کہ عیوب حدوث سے پاک کر دیا اور تمام نعمت یہ ہے
[illegible] مترجم کہتا ہے یعنے نبوت کے مراتب مین سے سب سے اعلی منزلت پر پہونچایا اور ہدایت سے مقصود
[illegible] عروج بحق سبحانہ تعالے بالکلیہ حاصل ہوا اور اسکے باوجود حق سے دیدار کل حاصل ہو یعنے مشاہدہ توحید مین
[illegible] حاصل ہو شیخ واسطی رح نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے قوت توحید عطا فرما کر معراج مشاہدہ
مین فتح مبین عطا فرمائی یعنے آنکھ کھولدی جس سے دیدار حاصل ہوا اور فہم خطاب کے واسطے کان کھول دیے شیخ ابن عطا رح نے
کہا کہ انبیا علیہم السلام سے جو ذنوب وگناہ سرزد ہوے اونکو اللہ تعالے نے ندا فرمائی کہ یہ کیون کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ذنوب کو پوشیدہ کرکے بخش دیا مترجم کہتا ہے کہ ذنوب وگناہ کا استعمال ہم لوگون کی عرف و زبان مین ایسے معنے مین ہو گیا ہے جسکا تحقق
انبیا علیہم السلام کی شان مین غیر ممکن ہے چنانچہ سابق مین اوسکا بیان ہو چکا اور یہی شیخ رح کی عبارت مین بھی مقصود ہے شیخ ابویزید رح نے
کہا کہ صراط مستقیم سے شب معراج کی راہ مراد ہے جہان جبرئیل علیہ السلام پیچھے رہگئے تھے ابن عطا رح نے کہا کہ جب آپ سدرۃ المنتہی پر
پہونچے تو جبرئیل علیہ السلام ٹھہر گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے کہا کہ تم یہان کہان مجکو تنہا چھوڑتے ہو گویا جبرئیل کی جانب
[illegible] ہوا تو اللہ تعالے نے اس گناہ پر عتاب فرمایا اور بخش دیا بقولہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر۔ اور کہا کہ راہ مستقیم کیواسطے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہادی کر دیا کہ جس نے آپکو پیشوا بنایا وہ پہونچا اور جسنے آپکی اقتدا نہ کی وہ گمراہ ہو گیا (ملخص العرائس) شیخ
ابن العربی رحمہ اللہ نے اپنے اشارات مین لکھا کہ قولہ تعالے۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے فتوح تین
قسم ہین یعنے معارف قلبی کے فتوح درجہ بدرجہ تین طور پر واقع ہوے ہین اول فتح قریب چنانچہ قولہ تعالے۔ فجعل من دون ذلک فتحا قریبا۔ سے
[illegible] ہے اور فتح قریب یہ ہے کہ مقام نفس سے عروج ہو کر باب قلب کھول دیا جاوے اور اسکی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ قلب مین غیبی
[illegible] یقینی انوار حاصل ہوتے ہین اور یہ فتح مخصوص بشان نبوت نہین ہوتی ہے بلکہ اکثر مومنین اس قرب مین شریک ہوتے
[illegible] تعالے۔ واخری تحبونہا نصر من اللہ وفتح قریب۔ سے یہ اشارہ ظاہر ہے یعنے اس فتح قریب مین مومنون کو بھی خطاب
[illegible] تعالے۔ فانزل السکینۃ علیہم واثابہم فتحا قریبا۔ مین بھی اس جانب اشارہ ہے اور اس فتح کے ساتھ لازم ہوتا ہے کہ انوار
[illegible] سے بشارت حاصل ہو اور تجلیات صفاتیہ سے عزت حاصل ہو اور معارف یقینیہ وحقائق قدسیہ کرامت ہون اور یہی مغانم کثیرہ
ہین دوم فتح مبین ہے یعنے قلب سے ترقی ہو کر مقام روح تک پہونچے کہ انوار روح ظاہر ہون اور اس مرتبہ پر نفس بھی ترقی کرکے مقام
[illegible] جاتا ہے اور نفس کے عیوب وتاریکیان جو اوسکے ذاتی لوازم ہین روپوش ہو جاتی ہین اور اوسپر انوار قلبیہ طاری ہوتے ہین
[illegible] مضمحل ہو جاتا ہے اسیواسطے فرمایا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک۔ پس گناہ متقدمہ سے وہی عوارض نفس مراد ہین
[illegible] ہین اور اونکا مغفور یعنے مستور ہونا اسی طور پر ہوتا ہے کہ اوس غلاف پر انوار قلبیہ طاری ہو جاتے ہین مگر در حقیقت
[illegible] باطن مین وہی نفس کی ہیئات ہین اور لباس نوری کی وجہ سے اونکی حالت مخفی ہے بلکہ طرح طرح کے رنگ

بدلکر وہ میدان عبودیت مین ظاہر ہوتی ہے اور اللہ تعالے نے اوس سے بھی مغفور فرمایا لیعد اللہ تعالے [illegible]
یہان نفس واوسکے ذاتی عیوب مراد ہین جس سے خالی ہونا غیر ممکن ہے کیونکہ وہ ہر بشر کا وجود ہے لیکن [illegible]
کے معنے بلا اعلاف یہ ہین کہ مستور فرماتا ہے پس ما تقدم کا مستور کرنا اسطرح ہے کہ ابتداے پیدایش [illegible]
کو قلب کا نور ظاہر کرکے مستور کردیا کیونکہ جب نور قلب ان بدہیئتون پر پڑا تو اونکا عیب چھپ گیا [illegible]
ما تاخر ہین پس مقام روح کا نور کھول دینے سے یہ بھی مٹ جاتے ہین اور بغیر نور روحی کے فقط فتح [illegible]
نہین مٹتے ہین بلکہ ذنوب ما تقدم البتہ مٹ جاتے ہین یعنے وہ قبایح نفس جو ابتداے ایجاد [illegible]
ہین اور اسکا بھید یہ ہے کہ جب تک روح کی جانب مفتوح نہ ہو تب تک قلب کو کمال حاصل نہین ہوتا [illegible]
قلب پر اوسکے انوار ظاہر ہوے تو اوسوقت قلب مین البتہ خوبیون کی ایک تلوین حاصل ہوتی ہے اور [illegible]
ہے پس ابتدا مین انسان کا نفس طرح طرح کے رنگ بدلتا ہے اور آدمی اوسکے دام فریب سے کسی طرح نہین بچ سکتا ہے [illegible]
جان سمجھتا ہے اور اپنی جان کا مارنا ہر شخص کو ناگوار ہے ولیکن جسکو اللہ تعالے نے ہدایت دی وہ اوس بھید کو سمجھا اور [illegible]
اور ہدایت آلہی کی راہ پر لگایا یہانتک کہ قلب کا دروازہ کھلا تو اوسکے نور سے نفس جو طرح طرح کے رنگ بدلتا تھا [illegible]
ابھی نور قلب مین اتنی قوت نہین ہے کہ اوسکو بالکل مٹا دے تو یہ رنگیلا نفس اب نور کے لباس مین طرح طرح کے رنگ [illegible]
عابد کے سامنے غازی کے لباس مین ظاہر ہوگا تاکہ وہ گوشۂ عبادت چھوڑکر جہاد کی فکر مین گھوڑا او ہتھیار خریدتا پھرے [illegible]
وہ عبادت سے محروم ہوجائیگا آیندہ معلوم نہین کہ جہاد نصیب ہو کہ نہو اور معرفت کی راہ سے اوسکے واسطے صدق [illegible]
چاہیے تھی یعنے جہاد کے واسطے سچی نیت رکھنا او راپنے خرچ مین سے تھوڑا تھوڑا جمع کرنا تاکہ جسوقت اللہ تعالے [illegible]
اوسوقت اوسکو جہاد کا سامان میسر آتا ورنہ اپنی عبادت سے محروم نہ ہوتا پس اس لباس نورانی مین اوسکے نفس نے [illegible]
لباس مین آیا کہ غازی بنو بخلاف اسکے ابتدا مین وشہوات کے لباس مین رنگ بدلتا ہے کبھی اوسکو حوروں کی [illegible]
عیارون کی طرف لاتا ہے اور کبھی عیاشون کے مزے دکھلاتا ہے غرضکہ ہر نفس جسکو جس لائق پاتا ہے انھین شہوات [illegible]
ہے اور آدمی اوسکے تابع ہوکر گمراہی مین پڑجاتا ہے پھر جب اللہ تعالے کی ہدایت سے وہ ایمان لایا اور اوسنے [illegible]
قلب مفتوح ہوا تو نور قلب سے وہ لباس فسق وفجور مخفی ومستور ہوگیا مگر اب نور کے لباس مین کبھی عالم کی [illegible]
صورت اور کبھی غازی بنکر غرضکہ نیک ہیئت مین اوسکو ابھارتا ہے اور یہ آخری گناہ ابھی تک نہین مٹا [illegible]
رہا یہانتک باب روح مفتوح ہوا تو اوسکے نور سے قلب کو کمال وتقویت حاصل ہوتی ہے اور اب یہ آخری [illegible]
اب تیسری قسم فتوح کا نام فتح مطلق ہے جسکا اشارہ قولہ تعالے اذا جاء نصر اللہ والفتح مین آیا ہے اور [illegible]
ظہور احدیت سے باب وحدت کھلنے سے ہوتا ہے مترجم کہتا ہے کہ اگر بندہ فتح روحی کے بعد [illegible]
تو اوسکی موت تھی اوسکے واسطے فنا رمطلق ہوجاتی ہے یعنے اپنی موت سے ضرور فنا [illegible]
نصر اللہ والفتح کی تفسیر مین حضرت عمرؓ وابن عباسؓ وغیرہ سے صحیح ہوا کہ یہ سورہ آنحضرت صلی اللہ [illegible]
صحاح کے متعدد روایات سے ثابت ہوا کہ جب یہ سورہ نازل ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] قیاس کرسکتا ہو کہ یہ بات کس قدر مرغوب و محبوب نعمت ہو کہ اس سے یہ منزلت رفیع حاصل ہوتی
ہے چار امور مترتب ہوتے ہیں اول مغفرت مذکورہ و دوم اتمام نعمت صفاتیہ و مشاہدات جمالیہ و جلالیہ
[illegible] القلب سوم ہدایت بوحدت ذاتیہ اسطرح کہ حجاب نوریہ سیر فی الصفات مین طی کر جاوے حتی کہ (بین) باقی نہ رہے
[illegible] بعد جہارم کے تو وجود حقانی نصیب ہوتا ہی سبحان اللہ و بحمدہ و ہو العلیم الحکیم۔ پھر اللہ تعالے نے مومنون پر
انعامات بیان فرمائے بقولہ تعالے

ھُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ
وہی ہے جسنے اتاری چین دل مین ایمان والون کے کہ اور بڑھے اونکو ایمان اپنے ایمان کے ساتھ
وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ لِّيُدْخِلَ
اور اللہ کے لشکر آسمانون کے اور زمین کے اور اللہ ہی خبردار حکمت والا تا پونچاوے
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ
ایمان والے مردون کو اور عورتون کو باغون مین نیچے بہتی اونکے نہرین سدا رہین اون مین اور اوتارے
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ
اوپر سے اونکی برائیان اور یہ اللہ کے ہان ہے بڑی مراد ملنی اور تا عذاب کرے دغاباز مردون کو
وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ
اور عورتون کو اور شرک والے مردون کو اور عورتون کو جو اٹکلتے ہین اللہ پر بری اٹکلین اونہی پر پڑے
دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ
پھیر مصیبت کا اور غصے ہوا اللہ اونپر اور اونکو پھٹکارا اور رکھا اونکے واسطے دوزخ اور
مَصِيْرًا ۝ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝
بری جگہ پونچے اور اللہ کے ہین لشکر آسمانون اور زمین کے اور ہے اللہ زبردست حکمت والا

سکینہ طمانیت و تسکین یعنی رحمت اور یہ دولون قول ابن عباس رض سے منقول ہین اور قتادہ رح نے فرمایا کہ سکینہ بمعنے وقار ہین اس
[illegible] اللہ تعالے نے اپنا فضل و احسان ظاہر فرمایا بقولہ تعالے۔ ھُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وہی ہے جسنے مومنون کے دلون مین سکینہ اتاری ف یعنے اللہ تعالے ہی جامع کمال ہر و صفات
[illegible] ہین جسنے اپنی قدرت سے مومنون کے دلون مین سکینہ نازل فرمائی یعنے اونکو سکون و طمانینت
[illegible] کچھ سبکی و اضطراب ظاہر نہین ہوا مترجم کہتا ہی کہ بات یہ تھی کہ صحابہ رضی اللہ
[illegible] زیادہ تھی خانہ کعبہ کا عمرہ یعنے حج اصغر ادا کرنے گئے اور قربانی کے جانور بھی ساتھ لے گئے اور عرب
[illegible] خانہ کعبہ کے حج و عمرہ سے کسی کو نہین روکتے تھے اور جو کوئی حرم مین داخل ہوگیا اوسکو کسی طرح کا
[illegible] اگرچہ وہ شخص کسیکے باپ کو مار ڈالا ہو اور عرب اس بارہ مین عہد کے امانت دار تھے پھر جب صحابہ

Marfat.com

رضی اللہ عنہم قریب حرم کے پہونچے تو کفار مکہ نے روکا کہ ہم تمکو عمرہ ادا نہین [illegible]
اور احابیش وغیرہ سب جمع ہو گئے کہ ہم قتال کرینگے اور ابھی معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ [illegible]
انکے دلون مین سکینت اُتاری اور سب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی کہ ہم [illegible]
مار ڈالے جاوین پس اللہ تعالے نے بھی سکینت وطمانینت اونکے دلون مین اُتاری کہ دعا کے [illegible]
کیونکہ اونھون نے اللہ تعالے کی نصرت پر یقین کیا۔ لِيَزْدَادُوٓا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ
ساتھ مین اپنا ایمان بڑھالین ف یعنے مومنین اپنے یقین کے ساتھ مین نصرت الٰہی کا یقین زیادہ [illegible]
نے اون پر سکینت واطمینان نازل فرمایا تو اونھون نے صبر کے ساتھ عین الیقین پایا اور پہلے علم الیقین حاصل تھا تو اون [illegible]
بڑھ گیا مترجم کہتا ہی کہ اسکا خلاصہ یہ ہی کہ جب اونھون نے اللہ تعالے کی عظمت وجلال کو خیال کیا تو یاد [illegible]
ہوا کہ فتح ونصرت کچھ اسباب کثرت پر موقوف نہین ہی بلکہ کثرت وقلت اس امتحان کے واسطے ہی کہ اللہ تعالے کی [illegible]
لایا پس کافر کثرت وسامان پر نظر کرکے اللہ تعالے کو بھول جاتا ہی کیونکہ وہ ان چیزون کو موثر سمجھتا ہی اور مومن ایمان
ایمان لایا تو وہ ان چیزون کو موثر نہین جانتا بلکہ موثر اللہ تعالے کی قدرت ہی اور جب اللہ تعالے نے نصرت کا وعدہ
فتح دیگا پس اونکا یقین بڑھ گیا ہی۔ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا
اللہ ہی کے ہین لشکر آسمانون وزمین کے اور اللہ تعالے علیم وحکیم ہی ف یعنے آسمانون مین ملائکہ اور زمین مین [illegible]
وغیرہ سب اللہ تعالے ہی کے قبضۂ قدرت مین فوج فوج مسخر ہین وہ جس فوج کو چاہے نصرت دے اور جس فوج کو چاہے
اور اللہ تعالے کی شان ہی کہ وہ علیم حکیم ہی پس وہ اپنے علم سے ہر ایک بندہ کی نیت واوسکی لیاقت جانتا ہی تو مومنون کو [illegible]
کہ ہمارا رب ہمارے حال کو دیکھتا اور جانتا ہی تو ہماری قلت کچھ مضر نہین ہی جبکہ وہی نصرت دینے والا ہی ولیکن اوسنے [illegible]
رکھی ہی تاکہ مومنین بنظر ایمان ویقین کے سچے ظاہر ہون لہذا آسمانی لشکرون کو ظاہر مین ساتھ نہین کیا ورنہ اوسکا ایمان
نہ ہوتا۔ بلکہ حکمت کے ساتھ اوسکو مخفی فرمایا جس سے منافقین مضطرب ہو گئے اور کفار دلیر ہو کر آگے بڑھے کیونکہ اونکو [illegible]
نہین پس اس طریقۂ حکمت مین مومنین مین اور منافقین مین امتیاز ہو گیا۔ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْ[illegible]
جَنّٰتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّـَٔاتِهِمْ
ذٰلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ۔ تاکہ داخل کرے اللہ تعالے مومن مردون اور مومنہ عورتون کو [illegible]
جنکے نیچے نہرین جاری ہین اس شان کے ساتھ کہ یہ لوگ یہان ہمیشہ رہینگے اور تاکہ اون سے دور کرے اونکے گناہ کفارہ فرما[illegible]
کے یہان فوز عظیم ہی ف عین مراد ہی اگر کہا جاوے کہ مومنین تو جہاد مین ثابت قدم رہے اور [illegible]
ہو گیا لیکن مومنات کی طرف سے یہ بات ظاہر نہین ہوئی جواب دو طرح ہی اول یہ کہ جہاد مین مومنات کا [illegible]
اپنے خاوند کے شہید ہونے سے یا اپنے باپ وبیٹے کے شہید ہونے سے مضطرب ہو کر [illegible]
اکلوتا لڑکا جہاد مین شہید ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئین اور [illegible]
محبت مجکو اپنے اکلوتے فرزند کے ساتھ تھی پس آپ آگاہ فرماوین کہ اگر وہ جنت مین [illegible]

...فرمایا کہ کیا تو ایک ہی جنت سمجھتی ہے وہان بہت جنتین ہین اور تیرا بیٹا سب سے اعلی جنت الفردوس مین
ہے... اور ابن مسعود نے کہا کہ اب کچھ غم نہین ہے کما فی الصحیح۔ اور جواب دوم بھی اسی سے ظاہر ہو گیا کہ جنت مین
...ثواب عظیم اسی معنے مین ہے کہ اللہ تعالے و اسکے رسول کی آیات پر صدق یقین ہو اور جو مشقت و امتحان پیش آوے
...اطمینان ہو تو اس مین مومنین و مومنات دونون یکسان ہین پس دونون کو جنت مین فوز عظیم حاصل ہے جیسے اسکے برخلاف
...منافقات اور کافرین و کافرات کا حال ہے لہذا مومنین و مومنات کا انجام بیان فرما کر اونکے مخالفین کا بدانجام بھی بیان کیا
وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ ۔ اور تاکہ عذاب کرے منافق
مردون کو اور منافقہ عورتون کو اور مشرک مردون اور مشرکہ عورتون کو ف جو اللہ تعالے کی آیات پر یقین نہین لاتے ہین جنکی یہ صفت ہے کہ
الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۔ یہ لوگ گمان رکھنے والے ہین اللہ تعالے کے ساتھ بدگمان ف جو ایمان سے مخالف
اور اونکی بدگمانیون مین سے ایک یہ بھی ہے کہ جب اللہ تعالے کی الوہیت پر یقین نہ لائے تو مسلمانون کو قلیل دیکھکر گمان کیا کہ عنقریب
یہ لوگ خواری و بربادی مین مبتلا ہو جاوینگے اور بری گردش مین پھنس جائینگے اللہ تعالے نے اون بدگمانون کو رد کر دیا اور فرمایا کہ۔
عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۔ انھین لوگون پر بری گردش ہے ف پس یہی لوگ عنقریب قتل و گرفتار و خوار ہونگے یا اسلام
لاوینگے اور مومنین کے واسطے عزت و ثروت ہے پس منافقون و کافرون کی بدگمانی اونھین کی جان پر واقع ہوئی۔ وَغَضِبَ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۔ اور اللہ تعالے نے اون پر غضب فرمایا اور
اونپر لعنت کی اور اونکے لیے جہنم کو مہیا کیا اور وہ برا ٹھکانا ہے ف جہان لوٹ جاوینگے اور اونکی جماعتون و سامان نے اونکو کچھ نفع
نہ دیا۔ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۔ اور اللہ ہی کے ہین آسمان
و زمین کے لشکر اور اللہ تعالے غالب حکمت والا ہے ف جو چاہے کرے اوسکو کوئی روک نہین سکتا ہے جسکو وہ ذلت دے اوسکو کوئی
عزت نہین دے سکتا ہے ولیکن اوسکے سب کام حکمت کے ساتھ ہین پس مومنین تو اوسکی الوہیت پر ایمان لائے اور اطمینان کے ساتھ
ثابت قدم رہے تو اللہ تعالے نے اونکو دنیا مین بھی غالب کیا اور آخرت مین بھی فوز عظیم اونکو دیا بخلاف اسکے منافقون و مشرکون نے
اپنے گمان کی پیروی کی تو دنیا مین بھی ذلیل ہوے اور آخرت مین بھی اونکے واسطے جہنم ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے (تنبیہ) امام بخاری
نے اس آیت سے استدلال کیا کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے لقولہ تعالے لیزدادوا ایمانا مع ایمانہم اور اسکے ساتھ اسی قسم کے دیگر آیات پیش
کین اور ایک جماعت کثیر علماء سے نقل کیا کہ یہ جم غفیر اسی بات کے قائل تھے کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے اور صحابہ مین سے ایک جماعت نے
کہا کہ جس شخص سے پوچھا جاوے کہ تو مومن ہے تو وہ کہے کہ ہان انشاء اللہ تعالے مین مومن ہون امام ابو حنیفہ و ایک جماعت نے کہا کہ ایمان
گھٹتا بڑھتا نہین ہے کیونکہ وہ یقین ہے اور اگر یقین مین قصور ہو تو نفاق ہوگا اور ان آیات مین مراد یہ ہے کہ جن چیزون پر یقین کیا جاتا ہے وہ
چیزین بڑھتی جاتی ہین وقولہ تعالے لیزدادوا ایمانا مع ایمانہم یعنے سکینت جو اللہ تعالے نے اتاری تو پہلے ایمان سے یہ سکینت ملا کر ایمان بڑھ گیا
ابن مسعودؓ نے کہا یعنے انکی تصدیق کے ساتھ مین تصدیق بڑھ گئی وکلبیؒ نے کہا کہ بات یہ ہے کہ جب آسمان سے کوئی آیت اتری اور مومنون
نے اوسکی تصدیق کی تو تصدیق سابق پر یہ تصدیق بڑھ گئی ربیع بن انسؒ نے کہا کہ خشیہ پر خشیہ بڑھ گیا یعنے ایمان تو خوف و امید ہے پس
امید ملی ہوئی خوف پر اسکے مثل زائد ہو گیا ضحاکؒ نے کہا یعنے اپنے یقین کے ساتھ مین یقین بڑھا لیا۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ بات یہ تھی

Marfat.com

کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کہ لوگ دل سے اقرار کریں کہ لاالٰہ الا اللہ پھر جب
کی تو اللہ تعالیٰ نے نماز اپنر زیادہ کی پھر جب انھون نے نماز کی بھی تصدیق کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنر روزہ بڑھا
بڑھائی تو اپنر زکوٰۃ زیادہ کی جب انھون نے زکوٰۃ کی تصدیق بڑھائی تو اپنر حج زیادہ کیا جب انھون نے اسکی تصدیق کی
انکا دین کامل کردیا چنانچہ حج مین اُتارا کہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ ابن عباس
کہ آسمان والون وزمین والون کا ایمان مین سے زیادہ وثوق کی چیز اور سب سے اعلیٰ کلمہ لاالٰہ الا اللہ کی شہادت ہی (ف)
علماے حنفیہ وشافعیہ نے اتفاق کیا ہی کہ درحقیقت کچھ اختلاف نہین ہی کیونکہ تصدیق کا نفس سب کے نزدیک اتفاق وکفر ہی
کمی بیشی غیر ممکن ہی اور یہی حنفیہ کی مراد ہی اور شافعیہ وغیرہ جس سے زیادتی وکمی لیتے ہین وہ یہی معنے ہین کہ تصدیق کے لیے جو
وہ کم وبیش ہوتے ہین جیسے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول مین گذرا ہی اور کمی کی مثال یہ ہی کہ ابتدا مین مثلاً روزہ عاشورہ
پس فرضیت کا یقین تھا پھر وہ منسوخ ہوا تو یہ تصدیق کم کردی گئی حنفیہ بھی اس سے انکار نہین کرتے ہین رازی نے کبیر
قولہ لیزدادوا ایماناً۔ اسمین زیادت کی صورت کئی طور پر ہوسکتی ہی اول یہ کہ مومنون کو اعمال دین مین رفتہ رفتہ ایمان ویقین لانیکا
اور ہر ایک پر ایمان لاتے گئے مثلاً لاالٰہ الا اللہ کا حکم ہوا تو اسکی تصدیق کی پھر قتال وحج کا حکم ہوا تو ایمان لاکر مطیع ہوئے جیسے
ابن عباسؓ کے قول مین اوپر مذکور ہوا ہی تو اپنے ایمان پر ایمان بڑھایا دوم یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنر سکینت نازل فرمائی تو
اطمینان سے صبر وسکون کیا تو علم سے جو یقین جانا تھا یعنے ایمان غیب سے جو علم الیقین حاصل کیا تھا اب سیر عین الیقین مشاہدہ
ایمان بڑھ گیا سوم یہ کہ ایمان اصول حاصل تھا کہ لاالٰہ الا اللہ ومحمد رسول اللہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے رسول نے حکم دیا وبتلایا سب برحق
پھر ہر ایک فرع نازل ہوئی تو اصول کے یقین کے ساتھ فروع کا یقین بڑھ گیا مثلاً انھون نے اول یقین کیا کہ اللہ واحد ہی اور رسول اللہ برحق
ہین اور دار آخرت وحشر قیامت ٹھیک ہی چہارم یہ کہ ایمان فطری کے ساتھ ایمان شرعی بڑھ گیا اور اسوجہ چہارم پر میرے نزدیک ایک
معرفت لطیفہ حاصل ہوئی جسکا بیان یہ ہی کہ کفر فطری نہین ہوتا ہی کیونکہ فطرت پر جو پیدا ہوتا ہی وہ دین توحید پر ہوتا ہی اسیواسطے اللہ
نے فرمایا کہ انما نملی لھم لیزدادوا اثما۔ یعنے ہم کافرون کے لیے اسواسطے ڈھیل دیتے ہین کہ اثم یعنے گناہ بڑھاوین اور یہ نہین فرمایا کہ کفر
کفر بڑھاوین اسواسطے کہ فطرت کا کفر نہ تھا جواب اسپر یہ کفر بڑھتا بلکہ کفر تو ہمیشہ عنادی ہوتا ہی۔ ہان مومنون کے حق مین البتہ ایمان
ایمان بڑھنا فرمایا یعنے ایمان فطری پہلے حاصل تھا اور اب ایمان طاعت بڑھ گیا اور یہ بھی واضح ہوا کہ جو شخص اطاعت نہ کرے اسکا
ایمان نہ بڑھیگا مثلاً ایک شخص کو ایمان فطری حاصل ہی تو نماز کو ٹھیک مانتا ہی مگر اطاعت نہ کرنے سے اسکا ایمان نہین بڑھتا ہی مترجم
کہتا ہی کہ بہرحال رازیؒ کے نزدیک بھی نفس تصدیق مین کمی بیشی نہین ہوتی ہی بلکہ وہ دوسری وجہ سے ہی جس سے حنفیہ بھی انکار
نہین کرتے ہین اور امام غزالی وغیرہ نے بھی تصریح کی ہی کہ درحقیقت علما کے درمیان کچھ اختلاف نہین ہی اب یہان لوگون پر یہ
سخت پیش آیا کہ اگر نفس تصدیق مین تفاوت نہو تو ہم کہتے ہین کہ کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہی کہ ایمان جبرئیلؑ وایمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
برابر ہر مسلمان کا ایمان ہی کیونکہ تم تو سب کو برابر کہتے ہو مترجم کے نزدیک یہان اشکال اسوجہ سے زیادہ دشوار ہو گیا کہ
بلحاظ عین الیقین وغیرہ کے سب کو مسلم ہی تو پھر کیونکر کوئی شخص دعوی کرسکتا ہی کہ برابری ہی علاوہ بریں ایمان قلبی ایک
اللہ تعالیٰ خوب آگاہ ہی کہ ایمان دل مین داخل ہوا ہی یا ظاہر مین موجود ہی اگرچہ آدمی سمجھتا ہی کہ میرے دل

Marfat.com

[illegible] اولئک ہم المومنون حقاً جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق مین نص صریح بھیجدی تو انکے حق مین کچھ
[illegible] ہی کہ آدمی کے حواس مین جو چیز مرتکز ہو جاتی ہی تو اسکو وہ امتیاز نہین کر سکتا کہ دماغ کے حواس مین مرتکز ہی یا
[illegible] داخل ہو چکی لہذا فرمایا۔ قالت الاعراب آمنا الخ یعنے اعراب نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے ہین کہدے کہ تم ابھی ایمان نہین لائے
[illegible] کہو کہ ہم اسلام لائے ہین اور ایمان ابھی تک تمھارے دلون مین سمایا نہین ہی،، اس آیت مین قیامت تک سب کے واسطے تنبیہ
[illegible] آدمی ہمیشہ دعا مانگے کہ اہدنا الصراط المستقیم الخ تا کہ اہل انعام انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین کے مانند اسکے دل مین ایمان داخل ہو بلا
[illegible] ے اس بیان سے نکل آیا کہ مین انشاء اللہ تعالے مومن ہون،، یہ مسئلہ بھی دو طریقہ پر ہی اول بندہ کا حال مثلاً ایک مشرک نے کفر چھوڑا
[illegible] اسلام لایا تو وہ کافرون سے جدا کر لیا جاوے اور مسلمان اسکو اپنی برادری مین لے لین اور اسکے ساتھ نکاح بیاہ کرین اور اسکا ذبیحہ
[illegible] وین اور اسکی جان و مال مثل مومنون کے محترم ہی اور وہ جس حرم کفار کو امان دیدے تو اسکی امان سب مسلمانون پر نافذ ہو گی پس [illegible]
اسکے تیقن مین جو امر ہو اسکو قطعی بیان کرے یعنے میری یقین مین ہی کہ مین ایمان لایا ہون حتی کہ اگر ایک مشرک آیا اور اسنے کہا کہ انشاء اللہ
[illegible] مومن ہون،، تو سلطان متحیر ہو گا کہ اسکے ساتھ کیا معاملہ کرے کیونکہ اگر وہ درحقیقت کافر ہوا اور کہے کہ واللہ مین انشاء اللہ مومن ہون
بھی قسم مین جھوٹا ہو گا اسواسطے کہ اسکے تو معنے یہ ہوے کہ مین قسم کھاتا ہون کہ اگر اللہ تعالے کی مشیت مین ہو گا تو مین مومن ہون۔ یہ
صحیح ہی کہ جس کافر کے حق مین یہ مشیت ہو گی وہی مومن ہو گا اگرچہ بالفعل نہوا اسواسطے علماء حنفیہ نے اسکو رد کر دیا کہ اسطرح وہ جماعت
اسلام و اسکے احکام مین قبول نہ کیا جائیگا وجہ دوم یہ کہ وہ اپنا یقین یہی بیان کرتا ہی کہ مین مومن ہون اب یا علم الٰہی تو ہر مومن
امیدوار ہی کہ انشاء اللہ تعالے ایمان اسکے دل مین داخل کیا گیا ہی اور اسی وجہ سے ہر مومن کو نفاق سے خوف عظیم لگا رہتا ہی۔
چنانچہ بخاری رح نے صحیح مین ذکر کیا کہ ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے اوپر نفاق سے خائف رہتے تھے اور مترجم کے نزدیک اس
مقام پر ایک تحقیق لطیف ہی اور اسکا بیان یہ ہی کہ اللہ تعالے نے ہر نبوت مین جو پیغمبر بھیجا تو اپنی معرفت توحید کا حصہ اہل امت
[illegible] الون مین سے ہر شخص کے قلب پر پیش کیا لقولہ تعالے فاما ثمود فہدیناہم فاستحبوا العمی علی الہدیٰ۔ پس ثمود پر وہ معرفت توحید
جو اس امت کے لائق تھی پیش فرمائی مگر انکے دلون نے معرفت کو قبول نکیا بلکہ ضلالت و اندھے پن کو پسند کیا پھر جب یہ نعمت پیش
ہوتی ہی تو قلوب تین قسم کے ہین اول وہ قلوب جو اس حق سے بالکل اندھے رہتے ہین اور اسکو سمجھتے بھی نہین ہین جیسے اس امت مین
ابوجہل وغیرہ تھے کہ انھون نے حق کو حق نجانا اسوجہ سے کہ انمین عناد اسقدر بڑھ گیا کہ انھون نے عناد [illegible] حق ہی نکیا قسم دوم
ایسے قلوب ہین کہ انھون نے جانا کہ یہ حق ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک سچے رسول ہین لیکن عناد [illegible] دلون نے قبول نکیا جیسے علماء
یہود اور ہرقل شاہ روم وغیرہ کہ انھون نے غور و فکر سے خوب جانا کہ بیشک یہ وہی پیغمبر آخر الزمان ہین چنانچہ ہرقل نے مشرکین عرب کے
قافلہ کو بلا کر اُن سے خوب دریافت کیا اور آخر مین کہا کہ مجھے اپنی کتابون سے معلوم تھا کہ یہ پیغمبر پیدا ہو گا لیکن مجھے گمان نہ تھا کہ وہ تمھاری
قوم مین سے ہو گا چنانچہ یہ حدیث سابق مین بارہا گذر چکی ہی پس ان بدبختون کا یہ حال تھا کہ دنیاوی لالچ و تکبر و رعونت سے جان بوجھکر
جب اپنے دلون پر پیش کرتے تو وہی قبول کرنے سے بجھ جاتے تھے اسیکو ران کہتے ہین جسکا بیان قولہ تعالے کلا بل ران علی قلوبہم
مین آیا ہی اور قولہ تعالے ختم اللہ علی قلوبہم الآیہ کی تفسیر مین گذرا ہی مجاہد رح نے اسکی مثال دی کہ جیسے مٹھی بند کرکے بھینچ لیتے ہین اور فرمایا
کہ جب زیادہ سخت ہو تو وہ مہر ہی اور جب اس سے بھی زیادہ سخت ملعون ہو جاوے تو وہ قفل ہی چنانچہ قولہ تعالے ام علی قلوب اقفالہا

Marfat.com

مین گذرا ہی برخلاف انکے قسم سوم وہ قلوب ہین کہ جب انپر ہدایت پیش کی گئی تو انھون نے قبول کیا اور
مجاہد نے مثال دی ہی بدلیل قولہ تعالے فمن شرح اللہ صدرہ للاسلام یا سلام کے واسطے جسکا سینہ
سے نور پر ہی برخلاف اوسکے جسکو یہ نصیب نہوا تو فرمایا یجعل حرجا ضیقا۔ اللہ تعالے اوسکے سینہ کو تنگ
دل ایمان جو ایمان کے واسطے کھل گئے اور واضح رہے کہ اللہ تعالے ہر دل کو جانتا ہی کہ وہ کس مقدار معرفت کے لائق
مین تفاوت ہوتا ہی اگرچہ توحید مین سب یکسان ہین پس قلب نبوت پر جو حصہ تھا وہ بقدر استعداد نبوت پیش ہوا اور
اوسکے لائق ہی اور شہید کے قلب پر اوسکے لائق ہی اور صالح کے قلب پر اوسکے لائق ہی اور یہی چار مراتب ہین پھر ایک
تفسیر کا تفاوت بھی اسی تفاوت پر ہوتا ہی جیسے انکے مراتب اصول مین تفاوت ہی حتی کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کی نماز کی برابر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عمر بھر کی نماز نہین کر سکتی ہی اور مترجم نے یہ دقیق گفتگو پیش کی ہی جو شخص ایسے
خیالات مین قدم نہ رکھے بلکہ سکوت کرکے اپنے اصلی مطلب کو غور کرے یعنے جب بندہ سعید کے قلب پر توحید پیش ہوئی تو
کیا اور کھل گیا پھر انوار معارف و طاعات سے نور بڑھتا جاتا ہی اور وہ مٹھی برابر کھلتی جاتی ہی یہانتک کہ سب کشادہ ہو جاتا
ہو کہ سابق مین حدیث گذر چکی ہی جسمین قلوب چار قسم کے بیان ہوے ہین اونمین سے اعلی قسم یہ ہی کہ سب کشادہ ہو جاوے
ظاہر ہو گیا کہ ایمان کی کمی بیشی اسی راہ سے ہی اور یہان کوئی اعتراض نہین اور نہ کوئی شک انگیز ہوتا ہی اور جاننا چاہیے کہ
دل مین نور ایمان ہے دل مین ذاتی ذوق یہ ہی کہ منافق و کافر کے دل بھچنے مین اسی قدر متفاوت ہوتے ہین بعضے بھچے ہوے
رہنے کی حالت ہی اور بعضے زیادہ سخت ہین کہ اونپر ختم ہی اور بعضے اوس سے بھی زیادہ ہین کہ قفل ہی اور مومن نے جب دل مین تصدیق
تو کھل گیا پس بعضے ادنی درجہ پر ہین اور بعضے اپنے نور طاعات سے زیادہ ہین اور بعضے بالکل صاف کشادہ ہین پس اصل ایمان
جس تصدیق سے کشادگی ہوتی ہی اوسمین کمی بیشی کچھ نہین ہی کیونکہ وہان کیسی ہی کمی ہو تو بجھ جانا غیر ممکن ہی ورنہ وہ مومن ہی نہ
جب تک ایمان کی ضروریات مین سے کسی بات سے منکر ہو اوسکا قلب کبھی نہ کھلیگا مثلا کسی پیغمبر سے منکر ہو یا کسی حرام کو حلال
یا مانند اون امور کے جو کفر ہین تو کافر و منافق کا دل بجھا ہوگا اور جب یقین محمل لایا تو دل کھل گیا پھر طاعات سے نور بڑھتا ہی یہی ایمان کی
پس کمی بیشی ہی جیسے اصلی نوعیت مین تفاوت ہوتا ہی فافہم والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ
ہمنے تجکو بھیجا احوال بتانے والا اور خوشی اور ڈر سناتا تا تم لوگ یقین لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور اوسکی مدد
وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ
اوسکا ادب رکھو اور اوسکی پاکی بولو صبح اور شام جو لوگ ہاتھ ملاتے ہین تجھسے وہ ہاتھ ملاتے ہین
اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ
اللہ سے اللہ کا ہاتھ ہی اوپر اونکے ہاتھ کے پھر جو کوئی قول توڑے سو توڑتا ہی اپنے برے کو اور جو کوئی پورا کرے
بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ ع ۱۰
جو اقرار کیا اللہ سے وہ دیگا اوسکو نیگ بڑا

Marfat.com

[...] صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرماتا ہے کہ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا
[...] بھیجا ہے شاہد کرکے اور بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا **ف** سورۂ احزاب مین ان صفات کی تفسیر گذر چکی ہے اور
یہان بھی ہم کا مفسرین نے افادہ فرمایا جسکا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین تین صفات بیان
فرمائین اول شاہد یعنے شہادت دینے والا الشیخ ابن کثیر رح نے لکھا یعنے خلق پر شاہد بھیجا ابوالسعود رح نے کہا یعنے اسوقت سے قیامت تک
جو مخلوقات جن وانس ہوگی سب پر پیغام آلہی پہونچانے کے شاہد ہین مترجم کہتا ہے کہ اسکا حاصل یہ ہوا کہ جب آپ نے پیغام آلہی عزوجل
پہونچایا تو جو لوگ ایمان لائے اونپر آپ شہادت دینگے کہ انھون نے یقین کیا اور اطاعت کی اور جن لوگون نے کفر کیا اونپر کفر کی گواہی
دینگے اگر کہا جاوے کہ آپکی وفات مبارک کے بعد جو لوگ ایمان لائے یا جو لوگ کافر ہوے اونپر آپ کیونکر شاہد ہوسکتے ہین تو بعض
علماء رح نے تکلف کیا کہ آپ پر ایمان پیش کیے جاتے ہین تو آپ اونکے کفر و ایمان کو پہچانتے ہین اور جمہور علماے محققین رح نے کہا کہ نہین
بلکہ اوسی قرن کے لوگون پر شاہد ہین جو آپ کے سامنے موجود تھے اس دلیل سے کہ حجۃ الوداع مین آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ حوض کوثر
کی طرف کچھ لوگ لائے جاتے ہونگے پھر وہ درمیان راہ سے گرفتار ہوکر دوسری راہ کی جانب جو جہنم کو گئی ہے موڑے جاوینگے تو مین پکارونگا
کہ اے رب یہ لوگ تو چھوٹے درجہ کے صحابی ہین یعنے یہ لوگ آکر میرے ہاتھ پر اسلام لاکر چلے گئے تھے تو ارشاد ہوگا کہ تمھارے پیچھے
ان لوگون نے جو طریقہ نکالا وہ تمکو نہین معلوم ہے جب سے تمنے انکو چھوڑا یہ برابر اولٹے پانون پھرتے گئے تب مین کہونگا اونکی خواری ہو
اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ آپکو بعد وفات کے اونکا حال معلوم نہین ہوا اور واقعہ یہ تھا کہ جب مکہ فتح ہوا تو دور دراز کے
اعراب جو پہلے قریش کے منتظر تھے اب گروہا گروہ آتے گئے اور اسلام لاکر اپنے دیہات دیہارون کو جاتے گئے اور اوسکے ایک ہی سال
کے بعد آپ نے وفات فرمائی پھر جب اعراب کو یہ خبر پہونچی تو مسیلمہ کذاب و سجاح جو ایک عورت تھی اور اسود عنسی نے جابجا نبوت کا
دعوی کیا اور ان خبیثون نے شیطان کی وحی سے گمان کیا کہ ہم بھی پیغمبر ہین اور شہوات نفس کی بہت باتین حلال کردین تو
اعراب مذکورین جنکے دلون مین ہنوز ایمان داخل نہ ہوا تھا بلکہ قریش کو دیکھکر تقلیدی اسلام لائے تھے ان جھوٹے نبیون
کے تابع ہوگئے چنانچہ یمن کے بکثرت قبائل مرتد ہوکر اسود عنسی کے تابع ہوگئے اور یمامہ کا قبیلہ بنو حنیفہ جنکی تعداد ساٹھ ہزار سے
زیادہ تھی مسیلمہ کذاب کے تابع ہوے اور غسانی وغیرہ مع قوم مالک بن نویرہ کے مع بعض قبائل بنی تمیم کے سجاح عورت کے تابع ہوگئے
اور اسیطرح طلیحہ بن خویلد الاسدی کے دعوے پر بنو اسد وغیرہ تابع ہوگئے مگر قریش ساکت رہے اور ثقیف و طی وغیرہ و بعض قبائل یمن
البتہ اسلام پر ثابت قدم رہے اور صحابۂ مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم بجماعت قلیل باقی رہ گئے اسلیے جہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو
تردد ہوا کہ کیونکر اس قلیل جماعت سے ان بیشمار قبائل کے ساتھ جہاد کیا جاوے ولیکن خلیفۂ رسول اللہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ نے سب صحابہ سے تنہا ہوکر یہی وعظ فرمایا کہ اونسے قتال کرو اور جب اونکے عذرات دیکھے تو خشمناک ہوکر تن تنہا جہاد کا قصد کیا
اور مقام ذی القصہ تک نکل گئے تھے کہ صحابہ مہاجرین و انصار نکل کر دوڑے اور اونکو روکا اور عرض کیا کہ اگر آپکا یہی حکم ہے تو ہم لوگ آپ کی بیعت سے
منحرف نہین ہوتے ہین آپ ٹھہر جائیے کہ ہم لوگ مسلح ہوکر روانہ ہون پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ راضی ہوئے اور کمال صدق سے
اللہ تعالی پر بھروسہ کرکے اوسی قلیل جماعت سے ٹکڑے کرکے ہر طرف مرتدون پر روانہ کیے اور رب عزوجل پر بھروسہ کیا پس اللہ
عزوجل نے اپنی طرف سے ایسی نصرت عطا فرمائی کہ جسکو دیکھکر اہل ایمان کے قلوب پر نور ہوجاتے ہین آخر چند روز مین سب قبائل

دوبارہ اسلام کے تابع کیے گئے اور جھوٹے مدعی اسود و مسیلمہ وغیرہ مارڈالے گئے اور طلیحہ بھاگ گیا [illegible]
عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین واپس آیا اور صدق دل سے مسلمان ہوا اور سجاح بھی ایک واحد [illegible]
ہوگئی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث مین اونھین مرتدون کی جانب اشارہ فرمایا ہو جو کچھ دینے کے [illegible]
حاضر ہوکر اسلام لائے تھے پھر آپ کے بعد مرتد ہوکر صحابہ رضی اللہ عنہم کی لڑائیون مین مارے گئے اس سے ثابت ہوا [illegible]
نہین پہچانا حتی کہ آپ سے کہا گیا کہ یہ لوگ آپ کے بعد مرتد ہوگئے اور اوسی حالت پر مارے گئے ہین تو ثابت ہوا کہ [illegible]
اونھین لوگون پر ہی جو آپ کی حضور مین موجود تھے اسیواسطے جنگ احد مین جو لوگ شہید ہوے آپ نے اونپر نماز پڑھی اور [illegible]
کہ مین ان لوگون پر گواہ ہون پھر مترجم کہتا ہی کہ اس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی بہت بڑی فضیلت ظاہر ہوئی اسلیے کہ [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شہادت سے اونکے صدق ایمان کو بیان فرماوینگے تو وہ لوگ تمام امتون پر گواہ عادل بنائے جاوینگے [illegible]
تعالیٰ لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا الآیہ ۔ شروع سیقول کی تفسیر مین مفصل بیان گذرا ہی اور پارۂ والمحصنات [illegible]
جئنا بک علی ہولاء شہیدا الآیہ ۔ کی تفسیر مین بھی توضیح گذر چکی ہی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے اعلیٰ طبقہ کے واسطے [illegible]
تو اوس طبقہ مین سے جو ایمان لائے اونکے واسطے آپکی شہادت کمال رحمت ہی بخلاف اونکے اوسوقت جو لوگ کافر و منافق ہوے اونکے [illegible]
آپکی شہادت سے کمال ذلت و عذاب ہی رازی رحمہ نے کہا کہ میرے نزدیک اول یہ ہی کہ شاہد کے یہ معنے ہین کہ آپ گواہی لیتے ہین کہ اللہ [illegible]
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو والملائکۃ واولوا العلم الآیہ ۔ پس اولوا العلم مین انبیا علیہم السلام کی شہادت ہی کہ لا الہ [illegible]
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا فاعلم انہ لا الہ الا اللہ یعنے دلی یقین سے گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الوہیت والا نہین ہی [illegible]
یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی توحید کے واسطے شاہد کیا ۔ مترجم کہتا ہی کہ اگر کہا جاوے کہ اس صورت مین آنحضرت [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کیونکر نکلی تو جواب یہ ہی کہ اس سے بے انتہا مدح نکلی کہ جسکا قیاس نہین ہوسکتا ہی اسکا بیان یہ ہی کہ کسی بات [illegible]
شاہد ہونا جبھی ہی کہ شہود و حضور ہو یعنے جو شخص حاضر نہ ہو وہ شاہد نہین ہوسکتا ہی پس تمام مخلوقات تو علم پر شاہد ہین یعنے اونکے [illegible]
دل مین یقین ہی کہ لا الہ الا اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضوری کے ساتھ شاہد ہین کہ لا الہ الا اللہ ۔ صفت دوم یہ کہ آپکو بشارت [illegible]
دینے والا فرمایا یعنے جو لوگ لا الہ الا اللہ پر ایمان لائے اور فرمان بردار ہوے تو اونکے حق مین درجات عالیات جنت کی بشارت آپکی [illegible]
مبارک سے قطعی ہی ۔ سوم یہ کہ آپکو نذیر کیا یعنے جسنے آپکی شہادت کو نہ مانا اوسکے حق مین درکات جہنم کا عذاب سنانا آپکی زبان مبارک سے قطعی ہوا [illegible]
توریت و انجیل مین اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہی کہ مین خاتم النبیین پیغمبر بھیجنے والا ہون پھر آپکے صفات بیان کرکے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنا کلام اوسکے [illegible]
ڈالیگا وہ جو کچھ کہیگا اللہ تعالیٰ ہی کا کلام کہیگا کچھ اپنی طرف سے نہین بولیگا اور آخر مین بیان ہی کہ اوسکی زبان سے اللہ تعالیٰ بہت [illegible]
جنت سے سرفراز کریگا اور بہت منکرون کو جہنم مین ڈالیگا ۔ مترجم کہتا ہی کہ جسنے دیدۂ انصاف کھولکر اس بشارت کو دیکھا تو وہ قطعی یقین کریگا [illegible]
کہ سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کسی پیغمبر کے واسطے صادق نہین ہی اور اس بشارت مین جتنی صفتین مذکور ہین سب قرآن مجید [illegible]
مین اور وحی الٰہی آپ ہی کی زبان سے پہونچائی گئی اسطرح کہ خالص وحی پہونچی بخلاف انبیاے سابقین کے کہ اونپر کتاب [illegible]
وحی آتی تھی الحاصل اللہ تعالیٰ نے مومنون کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر کرکے خطاب فرمایا [illegible]
بہت بڑا فخر ہی یعنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا مین حاضر کرکے خطاب کیا کہ [illegible]

Marfat.com

لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ ۔ تاکہ ای مومنو تم لوگ اللہ وا سکے
رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی نصرت مین تعظیم سے یک دل ہوجاؤ اور رسول کی توقیر کرو ف ابن عباس وغیرہ رضی اللہ
عنہم نے فرمایا کہ تعزروہ ای تعظموہ یعنے رسول کی تعظیم کرو اور توقیروہ یعنے اوسکی جلالت شان کی توقیر واحترام رکھو پس اہل ایمان کے
واسطے بہت بڑا انعام ہی کہ ایسا رسول پاک اونپر مبعوث فرمایا جسکی پاکیزہ صفات شاہد ومبشر ونذیر ہین تاکہ مومنون کو یہ کرامت
حاصل ہو کہ یکدل اوسکی نصرت کرین مگر کمال تعظیم کے ساتھہ اور ہمہ تن اوسکی توقیر کرین مگر کمال تبجیل وادب کے ساتھہ کیونکہ
جب تک یہ بات نہ ہو تب تک ایمان ٹھیک نہ ہوگا کیونکہ شان الٰہی سبحانہ تعالے ایسی اعلی واجل ہی کہ وہان مخلوقات کا وہم وخیال
بھی نہین پہونچتا ہی تو اپنی الوہیت کمال اور عظمت وجلال کا ظہور اپنے حبیب رسول سے فرمایا کہ اوسکو شاہد ومبشر ونذیر کرکے بھیجا تاکہ
اوسپر ایمان لاکر وہ اوسکی تعظیم وتوقیر کرکے اللہ تعالے پر ایمان پاوین لہذا فرمایا۔ وتسبحوہ بکرۃ واصیلا۔ اور
تسبیح کرو اللہ تعالے کی دن کے اول مین اور آخر مین ف پس یہ تسبیح عین ایمان سے مقبول بارگاہ کبریائی ہی اور نکتہ یہ ہی
کہ تسبیح کو اس بعد اس بیان کے لاحق فرمائی اور تسبیح کے معنے یہ ہین کہ اللہ تعالے کا پاک ہونا ہر وہم وخیال سے بیان کرے چونکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین ظہور صفات کو بیان فرمایا تھا تو شاید یہان وہم وخیال مانند یہود ونصاری کے غلبہ کرتا کہ حلول ہی یا یہ
ہی لہذا تنبیہ فرمائی کہ اس ظہور کمال کی تعظیم وتوقیر کے باوجود اللہ سبحانہ تعالے کی تسبیح کرو کہ وہ مخلوق کے لگاؤ سے پاک ہی اور
تمہارا وہم وخیال جو کچھ تمہارے ذہن مین لاوے وہ سب تمہارے تصور مین پیدا ہوا ہی اور اللہ تعالے اس سے پاک ہی کہ کسی تصور مین
پیدا ہو مترجم کہتا ہی کہ یہ بہت لطیف وباریک نکتہ ہی جسکو یہود ونصاری وغیرہ بالکل نہ سمجھے اور حلولیہ فرقہ ومشبہہ فرقہ سب گمراہ
ہوے اگر اتنا سمجھ لیتے کہ ہم لوگ مخلوق ہین اور جو کچھ ہمارے تصور وخیال مین آوے وہ ہمارے اندر مخلوق ہی پھر بھلا وہ اللہ تعالے کی صفت
ونکر ہوسکتی ہی کیونکہ وہ مخلوق ہونے سے پاک ہی لیس کمثلہ شئ وہو السمیع البصیر اوسکے مثل کوئی چیز نہین ہی اور وہ سننے والا
دیکھنے والا ہی پس پہلے اونکو ہوشیار کردیا کہ خوب یقین کرلو کہ اوسکے مثل کوئی چیز نہین ہی پھر اپنی صفت سے آگاہ فرمایا کہ وہ سمیع
بصیر ہی تاکہ بندے یہ یقین کرلین کہ سمیع وبصیر ہونا اوسکی صفت ہی ولیکن تصور نہ باندھین کیونکہ اونکے تصور مین جو کچھ آیا وہ تو اونکا
ہی تصور ہی حالانکہ اللہ تعالے نے پہلے آگاہ کردیا تھا کہ اوسکے مثل تو جہان مین کوئی چیز نہین ہی پھر مومن ایسا احمق نہین کہ اپنے
اپنے تصور کی حقیر چیز کو اللہ تعالے کی شان تصور کرے کیونکہ یہ محض احمق کا کام ہی اور احمق [illegible] جو ایمان سے محروم
پھر اللہ تعالے نے اپنے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم فرمائی اور مومنون کو شرافت عطا کی بذریعہ قولہ تعالے ان
الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ۔ جو لوگ تجھسے بیعت کرتے ہین وہ سوائے اسکے کچھ نہین ہی
کہ اللہ تعالے سے بیعت کرتے ہین ف یعنے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ طاعت الٰہی کے واسطے تیرے ہاتھ کے نیچے اپنا
ہاتھ دیکر تجھسے بیعت قبول کی تو اس بیعت کی یہی شان ہی کہ یہ لوگ اللہ تعالے سے بیعت کرتے ہین سبحان اللہ ان لوگونکو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے نیچے بیعت کرتے ہین یہ شرف اعلی حاصل ہوا کہ اللہ تعالے سے بیعت پائی ید اللہ
فوق ایدیہم ۔ اللہ کا ہاتھ اونکے ہاتھون پر ہی ف پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ فقط ظاہری واسطہ ہی
اسکے سوا کچھ نہین ہی شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ یعنے اللہ تعالے اونکے ساتھ ہی وہ اونکے اقرار کو سنتا ہی اور اونکی ہیئت

دیکھتا ہی اور اونکی دلی اور ظاہری حالت کو جانتا ہی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تجلی [illegible]
ہی جیسے اللہ تعالے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے مومنون کی جانین و مال خریدی [illegible]
کہا کہ آیت قدسی کی تاکید سے بیقین معلوم ہوا کہ ید اللہ اونکے ہاتھون پر ہی اور اللہ تعالے کی شان ہی [illegible]
کمال یہ ہی کہ بندے کو اوسکی برداشت نہین ہو سکتی ہی کیونکہ بندہ سراسر نقص ہی پس مظہر تجلی یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]
پس یقین یہ ہی کہ ید اللہ فوق ایدیہم سو لیکن وہم و خیالات یہان بیکار ہین چنانچہ اوسکی توضیح اوپر گذر چکی پس ہم ایمان لاتے ہین [illegible]
عین حق ہی و لیکن تصور و خیال نہین باندھتے کیونکہ وہ تو ہمارے خیالات ہین اور یہان اللہ تعالے نے اپنی شان پاک بیان [illegible]
اوسکی شان قدس حق ہی اور جو کچھ کوئی شخص خیال جوڑا وے وہ باطل ہی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ [illegible]
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے خالص اللہ تعالے کا کلمۂ توحید بلند ہونے کے لیے اوسکی راہ مین تلوار کھینچی یعنے خالص جہاد [illegible]
تلوار کھینچی تو اوسنے اللہ تعالے سے بیعت پائی (ابن ابی حاتم) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]
کے بارہ مین فرمایا کہ واللہ اس پتھر کو اللہ تعالے قیامت کے روز اس شان سے اوٹھاویگا کہ اوسکی دو آنکھین ہونگی جنسے دیکھتا [illegible]
زبان ہوگی جس سے بولیگا اور جس شخص نے خالص نیت سے اوسکو چوما ہی اوسپر صدق ایمان کی گواہی دیگا تو جس شخص نے اوسکو [illegible]
اللہ تعالے سے بیعت پائی پھر آنحضرت نے یہی آیت پڑھی۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم

فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۔ پھر جس شخص نے بیعت توڑی تو اوسکا توڑنا اوسکی ذات پر ہے [illegible]
یعنے جسنے بیعت کا عہد پورا نہ کیا تو اللہ تعالے کو اوسکی کچھ پروا نہین اور نہ اوسکو کچھ ضرر ہی بلکہ اوسکا وبال بیعت توڑنے والے [illegible]
ہی۔ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۔ اور جسنے پورا کیا [illegible]
جسپر اللہ تعالے نے عہد باندھا تھا تو نزدیک ہی کہ اللہ اوسکو اجر عظیم عطا فرماوے گا ف اور ایک قراءت مین [illegible]
بصیغہ متکلم ہی یعنے نزدیک ہی کہ ہم اوسکو اجر عظیم عطا فرماوینگے اور اجر عظیم سے مراد جنت ہی لیکن اوسکو بیان نہین فرمایا [illegible]
اگر بیان کیا جاوے تو آدمی اوسکا نام ہی نام سمجھتا ہی یا انتہا درجہ جہانتک اوسکا قیاس کام کرے وہ نعمت خیال کرتا ہی [illegible]
چودھوین پارہ مین بہت توضیح کے ساتھ یہ مضمون بیان کر دیا کہ انسانی خیال و قیاس مین جو اعلی سے اعلی نعمت [illegible]
مین خواہ مخواہ حاصل ہی و لیکن اوس سے بھی بے انتہا اعلی جو خیال و قیاس مین نہین سما سکتی ہی وہ وہان موجود ہی [illegible]
نے اوسکو اجر عظیم فرمایا اور رب عزوجل جسکو عظیم فرماوے اوسکو بندے کی مجال نہین کہ قیاس مین لاسکے اور حاصل یہ ہی [illegible]
مومنون نے اللہ تعالے کے ساتھ عہد کیا اسطرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر [illegible]
ساتھ اون باتونکو پورا کیا تو پھر اوسکو ثواب عظیم عطا فرماویگا اور یہ وقت بہت قریب ہی اور یہان چند فوائد [illegible]
تعزروہ اسکی تفسیر یعنے تعظیم گذر چکی ہی لیکن اس تعظیم کے ساتھ مترجم نے بیکدل ہو کر نصرت و مدد [illegible]
کہ اس بارہ مین ایک حدیث روایت کی گئی ہی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب رسول اللہ [illegible]
ہوئی و تعزروہ تو آپ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس سے کیا مراد ہی انھون نے [illegible]
آپ نے فرمایا کہ مراد یہ ہی کہ اوسکی نصرت کرو (ابن عدی و ابن مردویہ و خطیب و ابن عساکر) [illegible]

Marfat.com

یسے ارکے ہم معنے ہین اور ابن عباس وغیرہ رضی اللہ عنہم نے تعزروہ بمعنے تعظیم و تفخیم لینے سے اشارہ کیا کہ تم لوگ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی مددگاری و نصرت کرنے مین یہ خیال مت لائیو کہ جیسے آپسمین کسیکو مغلوب و کمزور سمجھکر اوسکی نصرت کرتے
ہین کیونکہ اللہ تعالے نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تن تنہا وہ عزت عطا فرمائی ہی کہ تمام جہان کو اوسکے مقابل ہونے کی طاقت
نہین ہی چنانچہ جنگ بدر وغیرہ مین سب کو آنکھون دکھلا دیا کہ ایک مشت خاک سے لشکر کفار بھاگا اور اگروہ کروڑون ہوتے تو بھی
تاب نہ لاتے اب سمجھنا چاہیئے کہ نصرت مین کیا حکمت ہی تو ضرور اسکے یہی معنے ہین کہ تم لوگ رسول کی توقیر و تعظیم کے لیے اوسکے
گرد و پیش اپنی جانین فدا کرو اور صحابہ رضی اللہ عنہم یہ معنے خوب سمجھتے تھے چنانچہ جب خبیب رضی اللہ عنہ کو غدر کرنے والے کافرون
نے دھوکے سے گرفتار کرکے بعض کفار مکہ کے ہاتھ بیچا تاکہ وہ اپنے باپ و بھائی کے عوض اونکو مار ڈالے اور کفار نے جمع ہوکر خبیب رضی اللہ عنہ کو
سولی پر چڑھایا تو انسے اس حالت مین قسم لی کہ سچ بتلاؤ تمہارا جی اس امر کو منظور کرتا ہی کہ تم رہا ہو جاؤ اور بجائے تمہارے محمد ہون حضرت
خبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لا بخدا واللہ مین یہان ہون اور کسی طرح میرا دل گوارا نہین کرتا ہی کہ وہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاے مبارک مین ایک کانٹا بھی چبھے کافرون نے یہ سنکر بہت تعجب کیا اسیطرح جنگ احد مین ابن الربیع رضی اللہ عنہ مع ایک جماعت
انصار کے شہید ہوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا کہ ابن الربیع رضی اللہ عنہ کو میرا سلام کہہ بیعنے آپکو علم
نبوت سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ ابھی تک اونمین ایک رمق جان باقی ہی جب وہ شخص آیا تو واقعی اوسنے دیکھا کہ وقت نزع ہی جب
اوسنے آواز دی تو ابن الربیع رضی اللہ عنہ نے آنکھ کھولی اور روئے اور کہا کہ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین
سلام کے بعد عرض کیجیو کہ اللہ تعالے آپکو جزاے خیر عطا فرماوے اور اوسکے بعد کہا کہ تو جاکر میری قوم انصار کو بھی سلام کے بعد
کہیو کہ اے لوگو اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پانون مین کانٹا لگا تو اللہ تعالے کے نزدیک تمہارا کچھ عذر نہوگا اوسکے بعد
ایلچی سے کہا کہ میرے عیش مین تم زیادہ خلل انداز مت ہو اور میرا سلام لو یہ کہکر آنکھ بند کرلی رضی اللہ عنہ اسیطرح طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ
عنہ نے احد کے روز جب کافرون نے نرغہ کیا تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائین بائین چارون طرف سے
پروانہ کی طرح کافرون کو دفع کرتے تھے اور زخمون کے صدمہ سے گر پڑتے پھر اوٹھکر سب طرف سے کافرون کو مارتے تھے رضی اللہ عنہ
فائدہ دوم آیت قدسی مین کس مقام کی بیعت کا بیان ہی اور بیعت کے کس قدر اقسام ہین اور اس زمانہ مین جو بیعت معروف ہی اسکا
کیا حکم ہی شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ یہان جس بیعت کا ذکر ہی یہ بیعۃ الرضوان ہی اور یہ مقام حدیبیہ مین ببول کے درخت کے نیچے
کھڑے ہوکر آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہ بیعت لی تھی مترجم کہتا ہی کہ بعض علماے نے کہا کہ اس بات پر بیعت لی کہ کفار کے
مقابلہ سے نہ بھاگینگے اور بعض نے کہا کہ مرجانے پر بیعت لی اور بعض علماے نے کہا کہ ایک جماعت سے نہ بھاگنے پر بیعت لی اور
اسی جماعت مین معقل بن یسار رضی اللہ عنہ ہین اور ایک جماعت سے موت پر بیعت لی اور اسی جماعت مین سے سلمہ بن الاکوع
رضی اللہ عنہ ہین مترجم کہتا ہی کہ موت پر بیعت نہین لی گئی اگرچہ سلمہ رضی اللہ عنہ سے صحیح مین روایت ہی کہ ہمنے موت پر بیعت کی ولیکن
دوسری روایت صحیح مین جب سلمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ نہ بھاگنے پر بیعت تھی اور یہ بات خود ظاہر ہی اسواسطے
کہ موت پر بیعت دینے کے کچھ معنے نہین ہو سکتے ہین کیونکہ اگر یہ مراد ہو کہ ہم ضرور اس لڑائی مین مرجاوینگے تو مرنا کسی کے
اختیار مین نہین ہے اور نہ کوئی شخص اسکا وقت جانتا ہی اور اگر یہ معنے ہین کہ ہم برابر لڑینگے اگرچہ مرجاوین تو اسکا یہی حاصل ہی

کہ ہم ہرگز نہین بھاگینگے پس معلوم ہوا کہ اصل بیعت یہی تھی اور اسیکے واسطے یہ بات لازم ہو کہ موت [illegible]
اسیواسطے سلمہ رضی اللہ عنہ نے کبھی یون کہدیا کہ ہم نے موت پر بیعت کی فافہم واللہ تعالے اعلم اور [illegible]
گانون ہو اور وہان سے مکہ تک ایک مرحلہ یا اس سے کم ہو اور وہان ایک کنوان ہو اوسیکے نام سے حدیبیہ مشہور
ہو کہ مکہ کے گرد جس قدر زمین حرم ہو آیا حدیبیہ اسی حرم مین سے ہو یا خارج ہو تو امام مالک نے کہا کہ وہ داخل حرم
نے کہا کہ تھوڑا حرم ہو اور تھوڑا حل ہو اور طحاوی رح نے بھی ظاہر اسپر اقتصار کیا اللہ تعالے اعلم حدیث کی تفسیر مین
صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت ایک قول مین ایک ہزار پانچ سو تھی اور ایک قول مین ایک ہزار چارسو تھی اور [illegible]
مترجم کہتا ہو کہ صحیح یہ معلوم ہوتا ہو کہ چارسو سے کچھ زیادہ تھے لہذا کبھی یہ کسر چھوڑ دی تو ایک ہزار چارسو روایت کیے اور
کسر کو کبھی پورا کر کے ایک ہزار پانچ سو روایت کیے واللہ تعالے اعلم پھر شیخ رح نے اون احادیث کو بالاستیعاب یہان ذکر
اس بارہ مین وارد ہوئی ہین لیکن مترجم کے نزدیک یہ پسندیدہ نظر آیا کہ انکا خلاصہ مع زائد فوائد کے درج کیا جاوے صحیح بخاری
حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے آیا کہ حدیبیہ مین ہم لوگ ایک ہزار چارسو تھے (وسلم) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہ
مین اپنا ہاتھ رکھا تو آپکی انگلیون کے درمیان سے پانی کا فوارہ جوش مارتا تھا یہانتک کہ سب لشکر سیراب ہو گیا (صحیحین) مترجم
ہو کہ اسکی توضیح دوسری روایت مین اسطرح مذکور ہو کہ جب چاہ حدیبیہ پر لشکر اُترا تو اسقدر پانی کھینچا گیا کہ اوسمین قطرہ نہ رہا اور
پیاس کی اور وضو کرنیکی ضرورت پیش آئی تو آپ نے مانگا کہ کسی برتن مین کچھ پانی ہو پس آپ کے سامنے ایک لوٹا آیا جسمین کچھ
پانی تھا پھر آپ نے کچھ کلمات فرمائے اور لوٹے کے مُنہ پر ہاتھ رکھ دیا اور آواز دی گئی کہ جسکو حاجت ہو وہ پانی لے پس لوگ اپنے برتن
بھرتے جاتے اور بعضے اوس سے لیکر وضو کرتے جاتے اور بعضے پیتے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پانی آپکی انگلیون سے مثل فوارہ کے
جوش مارتا ہو بعض صحابہ کو سب سے زیادہ یہی خواہش تھی کہ اس برکت کے پانی سے جہانتک ہو سکے سیر ہون حضرت جابر رضی اللہ عنہ
کہا کہ ہم لوگ ایک ہزار چارسو تھے اور اگر ہم ایک لاکھ ہوتے تو بھی ہمکو کافی ہوتا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکش سے
تیر نکالکر دیا کہ چاہ حدیبیہ مین ڈال دیا جاوے پھر تھوڑی دیر گذری تھی کہ پانی نے جوش مارا حتی کہ برابر اونکے واسطے کافی رہا یہانتک
کہ حدیبیہ سے کوچ کیا گیا اور صحیحین کی ایک روایت مین حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگ ایکہزار پانچ سو تھے اور صحیح بخاری
کی ایک روایت مین ہو کہ قتادہ رح نے سعید بن المسیب رح سے پوچھا کہ بیعۃ الرضوان مین کتنے لوگ حاضر تھے فرمایا کہ پندرہ سو تھے
کہا کہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ چودہ سو تھے فرمایا کہ جابر رضی اللہ عنہ پر اللہ تعالے رحمت فرماوے اونکو وہم ہو گیا ہو کہ
نے خود مجھسے روایت فرمائی کہ ہم لوگ پندرہ سو تھے اور عوفی نے بھی ابن عباس سے روایت کی کہ پندرہ سو تھے لیکن جابر رضی اللہ
عنہ سے مشہور روایت یہ ہو کہ چودہ سو تھے یہی بیہقی و حاکم نے سعید بن المسیب کے والد سے روایت کی اور یہی سلمہ
بن الاکوع و معقل بن یسار و براء بن عازب رضی اللہ عنہم نے روایت کیا اور یہی عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
الصحیحین مترجم کہتا ہو کہ بقول بعض علماء رح کے موافقت روایات کی یہی صورت ہو کہ تعداد مین چودہ سو صحابہ [illegible]
مین تھے (بیعۃ الرضوان کا بیان) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ کفار مکہ اس بات پر آمادہ ہین کہ رسول اللہ
اور آپکے اصحاب کو خانہ کعبہ کا عمرہ ادا کرنے سے روکین اور قتال کرین تو آپ حدیبیہ پر ٹھہر گئے اور منافقون کو [illegible]

Marfat.com

...تھی جنکی تعداد بہت قلیل ہے انمین سے ایک بھی بچکر اپنے گھر نہ آئیگا محمد بن اسحاق نے مغازی
...پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بلا کر چاہا کہ مکہ بھیجین تاکہ سرداران قریش کو آگاہ کرین
...لڑائی کے واسطے نہین آئے بلکہ ہم خانۂ کعبہ کا عمرہ ادا کرنے آئے ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے تعمیل ارشاد مین
عذر نہین ہے ولیکن قریش میرے جانی دشمن ہین اور میری قوم والے بنی عدی بن کعب بھی کوئی میری حمایت کرنے والے نہین ہین او-
معلوم ہے کہ مین نے اسلام لاکر قریش پر کس قدر سختی کی اور کیسی عداوت میرے اونکے درمیان پڑگئی ہان مین آپکو ایسا شخص تبلاؤن
...کے حامی مجھسے بہت زیادہ ہین اور وہ عثمان بن عفان ہین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پسند فرمایا اور عثمان کو ابوسفیان و
سرداران قریش کے پاس بھیجا کہ اونکو آگاہ کرین کہ آپ لڑنے نہین آئے بلکہ خانۂ کعبہ کی زیارت و تعظیم حرمت کے لیے آئے ہین پس
عثمان رضی اللہ عنہ روانہ ہوکر مکہ کے کنارے پہونچے یا مکہ مین داخل ہوگئے کہ ناگاہ ابان بن سعید بن العاص سے ملاقات ہوئی تو انھون نے
سامنا کیا پھر کہا کہ اچھا مین تمکو اپنی پناہ مین لیتا ہون یہانتک کہ تم اپنے سردار کا پیغام پہونچاؤ پس عثمان رضی اللہ عنہ روانہ ہوکر ابوسفیان
و دیگر سرداران قریش تک پہونچے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ادا کیا وہ لوگ یہ سنکر بڑبڑائے ولیکن عثمان رضی اللہ عنہ کو رو...
...ا اور کہا اگر تمکو خانۂ کعبہ کا طواف کرنا منظور ہے تو طواف کرلو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ مین ایسا نہین ہون کہ
...نا طواف کرلون جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکا طواف نہ کرین قریش یہ سنکر غصہ ہوے اور عثمان رضی اللہ عنہ کو
محبوس کرلیا پس یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مسلمانون کو پہونچی کہ قریش نے عثمان رضی اللہ عنہ کو گرفتار کرکے مار ڈالا
ہے یہ خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عثمان قتل ہوا تو مین یہان سے نہین ہٹونگا یہانتک کہ قریش سے قتال
کرون اور آپ نے قوم کو تیار ہونیکا حکم دیا پھر لوگون کو بیعت کے واسطے بلایا پس یہی بیعۃ الرضوان ہے جو ایک درخت کے نیچے
واقع ہوئی مترجم کہتا ہے کہ بیعت کرنے والون پر اللہ تعالے نے اپنی رضامندی نازل فرمائی کیونکہ انھون نے باوجود اس قدر قلت
کے اپنے یقین مین اللہ تعالے کے واسطے جان دینے مین دریغ نہین کیا اور آیندہ آیت مین انشاء اللہ تعالے آتا ہے ه- راوی نے
کہا کہ لوگون مین یہ مشہور تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے موت پر بیعت لی اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے
کہ موت پر بیعت نہین لی تھی بلکہ ہم لوگون سے اسبات پر بیعت لی تھی کہ ہم نہین بھاگینگے پھر لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے بیعت کی اور جسقدر لوگ اس لشکر مین حاضر تھے کوئی بھی باز نہین رہا سوائے ایک شخص کے جو قبیلۂ انصار کے بنو سلمہ مین سے
تھا جسکا نام جد بن قیس تھا جابر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ واللہ گویا مین اوسکو دیکھ رہا ہون کہ وہ لوگون سے چھپکر اپنے ناقہ کے
پیٹ مین چپٹا ہوا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ عثمان زندہ ہین اور مقتول ہونے کی خبر باطل تھی اور ابوالزبیر
رحمہ اللہ تعالے نے جابر رضی اللہ عنہ سے اسیکے مانند روایت کیا اور آخر مین بیان کیا کہ قریش نے عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے
...مین روک لیا اور اپنی طرف سے مکرز بن حفص کو اور حویطب بن عبد العزی کو اور سہیل بن عمرو کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
...بھیجا یہ لوگ گفتگو کر رہے تھے کہ اتنے مین بعضے مسلمانون و بعضے مشرکون مین کچھ سخت کلامی واقع ہوئی یہانتک کہ باہم تیر و
پتھر بھی چلے لیکن دونون فریق نے قتال کے واسطے باہم پکار دیا اور ہر فریق نے ایلچیون کو اپنے پاس روک لیا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ اے لوگو ابھی روح القدس نازل ہوے اور اللہ تعالے نے بیعت کا حکم دیا

Marfat.com

پس تم لوگ اللہ تعالے کے نام پر اٹھو اور بیعت کر لو آور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت
جوش کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بیعت کرنے کے لیے دوڑے اور آپ
بھاگ گئے یہ دیکھ کر مشرکون پر رعب چھا گیا اور انھون نے عثمان رضی اللہ عنہ کو فوراً چھوڑ دیا اور صلح کی
ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی ہے اوسوقت عثمان رضی اللہ
ایلچی ہو کر اہل مکہ کے پاس تھے پس جب لوگون سے بیعت لی تو بلند آواز سے فرمایا کہ الٰہی عثمان تیرے رسول کے کام
دست بیعت ہی پس آپ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھا انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ سبحان اللہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ سب لوگون کے ہاتھ سے کسقدر افضل ہوا ابن عمرؓ نے بھی روایت کی کہ رسول اللہ صلعم نے عثمان
ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھا مترجم کہتا ہے کہ یہ صحیحین کی روایت مین متواتر ہے شعبی رحمہ اللہ تعالے نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ
بیعت کے واسطے لوگونکو بلایا تو سب سے پہلے جو شخص آپ تک پہونچا وہ ابوسنان الاسدیؓ ہین کہ انھون نے پہونچکر عرض کیا کہ
ہاتھ بڑھائیے مین آپکو بیعت دیتا ہون آپ نے فرمایا کہ تو کس بات پر مجھے بیعت دیتا ہے ابوسنان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ
مین اور جو کچھ آپ کے دل مین ہے مین نے سب پر آپکو بیعت دی بخاریؒ نے روایت کی کہ نافع رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ لوگو
مشہور ہے کہ عبداللہ بن عمر اپنے باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام لائے یہ کلام بطور حقیقت نہین ہے بلکہ بطور
کے ایک لطیفہ ہے اور اسکا منشاء یہ واقع ہوا کہ جب قتال کے واسطے سامان کا حکم ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر
بھیجا کہ فلان انصاری کے پاس جاکر میرا گھوڑا لاؤ تاکہ اوسپر سوار ہو کر قتال کرون جب عبداللہ روانہ ہوئے تو انھون نے دیکھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے کھڑے ہوے بیعت لیتے ہین اور بیعت کا منادی پکارتا ہوا ابھی تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک
نہین پہونچا تھا اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کو درمیان مین یہ معلوم ہو گیا تو انھون نے پیش قدمی کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بیعت دیدی پھر جاکر وہ گھوڑا لیکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ سامان جنگ مین رہے ہین پس
اونکو آگاہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس درخت کے نیچے بیعت لیتے ہین تو فوراً جاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دی پس اسی سے لوگون نے یہ لطیفہ نکالا کہ عمر سے پہلے ابن عمر اسلام لائے مترجم کہتا ہے کہ دوسری روایت سے ظاہر ہے کہ
رضی اللہ عنہ نے دور سے ہجوم دیکھا تھا تو عبداللہ بن عمر کو بھیجا کہ دیکھ یہ ہجوم کیسا ہے اور گھوڑا لیتے آنا چنانچہ بخاریؒ نے
ابن عمر سے روایت کی کہ اس میدان مین لوگ دور تک درختون کے سایہ مین متفرق تھے کہ ناگاہ نظر آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
کو آپ کے صحابہ گھیرے ہوئے ہین پس عمر رضی اللہ عنہ نے مجھسے فرمایا کہ اے عبداللہ جاکر دیکھ کہ کیا بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
کے گرد لوگ جمع ہین عبداللہ جب وہان پہونچے تو دیکھا کہ لوگ بیعت کر رہے ہین پس عبداللہ نے بھی بیعت کر لی
کو آگاہ کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے جاکر بیعت کی وقد رواہ البیہقی جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بیعۃ حدیبیہ میں ہم لوگ
چارسو تھے پس ہم سب نے بیعت کی اور عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور آپ
درخت کے نیچے تھے مترجم کہتا ہے کہ اسکے معنے یہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لینے کے واسطے
ہاتھ بڑھایا تھا اور ایک ایک کر کے لوگ بیعت کرتے جاتے تھے پس عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بیعت کے لیے دونون ہاتھون سے تھام لیا تھا تاکہ آپ کے ہاتھ کو تکلیف نہ ہو کیونکہ بہت دیر تک ہاتھ بڑھائے رکھنا پڑا اس روایت سے یہ قول معلوم ظاہر ہوگیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اگرچہ عبداللہ بن عمر کے بعد آئے لیکن حضرت جابر رضی اللہ عنہ وغیرہ سے پہلے آگئے تھے کیون کہ انھون نے ہجوم ہوتے ہی خبر پائی تھی اور جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمنے اس بات پر بیعت کی تھی کہ نہین بھاگینگے اور ہمنے مرجانے پر بیعت نہین کی تھی رواہ مسلم۔ اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے بھی بیان کیا کہ بیعۃ الرضوان کے دن مین درخت کیکر کی شاخ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے اوپر کھینچکر ہٹائے ہوے تھا (تاکہ آپ کے عمامہ مین نہ اولجھے) اور ہم لوگ چودہ سو تھے اور کہا کہ ہمنے موت پر بیعت نہین کی تھی بلکہ ہماری بیعت یہ تھی کہ ہم نہین بھاگینگے (صحیح مسلم) اگرچہ ہم مار ڈالے جاوین قال البخاری حدثنا المکی بن ابراہیم عن یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ الخ سلمہ رضی نے کہا کہ مین نے درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو یزید بن ابی عبید نے پوچھا کہ اے ابو مسلم اوس روز تم کس بات پر بیعت کرتے تھے فرمایا کہ مرجانے پر بیعت کرتے تھے مترجم کہتا ہے یعنے نہ بھاگینگے اگرچہ مر جاوین اور یہ حدیث ثلاثی ہے یعنے فقط تین ثقات راوی ہین وقال البخاری حدثنا ابو عاصم حدثنا یزید بن ابی عبید عن سلمہ رضی اللہ عنہ الخ سلمہ رض نے کہا کہ حدیبیہ کے روز مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر ایک طرف کھڑا ہو گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی لوگون مین مجھسے خطاب فرمایا کہ اے سلمہ تو بیعت نہین کرتا ہے مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین تو بیعت کر چکا ہون فرمایا کہ پھر پیشقدمی کرکے بیعت کر تو مین نے قریب ہو کر دوبارہ بیعت کی یزید نے پوچھا کہ آپ کس بات پر بیعت کرتے تھے فرمایا کہ موت پر رواہ مسلم ایضاً بیہقی نے اپنی اسناد کے ساتھ سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم لوگ چودہ سو کی جماعت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چاہ حدیبیہ پر آکر اترے اور اس کنوین سے پینے والی پچاس بکریان تھین وہ بھی سیراب نہ ہوتی تھین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے کنارے بیٹھے اور مجھے یاد نہین کہ آپ نے دعا فرمائی یا اوسمین اپنا لب مبارک ڈالدیا (یا ایک تیر ڈالدیا) پس اوسکا پانی اوبل آیا کہ ہم لوگون نے خود پیا اور اپنے جانورون کو پلایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے لیے درخت کے نیچے لوگون کو بلایا پس مین نے اول گروہ مین شامل ہو کر بیعت کی پھر آپ بیعت لیتے رہے یہانتک کہ جب درمیانی لوگون نے بیعت شروع کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سلمہ مجھسے بیعت کر مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین تو اول گروہ مین بیعت کر چکا ہون آپ نے فرمایا کہ اور اب بھی پس مین نے دوبارہ بیعت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو بغیر ڈھال دیکھا تو مجکو چمڑے کی ڈھال یا پوری ڈھال عنایت فرمائی پھر آپ لوگون سے بیعت لیتے رہے یہانتک کہ آخری لوگون کی بیعت مین مجھسے فرمایا کہ اے سلمہ تو بیعت نہین کرتا ہے مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین تو اگلے لوگون مین اور درمیانی لوگون مین بیعت کر چکا ہون فرمایا کہ اب بھی سہی پھر مین نے تیسری بار آپ سے بیعت کی پھر آپنے مجھسے پوچھا کہ اے سلمہ جو ڈھال مین نے تجھے دی تھی وہ کیا ہوئی تو مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے اپنے چچا عامر کو دیکھا کہ اونکے پاس ڈھال نہین ہے تو مین نے یہ ڈھال اونکو دیدی یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے پھر فرمایا کہ تیری وہ مثل ہے جو اگلون مین سے کسی نے کہی تھی کہ الٰہی مجھے ایسا حبیب دے جو مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب ہو سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر مشرکین مکہ نے صلح کے ہمارے پاس ایلچی بھیجے حتی کہ دونون طرف سے آمد رفت ہو کر صلح قرار پائی سلمہ رض نے کہا کہ مین اپنے اہل و مال چھوڑ کر اللہ و رسول کی طرف ہجرت کر آیا تھا تو یہان طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے کی خدمت کرتا اوسکو پانی پلاتا اور اوسکی پرداخت کرتا اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مین کھانا کھایا کرتا تھا پھر جب ہمنے اور اہل مکہ نے صلح کی تو باہم بیخوف ہو کر اختلاط ہو گیا پھر مین

Marfat.com

ایک درخت کے نیچے آیا اور اوسکے کانٹے جھاڑ ڈالے اور اوسکی جڑ مین ذرا سا سایہ پاکر لیٹ رہا اتنے مین مکہ کے چار [illegible] قریب ایک جگہ بیٹھکر اپنی باتون مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بدگوئی کرنے لگے پس مجھے ان لوگون سے [illegible] وجہ سے بدعہدی نہین کرسکتا تھا اور مین وہان سے ہٹ کر دوسرے درخت کے نیچے جاکر لیٹا اور ان لوگون نے [illegible] ٹانگ دیے اور لیٹ رہے اتنے مین مین نے سنا کہ نشیب وادی کی طرف سے ایک شخص پکارتا ہی کہ یا آل المہاجرین [illegible] شہید کیا گیا پس مین نے اپنی تلوار کھینچ لی اور انھین چارون نفر پر بڑھا اور وہ لوگ لیٹے تھے پس مین نے اونکے ہتھیار لے [illegible] اونکو شاخون کے گچھے کی طرح سب کو ایک سی مین لپیٹ کر لیچلا اور مین نے اونسے کہدیا کہ قسم اوس پاک عزوجل کی جسنے چہرہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مکرم فرمایا ہی کہ اگر تم مین سے کسی نے سر اوٹھایا تو اوسکی اسی کھوپری پر وار کرونگا جسمین اوسکی دونون آنکھین ہین پھر مین انکو کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور میرے چچا عامر بھی مشرکین مین سے ایک شخص کو جسکا نام مکرز تھا [illegible] لائے یہانتک کہ ہمنے ان سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا کیا اور کل ستر مشرکین گرفتار کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر کیے گئے (وہ لوگ اپنی جان سے مایوس ہوکر بدحواس تھے پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مشرکون کو دیکھکر فرمایا کہ ان نالائقون کو چھوڑ دو تاکہ بدعہدی کی ابتدا انھین کی طرف سے ہو اور انتہا بھی انھین پر رہے یعنے انھین پر اوسکا وبال ہو پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو عفو کردیا اور اللہ عزوجل نے نازل فرمایا۔ ہو الذی کف ایدیہم عنکم و ایدیکم عنہم ببطن مکۃ من بعد ان اظفرکم علیہم الآیۃ یعنے اللہ تعالے ہی مالک ہی جسنے تمکو بطن مکہ مین مشرکون پر قابو دینے کے بعد تمہارے ہاتھون کو مشرکون سے روکا اور مشرکون کے ہاتھون کو تمسے روکا۔ رواہ مسلم۔ سعید بن المسیب نے فرمایا کہ میرے والد رضی اللہ عنہ بھی اون لوگون مین سے تھے جنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درخت کے نیچے بیعت دی تھی انھون نے بیان کیا ہی کہ پھر جب ہم لوگ دوسرے سال حج کو گئے تو وہ درخت متبرک جسکے نیچے بیعۃ الرضوان واقع ہوئی تھی ہم پر پوشیدہ کردیا گیا پھر اب اگر تم لوگون کے لیے وہ ظاہر ہوگیا ہی تو تم خوب جانو (الصحیحین) مترجم کہتا ہی کہ زمانۂ تابعین مین کچھ لوگون نے ایک درخت کو متبرک ٹھہرایا تھا اور دعوی کرتے تھے کہ یہی وہ درخت ہی جسکے نیچے بیعۃ الرضوان واقع ہوئی تو مسیب رضی اللہ عنہ نے اونکی اس حرکت پر انکار کیا اور فرمایا کہ تم لوگ بڑے جاننے والے ہو حالانکہ ہم لوگ جنھون نے اوس درخت کے نیچے بیعت کی تھی ہمارا تو یہ حال ہوا کہ بیعۃ الرضوان کے دوسرے ہی سال ہر چند وہ مقام تلاش کیا مگر متعین نہ ہوا کیونکہ وہ ہمپر مخفی کردیا گیا پھر اتنی مدت کے بعد اب تمہارے لیے کہان سے ظاہر کیا گیا ہی۔ حـ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو بیعت کے واسطے بلایا تو ہم نے انصاریون سے ایک شخص جد بن قیس کو پایا کہ وہ اپنے اونٹ کی بغل کے نیچے چھپا ہوا ہی (رواہ مسلم) یعنے یہ شخص منافق تھا۔ حـ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم لوگ [illegible] مین چودہ سو تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے فرمایا کہ آج تم لوگ سب روے زمین والون سے بہتر ہو جابر نے [illegible] کہا کہ اگر میری آنکھون کی بینائی باقی ہوتی تو مین تمکو اوس درخت کا ٹھکانا دکھلا دیتا جسکے نیچے بیعت واقع ہوئی تھی [illegible] سفیان نے کہا کہ لوگون نے اس درخت کے بارہ مین اختلاف کیا تھا تو جابر رضی اللہ عنہ نے اسکے متعلق [illegible] ہمکو قدرت ہوتی تو مین تمکو اوسکا ٹھکانا ٹھیک بتا دیتا اگر کہا جاوے کہ مسیب رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ ہم لوگون [illegible] پھر جابر رضی اللہ عنہ کیونکر بتلا دیتے مترجم کے نزدیک جواب یہ ہی کہ اصل مقصود آنحضرت [illegible]

Marfat.com

یعنی اللہ عنہم کو بھلا دیا جاوے پس جو لوگ دیکھتے تھے اونکو بھلا دیا گیا اور جابر رضی اللہ عنہ کو بھلایا نہین گیا لیکن وہ دیکھنے سے تو بھی اخفا ہو گیا اور شاید حکمت اس مین یہ تھی کہ طبقۂ صحابہ و تابعین جو اہل معارف ہین یہ تو اوس درخت سے برکات کا قصد کرتے لیکن جب زیادہ زمانہ گذرتا تو عام الناس اوسکو پرستش گاہ بناتے اور جہال عرب مین شرک کی جو صورتین زمانۂ کفر مین جاری تھین ویسی صورت پیدا ہو جاتی اور اوس سے تبرک کی منفعت اتنی نہ ہوتی جتنی مشرکون کو اوس سے شرک کی مضرت ہوتی اسیواسطے فقہاء نے متفق کیا ہو کہ جس امر مستحب سے ثواب کی امید ہو اگر یہ دیکھا جاوے کہ لوگ اپنی بیہودگیون سے آخر اسمین بدعتین نکالینگے تو اوسکو ترک کرنا چاہیے کیونکہ ثواب کے واسطے نہایت اعلیٰ طریقے موجود ہین (**فضائل بیعۃ الرضوان**) اسکی فضیلت خود قرآن مجید مین منصوص ہو اور رضوان الٰہی سے بڑھکر کیا چیز چاہیے وقال تعالےٰ رضوان من اللہ اکبر یعنی جنت کی تمام نعمتون کے بعد اللہ تعالےٰ کی طرف سے رضوان سب سے بڑھکر ہو۔ ھ۔ لیکن رضوان کی شان اسوقت انسان کے وہم و قیاس سے اسقدر بالا ہو کہ وہ کسی طرح نہین خیال کر سکتا ہو اور جب جنت مین نیک بندے کو حاصل ہوا تو اوسوقت جانیگا والحمد للہ رب العالمین جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگون نے اس درخت کے نیچے بیعت کی ہو کوئی انمین سے جہنم مین داخل ہوگا امام احمد بسند صحیح۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت مین ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس درخت کے نیچے جن لوگون نے بیعت کی سب جنت مین داخل ہونگے سوائے سرخ اونٹ والے کے پس ہم لوگ جلدی دوڑے کہ اس شخص کو سمجھاوین تو ہمنے دیکھا کہ اوسکا اونٹ گم گیا ہو پس ہمنے اوس سے کہا کہ چلکر بیعت کر لے وہ بولا کہ اگر مجھے میرا اونٹ مل جاوے تو اس سے بہتر ہو کہ مین چلکر بیعت کرون (ابن ابی حاتم) حدیث مین یہ مراد نہین ہو کہ جسکا اونٹ سرخ ہو وہ خارج ہو بلکہ یہ خاص شخص تھا جسکو آپ نے تعیین فرمایا اور صحابہ رضی اللہ عنہم اوسکو اس لفظ سے پہچانتے تھے کیا نہین دیکھتے ہو کہ سب اوسکی طرف دوڑے اور یہ شخص منافق تھا اور چونکہ وہ اس قابل نہ تھا تو بیعت سے بھی محروم کیا گیا اور اس آفت مین پھنسا دیا گیا کہ اوسکا اونٹ گم گیا اور شاید یہ وہی شخص ہو جسکا نام جد بن قیس بیان کیا گیا ہو کیونکہ وہ بھی مشہور منافق تھا واللہ تعالےٰ اعلم اور اسیطرح سرخ اونٹ والا دوسرے موقع پر بھی جب شان رحمت کا نزول تھا وہ کمبخت محروم رہا چنانچہ وہ بھی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مرار گھاٹی پر چڑھ جاوے تو اوسکی برائیان ویسی ہی ساقط کر دیجائینگے جیسے بنی اسرائیل سے ساقط کیگئین تھین (یعنی قولو حطۃ نغفر لکم خطایاکم الآیہ) پس سب سے پہلے انصار خزرج مین سے ایک گروہ چڑھ گیا پھر انکے بعد دیگر لوگون نے مبادرت و جلدی کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ سب بخش دیے گئے سوائے اوس سرخ اونٹ والے کے تب ہمنے جاکر اوس شخص سے کہا کہ چل تیرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استغفار کر دینگے وہ بولا کہ واللہ اگر مجھے اپنا گما ہوا اونٹ مل جاوے تو میرے نزدیک اس سے بہتر ہو کہ تمہارے صاحب میرے لیے مغفرت مانگین (رواہ عبداللہ بن احمد) ام مبشر انصاریہ کہتی ہین کہ مین حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالےٰ جن لوگون نے درخت کے نیچے بیعت کی ہو انمین سے کوئی بھی آگ مین داخل نہ ہوگا حفصہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیون نہ داخل ہوگا پس آپنے حفصہ کو جھڑکا حفصہ نے عرض کیا کہ میری غرض یہ تھی کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا وان منکم الا واردھا یعنی تم مین سے کوئی نہین بچیگا مگر جہنم پر ضرور وارد ہوگا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیہا جثیا یعنی بعد ورود کے ہم متقین کو بچا لینگے اور ظالمون کو

جهنم مین گھٹنون کے بل پڑا ہوا چھوڑ دینگے (رواہ مسلم) جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک غلام [illegible]
اپنی شکایت مین یہ بھی بولا کہ یا رسول اللہ یہ حاطب ضرور آگ مین جائیگا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ [illegible]
جائیگا کیونکہ وہ بدر مین حاضر ہوا اور حدیبیہ مین حاضر ہوا ہی (رواہ مسلم) اور نکتہ یہ ہی کہ اللہ تعالے نے جن مومنون کو بدر کی [illegible]
بیعۃ الرضوان کی توفیق دی تو وہ اپنے بندون کا علیم ہی کہ ان لوگون سے دنیا مین کوئی ایسا گناہ نہوگا جسکا کفارہ جہنم [illegible]
خطیئات واقع بھی ہوئین تو دنیا مین اونسے کفارہ کر لیا جائیگا اور وہ ثابت قدم رہینگے کیونکہ جان دینے کا موقع [illegible]
اور بدر مین بھی اور بیعۃ الرضوان مین بھی ظاہری نظر کے سامنے یہی موقع تھا کہ آج ہمنے اپنے رب عزوجل کے لیے اپنی جان قربان کی [illegible]
دیکھتے ہو کہ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے اس بیعت کی نسبت کہا کہ ہمنے موت پر بیعت کی تھی فافہم واللہ سبحانہ وتعالے اعلم

(بیان اقسام بیعت) اس آیت مین دلیل ہی کہ بیعت مشروع ہی اور یہ امر مشہور متواتر اور با جماع امت ثابت ہی کہ بیعت امر شرعی
ہی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہ سے چند قسم کی بیعتین لین کبھی تو کسی فعل کے عمل کرنے پر بیعت لی گئی
اور کبھی بعض ممنوعات کے ترک کرنے پر بیعت لی گئی چنانچہ احادیث مین وارد ہی کہ کبھی آپ نے ہجرت پر بیعت لی اور کبھی جہاد پر
اور کبھی نماز و روزہ وغیرہ ارکان اسلام ٹھیک ادا کرنے پر اور کبھی کفار کے مقابلہ مین ثابت قدم رہنے پر بیعت لی اور کبھی ممنوعات
و نواحش چھوڑ دینے پر بیعت لی اور کبھی بیعت عام سب کے واسطے ہوئی اور کبھی خاص حاضرین کے واسطے ہوئی اور کبھی ایک قوم
خاص کی بیعت لی اور کبھی کسی شخص خاص کی بیعت لی اور کبھی عورتون سے حکم قرآن کے موافق خاص بیعت لی مثلاً انصار کی
عورتون نے بیعت دی کہ ہم نوحہ نہ کرینگے اور مہاجرین جو گھربار چھوڑ کر بالکل خالی ہاتھ آگئے تھے اونسے بیعت لی کہ تم کسی شخص سے سوال
مت کرو چنانچہ آخر تک وہ لوگ اپنی بیعت پر قائم تھے اگرچہ فتوحات سے اللہ تعالے نے اونکو تونگر کر دیا تھا تب بھی اونکی
یہ کیفیت تھی کہ اگر اونمین سے کوئی شخص اپنے گھوڑے پر سوار جاتا ہی اتفاق سے اوسکا کوڑا گر گیا تو وہ گھوڑا روک کر اوتر کر اپنے
ہاتھ سے خود اوٹھاتا اور کسی سے سوال نہ کرتا کہ تم مجھے اوٹھا دو (رواہ ابن ماجہ) اور جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے بیعت
لی اور یہ بھی شرط کی کہ ہر مسلمان کے واسطے خیر خواہی کرے کما فی الصحیح۔ چنانچہ جریر رضی اللہ عنہ کی یہ کیفیت تھی کہ جب کسی شخص سے
کوئی چیز خریدتے یا اوسکے ہاتھ کوئی چیز فروخت کرتے تو اوس سے کہتے تھے کہ ای برادر عزیز جو چیز مین لینا چاہتا ہون وہ میرے نزدیک
بہ نسبت اسکے اچھی ہی جو دینا چاہتا ہون پھر اب تم اپنی پسند سے جو مناسب سمجھو وہ کرو مترجم کہتا ہی کہ یہ بمقتضاے بیعت تھا
کیونکہ خیر خواہی کے یہ معنے ہین کہ جو اپنے واسطے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے واسطے پسند کرے اور جس چیز کو خود ناگوار رکھے اوسکو اپنے
بھائی کے واسطے بھی ناگوار رکھے پس جریر رضی اللہ عنہ نے خرید و فروخت مین بھی یہ نکتہ ادراک کیا کہ خریدنے مین لامحالہ خریدار کو
اپنے دامون سے زیادہ اوس مال کی رغبت ہوتی ہی تو خیر خواہی یہ ہی کہ بائع سے آگاہ کر دے تاکہ جو کچھ وہ پسند کرے وہ [illegible]
اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار مین سے ایک قوم سے بیعت مین یہ شرط فرمائی کہ خدا کی راہ مین کسی ملامت کرنے والے
کی ملامت کا خوف نہ کرین اور ہر موقع پر جہان کہین ہون حق بات کہین چنانچہ ان بزرگون کی یہ عادت تھی کہ خلفا [illegible]
کوئی ایسی بات دیکھتے جو انکے نزدیک شرع مین ناگوار ہی تو فوراً اوسکو رد کر دیتے تھے اگرچہ اوس موقع پر [illegible]
جان کا خطرہ ہو بالجملہ اقسام بیعت مین سے (۱) بیعت خلافت ہی لیکن اہل ایمان [illegible]

Marfat.com

...ن کو منتخب کرین جو دیانت و تقوی مین ممتاز ہو اور باوجود اسکے اوسکو رائے ولیاقت دربارہ انتظام
...مضبوط ہو اور اوسکی ہیبت یا اوسکی محبت و تعظیم لوگون کے دلون مین جمی ہو تا کہ امر سیاست جاری رہے پس ایسے شخص
کو منتخب کرکے سب لوگ اوسکے ہاتھ پر بیعت کرتے ہین کہ آپ جو کچھ امر شرعی مین سے ہمکو حکم فرماوینگے جہانتک ہمسے ممکن ہے ہم
بجالاوینگے اور اگر ظلم و معصیت و خلاف شرع امور ہون تو ہم آپکی بیعت سے باہر ہین اور اوسوقت آپکی فرمانبرداری ہم پر واجب نہو گی
دوم بیعۃ الاسلام یعنے کسی شخص کے ہاتھ پر مسلمان ہونا سوم بیعۃ التقوی یعنے ایک مرد صالح کے ہاتھ پر بیعت کی کہ آپ میرے
واسطے دعا کرین کہ اللہ تعالے مجھے توفیق دے اور مغفرت فرماوے اور جن امور شرعی کو آپ تقوی بتلاوین مین بیعت کرتا ہون
کہ جہانتک ممکن ہے اوسپر عمل کرونگا اور اگر اللہ تعالے آخرت مین آپکی مغفرت فرماوے تو آپ میرے واسطے بھی شفاعت کرینگے
پس وس بزرگ نے منظور کیا اور نہایت امانت داری و غور سے اس مرید کے حق مین اپنی رائے دوڑائی کہ اسکے نفس مین کس
قسم کی برائی نظر آتی ہے تا کہ اوسی راہ سے اوسکے نفس کو تقوی کی جانب موڑا جاوے پس وہ اوسکی صلاحیت کے بارہ مین دل سے
کوشش کرتا ہے بشرطیکہ مرید راغب ہو- اگر کہا جاوے کہ یہ قسم بیعت اگر بطریق سنت ہوتی تو زمانہ خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم
مین جاری رہتی حالانکہ جاری نہ تھی اسکا جواب یہ ہے کہ سنت کے دو معنے آتے ہین ایک وہ فعل جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر
اوقات کرتے رہے جیسے فجر کی سنت و ظہر کی سنت وغیرہ ہین اور دوم وہ فعل جو کبھی آپ نے کیا یا اوسکی ترغیب دی ولیکن اوسپر مواظبت
نہین فرمائی جیسے عصر سے پہلے سنتین پڑھنا اور اصطلاح فقہا مین اسکو مستحب یا نفل کہتے ہین پس بیعت از قسم دوم ہے اور خلفاء
راشدین کا ترک کرنا اسوجہ سے بھی تھا کہ اوس عہد مین اکثرت سے صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فیض
صحبت و آداب حضرت سے منور ہو رہے تھے تو اونکو اس بیعت تقوی کی حاجت نہ تھی پھر خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم کے بعد
نیک لوگ مغلوب ہو گئے اور حجاج و مروانی ظالمون نے غلبہ پایا اور یہ اللہ عزوجل کی تقدیر تھی جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے
ہی آگاہ کر دیا تھا بالجملہ ان ظالم بادشاہون نے جبراً سب لوگون سے اپنی خلافت پر بیعت لی یعنے تم لوگ مجھسے بیعت کرو بطریق سنت
رسول اللہ و سنت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پس بخیال مسلمانون کے کشت و خون کے لوگون نے بیعت کرلی اگرچہ یہ لوگ کچھ سنت رسول اللہ
و سنت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے موافق نہین چلتے تھے تاہم کافرون پر جہاد کے لیے اور کفر کو مغلوب کرنے کے لیے کفایت تھی لیکن بعضے متقین
اہل بیت رضی اللہ عنہم نے لوگون کو اپنی بیعت کے واسطے بلایا بلکہ کوفہ والون نے اکثر یہ حرکت کی [illegible]ول مین سے کسی کے ہاتھ پر
بیعت کی پھر جب خلفاے مروانیہ سے مقابلہ ہوا تو ہر دفعہ ساتھ چھوڑ کر بھاگ گئے اور ذریت طیبہ آل رسول کو مقتول چھوڑ دیا تو اس
زمانہ مین جہان کسی شخص نے دوسرے سے بیعت لی اگرچہ وہ بیعت خلافت نہ ہو تب بھی حکام وقت نے کان کھڑے کیے اور فوراً گرفتار
کرکے قید کیا تا کہ ایسا نہو کہ در پردہ خلافت کے واسطے کرورون آدمیون سے بیعت لین پھر ایکبارگی نکلکر غالب ہو جاوین اسوجہ
سے خلفاے راشدین کے بعد بھی عرصہ تک بیعت تقوی متروک رہی ولیکن علما اور مشائخ وقت فرصت تلاش کرتے تھے تا کہ اس
سنت کو زندہ کرین اور ہر وقت مین ایک ایک و دو دو آدمیون کو بیعت ارشاد مین لاتے تھے یہانتک کہ جب یہ خوف جاتا رہا تو علانیہ
بیعت کی رسم جاری ہو گئی (بیان بیعت صوفیہ) واضح ہو کہ علامہ نسفی رحمہ اللہ تعالے نے اہل تصوف کے بارہ اقسام بیان
کیے جو لوگ دعوی کرتے ہین کہ ہم صوفی ہین اور انکے بارہ اقسام ہین انمین سے گیارہ کے عقائد و حالات کی تفصیل بیان کرکے

Marfat.com

سب کو گمراہ و شیطانی فرقہ بیان کیا اور بارھوین فرقہ کو لکھا کہ وہ لوگ اہل قرآن و حدیث ہین [illegible]
ہین اور دنیا کو آخرت کے لیے ترک کرتے ہین اور اللہ تعالےٰ کے مطیع و متواضع و آداب سنت پر عامل [illegible]
والے جامع صفات کمالات ہین اونکی خدمت مین بیٹھنا نوافل پڑھنے سے بہتر ہی اور اونکی خدمت کرنے مین [illegible]
بیان کیا کہ جس شیخ سے بیعت کیجاوے اوسکی یہ صفت ہونا ضرور ہی کہ علم تفسیر و حدیث سے واقف ہو اور فقہ مین سے [illegible]
سنت کے موافق عامل ہو اور دنیا سے زاہد ہو یعنے دنیا کی رغبت نرکھتا ہو اور لوگون سے اپنی تعظیم چاہنے اور [illegible]
خواہش کرے پس ایسے شیخ سے بیعت کرنا مفید ہی پھر یہ بات ظاہر ہی کہ ایسے شیخ سے خلاف سنت ظاہر نہوگا [illegible]
بالاتفاق تاکید کرتے ہین کہ جس شیخ سے بیعت کی جاوے اوسمین پانچ باتین ضروری ہین اول یہ کہ علم قرآن و حدیث [illegible]
امر معروف و نہی منکر فرماوے اور کمالات ظاہری سے آراستہ کرسکے اور اخلاق رذیلہ سے پاک کرے اور معارف کی جانب [illegible]
کلمات خود قرآن و حدیث سے استنباط کرے چنانچہ شیخ ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ لبالوقات [illegible]
ظاہر ہوتا ہی تو چالیس دن تک مین اوسکو اپنے قلب مین آنے نہین دیتا جب تک کہ اوسکو قرآن و حدیث کے حضور مین [illegible]
پھر اگر قرآن و حدیث نے اجازت دی تب قبول کرتا ہون مراد یہ ہی کہ اس نکتۂ معرفت کو قرآن و حدیث مین تلاش کرتا ہون
مذکور ہی کیونکہ قرآن و حدیث مین معارف غیر متناہیہ ہین مگر عارف نہین ہی جو اونکو پاوے پھر اگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے
قلب پر کوئی معرفت ظاہر ہوئی تو وہ اوسکو تلاش کریگا مترجم کہتا ہی کہ اسکی مثال یہ ہی کہ مثلا عارف کو ظاہر ہوا کہ [illegible]
نہین ہوتی ہی اور جو دانائی و ہوشیاری ان لوگون مین دیکھی جاتی ہی یہ حواس ہین اور حواس جانورون مین بھی موجود ہوتے ہین
سب حواس پیدا نہین کیے گئے ہین چنانچہ خیال و قیاس وغیرہ ان مین نہین ہین اور آدمی مین ان حواس کا مجموعہ ہی اگرچہ [illegible]
بعض جانورون مین ایسے قوی ہین کہ وہ انسان مین نظر نہین آتے مثلاً گدھ بہت دور سے دیکھتا ہی اور بلی اندھیرے مین [illegible]
بیا اپنے پنجہ و چونچ سے ایسا گھونسلا بناتا ہی کہ آدمی نہین بنا سکتا ہی باوجود اسکے ان جانورون مین مجموعی حواس نہین ہی
تدبیر سے نتائج نکالین بلکہ جانورون کی طرح گرفتار ہوکر آدمی کے تابع ہو جاتے ہین اور آدمی اپنے مجموعی حواس سے کئی [illegible]
طرح کی تدابیر نکالتا ہی ولیکن یہ عقل نہین ہی چنانچہ انھین حواس کے ذریعہ سے کبھی اللہ تعالےٰ کی معرفت نہ پاویگا جب تک
دروازہ کھل کر نور عقل ظاہر نہ ہو جب یہ نکتہ ظاہر ہوا تو عارف کو قبول نہ کرنا چاہیے جب تک کہ قرآن و حدیث سے [illegible]
پھر اوسنے دیکھا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ومن یرغب عن ملۃ ابراہیم الا من سفہ نفسہ یعنے ملت ابراہیمی سے وہ [illegible]
نہین رکھتا ہی اس سے ظاہر ہوا کہ جو ملت ابراہیم پر ہو وہ عاقل ہوگا لہذا امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ مومن [illegible]
حالانکہ دنیاوی معاملات مین کبھی مومن کی رائے ایسے کید و مکر پر نہین پہونچتی جو ایک ہوشیار کافر کو حاصل [illegible]
ایسا مطمئن ہی کہ ہوشیار کافر اس معرفت تک بالکل نہین پہونچتا تو ظاہر ہوگیا کہ جو اس کا نام عقل نہین [illegible]
تو سبھی لوگ اسکو عقل کہتے ہین تو جواب یہ ہی کہ کفار بڑے بڑے ہوشیار گذرے تو کیا وہ لوگ اپنے آپ [illegible]
نے عقل اسیکا نام رکھا تھا کیونکہ مرتے دم تک اونکو سوائے ہوشیاری کے کبھی نور عقل [illegible] نہین [illegible]
پہچانتے کہ یہ عقل ہی اور وہ حواس ہین لہذا اونھون نے اپنی اصطلاح مین حواس ہی کو [illegible]

Marfat.com

[illegible] غرض یہ ہی کہ جن قوت سے معارف حاصل ہوتے ہین وہ کیا چیز ہی تو ہمکو کلام الٰہی سے مل گیا کہ وہ قلب
[illegible] جبتک قلب بیجا ہوا بند رہتا ہی تب تک وہ ظاہر نہین ہوتا پس آدمی اپنے حواس ورائے سے طرح طرح کے شرک و
وہم مین گرفتار ہوتا ہی اور جب ایمان سے قلب کھلا تب وہ نور ظاہر ہوتا ہی۔ وقد قال تعالے فتکون لهم قلوب یعقلون بها
یعنے یہ لوگ ایمان کیون نلائے تا کہ اونکو ایسے دل حاصل ہوتے جنسے عقل پاتے۔ھ۔ وقال تعالے وما کان لنفس ان تؤمن الا
باذن اللہ ویجعل الرجس علی الذین لا یعقلون۔ یعنے کسی نفس کو یہ قدرت نہین ہی کہ وہ اپنے اندر ایمان پیدا کرلے مگر جبھی کہ اللہ تعالے
چاہے اور پلیدی شرک وکفر کو اللہ تعالے ایسے ہی لوگون پر ڈالتا ہی جو عقل والے نہین ہین۔ھ۔ پس جب کافر سرکش نے اللہ
کی ہدایت کو تکبر سے رد کیا تو اپنے خیالات واعتقادات کو اپنے نزدیک ایمان سمجھا مگر وہ ہر حال مین پلیدی شرک مین لتھڑا ہوا ہی مگر
بے عقلی سے پہچانتا نہین ہی۔ وقد قال تعالے ولقد ذرأنا لجهنم کثیرا من الجن والانس تا قولہ تعالے اولئك كالانعام بل هم اضل اس
آیت مین اللہ تعالے نے مصرح فرمایا کہ جن وانسانون مین جہنم کے واسطے بکثرت ہین جن مین ایسے دل ہین کہ عقل وفہم نہین رکھتے
ہین اور آخر مین فرمایا کہ یہ لوگ جانورون سے بھی بدتر ہین اسکی یہ وجہ ہی کہ جانور کو حق تعالے نے معرفت کے واسطے امتحان
نہین فرمایا بلکہ بعضے جانورون کو جو موذیات ونجاسات ہین شیطان کی جانب پھیر دیا ہی پس وہ اہل ایمان کے دشمن ہین لیکن اونکی
دشمنی کے یہ معنے نہین ہین کہ وہ اہل ایمان کے مقابلہ مین عداوت باندھتے ہین بلکہ اونمین ذاتی ضدیت ہی اسیواسطے سور وگرگٹ
وسانپ وبھیڑیا وغیرہ کو کھانا حلال نہین ہی اور بعضے جانورون کو اللہ تعالے نے اپنی تسبیح ومعرفت دیدی ہی ولیکن اونکی معرفت
واونکی تسبیح اونکی ذات کی استعداد پر ہی چنانچہ حدیث خضر وموسی علیہما السلام مین بیان ہوچکا کہ جب دونون کشتی پر سوار تھے تو ایک
چڑیا آئی اور سمندر مین چونچ ڈبو کر پانی پیکر بادبان کشتی پر بیٹھکر ترنم سرائی کرنے لگی خضر نے کہا کہ اے موسی آپ جانتے ہین کہ یہ
چڑیا کیا کہتی ہی یہ اپنے پروردگار کی مخلوقات بیان کرکے تعریف کرتی ہی کہ تو پاک ہی تونے آسمان پیدا کیا اور زمین پیدا کی اور یہ دریا
اور یہ پیدا کیا اور اس کشتی مین تیرے دو بندے ہین کہ اسوقت روے زمین پر سب سے بہتر ہین پھر خضر نے فرمایا کہ اے موسی تم دیکھتے
ہو کہ اس بحر ذخار سمندر مین سے اس چڑیا کی چونچ مین کتنا پانی آیا ہوگا یون ہی مجکو تمکو جو کچھ علم دیا گیا ہی وہ علم الٰہی کے مقابلہ مین
اتنا بھی نہین ہی جتنا سمندر کے مقابلہ مین اس چڑیا کی چونچ کا پانی ہی پھر واضح ہو کہ یہ بات کچھ جانورون پر موقوف نہین ہی بلکہ جمادات
بھی بلکہ تمام آسمان وزمین سب تسبیح کرتے ہین ولیکن جو کوئی حواس ہی حواس رکھتا ہی وہ انکار نکرے تو تعجب ہی لہذا علماء
ربانی ایسے ایسے مسائل ہی بیان نہین فرماتے ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ احد کو دیکھکر فرمایا کہ یہ پہاڑ
ہم لوگون کو پیار کرتا ہی اور ہم بھی اوسکو دوست رکھتے ہین اور مکہ مین جہان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گھر تھا وہان ایک پتھر تھا حدیث
مین ہی کہ جس زمانہ مین مجھ پر وحی نازل ہوئی تو وہ پتھر مجکو سلام کیا کرتا تھا مترجم کہتا ہی کہ اگر مین سب روایات کو لکھنا چاہون اگرچہ وہ
اتنی ہی ہون جسقدر مجکو معلوم ہین تو بھی ایک دراز کتاب ہو جاوے اور بیان جو مقصود ہی وہ جاتا رہے پھر واضح ہو کہ جمادات کی تسبیح
سے حیوانات کی تسبیح افضل ہی اور حیوانات سے انسان کی تسبیح افضل ہی بلکہ نجس جانورون سے مظہر غضب یعنے کفار کی تسبیح اعلی ہی
[illegible] کو خوشی سے یہ تمنا ہوتی ہی کہ ہم ذبح ہو کر کسی مومن کی غذا ہون تا کہ تسبیح اشرف سے سرفراز ہون بالجملہ اس
[illegible] یاد دلاتا ہی کہ جب اونہنے یہ دلیل پائی کہ حواس کا نام عقل نہین ہی تب اونسے ان آیات واحادیث پر اعتماد کرکے

Marfat.com

اسکو قبول کیا اسیطرح شیخ کے واسطے یہ ضرور ہی کہ علم قرآن حدیث سے آگاہ ہو ورنہ وہ اپنے خیالات [illegible]
ساتھ اپنے مریدون کو بھی گمراہ کردیگا بلکہ مرید پہلے تو ایمان پر مضبوط تھا اب اس جاہل شیخ کی صحبت [illegible]
علیہ الرحمۃ نے خوب کہا ہے ۵ خیالات نادان خلوت نشین * بہم بر کند عاقبت کفر و دین * بلکہ مشائخ [illegible]
جاہل صوفی شیطان کا مسخرہ ہوتا ہی پس شیخ کے لیے منجملہ پانچ باتون کے سب سے اول یہ بات فرض ہی کہ وہ قرآن حدیث کا عالم [illegible]
عادل متقی صادق ہو پس کبیرہ گناہون سے پرہیز کرے اور اگر صغیرہ سرزد ہو جاوے تو فورًا توبہ کرے سوم یہ کہ دنیا سے [illegible]
کی جانب راغب ہو اگرچہ آخرت کی رغبت بھی اسیواسطے ہوگی کہ جنت مین رضوان آلہی حاصل ہوگا کیونکہ اوسکو سب سے زیادہ [illegible]
محبت ہوتی ہی اور اوسکی شناخت یہ ہی کہ جب اللہ سبحانہ تعالے کا ذکر آتا ہی تو سر سے پانون تک لرز جاتا ہی اور کلام حق سبحانہ تعالے [illegible]
جذب شوق ہوتا ہی حتی کہ وہ تلاوت قرآن مین از خود رفتہ ہوتا ہی اور اکثر یہ ہی کہ اوسپر جوش گریہ کا ظاہر ہو مترجم کہتا ہی کہ ہم تم لوگ
صوفیون شیطانی مسخرون کو دیکھتے ہو کہ اگر اوسکے سامنے سارا قرآن پڑھ جاؤ تو اوسکے کان پر جیونٹی نہ رینگیگی اور اگر ذرا سا راگ
اچھل کر چھت پر پہونچے اور حال آجاوے پھر تم لوگ کس راہ چلتے ہو کیا یہ راہ سنت کے خلاف نہین ہی کیا یہ صحابہ رضی اللہ عنہم
مخالفت نہین ہی کیا یہ اکابر دین اور اولیاء یقین سے عداوت نہین ہی نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا بہت
کہینگے کہ ہمنے تو اس ولی کی کرامتین دیکھی ہین اب ہماری نظر اوسکے بھید کو کہان پہونچ سکتی ہی اگر وہ گانا سنے تو معرفت کی [illegible]
سنتا ہی اور اگر شراب پیے تو وہ دودھ ہی اور اگر چرس پیے تو فلک سیر ہی کیونکہ ہم تو اوسکی کرامت دیکھ چکے مترجم کہتا ہی کہ ان [illegible]
حال پر افسوس ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اکابر امت نے انکو جو راہ بتلائی اوسکو انھون نے اپنی رائے سے چھوڑ دیا اور [illegible]
کہا کہ ہم اوسکی شراب و چرس کو نہین پہچانتے پھر یہ بھی دعوی کیا کہ ہم اوسکو ولی پہچان گئے حالانکہ یہ قول مشہور ہی کہ ولی را ولی [illegible]
ولی کو ولی پہچانتا ہی پھر کیا یہ لوگ خود ولی ہین نہین بلکہ اوسکی کرامت دیکھکر پہچانا مگر یہ نہ سمجھے کہ یہ شیطانی کرشمہ ہی یا اولیا [illegible]
کرامت ہی کیونکہ انکو اپنے دشمن شیطان کی بھی معرفت نہین ہی پس اگر ایسی ہی کرامتین ہین تو شیطان و دجال وغیرہ مین اس [illegible]
کروڑون درجہ زیادہ موجود ہین پھر اگر شیطان نے تمہارے اس گمراہ پیر پر اپنا مرید سمجھکر ایک پر توڈال دیا تو تمکو شرم نہین کہ تم [illegible]
چیلے بن گئے اور جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف گمراہ فرمایا ہی اوسکو تمنے اپنا پیشوا بنایا نعوذ باللہ من الضلال [illegible]
چہارم یہ کہ یہ شیخ عالم و متقی زاہد ہمیشہ اپنے مریدون وغیرہ کو نیک باتون کی راہ بتلاوے اور بری باتون سے فورًا منع کرے [illegible]
قبل اسکے وہ علماے خیار کی صحبت مین زمانۂ دراز تک ادب سیکھ چکا ہو اور اونسے علم ظاہر اور نور باطن حاصل کرچکا ہو اگر کہا [illegible]
کہ کیا خرق عادات بھی ظاہر ہونا شرط ہی جواب یہ کہ ہرگز نہین ہان اگر اللہ تعالے اوس سے کوئی خرق عادت ظاہر فرماوے [illegible]
کرامت ہی برخلاف اسکے اگر ایسی ہی بات کسی فاسق فاجر سے ظاہر ہو تو وہ کرامت نہین بلکہ استدراج ہی جیسے شیطان و دجال [illegible]
کو استدراج دیے گئے ہین پس استدراج کو دیکھکر ولی نہین پہچانا جاتا ہی اگر کہا جاوے کہ کیا وہ ترک تعلق کرکے ایک گوشہ [illegible]
رہا ہو جواب یہ ہی کہ ہرگز نہین اسواسطے کہ رزق حلال حاصل کرنیکے واسطے پاکیزہ پیشہ و کمائی کا ذریعہ چاہیے اور یہ سب سے [illegible]
جہاد ہی پھر اگر یہ ذریعہ میسر نہ ہو تو کسی دوسرے پیشہ سے وہ اپنے واسطے اور اپنے عیال کے واسطے رزق حاصل کرے [illegible]
اپنے اہل و عیال کو روزینہ پہونچانا فرض ہی اور دینے والا اللہ تعالے ہی ہان یہ شرط ہی کہ وہ دنیا جمع کرنے کے [illegible]

میں بھی کفایت کرے اور شبہات سے پرہیز کرے اگر کہا جاوے کہ قلیل سامان کس قدر ہی تو جواب یہ ہی کہ اوسکی ضرورت کے
رہنے کو گھر ہو ولیکن پختہ محل مکروہ ہی اور صبح و شام کے واسطے قدر کفایت غذا ہو اور یہ بظاہر شناخت ہی اور مرد نیک اپنے
معاملات کی صفائی کو اپنے رب عزوجل کے ساتھ ملتجی رہتا ہی واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم ف۲ فی اشارات العرائس قولہ تعالیٰ
ھو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المؤمنین۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے جس نور سے انبیا علیہم السلام کو مخصوص فرمایا اوس سے مومنین کو
محروم نہیں رکھا اور وہ سکینت ہی اور اسکے واسطے مومنین کے مراتب ہیں پس عوام مومنین کو جو سکینت عطا ہوتی ہی وہ ایمان پر یقین و اطمینان
ہی اور اعلیٰ درجہ والوں کے دلوں پر نور مشاہدہ نازل ہوتا ہی تاکہ امتحانات کے اوقات میں اونکو دفعیہ کی قوت ملجاتی ہی مثلاً جہاد کی سختی میں
فرمایا فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو سکینت نازل فرمائی اوسکا اندازہ کوئی غوث و قطب
بھی نہیں کر سکتا ہی کیونکہ آپکو استعداد نبوت بلکہ سب سے اعلیٰ درجہ نبوت حاصل تھا اور امتیوں میں اعلیٰ درجہ صدیقیت ہی تو صدیق کو البتہ
استعداد درجۂ نبوت کی فہم کچھ حاصل ہوتی ہی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وغیرہ اکابر کو کچھ استیناس ہو گا پھر اوسکے بعد ہر زمانہ میں
اپنی اپنی استعداد ہی تو پھر کیونکر اسکا اندازہ ہو سکتا ہی ان مومنوں پر کشف حضور سے سکینت نازل فرمائی۔ لیزدادوا ایمانا مع ایمانہم۔ تو
ایمان یقین کے ساتھ شہود بڑھ گیا مترجم کہتا ہی کہ اہل ایمان کو اس مقام پر اسطرح سمجھنا چاہیے کہ حضرت سرور عالم صلعم باوجود اس شان کمال
کے راہ الٰہی میں مشقتوں و تکلیفوں کو کس سکون و اطمینان کے ساتھ برداشت فرماتے تھے اور اس سکینت سے قریب تر استعداد صدیقین ہی اور اسکے واسطے
میں ایک روایت کا اشارہ لکھتا ہوں کہ جب رسول اللہ صلعم نے غزوہ تبوک کا قصد فرمایا تو مدینہ سے بہت دراز فاصلہ تھا اور راہ میں بیابان
اور ریگستان بہت پڑتے ہیں اور اوسوقت میں شدت سے گرمی پڑتی تھی پس جب آپ روانہ ہوے تو راہ میں گرمی کی شدت سے لوگ بیتاب
ہو گئے حضرت عمرؓ روایت فرماتے ہیں کہ گرمی کی یہ شدت تھی کہ آدمی اپنے اونٹ کو ذبح کرکے اوسکا پانی اپنے سینہ و جگر پر چھڑکتا آخر ایک
منزل میں لوگوں نے یہ حال بیان کیا تو میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس گیا اور اونسے یہ حالت بیان کی تو وہ حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سامنے کھڑے ہوے جب آپ نے پوچھا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگوں پر یہ حالت ہی کہ وہ گمان کرتے
ہیں کہ اونکی گردن جدا ہو جائیگی کیونکہ پیاس و گرمی کی شدت ہی اور اللہ تعالیٰ نے دعا میں آپ کے واسطے برکت رکھی ہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم لوگ یہی چاہتے ہو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ لوگوں کی حالت نازک ہو رہی ہی مترجم کہتا ہی کہ گویا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ یہ تھا کہ اس سختی پر صبر کرنا لوگوں کے واسطے اجر عظیم تھا پھر بھی کچھ مواسات فرمائی جبکہ صدیق
رضی اللہ عنہ نے یہ حال عرض کیا پس آپ نے دعا کے واسطے ہاتھ اوٹھائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ واللہ اوسوقت شدت طپش سے
آسمان میں شعلہ نظر آتے تھے اور ریگستان کے ذرہ چمک رہے تھے وہاں کہیں بادل کا گمان بھی نہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہنوز دعا سے ہاتھ نہیں جھکائے تھے کہ ناگاہ بالشت بھر بادل نمودار ہوا اور ایک دفعہ پھیل کر اوسنے تمام لشکر کے حلقہ پر خوب پانی
برسادیا کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے مشکیزے و برتن بھر لیے اور میں اوس بادل کے پیچھے دوڑا کہ دیکھوں یہ کہاں جاتا ہی جب تک
میں لشکر کے حلقہ میں تھا تب تک وہ بادل مجکو نظر آتا تھا جب میں حلقہ سے باہر ہوا تو مجکو کچھ بھی بادل نظر نہ آیا اور میں نے
لوگوں کو دکھلایا کہ سرحد لشکر سے باہر ایک قطرہ بھی نہیں برسا ہی مترجم کہتا ہی کہ دیکھو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس شدت
میں کس سکینت کے ساتھ تھے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے فیض برکت سے اپنی استعداد پر مطمئن تھے فافہم واللہ تعالیٰ

Marfat.com

اعلم اسی طرح جاڑے و گرمی و بھوک و پیاس مین سکینت عالیہ حاصل تھی اور غور کے واسطے [illegible]
کو مطالعہ کرو شیخ رح نے لکھا کہ سکینت سے اہل کمال کے دلون مین کشف جمال ظاہر ہوتا ہی اور بصیرت [illegible]
ہی جیسے نوادر غیبی و عجائب قلبی نظر آتے ہین **واسطی** رح نے فرمایا کہ بصیرت تو ظاہر ہی اور سکینت مستور ہی [illegible]
پیدا ہوتی ہی اور سکینت عین ہدایت ہی اور بصیرت عنایت ہی اور جس بندے کو اللہ تعالے سکینت دیتا ہی [illegible]
موجود ہوتا ہی اور موجود مفقود ہوتا ہی مترجم کہتا ہی کہ اسکے معنے یہ ہین کہ اوسکے دل کو اللہ تعالے کی طرف سے [illegible]
ہوتا ہی کہ اوسمین کسی وجہ سے اضطراب نہین آتا ہی حتی کہ اگر کوئی چیز گم جاوے تو اوسکے قلب مین ایسی ہی کیفیت رہتی ہی کہ
ہی اور موجود سے بھی اوسکو ایسا ہی تعلق ہوتا ہی کہ گویا وہ گم ہی یعنے سوائے حق تعالے کے ہر چیز کا عدم وجود اسکے نزدیک [illegible]
بعض مشائخ سے دریافت کیا گیا کہ اللہ تعالے اپنے بندون کو کس ترتیب سے مکاشفہ عطا فرماتا ہی فرمایا کہ اول معارف عطا ہوتے
وسائل کشف ہوتے ہین یعنے اول اوسکو معرفت دیجاتی ہی تاکہ وہ اوسکو طلب کرے کیونکہ جس چیز کا تصور آدمی کے ذہن مین
آتا تو وہ اوسکو طلب بھی نہین کرسکتا ہی اور جب بندے کو مثلاً یہ انکشاف ہوا کہ یہان قلب مین کچھ وجدان ہوا کرتا ہی تو
اسکا طالب ہوا پھر متحیر ہوگا کہ کس ذریعہ سے اس مراد تک پہونچون تو اوسکے وسائل کشف ہوجاتے ہین پھر اللہ
سکینت عطا فرماتا ہی پھر بصیرت ظاہر ہوتی ہی جیسے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے کلام مین خطا نہین کی **شیخ سہل**
نے کہا کہ سکینت نور یقین ہی جسکے ذریعہ سے عین الیقین تک پہونچتے ہین اور عین الیقین ہی سے حقائق حاصل ہوتے
ہین اور اسیکا نام حق الیقین ہی بعض مشائخ رحمہ اللہ نے کہا کہ سکینت ایک نور ہی جسکو اللہ تعالے اپنے اولیا کے
دلون مین ڈال دیتا ہی پھر اوسکے سبب سے اونکے نفوس کو یہ جرأت نہین باقی رہتی کہ معارف یقین کے ساتھ
کرین یعنے شک و شبہہ قبول کرنے کی گنجایش نہین رہتی قولہ تعالے وللہ جنود السموات والارض بندۂ عارف کے
بھی جنود الٰہی ہین کیونکہ اسکی ہر سانس بصفت توحید آتی جاتی ہی اور ہر تسبیح کے واسطے ایک ہیئت نورانی ہی پس وہ
جنود الٰہی ہین اور عارف سے اگر کافرون نے مقابلہ کیا تو اوس وقت جس قدر انفاس ہون وہ لشکر ملکیہ ہین کیا نہین
ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شاہت الوجوہ انھزموا۔ اور یہ ایسی صورت مین ہی کہ بندۂ صدیق کو اعدا کی
طرف سے دل گرفتگی پہونچے تو کافرون کے حق مین یہ لشکر قہر ہوجاتے ہین اور اسیوجہ سے کہا گیا کہ عارف تنہا نہین ہوتا
نہین دیکھتے ہو کہ اللہ تعالے نے بقولہ ان ابراہیم کان امۃ قانتا۔ ابراہیم کو ایک امت مطیع بیان فرمایا اور عرش سے
ہر ذرہ جنود الٰہی ہی حتی کہ اگر ایک چیونٹی اژدہے پر مسلط فرماوے تو وہ اوسکا مغز چاٹ جاوے اور اگر مچھر کو نمرود پر
تو وہ اوس مردود کا بھیجا کھا جاوے اور یہ ظہور قوت الٰہیہ ہی کیونکہ کسی مین کوئی قوت یا قدرت نہین ہی سوائے حق [illegible]
لہذا حدیث مین آیا کہ کلمہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ خزانہائے جنت مین سے ایک خزانہ ہی کما فی الصحیح اسکے معنے یہ ہین کہ اسکے [illegible]
ذکر کرنے سے جو ثواب حاصل ہو وہ خزانۂ جنت ہی **شیخ سہل** رح نے کہا کہ جنود الٰہی متعدد ہین پس [illegible]
مجاہدین ہین مترجم کہتا ہی کہ جنود الٰہیہ بیشمار ہین کہ سوائے اللہ تعالے کے کوئی نہین جانتا [illegible]
الا ہو۔ بعض مشائخ رح نے کہا کہ جس شخص پر جو چیز مسلط ہو وہ اوسکا لشکر ہی پس آدمی کو ہوشیار رہنا چاہئے

اپنے ہی کو ہلاک کریگا اور اگر تیرے اعضا مین سے کوئی تجپر مسلط ہو تو وہ نفس کے اعضا ہین یعنے خود ہی اپنے
ہلاک کرینگے ہو و دیگر تیرا قلب تیرے نفس پر مسلط کیا گیا تو وہ البتہ تیرے نفس کی ناک مین مہار ڈالے گا کہ اوسکو عبادت مین لگا ئیگا
قولہ عز و جل و اینما فقولہ تعالے انا ارسلناک شاہدا و مبشرا و نذیرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اصحاب کی توحید و معرفت
و محبت پر بھی شاہد فرمایا کہ بنور الٰہی اونکے قلوب و اسرار کو دیکھتے تھے **مترجم** کہتا ہی کہ اسکی دلیل یہ ہی کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ
عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگون کو مال تقسیم کیا از انجملہ ایک ایسے شخص کو چھوڑ دیا جو میرے نزدیک
اچھا مومن تھا ایس مین نے اوٹھکر خفیہ آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فلان شخص محروم رہا حالانکہ مین اوسکو مومن جانتا ہون
یعنے دل یقین والا جانتا ہون آپ نے فرمایا کہ یا یون کہہ مین بظاہر اوسکو مسلمان جانتا ہون پس مین خاموش ہو کر بیٹھ رہا پھر آپ تقسیم
کرتے رہے یہانتک کہ پھر میرے دل پر اوسی خیال نے غلبہ کیا اور مین نے خفیہ آپ سے وہی کلمہ عرض کیا اور پھر وہی جواب پایا پھر
تیسری مرتبہ بھی یہی ہوا آخر مین فرمایا کہ ای سعد مین بارہا ایسے شخص کو چھوڑ دیتا ہون جسکے دل مین اللہ تعالے نے ایمان راسخ کر دیا
اور ایسے شخص کو دیتا ہون جو ضعیف ہی تاکہ ایسا نہ ہو کہ یہ اُلٹے مُنھ جہنم مین جاوے یہ حدیث دلیل ہی کہ مقامات قلوب و اسرار پر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شاہد تھے اور سعد رضی اللہ عنہ کو اس کلمہ سے روکا اور جاننا چاہیے کہ آپکی شہادت متعلق بایمان ہی اور
اس سے یہ لازم نہین ہی کہ ہر ایک کے دل مین جسقدر خیالات ہون سب پر آپ شاہد ہو جاوین بلکہ ایسا نہ ہو گا اسواسطے کہ اگر
ایسا ہو تو مکدر خیالات سے آپ دل گرفتہ ہوتے واللہ تعالے اعلم **شیخ سہل** رحمہ اللہ نے کہا کہ آپ اپنے اصحاب پر توحید کے شاہد تھے
اور معرفت کی خوشخبری سنانے والے تھے اور بدعت و ضلالت سے اونکو خوف دلانے والے تھے قولہ لتومنوا باللہ و رسولہ و تعزروہ
الآیہ **شیخ سہل** رحمہ اللہ نے کہا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ لائے اوسکی تصدیق کرو اور حق رسول کی تعظیم اپنے دلون مین رکھو
اور اوسکی فرمانبرداری سے اوسکی توقیر کرو قولہ تعالے ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ **واسطی** رحمہ اللہ نے کہا کہ بیعت درحقیقت
اللہ تعالے کے ساتھ مقصود ہی اور درمیانی واسطہ نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقط عاریت ہی **شیخ حسین** رحمہ اللہ نے کہا کہ حقائق ثابت کرکے
درمیانی وسائط کو ساقط کر دیا پس ظاہری صورت باقی رہگئی تو جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اوسنے
درحقیقت اللہ تعالے سے بیعت کی کیونکہ حقیقتہً یہ بیعت آلٰہی ہی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ درمیان مین عاریت
ہی **شیخ قاسم نصرآبادی** رحمہ اللہ نے جب جہاد روم کا اعلان کیا گیا اوسوقت کہا کہ لوگو یہ ا[illegible] بیعت کا وقت ہی حسین و اسطے
نہین ہی تا اب ایسی بیعت کے واسطے رغبت کرنے والے کہان ہین ۔ ید اللہ فوق ایدیہم بعض مشائخ رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ بیعت اونکی بڑی نعمت ہی اور اس
نعمت کی ہدایت کرنا اس سے بھی بڑھکر نعمت ہی (عس) بالجملہ اس بیعۃ الرضوان کی صورت یہ واقع ہوئی کہ آنحضرت صلعم نے عمرہ کا قصد فرمایا
اور مومنون مین سے صادقین نے آپ کی اتباع کی اور منافقون کو خوف ہوا کہ وہان سب مار ڈالے جاوینگے تو وہ محروم رہے

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا

اب کہینگے تجھکو پیچھے رہنے والے گنوار ہم لگے رہ گئے اپنے مالون مین اور گھرون مین سو ہمارے گناہ بخشوا

يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا

کہتے ہین اپنی زبان سے جو نہین اونکے دل مین تو کہہ کسکا کچھ چلتا ہی اللہ سے تمہارے واسطے

إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

اگر وہ چاہے تمہیں تکلیف یا چاہے تمکو فائدہ بلکہ اللہ تمہارے

أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ

کہ پھر نہ آوے گا رسول اور مسلمان اپنے گھر کبھی اور بھلا لگا

وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا ۝ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ

اور اٹکل کی تمنے بری اٹکلین اور تم لوگ تھے کھپنے والے اور جو کوئی یقین نہ لاوے اللہ پر اور اوسکے

فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَغْفِرُ

تو ہمنے رکھی ہے منکرون کے واسطے دہکتی آگ اور اللہ کا ہے راج آسمانون کا اور زمین کا بخشے

لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

جسکو چاہے اور مار دے جسکو چاہے اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان

جب اللہ تعالےٰ نے اصحاب بیعۃ الرضوان کے فضائل بیان فرمائے تو جو لوگ اس مقام پر حاضر نہوئے اونکی محرومی ظاہر ہوگئی لیکن ان مین دو قسم ہین ایک وہ لوگ جو بوجہ لنجے اپاہج و نابینا وغیرہ عذر ہونے کے حاضری سے معذور رہے حالانکہ اونکی نیت صادق تھی کہ اگر قوت پاتے تو حاضر ہوتے پس اللہ تعالےٰ نے اونکو معذور فرمایا اور اونکی نیت پر اونکو ثواب دیا اور دوسرے وہ لوگ جو بغیر عذر کے پچھڑ رہے مجاہد وغیرہ نے فرمایا کہ وہ قبیلۂ غفار و مزینہ و جہینہ و اسلم و اشجع وغیرہ کے دیہاتی تھے جو مدینہ کے گرد رہتے تھے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادائے عمرہ کے لیے مکہ کا قصد فرمایا تو عام طور پر پکار دیا گیا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلین اور آپکو خیال یہ تھا کہ شاید کفار قریش متعرض ہون پس ان لوگون نے کہا کہ ایسی قوم پر جاتے ہین جنھون نے چڑھائی کرکے مدینہ کے دروازے پر مقام احد مین صحابیون کو قتل کیا تھا پھر جب وہ لوگ اپنے دروازہ پر انکو پاوینگے تو سب طرف سے گھیر کر مار لینگے اور انمین سے کوئی بھی صحیح سلامت بچکر اپنے گھر نہ پہونچیگا یہ رائے ان لوگون کے دل مین جم گئی اور ساتھ جانے سے پچھڑ رہے پھر جب بیعۃ الرضوان کے بعد آپ نے مدینہ کی طرف کوچ کیا تو اللہ تعالےٰ نے ان پچھڑنے والون کے حال سے اپنے رسول کو آگاہ فرمایا بقولہ تعالےٰ سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا۔ عنقریب کہینگے تجھسے گنوارون مین سے وہ لوگ جو پچھڑ رہے ہین کہ ہمکو مشغول کرلیا ہمارے مالون نے اور اہل و عیال نے پس ہمارے لیے استغفار کر دے ف یعنی جو اب تیرے ساتھ آنے سے اپنے خیال کے موافق پچھڑ رہے تھے اور سمجھتے تھے کہ رسول اللہ و اسکے ساتھیون مین سے کوئی بھی صحیح سلامت بچکر نہ آویگا وہ لوگ اب آکر تجھسے عذر کرینگے کہ ہم لوگ اپنے مالون کی پرداخت مین اور اپنے اہل و عیال کی حفاظت مین ایسے پھنسے کہ آپ کے ساتھ جانے سے محروم رہے پس اگرچہ ہم لوگ معذور تھے تاہم ہمارے لیے آپ استغفار کر دیجیے چونکہ ان لوگون نے منافقانہ جھوٹ کہا لہذا اللہ تعالےٰ نے اونکی فضیحت کھولدی بقولہ تعالےٰ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ایسی بات کہتے ہین جو اونکے دلون مین نہین ہے ف یعنے دلون مین تو بد اعتقادی یہ تھی کہ وہان کوئی زندہ نہین

[illegible] سے کیا فائدہ ہی لگو ظاہر مین جھوٹا بہانہ نکالا اور خاصکر رسول اللہ سے یہ عذر بیان کرنے مین نکتہ یہ تھا کہ وہ لوگ جانتے
[illegible] آپ شدت سے رحمت و شفقت کرتے ہین اور حیات کہی جاتی ہی اوسکی زیادہ تفتیش نہین فرماتے بلکہ قبول کر لیتے ہین لہذا اکابر صحابہ
مانند حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ سے اپنے دروغ عذر بیان کرنے کی جرأت نہ پائی بلکہ رسول اللہ صلعم سے عذر کرنیکا قصد کیا۔ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ
لَكُمْ مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا۔ تو کہدے کہ پھر وہ
کون شخص ہی جو تمھارے واسطے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کسی چیز کا مختار ہو اگر اللہ تمھارے ساتھ ضرر چاہے یا تمھارے ساتھ نفع
چاہے کوئی نہین بلکہ اللہ تعالےٰ خوب آگاہ ہی جو تم کرتے ہو ف یعنے اگر تمنے اپنے مال واہل وعیال کی حفاظت کا بھی قصد کیا ہو تو بتلاؤ
کہ اگر اللہ تعالےٰ کو تمھارے مال و اولاد مین ضرر پہونچانا منظور ہوتا تو اللہ تعالےٰ کے اس ارادہ کو تم پر سے روکنے والا کون تھا اور اگر
اوسکو یہ منظور ہوتا کہ تمھارے مال و اولاد صحیح سلامت رہین تو کون اوسکو ضرر پہونچا سکتا تھا پھر جب تمکو یہ یقین تھا تو تم کس وجہ سے
پیچھے رہے کیونکہ سوائے اللہ تعالےٰ کے کسی کا حکم نہین چل سکتا ہی تو یہ عذر غلط ہی بلکہ اللہ تعالےٰ کو تمھارے حرکات خوب معلوم
ہین تو تمھارا پیچھے رہنا اس عذر سے نہ تھا بلکہ تمنے اللہ تعالےٰ پر بھروسہ نہین کیا او شیطانی بدگمانی کو جی مین جا لیا چنانچہ فرمایا۔ بَلْ
ظَنَنْتُمْ أَنْ لَّنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا۔ بلکہ تمنے گمان باندھا
کہ ہرگز نہین لوٹینگے رسول و مومنین اپنے لوگون کی طرف کبھی ف یعنے تمنے یہ گمان باندھا کہ وہان جاکر رسول اللہ و
مومنین ہرگز بچکر اپنے لوگون کی طرف واپس نہ آوینگے بلکہ مشرکون کے ہاتھون سے سب ہلاک ہو جاوینگے۔ وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ
فِي قُلُوبِكُمْ۔ یہ بات تمھارے دلون مین تزئین کی گئی ف کیونکہ جب تمنے اللہ تعالےٰ پر بھروسہ چھوڑا تو شیطان
تمپر مسلط ہوا اور اوسنے یہ رائے تمھارے دلون مین خوب رچائی۔ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ۔ اور گمان باندھا تمنے گمان
بد ف کیونکہ شیطان جب مسلط ہوتا ہی تو دل مین ایسی ہی بدگمانیان ڈالتا ہی اور منافقون کے دلون مین سکینت کا نور
نہین ہوتا ہی تاکہ وہ سمجھین کہ جب اللہ تعالےٰ ہی کے قبضۂ قدرت مین ہر چیز ہی تو اضطراب سے فائدہ ہی ایسا ہی تمھارا
حال ہوا۔ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا۔ اور تم لوگ برباد قوم تھے ف یعنے اللہ تعالےٰ تمھارے افعال
سے خوب آگاہ ہی اوسکے نزدیک تم لوگ برباد تھے پس تمنے اس نعمت کی توفیق نہ پائی کیونکہ یہ نعمت انھین لوگون کے واسطے
خاص تھی جنکا یقین اللہ و رسول پر ٹھیک ہی۔ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا
لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا۔ اور جو کوئی اللہ و رسول پر یقین نہین لایا تو ہمنے منکرون کے واسطے دہکتی آگ مہیا کی ہی
ف یعنے جسکو اللہ و رسول پر یقین نہ ہوا اور اللہ تعالےٰ کی تقدیر کو نہ مانے جو رسول نے بتلائی ہی تو وہ منکر ہی اور
منکرون کے واسطے ہمنے دہکتی آگ جہنم سے سزا تیار کر رکھی ہی اور اللہ تعالےٰ کو اپنے رسول کی مددگاری مین منکرون کی ضرورت نہین ہی
وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ۔ اور اللہ ہی کی ہی بادشاہت آسمانون اور زمین کی ف جو وہ چاہے
وہی واقع ہو گا مشرکون کو یہ قدرت نہین ہی کہ وہ رسول و مومنون کو ہلاک کر سکین اور رسول کو بھی یہ اختیار نہین ہی کہ جسکو چاہے
ہدایت دے بلکہ اللہ تعالےٰ ہی قادر مختار ہی۔ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ۔ وہی بخشتا ہی جسکو چاہے ف اور جسکی مغفرت چاہتا
ہی اوسکو سچے دل سے توبہ کی توفیق دیتا ہی۔ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ۔ اور عذاب کرتا ہی جسکو چاہے ف اور جسکے

حق مین عذاب چاہتا ہی وہ ایسے ہی لوگ ہین جو دل مین یقین نہین لاتے اور جھوٹی باتین بناتے ہین
اونکا کچھ فائدہ نہ ہوگا جب تک سچے دل سے حاضر نہون ۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۔
ف جو لوگ سچے دل سے ایمان لائے ہین یالاوین اونکے پچھلے گناہ بخشتا ہی اور اپنی رحمت سے
نے منافقون کو اپنی قدرت کا نمونہ دکھلایا کہ منافقون نے یقین کیا تھا کہ یہ سب ہلاک ہوجاوینگے اور
برباد ہونگے تو برخلاف انکے زعم شیطانی کے اللہ تعالے نے انکو عزت وسلامت کے ساتھ واپس پہنچایا اور
کی اور منافقون کو البتہ محروم کردیا

سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ
اب کہین گے پیچھے رہ گئے جب چلوگے غنیمتین لینے کو چھوڑو ہم چلین تمہارے
يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللّٰهِ ۚ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِن قَبْلُ
ساتھ چاہتے ہین کہ بدلین اللہ کا کہا تو کہہ ہمارے ساتھ نہ چلوگے یون ہی کہدیا اللہ نے پہلے سے
فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝
پھر اب کہینگے نہین تم جلتے ہو ہمارے بھلے سے کوئی نہین پردہ سمجھتے نہین رہے مگر تھوڑا

اللہ تعالے نے اس سفر حدیبیہ مین علاوہ رضوان وبرکات کے فتح مبین عطا فرمائی اور اکثر علماء نے کہا کہ مراد اس سے صلح
حدیبیہ ہی اور بعض نے کہا کہ فتح خیبر ہی کیونکہ اسی فتح سے مومنون کو غنائم کثیرہ حاصل ہوئے اور اسلام کا لشکر قوی ہوگیا اور انھون نے
اسی آیت سے استدلال کیا مترجم کہتا ہی کہ عند التحقیق دونون قول مین کچھ مخالفت ظاہر نہین ہوتی کیونکہ صلح حدیبیہ سے یہ
فائدہ عظیم حاصل ہوا کہ اہل ایمان کو فساد قریش کا خوف نہین رہا بلکہ خزاعہ وغیرہ بہت سے قبائل مومنون کے ساتھ صلح مین داخل
ہوگئے حتی کہ اگر قریش کے مشرکون مین سے کوئی مدینہ کا قصد کرتا تو پہلے وہی لوگ مانع ہوتے پس مومنون نے فراغت کے ساتھ
فتح خیبر کا قصد کیا اور اللہ تعالے نے مومنون کو وعدہ دیا کہ خیبر کو اللہ تعالے تمہارے واسطے فتح کردیگا اور حکم بھیجا کہ اوسکے غنائم
فقط اون مومنون کے واسطے خاص ہونگے جو حدیبیہ کے بیعۃ الرضوان مین حاضر تھے یعنے جو لوگ اعراب مین سے پیچھے رہے
تھے اونکو کچھ نہین ملیگا اور قصہ یہ ہوا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے چھٹے سال ماہ ذی الحجہ مین صلح حدیبیہ سے واپس آئے
تو بقیہ ذی الحجہ ومحرم تک مدینہ مین قیام کیا اور فتح خیبر کا وعدہ قریب آیا تو اللہ تعالے نے پیچھے رہنے والون کے مال سے آگاہ فرمایا
بقولہ تعالے ۔ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا
نَتَّبِعْكُمْ ۔ یعنے جب تم لوگ مغانم کی جانب چلوگے تاکہ ان اموال غنیمت کو لیلو تو پیچھے رہنے والے تم سے کہینگے کہ ہمکو بھی
اجازت دو کہ ہم تمہارے پیچھے چلین ف کیونکہ ان لوگون کی مراد یہی مال ہی اور اللہ تعالے نے ان غنائم کو تمہارے لیے
ایسا آسان کردیا ہی کہ جاکر لیلو گویا اس مین کچھ مشقت نہین ہی پس جب تم لینے چلوگے تو مال کی حرص مین یہ لوگ تم سے درخواست
کرینگے کہ ہمکو بھی ساتھ چلنے دو ۔ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللّٰهِ ۔ چاہتے ہین کہ اللہ تعالے کا کلام بدلین
ف کیونکہ اللہ تعالے نے غنائم خیبر کو بیعۃ الرضوان والون کے واسطے خاص کیا تو یہ لوگ چاہتے ہین کہ اس

Marfat.com

...حال باطل ہے- قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ - کہدے کہ ہرگز تم ہمارے
... اللہ تعالے نے یون ہی تمہارا حال پہلے سے کہدیا ہے ف کہ خیبر کی غنیمت فقط انھین لوگون کے واسطے ہے جو بیعۃ حدیبیہ
... حاضر تھے یہی تفسیر قتادہ و مجاہد و جمہور مفسرین نے بیان کی اور اسی پر شیخ ابن جریرؒ نے اعتماد کیا ہے- فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ
تَحْسُدُوْنَنَا - اب پیچھے رہنے والے کہینگے کہ کچھ نہین بلکہ تم لوگ ہمسے حسد کرتے ہو ف یعنے تمہارے منع کرنیکا باعث یہ حسد ہے
کہ ہم غنیمت مین تمہارے شریک نہون اور اس بارہ مین اللہ تعالے کا کوئی حکم نہین ہے مترجم کہتا ہے کہ یہین سے یہ نکتہ ظاہر ہو گیا
کہ اللہ تعالے نے پہلے سے ان آیات کو کیون نازل فرمایا تھا- نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالے نے پہلے سے مومنون کو آگاہ کر دیا تھا کہ متخلفین
اسطرح کہینگے تاکہ کسی شخص کے دل مین شیطانی وسواس نہ آنے پاوے اور پیچھے رہنے والون کو سب ملکر قائل کرین کہ واللہ پہلے ہی اللہ
نے تمہارے حال سے آگاہ کر دیا تھا اور تمہارا حصہ منقطع کر دیا تھا پس یہ امر اونکے حق مین زیادہ تر ایمان کا باعث ہو گیا کہ اللہ تعالے نے
علم غیب سے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا پس متخلفین کا یہ گمان کرنا کہ تم حسد کرتے ہو محض باطل ہے- بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ
اِلَّا قَلِيْلًا - بلکہ وہ لوگ سمجھ نہین رکھتے ہین مگر بہت کم ف دنیاوی معاملات مین تھوڑی سمجھ رکھتے ہین اور دین مین کچھ
کچھ سمجھنے لگے ہین پس جب انکو معلوم ہو جائیگا کہ درحقیقت یہ حکم پہلے ہی سے نازل ہوا تھا تو اپنی حالت پر افسوس کرینگے اور
آیندہ اونکے دلون مین ایمان کی سمجھ آنے لگی لہذا انکو آیندہ کے واسطے وعدہ دیا بقولہ تعالے

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ
کہدے پیچھے رہ گئے گنوارون کو آگے تمکو بلاوینگے ایک لوگون پر بڑے سخت لڑونے تم اونسے لڑو گے

اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ
یا وہ مسلمان ہونگے پھر اگر حکم مانوگے دیگا تمکو اللہ نیگ اچھا اور اگر پلٹ جاؤ گے جیسے پلٹ گئے

قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى
پہلی بار مار دیگا تمکو ایک دکھ کی مار اندھے پر تکلیف نہین اور نہ لنگڑے پر تکلیف اور نہ

الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ
بیمار پر تکلیف اور جو کوئی حکم مانے اللہ کا اور اوسکے رسول کا اوسکو داخل کریگا باغون مین جنکے نیچے بہتی ہین ندیاں

وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝
اور جو کوئی پلٹ جاوے اوسکو مار دے دکھ کی مار

چونکہ پیچھے رہنے والے قوم غفار و مزینہ و جہینہ وغیرہ بالکل منافق نہ تھے بلکہ گنوار ہونے سے ناسمجھ تھے اور آیندہ علم الٰہی مین انکے حق
مین خیر ہونی تھی تو انکو فی الجملہ امید دلائی کہ اگر بالفعل تم اس غنیمت سے محروم رہے تو آیندہ کے واسطے صدق دل سے توبہ
کے مستعد ہو جاؤ اور ارشاد کیا کہ- قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ
بَاْسٍ شَدِيْدٍ - پیچھے رہنے والے گنوارون سے کہدے کہ عنقریب تم لوگ لڑنے کو بلائے جاؤگے ایسی قوم سے جنکی
سخت ہیبت ہے ف یعنے اہل مکہ کی لڑائی سے تمنے تخلف کیا اور اب تم لوگ تھوڑے سے زمانہ کے بعد ایسی قوم سے لڑنے کو بلائے

Marfat.com

جو جنگ جو قوم ہین۔ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ۔ تم اونسے لڑتے رہوگے یا وہ مسلمان ہونگے یعنی
دونون باتون مین سے ایک بات واقع ہوگی کہ یا وہ لوگ مسلمان ہوجاوین یا اونسے لڑائی جاری رہیگی یعنی
اونسے لڑتے رہوگے یہانتک کہ وہ لوگ اسلام لاوین بعض علماء رحمہم نے کہا کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس قوم جنگجو
مین سے ہی اسواسطے کہ عرب سے سوائے اسلام کے جزیہ قبول نہین ہے بخلاف عجم کے کہ اونسے جزیہ قبول کیا جاتا ہے
جزیہ دینا منظور کرین تو اپنے دین پر چھوڑ دیئے جاتے ہین مترجم کہتا ہے کہ یہ تقریر اوسوقت درست ہو کہ اسلام سے
اور میرے نزدیک یہان اسلام سے لغوی معنے مراد ہین یعنے فرمانبرداری کے واسطے گردن جھکانا تو معنے یہ ہوئے کہ تم لوگ
لڑتے رہوگے یہانتک کہ وہ لوگ فرمانبرداری سے گردن جھکاوین اور مطیع ہوجاوین پھر یہ گردن جھکانا دو طرح ہے اول یہ کہ
تو بھی قتال موقوف ہوجاتا ہے بلکہ دین مین بھائی ہوجاتے ہین اور دوم یہ کہ مسلمان نہون بلکہ مطیع ہوجاوین جیسے عجم کے
ومجوس وغیرہ سے جزیہ قبول کیا گیا اس تقریر کے موافق کچھ ضرورت نہین ہے کہ یہ قوم جنگجو فقط عرب مین سے ہو اور عنقریب
تعالے آتا ہے اور یہان مقصود یہ ہے کہ اعراب مین سے جو لوگ پیچھے رہے تھے جب وہ لوگ نادم ہوکر فتح خیبر مین ساتھ چلنے پر
تو اونکو منع کیا گیا اور بطور خبر غیب کے اونکو آگاہ کیا گیا کہ عنقریب ایک زمانہ آتا ہے کہ تم لوگ سخت جنگجو قوم سے لڑنے کو بلائے جاؤ
برابر لڑتے رہو یہانتک کہ وہ گردن جھکاوین۔ پس تم لوگ اوسوقت کے واسطے آمادہ رہو۔ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ
أَجْرًا حَسَنًا۔ پس اگر تمنے اوسوقت اطاعت کی تو اللہ تعالے تمکو نیک اجر عطا کریگا ف یعنے اوسوقت جو امام
تمکو اس قوم شدید پر جہاد کرنے کے لیے بلاویگا اگر تمنے اوسکا حکم مانا تو اللہ تعالے تمکو دنیا مین غنیمت کثیرہ دیگا اور آخرت
جنت عطا کریگا۔ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا۔ اور اگر تمنے
بھی پیٹھ پھیری جیسے قبل سکے تم پیٹھ پھیر چکے ہو تو اللہ تعالے تمکو دکھ دینے والا عذاب دیگا ف یعنے تمہارے
سے کچھ ضرر نہوگا کیونکہ اللہ تعالے اپنے دین کا حامی ہے پس تم لوگ خود ہی عذاب مین مبتلا کیئے جاؤگے چنانچہ دنیا مین گرفتار
ہوگے اور آخرت مین عذاب النار پاؤگے چنانچہ پیٹھ پھیرنے کا یہی انجام ہے لیکن ہمین سے ایسے لوگ مستثنی ہین جنکو یہ استطاعت
ہو کہ جہاد کے واسطے نکلین سیوطی رحمہ نے کہا کہ طبرانی نے بسند حسن روایت کی کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھتا تھا اور حکم جہاد نازل ہوا تو ہنوز قلم میرے کان مین تھا کہ ناگاہ اندھا آیا اور اوسنے عرض کیا
یا رسول اللہ مین کیا کرون پس اللہ تعالے نے نازل فرمایا۔ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ۔ اندھے پر کچھ تنگی نہین ہے ف
کیونکہ جب وہ اسکی استطاعت نہین رکھتا تو اپنی جان ہلاکہ مین ڈالنا مقصود نہین ہے اور اوسکا عذر ٹھیک ہے لہذا جو لوگ
حدیبیہ مین نہین گئے اونمین سے بھی ایسے عذر والے معذور ہین کہ اندھے پر حرج و مشقت نہین ہے۔ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ
حَرَجٌ اور لنگڑے پر بھی کچھ حرج نہین ہے ف کیونکہ وہ لڑائی کے داؤن گھات مین بچا نہین سکتا اور جو لنگڑا
سے زیادہ اپاہج ہو وہ بدرجۂ اولی معذور ہے اور ایسے لوگون کا عذر دائمی ہے۔ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ۔ اور بیمار پر
حرج نہین ہے ف یعنے جو شخص بالفعل بیمار ہو تو وہ بالفعل جہاد مین جانے سے معذور ہو گا پھر جب اچھا ہو
تندرست لوگون مین شامل ہوگا اور مرض سے ایسا مرض مراد ہے جس سے قتال کرنا [illegible] ہے کیونکہ جو شخص

[illegible] تعالےٰ نے اوسپر قتال فرض نہین فرمایا ہی کیونکہ اوسمین حرج ہی اور حرج و مشقت کو اللہ تعالےٰ نے دور فرمایا ہی [illegible] مین اشارہ ہی کہ وہ اپنی نیت کے ثواب سے محروم نہونگے کیونکہ حرج بالکل دفع کردیا ہی پس اگر وہ اپنی نیت پر ثواب نہ پاوین [illegible] حرج مین آگئے اور حدیث مین بھی ثابت ہی کہ ایک سفر مین فرمایا کہ مدینہ مین ایک قوم ہی کہ جب تم کوئی جنگل طی کرتے ہو اور کسی گھاٹی [illegible] چڑھتے اوترتے ہو تو وہ ہر حال مین تمھارے ساتھ ہین صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے ساتھ ہین اور [illegible] مدینہ مین بیٹھے ہین آپ نے فرمایا کہ ہان یہ وہ لوگ ہین جنکو عذر نے روک لیا ہی یعنے اپنی نیت کے ثواب مین تمھارے ساتھ ہین ۔ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۔ اور جو شخص اللہ و اوسکے رسول کی فرمانبرداری کرے اللہ اوسکو ایسے جنات مین داخل کریگا جنکے نیچے نہرین جاری ہین ف اور اطاعت ہر شخص سے بقدر اوسکی استطاعت کے ہے پس جو شخص معذور ہی مثلاً اندھا و لنجا و بیمار ہی تو اوس سے شرعی احکام اسیقدر متعلق ہین جو اوس سے ادا ہو سکتے ہین پس اسیقدر اوسکے حق مین پوری شریعت ہی اور باقی امور جہاد وغیرہ کا ثواب اپنی نیک نیتی پر پاویگا کیونکہ اوسکی نیت خالص یہ تھی کہ اگر استطاعت ہوتی تو مین جہاد کرتا یا مال ہوتا تو زکوٰۃ دیتا اور جو شخص تندرست و مفلس ہی وہ اگر سواری پاوے تو جہاد کرے مگر زکوٰۃ مین اپنی نیت پر ثواب پاویگا اور جسکو پوری استطاعت ہی وہ پورا ثواب پاویگا اور اسکا ثواب بہ نسبت معذور کے زیادہ ہوگا اسواسطے کہ معذور کو فقط نیت پر ثواب ملا تھا اور اوسکو نیت کا بھی ثواب ہی اور عمل کا دس گونہ ثواب ہی واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب ۔ الغرض جس بندے سے جہانتک شرعی استطاعت کے موافق اطاعت خدا و رسول ہوا اوسکو اللہ تعالےٰ جنتوں مین اوسکے درجہ کے موافق داخل فرماویگا ۔ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ۔ اور جو شخص پیٹھ پھیریگا اللہ تعالےٰ اوسکو دکھ دینے والا عذاب کریگا ف عذاب خود ہی دکھ ہی پھر یہ دکھ دینے والا عذاب بہت سخت ہو گیا کہ اس عذاب مین سوائے دکھ کے کوئی چیز نہین ہی (تنبیہ) اعراب مخلفین کو آگاہ فرمایا کہ تھوڑے دنون کے بعد تم لوگ ایک جنگجو قوم سے لڑنے کو بلائے جاؤگے علمائے رحمہم اللہ نے کلام کیا کہ بلانے والا کون ہوگا آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود ہونگے یا آپ کے خلیفہ جنکو خلافت ثابت ہی خازن رحمہ اللہ نے زعم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بلانے والے ہونگے لیکن یہ زعم بلا دلیل ہی کیونکہ دعوت جہاد تو قیامت تک باقی ہی اور آیندہ اسکی تحقیق انشاء اللہ تعالےٰ آتی ہی اور دوسرا موقعہ کلام یہ ہی کہ اس قوم جنگجو سے کون قوم مراد ہی کیونکہ یہان دو معنے بن سکتے ہین اول یہ کہ یہ قوم کوئی خاص قوم ہی اور دوم یہ کہ اسکے معنے یہ ہون کہ ای اعراب متخلفین آیندہ تمکو جہاد کے واسطے بلایا جائیگا تو برابر ایسی قوم سے تمھارا مقابلہ ہوگا جنکی لڑائی سخت ہی اونسے لڑتے رہوگے یہانتک کہ وہ مطیع ہون پس اس امتحان کو برداشت کرو اگر برداشت کروگے تو ثواب پاؤگے ورنہ عذاب کئے جاؤگے خازن رحمہ اللہ نے اپنے زعم کے موافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے والا سمجھا تو اس قوم سے مراد قوم ہوازن قرار دی جنسے فتح مکہ کے بعد لڑائی ہوئی اور اونکی سخت تیراندازی کی وجہ سے نواح مکہ کے نومسلم لوگ بھاگ کھڑے ہوئے پھر جب مہاجرین و انصار وہان پہونچے تو اونھون نے اوترکر ہوازن پر حملہ کیا اور [illegible] سبھون کو رسیون مین باندھکر ڈال دیا مترجم کہتا ہی کہ کیا اسی سخت جنگجو قوم کا حال بیان کیا ہی یہ خیال ٹھیک نہین ہی واللہ تعالےٰ اعلم بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپکے خلیفہ برحق رضی اللہ عنہ نے ان اعراب کو جہاد کے واسطے بلایا ۔ [illegible] کہ قوم بنو حنیفہ یعنے اہل یمامہ جو مسیلمہ کذاب کی پیغمبری مانکر مرتد ہو گئے تھے اونپر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد

بن الولید رضی اللہ عنہ کی سرداری مین لشکر بھیجا اور بنو حنیفہ کی تعداد بہت زیادہ تھی چنانچہ صحابہ رضی اللہ
کسی حال مین چوگنے سے کم نہ تھے اور دس گونے تک روایات مختلف ہین اور اونکے پاس ہندی تلوارین [illegible]
روایت ہی کہ بڑی سخت قوم تھی کہ تلوارون کے گہرے زخم برداشت کرتے تھے اور نہین بھاگتے تھے یہان تک کہ [illegible]
پیچھے ہٹ گئے حتی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے خالد رضی اللہ عنہ کو آواز دی کہ ای خالد ہمکو ان اعراب سے علیحدہ کرو کیونکہ [illegible]
کو پریشان کرتے ہین پس خالد رضی اللہ عنہ نے اصحاب مہاجرین وانصار کو علیحدہ کیا اور اعراب کو علیحدہ [illegible] بعض صحابہ [illegible]
اونھون نے مرتدان مسیلمہ کذاب پر متواتر حملے کیے اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی زخمی وشہید ہوتے گئے لیکن ہمنے قوم [illegible]
زیادہ سخت نہین دیکھا کہ برابر زخم پر زخم کھاتے تھے اور نہین ہٹتے تھے یہانتک کہ خالد رضی اللہ عنہ مع اکابر اصحاب [illegible]
وانصار کے یکبارگی حملہ آور ہوے اور سخت قتال کے بعد کافرون کا سردار محکم بن الطفیل مارا گیا اور مسیلمہ کذاب جو نبوت کا دعوی کرتا
ایک قلعہ بند باغ مین گھس گیا اور آخر وہان مارا گیا اور بنو حنیفہ بھی اوسکے ساتھ بکثرت فی النار ہوے **واحدی** رح نے کہا کہ یہی اکثر
کا قول ہی اور اسپر یہ بھی دلیل ہی کہ یہی عرب ایسے لوگ ہین کہ اونسے سوائے اسلام یا قتال کے کچھ مقبول نہین ہی اور یہی ابن
رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہی اور عطاء اور مجاہد وابن ابی لیلی وعطاء خراسانی نے کہا کہ وہ اہل فارس ہین کیونکہ فارس کی لڑائی مین
فوج اسلام کو سختی پیش آئی لیکن یہ سختی کچھ فارسیون کی ذاتی شجاعت سے نہ تھی بلکہ اونکے پاس ہاتھیون کی بہت بڑی جماعت
اور سامان جنگ بہت عمدہ تھا یعنے تلوارین بہت نفیس جو خود وزرہ کو کاٹ ڈالتی تھین اور فوج بہت کثرت سے تھی کہ ہر معرکہ
صحابہ رضی اللہ عنہم سے چوگنے و دس گونے ہوتے تھے بعض صحابہ رض نے کہا کہ جب فارسیون کی لڑائی پیش آئی تب ہم سمجھے
نے ستدعون الی قوم اولی باس شدید سے اسی قوم کو مراد لیا ہی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہی کہ پہلے کہا کرتے کہ
آیت کی تاویل ابھی نہین آئی ہی پھر اسکے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس قوم سے مراد قوم کرد ہی (رواہ ابن ابی حاتم)
اور ابوہریرہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ ابھی قیامت قائم نہو گی یہانتک کہ تم ایسی قوم سے مقابلہ کرو جنکی
آنکھین چھوٹی چھوٹی اور ناک چپٹی پھیلی ہوئی اور اونکے چہرے گویا چمڑے دی ڈھال ہی (الصحاح) ایسا معلوم ہوتا ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم
کے نزدیک اس قوم سے کوئی خاص قوم معین نہین ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ آیندہ تمکو ایسی جنگجو قوم سے مقابلہ کرنا پڑیگا جو سخت باسامان
لہذا ایک جماعت تابعین رح نے کہا کہ وہ فارس کے لوگ ہین اور کعب و حسن وابن ابی لیلی نے کہا کہ وہ روم ہین اور حسن سے روایت
کہ وہ فارس وروم دونون ہین اور یہی ابن عباس رض سے روایت ہی مجاہد رح نے فرمایا کہ یہ شرک قوم ہین اور ایسے لوگ ہین کہ لڑائی
مین قوت وسامان سے سخت شدید ہین یعنے مجاہد رح نے کسی فرقہ کو معین نہین فرمایا اور یہی ابن جریج کا قول ہی اور اسکو ابن جریر
رحمہ اللہ تعالے نے پسند کیا ہی (ابن کثیر وغیرہ) اور بہر تقدیر اس آیت مین صریح دلیل ہی کہ خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حق
کیونکہ بالخلاف انھون نے ان اعراب کو جہاد کے واسطے قوم جنگجو پر بھیجا تھا اور اس سے نکل آیا کہ اعراب کو بھی اللہ تعالے نے
نیک عطا فرمایا رازی رح نے کہا کہ یہ استدلال صاف ظاہر ہی اور لکھا کہ اولی باس شدید یعنے صاحب سلاح حدید ہونگے [illegible]
فیہ باس شدید۔ کیونکہ لوہے مین حدت سخت ہی پس جو لوگ ہتھیارون سے زیادہ آراستہ ہون لوگی لڑائی [illegible]
مترجم کہتا ہی کہ اس سے ظاہر ہی کہ وہ لوگ روم وفارس ہین کیونکہ انھین کے پاس ہتھیار وسامان کی کثرت [illegible]

[روم] وفارس کے قتال کے واسطے اولاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور ثانیاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعراب کو [بلایا] اور لوگون نے قبول کیا اور سخت لڑائیان لڑے یہانتک کہ اللہ تعالے نے اسلام کو غالب کیا اور کفر کو مغلوب کیا پھر اللہ تعالے نے اہل بیعۃ الرضوان کی فضیلت بتخصیص فرمائی بقولہ تعالے

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ

واللہ خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھسے اوس درخت کے نیچے پھر جانا جو اونکے

قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ وَّمَغَانِمَ

جی مین تھا پھر اوتارا اوپر چین اور انعام دی اونکو ایک فتح نزدیک اور بہت

كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

غنیمتین جو اونکو لینگے اور ہے اللہ زبردست حکمت والا

شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ جن صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کی تھی اللہ تعالے اونسے اپنی رضامندی ظاہر فرماتا ہے بقولہ تعالے۔ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔ بیشک راضی ہوا اللہ تعالے مومنون سے جبکہ وہ تجھسے درخت کے نیچے بیعت کرتے تھے ف پہلے بیان ہوا کہ یہ درخت ببول کا زمین حدیبیہ مین تھا اور صحابہ کی تعداد ایک ہزار چارسو تھی اور بخاریؒ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مین حج کو جاتا تھا تو میرا گذر ایک قوم کی جانب ہوا جو ایک مقام پر نماز پڑھ رہے تھے مین نے پوچھا کہ یہ کیسی مسجد ہے لوگون نے کہا کہ وہی درخت ہے جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے بیعۃ الرضوان لی تھی پھر مین سعید بن المسیب رحمہ اللہ تعالے کے پاس آیا اور مین نے اونسے یہ حال بیان کیا تو سعید نے کہا کہ میرے باپ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کی تھی اور مجھسے میرے باپ نے بیان کیا کہ جب ہم لوگ دوسرے سال قضاے عمرہ کے واسطے گئے تو وہ درخت بھول گئے اور ہرچند ہمنے کوشش کی وہ درخت ہمکو نہ ملا پھر سعید نے کہا کہ محمدؐ کے اصحاب تو اس درخت کو نہین جانتے تھے اور تمنے اوسکو جان لیا تو تم بڑے جاننے والے ٹھہرے (الصحیح) اگر کہا جاوے کہ بیعت اسواسطے ہوتی ہے کہ جو عہد کیا جاوے وہ وفا کیا جاوے اور وفاء عہد کے وقت رضامندی ہوتی ہے ولیکن بالاتفاق یہ معلوم ہے کہ [ا]نہم سے قتال واقع نہین ہوا حالانکہ بیعت یہی تھی کہ اگر قتال واقع ہو تو ہم لوگ نہین بھاگینگے اگرچہ مارے جاوین اور یہان اللہ تعالے نے فقط بیعت سے رضامندی ظاہر فرمائی جواب یہ ہے کہ اللہ تعالے کا علم محیط ہے۔ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ۔ پس اللہ تعالے نے جان لیا جو کچھ اونکے دلون مین تھا ف یعنے بسر وچشم فرمانبرداری کرنا اور صدق نیت سے بیعت کرنا اور اوسکو وفا کرنیکا [ع]زم مصمم کرنا ان اصحاب کے دلون مین مستحکم تھا وہ اللہ تعالے کو معلوم تھا۔ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ [پس] اللہ تعالے نے اونپر سکینت نازل فرمائی ف پس اونکو اضطراب نہین ہوا باوجودیکہ اونکی تعداد بہت قلیل تھی [اور] سے [کافرو]ن کے ہجوم مین گھرے ہوے تھے مگر اللہ تعالے نے اونکے دلون کو ثابت قدم رکھا اور کافرون کو مضطرب [کیا] وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا۔ اور فتح قریب اونکو نصیب فرمائی ف یعنے بہت آسانی سے فتح حاصل

Marfat.com

ہوئی چونکہ اونکو لڑائی کی مشقت مین نہین ڈالا تو یہ فتح اونکو لڑائی کی صورت مین نہین دی بلکہ صلح کی صورت
نانچہ مشرکین قریش نے صلح کرلی اور اس صلح کے ساتھ ہی فتوحات متصل ہوئین چنانچہ پہلے خیبر فتح کیا گیا پھر
اہل مکہ نے بدعہدی کی تو مکہ فتح ہوگیا پھر طائف و یمن وغیرہ فتح ہوے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین
مغلوب کرنے مین یمامہ وغیرہ فتح ہوا پھر عراق و شام فتح ہوتا چلا گیا حتی کہ آٹھ برس کے عرصہ مین تمام سلطنتین
تابع ہوگئین۔ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا۔ اور غنائم کثیرہ دیے جنکو لیتے ہین ف۔ یعنے ایسے
حلال مال غنیمت انکو دیدیے کہ گویا لڑائی برائے نام تھی بلکہ جس ملک پر جاتے وہان کے غنائم لے لیتے تھے چونکہ انھون نے
موت پر بیعت کی تھی توجہات سے اونکا جی نہین لگتا اور نہ غنائم سے تعلق خاطر پیدا ہوتا تھا اور یہین سے کہا گیا کہ مومن کی
نیت اوسکے کام سے بہتر ہوتی ہے۔ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا۔ اور اللہ تعالے کی شان ہے کہ وہ غالب
ف۔ پس اوسنے مومنون کو اونکے حسن نیت پر اپنے نام عزیز سے عزت دی اور اپنی حکمت سے معرفت دی ابن ابی
سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حدیبیہ مین ہم لوگ قیلولہ کرتے تھے کہ ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پکارا کہ اے لوگو بیعت کرو بیعت کرو روح القدس نازل ہوا ہے پس ہم لوگ فورًا اوٹھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دوڑے
ایک درخت کیکر کے نیچے کھڑے تھے پس ہم لوگون نے آپ سے بیعت کی اور یہی اللہ تعالے نے فرمایا لقد رضی اللہ عن المومنین اذ
تحت الشجرۃ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھکر بیعت کی
نے کہنا شروع کیا کہ ابن عفان رضی اللہ عنہ کو مبارک ہو وہ خانہ کعبہ کا طواف بھی کرتے ہین اور ہم لوگ یہان پڑے ہین پس رسول
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز نہین اور اگر وہ اتنے برسون وہان رہتا تو بھی طواف نہ کرتا جب تک مین طواف نہ کرون۔ اسناد حسن (ف
صحیح مین ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ جس درخت کے نیچے بیعت ہوئی وہ مخفی کردیا گیا اور اوسکا مخفی کرنا اللہ کی طرف سے
اگر کہا جاوے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اونکو خبر پہونچی کہ کچھ لوگ اوسکے درخت کے پاس جاتے ہین
بیعت ہوئی تھی تو آپ نے حکم دیا کہ وہ کاٹ ڈالا جاوے پس وہ کاٹ ڈالا گیا (رواہ ابن ابی شیبہ) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ
مخفی نہ تھا بعض شارح نے جواب دیا کہ جن صحابہ رضی اللہ عنہم نے اوسکا مخفی ہونا بیان کیا ہے اونکا قول اپنے علم کے موافق ہے یعنے اونپر
تھا اور اس سے یہ لازم نہین آتا ہے کہ سب پر مخفی ہو مترجم کہتا ہے کہ مجھے یہ جواب پسند نہین ہے اسواسطے کہ جن صحابہ نے مخفی ہونا بیان
فقط اپنے اوپر مخفی ہونا نہین بیان کیا ہے بلکہ عمومًا اصحاب رسول اللہ صلعم پر مخفی ہونا روایت کیا ہے کیا نہین دیکھتے ہو کہ سعید ابن المسیب نے صاف
رسول اللہ صلعم باوجود کوشش کے وہ درخت مخفی ہوا تو تم لوگ اونسے بھی زیادہ جاننے والے ٹھہرے کہ ایک درخت کی نسبت دعوی کر
درخت ہے پس ظاہر ہوگیا کہ اگر وہ درخت سب پر مخفی نہ ہوتا تو استدلال کے کچھ معنے نہ ہوتے کیونکہ وہ لوگ کہتے کہ ہمکو معلوم
نے بتلایا ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے بھی کچھ معنے نہ ہوسکتے کہ اوسکا مخفی کردینا اللہ تعالے کی طرف سے رحمت
زعم کے موافق وہ مخفی نہ ہوا تھا اگر کہو کہ اچھا تمھارے زعم کے موافق اگر وہ سب سے مخفی ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
کاٹ ڈالنے کا حکم دیا مترجم کہتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے درخت کو کاٹ ڈالنے کا حکم دیا [illegible]
کرتے تھے کہ یہ وہی درخت ہے جسکے نیچے بیعت واقع ہوئی ہے حالانکہ برخلاف صحابہ رضی اللہ عنہم [illegible]

Marfat.com

[illegible] عمر رضی اللہ عنہ نے بیادہ ہی مٹا دینے کے واسطے حکم دیدیا کہ وہ بھی کاٹ ڈالا جاوے علماء رح نے
درخت کے اخفا کر دینے میں حکمت یہ تھی کہ اوسکے ذریعہ سے عوام الناس میں فتنہ برپا نہ ہو کیونکہ اوسکے نیچے خیر کثیر نازل ہوئی
[illegible] باقی رہتا تو بعید نہ تھا کہ جاہل خوش اعتقادی کے پیرایہ میں اوسکی تعظیم کرنے میں مبالغہ کرتے اور مبارک درخت سمجھکر نفع و
[illegible] کا اعتقاد کرتے اور نیاز و نذرین چڑھاتے کیا نہیں دیکھتے ہو کہ اس زمانہ میں اس سے خفیف آثار کی نسبت یہ عمل در آمد ہوتا ہی مترجم
[illegible] کہ ایسے موقع میں شیطان کا ہاریک پھندا یہ ہی کہ وہ اوسکو امر خیر سمجھکر مبتلائے مصیبت ہوتے ہیں اور ہمارے زمانہ میں تو
جہاں کہیں کسی ولی کا کچھ نشان موجود ہی وہاں نذرین چڑھائی جاتی ہیں تاکہ دنیا میں اونکے مال و دولت میں برکت ہو اور اگر کوئی منع
کرے تو اوسکو اولیا سے برگشتہ ہونیکا الزام دیتے ہیں حالانکہ خود شیطان کے جال میں پھنسے ہیں اور اگر اونکو یہ معلوم ہو جاوے کہ جو
شخص اس مزار پر جاویگا اوسکا دل آخرت کی جانب راغب ہوگا اور اوسکے مال و دولت میں کمی کر دیجائیگی تاکہ دنیا سے اوسکا تعلق
کم ہو جاوے اور آخرت کا نور بڑھ جاوے اگر یہ بات ان عوام الناس کے ذہن میں آجاوے تو تم دیکھ لو کہ کوئی بھی وہاں جانیکا قصد
[illegible] ایسے لوگ اوس بزرگ کی زیارتگاہ پر کچھ رضاء الٰہی کے لیئے نہیں جاتے ہیں بلکہ انکی غرض فقط دنیاوی دولت ہی اور یہی حال اکثر
بدعت میں ساری ہی۔ عافانا اللہ تعالےٰ ایانا والمسلمین جمیعا۔ اور واضح ہو کہ صحابہ رضی اللہ عنہم عوام الناس کو ایسے فتنہ سے بچانیکا
اہتمام رکھتے تھے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیکر فرمایا کہ واللہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہی تجکو نفع دینے یا ضرر
پہونچانے کی قدرت نہیں ہی اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ تجکو بوسہ دیتے تھے تو میں تجھے بوسہ بھی نہ دیتا
(رواہ البخاری) پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عوام الناس کو اعلام کیا کہ حجر اسود کا بوسہ دینا اور اوس سے خیر و برکت حاصل ہونا فقط
باتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیونکہ اسمین شعائر اللہ کی تعظیم ہی ورنہ بذات خود بدون اتباع سنت کے اس میں کچھ بھی نہیں ہی کیا
نہیں دیکھتے ہو کہ اگر ایک شخص خانہ کعبہ کے گرد ہزار بار مارا مارا پھرے اور طواف کی نیت نہ کرے تو کچھ بھی ثواب نہ پاویگا اور اگر ہزار بار اٹھکر بیٹھے
اور نماز کی نیت نہ ہو تو ثواب نہیں بلکہ عذاب سے قریب ہی پس ایسے امور میں شریعت الٰہی و اتباع سنت کی نیت پر مدار ہوتا ہی اور اپنی رائے
سے کسی طریقہ تعظیم و تکریم کو نکالنا ثواب نہیں بلکہ عذاب کا خوف ہی کیا نہیں دیکھتے ہو کہ علماء رحمہ اللہ تعالےٰ نے کہا کہ جس مقام پر
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار مبارک ہی وہ روے زمین کے قطعات سے افضل ہی حتی کہ بعض علماء رح نے کہا کہ وہ عرش سے بھی
افضل ہی باوجود اسکے **امام نووی و ملا علی قاری** نے مناسک میں لکھا کہ اگر کوئی شخص مرقد مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا طواف کرے تو اوسپر کفر کا خوف ہی قاری رح نے کہا کہ جو لوگ عالموں کا جامہ پہنکر یا مشائخوں کا خرقہ پہنکر مرقد مبارک کا طواف کرتے
ہیں یہ لوگ شریعت و حقیقت سے جاہل ہیں انکی اس حرکت کا کچھ اعتبار نہیں ہی۔ فافہم واللہ سبحانہ تعالےٰ اعلم۔ پھر اللہ عز و جل نے
اہل ایمان کو اپنی طرف سے مغانم و خلافت حقہ سے سرفراز کیا بقولہ تعالےٰ

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ

وعدہ دیا ہی تمکو اللہ نے بہت غنیمتوں کا تم اونکو لوگے سو شتاب ملادی تمکو یہ اور روکے لوگوں کے

النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

ہاتھ تمسے اور تاکہ ایک نمونہ ہو قدرت کا مسلمانوں کے واسطے اور چلاوے تمکو سیدھی راہ

Marfat.com

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ

اور ایک فتح اور جو تمہارے بس مین نہ آئی وہ اللہ کے قابو مین ہے اور ہے

قَدِيْرًا ۝ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا

کر سکتا اور اگر لڑتے تم سے کافر تو پھیرتے پیٹھ پھر نہ

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖۚ وَلَنْ تَجِدَ

کوئی حمایتی نہ مددگار رسم پڑی اللہ کی جو چلی آتی ہے پہلے سے اور تو نہ دیکھے گا

تَبْدِيْلًا ۝ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ

بدلتی اور وہی ہے جسنے روک رکھے انکے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے بیچ

مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

مکہ کے پیچھے اس سے کہ تمہارے ہاتھ لگا دیے وہ اور ہے اللہ جو کرتے ہو دیکھتا

واضح ہو کہ اللہ تعالے نے اپنے بندگان مومنین کے ساتھ ہر نبوت تشریعی مین یہ سنت جاری فرمائی ہر کہ اول مین انکو مصائب مین ڈالے جاوین تاکہ یہ امر ظاہر ہو جاوے کہ انکے دلون مین تذبذب نہین ہی بلکہ خلوص ہے کیونکہ اکثر اعراب آکر مسلمان ہوئے پھر اگر انکو فراخی کا گذرا تو خوش ہوئے کہ یہ دین اچھا ہی اور اگر برعکس ہوا تو منحرف ہوئے اور اسیطرح منافقین کو جب کبھی لشکر اسلام مین مصیبت پہونچی تو کہنے لگے کہ ہمکو یہ کیون پہونچا ہم تو مسلمان ہین حالانکہ اہل ایمان نے جان لیا کہ جو کچھ اللہ تعالے کو ہمارے واسطے منظور ہے وہی جاری فرماویگا حتی کہ اگر وہ ہم سب کو شہید کر لے تو وہان ہماری آنکھون کی ٹھنڈک ہے غرضکہ ہر شریعت مین یہی ہوتا ہے حتی کہ مومنین ان مصائب سے اکتا جاتے ہین ولیکن اللہ تعالے سے اپنی نظر نہین ہٹاتے ہین پس جب غزوۂ احزاب مین کفار لشکر کے چڑھ کر آئے اور مومنون نے خندق کھودی اور بھوک وسردی مین ثابت قدم رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائے مصیبت پہونچی اور فرمایا کہ اب کافرون کو ہم پر حملے کی قوت نہوگی بلکہ ہم ہی اُنپر چڑھ جاوینگے پھر دوسرے سال عمرہ کا قصد فرمایا اور صحابہ رضی اللہ عنہم اس موقع پر بھی سخت آزمایش مین ڈالے گئے حتی کہ انھون نے اپنی جانین اللہ تعالے کے واسطے نثار کین پس اللہ تعالے نے قبول فرما کر انکو خلفا کر لیا اور اب برابر انپر برکات کا نزول ہو گیا۔ چنانچہ فرمایا۔ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا۔ تمکو اللہ تعالے نے بکثرت غنیمتون کا وعدہ دیا جنکو تم حاصل کروگے چنانچہ ابتدا مین ہجرت سے پہلے جبکہ اسلام مین چند صحابہ داخل ہوئے تھے اور کافرونکے ہاتھون سے ایذائین اوٹھاتے تھے یہ وعدہ کہ اللہ تعالے تمکو روے زمین مین خلیفہ فرمائیگا پھر بعد ہجرت کے آیات نازل فرمائین جنکا حاصل یہ ہی کہ اس سے پہلے اللہ تعالے تمہاری آزمایش فرمائیگا تاکہ مومن سے منافق الگ ہو جاوین اب وہ آزمائش پوری ہوئی۔ فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا۔ پس یہ فتح تمہارے واسطے فی الحال دیدی اور لوگون کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور تاکہ یہ مومنین کے واسطے نشانی ہو جاوے اور تاکہ تمکو راہ مستقیم کی ہدایت دے ف مجاہدؒ نے کہا کہ مغانم کثیرہ جنکا وعدہ فرمایا ہے وہ اہل

...ین یہ فتح تمہارے واسطے فی الحال دیدی اس سے مراد فتح خیبر ہے لیکن عوفیؒ نے ابن عباسؓ
...کی کہ اس سے مراد صلح حدیبیہ ہے اور یہی قول زیادہ ظاہر ہے اور یہین کفار کے ہاتھون کو صحابہ رضی اللہ
...باز رکھا بطور دو طرح ہے اول یہ کہ فقط ڈیڑھ ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم حدیبیہ مین موجود تھے حالانکہ گرد پیش ہزار
...تھے جو کچھ انھون نے مکر وقتال کے منصوبے دل مین باندھے تھے سب سے اونکے ہاتھ کوتاہ کر دیئے کہ وہ کچھ نہ کر سکے
...یہ کہ مدینہ مین بھی باوجود خالی ہونے کے کافرون کو کچھ بھی جرأت نہ ہوئی پس یہ قدرت اسواسطے ظاہر فرمائی تاکہ
...ان کے واسطے ایک نشانی ہو جاوے کہ اللہ تعالے اپنے بندون کے واسطے خود کارساز ہے پس اونکو عبرت حاصل ہو کہ آیندہ جہادون مین
...قلت سے اور دشمنون کی کثرت سے خوف نکرین اور یقین جانین کہ اللہ تعالے ہی کے اختیار مین سب کام ہین تاکہ اونکو صراط مستقیم کی
...یت ہو جاوے اور اس سے یہ بھی معلوم ہو کہ کافرون کو مطیع کرکے صلح واحسان کرنا چاہیئے پس منجملہ فتوحات کے فی الحال یہ فتح ویدی
...مین اسقدر فوائد ہین۔ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا۔
اور فتح دیگر ہے کہ تم اوسپر قدرت نہین رکھتے ہو حالانکہ اللہ تعالے اوسکو محیط ہے اور اللہ تعالے ہر چیز پر قادر ہے ف اہل تفسیر نے اسکے
دو معنے بیان کیئے ہین اول یہ کہ فتح دیگر ہے اوسپر تمکو قدرت نہین تھی مگر اللہ تعالے نے اپنے احاطہ سے اوسکو تمپر آسان کیا ہے اور اللہ تعالے کی
قدرت مین سب کچھ ہے اور اس سے مراد فتح خیبر ہے یہ عوفیؒ نے ابن عباسؓ سے روایت کی معنے دوم یہ ہین کہ فتوح دیگر ہین جنکا اندازہ تمہارے خیال
...مین نہین ہے بلکہ اللہ تعالے کے علم مین موجود ہے اور اللہ تعالے سب چیز پر قادر ہے ابن ابی لیلی و حسن بصری نے کہا کہ فتح فارس و روم ہے مجاہدؒ
نے کہا کہ اسمین قیامت تک کل فتوحات داخل ہین اور یہی ابن عباسؓ سے ایک روایت ہے پس حاصل یہ ہے کہ جب تمکو اللہ تعالے پر پورا
یقین ہوا تو آیندہ وعدۂ الٰہی کے موافق جملہ فتوحات کے منتظر رہو اور اپنے ضعف و قلت کا خیال مت کرو کیونکہ اللہ تعالے مین سب قدرت
ہے اور اوسنے اپنی قدرت دکھلانے کے واسطے اور تمہارے دل مطمئن کرنے کے واسطے بالفعل تمکو یہ فتح ویدی۔ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا۔ اور اگر تمسے وہ لوگ
قتال کرین جو کافر ہوئے ہین تو پیٹھ پھیر کر بھاگینگے پھر اپنے واسطے کوئی کارساز و مددگار نہ پاوینگے ف یعنے اگر اس
وقت پر اہل مکہ تمسے قتال کرتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگتے اور اگر آیندہ فتوحات مین کفار تمسے لڑینگے تو پیٹھ پھیر کر بھاگینگے پھر یہ بھی
ہوگا کہ دوبارہ اونکے واسطے کوئی کارساز یا مددگار کھڑا ہو بلکہ آخر تمہارے تابع ہونگے شیخ ابن حجرؒ نے لکھا کہ صحابہ رضی اللہ
عنہم جب فتوحات مین لشکر بھیجتے تو اوسکی سرداری کسی صحابی کو دیتے تھے مترجم کہتا ہے کہ شاید اسی آیت سے اونھون نے یہ معنے
سمجھ لیے تھے اور خود حدیث صحیح مین آیا ہے کہ میری امت کے لشکر اسلام جہاد کو جاوینگے پس کہا جائیگا کہ ان مین کوئی شخص ہے کہ جسنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو پس کہا جائیگا کہ ہان تو اوسکے واسطے فتح دیدیجائیگی پھر جہاد کے واسطے لشکر جائیگا اور
اوس سے کہا جائیگا کہ ان مین کوئی ایسا شخص ہے کہ جسنے رسول اللہ کے دیکھنے والے کو دیکھا ہو پس کہا جائیگا کہ ہان تو اوسکے واسطے
فتح دیدیجائیگی (الصحیح) سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا
یہ اللہ کا طریقہ وہی ہے جو پہلے سے ہوتا آیا اور تو اللہ تعالے کے طریقے مین تبدیلی نہین پاویگا ف یعنے مخلوقات مین اللہ تعالے
کی عادت قدیمی یون جاری ہے کہ جہان کہین کفر و ایمان کا مقابلہ ہوتا ہے جس سے حق و باطل کا فیصلہ ہو تو یہی ہوتا ہے کہ باطل پست کرکے

Marfat.com

حق بلند کر دیا جاتا ہی یعنے اللہ تعالے اپنے اولیاء مومنین کو اپنے اعداء مشرکین پر فتح و
کل امور سے متعلق ہو یعنے مومنون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین امتحان لیکر
یہ طریقۂ الٰہی ہمیشہ سے چلا آیا ہی کہ جب کسی رسول کے واسطے مستقل شریعت دیگئی تو پہلے اوسکے صاحبون کو
کرنے کے بعد کافرون پر دائمی غلبہ دیا جاتا ہی اور کافرون کے ہاتھ ہتھیار ایسے بند ہ جاتے ہین کہ اونکے کام
بھی بدکار کافرون کے ساتھ نیک طریقہ کی ہدایت ہو جاتی ہی چنانچہ فرمایا۔ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ
وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا
بَصِيرًا۔ وہی پاک پروردگار ہی جسنے کافرون کے ہاتھون کو تمسے روکا اور تمہارے ہاتھون کو اونسے روکا بیچ وادی
بعد ازانکہ تمکو اونپر فتح دی اور اللہ تعالے تمہارے کامون کو خوب دیکھتا ہی ف۔ یعنے صلح کے بعد بطن مکہ مین جب
کافرون نے کوہ تنعیم کی طرف سے آکر غدر کرنا چاہا تھا تو تمکو اونپر فتحیاب کیا اور اونکے ہاتھون کو تم تک پہونچنے سے
کر دیا حتی کہ تم اونمین سے بہتون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گرفتار کر لائے پھر تمہارے ہاتھون کو بھی او
روک دیا کہ تمنے اونکو عفو کر کے چھوڑ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکو رہا کر دو انھین سے بدکاری کی ابتدا ہو
انھین پر انتہا ہو۔ امام احمدؒ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حدیبیہ کے روز کفار مین سے اسی آدمی مسلح
کوہ تنعیم کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آپ کے اصحاب پر ٹوٹ پڑے تاکہ غفلت مین آپکو قتل کرین پس رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونپر بددعا کی تو گرفتار ہو کر آنحضرت کے سامنے پیش کیئے گئے پھر آپ نے اونکو عفو کر دیا اور یہ آیت
نازل ہوئی (رواہ مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی) اور عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت مین ہی کہ ہم لوگ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درخت کے نیچے تھے اور مین ایک شاخ اوٹھائے ہوے تھا تاکہ آنحضرت تک نہ پہونچے اور رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور مکہ والون کی طرف سے سہیل بن عمرو صلحنامہ لکھنے کو بیٹھے تھے
پس آپنے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پس سہیل نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ ہم تو الرحمن
الرحیم پہچانتے نہین ہین آپ ہمارے معاملہ مین ایسا کلام لکھیے جو ہم پہچانتے ہون پس فرمایا کہ باسمک اللہم۔ اور لکھو دیا کہ
ہذا ما صالح علیہ محمد رسول اللہ اہل مکہ یعنے یہ صلحنامہ ہی جو محمد رسول اللہ نے اہل مکہ سے قرار دیا۔ دو پھر سہیل بن عمرو نے ہاتھ پکڑ لیا
اور کہا کہ اگر ہم جانتے کہ آپ رسول ہین تو آپسے لڑائی مین ہم بڑے ظالم ٹھہرے تو آپ ہماری پہچان کے موافق لکھیے پس
آپ نے فرمایا کہ لکھو ہذا ما صالح علیہ محمد بن عبد اللہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ کا لفظ تو مین ہرگز نہین
مٹاونگا پھر آپ نے اپنے ہاتھ مین لیکر مٹایا اور یہ عبارت لکھوائی) پھر ہم اسی حال مین تھے کہ ناگاہ تیس(۳۰) جوان مسلح ظاہر ہو کر حملہ
ہوے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونپر بددعا فرمائی تو اللہ تعالے نے اونکے کان و آنکھین وغیرہ لے لین پس ہم لوگون نے
اوٹھکر اونکو گرفتار کر لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے پوچھا کہ تم لوگ کسی کے عہد مین آئے ہو یا کسی نے تم کو امان دی
کہنے لگے کہ جی نہین۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو رہا کر دیا تب اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی (رواہ النسائی)
مترجم کہتا ہی کہ شاید سب طرف سے اسی آدمی یا زیادہ آکے ہون جنمین سے تیس آدمی خاص رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

۔۔۔ چلے تھے ۔ ھ ۔ اور بعض مین آیا کہ کفار مقاتلہ کرنے آئے تھے مگر پیٹھ پھیر کر بھاگے چنانچہ ابن جریر رحمہ
ابن بزی رحمہ اللہ تعالے سے مرسل روایت کی کہ جب عمرہ کے قصد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع قربان کے جانورون کے
مدینہ سے نکلکر ذی الحلیفہ تک پہونچے تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا ہم لوگ بغیر ہتھیار و سامان کے ایسی قوم کے
یہان جاوین جو حربی کافر ہین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو آدمی بھیجکر جہانتک سواری و ہتھیار ملے سب منگا لیے پھر
چلتے چلتے جب مکہ کے قریب پہونچے تو مکہ والون نے آپکو روکا پس آپ روانہ ہوکر منیٰ مین اوترے دیعنی حدیبیہ مین اوترے اور
اوس سے ظاہر ہو گیا کہ حدیبیہ کا ایک حصہ داخل حرم ہی اور یہی حنفیہ کا قول ہی) اتنے مین آپکا جاسوس آیا اور اوسنے خبر دی کہ عکرمہ بن ابی جہل
مخزومی پانچسو سوارون کو ساتھ لیکر آپ پر چڑھ آیا ہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن الولید مخزومی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ای خالد
یہ شخص لشکر لاتا ہی اور تیرا چچازاد بھائی ہی خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے برادری سے کچھ غرض نہین ہی بلکہ مین تو
اللہ و رسول کی تلوار ہون پھر عرض کیا کہ یارسول اللہ اگر آپکی مرضی کے خلاف نہو تو مجھے اجازت دیجائے پس آپ نے اجازت دی تو خالد
رضی اللہ عنہ کچھ سوار لیکر بڑھے اور شیب کے مقام پر عکرمہ سے مقابلہ کرکے یہانتک بھگایا کہ وہ مکہ کے گھرون مین گھس گئے پھر عکرمہ دوبارہ
اپنے ساتھی جمع کرکے لایا پھر خالد رضی اللہ عنہ نے اوسکو یہانتک بھگایا کہ مکہ کے گھرون مین گھس گیا پھر تیسری بار آیا تب بھی خالد
نے بھگا کر اوسکو مکہ مین مجبور کیا تب اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری وہو الذی کف ایدیہم عنکم وایدیکم عنہم ببطن مکۃ الآیۃ پس اللہ عز وجل
نے فتح کے باوجود انکے ہاتھ روک دیے تاکہ مکہ مین جو مسلمان مجبور گرفتار ہین وہ سوارون کے حملہ مین قتل نہ ہوجاوین (رواہ ابن ابی حاتم)
شیخ رحمہ نے کہا کہ یہ روایت ٹھیک نہین ہی کیونکہ یہ حدیبیہ کا واقعہ نہین ہی اور صریح غلطی یہ ہی کہ خالد رضی اللہ عنہ اس وقت تک
مسلمان نہین ہوئے تھے بلکہ حدیبیہ کے دوسرے سال خالد رضی اللہ عنہ و عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ وغیرہ ایام صلح مین خود
ہدایت پاکر مدینہ بھاگ آئے بلکہ خالد رضی اللہ عنہ تو علانیہ مسلح ہوکر اپنے گھوڑے وغیرہ ساتھ لیکر نکلے اور اعلان کر دیا تھا کہ اگر
مجھے کوئی روکیگا تو مین مارونگا اور جب لوگون نے روکنے کا قصد کیا تو عکرمہ نے لوگون کو روکا کہ واللہ اوسکے روکنے مین بڑا فتنہ ہوگا
ابھی تو وہ جاتا ہی اسکو جانے دو ایسا نہو کہ بہت لوگ اسکے ساتھ ہوجاوین **مترجم** کہتا ہی کہ شاید فتح مکہ کا واقعہ ہی کیونکہ فتح مکہ
مین البتہ عکرمہ نے خالد سے مقابلہ کیا تھا اور شاید کہ خالد سے مراد خالد بن سعید بن العاص ہون اور راوی نے اشتباہ سے خالد
بن الولید کہدیا ہو واللہ تعالے اعلم ابن اسحاق نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قریش نے چالیس یا پچاس آدمی بھیجے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کے گرد پھرو تاکہ انکے اصحاب مین سے کسیکو مار ڈالو یا گرفتار کرلاؤ مگر وہ لوگ خود گرفتار ہوکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائے گئے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو عفو کرکے رہا کر دیا حالانکہ انھون
نے لشکر مین کچھ تیر و پتھر پھینکے تھے ابن اسحاق نے کہا کہ اسی بارہ مین یہ آیت نازل ہوئی ہی اور قتادہ رحمہ نے بیان کیا کہ ہمسے ذکر
کیا گیا ہی کہ اہل اسلام مین سے ایک شخص جنکا نام ابن زنیم تھا حدیبیہ کی گھاٹی پر چڑھے تو مشرکون نے اونکو تیر مار کر قتل کیا پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سوار بھیجے تو مشرکون کے بارہ آدمی پکڑ لائے پس آنحضرت نے اونسے کہا کہ تمھارے واسطے
کچھ عہد ہی یا تمھارے واسطے کچھ ذمہ داری ہی اونھون نے قصور کا اعتراف کیا تو آپ نے اونکو رہا کر دیا اور اللہ تعالے نے یہ آیت
نازل فرمائی پھر اس صلح سے کافرون کا بغض رفع نہین ہوا ہی اسیواسطے انھون نے یہ حرکت کی

Marfat.com

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ
وہی ہیں جنھوں نے انکار کیا اور روکا تمکو ادب والی مسجد سے اور نیاز کی

اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ
پہونچنے اپنی جگہ تک اور اگر نہوتے کتنے مرد ایماندار اور کتنی عورتین ایمان والیان تمکو معلوم نہین

اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ
یہ خطرہ کہ انکو پیس ڈالتے پھر تمپر خرابی پڑتی بےخبری سے کہ اللہ کے داخل کرنا

مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا
جسکو چاہے اگر وہ لوگ یکطرف ہوجاتے تو آفت ڈالتے ہم منکرون کو دکھ کی مار

اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
جب رکھی منکرون نے اپنے دل مین ضد نادانی کی پھر اوتارا اللہ

سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى
اپنی طرف کا چین اپنے رسول پر اور مسلمانون پر اور لگے رکھا اونکو ادب کی بات

وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ ع ۹ ‎۱۱
اور یہی تھے اسکے لائق اور اس کام کے اور ہے اللہ ہر چیز سے خبردار

سابق بیانات سے حالت معلوم ہوچکی کہ مشرکون نے حرمات خانۂ کعبہ مین سے یہ پہلی ہتک شروع کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آپکے اصحابؓ کو احرام مین زیارت سے روکا اور ہدی کو حرم تک پہونچکر قربانی سے روکا اور سب طرف سے تمائل کیے تاکہ قتال کرین پھر اللہ تعالے نے انکے دلون مین رعب ڈالا تو صلح کرلی پھر اونھون نے بہت لوگ بھیجے کہ دھوکے سے رسول اللہ کو ستانیا جسکو صحابہؓ مین سے پاوین قتل کرین پھر وہ گرفتار ہوکر عفو کیے گئے۔ اللہ تعالے ظاہر فرماتا ہے کہ مومنون کے لیے اللہ تعالے نے معجزات دیے تاکہ انکا وثوق اپنے رب عزوجل پر کامل ہوجاوے کہ اسی کی قدرت مین سب کچھ ہے هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۔ وہی لوگ ہین کہ جنھون نے کفر کیا اور روکا تم لوگون کو مسجد الحرام کی زیارت سے اور روکا ہدی ممنوع کو اس امر سے کہ وہ اپنے ٹھکانے پہونچے ف یعنے ان کافرون نے جو تمسے صلح کرلی تو یہ انکی طرف سے تمھارے حق مین رعایت و مہربانی نہین ہی تاکہ تم کو وہم ہو کہ ہم اسیوجہ سے بچ گئے بلکہ یہ وہی لوگ ہین کہ انھون نے تمپر بطن مکہ مین ہاتھ چلالے مگر اللہ تعالے نے باندھ دیے اور وہی لوگ ہین کہ تم احرام مین آئے تھے تو بھی تمکو زیارت خانہ کعبہ سے روکا اور تمھارے ساتھ ہدی تھے جنکو وہ سب جانتے تھے کہ ہدی معکوف ہوتی ہے یعنے سواے حرم منیٰ کے کہین قربانی نہین ہوتی اور سواے منیٰ کے ہر جگہ سے اور ہر طرح کی بے ادبی سے ممنوع و محبوس ہوتی ہے تو ایسے ہدی کو بھی انھون نے روکا اور یہ صلح کے تمام بے قتل کی درازی کی تو اب یہ بات صاف ظاہر ہوگئی کہ اللہ تعالے ہی نے تمکو عزت دی اور کافرون کے ہاتھ تم پر کہ جو انھون نے اگر کہا ماننا

[illegible] کہ مومنون کے ہاتھ سے انکو قتل کرا دیا جاتا پس صلح مین کیا حکمت تھی جواب یہ ہی کہ قتل کے قابل وہی تھے
[illegible] نہین ہر اسیوجہ سے قتال کی اجازت نہ دی۔ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ
لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ اور اگر یہ نہوتا کہ کچھ مومن مرد
اور کچھ مومنہ عورتین ایسی ہین جنکو تم جانتے نہین ہو پس خوف نہوتا کہ تم انکو روند ڈالو تو انکی جہت سے تمکو بغیر جانے مشقت پہونچے
تو ضرور تمکو قتال کی اجازت دیتا یعنے اہل مکہ مین اللہ تعالے نے بعضے مردون کے حق مین اور بعضی عورتون کے حق مین
ایمان رکھا ہی اور تم انکو خاص خاص نہین پہچانتے ہو پس اگر تم ان سب پر حملہ کرو تو اپنی لاعلمی سے انکو بھی قتل کر ڈالوگے پس اگر یہ خوف
نہوتا تو اللہ تعالے تمکو کافرون سے لڑنے کی اجازت دیتا اگر کہا جاوے کہ بغیر جانے کیونکر مشقت ہوگی جواب یہ ہی کہ ان مومنون و مومنات نے
کافرون سے اپنے ایمان کو مخفی رکھا ہی اور تم بھی اپنے علم مین نہین جانتے ہو پس خطا سے انکو مار ڈالتے اور حکم یہ ہی کہ بغیر علم کے جو شخص
کسی مسلمان کو قتل کرے تو اسپر تاوان لازم آتا ہی پس تم بھی لڑائی مین بغیر جانے انکو قتل کرتے تو قتل خطا کا جرمانہ تمپر لازم آتا لہذا اللہ تعالے
نے کافرون کو مقہور کر کے تمسے صلح کرنے پر مجبور کیا اور تمکو انکے قتل پر مسلط نہین کیا۔ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ
مَن يَشَاءُ تا کہ اللہ تعالے جسکو چاہے اپنی رحمت مین داخل کرے ف چنانچہ بعد صلح کے بکثرت لوگ اسلام مین داخل
ہوئے مانند خالد بن الولید و عمرو بن العاص وغیرہم کے۔ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ
عَذَابًا أَلِيمًا اور اگر باہم متمیز ہو جاتے تو ہم ان لوگون کو جو کافر ہین عذاب الیم دیتے ف یعنے اگر اہل مکہ اور اس
جماعت مین سے جو لوگ ایمان لانے والے مقدر ہو چکے ہین وہ الگ نکل آتے اور فقط ازلی کفار الگ رہجاتے تو ہم ان کافرون کو
سخت عذاب دیتے شیخ رح نے کہا یعنے تمکو انپر مسلط کر دیتے مترجم کہتا ہی کہ آیت مین جو نکتہ ہی وہ بہت وسیع حکمت ہی چنانچہ اس
موقع پر بھی مومنین کو انپر مسلط نہین کیا بلکہ جو لوگ گرفتار ہو کر آئے تھے انکو بھی رہا کر دیا اسواسطے کہ کافرون مین مومنون کا اختلاط
دو طرح سے ہی اول یہ کہ جو جماعت موجود ہی انمین یعنے ایسے لوگ ہین جو قوم سے اپنا ایمان چھپاتے ہین دوم یہ کہ ابھی ایمان لائے
نہین مگر عنقریب وہ ایمان لانے والے ہین اور بہت لوگ ابھی پیدا ابھی نہین ہوے ہین مگر عنقریب ان کافرون سے پیدا ہونے
والے ہین اور اس سے صریح یہ حکمت ظاہر ہوگئی کہ بہت سی لڑائیون مین باوجودیکہ ملائکہ موجود تھے کافرون کو بالکل نیست نہین کیا
اور جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو منافقون کو شبہہ و شک ہوا کہ شاید ایسا ہو لیکن مومنون نے جان لیا کہ عین معرفت ہی بلکہ
منافقون کو غور سے دیکھ لینا چاہیئے کہ آیت سے اعلام دیا گیا کہ کافرون کے باقی رکھنے مین یہ حکمت ہی تو ایسی حالت مین جبکہ دعوے
[illegible] ہی تو چند روز بعد خود ظاہر ہو جائیگا پھر اب تو کسیکو شبہہ کی گنجایش نہین رہی چنانچہ صریح تمام لوگ مسلمان ہوگئے اور چند
[illegible] البتہ مارے گئے اور اللہ تعالے کا اعلام ظاہر ہوگیا عبد اللہ بن عمرو رض نے کہا کہ مین نے جنید بن سبیع سے سنا کہ مین نے شروع دن
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قتال کیا تھا پھر تیسرے پہر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر کافرون سے
قتال کیا اور کہا کہ ہمین لوگون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی۔ لولا رجال مومنون ونساء مومنات الآیہ۔ اور کہا کہ ہم لوگ
[illegible] آدمی تھے جنمین سے پانچ مرد تھے اور دو عورتین تھین (رواہ الطبرانی) اور اس حدیث کو ابن ابی حاتم نے بھی روایت کیا
[illegible] تھین کیا کہ نہین مرد اور نو عورتین تھین شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ طبرانی کی روایت مین صحابی کا نام ابو جمعہ جنید بن سبیع مذکور ہی

اور صحیح یہ کہ ابوجعفر حبیب بن سباع نام ہے مترجم کہتا ہے کہ عربی نسخ خطین یہ النباس بعید [illegible]
اس روایت کی اسناد حسن ہے اور جاننا چاہیے کہ جب کافرون نے ہدی کے جانورون کو قربانگاہ تک [illegible]
یہ حال تھا کہ جیسے جانور اپنے بچہ کی طرف شفقت فراق سے چلاتا ہے اسی طرح چلاتے تھے ۔ اِذْ جَعَلَ الَّذِ[illegible]
فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ ۔ وہ وقت یاد کر کہ جب کافرون نے اپنے دل مین [illegible]
اور بھارا ف اللہ تعالی نے اپنے تصرف قدرت کے نشانات یاد دلائے از انجملہ اسی واقعۂ حدیبیہ مین
دلایا کہ جب کافرون نے اپنے دلون مین محض جاہلیت کا جوش ابھارا مقاتل بن سلیمان و مقاتل بن حیان نے بیان کیا کہ [illegible]
یہ تھا کہ جب اونکو خبر پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب کے طواف کعبہ کے واسطے آتے ہین تو آپسمین کہنے لگے کہ [illegible]
جنھون نے ہمارے بھائیون اور اولاد کو قتل کیا ہے اب بے تکلف مکہ مین چلے آتے ہین اگر ہم انکو آنے دین تو کل کے روز عرب [illegible]
کرینگے کہ لات وعزی کی کچھ نہ چلی اور وہ لوگ مکہ مین لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے آگئے یہ عار ہمارے واسطے ہمیشہ باقی رہیگا [illegible]
طریقہ یہی چلا آتا ہے کہ جو کعبہ کی زیارت کے لیے قربانی لاتا ہو اوسکو کوئی روک نہین سکتا ہے تو ایسے موقع پر کیا کیا جاوے [illegible]
نے جوش حمیت سے یہی رائے ٹھہرائی کہ انکو روکو ابن کثیر نے لکھا کہ حمیۃ الجاہلیت یہ تھی کہ انھون نے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے [illegible]
انکار کیا یعنے جب صلحنامہ لکھنا چاہا تو کافرون کے سرغنہ نے بسم اللہ الرحمن لکھنے سے انکار کیا اور اسیطرح محمد رسول اللہ مین [illegible]
سے انکار کیا ۔ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ پس اللہ تعالی نے اپنے [illegible]
اور مومنین پر طمانینت و وقار اوتارا ف کیونکہ مومنون کے دلون مین بھی جوش آیا کہ ہم اللہ تعالی کے نام کو اور رسول اللہ [illegible]
کیون نہ لکھین اور کافرون کی باطل گفتگو کو کیون مانین ولیکن اللہ تعالی نے ان پر تسکین و وقار نازل کیا کہ انھون نے [illegible]
کو دیکھا اور کافرون کی جہالت پر نظر نہ کی بس اللہ تعالی کے حکم پر برضا و تسلیم ثابت رہے کیونکہ کافرون کے انکار سے کفر لازم [illegible]
نہین ہو سکتا تھا اور اونکے اقرار سے بالفعل وہ مومن بھی نہین ہو سکتے تھے پس جب انھون نے دیکھا کہ صلح کرنے کی [illegible]
اجازت ہے فوراً راضی ہو گئے اس سے ظاہر ہوا کہ اللہ تعالی کے واسطے جو غیظ و جوش آوے وہ مستحب ہے چنانچہ اس مقام [illegible]
نے اونپر سکینت نازل فرما کر اونکو مطمئن کر دیا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین کے روز بیان کیا کہ اے لوگو [illegible]
نفس کو تہمت دیا کرو یعنے جو کچھ تمہارا نفس کہے اوسکی بات کو سچ نہ مانا کرو بلکہ اتہام رکھا کرو کہ شاید یہ اسکا مکر ہو اور بات وہ [illegible]
امام پر اللہ تعالی نے تسکین بھیجی ہو (انکی غرض یہ تھی کہ امام برحق حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ اگر صلح پر راضی ہین تو تم بھی [illegible]
ہو جاؤ اور اپنے نفس کی باتون مین خواہ مخواہ لڑائی پر ہٹ نہ کرو) چنانچہ ہمنے اپنے آپکو حدیبیہ کے روز اس جوش مین دیکھا کہ [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم جن شرائط پر مشرکون سے صلح فرماتے ہین اسکی کیا ضرورت ہے اگر ہمکو قتال کا حکم ملے تو ہم قتال کرین [illegible]
طرف سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوٹھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ایسا نہین ہے کہ [illegible]
حق پر ہین اور یہ لوگ باطل پر ہین آپ نے فرمایا کہ کیون نہین یعنے تم حق پر ہو اور وہ باطل پر ہین پھر عرض کیا کہ کیا [illegible]
جنت مین ہین اور اونکے مقتول دوزخ مین ہین آپنے فرمایا کہ کیون نہین تب حضرت عمر نے عرض کیا کہ [illegible]
دبا اختیار کرین اور یہان سے لوٹ چلین اس حالت سے کہ ہمارے اور اونکے درمیان مین اللہ تعالی نے [illegible]

Marfat.com

[illegible] آپ مین رسول اللہ ہون اور اللہ تعالے کبھی مجکو پست نہین فرمائیگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ غیظ مین بھرے ہوئے وہان سے کوئے ہو جاکر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہاکہ ای ابو بکر کیا ہم لوگ حق پر نہین ہین اور وہ لوگ باطل پر نہین ہین ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایاکہ کیون نہین ہین پھر کہاکہ کیا ہمارے مقتول جنت مین نہین اور اونکے مقتول دوزخ مین نہین ہین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایاکہ کیون نہین ہین حضرت فاروق نے کہاکہ پھر کیون ہم لوگ اپنے دین مین یہ ہیٹی دیوین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایاکہ ای ابن الخطاب آنحضرت رسول اللہ ہین اور اللہ تعالے اونکو کبھی پست نہین فرمائیگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہاکہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگون کو یہ بشارت نہین دی تھی کہ ہم لوگ امن کے ساتھ مکہ مین داخل ہوجاوینگے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایاکہ کیا تم لوگون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھاکہ اسی مرتبہ تم لوگ اس شان سے داخل ہوگے حضرت عمرؓ نے کہاکہ یہ تو نہین فرمایا تھا تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہاکہ پھر جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی وہ عنقریب انشاء اللہ تعالے واقع ہوگا پھر اللہ تعالے نے سورۃ الفتح نازل فرمائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی بھیجکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اونکو یہ سورۃ پڑھکر سنائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیاکہ کیا یہ فتح ہی آپ نے فرمایاکہ ہان (الصحیحین وغیرہ) مترجم کہتا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیال کیاکہ دس برس کے واسطے صلح قرار پائی ہی تو ابھی دس برس تک ہم لوگ مکہ مین غلبۂ اسلام کے ساتھ نہین داخل ہوسکینگے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگون کو اپنے خواب سے یہ بشارت دی تھی کہ تم لوگ مکہ مین امن کے ساتھ حج کی شان سے داخل ہوگے چنانچہ اسکا بیان آتا ہی پس اگر ہم لوگ قتال کرین تو ضرور انشاء اللہ تعالے فتح پاوینگے پھر کیون ہم لوگ ایسی صلح پسند کرین جسمین ایک قسم کی ہیٹی ہی اور واضح ہو کہ ہیٹی جس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو رنج و ملال آیا اور جوش پیدا ہوا وہ کئی باتین تھین اول یہ کہ کافرون نے الرحمن الرحیم۔ لکھنے سے انکار کیا دوم یہ کہ رسول اللہ لکھنے سے انکار کیا سوم یہ کہ جو کوئی اس مدت کے اندر ہمارے ہان سے بھاگ کر مدینہ جاوے اور ہم لوگ جاکر اوسکو مانگین تو آپ ہمکو نہ روکینگے اور جو کوئی آپکی جماعت مین سے بھاگ کر ہمارے یہان آجاوے اوسکو ہم نہ دینگے غرضکہ اس قسم کی باتین صحابہ رضی اللہ عنہم کو گران گزرین حتی کہ حضرت عمرؓ سے ضبط نہوا اور انھون نے جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو عرض کیا اور چاہا کہ صلح نہو بلکہ قتال کا حکم دیا جاوے کیونکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا ہی تو وہ ضرور واقع ہوگا اور ہم لوگ فتح پاوینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ اس جرأت پر مجکو بہت خوف پیدا ہوا اور مین نے اسکی توبہ کے واسطے بہت سے صدقات و نیک اعمال کیے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے جس موقع پر حدیث بیان کی وہ جنگ صفین کا موقع تھا جب لشکر شام سے لڑائی تھی اور آخر مین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شامیون کی درخواست منظور کی تھی کہ حکم قرار دیے جاوین تاکہ صلح ہوجاوے ولیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر سے بعضے سرداران بنو تمیم اس صلح سے ناراض ہوے اور چاہا کہ قتال قائم رہے حتی کہ وہ لوگ ناخوش ہوکر دشمن ہوگئے اور انھین لوگون کو خارجی کہتے ہین۔ تو سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اونکو صلح حدیبیہ کا قصہ یاد دلایا کہ وہان بھی ہم لوگون کی راے یہ تھی کہ قتال ہو اور ہمارے امام یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح منظور فرمائی اور وہی ٹھیک تھی اور ہماری راے فقط جوش حمیت تھی اسیطرح تم لوگون کو چاہیے کہ اپنا امام یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی راے مانو اور اپنے نفس کو خود ہی تہمت و ملامت دو اور اللہ تعالے سے سکینت چاہو صلح حدیبیہ مین اللہ تعالے نے صلح کو فتح کردیا اور تھوڑی مدت بھی نہین گذری تھی کہ قریش کی بدعہدی سے مکہ فتح ہوگیا۔

Marfat.com

اور اوسوقت اللہ تعالےٰ نے مومنون کا جوش ساکن کرنے کے واسطے اپنی طرف سے سکینت نازل کی
صلی اللہ علیہ وسلم کی صلح پر طمانینت و وقار کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى
ساتھ کلمۃ تقویٰ کو لازم کر دیا ف کہ وہ کبھی اونسے جدا نہین ہو سکتا ہی۔ اس سے قطعاً ثابت ہوا کہ جو لوگ
تھے وہ قطعی مومن ہین اور برابر رہینگے کیونکہ جب کلمۃ التقویٰ اونکے ساتھ لازم کیا گیا ہی تو کبھی منفک نہین
اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا۔ اور یہ بندے اس کلمہ کے واسطے سب سے زیادہ حقدار اور سب سے زیادہ لائق تھے ف
کے علم مین یہ ثابت تھا کہ کلمۃ التقویٰ کے واسطے یہی لوگ احق ہین اور یہی اوسکے اہل ہین۔ جن لوگون کو حضرت آدم
ایمان کے واسطے پیدا کیا سب کلمۃ التقویٰ کے لائق ہین مگر سب سے زیادہ احق و الیق یہ لوگ جنکو اپنے پیغمبر افضل المرسلین
کے صحابہ بنانے کے واسطے انتخاب فرمایا تھا۔ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔ اور اللہ تعالےٰ
خوب جاننے والا ہی ف اور جو کوئی اوسپر ایمان نہ لاوے وہ کافر ہی کیونکہ اس بدبخت کے دل مین اگر یہ شبہ
کو ازل سے اپنی مخلوقات کا علم نہین ہی تو وہ اللہ تعالےٰ کو نادان و جاہل سمجھتا ہی یہ کفر ہی نعوذ باللہ من ذلک پس
اپنی جملہ مخلوقات کو اونکے پیدا کرنے سے پہلے خوب جانتا ہی کہ ہر شخص کس لائق ہی لہذا اہل سنت خوب جانتے ہین
علیہم السلام مین سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہین اور سب انبیا کے اصحاب مین سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے
رکھے گئے وہ سب سے افضل ہین اور افضل ہونا باعتبار تقویٰ ہی پس کلمۃ التقویٰ کے واسطے یہ لوگ احق ہین اور کلمۃ التقویٰ
اونکے ساتھ لازم فرمایا تو وہ کبھی مرتد نہین ہو سکتے ہین اس بیان سے صاف ظاہر ہو گیا کہ روافض و خوارج وغیرہ
اصحاب بیعۃ الرضوان کے حق مین بدگمانی کی یہ لوگ اللہ تعالےٰ کے کلام سے محروم رہے اور اولیاء الٰہی کے دشمن
آیت قدسی کو جسنے سمجھ لیا وہ خوب جانتا ہی کہ روافض و خوارج اس سے مخالف ہو کر گمراہی مین جاتے ہین نعوذ باللہ
بیان کلمۃ التقویٰ۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کلمۃ التقویٰ
(رواہ ابن جریر دارقطنی ابن مردویہ بیہقی ترمذی) سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بھی اسکے مثل حدیث بیان کی
اور حضرت علی و عمر و ابن عباس و مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم نے بھی یہی تفسیر بیان کی اور جمہور تابعین کا بھی یہی
الا اللہ کی تفسیر ہی کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و محمد رسول اللہ عبدہ و رسولہ زہری رحمہ اللہ تعالےٰ نے کہا
فرماتا ہی۔ والزمہم کلمۃ التقویٰ یہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی جس سے مشرکون نے حدیبیہ کے روز انکار و تکبر کیا
وابن ابی حاتم اور یہی مجاہد و عطاء بن ابی رباح و مسور بن مخرمہ و حضرت علی و ابن عمر و ابن عباس و سعید بن جبیر
روایت ہی قتادہ نے کہا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا الہ الا اللہ کے ساتھ احق و اہل تھے حضرت ابی بن کعب
یہ آیت پڑھی۔ اذ جعل الذین کفروا فی قلوبہم الحمیۃ حمیۃ الجاہلیۃ پھر بیان کیا کہ اگر اہل ایمان کو بھی ویسی حمیت
تو مسجد الحرام مین فساد ہوتا (النسائی) یعنے یہ نکتہ بیان کیا کہ اللہ عزوجل نے اس وقت صحابہ رضی اللہ عنہم کو
لازم رکھا اور اس کلمہ کے واسطے اونکی حمیت کو زائل نہین کیا بلکہ اپنی حکمت پوری کرنے کے واسطے
نازل کر دیا کہ انھون نے صلح کو قریش کے شرائط پر منظور کر لیا شیخ ابن کثیر نے

حدیث کے بارہ مین وارد ہوئی ہین اسمین شک نہین کہ ان سے آگاہ ہونے مین علم وافر حاصل ہوتا ہے اور مترجم چاہتا ہے کہ انکو اختصار کے ساتھ ملا دیوے واللہ تعالے ہو الموفق ۔ امام بخاری نے صحیح مین مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے زمانہ مین تیرہ سو سے زائد اصحاب کو لیکر روانہ ہوئے جب مدینہ سے نکلکر ذوالحلیفہ پر پہونچے تو وہان قربانیون کے جانورونکو قلادہ ڈالا اور اشعار کیا یعنے اونٹون کے کوہان مین خفیف شگاف دیا جو اس امر کی علامت تھی کہ یہ قربانی ہے اور بھیڑ بکری وغیرہ کے قلادہ ڈالدیا تاکہ ہدی کی علامت ہو اور اسی مقام سے عمرہ کا احرام باندھا اور قوم خزاعہ مین سے ایک جاسوس روانہ کیا اور خود مع لشکر کے روانہ ہوئے یہانتک کہ جب غدیر اشتقاط پر پہونچے تو وہان آپکا جاسوس واپس آیا اور اوسنے بیان کیا کہ قریش نے بہت سے لشکر جمع کیے اور احابیش جمع کیے ہین اور وہ لوگ آپ سے لڑینگے اور آپکو مکہ مین جانے اور عمرہ ادا کرنے سے مانع ہونگے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو خطاب فرمایا کہ اے لوگو مجھے مشورہ دو کیا تمھاری یہ رائے ہے کہ ہم لوگ گھوم کر ان لوگون کی آل و اولاد پر جا پڑین جو لوگ ہمکو خانہ کعبہ سے روکنا چاہتے ہین دوسری روایت سے اسکے یہ معنے ظاہر ہوئے کہ گرد نواح کے احابیش جو قریش کی مدد کے واسطے اپنے بال بچے چھوڑکر ہمسے لڑنے گئے ہین تو ہم انھین لوگون کے اہل و عیال کو گرفتار کرلین پھر اگر وہ لوگ ہماری جانب آوینگے تو مشرکین مکہ مین سے ایک جماعت کٹ جائیگی اور اگر نہ آئے تو وہان غمناک پڑے رہینگے یا تم لوگون کی رائے یہ ہے کہ ہم بیت اللہ کا قصد کرین وہان جو شخص ہمکو روکیگا ہم اوس سے قتال کرینگے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ بیت اللہ کے قصد سے نکلے ہین کسی شخص سے جنگ و جدال نہین چاہتے ہین پس آپ بیت اللہ کی جانب توجہ فرماوین وہان جو شخص ہمکو روکیگا ہم اوس سے قتال کرینگے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا چلو اور ایک روایت مین آیا کہ اللہ تعالے کے نام پر روانہ ہو پھر چلتے چلتے راہ مین ایک مقام پر پہونچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو آگاہ فرمایا کہ خالد بن الولید قریش کے سوارون کو لیے ہوئے اونکا طلیعہ ہے یعنے اگلا لشکر ہے پس تم لوگ اس جانب نہ جاؤ بلکہ اپنی جانب داہنے ہاتھ کی طرف چلو پس واللہ خالد بن الولید کو کچھ بھی خبر نہ ہوئی یہانتک کہ آپ قترۃ الجیش پر پہونچ گئے اوسوقت خالد کو خبر ہوئی تو وہ اپنے سوارون کو بھگاتا ہوا قریش کے وہان پہونچا کہ ڈرو اور ہوشیار ہو کہ وہ تو اس جانب سے آپہونچے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے یہانتک کہ جب اوس موڑ پر پہونچے جہان سے مکہ کو اوترتے ہین تو آپکی اونٹنی بیٹھ گئی لوگون نے کہا کہ حل حل یعنے وہ کلمہ کہا کہ جس سے اٹھاتے ہین وہ نہ اوٹھی تو لوگون نے کہنا شروع کیا کہ ناقہ قصوی سرکش ہوگئی یعنے کہنا نہین مانتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بے مہار نہین ہوئی اور نہ اوسکی یہ عادت ہے ولیکن جسنے ہاتھیون کو حرم سے روکا تھا اوسی نے اس اونٹنی کو بھی روکدیا پھر آپ نے فرمایا کہ قسم اوس ذات پاک کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ آج یہ لوگ جس کسی خصلت کو جسمین حرمات اللہ کی تعظیم ہو مجھسے چاہینگے تو مین اونکو دیدونگا پھر آپ نے اونٹنی کو زجر فرمایا تو وہ اوٹھ بیٹھی پس آپ نے قریش کی جانب سے منہ پھیرا حدیبیہ کے کنارہ جاکر ایک تالاب پر اترے جسمین بہت تھوڑا پانی تھا اور کچھ دیر نہین گذرنے پائی تھی کہ لوگون نے اوسکو کھینچ لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ لوگ پیاسے ہین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالکر اونکو دیا اور فرمایا کہ یہ تیر جاکر اوسمین ڈالو پھر واللہ ہم لوگون نے دیکھا کہ برابر اوسمین سے اسقدر پانی نکلتا تھا کہ تمام لشکر کو وہ بہتا تھا یہانتک کہ ہم لوگ اوسکو یونہی سیراب چھوڑ آئے پھر اسی حال مین تھے کہ بدیل بن ورقاء الخزاعی اپنی

Marfat.com

قوم خزاعہ کے کچھ لوگ لیے ہوے آیا اور اہل تہامہ مین سے یہی لوگ ایسے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خیرخواہی کرتے تھے اور اوسنے آکر بیان کیا کہ مین قبیلہ کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو اس حالت سے چھوڑ کر آیا
چھوٹے بڑون کو لیے ہوے دودھارا اونٹنیون سمیت جمع ہین اور وہ آپ سے لڑینگے اور روکینگے پس آنحضرت صلی اللہ
فرمایا کہ ہم کسی سے لڑنے نہین آئے ہین ولیکن ہم لوگ عمرہ ادا کرنے کے واسطے آئے ہین اور یہ بات خوب معلوم ہے کہ
قریش کو کمزور و ناتوان کر دیا ہی اب اگر وہ لوگ چاہین تو مین اونسے ایک مدت کے واسطے صلح کر لون اور وہ لوگ مجھے اور باقی
چھوڑ دین پھر اگر مین اون لوگون پر غالب ہوا تو قریش کو اختیار ہوگا کہ چاہین اوسی عہد مین داخل ہو جاوین جسمین اور لوگ
ہوئے ہون اور اگر نہ چاہین تو وہ لوگ آسودہ اور کثرت سے ہو نگے یعنے اگر اوسوقت لڑنا چاہین گے تو بھی سامان و قوت
پورے ہو نگے اور اگر وہ اس بات کو نہین منظور کرینگے تو قسم اوس پاک عزوجل کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی کہ برابر
اپنے اس دین پر قتال کرونگا یہانتک کہ دو باتون مین سے ایک بات ہو یا تو میری یہ گردن کٹ جائیگی یا اللہ عزوجل
پورا فرماویگا (یعنے بالیقین مین جانتا ہون کہ اللہ تعالے اس کام کو پورا فرماویگا ولیکن تمھارے خیال کے موافق مین کہ
کہ یا تو میری گردن کٹ جاویگی یا پورا ہوگا) بدیل نے یہ سنکر کہا کہ مین آپکا یہ پیغام اونکو پہونچاؤن پس روانہ ہو کر قریش کے
پہونچا اور اون لوگون سے کہا کہ مین تمھارے پاس اس شخص کے یہان سے آیا ہون اور مین نے اوسکی زبان سے ایک
بات سنی ہی اگر تم چاہو تو مین تمسے بیان کرون تو قریش کے بیوقوفون نے کہنا شروع کیا کہ ہم نہین چاہتے ہین کہ اوسکی طرف
تو کوئی بات بیان کرے ولیکن اونمین کے عقلمند لوگون نے کہا کہ بیان کرو کہ تمنے کیا سنا پس بدیل نے جو کچھ سنا تھا وہ سب
اونسے بیان کیا پس قریش مین سے عروہ بن مسعود کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ ای قوم کیا تم لوگ میرے والد نہین ہو انھون نے
کہا ہان کیون نہین ہین پھر کہا کہ کیا مین تمھارا فرزند نہین ہون انھون نے کہا کہ ہان کیون نہین ہی اوسنے کہا کہ کیا تم لوگ مجھے کسی
بات مین متہم رکھتے ہو انھون نے کہا کہ نہین اوسنے کہا کہ تم یہ بات خوب جانتے ہو کہ مین نے تمھارے واسطے تمام اہل عکاظ کو بلایا
جب وہ لوگ میرے یہان مجتمع ہو گئے تو مین اون سب کو لیکر مع اپنی آل و اولاد کے تمھاری مدد کو آیا لوگون نے کہا کہ ہان تو ٹھیک
کہتا ہی عروہ نے کہا کہ اب تم جان لو کہ اس شخص نے تپر صلاحیت کی خصلت پیش کی ہی تمکو چاہیے کہ اسکو قبول کر لو اور مجھے اوس کے
پاس جانے دو لوگون نے کہا کہ اچھا جاؤ پس وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے باتین کرنے لگا پس آنحضرت
نے اوس سے بھی ویسا ہی کچھ بیان کیا جیسا بدیل بن ورقا سے بیان فرمایا تھا عروہ نے یہ سنکر کہا کہ ای محمد آپ مجھے بتلایئے
کہ اگر آپ نے اپنی قوم کو نیست کر دیا تو کیا عرب مین سے آپ نے کسی شخص کو پہلے سنا ہی کہ اوسنے اپنی قوم کو نیست کر دیا ہو اور اگر
معاملہ دگرگون ہوا یعنے لڑائی شکست ہوئی تو کون آپکے ساتھ ہی کیونکہ واللہ مین ایسے چہرے دیکھتا ہون اور ایسے عوام الناس دیکھتا
ہون کہ وہ اسی لائق ہین کہ آپکو چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہو نگے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ سنکر اوس سے کہا کہ ارے جا کر اپنی لات کی
چوس کیا ہم لوگ بھاگ کھڑے ہو نگے اور آپکو چھوڑ دینگے عروہ نے کہا کہ یہ کون شخص ہین لوگون نے کہا کہ ابو بکر ہین عروہ
کہا کہ واللہ اگر تمھارا ایک احسان مجھپر نہ ہوتا جسکا مین نے بدلہ نہین اوتارا ہی تو مین تمکو اسکا جواب دیتا پھر اوسنے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے باتین کرنا شروع کین اور ہر بار جب آپسے کوئی بات عرض کرتا تو آپ کی ریش مبارک کو ہاتھ لگاتا

وسلم کے سرہانے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ خود پہنے اور تلوار لیے کھڑے تھے اور عروہ ہر بار جب اپنا ہاتھ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک پر لگاتا تو وہ نعل السیف سے اوسکا ہاتھ ہٹا دیتے اور کہتے تھے کہ اپنے نجس ہاتھ کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی سے الگ رکھ پھر عروہ نے اپنا سر اوٹھا کر پوچھا کہ یہ کون شخص ہے لوگون نے کہا کہ (ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا کہ یہ تیرا بھتیجا) بھائی مغیرہ بن شعبہ ہے عروہ بولا کہ اے غدار کیا تو وہ نہین ہے کہ جسکے غدر مین مین نے کوشش کی
اور مغیرہ رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت مین ایک قوم کے ساتھ ہوئے اور اوسی درمیان مین اللہ تعالے نے انکے دل مین
اسلام ڈالا تو انہون نے اون سبکو مار ڈالا اور اونکے مال چھین لیے اور وہان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکر مسلمان
ہو گئے تھے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا اسلام تو مین قبول کرتا ہون اور رہا مال وہ اوس سے مجکو کچھ تعلق نہین ہے پھر عروہ بن مسعود
نے اپنی دونون آنکھون سے ادھر ادھر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا شروع کیا پس اوسنے دیکھا کہ واللہ اگر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ناک بھی تھوکتے ہین تو وہ کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ مین پڑتا ہے یعنے لوگ اوسکو زمین پر گرنے نہین دیتے ہین اور جسکے ہاتھ پڑتا ہے وہ عطر
کے طور پر اوسکو اپنے چہرے و بدن پر لگاتا ہے اور جب آپ اونکو کسی کام کا حکم دیتے ہین تو اوسکو بجا لانے کے واسطے لوگ تلے اوپر گرتے
ہین تاکہ فوراً اوس حکم کی تعمیل ہو اور جب آپ وضو کا بقیہ چھوڑتے ہین تو ایسا نظر آتا ہے کہ گویا اوسکے حصہ بانٹنے مین لڑ مرینگے اور جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات فرماتے ہین تو سب اپنی آوازین پست کرکے سننے لگتے ہین اور آپکی تعظیم کے لیے کوئی صحابی آپکی طرف پوری
آنکھ اوٹھا کے نہین دیکھ سکتا ہے پھر عروہ یہانسے اپنے ساتھیون کے پاس لوٹ گیا اور اونسے بیان کیا کہ اے قوم واللہ مین بادشاہ کسری و بادشاہ
قیصر و بادشاہ نجاشی کے یہان ایلچی بنکر گیا ہون واللہ مین نے کسی بادشاہ کو ہرگز نہ دیکھا کہ اوسکے ساتھی اوسکی تعظیم کرتے ہون جیسے محمد کے ساتھی محمد کی
تعظیم کرتے ہین واللہ اگر وہ تھوک و رینٹ پھینکتے ہین تو وہ ہرگز زمین پر گرنے نہین پاتا سوائے اسکے کہ کسی صحابی کے ہاتھ
پڑتا ہے وہ اوسکو اپنے چہرہ و بدن پر ملتا ہے اور جب وہ کسی کام کا حکم دیتے ہین تو فوراً اوسکے بجا لانے کے واسطے تلے اوپر گرتے
ہین اور جب وضو کرتے ہین تو بقیہ وضو کے لیے گویا لڑ مرینگے اور جب کوئی بات کہتے ہین تو سبکی آوازین پست ہو جاتی ہین اور یہانتک
تعظیم منظور ہے کہ آپکی طرف نگاہ بھر کر نہین دیکھتے ہین اور محمد نے تمپر ایک اصلاح کی بات پیش کی ہے تم اوسکو قبول کر لو پھر اون مین سے
ایک شخص بنی کنانہ مین سے اوٹھا اور کہنے لگا کہ مجھے وہان جانے دو لوگون نے اوسکو اجازت دی جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و آپکے
اصحاب پر ظاہر ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ فلان شخص ہے اور یہ ایسی قوم مین سے ہے کہ جو قربانی کے اونٹون کی تعظیم کرتے
ہین پس تم قربانی کا اونٹ اوسکے سامنے کر دو پس لوگون نے قربانی کے اونٹ اوٹھائے اور لوگ تلبیہ کہتے ہوئے اوسکے سامنے
آئے جب اوسنے یہ دیکھا تو کہنے لگا کہ سبحان اللہ یہ لوگ کسی طرح خانہ کعبہ سے روکے نہین جاتے ہین پھر جب اپنے ساتھیون کے
پاس لوٹ گیا تو اوسنے بیان کیا کہ مین نے وہان قربانی کے جانور دیکھے کہ جنکی گردن مین قلادہ ڈالا گیا اور اونکے کوہان مین اشعار کیا
گیا ہے پس مناسب نہین ہے کہ وہ لوگ خانہ کعبہ سے روکے جاوین پھر اونہین مین سے ایک شخص کھڑا ہوا جسکا نام مکرز بن حفص تھا اوسنے
کہا مجھے جانے دو لوگون نے اوسکو اجازت دی پھر جب وہ ظاہر ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص مکرز ہے
اور یہ مرد فاجر ہے پھر وہ آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باتین کر رہا تھا کہ اتنے مین سہیل بن عمرو آیا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب تمہارا کام سہل کر دیا گیا پس سہیل بن عمرو آپ کے پاس پہونچا اور عرض کرنے لگا کہ لائیے مین اپنے

Marfat.com

اور آپ کے درمیان ایک صلحنامہ لکھدون پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابیطالب
الرحمن الرحیم سہیل نے کہا کہ الرحمن تو واللہ مین نہین جانتا ہون ولیکن جیسے آپ لکھا کرتے
مسلمانون نے کہا کہ واللہ نہین لکھا جائیگا سوائے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے پھر آنحضرت صلی اللہ
باسمک اللھم پھر فرمایا کہ ہذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ سہیل نے کہا کہ واللہ اگر ہم جانتے کہ آپ رسول اللہ
سے نہ روکتے اور نہ آپ سے قتال کرتے ولیکن آپ لکھیے محمد بن عبد اللہ یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ
رسول اللہ ہون اگرچہ تم لوگ مجھے جھٹلاؤ پھر حضرت علیؓ سے فرمایا کہ اچھا لکھ محمد بن عبد اللہ (حضرت علیؓ
لفظ رسول اللہ کو نہین کاٹونگا پس آپ نے خود اپنے ہاتھ سے محو کر دیا) راوی حدیث محمد بن مسلم الزہری
یہ سب اسوجہ سے کیا کہ ناقہ بیٹھ جانے کے وقت قسم کھائی تھی کہ اگر مجھسے اصلاح کی بات مانگین گے تو مین اونکو دیدونگا
صلحنامہ مین لکھوایا کہ صلح اس شرط پر ہی کہ ہمارے درمیان و بیت اللہ کے درمیان روک چھوڑ دو تاکہ ہم طواف کرلین سہیل نے
تو دشوار ہی کہ عرب ہمارے حق مین یہ باتین کرین کہ ہم لوگ ضغطہ مین آکر بجبوری اس بات پر راضی ہو گئے ولیکن ہم آئندہ
سال آپ آوین اور ہم تین روز کے واسطے مکہ خالی کر دینگے پھر آپ نے اسکو لکھوا دیا پھر سہیل بولا کہ یہ شرط بھی ہی کہ آپ لوگ ہتھیار
سوائے ایک تلوار کے کہ وہ میان مین ہو اور یہ شرط ہی کہ صلح کے درمیان مین جو شخص ہم مین سے آپ کے وہان جاوے
آپ پھیر دین اگرچہ وہ مسلمان ہو کر آپکے دین پر جاوے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ضبط نہو سکا اونھون نے کہا
وہ کیسے مشرکون کیطرف پھیر دیا جا سکتا ہی حالانکہ وہ مسلمان ہو گیا ہی پس اسی بحث مین تھے کہ ناگاہ سہیل کا بیٹا ابوجندل اپنی
بیڑیان پہنے ہوئے کھسکتا ہوا آیا اور وہ اسفل مکہ سے نکلکر مسلمانون کے درمیان پہونچکر چلایا اور اوسنے اپنے آپکو مسلمانون کے آگے
سہیل نے کہا کہ ای محمد یہ تو ایک پہلی شرط ہی جو مین مشروط کرتا ہون کہ یہ شخص مجھے واپس دیا جاویگا پس آنحضرت صلی اللہ
نے فرمایا کہ ہمنے ابھی صلحنامہ تمام ہی نہین کیا ہی سہیل بولا کہ واللہ تو پھر مین آپ سے کسی بات پر صلح نہین کرونگا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا اس شخص کو میرے لیے اجازت دیدے سہیل بولا کہ مین تو ہرگز اسکی اجازت دینے والا
آپ نے فرمایا کہ کیون نہین ہی اوسنے کہا کہ مین ہرگز نہ مانونگا اتنے مین مکرز بن حفص نے کہا کہ کیون نہین ہمنے آپکے واسطے
دیدی اور ابوجندل نے بھی بلند آواز سے کہا کہ ای گروہ مسلمین کیا مین مشرکون کے یہان پھیر دیا جاؤنگا حالانکہ مین مسلمان
تم نہین دیکھتے ہو کہ مجکو کیا مصیبت پہونچی ہی راوی نے کہا کہ دین الٰہی کے معاملہ مین اوسکو سخت
(دوسری روایت انشاء اللہ تعالے آتی ہی) پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابوجندل
کی نظر رکھ کہ اللہ تعالے تم ایسے مجبورون کے واسطے جلد راہ نکالنے والا ہی صحابہ رضی اللہ عنہم
حتی کہ عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ کیا آپ اللہ تعالے کے
فرمایا کہ کیون نہین ہون عمرؓ نے عرض کیا کہ کیا ہم لوگ حق پر اور دشمن باطل پر نہین ہین آنحضرت صلی
ہین عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ تب مین نے عرض کیا کہ پھر کیون ہم لوگ اپنے دین مین
فرمایا کہ یہ اللہ تعالے کی نافرمانی نہین ہی اور اللہ تعالے میرا ناصر ہی پھر حضرت عمر رضی اللہ

[illegible] جانے کے ابوبکر رضی اللہ عنہ جا کر حضرت سے اس بارہ مین کچھ عرضداشت کرین جب جواب
[illegible] ابوجندل ایک طرف ہے اور اوسکو اپنے پہلو مین لیے ہوے چلے اور کہتے جاتے کہ ای ابوجندل صبر کر
[illegible] یہ لوگ ایسا ہی جیسے کتے کو مار ڈالا عمر رضی اللہ عنہ یہ باتین کرتے جاتے اور اپنی تلوار کا قبضہ ابوجندل کی جانب
[illegible] اس امید سے مین نے ایسا کیا کہ ابوجندل یہ تلوار گھسیٹکر اپنے باپ کو مار ڈالے ولیکن اوس
[illegible] مین عمل کیا اور صلحنامہ تمام ہوگیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس روز مین نے آنحضرت صلی اللہ
[illegible] نافرمانی کی تو مجکو بڑا خوف ہوا زہری نے کہا کہ حضرت عمر جب یہ قصہ بیان کرتے تو کہا کرتے تھے کہ مین نے اس
[illegible] اعمال خیر ادا کیے اور بہت سے صدقات دیے اور برابر دیتا رہا یہانتک کہ مجکو تسکین ہوئی پھر جب تحریر
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے کہا کہ اوٹھکر قربانی کرو اور سر منڈاؤ یعنے احرام سے فارغ ہوجاؤ
[illegible] رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ صحابہ مین سے ایک شخص بھی نہین اوٹھا یہانتک کہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا حتی کہ آپ اوٹھکر
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور یہ حال بیان کیا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ اونکی طرف سے
[illegible] یعنے وہ لوگ بہت غمناک ہورہے ہین اگر آپ چاہتے ہین تو اونمین سے کسی سے ایک کلمہ بھی نفرمایئے بلکہ خود جاکر اپنی قربانیان
ذبح فرمایئے اور مونڈنے والے کو بلا لیجیے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی کیا جب لوگون نے یہ دیکھا تو اوٹھے اور اپنی اپنی قربانیان ذبح
کین یعنے اونکو ناامیدی ہوگئی اور آپسمین ایک نے دوسرے کا سر مونڈنا شروع کیا اور شدت غم کی وجہ سے قریب تھا کہ ایک دوسرے کو
قتل کرین یعنے شدت غم کی وجہ سے مونڈنے مین جو ہاتھ چلتا تھا وہ استوار نہ تھا بلکہ زخم آجاتا تھا پھر مکہ سے کچھ مومنہ عورتین بھاگ
آئین تو اونکے حق مین اللہ عزوجل نے نازل فرمایا۔ یاایہا الذین آمنوا اذا جاءکم المومنات مہاجرات تا قولہ تعالے بعصم الکوافر الآیۃ۔
چونکہ اس آیت سے یہ حکم منصوص فرمایا کہ جو عورت مومنہ ہوجاوے وہ کافرون پر حلال نہین ہے اور منع کردیا کہ عورتین واپس دی جائینگی
بلکہ کافرون کو اونکا مہر دیدیا جاوے پس عمر رضی اللہ عنہ نے اوس روز اپنی دو بیبیون کو جو شرک کی حالت مین تھین طلاق دیدی چنانچہ ایک
سے معاویہ بن ابی سفیان نے اور دوسری سے صفوان بن امیہ نے نکاح کرلیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو واپس آئے اور
وہان قریش مین سے ایک شخص ابوبصیر بھاگ آیا اور وہ مسلمان تھا اور قریش نے صلحنامہ کے موافق اوسکو مانگنے کے لیے دو شخص بھیجے
انہون نے کہا کہ آپ وہ عہد پورا کیجیے جو ہمارے اور آپ کے درمیان ہے پس آپ نے ابوبصیر کو دیدیا وہ دونون ابوبصیر کو لیکر مدینہ
سے چلے جب مقام ذوالحلیفہ تک پہونچے اور وہان اوترکر چھوہارے کھانے کو بیٹھے اور ایک اونمین سے پانی لانے گیا اور دوسرے
سے ابوبصیر نے کہا کہ یہ تمہاری تلوار مجکو بہت اچھی معلوم ہوتی ہے مین دیکھتا ہون کہ یہ بہت کاٹ کی تلوار ہے اوسنے کہا کہ واللہ ہان مینے
اسکو بارہا آزمایا ہے بہت عمدہ تلوار ہے ابوبصیر نے کہا کہ ذرا مین دیکھون اوسنے دیدی ابوبصیر نے ایک ہاتھ مارا کہ اوسکی گردن اوڑ گئی اور جو
پانی لینے گیا تھا اوسکی طرف دوڑے جب اوسکو یہ واقعہ معلوم ہوا تو وہ بے تحاشا بھاگا یہانتک کہ مدینہ کی مسجد مین آکر گھس گیا
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میرا ساتھی مار ڈالا گیا اور مین بھی مارا جاؤنگا اور پیچھے پیچھے ابوبصیر بھی پہونچا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ
[illegible] اللہ تعالے نے پورا کردیا تھا آپ نے مجھے اونکو واپس دیا تھا اور اب اللہ تعالے نے مجکو اونسے نجات دی ولیکن آنحضرت
[illegible] ایک کلمہ فرمایا جب ابوبصیر نے سنا تو سمجھا کہ آپ پھر مجکو واپس کردینگے پس وہ مدینہ سے نکلکر سمندر کے

Marfat.com

کنارے ایک پہاڑ پر جا بیٹھے اور ابو جندل بن سہیل کو بھی پتہ معلوم ہوا کہ تو وہ بھی کفار سے چھوٹ [illegible]
مین سے جو کوئی مسلمان ہوتا وہ جا کر ابو بصیر سے مل جاتا یہانتک کہ ایک چھوٹی سے جماعت ہو گئی [illegible]
کہ قریش کا کوئی قافلہ جانب شام کو جاتا یا آتا ہی تو اوس سے متعرض ہوتے اور قافلے والون کو مار کر مال [illegible]
کسیکو طاقت نہ تھی کہ تلاش کر پاوے ناچار قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آدمی بھیجا اور [illegible]
واسطہ دلایا کہ آپ اون لوگون کو بلا لیجیے ہم اپنی شرط سے درگذرے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
اور ایک روایت مین ہی کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آدمی پہونچا تو ابو بصیر رضی اللہ عنہ حالت نزع مین تھے [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا سلام کہلا بھیجا اور انتقال فرمایا رضی اللہ تعالے عنہ یہ صحیح بخاری کی روایت مع دوسری روایت [illegible]
کے ہی اور امام احمد نے دوسری اسناد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیارت البیت کے واسطے نکلے [illegible]
اور سات سو آدمی ساتھ تھے پس ہر بدنہ مین دس آدمی شریک تھے (اور صحیح یہ ہی کہ انکے سواے سات سو دیگر تھے اور شاید [illegible]
ہر ایک کے پاس اپنی اپنی قربانی علٰحدہ ہو) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو کر جب عسفان پر پہونچے تو ایک شخص [illegible]
آپ سے ملا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ قریش یہ موجود ہین اون لوگون نے آپکی روانگی کی خبر سنی تھی تو ساز و سامان سے نکلے [illegible]
ہین حتی کہ اپنے ساتھ دودھارا اونٹنیان بھی لائے ہین اور چیتے کی کھال اوڑھ کر عہد باندھا ہی کہ آپ ہرگز وہان قہراً داخل نہین ہو سکینگے [illegible]
ابن الولید اونکے سوارون کا لشکر لیے ہوے ہی اسکو انھون نے سب سے آگے کراع الغمیم مین بھیجا ہی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]
کی بدبختی ہو کہ ان لوگون کو لڑائی نے کھا لیا پھر بھی باز نہین آتے ہین اونکا کیا نقصان تھا اگر وہ مجھکو دیگر عرب کے ساتھ چھوڑ دیتے [illegible]
[illegible] کی جیسے روایت بخاری مین گذر چکی اور ثنیۃ المرار پر ناقہ قصوی کا بیٹھ جانا اور آپکا عہد کرنا کہ اہل مکہ اگر کوئی صلاحیت کی بات
[illegible] مین منظور کرونگا پھر مڑ کر حدیبیہ مین اوترنا اور کنوین کا معجزہ موافق روایت بخاری کے بیان کیا پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ٹھہرے تو بدیل بن ورقا اپنی قوم خزاعہ کے کچھ لوگون کو لیے ہوے آیا اور اوس سے بھی آپنے ویسا ہی کلام بیان فرمایا جیسا بشر بن
کہا تھا پس وہ قریش کے پاس لوٹ گیا اور اوسنے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ مین تم لوگ جلد بازی کرتے ہو یعنے بغیر سوچے سمجھے [illegible]
آمادہ ہو وہ کسی شخص سے لڑنے نہین آئے ہین بلکہ اس بیت معظم کی تعظیم کرنے آئے ہین زہری رحمہ اللہ تعالے نے بیان کیا کہ [illegible]
مسلمان و مشرک سبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خفیہ خیرخواہ تھے اور جو بات مکہ مین واقع ہوتی اوسکو آنحضرت صلی اللہ [illegible]
سے نہین چھپاتے تھے پھر بدیل کو قریش نے یہ جواب دیا کہ وہ اگرچہ اسی کام کے واسطے آئے ہون ولیکن واللہ وہ [illegible]
ہمارے یہان ہرگز نہین آنے پاوینگے کیونکہ عرب مین ہماری نسبت یہ باتین مشہور ہونگی پھر قریش نے مکرز بن حفص عامری کو بھیجا [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مرد فاجر ہی پھر اوس سے مانند مذکورہ بالا کلام کیا اور اوسنے جا کر قریش کو آگاہ کیا پھر حلیس [illegible]
جو احابیش کا سردار تھا بھیجا اوسکو دیکھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایسی قوم مین سے ہی جو عبادت [illegible]
سامنے ہدی روان کرو وہ قربانی کے ہدی دیکھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی نہ آیا اور اوسکو [illegible]
کہنے لگا کہ واللہ مین نے ایسی چیز دیکھی کہ اوسکا روکنا حلال نہین ہو سکتا ہی مین نے ہدی کے جانورون [illegible]
گردن کے بال گر گئے ہین قریش نے کہا کہ تو بیٹھ تجھے کچھ علم نہین ہی بلکہ تو ایک گنوار آدمی ہی پھر [illegible]

Marfat.com

...کر کے بعد راوی نے کہا کہ وہ آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا اور
...کو جمع کر کے لائے تاکہ اپنے اصل صول کو برباد کرین آپ خوب جان لیجیے کہ یہ قریش ہین انھون نے چیتے کی
... ہے کہ آپ خود ہی کے ساتھ اونکے یہان جانے نہ پاوینگے اور واللہ مین تو آپ کے ساتھیون کو دیکھتا ہون کہ
... آپکو چھوڑکر بھاگ گئے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ابو بکر رضی اللہ عنہ
... جب عروہ نے یہ بات کہی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چل اپنی لات کی ٹٹی چوس ارے کیا ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
... کر بھاگ جاوینگے (لات اور عزٰی دو عورتین تھین جیسے ہنود مین دیبی وغیرہ) عروہ بولا کہ یہ کون شخص ہین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
... نے فرمایا کہ یہ ابن ابی قحافہ ہین عروہ نے ابو بکر سے کہا کہ واللہ اگر تمھارا ایک احسان مجھ پر ہوتا جسکا بدلا مین نے نہین اوتارا ہے تو مین اسکا
... دیتا پھر اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مین ہاتھ ڈالکر خوشامد کی باتین کرنی شروع کین اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ مغفر و زرہ
... تلوار لیئے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کھڑے ہوئے تھے پس مغیرہ نے تلوار کی کوتھی سے اوسکا ہاتھ ہٹا دیا اور کہا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی سے اپنا ہاتھ الگ رکھ عروہ نے کہا کہ ارے تو بڑا بدزبان و سخت معلوم ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
... مسکرائے اور عروہ نے پوچھا کہ ای محمد یہ کون شخص ہے لیئے بوجہ مغفر وغیرہ کے اوسنے نہین پہچانا آپ نے فرمایا کہ یہ تیرا بھتیجا مغیرہ
بن شعبہ ہے عروہ نے مغیرہ سے کہا کہ ای لچے ابھی کل ہی کی بات ہے کہ مین نے تیری ستر مرگاہ دھلائی ہے (اسکا قصہ بروایت بخاری سابق مین مذکور
ہوچکا) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے بھی مضمون مذکورۂ بالا بیان کیا کہ مین زیارت کعبہ کو آیا ہون کسی سے لڑنے نہین آیا ہون
اور عروہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہا تعظیم کو آپکے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان دیکھا پھر وہ قریش کے پاس لوٹ گیا اور کہا
ای قریش مین کسریٰ کے یہان اوسکے تخت کے سامنے گیا ہون اور قیصر و نجاشی کے یہان بھی اونکے شاہانہ دربار مین گیا ہون مگر واللہ مین نے کسی بادشاہ کو
اپنے اصحاب مین ایسا نہین دیکھا جیسے محمد اپنے اصحاب مین ہین اور واللہ مین نے ایسی قوم کو جانچ لیا کہ وہ محمد کو کسیطرح کسی شخص کو نہ دینگے اگرچہ اونکے گرد سب مر جاوین اب
تم لوگ اپنی رائے قائم کرو راوی نے بیان کیا کہ اس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حراش بن امیۃ الخزاعی کو مکہ بھیجا تھا اور اوسکو جمل ثعلب پر
سوار کیا تھا مگر جبھی وہ مکہ مین داخل ہوا تو قریش نے اوسکے اونٹ کی ٹانگین کاٹ ڈالین اور چاہا کہ حراش کو بھی قتل کرین مگر احابیش ثقیف وغیرہ مانع
ہوئے یہانتک کہ حراش بچکر واپس آئے تب آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو بلاکر بھیجنا چاہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قریش سے اپنی عداوت
شدت آپکو یاد دلائی تو آپ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا (اسکا قصہ اوپر مذکور ہوچکا ہے) زہری نے کہا کہ پھر قریش نے سہیل بن عمرو کو بھیجا
جاکر صلح کر لے لیکن تیری صلح مین یہ شرط ضرور ہو کہ وہ اس سال لوٹ جاوین پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل کو دور سے دیکھا تو
اپنے اصحاب سے فرمایا کہ قریش نے اس شخص کو صلح کے واسطے بھیجا ہے پھر جب صلح پوری ہونے لگی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جاکر
... کی جسکا بیان اوپر گذرا ہے اور جس سے یہ مقصود تھا کہ صلح منظور نہ کیجائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ برابر مین
روزہ و صدقہ سے اور مملوک آزاد کرنے سے کفارہ دیتا رہا بوجہ خوف اس کلمہ کے یہانتک کہ مجھے بہتری کی تسکین ہوئی اس روایت
مین صلحنامہ کی عبارت اسطرح ہے کہ صلح اس شرط پر قرار پائی کہ دس برس تک لڑائی موقوف رہے کہ لوگ آپسمین بیخوف رہین اور بعض
... تعرض نہ ہو اس شرط پر کہ جو شخص مسلمان ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بغیر اجازت لیئے اولیا کے جاوے اوسکو
... کرین اور جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہین اگر اونمین سے کوئی شخص قریش کے یہان بھاگ آوے اوسکو

قریش واپس نہ دینگے اور شرط ہی کہ درمیان مین مکر و کینہ نہو اور شرط ہی کہ قریش مین سے ...
علیہ وسلم کے عہد مین داخل ہو وہ داخل ہوسکتا ہی اور جو خاندان چاہے کہ قریش کے عہد مین داخل ہو ...
کے لوگ اوٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین ہین اور جو ...
قریش کے عہد مین ہین امترجم کہتا ہی کہ بنو بکر نے دو برس بعد خزاعہ پر تعدی کی اور قریش نے ہتھیارون ...
سے صلح ٹوٹ گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزاعہ کی مدد فرمائی اور چڑھائی کر کے مکہ فتح کر لیا) اور یہ شرط ...
جائیے اور آیندہ سال آئیے تو ہم لوگ مکہ خالی کر کے نکل جائینگے پس آپ مع اصحاب کے تین دن مکہ مین قیام ...
فقط میان کے اندر تلوارین ہون راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب مدینہ سے نکلے ہین ...
کہ اگر قریش لڑینگے تو ہم فتح پاوینگے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب دیکھا تھا جسکا بیان آیندہ آئیت ...
صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیکھا کہ صلح تمام ہوئی جاتی ہی اور لوٹ جانا پڑیگا اور دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش ...
اپنے اوپر منظور فرمائی ہین تو لوگون کو اس سے ایک کرب عظیم لاحق ہوا گویا شدت غم سے مر جاوینگے اتنے مین سہیل بن ...
ابوجندل بیڑیون مین جکڑا ہوا نکل آیا تھا جب سہیل نے اوسکو دیکھا تو اوٹھ کر اوسکے منہ پر تھپڑ مارا اور اوسکی گردن دبائی ...
چلایا کہ ای اہل اسلام کیا تم مجکو مشرکون کے یہان پھیر دوگے تاکہ وہ مجھے میرے دین سے فتنہ مین ڈالین راوی نے ...
اس آواز سے مسلمانون کا غیظ و غضب زیادہ بڑھگیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجندل سے فرمایا کہ ای ابوجندل صبر ...
امید رکھ کہ عنقریب اللہ تعالے تیرے واسطے اور تیرے ساتھیون کے واسطے جو مغلوب بنائے گئے ہین کشایش کی راہ نکالنے والا ...
فی الحال ہمنے اس قوم کو صلح کا عہد دیدیا ہی اور ہم اونسے غدر نہین کرینگے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مین فورًا اوٹھ کھڑا ہوا ...
کے پہلو مین چلا اور مین اوس سے کہتا جاتا تھا کہ ای ابوجندل اپنے نفس کو صبر کے ساتھ مضبوط کر اور ان مشرکون کا خون تو کتے ...
کے برابر ہی اور اپنی تلوار کا قبضہ اوسکی طرف بڑھاتا اس امید پر کہ وہ تلوار گھسیٹکر اپنے باپ کو قتل کر دے ولیکن اوسنے اپنے ...
قتل کرنے سے بخل کیا امترجم کہتا ہی کہ علم الٰہی مین سہیل بن عمرو کا خون مثل کتے کے نہ تھا کیونکہ آخر وہ مسلمان ہو گئے اور ...
ہوا حتی کہ جنگ یرموک یا جنگ قبرس مین شہید ہوئے رضی اللہ عنہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ قریش نے رسول اللہ ...
وسلم سے مصالحہ کیا تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل نے کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ...
جانتے ہین ولیکن لکھو کہ باسمک اللہم پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لکھ من محمد رسول اللہ سہیل نے کہا کہ اگر ہم ...
رسول اللہ ہین تو آپکی پیروی کر لیتے ولیکن آپ اپنا نام اور اپنے باپ کا نام لکھیے اور قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ...
لگائی کہ ہم مین سے جو کوئی آپ کے یہان جاوے اوسکو آپ واپس دین اور جو کوئی آپ مین سے ہمارے یہان آوے اوسکو ہم ...
حضرت علی و صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم یہ شرط لکھدین آپ نے فرمایا کہ ہان لکھدو کیونکہ جو کوئی ہم مین سے ...
یہان مل گیا اوس مرتد کو اللہ تعالے نے اپنی رحمت سے دور کر دیا (احمد و مسلم) اور جو اونمین سے مسلمان ہوا اگر ہم واپس ...
عنقریب اللہ تعالے اوسکے واسطے رہائی کی راہ دیگا۔ مترجم واضح ہو کہ جیسا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ...
زمانہ مین امیر معاویہ و اہل شام سے صلح ٹھہرائی کہ طرفین سے لوگ مقرر ہو کر حکم ٹھہرائے جاوین تو حضرت علی رضی ...

[illegible] نی تمیم وغیرہ جدا ہوکر ایک مقام پر جمع ہوے اور ان خارجیون نے اپنی حماقات سے یہ راے ٹھہرائی کہ [illegible] برحق نہین ہین کیونکہ اگر وہ خلیفہ ہوتا تو حکم قرار ندیتا بلکہ اگر وہ خلیفہ تھا تو بھی حکم قرار دینے سے خارج ہوگیا اسطرح [illegible]ون نے چند الزام لگاکر اپنی عاقبت خراب کی سواے اون لوگون کے جو توبہ کرکے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوگئے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا کہ ان احمقون کے اعتراضات سنکر اونکو فہمایش کرین چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ہر ہر اعتراض کا جواب معقول دیا تو بعضے لوگ راہ راست پر آگئے اور باقی اپنی گمراہی پر قائم رہے امام احمد نے بسند صحیح روایت کی کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر سے حروریہ یعنے خوارج نے خروج کیا (اور انھون نے الزامات لگائے از انجملہ یہ کہ خلافت کے واسطے حکم قرار دینا باطل ہی اور یہ شخص خلافت سے خارج ہوگیا) تو مین نے جاکر ان لوگون سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز مشرکین سے صلح ٹھہرائی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ لکھو ہذا ما صالح علیہ محمد رسول اللہ۔ تو مشرکین نے کہا کہ ہم آپکو رسول اللہ نہین جانتے ہین اگر جانتے تو ہم آپ سے قتال نہ کرتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی لفظ رسول اللہ کو محو کردے اور فرمایا کہ الٰہی تو جانتا ہی کہ مین تیرا رسول ہون پھر لکھوایا کہ ہذا ما صالح علیہ محمد بن عبد اللہ پھر تم بتلاؤ کہ رسول اللہ بہتر ہین یا علی رضی اللہ عنہ بہتر ہین واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بہتر تھے پھر کیا رسول اللہ کا لفظ مٹانے سے وہ رسول ہونے سے خارج ہوگئے تھے اب بتلاؤ کہ مین تمھارے اعتراض سے پاک ہوگیا کہنے لگے کہ جی ہان (ورواہ ابوداؤد) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز ستر اونٹ ذبح فرمائے جن مین ابوجہل کا ایک اونٹ تھا (جو بدر کی لڑائی مین غنیمت لیا گیا تھا) لیکن جب یہ قربانی کے اونٹ خانۂ کعبہ تک پہونچنے سے روکے گئے تو ایسے روتے تھے جیسے اپنی اولاد کے چھوٹنے سے روتے ہین (رواہ احمد) **مسئلہ** مترجم کہتا ہی کہ حدیبیہ مین قربانی کرنے سے یہ سوال پیدا ہوا کہ جب کوئی شخص احرام کے بعد خانۂ کعبہ تک پہونچنے سے روکا جائے اور سال بھر تک احرام مین نہین رہ سکتا ہی تو احرام سے خارج ہونے کے لیے قربانی کرکے سر منڈانا ضرور ہی اسمین سب علما متفق ہین لیکن قربانی کرنا کیا اسی مقام پر جائز ہے جہان روکا گیا ہی یا وہ قربانی کے جانور کو حرم مین بھیجکر قربانی کراوے پس امام شافعی وغیرہ ایک جماعت علماء نے کہا کہ جہان روکا گیا وہین ذبح کردے چنانچہ رسول اللہ صلعم نے حدیبیہ مین ذبح فرمایا اگر اعتراض کیا جاوے کہ اللہ تعالے نے ہدی کی نسبت فرمایا کہ وہ کعبہ تک پہونچے پھر کیونکر حرم کے باہر ذبح کرنا جائز ہوگا تو جواب یہ ہی کہ حرم تک پہونچانا ایسی صورت مین مراد ہوگا جب وسکو روک نہ ہو اور امام ابوحنیفہ وغیرہ جماعت علما نے کہا کہ یہ جائز نہین ہی بلکہ اگر حرم مین روکا جاوے تو وہین ذبح کردے ورنہ حرم مین بھیجکر ذبح کراوے جیسا کہ قرآن مجید سے حکم نکلتا ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے زمانہ مین حرم ہی مین قربانی فرمائی چنانچہ حدیث مسور رضی اللہ عنہ مین ہے کہ جب صلحنامہ سے فراغت ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو حکم دیا کہ اٹھو اور قربانی کرو اور سر منڈاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم مین نماز پڑھتے اور حل مین آتے جاتے تھے (رواہ احمد عن یزید بن ہارون عن محمد بن اسحاق عن الزہری عن عروۃ بن الزبیر عن المسور بن المخرمہ) مترجم کہتا ہی کہ یہ اسناد حسن ہی بلکہ بدرجۂ صحیح پہونچی کیونکہ یہ حدیث بروایات صحیحین وغیرہ موجود ہی پس جب بات ثابت ہوگئی کہ حدیبیہ مین سے تھوڑا حصہ داخل حرم ہی اور تھوڑا حصہ خارج ہی تو یہ کہان سے معلوم ہوا کہ آیت قرآن سے [illegible]یص کرکے آپ نے حل مین ذبح کیا تھا بلکہ آیت وحدیث مین توافق ہی اور آپ نے اسی حصہ مین جہان نماز پڑھا کرتے تھے

وہین قربانی فرمائی کیونکہ یہان دو احتمال ہین اول یہ کہ آپ نے شاید حل مین قربانی [illegible]
علاوہ یہ دوسرا حکم نکلا اور قرآن کے حکم مین تخصیص ہوگئی دوم یہ کہ شاید آپ نے حرم مین یہان [illegible]
[illegible] مین حکم واحد رہا لیکن ان دونون احتمال مین سے دوسرا احتمال یہان لینا واجب ہے اسلیے کہ [illegible]
مین اختلافات پیدا کرنا جائز نہین ہے جب تک تفاق حاصل ہوسکے یہان یہی صورت ہے پس ثابت ہوا کہ [illegible]
قربانی حرم مین بھجوا دے اور جو دن مقرر کرے اوسی دن یہان سر منڈا کر احرام سے باہر ہو جاوے واللہ تعالی [illegible]
فی العرائس قولہ تعالے لقد رضی اللہ عن المومنین الآیہ ۔ رضاے آلہی صفت ازلیہ ہے یعنے اللہ تعالے کی شان [illegible]
ثابت تھی اگرچہ اوسکا ظہور اس وقت ہوا اسواسطے کہ صفات آلہیہ مین تغیر نہین ہوتا ہے اور نہ اوسکے واسطے [illegible]
وہ رضا ثابت تھی تو دوام ثبوت ہے اور بعد ظہور رضا کے یہ غیر ممکن ہے کہ ناراضی بھی ثابت ہو جاوے اور جس شخص نے
کو پہچانا اور ایمان لایا وہ صاف سمجھ جاتا ہے کہ رضا کے بعد ناراضی غیر ممکن ہے اور یہ قطعی دلیل ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم
ہین اور بعد اسکے معتزلہ و خوارج و روافض وغیرہ کسیکو گمراہی کی گنجایش نہ تھی قولہ تعالے ولولا رجال مومنون ونساء مومنات
اس آیت مین مومنین و مومنات پر اللہ تعالے کی شفقت عظیم ظاہر ہے شیخ سہل نے کہا کہ مومن درحقیقت وہ شخص [illegible]
نفس و قلب سے غافل نہ ہوا اور اپنے حالات و اوقات کی نگہداشت رکھے اور زیادتی کے وقت شکر کرے اور کمی دیکھکر [illegible]
کرے اور خفیف گناہ کو بھی آسان نہ سمجھے ایسی ہی بندون سے اللہ تعالے بلاؤن کو دور فرماتا ہے قولہ تعالے وکانوا احق
[illegible] کلمۃ التقوی یعنی [illegible] گواہی دینا کہ لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ ۔ اور اس کلمہ کو اللہ تعالے نے اپنے بندگان مومنین
[illegible] کے ساتھ لازم کر دیا ہے اور اپنے علم قدیم مین جب اونکو پیدا کیا اور جنت کو پیدا کیا تو انھین کو اسکا مستحق ٹھہرایا
[illegible] نے کہا کہ جن بندون کے ساتھ کلمۃ التقوی کو لازم فرمایا وہ اپنے نفس سے بچا اور کہتے ہین شیخ جنید نے فرمایا کہ جن
[illegible] عنایت ازلی سابق ہو چکی ہے وہ اس کرامت کے احق ہین مترجم کہتا ہے کہ یہ آیت بھی حجت قاطعہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم
[illegible] سے منحرف نہین ہوسکتے ہین کیونکہ اللہ تعالے نے کلمۂ تقوی انکے ساتھ لازم کر دیا تو وہ کبھی انسے منفک نہین
[illegible] خوارج و روافض وغیرہ کی راے محض غلط و کفران ہے اگر وہم ہو کہ ابتداے حال مین وہ لوگ حالت کفر مین تھے اور کفر
راضی نہین ہے تو کیونکر تم لوگ دائمی رضامندی کہتے ہو جواب یہ ہے کہ ای شخص تجکو سمجھ حاصل کرنا چاہیے اور وہ یہ ہے کہ کسی
نسبت اللہ تعالے کی رضا و رحمت یا ناراضی و غضب کا حکم اسکی زندگی تک نہین ہوتا بلکہ خاتمہ پر ہوتا ہے کیونکہ خاتمہ
ہے پس ابتدا سے اوسپر ظاہری افعال و حالات کے تغیرات تھے جیسے آدمی کبھی طاعت مین اور کبھی معصیت مین مبتلا ہوتا ہے
آخر مین جسپر خاتمہ ہو وہی معتبر ہے اور یہ خاتمہ افعال کی راہ سے بھی کوئی دیکھ نہین سکتا بلکہ اصل اسمین ایمان [illegible]
ہے پس جب صحابہ رضی اللہ عنہم کی نسبت اللہ تعالے نے آگاہ کر دیا کہ وہ انسے راضی ہو گیا تو ہم کو قطعی معلوم ہو گیا کہ [illegible]
کی صفت رضا انکے ساتھ ہے اور اللہ تعالے کی گواہی کے بعد جو کوئی اپنی راے پر حکم لگاوے وہ مخالف کافر ہے [illegible]
صفات مین تغیر نہین ہو سکتا تو جب اسنے کلمۃ التقوی انکے ساتھ لازم کیا اور انسے اپنی صفت رضا [illegible]
ومقبولان بارگاہ کبریا ہین رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ (ف) پھر حدیبیہ سے واپس ہو کر بیچ راستے مین سورۃ [illegible]

Marfat.com

رسوله الرءيا بالحق ؕ لتدخلن المسجد الحرام ان شاء الله

اپنے رسول کو خواب تحقیق تم داخل ہور ہوگے اوپر الی مسجد مین اگر اللہ نے چاہا

امنین محلقین رءوسکم ومقصرین لا تخافون ؕ فعلم ما لم تعلموا فجعل

امن سے منڈاتے اپنے سرون کے اور کترتے بے خطرہ پھر جانا جو تم نہین جانتے پھر ٹھہرا دی

من دون ذلک فتحا قریبا ○ هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق

اس سے ورے ایک فتح نزدیک وہی ہی جسنے بھیجا اپنا رسول راہ پر اور سچے دین پر

لیظهره على الدین کله ؕ وکفى بالله شهیدا ○

اوپر رکھے اوسکو ہر دین سے اور بس ہی اللہ حق ثابت کرنے والا

ابن کثیرؒ نے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کو روانہ ہونے سے پہلے مدینہ مین یہ خواب دیکھا تھا کہ آپ مکہ مین بخوف داخل ہوئے اور طواف کیا پس آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بشارت دی کہ تم اس فضیلت کو پہونچوگے پھر جب آپ طواف کعبہ کے لیے روانہ ہوئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم مین سے ایک جماعت کثیر کو یہ یقین جم گیا کہ اسی سفر مین اس خواب کی تعبیر واقع ہوگی اسیواسطے کافرون کے جماؤ جمع کرنے کی جسقدر خبرین پہونچتی تھین اس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کچھ ہراس نہین ہوتا تھا اور انکے دل مین یقین جما ہوا تھا کہ ہم انکو دور کرکے طواف کرینگے پھر جب یہان صلحنامہ پورا ہونے لگا تو اس جماعت کو بلکہ جملہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو دو وجہ سے غم نے گھیر لیا اول تو جوش قربان کی مراد پوری نہوئی دوم یہ کہ صلح مین بظاہر مشرکون نے بعض شرائط اپنے موافق ٹھہرائین حالانکہ اللہ تعالے جو امر چاہتا ہی تو سب تدبیرون کا نتیجہ وہی نکلتا ہی جو اللہ تعالے نے چاہا چنانچہ آیندہ اس خواب کو سچا کر دکھلا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وعدہ دیا تھا وہ پورا ہوا چنانچہ فرمایا۔ لقد صدق الله رسوله الرءيا بالحق لتدخلن المسجد الحرام ان شاء الله امنین محلقین رءوسکم و مقصرین لا تخافون – بے شک سچا دکھایا اللہ تعالے نے اپنے رسول کو اسکے خواب برحق مین کہ تم لوگ مسجد الحرام مین ان شاء اللہ تعالے داخل ہوگے اس شان سے کہ امن مین ہوگے اپنے سرون کو منڈاتے اور کتراتے ہوے ڈرتے نہ ہوگے فـ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا یہ خواب بیان کرتے وقت کہا تھا کہ ان شاء اللہ تم اس شان سے مکہ کے مسجد الحرام مین جاؤگے اللہ تعالے نے کلام مجید مین بھی ان شاء اللہ نازل فرمایا اس سے نکلا کہ جو کچھ اللہ تعالے کے کلام ازل مین واقع تھا وہی وحی خواب مین آیا اور رسول نے کچھ اپنی طرف سے کلام نہین کیا بلکہ وہی کہا جو کلام حق تھا اس سے تعلیم ہوئی کہ آدمی ہر آیندہ ہونے والی بات کی نسبت ان شاء اللہ تعالے کہے اگرچہ اسکو یہ یقین ہو کہ یون ہی واقع ہوگا کیونکہ واقعی انجام کو سواے اللہ تعالے کے کوئی نہین جانتا [illegible] مین عظمت الٰہی کی تاکید ہی کہ وہ ذو الجلال غنی حمید ہی اسکو عابدون کی حاجت نہین ہی بلکہ اوسکی مشیت پر امیدوار [illegible] خواب کسطرح پورا کر دکھایا اور بعض مفسرین نے کہا کہ ان شاء اللہ تعالے یہان تحقیق کے لئے آیا ہی یعنے اللہ تعالے [illegible] مشیت مین چاہا ہی کہ تم لوگ بیشک مسجد الحرام مین داخل ہوگے مترجم کہتا ہی کہ اس تاویل کی بنیاد یہ ہی کہ اس آیت کے [illegible] بیان یہ ہی کہ آیت کا نزول کس وقت ہوا ہی اگر کہو کہ صلح حدیبیہ سے واپس ہو کر راستہ مین سورۃ الفتح

نازل ہوئی جیسا کہ احادیث صلح حدیبیہ وغیرہ مین صحیح مذکور ہو چکا تو اشکال یہ ہی کہ [illegible]
الرویا بالحق جبکہ یہ معنے لئے جاوین کہ صدق خواب کی حقیقت دکھلائی اسواسطے کہ اسکی حقیقت [illegible]
حجۃ الوداع مین ظاہر ہوئی ہی جواب یہ کہ بالحق صفت خواب ہی یعنے وہ خواب سچ دکھلادیا یعنی [illegible]
سے یہ مراد کہ اللہ تعالے کی مشیت مین یہ ضرور واقع ہوگا اور اگر کہو کہ آیت کا نزول بعد صلح داخل [illegible]
اس خواب کی حقیقت تمہارے سامنے آگئی جبکو رسول اللہ نے تمسے بیان کیا تھا لان شاء اللہ [illegible]
ان شاء اللہ بزبان رسول اللہ ہی لیکن یہ نزول البتہ خلاف حدیث مرفوع ہی کہ نزول بعد صلح حدیبیہ کے [illegible]
سورۃ الفتح کا نزول ہوا اور یہ ضرور نہین کہ پوری سورت اسوقت نازل ہوئی ہو دلیل یہ ہی کہ قول [illegible]
رضی اللہ عنہم نے یہ سنکر عرض کیا کہ آپکو یہ نعمت مبارک ہو پھر ہمارے لئے کیا ہی تو اللہ تعالے نے نازل فرمایا لیدخل المؤمنین [illegible]
معلوم ہوتا ہی کہ پوری سورت نہین اتری تھی واللہ تعالے اعلم رازی رح نے لکھا کہ خواب کی پوری تعبیر بعد فتح مکہ کے [illegible]
کہ اسوقت بالکل امن کے ساتھ بے خوف تھے شیخ ابن کثیر و ابوالسعود وغیرہم نے لکھا کہ اسکی تعبیر دوسرے سال عمرۃ القضا ادا کرتے وقت
یہ قول بنظر قرارت متواترہ صدق اللہ یعنے صدق سے نہ تصدیق سے اقوی ہی حاصل معنے یہ ہے کہ صلح حدیبیہ سے [illegible]
نازل ہوئی کہ اللہ تعالے نے اپنے رسول کو خواب سچ دکھلایا ہی وہ خیال نہین ہی کہ تم لوگ ان شاء اللہ تعالے یعنے بالضرور مسجد الحرام مین داخل
کرینگے اس حالت سے داخل ہوگے کہ سر منڈانے والے اور کترانے والے ہوگے امن کے ساتھ کچھ خوف نہین کرتے ہوگے لیکن [illegible]
تمکو یہ بات نہین دی کیونکہ اللہ تعالے اپنی حکمت مین محیط ہی۔ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا
قَرِيبًا۔ پس اللہ تعالے کو معلوم ہی جو تمکو نہین معلوم ہی تو اوسنے خواب پورا کرنے سے پہلے نزدیک کی فتح دیدی [illegible] یعنے خواب
جو تمہارا امن والے خوفی و استقرار ظاہر ہوتا ہی اس سے پہلے یہ آسان فتح دیدی بعض نے کہا یعنے حدیبیہ کی صلح تمہارے واسطے
چنانچہ زہری رحمہ اللہ تعالے کہتے تھے کہ صلح حدیبیہ سے بڑھکر کوئی فتح نہین تھی کیونکہ اسوقت تک جسقدر اسلام مین آ [illegible]
ہوے تھے تو بعد صلح حدیبیہ کے فتح مکہ تک اس سے بہت گونے داخل اسلام ہوگئے اور صلح حدیبیہ ہجرت کے چھٹے سال [illegible]
اور فتح مکہ آٹھوین سال کے بعد ہی بعض مفسرین رح نے کہا کہ فتح قریب سے مراد فتح خیبر ہی شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے بعد ماہ ذی القعدہ مین واپس آئے تو ذی الحجہ و محرم یہان ٹھہر کر ماہ صفر مین خیبر کی جانب [illegible]
الٰہی عزوجل سے اکثر خیبر کو بزور شمشیر فتح کیا اور اوسکے بعض قلعجات کو صلح سے فتح کیا کیونکہ وہ بہت بڑا [illegible]
سرسبز ہی اور وہین کے یہودیون کو غلامی سے معاف کرکے وہان کے باغات و زراعت [illegible]
تقسیم کیا جو بیعۃ الرضوان مین حاضر تھے اور اس لڑائی مین سوائے انکے کوئی حاضر بھی نہ تھا مگر جعفر [illegible]
حبشہ سے آئے اور ابو موسی اشعری مع اپنے ساتھیون کے جنکی کشتی بہکر اتفاق سے خیبر [illegible]
فتح خیبر مین کوئی غیر حاضر نہ تھا سوائے ابودجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کے پھر آپ [illegible]
کو فتح خیبر سے قوت و ثروت حاصل ہوگئی پس آیت مین اللہ تعالے نے سمجھایا یعنے صلح [illegible]
تمکو نہین معلوم ہی وہ اللہ تعالے کو معلوم ہی اور وہ رسول اللہ کے خواب کے موافق [illegible]

[illegible] وقت پر عنایت کریگا پس اوسکے فتوحات کے منتظر رہو۔ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ
[illegible] الحق لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا ۔ وہی اللہ ہے جسنے
[illegible] ودین حق کے ساتھ بھیجا ہی تاکہ اوسکو کل دین پر غالب فرماوے اور اللہ تعالے کی شہادت کافی ہے ف
[illegible] ضرور دین اسلام کو تمام دینون پر غالب فرمائیگا پس تم لوگ دل شکستہ مت ہو ولیکن اللہ تعالے نے اپنی حکمت سے
[illegible] مقدر فرمائے ہین پس آہستہ آہستہ ظہور ہوگا مترجم کہتا ہی کہ جن لوگون نے آیت کو حجة الوداع مین لیا تو اونکے نزدیک
[illegible] یہ ہین کہ اے لوگو تم دیکھو کہ اللہ تعالے نے اپنے رسول کا وہ خواب تمکو سچا کر دکھلایا جو اوسنے تمسے بتلایا تھا کہ تم لوگ انشاء اللہ
[illegible] امن کے ساتھ سر منڈاتے اور بال کتراتے داخل ہوگے کسی سے ڈرتے نہوگے پھر تمنے صلح حدیبیہ مین غم کیا ولیکن
[illegible] بات معلوم تھی وہ تم نہین جانتے تھے پس اوسنے فتح مکہ سے پہلے تمکو فتح قریب عنایت کی یعنے صلح حدیبیہ دیدی جس سے
[illegible] مسلمان ہوکر تم مین مل گئے اور تمھاری جماعت دس ہزار ہوگئی اور تمھارے واسطے خیبر فتح کر دیا کہ تم مال و ہتھیار سے
[illegible] آسودہ ہوگئے پھر آپ تمکو امن قوت و ثروت کے ساتھ نے خوف کرکے مسجد الحرام مین داخل کیا اور خواب سچا کر دکھایا اور اللہ تعالے
[illegible] کرتا ہی کہ اوسنے اپنے رسول کو ہدایت و دین حق کے ساتھ بھیجا ہی و ما وسکے دین کو سب دینون پر غالب کریگا پس
[illegible] کے ساتھ قائم رہو۔ ف۔ شیخ ابن کثیرؒ نے بنابر قول اول کے لکھا کہ فتح خیبر کے بعد جب مدینہ واپس آئے تو یہان
[illegible] ہجری کے ماہ ذی القعدہ مین عمرہ کے قصد سے مکہ کی جانب روانہ ہوئے اور اہل حدیبیہ آپ کے ساتھ تھے اور ذو الحلیفہ سے
احرام باندھکر قربانی کے جانور ہانک لے چلے کہا گیا ہی کہ ساٹھ بدنہ تھے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم تلبیہ کہتے جاتے تھے
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مر الظہران کے قریب پہونچے تو وہان گھوڑون و ہتھیارون کو محمد بن مسلمہ کے ساتھ آگے آگے روانہ
کیا جب مشرکون نے اونکو دیکھا تو رعب کے مارے کانپنے لگے اور سخت خوفناک ہو کر دل مین جالیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عہد توڑ ڈالا اور ہمپر جہاد کرنے کو آگئے ہین اور فوراً بھاگ کر اہل مکہ کو خبر دی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر الظہران پر اوترے
جہان سے حرم کے نشان نظر آتے ہین تو آپ نے تیر و کمان و نیزے وغیرہ ہتھیارون کو بطن یاجج مین بھیجدیا اور شرط کے موافق
فقط تلوارون کو میان مین کیئے ہوئے مکہ کی طرف روانہ ہوئے پھر ہنوز آپ بیچ راہ مین تھے کہ قریش نے مکرز بن حفص کو بھیجکر یہ پیغام
[illegible] ہمکو تو کبھی آپ سے یہ تجربہ نہین ہوا تھا کہ آپ عہد توڑتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا بات ہی مکرز نے کہا کہ
[illegible] اور نیزے اور تیر و کمانون کے ساتھ ہمپر چڑھ آئے ہین آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو سب سامان کو بطن یاجج مین بھیجدیا ہی اوسنے
کہا بہت خوب [illegible] آپکو ایسا ہی وفادار اور نیکوکار پہچانتے ہین جب آپ آگے بڑھے تو کفار کے مڈھ اور سردار سب مکہ سے
[illegible] کہ اپنی بدبخت آنکھون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آپ کے اصحاب کو نہ دیکھین کیونکہ غم و حسد سے اونکا جی
[illegible] لوگ مکہ کے مرد و عورتین و غلام سب ٹھہر رہے اور راستون و چھتون وغیرہ پر بیٹھکر آپکی سواری کا تماشہ دیکھنے لگے
[illegible] ہدی کو ذی طوی مین بھیجدیا تھا اور آپ ناقہ قصوی پر سوار تھے اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم گرد
[illegible] چلتے تھے شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ کی اونٹنی کی مہار تھامے ہوئے رجز کے
[illegible] بعض اشعار کا یہ مطلب ہی کہ اے اولاد کفار تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ سے ہٹ جاؤ آج ہم لوگ

Marfat.com

تمکو قرآن مجید کے حکم کے موافق مارینگے کہ تمھارے سر تمھاری گردنون سے الگ ہو جاوینگے
دوست کو بھول جاؤگے مترجم کہتا ہی کہ یہ رجز اس موقع کے مناسب نہین ہی کیونکہ اول
راستہ نہین روکا سوم یہ کہ حالت احرام مین انکو خود قتال منظور نہ تھا اور صحیح روایات مین
شیخ رحمہ اللہ تعالے نے یہ گمان کیا کہ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ غزوہ موتہ مین شہید ہو گئے
اور میرے نزدیک اسکا جواب آسان ہی کیونکہ صحیح یہی ہی کہ فتح مکہ کے بعد غزوۂ موتہ واقع ہوا ہی
دیر کے بعد واقع ہوا واللہ تعالے اعلم بالصواب اور امام احمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی
عمرۂ قضا مین یعنے عمرۂ حدیبیہ کے قضا کرنے کے واسطے مر الظہران پر اوترے تو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مشرکین مکہ آپسمین کہتے ہین کہ تم لوگ ایسی قوم سے کیا تردد کرتے ہو جنکی ہڈیون مین گودا بھی باقی نہین ہی صحابہ رضی اللہ عنہم
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر آپ اجازت فرماوین تو ہم اپنے بعضے اونٹ ذبح کرکے اونکے گوشت و شوربے سے
تاکہ کل کے روز جب ہم اس قوم کے یہان داخل ہون تو ہمارے تیور اچھے اور ہمارے حواس توانا ہون پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ ایسا مت کرو لیکن جو کچھ زادراہ تمھارے پاس ہی وہ سب لاکر میرے سامنے جمع کرو پس لوگون نے چمڑے کے دسترخوان بچھا کر
جسکے پاس قدر قلیل زادراہ تھا سب دسترخوانون پر جمع کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبکو اجازت دی کہ خوب سیر ہو کر کھاؤ
سبھون نے خوب سیر ہو کر کھایا اور اوسمین اسقدر برکت ہوئی کہ ہر ایک نے اپنا توشہ دان بھی بھر لیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے
روز روانہ ہو کر مکہ مین تشریف لائے یہانتک کہ مسجد الحرام مین آئے اور قریش کے لوگ حجر کی جانب کونے مین بیٹھے تھے (اور ہمیشہ
طواف کرنے کا دستور تھا کہ لوگ خانۂ کعبہ کے گرد آہستہ قدم سے پھرتے تھے) پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ردا مبارک داہنی
بغل کے نیچے سے نکالکر اوڑھی اور صحابہ سے فرمایا کہ مشرکین تم مین کوئی ایسی بات نہ دیکھنے پاوین جس سے اونکو عیب جوئی کا موقع ملے پھر آپ نے
حجر اسود کو بوسہ دیا اور وہان سے جب تک مشرکون کا سامنا رہا برابر آہستہ دوڑتے ہوئے چلے یہانتک کہ رکن یمانی کی آڑ مین ہو گئے
وہان سے رکن اسود تک قدم قدم چلے (کیونکہ وہان مشرکین کی نظر نہین پڑتی تھی) پھر تین پھیرے تک یون ہی طواف کیا اور ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت ہی کہ باقی چار پھیرون مین صحابہ رضی اللہ عنہم کی جان باقی رکھنے کے خیال سے دوڑنا موقوف
کردیا جب قریش نے یہ دیکھا تو اپنے خیال پر نادم ہو کر کہنے لگے کہ تم لوگ طواف کی مشقت مین چلنے پر اکتفا نہین کرتے
ہرن چوکڑی بھرتا ہی (اور ایک روایت مین ہی کہ مشرکین نے آپسمین کہا کہ تم جس قوم کی نسبت ضعف
تو ایسے دلیر ہین کہ ہرن کے مانند چوکڑیان بھرتے ہین) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تین پھیرون مین
تو یہ طریقہ سنت ہو گیا اور ابن عباس نے بیان کیا کہ اسکے بعد حجۃ الوداع مین بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الترمذی وغیرہ بنحوہ) اور دوسری روایت مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وارد ہوا کہ جب رسول اللہ
مکہ مین پہونچے حالانکہ لوگون کو مدینہ کے بخار نے زرد و ناتوان کردیا تھا جیسے تلی بڑھ جاتی ہی
ایک قوم آنے والی ہی جنکو مدینہ کے بخار نے زرد و ناتوان کردیا ہی یعنے تمھارے بھائی
وہ ہوا ایسی ناموافق ہوئی کہ بخار و تلی سے زرد و ناتوان ہو گئے ہین مشرکین آکر

[illegible] اقوال سے آگاہ فرمایا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ
[illegible] پھیرون مین سے اول تین پھیرون مین دُلکی چال دوڑتے ہوے طواف کرین تاکہ مشرکین انکی پھرتی
[illegible] اول تین پھیرون مین یون ہی کیا کہ حجر سے رکن یمانی تک دوڑے پھر آپ نے حکم دیا تھا کہ رکن
[illegible] ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پورے طواف مین رمل کا حکم دینے سے آپ کو کوئی امر مانع نہ تھا
[illegible] صحابہ رضی اللہ عنہم کو باقی رکھنا چاہا یعنے انکی قوت وفا نہین کرسکتی تھی لہذا کل طواف مین یہ حکم نہین دیا مترجم
[illegible] الٰہی عزوجل تھا تو اوسکی قوت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کوئی تکلیف نہین پہونچ سکتی تھی چنانچہ
[illegible] مین ولیکن چونکہ یہامر آیندہ ہمیشہ کے واسطے سنت ہوگیا تو آیندہ امت کے واسطے البتہ البقاء
[illegible] اعلم پھر جب مشرکون نے یہ کیفیت دیکھی تو آپس مین کہنے لگے کہ انھین لوگون کی نسبت تمنے یہ گمان کیا تھا کہ انکو
[illegible] نے ناتوان کردیا ہی یہ لوگ تو ہرن کی چوکڑیون سے زیادہ پھرتی و دلیری کرتے ہین (الصحیحین وغیرہ) اور بخاری
[illegible] کی روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو طواف خانۂ کعبہ وسعی صفا و مروہ مین جب مل یعنے دلکی چال کا
[illegible] یہی غرض تھی کہ مشرکین اونکی قوت دیکھین رواہ مسلم والنسائی مترجم کہتا ہی کہ علماے محققین نے قول ابن عباس
[illegible] اللہ عنہ کے یہ معنے بیان کیے ہین کہ اس امر کو مشروع فرمانے مین یہ بھی فائدہ حاصل تھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے واسطے بھی زیادت
[illegible] کا باعث ہوا کیونکہ باوجود ضعف کے اپنی ذات سے اونکو یہ کام پورا ہونے کی امید نہ تھی ولیکن اللہ تعالے نے جب حکم دیا اور اسکی
[illegible] یقین ہوگیا کہ جب اللہ تعالے کی فرمانبرداری کی جاوے تو اوسکی طرف سے طاقت و قوت حاصل ہوتی ہی فافہم واللہ تعالے
[illegible] عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ کا طواف کیا ہی تو ہم لوگ ڈھالون
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھپائے رہتے تھے تاکہ مشرکون کے غلام کسی قسم کا صدمہ آپکو نہ پہونچا سکین (البخاری) اور براء
[illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ ذیقعدہ مین اول مرتبہ عمرہ ادا کرنیکا قصد کیا تو حدیبیہ مین
[illegible] مکہ مین آنے سے روکا یہانتک کہ اونسے صلح قرار پائی کہ سال آیندہ مین آکر تین روز مکہ مین ٹھہرین پھر جب صلحنامہ لکھوانا
[illegible] آپ نے لکھوایا ہذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ مشرکون نے کہا کہ ہم اسکا اقرار نہین کرینگے اور اگر ہم [illegible] جانتے کہ آپ رسول اللہ
[illegible] منع کرتے بلکہ آپ یون لکھیے کہ ہذا ما قاضی علیہ محمد بن عبد اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین رسول اللہ
[illegible] ہون پھر آپ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لفظ رسول اللہ مٹا دے حضرت علی
[illegible] واللہ مین اس نام پاک کو کبھی نہین مٹاونگا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مین لیکر مٹایا اور آپ
[illegible] لکھا ہذا ما قاضی علیہ محمد بن عبد اللہ۔ یعنے یہ صلحنامہ ہی جو محمد بن عبد اللہ نے مشرکین مکہ و سہیل
[illegible] سے کہ مکہ مین ہتھیارون سمیت نہ داخل ہونگے سوا تلوار کے جو میان مین ہو اور اس شرط سے کہ مکہ
[illegible] کے پیچھے جانا چاہے اسکو ساتھ نہ لیجاوینگے اور انکے ساتھیون مین سے اگر کسی نے مکہ مین رہ جانا
[illegible] سے زیادہ قیام نہ کرینگے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے سال داخل ہوئے
[illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مدت گذر چکی ہی اب اپنے صاحب سے کہو کہ چلے جاوین۔

Marfat.com

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان ایک بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا سے عقد کیا تھا تو فرمایا کہ اہل مکہ
انکی دعوت کردن انھون نے منظور نکیا) پس آپ روانہ ہوئے اور حضرت حمزہ بن عبد المطلب کی بیٹی
ای چچا ای میرے چچا پکارتی ہوئی دوڑی پس علی رضی اللہ عنہ نے اسکو گود مین لے لیا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا
بیٹی ہی پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہانے اوسکو گود مین لے لیا پھر اس لڑکی کی پرورش کرنے مین حضرت
عنہم نے اختلاف کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مین نے ہی اسکو لیا اور وہ میرے چچا کی بیٹی ہی
کہ وہ میرے چچا کی بیٹی ہی اور اسکی خالہ میری زوجہ ہی زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ میرے رضاعی بھائی کی
نے یہ لڑکی اسکی خالہ کو دلوائی اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ والدہ ہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تو مجھسے اور مین
سے فرمایا کہ تجکو میری صورت وسیرت سے مشابہت نصیب ہوئی ہی اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ
(البخاری) **شیخ ابن کثیر**ؒ نے لکھا کہ قولہ تعالے ہو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ و دین الحق۔ اسمین دو باتین بیان فرمائین
مراد اعتقاد حق و علم نافع ہی دوم دین الحق اس سے مراد عمل صالح ہی کیونکہ شریعت مین دو چیزین علم و عمل ہین پس شریعت سے
صحیح ہی اور شرعی عمل اللہ تعالے کے نزدیک مقبول ہی پھر اللہ تعالے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آپکے اصحاب
فرمائی اور قبولیت کمال مین انکی خوب مثال دی بقولہ تعالے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ
محمد رسول اللہ کا اور جو اوسکے ساتھ ہین زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپسمین تو دیکھے
رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ
رکوع مین اور سجدے مین ڈھونڈھتے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی خوشی پہچان اونکی
اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ڔ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ڔ كَزَرْعٍ
سجدے کے اثر سے یہ کہاوت ہی اونکی توریت مین اور کہاوت ہی اونکی انجیل مین
شَطْــــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ
اپنا پٹھا پھر اوسکی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوا اپنے نال پر خوش لگتا ہی کھیتی والون کو
الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ
کافرون کا وعدہ دیا ہی اللہ نے اون مین سے جو یقین لائے اور کیے ہین بھلے کام

اس آیت قدسی سے آخر سورۃ تک جمیع حروف جمع ہین تو اسمین تلویحی اشارت سے نفس کی اشارت ہی کہ
اور اسکے دشمن کو انتہاء نصرت پہونچاویگا اور اس آیت مین اللہ تعالے نے لطیف کلمات سے اہل
امت والے حق سبحانہ تعالے کی کبریا و عظمت کو یقین کرکے غور کرین کہ حضرت ذوالجلال
ساتھ ممتاز فرمایا تو اللہ تعالے کی شہادت اونکے حق مین تمام جہان کے خیالات و دلائل
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ محمد اللہ کا رسول ہی۔ اسمین

ع ۳

Marfat.com

[illegible] ے کہ اپنی ذات مین آدمی کو وصف کمال حاصل ہوتا ہی مگر تکملہ یہ ہی کہ اوسکی ذات سے
[illegible] کامل ہی جواب یہ ہی کہ ہان بیشک یہی بات ہی جیسے حضرت موسی علیہ السلام کے اصحاب کبار ہوگئے
[illegible] صحاب حوارین بکثرت ہوئے تو یہان بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو افضل المرسلین ہین اس صفت
[illegible] رضی اللہ عنہم آپ کے فیض برکت سے ایسے کامل ہوئے کہ حق تعالے نے اونکے اوصاف کو یہان
[illegible] وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ
[illegible] يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ
[illegible] دِ۔ اور جو لوگ کہ محمد رسول اللہ کے ساتھی ہین وہ بہت سخت ہین کافرون پر بہت نرم ہین آپسمین تو اونکو دیکھے
[illegible] کرتے ہوئے اللہ تعالے سے فضل ورضوان چاہتے ہین سجود کے اثر سے اونکے چہرون مین ایک نشان ہی ف اسمین
[illegible] صحابہ رضی اللہ عنہم کے واسطے چار فضائل بیان فرمائے جو کہ تمام اوصاف کمال کے واسطے جامع ہین اول یہ کہ اشداء علی
[illegible] بہت تر ہین جیسے شیر اپنے شکار پر سخت ہوتا ہی اور حق سبحانہ تعالے نے اہل ایمان کو یہی حکم دیا ہی بقولہ تعالے یا ایہا الذین
[illegible] الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ۔ یعنے اے ایمان والو ان کافرون سے جو تمہارے نزدیک ہین قتال کرو اور چاہیے کہ وہ لوگ
[illegible] تم مین سختی پاوین۔ یعنے اونکی جانب میلان و لگاؤ نہو کیونکہ کفر و ایمان مین بالکل جدائی ہی اگر کہا جاوے کہ کیا اوس سے یہ مراد ہی کہ کافرونکو
جہان پاوے قتل کردے یا کھانے پانی سے اوپر رحم نہ کرے جواب یہ ہی کہ یہ مراد نہین ہی اسواسطے کہ کتے و بلی وغیرہ جانورون پر بھوک و
پیاس کی حالت مین ترحم کا حکم احادیث مین وارد ہی اور خود صحابہ رضی اللہ عنہم کافرون کو دین اسلام کی جانب بلاتے تھے جب وہ لوگ نہ مانتے
تو اونکو جزیہ دینے و تابع ہونے کی دعوت دیتے پھر جب نہ مانتے تو اونسے قتال کرتے تھے اور بعد فتح کے بھی ان بیوقوف جانورون کو رہا کردیتے
اور اونسے جزیہ لیکر اونکے جان و مال کی حفاظت رکھتے تھے ولیکن یہ سب خالص اللہ تعالے ہی کے واسطے کرتے اور کافرون کی جانب
[illegible] نہین رکھتے تھے بلکہ بالکل اونسے منقطع رہتے تھے حتی کہ حسن بصری رحمہ اللہ تعالے سے روایت ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم
کافرون کے کفر سے اسقدر نفرت کرتے کہ اونکے کپڑون سے اپنا کپڑا چھو جانا مکروہ جانتے تھے مترجم کہتا ہی کہ جہاد شام مین صحابہ رضی اللہ
عنہم نے [illegible] روم کے خیمہ و خرگاہ وغیرہ مال غنیمت مین بکثرت پائے ولیکن اون خیمون کو چھوڑ کر اپنے خیمہ مین بسر کرتے کیونکہ
[illegible] خیمون مین انہون نے ہمیشہ اللہ تعالے کی یاد کی اور رومیون کے خیمے وہ تھے جنکو انھون نے دنیاے ملعونہ کی زینت کے لیے
[illegible] مین خراب ہین پیکر فسق و فجور کرتے اور اللہ تعالے کے ساتھ شرک کے کلمات بکتے تھے لہذا شامت کفر کی
[illegible] سے اونکو اپنے خیمون سے نفرت تھی دوسری صفت یہ ہی کہ۔ رحماء بینہم۔ یعنے صحابہ رضی اللہ عنہم آپسمین بہت ترحم
[illegible] کرنے والے ہین ف حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا کہ اونکا باہمی ترحم یہانتک پہونچا تھا کہ جب ایک مومن دوسرے کو
[illegible] بخندہ پیشانی اوس سے مصافحہ یا معانقہ کرتا اور سلام سے اوسکو دعا دیتا اور اپنے اوپر اوسکو فضیلت
[illegible] دیتا اور دیکھا کرتا تھا مترجم کہتا ہی کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نصارا کے محل سے فرمایا کہ اگر مین اپنے واسطے
[illegible] اپنے غریب بھائیون کے سامنے تنہا او سپر بیٹھون گا کیونکہ مجھے نہین معلوم کہ شاید اللہ تعالے
[illegible] نے اوسکو اس جنت کے سامان سے پاک رکھا ہی حدیث مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا کہ مومنون کے دلون مین باہم ایک دوسرے کی مودت وشفقت کی ایسی مثال ہے جیسے ایک جسم [illegible]
باقی جسم اوسکے واسطے بیخوابی وبخار لیکر دوڑتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مومن [illegible]
جیسے ایک عمارت کے ارکان باہم ایک دوسرے کی مضبوطی کرتے رہتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
مشبک فرمائین (الصحاح) اور تیسری صفت یہ ہے کہ نماز اس کثرت و مداومت سے [illegible]
ہین کہ گویا توجیہ چاہیے اونکو رکوع وسجدہ مین دیکھے اور نماز سب سے بہتر عمل ہے کیونکہ نماز سے سب فحش وممنوعات [illegible]
اخلاص کے ساتھ انھون نے فرائض کے سوائے نوافل مین یہ کثرت کی تو فضیلت ورضوان الٰہی عطا ہوا [illegible]
اللہ کی طرف سے ایک رضوان سب سے بڑھکر ہے پس وہ کمال طہارت سے رضوان الٰہی کا تاج پہنے ہین جو چوتھی صفت [illegible]
سیماء صالحین اونکے چہرے سے ظاہر ہے پس نور قبولیت وکرامت اونکے قلب سے یہانتک پھیلا کہ باطن سے [illegible]
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سیماء مذکور سے مراد خوبی ووقار ہے مجاہد وغیرہ نے فرمایا کہ اللہ تعالے کے واسطے او[illegible]
وخضوع نظر آتا ہے منصور ابن المعتمر نے کہا کہ مین نے مجاہد رح سے اس سیماء سجود کو دریافت کیا تو فرمایا کہ خشوع وخضوع [illegible]
کہ مین تو یہ سمجھتا تھا کہ سجدے کے اثر سے پیشانی پر جو داغ پڑجاتا ہے یہی مراد ہے حضرت مجاہد رح نے فرمایا کہ نہین بلکہ یہ داغ تو کبھی [illegible]
شخص کی پیشانی مین دیکھا جسکا قلب بہ نسبت فرعون کے بھی بدتر تھا سدی رح نے کہا کہ یہ سیماء وجاہت کی شب بیداری کی خوبی [illegible]
ہے بعض سلف نے فرمایا کہ جو شخص نماز مین شب بیدار رہتا ہے دن مین اوسکے چہرے پر نورانی حسن نظر آتا ہے اور حضرت جابر رضی [illegible]
عنہ سے بھی یہ قول ثابت ہوا ہے بعض سلف نے فرمایا کہ نیکی سے دل مین ایک نور پیدا ہوتا ہے اور اوسکی برکت سے اوسکے چہرے [illegible]
روشنی چمکتی ہے اور اوسکے رزق مین برکت ہوتی ہے اور نیک لوگون کے دل اوس سے محبت کرتے ہین حضرت عثمان رضی اللہ [illegible]
فرمایا کہ جو کوئی جیسی خصلت رکھتا ہے اللہ تعالے اوسکے موافق اوسکے چہرے پر اور اوسکی باتون مین ویسی ہی کیفیت ظاہر [illegible]
یعنے اگر نیک ہے تو نیکی وخوبی ظاہر ہوتی ہے اور اگر بد ہے تو بدی ظاہر ہوتی ہے چنانچہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو [illegible]
اپنے باطن کو درست کرے اللہ تعالے اوسکے ظاہر کو درست کردیتا ہے بلکہ اس بارہ مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی کہ اگر کوئی شخص بالفرض ایسے پتھر مین گھسکر کوئی عمل اختیار کرے جسمین [illegible]
نہین ہے تو بھی لوگون پر اوسکا عمل ظاہر ہوگا چاہے جیسا ہو یعنے نیک ہو یا بد ہو (رواہ احمد بسند حسن) اور آنحضرت [illegible]
وسلم نے فرمایا کہ نیک عقیدت اور نیک چال چلن اور اعتدال پچیسوان جزو نبوت ہے (احمد وابوداؤد [illegible]
بزرگون کی یہ شان تھی کہ جب تو اونکو دیکھتا تو سمجھتا کہ یہ بیمار ہین ولیکن سوائے محبت الٰہی کے اونکو کوئی بیماری [illegible]
فرمایا کہ سیماء وجاہت اونکے چہرے پر بہار نورانیت تھی اس آیت کی تفسیر مین ایک حدیث آئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ [illegible]
روز قیامت ہے (الطبرانی وابن مردویہ) شیخ سیوطی رح نے کہا کہ اس حدیث کی اسناد حسن ہے [illegible]
مراد نہین ہے کہ قیامت مین ایسا ہوگا کیونکہ بیان بالفعل انکے ظہور کمال سے ہے پس حدیث سے [illegible]
بالفعل تمکو نظر آتی ہے وہ دار آخرت مین نور عظیم ہے واللہ تعالے اعلم اگر کہا جاوے کہ پیشانی [illegible]
رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ یہ گھٹا جو اکثر مکارون کی پیشانی پر ہوتا ہے تو خوارج کی نشانی [illegible]

Marfat.com

[illegible] سے تھے جناب [illegible] اللہ علیہ وسلم سے ابن عباسؓ نے روایت کی کہ میں جب کسی آدمی کی پیشانی پر
[illegible] ہون تو اوسکو مبغوض کرو ور لکھتا ہون (الخطیب) شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے چہرون پر خلوص
[illegible] اعمال سے بہار نورانیت کا اثر تھا کہ جو کوئی اونکی جانب نگاہ اُٹھاتا وہ اونکی خوبی سیرت و نورانی صورت سے اونپر عاشق ہو جاتا
[illegible] امام مالک رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ مجکو ٹھیک خبر پہونچی ہے کہ جن صحابہ رضی اللہ عنہم نے ملک شام کو فتح کیا تھا اور وہانکے نصاریٰ کو
مغلوب کیا تو آخر مین نصاریٰ کہتے تھے کہ حواریان مسیح کے جو حالات ہمکو پہونچے ہین واللہ حواریون سے بھی یہ لوگ بہتر ہین ابن کثیرؒ نے
کہا کہ واللہ یہ بات سچ ہے لقولہ تعالے کنتم خیر امۃ اُخرجت للناس پس اللہ تعالے نے سب انبیاء علیہم السلام کے اصحاب سے محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو اکرم و افضل و اعظم و اکثر کر دیا حتی کہ اگلی کتابون مین اور اگلے انبیا علیہم السلام کی احادیث مین
[illegible] فضائل نازل فرمائے چنانچہ بعض اہل تفسیر نے کہا کہ یہ فضائل جو یہان مذکور ہین خود توریت مین بہ تفصیل منصوص ہین لقولہ تعالے
[illegible] فِی التَّوْرٰىةِ ۔ یہی اونکی مثال توریت مین ہے ف ذلک سے اس تفسیر کے موافق ان اوصاف مذکورہ کی جانب
[illegible] نے کہا کہ انجیل مین بھی یہی اوصاف مذکور ہین چنانچہ فرمایا ۔ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۔ اور اونکی مثال
[illegible] یہی مثال جو توریت مین منصوص ہے وہی انجیل مین مذکور ہے اور دیگر مفسرینؒ نے کہا کہ مثلهم فی الانجیل مبتدا ہے اور
یعنے انجیل مین اونکی مثل اسطرح نازل کی گئی ہے ۔ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ ۔ جیسے کھیتی جسنے اپنا انکھوے
نکالے ف یعنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مثال کتاب انجیل مین اسطرح ہے کہ جیسے ایک شخص نے کھیتی بوئی پس اوسکے انکھوے پھوٹے
فَاٰزَرَهٗ ۔ پس اوسنے اوسکو قوت دی ف یا یہ معنے ہین کہ کھیتی کو ان درختون سے قوت حاصل ہوئی کیونکہ انکے نکلنے سے کھیتی کا
بیج جم گیا اور بنابر تفسیر اول کے یہ معنے ہین کہ بونے والے نے ان نرم کلّون کو مضبوط کر دیا تاکہ ہوا کے جھونکے سے زائل نہون فَاسْتَغْلَظَ
پس وہ درخت توانا ہو گئے ف یعنے پہلے باریک انکھوے تھے اور قوت و نصرت دینے سے اونکی پرداخت ہوئی تو اونکی پیڑیان بھاری ہو گئین
فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ ۔ پس کھیتی اپنے ساقون پر قائم ہوئی ف یعنے جب پیڑی بھاری ہوئی تو درخت کی ساق مضبوط ہو کر
[illegible] اپنی پیڑی پر ٹھیک قائم ہو گئین کہ اب کسی ہوائے ناگوار کے جھونکے سے اوسکو زوال نہین ہو سکتا ہے ۔ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ ۔ اچھے
کاشتکار کو خوش کرتی ہے ف یعنے اب کھیتی ایسی خوشنما بہار پر ہو گئی کہ جب لایق کاشتکار جو اپنے فن مین کامل ہوشیار ہو [illegible]
کھیتی کو دیکھتا ہے تو اوسکی خوبی و قوت اوسکو بھلی معلوم ہوتی ہے قتادہؒ نے کہا کہ اللہ تعالے نے اصحاب [illegible] علیہ وسلم کے واسطے
انجیل مین یہ مثل لکھی ہے کہ اللہ تعالے عنقریب ایسی قوم پیدا کرنیوالا ہے جنکی بڑھوار مثل کھیتی کے ہوگی وہ لوگ نیک کامون کا حکم کرینگے
اور بری باتون سے منع کرینگے مترجم کہتا ہے کہ شاید قتادہ رحمہ اللہ تعالے نے مضمون انجیل کا خلاصہ کر دیا ہے عکرمہ رحمہ اللہ تعالے نے اس
آیت مین ایک لطیفہ بیان فرمایا کہ اس آیت مین چارون خلفائے راشدین و جمیع صحابہ رضی اللہ عنہم کا اشارہ ہے پس اخرج شطأہ بذریعۂ ابوبکر
رضی اللہ عنہ فآزرہ بذریعۂ عمر رضی اللہ عنہ فاستغلظ ۔ بذریعۂ عثمان رضی اللہ عنہ ۔ فاستوی علی سوقہ بذریعۂ علی رضی اللہ عنہ اسیطرح بعض
[illegible] نے فرمایا کہ والذین معہ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ ہین اشداء علی الکفار حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہین رحماء بینہم
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہین ۔ تراہم رکعا سجدا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہین ۔ یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا ۔ باقی
[illegible] رضی اللہ عنہم اجمعین مترجم کہتا ہے کہ یہ اشارات دقیقہ اپنے محل استنباط پر بہت صحیح ہین ولیکن ان اشارات کے سمجھنے کے

Marfat.com

واسطے معارف قرآنی حاصل ہونے کی ضرورت ہی کیونکہ مبتدی کو اس استنباط
لفات کے انجیل متی اور انجیل لوقا مین یہ مثل موجود ہی اور اسکا مضمون یہ ہی کہ لوگو ایک
زراعت کرتا تھا تو کچھ بیج راستہ مین گرے جنکو چڑیان چگ گئین اور کچھ بیج پتھر پر گرے جہان مٹی بہت
زمین مین گہراؤ نہ تھا پھر جب آفتاب طلوع ہوا تو جلکر خشک ہو گئے کیونکہ انکی اصل قائم نتھی اور کچھ بیج
کثرت سے دب گئے اور کچھ بیج پاکیزہ زمین مین گرے تو بعضون کے سوگونہ پھل نکلے اور بعضون مین
جس آدمی کے کان ہون وہ اسکو سن رکھے۔ ھ۔ اس عبارت مین ہرچند نصرانی عالمون نے اپنی سمجھ کو دخل
صاف صاف ناموس شرائع کی جانب اشارہ ہی اور اسکا بیان یہ ہی کہ شریعت کے تخم بونے والے نے عام
بیج بیجا مقام راستہ مین گرے اور یہ وہ ناموس شریعت ہی جو طبقۂ فلاسفۂ یونانین کے ہاتھ آئے جنکے قلوب مین لیاقت
اسرار سمجھ سکین بلکہ محسوسات و مخلوقات عالم مین اپنی حماقات سے غور کیا کرتے تھے اور شریعت کے اسرار کو
لیجاتے تھے اور کچھ بیج جو پتھر پر گرے وہ یہودیون کی مثل ہی کہ یہودی اگرچہ بغیر جھگڑے کے حضرت موسی علیہ السلام
ولیکن انکے قلوب مین زیادہ وسعت نہ تھی تو معارف ایمانی کو بہت کم سمجھتے تھے چنانچہ برہان توحید و معجزات
بمقابلۂ فرعون وغیرہ کے دیکھتے رہے باوجود اسکے غرق فرعون کے بعد حضرت موسی علیہ السلام سے خواستگار ہوئے
بت پوجتے ہین ایسے ہی بت ہمکو بنا دیجیے اور ہم لوگ چونکہ توحید کے قائل ہین تو ہم سب کے واسطے ایک ہی بت بنا دیجیے
توحید کے یہ معنے سمجھے کہ کسی ایک چیز کو خدا بنا دے اور مشرکین بہتیرے بت بناتے ہین تو انکے برخلاف موحدین فقط ایک
یہ نہایت کم ظرفی اور کم فہمی ہی اور انکے قلوب بہت سخت تھے۔ فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ۔ یعنے انکے دل مثل پتھر کے
زیادہ سخت تھے پس اس زراعت سے انکو کم فائدہ ہوا حتی کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام سے معرفت کا آفتاب زیادہ
لوگ فنا ہوگئے رہے وہ بیج جو کٹیلون مین گرے تو یہ ناموس انجیل ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے جو معارف بیان فرمائے
لوگون نے قبول کیے جنمین اکثرون کے اندر خار و کانٹے خیالات و تشبیہات کے نکلے تو انھون نے اصل اعتقاد کو خار
و کھا ڈالا اسیواسطے جب انکی جڑ ٹھیک نہ رہی تو ضائع ہوگئے رہے وہ بیج جو پاکیزہ زمین مین گرے یہ عرب ہین اور جسنے دیدۂ
دیکھا وہ خوب جانتا ہی کہ اللہ تعالے نے عرب کی جبلت مین دیانت و امانت بہت اعلی خصلت رکھی تھی اور اللہ تعالے
ہی نازل فرمائی ہی چنانچہ قولہ تعالے انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض الآیۃ۔ مین اسکا بیان توضیح کے ساتھ
مبارک کی تفسیر مین ظاہر ہوچکا کہ دیکھو باوجود اس عداوت کے عرب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
چودہ سو آدمیون کو اپنے عہد کے موافق زیارت کے لیے بے خطر چھوڑ دیا پس جب انھون نے امانت
خوبی و کمال کے ساتھ قبول کیا اور اگر ابتدا مین وہ لوگ بت پرستی پر جمے رہے تو یہ بھی اوسی امانت
بتون سے باندھا تھا جب تک انکی دیانت و امانت مین یہ ظاہر نہ ہوا کہ یہ باطل ہی تب تک انھون
زمین مین سمائی و عمق زیادہ تھا لہذا یہ کھیتی آہستہ آہستہ بڑھی یہانتک کہ حضرت ابوبکر الصدیق
عہد مین شدت و قوت ہوگئی اسیواسطے اوسکو صدگونہ تعبیر کیا پھر ساٹھ گونہ یعنے کمی ہونا حضرت

Marfat.com

[illegible] عنہ مین ہوا۔ اگر کہا جاوے کہ فتوحات زمانۂ عثمان رضی اللہ عنہ مین زیادہ بڑھگئی
[illegible] رونق مراد نہین ہی بلکہ ناموس شریعت کے معارف ہین اور اونمین کمی ہوتی گئی اسیواسطے حدیث
[illegible] اس امت کے طبقات مین سب سے بہتر میرا طبقہ ہی پھر نازل ہوکر تابعین کا طبقہ پھر تبع تابعین کا طبقہ ہی پھر
[illegible] مین زیادہ خرابی ہوجائیگی اور اسیطرح حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم برا مانت
[illegible] اپنی صاحبہ انھون نے قرآن وحدیث سے معلوم کیا یعنے کمال ہوا پھر اوسکے بعد گھٹنا شروع ہوا اور ایک حدیث مین
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی کو ارشاد فرمایا کہ تیرا کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگون مین پڑجائیگا جو خالی بھوسی ہین یعنے اونمین مغز
[illegible] ہی اور حدیث انس رضی اللہ عنہ مین صریح آیا ہی کہ ہر زمانہ کے بعد جو زمانہ آویگا وہ اول سے بدتر ہوتا جاویگا اسیواسطے
[illegible] عنہ کے زمانہ مین جو لوگ تھے انھون نے امانت الٰہی کے ساتھ دنیاوی محبت کو بھی خلط کیا اسیوجہ سے خلیفۂ برحق حضرت
[illegible] عنہ کے ساتھ دینے مین سمجھ ٹھیک حاصل نہوئی اور اسیواسطے خلافت نبوت فقط حضرت علی رضی اللہ عنہ تک
[illegible] اعلم شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ اس آیت مین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لطیف مثل بیان فرمائی کہ
[illegible] کھیتی جمی پھر انھون نے قوت ونصرت دی پھر اللہ تعالے نے اونکو مضبوط کردیا حتی کہ فتح مکہ پر وہ اپنی قوت پر
[illegible] اللہ تعالے نے اس شان سے اونکو قوی وکثیر فرمایا۔ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ تاکہ انکے ذریعہ سے کافرونکو
جلاوے ف اور شان الٰہی عزوجل کسی قوم کے ساتھ کسی غرض سے متعلق نہین ہی یعنے حق سبحانہ تعالے نے سب کو پیدا کیا
اور ہر ایک کو اوسکی ہدایت دکھلائی اور اونکو گمراہی کے بھی حواس دیے گئے ہین پھر کسیکو مقہور نہین کیا بلکہ قبولیت مین اونکے قلوب کو مختار
کیا پھر ہر گروہ جو کچھ اپنے واسطے اختیار کرے اوسکے لوازم اوسکے ساتھ ہونگے چنانچہ کافرون نے اگر کفر اختیار کیا تو غضب الٰہی کا ظہور رہیگا
کیونکہ یہ کفر وشرک کے ساتھ لازم ہی پس کافرون کو اپنے مقابل یعنے اہل ایمان کے ساتھ غیظ وجلن ہوگی چنانچہ ابتداے حال مین صحابہ
رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مین خفیہ نماز پڑھتے تھے اور سب انتالیس تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے
تو علانیہ اہل مکہ سے فرمایا کہ آج کے بعد اللہ تعالے کی عبادت خفیہ نہین ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واصحاب کو ساتھ لیکر مسجد الحرام مین
بلند آواز سے نماز پڑھی اور جب ابوجہل وغیرہ کافرون نے جلن کے مارے ہجوم کرنا چاہا اور پتھر مارے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونکو سخت
سست کہا اور دھمکایا کہ جسکو اپنی جورو بیوہ کرنا اور اپنے بچے یتیم کرنا منظور ہو وہ سامنے آوے تب لوگون نے بنی مخزوم وغیرہ سے کہا کہ
اگر تمنے حضرت عمر کے ساتھ کچھ فساد کیا تو خوف ہی کہ بنی عدی خونخوار قوم ہی یعنے قریش والے اونکو خونخوار کہتے تھے تو شاید وہ لوگ عمر رضی اللہ عنہ
کے ساتھ ہوجاوین تو فساد سخت ہوجائیگا پس کافر لوگ اپنی جلن مین جلتے رہے امام مالک رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ اس آیت سے صاف
ظاہر ہی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جسکے دل مین غیظ ہو وہ اس آیت کی مصیبت مین پڑیگا شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا
[illegible] رحمہ اللہ تعالے نے اس آیت سے نکالا کہ فرقۂ روافض جنکو صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض ہی وہ کافر ہین اسواسطے کہ اللہ تعالے
[illegible] عنہم کو اس شان سے رکھا ہی کہ کافرون کو غیظ دلاوے پس جسکو اونسے غیظ ہو وہ کافر ہی امام مالک کے قول سے
[illegible] نے اتفاق کیا ہی مترجم کہتا ہی کہ ہمارے مشائخ متاخرین نے انکی تکفیر کا فتوی نہین دیا ہی کیونکہ ظاہر شریعت مین اگر
[illegible] کی وجہ سے قتل نہو تو کفر نہین ہوسکتا ہی پھر فقط جلن سے کیونکر کفر ہوگا ولیکن مترجم کہتا ہی کہ شریعت مین

Marfat.com

ایک تو انتظام شرعی ہی اور اوسکا مدار ظاہری اصول پر ہی تو جب تک ان اصول [illegible]
بلکہ جماعت قائم رکھی جاتی ہی اور اس سے یہ لازم نہین ہی کہ وہ شخص باطن مین بھی ایسا ہی [illegible]
عین ایمان ہی اور وہ اللہ تعالے کے علم مین ہی چنانچہ منافقین کو دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
ظاہر شریعت سے انکار نہ کرتے اور باطن مین کافر تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو [illegible]
کوئی فرقہ ہو جب تک وہ ضروریات اسلام لا آلہ الا اللہ و محمد رسول اللہ و قرآن سے منکر نہو تب تک [illegible]
حدیث صحیح مین ہی کہ نماز و روزہ مین ایسے سخت ہو نگے کہ تم لوگ اپنی نماز و روزہ کو انکے مقابلہ مین ہیچ سمجھو گے [illegible]
جیسے نشانہ سے تیر نکل جاتا ہی کہ نہ پھل مین خون کا لگاؤ ہی اور نہ ڈنڈی مین صرف پیچھے کی گڑی مین کچھ نشان ہی پس یہان [illegible]
بھی حال ہی اور اسی گڑی کے نشان سے انکی تکفیر نہین کی جاتی ہی لیکن افسوس ہی کہ ان گمراہون نے اللہ تعالے کے کلام [illegible]
کچھ نصیب نہ پایا اور صریح آیات سے اپنے ناپاک خیال پر منھ موڑا حالانکہ مستقیم راستہ یہ تھا کہ اللہ تعالے واسکے رسول [illegible]
بات نکالتے اور عاجزی کے ساتھ اللہ تعالے سے سمجھ حاصل ہونے کی درخواست کرتے اور جو بات انکو قرآن سے حاصل [illegible]
کر لیتے پھر اپنی راے و اعتقاد کو اسکے سامنے پیش کرتے پس اگر انکو اپنی راے کی غلطی اول ہی مرتبہ کھل جاتی تو خیر ورنہ [illegible]
ٹھیک کرتے برخلاف اسکے یہ لوگ اپنی راے کو مقدم کر لیتے ہین اور کہتے ہین کہ مثلاً ہمنے یقین کیا کہ حضرت علی رضی اللہ [illegible]
مستحق خلافت ہین تو اس راے کے بعد حضرت ابوبکر الصدیق و ما بعد کے خلفاے راشدین اور سب انصار و مہاجرین جنھون نے انکی خلافت
بیعت کی سب گمراہ و مرتد ہو گئے نعوذ باللہ من ذلک اور قرآن مجید کی آیات صریحہ و بینات قطعیہ سب کے معانی اپنی راے سے
بدل ڈالے اللہ تعالے ہم سب مومنون کو انکے فساد سے بچاوے یہ دیکھکر ہر اہل ایمان کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین کہ ان خوارج و روافض
نے کس گمراہی مین اپنے آپکو ڈالا پھر اسپر خوش ہین اور قرآن کے معارف سے بدنصیب ہو کر ارسطو و فلاطون کے فلسفیت مین منہمک [illegible]
ہین اعاذنا اللہ عز وجل حالانکہ جو بات حق سبحانہ تعالے نے نص فرمائی اسکے بعد مخلوق کی کیا مجال ہی کہ اپنی راے سے اسمین دخل [illegible]
کفی باللہ شہیدا۔ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم الآیہ۔ جب اللہ تعالے عالم الغیب والشھادۃ نے اپنے ان بندون
واسطے شاہد ہی جو اوسکے حبیب پاک محمد رسول اللہ کے اصحاب ہین رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ تو پھر جو کوئی مخلوق مین سے مخالفت [illegible]
کرکے ان پاک بندون سے غیظ کرے وہ کافرون کے ساتھ ہی اور ان بزرگ بندون کا کچھ ضرر نہین کر سکتا کیونکہ مالک عز وجل نے
انکو اپنے رضوان سے سرفراز کر دیا اور فرمایا۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً
وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۔ اور اللہ تعالے نے انہین سے ان لوگون کو جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ہین مغفرت [illegible]
ہی ف اور صحابہ رضی اللہ عنھم سب متواتر معروف ہین سواے منافقین کے کہ وہ بھی اوس وقت سے [illegible]
منافقون کو خارج کرکے جو صحابہ رضی اللہ عنھم ہین سب اس مغفرت و اجر عظیم سے سرفراز ہین یہان شیطان نے [illegible]
دلون مین دغدغہ ڈالا کہ مومنین صالحین فقط حضرت علی کے ساتھ چالیس پچاس ہین اور باقی [illegible]
یہ صریح غلطی و عین ضلالت ہی اسواسطے کہ اللہ تعالے نے وعدۂ خلافت مین فرمایا وعد اللہ الذین آمنوا [illegible]
الارض یعنی تم مین سے جو لوگ ایمان لائے و نیک عمل کیے ہین انکو اللہ تعالے نے وعدہ [illegible]

[illegible] علیہم [illegible] تک پس قطعی معلوم ہوا کہ وہ مومنین صالحین سے ہین
[illegible] کے ساتھ لازم ہے اور مترجم کہتا ہے کہ واللہ ثم باللہ وکفی باللہ شہیدا کہ حضرت
[illegible] مہاجرین و انصار کی بزرگیان بنص قطعیات قرآنی اسطرح آفتاب سے زیادہ روشن ثابت ہین
[illegible] بعد اسکے روافض و خوارج کس طرح انکار کرتے ہین اور کیسی انکی دل کی آنکھین اندھی ہین کہ
[illegible] فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور الآیہ یعنے سر کی آنکھین اندھی نہین ہوتی ہین
[illegible] ہوجاتی ہین جو سینون کے اندر ہین رہ۔ پس کلام حق تعالے سچ ہے کہ ان گمراہون کی دل کی آنکھین اندھی ہو گئی ہین
[illegible] سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار و اصحاب کبار مین نقص ہوسکتا تھا حضرت موسی و حضرت عیسی
[illegible] اصحاب حواریین تو ایسے مراتب پر ہون اور حضرت سرور عالم صلعم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے حق مین ان گمراہون نے یہ عیب لگایا اور
[illegible] کی اعاذنا اللہ عزوجل ایسے گمراہ فرقے اپنے آپ کو خراب کرتے ہین اور کسیکا کچھ ضرر نہین کرسکتے اور اللہ تعالے نے اپنے حبیب محمد
[illegible] ساتھ آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی ثناء و صفت کو اگلی کتابون مین نازل فرمایا اور اگلے انبیا علیہم السلام نے انکے ذکر جمیل سے
[illegible] پہونچایا پھر حق عزوجل نے اپنے کلام قدیم قرآن مجید مین انکی تعریف فرمائی اور جن انعامات و اکرامات سے انکو سرفراز کیا ہے قیامت تک
[illegible] الٰہی کریم سے روشن کیے کہ وہ اپنے رب عزوجل کی بندگی مین (رضی اللہ عنہم) پڑھتے ہین اور حضرت سرور عالم صلی اللہ
[illegible] نے اپنے جان نثارون کے مراتب عالیہ سے تمام امت کو بکثرت خطبہ و احادیث مین نہایت بلاغت سے آگاہ فرمایا ہے اب انکے مراتب
[illegible] انکے رتبے کے کروڑ حصے مین سے ایک حصہ کو بھی کوئی غوث و قطب نہین پہونچ سکتا ہے نہایت صحیح اسناد سے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ
[illegible] ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو میرے اصحاب کو کبھی برا مت کہیو کیونکہ قسم اوس پاک عزوجل کی جسکے قبضہ مین
میری جان ہے کہ اگر تم مین سے کوئی شخص کوہ احد کے برابر سونا راہ خدا مین خرچ کرے تو انکے ایک مد برابر بلکہ اوسکے آدھے برابر نہین پہونچیگا
(الصحاح) اس کلام بلیغ کو جسنے غور کیا وہ انکے مرتبہ کا قیاس کریگا کہ واللہ ان بندون کے مراتب کا قیاس مین لانا بھی محال ہے جنکی نسبت
حضرت ذو الجلال والاکرام نے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ فرمایا ہے اور فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم مین بہت احادیث وارد ہین اور علمائے کرام نے
انکو مستقل کتابون مین علیحدہ جمع کیا ہے والحمد للہ رب العالمین (**قصۂ فتح خیبر**) سلمۃ الاکوع رضی اللہ عنہ سے صحیح مسلم مین حدیث طویل
روایت ہے کہ جسکا مضمون یہ ہے کہ جب ہم لوگ حدیبیہ سے بعد صلح کے مدینۂ منورہ واپس آئے تو ہمارے حرام یعنی ذی الحجہ و محرم تک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مدینہ مین قیام فرمایا اور میری حالت یہ تھی کہ جب مین مسلمان ہوکر اپنے اہل و عیال چھوڑ کر مدینہ مین ہجرت کر آیا تو میرے پاس بسیر
اوقات کو [illegible] مال نہ تھا لہذا مین نے اپنی تن پروری کے واسطے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمتگزاری اختیار کی تھی اور
[illegible] خدمت کیا کرتا تھا اور طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے کھانے پینے مین مجکو شریک رکھتے تھے ایک روز حسب معمول مین گھوڑا لیکر مدینہ
[illegible] اسکو [illegible] اور پانی پلاؤن اور دشمنون کے خوف سے مین اپنے ہتھیارون سے مسلح تھا کہ ناگاہ مین نے اوس طرف سے
[illegible] دیکھا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد فرمایا تھا اور وہ اونٹون کے گلہ پر نگہبانی کرتا تھا مین نے اوس سے پوچھا کہ
[illegible] نے کہا کہ عبد الرحمن الفزاری اپنی جماعت کو لیئے ہوئے گھات مین آیا اور صبح ہوتے ہی اوسنے حملہ کرکے ہمکو بھگایا
[illegible] صلی اللہ علیہ [illegible] کا گلہ ہانک لے گیا [illegible] بہت دور نہین پہونچا ہوگا یہ سنتے ہی مین نے اوسکو گھوڑا دیا کہ طلحہ

Marfat.com

رضی اللہ عنہ کو پہونچاؤ بھیجو اور مین نے ایک ٹیلہ پر چڑھکر بلند آواز سے پکارا [illegible]
کہ دشمن نے چھاپا مارا پس میری آواز اسقدر کرخت تھی کہ مدینہ کے اس کنارے سے لے کر [illegible]
دوڑا اور میری دوڑ کے برابر گھوڑا نہین پہونچتا تھا اور مین نے اون لوگون کو قریب ہی پایا اور [illegible]
جوڑکر جسکو مارا وہ گرا اور مین نے رجز پڑھنا شروع کیا کہ ای کافرو۔ مین سلمۃ بن الاکوع ہون [illegible]
تیر مارنا شروع کیے اور میرا وار خالی نہین جاتا تھا اور جب کوئی اونمین سے میری طرف [illegible]
اون تک پہونچ جاتا تھا جب میرے تیرون نے اونکا فشار نکالا تو مجھسے خوفناک ہوکر بھاگے اور مین [illegible]
گلہ انھون نے ہانکا تھا سب چھوڑ بھاگے مین نے اوس گلہ کہسانده دیا اور مین اونکے پیچھے دوڑا پھر [illegible]
اونپر تیرون کی بوچھار ڈالی اور وہ گرنا شروع ہوئے آخر اونھون نے اپنی زرہین اوتار کر پھینکنا شروع کین [illegible]
لوگ کوئی زرہ پھینکتے تو مین اوسپر اپنا پتھر بطور نشانی کے رکھدیتا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یہان [illegible]
اونکے پیچھے دوڑا اور مین اپنی دوڑ سے جست کرکے اونکے قریب پہونچکر سب سے پچھلے آدمی کی پیٹھ مین تیر [illegible]
کھینچنے سے وہ لوگ میری طرف پھرتے تو مین بھاگ کر درخت کی آڑ مین ہوجاتا تھا آخر اونھون نے [illegible]
شروع کین اور مین نے اونکی چادرین جمع کرکے اونپر بھی ایک پتھر رکھدیا اور اپنے تیرون کو اوٹھا کر اپنے ترکش مین جمع [illegible]
حالت ہوئی کہ بھاگتے بھاگتے اونکا پیٹ پھول گیا اور پیاس کے مارے وہ ایک پانی پر اوترے واللہ اونھون [illegible]
تھا کہ مین پھر اونکے سر پر پہونچگیا اور مین نے رجز کا شعر پڑھا تو وہ لوگ ویسے ہی پیاسے اوٹھکر بھاگے اور مین [illegible]
کبھی اونکے قریب پہونچکر اونکے عقب مین تیر پھونک دیتا تھا آخر دن ڈھلنے لگا اور وہ لوگ ایک گاؤن [illegible]
رئیس اونکے استقبال کو آیا اور اونکی خستہ و پراگندہ حالت دیکھکر کہنے لگا کہ یہ کیا حال ہے اور مین ایک پہاڑی پر [illegible]
تھا تو اونھون نے اپنا حال زار بیان کیا کہ یہ شریر آدمی آج صبح سے ہمارے پیچھے لگا ہے اور اوسنے ہماری [illegible]
ہمارا پیچھا نہین چھوڑتا ہے اور پیاس کے مارے ہم جان بلب ہین وہ سنکر ہنسا اور کہنے لگا کہ تم ایک آدمی سے اسقدر [illegible]
دیکھا کہ اون مین سے چار آدمی میری جانب چلے جب پہاڑی پر چڑھکر میرے قریب آئے تو مین نے اونکو [illegible]
اور تم لوگ مجکو پہچانتے ہو وہ کمبخت بولے کہ ارے تیری مان تجکو روئے ہم تو تجکو نہین پہچانتے ہین مین نے کہا کہ مین سلمۃ [illegible]
ہون اور واللہ اگر تم چاہو تو مجھ تک نہین پہونچ سکتے ہو اور مین جب چاہون تم تک پہونچ سکتا ہون [illegible]
اور میرے سامنے سے ہٹ گئے اتنے مین مین نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب کے [illegible]
سب سے مقدم آگے پیچھے گھوڑا دوڑاتے آتے تھے جب نخلستان سے نکلے تو مین نے دیکھا کہ سب سے آگے [illegible]
اونکو روکا کہ تم اسطرح حملہ مت کرو اونھون نے مجکو قسم دلائی کہ للہ تو شہید ہونے سے مجکو مت روک [illegible]
عبدالرحمن الفزاری انکے مقابل ہوا اور دونون نے وار کیا تو عبدالرحمن کا وار کارگر ہوا [illegible]
گھوڑا چھوڑکر اونکے گھوڑے پر سوار ہوگیا اتنے مین حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ اپنا گھوڑا دوڑاتے [illegible]
اور اوسکو مار کر گرا دیا اور گھوڑے چھین لیے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب [illegible]

Marfat.com

[illegible] علیہ وسلم نے خطا سے خبر فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ ہمارے سواروں میں
[illegible] نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اجازت دیجیے کہ ان کافروں کی کونچیں کاٹ
[illegible] دیا ہی آپ نے فرمایا کہ اے سلمہ تو نے قابو پایا تو مہربانی کر اور قوم اپنی قوم کے یہان [illegible]
[illegible] روانہ ہوئے تو مجھے اپنی ردیف میں بیٹھال لیا اور کافروں کے اونٹ وہتھیار و زرہیں
[illegible] راستہ میں ایک صحابی نے کہا کہ بھلا کوئی دوڑنے والا ہے اور میں خاموش تھا آخر میں نے
[illegible] بزرگ کا ادب کرتے ہو نہ شریف کا لحاظ کرتے ہو اوسنے کہا کہ سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہین کہ مین دوڑون آپ نے فرمایا کہ ہان اگر تیری
[illegible] پڑا اور مین نے کہا کہ اچھا دوڑ و جب وہ دوڑا اور دو ٹیک آگے نکل گیا تب مین یہان سے دوڑا اور تھوڑی
[illegible] پہونچ گیا اور مین نے پکارا کہ بخدا تم اب پیچھے رہے آخر اوسنے کہا کہ ہان پھر جب ہم مدینہ پہونچے تو چند ہی روز کے
[illegible] اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی جانب قصد فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب
[illegible] پر جہاد کرنا چاہتے تو صبح کا انتظار فرماتے تھے پھر اگر صبح ہونے پر آپ نے اذان کی آواز سنی تو حملہ روک
[illegible] اذان نہ سنی تو اونپر ظاہر ہو کر حملہ کرتے تھے پھر جب ہم لوگ خیبر کو چلے تو وہان بھی رات کو پہونچکر آپ نے انتظار
[illegible] صبح کا اور اذان نہ آئی تو آپ سوار ہوئے اور ہم لوگ بھی سوار ہوئے اور خیبریون نے اپنے قلعہ کا دروازہ کھولا اور
[illegible] کدال وغیرہ آلات زراعت لیکر نکلے اور ہم لوگون کو دیکھا تو بڑبڑاتے ہوے بھاگے کہ واللہ یہ تو محمد مع لشکر ہین اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے [illegible] فرمایا اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین۔ یعنے اللہ اکبر یہ خیبر خراب ہوا ہم لوگ
جب کسی قوم کے میدان مین اوترتے ہین تو کافرون کا انجام خراب ہے حدیث سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ مین ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خیبر کی طرف روانہ ہوے راہ مین میرے چچا عامر بن الاکوع نے رجز پڑھنا شروع کیا جسکا مطلب یہ ہے کہ اگر فضل الٰہی نہوتا تو ہم لوگ
ہدایت نہ پاتے اور صدقہ وصلوٰۃ کی توفیق ہوتی الٰہی ہم تیرے فضل سے مستغنی نہین بلکہ تیرے فضل کے محتاج ہین جب دشمن سے
ہمارا مقابلہ ہو تو ہمکو ثابت قدم فرمائیو اور ہمپر صبر وسکینت نازل فرمائیو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا کہ رجز پڑھنے والا
کون شخص ہے عرض کیا گیا کہ عامر ہے تو فرمایا کہ پروردگار اوسکی مغفرت فرماوے ہم لوگون مین یہ بات معروف تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسکے واسطے استغفار فرمایا وہ ضرور شہادت سے سرفراز ہوتا تھا پس عمر بن الخطاب نے اپنے اونٹ پر سے پکارا کہ یا رسول اللہ
[illegible] فرما جاتا پھر جب ہم لوگ خیبر مین پہونچے اور لڑائی قائم ہوئی تو ایک روز اونکا بادشاہ جسکا نام مرحب تھا اپنی
[illegible] جسکا مضمون یہ ہے کہ تمام خیبر جانتا ہے کہ میرا نام مرحب ہے لڑائی مین جب چنگاریان اڑتی ہین تو مین ہی اکیلا
[illegible] وار آزمودہ کار ہون میرے چچا عامر رضی اللہ عنہ نے اوسکے رجز کا جواب دیا اور اوسکے مقابلہ کو نکلے اور آخر
[illegible] عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار چھوٹی تھی انھون نے مرحب کا وار اپنی ڈھال پر روک لیا اور چاہا
[illegible] خود انھین کی رگ اکحل پر پڑا اور اسی مین وہ شہید ہوے پھر کچھ لوگون نے کہنا شروع
[illegible] نے اپنے آپکو قتل کیا اور اونکے اعمال مٹ گئے جب مین نے یہ کلمہ سنا تو مجھے رونا آیا اور مین روتا

Marfat.com

ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ [illegible]
کہتا ہے مین نے عرض کیا کہ آپ کے اصحاب مین سے کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہین کہ عامر نے [illegible]
کہ جھوٹ کہا اوسنے جھوٹ کہا بلکہ عامر کے واسطے دوچند ثواب ہے کہ وہ جاہد و مجاہد ہوا [illegible]
بہت خوشی ہوئی اور لڑائی برابر روز ہوتی تھی کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ [illegible]
و رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ و رسول اوسکو دوست رکھتے ہین اس اشارت [illegible]
ہر ایک آرزومند تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ علی بن ابیطالب کہان ہے [illegible]
ہوئے ہین سلمہ کہتے ہین کہ مجکو حضرت علیؓ سے محبت تھی پس مین جلدی دوڑا گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو [illegible]
کی وجہ سے آنکھ نہین کھول سکتے تھے پس مین اونکا ہاتھ پکڑے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا پس آپ نے [illegible]
آنکھون مین لب مبارک لگایا کہ اوسیوقت دونون آنکھین تارا ہو گئین اور آپ نے نشان اونکو عطا کیا حضرت علی رضی اللہ [illegible]
چلے پھر پکار کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اونسے قتال کرونگا یہانتک کہ وہ لوگ ہمارے مثل ہو جاوین [illegible]
کر ٹھہر پھر اونکو نصیحت کی کہ پہلے اونکو دین توحید کی جانب بلائیو کیونکہ اگر اللہ تعالے تیرے ہاتھ پر ایک شخص کو ہدایت [illegible]
قطار سے بہتر ہے کہا اگر جزیہ بھی نہ مانین تو اونسے اللہ تعالے کے نام پر قتال کیجیو پس سب صحابہ کرام حضرت علی رضی اللہ [illegible]
پیچھے آگے بڑھے اور اودھر سے یہودیون کا لشکر کثیر و جم غفیر نکلا جب دونون صفین برابر ہوئین تو مرحب میدان مین نکل [illegible]
جواب مین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رجز پڑھا اور اوسکے مقابل ہوئے اور آخر اوسکے سر پر ایک وار مارا کہ اوسکے [illegible]
ہو گئے اور لشکر کو حملہ کا حکم دیا اور اللہ تعالے نے فتح عنایت فرمائی (الصحیحین وغیرہ) اور تاریخ مین [illegible]
بہادر تھا اوسکو قتل کرنے کے بعد لشکر لیکر یہودیون کی بکثرت جماعت پر حملہ کیا جب یہودیون کو مقابلہ کی طاقت [illegible]
چھوڑ کر بھاگے اور چاہا کہ قلعہ کا پھاٹک بند کرلین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دست مبارک سے کواڑ پکڑ لیا [illegible]
اوکھاڑ پھینکا حالانکہ پیچھے اندازہ کیا گیا کہ چالیس آدمی اپنی قوت سے اوسکو پھینک سکتے تھے جب یہودیون نے یہ حال دیکھا [illegible]
اور ہتھیار ڈالدیے اور آنحضرت صلعم نے آخر یہودیونکو غلام بنانے سے معاف دیدی اور اموال غنیمت [illegible]

سورة الحجرات مدنية وهي ثماني عشرة آية

یہ سورہ حجرات مدنیہ ہے اسمین اٹھارہ آیات ہین اور ۳۴۳ کلمات ہین اور ۱۴۹۶ حروف ہین [illegible]
بالاجماع مدنیہ ہے اور یہی قول ابن عباس و ابن الزبیر رضی اللہ عنہما سے مصرح روایت ہوا ہے [illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ [illegible]

اے ایمان والو آگے نہ بڑھو اللہ سے اور اسکے رسول سے [illegible]

الَّذِينَ ... لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

...ن والو اونچی نکرو اپنی آوازین نبی کی آواز سے

... تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا

اور اوس سے نہ بولو تڑک کر جیسے گہکتے ہو ایک دوسرے پر کہین اکارت نہو جاوین تمہارے کیے اور تمکو

تَشْعُرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ

خبر بھی جو لوگ اپنی آوازین دبی بولتے ہین رسول اللہ کے پاس وہی ہین

الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝

جنکے دل جانچے ہین اللہ نے ادب کے واسطے اونکو معافی ہی اور نیگ بڑا

...ین اللہ تعالے نے ایک جگہ اپنے بندون کو عام حکم دیا جسمین مومن وکافر سب شامل ہین تو وہان یا ایہا الناس سے خطاب ...یح جگہ خاص مومنون کو ادب سکھلانے کے واسطے بشرافت ایمانی خطاب فرمایا ازانجملہ اول یہ مقام ہی یعنے۔ يَا أَيُّهَا ... مَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ ط إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ ... ای ایمان والو اللہ تعالے واوسکے رسول کے سامنے پیشقدمی نہ کرو اور اللہ تعالے سے تقوی رکھو اللہ تعالے خوب سنتا اور جانتا ہی ف **بیضاوی** رح نے کہا کہ اسکے یہ معنے ہین کہ اللہ تعالے واوسکے رسول کے حکم دینے سے پہلے تم کوئی بات طے نہ کرو اور کسی کام کرنے پر جزم نکرو **شیخ ابن کثیر** رح نے لکھا کہ اللہ تعالے نے اپنے رسول اللہ صلعم کے حضور مین برتاؤ رکھنے کے آداب مومنون کو سکھلائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر رکھنے کا حکم دیا کہ تقدم نکرو یعنے ہر قول وفعل مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے پہلے تم لوگ پیشقدمی وجلدی نہ کیا کرو اور اللہ تعالے نے اپنا نام پاک اپنے رسول کی تعظیم وتکریم کے لیے ذکر فرمایا اور اشارہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل سے پیشقدمی کرنا اللہ تعالے کی جناب مین بے ادبی ہی کیونکہ رسول اللہ کا قول وفعل عین امر الٰہی ہی پھر جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا مین تشریف رکھتے تھے تب تک صحابہ رضی اللہ عنہم آپکی حضور مین ان آداب کا لحاظ رکھتے تھے اور آپ کی وفات کے بعد آپ کے احکام شریعت کا یہی برتاؤ ہی چنانچہ جب آپ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ایلچی کرکے یمن کی جانب بھیجا تو معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تو کس چیز کے ساتھ حکم لگاویگا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالے کی کتاب کے موافق فیصلہ کرونگا فرمایا کہ اگر تجکو اوسمین سے نہ ملے عرض کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ ... کے موافق حکم کرونگا فرمایا کہ اگر اوسمین بھی نہ پاوے عرض کیا کہ پھر اپنے اجتہاد سے کوشش کرونگا تو آنحضرت صلی اللہ ... معاذ رضی اللہ عنہ کے سینہ پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ الحمد للہ کہ اوسنے رسول اللہ کے ایلچی کو ایسی بات کی توفیق دی جس سے ... راضی ہی (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ) پس معاذ رضی اللہ عنہ نے ادب سے سنت رسول اللہ کے بعد اپنی راے ... مترجم کہتا ہی کہ اسیواسطے اہل السنت کے سب امام مانند ابوحنیفہ ومالک وشافعی واحمد وسفیان ثوری ووکیع وابن ابی لیلی وابوثور وابن جریر وبخاری ومسلم وغیرہم جنکا شمار مشکل ہی یہ سب رحمہم اللہ تعالے اجماع واتفاق رکھتے ہین کہ جب تک قرآن یا حدیث مین حکم موجود ہو تو قیاس جائز نہین ہی بلکہ داؤد ظاہری رحمہ اللہ تعالے کا یہ طریقہ تھا کہ ایسی کوئی بات قولی یا فعلی

Marfat.com

ہونے ہی نہ پاوے جسکا حکم قرآن یا حدیث مین نہو کیونکہ ہمارا ایمان کہ کوئی چیز بغیر [illegible]
مین الٹیو اور قصد کرکے احتیاط رکھے کہ وہی طریقہ ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] لا تقدموا بین یدی اللہ و رسولہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ [illegible]
کہنیو منع کیا گیا کہ رسول اللہ صلعم کے قول کے سامنے اپنی بات لاوین مجاہد رح نے کہا کہ منع کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
مین خود مشورہ نہ پوچھین تب تک کوئی شخص فتوی نہ دے بلکہ منتظر رہے کہ آپ کیا حکم فرماتے ہین [illegible]
شامل ہی یعنے نہ کام مین پیشقدمی کرے اور نہ کلام مین پیشقدمی کرے مترجم کہتا ہی کہ اس حکم کلی مین بہت سے مسائل
از انجملہ یہ ہی کہ جس نماز و دعا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہون تو آپکی دعا سے پہلے کوئی شخص دعا [illegible]
پھر بعد آپ کے قیامت تک جو شخص شریعت کا امام ہو تو نائب ہونے کی وجہ سے اوسکا احترام کرنا چاہیے جب تک
رسول اللہ کی نیابت پر قائم ہو لہذا حسن بصری رح نے اس آیت مین کہا کہ امام کے دعا مانگنے سے پہلے دعا نہ مانگو پھر اللہ تعالی
ادب سکھلایا بقولہ تعالے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ
وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ۔ اے ایمان والو نبی کی آواز پر اپنی آوازیں
آواز سے اوسکے ساتھ بات بولیو جیسے آپسمین بعض تمہارے بعض کے ساتھ بلند آوازی کرتے ہین ف اسمین دو
منع فرمایا اول یہ کہ مجلس مین جسقدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پہونچتی ہو اوس حد تک اپنی آواز نہ پہونچاوین یا اس
نہ بڑھاوین دوم یہ کہ جب کسی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا منظور ہو تو تعظیم و توقیر سے ادب لحاظ رکھین [illegible]
آپسمین ایک دوسرے کو پکارا کرتے ہین اسطرح نہ پکارین اور ان دونون احکام کی بزرگی ظاہر کرنے کے واسطے مومنون کو خطاب
فرمایا کہ ایسا مت کیجیو۔ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ۔ مبادا تمہارے اعمال ایسی حالت مین
جائین کہ تمکو شعور نہ ہو ف کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار ہو تو اس بنا سے اللہ تعالے غضب فرماوے اور
حبط ہوے اور چونکہ دنیاوی نگاہ مین اعمال مخفی ہین تو جسکے اعمال مٹے اوسکو خبر بھی نہوئی واضح ہو کہ عرب آپسمین ان آداب کی
نہین رکھتے تھے کیونکہ مدت سے کفر و شرک کے عادی تھے اور یہ آداب نورانی نتیجہ نور ایمان ہین لہذا اعراب گنوار جنکے دلون
اچھی طرح ایمان نہین آیا تھا وہی ایسی بے ادبیون کا باعث ہوتے تھے بخلاف اصحاب مہاجرین و انصار کے جنکو تعظیم [illegible]
بیان سورۃ الفتح مین ابھی گذر چکا ہی کہ وہ لوگ اچھی طرح نظر بھر کر آپکو دیکھ نہین سکتے تھے لہذا اللہ تعالے نے فرمایا
الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ
لِلتَّقْوَى۔ جو لوگ اپنی آوازون کو رسول اللہ کے پاس پست رکھتے ہین یہی بندے ہین جنکے دلون کو اللہ
کے واسطے امتحان فرمایا ہی ف پس کلمۂ تقوی اونکے ساتھ لازم کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم
ڈالی پھر امتحان لیا کہ بھلا یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آواز بلند کرتے ہین یا نہین پس لوگ [illegible]
نہین کرتے ہین پس ثابت ہوگیا کہ تقوی انکے دلون مین موجود ہی واحدی رح نے کہا کہ آیت کے یہ معنے ہین کہ اللہ تعالے نے
انکے دلون کو تقوی دینے کے واسطے امتحان کر لیا تھا پس اونکے دلون کو کمال تقوی کے واسطے خالص فرمایا [illegible]

Marfat.com

[illegible] کے واسطے مغفرت و ثواب عظیم ہی ف یعنے اونکے باطنی [illegible]
[illegible] امتحان فرما چکا ہی اگر اونسے ناگہانی ایسی حرکت واقع ہوئی جس سے آواز [illegible]
[illegible] اہل جنت پر اونکو ثواب عظیم دیتا ہی بخلاف اعراب کے جو عمداً طریقہ تعظیم چھوڑکر بیباکی کے ساتھ آواز بلند کرتے
[illegible] لگے تاہی آوراہل تقوی مین سے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کا بیان ہی ازانجملہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ
[illegible] حضرت انس و محمد بن ثابت سے روایت ہی کہ جب یہ آیت اوتری یاایہا الذین آمنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی آخر تک
[illegible] ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ راہ مین بیٹھکر رونے لگے اودھر سے عاصم بن عدی کا گذر ہوا تو اونھون نے پوچھا کہ ای ثابت تم کیون
[illegible] ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت اوتری ہی اور میری آواز بہت بلند ہی تو مجھے خوف ہی کہ یہ آیت میرے ہی حق مین اوتری ہی
[illegible] عاصم رضی اللہ عنہ چلے گئے اور ثابت رضی اللہ عنہ پر خوف و رونا غالب ہوا اور وہ اپنی بی بی جمیلہ بنت عبداللہ کے پاس آئے
[illegible] کوٹھری مین جاتا ہون جسمین میرا گھوڑا بندھا ہی پس تو دروازہ بند کرکے اوسپر کیل ٹھونک دے اور کہا کہ اب مین نہین نکلونگا
[illegible] تعالی مجھے موت دے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے راضی ہوجاوین حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت مین ہی
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو نہ پایا تو حال دریافت کیا اور ایک روایت مین ہی کہ اس قوم کے سردار یعنے سعد بن معاذ رض
[illegible] کیا ثابت کچھ بیمار ہین سعد رض نے عرض کیا کہ وہ میرا پڑوسی ہی اور مجھے اوسکی بیماری کا کچھ حال نہین معلوم ہوا اور مین
[illegible] کرکے آپکو خبر دونگا پھر سعد رضی اللہ عنہ آئے تو دیکھا کہ وہ اپنے گھر مین سر ڈالے ہوئے رو رہے ہین پوچھا کہ ای ثابت
[illegible] کیا حال ہی ثابت نے کہا کہ وہ ایک بدتر آدمی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اپنی آواز بلند کیا کرتا تھا تو یہی وہ شخص ہی
جسکے عمل مٹ گئے اور وہ جہنمی ہی پس سعد رضی اللہ عنہ نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حال عرض کیا اور عوالی سے
[illegible] آنے مین کئی میل کا فاصلہ درازتھا راوی نے کہا کہ دوبارہ سعد رضی اللہ عنہ ایک بشارت عظیم لیکر گئے چنانچہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تو جاکر اوس سے کہہ کہ تو جہنمی نہین بلکہ جنتی ہی یہ سب روایت صحیح بخاری و مسلم و
[illegible] وغیرہ مین ہی اور ابن جریر وغیرہ کی روایت مین آیا کہ عاصم بن عدی کو آپ نے بلانے بھیجا تھا پس شاید بات یہ ہوئی کہ پہلے سعد
رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مین اونکی خبر لاتا ہون اور سعد اوس طرف روانہ ہوئے اور راہ مین عاصم
رضی اللہ عنہ کو پہلے ثابت رضی اللہ عنہ کا حال معلوم ہوچکا تھا پس عاصم رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے لوٹ کر خود ہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہ حال عرض کرنے آتے تھے تاکہ شاید ثابت رضی اللہ عنہ کا خیال ٹھیک ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے التجا کرے
[illegible] ثابت رضی اللہ عنہ اتنے مین اپنے گھر پہونچے اور ہنوز بیٹھے رو رہے تھے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے آکر حال
[illegible] کیا اور سعد رضی اللہ عنہ یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حال عرض کرنے چلے مگر ثابت رضی اللہ
[illegible] تھے تو روایت مین ہی کہ عاصم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکو میرے پاس بلا لا پس عاصم
[illegible] سعد رضی اللہ عنہ سے آپ نے کہدیا کہ جب وہان جائیو تو اوسکو بشارت دیجیو کہ تو دوزخی نہین بلکہ
[illegible] جہان پہونچے جہان راستہ مین اونکو چھوڑ گئے تھے تو راوی کہتا ہی کہ وہان اونکو نہین پایا پھر
[illegible] تو اونکی بی بی نے کہا کہ وہ روتے روتے اوس کوٹھری مین گھس گئے جہان گھوڑا بندھا ہی پس عاصم

Marfat.com

رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا کہ تجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہین پھر وہ کیں [illegible]
[illegible] پس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے ثابت تو کیون [illegible] ثابت رضی اللہ [illegible]
[illegible]
لا ترفعوا اصواتکم الآیہ - اور میری آواز کرخت ہی تو مجھے خوف پیدا ہوا کہ یہ میرے ہی حق مین اتری [illegible]
کہ اے ثابت کیا تو اس بات پر راضی نہین کہ جب تک زندہ رہے تب تک حمید ہو اور شہید مرے اور جنت مین داخل [illegible]
عرض کیا کہ مین اللہ تعالے واسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت پر دل و جان سے راضی ہون اور اب مین [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بلند نہین کرونگا اور اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی - ان الذین یغضون اصواتہم عند [illegible]
حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ثابت رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان پھرا کرتے تھے اور ہم لوگ یقین جانتے تھے کہ یہ [illegible]
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور مسیلمہ کذاب کی قوم سے یمامہ مین لڑائی واقع ہوئی تو ہماری طرف سے کچھ لوگ [illegible]
ہٹ گئے اتنے مین ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے کفن پہنا اور حنوط کا نور لگایا اور ہماری طرف آکر فرمایا کہ تم لوگون نے کیا [illegible]
ہے اور انصار رضی اللہ عنہ حملہ آور ہوئے پس ثابت رضی اللہ عنہ نے سخت قتال کیا یہانتک کہ شہید ہوئے رضی اللہ تعالی [illegible]
کہتا ہے کہ جب خالد رضی اللہ عنہ نے قوم اسد کے مرتدون کو شکست دی تو فزارہ وغیرہ کے اعراب جو فتنا کئے ہوئے تھے حضرت ابوبکر [illegible]
پاس آئے کہ ہم لوگ توبہ کرتے ہین اور لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے ہین حضرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ [illegible]
توبہ کی دلیل یہ ہے کہ بنو حنیفہ قوم مسیلمہ پر جہاد کرنے مین خالد بن الولید کے لشکر کے شریک ہو اسیطرح اعراب مین سے جو قوم آئی او [illegible]
آئے کیونکہ بنو حنیفہ کی تعداد بہت کثیر تھی اور صحابہ مہاجرین وانصار کی جماعت بہت قلیل تھی پھر لڑائی مین قوم بنو حنیفہ [illegible]
مسیلمہ اور لڑنے مین سخت تھے تو اہل اسلام کی طرف سے بار بار یہی اعراب پیچھے ہٹ جاتے تھے جب کئی بار یہ واقعہ ہوا تو مہاجرین
انصار رضی اللہ عنہم نے خالد رضی اللہ عنہ کو آواز دی کہ ہمکو ان اعراب سے جدا کرو پس مہاجرین وانصار نے اپنا لشکر درست کر [illegible]
مسیلمہ پر حملہ کیا اور سخت لڑائی واقع ہوئی آخر قوم مسیلمہ نے شکست کھائی اور مسیلمہ کذاب بدحواس تھا اور قوم کے [illegible]
بار بار اوس سے پوچھا کہ اب آپ کے پاس اس بارہ مین کیا وحی آئی ہے وہ ہر بار یہی جواب دیتا کہ مجھے تو کچھ وحی نہین آئی [illegible]
بن الطفیل سمجھا کہ یہ سخت جھوٹا ہے اور اوسنے اپنی قوم بنو حنیفہ سے کہا کہ تم اپنے نام کے واسطے لڑو آخر محکم بن الطفیل مارا گیا اور [illegible]
بھاگ کر باغ مین گھسے آخر صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیوار پھاند کر دروازہ توڑا اور سخت قتال واقع ہوا اور مسیلمہ کذاب مارا گیا [illegible]
کثرت گرفتار ہوئے **مترجم** کہتا ہے کہ مسیلمہ کذاب جو نبوت کا دعوی کرتا تھا اسکے پاس کوئی خبیث آتا تھا جب صحابہ رضی
عنہم کا لشکر وہان پہونچا تو اونکے نور کے سامنے اوس خبیث کی مجال نرہی لہذا وہ مبہوت [illegible]
ابن ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ شہید ہوئے بعد شہادت کے اونکی زرہ ایک مسلمان نے لیکر [illegible]
اندر بند کی اور ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو خواب مین دکھلایا کہ مجھ پر اس قدر قرض ہے اور میری [illegible]
وہ نکالا جاوے اور میری زرہ فلان شخص نے اپنی ہانڈی مین چھپائی ہے اوس سے لیکر [illegible]
اس امر کو اپنا خیال تصور کیا کیونکہ مردے کی وصیت معروف نہ تھی پھر دوبارہ یا سہ بارہ [illegible]
رضی اللہ عنہ نے اوس سے سب وصیت بیان کر کے کہا کہ خبردار بدعت گمان کرو کہ وہ [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ فورًا دو شخص جا کر اوسکے چوٹے کی ہانڈیون پر قبضہ کرلین جب [illegible] مین ذراونکے [illegible] برآمد ہوئی اور پہچانی گئی کہ یہ ثابت رضی اللہ عنہ کی زرہ ہے [illegible] مال وصیت ہے وہ ادم بھی برآمد ہوئے اور وصیت پوری کردیگئی علماے نے لکھا کہ یہ واقعہ نے مثل ہی کہ اسکے [illegible] کی وصیت بعد موت کے پوری نہین کی گئی ہی بالجملہ ثابت رضی اللہ عنہ کی بلند آوازی بحسب تقوی تھی اسیطرح بعضے دیگر صحابہ [illegible] بھی بلند آواز تھے اور [illegible] ہی چنانچہ ابن ابی ملیکہ تابعی جلیل نے بیان کیا کہ جب بنی تمیم کے ایلچی آئے تو اونکے معاملہ مین قریب تھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مین سے سب سے بہتر دونون صحابی ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بہت بڑا جھگڑا اوٹھاوین اور معاملہ یہ [illegible] کہ ان دونون مین سے ایک نے کہا کہ یا رسول اللہ اپ اقرع بن حابس مجاشعی کو سردار کردیجیے اور دوسرے نے ایک شخص دیگر کا [illegible] راوی نے کہا کہ مجھے اوسکا نام یاد نہین رہا پس ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تو نے اس بارہ مین فقط میری مخالفت کا قصد کیا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے کچھ بھی مخالفت نہین چاہی بلکہ میرے نزدیک جو بات پسندیدہ تھی [illegible] کی پس دونون مین گفتگو بڑھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین دونون کی آوازین بلند ہوگئین پس اللہ عزوجل نے [illegible] یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم الآیہ۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ اسکے [illegible] رضی اللہ عنہ کی یہ کیفیت تھی کہ انکی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوب نہین سن سکتے تھے یہانتک کہ دوبارہ استفسار کرتے [illegible] اور دوسری اسناد سے امام بخاری نے اسکو عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ بنی تمیم کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے پس ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ان لوگون پر قعقاع بن معبد کو سردار کردیجیے اور عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ نہین بلکہ اقرع بن حابس کو سردار کردیجیے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہاری مراد یہی تھی کہ مجھسے مخالفت کرو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے آپکی مخالفت کا قصد نہین کیا پس دونون کی آواز بلند ہوگئی اور اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی (رواہ البخاری) طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ جب یہ آیت اوتری تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اب مین کبھی آپ سے عرضداشت نہین کرونگا مگر اس طریقہ سے کہ جیسے لوگ خفیہ باتین کرتے ہین (رواہ البزار) اور ایسے ہی عبد الرحمن بن عوف و ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے بھی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی مترجم کہتا ہی کہ حدیث ابن ابی ملیکہ [illegible] صریح دلیل ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے درمیان مین حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو سب سے بہتر سمجھتے تھے اور اون سب چیزون مین اہل سنت والجماعت کی صفائے طینت ظاہر ہی کہ وہ لوگ اللہ تعالے و اوسکے رسول کے [illegible] ہر ایک بات کو صاف صاف روایت [illegible] اور فرقون کی طرح یعنے خوارج و روافض کی طرح جھوٹ نہین بولتے ہین اور چھپاتے نہین ہین اور یہ بات زمانۂ تابعین [illegible] بھی مشہور تھی چنانچہ امام مسلم و دارقطنی نے اسکو بعضے اتباع تابعین سے روایت کیا ہی۔ فاستقم والحمد للہ رب العالمین [illegible] اللہ عزوجل نے اہل ایمان کو منع کردیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آواز بلند نہ کرین اور علماء نے [illegible] کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین آپ کے حضور مین آواز بلند کرنا ممنوع تھا ویسے ہی [illegible] مرقد مبارک کے نزدیک آواز بلند کرنا مکروہ ہی کیونکہ اس حالت مین بھی آپکا احترام بدستور ہی اسیواسطے [illegible] عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا کہ ایک روز آپ نے مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

Marfat.com

بلند آواز سنی اور دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مسجد مقدس مین دو شخص اپنی آواز بلند کر [illegible]
[illegible] تم کہان [illegible] پھر فرمایا کہ یہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی پھر حاجب نے عرض کیا کہ یہ دونون [illegible]
کہ اگر تم لوگ اہل مدینہ مین سے ہوتے تو مین تمکو درون سے سزا دیتا اور یہ حدیث بسند صحیح روایت کی [illegible]
تہدید شدید فرمائی بقولہ تعالے ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون۔ یعنے اسواسطے تمکو ممانعت کی گئی کہ تمہارے اعمال [illegible]
بھی نہ ہو یعنے اگر تم رسول اللہ کے حضور مین آواز بلند کروگے تو ڈرو کہ ایسا نہو کہ وہ غضبناک ہوجاوے پس اللہ تعالے [illegible]
غضب سے اوس شخص پر غضب فرماویگا جسنے اوسکو غضبناک کیا ہی پس اوسکے اعمال مٹاویگا اور اوسکو خبر بھی نہو گی [illegible]
آدمی کے واسطے بہت بڑی تنبیہ ہی کہ ہمیشہ اپنے آداب کو لحاظ رکھے اور اپنے اقوال کو سوچ سمجھ کر زبان سے نکالے کیونکہ [illegible]
ہوتا ہی کہ جس سے انسان لے جانے ہوئے خسارہ مین پڑجاتا ہی چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ آدمی کبھی اللہ تعالے کی پسند کے [illegible]
بول جاتا ہی کہ اوسکے واسطے رضاء الٰہی سے ثواب جنت لکھا جاتا ہی اور آدمی کبھی ایسا کلمہ بول جاتا ہی جسکو اپنے نزدیک کچھ خیال [illegible]
حالانکہ اللہ تعالے اوس سے ناخوش ہوتا ہی یہانتک کہ اس کلمہ کی وجہ سے وہ جہنم مین اسقدر دور گرتا چلا جاتا ہی جسقدر آسمان [illegible]
ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ گر جاتا ہی اور یہ حدیث صحاح مین موجود ہی اور واضح ہو کہ اہل ایمان کے دلون مین اللہ تعالے نے اخلاص [illegible]
اور مغفرت و اجر عظیم اوسکا ثواب ہی پس اونکے قلوب مین معصیت کی خواہش ڈالی جاتی ہی اور وہ خلوص ایمان سے تقوی رکھتے ہین [illegible]
عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ یا امیر المومنین دو شخص ہین ان مین سے ایک شخص کی یہ حالت ہی کہ اوسکے نفس مین ایسی چیز کی [illegible]
ہی جو معصیت ہی مگر وہ اوسپر عمل نہین کرتا اور دوسرے شخص کے دل مین نہ معصیت کی خواہش آوے اور نہ وہ اوسپر عمل کرے تو ان مین [illegible]
کون افضل ہی آپ نے فرمایا کہ وہ شخص افضل ہی جسمین معصیت کی خواہش آوے اور عمل نہ کرے (رواہ احمد بسند صحیح) مترجم کہتا ہی کہ [illegible]
اولیاء عرفان نے یقین کیا ہی اور اسیواسطے اونھون نے ہمیشہ روزہ رکھنے سے منع فرمایا بدلیل اس حدیث کے کہ آنحضرت صلی اللہ [illegible]
صائم الدہر کا حال پوچھا گیا تو فرمایا کہ نہ اوسنے روزہ رکھا اور نہ افطار کیا (السنن) اور بھید یہ ہی کہ جب اوسکا نفس دوام صوم کا عادی [illegible]
تو نفس کے واسطے اوسکی عادت خوشگوار ہوجاتی ہی تو اوسنے اللہ تعالے کے واسطے کچھ مشقت نہ پائی بخلاف افطار و صوم کے اسی [illegible]
حدیث صحیحین وغیرہ مین آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے کے نزدیک سب سے بہتر داؤد علیہ السلام کا روزہ تھا کہ [illegible]
روزہ رکھنے اور دوسرے دن افطار کرتے تھے اور جب جہاد مین کافرون سے مقابل ہوتے تو کبھی نہین بھاگتے تھے علمائے محققین [illegible]
روزہ رکھنے اور دوسرے دن افطار کرنے مین ہمیشہ نفس کو کلفت ہی کیونکہ اوسکی عادت نہین پڑسکتی ہی مترجم کہتا ہی کہ اگر صوم [illegible]
نورانیت کا ظہور شروع ہوجاوے تو پھر نفس پر اوس نورانیت سے سوہان جاری رہیگا اسیواسطے علمائے محققین [illegible]
و بقر عید و ایام تشریق افطار کرے تو صائم الدہر نہین رہیگا گویا نکتہ یہی ہی کہ ابتدا مین عوام کو بغیر اپنے مرتبہ تک پہونچے [illegible]
عادت سے منع کیا گیا بلکہ مہینہ مین تین دن روزہ رکھ لینا حدیث صحیح مین صوم الدہر کا ثواب ہی واللہ تعالے اعلم [illegible]
کہ کمال ایمان مین بندے کا نفس اپنی خواہشات سے خالی ہوجاتا ہی اور آیات قدسی سکا شارات سے فہم [illegible]
قرب النوافل مین بارہا گذر چکا کہ اللہ تعالے ہی اپنے بندے کے قوی مین متصرف ہوتا ہی اور حدیث سے یہ [illegible]
کی حالت مین ہر فعل محبت و غضب وغیرہ اللہ تعالے ہی کے واسطے ہوتا ہی اور اللہ تعالے اپنے محبوب [illegible]

[illegible] مشائخ کے حضور مین ایسے امور سے احتراز واجب ہی جوانکو ناگوار ہون کیونکہ نفوس [illegible] ہوکر شاید [illegible] ہون کہ اصلی درجات آخرت سے گرجاوے جیسے نفوس دنیاوی مین کہا گیا کہ سلطان [illegible] کبھی سلام سے رنجیدہ ہوجاتے ہین اور کبھی دشنام پر خلعت دیتے ہین تو سلطان سے دنیاوی نیکی بدی کا خوف ہی [illegible] سلاطین آخرت سے اعمال خیر مٹ جانے وغیرہ کا خطر عظیم چاہیے ہی اور واضح ہو کہ اکابر بھی امتحان مین ڈالے جاتے ہین کہ عوام کی بیہودگی سے رنجیدہ ہون ولیکن بیہودگی کے مراتب ہین بعض تو نرے ادبی از قسم جہالت ہی تو وہ اکثر عفو کے واسطے لائق ہی [illegible] عزت ہی جیسے اکابر کے احترام مین قصور کرنا جیسے کچھ احمق لوگ قصد کرتے ہین کہ اولیاء و مشائخ کی نسبت لوگو [illegible] جہال سے کم دور کرین کہ وہ لوگ بھی آدمی ہین اور ہم بھی آدمی ہین اور اسی قسم کی بیہودہ گوئی سے عوام کو فتنہ مین ڈالتے ہین اور [illegible] شرارت ہی فافہم واللہ تعالے ہو الموفق

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا

جو لوگ پکارتے ہین تجکو دیوار کے باہر سے وہ اکثر عقل نہین رکھتے اور اگر وہ صبر کرتے

حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

جب تک تو نکلتا اونکی طرف تو اونکو بہتر تھا اور اللہ بخشتا ہی مہربان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات مین سے ہر ایک کے واسطے مسکن علیحدہ تھا اور وہ حجرہ کہلاتا تھا اور اوسکے آگے بطور کھپریل کے اوسارا ہوتا تھا اور یہ گھر اگرچہ ان ازواج کی جانب نسبت کیے گئے اور انکے گھر کہلائے مانند قولہ تعالے وقرن فی بیوتکن چنانچہ شروع پارۂ بائیس مین اسکا بیان گذر چکا ہی لیکن ان گھرون کا حکم وہی تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان نبوت کے لائق جمیع اشیا کا حکم ہی یعنے جسطرح حدیث مین آیا ہی کہ ہم گروہ انبیا ہین نہ ہم کسیکے وارث ہوتے ہین اور نہ ہمارا کوئی وارث ہوتا ہی اور جو ہمنے چھوڑا وہ صدقہ ہی یہ حدیث صحاح مین باسانید صحیحہ مشہور ہی اور شیعون کی کتاب کافی وکلینی مین بھی موجود ہی ولیکن وہ لوگ اپنی عادت کے موافق آیات واحادیث کو چھوڑ کر بیجا خیالات کے پابند ہو جاتے ہین بالجملہ اس حدیث کے معنے یہ ہین کہ اللہ تعالے نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے تعلق سے بالکل پاک رکھا تاکہ کافرون مین سے کسیکو یہ بھی گنجایش نرہے کہ اوسکو رسول کی نسبت یہ شبہہ تھا کہ دنیاوی مال ومتاع مین ملکیت حاصل کرنے کے واسطے اپنی اتباع چاہتے تھے بلکہ انبیا علیہم السلام کے لیے دنیا مین فقط چند روزہ حیات تک دنیاوی چیزون سے نفع اوٹھانا جائز رکھا گیا تھا اور دنیاوالون کی طرح کوئی چیز اونکی ملک نہین کیگئی تو میراث بھی غیر ممکن ہی اسواسطے کہ بغیر ملک کے وارث یا مورث ہونا محال ہی اسیواسطے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ [illegible] وسلم کے ازواج مطہرات کے حجرات اونکے وارثون مین تقسیم نہین ہوے کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیوت مبارک [illegible] اون صدقات مین سے کسی دنیا دار نے اوسکو متبرک سمجھکر مسلمانون کے بیت المال سے خرید کیا تو وہ اوسکی ملک [illegible] زمانہ مین لوگون نے تبرکات سمجھکر یہی کیا حتی کہ چند روز کے بعد ان حجرات کا نشان نرہا اگرچہ بعضے بندگان حق [illegible] ازواج واہلبیت کے گھر اوسیطرح قائم رکھے جاتے تاکہ لوگون کو معلوم ہوتا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وازواج [illegible] اہلبیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین نے کس طرح اس دنیاے ناپائدار مین زندگی بسر فرمائی ہی الغرض یہ حجرات فقط

Marfat.com

سینہ پانی و دھوپ و سردی سے بچاؤ کے لیے قد آدم کے قریب بلندی مین اور
تھین حتی کہ اگر کوئی شخص انکی پشت پر کھڑا ہو کر آواز دے تو وہ فوراً حجرے کے اندر پہونچتی تھی چنانچہ
رضی اللہ تعالے سے روایت ہی کہ بنی تمیم کے کچھ گنوار لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور
حجرات مین سے ایک حجرہ مین قیلولہ فرماتے تھے تو اون گنوارون نے حجرے کے پیچھے کھڑے ہو کر پکارنا شروع
پاس آؤ اور ہماری مدح سے آدمی کی زینت ہی اور ہماری مذمت سے آدمی کی مذمت ہی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نکلے کہ یہ شان فقط اللہ عزوجل کی ہی کہ اوسیکی مدح سے زینت ہی اور اوسیکی مذمت سے مذمت ہی پھر اون لوگون نے
تمیم کے لوگ ہین ہم اپنا ایک شاعر لائے ہین اور ایک خطیب لائے ہین تاکہ شعر مین اور خطبہ مین مفاخرت کریں
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین شاعری کے ساتھ نہین بھیجا گیا اور نہ مفاخرت کرنے کے واسطے مامور ہون ولیکن جو کچھ تمہارا
ہو وہ پیش کرو پس اون مین سے ایک جوان کھڑا ہوا اور بڑے زور شور سے اپنی قوم کا خطبہ بیان کیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمایا کہ اسکا جواب دے پس ثابت رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اوسکا جواب باصواب
حتی کہ اون لوگون کی ہمت ٹوٹ گئی پھر اون مین سے ایک شاعر کھڑا ہوا اور اوسنے چند اشعار بیان کیے پس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمایا کہ اسکا جواب دے پس اونھون نے کھڑے ہو کر اشعار مین جواب بلیغ
دیا پھر بنو تمیم کا سردار اقرع بن حابس کھڑا ہوا اور اوسنے عام طور پر بیان کیا کہ بیشک محمد ہمارے مولا ہین کہ اونکا خطیب
تو ہمارے خطیب سے اچھا بیان کیا اور اونکا شاعر کھڑا ہوا تو اوسنے بہتر قول کہا یہ کہکر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہو کر
لگا کہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد انک محمد رسول اللہ۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو اس سے پہلے یہ کلمہ کہتا
تیرا کچھ نقصان نہوتا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو عطیہ و لباس دیا اور لوگون مین نے تمیزی سے آوازین بلند ہوئین پس
عزوجل نے شروع سورہ سے یہان تک آیات نازل فرمائین (س) اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ
اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ۔ جو لوگ تجکو حجرات کے پیچھے سے پکارتے ہین یہ سب بے عقل ہین ف اگر کہا جائے
کہ سب کو بے عقل کیون فرمایا بالکل اکثر کو بے عقل فرمایا ہی خطیب نے لکھا کہ یہ محاورہ عرب مین معروف ہی کہ ایسے موقع پر
اکثر کہتے ہین اور اوسمین لطیف نکتہ یہ ہی کہ اہل عرب ہمیشہ سے جھوٹ بات کو زبان سے نکالنے مین عار و عیب سمجھتے تھے
جہان کل کی نسبت گمان ہوتا تھا تو بھی احتیاط کرکے اکثر کا لفظ کہتے تھے کیونکہ جو بات کل کی نسبت صادق ہو وہ بالیقین
اکثر کی نسبت بالیقین ثابت ہوگی اور کہنے والا کسیطرح جھوٹا نہین ہوسکتا ہی پس یہ بول چال جسمین ایسی صداقت تھی
شائع ہوگئی اور اس لطیف محاورہ پر جو اللہ تعالے نے اپنی تقدیر ازلی سے عرب کو الہام فرمایا تھا اوسکے موافق قرآن
فرمایا تو معنے یہی ہوے کہ یہ سب گنوار لوگ ناسمجھ ہین کہ اللہ تعالے کے رسول کو جو تمام اولین و آخرین سے افضل ہین
اجلال کا رتبہ نہ سمجھے اور حجرات کے پیچھے سے کھڑے ہو کر پکارنے لگے اور حجرات سے کنایہ ہی کہ مقام خلوت مین
اور گنوارون کی اس حرکت سے اونکی ناسمجھی خود ظاہر ہی پس کلام بلیغ خود ہی دلیل ہی وَلَوْ اَنَّھُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ
اِلَیْھِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ۔ اور اگر وہ لوگ صبر کرتے یہانتک کہ تو خود اونکی جانب نکلتا تو یہ اونکے واسطے

Marfat.com

[illegible] ہوتے تشریف لانے کے منتظر رہتے تو یہ امر اونکے دین و دنیا مین بہتر ہوتا پس
[illegible] قبولیت بارگاہ حق عزوجل ہی اوسکی قدر عظیم ہی اور دنیا کی بہتری اونکی عقل و خوبی
[illegible] آئے تھے کہ آپکا لشکر انکے کچھ لوگ قید کر لایا تھا تو یہ لوگ چاہتے تھے کہ فدیہ لیکر انکو چھوڑ دیتے
[illegible] لانے پر اشارہ کیا کہ اگر تو پہلے سے ایمان لایا ہوتا تو تیرا کیا نقصان تھا خطیب نے لکھا کہ جب
[illegible] اللہ عزوجل نے اوسپر ایک شفقت والی یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفیق و رحیم تھے تو آپ ونکو
[illegible] کو منظور ہوا پس جبرئیل علیہ السلام نے آکر عرض کیا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہی کہ ان لوگوں کے درمیان
[illegible] ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا کہ تم شبرمہ بن عمرو کے فیصلے پر راضی ہو جو تمہارا ساتھی ہی انھوں نے
[illegible] ہین ولیکن شبرمہ نے عرض کیا کہ اعور بن بسامہ میرا چچا انہین موجود ہی تو اوسکے ہوتے ہوئے مین کچھ نہین کہہ سکتا
[illegible] کو مقرر کیا تو اوسنے کہا کہ آپ نصف قیدیوں کو آزاد فرما دیجیے اور نصف کا فدیہ لے لیجیے (س) اوس قصے کے
[illegible] روایات ایسی موجود ہین جنکی شہادت سے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ قصہ یوں ہی واقع ہوا تھا چنانچہ اقرع بن حابس نے خود روایت
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا مین تشریف رکھتے تھے تو ایک مرتبہ مین آیا اور مین اوسوقت تک حالت جہالت مین تھا یعنے مسلمان
[illegible] تھا تو مین اپنی بے تمیزی سے حجرے کے باہر سے چلایا کہ ای محمد نکلکر ہمارے پاس آؤ مگر آپ نے کچھ جواب نہین دیا تو پھر مین چلایا کہ
[illegible] مجھے پہچانتے ہین کہ مین کون شخص ہون مین وہ شخص ہوں کہ جسکی تعریف کردوں اوسکے واسطے زینت ہو جاوے اور جسکی برائی بیان
[illegible] اوسکی مذمت ہو جاوے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شان فقط اللہ عزوجل کی ہی پھر اللہ تعالے نے یہ آیت نازل
فرمائی ان الذین ینادونک من وراء الحجرات الآیہ (رواہ احمد بسند صحیح وابن جریر والبغوی والطبرانی وابن مردویہ) سیوطی نے بھی کہا کہ
اسکی [illegible] اللہ عزوجل نے ان لوگوں کی نادانی پر عفو فرمایا جبکہ یہ لوگ ایمان لائے چنانچہ فرمایا واللہ غفور رحیم
[illegible] اللہ تعالے بڑا بخشنے والا اور بے انتہا رحمت والا ہی ف یعنے اگرچہ ان لوگوں نے اوسکے رسول معظم مکرم
[illegible] المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین اپنی جہالت سے بے ادبی کی لیکن جب بارگاہ عزت جل جلالہ مین توبہ و انابت سے
[illegible] اوسکی رحمت ایسی بے انتہا ہی کہ کسی قیاس و وسعت کو وہان مجال نہین ہی پس اوسنے عفو فرما کر بخشش دی
[illegible] نے بیان فرمایا کہ اقرع بن حابس سے سوائے اس حدیث کے مجھے کوئی حدیث نہین معلوم ہوئی اور براء بن عازب
[illegible] کی تفسیر مین بیان کیا کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ ای محمد میرا تعریف کرنا زینت ہی اور میرا عیب لگانا مذمت ہی پس
[illegible] نے فرمایا کہ یہ فقط اللہ عزوجل کی شان ہی (رواہ الترمذی وقال حدیث حسن) علامہ نسفی نے مدارک
[illegible] ان آیات کا نزول ہوا ہی اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی کی تعظیم و تکریم از جانب
[illegible] علی کے ساتھ ظاہر ہی اور جو شخص بلاغت عربیہ سے واقف ہی اوسکو اس شان کی عظمت
[illegible] اگر صرف دلکو جانتا ہو تو مدارج تعظیم کے وجوہ واضح ہوں از انجملہ یہ کہ جن لوگوں نے اسطرح
[illegible] کہتا ہی کہ لطف کلام یہ ہی کہ پاک عزوجل نے جو سب مخلوقات کا مالک ہی اپنے ان جاہل
[illegible] اپنے حبیب رسول کو خطاب فرمایا کہ تیری شان مین اسطرح بے ادبی کرنے والے یہ لوگ اگرچہ

بے ادب ہین لیکن یہ جاہل احمق ہین یعنے تو انکو عفو فرماوے تاکہ بیزار ہے عز وجل [illegible]
سمجھنا چاہیے پھر شیخ علامہ رحمہ نے لکھا کہ از انجملہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوابگاہ [illegible]
اور از انجملہ یہ ہے کہ الحجرات بالف لام فرمایا اور آپ کے نام کی جانب اضافت نہین کی [illegible]
غور نظر سے تامل کرے تو اپنی لطافت کے ساتھ ادراک کرسکتا ہے کہ اپنے حبیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
پہونچایا ہے چنانچہ ابتدا مین اہل ایمان کو اعلام فرمایا کہ جمیع امور چار قسم شریعت ہین اونکے واسطے [illegible]
دیکھا کرین اور کبھی پیشقدمی نہ کرین اور اگر کچھ عرض کرنے کی گنجایش ہو مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
اوسکی جناب مین شفاعت کرنیکا موقع ہو تو خبردار کبھی مت پکارو بلکہ اگر اوسکے حضور مین حاضر ہو تو بھی [illegible]
پھر جو لوگ نرم آواز سے جناب رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام مین عرضداشت کیا کرتے تھے اونکو مرتبہ تقوی [illegible]
تعریف فرمائی اسکے بعد اون لوگون کی مذمت شدید اور سفاہت جہالت اور جرأۃ جسارت کی مذمت فرمائی [illegible]
سے حجرات کے باہر سے پکارا تھا پھر اوسکے بعد باستر غفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی مغفرت فرمائی اگرچہ [illegible]
آئے تھے مترجم کہتا ہے کہ ان آیات کی تفسیر روایات سے واقف ہونے کے بعد جو شخص غور کرے وہ واقف [illegible]
آیات سے پہلے کیا معاملہ واقع ہوا تھا کیونکہ یہانتک چارون آیات کا نزول ایکبار ہوا ہے اور ایک ہی معاملہ واقع [illegible]
یہ ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض خانوادہ قبیلۂ تمیم کی جانب لشکر بھیجا اور مجاہدین رضی اللہ عنہم [illegible]
کے کچھ لوگ گرفتار کیئے اور باقی بھاگ گئے جب قبیلۂ بنی تمیم کے سردار کو خبر ہوئی تو وہ آدمیون کو جمع کرکے مشورہ [illegible]
کیاجاوے یا فرمانبرداری کی جاوے اور بنی تمیم بہت بڑا قبیلہ تھا ولیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ [illegible]
ایکماہ کی راہ تک آپکا رعب تمام اہل کفر کے دلون پر چھایا ہوا تھا بنو تمیم کو بھی قتال کی ہمت نہ ہوئی [illegible]
کہ ہمارے برادران قریش آخر مغلوب ہو کر مطیع اسلام ہوگئے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قرابتی ہین اگر وہ پیغمبر ہین تو جو کچھ کہتے ہین وہ دنیا و دین سب مین صحیح ہوگا اگر بادشاہ ہین [illegible]
مین رہینگے پس چاہا انکی اطاعت کرلین اور اونسے قتال نکرین مین نے جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر [illegible]
تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی ان الذین ینادونک من وراء الحجرات الآیۃ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
تعالے نے تیرے قول کی تصدیق نازل فرمائی ہے رسیوطی رحمہ نے کہا کہ اس روایت کی اسناد اچھی [illegible]
جو اپنے دیہات سے مدینہ مین اس غرض سے آئے تھے کہ اپنے قیدیون کا فدیہ دیکر چھڑا دین [illegible]
تھے تاکہ اپنا فخر ظاہر کرین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہونے سے پہلے کسی مجلس مین [illegible]
زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے سنا تھا بہرحال یہ لوگ دوپہر کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے [illegible]
کے حجرہ مین قیلولہ فرماتے تھے آئے اور پشت حجرہ سے آوازین دینے لگے کہ اے محمد [illegible]
اور چشم پوشی فرمائی تو بھی چلانے لگے کہ ہماری تعریف سے تعریف اور ہماری [illegible]
مین ہمارا اسقدر اعتبار ہے اور ہماری بات کو لوگ اسقدر مانتے ہین گویا اگر ہم [illegible]

Marfat.com

...عنہم آپکی خدمت مین حاضر ہون کیونکہ ایسے گنوارون کو تنہا آپ کی خدمت مین
...اقرع بن حابس تھا اپنے قیدیون کے بارہ مین گفتگو کی پھر اپنے خطیب و شاعر کو افتخار ظاہر
...رسول روایت مین مذکور ہوا پھر اقرع بن حابس نے یہ حال دیکھکر پہچانا کہ یہ بادشاہ نہین بلکہ رسول
...پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین غل ہونے لگا مترجم کہتا ہی کہ صحاح مین روایت ہی
...عنہم اسقدر ادب سے سر جھکا کے خاموش ہوتے تھے گویا سب کے سرون پر چڑیان ہین (صحیح) اور اسوقت
...سے ہوا اور اسی موقع پر اتفاق سے جب سردار کے مسلمان ہونے سے اکثر بنی تمیم اسلام لائے
...نے پیشقدمی کر کے عرض کیا کہ آپ اقرع کو اپنا سردار کر دیجیے اور حضرت عمر رضہ نے دوسرے شخص کی نسبت
...کہا ان دونون نے بوجہ شور و غل کے بلند آواز سے باتین کین اور ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ نے انکے خطبہ پڑھنے والے
...کے لیے زور و شور سے خطبہ پڑھا پھر اللہ تعالے نے اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تکریم و ادب کے لیے یہ آیات
...یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم سے شروع کیا کیونکہ جسقدر مرتبہ زیادہ ہی اوسیقدر ادب زیادہ ہونا چاہیے پھر انہین سے بھی اول
...ثابت بن قیس رضی اللہ عنہم کو خطاب فرمایا کہ یا ایہا الذین آمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ و رسولہ الآیہ۔ اور اس مین
...ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے قول مین فیصلہ بھی فرما دیا کہ نہ تم کچھ کہو اور نہ کوئی کچھ کہے بلکہ پہلے منتظر رہو کہ رسول اللہ صلی اللہ
...علیہ وسلم اس بارہ مین کیا فرماتے ہین پھر ادب سکھایا کہ بعد اسکے اگر کچھ کہو تو جناب رسالت کے حضور مین نرم آواز سے جانب ہیبت
...رسالت کی رعایت رکھو اور صلح حدیبیہ کے قصے مین جو اس واقعہ سے پہلے واقع ہوا ہی صریح منصوص ہی کہ یہ سب صحابہ رضی اللہ
عنہم جناب رسالت کی تعظیم و تبجیل وغیرہ مین حد سے زیادہ لحاظ رکھتے تھے لیکن عرب قدیم کی رسم مین آواز بلند کرنا عادت تھی
...اوسکو کچھ زیادہ خلاف ادب نجانتے تھے پس کلمۃ التقوی کے فیض سے ادب آلہی سنتے ہی سر تسلیم جھکایا اور اللہ تعالے نے
...کو بھی جاتے ہی نازل فرمایا اور یہ معجزہ ہی کہ پہلے ہی سے بیان کر دیا کہ یہ لوگ اسطرح مستقیم ہونگے پھر بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کے
...کے نومسلم لوگونکا حال بیان کیا اور آخر انکو مغفرت و رحمت سے سرفراز فرمایا و الحمد للہ رب العالمین و ہو العلیم الحکیم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ

ایمان والو اگر آوے تم پاس ایک گنہگار خبر لیکر تو تحقیق کرو کہین جا نہ پڑو کسی قوم پر نادانی سے

فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ ۝ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ یُطِیْعُكُمْ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ

پھر کل کو ... پچتانے لگو اور جان لو کہ تم مین رسول ہی اللہ کا اگر تمھاری بات مانا کرے بہت

الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ وَ زَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَ

... مشکل مین پڑے پر اللہ نے محبت ڈال دی تمھارے دل مین ایمان کی اور اچھا دکھایا اوسکو تمھارے دلون مین اور برا لگا دیا تمکو کفر اور

الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْیَانَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ نِعْمَةً وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝

... وہ لوگ جو ہین ایک چال پر اللہ کے فضل سے اور احسان سے اور اللہ سب جانتا ہی حکمت والا

... ایمان والون کو حکم فرمایا کہ جو فاسق جو خبر لاوے اوسکو احتیاط کے ساتھ قبول کرین اور احتیاط یہ ہی کہ تفتیش

Marfat.com

کرکے اوسکا صدق وکذب دریافت کرین تاکہ ایسا نہو کہ فاسق کے بیان پر جو شخص ہمالا [illegible]
کسی قوم پر ایسی مصیبت پیش آوے جسکا تدارک ممکن نہو اگر کہا جاوے کہ رسول اللہ صلی [illegible]
معلوم کرسکتے تھے علاوہ اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر معصوم تھے تو غیر ممکن تھا کہ آپ [illegible]
ہے تو کہ ہان یہ سچ ہی لیکن یہ بات صرف اوسیوقت تک رہتی جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا [illegible]
آنا غیر ممکن تھا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور آپکی امت کو حق سبحانہ تعالے نے تا قیامت [illegible]
ہی لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں یہ حکم شریعت نازل فرمایا بقولہ تعالے۔ یَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن [illegible]
فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا۔ ای ایمان لانے والو اگر فاسق تمھارے پاس خبر لاوے تو اوسکو صاف معلوم کر [illegible]
تبین مین نسبت بیان کے بھی مبالغہ ہی اور بیان بمعنے ظاہر ہونا و کھل جانا پس تبین خوب ظاہر ہونا اور خوب ظاہر جان لینا [illegible]
ہی یعنے کوئی فاسق ہوا اور نبأ بھی نکرہ ہی یعنے کوئی خبر ہو خواہ وہ امر دنیا سے متعلق ہو یا امر دین سے متعلق ہو واسطے کہ اہل [illegible]
کوئی امر دنیاوی ایسا نہین ہی جسکا انجام دین کی جانب راجح نہو کیونکہ دنیا سے وہ لوگ آخرت ہی کی کمائی چاہتے [illegible]
مین بغیر تفتیش کے فاسق کی بات مان لی جاوے تو اوسکا انجام یہ ہی کہ دین مین خرابی پیدا ہو لہذا ہر فاسق کی عام خبر سے احتراز کا حکم [illegible]
کہ ای اہل ایمان اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کسی قسم کی خبر لاوے تو اوسکو تفتیش کرکے خوب صاف کرلو کیونکہ اوسکے قبول کرنے [illegible]
تمھارے دین و دنیا کا ضرر ہی بلکہ وہ تمھارے درمیان اس حیلہ سے فساد ڈالیگا۔ أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ
فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ۔ ایسا نہو کہ تم کسی قوم کو بغیر جانے مصیبت پہونچاؤ تو آخر اپنے کیے پر [illegible]
ہوجاؤ ف مثلاً فاسق نے اپنے فسق کی وجہ سے اہل ایمان کے درمیان فساد ڈالنا چاہا پس وہ ایک مسلمان قوم کی طرف [illegible]
کو اور اوسکی جماعت کو جھوٹی خبر پہونچائی اور اونھون نے بغیر تحقیق کے اوس قوم پر چڑھائی کی اور فاسق نے اوس قوم کو خبر پہونچائی [illegible]
و اوسکی جماعت کے لوگ یعنے سلطان وغیرہ چاہتے ہین کہ تم لوگون کو گرفتار کرکے تمھارا مال لے لین اور اون لوگون نے بھی اوسکی بات [illegible]
اعتبار کرلیا اور لڑنے پر آمادہ ہوے اور آپسمین کہا کہ حدیث سے یہ بات ثابت ہی کہ مومن اپنے نفس کو ذلیل نہین کرتا ہی تو ہم [illegible]
طرف تین کیون ہم لوگ ناحق اپنے نفس کو ذلیل کرین جبکہ ہمارا کچھ قصور نہین ہی رہا یہ خیال کہ جماعت کے مقابلے مین ہم لوگ [illegible]
تو ہمکو اسکا خوف نہ کرنا چاہیے کہ اچھے طریقے سے مرنا بہتر ہی اور دنیا سے عاقبت بہتر ہی اور حدیث سے ثابت ہی کہ جو کوئی اپنے [illegible]
پیچھے مارا گیا وہ شہید ہی تو ہم کبھی کشہادت کے واسطے طیار ہین آخر فاسق کی جھوٹی چنگاری سے ایک قوم کو مصیبت [illegible]
و جماعت نے بھی نادانی سے اونکو شہید کیا پھر جب حقیقت حال کھلا تو اپنے بھائیون کے قتل پر غمناک و نادم ہوے [illegible]
پیش آیا کہ فاسق کی خبر کو بغیر تفتیش کے مان لیا گیا تھا اسیواسطے اللہ تعالے نے اس بارہ مین قرآن مجید نازل [illegible]
علیہ وسلم کی حیات مبارک مین بطور مثال کے ایک واقعہ بھی جاری فرمایا تاکہ لوگون کو معلوم ہو کہ فاسق [illegible]
بہ بیر رکھنا واجب ہی اور بد احتیاطی کرنے مین کہانتک بھائیون و عزیزون کے جان و مال کا خطرہ [illegible]
سے مفسرین نے بیان فرمایا ہی کہ اس آیت کا سبب نزول یہ ہوا کہ عقبہ بن ابی معیط ایک شخص کا [illegible]
مکہ فتح ہوا اور قریش کے قبائل سب مسلمان ہوے تو بعضے انہین سے صدق نیت سے مسلمان ہوے [illegible]

[illegible] حالت رہی حتی کہ بعضے اسی حالت پر مر بھی گئے اسیواسطے حضرت عمر رضی اللہ عنہ زمانہ خلافت
[illegible] ان لوگون پر اعتماد نہین کرتے تھے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اگر مشورہ مین قریش کے سردارون کو بلاتا
[illegible] رضی اللہ عنہ انکار کرتے لیکن جب نور اسلام چمکا اور شام و روم وغیرہ فتح ہونے لگے تب یہ لوگ سچے ایمان والے ہوگئے
[illegible] جہاد کرکے شہید ہوے سوائے بعض ایسے کمبخت آدمی کے کہ اوس کی قسمت ہی خراب تھی شیخ رحمہ نے لکھا کہ عقبہ بن ابی معیط
کے بیٹے کو جسکا نام ولید بن عقبہ تھا ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو المصطلق کی زکوٰۃ لانے کے واسطے بھیجا تھا اور یہ وہان
[illegible] سے واپس ہوکر ایک جھوٹی خبر سنائی اور اللہ تعالے نے وحی روک لی تاکہ مسلمانون کو معلوم ہوجاوے کہ فاسق کی بات سن لینے مین کسقدر
نقصان ہوتا ہے اسکے بعد یہ آیات نازل فرمائین اور قصہ یہ ہوا جو امام احمد نے سند صحیح کے ساتھ حارث بن ضرار الخزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا کہ حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا تو آپ نے مجکو اسلام کی دعوت فرمائی پس مین
اسلام لایا اور مین نے توحید کا اقرار کیا اور آپ نے مجکو زکوٰۃ کی ہدایت کی تو مین نے زکوٰۃ کا بھی اقرار کیا بلکہ مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین
چاہتا ہون کہ اپنی قوم کے پاس لوٹ جاؤن اور اونکو اسلام کی دعوت کرون اور ادائے زکوٰۃ کی راہ بتلاؤن تاکہ جو لوگ میری بات مانین اونکی
زکوٰۃ جمع کرون اور یارسول اللہ آپ ایک ایلچی میرے پاس فلان وقت معین پر بھیجدینگے جسکی صفت ایسی ایسی ہو یعنے وہ سچا امانت دار ہو
فاسق فاجر نہو تاکہ جو کچھ مین نے مال زکوٰۃ جمع کیا ہو وہ مجھسے لیکر آپکی خدمت مین پورا پورا بغیر خیانت کے پہونچاوے پس آپ نے اجازت دی
پھر جب حارث نے جاکر قبول کرنے والون کی زکوٰۃ جمع کی اور وہ وقت مقرر اور روز میعاد آیا جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلچی بھیجنے کا
وعدہ فرمایا تھا تو حارث کو بہت انتظار رہا مگر کوئی ایلچی نہ آیا تب حارث رضی اللہ عنہ کو یہ گمان ہوا کہ شاید مجھپر اور میری قوم پر اللہ تعالے
کی طرف سے اور اسکے رسول اللہ کو کچھ ناخوشی پیدا ہوئی ہی اور اس اضطراب مین حارث رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کے سردارون کو بلایا اور
اونسے یہ حال بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے ایک وقت مقرر فرمایا تھا کہ اوسوقت زکوٰۃ وصول کرنے کے واسطے
ایک ایلچی بھیجینگے اور مین یقین جانتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خلاف وعدہ ہونا ممکن نہین ہی پس میرے دل مین
یہی خیال پیدا ہوتا ہی کہ کسی ناخوشی کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلچی کا بھیجنا موقوف فرمایا ہی پس تم لوگ میرے ساتھ
چلو تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہون اور یہان یہ معاملہ گذرا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولید بن عقبہ کو حارث
رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تھا تاکہ حارث رضی اللہ عنہ کے پاس جسقدر مال زکوٰۃ جمع ہوا ہو وہ وصول کر لاوے اور ولید جب یہان سے
روانہ ہوکر کچھ دور پہونچا تو راستہ مین اوسکو خوف پیدا ہوا (شاید یہ خوف تھا کہ قوم بنو المصطلق کا [illegible] معلوم نہین ہوا ہی اور حارث
رضی اللہ عنہ کا زندہ ہونا بھی معلوم نہین شاید قوم نے حارث رضی اللہ عنہ کو مار ڈالا ہو اور ولید کو بھی مار ڈالین) پس ولید خوفناک ہوکر
لوٹ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ یارسول اللہ حارث نے مجھے زکوٰۃ نہین دی بلکہ میرے مار ڈالنے کا
قصد کیا (مترجم کہتا ہے کہ اس سے پہلے بنو عامر وغیرہ نے ایسے ہی فریب سے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو لیجا کر شہید کر ڈالا تھا) ولید سے
یہ خبر سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوئے اور ایک صحابی کی سرداری مین مجاہدین کا چھوٹا لشکر روانہ کیا پس یہ لشکر نکلکر
[illegible] کی جانب روانہ ہوا اور اودھر سے حارث رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیون کے آتا تھا اور مدینہ سے تھوڑی دور
[illegible] کے ساتھیون سے ملاقات ہوئی تو لشکر والون نے کہا کہ حارث یہ آتا ہی پس لشکر نے اوسکو گھیر لیا تو حارث نے

Marfat.com

پوچھا کہ آپ لوگ کس شخص کی جانب بھیجے گئے ہین اونھون نے فرمایا کہ ہم لوگ حارث
کہا کہ یہ کیون تو اونھون نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولید بن عقبہ کو تمہارے پاس
اوسکو زکوۃ نہ دی بلکہ اوسکے مار ڈالنے کا قصد کیا حارث رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم اوس پاک
حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ ولید میرے پاس نہین آیا اور نہ مین نے اوسکی صورت دیکھی پس
حارث رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے زکوۃ
حارث نے عرض کیا کہ ہرگز نہین قسم اوس پاک عزوجل کی جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ نہ وہ میرے پاس آیا
دیکھی اور مین تو جبھی روانہ ہوا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایلچی میرے پاس نہ پہونچا تب مجھے خوف ہوا کہ
کی طرف سے کسی وجہ سے مجھپر غصہ ہے (ولید کا دروغ وفسق آخر ظاہر ہو گیا اور اوسنے اپنی جان کے خوف سے
حجرات کی یہ آیات نازل ہوئین یاایہا الذین آمنوا تا قولہ حکیم (ورواہ ابن ابی حاتم والطبرانی) اور ابن جریر رحمہ اللہ تعالیٰ
زائد ہے چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی المصطلق کی زکوۃ وصول
ایک شخص کو بھیجا تھا جب یہ شخص قوم بنی مصطلق کے دیہات کے قریب پہونچا اور اون لوگون نے سنا تو شان رسول
وسلم کی تعظیم کے لیے آپ کے ایلچی کا استقبال کیا اور تعظیم کے ساتھ اوسکو اپنے درمیان مین شان تزک سے لے چلے
شیطان نے یہ وسوسہ ڈالا کہ یہ لوگ مجھکو دھوکے سے قتل کرنا چاہتے ہین جب اوسکے دل مین یہ وسوسہ جم گیا تو ہنوز بنی مصطلق
بھی پہونچنے نہ پائے تھے کہ یہ شخص اپنے گمان مین اونکو غافل کر کے بھاگ آیا اور مدینہ پہونچکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ
نے مجھکو زکوۃ دینے سے انکار کیا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم غصہ ہوے اور ادھر بنی مصطلق کو
خبر پہونچی کہ آپ کا ایلچی راستہ ہی مین سے لوٹ گیا پس وہ روانہ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے
ظہر کی نماز سے فارغ ہوے تو یہ لوگ صف بستہ ہو کر کھڑے ہوے اور عرض کرنے لگے کہ ہم لوگ اللہ تعالیٰ و اوسکے رسول کے غضب
مانگتے ہین آپ نے ہماری طرف ایک شخص کو مال زکوۃ لینے کے واسطے بھیجا تھا جب ہمکو خبر پہونچی تو ہماری قوم
اور ہم منتظر تھے کہ عنقریب اوسکے دیدار سے ہماری آنکھین روشن ہونگی کہ ناگاہ ہمکو یہ خبر پہونچی کہ وہ راستہ ہی مین سے لوٹ گیا پس
خوف وغم پیدا ہوا کہ شاید یہ اللہ ورسول کی طرف سے ہمپر غصہ ہوا اور برابر وہ لوگ اسیطرح عرض داشت کرتے رہے یہانتک کہ بلال
عنہ نے نماز عصر کی اذان کہی اور یہ آیت نازل ہوئی یاایہا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبا الآیہ ابن جریر رحمہ اللہ
مانند حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا اور اوسمین ہے کہ جب ولید نے یہ بیان کیا تو آنحضرت صلی اللہ
ہوے اور چاہا کہ اونپر جہاد فرماوین کہ ناگاہ اونکے ایلچی آئے اور اونھون نے بیان کیا کہ ہمکو یہ خبر پہونچی ہے کہ آپکا
مین سے واپس آیا تو ہم لوگون کو خوف ہوا کہ شاید آپ کی طرف سے اوسکو کوئی فرمان پہونچا ہے جسکی وجہ سے
مشورہ مین کوئی بات نہ آئی سوا اسکے کہ شاید آپ ہمپر غصہ ہوے ہون اور ہم لوگ اللہ تعالیٰ و اوسکے
پناہ چاہتے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون
قصد فرمایا تھا پس اللہ عزوجل نے قرآن مجید مین اونکا صدق نازل فرمایا شیخ ابن کثیر

Marfat.com

وہ لوگ صدقہ وصول کرلاوے [illegible] بنی المصطلق کی طرف بھیجا تھا کہ اونکے مال زکوٰۃ
اسلام کو [illegible] واسطے آئے جب اوسنے یہ تعظیم دیکھی تو راہ مین سے لوٹ آیا اور بیان کیا کہ بنی مصطلق نے
رضی اللہ [illegible] کیا ہی اور آپ سے لڑنے کے واسطے لشکر جمع کیے ہین پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید
عنہ [illegible] لشکر پر سردار کرکے بھیجا اور حکم دیا کہ حال تحقیق کرکے کام کیجیو اور جلدی مت کیجیو پھر خالد رضی اللہ
لوگون کو [illegible] کا قصد کیا اور جاسوس روانہ کیے اون جاسوسون نے آکر خالد رضی اللہ عنہ کو آگاہ کیا کہ ہم
وہ لوگ [illegible] اسلام پر ثابت قدم ہین پھر خالد رضی اللہ عنہ نے توقف کیا تو صبح کے وقت اونکی اذان کی آواز سنی اور دیکھا کہ
رضی اللہ عنہ کو [illegible] ہین پھر جب صبح ہوگئی تو خالد رضی اللہ عنہ اونسے ملے اور اونکے درمیان خوبی ایمان کی ایسی باتین دیکھین جو خالد
رسول اللہ [illegible] پس خالد رضی اللہ عنہ نے لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال سے آگاہ کیا قتادہ رحمہ اللہ کہتے تھے کہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح فرمایا کہ جلد بازی کار شیطان ہی اور ثبات کے ساتھ کام کی توفیق از جانب حق عزوجل ہی ابن کثیرؒ نے کہا کہ ابن
ابی لیلیٰ و یزید بن رومان وضحاک ومقاتل وغیرہم جماعت سلف سے اس بارہ مین روایات ہین جنسے یہی ثابت ہوتا ہی کہ اس آیت کے
نزول کا سبب ولید بن عقبہ کا قصہ واقع ہوا اور سب سے بہتر وہ روایت ہی جو سابق مین مسند احمد سے بروایت حارث بن ضرار الخزاعی رض
مذکور ہوئی ہی مترجم کہتا ہی کہ ان روایات مین کچھ اختلاف نہین ہی اور شاید قصہ یون واقع ہوا کہ ولید بن عقبہ نے عمداً فتنہ پھیلانا
نہین چاہا بلکہ اوسکے دل مین شیطان کی طرف سے یہی وسوسہ بیٹھ گیا کہ یہ لوگ مجھے قتل کرنا چاہتے ہین حالانکہ اون نیکبختون نے خلوص
ایمان وجوش اعتقاد سے اسکا استقبال کیا اور چاہا تھا کہ بنظر تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکے ایلچی کو ہاتھون ہاتھ لیجاوین ولیکن ولید
نے یہ جھوٹ کہا کہ اون لوگون نے مجکو زکوٰۃ نہ دی یا لڑائی کا سامان کیا ہی یا مرتد ہوگئے ہین تاکہ اپنے بھاگ آنیکا عذر ثابت کرے ولیکن جھوٹ
بولنا اور تہمت باندھنا فسق وگناہ تھا پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موافق حدیث مسند احمد کے ایک شخص کو سردار کرکے
لشکر بھیجا تو موافق روایت قتادہ ومجاہد کے ظاہر ہوا کہ یہ لشکر بسرداری خالد بن الولید تھا جب لوگ بنی مصطلق کے قریب پہونچے
تو انھون نے دیکھا کہ حارث رضی اللہ عنہ مع اپنے اعیان قوم کے خود اسطرف آتا ہی پس یہ لوگ رات مین خاموش رہے اور اپنے
ایلچی روانہ کیے تاکہ بنی مصطلق کی خبر لاوین ایلچیون نے آکر بیان کیا کہ وہ لوگ دین اسلام پر ثابت ہین اور یہان حارث رضی اللہ عنہ کی
جماعت نے بھی صبح کو اذان دی اور نماز پڑھی پس خالد رضی اللہ عنہ نے ظاہر ہوکر اونکی خوبی طاعت کو دیکھا اور خوش ہوے پھر اونکو ساتھ
لیکر مدینہ آئے اور یہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سب حال بیان کیا اور حارث رضی اللہ عنہ نے [illegible] بعد نماز ظہر کے ادب سے صف بستہ
[illegible] حال عرض کیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائین جو ہمیشہ کے واسطے اہل اسلام اور اونکے سلطان کے لیئے ہدایت
[illegible] ہین کہ اے اہل ایمان جب کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لاوے خواہ وہ کافر فاسق ہو یا مسلمان فاسق ہو اور خواہ
[illegible] ہو یا متعلق دنیا ہو تو تم لوگ اوسکی خبر کو خوب تفتیش سے تحقیق کرلو ایسا نہو کہ جلدی کرکے نادانستگی مین کسی قوم
[illegible] خواہ وہ قوم بھی مسلمان ہو یا تمہاری ذمی رعیت ہو تاکہ آخر تم لوگ ندامت اوٹھاؤ مترجم کہتا ہی کہ آنحضرت
[illegible] کے زمانہ مین اسکی مثال سکھانے کے واسطے یہ واقعہ ظاہر کردیا اور اسیواسطے ولید کے بیان کے وقت فوراً وحی نازل ہوئی
[illegible] اہل اسلام کو ظاہر ہوجاوے کہ فاسق کی بات سن لینے مین کہانتک بدانجام کا خوف ہوتا ہی اور اہل اسلام چونکہ

ارکان دین پر ثابت قدم ہوتے ہین تو فسق و فجور و کفر و بغاوت سے اونکو کمال نفرت ہوتی ہے [illegible]
کرتے بلکہ حکم الٰہی کے موافق باغیون سے قتال کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہین اور ظاہر ہی کہ بعد رسول اللہ [illegible]
ہے تا کہ حال کھلے اور فاسق کا جھوٹ ظاہر ہو تو فتنہ سے بچنے کی یہی صورت ہی کہ فاسق کی بات پر یکایک عمل [illegible]
کرین اور بغیر تحقیق کے ہر ایک مشورہ دینے والے کی بات پر کسی مہم کے لیے آمادہ نہو جاوین لہذا ارشاد فرمایا [illegible]
رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ اور آگاہ رہو کہ تم مین رسول اللہ موجود ہی ف یعنے آگاہ رہو کہ تمہارے درمیان مین [illegible]
تم اوسکی تعظیم و توقیر رکھو اور اوسکے ساتھ ادب کا برتاؤ کرو اور اوسکے ارشاد کے موافق فرمانبردار رہو (ابن کثیر) [illegible]
کہ اس سے تنبیہ مقصود ہی کہ فاسق کی بات مان لینے مین ہولناک واقعہ پیش آنیکا خوف ہوتا ہی چنانچہ اسرائیل [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہی پھر بھی آدمی کو فسق آمادہ کرتا ہی کہ وہ دلیری کرے حالانکہ وحی سے اوسکا راز [illegible]
اور اسمین تم لوگون کی رائے کا اعتبار نہین ہی یعنے فاسق کی خبر پر یہ نہین چاہیے کہ مشورہ سے اپنی رائے لگا کر [illegible]
واقعی حال تحقیق کرو کیونکہ رائے کا یہ موقع نہین ہی کیا نہین دیکھتے ہو کہ رسول اللہ کے موجود ہونے کے وقت یہ رائے قرار پائی کہ
بنی مصطلق پر لشکر کشی کیجاے ولیکن اللہ تعالے نے حقیقت حال سے آگاہ فرمایا۔ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ
الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ ۔ اگر رسول اللہ بہتری امور مین تمہاری راے مانے تو تم لوگ مشقت مین پڑ جاؤ ف پس رائے پر مدار
نہ ہونا چاہیے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ ان پر وحی آتی تھی اور
تمہارے اماموں سے اونکا رتبہ بہت بہتر تھا حالانکہ اللہ تعالے نے اونکے حق مین فرمایا کہ اگر وہ تمہاری رائے کے امور مین تمہاری
پیروی کرین تو تم لوگ گناہون و مشقتون مین گرفتار ہو جاؤ پھر بھلا آج کے دن تمہارا کیا حال ہی (صحیح الترمذی) یعنے آج تم لوگ کیونکر
اپنے بادشاہون و حاکمون کی رائے پر چلتے ہو تو آخر اسکا کیا انجام ہوگا پس حاصل یہ کہ اسوقت مین اللہ تعالے نے ایسے لوگ نہین رکھے
جو رائے پر عمل کرنے والے ہون اور جب تک یہ حال باقی رہیگا برابر خیر و خوبی باقی رہیگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ وفات فرما گئے
لیکن اونکی احادیث و سنن ہمیشہ موجود ہی لیکن حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف بطور معجزات کے آگاہ کر دیا ہی کہ
تین قرن کے بعد لوگون مین فسق و فساد پھیل جائیگا اور بادشاہون کی خرابی تو اس سے بھی پہلے بیان فرمائی اور یہی واقع ہوا اور یہ بھی
حدیث مین آیا ہی کہ اگلی امتون مین بھی ہر زمانہ مین نبوت کے بعد ضرور بادشاہت ہوئی اور ہمیشہ بادشاہت مین طریقہ نبوت سے کچھ
واقع ہوا اور یہ بھی حدیث سے ثابت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین سب امتون سے بڑھکر مدت دراز تک امت کے لوگ [illegible]
قدیم سنت پر قائم رہینگے پس جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا مین رکھا تو آپ کے ساتھ مین آپکی صحابیت کو واسطے [illegible]
مختار فرمایا اور اونکو آگاہ کیا کہ تم مین رسول اللہ موجود ہی اگر وہ بھی بہت سی باتون مین تمہاری راے پر چلے اور وحی الٰہی کا [illegible]
یا ہر معاملہ مین جو شریعت اللہ تعالے نے مقرر فرمائی ہی وہان راے کو دخل دیا جاوے تو تم لوگ سخت مشقت و گناہ مین [illegible]
جاؤ۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ ۔ ولیکن اللہ تعالے نے تمکو ایمان محبوب کر دیا ف [illegible]
سب سے بہتر یہ قرن رکھا اور تم لوگ اپنی راے کی پابندی چاہتے نہین ہو بلکہ اللہ تعالے نے تمکو [illegible]
کر دیا ہی پس تم وہی کرتے ہو جو مقتضاے ایمان ہی۔ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۔ اور اللہ تعالے نے تمہارے [illegible]

Marfat.com

[illegible] عنایت [illegible] دلون مین ایمان جا دیا پس تم لوگ اپنی جان و مال سے زیادہ ایمان کو بہتر و
[illegible] الکفر والفسوق والعصیان ۔ اور کفر و نافرمانی اور گناہ کرنا تمکو بہت مکروہ
[illegible] کہ تم لوگ ان باتون کو بہت مکروہ رکھتے ہو ۔ اولٰئک ھم الرشدون ۔ ایسے ہی لوگ تو ٹھیک
[illegible] صراط [illegible] جو بال سے زیادہ باریک ہی کیونکہ بال تو آدمی کو آنکھون سے سوجھتا ہی اور صراط المستقیم دل کی
[illegible] جہنم کی پشت پر پل صراط ہی پس جو کوئی دنیا مین اس راہ پر ٹھیک تھا ادھر اودھر لغزش نہین کرتا تھا
[illegible] تعالے نے صراط المستقیم کو بہت آسان اور واضح رکھا ہی کیونکہ یہی صراط المستقیم ہی کہ اپنی راے اور ہوا و ہوس کو چھوڑ دے اور اللہ
[illegible] فسوق و عصیان سے بیزار ہو جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف فرمائی تو اللہ تعالے سے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین
انعمت علیہم [illegible] تاکہ اللہ تعالے اوسکو بھی انھین کی اتباع نصیب کرکے ویسا ہی کر دے جیسا اونکو کر دیا تھا کہ ایمان اونکو محبوب کر دیا اور اونکے دلون مین
[illegible] بدکاری و نافرمانی با ونکو ناگوار کر دی فضلا من اللہ ونعمۃ واللہ علیم حکیم ۔ یہ اللہ تعالے کی طرف سے
فضل عظیم و نعمت جلیل ہی اور اللہ تعالے خوب جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہی ف وہ اپنے بندون مین سے ہر شخص کی لیاقت و نیت
و طبیعت اور اوسکا آغاز و انجام جو کچھ اوسنے اپنی حکمت سے مقرر فرمایا ہی سب خوب جانتا ہی پس اوسنے اپنے علم قدیم سے اپنے حبیب
اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمنشینی کے واسطے خیر الامم صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس فضل عظیم و نعمت کریم کے ساتھ برگزیدہ
فرمایا تھا کہ وہ لوگ محض فقط اللہ تعالے کے واسطے اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے تھے اور اپنی راے سے بالکل الگ تھے اور یہ جبھی
ہوتا ہی کہ ایمان محبوب و مزین ہو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام تو ظاہر ہی یعنے ظاہری
قول و فعل ہی اور ایمان دل مین ہی پھر تین مرتبہ اپنے سینۂ مبارک کی جانب اشارہ فرمایا پھر کہا کہ تقوی یہان ہی تقوی یہان ہی (رواہ
احمد بسند صحیح) جبتک ایمان دل مین نہین سماتا ہی تب تک آدمی اپنی راے کی پابندی نہین چھوڑتا اور فسق و عصیان کا مرتکب ہوتا ہی
اگرچہ وہ اپنے خیال مین یہی سمجھتا ہی کہ مین بالکل مومن پاک اعتقاد ہون اسیواسطے تم لوگ دیکھتے ہو کہ فرقۂ روافض وغیرہ اپنے حق مین
مومن پاک ہونے کا دعوی کرتے ہین لیکن چونکہ دلون مین ایمان نہین آیا تو بے ادبی و فسق و فجور کے مرتکب ہوتے ہین اور حق باتون کو
چھوڑ کے باطل باتون پر دل دیتے ہین اعاذنا اللہ عزوجل شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ امام احمد نے بسند جید روایت کی کہ ابو رفاعۃ الزرقی
رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ جب جنگ احد کے روز مشرکین لوٹ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین اصحاب
[illegible] نماز کے مانند صف بستہ ہو جاؤ تاکہ مین اپنے رب عزوجل کی حمد و ثنا کرون پس لوگ آپ کے پیچھے کئی صف ہو گئے
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب باری تعالے مین اسطرح عرض نیاز شروع فرمائی ۔ اللھم لک الحمد کلہ ۔ الٰہی سب حمد و ثنا
[illegible] ۔ لا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولا ھادی لمن اضللت ولا مضل لمن ھدیت
[illegible] منعت ولا مانع لما اعطیت ولا مقرب لما باعدت ولا مباعد لما قربت ۔ الٰہی جس چیز کو تونے
[illegible] تنگ کرنے والا نہین ہی اور جس چیز کو تونے تنگ کر دیا اوسکا کوئی پھیلانے والا نہین ہی اور جس شخص کو تونے گمراہ کیا
[illegible] اور جس شخص کو تونے راہ دی اوسکا گمراہ کرنے والا کوئی نہین ہی اور جو چیز تونے روکی اوسکا کوئی دینے والا نہین
[illegible] اوسکا کوئی روکنے والا نہین ہی اور جو چیز تونے دور کر دی اوسکا کوئی پاس لانے والا نہین اور جو چیز تونے پاس

Marfat.com

کردی اوسکا کوئی دور کرنے والا نہین ہی۔ اللھم ابسط علینا من برکاتک ورحمتک وفضلک ورزقک
رزق سے ہم پر فراخی وکشایش دیدے۔ اللھم انی اسئلک النعیم المقیم الذی لا یحول ولا یزول۔ الٰہی
نہین ہوتی اور زائل نہین ہوتی ہی۔ اللھم انی اسئلک النعیم یوم العیلۃ والامن یوم الخوف۔ الٰہی مین
اور خوف کے دن امن وراحت مانگتا ہون۔ اللھم انی عائذ بک من شر ما اعطیتنا ومن شر ما منعتنا۔ الٰہی
پناہ مانگتا ہون جو تو نے ہمکو عطا فرمائی اور ہر ایسی چیز کی بری سے پناہ مانگتا ہون جو تو نے ہمکو نہین دی
فی قلوبنا وکرہ الینا الکفر والفسوق والعصیان واجعلنا من الراشدین۔ الٰہی ہمکو ایمان محبوب کردے اور اوسکو
اور کفر اور فسق وگناہ ہمکو مکروہ وناگوار کردے اور ہم لوگون کو اعتقاد وعمل مین ٹھیک راہ پر کردے۔ اللھم توفنا
الحقنا بالصالحین غیر خزایا ولا مفتونین۔ الٰہی ہمکو ایسی حالت مین وفات دیجیو کہ ہم سب مسلمان ہون اور ایسی حالت سے
مسلمان ہون اور ہمکو بندگان صالحین مین ملادیجیو اس حالت سے کہ ہم لوگ خوار نہوئے ہون اور نہ فتنہ
قاتل الکفرۃ الذین یکذبون رسلک ویصدون عن سبیلک واجعل علیہم رجزک وعذابک اللھم قاتل الکفرۃ
الٰہی قتال مین خوار فرمادے ایسے کافرونکو جو تیرے رسولون کو جھٹلاتے اور تیری راہ سے روکتے ہین اور اونپر
عذاب نازل کردے آلٰہی قتال مین ایسے کافرون کو خوار کردے جنکو کتاب دیگئی تھی تو ہی معبود برحق ہی
ہے (رواہ النسائی وغیرہ) حدیث مین ہی کہ جس بندے کو اوسکی نیکو کاریان خوشی پہونچاوین اور برائیون سے اوسکا دل
مومن ہی (رواہ الترمذی وغیرہ) اس حدیث مین بندے کو پہچان بتلائی گئی تاکہ وہ اپنے دل کو آزماوے اگر
ہو تو اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا کرے کہ اوسنے اس بندے کے دل مین ایمان رکھا ہی اور اگر اسکے خلاف پاوے
التجا لاوے اور دعا کرے کہ وہی ایمان دینے والا اور کفر سے بندے کو نفرت دینے والا ہی اور یہ سب اللہ تعالےٰ کی
نعمت ہین والحمد للہ رب العالمین **مسئلہ** فاسق کی خبر کو بغیر تحقیق کے قبول کرنا حرام ہی کیونکہ اوس
ہی اگر ایک شخص مستور الحال ہو یعنے اوسکا حال ظاہر نہین ہوا کہ فاسق ہی یا ثقہ ہی تو اوسکی خبر کا کیا حکم ہی
ہین ایک جماعت نے کہا کہ مستور الحال کی خبر کو قبول نکرنا چاہیے کیونکہ شاید یہ شخص درحقیقت فاسق ہو
بلکہ اوسکی خبر کو قبول کرلیا جائیگا بشرطیکہ ثقہ عادل کی خبر سے مخالف نہو کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ہمکو یہی حکم
اور یہ شخص مستور الحال ہی تو فاسق کا لفظ اسپر صادق نہین ہی **مترجم** کہتا ہی کہ جب امیر المومنین علی
کے کوفے مین تشریف لائے اور دوسری طرف ایک جماعت نے مخالفت پر کمر باندھی تو درمیان مین لوگ
بر طرف کرانے اور صلح کرانے مین کوشش کی چنانچہ ان ثقہ لوگون کی آمد ورفت سے معاملہ صاف واضح
ہو گئے جب حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے لشکر مین یہ خبر پھیل گئی تو بعضے باغی لوگ
عنہ کے فتنہ مین شریک تھے اس خبر کو سنکر پریشان ہوئے اور آپسمین انکو مشورہ ہوا کہ اگر
ہو گئے تو معاملہ صاف ہو جائیگا اور اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم لوگ گرفتار ہو کر گناہ بغاوت کے
دل وجان سے کوشش کرنا چاہیے کہ صلح نہونے پاوے اور یہ لوگ آپسمین متفق نہونے پاوین

Marfat.com

[illegible] دوست بنایا اور یہاڑون سے لاکر اپنے جلسہ مین اونکی دعوت کی وہ بیچارے [illegible] تھے اور بعد دعوت کے رات مین اون لوگون کے سامنے بیٹھکر اس قسم کی باتین [illegible] سے دھوکا ہی ادھر والے لوگ یہ چاہتے ہین کہ اونکو غافل کرکے شبخون مارین اور جو کوئی اون [illegible] وحال و دولت پاویگا اور یقین ہی کہ ادھر آج رات کو امام کے حکم سے حملہ کیا جاوے وہ گنوار یہ باتین [illegible] اور مفسدون نے یہ مشورہ باندھ رکھا تھا کہ جب ہم لوگ قریب آدھی رات گئے ان باتون مین مشغول ہون [illegible] جاکر اودھر والون کے لشکر مین تیر برسانا شروع کرین اور اندھیری رات مین بھاگ کر دوسرے گوشے سے [illegible] بھی تیر برساوین چنانچہ یہی ہوا اور دونون طرف کی فوج مین جوش وخروش پھیل گیا اور وہ گنوار لوگ بعضے ادھر [illegible] ادھر بھاگے اور طرفین مین یہ خبرین فاش ہوگئین کہ صلح کا تذکرہ فقط فریب تھا اور صبح ہوتے تک دونون طرف کے [illegible] مقابل ہوگئے اور اون فاسقون کی حیلہ انگیزی سے اہل ایمان کے درمیان خونریزی پھیل گئی اور یہ تقدیر الٰہی جاری تھی کہ اوسکا [illegible] ہونا تھا انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اور چونکہ فاسقون کی طبیعت وجبلت مین شرارت ہوتی ہی اور بسا اوقات فاسق لوگ [illegible] اہل ایمان کے درمیان فساد ڈالتے ہین کہ ذراسی دیر مین آگ بھڑک اوٹھتی ہی اور خاندان مین لڑائی پھیل جاتی ہی [illegible] مین آیا ہی کہ خبردار ہو کر باہمی عداوت اسطرح اعمال دین کو میٹ دیتی ہی جسطرح استرے سے سر کے بال منڈ جاتے ہین [illegible] اہل ایمان کی محبت و یکدلی بھی نے انتہا ثواب ہی کہ جو نماز وروزہ سے حاصل ہو تا وہ باہمی الفت سے عطا کیا جاتا ہی اور [illegible] ہوتا ہی اور چونکہ اوسکو اہل ایمان کے دل پر قابو نہین ہوتا تو وہ فاسق مسلمان کو اپنے پھندے مین لاتا ہی اور [illegible] انسان شریر کو اپنی جنس دیکھکر لوگ جلد تر اوسکی طرف مائل ہوتے ہین اور اپنی نیکبختی سے اس شریر کی باتون کو کان لگا کر سنتے ہین [illegible] کی قسمون پر اعتبار کر لیتے ہین پس دم بھر مین اس بدکار کی ذات سے متحد کنبے مین پھوٹ پڑ جاتی ہی بلکہ شہر کے حاکم [illegible] پڑجاتی ہی بلکہ سلطان عادل سے بعضے صوبے کے لوگ باغی ہوجاتے ہین پس کبھی تو ثقہ لوگ درمیان مین پڑکر [illegible] جبکہ باغیون مین سچے دیندار بکثرت ہون اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ فاسقون کے مکر وحیلہ سے صلح کی نوبت ہی نہین پہنچی [illegible] کے ساتھ مین دوسرے لوگ بھی باغی ہوتے چلے جاتے ہین کیونکہ فاسقون نے سلطان عادل کی طرف [illegible] مین جو ایمان کے برخلاف ہین یعنے فسق وعصیان ہین حالانکہ مومنون کے دل مین اللہ تعالے نے ایمان [illegible] عصیان کی کراہت دی ہی پس وہ لوگ فاسقون کی جھوٹی قسمون پر اعتبار کرکے یقین کرلیتے ہین کہ بیشک [illegible] ہونگے جیسے یہ فاسق بیان کرتے ہین اور قسمین کھاکر بیان کرتے ہین اور اون بیچارون کو یہ خبر نہوئی کہ جو لو[illegible] بد ذات فاسق شریر ہین کس درمیان مین فتنہ پھیل جاتا ہی لہذا اللہ تعالے نے اہل ایمان کو صلح [illegible] جاوے تو لوگون کو چاہیے کہ باغیون کی شرکت نکرین اور عام فساد سے بچین کیونکہ عام بربادی کی نسبت [illegible] ایمان پر ایک قوم باغی کو زیر کرین اگرچہ قتال کی نوبت آوے

[illegible] المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما فان بغت احدهما

[illegible] مسلمانون کے آپس مین لڑ پڑین تو اونمین ملاپ کروا دو ۔ پھر اگر چڑھا جاوے ایک اونمین

Marfat.com

عَلَى الْأُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ

دوسرے پر تو سب لڑو اوس چڑھائی والے سے جب تک پھر آوے اللہ کے حکم پر پھر اگر

بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

برابر اور انصاف کرو بیشک اللہ کو خوش آتے ہین انصاف والے مسلمان جو ہین

بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

اپنے دو بھائیون کو اور ڈرتے رہو اللہ سے شاید تم پر رحم ہو

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا - اور اگر مومنون (ع ۱۰)

گروہ نے باہم قتال کیا تو تم لوگ ان دونون کے درمیان اصلاح کرو ف اللہ تعالے اپنے بندون کو ارشاد فرماتا ہے کہ
دو گروہ کے درمیان کسی وجہ سے ایسا جھگڑا پیدا ہو کہ باہم اونمین قتال تک نوبت پہونچے تو تمکو چاہیے کہ اون لوگون کے
اصلاح کرو کہ فساد کا مادہ جاتا رہے خواہ اونمین قتال واقع ہوگیا ہو یا نہ ہوا ہو اور اگر کسی شخص نے دونون گروہ مین صلح کرا
واسطے اپنا بہت مال خرچ کیا تو بہت ثواب پاویگا اور اگر اوسنے جاکر مسلمانون کے امام وسلطان سے سوال کیا کہ مجھے
واسطے اتنا مال دیا جاوے یا مین نے باہمی اصلاح کے لیئے اسقدر مال خرچ کیا ہے تو میری دستگیری کیجاوے تو یہ سوال کرنا جائز ہے
حدیث ابوداؤد وغیرہ مین حکم صریح ہے اور ایک واقعہ بھی روایت کیا گیا ہے اور اس حدیث سے استفادہ ہوا کہ تمام مومنون
و مال سے اس بارہ مین کوشش کرنا چاہیئے کہ دونون گروہ سے اختلاف دور ہو اسواسطے کہ بیت المال تمام مسلمانون کا مال ہے اور
سلطان اونکی طرف سے پیشوا یا وکیل ہے تو جب امام کو اس مال مین سے دینا جائز ہوا تو نکل آیا کہ سب مسلمانون کو اس کام مین اپنے
مدد کرنا چاہیے حتی کہ طرفین مین سے جو لوگ مارے گئے ہون اونکے خون کی دیت دیدے اور بغیر شرعی طریقہ سے جو کچھ مناسب ہو
کرے اور یہان سے ظاہر ہوا کہ ان دونون فریق کے واسطے بھی یہ حکم لازم کیا گیا ہے کہ درمیانی اصلاح کرنے والے اللہ تعالے و
رسول کے ارشاد کے موافق جسطرح فیصلہ کرین ہر ایک فریق اوسکو مانے اور سرکشی وبغاوت نہ کرے کیونکہ بغاوت کرنا
اللہ ورسول کے حکم سے سرکشی ہے حتی کہ جمیع مسلمانون پر لازم ہوگا کہ سرکشی کرنے والے کو زبردستی مطیع کرین اگرچہ اونکے
مطیع کیئے جانے کی نوبت آوے چنانچہ فرمایا - فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ
تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ - پھر اگر دونون ٹکڑیون مین سے ایک ٹکڑی نے دوسری ٹکڑی پر بغاوت کی تو تم سب
اوس سے قتال کرو یہانتک کہ وہ اللہ تعالے کے حکم کی جانب رجوع لاوے ف اور حکم حق کو تسلیم کرے
یہ نکلا کہ اگر دونون فریق مین سے ایک نے حق سے تجاوز کیا اور دوسرے فریق پر ظلم کرنا چاہا اور جو امر حق اوسپر
کیا تو اوسکو دھمکاؤ اور ڈراؤ حتی کہ اگر کسی تدبیر سے کام نہ نکلے تو تلوار سے قتال کرکے اوسکو مطیع کرو یہانتک
فرمان ہو اور اوسکے تابع ہوجاوے اگرچہ اوسکے خیال مین یہ حکم نہ ہو کیونکہ جس گروہ نے اصلاح کی
بغاوت کریگا کہ اوسکے نزدیک اس بارہ مین جو کچھ اصلاح کرنیوالے بیان کرتے ہین وہ حکم حق
فرمایا ہے تو وہ جان بوجھ کر امر حق سے منکر نہین ہوسکتے ہین پھر اسکے بعد وہی صدر

Marfat.com

[illegible] ستقال کہین اگر درحقیقت یہ اونکی خطا ہو یعنے اونھون نے اپنے اجتہاد مین
[illegible] ے ہین حق سمجھا ہو بلکہ جمہور اہل ایمان کی مصلحت سے مخالفت کرنا بھی خطا ہو دوسری صورت
[illegible] ات کہتے ہین یہی ٹھیک ہو ولیکن اونکے دلون مین رنج وغصہ ایسا بھرا ہوا ہو کہ اپنا
[illegible] بہر صورت تمام مومنون پر لازم ہو کہ باغی کو مطیع کرین اور راہ حق پر لاوین اگرچہ قتال
[illegible] ے کسی نے بغاوت نہ چاہی بلکہ بمقتضاے ایمان کے موافق راضی ہوئے کہ اہل صلاح وتقوی
[illegible] یہ وہ حکم شریعت بسر وچشم ہمکو منظور ہو تو درمیانی اصلاح کرنے والون کو بہت عدل وانصاف کا لحاظ رکھنا
[illegible] مستحق ہین اوسکے مقابلہ مین تھوڑی سی محنت اوٹھاوین کہ کسی فریق یا اونمین سے کسی شخص کی دولت
[illegible] قرابت [illegible] کا لحاظ کرکے انصاف سے کچھ بھی تجاوز نہ کرین چنانچہ فرمایا۔ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا
[illegible] پھر اگر وہ رجوع لاوے تو ان دونون مین عدل کے ساتھ اصلاح کردو ف یعنے دونون مین سے کوئی فرقہ سرکشی
[illegible] بغاوت کی راہ نہ چاہے بلکہ حق کی جانب جھکے تو تمکو چاہیے کہ ان دونون کے درمیان جو کچھ اصلاح کرتے ہو وہ عدل کے ساتھ
[illegible] صلح اگر ایک فرقہ نے دوسرے پر بغاوت کی حتی کہ مظلوم کے ساتھ تمام مسلمانون نے شرکت کرکے باغی فرقہ کو مجبور کیا کہ وہ
حق کی جانب رجوع لایا خواہ قتال سے پہلے یا قتال کے بعد ہو تو بھی انصاف کے ساتھ اصلاح کرنی چاہیے۔ وَأَقْسِطُوا
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۔ اور عدل کرو اللہ تعالے عدل کرنے والون کو محبوب رکھتا ہو ف دونون فریق
مین جس فرقہ کو اوسکی قسط پہونچاؤ اگر سزا کی قسط چاہیے ہو تو سزا دو اور اگر جزا کی قسط چاہیے ہو تو مال دو یا دونون فریق مین سے
جس شخص کا لائق ہو اسکو اوسکی سزا وجزا پہونچاؤ بہرحال محبت وانصاف سے اپنی جماعتون کی اصلاح کرو کیونکہ ظاہری جسم کا
نسب [illegible] تمہاری عالی ہمتی کے سامنے بالکل تابع ہو کیونکہ اس حقیر چیز کو تم پہچان گئے ہو تو تمنے نفیس چیز یعنے ایمان اور آخرت کو
[illegible] تو بدرجہ اولی اصل قرار دیا ہو تو ایمان کی راہ سے تمہاری قرابت قائم ہوئی اور جسمی قرابت اسکے تابع ہوگئی لہذا فرمایا
إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۔ مومنون مین یہی قرابت ہو کہ باہم بھائی بھائی
ہین پس تم لوگ اپنے دونون بھائیون مین اصلاح کردو ف یعنے جھگڑا کرنے والے دونون فرقے تمہارے بھائی ہین جیسے
مومنون آپس مین بھائی ہین تو ظاہر ہوا کہ یہ بھائیون بھائیون کی لڑائی ہو تو عادل بھائیون کو چاہیے کہ ہر فرقے کو ایمانی آنکھ سے
بھائی دیکھین اور دونون فریق مین سے بھی ہر ایک کو چاہیے کہ ایمانی آنکھ سے اپنے بھائی کو دیکھین اگر مومن ہین کیونکہ اسکے
[illegible] ان سے محرومی پر دلالت کرتا ہو پس اگر شیطان نے موقع پاکر اپنے فریب مین ڈالا تھا تو جبھی نیک بندون نے
[illegible] ہوشیار ہوکر شیطانی فریب کو دور کرکے ایمان تازہ کرنا چاہیے تاکہ ایمانی آنکھ سے اپنے بھائی نظر آوین
[illegible] بھی اونکو اپنے بھائی کی نظر سے دیکھکر اصلاح کرین پس سبکو اللہ تعالے سے ڈرنا چاہیے
[illegible] اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۔ اور اللہ تعالے سے ڈرو تاکہ تم رحم کیے جاؤ ف پس نفس وشیطان کے
[illegible] بہلانے وکینہ کشی وحسد وعداوت وغیرہ پر آمادہ کرنا چاہے کیونکہ یہ بات ایمان کے بالکل
[illegible] ایک حکم فرمادیا اور تمہارا نفس وشیطان دوسرا دے پھر معاذ اللہ تم لوگ نفس وشیطان کا حکم مانو

Marfat.com

تو غضب الٰہی سے ڈرو کیونکہ حدیث مین آیا ہی کہ تم مین سے کوئی ایماندار [illegible]
جسکو مین لایا ہون (الصحیح) اس سے صاف ظاہر ہوا کہ علامت ایمان [illegible]
بہ بندہ خود جوان مرد ہی وہ خود ہی اکیلے اپنے نفس کو صبر پر مقید کر لیتا ہی اور اگر دو [illegible]
کو چاہیے کہ فوراً اوسکی مدد کرکے اوسکے جی کو صبر پر مطیع کرین مثلاً اوسکے نفس کو [illegible]
باہم ربط و اتحاد رکھین تاکہ شیطان مایوس ہو جاوے کہ انمین فساد ڈالنے سے کچھ فائدہ [illegible]
دوڑینگے پھر مشقت اوٹھانا بے فائدہ ہی اسیواسطے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ صبر کرو اور [illegible]
کرو اور باہم صبر دلاؤ اور مرابطہ رکھو اور اللہ تعالےٰ سے تقوی کرو تاکہ تم فلاح پاؤ [illegible]
معلوم ہو گیا کہ جس شخص نے یہ خیال کیا کہ جن لوگون کے ساتھ جھگڑا تھا اونکو بھائی کی نظر سے [illegible]
انھون نے میرے ساتھ یہ کیا اور وہ کیا تو اوس شخص کو سمجھ لینا چاہیے کہ ابھی تک اوسکو ایمان کی سمجھ [illegible]
نا سمجھی کرتا ہی اول یہ کہ بندہ محکوم تقدیر ہی اور اپنی ذات سے خود مختار نہین ہی تو کیونکر اوسنے [illegible]
خود مختار سمجھتا ہی اور قطع نظر اسکے چاہیے تھا کہ جو کچھ فلان شخص نے کیا اگر وہ بُرے افعال مین [illegible]
کیونکہ جب اوسکو ایمان کے ارکان بتلائے گئے تھے تو اہل حق کا یہ اعتقاد بھی بتلایا گیا تھا کہ بندہ فقط [illegible]
خود مختار کہنا جیسے معتزلہ و خوارج و روافض وغیرہ تو یہ گمراہ ہین پس جبکہ ان گمراہون سے بیزار [illegible]
اوسکو چاہیے تھا کہ جسکی طرف سے غصہ مین ہی اوسپر افسوس کرتا کہ بد نصیب کے حصہ مین ایسے بد کام [illegible]
کہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی کو بُرے کامون مین دیکھکر افسوس کرتا ہی اور اگر یہ لوگ کافر ہو [illegible]
پہونچے حالانکہ ان کافرون کے ساتھ اوسکو فقط نسبی پیدایش کا تعلق ہی یعنے اسکا جسم اور [illegible]
پیدا ہوئے ہین اور دنیا کی چند روزہ زندگی تک سامنے موجود ہین پھر موت کے بعد کبھی [illegible]
نسب تو منقطع ہو جاتا ہی کیا نہین دیکھتے ہو کہ حضرت آدم علیہ السلام دائمی جنتی ہین کبھی جنت سے [illegible]
ابدالآباد ہمیشہ جنت مین رہینگے اور اونکی اولاد مین سے کفار و مشرکین ابدالآباد ہمیشہ جہنم مین [illegible]
وقد قال تعالے فلا انساب بینہم الآیۃ یعنے موت کے بعد جب قیامت مین اوٹھائے جاوینگے تو [illegible]
سے حتی کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام و اونکے باپ آزر ملعون مین کچھ ناتا نہ رہا [illegible]
کی ذریات مین داخل کر دیے گئے پس اگر اوسکو ایمانی سمجھ حاصل ہوتی تو صاف سمجھ لیتا [illegible]
ہون تو درحقیقت کوئی بھی اوسکے بھائی بند نہین ہین بلکہ دنیا مین چند روز تک اللہ تعالےٰ [illegible]
ساتھ سلوک کر دینا چاہیے حتی کہ اگر اپنی خوشی یا نام کے واسطے سلوک کریگا تو ثواب [illegible]
نہین ہی جبکہ کافر ہین تو سچی قرابت وہ ہی جو ہمیشہ پائدار ہی اور وہ ایمانی قرابت [illegible]
چاہیے بلکہ وہ یقیناً اسکا بھائی ہی اور بعد موت کے کچھ پردہ نہ رہیگا پس اپنے بھائی کے [illegible]
جہالت ہی اور وہ دشمن دو طرح کے ہین ایک شیطان اور دوسرے شیطان کی ذریات [illegible]

Marfat.com

[illegible] کا بھائی اور اسکے ساتھ بدی کی ہی اور اس فسق
[illegible] لیکن ابھی تک بدی کرنے پر آمادہ ہی تو صالحین [illegible]
[illegible] اور جب اوسکو یقینی معلوم ہی کہ یہ ایمان والا در حقیقت میرا بھائی ہی
[illegible] نیکی مین قصور ہو مگر کہا جاوے کہ اوسکے بدکار بھائی نے جب ایسی
[illegible] کی ہو اسکا جواب یہ ہی گناہ کرنے سے وہ ایمان سے خارج نہیں ہوسکتا ہی کیونکہ اوسنے
[illegible] میرا مال چھین لیا یا مجھکو کہا یا اوسنے مجھے مارا تو جواب یہ ہی کہ تو نے یہ سب جان [illegible]
[illegible] مہربان بھائی کی نعمت گناہگار ہوتا مگر ایمان سے ابتک خارج نہیں ہوا اگر وہ کہے کہ معتزلہ
[illegible] کبیرہ گناہ کرنے سے وہ ایمان سے خارج ہوجاتا ہی جواب یہ ہی کہ خوارج وغیرہ خود ایمان سے بدنصیب
[illegible] کے ارشاد کو نہیں سنتا ہی کیونکہ اللہ تعالے نے اسی آیت مین فرمایا بقولہ تعالے
[illegible] فاصلحوا بین اخویکم کیونکہ اللہ تعالے نے باوجود دونون کے باہمی قتال کے اونکو [illegible]
[illegible] ایمان سے خارج ہوجاتے تو مومنین اونکا نام نہوتا بلکہ تمام اہل ایمان کو حکم دیا بقولہ
[illegible] بھائیون مین اصلاح کرادو یہ بالکل نص صریح ہی کہ وہ دونون حقیقی ایمان پر انکے بھائی ہین اور
[illegible] اس مقام پر شیطانی وسوسہ قبول کرکے یہ تردد پیدا کرتے ہین کہ جب انھون نے باہمی لڑائی ہین [illegible]
[illegible] عذاب ہوگا بلکہ بعض نے گمان کیا ہی کہ قاتل دائمی دوزخی ہوتا ہی پھر کیونکر یہ لوگ سب مومنون
[illegible] جاہلون نے دلیری سے اپنے آپکو عالم گمان کرکے یہ وسوسہ قبول کیا ہی اور تحقیق المقام یہ ہی کہ قتال
[illegible] شرع مین بہت جگہ قتال جائز ہی اور قتل نہیں جائز ہی مثلاً باغی فرقہ کے ساتھ مین قتال کا حکم دیا جا[illegible]
[illegible] کو قتل کرنا جائز نہین ہی اور شرع مین اسکے نظائر بہت کثرت سے موجود ہین پس دونون فریق سے
[illegible] شرعی تاویل کی اور وہ قتل سرزد نہین ہوا ہی جو حرام ہی پس جسنے یہ فرق نہ جانا وہ شیطانی
[illegible] کے واسطے صریح یہ آیت کافی ہی کہ اللہ تعالے نے دونون فریق قتال کرنے والونکو
[illegible] دونون بھائیون مین اصلاح کرادو اور اوسکے واسطے کلیہ حکم فرمایا کہ مومنین سب بھائی
[illegible] باقی نہ رہا کہ ایسے قتال سے وہ لوگ ایمان سے خارج نہیں ہوتے حالانکہ یہ
[illegible] اور دوسرا خطا پر ہوگا اور صحیح البخاری مین ابوبکرہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے روایت
[illegible] منبر پر خطبہ پڑھتے تھے اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپکے پاس تھے تو کبھی آپ بجانب حسن [illegible]
[illegible] فرماتے تھے کہ یہ میرا بیٹا سید ہی اور امید ہی کہ اللہ تعالے اسکی ذات سے مومنون کے دو بہت
[illegible] لکھا کہ جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی واقع ہوا
[illegible] درمیان طول طویل ہولناک لڑائیون کے بعد اللہ تعالے نے حضرت امیر المومنین
[illegible] کرکے جسنے بھی مومن ہی تو مومن کی مدد کرلی چاہیے حالانکہ آیت

سے یہ حکم مستفاد ہی کہ باغی سے قتال کرو اور اوسکو امر حق کی [illegible]
وسوسہ سے گناہ کمانے پر کمر باندھی تھی تو اوسکی کامل مدد یہ [illegible]
مین آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر امتی کو خطاب فرمایا کہ تو اپنے بھائی [illegible]
وسلم سے عرض کیا گیا کہ مظلوم کی مدد کرنا تو ہم نے سمجھے پھر ظالم کی مدد کیونکر کرین [illegible]
کہ ظلم سے اوسکا ہاتھ روک دے (الصحاح) اور جسکو عقل ہی وہ خوب سمجھتا ہی کہ ظالم کے حق [illegible]
طرف سے اوسکو یہ مدد نہ پہونچتی تو دشمن شیطان اوسپر غالب ہو کر قریب تھا کہ اوسکو جہنم [illegible]
کر کے شیطان سے بچا لیا کیونکہ مومنین کا اصلی مقصود رضاے الٰہی و دار آخرت ہی تو ساری [illegible]
آیت کے سبب نزول مین امام احمد نے بسند صحیح روایت کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت [illegible]
کیا گیا کہ اگر آپ عبداللہ بن ابی (منافق مشہور) کے پاس تشریف لے چلتے تو بہتر ہوتا یعنے [illegible]
بھیل گیا ہی اوسمین اصلاح ہوجاتی) پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک حمار پر سوار ہو کر چلے اور مسلمان آپ کے [illegible]
تھے اور وہ زمین ریتلی تھی یعنے وہان گرد و غبار اوڑتا تھا۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس منافق کے [illegible]
بد باطن بولا کہ آپ ذرا مجھسے ہٹے رہیے کیونکہ واللہ آپ کے حمار کی بدبو سے میرا دماغ پریشان ہوتا ہی [illegible]
جواب دیا کہ واللہ اس حمار کی بو تیری بدبو سے بہتر ہی اسمین اس منافق کی قوم کے کچھ لوگ خشمناک ہوئے [illegible]
لوگ بھی خشمناک ہوئے حتی کہ باہم اونمین چھڑیون و تیھرون وغیرہ سے مار پیٹ ہوئی پھر اوس و خزرج کے [illegible]
اوسکے بارہ مین اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی اور دونون فریق مین صلح کا حکم دیا۔ و قد رواہ مسلم اور [illegible]
نے بھی بیان کیا کہ اوس و خزرج کے درمیان چھڑیون وغیرہ سے مار دھاڑ ہوئی تھی تو اونھین مین صلح کے واسطے یہ آیت [illegible]
سدی رحمہ اللہ تعالے نے اسکا قصہ یون بیان فرمایا کہ انصار مین سے ایک شخص تھا جسکو عمران کہتے تھے اور اوسکی [illegible]
تھا پھر ایک مرتبہ اس عورت نے چاہا کہ اپنے کنبے والون کو دیکھنے جاوے ولیکن اوسکے شوہر نے اوسکو روکا اور بالاخانہ [illegible]
کہ وہان عورت کے کنبے والون مین سے کوئی نہین پہونچ سکتا تھا ایکدن یہ شخص کہین گیا تھا کہ اوسکی عورت نے [illegible]
والون سے کہلا بھیجا وہ لوگ آگئے اور اوسکو بالاخانہ سے اوتار کر لیجانا چاہا اور مرد کے گھر والون نے اپنے کنبے والون کو [illegible]
آگئے اور اونھون نے عورت کے لیجانے سے روکا پس ان لوگون مین باہم ہاتھا پائی ہوئی پھر اللہ تعالے نے [illegible]
آیت نازل فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون فریق کو بلا کر اونمین صلح کرا دی اور وہ لوگ بھی [illegible]
رجوع لائے مترجم کہتا ہی کہ اصل قصہ یہ ہی کہ جو سدی رحمہ اللہ تعالے نے بیان کیا پھر شاید [illegible]
قبیلہ کے لوگ باہمی قتال پر آمادہ ہوئے ہون کیونکہ اسلام لائے ابھی چند ہی روز گذرے [illegible]
و خزرج کے درمیان سخت عداوت تھی اور اونمین قتال شدید جاری رہا کرتا تھا حتی کہ آنحضرت صلی [illegible]
لانے سے چھ برس پہلے انمین ایسا سخت قتال ہوا تھا کہ مردے دفن کرنے کی نوبت [illegible]
نوچ نوچ کر گوشت کھایا اور اس لڑائی کا نام یوم البعاث رکھا گیا تھا پس [illegible]

[illegible] سورۂ بقرہ وغیرہ کی تفسیر مین اوسکی جلن عداوت کا
[illegible] ہوئی کہ آپ تکلیف فرما کر اس شخص کو سمجھا دین کہ وہ فساد نہ
[illegible] مین معلوم ہوگا کہ یہ شخص فقط خوف کی وجہ سے بعد فتح بدر کے منافقانہ اسلام
[illegible] اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کر کے کہنا مان جائیگا ولیکن اوس بدبخت کا حال معلوم ہو گیا کہ اوسنے
[illegible] منافقانہ کلام کیا اور لوگون مین باہم فساد پھیلا دیا اللہ تعالےٰ نے یہ آیات نازل فرمائین اور
[illegible] دونون فریق مین صلح کرا دو پھر اگر کوئی فریق نہ مانے اور بغاوت پر آمادہ ہو تو اوسسے قتال کرو یہانتک کہ وہ
[illegible] رجوع لاوین اس حکم سے ظاہر ہوا کہ تمام مہاجرین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار مین سے اوس
[illegible] تھا اور جب دوسرے گروہ کو ظاہر ہوا کہ یہ عبد اللہ بن ابی منافق ہم کو اللہ و رسول و مومنون سے لڑائی
[illegible] توا ونہون نے اس بدبخت کو چھوڑ دیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا کر اونکو یہ آیات سنائین تو باہم مل گئے
[illegible] مین [illegible] ہوا ہو کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو سمجھایا کہ ہوش مین آؤ کہ یہ کیا بات ہو کہ مین اللہ تعالےٰ کا رسول
[illegible] تمہارے درمیان مین موجود ہون اور اللہ تعالےٰ نے تمہارے درمیان سے شیطان کو نکال دیا اور تمہارے دلون کو
ایمان سے روشن کر دیا پھر یہ کیسی بات ہو کہ تم شیطان کو دوبارہ دخل دیتے ہو یہ ارشاد نورانی سنکر اونکے دل بھر آئے اور توبہ کر کے
[illegible] فریق باہم مل کر رونے اور اونکے دلون کو اللہ تعالےٰ نے نور سے منور فرمایا اور شیاطین خوار ہوئے اور سبھون نے جان
لیا کہ عبد اللہ بن ابی مذکور منافق خبیث ہو اور آیندہ سے اوس منافق کی کچھ قدر نہ رہی حالانکہ یوم البعاث کی لڑائی کے بعد لوگون نے
[illegible] تھا کہ اس منافق کو اپنا بادشاہ بناوین پھر ہنوز یہ رائے پوری نہ ہوئی تھی کہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] اسوجہ سے منافق مذکور بہت جلتا تھا۔ پھر جب اس موقع پر بھی اسکا مکر کارگر نہوا تو وہ بہت خفیف ہوا بلکہ آیندہ دونون
[illegible] سے گر گیا اور کسی کے نزدیک اسکی وقعت نہ رہی تو آیندہ اسنے یہودیون سے ربط پیدا کیا اور انہین کے ساتھ برباد ہوا
نعوذ باللہ من الضلال اس قصہ سے ظاہر ہو گیا کہ اہل ایمان کے درمیان اگر کسی باعث سے غبار فتنہ پھیل جاوے پھر درمیانی لوگ
[illegible] اللہ و رسول کے حکم کی جانب بلاوین تو وہ بہت ہی خوشی سے رجوع لاتے ہین اور امام کو بھی چاہیے کہ انہین عدل کرے
[illegible] امام عادل و جمیع حکام عادل کے مراتب بلند ہوتے ہین کیونکہ انکے عدل کا نفع عام قوم و قبائل [illegible] پھیلتا ہو تو اکیلے روزہ نماز پڑھنے
[illegible] زیادہ ہو کیونکہ عدل کا ثواب تو تمام مومنون مین سے ہر شخص کے روزہ نماز کے مساوی ہو چنانچہ حدیث عبد اللہ
[illegible] عنہ مین ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مین جو حکام عدل کرتے تھے وہ حضرت رحمٰن
[illegible] عدل کے بدلے موتی کے منبرون پر بٹھلائے جائینگے (رواہ النسائی وابن ابی حاتم لسند صحیح) اور دوسری
[illegible] قیامت کے روز عرش کے داہنی جانب نور کے منبرون پر بٹھلائے جائین گے یہ لوگ وہ ہین جو اپنے اہل و عیال
[illegible] سب لوگون [illegible] عدل کے ساتھ حکم کرتے تھے (رواہ مسلم نسائی باسناد صحیح) اور حدیث مین ہو کہ رسول اللہ
[illegible] ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہو نہ اوسپر ظلم کرتا ہو اور نہ اوسکو ظلم مین سونپتا ہو (الصحیح) [illegible]
[illegible] اپنے بھائی مسلمان کو اگر مظلوم ہو تو ظالم کے ہاتھ مین نہین چھوڑنا اور اگر ظالم ہو تو اوسکو ظلم کے [illegible]

مین نہین چھوڑتا ہی مترجم کہتا ہی کہ جاہل آدمی ایسے …
ڈرے سے کیا غرض ہی اگر ہم اتنی دیر تک نماز وظیفہ پڑھین …
وسوسہ قبول کرلیا کیونکہ اگروہ ان دونون مین صلح کرا سکتا تھا تو …
مبتلا ہوا اگرچہ فی الجملہ تو وظیفہ ونماز کے بقدر اوسکو ثواب ملیگا حالانکہ اس صلاح مین اوس …
جاہل نے شیطانی وسوسہ سے یہ سب ثواب کھویا اور ایک گناہ سمیٹا پھر نماز وظیفہ سے جو ثواب پایا ہو اگر …
سمجھے اور خالی ہاتھ رہگیا مگر یہ خوف ہی کہ شاید گناہ سخت ہوا اور مکافات پوری ہو اور حدیث صحیح مین ہی کہ جب تک بندہ اپنے …
رہتا ہی تو اللہ تعالے اوسکا مددگار ہی (صحیح) اس سے ظاہر ہی کہ اگر کسی شخص کی سچی نیت ہو کہ اپنے بھائیون کی مددگاری …
بھی اسکو ثواب ملیگا اور ہمیشہ اللہ تعالے کی مدد اوسکے شامل حال رہیگی حتی کہ اگر جاہل مسلمان اسکی خواہی پر آمادہ ہون تو بھی …
کیونکہ اللہ تعالے اپنے اس بندے کا مددگار ہی اور حدیث مین ہی کہ جب مسلمان نے اپنے بھائی مسلمان کے لیے اوسکی پیٹھ پیچھے دعا کی …
کہتا ہی کہ آمین اور اللہ تعالے کی طرف سے تیرے واسطے بھی اسکے مثل ہی (الصحیح) اور احادیث اس باب مین بہت …
وارد ہوئی ہین اور ایمان کی یہی پہچان ہی کہ اوسکے دل مین مومنون کی طرف سے محبت ہو اور چاہیے کہ دنیا مین عافیت سے …
وہ لوگ سنت طریقہ پر رضاے آلہی عزوجل حاصل کرین اور حدیث مین ہی کہ مومنون مین جو مودت و ترحم و ملاپ باہم ہوتا ہی …
مثال ہی جیسے کسی عضو مین درد ہو تو تمام بدن اوسکے واسطے بخار و بے خوابی سے مددگار ہو کر دوڑتا ہی (الصحیح) اور حدیث مین …
مومن دوسرے مومن کے واسطے ایسا ہوتا ہی جیسے ایک عمارت کے ارکان باہم ایک دوسرے کو مضبوط کرتے ہین (الصحیح) اور حدیث …
کہ اہل ایمان مین مومن ایسا ہوتا ہی جیسے جسم مین سر ہی کہ سر کے دکھ سے تمام بدن دردناک ہوجاتا ہی (رواہ احمد) اور واضح ہو کہ باغیون سے …
قتال کرنا جہاد نہین ہی بلکہ بھائیون مین سے جاہل جماعت کی شرارت دور کرنا اور اونکا ہاتھ روکنا چاہیے اور انکے احکام …
ترجمہ ہدایہ کے کتاب البغی مین مفصل مذکور ہین پھر واضح ہو کہ اکثر اوقات باہمی اختلاف کا باعث وسوسہ شیطانی …
ہی لہذا اللہ تعالے نے بدگمانی سے منع فرمایا بقولہ تعالے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآ
اے ایمان والو ٹھٹھا نہ کرین ایک لوگ دوسرون سے شاید وہ بہتر ہون ان سے اور نہ …
ءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ
دوسری عورتون سے شاید وہ بہتر ہون ان سے اور عیب نہ دو ایک دوسرے کو اور نام نہ ڈالو …
الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ
نام ہی گنہگاری پیچھے ایمان کے اور جو کوئی توبہ نہ کرے تو وہی ہین بے انصاف

آیات سابقہ مین اللہ تعالے نے فاسق کی بات سننے سے یا بدون تفتیش کے اوسکی تصدیق کرنے …
شیطان کا متبع ہی تو ایسا نہو کہ شیطان اوسکے ذریعہ سے مسلمانون مین فساد پھیلاوے …
سب سے زیادہ سخت وہ وجہ ہی جو دین کے پیرایہ مین ہو یعنے مثلاً فاسق نے اپنی …

Marfat.com

[illegible] قتال قرار دیا جیسے خوارج ومعتزلہ وغیرہ ہین اور ابتدا
[illegible] اجتہاد سے ہوا کیونکہ حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا
[illegible] اللہم ادر الحق معہ حیث دار۔ یعنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق مین
[illegible] ہو اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ ہر ایک قتال مین حق انھین کے ساتھ تھا ولیکن دوسری
[illegible] اجتہاد مین خطا کہاتے تھے کیونکہ اگر ظاہر اجتہاد ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی بھی چندان
[illegible] حق [illegible] ظاہر ہی اوس سے پھر نا سب پر ظاہر ہو جاتا ہی حالانکہ ان لڑائیون مین جو لوگ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
[illegible] تھے اور ایک جماعت کثیر صحابہ رضی اللہ عنہم مین سے دونون فریق کی جانب سے مشوش تھے
[illegible] بکرہ رضی اللہ عنہما وغیرہ اور حدیث صحیح مین بھی اس جانب اشارہ ہی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور
[illegible] خارجی کی خبریان فرمائی اور اونکے قبائح بیان فرما کر اونکے ظاہر ہونیکا وقت بھی بتلایا یعنے جسوقت مومنون مین
[illegible] اوسوقت یہ فرقہ نکلے گا اور اس فرقے کو مومنون مین سے وہ فریق قتل کریگا جو اولی بالحق ہی (الصحیح) لفظ اولی بالحق سے
صریح اشارہ ہی کہ اجتہاد ایسا دقیق ہو گا کہ دونون جانب حق کا احتمال ہو گا اگرچہ ایک جانب اولی ہی تو جو فرقہ اولی بالحق ہو گا وہی ان
خارج کو قتل کریگا بلکہ بغاوت کی ابتدا ایسی وجہ سے ہوئی جو نہایت دقیق تھی پھر بغاوت کی وجہ روافض ومعتزلہ وغیرہ کی بدعت ہوئی
لیکن انھون نے مادہ فسق سے اپنے نفس کے خیالات پیدا کیے اور اونکو دینی لباس پہنا کر بغاوت کا سبب کر دیا اور ہر زمانہ مین جو بدعت کہ دینی
لباس مین پیدا ہوتی ہی وہ زیادہ سخت ہو جاتی ہی جیسے اس زمانہ مین وہابی و بدعتی کا اختلاف بہت سخت ہو گیا کیونکہ درمیان مین فاسقون
کے اقوال پیدا ہی بات کا مدار قرار دیا گیا اور کبھی خلافت کی وجہ دنیاوی امور و بداخلاقی ہوتی ہی اگرچہ اسکا پیدا ہونا بھی اسی فسق کے
مادہ سے ہوتا ہی مثلاً ایک قوم نے عظمت و کبریائی الٰہی عزوجل سے غفلت کر کے اپنے نفس کی رعونت دیکھی یعنے اپنے آپکو دوسرے
فریق سے بہتر جانا حالانکہ وہ بھی مسلمان ہین اور یہ غفلت ہوئی کہ نیکی و بدی پیدا کرنا اللہ تعالے کے اختیار مین ہی لہذا اللہ تعالے نے
منع فرمایا بقولہ تعالے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا
مِّنْهُمْ۔ اے ایمان لانے والو ایک قوم دوسری قوم سے تمسخر نہ کرے شاید وہ لوگ ان سے اچھے ہون ف ضمیر منہم سے
معلوم ہوا کہ مردون کو خطاب ہی یعنے جماعت کے اندر جہان مرد جمع ہین تو کچھ مرد اپنی رعونت سے دوسری جماعت کے ساتھ تمسخر کرین
[illegible] ال کی راہ سے ہو یا دنیاوی مال کی راہ سے ہو اسواسطے کہ جن لوگون سے تمسخر کرتے ہین شاید وہ لوگ انجام کار مین
[illegible] تمسخر کرنے والون سے بہتر ہون کیونکہ دنیاوی مال کا تو کچھ اعتبار نہین ہی بلکہ بہت مالدارون سے ہمیشہ فقیر لوگ بہتر
[illegible] اگر اللہ تعالے چاہے تو ایک دم مین فقیرون کو مالدار کر دے اور مالدارون کو فقیر کر دے اسیطرح دین کے اعمال مین بھی
[illegible] کو رعونت نہ کرنا چاہیے کیونکہ جو صفت اوسمین موجود ہی وہ فقط اللہ تعالے کی توفیق ہی پھر بھی یہ معلوم نہین کہ مرتے دم تک
[illegible] اور جس قوم سے تمسخر کیا جاتا ہی شاید وہ اللہ تعالے کی توفیق سے صالح پرہیزگار ہو جاوین تو حاصل یہ کہ مردون کی جماعت
[illegible] سے تمسخر نہ کرے شاید جنسے تمسخر کرتے ہین وہ تمسخر کرنے والون سے بہتر ہون ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے
[illegible] امتحان ڈالا گیا ہی اور مین تو ایسا ڈرتا ہون کہ اگر کسی کتے سے تمسخر کرون تو ایسا نہ ہو کہ کتا کر دیا جاؤن

Marfat.com

وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسٰى أَنْ يَّكُنَّ
بہتر ہون ف اسمین عورتون کو خاصکر ممانعت فرمائی
ممانعت تھی پھر دوبارہ خاصکر عورتون کو ممانعت کرنے مین
کرتی ہین اور اکثر اسی بلا مین مبتلا ہوکر ذلت اوٹھاتی ہین مترجم کہتا ہو کہ اس
جہالت سے گویا آخرت کا خیال ہی انکے دل سے محو رہتا ہی اور دنیا ہی اونکے پیش نظر رہتی ہی
حقارت سے دیکھتی ہین شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ حدیث صحیح مین ثابت ہو کہ حق سے اترانا اور لوگون کو نظر
تکبر ہو اور یہ حرام ہی اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جسکو حقارت سے دیکھتے ہین اللہ تعالے کے نزدیک اوسکی قدر زیادہ
خوبی پیدا کرنے والا اللہ تعالے ہی پس جسمین کوئی خوبی پیدا کی گئی اوسکو چاہیے کہ اللہ تعالے کی حمد و ثنا کرے اور
تو اللہ تعالے سے ڈرے کہ ایسا نہو کہ وہ بھی برے حال پر کردیا جاوے کیونکہ خوبی مین آدمی کے فعل کو قدرت نہین
فخر و تکبر کرنا محض جہالت ہوگی۔ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ۔ اور مت طعنہ دو اپنے آپکو ف کیونکہ
بھائی ہین تو جسکو طعنہ دیا گویا اپنے آپکو طعنہ دیا اور لغت مین لمز مطلقاً عیب جوئی کو کہتے ہین مثلاً ہاتھ سے کسیکو
یا زبان سے یا کسی دوسرے طور پر عیب جوئی کا اشارہ کرے تو یہ سب لمز ہی اور حاصل یہ کہ اپنے دین والون مین سے
وطعنہ کسیطرح ہاتھ یا زبان وغیرہ سے مت کرو اور اس عموم مین آزاد و غلام سب داخل ہین جبکہ دیندار ہون اسیواسطے
ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حبشی غلام ہونیکا طعنہ دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
اسکو برا جانا بلکہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ای ابوذر تمنے اوسکو اسطرح طعنہ دیا ہی تو ایسا شخص ہو کہ تجھ مین ابتک جا
یعنے کافرون کے بعض افعال تجھ مین پائے جاتے ہین (کما فی الصحیح) مجاہد و قتادہ و سعید بن جبیر و ابن عباس رضی اللہ عنہ
تم مین سے باہم ایک دوسرے پر طعنہ کرین۔ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔ اور برے القاب سے
ف تنابز اگرچہ اصل لغت مین مطلقاً لقب رکھنے کو کہتے ہین لیکن عرف مین یہ ایسے لقب کے ساتھ خاص
آدمی کو ناگوار ہو۔ اور روایت ہو کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو یہان دیکھا کہ آدمی کے
تین نام ہین اور جب وہ اون نامون مین سے کسی بعض نام سے پکارا جاتا تو اوسوقت ظاہر ہوتا کہ وہ اس نام سے نا
تب یہ آیت نازل ہوئی ولا تنابزوا بالالقاب (رواہ احمد و ابوداؤد) مترجم کہتا ہو کہ اسکا بیان یہ ہی کہ زمانہ جاہلیت
درمیان باہم ادب و لحاظ نہ تھا جیسے اس زمانہ مین اکثر دیہاتی گنوارون مین بھولی سے دلگی یا آپس مین
کرتے ہین اور عموماً یہ القاب کسی عیب جوئی یا بدخصلتی کا اظہار ہوتا ہی جسکو وہ لوگ اپنی بیباکی و
زمانہ جاہلیت مین بھی ایسے ہی القاب رکھے جاتے تھے اور جب مکہ سے اصحاب مہاجرین رضی اللہ عنہم ہجرت کر
اور یہان انھون نے کسی شخص کو متعدد القاب سے ملقب سنا تو خود بھی انھین بعض القاب
سے ناخوش ہوتا ہی کیونکہ زمانہ جاہلیت کی بیباکی مین لوگون نے اوسکا یہ نام رکھا تھا اور
شیطان دلون مین ناگواری ڈالتا رہے جس سے باہمی اتحاد و الفت کی جڑ قائم نہ ہو

Marfat.com

[illegible] الاِیمانِ - ایمان کے بعد فسوق کا نام بہت بُری
[illegible] فرمایا اور اخلاق حمیدہ سے آراستہ کیا اور شرک کی نجاست کو
[illegible] ایسے نام سے پکارنا کہ فسوق پر دلالت کرتا ہی بہت بُری حرکت ہی کیونکہ اول تو اوسکے
[illegible] ہوگی اور یہ خود فسق ہی اور اگر وہ اپنے آپکو ضبط کرے تو بھی ہر دم کسی شخص کی نسبت
[illegible] دعا ہی حتی کہ اگر وہ قبول ہوجاوے تو وہ شخص فسق و فجور میں پڑجاوے تو ظاہر ہوا کہ خوبی ایمان
[illegible] قطعًا توبہ کرنا واجب ہی - وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
[illegible] یہی لوگ ظالم ہین ف - یعنے جسنے ایسے بُرے القاب سے خطاب کرنے کی بُرائی جان لینے کے
[illegible] اور اوسکو نہ چھوڑا تو جس شخص کی نسبت ایسا بد لقب کہتا ہی وہ بیچارہ معذور رہا ولیکن کہنے والا اپنی جان
[illegible] اوسکا وبال اوسکی جان پر ہی پھر اس ظلم کے دو درجہ ہین اگر اوسنے شرعی ممانعت کی پروا نہ کی تب تو کافر ہوگیا
[illegible] ظالم ہوگا اور اگر اوسنے شرعی حکم پر یقین کیا ولیکن فرمانبرداری نہ کی بلکہ اپنی شرارت نفس کی فرمانبرداری کی تو
[illegible] مرتکب ہوا [illegible] یہان سے ہر بندۂ مومن کو تنبیہ حاصل ہونا چاہیے کہ ایسی بدزبانی سے اپنے آپکو محفوظ رکھے جیسے لوند
[illegible] لوگ باہم ایک دوسرے کو تحقیر کے نامون سے پکارا کرتے ہین جیسے مثلًا کسی کا نام علی ہی تو اوسکو تحقیر کے طور پر علیا وغیرہ کہتے
[illegible] اصطلاح پر ایسے لقب سے پکارنا جسمین تحقیر کے معنے ایسے طور پر پیدا ہون جو مخاطب کو ناگوار ہون حرام ہی واحدی رحمہ اللہ
[illegible] علماے مفسرین رحمہم اللہ تعالے نے اسکی مثال مین فرمایا کہ جیسے اپنے مسلمان بھائی کو جو بظاہر کسی فسق کا مرتکب نہین ہی کہے
[illegible] فاسق یا او منافق مترجم کہتا ہی کہ اگر کوئی شخص کسیوقت مین فسق کا مرتکب ہو تو کیا جھڑکی کے طور پر اوسکو اصطلاح پکار سکتا ہی
[illegible] یہ ہی کہ اگر ایسے پکارنے سے اوس شخص کی جہالت جوش کریگی یا وہ عمومًا بدنام ہوجائیگا تو پکارنا نہین چاہیے کیونکہ اس سے
[illegible] زیادہ جرم ہوجائیگا اور مفسرین نے فرمایا کہ اسکی مثال مین یہ بھی داخل ہی کہ مثلًا کوئی نصرانی یا یہودی یا ہندو راہ حق پر آگیا
[illegible] مسلمان ہوگیا تو پھر اوسکو یہودی یا نصرانی یا ہندو کہکر پکارے مترجم کہتا ہی کہ عمومًا لوگون مین یہ رسم ہی کہ اوسکو نومسلم کہتے ہین
[illegible] آخر زندگی تک دکھ دینے والا لفظ ہی کیا نہین دیکھتے ہو کہ ان مغرورون کی نفسانی غرض [illegible] ہوتی ہی کہ اپنے
[illegible] خود حرام بلکہ کبیرہ گناہ ہی حالانکہ ان مغرورون کو یہ خود معلوم نہین کہ ایمان انکے دل مین موجود ہی یا اوس نومسلم
[illegible] مقبول ہی یا اونکا بلکہ بظاہر ان مغرورون کے حق مین برعکس دلیل موجود ہی کیونکہ جب وہ نومسلم
[illegible] ہوگیا اور عاجزی کے ساتھ وہ اللہ تعالے کے واسطے اپنے اوپر نومسلم کا لقب سننا اور گوارا کرتا
[illegible] اوپر مدعی ہین اور دوم تکبر رکھتے ہین اور سوم ایک بھائی مسلمان کی تحقیر کرتے ہین اور [illegible]
[illegible] خالص ایمان ہوتا تو خوبی محبت سے ایک ایمان لانے والے کو جو مومن ہوگیا اپنا
[illegible] ان مغرورون کی حرکات شنیعہ سے اکثر لوگ در پردہ اسلام لاتے ہین اور ظاہر نہین
[illegible] مثلًا جو ہندو نجاست کفر و شرک چھوڑکر اسلام لایا تو اوسکی برادری والے اوسکے
[illegible] کیونکہ وہ شیطان کی اتباع ہین اور شیطان اہل ایمان کا دشمن ہی پھر اوس مرد نیک کو اہل ایمان

سے ہر طرح کی دل جوئی و موافقت کی امید تھی مگر برخلاف اسکے ان
سے نام کے مسلمان ہو رہے ہین اوس نومسلم کو طرح طرح کے طعنون سے ہلاک کیا
خارج کیا پس وہ بیچارہ آوارہ ہی کہ نہ اوسکی لڑکیون سے کوئی نکاح کرتا ہی اور نہ اوسکے لڑکون کو
آتی ہی جس سے مواسات کی امید ہو پس یہ بلاے عظیم ہی اللہ تعالے ہم لوگون کو مسلمان حقیقی
متفق و جماعت متحد بناوے اور اپنی طرف سے ہمکو سلطان نصیر عطا کرے قال تعالے۔ اجعل
من لدنک نصیرا۔ و کما قال تعالے واجعل لنا من لدنک سلطانا نصیرا۔ عطا رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا
الفاظ ہین جنکو تو اپنے بھائی مسلمان کو شان اسلام سے نکالے جیسے کہے کہ او گدھے او کتے
ہی کہ جو شخص کسی زمانہ مین بدکاریان کرتا تھا پھر اوسنے توبہ کی اور راہ راست پر آگیا تو حق سبحانہ تعالے نے منع فرمایا
اوسکو عار دلایا جاوے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت مین فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی دین باطل پر تھا پھر وہ اسلام لایا
ہی کہ اوسکو دین باطل سے عار دلاوے مترجم کہتا ہی کہ عار دلانے والا فاسق ہی اور یہان مجھے ایک لطیفہ یاد آیا کہ جن
عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اونکا فاسق ہونا پہلے سے محقق ہو گیا اسواسطے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
بن سلام رضی اللہ عنہ کو جو علماے یہود مین سے بہت بڑے عالم تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
لاتے ہی ایمان لا کر صحابہ مین داخل ہو گئے تھے اور حق سبحانہ تعالے نے چند آیات سے ابن سلام رضی اللہ
فرمائی ہی تو جب عثمان رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انھون نے باغی مفسدون
فرمائی اور اونکو آیات و احادیث سنائین اور یہانتک فرمایا کہ مدینہ منورہ مین اسوقت تک ملائکہ نزول فرماتے
رہتے ہین اگر تم نے کوئی بدحرکت کی تو اس نعمت سے سب لوگ محروم ہو جائینگے اور تمھاری بے ادبی سے
اور یہ بھی فرمایا کہ اگلی کتابون سے تحقیق خبر چلی آتی ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو یقین
کھینچی تو پھر قیامت تک وہ نیام مین نہ جائیگی پس تم لوگ اپنے رب عزوجل سے ڈرو اور اپنے خلیفہ کی
لوگون نے اسکے جواب مین پکارا کہ لوگو اس یہودی کو بھی قتل کرو یہ روایت صحیحین وغیرہ مین
نص محکم کے برخلاف حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فاضل صحابی کو اس بدلقب سے
غرضکہ ایسے فاسق لوگون نے زعم کیا تھا اگر کہا جاوے کہ کیا سب ہی فاسق تھے تو جواب یہ ہی
ایسے تھے جو اپنے اجتہاد کی خطا سے اس بلا مین مبتلا ہوے اللہ تعالے اونکو عفو کرے
ہوتا ہی کیونکہ فاسق بے ادب ہی اور بے ادب کے حق مین سچ فرمایا
نزدیک اسیواسطے اللہ تعالے نے فاسقون کی طرح بدلقبی سے پکارنے کو حرام کر دیا
دل مین نفاق پیدا ہوا تو فاسقون کی شامت سے بڑھتے بڑھتے تمام جہان مین
نفاق ہو تو جسنے نفاق کو اپنے دل مین جگہ دی ہی اوسکا ایمان مین فتور ہی اور
فتور ہی اور اسپر بدیہی دلیل یہ ہی کہ اگر شمع ایمانی دونون مین صاف روشن باقی

Marfat.com

[illegible] جو لوگ اہل اسلام میں وہابی و بدعتی و مقلد و غیر مقلد وغیرہ برے القاب [illegible] تنہائی میں اپنے رب عز وجل کے حضور میں پیش کرکے آزمائش کریں کہ آیا اونکو [illegible] ممانعت شرع پاکیزہ ہیں یا یہ بلا اونکے فسق قلوب میں پیدا ہوئی ہے تاکہ توبہ کریں واللہ [illegible] کہ جن القاب میں کچھ ناگوار معنے پیدا ہوتے ہیں اگرچہ وہ عموماً ممنوع ہوں تو سلف میں کیونکر بعضے [illegible] ہے کہ ممانعت برے القاب سے اس شرط کے ساتھ مخصوص ہے کہ مخاطب انکو ناگوار سمجھے اور [illegible] سلف صالحین رضی اللہ عنہم اکثر اپنے حق میں ایسے القاب کو پسند فرماتے تھے جنمیں اونکے نفس کے [illegible] اونکے نفس میں رعونت و تکبر کا شائبہ بھی نہ آنے پاوے کیونکہ وہ لوگ پیشوائے امت تھے اور پیشوا ہمیشہ [illegible] نام پر ہوتا ہے کیونکہ لوگ اوسکے واسطے اپنی آنکھیں بچھاتے ہیں اور اپنی پتلیوں پر اوسکو بٹھاتے ہیں تو وہ [illegible] عارف تھے لہذا اپنے ایمان کی حفاظت کے واسطے اپنے نفس کے لیے ایک ناگوار لقب کو بہت پسند کرتے تھے جیسے سلیمان مہران [illegible] جسکو اچھی طرح نظر نہ آوے اور جیسے اعرج تابعی جلیل شاگرد ابوہریرہ وغیرہ رضی اللہ عنہ اور بعض سلف [illegible] تھے بعضے اپنے نفوس پر ایسا قابو رکھتے تھے کہ مدح کے القاب بھی اونکے نفس میں کچھ اثر نہیں کرتے تھے اور [illegible] ہوتے تھے تو وہ بھی منع نہیں ہیں جیسے ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق کہلاتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلقب [illegible] بلقب امیر المومنین مشہور تھے حالانکہ بتواتر قطعاً معلوم ہے کہ باوجود لقب امیر المومنین کے آپ کے لباس میں [illegible] تھے اور یتیموں کی پرورش و پرداخت کرتے رہتے تھے اسیطرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بلقب ذو النورین [illegible] علی رضی اللہ عنہ بلقب ابوتراب و ابوالحسن و اسد اللہ وغیرہ معروف تھے اور جیسے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا لقب [illegible] ظاہر ہوگیا کہ ہمارے زمانہ میں جو علما اپنے حق میں علامہ محقق و مدقق وغیرہ القاب مدح کو پسند کرتے [illegible] ہوشیار رہیں کہ اگر یہ القاب اونکے نفوس میں موثر ہوتے ہوں تو یقین جان لیں کہ یہ دنیا میں اونکی مشقت کا [illegible] اور آخرت میں وبال ہے نعوذ باللہ من الخسران فی الدنیا والآخرۃ ان ربنا لغفور شکور

[illegible] الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا

ایمان والو بچتے رہو بہت تہمتیں کرنے سے [illegible] گناہ ہے اور

[illegible] لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ

[illegible] ایک دوسرے کو بھلا خوش لگتا ہے تم میں کسیکو کہ کھاوے گوشت

[illegible] مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ

[illegible] تو گھن آتی ہے تمکو اوس سے اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ معاف کرنیوالا ہے مہربان

[illegible] والے اقوال یا افعال ظاہری کا بیان اوپر کی آیات میں ہوچکا اور باقی رہے بعض سوا [illegible] بدگمان کرنا [illegible] بھی منع فرمایا قولہ تعالے۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا [illegible] اے ایمان والو بچے رہو گمان سے پرہیز کرو [illegible] یعنے بہتیرے گمانوں کو دل میں راہ مت دو

Marfat.com

اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ البتہ بعض گمان خود گناہ ہے ف یہ کلام ...
ہوتا ہے کہ وہ خود گناہ ہوتا ہے حالانکہ اگر وہ خود گناہ نہ ہوتا بلکہ اس سے گناہ پیدا ہوتا تو بھی ...
بعضے اقسام اس درجہ بدتر ہوتے ہیں کہ بذات خود گناہ ہوتے ہیں تو لازم آیا کہ ہر گمان کا ...
کہ کل گمان سے ممانعت نہیں فرمائی گئی بلکہ اکثر گمان سے اجتناب کا حکم دیا تو اسمیں کیا حکمت ...
ہوتا ہے بدلیل قولہ تعالے۔ ان الظن لا یغنی من الحق شیئا۔ یعنے امر حق حاصل ہونے کے لیے گمان ...
تو جب اس سے حق کا فائدہ نہو تو کل گمان کو ترک کرنا چاہیے مترجم کہتا ہے کہ ہان جس موقع پر علم حقیقی ...
ہر طرح کا گمان بیفائدہ اور ترک ہی ولیکن ہر موقع پر اور ہر گمان کی نسبت یہ حکم نہیں دیا جا سکتا ہے اور ...
علم و قیاس و گمان و وہم سب اقسام کو پیدا کیا اور ہر ایک سے امتحان مقرر ہے یعنے مومن و کافر ہر ایک کو ...
عقل کے کہ وہ فقط ایمان کے ساتھ خاص ہے کیونکہ وہ قلب کے کھلنے کے بعد ظاہر ہوتی ہے اور کافر کا قلب ...
قلب کھلتا ہے تو اوسکو عقل بھی حاصل ہے اور یہی نکتہ ہے کہ کافر بدون عقل کے امر حق حاصل ہونے کی کوشش کرتا ہے ...
سے اعلی ذریعہ ظن و قیاس ہے حالانکہ ابھی معلوم ہو چکا کہ تحقیق حق کے واسطے ظن کچھ بھی نہیں کفایت کرتا تو لا...
محروم رہ جاتا ہے اور اگر اوسکا قلب پہلے نور ایمان سے کھلے تو عقل ظاہر ہو جاوے اور جس حق سے وہ محروم رہا تھا اسکو بہت آسا...
ہو جاوے اور یہان سے یہ بھی سراغ حاصل ہوا کہ ان اقسام میں سے ہر ایک کے واسطے موقع و محل ہے خواہ اوسکو مومن استعمال کرے یا کا...
حتی کہ جب کوئی گمان نے موقع عمل میں لائیگا تو خطا میں مبتلا ہو گا مثلاً دنیاوی مطلوب حاصل کرنے کے واسطے اگر کسی نے صرف ...
کار سلطنت شروع کیا تو برباد ہو گا اور اگر متفق ہو کر مشورہ و قیاس و ظن کے علامات سے تدبیر نکالی تو بہتر ہے لیکن مترجم کو چاہیے ...
بحث چھوڑ کر مومن کے حالات سے آگاہ کرے اور ایمان کی اصل یہ ہے کہ دنیا کو ناپائدار سمجھکر آخرت و رضوان الٰہی کے واسطے ...
اسطرح پورا کرنا کہ انجام کار کچھ رائگان و برباد نہو اور اسمیں دو قسم کے افعال ہیں اول اعتقادات حقہ یا ایسے اعمال ...
اسی حق پر مبنی ہوں اور دوم ایسے خیالات و اعمال جیسے اصل مقصود نیکی و ثواب ہے اگرچہ جملہ اونکی شناخت بذریعہ گما...
پس جاننا چاہیے کہ امر اول کے واسطے علم عقلی و قطعی ضرور ہے اور وہان گمان کو ہرگز دخل نہ دینا چاہیے مثلاً ...
کے واسطے قطعی آیات و احادیث پر مدار ہے اگر کسی نادان نے یہان گمان کو کچھ دخل دیا تو گمراہ ہو جائیگا ...
دخل کی ضرورت ہی کیا ہے تو جواب یہ ہے کہ آدمی ہر حال میں اپنے دعوے پر نہیں چھوڑا گیا ہے بلکہ ...
گمان اپنی مداخلت کریگا پس اگر بندہ ایمان لایا ہے تو وہ اپنے قیاس و گمان کو رد کر کے صرف ...
اوسکے دل میں تذبذب ہے تو قیاسات و گمان کے ہنگار نگ آرایش میں مبتلا ہو کر آیات قطعیہ ...
اونمیں بیجا تاویلات کریگا اور جس بندے کو اللہ تعالے نے اپنے فضل سے ہدایت ...
ہے کہ اس موقع امتحان میں راہ سنت کو چھوڑ کر کس قدر کثرت سے گمراہ فرقے پیدا ہو گئے ...
اپنے گمان و خیال کی پابندی کر لی مثلاً دوسری صدی شروع میں صحابہ رضی اللہ عنہم ...
معروف و عیان تھی اور تمام مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم کیا تابعین جو عموماً ...

[illegible] محروم ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلیہ حالات سے بخوبی
[illegible] صحبت اونکو حاصل ہے وہ خبر متواتر و قطعی ہی پھر اس جماعت متواترہ کے
[illegible] و علی رضی اللہ عنہم کبار اصحاب اور قطعی جنتی ہین و لیکن باوجود اسکے بھی ایک
[illegible] کیا بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق مین اپنی بے حیائی سے کافر ہو جانے و مرتد
[illegible] رضی اللہ عنہ کے حق مین جلیل القدر صحابی ہونا متواتر معلوم ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق مین
[illegible] اللہ تعالے کے نزدیک مومنین برحق و مخلصین و صادقین ہین حتی کہ اللہ تعالے نے رضی اللہ
[illegible] بزرگی ظاہر فرمائی تو ان خارجیون سے اسکے مقابلے مین کچھ بن نہ پڑا تو ان خبیثون نے یہان اپنے
[illegible] جو بات اپنے گمان سے نکالی تھی اوسکو اعتقاد بنایا اور قطعی آیات و احادیث و امر متواتر کو بیجا اویلون
[illegible] مقام ہے کہ اول تو ظن سے وہ بات ثابت کی جہان ظن کچھ کام نہین کرتا ہے کیونکہ اعتقاد حق مین ظن بالکل مفید
[illegible] ون نے اپنے ظن سے اپنا اعتقاد جمایا دوم یہ تعجب ہے کہ جو بات قطعی متواتر ثابت تھی اوسمین اپنے ظن کی وجہ سے
[illegible] مثلاً کہا کہ تقدیر کوئی چیز نہین ہے بلکہ جیسا ہوتا جاتا ہے ویسا ہی حکم ہوتا جاتا ہے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلے اچھے تھے
[illegible] آیات سے اونکی فضیلت ظاہر تھی پھر جب باغیون سے مصالحہ کیا تو مرتد ہو گئے اور وہ فضیلت جاتی رہی پس غور کرو
[illegible] گمان کے پیچھے کسقدر بگاڑا حتی کہ اپنے گمان کا حکم جا کر اللہ تعالے پر لگایا نعوذ باللہ من الضلال اوراسیطرح
[illegible] روافض کی گمراہی کا ہے کہ انھون نے ایسے ہی گمان کے طوفان بجانب خلفاے سابقین یعنے حضرت ابو بکر
[illegible] رضی اللہ عنہم لگانے بلکہ ایک بات مین یہ لوگ فرقۂ خوارج سے بھی بڑھ گئے یعنے حضرت ابو بکر وغیرہ رضی اللہ عنہم کی
[illegible] رضی اللہ عنہم کی اجماع سے واقع ہوئی اور جو بشارات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے واسطے
[illegible] راشدین خلفاء رضی اللہ عنہم کی خلافت مین ظاہر ہو گئے پھر بھی روافض نے اونکو کافر و مرتد قرار دیا بلکہ
[illegible] جمیع صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کو بھی مرتد ٹھہرایا مگر اپنے زعم مین حضرت علی رضی اللہ عنہ مع چند صحابہ کے
[illegible] مین ہوتی ہے مستثنی کیے پھر بھی جب دیکھا کہ یہ لوگ برابر اونکے پیچھے نماز پڑھتے اور اونکے جھنڈے کے نیچے
[illegible] لونڈیون کو حلال رکھتے اور اونکے نکاح مین اپنی بیٹیان دیتے تھے تو لاچار ہو کر یہ افترا باندھا کہ حضرت علی
[illegible] تقیہ کر لیا تھا حتی کہ کہا کہ ام کلثوم دختر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفۂ ثانی نے زبردستی چھین لیا تھا
[illegible] ون کے اقوال سے جو عیب و مذمت بحال اہلبیت رضی اللہ عنہم عائد ہوتی ہے اوس سے ہر ایماندار کے
[illegible] باندھنے والون پر قہر کا نیزہ ہو جاتے ہین بالجملہ مترجم ایسی مثالین ہر فرقۂ گمراہ کے واسطے کہانتک
[illegible] شخص نے گمان کو نے موقع استعمال کیا وہ امتحان مین گمراہ ہو گیا پس عقائد مین گمان کا دخل دینا
[illegible] جہان یقین کے مقابلہ مین گمان معارضہ کرے وہان گمان مردود ہے اور اسیطرح معاملات مین
[illegible] لیا گیا اور لوگون نے اوس جانب سے ایک شخص کو آتے دیکھا کہ اوسکے ہاتھ مین چھری بھی
[illegible] مقتول کے ساتھ کچھ عداوت بھی تھی و لیکن یہ شخص بالکل انکار کرتا ہے کہ مین نے اوسکو

Marfat.com

قتل نہین کیا تو اوس سے قصاص نہین لیا جائیگا کیونکہ یقینی [illegible]
کر اوسی نے قتل کیا حتی کہ بہت سے دلون مین تیقن پیدا ہو جائیگا کہ یہی قاتل ہی [illegible]
تیقن مین فرق یہ ہی کہ تیقن تو انسان کے دل مین کوئی بات جم جانے سے پیدا ہو جاتا ہی [illegible]
جمع ہو گئے ہین کہ آدمی کے دل مین یہ بات بیٹھ گئی اور اوسکو تیقن ہو گیا کہ یہی قاتل ہی [illegible]
صورت نہ تھی سواے اسکے کہ یا تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہوتے اور اونپر وحی آتی کہ یہ قاتل ہی [illegible]
اس شخص نے قتل کیا ہی حتی کہ اگر یہ شخص اپنی زبان سے اقرار کرے کہ مین قاتل ہون تو بھی یقینی ہو گا [illegible]
قتل کر دیا جائیگا لیکن یقین کی کوئی صورت نہین کیونکہ شاید یہ شخص جھوٹا ہو یا اپنے خلل دماغ کی وجہ سے [illegible]
بالجملہ ایسے وجوہ مین بھی گمان پر عمل نہ ہو گا اگر کہا جاوے کہ شرعی مسائل بہت سے اجتہادی قیاس مین تو وہان [illegible]
یہ ہی کہ وہان گمان پر عمل نہین ہی بلکہ اللہ تعالے نے اس امت کے واسطے اعتقادات حقہ کے ساتھ مین اصول [illegible]
انمین کسی قیاس و گمان کو گنجایش نہین ہی جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا اور سواے اسکے آدمی کو اپنی زندگی مین [illegible]
پیش آتے ہین بلکہ قیامت تک بہت سے امور بتقدیر الٰہی پیدا ہوتے جاتے ہین جو وحی نازل ہونے کے [illegible]
علم الٰہی انکو محیط ہی جیسے ریل پر نماز پڑھنا اور تار برقی کی خبر پر عمل کرنا اور منی آرڈر وغیرہ ہنڈا اون کے معاملات [illegible]
نے شمار کے واسطے دو ہی صورتین تھین یا تو سب امور کے احکام جو قیامت تک واقع ہونے والے ہین بلکہ [illegible]
سوانح کا حکم بھی نازل ہوتا اگرچہ قرآن مجید کے ضخامت صدہا مجلدات تک بڑھ جاتی لیکن ایسا ہونے سے بندے [illegible]
الٰہی اور تلاوت وغیرہ کے ہزارہا فوائد سے جنمین نے انتہا ثواب جمع تھا سب سے محروم ہو جاتے بلکہ سب آدمیون پر [illegible]
سختی بشدت پیش آتی اور ہر ایک ملک و حال کے تفاوت سے اور ہر مزاج کے تفاوت سے نے انتہا اختلاف [illegible]
پس حق تعالے نے اس سے معذور فرمایا اور جسکو کچھ بھی عقل ہی وہ میرے اشارہ سے سمجھ جائیگا کہ اسمین بے انتہا خرابیان [illegible]
بہت طویل ہی دوسری صورت یہ کہ حق سبحانہ تعالے نے قرآن و حدیث مین اصول کلیہ ارشاد فرمائے اور امتیون کو [illegible]
علیہ وسلم کی تعلیم ارشاد پر اجتہاد کی لیاقت دیدی کہ جس ملک مین جس شخص پر جیسی حالت مین کوئی حادثہ [illegible]
مجتہد سے دریافت کرے اور مجتہد عالم اپنی کوشش کامل سے آیات و احادیث کے اصول سے [illegible]
کہ مجھے موافق شریعت کے یہ حکم ظاہر ہوتا ہی اب دیکھنا چاہیے کہ دو حال سے خالی نہین یا تو اپنے اجتہاد سے [illegible]
لیکن جہانتک ممکن تھا کوشش کر چکا اور جو حکم ظاہر ہوا اوسی کی پابندی مین بندگی ظاہر کی تو اوسنے [illegible]
مین شریعت کا پابند رکھا اور اللہ تعالے نے نص قطعی مین حکم دیدیا ہی کہ ہم ایسے بندے کو بھی ثواب دینگے [illegible]
وہ حکم پایا جو اللہ تعالے کے نزدیک فی الواقع ہی تو اسکی نسبت نص مذکور مین اول سے دوچند ثواب [illegible]
تعالے نے ثواب دیا اور ان اعمال سے یہی مقصود تھا کہ رائگان نہو بلکہ ثواب ملے پس حاصل [illegible]
حکم دیا کہ اپنے عالمون سے ہر واقعہ کا حکم دریافت کرین اور عالم ہر ایسے حکم کو جو [illegible]
بتلاوے اور اللہ تعالے نے وعدہ دیا کہ ہم اسکے عامل کو ثواب دینگے پھر عالم نے [illegible]

Marfat.com

[illegible] اجتہاد ظنی ہی لیکن ہمپر اوس حجت نہین ہوا بلکہ اللہ تعالے نے قطعی
[illegible] عمل کیا ہی اور اوسمین نے انتہا فوائد ہین اول تو قرآن مجید کلام بلیغ آسان
[illegible] اوسکے حفظ و علم سے علما و مجتہدین پیدا ہوتے ہین اور اونکو دقائق استنباط کرنیکا
[illegible] سے قلب منور ہوتا ہی اور مجتہدون مین بھی اعلیٰ و ادنیٰ کے مراتب ہین اور انکے
[illegible] حتی کہ مثلاً بعض کے اجتہاد مین ایک چیز جائز نکلی اور دوسرے کے اجتہاد مین مکروہ نکلی تو
[illegible] ہر ایک فرقہ جسکے اجتہاد پر عمل کرے ثواب پاویگا لیکن جس فرقہ کے دل مین جم گیا کہ جائز کے اجتہاد پر
[illegible] برابر باقی ہی جبتک کہ اوسکے دل مین یہ نہ آوے کہ مکروہ کا حکم اولیٰ ہی پھر جب مکروہ جم جاوے
[illegible] مجتہد کے نزدیک خرگوش مکروہ ہی تو جو فرقہ اسی مجتہد کا قول اپنے دل مین موافق پاتا ہی وہ نہ کھاوے
[illegible] دل مین آوے کہ دوسرے مجتہد نے جائز کہا ہی تو اوسکو کھاوین تو ایسا نکرے ہان اگر دل مین آوے کہ یہ اوفق و دیانت
[illegible] کوئی قوم ایسے جنگل مین ہو کہ وہان خرگوش کے شکار پر اکثر بسر اوقات ہی تو اونکو آسانی مل گئی یا کسی بیمار کے حق مین
[illegible] اللہ کے ہزارہا صورتین نکلتی ہین اور یہ خوب معلوم ہی کہ خرگوش کچھ عاقبت مین لیجانے کی چیز نہین
[illegible] زندگی بسر کرنے مین اگر اوسکو شریعت کی پابندی کی نیت سے کھاوے یا نہ کھاوے تو ثواب ساتھ لیجاویگا اور اگر
[illegible] کے فوائد لو اور اسطرح اسمین اللہ تعالے کی عظیم رحمت شامل حال بندگان ہی مفصل بیان کرنا چاہے تو دراز کتاب
[illegible] تصنیف کرے ولیکن بندۂ مومن کو اشارہ کافی ہوتا ہی اس بیان سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ مجتہد کے گمان پر جو اجتہاد سے حاصل
[illegible] عمل کرنا ثواب ہی لیکن اسکی پابندی کرنا ہمارے گمان سے نہین ہی یعنے ہمنے جو اسپر عمل کیا تو کچھ اسوجہ سے نہین کہ ہمنے
[illegible] گمان کیا ہو کہ اوسکی تعمیل کرین کچھ فائدہ ہوگا بلکہ ہمنے اللہ تعالے کا قطعی حکم پایا کہ اسپر عمل کر و ثواب پاؤ گے تو مجتہد کے
[illegible] اجتہاد پر عمل کرنا بدلیل قطعی ہی ہان مجتہد نے جو یہ حکم نکالا تو اپنے اوپر اوسکو یہ قطعی یقین نہین ہو سکتا کہ مین نے ٹھیک نکالا ہی بلکہ
[illegible] کوشش سے وہ غالب گمان رکھتا ہی کہ شاید یہی حکم ہو اور یہ بھی گمان کرتا ہی کہ شاید حکم وہ ہو جو دوسرے مجتہد نے نکالا ہی
[illegible] علمائے اہل السنۃ والجماعۃ سب مین دلی اتحاد ہی کیونکہ سب مجتہدین خود سمجھتے ہین کہ قرآن و حدیث و اجماع صحابہ کو
[illegible] اجتہاد کیا جاوے تو یہ سب احکام برآمد ہو سکتے ہین تو یہ معلوم نہین کہ اللہ تعالے کے نزدیک انمین سے کون حکم صواب
[illegible] سوائے کوئی حکم ہو جو ہمارے اجتہاد مین نہین آیا ولیکن ہمکو اللہ تعالے نے اپنے فضل سے ثواب کا وعدہ دیا ہی تو ہماری
[illegible] برخلاف خوارج و روافض و معتزلہ وغیرہ کے کہ ان گمراہ فرقون نے قرآن مجید کے معنے مین اپنے گمان پر بیجا تاویلین کرلین
[illegible] احادیث سے انکار کر دیا اور سلف صالحین رضی اللہ عنہم کے اجماع سے منہ موڑا بلکہ اونکی نسبت بدگوئی کی چنانچہ
[illegible] یہان سے ہر مسلمان کو ظاہر ہو گیا کہ اہل السنۃ مین اور گمراہ فرقے خوارج وغیرہ مین مسائل عملی کا اختلاف
[illegible] اختلاف ہی کہ گمراہون نے اپنے ایمان کی بنیاد اپنے نفس کے تیقن و گمان پر رکھی ہی اور آیات کے معانی کو
[illegible] جیسا بیان تفصیل سے مثال کے اوپر گزرا برخلاف اہل السنۃ کے کہ انھون نے قرآن و حدیث کو
[illegible] حکم خدا و رسول کے تمام کیا اور گمان و تیقن پر اعتماد نہین کیا پس بالکل برعکس معاملہ ہی یہ اہل السنۃ

ین جو گروہ مانند حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی وغیرہم کے معروف ہین انمین اصل کچھ اختلاف [illegible]
قرآن و حدیث و اجماع سلف پر انکی بنیاد ہی پھر اسی اصول پر اجتہاد کرکے وہ احکام مختلف [illegible]
نہین ہین پھر اجتہاد ایک مجتہد کا ایک جانب پہونچا اور دوسرے کا دوسری جانب [illegible]
جو دوسرے نے نکالا ہی لیکن میرے نزدیک خالص خدا کی بندگی کی نیت سے یہ راجح ہی [illegible]
اور اسپر قطعی یقین نہین کرسکتا کیونکہ میرے پاس وحی نہین ہی اور دوسرے مجتہد کو غلطی پر نہین کہہ سکتا [illegible]
ہوا کہ سب مجتہدین و انکے تابع علماے محققین باہم متحد ہین اور جماعت پر قائم ہین اگر اللہ تعالے [illegible]
عالم کیا ہی مترجم کہتا ہی کہ اس زمانہ مین علم اوٹھ گیا اور جہل پھیلتا جاتا ہی اور سخت تعجب [illegible]
وہ باہم اپنے اپنے مختلف فرقے بناکر جماعت توڑتے ہین اور اپنے آپ کو حق پر اور دوسرے مجتہد کو باطل [illegible]
کرتے ہین اللہ تعالے انکو ہدایت دے اور دین کی سمجھ عطا کرے اور یہ انکے ایمان کی خرابی ہی [illegible]
نہین بلکہ نفاق ضرور ہی اس دلیل سے کہ حدیث مین آیا ہی کہ منافق مین دو باتین کبھی جمع نہین ہوتی ہین ایک [illegible]
کی سمجھ پس معلوم ہوا کہ دلون مین نفاق ہی صرف دنیاوی وجاہت کے لیے یہ سب جدال ہی اللہ تعالے ہدایت پر [illegible]
الغرض یہ گمان اجتہادی منع نہین ہی باقی رہا یہ امر کہ سواے معاملات دین کے آدمی کے اندر گمان پیدا ہوتا ہی تو اس گمان [illegible]
بہت ہین اور انکا کلیہ یہ ہی کہ بعضے گمان تو اپنے معاملہ مین دینی لباس مین ہوتے ہین مثلاً کسی مسلمان نے گمان کیا کہ میری
خوبی سے اللہ تعالے نے اس محلہ والون سے وبا دور کردی یہ گمان بہت خراب ہی اور یہ شیطانی وسوسہ ہی کیونکہ اس سے [illegible]
مین تکبر آیا اور اسکی عبادت خاک مین مل گئی ہان اگر اسکے محلہ مین کوئی نیک بندہ ہو تو کسی گمان کو اسکی نسبت قائم کر [illegible]
نہین ہی مگر دل مین مخفی رکھے اور بعضے گمان دنیاوی لباس مین آتے ہین مثلاً معاملۂ تجارت مین گمان کیا کہ فلان مسلمان [illegible]
ایسا کیا کہ مجھے خسارہ ہو حالانکہ اس مسلمان نے جو کچھ کیا وہ شرعاً ایسا فعل تھا جو منع ہو تو یہ بھی بدگمانی و وسوسۂ شیطانی [illegible]
یہ گمان کرتا کہ اسنے میرے حق مین ضرر دیکھکر مجھے بچانے کے لیے ایسا کیا ہی تو اسمین مضائقہ نہ تھا اسیطرح یہ گمان کرنا کہ [illegible]
تسبیح لکھنے کے قابل نہین ہی پس پڑھنا بے فائدہ ہی یہ شیطانی وسواس ہی تاکہ محروم رہے یا یہ گمان کرنا کہ فلان بزرگ کا [illegible]
تو ایسا ہوگا یہ بھی وسوسہ ہی کیونکہ جب تقدیر سے وہ بات حاصل ہوگی تو یہ شخص یہ عقیدہ کرلیگا حالانکہ اگر یہ کہتا کہ خلاف [illegible]
دانے سے امید ہی کہ اللہ تعالے رحم فرماوے تو مضائقہ نہ تھا پس کلیہ قاعدہ یہ نکلا کہ ہر گمان جس سے وہ کوئی عیب [illegible]
مسلمان کے حق مین عیب لگاوے یا اس سے ملال پیدا ہو یا اس سے اپنے نفس مین تکبر وغیرہ بدخصلت پیدا ہو یا خدا [illegible]
کی نسبت اپنی راے سے کوئی حکم تراشے یا اسکی شریعت مین بڑھاوے یا مومنون کے خلاف راہ بتاوے [illegible]
شیطانی ہی اور اگر ایسا گمان ہو کہ جس سے اپنے نفس کی اصلاح کرے اور اسکی رعونت توڑے یا بھائی مسلمان [illegible]
یا اس سے مسلمانون مین الفت و اتحاد بڑھے یا جناب باری تعالے سے رجوع ہو تو مضائقہ نہین ہی [illegible]
تو ضرور ایسی حالت پر جان دے کہ اپنے رب سے نیک گمان رکھتا ہو (الصحیح) اور حدیث [illegible]
جو میرے ساتھ گمان ہی مین اوسکے گمان ہی پر اسکے ساتھ ہون (الصحیح) تو یہ گمان خو[illegible]

Marfat.com

[illegible] عمل کرنے کا وقت باقی نہین ہی تو یہ گمان واجب ہی بالجملہ گمان کے اقسام بکثرت ہین [illegible] نیکی کا گمان بعض واجب ہی جیسے مرتے وقت اپنے رب عزوجل کے ساتھ اور بعض مستحب [illegible] جانب بعض گمان حرام ہی اسیواسطے اللہ تعالے نے فرمایا کہ بعض گمان گناہ ہی شیخ [illegible] اللہ تعالے نے فرمایا کہ ظن کے اقسام مین سے بعض کی پیروی کرنا واجب ہوتا ہی جیسے اللہ تعالے کے ساتھ [illegible] واجب [illegible] عمل کامون مین جہان کوئی قطعی حکم موجود نہو وہان عالم کا اجتہادی گمان کی پیروی کرنا واجب ہی [illegible] گمان [illegible] نبوت کے معاملات مین گمان دوڑانا یا اللہ تعالے کے صفات مین اور آخرت کے معاملات مین گمان [illegible] قرآن وحدیث سے ثابت ہوا ہی اسی پر یقین کرنا واجب ہی اسیطرح عملی مسائل مین جہان نص قطعی موجود ہو [illegible] گمان سے مخالفت کرنا حرام ہی اور اسیطرح موسنون کے ساتھ بدگمانی کرنا حرام ہی اور بعض گمان مباح ہوتا ہی جیسے [illegible] حاصل کرنے کی تدبیرون مین اپنا گمان دوڑانا مباح ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت مین کہا کہ اللہ تعالے نے [illegible] منع فرمایا کہ اپنے بھائی موسنون کے ساتھ بدگمانی نکرین امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ اللہ تعالے اپنے مومن بندون کو منع فرمایا [illegible] بہت سی بدگمانیون سے پرہیز کرین جیسے بے محل اپنے قرابتیون کو اور اہل و عیال کو بلکہ دیگر لوگون کو تہمت نہ لگاوین [illegible] کی طرف سے دل مین وغدغہ نہ لاوین اور ہمکو حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت پہونچی ہی [illegible] نصیحت فرمائی کہ آدمی کو چاہیے کہ جبا سکے بھائی مومن کی زبان سے کوئی کلمہ نکلے اور وہ اسکے ٹھیک معنے ٹھہرا سکتا ہو [illegible] اسکو بدگمانی کے موقع پر نہ لاوے ابن ماجہ نے سنن مین حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مین نے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ خانہ کعبہ کا طواف فرماتے اور یہ کہتے جاتے ہین کہ تو کسقدر پاکیزہ ہی اور تیری خوشبو کسقدر پاکیزہ [illegible] بڑی تعظیم والا ہی اور تیرا احترام کسقدر عظیم ہی ولیکن بین اوسی پاک عزوجل کی قسم کھاتا ہون جسکے قبضہ مین میری جان [illegible] اللہ تعالے کے نزدیک بندہ مومن کی جان ومال کی حرمت تجھسے بھی بہت زیادہ ہی اور بندہ کا مومن کے حق مین بہت زیادہ [illegible] سوائے بھلائی کے اوسکی نسبت کچھ بھی گمان نہ کیا جائے (تفرد بہ ابن ماجہ) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ [illegible] وسلم نے فرمایا کہ خبردار اے لوگو تم بدگمانی سے بچے رہو کیونکہ بدگمانی سب جھوٹی باتون مین سے بدتر جھوٹ ہی اور عیب جوئی [illegible] انھین چیزون کے ذریعہ سے ایک دوسرے پر زیادتی مت چاہو اور باہم [illegible] کرو اور ایک دوسرے سے [illegible] پیچھے کسیکا عیب مت کہو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بنے رہو (مالک بخاری ومسلم وابوداؤد) اور کسی [illegible] تین دن سے زیادہ اپنے بھائی کو چھوڑے (حدیث انس عند مسلم والترمذی) حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین تین باتین لگی رہین گی شگون اور حسد اور بدگمانی پس ایک شخص نے عرض [illegible] جس شخص [illegible] تین ہون تو کس چیز سے دور ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حسد آوے [illegible] بدگمانی آوے تو اوسکو دل مین جگہ نہ دے اور جب شگون سے کھٹکے تو اوسکو پورا [illegible] کہین جانا چاہتا ہی اور کسی نے کہا کہ چھینک ہوئی یا کوئی اور بدشگونی بیان کی گئی یا کہا کہ فروعقرب [illegible] قصد کرچکا ہی تو اسکا ہرگز خیال نہ لاوے کیونکہ امور الٰہی مقدر ہین اور جو کچھ ہونے والا ہی وہ

Marfat.com

ہر جگہ پہونچتا ہی اور جو نہین پہونچنے والا ہی وہ کسی طرح نہین پہونچتا ہی [illegible]
علیہ وسلم کسی سے نیک کلمہ سنکر نیک فال لیتے تھے تو جواب یہ ہی کہ آپ [illegible] نیک فال [illegible]
کے واسطے فال نیک سمجھتے تھے اور یہ مطلب نہین ہی کہ اپنے عزم مبارک کو [illegible]
فاذا عزمت فتوکل علی اللہ یعنے جب تو عزم کرلے تو اللہ تعالے پر بھروسہ کر [illegible]
کر ورنہ چھوڑدے اور یہان نکتہ یہ ہی کہ بندۂ مومن کو اپنے رب عزوجل کے ساتھ نیک گمان رکھنا [illegible]
اپنے دل مین مضطرب ہوگا تو شیطان اور اوسکی پیروی کرنے والے جانور و انسان ایسے [illegible]
کے سامنے ہوکر زبان سے کوئی ناگوار کلمہ نکالینگے تاکہ اوسکا گمان بدل جاوے اور یہ یاد رکھنا چاہیے [illegible]
نہین ہوتی ہی کہ شیطانی لوگ اوسکے سامنے آنے سے گھبراتے ہون خصوص ایسے مسلمان کے سامنے جو [illegible]
ہوجاتا ہی بخلاف اولیاء صادقین کے کہ اکثر اونکے سامنے اونکے نور کے خوف سے شیاطین مقابل نہین ہوتے [illegible]
نیک سنا جاتا ہی تو اوسکی نسبت یہ گمان ہوسکتا ہی کہ یہ شیطانی فریب نہین ہی فافہم ابوداؤد نے سنن مین [illegible]
روایت کی کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص لایا گیا اور عرض کیا گیا کہ فلان شخص ہی [illegible]
ٹپکا کرتی ہی (ابن ابی حاتم کی روایت مین اسکا نام ولید بن عقبہ بن ابی معیط ہی) تو ابن مسعود رضی اللہ [illegible]
سے منع کردیا گیا ہی ولیکن اگر ہمکو کوئی بات ظاہر ہوجاویگی تو ہم اوس سے مواخذہ کرینگے (رواہ ابن ابی حاتم) [illegible]
نے بیان کیا کہ میرے پڑوس مین کچھ لوگ خفیہ شراب پیا کرتے تھے تو مین نے عقبہ سے کہا کہ یہ لوگ شراب پیا کرتے [illegible]
بلاتا ہون کہ وہ آکر اونکو گرفتار کرلے عقبہ نے کہا کہ ایسا مت کر بلکہ اونکو دھمکا اور نصیحت کر پس مین نے [illegible]
باز نہ آئے پھر مین نے عقبہ سے ذکر کیا کہ وہ لوگ باز نہین آتے ہین اور اب مین اونکی گرفتاری کے واسطے [illegible]
عقبہ نے کہا کہ ارے ایسا مت کر اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنی ہی کہ جس شخص نے [illegible]
کی تو گویا اوسنے زندہ درگور لڑکی کو اوسکی قبر سے نکالکر جلایا (احمد و ابو داؤد و النسائی) معاویہ رضی اللہ [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی کہ اگر تو لوگون کے عیب ڈھونڈھے تو اونکو بگاڑیگا [illegible]
کو پہونچی تو فرمایا کہ معاویہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کلمہ سنا تھا جسنے اوسکو نفع پہونچایا [illegible]
مین ہی کہ سلطان اگر اپنی رعیت کی عیب جوئی چاہے تو اونکو بگاڑیگا اس حدیث کو ابوداؤد [illegible]
روایت کیا ہی مترجم کہتا ہی کہ اسمین ایک عجیب نکتہ بھی ہی وہ یہ ہی کہ رعیت کے دل اپنے [illegible]
پس اگر سلطان کی طرف سے اونکی جانب عیب کی تلاش ہو تو اس اثر سے اونکے دلون مین [illegible]
پہلے وہ لوگ صاف طینت ہون فافہم واللہ تعالے اعلم ولا تجسسوا [illegible]
رحمہ اللہ تعالے نے بیان کیا کہ تجسس کسی بات کی کرید کرنا ابن کثیر نے کہا [illegible]
جو بدی و بدنیتی کے ساتھ ہو اور اگر کسی بات کی تفتیش نیک نیتی سے کی جاوے [illegible]
جاے حظی نے نقطہ ہی جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹون کو حکم دیا [illegible]

لہ تو ور سلطان خصوصی جبکہ سلطان در رضا بیخ ہووا

[illegible] کے حال کی تلاش مین اچھی طرح کر لیا کرو ۔ ھہ ۔ لیکن اگر تجسس مین بھی دوسرے کو ضرر پہونچانا
[illegible] ہو تو یہ بھی منع ہی مثلاً عام لوگ یہ قصد کرین کہ فلان بزرگ کے زہد عبادت کا
[illegible] لوگون مین اوسکا نام مشہور ہو تو یہ تجسس بھی اچھا نہین ہی اگرچہ یہ لوگ اپنی سمجھ کے
[illegible] لیکن درحقیقت اوسکے حق مین ضرر ہی اسواسطے کہ جب وہ لوگون مین مشہور ہوا اور
[illegible] بنایا تو اوسکے نفس مین ہر وقت طرح طرح کے مغرور خیالات آوینگے پھر اگر وہ عالم نہو
[illegible] جائیگا اور اگر وہ عالم سمجھدار ہی اور اوسنے شیطان کا فریب دریافت کرلیا کہ وہ ان عوام کے
[illegible] کے تباہ کرنا چاہتا ہی تو بھی ضرر سے خالی نہین ہی اسواسطے کہ ہر وقت اوسکو اپنے نفس سے ایسے
[illegible] ضرورت ہوگی تو اوسکے اوقات عبادت مین خلل پیدا ہوا اور ہر وقت وہ خلجان مین پڑ گیا اور حدیث مین وارد
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو باہمی تحسس مت کرو اور تجسس مت کرو اور ایک دوسرے سے بغض مت رکھو اور
[illegible] مت کرو اور اللہ تعالے کے بندے بھائی بھائی بنے رہو (الصحیح) اس حدیث مین تحسس بحاے مہملہ کی تفسیر مین بعض علما
[illegible] بیان کیئے جو اوپر مذکور ہوئے یعنے جیسے تجسس بجیم سے منع فرمایا کہ لوگون کے عیب نہ ڈھونڈھو اسیطرح تحسس بحاے
مہملہ سے بھی منع فرمایا کہ اونکی خوبیان بھی مت تلاش کرو اور اوزاعی رحمہ اللہ تعالے نے حدیث مین تحسس بحاے مہملہ کی
تفسیر بیان فرمائی کہ کسی جماعت کی باتون کی طرف کان لگانا حالانکہ وہ لوگ اسکو ناگوار سمجھتے ہون پس حدیث مین یہ معنے ہونگے
[illegible] ایمان اگرچہ سب بھائی بھائی ہین لیکن بعضے امور ایسے ہوتے ہین کہ اونسے فقط خاص خاص لوگون کو آگاہ ہونا چاہیے
اور عمومًا راز فاش کرنے مین بعضے بھائیون کو ضرر پہونچنے کا احتمال ہی تو جہان فقط تین آدمی جمع ہون وہان انمین سے دو آدمیونکو
نہین چاہیے کہ تیسرے کو چھوڑ کر باہم خفیہ باتین کرین اور جہان اس سے زائد جماعت ہو وہان مضائقہ نہین ہی کہ دو آدمی خفیہ
باتین کرین کیونکہ دوسرون کے دل مین اس سے ناگوار خیال پیدا ہوگا اور اس حالت مین باقیون مین سے بھی کسیکو تحسس
جائز نہین ہی یعنے یہ نچاہیے کہ خفیہ اونکی باتین سننے کے واسطے کان لگاوے حدیث مین یہ بھی ارشاد ہی کہ تدابر مت کرو
[illegible] نے کہا یعنے پیٹھ پیچھے انکی عیب جوئی مت کرو اور امام اوزاعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اسکے یہ معنے ہین کہ آپسمین
[illegible] مت چھوڑو یہ معنے بہتر ہین کیونکہ عرب کی زبان مین تدابر یہ ہی کہ دو آدمی سامنے ہین مثلاً ایک شخص ایک طرف سے
[illegible] طرف سے دوسرا اسکے سامنے آتا ہی پھر نفرت کی وجہ سے وہ اپنی راہ اولٹے پانون پھرا اور یہ اپنی راہ اُلٹی
[illegible] کے بجاے ظاہر ہوگیا اور حدیث مین بھی آیا کہ آدمی کو حلال نہین کہ اپنے بھائی کو تین روز سے
[illegible] غرض یہی تھی کہ انقطاع و نفرت ہوا الحاصل مومنون کی صفت یہ ہی کہ اللہ تعالے نے اونکو بھائی
[illegible] نہین کہ انمین ایمان کے برخلاف صفات موجود ہون حالانکہ شیطان یہی چاہیگا لہذا
[illegible] بدگمانی مت کیجیو اور تجسس بجیم یعنے عیب جوئی مت کیجیو ۔ وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ
[illegible] کی غیبت نکرے فــ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ غیبت کیا ہی تو آنحضرت
[illegible] اپنے بھائی مسلمان کا حال اسطرح بیان کرنا جسکو وہ ناگوار سمجھے عرض کیا گیا کہ اگر ہمارے

بھائی مین وہ بات موجود ہو جو ذکر کیجاتی ہی تو کیا اب بھی وہ غیبت ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
[illegible] وہ بات موجود ہو جو تو بیان کرتا ہی تب تو یہ غیبت ہی اور اگر اوسمین یہ بات موجود نہو جو تو بیان کرتا ہی [illegible]
ابن جریر والترمذی وصححہ۔ معنے یہ ہین کہ مسلمان بھائی مین جو عیب موجود ہو وہ بیان کیا جاوے تو غیبت [illegible]
بھی بڑھکر بہتان ہی اور ظاہر حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ غیبت کے واسطے یہ شرط نہین ہی کہ [illegible]
علمائے کا قول ہی اور پیٹھ پیچھے ہونا فقط اسواسطے غیبت کے معنے مین بیان کیا گیا ہی کہ اکثر غیبت کرنے والے
ہی کہ پیٹھ پیچھے عیب بیان کیا کرتے ہین اور عوام الناس مین یہ غلط گمان پھیلا ہوا ہی کہ جس شخص مین جو عیب
کرنا غیبت نہین ہی حالانکہ یہی عین غیبت ہی اور بعضون نے یہ گمان باندھا کہ ہم جسکا عیب اوسکی پیٹھ پیچھے
اگر ہم یہی عیب اوسکے منھ پر بیان کر سکتے ہون تو غیبت نہین ہی یہ گمان بھی بالکل غلط ہی بلکہ ایسے شخص نے
شیطانی تکبر بھی جمع کر لیا کیونکہ ہر ایک زبردست وظالم وسرکش کو یہ اختیار ہی کہ غریب وکمزور کے عیوب بیان کرے
شخص نے غیبت کے ساتھ دوسرا بدتر گناہ جمع کر لیا حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مین ہی کہ [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ صفیہؓ بنت حیی (آنحضرت کی بیبیون مین سے ہین) کی طرف آپکیا التفات فرماتے ہین [illegible]
بالشت کا قد ہی کافی ہی راوی نے کہا کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ وہ پستہ قد وٹھنگنی ہی [illegible]
نے سنکر فرمایا کہ ای عائشہ تونے ایسا کلمہ کہا کہ اگر سمندر کے پانی مین ملایا جاوے تو اوسمین رنگ آجاوے (الترمذی [illegible]
سے غیبت کی برائی بہت ظاہر ہی کیا نہین دیکھتے ہو کہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی سوت کی
مذمت بیان کی حالانکہ عورتون کی طرف سے سوت کے ساتھ نفرت ہونا جبلی عادت ہی چنانچہ عورتین اس معاملہ مین
معذور رکھی جاتی ہین پھر آپ نے اسقدر تنبیہ فرمائی اسی طرح کسی آدمی کا حلیہ بیان کرنا جس سے کچھ عیب ظاہر ہو [illegible]
ہی بشرطیکہ اوسکی ضرورت نہو چنانچہ یہ بات بھی حدیث ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہی (رواہ الترمذی [illegible]
ہان اگر ضرورت ہو تو مضائقہ نہین ہے مثلاً کسی عورت نے کچھ قرض لیا اور اپنی ذات پر گواہ کر لیے پھر گواہی
ادا کرنے کی ضرورت ہوئی تو حلیہ بیان کرنے مین مضائقہ نہین ہی اور اسی قسم سے دوسری صورتین بھی [illegible]
کیونکہ یہان فساد ومضرت مقصود نہین ہوتی ہی بلکہ اصلاح وانصاف مقصود ہی اور غیبت کی بنیاد فقط فساد [illegible]
غیبت کے بعض اقسام بھی مستثنی ہین شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ علماء امت نے اجماع کیا ہی کہ غیبت [illegible]
چند صورتون کے جنمین بظاہر غیبت معلوم ہوتی ہی لیکن غیبت کے معنے نہین پائے جاتے ہین تو وہ [illegible]
ہی جیسے ایک شخص نے حاضر ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آنے کی اجازت مانگی [illegible]
یہ بھی فرمایا کہ اپنی قوم سے برابر برتاؤ کرنے والا ہی اسیطرح ایک عورت سے دو مردون نے منگنی چاہی [illegible]
دوسرے کا نام ابو الجہم تھا اوس عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا [illegible]
مرد مفلس ہی اور ابو الجہم اپنے کندھے سے سونٹا نہین اوتارتا ہی یعنے اپنی عورتون کو [illegible]
جب تک حدیث کی کتابین جمع نہین ہوئی تھین تب تک جو لوگ حدیث روایت کرتے [illegible]

[illegible] بالاجماع جائز تھا چنانچہ بہت سے بدعتی فرقون نے اور بہت سے منافق لوگون نے جھوٹی [illegible] مین اور جب علماے محدثین نے اونسے دریافت کیا اور بہت کوشش سے تفتیش کی تو معلوم ہوا کہ اونسے [illegible] روایت کی ہی جیسا کہ ان جھوٹون مین سے بہت لوگون نے آخر اقرار کردیا کہ ہمنے بیشک اپنے مطلب کے واسطے جھوٹی حدیث بنالی تھی چنانچہ اسماء الرجال کی کتابون مین یہ واقعات بہت تفصیل کے ساتھ مذکور ہین پھر علماے محدثین نے سب ایسے لوگون کا حال ظاہر کردیا کہ دین محفوظ ہے اور بالاجماع یہ غیبت نہین ہی اسیطرح فقہار حمہم اللہ تعالے نے کہا کہ ظالم بادشاہ کی غیبت بھی جائز ہی لیکن اس نیت سے اوسکی غیبت کرے تاکہ اوسکو خبر ہوپہنچے تو عوام مین اپنی بدنامی کے خیال سے شرم کھاکر ظلم کرنا چھوڑدے اسیطرح جو شخص کھلم کھلا علانیہ بدکاری کرنے لگے اور اوسکے روکنے پر قابو نہو مثلاً سودخواری یا زناکاری یا شراب خواری وغیرہ علانیہ کرنے لگے تو اوسکی غیبت بھی اس نیت سے جائز ہی کہ وہ اپنی بدنامی سے شرم کھاکر علانیہ شرعی ہتک حرمت چھوڑدے مترجم کہتا ہو کہ فقہار رحمہم اللہ تعالے نے جو دلیل بیان فرمائی اسکے قیود سے ظاہر ہوتا ہی کہ اگر فسق علانیہ نہو تو اوسکی غیبت نہین جائز ہی بلکہ پردہ پوشی کرنی چاہیے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ ای ایسے لوگو جو خالی زبان سے اسلام لائے اور ابھی ایمان تمہارے دلون مین داخل نہین ہوا ہی تم مسلمانون کی غیبت مت کرو اور اونکی عیب جوئی کے پیچھے مت پڑو کیونکہ جو کوئی مسلمان کی عیب جوئی کرتا ہی اللہ تعالے اوسکی عیب جوئی فرماتا ہی اور اللہ تعالے جسکی عیب جوئی فرماتا ہی اوسکو گھر بیٹھے فضیحت کردیتا ہی (رواہ ابوداؤد) اور دوسری حدیث مین ہی کہ آپ نے یہ نصیحت خطبہ کی حالت مین ایسی بلند آواز سے فرمائی کہ گھرون کی عورتون نے پردے مین سے سن لیا (ابویعلی والاسمعیلی) اور حدیث مین ہی کہ جسنے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالے دنیا و آخرت مین اوسکا عیب چھپاتا ہی (الصحاح) اسیطرح اگر اعلان سے جو گناہ کیا وہ ایسا حرام ہو جس سے شرع کی ہتک حرمت ہوتی ہی تو بھی غیبت کرنی جائز نہین ہی اسیطرح اگر اوسکے روکنے پر قابو ہو تو اوسکو روکے اور غیبت نکرے اسیطرح اگر علانیہ بدکار کی غیبت کرتے وقت اوسکے دل مین خالص یہ نیت ہو کہ یہ خبر پاکر شرم سے ترک کریگا بلکہ نفسانیت وغیرہ کا قصد ہو تو بھی غیبت نہین جائز ہی اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ اگر اوسکے دل مین یہ نیک نیت بھی ہو ولیکن ساتھ ہی یہ گمان غالب ہو کہ اس غیبت سے کچھ نفع نہوگا مثلاً وہ شخص بالکل بیباک و بیحیا ہوگیا ہی یا جیسے اس زمانہ مین عموماً فسق و فساد کی وجہ سے ایسی غیبت کا کچھ فائدہ نہین ہوتا بلکہ بجاے فائدے کے شر و فساد بڑھ جاتا ہی تو بھی اس غیبت کو ترک کرنا چاہیے شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ سواے [illegible] صورتون کے جنمین غیبت کسی مصلحت سے جائز رکھی گئی ہی باقی غیبت کی سب صورتین سخت حرام ہین اور اونسے منع کرنے مین بہت نفرت دلائی گئی ہی چنانچہ غیبت کرنے کی نسبت فرمایا۔ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا۔ کیا تم مین کسیکو پسند آتا ہی کہ اپنے بھائی کا گوشت کھاوے ایسی حالت مین کہ وہ مردہ ہوچکا ہی ف یعنے غیبت کرنا ایسا ہی جیسے مرے ہوئے مردہ کا گوشت نوچ کھانا اور یہ سخت مکروہ و نفرت کے قابل ہی۔ فَكَرِهْتُمُوْهُ۔ پس تم اسکو مکروہ جانتے ہو [illegible] یعنے جیسے مردہ کا گوشت کھانا مکروہ ہی اسیطرح غیبت کو بھی اسی نفرت سے مکروہ جانو بلکہ شرعی [illegible] باوجود اسکے غیبت کے ساتھ عذاب سخت لاحق ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے [illegible] مین صاف فرمایا کہ جیسے آج کے روز اس مہینہ مین تمہارے اس شہر کا احترام ہی یونہی ہی تمہارے خون اور مال اور آبرو

Marfat.com

نہیں حرام ہیں (الصحاح) اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر کسی نے حضرت کی غیبت کی [illegible]
ماہ ذی الحجہ کے ایام حج کی توہین کی اور روز جمعہ کی تحقیر کی بلکہ سب مجموعہ کی [illegible]
مسلمان دوسرے مسلمان پر پورا حرام ہے اوسکا مال حرام ہے اوسکی آبرو حرام ہے اوسکا خون حرام ہے [illegible]
اپنے مسلمان بھائی کی حقارت کرے (الترمذی وابن ماجہ) **وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ** [illegible]
سے ڈرو بیشک اللہ تعالے بہت توبہ قبول فرمانے والا رحمت والا ہے ف پس اگر کسی شخص [illegible]
عادت ہو تو وہ اللہ تعالے سے توبہ کرے کہ عزم کرے کہ کبھی غیبت نہ کریگا اور توبہ کرنے سے اللہ تعالے [illegible]
اور بندہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے آج اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا (**مسئلہ**) کیا غیبت کی توبہ میں [illegible]
کی اوس سے معاف کراوے بعض علماء نے کہا کہ یہ شرط نہیں ہے بلکہ توبہ سے عفو ہو جاتی ہے اور بعض نے کہا کہ
معافی شرط ہے پھر کیا معافی مانگنے میں اوس سے غیبت کی تفصیل بیان کرنی چاہیے یا اجمال کافی ہے تو بعض نے کہا [illegible]
چاہیے اور بعض نے کہا کہ نہیں کیونکہ تفصیل بیان کرنے میں اوسکے دل پر میل آویگا اور فتنہ بڑھ جاویگا لہذا اجمال [illegible]
کہے کہ آپ کے حق میں مجھسے خطا ہوئی کہ میں نے آپکی غیبت کی آپ للہ اوسکو معاف کر دیجیے اس تفصیل کو علی قاری [illegible]
فقہ اکبر میں بیان کیا ہے اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے
غیبت کا ایک نوالہ کھایا تو اللہ تعالے جہنم میں اسکو ایسا ہی نوالہ کھلائیگا اور جسنے مرد مسلمان کی غیبت کا جامہ پہنایا تو اوسکو
اللہ تعالے جہنم میں پہنائیگا اور جسنے مسلمان کے ساتھ ریاکاری وشہرت کے لیے کچھ کام کیا تو قیامت میں وہ بھی [illegible]
کیا جائیگا (ابوداؤد) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] کہ مجھے
تو ایک قوم پر میرا گذر ہوا جنکے ناخن لوہے کے تھے جنسے وہ اپنے منہ نوچتے اور اپنے سینے کھسوٹتے تھے میں نے [illegible]
جبرئیل یہ کون لوگ ہیں جبرئیل نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو آدمیوں کا گوشت کھاتے اور اونکی آبروریزی کیا کرتے تھے
اور حدیث ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ میں واقعات معراج میں سے یہ بھی بیان ہے کہ پھر گذر ہوا ایک مخلوق کی جانب
مرد وعورتیں تھیں اور میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ اس مخلوق پر موکل ہیں وہ انمیں سے ایک آدمی کے پہلو سے جوتی کے برابر گوشت کاٹ کر [illegible]
دیتے ہیں کہ اسکو کھا جیسے تو کھایا کرتا تھا اور وہ اس سختی وناگواری سے موت کی حالت میں پہونچ جاتا ہے ولیکن جبراً بطور [illegible]
میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں جبرئیل نے کہا کہ یہ لوگ چغلخور لگائی بجھائی کرنیوالے ہیں جو لوگوں کی عیب [illegible]
(ابن ابی حاتم) اور سورۂ معراج کی تفسیر میں ہمنے اس حدیث طویل کو ذکر کیا ہے اور حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]
دو عورتوں نے روزہ رکھا پھر ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ [illegible]
عورتوں نے روزہ رکھا تھا اور دوپہر تک اونکی یہ کیفیت ہو گئی کہ پیاس سے مرنے کے قریب [illegible]
کہ آپ یہ سنکر خاموش ہو گئے پھر آپ نے منہ پھیر لیا تو اوس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ [illegible]
کر دیا کہ وہ دونوں مرنے کے قریب پہونچی ہیں آپ نے حکم دیا کہ اون دونوں کو بلا لو [illegible]
رکھا اور ایک عورت کو حکم دیا کہ اس میں قے کرے پس اوسنے بہت سا خون وپیپ وکچلہو قے کیا [illegible]

[illegible] سبب عکچلو پیپ و خون کا تھکا و گوشت کا لوتھڑا قے کیا حتی کہ پیالہ لبریز ہو گیا
[illegible] کی وہ چیزین ان دولون پر اللہ تعالے نے حلال فرمائی تھین اوس سے توان لوگون نے
[illegible] یہ دولون مل بیٹھین اور برابر لوگون کے گوشت کھاتی رہین یہانتک کہ
[illegible] (رواہ احمد والبیہقی) جب حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے زنا کا حال اظہار
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو کیا چاہتا ہی اوسنے عرض کیا کہ مین یہ چاہتا ہون
[illegible] آخر مین آپ نے اوسکے رجم کا حکم دیا پھر آپنے دو شخصون سے یہ گفتگو سنی کہ ایک دوسرے سے
[illegible] کہتا ہی کہ دیکھو اس شخص (ماعز) کا گناہ اللہ تعالے نے چھپایا تھا مگر اوسنے نہ مانا یہانتک کہ کتّے کی موت مارا گیا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر چلے آتے تھے یہانتک کہ آپ نے راہ مین دیکھا کہ ایک گدھا مرا ہوا پڑا ہی پس آپ ٹھہر گئے اور
[illegible] دونون آدمیون سے فرمایا کہ اپنی سواری سے اوترو اور اس مردار گدھے کو نوچ نوچ کر کھاؤ انھون نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ
[illegible] کھایا جاتا ہی اللہ تعالے آپکی مغفرت فرماوے آپ نے فرمایا کہ ابھی تمنے اپنے بھائی مردہ کے گوشت سے جو کچھ
[illegible] وہ اس سے بہت سخت تھا اور قسم اوس ذات وحدہ لاشریک کی جسکے قبضہ مین میری جان ہی کہ وہ شخص (ماعز) تو اسحال
[illegible] کی نہرون مین غوطہ زن کرتا ہی (ابو یعلی باسناد صحیح) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہم لوگ رسول اللہ
[illegible] علیہ وسلم کے ساتھ جاتے تھے کہ ناگاہ مردار سڑی ڈھور کی بدبو آئی (حالانکہ وہان کہین مردار کا نشان بھی نہ تھا) پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہ بدبو کہان سے آئی ہی یہ اون لوگون کے منھ سے بدبو آئی ہی جو لوگون کی غیبت
کرتے ہین (احمد) چند منافقون نے ایک گروہ مسلمانون کی غیبت کی تھی تو وہان سے یہ بدبو اڑی ہی (عبد بن حمید) مترجم کہتا
ہی کہ یہ اللہ تعالے کی طرف سے مومنون کے حق مین رحمت کا ظہور تھا کہ امتحان کا پردہ اوٹھا کر یہ صریح مشہود دکھلا دیا تاکہ [illegible]
بہر کیف [illegible] امام ابن کثیر وخطیب وغیرہ نے اس آیت کا ایک سبب نزول یہ بھی ذکر کیا ہی کہ سدی رحمہ اللہ تعالے سے
[illegible] کیا کہ ایک سفر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اصحاب رضی اللہ عنہم کا لشکر تھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ
[illegible] کیا کہ عربکا دستور تھا کہ جب سفر مین جاتے تو باہم ایک دوسرے کی خدمت کیا کرتے تھے سدی نے کہا کہ اس سفر مین سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
[illegible] دو شخصون کا ساتھ اختیار کیا اور اپنی محنت سے اونکا ہاتھ بٹالیا اور ان دونون نے سلمان کو اپنے کھانے مین شریک
[illegible] رضی اللہ عنہ اونکے واسطے کھانا طیار کرتے تھے ایک دن صبح کو سب لوگ [illegible] اور سلمان رضی اللہ
[illegible] منزل پر جب لوگ اوترے تو سلمان کے صاحبین نے سلمان کو تلاش کیا اور نہ پایا آخر اپنے ہاتھ سے
[illegible] دستور تھا قائم کیا اور کھانے کا بھی بند و بست کیا اور دونون نے باہم یہ گفتگو کی کہ سلمان یہی
[illegible] آویگا کہ خیمہ نصب ہوا اور کھانا طیار ہو پھر جب سلمان رضی اللہ عنہ آئے تو انھون نے
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بھیجا کہ اگر روٹی کے ساتھ کھانے کی کوئی چیز ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
[illegible] سلمان رضی اللہ عنہ ایک پیالہ لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا
[illegible] کی خدمت مین بھیجا ہی کہ اگر کچھ نان خورش موجود ہو تو عطا فرمائی جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ تیرے ساتھی نان خورش کیا کرینگے وہ تو گوشت کھا چکے ہین اپس سلمان رضی اللہ عنہ
ارشاد سے آگاہ کیا یہ سنکر وہ دونون چلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کی
کی جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہی کہ جب سے ہم اس منزل مین اوترے ہین ہمنے کچھ کھانا نہین کھایا آنحضرت صلی
سلمان کے حق مین جو غیبت کی وہ سالن کھا چکے سدی رح نے کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ ایحب احدکم ان یاکل
کہتا ہی کہ اس روایت کی اسناد ضعیف ہی علاوہ اسکے احادیث صحیحہ سے یہ طریقہ بھی مخالف ہی کہ سلمان سوتے
ولیکن ضیاء مقدسی نے کتاب المختارہ مین اسکو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اسطرح روایت کیا ہی کہ جب
تو وہان دونون صحابی سو رہے اور سلمان رضی اللہ عنہ بھی سو رہے جب وہ دونون جاگے تو دیکھا کہ سلمان ابھی تک سو
انھون نے ہنسکر کہا کہ یہ بڑا سونے والا ہی پھر سلمان کو جگایا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جا کر کوئی چیز
لاؤ یعنے ایسی چیز جو روٹی کے ساتھ کھائی جاتی ہی آور وہان سلمان نے ویسا ہی جواب پایا جیسا روایت اول مین مذکور ہی
دونون نے جا کر حضور مین عرض کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہی۔ اور قسم اوس
جسکے قبضہ مین میری جان ہی کہ مین تمھارے دانتون کے بیچ مین وہ گوشت دیکھتا ہون پس ان دونون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
دونون کے واسطے استغفار فرماوین آپ نے فرمایا کہ تم سلمان سے کہو کہ وہ تمھارے واسطے مغفرت مانگے مترجم کہتا ہی کہ اس
مین صاحبین کا نام حضرت ابوبکر رض و عمر رض بیان کیا ہی اور یہ دلیل ہی کہ جسقدر مرتبہ زیادہ ہوتا ہی اوسیقدر گرفت بھی زیادہ ہوتی ہی کیونکہ
بہت خفیف لفظ کہا تھا حتی کہ وہ گوشت فقط دانتون مین رہگیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی ان دونون
کرائی واللہ سبحانہ تعالے اعلم۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے دنیا مین
کر کے اپنے بھائی کا گوشت کھایا تو آخرت مین اوسکے سامنے مردار گوشت پیش کیا جائیگا اور کھانے کا حکم دیا جائیگا وہ اوسکو
اور سختی سے چلائیگا (رواہ ابو یعلی) مترجم کہتا ہی کہ اسکے معنے یہ ہین کہ اگر اوسنے توبہ نہ کی ہو یا نے پروائی سے توبہ کی کہ غیبت
نہوئی تو اس عذاب مین مبتلا ہوگا شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ اکثر علماء رح کے نزدیک غیبت سے توبہ کا طریقہ یہ ہی کہ غیبت کرنا چھوڑ
اور مصمم قصد کرے کہ آیندہ ایسا نہ کریگا پھر کیا یہ بھی شرط ہی کہ اگلی غیبتون پر نادم رہے اور جسکی غیبت کی تھی اوس سے
کرا وے اور جواب یہ کہ اسمین علماء رح کا اختلاف ہی ایک جماعت نے نادم رہنا و معاف کرانا بھی شرط کیا ہی اور دیگر علماء
کہ یہ شرط نہین ہی کیونکہ اگر اوس شخص کو آگاہ کریگا جسکی غیبت کی تو اس سے اوسکے دل مین زیادہ دکھ پہونچیگا پس
کہ جیسے جلسے مین اوسکی مذمت کرتا تھا ویسے ہی جلسون مین اوس مذمت کے برخلاف اوسکی تعریف کرے اور اگر کسی
اوسکی غیبت سنے تو جہانتک ممکن ہی اوسکو رد کرے تاکہ یہ اوسکا عوض ہو جاوے معاذ بن انس الجہنی رضی اللہ عنہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر منافق کسی مومن کی غیبت کرتا ہو تو جس مومن نے اوسکو منافق کی غیبت سے
کی تو قیامت کے روز اللہ تعالے اوسکے واسطے ایک فرشتہ بھیجیگا جو اوسکے گوشت کو جہنم کی آگ سے
دوسرے کو ایسی بات کہی جس سے اوسکی نیت یہ ہی کہ عیب لگاوے تو اللہ تعالے اوسکو جہنم
اوسنے کہا تھا اوس سے بری ہو (احمد و ابو داؤد) اور حدیث جابر و ابو طلحہ رضی اللہ عنہما مین آیا

[illegible] مان کی ہتک حرمت کیجاتی ہو اور اوسکی آبروریزی ہوتی ہو اور اوسنے حمایت
[illegible] ن اللہ تعالے اسکی بھی نصرت نہین فرمائیگا (اگرچہ وہ دعا مانگا کرے) اور
[illegible] ع پر جہان اوسکی ہتک حرمت وآبروریزی ہوتی تھی تو اللہ تعالے اسکی حمایت
[illegible] (رواہ ابوداؤد) **فصل** فی العرائس قولہ تعالے انما المومنون اخوۃ **شیخ ابوعثمان**
[illegible] کی برادری سے زیادہ پائدار ہی کیونکہ نسب کی برادری بوجہ دینی مخالفت کے کٹ جاتی ہو اور
[illegible] نسب مین مخالفت ہو مترجم کہتا ہو کہ مثلاً نسب مین ایک اہل ہند سے ہو اور ایک حبشی ہو
[illegible] ن مسلمان ہوئے تو اسی نص آیت سے دونون بھائی بھائی ہین اور یہ آیت کبھی منسوخ ہوگی تو اونکی
[illegible] ی یہانتک کہ جنت مین تخت شاہانہ پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھینگے لقولہ تعالے اخوانا علی سرر متقابلین۔
[illegible] ولیکن دین مین مخالفت ہو تو وہ اسکی میراث سے محروم ہو اور وہ اوسکی میراث سے محروم ہو اور باہمی نکاح منقطع ہو بلکہ
[illegible] بیٹے ہون تو بھی انقطاع موجود ہو بلکہ حضرت نوح علیہ السلام پیغمبر کے بیٹے کو فرمایا کہ وہ تیرے اہل مین سے نہین ہو قولہ تعالے
یاایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن الآیہ۔ اس آیت مین صاف بیان فرمایا کہ بہت سے گمان آخر کار فساد ہو جاتے ہین اور گمان
[illegible] گناہ ہے اور اسمین نکتہ یہ ہو کہ گمان کی پیدایش نفس امارہ سے ہوتی ہو اور نفس امارہ کو اپنے عیب نظر نہین آتے ہین
[illegible] بلکہ شیطانی خیالات مین قدم رکھتی ہو بعض علماء نے کہا کہ یہ شیطانی تصویرین خود اسی نفس کے عیب ہوتے ہین
[illegible] کہ وہ اسکے خیال مین پیدا ہوئے ہین تو لامحالہ وہ اسی کے اندر موجود ہین ولیکن شیطان اوسکو دھوکا دیکر دوسرون کیطرف
[illegible] ظاہر کرتا ہو پھر جب اپنی حماقت سے اوسنے رعونت اختیار کی تو شیطان نے اوسکو مار لیا پھر شیطان نے جب دیکھا کہ اس
نفس احمق نے ان خیالی عیبون کو دوسرون کی طرف سے ماننا منظور کیا اور دوسرون پر عیب لگانے کے واسطے مستعد ہو
تو تمام جہان مین سے اوسنے ایسے لوگون کو چھانٹا جن پر عیب لگانے مین اس نفس کو سخت ضرر پہونچیگا کیونکہ وہ اس
نفس کا استاد رب کا دشمن ہو پس اوسنے مومنون کو چھانٹا اور اس نفس احمق نے یہ گمانی تصویرین مومنون کے ذمہ لگائین
[illegible] طرح کے وہی گمان مومنون کی جانب سے پیدا ہوئے حتی کہ ان بدگمانیون سے اس شخص کے دل پر سیاہی کے ٹکڑے پے در پے آتے جاوینگے
[illegible] قطع ہو کر شیطانی گروہ کیطرف مائل ہوتا رہیگا حتی کہ اگر توبہ کی توفیق نہ پاوے تو شیطانون [illegible] جائیگا ونعوذ باللہ من الضلال
[illegible] مین یہ بھی اشارہ ہو کہ بعضے گمان اس سے مستثنی ہین اور یہ وہی گمان ہوتے ہین جو نفس کی جانب سے نہون یعنے
[illegible] تے ہون بلکہ عالم فراست کے نور سے قلب پر غیبی صورت طاری ہوئی ہو جیسے مومنون کو اپنے رب عز وجل
[illegible] قولہ تعالے یظنون انہم ملاقوا ربہم اگر کہا جاوے کہ مفسرین نے کہا کہ یہان ظن بمعنے یقین
[illegible] جو یقین رکھتے ہین کہ وہ اپنے رب سبحانہ تعالے سے ملنے والے ہین مترجم کہتا ہو کہ ہان ولیکن
[illegible] ایمان کے واسطے رکن ہو بلکہ یہی ایمان ہو ولیکن معرفت اپنی وسعت پر ہو حتی کہ
[illegible] مین فرق [illegible] اور عین الیقین وحق الیقین کی نسبت ہم لوگ عوام الناس جو یقین رکھتے ہین
[illegible] تفسیر مین [illegible] موقع پر گذری ہین اگر نظر کے سامنے ہون تو ان معارف مین آسانی ہو

واللہ تعالیٰ ہو الہادی الی سواء السبیل واضح ہو کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے کمال رحمت سے [illegible]
ہدایت فرمائی اور سب کو نور ایمان مین متحد کر دیا اور ایسے امور سے جو تا [illegible] ایک مین [illegible]
اور اپنے کو پرائے سے اور بھائی کو دشمن سے نہین پہچانیگا حتی کہ ہرگاہ [illegible]
کدورت و رعونت پیدا ہونے کا بہت بڑا سبب ایک یہ جہل و [illegible] ہے کہ [illegible]
اپنے دل مین ایک خیال لاتے ہین اور جسنے نور ایمان سے اسپر غور کیا وہ صاف [illegible]
اصلیت ہی بالکل کذب و باطل ہے کیونکہ مالدارون و متکبرون نے اپنے تکبر و بدخصلت سے [illegible]
موجود ہون تب تک بالضرور دیگر خیالات کا مادہ مستحکم موجود ہے لہذا قطعی واجب ہے کہ یہ دور ہو [illegible]

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ [illegible]

اے آدمیو ہمنے تمکو بنایا ایک نر ایک مادہ سے اور رکھین تمہاری ذاتین [illegible]

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

مقرر عزت اللہ کے ہان اوسیکو بڑی جسکو ادب بڑا اللہ سب جانتا ہے خبردار

آدمیون مین خواہ اقوام عجم ہون یا قبائل عرب ہون ہمیشہ سے یہ عادت چلی آتی ہے کہ لوگ ایک دوسرے پر اپنے آباء و اجداد کے
فضائل سے فخر کرتے ہین اور یہ افتخار کا طریقہ خاصکر ایسے جاہلون سے شروع ہوا جنھون نے اپنے باپ دادون کا [illegible]
جب اونکے زمانہ مین کسی شخص کو ذاتی شرف حاصل ہوا اگرچہ اوسکے باپ دادون مین یہ شرف نہ تھا تو نا خلف لوگ [illegible]
جاہلانہ حمیت سے برابری چاہی ولیکن اسکی کوئی راہ نہ پائی سوائے اسکے باپ دادون کی شرافت سے افتخار کرین [illegible]
نزدیک مثل مشہور ہے کہ پدرت سلطان بود تراچہ۔ یعنے مانا کہ تیرا باپ بادشاہ تھا مگر تجھے کیا۔ اسطرح شرف [illegible]
مین شرف سمجھا جاوے وہ علم و اخلاق و فضل و ادب ہے کیونکہ یہ انسان کے ذاتی صفات ہو جاتے ہین بخلاف مال و دولت
و ثروت کے حتی کہ تاج سلطانی اوسکے سر سے جدا ہے بلکہ ناحق اوسکے سر پر بار گران ہے اور تجربہ سے ظاہر ہے کہ [illegible]
ہمیشہ فضیلت حقیقی و دولت اعتباری دونون ایک شخص مین جمع نہین ہوتی ہین اگر مرد حکیم و دانشمند ہے تو سلطنت
سے عاری ہوگا و برعکس گویا حق سبحانہ تعالیٰ نے صفت حقیقت کو اور خصلت عاریت کو [illegible]
رعونت کو کام مین لاکر فخر کرنا اپنا شیوہ بنایا اور صحیح کی ایک حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نسبی [illegible]
ہے اس بات سے بھی نہین ہٹینگی مترجم کہتا ہے کہ بعض علماء نے و حکماء نے اس حقیقت کی [illegible]
وجوہ سے بیان فرمائی ہے شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ از حقیقت و اصلیت صرف [illegible]
علیہما السلام کی خاک سے یکسان نسبت ہے یعنے اس نسب خاکی مین باہمی تفاوت کوئی [illegible]
پیدا ہوتا ہے اور باہمی فضیلت ظاہر ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی قبولیت سے ہے اور [illegible]
اور دینی امور کی اتباع مین ایک سے دوسرے کو فضیلت حاصل ہوا ہذا ایسی فضیلت [illegible]
نہین دیکھتے ہین لہذا اللہ تعالیٰ نے پہلی آیت مین غیبت و حقارت سے منع فرمایا [illegible]

[illegible] لَكُم مِّن ذَكَرٍ وَّاُنثٰى۔ ای لوگو ہمنے تمکو نر و مادہ سے
[illegible] ہون یا مسلمان ہون بلکہ اگر نر و مادہ عام ہو تو جن بھی شامل ہونگے کیونکہ وہ
[illegible] ظاہر یہ ہو کہ نر و مادہ سے مراد حضرت آدم وحوا ہین پس حاصل یہ کہ تمام لوگون کو اپنی
[illegible] نے سبکو حضرت آدم وحوا سے پیدا فرمایا پس سب کی نسبت حقیقی یکسان ہو۔ وَجَعَلْنٰكُمْ
[illegible] ۱۔ اور ہمنے تمکو شعوب و قبائل بنادیا تاکہ آپسمین شناخت کرو۔ یعنے آدمیون مین
[illegible] اسرائیل مین اسباط تھے یا عرب مین ربیعہ ومضر وغیرہ قبائل ہین تو انکا پیدا کرنا اگرچہ کسی مخلوق کا فعل
[illegible] لوگون کی زبان سے یہ نام پیدا کئے ہین ولیکن اسواسطے نہین پیدا فرمائے کہ ان نامون مین سے
[illegible] ایک قبیلہ کو دوسرے پر کچھ فضیلت ہو کیونکہ یہ برائے نام فضیلت محض مہمل ہو بلکہ شعوب وقبائل پیدا کرنیکا
[illegible] یکسان نسبت سے فقط فرزند آدم یا آدمی کہلاتے تو کروڑون مخلوقات مین امتیاز نہو سکتا لہذا یہ شعوب قبائل
[illegible] واسطے پیدا کردئے کہ باہم شناخت ہو سکے مثلاً زید کی تلاش ہو اور یہ نام دس آدمیون کا علم ہو مثلاً ایک قریش مین اور دوسرا
[illegible] ہو انکے مختلف قبائل مین ہو پس تلاش کرنے والے نے جب شناخت بتلائی کہ مجھے اس زید کی
[illegible] تو پہچان حاصل ہوگئی اور اگر قبیلہ قریش مین بھی بطون و افخاذ مختلفہ مین زید کے نام کے متعدد لوگ ہون
[illegible] شناخت کے واسطے ہر ایک بطن و فخذ پیدا کردئے تاکہ شناخت پوری ہو پس اسکا فائدہ فقط یہی ہو کہ تم مین باہم شناخت حاصل
[illegible] ہوجانا چاہیے [illegible] بتدریج بڑا ہوتا ہو جسمین قبائل داخل ہوتے ہین مثلاً قریش کے واسطے خزیمہ شعب ہو اور اسکے تحت مین
[illegible] قبائل ہین جیسے کنانہ ایک قبیلہ ہو اور قبیلہ کے تحت مین متعدد عمارہ داخل ہوتی ہین جیسے کنانہ مین سے قریش ایک
عمارہ [illegible] عمارہ کے تحت مین متعدد بطون ہوتے ہین جیسے قریش کے تحت مین ایک بطن قصی ہو اور بطن کے تحت مین متعدد
[illegible] جیسے قصی کے تحت مین ایک فخذ عبد مناف ہو اور فخذ کے تحت مین متعدد فصیلہ ہوتے ہین جیسے عبد مناف کے
تحت مین [illegible] ایک فصیلہ ہو پھر فصیلہ کے تحت مین متعدد عشیرہ یعنے کنبہ ہوتے ہین مثلاً بنو ہاشم کے تحت مین عباس ایک
[illegible] ابو طالب دوسرا عشیرہ ہو بالجملہ ان شعوب قبائل وغیرہ سے صرف یہی مقصود ہو کہ باہم شناخت حاصل ہو اور اس سے
[illegible] نہین ہوتی ہو کیونکہ عرب کے سب قبائل آخر آدمی ہین بلکہ عرب و عجم سب نسباً [illegible] برابر ہان اونکی ذاتی صفات جن سے
[illegible] قبولیت حاصل ہو البتہ مختلف ہین حتی کہ اسلام سے پہلے بھی اہل عرب مین اسی راہ سے فضل و شرف
[illegible] مین بعض خاندان ایسے تھے جو بدخصلتی کے عادی ہوگئے تھے تو عرب اونکو حقیر سمجھتے تھے اور قریش
[illegible] لوگ اشرف کہلاتے تھے اور قریش مین سے بھی بنو ہاشم بہ نسبت بنو مخزوم وغیرہ کے عمدہ خصائل
[illegible] یہ ہو جو قولہ تعالےٰ فانہم لا یکذبونک ولکن الظالمین بآیات اللہ یجحدون۔ کی تفسیر مین بیان
[illegible] شریق ثقفی اور ابو سفیان بن حرب وغیرہ نے ابو جہل مخزومی سے کہا کہ محمد صلی اللہ
[illegible] کچھ غدر بھی کرنا چاہیے ابو جہل نے ابو سفیان سے کہا کہ تو بیشک ایسی ہی باتین
[illegible] ہمارے چچا کے بیٹے ہین اخنس نے کہا کہ یہ بات کچھ خاندانی لحاظ سے نہین

Marfat.com

کہی گئی ہی بلکہ عمدہ صفات کے لحاظ سے مین بھی کہتا ہون کہ اسمین غور کر لینا چاہیے ابو جہل نے [illegible]
غور کر چکا اور مجھے غور کا کوئی موقع باقی نہ رہا ہی اور اب مین تجھسے بیان کرتا ہون تو غور کر کہ جب ہم [illegible]
مقابلہ کرنا چاہا تو ہمنے بھی وہی باتین اختیار کین چنانچہ اگر انھون نے مسافرون کو کھانا دیا تو ہمنے بھی [illegible]
کپڑا دیا تو ہمنے بھی دیا اور اگر انھون نے غریبون کی دستگیری کی تو ہمنے بھی غریبون کی پرورش کی [illegible]
کی طرف سے دیت دی تو ہمنے بھی ایسا ہی کیا غرضکہ سب عمدہ افعال و نیک خصائل مین انکی [illegible]
اور وہ دونون ایسے ہو گئے جیسے گوئی کے دو بیل یا جوڑی کے دو گھوڑے ہوتے ہین اب انھون [illegible]
ایسا شخص ہی کہ آسمان سے اوسکے پاس وحی آتی ہی اور وہ معجزہ کلام الٰہی سناتا ہی اب تمھین بتلاؤ کہ ہم کہان [illegible]
مین جانتا ہون کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جھوٹا نہین ہی اور نہ کبھی وہ جھوٹ بولا ولیکن واللہ مین نہ [illegible]
مترجم کہتا ہی کہ اس روایت سے بالکل صاف معلوم ہو گیا کہ عرب اس زمانہ تک باہمی شرافت کو خصائل حمیدہ و اخلاق [illegible]
منوطار کھتے تھے اگرچہ اہل عجم مانند روم و ایران وغیرہ کے بدخصلت ہو کر نام پر فخر کرتے تھے جیسے اس زمانہ مین خاندانی [illegible]
مین بھی دینی سمجھ نہ تھی تو اللہ تعالیٰ کے یہان مقبول ہونے کے معنے نہین جانتے تھے بلکہ طبعی خصائل کا [illegible]
دیتے تھے پھر اسلام کی تعلیم سے یہ بھی معلوم ہو گیا۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ
خَبِیْرٌ۔ تم مین سے زیادہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہی جو تم مین زیادہ متقی ہو اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا آگاہ ہی [illegible]
پس جو کچھ اوسنے بتلایا وہی علم حق ہی اور جسکو وہ متقی جانتا ہی وہی متقی ہی اور متقیون مین سے بھی جو سب سے زیادہ متقی ہو وہی اشرف ہی [illegible]
کہتا ہی کہ قریش مین جب طبعی خصلتین عمدہ موجود تھین تو ظاہر ہی کہ اللہ تعالیٰ نے اونمین عمدہ قابلیت رکھی تھی لہذا جو لوگ [illegible]
اسلام لائے وہ اسلام مین بھی اشرف و اتقی ہوئے اسیواسطے حدیث ابو ہریرہؓ مین آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا
لوگون مین کون شخص زیادہ اکرم ہی آپ نے فرمایا کہ جو انمین زیادہ متقی ہو وہی اللہ تعالیٰ کے یہان زیادہ اکرم ہی صحابہ رضی اللہ [illegible]
عرض کیا کہ ہم آپ سے یہ نہین پوچھتے ہین آپ نے فرمایا تو پھر لوگون مین سے اکرم یوسف ہی جو خود نبی اللہ ہی اور اونکا باپ [illegible]
ہی اور دادا نبی اللہ ہی اور پردادا خلیل اللہ ہی صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم آپ سے یہ نہین پوچھتے ہین آپ نے فرمایا
کیا عرب کی کانین دریافت کرتے ہو۔ یعنے کان جہان سے سونا چاندی وغیرہ نکلتا ہی جسکو عربی مین معدن کہتے ہین اسیطرح [illegible]
ایسے پاکیزہ بطون جن سے شریف خصلت اولاد پیدا ہوئین یعنے کیا تم لوگ عرب کی ایسی اصلین دریافت کرتے ہو [illegible]
قبیلے و کنبے پیدا ہوئے ہین۔ م۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ جی ہان آپ نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت [illegible]
وہی اسلام مین بہتر ہین بشرطیکہ جب دین مین سمجھدار ہو جاوین (البخاری والنسائی) اس حدیث مین [illegible]
ہوتے ہین وہ عمدہ جوہر ہین اگرچہ شرک کی نجاست مین آلودہ ہون پھر جب شرک سے پاک ہو جاوین تو [illegible]
نتیجہ وہی نکلا کہ جسقدر تقویٰ زیادہ ہوا وسیقدر خوبی جوہر زیادہ ہی اور یہی اللہ تعالیٰ کے [illegible]
اپنی نجاست شرک مین لتھڑا رہا تو اوسکو بنی مخزوم کا نسب کچھ مفید نہ ہوا اور بلال رضی اللہ [illegible]
اونکو دنیاوی نام کچھ مضر نہ ہوا جبکہ اسلام مین اونکا تقویٰ عمدہ تھا تو اللہ تعالیٰ کے [illegible]

Marfat.com

[illegible] آزاد کیا وہ ہمارا سید ہی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا
[illegible] ہی جو شرک چھوڑنے مین اعلیٰ ہو مترجم کہتا ہی کہ ایک شرک ظاہری ہی جیسے
[illegible] شرک ہین پس انکا چھوڑنا تو پہلا مرتبہ ہی اسکے بعد اگر پانی برسنے سے کھیتی
[illegible] اور مزدوری سے اجرت حاصل ہو تو اللہ تعالے کے فضل پر نظر رکھنا چاہیے تاکہ شرک
[illegible] کیونکہ خالق فقط وحدہ لاشریک ہی تاکہ شرک سے بچے حتی کہ بعض مشائخ رحمہم اللہ تعالے
[illegible] سے ہو تو شرک ہوگا الغرض شرک چھوڑنے کے مراتب ہین اور جسقدر شرک چھوڑنے مین اعلیٰ
[illegible] نزدیک اکرم ہی کیونکہ اللہ تعالے کا نور الوہیت بندے مین اسیقدر اعلیٰ ہوگا جسقدر شرک چھوڑکر
[illegible] سے معلوم ہوگیا کہ کمال نعمت یہی ہی کہ بندے کو کمال عبودیت نصیب ہو اور اسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] سے اعلیٰ ہی اسیواسطے آپ کے واسطے کمال مدح مین فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی یعنے سب سے اشرف صفت آپکے نام کے
[illegible] ہی جیسے معراج مین سبحان الذی اسری بعبدہ مین بھی یہی صفت فرمائی حالانکہ معراج بہت اعلیٰ تعریف کا مقام ہی تو
یہی اعلیٰ صفت بیان فرمائی [illegible] اور نسب کا تعلق صرف اس جسم کی نسبت ہی ایک جسم کی پیدائش دوسرے جسم سے بقدرت الٰہیہ
واقع ہوا [illegible] کوئی بزرگی کا محل نہین ہی بلکہ معرفت وعمل سے اعلیٰ عبودیت ہی اعلیٰ کمال ہی اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مین آیا
[illegible] اپنے نسب یہانتک معلوم کرلو کہ جس سے قرابتون کے ساتھ نیک سلوک کرسکو (الترمذی) اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مین
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے تمھاری جسمانی صورتین اور تمھارے مال نہین دیکھتا ہی ولیکن تمھارے دل اور تمھارے
اعمال دیکھتا ہی (مسلم و ابن ماجہ) اور حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ مین آیا کہ تو اپنی جانب نگاہ کر کہ کسی گورے یا کالے سے بہتر نہین ہی مگر جبھی
کہ [illegible] اللہ تعالے کے تقوے مین اسپر فضیلت ہو (احمد) حدیث حبیب بن خراش رضی اللہ عنہ مین ہی کہ مسلمان باہم بھائی بھائی ہین کسیکو
دوسرے پر کوئی فضیلت نہین مگر تقوی کے ساتھ یعنے فقط تقوی کی وجہ سے فضیلت ہوسکتی ہی (الطبرانی) یعنے مثلاً ایک مسلمان نے
ظاہری شرک جلی چھوڑا اور موت وزندگی ورزق وعافیت وغیرہ سبکو اللہ تعالے ہی کی طرف سے جانا تاکہ وہ مسلمان ہوا پھر اگر دوسرا
مسلمان اس ابتدائی تقوی سے اعلیٰ درجہ کا تقوی رکھتا ہو تو یہ اول سے افضل ہی اور یہ مین نے اسواسطے کہا کہ اگر اول مسلمان
[illegible] شرک جلی [illegible] مثلاً تعزیہ کے سامنے سجدہ کرے یا اس سے مراد مانگے اور مانند اسکے کوئی کام کرے جیسے چیچک [illegible]
[illegible] تو وہ ابھی مسلمان ہی نہین ہی جب تک کہ شرک جلی نہ چھوڑے اگرچہ وہ نسب مین سیدزادہ ہو کیونکہ جسم سے ایمان کا
[illegible] دیکھتے ہو کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا جسم نطفۂ آزر سے مخلوق ہوا اور آزر انکو اپنا لخت جگر
[illegible] ہی اور ابراہیم خلیل اللہ سردار جنت ہین حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ مین ہی کہ تم سب لوگ اولاد
[illegible] سے ہو اور جو لوگ اپنے باپ دادون پر فخر کرتے ہین یا تو یہ لوگ اس حرکت سے باز رہینگے یا اللہ تعالے
[illegible] ذلیل ہونگے (البزار) اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] خطبہ پڑھا اور شان حق سبحانہ تعالے کے لائق حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ ای لوگو اللہ تعالے
[illegible] اور تکبر جاہلیت اور باپ دادون سے بڑائی کرنا دور کردیا یعنے اسکی کچھ اصلیت نہین رکھی اب لوگ دو ہی قسم کے

Marfat.com

ہین ایک پرہیزگار متقی جو اللہ تعالے کے نزدیک مکرم ہی اور دوسرا بدبخت شقی جو اللہ تعالے کے نزدیک [illegible] فرماتا ہی یا ایہا الناس انا خلقناکم الی قولہ علیم خبیر یعنے اے لوگو ہمنے تمکو نر و مادہ سے پیدا کیا اور تمہارے [illegible] پہچانو اور اللہ تعالے کے یہان سب سے بزرگ وہ ہی جو سب سے زیادہ متقی ہو اللہ تعالے خوب آگاہ [illegible] ہین اپنا کلام کہہ چکا اور اپنے واسطے اور تمہارے واسطے اللہ تعالے سے مغفرت مانگتا ہون [illegible] ہین ہی کہ تمہارے نسب کسیکے واسطے کارآمد نہین ہوسکتے ہین یعنے جس سے اپنا نسب ملتا ہو [illegible] نہین کرسکتا بلکہ تم سب آدم کی اولاد ہو پھر اس پیمانہ مین کسیکے واسطے کم نہین ناپ سکتے ہو [illegible] واسطے دوسرے پر کچھ فضیلت نہین ہی سوائے دین و تقوی کے یعنے جسقدر زیادہ متدین و متقی ہو [illegible] کمینہ ہونے کے واسطے یہی کافی ہی کہ بدزبان بدکردار بخیل ہو (احمد) اللہ تعالے قیامت کے روز تمہارے [illegible] دریافت فرماویگا بلکہ جو کوئی تم مین زیادہ متقی ہی وہی اللہ تعالے کے یہان اکرم ہی (ابن جریر) اور ابولہب کی بیٹی [illegible] عنہا روایت کرتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ [illegible] سے کون بہتر ہی آپ نے فرمایا کہ لوگون مین سے وہ شخص بہتر ہی جو اللہ تعالے کی کتاب کا زیادہ عالم ہو اور اللہ تعالے سے [illegible] تقوی زیادہ رکھتا ہو اور نیک کامون کی نصیحت خوب کرتا ہو اور برائیون سے زیادہ منع کرتا ہو اور قرابتیون سے [illegible] ہو (احمد) حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا مین سے کوئی چیز پسند نہ [illegible] تھی اور کوئی شخص بھی پسند نہوتا سوائے ایسے شخص کے جو متقی ہو (رواہ احمد) یہ حدیث صریح دلیل ہی کہ آنحضرت صلی اللہ [illegible] نے کبھی تقیہ نہین فرمایا اور نہ وہ آپکی شان کے لائق تھا اور جو گمراہ فرقہ ایسا گمان کرے وہ اپنا دین برباد کرتا ہی اور عرب [illegible] آدمیون مین قریب ایک لاکھ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہین حضرات خلفائے راشدین حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علی [illegible] پھر صحابہ مہاجرین و انصار سب درجہ بدرجہ متقی و صالحین مشہور و معروف تھے اور جو کوئی منافق تھا وہ بھی انہین معروف [illegible] بدعتی گمراہ کے بدگمان کے موافق وہان تقیہ سے کچھ خلط ملط نہین تھا اور جسنے بدگوئی و غیبت کی اوس [illegible] کھویا فافہم شیخ ابن کثیر رحمہ نے لکھا کہ جب اس آیت سے صحیح ظاہر ہوا کہ اکرام و شرف صرف تقوی کے ساتھ ہی [illegible] کے دین مین مکرم ہی جو زیادہ متقی ہو تو اسی آیت سے اور دیگر احادیث شریف سے ایک جماعت کثیر علمائے [illegible] کہ نکاح مین نسبی کفو کچھ شرط نہین ہی بلکہ دینی پرہیزگاری شرط ہی اور طبرانی رحمہ نے عبدالرحمن سے روایت کی کہ آپ نے [illegible] ایک شخص کو یہ کہتے سنا کہ مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نزدیکی حاصل ہی تو اوس سے فرمایا کہ [illegible] دیگا کہ تجھے فقط ایک نسبت ہی اور نزدیکی تو فقط انھین لوگون کو حاصل ہی جو آپ کے دین پر متقی ہین [illegible] رحمہم اللہ تعالے کا قول بیشک صحیح اور صادق ہی اور جن علمائے رحمہ نے نکاح مین کفو شرط کہا ہی تو [illegible] کفو ہونا شرط ہی بلکہ اونکی مراد یہ ہی کہ فاسق جاہل خصوصاً جبکہ اونکو دنیا کی دولت حاصل ہو [illegible] اونکو حقیقی فخر یعنے تقوی مین سے کمتر حاصل ہی تو مال و دنیا کے تکبر سے یہ امر گوارا نہین [illegible] اور ایسے اشرف کہا اور جن کیونکہ وہ متقی ہون لیکن انھون نے یہ فساد برپا کیا اور حدیث [illegible]

Marfat.com

[illegible] نکاح ہوا اور عورت نے بجاے اطاعت کے نسبی فخر وطعن کیا تو دونون کے
[illegible] حالانکہ نکاح سے پہلے یہ نفاق نہ تھا بلکہ انھین دونون کی وجہ سے دونون طرف کے اعزہ
[illegible] ہوگا لہذا ان فقہا نے ایک شرعی دلیل پائی کہ جب کسی امر مباح کے پیچھے کسی حرام کا ارتکاب
[illegible] لیا جاوے اور حرام کا ارتکاب جائز نہ رکھا جاوے پس لازم آیا کہ دونون مین نکاح فسخ کردیا جاوے
[illegible] اور جب یہ اصل ثابت ہوگئی تو آیندہ انھون نے تفریع کردی تا کہ ایسا نکاح بھی نکرین جسکا
[illegible] سے بھی فریقین کے لوگون مین ایک قسم کا بغض باقی رہیگا پس یہ تو متقدمین فقہا کا خیال تھا
[illegible] ایسے گذرے جنھون نے متقدمین کی دلیل نہ پائی اور یہ خیال کیا کہ انھون نے کفو کو شرعًا اعتبار
[illegible] نے اس بارہ مین حدیث روایت کردی حالانکہ وہ حدیث کسی طرح ثابت نہین ہوتی ہے فلیحفظ واللہ تعالی
[illegible] سے اسقدر ثابت ہوا کہ متقدمین نے جس دقیق نظر سے کفو کا فساد رفع کیا تھا اسکو بہت سے متاخرین
[illegible] نہ سمجھا تو بھلا عوام کیونکر سمجھتے اور اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانون مین یہ بات پھیل گئی کہ نسب پر فخر کرنا شرعًا معتبر ہے
[illegible] کفو کا اعتبار ہے اور دنیاوی متمول فاسقون کو یہ دستاویز ہاتھ آئی تو انھون نے غریب متقی مسلمانون کو ذلیل و کمینہ کا لقب
[illegible] کے علامت پیدا ہوگئی جو حدیث صحیح مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ آیا ہے کہ آپ نے امت کو تاکیدی حکم دیا کہ جب
[illegible] تمھارے پاس آجاوے جسکے دینی تقوی کو تم پسند کرتے ہو تو اسکے ساتھ بیاہ کردو اور اگر ایسا نہ کروگے تو ملک اسلام مین
[illegible] فساد پھیل جائیگا (الترمذی وغیرہ) اور دوسری حدیث مین منجملہ علامات قیامت کے یہ وارد ہے کہ آخر زمانہ مین اہل صلاح و تقوی
[illegible] ذلیل ہوگی اور اہل فسق و فساد غالب ہوجاوینگے پس آخر یہی نتیجہ سامنے آیا نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا
[illegible] اور اب اسوقت مین جو شخص اسکو ترک کرے وہ عمومًا ہر زبان سے مطعون ہوگا ہان اگر وہ اسکو بو [illegible] کرے تو امید
[illegible] حاصل ہو اور واضح ہو کہ باعث فساد وہ لوگ ہوتے ہین جو زبان سے مسلمان ہین اور ایمان انکے دلون مین داخل نہین ہوا

[illegible] الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ

[illegible] گنوار ہم ایمان لائے تو کہہ تم ایمان نہین لائے پر کہو مسلمان ہوئے اور ابھی نہین پیٹھا ایمان

[illegible] وَإِن تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ

[illegible] اور اگر حکم پر چلوگے اللہ کے اور اوسکے رسول کے کاٹ نہ لے گا تمھارے کامون مین کچھ اللہ

[illegible] إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا

[illegible] ایمان والے وہ ہین جو یقین لائے اللہ پر اور اوسکے رسول پر پھر شبہہ نہ لائے اور بچے

[illegible] فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝ قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ

[illegible] مال اور جان سے [illegible] وہ جو ہین وہی ہین سچے تو کہہ کیا جتاتے ہو اللہ کو

[illegible] يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

[illegible] جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور اللہ ہر چیز جانتا ہے

يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۖ قُلْ لَا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ [illegible]

تجھپر احسان رکھتے ہین کہ مسلمان ہوئے تو کہہ مجھپر احسان مت رکھو اپنے اسلام کا [illegible]

هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ إِنَّ اللَّهَ [illegible]

تمکو راہ دی ایمان کی اگر سچ کہو اللہ

وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ [illegible] ع ٨

اور زمین کے اور اللہ دیکھتا ہے جو کرتے ہو

اعراب وہ لوگ کہلاتے تھے جو عرب کے شہرون سے باہر رہتے تھے اگرچہ عرب کے شہر [illegible] ہوتے ہین اور عرب ان پہاڑون وبیابانون مین ایسی ایسی جگہ جھونپڑے ڈال لیا کرتے جہان کبھی کبھی پانی [illegible] درخت وکچھ خودرو گھاس جمتی تھی اور قریب قریب گڑھون مین تالاب کی طرح پانی جمع ہوجاتا تھا [illegible] تھا اور اسپر مزید یہ کہ اس ملک مین علم نہین پہونچا تھا اور وہان شاہی ہند وسبت کا سایہ نہین پڑا ہان [illegible] جبلت مین شجاعت وصدق وامانت پیدا کردی تھی اور زبان فصیح مین بڑے بڑے خطبات بلیغ واشعار [illegible] مین یہ زیادہ تھا اور وہان کچھ علم بھی تھا پھر جب حجاز کے ملکون مین دین اسلام پھیلا تو اس طرف کے اعراب بھی [illegible] یکایک انہین سمجھ نہین آسکتی تھی اور جب تک اہل اسلام مین قوت وثروت کم رہی تو اعراب بطور خود [illegible] اور جب لوٹ جاتے تو غور کرتے کہ اگر اس سال اسکے اونٹون مین بچہ و دودھ زیادہ ہوا تو کہنے لگے کہ [illegible] رہونگا اور اگر اتفاق تقدیر سے اسکے خلاف ہوا تو منحرف ہوکر وہی شرک وبت پرستی کی طرف پھر گیا پھر جو لوگ [illegible] دین کی سمجھ مین سے ابھی بہت کم پایا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان کھا کہ ہم نے آپ کے تابع [illegible] ایمان سے مستفیض ہوتے تو ہزار شکر کرتے کہ آپ کی برکت سے ہم ذلت دنیا وآخرت سے چھوٹے اور عذاب [illegible] ہوا کہ اعراب مین سمجھ ہی نہ تھی تو یہ لوگ اپنی اس حرکت مین منافق نہ تھے بلکہ جاہل گنوار تھے اور یہ حال ہمیشہ [illegible] بدون نفاق کے مسلمان ہوتے ہین مگر وہ گنوار ہوتے ہین اور یہ خوب سمجھ لینا چاہیے کہ گنوار اس موقع پر کون [illegible] سے وہ گنوار ہونے سے خارج نہوگا جب تک کہ وہ دین وایمان کے معنے نہ سمجھے تب تک گنوار ہے اور یہی [illegible] وفساد وطعنہ وغیرہ پیدا کرتے اور تقوی کی عزت نہین کرتے ہین۔ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ۖ قُلْ [illegible]

وَلَٰكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ۖ [illegible]

کہدے کہ تم ایمان لائے نہین ہوئے ولیکن یون کہو کہ ہم اسلام لائے اور ایمان ابھی تک تمہارے [illegible]

ف جب اللہ تعالے نے بیان فرمایا۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ تم مین جو سب سے زیادہ متقی [illegible] زیادہ بزرگ ہے۔ تو اس سے چند فوائد حاصل ہوئے از انجملہ یہ کہ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ [illegible] سلف وخلف رضی اللہ عنہم نے اجماع کیا کہ اللہ تعالے نے ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو [illegible] الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی۔ اس آیت مین بالاجماع سب کے نزدیک اتقی سے ابوبکر الصدیق رضی اللہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] ے اور بھی [illegible] کافر کو جب کسی قسم کا بھی تقوی حاصل نہین ہوتا ہی حتی کہ شرک وکفر سے بھی
[illegible] ہی کیونکہ جب تقوی ندارد ہی تو اتقی ہونا بدرجۂ اولی و بالضرور ندارد ہی اور یہ بھی
[illegible] جو بیان بڑھنے سے درجہ بڑھتا جاتا ہی یہانتک کہ اتقی و افضل ہو جاتا ہی پس
[illegible] ایمان [illegible] یعنے شرک سے پرہیز کرنا حاصل ہو تو اوسکے بعد ترقی ہوکر اتقی کا مرتبہ ملتا ہی اور اعرا
[illegible] ہم لوگ ایمان سے اشرف ہو گئے اور یہ دعوی خود اس امر کی دلیل ہی کہ انھون نے اللہ تع
[illegible] سے نہین پہچانا [illegible] جسنے اللہ تعالے کو اچھی طرح پہچانا وہ خوب جانتا ہی کہ اللہ تعالے نے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ میرے
[illegible] ایمان پیدا کیا [illegible] ہر چیز کا خالق وہی ہی تو بندون کے افعال کا بھی وہی خالق ہی اور جس بندے مین جو فعل پیدا کیا گیا اوسی
[illegible] موصوف ہوگا جیسے کپڑے مین جو رنگ ہو اوسی نام سے وہ کپڑا سرخ یا زرد کہلاتا ہی اور رنگریز کو سرخ یا زرد نہین
[illegible] رنگریز خود رنگین نہین ہی بلکہ رنگنے والا ہے تو ایمان پیدا کرنے والا اللہ تعالے ہی اور جس بندے مین ایمان پیدا کیا
[illegible] ہوا اور ایمان مین معرفت شان آلہی عزوجل ہی جسمین سے اول و اعلی یہ کہ لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ یعنے الوہیت کی شان
سوا اللہ تعالے کے کسی مین نہین ہی تو مخلوقات مین ہر طرح کا نفع و ضرر وغیرہ جو کچھ حاصل ہوتا ہی وہ سواے اللہ تعالے کے کسی دوسرے
[illegible] طرف سے ممکن نہین ہی کیونکہ اگر کسی غیر کی طرف سے موت یا زندگی یا رزق یا محتاجی یا صحت یا بیماری وغیرہ سمجھے تو اوسنے شرک کیا اور
اللہ تعالے کو نہین پہچانا حتی کہ اعراب کا یہ گمان بھی خلاف ایمان تھا کہ ہم ایمان لائے یعنے ہمنے اپنے آپکو اس صفت سے موصوف
کیا اور بندۂ مومن سے اگر پوچھا جاوے کہ تو مومن ہی تو وہ یہی کہتا ہی کہ اللہ تعالے کے فضل سے مجھ مین یہ اعلی صفت موجود ہی لیکن
بلکہ اس صفت کا پہچاننا بھی اللہ تعالے کے علم سے ہوتا ہی اور وہ بندے سے ممکن نہین ہی تو وہ بندہ اپنے دل مین خوفناک ہوتا
کہ مین نے اپنے علم کے موافق یہ جواب دیا ہی ولیکن مین یہ نہین جانتا کہ علم آلہی مین کیا بات ہی اسیواسطے حضرت حسن بصری و دیگر
تابعین رحمہم اللہ تعالے سے روایات ہین کہ اکابر امت یعنے صحابہ رضی اللہ عنہم نفاق سے خوفناک رہا کرتے تھے اور حسن
بصری رحمہ اللہ تعالے نے یہ بھی کہا کہ جس شخص کو یہ خوف نہو وہ منافق ہی مترجم کہتا ہی کہ اسمین نکتہ یہی ہی کہ جب وہ اپنے علم پر
دعوی کیا تو اللہ تعالے کو نہ پہچانا جیسے منافق نہین پہچانتا ہی مترجم کہتا ہی کہ یہ مقام ہر شخص کو نہایت احتیاط کے ساتھ سمجھ لینا
چاہیے کیونکہ یہی میں ایمان اور تمام خوبیون کی جڑ ہی اور اس زمانہ مین ایمانی امانت لوگون کے دلون سے زائل ہو گئی ہی اور وعظ
[illegible] اپنے لمبے لہجہ و خوش بیانیون کی تعریف پر حقیر مال دنیا حاصل کرنے کے لیے طرح طرح کے دلچسپ قصص و حکایات بیان
کرتے ہین لیکن اصل ایمان سے خود ہی غافل ہین تو دوسرون کو کیا نصیحت کرین کیا نہین دیکھتے ہو کہ ان واعظون کی غرض دنیاوی
[illegible] دعوی یہ [illegible] ہونا ایمان کی بربادی بلکہ بے ایمانی کی دلیل ہی کیا نہین دیکھتے ہو کہ اعراب نے یہ دعوی کیا پھر اونکو کیا فائدہ
[illegible] نے لکھا کہ اس آیت مین جن اعراب کا ذکر ہی وہ منافق نہ تھے یعنے اونکی غرض یہ نہ تھی کہ دھوکا دین اور جو بات دل
[illegible] بلکہ غفلت سے وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ ہمارے دل مین ایمان مستحکم ہی خطیب نے بعض علما سے نقل کیا کہ
[illegible] مسلمان ہوتے ہین اور اونہین ایمان کی صفت نہین ہوتی ہی مترجم کہتا ہی کہ اعراب نے ابتدائی حالت مین
[illegible] معرفت [illegible] نہین پائی اور الوہیت کے معنے خوب نہ سمجھے تو اپنے نفس کی طرف سے ایمان کا دعوی کیا قشیری ح

نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے نفس مین کوئی حال مشاہدہ کیا تو احتیاط سے غور کرے... کی تو وہ مشرک ہوا وسنے شرک کیا اور اگر اوسنے اپنے نفس کے واسطے بہ صفت خیال کی ... ہوا تو یہ مکروفریب کا ہے اگر پوچھا جاوے کہ جن اعراب نے یہ کلمہ کہا تھا وہ کون لوگ تھے تو ... خزیمہ مین سے ایک شاخ ہے یہی مجاہد رح سے منقول ہے دوسرا قول یہ کہ قوم جہینہ و مزینہ و اسلم ... گرد رہتے ہین لیکن قول اول زیادہ ثابت ہے امام رازی رح نے کہا کہ قوم بنی اسد کی نسبت ... انھون نے ظاہر کیا کہ ہم اسلام لائے اور ابھی اونکا دل اچھی طرح ایمان پر جانہ تھا اور اونکی غرض ... مین سے حصہ ملیگا۔ مترجم کہتا ہے کہ اس سے یہ غرض نہین ہے کہ انھون نے نفاق سے یہ بات ظاہر کی تھی ... سمجھے اور دعوی سے غفلت مین پڑ گئے رازی رح نے کہا کہ یہ روایت اگر ثابت ہو تو بھی اس روایت سے ... کہ اس آیت کے نازل ہونیکا ابتدائی قصہ قوم بنی اسد ہے ولیکن ہمنے صاف بیان کردیا کہ اسمین کسی قوم کی ... بلکہ قیامت تک ہر قوم و ہر شخص جو ایسا کرے کہ اسلام کے نیک افعال ظاہر کرکے اپنے نفس مین دعوی کرے کہ ... پہونچ گیا ہون اور اتقی کے واسطے اکرم کا شرف مجھے بھی ملگیا تو یہ شخص غافل ہوگا بلکہ یہ دلیل ہے کہ ... حاصل نہین ہوا کیونکہ اوسنے الوہیت مین شرک سے بچنا اچھی طرح نہ پہچانا اور خالی ظاہری افعال پر یہ حکم لگایا ... کیونکہ تقوی تو دل کا فعل ہوتا ہے کیا نہین دیکھتے ہو کہ اعراب نے نماز روزہ وغیرہ اسلام کے نیک اعمال ظاہر کیے تھے ... کہا کہ تم ابھی ایمان نہین لائے یعنے اچھے اطمینان و معرفت کے ساتھ تمھارے دل مین اعتقاد و علم ابھی نہین آیا ولیکن ... لائے بعض علماء رح نے گمان کیا کہ مجاہدین کے جہاد مین قتل و قید ہونے کے خوف سے اسلام ظاہر کیا جیسے منافق ... سعید بن جبیر و مجاہد و ابن زید سے نقل کیا جاتا ہے ابن کثیر رح نے کہا کہ امام بخاری بھی اسطرف گئے کہ یہ لوگ منافق تھے ... اظہار کرتے تھے اور دیگر علماء رح نے کہا کہ نہین بلکہ یہ لوگ اسلام لائے تھے ولیکن ابھی تک ایمان کے ... تھے اسیواسطے دعوے کرتے تھے کہ ہم نے ایسا کیا تو اونکو آگاہ کردیا گیا کہ تم یون کہو کہ ہم اسلام لائے یعنے ظاہر کے ... ہمنے گردن جھکائی ہے ولیکن ایمان ابھی تمھارے دلون مین داخل نہین ہوا یعنے اللہ تعالے کی معرفت سے ابھی تمھارے ... نہین ہوئے ہین علماء رح نے کہا کہ اس سے اونکو امید دلائی کہ انشاء اللہ تعالے آیندہ ایمان بھی قلب مین ... کہ نیک اعمال سے جب سیاہی و غفلت کے پردے چھٹ جاتے ہین تو نور عقل ظاہر ہوتا ہے جس سے اللہ تعالے کی ... اور یہ سب اللہ تعالے کی قدرت سے ہوتا ہے اسیواسطے فرمایا۔ وَإِنْ تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا ... أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا۔ اور اگر تم لوگ اللہ و رسول کی اطاعت کیے جاؤگے تو اللہ تعالے تمھارے ... یعنے اگر سچی نیت سے تم لوگ موافق حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو مین حکم حق سمجھ ... جاؤگے اگرچہ ابھی پوری معرفت تمھارے دل مین نہین آئی ہے تاہم اللہ تعالے تمھارے اعمال ... اپنے فضل سے قبول فرماویگا۔ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ بیشک اللہ تعالے غفور رحیم ہے ... بخشتا ہے اور اونکی عاجزی کی ناقص بندگی اپنی رحمت سے قبول فرماتا ہے (بتبلیم) ...

[illegible] کیا کہ اسلام فقط زبانی اقرار کا نام ہی اور شیطان نے اونکو ایسا غافل کیا کہ یہ آیت [illegible] وجود اسلام کے کہا گیا کہ ابھی تمہارے دل مین ایمان نہین آیا ہی یہ جاہل فرقہ [illegible] چاہیے پھر دیکھنا چاہیے کہ آیت مین اسلمنا مذکور ہی اس سے اسلام شرعی مراد ہی یا لغوی مراد ہی [illegible] گردن جھکاوے مثلاً باپ نے بیٹے کو ذبح کرنیکا قصد کیا اور اوسنے فرمانبرداری کے واسطے [illegible] اسلام لایا جیسے حضرت ابراہیم و انکے فرزند کے قصے مین فرمایا۔ فلما اسلما وتلہ للجبین۔ لیکن یہ شرعی [illegible] اسلام یہ ہی کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے کے احکام پہونچائے ہین خاص ان [illegible] واسطے سر جھکاے بعض علماے رحمہم اللہ نے کہا کہ یہان بھی لغوی معنے مراد ہین یعنے اعراب نے ظاہری فرمانبرداری [illegible] گردن جھکائی تھی اسیواسطے کہا گیا کہ تمہارے دل مین ایمان نہین آیا اور دیگر علماے رحمہم اللہ نے کہا کہ نہین بلکہ وہ شرعی [illegible] تھے چنانچہ اوپر بیان ہوچکا کہ وہ لوگ منافق نہین تھے اور خود اونکو امید دلائی گئی کہ آیندہ ایمان کے امیدوار رہو بلکہ [illegible] دلایا کہ تمہارے اعمال ضائع نہونگے یا لجملہ اونکو منافقون کی طرح فضیحت نہین فرمایا اب اگر یہ قول لیا جاوے کہ یہان شرعی اسلام مراد ہی تو اس سے یہ معنے ظاہر ہوجاوینگے کہ اسلام مین اور ایمان مین فرق ہی کیونکہ اونکے واسطے شرعی اسلام [illegible] ایمان کی نفی فرمائی تو ظاہر ہوا کہ کبھی اسلام ہوتا ہی اور ایمان نہین ہوتا ہی اور یہ قول امام شافعی و ایک جماعت [illegible] سے منقول ہی ولیکن دیگر علماے رحمہم اللہ نے مانند امام ابوحنیفہ و امام بخاری وغیرہ رحمہم اللہ تعالے کے کہا کہ نہین بلکہ شرعی اسلام [illegible] اور ایمان مین کچھ فرق نہین ہی بدلیل قولہ تعالے ان الدین عند اللہ الاسلام۔ اسلام ہی اللہ تعالے کے یہان دین ہی یعنے اللہ تعالے کو یہی پسند ہی پھر غیر ممکن ہی کہ بغیر ایمان کے پسندیدہ ہو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا بقولہ تعالے قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین۔ پس اپنے پیغمبر ابراہیم علیہ السلام کو اس دین مین لیا۔ تو معلوم ہوا کہ اسلام بغیر ایمان کے اور ایمان بغیر اسلام کے شرعاً غیر ممکن ہی۔ ہان یہ بات ہوسکتی ہی کہ ظاہر مین شناخت کے واسطے فرق رکھا جاوے یعنے مثلاً منافق نے نماز و روزہ وغیرہ ظاہر کیا اور وہ دل مین منافق ہی تو ہم لوگ اوسکو ظاہر مین مسلمان کہینگے اگرچہ وہ ایمان نہین رکھتا ہی لیکن اوسکا یہ اسلام شرعی نہین ہی کیونکہ اللہ تعالے کے نزدیک اوسکی نماز و روزہ وغیرہ کچھ مقبول نہین ہی پس اگر شرعی ہوتا تو اللہ تعالے کو پسندیدہ ہوتا پس ظاہری شناخت کے واسطے ہم لوگون کو [illegible] اسلام پر حکم لگاوین اور ایمان کا [illegible] کوئی دلیل نہو۔ اور دلیل یہ ہی کہ اللہ تعالے بذریعہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آگاہ فرمادے کہ اسکے [illegible] رضی اللہ عنہم کی نسبت قرآن مجید مین بکثرت آیات سے مانند اولئک ہم المومنون حقا وغیرہ کے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور آپ سے تمام اصحاب کو علم ہوگیا کہ یہ مومنین ہین اور کبھی گمان کی دلیل ہوتی ہی جیسے حدیث [illegible] کسی شخص کو دیکھو کہ وہ نماز کے لیے مسجد آباد کرتا ہی تو گواہی دو کہ یہ مومن ہی کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہی انما یعمر مساجد [illegible] تو یہ گواہی یہ گواہ کی طرف سے اپنے علم کے موافق ہی اور حقیقی علم تو اللہ تعالے ہی جانتا ہی بخلاف صحابہ [illegible] اللہ تعالے نے اپنا حقیقی علم بیان فرمایا اور اللہ تعالے اپنی آیات سے اپنے بندون کا امتحان لیتا [illegible] کی نسبت پر یقین لاتا ہی اور اوسکے مقابلہ مین اپنی راے چھوڑتا ہی اور جو منافق ہی وہ اسکے برعکس

کرتاہی بیان سے ظاہر ہوگیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible] احسان کیا [illegible]
امتحان کیا گیا تو جو لوگ مومن صادق ہین اونھون نے صحابہ رضی اللہ [illegible] کو بزرگ [illegible]
کی آیتون پر یقین کیا اور جو کچھ لڑائیان وغیرہ اونمین واقع ہوئین اونکا باطنی بھید ہم نہین جان سکتے
نیت پر ہی اور ہمکو معلوم نہین کہ اونکی کیا نیت تھی تو اگر ہم اپنی راے سے خراب حکم لگادین تو [illegible]
اعوذ باللہ من ذلک۔ حالانکہ آیات الٰہی علم قدیم و برحق ہین اور اپنی راے محض خیال و غلط ہو [illegible]
فرقون نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے معاملہ مین اپنی راے سے ناقص حکم لگایا یہ سب ایمان سے جاہل اور [illegible]
اپنے نفس کی راے پر گمراہ ہین اسکا حاصل اسلام شرعی جو اللہ تعالے کے یہان مقبول ہو وہ بدون ایمان کے [illegible]
شناخت کے واسطے دونون مین فرق کھلا ہوا ہی جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے [illegible]
ایک آدمی کی صورت پر بھیجے گئے انھون نے آکر مجمع صحابہ رضی اللہ عنہم مین دریافت کیا کہ اسلام کیا ہی [illegible]
تعبادت اور ظاہری ارکان اسلام بیان فرمائے پھر دریافت کیا کہ ایمان کیا ہی تو آپ نے دلی تصدیق یعنی دل [illegible]
کہ اللہ تعالے وحدہ لاشریک ہی اور اوسکے ملائکہ اور کتابین و رسول برحق ہین اور عاقبت برحق ہی اور تقدیر [illegible]
کی چیزین بیان فرمائین پھر پوچھا کہ احسان کیا ہی فرمایا کہ اللہ تعالے کی اسطرح عبادت کرنا گویا اوسکو دیکھتا ہی [illegible]
اپنی بندگی کی حالت مین ایسا ہو جاوے کہ گویا وہ اللہ تعالے کو دیکھ رہا ہی پھر اگر یہ نہین ہی تو اتنا ہر صورت [illegible]
اوسکو دیکھتا ہی مترجم نے اس حدیث کو بارہا اپنے اپنے موقع پر ترجمہ کیا ہی اور یہان اس خلاصہ بیان سے غرض
و ایمان کا فرق اس سے ظاہر ہوتا ہی اور اس سے یہ بھی مقصود ہی کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی [illegible]
خواہ خلیفہ ہو یا نہو کوئی کسی شخص پر سواے ظاہری حالت کے باطنی حکم نہین لگاویگا کیونکہ اینک اللہ تعالے نے
دلی نفاق کو بذریعہ وحی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ظاہر فرمایا اور بعد آپ کے کسیکو باطنی حکم [illegible]
نہین ہی بلکہ اسلام کے ارکان دیکھ لے اور اوسی پر اسلام کا حکم لگاوے اور اونکے باطنی اعتقاد کو اللہ تعالے پر [illegible]
باطنی ایمان بھی بتلادیا گیا پس جو شخص کہ ظاہری اسلام ظاہر کرے اوسکو اسلامی احکام مین لے لینا چا[illegible]
راے سے بے ایمان سمجھکر اوسپر جہاد یا جزیہ وغیرہ کا حکم نہ لگایا جاوے ہان اگر اوسکے دل مین ایمانی اعتقاد نہو گا تو [illegible]
اوسکو آخرت مین کچھ مفید نہوگا ولیکن جب تک وہ ظاہری اسلام کا اقرار کرے تب تک ہم اوسکے باطنی کفر کا حکم [illegible]
باطنی ایمان کا بھی حکم نہین لگا سکتے ہین چنانچہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک شخص پر ایمان کا [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی جانتے تھے کہ جسپر حکم لگایا وہ مومن ہی تاہم آپ نے اونکو ایسا حکم لگانے [illegible]
روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے لوگون مین عطیہ تقسیم فرمایا [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ مین سے ایک ایسے شخص کو کچھ نہ دیا جو میرے نزدیک ایمان [illegible]
سفارش کے لیے اوٹھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خفیہ عرض کیا کہ واللہ مین تو اوسکو [illegible]
توجہ نہین فرمائی آپ نے فرمایا کہ کیا تو اسکو مسلمان جانتا ہی مین یہ سنکر ادب سے [illegible]

ہی واقع ہوا پھر آپ نے فرمایا کہ ای سعد مین بعض آدمی کو جو دوسرے سے کہ ایسا نہو کہ یہ اوندھے منہ جہنم مین ڈالا جاوے علماے رحمہم نے کی گواہی مت دو کیونکہ ایمان تو دل مین ہوتا ہی بلکہ ظاہری گواہی دو کہ یہ کہا کہ وہ شخص درحقیقت مومن نہ تھا اسوجہ سے آپ نے رد کیا کہ اوسکو مومن مت کہو بلکہ مسلم ابن حجرؒ نے دوسری روایات صحیحہ نقل کرکے کہا کہ ان روایات سے اوسکا مومن ہونا بلکہ افضل ہونا ثابت ہوا پس معلوم ہوا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو آگاہ کرنا منظور تھا کہ کسی شخص کے مومن ہونے پر اپنا علم نہ بیان ظاہر حالت کی گواہی ممکن ہی اور ظاہر فقط اسلام ہی یعنے ایمان کے ساتھ جو طاعات لازمہ ہین انکو دیکھا جاتا ہی ولیکن باطنی اعتقاد کا علم سے حاصل نہین ہوسکتا اگر کہا جاوے کہ برابر ہم لوگ مشائخ رحمہم اللہ تعالے کو مومنین بلکہ ائمہ مومنین جانتے ہین جواب گمان رکھنا چاہیئے چنانچہ حدیث مین بھی آیا کہ تم جس شخص کو دیکھو کہ مسجد آباد کرتا ہی تو اوسکے ایمان کی گواہی دو (الحدیث) لیکن یہ حکم لگانا کہ عند اللہ یہ شخص مومن ہی تو یہ جائز نہین ہی وعلی ہذا اگر کسی نے قسم کھائی کہ اگر یہ شخص زید مومن ہو تو اسکی جورو کو طلاق اوسکی مراد ایمان عند اللہ ہی تو حقیقۃً طلاق واقع ہونیکا علم نہین ہوسکتا ہی۔ وعلی ہذا اجماع مومنین جو شرع مین قطعی حجت ہی وہ بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کے اسوجہ سے مفقود ہوا کہ قطعی مومن ہونیکا حکم نہین ہوسکتا مگر آنکہ کل جہان کے اہل اسلام متفق ہون تو کہا جاسکتا ہی کہ حقیقی مومن بھی لامحالہ انہین شامل ہین فافہم۔ اور واضح ہو کہ ظاہری اعمال پر اصلی اعتقاد کا قطعی حکم ظاہر نہین ہوسکتا حتی کہ جس شخص سے نماز روزہ مین سستی نظر آوے اوسکو بھی یقینی طور پر بے ایمان نہین جان سکتے ہین جیسے ظاہری نماز روزہ ادا کرنیوالے کو قطعی مومن نہین کہہ سکتے شاید وہ منافق ہو لہذا اسلام مین ظاہر پر مدار ہوا اسیواسطے حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مین ہی کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفر ہی یا ایمان ہی اور نفاق نہین ہی اس سے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی مراد نہین ہی کہ اب قیامت تک کہین منافق کا وجود نہو گا اسواسطے کہ صریح احادیث سے خلاف ہی بلکہ مراد یہ کہ ہم کسی پر حکم نہین لگا سکتے ہین کہ یہ اعتقادی منافق ہی اسواسطے کہ دلی حال تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین آپ کو وحی سے معلوم ہوجاتا تھا اور بعد آپ کے غیر ممکن ہی تو سوائے ظاہر حال کے کچھ حکم نہو گا اور ظاہر مین سوائے کافر مجاہر کے یا مسلمان کے تیسرا حکم نہین ہوسکتا اگر کہا جاوے کہ حدیث مین ہی کہ جسمین یہ خصلتین جمع ہون کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب عہد کرے تو دغا دیوے یعنے حاکم کے یہان مقدمہ دائر ہو تو فجور کرے یعنے جھوٹی قسم غیرہ سے یا بدزبانی سے پیش آوے اور جب امانت رکھی جاوے تو خیانت کرے تو یہ شخص خالص منافق ہو گا پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافق کا حکم لگایا جاسکتا ہی جواب یہ کہ یہ اعمال منافقانہ ہین اور عملی نفاق یہ ہی کہ ایمان کے اعمال سے مخالف اعمال اس سے صادر ہون بدلیل آنکہ اسی حدیث کے آخر مین ہی کہ جس شخص مین ان باتون مین سے کوئی بات ہو تو اسمین یہ خصلت نفاق ہو گی جب تک اسکو نہ چھوڑے یہ دلیل ہی کہ ایمان کے ساتھ نفاق جمع نہین ہوسکتے ہین ہان یہ ممکن ہی کہ شاید ان خصلتون کا جمع کرنیوالا دل سے منافق ہو لیکن یہ حکم بھی نہین ہوسکتا ہی اسیواسطے امت نے اجماع کیا کہ جسمین یہ چارون باتین جمع ہون اسکو کافر نہین کہا جاتا ہی تو جو منافق حقیقی ہو اسکو بھی خارج کرنا معروف نہین ہی فافہم پس حاصل یہ ہوا کہ جن احادیث سے یہ بات

سمجھی جاتی ہے کہ اسلام و ایمان جدا جدا ہین تو وہان صرف شریعت کا [illegible] ایمان ہو ہی لیے
جاوے کہ زبان سے کلمۂ توحید کا اقرار کرتا ہے اور اسلام کے ارکان بجا [illegible] ایسے شخص [illegible] اسلام
اور اوسکی دلی حالت پر کوئی حکم نہ لگانا چاہیے یعنے اپنے گمان و اٹکل سے [illegible] حالات مین غور کر کے [illegible]
شخص مسلمان یعنے ایمان والا نہین ہے کیونکہ اسکو سواے اللہ تعالے کے کوئی نہین جانتا ہے الا اسطرح کہ [illegible]
آگاہ فرماوے اور یہ فقط اسی زمانہ تک ممکن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا مین تشریف رکھتے ہین اور بعد آپکے [illegible]
کی خلافت ہو گی تب بھی یہ ممکن نہو گا اسیواسطے حدیث جبرئیل جس سے دلیل لائی جاتی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حج
سے واپس تشریف لانے کے بعد بہت قریب زمانہ وفات مین وارد ہوئی چنانچہ شیخ ابن حجر رحمہ اللہ تعالے نے فتح الباری مین
تحقیق کیا ہے اور اس حدیث کے آخر مین وارد ہے کہ یہ پوچھنے والا جبرئیل تھا جو اسواسطے تشریف لایا تھا کہ تم لوگون کو تمہارا دین
تعلیم کرے اور سب جانتے ہین کہ دین سے مراد عملی برتاؤ ہوتا ہے تو معنے یہ ہوئے کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جس قاعدہ پر عمل
کرنا چاہیے وہ سکھلا دیا جاوے پس جو شخص دین اسلام کا اظہار کرے اوسکو مسلمان قرار دیکر اوسکے ساتھ اسلامی برتاؤ کیا جاوے لیکن
یہ خلجان رہا کہ اسلام ملازم ایمان ہے تو کیا اوسکے ایمان کا حکم لگایا جاوے یا نہین پس اسکی تعلیم کے واسطے دوبارہ سوال کیا کہ ایمان کیا
چیز ہے اور اوسکے جواب سے معلوم ہو گیا کہ اسلام ظاہر ہونے سے ایمان کا ثبوت نہین ہوتا ہے کیونکہ زبان سے اقرار توحید مثلاً اگر
موافق دل ہے تو یہ سچا اقرار ہے اور ایمان کے ساتھ ہے کیونکہ دلی یقین ہی عین ایمان ہے پس نتیجہ یہ نکلا کہ جو اسلام ظاہر کرتا ہے اگر سچے دل سے
ظاہر کرتا ہے تو یہ سچا اسلام ہے اور یہی عین ایمان ہے اور اگر وہ جھوٹا اظہار کرتا ہے تو نہ سچا اسلام ہے اور نہ ایمان ہے لیکن ظاہر مین ہم
اسلام کو سچا مانکر قبول کرینگے ولیکن وہ خود جان رکھے کہ اس سے ایمان ثابت نہو گا کیونکہ ایمان یہ ہے کہ تو دل سے یقین مانے کہ اللہ
وحدہ لاشریک ہے آخر تک جو امور ایمان بیان فرمائے ہین سب کا اعتقاد ہو پھر یہ اعتقاد کبھی اپنے انوار کمال کے ساتھ ہوتا ہے اور
اسمین غفلت کا خیال لگا ہوتا ہے چنانچہ ہم مین سے بہت لوگون کو عذاب قبر و عذاب آخرت سے خوف ہوتا ہے جب یاد آجاتا ہے
کیونکہ اس نے یقین کر لیا ہے کہ بعد موت کے قبر کا معاملہ ہے پھر قیامت کا معاملہ ہے اور اسیطرح ہم جانتے ہین کہ اللہ تعالے ہی کی
قدرت اپنی مخلوقات مین جاری ہے لیکن غفلت سے کہہ بیٹھتے ہین کہ پانی برسا اب کھیتی خوب اُگے گی یا دھوپ کی تیزی سے
سر مین درد کر دیا یا کچے چنے چابنے سے پیٹ مین درد ہونے لگا حالانکہ اگر ہوشیار کر کے پوچھا جاوے تو ہم سچا اقرار کرینگے کہ
یہ ہے کہ کچے چنے بقدرت الٰہی یہ رنگ لائے لیکن یہ ضرور صحیح ہے کہ پہلے غفلت طاری تھی پس اگر یہ غفلت بھی دور ہو جاوے اور
اپنے رب عزوجل کی یاد رہے گویا اوسکے سامنے حاضر ہے اور جان و مال سے اوسکا بندہ بنا ہوا بیٹھا ہے اوسیکی شرع کے موافق
سے بات بولتا ہے اور اسیکے حکم پر ہر ایک کام کرتا ہے تو اس غفلت کو مجال نہ رہی اور یہی مرتبۂ احسان ہے فافہم واللہ تعالے اعلم
بالصواب اور بیان سے ظاہر ہوا کہ جن علماے نے اسلام و ایمان مین فرق کیا ہے شاید اونکی مراد یہ ہے کہ شرعی [illegible]
مفہوم بلکہ بعضے احکام بھی علحدہ علحدہ اعتبار کیے گئے ہین اور یہ صحیح ہے اور جن علماے نے کہا کہ سچا اسلام [illegible]
واقعی بات کا لحاظ کیا فافہم واللہ سبحانہ وتعالے اعلم پھر اللہ تعالے نے اعراب کو اونکے دعوے کرنے سے [illegible]
پہچان بتلائی بقولہ تعالے ۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۔ مومنین تو یہی [illegible]

Marfat.com

[illegible] اللہ تعالیٰ کی الوہیت ذات وصفات کو دل سے یقین مانا اور رسول اللہ صلعم [illegible] یعنے اپنے دل مین اس یقین کے بعد کسی طرح کچھ بھی شک قبول نکیا۔ اگر کہا جاوے [illegible] کہ کسیطرح شک کو دل مین قبول نکیا اسکا جواب ہی کہ ارتیاب کے معنے یہی ہین [illegible] ہوتی ہی کہ شیطان مومنون کے خیال مین طرح طرح کا وسوسہ ڈالتا ہی تاکہ اونکے دلون مین شک پیدا ہو [illegible] صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنا حال عرض کیا کہ اونکو بعض ایسا خیال آتا ہی جسکو وہ زبان پر لانا نہایت گران جانتے [illegible] اسکو زبان سے بیان نہین کر سکتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنے اوس خیال کو اسقدر ناگوار [illegible] انھون نے عرض کیا کہ جی ہان تو آپ نے فرمایا کہ یہ صریح ایمان ہی (صحیح مسلم وغیرہ) اسکو ایمان اسواسطے فرمایا کہ اونکو جب خالص [illegible] حاصل تھا اور یقین کامل تھا تو اسیوجہ سے انھون نے اوس وسوسہ کو نہایت ناگوار جانا اور اونکے دلی ایمان مین کچھ خلل نہین آیا [illegible] واسطے کہ اونکے دل نے اوسکو قبول نہین کیا بلکہ سخت ناگوار جانا اسیطرح دیگر احادیث مین بھی مصرح بیان ہی تو معلوم ہی کہ شکوک اور وساوس [illegible] شیطانی ہی اور وہ ایمان کو مضر نہین ہی جبتک کہ دل مین نہ لیوے بلکہ اسکو رد کرنے مین ثواب عظیم ہی کیونکہ شیطان نے اوسکو وسوسہ سے پریشان کیا اور اوسنے عین ایمان کی وجہ سے اوسکا مقابلہ کرکے اوسکو مردود کردیا تو یہ جہاد کا ثواب ہی بلکہ شاید جہاد سے بھی زیادہ کیونکہ جہاد بعد ایمان کے ہوتا ہی اور یہ عین ایمان مین شیطان سے جہاد ہی پس مومنون کی یہی صفت ہی کہ خالص یقین کو دل مین لیلیتے ہین پھر شیطان ہر چند شک ڈالے اور کوشش کرے وہ اوسکو قبول نہین کرتے بلکہ دھتکار دیتے ہین پھر اونکا یقین خود آمادہ اور مقتضی ہوتا ہی کہ ایمان کے موافق طاعت وفرمانبرداری کرین۔ **وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ**۔ اور انھون نے اپنے مالون سے اور اپنی جانون سے اللہ کی راہ مین جہاد کیا ف کیونکہ جب انھون نے دل سے خالص یقین کیا تو مال دنیا اور حیات دنیا کو ہیچ سمجھے اور مال جمع کرکے دنیا آراستہ کرنا اونکے ایمان کی ضد ہی تو انھون نے اونکو اللہ تعالیٰ کی راہ مین خرچ کیا اور اسمین کوشش کی کیونکہ دلی یقین کے باوجود انسانی طبیعت ایسی واقع ہوئی ہی کہ لعل وجواہرات سونے چاندی کو دیکھکر انکی جانب رغبت کرتی ہی تو اوسکو راہ حق پر قائم رکھنے مین صبر وکوشش کرنا پڑتی ہی اور جہاد کے یہی معنے ہین کہ راہ حق مین کوشش پوری کرے اگر کہو کہ جب دل مین پورا یقین ہی تو پھر انسان کا جی کیون ان چیزون کی جانب رغبت کرتا ہی۔ جواب یہ ہی کہ جی یا نفس یا طبیعت کوئی لفظ کہو اوس سے مراد یہی جسم انسانی ہی اور جسم کی پیدایش اسی خاک سے ہی اور لعل وجواہرات وسونا وچاندی وغیرہ سب اسی خاک سے پیدا ہوئے ہین تو دونون کی جنس متحد ہی اور ہر چیز اپنی اصل وجنس کی جانب رغبت کرتی ہی پس روح وعقل نے ہر چند عالم آخرت پر یقین کیا اور دنیا کو ہیچ وفانی سمجھا لیکن جبتک اس جسم سے تعلق باقی ہی تو یہ جسم خواہ مخواہ اپنی طبیعت سے ان چیزون کی جانب مائل رہیگا اور اگر پے درپے روزہ رکھنے سے جسمانی خواہشین کمزور کردیجاوین تو بھی اکمل زائل ہونا غیر ممکن ہی ہان قوت کی حالت مین خواہشون کے دھوان دھار لشکر ایسے ہجوم کرتے تھے کہ بسا اوقات یہ شخص بیچارا اسکے تصرف مین مغلوب ہوجاتا تھا اور جب اوسنے اونکی قوتین کمزور کردین اور بجائے اوسکے صوم وصلوٰۃ کے نورانی لشکرون سے مدد پائی تو اب خواہشون کے لشکر بہت قلیل وکمزور رہگئے پس وہ اسکو دنیا کی جانب مائل نہین کرنے پاتے ہین پھر انھون نے اوسکے [illegible] مالون کو عاقبت کا وسیلہ بناکر اپنی جان پر نظر کی تو اوسکو بھی نعمت ورحمت آلہی کے مقابلہ مین نہایت حقیر پایا اور

Marfat.com

اوسکو بھی قربان کرنا چاہا اگرچہ وہ اوسکو بہت حقیر سمجھتے ہین [illegible]
اور شرمسار رہتے اور حدیث مین بھی آیا ہی کہ جب شہید کو وہان عظیم [illegible]
مانگ تو وہ یہی عرض کرتا ہی کہ مین زندہ کرکے دنیا مین بھیجا جاؤن پھر [illegible] قربان [illegible]
پھر قربان ہون ارشاد ہوتا ہی کہ یہ حکم محکم ہو چکا کہ دنیا مین نہین لوٹائے جاؤ [illegible] مین حاصل [illegible]
نہین کرتے اور مقتضائے خلوص سے راہ آلہی مین اپنے مالون و جانون سے جہاد کرتے ہین اولٰئک [illegible]
ایسی صفات کے بندے جنکا ذکر ہوا یہ البتہ صادقین ہین ف پس اعراب کو اور جو لوگ [illegible]
سکو نصیحت ہوگئی کہ خالی زبان سے کلمہ پڑھ دینے پر مغرور نہو جاوین بلکہ اپنے دل کو آزماوین کہ آیا اوس مین [illegible]
یقین موجود ہی اور آیا یقین کے موافق اونکے اعمال ہین کیونکہ سچے لوگون کی شان اور اونکی پہچان یہ ہی کہ جان و مال [illegible]
کی شریعت احکام پر حسن نیت سے فدا کرتے ہین پھر بھی شرمندہ ہین یعنے اونکے ظاہر و باطن دونون موافق [illegible]
یقین کے باوجود جب وہ بندہ یاد کرتا ہی کہ بہت سے انبیا کے باپ اور بیٹے ایسے گذرے ہین کہ جہنم [illegible]
اور اپنے اوپر یہ انعام و احسان دیکھتا ہی کہ اوسکو ایمان عطا کیا گیا تو اوسکے بدن کا رویان رویان [illegible]
شکر گذار ہوتا ہی بلکہ وہ شکر گزاری کی وسعت نہین پاتا اور عاجزی سے گڑگڑاتا ہی کہ یہ جسنے انتہا احسان [illegible]
کہ وہ اپنے نزدیک ایمان لائے تھے تو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑا احسان جتاتے تھے [illegible]
قصور ایمان ہی یعنے ابھی دل مین ایمان داخل نہ ہوا تھا اور بہت لوگ دھوکا کھاتے ہین کہ خالی [illegible]
ہین کہ ہم دلی ایمان والے ہین اور اونکی پہچان یہی ہی کہ ایمان کے آثار ظاہر نہین ہوتے ہین جیسے اعراب [illegible]
اللہ عزوجل کے سامنے بندہ کیا دعوی کر سکتا ہی کیونکہ ہمارا مالک خالق سبحانہ تعالے بندہ مخلوق کے ذرہ ذرہ [illegible]
وخبیر ہی کہ بندہ ہرگز اپنے آپکو اوسطرح جان نہین سکتا لہذا فرمایا۔ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ [illegible]
اپنا دین سکھلاتے ہو ف یعنے کیا تم لوگ اللہ تعالے کو آگاہ کرتے ہو کہ تمھارے دل مین یقین [illegible]
حالانکہ اُسی نے تمکو پیدا کیا اور وہی تمھارے آغاز و انجام کا علیم ہی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ حالانکہ اللہ عزوجل خوب جانتا ہی جو کچھ آسمانون مین اور جو کچھ زمین [illegible]
ہر چیز کو خوب جانتا ہی ف ایک ذرہ اگرچہ ہزار تہ مین ہو اوس پر پوشیدہ نہین ہی [illegible]
کہ تمنے اظہار کیا حالانکہ تمھارا ایمان و اسلام اوس پر کیونکر پوشیدہ ہو سکتا ہی۔ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا
رکھتے ہین کہ اسلام لے آئے ف حق سبحانہ تعالے نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب [illegible]
لوگ اس بات کا احسان رکھتے ہین کہ مسلمان ہوگئے ابن مردویہ وغیرہ نے عبداللہ بن ابی اوفی و [illegible]
روایت کی کہ قوم بنی اسد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم لوگ اپنے اہل و عیال [illegible]
حالانکہ قوم فلان نے اور قوم فلان نے آپ سے قتال کیا قال السیوطی اسنادہ حسن [illegible]
قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ۔ کہدے کہ تم لوگ اپنے اسلام کا [illegible]

Marfat.com

[illegible] نعمت کو بچا [illegible] کا احسان مت رکھو۔ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدٰىكُمْ
[illegible] تعالےٰ ہی احسان رکھتا ہی یہ کہ تمکو ایمان کی ہدایت دیدی اگر تم سچے ہو۔ [illegible] لِلْإِيْمَانِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
یعنے اگر تم ایمان میں سچے ہو اور [illegible] ٹھیک ہی کیونکہ ایمان و اسلام ایک ہی چیز ہی تو یہ اللہ تعالےٰ ہی کا احسان
ہی کہ اوسنے تمکو ایمان عطا فرمایا اس نعمت کے مقابلے مین تمام جہان ہیچ ہی پس سچے ایمان والا اپنے اوپر رب سبحانہ تعالےٰ کا
[illegible] احسان [illegible] اوسنے یہ نعمت بیمثل [illegible] اوسکے دل مین امانت پیدا فرمائی کیونکہ اگر وہ یہ نعمت پیدا الفرماتا تو کوئی پیدا
[illegible] ہی بہت [illegible] جنکو دنیا وی مال و دولت و ثروت بکثرت حاصل تھی اس نعمت سے محروم ہو کر ابد الآباد تک
[illegible] دوزخ مین پڑے ہیں کیونکہ ان متکبرون نے اپنے نفوس کے واسطے استحقاق ثابت کیا اور بندے بنکر التجا نہین لائے پس مردود
ہوئے اور بہت سے مفلس جو دنیا مین بیقدر و خوار سمجھے جاتے تھے اپنے رب عزوجل کی بندگی مین حاضر ہوئے تو مالک ارحم الراحمین نے
اونکو وہ نعمت ایمان عطا فرمائی جسکا بدل تمام جہان بلکہ کرورون جہان نہین ہو سکتے ہین اور اللہ عزوجل اپنی مخلوق کو خوب جانتا ہی
إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ اور اللہ ہی کو معلوم
ہی غیب آسمانون و زمین کا اور جو کچھ تم کرتے ہو اوسکو اللہ تعالےٰ دیکھتا ہی ف پس عاجز بندے بنکر اوسکے حضور مین حاضر ہو
اور اوسکے ایمان و اسلام کا احسان مانو اور یہ احسان اوسنے ہمپر بذریعہ اپنے حبیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا تو بدل و جان
رسول مقبول کی فرمانبرداری پر قائم رہو۔ واللّٰھم صل علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔ غزوۂ حنین مین بعد فتح کے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت مین سے بہت کچھ روساء نجد وغیرہ کو دیا تاکہ اونکے دلون کو اسلام کی الفت دلا کر ایمان سے سرفراز
فرماوین یہ حال دیکھکر انصار رضی اللہ عنہم مین سے بعضے نوجوان لڑکون نے کہا کہ اللہ تعالےٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت فرماوے
کہ کافرون کے جہاد مین اونکا خون ہماری تلوارون سے ٹپکتا ہی اور اونکی غنیمت سے جو اموال حاصل ہوئے اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان نجدیون وغیرہ کو تقسیم فرماتے ہین اور بعضون نے جو بوڑھے بوڑھے تھے الگ بیٹھکر آپس مین یہ ذکر شروع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان قریش وغیرہ کو اسقدر اموال عطا فرماتے ہین تو شاید آپکو اپنی قوم کی محبت آگئی اور ہمکو مال کا کچھ خیال نہین ہی۔ لیکن
یہ خوف ہی کہ شاید اب آپ ہمکو چھوڑ دینگے۔ اس رنج و غم مین وہ لوگ ور رہے تھے کہ ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز
دی کہ انصار حاضر ہون پس جب انصار حاضر ہوئے تو آپ نے اون سب کو علیحدہ خیمہ مین جمع کیا اور انصار کے بزرگون کو بھی وہ خبر
مل گئی تھی جو بعض نوجوانون نے کہا تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمانا شروع کیا کہ اے انصار کیا یہ بات نہین ہی کہ مین نے تمکو
گمراہ پایا تھا پھر میری برکت سے اللہ تعالےٰ نے تمکو ہدایت فرمائی انصار نے کہا کہ اللہ و رسول ہی کا ہمپر احسان ہی اسیطرح آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کر کے احسانات بیان فرمانے شروع کیے اور انصار نے ہر ایک بات کے جواب مین یہی کہنا شروع کیا
[illegible] اللہ تعالےٰ و رسول ہی کا ہمپر احسان ہی پھر آخر مین انھون نے عرض کیا کہ ہم مین سے کچھ نوجوان لڑکون نے البتہ اتنا کلمہ کہا تھا کہ رسول اللہ
[illegible] اللہ تعالےٰ رحمت فرماوے کہ کافرون کے خون ہماری تلوارون سے ٹپکتے ہین اور غنیمت آپ اُن لوگون مین تقسیم
[illegible] اون کا خیال تھا الا ہم مین سے سب لوگ جنکو کچھ سمجھ حاصل ہی کوئی اس گفتگو مین نہ تھا بلکہ ہم سب اس رنج مین تھے کہ
[illegible] قوم کی جانب الفت آگئی یہ کہکر انھون نے رونا شروع کیا آپ نے اونکو تسکین دی اور فرمایا کہ اے انصار کیا تم لوگ

Marfat.com

اس بات پر راضی نہین ہو کہ لوگ دنیا کو اپنے گھر لے جاوین اور تم لوگ [illegible]
اور سب نے حمد و شکر کے ساتھ جواب دیا۔ وللہ الحمد والمنة الغرض اہل [illegible] تعالیٰ ہی کو [illegible]
جانتے ہین اللہم آمنا بک فلا تحرمنا تمام نعمتک [illegible] علینا [illegible] ارحم الراحمین

سورۃ ق مکیۃ وہی خمس واربعون آیۃ

سورۂ ق مکیہ ہی یعنے قبل ہجرت کے مکہ مین نازل ہوا ہی سراج مین کہا کہ سوائے قول تعالیٰ ولقد خلقنا السموات [illegible]
بینہما فی ستة ایام وما مسنا من لغوب کہ اس آیت کو مدنیہ کہا گیا ہی اس سورہ مین پینتالیس آیات ہین جنکے کلمے [illegible]
جنین ایکہزار چارسو چورانوے حروف ہین (س) حسن و عکرمہ و عطاء و جابر کے قول مین پورا سورہ مکیہ ہی اور [illegible]
آیت کا مذکور ہی وہ حضرت ابن عباس و قتادہ سے مروی ہی مترجم کہتا ہی کہ اس بارہ مین ایک حدیث بھی دلیل ہی جسمین [illegible]
جہالت مردود کرنیکو نزول ہوا چنانچہ وہان آویگا اور یہ بات ظاہر ہی کہ یہود کے سوالات مدینہ مین واقع ہوئے ہین [illegible]
قرآن مین مفصلات سورتین معروف ہین لیکن اختلاف ہی کہ مفصلات کہان سے شروع ہین فتح البیان مین ذکر کیا کہ صحیح [illegible]
سورۂ ق سے شروع ہین اور بعض نے کہا کہ سورۂ حجرات سے ابتدا ہی امام ابن کثیر نے لکھا کہ یہ سورہ ابتدائے حزب [illegible]
بقول صحیح اور بعض نے کہا کہ حجرات سے شروع ہی اور یہ جو عوام نے عم یتساءلون سے مفصلات کو شمار کیا ہی اسکی کچھ اصل نہین [illegible]
جہانتک مین جانتا ہون کسی معتبر عالم نے ایسا کہا ہی اگر پوچھا جاوے کہ تمنے سورۂ ق سے مفصل کی ابتدا اختیار کی تو کس دلیل [illegible]
تمنے اسکو صحیح کہا ہی جواب یہ ہی کہ حضرت اوس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ ہم لوگ قبیلۂ ثقیف کے لوگون کے [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگون کو دو حصہ کرکے دو جگہ اتارا [illegible]
جو لوگ قریش کے ہم قسم تھے وہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے یہان اُترے اور ہم مین سے بنی مالک کو رسول اللہ صلی اللہ [illegible]
علیحدہ خیمہ مین اوتارا اور بنی مالک بھی ہمارے اسی گروہ مین آئے تھے اوس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ [illegible]
بعد عشا کے ہمارے پاس تشریف لاکر زبان مبارک سے باتین کیا کرتے تھے بلکہ اکثر کھڑے کھڑے باتین کرتے رہتے تھے [illegible]
رہنے سے راحت حاصل کرنے کے لیے دونون قدم مبارک مین سے کبھی ایک پر اور کبھی دوسرے پر زور دیتے تھے اور اکثر [illegible]
فرماتے جو آپکو اپنی قوم قریش کی بدسلوکیون سے پہونچے تھے پھر فرماتے کہ اوسوقت ہماری اور اونکی برابری [illegible]
اصحاب کی حالت اور مشرکین قریش کی حالت یکسان نہ تھی بلکہ میرے اصحاب کو انھون نے کمزور و ذلیل [illegible]
مدینہ مین آئے تو لڑائی ہمارے اور اونکے درمیان ڈول کی طرح رہتی کہ کبھی ہم اونپر غالب ہوتے [illegible]
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ آپکے تشریف لانیکا معمولی وقت گذر گیا [illegible]
مایوسی کے بعد ہم لوگون کو آپ کے قدوم مبارک سے فرحت حاصل ہوئی تو ہمنے اس [illegible]
آج دیر ہوگئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج میری تلاوت قرآن کا حزب [illegible]
پورا کرنے سے پہلے چھوڑ کر آنا مجھے گوارا نہ ہوا (حزب سے مراد ایک حصہ تلاوت [illegible]

Marfat.com

[illegible] یین ہین) آوس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ہم نے رسول اللہ صلعم
[illegible] قرآن مجید کے حزب مقرر کرتے ہین انھون نے مجھسے فرمایا کہ تین اور پانچ
[illegible] ہی اس حدیث کو امام احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ نے روایت کیا اور آخر جملہ
[illegible] قرآن [illegible] ایک حزب [illegible] پانچ سورتونکا پھر سات سورتون پھر نو سورتون پھر گیارہ سورتون پھر تیرہ سورتونکا
[illegible] حدیث سے یہ دلیل مل گئی کہ مفصلات کا حزب سورۂ ق سے شروع ہی اور اسکا بیان یہ ہی کہ اول تین سورتین
[illegible] مائدہ و انعام و اعراف انفال و براءۃ ہین پھر سات سورتین یونس و ہود و یوسف رعد و ابراہیم و حجر و نحل ہین پھر
[illegible] مریم و طہٰ و انبیاء و حج و مومنون و نور و فرقان ہین پھر گیارہ سورتین شعراء و نمل و قصص و عنکبوت و روم
[illegible] احزاب و سبا و فاطر و یٰسٓ ہین پھر تیرہ سورتین صافات و صاد و زمر و غافر و حٰم السجدہ حٰم عسق و زخرف و دخان
[illegible] و قتال و فتح و حجرات ہین پھر انکے بعد حزب مفصل ہی تو وہ سورۂ ق سے شروع ہی جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیان
[illegible] تین و پانچ و سات و نو و گیارہ و تیرہ جمع کرنے سے اڑتالیس سورتین ہوئین پھر انکے بعد انچاسوان سورۂ ق ہی پس
[illegible] ثابت ہوا کہ مفصلات کی ابتدا سورۂ ق سے ہی مترجم کہتا ہی کہ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] قرآن مجید اسی ترتیب سے جسطرح اسوقت موجود ہی صحابہ رضی اللہ عنہم مین حفظ تھا اور اسی تلاوت پر اونکے
[illegible] معروف و مشہور تھا اور یہی عمل اونسے برابر متوارث چلا آیا اور عمل متوارث کہلاتا ہی تو اسکے واسطے بیان متواتر کی ضرورت
[illegible] ہی بلکہ عملی متواتر بھی قطعی یقینی ہوتا ہی جیسے پنج وقتی فرضیہ نمازین اور اونکے اوقات اور اونکی رکعات کی تعداد سب عملی
[illegible] ہین اگرچہ نقل زبانی سے انکا بیان کرنے والون کی زبان سے متواتر نہین ہی چنانچہ امت اسلامیہ کے سب فرقے خواہ
[illegible] سنت ہون یا بدعتی ہون سب متفق ہین کہ ہر زمانہ مین نے انتہا لوگون نے اسکو زبان سے نہین بیان کیا تاکہ اونکا بیان متواتر
[illegible] باوجود زبانی متواتر بیان نہونے کے سب کے نزدیک بالاتفاق ہر ایک نماز اور اوسکی رکعات کا شمار وغیرہ سب قطعی
[illegible] اگر کوئی شخص فرض فجر کو عمدًا چار رکعت پڑھے تو اوسکی نماز فاسد ہی اور اگر ظہر یا عصر کو دو رکعت پڑھے تو اوسکی نماز فاسد ہی
[illegible] اسکی وجہ یہی ہی کہ یہ عمل برابر متوارث و متواتر چلا آیا اور وہ قطعی یقینی ہی اور اسی سے یہ بات بھی سمجھ لی گئی کہ یہان بیان متواتر
[illegible] ضرورت نہین ہی کیونکہ جب صدر اول یعنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے لیکر برابر طبقہ تابعین و اتباع و مابعد مین ہر طبقہ مین ہر قوم و قبیلہ
[illegible] مین ہر روز پانچ وقت برابر جماعت کی مسجدون مین ہر شخص کے سامنے بلکہ ہر شخص کی [illegible] سے اس طرح عمل چلا آیا تو پھر
[illegible] بیان کرنیکی کیا ضرورت تھی بلکہ اگر بیان کا التزام کیا جاتا تو بیان کرنے والون کو لوگ خفیف العقل کہتے جیسے ہر روز ایک
[illegible] بیان کرے کہ آج بھی آفتاب نکلا اور روز خبر دیا کرے کہ فلان سنہ سے روز برابر نکلا کرتا تھا۔ ہان جب کوئی شخص کفر و شرک
[illegible] داخل ہوا تو اوسکو البتہ ایک بار تعلیم کر دینا ضروری سمجھا جاتا تھا جیسے بچون کو تعلیم کر دیا کرتے ہین تو آیندہ
[illegible] کرنے کی کوئی ضرورت نہین رہتی تھی پس ثابت ہوا کہ قرآن مجید قطعًا متواتر اسی ترتیب سے موجود تھا جیسے
[illegible] سے یہ بھی ثابت ہوا کہ وضو مین پانون دھونا بھی قطعًا عملی متواتر ہی بلکہ موزہ پر مسح کرنا البتہ اسقدر متواتر نہ تھا
[illegible] خاص موزہ پہننے والون سے عمل مین آتا تھا لہذا اوسکو ثابت کرنے کے واسطے نقل متواتر کی ضرورت

تھی۔ چنانچہ اوسکی نقل بھی متواتر موجود ہی پس ثابت ہوا کہ پانوں مع اصحاب [illegible] نئے پیدا ہوے تب سے انھون نے اپنے تعصب عداوت کو [illegible] پانون پر مسح [illegible] رضی اللہ عنہم کا پانوں دھونا جو عملی متواتر تھا شیطانی عداوت سے [illegible] جماعت [illegible] نے اپنے سلف صالحین رضی اللہ عنہم کا طریقہ و عمل نہ چھوڑا چنانچہ جمیع اہل [illegible] بالاجماع آج تک [illegible] مین سے ابن جریر طبری جو علماے معتمدین سے ہین ننگے پانون پر مسح کے قائل ہین چنانچہ پہلے [illegible] لکھنے والون نے اسکو نقل کیا ہی اسکا جواب یہ ہی کہ شیخ محمد بن جریر طبری جنکی تفسیر وغیرہ معروف ہی اور [illegible] قائل نہین ہین اور جسنے اونکی نسبت یہ قول کہا او سنے محض اتہام لگایا اور اونپر بہتان باندھا اور یہ اوسکی [illegible] غلطی کھا گیا کہ شیخ ابن جریر رحمہ اللہ تعالے کے زمانہ مین اسی شہر مین ایک دوسرا شخص اسی نام کا تھا اور وہ بھی [illegible] تھا لیکن وہ در پردہ شیعہ تھا اور اوسنے اپنے تقیہ سے لوگون کو دھوکا دینا چاہا تھا لیکن اس سے نمازون کا جماعت [illegible] اور دین کے شرائع پر قائم ہونا ٹھیک نہ ہوسکا بلکہ جمعہ و جماعات سے غافل رہتا اور طریقۂ سنت پر قائم نہ ہوسکتا تھا جیسے [illegible] منافقون کا حال ہوتا ہی اور شراب کی لت بھی اوسکے چھپائے نہ چھپ سکی آخر اوسکا فسق و فجور کھل گیا اور لوگ اوسکے [illegible] ہوے بعضے اوسکے ہوا خواہ رہے اور بہتون نے اوسکو ترک کیا جیسے ہمیشہ دنیا کے لیے نیچری وغیرہ بدعتی کا حال ہوتا ہی کیونکہ جو [illegible] قائم ہوئی وہ قیامت تک نہین مٹیگی جیسا کہ حدیث شریف مین آگاہ کیا گیا ہی تو اوسکی یہی صورت ہوتی ہی کہ بعضے بدعات [illegible] ہوا خواہ باقی رہتے ہین اسیطرح اس ابن جریر طبری کے بھی ہوا خواہ کچھ لوگ باقی رہے جو مسلمانون مین فساد ڈالنے کے واسطے [illegible] خراب اقوال بیان کرتے رہے اور امام ذہبی نے میزان الاعتدال مین اس شخص کا نام و حال صاف صاف بیان کیا ہی اور یہی وہ [illegible] طبری ہی جسنے کھلے پانون پر مسح کرنا جائز کہا تھا اور تقیہ کر کے سنی بنا تھا مگر پچھلے اہل علم جنکو یہ حرص تھی کہ مختصر مین بہت سے مسائل [illegible] بیان کرین اور بڑے آگاہ کہلاوین انھون نے غلط فہمی سے یہ گمان کیا کہ یہ شخص وہ ابن جریر ہین جو ثقہ محدث اہل السنت کی معتمد [illegible] ہین پس بغیر تحقیق کے اپنے گمان پر انھون نے مسلمانون مین یہ فتنہ پھیلا دیا اسیواسطے علماے محققین و ثقات صالحین نے [illegible] امت کو یہ نصیحت فرمائی ہی کہ جب کسی عالم معتمد کی نسبت کوئی ناگوار قول نقل کیا جاوے تو ہرگز اوسپر اعتبار کر لینا نہ چاہیے اگر [illegible] کرنے والا تمھارے نزدیک ثقہ ہو اسواسطے کہ ثقہ نے اپنے زعم مین جو کچھ سمجھا تھا وہ نقل کر دیا تو اوسنے عمداً جھوٹ نہین کہا [illegible] اوسکی سمجھ مین غلطی ہوئی پس تمھارے سامنے وہ باتین پیش آئین ایک یہ کہ اس نقل کرنے والے کو بے خطا سمجھو اور [illegible] مین سے جس امام کی نسبت یہ شخص ناگوار قول نقل کرتا ہی اوس امام کو خطا کار ٹھہراؤ اور دوسری بات یہ ہی کہ اس نقل [illegible] غلط فہمی سمجھو اور اوس امام کو بے خطا سمجھو پس بالضرور ان دونون باتون مین سے یہی بہتر ہی کہ تم اوس امام کو [illegible] پاک سمجھو اور اس نقل کرنے والے کی نسبت یہ گمان کرنا آسان ہی کہ اسکی سمجھ مین غلطی ہوئی یہ فائدہ نفیس [illegible] مین بیان کر دیا جو بہت مفید ہی پس بتوفیق الٰہی سبحانہ تعالے اسکو یاد رکھو والحمد للہ رب العالمین [illegible] رجوع کرتا ہون شیخ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالے نے لکھا کہ امام احمدؒ نے حدیث روایت کی کہ عمر [illegible] ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عید کی نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سورت [illegible]

Marfat.com

[illegible] السنن) امام احمدؒ نے مدینہ ام ہشام بنت حارثہ رضی اللہ عنہا سے روایت [illegible] علیہ وسلم کا تنور ایک ہی تھا اور مین نے سورۂ ق والقرآن المجید کو آنحضرت [illegible] پر لوگونکو خطبہ سناتے تو یہ سورہ پڑھتے تھے (رواہ مسلم ونسائی وابن ماجہ [illegible] بڑے مجمع مین مانند عید وجمعہ کے اس سورہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسواسطے پڑھتے کہ اسمین [illegible] وحساب وجنت ودوزخ وثواب وعقاب کا جامع بیان ہے۔ ع۔ قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کی پہلی رکعت مین ق والقرآن المجید پڑھا کرتے تھے (رواہ مسلم وغیرہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

[illegible] الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ

قسم ہے اس قرآن بڑی شان والے کی — بلکہ انکو تعجب ہوا کہ آیا ان پاس ایک ڈرسنانے والا انھی مین کا تو کہنے لگے منکر

هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝ قَدْ عَلِمْنَا

کیا جب ہم مرگئے اور ہوگئے مٹی — پھر آنا بہت دور ہے — ہمکو معلوم ہے جو

مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ

[illegible] زمین — ان مین سے اور ہمارے پاس لکھا ہے جسمین سب یاد ہے — کوئی نہیں پر جھٹلانے لگے ہین سچے دین کو جب ان تک

فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝

پہونچا سو وہ پڑرہے ہین اولجھی بات مین

[illegible] سورتان کے ہین جنکے اول مین حرف متشابہ موجود ہین یعنے قولہ تعالیٰ۔ ق۔ اسکی تفسیر مین صحیح ومختار قول یہ [illegible] اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے اور اسکو نازل فرمانے سے مقصود یہ ہے کہ اسپر اہل ایمان ایمان لاوین اور زیادہ توضیح [illegible] سورۂ بقرہ مین گذرچکی ہے اور واضح ہو کہ آخر زمانہ مین ایسے لوگ پیدا ہونے لگے جنکے دلون مین علم کا اثر نہ تھا بلکہ [illegible] اپنی زبان مجھی لہٰذا ہر جگہ سے قوی وضعیف ورطب ویابس جمع کرکے بیان کرنے کو اپنے نزدیک زیادہ تبحر و [illegible] ق کے متعلق بہت سے اقوال بیان کیے گئے واحدیؒ نے لکھا کہ اہل تفسیر نے بیان کیا ہے کہ ق ایک پہاڑ ہے جو تمام [illegible] پہاڑ ہے اور بعض نے کہا کہ زمرد سبز ہے اور اوسکے رنگ سے آسمان نیلگون سبزی مائل ہوگیا ہے اور آسمان و بطور [illegible] کے پیچھے غروب ہوتا ہے اوس سے یہ پہاڑ ایک سال کا راستہ ہے۔ ف۔ شیخ ابن کثیرؒ نے یہ روایت ذکر کرنے [illegible] میرے نزدیک یہ روایت بھی بنی اسرائیل یہود ونصاریٰ کے خرافات مین سے ہے اور یہودیون مین [illegible] علما دنیا کی طرف مائل ہوکر وعظ کے واسطے عجائب قصص وحکایات تلاش کرتے وبناتے تھے [illegible] تھے اور اہل اسلام کے واسطے یہ اجازت دی گئی ہے کہ بنی اسرائیل کی روایتین سن لین ولیکن اونکی [illegible] بنی اسرائیل یہود وغیرہ جو بات بیان کرین وہ تین حال سے خالی نہوگی اول یہ

Marfat.com

توریت میں سے ایسی بات بیان کریں جو قرآن میں صریح موجود ہے تو [illegible]
ایسی جھوٹ بات بیان کریں جسکے خلاف خود قرآن مجید میں منصوص [illegible]
لوگ ایسی بات بیان کریں جسکا ذکر قرآن مجید یا حدیث میں نہیں ہو اور عقل سے بھی [illegible]
ایسا حال بیان کریں جو اوسکی شان سے خلاف ہو تو عقل کی راہ سے یہ ممکن ہو [illegible]
نہ چاہیے ولیکن تصدیق بھی جائز نہیں ہو کیونکہ یہود و نصاری وغیرہ ایسے زندیق [illegible]
اونمیں روایت کا کوئی قاعدہ نہ تھا اور اونکے عالموں نے کتاب الٰہی میں تحریف کی [illegible]
غور کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ ق ایک پہاڑ ہو جو تمام دنیا کو محیط ہو، یہ ایسی بات ہو کہ اگرچہ خدا [illegible]
کچھ بعید نہیں ہو کہ اوسنے اپنی مخلوقات میں ایسا پہاڑ پیدا فرمایا ہو ولیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ واقع میں [illegible]
اور یہ بات بدون علم نبوت کے معلوم نہیں ہو سکتی ہو اور سوائے پیغمبر کے دوسرے کی زبان پر اسطرح [illegible]
شیخ ابن کثیرؒ نے کہا کہ میرے نزدیک تو یہ ایسی بات ہو کہ اسکو بنی اسرائیل کے اہل علم نے بھی نہیں بیان [illegible]
زندیق بے ایمانوں نے گڑھ کر عوام الناس کو بہکایا تاکہ اپنے دینی معاملات میں خبط و خلط ہو جاوے [illegible]
کیا نہیں دیکھتے ہو کہ اس امت مرحومہ میں باوجودیکہ اسکے علما جلیل القدر ہیں اور حفاظ ثقات موجود ہیں اور [illegible]
وسلم تک زمانہ بھی دراز نہیں گذرا پھر بھی تم دیکھتے ہو کہ روافض وغیرہ اہل بدعت و زندقہ نے بے شمار باتیں گڑھ کر [illegible]
روایت کیں اور علمائے حفاظ نے فوراً اونکو پرکھ کر گڑھنے والے کو گرفتار کیا حتی کہ بہتوں نے اپنی زبان سے حدیث بنانا [illegible]
کیا پھر بھی وہ باتیں عوام الناس میں مرض وبا کی طرح پھیل گئیں اب تم بنی اسرائیل کا قیاس کر سکتے ہو کہ اول تو اونکے پیغمبر حضرت
علیہ السلام کا زمانہ بہت دراز گذرا تھا اور دوم اونمیں حافظ نہیں ہوتے تھے سوم یہ کہ اونمیں ثقہ سے دوسرے ثقہ کا [illegible]
طریقہ معروف نہ تھا چہارم یہ کہ اونمیں شراب خواری پھیل گئی پنجم یہ کہ اونکے عالموں نے دنیا کے لالچ سے کتاب الٰہی [illegible]
کی ششم یہ کہ بہتر فرقوں میں سے ہر ایک فرقہ دوسرے کی تکفیر کے واسطے کتاب میں ایسی باتیں [illegible]
فرقے کا کفر ثابت ہو ہفتم یہ کہ خود قرآن مجید سے ہمکو معلوم ہو گیا کہ اونکو آخرت کا یقین [illegible]
اور اونکا علم فقط اسیواسطے تھا کہ دنیا میں سرغنہ بنکر دنیا کماویں پھر کیونکر اونکی روایت قابل اعتماد ہو [illegible]
روایت لینے کی اجازت ہو تو جاننا چاہیے کہ یہ اجازت فقط ایسی روایات میں ہو جو عقل سے محال [illegible]
پس جو روایت کہ عقل کے نزدیک بدیہی باطل ہو تو اسکا جھوٹ خود ظاہر ہو پس [illegible]
کی تفسیر میں ناحق بغیر ضرورت کے بہت لوگوں نے یہود وغیرہ اہل کتاب کی حکایات لیکر [illegible]
اور تعجب ہو کہ بیان ابن ابی حاتم رحمہ اللہ تعالی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے [illegible]
اور وہ روایت یہ ہو کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اللہ تعالی نے [illegible]
پیدا اور اس سمندر کے بعد ایک پہاڑ پیدا کیا جسکا نام کوہ قاف ہو اور اسی کے بعد [illegible]
پہاڑ کے بعد اللہ تعالی نے دوسری زمین پیدا کی جو اس زمین کے مثل ہو [illegible]

Marfat.com

[illegible] ہی آکر دوسرا آسمان وہی ہے یہ بیان ہو غرضکہ
[illegible] ساتوں آسمان بیان فرماتے امام ابن کثیر رحمہ نے
[illegible] نے یہود کا خیال ظاہر کر دیا کیونکہ حضرت عبد اللہ ابن سلام اور کعب
[illegible] انکی تفسیر روایات بیان کیا کرتے تھے جو یہودیوں کی کتابوں میں
[illegible] اسی طرح قصہ کہانیوں کا مجموعہ بنا لیا تھا اور یہ بھی غرض
[illegible] بیان فرمائی ہو تو معلوم ہو جاوے کہ یہودیوں کے بیان میں سے یہ بات جو موافق
[illegible] موسیٰ علیہ السلام یا اور بعض انبیا علیہم السلام سے میراث ملی ہو واللہ تعالےٰ
[illegible] کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تفسیر میں کہا کہ یہ اللہ تعالےٰ کے ناموں میں سے
[illegible] ثابت ہوئی کہ مجاہد رحمہ نے فرمایا کہ ق حرف ہے جیسے ص اور ن اور یس اور الم وغیر ذالک
[illegible] اور اسکی مراد کو اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ۔ قسم ہے قرآن
[illegible] مجد و شرف حاصل ہے ابن عباس رضی نے فرمایا کہ اس سے بہتر و افضل کوئی چیز نہیں ہے پس اس
[illegible] نازل کرتے اسکو جیسی حجت نازل فرمایا تاکہ بندوں کو آنے والے عذاب آخرت سے خوف دلایا جاوے
[illegible] کافروں نے اسکو نہ مانا۔ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ۔ بلکہ کافروں نے اس بات سے
[illegible] سنانے والا انکے پاس آیا ف یعنے اللہ تعالےٰ نے آدمیوں میں سے ایک رسول بھیجا۔ فَقَالَ
[illegible] عَجِیْبٌ۔ پس کافروں نے کہا کہ یہ عجیب چیز ہے ف یعنے محض تعجب کی بات ہے کہ آدمیوں میں سے ایک شخص
[illegible] پشت سے باپ دادوں کے خلاف یہ بات سناوے کہ اکیلے خدا کی بندگی کرو اور یہاں سے مرنے کے بعد دار آخرت
[illegible] ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا۔ کیا جب ہم مرے اور خاک ہو چکے ف یعنے کافروں نے بہت تعجب سے
[illegible] ہو جاوینگے تو پھر دوبارہ پیدا کیے جاوینگے یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ۔ یہ لوٹایا جانا بعید
[illegible] ہماری سمجھ سے بہت دور ہے یا غیر ممکن ہے حاصل یہ کہ کافروں نے فقط اپنے خیال کو حاکم قرار دیا
[illegible] خدا کی قدرت میں یہ فیصلہ سنایا کہ جس خالق نے تمکو پہلے پیدا کر دیا تھا پھر تم مر کر خاک ہو جاؤگے تو اسکی
[illegible] بہت بعید ہے اگر غور کیا جاوے تو کافروں کی یہ حماقت البتہ بہت عجیب ہے اگر مجمل دلیل عقلی سے دیکھو تو
[illegible] پیدا کیا جبکہ انکا نشان بھی نہ تھا تو وہ انکو دوبارہ بہت آسانی سے پیدا کر سکتا ہے اگر مفصل
[illegible] سے پیدا کیا اور انکے جسم میں دو جز ہیں ایک جسم ظاہری جو اسی زمین کے عناصر سے
[illegible] اپنے مرکزوں میں موجود ہے اور جسم اسی زمین میں مل گیا اور وہ اجزا بعینہ اسی میں ہیں
[illegible] اللہ تعالےٰ [illegible] ان اجزا کو حاضر کر دینی پھر کیا مشکل ہے اور اللہ تعالےٰ کا علم و قدرت تمام جہان
قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ۔ ہمکو خوب معلوم ہے جو کچھ زمین نے ان لوگوں میں سے
[illegible] اور اپنی صورت میں ملا لیے تو وہ کہیں گم نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالےٰ کے

Marfat.com

روبرو اوسکے علم مین موجود ہین اور باقی انہین سے روح ہیکہ اپنے مقام
اور ہمارے یہان محفوظ رکھنے والی کتاب ہی فف یعنی اوس کتاب مین ہر ایک
کے اعمال اقوال بلکہ اوہام وخیالات تک سب محفوظ موجود ہین پھر کیونکر یہ لوگ
كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ بلکہ ان کافرون نے تو امر حق کو جھٹلایا جب اونکے
زندگی تو بالکل آسان اور صریح ظاہر ہی تو اونکا انکار حماقت تھا بلکہ حماقت ہی نہین
انکے پاس صریح حق آیا یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مع قرآن مجید وبیان شافی کے تشریف لائے
سمجھے جھوٹا بتلایا۔ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۔ اب یہ لوگ ایک پریشان خلط ملط بات مین پڑے ہوے
صریح دلیلون کی طرف دیکھتے ہین اور رسول اللہ کے حسن ذات وصفات پر نظر کرتے ہین تو اونکو حق
اونکا نفس وشیطان اونپر غلبہ کرتا ہر تو جہالت کے گرداب مین سوجہین مارتے ہین کوئی کہتا ہی کہ شاعر
کوئی کہتا ہی کہ نہین بھلا شاعر سے کہین معجزات ظاہر ہوتے ہین بلکہ یہ جادو گر معلوم ہوتا ہی کوئی کہتا ہی کہ جادو
خبر حق بتلا سکتا ہی یہ تو کاہن معلوم ہوتا ہی کوئی کہتا ہی کہ ہمنے لاکھون شاعر و جادو گر و کاہن دیکھے ہین بھلا
وعادات کے سامنے اونکا ذکر اولٹی بات ہی تب کہتے ہین کہ خیر کچھ ہو لیکن یہ بڑے تعجب کی بات ہی کہ اسنے سب
خدا بنایا ہی یہ کیسا اعجوبہ گل کھلایا ہی ہم کسی طرح اسکو نہین مانینگے جب غور کرکے دیکھا جاے کہ کافرون کے سب خیالات
حرکات کا مرجع فقط یہ ہی کہ عقل سے بے نصیب ہوکر اللہ تعالے کی وحدانیت ذات وصفات سے بے نیل ایمان ہوکر
اللہ تعالے کے کلام سے و اوسکے رسول سے اور اوسکے افعال قدرت سے منکر ہوے جاتے ہین
کسیطرح منکر نہین ہوسکتے تھے لہذا اونکو اپنے آثار و قدرت کی جانب توجہ دلائی تاکہ غور کرکے معرفت حاصل

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ
کیا نگاہ نہین کی آسمان کو اپنے اوپر کیسا ہمنے اوسکو بنایا اور رونق دی اور اوسمین نہین
مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ۝ تَبْصِرَةً
پھیلایا اور ڈالے اوسمین بوجھ اور اوگائی اوسمین ہر قسم قسم رونق کی
لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ
اوس بندے کو جو رجوع رکھے اور اوتارا ہمنے آسمان سے پانی برکت کا پھر اوگائے
الْحَصِيْدِ ۝ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ
کٹنے کھیت کا اور کھجورین لمبی اونکا گابھا تہ بتہ روزی بندون کی
مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝
یون ہی ہی نکلنا قبرون سے

خروج قیامت یعنے دوبارہ پیدا ہونا آخرت کے واسطے ان آیات سے دلیل قدرت دکھلائی

... الیکہ وہ انکے اوپر ہو ف یعنے انکے جسم سے
... ہو کیونکہ وہ مانند چھت کی شال ہو تو کیا ان لوگون نے اس چھت کو نظر غور
... کس کیفیت سے ہمنے اوسکو بنایا ہو ف حواس کسیطرح کام نہین کرتے
... ہو اور اسیطرح کچھ بھی حواس نہین کام کرتے کہ کس مادہ سے بنایا گیا ہو کہ ہزارون برس
... نہین لگا بلکہ بہت سے بدحواس لوگون نے جب دیکھا کہ کسی طرح ادراک نہین ہوتا تو انکار کر گئے
... کی نوبت دور ہو چکر اندھی ہو جاتی ہو اس سبب سے یہ سیاہ سیاہ یا نیلگون یا برنگ شفق نظر
... جسم نہین ... کہتا ہو کہ اگر وہان کوئی جسم نہ ہوتا تو کیا آئینہ و پانی مین بھی انکی نگاہ کا اندھاپن
... نظر آوے کیا رات کی سیاہی اونکو آئینہ مین دکھلائی دیتی ہو جسکے حواس درست
... واسطے ہوتا ہو جو ٹھوس ہون خواہ اوسپر اصلی رنگ ہو یا عارضی رنگ ہو اور انھین
... حواس ٹھیک ہون صحیح محسوس کرتا ہو کہ ضرور اس نے انتہا بلندی پر ایک جسم ہو جسکا یہ عکس
... بیشک بدحواس فرقہ ہو اور جس گروہ کے دماغی حواس بھی یہ خلل ہو تو ظاہر ہو کہ
... پھر اوس سے کیا امید ہو کہ وہ استدلال عقل سے حضرت خالق عزوجل کے آثار قدرت کو غور نظر سے
... یہ آسمان کیونکر بنایا ہو اور اس سے ظاہر ہو گیا کہ اللہ تعالے نے اپنے نیک بندون کو تنبیہ کے ساتھ یہ خطاب
... اللہ تعالے کے آثار قدرت مین سے اپنے اوپر یہ چھایا ہوا آسمان نہ دیکھا کہ ہمنے کس کیفیت سے
... اور ہمنے اوسکو زینت دی ف یعنے ستارون سے اور چاند و سورج وغیرہ سیارون سے
... والقد زینا السماء الدنیا بمصابیح الآیہ ۔ یعنے ہمنے دنیاوی آسمان کو چراغون سے زینت بخشی ہے
... آفتاب و ماہتاب کے روشن چراغ نظر آتے ہین وہ بھی اس عظیم حکمت و قدرت کا پار نہین پا
... سے آسمانی اجرام دریافت کرنے مین کوشش کی اونکے حواس و عقل بھی اوسکی عجائب حکمت مین سے
... بلکہ قیاس و خیال سے کچھ دلائل قائم کیے ولیکن اونکو یہ فائدہ یقینی حاصل ہوا کہ انھون نے
... یقین کیا اور عاجزی کے ساتھ اوسکے حضور مین اپنے بندہ ہونے کا اقرار کیا کیونکہ جس خالق
... ایک مخلوق آسمان ہو کہ اوسکے مقابلہ مین عقل و حواس حیران ہو تو اوسکے پیدا کرنے والے
... کی شان سے برتر ہو کیونکہ وہ دیکھتے ہین کہ اوسکی قدرت کا نمونہ یہ ہو کہ عجیب شان سے یہ آسمان
... بنا دیا ۔ وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوجٍ ۔ حالانکہ آسمان مین شگاف نہین ہین ف
... آسمان مین پھٹے ہوے شگاف نہین ہین بلکہ وہ سطح مسطح ملی ہوئی صاف ہو مترجم کہتا ہو کہ یہ
... بلاشبہ ہوئے اسمین کیسے کیسے دروازے و شگاف ہین اور شگاف کا وجود اگرچہ فلاسفہ
... اور بعض شگاف اگرچہ مخفی ہین لیکن بہت سے ظاہر ہین ۔ ہان نفی کی صورت
... جماعت علماے لغت نے بیان کیا ہو تو حاصل یہ کہ آسمان کو اوس کیفیت

وزینت سے پیدا کیا حالانکہ اسمین کچھ فتور وخلل نہین ہے [illegible]
اپنے موقع پر دروازے ہین۔ بعض مین آفتاب جھڑا ہوا ہے اور بعض [illegible]
دکھلائی دیتے ہین خصوصاً جب طلوع آفتاب یا غروب کے وقت غور کرو [illegible]
انگوٹھی کے حلقے کی طرح شگاف مین جڑا ہوا تیزی کے ساتھ چلا گیا ہے [illegible]
بھی خاص بندون کی نظر مین ہین چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان [illegible]
کسی دروازے کے کھلنے کی آواز آپ سنتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم [illegible]
لوگون نے نہین سنا مگر مین نے سنا کہ آسمان کا ایک دروازہ کھولا گیا ہے تھوڑی دیر نہین گذری تھی کہ [illegible]
ہوئی کیونکہ جس وقت آپ پر وحی آتی تھی تو آپکا چہرۂ مبارک جو آفتاب سے بہتر خوشنما منور تھا [illegible]
غشی کی حالت مین ہوجاتے تھے اور پیشانی مبارک سے پسینے کی بوندین مثل موتیون کے ڈھلک [illegible]
تھین اور برابر یہی کیفیت رہتی تھی یہانتک کہ وحی مرتفع ہو۔ پس آپ نے اس کیفیت سے [illegible]
جو اسوقت نازل ہوئی تھی صحابہ کو پڑھکر سنائی **(فائدہ ضمنی)** ہمارے زمانہ مین [illegible]
سوال لکھا کہ کیا غشی طاری ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہین ٹوٹتا اور اسکا جواب لکھا کہ [illegible]
کہ یہ جواب تو صحیح ہے اور یہ متقدمین فقہا سے بھی روایت کیا گیا ہے پھر ان لوگون نے یہ سوال لکھا کہ کیا [illegible]
سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اسکا بھی فی الجملہ یہ جواب لکھا کہ ہان **مترجم** کہتا ہے کہ سوال لایعنی ہوا [illegible]
عینی رحمہ اللہ تعالے نے بھی شرح ہدایہ مین اس جواب پر ملامت کی ہے اور بیشک یہ ملامت کے لائق [illegible]
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر جو تمام عالم سے اطہر تھا کلام طاہر مطہر قرآن مجید [illegible]
بعد اسکے آپ تلاوت فرماتے تھے پھر انبیاء علیہم السلام کو کیونکر عوام الناس پر قیاس کیا گیا حالانکہ [illegible]
مین نے اس سوال کو اسواسطے لایعنی کہا کہ مقصود مسئلہ سے عمل ہے تو انبیاء علیہم السلام کے واسطے [illegible]
کیا ضرورت ہے کیونکہ ہمارے استنباط پر انبیاء علیہم السلام کا عمل نہین ہے بلکہ آپ کے ارشاد پر ہم [illegible]
جواب سے کیا غرض ہے علاوہ اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کوئی پیغمبر نہوگا تو فقیہ [illegible]
ہی لغویات کو مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالے نے حجاب اکبر کہا ہے اور یہ علم نہین بلکہ ایسے خیالات [illegible]
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ ہر لایعنی قول اور فعل کو [illegible]
الحاصل اللہ تعالے نے اپنی قدرت کے آثار مین سے اول آسمان کی طرف غافلون کی [illegible]
نہین دیکھتے کہ سب قدرت والے خالق عزوجل نے کیونکر اوسکو بنایا ہے اور کس سطح اوسکو [illegible]
نہین ہے لقولہ تعالے ہل تری من فطور الایہ یا یہ کہ اوسکے طبقے شگاف کیسی کیسی [illegible]

مَدَدْنٰهَا - اور ہمنے زمین بچھا دیا فرش جیسے دسترخوان کو کھینچ کر [illegible]
زمین کو غور سے نہین دیکھا کہ ہمنے اسکو پھیلا کر بچھا دیا ہے یعنے مٹی کو پانی پر بچھا دیا [illegible]

Marfat.com

... اپنی ہمراہ ... عجیب قدرت یہ ہی کہ جو پانی اس زمین کے
... ہوئی جھیلون و تالابون مین بھرا ہوا ہی وہ سب میٹھا پانی ہی جس سے
... ساتھ ... مین آسمان سے برستا ہو اور زمین کے پاکیزہ قطعات اوسمین سے
... کے قبول نہین کرتے اور بکثرت بہکر اوسکے محیط سمندر مین چلا
... کھاری و تلخ ہی جس سے انسان و نباتات کی زندگی دشوار ہی اور اکثر حیوانات بھی
... کے کہ وہ وہان موجود ہین اور انھین سمندرون مین موتی و مونگا وغیرہ
... سمندر اس خشکی سے ہمیشہ نیچے رہتا ہی اور جنوب یا شمال وغیرہ کسی جانب خشکی
... کی طرح غالب ہو جاوے اور نہ یہ مٹی کا ڈھیلا اسقدر پانی کے اندر مضبوط ہو کر پگھلتا ہی اور نہ کھاری
... ہوتا ہی اگرچہ بالکل کنارہ ملحق ہو پس اس حسن صنعت سے خالق عزوجل نے زمین یعنے
... أَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ - اور ہمنے اوسمین جمے ہوئے پہاڑ ڈالدیے فا یہ پہاڑ زمین
... قدرت سے جابجا بلند و پست نظر آتے ہین اور اس سے زیادہ عجیب ہی کہ شور سمندر کے
... پھیلا ہوا اگر جہاز چلانے والے مدت کے تجربے سے اپنی راہ کو خیال نہ رکھین تو جہاز غارت
... کسی قطعی دلیل سے جو اطمینان کے قابل ہو یہ ظاہر نہ ہوا کہ سمندرون مین ان پہاڑون کا سلسلہ کسطرح
... نے اپنی عادت کے موافق طرح طرح کے خیالات قائم کیے ہین اور حق یہ ہی کہ یہ سب اللہ تعالے کی عظیم قدرتکا
... یقین کہ کس صنعت سے پیدا فرمایا جہان حواس کام نہین کرتے ہین - وَأَنبَتْنَا فِيهَا
... بَهِيجٍ ۝ تَبْصِرَةً وَذِكْرَىٰ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ - اور ہمنے زمین مین ہر قسم کے
... تاکہ ہر رجوع لانے والے بندے کے واسطے تبصرہ و تذکرہ ہو ف یعنے ایسا بندہ اپنی
... وغیرہ ایسی چیز دیکھے جس سے اوسکو قدرت الٰہی دیکھنے کی بصارت حاصل ہو اور غفلت سے
... کیا کہ تبصرہ ایسی چیز کو کہتے ہین جسکو آنکھون دیکھکر بصارت حاصل ہو جیسے آئینہ کہ اوس سے
... حاصل ہوتی ہی تذکرہ ایسی چیز جو غفلت سے بیدار کرے رجوع کرنے والے بندے سے یہ مراد ہی کہ وہ شیطانی
... کرکے اپنے خالق عزوجل کی جانب رجوع کرے اسمین اشارہ ہی کہ اللہ تعالے کے افعال قدرت اور اوسکی صفات
... کی آنکھین روشن ہوتی ہین جو اپنے رب عزوجل کی جانب رجوع لاکر اوسکے نور ہدایت سے عقل
... شیطانی سرکشی مین گرفتار ہو اور شرک وکفر مین منہمک ہو تو اوسکو تمام جہان کی آیات قدرت
... کے کچھ بھی صنعت باری تعالے نظر نہین آتی ہی بلکہ وہ ان چیزون کو اپنی شیطانی ہوسات
... مطلوب بنالیتا ہی جس سے زیادہ غفلت و گمراہی مین پڑجاتا ہی الحاصل جس زمین پر یہ لوگ
... دیکھا کہ کیونکر اللہ تعالے نے اوسکو پانی پر بچھایا اور اوسپر بہت بوجھل پہاڑ قائم
... اور نہ پانی کے اندر غرق ہوتی ہی اور اللہ تعالے نے اوسمین ہر قسم کے جوانات

Marfat.com

ونباتات وجمادات مین سے خوش نما اقسام وانواع پیدا کر دیئے تاکہ جب …
اور باقی سب چیزون سے مُنہ موڑے ہو اوسکے لیے یہ اقسام وانواع مذکورہ …
آوے اور فعل سے صفت یاد آوے (**تنبیہ**) ذات وصفات وفعل …
ایسی پاک ذات ہی کہ اوسمین کسی بندے کو خوض نہ کرنا چاہیے کیونکہ کسی …
ہو سکے لهذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت تاکید سے منع فرمایا کہ …
کی پیدا کی ہوئی چیزون مین فکر کرو (الصحاح) اور اسیکے مانند اجلہ مین …
صفت ہی جس سے وہ پیدا فرماتا ہی پھر پیدا کرنا اوسکا فعل ہی جو اوسی صفت کا اثر …
دیکھو تاکہ یہ فعل جس صفت کا اثر ہی اوس صفت سے فیض ہو لیکن جب خوب …
حاصل ہوتی ہی جو عبد منیب ہو یعنے سب سے مُنہ موڑ کر اپنے رب عز وجل کی جانب …
رکھی وہ گمراہ ہوا اور اوسکو صنعت باری تعالے مین سے کچھ بھی نظر نہ آویگا …
اسیقدر ان چیزون سے زیادہ تعلق پیدا کرکے گمراہ ہوتا جائیگا تو اس سے …
نے یہان جو حکم فرمایا ہی بقولہ افلم ینظروا الی السماء الآیہ۔ جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ آسمان مین …
اسکے یہ معنے نہین ہین کہ ایک کافر مشرک بدکار اپنی دوربین لگا کر آسمان کے تارے گنے …
تماشا دیکھے بلکہ جب وسنے پہچانا کہ ان چیزون کا خالق حق سبحانہ تعالے ہی تو زندگی وموت …
وہی مولا ہی پس دل وجان سے اوسیکی جناب مین متوجہ ہو جاوے اور اوسکے … کی …
صنعت سے اوسنے اپنی مخلوق کو پیدا فرمایا ہی اوسپر غور کرے تاکہ اوسکا یہ جواب ہو …
النار۔ چنانچہ آخر سورۂ آل عمران مین اسکی تفسیر گذر چکی ہی اور اس حالت پر بندے کو وہ نور حاصل ہوتا …
ہرگز اوسکا نشان بھی نظر نہ آیا تھا اور اللہ تعالے اپنے بندے کو اپنے افعال قدرت مین …
جو کافر کو محال نظر آتی تھین مانند قیامت وغیرہ کے وہ اس نور کو پاکر حق صریح آنکھون سے …
السَّمَاءِ مَاءً مُّبٰرَکًا ـ اور ہمنے آسمان سے بڑی مبارک پانی اُتارا …
کی ترکیب بھی سماوی آثار سے ہوتی ہی کیونکہ زمین کے اثر سے سحاب نہین بنتا ہی …
سماوی ترکیب سے سحاب بنائے گئے اور اگر اللہ تعالے چاہتا تو زمین خود …
استخانی پردے کے ساتھ جسطرح دنیاوی چیزین پیدا کیجاتی ہین اسیطرح بارش کا پانی …
مراد ہی تو یہ معنے ہین کہ یہ آسمانی تاثیرات سے اللہ تعالے نے پانی پیدا کرکے سحاب کی …
ونباتات وغیرہ کو برکت دی یعنے اس پانی سے اونکی حیات رکھی۔ **فَاَنْبَتْنَا** …
پس ہمنے اس پانی سے باغات اور اناج کے دانے اگائے جو کاٹ لیے جاتے ہین …
میوہ جات وترکاریان پیدا کین اور کھیت سیراب کرکے کھیتی اگائی جو …

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ ۔ اور خرما کے
بلند کئے ہیں گچھوں کی گودھ پیدا فرمائی رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ
پیدا فرمائے کہ بندوں کے واسطے رزق ہوں وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً
مردہ ملکوں کو زندہ کر دیا ف جیسے اکثر عرب کے وادی ہوتے ہیں کہ وہاں کی
بے آب و گیاہ بنجر رکھتی ہیں پھر جب اللہ تعالیٰ نے باران رحمت سے سیراب کیا تو یکایک
ہریالی ہو گئی كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۔ اسیطرح قبروں سے نکلنا ہوگا ف پس اس
آسمان اوسکی زینت سے اور زمین اوسکی حالت سے بندوں کو عبرت دلائی کہ غور سے
آسمان سے پیدا فرمایا ہر برابر اوسکی قدرت سے ایک حالت پر باقی ہیں پھر بندوں کے واسطے رزق پیدا
بارش اور میوہ جات و اناج پیدا کیے اور مردہ زمین کو زندہ کر دیا پس آخرت میں مخلوقات پیدا کرنیکی
چیزوں میں صرف اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہونے والی ہیں تو جب ایک چیز میں اوسنے اپنی قدرت دکھلائی
دوسرے کے واسطے دلیل ہے پس آخرت کی پیدائش میں کچھ محال نہیں رہا اور نہ کچھ فرق ہے سوائے اتنی بات کے
بالفعل تھا اوسکو فی الحال پیدا فرمایا اور بندوں کو نیست کر کے دوبارہ پیدا کرنیکا ایک وقت خاص ہے
وقت پر ہوگا تو اس سے انکار کرنا کفر و جہالت ہے جسکا انجام آخر عذاب ہلاکت ہے جیسے اگلی قوموں پر واقع
ہوا تھا چنانچہ انکا واقعہ عبرت یاد دلایا بقولہ تعالیٰ

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ
جھٹلا چکے ہیں ان سے پہلے نوح کی قوم اور کنویں والے اور ثمود اور عاد اور فرعون اور لوط کے
لُوْطٍ ۝ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۚ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝ اَفَعَيِيْنَا
بھائی اور بن کے رہنے والے اور تبع کی قوم سب نے جھٹلایا رسولوں کو پھر ٹھیک پڑا میرا ڈر کا اب کیا ہم تھک گئے
ع ۱۵ بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۚ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝
پہلی بار بنا کر کوئی نہیں اونکو دھوکا ہے ایک نئے بننے میں

قیامت تک جسطرح اس امت کے کفار جھٹلاتے ہیں اسیطرح اگلی امتوں نے بھی اپنے انبیا علیہم السلام کو جھٹلایا
رسالت اور دوبارہ حیات کے قیامت و آخرت سے انکار کیا چنانچہ ۔ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ
پہلے جھٹلایا تھا قوم نوح نے ف نوح علیہ السلام کے پیغام رسالت کو جھٹلایا آخر عذاب
وَاَصْحٰبُ الرَّسِّ ۔ اور رس والوں نے جھٹلایا ف ۔ بعض نے کہا کہ یہ شعیب علیہ السلام
کی دوسری قوم تھی اور بعض نے کہا کہ نہیں بلکہ صالح علیہ السلام کے بعد شمالی یمن کی جانب
رہتے تھے کہ مسلمانوں کی نسل بہت مدت کے بعد شرک میں مبتلا ہو گئی تھی تو اونکی ہدایت
یا کوئی دوسرے نبی بھیجے گئے اور زیادہ توضیح انکے لئے سورۂ فرقان کی تفسیر میں گذر چکی ہے

رس-ایک موضع کا نام ہے یا شہور اندرا کنوان تھا اور جب [illegible]
گئے واللہ تعالے اعلم-بہرحال یہ امر یقینی ہے کہ اصحاب الرس [illegible]
کیے گئے- وَثَمُودُ- اور ثمود نے جھٹلایا ف جنکے یہان صالح [illegible]
ف جنکے یہان ہود علیہ السلام بھیجے گئے تھے- وَفِرْعَوْنُ [illegible]
بھیجے گئے تھے- وَإِخْوَانُ لُوطٍ- اور لوط کے بھائیون نے جھٹلایا [illegible]
تو آدمی ہونے مین سب بھائی بھائی ہین لہذا قوم لوط کو انکا بھائی قرار دیا اگر [illegible]
کی وجہ سے ہلاک کیے گئے- وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ- اور ایکہ والون نے جھٹلایا [illegible]
تھی کہ برابر پانچ شہرون تک ہرطرف درختون و باغات و جنگلون سے سبزہ زار [illegible]
کہتے ہین جہان درخت اپنی کثرت سے جھنڈ ہون اہل تفسیر نے کہا کہ یہ شعیب علیہ السلام [illegible]
کی گئی- وَقَوْمُ تُبَّعٍ- اور تبع کی قوم نے جھٹلایا ف یہ شخص حمیر کا بادشاہ تھا اور شاید [illegible]
تبع کی مذمت نہین فرمائی بلکہ اوسکی قوم کافر و فاجر تھی- كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ- ان قومون مین [illegible]
جھٹلایا ف اگر کہا جاوے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تبع بھی پیغمبر تھا جسکو اوسکی قوم نے جھٹلایا [illegible]
حضرت نوح علیہ السلام کو جھٹلایا تھا- جواب یہ ہے کہ شاید ایسا ہو ولیکن ضروری نہین ہے کیونکہ [illegible]
تبع نے اپنے رسول کو جھٹلایا تو شاید وہ رسول بھی تبع ہو یا کوئی دوسرا پیغمبر ہو اور آیات مین [illegible]
اللہ تعالے کے پیغمبرون کو جھوٹا بنایا اور اللہ تعالے نے جو پیغام بھیجا تھا اوس سے انکار کیا [illegible]
نعمت و ثروت عطا کی تو بجاے شکر کے اوسکے ذریعہ سے فسق و فجور کیا فَحَقَّ وَعِيدِ [illegible]
اونپر ٹھیک اُترا ف یعنے ان قومون نے جھٹلایا و فسق و فجور کرنا اس حد تک بڑھایا کہ [illegible]
پس وہ عذاب اونپر اُترا اور چھا گیا اور ہر ایک اپنی اپنی بدکاریون کے عذاب مین دنیا سے [illegible]
دنیاوی کے پیچھے انھون نے آخرت کو اور اپنے رب عزوجل کی ملاقات کو جھٹلایا [illegible]
تعجب ہے کہ یہ کفار آخرت کی پیدایش کو کیون جھٹلاتے ہین- أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ [illegible]
مین ہم تھک گئے تھے ف اللہ تعالے ان کافرون کو ملامت فرماتا ہے [illegible]
حالت مین تم کچھ نہ تھے تو کیا اس پیدا کرنے مین ہم عاجز ہو گئے تھے ہرگز [illegible]
رہینگے تو پھر یہ لوگ کیون انکار کرتے ہین- بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ [illegible]
نئی پیدایش سے شبہہ مین پڑے ہین ف یعنے یہ لوگ اللہ تعالے [illegible]
یہ تحیر و اختلاط اس گھیر گیا ہے کہ نئی پیدایش ہوگی یا نہوگی- کیونکہ وہ لوگ [illegible]
پیغمبر کی ہدایت نہین قبول کرتے ہین بس عقل و معرفت سے [illegible]
اور اللہ تعالے اسکو خوب جانتا [illegible]

Marfat.com

... وسوس به نفسه ونحن اقرب اليه من

اوس سے نزدیک ہین

... عن اليمين وعن الشمال قعيد ما يلفظ

نہین بولتا بیٹھا

... عتيد وجاءت سكرة الموت بالحق ذلك

تحقیق یہ وہ ہی موت کی بیہوشی اور آئی

... في الصور ذلك يوم الوعيد وجاءت

اور آیا ڈر کے کا دن

... شهيد لقد كنت في غفلة من هذا فكشفنا

اس دن سے اب کھول دی ہمنے خبر

عنك غطاءك فبصرك اليوم حديد

... سے تیری اندھیری اب تیری نگاہ آج تیز ہی

... سے اسکو وطرف سے القاء ہوا ایک از جانب حق تعالے اور وہ پیغمبر علیہ السلام کی ہدایت ... سمجھانے کے لیے قلب مین ہادی ہی چنانچہ حدیث صحیح مین اسکا ذکر آیا ہی لیکن کافر آدمی نے دونوں کو ... شیطان بذریعہ نفس کے اور وہ اسنے قبول کرلیا اور اس سے غفلت مین رہا یہانتک۔ ... حسرت و خواری نصیب ہوئی چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا۔ ولقد خلقنا ... ما توسوس به نفسه ونحن اقرب اليه من حبل الوريد ... جانتے ہین جو اوسکا جی اوسکو وسوسہ دلاتا ہی اور ہم اوس سے اوسکی شہ رگ گردن سے ... کی تفسیر مین لکھا کہ اللہ تعالے اپنی عظیم قدرت سے آگاہ فرماتا ہی کہ وہ انسان پر ہر طرح قادر ... اور اوسکا علم انسان کے تمام امور کو گھیرے ہوئے ہی یہانتک کہ آدمیون کے دل مین اوسکے ... وسوسہ آتا ہی وہ سب اللہ تعالے جانتا ہی چنانچہ حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... جاتے ہین اللہ تعالے نے ان باتون سے تجاوز فرمایا یعنے عفو کردیا جب تک عمل مین ... یہان انسان سے مراد جنس انسان ہین اور بعض نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام مراد ہین اور ... باطن مین پیدا ہوتا ہی تو حاصل یہ ہوگا کہ آدمی کے باطن مین جو باتین پیدا ہوتی ہین اور آدمی ... تعالے قریب جانتا ہی (مف) اور انسان کا پیدا کرنا اسواسطے بیان فرمایا کہ انسانی ... زمین و آسمان و بادل و مینہ و درخت ... جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہی سب سے انسان ... انسان مین سب ... سے زائد بھی انسان ہین

بہت سی باتین موجود ہین جیسے اُنس یعنے کسی چیز سے مانوس ہونا [illegible]
اپنے رب عزوجل کی صفات پہچاننا یا جہالت مین گرفتار ہونا اور ریاء کرنا یعنے بھول جانا [illegible]
اور جسم کی پرورش اوسکے نفس سے ہی اور روح جوہر علوی ہی اور قلب ان دونون کے [illegible]
سے الفت پیدا کرلی تو جہالت و نافرمانی اور بھول و سرکشی و سہو غالب ہوجاتا [illegible]
مرتے اوسکی محبت نہین چھوڑتا ہی غرضکہ انسانی خلقت مین یہ عجائبات ہین [illegible]
اپنے پوشیدہ لشکرون مین سے ایک لشکر ملائکہ اوسکی حفاظت کے واسطے مامور کیا [illegible]
اور بعضے اوسکے اقوال و افعال بلکہ جمیع احوال کو لکھتے ہین اور اللہ تعالے آگاہ فرماتا ہی کہ اوسکے نفس [illegible]
ہوتے ہین وہ بھی ہمکو معلوم ہین اور اس بیان سے اظہار فرمایا کہ کفار عرب کے دل خوب جانتے ہین کہ تمام [illegible]
کی قدرت سے قائم ہوا ہی اور یہ قرآن معجزہ صحیح ہی اور جبرئیل نازل کیا گیا یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
دنیا کی بلکہ شرک کی الفت پیدا کرلی ہی جس سے اونکی عقلون پر پردہ پڑگیا ہی تو نفسانی حسد و تکبر و سرداری [illegible]
انکار کرگئے حالانکہ ہم اوسکی شہ رگ گردن سے زیادہ نزدیک ہین (البلرح) حسن بصری سے روایت ہی کہ ورید ایک رگ [illegible]
کہتے ہین او وہ سی سے بندھا ہوا دل لٹکتا ہی اور تفسیر خازن مین لکھا ہی کہ ورید ایسی رگ کا نام ہی جسمین ہوکر خون تمام بدن کے
اجزا مین پھیلتا ہی اور زمخشری نے کہا کہ ورید دو رگین ہین جو سر کی طرف سے گردن کے دونون جانب آئی ہین اور ابو مسعود
نے لکھا کہ ورید ایک رگ ہی جو دل سے متصل ہی اگر وہ قطع ہو تو آدمی مرجاتا ہی (مف) خطیب نے زمخشری اور ابو مسعود
کے قول کا مجموعہ ذکر کیا ہی اور یہان مراد یہ ہی کہ جسطرح یہ رگ آدمی کے دل سے بہت قریب ہی تو اسی کی مثال [illegible] علم الٰہی اپنے
بندے کو ہر طرح محیط ہی پس آیت مین جو فرمایا کہ ہم شہ رگ سے زیادہ قریب ہین اس سے بطور تمثیل کے یہ مراد ہی کہ ہمارا علم [illegible]
سے زیادہ اسپر محیط ہی اور اس سے معلوم ہوگیا کہ حقیقت مین نزدیکی مراد نہین ہی کیونکہ ذات باری سبحانہ تعالے ہر جگہ [illegible]
ہی (مس [illegible]) اگر کہا جاوے کہ یہ بات سب لوگون مین مشہور ہی کہ خدا تعالے سب جگہ موجود ہی اسکا جواب یہ ہی کہ [illegible]
جسطرح آدمی مرکانون مین ہوتے ہین کوئی کوٹھری مین ہی کوئی بالاخانہ پر ہی اور کوئی تہخانہ مین ہی یا آدمی کی طرح [illegible]
سوراخ و [illegible] وغیرہ مین ہوتے ہین تو معاذ اللہ یہ مراد نہین ہی کہ اسیطرح اللہ تعالے ہر جگہ موجود ہی [illegible]
ناظر [illegible] یہ مراد ہی کہ اللہ تعالے اپنی مخلوقات مین سے ہر مخلوق کے فعل کو خوب دیکھتا ہی اور [illegible]
بعض علماء نے لکھا کہ آیت کے معنے یہ ہین کہ انسان کی رگون مین جسطرح خون جاری ہی [illegible]
او مین نافذ ہی اور ابن مردویہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی کہ اللہ تعالے [illegible]
ایک [illegible] انسان کی شہ رگ گردن سے زیادہ نزدیک ہی دوم قولہ یحول بین المرء وقلبہ یعنے [illegible]
ہوجاتا ہی سوم قولہ آخذ بناصیتہ کل دابۃ ۔ یعنے اللہ تعالے ہر جاندار کی پیشانی اپنے [illegible]
یعنے آدمی جہان ہون اللہ تعالے وہان اونکے ساتھ ہی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ [illegible]
لٹکتا ہی (مف) قتیبہ [illegible] نے کہا کہ اس آیت مین ایک قوم کے [illegible]

Marfat.com

[illegible] پس اپنے ابرار وصالحین کے واسطے سکون وراحت ہی اور باقیون کے واسطے خوف و
[illegible] ابن کثیرؒ نے اس مقام پہ زیادہ نزدیک ہونا بذریعۂ ملائکہ مراد لیا ہی چنانچہ تفسیر مین لکھا کہ حبل الورید سے ہم زیادہ
[illegible] ہمارے ملائکہ [illegible] زیادہ قریب ہین اور بعضے علماءؒ نے کہا کہ ہمارا علم اوسکی رگ گردن سے بھی زیادہ نزدیک۔
[illegible] لازم آتی کہ کوئی نادان یہ نہ سمجھے کہ اللہ تعالے اپنے بندے مین حلول کرجاتا ہی کیونکہ تمام امت کے نزدیک
[illegible] علم کی تاویل نہین کی کیونکہ آیت مین انا اقرب الیہ۔ نہین ہی بلکہ نحن اقرب الیہ آیا۔ لہذا ہمنے ملائکہ سے
[illegible] دوسری آیت مین نحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون۔ یعنے جو شخص مرنے لگتا ہی اوسکے حق مین لوگون کو آگاہ کیا کہ تمہاری
[illegible] ہم اوس سے زیادہ نزدیک ہوتے ہین ولیکن تم لوگ نہین دیکھتے ہو یہان بھی مراد ملائکہ ہین پس اللہ عزوجل نے ملائکہ کو یہ
قدرت دی ہی کہ انسان کی رگ گردن سے زیادہ قریب ہوتے ہین اور اسیطرح شیطان کو بھی یہ قدرت دی ہی چنانچہ حدیث صحیح مین ثابت
ہوا ہی کہ انسان مین جسطرح خون اوسکے رگ وریشہ مین جاری ہوتا ہی اسیطرح شیطان بھی ساری ہوتا ہی پس یہان ملائکہ کا بیان ہی اور
آیندہ اوسکی کچھ تفصیل بھی نازل فرمائی چنانچہ قولہ تعالے اِذْ یَتَلَقَّی الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ
قَعِیْدٌ۔ جب لے لیتے ہین دو لینے والے داہنے سے اور بائین سے بیٹھے ہوئے ف واضح ہو کہ نحن اقرب مین دو تفسیرین
مذکور ہوئین اول یہ کہ اللہ تعالے اپنے علم کے ساتھ بندے سے بہت قریب ہی پس اس تفسیر کے موافق قولہ اذ یتلقی الخ جدید مضمون
شروع ہی یعنے بندے کے داہنے اور بائین دو فرشتے بیٹھے ہوئے ہین خطیبؒ نے کہا کہ یہ دونون فرشتے انسانی قول وفعل پر موکل
ہین وہ اوسکی حفاظت کرتے ہین اور اوسکے ہر قول وفعل کو لکھتے رہتے ہین بعض علماءؒ نے اسکا فائدہ یہ بیان کیا کہ ہم اپنے
بندے سے بہت قریب ہین ہمکو خود خوب معلوم ہی ولیکن آدمیونکی عادت کے موافق ہمنے آدمی کے داہنے اور بائین دو فرشتے موکل
کردیے کہ وہ اوسکے قول وفعل کو لکھتے رہتے ہین (م) پس اللہ تعالے کو اپنے بندے کے حالات کے واسطے کسی فرشتہ
موکل کی ضرورت نہین ہی بلکہ فرشتون کا مقرر کرنا آدمی پر اوسکے الزام کے واسطے ہی کہ وہ اپنا نوشتہ دیکھکر ملزم ہو حسنؒ وقتادہؒ نے
کہا کہ اے آدمی یہ دونون فرشتے تیرے اعمال لکھتے ہین ایک تیرے داہنے ہی اور وہ تیری نیکیان لکھتا ہی اور دوسرا تیرے بائین ہی
اور تیرے برائیان لکھتا ہی مجاہدؒ نے کہا کہ اللہ تعالے نے آدمی پر دو فرشتے رات مین اور دو فرشتے دن مین موکل کیے وہ اوسکے
[illegible] اعمال لکھا کرتے ہین (مف) دوسری تفسیر تھی کہ نحن اقرب یعنے ہمارے فرشتے آدمی سے بہت نزدیک ہین از انجملہ
کراماً کاتبین کی نسبت فرمایا کہ یہ دونون فرشتے آدمی کے داہنے وبائین بیٹھے ہین اور اوسکے اعمال لکھتے ہین (ابن کثیرؒ)
مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ۔ نہین بولتا ہی وہ کوئی بات مگر اسکے وہان ایک نگہبان
[illegible] یعنے آدمی اگر زبان سے بھی کوئی بات نکالتا ہی اگرچہ کیسی ہی خفیف بات ہو مگر وہ فرشتہ پوری حفاظت واعتنا کے
[illegible] لیتا ہی ایک حرف بھی نہین چھوڑتا ہی کما قال تعالے۔ وان علیکم لحافظین کراما کاتبین یعلمون ما تفعلون۔ یعنے تم پر نگہبان
کراماً کاتبین لکھنے والے ہین جو تم کرتے ہو وہ جانتے ہین (ابن کثیرؒ) واضح ہو کہ کراماً کاتبین اونکا نام نہین ہی بلکہ اسکے
[illegible] لکھنے والے [illegible] سعیدؒ نے اس آیت کی تفسیر مین بیان کیا کہ [illegible] جو زبان سے نکالتا ہی وہ لکھا جاتا ہی
[illegible] کھایا پیا آیا گیا تو یہ بھی لکھا جاتا ہی پھر جب پنجشنبہ [illegible] کے اقوال واعمال پیش کیے

Marfat.com

جاتے ہین پھر جس قول وفعل سے نیکی یا بدی کا حکم متعلق ہو وہ باقی رکھے جاتے ہین اور باقی مٹا دیے جاتے
یمحو اللہ ما یشاء ویثبت الآیہ یعنے اللہ تعالے جو چاہتا ہی مٹا دیتا ہی اور جو چاہتا ہی ثابت رکھتا ہی اور
روایت ہی کہ فقط نیکی وبدی لکھی جاتی ہین اور مباح باتین نہین لکھی جاتی ہین جیسے خادم سے کہا کہ
پلادے) اور ایک حدیث مین وارد ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی زبان پر اللہ تعالے کا حکم
کہ اللہ تعالے سے تقوی رکھے اور دیکھے کہ وہ زبان سے کیا کہتا ہی (رواہ احمد وابو نعیم وبیہقی وابن ابی
عنہ سے روایت کیا جاتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیکیان لکھنے والا آدمی کے داہنے ہوتا ہی اور بدیان
بائین ہوتا ہی اور نیکیان لکھنے والا دوسرے پر افسر ہی پس جب بندے نے کوئی نیکی کی تو دایان فرشتہ بجاے اوسکے
لکھتا ہی اور اگر اوسنے بدی کی تو دایان اپنے بائین سے کہتا ہی کہ اسکو کچھ دیر چھوڑ دے شاید یہ تسبیح پڑھے یا استغفار کرلے
دونون فرشتے ہر بات لکھتے ہین حتی کہ بیماری مین آدمی کا کراہنا بھی لکھتے ہین اور عکرمہ رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ نہین لکھتے
جسمین ثواب یا گناہ ہی (مس) شیخ رح نے لکھا کہ علمائے مین اختلاف ہی کہ فرشتے کیا لکھتے ہین بعض نے کہا کہ ہر طرح کا کلام
اور یہی حسن وقتادہ کا قول ہی اور بعض نے کہا کہ فقط وہی قول لکھتے ہین جسمین ثواب یا گناہ ہی اور یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا
قول ہی شیخ رح نے کہا کہ آیت قدسی سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ ہر بات لکھتے ہین کیونکہ آیت مین ما یلفظ من قول۔ بالکل عام ہی بلال بن
المزنی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ آدمی اللہ تعالے کی پسندیدہ باتون مین سے
کلمہ بولتا ہی حالانکہ اوسکو یہ گمان بھی نہین ہوتا کہ اسکی کیا قدر ہی لیکن اللہ عزوجل اسکے عوض اسکے لیے اپنی رضامندی لکھتا ہی
یہانتک کہ بندہ اوس سے ملاقی ہو اور بعض آدمی ایسے کلمات مین سے جو اللہ تعالے کے نزدیک ناپسند ہین ایک کلمہ بولتا
اوسکو یہ گمان نہین ہوتا کہ یہ کہانتک پہونچیگا ولیکن اللہ تعالے اس کلمہ کے عوض اوسپر اپنی ناخوشی لکھتا ہی یہانتک کہ وہ
سے ملاقی ہوگا بلال رض کی حدیث کو علقمہ نے روایت کیا اور کہا کہ بہت سی باتین مجھے اس حدیث نے منع کردین (رواہ
ابن ماجہ ونسائی وترمذی وقال حسن صحیح) احنف بن قیس نے کہا کہ دایان فرشتہ بائین پر افسر ہی پس جب بندے نے کوئی گناہ کیا
بائین فرشتے کو حکم دیتا ہی کہ ابھی ٹھہر و پھر اگر بندے نے استغفار کرلیا تو اوسکو لکھنے سے منع کر دیتا ہی اور اگر استغفار نہ کیا تو وہ
(رواہ ابن ابی حاتم) حسن بصری رح نے یہ آیت پڑھکر فرمایا کہ ای آدمی تیرے واسطے دفتر کھلا ہوا ہی اور اوسپر دو بزرگ فرشتے موکل
تیرے داہنے ہی اور دوسرا تیرے بائین ہی تیرے داہنے والا تیری نیکیان محفوظ رکھتا ہی اور بائین والا تیری بدکاریان لکھتا
ہی جو چاہے وہ کر چاہے زیادہ کر اور چاہے کم کر پھر جب تو مریگا تو تیرا نامہ اعمال لپیٹکر تیری قبر مین تیری گردن مین لٹکایا جائیگا
مین اپنے ساتھ نکالیگا کما قال تعالے وکل انسان الزمناہ طائرہ فی عنقہ ونخرج لہ یوم القیامۃ کتابا یلقاہ منشورا اقرأ کتابک کفی بنفسک
الیوم علیک حسیبا یعنے ہر آدمی کے ساتھ ہمنے اوسکی گردن مین اوسکا نامہ اعمال چسپان کردیا ہی اور قیامت کے دن
واسطے ہم نوشتہ نکالینگے کھلا ہوا حکم ہوگا کہ اپنا نوشتہ پڑھ آج تو خود اپنے اوپر حساب کرنے والا کافی ہی
کہتے تھے کہ واللہ منصف ہی [illegible] تجھے تیری ذات کا محاسب کردیا (ابن ابی حاتم عن علی بن ابی طلحہ
سے روایت کی کہ آدمی کا ہر [illegible] ہو یا بد ہو حتی کہ اگر اوسنے کہا کہ مین نے کھایا پیا

... اسکے اعمال دافعال پیش کیے جاتے ہین پھر جو کچھ اسمین نیکی وبدی ہو وہ باقی رکھی جاتی ہو اور باقی ... اور امام احمد سے روایت ہو کہ اپنی بیماری کی حالت مین درد سے کراہتے تھے اس حالت مین اونکو یہ روایت پہونچی کہ ... رحمہ اللہ تعالے فرماتے تھے کہ فرشتے آدمی کا کراہنا بھی لکھتے ہین تو امام احمد چپ ہوگئے اور کراہنا چھوڑدیا یہانتک کہ وفات پائی رحمہ اللہ تعالے **وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ** اور آگئی سکرات موت کی حق کے ساتھ یہ وہی ہی جس سے تو گریز کرتا تھا ف یعنے ای آدمی موت کی سکرات حق کے ساتھ آگئی یعنے یقین کھل گیا اور یہی وہ چیز ہی جسکے نام سے تو بھاگتا تھا اب تیرے واسطے کوئی ٹھکانا نہین ہی اور بعض علماء نے کہاکہ ذلک ماکنت منہ تحید۔ یعنے یہی وہ چیز ہی کہ تو نہ تھا اس سے بچنے والا یعنے موت انسان کے لیے لازمی ہی اس سے بھاگنا بیفائدہ ہی اور طبرانی نے معجم کبیر مین سمرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث روایت کی کہ جو شخص موت سے بھاگتا ہے اوسکی مثل ایسی ہی جیسے زمین نے لومڑی سے اپنا قرضہ مانگا پس لومڑی ادھر اودھر بھاگتی پھری یہانتک کہ جب تھک کر عاجز ہوگئی تو دم لینے کے واسطے اپنے بل مین گھسی اور ہنوز قدم نہ جمائے تھے کہ زمین نے کہاکہ ای لومڑی میرا قرضہ دے پھر وہان سے نکلکر ہانپتی ہوئی بھاگی اور برابر یہی حال رہا یہانتک کہ گرکر مرگئی اس مثل سے مقصود یہ ہی کہ لومڑی کو زمین مین گھر بنانے سے چارہ نہ تھا اسیطرح انسان کو بھی موت سے چارہ نہین ہی (ع) **وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ** اور صور مین پھونکا گیا یہی وعید کا دن ہی ف وعید ایسے وعدہ کو کہتے ہین جسمین سختی وعذاب ہو تو جسدن صور پھونکا جائیگا وہی کافرون پر عذاب کرنیکا دن ہی حتی کہ جہنم وغیرہ ہر ایک سزا جسکا کافرون کو وعدہ دیا گیا ہی وہ آج اوسکے سامنے آویگا اور صور ایک سنکہ ہی جسکی بڑائی اللہ تعالے کو معلوم ہی اور جب سے حضرت خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے اوسوقت سے اسرافیل نے جو صور پھونکنے پر موکل ہین صور اپنے منہ مین لیا ہی اور منتظر ہین کہ کسوقت صور پھونکنے کا حکم دیاجاوے (الخطیب) اور حدیث مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے کیونکر راحت ہو کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ صور پھونکنے والے نے صور اپنے منہ مین لیا اور سر جھکایا ہی اور منتظر ہی کہ کسوقت اوسکو صور پھونکنے کا حکم دیا جاوے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ پھر ہم کیا کہین آپ نے فرمایا کہ کہو حسبنا اللہ ونعم الوکیل ع۔ **وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ**۔ اور ہر نفس آیا اوسکے ساتھ اوسکا چلانے والا اور گواہ ہی ف یعنے اول موت سے داخل آخرت ہوا تھا پھر نفخ صور سے زندہ ہوا پھر حکم آلہی سے سائق اوسکو محشر مین لایا اور اوسکے ساتھ اوسکا شاہد موجود ہی یعنے ایک فرشتہ اوسکو محشر مین ہانک لایا اور ایک فرشتہ اوسکے اعمال سے اوسپر گواہ ہی اسیکو امام ابن جریر نے پسند کیا شیخ ابن کثیر نے کہاکہ آیت قدسی سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہی اور حدیث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین ہی کہ آپ نے منبر پر یہ آیت پڑھکر فرمایا ایک سائق ہوگا جو اوسکو اللہ تعالے کی طرف کھینچ لاوے اور ایک شاہد ہوگا جو اسپر اوسکے اعمال کی گواہی دے یہی تفسیر مجاہد وقتادہ وابن زید سے منقول ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ... سائق تو ایک فرشتہ ہوگا اور شہید عمل ... اوسکے اعمال مین یہی تفسیر ضحاک وسدی سے منقول ہی عوفی ... رضی اللہ عنہ سے روایت ... سائق تو ملائکہ مین سے ہوگا اور شہید خود انسان اپنی ذات پر گواہ ہی ع ... ہونے سے بھی

یہی مراد ہی کہ اوسکے ساتھ اوسکا نامۂ اعمال ہوگا جس سے وہ خود اپنی ذات کا محاسب کریگا [illegible]
خاص نہین ہی بلکہ ہر نیکوکار و بدکار کے ساتھ ایک سائق ہوگا پس کفار کا سائق اوسکو میدان حشر مین لا [illegible]
دیا جائیگا اور وہ جہنم ہی اور اوسکے قریب سب جہنمی کھڑے کئے جائینگے تاکہ اونسے بازپرس ہو اور نیکوکار [illegible]
ساتھ میدان حشر مین لاویگا پھر یہانسے اوسکو محل منزلت یعنے جنت کی جانب لیجائیگا تاکہ یہان حقوق و [illegible]
مظالم سے پاک کرنے کے واسطے ٹھہرائے جاوین پھر وہانسے جنت مین داخل ہو جاوین لیکن اس مقام کی آیات کا [illegible]
حق مین ہی جنھون نے قرآن و رسول سے تعجب و انکار کیا تھا اور موت و حشر کو نہین مانا اور وہ کافر ہین **لَقَدْ كُنْتَ فِي**
غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ تو پہلے اس سے
تھا پس ہمنے تجھسے تیرا پردہ کھول دیا پس تیری نظر آج خوب تیز ہی **ف** ابن عباس و ضحاک سے روایت ہی کہ یہ خطاب
مشرکون کو ہوگا کیونکہ وہی لوگ ان معاملات سے غافل و منکر تھے اور اکثر مفسرین رح نے کہا کہ نہین بلکہ اسمین سب نیک و
بیضاوی رح نے کہا کہ غطاء سے مراد پردہ ہی یعنے ایسی چیز جسکی وجہ سے امر آخرت نہین سوجھتا ہی اور وہ غفلت ہی اور دنیاوی محسوسات
و شہوات سے الفت پیدا کر کے انھین پر نظر رکھنا اور یہان سے تجاوز نہ ہونا اور **امام ابن جریر** رح نے اختیار کیا کہ اس
نیک و بد سب مراد ہین کیونکہ دنیا مین انسان بمنزلۂ خواب کے ہی حتی کہ جب موت آویگی تو اوسوقت گویا وہ جاگا پس جو
اعتقاد حق پر ایماندار تھا وہ مرتے ہی ولی کے مرتبہ پر پہونچ جاتا ہی بلکہ اکابر اولیا نے بیان کیا کہ دنیا مین ہزار ہا چلہ کشی
صفائی حاصل نہین ہو سکتی جو موت سے ایکدم مین حاصل ہو جاتی ہی پس موت گویا ایک پل ہی جسکے ادھر خارستان و جنگل و
و گھر اور نجاست خانہ ہی اور اودھر باغ جنت و شاہانہ مکان و تخت و تاج ہی و لیکن آدمی ادھر دنیا مین ایسی الفت پیدا کر
کہ اوسکو اودھر جانا ناگوار ہوتا ہی۔ اسیطرح کفار و مشرکین جنکو آخرت کا یقین نہین ہی وہ بھی موت کے بعد اصلی حالت معائنہ کرینگے
حم السجدہ مین گذرا قولہ تعالے ربنا ابصرنا و سمعنا فارجعنا نعمل صالحا انا موقنون یعنے کفار سر جھکائے ہوے پروردگار کے سامنے عرض
اے رب ہمنے دیکھ لیا اور سن لیا اب ہمکو دوبارہ دنیا مین بھیجدے کہ ہم نیک کام کرین ہمکو خوب یقین آگیا [illegible] اور دنیا مین
اپنی غفلت سے اپنے اپنے شیطان کی بات مانی اور اپنے ساتھی فرشتے کی ہدایت نہ مانی اسیواسطے بعض مفسرین رح
نے کہا کہ ہر کافر کے ساتھ اوسکا سائق وہی شیطان ہوگا جسکی پیروی مین گمراہ ہوا تھا اب قرین [illegible]

و انجام کو مختصر بیان کیا

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ۝ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝

اور بولا اوسکے ساتھ والا یہ ہی جو میرے پاس تھا حاضر ۔ ڈالو تم دونون دوزخ مین [illegible]

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ

روکنے والا [illegible] جسنے ٹھہرایا اسکے ساتھ اور کوئی پوجا [illegible]

الشَّدِيْدِ ۝ [illegible] مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ

[illegible] جیسنے نہ اوسکو شرارت مین ڈالا [illegible] مین

[illegible] قَدَّمْتُ إِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ۝ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَ

[illegible] میرے پاس اور میں پہلے ہی تمکو ڈر کا حکم [illegible] بدلتی نہین بات میرے پاس اور

مَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

مین ظلم نہین کرتا بندون پر

[illegible] ہر انسان اپنے قرین کے ساتھ لایا جائیگا اور واضح ہو کہ قرین بالکل نزدیک کا نام ہے اور یہ معلوم ہوچکا کہ ہر آدمی کے ساتھ [illegible] قرین اسکا ہمزاد [illegible] جو ذریات شیطان سے ہے اور دوسرا فرشتہ ہوتا ہے لیکن قرین کا اطلاق عموماً ہمزاد شیطانی پر معروف ہے [illegible] مفسرین نے اختلاف کیا چنانچہ قولہ تعالے۔ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ۔ اور اسکے قرین نے کہا [illegible] جو میرے پاس ہے عتید ہے ف یعنے معتد محضر ہے یعنے میرے پاس تیرا نامۂ اعمال پورے اعتماد کے ساتھ بغیر کمی و بیشی کے حاضر موجود ہے ابن کثیرؒ نے لکھا کہ جو فرشتہ کہ آدمی کے اعمال پر موکل ہے وہ قیامت کے روز اوسکے افعال پر گواہ ہوگا اور کہے گا کہ ہذا مالدی عتید۔ یعنے یہ نوشتہ میرے پاس بغیر زیادتی و کمی کے بالکل معتمد موجود ہے اور مجاہدؒ نے کہا کہ یہ اوس فرشتہ کا کلام ہے جو آدمی کا ساتھی تھا یعنے جناب باری تعالے مین عرض کریگا کہ جس آدمی پر تو نے مجھے موکل کیا تھا مین اوسکو حاضر لایا ہون یہ موجود ہے شیخ ابن جریر رحمہ اللہ تعالے نے اس مقام پر یون پسند کیا کہ قرین اگرچہ بلفظ واحد ہے مگر وہ سائق و شہید دونون کو شامل ہے مترجم کہتا ہے کہ اس صورت مین شہید سے بھی ایک فرشتہ مراد ہوگا ابن کثیرؒ نے کہا کہ یہ قول بھی قوی ہے جب یہانتک نوبت ہو چکیگی تو اللہ تعالے اپنی مخلوق مین حکم عدل جاری فرمانے کے واسطے کہیگا کہ أَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ۔ تم دونون ڈالدو جہنم مین ہر کافر سرکش کو ف شاید یہ خطاب انھین دونون فرشتون یعنے سائق و شہید کو ہو ابن کثیرؒ نے کہا کہ علمائے نحو نے اس مقام پر القیا کے معنے بیان کرنے مین اختلاف کیا بعض نے کہا کہ عرب مین سے بعض قبائل کی زبان ہے کہ لفظ مفرد کو تثنیہ سے خطاب کرتے ہین چنانچہ حجاج ثقفی ظالم مشہور کا بھی یہ قول تھا کہ یا حرسی اضربا عنقہ۔ حالانکہ اوسکی مراد یہ ہوتی تھی کہ پہرے والون مین سے کوئی اوسکی گردن مار دے مگر اوسنے اضربا بصیغۂ تثنیہ کہا اور شیخ ابن جریرؒ نے اسی محاورہ کے موافق شاعر کا شعر پیش کیا ۵

فان تزجراني يا ابن عفان انزجر ✦ وان تتركاني احم عرضا ممنعا ✦ چنانچہ اس شعر مین شاعر نے ابن عفان کو خطاب کیا ولیکن تزجراني و تترکاني بصیغۂ تثنیہ لایا۔ الحاصل اس قول کے موافق آیت مین یہ معنے ہونگے کہ ای فرشتہ ہر کافر سرکش کو جہنم مین ڈالدے بعض علمائے نحو نے کہا کہ القیا مین الف بعوض نون ہے اور یہ نون در اصل تاکیدی تھا یعنے بالضرور ایسا کرو پھر زبانی سہولت کے واسطے [illegible] الف سے بدل لیا گیا اور اس تاویل پر بھی یہ صیغہ مفرد ہے لیکن شیخؒ نے کہا کہ یہ تاویل بعید ہے اسواسطے کہ ایسا مبادلہ فقط حالت وقف مین ہوا کرتا ہے شیخؒ نے کہا کہ ظاہر حال یہ ہے کہ القیا صیغۂ تثنیہ ہے اور یہ خطاب سائق و شہید کو ہے چنانچہ سائق نے اوسکو حساب کے واسطے [illegible] کیا پھر جب شہید نے اوسکے اعمال کفر و شرک کی گواہی دیدی تو اللہ تعالے نے سائق و شہید کو خطاب کیا کہ دونون اسکو [illegible] ڈالدو لیکن [illegible] فی جہنم نہین فرمایا بلکہ بجائے ضمیر کے اس جہنمی کی [illegible] واسطے اوسکی بدکاریان بیان [illegible] یعنے [illegible] کل کفار عنید ڈالدو جہنم مین ہر کفار کو یعنے بشدت کفر کرنے [illegible] سے سخت معارضہ [illegible] والا یعنے جان لوجھکر جھگڑنے والا۔ مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّ[illegible] [illegible] سخت منع کرنے والا

اپنی حد سے تجاوز کرنے والا شک مین گھسا ہوا ف مناع للخیر کہلی نیکی نہین کرتا حقوق ادا
نیکی کرتا اور نہ صدقہ دیتا اور نہ کسیکو بھلائی پہونچاتا تھا بلکہ دوسرون کو اسلامی نیکیون سے منع کرتا تھا
چلتا اور اپنی خیالی باتون مین جو کچھ خرچ کرتا اوس مین اسراف کیا کرتا تھا مترجم کہتا ہے کہ جیسے شادی
زینت ہے جب وہ کسی رسم کو ادا کرتا تو اوسمین اسراف کے ساتھ خرچ کرتا قتادہ رح نے کہا کہ خالی خرچ کرنے
تھا بلکہ اپنی گفتگو مین اور چال ڈھال سب کامون مین حق سے تجاوز کرکے باطل کی جانب جاتا تھا مریب شک
خود اوسکو امر حق سے انکار تھا اور باوجود اسکے دنیاوی امور مین اوسنے ایسا طریقہ اختیار کیا تھا کہ جو کوئی اسکے حال کو
پڑتا تھا۔ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۔ جسنے اللہ تعالےٰ کے ساتھ دوسرا معبود بنایا ف
کے ساتھ ساجھی ال یا کہ غیر کی پرستش بھی کی مترجم کہتا ہے کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کا قائل ہو اگر وہ اپنے اقوال و افعال
شریک لاوے تو اوسپر یہ صفت صادق ہوگی کہ اوسنے اللہ تعالےٰ کے ساتھ دوسرا معبود بنایا مثلاً تعزیہ پر عرضی
سے مراد مانگی یا مانند اسکے جو امور ایسے ہین کہ اللہ تعالےٰ کی اُلوہیت مین شریک پیدا کرتے ہین سب اسی حکم مین شامل ہین
لکھا کہ حدیث مین آیا ہے کہ جہنم کی ایک گردن نکلکر بلند آواز سے کہیگی کہ مین تین قسم کے لوگون پر موکل ہون ایک وہ کہ جو جبار عنید
وہ کہ جسنے اللہ تعالےٰ کے ساتھ دوسرا معبود بنایا سوم وہ کہ جسنے تصویرین و مورتین بنائین پھر وہ انکو گھیر لیگی۔ اور حدیث
الخدری مین تیسری آیا ہے یہ ہے کہ جسنے کسی نفس کو بے گناہ قتل کیا پس وہ ان سب پر حاوی ہو جائیگی اور انکو لیکر جہنم کے گڑھے
ڈالیگی (ع) واضح ہو کہ ہر انسان کے ساتھ ایک فرشتہ اور ایک ہمزاد بھی پیدا کیا جاتا ہے اور فرشتہ عالم بالا کے فیضان کو قبول
آدمی کو نیک راہ لگاتا ہے اور ہمزاد اپنے باپ ابلیس کے وساوس قبول کرکے انسان کو بدراہ لگاتا ہے پھر اگر اوسنے ہمزاد کا کہنا مانا
پس اگر اعتقادات مین اوسکا کہنا مانا تو کافر مشرک یا منافق ہے اور اوسکے اعمال بھی سب بد ہونگے اور اگر اوسنے عقاید مین
کہنا مانا تو اہل ایمان مین سے ہو گیا پھر اگر اوسنے بعضے افعال مین ہمزاد کا کہنا مان لیا تو دیکھا جاوے کہ اگر اسطرح اوسکا کہنا مانا
اعتقاد مین بھی شک آ گیا مثلاً دنیا کی دولت و ثروت و اوسکی عیش و عشرت کی جانب ہمزاد نے اوسکو مائل کیا حتیٰ کہ وہ
مطمئن ہو گیا تو یہ شخص گویا کفر کے ڈانڈے مین آ گیا مگر آنکہ اوس سے توبہ کرلے کیونکہ ایمان کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ آدمی دنیا پر
آخرت کو بہتر سمجھے اور اگر اوسنے بعضے افعال مین ہمزاد کا کہنا مانا ولیکن ہوشیار ہوتے ہی توبہ کرلی تو یہ ایمان کی راہ ہے اسواسطے
مومن کچھ معصوم نہین ہوتا ہے اور شیطان کے وساوس سے کبھی کبھی گناہ مین پڑجاتا ہے ولیکن فوراً توبہ کرلیتا ہے جب یہ معلوم ہوا
تو جاننا چاہیے کہ قیامت کے روز کافرون کے ساتھ اونکا قرین یعنے ہمزاد بھی مع اون سب شیاطین کے جنکی پیروی مین یہ
زندہ رہا تھا ایک ہی زنجیر مین باندھکر پیش کیے جائینگے اور حکم ہوگا کہ۔ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ
دونون اسکو لیکر عذاب شدید مین ڈالدو ف یعنے بعد ثبوت گناہ کے حکم ہوگا کہ اسکو جہنم کے عذاب شدید مین ڈالدو
آدمی اپنے ہمزاد سے جھگڑا کریگا قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ
قرین کہیگا کہ اے پروردگار مین نے [illegible] مین نہین ڈالا ولیکن یہ خود دور کی گمراہی مین پڑا تھا ف اور انسان
کہ رب اسی شخص نے مجھکو [illegible] جب پیغمبر کی زبان سے قرآن پہونچا تو مین اوسکا ماننا چاہتا تھا

[illegible] تھا اسمیں صاف نظر آتا ہی اسنے بہت سے وسوسہ ولاکر مجھے بہکا دیا ابن عباسؓ و مجاہد و قتادہ وغیرہ نے کہا کہ شیطان بولا کہ اے ہمارے رب میں نے اسکو گمراہ نہیں کیا یعنی مجھے یہ قدرت نہ تھی کہ مین اسکو گمراہ کر دیتا ولیکن اسنے دنیا کی لالچ اور شہوت و لذات کے کھانے پینے پہننے و مال جمع کرنے میں اپنے آپکو خود اس لائق بنالیا کہ اسمین حق قبول کرنے کی قابلیت نہیں رہی بلکہ اس سے بہت دور ہوگیا۔ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُمْ بِالْوَعِيدِ۔ فرمایا کہ تم میرے سامنے مت جھگڑو اور مین تو تمہارے پاس وعید پہلے بھیج چکا ہون ف یعنے حق تعالے نے کافر و مجرم آدمی کو اور اسکے قرین شیطان کو جو آپسمین جھگڑتے تھے جھڑک دیا اور یہ اسطرح کہ ملائکہ علیہم السلام کو حکم دیا کہ ان لوگون سے کہو کہ یہان جھگڑا مت کرو اور اللہ تعالے نے خود ان کافرون سے کلام نہین فرمایا کیونکہ کلام الٰہی بہت بڑی عزت و زندگی ہی اور اللہ تعالے نے آگاہ فرمایا کہ قیامت مین کافرون سے اللہ تعالے کلام نہین فرمائیگا لہذا اس مقام پر یا تو یہ مراد ہی کہ ظہور رحمت کے طور پر کلام نفرمائیگا بلکہ ظہور غضب کے طور پر کلام فرمائیگا یا یہ مراد ہی کہ ملائکہ کی زبان سے کفار و اونکے شیاطین کو جھڑک دیا جائیگا کہ یہان یعنے دار الاخرت مین تم ونون مت جھگڑا کرو اور رب عزوجل نے پہلے ہی دنیا مین وعید بھیجدی تھی یعنے عذاب عظیم سے خوف دلادیا تھا کہ اگر کفر و بدکاریان کروگے تو آخرت مین جہنم مین ڈالے جاؤگے اور تم مین سے ہر ایک کو کافی حواس دیدیے تھے کہ خدائے تعالے کا فرمان جو پیغمبر نے پہونچایا اوسکو سمجھ سکتے تھے چنانچہ طفل و مجنون اور جسکو خدائے تعالے کا فرمان نہین پہونچا وہ مستثنی کردیے گئے پھر جب تم لوگون نے دنیا مین اللہ تعالے کا فرمان سنا یعنے تمکو پہونچ چکا تو وہان تمپر ماننا فرض تھا۔ واضح ہو کہ یہان ان دونون کے جھگڑنے کا حاصل یہ ہی کہ اس شخص نے [illegible] دیکھیا اور مین نے اسکا کہنا مانا تو گمراہ ہوا اور اسکا خلاصہ یہ نکلا کہ خدائے تعالے نے جو فرمان بھیجا تھا اوسکو نہ مانا اور بجائے اسکے اپنے قرین کا کہنا مانا اور یہ خود کفر ہی تو ان احمقون نے جو عذر کیا وہ عذر نہین بلکہ بدتر کفر ہی اسیواسطے یہ احمق لوگ جھڑک دیے گئے ولیکن بعد اسکے یہ لوگ اپنے گناہون کا اقرار کرکے یہ چاہینگے کہ پہلے جو وعید پہونچی تھی وہ حکم بدل دیا جائے اور دوبارہ دنیا مین پھر کے ہم لوگ بھیجدیے جاوین حالانکہ یہ بھی اونکو پہلے ہی وعید مین بتلادیا گیا تھا کہ دنیا سے مرنے کے بعد پھر کبھی دنیا مین آنا نہوگا بلکہ دار الاخرت زمانہ غیر متناہی ہی اور وہان دو ہی ٹھکانے ہین یعنے اگر رسول سے انکار و کفر ہی تو دائمی ٹھکانا جہنم ہی اور اگر دل کا سچا اقرار و ایمان ہی تو وہ شخص جنتی ہی لہذا کافرون کی یہ ہوس بھی منظور نہین فرمائی اور حکم دیا۔ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ۔ میرے یہان قول بدلا نہین جاتا ہی ف یعنے مین نے جو حکم سابق مین بھیجدیا کہ [illegible] دنیا مین آنا نہوگا اور آخرت مین جو جس ٹھکانے والا ہی وہ اپنے ٹھکانے مین ہمیشہ رہیگا تو اس قول مین تبدیلی نہین ہی۔ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ۔ اور مین کچھ بھی اپنے بندون پر ظلم کرنے والا نہین ہون ف کیونکہ سب طرح سے اونکے حق مین انصاف کا معاملہ کیا اور اونھین کے خیالات کے موافق اون پر حجت پوری کردی گئی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کافر و اوسکے قرین نے جھگڑا کیا تو اللہ تعالے نے اوسکو رد کردیا ابن کثیرؒ نے لکھا کہ قولہ وما انا بظلام للعبید یعنے مین کسی فرد کو دوسرے کے گناہ پر عذاب نہین کرتا ہون اور نہ کسی فرد کو بغیر گناہ کے عذاب کرتا ہون بلکہ جیسا اسکا گناہ اور اسکے ذاتی اقرار و حجت سے ثابت ہوا ہی تو بقدر گناہ کے عذاب کرتا ہون (ع) ولیکن گناہ کفر و شرک کا عذاب [illegible] ہمیشہ جہنم مین رہے بعض اہل بیان نے ایک سوال وارد کیا اور وہ یہ ہی کہ ظلام صیغہ مبالغہ ہی یعنے بشدت ظلم [illegible] جب فرمایا کہ مین ظلام

نہین ہون تو یہ معنے ہوئے کہ مین بشدت ظلم کرنے والا نہین ہون پھر یہان یہ وہم جیسا ہوتا ہی کہ اس
جواب اسکا کئی وجہ سے دیا گیا اول یہ کہ تعظیم شان کے لائق صیغہ ظلام فرمایا اور مراد یہی ہی کہ مین کچھ بھی
آیات مین مانند قولہ لاظلم الیوم و قولہ لایظلم ربک احدا حتی کہ نقیر و قطمیر کے برابر بھی ظلم ہو گا سب صحیح ہی
یعنے ظالم ہی جواب دوم یہ کہ ظلام یہان بکثرت ظلم ہی اور یہ صیغہ کے مقابلے مین واقع ہوا اور عبید
تو انکے مقابلے مین ظلم بھی بکثرت آیا تاکہ ہر بندے کے مقابلے مین ایک ظلم ہوا تب وسکا حاصل یہ ہوا کہ
ظلم نہین ہی تو بکثرت بندون کے مقابلے مین بکثرت ظلم بھی نہ ہوا اور واضح ہو کہ اہل الحق کے نزدیک جناب باری
وجود ہی ممکن نہین ہی کیونکہ ظلم تو بیجا تصرف کو کہتے ہین حالانکہ حق سبحانہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی فعل بیجا
اگر بحکم قولہ تعالےٰ ان اراد ان یہلک المسیح وامہ ومن فی الارض جمیعا۔ اگر اللہ تعالےٰ چاہے کہ مسیح بن مریم کو اور
جو کوئی زمین مین ہی سب کو ہلاک فرماوے تو اوسکا تصرف اپنی مملکت مین عین عدل ہی کچھ بھی بیجا نہین ہو سکتا لیکن
اپنے زعم کے موافق جا و بیجا خیال کرتے ہین تو اونکے خیال کے موافق بھی پوری حجت اونپر قائم کر دی کہ اونکو اپنے خیال
یہ مجال نہ رہی کہ کوئی بیجا تصرف ہوا وللہ الحمد والمنہ پھر دنیا مین جو تخویف و تہدید کافرون کو پہونچائی گئی از انجملہ یہ ہی کہ کافرون
بھر دی جائیگی اگرچہ ابتدا سے قیامت تک کافرون کی کثرت رہی۔

یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۝ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ
جس دن ہم کہین دوزخ کو تو بھر چکی اور وہ بولے کچھ اور بھی ہی اور نزدیک لائی گئی بہشت ڈر والون کے واسطے دور
هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ
یہ ہی جسکا وعدہ ہی تمسکو ہر ایک رجوع رہنے یاد رکھنے والے کو جو ڈرا رحمٰن سے بن دیکھے اور لایا
مُّنِيْبِ ۝ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا
جسمین رجوع ہی چلے جاؤ اسمین سلامت یہ دن ہی ہمیشہ رہنے کا اونکو ہی وہان جو چاہین اور ہمارے پاس
پیغمبر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد دلانے اور وعید سنانے کا ارشاد فرمایا بقولہ تعالےٰ۔ یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ
هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ۔ جس دن ہم جہنم سے کہینگے کہ بھلا تو بھر گئی اور وہ کہیگی کہ بھلا
ہی ف۔ یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نیک بندون کو یاد دلا دے اور منکرون و بدکارون کو وعید سنا دے کہ خوفناک
دن ہم جہنم سے فرماوینگے کہ تو بھر گئی یعنے تجھین جو کچھ سمائی تھی او تیری خواہش کے موافق پوری ہو گئی اور وہ کہیگی
اور زیادہ ہی یہ وقت اسوجہ سے بہت خوفناک ہی کہ جہنم اپنے لوگون کی زیادہ خواہش کریگی اور اللہ عزوجل کو منظور ہی کہ
جاوے واحدی نے کہا کہ علماے مفسرین کہتے ہین کہ حق سبحانہ تعالےٰ نے یہ کلام محکم فرمایا لاملئن جہنم من الجنۃ والناس
یعنے بالضرور مین جہنم کو جن اور آدمیون سے بھر دونگا اور یہ کلام محکم دربارہ وجود مخلوقات کے واضح ہو چکا اور یہان اللہ
اسکی تصدیق بیان فرمائی [illegible] وسدون جہنم کا پورا بھر دینا منظور ہی اگر کہا جاوے کہ حق سبحانہ تعالےٰ جو
کہ جہنم بھر گئی یا نہین بھری [illegible] استفسار فرمائیگا کیا تو بھر گئی جواب یہ کہ ہان بیشک حق سبحانہ تعالےٰ

Marfat.com

[illegible] فلانا منظور ہی کہا جہد [illegible] کہ جہنم کی خوشی ہر جہنم [illegible] ہونا منظور ہی اور بعض
[illegible] بیان کیے گئے اول [illegible] استفہام اقراری ہی یعنے انتو تیرا پیٹ خوب بھر گیا [illegible] عرض کریگی کہ ہان من
ربت [illegible] بہر [illegible] مین مجہین کنجایش باقی ہی یعنے مزید کی جگہ مجہین اب باقی نہین ہی مترجم کہتا ہی کہ یہ تفسیر
[illegible] ہی لیکن اسمین ایک [illegible] تکلف ہی اور علاوہ اسکے اگر یہ استفہام اقراری لیا جاوے تو آیت قدسی مین ہولناک خوف یہ ہی
[illegible] پہر جائیگی اور مین کچھ گنجایش باقی نہو گی اور اگر موافق قول اول کے یہ استفہام اس معنے مین ہو کہ کچھ اور زیادہ مانگتی
[illegible] ہولناک خوف دو چند ہو گیا اول اسطرح کہ جہنم ضرور بہری جائیگی اور دوم اسطرح کہ جہنم بہی اللہ تعالے کی ایک مخلوق ہی
[illegible] اور اوس دن پوری کرنا منظور ہی تو شیطان یہ وسوسہ نہین دلاسکتا کہ کافر اوسکی رحمت پر بیخوف
[illegible] خوف دو چند ہو گیا اور حدیث شریف سے بہی یہی ظاہر ہوتا ہی کہ جہنم زیادہ مانگے گی چنانچہ حدیث انس رضی اللہ
[illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم مین برابر جہنمی ڈالے جائینگے اور وہ یہی کہے جائیگی کہ کچھ اور زیادہ ہی
[illegible] مسلم وغیرہم) اور یہ حدیث حضرت انس و ابوہریرہ و ابوسعید خدری و ابی بن کعب و ابن عباس وغیرہ جماعت کثیر صحابہ رضی اللہ
[illegible] بکثرت اسانید کے ساتھ روایت کی گئی اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جنت و دوزخ نے باہم گفتگو کی دوزخ نے کہا کہ متکبرین اور ظالم بادشاہ وغیرہ مجکو دیے گئے ہین جنت نے کہا کہ میرا کیا حال ہی کہ میرے اندر
[illegible] وہ لوگ آوینگے جو دنیا مین کمزور و گرے ہوے تھے پس اللہ عزوجل نے جنت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہی مین اپنے بندون مین
[illegible] چاہونگا تیرے ہی ساتھ رحمت کرونگا اور جہنم سے فرمایا کہ تو میرا عذاب ہی اپنی مخلوقات مین جسپر عذاب کرنا چاہونگا تیرے
[illegible] عذاب کرونگا اور تم دونون مین سے ہر ایک کو اوسکی سیری بھرپور ملیگی یعنے تم دونون بھر دیجاؤگی پھر حدیث مین فرمایا
جہنم [illegible] مانگے جائیگی یہانتک کہ رب العزت جل شانہ اوسمین اپنی شان صفت سے رکھے گا تب کہیگی کہ بس بس اوس وقت
[illegible] سمٹکر پر ہو جائیگی اور اللہ عزوجل اپنی خلقت مین سے کسی پر ظلم نہین فرمائیگا اور رہی جنت تو برابر اوسمین فاضل
رہیگی حتی کہ اللہ تعالے اوسکے واسطے ایک خلقت پیدا فرما دیگا (رواہ البخاری وغیرہ) اور حدیث ابی بن کعب رضی اللہ عنہ
[illegible] ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالے مجھے اپنی ذات پاک کا دیدار عنایت فرمائیگا پس
[illegible] واسطے سجدہ مین جاؤنگا جس سے وہ مجہپر اپنا رضوان نازل فرمائیگا (یعنے یہ سجدہ کے طور پر نہین ہی بلکہ ظہور رضوان کے
[illegible] پھر اللہ تعالے اپنی مدح مجھے الہام فرما دیگا جس سے مین اوسکی حمد و ثنا کرونگا پس مجہپر اپنا رضوان نازل فرمائیگا پھر مجھے کلام کی
[illegible] (یعنے شفاعت کی اجازت ہوگی) پھر جہنم کی پیٹھ پر جو پل صراط رکھا جائیگا اوسپر سے میری امت کے لوگ گذرنا شروع
[illegible] پلک مارنے سے زیادہ تیز گذر جاوینگے پھر درجہ بدرجہ نازل ہوتے جائینگے یعنے تیر سے زیادہ تیز اور عمدہ تیز رفتار
[illegible] تیز گذرتے جائینگے یہانتک کہ آخر ایسا شخص بھی گذریگا جو اپنے چوتڑون کے بل گھسکتا ہوگا اور یہ اپنے اپنے اعمال
[illegible] جہنم برابر زیادتی مانگے جائیگی الحدیث (رواہ حافظ ابویعلی) اور اس حدیث مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] صحابہ رضی اللہ عنہم نے اوسکی صفت پوچھی آپ نے فرمایا کہ واللہ اوسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہی اور شہد
[illegible] سے زیادہ [illegible] ہی اور مشک سے بہتر خوشبو دار ہی اور [illegible] ستارون سے زیادہ جنتی ظروف ہین

Marfat.com

جس شخص کو اونھین سے ایک گھونٹ میسر آویگا وہ [illegible] پیاسا نہوگا اور جو اوس سے محروم رہا [illegible]
قیاس والے لوگون نے یہان یہ خیال دوڑایا کہ جب حوض کوثر کا پانی پیکر کبھی پیاسا نہ ہوگا تو جنت کی [illegible]
کہ اول تو اس شخص نے وہان کی زندگی کو دنیاوی زندگی پر قیاس کیا اور یہ دلیل ہے کہ اوسکو [illegible]
یہ نتیجہ کہان سے نکالا کہ جنت کی نعمتین بے مزہ ہوجائینگی کیونکہ اگر سوزش حرارت سے کسیکے حلق [illegible]
سے بجھائے جائین پھر جب وہ آسودہ ہو تو اوسکو شربت مفرح دیا جاوے تو کیا اوسکی زبان سے مزہ [illegible]
اصلی غلطی یہ ہے کہ اوسنے محسوس حواس دنیاوی کا قیاس پاکیزہ حیات آخرت پر دوڑایا حالانکہ وہان معرفت [illegible]
و للہ الحمد والمنۃ۔ بالجملہ آیت کی تفسیر مین عمدہ قول یہ ہے کہ جہنم برابر مانگے جائیگی اور رب العزت اپنا وعدہ پورا [illegible]
تفسیر کو امام ابن جریرؒ نے پسند کیا ہے پھر غور کرنا چاہیے کہ یہ ہولناک عذاب کا سامنا اون لوگون کے واسطے [illegible]
دنیا مین شرک و کفر و اوسکے لوازم سے پرہیز نہین کیا اور اپنے قرین ہمزاد اور شیطانی وساوس کے تابع ہو کر [illegible]
رسول سے منحرف رہے اور آخر وقت تک توبہ نہ کی یہانتک کہ اسی حالت کفر و شرک پر بغیر توبہ کے مرگئے نعوذ [illegible]

أُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ۔ اور نزدیک کردیجائیگی جنت متقین کے لیے بغیر دور [illegible]
یعنے جن بندون نے دنیا مین اللہ کی کتاب و رسول کی پیروی کی اور اوسکا کمتر مرتبہ یہ ہے کہ شرک سے بچے [illegible]
واسطے جنت بدون فاصلہ کے نزدیک کردیجائیگی حتی کہ وہ اپنی نعمتون مین لہلہاتی ہوئی پل صراط کے اوس پار نظر آویگی [illegible]
پل صراط سے پار ہوجاوین اوسوقت جنت نظر آوے یہ تقریر بمعنے مجازی ہے کیونکہ ظاہر کلام یہ ہے کہ متقیون کے [illegible]
نزدیک کی جائیگی اور تقریر مذکور کے یہ معنے ہوے کہ متقین پل صراط سے پار لیجاکر جنت سے نزدیک کیے جاوینگے اگر [illegible]
الٹی تقریر ہوگئی اور کیونکر اسپر یقین لاوین اسواسطے کہ اگر یہی مقصود ہوتا تو صریح یون ہی بیان آتا کہ متقین لیجاکر [illegible]
کیے جاوینگے جواب یہ کہ نہین بلکہ یہ مجاز بطریق بلاغت کے عمدہ ہے اور فائدہ یہ کہ اس بیان سے متقیون کی تکریم ظاہر [illegible]
اصل ہین اور جنت انھین کے واسطے ہے پس رب عزوجل نے اپنے بندون کی کرامت ظاہر فرمائی کہ جنت [illegible]
سامنے کی گئی اور ایسے مجاز کے نظائر دیگر بھی ہین جیسے آب حوض کو اونٹ کے واسطے پیش کیا یہ محاورہ عرب [illegible]
اونٹ کو لیجاکر حوض پر پیش کرتے ہین لیکن اصل معنے یہی ہے کہ پانی کو اونٹ کے سامنے پیش کیا جاوے ولیکن [illegible]
حوض پر پیش کیا جاتا ہے اسیطرح یہان ہے کہ گویا متقیون کا وہانتک لیجانا صرف اسواسطے ہے کہ جنت اونکی [illegible]
پیش کی جاوے اور اگر کلام اپنی حقیقت پر محمول کیا جاوے یعنے جنت خود لاکر مومن کے سامنے پیش کی جاویگی [illegible]
خطیبؒ نے لکھا کہ اللہ تعالے ہین سب قدرت ہے اور اسکی قدرت مین یہ بہت آسان ہے کہ جنت آسمان [illegible]
مومن سے نزدیک کی جاوے مترجم کہتا ہے کہ خطیبؒ کا کلام اس بنیاد پر ہے کہ جنت آسمان پر ہے [illegible]
زیادہ تمہید کی ضرورت صرف ایسے بدحواس لوگون کے سمجھانے کے لیے لازم آتی ہے جنکے حواس صرف دنیا [illegible]
پابند ہوگئے ہین بلکہ بدحواسی سے آخرت کو دنیا پر قیاس کرنا چاہتے ہین اور یہ بڑی خطا ہے اور مترجم [illegible]
محض باطل و خرافات ہے اور اس [illegible] کا خطر شدید ہے اسی قسم کے لوگ جہنم کو جلتی ہوئی آگ [illegible]

Marfat.com

[illegible] جہنم [illegible] لیتے [illegible] اور [illegible]

[illegible] ایک گردن لیتے کنارہ ظاہر ہوکر [illegible] سے [illegible]

[illegible] اور اللہ تعالےٰ نے منصوص فرمایا کہ الی الجحیم [illegible] تو [illegible]

[illegible] اللہ تعالےٰ نے نار جہنم کی صفت مین فرمایا نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ یعنے

[illegible] دلون کو جھانک لیتی ہی اور حدیث معروف مین ہی کہ مومن سے کہیگی کہ آپ یہان سے جلد تجاوز فرمایئے

[illegible] کردی اور حدیث الصراط کے بعض روایات مین ہی کہ جہنم انکے دلون کو جھانک کر جسکو اپنے لوگون میں سے

[illegible] کھینچ لیجاویگی یہان سے ظاہر ہوا کہ جسر جہنم کے دونون طرف خاردار کانٹے جنکا بیان حدیث مین

[illegible] ہوچکا ہی وہ بھی بے حس و حواس نہین ہین جب معلوم ہوچکا کہ جہنم کے محل عذاب مین یہ شان ہی تو جنت محل

[illegible] اس سے بدرجہا فضیلت زائد ہی اور خود حدیث مین ہی کہ وہان کے تخت و درخت و جانور و پھل و نہرین وغیرہ خواہش

[illegible] کرینگے پھر آخر یہان اسمین کیا اشکال و امنگیر ہوا کہ جنت آراستہ ہوکر متقیون کے قریب ہو اسقدر معرفت کے

[illegible] نصیب ہونا نہین چاہیے وان ربی ہو الہادی وانہ قریب مجیب اور خطیبؒ و قبل اسکے امام رازیؒ وغیرہ نے

[illegible] الناس [illegible] تکلفات کیے ہین چنانچہ سراج مین ہی کہ قولہ تعالےٰ ازلفت الجنۃ۔ یعنے متقیون کے لیے بغیر دوری کے جنت

[illegible] چند احتمال ہین یعنے حدیث شریف مین اسکی تفسیر متعین نہین کی گئی یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تفسیر

[illegible] فرمائی پس بندے خود فصیح زبان عربی کے موافق اسکے معنے سمجھین اور ثواب حاصل کرین اور بندون نے جو غور کیا تو

[illegible] سمجھ مین آتے ہین اول یہ کہ جنت کو قریب لایا جانا بندگان متقین کے واسطے تکریم ہی مترجم نے اسکو اوپر خوب وضاحت

سے بیان کردیا ہی والحمد للہ والمنۃ۔ یہ معنے اس بنیاد پر ہین کہ قریب لایا جانا جگہہ کا قرب ہی جیسے ایک چیز دوسری چیز سے جگہہ کی

سے نزدیک ہوتی ہی اور شاید کہ قرب ازراہ معنے ہو یعنے حاصل ہونا نزدیک ہی لہذا دوسرے معنے یہ لکھے کہ جنت متقیون سے

[illegible] جنت کا حاصل ہونا نزدیک ہوا یہ سب اس بنیاد پر ہی کہ ازلفت۔ یعنے نزدیک کیا جانا متقیون سے نزدیکی

[illegible] طریقے سے یا حاصل ہونے کے طریقہ سے ہو اور یہ بھی احتمال ہی کہ یہ خود جنت کی صفت ہو لہذا تیسرے معنے یہ

[illegible] کہ شاید یہ مراد ہو کہ جنت نے اپنی آرائش کے اوصاف مجتمع و قریب کیے تاکہ متقیون کے لیے آراستہ ہو تو اسکا حاصل

[illegible] جنت اپنی تمام خوبیون سے آراستہ و پیراستہ ہوئی مترجم کہتا ہی کہ یہ وجوہ تو تکلفات ہین

[illegible] معنے اول ہین کہ بندگان متقین کے لیے جنت اپنی نعمتون سے آراستہ ہوکر انکے مشاہدہ کے لیے بدون

[illegible] ملائکہ کی زبان سے بشارت دی جائیگی کہ۔ هٰذَا مَا تُوعَدُونَ۔ یہ ہی وہ عظیم نعمت جو تم

[illegible] یعنے دنیا مین اللہ تعالےٰ کے رسولون علیہم السلام کی زبان سے ایمان کے نتیجہ آخرت مین جس

[illegible] دیے جاتے تھے وہ یہ سامنے مشاہدہ ہی اگر کہا جاوے کہ ازلفت الجنۃ کے معنے یہ کہ جنت قریب کی گئی

[illegible] نہین [illegible] قریب ہی پس کہا ہوا ابن کثیرؒ نے اشارہ کیا کہ غیر بعید سے یہ مراد ہی کہ متقیون کے واسطے

[illegible] ہی بلکہ بہت جلد ایسا واقع ہونے والا ہی جیسے کافرون کی موت سے انکی آنکھین کھلنا اور عذاب کا سامنا

Marfat.com

[illegible] مترجم کہتا ہے [illegible]

[illegible] وہ جنت اسکی رحمت سے جسکے بسنے میں [illegible]

[illegible] ایسا وعدہ جو دنیا میں دیا جاتا تھا یہ بشارت متقین کو سنائی جائیگی اور متقین [illegible]

سبحانہ تعالے نے انکو ظاہر کر دیا امل قولہ تعالے لِکُلِّ اَوَّابٍ حَفِیۡظٍ ہر ایک اواب حفیظ [illegible]

یعنے للمتقین۔ متقین کے واسطے جنت قریب کرکے اشارہ حاضر سے بشارت دی جائیگی یہ متقین [illegible]

توانکے مولاے کریم رب رحیم نے بیان فرمایا کہ ہر ایک اواب حفیظ کے واسطے اوّاب نہایت رجوع لانے والا [illegible]

عزوجل کی طرف رجوع لانے والا اور گناہ کے کام سے توبہ کرکے نادم ہوکر رجوع لانے والا حفیظ حفاظت رکھنے والا [illegible]

بدکاری سے حفاظت کرنے والا اور مال کو اسراف سے اور دنیاوی آرائش ولہو ولعب میں صرف کرنے سے حفاظت رکھنے

اوقات کو بربادی ورایگانی سے حفاظت رکھنے والا اسطرح کہ حکم شریعت کے موافق نماز وروزہ ویاد اور تسبیح وغیرہ

ذریعہ سے بربادی سے بچانے والا۔ اور سب کا خلاصہ یہ کہ اللہ تعالے کے عہدون کو امانت کے ساتھ حفاظت کرنے

کہ اللہ تعالے نے بندون پر کمال رحمت سے دن رات کے اوقات کی حفاظت میں سے بہت قلیل وقت کی حفاظت فرض

ہے اور وہ نماز کے پانچ وقت فریضہ ہین اگر غور کرو تو ہر نماز فریضہ میں جس قدر وقت خرچ ہوتا ہے اگر سب جمع کیا جاوے تو فقط فرض

سترہ رکعات کا وقت دن رات کے چوبیس[24] حصہ مین سے ایک حصہ بھی نہوگا پھر بندہ اپنے حال پر ندامت سے افسوس کرے

کتنی دیر یاد کیا اور کس قدر وقت غفلت مین برباد کیا پھر اگر اسمین بھی قصور ہوا تو حفاظت چھوڑنے سے عذاب ہوگا اسلئے

جمیع امور مین فرائض کی حفاظت فرض ہے اسیواسطے ابن کثیرؒ نے کہا کہ اوّاب حفیظ یعنے عہد کی حفاظت کرنے والا

[illegible] کو نہین توڑتے ہین عبید بن عمیر نے کہا کہ اوّاب حفیظ وہ شخص ہے جو کسی جلسہ مین بیٹھے پھر اوٹھنے سے پہلے

سے استغفار کرلے مترجم کہتا ہے کہ اس شخص نے اکثر اوقات کی حفاظت کرلی اور حدیث مین بھی آیا ہے کہ جس مجلس مین

اللہ تعالے کی یاد نہ کی وہ قیامت مین اوسپر حسرت ہوگی صفت دوم قولہ تعالے۔ مَنۡ خَشِیَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَیۡبِ

بندے کے واسطے جو الرحمن عزوجل سے درپردہ خوف کرتا ہے ف یعنے متقین جنکے واسطے جنت مہیا و قریب کی جا

یہی ہے کہ دنیاوی زندگی مین جہان غائبانہ ایمان ہے اور اپنے رب عزوجل سے لقا حاصل نہین ہے تو اس غیب کی حالت مین

سے خوف رکھتے ہین سابق مین جا بجا تحقیق کیا گیا کہ خشیہ ایسے خوف کا نام نہین ہے جیسے بکری کو شیر سے ہوتا ہے یعنے ملا

نہین ہے بلکہ عین محبت کا خوف ہے اس تفسیر کا حاصل یہ ہے کہ جتنے بندے دنیاوی زندگی مین جہان ایمان بالغیب ہے

انتہاے محبت کے ساتھ خوف رکھتے ہین گویا انکے دل ڈرتے ہین کہ ایسا نہو کہ دور کر دیے جاوین اور شاید کہ [illegible]

غائب ہو یعنے لوگون کی نظر سے پوشیدہ اپنے رب عزوجل سے خوف رکھتے ہین چنانچہ شیخ ابن کثیرؒ نے [illegible]

یعنے وہ شخص جسنے لوگون کی نظر سے پوشیدہ جہان اسکو کوئی نہین دیکھتا ہے سواے اللہ تعالے کے [illegible]

کیا۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل وہ ہے جسنے خالی جگہ اپنے رب عزوجل کو یاد کیا [illegible]

ہوئے۔ وَجَآءَ بِقَلۡبٍ مُّنِیۡبٍ۔ اور صفت سوم یہ کہ وہ بندہ قلب منیب لاوے [illegible]

Marfat.com

[illegible]

[illegible] بندون کے واسطے جنت آراستہ [illegible]

[illegible] ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ [illegible] ان پاکیزہ متقیون کو [illegible] داخل کرو یہ ہمیشگی [illegible]

[illegible] سلام کے ساتھ یعنے عذاب سے بچنے کی سلامتی پر یا ملائکہ انکو سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین۔ کہتے ہوے داخل کرینگے

[illegible] آج [illegible] روز حسن منزلت قرب مین داخل کیے جاتے ہین یہ ہمیشگی کا روز ہی اسمین ہمیشہ کے لیے داخل

[illegible] یہان سے نکالے نہ جائینگے اور نہ کبھی سفر کرینگے اور نہ موت آوے اور نہ کبھی اکتا کر یہان سے جگہ بدلنا چاہین اسواسطے

[illegible] بروز اسکی نعمتون کی ترقی سے ہردم سرور وخوشی بڑھتی جائیگی کیونکہ عطاے الٰہی کی انتہا نہین ہی

[illegible] مَا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ۔ ان بندون کے واسطے جنت مین کل وہ چیز ہی جسکی خواہش

[illegible] پاس مزید ہی ف یعنے زیادتی ہی اور وہ بے انتہا ہی اسواسطے کہ رب عزوجل کی قدرت بے انتہا ہی بس جنت کا

[illegible] حواس قیاس مین کیونکر آسکتا ہی اسلیے کہ حواس وغیرہ سب مخلوق محدود ہی تو اسمین بے انتہا کی سمائی غیر ممکن ہی چنانچہ جسکو

[illegible] دیکھتا ہی کہ غیر متناہی جنت مثلاً وہ اپنے قیاس مین نہین لاسکتا ہی کیونکہ جہانتک وہ قیاس مین لایا تو متناہی

[illegible] بیان مزید کی بعض مثالین جو آثار مین وارد ہین بیان کین مثلاً ابن ابی حاتم نے کثیر بن مرۃ رح سے اسناد

[illegible] جماعت اپنی مجلس عیش مین جمع ہونگے کہ ناگاہ ایک پارۂ ابر گزریگا اور انسے عرض کریگا کہ آپ کیا چاہتے ہین جو کچھ

[illegible] برساؤن پس ان مین سے ہر شخص جس چیز کی خواہش کریگا وہ اسپر برساویگا حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین ہی کہ جنت

[illegible] کسی پرند کے گوشت پر ہوئی تو وہ فوراً تیرے حضور مین عمدہ بھونی ہوئی حاضر ہوجائیگی مترجم کہتا ہی کہ اس سے

[illegible] یہ کہ اڑتا ہوا پرند فوراً حاضر ہوکر بازو پھیلاویگا کہ جہان سے جی چاہے عمدہ لذیذ لطیف پختہ غذا اسمین سے کھالیجیے

[illegible] سبحان اللہ یہ لطیف قدرت ہی اور دار الآخرۃ مردہ خون وگوشت و دھوان دھار جلنی ملنی لکڑیان وکوئلہ نہین

[illegible] امام احمد نے حدیث ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[illegible] مین بندہ مکرم نے اگر فرزند کی خواہش کی تو حمل وپیدا ہونا وکھیلتا ہوا جوان ہوجانا ایک ساعت مین پورا ہوجائیگا ورواہ

[illegible] بعضے محققون کو وہم ہوا کہ شاید وہ بچہ بحیس دحرکت وگوہ موت سے پرورش پانے والا چاہیے جواب یہ ہی کہ دنیا

[illegible] بوجہ گندگی جسم وکدورت حواس کے ممکن ہین اور وہان یہ سب پاکیزہ ومصفی ہونگی تو ہر قسم کی گندی

[illegible] واضح ہو کہ مزید ہر قسم کی جنتی طبقہ کے عالی ہمتی ومنزلت کے موافق بڑھتی جائیگی اور ابھی سمجھادیا گیا

[illegible] کہا جاوے کہ مزید اعلیٰ دیدار باری تعالےٰ ہی تو حد ہوگئی جواب یہ کہ نہین بلکہ ہر طبقہ کے واسطے دیدار

[illegible] صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ سے آیا کہ مزید دیدار باری تعالےٰ ہی ابن ابی حاتم نے انس

[illegible] مزید انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہر جمعہ کا رب عزوجل انکو دیدار سے سرفراز فرماویگا (ورواہ الشافعی مرفوعاً

[illegible] بن محمد [illegible] بن عبیدہ حدثنی ابو الازہر معاویۃ بن اسحٰق بن طلحہ عن عبید اللہ بن عمیر انہ سمع انس بن

[illegible] یعنے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جبرئیل علیہ السلام ایک سفید آئینہ جسمین ایک سیاہ نقطہ

Marfat.com

[illegible] سیل کی [illegible]

[illegible] ہی [illegible] آپکی امت کو [illegible] فضیلت دی گئی ہو اور دیگر [illegible]

سنیچر اختیار کیا اور نصاری نے اتوار اختیار کیا اور [illegible] کے بعد ہین آپ اور آپ کی امت [illegible]
ہی اور اس روز ایسی ایک ساعت ہوتی ہی کہ جو بندہ مومن اس ساعت مین اللہ تعالے سے دعا کی [illegible]
ہوتی ہی اور ہمارے نزدیک یہی یوم المزید ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ای جبرئیل یوم المزید کیا [illegible]
بیان کیا کہ آپ کے رب تبارک وتعالے نے فردوس مین ایک وادی بہت وسیع پیدا فرمایا ہی جسمین مشک کے [illegible]
ہین تو جب جمعہ کا دن ہوتا ہی تو اللہ تعالے جس قدر ملائکہ چاہتا ہی نازل فرماتا ہی اور اوسکے گرد نور کے منبر [illegible]
کی نشستگاہ ہی اور ان منبرون کے گرد سونے کی کرسیان ہین جن مین یاقوت وزبرجد جڑے ہین اون پر شہدا و [illegible]
اور اون نشستون کے گرد یہ سب لوگ بیٹھتے ہین پس اللہ عزوجل فرماتا ہی کہ مین تمہارا رب ہون مین نے تم سے اپنا [illegible]
اب تم مجھسے مانگو مین تمہین عطا کرونگا یہ سب بندے عرض کرتے ہین کہ ای رب ہم تیری رضامندی چاہتے ہین پس [illegible]
کہ مین تمسے راضی ہوا اور جو کچھ تم آرزو کرو وہ تمہارے واسطے موجود ہی اور میرے پاس تمہارے واسطے مزید ہی یعنے ایسی [illegible]
[illegible] آرزو سے باہر ہی پس سب بندے اس یوم الجمعہ کو بہت پسند کرتے ہین کیونکہ اسی روز اونکو اللہ تبارک و تعالے [illegible]
فرماتا ہی اور یہی وہ دن ہی جسمین رب عزوجل نے عرش پر استوا فرمایا اور اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوے اور اسی دن قیامت
ہوگی (ہکذا رواہ الشافعی فی الام ولہ طرق عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ وقد رواہ ابن جریر من روایۃ عثمان بن عمیر عن انس
عنہ بالبسط من ہذا) اور امام احمد نے بطریق ابن عبد اللہ بن لہیعہ رحمہ اللہ تعالے کے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
روایت کی کہ جنت مین مرد ستر برس تک تکیہ دیکر بیٹھے گا قبل اسکے کہ متحول ہو یعنے کروٹ بدلے پھر اوسکے بعد ایک خوبصورت [illegible]
آویگی جو اوسکے مونڈھون پر ہاتھ رکھکر اشارہ کریگی تو مرد جنتی اوسکے چہرے کی جانب نظر اوٹھائیگا اور اوسکا چہرہ [illegible]
سے زیادہ خوبصورت پائیگا اور اوسکے زیور مین سے سب سے کمتر موتی ایسا ہوگا کہ اوسکی روشنی سے مشرق سے مغرب تک [illegible]
پس اوسکے سلام کے جواب مین مرد جنتی سلام کرکے پوچھیگا کہ تم کون ہو وہ کہیگی کہ مین آپ کے واسطے نعمت مزید ہون [illegible]
یعنے قولہ تعالے ولدینا مزید مین جو نعمت مزید مذکور ہی اوسی مین سے مین بھی ہون اوس عورت پر لباس طولی سے ستر [illegible]
لیکن خوبصورتی سے مرد کی نظر نافذ ہو کر اوسکی ساق تک پہونچیگی اور اوسکے سر پر تاج ہوگا جسمین سب سے کمتر موتی [illegible]
کہ اگر ظاہر ہو تو مشرق سے مغرب تک نورانی ہو جاوے و ہکذا رواہ عبد اللہ بن وہب عن عمرو بن الحارث [illegible]
عن ابی سعید الخدری مترجم کہتا ہی کہ یہ سب بیان جو نعمت مزید کے متعلق ہی سب سے کمتر اہل جنت کے [illegible]
مین بھی جس قدر بیان کیا گیا یہ ایسا کمتر درجہ ہی کہ جسکو دنیاوی حواس انسانی اپنی سمجھ سے ادراک [illegible]
بیشک وہ نعمتین ہین جنکا ادراک کرنا دنیاوی حواس کے امکان سے باہر ہی کیونکہ [illegible]
نفیس جو چیزین اس دنیا مین میسر آسکتی ہین اونکی نظائر کو اپنے قیاس سے سمجھ لے [illegible]
ادراس سے زیادہ ادراک کرنا انکی ذاتی استعداد سے باہر ہی پس اگر خاص نعمت اللہ [illegible]

[illegible] کی آخرت کو عوض [illegible] والدار الآخرت ہے کیونکہ واجب [illegible] واسطے کہ کافرون نے
[illegible] نفیس پایا اوسیکے پیچھے دنیا کو اختیار کر لیا اور عاقبت کو چھوڑ دیا اسلئے بیان فرمایا
[illegible] کہ ہمنے پیغمبرون کی زبان سے دارالآخرت کی نعمتون کو ایسے طور پر نہین سنا جس سے ہمکو یہ
[illegible] کے مقابلے مین تمام دنیا کی نفیس سے نفیس نعمتین بالکل کوڑا کرکٹ ہین ولیکن ہم سے فقط آخرت
[illegible] آخرت کے مساوی یا قریب قریب سمجھا اور دنیا مین زیادہ نفیس سونا چاندی اور لعل و یاقوت
[illegible] انسانی ازواج یعنے خوبصورت عورتین وغیرہ ہین یا کھانے پینے کے اقسام ہین لہذا انھین تینون
[illegible] مقابلے مین آخرت کی انھین اقسام کی چیزین ایسی بیان فرمائی گئین جس سے کافرون کا کچھ عذر باقی نہین رہا اور یہ
[illegible] ظاہر ہوگیا کہ دنیا کی چیزین بمقابلۂ آخرت کے محض کوڑا کرکٹ ہین پس ثابت ہوا کہ اس قدر بیان کرنا بھی ضروری تھا اور
[illegible] کی اصل نعمتون کا بیان کرنا اس سبب سے مفید نہ تھا کہ کسیطرح اوسکو انسانی حواس نہین سمجھ سکتے ہین ہان عقلی فہم کے واسطے
[illegible] بیان کیا گیا چنانچہ آیات مین بقولہ تعالے الحسنی وزیادۃ و بقولہ تعالے ولدینا مزید و مانند اسکے آیات ہین اور احادیث
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے اپنے بندگان صالحین کے واسطے ایسی نعمتین مہیا فرمائی ہین جنکو
[illegible] آنکھ نے دیکھا نہین اور کسی کان نے سنا نہین اور کسی بشر کے دل پر اوسکا تصور بھی نہین گذرا کما فی الصحاح۔ اس بیان
سے ظاہر ہوگیا کہ حدیث انس رضی اللہ عنہ وغیرہ مین لدینا مزید کے متعلق جو تفسیر مذکور ہوئی یہ بھی مزید کی اصلی مثالون مین سے کوئی مثال
نہین ہے بلکہ انھین چیزون مین سے ہے جسکو حواس ادراک کر سکتے ہین اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ مزید نعمتین دونون قسم مین سے
ایک درجۂ جنت کے لائق ہونگی یعنے مزید نعمتین ایسی نعمتون مین سے بھی ہونگی جنکا قیاس دنیا مین ہوسکتا ہے اور ایسی نعمتون مین سے
بھی ہونگی جو خاص آخرت ہی مین پیدا کی گئی ہین اور ہر ایک درجہ جنت کے واسطے اوس درجہ والون کے لائق عام نعمتین اور
مزید نعمتین ہونگی واللہ سبحانہ تعالے علی کل شئی قدیر اس سورۂ ق مین اللہ تعالے نے اپنی آیات قدرت سے رسول کی
صدق رسالت بیان فرمائی اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ رسول سے انکار کرنے والے نجس و پلید و رذیل و بد خصلت ہین اور اونکا
ٹھکانا انکے لائق جہنم و اوسکا عذاب ذلت ہے اور رسول پر ایمان لانے والے پاکیزہ و نیک سیرت و خوش خصلت ہین اور اونکا
ٹھکانا بھی جنت و دار کرامت ہے اور دنیا فقط چندروزہ ہے جسکا انجام عنقریب قیامت ہے بلکہ ہر شخص کے واسطے چند دن کے
بعد مرتے ہی آنکھین کھل کر آخرت کا سامنا پیش ہوگا پھر اللہ تعالے نے اس امت کے کافرون کو خوف دلایا کہ گذشتہ امتین اپنی شرارت
سے ہلاک کی گئین اور پچھلون کے واسطے عبرت کردی گئین پھر اس طبقۂ امت کے بعد قیامت ہے اور آیندہ کوئی امت و نبوت
ہونے والی ہی نہین پس اس امت کے کافرون کو نیست کرنے والے عذاب سے ہلاک کرنے مین یہ فائدہ حاصل نہوگا کہ آیندہ امت کو
عبرت حاصل ہو کیونکہ آیندہ کوئی امت ہی نہو گی ولیکن ان کافرون کو یہ خوف ضرور چاہیے کہ جس ملک یا جس شہر کے لوگ اسطرح حد سے
[illegible] اسلام کو مٹانیکا قصد کرین تو وہ برباد کردیے جاوین پس انکی دنیاوی زندگی بھی برباد ہو لہذا فرمایا

[illegible] قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ
[illegible] پہلے سنگتیں اون کی قوت زبردست تھی ان سے پھر لگے کریدنے شہرون مین کہین ہے

Marfat.com

مِن مَّحِيصٍ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ

بھاگنے کو ٹھکانا — سوچنے کی جگہ ہی — اوسکو — جسکے — اندر دل

تَمْهِيدَهُ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

لگاکر — اور — ہمنے بنائے — آسمان — اور زمین — اور جوانکے بیچ

وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ ۝ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ

اور ہمکو نہ آئی کچھ ماندگی — سوتو سہارہ — جو کہتے ہیں اور پاکی بول خوبیان

طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ

سورج نکلنے سے اور پہلے ڈوبنے سے — اور کچھ رات مین بول اوسکی پاکی — اور پیچھے

ہر زمانہ کے کافرون نے اپنی دنیاوی قوت وشوکت پر اعتماد کرکے رسولون ومومنون پر الزام لگایا کہ یہ لوگ ہمکو [illegible] حقیر وذلیل بنایا چاہتے ہین اور جہنم سے ڈراکر بزدل بناتے ہین اور اسکی وجہ یہ تھی کہ کافرون کو ہر طرح دنیاوی [illegible] مال ومتاع محبوب تھا تو اسکو چھوڑنے پر کسی طرح راضی نہین ہوتے تھے اور کبھی کبھی شیطان نے اپنے گروہ [illegible] طریقے سے وسوسہ دلایا اور وہ یہ ہی کہ پیغمبر نے جو دین تعلیم کیا تھا اوسپر توجہ کرنے سے کافرون کو روکا بلکہ یہ کہا کہ [illegible] پیروی کرنے والے لوگون کو دیکھو کہ وہ کس طرح دنیا کے مال جمع کرتے ہین اور کس طرح دنیاوی زندگی کو محبوب رکھتے [illegible] لڑائی مین بزدل ہوکر بھاگ جاتے ہین اور اپنے شہرون مین سونا چاندی وجواہرات وغیرہ جمع کرنے کے لیے غریبون پر ظلم [illegible] اور شراب وکباب وعیش وعشرت مین دن رات بسر کرتے ہین پس تم سمجھ لو کہ اس دین کی تعلیم سے انکو کیا حاصل ہوا [illegible] کافرون نے اخیر زمانہ کے اسلامی رئیسون وشاہون کو دیکھکر یہی الزامات لگائے حالانکہ یہ محض وسوسہ شیطانی ہی [illegible] ورنہ ہیونکی نظیر قائم کی وہ خود دین اسلام کی تعلیم سے برگشتہ ہوکر کافرون کے شریک ہو گئے تو اونکی نظیر [illegible] بلکہ اصلی دین اسلام کی تعلیم پر غور کرنا چاہیے کہ وہ سراسر عدل ونیک سیرت کی تعلیم ہی اور تقدیر کے اعتقاد [illegible] دلیر ہو جاتے ہین کہ اکیلا آدمی بمقابلہ ہزارون کفار کے بھاگنا نہین پسند کرتا کیونکہ وہ خوب جانتا ہی کہ موت [illegible] ہونا چاہتا ہی کیونکہ دنیا فانی اور آخرت بہتر ہی اور وہ دنیا کے جمادات خواہ سونا چاندی ہون یا پتھر کی قسم [illegible] کسی سے دل نہین لگاتا کیونکہ یہ سب دنیاوی متاع فانی ہی تو بھلا بندہ مومن ان پتھرون کے واسطے [illegible] پس کافرون کو چاہیے کہ اسلام کی نصیحت نیک پر کان دھرین ورنہ اپنے بد انجام وعذاب آخرت سے [illegible]

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا — اور ان کافرون سے پہلے [illegible]

سی سنگتین جو قوت مین انسے سخت تھین ہلاک کر ڈالین ف — یعنے ان کافرون سے پہلے [illegible] جو قد وجسم مین زیادہ قوی تھے اور مال ودولت مین بہت زیادہ تھے پھر جب انھون نے اپنے [illegible] اسقدر جمے کہ پیغمبر ومومنون کو قتل کر ڈالنے پر آمادہ ہوے اور ظلم وفساد کو پھیلایا تو اللہ تعالے [illegible] کر دیا۔ فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ — پس ڈھونڈتے پھرے ملکون [illegible]

Marfat.com

[illegible] پھر بھلا کہین انکو ہلاکت سے بچاؤ کا ٹھکانا ملا یعنے ہو
[illegible] جماعتین اپنی قوت و دولت پر مغرور ہوکر ملکون ملکون غلبہ کرتے پھرین کیا بھلا
[illegible] ہرگز نہوگا بلکہ آخر وہ عذاب سے ہلاک و برباد ہوگئے۔ اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَذِكْرٰى
[illegible] وَهُوَ شَهِيدٌ ۔ اس بیان مین بیشک نصیحت ہی ایسے شخص کے واسطے
[illegible] اور وہ حاضر ہو یعنے ان آیات آلہی مین عبرت سے نصیحت ہی ایسے شخص کو حاصل
[illegible] دل نہین ہی تو وسنے صاحب دل کے سنانے پر کان لگائے اور دلی توجہ سے اوسکو سنا پس
[illegible] نصیحت حاصل ہوتی ہی اور جو لوگ خود عالم نہین ہین وہ اگر کان دھر کر عالمون کی بات سنین
[illegible] حاصل ہو اور بعض علماے ؒ نے کہا کہ یہان قلب سے مراد عقل ہی یعنے جس شخص کو عقل حاصل ہی وہ ان آیات
[illegible] عبرت حاصل کرتا ہی اور جسکو اسقدر عقل نہین ہی اگر وہ دل سے متوجہ ہوکر سنانے والے کی بات سنے تو اوسکو عبرت
[illegible] بعض علماے ؒ نے کہا کہ خود دل مراد ہی کیونکہ قلب سلیم ان آیات کے حقیقت مین فکر و غور کرلیتا ہی اور اگر قلب سلیم نہوا
[illegible] مین اسقدر صلاحیت ہی کہ وہ نصیحت سننے پر کان لگاتا ہی تو اوسکو بھی فائدہ حاصل ہوتا ہی مترجم کہتا ہی کہ تحقیق واللہ تعالیٰ
[illegible] ہی کہ قلب کو اللہ تعالیٰ نے روح و جسم کے درمیان ایک حد مقرر فرمایا ہی اور وہان روح کی جانب سے بھی ایک واعظ موجود ہی اور
[illegible] جانب سے بھی ایک بلانے والا موجود ہی پھر جسم کی جانب سے جس قسم کی زندگی اوسکے قلب کو درکار ہی وہ جسمانی زندگی ہی
[illegible] کے قلب کو حاصل ہوتی ہی کیونکہ ہر جسم جاندار مین اوسکا قلب محل خون ہی یعنے جگر سے خون پیدا ہوکر قلب کے ذریعہ سے
[illegible] تقسیم ہوتا رہتا ہی اور ایسی زندگی سے فقط یہ نتیجہ ہوتا ہی کہ اوسکے جسم کی پرورش کے لیے جن چیزون کی ضرورت ہی اور جن سے
[illegible] ہوتا ہی اون سب کی تدبیرین اور اونکی منفعت و مضرتین قلب کے واعظ سے حاصل ہوتی ہین اور اسکا نتیجہ یہ ہی کہ جسم
[illegible] تازگی و توانائی کے ساتھ زندہ رہے لیکن اوسکو یہ امتیاز حاصل نہین ہی کہ اوسکا آخری انجام کیا ہوگا کیا نہین
[illegible] اوسکو اختیار نہین ہی حتی کہ جوانی کی قوت اپنی حالت پر ہوتی ہی پھر بڑھاپے کا ضعف یومًا فیومًا ترقی کرتا ہی
[illegible] کھانے پینے و کھیل کود وغیرہ کے ایسے سامان بذریعہ حواس قلب کے مہیا کرے کہ مرتے وقت تک نسبت
[illegible] کسی قدر اوسکو تقویت رہے ولیکن آخری موت سے بچنا کسیطرح ممکن نہین ہی اور فرقہ مادیہ نے دعوے کیا
[illegible] حفاظت ہو تو آدمی نہ مرے مین کہتا ہون کہ جان سے زیادہ عزیز کسی قوم کو کوئی چیز نہین خصوصًا فرقہ
[illegible] سے بالکل منکر ہین پھر تعجب ہی کہ یہان بغیر دلیل کے اس امر کے قائل ہوگئے حالانکہ صریح مشاہدہ کے
[illegible] دعوی کا کیا اعتبار ہی اور کچھ عجیب نہین کہ اس فرقہ کا یہی حال ہی کہ حقیقی دلائل کو چھوڑ کر وہمی خیالی
[illegible] نے سچ فرمایا کہ یہ لوگ اٹکل کے پابند ہوتے ہین انکے حال سے بحث چھوڑ کر پھر مین اپنی
[illegible] اور یہانتک جو کچھ بیان ہوا وہ قلب کی ایسی زندگی کا بیان ہی جو اوسکو جسم کی پرورش کے
[illegible] سے قلب کا زندہ ہونا اسیواسطے اگر قلب سے آمد و رفت خون کی منقطع ہوا اور اوسکی حرکت
[illegible] مرجاتا ہی پھر واعظ روح کے واسطے قلب کی روحانی زندگی درکار ہی جس سے عقل و فراست معرفت

Marfat.com

حاصل ہوتی ہے اور یہ بنور توحید ہے پس جب تک لا الہ الا ہو الحی القیوم سے
وعظ کچھ کار آمد نہین ہو سکتا کیونکہ اوسکے اعتبار سے قلب مردہ ہے اور مردہ کو نہین
لے نے فرمایا کہ افئدتہم ہواء۔ یعنے اونکے دل خالی ہین کہ اونہین روح معرفت نہین ہے اور فرمایا
ایسے دل ہین کہ جنسے فہم عقل نہین پاتے ہین وعلی ہذا دیگر آیات کثیرہ ہین اب غور کرنا چاہیے کہ
نے جو آیات حکمت بیان فرمائین اون مین بہت علوم واشارات ہین لیکن یہ سب معارف
حاصل ہوتے ہین اور قلب درحقیقت وہی قلب ہے جسکو کمتر حیات جسمانی سے علاوہ
مومن ہے پس سچا مومن جسکو قلب حاصل ہے وہ تو ان آیات ربانی سے نصائح عظیمہ حاصل کرتا ہے اور جسکو
ہے ولیکن اوسمین صلاحیت موجود ہے اور نفرت وجہالت وجہل مرکب ورعونت وغیرہ اوسمین نہین ہین
توجہ سے کان لگاتا ہے اور اوسکے معانی کو سمجھنا چاہتا ہے پھر کلام ربانی سے بڑھکر کون کلام حکمت ہو سکتا ہے
کوشش سے اپنے قلب کو حاضر کیا اور کان کے ذریعہ سے واعظ کی تلاوت آیات کو سنکر اپنے قلب پر پیش کیا تو
وہ نصیحت کو سمجھ جائیگا اور یہین سے ظاہر ہو گیا کہ فقط دماغی حواس سے آیات الٰہی کا سننا و پڑھنا و سمجھنا کار آمد نہین
قلب تک نہ پہونچے اور یہی نکتہ ہے کہ یہود برابر توریت کو پڑھتے اور اوسکے متعلق تفسیرین لکھتے اور یہودیون کے
ہر ایک اپنے مذہب کی تائید کے واسطے اوسکی آیات سے بحث و جدال کرتے رہتے تھے یا نصاری اپنے دعوے کے موافق
ایسا کرتے تھے مگر قلب نہونے کی وجہ سے اونکو کچھ فائدہ نہ ہوتا تھا کیونکہ کتاب الٰہی سے دو حصہ متعلق ہین ایک
ہے کہ صرف و نحو و فصاحت و بلاغت کے متعلق ہر آیت سے بحث کرنا اور اوس سے ظاہری جسم کے متعلق جو احکام ہین
جیسے نماز وطہارت و روزہ و زکوٰۃ و حج وغیرہ چنانچہ نماز کی ایک ظاہری صورت ہے اور وہی یہی افعال ہین جو سب جانتے ہین
اوسکی باطنی روحانیت ہے اور وہ اخلاص و حمد وثناے باری تعالے بطہارت ظاہری و باطنی اور خشوع و خضوع اور صدق قلبی
آخرت وغیرہ ہے اور یہ بدون قلب کے نہین حاصل ہو سکتا ہے پس یہودیون کو چھوڑ کر اس آخر زمانہ مین مسلمانون کے بعض
کہ حصہ اول کے واسطے باہم بحث و جدال و تدقیقات کرتے ہین حتی کہ بجاے ہدایت کے باہم مخالفت و نفاق پیدا کرتے ہین
بھی یہی حال تھا اسیواسطے اللہ تعالے نے فرمایا الم تر الی الذین اوتوا نصیبا من الکتاب۔ یعنے یہودیون کی
کہ انکو کتاب سے ایک حصہ دیا گیا ہے یہ وہی حصہ اول ہے جسکا بیان اوپر مذکور ہوا اور سنن دارمی وغیرہ مین
جن مین بطور خبر غیب کے معجزہ مذکور ہے کہ آخر زمانہ مین علما بگڑ جائینگے اور قرآن مجید کی آیات
اونکے دل مین کچھ اثر نہو گا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب حاصل یہ نکلا کہ جس شخص نے صدق ایمان
کیا تو اوسکو عبرت و نصیحت بے انتہا حاصل ہوتی ہے اور وہ آیات الٰہی کو یقینی معجزات دیکھتا ہے یا عالم
اوسکو بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے یا اسیوقت حیات قلبی پیدا ہو کر نصیحت اوسکو نافع ہوتی ہے اور اگر یہ بات حاصل
معنی حقیقت اپنے خیال معنے سمجھتا ہے اور اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سلف صالحین و علماے
خوارج وغیرہ کی طرح صریح مخالف ہو جاتا ہے اور کبھی دوسرے بدعتیون کی طرح اونکے اقوال

Marfat.com

[illegible] عرش مین جمنا ہر جیسے یہودیون نے آیات توریت مین یون پایا کہ
[illegible] ساتوین دن عرش پرستوی ہوا انہون جاہلون نے اسرحق کوا پنے قلب کی مردگی سے
[illegible] بھی جسم ہر جسمین ہاتھ پانون ہین اور تخت ہی اور تخت پرستوی ہونے کے یہ
[illegible] کو پیدا کرنے کے بعد ساتوین دن تھک کر لیٹ رہا مترجم کہتا ہی کہ مین ان جاہلون
[illegible] سبحانہ تعالے کی بارگاہ قدس مین پناہ مانگتا ہون پھر دیکھو کہ توریت کی آیات وحدانیت سے
[illegible] بجاے انہون نے جسمانی قلب سے برعکس حقیقت کے جسمیت کا اعتقاد کیا اور وہ صریح
[illegible] علوا کبیرا اور حق عزوجل نے اپنے فضل سے ہم بندون کو قرآن مجید مین اپنی توحید سے آگاہ فرمایا
[illegible] خلقنا السموات والارض وما بینھما فی ستۃ ایام وما مسنا
[illegible] بیشک بنائے آسمانون وزمین کو اور جو کچھ ان دونون کے درمیان ہی سبکو چھ دن مین پیدا فرمایا اور ہمکو کچھ تکان
[illegible] دوسری آیات واحادیث مین ثابت ہی کہ روز یکشنبہ سے شروع فرمایا اور آخر جمعہ تک سب پیدائش کو تمام
[illegible] وزمین کو دو دن مین اور آسمان کو دو دن مین اور زمین کے منافع کو دو دن مین پیدا کیا اور اگر اللہ عزوجل چاہتا تو پلک مارنے سے کم مین
سبکو پیدا فرماتا ولیکن اوسنے ہم بندون کو آگاہ فرمایا کہ حکمت الٰہی اسیطور پر مقتضی ہی پس جو بندہ اپنے کمتر وادنی مقام سے ترقی کر کے
مقام قدس پر پہنچنا چاہے تو وہ اپنے نفس کے اضطراب مین گرفتار نہو بلکہ آہستگی سے اپنے نفس کو پاکیزہ کرے اور صبر کرے تاکہ معارج
[illegible] حاصل ہو کیونکہ اللہ تعالے کا پیدا کرنا کن فیکون ہی جو کچھ اوسنے چاہا فورا موجود ہو جائیگا ولیکن اوسکی حکمت مقتضی ظہور صفت
[illegible] علیم عارف نہوگا جب تک اس حکمت سے فیضیاب نہو پس اگر کوئی شخص ایمان لایا اور اوسنے عبادات مین یہان تک غلو کیا کہ
[illegible] روزہ ونماز مین صرف کرتا ہی تاکہ وہ دو چار روز مین ولی ہو جاوے تو یہ اوسکے ہوسات خلاف مقتضاے حکمت ہین ہان اگر کوئی
خاص شان اوسکے ساتھ متعلق ہو تو اوسکے ولی ہونے کے واسطے دو چار روز کی بھی ضرورت نہین ہی جیسے بعض خاص صورتون مین
[illegible] بعض مخلوق کو فورا پیدا فرماتا ہی جیسے ناقہ صالح علیہ السلام کو فورا پہاڑ سے پیدا کیا اور وہ فورا بچہ جنی اور وہ بھی فورا
[illegible] ہو گیا پس یہ واقعات خاصہ ہین ولیکن عموما بندے کو چاہیے کہ اپنی عمر کو بندگی وعبودیت مین صبر وعبادت کے ساتھ صرف
[illegible] واحدی رحمہ اللہ تعالے نے ذکر کیا کہ یہودی مردود کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالے نے سینچر کے روز استراحت فرمائی اور عرش پر
[illegible] کیونکہ اوسکو چھ دن تک مخلوقات کے پیدا کرنے مین تکان پیش آیا تھا مترجم کہتا ہی کہ آدمی باہم ایک دوسرے کے
[illegible] جھوٹ بہتان وبدگوئی کرین اوس سے بھی یہود خبیث کا یہ کلمہ بدتر فحش وافترا ہی چنانچہ سمجھدار عاقل اسکو
[illegible] نے اپنے آپکو کسقدر سخت بدگوئی سے ملعون کیا واحدی رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ جماعت مفسرین
[illegible] سے یہودیون کا افترا مذکور انہین پر مردود کر دیا گیا اور تعب وغیرہ ایسی چیزین ہین جو جسم کو لاحق
[illegible] اعلی واجل ہی جب وہ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہے تو امر کن سے اوسکا وجود ہو جاتا ہی یعنی اوسکا
[illegible] مترجم کہتا ہی کہ ارادات الٰہی سب قدیم ہین اور اوسکی شان پاک مین کچھ تغیر وتبدل نہین ہی پس اوسکے
[illegible] پیدا ہوتی جاتی ہی اور جو حوادث اس عالم مین ظاہر ہوتے ہین وہ تقدیر قدیم ہی اور وہ کسی

Marfat.com

تدبیر سے ٹل نہین سکتے ہین اور اون سب کا ظہور حکمت قدسی ...
اگر بعض حکمتون مین کلام کرتے ہین تو یہ عطیۂ سبحانی ہو وہ بھی ایک ...
یہودی جاہلون کو کیا مفید ہوگی جن کمبختون نے شان باری عزوجل ...
کرینگے بعد عرش پر مستوی ہونا مذکور ہی جیسے قرآن مجید مین یہ آیت مذکور ہو ...
اور اسی آیت سے سب قسم کے مشرکونکا گمان باطل مٹا دیا گیا اس دلیل سے کہ اللہ تعالے ...
تو جب اسی کی قدرت و قیومی سے ان چیزون کا وجود و قیام ہوتا نہین ہے کسی چیز کو ...
مین یعنے کسیطرح کا نفع یا ضرر پہونچانے مین کچھ بھی دخل نہین ہو تو شرک کی سب قسمین باطل ہوگئیں ...
کرتا و مٹاتا ہی اور جو کچھ انبین باہم ایک سے دوسرے کو نفع یا ضرر پہونچتا ہو وہ سب اوسکی ایجاد سے ہوتا ہی ...
وغیرہ کوئی فرقہ باقی نرہا کیونکہ نفع و ضرر صرف یہی ہی کہ مثلاً زید کے ہاتھ سے ضرب پیدا کی اور بکر ...
پیدا کیا اور خالد کو وہ حاصل ہوا تو جب ان سب کا پیدا کرنے والا وہی خالق سبحانہ تعالے ہی ...
ضرب کا محل ہی اور اسیکو کمانے والا کہا گیا ہی یعنے اہل سنت کے نزدیک بندہ کمانے والا ہی اور خالق عزوجل ...
... کی کمائی ضرب ہوئی جیسے بکر کی کمائی عطا ہوئی اسیطرح سب افعال نفع و ضرر کو قیاس کر لینا چاہیے ...
اسیطرح ... ہی یہ نہایت آسان و بالکل صاف بات ہی کہ جب خالق سبحانہ تعالے چاہیگا تو سبکو مٹا کر دوبارہ پیدا ...
... پیدا ہوگا تو ضرب وغیرہ جو کچھ کمائیان تمام عمر مین اوسکو حاصل ہوئی ہین سب اوسکا سرمایہ اور اوسکے ...
... اور بدبخت وہی جسکا سرمایہ برائیان ہون اور بدبختون کی کثرت ہی اور اس کثرت مین بھی جو شقی بدبخت ...
حضرت خالق عزوجل سے انکار ہو یا اوسکے کسی رسول یا کسی کتاب سے انکار ہو یا خالق عزوجل یا اوسکے رسول ...
... خلاف ہی جیسے نصاری نے اپنے زعم مین جس پیغمبر کو مانا اور مسیح اوسکا نام لیا وہ درحقیقت حضرت عیسی ...
اور ایسے مسیح کا اقرار ہی جسمین وہ باتین موجود ہون جنکو نصرانی بتاتے ہین اور منہ سے دعوت محبت ...
نظیر اسلام مین فرقہ رفض وغیرہ ہی جو حضرات طاہرین اہل بیت رضی اللہ عنہم اجمعین کی نسبت زبان سے ...
... جزع و فزع کرتے ہین لیکن بکثرت ایسے اقوال و افعال اون حضرات طیبین کے حق مین نسبت کرتے ہین جن ...
قطعاً پاک ہین فافہم اور جیسے یہود ملعون کہ وہ لوگ جناب باری تعالے کو جسم کہتے اور پیدائش آسمان و زمین ...
اسکے اپنے حق مین بہت سے لعنت کے کلمات بکتے تھے جنکے سننے سے اللہ تعالے کے بندگان صالحین ...
یہ کلمات سب سے زیادہ ناگوار ہونگے کیونکہ آپ سید الصالحین ہین اور حق سبحانہ تعالے انکو اپنے ...
مشیت الٰہی عزوجل متعلق نہوئی ہوتی تو حق سبحانہ تعالے اپنے بندۂ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و علیہم ...
لہذا ایسے کلمات کہنے والے مشرکون کو جہان سے مٹا دیتا اور یہ اوسکے نزدیک بہت آسان ہی ...
رفع درجات چاہا اور مشرکون سے جہنم کو بھر دینا مقدر فرمایا اور انہین اوسکی حکمتون ...
خطاب فرمایا بقولہ تعالے - فَاصْبِرْ عَلٰی مَا يَقُوْلُوْنَ - پس صبر ...

Marfat.com

[illegible] نا ہے [illegible] اپنا دربار [illegible] ایسے ہی تجکو چاہیے کہ ان مشرکوں کی
[illegible] تاکہ تجکو مشیت و حکمت آلہیہ ہے جہاں اسی حالت پر
[illegible] طلوع الشمس وقبل الغروب یعنی اور تسبیح پڑھ اپنے رب کی
[illegible] پہلے غروب پس تمام مشرکین کی بدگوئیاں مع شیاطین بالکل کالعدم و مردود ہین
[illegible] دلبند ہو [illegible] امت صالحہ آپکی تابع ہے پس اہل ایمان کو اپنی نماز و تسبیح کی قدر سمجھنا چاہیے
[illegible] تمام جہان [illegible] ایک بندۂ مومن کی جو تسبیح بحمد حق سبحانہ تعالے پیدا ہوتی ہے
[illegible] طلوع آفتاب سے پہلے وقت فجر ہے اور غروب سے پہلے وقت عصر ہے پس یہ دونوں وقت بہت عمدہ
[illegible] فجر کے طلوع تک اور بعد فریضہ عصر کے غروب تک نوافل نماز نہیں ہین بلکہ خالص تسبیح
[illegible] اشارہ فرمایا گیا ہے علما اوسکے بیان کرنے کو مناسب نہیں سمجھتے کیونکہ وہ عوام کی سمجھ سے
[illegible] وقتوں مین تسبیح پڑھنے کا بہت ثواب عظیم بروایت صحیحین موجود ہے چنانچہ بعض بیان انشاءاللہ
[illegible] روایت ہے کہ طلوع آفتاب سے پہلے تسبیح پڑھنے سے نماز فجر مراد ہے اور غروب سے پہلے نماز عصر
[illegible] چاہیے ولیکن مقصود بیان مشرکین کی بدگوئیوں پر صبر ہے کہ جسکے عوض اجر ہو تو اونکے بدکلمات کے
[illegible] اس تمام وقت [illegible] پس اگر فریضہ نماز مراد ہو تو باقی وقت خالی ہوگا حالانکہ اسی وقت شیاطین
[illegible] کرتے ہین اور ایسے حرکات بھی کرتے ہین جنکو وہ اپنے نزدیک نماز سمجھتے ہین کیونکہ حدیث مین
[illegible] سینگ کے درمیان آفتاب طلوع کرتا ہے اور شیطان کے دونوں سینگ کے درمیان غروب ہوتا ہے
[illegible] کفار و اتباع شیاطین اپنی عبادت کرتے ہین جب یہ بات معلوم ہوگئی اور یہ پہلے معلوم ہو چکا کہ
[illegible] جو انسان مین موجود ہوتے ہین منع کردی گئی ہین تو تسبیح قلبی زبان طہارت ادا کرنا احسن و
[illegible] کفار و مشرکین کے مقابلے مین بندگان صالحین کی تسبیح موجود نہوگی اور یہ جو مترجم نے
[illegible] تعلقات جسمانی کے ممنوع کردی گئی ہین اور یہ ہر شخص مین موجود ہے تو اس سے حضرت سرور عالم
[illegible] حدیث صحیح سے ثابت ہوگیا کہ آپکا ہمزاد مسلم ہوگیا تھا اسیواسطے صحاح سے ثابت ہوا کہ آنحضرت
[illegible] تھے اور علماے محققین سب نے اتفاق کیا کہ یہ فقط آپکی خصوصیات مین سے ہے فافہم واللہ
[illegible] تمام دن مین تسبیح مقصود ہے اگر کہا جاوے کہ آیت مین حکم منصوص ہے اور احادیث سے یہ التزام
[illegible] وسلم بعد فجر اور بعد عصر کے ہمیشہ تسبیح پڑھتے رہتے تھے اسکا جواب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
[illegible] کیونکہ آپ ہر حالت مین یاد آلہی مین رہتے تھے ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا کہ بعد معرفت کے
[illegible] زبان سے ظاہر نہ ہوتا ہو حضرت سید الصالحین صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح کو کوئی شخص
[illegible] آیت مین معنے یہ ہین کہ طلوع آفتاب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ اور غروب آفتاب سے
ومن الیل فسبحه [illegible] اور رات مین سے تو اوسکی تسبیح پڑھ ف یعنے رات مین سے

تھوڑے حصے مین اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر بعض نے کہا کہ تسبیح [illegible]
پھر جنھون نے نماز مراد لی اونمین سے بعض نے کہا کہ نماز تہجد [illegible]
تھی اور بعض نے کہا کہ نماز فجر دو رکعت مراد ہی اور بعض نے کہا کہ نماز عشا [illegible]
بطریق سبحان اللہ وبحمدہ وغیرہ ہو یا بطریق نماز ہو اور نماز خواہ نماز عشا ہو یا [illegible]
داخل کرنا بہتر ہی پس مطلقاً مراد یہ کہ رات مین سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر۔ وَ اَدۡبَارَ [illegible]
یعنے سجود کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھ جمہور کی قرأت مین ادبار بفتح اول ہی [illegible]
آیت مین ادبار النجوم آیا ہی اور یہان بالاتفاق بکسر اول ہی صحابہؓ و تابعین کی ایک جماعت نے [illegible]
اور ادبار النجوم قبل فجر کے دو رکعت ہین اور یہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ و ابوہریرہ رضی اللہ [illegible]
عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا (رواہ مسدد بن مسرہد و ابن المنذر و ابن مردویہ [illegible]
روایت کیا کہ مین ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان سویا اور ابن عباس نے نماز تہجد کی [illegible]
سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خفیف دو رکعتین پڑھین پھر نماز فجر کے واسطے باہر تشریف [illegible]
نماز فجر سے پہلے دو رکعتین ادبار النجوم ہین اور نماز مغرب کے بعد دو رکعتین ادبار السجود ہین (رواہ [illegible]
ابی حاتم **مترجم** کہتا ہی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت مین خود ابن عباس رضی اللہ [illegible]
اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ سب نمازون کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کر [illegible]
کرخی رح نے کہا کہ اس بارہ مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی آئی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
ہر نماز کے پیچھے تینتیس مرتبہ سبحان اللہ و تینتیس مرتبہ الحمد للہ و تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہا [illegible]
واسطے ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر کہا تو اوس شخص کی خطائین [illegible]
سمندر کے پھین کے برابر ہون (کما فی الصحیح) **مترجم** کہتا ہی کہ اس تاویل پر ادبار السجود یعنے ادبار [illegible]
بعد اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھ اور حدیث مین بھی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز کے تسبیح [illegible]
نے بیان کیا کہ ہم لوگ اپنے گھرون مین تہلیل و تسبیح کی آواز سنکر جان لیتے تھے کہ اب رسول اللہ صلی اللہ [illegible]
(کما فی سنن ابی داؤد وغیرہ) اور اسی تاویل پر نظر کرکے بعض علماء رح نے کہا کہ اس آیت مین [illegible]
نماز فجر ہی اور قبل غروب کے نماز عصر ہی اور شب معراج سے پہلے یہی دو نمازین مفروض تھین [illegible]
حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نماز دوگانہ فرض ہوئی تھی پھر سفر مین وہی [illegible]
کر دی گئی کما فی الصحیح۔ بعض لوگون کو وہم ہوا کہ نماز مغرب تو کبھی دو رکعت نہ تھی اور جواب یہ ہی کہ [illegible]
مغرب ہی مفروض نہ تھی کیونکہ معراج سے پہلے صرف نماز فجر و نماز عصر تھی پھر [illegible]
چار رکعت ہوئی تو حدیث ام المومنین رضی اللہ عنہا کے معنے یہ ہوسکتے ہین کہ [illegible]
گئی اور جو نمازین کہ بڑھائی گئین اونمین سے مغرب و عشا و ظہر ہی بالجملہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] قرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا اور قرآن کی تلاوت ... میں ہے وہ دونون نمازین تھین ایک طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر تھی اور دوسری غروب
[illegible] پڑھتے ہین مترجم کہتا ہے کہ اگر کہا جاوے کہ اس آیت سے جب فجر و عصر کا فرض
[illegible] ہونا معلوم ہوگی شیخ ابن کثیر نے اسکے جواز کی جانب اسطرح اشارہ کیا کہ ہان
[illegible] آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر ابتدا مین فرض تھی اور برابر ایک سال تک واجب
[illegible] تعالے یا ایہا المزمل قم اللیل الا قلیلا۔ نازل ہونے پر مفروض ہوئی چنانچہ ابن عباس
[illegible] اللہ تعالے نے شروع سورہ کو نازل فرمایا اور اسکا خاتمہ قریب ایک سال کے آسمان مین
[illegible] مشقت سے عفو فرماکر تخفیف کردی شیخ ابن کثیر نے کہا کہ ابتدا مین رات کی نماز
[illegible] صحابہ رضی اللہ عنہم کو واجب تھی اور ایک سال تک واجب ہی رہی امت کے حق مین اسکا
[illegible] اللہ تعالے نے شب معراج مین امر محکم کردیا کہ صرف پانچ نمازین مفروض ہوئین اور انھین مین سے
[illegible] پہلے ہی اور دوسری آفتاب غروب ہونے سے پہلے ہی امام احمد نے جریر بن عبد اللہ
[illegible] (چاندنی رات مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تھے کہ آپ نے چودھوین
[illegible] پھر ہم لوگون کو خطاب فرمایا کہ عنقریب تم لوگ اپنے رب عزوجل کے حضور مین پیش کیے جاؤگے تو اوسکی
[illegible] اس چاند کو دیکھتے ہو یعنے تمہارے دیکھنے مین کچھ حجاب نہوگا پس اگر تمسے ہوسکے تو طلوع آفتاب سے
[illegible] آفتاب سے پہلے نماز پڑھنے سے مغلوب نہو تو ضرور اسپر عمل کرو پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وسبح
[illegible] الغروب (ورواہ البخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وغیرہم) اور ہر نماز کے بعد
[illegible] ثابت ہوا ہی چنانچہ ایک جماعت صحابہ نے جن مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مین بیان کیا جسکا حاصل
[illegible] دیگر مقامات سے ہجرت کرکے گھر بار چھوڑکے مدینہ مین آئے تھے اور اکثر اونمین دنیا چھوڑنے سے
[illegible] حاضر ہوکر رسول اللہ صلعم سے عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ جن لوگون کو دنیاوی ثروت ہی وہی لوگ
[illegible] آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ تم کیا کہتے ہو انھون نے عرض کیا کہ جن لوگون کو اللہ تعالے نے مال یا ہی وہ نماز
[illegible] ہم نماز پڑھتے ہین تو وہ لوگ بھی ہمارے مانند نماز پڑھتے ہین اور [illegible] ہم روزہ رکھتے وہ بھی روزہ
[illegible] وہ لوگ اللہ تعالے کی راہ مین صدق دل سے خیرات کرتے ہین اور ہم خیرات نہین کرسکتے اور وہ لوگ
[illegible] ہین اور ہم نہین آزاد کرسکتے تو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ بھلا مین تمکو ایسی ایک بات سکھلادون
[illegible] سب سے سبقت لیجاؤ اور کوئی تمسے افضل نہوسکے مگر وہی جو تمہارے مثل عمل کرے پھر فرمایا
[illegible] سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر پڑھا کرو یہ لوگ بہت خوش ہوے پھر چند روز بعد وہ لوگ
[illegible] مالدار بھائیون نے بھی یہ بات سن لی تو جیسے ہم کرتے ہین ویسے ہی
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر یہ اللہ تعالے کا فضل ہی جسکو چاہے عطا فرماوے

Marfat.com

(الصحیحین وغیرہ) مترجم کہتا ہی کہ آیت کا نزول شب معراج سے [illegible]
مذکورہ اگرچہ پانچون نمازون کے بعد ہی ولیکن طلوع شمس سے پہلے [illegible]
رکھی گئی ہی جسکا مختصر بیان یہ ہی کہ حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
عصر کے غروب تک کے فضائل مین سے یہانتک فرمایا کہ اگر مین ان اوقات [illegible]
محبوب ہی کہ مین اولاد اسمعیل علیہ السلام سے چار بردے آزاد کرون [illegible]
ف۲ فی العرائس شیخ شیرازی رحمہ اللہ تعالے نے اس سورۂ مبارکہ [illegible]
بعض اشارات بیان کیے ہین اور مترجم بھی اسطرح متفرق آیات مین سے ہر [illegible]
اپنے اپنے موقع پر سمجھ لینا چاہیے قولہ تعالے ولقد خلقنا الانسان ونعلم ما توسوس به [illegible]
کہ وہ اپنے مخلوق کے وسوسۂ نفس کو جانتا ہی شیخ رح نے کہا کہ سبحان اللہ اسپر خلق [illegible]
مین لانا اوسیکی قدرت سے ہوا اور اس حالت مین باقی ہونا اوسیکی قیومی سے ہی [illegible]
اور اس خطاب مین ایک لطافت ظاہر ہی کہ پہلے یون فرمایا لقد خلقنا الانسان تاکہ کسی نفس [illegible]
ہی سمجھ جاوے کہ جب اوسی نے ذات انسان کو پیدا کیا تو انسان کے صفات [illegible]
توصفت بھی نہین ہی کیونکہ یہ فعل نفس ہی تو انسان کو معلوم ہو جاوے کہ جسنے اوسکی ذات [illegible]
پیدا کرنے والا ہی تو پھر کیونکر اوسپر مخفی ہو سکتا ہی بلکہ انسان کے نفس مین جو چیزین غیب ہے [illegible]
اظہار کرنا شان حق عزوجل ہی قولہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ اسیواسطے روایت کیا جاتا ہی [illegible]
کہتا ہی کہ بہت لوگون نے اسکو حدیث خیال کیا حالانکہ علماے محدثین متفق ہین کہ یہ حدیث نہین [illegible]
اور روایت سے ثابت ہوا کہ یہ شیخ ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالے کا قول ہی [illegible]
اور قبضۂ قدرت مین مسخر ہونے کو جسنے سمجھ لیا وہ بالضرور خالق عزوجل کی الوہیت پہچان گیا شیخ [illegible]
کسی جاہل کو یہ گمان نہونا چاہیے کہ خالق سبحانہ تعالے اپنی مخلوق مین حلول کیے ہوے [illegible]
موجود ہی یہ گمان بالکل جہالت ہی کیونکہ حق سبحانہ تعالے اپنی ذات وصفات سے پاک [illegible]
کرے یہ عقلاً ونقلاً بالکل محال ہی بلکہ آیت قدسی مین معرفت یہ ہی کہ اللہ تعالے نے [illegible]
اور فعل اوسکی صفت ایجاد کے ساتھ قائم ہی اور صفت اوسکی ذات کے ساتھ قائم ہی [illegible]
اوسکی صفت سے متحد ہی شیخ ابوسعید الخراز وشیخ واسطی رح نے اشارہ کیا [illegible]
نہین ہی جو خالق عزوجل کو اپنی مخلوق سے حاصل ہی کیونکہ انسانی علم تو مخلوق [illegible]
ہو سکتا ہی جسقدر انسان مین پیدا کیا گیا بلکہ اوسیطرح سمجھے کا جسطرح سمجھ پیدا کی گئی [illegible]
پیدا کی گئی ہی اسیواسطے شیطان نے اپنے نفس کو انسان سے بہتر سمجھا حالانکہ [illegible]
ہوئی اور حق عزوجل کو اپنی مخلوق کا علم تحقیقی ہی اور اس سے ظاہر ہو گیا کہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] کفار و مشرکین میں ہی کہ یہ لوگ اپنے نفس کو تکبر کی نظر سے دیکھتے ہین آور دوم وہ
[illegible] اپنے نفس کو شیطان والون کے مقابلے بین ذلیل نہین کرتے بلکہ اپنے رب عزوجل کی شان
[illegible] بلکہ ہیچ سمجھتے ہین پس ایسی قوم کو مبارک ہو جو نے سبب اور نے طلب کے اپنے
[illegible] ہو گئے اور انھون نے اپنے نفس کو اپنے رب ہی سے پہچانا لیکن یہ پہچاننا بھی بقدر اپنی طاقت
[illegible] درجت کر سکتا ہی قولہ تعالے لقد کنت فی غفلۃ من ہذا فکشفنا عنک غطاءک الآیہ - اسمین حق سبحانہ
[illegible] غافلون کی آنکھون سے قہر کے پردے اٹھا دیگا تو اوسوقت اونکو عجائب غیب نظر آویگا اور یہ اونکے
[illegible] مومنین [illegible] حقیقت اسی پر ایمان لائے ہین تو نقاب اٹھ جانے پر اونکو فرحت و سرور حاصل ہوگا پھر وہان کسی
[illegible] استدلال کا پردہ نہین رہیگا بلکہ عیان و عرفان رہ جائیگا سبحان اللہ اوسکا علم اپنی مقدورات بین حاوی ہی اور اوسکا
[illegible] قال تعالے ما یبدل القول لدی الآیہ - پس جسکے حق بین ازل سے حسن انجام کا قول ہی وہ دنیاوی امتحانات
[illegible] ہی اور جسکے حق بین شقاوت سابق ہو چکی تو ابلیس کی طرح اوسکو کثرت طاعت وہ نتیجہ نہین دیسکتی جس سے
[illegible] طاعت بین جیسی نیت تھی ویسا ہی پھل ملا یعنے تمام دنیا اوسکو مل گئی بلکہ صور قیامت تک زندہ رہیگا
[illegible] کے مقابل تو اوسکے تابعین یعنے کفار و مشرکین ہین کہ انکو دنیا بھی اتنی کلفت کے ساتھ ملی وہ بھی چند ساعت
[illegible] موت آجاوے ولیکن شیطان بین اور اسکے تابعین بین فرق یہی ہی کیونکہ شیطان نے اللہ تعالے کی عبادت کی اگرچہ
[illegible] پھر آیا ہو بخلاف کفار و مشرکین کے کہ انھون نے اپنے بتون وغیرہ کے پردے بین درحقیقت شیطان کی طاعت کی تو
[illegible] حصہ مل گیا نعوذ باللہ من اتباع الشیطان و سوء الخاتمہ قولہ تعالے یوم نقول لجہنم ہل امتلئت الآیہ - حق تعالے
[illegible] جن و انس سے بھر دیگا پس وعدہ جن و انس بھرے جائینگے پھر فرمائیگا کہ کیا تو بھر گئی وہ اس سے زیادہ
[illegible] بھر جائیگا وہ ایسا ہی جیسے سمندر بین ایک چھلا ڈال دیا گیا اور جہنم کو بھی درحقیقت اپنے رب عزوجل کا
[illegible] جانب مشتاق ہی لہذا حدیث بین وارد ہوا ہی - فیضع رب العزۃ قدمہ فتقول قط قط لیس اوسکی حالت شوق
[illegible] فرمائیگا تو وہ عظمت سے بھر جائیگی کیونکہ عظمت الٰہی کے سامنے تمام جہان ہیچ ہی مترجم کہتا ہی کہ شیخ
[illegible] بین (قدم) سے انسانی قدم یا جو آدمی کے خیال [illegible] وہ ہرگز مراد نہین ہی کیونکہ رب
[illegible] ہو ولیکن جہنم کی جانب کسی صفت رحمت سے تجلی نہ ہو گی کیونکہ وہ محل قہر ہی چنانچہ حدیث
[illegible] انتقام بیان فرمایا ہی جیسے جنت کو محل رحمت و انعام فرمایا ہی پس جہنم پر جو تجلی ہو گی وہ
[illegible] اواب حفیظ - جس شخص نے اپنے نفس کی حفاظت کی وہ اواب حفیظ ہی شیخ سہل رح
[illegible] سے بچایا اور اوسکو اللہ تعالے کی جانب سکون حاصل ہوا اور حفیظ وہ ہی جسنے احکام
[illegible] سے بچانا بہت مختصر لفظ ہی اور بہت جامع ہی چنانچہ اول تو عقاید کو شکوک
[illegible] بین جس چیز کو دنیا کے واسطے حاصل کرے وہ شیطانی وسوسہ ہی بلکہ جو چیز حاصل
[illegible] کے واسطے حاصل کرے پس اللہ تعالے کی یاد سے اوسکا دل مطمئن ہے شیخ حارث محاسبی رح

Marfat.com

کہا کہ اواب وہ ہی جو اپنے قلب سے اپنے رب عزوجل کی طرف رجوع ہوا اور حفیظ وہ ہی جو
نظر کھے قولہ تعالے من خشی الرحمن بالغیب وجاء بقلب منیب
حاصل ہوگیا کہ علم الٰہی سبحانہ تعالے ہر ذرہ کو محیط ہی اور اوسکے جلال عظمت کے سامنے
تعظیم و اجلال پیدا ہوگی حتی کہ وہ اپنے وجود سے بھی بجانب صفات حق عزوجل رجوع
خوف سے خشیہ زیادہ دقیق ہی کیونکہ خوف تو عوام کے واسطے ہی جو عذاب جہنم سے ڈرتے
اندر روشن ہوکر اوسکے باطن کو پاک کردیتی ہی کہ آیندہ اونکو جہنم کی آگ سے نجات ہی اور اس سے
اور جس بندے کو خشیہ عطا ہوئی وہ انابت سے بھی محروم نہوگا یعنے اوسکو انابت بھی عطا ہوگی
تن اپنے حق تعالے کی جانب رجوع لانے والا اور جسکو انابت عطا ہوئی وہ تفویض اور تسلیم سے بھی محروم
حکم قضا و قدر کے واسطے سپرد کردیتا ہی اور تدبیرات کو عمل مین لانے سے اگر مراد کے خلاف نتیجہ نکلتا ہی تو اوسکو
اور جسکو تفویض و تسلیم نصیب ہوئی وہ مکروہات پر صبر کرنے سے محروم نہین ہوتا ہی یعنے اوسکو یہ بھی عطا ہوتا ہی کہ
مثلا عبادات و طاعات ادا کرنے مین نفس کو گرانی لاحق ہوتی ہی تو وہ اسپر صبر کریگا اور دنیاوی تدبیرات مین جو نتیجہ اوسکی
نکلتا ہی اوسپر صبر کریگا کیونکہ اوسکو معلوم ہوچکا کہ امر مقدر یہی تھا اور جو کچھ اللہ تعالے نے مقدر فرمایا وہی بہتر ہی تو
ہوجاتا ہی وہ رضا سے محروم نہین رہتا یعنے اوسکو یہ توفیق حاصل ہوتی ہی کہ جو مقدر پیش آوے اوسپر راضی ہو مترجم کہتا ہی کہ
یہ دعا کرنا چاہیے کہ مجھے صبر عطا ہو تو یہ نہین چاہیے کہ وہ مطلقا صبر مانگے کیونکہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک شخص نے اپنی دعا مین صبر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا کہ اے شخص تو نے اللہ تعالے سے بلا مانگی ہی پس تو عافیت مانگ یعنے صبر کرنا کسی بلا پر
صبر جبھی حاصل ہوگا کہ پہلے کوئی بلا آوے تو اوسپر وہ ثابت قدم رہے حالانکہ بلاء الٰہی کے مقابلے مین دلیری
اللہ تعالے سے عافیت مانگنی چاہیے ہان جب مقدرات سے کوئی بلا آوے تو اللہ تعالے اوسکو عافیت کے
اگر کسی نے یون کہا کہ مجھے طاعات ادا کرنے پر صبر دیا جاوے تو کچھ مضائقہ نہین ہی لیکن بہتر یہ ہی کہ
پناہ مانگے یہ سبکو جامع ہی واللہ تعالے اعلم بعض مشائخ نے فرمایا کہ معرفت مین سب سے پہلے بندے کے دل
پیدا ہوتا ہی پھر تعظیم پیدا ہوتی ہی پھر ہیبت آتی ہی پھر اپنے نفس سے فانی ہوجاتا ہی مترجم کہتا ہی
واسطے فنائی اللہ کے یہ معنے بتلائے کہ خود نیست ہوکر رب عزوجل سے مل جاوے اور
ہی یہ انھون نے اپنی اٹکل لگائی اور یہ اٹکل قریب کفر ہی حالانکہ علماء صوفیہ نے
ارادے سے کام کیا کرتے ہین اور اونکا ہر کام ہر دم بلکہ اونکی ہر سانس جو آتی جاتی ہی کچھ
اختیار کی غفلت درمیان مین موجود رہی اور جب بندے نے معرفت
کرتا ہی حتی کہ اوسکا کھانا و پینا و سونا و جاگنا سب اوسیکے واسطے ہوجاتا ہی حتی
تو وہ اپنے نفس کو یاد سے بالکل بھول جاتا ہی حتی کہ اوسکو یہ یاد بھی نہین رہتا
سبحانہ تعالے اعلم قولہ تعالے لھم ما یشاؤن فیھا ولدینا مزید اس انعام مین

[illegible] کی جنتون مین دیکھینگے اور انھین چیزون سے ظہور صفات باری تعالے
[illegible] اپنی امیدین بلند کرینگے ولیکن یہ اسی قدر ہوگا جسقدر اونکے معارف نے
[illegible] سکے ہی کیونکہ حق سبحانہ تعالے کی ثنا وصفت خود اسیکی شان ہی ولیکن حق تعالے
[illegible] اپنی طرف سے مزید عنایت کریگا یعنے جہان اونکی معرفت نہین پہونچی تھی اسیواسطے
[illegible] جو کچھ اللہ تعالے نے اپنے بندگان صالحین کے واسطے مہیا کیا ہی وہ ایسی نعمت ہی کہ او
[illegible] سنا اور کسی بشر کے دل پر اسکا خطرہ نہین ہوا شیخ عبد العزیز مکی رحمہ نے کہا کہ جنت مین اونکو
[illegible] امیدین پہونچی ہین پھر حق تعالے اپنی طرف سے اونکو ایسی نعمت عطا فرمائیگا کہ جو اونکی انتہاء امید سے
[illegible] دیدار ہی مترجم کہتا ہی کہ کسی بندے کو صفت حقیقت کا ظہور نہین ہوا کیونکہ شان حق سبحانہ تعالے
[illegible] ہی کہ کوئی بندہ اوسکو تصور مین لاوے فافہم قولہ تعالے ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب الآیہ یعنے
[illegible] انوار حکمت و آثار کبریاء و عظمت ایسے بندے کو ظاہر ہوتے ہین جسکو قلب حاصل ہو یا کان لگاکر حضور
[illegible] ایک نقطہ ہی جو فطرت پاکیزہ کے دائرہ کا مرکز ہی اور اس فطرت کو اللہ تعالے نے اپنے فضل خاص کے
[illegible] فضل کے واسطے نور صفت سے تجلی حاصل ہی اور یہان ایک عجیب لطیفہ ہی کہ اس نقطہ کے گرد دائرۂ عقل
[illegible] کے گرد فعل ہی جسپر صفات کا پردہ ہی اور اسی پردے سے ظہور ذات ہی پس حق سبحانہ تعالے اپنی ذات صفات سے
[illegible] ہی پس فعل کا پردہ یہی عالم ملک ملکوت ہی اور باطن مین ظہور صمدیت و جلال ازلیت ہی شیخ حسین رحمہ نے کہا کہ اللہ
[illegible] قرآن کو ایسے بندے کے حق مین مفید فرمایا جسکو دل حاصل ہو یعنے جس دل مین سوائے شہود رب عزوجل
[illegible] شیخ ابن عطاؒ نے کہا کہ جس قلب نے حق کو تعظیم کی آنکھ سے دیکھا وہ اوسکے لیے پگھل گیا اور غیر سے
[illegible] شیخ واسطی رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ قرآن مجید بیشک ذکر و نصیحت ہی لیکن یہ سبکے واسطے نہین
[illegible] کے واسطے بھیجا لیکن بدبخت اس سے محروم رہے اور یہ سب کے واسطے نصیحت نہ ہوا بلکہ
[illegible] واسطے نصیحت ہو گیا اور یہ وہی قوم ہی کہ جسکو دل حاصل ہی جنکا بیان اللہ تعالے نے فرمایا بقولہ تعالے او من کان
[illegible] یعنے جسکو مردگی سے زندہ فرمایا ہی مترجم کہتا ہی کہ یہ زندگی کبھی بروجہ کمال ہوتی ہی [illegible] کبھی زندگی مین کوئی
[illegible] پوری صفت مین قوی ہو اور اوسکے اعضا کو پوری خوبصورتی حاصل ہو اور کبھی ان باتون مین عیب
[illegible] بروجہ کمال تو انبیا علیہم السلام کو حاصل ہی اسیواسطے شیخ قاسم صوفی رحمہ اللہ تعالے نے کہا
[illegible] کہ اللہ تعالے نے اونکے دلون کو مشاہدہ کے واسطے خاص فرمایا ہی شیخ حسین رحمہ نے کہا کہ قرآن
[illegible] خوبیان موجود ہین پس جنکے دلون کی آنکھین کھل گیئن اونکے لیے قرآن عین بصیرت ہی اور
[illegible] ربانی کے لیے نور ہی شیخ ابن عطاؒ نے کہا کہ یہ قلب ایسے بندے کو حاصل ہی جو حق کو مشاہدہ
[illegible] ہی پس جب اوسنے خوف کی آنکھ سے دیکھا تو خوفناک ہو کر کانپ گیا پھر جب جمال کی نظر سے دیکھا
[illegible] ابن الحسین رحمہ نے کہا کہ قلب ایک مضغہ گوشت ہی لیکن یہی محل ہی جسمین انوار اترتے ہین

Marfat.com

اور معارف کے آثار ظہور کرتے ہین اسیکا اعتبار ہو اور اسی پر دارمدار ہو

ث صحیح مین آیا ہو کہ جسم مین ایک مضغۂ گوشت ہو کہ جب وہ درست ہوتا ہو تو سب

سن رکھو کہ وہ دل ہو ۱ لصحیح کت شیخ جعفر رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ جب قلب کسی بندی کا

کیا جاتا ہو یعنے اوسپر اگوارہان مین آتی ہین مگر اسکو وہی لوگ پہچانتے ہین جو عالم

پیش آتی ہین خصوصًا صالحین پر بہت بلائین پیش آتی ہین تو وہ بطور سزا نہین

ہو لہذا کسی جاہل آدمی کو یہ گنجایش نہین ہو کہ وہ کسی شخص کی تکلیف دیکھکر بدگمان

مرتبہ ہو فافہم صبیحی نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے خطاب پاک کو اہل دل کے واسطے

مخصوص ہین یعنے کافرون مین دل ہی نہین ہوتا ہو اور اہل ایمان البتہ زندہ دل ہین

فرماتا ہو پس او سمین وسعت دیکر کشادہ وفسیح کردیتا ہو پھر اسکو پاکیزہ کرکے محبت و ایمان و یقین سے

وہی پہچان سکتے ہین لہذا وہی اس خطاب معرفت کے لائق ٹھہرے بعض مشائخ رحمہ اللہ تعالے نے

ہین بعضے قارب تو قبضۂ حق تعالے مین مقید اور اوسکے کشف سے مسرور ہین اور بعضے قلوب اوسکی

اوسکے شائق ہین اور بعضے امیدوار ہین اور بعضے شاہد دیدار ہین اور بعضے وجد فراق مین زار ہین اور بعضے

وار بقا کے مشتاق ہین غرضکہ انھین معاملات سے قلوب کے مراتب بکثرت ہین (عن

سعادت و اہل شقاوت کو جدا کردیا

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ

اور کان رکھ جس دن پکارے پکارنے والا نزدیک کی جگہ سے جس دن سنینگے

يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۝ يَوْمَ

دن نکل پڑنے کا ہم ہین جلاتے اور مارتے اور ہم تک ہی پہونچنا

عَنْهُمْ سِرَاعًا ۭ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۝ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا

وہ دوڑتے یہ اکھٹے کرنا ہمکو آسان ہی ہم خوب جانتے ہین

عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۣ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ ع ۱۶

اور نہ زور کرنے والا سو تو سمجھا قرآن سے

چونکہ امر حق کا فائدہ انسان کے واسطے جبھی حاصل ہوگا کہ وہ حشر و قیامت کو سمجھے اور یقین

اسی کو بتاکید بیان فرمایا تو اوسکے سننے کے واسطے کمال اہتمام رکھنے کا حکم

الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ - اور کان لگا کر سن لے جس دن پکاریگا

پھر اوس دن کے واسطے زیادہ وضاحت بیان فرمائی - يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ

بلند آواز کو سچا سننا ف اس سننے مین کوئی عیب نہوگا جیسے دنیا

Marfat.com

[illegible] سنائی نہین دیتا ہی تو اوس دن یہ التباس و امتحان جاتا رہیگا اور ٹھیک طور پر سن لینگے [illegible]
[illegible] کرسن لو کہ ایک دن ایسا آنے والا ہی پھر اوس سے آگاہ فرمایا۔ ذٰلِكَ يَوْمُ
[illegible] الْخُرُوْجِ یعنے زمین سے پیدا ہو کر نکلنے کا دن ہی یہی نشر و حشر کا دن ہی واضح ہو کہ بہ خطاب
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اسواسطے کہ حقیقت مین کامل سننا آپ ہی کو نصیب تھا پھر تمام مخلوقات مین سے جو لوگ
[illegible] ہین وہ آپ ہی کے طفیل مین سننے والے ہین اور وہ سب آپ کی امت اور آپ کے تابع ہین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] سید الانبیا والمرسلین ہین صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین پس گروہ سعادت کے سردار کو خطاب فرمایا اس سے
[illegible] خطاب کی [illegible] ظاہر ہی اور حاصل کلام یہ ہی کہ ای سید الصالحین خوب کان لگا کر سن لے کہ ایک ایسا دن آنے والا ہی کہ اللہ
[illegible] ایک پکارنے والا نزدیک جگہہ سے پکاریگا اوسکی آواز کو سب لوگ سچے طور پر سن لینگے یہی وہ دن ہی کہ جب اول سے
[illegible] خلائق اپنی قبرون سے نکلینگے اور قبر اونکی یہی زمین ہی خواہ اونکے اجسام مرنے کے بعد اسمین دفن کیے گئے ہون یا
[illegible] خاک ہو گئے ہون یا سمندر مین غرق ہوے ہون یا درندون کی غذا سے ہضم ہو کر زمین مین مل گئے ہون بہرصورت اس زمین
سے نکالے جائینگے اور نکالنا پیدا کرنا ہی تو اسمین کسی تردد کا مقام نہین ہی۔ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَ
اِلَيْنَا الْمَصِيْرُ۔ بیشک ہم ہی ہین کہ زندہ کرتے ہین اور موت دیتے ہین اور ہماری ہی جانب سب کو لوٹ
آنے کا ٹھکانا ہی ف اور یہ بات بدیہی ظاہر ہی کہ اول مین اللہ تعالے نے زندگی دی یعنے زندہ پیدا کر دیا حالانکہ کسی کا کچھ
وجود نہ تھا پھر خواہ مخواہ قبضہ قہر سے موت دیدی کہ وہ کسی طرح بچ نہ سکا تو ابتدا مین اللہ تعالے نے پیدا کیا پس انتہا مین اسکی جانب
مرجع ہی کہ وہ جب چاہے دوبارہ پیدا کر دیگا اور اوسنے آگاہ فرمایا کہ اسی آنے والے دن مین یہ ہوگا۔ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ
عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ۔ جسدن کہ اون پر سے زمین کھلیگی اس حالت مین کہ یہ لوگ
جلدی کرنے والے ہونگے یہی حشر ہم پر آسان ہی ف یعنے وہ ایک دن ہوگا کہ حکم الٰہی سے اونکے اجسام زمین کے اندر ایسے
پیدا ہونگے جیسے دانہ اُگتا ہی جب پانی برستا ہی اور لطف یہ ہی کہ ان اجسام کے پیدا کرنے کے واسطے بھی یہی سامان ظاہری دکھلایا گیا ہی
چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالے کے حکم سے ایک زمانہ تک آسمان سے پانی برسیگا جس سے تمام مخلوقات کے اجسام اسی مین
بن جائینگے پھر اسرافیل کے صور مین جہان سب ارواح ہونگی پھونکنے کا حکم ہوگا اور حق عز وجل ارشاد فرمائیگا کہ ہر ایک روح اپنے جسم مین
چلی جاوے پس روح اپنے جسم مین اسطرح سمانے لگیگی جیسے سانپ کا زہر چڑھتا ہی اور حکم الٰہی کی عظمت سے زمین شق ہو کر تمام مخلوقات کو
[illegible] نکلیگی پس یہ لوگ پکارنے والے کی آواز پر بہت تیزی سے دوڑینگے اور ہولناک منظر کو دیکھکر آنکھین پتھرا جائینگی ٹکٹکی بندھ
جائیگی اور لوگون کو ایسا معلوم ہوگا کہ ہم کہین ذرا سی دیر سوئے تھے کیونکہ دنیا مٹ گئی اور اوس خواب کا خیال بھی مشکل سے آدیگا
اگر پوچھا جاوے کہ منادی نزدیک جگہہ سے پکاریگا یہ نزدیک جگہہ کہان ہی جواب یہ ہی کہ بعض علماے نے بیان فرمایا کہ آواز دور اک
[illegible] شخص کو خواہ نزدیک ہو یا دور ہو یکسان سنائی دیگی گویا اوسکے جسم کا ہر بال اپنی زبان سے بولتا ہی کہ ای پراگندہ جوڑ بند
[illegible] اللہ عز وجل حکم فرماتا ہی کہ فیصلہ قضا کے واسطے حاضر ہو پس یہ آواز ہر شخص کو اپنے دل و دماغ و جگر و بال بال
[illegible] سمجھتے ہین کہ اسی آواز کے واسطے معمولی آواز کی کیفیت نہین ہی وہ زمین کی تہ مین ان سڑی ہوئی ہڈیون کو سنائی

دیکھی اور غور کرو کہ ہر ذرہ کیونکر قبضۂ قدرت مین مسخر ہی سبحان اللہ کیا شان [illegible]
ہی قتادہ رحمہ نے بیان کیا کہ کعب الاحبار جو پہلے یہودی عالم تھے [illegible]
پتھر کے اوپر سے پکاری جاویگی اور وہ آسمان سے زیادہ قریب ہی (ابن کثیر) [illegible]
سے یہ بھی روایت آئی ہی کہ ہمارے زمانہ مین لوگ بیان کرتے تھے کہ بیت المقدس [illegible]
ہی کہ شاید یہ یہودیون کے اختراع مین سے ہو اور یہ بھی احتمال ہی کہ انبیاے بنی اسرائیل کے [illegible]
لہذا ہم اس بارہ مین تصدیق یا تکذیب نہین کرتے ہین ہان اگر یہ بات صحیح ہو تو اس سے [illegible]
گردش نہین ہی اور دلائل عقلی سے بھی یہی بات تحقیق نظر آتی ہی چنانچہ مقدمۂ تفسیر مین اس [illegible]
معارف عقل سے کچھ نصیبہ حاصل ہوا ہی وہ اسی جانب مطمئن ہوتے ہین برخلاف اونکے جو لوگ [illegible]
وخیالات بیہودہ طور پر دوڑاتے ہین جنکی مقدار جانورون سے زیادہ نہین ہی م صحیح مسلم مین حضرت [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے اول مجھی سے زمین شق ہوگی ورواہ اصحاب السنن [illegible]
حضرت آدمؑ سے لیکر صالحین کا ظہور ہوتا رہا تاکہ ترقی بدرجۂ کمال ہو یعنے آخر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
مین اول آپ ہین تاکہ مابعد سب تابعین ہون اور یہ دائرہ پورا ہوجاوے فافہم یہی خبر ہی جسکو اللہ تعالے [illegible]
ہی بلکہ فرمایا ہمارے حکم کی شان ایسی ہی جیسے پلک مارنا مترجم کہتا ہی کہ سمجھنے والے بندے خوب سمجھتے ہین کہ [illegible]
ہم ناچیز بندون کو ہماری سمجھ کے لائق سمجھانے کے واسطے بیان فرمائی ورنہ اوسکی شان اعلیٰ واجل ہی اوسکی [illegible]
نہین ہی پھر یہ بات جیسی تم دیکھتے ہو شان الٰہی مین بہت ہی آسان ہی ولیکن تعجب ہے کہ کفار ومشرکین اسکو محال [illegible]
ہو کہ انھون نے اپنے رب عزوجل کو کیا پہچانا یعنے انتہاء درجہ انجان ہین کیونکہ اسکی شان کی [illegible]
یہانتک انجان ہین کہ اسکو محال کہتے ہین تو یہ اونکا کہنا صریح دلیل ہی کہ انھون نے اپنے رب عزوجل کی [illegible]
بھی نہین پہچانا اب تمکو یقین ہوجائیگا کہ جتنے کفار ومشرکین ہین کسی نے اپنے رب عزوجل کو کچھ بھی [illegible]
ہو کہ بہت مشرک قومین خدا کا نام لیکر اقرار کرتی ہین تو اس شیطانی وسوسہ مین مست پڑے اور صفات [illegible]
معرفت نہین ہوتی ہی کیونکہ جب وہ لوگ معنے بیان کرتے ہین تو بے انتہا جاہل ظاہر ہوتے [illegible]
ہم خوب جانتے ہین جو وہ لوگ کہتے ہین ف یعنے ای محمد اس حشر کے بارہ مین جو [illegible]
وہ تجکو جھوٹا بتلاتے ہین اور حشر کو محال کہتے ہین اور شان رب عزوجل سے بھی [illegible]
پھر جس حال پر اونکو اللہ تعالے نے چھوڑ دیا ہی اس سے تجکو غم لاحق نہ ہو اور تیرا اول [illegible]
وَمَآ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِجَبَّارٍ‌ اور تو اون پر کچھ جبار نہین ہی ف یعنے [illegible]
مخلوقات کو مجبور کرکے ہدایت پر لاکر جنتی بنا دے بلکہ یہ تو قدرت آلہی [illegible]
شتاق پر جنت کے واسطے پیدا کردینا یا جبر وقہر سے اونکو ہدایت پکڑ دینا [illegible]
کی وسعت نہین ہی پس تمکو ہم نے فقط اداے رسالت کے واسطے [illegible]

[illegible] یعنی قرآن سے یاد دلاوے ایسے بندے کو جو وعید سے ڈرتا ہی ف
[illegible] ان کی معرفت عطا فرمائی ہی تو قرآن پاک سے اوسکو اپنا عہد ازل یاد آتا ہی [illegible]
[illegible] من یخاف وعیدک ویرجو بوعدک یا بار یا رحیم۔ قال المترجم آمین یا ارحم الراحمین
[illegible] بندون مین سے بجھو جو تیری وعید سے ڈرتے ہین اور تیرے وعدے کے امیدوار ہین ای رحیم
[illegible] فی العرائس قوله تعالی فذکر بالقرآن من یخاف وعید۔ قرآن مجید نے نصیحت
[illegible] حاصل فرمایا جو عذاب کی وعید سے ڈرتے ہین کیونکہ وعید عذاب یہ ہی کہ جہنم مین منقطع کرکے ڈالدیے
[illegible] قرب و انس سے محروم ہو جاوین اور یہ ان بندون کے نزدیک اونکی صد ہزار جان جانے سے
[illegible] حالانکہ یہ معاملہ صرف اتنی بات پر ٹھہر کر ایمان مین شک آوے اور شک لانے والے اسباب ہزارون
[illegible] یہ لوگ اپنے یقین سے اسباب کی جانب لحاظ نہین رکھتے ہین بلکہ مسبب الاسباب پر نظر رکھتے ہین پس اگر شیطان
[illegible] ہون تو انکو ڈر نہین ہی کیونکہ کسی چیز مین کوئی قدرت نہین ہی جبکہ حفظ عنایت شامل حال ہو لیکن انکو
[illegible] لیکن اوسکی شان عالی مین یہ خطر ہی کہ وہ جسطرح رحمن و رحیم ہی اوسیطرح غنی و حمید ہی اوسکی بارگاہ
[illegible] نہین اور کفر و شرک سے اوسکے ملک مین کمی نہین ہی اور کسی طاعت و بندگی سے اوسکے ملک مین
[illegible] پس یہ لوگ خوفناک رہتے ہین کہ جب کسی بندگی یا نافرمانی اوسکی بارگاہ کبریائی کے لائق نہین ہی تو نہین معلوم
[illegible] نصیب اگر قبولیت سے سرفرازی دیجاوے پس یہی بندے جو عظمت الٰہی سے خوفناک ہین اور اوسکی کبریائی
[illegible] ہین انہین کو قرآن سے نصیحت حاصل ہوتی ہی کیونکہ یہی قرآن کے واسطے خاص بندے رکھے گئے ہین اور جب
[illegible] کبریائی کو پہچانا تو اپنی عبودیت کو بھی پہچانا پس خطاب حق عز وجل کو سمجھنے لگے اور بندگی کی صفت سے ہر موقع
[illegible] تو ان سے معارف صفات کی جانب ترقی پائی شیخ احمد بن حمدان رح نے فرمایا کہ نصائح قرآن سے
[illegible] سوائے ایسے بندون کے جو اپنے ایمان پر خوفناک رہتے ہین بلکہ ہر دم کی سانس پر خوفناک ہین کہ ایسا نہو
[illegible] دوری و ہلاکت ہو پس یہ لوگ سوائے اپنے رب عز وجل کے کسی سے نہین ڈرتے ہین اور تمام جہان کے
[illegible] و جن و انس اونکی نگاہ مین ہیچ ہین لیکن تکبر کی راہ سے نہین بلکہ عظمت الٰہی کی نگاہ سے سوائے
[illegible] حق کے نزدیک کسی چیز کا وجود نہین ہی فتعالی اللہ الملک الحق لا الہ الا ہو رب العرش الکریم

[illegible] الذّٰریٰت مکّیۃ وھی ستّون آیۃ

[illegible] کے مکہ مین نازل ہوا قرطبی رح نے کہا کہ اسمین سب مفسرین متفق ہین اسکی آیات ساٹھ ہین
[illegible] کلمات [illegible] ہین اور ایک ہزار دو سو نواسی حروف ہین مترجم کہتا ہی کہ نماز ظہر مین
[illegible] اسکی قرأت سے بعض آیات سنی گئین کما فی السنن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطیب نے لکھا کہ بِسْمِ اللهِ - شروع ہر اللہ کے نام سے ف …
ایاک مانند علم کے کسی چیز مین کامل غیر ممکن ہر سواے اللہ تعالے کے کہ اسکی شان پاک …
حصول ہر جسکا ادراک بھی مخلوق سے محال ہر پھر کمال مین کسی قسم کا نقص و حاجت غیر ممکن ہر لهذا …
ہونے والا ہر کیونکہ نقص و احتیاج ہی سے خلاف وعدہ ہوسکتا ہر وہ یہان معدوم ہر تو وعدہ انعام …
الرَّحْمٰنِ نہایت مہربان ہر ف جسکی شان مین جود تو کوئی احتیاج و غرض محال ہر کیونکہ کمال ہر …
ہم سب مخلوقات کو ایجاد فرمایا اور ہر طرح کی دنیاوی حیات کی نعمتین دیدین نہ اسکے یہان کسی کی دشمنی …
کیونکہ اسکو کوئی غرض نہین ہر تو یہان نہایت مہربانی کی صفت سے عموما ہر ایک کو اسکی امید پوری کردی - الرَّحِيْمِ
نہایت رحمت والا ف جسنے اپنی خصوصی رحمت سے ایسے بندون کو اپنی رضامندی کی توفیق دیدی …
علم و حکمت سے پسند فرمایا ہر واضح ہو کہ جب اللہ تعالے نے سورۂ ق کو وعید قرآنی پر ختم فرمایا تو اس سورۂ مبارک …
شروع کیا (س) مترجم کہتا ہر کہ سورۂ ق کو قسم قرآن مجید سے شروع فرمایا تھا اور خاتمہ مین خوف وعید …
قرآن سے مخصوص فرمایا - اور اس سورۂ مبارک مین اقسام قسم سے آگاہ کیا کہ قیامت اور وعدہ وعید بیشک سچ و واقع …

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا

قسم ہر بکھیرنے والیون اوڑا کر — پھر اوٹھانے والیان بوجھ کو — پھر چلنے والیان نرمی سے — پھر بانٹنے والیان حکم

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ

بیشک جو وعدہ دیا تمکو سو سچ ہر — اور بیشک انصاف ہونا ہر — قسم ہر آسمان — جالی دار کی

اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ

تم پڑے رہے ہو ایک جھگڑے کی بات مین — اوس سے باز رہے وہی جو پھیرا گیا — مارے گئے اٹکل دوڑانے والے

هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝ يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ

غفلت مین ہین — بھول رہے — پوچھتے ہین کب ہر دن انصاف کا — جس دن وہ جو — آگ پر اوندھے

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝

چکھو مزہ اپنی شرارت کا — یہ ہر — جسکی تم شتابی کرتے تھے

اللہ تعالے آگاہ فرماتا ہر کہ کفار و مشرکین جو اپنی اٹکل کے پابند ہین وہ اس دنیا کی محسوس چیزون سے ایسے مانوس ہو …
موت سے آنکھ بند کر کے آخرت سے انکار کرتے ہین اور قیامت کو نہین مانتے ہین اور نیکون کے لیے جنت کا وعدہ …
جہنم کی وعید کو محال و بعید جانتے ہین یہ لوگ اس قابل نہین ہین کہ ایمان سے سرفراز ہون بلکہ ان باتون کو نہین …
کہ جہنم کی آگ پر پیش نہ کیے جاوین حالانکہ یہ سب سچ ہر چنانچہ بقسم فرمایا - وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا
بکھیر پھینکنا ف بعض نے کہا کہ یہ عورتین ہین جنکی ذات سے ایک صنعت خاص …
اور حضرت علی رضی اللہ عنہ و دیگر علماے سلف نے کہا کہ یہ ہوائین ہین جو گرد و غبار اوڑا …

Marfat.com

[illegible] چلتے پھرے پھر بھلا کہین انکو ہلاکت سے بچاؤ کا ٹھکانا ملا یعنے نہ
[illegible] اپنی قوت ودولت پر مغرور ہوکر ملکون ملکون غلبہ کرتے پھرے کیا بھلا
[illegible] انکا ملا نہ وہ عذاب سے ہلاک وبرباد ہو گئے۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی
[illegible] السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ۔ اس بیان مین بیشک نصیحت ہو ایسے شخص کے واسطے
[illegible] اور وہ حاضر ہو رف یعنے ان آیات آلہی مین عبرت سے نصیحت ہو ایسے شخص کو حاصل
[illegible] عقل نہین ہو تو وہ سنے صاحب دل کے سنانے پر کان لگائے اور دلی توجہ سے اوسکو سنا پس
[illegible] سے خود نصیحت حاصل ہوتی ہو اور جو لوگ خود عالم نہین ہین وہ اگر کان دھر کر عالمون کی بات سنین
[illegible] حاصل ہو اور بعض علماء نے کہا کہ یہان قلب سے مراد عقل ہو یعنے جس شخص کو عقل حاصل ہو وہ ان آیات
[illegible] عبرت حاصل کرتا ہو اور جسکو اسقدر عقل نہین ہو اگر وہ دل سے متوجہ ہو کر سنانے والے کی بات سنے تو اوسکو عبرت
[illegible] بعض علماء نے کہا کہ خود دل مراد ہو کیونکہ قلب سلیم ان آیات کے حقیقت مین فکر وغور کرلیتا ہو اور اگر قلب سلیم نہو
[illegible] ہو کہ وہ نصیحت سننے پر کان لگاتا ہو تو اوسکو بھی فائدہ حاصل ہوتا ہو مترجم کہتا ہو کہ تحقیق واللہ تعالی
[illegible] اللہ تعالی نے روح وجسم کے درمیان ایک حد مقرر فرمایا ہو اور وہان روح کی جانب سے بھی ایک واعظ موجود ہو اور
جسم کی جانب سے بھی ایک بلانے والا موجود ہو پھر جسم کی جانب سے جس قسم کی زندگی اوسکے قلب کو درکار ہو وہ جسمانی زندگی ہو
وہ ہر ایک شخص کے قلب کو حاصل ہوتی ہو کیونکہ ہر جسم جاندار مین اوسکا قلب محل خون ہو یعنے جگر سے خون پیدا ہو کر قلب کے ذریعہ سے
ہر جگہ تقسیم ہوتا رہتا ہو اور ایسی زندگی سے قطعیہ نتیجہ ہوتا ہو کہ اوسکے جسم کی پرورش کے لیے جن چیزون کی ضرورت ہو اور جن سے
نفس خوش ہوتا ہو اون سب کی تدبیرین اور اونکی منفعت ومضرتین قلب کے واعظ سے حاصل ہوتی ہین اور اسکا نتیجہ یہ ہو کہ جسم
ایک عرصہ تک زندگی وتوانائی کے ساتھ زندہ رہے لیکن اوسکو یہ امتیاز حاصل نہین ہو کہ اوسکا آخری انجام کیا ہوگا کیا نہین
[illegible] اوسکو اختیار نہین ہو حتی کہ جوانی کی قوت اپنی حالت پر رہتی ہو پھر بڑھاپے کا ضعف یوماً فیوماً ترقی کرتا ہو
[illegible] شخص یہ ہو کہ کھانے پینے وکھیل کود وغیرہ کے ایسے سامان بذریعہ حواس قلب کے مہیا کرے کہ مرتے وقت تک یہ نسبت
[illegible] کسی قدر اوسکو تقویت رہے ولیکن آخری موت سے بچنا کسیطرح ممکن نہین ہو اور فرقہ مادیہ نے دعوے کیا
[illegible] حالت ہو تو آدمی نہ مرے مین کہتا ہون کہ جان سے زیادہ عزیز کسی قوم کو کوئی چیز نہین خصوصاً فرقہ
[illegible] بالکل منکر ہین پھر تعجب ہو کہ یہان بغیر دلیل کے اس امر کے قائل ہو گئے حالانکہ صریح مشاہدہ کے
خلاف ہو ایسے [illegible] دعوے کا کیا اعتبار ہو اور کچھ عجب نہین کہ اس فرقہ کا یہی حال ہو کہ حقیقی دلائل کو چھوڑ کر وہمی وخیالی
[illegible] اللہ عزوجل نے سچ فرمایا کہ یہ لوگ شکل کے پابند ہوتے ہین انکے حال سے بحث چھوڑ کر پھر مین اپنی
[illegible] رجوع کرتا ہون اور بیان [illegible] جو کچھ بیان ہوا وہ قلب کی ایسی زندگی کا بیان ہو جو اوسکو جسم کی پرورش کے
[illegible] خون کے ذریعہ سے قلب کا زندہ ہونا اسیواسطے اگر قلب سے آمد ورفت خون کی منقطع ہو اور اوسکی حرکت
[illegible] انسان مرجاتا ہو پھر واعظ روح کے واسطے قلب کی روحانی زندگی درکار ہو جس سے عقل وفراست ومعرفت

حاصل ہوتی ہے اور یہ بنور توحید ہے پس جب تک لا الہ الا ہو کی التجیم ...
وعظ کچھ کارآمد نہین ہوسکتا کیونکہ اوسکے اعتبار سے قلب مردہ ہے اور ...
تعالے نے فرمایا کہ افئدتہم ہواء۔ یعنے اونکے دل خالی ہین کہ ذہین میں معرفت نہین ...
ایسے دل ہین کہ جنسے فہم عقل نہین پاتے ہین وعلی ہذا دیگر آیات کثیرہ ہین ...
نے جو آیات حکمت بیان فرمائین اون مین بہت علوم و اشارات ہین لیکن ...
حاصل ہوتے ہین اور قلب درحقیقت وہی قلب ہے جسکو کمتر حیات جسمانی سے علاوہ ...
مومن ہے پس سچا مومن جسکو قلب حاصل ہے وہ تو ان آیات ربانی سے نصائح عظیمہ حاصل کرتا ...
ہے ولیکن اوسمین صلاحیت موجود ہے اور نفرت و جہالت و جہل مرکب و رعونت وغیرہ اوسمین نہین ...
توجہ سے کان لگاتا ہے اور اوسکے معانی کو سمجھنا چاہتا ہے پھر کلام ربانی سے بڑھکر کون کلام حکمت ...
کوشش سے اپنے قلب کو حاضر کیا اور کان کے ذریعہ سے واعظ کی تلاوت آیات کو سنکر اپنے قلب پر پیش کیا ...
وہ نصیحت کو سمجھ جائیگا اور یہین سے ظاہر ہوگیا کہ فقط دماغی حواس سے آیات الٰہی کا سننا اور پڑھنا لکھنا ...
قلب تک نہ پہونچے اور یہی نکتہ ہے کہ یہود برابر توریت کو پڑھتے اور اوسکے متعلق تفسیرین لکھتے اور یہود ...
ہر ایک اپنے مذہب کی تائید کے واسطے اوسکی آیات سے بحث و جدال کرتے رہتے تھے یا نصاریٰ اپنے دعوے ...
ایسا کرتے تھے مگر قلب نہونے کی وجہ سے اونکو کچھ فائدہ نہ ہوتا تھا کیونکہ کتاب الٰہی سے دو حصہ متعلق ہین ...
ہے کہ صرف و نحو و فصاحت و بلاغت کے متعلق ہر آیت سے بحث کرنا اور اوس سے ظاہری جسم کے متعلق جو احکام ...
جیسے نماز و طہارت و روزہ و زکوٰۃ و حج وغیرہ چنانچہ نماز کی ایک ظاہری صورت ہے اور وہی یہی افعال ...
اوسکی باطنی روحانیت ہے اور وہ اخلاص حمد و ثنائے باری تعالے بطہارت ظاہری و باطنی و خشوع و خضوع ...
آخرت وغیرہ ہے اور یہ بدون قلب کے نہین حاصل ہوسکتا ہے پس یہود یون کو چھوڑ کر اس آخر زمانہ مین مسلمانون ...
کہ حصۂ اول کے واسطے باہم بحث و جدال و تدقیقات کرتے ہین حتی کہ بجائے ہدایت کے باہم مخالفت و نفاق ...
بھی یہی حال تھا اسیواسطے اللہ تعالے نے فرمایا الم تر الی الذین اوتوا نصیبا من الکتاب۔ یعنے یہود ...
کہ انکو کتاب سے ایک حصہ دیا گیا ہے یہ وہی حصۂ اول ہے جسکا بیان اوپر مذکور ہوا اور سنن دارمی وغیرہ ...
جن مین بطور خبر غیب کے معجزہ مذکور ہے کہ آخر زمانہ مین علما بگڑ جائینگے اور قرآن مجید کی آیات ...
انکے دل مین کچھ اثر نہوگا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب حاصل یہ نکلا کہ جس شخص نے صدق ...
کیا تو اوسکو عبرت و نصیحت نے انتہا حاصل ہوتی ہے اور وہ آیات الٰہی کو یقینی معجزات ...
اوسکو بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے یا بسبب حیات قلبی پیدا ہو کر نصیحت اوسکو نافع ہوتی ہے ...
معنی حقیقت اپنے خیال سے معنے سمجھتا ہے اور اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سلف صالحین ...
خوارج وغیرہ کی طرح صحیح مخالف ہو جاتا ہے اور کبھی دوسرے بدعتیون کی طرح اونکے اقوال ...

[illegible] کہ آیات سے امر حق نہین سمجھتا ہی جیسے یہودیون نے آیات توریت مین یون پایا کہ
[illegible] پیدا فرمایا اور ساتوین دن عرش پر مستوی ہوا تو ان جاہلون نے امر حق کو اپنے قلب کی مردگی سے
[illegible] اللہ تعالے کے واسطے بھی جسم ہی جسمین ہاتھ پانون ہین اور تخت ہی اور تخت پر مستوی ہونے کے یہ
[illegible] کہ جب جہان کو پیدا کرنے کے بعد ساتوین دن تھک کر لیٹ رہا مترجم کہتا ہی کہ مین ان جاہلون
[illegible] باری سبحانہ تعالے کی بارگاہ قدس مین پناہ مانگتا ہون پھر دیکھو کہ توریت کی آیات وحدانیت سے
[illegible] بلکہ حق کے بجاے انھون نے جسمانی قلب سے برعکس حقیقت کے جسمیت کا اعتقاد کیا اور وہ صریح
[illegible] یقول الظالمون علوا کبیرا اور حق عزوجل نے اپنے فضل سے ہم بندون کو قرآن مجید مین اپنی توحید سے آگاہ فرمایا

[illegible] لَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا

[illegible] ـ اور بیشک ہمنے آسمانون وزمین کو اور جو کچھ ان دونون کے درمیان ہی سبکو چھ دن مین پیدا فرمایا اور ہمکو کچھ تکان
نہین چھوگیا [illegible] دوسری آیات واحادیث مین ثابت ہی کہ روز یکشنبہ سے شروع فرمایا اور آخر جمعہ تک سب پیدائش کو تمام
کردیا [illegible] مین اور آسمان کو دو دن مین اور زمین کے منافع کو دو دن مین پیدا کیا اور اگر اللہ عزوجل چاہتا تو پلک مارنے سے کم مین
سبکو پیدا [illegible] لیکن اوسنے ہم بندون کو آگاہ فرمایا کہ حکمت الٰہی اسیطور پر مقتضی ہی پس جو بندہ اپنے کمتر ادنی مقام سے ترقی کرکے
مقام قدس پر پہونچنا چاہے تو وہ اپنے نفس کے اضطراب مین گرفتار نہو بلکہ آہستگی سے اپنے نفس کو پاکیزہ کرے اور صبر کرے تاکہ سعادت
[illegible] حاصل ہو کیونکہ اللہ تعالے کا پیدا کرنا کن فکان ہی جو کچھ اوسنے چاہا فورا موجود ہو جائیگا ولیکن اوسکی حکمت مقتضی ظہور صفت
[illegible] تک اس حکمت سے فیضیاب ہو پس اگر کوئی شخص ایمان لایا اور اوسنے عبادات مین یہان تک غلو کیا کہ
[illegible] صرف کرتا ہی تاکہ وہ دو چار روز مین ولی ہو جاوے تو یہ اوسکے ہوسات خلاف مقتضاے حکمت ہین ہان اگر کوئی
[illegible] کے ساتھ متعلق ہو تو اوسکے ولی ہونے کے واسطے دو چار روز کی بھی ضرورت نہین ہی جیسے بعض خاص صورتون مین
[illegible] مخلوق کو فورا پیدا فرماتا ہی جیسے ناقہ صالح علیہ السلام کو فورا پہاڑ سے پیدا کیا اور وہ فورا بچہ جنی اور وہ بھی فورا
[illegible] ہوگیا لیکن یہ واقعات خاص ہین ولیکن عموما بندے کو چاہیے کہ اپنی عمر کو بندگی وعبودیت مین صبر وعبادت کے ساتھ صرف
[illegible] نے ذکر کیا کہ یہودی مردود کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالے نے سنیچر کے روز استراحت فرمائی اور عرش پر
[illegible] اوسکو چھ دن تک مخلوقات کے پیدا کرنے مین تکان پیش آیا تھا مترجم کہتا ہی کہ آدمی باہم ایک دوسرے کے
[illegible] بہتان و بدگوئی کرین اوس سے بھی یہود خبیث کا یہ کلمہ بدتر فحش و افترا ہی چنانچہ سمجھدار عاقل اسکو
[illegible] نے اپنے آپکو کسقدر سخت بدگوئی سے ملعون کیا واحدی رحمہ اللہ تعالے نے کہا کہ جماعت مفسرین
[illegible] یہودیون کا افترا مذکور انھین پر مردود کردیا گیا اور تعب وغیرہ ایسی چیزین ہین جو جسم کو لاحق
[illegible] اعلی واجل ہی جب وہ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہے تو امر کن سے اوسکا وجود ہو جاتا ہی یعنے اوسکا
[illegible] مترجم کہتا ہی کہ ارادات الٰہی سب قدیم ہین اور اوسکی شان پاک مین کچھ تغیر وتبدل نہین ہی پس اوسکے
[illegible] اپنے وقت پر پیدا ہوتی جاتی ہی اور جو حوادث اس عالم مین ظاہر ہوتے ہین سب تقدیر قدیم ہی اور وہ کسی

Marfat.com

تدبیر سے ٹل نہین سکتے ہین اور اون سب کا ظہور بحکمت قدسی ہی اور مخلوق کو اون حکمت غیر متناہی سے
اگر بعض حکمتون مین کلام کرتے ہین تو یہ عطیہ سبحانی ہی وہ بھی ایک نور رہا ہی حق تعالیٰ اللہ عزوجل
یہودی جاہلون کو کیا مفید ہوگی جن کمبختون نے شان باری عزوجل مین جسمیت سمجھ رکھی تھی امام رازی
کرنیکے بعد عرش پر مستوی ہونا مذکور ہی جیسے قرآن مجید مین یہ آیت مذکور ہی ولیکن یہودیون نے یا تو اوسکو نہین سمجھا
اور اسی آیت سے سب قسم کے مشرکون کا گمان باطل مٹا دیا گیا اس دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے آسمانون و زمین کو اور
تو جب اسی کی قدرت و قیومی سے ان چیزون کا وجود و قیام ہی تو انہین سے کسی چیز کو دوسری چیز کے پیدا کرنے یا باقی
مین یعنے کسیطرح کا نفع یا ضرر پہونچانے مین کچھ بھی دخل نہین ہی تو شرک کی سب قسمین باطل ہوگئین پھر جب خالق عزوجل اپنی قدرت
کرتا و مٹاتا ہی اور جو کچھ انہین باہم ایک سے دوسرے کو نفع یا ضرر پہونچتا ہی وہ سب اوسیکی ایجاد سے ہوتا ہی تو سوائے شان
وغیرہ کوئی فرقہ باقی نرہا کیونکہ نفع و ضرر صرف یہی ہی کہ مثلاً زید کے ہاتھ سے ضرب پیدا کی اور بکر پر ضرب واقع ہوئی یا بکر کے
پیدا کیا اور خالد کو وہ حاصل ہوا تو جب ان سب کا پیدا کرنے والا وہی خالق سبحانہ تعالےٰ ہی تو زید مین ضرب پیدا فرمائی
چیز کا محل ہی اور اسیکو کمانے والا کہا گیا ہی یعنے اہل سنت کے نزدیک بندہ کمانے والا ہی اور خالق عزوجل پیدا کرنے والا
زید کی کمائی ضرب ہوئی جیسے بکر کی کمائی عطا ہوئی اسیطرح سب افعال نفع و ضرر کو قیاس کر لینا چاہیے پس دنیا مین اوسکی
اسیطرح جاری ہی پھر نہایت آسان و بالکل صاف بات ہی کہ جب خالق سبحانہ تعالےٰ چاہیگا تو سبکو مٹا کر دوبارہ پیدا کریگا پھر جب
زید پیدا ہوگا تو ضرب وغیرہ جو کچھ کمائیان تمام عمر مین اوسکو حاصل ہوئی ہین سب اوسکا سرمایہ اوسکے ساتھ ہوگا پس نیکبخت وہ
سرمایہ نیکیان ہون اور بدبخت وہ ہی جسکا سرمایہ برائیان ہون اور بدبختون کی کثرت ہی اور اس کثرت مین سے بھی شقی بدبخت وہ ہین جنکی بدکمائیون مین شرک
حضرت خالق عزوجل سے انکار ہو یا اوسکے کسی رسول یا کسی کتاب سے انکار ہو یا خالق عزوجل یا اوسکے رسول کو ایسے طور پر مانے جو شان
کے خلاف ہی جیسے نصاریٰ نے اپنے زعم مین جس پیغمبر کو مانا اور مسیح اوسکا نام لیا وہ درحقیقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
اور ایسے مسیح کا اقرار ہی جسمین وہ باتین موجود ہون جنکو نصرانی بتاتے ہین اور منہ سے دعوت محبت کچھ مفید نہین ہی
نظیر اسلام مین فرقہ رفض وغیرہ ہی جو حضرات طاہرین اہل بیت رضی اللہ عنہم اجمعین کی نسبت زبان سے دعوی محبت کرتے ہین
والم جزع و فزع کرتے ہین لیکن بکثرت ایسے اقوال و افعال اون حضرات طیبین کے حق مین نسبت کرتے ہین جو
قطعاً پاک ہین فافہم اور جیسے یہود ملعون کہ وہ لوگ جناب باری تعالےٰ کو جسم کہتے اور پیدایش آسمان و زمین کے بعد
اسکے اپنے حق مین بہت سے لعنت کے کلمات بکتے تھے جنکے سننے سے اللہ تعالےٰ کے بندگان صالحین کو غم لاحق ہوتا ہی
یہ کلمات سب سے زیادہ ناگوار ہونگے کیونکہ آپ سید الصالحین ہین اور حق سبحانہ تعالےٰ کو اپنے بندہ صالح کی
مشیت الٰہی عزوجل متعلق نہوئی ہوتی تو حق سبحانہ تعالےٰ اپنے بندہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین
بلکہ ایسے کلمات کہنے والے مشرکون کو جہان سے مٹا دیتا اور یہ اوسکے نزدیک بہت آسان
رفع درجات چاہا اور مشرکون سے جہنم کو بھر دینا مقدر فرمایا اور ان مین اوسکی حکمتین
خطاب فرمایا بقولہ تعالےٰ۔ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُولُوْنَ ۔ پس صبر فرما

[illegible] کہ علاوہ عذاب کہاں ہی جس سے ہمکو ڈراتے ہو یعنے اوسیوقت مانگتے تھے اور بغیر اوسکے
[illegible] تھوڑے زمانہ تک تمکو مہلت دی تھی پس اب اپنا وہ عذاب چکھو اور بیا ونکے
[illegible] باللہ من عذاب جہنم واضح ہو کہ ان آیات قدسی مین اللہ تعالے نے کافرون کے اقسام بیان فرمائے
[illegible] ارہ فرمایا جو اوسوقت عموماً موجود نہ تھین اور اس زمانہ مین موجود ہین کیونکہ قرآن مجید تو قیامت تک
[illegible] اس زمانہ مین بہت بڑا انعام فرمایا کہ جہازون و کشتیون سے بکثرت لوگون کو طرح طرح کے منافع حاصل
[illegible] بجائے ظہور ایمان کے یہ لوگ اللہ تعالے کی شان مین نئے انتہا افک و بہتان کرتے ہین اور دنیاوی
[illegible] ہوکر اسیکو اصل مقصود جانتے ہین اور سوائے اس زندگی کے موت کے بعد جو کچھ حالات ہونے والے ہون
[illegible] اٹکل لگاتے ہین بلکہ دنیاوی موجودات مین سے بھی سوائے زمین و اوسکی چیزون کے باقی آسمانی چیزون وغیرہ مین
[illegible] مین یعنے اٹکل کے پابند ہین بعضے اپنی رائے سے تجویز کرتے ہین کہ یہ جوف محض خالی ہی اور آفتاب وغیرہ سیارات ہین بادبان
[illegible] آسمان کی جانب نظر اٹھاؤ تو جھاڑ دار درختون کے مانند اور کھچڑون کے مانند صورتین نظر آتی ہین اور اوسکے سوائے
کوئی آسمان [illegible] نہین آتا ہی پس ہماری یہ رائے ہی کہ آسمان کچھ نہین ہی مترجم کہتا ہی کہ اگر اونکی دوربین نے کام نہ دیا یا اونکی
آنکھ سے [illegible] تو بیچارے آسمان کا کیا قصور ہی اگر اندھے کو سورج نظر نہ آوے تو کیا سورج معدوم ہو سکتا ہی فافہم بعضے اپنی دوسری
رائے لگاتے ہین غرضکہ بعضے کچھ کہتے ہین اور بعضے کچھ کہتے ہین اور ہر ایک اپنی اپنی اٹکل پر ناز کرتا ہی جنکے حق مین قول اللہ تعالے
خوب صادق ہی یعنے قتل الخراصون الذین ہم فی غمرۃ ساہون اور اکثر ان مین سے خالق عزوجل کے وجود سے منکر ہین اور شاید کل فرقے
یہی کہتے ہین کہ لاؤ ہمکو دکھلاؤ یہ بات کہان ہی حتی کہ عاقل انکی باتون سے ایسا مایوس ہو جاتا ہی کہ گویا انکے سمجھانے سے خاموش
رہنا اپنے حق مین عافیت ہی اور انکو سمجھانے سے سوائے مضرت کے کوئی فائدہ نہین ہی اور یہ لوگ ایسے غافل ہین کہ کسیطرح ماننے
والے نہین ہین سوائے اس صورت کے کہ جب آگ پر پیش کیے جاوین تب بلاچاری اقرار کرینگے اعوذ باللہ من عذاب النار ف۔ ل
واضح ہو کہ اس سورۂ مبارک کے شروع مین عالم کے بعض خاص خاص موجودات کا بیان ہی اور مشائخ کے اقوال مین یہ بات مشہور
ہی کہ انسان عالم صغیر ہی یعنے اس عالم کبیر مین جو چیزین موجود ہین سب کا نمونہ جسم انسان مین موجود ہی تو جن لوگون کو فہم سلیم دی گئی
ہو معاملات عالم جسم انسانی سے مطابقت دے سکتے ہین چنانچہ شیخ رحمہ اللہ تعالے نے عرائس مین لکھا کہ قولہ تعالے والذریات ذروا۔
اس کلام مین ذروا مفعول مطلق واقع ہی تو ان ہواؤن کی خوبی اقسام کا اشارہ ہی ولیکن ان اقسام کا بیان نہین کیا گیا
[illegible] کہ ہوا ہی کے بعض اقسام تو مخصوص ہین اگرچہ ہر قسم کی ہوا کا فائدہ جاننا دشوار ہی بلکہ ہر قسم کی ہوا جسوقت
[illegible] اسکی جریان اور اوسکے سب نتائج بھی کوئی نہین جان سکتا ہی تو بھلا سب قسم کی ہواؤن کو کیونکر پہچان سکتا
[illegible] غیر محسوس ہین تو حدیث شریف مین بھی فرمایا۔ ان لربکم فی ایام دہرکم نفحات الا فتعرضوا لہا۔ تو ایسی نسیم
[illegible] اہل کمال کے کوئی نہین پہچان سکتا ہی اسیطرح قولہ تعالے فالحاملات وقرا۔ مین بعضے سحاب ہین کہ وہ اوس قسم
[illegible] سحاب آنکھون سے محسوس ہوتا ہی وہ تو اس زمین کے لائق ہی جو تمکو محسوس ہی اور زمین قلب یہی
[illegible] مکاشفہ بھی او دیکھنے کے لائق ہی کہ وہ بحر صفات سے علوم غیب کے قطرات لیکر عارفین کے سینہ پر

Marfat.com

برساتا ہی جس سے حقائق ودقائق کے نباتات جمتے ہین اسیطرح قولہ تعالے فالجاریات یسرا
لشتیان ہین جو ہواے عنایت سے ازل کے سمندر مین رواں ہوتی ہین اسیطرح قولہ تعالے
ہین جو عارفین کی عقول کہلاتی ہین اور وہ ہر مقام عبودیت کے لائق امور شریعت کو
اسکا زیادہ بیان کرنا فہم عوام سے باہر ہی کیونکہ اونکی استعداد اسکو متحمل نہین ہی اور اگر
اشارت کافی ہی فافہم واللہ تعالے اعلم بالصواب

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّٰتٍ وَعُيُونٍ ۝ ءَاخِذِينَ مَآ ءَاتَىٰهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَبْلَ

مُحْسِنِينَ ۝ كَانُوا۟ قَلِيلًا مِّنَ ٱلَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ۝ وَبِٱلْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ

فِىٓ أَمْوَٰلِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَٱلْمَحْرُومِ ۝ وَفِى ٱلْأَرْضِ ءَايَٰتٌ لِّلْمُوقِنِينَ

وَفِىٓ أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ وَفِى ٱلسَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ

فَوَرَبِّ ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ إِنَّهُۥ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ

سو قسم ہی رب آسمان اور زمین کی یہ بات تحقیق ہی جیسے کہ تم

جب اللہ تعالے نے آیات قدرت کو صریح بیان فرمایا اور بیان کو انواع قسم سے موکد کیا اور آخر
پھر بھی تمہارا انکار کرنا مقتضی ہی کہ یہ کسی طرح زائل نہو سواے اس صورت کے کہ تم جس سے انکار کرتے
جاؤ تو ایسے منکرون کا انجام جہنم ہی اور وہ بہت برا ٹھکانا ہی اور یہ تمہارے تکبر و بدکاری و شرک
نتیجہ ہی پھر جو بندے ایسے بدکارون مشرکون سے برعکس تھے وہ آخرت مین بھی جہنمیون سے
کیونکہ وہ متقی رہے یعنے شرک و انکار سے تقوی و پرہیز کرتے رہے تو یہ نعمت جنت آخرت مین
إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّٰتٍ وَعُيُونٍ البتہ ایسے بندے جنھون نے تقوی کیا
عیون سے یہان ایسے چشمے مراد ہین جو جاری ہون کیونکہ دیگر آیات مین انہار جمع نہر مذکور
سواے ایسے چشمے بھی ہون جو جاری نہین ہین کیونکہ وہان تو ہر ایک نعمت موجود ہی اور متقین
مین ہی یعنے جو لوگ کہ اللہ تعالے کی وحدانیت سے انکار کرکے شرک کا
منکر ہوکر خرص و اٹکل دوڑاتے ہین یا فقط اپنی اٹکل و قیاس پر یقین و اعتقاد رکھتے ہین تو
آوینگے اور انکے مقابلے مین انکے برعکس جو لوگ متقین ہین یعنے اللہ تعالے کی وحدانیت
نہین دیتے بلکہ جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت و دار آخرت سے

[illegible] بے مثال موجود ہین اور نہرین و چشمے خوشگوار بھی بے مثل و بے مثال موجود ہین
[illegible] واسطے بیہان کہ حق عزوجل نے دار الآخرت کو ذی حیات فرمایا ہی تو دنیا مین اسکی مثال موجود نہین
[illegible] نباتات وغیرہ از قسم نباتات وجمادات محض مادیات ہین جنمین حیات کا کوئی اثر ظاہر نہین ہی
[illegible] اور دار الآخرت مین انکی بحالی حیات و نورانی کیفیت ایسی خوشنما و پسندیدہ ہی کہ دنیا کے
[illegible] مردہ فرمایا ہی یہ لوگ اوسکے مقابلے مین محض ہیچ و بے قدر ہین اور یہان سے ہر ایمان دار
[illegible] کی حیات کا پھل مزہ حاصل ہوسکتا ہی اور بے مثال مقام جسکا نام جنت ہی متقین بندون کے واسطے
[illegible] ظاہر ہو گیا کہ افاکین وخراصین کے مقابلے مین یہان متقین واقع ہوا ہی تو بالیقین ظاہر ہو گیا کہ فقط
[illegible] فرق ہی یعنے افاکین وخراصین وہ لوگ ہین جو باطل اعتقادات پر مرے اور متقین وہ بندے ہین جو سچے اعتقادات پر
[illegible] ایمان رب عزوجل نے اپنے بندون مین امتیاز فقط اونکے اعتقاد پر رکھا ہے اور انہین اعمال کو شرط نہین فرمایا کیونکہ جس
[illegible] ایمان عطا ہوا اور عقل دی گئی وہ صاف پہچانتا ہی کہ مخلوقات اپنی حیثیت سے مردہ ہی اور انہین سے جسکو حق سبحانہ تعالی
نے اپنی ہدایت سے حیات عطا فرمائی سوا وسی حی القیوم عزوجل سے بندے کو حیات حاصل ہوئی پس اگر ایک شخص طلوع آفتاب
کے بعد بھی اعتقاد لایا تو وہ اس حیات سے سرفراز ہوا اور ذی حیات مقام یعنے جنت کا رہنے والا ہو گیا پھر اگر وہ دو پہر سے
پہلے مرگیا تو بلا خلاف وہ جنتی ہونے سے خارج نہین ہی بلکہ اگر ایمان لاتے ہی اس نعمت کی خوشی مین مرگیا تو قطعی علمی ہی تو اعمال
کو [illegible] مین دخل ہوا یعنے آخرت کے دو ہی مقام ہین جہنم یا جنت اور ان دونون مقام کے واسطے بندے دو خاص خاص
ہین تو سب مردہ دل خاص جہنم والے ہین اور سب زندہ دل خاص جنت والے ہین پس جنت والا ہونے کے لیے صرف حیات
ایمان شرط ہوا اور اوسکے ساتھ مین اعمال مشروط نہین ہین بلکہ اعمال تو اس شخص سے ایمان دار کے پھل ہین ہان یہ البتہ سمجھنے
کے لایق ہی کہ ہر درخت سے اوسکے پھل پیدا ہونے چاہیے ہین تو متقی سے ایسے ہی نیک اعمال پیدا ہونگے جو اوسکے
[illegible] اعمال بالقصد قلبی و ارادۂ باطنی عمل مین آتے ہین اور جب اوسکے قلب مین ایمان ہی تو ایمانی ارادے سے
[illegible] سے نیک عمل پیدا ہو گا پس اگر ایک شخص ایمان کا دعوی کرتا ہی لیکن اوس سے وہی اعمال پیدا ہوتے ہین جو
[illegible] کرتے انتہا خوف کے ساتھ رب عزوجل سے ہدایت مانگنی چاہیے [illegible] ہان یہ ممکن ہی کہ ایک
[illegible] اعمال پیدا ہون مثلاً بعضے اصول نیک ہین اور بعضے جزوی اعمال بھی ہین مثلاً وہ اصول اعمال مانند نماز و روزہ وغیرہ کے
[illegible] ہوتے ہین تو گویا اوسکی یہ کیفیت ہی کہ اوسکے قلب مین شمع حیات روشن ہی و لیکن اوسکا نور ابھی تک
[illegible] پہنچا تو کبھی کبھی اوس تاریکی کی وجہ سے وہ بدکاری مین قدم رکھتا ہی بہر حال اسکا خلاصہ یہ ہوا کہ زندہ
[illegible] فقط ایمان اور کفر پر ہی اور اعمال کو اسمین دخل نہین ہی بلکہ زندہ دل سے اوسکے لائق نیک اعمال پیدا ہونگے اگرچہ
[illegible] مین بوجہ جسمانی کدورات و شہوات کے و بوجہ شیطانی تلبیسات کے وہ بدکاری مین قدم رکھے وہ
[illegible] کے واسطے جب تک اس لوث نجس سے پاک نہو جاوے روکا جائیگا اور پاک ہونا یا تو بفضل مترحم
[illegible] خالص پاک کیا جاوے یا آگ کے ذریعہ سے پاک کیا جاوے لیکن

Marfat.com

آگ مین ڈالا جانا لبطور عذاب نہو گا بلکہ اسواسطے ہوگا کہ وہ اپنے اوپر نجس ہے پاک ہو [illegible]
موجود ہی تو جہنم کو بھی اوس سے تکلیف ہو گی کیا نہین دیکھتے ہو کہ حدیث مین آیا کہ جب مومن [illegible]
عرض کریگی کہ آپ جلدی گذر جائیے کہ آپ کے نور سے میری آگ بجھی جاتی ہی (الصحیح) بس جہنم [illegible]
جہنم مین رہ جائیگا اور وہ بندہ زندہ دل اپنے اصلی گھر یعنے جنت مین پہونچا دیا جائیگا بخلاف [illegible]
ڈالا جائیگا اور پاک کرنے کے واسطے نہو گا کیونکہ مردار کو پاک نہین کیا جاتا ہی کیونکہ تم خیال کر سکتے ہو کہ [illegible]
لگ گئی اور وہ الاؤ مین ڈالدی گئی تا کہ بال جل جاوین تو نجاست بیشک چھوٹ جائیگی لیکن وہ ذاتی نجس [illegible]
بخلاف بکری کی سری کے کہ اگر اوسکے بالون مین پیشاب وغیرہ کی نجاست لگ گئی ہو اور وہ ذبح کی ہوئی تھی [illegible]
آگ مین جلا کر پاک کر لیتے ہین اور یہان سے معلوم ہو گیا کہ معتزلہ وغیرہ جن جاہل فرقون نے اعمال کو شرط [illegible]
غافل ہو کر آیات قدسی کے خلاف اور احادیث نبوی سے منحرف ہو کر اصل معرفت سے غافل ہین اور اس بیان [illegible]
کہ خالی اعمال کی وجہ سے کوئی شخص جہنمی یا جنتی نہین ہو سکتا ہی حتی کہ اگر ایک شخص تمام عمر روزہ و نماز و حج و زکوۃ [illegible]
لیکن اوسکے دل مین یہ تردد ہو کہ شاید قیامت ہی اور آخرت مین یہ معاملات ہون یا کہے کہ عاقبت کی خبر خدا جانے [illegible]
کہ موت کے بعد کیا ہی تو یہ اعمال کچھ کام نہ آوینگے اور وہ شخص ایمان سے خارج ہی ہان آدمی یہ کہہ سکتا ہی کہ موت کے [illegible]
واقعات و قیامت و دوزخ و جنت کے واقعات سب واقعی حق ہین لیکن مین اپنے حق مین نہین جانتا ہون کہ [illegible]
میرے واسطے کیا ہونے والا ہی تو یہ صحیح ہی بلکہ ہر سچے آدمی کے واسطے یہ ضروری ہی کیونکہ وہ اپنے نفس کے حال [illegible]
نہین ہو سکتا ہان یہ کلیہ یقین جانتا ہی کہ جو بندہ متقی ہی وہ اپنے رب عزوجل کی رحمت سے جنت مین ہی جیسے یہان [illegible]
بندے جنات و عیون مین ہین یعنے بہشت مین سرفراز ہین اونکی سرفرازیون کا وصف کوئی بندہ نہین بیان کر سکتا [illegible]
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اگر آپ مفصل بیان فرماتے تو اوسکا کوئی سمجھنے والا بھی نہ تھا لہذا آپ نے اوسے [illegible]
حضرت عالم الغیب والشہادہ عزوجل نے اپنے بندون کے واسطے مناسب جانا کہ اونکی سمجھ مین فرحت [illegible]
اگرچہ وہ اوسکی کیفیت سمجھ نہ سکین تو ایسے ہی عنوان سے اس مقصد مین کفایت فرمائی کہ بندگان متقین خوشگوار [illegible]
مین سرفراز ہین۔ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ۔ لینے والے ہین وہ چیز جو دی انکو اونکے رب عزوجل نے [illegible]
شیخ ابن جریرؒ نے اسکے یہ معنے بیان کیے کہ مراد یہ ہی کہ اونکے رب عزوجل نے جو اعمال اون پر مفروض فرمائے [illegible]
ہین یعنے اون پر پورے طور سے عمل کرنے والے ہین ساقول یہ تفسیر ٹھیک نہین معلوم ہوتی ہی جیسا شیخ [illegible]
کیا کہ قولہ تعالے آخذین الخ جملہ حالیہ ہی یعنے متقین جب جنت مین ہونگے تو اس حالت و شان [illegible]
رب عزوجل نے نفیس کرامت عطا فرمائی اوسکو لینے والے ہونگے اگر کہا جاوے کہ شیخ ابن [illegible]
اور عثمان بن ابی شیبہ نے اپنا اپنے شیخ سے حضرت سفیانؒ کی اسناد سے حضرت ابن عباس [illegible]
یہ کہ شیخ ابن کثیرؒ نے دونون اسناد کو ضعیف کہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے [illegible]
اسناد مین ابو عمر البزار راوی ضعیف ہین اور اگر ثابت بھی ہو تو بھی اوسکے معنے [illegible]

[illegible] اونکا ثواب عظیم پاوینگے یعنے ہر ایک نے اپنے
اِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِينَ - یہ لوگ اس سے
[illegible] ادن پر فرائض نازل فرمائے تھے اونکو عمل مین لاتے تھے اور تفسیر
[illegible] ہی یعنے متقین جب جنت مین داخل ہونگے تو اس شان سے ہونگے کہ جو کچھ اونکو
[illegible] عطا کیا ہے اوسکو لینے والے ہونگے اس بیان کا فائدہ یہ ہی کہ رب عزوجل کا عطا کرنا اپنی
[illegible] اہل جہنم کی جانب ہوگا برعکس اوسکے رحمت کا کمال ظہور اہل جنت کی جانب ہوگا۔
[illegible] رحمت آلہی کے سو حصون مین سے ایک حصہ نازل ہوا اور وہ بھی تمام حیوانات
[illegible] مین شریک ہو پھر قیامت کے روز یہ حصہ مع باقیات کے یعنے کامل سو حصۂ رحمت کے اہل جنت پر
[illegible] یہ معلوم ہوا تو سمجھ لینا چاہیے کہ اسکی کوئی انتہا نہین ہی پھر اہل جنت جب جنت مین داخل ہونگے تو کیونکر بے انتہا
[illegible] کے لائق اول مین دنیا و مافیہا سے بے انتہا بڑھکر رحمت پاوینگے پھر روز بروز بلکہ دم بدم اون پر
[illegible] ہوتا جائیگا یہانتک کہ بے انتہا ابد الآباد تک نعمتون مین سرفراز ہوتے جاوینگے نہ وہان
[illegible] کا حاصل معنے یہ ہوئے کہ متقین جب جنت مین داخل کیے جاوینگے تو اس حال سے کہ اپنے
[illegible] اللہ تعالے نے اونکو دی ہین یعنے اپنی کمال رحمت اونکو دی ہی وہ لینے والے ہونگے یعنے برابر لیتے جاوینگے
[illegible] شان ہی اوسکی کوئی انتہا نہین ہی اور یہ اونکی سعی مشکور کا عوض ہی کیونکہ وہ لوگ اس سے پہلے دنیا مین محسنین
[illegible] حسن اعتقاد [illegible] دل کو ثابت قدم رکھتے تھے اور احکام آلہی سبحانہ تعالے برابر ادا کرتے تھے واضح ہو کہ اہل جنت مین
[illegible] اپنے بزرگون کے ساتھ لاحق کر دیے جاوینگے جیسا کہ سابق صریح نص آیت قدسی سے یہ بات مذکور ہو چکی ہی اور یہ
[illegible] کے واسطے کرامت ہی کہ اونکی اولاد و متوسلین اونکے طفیل مین اونکے درجہ مین ساتھ کر دیے گئے اگرچہ اونکے ذاتی
[illegible] بزرگون کے اعمال اس لائق تھے تو اصل مین انھین کا اعتبار ٹھہرا لہذا ایسے ہی اصول بندون کے
[illegible] بقولہٖ تعالے انہم کانوا قبل ذلک محسنین - یعنے یہ لوگ اس سے پہلے مرتبۂ احسان پر تھے احسان
[illegible] جسکا بیان حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ تو اپنے رب عزوجل کی بندگی اسطرح ادا کرے گویا تو اوسکو
[illegible] نہین دیکھتا تو وہ تجھے دیکھتا ہی - یعنے جب یہ بات یقینی ہی کہ میرا رب سبحانہ تعالے مجھے دیکھتا ہی تو میرے
[illegible] دینا و زکوٰۃ و روزہ و نماز سب حالت مین ایسے طور ہونگے کہ مین کام کو کرتا ہون اور میرا
[illegible] اعمال مین بوجہ غفلت کے کوئی شیطانی حصہ ہوگا پس اللہ تعالے نے ان بندون کی
[illegible] بندگی کرنیوالے محسنین تھے پھر اونکے محسنین ہونے کے بعضے نشان بیان فرمائے
كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ - یہ لوگ رات مین سے قلیل حصہ ہجوع کرتے تھے ف
[illegible] ہین کہ ایک جھپکی لیل - ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یعنے رات مین
[illegible] ایسی نہین گذرتی تھی کہ جسمین نماز نہ پڑھین اور رات بھر صبح تک

Marfat.com

پڑے سوتے رہیں ابن کثیرؒ نے لکھا کہ یہاں مفسرینؒ کے دو قول ہیں ایک یہ کہ [illegible]
عباس سے روایت ہے کہ اسکے یہ معنے ہیں کہ ان لوگوں پر کوئی رات پوری نہیں گذرتی تھی [illegible]
سے کچھ لیتے تھے اگرچہ تھوڑا حصہ ہو قتادہ نے مطرف بن عبداللہ سے روایت کی کہ [illegible]
مگر یہی ہوتا تھا کہ اوس رات میں اللہ تعالے کے واسطے نماز پڑھتے خواہ اول میں یا درمیان [illegible]
کہ رات بھر صبح تک پڑے رہتے ہوں تہجد نہ پڑھتے ہوں اور یہی قتادہؒ سے بھی ایک روایت [illegible]
اور ابو العالیہ نے کہا کہ یعنی یہ لوگ مغرب و عشا کے درمیان نماز پڑھا کرتے تھے حضرت ابو جعفر [illegible]
بغیر نماز عشا ادا کیے سوتے نہیں تھے یہ سب اس بنا پر بیان ہوا کہ ما یہجعون میں ما نافیہ ہے اور ترجمہ [illegible]
میں سے بہت قلیل سونا بالاجماع عموماً فرائض میں سے نہیں ہے قول دوم یہ کہ ما یہجعون میں حرف ما مصدریہ [illegible]
یہجعون یعنی یہ لوگ بندگی میں اس صفت کے ساتھ رہتے تھے کہ رات میں سے اونکا سونا بہت قلیل تھا [illegible]
اسکی تفسیر بیان کی یعنی وہ لوگ رات میں بہت کم سوتے تھے ان نیک بندوں نے رات میں نماز کے لیے [illegible]
اوٹھائی پس ایک قلیل حصہ رات کے سوائے دنیاوی خواب راحت کا سونا ترک کیا اور ذکر اپنے رب عزوجل کی [illegible]
ایسی خوشی حاصل ہوتی تھی کہ شب بیداری کی عبادت کو برابر بڑھاتے رہے یہانتک کہ نور [illegible]
بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ - اور سحر کے اوقات میں وہ لوگ مغفرت مانگا کرتے تھے [illegible]
کہتا ہے کہ بعضے عارفین نے یہاں ایک لطیف نکتہ بیان کیا کہ جن بندگان صالحین کی یہ صفت بیان [illegible]
میں درگاہ کرم کے دروازے پر اپنی بندگی و ضعف و عاجزی عرض کرتے رہے اور بازوے ہمت [illegible]
چاہی کیونکہ اونکا جذب شوق کشاں کشاں اونکو لیے جاتا ہے اور روح قدسی اپنے جسمی گھوڑے پر سوار ہو کر تیزی سے [illegible]
اپنے معدن نور میں جلد پہونچے کہ وہیں اوسکے واسطے فرحت و سرور ہے اس کوشش میں تمام رات گذری یہانتک کہ [illegible]
نالہ و زاری کے ساتھ استغفار کرتے ہیں بلکہ اپنی تمام رات کی عبادت سے بھی مغفرت مانگتے ہیں کہ [illegible]
یہ عبادت اوس بارگاہ عظمت کے لائق نہیں ہے اسواسطے کہ بارگاہ کبریائی قدیم عالی متعالی ہے [illegible]
پیدا ہوئی عبادت کو کچھ لیاقت نہیں ہے پس وہ لوگ گریہ و زاری سے سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں [illegible]
بندوں کی طرح عاجزانہ دعا کرتے ہیں کہ تو ہی دستگیری فرما کر ہمکو راہ مستقیم کی ہدایت دیوے جنپر [illegible]
انعام فرمایا ہے فافہم قتادہؒ بیان کرتے تھے کہ احنف بن قیس رحمہ اللہ تعالے اس آیت کی تفسیر میں [illegible]
رات میں بہت کم سویا کرتے ہیں پھر احنف کہتے کہ میں اس مرتبے والے بندوں میں نہیں [illegible]
تھے کہ احنف بن قیس رحمہ اللہ تعالے فرمایا کرتے کہ میں نے اپنے اعمال کو جنتی بندوں کے اعمال [illegible]
کہ وہ لوگ ہمسے بہت بلند ہیں وہ ایسی قوم ہیں کہ ہم اونکے اعمال کو نہیں پہونچے کیونکہ [illegible]
یہی عمل بیان فرمایا کہ وہ لوگ رات میں بہت کم سوتے تھے پھر میں نے اپنے اعمال کو [illegible]
ہوا کہ دوزخی ایسی بد قوم ہے جن میں کچھ بھی بھلائی نہیں ہے وہ بدبخت تو اللہ تعالے کی [illegible]

Marfat.com

[illegible] بعد زندگی پانی کو غیر ممکن سمجھکر انکار کرتے ہین پھر مین نے غور کیا کہ آخر مین
[illegible] کے لوگ وہ ہین جنکے حق ہین رب عزوجل نے فرمایا۔ خلطوا عملا صالحا وآخر سیئا عسی اللہ
[illegible] ایک ایسی قوم ہی کہ جنھون نے خلط کر دیا عمل صالح و دیگر عمل طالح کو امید رکھین کہ اللہ
[illegible] انکا عفو فرمانے والا مغفرت کرنے والا ہی۔ ھ۔ مترجم کہتا ہی کہ حضرت احنف رحمہم اللہ
[illegible] پورے طور پر دعوے سے داخل نہین کیا بلکہ لطف کلام سے یون فرمایا کہ ہم مین بہتر مرتبہ
[illegible] س درجہ والون مین بھی جزم نہین کر سکتا بلکہ اس درجہ مین مین بھی ادنی مرتبہ والا ہونگا اور اس
[illegible] دیدی معلوم ہوا اللہ اللہ اہل الحق اپنے رب عزوجل کی درگاہ مین یون ہی پھونک پھونک کے
[illegible] تے ہین کیونکہ اوسکی شان کبریائی کے سامنے تمام جہان ہیچ ہی کیونکہ اوسکی ذات پاک بالکل مبانی اعلی
[illegible] اونکی عبادت و تمام جہان کی عبادت کچھ بھی اوسکو بارگاہ قدس سے لگاؤ نہین رکھ سکتی ہی کیونکہ یہ سب حادث
[illegible] بارگاہ کبریائی قدیم ہی اور جسنے یہی نہین پہچانا تو اوسنے اپنے رب عزوجل کو کچھ بھی نہین پہچانا اللہ تعالے اونکو ایمان
[illegible] کامل نصیب کرے آمین۔ الغرض ان نفیس اقوال سے آیت قدسی کی یہ تفسیر معلوم ہوئی کہ ان بندون کی یہ صفت تھی کہ رات
[illegible] شیخ ابن جریر نے اسی تفسیر کو اختیار کیا اور یہی اقوی ہی واللہ سبحانہ تعالے اعلم ولیکن یہ بالیقین
[illegible] مین سے یہ صفت اون بندون کے واسطے ثابت ہی جو محسنین اصل اعلی ہین جسکا اشارہ مترجم نے تفسیر آیت
[illegible] بیان کیا ہی اوسکو یاد کرو عبدالرحمن بن زید بن اسلم رحمہم اللہ تعالے نے بیان کیا کہ بنی تمیم مین سے ایک شخص نے
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا (حضرت ابی رضی اللہ عنہ قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے) کہ یا حضرت قرآن مین ایک
[illegible] ہم اپنے آپ مین نہین پاتے ہین کیونکہ اللہ تعالے نے ایک جنتی قوم کو ذکر فرمایا اور اونکی صفت یہ بیان فرمائی
[illegible] بہت کم سوتے تھے یا حضرت ہمارا تو یہ حال ہی کہ واللہ ہم لوگ رات مین سے بہت ہی کم نماز کو کھڑے ہوتے ہین
[illegible] کچھ قلیل پڑھ لیتے ہین حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے شخص کے واسطے مبارکباد ہی کہ جب اوسپر
[illegible] سو رہے پھر جب جاگے تو اللہ تعالے سے تقوی رکھے مترجم کہتا ہی کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے
[illegible] حکمت بیان فرمایا اور یہ علم معرفت اونکو آیات و احادیث کی تعلیم سے حاصل ہوا کیونکہ حدیث مین آنحضرت صلی اللہ
[illegible] کے مومنین بندون کو ارشاد فرمایا ہی کہ عبادات مین ایسی مشقت یکایک نہ اوٹھاوین کہ آخر کار اونکی طبیعت
[illegible] ہو جاوے کیونکہ رب عزوجل کی حضوری سے گھبرایا و اکتانا نہایت بے ادبی و محرومی ہی بلکہ جب تک اوسکو یہ آرزو
[illegible] تیری حضوری مین آخر رات کی شب بیداری سے حاضر رہون ولیکن اوسکو یہ میسر نہین آتا تھا تو یہ اوسکے
[illegible] گی کا ادب تھا اور وہ اپنے شوق کی خوبی پر بہت ثواب پاتا رہتا تھا بخلاف اسکے کہ جب اٹھکر پڑھنے
[illegible] گیا تو وہ ثواب در کنار بلکہ اوسکی حالت افسوس کے قابل ہوگئی اور یہ اس وجہ سے پیش آیا کہ
[illegible] کی سواری یہی جسم ہی اور جسم اپنی طبیعت سے عادت کا پابند ہی جیسے ایک شخص وزن پاؤ بھر کھاتا
[illegible] سے مضمحل و ضعیف نظر آویگا اور اگر دو پاؤ بھر سے ایک ایک دو نوالہ کم کرتا

Marfat.com

رہتا یہانتک ایک مہینے کے بعد خود اوسکی [illegible]
یکایک جاگنا شروع کیا تو اوسکی آنکھون پر نیند کا ہجوم ہوا اور [illegible]
جاتا رہا کیونکہ ہنوز اوسکے قلب سے نور روحانی بوجہ پردہ جسمانی کے طلوع نہین ہوا [illegible]
کوشش کرتا پھر اوقات کو اور اوسکی طہارت کو اچھی طرح محفوظ کرتا پھر جب جسم [illegible]
یعنے سورۂ الحمد کی دعا کو اور اپنے رب عزوجل کی حمد و ثنا کو حفظ رکھتا اور جب نماز مین حاضر ہوتا [illegible]
دل سے حمد و ثنا کو اور اپنی بندگی کی دعا کو خلوص کے ساتھ بارگاہ کبریائی مین عرض کرتا اور اگر امام [illegible]
پڑھتا اوسیوقت ساتھ ہی خود بھی دل سے حضور مین عرض کرتا کہ ای رب ہم سب مقتدیون نے اپنی طرف [illegible]
تیری حضور مین حمد و ثنا و دعا عرض کرنے کے لیے حاضر کیا ہی اور جو کچھ یہ عرض کرتا ہی ہم متفق ہین تیری [illegible]
یہی حمد ادا کرتے ہین اسیطرح تینون آیات حمد مین دل سے حمد کرتا ۔ پھر ایک آیت مشترک ہی کہ [illegible]
موافقت کرتا پھر اہدنا الصراط سے آخر تک تین آیات دعا مین تو جیسے وہ امام اپنی طرف سے اور سب کی طرف سے [illegible]
عرض کرتا اسیطرح ہر مقتدی بھی دل سے عرض کرتا جاتا کہ یہی دعا مانگنے کے واسطے ہم نے اپنی طرف سے یہ امام تیری بارگاہ [illegible]
حاضر کیا ہی پس اسطرح سے یہ نماز ٹھیک ہوتی ہی اسیواسطے حدیث مین آیا ہی کہ جسنے سورۂ الحمد نہین پڑھی اوسنے نماز نہین پڑھی [illegible]
مین فرمایا کہ امام ضامن ہی یعنے اوسنے اپنے ذمہ یہ عہد لیا ہی کہ تم سب مقتدیون کی طرف سے مین حضور مین حمد و ثنا و دعا [illegible]
کرونگا اس سے ظاہر ہی کہ اگر امام نے دل سے کچھ نہ کیا بلکہ دنیاوی خیالات مین پڑ رہا تو وہ اپنی ضمانت مین [illegible]
بھی اگر حمد و ثنا و دعا مین اتفاق نہین کرتا ہی بلکہ غافل ہی تو اوسنے نماز نہ پڑھی کیونکہ حدیث مین آیا ہی کہ [illegible]
لیے فقط اوسیقدر ہی جو اوسنے غفلت مین نہین کھویا بلکہ سمجھکر ادا کیا اور دوسری حدیث مین ہی کہ [illegible]
ہی اگر یہ نہو تو نماز نہین ہی چنانچہ تیسیر مین امام رزین کی روایت سے اصل حدیث مذکور ہی اور اسی سے ظاہر ہی [illegible]
مین ہی اسیواسطے حدیث قسمت الصلوٰۃ بینی و بین عبدی نصفین الحدیث مین صلوٰۃ سے بالاتفاق سورۂ [illegible]
مین اس سورۂ مبارک کی یہ صفت آئی کہ جسنے یہ نہین پڑھی اوسنے نماز نہین پڑھی پھر اسکے پڑھنے کا طریقہ [illegible]
اور دوم یہ ہی کہ چند مقتدی ملکر اپنی طرف سے ایک امام کو قائم کرین اور وہ ضامن ہو کہ مین اپنی [illegible]
حضرت باری سبحانہ تعالےٰ مین حمد و ثنا و دعا عرض کرونگا اور تم سب آمین کہیو اور میری موافقت [illegible]
تو یہ لوگ دل سے اوسیطرح موافقت کرین یعنے ای رب ہم سب بھی حمد عرض کرتے ہین [illegible]
مین بدون غفلت کے امام کی قرأت کے ساتھ ساتھ عرض کرتا جاوے پس یہی دو طریقے ہین [illegible]
ہدایت ربانی مانگے گا تو وقتاً فوقتاً نور مراتب بڑھتا جائیگا یہانتک کہ [illegible]
ہی وہ انبیا و صدیقین و شہداء و صالحین ہین پھر نور ہدایت سے [illegible]
نور روحانی و قوت ملکیہ پھیلتی جاتی ہی اور اس بندے کو عروج [illegible]
روزہ و فاقہ کی مشقت سے جسم مین جو کچھ نقاہت و کمزوری پیدا ہو [illegible]

[illegible] اور اسکے وقائع وحواس مین کوئی خلل نہین پیدا ہوتا بلکہ بہت صفائی اور رونق سے
[illegible] اور سکورات کے قیام نماز مین کچھ پراگندگی وبدحواسی نہین ہوتی اگرچہ شیام
[illegible] روشنی مین [illegible] روح کو تازگی ہوتی ہی پس یہ اس مقام پر مختصر کلام ہی واللہ سبحانہ تعالے ہو الحکیم
[illegible] قیام اللیل کے بارہ مین کچھ پر حدیث عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مین بھی وارد ہوا ہی چنانچہ
[illegible] اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے (جو علمائے یہود مین سے معانی توریت کے بہت بڑے عالم بلکہ حافظ تھے اور علمائے
[illegible] تھے کیونکہ یہودیون مین بہت پرہیزگار اور خاندانی عالم تھے تو انھون نے) بیان فرمایا کہ جب حضرت سرور
عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ مین تشریف لائے تو گرد نواح سے لوگ آپ کے دیکھنے کے واسطے
[illegible] بہت جلدی اپنے گانون سے چلا تاکہ آپکی زیارت کرون (حتی کہ مین نے آپ کی تشریف لانے کی خبر ایسی حالت
مین سنی کہ مین ایک درخت پر چڑھا ہوا خرما توڑتا تھا اور میری والدہ ماجدہ اونکو چن کر جمع کرتی تھی پس خبر سنتے ہی مجکو اسقدر
[illegible] ہوا کہ مین درخت پر سے کود پڑا اور میری مان نے تعجب کیا ولیکن مین نے عذر کیا کہ بیشک مین اونکے دیکھنے کا بہت
مشتاق ہون کہ مجھے یہ بات تحقیق معلوم ہو جاوے کہ آیا یہ کوئی جھوٹا شخص ہی یا یہ وہی پیغمبر بزرگ ہین جنکی نسبت توریت مین بہت
[illegible] ہین اور یہودیون مین پشتہا پشت سے وصیت چلی آتی ہی کہ جب کوئی عالم مرنے لگتا ہی تو اپنی اولاد مین سے
عالمون کو یا دیگر علما کو تاکید و وصیت کر جاتا ہی کہ وہ بزرگ پیغمبر خاتم المرسلین اپنے ملک عرب سے ظاہر ہونے والے ہین اور زمانہ بہت
قریب ہی کیونکہ اونکے علامات و آثار سب ظاہر ہو گئے ہین اور مین تو مرتا ہون اگر تم اونکا زمانہ پاؤ تو میرا اسلام عرض کیجیو اور اون پر
ایمان لا کر اونکی نصرت مین شریک ہو جیو) پس مین شوق مین جاتا ہون جب مین مدینہ مین پہونچا تو مجھے معلوم ہوا کہ آن حضرت
ابو ایوب انصاری کے مکان مین اُترے ہین پس مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا جیسے ہی میری نظر آپ کے چہرۂ مبارک پر پڑی تو
مین نے پہچان لیا کہ واللہ یہ رسول اللہ ہین اور یہ مبارک چہرہ ہرگز کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہین ہوسکتا ہی (پچھلے زمانہ مین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت مین عبد اللہ بن سلام سے پوچھا کہ اللہ تعالے اپنی کتاب مین فرماتا ہی یعرفونہ
کما یعرفون ابناءہم یعنے علمائے یہود اس پیغمبر کو اسطرح پہچانتے ہین جیسے اپنے پیارے بیٹون کو پہچانتے ہین رہ اے ابن سلام
تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسطرح پہچانا تھا ابن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے امیر المومنین واللہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور حق سبحانہ تعالے نے سچ فرمایا ہی بلکہ اپنے بیٹے سے بہت بڑھ کر مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو پہچان لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہی ابن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا اس وجہ سے کہ اپنے بیٹے کے حق
مین مجھے یہ شبہہ ہوسکتا ہی کہ شاید اوسکی مان نے خفیہ کوئی مکر کیا ہو یعنے چوری سے کوئی حرکت کی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی شان مین مجھے کچھ دغدغہ بھی نہین آیا بلکہ مین نے فوراً پہچان لیا کہ یہ وہی رسول اللہ خاتم النبیین ہین جنکی بشارت
[illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سنکر ابن سلام رضی اللہ عنہ کو نور ایمان کی مبارکباد دی (صحیح البخاری وغیرہ
ابن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر فوراً پہچاننے کے بعد مین آگے بڑھکر آپکی مجلس مبارک سے قریب ہوا اور آپکی زبان مبارک
سے [illegible] سب سے پہلے سنا وہ یہ ہی کہ آپ فرماتے تھے کہ یا ایہا الناس اطعموا الطعام وصلوا الارحام وافشوا السلام و

صدیقی کتب خانہ
Marfat.com

صلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام ہ اے لوگو کھانا کھلاؤ (یعنی [illegible])
کے ساتھ صلۂ رحم کرو (یعنے نیک سلوک کرو اور اپنے درمیان سلام کا افشا کرو (یعنے باہم [illegible] سلام [illegible]
السلام علیک کہے (یعنے تمکو رب السلام اپنی رحمت مین سلامت رکھیگا) اور رات مین نماز پڑھا کرو [illegible]
اہل کفر وشرک جب غفلت مین پڑے سونے رہتے ہین ایسے وقت تم لوگ یاد حق مین نماز پڑھو [illegible]
مین چلے جاؤ (یعنے تمہاری ان نیکیون کی قبولیت تمہارے رب ارحم الراحمین کیہان یہ ہیکہ وہ تمکو اپنی جنت [illegible]
مین داخل فرمائیگا۔ (صحیح البخاری وغیرہ) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت [illegible]
غرفات ہین جنکے باہر سے اندر اور اندر سے باہر نظر آتا ہے (یعنے غایت درجہ موتی سے بہتر صفائی ہے اور یہ حجاب وہان [illegible])
یہ فرمایا تو ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کسکے واسطے ہین (یعنے اگر انبیا علیہم السلام کے لیے [illegible]
ہون تو ہم لوگ اسکی ہوس ہی نہ کرین) پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایسے بندے کے واسطے ہین جو نرم کلام کرے [illegible]
حسن خلق سے موافق سنت کے پاکیزہ کلام کرے) اور طعام کھلاوے (یعنے اللہ تعالے کے نام پر اوسکے فقیر بندون کو طعام [illegible]
بلکہ صلۂ رحم اور حسن سلوک مین تونگر قرابتیون و دوستون کو بھی اسی نیک نیتی سے کھلاوے اور رات کو اللہ تعالے کے واسطے نماز مین [illegible]
جس حالت مین لوگ پڑے سوتے ہین۔ رواہ احمد بسند حسن مترجم کہتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین جو اشعار کہے ہین از انجملہ یہ شعر ہے ؎ یبیت یجافی جنبہ عن فراشہ ۔ اذا استثقلت
بالمشرکین المضاجع + یعنے وہ رسول پاک ہے جسکی یہ شان ہے کہ رات مین اپنے بستر سے پہلو جدا کرکے اپنے رب عزوجل کی یاد مین قیام
فرماتا ہے جسوقت مشرکون کی یہ حالت رہتی ہے کہ اونکے پلنگ اونکے بوجھ سے بھاری پڑے رہتے ہین ۔ ھ ۔ معمر نے بیان کیا کہ محمد بن مسلم
الزہری اور حسن بصری فرمایا کرتے تھے کہ قولہ تعالے کانوا قلیلا من الیل ما یھجعون ۔ یعنے یہ بندے رات کے بہت حصہ مین نماز پڑھا کرتے
تھے ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالے سے بھی یہی تفسیر روایت کی گئی ہے کہ رات مین بہت کم سوتے تھے مترجم
کہتا ہے کہ آیت قدسی سے ظاہر تفسیر یہی ہے کہ رات مین بہت کم سوتے تھے یعنے اکثر حصۂ رات مین بیداری رکھتے تھے اور چونکہ مقام [illegible]
کی مدح ہے تو خود ظاہر ہے کہ اونکی یہ بیداری بطریق عبودیت تھی یعنے اللہ تعالے کی بندگی مین بیدار رہتے تھے اور غافل ہوکر سوتے نہین تھے
پھر جن علماء نے یہ کہا کہ اکثر رات مین وہ نماز مین قیام کرتے تھے ، تو یہ اوسوقت کے حسب حال ہے کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم علم [illegible]
سے مالا مال ہوگئے تھے تو اونکی بندگی مین یہی عمل بہتر تھا کہ نماز مین قیام کرتے تھے اور طبقۂ مابعدین یعنے تابعین [illegible] حاصل
کرنے کی ضرورت زیادہ ہوئی تو اللہ تعالے کے واسطے علم حاصل کرنے کے لیے شب بیداری اس سے بہتر تھی [illegible]
کیا نہین دیکھتے ہو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا تدارس العلم ساعۃ من اللیل خیر من احیاءہا ۔ یعنے [illegible]
علم کا پڑھنا پڑھانا تمام رات کی نفل سے بہتر ہے مترجم کہتا ہے کہ یہ مشکوۃ کی روایت کا لفظ ہے اور [illegible]
ذکر کرنا صفات آلہیہ مین بغیر علم کے غیر ممکن ہے ؎ کہ بے علم نتوان خدا را شناخت ، تو یہ خود [illegible]
اس سے مقدم ہے اور یہ قاعدہ مشہور ہے کہ واجب کا مقدمہ بھی واجب ہوتا ہے اور خود [illegible]
کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے علماء متقدمین ومتاخرین سب کے نزدیک بالاجماع [illegible]

Marfat.com

[illegible] یاد کرے بلکہ اللہ تعالے ہی کیواسطے بیدار رہے اور وہ شخص اپنے حال کے مناسب [illegible] اوسی طریقے سے یاد کرے مثلاً ایک شخص زبان عربی نہین جانتا ہی اور اوسنے ہمت کی [illegible] حق مین نوافل پڑھنے سے بہت زیادہ بہتر یہ ہی کہ وہ زبان عربی اس نیت سے حاصل کرتے مین [illegible] اللہ تعالے کے کلام پاک اور حدیث شریف کے معانی و احکام بلکہ اسرار و اشارات کو پاویگا اور اگر وہ مسلمانونکا [illegible] کے واسطے غور و فکر کی ضرورت ہی تو جب تک یہ ضرورت باقی رہے تب تک اوسپر فرض ہی کہ نماز نفل مین مشغول [illegible] کے واسطے غور و فکر و مشورہ کرے اسیطرح اگر عالم ہی اور حالت یہ ہی کہ مسلمانون کے مقابلے مین مشرکین نے ایسے [illegible] ہیں کہ مسلمانون کو جہاد مین سختی لاحق ہوتی ہی تو اوسپر لازم ہی کہ بذریعہ علم کے ایسے صنائع و اوزار نکالے [illegible] مقابلہ کی ہی اور یہ اوسکے حق مین لاکھون نفل سے بدرجہا افضل ہی مترجم کہتا ہی کہ علما اس مقام پر غور سے نظر کرے [illegible] گذشتہ حالات پر کس قدر حسرت و افسوس کرینگے کہ اس آخر زمانہ مین بہت کثرت سے علما گذرے جو رات بھر منطق کے [illegible] و جوابات سوچتے رہتے تھے اور ان خیالات مین بہت دقیق رسالہ لکھتے تھے مگر افسوس ہی کہ وہ دین مین بھی کوئی کام [illegible] تھی کاش نفل پڑھتے تو وہ اس سے کرور گونہ بہتر تھا اگرچہ انھون نے علم کا اثر کھویا کیونکہ اونکے علم سے اونکو یہ ہدایت ملنی چاہیے تھی کہ اسوقت نفل پڑھنے سے کرور گونہ یہ بہتر ہی کہ بذریعہ علم کے اہل اسلام کی قوت کے اسباب ظاہر کرین الغرض یہ شب بیداری محض [illegible] کے طور پر ہی اور بندگی کا طریقہ کچھ نفل پڑھنے مین منحصر نہین ہی بلکہ آیات و احادیث سے جو بات اوسکے حق مین افضل ثابت ہو اوس طریقے سے بندگی مین بیدار رہے فافہم واللہ تعالے ہو الہادی الی سواء السبیل واضح ہو کہ اس آیت مین بعض علماے سلف نے دوسرے طریقے سے تفسیر بیان کی ہی جو ان دونون تفسیرون مذکورۂ بالا سے جداگانہ قول ہی چنانچہ شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ ضحاک رحمہ اللہ تعالے سے روایت کیا جاتا ہی کہ آیت قدسی مین کانوا قلیلا۔ بیان محسنین ہی یعنے انہم کانوا قبل ذلک محسنین کانوا قلیلا۔ یہ لوگ اس سے پہلے محسنین تھے جنکی تعداد قلیل تھی پھر ابتداے کلام سے فرمایا من اللیل ما یہجعون۔ کچھ رات مین خواب نہین کرتے تھے مترجم کہتا ہی کہ شاید ضحاکؒ کی مراد یہ ہی کہ اس ترکیب سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ اخیر رات مین خواب سے بیدار ہو کر نماز مین قیام کرتے تھے یہانتک کہ سحر ہو جاتی تھی پھر سحر کے وقت استغفار کرتے تھے شیخ ابن کثیرؒ نے کہا کہ اس قول مین تکلف بعید ہی مترجم کہتا ہی کہ قول اول مین جو شیخ ابن جریرؒ کے نزدیک مختار و پسندیدہ ہی اور اس قول ضحاکؒ مین صرف یہ فرق ہی کہ اول سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ رات مین سے کم حصہ سوتے تھے اور قول ضحاک سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ رات مین سے کچھ دیر جاگتے تھے تو فقط کمی و بیشی کا فرق ہوا اور صحابہ رضی اللہ عنہم یعنے انہین قریب تہائی رات گئے تک تو نماز عشا وغیرہ سے فراغت کرتے تھے پھر تھوڑی دیر سونے کے بعد قریب ایک تہائی کے رات باقی رہتی تھی کہ اوسوقت خواب سے اوٹھکر تہجد و تلاوت مین مشغول رہتے تھے تو ثابت ہوا کہ دو تہائی رات بیداری مین اور ایک تہائی خواب مین گذرتی تھی پس خواب کی مقدار قلیل ہوئی پھر اسکے بعد امت مین سے بھی جو لوگ تہجد کا التزام رکھتے ہین [illegible] قریب یہی حالت ہوتی ہی فافہم واللہ تعالے اعلم پھر صفت دوم یہ بیان فرمائی کہ وہ لوگ سحر کے اوقات مین استغفار [illegible] استغفار کے معنے ظاہر ہین یعنے اللہ تعالے سے اپنے گناہون کی مغفرت مانگنا و لیکن حضرت مجاہدؒ وغیرہ نے استغفار [illegible] یہ فرمائی کہ یستغفرون اسی لیے لوگ یعنے نماز پڑھتے تھے اور اس تفسیر کے موافق حاصل کلام یہ ہوا کہ رات کی بیداری

وہ لوگ نفل عبادت بطریق تہجد و تلاوت وغیرہ کے ادا کرتے تھے اور سحر کے وقت فریضہ نماز ادا [illegible]
کہا کہ وہ لوگ رات میں قیام کرتے تھے اور استغفار کرنے میں سحر کے وقت تک تاخیر کرتے تھے [illegible]
استغفار ہو تو بہتر ہے یعنے دونون تفسیرین جمع ہو جاتی ہین گویا مجاہد وغیرہ کی یہ مراد ہے کہ نماز [illegible]
حدیث مین ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی [illegible]
آسمان دنیا کی جانب نزول فرماتا ہے جب تہائی رات آخر کی باقی رہتی ہے پس فرماتا ہے کہ کوئی توبہ کرنے والا ہے [illegible]
اور استغفار کرنے والا ہے کہ مین اوسکی مغفرت کرون اور کوئی مراد مانگنے والا ہے کہ اوسکی مراد عطا کیجاوے پھر [illegible]
یہانتک کہ فجر طلوع ہو (الصحاح) اور سحر کے وقت استغفار مین خاص اسرار ہین چنانچہ جب یعقوب علیہ السلام نے [illegible]
استغفر لکم ربی - چنانچہ سورۂ یوسف مین منصوص ہے تو بہت سے مفسرین نے کہا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے [illegible]
نہین کیا بلکہ وقت سحر تک تاخیر فرمائی واللہ تعالے اعلم پھر اللہ تعالے نے ان بندون کی تیسری صفت بیان [illegible]
اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ - اور ان بندون کے مالون مین سوال کرنیوالے کا اور محروم کا [illegible]
یعنے یہی ایسے بندے تھے کہ سائل کو اور محروم کو انھین کے مالون مین سے نصیب ملتا تھا بلکہ یہ لوگ ایسا اہتمام رکھتے [illegible]
مال مین اونکا حق ٹھہرا لیا تھا کیونکہ اپنے رب عزوجل سے کمال محبت رکھتے تھے تو اوسکی رضامندی کے لیے اپنے نفس پر [illegible]
کر لیا تھا کہ مسکین و یتیم و اسیر کو حصہ دین پس اسمین کوئی فریضہ و صدقات نفل دونون شامل ہین اور حضرت حسین بن علی رضی [illegible]
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سائل کا حق ہوتا ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر سوار آوے (رواہ احمد و ابو داود) [illegible]
کہتا ہے کہ ابن ماجہ مین بھی یہ روایت موجود ہے اور اسمین بھید یہ ہے کہ شاید وہ گھوڑا جسپر سوار آیا ہے اوسکی ضرورت مین داخل ہے [illegible]
اپنے وطن تک چند منزل جانا ہے تو اوسکے پاس گھوڑا دیکھکر کسیکو یہ بدگمانی نہ کرنا چاہیے کہ حرام طور پر بے ضرورت سوال کرتا [illegible]
کہتا ہے کہ بہت سے مشائخ متاخرین نے بیان کیا کہ جو لوگ مسجد مین نمازیون سے سوال کرتے ہین اونکو نہین دینا چاہیے [illegible]
بجائے ثواب کے خوف عذاب ہے (العالمگیریہ وغیرہ) مترجم کہتا ہے کہ اس اہتمام کی وجہ یہ ہے کہ اول تو مسجد ایسا مقام ہے کہ [illegible]
بارگاہ کبریا جل شانہ سے اپنی محتاجی عرض کیجاتی ہے پس یہان عوام الناس سے سوال کرنا بے ادبی ہے بلکہ عوام الناس [illegible]
خانۂ خدا کم ہو جائیگی تو ایسے سائلون کا سوال کرنا سخت بے ادبی ہے اور لوگون کا دنیا مین مصیبت [illegible]
اگر ایسے لوگ روکے نہ جاوین تو وہ نمازیون کو تنگ کرینگے حتی کہ لوگ ان گستاخیون کے خوف سے مسجد مین [illegible]
خاطر ہونگے کیونکہ وہان وہ لوگ اپنے ساتھ روٹی و اناج باندھے ہوے نہین لا سکتے ہین بلکہ دنیا کی [illegible]
ہین ماکہ ایک قسم دنیا کی نجاسات سے اور اوسکی زینت دیکھنے سے پاک و مجرد ہون اسیواسطے مسجد مین [illegible]
وغیرہ کی آرایش بکثرت علمائے محققین نے مکروہ رکھی ہے اور اس بارہ مین ایک حدیث بھی وارد ہوئی ہے [illegible]
دیگر ہے یعنے بکثرت لوگون نے مسلمانون کی شکل مین اپنا یہی پیشہ اختیار کیا ہے کہ گھر گھر اور مسجد [illegible]
ہین تو آیا اون لوگون کو دینا چاہیے یا نہین چاہیے جواب یہ ہے کہ پہلے ہمکو یہ کلیہ اصل یاد رکھنا چاہیے [illegible]
وہ سوال دینے والا ہے پھر دینے والے کو بدگمانی نہ کرنا چاہیے بلکہ نیک نیتی سے سائل کو حاجتمند سمجھکر اللہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] دینے مین یہ بات نہ پائی جاوے کہ اوسنے گناہ کرنے پر مدد کی چنانچہ مسجد کے سائل کا
[illegible] والے اکثر ثابت ہوے کہ وہ اپنے گھر سے مستغنی بلکہ مالدار بلکہ اس قدر مال رکھنے
[illegible] خیال [illegible] چھائی ہوئی ہی تو در بدر مانگنا انھون نے اپنے نزدیک عمدہ پیشہ تجویز
[illegible] پھر اوسپر بیہودہ پر چلانا اور اونے انتہا خوشامد کے الفاظ بیان کرنا ایک مشقت سخت ہی جو شیطانی
[illegible] لوگون کا سوال محض حرام ہی اور یہ مال اونکو محض خبیث جہنم کا عذاب ہی پھر اگر وہ مالدار نہو اور نہ
[illegible] وقت دیکھو محتاجی ہی تو دیکھا جاوے کہ اگر وہ تندرست و قوی ہی تو موافق حدیث ترمذی رحمہ اللہ تعالی
[illegible] فرمودہ یعنے صدقہ حلال نہین کسی تونگر کو اور نہ کسی قوی تندرست کو (الصحیح) اس شخص کو فقط
[illegible] سوا نہ زیادہ حلال نہین ہی پھر اگر اتفاق سے اوسکی فردوری نہ لگی یا وہ بیمار ہو گیا تو پھر اوسکو بقدر
[illegible] لوگ اوسنے عزت کے ساتھ سوال نہ کیا اور بھوکا لیٹ رہا تو پڑوسیون وغیرہ مین سے جسکو خبر ہو اوسپر
[illegible] کرے اور اگر وہ محتاج ہو ولیکن اوسنے یہی پیشہ اختیار کر لیا پس اگر لنجا یا اپاہج یا ضعیف ہی تو اوسکو
[illegible] سوال کرنے مین جھوٹا قصہ یا داستان نہ بیان کرے اور اگر اوسنے جھوٹا بہتان یا قصہ یا بارہ ماسہ سنا کر
[illegible] دینے والے مسلمان کو اوسپر سخت انکار کرنا چاہیے کہ آیندہ تو یہ بہتان وغیرہ مت بیان کر اور ہم جو کچھ اسوقت دیا جاتے
[illegible] مثنوی و قصہ و بارہ ماسہ کا عوض نہین ہی اور اگر وہ تندرست ہی اور اوسنے بذریعہ ایسے ہی جھوٹے قصہ و بارہ ماسہ وغیرہ کے
[illegible] مین حرام در حرام ہی اور اگر دینے والا اوسکی جھوٹی مثنوی وغیرہ پر بدون انکار کے دے تو وہ بھی معصیت کا
[illegible] واسطے کہ جو لوگ ایسے جھوٹے قصہ وغیرہ کی صدا سناتے ہین یہ خود معصیت ہی اور اوسکے علاوہ جب ایسے
[illegible] پیشہ اختیار کیا تو انھون نے در بدر اسلام کی بے حرمتی پھیلائی حتی کہ عوام کفار و مشرکین ہمیشہ ان لوگونکی
[illegible] لگے اور طعن سے کہنے لگے کہ کسی ملت کے لوگون مین تو بے حرمتی کی کثرت نہین ہی جیسے مسلمانون مین
[illegible] ایسے بیہودہ گداگرون کو دیا تو انھون نے اونکو چاٹ دلا کر آمادہ کر لیا کہ ہمیشہ ایسے ہی حرکت پر مضبوط
[illegible] سمجھے کہ ہمکو صدقہ کا ثواب ملیگا کیونکہ شریعت الٰہی سے بالکل جاہل ہین حالانکہ اگر یہ لوگ ہاتھ کھینچتے
[illegible] اپنی جوانمردی سے بذریعہ مزدوری و اجرت کے اسلام کی عزت باقی رکھتے کیونکہ جنگل سے لکڑیون کا
[illegible] کے سمجھدار لوگون نے معیوب نہین کہا ہی اور خود حدیث شریف مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
[illegible] اللہ تعالے کی طرف سے عزت و برکت ہی اور اسلام کی حمیت و حرمت ہی واللہ سبحانہ تعالی
[illegible] القوۃ المتین۔ اب یہ بیان کہ آیت قدسی مین اللہ تعالے نے سائل کے بعد محروم کو بیان فرمایا
[illegible] معاش دنیا کے واسطے سب سے بہتر طریقہ بالاتفاق جہاد ہی کیونکہ جہاد خالص بغرض
[illegible] مال غنیمت حاصل ہوتا ہی جسکو اللہ تعالے نے حلال فرمایا ہی اس سے
[illegible] کے نزدیک تجارت بہتر ہی اور شافعی کے نزدیک زراعت بہتر ہی اور
[illegible] بیلون کی دم کے پیچھے چلوگے (یعنے زراعت) تو تم لوگون پر ذلت نازل ہوگی

Marfat.com

اور مشرکین تم پر غالب ہو جاوینگے جبکہ تم لوگ دنیاوی زندگی کی ہوس [illegible]
طریقے اور وسیلے اسطرح خراب ہو گئے ہین کہ اوسمین حرام و فساد سے خالی [illegible]
تجارت سے کم ہی ہان ممالک اسلام مین شاید تجارت ہو جو شرعی [illegible]
تھے اگر انھون نے کوئی ملک کفر فتح کیا اور وہ دار الاسلام بنایا گیا تو وہان کے [illegible]
پس اونکے نام ایک دفتر مین لکھ لیے جاتے تھے اور حاصلات خراج وغیرہ اونکا حق [illegible]
نہو سکا تو مال غنیمت مین سے ہر ایک کا حصہ دیدیا جاتا تھا پھر اگر غازیون مین سے کوئی شخص [illegible]
بھی نہین کر سکتا ہی تو یہ محروم ہی یعنے آخرت مین اوسکے واسطے اپنے جہاد کا ثواب عظیم موجود ہی [illegible]
نام نہین ہی تو وہ بیت المال کے حصہ سے محروم ہی اسواسطے ابن عباسؓ مجاہدؒ نے فرمایا کہ محروم سے [illegible]
مین کوئی حصہ نہین ہے اور اب وہ ایسا ضعیف ہو گیا ہی کہ کسی قسم کی کمائی نہین کر سکتا ہی اور [illegible]
رضی اللہ عنہا سے روایت ہی اور بعض نے کہا کہ محروم سے ایسا شخص مراد ہی جسکا مال کسی آفت سے [illegible]
عنہم یہ معنے جانتے تھے چنانچہ ابو قلابہ رحمہ اللہ تابعی روایت کرتے ہین کہ ملک یمامہ مین ایک مرتبہ پانی کا سیلاب آیا [illegible]
ایک شخص کا مال بالکل بہ گیا تو وہان جو لوگ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے موجود تھے اونمین سے ایک شخص [illegible]
بھی محروم ہی مراد یہ کہ آیت مین جو محروم مذکور ہی وہ اس شخص پر صادق ہی اور بعض علماء رحمہم اللہ نے کہا کہ محروم [illegible]
پس جس شخص نے باوجود محتاجی کے عفت اختیار کی اور سوال نہ کیا تو وہ محروم ہی یہ قول قتادہ و زہری رحمہما اللہ سے روایت [illegible]
قول کے موافق مسکین اور محروم دونون ایک ہین اور زہری رحمہ اللہ نے اس قول کے واسطے یہ دلیل بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ [illegible]
فرمایا ہی کہ مسکین یہ لوگ نہین ہین جو دروازون پر مانگتے پھرتے ہین کہ اونکو ایک لقمہ یا دو لقمہ دیکر یا ایک چھوارا [illegible]
ہین بلکہ مسکین وہ شخص ہی کہ جسکو اپنی کفایت کی مقدار نہین ملتی ہی اور نہ وہ اپنی حالت ظاہر کرتا ہی تاکہ لوگ آگاہ ہو [illegible]
(الصحیحین) طحاوی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ اس حدیث کے معنے یہ ہین کہ مستحق مسکین ایسا شخص ہوتا ہی [illegible]
شخص ہی اور اسکے سوائے جو محتاج لوگ کہ سوال کرتے ہین وہ مسکین نہین ہین کیونکہ [illegible]
انھون نے اپنی مسکنت کو تمام لوگون مین ظاہر کر دیا اور اس شخص نے تقدیر الٰہی کی حفاظت [illegible]
دینے مین بھی بہت بڑا ثواب ہی شیخ ابن جریر رحمہ اللہ نے اختیار کیا کہ محروم کے معنے مین [illegible]
مین مذکور ہوئین بلکہ بعض علماء رحمہم اللہ نے محروم کے معنے مین ہر ایسے جانور کو بھی شامل کیا [illegible]
ہو حتی کہ اگر کوئی کتا بوجہ زخم یا بڑھاپے وغیرہ کے لاچار ہو جاوے تو اوسکو بھی [illegible]
مین ثابت ہی کہ ہر ایک جانور کے ساتھ ترس کھانا اور مہربانی کرنا ثواب رکھتا ہی [illegible]
ایک اونٹ نے آپ کو بلایا اور رونے لگا آپ نے اوسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور لوگون سے [illegible]
مشقت شدید سے کام لیا جاتا ہی اور مجکو کھانا فقط اسقدر ملتا ہی [illegible]
آخر اوسکے بارہ مین اچھی طرح پرداخت کرنے کی تاکید فرمائی اور اوسکو [illegible]

Marfat.com

[illegible] جاتے ہین انکو مشقت لاحق ہوتی ہو تو اوسوقت البتہ سوار ہو اور
[illegible] زانیون کی طرح بدکاری کیا کرتی تھی ایک دفعہ اوسنے جنگل مین کنوین کے گرد
[illegible] (شاید وہ ضعیف کمزور تھا) پس اس فاحشہ عورت نے اپنی اوڑھنی پھاڑکر کنوین
[illegible] سے اوسکی جان مین جان آئی پس اللہ تعالے نے اوسکے شکرانہ مین اوس زانیہ کے
[illegible] بشارت دیکہ بخشا اوسکو بخشدیا (الصحیح) وہ عورت اوس بشارت کوسنکر اپنے گناہون
[illegible] حدیث مین مذکور ہی کہ ایک عورت نے ایک بلی کو قید کر دیا تھا نہ وہ اوسکو چھوڑتی تھی کہ جا کر
[illegible] دیتی تھی کہ اوسکی جان بچے یہانتک کہ وہ تڑاپ کر مر گئی تو اوسکی سزا مین یہ عورت جہنم مین داخل
[illegible] تعالے نے اہل تقوی کے صفات مین سے عمدہ قسم کی چند صفات بیان فرمائین کہ وہ لوگ محسنین و نیکوکار تھے
[illegible] کے وقت مغفرت مانگتے تھے اور جو کچھ اللہ تعالے نے اونکو اموال دیے تھے اوسمین سے سائل و
[illegible] جنت مین عیش کرینگے کیونکہ دنیا مین اونکو دار آخرت کا یقین تھا۔ وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ
[illegible] أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۔ اور اہل یقین کے واسطے زمین مین نشانیان ہین اور خود
[illegible] پھر کیا تم لوگ دیکھتے نہین ہو ف یعنے جن لوگون کے دلون کو اللہ تعالے نے یقین سے کھول دیا ہے او
[illegible] بھر دیا ہے تو اوسکی روشنی مین اونکو زمین پر بہت سے آیات قدرت نظر آتی ہین جن سے اللہ تعالے کی وحدانیت ظاہر ہے بلکہ
[illegible] مین وہ لوگ بہت سی آیات قدرت دیکھتے ہین اور خود اونکا نفس اونکے اختیار مین نہین ہی تو دوسری چیزین کیونکر
[illegible] ہو سکتی ہین پس حق سبحانہ تعالے نے اونکو فہم و فراست عطا فرمائی ہی جس سے وہ خوب سمجھتے ہین کہ قدرت
الٰہی [illegible] سب چیزین پیدا ہوئین اور اوسیکی حکمت کے موافق اپنے اپنے انجام کی طرف جاتی ہین پس جو شخص کہ اپنے زعم کے
موافق [illegible] کو جمع کرتا ہی تو نتیجہ وہی حاصل ہوتا ہی جو اللہ عزوجل نے مقدر فرمایا ہی پس اہل ایمان ہر چیز کو اپنے اپنے موقع پر
[illegible] اللہ تعالے ہی کے واسطے جانتے ہین ولیکن کفار و مشرکین اس سے اندھے ہین لہذا اون پر ملامت فرمائی کہ
[illegible] ان چیزون مین کیون اسقدر منہمک ہوکر اپنے آغاز و انجام کو بھول گئے کیونکہ جو رزق مقدر رہے
[illegible] مین ہر شخص کی جانب خود تقسیم ہو چکا ہی اور اس گردش عالم سے اوسکا یہی نتیجہ ہی کہ وہ رزق اوسکو ضرور
[illegible] تم لوگون کو چاہیے کہ طلب رزق وغیرہ مین آہستگی و خوبصورتی سے کوشش کرو یعنے اضطراب و گھبراہٹ
[illegible] کیونکہ جو مقدر نہین ہی وہ کسیطرح نہین مل سکتا ہی اور جو مقدر ہی وہ کسیطرح نہین ٹل سکتا ہی
[illegible] نتیجہ بالضرور وہی پیدا ہوگا جو مقدر ہی۔ وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ
[illegible] وعدہ دیا جاتا ہی ف اس آیت مین اللہ تعالے نے بیان فرمایا کہ جس نعمت کا تمکو
[illegible] مین ہی اور تمہارا رزق یعنے مینہ کا پانی بھی آسمان سے ہی یہ تفسیر حضرت ابن عباس و مجاہد
[illegible] مراد بارش ہی جس سے انسانی رزق کی چیزین مانند اناج وغیرہ کے پیدا ہوتی ہین اور یہ
[illegible] کہ انسان کا رزق جن چیزون سے حاصل ہوتا ہی وہ سب از قسم نباتات

Marfat.com

یا حیوانات ہین جو انسانی جسم کے لائق ہین اور یہ جسم اسی زمین سے [illegible]
یہ بات ہر عام وخاص وصغیر وکبیر جانتا ہی تو صاف ظاہر ہوگیا کہ جب آسمان سے [illegible]
ہی پھر سبب بھی دو طرح کا ہی اول سبب حقیقی اور وہ اللہ تعالے کا حکم ہی [illegible]
عنہ وغیرہ نے سبب مجازی سے تفسیر فرمائی کہ آسمان سے تمھارے رزق [illegible]
کہا کہ مراد حکم الٰہی ہی اور اس قول کو سمجھانے کے واسطے واضح بیان [illegible]
ابد تک پیدا ہونے والے ہین اور اونکے افعال واعمال واونکے رزق [illegible]
تقدیر کہتے ہین پھر وہ تقدیر قدیمی موافق علم ازل کے اپنے اپنے وقت پر پھر [illegible]
ہوا تھا اوسی وقت اوسکی ایجاد متعلق ہوگی اور اسیکو قضا وتدبیر الٰہی کہتے ہین [illegible]
اسی تدبیر قضا سے اوسکو پہونچتا ہی اور اس تدبیر کا مرکز عرش اعلی ہی لقوله تعالے ثم استوى على العرش [illegible]
پس عرش سے تدبیر مقدر ہر ایک غیر البشر بلکہ ہر مخلوق کے واسطے جاری رہتی ہی پس [illegible]
رزق بحکم آسمانی ہی تو جتنے نیکبخت سعید بندے ہین سب اپنے رب عزوجل پر [illegible]
سے التجا کرنا محض بے فائدہ ہی بلکہ ہمارا رزق ہمارے رب عزوجل کے حکم سماوی سے ہمکو حاصل [illegible]
تغیر محال ہی تو لامحالہ جو کچھ مقدر ہوا ہی وہ ہمکو پہونچیگا۔ اگر کوئی کہے کہ پھر اس صورت مین تدبیر [illegible]
تدبیر تمھارے افعال ہین اور افعال بھی مقدرات ہین پس جس شخص کے واسطے جو عمل مقدر ہوا ہی [illegible]
وہ چاہے یا نہ چاہے تو یہ خیال محض خام ہی کہ ہم تدبیر کرینگے یا نہ کرینگے کیونکہ اگر زید کا رزق [illegible]
خواہ مخواہ اون اعمال کو بجا لاویگا اور یہ ایک دقیق معرفت ہی کہ جسکے بیان کے واسطے بہت [illegible]
بھی ایمانی عقل درکار ہی بلکہ جن بندون کو معرفت سے نور عقل حاصل ہو جاتا ہی وہ بغیر بیان کے [illegible]
جنکو نور ایمانی حاصل نہین ہی اونکے واسطے ہزار ورق کا بیان بے فائدہ ہی اور یہ [illegible]
بندے ایسے ہین جنکے لیے آخرت مین درجات عالیہ ہین اور دنیا مین اونکے اعمال [illegible]
جنت کے پودے ہین تو ایسے جوانمرد اپنے خلوص نیت کی وجہ سے ایسے خالص اعمال کی [illegible]
واسطے آخرت کے درجات ہین اور دنیا مین خفیف عمل کے نتیجہ مین اونکا رزق [illegible]
دنیا مین سے قدر کفاف پر ثابت قدم ہین تو خفیف عمل سے کفاف رزق لے لیتے ہین [illegible]
کرتے ہین جو بالکلیہ جنت کے پودے ہین بخلاف کمزور لوگون کے کہ وہ [illegible]
لوگ تردد معاش مین صرف کرتے ہین پھر اگر وہ اہل وعیال وغیرہ کی پرورش کے لیے [illegible]
اور اسکا ثواب بھی ملیگا لیکن یہ عمل بالکلیہ اپنی ذات سے جنت کا پودا [illegible]
ہی کہ حمد وتسبیح وغیرہا اگرچہ ذاتی نیکی ہین لیکن کبھی تدبیری اعمال ان سے [illegible]
امرا ووزرا وغیرہ جو خالص اللہ تعالے کے واسطے ملک اسلام کی [illegible]

Marfat.com

[illegible] فرض ہی بلکہ اوس وقت کے علما پر فرض ہو تو قانون شرع سے ہم
[illegible] لانے مین اونکو فرض کا ثواب حاصل ہوگا اور حمد وثنا و تسبیح وغیرہ نوافل ہین
[illegible] کے دیگر اوقات مین اوسپر تسبیح وتہلیل فرض ہی تو اوسکو نفل کا ثواب حاصل ہوگا
[illegible] سے معلوم ہوگیا کہ انسانی کام جنکو تدبیر کہتے ہین اونکی حکمت دریافت کرنا بہت مشکل ہی اور نہایت
[illegible] اس قانون پر ثابت قدم ہو تو شیطانی جہل وضلالت سے محفوظ رہیگی اور جس فرقے نے شرع کو
[illegible] سکتا ہی کیونکہ اس صورت مین وہ اپنے نفس کی راے پر ہوگا اور نفس موافقت شیطانی کبھی اوسکو راہ
[illegible] جہالت سے سمجھے کہ مین بہت ٹھیک راہ پر ہون بلکہ مین شریعت کو چھوڑ کر حقیقت کو طی کرتا ہون لیکن
[illegible] ضلالت بڑھتی جائیگی اسیطرح جن جاہل صوفیہ نے دنیاوی مکر کے لیے عوام کو بہکایا کہ تدبیر کچھ چیز نہین ہی اور توکل
[illegible] ترک شریعت پر چلنا ایسے مکارون سے محال تھا تو عوام کو بہکا کر طریقت کا جال پھیلایا کیونکہ شریعت کو اللہ تعالے
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ برقرار رکھا ہی کہ شیطان اس راہ پر کبھی نہین چل سکتا ہی اور سواے شریعت کے کوئی ایسی چیز نہین
[illegible] مسلمانون کے واسطے امتیاز ہوسکے چنانچہ کرامت سے بھی امتیاز غیر ممکن ہی اسلیے کہ کرامت کی ظاہری صورت
[illegible] بات ظاہر ہو جو عادت کے خلاف ہی ولیکن جس شخص کے ہاتھ سے ایسی خرق عادت صادر ہو اوسکو ہم ہرگز نہین
[illegible] یہ بطور کرامت ہی یا بطور استدراج ہی کیا نہین دیکھتے ہو کہ شیطان ودجال وغیرہ کے ہاتون سے خرق عادات ظاہر ہوتے ہین
[illegible] سے ثابت ہی کہ دجال اپنے وقت مین آسمان کو حکم کریگا وہ اسی وقت پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا وہ اوسی وقت
[illegible] اسی وقت بڑھکر تیار ہو جاویگی پس یہ امور اوسکے ہاتھ سے کرامت نہین ہین تو ہمکو ہرگز نہین چاہیے کہ کسی شخص کے ہاتھ
[illegible] دیکھکر اوسکے معتقد ہو جاوین کیونکہ ہرگز ہمکو کرامت واستدراج مین فرق ظاہر نہوگا سواے ایک طریقے کے جو ہمارے
[illegible] پنج وقتہ نماز مین مامور کر دیا ہی اور وہ صراط مستقیم ہی پس اگر یہ شخص جسکے ہاتھ سے خرق عادت ظاہر ہوا ہی شریعت
[illegible] ہو تو پہچان حاصل ہوگئی کہ وہ ولی ہی اور اگر وہ شریعت سے مخالف ہو تو دیکھنا چاہیے کہ اگر وہ اکثر اوقات حالت
[illegible] چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ ہمکو کچھ فائدہ نہین ہی اور اگر وہ ہوشیار ہی مگر شریعت سے منحرف وفاسق ہی تو بقول امام
[illegible] کے اگر وہ ہوا مین اڑے تو چڑیا بلکہ اوسکے پر یا پھر سے زیادہ وقعت نہین رکھتا اور اگر دریا پر چلے تو دریا کی
[illegible] وقعت نہین رکھتا اور جو بندہ کہ اللہ تعالے واسکے رسول علیہ السلام پر ایمان لایا اوسپر فرض ہی کہ اس منحرف سے
[illegible] دنیاوی نفع کے لالچ سے اوسکی خدمت مین اعتقاد پیدا کیا تو یہ خود بھی دنیا کا کتا ہوگیا اور یہ قاعدہ ہی کہ ہمیشہ
[illegible] ہی پس جب یہ شخص خود بھی باطنی صورت مین مردود ہی تو لا محالہ شریعت سے بیزار ہو کر ایسے ہی فاسقو نکا
[illegible] ضلال اکی اصل دنیا مین جو کچھ رزق کسی بندے کو حاصل ہوتا ہی وہ اللہ تعالے کی تدبیر مقدر سے
[illegible] باطنی وسطرت ملتا ہی اور اسمین دنیاوی کسی مخلوق کو کچھ بھی دخل نہین ہی اور یہ بھی معلوم ہوگیا
[illegible] اللہ تعالے نے رزق مخلوقات کے واسطے نازل فرمایا ورنہ اکثر اوقات پانی برسنے سے سواے
[illegible] نہین اگر چہ اسمین انزال حکمت کے عین خوبی مضمر ہو اور اس آیت سے یہ بھی ظاہر ہوتا

Marfat.com

ہی کہ جنت کا وجود آسمان مین ہی اور حدیث معراج وغیرہ سے بھی [illegible]
متعدد سات طبقہ ہون تو جہنم سب سے نیچے ہوگی واللہ تعالے اعلم شیخ ابن کثیر [illegible]
[illegible] کہ ایک بزرگ کا قصہ بیان کرتے تھے جنکا نام واصل الاحدب رحمۃ اللہ تعالے ہی [illegible]
الثوری رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین کہ انھون نے یہی آیت پڑھی وفی السماء رزقکم وما توعدون [illegible]
ہی کہ میرا رزق آسمان مین ہی اور مین اوسے زمین مین ڈھونڈھتا پھرتا ہون پھر جاکر ایک [illegible]
جگہ مین جو اجاڑ کھنڈل تھا وہان جاکر بیٹھ رہے تاکہ تنہائی مین اچھی طرح حق تعالے کی یاد کرین [illegible]
کچھ رزق نہ آیا ولیکن انکی صدق نیت مین کچھ تردد یا فتور نہ تھا پھر جب چوتھا دن ہوا تو ناگاہ ایک [illegible]
تازہ پختہ چھوارے تھے اور ان حضرت کا ایک بھائی تھا وہ انسے بھی زیادہ نیک نیت تھا وہ بھی [illegible]
تھے تو او سکے ہوتے پر خرما کی دو ٹوکریان آنے لگین پھر جب تک وہ دونون زندہ رہے او نکا یہی [illegible]
دونون نیک بھائیون مین جدائی ہوگئی رحمہما اللہ تعالے بالجملہ آسمان مین ہر ایک کا رزق مقدر ہی اور جو کچھ ہر ایک کو وعدہ دیا گیا [illegible]
وہ بھی آسمان مین ہی کیونکہ تمام امور کی تدبیر عرش سے ہی فورب السماء والارض انہ لحق مثل ما انکم [illegible]
پس قسم ہی آسمان اور زمین کے پروردگار کی کہ یہ بات بیشک حق ہی مثل اسکے کہ تم بات کرتے ہو یعنی جیسے تم [illegible]
شخص زبان سے بات کرتا ہی تو اوسکو کچھ شک نہین ہوتا کہ مین ہی بات کرتا ہون اسیطرح جو کچھ مذکور ہوا یہ بھی ایسا ہی حق [illegible]
کچھ بھی شک نہین ہی اس آیت مین اللہ تعالے نے اپنی ذات پاک کی قسم کھائی کہ قیامت قائم ہونا اور جزا و سزا واقع ہونا اور [illegible]
وجود اور دنیا مین ہر ایک کا رزق آسمان سے ہونا وغیرہ جو کچھ مذکور ہوا بالکل حق ہی اور تمکو اسپر ایسا یقین کرنا چاہیے [illegible]
کرتے وقت ٹھیک یقین کرتے ہو کہ مین نے بات کہی کیونکہ اسمین انسان کو بالکل شک نہین ہوتا ہی اور اہل عرب [illegible]
نسبت بالکل حق ہونے کی مثال دینا چاہتے تو ایسے ہی امور سے مثال دیتے ہین چنانچہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ [illegible]
موقع پر یون کہتے تھے کہ یہ بات بالکل حق ہی جیسے تو یہان بیٹھا ہی اور یہ محاورہ ایسے موقع پر بولتے ہین جسمین شک کرنے کی [illegible]
ہی نہین ہوتی مترجم کہتا ہی کہ یہ بلیغ محاورہ لطف عقل کے ساتھ واقع ہوا ہی اور اسکا بیان یہ ہی کہ [illegible]
جاوے وہ جملہ خبریہ ہوتا ہی اور جملہ خبریہ ایسے کلام کو کہتے ہین جو بکا یک سنکر سچ اور جھوٹ کا احتمال [illegible]
وجہ سے اوسکا یقین کرلیا جاوے لیکن وہ اپنے ذات سے جھوٹ کا بھی احتمال رکھتا ہی اور کلام کی دوسری [illegible]
جسمین سچ اور جھوٹ کا احتمال غیر ممکن ہی جیسے امر و نہی اور دعا وغیرہ مثلاً کسی شخص نے [illegible]
کہہ سکتے کہ یہ سچا ہی یا جھوٹا ہی بخلاف ایسے شخص کے جو خبر بیان کرے کہ آج ایسا ہوا [illegible]
نے بندون کے انجام کار کی خبر بیان فرمائی تو وہ اس وجہ سے بالکل سچ ہی کہ اللہ تعالے نے بیان [illegible]
سے تشبیہ دی جسمین جھوٹ اور سچ کا احتمال ہی نہین ہوتا ہی گویا یہ جملہ خبریہ جو اللہ تعالے [illegible]
وہ جملہ انشائیہ ہوگیا فافہم اور اس آیت قدسی کی بہت زیادہ تعظیم فرض ہی [illegible]
قلب کو حاضر کرکے آخرت کو سامنے کرلے گویا وہ دیکھ رہا ہی کیونکہ اسمین حق [illegible]

Marfat.com

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قوم نے اس آیت کو سنکر تصدیق نہ کی
[illegible] کو ربانی فرمایا پھر اس قوم نے سچ نہ مانا (رواہ ابن جریر) ابن عباس
[illegible] جب آپ رات میں تہجد کے واسطے اُٹھتے تھے تو اسطرح حمد وثنا بیان کرتے
[illegible] والارض ومن فیھن ولک الحمد انت نور السموات والارض و
[illegible] السموات والارض ومن فیھن ولک الحمد انت الحق ووعدک
[illegible] ولقاؤک حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق والساعۃ
[illegible] وبک امنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک
[illegible] ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت
[illegible] لا الہ الا انت ولا الہ غیرک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
[illegible] نے نقل کیا ہے اور کہا کہ یہ سنن نسائی کی روایت ہے اور واضح ہو کہ صحیحین وغیرہ میں بھی اس بارہ میں متعدد روایات
[illegible] اس دعا کا پڑھنا مستحب ومسنون ہے اور معنے یہ ہیں کہ الٰہی تیرے ہی واسطے حمد ہے تو ہی ان
[illegible] لوگوں کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی واسطے حمد ہے تو ہی آسمانوں وزمین اور اونکے درمیانی لوگوں کا
[illegible] والا یا ظاہر کرنیوالا) اور تیرے ہی واسطے حمد ہے تو ہی آسمانوں وزمین وانکے درمیانی لوگوں کا بادشاہ ہے اور
[illegible] ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تجھسے ملنا برحق ہے اور تیرا فرمان برحق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور سب نبی
[illegible] برحق ہیں اور قیامت برحق ہے الٰہی میں تیرے ہی واسطے اسلام لایا (گردن جھکا کر مطیع ہوا) اور تیرے ہی ساتھ
[illegible] میں نے توکل کیا اور تیری ہی جانب بندہ بنکر رجوع لایا اور تیرے ہی نام پاک کے ذریعہ سے میں نے خصومت
[illegible] شیطان وغیرہ سے خصومت کی) اور تیری ہی جانب حکم فیصل کے لیے رجوع لایا پس جو کچھ مجھسے پہلے ہو گذرا
[illegible] سے اور جو کچھ میں نے چھپایا یا ظاہر کیا سب بخش دے اور مجھسے بھی زیادہ جو کچھ تجھے میرا حال خوب
[illegible] ہے تو ہی مقدم اور تو ہی مؤخر ہے اور تیرے سوا کسی میں الوہیت نہیں ہے اور تیرے سوا کوئی الوہیت
[illegible] الا باللہ العلی العظیم۔ یعنے نہ کچھ طاقت ہے نہ قوت ہے سوائے ایسے اللہ تعالے کے نام سے جو اعلی وعظمت والا
[illegible] لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہتا ہے تو شیطان کو آدمی پر کچھ قابو نہیں رہتا ہے اسواسطے کہ شیطان نے
[illegible] کی تھی جس سے وہ لہار کی دھونکنی کی طرح رعونت سے پھول گیا تھا اور دوسرے شخص پر حملہ
[illegible] کا ارتکاب کرنے پر آمادہ تھا پھر جب اوسنے یہ کلمہ کہا تو کہنا دو طرح پر ہے ایک یہ کہ خالی زبان سے
[illegible] دھیان نہیں اور نہ دل میں کچھ اثر ہے تو کہنا اور نہ کہنا برابر ہے اسیواسطے بہت سے عوام الناس
[illegible] ہنستے ہوئے یہ کلمہ کہتے ہیں اور پھر کمبخت خود ہی بداعتقاد ہو جاتے ہیں کہ اس سے کچھ اثر نہ ہوا
[illegible] سے کہنا تو اس گستاخی کے عوض بجائے پناہ کے قریب تھا کہ وہ عذاب میں پکڑا
[illegible] کے سامنے یہ اثر آوے کہ سوائے رب تبارک وتعالے کے کسی میں کچھ حول وقوت نہیں

Marfat.com

ہی جب اسطرح ادب وسمجھ سے ہیگا تو شیطان کا وہان نشان نہ رہیگا
حق ہر کہ سواے حق عزوجل کے کسی مین حول وقوت نہین ہر اور واضح ہو کہ جب اللہ
بیان فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی وتشفی کے واسطے آپ کے دادا
کا قصہ یاد دلایا کہ حق عزوجل کی حکمت اپنی مخلوقات مین ایسی منتہا علم کے
اور اوسکی حکمت کو ادراک کر سکے پس اطمینان کرنا چاہیے کہ ابراہیم علیہ السلام کو فرشتون
لوط پر عذاب کا حکم لیے جاتے تھے اگرچہ ابراہیم علیہ السلام کو اوسوقت تک اپنی اولاد
پس تسلی رکھنا چاہیے کہ صالحین امت موافق بشارت حق سبحانہ تعالے کے ضرور سرفراز ہونگے اگرچہ
اور اقوام منکرین کفار ومشرکین بالضرور خوار ہونگے اگرچہ ظاہر اسباب سے یہ امر بعید نظر آوے کیونکہ
والا ہر اوسیکے ہاتھ مین مخلوقات کی پیشانیان ہین جو وہ چاہتا ہے وہی

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ

پہونچی ہر تجکو بات ابراہیم کے مہمانون کی جو عزت والے تھے جب اندر آئے اوسکے

فَقَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ۝ فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ

سلام وہ بولا سلام ہر یہ لوگ ہین اوپری پھر دوڑا اپنے گھر کو تو لایا ایک بچھڑا گھی

فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ۝ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ

پھر اونکے پاس رکھا کہا تم کھاتے نہین پھر جی مین ہڑبڑایا اونکے ڈر سے بولے تو مت ڈر

وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ۝ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ

اور خوشخبری دی اوسکو ایک لڑکے ہوشیار کی پھر سامنے سے آئی اوسکی عورت بولتی پھر پیٹا اپنا منہ اور کہنے لگی

عَجُوزٌ عَقِيمٌ ۝ قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ

کہین بڑھیا بانجھ وہ بولے یون ہی کہا تیرے رب نے وہ جو ہے وہی ہے حکمت والا

اللہ تعالے نے یہ قصہ واقعہ بیان کرکے لوگون کو تنبیہ فرمائی کہ نیک بندون کو آخر مراد حاصل ہوتی ہر اور
ہلاکت وخواری حاصل ہوتی ہر چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے وطن مین جہان نمرود بادشاہ
دعوت فرمائی تو بادشاہ مع اوسکی قوم کے دشمن ہو گئے یہانتک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ
ابراہیم علیہ السلام کے واسطے گلزار ہو گئی تو نمرود نے خوفناک ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو
نکل جانا چاہیے غور کرو کہ جب تک حضرت ابراہیم علیہ السلام ان لوگون کے درمیان ہر
محفوظ تھے پس جب انکی شامت آئی تو انھون نے خود ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو
ابراہیم کو ہجرت کے واسطے وحی بھیجی تو آپ نے اعلان کیا کہ مین اپنے رب کی طرف
جو میرا ساتھ دے تو انکے باپ وغیرہ کسی نے ساتھ نہ دیا سواے لوط

Marfat.com

[illegible] ایک مقام پر اترے اور وہان دعوت توحید و یاد حق مین مصروف ہوے اور اپنی بسر [illegible] وغیرہ پالین اور لوط علیہ السلام کو اللہ تعالے نے مشکور فرما کر حضرت ابراہیم [illegible] ایک قوم کی جانب بھیجا جو کفر و شرک کے باوجود رہزنی وغیرہ کی بدکاریان کرتے اور مسافرون کی راہ مارتے [illegible] اغلام کیا کرتا تھا بعض نے کہا کہ عورتین جب متروک کی گئین تو رفتہ رفتہ انھون نے چپٹی بازی سیکھی جو ایک قبیح [illegible] حضرت سارہ رضی اللہ عنہا جنھون نے اللہ تعالے کے واسطے اپنے والدین و کنبہ و وطن چھوڑ کر حضرت ابراہیم [illegible] نے تمام عمر نیکی مین بسر کی لیکن انسے کوئی اولاد نہوئی پھر جب ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے حضرت ابراہیم کے [illegible] علیہ السلام پیدا ہوے تو حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو ایک قسم کا رشک ہوا چنانچہ یہ قصہ سابق مین مفصل گذر چکا ہی [illegible] رضی اللہ عنہا کی عمر ایسے بڑھاپے کو پہونچی کہ جس عمر مین اولاد سے مایوسی ہوتی ہی ولیکن اللہ تعالے نے چاہا کہ اوسکو [illegible] سے سرفراز ہووے تاکہ دنیا مین بھی مراد حاصل ہو اور یہ بھی چاہا کہ قوم لوط کے بدکارون کو جن مین سے کوئی بھی ایمان نہ لایا تھا دنیا [illegible] مین ہیی ہلاک کرے لہذا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دونون باتون کے واسطے بھیجا چنانچہ جبرئیل علیہ السلام مع اپنے ساتھی فرشتون کے [illegible] لوگون کی شکل مین ظاہر ہوے حضرت ابراہیم علیہ السلام اوس جنگل مین انکو دیکھکر بہت خوش ہوے اور دل مین سمجھے کہ یہ اچھے [illegible] مہمان ہین اور ابراہیم علیہ السلام کا قاعدہ تھا کہ مہمان کے آنے سے بہت خوش ہوتے تھے بلکہ مشہور ہی کہ بغیر مہمان کے تنہا کھانا نہین کھاتے [illegible] تعالے نے ان عجیب مہمانون کا قصہ نبی خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد دلایا اور اس پیرایہ سے بیان فرمایا۔ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ۔ کیا آچکی تیرے پاس بات ابراہیم کے مہمانون کی جو مکرم تھے [illegible] اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھلا تجھے وہ قصہ ابراہیم کے مہمانون کا پہونچ چکا جن مہمانون کی صفت یہ کہ اللہ تعالے کے نزدیک مکرم تھے اگر کہا جاوے کہ استفہام کے طریقے سے کیون پوچھا اسلیے کہ اللہ تعالے کو خود خوب معلوم ہی کیونکہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] معلوم ہوا تو سواے وحی کے کوئی دوسرا طریقہ نہین تو اسلیے کہ آپ خود کچھ پڑھے لکھے نہ تھے تو اگر پڑھے لکھے ہوتے بھی تو تمام عمر [illegible] مین [illegible] اپنی قوم مین نہ علم تھا اور نہ کتاب تھی اور نہ وہ لوگ پیغمبرون کے حال سے واقف تھے یہود و نصاری کہتے ہین کہ نہین بلکہ [illegible] لوگ حضرت اسمعیل بن ابراہیم علیہما السلام کی اولاد تھے تو ہمارے نزدیک ضرور ہی واقف ہونگے مترجم کہتا ہی کہ ان لوگون [illegible] اسلیے کہا کہ عناد سے اس کہنے کا موقع ملے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین باتون کو [illegible] اور وحی ایسے نہین پایا ولیکن [illegible] کہنے والے بھی ایسے بدیہی جھوٹ سے شرم کرتے ہین اسواسطے کہ قطعا متواتر معلوم ہی کہ عرب کے لوگ پیغمبر [illegible] آدمی کا پیغمبر ہونا محال سمجھتے تھے یہ صریح قرآن مین بکثرت مذکور ہی اور اوس زمانہ سے پیہم متواتر ہی [illegible] کا انتہا نہین یہی تو یقینی معلوم ہی کہ عرب و قریش مین کچھ بھی علم نبوت باقی نہ تھا بس آیت مین اللہ تعالے نے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قصہ فقط اسی صورت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے نے وحی بھیجی کہ ابراہیم علیہ السلام [illegible] بزرگ مہمان آئے۔ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ ۔ جب وہ لوگ ابراہیم کے یہان داخل ہوے ف [illegible] معلوم ہی کہ جب ابراہیم کے یہان اوسکے بزرگ مہمان آئے جنکی ذات سے نیکون کو اپنی مراد ملی اور بدون کو [illegible] فَقَالُوا سَلَامًا ۔ پس ابراہیم کے مہمانون نے کہا سلام ف یعنے دستور کے موافق انھون نے

کلام سے پہلے سلامًا کہا ای نسلم علیکم سلامًا تمپر ہم لوگ سلام کہتے ہیں بلاغت کے
ہوتا ہی بخلاف جملۂ اسمیہ کے کہ وہ دوام کے لیے ہوتا ہی تو حاصل یہ ہی کہ ملائکہ نے
ہی۔ قَالَ سَلٰمٌ۔ ابراہیم نے کہا کہ تمپر سلام ہی ف پیغمبر علیہ السلام نے جواب سلام
کہا ہی کہ ملائکہ کے سلام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جواب بہتر ہی کیونکہ آپ نے انکے واسطے
اور حکم بھی یہی ہی کہ جب تمکو سلام کیا جاوے یعنے دعا دیجاوے تو تم خواہ ویسی ہی دعا دیو یا اوس سے
بہتر دعا دی۔ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ۔ قوم انجان ہیں ف بعض نے کہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
کہ تم انجان قوم ہو بعض نے کہا کہ نہیں کیونکہ ایسا کہنے سے مہمانوں کی دل شکنی ہوتی حالانکہ آپ نے
بلکہ معنے یہ ہیں کہ تمنے پہلے اجازت نہیں مانگی مترجم کہتا ہی کہ یہ کیونکر معلوم ہوا کہ انھوں نے اجازت نہیں مانگی
یہ مطلب تھا کہ اس ملک کے لوگ ایسی خوبصورت شکل و وضع میں نہیں دیکھے گئے تم لوگ ان پہچانے ہوے لوگوں سے
ایسے تکلفات کی کچھ ضرورت نہیں ہی بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان لوگوں سے یہ کلمہ نہیں کہا تھا فقط اپنے جی میں کہا
آیت میں بھی مذکور نہیں ہی کہ اون لوگوں سے کہا یا زبان سے کہا۔ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ
پھر مڑ گئے اپنے لوگوں کی طرف اور لائے ایک بچھڑا طیار ف یعنے مہمانوں کو آرام کے ساتھ بٹھلا کر اپنے اہل کے
گئے یعنے جو لوگ انکے خادموں میں سے گاے بیل کا گلہ چراتے تھے خطیب نے کہا کہ انکا اکثر مال بھی گلہ تھا پھر اوسے
موٹا تازہ بچھڑا لائے اور اوسکو ذبح کر کے بھونا۔ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَیْهِمْ۔ پس وہ بھونا ہوا بچھڑا ان مہمانوں
نزدیک کر دیا ف یعنے اونکے سامنے کر دیا تاکہ کھاویں ان مکرم فرشتوں نے ہاتھ نہیں ڈالا۔ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ
ابراہیم نے کہا کہ تم کھاتے نہیں ہو ف یعنے کیوں نہیں کھاتے ہو اسکو کھاؤ انھوں نے یہ سنکر بھی ہاتھ نہ لگایا اور
علیہ السلام نے دیکھا کہ وہ لوگ ہاتھ نہیں ڈالتے ہیں۔ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً۔ پس احساس کیا اون سے
کچھ خوف ف یعنے جب دیکھا کہ نہیں کھاتے ہیں تو اونکی طرف سے اپنے جی میں ایک طرح کا خوف محسوس کیا بعض نے کہا
اوس زمانہ میں نان و نمک سے پرہیز کرنا دشمنوں کا طریقہ تھا بعض نے کہا کہ نہیں بلکہ اونکو اپنی فراست سے معلوم
فرشتہ ہیں و لیکن انسے شان غضبی کا ظہور بھی ہوتا ہی تو خوف آلہی سے جھجکے پس اون لوگوں نے اطمینان دلایا
کہنے لگے کہ تو خوف مت کر ف ہم تو فرشتے ہیں قوم لوط پر عذاب کے لیے بھیجے گئے ہیں اور
کرنے کے واسطے اللہ تعالےٰ کی رحمت اظہار کی۔ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ
بشارت دی ف کہ تمھاری اس عمر میں تمھاری اس پاکیزہ بی بی سارہ سے اللہ تعالےٰ
ہوگا بلکہ نبوت کے درجہ پر عارف ہوگا۔ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ
ف جیسی عورتوں کی عادت ہی کہ ایسے موقع پر بلند آواز سے اپنے آپکو
وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ۔ پس عورت نے اپنے منھ پر
اور حضرت سارہ قوم لوط کا عذاب سنکر ہنس دیں پھر جب یہ بشارت سنی تو

Marfat.com

... قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۔ فرشتون نے کہا کہ یون ہی فرمایا ہے
... تیرے رب عزوجل نے یون ہی فرمایا ہے روایت ہے کہ اوس وقت سارہ کی عمر ننانوے
... فرشتون نے کہا کہ جو کچھ اللہ تعالے نے چاہا وہ ضرور ہونیوالا ہے تو ای اہلبیت کیا تمکو امر
... هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ بیشک اللہ تعالے الحکمت والاسباب جانتا ہے ف پھر جب ابراہیم سے
... کے بارہ مین عرض معروض شروع کی (تنبیہ) اس پارہ کے خاتمہ مین ہم ایک مضمون کو دو
... ہونگا انشاء اللہ (اول) یہ ہے کہ اللہ تعالے نے اگلی متون مین دو جگہ یہ کرامت بیان فرمائی کہ بوڑھے و
... حضرت سارہؓ سے ابراہیمؑ کے بیٹے اسحٰقؑ پیدا ہوئے (دوم) زکریاؑ سے اُنکے بیٹے یحیی علیہ السلام
... اس لڑکے کو دی وہ علم نبوت ہے اور یہی میراث نبوت ہے چنانچہ اہل شیعہ واہل سنت دونون کے
... علیہم السلام نے نہ درم چھوڑا نہ دینار چھوڑا فقط علم چھوڑا ہے پس جسنے اسکو لیا اُسنے بھرپور حصہ پایا
... انبیاء ہم کسیکے وارث ہوتے ہین نہ ہمارا کوئی وارث ہوتا ہے ۔ھ۔ ان دونون کو ملا کر صاف نکل آیا
... نہین ہوتی ہے اور جہان انکی میراث ہو وہ علم نبوت ہے لہذا صریح نکل آیا کہ زکریا علیہ السلام کی دعا ۔
... یعقوب یعنے وہ لڑکا میرا وارث ہو اور آل یعقوب کا وارث ہو ۔ھ۔ اس سے علم کی میراث مراد ہے خود آیت مین
... اسلیے کہ زکریا کا بیٹا اگر مال کا وارث ہوتا تو آپکے مال کا وارث ہوتا وہ تمام بنی اسرائیل یعنے اولاد یعقوب کا وارث کہان سے
اسرائیل بارہ بیٹون کی اولاد مین بارہ قبائل عظیم کروڑون آدمی تھے اسیطرح قولہ ورث سلیمان داؤد ۔ داؤد کا وارث ...
... نبوت ہی ورنہ داؤد کے بہت بیٹے تھے بالجملہ یہان بیان کرنا دوسری بات مقصود ہے کہ حضرت ابراہیم و زکریا ...
... کو قرآن مین نازل کیا اگرچہ وہ بنو اسرائیل مین برابر متواتر چلا آتا تھا اور اس وقت ... ظاہر نہین فرمایا ...
... ایمان لاتے (جواب) یہ ہے کہ ایمان پیدا کرنا اللہ تعالے کی مشیت پر ہے اور کسی شخص مین یہ قدرت ...
... ایمان پیدا کرلے یہ صریح آیت مین منصوص ہے دل کی آنکھین جب اندھی ہون تو سر کی آنکھون سے دیکھنے ...
... دیکھتے ہین کیا نہین دیکھتے ہو کہ اس سے لاکھ درجہ بڑھکر اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ ...
... یہ ہے کہ کوئی دن خالی نجاتا تھا کہ صحابہؓ آپ کے ہاتھ سے کوئی ... دیکھتے ہون ...
ذات مقدس نمونہ قدرت الٰہی تھی اور آپ کی ہر بات معجزہ ہوتی تھی ... کو چھوڑ کر آسمانی معجزہ دکھلایا
... اور جسکو ایک معجزہ کافی نہوا اُسکو ہزار بھی کافی نہونگے کیا نہین دیکھتے کہ سب انبیاء کے ساتھ جو معجزات تھے
... مین اسلیے کہ اسوقت تک سب یہود و نصاری مین یہ معجزات متواتر تھے پھر اللہ تعالے نے قرآن مین
... بیان ... ہو وہ ہم آنکھون دیکھنے کے مثل ہوتی ہے پس وہ سب معجزات گویا ہماری آنکھون کے سامنے ہین پھر
... آپ سے منہ موڑ کر جو شخص نیا معجزہ مانگے وہ دل سے اندھا ہے وہ کبھی ایمان نہین لاویگا روایت
... علیہ وسلم نے مقوقس بادشاہ مصر کے پاس ایلچی بھیجا تو بادشاہ نے ایک روز رات کو بلا کر کہا کہ تم انکو پیغمبر
... رسول اللہ مانتے ہین مقوقس نے کہا کہ پھر جب قوم نے انکو مکہ سے نکالا تو انھون نے کیون بددعا کی

Marfat.com

جو سب مرجاتے ایلچی صحابی نے جواب دیا کہ عیسیٰ کو پیغمبر کہنے مین تمکو شک ... نے فرمایا کہ پھر جب یہود نے گرفتار کیا تو .... مقوقس نے کہا کہ بیشک مین سمجھ گیا تم ... کو رسول اللہ کہتے ہین اور اللہ نہین کہتے ہین یہ سب اللہ تعالےٰ کی حکمت ہی اور اسکے ... بعضے اسرار خود سمجھنے لگتا ہی مقوقس سمجھ گیا اور اسنے دل سے اسلام اختیار کر لیا تھا ... آخر کو خود بھی بہت جلد مٹ گئے (دوم) قوم لوط پر عذاب بھیجا تھا تا کہ پچھلون کو عبرت ہو ... اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہین اور آپ کی رسالت تمام جہان کے واسطے ... جہان غرق عذاب ہو جاوے اور بعد آپکے کوئی نبوت نہین ہے تو عبرت کے لیے کوئی قوم ... دنیا سے کچھ فائدہ نہین ہی بلکہ جسنے غور کیا وہ جانتا ہی کہ آخرت کی بے انتہا زندگی کے مقابلے مین ... مدت محض ہیچ ہی پھر انسانی زندگی تو محض بے بنیاد ہے اور ہر شخص کے مرتے ہی اسکی قیامت قائم ہو جاتی ... ہو گئی کہ آخر عمر تک انکو مہلت ملی پھر بھی انھون نے قرآن مجید مین کچھ غور نکیا اور حق باطل کو نہ پہچانا بلکہ باطل ... یعنے قرآن مجید کی معارف توحید کو جھٹلانے مین یہ افترا باندھا کہ قرآن مین زبردستی جہاد کرکے مسلمان بنانے ... جھوٹا بہتان ہے ہرگز قرآن مجید مین اسکا ذکر نہین ہے بلکہ قرآن مین صریح مذکور ہے کہ جس شخص نے ... یقین نہین ہے وہ ہرگز مومن نہین ہے اگر زبان عربی حاصل کرکے قرآن کو سمجھے اور صاف طینت سے ... جھوٹے توہم دعوے کرتے ہین کہ کوئی شخص نہو گا جو صاف اقرار نکرے کہ یہی حق ہی واللہ تعالےٰ یہدی من یشاء ... والحمد للہ الذی ہدانا والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ وصحبہ وجمیع الانبیاء والمرسلین والحمد للہ رب ...

تم الجزء السادس والعشرون ويتلوه السابع والعشرون

من قوله قال فما خطبكم ايها المرسلون

صدیقی کتب خانہ
شیخ احسان الحق صدیقی ○ تاجر کتب نامہ
... راولپنڈی ...

Marfat.com

Marfat.com

نام کتاب	
عین الہدایہ جلد چہارم۔ کاغذ سفید	[illegible]
ایضاً۔ کاغذ حنائی رسمی۔	بے ر پ
راہ نجات۔ ضروری مسائل نماز وروزہ وغیرہ۔	ار
مفتاح الجنۃ۔ از مولوی کرامت علی جونپوری۔	۳ر۹ پائی
حقیقۃ الصلوٰۃ۔ مع رسالہ بے نمازان۔	۹ پائی
ترجمۂ فتاویٰ عالمگیری۔ کامل ہر چہار جلد مع مقدمہ یعنے جلد اول مترجمۂ مولانا احتشام الدین و باقی ہر سہ جلد مع مقدمہ مترجمۂ مولانا امیر علی کاغذ سفید وحنائی۔	عـہ پ
کشف الحاجات۔ ترجمۂ اُردو مالا بدمنہ از مولوی محمد نور الدین۔	۳ر
نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ اُردو۔ ہر چہار جلد یکجائی مطبوعۂ نظامی کاغذ سفید۔	عکہ ر پ ۱۲ر
ہزار مسئلہ۔ شامل ہفت رسالہ (۱) ہزار مسئلہ (۲) مسائل ثمانیہ (۳) صد وسی مسئلہ (۴) مناجات بدرگاہ باری تعالےٰ (۵) حلیۂ شریف (۶) نورنامہ (۷) چہل مسائل مولفۂ مولوی عبداللہ بن عبدالسلام۔	۲ر
شرع محمدی منظوم۔ مسائل فقہیہ از محمد خان قندھاری۔	۳ر
تنبیہ الغافلین۔ مسائل دینیہ۔	۸ر
حیرت الفقہ۔ مسائل مشکلۂ فقہ از مولوی ابراہیم حسین بنگلوری۔	ار
جواب السائلین۔ بطور استفتا۔	ار۶ پائی
کنز الدقائق۔ اُردو ترجمہ از مولوی محمد سلطان خان۔	۱۴ر
چہل مسائل فقہ۔ از مولوی ابراہیم حسین بنگلوری۔	۳ پائی
اشرف المسائل۔ از مولوی اشرف علیخان۔	۱۰ر

ہدایہ ...
مع شرح ...
دو جلد کامل ...
شرح سفر السعادت
معروف۔
حجج الحج۔ مسمی بہ غایۃ الشہرہ از ...
تذکرۃ الجمعہ۔ احکام جمعہ از مو...
تبیان۔ درحکم تمباکو وحقہ از ...
بدائع منظوم۔ مسائل فقہ نظم فارسی از ...
نام حق۔ مشہور درسی از شیخ شرف ...
مائۃ مسائل۔ سو مسائل از مولانا ...
شرح وقایہ فارسی۔ مع حاشیہ ...
عبدالحق محدث دہلوی۔
مسلک المتقین۔ مرغوب علما...
الہ یار خان۔
فتاوے برہنہ۔ جامع ...
نصیر الدین۔
قدوری۔ مترجمہ مولانا ...
شرح فارسی مختصر وقایہ
کنز فارسی۔ از مفتی ...
مالا بدمنہ۔ از قاضی ثنا...

Marfat.com